قرآن مجید

ترجمہ مع تفسیر

مؤلف
نور الحق خان

قرآن مجید

ترجمہ مع تفسیر

مــــؤلــــف
نــــور الــحــق خــــان

پیش لفظ

حضرت میر محمد اسحاقؓ کا ترجمہ قرآن تحت اللفظ ہونے کے ساتھ سلیس اور رواں بھی ہے۔ نیز قرآنِ کریم کا ترجمہ سیکھنے کیلئے نہایت موزوں۔ خاکسار نے بچپن میں اسی سے ترجمہ قرآن سیکھا تھا۔ علاوہ ازیں آپ نے حاشیہ میں جابجا تشریحی نوٹس بھی لکھے ہیں جن میں حضرت مولانا نورالدینؓ خلیفۃ المسیح الاوّل کی تفسیر کی جھلکیاں بھی نظر آتی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے قرآن مجید کے مطالب کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو اپنے فضل و کرم سے توفیق بخشی کہ قرآنِ مجید کو سمجھنے کیلئے بعض بزرگ علماءِ دین نے اپنے اپنے وقت میں جو آیاتِ قرآنی کی تفاسیر کی ہیں ان کا مطالعہ کروں اور ان کا ماحصل قلمبند کر کے بندگانِ خدا کے روحانی فائدہ کیلئے شائع کروں۔ اس غرض کے حصول میں مجھے سالہا سال لگ گئے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے خلقِ خدا کو اس سے استفادہ کرنے کیلئے شائع کرنے کی صورت نکل رہی ہے۔

حضرت میر صاحبؓ والا ترجمۃ القرآن اپنے متن کی آسان طرز کتابت، سلیس تحت اللفظ ترجمہ اور تفسیری حواشی کی خوبیوں کے لحاظ سے تفہیم قرآن کیلئے ایک قابل قدر ذریعہ ہے اور اس کی اشاعت ہوتی رہنی چاہئے۔ تاہم خاکسار نے مناسب سمجھا کہ اس میں اگر مذکورہ ماحصل مطالعہ کے مزید روح پرور تفسیری نکات کو بھی حاشیہ میں شامل کر دیا جائے تو قارئین کرام کو انشاء اللہ تعالیٰ اس کا مزید روحانی فائدہ پہنچے گا۔

ان حواشی میں:

جس آیت۔ آیت کے حصّہ یا لفظ کی تشریح سے پہلے O چھوٹے سے دائرے کا نشان ڈالا گیا ہے وہ تشریح حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ ہے (بعض جگہ خلاصہ کی صورت میں)۔

جس تشریح سے پہلے + جمع کا نشان ڈالا گیا ہے، وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بیان فرمودہ ہے۔

جس تشریح کے بعد (ii) رومن ہندسہ دو (2) کا نشان لکھا گیا ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیان فرمودہ ہے (بعض جگہ خلاصہ کی صورت میں)۔

جس تشریح کے بعد (iv) رومن ہندسہ چار (4) کا نشان لکھا گیا ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بیان فرمودہ ہے۔

اور جس تشریح کے بعد (ح) کا نشان لکھا گیا ہے، وہ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کے مندرجہ حواشی سے ہے۔

اس مذکورہ ماحصل مطالعہ کے ماٰخذ مندرجہ ذیل ہیں: مندرجہ ذیل تفاسیر اوّل تا آخر غور سے پڑھیں۔ 1۔ تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ (جلد 1 تا 8 مکمل سیٹ)۔ 2۔ تفسیر بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ (جلد 1 تا 2)۔ 3۔ تفسیر بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ: تفسیرِ کبیر (جلد 1 تا 10)۔ تفسیرِ صغیر مع حواشی۔ 4۔ تفسیر بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: ترجمۃ القرآن کے حواشی کی صورت میں اور MTA کی درس القرآن سے۔ 5۔ تفسیر القرآن انگریزی (جلد 1 تا 5)۔ 6۔ تفسیر القرآن انگریزی (ایک جلد میں) مؤلف ملک غلام فرید۔ 7۔ ترجمۃ القرآن مع حواشی از جناب مولوی محمد علی صاحب (ایک جلد میں) انگریزی۔ 8۔ ترجمۃ القرآن مع حواشی از جناب مولوی محمد علی صاحب (ایک جلد میں) اردو۔ نیز غیر از جماعت علماء کی طرف سے شائع کردہ تراجم و حواشی کو بھی پڑھنے کا موقع ملا۔ جن میں: 9۔ ترجمہ و حواشی ڈپٹی نذیر احمد صاحب اردو۔ 10۔ ترجمہ و حواشی شاہ رفیع الدین صاحب اردو۔ 11۔ ترجمہ و حواشی شاہ عبدالغنی صاحب اردو۔ 12۔ ترجمہ و حواشی شائع کردہ سعودی عرب۔ انگریزی ترجمہ و حواشی۔ 13۔ ترجمہ و حواشی مولوی ابوالاعلیٰ صاحب اردو (جلد 1 تا 3)۔ 14۔ مناہل القرآن تفسیر مؤلفہ کفیلہ خانم صاحبہ (جلد 1 تا 3)۔ 15۔ تفسیر احسن التفاسیر مؤلفہ حافظ صلاح الدین یوسف۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "صرح قرآن کا ترجمہ اصل میں مفید نہیں جب تک اس کے ساتھ تفسیر نہ ہو مثلاً غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَ لَا الضَّآلِّيۡنَ کی نسبت کسی کو کیا سمجھ آسکتا ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں جب تک کھول کر نہ بتایا جائے (البدر 29 اکتوبر 1903 ص 322)۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقدس کلام قرآنِ مجید کو پڑھنے۔ پڑھانے۔ سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

خاکسار
نورالحق خان
۲۰ جون ۲۰۲۰

فہرست سور تہائے قرآن مجید

1۔ سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ (مکی) 4
2۔ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ (مدنی) 6
3۔ سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَان(مدنی) 75
4۔ سُوْرَۃُ النِّسَآء(مدنی) 114
5۔ سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃ(مدنی) 157
6۔ سُوْرَۃُ الْاَنْعَام(مکی) 188
7۔ سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف(مکی) 221
8۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَال(مدنی) 259
9۔ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ(مدنی) 274
10۔ سُوْرَۃُ یُوْنُس(مکی) 304
11۔ سُوْرَۃُ ھُوْد(مکی) 323
12۔ سُوْرَۃُ یُوْسُف(مکی) 344
13۔ سُوْرَۃُ الرَّعْد(مکی) 363
14۔ سُوْرَۃُ اِبْرٰهِیْم(مکی) 373
15۔ سُوْرَۃُ الْحِجْر(مکی) 382
16۔ سُوْرَۃُ النَّحْل(مکی) 390
17۔ سُوْرَۃُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْل/اَلْاِسْرَاء (مکی)412
18۔ سُوْرَۃُ الْکَهْف(مکی) 428
19۔ سُوْرَۃُ مَرْیَم(مکی) 445
20۔ سُوْرَۃُ طٰهٰ (مکی) 455
21۔ سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء(مکی) 470
22۔ سُوْرَۃُ الْحَجّ(مدنی) 484
23۔ سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن (مکی) 499
24۔ سُوْرَۃُ النُّوْر(مدنی) 511
25۔ سُوْرَۃُ الْفُرْقَان(مکی) 525
26۔ سُوْرَۃُ الشُّعَرَآء(مکی) 535
27۔ سُوْرَۃُ النَّمْل(مکی) 549
28۔ سُوْرَۃُ الْقَصَص(مکی) 562
29۔ سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْت (مکی) 578
30۔ سُوْرَۃُ الرُّوْم(مکی) 590
31۔ سُوْرَۃُ لُقْمٰن(مکی) 599
32۔ سُوْرَۃُ السَّجْدَۃ (مکی) 605
33۔ سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب(مدنی) 609
34۔ سُوْرَۃُ سَبَا(مکی) 624
35۔ سُوْرَۃُ فَاطِر(مکی) 634
36۔ سُوْرَۃُ یٰسٓ(مکی) 642
37۔ سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰت (مکی) 651
38۔ سُوْرَۃُ صٓ (مکی) 661
39۔ سُوْرَۃُ الزُّمَر (مکی) 669
40۔ سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن(مکی) 682
41۔ سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ(مکی) 696
42۔ سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی(مکی) 705
43۔ سُوْرَۃُ الزُّخْرُف(مکی) 714
44۔ سُوْرَۃُ الدُّخَان(مکی) 724
45۔ سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃ(مکی) 728
46۔ سُوْرَۃُ الْاَحْقَاف(مکی) 733
47۔ سُوْرَۃُ مُحَمَّد (مدنی) 741
48۔ سُوْرَۃُ الْفَتْح(مدنی) 747
49۔ سُوْرَۃُ الْحُجُرَات(مدنی) 753
50۔ سُوْرَۃُ قٓ(ابتدائی مکی) 757
51۔ سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت(ابتدائی مکی) 761
52۔ سُوْرَۃُ الطُّوْر(مکی) 766
53۔ سُوْرَۃُ النَّجْم (مکی) 770
54۔ سُوْرَۃُ الْقَمَر (مکی) 774
55۔ سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن(ابتدائی مکی) 778
56۔ سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃ(ابتدائی مکی) 782
57۔ سُوْرَۃُ الْحَدِیْد(مدنی) 787
58۔ سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَۃ(مدنی) 794
59۔ سُوْرَۃُ الْحَشْر (مدنی) 799
60۔ سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ (مدنی) 804
61۔ سُوْرَۃُ الصَّفّ(مدنی) 808
62۔ سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃ (مدنی) 811
63۔ سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن (مدنی) 813
64۔ سُوْرَۃُ التَّغَابُن (مدنی) 815
65۔ سُوْرَۃُ الطَّلَاق(مدنی) 818
66۔ سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم (مدنی) 821
67۔ سُوْرَۃُ الْمُلْک (مکی) 824
68۔ سُوْرَۃُ الْقَلَم (ابتدائی مکی) 827
69۔ سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃ (ابتدائی مکی) 831
70۔ سُوْرَۃُ الْمَعَارِج (مکی) 834
71۔ سُوْرَۃُ نُوْح (مکی) 836
72۔ سُوْرَۃُ الْجِنّ (مکی) 839
73۔ سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل (ابتدائی مکی) 842
74۔ سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّر (ابتدائی مکی) 844
75۔ سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃ (مکی) 847
76۔ سُوْرَۃُ الدَّهْر(ابتدائی مکی) 849
77۔ سُوْرَۃُ الْمُرْسَلَات (مکی) 852
78۔ سُوْرَۃُ النَّبَاء (ابتدائی مکی) 855
79۔ سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت (مکی) 857
80۔ سُوْرَۃُ عَبَس (مکی) 859
81۔ سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر (مکی) 861
82۔ سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار(مکی) 862
83۔ سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن (مکی) 863
84۔ سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق (مکی) 865
85۔ سُوْرَۃُ الْبُرُوْج (مکی) 867
86۔ سُوْرَۃُ الطَّارِق(مکی) 868
87۔ سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی(مکی) 869
88۔ سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃ(مکی) 870
89۔ سُوْرَۃُ الْفَجْر(مکی) 871
90۔ سُوْرَۃُ الْبَلَد (مکی) 873
91۔ سُوْرَۃُ الشَّمْس(مکی) 874
92۔ سُوْرَۃُ الَّیْل (مکی) 875
93۔ سُوْرَۃُ الضُّحٰی(مکی) 876
94۔ سُوْرَۃُ الَمْ نَشْرَح(مکی) 877
95۔ سُوْرَۃُ التِّیْن(مکی) 878
96۔ سُوْرَۃُ الْعَلَق(مکی) 878
97۔ سُوْرَۃُ الْقَدْر(مکی) 880
98۔ سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ(مدنی) 880
99۔ سُوْرَۃُ الزِّلْزَال(مدنی) 881
100۔ سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت(مکی) 882
101۔ سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃ(مکی) 882
102۔ سُوْرَۃُ التَّکَاثُر(مکی) 883
103۔ سُوْرَۃُ الْعَصْر(مکی) 884
104۔ سُوْرَۃُ الْهُمَزَۃ(مکی) 884
105۔ سُوْرَۃُ الْفِیْل(مکی) 885
106۔ سُوْرَۃُ قُرَیْش(مکی) 885
107۔ سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن(مکی) 886
108۔ سُوْرَۃُ الْکَوْثَر(مکی) 886
109۔ سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن(مکی) 887
110۔ سُوْرَۃُ النَّصْر(مدنی) 887
111۔ سُوْرَۃُ اللَّهَب(مکی) 888
112۔ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص(مکی) 888
113۔ سُوْرَۃُ الْفَلَق(مدنی) 889
114۔ سُوْرَۃُ النَّاس(مدنی) 889

الفاتحة ۱ ۲

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۱

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۲ الرَّحْمٰنِ

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں (جو) رب ہے تمام جہانوں کا رحمٰن ہے

الرَّحِيْمِ ۳ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۴ اِيَّاكَ

رحیم ہے مالک ہے وقت جزا سزا کا تیری ہی

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۵ اِهْدِنَا

ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں دکھا ہمیں

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۶ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

راستہ سیدھا راستہ ان لوگوں کا کہ

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

انعام کیا تُونے جن پر نہ ان کا کہ غضب کیا گیا جن پر

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۷

اور نہ گمراہوں کا۔

1۔سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ(مکی)

اَلْفَاتِحَہ: یہ سورۃ ابتدائی مکی سورۃ ہے۔ (1تا5نبوی) اس سورۃ کا مشہور نام الفاتحہ ہے۔اسے اُمُّ الْقُرْآن، اَلسَّبْعَ الْمَثَانِی اور اَلْقُرْآنُ الْعَظِیْم بھی کہا گیا ہے۔قرآن مجید کی تمام سورتوں کے نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر آنحضرتؐ نے بیان فرمائے ہیں۔اس سورۃ میں قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ آگیا ہے۔اس کے پہلے حصّے میں محامد الٰہی مذکور ہیں اور پچھلے حصّے میں انسانی کمال کے حصول کا ذکر ہے (ح)۔آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے نماز میں فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی (بخاری۔ مسلم)۔ امام کے پیچھے بھی سورہ فاتحہ کو دل میں پڑھنے کا حکم ہے (مسلم)۔ جہری نمازوں میں مقتدی دل میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد جب امام قرآن کی تلاوت کرے تو اس کو ساتھ ساتھ نہ دہرائے بلکہ اسے غور سے سنے۔"اللہ کا حکم ہے کہ قرآن پڑھنے لگو تو پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ لیا کرو یعنی دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو (16:99)"۔تاہم سے اس کے کسی حکم کی نافرمانی نہ ہونے پائے۔ نیز قرآن کریم کو صحیح طور پر سمجھنے کی توفیق ملے اور ہم اس پر عمل کریں۔ نادانی سے بھٹک نہ جائیں (ii)"۔ خلاصہ۔ 1۔"بِسْمِ اللّٰہِ میں ب استعانت کی ہے اور یہ اِقْرَأْ کے حکم کی تعمیل ہے۔یعنی اللہ کے نام کے ساتھ پڑھتا ہوں (ح)"۔قرآن مجید میں اللہ کا نام قریباً3268 مرتبہ آیا ہے۔اِسْم: وسم یعنی علامت سے نکلا ہے جس سے کوئی پہچانا جاتا ہے۔یہ سورۃ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی زبان سے فرمائی کہ اس طرح کہا کریں۔"اللّٰہ" باری تعالیٰ کا اسم ذات ہے۔"Oاللہ کا ترجمہ ہے "وہ معبود""۔اللہ تمام خوبیوں کا مالک اور تمام نقائص سے پاک ہے۔ اَللّٰہ کا نام اَلَہ یا اِلٰہ وغیرہ سے مشتق نہیں ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے اپنے مثیل نبی آنحضرتؐ کے متعلق پیشگوئی میں فرمایا تھا کہ وہ خدا کا کلام سنائے گا تو کہے گا میں یہ کلام خدا کا نام لے کر سناتا ہوں۔۔۔(استثناء18:18,19) چنانچہ ہر سورۃ سے پہلے بسم اللہ لکھا ہوتا ہے۔(سوائے سورہ توبہ کے جس کو سورہ الانفال کا تسلسل سمجھا جاتا ہے)۔2۔اَلْحَمْدُ: تمام تعریفیں۔لِلّٰہِ: اللہ (ہی) کی ہیں۔رَبّ: پیدا کر کے اور پرورش کر کے درجہ بدرجہ کمال تک پہنچانے والا (ح)۔رب کا لفظ قرآن مجید میں 975 دفعہ آیا ہے۔ عَالَم: جس کے ذریعہ سے علم ہوتا ہے۔اس میں اللہ کی تمام مخلوق جاندار ہوں یا بے جان چیزیں نیز قومیں (2:48) اور ملائکہ سب آجاتے ہیں۔زمین، سورج، چاند، ستارے اور دیگر اجرام فلکی بھی مراد ہیں۔رَبِّ الْعٰلَمِیْن یعنی تمام جہانوں کا ربّ ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ: ہر اچھا کام کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور اختتام پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا چاہیے۔یہ کلمہء شکر ہے۔3۔اَلرَّحْمٰنُ: بلا مبادلہ اور بن مانگے دینے والا جیسے سورج کی روشنی، ہوا، پانی، زمین، پودے اور جانور عطا فرمائے۔ہاتھ پاؤں وغیرہ بھی عطاء فرمائے تا ان کی مدد سے فائدہ اٹھا کر ترقی کریں۔الرَّحِیْمُ: سچی محنت کو ضائع نہ کرنے والا اور بار بار اعلیٰ سے اعلیٰ اجر دینے والا (ح)۔"جب انسان اللہ تعالیٰ کے مہیا کردہ ذرائع اور جسمانی قویٰ کو مناسب طور پر بروئے کار لاتا ہے تو رحیم ذات سے اپنی سچی محنت کا اجر پاتا ہے اس طرح اس کے لئے مزید ترقیات کے دروازے کھولتا ہے (ii)"۔رحمٰن اور رحیم دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں بروزنِ فَعْلَانٌ اور فَعِیْل۔4۔مَالِک: اللہ جزاء سزا کے دن کا مالک ہے جو قیامت کے بعد ہوگا۔جب حشر نشر ہوگا۔یوم سے مراد دن یا وقت ہے۔اللہ تو کائنات میں ہر چیز کا مالک ہے۔دنیا اور آخرت کا بھی۔دیکھیں (40:17) اور (82:20)۔رب، رحمٰن، رحیم اور مالک

اللہ ہی کی خاص صفاتِ تنزیہیہ ہیں۔ گویا چار ستون ہیں جن کو عرش الٰہی کہا جاتا ہے۔ پھر ان صفات کا ظہور اس عالَم میں اس کی صفات تشبیہیہ کے ذریعہ سے عمل میں آتا ہے۔ اللہ کے یوم یا دن سے مراد ہر لحظہ (55:30) سے لے کر پچاس ہزار سال تک ہے (70:5)۔ **5**۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "میں نے تمام جنّ وانس کو اس لئے پیدا کیا ہے تا وہ میری عبادت کریں (51:57)"۔ عبادت کا لفظ عبد سے بنا ہے یعنی غلام۔ ہم اللہ کے غلام ہیں کیونکہ جیسے اللہ نے فرمایا ہے "یقیناً اللہ نے مؤمنوں کے اموال اور ان کی جانیں جنت کے بدلہ میں خرید لئے ہیں (9:111)"۔ پس ہم اللہ کے خرید کردہ غلام ہیں اور اس کے تمام احکامات کو بجالانے کے مکلف ہیں۔ یعنی اسی کی عبادت (فرمانبرداری) کرتے ہیں۔ عبادت کرنا یعنی اللہ کے حکم کے مطابق اس کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنا اور ان پر عمل پیرا رہنا جیسے فرمایا صِبۡغَةَ اللّٰهِ یعنی اللہ کے رنگ یعنی صفات کو اپناؤ (2:139)۔ یہ مقصد حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے اور تقویٰ (اللہ کے اوامر ونواہی پر عمل کرنا) اختیار کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ یہی عبادت کا مفہوم ہے کہ انسان باخدا بندہ بن جائے۔ جیسے ہماری جسمانی نشوونما کیلئے خوراک ضروری ہے ویسے ہی ہمیں اپنی روح کی نشوونما کیلئے خدائے واحد کی عبادت کرنا ضروری ہے۔ یعنی اپنی اُخروی زندگی میں کامیابی کیلئے۔ **6**۔ اِهۡدِ: ہدایت دے۔ ہدایت کا معنٰی ہے راستہ دکھانا (90:11)۔ اس پر چلانا (29:70) اور منزل مقصود تک پہنچانا (7:44) (ii) خلاصہ۔ **7**۔ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ: جن پر تونے انعام کیا۔ مُنۡعَمۡ عَلَيۡهِ کے چار گروہ یعنی نبی، صدیق، شہید اور صالح لوگ مراد ہیں (4:70)۔ یہ مراتب اللہ اور رسول کے احکامات کی اطاعت کرنے کے نتیجہ میں ملتے ہیں۔ مَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ سے مراد یہودی ہیں اور ضَآلِّيۡنَ سے مراد نصاریٰ یعنی مسیحی (عیسائی) لوگ ہیں (ترمذی) اور (ابوداؤد)۔ نیز دیکھیں قرآن مجید (2:62,91)، (3:113) اور (5:61,78)۔ قِرَاءَتْ بِالۡجَهۡرِ میں سورہ فاتحہ کے اختتام پر اونچی آواز میں آمین کہنا چاہیے (بخاری۔ حدیث نمبر 6:44,75) یعنی اے اللہ ایسا ہی کر۔ "Oصراط مستقیم میں عباد اللہ سے حقیقی نیکی۔ اللہ کے ساتھ اخلاص اور نفس کا تزکیہ تینوں شامل ہیں۔ عبادت سے مراد محبت، جوش اور خشوع وخضوع سے اطاعت کرنا ہے "(اللہ اور اس کے رسول کی) ناقل۔ "O سورہ فاتحہ کے آغاز میں اللہ کی چار صفات بیان ہوئی ہیں۔ بعد اسکے اللہ کی ان چار صفات میں سے ہر صفت کے مقابل اسی نسبت سے ہمیں چار دعائیں کرنا سکھائیں یعنی: رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ کے مقابل اِيَّاكَ نَعۡبُدُ لکھا۔ اَلرَّحۡمٰنِ کے مقابل اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ لکھا۔ اَلرَّحِيۡمِ کے مقابل اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ لکھا اور مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ کے مقابل صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَ لَا الضَّآلِّيۡنَ لکھا (خلاصہ)"۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
الٓمّٓ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ
الف۔ لام میم یہ (کامل) کتاب ہے نہیں کوئی شک (کی بات) جس میں
هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
ہدایت ہے متقیوں کے لیے وہ جو کہ ایمان لاتے ہیں
بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
غیب پر اور قائم کرتے ہیں نماز اور اس سے جو
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
دیا ہم نے ان کو خرچ کرتے ہیں اور وہ جو کہ ایمان لاتے ہیں
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ
اس پر جو اُتارا گیا تیری طرف اور جو اُتارا گیا پہلے تجھ سے
وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۵﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى
اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں یہ لوگ

2۔سُوْرَةُ الْبَقَرَة (مدنی)

یہ سورۃ ہجرت کے پہلے چار سالوں میں اتری۔ 2۔الٓمّٓ :۔یہ حروف جو بعض سورتوں کی ابتداء میں آتے ہیں مقطعات کہلاتے ہیں۔ یعنی یہ حروف علیحدہ علیحدہ پڑھے جاتے ہیں یعنی الف، لام، میم۔ قرآن مجید میں ان کے استعمال کا سِر تدبّر فی القرآن ہے۔ یہ حروف اسماء الٰہیہ کے ٹکڑے ہیں اور ہر سورہ کے شروع میں جس قسم کے مقطعات آئے ہیں اسی قسم کا مضمون اس سورۃ میں ہوتا ہے (ح)۔ الٓمّٓ :۔اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ کا مخفف ہے یعنی میں اللہ سب سے زیادہ جانتا ہوں (مروی از ابن عباسؓ) (نیز علیؓ اور ابن مسعودؓ)۔ 3۔"+ذٰلِكَ الْكِتٰبُ : (یہ) وہ کتاب ہے"۔ "الکتاب میں الْ تعظیم کا ہے۔اس میں قرآن مجید کے کامل ہونے کی طرف اشارہ ہے (ح)"۔ بلاشبہ خدا کی طرف سے نازل کردہ ہے۔اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے۔(نہ اس میں کوئی کمی ہے نہ بیشی۔نہ کوئی نقص ہے۔کامل مکمل ضابطہ حیات ہے۔(32:3))۔ هُدًى : یعنی قرب الٰہی کے حصول کے لئے ہدایت اس قرآن میں بیان ہوئی ہے۔ متقی: خدا سے ڈرنے والا۔ خدا کو اپنا بچاؤ بنانے والا۔ "O هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ : اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ یہ کتاب ان کے لئے نافع ہے جو (بدیوں سے) پرہیز کرنے اور نصیحت سننے کو تیار ہوں۔ پورا تقویٰ حاصل کرنے کے لئے احکام الٰہی کو اخیر تک بجالائیں اور بے صبر نہ ہوں"۔ "+جو متقی بننا چاہتے ہیں/بن چکے ہیں / یا آئندہ بنیں گے۔ دیکھیں 29:70"۔ 4۔ غیب سے مراد وہ چیز ہے جو حواس خمسہ ظاہری سے پوشیدہ ہے۔ جیسے خدا، ملائکہ، قیامت، دوزخ، جنت وغیرہ۔ نیز اخبار غیبیہ۔ کائنات کی پیدائش۔ ایمان لاتے ہیں یعنی زبان سے اِقرار، دل سے تصدیق اور اپنے اعضاء جسمانی سے احکامات الٰہی پر عمل کرتے ہیں اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے واسطے جو کچھ اللہ نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ "O الصَّلٰوة: صلی جلنے کو کہتے ہیں جیسے کباب کو بھونا جاتا ہے۔اسی طرح نماز میں سوزش لازمی ہے۔ یعنی اس میں درد اور سوزش ہو"۔ صلٰوۃ (نماز) بدیوں سے بچاتی ہے (29:46)۔ 5۔ تمام رسولوں اور تمام نازل شدہ کتابوں پر ایمان لانا فرض ہے۔ دیکھیں (4:137)(2:286)۔ تمام قوموں کی طرف انبیاء آئے: (35:25)۔ قرآن میں بعض نبیوں کے نام بتائے گئے ہیں سب کے نہیں (40:79)۔ گزشتہ تمام انبیاء کی وحی سچی تھی مگر اب اپنی اصل شکل میں نہیں رہی۔ اب مکمل، قابل عمل اور قبول دین اسلام ہے (5:4)(3:86)۔ آخرت یعنی قیامت کا دن جب حساب کتاب اور جزاء سزا ہوگی۔ تمام رسولوں، الہامی کتابوں تقدیر الٰہی نیز جو کچھ اللہ اور رسول نے ماضی، حال، مستقبل کے متعلق بتایا ہے اُس کو سچا جانتے ہیں۔

هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝٥ إِنَّ الَّذِينَ
ہدایت پر ہیں اپنے رب کی اور یہ لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں یقیناً جن لوگوں نے
كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا
کفر کیا برابر ہے اُن پر خواہ ڈرایا تُونے اُن کو یا نہ ڈرایا تُونے ان کو نہیں
يُؤْمِنُونَ ۝٦ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ
ایمان لاتے مُہر کردی اللہ نے دلوں پر ان کے اور کان پر ان کے اور
أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝٧ وَمِنَ النَّاسِ
آنکھوں پر ان کی پردہ ہے اور ان کے لیے عذاب ہے بڑا اور بعض لوگ
مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ۝٨
ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم اللہ پر اور آخری دن پر حالانکہ نہیں ہیں وہ ہرگز مومن
يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ
دھوکا دیتے ہیں اللہ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نہیں دھوکا دیتے مگر اپنے آپ کو
وَمَا يَشْعُرُونَ ۝٩ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ
اور نہیں محسوس کرتے دلوں میں ان کے بیماری تھی پھر بڑھا دیا ان کو اللہ نے
مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝١٠ وَ
بیماری میں اور ان کے لیے عذاب ہے دردناک بسبب اس کے کہ تھے وہ جھوٹ بولتے اور
إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ
جب کہا جاتا ہے ان کو کہ نہ فساد کرو زمین میں کہتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ ہم
مُصْلِحُونَ ۝١١ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا
اصلاح کرنے والے ہیں آگاہ ہو جاؤ یقیناً یہ ہی مفسد ہیں و لیکن نہیں
يَشْعُرُونَ ۝١٢ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ
محسوس کرتے ۔ اور جب کہا جاتا ہے ان کو کہ ایمان لاؤ جیسا کہ ایمان لائے لوگ (تو)
قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ
کہتے ہیں کیا ہم ایمان لادیں جیسا کہ ایمان لائے ہیں بے وقوف آگاہ ہو جاؤ یہ ہی

6۔ مِنۡ رَّبِّهِمۡ: جو ان کے رب کی طرف سے ہے۔ **7**۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تو ان کو (آخرت کے عذاب سے) ڈرائے یا نہ ڈرائے یکساں اثر رکھتا ہے۔ وہ (جب تک اپنی حالت نہ بدلیں گے) ایمان نہیں لائیں گے۔ یعنی کافروں میں سے جو متعصب اور ضدی ہیں وہ ایمان نہ لائیں گے جیسا کہ 7:180 میں مذکور ہے۔ مثلاً ابو جہل۔ ابو لہب وغیرہ۔ مگر جو کافر ایسے نہیں تھے وہ بہت سارے ایمان لے آئے تھے۔ **8**۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ: چونکہ اعمال کے نتائج خدا کے مقرر کردہ قانون کے مطابق نکلتے ہیں اس لئے ان پر مہر لگانے کا عمل خدا کی طرف منسوب کیا گیا ہے (ii)۔ ان کے لئے بڑا عذاب (مقدر) ہے۔ (وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ)۔ "Oیہ مہر جو خدا کی طرف سے لگتی ہے یہ دراصل انسانی افعال کے نتیجہ میں لگتی ہے۔ جیسے فرمایا فَلَمَّا زَاغُوۡۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ (61:6)۔ مگر یہ بھی فرمایا کہ یہ مہر کیسے اٹھ سکتی ہے۔ جیسے فرمایا اِنَّهٗ كَانَ لِلۡاَوَّابِيۡنَ غَفُوۡرًا (17:26)۔ نیز دیکھیں بَلۡ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيۡهَا بِكُفۡرِهِمۡ (4:156) (83:15) (47:25) (40:36)۔ **9**۔ "وَمَا هُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ: جب نافیہ مَا کے بعد بِ آئے تو اس کے معنٰی ہرگز یا بالکل کے ہوتے ہیں۔ یعنی ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ یہ لوگ منافق تھے (ح)"۔ **11**۔ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ: مرض یہ تھا کہ انہوں نے دین کو ناچار قبول کیا تھا۔ ان کے دل نہیں مانتے تھے۔ دوسرا مرض یہ کہ اُن سے جہاد (قتال) کا حکم ہوا جو ان کے خیر خواہ تھے۔ پس یہ مرض منافقت کا ہے۔ "منافقوں کو بیماری میں بڑھا دیا: اس کے یہ معنٰی نہیں کہ اللہ نے ان کو بے ایمانی میں بڑھا دیا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ نے بار بار ایسے نشانات دکھلائے جن کے نتیجہ میں وہ مسلمانوں سے اور بھی ڈرنے لگ گئے اور زیادہ منافقت کرنے لگ گئے (ii)"۔ "Oیعنی امتحان میں ڈال کر اس (مرض) کی حقیقت ظاہر کر دی"۔ **12**۔ فساد یعنی منافقت۔ اَرۡض یعنی مدینہ۔ فساد کفر و معصیت کرنے سے پڑتا ہے۔ اِنَّمَا نَحۡنُ مُصۡلِحُوۡنَ: یہ منافقین کا حال ہے جو مؤمنوں اور کافروں کے درمیان سازشیں کرتے رہتے تھے اور پھر کہتے تھے کہ ہم تو صرف صلح جوئی کرتے ہیں۔ **13**۔ "اَلَا حرف تنبیہ ہے۔ اردو میں اس کے معنٰی سنو۔ خبردار۔ آگاہ ہو جاؤ۔ جان لو۔ دیکھو ہوتے ہیں۔ اِنَّهُمۡ هُمۡ: ہٗ کی ضمیر مکرر آئے تو وہ ہی کے معنٰی دیتی ہے (ح)"۔ لَا يَشۡعُرُوۡنَ: اُنکو (اِسکا) شعور نہیں ہے۔ منافقین بظاہر مسلمانوں کے ساتھ تھے مگر اندر سے ان کے دشمن تھے۔ آیات 9 تا 21 میں منافقوں کے بارے میں بیان ہے۔

السُّفَهَاۗءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ
بے وقوف ہیں و لیکن نہیں جانتے اور جب یہ ملتے ہیں ان لوگوں کو جو
اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا
ایمان لائے کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور جب اکیلے ہوتے ہیں اپنے شیطانوں کی طرف کہتے ہیں ہم
مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۵﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ
ساتھ ہیں تمہارے سوائے اس کے نہیں کہ ہم ہنسی کرنے والے ہیں اللہ ہنسی کی سزا دے گا انہیں
وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۶﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ
اور مہلت دیگا ان کو اپنی سرکشی میں بھٹک رہے ہیں یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے
اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَ
خریدی گراہی بدلے ہدایت کے پس نہ نفع دیا تجارت نے ان کی اور
مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۷﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ
نہ ہوئے وہ ہدایت پانے والے حالت ان کی مانند حالت اس شخص کی ہے جس نے جلائی
نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَاۗءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَ
آگ ، پھر جب روشن کیا اس (آگ) نے اسے جو اردگرد تھا اسکے لے گیا اللہ نور ان کا اور
تَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ
چھوڑ دیا ان کو اندھیروں میں کہ نہیں دیکھتے وہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پس وہ
لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ
نہیں رجوع کرتے یا مانند بارش کی بادل سے کہ اس میں اندھیرے ہیں
وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ
اور کڑک اور چمک ہے ڈالتے ہیں انگلیاں اپنی کانوں میں اپنے
الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۰﴾
بجلیوں کے سبب ڈر سے موت کے اور اللہ گھیرنے والا ہے کافروں کو
يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَاۗءَ لَهُمْ
قریب ہے چمک کہ اچک لے آنکھیں ان کی جب کبھی وہ روشن ہوتی ہے ان کے لیے

14۔ اَالنَّاسُ: (دوسرے) لوگ۔ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَاۗءُ: منافق مسلمانوں کو کہتے کہ مسلمان بیوقوف ہیں کہ اپنے گھر بار اور مال برباد کر کے ایک آدمی کے پیچھے لگ گئے ہیں ۔ حالانکہ یہ منافقین نہیں جانتے کہ اسلام ترقی کر کے غالب آجائے گا اور وہ (منافق) مغلوب ہوں گے۔ یہ منافقین عارضی دنیوی فائدہ کی خاطر آخرت کے دائمی فائدہ کو ٹھکراتے ہیں اس سے زیادہ بے وقوفی اور کیا ہو گی (2:138)۔ چونکہ مسلمان عارضی دنیوی فائدہ نہ لیتے تھے اس لئے منافقین ان کو بیوقوف کہتے تھے۔ **15**۔ شیطان کا لفظی معنٰی ہے: دور ہوا (رحمت الٰہی سے) (اقرب)۔ یہاں شیاطین سے مراد کافروں کے سرغنے اور ان کے منافق ساتھی کے ہیں۔اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ: ترجمہ: ہم تو (ان سے) صرف تمسخر کرتے ہیں۔ **16**۔ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ: عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ جب کسی فعل کی سزا کا ذکر ہوتا ہے تو بجائے لفظ سزا کے وہی فعل لایا جاتا ہے اور مراد اس سے وہ فعل نہیں ہوتا بلکہ اس فعل کی سزا مراد ہوتی ہے۔ پس یہاں چونکہ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ الفاظ نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ کی سزا کے اظہار کے لئے آئے ہیں اس لئے اس کے معنٰی یہ ہیں کہ اللہ ان کو ان کے اِسْتِهْزَاء کی سزا دے گا۔ دیکھیں (57:14)(42:41)۔ هُزُوٌ: ہلکا پن۔ حقیر جاننا۔ يَعْمَهُوْنَ: اَعْمٰی کا معنٰی ہے اندھا اور عُمْيٌ کا مطلب ہے اندھے۔اور عَمِهٌ کا معنٰی آنکھوں سے اندھا اور عقل سے اندھا ہونا دونوں مراد ہے۔اندھوں کی طرح سر گرداں۔ **17**۔"+ گمراہی خرید لی اور ہدایت نہ لی صرف اپنے دنیوی فائدہ کی خاطر۔ مگر وہ دین و دنیا دونوں میں نامراد رہے"۔ **18**۔لوگ پہلے اندھیروں میں تھے۔آنحضرتؐ نے دین اسلام کی روشنی دکھائی اور لوگوں کو صراط مستقیم دکھائی۔ بہتوں نے راہ پائی مگر منافقین ایمان لا کر پھر اندھیروں میں چلے گئے گویا اندھے رہے۔آنکھ کی روشنی نہ ہو تو مشعل کی روشنی کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ اگر صرف اندھا ہو تو کسی کو پکار کر راہ معلوم کر سکتا ہے۔ یا بات کو سن سکتا ہے۔ مگر اگر اندھا بھی ہو اور بہرہ بھی اور گونگا بھی تو کیسے کسی کو پکارے اور کس طرح کسی کی آواز سنے اور راہ راست پر آئے۔ منافق میں نہ بصیرت ہے (یعنی عقل کی آنکھ) کہ خود نبی کو پہچانے، نہ مرشد نظر آئے کہ اس کا ہاتھ تھامے، نہ کان سے حق بات ان کو سنائی دیتی ہے، پھر کیسے توقع ہو کہ وہ رجوع الی الحق کرے گا۔ نور معرفت سے دور محروم ہوئے اور اندھیروں میں بھٹکتے رہے۔اِسْتَوْقَدَ نَارًا: یعنی کافروں اور منافقوں نے فساد اور جنگ کی آگ جلائی مگر آخر خود ہی اس میں جل گئے۔ جنگ کے بعد اللہ نے منافقوں کو ایسے حالات میں چھوڑ دیا کہ ان کو اس الجھن سے نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا تھا اور اندھوں کی طرح ادھر ادھر مارے پھرتے تھے۔ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ: ترجمہ: اللہ ان (بھڑکانے والوں کا نور لے گیا)۔ **19**۔عُمْيٌ: (وہ) اندھے (ہیں)۔ لَا يَرْجِعُوْنَ: یعنی یہ منافقین حق کی طرف رجوع نہیں کرتے اس طرح خدا سے دور رہیں گے۔ **20**۔ "صَيِّب: اترنا یعنی بادل سے بارش اترتی ہے۔ بارش سے مراد وحی الٰہی ہے۔اندھیروں سے مراد مشکلات (آزمائشیں)۔ کڑک سے مراد خوفناک امور جیسے دشمنوں کے حملے اور چمک سے مراد کامیابیاں جو مطلع کو روشن کرتی ہیں (ح)"۔ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ سے یہ مراد ہے کہ وہ مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ اَوْ كَصَيِّبٍ: یا (اس کی مثال) اس بارش کی طرح ہے۔ یعنی جیسے وہ

البقرة ٢ ٦ الٓمٓ ١

مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
چل پڑتے ہیں اس میں اور جب اندھیرا کرتی ہے ان پر ٹھہر جاتے ہیں اور اگر چاہے اللہ
لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ
تو لے جاوے کان ان کے اور آنکھیں ان کی یقیناً اللہ ہر بات پر قدرت
قَدِيْرٌ ۝٢١ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ
رکھنے والا ہے - اے لوگو عبادت کرو رب اپنے کی وہ جس نے پیدا کیا تم کو
وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝٢٢ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ
اور انہیں جو پہلے تھے تم سے تاکہ تم متقی بنو وہ جس نے بنایا تمہارے لیے
الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت اور اُتارا بادل سے پانی
فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ
پھر نکالے اس کے ذریعہ پھلوں سے رزق تمہارے لیے ، پس نہ بناؤ اللہ کے
اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٢٢ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا
شریک اور تم جانتے ہو اور اگر ہو تم کسی شک میں متعلق اسکے
نَزَّلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا
جو اتارا ہم نے بندہ پر اپنے تو لاؤ کوئی سورۃ مانند اس کی اور بلاؤ
شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٢٣ فَاِنْ
معبودوں کو اپنے سوائے اللہ کے اگر ہو تم سچے پھر اگر
لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُھَا
نہ کیا تم نے (ایسا) اور ہرگز نہیں کرو گے تم (ایسا) تو ڈرو اس آگ سے ایندھن جس کا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ښ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝٢٤ وَبَشِّرِ
آدمی اور پتھر ہیں تیار کی گئی ہے کافروں کے لیے اور بشارت دے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور کیں انہوں نے نیکیاں کہ ان کے لیے باغات ہیں بہتی ہیں

ع ۲ ۲

بارش (دین حق) سے فائدہ اٹھانے کی بجائے الٹا اپنے کانوں میں انگلیاں ڈالتے ہیں کہ حق کی آواز سنائی ہی نہ دے۔ **21**۔ منافقین جب مسلمانوں کی کامیابیاں دیکھتے ہیں تو اُن کے ساتھ چل پڑتے ہیں اور جب مشکلات دیکھتے ہیں یا ابتلا تو ٹھہر جاتے ہیں۔ بجلی کی چمک میں راستہ پر چل پڑتے ہیں مگر مشکل وقت میں (جو اندھیروں سے مشابہ ہے) وہ رک جاتے ہیں۔ نیز دیکھیں (22:12)۔ یہاں تک اللہ تعالیٰ نے تین طرح کے لوگوں کا حال بیان فرمایا ہے یعنی مؤمن۔ کافر اور منافق کا۔ مؤمن جو ایمان لائے۔ کافر جن کے دلوں پر مہر ہے اور منافق جو دوگلے ہیں جیسا کہ 22:12 میں مذکور ہے۔ اَضَاءَ لَهُمْ: ترجمہ روشن ہوتی ہے ان کے لئے (راہ دکھانے کو)۔ "منافق اللہ سے استہزاء کرتے ہیں اور آخرت سے نہیں ڈرتے۔ اللہ چاہے تو ان کے کان اور آنکھیں لے جائے یعنی ان کی شنوائی اور بصارت کو ضائع کردے کیونکہ وہ ان کا صحیح استعمال نہیں کرتے (ii)"۔ شَيْءٍ کا معنٰی ہے چاہی ہوئی (چیز)۔ اللہ ہر امر (بات) پر جس کا وہ ارادہ کرے یقیناً پوری طرح قادر ہے۔ **22**۔ "عبادت کے معنٰی ہیں خدا کو ایک جاننا، اس کی کامل اطاعت، کامل خوف، کامل تعظیم، کامل محبت کرنا اور اس کے آگے پوری طرح تذلل اختیار کرنا (ح)"۔ "اَلنَّاسُ" میں تمام دنیا کے لوگوں کو مخاطب کیا ہے۔ اسلام عالمی دین ہے اور تمام زمانوں کے لئے ہے۔ عبادت یہ بھی ہے کہ صفات الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کیا جائے جیسے فرمایا صِبْغَةَ اللّٰهِ کہ اللہ کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ (2:139)۔ "+لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کا معنٰی ہے تاکہ تم بدیوں اور دکھوں سے بچو" رب کا معنٰی ہے پیدا کر کے درجہ بدرجہ کمال تک پہنچانے والا۔ **23**۔ "بِنَاءً۔ بنیاد (تمہاری بقاء کے لئے)(iv)"۔ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ: اور جبکہ تم جانتے ہو کہ وہی ایک ہستی قابل پرستش یا عبادت ہے۔ نِدٌ: مدِّ مقابل، ہمسر، شریک (اَندَاد جمع ہے ند کی) اس لئے اس کے شریک نہ بناؤ۔ **24**۔ قرآن مجید کا بے مثل ہونا اس کی فصاحت و بلاغت بلحاظ کمال مضامین اور ان کی جامعیت و دلائل اور اس کے موجب ہدایت و اخلاق ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور اس کلام میں پیشگوئیاں بھی ہیں۔ قرآن مجید کے بے مثل ہونے کا ثبوت قرآن جیسی ایک کتاب لانے کا مطالبہ ہے (17:89)۔ (52:34,35)۔ اسی طرح دس سورتوں کے لانے کا مطالبہ بھی (11:14)۔ بلکہ صرف ایک سورۃ لانے کا بھی مطالبہ ہے (2:24)۔ (10:39)۔ "غرض ایسی کتاب یا اس کا حصہ بنا لاؤ جو ضلالت سے نکال کر نورِ ایمان کی طرف لائے اور بد اخلاق لوگوں کو باخدا انسان بنائے (ii)"۔ شہداء کو بلاؤ یعنی سرپرستوں یا مددگاروں کو جن کو تم نے خدا کا شریک بنا رکھا ہے۔ مددگار سے مراد جیسے یہود جو کافروں کے طرفدار تھے (4:52,53)(5:81)۔ **25**۔ وَ لَنْ تَفْعَلُوْا: اور تم ایسا ہرگز نہ کر سکو گے۔ پتھر سے مراد پتھر کے بت یا پتھر دل انسان ہیں جیسے فرمایا کَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً (2:75)۔ اَلنَّاسُ سے مراد عام لوگ ہیں۔ "Oاِنَّكُمْ وَ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ یعنی مشرک لوگ اور بت جہنم کا ایندھن بنیں گے (21:99)"۔ لَنْ تَفْعَلُوْا: (ترجمہ) ہرگز نہ کر سکو گے (ii)۔

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ
نیچے جن کے نہریں جب کبھی دیئے جاویں گے ان (باغات) سے کوئی پھل بطور
رِّزْقًا ۙ قَالُوْا ھٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ
رزق کے کہیں گے یہ وہ ہے جو دیا گیا ہمیں پہلے (بھی) اور ان کو دیا جاوے گا
مُتَشَابِهًا ۭ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ڎ وَّھُمْ فِيْهَا
وہ (رزق) ملتا جلتا، اور ان کے لیے ان میں بیویاں ہیں پاکیزہ اور وہ ان میں
خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا
وہ پڑنے والے ہیں۔ یقیناً اللہ نہیں رُکتا کہ بیان کرے مثال کوئی سی
بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ
مچھر کی (یا) پھر اسکی جو زیادہ ہو اس سے پس جو لوگ ایمان لائے تو جانتے ہیں
اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ
کہ وہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے، اور جو لوگ کافر ہوئے تو کہتے ہیں
مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ ۔ وقف لازم
کیا ارادہ کیا اللہ نے اس کے ساتھ بطور مثال کے گمراہ کرتا ہے ساتھ اسکے بہتوں کو اور ہدایت دیتا ہے
بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ۙ الَّذِيْنَ
ساتھ اسکے بہتوں کو اور نہیں گمراہ کرتا ساتھ اس کے مگر فاسقوں کو وہ جو کہ
يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ
توڑتے ہیں عہد اللہ کا بعد اس کے پختہ کرنے کے اور کاٹتے ہیں اس
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ
(تعلق) کو کہ حکم کیا اللہ نے جسکے متعلق کہ وہ جوڑا جاوے اور فساد کرتے ہیں زمین میں
اُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ
یہ لوگ ہی نقصان اُٹھانے والے ہیں۔ کس طرح انکار کرتے ہو تم اللہ کا حالانکہ تھے تم
اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ
بے جان پھر اس نے زندہ کیا تم کو پھر موت دے گا تم کو پھر زندہ کرے گا تم پھر طرف اس کی

26۔ فِيْهَا یعنی جنت یا باغوں میں۔ مِنْ تَحْتِهَا: یعنی ان کے ماتحت یا ان کی ملکیّت میں۔ جنت کی نعماء کے بارے میں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں نہ کسی دل میں ان کا تصور آسکا (بخاری 59:8)۔ جنت کی تمام نعماء روحانی ہوں گی (32:18)۔ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا: حالانکہ اس سے پہلے ان کے پاس محض اس سے ملتا جلتا (رزق) دیا گیا تھا۔ وَلَهُمْ فِيْهَا: اُن باغوں میں ان کے لئے۔ مُطَهَّرَةٌ: پاکیزہ (یعنی ان کو پہلے کسی نے چھوا تک نہیں)۔ **27**۔ "فاسق کے معنٰی ہیں راہ حق سے ہٹ جانے والا۔ درست بات چھوڑنے والا۔ بدکار۔ نافرمان (ح)"۔ لَا يَسْتَحْيٖ: نہیں شرماتا۔ يُضِلُّ بِهٖ: بِهٖ سے مراد اس مثال کے بیان کرنے سے۔ يُضِلُّ: ان کو گمراہ پاتا ہے یا ان پر گمراہی کا فتویٰ لگاتا ہے یعنی گمراہ قرار دیتا ہے یا ان کی گمراہی میں ان کو چھوڑ دیتا ہے جبکہ مؤمن نجات پاجاتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ ایک قوم کے پاس آئے تو فَاَضَلَّهُمْ یعنی ان کو گمراہ پایا (نہ کہ ان کو گمراہ کیا) (النِهَا يه۔ ابن کثیر)۔ مکڑی کی مثال 29:42 میں اور مکھی کی مثال 22:74 میں دی گئی ہے۔ کافر اعتراض کرتے تھے کہ یہ اللہ کی شان کے خلاف ہے کہ کہیں مکھی اور کہیں مچھر کی مثال بیان فرمائی ہے۔ اس پر یہ دو آیتیں نازل ہوئیں کہ الٰہی مثالوں سے بعض لوگ ہدایت پاگئے ہیں اور بعض گمراہ ہوتے ہیں۔ اللہ تو ہر چیز کا خالق ہے۔ فَوْق: اگر بڑائی کا مقابلہ ہو تو اس کے معنٰی زیادہ بڑی کے ہوں گے اور اگر چھوٹے ہونے کا مقابلہ ہو تو اس کے معنٰی زیادہ چھوٹے ہونے کے ہیں۔ **28**۔ عَهْدَ اللّٰهِ: اللہ کے عہد سے کہ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ یعنی کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ قَالُوْا بَلٰى: انہوں نے کہا کیوں نہیں (7:173)۔ مطلب یہ کہ ایک خدا کی عبادت کریں۔ یہ عہد نبیوں کے ذریعہ لیا۔ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ یعنی ایمان لاکر پھر منافق بن جانا۔ يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ: کاٹتے ہیں (تعلقات کو) یعنی صلہ رحمی نہیں کرتے (ii)۔

تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ

لوٹائے جاؤگے تم وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لیے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۗ وَ

پھر قصد کیا آسمان کا پھر ٹھیک ٹھاک بنایا انہیں سات آسمان اور

هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٩﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ

وہ ہر ایک چیز کو خوب جاننے والا ہے اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو کہ میں

ع ٣

جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۗ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ

بنانے والا ہوں زمین میں ایک خلیفہ انہوں نے کہا کیا تُو بناوے گا اس میں جو

يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ

فساد کرے گا اس میں اور بہائے گا خون اور ہم تسبیح کرتے ہیں

بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۗ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٠﴾

ساتھ تیری حمد کے اور ہم تقدیس کرتے ہیں تیرے لیے فرمایا یقیناً میں خوب جانتا ہوں جو نہیں تم جانتے

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ

اور سکھائے اس نے آدم کو نام سب کے سب پھر پیش کیا ان کو فرشتوں پر

فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾

پھر فرمایا بتاؤ مجھے نام ان کے اگر ہو تم سچے

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ

انہوں نے کہا پاک ہے تُو نہیں کوئی علم ہم کو سوائے اس کے جو سکھایا تونے ہمیں یقیناً تو ہی

الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٢﴾ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۚ

خوب جاننے والا حکمت والا ہے فرمایا اے آدم بتا انہیں نام ان کے

فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ

پھر جب بتائے انہیں نام ان کے فرمایا نہ کہا تھا میں نے تم کو کہ میں

اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ

جانتا ہوں غیب آسمانوں کا اور زمین کا اور میں جانتا ہوں جو ظاہر کرتے ہو تم

29۔ "اَمْوَاتٌ۔ یہ میت کی جمع ہے جس کے معنٰی ہیں بے جان جیسے مٹی۔ مردہ جیسے آدمی جو پہلے عدم تھے (مردہ) پھر پیدا ہوئے (زندہ)۔ پھر مریں گے اور پھر حشر کو زندہ ہوں گے (ح)"۔ **30**۔ اِسْتَوٰی: متوجہ ہوا۔ ہر طرح سے مکمل کیا۔ اس آیت میں ثُمَّ کا معنٰی ہے "اور" (اخفش ماہر لغت) ورنہ زمین تو آسمانوں کے بنائے جانے کے بعد بنی ہے (79:31)۔ سات آسمان یا راستے (مدار ORBITS)۔ سات کا معنٰی ہے بے شمار۔ نیز دیکھیں (23:18) (65:13)۔ آسمان پہلے دھواں تھا (41:12)۔ **31**۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً: وَاِذْقَالَ: ترجمہ: اور (یاد رکھ) جب کہا۔ آدم کو خلیفہ بنایا اور باغ عدن میں جو شہر بابل (عراق) میں ہے رکھا۔ (آج سے چھ ہزار سال قبل وہ وہاں رہتے تھے)۔ آدم کو زمین پر رہنے کے لئے بنایا گیا تھا نہ کہ جنت سے سزا کے طور پر زمین میں اتارا گیا۔ "O خلیفہ کہتے ہیں جانشین کو۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ آدم سے پہلے بھی مخلوق موجود تھی"۔ "O فرشتوں نے کشفی رنگ میں دیکھا آدم کی اولاد نے جو فساد ڈالنا تھا"۔ اللہ کی تسبیح کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کو نقائص سے پاک ظاہر کرنا۔ حمد کے معنٰی ہیں خدائی خُوبیوں کا اظہار کرنا۔ حمد صرف اللہ کی کی جاتی ہے۔ دیگر کے لئے مدح کی جاتی ہے۔ تمام قسم کی اور مکمل حمد اللہ ہی کی ہے۔ "نُقَدِّسُ لَکَ: ہم تیری تقدیس کرتے ہیں۔ یعنی تجھے تمام عیوب سے پاک مانتے ہیں (ح)"۔ "ترجمہ: ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بھی کرتے ہیں اور تجھ میں سب بڑائیوں کے پائے جانے کا اقرار کرتے ہیں (ii)"۔ تسبیح اللہ کی صفات کی ہوتی ہے اور تقدیس اس کے کاموں کی۔ "اللہ خوب جانتا ہے کہ فساد کے باوجود میں اسے تخلیق کر رہا ہوں کیونکہ ان میں سے انبیاء، صدیق، شہید اور صالحین پیدا ہوں گے (ابن کثیر)"۔ اللہ کی صفات اور اس کے کاموں کا اقرار اور اظہار کرنا اللہ کی حمد کرنا ہے۔ **32**۔ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ: ترجمہ: اگر تمہارا خیال درست ہے (ii)۔ اَسْمَآءَ سے مراد اللہ کی صفات کے نام ہیں۔ 7:181 کے مطابق اسماء الٰہی سکھائے تا انسان ان کو اپنائے اور مظہر الحق بنے (2:139)۔ نیز اسماء سے مراد عربی زبان کے اسماء یا حقائق الاشیاء ہے (iv) یعنی تمام ضروری اشیاء کے نام اور ان کے خواص کا علم سکھایا۔ یا زبان سکھائی (55:4,5)(ii)۔ عَرَضَھُمْ یعنی ان چیزوں کو پیش کیا۔ بِاَسْمَآءِ ھٰٓؤُلَآءِ یعنی ان چیزوں کے نام یا خواص بتاؤ۔ آدم کو اسماء سکھائے تا وہ ان سے کام لے کر ترقی کرے۔ کُلَّھَا یا کُلِّ شَیْءٍ سے مراد جو ضروری چیزیں درکار تھیں ان سب کے نام و خواص سکھائے۔ دنیا کی تمام چیزیں مراد نہیں ہیں۔ دیکھیں (27:17,24)(6:45)(28:58)۔ **34**۔ مَا تُبْدُوْنَ یعنی جو تم نے ظاہر کیا کہ آدمؑ خونریزی کرے گا۔ وَمَا تَکْتُمُوْنَ جو ان پر مخفی رہا یعنی اشیاء کا علم اور ان کے خواص جو خدا نے آدم کو سکھائے اور وہ آدم کی نیکیوں میں ترقی کرنے کی قابلیت کا موجب ہوئے۔

البقرة ٢ ٩ الٓمّٓ ١

وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٣٣﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا
اور جو ہو تم چھپاتے اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرو
لِآدَمَ فَسَجَدُوٓا إِلَّآ إِبْلِيسَ أَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ
آدم کو پس سجدہ کیا انہوں نے سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور ہو گیا
مِنَ الْكٰفِرِينَ ﴿٣٤﴾ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ
کافروں میں سے اور کہا ہم نے اے آدم رہ تو اور بیوی تیری
الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا
اس باغ میں اور کھاؤ دونوں اس میں سے بافراغت جہاں چاہو تم اور نہ قریب جانا
هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِينَ ﴿٣٥﴾ فَأَزَلَّهُمَا
اس درخت کے ورنہ ہو جاؤ گے ظالموں سے پھر پھسلایا ان کو
الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا
شیطان نے اس سے پھر نکالا ان کو اس سے کہ تھے وہ جس میں اور کہا ہم نے
اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ
اترو بعض تمہارا بعض کے لیے دشمن ہے اور تمہارے لیے زمین میں ٹھہرنا
وَمَتَاعٌ إِلٰى حِينٍ ﴿٣٦﴾ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهِ كَلِمٰتٍ فَتَابَ
اور فائدہ اٹھانا ہے ایک مدت تک پھر سیکھے آدم نے رب اپنے سے چند کلمات پھر فضل کے ساتھ
عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٣٧﴾ قُلْنَا اهْبِطُوا
متوجہ ہوا وہ اس پر یقیناً وہ ہی فضل کیساتھ متوجہ ہونیوالا بہت رحم کرنے والا ہے کہا ہم نے اترو
مِنْهَا جَمِيعًا فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ
اس سے سب کے سب پھر اگر آئے تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت سو جنہوں نے پیروی کی
هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ
میری ہدایت کی تو نہیں خوف ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جن لوگوں نے
كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَآ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ
کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیتوں کو یہ لوگ آگ والے ہیں وہ

35۔ سجدہ کے معنٰی علاوہ معروف معنوں کے اطاعت کرنا اور تذلّل اختیار کرنا بھی ہیں ورنہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا منع ہے (41:38)(ح)۔ اِبْلِیْس: یَبْلِسُ یعنی "ناامیدی" سے بنا ہے۔ مطلب خدا کی رحمت سے ناامید۔ یہاں سجدہ کرنے کا مطلب فرمانبرداری کرنا ہے (اقرب)۔ شیطان: شطن یعنی دوری سے بنا ہے۔ مطلب لوگوں کو خدا سے دور لے جانے والا۔ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ: ابلیس کافروں میں سے تھا۔ نہ کہ فرشتوں میں سے۔ ابلیس نے آدم کی فرمانبرداری کرنے سے انکار کر دیا یہ کہہ کر کہ میں آدم سے بہتر ہوں۔ مگر فرشتے تو اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں کی فرمانبرداری کرتے ہیں (66:7)۔ نیز قرآن میں دوسری جگہ آیا ہے کہ ابلیس كَانَ مِنَ الْجِنِّ وہ جنوں میں سے تھا نہ کہ فرشتوں میں سے (18:51) "فرشتوں نے سمجھا کہ خلیفہ کی ضرورت تبھی ہو گی جب زمین پر ایسے لوگ پیدا کرنے کا خدا کا ارادہ ہے جو آپس میں قتل و غارت کریں اور خون بہا سکتے ہوں۔ اس واسطے اعتراض کیا۔ اللہ نے فرمایا کہ آدم کے متبع اور آدم مجرم نہ ہوں گے کیوں کہ میں نے ان میں خاصیات عالم کے جاننے کا مادہ رکھ دیا ہے بلکہ ان کے دشمن ان سے لڑنے والے اور خون بہانے والے مجرم ہوں گے (ii)"۔ **36**۔ "شجرہ سے مراد بدی کے کاموں کا شجرہ ہے جیسا کہ 14:25-27 میں بطور مثال آیا ہے (ii)"۔ آدمؑ کو جھگڑنے اور بدیوں سے بچنے کی تاکید کی گئی تھی۔ "مگر احکام شریعت جو مناہی کے متعلق ہیں ان کی خلاف ورزی کی گئی (iv)"۔ "اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہو گے" یعنی خود ہی نقصان اٹھاؤ گے۔ شیطان نے ان کو ان کے غیر ارادی طور پر بدی کے ارتکاب کی ترغیب دی (7:21) اس کے نتیجہ میں آدم اور اس کے ساتھی جنتِ ارضی سے نکالے گئے (2:37)۔ شیطان آدم کے لوگوں میں سے آدم کا دشمن تھا۔ یہ ابلیس نہیں تھا جس کا ذکر 2:35 میں ہے۔ "O شجرہ ممنوعہ ہو سکتا ہے انگور کی کوئی قسم ہو جس کا رس نشہ آور ہو جیسے تاڑی ہوتی ہے۔ آدم کی جنت ارضی تھی"۔ قرآن میں درخت کی کوئی صراحت نہیں ہے کہ کس قسم کا تھا نہ ہی اس کا پھل کھانے کی بھی۔ اس لیے اس کی تاویل اور قیاس ہی کئے جا سکتے ہیں۔ شیطان نے کہا کہ "درخت کا پھل کھانے سے تم فرشتے بن جاؤ گے اور ہمیشہ رہو گے"۔ **37**۔ "O شیط کا معنٰی ہلاکت ہے۔ شیطان کے معنٰی ہیں ہلاک ہونے والا۔ ابلیس صفت انسان کو یہاں شیطان کہا گیا ہے"۔ شیطان نے بدی پر پھسلایا آیت 7:21 میں بھی مذکور ہے۔ شیطان وہ ہے جو دھوکہ دے کر چلا جائے اور نیکی سے محروم رکھے۔ بَعْضُكُمْ سے ظاہر ہے کہ وہاں زیادہ لوگ تھے۔ مستقر سے مراد عارضی رہنے کی جگہ (دنیا) ہے۔ اخروی جنت میں انسان مرنے کے بعد جاتا ہے۔ آدم آخرت کی جنت میں نہیں تھا جہاں سے لوگ نکالے نہیں جاتے۔ (15:49)۔ بلکہ وہ جنت ارضی تھی ورنہ شیطان اخروی جنت میں کیسے پہنچ گیا۔ جنت ارضی (68:18)۔ عَنْهَا: "اُس سے" سے مراد شجرہ ہے۔ مِمَّا كَانَا فِيْهِ یعنی باغ سے۔ **38**۔ آدم کے دل میں اللہ تعالیٰ نے بخشش مانگنے کے الفاظ ڈال دئے۔ اس طرح بخشش مانگی تو بخشا گیا۔ وہ الفاظ سورہ اعراف میں بیان ہوئے ہیں (7:24)۔ فَتَابَ عَلَيْهِ: اللہ تعالیٰ آدم پر رجوع برحمت ہوا (ii)۔ **39**۔ هَبُوْط کے معنٰی جس طرح اوپر سے نیچے آنے کے ہیں اسی طرح کسی شہر میں داخل ہونے،

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (٣٩) يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ
اس میں رہ پڑنے والے ہیں اے بنی اسرائیل یاد کرو نعمت میری
الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ
وہ جو انعام کی میں نے تم پر اور پورا کرو میرے (ساتھ کئے ہوئے) عہد کو میں پورا کرونگا تمہارے (ساتھ کئے
وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ (٤٠) وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا
ہوئے) عہد کو اور مجھی سے پس ڈرو اور ایمان لاؤ اس پر جو اُتارا میں نے مصدق بنا کر
لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا
اس کا جو تمہارے پاس ہے اور نہ ہو جاؤ پہلے کافر اس کے اور نہ خریدو
بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ (٤١) وَلَا تَلْبِسُوا
بدلے میری آیتوں کے مول تھوڑا اور مجھی سے پس ڈرو اور نہ ملاؤ
الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (٤٢)
حق کو ساتھ باطل کے اور (نہ) چھپاؤ حق اور تم جانتے ہو
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ
اور قائم کرو نماز اور دو زکوٰۃ اور جھکو ساتھ
الرّٰكِعِيْنَ (٤٣) اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ
جھکنے والوں کے کیا تم حکم دیتے ہو لوگوں کو نیکی کا اور بھول جاتے ہو۔
اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (٤٤)
اپنے آپ کو اور تم پڑھتے ہو کتاب پھر بھی نہیں عقل کرتے تم
وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ
اور مدد مانگو بذریعہ صبر اور نماز کے اور یقیناً یہ بات البتہ شاق ہے
اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ (٤٥) الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا
مگر ڈرنے والوں پر (نہیں) جو لوگ یقین رکھتے ہیں کہ وہ ملنے والے ہیں
رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (٤٦) يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اپنے رب سے اور یہ کہ وہ اس کی طرف لوٹنے والے ہیں اے بنی اسرائیل

ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے اور کسی جگہ اتر پڑنے کے بھی ہیں۔ مِنْهَا یعنی باغ سے۔ خوف آخرت کا اور غم دنیوی ناکامیوں کا (20:124)۔ **40**۔ آیات یعنی قرآنی وحی اور معجزات۔۔۔ خَالِدُوْنَ: یعنی لمبا عرصہ تک رہ پڑنے والے۔ "Oدوزخ میں ایک عرصہ تک آدمی رہے گا۔ پھر وہاں سے نکل آئے گا۔ حدیث میں ہے ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں کوئی متنفس نہیں ہوگا اور نسیم صبا اسکے دروازوں کو کھٹکھٹائے گی"۔ نیز دیکھیں (11:107-109)۔ **41**۔ اِسْرَا: بندہ، سپاہی۔ ایل: خدا۔ اِسْرَائِیْل: خدا کا سپاہی۔ یہ حضرت یعقوبؑ کا لقب ہے۔ حضرت یعقوبؑ کے بارہ (12) بیٹے تھے۔ ان کی اولاد بنی اسرائیل کہلاتی ہے (ح)۔ چار ہزار سال قبل حضرت ابراہیمؑ عراق سے ہجرت کر کے ملک شام و فلسطین میں آباد ہو گئے تھے۔ ان کی اولاد جو حضرت یعقوبؑ سے ہے بنی اسرائیل کہلاتی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ سے ڈیڑھ سو سال بعد حضرت یوسفؑ کے وقت میں بنی اسرائیل مصر میں جا آباد ہو گئے تھے۔ پھر کوئی چار سو سال وہاں رہ کر حضرت موسیٰؑ کے ساتھ ارض مقدس میں واپس آئے۔ یعنی یوشع نبی کے وقت میں۔ اللہ نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا تھا کہ حکم تورات پر قائم رہو گے اور جو نبی میں بھیجوں اس کے مددگار بنو گے تو ملک شام ان کے قبضہ میں رہے گا۔ مگر پھر وہ گمراہ ہو کر بدنیت ہو گئے۔ رشوت لیتے اور غلط مسئلے بتاتے اور حق بات کو چھپاتے اور نبیوں کی اطاعت نہ کرتے۔ آنحضرتؐ کی آمد کے بارے میں تورات کی پیشگوئی بدل ڈالی (18:18 استثنا)۔ اللہ نے ان کو اپنا احسان اور ان کی نافرمانی یاد دلائی ہے۔ "+میرا عہد پورا کرو یعنی جو (2:39)(قرآن) میں ہے۔ یعنی ہدایت کی پیروی کرو"۔ بنی اسرائیل کا عہد استثناء 5۔2:26 اور استثنا باب 26، 18، 15۔ نیز خروج 17-12:20 کہ اللہ کے احکامات کی پابندی کرو گے تو انعامات پاؤ گے (استثنا باب 17,18,19)۔ "نِعْمَتِیَ: اس نعمت کا ذکر اس آیت میں ہے: وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی یَا قَوْمِ اذْکُرُوا نِعْمَتَ اللّٰہِ اِذْ جَعَلَ فِیْکُمْ انبیاء وَ جَعَلَ کُمْ مُلُوْکًا یعنی ان کو نبوت اور سلطنت عطاء کی (5:21)(ح)"۔ **42**۔ تورات میں لکھا ہے جو نبی آئے اور تورات کو سچا کہے تو جانو کہ وہ سچا ہے۔ قرآن تورات کی تصدیق کرتا ہے کہ وہ الہامی کتاب ہے۔ اَوَّلَ کَافِرٍ یعنی سب سے پکے انکار کرنے والے۔ "ثَمَنًا قَلِیْلًا: تھوڑا مول یعنی دنیوی فوائد کی خاطر دین سے انحراف کرنا جیسے فرمایا مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ (4:78)۔ دین کے مقابلہ پر دنیا کو اختیار نہ کرو جو حقیر ہے (ii)"۔ مُصَدِّقٌ: قرآن مجید تورات کا دو طرح مُصَدِّق ہے۔ اَوَّل یہ کہ وہ تسلیم کرتا ہے کہ تورات بھی الہامی کتاب تھی۔ دوم یہ کہ قرآن مجید نازل ہو کر تورات کی اس پیشگوئی کو سچا ٹھہراتا ہے جس میں قران مجید کے نازل ہونے کا ذکر ہے۔ (استثناء 18:18 اور قرآن مجید 73:16)۔ **43**۔ اَلْحَقّ سے مراد قرآن مجید بھی ہے جیسے فرمایا اَنْزَلَ بِالْحَقِّ اور اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ حَقُّ الْیَقِیْن (56:96)۔ قرآن میں عیسیٰؑ کی زبانی آنحضرتؐ کی بعثت کے بارے میں پیشگوئی درج ہے (61:7) نیز استثناء 18:18۔ اور باطل سے مراد ان کی اپنی بنائی ہوئیں باتیں جن سے وہ پیشگوئیوں کو غلط کرتے تھے جیسا کہ وہ آنحضرتؐ کے بارے میں پیشگوئیوں کو چھپاتے تھے (2:76-78)(ii)۔ اور خود ساختہ تاویلات (باطل) کو حق سے ملاتے تھے۔ **44**۔ زَکٰوۃَ: صدقہ و خیرات۔ اسلامی قانون کے موافق ایک خاص شرح سے خدا کی راہ میں مال خرچ کرنا (ح) یہ دو بنیادی حقوق (نماز اور زکوٰۃ) ہمارے ذمہ ہیں یعنی حقوق اللہ (نماز) اور حقوق العباد (زکوٰۃ) ادا کرنا۔ "+ اِرْکَعُوْا: فرمانبرداروں کے ساتھ ہو جاؤ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرو"۔

اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ
یاد کرو نعمت میری وہ جو انعام کی تھی میں نے تم پر اور یہ کہ
فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٨﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ
فضیلت دی تھی میں نے تم کو تمام دُنیا پر اور ڈرو اس دن سے کہ نہیں کام آئے گا
نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا
کوئی نفس کسی نفس سے کچھ بھی اور نہ قبول کی جائے گی اس سے سفارش اور نہ
يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ
لیا جاوے گا اس سے معاوضہ اور نہ وہ مدد دیئے جائیں گے اور جب نجات دی ہم نے تم کو
مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ
فرعونیوں سے (وہ) پہنچاتے تھے تم کو بُرا عذاب ذبح کرتے تھے
اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ
بیٹوں کو تمہارے اور زندہ رکھتے تھے عورتوں کو تمہاری، اور اس میں ابتلاء تھا تمہارے
رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٥٠﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَ
رب کی طرف سے بڑا اور جب پھاڑا ہم نے تمہاری وجہ سے سمندر کو پھر نجات دی ہم نے تم کو اور
اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥١﴾ وَاِذْ وٰعَدْنَا
غرق کر دیا ہم نے فرعونیوں کو اور تم دیکھ رہے تھے اور جب وعدہ کیا ہم نے
مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ
موسیٰ سے چالیس رات کا پھر بنایا تم نے بچھڑا (معبود)
بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿٥٢﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
پیچھے اس کے اور تم ظالم تھے پھر درگذر کیا ہم نے تم سے بعد
ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ
اس کے تاکہ تم شکر کرو اور جب دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور
الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ
فرقان تاکہ تم ہدایت پاؤ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو

مدینہ میں بنو نضیر۔ بنو قریظہ اور بنو قینقاع اسرائیلی قبیلے آباد تھے اور کچھ خیبر میں بھی آباد تھے۔ استثناء 19-26:17 میں لکھا ہے کہ اللہ کے احکامات کی اطاعت کا عہد پورا کرتے رہو گے تو انعامات کے وارث بنو گے۔ مگر یہودیوں کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان پر لعنت پڑی۔ اُن سے نبوت چھین لی گئی اور بنو اسماعیل جو بنو اسحاق کے بھائی تھے ان کی طرف منتقل ہو گئی۔ یعنی آنحضرتؐ تشریف لے آئے۔ دیکھیں استثناء 18-18:15۔ **45**۔ عقل کیوں نہیں کرتے یعنی برے کاموں سے کیوں نہیں رکتے جبکہ دوسروں کو روکتے ہو۔ **46**۔ کَبِیْرَۃٌ۔ مشکل۔ بوجھل۔ صبر یعنی ثابت قدمی (مفردات)۔ **47**۔ ظن کے معنٰی علاوہ گمان کے یقین کے بھی ہوتے ہیں۔ مُلٰقُوْا رَبِّهِمْ: یعنی دینوی زندگی میں لقاءِ الٰہی حاصل کرنے والے۔ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ: یعنی مرنے کے بعد اللہ کے ہاں حاضر ہونے والے (ii)۔ **48**۔ بنی اسرائیل صرف اپنے زمانے اور ملک میں دیگر قوموں سے افضل تھے۔ ورنہ امت مسلمہ ہی تمام جہان میں افضل ہے جیسا کہ فرمایا کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (3:111) کہ تم (امت مسلمہ) بہتر امت ہو جو لوگوں کے واسطے نکالی گئی ہو۔ عَلَى الْعَالَمِيْنَ یعنی تمام جہانوں پر۔ نِعْمَتِيَ: دیکھیں آیت (5:21) یعنی نبوت اور حکومت۔ **49**۔ بنی اسرائیل کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گنہگار ہوں ہم کو آخرت میں سزا نہ ہوگی۔ ہمارے اجداد اور پیغمبر ہمیں سفارش کر کے چھڑا لیں گے۔ شَفَاعَةٌ: شَفْعٌ: (جوڑا) سے مشتق ہے۔ یعنی دو چیزوں کو ملا دینا۔ مطلب فدیہ دے کر بچ جائیں گے۔ عدل: مال۔ معاوضہ۔ فدیہ یا بدلہ (2:255)۔ شفاعت باذن الٰہی ہوگی (2:256) اور (10:4)۔ مِنْهَا: اس (نفس) سے۔ **50**۔ سخت عذاب سے یہاں مراد غلامی کی بگار ہے (خروج 14-1:11)۔ يُذَبِّحُوْنَ: ذبح کے معنٰی ذبح کرنے اور قتل کرنے کے ہیں۔ لڑکوں کا قتل کرنا (خروج 22-18-1:15)۔ اٰلِ فِرْعَوْنَ: اٰل کا لفظ اصل میں اہل ہے۔ اس کے معنٰی قبیلہ۔ قوم۔ رشتہ دار اور بیوی کے ہیں۔ اس میں تمام متبعین بھی آتے ہیں۔ بَلَآءٌ کے معنٰی آزمائش۔ مصیبت اور انعام کے ہیں (ح)"۔ **51**۔ وہ فرعون جس نے موسیٰؑ کو بچپن میں پالا تھا اس کا نام Rameses (ii) رعمسیس ثانی تھا۔ مگر جس فرعون نے موسیٰؑ کا پیچھا کیا اور غرق ہوا اس کا نام Merenptah میرن فتہ تھا۔ "سمندر کو پھاڑا یعنی جوار بھاٹا کے اثر کی وجہ سے تم سمندر پار کر گئے مگر فرعون اور اس کا لشکر جو ان کا پیچھا کرتے ہوئے آئے تھے غرق ہو گئے (79-20:78)(ii)"۔ (خروج 30-14:21)۔ سمندر تھا بحر اَحمر۔ نپولین کو اس مقام پر اسی طرح کا تجربہ ہوا تھا (Life of Napoleon by Abbot باب 12 صفحہ 96)۔ یہ اس واقعہ کے متعلق اشارہ ہے جب موسیٰؑ بنی اسرائیل کو مصر سے فرعون کی غلامی سے بچا کر ارض فلسطین کے لئے قافلہ کی صورت میں روانہ ہو گئے۔ بحر احمر پر پہنچ کر دیکھا کہ سمندر رہے۔ اس وقت جوار بھاٹے کا وقت شروع ہو چکا تھا، اسی کے لئے فرمایا کہ ہم نے سمندر پھاڑ کر تم کو نجات دی۔ **52**۔ حضرت موسیٰؑ حضرت ابراہیمؑ کے 500 سال بعد اور حضرت عیسیٰؑ سے 1400 سال قبل آئے تھے۔ مُوْ کا معنٰی ہے پانی اور شَیْءٍ کا معنٰی ہے چیز۔ موسیٰؑ یعنی پانی کا بیٹا۔ ارشاد الٰہی کی تعمیل میں موسیٰؑ کی ماں نے موسیٰؑ کو بچپن میں صندوق میں ڈال کر دریا کے پانی میں بہا دیا تھا۔ اس واسطے موسیٰؑ نام پڑا۔ چونکہ عبادت کے لئے راتیں بہت مناسب اور مخصوص ہوتی ہیں اس لیے چالیس راتوں کا وعدہ کیا (24:18 خروج)۔ قرآن میں 7:143 میں بھی ذکر ہے۔ بچھڑے کی پوجا کا ذکر خروج باب 32 اور قرآن میں 90-20:89 میں ملتا ہے اور 141-7:139 میں بھی۔ حضرت موسیٰؑ کا قصہ سورہ اعراف اور سورہ طٰہٰ میں

البقرة ٢ ۱۲ الٓمّٓ

يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ
اے میری قوم یقیناً تم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر بسبب اپنے بنانے کے بچھڑا
فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
پس توبہ کرو آگے اپنے خالق کے پھر قتل کرو اپنی جانوں کو یہ بہتر ہے تمہارے لیے
عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۵۵
نزدیک تمہارے خالق کے پھر اس نے فضل کیساتھ توجہ کی تم پر یقیناً وہ ہی بہت فضل سے متوجہ ہونے والا بہت رحم کرنیوالا ہے
وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ
اور جب کہا تم نے اے موسیٰ ہرگز نہیں ایمان لائیں گے ہم تجھ پر یہاں تک کہ دیکھیں ہم اللہ کو
جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۵۶ ثُمَّ
آمنے سامنے تب پکڑا تم کو بجلی نے اور تم دیکھ رہے تھے پھر
بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۵۷ وَظَلَّلْنَا
اٹھایا ہم نے تم کو بعد تمہاری موت کے تاکہ تم شکر کرو اور سایہ کیا ہم نے
عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا
تم پر بادل کا اور اُتارا ہم نے تم پر من اور سلوٰی (اور کہا) کھاؤ
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
پاکیزہ چیزوں سے جو دیں ہم نے تمکو اور نہیں ظلم کیا انہوں نے ہم پر و لیکن تھے وہ اپنی جانوں پر ہی
يَظْلِمُوْنَ ۵۸ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا
ظلم کرتے اور جب کہا ہم نے داخل ہو جاؤ اس بستی میں پھر کھاؤ
مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ
اُس سے جہاں چاہو تم بافراغت اور داخل ہو دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے اور
قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۵۹
کہو گناہ جھڑ جائیں ہم بخش دیں گے تمہارے لیے غلطیاں تمہاری اور ضرور زیادہ دیں گے محسنوں کو
فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ
پھر بدل دیا ان لوگوں نے جنہوں نے ظلم کیا بات کو خلاف اس کے جو کہی گئی تھی ان کو

بیان ہوا ہے۔ "+ظالم ہوگئے یعنی مشرک ہوگئے جیسے فرمایا اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ (31:14)۔ تم نے بچھڑا اختیار کرلیا (عبادت کیلئے)"۔ **53**۔ عَفَوْنَا: (توبہ کے نتیجہ میں) اللہ نے ان سے درگزر کیا۔ **54**۔ فُرْقَان: جو حق اور باطل میں فرق کو واضح کرے خواہ کتاب ہو خواہ کوئی معجزہ ہو جیسے فرعون غرق ہوا اور اسرائیلی بچ گئے۔ "یہاں اَلْکِتٰب سے مراد وہ الواح ہیں جن میں احکام الٰہی لکھے گئے تھے (7:146,151,155)(ii)۔ معرکہ بدر کو بھی فرقان کہا گیا ہے (8:42)"۔ **55**۔ بچھڑا پوجنے والوں کو معاف کردیا گیا تھا (4:154)۔ اپنی جانوں کو قتل کرو کا یہ مطلب ہے کہ جنہوں نے یہ ظلم کیا ہے انہیں قتل کردو یا اپنے نفسوں میں برے ارادوں کو مارو۔ سامری کو بھی جو کہ سرغنہ تھا قتل نہیں کیا گیا تھا (ii)۔ نیز دیکھیں 20:98، 4:154 اور 154-7:153۔ **56**۔ صٰعِقَةٌ: بجلی۔ کڑک یعنی عذاب 41:14 اور 7:156 میں اس کو رَجْفَةٌ یعنی زلزلہ کہا گیا ہے۔ حضرت موسیٰؑ ستر آدمیوں کو طور پر اللہ کا جلوہ دکھانے کے لئے ساتھ لے گئے تھے۔ (خروج 17-19:16)۔ **57**۔ مِن بَعْدِ مَوْتِکُمْ: تمہاری موت (بمعنی غشی) کے بعد بجلی کی گرج اور چمک سے وہ مریل سے ہوگئے تھے تو اُن کو ہوش میں لایا گیا۔ نیز موسیٰؑ بھی بیہوش ہوگئے 7:144 اور خروج 38-40:33۔ یہ بھی مفہوم ہے کہ ہم نے تمہارے ایمانوں کو زیادہ کر کے اور تمہاری نسلوں کو بڑھا کر پھر تمہیں مضبوط کیا (ii) نیز موت سے مراد روئیدگی کا ختم ہوجانا 57:18 اور نیند یعنی بے ہوشی بھی ہے 6:61۔ **58**۔ صحرائے سیناء میں جہاں سایہ دار درخت نہ تھے بادل سے سایہ کئے رکھا۔ فرعون کے غرق ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔ خروج 13:21 میں اس کا ذکر ہے۔

"مَنّ: جو رزق بطور احسان یا بے محنت کے ملے۔ جیسا کہ حدیث میں لکھا ہے۔ اَلْکَمَاۃُ مِنَ الْمَنّ یعنی کھمب بھی مَن ہے۔ کیونکہ بغیر کاشت کے خودرَو ہوتی ہے اور مَنّ خاص اس رزق کو بھی کہتے ہیں جو بنی اسرائیل کو جنگل کے سفر میں روزانہ ملتا تھا۔ ترنجبین یا خودرو چیزیں۔ سَلْوٰی: شہد۔ ہر چیز جس میں تسلی ہو۔ نیز بٹیر جیسا ایک سفید پرندہ ہے (ح)"۔ کُلُوْا: (یہ کہتے ہوئے کہ)۔ کھاؤ پاکیزہ چیزوں سے جو مَنّ اور سلوٰی کے علاوہ تھیں۔ من اور سلوٰی کا ذکر خروج باب 16 میں ہے۔ طَیِّب: بائیبل میں ہے کہ بنی اسرائیل نے من اور سلوٰی کو ذخیرہ کرنا شروع کردیا تھا جس سے وہ سڑ جاتا تھا اور طیب نہ رہتا تھا اور وہ بیمار پڑ جاتے۔ یہ ان کا اپنا قصور تھا۔ اللہ نے تو طیب رزق عطاء فرمایا تھا مگر انہوں نے خود ظلم سے اور لالچ سے باوجود منع کرنے کے ذخیرہ کیا اور بیمار ہو کر اپنی جانوں پر خود ظلم کیا۔ **59 تا 60**۔ قریہ: موآب کی زمین میں Shittim بستی تھی جو Jericho کے قریب تھی۔ (گنتی 50-33:49)۔ اَلْبَاب: (صدر) دروازے سے (صدر)۔ سُجَّدًا: فرمانبرداری سے (گنتی 3-25:1)۔ مگر یہ لوگ وہاں پر فحاشیاں کرتے رہے۔ "قریہ سے مراد بیت المقدس نہیں ہے بلکہ جنگل میں کسی ایک شہر یا قصبہ میں کچھ وقت گزارنے کے لئے کہا گیا تھا (ii)"۔ جب بنی اسرائیل ایک کھانے سے اُکتا گئے اور سبزیاں اور اناج کے طالب ہوئے تو انہیں کہا گیا کہ سجدہ (فرمانبرداری) کرتے ہوئے ایک شہر میں داخل ہو جاؤ اور حِطَّةٌ کہو یعنی اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرو۔ مگر اس کے الٹ وہ حِنْطَةٌ یعنی گندم، گندم پکارنے لگے اور نافرمانی کرتے ہوئے شہر میں گئے یعنی نعرے لگاتے ہوئے کہ ہم زراعت کریں گے نہ کہ لڑائی (گنتی 10-11:5) پھر فواحشات میں پڑ گئے۔ بالآخر ان پر طاعون کی بیماری پڑی جس میں 24 ہزار لوگ لقمہ اجل بن گئے۔ گنتی باب 25 آیات 8 تا 9۔ اور قرآن (7:163)(27-5:22) میں بھی ذکر آیا ہے اور صحیح بخاری جلد ۴ حدیث 3473 میں بھی۔

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا
پس اتارا ہم نے ان پر جنہوں نے ظلم کیا عذاب آسمان سے بسبب اسکے کہ تھے وہ
يَفْسُقُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ
اطاعت سے نکلتے اور جب پانی مانگا موسیٰ نے واسطے اپنی قوم کے تو کہا ہم نے کہ مار
بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ
اپنا سونٹا پتھر پر پس پھوٹ پڑے اس سے بارہ چشمے
قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ
یقیناً جان لی سب آدمیوں نے اپنے (پانی) پینے کی جگہ (تب انہیں کہا گیا) کھاؤ اور پیو رزق سے
اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٦١﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ
اللہ کے اور نہ فساد کرو زمین میں مفسد بن کر اور جب کہا تم نے
يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ
اے موسیٰ ہرگز نہیں ہم صبر کریں گے ایک ہی کھانے پر سو دعا کر ہمارے لیے رب اپنے سے
يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَ
کہ نکالے وہ ہمارے لیے اس سے جو اگاتی ہے زمین یعنی سبزی اس کی اور ککڑیاں اس کی اور
فُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ
گندم اس کی اور مسور اس کے اور پیاز اس کے فرمایا کیا بدلہ میں لیتے ہو تم وہ چیز
هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا
جو ادنیٰ ہے بجائے اس کے کہ جو بہتر ہے اترو کسی شہر میں تو یقیناً تمہارے لیے
سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۚ وَ
ہوگا جو مانگا تم نے اور ماری گئی ان پر ذلت اور مسکنت اور
بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
لوٹے وہ ساتھ غضب کے اللہ کی طرف سے، یہ اس لیے (ہوا) کہ وہ تھے کفر کرتے
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا
اللہ کی آیات کا اور (تھے) قتل کرتے نبیوں کو ناحق یہ اس لیے (ہوا) کہ

61۔ "اَلْحَجَر یعنی خاص پتھر۔ فلاں پتھر پر عصا مار(ii)"۔ "بارہ چشمے اس لئے کہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے تا ہر قبیلہ آسانی سے اپنے لیے پانی لے سکے (ح)"۔ ایلیم(Elim) ایک مقام ہے جہاں بارہ چشمے تھے خروج: 15:25-27 اور 17:1-7۔ گنتی 20:2-11۔ (حورب کی چٹان میں بارہ چشموں کے نشان ملتے ہیں(مترجم قرآن از سیل۔ صفحہ 8))۔ لَا تَعْثَوْاْ فِي الأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ: بدامنی نہ پھیلاؤ۔ "O نہ فساد کرو زمین میں مفسد بن کر یعنی اس نیت سے کہ چوری کریں۔ یا ڈاکہ ڈالیں یا کسی کی جیب کتریں یا کسی ناجائز طریقہ سے بیگانہ مال پر قبضہ کریں"۔ **62**۔ "+ایک ہی کھانا یعنی ایک ہی ذریعہ (جنگل) سے حاصل کردہ"۔ فوم کے معنیٰ گندم۔ بیسن۔ تمام غلّے جن کی روٹی پکائی جاتی ہے(ح)۔ انہوں نے زمیندارہ زندگی چاہی تا کہ اناج اور سبزیاں اگا کر کھائیں ۔ان کو کہا گیا ایک گاؤں ڈھونڈ لو اور وہاں کھیتی باڑی کرو۔ (گنتی 11:5-10)۔ مصر یعنی شہر۔ عمالقہ قوم شام اور کنعان (فلسطین) پر حکمران تھی۔ موسیٰؑ کی قوم کو ان پر غلبہ حاصل ہوا۔ پہلا شہر جو فتح ہوا اَرِیحَا تھا یعنی(Hazeroth)۔ گنتی 11:35۔ آجکل اِسے Ainul Huberah کہتے ہیں جو جبل موسیٰؑ سے چالیس میل شمال مشرق میں ہے (Bib. Dic. Cambridge)۔ یہودیوں پر ذلّت و مسکنت یعنی غربت فقیری۔ ناداری ۔ مسکینی کی مار ماری گئی۔ قرآن(3:113) (استثناء:28:15-66) اور (Ezek22:8-15) میں لعنت کا ذکر ہے یہ کہ ان کو دربدر کر دیا گیا۔ "O اس وقت یہودیہ ریاستوں کو رومی ملوک نے تباہ کر دیا تھا اور وہ ضُرِبَتْ عَلَيهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ کا مصداق ہو گئے تھے اور مسیح کے آنے کے مُنتظر تھے جو تلوار سے پھر ان کی حکومت قائم کر دے کیونکہ تورات میں یہی وعدہ دیا گیا تھا"۔ يَكْفُرُوْنَ: انکار کرتے تھے۔ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ: نبیوں کو قتل کرنے کے منصوبے بناتے تھے۔(خروج 17:4)(متی 23:30)۔

عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝۶۲ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ
نافرمانی کی انہوں نے اور تھے وہ حد سے بڑھتے یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور جو
هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصَّابِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
یہودی ہوئے اور عیسائی ہوئے اور صابی غرض جو بھی ایمان لائے اللہ پر اور آخری
الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا
دن پر اور اس نے کی نیکی تو ان کے لیے اجر ہے ان کا پاس انکے رب کے اور نہیں
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۶۳ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ
خوف ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جب لیا ہم نے پکا وعدہ تم سے
وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ
اور بلند کیا ہم نے اوپر تمہارے طور کو، (اور کہا) پکڑو جو دیا ہم نے تم کو ساتھ قوت کے اور
اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۶۴ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ
یاد رکھو جو اس میں ہے تاکہ تم متقی بنو پھر پھر گئے تم
بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ
بعد اس کے پس اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر اور رحمت اس کی تو ہوتے تم
مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۶۵ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ
گھاٹا پانے والوں میں سے اور یقیناً یقیناً جان لیا تم نے ان لوگوں کو جو حد سے بڑھے تم میں سے
فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۝۶۶
سبت کے بارے میں کہا ہم نے ان کو ہو جاؤ بندر ذلیل
فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَ
پس کر دیا ہم نے اس (بستی) کو عبرت واسطے ان (بستیوں) کے جو آگے تھیں اسکے اور جو پیچھے تھیں اس کے اور
مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۶۷ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ
(بنایا) نصیحت واسطے متقیوں کے اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو یقیناً
اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا
اللہ حکم دیتا ہے تم کو یہ کہ ذبح کرو تم ایک گائے انہوں نے کہا کیا تو بناتا ہے ہم کو

63۔ یہودی کہتے تھے کہ ہم نبیوں کی اولاد ہیں اور خدا کے پیارے ہیں اور بہترین قوم ہیں۔ ہمارے سوا کوئی نجات نہ پائے گا۔ فرمایا نجات کا ملنا کسی فرقہ پر موقوف نہیں۔ جو بھی ایمان لایا اور نیک اعمال کئے اس نے ثواب پایا اپنے اپنے وقت میں۔ فیصلہ اللہ تعالیٰ آخرت میں فرمائے گا (22:18)۔ اللہ اور آخرت پر ایمان لانا اسلام کی جڑھ ہے۔ صابی: موصل (عراق) کے باشندے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ کی طرف منسوب ہوتے تھے۔ زبور پڑھتے تھے۔ نیم عیسائی موَحد فرقہ تھے۔ اپنے آپ کو حضرت نوحؑ کی امت قرار دیتے تھے۔ "Oاللہ پر ایمان لانے سے آنحضرتؐ اور قرآن بھیجنے والے پر ایمان لانا داخل ہے۔ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا يَحْزَنُوْنَ: اگر کوئی ہم و غم واقع بھی ہو تو اللہ اپنے الہام سے اس کے لئے خارجی اسباب ان کو دور کرنے کے پیدا کر دیتا ہے یا خارقِ عادت صبر ان کو عطاء کرتا ہے"۔ "خواہ کسی مذہب کے پیروکار ہوں اگر اُن تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچا یا پہنچانے والا انہیں قائل نہیں کر سکا اور وہ اپنے اپنے مذہب پر اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے اور شرک نہ کرنے والے ہیں تو انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا نہ غم پہنچے گا (iv)"۔ لیکن جن پر حجت پوری ہو چکی اور وہ نہ مانے ان کے لئے (3:86) کے مطابق سلوک ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ سلمان فارسیؓ نے آنحضرتؐ سے ان کے ہم دین صابیوں کے بارے میں پوچھا تھا جو آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے اپنے وقت میں اپنے دین پر عامل تھے اور اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے تھے کہ ان کا آخرت میں کیا بنے گا تو اس کے جواب میں یہ آیت (2:63) نازل ہوئی۔ مگر آنحضرتؐ کی تشریف آوری کے بعد آیات (3:20) اور (3:86) پر عمل کرنا ضروری ہو گیا کہ اسلام پر ایمان لانا لازمی ہے۔ سب کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے آخرت میں کرنا ہے (22:18) (6:93) (4:151-153) (3:20) (3:86)۔ **64**۔ طور ملک شام کے ایک پہاڑ کا نام ہے جس پر حضرت موسیٰؑ کو تورات دی گئی تھی (ح)۔ تم پر طور کو بلند کیا یعنی تم کو کوہ طور کے دامن میں کھڑا کر دیا (7:172)(ii)"۔ (خروج 19:2-18,24)۔ "O طور ایسے طور پر لرزاں ہوا کہ یہود ہیبت ناک ہو کر ڈر گئے کہ طور ان پر نہ آ رہے"۔ خُذُوْا: (یہ کہتے ہوئے) عہد لیا کہ پکڑو جو ہم نے دیا۔ یعنی تورات پر عمل کرو۔ میثاق یعنی عہد سے مراد نبی پر ایمان لا کر اس کے احکامات پر عمل کرنا (خروج باب 20)۔ **66**۔ عَلِمْتُمْ: تم نے جانا (ان کا انجام)۔ سبت کے دن سے مراد ہفتہ کا روز ہے۔ یہودی شریعت میں سبت کے روز شکار اور دیگر کاروبار کرنے ممنوع تھے۔ مگر یہود کی ایک جماعت نے مچھلیوں کا شکار کر کے اس حکم کی بے حرمتی کی (ح)۔ یہود سچ مچ کے بندر نہیں بن گئے تھے۔ اگر اصلی بندر بن گئے تھے تو قِرَدَةً خَاسِئَةً آتا۔ مگر یہاں قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ آیا ہے یعنی انسانوں کی ضمیر آئی ہے بجائے بندروں کی ضمیر کے یعنی وہ انسان رہے مگر بندروں کی طرح ذلیل حرکات کرتے تھے (ii)۔ جیسے 62:6 میں گدھے کی مثال دی گئی ہے۔ اِسی طرح كُوْنُوْا حِجَارَةً اور حَدِيْدًا فرمایا (17:50-51) نیز منکرین کو اندھے، بہرے، گونگے کہا (2:19)۔ **67**۔ "فَجَعَلْنٰهَا: + "هَا" یعنی اس واقعہ سزا کو عبرت بنایا جیسے 7:167-169 اور 5:61,63 میں آیا ہے"۔ "Oیہود میں بندروں اور سؤروں کی طرح نفسانی جذبات پیدا ہو گئے تھے"۔ بندر سے مراد یہاں بندر صفت آدمی ہے (5:61-62)۔ یہود کی بداعمالیوں کی تفصیل حزقیل Ezek باب 22 آیات 15-8 میں دی گئی ہے۔ بَيْنَ يَدَيْهَا: ان کے اپنے لیے۔ خَلْفَهَا: آئندہ کے لئے۔ نیز دیکھیں (4:48)۔

هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝۶۸
مذاق اس نے کہا میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی کہ میں ہو جاؤں جاہلوں میں سے
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۭ قَالَ اِنَّهٗ
انہوں نے کہا دُعا کر ہمارے واسطے اپنے رب سے کہ کھول کر بیان کرے ہمارے واسطے کیا ہے وہ ؟ کہا اس نے یقیناً
يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ بَيْنَ
وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہیں بوڑھی اور نہ بچہ پوری جوان ہے درمیان
ذٰلِكَ ۭ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝۶۹ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ
اس کے پس کرو جو حکم دیئے جاتے ہو انہوں نے کہا دعا کر واسطے ہمارے اپنے رب سے کہ
يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ ۙ
کھولکر بیان کرے ہمارے واسطے کیا ہے رنگ اسکا؟ اس نے کہا یقیناً وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے ہے زرد
فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝۷۰ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ
گہرا ہے رنگ اس کا اچھی لگتی ہے دیکھنے والوں کو انہوں نے کہا دُعا کر واسطے ہمارے اپنے رب سے
يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ وَاِنَّآ اِنْ
کہ کھول کر بیان کرے واسطے ہمارے کہ کونسی ہے وہ ؟ یقیناً گائیں مل جل گئی ہیں ہم پر اور ہم اگر
شَاۗءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝۷۱ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ
چاہا اللہ نے ضرور ہدایت پانیوالے ہیں اس نے کہا یقیناً وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے ہے
لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ
نہیں جوتے کے نیچے لائی گئی کہ پھاڑے زمین اور نہ پانی دیتی ہے کھیتی کو صحیح سلامت ہے
لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۭ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا
نہیں کوئی داغ اس میں انہوں نے کہا اب لایا ہے تو حق کو پس ذبح کیا انہوں نے
وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝۷۲ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ
اسے حالانکہ نہ قریب تھے کہ وہ کرتے اور جب قتل کیا تم نے ایک جان کو پھر اختلاف کیا تم نے
فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝۷۳ فَقُلْنَا
اس میں حالانکہ اللہ نکالنے والا تھا جسے تھے تم چھپاتے پس کہا ہم نے

عٓ ۸

68۔ بَقَرَۃٌ: گائے اور بیل دونوں کے لئے بولا جاتا ہے (ح)۔ اس جگہ بَقَرَۃٌ سے مراد ایک خاص قسم کی گائے ہے۔ صدیوں سے مصر میں رہنے کی وجہ سے مصریوں کے اثر سے اسرائیلی بھی خاص قسم کی گائے کی پوجا کرتے تھے۔ اس لئے اسی طرح کی گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا۔ دیکھیں 20:89 اور 2:52۔ یہ گائے کے ذبح کرنے کا قصّہ گنتی باب 19 آیات 3 تا 10۔ استثناء 9-21:1۔ LEV4:1-21 اور LEV 16:3-11 میں مذکور ہے۔ **69**۔ قَالَ: (موسیٰؑ نے جواب دیا) کہ (اللہ) نے فرمایا ہے کہ بَيْنَ ذَالِکَ یعنی گائے جو بیان شدہ حدبندی میں ہے۔ **71**۔ تَشٰبَہَ: مشابہ یعنی ایک جیسی نظر آتی ہیں۔ **72**۔ اِنَّهٗ يَقُوْلُ: کہ (اللہ) فرماتا ہے۔ شِيَةٌ: بدن کے عام رنگ کے خلاف دوسرا جو رنگ ہو اُسے شِيَةٌ کہتے ہیں (ح)۔ دیکھیں استثناء 9-21:1۔ **73**۔ وَ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا: "O ممکن ہے کوئی عمل الترب جیسا کوئی عمل کیا گیا ہوگا جس سے قاتل حقیقی کا پتہ لگ گیا تھا۔ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ: "O یہ آیت بھی عمل الترب کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ایک عجوبہ قدرت ثابت ہونے سے دوسری قدرت (احیائے موتیٰ) کی طرف اشارہ ہے"۔ "+ بخاری میں واقعہ درج ہے کہ ایک یہودی نے ایک عورت کے زیورات حاصل کرنے کی لالچ سے اس کے سر کو دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔ وہ ابھی زندہ تھی مگر بول نہ سکتی تھی۔ آنحضرتؐ نے مدینہ کے بدمعاشوں کو اس کے آگے پیش کیا۔ ہر دفعہ وہ اشارہ سے مجرم کو پہچان لیتی تھی۔ اللہ اس بات کو نکالنے والا تھا۔ آخر پتہ چل گیا کہ قاتل کون ہے"۔ تب اس قاتل کو ہم نے مار دینے کا حکم دیا۔ یہ اس کے بعض کاموں کا بدلہ تھا جو اسے مل گیا۔ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى: اللہ تعالیٰ اسی طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے جیسے فرمایا وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ (2:180) بدلہ لینے میں تمہارے لئے حیات ہے۔

اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَ
مارو اسے ساتھ اس کے بعض کے اسی طرح زندہ کرتا ہے اللہ مُردوں کو اور
يُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم
دکھاتا ہے تم کو آیات اپنی تاکہ تم عقل کرو پھر سخت ہو گئے دل تمہارے
مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ
بعد اس کے پس وہ مانند پتھروں کے ہیں یا زیادہ ہیں سختی میں اور یقیناً
مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا
بعض پتھر البتہ ایسے ہیں کہ بہتی ہیں ان میں نہریں اور یقیناً بعض ان میں
لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا
سے البتہ ایسے ہیں کہ پھٹتے ہیں تو نکلتا ہے ان سے پانی اور یقیناً بعض ان میں سے البتہ
يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
ایسے ہیں کہ گرتے ہیں ڈر سے اللہ کے اور نہیں اللہ ہرگز بے خبر اس سے جو
تَعْمَلُونَ ﴿٧٤﴾ أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ
کرتے ہو تم کیا پھر بھی تم طمع رکھو گے کہ ایمان لاویں گے وہ تم پر حالانکہ یقیناً ہے
فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ
ایک فریق ان میں سے (جو) سنتے ہیں کلام اللہ کا پھر تحریف کرتے ہیں وہ اس میں
مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ وَإِذَا لَقُوا
بعد اس کے کہ انہوں نے سمجھ لیا تھا اسے اور وہ جانتے ہیں اور جب وہ ملتے ہیں
الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ
ان سے جو ایمان لائے تو کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور جب اکیلے ہوتے ہیں بعض ان کے طرف
بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ
بعض کے تو کہتے ہیں بیان کرتے ہو تم ان سے وہ جو کھولا اللہ نے تم پر
لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَا
تاکہ جھگڑیں وہ تم سے ساتھ اس کے پاس تمہارے رب کے کیا پس نہیں عقل کرتے تم کیا نہیں

74۔اِضْرِبُوْہُ بِبَعْضِہَا۔ اِضْرِبْ کے معنٰی علاوہ مارنے کے بیان کرنے کے بھی ہیں جیسا کہ فرمایا یَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ یعنی اللہ بیان کرتا ہے مثالیں۔ نیز اسکا انطباق آیات 73 اور 74 میں حضرت عیسیٰؑ کے واقعہ صلیب پر بھی ہوتا ہے جو سورہ نساء آیت 158 میں مذکور ہے۔ یہود کہتے تھے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریمؑ کو مار ڈالا ہے حالانکہ وہ نہیں مرے تھے لیکن یہود کو شُبہ ہو گیا تھا۔ بلکہ اللہ نے ان کو بچا کر ان کے درجات بلند کیے تھے اور یہود اپنے ارادہ قتل میں ناکام رہے تھے اِضْرِبُوْہُ بِبَعْضِہَا سے مراد یہ ہے کہ واقعات کو ملا کر دیکھو تو پتہ لگ جائے گا کہ مسیح مرا نہیں تھا اور کَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى کا مطلب ہے کہ ایسی ہی تدبیروں سے اللہ ان لوگوں کو جنہیں تم مارنا چاہتے تھے زندہ رکھتا ہے۔ یہود کا دعویٰ تھا کہ انہوں نے مسیح کو قتل کر دیا ہے جبکہ عیسائی کہتے ہیں کہ وہ اپنی مرضی سے لوگوں کے گناہوں کا کفارہ بننے کے لیے مرا تھا۔ لیکن اگر تم واقعات کی تحقیق کرو تو پتہ لگ جائے گا کہ اللہ ایسی تدبیریں بناتا ہے جس سے وہ لوگ جو تمہارے خیال میں مردہ تھے در حقیقت زندہ ہو جاتے ہیں اِضْرِبُوْہُ بِبَعْضِہَا یعنی واقعات کی تطبیق کرو تو پتہ لگ جائے گا کہ اللہ کیسے تدبر کر کے زندہ رکھتا ہے(ii)۔ ورنہ مردوں کا دنیا میں دوبارہ زندہ ہو جانا قرآن کے خلاف ہے۔ دیکھیں (39:43) (23:100-101)(21:96)۔ **75**۔ زلزلوں وغیرہ سے پتھر بھی پھٹ کر گر پڑتے ہیں اور اس کے نتیجے میں پانی بہہ نکلتا ہے۔ اسی طرح پتھر دل انسان بھی گناہوں سے معافی چاہتے ہوئے گر پڑتے ہیں اللہ کے ڈر سے (ii)۔ **76**۔ کلام اللہ سے یہاں تورات مراد لیں تو معنٰی یہ ہوں گے کہ یہود نے تورات میں تحریف کر دی ہوئی ہے۔ اور اگر کلام اللہ سے مراد قرآن مجید کی وحی جو آنحضرتؐ پر نازل ہوئی لیں تو معنٰی ہوں گے کہ یہود اسے سن اور سمجھ کر شرارت سے اسکی تحریف کرتے ہیں اور لوگوں میں تمسخر کرتے ہیں۔ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ: اور (اُس کی سزا) وہ جانتے ہیں۔ تحریف کے معنٰی ہیں کسی عبارت کے الفاظ میں ردوبدل کرنا یا کسی عبارت کے حقیقی معنوں کے خلاف معنٰی کرنا۔ **77**۔آنحضرتؐ کی آمد کے بارے میں تورات میں پیشگوئی موجود ہے۔ یہودیوں میں سے جو منافق تھے وہ خوشامد کے لیے یہ پیشگوئیاں مسلمانوں کے پاس بیان کرتے تھے اور جو کٹر یہود تھے وہ ان کو روکتے تھے کہ تم کیوں یہ پیشگوئیاں مسلمانوں کو بتاتے ہو اور اپنے خلاف حجت قائم کرتے ہو ورنہ مسلمان حجت میں تم پر غالب آجائیں گے۔ یعنی اس کا نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ قیامت کے روز یہودیوں سے پوچھا جائے گا کہ تم میں سے ان پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھ کر لوگ اسلام لے آئے تھے تو تمہیں کیا چیز مانع تھی کہ اسلام نہ لائے (2:42)۔ لِیُحَآجُّوْکُمْ میں لام عاقبت ہے یعنی اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔

يَعْلَمُونَ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿۷۸﴾ وَ
جانتے وہ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں اور

مِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتٰبَ إِلَّآ أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ
بعض ان میں سے اَن پڑھ ہیں نہیں جانتے کتاب کو سوائے آرزوؤں کے اور نہیں وہ

النصف

إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿۷۹﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتٰبَ بِأَيْدِيهِمْ
مگر گمان کرتے ہیں پس ہلاکت ہے واسطے ان لوگوں کے جو لکھتے ہیں کتاب اپنے ہاتھوں سے

ثُمَّ يَقُولُونَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوا بِهٖ ثَمَنًا
پھر کہتے ہیں یہ (کتاب) اللہ کی طرف سے ہے تاکہ خریدیں بدلہ میں اس کے مول

قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ
تھوڑا ، پس ہلاکت ہے واسطے انکے بسبب اس کے جو لکھا ان کے ہاتھوں نے اور ہلاکت ہے واسطے انکے

مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴿۸۰﴾ وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّآ أَيَّامًا
بسبب اس کے جو کماتے رہے وہ اور انہوں نے کہا ہرگز نہیں چھوئے گی ہم کو آگ مگر دن

مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ
گنتی کے تو کہدے کیا لیا ہوا ہے تم نے اللہ کے پاس سے کوئی عہد تب تو ہرگز نہیں خلاف کرے گا

اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۸۱﴾ بَلٰى
اللہ اپنے عہد کے یا کہتے ہو تم اللہ پر جو نہیں تم جانتے کیوں نہیں

مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّأَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيٓئَتُهٗ فَأُولٰٓئِكَ
(چھوئیگی تم کو آگ کیونکہ) جس نے کمائی بُرائی اور گھیر لیا اس کو اس کی خطاؤں نے سو یہ لوگ

أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۸۲﴾ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَ
آگ والے ہیں وہ اس میں رہ پڑنے والے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيهَا
انہوں نے کیں نیکیاں یہ لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں

ع ۹/۹

خٰلِدُونَ ﴿۸۳﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ لَا
رہ پڑنے والے ہیں اور جب لیا ہم نے پکا وعدہ بنی اسرائیل سے کہ نہ

78۔اللہ چھپی ہوئی اور ظاہر باتوں کو جانتا ہے (یرمیا 16:17) اور دانیال (2:22)۔**79**۔مِنۡهُمۡ یعنی یہودیوں میں سے۔اَمَانِیَّ یعنی تک بندیاں یا سنی سنائی باتیں یا اپنے مطلب کے لئے من گھڑت قصّے کہ یہودی خدا کے چہیتے ہیں ان کو عذاب نہ ہوگا یا چند دنوں کا ہوگا۔ **80**۔ یہود عوام کو ان کی مرضی کے موافق خوش آئند باتیں لکھ کر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ اللہ یا رسول نے فرمایا ہے۔ اور اس کے بدلے میں معاوضہ وصول کیا کرتے تھے۔ کئی قسم کی جعلی کتابیں اصلی یہودی مذہب کی کتابوں کے ساتھ خلط ملط ہو گئی ہیں۔ **81**۔ ہمیں گنتی کے چند دنوں کے سوا کوئی آگ کا عذاب نہ ہوگا۔ یہ بات جیوئش انسائیکلوپیڈیا میں Gehennaلفظ کے تحت لکھی ہوئی ہے کہ یہودیوں کو کوئی عذاب نہ ہوگا صرف بعض کو 7دن یا 11 دن کا ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ 40دن ہو سکتا ہے اور دیگر کو 11 مہینوں تک ہو سکتا ہے۔ **82**۔خطاؤں نے گھیر لیا ہے سے مراد یہ ہے کہ گناہ کرتے چلے جاتے ہیں اور کوئی شرمندگی محسوس نہیں کرتے۔ **83**۔هُمۡ فِيهَا خَالِدُونَ "Oیعنی وہاں سے پھر دوبارہ دنیا میں نہیں لایا جائے گا"۔ (11:109،15:49)۔ خَالِدُونَ : جہنم کا خَالِدُونَ عارضی ہوگا جبکہ جنت کا خالدون غیر متناہی ہوگا۔ (11:107-109)۔

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ
اس سے جو تم کرتے ہو یہ لوگ ہیں جنہوں نے خریدی زندگی
الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا
ورلی بدلے آخرت کے پس نہ ہلکا کیا جاوے گا ان سے عذاب اور نہ
هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا
وہ مدد دیئے جاویں گے اور یقیناً یقیناً دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور پیچھے بھیجا
مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
ہم نے بعد اس کے رسولوں کو اور دیئے ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو
الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ
کھلے کھلے نشانات اور تائید کی ہم نے اس کی بذریعہ روح القدس کے کیا پس جب کبھی لایا تمہارے پاس
رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ج فَفَرِيْقًا
کوئی رسول وہ جو نہیں چاہتے تھے نفس تمہارے تکبر کیا تم نے پھر ایک گروہ کو
كَذَّبْتُمْ ز وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ط
جھٹلایا تم نے اور ایک فریق کو قتل کرتے تھے تم۔ اور کہا انہوں نے کہ دل ہمارے غلافوں میں ہیں (نہیں)
بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَلَمَّا
بلکہ لعنت کی ان پر اللہ نے بسبب ان کے کفر کے پس کم ہی ایمان لاتے ہیں اور جب
جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ لا وَ
آئی ان کے پاس کتاب پاس سے اللہ کے تصدیق کرنے والی اس کی جو پاس ہے ان کے
كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ج فَلَمَّا
حالانکہ وہ پہلے سے فتح مانگتے تھے خلاف ان لوگوں کے جنہوں نے کفر کیا سو جب
جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ز فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۰﴾
آئی (کتاب) انکے پاس جسے پہچان لیا انہوں نے تو انکار کر دیا اس کا پس لعنت ہے اللہ کی کافروں پر
بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
کیا ہی بُرا ہے وہ کہ بیچا انہوں نے عوض میں جس کے جانوں اپنی کو (یعنی) یہ کہ کُفر کرتے ہیں اس کا جو اُتارا اللہ نے

ع ۱۰

84۔ مِیْثَاقَ: یعنی حکم کیا۔ عہد لیا (استثناء 4:13)۔ الْمَسَاکِیْنِ: ضرورت مند انسان گو وہ نہ بھی مانگتا ہو پھر بھی مسکین ہے۔ (بخاری)۔ مُّعْرِضُوْنَ: (اس عہد سے) اعراض کرنے والے تھے۔ (استثناء 4:13) میں تورات کے دس احکام پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا۔ ایک خدا کی عبادت کرنا (استثناء 6:4,5,13-17) (خروج 20:3-6 اور 23:25)۔ والدین کی عزت کرنا: (خروج 20:12) اور (استثناء 5:16)۔ قریبی رشتہ داروں سے سلوک اور مساکین سے: (احبار 19:17-18)۔ (استثناء 15:11) خدا کا خوف کرنا: (استثناء 6:13)۔ عوام سے حسن سلوک کرنا: (استثناء باب 23 شروع سے)۔ ادائیگی نماز کرنا: (استثناء 13:4)۔ زکوٰۃ دینا (خروج 23:10-11) اور (استثناء 14:28-29) اور یتیموں کا خیال رکھنا۔ جنگ وجدل اور خون خرابہ نہ کروگے اور ظلم نہ کروگے: (خروج 20:13)۔ لوگوں سے حسن سلوک کروگے: (امثال 3:27-31) اور (خروج باب 21)۔ اپنے بھائیوں کو گھروں سے نہ نکالوگے: (خروج 20:17)۔ کسی کو پکڑ کر غلام نہ بناؤگے: (خروج 21:16)۔ حسد اور کینہ نہ کرنا نہ بدلا لینا: (احبار 19:17-18)۔ کسی کو پکڑ کر غلام نہ بنانا (احبار 25:39-43,25:57-59,25:54-55 اور نحمیا 5:8)۔ **85**۔ اَنْفُسَکُمْ سے مراد خود انسان کی اپنی جان یا اپنی قوم کے لوگ ہیں (ح)"۔ دِمَآءَکُمْ: یعنی آپس میں اپنا خون نہ بہاؤگے ۔اَقْرَرْتُمْ: تم نے (اسکا) اِقرار کیا۔ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ: اور تم (اسکی) گواہی دیتے ہو۔ **86**۔ آنحضرت کی مدینہ میں ہجرت کے وقت مدینہ میں یہود کے تین قبیلے آباد تھے یعنی بنو نضیر۔ بنو قریظہ اور بنو قینوقہ۔ اسی طرح عربوں کے دو مشہور قبیلے تھے جو بے دین تھے یعنی اوس اور خزرج۔ بنو قینوقہ اور بنو قریظہ اوس قبیلے کے طرفدار تھے۔ مگر بنو نضیر خزرج قبیلے کے حلیف تھے۔ عربوں کے ان دو قبیلوں میں اگر لڑائی ہوتی تو ان کے حلیف یہود بھی اپنے اپنے حلیف کے ساتھ جنگ میں حصہ لیتے اور جو یہودی قید ہو جاتے تو بعد میں اپنے یہودی قیدیوں کو فدیہ دے کر چھڑا لیتے تھے حالانکہ توریت میں انہیں سرے ہی سے جنگ کرنا منع تھا۔ (احبار 25:39-55) اور (نحمیا 5:8)۔ تَظٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ: ایک دوسرے کی پشت پناہی کرتے ہو ان کے خلاف یعنی اپنی قوم یہود کے لوگ اگر قید ہو جائیں تو ان کی مدد کر کے فدیہ دے کر ان کو چھڑا لیتے ہو مگر پھر خود ہی ان کو ستاتے بھی رہتے ہو اور خدا کے حکم پر عمل نہیں کرتے کہ ان سے لڑائی نہ لڑو اور نہ ان کو ان کے گھروں سے نکالو۔ مگر کفار مکہ سے مل کر مسلمانوں کو مدینہ سے نکالنے کی سازش کرتے ہو۔ پھر یہود نے مدینہ پر حملہ کرایا (33:27) اور اپنے لوگوں کو یعنی معاہد مسلمانوں کو قتل کیا۔ اِثْمٌ اس کام کو کہتے ہیں جو ثواب سے پیچھے رکھے اور عُدْوَانِ کا مطلب ہے دوسروں پر ظلم کرنا (ح)"۔ "اس آیت میں یہودیوں کی مثال دے کر مسلمانوں کو ایک دوسرے سے جنگ کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ حدیث میں ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان سلامتی میں رہیں (ح)"۔

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ
اس سے جو تم کرتے ہو یہ لوگ ہیں جنہوں نے خریدی زندگی
الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا
دنیا بدلے آخرت کے پس نہ ہلکا کیا جاوے گا ان سے عذاب اور نہ
هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا
وہ مدد دیئے جاویں گے اور یقیناً یقیناً دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور پیچھے بھیجا
مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
ہم نے بعد اس کے رسولوں کو اور دیئے ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو
الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ
کھلے کھلے نشانات اور تائید کی ہم نے اس کی بذریعہ روح القدس کے کیا پس جب کبھی لایا تمہارے پاس
رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا
کوئی رسول وہ جو نہیں چاہتے تھے نفس تمہارے تکبر کیا تم نے پھر ایک گروہ کو
كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ
جھٹلایا تم نے اور ایک فریق کو قتل کرتے تھے تم - اور کہا انہوں نے کہ دل ہمارے غلافوں میں ہیں (نہیں)
بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَلَمَّا
بلکہ لعنت کی ان پر اللہ نے بسبب ان کے کفر کے پس کم ہی ایمان لاتے ہیں اور جب
جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَ
آئی ان کے پاس کتاب پاس سے اللہ کے تصدیق کرنے والی اس کی جو پاس ہے ان کے
كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا
حالانکہ وہ پہلے سے فتح مانگتے تھے خلاف ان لوگوں کے جنہوں نے کفر کیا سو جب
جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۰﴾
آئی (کتاب) انکے پاس جسے پہچان لیا انہوں نے تو انکار کردیا اس کا پس لعنت ہے اللہ کی کافروں پر
بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
کیا ہی برا ہے وہ کہ بیچا انہوں نے عوض میں جس کے جانوں اپنی کو (یعنی) یہ کہ کفر کرتے ہیں اس کا جو اتارا اللہ نے

88۔اَلْبَیِّنَاتُ اس سے مراد معجزات ہیں (3:50)۔ رُوْحِ الْقُدُسِ : (پاک روح) یعنی جبرائیل فرشتہ جو وحی لاتا ہے (ابن کثیر۔ ابن جریر)۔ اَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِنْہُ (مجادلہ 58:23) یعنی آنحضرتؐ کے صحابہ کو بھی روح القدس حاصل تھا یعنی صحابہ کو وحی الٰہی سے نوازا گیا۔ قَفَّیْنَا: نقش قدم پر بھیجا۔ الرُّسُلِ یعنی وہی رسول جنہیں تم جانتے ہو۔ حضرت عیسیٰؑ کو بھی وحی الٰہی سے نوازا گیا۔ عیسیٰ یا یسوع کا معنٰی سید یا سردار یا مبارک ہے۔ اور مریم کا معنٰی خادمہ، عابدہ کے ہیں۔ یہود نے عیسیٰؑ کو جھٹلایا اور زکریاؑ اور یحییٰؑ کے قتل کے درپے رہے۔ یہود نے گزشتہ انبیاء سے جو سلوک کیا ویسا ہی آنحضرتؐ سے بھی کیا مگر اللہ تعالی نے اپنے وعدے کے مطابق حفاظت فرمائی (5:68)۔ **89**۔ غُلْفٌ جمع ہے اغلف کی۔ اور اغلف اس چیز کو کہتے ہیں جو غلاف کے اندر ہو (ح)۔ یہودی مسلمانوں کو کہتے تھے کہ ہمارے دلوں پر غلاف بطور حفاظت کے ہیں اور ہم کو اپنے دین کے سوا کسی اور دین کی بات کا اثر نہیں ہوتا۔ فرمایا سچ بات دل پر اثر نہ کرے تو یہ لعنت کی نشانی ہے "لعنت کا مطلب خدا سے دوری ہے یعنی اس کی رحمت سے دوری (ح)"۔ "O ملعون: عربی زبان اور عبرانی زبان میں ملعون اس کو کہتے ہیں جو اللہ تعالی کی رحمت سے ہمیشہ کے لئے رد کیا جائے۔ اس واسطے لعین شیطان کا نام ہے۔ شخص ملعون خدا تعالی کی شناخت اور معرفت اور محبت سے بکلی بے نصیب ہوتا ہے۔ خدا کا دشمن جناب الٰہی سے مردود و محروم ہوتا ہے۔ اس پر دنیا اور آخرت کی ذلت ہے۔ **90**۔ مَّا عَرَفُوْا: جو پہچان یا جان رکھا تھا۔ یعنی یہود ایک موعود نبی کی آمد کے منتظر تھے اور کفار کو بھی بتایا کرتے تھے (استثناء 18:18,33:2)(یوحنا 1:25)۔ یہود جب کافروں کا غلبہ دیکھتے تو دعا مانگتے کہ موعود نبی ظاہر ہوتا ان کو مشرکوں پر فتح حاصل ہو جائے۔ جب نبی آگیا تو اس کے منکر ہو گئے حالانکہ وہ جانتے تھے کہ نبی آنے والا ہے (ii)۔ لِمَا مَعَھُمْ: اس (تعلیم) کے مطابق جو ان کے پاس ہے۔ مگر نسلی حسد اور غرور کرتے ہوئے اس پر ایمان نہ لائے کہ یہ نبی بنی اسرائیل میں سے نہیں ہے۔

بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
بسبب سرکشی کے اس بات پر کہ اتارتا ہے اللہ اپنا فضل جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے
فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٩١﴾
پس لوٹے وہ ساتھ غضب کے غضب پر اور کافروں کے لیے عذاب ہے ذلیل کرنے والا
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ
اور جب کہا جاتا ہے ان کو ایمان لاؤ اس پر جو اتارا اللہ نے کہتے ہیں ہم ایمان لاتے ہیں
بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۤ وَهُوَ الْحَقُّ
اس پر جو اتارا گیا ہم پر اور وہ کفر کرتے ہیں اس کا جو سوائے اس کے حالانکہ وہ حق ہے
مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ
تصدیق کرنے والا اس کا جو پاس ہے ان کے تو کہدے پھر کیوں قتل کرتے تھے تم اللہ کے نبیوں کو
مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى
پہلے سے اگر ہو تم مومن اور یقیناً یقیناً لایا تمہارے پاس موسیٰ
بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ
کھلے کھلے نشان پھر (بھی) بنایا تم نے بچھڑے کو پیچھے اس کے (معبود) اور تم
ظٰلِمُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ
ظالم تھے اور جب لیا ہم نے پکا وعدہ تم سے اور بلند کیا ہم نے اوپر تمہارے
الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۭ قَالُوْا
طور کو (اور کہا کہ) پکڑو اسے جو دیا ہم نے تم کو ساتھ مضبوطی کے اور سنو انہوں نے کہا
سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۤ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ
سنا ہم نے اور نافرمانی کی ہم نے اور پلایا گیا ان کے دلوں میں بچھڑا
بِكُفْرِهِمْ ۭ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
بسبب ان کے کفر کے تو کہدے کیا ہی برا ہے وہ کہ حکم دیتا ہے تم کو جس کا تمہارا ایمان اگر ہو تم
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ
مومن تو کہدے اگر ہے تمہارے لیے ہی گھر آخرت کا

91۔ بَغْيًا یعنی سرکشی یا کدورت یا حسد کی وجہ سے۔ کفر کے بدلے جان بیچی یعنی کافر بن گئے اور جان دوزخ میں ہلاک کر دی۔ **92**۔ یہود آنے والے نبی کو اپنی قوم میں سے چاہتے تھے مگر وہ غیر قوم والوں سے مبعوث ہوا۔ اس لئے حسد اور کبر سے انہوں نے انکار کر دیا۔ وہ اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے پہلے ہی مغضوب تھے۔ اب آنحضرت ؐ کے انکار سے دوہرے غضب میں آگئے۔ یہودی کہتے تھے کہ ہم غیر اسرائیلی نبی کے مخالف ہیں۔ اگر اسرائیلی نبی ہوتا تو مان لیتے۔ مگر وہ تو اسرائیلی نبیوں کے بھی قتل کے درپے رہتے تھے (ii)۔ مُصَدِّقًا: پورا کرنے والا۔ سچا کرنے والا ان پیشگوئیوں کو جو آنحضرت ؐ کی بعثت کے بارے میں ان کے پاس ہیں (ii)۔ نبیوں کو قتل کرتے تھے: قتل کرنا۔ ارادہ قتل کرنا۔ مشابہ بالقتل کرنا سب معنے ہیں۔ بِمَا وَرَآءَهٗ: یعنی جو اس کے علاوہ (نازل ہوا) ہے۔ "+ قتل کرتے تھے یعنی مقابلہ (مخالفت) کرتے رہے" قتل کے درپے رہتے تھے۔ **93**۔ مِنْ بَعْدِهٖ: یعنی موسیٰؑ کے طور پر جانے کے بعد۔ باوجود کہ موسیٰؑ بینات لے کر آئے تھے تم نے پھر بھی بچھڑے کو اپنا معبود بنالیا۔ **94**۔ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ: ہم نے (تم سے) تمہارا پختہ عہد لیا۔ قَالُوْا: انہوں نے جواباً کہا۔ قُلْ: تو ان سے کہہ دے۔ فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ یعنی دامنِ کوہ میں آگئے تھے (ii)۔ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا: یعنی ظاہراً مان لیتے تھے مگر عمل اس کے خلاف کرتے۔ اِسْمَعُوْا: میری سنو یا مانو (36:26) کیونکہ کفر ان کے دلوں میں رچ گیا تھا۔ یہود جبرائیل کو اپنا دشمن خیال کرتے تھے اور چونکہ وہ آنحضرت پر وحی الٰہی لاتا تھا اس واسطے خائف تھے کہ آنحضرت ؐ کو یہود پر غالب کر دے گا لہذا کہتے تھے کہ کوئی اور فرشتہ وحی لاتا تو ہم مان لیتے۔ فرمایا کہ فرشتے وہی کچھ کرتے ہیں جس کا اللہ ان کو حکم دے۔ جو ان کا دشمن ہے وہ اللہ کا دشمن ہے۔ یعنی وہ ان کی نافرمانی کی سزا دے گا۔ ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت رچ گئی تھی۔ نیز خروج 32:20 میں ہے کہ بچھڑے کی راکھ جو پانی میں ڈالی گئی وہ انہوں نے پی۔ "O یہود کو بچھڑے کی محبت شربت کی مانند پلادی گئی تھی یعنی جو شخص کسی سے کامل محبت کرتا ہے تو گویا اسے پی لیتا ہے۔ یعنی دلوں میں سرایت کر گئی تھی"۔

اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ
اللہ کے پاس خاص طور پر (تمہارے لیے) سوا اور لوگوں کے تو آرزو کرو موت کی اگر
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ
ہو تم سچے اور ہرگز نہیں آرزو کریں گے وہ اس کی کبھی بھی بسبب اسکے جو آگے بھیجا
اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ
ان کے ہاتھوں نے ۔ اور اللہ خوب جاننے والا ہے ظالموں کو اور ضرور ہی تو پائے گا انکو
اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ
زیادہ حریص تمام لوگوں سے زندگی پر اور ان لوگوں سے بھی (زیادہ) جنہوں نے شرک کیا چاہتا
اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ
ایک ان میں سے کہ کاش اُسے عمر دی جائے ہزار سال حالانکہ نہیں ہے ہرگز بچانے والا اپنے تئیں
الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ مَنْ
عذاب سے (اس طرح) کہ عمر دیجائے اسے اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے اسے جو وہ کرتے ہیں تو کہدے جو
كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ
شخص ہے دشمن جبرائیل کا پس یقیناً اس نے اتارا ہے اُس (قرآن) کو دل پر تیرے ساتھ اللہ کے حکم کے
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۸﴾
مصدق بنا کر اس (کتاب) کا جو پہلے ہے اس کے اور ہدایت اور بشارت بنا کر ایمانداروں کے لیے
مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ
جو شخص دشمن ہے اللہ کا اور فرشتوں کا اس کے اور رسولوں کا اس کے اور جبرائیل کا
وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا
اور میکائیل کا تو یقیناً اللہ دشمن ہے کافروں کا اور یقیناً یقیناً اُتاری ہم نے
اِلَيْكَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ اَوَ
تیری طرف آیتیں کھلی کھلی اور نہیں انکار کرتے ان کا سوائے فاسقوں کے کیا
كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
(یہ درست نہیں) کہ جب کبھی عہد کیا انہوں نے کوئی عہد پھینک دیا اُسے ایک فریق نے ان میں سے بلکہ اکثر ان میں سے

95۔ یہود کہتے تھے کہ ہمارے سوا کوئی جنت میں نہ جائے گا اور ہم کو عذاب نہ ہوگا۔ فرمایا "کہ اگر تم کو اپنے بہشتی ہونے کا یقین ہے تو پھر مرنے سے کیوں خائف ہو۔ مباہلہ کرو۔ جھوٹے کے لیے موت چاہو اور اپنے لئے جنت (ii)۔ "O یہود مسیح کو پھانسی دے کر مار دینے اور اس کو ملعون قرار دینے پر یقین رکھتے تھے۔ عیسائی بھی مسیح کی سولی پر موت کو بطور کفارہ یقین کرتے ہیں۔ فرمایا اگر تم سچے ہو تو مباہلہ کر لو تاکہ حق و باطل ظاہر ہو جائے۔ مگر انکو اس کی ہمت نہ پڑی۔ (نیز دیکھیں 62:7-8)۔ **97**۔ اَشْرَكُوْا: سے یہاں عیسائی بھی مراد ہیں جنہوں نے تین خدا بنا لئے ہیں۔ انہوں نے زندگی سے پیار کرتے ہوئے آیت 62:7-8 میں مذکور مباہلہ کو قبول نہ کیا تھا۔ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ: هُوَ سے مراد ہے "یہ بات" اسے عذاب سے بچا نہیں سکتی۔ یعنی ہزار سال کی عمر۔ **98**۔ جبرائیل عبرانی لفظ ہے۔ یہ نام ہے وحی لانے والے فرشتے کا۔ اسے امین اس لئے کہتے ہیں کہ وہ وحی الٰہی کو جوں کی توں امانت سمجھ کر رسول کو پہنچا دیتا ہے (ح)۔ جبر کا معنٰی ہے بہادر۔ خادم۔ غلام۔ ایل خدا کا نام ہے۔ یہود جبرائیل کو عذاب اور ہلاکت کا فرشتہ کہنے لگ گئے تھے اور اس سے دشمنی رکھتے تھے کیونکہ وہ نبیوں پر وحی لاتا تھا تو یہود قساوت قلبی سے ان کا انکار کر کے موردِ عذاب بن جاتے تھے اسلئے وہ عذاب کو جبرائیل سے منسوب کرنے لگ گئے تھے کہ یہ عذاب کا فرشتہ ہے اس وجہ سے جبرائیل سے دشمنی ظاہر کرتے تھے۔ (دیکھیں لوقا 1:19-26)۔ قرآن میں جبرائیل کے لئے روح القدس (16:103) اور روح الامین (26:194) نام آئے ہیں۔ مُصَدِّقًا لِّمَا: تصدیق کرتے ہوئے (اس وحی کی) جو اس سے پہلے تھی۔ **99**۔ نیز یہود کا یہ بھی کہنا تھا کہ میکائیل ہمارے لئے بارش اور رزق لاتا ہے۔ اس لئے وہ ہمارا دوست ہے۔ کوئی اور فرشتہ وحی لاتا تو ہم مان لیتے۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ فرشتے اور رسول سب میرے محبوب ہیں۔ جو ان کا دشمن ہو تو بے شک اللہ بھی ان (یہود) کا دشمن ہے۔ یعنی ان کی نافرمانی کی سزا دے گا۔ میکائیل کا معنٰی ہے خدا کی مانند۔ یہودی اسے بارش، رزق اور حفاظت کا فرشتہ مانتے تھے نیز برکت کا بھی۔ لہٰذا یہود اسے اپنا دوست مانتے تھے (دانیال 12:1)۔ فرمایا جبرائیل اور میکائیل خدا کے امر سے کام کرتے ہیں۔ دینیات کا مرکز جبرائیل ہے اور دنیوی کارخانہ کا میکائیل۔ لِلْكٰفِرِيْنَ: (ایسے) کافروں کا۔

101۔نَبَذَ: اس (عہد) کو پھینک دیا۔**102**۔اللہ کی کتاب تورات کی پیشگوئیاں جو آنحضرتؐ کی آمد کے بارے میں ہیں ان کو پس پشت پھینک دیتے تھے گویا کہ وہ تھیں ہی نہیں۔ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ: گویا کہ وہ (اسکو) نہیں جانتے۔**103**۔ تَلَا۔ يَتْلُوْا کے معنٰی پڑھنے یا پیروی کرنے کے ہیں۔ بابل ایک مشہور قدیمی شہر کا نام ہے جو عراق میں تھا۔ اب اس کے کھنڈرات رہ گئے ہیں، بخت نصر بادشاہ بنی اسرائیل کو ارض مقدس سے قید کر کے وہاں لے گیا تھا۔ هَارُوْت کا اشتقاق هَرَت سے ہے جس کے معنے پھاڑنے کے ہیں۔ مَارُوْت کا اشتقاق مَرَت سے ہے جس کے معنٰی توڑ دینے کے ہیں۔ پس ہاروت وماروت کے معنے ہوئے بہت پھاڑنے یا توڑنے والا۔ یہ دو فرشتوں کے نام ہیں جن کا کام قوموں یا ملکوں کو پھاڑنا اور تباہ کرنا ہے۔ سلیمان ابن داؤدؑ کا زمانہ حضرت مسیحؑ سے 977 سال پیشتر ہے اور آپ نبی بھی تھے اور بادشاہ بھی (ح)۔ شیاطین سے مراد شریر اور سرکش لوگ ہیں یعنی باغی۔ سحر سے مراد فریب ہے یعنی ناجائز ڈھکوسلے۔ مَلَكَيْن: دو فرشتے۔ اس سے مراد دو فرشتہ سیرت انسان Haggai اور Zacharia ہیں ۔ یہ دونوں بابل (عراق) میں نبی تھے۔(Ezra 5:1)۔ يَتْلُوْا عَلٰى فُلَانٍ کا معنٰی ہے يُكَذِّبُ عَلَيْهِ یعنی کسی پر افترا باندھنا یا جھوٹ باندھنا (تاج۔ محیط۔ رازی)۔ مفسدین حضرت سلیمانؑ کے خلاف جھوٹی باتیں منسوب کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتے تھے۔ جیسے آجکل بھی نقش سلیمانی وغیرہ کے ڈھکوسلے ملتے ہیں۔ دیکھیں (IIChron10:2-4) اور (IKings11:3-6,11:29-33,11:14,23,26)۔ اِتَّبَعُوْا: اسلام کے خلاف یہود نے ان ساحرانہ چالوں کی پیروی کی جنہیں سرکش باغی لوگ سلیمانؑ کی حکومت کے خلاف اختیار کئے ہوئے تھے اور بزعم خود کہتے ہیں کہ یہ سلیمانؑ کی سنت و تعلیم ہیں حالانکہ سلیمانؑ نے ایسا کفر نہیں کیا تھا۔ بلکہ وہ شیاطین (باغی) ہی تھے جنہوں نے کفر کیا۔ وہ لوگوں کو دھوکہ بازی کے کام سکھایا کرتے تھے۔ اسی طرح اِن یہودیوں نے اس طریق کو بھی اپنایا ہے جسے (بزعم خود) کہتے ہیں کہ (دو فرشتہ سیرت ہستیوں) ہاروت اور ماروت کی طرف اتارا گیا تھا۔ حالانکہ وہ کسی کو ایسا کچھ نہ سکھاتے تھے۔ صرف یہی کہتے تھے کہ ہم تو ایک آزمائش (کے طور پر مامور) ہیں پس تم کفر کا طریق اختیار نہ کرو۔ لہٰذا لوگ اپنی آزادی کے حصول کی جدوجہد کے سلسلہ میں ان دونوں (ہاروت وماروت) سے ایسی باتیں سیکھتے تھے جس کے ذریعہ وہ خاوند اور بیوی کے درمیان تفریق ڈالتے تھے (یعنی فوجی مصلحتوں کے پیش نظر صرف مرد ہی حصہ لے سکتے تھے) اور وہ لوگ اللہ کے حکم کے سوا کسی کو ضرر نہیں پہنچاتے تھے۔ مگر دشمنان اسلام یہود وہ باتیں سیکھتے اور کرتے ہیں جو انہی کو ضرر پہنچانے والی ہیں اور فائدہ نہیں دیں گی۔ جس چیز کے بدلہ میں انہوں نے اپنی جانوں کا سودہ کیا ہے وہ بہت برا ہے (یعنی عارضی دنیوی فائدہ)۔ کاش وہ جانتے۔ نیز مدینہ کے یہود نے آنحضرتؐ کو کھانے میں زہر ملا کر ہلاک کرنے (عارضی دنیوی فائدہ) کی کوشش کی تھی۔ یہود کی شاطرانہ چالوں کی وجہ سے ان کو مدینہ سے بدر کیا گیا تھا۔ "Oلوگوں نے سلیمانؑ پر الزام لگایا تھا کہ ایک عورت کی خاطر وہ بت پرست ہوگئے تھے۔ اس جگہ سلیمانؑ کی بریت کی ہے کہ اس نے کفر نہیں کیا تھا"۔ حضرت سلیمانؑ نبی بھی تھے اور بادشاہ بھی۔ انہوں نے بیت المقدس کا معبد تعمیر کروایا تھا۔ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ: تحریف کر کے یہودیوں نے سلیمانؑ کے خلاف شرک میں ملوث ہونے کا الزام لگایا تھا (I سلاطین 11:3-6,11:10-11)۔ کفر کی تردید انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا میں موجود ہے۔ دوسری بات جس کی نفی کی ہے وہ ہاروت ماروت کے قصہ کی کہ ان پر

أَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَ
اپنی جانیں کاش ہوں وہ جانتے اور اگر وہ ایمان لاتے اور
اتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۚ لَوْ كَانُوْا
تقویٰ اختیار کرتے تو بدلہ اللہ کے پاس سے بہتر ہو کاش ہوں وہ
يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ
جانتے اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ کہو رَاعِنَا اور
قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٥﴾
کہو اُنظُرنا (دیکھ ہمیں) اور سنو اور کافروں کے لیے عذاب ہے دردناک ۔
مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ
نہیں چاہتے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اہل کتاب میں سے اور نہ مشرک
اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ
کہ اُتاری جاوے تم پر کوئی بھلائی تمہارے رب کی طرف سے حالانکہ اللہ خاص کرتا ہے ساتھ
بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿١٠٦﴾ مَا
اپنی رحمت کے جسے چاہتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے جو بھی
نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۚ
منسوخ کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا بھلوادیتے ہیں ہم اُسے تو لاتے ہیں ہم بہتر اس سے یا مانند اس کی
اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٧﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ
کیا نہیں جانا تُونے کہ اللہ ہر بات پر خوب قادر ہے کیا نہیں جانا تُونے کہ
اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللہ وہ ہے کہ اس کے لیے سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور نہیں تمہارے لیے سوائے
اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٠٨﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا
اللہ کے کوئی دوست اور نہ مددگار کیا چاہتے ہو تم کہ پوچھو اپنے
رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ
رسول سے جیسا کہ پوچھا گیا موسیٰ (اس سے) پہلے اور جو بدلہ میں لیتا ہے

ع ١٢ / ١٢

سحر نازل ہوتا تھا۔ حقیقت میں سرکش باغی لوگ سلیمانؑ کے ملک میں سحر یعنی دھوکہ دہی کی تخریبی چالیں چلتے تھے تاکہ اسکی حکومت کو تباہ کر دیں۔ اس کے نتیجہ میں نبوکدنضر شاہ بابل نے 613ق۔م میں حملہ کر کے ملک کو تباہ کر دیا اور یہود کے دس قبائل کو غلام بنا کر اپنے ملک بابل میں لے گیا تھا (I سلاطین 32-11:14) (IIChron10:2-4)۔ بائبل میں دو فرشتوں سے مراد HAGGAI نبی اور زکریاؑ نبی IDDO ہیں۔ (EZRA 5:1) جن کی راہنمائی میں ایسی خفیہ تنظیم قائم ہوئی جس کا مقصد یہود کو بابل میں غلامی کی زندگی سے آزاد کرنا تھا، اس تحریک کی فوجی و سیاسی نوعیت کی وجہ سے اس میں صرف مرد ہی حصہ لے سکتے تھے۔ عورتیں الگ رہتی تھیں۔ اس تنظیم کی حکومت بابل کے خلاف کی گئی سازشوں کے نتیجہ میں 537ق م میں خسرو (سائرس) شاہ فارس و مدیا نے بابل پر حملہ کر کے نبوکدنضر کو شکست دی اور اسرائیلیوں کو غلامی سے رہائی ہوئی وہ واپس یروشلم آئے اور مسجد سلیمان کو آباد کیا (Historians' History of World جلد 2 ص 126)۔ فرمایا اب مدینہ کے یہود جو کچھ اسلام کے خلاف کر رہے ہیں اس میں ان کو نقصان ہی ہوگا اور کوئی فائدہ نہ ملے گا کیونکہ یہ لوگ انانیت کے لئے ایسا کرتے ہیں جبکہ ہاروت اور ماروت خدا کے حکم سے کرتے تھے۔ مدینہ کے یہود نے خورس کو اکسا کر آنحضرتؐ کو قید کرنے کی سازش کی تھی جو ناکام ہوگئی۔ یہودی مانتے ہیں کہ جب نبوکدنظر اسرائیلیوں کو قید کر کے بابل لے گیا تھا تو تمام تورات ضائع ہوگئی تھی (Ency. Biblica صفحہ 654-653)۔ 400ق۔م میں یرمیاہ نبی کے وقت کوئی آسمانی صحیفہ باقی نہ رہا تھا بعد میں عزرا نبی نے خدا سے صحائف پائے۔ وہ بھی محرف ہوگئے۔ **105**۔ لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا: (رسول کو) رَاعِنَا کہہ کر نہ پکارو کرو۔ راعنا کے معنیٰ ہیں ہماری رعایت کر۔ اس لفظ کو بولنے سے اس لئے منع کیا گیا کہ یہودی لوگ اس کو بگاڑ کر ادا کرتے تھے۔ کبھی اس کو راعینا بنا کر کہتے جس کے معنیٰ ہیں ہمارا چرواہا اور کبھی اس کو رعینا کہتے یعنی احمق (راعین=احمق)۔ اس وجہ سے ایسے ذوالوجوہ الفاظ نبی کی شان میں بولنے سے منع کیا گیا۔ ہاں! اُنْظُرْنَا کہنے کو کہا گیا کہ ہماری طرف نظر کرم کر۔ نیز دیکھیں (4:47)(ح)۔ **106**۔ خیر سے مراد وحی الٰہی ہے جیسا کہ آیات 92-91 میں خیر کی بجائے لفظ فضل آیا ہے۔ **107**۔ یہود نے اعتراض کیا کہ تورات بھی اگر خدا کی طرف سے تھی تو کیوں اس کے احکام منسوخ کر کے نئے احکام قرآن میں لائے گئے ہیں۔ اس کا جواب دیا ہے کہ جو احکام تورات کے منسوخ ہوئے ہیں ان سے بہتر قرآن میں اترے ہیں۔ اور جو تعلیم بھلادی گئی تھی ویسی ہی اب پھر اتری ہے (یرمیاہ 31:31 اور عبرانیوں 9-8:8)۔ سو یہاں نسخ شریعت موسوی کا ہے نہ کہ قرآن میں کوئی نسخ ہوا ہے۔ قرآن میں کوئی تضاد نہیں (83-4)(ii)"O اللہ تعالیٰ وعید کی پیشگوئیوں کو ٹال بھی دیتا ہے کیونکہ وہ ارحم الراحمین ہے۔ وہ تضرع کرنے والوں پر رحمت سے رجوع کرتا ہے۔ وہ ہر بات پر قادر ہے"۔ یہاں سیاق وسباق کی آیات میں اہلِ کتاب سے خطاب کیا جارہا ہے۔ لہٰذا تنسیخ اور نسیان قرآنی آیات کا نہیں ہوا بلکہ گزشتہ شریعتوں کے بعض احکام کی تنسیخ یا نسیان مراد ہے۔ جیسا کہ قرآن میں تحویل قبلہ کا حکم ہوا۔ آیت سے مراد کوئی نشان بھی لیا جاسکتا ہے یعنی جب ہم کسی نشان کو ٹلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر نشان لے آتے ہیں یا کم از کم ویسا ہی نشان ظاہر کرتے ہیں۔ اللہ حکیم ہے اور ہر بات پر قادر ہے۔ **108**۔ ولی کی ضرورت اپنی حفاظت کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ نصیر وہ ہے جو مدد دے کر ظلم سے بچائے اور ترقیات سے نوازے۔

البقرة ٢ ٢٤ الٓمّٓ

الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿١٠٩﴾ وَدَّ كَثِيرٌ
کفر بعوض ایمان کے تو یقیناً وہ بھٹک گیا درست راستے سے چاہا بہت سوں نے
مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ
اہل کتاب میں سے کاش پھر کردیں وہ تم کو بعد تمہارے ایمان لانے کے
كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
کافر بسبب حسد کے (جو) جانوں میں ہے ان کی بعد اس کے کہ خوب کھل گیا
لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ
ان کے لیے حق پس معاف کرو اور درگذر کرو یہاں تک کہ لاوے اللہ اپنا حکم
إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١١٠﴾ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا
یقیناً اللہ ہر بات پر خوب قادر ہے اور قائم کرو نماز اور دو
الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ
زکوٰۃ اور جو آگے بھیجو تم اپنی جانوں کے لیے کوئی نیکی تو پاؤ گے تم اس کو
عِندَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١١﴾ وَقَالُوا
اللہ کے پاس ، یقیناً اللہ اس کو جو کرتے ہو تم خوب دیکھنے والا ہے اور انہوں نے کہا
لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ
ہرگز نہیں داخل ہوگا جنت میں مگر جو شخص ہوا یہودی یا عیسائی
تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ
یہ آرزوئیں ہیں ان کی تو کہدے لاؤ دلیل اگر ہو تم
صَادِقِينَ ﴿١١٢﴾ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ
سچے کیوں نہیں (جنت میں جاویگا) جس نے سونپ دی اپنی توجہ اللہ کے لیے اور وہ محسن ہو
فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
تو اس کے لیے ہے اجر اس کا اسکے رب کے پاس اور نہیں خوف ان پر اور نہ وہ
يَحْزَنُونَ ﴿١١٣﴾ وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ
غمگین ہوں گے اور کہا یہود نے نہیں ہیں عیسائی

109۔اَنۡ تَسۡـَٔلُوۡا: کہ تم بے جاطور پر گستاخانہ یا مضحکہ خیز اور لغو سوال کرو۔ جیسے یہود نے کہا اَرِنَا اللّٰہَ جَھۡرَۃً۔ یہ مسلمانوں سے خطاب کیا ہے کہ یہود بیہودہ سوالات پوچھ کر (مثلاً 4-154) مسلمانوں کو بد دل کرنا چاہتے ہیں۔ اس بات سے بچنا چاہیے ورنہ ایمان کا خطرہ ہے۔ لیکن ازدیاد ایمان کے لئے سوال کرنا تو موجب تحسین ہے۔ اسلام نے تو کائنات کے ذرّے ذرّے پر غور و فکر کرنے کی ہدایت کی ہے۔ **110**۔فَاعۡفُوۡا: ان سے عفو سے کام لو۔ (نیز دیکھیں 4:52)۔ بالآخر خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا اور یہود کو مدینہ کے نزدیک سے نکال دیا گیا۔ **112**۔یہودی کہتے تھے کہ صرف یہودی ہی جنت میں جائیں گے اور عیسائی کہتے تھے کہ صرف عیسائی ہی جنت میں جائیں گے۔ فرمایا کہ اگر اس بات میں تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔ بلکہ نجات نیک اعمال اور تقویٰ کی بناء پر ہوگی نہ کہ کسی فرقہ میں ہونے کی وجہ سے یا نری آرزوؤں سے۔ (+بُرۡھَان بنا ہے بَرَہ سے یعنی قطع کرنا۔ دلیل قاطع مراد ہے۔ بَرۡھَنَ: ظاہر کیا۔ برہنہ اسی سے بنا ہے)۔ **113**۔اللہ کو توجہ سونپنے اور محسن ہو کر یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والا ہو۔ فرمایا اُدۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّۃً کہ پوری طرح اس کے حکموں پر عمل کرو (2:209)۔ "Oانسان دنیا کمائے مگر اس کو دین کا خادم سمجھے۔ ایسا شخص مسلم ہے" "اللہ کو توجہ سونپنا یعنی ترکِ رضائے خویش خدا کی خاطر کرنا۔ یہ فنا ہے۔ اس کے بدلہ میں بقا ملتی ہے۔ یعنی نیکیاں کرنے کی توفیق جو بالآخر لقاءِ الٰہی کا موجب بنتی ہے"۔

شَيْءٍ ۗ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ

کسی بات پر (بھی) اور کہا عیسائیوں نے نہیں ہیں یہودی کسی بات پر (بھی)

وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۗ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا

اور وہ پڑھتے ہیں کتاب اسی طرح کہا تھا ان لوگوں نے جو نہیں

يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

علم رکھتے تھے مانند انکی بات کے سو اللہ فیصلہ کریگا ان کے درمیان بروز

الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

قیامت اس بات میں کہ تھے وہ جس میں اختلاف کرتے اور کون زیادہ ظالم ہے

مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى

اس شخص سے جس نے روکا مسجدوں سے اللہ کی کہ یاد کیا جائے ان میں نام اس کا اور کوشش کی

فِيْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا

ویران کرنے کی ان کو یہ لوگ وہ ہیں کہ نہیں مناسب تھا ان کے لیے کہ داخل ہوں ان میں مگر

خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

ڈرتے ہوئے ان کے لیے دنیا میں ذلت ہے اور ان کے لیے آخرت میں

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١١٤﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۤ فَاَيْنَمَا

عذاب ہے بڑا اور اللہ کے لیے ہیں مشرق اور مغرب پس جدھر منہ

تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَقَالُوا

کرو تم تو ادھر ہی توجہ ہے اللہ کی یقیناً اللہ وسعت والا خوب جاننے والا ہے اور کہا انہوں نے

اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ

بنا لیا ہے اللہ نے بیٹا پاک ہے وہ (نہیں) بلکہ اسی کا ہے جو (کچھ) آسمانوں اور

الْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿١١٦﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

زمین کا سب اسکے ہیں فرمانبردار موجد ہے آسمانوں اور زمین کا

وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿١١٧﴾ وَقَالَ

اور جب فیصلہ کرتا ہے کسی معاملہ کا تو صرف کہتا ہے اُسے کہ ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے اور کہا

114۔ عَلٰی شَیْءٍ: یعنی نصاریٰ (کی بنا) کسی معنٰی خیز چیز پر نہیں ہے۔ یہود نصاریٰ اور مشرک سب اپنے اپنے طریق کو حق پر جانتے تھے اور دوسروں کو باطل پر۔ آخری فیصلہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ بے فیض اور بے علم لوگ (مشرکین مکّہ) بھی مسلمانوں کو صابی کہتے تھے۔ نیز دیکھیں 3:20۔ فرمایا جاہل لوگوں کا کام ہے کہ جب اپنے مذہب کی صداقت کو بیان کرنا شروع کیا تو دوسرے مذاہب کو صداقت سے خالی قرار دے دیا حالانکہ ہر مذہب میں کچھ نہ کچھ سچائی پائی جاتی ہے (ح)"۔ وَ هُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ: (حالانکہ) وہ (ایک ہی) کتاب پڑھتے ہیں۔ 115۔ عیسائیوں نے اپنے غلبہ کے زمانہ میں یہود سے دشمنی کی وجہ سے مسجد بیت المقدس کو اجاڑا اور ان کی دیگر عبادت گاہیں بھی ویران کیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسانوں کی ضد سے خدا کی مساجد ویران کرنا غلط بات ہے۔ چنانچہ شام کا ملک عیسائیوں سے چھین کر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دے دیا۔ مشرکین مکہ بھی آنحضرتؐ کو مسجد الحرام میں نماز ادا کرنے پر تکالیف دیتے تھے (اور مسلمانوں کو مسجد الحرام میں عبادت کرنے سے روکتے تھے)۔ وہ سب ذلیل ہوئے۔ يَدْخُلُوْهَا: هَا یعنی مسجدوں میں۔ فِيْ خَرَابِهَا: لوگوں کو عبادت گاہوں سے روکنا ان کو ویران کرنے کے مترادف ہے۔ یہاں اس کی سزا بھی بتادی۔ صلح حدیبیہ کے وقت بھی مشرکوں نے مسلمانوں کو مسجد الحرام میں جا کر عبادت کرنے سے روکا۔ 116۔ یہود اور عیسائی ہر کوئی اپنے قبلہ کو بہتر اور صحیح کہتے تھے۔ اللہ نے فرمایا کہ خدا کسی مخصوص طرف نہیں ہے۔ اس کے حکم سے جس طرف منہ کر وہ وہ متوجہ ہے (وَجْهُ اللّٰهِ) چنانچہ سفر میں سواری پر یا ہوائی سفر میں جدھر بھی رخ کر کے نماز پڑھی جائے تو جائز ہے۔ 117۔ سُبْحٰنَهٗ: اللہ تمام نقائص اور کمزوریوں سے پاک ہے۔ اسکو اولاد یا کسی بیٹے کی حاجت ہی نہیں جو اسکا مددگار اور وارث ہو یا اُس کی نسل کو آگے بڑھائے۔ سب اس کے فرمانبردار ہیں۔ کچھ یہود کچھ عیسائی اور بعض مشرکین خدا کی اُولاد مانتے تھے۔ یہودی عزیرؑ کو اور مسیحی عیسٰیؑ کو خدا کے بیٹے مانتے ہیں۔ 118۔ بَدِيْعُ: عدم سے وجود میں لانے والا۔ مادہ کو بھی خدا تعالیٰ اپنے امر سے عدم سے وجود میں لایا اور تمام کائنات کو بھی۔ اس کو کسی بیٹے کی مدد درکار نہ تھی۔ وہ بے احتیاج ہے اور تمام صفات کاملہ کا جامع ہے۔

119۔ یعنی یہود لوگ بھی اپنے نبیوں سے یہی کچھ کہتے تھے جواب کے لوگ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے براہ راست کلام کیوں نہیں کرتا اور ان کی مرضی کے موافق نشان کیوں نہیں دکھاتا۔ یا کہتے تھے کہ عذاب کیوں نہیں آتا نیز دیکھیں: (29:51) (17:91-94) (13:28,35) (21:6) (20:134-135)۔ لِقَوْمٍ: ان لوگوں کے لئے۔ 120۔ یعنی اے رسول تم پر کوئی الزام نہیں پڑتا کہ آپ اُن کو مسلمان نہ کر سکیں یا اگر وہ ایمان نہ لائیں۔ تیرے ذمہ صرف پیغام پہنچادینا ہے۔ بِالْحَقِّ: صداقت دیکر۔ ضروت حقہ کے مطابق۔ 121۔ آچکا تیرے پاس علم یعنی اسلام (قرآن) کا حقیق علم جو الہدیٰ اور حق الیقین ہے۔ اَھْوَآءَ ھُمْ: ان کے فرضی قصے جن کو وہ دین کا نام دیتے تھے۔ یہاں تک کہ تو پیروی کرے ان کے دین کی یعنی یہودیت یا نصرانیت اختیار کرلیں۔ دیکھیں (3:74)(10:17)(17:10)۔ 122۔ یہود میں سے کچھ لوگ سمجھدار اور انصاف پسند تھے۔ وہ تورات پڑھتے تھے اور سمجھ گئے تھے کہ قرآن سچا ہے۔ وہ ایمان لے آئے۔ ان کے ایک عالم عبد اللہ بن سلام تھے جو دیگر چند یہودیوں کے ساتھ ایمان لے آئے تھے۔ "نیز حضرت ابن عباسؓ۔ عبداللہ بن مسعودؓ، عطاءؒ، عکرمہؒ کے نزدیک یہ قرآن اور مسلمانوں کے بارے میں بھی ذکر ہے کہ وہ قرآن پر پوری طرح عمل کرتے ہیں (ii)"۔ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ: یعنی مسلمان قرآن کی پیروی (عمل) کرتے ہیں جیسا کہ حق پیروی کرنے کا ہے۔ اہل کتاب میں سے جو قرآن پر ایمان نہ لائیں وہ آخرت میں گھاٹے میں رہیں گے (3:86)۔

البقرة ٢ ۲۶ الٓمّٓ ١

الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْلَا یُکَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ ؕ
ان لوگوں نے جو نہیں علم رکھتے کیوں نہیں کلام کرتا ہم سے اللہ یا (کیوں نہیں) آتا ہمارے پاس کوئی نشان
کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ
اسی طرح کہا تھا ان لوگوں نے جو پہلے تھے ان سے مانند انکی بات کے
تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ
ایک جیسے ہوگئے ہیں دل ان کے یقیناً کھولکر بیان کیں ہم نے آیتیں ان لوگوں کے لیے
یُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۹﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ
جو یقین کرتے ہیں یقیناً ہم نے بھیجا تجھے ساتھ حق کے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا
وَّ لَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ﴿۱۲۰﴾ وَ لَنْ تَرْضٰی عَنْکَ
اور نہیں پوچھا جاویگا تو دوزخ والوں کے متعلق اور ہرگز نہیں راضی ہونگے تجھ سے
الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ
یہودی اور عیسائی یہاں تک کہ پیروی کرے تو انکے مذہب کی تو کہدے یقیناً
هُدَی اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ
ہدایت اللہ کی ہی (اصل) ہدایت ہے اور یقیناً اگر پیروی کی تونے ان کی خواہشات کی
بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَکَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ
بعد اس کے جو آچکا ہے تیرے پاس علم تو نہیں ہوگا تیرے لیے مقابل اللہ کے کوئی
وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۱۲۱﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ
دوست اور نہ مددگار وہ لوگ کہ دی ہم نے انہیں کتاب پڑھتے ہیں اُسے
حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ یَّکْفُرْ بِهٖ
حق اس کے پڑھنے کا یہ لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر اور جو کفر کرے گا اس کا
فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا
تو ایسے لوگ ہی نقصان پانیوالے ہیں اے بنی اسرائیل یاد کرو
نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی
نعمت میری جو انعام کی میں نے تم پر اور یہ کہ فضیلت دی تھی میں نے تم کو

وقف منزل

ع ١٤

الْعٰلَمِيْنَ (١٢٢) وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ

تمام دُنیا پر اور ڈرو اس دن سے کہ نہیں کفایت کریگا کوئی نفس کسی نفس سے

شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا

کچھ بھی اور نہ قبول کیا جاویگا اس سے معاوضہ اور نہ نفع دے گی اُسے سفارش اور نہ

هُمْ يُنْصَرُوْنَ (١٢٣) وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ

وہ مدد دیئے جائیں گے اور جب آزمایا ابراہیم کو اس کے رب نے ساتھ چند باتوں کے

فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ

پس پورا کیا اس نے انہیں فرمایا میں بنانے والا ہوں تجھے لوگوں کا امام اس نے کہا اور

مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ (١٢٤) وَاِذْ

میری اولاد میں سے (بھی) فرمایا نہیں پہنچے گا عہد میرا ظالموں کو اور جب

جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا

بنایا ہم نے کعبہ کو جمع ہونے کی جگہ لوگوں کے لیے اور امن اور بناؤ

مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ

مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ اور تاکید کی ہم نے ابراہیم اور

اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَ

اسمٰعیل کو کہ صاف رکھو میرے گھر کو واسطے طواف کرنیوالوں اور اعتکاف کرنیوالوں اور

الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (١٢٥) وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا

رکوع کرنیوالوں (اور) سجدہ کرنیوالوں کے اور جب کہا ابراہیم نے اے میرے رب بنا اس کو

بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ

شہر امن والا اور رزق دے اسکے باشندوں کو پھلوں میں سے (یعنی) اُسے جو ایمان لائے ان میں سے

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا

اللہ پر اور روزِ آخر پر فرمایا اور جس نے کفر کیا تو فائدہ پہنچاؤں گا اُسے بھی تھوڑا سا

ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (١٢٦) وَ

پھر مجبور کرونگا اُسے آگ کے عذاب کی طرف اور کیا ہی بُرا ہے وہ ٹھکانا اور

123۔ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ سے مراد: اِذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡجَعَلَ فِيۡكُمۡ اَنۡبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمۡ مُّلُوۡكًا (5:21) یعنی نبوت اور سلطنت کی نعمت عطاء کی۔ تمام جہانوں پر یعنی حضرت موسیٰؑ کے وقت میں سب قوموں پر فضیلت تھی نہ کہ ہمیشہ کے لئے فضیلت ہے۔ **125**۔ + اِبۡتَلٰى یعنی ظاہر کر دیا جیسے فرمایا یَوۡمَ تُبۡلَى السَّرَآئِرُ۔ مطلب ابراہیمؑ کا جید ہونا ظاہر کر دیا۔ اگر آزمائش معنٰی لیں تو مطلب ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش ان کا آگ میں پھینکا جانا نیز اپنے بیٹے کی قربانی پر تیار ہو جانا ہے۔ كَلِمٰت سے مراد امور۔ احکام ہیں۔ عَهۡدِیۡ: میرا عہد۔ یعنی ظالموں کو امام نہ بناؤں گا۔ تورات کی کتاب پیدائش میں یہ وعدے مذکور ہیں۔ دیکھیں پیدائش (17:2-6,18,20) (22:17-18) (12:2-3) (16:10-12)۔ اِمَامًا یعنی اسوہ حسنہ جس کی اتباع کی جائے۔ آپ نبی تو تھے ہی۔ حضرت ابراہیمؑ کو امام بنایا یہود کا نصاریٰ کا اور مسلمانوں کا بھی۔ نیز دیکھیں قرآن 29:28 کہ اسکی ذریت میں انبیاء بنائے۔ **126**۔ "اَلۡبَيۡت" سے مراد خانہ کعبہ ہے۔ یہ ایک کمرہ ہے جو مکہ میں ہے جس کا لوگ حج کرتے ہیں (کعبہ۔ مکعب cubicle)۔ بخاری میں مذکور ہے کہ حضرت عمرؓ نے آنحضورؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ لَوِ اتَّخَذۡتَ مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرَاهِيۡمَ مُصَلًّى۔ پس اس ضمن میں یہ آیت نازل ہوئی۔ "طواف کعبہ کے بعد یہاں (مقام ابراہیمؑ پر) دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ مقام ابراہیمؑ کے معنٰی ہیں ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ اس سے مراد ایک جگہ ہے جو خانہ کعبہ کے بالکل متصل ہے۔ وہاں وہ پتھر مدفون ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ کی چنائی کی تھی (ح)"۔ مَثَابَةً: جگہ جس کی طرف لوگ بار بار آئیں (راغب)۔ "O تم اپنی نمازگاہ ابراہیمؑ کے قدموں کی جگہ بناؤ یعنی کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ"۔ "عَهِدۡنَآ اِلٰى: تاکیدی حکم دیا (ii)"۔ "وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرَاهِيۡمَ مُصَلًّى: یہاں مَقَامِ یعنی مرتبہ فرمایا ہے نہ کہ مُقَام یعنی جگہ۔ مطلب یہ ہے کہ اے انسانو ابراہیمؑ کے عالی مرتبہ دین کے تحت عبادت بجالاؤ (iv)"۔ حضرت ابراہیمؑ کا زمانہ 2100 سال قبل مسیح ہے۔ آپ بمقام اُر (UR) دریائے فرات کے کنارے ملک عراق میں پیدا ہوئے تھے۔ بَيۡتِیَ: میرا گھر یعنی کعبہ جو مکہ میں ہے۔ مقام ابراہیمؑ کعبہ کو بھی کہا گیا ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ میں حضرت عمرؓ نے بھی تحویل قبلہ کے حکم سے پہلے آنحضرتؐ کو یہی عرض کیا تھا لَوِ اتَّخَذۡتَ مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرَاهِيۡمَ مُصَلًّى یعنی کاش آپ کعبہ کی جانب قبلہ بنالیں۔ امن کی جگہ ہونے کی وجہ سے زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ حدود حرم میں کسی دشمنِ جان سے بھی بدلہ نہیں لیتے تھے۔ **127**۔ هٰذَا یعنی مکہ کو۔ دیکھیں 28:58 (ح)۔ حضرت ابراہیمؑ کی یہ سب دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائیں۔

إِذْ يَرْفَعُ إِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمٰعِيْلُ ط
جب اونچی کرتا تھا ابراہیم بنیادیں خانہ کعبہ کی اور اسمٰعیل (وہ کہتے جاتے تھے)
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٢٨﴾ رَبَّنَا وَ
اے رب ہمارے قبول کر ہم سے یقیناً تو ہی خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ اے رب ہمارے اور
اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً
بنا ہم کو فرمانبردار اپنا اور (بنا) اولاد ہماری سے ایک اُمت فرمانبردار
لَّكَ ص وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ج إِنَّكَ أَنْتَ
اپنی اور دِکھا ہمیں عبادت کے راستے ہمارے اور فضل کیساتھ توجہ فرما ہم پر یقیناً تو ہی بہت فضل کیساتھ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٩﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
توجہ فرمانیوالا بہت رحم کرنیوالا ہے اے رب ہمارے اور مبعوث فرما ان میں ایک رسول انہی میں سے کہ
يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ
پڑھے ان پر آیات تیری اور سکھائے ان کو کتاب اور حکمت اور
يُزَكِّيْهِمْ ط إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٣٠﴾ وَمَنْ يَّرْغَبُ ١٥ ع ١٥
پاک کرے ان کو یقیناً تو ہی بڑائی والا بہت حکمت والا ہے اور نہیں بے رغبتی کرتا
عَنْ مِّلَّةِ إِبْرٰهٖمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ط وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ
مذہب سے ابراہیم کے سوائے اُس کے جس نے بیوقوف بنایا اپنے تئیں اور یقیناً یقیناً برگزیدہ کیا تھا ہم نے اسے
فِي الدُّنْيَا ج وَإِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٣١﴾ إِذْ قَالَ
دُنیا میں اور یقیناً وہ آخرت میں ضرور نیکوں میں سے ہوگا جب کہا
لَهٗ رَبُّهٗٓ أَسْلِمْ لا قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣٢﴾ وَوَصّٰى
اسے اُسکے ربنے فرمانبردار ہوجا اس نے کہا فرمانبردار ہوا میں تمام دُنیا کے رب کا اور تاکید کی
بِهَآ إِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ط يٰبَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى
اس (فرمانبرداری) کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے (بھی کہا) اے میرے بیٹو یقیناً اللہ نے چُن لیا ہے
لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٣٣﴾ أَمْ
تمہارے لیے اس دین کو پس ہرگز نہ مرنا تم مگر ایسے حال میں کہ تم فرمانبردار ہو کیا

128۔اسماعیلؑ حضرت ابراہیمؑ کے بڑے بیٹے کا نام ہے جو قریش اور نبیؐ کے مورث اعلیٰ تھے(ح)۔ حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ کی بنیادیں کھڑی کیں اور کعبہ تعمیر ہوا۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ کے بعد عبداللہ بن زبیر اور ان کے بعد کے زمانہ میں حجاج بن یوسف نے بھی کعبہ کی تعمیر کی تھی۔ کہتے ہیں حضرت ابراہیمؑ نے ہی تعمیر کعبہ کے 36 سال بعد مسجد بیت المقدس تعمیر کی تھی۔ رَبَّنَا یعنی (یہ دعا کرتے ہوئے کہ) اے ہمارے رب۔ مناسکِ حج یہ ہیں: احرام۔ طواف کعبہ۔ صفا مروہ کی سعی۔ عرفات۔ مزدلفہ اور منی کا قیام اور قربانی کرنا۔ **129**۔ مَنَاسِكَنَا: یعنی عبادت کے طریقے۔ (نیز دیکھیں 14:38)۔ منسک (مفرد) رستہ۔ مناسک (جمع) یعنی راستے یا طریقے۔ معلوم ہوا عبادات اور حج کے طریق حضرت ابراہیمؑ کے قائم کردہ ہیں۔ مشرکوں کے نہیں۔ مناسکِ عمرہ یہ ہیں احرام باندھنا ۔ کعبہ کا طواف کرنا۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا (یعنی دوڑنا) ان کے علاوہ حج کے مزید مناسک یہ ہیں: میدان عرفات میں قیام کرنا۔ اسی طرح مزدلفہ میں اور مِنٰی میں قیام کرنا۔ پھر رمی جمار کرنا (کنکریاں مارنا) اور جانور کی قربانی کرنا۔ (اور مردوں کے لئے حجامت اور غسل کرکے احرام کھول دینا) پھر مکہ آکر طواف کعبہ کرنا ۔ واپس منیٰ آکر دو یا تین دن وہاں پر رہ کر یاد خدا کرنا۔ اس طرح حج مکمل ہوتا ہے۔ مسلم یا مسلمہ وہ ہے جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے پوری طرح سے اللہ کے سپرد کردے یعنی ترک رضائے خویش پہ مرضئ خدا ہو۔ خدائے واحد کے تمام حکموں کی اطاعت کرے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھے۔ **130**۔ یہ آنحضرتؐ کے آنے کے لئے دعا ہے (ii)۔ آنحضرتؐ نے اسے اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے فرمایا اَنَا دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ یعنی میں ابراہیمؑ کی دعا کا ثمرہ ہوں۔ (جریر) آنحضرتؐ نے کتاب و حکمت سکھائی اور نفوس کا تزکیہ بھی کیا یعنی مشرکانہ توہمات کی الائشوں سے اور اخلاق و کردار کی کوتاہیوں سے پاک کیا۔ **131**۔ يَرْغَبُ رغبت کرتا ہے۔ يَرْغَبُ عَنْ بے رغبتی کرتا ہے یعنی اعراض کرتا ہے۔ سَفِهَ نَفْسَهٗ اپنے نفس کو ہلاک کردیا (لسان العرب) (ii)۔ اِصْطَفَيْنٰهُ: ہم نے اس (ابراہیمؑ) کو برگزیدہ کیا۔ **132**۔ ابراہیمؑ کو فضیلت اور بزرگی ان کی خدا کی بے مثال اطاعت و فرمانبرداری کا بے مثال نمونہ پیش کرنے کی وجہ سے حاصل ہوئی۔ **133**۔ وَصّٰى بِهَا: بِهَا سے مراد اللہ کی اطاعت کرنا ہے۔ (پیدائش 18:19)۔ یعقوبؑ حضرت اسحاقؑ کے بیٹے کا نام ہے۔ ان کا لقب اسرائیل ہے۔ اور یہ بنی اسرائیل کے مورثِ اعلیٰ تھے۔ اسرائیل کا معنٰی خدا کا پہلوان ہے۔ ان کی نسل بنی اسرائیل کہلاتی ہے۔ "نہ مرنا مگر ایسے حال میں کہ تم فرمانبردار ہو: یعنی دین پر ہر دم اور ہر وقت فرمانبردار رہنا تاکہ موت بے وقت نہ آئے (ii)"۔ ابراہیمؑ کا دین اسلام تھا اور یہی مسلمانوں کا بھی ہے (3:20) یہودیت مراد نہیں (22:79)۔

كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ
تھے تم موجود جب آئی یعقوب کو موت جب کہا اس نے اپنے بیٹوں کو
مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ
کس کی عبادت کروگے تم بعد میرے انہوں نے کہا ہم عبادت کرینگے تیرے معبود کی اور معبود کی
اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّ
تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کے (جوکہ) معبود ہے ایک ہی اور
نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا
ہم اسی کے فرمانبردار ہیں یہ جماعت یقیناً گذرچکی ہے اس کیلئے ہے جو
كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا
کمایا تھا اس نے اور تمہارے لیے جو کمایا تم نے اور نہ پوچھے جاؤگے تم اس سے کہ جو تھے وہ
يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٤﴾ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ
کیا کرتے اور کہا انہوں نے ہوجاؤ یہودی یا عیسائی تو ہدایت پاؤگے تم
قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ
توکہدے کہ (نہیں) بلکہ (اختیار کرو) مذہب ابراہیم موحد کا اور نہ تھا وہ
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٥﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ
مشرکوں میں سے تم کہو ایمان لائے ہم اللہ پر اور اس پر جو اُتارا گیا ہماری طرف اور
مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
جو اُتارا گیا طرف ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب
وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ
اور (انکی) اولاد اور جو دیا گیا موسیٰ اور عیسیٰ کو اور جو دیئے گئے (دیگر) نبی
مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ
اپنے رب کی طرف سے نہیں ہم فرق کرتے درمیان کسی کے بھی ان میں سے اور ہم اس (خدا) کے
مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٦﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ
فرمانبردار ہیں پھر اگر ایمان لادیں وہ مانند اس کے کہ تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ

134۔ حضرت اسحاقؑ حضرت ابراہیمؑ کے چھوٹے بیٹے کا نام ہے (ح)۔ اَلَہَ اس نے عبادت کی۔ اِلٰہٌ: معبود جس کی عبادت کی جاتی ہے ۔ یہ واقعہ پیدائش 49:1-2 نیز استثناء 6:4-5 میں تفصیل سے مذکور ہے۔ **135**۔ یہاں یہودی مخاطب ہیں کہ ان کے گزشتہ بزرگوں کے اعمال تمہارے کام نہ آئینگے۔ تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ ملے گا(35:19)۔**136**۔ حَنِیْفًا یا حَنِیْف: ایک ہی طرف (یعنی خدائے واحد ہی کی طرف) جھکے رہنے والا۔ مُوَحِّدٌ۔ اے یہود و نصاریٰ ابراہیمؑ مشرک نہ تھے مگر تم نے مشرکانہ کام شروع کر رکھے ہیں۔ ہم تو ابراہیمؑ کے دین توحید پر چلیں گے یعنی قرآن و اسلام پر۔ تم

بھی اتباع کرو ملّتِ (دین) ابراہیمؑ کی۔ **137**۔ اسباط جمع ہے سبط کی یعنی پوتا۔ نسل ۔ اسرائیل کا قبیلہ (ح)۔ لَا نُفَرِّقُ (ہم فرق نہیں کرتے) یعنی ماننے اور نہ ماننے میں ہی تفریق نہیں کرتے کہ بعض کو مانا اور بعض کو نہ مانا۔ بلکہ بلا تفریق سب نبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ ان الفاظ میں انبیاء کے باہمی فرق کی نفی نہیں ہے۔ اس کے برخلاف: تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ آیا ہے(2:254)۔ ان آیات میں قرآن مجید نے دنیا کے سارے انبیاء کو راستباز ٹھہرایا ہے (ح)۔

اهْتَدَوْا ۚ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۚ
ہدایت پا گئے اور اگر پھر جاویں وہ تو سوائے اس کے نہیں وہ مخالفت میں ہیں
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٨﴾ صِبْغَةَ
بس کافی ہوگا تجھے ان کے مقابلہ میں اللہ اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے (اختیار کرو) طریق
اللَّهِ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ ﴿١٣٩﴾
اللہ کا اور کون ہے زیادہ اچھا اللہ سے طریق میں اور ہم اس کے عبادت گذار ہیں
قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَا
تو کہدے کیا جھگڑتے ہو تم ہم سے اللہ کے بارے میں اور وہ ہمارا رب ہے اور تمہارا رب ہے اور ہمارے
أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿١٤٠﴾ أَمْ
لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال ہیں اور ہم اسی کے مخلص ہیں کیا
تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ
تم کہتے ہو کہ یقیناً ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب
وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ قُلْ أَأَنْتُمْ
اور (اس کی) اولاد تھے یہودی یا عیسائی تو کہدے کیا تم زیادہ
أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ ۗ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً
جانتے ہو یا اللہ اور کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جس نے چھپائی گواہی (جو)
عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤١﴾
اسکے پاس ہے اللہ کی طرف سے اور نہیں اللہ ہرگز غافل اس سے جو تم کرتے ہو
تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ
یہ ایک جماعت ہے یقیناً گذر چکی ہے اس کیلئے ہے جو کمایا اس نے اور تمہارے لیے
مَا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤٢﴾ ع
جو کمایا تم نے اور نہ پوچھے جاؤ گے تم اس کی نسبت جو تھے وہ کرتے

138۔اللہ تجھے کافی ہے ان کے مقابل یعنی اللہ تم کو ان کے بدعزائم سے بچائے رکھے گا۔ یہود نے آنحضرتؐ کو قتل کرنے کے منصوبے بنائے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا(5:68)۔**139**۔صِبْغَةَ اللّٰهِ۔اللہ (کی صفات) کا رنگ اپناؤ "یعنی اللہ کے بتائے ہوئے دین کو اختیار کرو(ii)۔ صِبْغَةٌ: دین۔ ملت: فطرت(ii)"۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ کے شروع میں نَتَّبِعُ محذوف ہے۔یعنی نَتَّبِعُ صِبْغَةَ اللّٰهِ فقرہ ہے۔ کہ اللہ کی صفات کو اپنے اندر رچائینگے۔ صبغہ یا اصطباغ عیسائیوں کے پانی سے بپتسمہ دینے کو کہتے ہیں۔ عیسائی پانی میں زرد رنگ ملا کر جسم اور کپڑوں پر ڈال دیا کرتے تھے۔ فرمایا کہ اللہ کی صفات کا رنگ اختیار کرو یعنی تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ۔ حضرت عائشہؓ سے جب آنحضرتؐ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن کہ آپ کے تمام اخلاق قرآن کے مطابق تھے۔**140**۔یہاں خطاب یہود اور نصاریٰ کو ہے۔ مُخْلِصُوْنَ کا معنٰی ہے بے ریا۔ مطیع۔ عابد۔ بے کھوٹ بغیر بناوٹ کے محبت کرنے والا۔ مُخْلِصُوْنَ یعنی ایمان اور اطاعت کو صرف خدا کے لئے مخصوص کرتے ہوئے۔ **141**۔یہاں بھی یہود و نصاریٰ کو خطاب ہے۔ شہادت یہ ہے کہ بائیبل میں لکھا ہے کہ ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اس کی اولاد تو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سے پہلے گزرے ہیں پھر وہ کیسے عیسائی یا یہودی ہو سکتے ہیں اور چونکہ یہودی کہتے تھے کہ نجات صرف انہی کے لئے ہے تو پھر ابراہیمؑ کی نجات کیسے ہوگئی(ii)۔ نیز آنحضرتؐ کے بارے میں تورات اور انجیل میں پیشگوئی ہے جسے یہود چھپاتے تھے (استثناء 18:18، متی 44-21:42 اور قرآن 159-7:157)اور خیانت کا موجب بنتے تھے۔**142**۔یہاں بھی یہود اور نصاریٰ سے خطاب ہے کہ ہر کوئی آخرت میں اپنے کردہ اعمال سے جانچا جائے گا نہ کہ اپنے آباؤ اجداد کے لحاظ سے۔ جیسے اللہ نے فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (35:19، 6:165) کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائیگی۔ تمہارے پہلے لوگوں کے اعمال تمہارے کسی کام نہ آئینگے کیونکہ تم صراط مستقیم سے ہٹ چکے ہو۔

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ
ضرور کہیں گے بیوقوف لوگ کس نے پھیرا ان (مسلمانوں) کو

قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ
ان کے قبلہ سے کہ تھے وہ جس پر تو کہدے اللہ ہی کے ہیں مشرق اور

الْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾
مغرب وہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے طرف سیدھی راہ کے

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ
اور اسی طرح بنایا ہم نے تم کو ایک جماعت اعلیٰ درجہ کی تاکہ ہو جاؤ نگران

عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۚ وَمَا
اوپر لوگوں کے اور ہو یہ رسول تم پر نگران اور نہیں

جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ
بنایا ہم نے وہ قبلہ کہ ہے تو جس پر مگر تاہم جان لیں اسے جو

يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۚ وَاِنْ كَانَتْ
پیروی کرتا ہے اس رسول کی بمقابل اس کے جو پھر جاتا ہے اپنی دونوں ایڑیوں پر اور یقیناً ہے یہ

لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
ضرور مشکل بات مگر ان لوگوں پر (نہیں) جنہیں ہدایت دی اللہ نے اور نہیں ہے اللہ (ایسا)

لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾
کہ ضائع کرے ایمان کو تمہارے یقیناً اللہ لوگوں پر ضرور مہربان بہت رحم کرنیوالا ہے

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً
یقیناً دیکھتے ہیں ہم پھرنا تیرے رُخ کا آسمان میں پس ضرور پھیریں گے ہم تجھے ایسے قبلہ کی (طرف)

تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ
کہ تو پسند کرتا ہے اسے سو پھیر اپنا رُخ طرف مسجد الحرام کی اور جہاں کہیں

مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۚ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
ہو تم پس پھیرو چہروں کو اپنے طرف اس کی اور یقیناً وہ لوگ جو دیئے گئے

143۔ سُفَهَاءُ: کم سمجھ لوگ۔ قبلہ یعنی سمت۔ جدھر رخ کر کے نماز پڑھی جائے۔ کعبہ۔ اس آیت میں تحویل قبلہ کا مضمون شروع ہوا ہے۔ آنحضرتؐ پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے اور مدینہ میں آکر بھی سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس ہی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ پھر حکم نازل ہوا کہ آئندہ بیت اللہ (کعبہ) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جایا کرے۔ تب یہود اور ان کے بہکانے سے کچے مسلمان اعتراض کرنے لگے کہ نبیوں کے قبلہ سے کیوں منہ موڑا گیا ہے۔ فرمایا مشرق یا مغرب میں کوئی خصوصیت نہیں۔ اصل چیز اللہ کی اطاعت ہے (ح)۔ جو اللہ کی اطاعت کرے گا اللہ اسے صراط مستقیم پر رکھے گا۔ یعنی اللہ کے حکم کو مانتے ہوئے کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا صراط مستقیم پر چلنا ہے۔ **144**۔ اُمَّةً وَّسَطًا یعنی افراط و تفریط سے مبرا۔ صراط مستقیم اور اعتدال پر رہنے والی امت۔ بہترین امت جیسا آنحضرتؐ نے فرمایا خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْ سَطُهَا۔ مطلب اوسط کا معنیٰ اعلیٰ ہے۔ مثلاً موسیٰؑ کی شریعت میں بدی کا بدلہ لینے کی تعلیم تھی۔ عیسیٰؑ نے عفو اور در گزر کرنے پر زور دیا۔ اسلام نے موقع محل اور اصلاح کی غرض سے بدلہ معاوضہ یا در گزر کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہو (3:111) (اقرب)۔ لِنَعْلَمَ: تاکہ ہم ظاہر کر دیں (خدا تعالیٰ کو تو ہر چیز کا علم ہے ہی)۔ شُهَدَاءَ یعنی نگران۔ اپنے نمونہ سے آنحضرتؐ اپنے وقت کے لوگوں کیلئے اللہ کے دین کی سچائی کے گواہ یعنی نگران تھے۔ اسی طرح آپؐ کے بعد آپؐ کے ماننے والے دوسروں کے لئے گواہ یا نمونہ تھے۔ آنحضرتؐ اپنے صحابہ پر نگران تھے اور آپؐ کے بعد آپ کے صحابہ دوسروں پر نگران تھے اور اسوہ تھے۔ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً یہ تحویل قبلہ کی بات گراں گزرتی ہے۔ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ یعنی تحویل قبلہ سے تمہارا ایمان ضائع کرنا مقصود نہیں مگر کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرنا مقصود تھا۔ قِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا: وہ قبلہ جس پر تو تھا یعنی بیت المقدس۔ تحویل قبلہ چند مسلمانوں نیز یہودیوں اور مشرکین سب کے لئے وجہ نزاع بن گیا تھا۔ لِنَعْلَمَ مَنْ تاکہ ہم ممیز کر دیں۔ عِلم کے بعد مَنْ آئے تو معنیٰ تمیز کرنے کے ہوتے ہیں یعنی رسول کی پیروی کرنے والے اور نہ کرنے والوں میں تمیز کر دیں۔

سیقول ۲ ۳۲ البقرة ۲

الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ
کتاب یقیناً جانتے ہیں کہ وہ حق ہے طرف سے ان کے رب کی اور نہیں ہے اللہ
بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
ہرگز بے خبر اس سے جو وہ کرتے ہیں اور یقیناً اگر لادے تو ان لوگوں کے پاس جو دیئے گئے
الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ
کتاب ہر قسم کے نشان (تو بھی) نہیں پیروی کرینگے وہ قبلہ کی تیرے اور نہیں ہے تو ہرگز پیروی کرنیوالا
قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ
قبلہ کی ان کے اور نہیں ہے بعض ان کا ہرگز پیروی کرنیوالا قبلہ کی بعض کے اور یقیناً اگر
اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ
پیروی کی تونے ان کی خواہشات کی بعد اس کے کہ آیا تیرے پاس علم
اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
یقیناً تو تب تو ظالموں میں سے ہوگا وہ لوگ کہ دی ہم نے جنہیں کتاب
يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ
پہچانتے ہیں وہ اُسے جیسا کہ پہچانتے ہیں وہ اپنے بیٹوں کو اور یقیناً ایک گروہ (کے لوگ) ان میں
لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا
سے ضرور چھپاتے ہیں حق کو حالانکہ وہ جانتے ہیں (یہ) حق ہے تیرے رب کی طرف سے پس نہ
تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا
ہو تو شک کرنیوالوں میں سے اور ہر ایک کے لیے توجہ ہے کہ وہ پھیرتا ہے اُسے
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ
پس تم ایکدوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو نیکیوں میں، جہاں کہیں ہوگے تم لاوے گا تم کو اللہ
جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۹﴾ وَمِنْ حَيْثُ
سب کو یقیناً اللہ ہر بات پر خوب قادر ہے اور جہاں سے
خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ
نکلے تو تو پھیر رُخ اپنا طرف مسجد عزت والی کی اور یقیناً یہ

وقف لازم — وقف منزل — ع — وقف النبی — منزل غفران

145۔ مسجد الحرام سے مراد کعبہ ہے۔ اس کے لفظی معنٰی ہیں عزت والی مسجد یا وہ مسجد جس میں کئی چیزیں کرنا منع ہیں مثلاً آدمی کو مارنا۔ جانور کو ستانا اور نباتات کو اکھاڑنا۔ مدینہ میں ہجرت کر آنے کے بعد آنحضرتؐ کا دل یہی چاہتا تھا کہ کعبہ کی طرف قبلہ ہو۔ اس واسطے آسمان کی طرف نماز میں نگاہ فرماتے اور دعا کرتے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم تجھ کو اس قبلہ کی طرف پھیرتے ہیں جس پر تو راضی ہے۔ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ یعنی تحویل قبلہ کا حکم خدا کی جانب سے ہوا ہے اور چونکہ ابراہیمی دعاؤں کے نتیجہ میں عرب میں نبی آنا تھا تو قبلہ بھی وہی بننا تھا جو ابراہیمؑ نے بنایا تھا۔ نیز دیکھیں استثناء18-15-18:15 میں بھی مثیل موسیٰؑ نبی کے آنے کی پیشگوئی درج ہے جو یہود اور نصاریٰ کے لئے حجت ہے۔ **146**۔ یہودیوں کا قبلہ بیت المقدس اور عیسائیوں کا مشرق کی طرف ہے کیونکہ مسیح کی پیدائش پر ستارہ مشرق سے ظاہر ہوا تھا۔ یہود کے ایک سامری قبیلہ کے لوگ یروشلم کے ایک پہاڑ کی طرف منہ کر کے عبادت کیا کرتے تھے جبکہ باقی یہود بیت المقدس کی طرف منہ کرتے تھے۔ اسی لئے فرمایا کہ ان میں سے کوئی ایک بھی دوسرے کے قبلہ کی طرف منہ نہیں کرے گا۔ پس یہودیوں میں بھی اختلاف موجود تھا جس کی طرف یہاں اشارۃً ذکر ہے کہ ان میں سے کوئی ایک بھی دوسرے کے قبلہ کی طرف منہ نہیں کرے گا۔ تو پھر مسلمانوں پر کیوں اعتراض کرتے ہو (ii)۔ اِنَّكَ اِذًا لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ: اس میں آنحضرتؐ مراد نہیں ہیں بلکہ عام مسلمان مراد ہیں ۔ جیسے 17:23-25 آیات میں آیا ہے یعنی سب مسلمانوں کو خطاب ہے کیونکہ آنحضرتؐ کے ماں باپ تو آپ کے بچپن ہی میں فوت ہو چکے تھے۔ **147**۔ اس آیت میں نبی کی صداقت کی ایک دلیل بیان کی گئی ہے کہ جس طرح اولاد کے اپنے ہی ہونے کا ثبوت اولاد لانے والی یعنی بیوی کی عفت ہے اسی طرح نبی کی پاک زندگی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ جو وحی لایا ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے (ح)۔ يَعْرِفُوْنَهٗ: یعنی اہل کتاب جیسے اپنے انبیاء کو پہچانتے ہیں اسی طرح آنحضرتؐ کو تورات کی پیشگوئیوں کے مطابق یقین کرتے ہیں۔ مگر وہ حضورؐ کا انکار کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ غیر اسرائیلی تھے۔ اہل کتاب آپ کا صدیق اور امین ہونا اور آپؐ کا ہجرت کرنا مانتے تھے۔ دیکھیں: یوحنا4:21، اسایا15-13:45، استثناء32:2(ii)۔ یہودیوں کا ایک گروہ حق کو پہچان کر ایمان لے آیا جیسے عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی۔ مگر دوسرا گروہ محض عناد کی وجہ سے باوجود پیشگوئیوں کے ایمان نہ لایا۔ **148**۔ یہاں مخاطب قاری ہے۔ یعنی "تحویل قبلہ حق بات ہے شک میں نہ پڑ"۔ "O یہی حق بات ہے یعنی خانہ کعبہ کی طرف ہی نماز پڑھنا حق ہے جو ابتداء سے مقرر ہو چکا ہے۔ (سو تو اے بے خبر آدمی) شک کرنے والوں میں سے مت ہو۔ یہاں واحد مخاطب کا صیغہ ہے جس سے وحدت جنسی مراد ہے جو جماعت کا حکم رکھتی ہے" جیسے 17:23-25 کی آیات میں ہے۔ نیز اس کے دوسرے معنٰی یہ بھی ہیں: اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ: یہ صداقت ہے تیرے رب کی (طرف سے)۔ "+فَلَا تَكُوْنَنَّ نفی کا صیغہ ہے نہ کہ نہی کا۔ نون ثقیلہ ماضی اور حال پر نہیں آسکتا یہاں استقبال کا صیغہ ہے اور اس کے معنٰے ہونگے: یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے۔ (چونکہ الہام الٰہی اور دلائل سے یہ حق ثابت ہو گیا ہے) تو تو کبھی شک کرنے والوں میں سے نہ ہوگا"۔ **149**۔ وِجْهَةٌ: اپنے مقصد پر توجہ کرنے کی سمت۔ یعنی جس طرف توجہ یا منہ کیا جائے۔ فرمایا کہ قبلہ پر بحث عبث ہے۔ سب

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

ضرور حق ہے طرف سے تیرے رب کی اور نہیں ہے اللہ ہرگز بے خبر اس سے جو تم کرتے ہو

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ

اور جہاں سے نکلے تو تو پھیر رخ اپنا طرف مسجد

الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ

عزت والی کی ، اور جہاں کہیں ہو تم تو پھیرو رُخ اپنے طرف اس کی

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

تاکہ نہ ہو لوگوں کے لیے تم پر کوئی حجت مگر جن لوگوں نے ظلم کیا

مِنْهُمْ ۚ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۚ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ

ان میں سے تو نہ ڈرو تم ان سے اور ڈرو مجھ سے تاکہ پوری کروں میں نعمت اپنی

عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا

تم پر اور تاکہ تم ہدایت پاؤ جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں ایک رسول

مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ

تم میں سے کہ پڑھتا ہے تم پر آیات ہماری اور پاک کرتا ہے تم کو اور سکھاتا ہے تم کو کتاب

وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ معانقة

اور حکمت اور سکھاتا ہے تم کو جو نہیں تھے تم جانتے

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۳﴾ ع ۱۸/۵/۲

سو یاد کرو مجھے میں یاد کروں گا تم کو اور شکر کرو میرا اور نہ ناشکری کرو میری -

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مدد مانگو بذریعہ صبر اور نماز کے

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ

یقیناً اللہ ساتھ ہے صبر کرنیوالوں کے اور نہ کہو متعلق ان کے جو قتل کئے جائیں

سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

راہ میں اللہ کی کہ (وہ) مُردے ہیں نہیں بلکہ (وہ) زندہ ہیں مگر نہیں محسوس کرتے تم

کو نیکیوں میں سبقت کرنی چاہیئے۔ یَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا یعنی آخر سب کو اللہ اکٹھا کر کے اپنے پاس لے آئے گا یعنی مرکز کعبہ پر۔ **150**۔ مسجد الحرام یعنی مسجد جس میں مندرجہ ذیل باتیں کرنا منع یا حرام ہے: آدمی کو مارنا۔ جانور کا شکار یا اسکو ستانا۔ درخت۔ پودے ۔گھاس وغیرہ کاٹنا۔ اور کسی کا پڑا ہوا مال اٹھانا۔ مسجد الحرام یعنی عزت والی مسجد ۔ "+ہمارے ملکوں میں رواج سے حرام کا لفظ برے معنوں میں استعمال ہوتا ہے ۔ یہ بری بات ہے کہ اچھے لفظوں کو برے معنوں میں استعمال کیا جائے"۔ حَرَام: کسی چیز کی عزت کی وجہ سے یا کسی چیز کی خرابی کی وجہ سے منع کیا گیا ہو وہ حرام ہے ۔ جیسے مسجد الحرام ۔ یا سؤر کا گوشت کھانا حرام ہے ۔ **151**۔ فَوَلِّ اور فَوَلُّوْا یعنی نماز پڑھنے کے لئے، کعبہ کی طرف منہ کرلو۔ وَاخْشَوْنِي اور ڈرو مجھ سے تاکہ تم پر اتمام نعمت ہو اور ہدایت کے مقصد کو پاؤ۔ حُجَّةٌ یعنی اعتراض ۔ مطلب یہ کہ اب تم صرف کعبہ کی طرف رخ رکھنا ورنہ لوگ معترض ہونگے کہ خدا کی طرف سے حکم آیا ہے اور یہ لوگ اب بھی دوسری طرف (بیت المقدس) منہ کرتے ہیں اور ابراہیمؑ کی ملت کو ترک کرتے ہیں۔ بنی اسرائیل سے نبوت اب بنو اسماعیل کو سونپ دی گئی ہے اس واسطے بنو اسرائیل کے قبلہ کی بجائے جو گھر ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے بنایا ہے اس کو اپنا قبلہ بنالو تا لوگوں کا طعنہ نہ رہے کہ نبوت اسماعیلؑ کی طرف آگئی مگر قبلہ بنو اسرائیل والا ہی رہا۔ اب کعبہ ہی کو آئندہ زمانوں کے لئے قبلہ بنایا جاتا ہے۔ دیکھیں (2:145) (3:96-98) (2:150-151)۔ **152**۔ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا: یعنی (2:130 میں) دعائے ابراہیمؑ کے نتیجہ میں ہم نے تم میں سے رسول بھیجا۔ جیسے رسول بھیجا ہے ویسے ہی کعبہ کو قبلہ قرار دیا ہے تاکہ تکمیل نعمت کر دیں۔ **153**۔ ذکر الٰہی کرنا یعنی قرآن کی تلاوت کرنا۔ نیز اللہ کو یاد کرنے کا یہ مطلب ہے کہ اس کے احکامات کی پابندی کرنا۔ اسکی صفات کو اپنانا۔ اس سے دعائیں مانگنا۔ اللہ کا لوگوں کو یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو اپنا مقرب بنانا۔ ان پر اپنے برکات و عنایات کرنا اور دین و دنیا میں حسنات عطاء کرنا۔ شکر کا مطلب ہے کہ خداداد قوتوں کو اللہ کے فرمان کے مطابق صرف کرنا اور کفران نعمت اس کا الٹ ہے۔ کفر کا معنٰی ناشکری بھی ہے۔ "Oاس سے معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کفر ہے"۔ وَلَا تَكْفُرُوْنِ: اور میری ناشکری نہ کرو۔ **154**۔ یہاں سے جہاد کے متعلق اشارہ ہے کہ محنت اور دعا اور صبر سے اللہ کی مدد چاہو۔ صلٰوۃ یعنی دعا۔ صبر: روزہ بھی صبر ہے۔ "O نماز میں ادعیہ ماثورہ بھی پڑھو اور اپنی زبان میں متضرعانہ دعائیں بھی کرو"۔ اِسْتَعِيْنُوْا یعنی اللہ سے مدد مانگو۔ صبر کا معنٰی ثابت قدمی یعنی استقامت اور مداومت اختیار کرنا ہے۔ مصیبت اور آزمائش میں صبر اختیار کرنے والوں کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور روحانی درجات میں ترقی ہوتی ہے۔ **155**۔ منافقین جہاد میں شہید ہو جانے والوں کے متعلق کہتے تھے لَوْ كَانُوا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْا کہ اگر شُهَدَاء جہاد میں نہ جاتے اور ہمارے پاس رہتے تو نہ مارے جاتے۔ فرمایا شہداء زندہ ہیں۔ مردہ نہیں ہیں۔ یعنی وہ

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ
اور البتہ ہم ضرور آزمائیں گے تم کو ساتھ کچھ خوف اور بھوک کے اور (ساتھ) کمی کے
الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۱۵۶
مالوں اور جانوں اور پھلوں کی اور خوشخبری دے صبر کرنے والوں کو
الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ
وہ جو کہ جب پہنچتی ہے انہیں کوئی مصیبت کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم
اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۱۵۷ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ
اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں یہ لوگ وہ ہیں کہ ان پر برکتیں ہیں انکے رب کی طرف سے
وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۱۵۸ اِنَّ الصَّفَا وَ
اور رحمت ہے اور یہ لوگ ہی ہدایت پانے والے ہیں یقیناً صفا اور
الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ
مروہ نشانیوں میں سے ہے اللہ کی پس جس نے حج کیا کعبہ کا یا عمرہ کیا
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ
تو نہیں کوئی گناہ اس پر کہ طواف کرے ان دونوں کا اور جس نے دلی خوشی سے کی کوئی نیکی
فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۱۵۹ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ
تو یقیناً اللہ قدر دان (اور) خوب جاننے والا ہے۔ یقیناً جو لوگ چھپاتے ہیں
مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ
اُسے جو اُتارا ہم نے دلائل اور ہدایت میں سے بعد اس کے کہ کھول کر بیان کر دیا ہم نے اُسے
لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ
لوگوں کے لیے (اس) کتاب میں یہ لوگ وہ ہیں کہ لعنت کرتا ہے ان پر اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر
اللّٰعِنُوْنَ ۱۶۰ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا
لعنت کرنے والے سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کر لی اور کھولکر بیان کر دیا
فَاُولٰۗىِٕكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۱۶۱ اِنَّ
تو یہ لوگ وہ ہیں کہ میں فضل کیساتھ توجہ کروں گا ان پر اور میں فضل سے توجہ کرنیوالا بہت رحم کرنے والا ہوں یقیناً

ناکامی کی موت نہیں مرے۔ عام موت سب کو آتی ہے خواہ نبی ہو۔ صدیق ہو شہید ہو یا صالح ہو جیسا کہ فرمایا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ (39:31)۔ **156**۔ "+انعام کی خاطر پہلے تم کو آزمائیں گے"۔ **159**۔ "صفا اور مروہ دو پہاڑیوں کا نام ہے جو کعبہ کے قریب ہیں۔ حج اور عمرہ میں ان کے درمیان سعی (تیز چلنا) کی جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ انہی پہاڑیوں پر حضرت ہاجرہؑ اپنے بچے اسماعیلؑ کے لئے پانی تلاش کرتے ہوئے سات دفعہ ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی تک تیزی سے دوڑی تھیں (ح)"۔ صفا پہاڑی کعبہ سے نزدیک تر ہے مروہ کی نسبت۔ بِهِمَا: حج اور عمرہ میں لوگ حضرت ہاجرہؑ اور اسماعیلؑ کی یاد میں ان دو پہاڑیوں کے درمیان سات چکر لگاتے ہیں۔ صفا کا معنٰی صاف پتھر اور مَرْوَة کا معنٰی کنکروں والے پتھر ہیں۔ حج کا معنٰی قصد کرنے کو کہتے ہیں۔ یعنی کعبہ جانے کا خاص مقررہ دِنوں میں قصد کر کے وہاں جاتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں اَسَاف اور نائلہ دو بت ان دو پہاڑیوں (صفا اور مروہ) پر بالترتیب رکھے ہوتے تھے۔ اہل مدینہ ان بتوں کے خلاف تھے اور صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگانے کو ناجائز قرار دیتے تھے۔ اس واسطے اب اسلام میں یہ آیت نازل ہوئی کہ چکر لگانا گناہ نہ ہو گا کیونکہ بتوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے (بخاری 21-11:65)۔ "حج ارکان اسلام میں ایک عبادت ہے جو ساری عمر میں ایک دفعہ صاحب استطاعت پر فرض ہے اور یہ عبادت مقررہ ایام میں کی جاتی ہے۔ عمرہ بھی ایک عبادت ہے جس کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ عمرہ یعنی زیارت سال میں کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔ جو دلی خوشی سے عمرہ ادا کرے تو اسے اللہ اجر عطاء فرمائے گا (ح)"۔ "Oجُنَاحَ: مَيْلٌ (جھکنا) یعنی اصل مرکز سے ہٹنا۔ مطلب گناہ کی طرف جھکنا۔ یعنی عمداً خدا کے قانون سے ہٹنا"۔ اللہ شاکر ہے یعنی شکر کرنے والوں کو اس کا پورا اجر عطاء فرمائے گا۔ شَعَائِرِ سے مراد ایسی نشانیاں جن سے (خدا کا) شعور آئے۔ **160**۔ "كِتْمَان: کسی چیز کے اظہار کو عمداً چھوڑ دینا باوجودیکہ اس کے اظہار کی ضرورت ہو اور كِتْمَان حق یہ ہے کہ اس پر عمل نہ کرے اور دوسرے کو اس کی طرف نہ بلائے۔ محمدؐ رسول اللہ نے صحابہ کو جو کچھ دیا تھا اسے انہوں نے کمال احتیاط و مستعدی سے دوسروں تک پہنچایا (ح)"۔ "یہ بیان یہود کے متعلق ہے کہ انہوں نے آنحضرتؐ کے بارے میں بیان کی ہوئیں بائبل کی پیشگوئیاں چھپائیں یا جن کو خدا کی طرف سے نازل کردہ تعلیم پہنچی مگر دنیا کی غرض کی خاطر اسے چھپائے رکھا (ii)"۔ یہود پر لعنت پڑی جیسا کہ استثناء (28:15-19,68) میں درج ہے۔ **161**۔ بَيَّنُوْا: یعنی حق کو کھول کر سرِ عام بیان کیا یا اختیار کیا۔ توبہ کے ساتھ اصلاح اور حق کو کھول کر بیان کرنا قبولیت توبہ کے لئے ضروری ہیں۔

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ

جن لوگوں نے کفر کیا اور مر گئے ایسے حال میں کہ وہ کافر تھے تو ان لوگوں پر

لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٦١﴾ خٰلِدِيْنَ

لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی رہ پڑنے والے ہیں

فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿١٦٢﴾

اس (لعنت) میں نہیں ہلکا کیا جاوے گا ان سے عذاب اور نہ وہ مہلت دیئے جائیں گے۔

ع ١٩ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾

اور معبود تمہارا معبود ہے ایک (یعنی اللہ) نہیں کوئی معبود مگر وہی رحمٰن اور رحیم ہے۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ

یقیناً پیدائش میں آسمانوں اور زمین کی اور آگے پیچھے آنے میں رات اور دن کے

وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَ

اور کشتیوں میں جو کہ چلتی ہیں سمندر میں ساتھ اس (مال) کے جو نفع دیتا ہے لوگوں کو

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ

اور (اس میں) جو اتارا اللہ نے بادل سے یعنی پانی پھر زندہ کیا اس کے ذریعہ زمین کو

بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِيْفِ

بعد اس کی موت کے اور پھیلائے اس میں ہر قسم کے جانور اور چلانے میں

الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ

ہواؤں کے اور بادل میں جو کام میں لگایا ہوا ہے درمیان آسمان اور زمین کے یقیناً نشانات ہیں

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ

لوگوں کے لیے جو عقل کرتے ہیں اور بعض لوگ ایسے ہیں جو بناتے ہیں سوائے

اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اللہ کے ہمسر محبت کرتے ہیں وہ ان سے مانند اللہ کی محبت کے اور وہ لوگ جو ایمان لائے

اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ

زیادہ ہیں محبت میں اللہ کے اور اگر دیکھیں وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا (اس حالت کو) جبکہ

162۔اللہ کی لعنت یعنی خدا سے دوری۔ فرشتوں کی لعنت یعنی فرشتوں کی نیک تحریکات سے محرومی ہے۔ لوگوں کی لعنت یعنی لوگوں کی غلامی کرنی پڑے یا لوگوں کی تائید و مدد سے محرومی ہوجائے(ii)۔ **165**۔ "O پیدائش عالم اس کے صانع پر دلیل ہے اور اس کی قدرتوں پر بھی"۔ یہ سب آیات اللہ ہیں جو قدرت خداوندی کی شہادت پیش کرتی ہیں۔ مطالعہ کائنات کے بارے میں قرآن میں 756 آیات ہیں جبکہ وضوء، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، طلاق، قرض وغیرہ کے لئے 150 آیات ہیں۔بَثَّ فِیۡہَا: پھیلائے اس (زمین) میں۔

الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
وہ دیکھیں گے عذاب کو (تو جان لیں) کہ قوت اللہ کے لیے ہے ساری اور یقیناً اللہ سخت
الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ
عذاب دینے والا ہے جبکہ بیزاری ظاہر کریں گے وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی ان لوگوں سے جنہوں
اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾
نے پیروی کی اور دیکھیں گے عذاب کو اور کٹ جاویں گے اُن سے تعلقات
وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ
اور کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے پیروی کی کاش ہمارے لیے لوٹنا ہو تو ہم بیزاری ظاہر کریں گے ان سے
كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۭ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ
جیساکہ بیزاری ظاہر کی انہوں نے ہم سے ، اسی طرح دکھائے گا انہیں اللہ اعمال ان کے
حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾
حسرتیں بنا کر ان پر اور نہیں وہ ہرگز نکلنے والے آگ سے
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ وَّلَا
اے لوگو کھاؤ اس سے جو زمین میں ہے حلال (اور) طیب اور نہ
تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾
پیروی کرو قدموں کی شیطان کے یقیناً وہ تمہارا دشمن ہے کھلا کھلا
اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ
سوائے اس نہیں کہ وہ حکم دیتا ہے تم کو برائی اور بے حیائی کا اور یہ کہ کہو تم اللہ پر
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
وہ جو نہیں جانتے تم اور جب کہا جاتا ہے ان کو کہ پیروی کرو اس کی جو اتارا اللہ نے
قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ
وہ کہتے ہیں (نہیں) بلکہ پیروی کرتے ہیں اس کی کہ پایا ہم نے جس پر اپنے باپ دادا کو کیا اگرچہ ہوں
اٰبَاۗؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَـيْــــًٔـا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ
ان کے باپ دادا (ایسے) کہ نہ عقل رکھتے ہوں کچھ اور نہ ہدایت پاتے ہوں اور حالت ان

166۔اَنۡدَادًا: نِدّ کی جمع ہے یعنی مثل، مانند، ہمزاد اور ہمسر۔ وہ ان سے (یعنی بتوں وغیرہ) محبت کرتے ہیں "O جو خدا سے ایسا عشق رکھے کہ اس کی صفات اس انسان میں نظر آویں تو ایسی محبت اس آیت میں مراد ہے۔ محبت صرف خدا سے کی جاتی ہے۔ انسانوں پر شفقت کی جاتی ہے"۔ کَحُبِّ اللّٰہ: جیسے اللہ سے محبت کی جاتی ہے مراد ہے۔ اَنۡدَادًا میں بتوں کے علاوہ دیگر معبودان باطلہ بھی شامل ہیں جیسے یہود عزیرؑ کو اور نصاریٰ عیسیٰؑ کو خدا کا ہمسر بناتے ہیں۔ زرتشتی دو خداؤں کے قائل ہیں یعنی روشنی کا خدا (یزدان) اور اندھیروں کا خدا (اہرمان)۔ نصاریٰ عیسیٰؑ کو خدائی میں شریک کرتے ہیں یا ان کے سردار جن کی اتباع کی جاتی ہے۔ مگر سخت مصیبت میں مشرکین مدد کے لئے صرف ایک خدا کو پکارتے ہیں۔ اس آیت کے آخر میں یہ محذوف ہے "تو ہم شرک نہ کرتے"۔ اَنَّ الۡقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیۡعًا: (تو ان کو معلوم ہو جائیگا کہ) اللہ تمام قوتوں کا مالک ہے۔ 167۔ "جھوٹے معبود اپنے متبعین سے بیزاری کا اظہار کریں گے اور متبعین افسوس کریں گے۔ مگر اس وقت کا افسوس اور پچھتاوا بے کار ہوگا (ii)"۔ تَقَطَّعَتۡ: تمام تعلقات (نجات کے) کٹ جائیں گے۔ مِنَ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡا: یعنی جنہوں نے (ان سرداروں کی) پیروی کی۔ 168۔ لَوۡ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً: ترجمہ: کاش ہمارے لئے (دنیا میں) لوٹنا ممکن ہو تو ہم بھی ان (سرداروں یا معبودان باطلہ) سے ایسے ہی بیزار ہو جائیں گے جیسے یہ ہم سے ہوئے ہیں۔ وہ حسرت کریں گے مگر وہاں ان کو حسرت کوئی فائدہ نہ دے سکے گی۔ 169۔ خُطُوٰتٌ: دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ (جگہ)۔ مشرکین بتوں پر جانور ذبح کرتے اور کئی قسم کے جانوروں کا گوشت حرام قرار دیتے۔ سورہ مائدہ اور سورہ انعام میں مذکور ہیں۔ یہ سب ناجائز رسومات تھیں اور شیطانی کام تھے۔ ان سے منع فرمایا۔ یعنی جو جانور کھانے جائز ہیں وہ ان پر حرام ہونے کا فتویٰ لگا دیتے تھے۔ نیز یہاں شیطان کے قدموں کی پیروری کرنے سے یہ مراد ہے کہ حرام طریق سے کمایا ہوا رزق نہ کھاؤ۔ شیطانی کام نہ کرو۔ حَلٰلًا۔ حَلَّ: حلال کا معنیٰ گرہ کھولنا ہے۔ اجازت دینا یعنی روک اٹھا دینا۔ مطلب یہ کہ جس کا کھا لینا جائز رکھا گیا ہے وہ کھاؤ۔ اور وہ طیب یعنی طبیعت کے موافق بھی ہو۔ یعنی وہ کھاؤ جو شرعاً جائز ہو اور طبیعت کو موافق آئے۔ 170۔ قَالَ عَلَیۡہِ کا معنیٰ ہے افتراء کیا۔ جان بوجھ کر کسی کے متعلق جھوٹ بولا (اقرب) یعنی خدا کی طرف منسوب کر کے غلط مسئلے گھڑ لئے ہیں۔ یا باپ دادوں کی غلط رسومات پر چلتے ہو۔ ان سے بچو جو خلاف حکم خدا ہیں۔ 171۔ "اَوَلَوۡ کَانَ اٰبَآءُ ھُمۡ کے بعد یہ محذوف ہے: کیا پھر بھی وہ ان کی پیروی کریں گے"۔ لَا یَعۡقِلُوۡنَ شَیۡئًا: یعنی باپ دادا کی جو بات عقل یا خدا کی ہدایت کے خلاف ہو اس کی پیروی نہیں کرنی چاہیے (ح)۔

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا
لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا مانند حالت اس شخص کی ہے جو پکارتا ہے اُسے جو نہیں سُنتا سوائے
دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۱۷۲
بلانے اور پکارنے کے بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں سو وہ نہیں سمجھتے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو کھاؤ پاک چیزوں سے جو دیں ہم نے تم کو اور
اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۱۷۳ اِنَّمَا حَرَّمَ
شکر کرو اللہ کا اگر ہو تم اس کی عبادت کرتے صرف حرام کیا ہے اس
عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ
(خدا) نے تم پر مُردار اور خون اور گوشت خنزیر کا اور وہ چیز کہ پکارا گیا ہو اس پر
لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ
اللہ کے غیر کا (نام) پھر جو لاچار ہوا سوائے (دل سے) چاہنے والے اور سوائے حد سے بڑھنے والے کے تو نہیں کوئی
عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۱۷۴ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ
گناہ اس پر یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔ یقیناً جو لوگ چھپاتے ہیں
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا
اسے جو اتارا اللہ نے کتاب میں سے اور لیتے ہیں بدلہ میں اس کے مول تھوڑا
اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
یہ لوگ نہیں کھاتے اپنے پیٹوں میں سوائے آگ کے اور نہیں کلام کرے گا ان سے
اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۖۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اللہ بروز قیامت اور نہیں پاک ٹھہرائے گا ان کو اور ان کے لیے عذاب ہے
اَلِيْمٌ ۱۷۵ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَ
دردناک یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے خریدا گمراہی کو بدلے ہدایت کے اور
الْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۱۷۶ ذٰلِكَ
عذاب کو بدلے مغفرت کے پس کیسے ہی صابر ہیں وہ آگ پر یہ

172۔ یعنی کفار صُمٌّ بُكْمٌ کی طرح ہیں جن پر پکار کا کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔ دُعَاء۔ قریب سے پکارنے کو کہتے ہیں اور نداء بلند آواز سے دور سے پکارنے کا نام ہے۔ لَا يَسْمَعُ: (وہ نہیں سنتا) یعنی جانور جو پکار کا مطلب نہیں سمجھتے یا بت وغیر مراد ہیں۔ مطلب یہ کہ کافروں کو حق کی طرف بلانا ایسا ہی ہے جیسے مویشی کو وعظ کرے کہ اس کو آواز تو سنائی دیتی ہے مگر مطلب کچھ معلوم نہیں پڑتا کیونکہ خود ان کو علم نہیں اور علم والے کی بات کو سمجھ نہیں سکتے۔ یعنی یہ کفار آنحضرتؐ کی بات کو نہیں مانتے (ii)۔ (يَنْعِقُ: جانور کو آواز دینا)۔ ماحصل یہ کہ تعصب نے ان کے حواس معطل کر دئے ہیں اس لئے وہ سن سمجھ ہی نہیں پاتے (ii) دیکھیں 7:180 اور 25:45۔ **174**۔ اِنَّمَا حَرَّمَ: یعنی خدا نے حرام کیا ہے۔ یعنی مویشیوں میں اتنی ہی چیزیں حرام ٹھہرائی ہیں۔ ہاں ان کے علاوہ اضطراری حالت میں کھانے پڑ جائیں تو گناہ نہ ہو گا بشرطیکہ وہ انسان بَاغٍ بغاوت یعنی نافرمانی سے ایسا نہ کرنے والا ہو اور نہ ہی عَادٍ یعنی حد سے تجاوز کرنے والا ہو۔ مطلب یہ کہ نہ تو رغبت اور خواہش سے کھائے اور نہ بغیر اضطرار کے۔ اِضْطُرَّ۔ (جو آدمی بھوک سے) سخت مجبور کر دیا گیا ہو۔ حلال کا معنٰی گرہ کھولنا یا روک اٹھا دینا ہے۔ "اَهَلَّ: اونچی آواز سے پکارنا جیسے فرط خوشی سے پہلی رات کے چاند (ہلال) کو دیکھنے پر۔ اسی طرح جانور کو ذبح کرتے وقت اونچی آواز سے بسم اللہ۔ اللہ اکبر پکارنے کو ھلؔ کہتے ہیں (ii)"۔ "Oاُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ: اس سے مراد مندروں اور تھانوں پر ذبح کیا ہوا یا جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے (وہ حرام ہے۔ ناقل) لیکن جو جانور بیع و شرا میں آجاتے ہیں اس کی حلت ہی سمجھی جاتی ہے۔ زیادہ تفتیش کی کیا ضرورت ہے۔ اس طرح پر اگر تشدد ہو تو سب حرام ہو جائیں۔ اسلام نے مالایطاق تکلیف نہیں رکھی بلکہ شریعت کی بنا نرمی پر ہے"۔ بائبل میں حرام کیا گیا: مردار: احبار 17:15 خون۔ احبار 27-7:26۔ سوٗر اور چربی: احبار 7-11:1 اور استثناء 14:8۔ حضرت عیسیٰؑ نے بھی سوٗر کو پلید قرار دیا ہے: متی 7:6 اور 8:32، لوقا 15:15۔ **175**۔ "ثَمَنًا قَلِيْلًا سے مراد دنیا کا مال ہے خواہ وہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو جیسا کہ قرآن میں دوسری جگہ میں فرمایا: فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ (9:38) یعنی دنیا کا مال بمقابل آخرت قلیل ہے (ح)"۔ "وَلَا يُكَلِّمُهُمُ: نہ پیار سے بلائے گا۔ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ: اور نہ گناہ سے بری قرار دے گا (ح)"۔ **176**۔ "فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ: پس کیسے ہی صابر ہیں آگ پر۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوزخ کی آگ پر صبر ہو سکتا ہے بلکہ یہ اظہار تعجب ہے کہ لوگ دیدہ و دانستہ گمراہی کو ہدایت اور عذاب کو مغفرت کے عوض لیتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ آگ کے عذاب کو بخوشی برداشت کرنے کو تیار ہیں (ح)"۔

177۔ اَلْحَقُّ: هُوَ الْحَقُّ یا قَوْلُهُ الْحَقُّ (6:74) کہ اللہ حق ہے یعنی حقیقت ہے سچائی ہے۔ اسی طرح اللہ سے منسوب تمام اشیاء اور امور بھی حق ہیں۔ قرآن بھی حق ہے(2:177)۔ کعبہ بھی حق ہے (2:145)۔ سچ بھی حق ہے(2:147-148)۔ قصص بھی حق ہے(3:63)۔ رسول حق ہے(3:87)۔ زمین و آسمان بھی حق ہیں(16:4)۔ اسی طرح یوم آخرت، جنت، دوزخ، ملائکہ سب حق ہیں۔ اِخْتَلَفُوْا فِی الْكِتٰبِ: جنہوں نے اس کتاب کی خلاف ورزی کی ہے۔ فِیْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ: یعنی انتہائی مخالفت یا عداوت میں ہیں۔ **178**۔ كِتٰبٌ: یعنی قرآن میں سب گزشتہ نازل شدہ کتابیں آجاتی ہیں جیسے فرمایا فِیْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (98:4)۔ تمام رسولوں پر ایمان لانا واجب ہے۔ مگر تمام کتابوں کی بجائے صرف الکتٰب یعنی قرآن مجید جو ایک کتاب ہے کہا ہے کیونکہ قرآن میں تمام گزشتہ کتابوں کی تعلیم بھی ہے۔ اس واسطے تمام کتابوں پر ایمان لانے کے مترادف ہے۔ اس آیت اور (76:9-10) اور بعض دوسری آیات میں عَلٰی حُبِّهٖ آیا ہے چنانچہ (3:93) میں وضاحت سے ہٖ سے مراد مال کی محبت ہے۔ جبکہ آیات (30:39) اور (76:10) میں "ہٖ" سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔ یعنی خدا کی محبت کی خاطر مال خرچ کرنا مراد ہے۔ "فِی الرِّقَابِ: ۔ گردنوں کو چھڑانے کی متعدد صورتیں ہیں جیسے لونڈی یا غلام کو خرید کر اس کو آزاد کر دینا۔ کسی دیوانی قیدی کو مال دے کر چھڑا دینا۔ کسی مقروض کا قرضہ ادا کر کے اسے قرض کے بوجھ سے چھڑوانا یا کسی کا جرمانہ ادا کر دینا(ح)"۔ "+مال خرچ کرے اقرباء، یتامیٰ، مساکین، کسی بھی وجہ سے جو بے کار ہو، مسافر اور سائلین یہ چھ جگہیں ہوئیں مصرفوں کی۔ اور 9:60 میں مُؤَلَّفَةِ الْقُلُوْبِ اور جو زکوٰۃ کے محصلین یا ملازمین کی تنخواہوں پر۔ ان سب آٹھ مصرفوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کہا ہے۔ اَلَّذِیْنَ صَدَقُوْا یعنی جنہوں نے عہد بیعت سچا کر دکھایا"۔

بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا
اس سبب سے ہو گا کہ اللہ نے اُتاری کتاب ساتھ حق کے اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اختلاف کیا
فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا
کتاب میں ضرور مخالفت میں ہیں دُور کی نہیں ہے (اعلیٰ) نیکی یہ کہ پھیرو تم
وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ
اپنے رُخ طرف مشرق اور مغرب کی و لیکن (اعلیٰ) نیکی اس شخص کی
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ
ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور روز آخر پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر
وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ
اور اس نے دیا مال باوجود محبت کے اسکی رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں
وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ
اور مسافر اور مانگنے والوں کو اور (دیا) گردنوں کے چھڑانے میں اور قائم کی
الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا
نماز اور دی زکوٰۃ اور جو پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو جب
عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ
عہد کرتے ہیں وہ اور صبر کرنے والے سختی میں اور تنگی میں اور بوقت
الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
جنگ یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے سچ بولا (عہد بیعت کے وقت) اور یہ لوگ ہی
الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ
متقی ہیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرض کیا گیا ہے تم پر
الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى ۗ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ
برابر کا بدلہ لینا مقتولوں میں آزاد بدلے آزاد کے اور غلام بدلے غلام کے
وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۗ فَمَنْ عُفِىَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَىْءٌ
اور عورت بدلے عورت کے پھر وہ شخص کہ معاف کر دیا جائے اُسے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ

سیقول ۲ ۳۹ البقرة ۲

فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ ذَٰلِكَ

تو پیروی کرنا ہے مناسب طور پر اور ادا کرنا ہے (فدیہ) اس (معاف کرنیوالے) کی طرف ساتھ احسان کے یہ

تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ

تخفیف ہے تمہارے رب کی طرف سے اور رحمت ہے پھر جس نے زیادتی کی بعد

ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٨﴾ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ

اس کے تو اس کے لیے عذاب ہے دردناک اور تمہارے لیے برابر کا بدلہ لینے میں زندگی ہے

يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧٩﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا

اے عقل مندو تاکہ تم بچو فرض کیا گیا ہے تم پر جب

حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ

آوے کسی کو تم میں سے موت اگر چھوڑے وہ مال وصیت کرنا

لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى

واسطے ماں باپ اور رشتہ داروں کے مناسب طور پر لازم ہے

الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾ فَمَن بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا

متقیوں پر پھر جس نے بدل دیا اُسے بعد اس کے کہ سن لیا اُسے تو سوائے اسکے نہیں

إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ

کہ گناہ اس کا ان لوگوں پر ہے جو بدلتے ہیں اُسے یقیناً اللہ خوب سننے والا

عَلِيمٌ ﴿١٨١﴾ فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ

جاننے والا ہے پھر جو شخص ڈرے وصیت کرنیوالے کے متعلق جھک جانے یا گناہ سے پھر اصلاح کرے

بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٨٢﴾ يَا أَيُّهَا

درمیان ان کے تو نہیں کوئی گناہ اس پر یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے اے

الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى

لوگو جو ایمان لائے ہو فرض کیے گئے ہیں تم پر روزے جیسا کہ فرض کیے گئے تھے

الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۚ

ان لوگوں پر جو پہلے تھے تم سے تاکہ تم متقی ہو دنوں میں گنتی کے

179۔ "Oیعنی تمہارے تمدّن کے قیام کے لئے قصاص کا ہونا ضروری ہے۔ یعنی امن قائم رکھنے اور دوسروں کی عبرت کے لئے "۔ "+ کُتِبَ۔ لکھا گیا ہے یہ قانون"۔ کیا آزاد قاتل جس نے کسی غلام مرد یا عورت کو قتل کیا ہے وہ بدلہ میں مارا جائے گا؟ ہاں! اس کا جواب 5:46 میں ہے اَنَّ النَّفۡسَ بِالنَّفۡسِ: جو بھی قاتل ہے مرد، عورت یا غلام وہی قتل کیا جائے گا"۔ زمانہ جہالت میں ایک مقتول کے بدلے میں کئی لوگوں کو قتل کر دیا جاتا تھا۔ اَنَّ النَّفۡسَ بِالنَّفۡسِ سے ایک ہی قاتل مارا جائے گا یا دِیَۃٌ (4:93) ادا کر کے خود اور باقیوں کی زندگیاں بچ جائیں گی اور بستی کی آبادی کی تعداد بھی بڑھ جائے گی۔ اَدَآءٌ: کا معنٰی (خون بہا) ادا کرنا ہے یعنی معاوضہ دینا۔ قاتل خواہ آزاد مرد ہو یا آزاد عورت یا غلام مرد ہو یا غلام عورت وہی کسی مقتول کے بدلہ میں قتل کیا جائے گا۔ مقتول خواہ آزاد مرد یا غلام مرد ہو یا عورت (ii)۔ "قصاص کا معنٰی ہے پورا پورا بدلہ یعنی قتل کے بدلہ میں قتل کرنا (ح) (42:41-42)"۔ "قصاص (کے نظام) میں بدلہ لینے سے ناواجب قتل وخون کم ہو جائے گا اور لوگوں کی اصلاح ہو جائے گی (ii)"۔ فَمَنۡ عُفِیَ لَہٗ مِنۡ اَخِیۡہِ: یعنی مقتول کا وارث خون بہا لینا منظور کر لے اور قاتل کی جان بخشی کرے تو فَاتِّبَاعٌ: یعنی قاتل کو چاہئے کہ جو مناسب دیت اس سے طلب کی جائے وہ اسے منظور کر کے ادا کرے۔ اَدَآءٌ بِاِحۡسَانٍ: قاتل دیت جلد اور عمدگی سے ادا کرے۔ فَمَنِ اعۡتَدٰی: پس جس نے زیادتی کی یعنی خون بہا وصول کر کے پھر قاتل کو مار ڈالا۔ "ذٰلِکَ تَخۡفِیۡفٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ: یعنی پہلی امتوں میں قتل کی سزا صرف قتل تھی مگر اسلام میں خون بہا کی صورت ایک تخفیف کی صورت ہے۔ وَرَحۡمَۃٌ یعنی خون بہا کی ادائیگی ایک رحمت ہے کیونکہ بعض موقعوں پر قاتل سے دیت لے کر مقتول کے وارثوں کے لئے گزارہ کی صورت پیدا کر کے ان کو تباہی سے بچانا ہے (ح)"۔ **180**۔ حَیٰوۃٌ: جب قتل کے بدلہ میں قتل کیا جائے گا تو آئندہ لوگ اس سے عبرت پا کر قتل سے باز رہیں گے۔ اس طرح آئندہ لوگوں کی جانیں بچ جائیں گی۔ **181**۔ خَیۡرً سے مراد مال کثیر ہے (ii)۔ بِالۡمَعۡرُوۡفِ: یعنی مرنے والا وصیت کر جائے کہ اس کے بیوی بچوں اور اس کے والدین اور رشتہ داروں کو اس کی جائداد مناسب طور پر دی جائے۔ یعنی اس طریق پر جو خدا تعالیٰ نے جائداد کی تقسیم کا قرآن مجید کی آیات 4:12-13 میں مقرر کیا ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی کسی کے حق میں کچھ مال دینا ہو تو اس کے متعلق بھی رشتہ داروں کو تاکیدی حکم دیدے مگر یہ حصہ مال کے ایک تہائی سے زائد نہ ہو گا (ii)۔ حَقًّا عَلَی الۡمُتَّقِیۡنَ: یہ فرض ہے متقیوں پر۔ **182**۔ فَمَنۡ بَدَّلَہٗ: جس نے بدل دیا اسے (وصیت کو): یعنی مرنے والے نے تو وصیت کر دی تھی مگر دینے والوں نے نہ دیا تو مرنے والے پر گناہ نہیں ہو گا بلکہ جنہوں نے نہ دیا وہ گنہگار ہوں گے (ii)۔ **183**۔ جَنَفًا کے معنٰے ہیں جھکنا (طرفداری) یعنی اگر وصیت کرنے والا کسی کے حق میں شرعی حصہ سے زائد کی وصیت کر جائے۔ اِثۡمًا یعنی غلط کاری سے۔ فَاَصۡلَحَ بَیۡنَہُمۡ وہ وارثوں کے درمیان مال کے حصوں کی اصلاح کر دے۔ "O جس شخص کو یہ خوف دامنگیر ہو کہ وصیت کرنے والے نے کچھ کجی اختیار کی ہے یعنی بغیر سوچے سمجھے کچھ غلطی کر بیٹھا ہے یا کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے یعنی عمداً کوئی ظلم کیا ہے اور اس نے اس بات پر اطلاع پا کر جن کے لئے وصیت کی گئی ہے (بَیۡنَہُمۡ) اس میں کچھ مناسب اصلاح کر دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ تحقیق اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے"۔ نوٹ: "وصیت الگ ہے اور ترکہ کی تقسیم الگ ہے۔ وہ رشتہ دار جو ترکہ کے حقدار نہیں ہوتے ان کے حق میں صرف وصیت کی جاسکتی ہے۔ اگر کوئی

سیقول۲ ۴۰ البقرة ۲

فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ
پھر جو ہو تم میں سے بیمار یا سفر پر تو گنتی (پوری کرنی) ہے دنوں سے
اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيۡنَ يُطِيۡقُوۡنَهٗ فِدۡيَةٌ طَعَامُ مِسۡكِيۡنٍ ؕ
دوسرے اور ان لوگوں پر جو طاقت رکھتے ہیں اس کی فدیہ ہے کھانا ایک مسکین کا
فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا فَهُوَ خَيۡرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَيۡرٌ
پس جس نے دلی خوشی سے کی کوئی نیکی تو یہ بہتر ہے اس کے لیے اور یہ کہ روزے رکھو تم بہتر ہے
لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۵﴾ شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡٓ اُنۡزِلَ
تمہارے لیے اگر ہو تم جانتے مہینہ رمضان کا وہ ہے کہ اتارا گیا
فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰى وَ
اس میں قرآن ہدایت کیلئے واسطے لوگوں کے اور دلائل اس ہدایت کے اور
الۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَـصُمۡهُ ؕ وَمَنۡ
فرقان کے پس جو موجود ہوا تم میں سے اس مہینہ میں تو چاہیئے کہ روزے رکھے اور جو
كَانَ مَرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيۡدُ
ہو مریض یا سفر پر تو گنتی (پوری کرنی) ہے دنوں سے دوسرے ، چاہتا ہے
اللّٰهُ بِكُمُ الۡيُسۡرَ وَلَا يُرِيۡدُ بِكُمُ الۡعُسۡرَ ؗ وَ
اللہ تمہارے متعلق آسانی اور نہیں چاہتا تمہارے متعلق تنگی اور
لِتُكۡمِلُوا الۡعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰٮكُمۡ
تاکہ پوری کرو تم گنتی اور تاکہ بڑائی کرو اللہ کی اس بات پر کہ ہدایت دی اس نے تم کو
وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذَا سَاَلَـكَ عِبَادِىۡ عَنِّىۡ
اور تاکہ تم شکر کرو اور جب پوچھیں تجھے بندے میرے میرے بارے میں
فَاِنِّىۡ قَرِيۡبٌ ؕ اُجِيۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
تو میں قریب ہوں قبول کرتا ہوں دعا دُعا کرنے والے کی جب دعا کرتا ہے وہ مجھ سے
فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لِىۡ وَلۡيُؤۡمِنُوۡا بِىۡ لَعَلَّهُمۡ يَرۡشُدُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾
چاہیئے کہ بات مانیں وہ میری اور چاہیئے کہ ایمان لاویں وہ مجھ پر تاکہ وہ ہدایت پاویں۔

شخص ایک تہائی کی وصیت کردے مگر باقی وارث اتنے ہوں کہ بقیہ مال میں سے ان کو بہت کم حصہٴ مال ملتا ہو تو ایسی صورت میں اگر اصلاح کردی جائے تو گناہ نہیں ہوگا۔ یعنی موصی کے خاص محبوب یا خاص مغضوب میں صلح کرادے (ii)"۔ بخاری 23:36 میں آنحضرتؐ نے سعد بن ابی وقاص کو ان کی بیماری میں ایک تہائی تک وصیت کرنے کی اجازت دی تھی۔ نیز اگر یہ معلوم ہو کہ مرنے والا بے انصافی سے دوسروں کو زیادہ مال دلوا گیا ہے اور حقداروں کو بہت تھوڑا بچا تو اوروں کو سمجھا کر صلح کرادے۔ ایسا بدلنا گناہ نہ ہوگا۔ (بَيۡنَهُمۡ یعنی متعلقہ فریقین کے لوگوں کے درمیان)۔ 184۔ صَوۡمٌ: رُکنا۔ چھوڑنا یعنی کھانا پینا چھوڑ دینا۔ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ: یعنی روزے رکھنے سے تمہیں آئندہ کھانے پینے سے رُکنا پڑے تو اس کی مشق ہو جائے گی نیز تا تم بدیوں سے بچو یا تقویٰ حاصل کرو۔ روزے 2ھ میں جنگ بدر سے قبل فرض ہوئے تھے۔ گنتی کے دنوں میں یعنی روزوں کے دنوں میں۔ 185۔ "Oاس جگہ مِنۡكُمۡ کے خطاب سے وہ تمام مسلمان مراد ہیں جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے"۔ يُطِيۡقُوۡنَهٗ جو انتہائی طاقت یا مشقت سے روزہ رکھ سکیں۔ ہٗ یعنی روزے کو۔ مطلب یہ کہ جن کو روزہ رکھنے میں سخت مشقت اٹھانی پڑے اور تکلیف ہو۔ یعنی طاقت جس سے انسان مشقت سے کوئی کام کرسکے۔ (مفردات) تو وہ فدیہ دیں۔ يُطِيۡقُوۡنَهٗ کے معنٰے يَتَجَشَّمُوۡنَهٗ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہیں (ابن کثیر) یعنی روزہ تکلیف (انتہائی طاقت صرف کرکے) سے رکھ سکتے ہوں۔ مطلب یہ کہ تعمیل حکم میں جو لوگ مشقت پاتے ہوں وہ فدیہ دے دیا کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی یہی معنٰی کئے ہیں۔ يُطِيۡقُوۡنَهٗ: فرمایا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے" آسان لفظوں میں مراد یہ ہے کہ حاملہ مرضعہ اور شیخ فانی جو روزے نہیں رکھ سکتے وہ روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ تَطَوَّعَ خَيۡرًا یعنی ایک سے زیادہ مسکینوں کو کھانا کھلادے تو یہ بہتر ہے۔ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ: روزوں کی گنتی کو دیگر دنوں میں پورا کرے۔ "Oمریض اور مسافر روزہ نہ رکھیں وہ (عِدَّةٌ) دوسرے دنوں میں روزے پورے کریں۔ (رکھیں۔ ناقل)۔ یہ بھی اللہ کا حکم ہے۔ عرف عام میں جس کو سفر کہتے ہیں خواہ دو تین کوس ہی ہو اس میں قصر اور سفر کے مسائل پر عمل کرے۔ یعنی جب انسان سفر کی نیت سے جاتا ہے وہ سفر ہے۔ خدا نے کوئی قید نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو"۔ 186۔ رَمۡضٌ سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ "Oرمضان کے معنٰی ہیں دو گرمیاں یعنی جسمانی اور روحانی گرمی"۔ رمضان نام اسلامی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اس مہینے کا نام ناتق تھا (فتح القدیر) مَنۡ كَانَ مَرِيۡضًا سے یہاں دائمی مریض نہیں ہے بلکہ اتفاقی یا عارضی مریض مراد ہے جب صحت مند ہو جائے تو دوسرے دنوں میں روزوں کو پورا کرے۔ قرآن کا نزول 24 رمضان 610 عیسوی رات کے وقت شروع ہوا (ابن جریر۔ مسند)۔ "Oقرآن علوم دین کی ہدایت کرتا ہے اور جن علوم میں اجمال تھا ان کی تفصیل بیان کرتا ہے اور اخلاقی امور کا فیصلہ کرتا ہے"۔ "+فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ: یعنی مسافر نہ ہو بلکہ گھر پر اس مہینہ کو پائے اور نہ ہی مریض ہو تو وہ روزے رکھے"۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے۔ یہ حکم اللہ نے اس لئے فرمایا ہے تا تم اللہ کی بڑائی کرو اور شکر گزار بن جاؤ۔ 187۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ ہمارا رب دور ہے تو ہم اس کو بلند آواز سے پکاریں یا نزدیک کہ ہم آہستہ آواز میں اس سے بات کہیں تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لِىۡ پس چاہیے کہ وہ میری بات مانیں یعنی اللہ کے احکامات پر چلیں اور دعائیں کریں تا اس سے تعلق پیدا ہو۔

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ
حلال کیا گیا ہے واسطے تمہارے رات کو روزوں کی ملنا اپنی عورتوں سے وہ
لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ
لباس ہیں تمہارا اور تم لباس ہو ان کا جان لیا ہے اللہ نے کہ تم
كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ
تھے خیانت کرتے اپنے نفسوں کی پس فضل سے متوجہ ہوا وہ تم پر اور درگذر کیا اس نے تم سے
فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَ
سو (اب) بیشک مباشرت کرو ان سے اور چاہو جو مقرر کیا ہے اللہ نے تمہارے لیے اور
كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ
کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے تمہارے لیے دھاری سفید بمقابل
الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى
دھاری سیاہ کے یعنی فجر ، پھر پورے کرو روزے
اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ
رات تک اور نہ مباشرت کرو ان سے جبکہ تم معتکف ہو مسجدوں میں
تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ
یہ حدیں ہیں اللہ کی پس نہ قریب جاؤ ان کے اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے اللہ
آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٨٧﴾ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم
اپنی آیات لوگوں کے لیے تاکہ وہ متقی ہوں اور نہ کھاؤ اپنے مال
بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا
آپس میں ناجائز طور سے اور نہ لے جاؤ انہیں طرف حکام کی تاکہ کھاؤ تم
فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٨٨﴾
ایک حصہ مالوں کا لوگوں کے ساتھ گناہ کے اور تم جانتے ہو
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ ۖ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ
پوچھتے ہیں تجھ سے پہلی راتوں کے چاند کے متعلق تو کہدے وہ مقررہ وقت (ختم کرنیکا ذریعہ) ہیں لوگوں کیلئے

188۔ اَلرَّفَثُ: میاں بیوی کے جنسی تعلقات قائم کرنا یعنی جماع کرنا۔ جب روزے فرض ہوئے تو مسلمان بھی پہلی امتوں کی طرح سارے رمضان میں رات کو بھی عورت کے پاس نہ جاتے تھے۔ اور رات کو سو کر صبح کو سحری نہ کھاتے تھے۔ اس میں بعض لوگ عورت کے بغیر نہ رہ سکے۔ آنحضرتؐ سے عرض کیا گیا۔ تب یہ آیت اتری اور رات کو عورت کے پاس جانا جائز ہوا اور صبح کو سحری کھانا بھی۔ مگر اعتکاف کی حالت میں رات دن عورت کے پاس جانا (جماع کرنا) منع ہے۔ فرمایا کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ : ترجمہ: اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے نفسوں کی خیانت (حق تلفی) کرتے تھے اس لئے اُس نے تم پر فضل سے توجہ کی اور تمہاری (اس حالت) کی اصلاح کر دی۔ یعنی مباشرت کی اجازت دیدی۔ فَتَابَ عَلَيْكُمْ: یعنی ایک سخت پابندی جو تم نے اپنے اوپر لگا رکھی تھی اس کی جگہ نرم حکم دیا۔ عَفَا عَنْكُمْ یعنی اس سختی کو دور کر دیا جو خود ہی تم نے اپنے اوپر لگا رکھی تھی یعنی اصلاح کر دی۔ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ لباس انسان کی زینت ہے۔ عیوب کو ڈھانکتا ہے اور بدیوں سے حفاظت کرتا ہے یہی باتیں میاں بیوی میں ہوتی ہیں (دیکھیں 7:27 اور 16:82)۔ اسی طرح شادی شدہ جوڑے پر لوگ الزام لگانے سے ڈرتے ہیں (ii)۔ بَاشِرُوْهُنَّ: ان سے مباشرت کرو یعنی جماع کرو۔ "اور چاہو جو اللہ نے تمہارے لئے مقرر کیا ہے "یعنی مباشرت کرو اولاد حاصل کرنے کے لئے۔ خیط ابیض سے مراد فجر کی سفیدی اور خیط اسود سے مراد رات کی دھندلکی (تاریکی) ہے۔ یعنی جب فجر ظاہر ہو جائے۔ اور رات کی تاریکی چلی جائے۔ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ: اعتکاف بیٹھنا سنت ہے اور سنت سے یہ ثابت ہے کہ رمضان میں روزہ دار 20 کی صبح سے آخری تاریخ کی شام تک مسجد میں بہ نیت ثواب مقیم رہے۔ آیاتُ اللہ: یعنی دلیل۔ ثبوت۔ سبق (عبرت)۔ نشان۔ وحی۔ قرآن کے کلمات (جملے) نیز احکامات۔ حرام و حلال۔ حدود اللہ۔ ان سب کے بیان سے اللہ ہمیں تقویٰ کی ہدایت کرتا ہے۔ یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدود ہیں۔ **189۔** تُدْلُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ: یعنی مقدمہ بازی کے ذریعہ مال تباہ کرنا۔ حکام کو رشوت نہ دو۔ کسی حاکم کو اطلاع دے کر کسی کا مال ضبط نہ کراؤ(ح)۔ "Oاور نہ اپنے مال کو رشوت کے طور پر حکام تک پہنچایا کرو تا اس طرح پر حکام کی اعانت سے دوسرے کے مالوں کو دبالو"۔ "+بِالْبَاطِلِ یعنی خلاف شریعت کام۔ ناحق"۔

سیقول۲ ۴۲ البقرة ۲

وَالْحَجِّ ؕ وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ
اور حج کے لیے اور نہیں ہے نیکی یہ کہ آؤ تم گھروں میں ان کے
ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی ۚ وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ
پچھواڑوں سے ولیکن نیکی اس شخص کی ہے جس نے تقویٰ کیا اور آؤ گھروں میں ان کے
اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَقَاتِلُوْا فِیْ
دروازوں سے اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ اور لڑو
سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ
راہ میں اللہ کی ان لوگوں سے جو لڑتے ہیں تم سے اور نہ زیادتی کرو یقیناً
اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۱۹۱﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ
اللہ نہیں پسند کرتا زیادتی کرنیوالوں کو اور قتل کرو انہیں جہاں
ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ
پاؤ تم انہیں اور نکالو انہیں جہاں سے نکالا انہوں نے تم کو
وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ
اور فساد زیادہ سخت ہے قتل سے اور نہ لڑو ان سے پاس
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ
مسجد الحرام کے یہاں تک کہ لڑیں وہ تم سے اس میں پھر اگر لڑیں وہ تم سے
فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹۲﴾ فَاِنِ
تو قتل کرو ان کو ایسا ہی بدلہ ہے کافروں کا پھر اگر
انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۳﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا
باز آجاویں وہ تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے اور لڑو ان سے یہاں تک کہ نہ
تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا
رہے فساد اور ہو جاویں سب دین اللہ کے لیے پھر اگر باز آجاویں وہ تو نہیں
عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ
گرفت مگر ظالموں پر مہینہ عزت والا برابر ہے (دوسرے) مہینے

190۔"+ چاندوں کے بارے میں پوچھتے ہیں یعنی رمضان کے مہینہ کے برکات تو معلوم ہوئے باقی مہینوں کے کیا فوائد ہیں"۔ "نیز کہتے تھے کہ چاند بڑھتا گھٹتا کیوں ہے۔ فرمایا تاکہ لوگ الگ الگ تاریخوں کو یاد رکھیں۔ تاریخوں سے مہینہ اور مہینوں سے سال بنیں اور لوگ اپنا کاروبار چلا سکیں۔ اسی طرح روزے حج وغیرہ عبادتوں کے وقت کی تعیین بھی ہو (ح)"۔ گھروں کے پچھواڑوں سے مت آؤ: زمانہ جاہلیت میں جب لوگ گھروں سے حج کے لئے نکلتے اور پھر واپس گھر میں کسی ضرورت کے لئے آنا پڑتا تو پچھواڑے سے جھٹ پھلاند کر (چڑھ کر) آتے۔ اس سے منع فرمایا اور کہا کہ سامنے کے دروازہ سے ہی آؤ۔ (بخاری 65:11-29) اس طرح تمام کاموں کے لئے سیدھے راستہ سے آؤ اور غلط طریقوں سے بچو تا کامیاب رہو۔ **191**۔ "+ لڑو امام کے تابع ہو کر ان کے خلاف جو تم سے لڑتے ہیں (یعنی دفاعی جنگ)"۔ نیز دیکھیں (60:8-10)، (2:217-218)، (22:40) اور (2:191-194)۔ ان آیات میں دفاعی قتال کی اجازت دی گئی ہے۔ مزید وضاحت 9:38 اور 2:257 میں بیان ہوئی ہے۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کہہ کر اسلام نے دین کی اشاعت کی خاطر جارحیت کی جنگ سے منع کیا ہے۔ "وَلَا تَعْتَدُوْا یعنی لڑائی میں بچے بوڑھے اور عورتوں کو قتل نہ کرو۔ صرف لڑنے والوں کو قتل کرو۔ اور نہ ہی صلح جو کو قتل کرو (ii)"۔ **194**۔ 1۔ وَقَاتِلُوْهُمْ مسلمانوں کو کافروں سے لڑائی کی دو موقعوں پر اجازت ہے۔ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ یعنی جبتک وہ ملک میں فساد کرتے ہوں۔ "O فساد سے مراد کفار کی بغاوت ہے"۔ 2۔ یَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ: یعنی جب وہ دین میں جبر کرتے ہوں یہاں تک کہ جو دین کو اختیار کرے وہ اللہ کے لئے کرے کسی کے دباؤ سے نہ کرے (ح)"۔ مذہبی آزادی ہو یعنی لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ پر عمل ہو۔ قتل کرنے سے ایک آدمی مرتا ہے مگر فتنہ فساد سے قومیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ فتنہ جیسے مسلمانوں کو ان کے دین کی وجہ سے دکھ دینا۔ قتل کرنا۔ مکہ سے نکال دینا۔ وغیرہ۔ آیات 191 تا 194 میں قتال صرف دفاع کے لئے اور دین کی خاطر کیا جانے کی ہدایت ہے۔ صرف لڑنے والوں کو قتل کیا جائے نہ کہ دیگر لوگوں کو بھی۔ یعنی مذہبی لوگوں کو اور ان کے معبدوں پر حملہ نہ کیا جائے۔ (وَاقْتُلُوْهُمْ یعنی لڑائی کے دوران انہیں قتل کرو۔ ہتھیار ڈال دینے کے بعد قتل نہ کرو) فرمایا فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ: عدوان یعنی گرفت۔ زیادتی۔ (اقرب) یعنی پکڑے جانے سے پہلے کفار اگر مذہبی آزادی دیں اور باز آجائیں تو ان کی زیادتیوں کی ان کو سزا نہ دو سوائے ظالموں کے معاملہ میں۔

الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ

عزت والے کے اور تمام واجب الحفاظت باتیں برابر کا بدلہ (رکھتی) ہیں پھر جس نے زیادتی کی تم پر

فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا

تو زیادتی کرو اس پر جیسی کہ زیادتی کی اس نے تم پر اور ڈرو

اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ

اللہ سے اور جان لو کہ اللہ ساتھ ہے متقیوں کے اور خرچ کرو

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ڔ وَ

راہ میں اللہ کی اور نہ ڈالو اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں: اور

معانقة

اَحْسِنُوْا ڔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَ

احسان کرو یقیناً اللہ محبت کرتا ہے احسان کرنیوالوں سے اور پورا کرو حج اور

الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ

عمرہ اللہ کے لیے، پھر اگر روکے جاؤ تم تو (کرو) جو میسر آئے قربانی

وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ

اور نہ منڈواؤ اپنے سر یہانتک کہ پہنچ جاوے قربانی اپنے حلال ہونے کی جگہ کو

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ

پھر جو شخص ہو تم میں سے مریض یا اس کو تکلیف ہو اس کے سر میں

فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ

تو فدیہ ہے روزوں کا یا صدقہ کا یا قربانی کا پھر جب

اَمِنْتُمْ ۣ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا

امن سے ہو تم تو جس نے فائدہ اُٹھایا عمرہ سے ساتھ حج کے تو (کرے) جو

اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

آسانی سے مل سکے قربانی پھر جس نے نہ پائی (قربانی) تو روزے (رکھنے) ہیں

ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ

تین دن کے حج میں اور سات جبکہ واپس ہو تم یہ

195۔ عزت والے مہینوں میں زیارت کا وقت مقرر تھا۔ چار مہینے امان کے تھے ۔ تمام ملک عرب میں راہیں جاری رہتیں اور لڑائی موقوف رہتی۔ یہ رواج ابراہیمؑ کے وقت سے چلا آتا ہے۔ مکہ امن و امان کی جگہ ہے۔ دشمن اپنے دشمن کو یہاں پاتا تو کچھ نہ کہتا۔ مکہ کی طرح عزت والے چار مہینے بھی امن کا زمانہ مانا جاتا ہے ۔ (نیز دیکھیں 22:40-41, 9:4-6, 9:37, 8:39-40)۔ اگر کفار عزت والے مہینوں میں جنگ کریں تو تم بھی دفاع میں ان سے جنگ کرو۔ حرمت یعنی عزت والے مہینے یہ ہیں۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ۔ محرم۔ رجب۔ پہلے تین مہینے حج کے لئے امن برقرار رکھنے کے لئے اور رجب عمرہ کے لئے امن برقرار رکھنے کے لئے مقرر رتھے۔ ان مہینوں میں جنگ کرنا منع ہے۔ اس طرح وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ یعنی تمام قابل عزت و قابل حفاظت چیزوں کی ہتک کا بدلہ لیا جائے گا ۔ مثلاً جان۔ مال۔ عزت وغیرہ کا۔ اگر کفار مسجد حرام میں آکر جنگ کریں تو تم بھی ان سے اپنا دفاع کرو۔ **196**۔ "O اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا جیسے خودکشی ۔ قانون شکنی ۔ بچاؤ کی تدبیر نہ کرنا وغیرہ"۔ قتال کے لئے مال خرچ کرو ورنہ تمہیں ہلاکت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سیقول ۲ ۴۴ البقرۃ ۲

عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي
دس پورے ہیں یہ (حج اور عمرہ کو ملا کر عبادت) اس شخص کیلئے ہے کہ نہیں ہیں گھر والے جسکے رہنے والے
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
مسجد الحرام کے اور ڈرو اللہ سے اور جان لو یقیناً اللہ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ
سخت سزا دینے والا ہے حج (کے) مہینے ہیں مقررہ پس جس نے
فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ
فرض کیا (اپنے پر) ان میں حج تو نہ شہوانی باتیں اور نہ حکم عدولی اور نہ جھگڑا کرنا ہے
فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَ
حج میں اور جو کروگے تم کوئی نیکی جانے گا اُسے اللہ اور
تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي
زادِ راہ لے لو کیونکہ یقیناً اچھی طرح زادِ راہ لینا تقویٰ ہے اور ڈرو مجھ سے اے
الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ
عقل مندو نہیں ہے تم پر کوئی گناہ کہ چاہو تم فضل اپنے
رَّبِّكُمْ ۗ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ
رب کا پھر جب لوٹو تم عرفات سے ذکر کرو اللہ کا
عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ
پاس مشعر الحرام کے اور ذکر کرو اس کا جیسا کہ ہدایت دی اس نے تمہیں
وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ
اور اگرچہ تھے تم پہلے اُس کے یقیناً گمراہوں سے پھر
اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ
لوٹو تم جہاں سے لوٹتے ہیں لوگ اور بخشش مانگو اللہ سے
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ
یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے پھر جب پورے کر چکو تم اپنے عبادت (حج) کے طریقے

197۔ لیکن اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے سر منڈھالے یا کوئی فعل حالت احرام کے خلاف کرنا پڑ جائے جیسے لباس وغیرہ تو وہ فدیہ ادا کرے کیونکہ سر منڈھوانا احرام سے نکلنے کی نشانی ہے۔ فدیہ تین دن کے روزے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا قربانی کرنا ہے۔ آنحضرتؐ نے کعب بن عجرہ کو یہی بتایا تھا"پس جس نے عمرہ اور حج کو ملا کر (تمتع) فائدہ اٹھایا تو وہ قربانی کرے"۔ تمتع کا مطلب ہے کہ ایک ہی سفر میں عمرہ بھی کیا اور حج بھی کیا۔ اس میں قربانی کرنا لازم ہے۔ ایسا کرنا صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو بیرون مکہ سے آئے ہوں۔ مکہ کے رہائشی نہ ہوں۔ اگر تمتع کرنے والا اپنے ساتھ قربانی کا جانور لایا ہوا ہے تو اس کا حج قران ہوگا یعنی عمرہ کرنے کے بعد احرام نہ اتارے گا بلکہ اسی احرام میں حج بھی کرے گا اور قربانی بھی۔ لیکن اگر تمتع کرنے والا قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا تو اس کا حج تمتع کہلاتا ہے۔ یہ شخص عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دے گا اور حج کے لئے پھر احرام باندھے گا اور قربانی کا جانور خرید کر قربانی کرے گا۔ حرمت والے مہینے ذوالقعدہ۔ ذوالحجہ۔ محرم اور رجب ہیں۔ **198**۔حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور دس دن ذوالحجہ کے ہیں صرف انہی دو ماہ دس دِنوں کے عرصہ میں حج کا احرام باندھا جا سکتا ہے۔(اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ: حج کے مہینے (خوب) معلوم ہیں ان دنوں میں جنگ کرنا حرام ہے)۔ قران اور تمتع میں اگر قربانی میسر نہ ہو تو دس دن کے روزے رکھے (بطور فدیہ کے) یعنی تین روازے دوران قیام منیٰ میں (گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کو) اور باقی کے سات روزے گھر پہنچ کر رکھے۔ (دس ذی الحج بروز عید الاضحیٰ روزہ رکھنا منع ہے)۔ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ: پس جس نے فائدہ اٹھایا عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر کرنے کا تو وہ قربانی کرے۔ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ: یعنی جو شخص حج کے راستہ میں وبا، بیماری، جنگ یا کسی اور عذر سے رک جائے تو وہ جو قربانی میسّر ہو بھیجے جو مکہ میں ذبح ہو۔ اگر دشمن حج میں مانع ہو جائے تو جہاں روکا جائے وہیں قربانی کر کے سر منڈھالے۔ مَحِلَّهٗ کے معنے ہیں قربانی ذبح کرنے کی جگہ۔ مراد اس سے مکّہ ہے۔ **198**۔ فَلَا رَفَثَ یعنی عورت کے پاس نہ جائے حج کے ایام میں نہ شریعت کی حکم عدولی کرے اور نہ جھگڑا کرے۔ حج کو جانے کے لئے نیت کرنا ضروری ہے۔ حج پر روانہ ہونے کے لئے شوال، ذی القعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن مقرر ہیں۔ جدّہ کے قریب ایک پہاڑ یلملم ہے۔ ہندوپاک اور یمن سے بحری راستہ سے جانے والے اس جگہ سے احرام باندھتے ہیں۔ حج کرنے کی تین اقسام ہیں: 1۔قِران: جو کوئی قربانی کا جانور ساتھ لے گیا ہے وہ قران کرے یعنی ایک ہی احرام سے عمرہ کرے اور اسی حالت احرام میں رہ کر حج بھی ادا کرے۔ 2۔ جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا وہ تمتع کرے۔ تمتع میں عمرہ اور حج الگ الگ احرام کے ساتھ کرتے ہیں۔ تمتع اور قران میں قربانی کرنا لازمی ہے کیونکہ دونوں عمرہ اور حج ایک ہی سفر میں کرتے ہیں۔ 3۔ اِفراد یہ ہے کہ ایک ہی احرام سے صرف اکیلا حج ہی کرے اور عمرہ نہ کرے۔ اِفراد صرف ساکنین مکہ کے لئے ہے۔ ساکنین مکہ صرف حج کرتے ہیں۔ وہ قربانی نہیں کرتے۔ حج کرنے کا طریقہ: 1۔احرام باندھنے سے پہلے حجامت وغیرہ سے فراغت پا کر وضو یا غسل کر کے خوشبو لگائے اور صرف ایک تہ بند اور ایک چادر بغیر سلی ہوئی پہنے۔ اس کے علاوہ اور کوئی چیز پہنی یا اوڑھی نہیں جاتی۔ اور جس قسم کا حج کرنا ہو اس کی نیت کرے۔ دو رکعت نماز نفل ادا کرے اور پھر بلند آواز سے یہ تکبیریں پڑھتا ہوا مکہ کی طرف روانہ ہو۔ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ۔ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ ہر نماز کے بعد اور ہر زیارت و عبادت پر یہ تکبیریں کہتا رہے۔ مکہ پہنچ کر حجر اسود کو چوم کر

خانہ کعبہ کو بائیں طرف رکھتے ہوئے (counterclockwise) سات بار طواف (چکر) لگائے۔ پھر مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت سنت پڑھ کر سات بار صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگائے۔ پھر زم زم کا پانی پئے۔ یہ عمرہ ہو گیا ہے۔ صرف عمرہ یا صرف حج میں قربانی نہیں ہے۔ (صرف حج (افراد) ساکنین مکّہ ہی کر سکتے ہیں)۔ احرام باندھنے کے بعد اگر کوئی شخص مرض یا دشمنی کی وجہ سے مکہ جانے سے روکا جائے تو کسی کے ساتھ قربانی کا جانور مکہ بھیج دے۔ جب مکہ میں یہ قربانی ذبح ہو تب احرام کھولے نہ کہ اس سے پہلے۔ پھر حجامت کرائے۔ 2۔ کسی آزار سے یا سر کے بالوں سے عاجز آکر احرام میں حجامت کرے تو اس کا بدلہ یا تو قربانی پہنچائے یا تین دن کے روزے رکھے یا چھ محتاجوں کو کھانا کھلائے۔ 3۔ جو حج قران کرے یعنی ایک ہی احرام سے (بغیر اتارے) حج اور عمرہ دونوں کرے یا تمتع کرے تو قربانی لازم ہے۔ اگر قربانی نہ دے سکے تو تین روزے حج کے دنوں کے میں اور سات بعد میں کل دس روزے رکھے۔ حجِ اِفراد جو مکہ میں رہنے والوں کے لئے ہوتا ہے اس میں ان کو قربانی کرنا لازم نہیں۔ عمرہ ادا کرنے کے بعد اگر حج تمتع کرنا ہے تو احرام کو کھول دے۔ پھر حج کے لئے آٹھ ذی الحجہ کی صبح سے احرام باندھے۔ اس طریق پر قربانی فرض ہو گی۔ اگر قربانی نہیں دے سکتا تو تین روزے حج کے دنوں میں اور سات روزے بعد میں گھر پر آکر رکھے۔ یعنی کل دس روزے۔ اگر حج قران کی نیت ہو تو عمرہ کے بعد احرام نہ کھولے جب تک تمام حج مکمل نہ کر لے۔ اس (قران) میں بھی قربانی لازم ہے۔ تمتع کرنے والا آٹھ ذی الحجہ کی صبح کا احرام باندھے پھر منیٰ جو مکہ سے تین کوس کے فاصلے پر ہے وہاں روانہ ہو۔ اس جگہ باقی کا دن اور رات گزارے۔ نو ذی الحجہ کی صبح کو نماز فجر پڑھ کر میدان عرفات کو روانہ ہو۔ یہ چھ کوس کا فاصلہ ہے۔ رستہ میں مزدلفہ یعنی مشعر الحرام آئے گا وہاں نہ ٹھہرے۔ سیدھا عرفات پہنچے۔ اس جگہ نماز ظہر و عصر کو جمع کرے اور ذکر الٰہی میں مشغول ہو جائے۔ عرفات میں غروب آفتاب تک رہنا دعائیں کرنا یہی اصل رکن حج ہے۔ وہاں سے بغیر نماز مغرب پڑھے واپسی کا سفر کرے اور مشعر الحرام میں آکر یعنی مزدلفہ جو عرفات اور منیٰ کے درمیان واقع ہے نماز مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھے اور ساری رات یہیں قیام کرے۔ پھر صبح دس ذی الحجہ کو فجر کی نماز پڑھ کر مشعر الحرام سے واپس منیٰ میں آجائے جمرہ عقبہ پر رمی کرے۔ پھر قربانی کرے۔ پھر حجامت کرائے نہائے اور احرام کھول دے۔ اللہ کا ذکر بہت کرے پھر اگلے تین دن یعنی 11-12-13 ذی الحجہ کو ہر روز تینوں جمروں پر باری باری کنکریاں مارے۔ ان تین دنوں میں رمی الجمار نماز ظہر کے بعد کی جاتی ہے (جبکہ دس ذی الحجہ والی رمی صبح کے وقت کی جاتی ہے) یعنی ہر جمرے پر سات کنکریاں مارے۔ (یہ کنکریاں مزدلفہ کے میدان سے ساتھ لاتے ہیں۔ کل 70 کنکریاں درکار ہوتی ہیں۔) ہر کنکری پر تکبیر پڑھے۔ بعض حاجی لوگ دس تاریخ کو بھی خانہ کعبہ کا طواف کرنے آجاتے ہیں اور پھر منیٰ واپس چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ تین راتیں منیٰ ہی میں ٹھہرنے کا حکم ہے۔ تیرہ ذی الحجہ کی ظہر کی نماز پڑھ کر منیٰ سے رخصت ہوتے ہیں اور مکہ میں آکر طواف کعبہ کرتے ہیں۔ اس طرح حج مکمل ہو جاتا ہے۔ **198**۔ حج کے مہینے مقرر ہیں یعنی تین مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ۔ ان میں حج کی نیت سے مکہ کے لئے سفر اختیار کرتے ہیں۔ حج کے دنوں میں لڑائی جھگڑا اور شکار کرنا منع ہے۔ (مِنۡ خَیۡرٍ یعنی لوگوں سے حسن سلوک کرنا)۔ (نوٹ: مزدلفہ کا معنٰی قرب ہے اور اس کو مشعر الحرام یعنی مقدس نشان بھی کہتے ہیں۔) عرفات کا معنٰی پہچان ہے۔ عورت احرام نہیں باندھتی بلکہ عام کپڑوں میں ملبوس رہتی ہے۔ سر ڈھانکتی ہے لیکن منہ نہیں ڈھانکتی۔ جاہلیت کے زمانہ میں حج پر آنے والے لوگ زادِ راہ نہیں لاتے تھے توکّلًا جاتے تھے۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تا لوگوں سے سوال نہ کرنا پڑے۔ **199**۔ فَضۡلًا: اسی طرح حج کے لئے مال تجارت لے جانا بھی جائز رکھا گیا ہے تا حج کے بعد وہاں تجارت کریں۔ **200**۔ مکّہ کے ساکنین اپنے آپ کو دوسرے مقامات کے ساکنین سے افضل خیال کرتے تھے اور عرفات تک نہ جاتے تھے کہ عرفات حرم سے باہر ہے۔ حرم کی حدود میں مزدلفہ میں رہتے تھے۔ پس فرمایا کہ جہاں سے سب لوگ واپس چلیں (یعنی عرفات سے) تم بھی وہیں سے چلو۔ قریش اور بنو کنانہ (حمص) ایسا کرتے تھے۔ عرفات نہیں جاتے تھے (بخاری 25:51)۔ "O استغفار کرنا: دعا کرنا کہ مجھ سے کوئی گناہ نہ ہو۔ نیز کہ میں گناہوں کے بد نتائج سے محفوظ رہوں اور دیگر بلاؤں سے بھی محفوظ رہوں۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے جو استغفار کرتا ہے اسے رزق میں کشائش دیتا ہے۔ عرفات ایک پہاڑی ہے جو مکہ سے نو میل دور ہے (وہاں ایک نہایت وسیع و عریض میدان ہے یعنی میدان عرفات) نو ذی الحجہ کو یہاں شام تک ٹھہرنے سے حج ہو سکتا ہے"۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ
(ارکان) تو یاد کرو اللہ کو مانند یاد کرنے کے اپنے باپ دادا کو بلکہ اس سے بھی زیادہ یاد کرو
فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا
پھر بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے رب ہمارے دے ہمیں دنیا میں اور نہیں
لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ
اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو کہتے ہیں
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ
اے رب ہمارے دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور
قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ
بچا ہمیں عذاب سے آگ کے یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کیلئے حصہ ہے اس سے جو کمایا انہوں نے
وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ
اور اللہ جلد ہے حساب لینے میں اور یاد کرو اللہ کو دنوں میں
مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ
گنتی کے پھر جس نے جلدی کی دو دنوں میں تو نہیں کوئی گناہ اس پر
وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اور جس نے تاخیر کی تو نہیں کوئی گناہ اس پر اس کیلئے جس نے تقویٰ کیا، اور ڈرو اللہ سے
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
اور جان لو کہ یقیناً تم اس کی طرف اکٹھے کئے جانے والے ہو اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ
يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ
پسند آتی ہے تجھے گفتگو ان کی دنیاوی زندگی کے متعلق اور گواہ ٹھہراتا ہے اللہ کو
عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى
اس بات پر جو اسکے دل میں ہے حالانکہ وہ زیادہ جھگڑنے والا ہے تمام جھگڑنے والوں سے اور جب وہ حاکم ہوتا ہے کوشش کرتا ہے
فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ
زمین میں کہ فساد کرے اس میں اور ہلاک کرے کھیتی اور نسل

النصف

201۔ اسلام سے قبل دستور تھا کہ حج سے فارغ ہو کر تین روز تک عید کے بعد خوشی کرتے، بازار لگاتے اور باپ دادوں کے قصے بیان کرتے۔ اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تین دن یا دو دن ٹھہرو۔ صرف اللہ کو خوب یاد کرو۔ ہر نماز کے بعد تکبیریں کہو۔ قربانی کے وقت بھی اور رمی جمار کے وقت میں بھی تکبیریں کہو یہ سنت ہے "ان تین دنوں کو ایامٍ معدودٰتٍ یا ایام معلومات یا ایام تشریق کہتے ہیں (روشن ایام) یعنی 11-12 اور 13 ذی الحجہ کے ایام (ابن عباسؓ)"۔ "O اَشَدُّ ذِكْرًا: یعنی اپنے والدین، جورو، اپنی اولاد اپنے نفس غرض ہر چیز پر اللہ کی رضا کو مقدم کر لیا جائے"۔ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا: یعنی ہمیں دنیا ہی میں (اچھی چیزیں) دیدے۔ مناسک حج یہ ہیں: احرام، طواف کعبہ اور صفا مروہ کی سعی، قیام عرفات، قیام مزدلفہ یعنی (مشعر الحرام)۔ قیام منٰی، رمیء جمار، قربانی۔ جاہلیت کی رسم تھی کہ حج کے مناسک ادا کر لینے کے بعد تین دن تک اپنے باپ دادوں کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اس کو مٹا کر فرمایا کہ ان دنوں میں کثرت سے خدا کا ذکر کرو۔ بعض لوگ حج جیسی عبادتوں میں بھی محض دنیا ہی طلب کرتے ہیں۔ یہ غلطی ہے۔ فرمایا دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائیاں اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ **202**۔ "O خدا جس کو دنیا میں صحت، عزت، اولاد، عافیت دیوے اور عمدہ عمدہ اعمال صالحہ ہوویں تو امید ہوتی ہے کہ اس کی آخرت بھی اچھی ہوگی"۔ **203**۔ نَصِيْبٌ: اچھا حصہ ہے۔ **204**۔ فَمَنْ تَعَجَّلَ: یعنی اگر کوئی جلدی واپس (مکّہ) آنا چاہے تو 12 تاریخ کو آ سکتا ہے۔ فَمَنْ تَاَخَّرَ: یعنی جو ایک دن اور ٹھہر کر 13 تاریخ کو واپس (مکّہ) آجائے تو یہ تقویٰ کی نشانی ہے (ظہر کی نماز کے بعد رمی جمار کر کے واپس آئے)۔ لِمَنِ اتَّقٰى: یعنی جو تین دن رہ کر لوٹے تو یہ تقویٰ کی نشانی ہے۔ "تُحْشَرُوْنَ: یعنی جب ساری دنیا سے لوگ اکٹھے ہوں تو ان کو دیکھ کر وہ نظارہ یاد کر لیا کرو جب مرنے کے بعد ساری دنیا کے لوگ جو ابد ہی کے لئے خدا کے حضور حاضر ہوں گے (ح)"۔ **205**۔ اس آیت میں منافق کی علامتیں بیان ہوئی ہیں کہ دنیاداری کے معاملات میں خوب تجربہ رکھتا ہے۔ قسمیں کھا کھا کر اپنی محبت جتاتا ہے۔ جھگڑا کرتا ہے تو کج بحثی کرتا ہے۔ یا حکومت ملے تو تباہی مچاتا ہے۔ کسی برے کام سے روکا جائے تو غصہ میں آکر اس کو چھوڑتا نہیں (ح)۔ + يُشْهِدُ اللّٰهَ: یعنی منافق بات بات پر اللہ کی قسمیں کھاتا رہتا ہے۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ
حالانکہ اللہ نہیں پسند کرتا فساد کو اور جب کہا جاتا ہے اُسے ڈر اللہ سے
أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ ۚ وَلَبِئْسَ
قائم رکھتی ہے اُسے بڑائی گناہ پر پس کافی ہے اُسے جہنم اور ضرور کیا ہی بُرا
الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ
ہے بچھونا اور بعض لوگ ایسے کہ بیچ دیتے ہیں اپنی جان چاہنے کے لیے
مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾ يَا أَيُّهَا
رضامندی اللہ کی اور اللہ بہت مہربان ہے (ایسے) بندوں پر اے
الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا
لوگو جو ایمان لائے ہو داخل ہوجاؤ اسلام میں پوری طرح اور نہ پیچھے چلو
خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٢٠٨﴾ فَإِنْ زَلَلْتُمْ
قدموں کے شیطان کے یقیناً وہ تمہارا دشمن ہے کھلا کھلا پس اگر پھسل جاؤ تم
مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمُ الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ
بعد اس کے کہ آئی ہیں تمہارے پاس کھلی کھلی باتیں تو جان لو کہ یقیناً اللہ عزت والا
حَكِيمٌ ﴿٢٠٩﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِي ظُلَلٍ
حکمت والا ہے نہیں انتظار کرتے وہ مگر یہ کہ آوے ان کے پاس اللہ سایوں میں
مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ ۚ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
بادل کے اور فرشتے اور فیصلہ کیا جاوے معاملہ کا اور اللہ کی طرف لوٹائیں جائیں گے
الْأُمُورُ ﴿٢١٠﴾ سَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمْ آتَيْنَاهُمْ مِنْ آيَةٍ ع ۲۵
سب معاملات پوچھ لے بنی اسرائیل سے کتنے ہی دیئے ہم نے ان کو نشانات
بَيِّنَةٍ ۗ وَمَنْ يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ
کھلے کھلے اور جو بدل دے گا نعمت اللہ کی بعد اس کے کہ آئی وہ اس کے پاس
فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢١١﴾ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيَاةُ
تو یقیناً اللہ سخت سزا دینے والا ہے مزین کی گئی ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے کفر کیا زندگی

206۔+اَلنَّسۡلَ: سے مراد انسانی نسل ہے۔ یعنی لوگوں کے مال اور اولاد کو تباہ کرتے ہیں یا اپنی اغراض کے لئے قوم اور ملک کی جڑیں کاٹتے ہیں۔ **207**۔ اَلۡعِزَّۃُ سے مراد جھوٹی عزت ہے۔ جو زیادہ جرم کراتی ہے۔ اَلۡمِهَادُ سے مراد وہ مکان ہے جسے اچھی طرح سے تیار کیا گیا ہو (راغب)۔ برا بچھونا یعنی جہنم۔ جہنم کو ماں بھی کہا گیا ہے (101:10)۔ بِالۡاِثۡمِ یعنی مزید گناہ کرنے کے لئے۔ اَخَذَتۡهُ الۡعِزَّۃُ بِالۡاِثۡمِ: یعنی اسکا غرور اسے مزید گناہوں کی طرف راغب کرتا ہے۔ **208**۔ "O سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیاۃ وقف کر دے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ العِباد سے یہاں مراد اللہ کے بندے ہیں"۔ **209**۔ کَآفَّۃً: اس کے دو معنے ہیں: 1۔ سب کے سب۔ 2۔ پوری طرح سے یعنی مکمل طور پر۔ "O یہاں شیطان سے مراد وہ لوگ ہیں جو بدی کی تعلیم دیتے ہیں"۔ **211**۔ یعنی یہ کافر دلائل نہیں مانتے تو کیا ان کا یہ مطلب ہے کہ خود خدا آکر انہیں سمجھائے اور اس کے فرشتے بھی آئیں۔ مگر یہ دنیا میں نہیں ہوگا۔ ہاں جب سب معاملات کا فیصلہ کیا جائے گا یعنی بروز قیامت ہوگا (ح)۔ "O یعنی خدا اپنا ہاتھ دکھائے گا انسانی مظہر کے ذریعہ سے"۔ آیت 8:13 اور 16:34-35 میں بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی غزوات بدر، احد اور احزاب میں کس طرح مدد فرمائی اور کھلا کھلا فیصلہ کر دیا۔ اللہ کا آنا عذاب دینے کے لئے ہوتا ہے 16:27 اور 59:3۔ بادلوں کا آنا کبھی عذاب کے لئے ہوتا ہے 25:26-27 اور کبھی بطور سایہ رحمت کے ہوتا ہے 7:161۔ جنگ بدر کے دن بادلوں سے بارش ہوئی جو مسلمانوں کے لئے رحمت اور کفار کے لئے زحمت ثابت ہوئی۔ نیز اس دن ملائکہ کا نزول بھی ہوا۔ جو مؤمنوں کے لئے ثبات قدم اور کفار کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب جمانے کا موجب ہوا (8:12-13)۔ **212**۔ کَمۡ: کتنے ہی۔ یعنی بہت سارے (ii) اللہ نے بنی اسرائیل کی طرف بہت سارے انبیاء بشیر بنا کر بھیجے۔ مگر انہوں نے ان کا انکار کر کے اس نعمت کو بدل ڈالا اور تورات میں بھی تحریف کرتے رہے جس کے نتیجہ میں انہوں نے اپنے لئے عذاب مول لے لیا۔ +عِقَاب: عَقَب سے نکلا ہے۔ اللہ کی سزا اعمال کے عقب سے نازل ہوتی ہے نافرمانی کی وجہ سے (42:31)۔

وقف لازم

الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ
دنیا کی اور وہ ہنسی کرتے ہیں ان لوگوں سے جو ایمان لائے حالانکہ وہ لوگ جنہوں نے

اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ
تقویٰ کیا غالب ہوں گے ان پر بروز قیامت اور اللہ رزق دیتا ہے جسے چاہتا ہے

بِغَيْرِ حِسَابٍ (٢١٢) كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ
بغیر حساب کے تھے لوگ گروہ ایک ہی پھر بھیجا

اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ
اللہ نے نبیوں کو بشارت دینے والے اور ڈرانے والے اور اتاری ساتھ انکے

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا
کتاب ساتھ حق کے تاکہ وہ (اللہ) فیصلہ کرے درمیان لوگوں کے اس (بات) میں کہ اختلاف کیا تھا انہوں

فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا
نے جس میں اور نہیں اختلاف کیا تھا اس میں مگر ان لوگوں نے جو دیئے گئے وہ (کتاب) بعد اس کے کہ

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ
آئیں ان کے پاس کھلی کھلی باتیں سرکشی کی وجہ سے آپس میں پھر ہدایت دی اللہ نے ان لوگوں کو جو

اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ
ایمان لائے اس (بات) کی کہ اختلاف کیا تھا انہوں نے جس میں حق سے ساتھ اپنے حکم کے اور اللہ

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (٢١٣) اَمْ حَسِبْتُمْ
ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے طرف راہ سیدھی کی کیا گمان کیا تم نے

اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا
کہ داخل ہو جاؤ گے تم جنت میں حالانکہ ابھی تک نہیں آئی تم پر حالت ان لوگوں کی جو گذرے ہیں

مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا
پہلے تم سے پہنچی تھی انہیں سختی اور تنگی اور وہ ہلائے گئے

حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى
یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس کے ساتھ کہ کب ہوگی

213۔+کفر کا مزین شیطان ہے (6:44) اور (8:49) اور ایمان کا مزین اللہ تعالیٰ ہے (49:8)۔ مالدار یہودی غریب مسلمان مہاجرین پر تمسخر کیا کرتے تھے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کو بے حد رزق سے نوازا اور یہود کو جلاوطنی اور ذلت ملی۔ (زُيِّنَ: خوشنما (معلوم ہوتی) ہے)۔ **214**۔ لِيَحْكُمَ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ: ترجمہ: تاکہ اختلافات کا فیصلہ کرے۔ (مگر وہ مزید اختلافات میں پڑ گئے)۔ کفار نے مخالفت کی اس (کتاب) کے بارے میں اور مؤمنوں کو سخت دکھ پہنچائے مگر اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو اپنے فضل سے ہدایت کی راہ پر رکھا اور اپنے انعامات سے نوازا جبکہ کفار اس سے محروم رہے۔ "اُمَّةً وَّاحِدَةً: یعنی سب لوگ شروع میں ہم خیال تھے (ii)"۔ نبی کے آنے سے پہلے قریباً تمام لوگ ہی فسق و فجور اور بد اعمالی میں ایک ہی حال پر ہوتے ہیں مگر نبی کے آنے کے بعد دو فریق مؤمن اور کافر کے بن جاتے ہیں (iv)۔ یہ بھی معنی ہیں کہ "آدم کے وقت سے بنی نوع انسان ایک مذہب پر تھے یعنی توحید پر مگر جوں جوں نبی آئے ان کی مخالفت کی وجہ سے لوگ مختلف الخیال ہو گئے حالانکہ نبی اتحادِ خیال پیدا کرنے کے لئے آئے تھے۔ اللہ نے مؤمنوں کو صراط مستقیم پر رکھا (ii)"۔ **215**۔ زُلْزِلُوْا: ہلائے گئے یعنی شدید مصائب برداشت کئے اور جنگوں میں ظلم و ستم سہے۔ اَلْبَاْسَآءُ: شدید دکھ، جنگ۔ اَلضَّرَّآءُ: ضرر، بیماری، تکلیف۔ مَتٰى: کب آئے گی۔ مدد کب آئے گی کہنا ناامیدی کو ظاہر نہیں کرتا۔ انبیاء مایوس نہیں ہوتے (12:88) بلکہ تضرع کے اظہار کے طور پر کہا گیا ہے۔ مدینہ میں مسلمانوں کو یہود، منافقین اور مشرکین عرب سے مختلف قسم کی ایذائیں پہنچیں تو بعض مسلمانوں نے آنحضرت سے ان خدشات (تکالیف) کا اظہار کیا۔ اس پر مسلمانوں کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔

نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ ﴿۲۱۵﴾ یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا

مدد اللہ کی آگاہ ہو جاؤ یقیناً مدد اللہ کی قریب ہے پوچھتے ہیں تجھ سے کیا کچھ

یُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَ

خرچ کریں وہ تو کہدے جو بھی خرچ کرو تم کوئی مال تو (کرو) واسطے ماں باپ اور

الْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ وَمَا

رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے اور جو بھی

تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۲۱۶﴾ كُتِبَ عَلَیْكُمُ

کرو گے تم کوئی نیکی تو یقیناً اللہ اس کو خوب جاننے والا ہے فرض کیا گیا تم پر

الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّهُوَ

لڑنا اور وہ ناپسند ہے تم کو حالانکہ ممکن ہے کہ ناپسند کرو تم کوئی بات اور وہ

خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

بہتر ہو تمہارے لیے اور ممکن ہے کہ پسند کرو تم کوئی بات اور وہ بری ہو تمہارے لیے اور اللہ

یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ ع

جانتا ہے اور تم نہیں جانتے پوچھتے ہیں تجھ سے متعلق مہینے عزت والے کے

قِتَالٍ فِیْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ كَبِیْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ

یعنی لڑنے کے متعلق اس میں تو کہدے لڑنا اس میں بڑا (گناہ) ہے اور روکنا راہ سے

اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ

اللہ کی اور کفر کرنا ہے اس کا اور مسجد الحرام کا اور نکالنا اسکے باشندوں کو اس سے

اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا

زیادہ بڑا (گناہ) ہے نزدیک اللہ کے اور فساد زیادہ بڑا ہے قتل سے اور وہ

یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰی یَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِیْنِكُمْ اِنِ

رہیں گے لڑتے تم سے یہاں تک کہ پھیر دیں تمہیں دین سے تمہارے اگر

اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ وَهُوَ

طاقت رکھیں وہ اور جو مرتد ہو تم میں سے اپنے دین سے پھر مر جاوے اور وہ

216۔ + مَاذَا یُنْفِقُوْنَ: کہاں خرچ کریں اور کتنا خرچ کریں۔ دونوں معنے ہیں۔ خیر یعنی حلال مال اور کھانا جو صحت کے لئے طیب ہو۔ "اس جگہ پوچھنے والا یہ نہیں پوچھتا کہ صدقہ کس چیز کا ہو۔ بلکہ صدقہ کی صفات کیا ہوں۔ سو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ طیب مال سے ہو اور جتنی توفیق ہو اسی قدر دیا جائے (ii)"۔ ابن سبیل: اس کا لفظی ترجمہ ہے راستے کا بیٹا یعنی مسافر۔ **217**۔ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ: (دیکھیں 2:191)۔ + كُرْهٌ لَّكُمْ: تمہارے لئے بڑی مشکل اور مشقت ہے نہ کہ تمہیں بری لگتی ہے جیسے فرمایا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا (46:16) اس میں كُرْهٌ کا مطلب تکلیف دہ ہی ہے نہ کہ بری لگتی ہے۔ "اسلام کی جنگیں دفاعی تھیں۔ جارحانہ نہ تھیں۔ دیکھیں (2:191)(18:30)(22:40-41) یعنی آزادی مذہب اور مساجد گرجوں اور معبدوں کی حفاظت کی خاطر تھیں۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ مسلمان لڑائی کو ناپسند کرتے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ دین برحق اسلام کی اشاعت ہو جس کے لئے پُرامن ماحول درکار تھا۔ پھر جنگ کس لئے کی جائے۔ لہٰذا اس آیت کی روشنی میں یہ اعتراض دور ہو جاتا ہے کہ مسلمان لوٹ مار کی خاطر جنگیں کرتے تھے (ح)"۔

كَافِرٌ فَأُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ
کافر ہو تو یہ لوگ وہ ہیں کہ ضائع ہو گئے اعمال ان کے دنیا میں اور آخرت میں
وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۸﴾ اِنَّ
اور یہ لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں رہ پڑنے والے ہیں یقیناً
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ
جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ
راہ میں اللہ کی یہ لوگ امید رکھتے ہیں اللہ کی رحمت سے اور اللہ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۹﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ
بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے پوچھتے ہیں تجھ سے متعلق شراب اور جوئے کے
قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ
تو کہدے ان دونوں میں گناہ ہے بڑا اور منافع (بھی) ہیں لوگوں کے لیے اور گناہ ان دونوں کا زیادہ
اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلِ
بڑا ہے نفع سے ان کے اور پوچھتے ہیں تجھ سے کہ کیا خرچ کریں تو کہہ دے
الْعَفْوَ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
(خرچ کرو) زائد از ضرورت۔ اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے احکام تاکہ تم
تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۰﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ
غور کرو دنیا میں اور آخرت میں اور پوچھتے ہیں تجھ سے متعلق
الْيَتٰمٰي ۭ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۭ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ
یتیموں کے تو کہدے اصلاح کرنا ان کی بہتر ہے اور اگر ملا جلا لو تم اپنے ساتھ ان کو
فَاِخْوَانُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ
تو بھائی ہیں تمہارے اور اللہ جانتا ہے مفسد کو بمقابلہ مصلح کے اور اگر
شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۱﴾ وَلَا تَنْكِحُوا
چاہتا اللہ تو تکلیف میں ڈالتا تم کو یقیناً اللہ عزت والا حکمت والا ہے اور نہ نکاح کرو

218۔ ذوالقعدہ۔ ذوالحجہ اور محرم کے مہینے حج کی غرض سے اور رجب کا مہینہ عمرہ کی غرض سے عزت والے مہینے قرار دئے گئے تھے۔ ان میں جنگ کرنا حرام تھا مگر کفار نے اس کی خلاف ورزی کی (2:195)۔ کفار مسلمانوں کو زبردستی کفر میں لانے کے لئے لڑائی کرتے تھے (4:90)۔ وَ صَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ: (لوگوں کو) اللہ کی راہ پر (چلنے) سے روکنا۔ آنحضرتؐ نے عبداللہ بن جحشؓ کی معیت میں چند لوگوں کو قریش کے ایک گروہ جو مکہ کی طرف جارہا تھا کی خبر لانے کے لئے بھیجا۔ یہ واقعہ ہجرت کے چار ماہ بعد جنگ بدر سے پہلے پیش آیا تھا۔ نخلہ مکہ اور طائف کے درمیان واقع ہے۔ جب وہاں سے کفار کا تجارتی قافلہ گزرا تو مہم والوں نے حملہ کر دیا۔ ایک کو قتل کر دیا۔ دو کو قیدی بنایا اور ایک بھاگ نکلا۔ جب یہ لوگ مال غنیمت اور قیدی لے کر مدینہ پہنچے تو پتہ چلا کہ مسلمانوں نے یہ کام حرمت والے مہینہ میں کیا ہے۔ اس پر آنحضرتؐ بہت ناراض ہوئے اور مقتولوں کے ورثاء کو خون بہا ادا کیا۔ کفار نے اس بارے میں اعتراض کیا تھا۔ یہاں جواب دے دیا گیا ہے۔ (طبری، ہشام۔ زرقانی) (ii)۔ كُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ: یعنی ان دونوں کی حرمت کو ضائع کرنے کی کوشش کرنا (ii)۔ فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے۔ یعنی مسلمانوں کو مسجد الحرام میں خدا کی عبادت سے روکنا زیادہ سخت جرم ہے بہ نسبت مظلوم مسلمانوں کا اپنی مدافعت میں دشمن سے لڑنا۔ صَدٌّ: (مسلمانوں کو) روکنا۔ کبیر: بڑا (گناہ) اَكْبَرُ: سب سے بڑا (گناہ)۔ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ سے یہ مراد ہے کہ اسلام کی مخالفت میں ان سب کی کوششیں ناکام ہوں گی۔ نہ کہ ان کے نیکی کے کام مراد ہیں (ii)۔ "O فتنہ سے مراد بغاوت ہے"۔ اس آیت کے آخری حصہ سے یہ ثابت ہے کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل نہیں ہے۔ نیز دیکھیں (18:30)۔ **220**۔ عَنِ الْخَمْرِ: حدیث میں ہے اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ یعنی ہر نشہ آور چیز خمر ہے (ح)۔ مَيْسِرُ: مال جو آسانی سے میسر آجائے جیسے لاٹری وغیرہ۔ جُوۓا (دیکھیں 92-5:91) اور (4:44)۔ جُوۓا اور شراب معاشرے میں دشمنیوں اور تفرقوں کے بیج بوتے ہیں۔ "+ کفار فوج میں سپاہیوں کو بے دردی سے لڑنے کے لئے شراب پلایا کرتے تھے اور اخراجات جنگ کو پورا کرنے لئے جُوۓا کھیلا کرتے تھے۔ صحابہ نے اس بارے میں پوچھا تو یہ آیت نازل ہوئی"۔ "اِثْمٌ کبھی گناہ کی سزا کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا۔ یعنی اپنے گناہوں کی سزا بھگتے گا۔ اس لحاظ سے یہاں گناہ اور نقصان دونوں معنٰی ہیں (ii)"۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جس چیز کی کثرت نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ (ابوداؤد 25:5) اور ترمذی۔ شراب اور جُوۓا دشمنی اور بُغض پھیلاتا ہے اور نماز اور ذکر اللہ سے روکتا ہے۔ "اللہ تعالیٰ نے وہ چیزیں جن کے استعمال سے فائدے زیادہ ہیں اور نقصانات کم حلال قرار دی ہیں۔ مگر جن چیزوں کے استعمال سے نقصانات زیادہ اور فائدہ کم ہوتا ہے وہ حرام قرار دیں (iv)"۔ "اَلْعَفْوَ یعنی جتنا آسانی سے دے سکو دو۔ یعنی اتنا دو جس سے تم کو بعد میں تکلیف پیش نہ آئے (ii)"۔ وَ اِثْمُهُمَآ سے مراد یہاں نقصان ہے۔ **221**۔ جنگوں میں شہید ہونے والوں کے یتیم بچوں اور دیگر یتامیٰ کی طرف اشارہ ہے کہ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ یعنی کھانے پینے پہننے کے اخراجات اپنے اور یتامیٰ کے اکٹھے ملا کر دیانت داری سے کرو تو کوئی مضائقہ نہیں یعنی جس میں دونوں کا بھلا ہو۔ یا ان کو بھی اپنا سمجھو۔ غیروں والا سلوک روا نہ رکھو۔ (نیز دیکھیں 17-90:12)۔ اِصْلَاحٌ نہ حد سے زیادہ پیار کر کے یتیم کو بگاڑنا یا بے جا سختی سے ان کی عزت نفس کو مجروح کرنا مراد ہے (iv)"۔ "اللہ تعالیٰ فساد کرنے والے کو اصلاح کرنے والے کے مقابلہ میں خوب جانتا ہے (ii)"۔ یعنی یتیم کے ساتھ سلوک

الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
مشرک عورتوں سے یہاں تک کہ مسلمان ہو جاویں اور البتہ ایک لونڈی ایمان والی بہتر ہے
مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ
مشرک عورت سے اور اگرچہ اچھی لگے وہ تم کو اور نہ نکاح میں دو (اپنی لڑکیاں) مشرک مردوں کو
حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ
یہاں تک کہ مسلمان ہو جاویں وہ اور البتہ ایک غلام ایمان والا بہتر ہے ایک مشرک سے اور
لَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا
اگرچہ اچھا لگے وہ تم کو یہ لوگ بلاتے ہیں طرف آگ کی اور اللہ بلاتا ہے
اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ
طرف جنت اور بخشش کی ساتھ اپنے حکم کے اور کھول کر بیان کرتا ہے آیتیں لوگوں کے لیے
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۲۲۱ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ ۲۷ ع ۵ ۱۱
تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور پوچھتے ہیں تجھ سے متعلق حیض کے
قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا
تو کہدے وہ تکلیف دہ ہے پس جدا رہو عورتوں سے حیض میں اور نہ
تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ
قریب جاؤ ان کے یہاں تک کہ پاک ہو جاویں وہ پھر جب صفائی حاصل کریں تو آؤ ان کے پاس
مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ
جہاں سے حکم دیا تم کو اللہ نے یقیناً اللہ پسند کرتا ہے توبہ کرنے والوں کو
وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۲۲۲ نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا
اور پسند کرتا ہے صفائی حاصل کرنے والوں کو بیویاں تمہاری کھیتی ہیں تمہاری پس آؤ
حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اپنی کھیتی میں جب چاہو تم اور آگے بھیجو واسطے اپنے نفسوں کے اور ڈرو اللہ سے
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۲۲۳ وَلَا
اور جان لو کہ یقیناً تم ملنے والے ہو اس سے اور خوشخبری دے ایمان والوں کو اور نہ

کرنے میں کس کی نیت گندی ہے اور کس کی صاف ہے۔ فساد کا معنٰی ہے حد اعتدال سے تجاوز کرنا۔ **222**۔ "تَنۡكِحُوۡا یعنی تم نکاح کرو۔ اور لَا تُنۡكِحُوۡا یعنی تم نکاح میں نہ دو (مسلمان لڑکیاں) مشرک مردوں کو۔ یہودی اور عیسائی عورتوں سے نکاح کرنا منع نہیں ہے۔ یہ اہل کتاب ہیں نہ کہ مشرک۔ مؤمنہ لونڈی مشرکہ عورت سے بہتر ہے کیونکہ مؤمنہ جسم اور روح دونوں کا خیال رکھے گی۔ اسی طرح مؤمن غلام بھی (60:11)(ii)"۔ **223**۔ حَتّٰى يَطۡهُرۡنَ یعنی جب حیض کے دن گزر جائیں۔ فَاِذَا تَطَهَّرۡنَ یعنی جب عورت حیض کے بعد نہا لے (ح) دوران حیض نمازیں معاف ہیں مگر روزے بعد میں پورے کریں۔ احبار 18:19 اور 20:18 میں بھی حیض کے دوران مباشرت منع ہے۔ **224**۔ "نِسَاۗؤُكُمۡ حَرۡثٌ لَّكُمۡ یعنی بیویاں اس لئے ہیں کہ ان کے ذریعہ نسل قائم جائے۔ قَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ یعنی بیوی سے مباشرت کی بڑی اور اصل غرض نیک اولاد کا حصول ہونا چاہئے (ح)"۔ "اپنی کھیتی میں آؤ یعنی مباشرت کرو۔ تمہاری کھیتیاں ہیں اس لئے آگے بھیجو یعنی تا اولاد پیدا ہو۔ جیسے کھیتی کی دیکھ بھال کرتے ہو، ایسے ہی عورت کے لئے اس کی جسمانی اور روحانی حالت کا خیال رکھو۔ اُن سے حسنِ سلوک کرو جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تم سے خوش ہو کر تمہارے لئے اخروی انعامات کی فصل تیار کرے (ii)"۔ "کھیتی سے مراد یہ ہے کہ عورت بقاء نسل کا ذریعہ ہے۔ مگر ان سے غیر فطرتی تعلقات جو مکروہ ہیں اور جن سے نسل پیدا نہیں ہوتی منع فرمایا (iv)"۔

تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَ تَتَّقُوْا
بناؤ اللہ کو نشانہ اپنی قسموں کے لیے یہ کہ (نہ) نیکی کرو تم اور (نہ) تقویٰ کرو تم

وَ تُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢٥﴾ لَا
اور (نہ) اصلاح کرو تم درمیان لوگوں کے اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے نہیں

يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ
مواخذہ کرتا تم سے اللہ بسبب لغو کے تمہاری قسموں میں ولیکن مواخذہ کرتا ہے تم سے

بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿٢٢٦﴾ لِلَّذِيْنَ
بسبب اس (قسم) کے جو کمائی دلوں نے تمہارے اور اللہ بخشنے والا بُردبار ہے ان لوگوں کے لیے

يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ
جو ایلاء کرتے ہیں اپنی بیویوں سے انتظار کرنا ہے چار مہینے پھر اگر

فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢٧﴾ وَ اِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ
رجوع کریں وہ تو یقیناً اللہ خوب بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے اور اگر ارادہ کریں طلاق کا

فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢٨﴾ وَ الْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ
تو یقیناً اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے اور مطلقہ عورتیں انتظار میں رکھیں

بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَ لَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ
اپنے تئیں تین قروء (حیض) اور نہیں جائز ان کے لیے کہ چھپادیں وہ

مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ
جو پیدا کیا اللہ نے رحموں میں ان کے اگر ہیں وہ ایمان رکھتیں اللہ پر اور

الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ
دن آخری پر اور خاوند ان کے زیادہ حقدار ہیں واپس کرلینے کے انکو اس (عدت) میں اگر

اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪
ارادہ کریں وہ اصلاح کا اور عورتوں کیلئے ویسا ہی حق ہے جو کہ ذمہ ہے انکے مناسب طور پر

٢٨ ع ٧ ١٢ وَ لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٢٩﴾ اَلطَّلَاقُ
اور مردوں کیلئے ان پر درجہ ہے اور اللہ عزت والا حکمت والا ہے طلاق

225۔ عُرْضَةً: جو چیز ایک بات کرنے سے عاجز اور مانع ہو جائے۔ اَنْ تَبَرُّوْا وَ تَتَّقُوْا: نیکی کے کاموں کو کرنے میں اپنی قسموں کے ذریعہ اللہ کو روک نہ بناؤ یعنی اچھا اور نیکی کا کام ترک کرنے کے لئے خدا کی قسم نہ کھائی جائے۔ مثلاً فلاں آدمی کی اب میں مدد نہ کرونگا۔ یا قرض واپس نہ کروں گا یا کسی نیکی، نگہداشت یا اصلاحی کام سے رک جائے جیسے حضرت ابو بکرؓ نے اپنے ایک قریبی عزیز مسطح کی مالی اعانت بند کرنے کی قسم کھائی تھی۔ کیونکہ وہ بھی عائشہؓ پر جھوٹا بہتان لگانے والوں میں سے تھا (بخاری)۔ فرمایا ایسی قسم کو انسان توڑ دے اور ساتھ کچھ کفارہ بھی ادا کرے (5:90)۔ اسی طرح اس آیت کی رو سے ظہار اور ایلاء کی قسمیں بھی لغو قسمیں ہیں (2:227)۔ اَیْمَان جمع ہے یمین کا۔ اس کا معنٰی جسم کا دایاں حصہ۔ قسم، برکت اور قوت ہے۔ "Oایسی قسمیں کھانا بھی منع ہے جو نیک کاموں سے محروم کرتی ہوں جیسا کہ حضرت ابو بکرؓ نے قسم کھائی تھی کہ میں آئندہ مسطح صحابی کو صدقہ و خیرات نہیں دوں گا۔ تو اس پر یہ آیت اتری یعنی ایسی قسمیں مت کھاؤ جو نیک کاموں سے باز رکھیں"۔ **226**۔ "Oانسان کے دل کے خیالات جو بے اختیار اٹھتے ہیں اس کو گنہگار نہیں کرتے بلکہ جن گناہوں کو دل اپنی عزیمت سے حاصل کرے ان گناہوں کا مواخذہ ہو گا"۔ مثلاً لغو قسمیں یہ ہیں: 1۔ غضب کے وقت کی قسم۔ 2۔ عادتاً بلا ارادہ کہی گئی (واللہ باللہ بخدا وغیرہ) قسم 3۔ اپنی طرف سے وہ تحقیق سے کہتا ہے مگر دراصل وہ غلط ہوتی ہے جس کی قسم کھائی ہے۔ 4۔ قسم کھا کر بھول گیا ہو اور پھر ارتکاب کرے جس کی قسم کھائی تھی۔ 5۔ کسی حلال چیز کو کہہ دے کہ یہ میرے لئے حرام ہے۔ لغو قسمیں اگر وقتی جوش سے کھائی جائیں تو گناہ نہیں۔ اگر عمداً جان بوجھ کر کھائی جائے تو گناہ کا موجب ہو گا۔ اسے چاہیئے کہ توبہ واستغفار کرے۔ لغو قسموں کا کفارہ 5:90 میں درج ہے۔ **227**۔ اِیْلَاء کے معنٰی مرد کا قسم کھانا کہ میں اپنی بیوی سے کبھی مباشرت نہ کروں گا (ح)۔ عرب میں جب کوئی مرد اپنی بیوی کو نہ چاہتا اور نہ ہی پسند کرتا کہ کوئی دوسرا اس سے نکاح کرے تو قسم کھاتا کہ وہ اپنی بیوی سے زندگی بھر مباشرت نہ کرے گا نہ ہی طلاق دیگا کہ دوسرے سے نکاح کرے۔ یہ اِیْلَاء ہے۔ جس نے قسم کھائی کہ اپنی بیوی کے پاس نہ جائے گا تو اگر چار مہینوں میں نہ جاوے یعنی رجوع نہ کرے تو طلاق ٹھہرے گی۔ اِیْلَاء اَلَا سے نکلا ہے یعنی کسی کام میں کمی یا تاخیر کرنا یا معطل رکھنا (To keep suspended)۔ ظہار بھی اس طرح ہے (58:3-5)۔ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ یعنی زیادہ سے زیادہ چار مہینے تک معطل رکھا جا سکتا ہے۔ فَاِنْ فَآءُوْ: پھر اگر وہ (مناسب تعلقات کی طرف) لوٹ آئیں تو بہتر ہے۔ ورنہ طلاق دے۔ اگر دونوں میں سے خاوند کوئی صورت اختیار نہیں کرے گا تو عدالت اسے مجبور کرے گی کہ وہ یا تو طلاق دے یا تعلقات قائم رکھے ورنہ قاضی اسکی طرف سے طلاق دلا دے گا۔ **228**۔ "Oیعنی اگر مطلقہ مظلوم ہو اور پھر وہ بددعا کرے تو خدا اس کی بددعا سن لے گا"۔ **229**۔ قُرُوْٓءٍ جمع ہے قُرْءٌ کی جس کے دو معنٰی ہیں۔ 1۔ حیض۔ 2۔ دو حیضوں کے درمیان کا طہر کا زمانہ۔ یہ دونوں معنٰی لغت سے ثابت ہیں (ح)۔ رحم میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ فِيْ ذٰلِكَ یعنی عدّت کے اندر مرد کا اختیار ہے کہ رجعی کی طلاق کو ختم کر کے بیوی کو پھر بسا لے۔ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ: یعنی پہلی دفعہ کی طلاق دینے کے بعد اور تیسری دفعہ کی طلاق دئے جانے سے پہلے تک مدخولہ عورت اسی خاوند کے گھر میں رہے۔ اگر اس عرصہ میں رحم میں بچہ موجود ہو تو شاید اس وجہ سے میاں بیوی میں صلح صفائی ہو جائے اور رجوع یا نکاح کے

سیقول۲ ۵۲ البقرۃ ۲

مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَ
دو دفعہ ہوتی ہے پھر روک لینا ہے (عورت کو) مناسب طور پر یا (اُسے) رخصت کرنا ہے ساتھ احسان کے اور

لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّاۤ
نہیں جائز تمہارے لیے کہ لے لو تم اس سے جو دے چکے ہو تم ان کو کچھ بھی مگر

اَنْ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا
یہ کہ وہ دونوں ڈریں یہ کہ نہیں قائم رکھیں گے وہ حدیں اللہ کی پس اگر ڈرو تم بھی کہ نہ قائم رکھیں گے وہ

حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ
حدیں اللہ کی تو نہیں کوئی گناہ ان دونوں پر اس (مال) میں کہ فدیہ کے طور پر دیا اس عورت نے جسے۔ یہ

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ
حدیں ہیں اللہ کی پس نہ تجاوز کرو ان سے اور جو تجاوز کریگا حدوں سے اللہ کی

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٢٣٠ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ
تو یہ لوگ ہی ظالم ہیں پھر اگر (تیسری دفعہ) دیدو طلاق اُسے تو نہیں جائز وہ عورت اس مرد کیلئے

بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ
بعد میں یہاں تک کہ وہ نکاح کرے ایک خاوند سے اس کے سوا پھر اگر وہ مرد طلاق دیدے اسے تو نہیں کوئی گناہ

عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ
ان (پہلے میاں بیوی) پر کہ لوٹ آویں ایک دوسرے کی طرف اگر خیال کریں وہ کہ وہ قائم کریں گے حدیں اللہ کی

وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٢٣١ وَاِذَا
اور یہ حدیں ہیں اللہ کی وہ کھول کر بیان کرتا ہے انہیں ان لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں اور جب

طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
طلاق دیدو تم عورتوں کو پھر پہنچنے لگیں وہ اپنی میعاد کو تو روک لو ان کو مناسب طور پر

اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ
یا رخصت کرو ان کو مناسب طور پر اور نہ روکو ان کو نقصان پہنچانے کیلئے تاکہ زیادتی کرو تم

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اٰيٰتِ
اور جو کرے گا ایسا تو یقیناً ظلم کیا اس نے اپنے نفس پر اور نہ بناؤ احکام کو

ساتھ دوبارہ گھر بس جائے۔ ورنہ دوسرا مہینہ گزر جائے تو اس کے بعد تیسری (بائن) طلاق دی جاتی ہے جس کے بعد رجوع نہیں ہو سکتا۔ وہ عورت کہیں بھی جاسکتی ہے۔ مگر کسی اور سے شادی کیلئے ایک ماہ اور عدّت گزارے گی کیونکہ مکمل طلاق کیلئے عدت تین قُرُوْء ہے۔ اس آیت میں صرف مدخولہ عورت کی عدّت بیان کی گئی ہے اور وہ تین قُرُوْء ہے۔ اسکے بعد وہ کسی اور مرد سے شادی کرسکتی ہے۔ "نہ چھپائیں": اپنے حمل کو یا حیض کو۔ نوٹ: بیوہ کی عدّت چار ماہ اور دس دن ہے (2:235)۔ حمل والی عورت کی عدّت وضع حمل تک ہے (65:5)۔ وہ عورت جسے دخول سے قبل ہی طلاق مل گئی ہو اسکی کوئی عدّت نہیں ہے (33:50)۔ وہ عورت جس کا حیض آنا بند ہو چکا ہو اسکی عدّت تین مہینے مقرر ہے یا اسی طرح جسکو کبھی حیض آیا ہی نہ ہو اسکی عدّت بھی تین ماہ ہے (65:5)۔ خاوند رجوع کا زیادہ حقدار ہے خواہ عورت رضامند ہو خواہ نارضامند ہو۔ اس معاملہ میں خاوند کی مرضی عورتوں کی مرضی پر فوقیت رکھتی ہے۔ درجہ ہے یعنی خاوند عورتوں کو واپس لینے کا زیادہ حقدار ہے۔ مردوں کو عورتوں پر اس معاملہ میں (اونچا) درجہ دیا گیا ہے اس کی وجہ 4:35 میں دی گئی ہے۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ یعنی عورت اگر خلع لے تو وہ بھی رجوع کرسکتی ہے جیسے مرد کو طلاق سے رجوع کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ اگر عورت حاملہ ہے تو اپنے خاوند کو بتادے۔ شاید اسی وجہ سے ہی صلح ہو جائے یا یہ حمل کسی اور کے نام نہ لگ جائے۔ "بِالْمَعْرُوْفِ یعنی دستور کے مطابق (ii)"۔ جب عورت خلع لے تو مہر وغیرہ خاوند کو واپس کردے جیسا کہ آنحضرتؐ نے جمیلہ زوجہ قیس بن ثابت کے خلع میں کیا (بخاری 13-68:12)۔ خلع قضا کے ذریعہ سے خاوند کو بلوا کر اس سے عورت کو طلاق دلوانے سے ہوتا ہے۔ طلاق خلع اور رجوع کے لئے دو گواہ مقرر کرنا ہوتے ہیں۔ **230**۔ "O" ایک ہی دفعہ تین طلاقیں دینے سے قطعی طلاق نہیں ہوسکتی۔ یہ قرآن کے فرمودہ کے خلاف ہے۔ اگر کسی نے ایک ہی دفعہ تین طلاقیں دے دی ہیں تو عدت گزرنے کے بعد میاں بیوی پھر اپنا نکاح پڑھا سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ شرعی طلاق نہیں ہوئی تھی۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ یہ عورت کسی دوسرے شخص سے بھی نکاح کرسکتی ہے"۔ ایک صحابی نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ اس آیت میں دو مرتبہ طلاق دینے کا ذکر ہے، تیسری دفعہ کی طلاق دینے کا ذکر نہیں۔ آنحضرتؐ نے جواب میں فرمایا کہ تیسری دفعہ کی طلاق کا ذکر لفظ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ سے ماخوذ ہے (جریر۔ مسند)۔ خلع کا لفظی معنیٰ کپڑے اتارنا ہے۔ یا پتوں کا جھڑنا۔ نوٹ: ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دینے کو آنحضرتؐ نے صرف پہلی ایک طلاق قرار دیا ہے (ابوداؤد۔ ترمذی)۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ حلال چیزوں میں سے سب سے زیادہ ناپسند اللہ کے نزدیک طلاق ہے (ابوداؤد 13:3)۔ قرآن میں طلاق کا ذکر 238-229:2 اور 4:21 نیز 4:36 اور 33:50 اور 8-65:2 میں آیا ہے۔ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ: اللہ کی مقرر کردہ حدوں کو قائم نہ رکھ سکیں کا یہ مطلب ہے کہ اگر میاں بیوی کی موافقت نہ ہو سکے تو عورت بذریعہ قاضی خاوند کے دئے ہوئے مہر یا مال میں سے کچھ دے دلا کر خاوند سے اپنا چھٹکارہ یعنی خلع حاصل کرسکتی ہے (ح)۔ فَاِنْ خِفْتُمْ میں ملت اسلامیہ یا اسلامی حکومت کو خطاب ہے کہ وہ خلع کی کاروائی کریں۔ قاضی خاوند کو طلاق دینے کا حکم دے گا۔ اگر خاوند طلاق نہ دے تو قاضی نکاح کو فسخ قرار دے دے گا۔ ان دونوں صورتوں میں عدّت ایک حیض ہے۔ اِفْتَدَتْ بِهٖ یعنی وہ عورت خلع لینے کی خاطر خاوند کے دئے ہوئے مہر اور مال سے کچھ حصّہ یا پورا خاوند کو واپس کردے۔ **231**۔ بائن طلاق: کم از کم ایک ایک مہینہ کے وقفہ سے جب خاوند اپنی بیوی کو (اس کے حیض آنے کے بعد اس کے

اللّٰهِ هُزُوًا ۚ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ
اللہ کے ہنسی اور یاد کرو نعمت اللہ کی اپنے پر اور جو اُتارا ہے
عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ
اس (اللہ) نے تم پر یعنی کتاب اور حکمت وہ وعظ کرتا ہے تم کو اسکے ذریعہ اور ڈرو اللہ سے اور
اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ
جان لو یقیناً اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے اور جب طلاق دو تم عورتوں کو
فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ
پھر پہنچ جاویں وہ اپنی میعاد کو تو نہ روکو ان کو کہ نکاح کریں وہ اپنے خاوندوں سے
اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ
جبکہ وہ راضی ہو جاویں آپس میں مناسب طور پر یہ وہ بات ہے کہ نصیحت کی جاتی ہے اسکی اس شخص کو جو
كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ
ہے تم میں سے ایمان لاتا اللہ پر اور روز آخرت پر یہ بات برکت والی ہے تمہارے لیے
وَاَطْهَرُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ
اور زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور مائیں
يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ
دودھ پلا دیں اپنی اولاد کو دو برس پورے اس مرد کیلئے جو چاہتا ہے کہ پورا کرے
الرَّضَاعَةَ ۗ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
دودھ پلانا اور ذمہ بچے والے کے کھانا ان عورتوں کا اور کپڑا ان کا
بِالْمَعْرُوْفِ ۗ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ
مناسب طور پر نہیں ذمہ دار ٹھہرایا جاتا کسی نفس کو مگر اسکی وسعت کیمطابق نہ نقصان پہنچایا جاوے ماں کو
بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ
بسبب اس کے بچے کے اور نہ بچے والے کو بسبب اس کے بچہ کے اور متعلق وارث کے (بھی حکم ہے) مانند
ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ
اسی کے پس اگر وہ دونوں (ماں باپ) ارادہ کریں دودھ چھڑانے کا اپنی رضامندی سے اور آپس کے مشورہ سے

طہروں کی حالت میں جس میں اس سے مجامعت نہ ہوئی ہو) تین دفعہ طلاق دے دے تو طلاق بائن (قطعی اور آخری) واقع ہو جاتی ہے۔ جس کے بعد وہ عورت اس خاوند کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ: طلاق اور عدّت کا معاملہ سمجھنے کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ طلاق کی دو قسمیں ہیں: 1۔ طلاقِ حسن۔ 2۔ طلاقِ احسن۔ طلاق حسن میں طہر کی حالت میں ایک طلاق دی جاتی ہے۔ ایک مہینے کے اندر اس سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔ اگر مہینہ ختم ہو جائے تو دوسری طلاق دی جاتی ہے۔ پھر ایک ماہ کی عدّت کے اندر اندر رجوع ہو سکتا ہے۔ ورنہ دوسرا مہینہ ختم ہونے کے بعد تیسری طلاق دی جاتی ہے۔ اب اس طلاق سے رجوع نہیں ہو سکتا۔ جہاں چاہے چلی جائے۔ مگر کسی اور سے شادی کیلئے ایک ماہ کی عدّت گزارے گی۔ کیونکہ مکمل طلاق کی عدّت 3 قروء ہے۔ (یہ طلاق پاکستان سمیت تمام اسلامی ممالک میں رائج ہے۔ یہ طلاق حضرت مسیح موعودؑ نے "آریہ دھرم" میں بیان کی)۔ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ: اگر نئے خاوند سے بھی طلاق ہو جائے تو پھر عورت اپنے پہلے خاوند سے نکاح کر کے شادی کر سکتی ہے۔ طلاق احسن: طہر کی حالت میں طلاق دی جاتی ہے۔ اسکی عدّت تین ماہ ہے۔ اسکے اندر خاوند رجوع کر سکتا ہے۔ اگر تین ماہ گزر گئے تو طلاق ہو گئی۔ بات ختم۔ اگر زندگی میں پھر کبھی وہ آپس میں شادی کرنا چاہیں تو نئے نکاح اور نئے حق مہر سے شادی کر سکتے ہیں۔ اس دوسری بار شادی کے بعد پھر اگر اَن بَن ہو جائے اور طلاق ہو جائے تو پھر تین ماہ کی عدّت گزارنی ہو گی۔ جس کے اندر خاوند رجوع کر سکتا ہے۔ تین ماہ گزرنے کے بعد طلاق مکمل ہو گئی وہ اسکی بیوی نہیں رہی۔ عدّت تین ماہ گزار چکی وہ فارغ ہے۔ تیسری دفعہ پھر اگر زندگی میں کسی وقت وہ شادی کرنا چاہیں تو پھر نئے حق مہر سے شادی کریں گے۔ اور یہ آخری موقع ہے۔ اب طلاق دی تو پھر رجوع نہیں ہو سکتا نہ ہی نئے نکاح اور نئے حق مہر سے شادی ہو سکتی ہے۔ مگر یہ خاتون تین ماہ کی عدّت گزارنے کے بعد کسی اور سے شادی کر سکے گی۔ گھر میں مطلقہ کو رکھنے کا مقصد یہ تھا کہ شاید اکٹھے رہنے کی وجہ سے صلح ہو جائے۔ تیسری طلاق کے بعد صلح کا تو موقع کوئی نہیں۔ لہٰذا وہ اس گھر سے تو چلی جائے گی مگر کسی اور سے شادی کیلئے تین ماہ انتظار کرے گی۔ آنحضرتؐ نے زمانہ جاہلیت کے رواج میں حلالہ کی رسم پر لعنت کی ہے (ترمذی 9:25)۔ حلالہ کا مطلب یہ ہے کہ طلاق بائن کے بعد مطلقہ کسی سے عارضی شادی کر کے اور اس سے بھی طلاق لے کر اپنے پہلے خاوند سے شادی کرنے کا جواز پیدا کرے۔ جب طلاق بائن واقع ہو جائے تو عورت کو احسن طریق سے رخصت کر دے اور دئے گئے مال سے کچھ بھی واپس نہ لے۔ نوٹ: بیک وقت تین طلاقیں نہیں دی جاسکتیں۔ رُکانہ نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دی تھیں تو آنحضرتؐ نے ان کو کالعدم قرار دیا تھا اور اس نے اپنی بیوی بچوں کو واپس لیا تھا (ترمذی اور ابوداؤد 13:3)۔ **232**۔ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ: اس کے دو معنٰی ہیں: 1۔ یعنی پہلی یا دوسری طلاق میں جب عدّت کے خاتمہ کے قریب پہنچیں یعنی عدت ختم نہ ہوئی ہو۔ 2۔ یہ کہ عدت پوری کر لی ہو۔ اس آیت میں مفسرین متفق ہیں کہ پہلے معنٰی ہی ہیں کیونکہ اس میں رجوع کو قائم رکھا ہے اور تاکید کی ہے کہ رجوع کو ان کو دکھ دینے کا ذریعہ نہ بنالینا۔ روک لو یعنی رجوع اختیار کر لو طلاق واپس لے کر یا پھر ان کو طلاق دے کر رخصت کر دو۔ مگر دکھ دینے کے لئے رجوع نہ کرو۔ یہ ظلم ہو گا (ii)۔ **233**۔ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ: یہاں اس کے دو معنٰی ہیں یعنی پہلی یا دوسری مرتبہ طلاق دینے کے بعد عدت ختم ہو جائے تو والیوں کو حکم ہے کہ ان عورتوں کو

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ

تو نہیں کوئی گناہ ان پر اور اگر ارادہ کرو تم کہ دُودھ پلواؤ اپنی اولاد کو

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَ

تو نہیں کوئی گناہ تم پر جبکہ دے دو تم جو دینا کیا تم نے مناسب طور پر اور

اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِينَ

ڈرو اللہ سے اور جان لو کہ یقیناً اللہ اُسے جو تم کرتے ہو خوب دیکھنے والا ہے اور وہ لوگ جو

يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ

وفات پا جاتے ہیں تم میں سے اور چھوڑ جاتے ہیں بیویاں وہ عورتیں انتظار میں رکھیں اپنے تئیں

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ

چار مہینہ اور دس (دن) پھر جب پہنچ جاویں اپنی میعاد کو تو نہیں کوئی گناہ

عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ

تم پر اس بات میں جو کریں وہ متعلق اپنی جانوں کے مناسب طور پر اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿۲۳۴﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم

اس کی جو تم کرتے ہو خوب خبر رکھنے والا ہے اور نہیں کوئی گناہ تم پر اس بات میں کہ اشارہ کے طور پر کہی تم

بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ

نے جو متعلق نکاح کی درخواست کے ان (بیوہ) عورتوں سے یا پوشیدہ رکھا تم نے اپنے دلوں میں جان لیا

اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا

اللہ نے کہ یقیناً تم ضرور ذکر کرو گے ان سے ولیکن نہ سمجھوتہ کرو تم ان سے پوشیدگی میں

إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ

بجز یہ کہ کہو تم بات مناسب اور نہ پختہ کرو تم گرہ

النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

نکاح کی یہاں تک کہ پہنچ جاوے میعاد اپنے وقت کو اور جان لو کہ یقیناً اللہ

يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

جانتا ہے جو دلوں میں ہے تمہارے پس ڈرو اس سے اور جان لو یقیناً اللہ

اپنے موجودہ خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکا جائے۔ (فَلَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ) جن سے طلاق کا معاملہ چل رہا ہے۔ مائیکل کی بہن کو جب اس کے خاوند نے پہلی یا دوسری طلاق دی اور عدت گزر جانے پر واپس نکاح میں لانے کے لئے مائیکل (مَاقِیِل) کو درخواست دی تو مَاقِیِل نے انکار کر دیا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی (بخاری 65:ii-40) تب آنحضرتؐ نے اسے دوبارہ نکاح میں لانے کی اجازت دی۔ (پہلی اور دوسری طلاق میں رجوع کرنا جائز رکھا ہے)"ذَالِکُمۡ اَزۡکٰی لَکُمۡ" یعنی مطلقہ عورت اپنے پہلے (موجودہ) خاوند سے نکاح کرنا ہی بابرکت ہے بہ نسبت اسکے کہ کسی اور سے شادی کرے کیونکہ پہلے (موجودہ) خاوند سے تو رس بس چکی ہے۔ نیا شخص معلوم نہیں کیسا ہو (ح)"۔ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ کا ایک معنٰی یہ بھی ہے کہ تین طلاقیں ہو جائیں او عدت گزر جائے تو عورتوں کو نئے شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکا جائے یا سابق خاوندوں میں کسی کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکو۔ "+اگر لواحقین رضامند نہ ہوں تو قاضی سے اجازت لے کر عورت نکاح کر سکتی ہے"۔ **234**۔ مَوۡلُوۡدٌ لَهٗ: یعنی بچے کا والد۔ فِصَالًا: (بچے کا دودھ) چھڑانا۔ وَعَلَى الۡوَارِثِ مِثۡلُ ذَالِکَ: یعنی باپ کی غیر موجودگی میں وارث خرچ ادا کریں دودھ پلانے والی عورت کو۔ تَسۡتَرۡضِعُوۡا: کسی دایہ سے دودھ پلواؤ۔ اِذَا سَلَّمۡتُمۡ یعنی جب تم بچے کی ماں کو ادا کر دو جو دینا کیا ہے۔ اگر طلاق ہو چکی ہے اور بچہ دودھ پیتا ہے تو ماں دو سال تک اسے دودھ پلائے اور بچے کا والد اس کا خرچ اٹھائے۔ اگر باپ مر جائے تو بچے کے وارث خرچ دیں۔ اگر باہمی رضامندی سے دو برس سے کم عرصہ میں دودھ چھڑا دیں تو بھی جائز ہے اگر باپ کسی اور عورت سے دودھ پلوائے تو بھی روا ہے۔ مگر ماں کے حصہ مال میں سے خرچ یا معاوضہ ادا نہ کرے۔ نوٹ: 46:16 میں حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت 30 ماہ بیان ہوئی ہے (یعنی اڑھائی سال) یہ اس حساب سے ہے کہ کم از کم مدت حمل 6 ماہ ہو۔ ورنہ پوری مدت حمل اور دودھ پلانا 33 ماہ بنتے ہیں۔ بچے کی ماں کو ضرر نہ پہنچایا جائے یعنی بچے کا والد اگر دودھ پلوانے کا خرچ ادا نہ کرے اور ماں سے بچہ چھین لے۔ باپ کو ضرر پہنچانے کا مطلب یہ ہے کہ باپ کو بچہ سے ملنے نہ دیا جائے وغیرہ یا ماں اپنے بچے کو دودھ پلانے سے انکار کر دے یا بچے کے باپ سے اس کی حیثیت سے زیادہ کا اس سے مالی مطالبہ کرے۔ **235**۔ یعنی جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کی عدّت چار ماہ دس دن ہے سوائے اس کے کہ وہ حاملہ ہو۔ حاملہ ہو تو اس کی عدّت وضع حمل تک ہے۔ (جب کہ مدخولہ مطلقہ کی عدّت تین مہینے ہے)۔ اس کے بعد کسی اور سے نکاح کر سکتی ہے۔ حاملہ سے نکاح جائز نہیں ہے۔ نیز دیکھیں 65:5۔ فِیۡمَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِهِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ: یعنی اپنے متعلق جو کرنا چاہیں۔ بیوہ عورتیں اگر شادی کرنا چاہیں تو یہ اچھی بات ہے۔ **236**۔ عَرَّضۡتُمۡ کا مطلب ہے تم نے اشارةً کہا۔ خِطۡبَةِ یعنی درخواست نکاح۔ نِسَآءٌ ایسی عورتوں سے۔ "وَلَا تَعۡزِمُوۡا" یعنی بیوہ عورتوں سے اگر تمہارے دل میں نکاح کی خواہش ہو تو اسے عدّت گزر جانے تک ظاہر نہ کرو۔ ہاں اس طرف اشارةً توجہ دلائی جا سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں (ii)۔ یَبۡلُغَ الۡکِتٰبُ اَجَلَهٗ: پہنچ جائے میعاد اپنے وقت کو یعنی بیوہ عورتوں کی جب عدّت پوری ہو جائے۔ فَاحۡذَرُوۡهُ: ہُ کا مطلب مخفی نکاح کا معاہدہ ہے۔ یعنی بیوہ یا مطلقہ سے مخفی نکاح کا معاہدہ نہ کرو جب تک عدّت (کتاب) مقررہ پوری نہ ہو جائے۔ سَتَذۡکُرُوۡنَهُنَّ یعنی تم ان کو نکاح کی پیشکش کرو گے۔ چار ماہ دس دن کی عدت اس لئے رکھی تا کہ اگر حمل سے ہے تو حمل ظاہر ہو جائے

ع ۳۰ ۱۴

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ
بہت بخشنے والا بردبار ہے نہیں کوئی گناہ تم پر اگر طلاق دو تم عورتوں کو
مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ وَّ
جبکہ نہ چھوا ہو تم نے انہیں یا نہ مقرر کیا ہو تم نے ان کے لیے مہر اور
مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ
فائدہ پہنچاؤ ان کو وسعت والے پر مطابق ہے اس کے اور تنگی والے پر مطابق ہے اسکے
مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾ وَاِنْ
فائدہ پہنچانا ہے مناسب طور پر فرض ہے احسان کرنے والوں پر اور اگر
طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ
طلاق دو تم انہیں پہلے اس کے کہ چھوؤ تم انہیں اور مقرر کر چکے ہو تم
لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ
ان کے لیے مہر تو نصف ہے اس کا جو مقرر کیا تم نے مگر یہ کہ وہ معاف کردیں یا
يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَاَنْ تَعْفُوْٓا
معاف کردے وہ کہ جس کے ہاتھ میں گرہ ہے نکاح کی اور یہ کہ معاف کردو تم
اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۚ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ اِنَّ
زیادہ قریب ہے تقوٰی کے اور نہ بھولو فضیلت کو آپس میں کی یقیناً
اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ
اللہ اُسے جو تم کرتے ہو خوب دیکھنے والا ہے نگرانی کرو نمازوں پر اور
الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنْ
نماز درمیانی پر اور کھڑے ہو جاؤ واسطے اللہ کے فرمانبردار ہو کر پس اگر
خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ
خوف ہو تم کو تو (نماز پڑھو) پیادہ ہو کر یا سوار ہو کر پھر جب امن میں ہو تم تو یاد کرو اللہ کو
كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾ وَالَّذِيْنَ
جس طرح سکھایا اس نے تم کو جو نہیں تھے تم جانتے اور وہ لوگ جو

کیونکہ حاملہ کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ حاملہ ہو تو وضع حمل کے بعد ہی نکاح ہو سکتا ہے۔ **237**۔ طلاق یافتہ عورتوں کی چار اقسام ہیں۔ 1۔ نہ مہر مقرر ہوا اور نہ ہی مجامعت ہوئی تو اسے کچھ متاع (سامان) دیا جائے۔ 2۔ مہر بھی مقرر ہوا اور مجامعت بھی ہوئی تو پورا مہر ادا کرنا ہو گا۔ 3۔ مہر مقرر تھا مگر مجامعت نہیں ہوئی تو نصف مہر ادا کرے۔ 4۔ مہر مقرر نہ تھا مگر مجامعت ہوئی تھی تو مہر مثل دے گا (رواج اور حیثیت کے مطابق)۔ **238**۔ يَعْفُوْنَ: یعنی وہ عورتیں آدھا مہر معاف کر دیں یا بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ یعنی عورت کا ولی (یا عورت) نصف مہر جو قابل ادا ہے خاوند کو معاف کر دیں (ii)۔ وَاَنْ تَعْفُوْٓا: یعنی اگر تم (خاوند) در گزر کرو تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ یعنی خاوند آدھا مہر واپس نہ لے بلکہ پورا مہر ادا کر دے۔ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ: +یعنی باہمی نیکی ترک نہ کرو یعنی مرد کو نہ چاہئے کہ عورتوں سے مہر معاف کرائیں کیونکہ خدا نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے۔ اسے چاہئے کہ پورا مہر ادا کر دے۔ **239**۔ اس آیت میں اِحْفِظُوْا (حفاظت کرو) کی بجائے حَافِظُوْا فرمایا جو باب مفاعلہ سے ہے یعنی ایک دوسرے کو نمازوں کے متعلق یاددہانی کراتے رہا کرو تو معاملات سدھرے رہیں۔ درمیانی نماز یعنی بہترین نماز جیسے قرآن مجید میں اُمَّةً وَّسَطًا فرمایا یعنی بہترین امت۔ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى: بخاری 56:98 میں آنحضرتؐ سے مروی ہے کہ حَبَسُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ یعنی جنگ خندق کے دن کفار نے ہمیں وسط کی نماز سے روک رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا (یعنی نماز عصر)۔ وُسْطٰى صفت اضافی ہے یعنی بہترین جیسے آنحضورؐ نے فرمایا خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا۔ قٰنِتِيْنَ: یعنی توجہ کو قائم رکھتے ہوئے نماز ادا کریں اس دوران کسی سے بات نہ کریں نیز خاموشی اور تذلل سے نماز ادا کریں۔ **240**۔ ایسا حالت جنگ کے وقت ہے جب خوف ہو کہ دشمن تنگ کرے گا تو سواری پر یا پیادہ بھی ہو تو اشاروں سے پڑھ لے گو قبلہ رخ نہ بھی ہو۔

يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ
وفات دیئے جاتے ہیں تم میں سے اور چھوڑ جاتے ہیں بیویاں وصیت کرنا ہے واسطے اپنی بیویوں کے
مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ
فائدہ پہنچانے کی ایک سال تک بغیر نکالنے کے پھر اگر خود نکل جاویں تو نہیں کوئی گناہ
عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۚ وَاللّٰهُ
تم پر اس بات میں جو کریں وہ متعلق اپنے مناسب طور پر اور اللہ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا
عزت والا حکمت والا ہے اور مطلقہ عورتوں کو فائدہ پہنچانا ہے مناسب طور پر فرض ہے
عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٤١﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ
متقیوں پر اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لیے اپنی آیات تاکہ تم
تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٤٢﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ ع ۱۵
عقل کرو کیا نہیں دیکھا تونے ان لوگوں کو جو نکلے اپنے گھروں سے اور
هُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫
وہ ہزاروں تھے ڈر سے موت کے پس فرمایا ان کو اللہ نے کہ مرجاؤ
ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ
پھر زندہ کیا ان کو یقیناً اللہ البتہ فضل کرنے والا ہے لوگوں پر ولیکن
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اکثر لوگ نہیں شکر کرتے اور لڑو راہ میں اللہ کی
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ
اور جان لو کہ یقیناً اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے وہ شخص جو قرض دے
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ
اللہ کو قرض اچھا تو وہ بڑھادے گا اُسے اس شخص کے لیے گنے بہت سے
وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٤٥﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى
اور اللہ لیتا ہے اور بڑھاتا ہے اور طرف اس کی تم لوٹائے جاؤ گے کیا نہیں دیکھا تونے طرف

241۔ وَصِيَّةً : یعنی جو شخص فوت ہونے لگے وہ اپنے ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کو وصیت کر جائے کہ میرے مرنے پر میری بیوی کو ایک سال تک خرچ دیا جائے اور اسے گھر سے نہ نکالا جائے اگر وہ خود ہی اس گھر سے نکل کر چلی جائیں تو خرچہ اور وراثت کا حصّہ ان کو دیا جائے گا۔ مہر بھی اگر ادا نہیں کیا گیا تھا وہ بھی ان کو دیا جائے (ح)۔ آیت 235 میں بیوہ کی عدّت چار ماہ دس دن مقرر ہے۔ مگر اس کے علاوہ یہاں بتایا گیا ہے کہ اس کو ایک سال تک گھر میں رہنے اور خرچہ لینے کی بھی اجازت ہے۔ سو یہ طوعی طور پر ہے۔ **242**۔ عدّت کے فوراً بعد مطلقہ عورت کو گھر سے نکال دینا تقویٰ کے خلاف ہے۔ عدّت: یعنی طلاق دینے کے دوران مطلقہ عورت کو تین ماہ تک اسی گھر میں یا علیحدہ مکان میں رکھا جاتا ہے۔ **243**۔ یہاں آیات سے مراد احکام الٰہی کے ہیں (ii)۔ **244**۔ یہ حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل ہیں جو فرعون کے ڈر سے مصر سے بھاگ کر ملک شام میں آئے تھے بائبل میں خروج 12:37 کے مطابق وہ چھ لاکھ تھے مگر قرآن کے مطابق وہ ہزاروں میں تھے۔ مغربی محققین نے بھی ہزاروں میں بتائے ہیں دیکھیں: 1. History of the People of Israel by Ernest Renan, page 145, edition 1888 & 2. The Pictorial History of Palestine and the Holy Land Including a Complete History of the Jews Volume 1 by John Kitto, page 174.۔ چونکہ بنی اسرائیل نے ارض مقدس جانے اور اسے فتح کرنے سے انکار کیا تھا (گنتی 33-14:23,29 اور قرآن 27-5:22) اس لئے خدا نے فرمایا کہ مر جاؤ۔ چنانچہ وہ چالیس سال کے اندر اندر جنگلوں میں سب مر کھپ گئے اور ان کو فتح کا موقع نہ ملا۔ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ یعنی چالیس سال کے بعد ان کو زیادہ کیا۔ اس سے مراد قومی زندگی ہے کہ ان کی نسلیں حضرت یوشعؑ کے ساتھ مل کر ارض مقدس کی فاتح ہوئیں۔ اس طرح انہیں نئی قومی زندگی ملی۔ (دیکھیں 27-5:22 اور 2:57 ان کے انکار اور نئی زندگی کے بارے میں)۔ یوشع کو Joshua بھی کہتے ہیں۔ **245**۔ اعلائے کلمۃ اللہ اور مظلوموں کی حمایت اور خود حفاظتی کے لئے خدا کی راہ میں قتال کرو۔ یہ مسلمانوں سے خطاب فرمایا۔ **246**۔ قرض کا معنیٰ ہے کاٹنا۔ مقراض قینچی کو کہتے ہیں۔ اللہ کو اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر دے تو اسے اللہ کو قرضہ حسنہ دینا کہتے ہیں۔ مطلب اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لئے۔ مگر دل میں تنگی محسوس نہ کرے کیونکہ اللہ کے ہاتھ کشادہ ہیں۔ يَقْبِضُ وَ يَبْسُطُ : اللہ جو بھی لیتا ہے اسے بڑھا کر لوٹا دیتا ہے۔ یہ بھی ترجمہ ہے کہ رزق کی تنگی اور فراخی اللہ کے اختیار میں ہیں۔ قَرْضًا حَسَنًا یعنی قرض دلی خوشی سے دیا جائے (نہ کہ چٹی سمجھ کر) اور حلال کی کمائی سے دیا جائے۔ جو بہتر مال ہو وہ دیا جائے۔ دے کر احسان نہ جتایا جائے۔ کسی کو قرض دے کر زیادہ رقم واپس لینے کی شرط نہ رکھی جائے اور قرض کی جلد واپسی کے لئے مقروض کو تنگ نہ کیا جائے۔

سیقول ۲ ۵۷ البقرة ۲

الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا
سرداروں کی بنی اسرائیل کے بعد موسیٰ کے جبکہ کہا انہوں نے
لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ قَالَ
ایک نبی کو اپنے کہ مقرر کر ہمارے لیے ایک بادشاہ کہ لڑیں ہم راہ میں اللہ کی اس نے کہا
هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا
کیا ممکن ہے کہ اگر فرض کیا گیا تم پر لڑنا کہ نہ لڑو تم انہوں نے کہا
وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا
اور کیا وجہ ہے ہمارے لیے کہ نہ لڑیں ہم راہ میں اللہ کی حالانکہ یقیناً نکالے گئے ہیں ہم اپنے گھروں سے
وَأَبْنَائِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا
اور اپنے بیٹوں سے پھر جب فرض کیا گیا ان پر لڑنا پھر گئے وہ سوائے تھوڑوں کے
مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٤٦﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ
ان میں سے اور اللہ خوب جاننے والا ہے ظالموں کو اور کہا ان کو نبی نے ان کے
إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ
یقیناً اللہ نے ضرور مقرر کیا ہے تمہارے لیے طالوت کو بادشاہ انہوں نے کہا کیونکر ہوسکتی ہے
لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ
اس کے لیے حکومت ہم پر حالانکہ ہم زیادہ حقدار ہیں حکومت کے بہ نسبت اس کے اور نہیں دیا گیا وہ
سَعَةً مِنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ
وسعت مال کی اس نے کہا یقیناً اللہ نے برگزیدہ کیا ہے اُسے تم پر اور زیادہ کیا ہے
بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ ۚ
اُسے وسعت علم اور جسم میں اور اللہ دیتا ہے ملک اپنا جسے چاہتا ہے
وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٧﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ
اور اللہ وسعت والا خوب جاننے والا ہے اور کہا ان کو ان کے نبی نے کہ یقیناً نشان حکومت کا اس کی
أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ
یہ ہے کہ آوے گا تمہارے پاس تابوت جس میں سکینت ہوگی تمہارے رب کی طرف سے اور بقیہ ہوگا

247۔ یہ واقعات بنی اسرائیل کے مصر سے خروج کے بعد کے ہیں جب وہ بگڑ چکے تھے اور دشمن ان پر مسلط ہو چکا تھا۔ یوشع نبی کے بعد یہ دوسرا واقعہ بیان ہوا ہے جو موسیٰؑ کے 350 سال بعد اور داؤد سے 200 سال قبل کا ہے۔ بنی اسرائیل کنعان میں الگ الگ ریاستوں میں رہتے تھے۔ ان کے دشمن عمالقیوں، مدین قوم اور اہل مشرق نے (جن کو قرآن نے جالوت کا صفاتی نام دیا ہے) اسرائیلیوں پر ظلم و ستم کرنا شروع کئے۔ انہوں نے اسرائیلی بچوں کو قتل کرنا شروع کر دیا(1 Sam 15:33) اور کنعان پر حملہ کر کے ان کی زمینوں پر فوجی یلغار کر کے قابض ہونا شروع ہو گئے(1 Sam 17:1) اس طرح انہوں نے کنعان کے بڑے حصّہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ انہوں نے اسرائیلیوں کو نکال کر پہاڑوں میں پناہ لینے پر مجبور کر رکھا تھا۔ اس پر اسرائیلی سرداروں نے اس وقت کے نبی ساموئیل کو کہا کہ ان کے لئے ایک بادشاہ یا جرنیل مقرر کر دیا جائے تا عمالقیوں کے خلاف جہاد (جنگ) کر کے اپنی قوم کو بچا سکیں (قاضیوں 1 Sam 7:5-14, 9:2,) (6:2-8,11-16 8:18-22) اور (قرآن مجید 6:7)۔ **248**۔ طالوت ایک صفاتی نام ہے جدعون (Gideon) کا (یا بعض کے نزدیک ساؤل کا) اس نے 1256ق۔م میں اپنے دشمنوں جالوت (Goliath) کو شکست دی۔ جالوت بھی ایک صفاتی نام ہے اس سرکش دشمن کے گروہ کا جس نے بنی اسرائیل کا ناطقہ بند کر رکھا تھا۔ یہ ذاتی نام نہیں۔ پھر تقریباً 200 سال بعد 1017ق۔م میں داؤد نے بھی جالوت کو شکست دی۔ پس طالوت اور داؤد دونوں کے دشمنوں کو جالوت کہا گیا ہے ان کے صفاتی نام کے طور پر اگرچہ ان دو مختلف واقعات میں قریباً 200 سال کا فرق ہے۔ بائبل کے مطابق ساموئیل نبی نے ساؤل کو بادشاہ مقرر کیا۔ اس کے متعلق قرآن مجید میں طالوت نام آیا ہے۔ یعنی لمبے قد والا۔ چنانچہ بائبل میں لکھا ہے کہ ساؤل تمام لوگوں سے قد میں طویل تر تھا(1 Sam 10:23-24) اور(1 Sam 8:19-20) مگر لوگوں نے اسے بادشاہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ پس طالوت صفاتی نام ہے۔ ذاتی نام نہیں، طالوت کا معنیٰ ہے (دشمن کو) کاٹنے والا۔ بائبل میں اُس کو پہلوان کا نام دیا گیا ہے (قاضیوں 12-6:11)۔ جب ساموئیل نے طالوت کو بادشاہ یا جرنیل بنایا تو سرداروں نے اس پر اعتراضات کرنا شروع کر دیئے اور سوائے چند لوگوں کے باقیوں نے ماننے سے انکار کر دیا(1 Sam 9:21) اور(1 Sam 10:27)۔ اس پر ساموئیل نبی نے انہیں وہی جواب دیا جو قرآن میں یہاں درج ہے یعنی اس لئے اسے بادشاہ بنایا ہے کہ خدا نے اسے برگزیدہ کیا ہے اور علم اور جسم میں اسے وسعت بخشی ہے(1 Sam 10:24)۔ (جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے بعض مفسرین نے طالوت سے مراد ساؤل کو لیا ہے)(1 Sam 9:2,10,21)۔ مگر ساموئیل نے طالوت کی حمایت کی ان کے وسعت علم و جسم کی وجہ سے (1 Sam 10:24,27)۔ اپنی نوجوانی کے زمانہ میں یعنی اپنی نبوت اور بادشاہت سے پہلے حضرت داؤد طالوت (صفاتی نام ہے) کی فوج میں ملازم تھے۔ حضرت داؤدؑ کے باپ کا نام لیسی تھا جو یروشلم (بیت الحم) کا رہنے والا تھا۔

سیقول ۲ ۵۸ البقرة ۲

مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ
اس کا جو چھوڑا خاندان موسیٰ اور خاندان ہارون نے اُٹھائے ہوں گے اُسے فرشتے یقیناً
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ فَلَمَّا فَصَلَ
اس میں البتہ نشان ہے تمہارے لیے اگر ہو تم ایمان والے پھر جب نکلا
طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ
طالوت ساتھ لشکروں کے کہا اس نے یقیناً اللہ آزمانے والا ہے تمہیں بذریعہ ایک نہر کے پس جس نے
شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ
پیا اس سے تو نہیں ہے وہ مجھ سے اور جس نے نہ چکھا اُسے تو یقیناً وہ مجھ سے ہے
اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا
سوائے اس کے جس نے ایک چلو بھرا اپنے ہاتھ سے پھر پیا انہوں نے اس سے سوائے تھوڑوں کے
مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا
ان میں سے پھر جب وہ گذرا اس (نہر) سے وہ اور جو لوگ ایمان لائے تھے ساتھ اس کے کہا انہوں نے
لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ
نہیں طاقت ہمیں آج بمقابل جالوت اور اس کے لشکروں کے کہا ان لوگوں نے جو
يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ
یقین رکھتے تھے کہ ضرور وہ ملنے والے ہیں اللہ کو کہ کتنی ہیں جماعتیں تھوڑی سی غالب آئیں
فِئَةً كَثِيْرَةً ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ وَلَمَّا
جماعتوں بہت پر ساتھ حکم کے اللہ کے اور اللہ ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے اور جب
بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا
وہ نکلے بمقابلہ جالوت اور اس کے لشکروں کے کہا انہوں نے اے ہمارے رب ڈال ہم پر
صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۱﴾
صبر اور مضبوط کر قدموں کو ہمارے اور مدد دے ہمیں بمقابل لوگوں کافروں کے
فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ
پس انہوں نے بھگا دیا انہیں اللہ کے حکم سے اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو اور دی اُسے

249۔ تابوت کے معنٰی صندوق کے ہیں۔ اس سے مراد وہ صندوق ہے جس میں تورات کی الواح اور حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کے خاندانی تبرکات تھے۔ یہ تابوت بنی اسرائیل سے چھین کر عمالقہ دشمن لے جاچکا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے طالوت کی اس لڑائی کے وقت کسی طرح بنی اسرائیل کے پاس واپس آگیا۔ جسے دیکھ کر بنی اسرائیل کو سکینت اور تسلّی ہوگئی کہ خدائی وعدہ پورا ہوا اور واقعہ میں یہ شخص (طالوت) خدا کا مقبول بندہ ہے۔ نیز تابوت دل کو بھی کہتے ہیں (Lane) یعنی اس کے بادشاہ ہونے کی یہ علامت ہوگی کہ لڑائی کے وقت تمہارے دلوں میں خدا کی طرف سے سکینت نازل ہوگی جس سے تم سمجھ جاؤگے کہ سپہ سالار خدا کا انتخاب کردہ ہے (ح)۔ جیسا کہ قرآن 48:5 میں ہے (اور دیگر مقامات پر بھی مذکور ہے) خدا اور اس کے فرشتے نبی اور مؤمنوں کے دلوں میں سکینت نازل کرتے ہیں۔ سکینت دل میں ہوتی ہے نہ کہ صندوق میں۔ سکینت سے مراد اللہ کی رحمت جو فرشتوں کے ذریعے انسان کے دل میں آتی ہے۔ ان کے ایمان کو بڑھاتی اور ثبات قدم کا موجب بنتی ہے۔ چنانچہ اس وجہ سے انہوں نے اپنے دشمنوں کو شکست دی۔ (1 Sam 10:9-10) میں ذکر ہے کہ خدا نے ساؤل (طالوت) کو بادشاہ بننے پر ایسا دل بخشا جس میں سکینت تھی اور اس کی آیت 10 میں ہے کہ خدا نے اسے روح القدس سے نوازا اور وہ پیش گوئیاں کرتا تھا۔ یہی موسیٰؑ اور ہارونؑ کا بقیہ تھا۔ یعنی بہترین اخلاق کے لوگ (1 Sam 10:11-12) میں لکھا ہے کیا ساؤل بھی رسولوں میں شامل ہے۔ قرآن میں اُولُوْ بَقِيَّةٍ (11:117) کا مطلب بہترین لوگ اور بَقِيَّةُ اللہ (11:87) کا مطلب یہ کہ فرشتوں نے ساؤل کے دل میں سکینت ڈالی اور اخلاقِ فاضلہ بھی رکھے۔ 250۔ چونکہ طالوت کو معلوم نہ تھا کہ فوج کے کون سے سپاہی بھروسے کے قابل ہیں اور کون سے نہیں اس لیے انہیں دوڑا کر خوب پیاسے کیا تو حکم دیا کہ پانی نہ پینا۔ پھر جس نے پانی پی لیا تو معلوم ہوا کہ وہ دل کا کچا ہے اور جس نے پانی نہ پیا تو معلوم ہوا کہ وہ دل کا مضبوط اور صابر ہے۔ اس امتحان کے بعد صرف ان کو ہمراہ لیا جو مضبوط اور صابر تھے۔ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ یعنی اس کا مجھ سے اور میرا اس سے تعلق ہے (ح)۔ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ: بائبل میں ساؤل کے حوالے سے نہیں مگر جدعون کے حوالے سے لکھا ہے کہ اس نے اپنے لشکر کو حارودؔ (Harod) کے پانی کے کنوئیں پر آزمایا تھا (قاضیوں 7:1-7) یہ نہر دریائے اردن ہے (1 سموئیل 13:7,15)۔ کچھ اسرائیلی دریائے اردن پر Gad اور Gilead کی زمینوں پر رہتے تھے۔ طالوت یعنی (جدعون/ساؤل) اپنے لشکر لے کر جالوت یعنی (Goliath) کے مقابلے کے لئے نکلا۔ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً: دیکھیں (1-سموئیل 14:6)۔ 1 سموئیل 13:15 کے مطابق اس کے ساتھ 600 آدمی رہ گئے تھے یعنی ساؤل کے ساتھ (بعض مفسرین اسے طالوت سمجھتے ہیں۔) جالوت کفار کے لشکر کے افسر کا نام ہے،۔ یہ عبرانی لفظ ہے۔ 251۔ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا: "+صبر سے یہاں استقلال مراد ہے۔ حدیث میں صبر کی دعا کرنا ممنوع ہے۔ کیونکہ جو صبر مانگتا ہے وہ گویا بلا کا خواہاں ہے۔ ہاں ضرورت کے وقت استقلال کی دعا مانگنا ممنوع نہیں ہے"۔ جدعون یعنی طالوت کے ساتھ وہی لوگ نہر کے آگے بڑھے جنہوں نے اس کے حکم کو مان کر صرف چلو بھر ہی پانی پیا تھا۔ ایسا آزمائش کے لئے کیا گیا تھا تا معلوم ہو کہ کون جنگ کی شدت برداشت کر سکتا ہے۔ قاضیوں 7:6 کے مطابق 300 لوگ کامیاب ہوئے تھے۔

252۔ حضرت داؤد بادشاہ بھی بنے اور نبی بھی۔ ان کا زمانہ 1017 قبل مسیح ہے۔ حکومت اور نبوت آپ کو غَالِبًا غلبے کے بعد دی گئی تھی۔ آپ کے باپ کا نام لیسی تھا جو بیت لحم کا رہنے والا تھا۔ داؤدؑ نے چالیس سال اور سلیمانؑ نے تیس سال تک حکومت کی۔ جدون کے واقعے کے ساتھ داؤد کا واقعہ آگیا ہے حالانکہ ان دونوں میں دو سو سال کا فرق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ داؤد کے واقعے کو جدون کے واقعے سے بہت مشابہت اور تعلق ہے۔ بنی اسرائیل کے متفرق گروہوں کو دشمن سے نجات دلانے اور ان کو ایک بَااِقتدار قوم بنانے کا جو جہاد جدون نے شروع کیا تھا اس کی تکمیل 200 سال بعد داؤد کے ذریعے ہوئی جو نبی ہوئے اور بادشاہ بھی بنے۔ جدعون کا دشمن جالوت تھا۔ اور داؤد کے دشمن کو بھی جالوت کہا گیا ہے جو کہ ایک صفاتی نام ہے۔ "قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوۡتَ: داؤد سے مراد حضرت داؤدؑ ہیں۔ یہ ابھی بالکل نوعمر تھے کہ طالوت کے لشکر میں شریک ہو کر لڑے تھے ان کے دشمنوں کو بھی جَالُوۡت کا صفاتی نام دیا گیا ہے (ح)۔ حضرت داؤد نے فلاخن میں پتھر رکھ کر جو زور سے مارا تو جالوت کا سر پھٹ گیا اور وہ مر گیا۔ اس کے بعد طالوت نے اپنی بیٹی داؤد کو نکاح میں دے دی۔ پھر طالوتؑ کے بعد داؤدؑ بادشاہ ہوئے (1سام 17:49 اور 18:20-21)۔ بائبل میں جالوت کو گولیاتھ بتایا گیا ہے (1سام 17:4)۔ جالوت ایک فوجی عہدہ ہے۔ "لَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰهِ النَّاسَ" یعنی اگر خدا تعالیٰ اپنے نبیوں اور نیک بندوں کو دفاعی لڑائی اور جہاد کی اجازت نہ دے تو دنیا تو مفسدوں کے فساد سے تباہ و برباد ہو جائے۔ یہ جہاد و قتال ہی کی برکت ہے کہ دنیا میں امن قائم ہے (قرآن 22:39-41)(ح)"۔

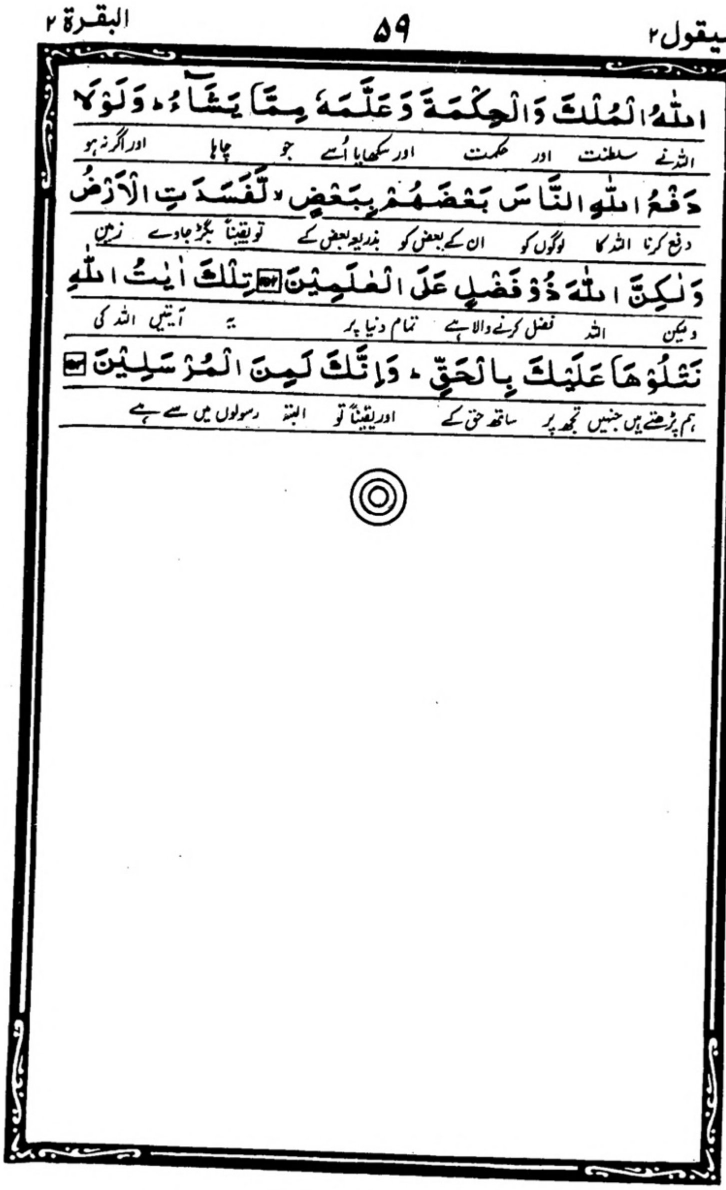
سیقول ۲ ۵۹ البقرة ۲

اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ۭ وَلَوْلَا
اللہ نے سلطنت اور حکمت اور سکھایا اُسے جو چاہا اور اگر نہ ہو

دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ
دفع کرنا اللہ کا لوگوں کو ان کے بعض کو بذریعہ بعض کے تو یقیناً بگڑ جاوے زمین

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ
و لیکن اللہ فضل کرنے والا ہے تمام دنیا پر یہ آیتیں اللہ کی

نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝
ہم پڑھتے ہیں جنہیں تجھ پر ساتھ حق کے اور یقیناً تو البتہ رسولوں میں سے ہے

254۔ "کلام سے مراد یہاں کلام شریعت ہے یعنی بعض تشریعی نبی تھے اور بعض کو صرف فضیلتِ نبوت عطاء ہوئی۔ ان کو شریعت نہیں دی تھی وہ غیر تشریعی نبی تھے۔ ورنہ عام کلام تو سب نبیوں سے ہوتا ہے(ii)"۔ "+روح القدس جبرائیل کا بھی نام ہے، مگر عام معنے پاک کلام ہے جیسے فرمایا اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا(42:53)"۔ بَیِّنٰت سے مراد اخلاقی تعلیم ہے۔ وَ لَوۡ شَآءَ اللّٰہُ مَا اقۡتَتَلُوۡا کا مطلب کیونکہ اللہ جبر نہیں کرتا" ۔ آنحضرتؐ تمام جہانوں کے لئے باعث رحمت ہیں (21:108)۔ آپ کی امت بھی سب امتوں سے بہتر ہے (3:111)۔ نیز دیکھیں(17:56): بعض انبیاء کو دوسرے انبیاء پر فضیلت بخشی۔ اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور گمراہی دونوں راستوں کی نشاندہی کردی۔ اور انسانوں کو کوئی ایک راستہ اختیار کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ بلکہ اختیار دیا کہ راہِ راست اختیار کرکے مؤمن بنے یا گمراہی اختیار کرکے کافر ہو جائے۔ 255۔ "+لَّا بَیۡعٌ فِیۡہِ وَلَا خُلَّۃٌ وَّلَا شَفَاعَۃٌ: یہاں سودہ بازی دوستی اور شفاعت کی مطلق نفی ہرگز نہیں۔ اگر لا کے بعد تنوین آئے تو اس سے مراد بعض صورتوں میں نہیں اور بعض صورتوں میں "ہے" مطلب ہوتا ہے۔ یہ لا مشبہ بہ لَیۡسَ ہے۔ پس مطلق نفی نہیں جیسے فرمایافَاسۡتَبۡشِرُوۡا بِبَیۡعِکُمُ الَّذِیۡ بَایَعۡتُمۡ بِہٖ(9:111) اور اَلۡاَخِلَّآءُ یَوۡمَئِذٍۭ بَعۡضُہُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِیۡنَ (43:68)۔ ہاں! اگر لا کے بعد تنوین والا لفظ نہ ہو جیسے فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ وَلَا جِدَالَ فِی الۡحَجِّ تو اس کے معنٰی "بالکل نہیں" کے ہیں۔ یہاں لا نفی جنس کا ہے۔ لَا خُلَّۃٌ وَّلَا شَفَاعَۃٌ یہ کہا کافر کے بارے میں۔ مگر مؤمن کے لئے فرمایافَاسۡتَبۡشِرُوۡا بِبَیۡعِکُمُ الَّذِیۡ بَایَعۡتُمۡ بِہٖ(9:111)"۔ نیز دیکھیں (70:11-15)اور(80:35-38)۔

تلك الرّسل ٣ — ٦٠ — البقرة ٢

الجزء ٣ — ربع الحزب

تِلۡکَ الرُّسُلُ فَضَّلۡنَا بَعۡضَهُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ ۘ
یہ رسول ہیں فضیلت دی ہم نے ان کے بعض کو بعض پر
مِنۡهُمۡ مَّنۡ کَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعۡضَهُمۡ دَرَجٰتٍ ؕ وَ
بعض ان میں سے وہ ہیں کہ خوب کلام کیا (ان سے) اللہ نے اور بلند کیا ان کے بعض کو درجوں میں اور
اٰتَیۡنَا عِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ الۡبَیِّنٰتِ وَاَیَّدۡنٰهُ
دیں ہم نے عیسٰی ابن مریم کو کھلی کھلی باتیں اور تائید کی ہم نے اسکی
بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقۡتَتَلَ الَّذِیۡنَ
ساتھ روح القدس کے اور اگر چاہتا اللہ تو نہ آپس میں لڑتے وہ لوگ جو
مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَیِّنٰتُ وَلٰکِنِ
بعد تھے ان (رسولوں) کے بعد اس کے کہ آئیں ان کے پاس کھلی کھلی باتیں ولیکن
اخۡتَلَفُوۡا فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اٰمَنَ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ کَفَرَ ؕ وَلَوۡ
انہوں نے اختلاف کیا پس بعض ان میں وہ ہیں جو ایمان لائے اور بعض ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور اگر
شَآءَ اللّٰهُ مَا اقۡتَتَلُوۡا ۟ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَفۡعَلُ مَا
چاہتا اللہ تو نہ آپس میں لڑتے ولیکن اللہ کرتا ہے جو
یُرِیۡدُ ﴿۲۵۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِمَّا — ع ٥ ٣٣
چاہتا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو اس سے جو
رَزَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا بَیۡعٌ فِیۡهِ وَلَا
دیا ہم نے تم کو پہلے اس کے کہ آوے وہ دن کہ نہیں خرید و فروخت اس میں اور نہ
خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالۡکٰفِرُوۡنَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۵۴﴾
دوستی اور نہ سفارش اور کافر ہی ظالم ہیں
اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُهٗ
اللہ وہ ہے کہ نہیں کوئی خدا سوائے اس کے زندہ ہے قیوم ہے نہیں پکڑتی اُسے
سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ
اونگھ اور نہ نیند اُسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے

تلك الرّسل ٣ ‏ ٦١ ‏ البقرة ٢

مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا
کون ہے وہ جو سفارش کرے حضور میں اُس کے سوائے اجازت کے اس کی وہ جانتا ہے جو
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ
آگے ہے ان کے اور جو پیچھے ہے ان کے اور نہیں احاطہ کرتے وہ کسی بات کا بھی
مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
علم میں سے اس کے سوائے اسکے جو چاہا اس نے چھائی ہوئی ہے حکومت اس کی آسمانوں
وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ٢٥٦
اور زمین پر اور نہیں تھکاتی اُسے حفاظت ان دونو کی اور وہ بہت بلند بہت بڑا ہے
لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ
نہیں زبردستی دین کے بارے میں (کیونکہ) یقیناً ظاہر ہو چکی ہے ہدایت بمقابل گمراہی کے
فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
پس جو کفر کرے گا شیطان کا اور ایمان لائے گا اللہ پر تو یقیناً اس نے پکڑا
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
کڑا مضبوط کہ نہیں ٹوٹنا جس کے لیے اور اللہ خوب سننے والا
عَلِيْمٌ ٢٥٧ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ
خوب جاننے والا ہے اللہ دوست ہے ان لوگوں کا جو ایمان لائے وہ نکالتا ہے انہیں
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ
اندھیروں سے طرف نور کی اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا دوست ان کے
الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ
شیطان ہیں وہ نکالتے ہیں انہیں نور سے طرف اندھیروں کی
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ٢٥٨ اَلَمْ
یہ لوگ ساتھی ہیں آگ کے وہ اس میں رہ پڑنے والے ہیں کیا نہیں
تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ
دیکھا تُو نے اس شخص کو جو جھگڑا ابراہیم سے بارے میں اپنے رب کے اس وجہ سے کہ دی اسے اللہ نے

256۔"Oاَلْحَیُّ کے یہ معنیٰ ہیں کہ خود بخود زندہ اور دوسری چیزوں کو زندگی بخشنے والا۔اور قَیُّوْمُ کے معنیٰ ہیں کہ اپنی ذات میں آپ قائم اور اپنی پیدا کردہ چیزوں کو اپنے سہارے سے باقی رکھنے والا"۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ: آیت کا یہ حصّہ گویا کفار کے قول کی تردید ہے جو کہتے ہیں کہ ہمارے بُت اللہ کے ہاں ہماری شفاعت کرتے ہیں (10:19)۔ نیز دیکھیں 10:4، 34:24،اور 39:44۔ "Oکرسی محض ایک استعارہ ہے کہ زمین وآسمان سب خدا کے تصرف میں ہیں"۔"+کرسی یعنی اللہ کا کامل علم آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے"۔ (بخاری44-65:ii)۔کرسی کا مطلب علم طاقت حکومت تسلط ہے(اقرب)۔آیت الکرسی کو حدیث میں سب سے افضل آیت کہا گیا ہے(ترمذی 2802)۔ "لفظ کرسی " کِرْسٌ "سے نکلا ہے جس کے معنیٰ متفرق اجزاء کو اکٹھا کرنے کے ہوتے ہیں جیسے کَرَسْتُ بِنَآءً کہ میں نے عمارت بنائی۔ یعنی اینٹوں پر اینٹیں رکھیں۔ اور کرسی علم کو بھی کہتے ہیں اور حکومت کو بھی (مفردات) کیونکہ اس لفظ کی اصل سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل میں اس کے معنیٰ جمع کرنے اور اکٹھا کرنے کے ہیں اور چونکہ علم بھی پراگندہ معلومات کو جمع کرلیتا ہے اور حکومت ملک کے پراگندہ اجزاء کو جمع کرلیتی ہے اس لیے علم، تخت اور حکومت کو بھی کرسی کہتے ہیں(ii)(بخاری44-65:ii)"۔ **257**۔لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ: اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کو جبراً اسلام میں داخل کرنا منع ہے (ح)۔ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کی شان نزول: "جب بنو نضیر کو مدینہ سے جلا وطن کیا گیا تو ان میں انصار مدینہ کے ایسے بچے بھی تھے جن کو یہودی بنایا گیا تھا تو انصار نے ان کو یہودیوں کے ساتھ بھیجنے سے انکار کردیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ مذہب کے بارے میں جبر نہیں کیا جاسکتا(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فِی الْاَسِیْرِ یُکْرَہُ عَلَی الْاِسْلَامِ۔ تفسیر کبیر جلد 1 صفحہ 356 کالم 2)(ii)"۔"یعنی اسلام میں داخل کرنے کے لئے جبر کی صورت تب ہو جب اسلام کی صداقت پوشیدہ اور مخفی ہو حالانکہ ایسا نہیں۔ بلکہ اسلام کی سچائی اظہر من الشمس ہے۔ تَبَیَّنَ الرُّشْدُ یعنی ہدایت خوب ظاہر ہو چکی۔ تَبَیَّنَ باب تَفَعُّلٌ سے ہے۔اس لئے پھر جبر کی کیا ضرورت ہے۔اَفَاَنْتَ تُکْرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ کیا لوگوں پر جبر کرے گا یہاں تک کہ وہ مؤمن بن جائیں(10:100)(ح)"۔اَلْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی: مضبوط کڑا یا ہینڈل(Handle)۔وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْھَہٗٓ اِلَی اللّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی (31:23)۔ حدیث کے مطابق محسن وہ ہے جو نماز اس طرح پڑھے گویا وہ خدا کو دیکھ رہا ہے یا خدا اس کو دیکھ رہا ہے۔ اگر ایسی کیفیت ہے تو قرآن کی اس آیت کے مطابق اس نے مضبوطی سے کڑا یا ہینڈل کو پکڑا ہوا ہے۔"عُرْوَۃٌ سے مراد مضبوط اور قابل اعتماد چیز جس کا سہارا لیا جاسکے(ii)"۔یعنی اللہ کے دامن کو پکڑ لیا مطلب اللہ سے مضبوط تعلق پیدا کرلیا۔**258**۔اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا: "Oبعض لوگوں کا خیال ہے کہ بہت نیکیاں کرنے سے انسان ولی بنتا ہے۔ یہ نادانی ہے۔ مؤمن کو تو خدا نے اوّل ہی ولی بنایا ہے جیسا کہ فرمایا اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ"۔ظُلُمٰتٌ یعنی ہر طرح کی ظلمتیں۔"Oدین وایمان نور ہے اور کفر وضلالت اندھیرا ہے"۔ طَاغُوْتٌ کے معنیٰ ہیں سرکش (طغیٰ یطغی سے) مفرد ہو یا جمع طاغوت ہی کہتے ہیں۔ نیز معبودان باطلہ۔ غیر منصف جج (4:61) اور

تلک الرسل ٣ ٦٢ البقرة ٢

الْمُلْكَ ۘ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ
سلطنت جبکہ کہا ابراہیم نے میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے
قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ ۖ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي
اس نے کہا میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں کہا ابراہیم نے پس یقیناً اللہ لاتا ہے
بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ
سورج کو مشرق سے پس لا تو اُسے مغرب سے پس مبہوت ہو گیا
الَّذِي كَفَرَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٢٥٨﴾ أَوْ
وہ جس نے کفر کیا اور اللہ نہیں ہدایت دیتا لوگوں ظالموں کو یا
كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا
مانند اس شخص کی جو گزرا ایک بستی پر جبکہ وہ گری ہوئی تھی اپنی چھتوں پر
قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۖ فَأَمَاتَهُ
اس نے کہا کب زندہ کرے گا اسے اللہ بعد موت کے اس کی پس موت دی اُسے
اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ
اللہ نے سو سال پھر اُٹھایا اُسے فرمایا کتنا ٹھہرا تو کہا
لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ
ٹھہرا میں ایک دن یا حصہ دن کا فرمایا (نہیں) بلکہ ٹھہرا تو سو
عَامٍ فَانْظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ
سال پس دیکھ طرف اپنے کھانے کی اور اپنے پینے کی نہیں سڑا وہ
وَانْظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ ۖ وَانْظُرْ
اور دیکھ طرف اپنے گدھے کی اور تاکہ بنادیں ہم تجھے نشان واسطے لوگوں کے اور دیکھ
إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا
طرف ہڈیوں کی کہ کس طرح کھڑا کرتے ہیں ہم انہیں پھر ہم پہناتے ہیں اس پر گوشت پس جب
تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٥٩﴾ وَ
کھل گیا اُس پر اس نے کہا میں جانتا ہوں کہ یقیناً اللہ ہر بات پر خوب قادر ہے اور

وقف لازم

شیطان کو بھی طاغوت کہا گیا ہے۔ **259**۔ حضرت ابراہیمؑ کا مباحثہ نمرود بادشاہ سے ہوا تھا (جوئش انسائیکلوپیڈیا ببلکا زیر لفظ بابل)۔ ابرام و طالمود اور پیدائش (10:8-10)۔ اَنْ اٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ: ہُ یعنی جھگڑنے والے بادشاہ کو۔ یعنی نمرود اپنی بادشاہی کے گھمنڈ میں خدا کا انکار کرتا تھا۔ "حَاجَّۃ باب مفاعلہ میں اس کے معنٰی خالص بحث کرنے کے ہوتے ہیں(ii)" زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے (یُحْیٖ وَیُمِیْتُ)۔ اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالموں کو یعنی اسلام کے خلاف ان کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دے گا۔ **260**۔ بخت نصر نے یروشلم کو اجاڑا تھا (2 Kings 24:10-20)۔ یہاں قریہ سے مراد یروشلم ہے۔ اَوْ: یا اللہ کی ہستی اور قدرت کی مثال (یہ ہے کہ) ---۔ کَمْ لَبِثْتَ اس حالت میں تو کتنی دیر رہا۔ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ: یا اس شخص کی طرح جو ایک بستی سے گزرا جب کہ وہ گری ہوئی تھی۔ یہ شخص حزقیل (عزیرؑ) نبی کا کشف یا رؤیا ہے۔ جو حزقیل باب 36 اور 37 میں مذکور ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح بخت نصر شاہ بابل نے 613 قبل مسیح میں یوروشلم کو فتح کیا اور تباہ کیا۔ اور اسرائیلیوں کو قیدی بنا کر بابل لے گیا۔ بتایا کہ اس کے سو سال بعد یروشلم پھر آباد ہو جائے گا۔ پھر 537 قبل مسیح میں بابل کو تباہ کرنے کے بعد خورس شاہ ایران یہودیوں کو بابل سے واپس یروشلم لایا اور ان کو وہاں پھر سے آباد کیا (Ezra 1:2)۔ اس طرح یروشلم 515 ق م تک دوبارہ یہودیوں سے آباد ہو گیا۔ یہ 98 سال قریبا سو سال ہوئے۔ اس طرح اسرائیلیوں کو نئی قومی زندگی مل گئی (Ezra 6:15)۔ روح المعانی میں عکرمہ اور وہاب نے اور ربیع نے یہی تفسیر کی ہے۔ یہ کشفی نظارہ عزیرؑ کو دکھا کر فرمایا کہ کھانے اور گدھے کی طرف دیکھ ویسے کا ویسا ہی ہے حقیقت میں تا معلوم ہو کہ یہ کشف ہے نہ کہ حقیقت۔ تو 100 سال بے ہوش رہا گویا مرا رہا۔ حزقیل بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہیں بخت نصر قیدی بنا کر اپنے ساتھ بابل لے گیا تھا۔ حزقیل نے اجڑے ہوئے شہر کو دیکھ کر کہا کہ اب اللہ اس اجڑے ہوئے شہر کو کب زندہ (آباد) کرے گا تب اللہ نے یہ کشفی نظارہ دکھایا۔ "اَمَاتَہٗ کے معنٰی ہے: 1۔ مار دینا۔ 2۔ سلا دینا۔ اور 3۔ بے ہوش کر دینا (ح)"۔ مردہ ہڈیوں پر گوشت چڑھانا (حزقیل 37:1-14)۔ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ: یعنی یہ سب ہم نے تیرے لیے اس لیے کیا ہے تاکہ تجھے لوگوں کے لیے ایک نشان بنائیں۔

إِذْ قَالَ إِبْرٰهِمُ رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ قَالَ أَوَ
جب کہا ابراہیم نے اے رب میرے دکھا مجھے کس طرح تو زندہ کریگا مُردوں کو فرمایا کیا
لَمْ تُؤْمِنْ ۚ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ۚ قَالَ
نہیں ایمان لایا تو کہا کیوں نہیں ولیکن تاکہ مطمئن ہو دل میرا فرمایا
فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ
پس لے چار پرندے پھر ہلالے انہیں اپنے ساتھ پھر رکھ
عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِيْنَكَ
ہر پہاڑ پر ان میں سے ایک ایک پھر بُلا انہیں آویں گے تیرے پاس
٣٥ ع ٣ سَعْيًا ۚ وَاعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦٠﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ
دوڑ کر اور جان لے کہ یقیناً اللہ عزت والا حکمت والا ہے مثال ان لوگوں کی جو
يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ
خرچ کرتے ہیں مال اپنے راہ میں اللہ کی مانند مثال ایک دانہ کی ہے
أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ
جس نے اُگائے سات سٹے ہر سٹہ میں سو دانہ ہے
وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾
اور اللہ بڑھاتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ وسعت والا خوب جاننے والا ہے
اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا
وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال راہ میں اللہ کی پھر نہیں
يُتْبِعُوْنَ مَا أَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا أَذًى ۙ لَّهُمْ أَجْرُهُمْ
بعد میں کرتے اس کے جو خرچ کیا انہوں نے احسان جتانا اور نہ تکلیف دینا ان کے لیے اجر ہے ان کا
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٦٢﴾
پاس ان کے رب کے اور نہ خوف ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے
قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ
بات مناسب اور بخش دینا بہتر ہے اس صدقہ سے کہ بعد میں ہو جس کے

261۔ولٰکِنۡ لِّيَطۡمَئِنَّ قَلۡبِيۡ: یعنی اس خاص معاملے میں اطمینان ہو جائے اس لئے پوچھتا ہوں۔ اس میں روحانی مردوں کے زندہ ہونے یعنی ان کے ایمان لے آنے کی دلیل حضرت ابراہیمؑ نے مانگی تھی۔ پرندے انسانوں سے ڈر کر اڑ جاتے ہیں مگر جب ان کو سِدھالیا جائے تو وہ بھی فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ تربیت اور تبلیغ سے روحانی مردے فرماں بردار بن جائیں گے یعنی مسلمان ہو جائیں گے۔ صُر کے ساتھ جب اِلٰی کا صلہ آئے تو اس کے معنٰی اپنی طرف مائل (سدھانے) کرنے کے ہوتے ہیں۔ کاٹنے کے نہیں۔ اگر صلہ کے بغیر ہو تو کاٹنے کے معنٰی ہیں۔ صُرۡهُنَّ إِلَيۡكَ یعنی اپنے ساتھ مانوس کر لے ان کو سدھا کر۔ جُزۡءًا: یعنی ہر پہاڑ پر ایک ایک پرندہ رکھ آ(نہ کہ ان کا قیمہ کر کے)۔ جیسے فرمایا: لِكُلِّ بَابٍ مِّنۡهُمۡ جُزۡءٌ مَّقۡسُوۡمٌ (15:45) یعنی کفار کا ایک حصہ مراد ہے نہ کہ ان کا قیمہ کر کے۔ ہر پرندے کا جزء نہیں بلکہ چار پرندوں کا جزء مراد ہے۔ یعنی ایک ایک پرندہ ہر پہاڑ پر رکھ آ۔ "وَاعۡلَمۡ أَنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ: یعنی اے ابراہیمؑ جیسے تم نے چند روز تک ان پرندوں کی مجازی اور عارضی ربوبیت کر کے ان کو اپنے ساتھ ایسا ہلا لیا ہے کہ تیرے بلانے پر دور دور سے اڑ کر بھاگ آتے ہیں اسی طرح اللہ جو مخلوقات کا رب ہے اس کی ربوبیت کی وجہ سے کیوں نہ روحانی طور پر مرے ہوئے لوگ تیرے بلانے پر اسی کی قدرت سے (روحانی طور پر) زندہ ہو کر جمع ہو جائیں گے (ح)"۔ نیز دیکھیں (8:25)۔**262**، **263**۔اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا اجر سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے بشرطیکہ نہ احسان جتایا جائے نہ ایذا دی جائے۔ (مرقس 4:8)۔ قرآن (2:246,262) اور (6:161)۔

264۔ مانگنے والوں کو نرمی سے جواب دینا اور ان کی بدخوئی پر در گزر کرنا یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کو دے اور بعد میں بار بار دبائے۔ بلکہ سمجھے کہ اللہ کے راستہ میں دیا ہے اور اس میں اپنا ہی بھلا ہے۔

265۔ یعنی لینے والے کو نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ ان کو ایذاء دیتے ہیں۔ ورنہ وہی مثال ہو گی کہ چٹیل چٹان پر جس پر کچھ مٹی تھی بیج بو دئے۔ اور تیز بارش مٹی اور بیج بہا کر لے جائے اور فصل سے کچھ بھی نہ حاصل ہو۔ "جو دکھاوے کے لئے صدقہ دیتا ہے یا دیکر احسان جتاتا ہے اس کا صدقہ بھی بالکل برباد ہو جاتا ہے (ح)"۔ لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ یعنی قیامت کے روز رِئَاءَ کاروں کو اس خیرات سے جو انہوں نے کی تھی کچھ بھی ہاتھ نہ لگے گا۔ اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا: (حالانکہ کافر لوگوں میں سے ہی مسلمان ہوئے اور ہوتے ہیں)۔ یہ سمجھنے کے لئے ہدایت کا معنٰی جاننا ضروری ہے۔ ہدایت کا مطلب ہے: 1۔ راہ دِکھانا۔ 2۔ اس پر چلانا۔ اور 3۔ منزل مقصود تک پہنچانا۔ راہ خواہ نیکی کی ہو یا بدی کی۔ اللہ نیکی کی راہ کی ہدایت فرماتا ہے (2:214,273)۔ مگر شیطان بدی کی راہ کی ہدایت کرتا ہے جیسے فرمایا يَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ (22:5)۔ پس اس آیت میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالٰی کافر لوگوں کو (ان کی اسلام دشمن چالوں اور مال خرچ کرنے میں) ہر گز کامیابی کی منزل مقصود پر نہیں پہنچائے گا بلکہ وہ اپنے مقصد میں نامراد رہیں گے۔

266۔ "اس آیت میں بتایا کہ خدا کی راہ میں صدقہ دینے سے ایمان مضبوط ہو جاتا ہے کیونکہ یہ طبعی قاعدہ ہے کہ جس کام پر انسان محنت کرے یا پیسہ خرچ کرے تو نہیں چاہتا کہ وہ خراب ہو جائے (ح)"۔ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ: بلند درجہ یعنی اعلٰی درجہ کی زمین پر (مفردات)۔ یعنی زرخیز زمین۔ وَابِلٌ: موٹے قطروں والی بارش۔ طَلٌّ: نہایت خفیف بارش (کافی ہے)۔ مطلب یہ کہ نیت صاف ہو تو زیادہ خیرات بھاری بارش کی طرح فائدہ دے گی اور تھوڑی خیرات تھوڑی بارش کی طرح فائدہ ضرور دے گی۔ لیکن اگر نیت خراب ہو تو بارش خواہ زیادہ بھی ہو ایسی ہے کہ جیسے خشک چٹان پر پڑی اور کوئی فصل نہ اُگی۔ اللہ اسے جو تم کرتے ہو خوب دیکھتا ہے۔ یعنی ان کو یقین ہوتا ہے کہ خدا اُن کو اس کا اجر دے گا۔

أَذًى ۗ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ﴿٢٦٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تکلیف دینا اور اللہ بے پرواہ بردبار ہے ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ
تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنْفِقُ
برباد کرو اپنے صدقے بسبب احسان جتانے اور تکلیف دینے کے مانند اس شخص کی جو خرچ کرتا ہے
مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
مال اپنا دکھانے کیلئے لوگوں کے اور نہیں ایمان لاتا اللہ پر اور روز
الْآخِرِ ۖ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ
آخر پر پھر مثال اسکی مانند مثال کے ہے ایک چٹان کی جس پر مٹی ہو پھر پہنچے اُسے
وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِمَّا
بارش پس کرچھوڑے اُسے صاف کہ نہیں قدرت رکھتے کسی چیز پر بھی اس سے جو
كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ
کمائی تھی انہوں نے اور اللہ نہیں ہدایت دیتا لوگوں کافروں کو اور مثال
الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَ
ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال چاہنے کے لیے رضامندی اللہ کی اور
تَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا
مضبوط کرنے کے لیے اپنے تئیں مانند مثال کی ہے ایک باغ کے جو بلندی پر ہو کر پہنچے اُسے
وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِنْ لَمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ
بارش تو وہ دے اپنا پھل دُگنا پھر اگر نہ پہنچے اُسے بارش
فَطَلٌّ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٦٥﴾ أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ
تو شبنم ہی (سہی) اور اللہ اُسے جو تم کرتے ہو خوب دیکھنے والا ہے کیا چاہتا ہے کوئی تم میں سے
أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي
کہ ہو اس کے لیے باغ کھجوروں اور انگوروں کا بہتی ہوں
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ
نیچے سے جن کے نہریں اس کیلئے اس میں ہر قسم کے میوے ہوں

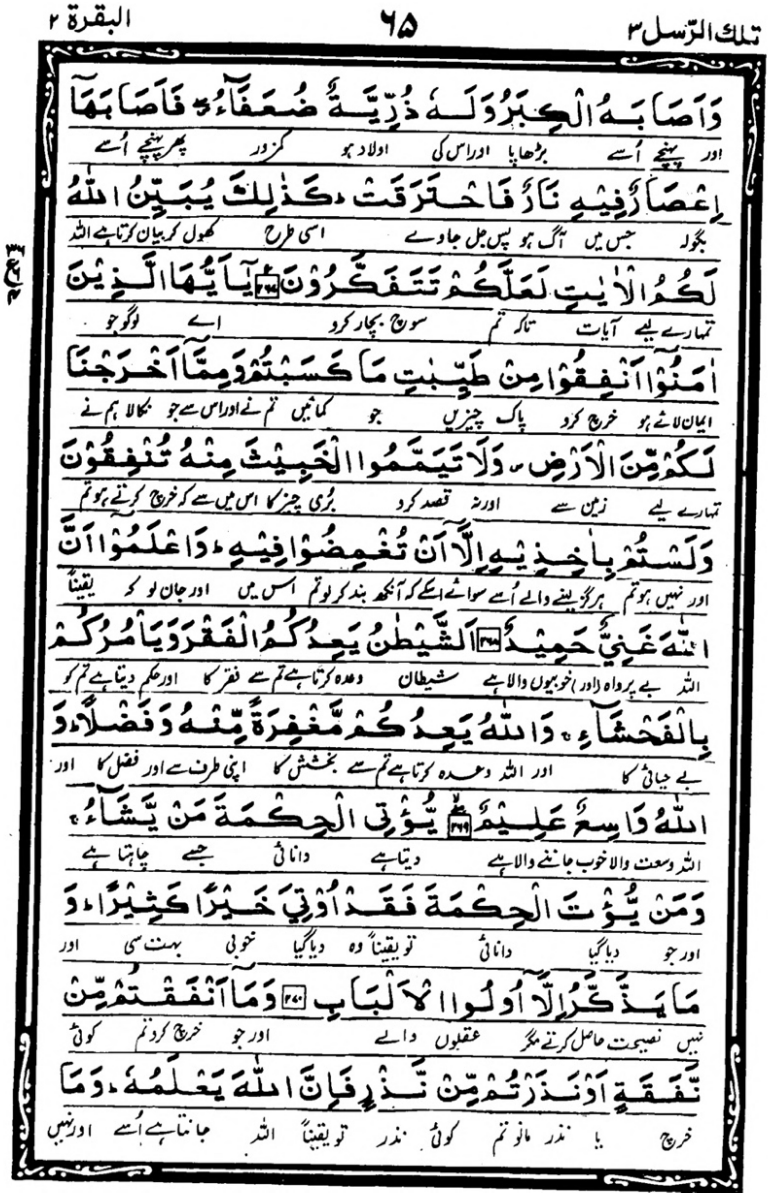
تلك الرسل ٣ ٦٥ البقرة ٢

وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ
اور پہنچے اُسے بڑھاپا اور اس کی اولاد ہو کمزور پھر پہنچے اُسے
اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
بگولہ جس میں آگ ہو پس جل جاوے اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے اللہ
لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
تمہارے لیے آیات تاکہ تم سوچ بچار کرو اے لوگو جو
اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا
ایمان لائے ہو خرچ کرو پاک چیزیں جو کمائیں تم نے اور اس سے جو نکالا ہم نے
لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ
تمہارے لیے زمین سے اور نہ قصد کرو بُری چیز کا اس میں سے کہ خرچ کرتے ہو تم
وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ
اور نہیں ہو تم ہرگز لینے والے اُسے سوائے اسکے کہ آنکھ بند کر لو تم اس میں اور جان لو کہ یقیناً
اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ
اللہ بے پرواہ (اور) خوبیوں والا ہے شیطان وعدہ کرتا ہے تم سے فقر کا اور حکم دیتا ہے تم کو
بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَ
بے حیائی کا اور اللہ وعدہ کرتا ہے تم سے بخشش کا اپنی طرف سے اور فضل کا اور
اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ
اللہ وسعت والا خوب جاننے والا ہے دیتا ہے دانائی جسے چاہتا ہے
وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَ
اور جو دیا گیا دانائی تو یقیناً وہ دیا گیا خوبی بہت سی اور
مَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ
نہیں نصیحت حاصل کرتے مگر عقلوں والے اور جو خرچ کرو تم کوئی
نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا
خرچ یا نذر مانو تم کوئی نذر تو یقیناً اللہ جانتا ہے اُسے اور نہیں

267۔ "یعنی جسطرح بگولہ سے بڑے سے بڑا باغ تباہ ہو جاتا ہے اسی طرح ریاء کاری سے بڑی سے بڑی خیرات سب برباد ہو جاتی ہے(ح)"۔ "تاکہ تم سوچو" کہ اسلام کی حالت ایک باغ کی طرح ہے جسے کفار مٹانا چاہتے ہیں پس مسلمانوں کو اسلام کی خاطر جانی اور مالی قربانیاں کرنی چاہئیں۔ **268**۔ "نہ قصد کرو بُری چیز کا": "قصدًا ردی چیز صدقہ میں نہ دینی چاہیے۔ یعنی یہ ارادہ اور نیت نہ کرنی چاہئے کہ فلاں چیز جب ردی اور بیکار ہو گی تبھی اسے خدا کی راہ میں صدقہ دیں گے(ح)"۔ "اور نہیں ہو تم ہرگز اسے لینے والے سوائے اس کے کہ آنکھ بند کر لو اس بارے میں": چونکہ اللہ کسی چیز کا محتاج نہیں۔ خوبیوں والا ہے اور اچھی چیزوں کو پسند کرتا ہے جیسے فرمایا لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (3:93) یعنی نیکی کا اجر تب ملے گا جب تم اس میں سے خرچ کرو جو تم پسند کرتے ہو۔ بہتر چیز ہو اور مال حلال کمائی سے ہو۔ اس لئے ردی چیزیں صدقہ میں نہ دو۔ اور جس طرح کوئی ردی چیز تم کو دے تو شرم کے طور پر آنکھیں بند کر کے خواہ لے لو مگر دل سے نہ پسند کرو گے(ح)"۔ **269**۔ اگر دل میں خیال آئے کہ صدقہ خیرات دینے سے میں فقیر ہو جاؤں گا تو سمجھ لے کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ یہاں فحشاء کا مطلب بخل ہے (Lane) کیونکہ اس کے بالمقابل لفظ فضل آیا ہے یعنی فراخیِ مال۔ شیطان بے حیائی کے کاموں پر خرچ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اگر غرباء پر خرچ نہ کرو گے تو وہ غربت کے باعث ناجائز طریقوں سے (یعنی فحشاء سے) کام لے کر اپنی ضروریات پوری کریں گے۔ یہ شیطانی کام ہونگے۔ **270**۔ جسے اللہ تعالیٰ حکمت کی سمجھ دے تو وہ اللہ کی راہ میں خرچ کر کے بہت بڑا نیک اجر کماتا ہے۔ اور لوگوں کا بھی بھلا ہوتا ہے۔ اس سے قوم ترقی کرتی ہے۔ حکمت: اللہ تعالیٰ نے ہمیں پانچ حواس عطا فرمائے جن سے ہمیں چیزوں کا علم یا شعور حاصل ہوتا ہے اور نیک و بد کی تمیز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فَأَلۡهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقۡوَاهَا فرما کر ہم پر نیکی اور بدی کی راہیں واضح کر دی ہیں۔ اب جو سمجھ سے کام لے کر نیک راہ اختیار کرے وہ گویا حکمت پا گیا۔ "O جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے۔ اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس جَادِلۡهُمۡ بِالَّتِي هِيَ أَحۡسَنُ کے موافق عمل در آمد رکھو۔ اس طرز کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے يُؤۡتِي الۡحِكۡمَةَ مَن يَشَاءُ"۔ "O أُولُوا الۡأَلۡبَابِ: انسان اصل میں اُنسان سے لیا گیا ہے۔ یعنی جس میں دو حقیقی اُنس ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ سے دوسرا ابنی نوع انسان کی ہمدردی سے۔ جب یہ دو اُنس اس میں پیدا ہو جاویں اس وقت انسان کہلاتا ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جو انسانیت کا مغز کہلاتی ہے۔ اور اسی مقام پر انسان اولوا الالباب کہلاتا ہے۔ جب تک یہ نہیں کچھ بھی نہیں۔ ہزار دعویٰ کرو اور دِکھاؤ مگر اللہ کے نزدیک اس کے نبی اور فرشتوں کے نزدیک ہیچ ہے"۔

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا
ہے ظالموں کے لیے کوئی مددگار اگر ظاہر کرو تم صدقے تو کیا ہی اچھا ہے
هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ
یہ اور اگر چھپاؤ تم انہیں اور دے دو وہ فقیروں کو تو یہ بہتر ہے
لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
تمہارے لیے اور وہ دُور کردیگا تم سے برائیاں تمہاری اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو
خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ
خوب آگاہ ہے نہیں ہے ذمہ تیرے ہدایت ان کی ولیکن اللہ ہدایت دیتا ہے جسے
يَّشَآءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْنَ
چاہتا ہے اور جو بھی تم خرچ کروگے کوئی مال تو تمہارے نفسوں کیلئے ہے اور نہ خرچ کروگے تم
اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ
مگر چاہنے کے لیے رضامندی اللہ کی اور جو خرچ کروگے تم کوئی مال پورا پورا دیاجائیگا
اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٢﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ
تمہیں اور تم نہیں ظلم کئے جاؤگے (خرچ کرو) فقیروں کے لیے وہ جو
اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي
روکے گئے راہ میں اللہ کی نہیں طاقت رکھتے سفر کی
الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ
زمین میں گمان کرتا ہے انہیں ناواقف دولت مند بسبب سوال نہ کرنے کے
تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۗ وَمَا
تو پہچانتا ہے انہیں بذریعہ انکے نشان کے نہیں مانگتے وہ لوگوں سے پیچھے پڑ کر اور جو
تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢٧٣﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ
خرچ کروگے تم کوئی مال تو یقیناً اللہ اُسے خوب جاننے والا ہے وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں
اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ
اپنے مال رات اور دن پوشیدہ اور ظاہر تو ان کے لیے

271۔ اور جو نذر پوری نہ کرے تو یہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور جو صدقہ خیرات نہیں کرتے وہ ظلم کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر جب اللہ کی پکڑ ہوگی تو کوئی مددگار نہ پائے گا۔ **272**۔ فَنِعِمَّا هِيَ: "یعنی لوگوں میں صدقہ کھلے طور پر دینے کا یہ فائدہ ہوگا کہ اور لوگوں کو بھی صدقہ دینے کی تحریک ہوگی۔ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ یعنی پوشیدگی میں صدقہ دینے کا فائدہ تمہارے حق میں یہ ہوگا کہ رِئَاء سے بچوگے (ح)"۔ حاصل کلام یہ کہ انفرادی خیرات تو چھپ کر دو مگر اجتماعی اعانت اعلانیہ کرو۔ تااور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب ہو۔ **273**۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ پہلے پہل مسلمان بوجہ کفار کی سختیوں کے اپنے مشرک رشتہ داروں کی امداد کرنا پسند نہ کرتے تھے۔ پس یہ آیت اُتری کہ غیر مسلموں کو بھی صدقات دو۔ اور اس وجہ سے نہ رکو کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ خَيْرٍ سے مراد اچھا مال ہے۔ یعنی جائز طریقہ سے کمایا ہوا (مفردات)۔ فَلِاَنْفُسِكُمْ: (تو اسکا فائدہ) تمہارے نفسوں کو ملے گا۔ **274**۔ اس آیت کے شروع میں "یہ خیرات" محذوف ہے۔ فُقَرَآءُ: فقیروں کے لئے ہے جو دین اسلام کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ "اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ: یہ لوگ کئی قسم کے ہیں مثلاً: 1۔ وہ لوگ کہ سچے دین کو قبول کرنے کی وجہ سے ان کی کمائی بند ہوگئی اور گزارا کی کوئی صورت نہ رہی۔ 2۔ وہ لوگ جو دین یا علم سیکھنے میں مشغول ہونے کی وجہ سے روزگار نہیں کر سکتے۔ 3۔ دین کی اشاعت اور جہاد کے لئے جنہوں نے اپنا سارا وقت وقف کر دیا ہو۔ 4۔ جن کے پاس جہاد کا سامان نہیں۔ 5۔ جو زخمی لاچار یا بیمار ہو گئے ہوں (ح)"۔ تَعَفُّفِ: (مانگنے یا سوال کرنے سے) بچنا جیسا کہ اصحاب الصُفّہ تھے جو لوگوں سے نہ مانگتے تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا "جو میرے ساتھ اس بات کا عہد کرے کہ وہ لوگوں سے سوال نہیں کرے گا تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں گا (ابوداؤد۔ نسائی)"۔

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

اجر ہے ان کا پاس ان کے رب کے اور نہ خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ

وقف منزل

يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٤﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ

غمگین ہوں گے وہ لوگ جو کھاتے ہیں سود نہیں کھڑے ہوتے

اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۗ

مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے وہ کہ پاگل کر دیا ہو جسے شیطان نے چھو کر

وقف لازم

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ

یہ اس بیے ہے کہ انہوں نے کہا سوائے اسکے نہیں کہ خرید و فروخت مانند سود کے ہے اور حلال کیا

اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ

اللہ نے خرید و فروخت اور حرام کیا سود کو پس جو شخص کہ آئی اسکے پاس نصیحت طرف سے اس

رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ

کے رب کی پھر وہ باز آگیا تو اس کیلئے ہے جو پہلے ہو چکا اور معاملہ اس کا طرف ہے اللہ کی اور جس نے

عَادَ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧٥﴾

دوبارہ کیا تو یہ لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں رہ پڑنے والے ہیں

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ

مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو اور اللہ نہیں پسند کرتا

كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کسی کفر کرنیوالے گناہ گار کو یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کمائے نیک

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ

اور قائم کی نماز اور دی زکوٰۃ ان کیلئے اجر ہے ان کا پاس

رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾ يٰٓاَيُّهَا

انکے رب کے اور نہ خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا

لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود میں سے

275۔ زکوٰۃ کا دینا فرض ہے اور صدقہ کا دینا انسان کی مرضی پر ہے ۔ یہ دو نام اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے ہیں (یعنی زکوٰۃ اور صدقہ)۔ 276۔ "اَلرِّبٰوا: کے معنیٰ سود کے ہیں یعنی اصل زر قرضہ پر کچھ زائد لینے دینے کا اقرار کرنا(ح)"۔ " فَلَهٗ مَا سَلَفَ (پہلے جو ہو گیا سو ہو گیا) یعنی جو سودی لین دین پہلے کر چکا ہے اس کا نفع اسی کا ہے(ii)"۔ اس پر گرفت نہ ہو گی اگر آئندہ کے لئے توبہ کر لے۔ " جسے شیطان نے پاگل کر دیا ہو: یعنی سود کے کاروبار میں یہ خرابی بھی ہے کہ اس کی وجہ سے سود خور کو مال کے اکٹھا کرنے کا جنون سا ہو جاتا ہے (ح)"۔ امتناع سود قرآن کا آخری حکم تھا جو دیا گیا۔ " تجارت جائز ہے مگر حرام چیزوں کی نہیں۔ جیسے شراب۔ سور کا گوشت (بخاری)"۔ یا ناواجب طریقوں سے تجارت کرنا۔ 277۔ یعنی مالدار ہو کر پھر بھی محتاج کو بلا سود قرض نہ دے تو وہ اللہ کی نعمت کا بہت ناشکرا ہے اور گنہگار ہے۔ سود غرباء سے امراء کو جاتا ہے جبکہ صدقات اُمراء سے غرباء کی طرف جاتے ہیں۔ سود کا انجام آخرت میں گھاٹا ہے مگر صدقات کو اللہ بڑھا چڑھا کر واپس کرتا ہے یا بدلہ میں جنت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سود کو گھٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ اَثِيْمٍ: (عادی) گنہگار۔

تلك الرسل ٣ ٦٨ البقرة ٢

إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٩﴾ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا
اگر ہو تم ایماندار پس اگر نہ کرو تم (ایسا) تو آگاہ ہو جاؤ

بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ
لڑائی پر اللہ اور رسول سے اس کے اور اگر توبہ کرو تم تو تمہارے لیے راس المال ہیں

أَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾ وَإِنْ كَانَ ذُوْ
تمہارے نہ ظلم کرو تم اور نہ ظلم کئے جاؤ تم اور اگر ہو وہ (مقروض)

عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلٰى مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ
تنگی والا تو مہلت ہے آسانی تک اور یہ کہ خیرات کردو تم بہتر ہے تمہارے لیے

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ إِلَى
اگر ہو تم جانتے اور ڈرو ایسے دن سے کہ لوٹائے جاؤ گے تم اس میں طرف

اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨٢﴾
اللہ کی پھر پورا پورا دیا جائیگا ہر نفس کو جو کمایا اس نے اور وہ نہیں ظلم کیے جاویں گے

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلٰٓى
اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب لین دین کرو تم کسی قرض کا

أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۚ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ
میعاد مقرر تک تو لکھ لیا کرو اُسے اور چاہیے کہ لکھے درمیان تمہارے لکھنے والا

بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ
ساتھ انصاف کے اور نہ انکار کرے لکھنے والا کہ وہ لکھے جیسا کہ سکھایا اُسے اللہ نے

فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ
پس چاہیئے کہ لکھے وہ اور چاہیے کہ لکھا دے وہ شخص جس کے ذمہ حق ہے اور چاہیئے کہ ڈرے اللہ

رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ فَإِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ
اپنے رب سے اور نہ کم کرے اس سے کچھ بھی پس اگر ہو وہ شخص جس کے ذمہ

الْحَقُّ سَفِيْهًا أَوْ ضَعِيْفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُّمِلَّ هُوَ
حق ہے بے وقوف یا کمزور یا نہ طاقت رکھتا ہو کہ لکھوائے وہ

279۔ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ: اگر تم (فی الواقعہ) مؤمن ہو تو جو سود تم نے وصول کرنا ہے وہ چھوڑ دو یعنی نہ لو۔ **280**۔ "یعنی جو شخص اسلامی سلطنت میں سود کا لین دین کرے تو علاوہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے رسول اور اس کے قائم مقام بھی اس کو سزا دیں گے (ح)"۔ "رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ جمع ہے راس المال کی۔ یعنی اصل زر قرضہ (ح)"۔ "لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ": سود نہ لینے کی وجہ سے تم ظالم نہ ہو گے اور تمہیں تمہارا اصل زر مل جانے سے تم مظلوم نہیں ہو گے (تم پر ظلم نہ ہو گا)۔ یہ آیت حِجَّۃُ الْوَدَاع میں منیٰ میں نازل ہوئی تھی۔ 281۔ "اگر مقروض تنگدست ہے تو اُسے مہلت دو تا آسانی سے قرض واپس کر سکے۔ یا قرض معاف کر دو تو بہتر ہے (ii)"۔ 282۔ وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ۔۔۔ والی یہ آیت آخری آیت ہے جو وفات سے چند ہی روز پہلے آنحضرتؐ پر نازل ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ "اس آیت کو رِبٰوا اور دَیْن کی آیات کے درمیان میں رکھ دو" یعنی آیت 281 کے بعد اور آیت 283 سے پہلے یعنی آیت 282 میں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن میں آیات کا مُقام آپؐ خود بتایا کرتے تھے۔

فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ
تو چاہیئے کہ لکھوائے سرپرست اس کا ساتھ عدل کے اور گواہ بنالو دو گواہ
مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّ
اپنے مردوں میں سے پھر اگر نہ ہوں دو مرد تو ایک مرد اور
امْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ
دو عورتیں ان لوگوں میں سے جنہیں تم پسند کرتے ہو گواہوں میں سے اس لیے کہ بھول جائے
اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۚ وَلَا يَاْبَ
ایک ان میں سے تو یاد دلا دے ایک ان میں دوسری کو اور نہ انکار کریں
الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۚ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ
گواہ جبکہ بلائے جائیں اور نہ اکتاؤ اس سے کہ لکھو تم اُسے
صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۚ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ
تھوڑا ہو خواہ زیادہ ہو اس کی میعاد تک یہ زیادہ انصاف والی بات ہے نزدیک
اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ
اللہ کے اور بہت قائم رکھنے والی ہے گواہی اور زیادہ قریب ہے کہ نہ شک کرو تم سوائے
اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ
اس کے کہ ہو تجارت ہاتھوں ہاتھ کہ پھراتے ہو تم اُسے آپس میں
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ۚ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا
تو نہیں تم پر کوئی گناہ کہ نہ لکھو تم اُسے اور گواہ کرلیا کرو جب
تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۚ وَاِنْ
آپس میں خرید و فروخت کرو تم اور نہ نقصان پہنچایا جاوے لکھنے والا اور نہ گواہ اور اگر
تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ وَيُعَلِّمُكُمُ
کروگے تم (ایسا) تو یقیناً یہ گناہ ہے تمہارا اور ڈرو اللہ سے اور سکھاتا ہے تم کو
اللّٰهُ ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى
اللہ اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے اور اگر ہو تم

283۔ "دَیۡن یعنی قرض کے معاملہ میں جو اقرار نامہ لکھا جائے اس کی عبارت وہ شخص لکھوائے جو قرض لیتا ہے۔ نہ کہ وہ جس نے قرض دیا ہے۔ تاکہ مقروض بعد میں منکر ہی نہ ہو جائے کہ یہ اقرار نامہ میں نے تو لکھوایا ہی نہیں تھا بلکہ قرض خواہ نے جو چاہا عبارت لکھوادی۔ اس لئے میں اس کی ادائیگی کا ذمہ دار نہیں (ح)"۔ اقرار نامہ لکھے جانے کے بعد قرض دینے والے (جس نے رقم قرض دی ہے) کے پاس یہ اقرار نامہ رہے گا۔ عَلَيْهِ الْحَقُّ: "جس کے ذمہ قرض ہے" یعنی جو قرض لیتا ہے وہ تحریر لکھوا کر دے۔ اگر قرض لینے والا کم عمر یا ناسمجھ ہو یا بہت معمر ہو جو لکھا نہیں سکتا تو اس کی طرف سے اس کا ولی تحریر لکھوائے اور دو گواہ رکھے جو واقف کار ہوں۔ دو مسلمان مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنالو۔ قرض کے معاملہ میں لکھنا چاہیئے مگر روزمرہ کے معمول کے نقد خرید و فروخت میں لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (سٹّہ کا سودا کرنا اسلام میں منع ہے یعنی حرام ہے)۔ دو عورتیں اس لئے کہ ایک دوسری کو یاد دلا کر گواہی دے سکتی ہیں۔ "تِجَارَةً حَاضِرَةً: یعنی نقد خرید و فروخت دست بدست جو بازاروں میں ہوتی ہے اسے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ لکھنا تو وہاں ضروری ہے جہاں قرض کا معاملہ ہو یا تجارتی معاہدہ ہو (ح)"۔ "اِلٰٓى اَجَلِهٖ:۔ یعنی قرض واپس کرنے کی مدت بھی لکھی جائے کہ کب واپس کرنا ہے۔ اِذَا تَبَايَعْتُمْ: جب تم کوئی بڑا سودا کرو تو لکھ کر مدت اور گواہ سب مقرر کرو۔ اور دوکاندار جیسے ووچر یا رسید دیتا ہے وہ ایک اچھا طریق ہے۔ اس سے جھگڑے کم ہوتے ہیں(ii)"۔ "+ کاتب اور گواہ کو ضرر نہ پہنچے یعنی ان کو کچھ معاوضہ ادا کرو کیونکہ وہ اپنا کام کاج چھوڑ کر اور اپنا حرج کر کے اس کام کے لئے آئے ہیں۔ ورنہ گناہ ہو گا"۔ وَاِنْ تَفْعَلُوْا: یعنی اگر تم کاتب یا گواہ کو ایذاء پہنچاؤ گے یعنی ان کو معاوضہ نہ دو گے تو یہ فسق ہو گا۔ یا جن باتوں کی تاکید کی گئی ہے ان پر عمل کرو اور جن چیزوں سے روکا گیا ہے ان سے اجتناب کرو۔ (نوٹ: یہ آیت قرآن مجید کی سب سے لمبی آیت ہے۔ اس سے چھوٹی آیت سورۃ مزمل کی آخری آیت ہے یعنی آیت نمبر 21)۔

سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ
سفر پر اور نہ پاؤ تم لکھنے والا تو گروی رکھنا ہے با قبضہ پس اگر
اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ
امین جانا بعض تمہارے نے بعض کو تو چاہیے کہ ادا کرے وہ شخص جس کے پاس امانت رکھی گئی اپنی امانت
وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ
اور چاہیئے کہ وہ ڈرے اللہ اپنے رب سے اور نہ چھپاؤ گواہی اور جو
يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
چھپائے گا اُسے تو گناہ گار ہے دل اس کا اور اللہ اُسے جو تم کرتے ہو خوب
عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ ع ۳۹
جاننے والا ہے اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اگر
تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ
ظاہر کرو تم جو نفسوں میں ہے تمہارے یا چھپاؤ تم اُسے حساب لے گا تم سے اس کا اللہ
فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى
پھر بخشے گا جسے چاہے گا اور عذاب دے گا جسے چاہے گا اور اللہ ہر
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ
بات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے ایمان لایا رسول اس پر جو اتارا گیا طرف اس کی
مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
اسکے رب کی طرف سے اور مومن بھی سب ایمان لائے اللہ پر اور فرشتوں پر اس کے
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟
اور کتابوں پر اسکی اور رسولوں پر اسکے اور وہ کہتے ہیں نہیں ہم فرق کرتے درمیان کسی کے رسولوں میں سے اس کے
وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ
اور کہا انہوں نے سنا ہم نے اور اطاعت کی ہم نے بخشش چاہتے ہیں تیری اے رب ہمارے اور طرف تیری ہی
الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا
ٹھکانا ہے نہیں ذمہ وار قرار دیتا اللہ کسی نفس کو مگر مطابق طاقت کے اسکی اسکے لیے ہے جو

284۔ قرض بھی ایک امانت ہے اور اس کی واپسی (ادائیگی) ضروری ہے۔ اگر قرض دینے والے کو مقروض پر اعتبار نہ ہو تو مقروض کوئی چیز (قرض کی قیمت کے برابر کی) قرض دینے والے کے پاس بطور رہن رکھے۔ گواہی نہ چھپاؤ: یعنی گواہ سچ پر قائم رہیں نیز دونوں فریق (قرض دینے والا اور قرض واپس ادا کرنے والا) سچ پر قائم رہیں۔ **285**۔ یونہی دل میں برے خیالات گزریں تو ان پر پکڑ نہ ہو گی۔ مگر برے دلی ارادوں پر پکڑ ہو گی اگر توبہ نہیں کی۔ "تُخْفُوْهُ: یعنی اسے چُھپا رکھو (ii)"۔ باطنی (دلوں میں چھپی) بدیاں جیسے حسد۔ کینہ۔ منافقت۔ دشمنی۔ غرور و تکبر وغیرہ پر گرفت ہو گی بشرطیکہ سچی توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لے تو اللہ معاف فرما سکتا ہے۔ ارادی طور پر کئے گئے دل کے بدخیالات پر بھی گرفت ہو گی۔ جیسے ارادہ قتل۔ زنا۔ دھوکہ دہی۔ چوری وغیرہ کے بدارادے خواہ ان پر عمل ہوا ہو یا عمل کرنے کا موقع نہ ملا ہو۔ اور نہ ہی توبہ کرنے کی توفیق ملی ہو قابل مواخذہ ہیں۔ ہاں توبہ کر لے تو معافی ہو سکتی ہے۔ اللہ اس پر قادر ہے۔ نیز دیکھیں (3:30)۔ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ۔۔۔: اللہ تعالیٰ اپنے قانون قدرت کے تحت جسے بخشش کے قابل پائے گا اسے بخش دے گا اور جسے سزا کے قابل پائے گا اسے سزا دے گا۔ جیسے مؤمن اور کافر کا معاملہ ہے۔ **286**: كُلٌّ اٰمَنَ: سے مراد تمام مؤمنین ہیں۔ اللہ پر، فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے تمام رسولوں پر نیز یومِ آخرت (قیامت) پر اور اللہ کی خیر و شر کی تقدیر پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ یہ چھ ارکان ایمان ہیں۔ لَا نُفَرِّقُ: انبیاء کے درجات میں تو فرق ہے جیسا کہ تیسرے پارے کے پہلے رکوع میں آیا ہے فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ یہاں فرق سے مراد یہ ہے کہ بعض رسولوں کو ماننا اور بعض کو نا ماننا۔ تمام گزشتہ کتابوں پر ایمان لانا اجمالی طور پر ہے۔ تمام الہامی کتب اللہ کی توحید کی تعلیم دیتی ہیں۔ اصلی تورات تو بخت نصر کے حملہ میں ضائع ہو گئی تھی۔ بعد میں لوگوں نے اپنی اپنی یادوں سے لکھنی شروع کیں جو یقینی طور پر اصل نہیں ہیں۔ ان میں فرق اور تضاد ہے۔ جو باتیں قرآنی تعلیم کے مطابق ہیں ان پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ مگر جو مخالف قرآن ہیں ان پر ایمان نہیں لا سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو فرقان بنایا ہے۔ وہ حق و باطل میں فرق واضح کرتا ہے اور لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ہے۔ تمام جہانوں اور تمام زمانوں کے لئے ہے اور سابقہ اصلی شریعتوں کا جامع ہے۔ (فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ۔ 98:4)۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو میری شریعت کی پیروی کے سوا ان کو کوئی چارہ نہ تھا (3:86)۔ (3:20)۔ (5:4) اس زمانہ کی انجیل بھی اصلی نہیں ہے بلکہ لوگوں کی بنائی ہوئی بہت سی انجیلوں کے مجموعوں سے چار انجیلیں منتخب کر کے اختیار کی گئی ہیں جن میں صرف حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے چند سالوں کا حال بیان کیا گیا ہے۔

نوٹ: ایمان کے چھ ارکان کی طرح پانچ باتوں پر عمل پیرا ہونے کو اسلام کہتے ہیں یعنی کلمہ شہادت پڑھنا، قیامِ صلوٰۃ کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا۔

287۔ لَهَا مَا كَسَبَتْ: اس کے لئے نیکی کا اجر ہے جو اس نے کی (یعنی جو نیکی کرے گا اس کا اجر اسے ملے گا)۔ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ: اس کے خلاف بدی کی سزا ہے جو اس نے کی (یعنی جس نے بدی کی اس کا نقصان اسی پر ہے)۔ (كَسَبَ: نیک کام کیا۔ اِكْتَسَبَ: برا کام کیا)۔ "اِصْرًا یعنی ہم پر ایسی ذمہ داری نہ ڈالی جائے کہ ہم عہد شکن ہو کر ثواب سے محروم ہو جائیں۔(ii)"۔ وَعْفُ عَنَّا: ہمارے گناہ معاف فرما۔ وَاغْفِرْ لَنَا: ہمیں آئندہ کے گناہوں سے محفوظ رکھ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جو کوئی سورہ بقرہ کی آخری دو آیات بطور دعا پڑھے گا تو وہ اس کے لئے کافی ہوں گی۔ یعنی اس عمل کی بدولت اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتا ہے (بخاری 64:12)۔ نیز آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا کہ سورہ بقرہ کی ان آخری آیات کو یاد کر لو اور اپنے اہل و عیال کو بھی یاد کراؤ۔ وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ: "یعنی ہم پر ایسا عذاب (یا آفت) نہ آئے کہ ہم کچلے جائیں اور پھر اُٹھنے کی طاقت نہ رہے (ii)"۔ لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا کے مقابل وَاعْفُ عَنَّا آیا ہے یعنی کئے گئے گناہ معاف فرما۔ وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا کے مقابل وَاغْفِرْ لَنَا آیا ہے یعنی آئندہ گناہوں سے بچا۔ وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ کے مقابل وَارْحَمْنَا آیا ہے۔ نوٹ: سورہ بقرہ کی یہ آخری دو آیات ہجرت سے قریباً ایک سال پہلے مکہ ہی میں پہلے معراج کے موقع پر نازل ہوئی تھیں۔ "+مولیٰ جب خدا کے لئے آئے تو اس کے معانی مالک۔ رب۔ ناصر کے ہیں"۔

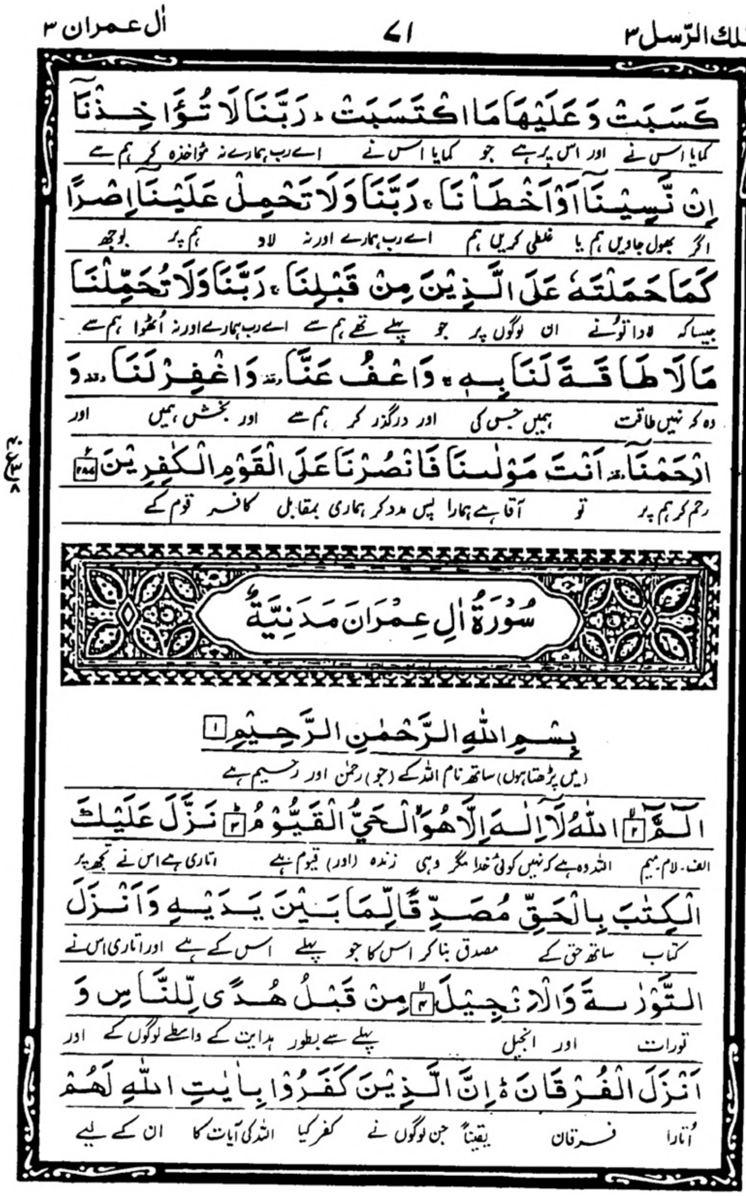
تلك الرسل ٣ — ٧١ — آل عمران ٣

كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا
کمایا اس نے اور اس پر ہے جو کمایا اس نے اے رب ہمارے نہ مؤاخذہ کر ہم سے
إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا
اگر بھول جاویں ہم یا غلطی کریں ہم اے رب ہمارے اور نہ لاد ہم پر بوجھ
كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
جیسا کہ لادا تو نے ان لوگوں پر جو پہلے تھے ہم سے اے رب ہمارے اور نہ اٹھوا ہم سے
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَ
وہ کہ نہیں طاقت ہمیں جس کی اور درگزر کر ہم سے اور بخش ہمیں اور
ارْحَمْنَا ۚ أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ٢٨٦
رحم کر ہم پر تو آقا ہے ہمارا پس مدد کر ہماری بمقابل کافر قوم کے

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ١
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے
الم ٢ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ٣ نَزَّلَ عَلَيْكَ
الف۔لام۔میم اللہ وہ ہے کہ نہیں کوئی خدا مگر وہی زندہ (اور) قیوم ہے اتاری ہے اس نے تجھ پر
الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنْزَلَ
کتاب ساتھ حق کے مصدق بنا کر اس کا جو پہلے اس کے ہے اور اتاری اس نے
التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ ٤ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِلنَّاسِ وَ
تورات اور انجیل پہلے سے بطور ہدایت کے واسطے لوگوں کے اور
أَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ لَهُمْ
اتارا فرقان یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اللہ کی آیات کا ان کے لیے

3۔ سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَان (مدنی)

ہجرت کے تیسرے سال میں اتری۔ 3۔ اَلْحَیُّ: اللہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ اپنی ذات میں قائم ہے اور تمام جانداروں کو زندگی پر قائم رکھتا ہے۔ (اَلْقَيُّوْمُ)۔ 4۔ بِالْحَقِّ: دلائل و براہین حقہ کے ساتھ۔ ضرورت حقہ کو پورا کرنے والی کتاب یعنی جو ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ہو گیا تھا اس کی بیخ کنی کرنے اور حق و ہدایت کے قیام کی غرض سے۔ اس قرآن کے اصول دائمی حقیقتوں پر مشتمل ہیں جیسے اوامر۔ نواہی۔ حدود وغیرہ۔ تمام معاملات کو حق سے بیان کرتا ہے۔ بِالْحَقِّ میں یہ سب معنی آتے ہیں۔ انجیل کے لئے انگریزی کا لفظ Evangel ہے۔ انجیل سے مراد موجودہ چار اناجیل نہیں جو محض حواریوں کی روایات ہیں۔ بلکہ حضرت عیسیٰؑ کی وحی مراد ہے جو ناپید ہو چکی ہوئی ہے۔ انجیل کے لفظ کا معنی خوشخبری ہے یعنی آسمانی بادشاہت آئے۔ (مرقس 1:15)۔ آقا کا آنا (متی 21:40) اور تسلی کا آنا (یوحنّا 14:16)۔ تورات: آگ کا روشن کرنا۔ اللہ کی محبت کی آگ۔ نیز دس احکامات جو موسیٰؑ کی الواح میں آگ سے لکھ کر دئے گئے تھے PENTOCA تورات ہے۔

عَذَابٌ شَدِيدٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٥﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا
عذاب ہے سخت اور اللہ غالب (اور) انتقام لینے والا ہے یقیناً اللہ وہ ہے کہ نہیں
يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿٦﴾ هُوَ الَّذِي
مخفی اس پر کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں وہی ہے جو
يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ
صورت بناتا ہے تمہاری رحموں میں جس طرح چاہتا ہے نہیں کوئی خدا مگر وہی عزت والا
الْحَكِيمُ ﴿٧﴾ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ
حکمت والا ہے وہی ہے جس نے اتاری تجھ پر وہ کتاب کہ بعض اس سے آیتیں ہیں
مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ۖ فَأَمَّا
محکم کہ وہ اصل ہیں کتاب کی اور کچھ اور متشابہ ہیں پس
الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ
وہ لوگ کہ دلوں میں جن کے کجی ہے تو وہ پیروی کرتے ہیں اس کی جو متشابہ ہے اس (کتاب)
ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ
سے چاہنے کے لیے فتنہ اور چاہنے کیلئے اصل مطلب اس کا حالانکہ نہیں جانتا اصل مطلب اس کا
إِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ
مگر اللہ اور وہ جو پختہ ہیں علم میں کہتے ہیں ایمان لائے ہم اس پر
كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٨﴾ رَبَّنَا
سب (محکم و متشابہ) پاس سے ہے ہمارے رب کے اور نہیں نصیحت پکڑتے مگر عقلوں والے (وہ کہتے ہیں) اے رب
لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ
ہمارے نہ کج کیجیو دلوں کو ہمارے بعد اس کے کہ ہدایت دی تو نے ہمیں اور بخش ہمارے لیے جناب سے اپنی
رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٩﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ
رحمت یقیناً تو ہی بہت بخشنے والا ہے اے رب ہمارے یقیناً تو جمع کرنیوالا ہے تمام لوگوں کو
لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿١٠﴾ إِنَّ
ایک ایسے دن کہ نہیں کوئی شک اس میں یقیناً اللہ نہیں خلاف کرتا وعدہ کا ضرور

5۔ فُرْقَانَ: یعنی آسمانی تائیدی نشانات جن سے حق و باطل کا فرق ظاہر ہوتا ہو۔ مراد قرآن ہے۔ 8۔ مُّحْکَمٰتٌ: وہ آیات ہیں جن میں قرآن کریم کی خاص تعلیم بیان ہوئی ہے۔ یعنی اصولِ دین۔ اوامر۔ نواہی۔ حدود وغیرہ جو قرآن کی ماں یعنی جڑھ ہیں (امّ الکتاب)۔ ان کا ایک ہی مطلب بن سکتا ہے۔ اور واضح طور پر سمجھ میں آجاتی ہیں (ح)۔ چونکہ یہ کثیر المطالب نہیں ہیں ان کے سمجھنے کے لئے کسی تاویل و تمثیل کی حاجت نہیں ہے۔ جیسے فرمایا: الٓرٰ کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ (11:2-3) یہ محکم آیات ہیں۔ مُتَشٰبِهٰت: وہ آیات ہیں جن کے کئی مطالب ہو سکیں صحیح بھی اور غلط بھی یا جن آیات کے ایک معنٰی اصولی آیات کے مطابق ہوں اور دوسرے معنٰی اصولی آیات کے خلاف ہوں۔ نیز وہ آیات جن میں ایسی تعلیم ہے جو پہلی شرعی کتابوں میں بھی مذکور ہے یعنی پہلی شرعی کتابوں کی بعض آیات کے مشابہ آیات ہیں جیسے (26:197) اور (87:19-20) نیز یہ بھی مراد ہے کہ ایک دوسرے سے ملتی جلتی آیات جو قرآن میں کثرت سے موجود ہیں۔ محکم پیشگوئی جیسے 58:22 میں ہے۔ محکم آیات: جیسے احکام شریعت جن کے غلط معنٰی نہیں کئے جا سکتے۔ ان احکامات کی تفصیل دیگر آیات قرآنی کرتی ہیں (فُصِّلَتْ 11:2)۔ متشابہ پیشگوئی جیسے 28:86 میں ہے۔ متشابہ آیات جیسے استعارات جن کے غلط استنباط ہو سکنے کا احتمال ہو جیسے استعارہ کے طور پر کہے گئے الفاظ مثلاً بگڑے ہوئے یہود کو بندر اور سؤر کہا گیا ہے یا گدھے اور کتے کی مثال دی گئی ہے۔ یا مچھر کی یا جہنم میں تھوہر کے درخت کی یا بہرے اندھے گونگے کہا یا مسیح کو روح اور کلمہ کہا۔ متشابہ آیت کی تاویل اگر کسی محکم آیت کے مطابق ہے تو درست ہے۔ ورنہ نہیں۔ تاویل سے مراد اصل حقیقت یا تفسیر و توضیح۔ زَيْغٌ: اس کا معنٰی ہے کجروی یعنی ایمان سے کجی۔ "فِتْنَة سے مراد تکلیف دینا۔ بہکانا۔ بلاء: مصیبت۔ حق سے پھیر دینا۔ اختلاف کرنا۔ یہاں مؤخر الذکر دونوں معنے مراد ہو سکتے ہیں (ح)"۔ اللہ نے قرآن کو آسان بنایا ہے (54:23)۔ "+ اِبْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ: یعنی اپنے مطلب کی غلط تاویل مراد ہے۔ قرآنی آیات کے معنٰی اپنی خواہشوں کے مطابق نہ کریں۔ اصل تاویل اللہ جانتا ہے یعنی اللہ نے اس کی تاویل دوسری آیات میں بتادی ہے جو اللہ ہی کا علم ہے۔ مثلاً وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى متشابہ ہے (93:8)۔ اسے حل کرے گی مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى (53:3)"۔ تاویل اور فتنہ: اسی طرح نصاریٰ ان آیات کی غلط تاویل کر کے فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن میں جہاں مسیح کی بن باپ پیدائش، مریم میں روح پھونکنے اور مسیح کو اپنی روح اور کلمہ قرار دینے کا ذکر ہے اس سے وہ مریم کو خدا کی بیوی اور مسیح کو خدا کا بیٹا ثابت کرنے اور ان کا رتبہ دیگر انسانوں سے برتر کرنے اور ان میں الوہیت کی صفات ہونے کا جواز پیدا کرتے ہیں۔ جبکہ اہل علم ایسی آیات کو دیگر محکم آیات کی روشنی میں (جو کتاب کی جڑھ ہیں) ان سے مطابقت و موافقت معلوم کر کے درست مطلب اخذ کر لیتے ہیں۔ (56:80)۔ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا یعنی سب محکم و متشابہ آیات ہمارے رب کی طرف سے نازل کردہ ہیں۔ "قرآن نے مُتَشَابِهَاتٌ (مشابہ) کہا ہے۔ نہ کہ مُشْتَبِهَاتٌ (مشتبہ)۔ قرآن میں کوئی مشتبہ بات بیان نہیں ہوئی۔ لَا رَيْبَ فِيْهِ: قرآن میں شک و شبہ کی کوئی بات نہیں ہے۔ مشابہ تعلیم یعنی ایسی ہی تعلیم پہلی کتب سماوی میں بھی تھی (iv)" یعنی کامل تعلیم ہے۔ فتنہ چاہنے کے لئے یعنی قرآن کی جو آیات پہلی کتب

الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ
وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہرگز نہیں کفایت کریں گے ان سے مال ان کے اور نہ اولاد ان کی
مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ﴿١١﴾ كَدَأْبِ
مقابلہ میں اللہ کے کچھ بھی اور یہ لوگ ہی ایندھن ہیں آگ کا مانند طریق
آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
فرعونیوں کے اور ان لوگوں کے جو پہلے تھے ان سے جھٹلایا انہوں نے آیات کو ہماری
فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٢﴾
پس پکڑا انہیں اللہ نے بسبب گناہوں کے انکے اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے
قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ
تو کہدے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا کہ عنقریب مغلوب کئے جاؤ گے تم اور اکٹھے کئے جاؤ گے طرف جہنم کی
وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٣﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ
اور کیا ہی برا ہے وہ بچھونا یقیناً ہے تمہارے لئے نشان دو جماعتوں میں (جو) آپس میں ملیں
فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُمْ
ایک جماعت لڑتی تھی راہ میں اللہ کی اور دوسری کافر تھی وہ (مسلمان) دیکھتے تھے
مِثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ
ان (کافروں) کو دوگنا اپنے سے دیکھنا آنکھ کا اور اللہ تائید کرتا ہے ساتھ اپنی مدد کے جس کی چاہتا ہے
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿١٣﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ
یقیناً اس میں ضرور عبرت ہے واسطے آنکھوں والوں کے خوبصورت کرکے دکھلائی گئی ہے لوگوں کیلئے محبت
الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ
خواہشات کی یعنی عورتوں اور بیٹوں اور ڈھیروں ڈھیر
مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ
سونے اور چاندی کی اور گھوڑوں جو اعلیٰ قسم کے ہیں اور مویشیوں کی
وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِنْدَهُ
اور کھیتی کی یہ سامان ہے زندگی ورلی کا اور اللہ وہ ہے پاس اس کے

کے مشابہ ہیں کج دل لوگ ان کو بگاڑ کر اپنی قوموں کی روایات کے تابع کر دیتے ہیں اس طرح قرآن کریم کی خوبی کو چھپانا چاہتے ہیں لہٰذا وہ فتنے کا موجب بنتے ہیں(ii)"۔ نیز دیکھیں: (11:2)اور (39:24)۔ **9**۔ لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا یعنی متشابہات کے غلط معنے کر کے گمراہی میں نہ پڑ جائیں۔ **10**۔ مِیْعَاد: یعنی (اپنا) وعدہ۔ **12**۔ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ: یعنی انکی بھی پکڑ ہونی ہے مانند آل فرعون کے اور جو اس سے پہلے گزرے ہیں۔ دَأْب: دُم (یعنی انجام)۔ آیات سے مراد براہین۔ کلام اللہ۔ نصیحت۔ عبرت وغیرہ۔ **13**۔ "اسلام کے غلبے کی یہ پیشگوئی اس زمانے کی ہے کہ جب آنحضرتؐ کی بڑی شدید مخالفت شروع ہو چکی تھی (ح)"۔ جنگ بدر کی پیشگوئی یسعیاہ 21:13-17 میں بھی ہے۔ جنگ بدر میں کفار کی فوج کی تعداد ایک ہزار تھی۔ اس میں سے اس کا تیسرا حصہ ایک پہاڑی کی اوٹ میں تھا باقی کے دو تہائی یعنی چھ سو جنگجو مسلمانوں سے دوگنا تھے۔ مسلمانوں کو اس طرح کفار ان کی اصل تعداد سے کم نظر آتے تھے۔ قرآن میں بھی ذکر ہے (54:44-49)، (8:44-45)، (8:66-67)۔ سورہ قمر (نمبر 54) مکّی سورۃ ہے اس میں کفار کی عبرتناک شکست کی پیشگوئی موجود ہے جو بدر میں پوری ہوئی (آیات 44تا49)۔ سورہ انفال نمبر 8 کی آیات میں مذکور ہے کہ مسلمانوں کو کافر ان کی اصل تعداد سے کم تر دکھائی دیتے تھے یا نظر آتے تھے اسی طرح کفار کو مسلمان کم تر دکھائی دیتے تھے۔ 8:44-45۔ بے سروسامان مسلمان جو تعداد میں تین سو تیرہ تھے ایک ہزار مسلح کفار کو شکست دے کر فتح یاب ہوئے۔ خدا کا وعدہ تھا کہ مسلمانوں کو اپنے سے دگنے کافروں پر فتح ہو گی۔ **14**۔ اس میں خاص طور پر یہود مخاطب ہیں کہ ان کے لئے اس واقعہ میں عبرت یا نصیحت ہے۔ "عبرت: اس سے وہ حالت مراد ہے جس سے ایک دیکھی ہوئی چیز کی معرفت سے بن دیکھی ہوئی چیز کی معرفت حاصل کی جائے (ح)"۔

حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿١٥﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِيْنَ
اچھی لوٹنے کی جگہ ہے تو کہدے کیا آگاہ کروں میں تم کو بہتر بات پر اس سے بھی ان لوگوں کے لیے
اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
جنہوں نے تقویٰ کیا پاس ان کے رب کے باغات ہیں کہ بہتی ہیں نیچے سے جن کے نہریں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۗ
رہ پڑنے والے ہیں ان میں اور بیویاں ہیں پاکیزہ اور رضامندی ہے طرف سے اللہ کی
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ﴿١٦﴾ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ
اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے بندوں کو وہ لوگ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے
اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٧﴾
ضرور ہم ایمان لائے پس معاف کردے ہیں گناہ ہمارے اور بچا ہمیں عذاب سے آگ کے
اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَ
وہ جو صبر کرنے والے ہیں اور سچ بولنے والے اور فرمانبرداری کرنے والے اور خرچ کرنے والے اور
الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٨﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ
بخشش مانگنے والے صبحوں کو گواہی دی اللہ نے کہ نہیں کوئی خدا مگر وہی
وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
اور فرشتوں نے اور اہل علم نے کہ قائم کرنیوالا ہے انصاف کو نہیں کوئی خدا سوائے اس کے
النصف الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٩﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَ
بڑائی والے حکمت والے کے یقیناً دین نزدیک اللہ کے اسلام ہے اور
مَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ
نہیں اختلاف کیا ان لوگوں نے جو دیئے گئے کتاب مگر بعد اس کے کہ آیا ان کے پاس
الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ
علم بسبب سرکشی کے آپس میں اور جو شخص کفر کرے گا اللہ کی آیات کا تو یقیناً اللہ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ
جلد ہے حساب لینے میں پھر اگر وہ جھگڑیں تجھ سے تو کہدے میں نے سونپ دی اپنی توجہ

15۔ "+زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ اَعْمَالَهُمْ (27:25) گندی باتوں کا مزین شیطان ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اچھی باتوں کا مزین ہے جیسے فرمایا حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيْمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ (49:8) موقع اور محل کے لحاظ سے زَيَّنَ کے دونوں معنوں میں سے ایک لگ سکتے ہیں۔ مُسَوَّمَةِ یعنی اعلیٰ درجہ کے نشان شدہ۔ شَهْوَةٌ یعنی شدید خواہش۔ حُسْنُ الْمَآبِ: یعنی جنت جو آخرت میں ملے گی۔ اس آیت میں جن چھ چیزوں کی محبت بیان ہوئی ہے ان کا حاصل کرنا گناہ نہیں ہے بلکہ اللہ کی نعمت ہے کہ اس نے ہمیں عطا فرمائی ہیں اور ان کے لیے ہمارے دلوں میں محبت رکھی ہے ہاں حکم خداوندی کے تحت دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے ان چیزوں سے متمتع ہونا بالکل جائز ہے یعنی ان مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے جیسے زکوٰة۔ چندہ جات۔ حج۔ جہاد۔ تبلیغ اسلام۔ رفاعی کاموں۔ صدقہ و خیرات۔ خدمت خلق کے کاموں میں خرچ کرنا۔ ورنہ اگر محض دنیاوی اغراض پر ہی خرچ یا استعمال ہو نگی تو یہ آزمائش کا ذریعہ بن جائیں گی اور آخرت میں خسارے کا موجب ہوں گی۔ **16**۔ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ: اور آیت 9:72 میں فرمایا وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ کہ جنت کی تمام نعماء سے اللہ کی رضا سب سے بہتر ہو گی۔ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ۔ یعنی وہ دنیاوی مال و متاع جو آیت 15 میں بیان ہوئے ہیں ان سے بہتر جنّت اور اللہ کی رضا ہے۔ العباد: (اپنے) بندوں کو۔ امام راغب نے فرمایا ہے کہ بندے کا خدا سے راضی ہونا اس کی قضا و قدر پر راضی ہونا ہے اور اللہ کا بندے پر راضی ہونا یہ ہے کہ بندہ اس کے حکموں پر چلنے والا ہو اور نہی سے رکنے والا ہو۔ **17**۔ اَلَّذِيْنَ: یعنی جنت کے یہ انعامات ان لوگوں کے لئے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب۔۔۔ ذَنْبٌ: یعنی کمی۔ خامی۔ بھول چوک۔ لغزش اور غیر ارادی کوتاہیاں۔ اِثْمٌ: گناہ جو ارادةً کیا جائے۔ **18**۔ اَسْحَار: سَحَر کی جمع ہے یعنی سورج نکلنے سے پہلے کا وقت۔ **19**۔ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ: "یعنی اللہ تعالی انصاف کے مطابق یہ گواہی دیتا ہے (ii)" یا اہل علم انصاف پر قائم ہوتے ہوئے گواہی دیتے ہیں یا اگر وہ انصاف سے گواہی دیں گے تو یہی گواہی دیں گے (ح)۔ یہاں گواہوں میں رسولوں کا نام نہیں آیا تاہم رسولوں کو چونکہ براہ راست اللہ تعالی کی طرف سے علم عطا کیا جاتا ہے لہذا وہ اولوا العلم میں بدرجہ اولی شامل ہیں۔ "اس آیت میں توحید باری تعالی پر بڑی جامع شہادت پیش کی گئی ہے یعنی اللہ کی شہادت ملائکہ کی شہادت اور اہل علم کی شہادت۔ یہاں اہل کتاب اور امی دونوں مخاطب ہیں اور اس میں سب دنیا آجاتی ہے (ح)"۔ اللہ کی گواہی اس کی قدرت کے کاموں اور اس کی وحی والہام سے ظاہر ہوتی ہے۔ **20**۔ اِنَّ الدِّيْنَ سے مراد سچا اور مکمل دین ہے یعنی اسلام نیز دیکھیں 3:86 کہ اب اس دین اسلام کے سوا کوئی اور دین اللہ کے ہاں مقبول نہیں ہو گا۔ اسلام اور نبی کریمؐ دنیا کی سب قوموں اور زمانوں کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ یہاں آیات سے مراد وہ آیتیں ہیں جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرتی ہیں۔ سَرِيْعُ الْحِسَاب یعنی اس دنیا میں بھی عذاب دے گا۔

لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ

اللہ کیلئے اور ان لوگوں نے بھی جنہوں نے پیروی کی میری اور تو کہدے ان لوگوں کو جو دیئے گئے کتاب اور مکہ والوں کو کہ

ءَاَسْلَمْتُمْ ۗ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا

کیا اسلام لاتے ہو تم بھی پھر اگر مسلمان ہو جاویں تو یقیناً ہدایت پا گئے اور اگر پھر جاویں

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ع

تو صرف ذمہ تیرے پہنچانا ہے اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے بندوں کو یقیناً وہ لوگ جو

يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ

کفر کرتے ہیں اللہ کی آیات کا اور قتل کرتے ہیں نبیوں کو بغیر حق کے

وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ

اور قتل کرتے ہیں ان کو جو حکم دیتے ہیں انصاف کا لوگوں میں سے

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ

پس اطلاع دے انہیں عذاب دردناک کی یہ وہ لوگ ہیں ضائع ہو گئے

اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۖ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

اعمال جن کے دنیا میں اور آخرت میں اور نہیں انکے لیے کوئی مددگار

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ

کیا نہیں دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کی جو دیئے گئے ایک حصہ کتاب میں سے کہ وہ بلائے جاتے ہیں

اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

طرف کتاب اللہ کے تاکہ وہ فیصلہ کرے درمیان انکے پھر پھر جاتا ہے ایک فریق ان میں سے

وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا

اور وہ اعراض کرنے والے ہیں یہ اسلیئے ہے کہ انہوں نے کہا ہرگز نہیں چھوئے گی ہمیں

النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ

آگ سوائے دنوں کے گنتی کے اور دھوکہ دیا انہیں دین میں ان کے

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ

اس نے جو تھے وہ افتراء کرتے پس کیا حال ہوگا جب جمع کریں گے ہم ان کو ایسے دن میں کہ نہیں کوئی شک

21۔ اُمِّيّٖنَ: وہ لوگ جو کوئی بھی الہامی کتاب پڑھنے کی نہ رکھتے تھے یعنی مکہ کے لوگ جو غیر کتاب والے تھے مگر یہود اور نصاری اہل کتاب ہیں۔ ءَاَسْلَمْتُمْ: یعنی اگر کفار یہود نصاریٰ اور امیین خَالِصَةً لِلّٰهِ توجہ کر کے نبی کی آمد کے متعلق پیش گوئیوں پر غور کریں تو ہدایت پاجائیں۔ اسلام کا معنیٰ: "Oاسلام سے سچی (حقیقی۔ ناقل) مراد یہی ہے کہ انسان اللہ تعالی کی رضا کے تابع اپنی مرضی کرلے"۔ 22۔ قتل سے مراد بڑی سخت مخالفت مقاطعہ وغیرہ ہے (لسان العرب)۔ یہودی پہلے بھی اپنے نبیوں کے قتل کے درپے رہتے تھے اور آنحضرت کو بھی ہلاک کرنے کی انہوں نے کوششیں کیں جو ناکام ہو گئیں (2:62) 23۔ مگر ان کے منصوبے ناکام و نامراد ہوئے اور وہ بے یار و مددگار رہ گئے۔ 24۔ اُوْتُوْا نَصِيْبًا: اسلام سے پہلے کے اہل کتاب جن کو کتاب دی گئی مگر وہ اصل کتاب الٰہی ان کے پاس نہ رہی بلکہ صرف اس کا ایک حصہ موجودہ محرف و مبدل کتابوں میں باقی رہ گیا ہے (ح)۔ اب ان کو مکمل کتاب (قرآن) کی طرف بلایا جاتا ہے۔ توریت مکمل شریعت نہیں تھی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بیان زنا کی سزا کے متعلق ہے۔ موجودہ توریت میں زنا کی سزا قتل ہے۔ احبار (20:10) مگر یوحنا (8:3-11) کے مطابق عیسائیوں میں زنا کی سزا رجم یعنی سنگساری تھی۔ آنحضرتؐ نے بھی فرمایا کہ یہود میں زنا کی سزا رجم ہے۔ مگر یہودی علماء اس کو اب نہیں مانتے۔ اب اللہ کی کتاب قرآن مجید نے اس کا فیصلہ کر دیا ہے کہ سزا کیا ہو۔ نیز تورات میں آنحضرتؐ کی آمد کے بارے میں پیشگوئیاں موجود ہیں جن کو یہود اب نہیں مانتے۔ 25۔ "+بناوٹی قصوں اور جعلی روایتوں پر ان یہود کا اعتبار ہے"۔ ذٰلِكَ: یعنی حق سے اعراض کی ایک وجہ یہ ہے کہ ان جعلی قصوں اور فرضی روایتوں کی بنیاد پر یہودی کہتے ہیں کہ ہم میں اگر کوئی بہت گنہگار ہوگا تو سات دن سے زیادہ عذاب نہ پائے گا کیونکہ ہم اللہ کے پیارے اور نبیوں کی اولاد ہیں۔ جبکہ نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیحؑ نے اپنی جان دے کر ہمارے سارے گناہ اٹھا لئے ہیں لہٰذا ان کو کوئی عذاب نہ ہوگا۔ یہ دھوکہ انہوں نے اپنے دین کے متعلق کھایا ہے۔

فِيهِ ۚ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٦﴾
اس میں اور پورا پورا دیا جائے گا ہر نفس کو جو کمایا اس نے اور وہ نہیں ظلم کئے جائیں گے
قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَ
تو کہدے اے اللہ مالک ملک کے تو دیتا ہے ملک جسے چاہتا ہے اور
تَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن
تو چھینتا ہے ملک جس سے تو چاہتا ہے اور تو عزت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تو ذلیل کرتا ہے جسے
تَشَاءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٧﴾ تُولِجُ
چاہتا ہے ہاتھ میں تیرے خیر ہے یقیناً تو ہر بات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے تو داخل کرتا
اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۖ وَتُخْرِجُ
ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور تو نکالتا ہے
الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۖ وَتَرْزُقُ
زندہ کو مُردہ سے اور نکالتا ہے مُردہ کو زندہ سے اور رزق دیتا ہے
مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٨﴾ لَّا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ
جسے تو چاہتا ہے بغیر حساب نہ بنادیں مومن کافروں کو
أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ
دوست چھوڑ کر مومنوں کو اور جو کرے گا ایسا تو نہیں ہے وہ
مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ
اللہ کی طرف سے کسی بات (عذر) میں بھی مگر یہ کہ بچو تم ان سے بچنا اور ڈراتا ہے تمہیں
اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٢٩﴾ قُلْ إِن تُخْفُوا مَا
اللہ اپنے سے اور طرف اللہ کی ٹھکانا ہے تو کہدے اگر چھپاؤ تم جو
فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي
سینوں میں ہے تمہارے یا ظاہر کرو تم اُسے جانتا ہے اُسے اللہ اور وہ جانتا ہے جو
السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٠﴾
آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ ہر بات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے

26۔ پس ان کا کیا حال ہو گا: یعنی یہود اور نصاریٰ کو ان کے مندرجہ بالا جھوٹے عقائد کی وجہ سے یوم حساب میں جب سزا ملے گی اور ہر ایک کو پورا پورا بدلہ ملے گا۔ کسی پر ظلم نہیں ہو گا۔ **27**۔ یہ آیت غزوہ خندق کے موقع پر جب خندق کھودی جا رہی تھی نازل ہوئی جب ایک چٹان صحابہ سے نہ ٹوٹتی تھی تو آنحضرتؐ کی ضربوں سے پاش پاش ہوئی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ قیصر و کسریٰ اور یمن کے ممالک پر میری امت قابض ہو گی (مسلم۔ بیہقی)۔ قوموں کا عروج و زوال اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق ہوتا ہے کہ کون اس کے حکموں پر عمل کرتا ہے اور کون ان سے اعراض کرتا ہے۔ **27**تا**28**۔ اس سے استنباط ہوتا ہے کہ اب بنی اسرائیل سے نبوت اور حکومت مسلمان قوم کی طرف منتقل کی جاتی ہے جیسا متی 21:43 میں مذکور ہے۔ نیز دیکھیں 4:55 قرآن۔ **29**۔ جو کفار مسلمانوں کے خلاف جنگیں کرتے ہیں ان کو اپنا دوست اور ہمراز نہ بناؤ۔ ورنہ 60:9-10 کے مطابق جو کفار مسلمانوں سے جنگ نہیں کرتے ان سے دوستانہ تعلقات رکھنا اور ہمدردی کرنا منع نہیں کیا۔ اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے یعنی اس کی نافرمانی کرنے اور اس کا عذاب پانے سے ڈراتا ہے۔ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ یعنی پھر اللہ سے ان کا کوئی تعلق نہ ہو گا۔ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ۔ سوائے اس کے کہ تم ان سے خطرہ محسوس کرو یا ان کی چالوں سے بچ کر رہو۔ "+ یعنی دشمنوں سے اپنے نفوس، اموال اور عزتوں کی حفاظت کرو یا بچاؤ کرو"۔ (مصیر یعنی لوٹنا)۔ تُقَاةً: ان سے پوری طرح بچ کر رہنا تمہارے لئے لازم ہے۔ **30**۔ اللہ تعالیٰ کو ماضی، حال اور مستقبل سب کا علم ہے خواہ لوگوں کی نظروں میں ظاہر ہو یا چھپا ہوا ہو يَعْلَمْهُ اللّٰهُ: اللہ اسے جانتا ہے یا جان لیتا ہے یا اللہ اسے ظاہر کر دے گا۔ (Make it known)۔ اللہ قادر ہے کہ تمہاری ریشہ دوانیوں کو بے اثر کر دے۔

ألِ عمران ٣ ٧٧ تلك الرسل ٣

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّمَا
جس دن پائے گا ہر نفس جو کی اس نے کوئی نیکی موجود اور جو
عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا
کی اس نے کوئی بدی وہ چاہے گا کاش ہو درمیان اس (نفس) کے اور درمیان اس (بدی) کے
بَعِيْدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٣١﴾
فاصلہ دور کا اور ڈراتا ہے تم کو اللہ اپنے سے اور اللہ بہت مہربان ہے بندوں پر
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ
تو کہدے اگر ہو تم محبت کرتے اللہ سے تو پیروی کرو میری محبت کرے گا تم سے اللہ اور
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٢﴾ قُلْ اَطِيْعُوا
بخش دے گا تمہارے لیے گناہ تمہارے اور اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا تو کہدے اطاعت کرو
اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
اللہ کی اور رسول کی پس اگر پھر جاویں وہ تو یقیناً اللہ نہیں پسند کرتا
الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ
کافروں کو یقیناً اللہ نے برگزیدہ کیا آدم کو اور نوح کو اور خاندانِ ابراہیم کو
وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٤﴾ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ
اور خاندانِ عمران کو تمام دنیا پر (یعنی برگزیدہ کیا ایسی) نسل کو کہ بعض اس کا
بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٥﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ
بعض سے ہے اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے جب کہا بیوی نے عمران کی
رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ
اے رب میرے یقیناً میں نے نذر کی ہے تیرے لیے جو پیٹ میں ہے میرے آزاد شدہ پس تو قبول فرما
مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٦﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا
مجھ سے یقیناً تو ہی خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے پس جب جنا اس نے اُسے
قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ۗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
کہا اے رب میرے تحقیق جنا میں نے اسے عورت اور اللہ زیادہ جانتا ہے اسے جو

31۔اس آیت سے پہلے "اور پیش نظر رکھو" محذوف ہے (یعنی یومَ سے پہلے) یاڈرو اس دن سے۔ خاص کر یہ خطاب دشمنان اسلام سے ہے۔ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهٗٓ یعنی اس کی جان اور اس کے برے اعمال کے درمیان دوری ہو یعنی ان سے نجات حاصل ہو جائے۔ نَفْسَهٗ یعنی اپنے آپ سے۔ بِالْعِبَادِ یعنی (اپنے) بندوں پر۔ **32**۔ آیت 2:63 سے یہ مغالطہ نہ رہے کہ اللہ اور آخرت پر ایمان ہی نجات کیلئے کافی ہے بلکہ اللہ کی رضا جوئی کیلئے رسول کی اتباع بھی لازمی ہے۔ نیز یہود اپنے آپ کو اللہ کے پیارے اور اس کی اولاد سمجھتے تھے (5:19)۔ فرمایا اللہ تعالی کی محبت کے حصول کیلئے اللہ کے رسول کی اتباع بھی ضروری ہے۔ دیکھئے یوحنّا 16-14:15 اور یوحنّا 15:10 میں کہ ایک تسلی دینے والے رسول کے آنے کی پیشگوئی موجود ہے۔ وہ رسول آچکا ہے پس اس کی پیروی کرو۔ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ: تو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ **34**۔ "تمام جہانوں پر چن لینے سے یہ مراد ہے کہ اپنے اپنے زمانہ کے لوگوں یا قوموں پر چُنا تھا۔ کُل دنیا پر نہیں چُنا کیونکہ کل دنیا پر برگزیدگی کیلئے صرف ایک کا ذکر ہی کافی تھا۔ بہتوں کا ذکر بتاتا ہے کہ اپنے اپنے زمانہ کے لوگوں پر ہی اصطفاء مراد ہے (ح)"۔ یہ عمران حضرت موسیٰؑ کے والد تھے، حضرت مریم کے باپ کا نام بھی عمران تھا۔ حضرت مریم کی والدہ حنّا Hanna حضرت ہارونؑ کے قبیلہ کی عورت تھی (لوقا 1:5,36)۔ لہٰذا وہ عمران کے قبیلہ کی عورت ہوئی۔ عمران، ہارونؑ اور موسیٰؑ دونوں کے والد تھے۔ **35**۔ بعض اس کا بعض سے ہے یعنی روحانی طور پر ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے تھے۔ **36**۔ "+اِمْرَاَتُ عِمْرٰنَ: عمرانیوں کی ایک عورت نے۔ عمران خاوند کی بیوی مراد نہیں۔ جیسے عیسیٰؑ کو داؤد کا بیٹا کہا گیا ہے۔ "مُحَرَّرًا یعنی دنیوی کاموں سے آزاد کر کے خدمت دین کیلئے زندگی وقف کرنا مراد ہے۔ اُس امت میں لڑکے کو خدمت دین کیلئے وقف کیا کرتے تھے نہ کہ لڑکی کو۔

وَضَعَتۡ ؕ وَلَيۡسَ الذَّكَرُ كَالۡاُنۡثٰى ۚ وَاِنِّىۡ سَمَّيۡتُهَا
جنا اس نے اور نہیں ہے مرد مانند عورت کے اور یقیناً نام رکھا میں نے اس کا
مَرۡيَمَ وَاِنِّىۡۤ اُعِيۡذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيۡطٰنِ
مریم اور یقیناً میں پناہ دیتی ہوں اسے تیری اور اولاد کو اس کی شیطان
الرَّجِيۡمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوۡلٍ حَسَنٍ وَّاَنۡۢبَتَهَا نَبَاتًا
ملعون سے پس قبول کیا اُسے رب نے اسکے ساتھ قبولیت کے اچھی اور بڑھایا اسے بڑھانا
حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيۡهَا زَكَرِيَّا
اچھا اور متکفل بنایا اس کا زکریا کو جب کبھی داخل ہوتا اس پر زکریا
الۡمِحۡرَابَ ۙ وَجَدَ عِنۡدَهَا رِزۡقًا ۚ قَالَ يٰمَرۡيَمُ اَنّٰى لَكِ
محراب میں پاتا پاس اس کے رزق کہتا اے مریم کہاں سے ہے تیرے لیے
هٰذَا ؕ قَالَتۡ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرۡزُقُ مَنۡ
یہ وہ کہتی یہ پاس سے ہے اللہ کے یقیناً اللہ رزق دیتا ہے جسے
يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ
چاہتا ہے بغیر حساب کے وہیں دعا کی زکریا نے اپنے رب سے کہا
رَبِّ هَبۡ لِىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيۡعُ
اے رب میرے عطا کر مجھے اپنی جناب سے اولاد پاک یقیناً تو خوب سننے والا
الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتۡهُ الۡمَلٰۤـئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّىۡ فِى
ہے دُعا کا پس پکارا اُسے فرشتوں نے جبکہ وہ کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا
الۡمِحۡرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحۡيٰى مُصَدِّقًا ۢ بِكَلِمَةٍ
محراب میں کہ یقیناً اللہ خوشخبری دیتا ہے تجھے یحییٰ کی (جو) تصدیق کرنیوالا ہے ایک کلمہ کی
مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوۡرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ
طرف سے اللہ کی اور سردار ہے اور بدیوں سے رُکنے والا ہے اور نبی ہے (اور) نیکوں میں سے ہے کہا
رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّقَدۡ بَلَغَنِىَ الۡكِبَرُ وَامۡرَاَتِىۡ
اے رب میرے کیونکر ہوگا میرے لڑکا جبکہ یقیناً پہنچ چکا ہے مجھے بڑھاپا اور بیوی میری

37۔" حضرت مریم کی والدہ کی اِس دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی اولاد کو ہیکل کی نذر کر دینے کے باوجود ان کا یہ خیال نہ تھا کہ وہ عمر بھر شادی نہ کرے۔ بلکہ وہ جانتی تھی کہ وہ بڑی ہو کر شادی کرے گی اور صاحب اولاد ہو گی۔ ہر مؤمن کو اپنی اولاد کیلئے اس دعا کے کرنے کا ارشاد حدیث میں ہے(ح)"۔ مریم کا معنٰی ہے اللہ کی لونڈی۔ وَضَعۡتُهَاۤ اُنۡثٰى "میں نے لڑکی جنی ہے" کیونکہ لڑکی کا وقف کرنا رواج نہ تھا۔ زکریاؑ کی بیوی حضرت مریم کی خالہ تھی۔ زکریاؑ نبی تھے۔ یوحنا کا معنٰی ہے "اللہ کی مہربانی" اور یحییٰ کا معنٰی عمر پانے والا۔ رَجِيۡمٌ:۔ پتھراؤ کیا گیا مطلب لعنت کیا گیا یا دھتکارا ہوا جیسا 38:78,79 میں فرمایا وَاِنَّ عَلَيۡكَ لَعۡنَتِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ کہ جزاء سزا کے دن تک تجھ پر میری لعنت رہے گی۔ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡ یہ فقرہ معترضہ ہے۔ وَلَيۡسَ الذَّكَرُ كَالۡاُنۡثٰى یہ اللہ کا قول بھی ہو سکتا ہے اور مریم کی والدہ کا بھی کہ لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہو گئی ہے اور میری نذر پوری نہ ہوئی کیونکہ لڑکی کو وقف کرنے کا ان میں دستور نہ تھا۔ **38**۔ نَبَاتًا حَسَنًا: مطلب اچھی طرح نشوونما کی۔ زکریاؑ مریم کے خالو تھے۔ مِحۡرَاب: جنگ کی جگہ یعنی شیطان اور نفس کی خواہشات کے خلاف مُقامِ جنگ۔ مقامِ عبادت، اعلیٰ جگہ۔ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ: خدا کی طرف سے ہے یعنی خدا نے دی ہے جیسے فرمایا وَالَّذِىۡ هُوَ يُطۡعِمُنِىۡ وَيَسۡقِيۡنِ (26:80)۔ سب رزق اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے (15:22)۔ مریم کو لوگ تُحفۃً رزق پہنچاتے تھے۔ قُلۡ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ (4:79) وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ (3:127) یعنی حکم خدا سے ایسا ہی ہوتا ہے۔ **39**۔ حضرت زکریاؑ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بے موسم پھل بھی مریم کو مہیا کرتا ہے تو چونکہ وہ ساری عمر بے اولاد تھے خیال آیا کہ دعا کروں شاید خدا تعالیٰ مجھے بھی بے موسم نیک اولاد عطا کرے پس اس جگہ انہوں نے حصول اولاد کیلئے دعا کی ہے۔ دیکھیں (19:2-10)۔ **40**۔ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ: کلمہ یعنی پیشگوئی۔ مطلب یحییٰؑ (یوحنّا) کی ذات میں ملاکی کی کتاب میں ایلیاؑ کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی پوری ہوئی (ملاکی 4:5)۔ یعنی مسیح کی آمد کی خوشخبری دے گا اور تصدیق کرے گا اللہ کی دی ہوئی پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے جیسا کہ قرآن 3:40 اور قرآن 10:65 میں ہے۔ مریم بھی خدائی بشارت کو پورا کرنے والی تھی (66:13)۔ نیز اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کو بھی کلمات اللہ کہا گیا ہے (18:110) اور (31:28)۔ نیز کلمہ سے مراد حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کی خبر ہے جو دی گئی تھی (3:46,47)۔ حُصُوۡرًا اور حَصُوۡر یعنی بدیوں سے رکا ہوا۔ یحییٰؑ حضرت عیسیٰؑ سے چند ماہ بڑے تھے، نبی بنے اور یوحنا بپتسمہ (BAPTISMA) دینے والا کہلائے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو بھی بپتسمہ دیا اور وہ (یوحنا) عیسیٰؑ کیلئے بطور ارہاص تھے (Harbinger) یعنی عیسیٰؑ کی آمد کی خوشخبری سنانے والا۔ یحییٰؑ (یوحنا) مثیل ایلیا بھی کہلاتے تھے یعنی الیاسؑ نبی کے مثیل۔ مشہور تھا کہ ایلیاؑ آسمان پر چلے گئے تھے اور مسیح کے آنے سے پہلے واپس دنیا میں آئیں گے۔

عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۱﴾ قَالَ رَبِّ
بانجھ سے فرمایا اسی طرح اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اس نے کہا اے رب میرے
اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ
بنا میرے لیے کوئی نشان فرمایا نشان تیرا یہ ہے کر نہ بولے گا تو لوگوں سے تین
اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ
دن مگر اشارہ سے اور یاد کر اپنے رب کو بہت اور تسبیح کر شام
ع ۴ ۱۱ ۱۲ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۲﴾ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ
اور صبح اور جب کہا فرشتوں نے اے مریم یقیناً اللہ نے
اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾
چن لیا ہے تجھے اور پاک کیا ہے تجھے اور برگزیدہ کیا ہے تجھے عورتوں پر تمام دنیا کی
يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۴﴾
اے مریم فرمانبردار ہو جا اپنے رب کے لیے اور سجدہ کر اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنے والوں کے
ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ
یہ خبروں سے ہے غیب کی ہم وحی کرتے ہیں جسے طرف تیری اور نہیں تھا تو
لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ
پاس ان کے جبکہ ڈالتے تھے وہ قلمیں اپنی کہ کون ان میں سے متکفل ہو مریم کا
وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ
اور نہ تھا پاس ان کے جب جھگڑتے تھے وہ اور جب کہا فرشتوں نے
يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ
اے مریم یقیناً اللہ بشارت دینے والا ہے تجھے ایک کلمہ کی اپنی طرف سے نام جس کا مسیح
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ
عیسیٰ بیٹا مریم کا ہے وجاہت والا دنیا میں اور آخرت میں اور
الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ
مقربین میں سے ہے اور کلام کرے گا لوگوں سے پنگھوڑے میں اور ادھیڑ ہو کر اور

41۔"یعنی بیوی کا بانجھ ہونا لڑکا ہونے میں مانع ہے اور میرا بوڑھا ہونا اپنی زندگی میں جوان لڑکا دیکھنے کے خلاف ہے(ii)"۔ **42**۔ تین دن رات کا روزہ جس میں لوگوں سے کلام نہیں کرتے تھے جیسے اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُکَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا (19:27) میں ہے۔ نہ بولنا کسی بیماری کی وجہ سے نہ تھا۔ وہ گونگے نہیں ہوئے تھے، تسبیح میں مشغول رہا کرتے تھے۔ انہی دنوں مریم کو بھی حضرت عیسیٰ کا حمل ہو گیا تھا۔ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ: سورہ مریم میں اس تذکرہ کے موقعہ پر ثَلٰثَ لَیَالٍ (19:11) آیا ہے یعنی تین راتیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ایک کا ذکر کر کے دونوں مراد لئے ہیں راتیں بھی اور دن بھی۔ ایک جگہ ایام اور دوسری جگہ لیال کہہ کر اسے واضح کر دیا ہے کہ تین دن اور تین راتیں مراد ہیں۔ ان میں لوگوں سے باتیں نہ کرے اور ذکر الٰہی میں مصروف رہے (ح)۔ **43**۔ طَھَّرَکِ: تجھے پاک رکھا شرک سے۔ اِصْطَفٰکِ: یعنی اس زمانہ کی عورتوں میں سے برگزیدہ کیا۔ **45**۔ یَخْتَصِمُوْنَ: بحث کر رہے تھے (کہ مریم کا کفیل کون بنے)۔ اپنی قلمیں ڈالتے تھے یعنی قلموں کے ذریعہ قرعہ اندازی کرتے تھے۔ جب مریم کی ماں کا خواب سنا تو سب چاہنے لگے کہ وہ اس (مریم) کے کفیل بن جائیں۔ قرعہ زکریاؑ کے نام پڑا (بعض نے اس سے مریم کے نکاح کی کفالت لی ہے)۔ "غیر مسلم اعتراض کرتے ہیں کہ تمام تاریخی واقعات کو بھی قرآن نے اَنْبَآءُ الْغَیْبِ کہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ واقعات دنیا میں اپنے اور غیروں دونوں میں نہایت غلط طور پر مروج تھے۔ قرآن نے اصل واقعات سے پردہ اٹھا کر غیب ہی پر مطلع کیا ہے۔ دوسرے یہ کہ مریم کی عصمت کی شہادت یقیناً غیب کی خبر ہے کیونکہ اس کا واقعی گواہ کون ہے اور اس کا دوسرا کون سا ذریعہ ہے جاننے کا (ح)"۔ **46**۔ بِکَلِمَةٍ مِنْهُ۔ کہ اللہ اپنے کلام کے ذریعہ سے بشارت دیتا ہے یا اپنے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے یعنی مسیح اللہ تعالیٰ کے کلمات میں سے ایک کلمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلمات کا کوئی حد و حساب نہیں ہو سکتا جیسے فرمایا: لَوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمَاتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمَاتُ رَبِّیْ (18:110)۔ مسیح کو کلمة اللہ یا تو اس لئے کہا گیا ہے کہ خدا نے ایک بات کہی تھی جو مسیح کے آنے سے پوری ہو گئی یا پھر اس لئے کہ مسیح محض اللہ تعالیٰ کے قول کُنْ سے پیدا ہوئے اور ان کی پیدائش میں عام ظاہر اسباب کا دخل نہ تھا (ح)۔ مسیح کا معنٰی ہے جسے خدا نے مسح سے پاک کیا (Anointed)۔ یا سیاحت کرنے والا۔ عیسیٰ کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں یونانی اسے Jesus کہنے لگے (Yesus) (Ency. Biblica)۔ مُقَرَّبِیْنَ: (خدا سے) نزدیک تر لوگ۔ مسیح کلمة اللہ ہے کے یہ بھی معنٰی ہیں کہ وہ خدا کی بتائی ہوئی باتوں کی تبلیغ کرے گا جیسے آنحضرتؐ کو ذکر فرمایا (65:11,12)۔ کلمہ کے دیگر معنے: نشان 8:8۔ 66:13۔ عذاب (10:97)۔ سکیم، منصوبہ (9:40)۔ بشارت (7:138)۔ مخلوق خدا (18:110)۔ بات 23:101۔ پس کلمہ سے اس آیت میں مراد خوشخبری ہے۔

الصّٰلِحِيْنَ ﴿٤٧﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ
نیکوں میں سے کہا اس نے اے رب میرے کیونکر ہوگا میرے لیے بچہ حالانکہ نہیں چھوا مجھے
بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى
کسی انسان نے کہا اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے جب وہ فیصلہ کرتا ہے
اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٨﴾ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ
کسی معاملہ کا تو صرف کہتا ہے اُسے ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے اور سکھائے گا اُسے لکھنا
وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿٤٩﴾ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ
اور حکمت اور تورات اور انجیل اور رسول ہوگا طرف بنی
اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ
اسرائیل کی کہ یقیناً میں ضرور لایا ہوں تمہارے پاس نشان طرف سے رب کے تمہارے کہ یقیناً
اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ
میں بناتا ہوں تمہارے لیے کیچڑ سے مانند شکل پرند کی پھر پھونکتا ہوں اس میں
فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَ
پھر ہو جاتا ہے اُڑنے والا ساتھ اذن کے اللہ کے اور تندرست کرتا ہوں نابینا کو اور برص والے کو اور
اُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا
زندہ کرتا ہوں مُردوں کو ساتھ حکم اللہ کے اور بتاتا ہوں تمہیں جو کھاتے ہو تم اور جو
تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ
ذخیرہ بناتے ہو تم اپنے گھروں میں یقیناً اس میں البتہ نشان ہے تمہارے لیے اگر
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ
ہو تم مومن اور مصدق ہوں اس کا جو پہلے ہے میرے یعنی
التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَ
تورات اور تاکہ حلال کروں تمہارے لیے بعض وہ جو حرام کیا گیا تم پر اور
جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٥١﴾
لایا ہوں تمہارے پاس نشان طرف سے تمہارے رب کی پس ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری

47۔ يُكَلِّمُ النَّاسَ: لوگوں کو ہدایت کی باتیں سنائے گا۔ مَهْدًا: چھوٹی عمر میں۔ كَهْلًا: "Oجوانی کی عمر میں" (قاموس، تفسیر کشاف)۔ مسیح ادھیڑ عمر کو پہنچا تھا۔ 32 سال کی عمر میں صلیب پر فوت نہ ہوا تھا(3:55-56,60) بلکہ ادھیڑ عمر میں انہوں نے طبعی وفات پائی تھی۔ **48**۔ اغلباً سائنسی لحاظ سے مریم کے جسم میں arrheno blastomaہوگا جوmale spermبناتا ہے، جس سے حمل ٹھہر گیا ہو۔ واللہ اعلم۔ سب کچھ خدا کے کُنْ کہنے سے ہی پیدا ہوتا ہے صرف عیسیٰ ہی نہیں (19:36)۔ **50**۔ مسیح صرف اسرائیلیوں کے لئے رسول تھا متی 10:5,6، 15:24، 19:28۔ اعمال: 3:25,26، 13:46،لوقا 19:10، 22:28,30۔ عیسیٰ کا یہ تمام کلام استعارہ کے رنگ میں بیان ہوا ہے کیونکہ وہ استعاروں میں باتیں کیا کرتے تھے (متی 13:13,34,35)۔ صفت خلق میں خدا کسی کو اپنا شریک نہیں کرتا: 16:71، 13:17، 16:21 ، 22:74، 25:4۔ کوئی مردہ زندہ ہو کر دنیا میں واپس نہیں آسکتا: 40:12،2:29،39:59-60،21:96،23:100-101، 45:27 ، 31:11-12، 35:41، 46:5، 39:31-32۔ پرندے پیدا کرنا ایک تمثیل ہے ورنہ ہر چیز کا خالق صرف اللہ ہی ہے۔ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ(13:17) اور (متی 9:12, 11:5, 13:10-16) کے مطابق عیسیٰؑ روحانی بیماریوں سے شفا دیتے تھے جیسا کہ قرآن 10:58 میں آیا ہے۔ نیز دیکھیں قرآن 35:41،46:5 ,6:21 خالق ہر چیز کا صرف اللہ ہی ہے۔ 35:4، 16:21، 39:63، 25:4، 31:11-12، 21:57، 6:102)۔ اَخْلُقُ کا معنیٰ ہے ڈیزائن کرنا (لسان العرب)۔ اَبْرَصَ: یہود کو حکم تھا کہ اندھوں اور مبروص کو ناپاک سمجھیں (احبار باب 12 اور 21)۔ بیماروں سے مراد روحانی بیمار ہیں۔ مسیح روحانی طور پر ان کو اچھا کرتے تھے۔ 6:123 کی رو سے موتی سے مراد بھی روحانی طور پر مردے ہیں۔ نیز متی 15-13:13 اور قرآن 36:71۔ 25:50۔ 3:28۔ 35:23۔ 8:25،43 کے مطابق بھی اور 10:58، 17:73، 13:20، 2:19 کے مطابق بھی۔ جو تم کھاتے ہو اس کی خبر دیتا ہوں۔ (متی 26-6:25) یعنی حلال کمائی اور خدا کی راہ میں خرچ کرنا۔ مسیحؑ کا قول ہے کہ اپنا مال آسمان پر جمع کرو۔ اس کے علاوہ حلال و حرام کے متعلق بتاتے تھے۔ "Oپرندے پیدا کرنا" اس سے مراد روحانی پرندے ہیں یعنی مسیح کے حواری جن کو روحانی طور پر زندہ کرکے روحانی پرواز کے قابل بنایا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ موسیٰؑ کے عصا کی طرح جو سانپ بن جاتا تھا یا نظر آتا تھا وہ بھی مٹی کے پرندوں کو معجزانہ طور پر پرندوں کی طرح حرکت کرتے دکھاتا تھا۔ اور قریب المرگ لوگوں کو دعا کے معجزہ سے تندرست کرتا تھا۔ اندھوں اور برص والوں سے مراد روحانی طور پر اندھے اور روحانی بدیوں میں مبتلا لوگ ہیں"۔ **51**۔ بعض چیزیں بطور سزا یہود کے علماء نے اُن پر حرام کر رکھی تھیں۔ عیسیٰؑ نے انہیں حلال قرار دیا۔ (4:161)(43:64)

إِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ
یقیناً اللہ رب ہے میرا اور رب ہے تمہارا پس عبادت کرو اس کی یہ راہ
مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٥٢﴾ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ
سیدھی ہے پس جب محسوس کیا عیسیٰ نے طرف سے ان کی کفر کہا کون ہیں
اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ
مددگار میرے طرف اللہ کی کہا حواریوں نے ہم مددگار ہیں اللہ کے
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٥٣﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ
ایمان لائے ہم اللہ پر اور تو گواہ رہ کہ یقیناً ہم مسلمان ہیں اے رب ہمارے ایمان لائے ہم اس پر
اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٤﴾ وَ
جو اُتارا تُو نے اور پیروی کی ہم نے رسول کی پس لکھ لے ہمیں ساتھ گواہی دینے والوں کے اور
مَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٥﴾ اِذْ قَالَ
تدبیر کی انہوں نے اور تدبیر کی اللہ نے اور اللہ بہتر ہے تدبیر کرنے والوں سے جب کہا
اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ
اللہ نے اے عیسیٰ یقیناً میں وفات دینے والا ہوں تجھے اور مقرب کرنیوالا ہوں تجھے اپنی طرف اور پاک کرنیوالا ہوں تجھے
مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ
ان لوگوں (کے الزاموں) سے جنہوں نے کفر کیا اور بنانے والا ہوں ان لوگوں کو جنہوں نے پیروی کی تیری غالب
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ
ان لوگوں پر جنہوں نے کفر کیا تا روز قیامت پھر طرف میری لوٹنا ہے تمہارا
فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَمَّا
پس فیصلہ کرونگا تمہارا درمیان تمہارے اس میں کہ تھے تم جس میں اختلاف کرتے پس وہ لوگ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا
جنہوں نے کفر کیا تو عذاب دُونگا اسے عذاب سخت دنیا میں
وَالْاٰخِرَةِ ؗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور آخرت میں اور نہیں ان کے لیے کوئی مددگار اور وہ لوگ جو ایمان لائے

52۔ مسیح نے کہا "تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر" (متی 4:10)۔ **53**۔ حواری کے معنٰی دھوبی ہیں۔ حضرت عیسیٰ پر جو پہلے دو ایمان لائے تھے وہ دھوبی تھے، پھر عیسیٰؑ کے سب متبعین حواری ہی کہلائے۔ کل بارہ حواری تھے۔ یہ اب روحانی دھوبی بھی بن گئے۔ مکر کے معنٰی ہیں تدبیر۔ خواہ اچھی ہو یا بری۔ **54**۔ مَعَ الشّٰھِدِیْنَ: یعنی ایمان لا کر انبیاء کی سچائی کے گواہ ہو گئے۔ **55**۔ وَمَکَرُوْا: یعنی عیسیٰ کے مخالفین نے تدبیریں کیں۔ "O خدا کا مکر یہ ہے کہ مکار کو اس کے مکر کی سزا دینا"۔ یہود دنیا میں مغلوب رہ کر عذاب ہی چکھتے رہے۔ **56**۔ پاک کرنے والا ہوں کفار کے الزامات سے جو ان کی غیر معمولی ولادت اور ان کے قول کہ مسیح کو سُولی پر مار دیا ہے۔(4:157-158)۔ پہلے وفات ہوئی پھر اس کے بعد رفع ہوا۔ مُتَوَفِّیْکَ کا معنٰی ہے موت وارد کرنا(ابن عباس۔ بخاری 65:12) وَرَافِعُکَ: پھر تیرے درجات بلند کروں گا۔ بلندیٔ درجات کیلئے دیکھیں 24:37,35:11۔ فَوْقَ الَّذِیْنَ: یعنی عیسائی یہودیوں پر حجت کی رو سے ہمیشہ غالب رہیں گے۔ "O صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ مُتَوَفِّیْکَ کے معنٰی مُمِیْتُکَ حَتْفَ اَنْفِکَ یعنی میں تجھے طبعی موت دونگا، (علامہ زمخشری)"۔ حتف یعنی موت۔ لفظ تَوَفّٰی اِسْتِفَا سے ماخوذ ہے۔ یہود نے عیسیٰ کو صلیب پر لٹکا کر لعنتی موت مارنے کی تدبیر کی (استثناء 21:23) مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیر کو ناکام کر دیا اور عیسیٰ کی موت صلیب پر واقع نہ ہوئی بلکہ زندہ بیہوشی کی حالت میں صلیب سے اتار لیا گیا۔ علاج معالجہ سے صحتیاب ہو کر کشمیر کی طرف ہجرت کر گئے جہاں 120 سال کی عمر میں طبعی وفات پائی۔ اس طرح ان کے درجات کا رفع کیا گیا۔ آنحضرتؐ نے اپنی ایک حدیث میں فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم 120 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے اور میں دیکھتا ہوں کہ میں ان سے نصف عمر میں وفات پاؤں گا۔ **57**۔ شاہ بابل بخت نصر کے بعد 70 عیسوی میں TITUS (طیطوس) کے ہاتھوں اور پھر بیسویں صدی میں ہٹلر کے ہاتھوں یہود کو سخت عذابوں کا سامنا کرنا پڑا۔ عقائد کے اختلافات کا فیصلہ تو روز قیامت ہو گا۔ ہاں سرکشی اور ظلم کی سزا دنیا میں بھی دی جاتی ہے۔

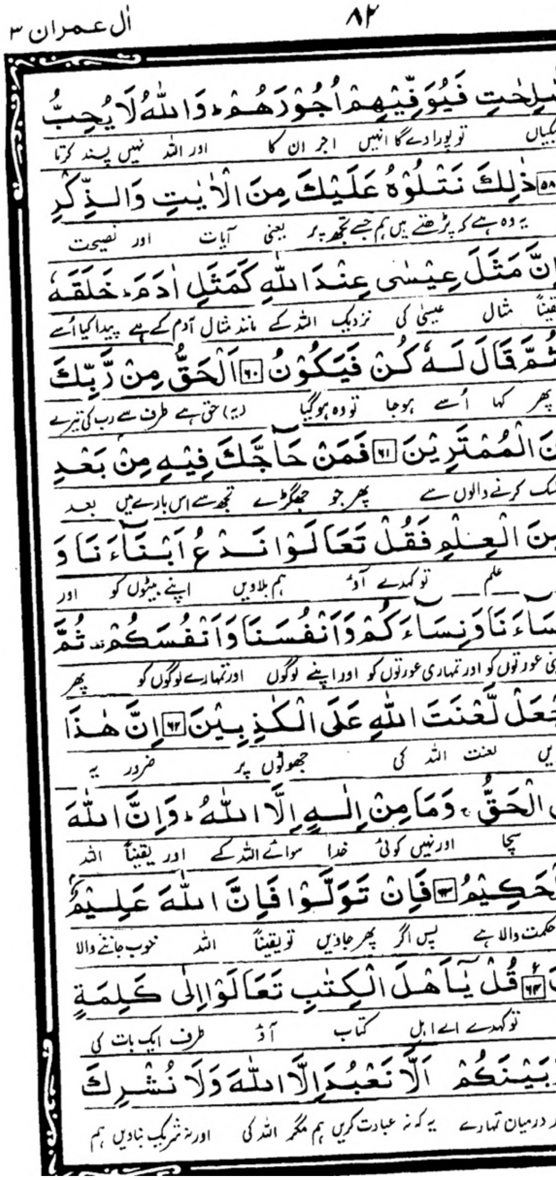

تلك الرسل ٣ ٨٢ اٰل عمران ٣

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ
اور کیں نیکیاں تو پورا دے گا انہیں اجر ان کا اور اللہ نہیں پسند کرتا
الظّٰلِمِينَ ﴿٥٨﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ
ظالموں کو یہ وہ ہے کہ پڑھتے ہیں ہم جسے تجھ پر یعنی آیات اور نصیحت
الْحَكِيمِ ﴿٥٩﴾ إِنَّ مَثَلَ عِيسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۖ خَلَقَهُ
حکمت والی یقیناً مثال عیسیٰ کی نزدیک اللہ کے مانند مثال آدم کے ہے پیدا کیا اُسے
مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٦٠﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ
مٹی سے پھر کہا اُسے ہوجا تو وہ ہوگیا (یہ) حق ہے طرف سے رب کی تیرے
فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٦١﴾ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ
پس نہ ہو تو شک کرنے والوں سے پھر جو جھگڑے تجھ سے اس بارے میں بعد
مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ
اسکے کہ آیا تیرے پاس علم سے تو کہدے آؤ ہم بلاویں اپنے بیٹوں کو اور
أَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ۚ ثُمَّ
تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے لوگوں اور تمہارے لوگوں کو پھر
نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِينَ ﴿٦٢﴾ إِنَّ هٰذَا
گڑگڑائیں پھر کریں لعنت اللہ کی جھوٹوں پر ضرور یہ
لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا اللّٰهُ ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ
البتہ یہی بیان ہے سچا اور نہیں کوئی خدا سوائے اللہ کے اور یقیناً اللہ
لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٣﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ
البتہ وہی بڑائی والا حکمت والا ہے پس اگر پھر جاویں تو یقیناً اللہ خوب جاننے والا
بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٦٤﴾ قُلْ يٰأَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ
ہے مفسدوں کو تو کہدے اے اہل کتاب آؤ طرف ایک بات کی
سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ
جو برابر ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے یہ کہ نہ عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک بناویں ہم

58۔اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ: نصاریٰ نے مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دے کر بہت بڑا ظلم کیا۔ **59**۔اَلْاٰيٰتِ: یعنی دلائل۔ **60**۔ تمام لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا۔40:68, 18:38, 22:6, 30:21۔ اسی طرح آدمؑ اور عیسیٰؑ کو بھی۔ پھر عیسیٰ خدا کیسے ہوگئے۔ آدمؑ اور عیسیٰؑ کو کلمہ کُن سے زندگی ملی تھی۔ آدمؑ اور عیسیٰؑ کی مشابہت پیدائش و بشریت اور بزرگی میں ہے۔ نجران کا علاقہ حجاز اور یمن کے درمیان واقع ہے۔ 10ھ میں نجران کے عیسائیوں کا 60 افراد پر مشتمل ایک وفد آنحضرتؐ سے بحث کرنے مدینہ آیا تھا۔ ان کا سردار عبدالمسیح العاقب تھا (بخاری 64:74)۔ عیسیٰ کے بارے میں وفد نے کہا کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اگر نہیں تو پھر کس کا بیٹا ہے۔ اس پر آیت نازل ہوئی کہ آدمؑ بھی بغیر باپ اور بغیر ماں کے پیدا ہوا تھا۔ اگر عیسیٰ بن باپ پیدا ہوا تو کیا تعجب۔ **61**۔ پس اے مخاطب تو شک نہ کر۔ یہ خطاب شک کرنے والوں کیلئے ہے آنحضرتؐ مراد نہیں ہیں۔ **62**۔فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ: فِيهِ سے مطلب عیسیٰؑ کے بارے میں اس کی الوہیت پر۔ یہاں مباہلہ اور گزشتہ تمام بیان اسی وفد سے گفتگو کے بارے میں ہے۔ فرمان الٰہی پر آنحضرتؐ نے مباہلہ کیلئے اپنے ساتھ حضرت فاطمہؓ، حضرت علیؓ، اور حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو بھی دعا میں شامل کیا۔ مگر نصاریٰ نے مباہلہ کرنا قبول نہ کیا۔ "علم و بیان کی رو سے اتمام حجت کر دینے کے بعد مباہلہ کیلئے بلایا تھا (ح)"۔"Oمِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ یعنی خدا تعالیٰ کا بیان کہ مسیح در حقیقت آدمؑ کی طرح ایک بندہ ہے۔ اگر عیسائی اس کو (بیان کو۔ ناقل) انسان کا افتراء خیال کریں تو ان کو مباہلہ کیلئے بلاؤ"۔ **63**۔اِنَّ هٰذَا یعنی عیسیٰ کے بارے میں حقیقت پر مبنی بیان یہی ہے۔ **64**۔(تو یاد رکھو کہ اللہ) علیم یعنی خوب جاننے والا اور حکیم خوب فیصلہ کرنے والا ہے۔ علیم اور حکیم دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں (ii)۔

بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ
ساتھ اس کے کسی کو اور نہ بنائے بعض ہمارا بعض کو رب سوائے
اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ٦٥
اللہ کے پس اگر وہ پھر جاویں تو کہدو کہ گواہ رہو کہ یقیناً ہم مسلمان ہیں
يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ
اے اہل کتاب کیوں جھگڑتے ہو تم بارے میں ابراہیم کے حالانکہ نہیں اُتاری گئی
التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ٦٦
تورات اور انجیل مگر بعد اس کے کیا پھر بھی نہیں عقل کرتے تم
هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ
دیکھو تم ایسے لوگ ہو کہ جھگڑتے ہو تم اس بات میں کہ تمہیں اس کا علم ہے پس کیوں
تُحَاۗجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ
جھگڑتے ہو تم اس بات میں کہ نہیں ہے تمہیں اس کا علم اور اللہ جانتا ہے اور
اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٦٧ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا
تم نہیں جانتے نہ تھا ابراہیم یہودی اور نہ
نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ
عیسائی ولیکن تھا موحد فرمانبردار اور نہ تھا وہ
الْمُشْرِكِيْنَ ٦٨ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ
مشرکوں میں سے یقیناً سب سے قریب لوگوں میں سے ابراہیم کے البتہ وہ لوگ ہیں جنہوں
اتَّبَعُوْهُ وَھٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ وَلِيُّ
نے پیروی کی اس کی اور یہ نبی ہے اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ دوست ہے
الْمُؤْمِنِيْنَ ٦٩ وَدَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَوْ
مومنوں کا چاہا ایک گروہ نے اہل کتاب میں سے کہ کاش
يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ٧٠
گمراہ کردیں تجھے حالانکہ نہیں گمراہ کرتے وہ مگر اپنے تئیں اور نہیں محسوس کرتے

65۔ ترمذی میں عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ ہم تو بعض بعض کو رب نہیں مانتے۔آپؐ نے فرمایا کیا وہ تمہارے لئے حرام و حلال نہیں ٹھہراتے؟ اور کیا تم اُن کے قول کے پیچھے نہیں چلتے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا یہی ان کو رب بنانا ہے۔6ھ میں آنحضورؐ نے جب شاہ روم ہرقل اور شاہ مصر مقوقس کو تبلیغی خطوط لکھے تو اس آیت کے الفاظ ان میں لکھے (بخاری 1:1)۔ بعض بعض کو اپنا رب نہ بنائیں 9:31 میں بھی مذکور ہے۔اسی طرح پیری مریدی میں لوگوں نے انسانوں کو خدائی صفات میں شریک رکھا ہے جو ناجائز ہے۔"یعنی ان کی اس طرح اطاعت کی جاتی ہے جس طرح اللہ کی اطاعت کی جانی چاہیئے۔اس آیت میں شرک فی العبادت، شرک فی الصفات، اور شرک فی الاطاعت غرض تینوں قسموں کے شرکوں سے روکا گیا ہے (ح)"۔ **66**۔ یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ ان کے دین پر تھے۔حالانکہ تورات اور انجیل تو ان کے بہت بعد نازل ہوئیں۔ **67**۔فَلِمَ: پس (اب) کیوں۔ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ: یعنی ابراہیمؑ کے بارے میں تمہیں صحیح علم نہیں ہے۔ **68**۔ ابراہیمؑ نے اپنے متعلق اور اپنی اولاد کے متعلق مسلمان ہونا قرار دیا ہے (2:129) "حَنِيْفًا مُّسْلِمًا یعنی موحّد (ii)"۔خدا کو یکتا جاننے والا (کہ خدا ایک ہی ہے)۔خدا کی طرف جھکا رہنے والا۔ **69**۔ "+اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (2:258) نیز وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ: ولی وہ ہے جو ظلمتوں سے نور کی طرف لے جاتا ہے۔ ظلمات: جیسے برے ماں باپ، برے استاد، بری رسمیں، برے دوست، برے آشنا، بغض، شہوات، حرص، بخل، عجز و کسل، ظلم وغیرہ وغیرہ۔اللہ تعالیٰ ان سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے۔بس وہی ولی ہے۔اگر کسی کے ساتھ ایسا ہوتا ہے تو وہ اللہ کا ولی ہے"۔اگر یہ کہو کہ یہود اور نصاریٰ کے دین کو ابراہیمؑ کے دین سے زیادہ مناسبت ہے تو یہ بات غلط ہے بلکہ ابراہیمؑ کے ابتدائی متبعین اور یہ امت اسلامیہ ابراہیمؑ سے زیادہ مناسبت رکھتے ہیں یعنی عقائد صحیحہ کے لحاظ سے۔ابراہیمؑ نصاریٰ کی طرح شرک نہ کرتا تھا (16:124)۔ **70**۔ وہ یہود مسلمانوں کی تباہی (گمراہی) چاہتے تھے مگر اسلام غالب ہوگا اور وہ خود ذلیل و خوار ہوں گے اور نہ مراد رہیں گے۔

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنۡتُمۡ
اے اہل کتاب کیوں کفر کرتے ہو تم آیات کا اللہ کی اور تم
تَشۡهَدُوۡنَ ﴿٧٠﴾ يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَلۡبِسُوۡنَ الۡحَقَّ
گواہی دیتے ہو اے اہل کتاب کیوں ملاتے ہو تم حق کو
بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٧١﴾ وَقَالَتۡ
ساتھ باطل کے اور چھپاتے ہو تم حق کو حالانکہ تم جانتے ہو اور کہا
طَّآئِفَةٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اٰمِنُوۡا بِالَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ عَلَى
ایک گروہ نے اہل کتاب میں سے ایمان لاؤ اس پر جو اُتارا گیا ان
الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَجۡهَ النَّهَارِ وَاكۡفُرُوۡۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمۡ
لوگوں پر جو ایمان لائے شروع میں دن کے اور انکار کرو آخر میں اس کے تاکہ وہ
يَرۡجِعُوۡنَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤۡمِنُوۡۤا اِلَّا لِمَنۡ تَبِعَ دِیۡنَكُمۡ ؕ قُلۡ
(مسلمان بھی) لوٹ آویں اور نہ ایمان لانا مگر اس پر جس نے پیروی کی دین کی تمہارے تو کہدے
اِنَّ الۡهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنۡ يُّؤۡتٰٓى اَحَدٌ مِّثۡلَ مَاۤ
یقیناً ہدایت تو ہدایت اللہ کی ہے یہ کہ دیا جائے کسی کو جیسا کہ
اُوۡتِيۡتُمۡ اَوۡ يُحَآجُّوۡكُمۡ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِيَدِ
دیئے گئے تم یا جھگڑیں وہ تم سے پاس رب کے تمہارے تو کہدے یقیناً فضل ہاتھ میں ہے
اللّٰهِ ۚ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ﴿٧٣﴾ يَّخۡتَصُّ
اللہ کے وہ دیتا ہے جسے وہ چاہتا ہے اور اللہ وسعت والا خوب جاننے والا ہے خاص کرتا ہے
بِرَحۡمَتِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ﴿٧٤﴾ وَ
ساتھ رحمت کے اپنی جسے چاہتا ہے اور اللہ فضل والا ہے بڑے اور
مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ مَنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِقِنۡطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ ۚ
بعض اہل کتاب ایسے ہیں کہ اگر امانت رکھے تو اس کے پاس بہت سا مال وہ ادا کردیگا اُسے تیری طرف
وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِدِيۡنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ اِلَّا
اور بعض ان کے ایسے ہیں کہ اگر امانت رکھے تو اس کے پاس ایک دینار نہیں ادا کریگا وہ اُسے تیری طرف مگر

71۔وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ: جبکہ تم جانتے ہو اور گواہی دیتے ہو یعنی اے یہود تم صداقت کو دیکھتے ہو اور تم دل میں قائل ہو کہ مثیل موسیٰؑ نبی آئے گا پھر بھی انکار کرتے ہو۔ **72**۔ تَلۡبِسُوۡنَ الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ: ڈھانپتے ہو حق کو جھوٹ کے ساتھ یعنی آنحضرتؐ کی آمد کے بارے میں اہل کتاب تورات اور انجیل کی پیشگوئیوں کو چھپاتے ہو اور غلط تاویلیں کرتے ہو(2:43) حالانکہ جانتے ہو کہ یہ پیشگوئیاں ان کتابوں میں موجود ہیں۔ **73**۔ "یہ یہود کا قول ہے مسلمانوں کے خلاف یعنی دن کے پہلے حصہ میں ایمان لے آؤ اور پچھلے حصہ میں اس کا انکار کردو اور کہہ دو کہ ہم نے جاکر دیکھ لیا ہے اسلام میں کوئی صداقت نہیں ہے(ح)"۔ **74**۔"وَلَا تُؤۡمِنُوۡۤا اِلَّا لِمَنۡ تَبِعَ دِیۡنَكُمۡ (قُلۡ اِنَّ الۡهُدٰى هُدَى اللّٰهِ اَنۡ يُّؤۡتٰٓى اَحَدٌ مِّثۡلَ مَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ) اَوۡ يُحَآجُّوۡكُمۡ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ (یہاں بریکٹ والا جملہ معترضہ ہے) ترجمہ: اور سوائے اس کے جو تمہارے دین کی پیروی کرتا ہے کسی کو نہ مانو ورنہ وہ (مسلمان) تمہارے رب کے نزدیک(یعنی تم سے)(اس دلیل کے ذریعہ) ایک جھگڑا کھڑا کردیں گے۔ یعنی تمہارے خلاف مسلمانوں کو مثیل موسیٰؑ والی پیشگوئی بطور حجت پیش کرنے کا موقع مل جائے گا کہ غیر اسرائیلی بھی نبی بن کر آسکتا ہے۔ اس طرح ہمارے خلاف ایک جھگڑا شروع ہو جائے گا(دیکھیں استثنا 18:18)رب کے نزدیک یعنی خدائی پیشگوئیوں کے متعلق۔ اَوۡ يُحَآجُّوۡكُمۡ: ورنہ وہ تم سے جھگڑیں گے۔ پس اللہ نے ان کے فریب کو کھول دیا فرمایا اصل ہدایت وہی ہے جو اللہ دے۔ تمہارے فریبوں سے کوئی گمراہ نہ ہوگا مگر تم یہ حسد کرتے ہو کہ پہلے نبوت اور اللہ کی مدد بنی اسرائیل پر تھی اب مسلمانوں کو کیوں مل گئی۔ سو یہ اللہ کا فضل ہے جسے مناسب سمجھتا ہے دیتا ہے(کہہ دے کہ ہدایت تو اللہ کی یہ ہے کہ کسی کو ایسا ہی کچھ ملے جیسا کہ تم کو ملا تھا)۔"مِثۡلَ: یعنی ہدایت دیئے جانے کا حق مراد ہے نہ کہ ہدایت یعنی تورات(ii)"۔ یعنی کسی نبی کو نہ مانو جو یہود کی شریعت پر نہ ہو۔ اگر نبی مان لوگے تو مسلمانوں کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے یعنی ان کو مثیل موسیٰؑ والی پیشگوئی(استثناء 18:18) کی دلیل تمہارے خلاف مل جائے گی۔ اور تم اِس کی تصدیق کرنے والے بن جاؤ گے کہ غیر اسرائیلی بھی نبی ہو کر آسکتا ہے۔
75۔رحمت: سے یہاں نبوت مراد ہے(2:106)اسی طرح فضل سے بھی یہی مراد ہے۔

مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ
جبکہ رہے تو اس کے سر پر کھڑا یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے کہا کہ نہیں ہے

عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
ہم پر مکہ والوں (عربوں) کے بارے میں کوئی الزام اور وہ کہتے ہیں اللہ پر جھوٹ

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ
اور وہ جانتے ہیں ہاں کیوں نہیں جس نے پورا کیا عہد اپنا اور تقویٰ کیا تو یقیناً

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ
اللہ پسند کرتا ہے متقیوں کو یقیناً وہ لوگ جو خریدتے ہیں بدلے عہد کے

اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ
اللہ کے اور اپنی قسموں کے مول تھوڑا یہ لوگ وہ ہیں کہ نہیں کوئی حصہ ان کے لیے

فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ
آخرت میں اور نہیں کلام کرے گا ان سے اللہ اور نہ دیکھے گا طرف ان کی

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾
بروز قیامت اور نہ پاک ٹھہرائے گا انہیں اور ان کے لیے عذاب ہے دردناک

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ
اور یقیناً ان میں سے ایک فریق ہے وہ موڑتے ہیں زبانیں اپنی ساتھ کتاب کے

لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَ
تاکہ گمان کرو تم اسے کتاب میں سے حالانکہ نہیں ہے وہ کتاب میں سے اور

يَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ
وہ کہتے ہیں کہ وہ پاس سے ہے اللہ کے حالانکہ نہیں ہے وہ پاس سے اللہ کے

وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا
اور وہ کہتے ہیں اللہ پر جھوٹ اور وہ جانتے ہیں نہیں

كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ
ہے کسی انسان کیلئے کہ دے اسے اللہ کتاب اور حکم اور

76۔ کھڑا رہے یعنی مانگتا رہے۔ یہودی غیر اسرائیلیوں سے سود لینا جائز سمجھتے تھے مگر اسرائیلیوں سے نہیں۔ (خروج 22:25)، (احبار 25:36,37)، (استثناء 23:20) اسی طرح عربوں اور مسلمانوں کا مال غبن کر لینے کو بھی گناہ نہ سمجھتے تھے کہتے تھے کہ جھوٹے مذاہب والوں سے ایسا کرنا جائز ہے۔ مگر ان کا یہ خیال غلط ہے۔ خدا نے بد دیانتی کی تعلیم نہیں دی ہے۔ سَبِیْلٌ: (الزام کی) یعنی ہم پر کوئی الزام نہ ہو گا۔ **77**۔ بَلٰی: کیوں نہیں گناہ تو ہو گا۔ تمہارا دعویٰ کہ تمہیں کوئی پکڑ نہ ہو گی غلط ہے۔ جس نے پورا کیا اپنا عہد یعنی اس عہد کو پورا کرے جو اہل کتاب سے (ہر نبی کے واسطے سے) لیا گیا تھا کہ بعد کے آنے والے نبی پر ایمان لائیں گے اور اس کی مدد کریں گے (3:82)۔ **78**۔ یہود کو تورات میں تاکید کی تھی کہ ہر آنے والے نبی پر ایمان لائیں گے اور اس کی مدد کریں گے پھر دنیا کی خاطر پھر گئے اور جھوٹی قسمیں کھانے لگ گئے۔ اس طرح انہوں نے اللہ سے کئے گئے عہد کو دنیوی اغراض کی خاطر بیچ دیا جو بالکل حقیر ہے۔ **79**۔ وہ اللہ پر جھوت کہتے ہیں کہ (ان کو غیر دین والوں کی خیانت کرنی روا ہے) یعنی وہ کتاب میں تحریف کرتے ہیں اس طرح اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں (3:30)۔ تورات کی تلاوت کی طرح انسانی عبارتوں کو پڑھتے ہیں تا لوگوں کو دھوکہ لگ جائے اور سمجھیں کہ یہ بھی کتاب ہی کا حصہ ہے حالانکہ وہ کتاب کا حصہ نہیں ہوتا۔ یہ بھی تحریف ہے۔ اگلی دو آیتیں بھی اس بات کا رد کرتی ہیں۔

النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي مِن دُونِ
نبوت پھر وہ کہے لوگوں کو کہ ہو جاؤ میرے بندے سوائے
اللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ
اللہ کے ولیکن (وہ کہیگا کہ) ہو جاؤ رب والے اس لیے کہ ہو تم سکھاتے
الْكِتَابَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿٨٠﴾ وَلَا يَأْمُرَكُمْ
کتاب اور اس لیے کہ ہو تم پڑھتے اور نہیں حکم دیتا وہ تم کو
أَن تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُم
کہ بناؤ تم فرشتوں کو اور نبیوں کو رب کیا وہ حکم دے سکتا ہے
بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿٨١﴾ وَإِذْ أَخَذَ
تم کو کفر کا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو اور جب لیا
اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَ
اللہ نے وعدہ نبیوں سے البتہ وہ جو دی ہے میں نے تم کو کتاب اور
حِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ
حکمت پھر آئے تمہارے پاس کوئی رسول تصدیق کرنیوالا اس کی جو پاس ہے تمہارے
لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ
البتہ ضرور ایمان لاؤگے تم اس پر اور البتہ ضرور مدد کروگے تم فرمایا کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے
عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا
اس پر عہد میرا کہا انہوں نے اقرار کیا ہم نے فرمایا پس گواہ رہو
وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨٢﴾ فَمَن تَوَلَّىٰ بَعْدَ
اور میں ساتھ تمہارے گواہوں میں سے ہوں پس جو پھر گیا بعد
ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٨٣﴾ أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ
اس کے تو یہ لوگ ہی فاسق ہیں کیا پھر اللہ کے دین کے غیر کو
يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا
وہ چاہتے ہیں حالانکہ اسی کے فرمانبردار ہوئے وہ جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں خوشی سے

80۔ مَا كَانَ لِبَشَرٍ: کسی بشر کیلئے یہ کہنا ممکن نہیں ہے۔ نجران کے عیسائی وفد نے حضورؐ سے کہا کہ "تم کہتے ہو کہ اللہ کی عبادت کرو"۔ ہم تو پہلے ہی اس کی عبادت کرتے ہیں اب کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم تیری عبادت کریں اور تجھے اپنا خدا سمجھیں"۔ حضورؐ نے فرمایا معاذ اللہ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ہر نبی عیسیٰؑ سمیت لوگوں کو شرک سے نکالنے کی تعلیم دیتا ہے پھر وہ کیونکر لوگوں کو شرک سکھائے گا۔ وہ تو کہتا ہے کہ تم نے اپنی کتاب پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اس واسطے اب مجھے مان کر اللہ کی تعلیم پر عمل کرو اور روحانی کمال حاصل کرو۔ یہود ربانیین کو خدائی کا مرتبہ دیتے تھے یعنی ان کی باتوں کو خدا کی باتیں سمجھ کر ان پر عمل کرتے تھے۔ تَدْرُسُوْنَ: تم اسے پڑھتے ہو۔ "وَلٰكِنْ كُوْنُوْا: لیکن وہ کہے گا کہ ہو جاؤ رب والے یعنی انسان ربانی تو ہو سکتا ہے اور ہونا چاہیئے مگر رب نہیں ہو سکتا(ح)"۔ **81**۔ بعض بے دین عرب قبائل فرشتوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ "اَيَاْمُرُكُمْ: کیا نبی تم کو (کفر) کرنے کی تعلیم دے گا جبکہ تم (اللہ کے) فرمانبردار بن گئے ہو(ii)"۔ **82**۔ دیکھیں آیت 78۔ آنحضرتؐ کے آنے سے تورات کی پیشگوئیاں پوری ہو گئیں۔ اِصْرِيْ: یعنی میرا بھاری عہد۔ اللہ نے نبیوں کی وساطت سے بنی اسرائیل سے آئندہ آنے والے نبیوں کو ماننے اور ان کی مدد کرنے کا عہد لیا۔ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ: بتاتا ہے کہ عہد لوگوں سے لیا گیا نبیوں کی معرفت سے۔ مُصَدِّقٌ: یعنی گزشتہ نبیوں کی پیشگوئیوں کو پورا (سچا) کرنے والا۔ نہ کہ محض تصدیق کرنے والا کیونکہ ایک جھوٹا مدعی نبوت گزشتہ نبیوں کی تصدیق کر سکتا ہے مگر گزشتہ پیشگوئیوں کو اپنے حق میں سچا ثابت نہیں کر سکتا۔ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ: سے مراد یہ ہے کہ جو عہد سب نبی اپنی امتوں سے لیتے چلے آئے ہیں کہ آئندہ آنے والے نبی پر ایمان لائیں گے اور اس کی مدد کریں گے۔ موسیٰؑ نے اپنے ایک مثیل نبی کے آنے کی پیشگوئی کی تھی (استثناء 18-18)۔ اور مسیح نے بھی یوحنّا 16:13 میں ایک نبی کے آنے کی پیشگوئی کی۔ آنحضرتؐ کے بارے میں دیگر علامتیں بھی بتائیں۔ جیسے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آنا۔ فاران کی چوٹیوں سے آنا۔ ہاتھ میں آتشی شریعت کا ہونا وغیرہ۔ حضرت موسیٰؑ نے ایلیاؑ پھر مسیح اور پھر "وہ نبی" کے آنے کی بشارت دی تھی۔ آنحضرتؐ سے بھی عہد لیا گیا (33:8)۔

وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ
اور مجبوراً اور طرف اسکی وہ لوٹائے جائیں گے تو کہدے ایمان لائے ہم اللہ پر اور اس پر
اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ
جو اتارا گیا ہم پر اور جو اُتارا گیا ابراہیم پر اور اسمٰعیل پر اور
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ
اسحٰق پر اور یعقوب پر اور (اسکی) اولاد پر اور جو دیا گیا موسٰی کو اور
عِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۠ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
عیسٰی کو اور نبیوں کو طرف سے انکے رب کی نہیں ہم فرق کرتے ہیں درمیان کسی کے
مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ
ان میں سے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں اور جو چاہے سوائے
الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ
اسلام کے کوئی دین تو ہرگز نہیں قبول کیا جائے گا اس سے اور وہ آخرت میں
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا
ناکاموں میں سے ہوگا کیوں کر ہدایت دے گا اللہ کسی قوم کو (جنہوں نے) کفر کیا
بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ
بعد اپنے ایمان کے اور گواہی دی تھی انہوں نے کہ یقیناً رسول سچا ہے اور
جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٦﴾
آئے ان کے پاس دلائل اور اللہ نہیں ہدایت دیتا لوگوں ظلم کرنے والوں کو
اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ
یہ لوگ وہ ہیں کہ بدلہ ان کا یہ ہے کہ یقیناً ان پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ
اور لوگوں سب کی رہ پڑنے والے ہیں اس میں نہیں ہلکا کیا جائے گا
عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
ان سے عذاب اور نہ وہ مہلت دیئے جائیں گے سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کی

84۔اسلام کے معنٰی کامل فرمانبرداری ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے ذرہ سے لے کر بڑے سے بڑے کرہ تک سب خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون کی پابندی میں لگے ہوئے ہیں۔طَوْعًا وَّ كَرْهًا:یعنی خواہ کچھ ہو کوئی چیز اس کے قوانین کی فرمانبرداری سے باہر نہیں نکل سکتی۔(13:16,22:19)۔"+سچے دین کی نشانی بتائی ہے کہ اس میں فرمانبرادری سکھائی جاتی ہے" مگر زبردستی ہدایت نہیں تھوپی جاتی۔اللہ تعالیٰ نے انسان کو قانون شریعت میں اختیار دیا ہے،مانے یا نہ مانے۔ ماننے کے فوائد او رنافرمانی کے نقصانات سے آگاہ کردیا۔ **85**۔اسلام تمام رسولوں کو سچا مانتا ہے۔مگر دیگرادیان والے صرف اپنے اپنے رسول کو سچا مانتے ہیں۔فرمایا کہ صحیح طریق وہی ہے جو اسلام نے بتایا ہے۔جیسے یہود نے کہا کہ اپنے دین کے سوا کسی پر ایمان نہ لانا(3:74)۔ اَسْبَاطِ: حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹوں کی اولاد۔ وَالنَّبِيُّوْنَ:اور دیگر رسول بھی۔ لَا نُفَرِّقُ: کہ کسی نبی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں۔ بلکہ سب کو سچا جانتے ہیں ہاں مرتبہ میں سب برابر نہیں ہیں(2:254)۔**86**۔ "یہ آیت فیصلہ کرتی ہے کہ نجات کی کامل راہیں صرف اسلام میں پائی جاتی ہیں اس لئے قرآنی شریعت نے پہلی کتابوں کو منسوخ کردیا ہے۔ اب قابل قبول عمل صرف قرآنی شریعت پر ہی ہوگا(ح)" یعنی آخری شریعت جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ پر نازل کی اس کے علاوہ یا اس کے خلاف کوئی اور دین قابل قبول نہیں۔**87**۔ کچھ لوگ ایمان لا کر مرتد ہو گئے تھے اور اہل مکہ سے جا ملے تھے۔ان میں ابو عامر راہب بھی تھا۔اسی طرح سعید بن صامت نے معاذ بن عفران کو تیر مار کر شہید کر دیا تھا اور بھاگ کر قریش مکہ کے پاس چلا گیا تھا۔وہاں سے آنحضرتؐ کو پیغام پہنچایا کہ میں توبہ کرتا ہوں۔اس سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ:یعنی اللہ ظالموں کے مسلمانوں کے خلاف منصوبوں کو کامیاب نہ ہونے دے گا جیسے فرمایاوَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا(9:74)۔ یہ بھی معنٰی ہے کہ ایسے ظالموں سے اللہ ہدایت کی توفیق چھین لیتا ہے۔اور انہوں نے گواہی دی تھی کہ یقیناً رسول سچا ہے۔یعنی آنحضرتؐ کی صداقت کاملہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے تھے۔**88**۔ "+لعنت یعنی اللہ کی رحمت سے دوری۔ فرشتوں سے دوری (نیکی سے محرومی)لوگوں سے دوری(لوگ بھی نفرت کرنے لگ جاتے ہیں)دربدر ہو جانا"۔**89**۔خَالِدِيْنَ فِيْهَا:یعنی جہنم کے عذاب میں رہیں گے۔ یا اس لعنت میں رہیں گے۔

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۰﴾

بعد اس کے اور اصلاح کرلی تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا بعد اپنے ایمان کے پھر بڑھ گئے

كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۱﴾

کفر میں ہرگز نہیں قبول کی جاوے گی توبہ ان کی اور یہ لوگ ہی گمراہ ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور مرگئے ایسے حال میں کہ وہ کافر تھے تو ہرگز نہیں قبول کیا جائیگا

مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ

کسی سے ان میں سے برابر زمین کے سونا اور اگرچہ وہ فدیہ میں دے اسے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ ع ۹

یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کے لیے عذاب ہے دردناک اور نہیں ان کیلئے کوئی مددگار

90۔ توبہ سے مراد توبتہ النصوح ہے یعنی سچی توبہ جس سے یہ مراد ہے کہ۔1۔ سچے دل سے گناہ اور بدیوں کو ترک کر کے خدا کی طرف رجوع کر لینا۔2۔ ندامت یعنی اپنے کردہ گناہوں پر شرمندگی محسوس کرنا۔3۔ عزم یعنی پختہ ارادہ کہ آئندہ کیلئے برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا۔ جب ان باتوں پر مداومت کرے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرمائے گا اور بدیوں سے بچائے گا۔ ایسی توبہ کرنے والے ولی، قطب، غوث کہلاتے ہیں۔(نیز دیکھیں 9:104, 42:26 اور 4:18-19)۔ **91**۔ یعنی وہ اپنے کفر کی حالت میں اسلام دشمنی میں بڑھتے ہی جاتے ہیں اور توبہ کی طرف رخ نہیں کرتے۔ وہ گمراہی میں ہیں اس لئے توبہ کی توفیق نہیں پاتے۔ **92**۔ مِلْءُ الْاَرْضِ: یعنی زمین کے وزن کے برابر کی مقدار کا سونا۔ یعنی پھر کفر ہی کی حالت میں مر جائیں تو آخرت میں ان کی توبہ قبول نہ ہو گی نہ زمین کے وزن کے برابر کا سونا فدیہ میں قبول ہو گا کیونکہ انہوں نے دنیا میں توبہ نہ کی تھی۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ
ہرگز نہیں پاؤ گے تم نیکی یہاں تک کہ خرچ کرو تم اس سے جو تم پسند کرتے ہو
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝۹۲
اور جو خرچ کرو تم کوئی چیز تو یقیناً اللہ اسے خوب جاننے والا ہے
كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا
ہر کھانا تھا حلال واسطے بنی اسرائیل کے سوائے اسکے جو
حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ
حرام کیا اسرائیل نے اپنے نفس پر پہلے اس کے کہ اتاری جائے
التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ
تورات تو کہدے پس لاؤ تورات پھر پڑھو اسے اگر ہو تم
صٰدِقِيْنَ ۝۹۳ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ
سچے پس جس نے باندھا اللہ پر جھوٹ بعد
ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۹۴ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۟
اس کے تو یہ لوگ ہی ظالم ہیں تو کہدے سچ کہا اللہ نے
فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ
پس پیروی کرو مذہب کی ابراہیم موحد کی اور نہ تھا وہ
الْمُشْرِكِيْنَ ۝۹۵ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ
مشرکوں میں سے یقیناً پہلا گھر جو مقرر کیا گیا لوگوں کیلئے البتہ وہ ہے جو
بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۹۶ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ
مکہ میں ہے برکت والا اور ہدایت ہے واسطے تمام دُنیا کے اس میں نشان ہیں کھلے کھلے
مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى
(مثلاً) مقام ابراہیم ہے اور جو داخل ہوا اس میں ہوا امن والا اور واسطے اللہ کے ہے
النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ
لوگوں کے حج کرنا خانہ کعبہ کا جسے طاقت ہو طرف اس کی راہ کی اور جس نے

93۔ تُنْفِقُوْا: یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ تُحِبُّوْنَ: پسند کرتے ہو یعنی جان، مال، اولاد عزت وغیرہ۔ مِمَّا (مِنْ مَا) کا مطلب: ساری پسندیدہ چیزوں کو خرچ کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ پسندیدہ چیزوں میں سے کچھ۔ اس سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ کمتر چیز یا فالتو چیز یا استعمال شدہ پرانی چیز کا صدقہ نہیں کیا جاسکتا یا اس کا اجر نہیں ملے گا۔ "+تُحِبُّوْنَ: میں خاص کر مال مراد ہے جو تمہیں عزیز ہے جیسے فرمایا۔ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ (100:9)۔ 94۔ "كُلُّ الطَّعَامِ: اس میں ال عہدی ہے یعنی تمام وہ کھانے جو مسلمانوں کیلئے حلال ہیں (ح)"۔ یہودیوں پر بعض چیزیں بطور سزا حرام ہوئی تھیں کیونکہ انہوں نے اَرض مقدس میں جہاد کرنے سے انکار کردیا تھا (5:22-27)۔ یہودی مسلمانوں پر اعتراض کرتے تھے کہ تم کہتے ہو کہ تم ابراہیمؑ کے مذہب پر ہو اور پھر بھی اونٹ کا گوشت کھاتے ہو جبکہ ابراہیمؑ نہ کھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسلمان جو کچھ اب کھاتے ہیں وہ سب چیزیں ابراہیمؑ کے وقت میں حلال تھیں پھر ان کے بعد تورات نازل ہوئی اس میں کئی چیزیں یہودیوں پر حرام ہوئیں بطور سزا کے (4:161, 6:147) اور احبار (11:4) اونٹ کا گوشت حرام ہوا۔ حضرت یعقوبؑ کا کشفی نام اسرائیل تھا (پیدائش 32:27-28-29) تورات کے اتارے جانے سے بہت پہلے اسرائیل نے اونٹ کا گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی تھی۔ ان کی وجہ سے ان کی اولاد نے بھی اونٹ کا گوشت کھانا ترک کردیا۔ اصل میں حضرت یعقوبؑ کو ایک مرض لاحق ہوگیا تھا اور آپ نے نذر مانی تھی کہ اگر مجھے صحت حاصل ہو جائے تو میں اپنی من بھائی چیز یعنی اونٹ کا گوشت کھانا چھوڑ دوں گا (پیدائش 32:32)۔ اس واسطے صحت ہو جانے پر انہوں نے اپنی نذر پوری کرنے کیلئے اونٹ کا گوشت کھانا ترک کردیا۔ بعد میں آپ کے متبعین نے حرام سمجھ کر تورات میں شامل کردیا (ii)۔ فَاتْلُوْهَا: اسے (تورات کو) پڑھ کر دیکھ لو۔ 95۔ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ: یعنی مذکورہ بالا آیت 94 کے بیان کے بعد کہ سب کھانے حلال تھے پھر بھی ان کو جو حرام ٹھہرائے تو وہ ظالم ہے۔ ابراہیمؑ کے دین میں اونٹ کا گوشت حلال تھا اب یہود اس پر عمل کرو۔ وبال تو یہود پر احکام الٰہی کی پابندی نہ کرنے پر ڈالا گیا تھا۔ 96۔ "+حَنِيْفًا: افراط و تفریط سے مبرا"۔ نیز یہود اعتراض کرتے تھے کہ کیوں تم نے تورات کی حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دیا ہے حالانکہ مانتے ہو کہ تورات کو خدا نے اتارا ہے۔ فرمایا اصل دین ابراہیمؑ میں نہ سبت کا حکم تھا نہ اونٹ کے حرام ہونے کا۔ یہود کا ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ ابراہیمؑ کے گھرانے نے بیت المقدس کو ہمیشہ قبلہ رکھا۔ تم کیونکر ابراہیمؑ کے وارث ہوئے جو کعبہ کو قبلہ کرتے ہو۔ اللہ نے جواب دیا کہ اول عبادت خانہ یہی کعبہ ہے جو اللہ کے نام پر بنا اور ابراہیمؑ کا اصل مقام یہی ہے۔ 97۔ پہلا گھر جو خدائے واحد کی عبادت کیلئے بنایا گیا وہ وہی ہے جو مکہ میں ہے اور یہ سب دنیا کیلئے باعث برکت ہے۔ بَكَّةَ: کا معنٰی اژدہام کرنا ہے یعنی کثرت اژدہام کی جگہ۔ م اور ب آپس میں متبادل ہیں جیسے سَبَدَ۔ سَمَدَ ہے۔ لَازِمٌ۔ لَازِبٌ ہے اس میں میم کی بجائے ب استعمال ہو جاتی ہے۔ اس طرح مکہ اور بکہ ایک ہی نام ہے۔ قرآن میں کعبہ کو بیت العتیق بھی کہا گیا ہے۔ "کعبہ کو مبارک فرمایا یعنی جس کی طرف سے کثرت سے دائمی خیر آتی رہے (ح)"۔ یہ قبلہ خدا کی عبادت کا آخری گھر بھی ہے۔ آخر میں فرمایا کہ اس کی ہدایت صرف عرب کیلئے ہی نہیں بلکہ للعالمین دنیا کی سب قومیں اس سے برکت پاتی رہیں گی (ح)"۔

كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٧﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ
کفر کیا تو یقیناً اللہ بے پرواہ ہے تمام دنیا سے تو کہدے اہل
الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى
کتاب کیوں کفر کرتے ہو آیات کا اللہ کی اور اللہ دیکھنے والا ہے اُسے جو
مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٨﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ
تم کرتے ہو تو کہدے اے اہل کتاب کیوں روکتے ہو
سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ
راہ سے اللہ کی اُسے جو ایمان لایا تم چاہتے ہو اس (راہ) کو ٹیڑھا اور تم
شُهَدَآءُ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٩﴾ يٰۤاَيُّهَا
جانتے ہو اور نہیں ہے اللہ ہرگز غافل اس سے جو تم کرتے ہو اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
لوگو جو ایمان لائے ہو اگر اطاعت کرو تم کسی فریق کی ان لوگوں میں سے جو دیئے گئے
الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَكَيْفَ
کتاب پھر کردیں گے تم کو بعد ایمان لانے کے تمہارے کافر اور کیونکر
تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ
تم کفر کرسکتے ہو اور جبکہ تم وہ ہو کہ پڑھی جاتی ہیں تم پر آیات اللہ کی اور تم میں
رَسُوْلُهٗ ۗ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ
رسول ہے اس کا اور جو مضبوط پکڑے اللہ کو تو یقیناً اُسے ہدایت دی گئی طرف راہ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٠١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ
سیدھی اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے حق اسکے ڈرنے کا
وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَاعْتَصِمُوْا
اور نہ مرنا تم مگر جبکہ تم مسلمان ہو اور مضبوط پکڑو
بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ
رسی اللہ کی سب کے سب اور نہ تفرقہ ڈالو اور یاد کرو نعمت

98۔ "Oاسلام نے اللہ سے محبت کے اظہار کیلئے حج رکھا ہے"۔اس بیت اللہ میں آیات بینات (کھلے کھلے نشانات) ہیں یعنی مبارک ہے، ہدایت دیتا ہے، اس میں مقام ابراہیمؑ ہے، یہ امن کی جگہ ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دجال اور طاعون کا یہاں دخل نہ ہوگا۔ (بخاری 29:9) یہاں جھگڑا، قتال، شکار کرنا حتیٰ کہ درخت کاٹنا منع ہے۔ یعنی جسمانی اور روحانی طور پر محفوظ ہے۔ کعبہ اور اس کے ارد گرد کا علاقہ حرم کہلاتا ہے۔ حرم کے علاقہ میں نہ درخت کاٹے جاسکتے ہیں نہ کانٹے دار جھاڑیاں، نہ گری پڑی کوئی چیز اٹھائی جا سکتی ہے۔ (مگر جو اس کے مالک کو جانتا ہو وہ اٹھا کر اس کو پہنچا سکتا ہے)۔ یہاں حج کی عبادت ہمیشہ جاری رہے گی اور بیت اللہ کسی وقت اپنے مخالفوں کے ہاتھوں میں نہ پڑے گا۔ دَخَلَهٗ: ہٗ سے مراد بیت اللہ ہے۔ حَجُّ: مصدر ہے یعنی حج کرنا۔ حِجُّ: اسم ہے یعنی حج۔ عموماً دونوں کے ایک ہی معنٰی ہیں۔ اِسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا: اس (بیت اللہ) کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو یعنی صحت، زاد راہ، سواری، امن، متعلقین کا گزارہ وغیرہ اسے میسر ہوں۔ حج کرنا ساری عمر میں ایک دفعہ فرض ہے۔ مَنْ كَفَرَ: یعنی جو حج کا انکار کرے (نہ مانے) (تو وہ یاد رکھے) کہ اللہ (غنیؐ) بے پرواہ ہے۔ 99۔ آیات اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے مراد روشن دلائل، قرآن کی آیتیں، نصیحت، عبرت، معجزات، وحی و الہام وغیرہ سب ہیں اور آفاق و اَنفُس میں خدا تعالیٰ کی ہستی اور قدرت کے نشان۔ 100۔ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا: ھا سے مراد سبیل ہے یعنی سیدھی کی بجائے تم ٹیڑھی راہ پر ڈالنا چاہتے ہو یا ٹیڑھا دکھانا چاہتے ہو۔ وَاَنْتُمْ شُهَدَآءُ: اور تم اس کے گواہ ہو یعنی دیکھتے، جانتے بوجھتے ہوئے کہ تمہاری (یہود ونصاریٰ) کتابوں میں آنحضرتؐ کے آنے کے متعلق پیشگوئیاں ہیں جو پوری ہوگئی ہیں۔ اوس اور خزرج قبیلے اسلام سے پہلے آپس میں دشمن تھے۔ مسلمان ہوئے تو یہودیوں نے ان کے درمیان پرانے جھگڑے اٹھا کر جنگ کی حد تک حالت پیدا کردی۔ آنحضرتؐ نے انہیں سمجھایا تو وہ قبیلے سمجھ گئے اور باز آگئے تب یہ آیت اتری کہ ان کی راہ میں کجیاں نہ ڈالو۔ 101۔ "+یعنی اسلام کی راہ کی کوئی عیب نکالیں۔ یہودی مسلمانوں میں عیب تلاش کرتے رہتے ہیں مسلمانوں کو خبردار کیا کہ یہودیوں کی طرح تم بھی عیب چینیاں نہ کرنا بلکہ اللہ سے تعلق مضبوط رکھنا (3:101-102)۔ 103۔ حَقَّ تُقٰتِهٖ: یعنی اپنی مقدرت کے مطابق تقویٰ میں کوشاں رہنا، دوسری جگہ فرمایا فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ: اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یعنی حقوق اللہ ادا کرو۔ مسلم بنو یعنی حقوق العباد بھی ادا کرو۔ حدیث میں ہے کہ مسلم وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی کو دکھ نہ پہنچے۔

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ
اللہ کی اپنے پر جبکہ تھے تم دشمن پھر الفت ڈالی درمیان دلوں کے تمہارے

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ
پھر ہوگئے تم بسبب نعمت کے اس کی بھائی بھائی اور تھے تم کنارہ پر گڑھے کے

مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
آگ کے پھر اس نے بچایا تم کو اس سے اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے اللہ

لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ
تمہارے لیے اپنی آیات تاکہ تم ہدایت پاؤ اور چاہیئے کہ ہو تم میں سے ایک جماعت

يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ
جو بلادیں طرف بھلائی کے اور حکم کریں مناسب بات کا اور روکیں

عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا
نامناسب بات سے اور یہ لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں اور نہ ہو جاؤ

كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ
مانند ان لوگوں کے جنہوں نے تفرقہ کیا اور اختلاف کیا بعد اس کے کہ آئیں ان کے پاس

الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ
کھلی کھلی باتیں اور یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کے لیے عذاب ہے بڑا جس دن سفید ہوں گے

وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ
کچھ چہرے اور سیاہ ہونگے کچھ چہرے پس وہ لوگ کہ سیاہ ہوئے

وُجُوْھُھُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا
چہرے جن کے (انہیں کہا جاویگا) کیا کفر کیا تم نے بعد اپنے ایمان لانے کے پس چکھو

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ
عذاب اس لیے کہ تھے تم کفر کرتے اور وہ لوگ کہ سفید ہوئے

وُجُوْھُھُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلْكَ
چہرے جن کے تو رحمت میں ہوں گے اللہ کی وہ اس (رحمت) میں رہ پڑنے والے ہیں یہ

104۔"O حبل اللہ سے مراد قرآن ہے"۔"+آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قرآن حبل اللہ ہے جو آسمان سے خدا نے اتارا(روایت ابن مسعود۔ابن جریر جلد 4 ص 30)اس لئے اس پر عمل کرو اور اس کی اشاعت کرو"۔"+قرآن و اسلام پر مضبوطی سے عمل کرتے ہوئے آپس میں وحدت قائم رکھو ہر دم اللہ کی فرمانبرداری میں رہو کیونکہ موت کے وقت کا علم نہیں کہ کب آجائے"۔ اسلام آنے سے پہلے عرب لوگ آپس کی جنگوں میں الجھے ہوئے تھے اور تباہی اور آگ کے گڑھے میں گرنے والے تھے۔ اللہ نے اپنا رسول بھیج کر ان کو بھائی بھائی بنا دیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم ان کو اچھی طرح سے تھامے رکھو گے گمراہ نہ ہوگے، یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔ ان پر چلو گے تو اتحاد ملی قائم رہے گا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قرآن اللہ کا عہد ہے اسے مضبوطی سے پکڑو(بحر المحیط، ابو حیان)اور(جریر 30iv)۔ اس آیت میں آگ سے مراد جنگوں کی آگ ہے جس میں عرب قبائل ملوث رہتے تھے۔ جنگ کی آگ کا ذکر 5:65 میں ہے۔ كُلَّمَآ أَوْقَدُوْا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ (5:65) کہ وہ (کفار) جب بھی جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے۔ **105**۔ اس آیت میں کامیابی کا ایک گر بتایا گیا ہے کہ دعوت الی الخیر کا جہاد جاری رہنا چاہیئے (9:122)۔ اس جگہ خیر سے مراد قرآن ہے (2:106)۔ تبلیغ اسلام کیلئے جماعتی طور پر ایک نظام کے تحت تعلیم و تربیت کا اہتمام ہونا چاہیئے۔ **106**۔ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا: (آپس میں) تفرقہ اور اختلاف کرنا شروع کر دیا۔ **107**۔ (ان سے پوچھا جائے گا) اَكَفَرْتُمْ: کیا تم نے کفر کیا باوجود ایمان لانے کے۔ منہ کالے ہوں گے یعنی مغموم ہوں گے جیسے فرمایا إِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ (16:59) نیز دیکھیں (88:3,9) (7:158) (39:61) (75:23-26) (6:123) (80:39-42) (3:107) (24:36)۔ سفید منہ والے یعنی جو اللہ کی رحمت میں ہوں گے (3:108) اور خوش ہوں گے، سرخرو ہوں گے، جنت میں ہوں گے۔"O یعنی روحانی حالتیں مخفی نہیں رہیں گی بلکہ جسمانی طور پر بھی نظر آئیں گی"۔

اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا
آیات ہیں اللہ کی پڑھتے ہیں ہم جنہیں تجھ پر ساتھ حق کے اور نہیں اللہ چاہتا ظلم کرنا

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى
واسطے دُنیا کے اور اللہ کیلئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور طرف

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۱۰﴾ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
اللہ کی لوٹائے جاویں گے معاملات ہو تم بہترین اُمت جو نکالی گئی لوگوں کے لیے

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ
حکم کرتے ہو تم مناسب بات کا اور روکتے ہو نامناسب بات سے اور ایمان لاتے ہو

بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ
اللہ پر اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب توضرور ہوتا بہتر ان کے لیے بعض ان میں سے

الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ
مومن ہیں اور اکثر ان میں سے فاسق ہیں ہرگز نہیں وہ ضرر پہنچا سکیں گے تمہیں

اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا
مگر تکلیف دہ بات (منہ کی) اور اگر لڑیں گے تم سے تو پھیر دیں گے طرف تمہاری پیٹھیں پھر نہیں

يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا
وہ مدد دیئے جاویں گے ماری گئی ان پر ذلت جہاں کہیں پائے جاویں گے وہ

اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ
مگر ساتھ رسی کے اللہ کی اور رسی کے لوگوں کی اور لوٹے ساتھ غضب کے

مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
اللہ کے اور ماری گئی ان پر مسکنت یہ اس لیے ہے کہ

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ
وہ تھے کفر کرتے آیات کا اللہ کی اور قتل کرتے تھے نبیوں کو بغیر

حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ لَيْسُوْا
حق کے یہ اس لیے ہے کہ نافرمانی کی انہوں نے اور تھے وہ حد سے بڑھتے نہیں ہیں وہ

109۔ بِالْحَقِّ: یعنی سچائی پر مبنی ہے اور قرآن نشانات الٰہی رکھتا ہے، نیز ضرورت حقہ سے اترا ہے، اس میں سچائی ہے۔ لِلْعٰلَمِیْنَ: تمام جہانوں پر یا جہان والوں پر یعنی ان آیات 112، 105 میں جہاد اور امر بالمعروف کا جو حکم فرمایا وہ ظلم نہیں بلکہ خلق کیلئے باعث رحمت ہے۔ 110۔ سب معاملات اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے فیصلہ کیلئے۔ 111۔ یعنی مسلمانوں کی سب سے بہتر امت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انہیں اپنے فائدہ کے علاوہ سب دنیا کے فائدہ کیلئے پیدا کیا گیا ہے (ii)۔ "Oیعنی تم اپنے کمالات کی رو سے سب امتوں سے بہتر ہو اور قرآن وہ علوم کا خزانہ ہے کہ دنیا کی کسی کتاب میں پائے نہیں جاتے" اس آیت میں دعویٰ فضیلت، وجوہ فضیلت اور ثبوت فضیلت تینوں چیزیں بیان ہو گئی ہیں (ح)۔ یہودیوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایک دوسرے کو برائی سے نہ روکتے تھے (5:80)۔ 112۔ یہود اپنی سازشوں میں نامراد رہیں گے اور مشرکین جو ان کی حمایت کا دم بھرتے ہیں وہ بھی کسی طرح ان کی مدد نہ کریں گے۔ سوایسا ہی ہوا یُوَلُّوْکُمُ الْاَدْبَارَ یعنی تمہاری طرف اپنی پیٹھیں پھیر دیں گے یعنی مقابلہ سے ہار کر پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ اِلَّآ اَذًی: "+زبانی بکواس کے سوا"۔ یہ آیات جنگ احد سے پہلے کی نازل شدہ ہیں۔ فرمایا کہ یہودی جو وعدہ خلافیاں کرتے ہیں مسلمانوں کو سوائے زبانی بکواس کے کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ 113۔ بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰہِ: سے مراد اللہ سے عہد یعنی مسلمانوں سے عہد ہے اور حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ سے مراد دیگر لوگوں سے یعنی کوئی غیر اسلامی حکومت سے عہد مراد ہے۔ یعنی ان کے ماتحت ہو کر اس ذلت و مسکنت سے کچھ محفوظ رہ سکتے ہیں۔ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰہِ: ان کی دینی حالت ہے اور مسکنت ان کی دنیوی حالت کے متعلق ہے (2:62)"۔ یَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِیَآءَ: یعنی نبیوں کے قتل کے درپے رہتے تھے یا قتل کرنے کی کوشش کرتے تھے جیسے عیسیٰ کو صلیب پر مارنے کی کوشش کی جو ناکام ہو گئی تھی (ii)"۔ یہود دنیوی طور پر بھی اپنی سرکشیوں کی وجہ سے لعنتی بنے۔ تورات میں آنحضرتؐ کی آمد کی پیشگوئیوں کو جھٹلانے کی وجہ سے بھی لعنتی ہوئے۔ آنحضرتؐ کو زہر دینے نیز دوسرے موقع پر بھاری پتھر گرا کر ہلاک کرنے کی کوششیں ان کی لعنت کا باعث بنیں۔

سَوَآءً ۭ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ

برابر (کیونکہ) اہل کتاب میں سے ایک گروہ قائم ہے پڑھتے ہیں آیات

اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

اللہ کی وقت میں رات کے اور وہ سجدہ کرتے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور

الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

روز آخر پر اور حکم دیتے ہیں مناسب بات کا اور روکتے ہیں

الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗئِكَ مِنَ

نامناسب بات سے اور جلدی کرتے ہیں نیکیوں میں اور یہ لوگ

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَ

نیکوں میں سے ہیں اور جو بھی کریں گے کوئی نیکی تو ہرگز نہیں انکار کیا جاویگا انکے آگے اسکا

اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ

اور اللہ خوب جاننے والا ہے متقیوں کا یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا ہرگز نہیں کفایت کریں گے

عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْــــًٔا ۭ وَ

ان سے مال ان کے اور نہ اولاد ان کی بمقابل اللہ کے کچھ بھی اور

اُولٰۗئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْھَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ

یہ لوگ ہیں آگ والے وہ اس میں رہ پڑنے والے ہیں مثال اسکی

مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ ھٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ

جو وہ خرچ کرتے ہیں اس زندگی ورلی میں مانند مثال ہوا کی ہے

فِيْھَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ

جس میں بگولا ہو جو پہنچا کھیتی کو ان لوگوں کی جنہوں نے ظلم کیا اپنی جانوں پر

فَاَھْلَكَتْهُ ۭ وَمَا ظَلَمَھُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَھُمْ

پس اس نے ہلاک کر دیا اُسے اور نہیں ظلم کیا اُن پر اللہ نے ولیکن وہ اپنی جانوں پر

يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً

خود ظلم کرتے ہیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ بناؤ دلی دوست

114۔ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ: ایک گروہ (یہود میں سے) اپنے عہد یا مسلک پر قائم ہے۔ جیسے عبداللہ بن سلام اور ان کے پانچ یا سات ساتھی جو یہودیوں سے مسلمان ہو گئے تھے جیسے اسد بن عُبَید، ثعلبہ بن شعبہ،(4:163)۔ لَيْسُوْا سَوَآءً: وہ (سب کے سب) برابر نہیں ہیں۔ وہ سجدہ کرتے ہیں (اللہ ہی کو) یعنی عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی جو مسلمان ہو گئے تھے۔ **115**۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ صالحین کی تعریف (پہچان) کیا ہے۔ **116**۔ ان کی نیکی ناقبول نہ ہو گی یا ان کی نیکی کی ناقدری نہیں کی جائے گی یعنی ان کی نیکیاں مقبول ہوں گی۔ **117**۔ کفار کے متعلق یہ پیشگوئی جلد ہی پوری ہوگئی۔ **118**۔ صِرٌّ: پالا، سخت سردی۔ "یہ خرچ وہ اسلام کی تباہی کیلئے کرتے ہیں مگر وہ خود ہی تباہ ہوں گے۔(ii)" مطلب اللہ ان کے اعمال کے نتائج کو تباہ کر دے گا نیز دیکھیں 34-68:18 جو مثال کے طور پر بیان ہوا ہے۔

لن تنالوا ۴ ۹۴ آل عمران ۳

مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَأْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ
اپنے غیروں کو نہیں وہ کمی کرتے خرابی میں وہ چاہتے ہیں جو تکلیف میں ڈالے تمہیں یقیناً
بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ
ظاہر ہو چکی ہے دشمنی مونہوں سے ان کے اور جو کچھ چھپاتے ہیں سینے ان کے
اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۱۱۹
بہت بڑا ہے یقیناً ہم نے کھولکر بیان کر دیں تمہارے لیے آیات اگر ہو تم عقل کرتے
هٰٓاَنْتُمْ اُولَاۗءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ
دیکھو تم وہ لوگ ہو کہ تم محبت کرتے ہو ان سے اور نہیں محبت کرتے وہ تم سے اور تم ایمان لاتے ہو
بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ڮ وَاِذَا خَلَوْا
سب کتابوں پر اور جب وہ ملتے ہیں تم سے کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور جب اکیلے ہوتے ہیں
عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا
کاٹتے ہیں تم پر پوروے غصہ سے تو کہہ مر جاؤ
بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۱۲۰ اِنْ
اپنے غصہ میں یقیناً اللہ خوب جاننے والا ہے سینوں والی (بات) کو اگر
تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْھُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ
پہنچے تم کو بھلائی بری لگتی ہے انہیں اور اگر پہنچے تمہیں برائی (دکھ)
يَّفْرَحُوْا بِھَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ
خوش ہوتے ہیں اس پر اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ کرو تو نہیں نقصان پہنچا دے گی تم کو
كَيْدُھُمْ شَـيْـــًٔـا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۱۲۱ وَاِذْ ع ۱۲ ۱۱ ۳
تدبیر ان کی کچھ بھی یقیناً اللہ اسے جو وہ کرتے ہیں گھیرنے والا ہے اور جب
غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ
صبح کو نکلا تو اپنے گھر والوں سے جگہ بتاتا تھا مومنوں کو بیٹھنے کی جگہیں
لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۱۲۲ اِذْ ھَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ
لڑائی کی اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے جب ارادہ کیا دو جماعتوں نے

119۔ بِطَانَةً: دلی رازداں، جگری دوست، خَبَالًا: یعنی فساد، ہلاکت۔ یہود کے متعلق ذکر ہے جو مسلمانوں کی تباہی چاہتے ہیں کہ مسلمان ان کے دلی دوست نہ بنیں کہ ان کو اپنے رازوں میں شریک کرلیں۔ ان کے مونہوں سے یعنی ان کی باتوں سے۔ نوٹ: صرف محارب معاندین اسلام سے مودت کرنا منع ہے ورنہ 60:9-10 کی رو سے غیر متعصب غیر مسلموں سے مودت منع نہیں ہے۔ 120۔ اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں یعنی تمہارے خلاف غصہ اور غضب کا اظہار کرتے ہیں ۔ ان سے دوستی نہ کرو ان کی کارروائیوں پر صبر کرو، اللہ نے ان کا محاصرہ کرر کھا ہے، ان یہودیوں کو بالآخر مدینہ سے نکال دیا گیا۔ تم مسلمان پوری کتاب پر ایمان لاتے ہو (جبکہ یہودی پوری پر ایمان نہیں رکھتے) اے یہودیو! تم اسلام کی تباہی چاہتے ہو مگر تم خود ہی اپنے غیض و غضب میں تباہ ہو جاؤ گے۔ 121۔ مُحِيْطٌ : "یعنی گھیر کر تباہ کرنے والا ہے(ii)"۔

122۔ جنگ اُحد سنہ 3ھ شوال کے مہینہ کی 11 یا 15 تاریخ تھی (بعض نے 7 تاریخ بتائی ہے) اور ہفتہ کا دن تھا جب لڑی گئی۔ یہاں اس کا ذکر ہے۔ کفار مکہ تین ہزار تھے اور وہ بدھ کے روز وہاں پہنچ گئے تھے۔ آنحضرتؐ جمعہ کی نماز کے بعد چلے۔ حضرت عائشہؓ بھی ساتھ تھیں۔ حضرت انس کی والدہ ام سُلیم بھی اور ام سلیط بھی تھیں۔ مسلمانوں کی تعداد ایک ہزار تھی مگر اس میں سے تین سو عبداللہ بن ابی بن سلول منافق واپس لے گیا اور اس کے بہکانے میں انصار کے دو قبیلے بنو سلمہ اور بنو حارثہ بھی چلے گئے۔ مگر بعد میں ان کے سرداروں کے سمجھانے پر واپس لشکر اسلام میں آگئے۔ بنو سلمہ خزرج سے اور بنو حارثہ اوس قبیلہ سے تھے (بخاری 64:18)۔ انہی کا یہاں ذکر ہے۔ آنحضرتؐ قریباً سات سو مجاہدین کو لیکر اُحد کے میدان میں پہنچ چکے تھے۔

مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ
تم میں سے کہ وہ پھسل جاویں اور اللہ دوست تھا ان کا اور اللہ پر
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ
پس چاہیئے کہ بھروسہ کریں مومن اور یقیناً یقیناً مدد کی تمہاری اللہ نے بدر میں
وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ
جبکہ تم ذلیل تھے پس ڈرو اللہ سے تاکہ تم شکر کرو جب
تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ
تو کہتا تھا مومنوں کو کیا ہرگز نہیں کافی ہوگا تمہیں کہ مدد کرے تمہاری رب تمہارا
بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓی ۙ اِنْ
ساتھ تین ہزار فرشتوں اتارے ہوؤں کے کیوں نہیں اگر
تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا
تم صبر کرو اور تقویٰ کرو اور (کافر) آویں تمہارے پاس اپنے اسی جوش سے تو
يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
مدد کرے گا تمہاری رب تمہارا ساتھ پانچ ہزار فرشتوں
مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَ
نشان لگانے والوں کے اور نہیں بنایا اس (فرشتوں کی مدد) کو اللہ نے مگر خوشخبری تمہارے لیے اور
لِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ
تاکہ مطمئن ہو جاویں دل تمہارے اس پر اور نہیں مدد مگر پاس سے
اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ
اللہ عزت والے حکمت والے کے تاکہ کاٹ دے وہ ایک حصہ ان لوگوں کا جنہوں نے
كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ
کفر کیا یا ہلاک کر دے انہیں پس لوٹ جاویں وہ ناکام نہیں ہے
لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ
تیرے لیے اس معاملہ میں سے کچھ بھی خواہ فضل سے توجہ فرمائے وہ ان پر خواہ عذاب دے انہیں

الربع

123۔اسباب سے پورا کام لے کر نتیجہ کو اللہ کے سپرد کرنے کا نام توکل ہے اور ایمان کی معراج توکل ہے۔124۔جنگ احد سے ایک سال قبل بدر کے مقام پر جنگ میں مسلمانوں کو نمایاں فتح ہوئی تھی۔بدر ایک کوئیں کا نام ہے جو اس نام کے شخص نے لگوایا تھا۔بدر کی لڑائی میں ایک ہزار ملائکہ کی مدد کا ذکر ہے اور احد کی جنگ میں تین ہزار ملائکہ کی امداد کا ذکر ہے اور احزاب کی جنگ میں پانچ ہزار ملائکہ آئے۔یہی تعداد ہر جنگ میں علی الترتیب کفار کی تھی یعنی کفار مکہ کی جو اصل دشمن تھے۔بدر کی جنگ میں تین سو تیرہ مسلمان تھے اور کفار ایک ہزار کی تعداد میں تھے۔مسلمانوں کے پاس دو گھوڑے اور ستر اونٹ سواری کے تھے، یاد رہے کہ ملائکہ قتال نہیں کرتے تھے بلکہ مؤمنوں کو ثابت قدم رکھنے اور کفار کے دلوں میں مؤمنوں کا رعب بٹھاتے تھے جیسا کہ اس جگہ مذکور ہے۔اور آیات 125 اور 126 میں بھی اسی طرح 8:10-11 میں بھی مذکور ہے۔مگر ہاں مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی تھی اس لئے بدر میں مسلمانوں کو شاندار فتح نصیب میں آئی۔(نیز دیکھیں 8:11-13,3:127)اور(3:153)اللہ نے تین ہزار فرشتوں کا اپنا وعدہ پورا کیا۔نوٹ: بدر میں مشرکین کی تعداد ایک ہزار تھی تو ایک ہزار فرشتوں کا وعدہ تھا۔اُحد میں مشرکین تین ہزار تھے تو تین ہزار فرشتوں کا وعدہ دیا گیا تھا۔125۔تین ہزار فرشتوں کی مدد جنگ احد میں تھی۔اگر دشمن دوبارہ حملہ کرنے کیلئے آتا تو پانچ ہزار فرشتوں کی مدد ہوتی۔جب آنحضرتؐ صحابہ کو لے کر اُحد کے اگلے دن کفار کا پیچھا کرتے ہوئے حمراء الاسد (مدینہ سے آٹھ میل جنوب کی طرف) پہنچے تو کفار مسلمانوں کے رعب سے ڈر کر مکّہ کی طرف بھاگ چکے تھے اور مقابلہ نہ ہوا۔پانچ ہزار فرشتوں کا ان کفار کے دلوں پر رعب طاری تھا۔بدر میں جنگ کرنے کے متعلق آنحضرتؐ نے صحابہ سے مشورہ طلب کیا۔پہلے مقدادؓ نے آنحضرتؐ کے حکم کے مطابق جنگ کرنے کا یقین دلایا۔آنحضرتؐ نے پھر صحابہ سے مشورہ طلب کیا تو عبداللہ بن مسعودؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ مشورہ تو آپ کو مل چکا ہے۔کیا آپ کو انصار کا بھی مشورہ چاہیئے تو عرض ہے کہ ہم موسیٰؑ کے ساتھیوں کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ تو اور تیرا رب جا کر جنگ کرو اور ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔اور عرض کیا کہ اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے دوڑانے کا حکم دیں گے تو ہم ایسا ہی کریں گے۔ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے، آگے بھی اور پیچھے بھی اور دشمن آپ تک نہ پہنچ سکے گا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ چلا جائے۔126۔سَوَّمَ: حملہ کیا۔مُسَوِّمِیْن: سخت حملہ کرنے والے عذاب دینے کیلئے۔(اقرب)(ii)۔127۔جَعَلَهُ: ۂ یعنی فرشتوں کا مدد کیلئے آنا۔خواب میں فرشتوں کا مدد کیلئے آنے سے دل کو خوشخبری ملتی ہے اور ہمت بڑھتی ہے۔ورنہ مدد تو اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے(ii)اگلی آیت 128 بھی اسی کا حصہ ہے کہ اللہ کفار کا ایک حصہ کاٹ کر تباہ کر دے۔128۔جنگ اُحد کے دن کفار کی جماعت کا ایک حصہ تباہ ہوا اور باقی ذلت لے کر ناکام لوٹے۔اگلے دن آنحضرتؐ نے ان کا پیچھا کیا مگر وہ مارے ڈر کے فرار ہو چکے تھے۔

فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
اس لیے کہ یقیناً وہ ظالم ہیں اور اللہ کیلئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو
الْاَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ
زمین میں ہے وہ بخشتا ہے جسے چاہتا ہے اور عذاب دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا
بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنیوالا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ کھاؤ
الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
سود گنے دو گنے اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم
تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾
کامیاب ہو اور ڈرو آگ سے جو تیار کی گئی ہے کافروں کے لیے
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ
اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی تاکہ تم رحم کئے جاؤ اور
سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
جلدی کرو طرف بخشش کی اپنے رب سے اور جنت کی طرف کہ چوڑائی اس کی
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ
آسمان اور زمین ہیں وہ تیار کی گئی ہے متقیوں کے لیے وہ جو کہ
يُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ
خرچ کرتے ہیں فراخی میں اور تنگی میں اور پی جانے والے ہیں غصہ اور
الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾
درگزر کرنے والے ہیں لوگوں سے اور اللہ محبت کرتا ہے محسنوں سے
وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
اور وہ جو کہ جب کر بیٹھتے ہیں کوئی بے حیائی یا ظلم کرتے ہیں اپنی جانوں پر
ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ يَّغْفِرُ
تو یاد کرتے ہیں اللہ کو پس بخشش مانگتے ہیں اپنے گناہوں کی اور کوئی نہیں بخشتا

129۔ آنحضرتؐ جب جنگ احد میں زخمی ہو گئے تھے تو آپ کے منہ سے کفار کے حق میں بد دعا نکل گئی۔ آپؐ نے فرمایا "وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جو اپنے نبی کو زخمی کر دے" اس پر یہ آیت اُتری۔ خواہ اللہ معاف کرے یا عذاب دے اس میں رسول کا اختیار نہیں۔ اس پر آپ نے بد دعا کرنا بند کر دیا۔ نیز یہ بھی روایت ہے کہ جنگ بدر کے مظالم، ستر حفاظ قرآن کے قتل اور جنگ احد کے واقعات کے سلسلہ میں آنحضرتؐ تیس دن تک نماز فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے کھڑے ہو کر بد دعا کرتے رہے اور خاص کر حرث بن ہشام، سہیل بن عمرو اور صفوان بن امیہ پر لعنت کی دعا کرتے رہے۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ سب آخر میں مسلمان ہو گئے تھے (بخاری 64:22)۔ جنگ احد کے بعد کفار کا ایک جرنیل خالد بن ولید مکہ واپسی پر مسلمان ہو گیا۔ "O موقع محل کے مطابق عمل کیا جائے۔ اگر سزا دینا بہتر ہے تو سزا دے لیکن اگر معاف کرنے سے اصلاح پیدا ہوتی ہو اور کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو تو معاف کر دے۔ غضب اور جنون میں یہ فرق ہے کہ اگر سرسری دورہ ہو تو اسے غضب کہتے ہیں اور اگر مستقل استحکام پکڑ جائے تو اس کا نام جنون ہے۔ غضب نصف جنون ہے جب زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے"۔ **130**۔ مَنْ يَّشَآءُ: جسے اس قابل پاتا ہے۔ **131**۔ اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً: گنے در گنے، سود در سود، (ح) تم سود نہ کھایا کرو جو بغیر محنت کے مال کو بڑھاتا ہے دیکھیں (2:276-281)۔ **132**۔ یہ آگ سود سے مال و دولت حاصل کر کے جمع کرنے کی ہے (104:2-8)۔ **134**۔ "آنحضرتؐ سے سوال کیا گیا کہ اگر جنت آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے تو جہنم کہاں ہو گی۔ آپ نے فرمایا ایک ہی کائنات میں جنت بھی ہے جہنم بھی مگر ہمیں اس کا شعور نہیں" (جنت اور جہنم اپنی اپنی حدود (Dimensions) میں ہیں جیسے ایک ہی کمرے میں ہزارہا ٹی وی، ریڈیو، انٹرنیٹ کے سگنل اکٹھے موجود ہوتے ہیں مگر اپنی اپنی Frequency کی حدود میں رہتے ہیں۔ اور مداخلت یا خلل واقع نہیں ہوتا)۔ **135**۔ خرچ کرتے ہیں یعنی راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔ "اس آیت میں متقیوں کے چار اوصاف بیان کئے گئے ہیں (ح)"۔ متقیوں یعنی محسنین میں یہ چار صفات موجود ہوتی ہیں۔ 1۔ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا۔ 2۔ غصہ انسان کی صحت پر برا اثر ڈالتا ہے۔ غصہ کو پی جانا۔ 3۔ عفو اور درگذر کرنے سے غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور خوشی ہوتی ہے۔ 4۔ استغفار کرنا۔ اس سے اللہ بھی خوش ہو کر ہمارے قصور معاف کرتا ہے۔

الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَ
گناہوں کو سوائے اللہ کے اور نہیں اڑ جاتے وہ اس پر جو کیا انہوں نے اور
هُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٣٦﴾ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن
وہ جانتے ہیں یہ لوگ وہ ہیں کہ بدلہ ان کا بخشش ہے طرف سے
رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
رب کے انکے اور باغات ہیں کہ بہتی ہیں نیچے سے ان کے نہریں رہ پڑنے والے ہیں
فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿١٣٧﴾ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ
ان میں اور کیا ہی اچھا ہے اجر کام کرنیوالوں کا یقیناً گذر چکے ہیں پہلے تم سے
سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ
طریقے پس چلو پھرو زمین میں پھر دیکھو کیا ہوا
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿١٣٨﴾ هَٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى
انجام جھٹلانے والوں کا یہ بیان ہے لوگوں کے لیے اور ہدایت
وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿١٣٩﴾ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَ
اور وعظ ہے متقیوں کے لیے اور نہ سست ہو تم اور نہ غمگین ہو اور
أَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٤٠﴾ إِن يَمْسَسْكُمْ
تم غالب آنے والے ہو اگر ہو تم مومن اگر پہنچے ہیں تم کو
قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ
زخم تو یقیناً پہنچتے ہیں (دشمن) لوگوں کو زخم ویسے ہی اور یہ دن وہ ہیں کہ
نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
باری باری سے لاتے ہیں ہم انہیں درمیان لوگوں کے اور تاکہ جان لے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے
وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿١٤١﴾ وَ
اور تاکہ بنادے تم میں سے شہید اور اللہ نہیں پسند کرتا ظالموں کو اور
لِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ ﴿١٤٢﴾ أَمْ
تاکہ خالص کرے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور مٹادے کافروں کو کیا

136۔"اس جگہ فاحشہ سے مراد وہ گناہ ہیں جن کی برائی کا اثر دوسروں پر ہوتا ہے اور ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ سے مراد وہ گناہ ہیں جن کی برائی خود اپنے نفس کو پہنچے (ح)"۔ لَمْ یُصِرُّوْا: "اور جو کچھ انہوں نے کیا ہوتا ہے اس پر دیدہ و دانستہ ضد نہیں کرتے (ii)"۔ یعنی اصرار نہیں کرتے۔ **137**۔ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ: یعنی نیک اعمال کرنے والوں کا اجر نیک ہوتا ہے۔ ان کی جزاء مغفرت اور جنت ہے۔ **138**۔ سُنَنٌ: طریقہ، روش، امت، دین۔ مُکَذِّبِیْنَ: (رسولوں کو) جھٹلانے والوں کا۔ یعنی کفار ہمیشہ نبیوں کی مخالفت کرتے آئے ہیں مگر ہمیشہ وہ ناکام و نامراد ہی رہے۔ **139**۔ ھٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ: یعنی مندرجہ بالا آیات یا قرآن مراد ہے۔ **140**۔ لَا تَھِنُوْا: آئندہ سستی نہ دکھائیں۔ تَحْزَنُوْا: گزشتہ کا غم نہ کریں **141**۔"Oآنحضرتؐ سے معجزہ مانگا گیا تو کہا کہ خدا قادر ہے خواہ آسمان سے نشان دکھلائے یا بعض کو بعض سے جنگ کرا کے نشان دکھلائے۔ چنانچہ جنگوں میں صحابہ بھی قتل ہوئے۔ بعض کمزور ایمان والوں نے اعتراض کیا کہ اگر جنگ عذاب ہے تو ہم مسلمانوں میں سے لوگ کیوں مرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنْ یَّمْسَسْکُمْ۔۔۔تِلْکَ الْاَیَّامُ یعنی عسر و یسر کے ایام۔ فتح اور شکست بدلتی رہتی ہیں۔ شہادتوں کا ملنا اور مومنوں کا پرکھنا منظور تھا اس لئے مومن بھی قتل ہوتے ہیں۔ جنگ بدر میں کفار کے ستر آدمی مارے گئے تھے اور 70 قید ہوئے۔ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ (3:141) یعنی ویسے ہی کافروں کی قوم کو زخم پہنچے۔ جنگ احد میں 70 مسلمان شہید ہوئے مگر قید کوئی نہیں ہوا۔ (نیز دیکھیں آیت 3:166-167) وَلِیَعْلَمَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (3:141): اور تاکہ اللہ ظاہر کردے ان لوگوں کو جو سچا ایمان لائے یعنی وہ اپنے ایمان کا مظاہرہ کردیں۔ یہاں علم غیب مراد نہیں بلکہ وقوعہ کا اظہار مراد ہے"۔ **143**۔ وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ جٰھَدُوْا حالانکہ ابھی اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو جو مجاہدین ہیں ظاہر نہیں کیا۔ اور نہ انہیں جو صابر ہیں ظاہر کیا ہے (ii) نیز تاکہ کھوٹے اور کھرے ایمان والوں کی جانچ ہو اور بعض کو شہادت کا رتبہ بھی عطا فرمائے (3:141)۔

حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

گمان کیا تم نے کہ داخل ہو جاؤ گے تم جنت میں حالانکہ ابھی تک نہیں جانا اللہ نے ان لوگوں کو

جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٢﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ

جنہوں نے جہاد کیا تم میں سے اور نہیں جانا صبر کرنیوالوں کو اور یقیناً تھے تم

تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۪ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ

تمنا کرتے موت کی پہلے اس کے کہ ملو تم اُسے پھر یقیناً دیکھ لیا تم نے اُسے

وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿١٤٣﴾ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ ع ۱۴

اور تم دیکھ رہے تھے اور نہیں محمدؐ مگر رسول ضرور گذر چکے ہیں

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى

پہلے اس کے سب رسول کیا پھر اگر مرجائے وہ یا مارا جائے تو پھر جاؤ گے تم

اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ

ایڑیوں پر اپنی اور جو پھرے گا ایڑیوں پر اپنی تو ہرگز نہیں نقصان دیگا

اللّٰهَ شَيْئًا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾ وَمَا كَانَ

اللہ کو کچھ بھی اور عنقریب بدلہ دے گا اللہ شکر کرنے والوں کو اور نہیں ہے

لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ

واسطے کسی نفس کے کہ مرجائے بغیر اجازت کے اللہ کی نوشتہ ہے میعادی اور جو

يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ

چاہے گا بدلہ دُنیا کا ہم دیں گے اسے اس سے اور جو چاہے گا بدلہ

الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٥﴾ وَكَاَيِّنْ

آخرت کا ہم دینگے اسے اس سے اور عنقریب ہم بدلہ دینگے شکر کرنیوالوں کو اور کتنے

مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ

ہی نبی تھے لڑائی کی ساتھ (مل کر) انکے اللہ والوں بہتوں نے پھر نہ کمزور ہوئے وہ بسبب اس

اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَ

(مصیبت کے) جو پہنچی انہیں راہ میں اللہ کی اور نہ ضعیف ہوئے اور نہ عاجز ہوئے اور

144۔ تَنْظُرُوْنَ: جس کا تم انتظار کرتے تھے یا جس کے بارے میں تم شش و پنج میں تھے۔ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ: یعنی جنگ کرنے سے جو موت آتی ہے اسے تم نے دیکھ لیا ہے۔ موت بمعنٰی جنگ۔ مطلب تم اللہ کی راہ میں جان دینے کے متمنی تھے۔ جنگ بدر میں جو نہ جا سکے تھے وہ بھی جنگ احد کے متعلق بہت آرزو رکھتے تھے کہ ان کو بھی جہاد کا موقع نصیب ہو۔ دوسرے صحابہ اسی لئے مدینہ سے باہر ہو کر جنگ کرنے کے حق میں تھے (زرقانی جلد 1 صفحہ 22)۔ **145**۔ جنگ احد میں جب آنحضرتؐ زخمی ہو کر گر پڑے تھے تو لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ آپ شہید ہو گئے ہیں۔ تب منافقین نے کہا کہ چونکہ نبیؐ قتل ہو گئے ہیں تو چلو اب ہم پھر اپنا آبائی مذہب اختیار کرلیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا۔ یعنی اللہ کے دین کو نقصان نہ پہنچا سکے گا بلکہ اللہ کا شکر ادا کر و مصیبت میں بھی اور صبر کرو (شاکرین)۔ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ: آیت کا یہ حصہ بتاتا ہے کہ آنحضرتؐ سے پہلے تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ آنحضرتؐ کی وفات پر جب حضرت عمرؓ تلوار لے کر کھڑے ہو گئے تھے اور کہتے تھے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ محمدؐ وفات پا گئے ہیں تو میں اسے قتل کر دوں گا۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے اس آیت کو پڑھ کر استدلال کیا کہ حضورؐ فوت ہو گئے ہیں۔ اگر جیسا کہ اب مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر جسم خاکی کے ساتھ زندہ ہیں اور اگر صحابہ کا بھی یہی عقیدہ ہوتا تو ان میں سے کوئی تو اٹھ کر حضرت ابو بکرؓ سے دریافت کرتا کہ آپؓ کس طرح اس آیت سے آنحضرتؐ کی وفات کا استدلال کر رہے ہیں۔ جس طرح حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں اسی طرح آنحضرتؐ بھی زندہ ہیں۔ مگر نہ تو حضرت عمرؓ اور نہ ہی کسی دوسرے صحابی نے اس وقت عیسیٰؑ کی حیات کا سوال اٹھایا۔ پس معلوم ہوا کہ صحابہ حضرت عیسیٰؑ کو وفات یافتہ تسلیم کرتے تھے۔ ورنہ اگر حضرت عیسیٰؑ کی حیات تسلیم کی جائے تو حضرت ابو بکرؓ کا اس آیت سے آنحضرتؐ کی وفات پر استدلال درست نہیں ٹھہرتا (ح)۔ خَلَتْ: یعنی گزر چکے ہیں مطلب فوت ہو چکے ہیں جیسے یہ شعر ہے اِذَا سَيِّدٌ مِّنَّا خَلَا قَامَ سَيِّدٌ۔ قَئُوْلٌ لِمَا قَالَ الْكِرَامُ فَعُوْلُ۔ ترجمہ: جب کوئی ہمارا سردار گزر جاتا ہے (یعنی فوت ہو جاتا ہے) تو ایک اور سردار اس سے قول و فعل میں بڑھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ یعنی محمدؐ صرف اللہ کے رسول ہیں وہ بشری خصائص سے بالاتر اور خدائی صفات سے متصف نہیں ہیں کہ اُنہیں موت سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ **146**۔ یعنی اگرچہ اسباب موت جمع تھے مگر خدا کا حکم یہ نہ تھا کہ آنحضرتؐ وفات پا جائیں۔ جو لوگ اسلام پر ثابت قدم رہیں گے وہ دین و دنیا کے حسنات کے وارث ہوں گے۔ اس نعمت کے قدر دانوں کو ہم اعلیٰ اجر عطا کریں گے۔

147۔ اور کتنے ہی (نبی) گزرے ہیں۔ اِسْتَكَانُوْا: نہ ہی دشمن کے آگے گڑگڑائے، نہ واویلا کیا نہ عاجز ہوئے بلکہ جنگ میں مستعد رہے۔ رَبِّيّ مفرد ہے۔ رِبِّيُّوْنَ یا رِبِّيِّيْنَ اس کا جمع ہے۔ كَاَيِّنْ یعنی بہت سے لوگ نبی اور اللہ والے۔ 148۔ اِسْرَافَنَا: ہماری زیادتیاں۔ پوری تیاری کر لینے کے بعد اللہ پر توکل اور اس کی استعانت کی دعا سکھائی۔ کیونکہ نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ 149۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے محسنوں کی مدد فرمائی نہ صرف دنیا ہی میں بلکہ ان کی آخرت بھی سنوار دی اور وہ خدا کے محبوب بن گئے۔ 150۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا: کفار میں سے صرف معاندین اسلام مراد ہیں جو مسلمانوں کو بد دِل کرنے لگے تھے۔ جنگ احد میں مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچا تھا۔ مشہور ہو گیا تھا کہ رسول اللہؐ شہید ہو چکے ہیں۔ اس کے مد نظر کفار اور منافقین مسلمانوں کو خیر خواہی کے پردہ میں سمجھانے لگ گئے کہ کفر کی طرف لوٹ آؤ تا آئندہ مسلمان لڑائی پر دلیری نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خبردار کر دیا کہ معاندین کے فریب میں نہ آجانا ورنہ خسارہ پاؤ گے۔ 152۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو ایک مہینہ کی مسافت تک کے علاقہ میں رعب و دبدبہ عطا فرمایا تھا جس کی وجہ سے جنگ بدر، احد، احزاب کے موقع پر دشمن اپنا مقصد حاصل کئے بغیر مسلمانوں کے رعب کے اثر سے بالآخر میدان چھوڑ کر ناکام و نامراد بھاگ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت فرمائی۔ بت پرست مشرک بزدل اور وہم پرست ہوتا ہے۔

لن تنالوا ۴ — 99 — اٰل عمران ۳

اللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا
اللہ پسند کرتا ہے صبر کرنیوالوں کو اور نہ تھی بات ان کی مگر • یہ کہ کہا انہوں نے
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ
اے رب ہمارے معاف فرما ہمیں گناہ ہمارے اور زیادتی ہماری اپنے معاملہ میں اور ثابت رکھ
اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٨﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ
قدم ہمارے اور مدد دے ہمیں بمقابل لوگوں کفر کرنے والوں کے پس دیا انہیں اللہ نے
ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ
بدلہ دُنیا کا اور اچھا بدلہ آخرت کا اور اللہ پسند کرتا ہے
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا ع ١٥
محسنوں کو اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر اطاعت کرو تم
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓي اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا
ان لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا تو وہ لوٹا دیں گے تمہیں ایڑیوں پر تمہاری پھر ہو جاؤ گے تم
خٰسِرِيْنَ ﴿١٥٠﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَھُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿١٥١﴾
ناکام بلکہ اللہ آقا ہے تمہارا اور وہ بہتر ہے تمام مددگاروں سے
سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ
عنقریب ڈالیں گے ہم دلوں میں ان لوگوں کے جنہوں نے کفر کیا رُعب اس لیے کہ
اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىھُمُ
شریک کیا انہوں نے ساتھ اللہ کے اسے کہ نہیں اتاری (اللہ نے) اس پر کوئی دلیل اور ٹھکانا ان کا
النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥٢﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ
آگ ہوگا اور کیا ہی بُرا ہے ٹھکانا ظالموں کا اور یقیناً یقیناً سچا کر دیا تم سے اللہ نے
وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَھُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓي اِذَا فَشِلْتُمْ وَ
وعدہ اپنا جبکہ قتل کرتے تھے تم ان کو ساتھ حکم کے اس کے یہاں تک کہ جب پھسل گئے تم اور
تَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ
آپس میں جھگڑا کیا تم نے معاملہ میں اور نافرمانی کی تم نے بعد اس کے کہ دکھایا تمہیں

لن تنالوا ۴ ۱۰۰ آل عمران ۳

مَا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ
جو تم پسند کرتے تھے بعض تم میں سے وہ ہیں جو ارادہ کرتے ہیں دُنیا کا اور بعض تم میں سے وہ ہیں جو

يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَ
ارادہ کرتے ہیں آخرت کا پھر اس نے پھیر دیا تمہیں ان سے تاکہ آزمادے تم کو اور

لَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾
یقیناً اس نے درگذر کیا تم سے اور اللہ فضل والا ہے مومنوں پر

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ
جب دُور جاتے تھے تم اور نہ مڑتے تھے کسی پر اور رسول

يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيْلَا
پکارتا تھا تم کو پچھلی طرف تمہاری پس اس نے بدلہ میں دیا تم کو غم بعوض غم کے تاکہ نہ

تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ
غمگین ہو تم اس پر جو جاتا رہا تم سے اور نہ جو پہنچا تم کو اور اللہ خوب خبر رکھنے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ
والا ہے اسکی جو تم کرتے ہو پھر اس نے اتارا تم پر بعد غم کے

اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ
امن اونگھ ڈھانکتی تھی ایک گروہ کو تم میں سے اور ایک گروہ وہ تھا کہ یقیناً

اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ
فکر میں ڈالا ہوا تھا انہیں جانوں نے ان کی وہ گمان کرتے متعلق اللہ کے ناحق گمان

الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ
جاہلیت کا وہ کہتے ہیں کہ کیا ہے واسطے ہمارے اس معاملہ میں کچھ بھی

قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا
تو کہدے یقیناً یہ معاملہ سب کا سب واسطے اللہ کے ہے وہ چھپاتے ہیں اپنے دلوں میں جو نہیں

يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ
ظاہر کرتے تیرے لیے وہ کہتے ہیں اگر ہوتا ہمارے لیے اس معاملہ میں کچھ بھی

153۔ جنگ احد میں پہلے مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ حاصل ہو گیا تھا اور وہ کافروں کو مارتے تھے لیکن جب مسلمانوں نے آنحضرتؐ کے حکم کی خلاف ورزی کی تو فتح شکست سے بدل گئی۔ آنحضرتؐ نے ایک پہاڑی کے درہ پر پچاس تیر انداز مقرر فرمائے تھے۔ ان کو حکم دیا تھا کہ چاہے کچھ ہو جائے یہاں سے نہ ہٹنا۔ جب کافر شکست کھا کر بھاگے تو انہوں نے سمجھا کہ اب تو فتح ہو گئی ہے یہاں کھڑے رہنے سے کیا فائدہ۔ غنیمت کے مال اکٹھا کرنے میں شریک ہونا چاہیئے۔ ان کے افسر کے منع کرنے پر بھی نہ رکے۔ صرف دس آدمی اپنی جگہ پر کھڑے رہے۔ کافروں نے جب دیکھا کہ درہ غیر محفوظ ہے تو انہوں نے فوراً محاذ پر حملہ کر دیا۔ پس مسلمانوں کی فتح شکست میں بدل گئی اور مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچا(ح)۔ مَا تُحِبُّوْنَ: جو تم پسند کرتے تھے یعنی مال غنیمت جس کی طرف وہ فتح کو دیکھ کر دوڑے تھے۔ پہاڑی کے درہ پر مقرر کردہ پچاس افراد کے دستے کے افسر اعلیٰ حضرت عبداللہ بن جبیرؓ تھے۔ وہ اور ان کے ساتھ نو اور آدمی وہاں سے نہ ہٹے تھے۔ ان دس آدمیوں نے باقیوں کو بہت روکا کہ درہ کو چھوڑ کر غنیمت کیلئے نہ جائیں مگر وہ نہ مانے بحث کرنے لگے کہ وہاں سے ہٹ جانا چاہیئے یا نہیں۔ ان 40 تیر اندازوں نے آنحضرتؐ کے حکم کی عدولی کی اور دنیوی فائدہ کی خاطر وہ درہ چھوڑ کر میدان سے مال غنیمت کی طرف چلے گئے۔ باقی جو وہاں رہ گئے تھے شہید ہوئے، وہ آخرت کے طالب تھے۔ پھر بھی اللہ نے درگزر فرمایا۔ "صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ: یعنی تمہیں دشمن کے حملہ سے بچا لیا(ii)"۔ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ: یعنی جو وعدہ آیات 124 تا 126 میں فتح اور نصرت کا دیا ہے۔ تَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ: رسول اللہؐ کے حکم کے متعلق باہم جھگڑا کیا کہ درہ سے ہٹ جانا چاہیئے یا نہیں جبکہ فتح ہو چکی تھی۔ آنحضرتؐ کا حکم تھا کہ درہ سے کسی حالت میں نہ ہٹیں خواہ فتح ہو خواہ شکست۔ مگر بہت سارے دنیوی مال غنیمت کے حصول کی خاطر وہاں سے ہٹ گئے تھے۔ تب اللہ نے اپنی مدد کھینچ لی۔ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ: یعنی ان کی کوتاہی ان کو معاف کر دی۔ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ سے مراد وہ فتح ہے جو ابتداء میں مسلمانوں کو حاصل ہوئی تھی۔ **154**۔ درہ خالی پا کر جب کفار کا لشکر واپس آکر حملہ آور ہوا تو افراتفری مچ گئی۔ مسلمانوں میں سے چند بچھڑ کر میدان جنگ سے بھاگے جن میں حضرت عثمانؓ بھی تھے مگر پکارے جانے پر وہ سب میدان میں آگئے۔ پہلا غم یہ تھا کہ تیر اندازوں کی نافرمانی کی وجہ سے بہت سے مسلمان مارے گئے تھے اور زخمی بھی ہوئے اور فتح شکست میں بدل گئی۔ دوسرا غم آنحضرتؐ کے زخمی ہو کر گر پڑنے کا تھا اور مشہور ہو گیا تھا کہ آپؐ شہید ہو گئے ہیں۔ یہ دوسرا غم پہلے غم سے بڑا تھا اس لئے اپنا غم بھول گئے۔ لِكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ یعنی جب پتہ لگا کہ آنحضرتؐ زندہ ہیں تو خوشی ہوئی اور اپنا غم جو ان کو پہنچا تھا (یعنی بہت سے مسلمان مارے گئے تھے اور فتح شکست میں بدل گئی تھی) اسے بھول گئے، مَآ اَصَابَكُمْ: یعنی بہت سے مسلمان شہید ہوئے۔

لن تنالوا ۴ ۱۰۱ آل عمران ۳

مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۗ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ
تو نہ قتل کئے جاتے ہم یہاں تو کہدے اگر ہوتے تم اپنے گھروں میں تو ضرور نکلتے

الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ
وہ لوگ کہ لکھا گیا تھا ان پر قتل ہونا طرف اپنے لیٹنے کی جگہوں کے

وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ
اور تاکہ آزماوے اللہ جو سینوں میں ہے تمہارے اور تاکہ خالص کرے جو

قُلُوْبِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ
دلوں میں ہے تمہارے اور اللہ خوب جاننے والا ہے سینوں والی (بات) کو۔ یقیناً

الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا
وہ لوگ جو پھر گئے تم میں سے جس دن کہ ملے دو لشکر (آپس میں) سوائے اسکے

اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ
نہیں کہ پھسلایا تھا انہیں شیطان نے بسبب بعض اُن (اعمال) کے جو کمائے انہوں نے اور یقیناً یقینا درگذر کیا اللہ نے

عَنْهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ان سے یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بُرد بار ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو

لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا
نہ ہو جاؤ مانند ان لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا اور کہا متعلق اپنے بھائیوں کے جب

ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا
سفر کو گئے زمین میں یا ہوئے غازی اگر ہوتے وہ پاس ہمارے

مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ
تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے تاکہ بنادے اللہ اس (بات) کو حسرت

قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
دلوں میں ان کے اور اللہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو خوب

بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ
دیکھنے والا ہے اور البتہ اگر قتل کئے جاؤ تم راہ میں اللہ کی یا مرجاؤ تم یقیناً بخشش

155۔"+لِیَبۡتَلِیَ اللّٰہُ: تاکہ اللہ ظاہر کردے جو تمہارے سینوں میں ہے"۔اَمَنَۃً نُّعَاسًا: جنگ کے خاتمہ کی وجہ سے بوجھ ہلکا ہوا تو بعض کو نیند کا غلبہ ہونے لگا۔ مسلمانوں کا لشکر اکٹھا ہوا تو کفار بھاگ گئے اور میدان میں امن ہو گیا۔ اس کامل سکون کی حالت میں بعض کو اونگھ اور نیند بھی آنے لگی۔ اَمَنَۃً: امن یا تسکین کے طور پر۔ خیر یہ تو گزر گیا، تاکہ تم غم نہ کرو۔ مَا قُتِلۡنَا ھٰھُنَا: ہم یہاں مارے نہ جاتے۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کا یہ مشورہ تھا کہ مدینہ کے اندر رہ کر جنگ لڑی جائے اس واسطے منافقوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اگر ہماری بات مان لی جاتی تو مسلمان مارے نہ جاتے۔ لَوۡ کَانَ لَنَا مِنَ الۡاَمۡرِ شَیۡءٌ: یعنی اگر حکومت میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہوتا یعنی اگر ہماری بات مان لی جاتی تو مسلمان اس طرح مارے نہ جاتے۔ کہہ دے کہ کامیابی تو اللہ کے حکم سے آئے گی۔ "اَھَمَّتۡھُمۡ اَنۡفُسُھُمۡ: یعنی منافقوں کو اپنی جانوں کی فکر پڑی ہوئی تھی(ii)" اور اسلام کی عزت کا کوئی خیال نہ تھا۔ مَضَاجِعِھِمۡ سے مراد میدان جنگ میں قتل ہونے کی جگہ ہے یعنی اگر مدینہ میں محصور ہو کر لڑتے تو بھی مارے جاتے (دیکھیں 4:79)۔ تا وہ آزمائے اور خالص کردے یعنی اس ابتلاء کا یہ فائدہ ہوا کہ منافقین کے سب ارادے کھل کر سامنے آگئے اور مؤمنوں کی کمزوریوں کا بھی پتہ چل گیا۔ 156۔"اس آیت میں انصار کے دو قبیلوں کا ذکر ہے جو عبداللہ بن ابی بن سلول رئیس المنافقین کے بہکانے پر جنگ احد کے میدان سے پھر گئے تھے۔ مگر بعد میں ان کے سرداروں کے سمجھانے پر واپس آکر شریک جنگ ہو گئے تھے (ح)"۔ 157۔اِذَا ضَرَبُوۡا فِی الۡاَرۡضِ یعنی دینی مہموں کیلئے جب سفر کو نکلتے ہیں۔ یہ ان منافقین کا قول ہے جن کے بھائی بند اسلامی جنگوں میں گئے کہ اگر وہ بھی ہماری طرح شریک جنگ نہ ہوتے تو بچ جاتے۔ یہ بات اس لئے کہتے تھے تا مؤمنوں کے دلوں میں حسرت پیدا کریں کہ وہ شریک جنگ کیوں ہوئے (نیز دیکھیں 4:79)۔ "اس کا یہ بھی مطلب بن سکتا ہے کہ اے مسلمانو! جب تم ان کے اس قول سے متاثر نہ ہو گے تو اللہ منافقوں کے دل میں اس وجہ سے حسرت پیدا کر دے گا کہ مسلمانوں پر تو ان کی بات کا کوئی اثر نہ ہوا(ii)"۔

158۔ منافقین مارے جانے سے ڈرتے تھے کہ وہ اتنا جمع شدہ مال و اسباب ان کے کسی کام نہ آئے گا۔ حالانکہ آخرت میں اللہ کی مغفرت اور رحمت ان کے مال واسباب سے کہیں زیادہ ہے جو مؤمنوں کو نصیب ہوگی۔ **160**۔ آنحضرتؐ نے ان لوگوں کو بھی جو نافرمانی کرکے درہ چھوڑ کر چلے گئے تھے جھاڑ جھپٹ نہ کی۔ آپؐ مؤمنوں کے حق میں بہت شفیق تھے جھاڑ جھپٹ کی بجائے ان کیلئے بخشش طلب کی (نیز دیکھیں 129-9:128)۔ فِي الْاَمْرِ: یعنی انتظامات کے متعلق مشورہ کرلینے کے بعد جب فیصلہ کرلو تو اس پر عمل کرو اور انجام کیلئے اللہ پر بھروسہ رکھو۔ شَاوِرْهُمْ: میں توجہ دلائی گئی ہے کہ ایک دفعہ کی نافرمانی سے مشورہ کی اہلیت کسی سے چھینی نہیں جاتی۔ فرمایا ان کو اپنے مشوروں میں شامل کریں۔ (نیز دیکھیں 42:39)۔ "Oاللہ پر توکل کے یہ معنٰی ہیں کہ انسان تدبیر پوری کرکے پھر انجام کو خدا پر چھوڑے"۔ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ: مشورہ ان امور میں ہوتا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی وحی نے پہلے سے کوئی احکامات نازل نہ کئے ہوں۔ مشورہ دینے والے دیانت دار و امانت دار، صائب الرائے ہوں۔ نیز اس امر میں صاحب علم و تجربہ بقائمی حوش و ہواس ہوں۔ جب مشورہ ہو چکے تو صاحب اُوْلُو الْاَمْرِ (رسول، خلیفہ، امیر) اپنی خداداد صلاحیت اور سوچ سے اپنا حتمی فیصلہ صادر کرے۔ فِي الْاَمْرِ یعنی حکومت کے معاملات میں۔ **161**۔ مِنْ بَعْدِهٖ: اللہ کا کوئی بعد نہیں اس کا معنٰی ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر یا اس کے علاوہ کون تمہاری مدد کرسکتا ہے۔ **162**۔ تیر اندازوں میں سے جو مال غنیمت کیلئے چلے گئے تھے وہ شاید یہ سمجھتے ہوں گے کہ رسول ان کو ان کا حصہ نہ دے گا۔ گویا خیانت کا مرتکب ہوگا۔ اسی طرح جنگ بدر کے وقت غنیمت کے مال سے ایک چیز کم ہوگئی تھی تو کسی نے کہا کہ شاید آنحضرتؐ نے اپنے لئے رکھ لی ہوگی۔ فرمایا کہ آنحضرتؐ پر بدظنی نہ کریں کہ غنیمت کا کچھ مال چھپا رکھیں گے اور تمہیں تمہارا حصہ نہ دیں گے۔ نیز درہ کو ننگا چھوڑ کر جانے والے (عرب کے دستور کے مطابق جنگ ختم ہونے پر مال غنیمت پر جو فاتح جس مال کو پہلے اپنے قبضہ میں لے لیتا تھا وہ اسی کا ہو جاتا تھا)۔ سمجھے کہ اگر گروہ درہ پر کھڑے رہے تو مال غنیمت سے محروم رہ جائیں گے۔ **163**۔ بَاۤءَ بِسَخَطٍ: جو لوٹ گئے ناراض ہو کر یعنی منافقین جو عبداللہ بن ابی منافق کے ساتھ اُحد کے دن ساتھ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَلَئِنْ

اللہ کی اور رحمت بہتر ہے اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں اور البتہ اگر

مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ

مرجاؤتم یا قتل کئے جاؤ تم تو ضرور طرف اللہ کی اکٹھے کئے جاؤ گے پس بسبب رحمت کے

مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ

اللہ کی نرم ہوا تو ان کے لیے اور اگر ہوتا تو بدمزاج سخت دل

لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ

البتہ بھاگ جاتے وہ پاس سے تیرے پس درگذر کر ان سے اور بخشش مانگ ان کے لیے

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط

اور مشورہ کر ان سے معاملہ میں پھر جب عزم کرے تُو تو بھروسہ کر اللہ پر

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا

یقیناً اللہ پسند کرتا ہے بھروسہ کرنے والوں کو اگر مدد کرے تمہاری اللہ تو نہیں کوئی

غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ

غالب تم پر اور اگر وہ چھوڑ دے تم کو تو کون ہے جو مدد کرے گا تمہاری

مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ وَمَا

بعد اس کے اور اللہ پر پس چاہیئے کہ بھروسہ کریں مومن اور نہیں

كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ

ہے (ممکن) واسطے کسی نبی کے کہ خیانت کرے اور جو شخص خیانت کریگا لاوے گا وہ جو خیانت کی اس نے روز

الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا

قیامت پھر پورا پورا دیا جائے گا ہر نفس کو جو کمایا اس نے اور وہ نہیں

يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَاۤءَ بِسَخَطٍ

ظلم کئے جاویں گے کیا پھر جس نے پیروی کی رضامندی کی اللہ کی مانند اس شخص کے ہے جو لوٹا ساتھ ناراضگی

مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۳﴾ هُمْ

کے اللہ کی اور ٹھکانا اس کا جہنم ہے اور کیا ہی بُرا ہے وہ ٹھکانا وہ

دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٣﴾ لَقَدْ
درجے (رکھتے) ہیں پاس اللہ کے اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے اُسے جو کرتے ہیں یقیناً یقیناً
مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا
احسان کیا اللہ نے مومنوں پر جبکہ بھیجا اس نے ان میں ایک رسول
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
انہی میں سے پڑھتا ہے ان پر آیات اسکی اور پاک کرتا ہے انہیں اور سکھاتا ہے انہیں
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٦٤﴾
کتاب اور حکمت اور اگرچہ تھے وہ پہلے البتہ گمراہی کھلی میں
اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ
کیا جب پہنچی تم کو کوئی مصیبت کہ یقیناً پہنچا چکے تھے تم دوگنی اس سے کہدیا تم نے کہ
اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
کہاں سے ہے یہ ؟ تو کہدے یہ پاس سے ہے نفسوں کے تمہارے یقیناً اللہ ہر
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٦٥﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ
بات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے اور جو (مصیبت) پہنچی تم کو جس دن کہ ملے دو لشکر
فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٦٦﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ
تو ساتھ حکم کے تھا اللہ کے اور تاکہ جان لے وہ مومنوں کو اور تاکہ جان لے ان لوگوں کو جنہوں نے
نَافَقُوْا ۖۚ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
نفاق کیا اور کہا گیا انہیں کہ آؤ لڑو راہ میں اللہ کی
اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّااتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ
یا مدافعت کرو تو کہا انہوں نے اگر جانتے ہم لڑنا ضرور پیروی کرتے ہم تمہاری وہ
لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ
طرف کفر کے اس روز زیادہ قریب تھے بہ نسبت اپنے (قریب ہونیکے) طرف ایمان کی وہ کہتے ہیں
بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
مونہوں سے اپنے جو نہیں ہے دلوں میں ان کے اور اللہ زیادہ جانتا ہے اسے جو

النصف

164۔ هُمْ دَرَجَاتٌ: یعنی لَهُمْ دَرَجَاتٌ: اللہ کی رضامندی پر چلنے والوں کیلئے درجات ہیں یا وہ بڑے بڑے درجات والے ہیں (انبیاء سے خیانت جیسے رزیلے کام نہیں ہو سکتے)۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ کے ہاں ان دو گروہوں والے (آیت 163) لوگوں کے درجے مختلف ہیں ان کے کردہ اعمال کے مطابق۔ خیانت نہ کرنے والا اور خیانت کرنے والا، برابر نہیں ہو سکتے۔ **165**۔ آیات کی تلاوت: قرآنی آیات کی تلاوت تجوید کے اصولوں کے مطابق یعنی صحیح طریقہ سے کرنی چاہیئے۔ جو پڑھا ہے اس کا ترجمہ بھی جانے اور اس پر غور و فکر کرکے اس پر عمل پیرا ہو۔ يُزَكِّيهِمْ: لوگوں کا تزکیہ نفس کرنا یعنی نبی کا قرآنی تعلیم اور اپنے اسوہ حسنہ سے لوگوں کو ان کے گناہوں کی الائشوں سے پاک کرکے ان میں نیکی اور تقویٰ کی صلاحیت پیدا کرنا۔ نبی کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ یعنی قرآن مجید میں حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کے متعلق جو پر حکمت تعلیم اوامر اور نواہی کی صورت میں دی گئی ہے اس پر عمل کرنے کی نبی تعلیم و تلقین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو بذریعہ وحی جو حکمت عطا فرمائی اس کا کچھ حصّہ آیات 17:23-40 کی پر حکمت باتوں میں بیان ہوا ہے۔ حکمت: اسلام کے احکام حکمت پر مبنی ہیں۔ تورات میں آنکھ کے بدلے آنکھ یعنی بدلہ لینے پر زور دیا جبکہ انجیل نے معاف کردینے کی تلقین کی۔ مگر اسلام کی پُر حکمت تعلیم کے مطابق اگر معاف کرنے میں اصلاح کی بجائے خرابی پیدا ہونے کا امکان ہو تو بدلہ لینا ہی بہتر ہے۔ اگر معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہو تو معاف کردے۔ وَإِنْ كَانُوا: إِنْ بمعنٰی تحقیق۔ بلاشبہ، یقیناً۔ **166**۔ قُلْتُمْ أَنَّى هٰذَا: جنگ بدر میں مسلمانوں نے جو مصیبت اٹھائی اس سے دوگنی مصیبت دشمنوں پر ڈالی گئی۔ جنگ بدر میں ستّر کفار قتل ہوئے اور ستّر کو قیدی بنایا گیا۔ مسلمانوں میں سے ستّر شہید ہوئے مگر کوئی بھی قید نہ ہوا۔ کفار نے مسلمانوں سے دُہری مصیبت اٹھائی۔ اب احد کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ ہمیں شکست کیوں ہوئی۔ کہہ کہ وہ تمہاری نافرمانی کے نتیجہ میں ہوئی۔ اللہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ تم اگر نافرمانی دکھاؤ تو وہ اپنی نصرت روک لے۔ بدر کے دن ستّر مشرکین مکہ مارے گئے تھے اور ستّر قید ہوئے۔ اب احد میں ستّر مسلمان شہید ہوئے مگر کوئی قیدی نہ بنا۔ اس طرح مسلمانوں نے کفار کو دوگنا نقصان پہنچایا۔ **167**۔ جس دن دو لشکر ملے یعنی احد کی جنگ میں "+فَبِإِذْنِ اللّٰه: جیسے انسان جیل میں جاتا ہے گورنمنٹ کے حکم سے مگر وجہ اُس کی اپنی بد عملی ہوتی ہے"۔ اسی طرح شکست تمہاری نافرمانی کی وجہ سے اللہ نے مقدر کردی جیسا کہ آیت 166 میں فرمایا هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ کہ تمہاری اپنی غلطی یا نافرمانی کی وجہ سے ہوا۔ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ: یہ اسواسطے ہوُا تا اللہ مؤمنوں کو ظاہر کردے نافرمانوں سے۔

يَكْتُمُونَ (۱۶۷) اَلَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا
وہ چھپاتے ہیں (یہ) وہ لوگ ہیں جنہوں نے کہا متعلق اپنے بھائیوں کے اور (خود) بیٹھ رہے ہیں
لَوْ اَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ اَنْفُسِكُمُ
کہ اگر اطاعت کرتے ہماری نہ قتل کئے جاتے تو کہدے پس دُور کرد اپنے نفسوں سے
الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۱۶۸) وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
موت کو اگر ہو تم سچے اور نہ گمان کر ان لوگوں کو جو
قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
قتل کئے گئے راہ میں اللہ کی مرے ہوئے بلکہ (وہ) زندہ ہیں پاس اپنے رب کے
يُرْزَقُوْنَ (۱۶۹) فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَ
رزق دیئے جاتے ہیں خوش ہیں اس پر جو دیا انہیں اللہ نے اپنے فضل سے اور
يَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ
وہ خوشخبری حاصل کرتے ہیں متعلق ان لوگوں کے نہیں ملے ان سے پیچھے سے
اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (۱۷۰) يَسْتَبْشِرُوْنَ
کہ نہیں خوف ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے خوشخبری حاصل کرتے ہیں
بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
ساتھ نعمت کے طرف سے اللہ کی اور فضل کے اور یقیناً اللہ نہیں ضائع کرے گا اجر
الْمُؤْمِنِيْنَ (۱۷۱) اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ
مومنوں کا وہ لوگ جنہوں نے بات مانی اللہ کی اور رسول کی
مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ڛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا
بعد اسکے کہ پہنچا ان کو زخم واسطے ان لوگوں کے کہ جنہوں نے احسان کیا
مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ (۱۷۲) اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ
ان میں سے اور تقویٰ کیا اجر ہے بڑا وہ لوگ کہ کہا جن کو
النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ
لوگوں نے کہ تحقیق (دشمن) لوگ یقیناً جمع ہوئے ہیں تمہارے لیے پس ڈرو ان سے

وقف لازم

ع ۱۷ / ۸

معانقة

168۔ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا: اور یہ اسواسطے بھی ہوُا تا اللہ منافقوں کو ظاہر کردے۔ احد کی جنگ کے موقع پر منافقین کہتے تھے کہ ہماری بات کہ مدینہ کے اندر رہ کر لڑائی کی جائے نہیں مانی گئی اس واسطے مسلمانوں نے نقصان اٹھایا۔ اب کہتے ہیں کہ ہمیں لڑائی کرنا نہیں آتی۔ اس فقرہ سے وہ کفر کے اور زیادہ قریب ہو گئے ہیں۔ "اگر ہمیں لڑائی کرنی آتی" یہ طعنہ دیا کہ ہمارا مشورہ نہیں مانا گویا ہمیں لڑائی کرنا نہیں آتا۔ اب ہم کیوں لڑائی کریں یا مدافعت کریں۔ (اَوِ ادْفَعُوا: مدافعت کرو دشمنوں سے)۔ **169**۔ اپنے بھائیوں سے کہا یعنی بھائی بندوں سے مسلمانوں کے متعلق کہا کہ اگروہ ہماری بات مان لیتے اور جنگ کیلئے نہ نکلتے تو وہ مارے نہ جاتے۔ اس آیت سے استنباط ہوتا ہے کہ ادائیگی فرض میں موت کی پرواہ نہ ہونی چاہیئے (ح)۔ **170**۔ "Oمؤمن کو فوت ہو جانے کے بعد بلا توقف بہشت میں جگہ ملتی ہے"۔ **171**۔ ان کو کوئی خوف یا ڈر نہ ہو گا آئندہ کسی آنے والی مصیبت کا اور نہ ان کو کوئی حزن (غم) ہو گا گزری ہوئی تکلیف کا۔ جیسا کہ اگلی آیت میں وضاحت ہے۔ اور جو ابھی دنیا میں زندہ ہیں ان کی بابت خوش ہیں کہ وہ بھی شہید ہوں تو ہماری طرح خوف و غم سے آزاد ہوں اور خدا کی نعمتوں کے وارث بنیں۔ **172**۔ اور (یہ خوشخبریاں بھی پاتے ہیں) کہ اللہ مؤمنوں کا اجر ضائع نہ کرے گا۔ **173**۔ واقعہ غزوہ حمراء الاسد: آنحضرتؐ کو اندیشہ ہوا کہ شاید کفار پلٹ آئیں لہٰذا آپ نے صحابہ کو لڑائی پر جانے کیلئے آمادہ کیا۔ اِسْتَجَابُوْا: انہوں (صحابہ) نے مثبت جواب دیا۔ جنگ احد کے اگلے دن آنحضرتؐ نے 250 مسلمانوں کو جمع ہونے کا حکم دیا اور کفار کے تعاقب میں 8 میل تک باہر گئے مگر کفار فرار ہو چکے تھے۔ اس آیت میں اسی طرف اشارہ ہے۔

فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ
تو بڑھا دیا (اس بات نے) انہیں ایمان میں اور کہا انہوں نے کافی ہے ہمیں اللہ اور کیا ہی اچھا ہے

الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ
وہ کارساز پس لوٹے وہ ساتھ نعمت کے طرف سے اللہ کی اور فضل کے کہ نہیں

يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ
چھوا ان کو کسی تکلیف نے اور پیروی کی انہوں نے رضامندی اللہ کی اور اللہ

فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠
فضل والا ہے بہت سوائے اس کے نہیں کہ یہ شیطان ہے جو ڈراتا ہے اپنے دوستوں سے

فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَا
پس نہ ڈرو تم ان سے اور ڈرو مجھ سے اگر ہو تم مومن اور نہ

يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ
غم میں ڈالیں تجھے وہ لوگ جو جلدی کرتے ہیں کفر میں یقیناً وہ ہرگز نہیں

يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي
نقصان پہنچا دیں گے اللہ کو کچھ بھی چاہتا ہے اللہ کہ نہ بنا دے ان کے لیے حصّہ

الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا
آخرت میں اور ان کے لیے عذاب ہے بڑا یقیناً وہ جنہوں نے خریدا

الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ
کفر بدلے ایمان کے ہرگز نہیں نقصان پہنچا دیں گے اللہ کو کچھ بھی اور ان کیلئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا
عذاب ہے دردناک اور نہ گمان کریں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہ وہ جو

نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا
مہلت دیتے ہیں ہم ان کو (وہ) بہتر ہے واسطے انکے نفسوں کے سوائے اسکے نہیں کہ ہم مہلت دیتے ہیں ان کو تاکہ بڑھ جاویں وہ

اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ
گناہ میں اور ان کیلئے عذاب ہے ذلیل کرنے والا نہیں ہے اللہ کہ چھوڑ دے

174تا175۔ یہ بیان بدر صغریٰ کے بارے میں ہے۔ جنگ احد کے بعد ابو سفیان نے اگلے سال بدر صغریٰ میں لڑائی کرنے کا چیلنج دیا۔ حسب وعدہ اگلے سال مسلمان وہاں پہنچے تو پتہ چلا کہ کفار قحط کے باعث میدان جنگ میں نہ آئے تھے اور مکہ سے نعیم بن مسعود وغیرہ کی معرفت مدینہ میں مسلمانوں کو ڈراتے دھمکاتے رہے کہ کفار مکہ نے بڑی تیاری کی ہے ان سے جنگ کرنے کیلئے نہ جانا۔ مگر مؤمنوں نے ان کی افواہوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور۔ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا: مگر (اس بات نے) مسلمانوں کو ایمان میں زیادہ کیا۔ حسب وعدہ اگلے سال بدر کے مقام پر پہنچ گئے۔ مگر کفار وہاں نہ پہنچے اور مسلمان جنگ کی مصیبت سے بچے رہے۔ مسلمان وہاں تین دن رہ کر اور تجارت سے نفع کما کر واپس لوٹے۔ انہوں نے وہاں کنانہ کے میلے سے بہت فائدہ اٹھایا۔ نعمت اور فضل تجارتی فائدہ کے متعلق فرمایا۔ اس غزوہ کا نام جَيْشُ السَّوِيْقِ یعنی ستّو پینے کی مہم پڑ گیا۔ نعمت سے مراد سلامتی بھی ہے۔ "یہاں الناس سے مراد مسلمانوں کے دشمن لوگ ہیں یعنی منافقین (ii)"۔ **176**۔ شیطان ڈراتا ہے اپنے دوستوں کے ذریعہ سے یا اپنے دوستوں ہی کو ڈراتا ہے۔ مؤمن اس سے مرعوب نہیں ہوتے (ح)۔ "شیطان سے مراد یہاں نعیم بن مسعود ہے جو کفار مکہ اور ابو سفیان کی طرف سے مدینہ میں مسلمانوں کو ڈراتا تھا کہ بدر میں نہ جانا مارے جاؤ گے (رازی)"۔ ایسے شیطانوں کا اثر اسی کے دوستوں یعنی منافقین پر پڑتا ہے نہ کہ مؤمنوں پر۔ شیطان کے ڈرانے کا اثر شیطانی فطرت لوگوں پر ہی ہوتا ہے جو اس کی طرف مائل رہتے ہیں۔

فَلَا تَخَافُوْهُمْ: نہ ڈرو اُن (اَلنَّاس: دشمنانِ اسلام) سے۔

177۔ عبد اللہ بن ابی اور دیگر منافقین کفر میں جلدی کرتے ہیں یعنی منافقین اور کمزور ایمان والے جب بھی موقع ملے اللہ کو یعنی اسلام اور مسلمانوں کو گزند پہنچانا چاہتے ہیں مگر وہ ہرگز نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ **179**۔ لِيَزْدَادُوْا: شروع میں جو لام ہے اسے لام عاقبت کہتے ہیں "یعنی اس کا نتیجہ یہ ہو گا"۔ ان کو مہلت دیتا ہے کہ توبہ کر لیں مگر وہ گناہوں میں بڑھتے ہی جاتے ہیں۔ یہ کفار مکہ کے متعلق کہا گیا ہے۔

180۔ "اس آیت میں مؤمنوں پر مصائب لانے کی وجہ بیان کی گئی ہے تاان کی کمال وفاداری کا اظہار ہو اور منافق لوگوں کا پتہ لگ جائے یعنی پہچانے جائیں (ح)"۔ اللہ تعالیٰ جب لوگوں کو غیب کی خبر دینا چاہتا ہے تو یہ کام اپنے رسولوں (میں سے) کسی کے ذریعہ سے کرتا ہے (72:27-28)۔ "Oاسلام کی حقیقت اور حقانیت کی اول نشانی یہی ہے کہ اس میں ہمیشہ ایسے راستباز جن سے خدا تعالیٰ ہمکلام ہو پیدا ہوتے ہیں۔۔۔ جو مُحَدَّث کے مرتبہ تک پہنچ جائیں جن سے خدا تعالیٰ آمنے سامنے کلام کرے"۔ 181۔ اللہ کو تمہارے اموال کی حاجت نہیں ہے کیونکہ اللہ ہی کا ہے تمام ورثہ یعنی وہی مالک ہے آسمانوں اور زمین کا۔ طوق: یعنی کردہ گناہوں کے طوق جو آخرت میں دکھائی دیں گے۔ اس میں حقوق العباد کے ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ غرباء پر مال خرچ کرو۔ نیز دیکھیں 17:14 اور 5:65۔ 182۔ اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا: اس میں یہود کا ذکر ہے۔ یہودی مسلمانوں کو کہتے تھے کہ تم ہم کو بخیل کیوں کہتے ہو (جیسا کہ اوپر کی آیت میں ہے) مگر بخیل تو تم خود ہی ہو جو قربانی کا گوشت خود ہی کھا جاتے ہو۔ حالانکہ موسیٰؑ کی شریعت میں اس کو آگ پر جلا دینا چاہیئے۔ اسلئے ہم تمہارے رسول کو نہ مانیں گے جب تک وہ قربانی کے گوشت کو موسیٰؑ کی شریعت کے مطابق آگ میں جلانے کا حکم نہ دے (احبار 1:11-17)۔ فرمایا اگر حق کی شناخت کا یہی بیّن نشان ہے تو پھر تم گذشتہ انبیاء کے جو موسیٰ کے اس طریق پر چلتے تھے کیوں قتل کے درپے رہتے تھے (1 سلاطین 19:10)۔ سلیمانؑ کی سوختنی قربانی کا ذکر 2 تاریخ 7:1 میں مذکور ہے۔ "اس جگہ یہ مراد نہیں کہ آگ کہیں سے آکر سوختنی قربانی کو بھسم کر دیتی تھی بلکہ

لن تنالوا ۴ | ۱۰۶ | آل عمران ۳

الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ
مومنوں کو اسی (حالت) پر کہ تم جس پر ہو یہاں تک کہ علیحدہ کرے ناپاک کو
مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ
پاک سے اور نہیں ہے اللہ کہ آگاہ کرے تم کو غیب پر اور لیکن
اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ
اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور
رُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۸۰﴾ وَلَا
رسولوں پر اس کے اور اگر ایمان لاؤ تم اور تقویٰ کرو تو تمہارے لیے اجر ہے بڑا اور نہ
يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس (مال) پر جو دیا انہیں اللہ نے اپنے فضل سے
هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا
کہ وہ (بخل) بہتر ہے واسطے ان کے بلکہ وہ برا ہے واسطے ان کے ضرور طوق پہنائے جاویں گے اس کا کو
بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ
بخل کیا تھا انہوں نے جس کا روز قیامت اور اللہ ہی کا ہے ورثہ آسمانوں اور
الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۱﴾ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ
زمین کا اور اللہ اس کی جو کرتے ہو تم خوب خبر رکھنے والا ہے یقیناً یقیناً سُن لی اللہ نے
قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ
بات ان لوگوں کی جنہوں نے کہا یقیناً اللہ فقیر ہے اور ہم دولت مند ہیں
سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ
ضرور ہم لکھ لیں گے جو کہا انہوں نے اور لکھ لیں گے قتل کرنا ان کا نبیوں کو بغیر حق کے اور
نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۲﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ
ہم کہیں گے چکھو عذاب جلنے کا یہ بسبب اس کے ہے جو آگے بھیجا
اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۳﴾ اَلَّذِيْنَ
ہاتھوں نے تمہارے اور یقیناً اللہ نہیں ہے ہرگز ظلم کرنے والا بندوں پر وہ لوگ ہیں جنہوں نے

مراد اس قربانی سے تھی جو آگ میں جلادی جاتی تھی ایسی قربانی کا رواج ہندوؤں، ایرانیوں اور یہودیوں میں بہت تھا (ii)"۔ جب یہودیوں نے یہ آیت سنی کہ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ (2:246) کہ اللہ کو قرض دو۔ تو کہنے لگے کہ اللہ ہم سے قرض مانگتا ہے تو اللہ محتاج ہے اور ہم دولت مند (5:65)۔ ایسا کہنے والے یہود اپنی املاک سے محروم ہو کر ملک بدر ہوئے۔ اور جنہیں وہ فقیر کہتے تھے وہ دنیا اور آخرت میں نعماء کے وارث ہوئے (35:16)۔ کہتے ہیں کہ فِنْحَاس یہودی نے حضرت ابو بکرؓ سے مکالمہ کرتے ہوئے آپ کو یہ کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم یہودی دولتمند ہیں۔ یہ آیت اسی تناظر میں نازل ہوئی۔ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ ہتک آمیز الفاظ سننے پر حضرت ابو بکرؓ نے فِنْحَاس کو تھپڑ رسید کر دیا۔ آنحضرتؐ کو بھی اس کی خبر ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آیت 187 نازل فرما کر مسلمانوں کو صبر اور تقویٰ اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى

کہا یقیناً اللہ نے تاکید کی ہمیں کہ نہ ایمان لاویں ہم کسی رسول پر یہاں تک کہ

يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ

وہ لاوے ہمارے پاس قربانی کہ کھا جائے اسے آگ توکہدے یقیناً لائے تمہارے پاس رسول

مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ

پہلے مجھ سے دلائل اور وہ بات جو کہی تم نے پھر کیوں قتل کیا تم نے ان کو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ

اگر ہو تم سچے پھر اگر تکذیب کریں تیری تو یقیناً جھٹلائے گئے

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ

رسول پہلے تجھ سے وہ لائے دلائل اور چھوٹی چھوٹی کتابیں اور کتاب

الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ

روشن ہر نفس چکھنے والا ہے موت اور سوائے اسکے نہیں کہ تم پورے دیئے جاؤ گے

اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ

اجر اپنے بروز قیامت پس جو شخص بچایا گیا آگ سے اور

اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ

داخل کیا گیا جنت میں تو یقیناً کامیاب ہوگیا اور نہیں زندگی ورلی مگر اسباب

الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۫ وَلَتَسْمَعُنَّ

دھوکا کا البتہ ضرور آزمائے جاؤ گے تم اپنے مالوں میں اور اپنی جانوں میں اور البتہ ضرور سنو گے تم

مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ

ان لوگوں سے جو دیئے گئے کتاب پہلے تم سے اور ان لوگوں کی طرف سے (بھی)

اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ

جنہوں نے شرک کیا دل آزاری بہت اور اگر صبر کرو اور تقویٰ کرو تو یقیناً یہ

مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ

پختہ بات ہے اور جب لیا اللہ نے وعدہ ان لوگوں سے

184۔وَبِالَّذِی قُلْتُم: یعنی آگ والی نشانی۔ یہود کہتے تھے کہ جو نبی یا رسول ہمیں یہ معجزہ دکھائے کہ اس کی قربانی کو آسمان سے آکر آگ کھا جائے تو اس پر ہم ایمان لائیں گے ورنہ نہیں۔ حضرت الیاسؑ نے یہ معجزہ دکھایا تھا پھر بھی اس کے قتل کے درپے ہوئے تو وہ سینا کی طرف بھاگ گئے۔ سوختنی قربانی کیلئے دیکھیں۔(احبار 1:9 اور 8:18-21)(استثناء 33:10) (1 سلاطین 18:33، 19:21)۔ سب انبیاء کو جد اجدا معجزے ملے ہیں جن کی صداقت واضح ہے۔ یہود پھر بھی ان پر ایمان نہ لاتے۔ یہ ان کے دلوں کے بغض، ضد اور حسد کی وجہ سے ہے۔ **185**۔ غیر تشریعی انبیاء آتے رہے اور وہ بھی لوگوں کو متنبہ کرتے رہے اس وحی کے مطابق جو ان کو اللہ تعالیٰ سے ملی مگر لوگوں نے ان کی بھی تکذیب ہی کی۔ **186**۔ دنیا میں بدلہ ملتا ہے مگر وہ پورا بدلہ نہیں ہوتا۔ مؤمن کے شایان شان بدلہ جو اللہ کی رحیمیت کا کھلا ثبوت ہوتا ہے قیامت ہی کو مل سکتا ہے۔(ii) مَتَاعُ الْغُرُوْرِ: یعنی دھوکہ کی پونجی(ILLUSION)۔ دنیوی مال و متاع کی طرف جھک کر جو اپنی عاقبت خراب کرتا ہے اس نے دھوکہ کھایا۔ **187**۔فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ: یہ (امر) بڑے حوصلے کی بات ہے یعنی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔ آزمائشوں سے نیک و بد کی پہچان ہو جاتی ہے۔ ایمان داروں کا ایمان پختہ ہوتا ہے، کمزوروں کا پتہ لگ جاتا ہے اور ان کی اصلاح کی جاتی ہے اور آزمائش پر پورا اترنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نوازتا ہے۔ ہمت کے کاموں یعنی عزم الامور میں ، آزمائش میں صبر فی اللہ، استعانت باللہ اور رجوع الی اللہ کرنا چاہیئے۔

لن تنالوا ۴   ۱۰۸   آل عمران ۳

اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ؗ
جو دیئے گئے کتاب کہ ضرور کھول کر بیان کرو گے تم واسطے لوگوں کے اور نہ چھپاؤ گے تم اُسے

فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ
پھر پھینک دیا انہوں نے اُسے پیچھے اپنی پیٹھوں کے اور لیا انہوں نے بدلے میں اسکے مول تھوڑا

فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ
پس کیا ہی بُرا ہے وہ جو لیتے ہیں وہ نہ گمان کر تو ان لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں ان (کاموں)

بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا
پر جو کئے انہوں نے اور وہ پسند کرتے ہیں کہ تعریف کی جائے انکی اس پر جو نہیں کیا انہوں نے

فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ
پس نہ گمان کر ان کو بچاؤ میں ہیں عذاب سے اور ان کیلئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۹﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ
عذاب ہے دردناک اور اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ

ع ۹ / ۱۹ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۹۰﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ہر بات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے یقیناً پیدائش میں آسمانوں کی اور زمین کی

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۱﴾
اور آگے پیچھے آنے میں رات اور دن کے البتہ نشانات ہیں عقل والوں کے لیے

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ
وہ جو کہ یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اور

يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ
غور کرتے ہیں پیدائش میں آسمانوں کی اور زمین کی اے رب ہمارے نہیں پیدا کیا تو نے

هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ
یہ (کارخانہ) باطل پاک ہے تو پس بچا ہمیں عذاب سے آگ کے اے رب ہمارے یقیناً تو

مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ
جسے داخل کرے گا آگ میں تو یقیناً ذلیل کیا تو نے اُسے اور نہیں ظالموں کے لیے کوئی

188۔ میثاق: عام حکم کہ حق کی تبلیغ کرو۔ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ: نہ چھپاؤ گے تم اسے یعنی تورات میں آنحضرتؐ کے متعلق پیشگوئیوں کو نہ چھپاؤ گے۔ استثناء باب 5 اور 6 میں موسیٰؑ نے تورات کے متعلق یہود سے عہد لیا تھا جس میں بہت سے احکامات، شہادتوں اور آئین (قوانین) پر قائم رہنے، حق کو بیان کرنے اور اس کے اخفاء سے باز رہنے کی تاکید کی گئی تھی۔ مگر انہوں نے عیسٰیؑ، آنحضرتؐ اور دیگر انبیاء کی بعثت کے متعلق پیشگوئیوں کو چھپایا۔ سبت کی خلاف ورزی کی اور میثاق مدینہ کو بھی توڑا۔ آنحضرتؐ کے وقت میں ایک یہودی زانی اور زانیہ کے مقدمہ میں عبداللہ بن سلامؓ کی تورات کے مطابق رجم کی سزا کو جھٹلایا کہ تورات میں نہیں ہے۔ نیز اپنے فیصلوں میں تورات کی تعلیم کو پس پُشت ڈالتے ہوئے اپنی مرضی کو ترجیح دے کر فیصلے دیتے تھے۔ اس طرح وہ حقیر دنیوی فوائد کیلئے اپنی آخرت گنواتے تھے۔ فَنَبَذُوْهُ: پس اس طریق سے انہوں نے (میثاق) یا عہد کو پس پشت پھینک دیا۔ 189۔ یہود لوگوں کو غلط مشورے دیتے، رشوتیں کھاتے اور آنحضرتؐ کے بارے میں تورات کی پیشگوئیاں چھپاتے تھے اور خوش ہوتے کہ لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں۔ اور ان کو کوئی پکڑ نہیں ہوتی۔ اَنْ يُّحْمَدُوْا: کہ وہ تعریف کئے جائیں۔ 191۔ یعنی نبی کریمؐ سے اپنی سچائی کیلئے معجزات طلب کرنے کی بجائے وہ جو توحید خالص کی تعلیم دیتا ہے اس کی نشانیاں تو سارے عالم میں نمودار ہیں۔ خالق کائنات کے محیر العقول اور پُر حکمت کارناموں پر غور کرنے سے اس کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے کہ یقیناً اس کے پیچھے ایک ذات پاک و قادر ہے جو اسے اپنی تدبیر سے چلا رہی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ آیات 190 تا 195۔ لِلّٰهِ سے لیکر اَلْمِيْعَاد تک کی آیات کو آنحضرتؐ تہجد کی نماز میں تلاوت فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان آیات کو پڑھنے والے کیلئے رات بھر قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے (قرطبی جلد 4 ص 31)۔

192۔ زمین و آسمان عبث طور سے نہیں بنائے بلکہ اس عالم کے بنانے کی غرض اس سے اگلے جہان میں پوری ہو گی۔ اللہ کی آیات یا نشانیاں: آفاق و انفس میں تمام وہ چیزیں یا امور جن پر غور کرنے سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی ہستی اور قدرت کا حقیقی ادراک (معرفت۔ پہچان) حاصل ہوتا ہے، اللہ کی نشانیاں کہلاتی ہیں۔ اس تفکر کے نتیجہ میں پہلی بات جو سامنے آتی ہے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق بے مقصد نہیں کی بلکہ اس کا ایک خاص مقصد رکھا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے ذریعہ سے بندوں کو بتایا ہے کہ خدائے واحد کی عبادت کی جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اوامر و نواہی کے مطابق حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرتے ہوئے اور اللہ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرتے ہوئے زندگی بسر کی جائے۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً (2:139)۔ ایسا کرنے سے مرنے کے بعد آخرت کی حیات جاودانی میں رضاء الٰہی حاصل ہو گی اور جنت میں رہائش دی جائے گی۔ اور جو کوئی عبادت الٰہی سے منہ موڑ لے گا تو اس کا ایسا کرنا اللہ کی ناراضگی کا موجب بنے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا۔ ذکر الٰہی: ذکر الٰہی تو ہر حالت اور ہر آن میں چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے بھی کیا جاتا ہے مگر ذکر الٰہی کا بہترین طریقہ قیام صلوٰۃ میں ہے۔ جیسے فرمایا وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَر۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب۔ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

لن تنالوا ۴ ۱۰۹ آل عمران ۳

أَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ

مددگار اے رب ہمارے یقیناً سُنا ہم نے ایک پکارنے والے کو کہ پکارتا ہے طرف ایمان کی

أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ

کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر پس ایمان لائے ہم اے رب ہمارے معاف فرما ہمیں گناہ ہمارے اور

كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا

دُور کر ہم سے بدیاں اور وفات دے (کر رکھ) ہمیں ساتھ نیکوں کے اے رب ہمارے اور دے ہمیں

مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ

جو وعدہ کیا تونے ہم سے معرفت اپنے رسولوں کی اور نہ ذلیل کیجیو ہمیں بروز قیامت

إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ

یقیناً تو نہیں خلاف کرتا وعدہ کا۔ پس قبول کرلی (یہ دُعا) ان کیلئے رب نے ان کے

أَنِّيْ لَآ أُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى ۚ

یقیناً میں نہیں ضائع کروں گا عمل کسی عمل کرنیوالے کا تم میں سے خواہ مرد ہو خواہ عورت

بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَأُخْرِجُوْا مِنْ

بعض تمہارا بعض سے ہے پس وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور نکالے گئے اپنے

دِيَارِهِمْ وَأُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ

گھروں سے اور دُکھ دیئے گئے میری راہ میں اور لڑے اور قتل کئے گئے ضرور میں دُور کروں گا

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

ان سے برائیاں ان کی اور ضرور داخل کروں گا میں انہیں باغات میں بہتی ہوں گی

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ

نیچے جن کے نہریں بدلہ کے طور پر اللہ کی طرف سے اور اللہ وہ ہے کہ پاس اس کے

حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي

اچھا بدلہ ہے نہ دھوکے میں ڈالے تجھے پھرنا ان لوگوں کا جنہوں نے کفر کیا

الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۣ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ

شہروں میں (ان کیلئے) سامان ہے تھوڑا پھر ٹھکانا ان کا جہنم ہے اور کیا ہی بُرا ہے

194۔ استغفار کرنا یعنی اگر گناہ سرزد ہو چکے ہوں تو اُن کی سزا سے اپنے آپ کو بچانا اور آئندہ گناہ کرنے سے بچنا۔ استغفار کرنے کا مرتبہ نیکیوں میں بڑا بلند رکھا گیا ہے۔ (استغفار یا غفر کے معنٰی ڈھانپنا، حفاظت کرنا گناہوں سے) (نیز دیکھیں 3:17 و 2:82)۔

196۔ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ: تم سب آپس میں ایک جیسے ہو یعنی مرد اور عورت اجر میں برابر ہیں۔ ذُنُوْب: انسانی کمزوریاں اور بھول چوک۔ سیِّاٰت: برے کام۔ اِثْمٌ: گناہ۔ جو کوئی بھی اللہ کی راہ میں تکلیف اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کی بدیوں کو مٹا کر دنیا و آخرت میں اسے اپنی نعمتوں سے نوازے گا۔ اللہ لوگوں کے نیک اعمال کو ضائع نہیں کرے گا یعنی ان کا اجر ان کو مل کر رہے گا۔ ثَوَاب: اعمال کا بدلہ یعنی اجر۔ حُسْنُ الثَّوَاب: اچھا بدلہ یعنی جنت کا عطا کیا جانا۔

197۔ لَا یَغُرَّنَّکَ: تجھے کفار کے اموال اور جتھے مغالطے میں نہ ڈالیں۔ یعنی کفار کا شہروں میں پھر کر اسلام کے خلاف سازشیں کرنا تجھے پریشان نہ کرے۔

198۔ مَتَاعٌ قَلِيۡلٌ: تھوڑا سامان، یعنی ان کیلئے دنیا میں تھوڑا اور عارضی فائدہ ہے اور آخرت میں ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ 199۔ جبکہ متقین جنتوں میں مہمانی سے نوازے جائیں گے جو بہترین انعام ہے (بطور فضل الٰہی)۔ بِرٌّ: نیکی۔ ابرار: نیک لوگ۔ آیت 2:178 میں اَلۡبِرَّ یعنی نیکی اور نیکی کرنے والوں کے اوصاف درج ہیں انہیں قول کے سچے اور کامل متقی قرار دیا گیا ہے۔ 200۔ ثَمَنًا قَلِيۡلًا: یعنی دین کے بدلہ میں دنیا کے حقیر اموال قبول نہیں کرتے۔ تھوڑی سی قیمت کا یہ مطلب نہیں کہ زیادہ قیمت لینا جائز ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ دنیاوی قیمت خواہ کتنی بھی زیادہ ہو وہ اس جرم و نقصان کے بدلہ میں تھوڑی اور حقیر ہے (ii) فَمَا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فِي الۡاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيۡلٌ (9:38) یعنی دنیا کا مال و متاع بمقابلہ آخرت قلیل (عارضی) ہے۔ اہل کتاب سے یہود و نصاریٰ دونوں مراد ہیں۔ یہود میں سے عبداللہ بن سلامؓ اور ان کے ساتھی آنحضرتؐ پر ایمان لائے تھے اور نصاریٰ میں سے شاہ حبشہ نجاشیؓ اور ان کے رفقاء مسلمان ہوئے تھے۔ جب نجاشی کی وفات ہوئی تو آنحضرتؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ تمہارا بھائی نجاشی آج فوت ہو گیا ہے۔ آپؐ نے اس کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ: میں دنیوی نعماء بھی شامل ہیں جو ان کو ملیں گی۔ 201۔ "+اِصۡبِرُوۡا۔ صبر کرو۔ صَابِرُوۡا: دوسروں کو بھی صبر سکھاؤ کہ ثابت قدم رہو کافروں کے مقابلہ میں اور ایمان پر رہو۔ رَابِطُوۡا: اور (مربوط رہو) یعنی لڑائی/جہاد میں لگے رہو دشمن کے مقابلہ میں یا ان کے مقابلہ کیلئے تیار رہو۔ تقویٰ اختیار کرو یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرو"۔

لن تنالوا ۴ ۱۱۰ النسآء ۴

الْمِهَادُ ﴿۱۹۸﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ
وہ بچھونا لیکن جو لوگ ڈرے اپنے رب سے ان کیلئے باغات ہیں
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ
بہتی ہیں نیچے جن کے نہریں رہ پڑنے والے ہیں اس میں بطور مہمانی کے
عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۹﴾ وَاِنَّ مِنْ
اللہ کی طرف سے اور وہ جو پاس ہے اللہ کے بہتر ہے واسطے نیکوں کے اور یقیناً بعض
اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ
اہل کتاب ایسے ہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور اس پر جو اتارا گیا طرف تمہاری اور
مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
جو اتارا گیا طرف ان کی ڈرنے والے ہیں اللہ سے نہیں بیچتے بدلہ آیات کا اللہ کی
ثَمَنًا قَلِيْلًا ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ
مول تھوڑا اور یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کیلئے اجر ہے ان کا پاس رب کے انکے یقیناً اللہ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ
جلد نپٹنے والا ہے حساب اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر کرو اور
صَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۱﴾
ایک دوسرے کو صبر دلاؤ اور دشمن کی سرحد پر قائم رہو اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم کامیاب ہو

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو رحمٰن (اور) رحیم ہے
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
اے لوگو ڈرو اپنے رب سے وہ جس نے پیدا کیا تم کو نفس

4۔ سُوۡرَةُ النِّسَآء (مدنی)

3 تا 5 ہجری میں نازل ہوئی۔ 2۔ نَفۡسٍ وَّاحِدَةٍ: ابتداء میں انسان کی ایک ہی جنس (sex) ہوتی تھی۔ یعنی مؤنث سے مؤنث جنم لیتی تھی۔ پھر لمبے زمانہ بعد اس میں تغیر آنا شروع ہوا اور مذکر جانیں (sex) بھی پیدا ہونا شروع ہو گئیں۔ اس طرح جوڑوں کا آغاز شروع ہوا (iv)۔ دنیا میں اب بھی بعض حشرات الارض مثلاً APHIDS میں مؤنث سے مؤنث پیدا ہوتی ہے۔ (ناقل) نیز نَفۡسٍ وَّاحِدَةٍ کا یہ بھی مطلب ہے کہ ایک ہی جنس انسانی (SPECIES) یا نسل سے تمہاری پیدائش ہوتی ہے (نیز دیکھیں 30:22 اور 16:73) یعنی تمہاری ہی جنس سے تمہاری بیویاں تمہارے لئے بنائیں جن کے ملاپ سے بہت سے مرد اور عورتیں وجود میں آئے اور دنیا میں پھیلتے گئے۔ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ: یعنی تم اس اللہ کے نام کا واسطہ دے کر ایک دوسرے سے ضروریات پورا کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہو۔ (ii) آنحضرتؐ نکاح کے خطبہ میں یہ آیت تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ وَالۡاَرۡحَامَ: یعنی اللہ کے حقوق ادا کرو اور قرابت والوں کے حقوق کی بھی نگہداشت کرو اور ڈرو رشتہ داروں کی حق تلفی سے۔ "قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہ جائے گا" (بخاری) 84-59-8۔ اَرۡحَام: رحمی رشتہ دار

النسآء ۴ ۱۱۱ لن تنالوا ۴

وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا
واحد سے اور پیدا کیا اسی جنس سے بیوی اس کی اور پھیلائے ان دونوں سے مرد بہت سے
وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ
اور عورتیں اور ڈرو اللہ سے وہ جو کہ تم آپس میں سوال کرتے ہو واسطے سے اسکے اور ڈرو رحموں (کی حقوق تلفی) سے
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝١ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ
یقیناً اللہ ہے تم پر نگران اور دو یتیموں کو مال ان کے
وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ
اور نہ بدلے میں دو بری چیز عوض میں اچھی چیز کے اور نہ کھاؤ مال ان کے
اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝٢ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا
(ملا کر) ساتھ اپنے مالوں کے یقیناً یہ ہے گناہ بڑا اور اگر ڈرو تم کہ نہ
تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ
انصاف کرو گے تم یتیم لڑکیوں میں تو نکاح کرو جو پسند ہوں تمہیں عورتوں میں سے
مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً
دو دو اور تین تین اور چار چار پھر اگر ڈرو تم کہ نہ عدل کرو گے تو ایک ہی (کرو)
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝٣ وَاٰتُوا
یا وہ (کرو) کہ مالک ہوئے (جنکے) داہنے ہاتھ تمہارے (یعنی لونڈیوں سے) یہ بات زیادہ قریب ہے کہ بے انصافی کرو تم اور دو
النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ
عورتوں کو مہر ان کے دلی خوشی سے پھر اگر وہ چھوڑ دیں تمہارے لیے کچھ
مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْۗئًا مَّرِيْۗئًا ۝٤ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ
اس میں سے دل سے تو کھاؤ اُسے رچتا پچتا اور نہ دو کم سمجھوں کو
اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ
مال اپنے کہ جنہیں بنایا اللہ نے تمہارے لیے قیام کا ذریعہ اور کھلاؤ ان کو
فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝٥ وَابْتَلُوا
اس میں سے اور پہناؤ ان کو اور کہو ان کو بات مناسب اور آزماتے رہو

3۔زمانہ جاہلیت میں یتیم لڑکیوں کے متکفل ان سے شادی کر کے ان کی میراث ہتھیا لیا کرتے تھے(4:128) لَا تَتَبَدَّلُوْا:"+ان کی عمدہ چیزوں کو اپنی ردی چیزوں سے مت بدلاؤ"۔ یتیم کا مال کھانا سخت گناہ ہے ان کے مال میں ہاتھ نہ ڈالیں بلکہ احتیاط اور حفاظت سے رکھیں ہاں ان کیلئے ان کے مال تجارت میں لگا سکتے ہو۔ 4۔ مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ:"+اس میں حکم دیا کہ بیوی کو قبل نکاح دیکھ کر پسند کرلو"۔"O یتیم لڑکیاں جن کی تم پرورش کرو ان سے نکاح کرنا مضائقہ نہیں۔ لیکن اگر تم دیکھو کہ چونکہ وہ لاوارث ہیں شاید تمہارا نفس ان پر زیادتی کرے تو ماں باپ اور اقارب والی عورتیں کرو۔ ایک، دو، تین، چار تک کر سکتے ہو بشرطیکہ اعتدال کرو اور اگر اعتدال نہ ہو تو پھر ایک ہی پر اکتفاء کرو"۔ نیز مِنَ النِّسَآءِ میں یتیم بچوں کی مائیں بھی مراد ہیں۔ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى: میں مراد یتیم بچے ہیں ۔مطلب اس آیت کا یہ ہوا کہ اگر تم یتیم بچوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو تو ان کی ماؤں سے نکاح کرلو تاکہ بچے اولاد کی حیثیت اختیار کرلیں۔اس معنٰی کی آیت 128 بھی مؤید ہے۔اس آیت کے بارے میں مُسَلَّمْ ہے کہ یہ ام کُحت کے بارے میں نازل ہوئی جو یتامٰی کی والدہ تھیں۔لہٰذا یتامٰی کی خبر گیری کی دِقّت رفع کرنے کیلئے ایک طریق یہ ہے کہ ان کی ماؤں سے نکاح کو ایک علاج کے طور پر اپنایا جائے۔"نیز بیوہ عورت کو بھی یتیم کہا جاتا ہے(لسان العرب)(ii)"۔ اَلَّا تَعُوْلُوْا: یعنی(ایک ہی شادی یا لونڈی سے شادی کرنا) اس طریق پر عمل کر کے تم ظلم اور گناہ کے خطرہ سے بہت حد تک محفوظ ہو جاؤ گے(ii) یتیم عورتوں سے شادیاں کرنے سے اگر بے انصافی کا خطرہ ہو(کیونکہ ان کے والد موجود نہیں ہیں) تو دوسری عورتوں سے(ایک سے لے کر چار تک) نکاح کر سکتے ہو کیونکہ ان کے ولی ان کے حقوق کا مطالبہ کرنے والے موجود ہیں(ii)۔5۔"Oاپنی عورتوں کو مہر دو"۔ صَدُقٰتِ: صدُقات صدق سے نکلا ہے اس کا معنٰی عورت کا مہر یا شادی کا تحفہ ہے۔صَدَقَہ: صدقات بھی صدق سے نکلا ہے یعنی خیرات کا مال۔نِحْلَۃً۔خوشی سے۔6۔ تمہارے مال یعنی یتیموں کے مال مراد ہیں جن کے تم کفیل بنے ہو۔اگر یتیم نا سمجھ ہوں تو ان کے مال ان کے حوالہ نہ کریں بلکہ مناسب دیکھ بھال کرتے رہو۔حتیٰ کہ جب بڑے ہو جائیں اور مال سنبھال سکیں تو ان کے اموال ان کو واپس کردو مگر گواہوں کی موجودگی میں۔ہاں ان کے اموال تجارت میں لگا سکتے ہو۔منافع کو استعمال کرو مگر رأس المال کو بچا کر رکھو۔ان یتیموں سے معقول بات کہو یعنی تسلی رکھو مال تمہارا ہے ہم نہ لیں گے۔ہم تیری خیر خواہی کرتے ہیں یا ان کو تہذیب سے باتیں کرنا سکھاؤ اور ان کی تعلیم و تربیت کرو۔

الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ
یتیموں کو یہانتک کہ جب وہ پہنچ جاویں نکاح (کی عمر) کو پھر اگر دیکھو تم انکی طرف سے
رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا
درستی تو سونپ دو طرف ان کی مال ان کے اور نہ کھاؤ وہ (مال) فضول خرچی کے طور پر
وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَ
اور جلدی جلدی کہ وہ بڑے ہوجاویں گے اور جو ہو دولتمند تو چاہیئے کہ بچے (مال کھانے سے) اور
مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ
جو ہو ضرورتمند تو چاہیئے کہ کھاوے مناسب طور پر پھر جب سونپ دو تم
اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿٧﴾
طرف ان کی مال ان کے تو گواہ کر لو اس پر اور کافی ہے اللہ حساب لینے والا
لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠
مردوں کے لیے حصہ ہے اس سے جو چھوڑا والدین اور رشتہ داروں نے
وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ
اور عورتوں کے لیے حصہ ہے جو چھوڑا والدین اور رشتہ داروں نے
مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿٨﴾ وَاِذَا حَضَرَ
اس سے جو کم ہوا یا زیادہ حصہ ہے مقررہ۔ اور جب حاضر ہوں
الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْھُمْ
تقسیم میں رشتہ دار اور یتیم اور مسکین تو کھلاؤ ان کو
مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَھُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٩﴾ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ
اس (ترکہ) سے اور کہو ان کو بات مناسب اور چاہیئے کہ ڈریں (تقسیم کرنیوالے) لوگ کہ اگر
تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِھِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْھِمْ ۠
چھوڑ جاویں وہ پیچھے اپنے اولاد کمزور تو ان کو خوف ہو ان کے متعلق
فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿١٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
پس چاہیئے کہ ڈریں اللہ سے اور چاہیئے کہ کہیں بات مضبوط یقیناً جو لوگ

7۔ نکاح کی عمر کو پہنچیں یعنی جسمانی بلوغت کو پہنچیں۔ لڑکی کو جب حیض آنا شروع ہو جائے اور لڑکے کو انزال ہونا شروع ہو جائے۔ لڑکی قریباً 15 یا 16 سال کی عمر کو پہنچے اور لڑکا 18 سال کا ہو جائے۔ رُشد: ،ذہنی بلوغت کو کہتے ہیں جب معاملہ فہمی کے قابل ہو جائیں یعنی اپنا برا بھلا سمجھ سکیں۔ مال سونپتے وقت گواہ مقرر کر لو۔ یاد رکھو اللہ حساب لینے کیلئے کافی ہے۔ اَنۡ یَّکۡبَرُوۡا: یعنی ایسا نہ ہو کہ ان کا مال جلدی کھا جاؤ مبادا کہ یتیم بچے بڑے ہو جائیں۔ مَنۡ کَانَ غَنِیًّا میں یتیم کا کفیل مراد ہے کہ ان کو حق الخدمت حسب ضرورت یتیموں کے مال سے دیا جا سکتا ہے لیکن اگر دولت مند ہو تو اسے یہی مناسب ہے کہ وہ خدمت مفت سر انجام دے۔ جاہلیت کے زمانہ میں عرب کے دستور کے مطابق اگر کوئی جائیداد چھوڑ کر مر جاتا تو اس کا لڑکا اس کا وارث بن جاتا۔ اگر لڑکا کوئی نہ ہوتا تو لڑکی یا بیوی کو کوئی حصہ نہ ملتا بلکہ میت کا بھائی تمام ورثہ پاتا۔ سعد بن ربیع انصاری کی جنگ احد میں شہادت پر یہی ہوا کہ ان کی بیوہ اپنی دو بچیوں کو لے کر آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ بچیوں کے چچا نے پوری جائیداد پر قبضہ کر لیا ہے اور ان کیلئے کوئی حبہ تک نہیں چھوڑا۔ اس پر یہ آیت اتری۔ تب بیوی اور بچیوں کو دو تہائی اور باقی کا ایک تہائی میت کے بھائی کو دیا گیا۔ **9**۔ دور کے رشتہ دار جن کا وراثت میں حصہ نہیں ہوتا اگر وہ بھی آجائیں تو ان کو بھی کچھ دے دو اور ان سے نرمی سے معقول بات کہو۔ ان سے سختی سے پیش نہ آؤ (خواہ وہ مسلم ہو یا نا مسلم)۔ **10**۔ وَلۡیَخۡشَ الَّذِیۡنَ: یعنی (تقسیم کرنے والے) لوگ ڈریں کہ اگر وہ مر جائیں اور ان کی کمزور اولاد پیچھے رہ جائے اور ان سے بے انصافی کی جائے تو یہ بات انہیں کتنا غمگیں کرے گی۔ "قَوۡلًا سَدِیۡدًا: سے یہ مراد ہے کہ نہ صرف سچ ہو بلکہ اس میں کوئی فریب یا اخفاء نہ ہو (ii)"۔ "Oفَلۡیَتَّقُوا اللّٰہَ: کمزور بچوں کے ساتھ سختی کرنے میں اللہ سے ڈریں اور بچوں کی حق تلفی نہ کریں"۔

11۔ یتامیٰ خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم ہوں، کسی کا مال کھالینا سخت گناہ ہے۔12۔"+فَوْقَ اثْنَتَيْنِ: دو یا دو سے زیادہ (یہ صحیح ترجمہ ہے)"کیونکہ آگے آیا ہے کہ اگر ایک ہی عورت ہو (ناقل)۔ ورثہ تقسیم کرنے سے پہلے متوفّٰی کے ذمہ اگر کسی کا قرض ہے تو اس کی ادائیگی کی جائے گی۔ قرض شہید کا بھی معاف نہیں ہوگا۔ (روایت عبداللہ بن عمر۔ مسلم) ادائیگی قرض کے بعد اگر وفات یافتہ نے کوئی وصیت کی ہوئی ہے تو اس کی ادائیگی کی جائے گی جو کل ترکہ کی ایک تہائی سے زائد نہیں ہوگی۔ پوتے کے حق میں بھی دادا اگر چاہے تو وصیت کرسکتا ہے۔ مگر وارث کے حق میں کوئی مالی وصیت جائز نہیں ہاں اپنی زندگی میں اسے کچھ دے سکتا ہے۔ عورت کا حق مہر اگر ادا نہیں کیا گیا تھا تو وہ بھی قرضہ میں شامل ہے اس کو پہلے ادا کیا جائے گا۔ وَلَدٌ: اولاد۔ یہ لفظ مذکر مؤنث خواہ واحد ہو یا جمع سب کیلئے ولد ہی استعمال ہوتا ہے۔ مَا تَرَكَ اور مِمَّا تَرَكَ: جو چھوڑا (مرنے والے نے)۔ فَرِيضَةً مِّنَ اللّٰهِ: (ورثہ کی یہ تقسیم تم پر) اللہ کی طرف سے فرض کی گئی ہے۔ مرد کے لئے دو عورتوں کے حصّہ کے برابر (حصّہ) ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ عورت اپنے خاوند کے ورثہ سے بھی حصّہ پاتی ہے۔

يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي
کھاتے ہیں مال یتیموں کے ناحق سوائے اسکے نہیں کہ وہ کھاتے ہیں
ع ۱ ۱۲ بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ﴿١١﴾ يُوصِيكُمُ اللَّهُ
اپنے پیٹوں میں آگ اور ضرور جلیں گے وہ آگ میں وصیت کرتا ہے تم کو اللہ
فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ
تمہاری اولاد کے بارہ میں کہ مرد کے لیے برابر ہے حصّہ دو عورتوں کے پھر اگر ہوں وہ
نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ
(اولاد) عورتیں زیادہ دو سے تو ان کے لیے دو تہائی ہے اس سے جو چھوڑا اس (ماں باپ) نے اور اگر ہو وہ (بیٹی)
وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
ایک تو اس کے لیے نصف ہے اور واسطے اس (میت) کے ماں باپ کے (یعنی) واسطے ہر ایک کے ان میں سے
السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن
چھٹا حصّہ ہے اس کا جو چھوڑا اس (میت) نے اگر ہو واسطے اس (میت) کے اولاد پس اگر نہ ہو واسطے
لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُ
اس کے اولاد اور وارث ہوں اسکے ماں باپ اسکے تو اس کی والدہ کیلئے تیسرا حصہ ہے پھر اگر ہوں اس (میت) کے
إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا
بھائی تو اسکی والدہ کے لیے چھٹا حصّہ ہے بعد وصیت کے کہ وصیت کرے (میت) اسکی
أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ
(اور) قرضہ کے باپ تمہارے اور بیٹے تمہارے نہیں جانتے تم کہ کون ان میں سے
أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
زیادہ قریب ہے تمہارے لیے نفع میں (یہ تقسیم) فرض ہے اللہ کی طرف سے یقیناً اللہ ہے
عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٢﴾ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن
خوب جاننے والا حکمت والا اور تمہارے لیے نصف ہے جو چھوڑا تمہاری بیویوں نے اگر
لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ
نہ ہو واسطے ان کے اولاد پس اگر ہو واسطے انکے اولاد تو واسطے تمہارے چوتھا حصہ ہے

مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَ
اس کا جو چھوڑا انہوں نے بعد وصیت کے کہ وصیت کریں وہ جس کی یا قرضہ کے اور
لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ
واسطے ان (تمہاری بیویوں) کے چوتھا حصہ ہے اسکا جو چھوڑا تم نے اگر نہ ہو واسطے تمہارے اولاد پس
كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
اگر ہو واسطے تمہارے اولاد تو واسطے ان کے آٹھواں حصہ ہے اس کا جو چھوڑا تم نے بعد
وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ
وصیت کے کہ تم وصیت کرو جس کی یا قرضہ کے اور اگر ہو کوئی مرد جس کا کسی نے وارث ہونا
كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
ہو کلالہ یا عورت ہو (کلالہ) اور واسطے اس (کلالہ) کے ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو واسطے ہر ایک کے ان دونوں میں سے
السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ
چھٹا حصہ ہے پس اگر ہوں وہ (بھائی بہن) زیادہ اس سے تو وہ شریک ہوں گے
فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ
تیسرے حصہ میں بعد وصیت کے کہ وصیت کیجاوے جس کی یا قرضہ کے
غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝۱۳ؕ
بغیر نقصان پہنچانے کے یہ احکام بطور وصیت کے ہیں اللہ کی طرف سے اور اللہ خوب جاننے والا ہے بردبار ہے
تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ
یہ حدیں ہیں اللہ کی اور جو شخص اطاعت کریگا اللہ کی اور اس کے رسول کی داخل کرے گا اُسے
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ
باغات میں کہ بہتی ہیں نیچے جن کے نہریں رہ پڑنے والے ہیں ان (باغات) میں اور یہ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۴ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ
کامیابی ہے بڑی اور جو نافرمانی کرے گا اللہ کی اور اس کے رسول کی اور تجاوز کرے گا
حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۱۵
حدود سے اسکی تو داخل کریگا اُسے آگ میں رہ پڑنے والا ہوگا (وہ شخص) اس میں اور واسطے اسکے عذاب ہے ذلیل کرنے والا

ع ۲ / ۱۴

13۔ "+وَلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ: سے مراد یہاں ماں کی طرف سے بہن یا بھائی ہو نہ کہ باپ کی طرف سے۔ "کَلٰلَۃٌ: یہ لفظ کل سے بنا ہے جس کے معنٰی ہیں " تھکا ماندہ "یعنی جس کا نہ ماں باپ زندہ ہو اور نہ ہی اس کی کوئی اولاد ہو۔ دوسرے لفظوں میں نہ اس کی اصل زندہ ہو اور نہ ہی کوئی نسل ہو۔ (نہ اس کی کوئی اولاد ہوئی نہ والدین زندہ رہے) لیکن اس کے بھائی بہنیں ہوں صرف ماں کی طرف سے نہ کہ باپ کی طرف سے (ii)" اگر رجوع یا عدت طلاق ختم ہونے سے پہلے طلاق دینے والے خاوند کی موت واقع ہو جائے تو بیوی اس کے ترکہ میں سے اپنا حصہ پائے گی۔ اور اگر بیوی حاملہ ہے تو ہونے والے بچے کا بھی ورثہ میں حصہ ہے۔ غَيْرَ مُضَآرٍّ: حقداروں یا حصہ داروں کو نقصان یا ضرر پہنچانے کیلئے وصیت کرنا یا قرضہ دینا مراد ہے یعنی ایک تہائی سے زیادہ وصیت کر دینا یا کسی قرضہ کو عَارِیَۃً اپنے اوپر لے لینا یہ منع فرمایا (یعنی فرضی قرضہ)۔ (ورثہ کی تقسیم کے بارے میں آیات 4:12-13 کی مزید تفصیل کے لئے صفحہ 891 پر مندرجہ گوشوارہ ملاحظہ فرمائیں)۔

14۔ حُدُوْدُ اللّٰهِ: یعنی (اللہ کی) قائم کردہ حدیں۔ "خَالِدِيْنَ یا خَالِدًا: جنت کیلئے بھی خلود آیا ہے اور دوزخ کیلئے بھی۔ جنت کا خلود دائمی ہوگا اور دوزخ کا خلود عارضی ہوگا (ii)"۔

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا

اور وہ عورتیں جو کریں بے حیائی تمہاری بیویوں میں سے تو گواہ بنالو

عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي

ان پر چارکو اپنے (لوگوں) میں سے پس اگر وہ گواہی دیں تو روک رکھو ان (بیویوں) کو

الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ

گھروں میں یہاں تک کہ رُوح قبض کرے ان کی موت یا بنادے اللہ ان کے لیے

سَبِيْلًا ﴿۱۶﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ

کوئی راستہ اور وہ دو مرد جو مرتکب ہوں اس (بےحیائی) کے تم میں سے تو تکلیف (سزا) دو ان کو پھر اگر وہ

تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا

توبہ کریں اور اصلاح کریں تو اعراض کرو ان سے یقیناً اللہ ہے بہت فضل سے متوجہ ہونیوالا

رَّحِيْمًا ﴿۱۷﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

بہت رحم کرنیوالا سوائے اس کے نہیں کہ (قبولیت) توبہ کی اللہ کے ذمہ ہے ان لوگوں کے لیے جو کرتے ہیں

السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗئِكَ

بدی جہالت سے پھر وہ توبہ کر لیتے ہیں جلد ہی تو یہ لوگ وہ ہیں

يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۸﴾ وَ

کہ فضل سے متوجہ ہوتا ہے اللہ ان پر اور ہے اللہ خوب جاننے والا حکمت والا اور

لَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا

نہیں ہے (قبولیت) توبہ واسطے ان لوگوں کے جو کرتے ہیں بدیاں یہاں تک کہ جب

حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ

حاضر ہوتی ہے ان میں سے کسی کو موت تو کہتا ہے کہ میں نے توبہ کی اب اور نہ واسطے ان لوگوں کے

يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰۗئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا

ہے جو مر جاتے ہیں ایسے حال میں کہ وہ کافر ہوتے ہیں یہ لوگ وہ ہیں کہ تیار کیا ہے ہم نے ان کے لیے عذاب

اَلِيْمًا ﴿۱۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا

دردناک اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہیں جائز تمہارے لیے کہ وارث بن جاؤ تم

16تا17۔ابو مسلم اور مجاہد نے آیت 16 اور 17 میں علی الترتیب دو عورتوں کا آپس میں فعل بد یعنی سحاقت اور دو مردوں کا آپس میں فعل بد یعنی لواطت مراد لیا ہے۔ باقیوں نے مبادی زنا اور دیگر نے زنا مراد لئے ہیں۔ "فاحشہ سے یہاں زنا مراد نہیں ہے بلکہ اس کے مبادی ہیں اس کی سزا تجویز کی ہے۔ اللہ کوئی راستہ پیدا کرے یعنی عورت اگر غیر شادی شدہ ہے تو اس کی شادی ہو جائے اور اگر شادی شدہ ہے تو اس کی طلاق ہو جائے یا اسے کچھ اور ہو جائے یا بیوہ ہو جائے۔ چونکہ زنا کی سزا 24:3 میں بیان کی گئی ہے یعنی ایک سو کوڑے لگانا اور ان دو آیات میں جو سزا بیان ہوئی ہے مختلف ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا یہاں جن امور کی سزا ہے وہ ناپسندیدہ افعال اور برے اخلاق کی باتیں ہیں، زنا نہیں۔ اس میں یہاں خاوند کو طلاق دینے کا حکم نہیں (ii) "فَاٰذُوْهُمَا: تو ان دونوں کو سزا دو یعنی زبانی زجر توبیخ اور ملامت یا ہاتھ سے کچھ زدوکُوب کر لینا مراد ہے۔ **19**۔ گناہ سے سچی توبہ کر لینے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے گناہ نہیں کیا تھا (حدیث النبی۔ مشکوٰۃ) جب موت قریب آگئی تو توبہ قبول نہیں ہوتی۔ اس سے پہلے پہلے ہو سکتی ہے (یعنی مسلم کی توبہ) 3:91۔ کافر اگر گناہ سے توبہ کرے تو وہ گناہ نہیں اترتا جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائے۔

النِّسَآءَ كَرْهًا ۚ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ
عورتوں کے زبردستی اور نہ روک رکھو تم ان کو تاکہ لے جاؤ تم بعض وہ (مال)
مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَ
جو دیا تم نے ان کو سوائے اس (صورت) کے کہ وہ کریں بے حیائی کھلی کھلی اور
عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى
زندگی بسر کرو ان کے ساتھ مناسب طور سے پھر اگر ناپسند کرو تم ان کو تو ہو سکتا ہے
اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۲۰﴾ وَ
کہ ناپسند کرو تم کوئی بات اور بنا دے اللہ اس میں بہتری بہت اور
اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ
اگر ارادہ کرو تم بدل لینے کا ایک بیوی کو بجائے کسی بیوی کے اور دے چکے ہو تم
اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ۚ
ایک کو ان میں سے بہت سا مال تو نہ لو تم اس سے کچھ بھی
اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۲۱﴾ وَكَيْفَ
کیا لوگے تم اُسے بہتان کے طور پر اور گناہ کے طور پر (جو) کھلا کھلا (ہے) اور کس طرح
تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ
لوگے تم اُسے جبکہ یقیناً مل چکا ہے بعض تمہارا ساتھ بعض کے اور وہ (تمہاری بیویاں)
مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ
لے چکی تم سے عہد پختہ اور نہ نکاح کرو ان سے کہ نکاح کیا تمہارے باپ دادا نے
مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ
عورتوں سے سوائے اس کے جو پہلے ہو چکا یقیناً یہ ہے بے حیائی اور
مَقْتًا ۚ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۳﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ
ناراضگی کا سبب اور بُرا ہے راستہ حرام کی گئیں تم پر مائیں تمہاری اور
بَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ
بیٹیاں تمہاری اور بہنیں تمہاری اور پھوپھیاں تمہاری اور خالائیں تمہاری اور بیٹیاں بھائی کی

20۔اگر خاوند مر جائے تو تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ تم عورتوں کو زبردستی ورثہ میں لے لو۔ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ: ان کو دوسری جگہ نکاح کرنے سے نہ روک رکھو۔ مبادا وہ مال جو مرنے والے نے ان کو دیا تھا ساتھ لے جائیں۔ ہاں اگر بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہوں تو ان کو گھروں میں روک سکتے ہو نہ کہ ان کا مال چھیننے کیلئے (دیکھیں آیت 16)"لہٰذا اگر عورتیں بیوہ ہو جائیں تو ان کو زبردستی اپنے ورثہ میں نہ رکھ لو مال بچانے کی خاطر سے بلکہ ان کو دوسری جگہ نکاح کرنے دو یا اگر بیوی خلع لینا چاہے تو آزاد ہے اسے مت روکو(ii)"۔ نیز فرمایا کہ بیویوں کو تنگ رکھنا ان سے بے تعلقی رکھنا، مگر ان کو طلاق نہ دینا تا ان کو مہر ادا نہ کرنا پڑے۔ یا یہ کہ بیوی خلع لے لے اور خاوند کو آدھا مہر ادا کرنا پڑے یہ سب منع فرمایا۔ بیوہ ہو یا غیر شادی شدہ، عورت کی مرضی کے خلاف اس کا کہیں نکاح نہیں کر سکتے۔ زمانہ جاہلیت میں اگر کوئی آدمی مر جاتا تو اس کا بڑا لڑکا یا کوئی دوسرا رشتہ دار اس کی بیویوں کا وارث ہو جایا کرتا تھا اور بغیر نکاح کے ان سے شادی کر لیتا یا کسی اور سے شادی کرا دیتا۔ اس میں بیوہ عورت کا کوئی دخل نہ ہوتا تھا۔ یا ان کو کسی سے بھی شادی کرنے نہ دیتا تھا۔(بخاری 65:iv-6)۔ فَاحِشَةٍ: اس جگہ فاحشہ کا مطلب ان کا بدخوئی کرنا ہے جو خاوند یا اس کے خاندان والوں سے کرتی ہے (رازی) وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ: عَاشِرُوْا باب مفاعلہ سے ہے یعنی طرفین (میاں اور بیوی) ایک دوسرے کی کوتاہیوں کو برداشت کیا کریں اور اچھے طریقے سے سلوک روا رکھیں۔ **21**۔ تَاْخُذُوْنَهٗ: هٗ سے مراد مال یا خزانہ ہے یعنی عورتوں سے مال ہتھیانے کیلئے ان پر تنگی اور ظلم کرو گے تو تمہیں کھلا کھلا گناہ ہوگا۔ بیوی کے بدلہ بیوی یعنی ایک کو طلاق دے کر دوسری سے نکاح کرنا مراد ہے۔ اس صورت میں پہلی بیوی سے اس کو دیا گیا مال واپس لینا گناہ کا موجب ہوگا۔ اس کے مال میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ **22**۔مِيْثَاقًا غَلِيْظًا: پختہ عہد، اس سے مراد نکاح میں لانا ہے۔ یعنی عورتیں امانت ہیں نکاح کے پختہ معاہدہ کی وجہ سے اور تم پر مہر اور نان نفقہ دینا واجب ہے اور ان کو اچھے طریقہ سے آباد رکھنا۔ قَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ: تم ایک دوسرے کو مل چکے ہو یعنی خلوت میں مباشرت ہو چکی ہے اس واسطے مہر واجب ہو گیا ہے۔ واپس نہیں لے سکتے (مگر خلع کی صورت میں آدھا مہر دینا پڑتا ہے)۔ فَضَآ: خالی ہوا یا خلوت میں گیا۔ اَفْضٰى اِلٰى اِمْرَءَةٍ: وہ خلوت میں عورت کے پاس گیا۔ (یعنی مباشرت کی)۔ **23**۔اگر کسی نے اپنے باپ کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح کیا ہوا ہے تو یہ رشتہ حرام ہے وہ اسے چھوڑ دے اور آئندہ اس سے رک جائے۔

لن تنالوا ٤ ١١٧ النسآء ٤

وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ

اور بیٹیاں بہن کی اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے دودھ پلایا تم کو اور بہنیں تمہاری

مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآىِٕكُمْ وَرَبَآىِٕبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ

دودھ کی اور مائیں تمہاری بیویوں کی اور تمہاری وہ ربیبہ (لڑکیاں) جو کہ

حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ

تمہاری گودوں میں ہیں تمہاری ان بیویوں میں سے کہ داخل ہو چکے تم جن پر پس اگر

لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ ۫ وَحَلَآىِٕلُ

نہیں ہو چکے تم داخل ان پر تو نہیں کوئی گناہ تم پر اور بیویاں

اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ

تمہارے بیٹوں کی وہ جو پشت سے ہیں تمہاری اور یہ کہ اکٹھا کرو تم

الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۲۳

دو بہنوں کو سوائے اس کے جو ہو چکا یقیناً اللہ ہے بہت بخشنے والا بہت رحم کرنے والا

24۔رَبِیْبَةٌ: مفرد ہے۔ لڑکی جس کی پرورش ان کے ذمہ ہے۔ رَبَآئِبُکُمۡ: تمہاری پچھلگ لڑکیاں یعنی بیوی کے پہلے خاوند کی لڑکیاں حرام ہیں۔ اسی طرح رضاعی مائیں، بہنیں بھائی بھی حرام ہیں۔حَلِیْلٌ: خاوند۔ حَلِیْلَةٌ: بیوی؛ حلائل (جمع ہے) یعنی بیویاں جو رشتہ کیلئے حلال ہیں یا جائز ہیں۔ تمہارے اصلی بیٹے کی بیوہ یا مطلقہ بھی حرام ہے۔" قاعدہ یہ ہے کہ کوئی ایسی دو لڑکیاں ایک ہی شخص کے نکاح میں نہیں لانی چاہیئں کہ اگر ان دونوں لڑکیوں سے کوئی ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہو تو ان دونوں کا آپس میں نکاح نہ ہو سکتا ہو (ح)"۔ جیسے خالہ بھانجی اسی طرح پھوپھی بھتیجی کا کسی ایک شخص کے نکاح میں اکٹھا رکھنا حرام ہے۔ (حدیث)۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ
اور (حرام کی گئیں تم پر) خاوند والی عورتیں سوائے انکے کہ مالک ہوئے (جنکے) داہنے ہاتھ تمہارے
كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ
(لازم پکڑو) قانون کو اللہ کے اوپر اپنے اور جائز کیا گیا واسطے تمہارے جو علاوہ ہے اس کے اس طرح پر کہ
تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ
چاہو تم (عورتوں سے تعلق کرنا) اپنے مالوں کے ساتھ نکاح کرتے ہوئے نہ شہوت مٹاتے ہوئے
فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
پھر جو (عورت کو) فائدہ اٹھایا تم نے اس سے ان (عورتوں) میں سے تو دو ان کو مہر ان کے
فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ
مقرر شدہ اور نہیں کوئی گناہ تم پر اس بات میں کہ آپس میں راضی ہوئے تم جس (بات) پر
مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۵﴾ وَ
بعد مقررہ (مہر) کے یقیناً اللہ ہے خوب جاننے والا حکمت والا
مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ
اور جو نہ طاقت رکھے تم میں سے دولت کے لحاظ سے کہ نکاح کرے آزاد
الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ
مومن عورتوں سے تو ان میں سے (نکاح کرلو) کہ مالک ہوئے (جن) کے داہنے ہاتھ تمہارے اپنی لونڈیوں سے
الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْ
جو مومن ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے ایمان کو بعض تمہارے
بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
بعض سے ہیں پس نکاح کرو ان (لونڈیوں) سے باجازت انکے مالکوں کے اور دو ان کو مہر ان کے
بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ
مناسب طریق سے جبکہ وہ نکاح کرنے والیاں ہوں نہ شہوت مٹانے والیاں اور نہ بنانے والیاں
اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ
چھپے دوست پھر جب ان کا نکاح ہو جائے تو اگر وہ کریں کوئی بے حیائی تو ان پر

25۔ مُحۡصَنٰتُ: شادی شدہ عورتوں سے نکاح حرام ہے۔اِلَّا مَامَلَکَتۡ اِیۡمَانُکُمۡ: یعنی کفار کی شادی شدہ عورتیں جو جنگ میں قیدی بن کر آئی ہیں وہ نکاح کیلئے حرام نہیں ہیں کافر کی بیوی اگر مسلمان ہو جائے تو طلاق لئے بغیر کسی مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے۔ مَاوَرَآءَ ذٰلِکُمۡ: ان کے علاوہ سب سے نکاح جائز ہے۔ مگر بعض وجوہات سے یہ نکاح بھی جائز نہیں ہیں۔ 1۔ تین بار کی مطلقہ۔ یعنی وہ خاوند جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں وہ اس مطلقہ بیوی سے نکاح نہیں کر سکتا مگر کوئی دوسرا آدمی کر سکتا ہے۔ہاں اگر بعد میں دوسرا آدمی بھی اسے طلاق دے دے تو پہلے خاوند سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔ مُحۡصِنِیۡنَ غَیۡرَ مُسَافِحِیۡنَ: یعنی شادی بغرض مباشرت ہو نہ کہ بغرض شہوت رانی کے۔ نکاح مستقل ہو نہ کہ وقتی جیسے متعہ۔ حِصۡنٌ: قلعہ۔(یعنی محفوظ)۔ مُحۡصِن: شادی شدہ مرد جو شادی کرنے کی وجہ سے محفوظ ہو گیا۔ مُحۡصَنَۃٌ: شادی شدہ عورت۔(محصنٰت جمع ہے)۔ سَفۡحُ الدَّمِ: خون بہانا۔ مُسَافِحٌ: زنا کرنے والا۔ مُسَافِحَۃٌ: زنا کرنے والی 2۔ مشرکہ عورت۔ 3۔ چار بیویاں ہوں تو پانچویں نہیں کر سکتے۔ 4۔ جس سے لعان ہو چکا ہو۔ ان چار وجوہ سے یہ نکاح جائز نہیں ہیں۔ اُجُوۡرَھُنَّ فَرِیۡضَۃً۔ "مہر کا ادا کرنا فرض ہے اس لئے مہر خاوند کی مقدرت کے مطابق مقرر کرنا چاہیئے(ح)"۔ فِیۡمَا تَرَاضَیۡتُمۡ بِہٖ: تم راضی ہو جاؤ(کسی تبدیلی پر) آپس میں یعنی میاں بیوی باہمی مشورہ سے مہر میں کمی بیشی پر رضامند ہوں تو ایسا کر سکتے ہیں۔ اُجُوۡر: اجر یعنی مہر (نیز دیکھیں 33:51)۔ مَتَع: مَتَاعٌ یعنی فائدہ۔ تَمَتَّعَ بِ: عارضی فائدہ اٹھایا جیسے تَمَتَّعَ بِالۡمَرۡأَتِ: عورت سے عارضی فائدہ اٹھایا (یعنی متعہ سے)۔ اِسۡتَمۡتَعۡتُمۡ مِنۡ: مستقل فائدہ اٹھایا۔ جیسے اِسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِہٖ مِنۡھُنَّ: مستقل فائدہ اٹھایا ان عورتوں سے (شادی کر کے) مباشرت کا، اور دیگر فوائد بھی اٹھائے۔ پس یہاں متعہ کا ذکر نہیں بلکہ شادی کے بعد مستقل فائدہ اٹھانا مراد ہے۔ اسلام میں متعہ کا کوئی جواز نہیں ہے۔ فَانۡکِحُوۡھُنَّ: پس نکاح کرو (ان لونڈیوں سے)۔ جن عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے تو نکاح کی شرائط کو پورا کرنا پڑتا ہے۔ 1۔ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا: کہ طلب کرو یعنی دونوں جانب سے ایجاب و قبول ہو۔ 2۔ مہر ادا کرنا قبول کرو۔ 3۔ نکاح مستقل ہو عارضی یا وقتی طور پر نہ ہو۔ 4۔ چھپی یاری دوستی سے نہ ہو بلکہ گواہوں کی موجودگی میں نکاح ہو (لڑکی کی طرف سے اس کا ولی ایجاب و قبول کرتا ہے)۔

نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ
نصف اس (سزا) کا ہے جو آزاد عورتوں پر سزا ہے یہ (لونڈیوں سے نکاح کی اجازت) اس
خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
کیلئے ہے جسے خوف ہو بدکاری کا تم میں سے اور یہ کہ صبر کرو بہتر ہے تمہارے لیے اور اللہ بہت
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٦﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ
بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے چاہتا ہے اللہ کہ کھول کر بیان کرے واسطے تمہارے اور ہدایت دے تم کو
سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
طریقوں کی ان لوگوں کے جو پہلے تھے تم سے اور فضل سے متوجہ ہو تم پر اور اللہ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٧﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَ
خوب جاننے والا ہے حکمت والا ہے اور اللہ چاہتا ہے کہ فضل سے متوجہ ہو تم پر اور
يُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا
چاہتے ہیں وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں خواہشات کی کہ جھک جاؤ تم جھک جانا
عَظِيْمًا ﴿٢٨﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ؕ وَخُلِقَ
بہت چاہتا ہے اللہ کہ ہلکا کرے (بوجھ) تم سے اور پیدا کیا گیا ہے
الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿٢٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا
انسان ضعیف اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ کھاؤ
اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً
مال اپنے آپس میں ناجائز طور پر سوائے اس کے ہو تجارت
عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ؕ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
رضامندی سے تمہاری اور نہ قتل کرو اپنے تئیں یقیناً اللہ
كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٣٠﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ
ہے تم پر بہت رحم کرنیوالا اور جو شخص کرے گا ایسا زیادتی سے اور
ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
ظلم سے تو ضرور ہم داخل کریں گے اسے آگ میں اور ہے یہ اللہ پر

ع ٣

26۔ مُحْصَنٰتٌ: کے معنیٰ ہیں پاکدامن عورتیں۔ منکوحہ: آزاد (یعنی لونڈی نہیں ہے) اس جگہ آخری معنیٰ مراد ہیں (ح)۔ فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ: تو ان (لونڈیوں) پر نصف (سزا) ہے۔ یہاں فاحشہ کا مطلب زناکاری ہے نہ کہ آیت 16 میں مذکور بے حیائی مطلب ہے کیونکہ نصف سزا سو کوڑوں کی ہوتی ہے۔ مگر گھروں میں روکنے کی نصف سزا کے کیا معنیٰ ہوئے۔ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ الْعَنَتَ: ذالک یعنی لونڈیوں سے نکاح کرنا۔ خَشِیَ: یعنی جسے بدکاری سے ڈر ہو۔ مطلب لونڈی سے نکاح کرنا اس کیلئے جائز ہے جسے شادی نہ کر سکنے کی وجہ سے بدی کرنے کا اندیشہ ہو۔ مُحْصَنٰتٍ غَیْرَ مُسَافِحٰتٍ: یعنی ایسی لونڈیوں سے شادی کرو جن کی پاک دامنی تم پر ثابت ہو۔ شہوت پرست یا چھپی یاری کرنے والیاں نہ ہوں۔ اور پورا مہر ادا کرو (ii)۔ بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ: یعنی تم سب ایک ہی جنس انسانی سے ہو۔ لونڈی کو آزاد کر کے نکاح کرنا درست ہے لونڈی کی آزادی اس کا مہر ہو سکتا ہے جیسا کہ حضرت صفیہؓ سے نکاح کیلئے آنحضرتؐ نے کیا یعنی مہر نقد کی بجائے آزادی دی۔ "وَاَنْ تَصْبِرُوْا: یعنی لونڈیوں سے شادی کرنا، اضطراری حالت میں جائز ہے۔ بہتر یہی ہے کہ صبر کرو اور اپنی ہم مذہب اور ہم قوم آزاد عورت سے شادی کرو (ii)۔ 28۔ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا: یعنی تم بھی ان کی طرح سیدھے راستہ سے منحرف ہو جاؤ اور شہوات کی طرف جھک جاؤ۔ "+ شہوات سے مراد یہاں جماع کی خواہش ہے۔ دیگر معنیٰ اس کے طمع، غضب، بزدلی، حرص بھی ہیں"۔ نوٹ: آیات 27 تا 29 میں ازدواجی عمل کی ضرورت اہمیت اور غرض و غایت بیان کی گئی ہے۔ شریعت میں آسانیاں رکھی ہیں یعنی اگر مباشرت پر صبر نہیں کر سکتا تو لونڈیوں سے نکاح جائز رکھا۔ 30۔ لَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ: "O تم خود کشی نہ کرو یا آپس میں قتل و غارت نہ کرو" یا ایک دوسرے کی جڑیں نہ کاٹو یا ایک دوسرے کی حق تلفی نہ کرو۔ یہ قومی ہلاکت ہے اور اپنی عاقبت کا بھی قتل ہے۔

يَسِيرًا ﴿٣١﴾ إِن تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ
آسان — اگر — بچو تم — بڑے گناہوں سے — کہ روکا جاتا ہے تم کو — جن سے

نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا ﴿٣٢﴾
ہم دُور کریں گے — تم سے — بدیاں تمہاری — اور ہم داخل کریں گے تم کو — گھر — عزت والے میں

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ
اور نہ آرزو کرو تم — اسکی کہ — فضیلت دی — اللہ نے اس کے ذریعہ تمہارے بعض کو — بعض پر

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ
مردوں کے لیے — حصہ ہے اس سے جو — کمایا انہوں نے — اور عورتوں کے لیے — حصہ ہے

مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِن فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ
اس سے جو — کمایا انہوں نے — اور — مانگو — اللہ سے — فضل اس کا — یقیناً — اللہ

كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٣٢﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا
ہے — ہر — بات کو — خوب جاننے والا — اور ہر ایک کے لیے ہیں بنائے ہم نے — وارث — اس (مال) کے

تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ
جو چھوڑا — والدین — اور رشتہ داروں نے — اور وہ جن سے — تعلق قائم کیا

أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ
تمہاری قسموں نے — تو دو — ان کو — حصہ — ان کا — یقیناً — اللہ — ہے

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴿٣٣﴾ الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا
ہر — بات پر — نگران — مرد — نگران ہیں — عورتوں پر — اس لیے کہ

فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ
فضیلت دی اللہ نے — ان کے بعض کو — بعض پر — اور اس لیے کہ خرچ کئے انہوں نے — اپنے مال

فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ وَ
پس نیک عورتیں — فرمانبردار ہیں — حفاظت کرنیوالی ہیں پوشیدہ (پیٹ کے بچہ) چیز کی اس لیے کہ حفاظت کی اللہ نے — اور

اللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ
وہ عورتیں کہ ڈرتے ہو تم — نافرمانی سے ان کی — تو نصیحت کرو ان کو — اور جدا رہو — ان سے

ع

31۔ "اور جو شخص ایسا کرے گا" یعنی پرایا مال کھانا آگ میں جانے کے مترادف ہے۔ **32**۔ صحیحین مین تین گناہوں کو کبیرہ گناہ بتایا گیا ہے یعنی شرک، والدین کی نافرمانی، اور جھوٹی قسم کھانا یا جھوٹی گواہی دینا۔ نیز صحیحین میں ہی سات کبیرہ گناہ بتائے گئے ہیں یعنی شرک، سحر، قتل، یتیم کا مال کھالینا، سود کھانا، جنگ (جہاد) میں پیٹھ پھیر لینا، پاک دامن عورت پر تہمت لگانا۔ غرض اللہ کی نافرمانی کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ (بخاری 8:6857 روایت ابوہریرہؓ)۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا کہ کبیرہ گناہ کون سے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ 1۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، 2۔ والدین کی نافرمانی کرنا، 3۔ ناحق کا قتل کرنا اور 4۔ جھوٹی قسم کھانا یا جھوٹی گواہی دینا۔ (صحیح بخاری 3:2653 ص 821)۔ سَيِّاٰتُ سے مراد کوتاہیاں ہے۔ جب انسان بڑے گناہوں سے رک جائے تو دیگر بدیوں کا رجحان بھی ختم ہوجاتا ہے۔ **33**۔ عورتوں نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ مردوں کو مخاطب کرتا ہے اور عورتوں کا نام نہیں لیتا اور میراث میں مرد کو عورت کی نسبت دوہرا حصہ ملتا ہے تب جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **34**۔ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ: مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں سے تم نے بھائی چارے کا عہد کیا ہوا ہے ان کا میراث میں حصہ نہیں ہے مگر ان کو تم اپنی زندگی میں کچھ دے سکتے ہو یا ان کے حق میں وصیت کر سکتے ہو۔ آنحضرتؐ نے میراث میں بھائی قرار دیئے گئے لوگوں کو میراث میں حصہ دار کرنا منع فرمایا ہے۔ اسلام سے قبل عرب میں رواج تھا کہ آپس میں بھائی چارے کا معاہدہ کر لیا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی محافظت کیا کرتے تھے اگر ان میں سے کوئی مرجاتا تو دوسرا اس کی جائیداد میں سے چھٹا حصہ کا مالک ٹھہرتا اسی طرح مہاجرین مکہ جب مدینہ گئے تو مہاجرین وانصار مدینہ میں مؤاخات (بھائی چارہ) قائم ہوئی۔ اور ایک دوسرے کے ورثہ میں حصہ قائم رہا۔ پھر جب وراثت کے احکام نازل ہوگئے تو وراثت میں حصہ موقوف ہوا۔ ہاں معاہد کو ایسے ہی اپنی زندگی میں یا وصیت کر کے اپنے مال میں سے کچھ دے سکتے ہو (بخاری 37:2)۔ "+عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ: میں دوست وغیرہ بھی آتے ہیں۔ "نوٹ: ولی۔ مولیٰ (مفرد) موالی (جمع) یعنی وارث، ورثاء۔

فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ۚ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا
سونے کی جگہوں میں اور مارو ان کو پھر اگر اطاعت کریں تمہاری تو نہ تلاش کرو
عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ﴿٣٤﴾ وَإِنْ خِفْتُمْ
ان کے ذمہ کوئی الزام یقیناً اللہ ہے بہت بلند بہت بڑا اور اگر ڈرو تم
شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ
مخالفت سے درمیان ان دونوں کے تو مقرر کرو ایک منصف خاندان سے اس مرد کے اور ایک منصف
أَهْلِهَا ۚ إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا ۗ إِنَّ
خاندان سے اس عورت کے اگر وہ دونوں چاہیں گے اصلاح موافقت پیدا کرے گا اللہ درمیان ان دونوں کے یقیناً
اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ﴿٣٥﴾ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ
اللہ ہے خوب جاننے والا خوب خبر رکھنے والا اور عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک ٹھہراؤ ساتھ اس کے
شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَ
کسی کو اور ساتھ ماں باپ کے احسان کرو اور ساتھ رشتہ داروں کے اور یتیموں کے اور
الْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ
مسکینوں کے اور رشتہ دار ہمسایہ کے اور اجنبی ہمسایہ کے اور ہم نشین
بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ
پہلو والے کے اور مسافروں کے اور (ساتھ) انکے کہ مالک ہوئے جیسے (داہنے ہاتھ تمہارے) یقیناً اللہ
لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿٣٦﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَ
نہیں پسند کرتا اسے جو ہو تکبر کرنے والا فخر کرنے والا وہ جو کہ بخل کرتے ہیں اور
يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ
حکم دیتے ہیں لوگوں کو بخل کا اور چھپاتے ہیں جو دیا ان کو اللہ نے اپنے
فَضْلِهِ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ
فضل سے اور تیار کیا ہے ہم نے کافروں کے لیے عذاب ذلیل کرنے والا اور وہ لوگ جو
يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا
خرچ کرتے ہیں اپنے مال دکھانے کے لیے لوگوں کو اور نہیں ایمان رکھتے اللہ پر اور نہ

35۔اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ: مرد عورتوں کے امور کے مُتَكَفِّل ہیں یعنی ان کیلئے روزی مہیا کرنا اور ان کی جسمانی حفاظت واخلاقی نگرانی کرنا مردوں کی ذمہ داری ہے۔ قَوّٰامُوْنَ: محافظ، متکفل، اخراجات کے ذمہ دار ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس قابل بنایا ہے۔ اَنْفَقُوْا۔(وہ مرد) خرچ کرتے ہیں (عورتوں پر)۔ قٰنِتٰتٌ: اللہ کی فرمانبردار ہیں جیسے 33:32,36 اور 66:6 میں ہے۔ حَافِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ: اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے حقوق کی حفاظت کی ہے یعنی عورتوں کے حقوق کو مردوں سے لے کر ان کو دلوائے ہیں اور انہیں محفوظ کر دیا ہے۔ لہٰذا اب عورتیں بھی مردوں کے حقوق اور ان کے پوشیدہ امور کی حفاظت کریں۔ یعنی اپنی عصمت اور خاوند کے مال کی عورتیں حفاظت کریں اور ان کی پوشیدہ باتوں کو دوسروں پر ظاہر نہ کریں۔ نیز نُشُوْزَ "Oناموافقت"، نیز سرکشی، نافرمانی، بدخوئی، ناواجب حرکات، زیادتی بے عزتی وغیرہ وغیرہ نہ کریں۔ عورتوں کو بستروں سے جدا رکھنے کی مدت چار ماہ تک ہو سکتی ہے (2:227) ورنہ (4:16) پر عمل کیا جائے یا (4:35-36) پر مگر اُن کو معلقہ (لٹکا رکھنا) کر کے رکھنا منع ہے (4:130)۔ نشوز سے وہ گناہ مراد ہیں جن سے ہمسائیوں میں انسان کی بے عزتی ہوتی ہے۔ اس آیت میں عورت کی نافرمانی اور بدخوئی کے تین علاج بتائے ہیں۔ یہ تدریجی تربیت ہے یعنی پہلی کارگر نہ ہو تو دوسری، ورنہ تیسری۔ ہاں اگر اس میں مرد ظلم سے کام لے تو عورت عدالت سے رجوع کر سکتی ہے۔ **36**۔شِقَاقَ بَيْنِهِمَا: "اگر تم کو خدشہ ہو" کہ میاں بیوی آپس میں ضد رکھتے ہیں تو انکی آپس میں صلح کرانے کیلئے دو حکم بنائے جائیں۔ اس آیت میں خطاب حکام، جماعت یا متعلقین سے ہے کہ وہ کوشش کریں کہ صلح ہو جائے۔ قاضی دو حَکَم بنائے۔ دونوں (حکم اور میاں بیوی) اگر اصلاح چاہیں تو اللہ ان میں موافقت پیدا کر دے گا۔ ورنہ اس کے بعد طلاق کے متعلق فیصلہ دیں۔ **37**۔صَاحِبِ بِالْجَنْبِ: پہلو والا یعنی ہم نشین، ہمسفر، ہم مکمہ، ہم کار۔ "جن کے مالک ہوئے تمہارے دائیں ہاتھ" میں غلام کنیزیں اور اسی طرح جانور بھی جو قبضہ میں ہیں آ جاتے ہیں۔ اور جو لوگ زیر کفالت ہوں وہ بھی مراد ہیں۔ اس آیت میں دنیا کے تمام انسانوں کو شامل کیا گیا ہے کہ ان سے احسان و سلوک کا معاملہ روا رکھو۔ مُخْتَالًا یعنی مغرور۔ فَخُوْرًا یعنی شیخی باز۔ **38**۔ "Oاپنے مالوں کو چھپاتے ہیں یعنی محتاجوں کو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کچھ نہیں"۔ "اصطلاح قرآن میں سچی بات اور مفید مشورے دینے سے جو اپنے تئیں باز رکھے وہ بھی بخیل ہے (ح)"۔

39۔ وَالَّذِیْنَ: اسی طرح وہ لوگ۔۔۔ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔۔۔ توان کا انجام برا ہوگا آخر میں محذوف ہے۔ "شیطان ساتھی ہوگا" لہٰذا شیطانوں کو اپنا دوست مت بناؤ وہ محرک شر ہیں۔ **41**۔ "یُضٰعِفْهَا: سے دنیوی فوائد اور مِنْ لَّدُنْهُ سے روحانی سعادت کی طرف اشارہ ہے (ح)"۔ **42**۔ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ: سے مراد اس قوم کے منکرین اور امت مسلمہ کے لوگ ہیں۔ رسول کی گواہی یہ کہ لوگوں نے کہاں تک ان کی پیروی کی یا انکار کر دیا۔ **43**۔ تب منکرین آرزو کریں گے کہ کاش وہ مٹی ہوتے۔

بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ
روز قیامت پر اور جو شخص کہ ہوا شیطان اس کا ساتھی تو کیا ہی برا ہے
قَرِيْنًا ﴿٣٩﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
وہ ساتھی اور کیا تھا ان پر (مضائقہ) اگر وہ ایمان لے آتے اللہ پر اور روز آخر پر اور
اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿٤٠﴾ اِنَّ
خرچ کرتے اس سے جو دیا ان کو اللہ نے اور ہے اللہ ان کو خوب جاننے والا یقیناً
اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا
اللہ نہیں ظلم کرتا برابر ذرہ کے اور اگر ہو نیکی بڑھاتا ہے اُسے
وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٤١﴾ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ
اور دیتا ہے اپنی جناب سے اجر بڑا پس کیا حال ہوگا جب لاویں گے ہم
كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰي هٰٓؤُلَاۗءِ شَهِيْدًا ﴿٤٢﴾
ہر ایک اُمت سے ایک گواہ اور لاویں گے ہم تجھے خلاف ان لوگوں کے گواہ
يَوْمَىِٕذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ
اس دن چاہیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور نافرمانی کی رسول کی کاش
تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۭ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿٤٣﴾
ہموار کردی جاوے ان پر زمین اور نہیں چھپا سکیں گے اللہ سے کوئی بات
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ قریب جاؤ نماز کے جبکہ تم
سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا
مدہوش ہو یہاں تک کہ جان لو تم جو کہتے ہو تم اور نہ (قریب جاؤ) جنبی ہونے کی حالت میں
عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى
سوائے راہ گیر ہونے کے یہاں تک کہ نہا لو اور اگر ہو تم بیمار
اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ
یا سفر پر یا آوے کوئی تم میں سے قضائے حاجت سے یا

لَمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا

یا چھوؤ تم عورتوں کو پھر نہ پاؤ تم پانی تو قصد کرو مٹی

طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

پاک سے پھر مسح کرو اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں پر یقیناً اللہ ہے

عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ

بہت معاف کرنیوالا بہت بخشنے والا کیا نہیں دیکھا تو نے ان لوگوں کو جو دیئے گئے ایک حصہ

الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا

کتاب کا خریدتے ہیں گمراہی اور چاہتے ہیں کہ گمراہ ہو جاؤ تم

السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

راستہ سے اور اللہ خوب جانتا ہے دشمنوں کو تمہارے اور کافی ہے اللہ

وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا

دوست اور کافی ہے اللہ مددگار (یہ دشمن) ان لوگوں میں سے ہیں جو یہودی ہوئے

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا

وہ بدلاتے ہیں باتوں کو ان کی جگہوں سے اور کہتے ہیں سُنا ہم نے

وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ

اور نافرمانی کی ہم نے اور تو سن نہ سنایا جاوے تو اور (کہتے ہیں) راعنا موڑ کر اپنی زبانوں کو

وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ

اور طعن کے طور پر دین میں اور اگر وہ کہتے کہ سُنا ہم نے اور

اَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ

اطاعت کی ہم نے اور تو سن اور تو دیکھ ہم کو تو ہوتا بہتر ان کے لیے اور زیادہ درست

وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾

لیکن لعنت کی ان پر اللہ نے بسبب انکے کفر کے بس نہ ایمان لاویں گے مگر تھوڑے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا

اے لوگو جو دیئے گئے کتاب ایمان لاؤ اس پر جو اتارا ہم نے مصدق بنا کر

44۔ حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ: اس سے معلوم ہوا کہ نماز سمجھ کر پڑھنی چاہیئے(ح)۔ یہ جو فرمایا کہ نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو اس کے یہی معنٰی ہیں کہ انتہائی نیند کے غلبہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو۔ جیسے آنحضرتؐ نے بھی ارشاد فرمایا۔ سُكٰرٰى: سُکْرٌ کی جمع ہے یعنی کسی وجہ سے ہوش ٹھکانے نہ ہوں۔ حَتّٰى تَعْلَمُوْا: یعنی نماز نہ پڑھو جب تک ایسی نشہ کی حالت سے نکل نہ آؤ یعنی ہوش میں آجاؤ۔ اسلام میں شراب اور نشہ آور کا استعمال تدریجاً ختم ہوا اور پھر حرام ٹھہرایا گیا۔ پہلا حکم 2:220 میں بتایا کہ شراب اور جوئے کے نقصانات ان کے فائدہ کی نسبت سے زیادہ ہیں۔ دوسرے یہاں فرمایا کہ نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو کہ جو کہتے ہو اسے سمجھ نہ سکو۔ پھر تیسرا حکم خمر کی قطعی حرمت کا سورۃ مائدہ میں آیا(5:91)۔ جُنُبًا: جنابت ۔ یہ لفظ اجنبی سے نکلا ہے۔ اجنبی ہو گیا یعنی طہارت سے دوری یا بیگانگی ہوئی۔ جماع کرنے کے بعد کی حالت مراد ہے۔ غَآئِطِ: کھودنا، پست زمین کو بھی غائط کہتے ہیں۔ جہاں لوگ علیحدگی میں بول وبراز کیلئے جاتے ہیں۔ قضائے حاجت کی جگہ۔ کنایۃً جَآءَ مِنَ الْغَآئِطِ: سے مراد بول و براز لیا گیا ہے۔ انسان پانی سے 77:21 اور مٹی سے 30:21 پیدا ہوا۔ اس لئے تذلل سکھانے کیلئے پانی سے وضو اور مٹی سے تَيَمُّمُ کرنا رکھا ہے۔ قضاء حاجت یا جنبی ہونے کی حالت میں پانی نہ ملے تو تیمم کرلو۔ نیز فرمایا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ۔ یعنی ہر زندہ چیز پانی سے پیدا کی۔ عورتوں کو چھونے کا مطلب ان سے جماع کرنا مراد ہے۔ تَيَمُّمُ: اَمَّ سے بنا ہے یعنی مرمت کرنا (اپنی حالت کو سنوارنا)۔ اگر پانی غسل کیلئے نہ ملے یا بیماری کی وجہ سے اس کا استعمال مضر صحت ہو یا بہت تھوڑا پانی میسر ہو تو تیمم کرلو۔ تیمم کا طریق یہ ہے کہ پاک زمین پر اپنے دونوں ہاتھ یعنی ہتھیلیاں مارے اور پھر منہ کو مل لے۔ پھر دوسری دفعہ پاک مٹی پر ہاتھوں کو مارے اور پھر ہاتھوں کو ہی مل لے کہنیوں تک۔ **45۔** کتاب کا ایک حصہ ملا یعنی پڑھتے ہیں مگر عمل کرنا نہیں آتا (دیکھیں 77-2:76، 5:42)۔ اَلسَّبِيْلَ: یعنی سیدھے راستہ سے۔ **47۔** "O یہودی تورات میں لفظی بھی اور معنوی بھی تحریف کیا کرتے تھے اور شرح کے طور پر اپنی طرف سے بھی کچھ ملا دیا کرتے تھے"۔ "اِسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ: آپ کو کوئی خوشی کی خبر نہ پہنچے۔ یہ ایک بددعا ہے۔ اس آیت میں آنحضرتؐ سے یہود کا طرز عمل بیان کیا گیا ہے (ح)"۔ ایسی قوم جو اپنے نبی کے ساتھ جو ان کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا اتنے استہزاء چالاکی اور گستاخیوں سے پیش آئے ان پر ان کے کفر کے بدلہ میں سوائے اللہ کی لعنت کے اور کیا مل سکتا ہے۔ آنحضرتؐ کچھ فرماتے تو یہود جواب میں کہتے ہم نے سنا یعنی ہم نے قبول کیا لیکن دل میں یا آہستہ سے کہتے کہ نہیں مانا۔ اور آنحضرتؐ کو مخاطب کرکے کہتے کہ سن تو نہ سنایا جائیو۔ اس کے ظاہر میں یہ معنٰی ہیں کہ تجھے کوئی خبر نہ پہنچے اور نیت یہ رکھے کہ تو بہرا ہو جائے۔ پھر دین میں عیب دیتے کہ اگر یہ شخص نبی ہوتا تو ہمارا فریب معلوم کر لیتا۔ سو اللہ نے یہ واضح فرمادیا۔ نیز یہود آنحضرتؐ کو کبھی یہ بھی کہتے تھے کہ "رَاعِنَا" (ہماری رعایت کر یعنی ہماری طرف توجہ کر) مگر زبان موڑ کر اس لفظ کو "رَاعِيْنَا" کرکے بولتے۔ یعنی ہمارا چرواہا (2:105) اَقْوَمُ: زیادہ درست (قول) ہوتا۔ اِلَّا قَلِيْلًا: یعنی نہ ہونے کے مترادف۔ یہودیوں میں سے چند ہی لوگ تھے جو ایمان لائے۔

لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓی
اس (کتاب) کا جو تمہارے پاس ہے پہلے اس کے کہ ہم مٹادیں چہرے پھر پھیر دیں انہیں
اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَ
انکی پیٹھوں پر یا ہم لعنت کریں ان پر جیسا کہ لعنت کی ہم نے سبت والوں پر اور
كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ
ہے حکم اللہ کا ہوکر رہنے والا یقیناً اللہ نہیں معاف کرتا کہ شریک بنایا جاوے
بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ
اسکے ساتھ اور معاف کرتا ہے وہ (گناہ) جو کم اس سے ہے جس کے لیے چاہے اور جو شریک بناتا ہے
بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِيْنَ
اللہ کیساتھ تو یقیناً کیا اس نے گناہ عظیم کیا نہیں دیکھا تونے طرف ان لوگوں کی
يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ
جو پاک ٹھہراتے ہیں اپنے آپ کو حالانکہ اللہ پاک کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور نہیں ظلم کئے جاویں گے وہ
فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰی
ایک بتی کے برابر بھی دیکھ کس طرح گھڑتے ہیں اللہ پر جھوٹ اور کافی ہے یہ
بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا ع
(افتراء کرنا) بطور کھلے گناہ کے کیا نہیں دیکھا تونے ان لوگوں کی طرف جو دیئے گئے ایک حصہ
مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ
کتاب کا (پھر) وہ ایمان لاتے ہیں بتوں پر اور شیطان پر اور کہتے ہیں ان
لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰی مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾
لوگوں کی نسبت جو کافر ہوئے کہ یہ لوگ زیادہ ہدایت پر ہیں بہ نسبت مسلمانوں کے راہ کے لحاظ سے
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ
یہ لوگ وہ ہیں کہ لعنت کی ان پر اللہ نے اور جس پر لعنت کرے اللہ تو ہرگز نہیں
تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿۵۲﴾ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا
پائے گا تو اس کا کوئی مددگار کیا ان کے لیے حصہ ہے حکومت سے پس تب تو نہیں

48۔ مُصَدِّقًا: اصول دین اور پیشگوئیوں کی تصدیق کرتا ہے۔نَطْمِسَ وُجُوْهًا: اے یہود ایمان لے آؤ قبل اس کے کہ ہم بعض سرغنوں (وُجُوْهًا) کو ہلاک کردیں یا ان کا اقبال جاتا رہے یا ان پر ادبار وارد ہو۔نَرُدَّهَا عَلٰٓی اَدْبَارِهَا: یعنی خطرناک شکست دے دیں گے۔ سبت والوں کی طرح لعنت یعنی جلا وطنی بھی مراد ہے۔چنانچہ یہ دونوں باتیں ان کے ساتھ پیش آئیں۔(7:164-167) یہود کی فقہ کے مطابق ہفتہ یعنی سبت کے دن 39 قسم کے مختلف کام کرنا ممنوع تھے مثلاً کھیتی باڑی، کھانا پکانا، کپڑا بننا، آگ روشن کرنا، لکھنا، جانور ذبح کرنا، عمارت تیار کرنا وغیرہ وغیرہ۔ یہودی مذہب میں سب کی بے حرمتی کی سزا موت مقرر ہے۔(خروج 35:2)۔اسی طرح گنتی (36-15:32) میں ایک شخص کو سبت کے دن لکڑیاں چننے کی وجہ سے مارڈالا گیا تھا۔ قرآن میں یہاں یہود کے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے مکر اور چالا کی سے سبت کے دن مچھلیاں پکڑنے کی تدبیریں اختیار کیں۔یعنی جمعہ کو جال ڈال کر اتوار کو مچھلیاں پکڑتے۔ یہ ایلات کے یہودی تھے۔قرآن میں (2:66 میں) سبت کی بے حرمتی پر ان کی روحانی سزا کا ذکر ہے یعنی وہ بندر صفت نقالی لوگ بن گئے نہ کہ حقیقی بندر بنے تھے۔مَفْعُوْلًا: یعنی اللہ تعالیٰ جب کسی بات کا حکم کردے تو وہ ضرور ہو کر رہتی ہے۔**49**۔اگر مشرک ہونے کی حالت میں مر جائے تو بخشش نہ ہوگی، لیکن اگر مشرکانہ زندگی سے تائب ہو گیا تھا تو اللہ معاف کرسکتا ہے یا کردیگا۔(iv)شرک میں یہ بھی شامل ہے کہ لوگوں کی باتوں کو خدا کی باتوں کا درجہ دیا جائے (9:31) جیسے یہود اور نصاریٰ کرتے ہیں۔**50**۔فَتِيْلًا: بتی کا دھاگہ۔ نیز کھجور کی گٹھلی پر لکیر کی گہرائی میں جو دھاگے جیسی پتلی چیز ہوتی ہے۔ مطلب ہے کہ نہ ہونے کے برابر۔51۔یہود کہتے تھے کہ ہم اللہ کے برگزیدہ ہیں ہمیں کسی نبی کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ جھوٹ کے مترادف ہے۔ یہود گمراہ ہوچکے تھے اور ان کو نبی کی ضرورت تھی۔ان کی تورات میں آنحضرتؐ کی آمد کے بارے میں پیشگوئی موجود تھی (اور ہے) یہود یہ پیشگوئیاں چھپاتے تھے اور کہتے تھے کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نیز دیکھیں (9:31) اور (استثناء 18:18)۔ **52**۔"Oنَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ: یعنی انجیل اور تورات کا کچھ حصہ ادھورا سا پڑھ لیا ہے"۔ جِبْتِ: اوہام، دھوکہ، بت ، بے فائدہ چیزیں، جادو (اقرب) (Superstitions,Omens) طاغوت: شیطان، سرکش لوگ جیسے کعب بن اشرف، ابو بردہ وغیرہ۔ جادو۔ يَقُوْلُوْنَ: یہ بات یہودی وفد جن کے سردار حیی بن اخطب اور کعب بن اشرف تھے نے مکہ میں جاکر کفار کو کہی تھی۔ نیز ان کی خاطر ان کے بتوں کی تعظیم کی تھی اور کہا کہ تمہاری راہ مسلمانوں سے بہتر ہے تا مشرکین کی خوشنودی حاصل کرکے ان کو اعتماد میں لیں اور ابوسفیان سے مل کر دیگر مشرک قبائل کے سرداروں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے پر آمادہ کرسکیں۔**53**۔خدا کی لعنت سے یہاں مراد نبوت اور حکمت کا چھن جانا، دربدر ہوجانا اور ذلیل وخوار ہونا ہے یہ سب کچھ یہود کے ساتھ ہوا۔

54۔ یہ یہود اتنے بخیل ہیں کہ اگر ان کو ملکی اقتدار ملے تو ذرہ بھر بھی لوگوں پر خرچ نہ کریں گے۔ نَقِيْرًا: کھجور کی گٹھلی پر جو نقطہ ہوتا ہے۔ 55۔ النَّا س سے مراد یہاں آنحضرتؐ اور صحابہ ہیں۔"O موسیٰ کی طرح آنحضرتؐ کو بھی دشمن پر غلبہ عطا ہوا، سلطنت اور نبوت بھی(شریعت کی کتاب) عطا ہوئے"۔ "+یہودی اور عیسائی مسلمانوں کو نبوت اور کتاب ملنے کی وجہ سے ان سے حسد کرتے ہیں"۔ حالانکہ آل ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ کی اولاد کو بھی تو یہ مرتبہ عطا کیا گیا تھا تو یہود کو اس وقت ان پر کیوں غصہ نہ آیا تھا۔اور اب بھی آل ابراہیمؑ ہی کو یعنی آل اسمٰعیلؑ کو نبوت دی گئی ہے تو حسد کیوں کرتے ہیں(ii)"۔ 56۔اٰمَنَ بِہٖ: ہٖ سے مراد آنحضرتؐ پر ایمان لانا ہے یا قرآن پر۔ سَعِيْرً کا لفظ سَعْرٌ سے نکلا ہے۔اس کے اصلی معنٰی تمازت(گرمی) کے ہیں(یعنی جلانے والی گرمی)(مفردات)۔ فَمِنْهُمْ: یعنی یہودیوں میں سے کچھ مسلمان ہوئے اور کچھ نے منہ موڑ لیا۔صَدَّ بِہٖ: یعنی آنحضرتؐ (قرآن) پر ایمان نہ لائے گی۔"كَفٰى: کافی ہے یعنی بہت زیادہ ہے(جہنم جلانے میں)(ii)"۔57۔ جلد میں حِس کی طاقت بہت زیادہ ہے بہ نسبت گوشت کے۔اس واسطے جلد کا عذاب دینا بیان ہوا ہے۔58۔ ظِلًّا ظَلِيْلًا: خوشی کی دائمی زندگی سے کنایہ ہے۔ورنہ جنت میں نہ زیادہ گرمی ہوگی اور نہ زیادہ سردی(76:14)۔

يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿۵۳﴾ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ
دیں گے وہ لوگوں کو کھجور کی گٹھلی کے شگاف کے برابر بھی کیا یہ حسد کرتے ہیں لوگوں سے اس پر جو دیا

اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ
ان (لوگوں) کو اللہ نے اپنے فضل سے پس یقیناً دی ہم نے خاندان ابراہیم کو کتاب

وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۵﴾ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ
اور حکمت اور دیا ہم نے انکو ملک عظیم پس بعض ان میں سے جو ایمان لائے

بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ
اس (قرآن) پر اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو رُکتے ہیں اس سے اور کافی ہے جہنم جلانے میں یقیناً

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا
جنہوں نے کفر کیا ہماری آیات کا عنقریب داخل کریں گے ہم ان کو آگ میں جب کبھی

نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا
پک جاویں گی کھالیں ان کی بدل دیں گے ہم ان کی کھالیں سوائے ان (پہلی) کے تاکہ چکھیں وہ

الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ
عذاب یقیناً اللہ ہے غالب حکمت والا اور وہ لوگ جو

الربع

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
ایمان لائے اور انہوں نے کیں نیکیاں ضرور ہم داخل کریں گے انکو باغات میں بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ فِيْهَآ
نیچے جن کے نہریں رہ پڑنے والے ہیں ان میں ہمیشہ ان کیلئے ان (باغات) میں

اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۸﴾ اِنَّ اللّٰهَ
بیویاں ہیں پاکیزہ اور ہم داخل کریں گے ان کو سائے گھنے میں یقیناً اللہ

يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ
حکم دیتا ہے تم کو کہ ادا کرو امانتیں ان امانت والوں کو اور جب فیصلہ کرو تم

بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا
درمیان لوگوں کے تو فیصلہ کرو ساتھ انصاف کے یقیناً اللہ کیا ہی اچھی بات کا

يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿٥٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
وعظ کرتا ہے تم کو یقیناً اللہ ہے خوب سننے والا خوب دیکھنے والا اے لوگو جو
اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ
ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور حکومت والوں کی اپنے میں سے
فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ
پھر اگر جھگڑو تم آپس میں کسی بات کے بارہ میں تو لوٹاؤ اُسے اللہ اور رسول کی طرف اگر
كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ
ہو تم ایمان لاتے اللہ پر اور آخری دن پر یہ بہتر ہے اور
اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٦٠﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ
زیادہ اچھا ہے انجام کے لحاظ سے کیا نہیں دیکھا تُو نے ان لوگوں کی طرف جو کہتے ہیں کہ وہ
اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ
ایمان لائے اس پر جو اُتارا گیا طرف تیری اور جو اُتارا گیا پہلے تجھ سے وہ چاہتے ہیں
اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا
کہ فیصلے لے جاویں طرف شیطان کے حالانکہ یقیناً انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ انکار کریں
بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿٦١﴾ وَ
اس کا اور چاہتا ہے شیطان کہ گمراہ کرے ان کو گمراہی دُور کی اور
اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ
جب کہا جاتا ہے انکو کہ آؤ طرف اس کی جو اتارا اللہ نے اور طرف رسول کی
رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿٦٢﴾ فَكَيْفَ اِذَآ
دیکھتا ہے تُو منافقوں کو کہ رُکتے ہیں تجھ سے رُکنا پس کیا حال ہوا جب
اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ
پہنچی ان کو مصیبت بسبب اس کے جو بھیجا آگے انکے ہاتھوں نے پھر آئے تیرے پاس
يَحْلِفُوْنَ ڰ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿٦٣﴾
قسمیں کھاتے ہوئے اللہ کی کہ نہیں ارادہ کیا تھا ہم نے مگر احسان اور موافقت کا

59۔ مفسرین نے اس آیت کا شانِ نزول عثمان بن ابی طلحہ کا قصہ بتایا ہے کہ جس کے پاس فتح مکہ کے دن خانہ کعبہ کے دروازے کی چابی تھی۔ اس نے آنحضرتؐ کو چابی دینے سے انکار کیا کیونکہ وہ محافظ کعبہ تھا اور اس وقت تک مشرک تھا۔ بعد میں جب چابی اس سے لے لی گئی تو اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آنحضرتؐ نے چابی عثمان کو واپس کر دی۔ عثمان مسلمان ہو گئے اور آج تک چابی اسی کے خاندان میں چلی آتی ہے۔ "نیز اس آیت سے ہدایت کی گئی کہ انتظامات ایسے لوگوں کے سپرد کرنے چاہئیں جو ان کے اہل ہوں (ح)" رعایت یا جنبہ داری سے کام نہ لو۔ "آیت کے اگلے حصہ میں حکام کو خطاب ہے کہ ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لیکر معاملات طے کرو (ii)"۔ "O تمام نعماء اللہ کی امانتیں ہیں ہمیں چاہیئے کہ وہ خدا کی راہ میں پیش کر دیں" آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب نااہل لوگوں کو حکومت سپرد کی جائیگی تو تباہی کا انتظار کرو (بخاری 81:35)۔ 60۔ "O اللہ، رسول اور اپنے بادشاہوں کی تابعداری کرو۔ اولو الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے۔ اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اس سے مذہبی فائدہ حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے"۔ جس ملک میں بھی رہو وہاں کے اولوالامر کی اطاعت جب تک خلاف شریعت حکم نہ ہو لازمی ہے (بخاری 56:108)۔ حبشہ میں مسلمان مہاجرین کو رسول اللہؐ نے یہی حکم فرمایا تھا (بخاری 93:2)۔ "اِنْ تَنَازَعْتُمْ: اگر تم اختلاف کرو (اولوالامر سے) تو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو یعنی قرآن اور سنت کی پیروی میں فیصلہ کرو۔ اگر وہاں سے مسئلہ حل نہ ہو تو حکام مل کر انصاف سے فیصلہ کریں (ii)"۔ تَأْوِيْلًا: آلَ سے بنا ہے یعنی اس نے واپس کیا یعنی مطلب سمجھایا۔ 61۔ یہ آیت منافقوں کے بارے میں ہے۔ طاغوت: شیاطین لوگ، دشمن رسول لوگ۔ منافقین آنحضرتؐ سے فیصلہ کروانے کی بجائے دوسرے لوگوں سے فیصلہ کروانا پسند کرتے تھے جو رعایت اور رشوت سے ان کی مرضی کا فیصلہ کر دیتے تھے۔ 63۔ مدینہ میں ایک یہودی اور ایک منافق کہ جو ظاہر میں مسلمان تھا جھگڑ پڑے۔ یہودی نے کہا کہ چل محمدؐ کے پاس مگر منافق نے کہا چل کعب بن اشرف کے پاس جو یہودی تھا۔ آخر وہ آنحضرتؐ کے پاس آئے آنحضرتؐ نے یہودی کا حق ثابت کیا۔ اس پر منافق نے کہا کہ چل عمرؓ کے پاس جو اس وقت مدینہ میں قضا کا کام بھی کرتے تھے۔ منافق نے خیال کیا کہ عمرؓ مسلمان کے حق میں حمایت کریں گے۔ عمرؓ کے سامنے یہودی نے کہہ دیا کہ ہم محمدؐ کے پاس سے ہو آئے ہیں اور انہوں نے میرے حق میں فیصلہ کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے منافق کی گردن مارنی چاہی۔ اس کے رشتہ دار آنحضرتؐ کے پاس دعویٰ لے کر آئے اور قسمیں کھانے لگے کہ ہم اس واسطے گئے تھے تا صلح صفائی کرا دیں (مثلاً کہتے ہیں اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ 2:12) تب یہ آیات نازل ہوئیں اور حضرت عمرؓ کا لقب فاروق ہوا۔ (بحر المحیط جلد 3 ص 274)۔ اِحْسَانًا: حُسنِ سلوک سے۔ تَوْفِيْقًا: باہمی اتفاق سے۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ

یہ لوگ وہ ہیں کہ جانتا ہے اللہ جو دلوں میں ہے ان کے پس اعراض کر

عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِيٓ أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ۝٦٣

ان سے اور وعظ کر ان کو اور تو کہہ ان کے لیے ان کے دلوں میں بات اثر کرنیوالی

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ

اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس لیے کہ اطاعت کی جائے اسکی اللہ کے حکم سے اور اگر

أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا

وہ جبکہ ظلم کیا تھا انہوں نے اپنی جانوں پر آتے تیرے پاس پھر وہ بخشش مانگتے

اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا

اللہ سے اور بخشش مانگتا ان کے لیے رسول (بھی) تو پاتے وہ اللہ کو بہت فضل سے متوجہ ہونیوالا

رَّحِيمًا ۝٦٤ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ

بہت رحم کرنیوالا پس نہیں قسم ہے تیرے رب کی کہ نہیں مومن ہوں گے وہ یہاں تک کہ وہ منصف بنادیں تجھے

فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا

اس میں جو جھگڑا ہو درمیان ان کے پھر نہ پاویں وہ اپنے دلوں میں کوئی انقباض

مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝٦٥ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا

اس سے جو فیصلہ کیا تو نے اور تسلیم کریں اچھی طرح تسلیم کرنا اور اگر ہم فرض کرتے

عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوٓا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا

ان پر کہ قتل کرو اپنے تئیں یا نکل جاؤ اپنے گھروں سے تو نہ

فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ

کرتے اُسے مگر تھوڑے سے ان میں سے اور اگر وہ کریں وہ کہ انہیں نصیحت کی جاتی ہے

بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ۝٦٦ وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم

جس کی تو ہو زیادہ بہتر ان کے لیے اور بہت زیادہ مضبوط کرنے کے لحاظ سے اور اس وقت ضرور دیں ہم ان کو

مِّن لَّدُنَّآ أَجْرًا عَظِيمًا ۝٦٧ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا

اپنی جناب سے اجر عظیم اور ضرور ہدایت دیں ہم ان کو راستے

64۔ فِيٓ أَنفُسِهِمْ: یعنی ان کے دلوں میں اثر کرنے والی بات۔ قَوْلًا بَلِيغًا: مؤثر بات۔ **65**۔ اللہ رسولوں کو بھیجتا ہے تا اس کے حکموں، فیصلوں اور ہدایات پر عمل کیا جائے۔ اگر ایسا نہیں کرتے تو ایمان کا دعویٰ فضول ہے۔ اور اب آنحضرتؐ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد اولی الامر کو منصف بنائیں اور ان کے فیصلوں کو بغیر انقباض کے تسلیم کریں۔ **66**۔ ثُمَّ لَا يَجِدُوا: اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کا اجتہاد محض قیاسات کی بنا پر نہ تھا بلکہ اس کے ساتھ وحی خفی کی روشنی بھی ہوتی تھی (ح)۔ **67**۔ "چونکہ تم پر فوج کشی کی گئی ہے اس لئے اُقْتُلُوٓا أَنفُسَكُمْ: اپنی قوم کے کفار سے جنگ کرو یعنی اپنے گھروں سے جنگ کیلئے نکلو نہ کہ بے فائدہ نکلنا مراد ہے (ii)"۔ قتل نفس سے مراد قربانی کیلئے جان پیش کرنا یعنی جہاد میں جانا ہے۔ نیز نفس کے تزکیہ کا مجاہدہ کرنا بھی مراد ہے (2:55)۔ صحابہ نے جہاد کیا مگر منافقین نے نہ کیا۔ اپنے گھروں سے نکل جاؤ کا مطلب ہجرت کر جاؤ بھی ہے۔ يُوعَظُونَ بِهِ: یعنی جو آیات 65 اور 66 میں کہا گیا ہے۔ (آیات 61 تا 69 میں منافقین مخاطب ہیں)۔

مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۹﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ
سیدھے کی اور جو اطاعت کریگا اللہ کی اور رسول کی تو یہ لوگ ان لوگوں میں سے ہونگے
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ
کہ انعام کیا اللہ نے جن پر یعنی نبی اور صدیق اور شہید
وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۷۰﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ
اور صلحاء اور کیا ہی اچھے ہیں یہ لوگ رفیق یہ فضل ہے
اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا ع ۱۱/۶
اللہ کی طرف سے اور کافی ہے اللہ خوب جاننے والا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اختیار کرو
حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۲﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ
بچاؤ اپنا پس کوچ کرو گروہ گروہ ہوکر یا کوچ کرو سب کے سب اور یقیناً بعض تم میں سے
لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ
البتہ ایسے ہیں جو پیچھے رہتے ہیں پھر اگر پہنچے تم کو کوئی مصیبت تو کہتے ہیں یقیناً انعام کیا
اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿۷۳﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ
اللہ نے مجھ پر جب کہ نہ تھا میں ساتھ ان کے موجود اور اگر پہنچے تم کو
فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ
فضل اللہ کی طرف سے تو کہتا ہے اس طرح پر گویا نہیں ہے درمیان تمہارے اور درمیان اسکے
مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾
محبت اے کاش میں ہوتا ساتھ ان کے تو کامیاب ہوتا کامیابی بڑی
فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
پس چاہیئے کہ لڑیں اللہ کی راہ میں وہ لوگ جو بیچتے ہیں زندگی ورلی
بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ
بدلہ آخرت کے اور جو لڑائی کریگا اللہ کی راہ میں پھر مارا جائے گا یا غالب آئیگا
فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۵﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ
عنقریب ضرور ہم دیں گے اُسے اجر عظیم اور کیا ہوا تم کو کہ نہ لڑو تم

70۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور آنحضرتؐ کی کامل پیروی سے چار روحانی انعامات کے ملنے کا ذکر ہے۔ یعنی نبوت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت۔ آیت میں معَ کا لفظ مِنْ کے معنوں میں ہے جیسا کہ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (3:194) میں ہے۔ اس آیت میں صرف معیت ہی نہیں بلکہ ان مراتب کا ملنا مراد ہے ورنہ آیت کا مطلب یہ بنے گا کہ امت محمدؐیہ میں یہ انعامات جاری نہیں۔ نہ نبی نہ صدیق نہ شہید اور نہ ہی صالح کا۔ صرف ان کی معیت کا انعام جاری ہے اور یہ بالبداہت باطل ہے۔(ح)" نیز اَبٰٓی اَنْ یَکُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ 15:32 اور لَمْ یَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ 7:12 سے مَعَ بمعنٰی مِنْ ثابت ہے۔ "Oنبی وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کثرت سے مکالمہ مخاطبہ کرتا ہو۔ صدّیق یعنی وہ جو صدق کی تمام راہوں سے پیار کرتے ہیں اور کذب سے پرہیز کرتے ہیں۔ سب سے بڑے دو صدق ہیں لا الٰہ الا اللہ اور محمدؐ رسول اللہ"۔ شہید: وہ درجہ یا مقام جہاں انسان اپنے کام میں گویا اللہ کو دیکھتا ہے یا کم از کم خدا اُس کو دیکھتا ہے یقین کرتا ہے۔ اس کا نام احسان بھی ہے۔ وہ اپنی جان تک دینے میں دریغ نہیں کرتا۔ صالح: جن کے اندر سے ہر قسم کا فساد جاتا رہے، کوئی روحانی مرض اس میں نہ رہے، وہ نیک اعمال کرتا رہے۔ نوٹ: متقی وہ ہے جو گناہوں سے بچتا ہے۔ "Oآنحضرتؐ نے حضرت ابو بکرؓ کو جو صدیق کا خطاب عطا فرمایا تھا تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپ میں کیا کیا کمالات تھے"۔ **72**۔ خُذُوْا حِذْرَکُمْ: اپنا بچاؤ اختیار کرو یعنی زرہ و سپر یا دیگر ہتھیار لینا یا لڑائی کیلئے تدبیر اختیار کرنا۔ ثُبَاتٍ: گروہ در گروہ۔ یہ لفظ ثبی سے نکلا ہے ثبت سے نہیں۔ **73 تا 74**۔ یہ منافق کا کردار بیان ہوا ہے کہ جہاد سے پیچھے رہ جاتے ہیں یا تاخیر کرتے ہیں۔ بَطَّأَ: پیچھے رہ گیا، پیچھے ہو گیا۔ ایسے لوگ اللہ کی رضا کی بجائے دنیوی فائدہ کے طالب ہیں۔ یہاں فضل سے مطلب فتح اور مال غنیمت ہے۔ گویا کہ تم میں اور ان میں دوستی تھی ہی نہیں یعنی اجنبی ہیں۔ کاش میں ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل کرتا یعنی مال غنیمت میں سے حصہ حاصل کرتا جو کہ دنیاداروں کا سب سے اہم مقصد ہوتا ہے۔ **75**۔ جنہوں نے دنیا کے تھوڑے سے مال کی خاطر دین کو فروخت کر دیا چاہیئے کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ
اللہ کی راہ میں جبکہ بے بس مرد اور عورتیں

وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ
اور بچے جو کہہ رہے ہیں اے رب ہمارے نکال ہم کو اس

الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ
بستی سے کہ ظالم ہیں اس کے رہنے والے اور بنا ہمارے لیے اپنی جناب سے کوئی دوست

وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ
اور بنا ہمارے لیے اپنی جناب سے کوئی مددگار وہ لوگ جو ایمان لائے وہ لڑتے ہیں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ
اللہ کی راہ میں اور جو لوگ کافر ہوئے وہ لڑتے ہیں راہ میں

الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ
شیطان کی پس لڑو تم دوستوں سے شیطان کے یقیناً جنگ شیطان کی

ع ١٠ / ٧ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا
ہے کمزور کیا نہیں دیکھا تُونے طرف ان لوگوں کی کہ کہا گیا ان کو روکے رکھو

اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ
ہاتھ اپنے اور قائم کرو نماز اور دو زکوٰۃ پھر جب فرض کیا گیا

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ
ان پر لڑنا اچانک ایک فریق ان میں سے ڈرتے ہیں لوگوں سے

كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ
مانند ڈرنے اللہ کے بلکہ زیادہ ڈر اور کہا انہوں نے اے رب ہمارے کیوں فرض کیا تونے

عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۗ قُلْ
ہم پر لڑنا کیوں نہیں ڈھیل دی تُونے ہم کو میعاد قریب تک تو کہدے

مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۗ وَلَا
سامان دُنیا کا تھوڑا ہے اور آخرت بہتر ہے اسکے لیے جس نے تقویٰ کیا اور نہ

76۔ لڑائی کرو۔1۔ اللہ کے دین کی خاطر۔2۔ اور ان مظلوم مسلمانوں کے لئے جو ہجرت نہیں کر سکتے تھے اور مکہ ہی میں رہ گئے تھے ان کی رہائی کی خاطر (ii)۔ کفار مکہ متواتر مسلمانوں پر ظلم و ستم اور تشدد کرتے رہے تھے۔ ان سے لڑائی دفاعی طور پر تھی نہ کہ جارحانہ تھی۔ **77**۔ طاغوت: سرکش اور مفسد لوگ۔ شیاطین یعنی مکہ کے ظالم مشرکین جو کمزور اور معصوم مسلمانوں پر ظلم و ستم ڈھاتے رہتے تھے۔ یہ مسلمان ہجرت نہ کر سکتے تھے۔ شیطان کی جنگ کمزور ہے یعنی یہ لوگ تباہ ہو جائیں گے، نامراد رہیں گے اور مارے جائیں گے۔ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ: یعنی دنیوی مفادات کی خاطر۔ **78**۔ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ: یعنی جس طرح اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ اَوْ بمعنٰی بَلْ (بلکہ) بھی آتا ہے "بلکہ زیادہ ڈر"۔ ہاتھ روکے رکھو یعنی جب تک دشمن جنگ کی ابتداء نہ کرے اس وقت تک جنگ نہ کریں۔ منافق جنگ کرنے سے ڈرتے تھے جیسے فرمایا يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ (63:5)۔ جب اسلام نے جنگوں سے روکا ہوا تھا تو یہ منافق لوگ کہتے تھے کہ جنگ کیوں نہیں کرتے۔ جب جنگ فرض ہوئی تو جنگ کرنے سے انکار کر دیا۔ معلوم ہوا کہ پہلے وہ سنجیدہ نہ تھے یا صرف وقتی جوش میں تھے حالانکہ دنیوی فائدہ آخرت کے مقابلہ میں بہت قلیل ہے۔ اور اب کہتے ہیں اے خدا ہمیں قدرتی موت دے۔ لڑائی میں نہ مار۔ فَتِيْلًا: کھجور کی گٹھلی کی لکیر یا تاگے جیسا چھلکا۔ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا: یعنی تمہاری قربانی ضائع نہیں جائے گی۔ یہ بات جنگ احد کے بارے میں ہے۔(ii) لِمَنِ اتَّقٰى: جو (اللہ سے) ڈرے۔

تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ
ظلم کئے جاؤ گے تم ایک بتی برابر بھی جہاں کہیں تم ہو گے پا لے گی تم کو موت

وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ
اور اگرچہ ہو تم قلعوں پختہ میں اور اگر پہنچے ان کو

حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ
بھلائی (آرام) کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے اور اگر پہنچے ان کو

سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ
برائی (تکلیف) کہتے ہیں یہ تیری طرف سے ہے تو کہدے سب اللہ کی طرف سے ہے

فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾
پس کیا ہوا ان لوگوں کو کہ نہیں قریب ہوتے کہ سمجھیں بات

مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ؗ وَمَاۤ اَصَابَكَ مِنْ
جو پہنچے تجھے کوئی بھلائی تو اللہ کی طرف سے ہے اور جو پہنچے تجھے کوئی

سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ
برائی تو تیرے نفس کی طرف سے ہے اور بھیجا ہم نے تجھے لوگوں کے لیے رسول بنا کر اور

كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ
کافی ہے اللہ گواہ جو اطاعت کریگا رسول کی تو یقیناً اس نے اطاعت کی اللہ کی

وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ
اور جو پھر گیا تو نہیں بھیجا ہم نے تجھے ان پر محافظ اور وہ کہتے ہیں کہ (ہمارا کام)

طَاعَةٌ ؗ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ
اطاعت ہے پھر جب باہر جاتے ہیں تیرے پاس سے منصوبہ باندھتا ہے رات کو ایک گروہ ان میں سے

غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ
خلاف اس کے جو تو کہتا ہے (انہیں) اور اللہ لکھتا ہے جو وہ رات کو منصوبہ باندھتے ہیں پس اعراض کر

عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا
ان سے اور بھروسہ کر اللہ پر اور کافی ہے اللہ کارساز کیا پھر

79۔"+بُرج: ستارہ، گول چیز، قلعہ۔ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ: یعنی گناہوں کی سزا اور نیکیوں کا ثواب اللہ ہی دیتا ہے۔ مصیبت اللہ بھیجتا تو ہے مگر ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے آتی ہے (42:31)۔ "اگر تم مضبوط قلعوں میں بھی ہو گے تو وہاں بھی موت آئے گی۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ انسان اپنی زندگی کی حفاظت کا خیال بھی چھوڑ دے کہ جب موت آنی ہی آنی ہے تو آ رہے گی۔ زندگی بھی خدا تعالیٰ کی ایک امانت ہے جس کی حفاظت ہمارا فرض ہے لیکن فرائض کی ادائیگی میں موت سے خائف نہیں ہونا چاہیئے۔" مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور مِنَ اللّٰهِ میں یہ فرق ہے کہ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ سب امور پر بولا جاتا ہے کہ الٰہی قضا و قدر ہر جگہ جاری ہے۔ لیکن مِنَ اللّٰهِ ان خاص امور پر بولا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حکم سے ہوں (ح)"۔ اگر جنگ میں فتح ہوئی اور مال غنیمت ملا تو منافق کہتے کہ یہ اللہ کی طرف سے یعنی اتفاقاً ہوا ہے۔ آنحضرتؐ کی تدبیر کے قائل نہ ہوتے۔ اگر جنگ بگڑ گئی تو آنحضرتؐ کی تدبیر پر الزام دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ نبی کی تدبیر اللہ کے الہام پر ہوتی ہے۔ غلط نہیں۔ بگڑی کو برامت جانو بلکہ اللہ اس سے تمہیں سبق سکھاتا ہے۔ اگلی آیت میں تفصیل بتا دی۔ **80**۔ دنیا میں انسانوں کے تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ نے ان کے سبب اور ان کے نتائج (Cause and effect) کا قانون نافذ کر رکھا ہے۔ انسان کو اس کے ہر عمل میں اس کے اچھے یا برے نتائج سے آگاہ بھی فرما دیا ہے (91:9)۔ نیز فرمایا جو ذرہ بھر نیک کام کرے گا وہ نیک بدلہ پائے گا اور جو ذرہ بھر بھی برا کام کرے گا وہ برا بدلہ پائے گا (99:8-9)۔ یہ بھی فرمایا کہ ہم نے انسان کو دونوں اچھی اور بری راہیں بتا دی ہیں اور اختیار دیا ہے کہ اب خواہ شکر گزار بننے کی راہ پر چلے خواہ کفر کی راہ اختیار کرے ان کے نتائج کی ذمہ داری انسان پر ہو گی (76:4) جیسا عمل کرے گا ویسا بدلہ پائے گا اس طریق سے اچھائی (یعنی اچھے کاموں کے اچھے نتائج) اور برائی (یعنی برے کاموں کے برے نتائج) دونوں کو اللہ (کے قانون) کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ (4:79-80) قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ: تو کہہ دے کہ سب اللہ کی طرف سے ہے یعنی اچھے کاموں کے اچھے نتائج اور برے کاموں کے برے نتائج قانون الٰہی سے ہیں (42:21)۔ **81**۔ فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا: کہ نہ تو تُو ان سے زبردستی اطاعت کروا سکتا ہے اور نہ ہی زبردستی ان کو دکھوں سے بچا سکتا ہے (ii)۔ **82**۔ "طَاعَةٌ: وہ کہتے ہیں کہ ہمارا کام اطاعت کرنا ہے۔ بَيَّتَ: جب رات کو بیٹھ کر خفیہ تدبیریں کرتے ہیں۔ یہ منافقوں کے بارے میں کہا گیا ہے۔ اللہ ان کو دیکھ لیتا ہے یعنی ان کا حساب رکھتا ہے اور وقت آنے پر ان کی سزا دے گا (ii)"۔ "O وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا: یعنی خدا اپنے کاموں کا آپ ہی وکیل ہے۔ کسی دوسرے کو پوچھ پوچھ کر احکام جاری نہیں کرتا"۔

يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ
نہیں غور کرتے قرآن میں اور اگر یہ ہوتا اللہ کے غیر کی طرف سے
لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝۸۲ وَاِذَا جَاۗءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ
تو ضرور پاتے اس میں اختلاف بہت اور جب آتا ہے انکے پاس کوئی امر از قسم
الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ
امن یا خوف پھیلاتے ہیں اُسے اور اگر لے جاویں اسے رسول کی طرف
وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ
اور حکومت والوں کی طرف اپنے میں سے تو ضرور جان لیں اُسے وہ لوگ جو حقیقت اخذ کر سکتے ہیں اس کی
مِنْهُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ
ان میں سے اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر اور رحمت اس کی تو پیرو ہو جاتے تم
الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۸۳ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ
شیطان کے سوائے تھوڑوں کے پس تو لڑ راہ میں اللہ کی نہیں ذمہ دار بنایا جاتا تو
اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ
مگر اپنے نفس کا اور ترغیب دے مومنوں کو قریب ہے اللہ کہ روک دے جنگ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝۸۴ مَنْ
ان لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا اور اللہ سخت ہے جنگ میں اور سخت ہے سزا دینے میں جو
يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ
سفارش کریگا سفارش اچھی ہوگا اس کیلئے حصہ اس سے
وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۭ
اور جو سفارش کریگا سفارش بُری ہوگا اس کیلئے حصہ اس سے
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝۸۵ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ
اور ہے اللہ ہر بات پر محافظ اور جب سلام کیا جائے تم کو
بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
کوئی سلام تو سلام کرو زیادہ بہتر اس سے یا دُہرا دو وہی یقیناً اللہ

83۔ "لٰہذا قرآن مجید میں اختلاف کا نہ ہونا ناسخ و منسوخ کے عقیدہ کو غلط ٹھہراتا ہے (ح)" منافق خیال کرتے تھے کہ رسول خود ہی باتیں بناتا ہے۔ فرمایا قرآن پر غور کرو کیا یہ انسان کے خیالات ہیں۔
84۔ جنگوں کے زمانہ کی طرف اشارہ ہے۔ دشمن امن کے وقت تو افواہیں پھیلا کر افراتفری پیدا کرنا چاہتا ہے اور جنگ کے امکان پر دھوکہ دینے کی نیت سے مشہور کرتا ہے کہ کوئی کسی قسم کا خطرہ موجود نہیں ہے تا مد مقابل غافل رہے۔ فرمایا ایسی خبریں سن کر تم متعلقہ صاحب اختیار لوگوں تک پہنچایا کرو تا ان کے متعلق صحیح قدم اٹھایا جا سکے۔ لَعَلِمَ: تو (حقیقت کو) جان لیتے۔ اللہ کے فضل اور رحمت سے مراد اللہ کا نازل کردہ قرآن اور رسول جو ہر دم صراط مستقیم کی ہدایت کرتے ہیں۔ شیطان کی پیروی کرتے یعنی سوائے تھوڑوں کے تم شیطان کے پیچھے لگے رہتے یا سوائے تھوڑی باتوں کے تم شیطان کے پیچھے لگے رہتے۔ 85۔ ہر کوئی اپنے کردار کا ذمہ دار ہے رسول بھی اور دوسرے مسلمان بھی۔ ترغیب دے مؤمنوں کو (قتال کی)۔ اللہ جنگ روک دے یعنی دشمنوں کو بیماری کی وبا، قحط، زلزلوں، سیلابوں وغیرہ کی تباہی میں مبتلا کر دے۔ یا ان میں پھوٹ پڑ جائے (iv)۔" + تَنْكِيْلًا: نکیل ڈال کر سیدھا کرنا۔ سزا دینا۔
86۔ يَشْفَعْ: تلقین کرے، نمونہ پیش کرے، ترغیب دے، اچھی یا بری وہ اس کے مطابق جزاء حسنہ یا سزا پائے گا، کر بھلا سو ہو بھلا، بدی کا بدلہ بدی کے (کفل) برابر ہوگا مگر نیکی کا بدلہ بڑھ چڑھ کر (نصیب) دیا جائے گا۔ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک۔ "O مُقِيْتًا: نگہبان"۔ طاقتور۔

النصف

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿٨٦﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ

ہر بات کا حساب لینے والا ہے اللہ وہ ہے کہ نہیں کوئی خدا سوائے اسکے ضرور اکٹھا کریگا تم کو

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ

بروز قیامت نہیں کوئی شک اس میں اور کون زیادہ سچا ہے اللہ سے

حَدِيْثًا ﴿٨٧﴾ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ

بات میں پس کیوں ہو گئے تمہارے منافقوں کے بارہ میں دو گروہ جبکہ اللہ نے اوندھے منہ گرایا ان

ع ۸

بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ

(منافقوں) کو بسبب اسکے جو کیا انہوں نے کیا تم چاہتے ہو کہ ہدایت دو تم جسے گمراہ کیا اللہ نے اور جسے

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿٨٨﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ

گمراہ کرے اللہ تو ہرگز نہیں پاوے گا تو اس کیلئے کوئی راہ انہوں نے چاہا کہ کاش کافر ہو جاؤ تم

كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ

جس طرح کافر ہوئے وہ پھر ہو جاؤ تم ایک جیسے پس نہ بناؤ تم ان (منافقوں میں) سے

اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا

دوست یہانتک کہ ہجرت کریں وہ راہ میں اللہ کی پھر اگر وہ پھر جاویں

فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا

تو پکڑو ان کو اور قتل کرو ان کو جہاں پاؤ تم ان کو اور نہ

تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٨٩﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

بناؤ ان میں سے دوست اور نہ مددگار سوائے ان لوگوں کے جو

يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ

مل جاتے ہیں ایسی قوم کیساتھ کہ درمیان تمہارے اور درمیان ان کے معاہدہ ہو یا

جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ

آویں تمہارے پاس ایسے حال میں کہ منقبض ہوں ان کے سینے کہ وہ لڑیں تم سے یا

يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ

لڑیں اپنی قوم سے اور اگر چاہتا اللہ تو مسلط کر دیتا ان کو تم پر

87۔ مثلاً اگر کوئی تمہیں السلام علیکم کہے تو تم اسے وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ کہو۔ اور کوئی السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہے تو تم اسے وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ کہو۔ نیز اگر کوئی تمہیں تحفہ دے تو تم اسکے برابر کا یا اس سے بہتر تحفہ جواب میں دو۔ **88**۔ لَيَجْمَعَنَّكُمْ: یعنی موت کے بعد اللہ ارواح کو قیامت کے دن تک جمع کرتا (چلا) جائے گا۔ یعنی محفوظ رکھے گا یہاں تک کہ قیامت یا حشر کا دن آ جائے جب حساب کتاب ہو گا۔ (ii) لہٰذا اس کے لئے تیاری کرتے رہو۔ **89**۔ یہ منافق کفار کے علاقہ میں رہتے تھے جب مسلمانوں کو بڑھتا دیکھتے تو کفار کی مدد کرتے تھے۔ اور مسلمانوں کو کہتے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو کفار کو "اپنی مدد سے" دھوکہ سے ماریں گے۔ (ii) وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ: اور جس پر اللہ نے ضلالت کا فتویٰ دیا ہے اس کے لئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہو سکتا۔ یہ منافقین وہ ہیں جو احد کی جنگ میں مدینہ سے کچھ دور جا کر واپس آ گئے تھے کہ ہماری بات نہیں مانی گئی کہ مدینہ کے اندر رہ کر لڑیں۔ مسلمانوں میں بعض کہتے تھے کہ ہمیں ان منافقین سے بھی لڑنا چاہیئے۔ جبکہ دوسرے مسلمان لڑائی کرنے کو مصلحت کے خلاف سمجھتے تھے۔ اللہ نے مؤمنوں کو خبردار کیا ہے کہ منافقوں کے بارے میں تمہارے درمیان اختلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ "اَرْكَسَهُمْ: ان کو ان کے کفر کی طرف لوٹا دیا یا پھیر دیا یا الٹا دیا، عقل مار دی (ii)"۔ كَسَبُوْا: کیا یا کمایا یعنی رسول کی مخالفت اور جہاد سے انکار کیا۔ یہ مدینہ سے باہر کے منافقین کا حال بیان کیا ہے جو ظاہر میں مسلمان تو نہ تھے لیکن آنحضرتؐ سے محبت اور ملاپ جتلاتے تھے تا مسلمانوں کی فوج سے امن میں رہیں۔ بعض مسلمانوں نے کہا کہ ان سے الگ رہنا چاہیئے یہ خود غرض ہیں۔ دوسروں نے کہا کہ ان سے روابط رکھنے چاہیئں شاید ہدایت پا جائیں۔ اللہ نے فرمایا کہ ہدایت دینا یا گمراہ قرار دینا اللہ کا کام ہے۔ سَبِيْلًا: راہ (ہدایت دینے کی)۔ ان منافقوں سے جو سلوک کرنا چاہیئے وہ آیت 90 میں فرمادیا ہے۔ **90**۔ کہ جب تک وہ ہجرت کر کے تم میں نہ آ ملیں تب تک ان کے کاموں میں شریک نہ ہوں۔ یعنی ان کے برے بھلے کاموں میں اور نہ لڑائی میں ان کی جا کر مدد کرو۔ سوائے اس کے کہ وہ اس قوم سے ملے ہوئے ہوں جن سے تمہارا معاہدہ ہے۔ یا لڑائی سے عاجز ہو کر تم سے صلح کا معاہدہ کریں کہ وہ نہ تو اپنی قوم کی طرف سے تم سے آ کر لڑیں گے اور نہ تمہاری طرف سے ہو کر ان سے لڑیں گے۔ اگر ایسا معاہدہ کریں تو تم بھی اللہ کا احسان جانو کہ وہ ہم سے لڑائی نہ کریں گے۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا: پھر اگر بعد میں وہ معاہدہ سے پھر جائیں یعنی رسول کی اطاعت کے متعلق ہمارے حکم کو نہ مانیں اور دشمن کی طرف لوٹ آئیں، یا دوبارہ سرکشی کریں تو ان کو قتل کرو جہاں بھی ان کو پاؤ۔ اور ان سے قطع تعلقی رکھو کیونکہ وہ تم کو بھی کفر کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ ہاں اگر ہجرت کر کے تم میں آ کر رہیں تو مؤاخذہ نہ کرو۔ آیت 89 تا 91 سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ محض ارتداد کی سزا قتل نہیں۔ بلکہ قتل کی سزا ایسے مرتدین کیلئے ہے جب وہ مسلمانوں کے دشمنوں سے جا ملیں یا خود مسلمانوں کے خلاف جنگ کریں۔ صرف محارب منافقین مرتد کی سزا قتل ہے۔ لیکن محض ارتداد کی سزا قتل نہیں ہے۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ: (2:257) دین میں جبر نہیں ہے۔

فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا
پھر ضرور لڑتے وہ تم سے پس اگر کنارہ کریں تم سے پھر نہ لڑیں تم سے اور کریں
اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۱﴾
تم سے صلح تو نہیں بنایا اللہ نے تمہارے لیے ان پر کوئی راستہ (پکڑ کا)
سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا
ضرور پاؤگے تم کچھ اور لوگ جو چاہتے ہیں کہ امن میں رہیں تم سے اور امن میں رہیں
قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ
اپنی قوم سے جب کبھی لوٹائے جاتے ہیں طرف فساد کی اوندھے منہ گرائے جاتے ہیں اس میں پس اگر
لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ
نہ کنارہ کش ہوں تم سے اور نہ کریں تم سے صلح اور نہ روکیں اپنے ہاتھ
فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۭ وَاُولٰٓئِكُمْ
تو پکڑو ان کو اور قتل کرو ان کو جہاں پاؤ تم ان کو اور یہ لوگ ہیں کہ
١٢ ع ٩ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۲﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ
بنایا ہم نے تمہارے لیے ان پر غلبہ کھلا کھلا اور نہیں ہے شان کسی مومن کی
اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـــــًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـــًٔا
کہ قتل کرے کسی مومن کو مگر غلطی سے اور جو قتل کرے کسی مومن کو غلطی سے
فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَھْلِهٖٓ
تو آزاد کرنا ہے ایک گردن مسلمان کا اور خون بہا ہے جو دیا جانے والا ہے اس (مقتول) کے خاندان کو
اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَھُوَ
سوائے اسکے کہ وہ معاف کر دیں پھر اگر ہو وہ (مقتول) ایسی قوم سے جو دشمن ہو تمہاری اور خود (مقتول)
مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ
مومن ہو تو آزاد کرنا ہے ایک گردن مسلمان کا اور اگر ہو (مقتول) ایسی قوم سے کہ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَھُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَھْلِهٖ
درمیان تمہارے اور درمیان انکے معاہدہ ہو تو خون بہا ہے (جو) دیا جانیوالا ہے اس (مقتول) کے خاندان کو

91۔اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اگروہ منافقین مسلمانوں سے الگ رہیں اور جنگ نہ کریں۔نہ مسلمانوں سے اور نہ ہی کافروں سے (جیسا کہ بنی مدلج نے کی۔ بیضاوی) اور صلح سے رہنا چاہیں تو ان کے خلاف کوئی کارروائی پکڑ کی جائز نہیں۔ یہ معاہدین کے بارے میں ہدایات ہیں (ii)۔ **92**۔آیت 92 غیر معاہدین کے بارے میں ہے یعنی بعض منافقین یہ کہہ کر جاتے ہیں کہ نہ تم سے لڑیں گے نہ تمہاری طرف سے اپنی قوم سے۔ مگر جب اپنی قوم کا غلبہ دیکھتے ہیں تو مسلمانوں کے خلاف اپنی طرفداری کرنا شروع کر دیتے ہیں اس لئے اے مسلمانو تمہارے ہاتھ ان کے قول (یعنی عہد) توڑنے کی سند آگئی ہے۔اب تم بھی ان سے قتال کرو۔ یہ دو قبیلے اسد اور غطفان تھے جن کا مسلمانوں سے کوئی معاہدہ نہ تھا وہ دوہری چالیں چلتے تھے۔اس لئے ان سے سلوک آیت 91 کے برعکس دوسری قسم کا ہے۔اُرْکِسُوْا فِیْھَا: ھَا سے مطلب فتنہ یعنی مسلمانوں سے لڑائی ہے (رازی) اس میں اوندھے منہ گرتے ہیں یعنی مسلمانوں سے کئے گئے قول کی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ غیر جانبدار نہیں رہتے۔ مسلمانوں سے جنگ کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ آیات 89 تا 92 میں منافقوں کے تین قسم کے گروہ کا ذکر ہے۔ 1: وہ جو مدینہ میں رہتے تھے، انہوں نے مسلمانوں کے خلاف جنگ میں حصہ نہیں لیا، ان کو کوئی سزا نہیں۔ 2: جو مدینہ کے باہر رہتے تھے (آیت 89 میں مذکور) جو مرتد ہوئے اور مسلمانوں کے خلاف لڑائیوں میں لڑے۔ ان سے جنگ کرنے کا حکم ہے جب تک وہ توبہ کر کے ہجرت نہ کریں۔ 3: وہ منافقین جو مسلمانوں کے حلیف کفار سے مل گئے ہیں جن سے مسلمانوں کا معاہدہ ہے۔ جیسے ہلا بن عویمر اسلمی سے۔ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں جیسے بنی مدلج سے صلح رکھی۔

وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

اور آزاد کرنا ہے ایک گردن کا مسلمان کی پھر جو نہ پاوے (گردن) تو روزے ہیں

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۫ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

دو مہینوں کے متواتر بطور توبہ کے اللہ کی طرف سے اور ہے اللہ

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۹۲ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا

خوب جاننے والا حکمت والا اور جو قتل کرے کسی مومن کو عمداً

فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو بدلہ اس کا جہنم ہے رہ پڑنے والا ہے اس میں اور غضب کیا اللہ نے اس پر

وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝۹۳ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور لعنت کی اس پر اور تیار کیا اس کے لیے عذاب عظیم اے لوگو جو

اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا

ایمان لائے ہو جب سفر کرو تم راہ میں اللہ کی تو تحقیق کر لیا کرو اور نہ

تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ

کہو اسے جو کرے تم کو سلام کہ نہیں ہے تو مسلمان

تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ

تم چاہتے ہو سامان زندگی دنیا کا پس پاس اللہ کے

مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ

غنیمتیں ہیں بہت اسی طرح تھے تم پہلے پھر احسان کیا اللہ نے

عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

تم پر پس تحقیق کر لیا کرو یقیناً اللہ ہے اس کی جو تم کرتے ہو

خَبِيْرًا ۝۹۴ لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ

خوب خبر رکھنے والا نہیں برابر ہوتے (جہاد سے) بیٹھے رہنے والے مومن سوائے

اُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ

عذر والوں کے اور جہاد کرنے والے راہ میں اللہ کی ساتھ اپنے مالوں کے

93تا95۔ آنحضرتؐ کے عہد میں خون بہا ادا کرنے کی مقدار سو اونٹ یا دو سو گائیں یا دو ہزار بکریاں یا 800 دینار یا آٹھ ہزار درہم مقرر تھے۔ یہ تین سال کے اندر اندر قابل ادائیگی ہوتے تھے۔ آنحضرت کے زمانے میں (93تا95) لڑائیوں میں بہت سے مسلمان مجبوراً کافر قبیلوں کے درمیان مقیم تھے۔ اتفاقاً نادانستگی میں کوئی مسلمان بھی مارا جاتا تھا، حملہ آوروں کو بتانے کیلئے کہ وہ بھی ان کا مسلمان بھائی ہے السلام علیکم یا لاالہ الا اللّٰہ پکارتا۔ مگر بسا اوقات حملہ آور شبہ میں کہ یہ کافر ہے اور جان بچانے کیلئے سلام کرتا ہے اسے قتل کر کے اس کے مال کو لوٹ لیتے تھے۔ اس پر مندرجہ بالا آیات نازل ہوئیں۔ اگر قاتل قصاص میں مارا جائے تو علماء کے نزدیک اس کی سزا اس کو دنیا میں ہی مل گئی۔ فرمایا غیر قوم سے اگر کوئی سلام کہے تو اس کو مسلمان جانو اور قتل نہ کرو مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے۔ ورنہ اس طریق سے تم دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے ہوگے۔ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا: دنیوی فائدہ سے یہاں مراد مال غنیمت ہے۔ غَنَم بکری کو کہتے ہیں۔ مغانم یعنی بکریاں۔ شروع میں بکریاں ہی مال غنیمت میں ہوتی تھیں۔۔ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ: یعنی تم پہلے کافر تھے خدا کے فضل سے مسلمان ہوئے۔ عبداللہ بن ابی حدرد کی قیادت میں آنحضرتؐ نے اضم کی طرف سریہ روانہ فرمایا جس میں محلم بن جثامہ بھی تھے، جب وہاں پہنچے تو ایک اونٹ سوار وہاں سے گزرا اور راستہ میں سریہ والوں کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا مگر محلم نے حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا۔ محلم نے اس کا اونٹ، دودھ کا مشکیزہ اور دیگر سامان لے لیا۔ جب واپس مدینہ پہنچے اور آنحضرتؐ کو اس قصہ کا علم ہوا تو آپ نے مندرجہ آیت تلاوت فرمائی (یا اس پر یہ آیت اتری) مقتول کا نام عامر بن ضبط تھا۔ (بخاری 18-iv:65)۔

وَاَنْفُسِهِمْ ط فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
اور اپنی جانوں کے فضیلت دی اللہ نے ان کو جو جہاد کرنیوالے ہیں اپنے مالوں کے ساتھ اور اپنی جانوں کیساتھ
عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ط وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط وَفَضَّلَ
بیٹھ رہنے والوں پر درجہ میں اور سب سے وعدہ کیا اللہ نے بھلائی کا اور فضیلت دی
اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٦﴾ دَرَجٰتٍ
اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اجر عظیم میں (اور) درجوں میں
١٣ع٥ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٧﴾
اپنی طرف سے اور مغفرت میں اور رحمت میں اور ہے اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا
اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا
یقیناً وہ لوگ کہ وفات دیتے ہیں ان کو فرشتے جبکہ وہ ظلم کرنیوالے ہوتے ہیں اپنے نفسوں پر تو کہتے ہیں
فِيْمَ كُنْتُمْ ط قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ط
کس حالت میں تھے تم وہ کہتے ہیں تھے ہم کمزور زمین میں
قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ط
(وہ فرشتے) کہتے ہیں کہ کیا نہ تھی زمین اللہ کی وسیع کہ تم ہجرت کر جاتے اس میں
فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿٩٨﴾ اِلَّا
پس یہ لوگ وہ ہیں کہ ٹھکانا ان کا جہنم ہے اور کیا ہی برا ہے وہ ٹھکانا سوائے
الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ
ان کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩٩﴾ فَاُولٰٓئِكَ
جو نہیں طاقت رکھتے کسی تدبیر کی اور نہیں راہ پاتے کسی راستہ کی پس یہ لوگ
عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿١٠٠﴾
قریب ہے اللہ کہ درگذر کرے ان سے اور ہے اللہ بہت معاف کرنیوالا بہت بخشنے والا
وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ
اور جو ہجرت کرے گا راہ میں اللہ کی وہ پائے گا زمین میں

96۔ یعنی مجاہدین اور گھر میں بیٹھ رہنے والے (سوائے مجبوروں کے) برابر نہیں ہو سکتے۔ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ: سوائے ان کے جن کو جسمانی عارضہ ہے جیسے لنگڑے، لولے، بیمار، بوڑھے، ضعیف وغیرہ جو جہاد میں نہیں جا سکتے (یہ جملہ معترضہ ہے)۔ قَاعِدُوْن: یعنی جو ضرر رسیدہ نہیں ہیں اور گھر میں بیٹھ رہے ہیں۔ **97**۔ دَرَجَاتٍ: یعنی (ان کیلئے) درجے ہوں گے۔ **98**۔ زمین میں کمزور تھے یعنی وہ وہاں عبادت نہیں کر سکتے تھے۔ جن لوگوں کو اسلام کی سچائی کا یقین ہو گیا تھا مگر اس کے باوجود وہ لوگ کفار کے ملک میں رہ کر تکلیفیں اٹھا رہے تھے اور کافروں جیسی زندگی بسر کر رہے تھے مگر ہجرت بھی نہ کرتے تھے اور چونکہ انہوں نے دنیا کو دین پر ترجیح دی اس واسطے انہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا (یعنی جو اسلام پر عمل پیرا نہ ہوئے وہ یہاں مخاطب ہیں (ii)(iv)) فرشتے ان سے پوچھتے ہیں کہ تم دنیا میں کس حال میں تھے ظالم لوگ جواب دیتے ہیں کہ ہم کمزور حالت میں تھے، پھر فرشتے پوچھتے ہیں کہ تم نے پھر ہجرت کیوں نہ کی۔ پس جس ملک میں مسلمان آزادی سے اسلام پر عمل نہ کر سکے تو اسے وہاں سے ہجرت کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ **99**۔ کسی تدبیر کی طاقت نہیں رکھتے تھے یعنی ہجرت کرنے کی کوئی تدبیر یا راہ نہیں پاتے تھے۔

مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۚ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ
پناہ کی جگہ بہت سی اور گنجائش اور جو نکلے گا اپنے گھر سے
مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ
ہجرت کرتا ہوا طرف اللہ کی اور اس کے رسول کی پھر پالیوے اُسے موت
فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۱﴾ ع ۱۴
تو یقیناً پڑ گیا اجر اس کا ذمہ اللہ کے اور ہے اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا
وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ
اور جب سفر کرو تم زمین میں تو نہیں ہے تم پر کوئی گناہ کہ
تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ
قصر کرو نماز اگر ڈرو تم کہ فتنہ میں ڈالیں گے تم کو وہ لوگ جنہوں
كَفَرُوْا ۚ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۲﴾
نے کفر کیا یقیناً کافر ہیں تمہارے دشمن کھلے کھلے
وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ
اور جب ہو تم ان میں پھر کھڑی کرے تو انکے لیے نماز تو چاہیئے کہ کھڑی ہو
طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۚ فَاِذَا
ایک جماعت ان میں سے ساتھ تیرے اور چاہیئے کہ لیویں وہ ہتھیار اپنے پھر جب
سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۖ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ
سجدہ کر چکیں وہ تو چاہیئے کہ ہو جاویں وہ پیچھے تمہارے اور چاہیئے کہ آوے گروہ
اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا
دوسرا نہیں پڑھی نماز جنہوں نے پس وہ نماز پڑھیں ساتھ تیرے اور چاہیئے کہ لیویں وہ
حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ
بچاؤ اپنا اور ہتھیار اپنے چاہا ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا کہ کاش
تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ
غافل ہو تم اپنے ہتھیاروں سے اور اپنے سامانوں سے تو وہ ٹوٹ پڑیں

101۔"+رَغم: مٹی۔ مُرٰغَمًا: دشمن کے منہ پر مٹی پھینکنے کے اسباب پاتا ہے "یعنی راستے یا ذرائع یا جگہ پاتا ہے (Means) (مفردات)۔ مکّہ میں ایک عمر رسیدہ صحابی حضرت جندبؓ بن ضمرہ کو جب ان آیات کا علم ہوا تو ہجرت کی غرض سے مدینہ کیلئے روانہ ہو گئے مگر راستہ میں ہی ان کی وفات ہو گئی۔ **102**۔"اس آیت میں نماز قصر کا ذکر ہے۔ یہاں یہ تصریح نہیں ہے کہ قصر ارکان نماز میں ہے یا تعداد رکعات میں، لیکن حدیث میں آتا ہے کہ قصر حسبِ ضرورت دونوں میں ہو سکتا ہے اور نبی کریمؐ سے سفر میں قصر پر مداومت درست ہے۔ قصر کے دراصل دو موجبات ہیں ایک حالت خوف جس کا اس آیت میں ذکر ہے دوسرا حالت سفر میں جس کا سنت نبوی میں ذکر ہے (ح)"۔ "حالت خوف میں قصر کا مطلب جلدی جلدی نماز ادا کرنا ہے نہ کہ رکعتوں کو کم کرنا مراد ہے" سفر میں تو نماز قصر دو رکعت ہے ہی۔ پس خوف طاری ہو تو قصر کا مطلب نماز کا جلدی جلدی ادا کرنا ہی ہے (ii)"۔ قراءت میں کمی کی جاسکتی ہے۔ سفر میں چار رکعت فرض کی بجائے صرف دو رکعت فرض ادا کرے، سنّتیں ادا نہ کرے۔ اور دشمنوں کے خوف میں امام دو رکعت فرض کی جماعت کرائے مگر مقتدی صرف ایک رکعت پڑھ کر اپنا اسلحہ اٹھا کر چلا جائے اور حفاظت کے کام میں لگ جائے۔ پھر دوسرا گروہ بھی آکر امام کے پیچھے ایک رکعت پڑھ لے (یعنی امام کی دوسری رکعت میں) اس طرح فوج دو حصوں میں باری باری ایک ایک رکعت امام کے پیچھے آکر پڑھ لے یہی ان کیلئے کافی ہے۔ باقی آدھی (ایک رکعت) نماز خود جلدی جلدی ادا کر لے۔ نہ بھی پڑھ سکے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر اس قدر بھی فرصت نہ ملے تو جماعت موقوف کر کے لوگ تنہا پڑھ لیں۔ خواہ پیادہ، خواہ سوار۔ اگر اتنی بھی فرصت نہ ملے تو نماز قضا کریں (بخاری 12:1)۔ بصورت دیگر 2:240 کے مطابق اگر حالات خطرناک ہوں جیسے عین حالت جنگ میں تو مندرجہ بالا طریقوں کی بجائے چلتے چلتے دوڑتے ہوئے یا سواری پر بیٹھے ہوئے نماز کے الفاظ دہرا کر نماز ادا کر لے (بحر المحیط)۔ حضرت عائشہ سے حدیث مروی ہے کہ اسلام میں شروع میں نماز کیلئے دو فرض ہی مقرر تھے۔ بعد میں سفر میں تو دو فرض ہی رہنے دیئے اور حضر میں دو کی بجائے چار فرض کر دیئے گئے (بخاری)(ii)۔ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی معرفت بتادیا کہ مقیم کیلئے چار رکعت اور مسافر کیلئے دو رکعت اور خطرہ کے وقت ایک ایک فرض رکعت نماز ادا کرنا واجب کر دیا ہے (صحیح مسلم 1463)۔

عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ

تم پر ٹوٹ پڑنا یکدم اور نہیں کوئی گناہ تم پر اگر ہو

بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَنْ تَضَعُوْا

تمہیں تکلیف بارش کی یا ہو تم بیمار کہ رکھدو

اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ

ہتھیار اپنے اور اختیار کرو بچاؤ اپنا یقیناً اللہ نے تیار کیا ہے

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ

کافروں کے لیے عذاب ذلیل کرنیوالا پھر جب ادا کر چکو تم نماز

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ

تو یاد کرو تم اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور پہلوؤں پر اپنے

فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ

پھر جب مطمئن ہو جاؤ تم تو قائم کرو نماز کو یقیناً نماز ہے

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ

مومنوں پر فرض باوقت اور نہ سست ہو پیچھا کرنے میں ان

الْقَوْمِ ۗ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا

(دشمن) لوگوں کا اگر ہو تم تکلیف اُٹھاتے تو یقیناً وہ بھی تکلیف اُٹھاتے ہیں جیسا کہ

تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۚ وَكَانَ

تکلیف اٹھاتے تم اور امید رکھتے ہو تم اللہ سے جس کی نہیں وہ امید رکھتے اور ہے

اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ

اللہ خوب جاننے والا حکمت والا یقیناً اتاری ہم نے تیری طرف یہ کتاب

بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۚ وَلَا

ساتھ حق کے تاکہ تو فیصلہ کرے درمیان لوگوں کے مطابق اسکے جو سمجھا دے تجھے اللہ اور نہ

تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ

ہوتو خائنوں کی طرف سے حمایتی اور بخشش مانگ اللہ سے یقیناً اللہ

103۔اسلحہ تو نسبتاً امن کی حالت میں ایک طرف رکھا جاسکتا ہے مگر حِذر(بچاؤ) کی احتیاط سے کسی لمحہ غافل نہیں ہونا چاہیئے(4:72)۔**104**۔"یہاں اس حالت خوف کی نماز کو قضاء صلٰوۃ کہا ہے اور آگے چل کر حالت امن کی نماز کو اقامت الصلوٰۃ سے تعبیر کیا ہے کیونکہ اقامت میں نماز کی تمام شرائط کا پورا کرنا ہوتا ہے(ح)"۔"فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ یعنی امن کی حالت میں حسب سابق پوری نماز ادا کرو۔آرام سے نہ کہ جلدی جلدی(ii)"۔ نوٹ: نمازوں کے اوقات اور رکعات کی تعداد آنحضرتؐ نے اذن الٰہی کے تحت مقرر فرمائی اس کے مطابق چلنا چاہیئے۔"+جب تم نماز ادا کر چکو تو فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا یعنی وہ اذکار جو حدیث میں آئے ہیں پڑھ کر اللہ کا ذکر کرو تا قصر کی نماز کی وجہ سے جو کمی ہوئی ہے اس کو پورا کیا جائے"۔**105**۔"Oاور قوم کی ہمدردی میں سرگرم رہو۔ تھکو مت" یعنی دشمن کا پیچھا کرتے رہو(ناقل)۔**106**۔ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ: اس کے مطابق جو اللہ نے تجھے دکھادیا ہے یعنی اللہ نے جو تجھے علم دیا ہے یا تجھ پر واضح کیا ہے۔ "خائنوں کی کبھی حمایت یا وکالت نہیں کرنی چاہیئے(ح)"۔

كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (١٠٧) وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ

ہے بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا اور نہ تو جھگڑا کر ان لوگوں کی طرف سے جو خیانت کرتے ہیں

اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا (١٠٨)

اپنے آپ کی یقیناً اللہ نہیں پسند کرتا اُسے جو ہو بہت خیانت کرنیوالا گناہ گار

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ

یہ چھپ سکتے ہیں لوگوں سے اور نہیں چھپ سکتے اللہ سے

وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ۭ

اور وہ تو ساتھ ہوتا ہے انکے جب کہ وہ منصوبہ کرتے ہیں رات کو اس کا کہ نہیں پسند کرتا وہ (اللہ) جس بات کو

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا (١٠٩) هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ

اور ہے اللہ اس پر جو وہ کرتے ہیں احاطہ کئے ہوئے دیکھو تم وہ لوگ ہو کہ

جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ يُّجَادِلُ

جھگڑا کیا تم نے ان لوگوں کی طرف سے زندگی ورلی میں پس کون جھگڑے گا

اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ

اللہ سے ان کی طرف سے بروز قیامت یا کون ہوگا ان کا

وَكِيْلًا (١١٠) وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ

کارساز اور جو شخص کرے کوئی برائی یا ظلم کرے اپنے پر پھر

يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (١١١) وَمَنْ

بخشش مانگے اللہ سے پاوے گا اللہ کو بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا اور جو شخص

يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ

کرے کوئی گناہ تو سوائے اس کے نہیں کہ وہ کرتا ہے اسے خلاف اپنے نفس کے اور ہے

اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (١١٢) وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗــــــَٔةً اَوْ

اللہ خوب جاننے والا حکمت والا اور جو کرے کوئی غلطی یا

اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗــــــًٔـا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا

کوئی گناہ پھر الزام لگا دے اس کا کسی بے گناہ پر تو یقیناً اس نے اُٹھایا (اپنے کندھے پر) جھوٹا الزام

107۔اللہ سے حفاظت طلب کرتا رہ کہ وہ بے انصافی سے بچائے رکھے اور انصاف پر قائم رکھے۔108۔لَا تُجَادِلْ: تو نہ جھگڑ یعنی وکالت نہ کر ، یہ عام لوگوں کو خطاب ہے۔ آنحضرتؐ نے تو کبھی خائنوں کی وکالت نہیں کی۔اَنْفُسَهُمْ سے مراد ان کے بھائی بند ہیں(جیسے 4:67 اور 2:85-86 میں ہے) جو جانتے بوجھتے ہوئے کسی کے مال کو غصب کرنے والوں کی حمایت کرتے ہیں وہ اپنے نفسوں کی خیانت کرتے ہیں۔ یہ اپنے دل میں دغا رکھتے ہیں۔ تُو ان کی طرف سے وکالت نہ کر۔ اللہ خیانت کرنے والے گنہگاروں کو پسند نہیں کرتا۔ اگرچہ اس آیت میں مخاطب آنحضرتؐ ہیں مگر مراد اس سے سب مسلمان ہیں جیسا کہ آیت 110 میں تصریح ہے۔ اس کے بعد کی آیات 116 تک اسی سے متعلق ہیں۔ آیت 106 کے تسلسل میں اس سولھویں رکوع میں ایک واقعہ کا ذکر ہے۔ آنحضرتؐ کے وقت میں ایک انصاری کی زرہ آٹے میں رکھی تھی، وہ گم ہو گئی۔ صبح کو کھوجی نے تلاش کی تو وہ آٹے کی لکیر دیکھی جو طعمہ بن ابرق کے گھر تک پہنچتی تھی، وہاں تلاشی لی تو زرہ نہ پائی۔ وہ لکیر پھر آگے ایک یہودی کے گھر تک جس کا نام زید تھا پہنچی۔ وہاں تلاشی لی تو مل گئی۔ اس یہودی نے بتایا کہ مجھے طعمہ نے دی ہے۔ طعمہ نے انکار کیا اور کہا کہ یہودی ہی چور ہے۔ طعمہ کے لوگوں نے رات کو مشورہ کیا کہ صبح کو ہم سب آنحضرتؐ کے پاس جائیں گے اور گواہی دیں گے کہ طعمہ بے گناہ ہے تو حضورؐ مان لیں گے اور یہودی چور ٹھہرے گا۔ صبح کو یہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے ان آیات کو نازل فرمایا اور خبر دار کر دیا کہ طعمہ ہی در حقیقت چور تھا۔ آنحضرتؐ نے یہودی کے حق میں فیصلہ دیا۔ 109۔ یہ ان منافقین کا ذکر ہے جنہوں نے مجرم کی طرفداری کی تھی۔ آیت 113 تک انہی کا ذکر چلتا آرہا ہے یعنی بنی ظفر اور ان کے ساتھیوں کا کہ وہ گواہی دیں گے کہ طعمہ بے قصور ہے۔

وَاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ

اور گناہ کھلا کھلا اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تجھ پر اور رحمت اس کی

لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ

تو ارادہ کر لیا تھا ایک جماعت نے ان میں سے کہ بے راہ کر دیں تجھے حالانکہ نہیں بے راہ کرتے وہ

اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ

مگر اپنے آپ کو اور نہیں یہ نقصان پہنچا سکیں گے تجھ کو کچھ بھی اور اتاری ہے اللہ نے

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۭ

تجھ پر یہ کتاب اور حکمت اور سکھایا ہے تجھے وہ جو نہیں تھا تو جانتا

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿١١٣﴾ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ

اور ہے فضل اللہ کا تجھ پر بڑا نہیں بھلائی بہت سے

نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ

مشوروں میں ان کے سوائے اس کے جس نے حکم دیا صدقہ کا یا مناسب بات کا یا اصلاح کا

بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ

درمیان لوگوں کے اور جس نے کیا یہ کام چاہنے کے لیے رضا مندی

اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١١٤﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ

اللہ کی تو ضرور ہم دیں گے اُسے اجر بڑا اور جو مخالفت کریگا

الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ

رسول کی بعد اس کے کہ ظاہر ہوگئی اس کے لیے ہدایت اور پیروی کرے گا

غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ

سوائے راستہ مومنوں کے ہم پھیر دیں گے اُسے جس کی طرف وہ (خود) پھرا اور ہم داخل کرینگے

جَهَنَّمَ ۭ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ

اُسے جہنم میں اور کیا ہی بُرا ہے ٹھکانا یقیناً اللہ نہیں معاف کرتا کہ

يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ

شریک بنایا جاوے ساتھ اسکے اور معاف کرتا ہے سوائے اس کے جس کے لیے چاہے اور جو

113۔ کسی پر جھوٹا الزام لگانے کو تہمت لگانا کہتے ہیں یہ منافقوں کا کام ہے جس کی ان کو سزا ملے گی۔ خَطَا: بغیر ارادہ کے گناہ۔ اِثْمٌ: بالارادہ گناہ کرنا۔ یَکْسِبْ: کمائے یعنی بالارادہ گناہ کرے۔ خطا کا اثر انسان کی اپنی ذات تک محدود ہوتا ہے مگر اِثْمٌ یعنی گناہ کا اثر بد دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ **114**۔ یہ زرہ کی چوری کا قصہ ہے کہ قریب تھا وہ لوگ حضورؐ کو غلطی میں مبتلا کر دیتے مگر اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی راہنمائی فرماتا اور غلط اقدام سے محفوظ رکھتا ہے۔ یُضِلُّوْکَ: یعنی بے راہ کرنا (To Misguide)۔ اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ کی دنیا اور آخرت میں حفاظت فرماتا ہے۔ یعنی دنیوی اور روحانی امور میں آپؐ کی راہنمائی فرماتا ہے۔ منافقوں کی سازشیں انہی پر الٹی ہو کر پڑتی ہیں۔ فضل سے مراد دنیوی انعامات جیسے اموال اور ترقیات ہیں اور رحمت سے مراد روحانی بھلائیاں اور روحانی برکات ہیں (2:65)۔ **115**۔ نَجْوٰی: (نَاجٰی، یُنَاجِی، مُنَاجَاۃ): کا معنیٰ ہے مشورہ، تبادلہ خیالات، بحث (لسان العرب) مسلمانوں کے دشمن طرح طرح کے ہتھکنڈے اسلام کے خلاف استعمال کیا کرتے تھے وہ سب نجویٰ ہیں۔ فرمایا اس کی بجائے جو بھی اللہ کی رضا جوئی کی خاطر نیک اعمال کرے گا وہ اجر عظیم پائے گا۔ **116**۔ یعنی وہ (منافقین) جو رسول کی تباہی کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں وہ خود ہی تباہ ہو جائیں گے (ii) مذکور خائن مسلمان (طعمہ) مسلمانوں کے خلاف جب آنحضرتؐ نے فیصلہ فرمایا تو وہ مدینہ چھوڑ کر مکہ میں دشمنان اسلام کے پاس چلا گیا اور کھلم کھلا مخالفِ اسلام بن گیا۔ اس کی طرف اشارہ ہے۔

يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ
شریک بناتا ہے ساتھ اللہ کے تو یقیناً وہ گمراہ ہے گمراہی دُور کی میں نہیں وہ پکارتے
مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾
سوائے اس (اللہ) کے مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتے مگر شیطان سرکش کو
لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا
لعنت کی اس پر اللہ نے اور کہا اس نے ضرور لوں گا میں تیرے بندوں سے حصہ
مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ
مقررہ اور البتہ میں ضرور گمراہ کرونگا اور البتہ ضرور میں آرزوئیں دلاؤنگا اور البتہ ضرور حکم دوں گا میں
فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ
ان کو پھر البتہ ضرور کاٹیں گے وہ کان مویشیوں کے اور البتہ ضرور حکم دوں گا میں انکو پھر ضرور وہ بدلادیں گے
خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
پیدائش اللہ کی اور جو بناوے شیطان کو دوست سوائے اللہ کے
فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَ
تو یقیناً گھاٹا پاویگا گھاٹا کھلا کھلا وہ (شیطان) وعدہ دیتا ہے انکو اور آرزو دلاتا ہے انکو اور
مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ
نہیں وعدہ دیتا ان کو شیطان سوائے فریب کے یہ لوگ وہ ہیں کہ ٹھکانا ان کا
جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
جہنم ہے اور نہیں پائیں گے وہ اس سے بھاگنے کی جگہ اور وہ لوگ جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
اور کیں انہوں نے نیکیاں ضرور ہم داخل کریں گے انکو باغات میں کہ بہتی ہیں نیچے انکے
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ
نہریں رہ پڑنے والے ہیں اس میں ہمیشہ وعدہ ہے اللہ کا سچا اور کون ہے
اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ
زیادہ سچا اللہ سے قول میں نہیں ہے (بہشت میں جانا) والبتہ تمہاری آرزو سے اور نہ آرزوؤں سے

وقف لازم

117۔ اگر مشرک شرک کی حالت میں مر گیا تو بخشش نہ ہو گی۔ اگر اپنی زندگی میں شرک سے تائب ہو کر اللہ پر ایمان لے آیا تھا تو اللہ معاف کر دے گا(iv)۔ "+مَادُوْنَ ذٰلِکَ یعنی اس (شرک) سے نیچے اتر کر جو گناہ ہیں وہ بخش سکتا ہے مگر خدا کی ہستی کا انکار کرنا تو شرک کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے"۔ 118۔"+لات، منات عرب کے مؤنث بت تھے دیویاں وغیرہ" بے جان چیزوں کیلئے عربی میں مؤنث کا صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ مشرک لوگ ملائکہ اور بتوں جیسے لات، منات، عزہ، نائلہ کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے اور ان کی پوجا کرتے تھے۔"اِنٰثًا کا معنٰی بے جان چیزیں بھی ہے(ii)"۔ (مفردات، لسان العرب، فتح البیان جلد 2 ص 316)۔ اللہ کی بجائے معبودان باطلہ کو پکارنا شیطانی عمل ہے۔119۔لَعَنَہُ اللّٰہُ: اللہ نے اس (شیطان) پر لعنت کی۔وَقَالَ: یعنی شیطان نے کہا۔ حصہ مقررہ یعنی شیطان لوگوں سے بتوں وغیرہ کیلئے ان کے اموال میں سے کچھ حصہ لیتا رہے گا یا کچھ لوگ شیطانی کاموں میں خرچ کرتے رہیں گے، جیسے بتوں کے نام کی نیاز وغیرہ پر۔ نیز کافروں کا دستور تھا کہ جانوروں کے کان چیر کر اپنے بتوں کے نام پر کر دیتے۔اور بتوں پر قربانی بھی کرتے۔اور بتوں کے نام پر اپنے لڑکوں کے سر پر بالوں کی چوٹی رکھ دیتے۔اسی طرح جو اونٹ یا اونٹنی پانچ یا دس تک بچے جن لیتی تو اس کے کان پھاڑ کر بت کے نام پر اس کو چھوڑ دیتے۔اسے بحیرہ کہتے۔ کبھی جانور کے نوزائدہ بچہ کے جسمانی اعضاء میں بت کے نام پر بگاڑ پیدا کر دیتے تھے۔یہ خلق اللہ میں بگاڑ پیدا کرنے کے مترادف ہے، مسلمانوں کو اللہ نے فرمایا کہ یہ سب شیطانی کام ہیں ان سے بچو۔ 120۔ خلق اللہ کو تبدیل کرنا: 30:31 کے پیش نظر اللہ کے دین فطرت یعنی توحید میں تبدیلی پیدا کرنا اور اسکی جگہ شرک کا رواج قائم کرنا مراد ہے۔ یہ لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ کے خلاف عمل کرنا ہے۔اور یہ شیطانی عمل ہے۔یہ اللہ کی مخلوق میں تبدیلی پیدا کرنا ہے۔ نیز مشرکین اپنے مویشیوں کو بتوں کے نام کر کے ان کے کان چھید دیا کرتے تھے۔"اگر Genetic Engineering کو خلق اللہ کی مدد اور حفاظت کی خاطر استعمال کیا جائے تو جائز ہے۔ مگر خلق اللہ میں تبدیلی پیدا کرنے سے بڑا نقصان پہنچ سکتا ہے(iv)"۔ شیطان کو دوست بنانا چاہتے ہیں یعنی اللہ کی عطا کردہ انسانی فطرت کی بجائے مشرکانہ رواج پر چلنا چاہتے ہیں۔ 121۔ غُرُوْر: فریب۔ غَرُوْر: فریبی، اسی طرح شُکُوْر: شکر کرنا، شَکُوْر: شکر کرنے والا۔ شیطان لوگوں کو جھوٹی تمنائیں دلاتا ہے جن سے وقتی مزہ اور لطف ملتا ہے مگر ان کا نتیجہ دنیا اور آخرت میں جہنم ہے۔ جیسے آج کل جنسیات، منشیات وغیرہ کی لعنتیں ایجاد ہوئی ہیں۔

اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ
اہل کتاب کی جو بھی کرے گا برائی اسے بدلا دیا جائیگا اسکا اور نہ پاویگا وُہ
لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ
اپنے لیے سوائے اللہ کے کوئی دوست اور نہ مددگار اور جو کرے گا
الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ
نیکیاں خواہ مرد ہو یا عورت جبکہ وہ ایماندار ہو تو یہ لوگ
يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ
داخل ہوں گے جنت میں اور نہ ظلم کئے جائیں گے کھجور کی گٹھلی کے سوارخ کے برابر بھی اور کون
اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ
زیادہ اچھا ہے دین میں اس شخص سے جس نے سونپ دی توجہ اپنی اللہ کو جبکہ وہ احسان کرنیوالا ہو
وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ
اور پیروی کرے مذہب ابراہیم موحد کی اور بنایا اللہ نے ابراہیم کو
خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ
خاص دوست اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور ہے
اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع ۱۸ ۱۱ ۱۵ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ
اللہ ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے اور فتویٰ پوچھتے ہیں تجھ سے عورتوں کے بارہ میں
قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ
تو کہدے اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو ان کے بارہ میں اور (فتویٰ دیتا ہے) اس کا جو پڑھا جاتا ہے تم پر اس کتاب میں
فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ
یتیم عورتوں کے بارہ میں حالانکہ نہیں دیتے تم ان کو جو مقرر کیا گیا ان کے لیے
وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ
اور رغبت کرتے ہو کر نکاح کرو تم ان سے اور (فتویٰ دیتا ہے تم کو) کمزور
الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا
بچوں کے متعلق اور یہ کہ کھڑے ہو جاؤ یتیموں کے لیے ساتھ انصاف کے اور جو

124۔ بِاَمَانِيِّكُمْ: کُمْ سے مراد مشرکین اور کفار ہیں۔ فرمایا نری آرزؤں پر اجر نہیں ملتے بلکہ عمل کے مطابق ملتے ہیں۔ یہود اور نصارا کہتے تھے کہ ہم کو پکڑ نہیں ہے، ہمارے نبی ہم کو چھڑا لیں گے(5:19) ہم اللہ کے پیارے ہیں۔ آجکل بعض مسلمان بھی یہودیوں کی طرح یہی خیال لئے ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ دنیا کے معاملات کے برخلاف آخرت کا معاملہ تمہارے نیک اور بد اعمال کے مطابق فیصل ہوگا۔ تمہاری آرزؤں کے مطابق نہیں ہوگا۔ کافر کہتے ہیں کہ وہ دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں گے اور نہ حساب کتاب ہوگا(6:30)۔ یہ محض نفس کے دھوکے کی باتیں ہیں۔ **125**۔"یہ آیت بتاتی ہے کہ اسلام نے شرعی اعمال کے لحاظ سے مرد اور عورت میں کامل مساوات رکھی ہے(ح)"۔ **126**۔خَلٌّ۔ سوراخ۔ خلیل: ساتھی جو دل میں گھر کر جائے یعنی دلی یا جگری دوست۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جو شخص بھی روشِ ابراہیمی کو اختیار کرے گا وہ محبوب الٰہی بن جائے گا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے بھی اپنا خلیل بنایا ہے جس طرح اس نے ابراہیمؑ کو خلیل بنایا(مسلم، کتاب المساجد)۔ **127**۔ احاطہ کئے ہوئے ہے یعنی اس کا کامل علم رکھتا ہے(ii)۔ **128**۔ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ: اور لوگ تجھ سے عورتوں کے متعلق (احکام) دریافت کرتے ہیں۔ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ: تو کہہ دے کہ اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو اس بارے میں۔ (نوٹ: یہ فتویٰ یا حکم آیات 4:129 تا 4:131 میں دیا جاتا ہے)۔ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَاءِ الّٰتِيْ: اور اس کا بھی فتویٰ یا حکم دیتا ہے جو اس کتاب میں دوسری جگہ فرمایا یعنی 4:4 میں کہ یتیم عورتوں کے متعلق جنہیں تم ان کے مقرر کردہ حق مہر (مہر، میراث) ادا نہیں کرتے مگر ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو۔ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ: (نیز) حکم دیتا ہے کمزور یتیم بچیوں کے متعلق کہ ان کے ساتھ انصاف کا معاملہ کرتے رہو اور ان کے مال نہ کھا جاؤ (نیز بیوہ کو بھی عربی میں یتیم کہتے ہیں) اس لئے يَتٰمَى النِّسَاءِ سے مراد یتیم لڑکیاں ہیں (لڑکے نہیں) الّٰتِيْ: نساء کیلئے ضمیر ہے نہ کہ یتامیٰ (یتیم لڑکے لڑکیاں) کیلئے جو عربی میں مذکّر ہے۔ اس کے لئے اَلَّذِيْنَ آنا چاہیئے، پس یہاں لڑکیاں مراد ہیں کیونکہ انہی سے نکاح کا امکان ہو سکتا ہے۔ وِلْدَانِ: ولد کی جمع ہے جو لڑکے اور لڑکی دونوں کیلئے بولا جاتا ہے مگر یہاں یتیم لڑکیاں مراد ہیں جن سے نکاح کا ارادہ کیا جاتا ہے۔ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ: اور فتویٰ دیتا ہے کہ یتیم لڑکیاں جو اپنے حقوق خود نہیں لے سکتیں ان کیلئے انصاف سے اور ان کے اموال کی حفاظت کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔

تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ١٢٨ وَاِنِ
بھی کرو گے تم کوئی نیکی تو یقیناً اللہ ہے اس کو خوب جاننے والا اور اگر
امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ
کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند کی طرف سے ظلم یا بے توجہی سے تو نہیں کوئی گناہ
عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ
ان دونوں پر کہ وہ صلح کرلیں آپس میں کوئی صلح اور صلح بہتر ہے
وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا
اور موجود کیا گیا ہے طبیعتوں میں بخل اور اگر احسان کرو تم اور تقویٰ کرو تم
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ١٢٩ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا
تو یقیناً اللہ ہے اس کی جو کرتے ہو تم خوب خبر رکھنے والا اور ہرگز نہیں طاقت رکھتے تم
اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا
کہ عدل کرو درمیان بیویوں کے اور اگرچہ بہت خواہش کرو تم پس نہ جھکو تم
كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَ
بالکل جھک جانا کہ چھوڑ دو اُسے مانند (کھونٹی پر) لٹکائی ہوئی (چیز) کے اور اگر اصلاح کرو تم اور
تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ١٣٠ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا
تقویٰ کرو تو یقیناً اللہ ہے بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا اور اگر دونوں جدا ہو جاویں
يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا
تو بے پروا کردے گا اللہ ہر ایک کو اپنی کشائش سے اور ہے اللہ وسعت والا
حَكِيْمًا ١٣١ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ
حکمت والا اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور یقیناً یقیناً
وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ
تاکیدی حکم دیا ہم نے ان لوگوں کو جو دیئے گئے کتاب پہلے تم سے اور تم کو بھی کہ
اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ
ڈرو اللہ سے اور اگر کفر کرو تم تو یقیناً اللہ کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور

129۔ نُشُوۡزًا: عدم توجہی یا بد معاملگی۔ وہ کسی طرح سے صلح کرلیں یعنی عورت یہ دیکھ کر کہ معاملہ لمبا اور پیچیدہ ہو جائے گا اس لئے بہتر ہے کہ اپنے حق میں سے کچھ چھوڑ دوں تو قاضی اس کی اجازت دے سکتا ہے (ii)۔ "شُحَّ: اس بخل کو کہتے ہیں جس کے ساتھ طمع اور حرص بھی ہو (ح)"۔ لوگوں کے نفسوں میں بخل کا خیال پیدا کر دیا گیا ہے یعنی لوگ بخل کی جانب مائل رہتے ہیں اور خرچ سے خواہ مفید نتیجہ ہو پرہیز کرتے ہیں (ii)۔ **130**۔ "عدل دو طرح کا ہے ایک ظاہری حالت میں دوسرے محبت اور قلبی لگاؤ کے لحاظ سے یہاں دوسرا عدل مراد ہے۔ (ح)"۔ تعدد ازواج میں ظاہری سلوک تو سب بیویوں سے ایک سا ہو سکتا ہے مگر باطنی اور قلبی سلوک ایک جیسا نہیں ہو سکتا۔ نہ وہ موجب گناہ ہے۔ كَالْمُعَلَّقَةِ: یعنی صرف ایک ہی بیوی کی طرف ظاہری سلوک میں نہ جُھک جاؤ اور دیگر بیویوں کو لٹکتا چھوڑ دو۔ مطلب خاوند دوسری بیوی کو نہ تو آپ آرام سے رکھے اور نہ ہی چھوڑے کہ وہ کسی اور سے نکاح کر لے۔ ایسا کرنا منع فرمایا۔ **131**۔ اگر موافقت اور صلح ممکن نہیں اور طلاق ہو جائے تو اللہ دونوں کو بہتر رشتے عطا کر دے گا۔

مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿١٣٢﴾ وَلِلّٰهِ مَا
جو زمین میں ہے اور ہے اللہ بے پروا بہت خوبیوں والا اور اللہ ہی کا ہے جو

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٣٣﴾ اِنْ
آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور کافی ہے اللہ کارساز اگر وہ

يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ
چاہے لے جاوے تم کو اے لوگو اور لاوے دوسروں کو اور ہے

اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿١٣٤﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا
اللہ اس پر بہت قدرت رکھنے والا جو ہو چاہتا بدلہ دُنیا کا

فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا
تو پاس اللہ کے بدلہ ہے دنیا کا اور آخرت کا اور ہے اللہ خوب سننے والا

ع ١٩/٨ بَصِيْرًا ﴿١٣٥﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ
خوب دیکھنے والا اے لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ خوب قائم

بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ
انصاف پر جبکہ تم گواہ ہو اللہ کی خاطر اور اگرچہ (تمہاری گواہی) خلاف تمہارے اپنے ہو یا ماں باپ اور

الْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا قف
رشتہ داروں کے ہو اگر ہے وہ (جسکے خلاف گواہی ہے) دولتمند یا فقیر تو اللہ زیادہ حامی ہے ان دونوں کا۔

فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا
پس نہ پیچھے لگنا (اس) خواہش کے کہ عدل نہ کرو تم اور اگر پیچدار بات کرو تم یا رُک جاؤ تم

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٣٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
تو یقیناً اللہ ہے اس کی جو تم کرتے ہو خوب خبر رکھنے والا اے لوگو جو

اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ
ایمان لائے ہو ایمان لاؤ اللہ پر اور رسول اسکے پر اور اس کتاب پر جو اس نے اُتاری

عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ
اپنے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اتاری ہوئی ہے پہلے سے اور جو

134۔ نیز دیکھیں آیت 47:39"اس میں اشارہ ہے کہ اللہ کے دین کے اظہار کیلئے کسی قوم یا شخص پر انحصار نہیں ہے(ح)"۔ **135**۔ یعنی استقامت سے شرع پر رہو تو دین اور دنیا دونوں کی حسنات ملیں۔ **136**۔ امیر کے ڈر سے یا اس سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے یا غریب پر رحم کرتے ہوئے غلط گواہی یا فیصلہ نہ کرو، یعنی کسی غنی کی رضا حاصل کرنا یا فقیر پر رحم کرنا یا قرابت کا لحاظ کرنا تمہیں سچی گواہی سے نہ روکے اور حق بات (فیصلہ) سے نہ پھیر دے بلکہ سچی بات کی گواہی دو۔ اگر سچ بات کہی مگر ملی زبان سے، پیچدار زبان سے یا ویسے ہی رک جاؤ جس سے سننے میں شبہ پڑ جائے کہ کچھ بات کہی اور کچھ جو کام کی تھی نہ کہی۔ سو یہ بھی گناہ میں داخل ہے۔ مطلب یہ کہ نہ امیر کی بے جا طرفداری کرو اور نہ غریب کی۔ بلکہ اللہ کے حکم کی تعمیل کہ عدل قائم کرو کو مقدم رکھو۔ فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا: کیونکہ اللہ دونوں (غنی اور فقیر) سے زیادہ مقدم ہے۔ اس کے حکم (رضا) کو مقدم رکھو اور سچی گواہی اور سچے فیصلے کیا کرو۔ اَنْ تَعْدِلُوْا: مبادا تم عدل سے گریز کرو۔ نیز دیکھیں 5:9 تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔

يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ
کفر کریگا اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اسکے رسولوں کا اور روز
الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
آخر کا تو یقیناً وہ گمراہ ہوا گمراہی دُور کی یقیناً جو لوگ ایمان لائے
ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا
پھر کفر کیا پھر ایمان لائے پھر کفر کیا پھر بڑھ گئے کفر میں
لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾
نہیں ہے اللہ کہ معاف کرے ان کو اور نہ یہ کہ راہ نمائی کرے ان کو راہ سیدھی کی
بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ﴿۱۳۸﴾ الَّذِيْنَ
تو بشارت دے منافقوں کو کہ ان کے لیے عذاب ہے دردناک وہ جو
يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ
بناتے ہیں کافروں کو دوست سوائے مومنوں کے
اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾
کیا یہ (منافق) چاہتے ہیں ان (کافروں) کے پاس عزت تو (سن لو کہ) یقیناً عزت ہے اللہ کیلئے سب کی سب
وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ
اور یقیناً اُتارا ہم نے تم پر اس کتاب میں کہ جب سُنو تم اللہ کی
اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ
آیات کو کہ کُفر کیا جاتا ہے ان کا اور استہزا کیا جاتا ہے ساتھ انکے تو نہ بیٹھو ساتھ ان کے
حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ڮ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ
یہاں تک کہ وہ لگ جاویں کسی بات میں اس کے سوا یقیناً تم اس وقت مانند ہوگے ان کی
اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ
یقیناً اللہ اکٹھا کرنیوالا ہے منافقوں کو اور کافروں کو جہنم میں
جَمِيْعَا ﴿۱۴۰﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ
سب کے سب کو وہ جو کہ انتظار کرتے رہتے ہیں تمہارے متعلق پھر اگر ہو تمہارے لیے فتح

137۔ یعنی زبانی طور پر اقرار کرلینا کافی نہیں بلکہ ایمان کی تکمیل اور مضبوطی کیلئے دلی لگاؤ سے اسلام کے پانچ رکنوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ارکان ایمان چھ ہیں: 1۔ اللہ پر ایمان لانا۔ 2۔ اس کے تمام فرشتوں پر۔ 3۔ تمام الہامی کتابوں پر۔ 4۔ اللہ کے تمام رسولوں پر۔ 5۔ یوم آخرت پر۔ 6۔ اللہ کی تقدیر پر ایمان لانا یعنی تصدیق بالقلب، اقرار باللسان اور عمل صالح کرنے سے ایمان مکمل ہوتا ہے۔ اعمال صالحہ کرنا: اسلام کے پانچ ارکان پر عمل کرنا ضروری ہے یعنی 1۔ کلمہ شہادت پڑھنا 2۔ اقامت صلٰوۃ کرنا 3۔ زکٰوۃ ادا کرنا 4۔ حج کرنا اور 5۔ رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا۔ یہ اعمال ایمان کو مکمل کرتے ہیں۔ اَنْزَلَ۔ يُنْزِلُ۔ تَنْزِيْلاً: باب تفعیل سے ہے یعنی آہستہ آہستہ اتارتے رہنا جیسے قرآن کا 23 سال میں اُترنا ہوا۔ نَزَّلَ۔ يُنَزِّلُ۔ اِنْزَالاً: باب افعال سے ہے یعنی یکدم اتارنا جیسے تورات یکدفعہ اتری۔ **138**۔ اس آیت میں مرتدین کا حال بیان ہوا ہے۔ مرتد کی سزا قتل ہرگز نہیں ہے بلکہ ان کی اصلاح کیلئے راستہ کھلا رکھا ہے ورنہ بار بار ایمان لانے کا مطلب کیا ہوا، اگر مرتد ہونے پر قتل سزا ہے۔ **139**۔ بَشِّرِ: جس بات کا اثر بَشَرہ (چہرہ) سے ظاہر ہو عام طور پر خوشخبری اور کبھی بری خبر پر بھی بولا جاتا ہے۔ سو بشارت ایسی خبر ہے جو آئندہ کے متعلق کچھ بیان کرے۔ خبر اچھی ہو خواہ بری۔ **140**۔ یہ بیان منافقین کے بارے میں ہے جو کفار سے عزت کے خواہاں ہوتے ہیں۔ حالانکہ سب قسم کی عزت اللہ کے پاس ہے (35:11)(63:9)۔ عزت غلبے اور اقتدار کو بھی کہتے ہیں۔ **141**۔ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ: یعنی مکہ میں آیت 6:69 میں یہ حکم نازل ہو چکا ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی مجلس میں بیٹھے اور وہاں اپنے دین کے عیوب سنے اور اس کے باوجود وہ وہاں بیٹھا رہے اور اٹھ کر نہ جائے تو وہ بھی منافق شمار ہوگا۔ آیت 4:141 مدینہ میں نازل ہوئی تھی۔

مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ
اللہ کی طرف سے تو کہتے ہیں کہ کیا نہ تھے ہم تمہارے ساتھ اور اگر ہو کافروں کے لیے
نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ
کچھ حصہ کہتے ہیں (کافروں کو) کیا نہ غالب آئے تھے ہم تم پر اور نہ روکا تھا تم کو
الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَ
مسلمانوں سے پس اللہ فیصلہ کرے گا درمیان تمہارے بروز قیامت اور
لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۱۴۱ ۲۰ ع ۱۷
ہرگز نہیں بناویگا اللہ کافروں کے لیے مومنوں پر کوئی حجت
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا
یقیناً منافق فریب دیتے ہیں اللہ کو اور وہ دھوکا کی سزا دینے والا ہے انکو اور جب
قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا
کھڑے ہوتے ہیں نماز کی طرف تو کھڑے ہوتے ہیں سست ہو کر دکھاتے ہیں لوگوں کو اور نہیں
يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۱۴۲ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ
یاد کرتے اللہ کو مگر تھوڑا سا متردد ہیں درمیان اس کے
لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ
نہ ان (مسلمان) لوگوں کی طرف ہیں اور نہ ان (کافر) لوگوں کی طرف ہیں اور جسے گمراہ ٹھہرائے اللہ تو ہرگز نہ پاوے گا تو
لَهٗ سَبِيْلًا ۱۴۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ
اس کیلئے کوئی راہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ بناؤ کافروں کو
اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا
دوست چھوڑ کر مومنوں کو کیا تم چاہتے ہو کہ بناؤ تم
لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۱۴۴ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ
اللہ کے لیے اپنے پر حجت کھلی یقیناً منافق سب سے نچلے درجہ میں
الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۱۴۵ اِلَّا الَّذِيْنَ
ہوں گے آگ کے اور ہرگز نہیں پاوے گا تو ان کیلئے کوئی مددگار سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے

142۔ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ: وہ تمہاری تباہی کا انتظار کرتے ہیں (یعنی مسلمانوں کی تباہی کا منافق انتظار کرتے ہیں)۔ "قَالُوْٓا۔ وہ منافق مسلمانوں کو کہتے ہیں اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہی تھے۔ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ: یعنی منافق کافروں کو کہتے ہیں کہ کیا ہم تم پر غالب نہ آئے تھے وَنَمْنَعْكُمْ اور ہم نے تمہیں بچالیا تھا۔ یعنی یہ منافق کہتے ہیں کہ اس سے پہلے ایک موقع پر کیا مسلمان تم پر غالب نہیں آگئے تھے (جو ہماری ہی فتح تھی) مگر ہم نے ان سے سفارش پیش کرکے تم کو بچالیا تھا(ii)"اس جگہ منافقوں کی دورخی چال کا ذکر کیا ہے۔ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا: یعنی اللہ کافروں کو مسلمانوں پر غلبہ نہ دے گا، حجت و دلائل کے حساب سے کافر مسلمانوں پر غالب نہیں آسکتے۔ نَصِيْبٌ یعنی فتح مراد ہے۔ **143**۔ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ: منافق اللہ کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں یا دھوکہ دینا چاہتے ہیں (یعنی اللہ کے رسول کو) منافق رسول خدا کو دھوکہ دیتے تھے جو اللہ کا نمائندہ اور رسول تھا۔ اس لئے اللہ ان کو سزا دے گا۔ نیز دیکھیں (2:16)(2:10)۔ وَهُوَ خَادِعُهُمْ: اور وہ (خدا) ان کو دھوکے کی سزا دے گا۔ نماز کیلئے سست ہو کر کھڑے ہوتے ہیں یعنی ان کی نمازوں میں اللہ کا ذکر خشوع خضوع کم ہی ہوتا ہے۔ "اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب تک نماز میں انشراح اور خوش دلی کی کیفیت پید انہ ہو وہ نماز عبث ہے(ح)"۔ **144**۔ متردد ہیں درمیان میں۔ یعنی منافقین کفر و ایمان کے درمیان متردد ہیں یا مسلمانوں اور کافروں دونوں کے درمیان ہیں۔ ایسے لوگ منافق ہیں جو نہ مؤمنوں کے طرفدار ہیں نہ کافروں کے۔ مُذَبْذَبِيْنَ: تذبذب میں ہیں۔ مَن يُضْلِلِ اللّٰهُ: جسے اللہ گمراہ قرار دے وہ سیدھے راستے پر نہ آئے گا۔ **145**۔ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِيْنًا۔ یعنی کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کو تم اپنے خلاف کھلی کھلی دلیل دو۔ اگر کفار سے یارانہ رکھوگے تو انہی کے رنگ میں رنگے جاؤگے۔ **146**۔ "دَرْك: پستی کے درجات۔ قرآنِ مجید میں اسکا استعمال دوزخ کے درجوں کیلئے آیا ہے۔ دَرَج: بلندی کے درجات۔ اسکا استعمال جنّت کے درجوں کیلئے آیا ہے (ح)"۔

تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ

توبہ کی اور اصلاح کی اور مضبوط پکڑا اللہ کو اور خالص کیا اپنے دین کو

لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ

اللہ کے لیے یہ لوگ ساتھ ہوں گے مومنوں کے اور عنقریب دے گا اللہ

الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۱۴۶ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ

مومنوں کو اجر عظیم کیا کرے گا اللہ عذاب دے کر تم کو

اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝۱۴۷

اگر شکرگزار بنو تم اور ایمان لاؤ تم اور ہے اللہ قدر دان خوب جاننے والا

147۔وَاعْتَصَمُوا بِاللّٰهِ: جیسے فرمایاوَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا کہ اللہ کی رسی (قرآن۔رسول) کو مضبوطی سے پکڑلو۔یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرو۔**148**۔ شکر گزاری کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق برائیوں سے اجتناب اور اعمال صالحہ کا اہتمام کرنا ہے اور ایمان سے مراد اللہ کی توحید اور اس کے رسول پر ایمان لانا ہے (قال اللہ اور قال الرسول پر چلنا)۔ شکر گزاری اور ایمان داری عذاب سے بچاتی ہیں۔اللہ شاکر ہے یعنی ان کے نیک اعمال کی جزاء بڑھا چڑھا کر دے گا۔ وہ قدر دان ہے "معلوم ہوا کہ سزا کی اصل غرض اصلاح اور تربیت ہے اور دوزخ بھی اس اصلاح کیلئے ہے نہ کہ کسی انتقامی جذبہ کو پورا کرنے کیلئے (ح)"۔

الجزء ٦

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا
نہیں پسند کرتا اللہ ظاہر کرنا بُری بات کو سوائے

مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿١٤٨﴾ اِنْ تُبْدُوْا
جس پر ظلم کیا گیا اور ہے اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا اگر ظاہر کرو تم

خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ
کوئی نیکی یا پوشیدہ رکھو اسے یا درگذر کرو تم کسی بدی سے تو یقیناً اللہ ہے بہت

عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
معاف کرنیوالا بہت قدرت رکھنے والا یقیناً جو لوگ کفر کرتے ہیں اللہ کا اور اسکے رسول کا

وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَ
اور چاہتے ہیں کہ تفرقہ کریں درمیان اللہ اور اسکے رسولوں کے وہ

يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ
کہتے ہیں کہ ایمان لاتے ہیں ہم بعض پر اور ہم انکار کرتے ہیں بعض کا اور وہ چاہتے ہیں

اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١٥٠﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ
کہ بنادیں درمیان اس کے راہ یہ لوگ وہی کافر ہیں

حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٥١﴾ وَالَّذِيْنَ
سچ مچ اور تیار کیا ہم نے کافروں کے لیے عذاب ذلیل کرنیوالا اور وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ
ایمان لائے اللہ پر اور اسکے رسولوں پر اور نہیں تفرقہ کیا انہوں نے درمیان کسی کے ان میں سے

اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
یہ لوگ وہ ہیں کہ عنقریب دیگا (اللہ) ان کو اجر اُن کے اور ہے اللہ بہت بخشنے والا

ع ٢١/١١
رَّحِيْمًا ﴿١٥٢﴾ يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا
بہت رحم کرنیوالا درخواست کرتے ہیں تجھ سے اہل کتاب کہ تو اُتارے ان پر کوئی کتاب

مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا
آسمان سے پس یقیناً مانگی انہوں نے موسیٰ سے زیادہ بڑی (بات) اس سے پس کہا انہوں نے

149۔ کسی کی نسبت بری بات کو شہرت دینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ مگر مظلوم اگر اپنے پر کئے گئے ظلم کو لوگوں پر ظاہر کرے تو یہ غیبت نہ ہوگی۔ مثلاً ظلم ہوتے وقت لوگوں کو مدد کیلئے پکارے یا متعلقہ حکام کو آگاہ کرے۔ مگر عام لوگوں میں اس برائی کو بیان کر کے منافرت پھیلانے کی اجازت نہیں ہے۔ **150**۔ اگر تم لوگوں کے قصوروں کو معاف کروگے تو اللہ تمہارے قصوروں کو بھی معاف فرمائے گا۔ **151تا153**۔ خدا کو مانتے ہیں مگر رسول کو نہیں مانتے۔ یا رسول کی بعض باتوں کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں۔ یا کچھ رسولوں کو مانتے ہیں دوسروں کو نہیں۔ فرمایا کہ خدا اس کے تمام رسولوں اور ان کے سب دعاوی کو مانو ورنہ کافر کہلاؤ گے۔ قرآن میں مذکورہ تمام انبیاء کو ماننا ضروری ہے۔ ایک نبی کا انکار بھی سب نبیوں کے انکار کے مترادف ہوگا۔

لَایُحِبُّ اللّٰہ ۶   ۱۴۸   النِّسَآء ۴

اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ

دکھا ہمیں اللہ کھلم کھلا پس پکڑا انہیں بجلی نے بسبب ظلم کے ان کے

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ

پھر بنایا انہوں نے بچھڑا (معبود) بعد اس کے کہ آئیں ان کے پاس دلیلیں

فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَیْنَا مُوْسٰی سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ﴿۱۵۳﴾

پھر درگذر کیا ہم نے اس (جرم) سے اور دیا ہم نے موسیٰ کو غلبہ کھلا

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِیْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ

اور اٹھایا ہم نے اوپر ان کے طور وقت وعدہ لینے کے ان سے اور کہا ہم نے ان کو

ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِی

داخل ہو دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے اور کہا ہم نے ان کو نہ حد سے بڑھو بارہ

السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا

میں سبت کے اور لیا ہم نے ان سے عہد پختہ پس بسبب

نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ

ان کے توڑنے کے اپنا عہد اور انکے کفر کرنے کے ساتھ آیات اللہ کی کے اور (بسبب) انکے قتل کرنے

الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ

کے نبیوں کو بغیر حق کے اور (بسبب) ان کے کہنے کے کہ دل ہمارے غلافوں میں ہیں (نہیں) بلکہ

طَبَعَ اللّٰهُ عَلَیْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۵۵﴾

مہر کردی ہے اللہ نے ان کے (دلوں) پر بسبب انکے کفر کے پس نہ ایمان لائیں گے مگر تھوڑے سے

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰی مَرْیَمَ بُهْتَانًا عَظِیْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّ

اور بسبب ان کے کفر کے اور بسبب انکے کہنے کے مریم پر بہتان عظیم اور

قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ

(بسبب) ان کے کہنے کے یقیناً ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ ابن مریم رسول کو

اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ

اللہ کے حالانکہ نہیں قتل کیا انہوں نے اور نہیں صلیب پر مارا اسے ولیکن وہ (یعنی مسیح) مشابہ کیا گیا (مصلوب کے) واسطے انکے

154۔ اہل کتاب میں یہود اور نصاریٰ دونوں مراد ہوتے ہیں۔ مگر اس آیت میں صرف یہود مراد ہیں۔ کیونکہ اس سے آگے مریم پر بہتان باندھنے اور مسیح کو صلیب پر لٹکا کر مارنے کی کوشش کرنے کا ذکر ہے۔ یہ کام یہود کا تھا مسیحیوں کا نہیں(ii)۔ آسمان سے ان پر کتاب اتارے یعنی ظاہر صورت میں اتارے۔ آیات 154 تا 162 تک جو واقعات بیان ہوئے ہیں یہ مختلف مواقع پر ہوئے ہیں۔ بچھڑا اختیار کیا بطور معبود کے۔ نیز دیکھیں سورۃ بقرہ رکوع 6 تا رکوع 8۔ **155**۔ یعنی ان کو طور کے دامن تک لے گئے اور انہیں سامنے اونچا پہاڑ نظر آنے لگا جیسے صحیح بخاری باب الہجرت کی حدیث میں حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِیْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ کہ ہمیں سامنے بڑی چٹان دکھائی دی جس کا سایہ تھا(ii)۔ شہر کے دروازے سے داخل ہو جاؤ (دیکھیں سورۃ بقرہ رکوع 6 تا 8)۔ سُجَّدًا: اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے۔ لَا تَعْدُوْا فِی السَّبْتِ: سبت (ہفتہ کا دن) کے دن یہود کو کام کرنا منع تھا مگر وہ پھر بھی تعدی سے کام کر لیتے تھے اور مچھلیاں پکڑتے تھے۔ بنی اسرائیل سے عہد کا ذکر 2:64 میں گزر چکا ہے نیز دیکھیں خروج 19:17-18 اور باب 20۔ بہت سے عہد تھے۔ ان میں سے ایک عہد نبیوں کا عہد کہلاتا ہے یعنی جب کبھی تم میں کوئی رسول آئے تو ایمان لے آنا۔ اسے میثاق غلیظ (پکا عہد) کہا گیا ہے۔ آنحضرتؐ سے بھی عہد لیا گیا تھا (33:8)۔ بِمِیْثَاقِهِمْ: ان سے عہد لینے کا وقت۔ **156**۔ قتل انبیاء سے مراد یہ ہے کہ یہود نبیوں کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے تھے یا ایسی تکلیفیں دینا جن کا نتیجہ بعض دفعہ قتل پر منتج ہوتا ہے(ii)۔ ہمارے دل پردوں میں ہیں یعنی ان پر تمہاری باتوں کا کوئی اثر نہ ہوگا، یا ہم سننا ہی نہیں چاہتے۔ یہود کی ان بدعہدیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔ غُلْف کے بعد "ان پر لعنت کی سزا دی" محذوف ہے۔ **157**۔ مریم پر زناکاری کا الزام یعنی یوسف نجار مسیح کا باپ تھا۔ Jewish life of Jesus by Panthers میں درج ہے۔ مریم کی پاکدامنی قرآن میں مذکور ہے۔ 3:43 اور 5:76۔

النسآء ٤ ۱۴۹ لایحب اللہ ٦

إِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ
اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اختلاف کیا اس میں البتہ شک میں ہیں اس (واقعہ) کے نہیں انہیں متعلق اسکے
مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝١٥٨ بَل
کوئی علم سوائے پیروی کرنے کے ظن کی اور نہیں قتل کیا انہوں نے اسے یقیناً بلکہ
رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝١٥٩ وَإِن مِّنْ
قرب بخشا اسے اللہ نے اپنی طرف سے اور ہے اللہ عزت والا حکمت والا اور نہیں کوئی
أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ
اہل کتاب مگر البتہ ضرور ایمان لائیگا اس (واقعہ قتل) پر پہلے موت اپنی کے اور بروز
الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۝١٦٠ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ
قیامت وہ (مسیح) ہوگا خلاف ان کے گواہ پس بسبب ظلم کے طرف سے ان لوگوں کی جو
هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ
یہودی ہوئے حرام کردیں ہم نے ان پر پاکیزہ چیزیں جو حلال کی گئی تھیں واسطے ان کے اور بسبب انکے روکنے کے
عَن سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ۝١٦١ وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا
راہ سے اللہ کے بہت اور (بسبب) انکے لینے کے سود حالانکہ یقیناً روکے گئے تھے
عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا
وہ اس سے اور (بسبب) انکے کھانے کے مال لوگوں کے باطل طور پر اور تیار کیا ہم نے
لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝١٦٢ لَّٰكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي
کافروں کے لیے ان میں سے عذاب دردناک لیکن پختہ لوگ
الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ
علم میں ان (یہود) میں سے اور مسلمان ایمان لاتے ہیں اس پر جو اتارا گیا طرف تیری
وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ ۚ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ ۚ وَالْمُؤْتُونَ
اور جو اتارا گیا پہلے تجھ سے اور قائم کرنے والے ہیں نماز اور دینے والے ہیں
الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَٰئِكَ
زکوٰۃ اور ایمان لانے والے ہیں اللہ پر اور دن آخر پر یہ لوگ وہ ہیں کہ

158۔ مسیحؑ طبعی موت سے فوت ہوئے تھے 5:118۔ ان کی بے ہوشی کی حالت سے یہودیوں کو ظن (گمان) ہوگیا تھا کہ وہ مر گئے ہیں مگر یقیناً وہ مسیح کو قتل نہ کر سکے۔ وَلٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ: یہود کو شبہ ہو گیا تھا کہ مسیح مر چکا ہے۔ اِخْتَلَفُوْا فِيْهِ یعنی اس واقعہ میں کہ موت صلیب پر ہو گئی۔ مِنْهُ: بھی اسی واقعہ کے متعلق ہے۔ صلیب پر چڑھا کر ہڈیاں توڑی جاتی تھیں تا مصلوب آدمی مر جائے مگر مسیح کی ہڈیاں نہ توڑی گئی تھیں۔ ان کے ساتھ جو دو چور بھی صلیب پر لٹکائے گئے تھے ان کی ہڈیاں توڑی گئی تھیں۔ اس وجہ سے مسیح صلیب پر نہیں مرے تھے بلکہ بے ہوش ہونے کی وجہ سے ان یہودیوں کو شبہ ہو گیا تھا کہ وہ مر گئے ہیں۔ اس لئے مَا صَلَبُوْهُ کہا گیا۔ (کہ صلیب پر وہ نہ مرے تھے) بَلْ شُبِّهَ لَهُمْ: یعنی مسیحؑ یہود کو مشبہ بالمصلوب معلوم ہوا۔ یہودی چونکہ مسیح کو صلیب پر مار کر لعنتی قرار دینا چاہتے تھے اس لئے وہ مسیح کی موت پر یقین لاتے رہے۔ **159**۔ تورات میں ہے کہ جو صلیب پر مرے وہ لعنتی ہے (استثناء 21:23)۔ اللہ نے رَفَعَهُ اللّٰهُ فرمایا کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا تھا نہ لعنتی ہوا بلکہ خدا نے اس کے درجات بلند کئے۔ آنحضرتؐ کی حدیث ہے کہ عیسیٰ 120 سال زندہ رہے تھے اور میں اس کے نصف کے قریب عرصہ تک زندہ رہوں گا۔ (زرقانی جلد 5 ص 421) اور (حجج الکرامہ ص 428)۔ بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ: اللہ نے اس کا (مسیح کا) مرتبہ بلند کیا اپنی طرف۔ اللہ تو ہر جگہ موجود ہے۔ اسی طرح نماز کے دو سجدوں کے درمیان جو دعا ہم مانگتے ہیں اس میں بھی کہتے ہیں کہ وَارْفَعْنِي کہ (اے اللہ) میرا رفع فرما یعنی عزت دے کر بلند مرتبہ عطا فرما۔ ایسے ہی حضرت ادریسؑ کے متعلق قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا (19:58) اس میں بھی اٹھا لینے کا مطلب بلندی درجات کے ہی ہیں۔ پس مسیح کے رفع سے مراد بلندی درجات کے ہیں نہ کہ جیسا کہ بعض کا عقیدہ ہے کہ مسیح کو خدا نے جسم خاکی کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھا لیا ہے۔ اور دو ہزار سال سے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ مسیح تو انسان تھے اور انسانوں کے بارے میں اللہ کا قانون ہے فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ (7:26) کہ تمام انسان اسی زمین میں زندگی گزاریں گے، اسی زمین پر مریں گے اور اسی زمین سے بروز حشر اٹھائے جائیں گے۔ اس میں خاکی جسم سمیت آسمانوں پر جانے کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ بھی 120 سال کی عمر میں طبعی وفات پا گئے تھے۔ **160**۔ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ: (النساء 160)۔ ترجمہ: اہل کتاب (یہودی اور عیسائی) میں سے ایک بھی نہیں جو اس واقعہ (موت بر صلیب) پر اپنی موت سے پہلے تک ایمان نہ لاتا رہے گا اور قیامت کے دن مسیح ان کے خلاف گواہی دے گا کہ اس کی موت صلیب پر واقع نہیں ہوئی تھی۔ **161**۔ فَبِظُلْمٍ: یہود کے ظلم یعنی مسیح کے انکار اور دیگر زیادتیوں کی وجہ سے بادشاہت اور نبوت ان سے چھن گئیں (اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْبِيَاءَ وَجَعَلَكُمْ مُلُوْكًا یہ انعامات ان سے چھن گئے) اور بعض حلال اور طیب چیزیں جو ان کے لئے حلال تھیں بطور سزا ان پر حرام کی گئیں (ii) نیز دیکھیں 6:147۔ **162**۔ احبار 37-36:25 میں یہود کو سود لینا منع تھا لیکن استثناء 20-19:23 میں غیر اسرائیلیوں سے سود لینا جائز کیا گیا۔ درحقیقت یہ ایک تحریف ہے جو یہودیوں نے بائیبل میں کی ورنہ اللہ نے ان کو ہر قسم کے سودی کاروبار سے منع کیا ہوا تھا (ii)۔ ان خلاف ورزیوں کی وجہ سے یہود مورد عذاب ٹھہرے۔

سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ١٦٢ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ ع ٢٢ ٢

عنقریب دیں گے ہم انہیں اجر عظیم یقیناً وحی کی ہم نے طرف تیری جس طرح

اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى

وحی کی ہم نے طرف نوح کی اور نبیوں کی بعد اس کے اور وحی کی ہم نے طرف

اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَ

ابراہیم کی اور اسمٰعیل کی اور اسحاق کی اور یعقوب کی اور (اس کی) اولاد کی اور

عِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا

عیسیٰ کی اور ایوب کی اور یونس کی اور ہارون کی اور سلیمان کی اور دی ہم نے

دَاوٗدَ زَبُوْرًا ١٦٣ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ

داؤد کو زبور اور (بھیجے ہم نے) کئی رسول کہ یقیناً بیان کیا ہم نے ان کا تجھ پر

قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۗ وَكَلَّمَ اللّٰهُ

پہلے سے اور (بھیجے) کئی رسول کہ نہیں بیان کیا ہم نے ان کا تجھ پر اور کلام کیا اللہ نے

مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ١٦٤ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا

موسیٰ سے خوب کلام کرنا (بھیجے) رسول خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تاکہ نہ

يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۗ وَكَانَ

رہے لوگوں کے لیے اللہ پر الزام بعد رسولوں کے اور ہے

اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ١٦٥ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ

اللہ عزت والا حکمت والا لیکن اللہ گواہی دیتا ہے اس کی جو اُتارا

اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۗ وَ

طرف تیری کہ اُتارا ہے اسے ساتھ اپنے علم کے اور فرشتے گواہی دیتے ہیں اور

كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ١٦٦ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ

کافی ہے اللہ گواہ یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور روکا (دوسروں کو بھی)

سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ١٦٧ اِنَّ الَّذِيْنَ

راہ سے اللہ کی یقیناً وہ گمراہ ہوئے گمراہی دُور کی یقیناً جن لوگوں نے

163۔ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ: یعنی یہودیوں سے ایسے علماء جنہوں نے اسلام قبول کیا جیسے عبداللہ بن سلام اور ان کے چند ساتھی۔ نیز مسلمان مؤمن جو دین کا پختہ علم رکھتے ہیں۔ نوٹ: اس آیت میں مُقِیْمُوْنَ کی بجائے مُقِیْمِیْنَ عربی قواعد کی وجہ سے اس لفظ پر زور دینے کیلئے آیا ہے (کشاف i-336) جو جائز ہے۔ **164**۔ جیسا کہ فرمایا: وَاِنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ (35:25) کہ ہر قوم میں خدا کے نبی آئے۔ زَبُوْر: داؤدؑ کے صحیفے کا نام ہے (یعنی PSALM)۔ **165**۔ قرآن مجید میں 24 انبیاء کا ذکر آیا ہے۔ آنحضرتؐ کی حدیث کے مطابق دنیا میں ایک لاکھ 24 ہزار انبیاء آئے۔ (مسند v صفحہ 266)۔ **166**۔ انبیاء خوشخبری دینے والے ہیں مؤمنوں کو اور ڈرانے والے ہیں کافروں کو۔ حُجَّةٌ: ۔عذر یا الزام جیسے فرمایا لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَ نَخْزٰی (20:135) ترجمہ: اے ہمارے پروردگار تو نے ہمارے ذلیل و خوار ہونے سے پہلے کیوں نہ کوئی رسول بھیجا تاہم تیری آیات کی پیروی کرتے۔ نیز اللہ نے فرمایا وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا (17:16) یعنی عذاب سے پہلے رسول خبردار کرنے کیلئے آتے ہیں۔ **167**۔ قرآن کی بیان کردہ دائمی صداقتوں اور روحانی خزائن گواہ ہیں کہ یہ خدائی کلام ہے۔ ملائکہ بھی اسلام کی تائید میں لوگوں کے دلوں میں نیک تحریکات کر کے اور رؤیا کے ذریعہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ قرآن سچا ہے۔ اور چاہیئے کہ اس پر وہ ایمان لائیں (3:19)۔ اَنْزَلَ اِلَیْكَ: تیری طرف (وحی) اتاری۔ **168** تا **169**۔ جیسا کہ 4:138 میں مذکور ہے۔

اور 170 تا 171۔ نیز دیکھیں 14:9 کہ اگر دنیا میں تمام لوگ بھی کفر اختیار کرلیں تو اللہ کا کوئی نقصان نہ کر سکو گے۔ بِالْحَقِّ: یہ رسول حق لے کر آیا ہے۔ رسول کو حقیقتاً اللہ نے بھیجا ہے اپنی خواہش سے نہیں آیا۔ لَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتَا۔۔۔رسول ضرورت حقہ کی وجہ سے آیا ہے اور وہ صحف سابقہ کی پیشگوئیوں کی صداقت کو سچا کرتے ہوئے آیا ہے۔ اس آیت میں يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ کہہ کر تمام دنیا کے لوگوں کو مخاطب کیا ہے اور تمام زمانوں کیلئے۔

172۔ یہاں اہل کتاب سے مراد صرف عیسائی ہیں نہ کہ یہودی کیونکہ جن عقائد کا رد کیا گیا ہے وہ عیسائیوں کے ہیں نہ کہ یہود کے۔ غلو سے کام لے کر عیسائیوں نے عیسیٰ کو خدائی کے مرتبہ پر فائز کر دیا اور انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے علاوہ اپنا رب بنا لیا۔ اور یہود نے عزیرؑ کو ابن اللہ بنا لیا۔ دیکھیں (9:30-31)(ii)۔ یہود نے بھی مریم پر بہتان لگایا اور عیسیٰ پر بہتان باندھ کر اس کو صلیب پر لٹکا دیا۔"Oاس جگہ خدا تعالیٰ نے روح کا نام کلمہ رکھا ہے تمام ارواح کلمات اللہ ہیں۔ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ" "کلمہ کا دوسرا مطلب یہاں بشارت بھی ہے (فتح البیان)(ii)"۔ اَلْقٰهَا: اللہ نے اس کلمہ کو ڈالا۔ وَ نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ 32:10 ہر انسان کے متعلق ہے۔ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ (58:23) مومنوں کے متعلق فرمایا۔ "کلمہ یعنی بشارت کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا"۔ رُوْحٌ مِّنْهُ کا مطلب ہے اللہ کی پیدا کردہ روح۔

كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا

کفر کیا اور ظلم کیا نہیں ہے اللہ کہ بخشدے ان کو اور نہ یہ کہ

لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ١٦٩ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

ہدایت دے انہیں راہ کی مگر راہ کی جہنم کے رہ پڑنے والے ہیں

فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ١٧٠ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

اس میں ہمیشہ اور ہے یہ اللہ پر آسان اے لوگو

قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا

یقیناً آیا ہے تمہارے پاس رسول ساتھ حق کے طرف سے رب تمہارے کی پس ایمان لاؤ بہتر ہے

لَّكُمْ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ

تمہارے لیے اور اگر تم کفر کرو تو یقیناً اللہ کا ہے جو آسمانوں میں اور

الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ١٧١ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا

زمین میں ہے اور ہے اللہ خوب جاننے والا حکمت والا اے اہل کتاب نہ

تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ

غلو کرو اپنے دین میں اور نہ کہو اللہ پر سوائے حق کے

اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ

سوائے اس کے نہیں کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم رسول تھا اللہ کا اور

كَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ

کلمہ تھا اس کا کہ ڈالا اس (اللہ) نے وہ (کلمہ) طرف مریم کی اور روح تھا طرف سے اس (اللہ) کے پس ایمان لاؤ اللہ پر

وَرُسُلِهٖ ڟ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ

اور رسولوں پر اسکے اور نہ کہو (خدا) تین ہیں باز آجاؤ (یہ) بہتر ہے تمہارے لیے

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ

صرف اللہ خدا ہے اکیلا پاک ہے وہ اس سے کہ ہو اس کا

وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

کوئی بچہ اسی کے لیے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور کافی ہے اللہ

وقف لازم

ع ٢٣

وَكِيلًا ١٧١ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا
کارساز ہرگز نہیں بُرا مناوے گا مسیح کہ ہو وہ بندہ
لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۗ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ
اللہ کا اور نہ فرشتے مقرب اور جو بُرا مناوے گا
عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ
عبادت سے اس کی اور تکبر کرے گا تو ضرور اکٹھا کرے گا (اللہ) انکو اپنی طرف
جَمِيْعًا ١٧٢ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سب کو پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور کیں نیکیاں
فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا
پس پورے دیگا ان کو اجر ان کے اور بڑھائے گا انہیں اپنے فضل سے اور وہ
الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا
لوگ جنہوں نے بُرا منایا اور تکبر کیا تو عذاب دیگا انہیں عذاب
اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا
دردناک اور نہ پاویں گے وہ اپنے لیے سوائے اللہ کے دوست اور نہ
نَصِيْرًا ١٧٣ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ
مددگار اے لوگو یقیناً آئی تمہارے پاس دلیل طرف سے
رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ١٧٤ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
رب کے تمہارے اور اُتارا ہم نے طرف تمہاری نُور کھلا کھلا پس وہ لوگ جو ایمان لائے
بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ
اللہ پر اور مضبوط پکڑا انہوں نے اسے پس داخل کرے گا وہ انہیں رحمت میں طرف سے اپنی
وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ١٧٥
اور فضل میں اور ہدایت دے گا انہیں اپنی طرف راہ سیدھی
يَسْتَفْتُوْنَكَ ۗ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۚ اِنِ
فتویٰ پوچھتے ہیں تجھ سے تو کہدے اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو بارہ میں کلالہ کے اگر

173۔ عِبَادَتِهٖ: یعنی اللہ کی عبادت سے نہ کہ جو عبادت اللہ کرتا ہے۔ نجران کے عیسائی وفد نے آنحضرتؐ سے کہا کہ تم مسیح کو بندہ کہتے ہو تو ان کی کسر شان ہوتی ہے۔ تب یہ آیت اتری۔ انجیل میں مسیح کا قول درج ہے کہ "تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اس اکیلے کی بندگی کر" (متی 4:10)۔ "تو کیوں مجھے نیک کہتا ہے، نیک تو کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا"۔ مقرب فرشتے: چونکہ کفار فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہ کر ان کی عبادت کیا کرتے تھے اسلئے فرمایا کہ مسیح بھی اور فرشتے بھی اللہ کے بندے (عبادت گزار) ہیں اوور اسکی عبادت کرنے کو بُرا نہیں مناتے۔ **174**۔ اللہ تعالیٰ نیکوں کو نہ صرف پورا پورا اجر (ثواب) دیگا بلکہ اپنے فضل سے اجر کو بڑھا دیگا۔ جنہوں نے "برا منایا اور تکبر کیا" یعنی جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کے انکاری ہوئے اور تکبر کرتے رہے جیسا کہ آیت 40:61 میں بھی ہے۔ **175**۔ بُرْهَانٌ: دلیل قاطع جس کے بعد کسی کو کوئی عذر کرنے کی گنجائش نہ رہے۔ یہاں برہان سے مراد آنحضرتؐ ہیں جو قرآن لائے ہیں جسے نُوْرٌ مُّبِيْنٌ کہا گیا جیسا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ کہ آنحضرتؐ کے اخلاق قرآن کے مطابق تھے۔ یعنی آنحضرتؐ قرآن مجسم ہیں (ابوداؤد جلد 2 ص 88)۔ نیز "O برہان اور نور سے مراد قرآن مجید بھی ہے"۔ پس برہان اور نُوْرٌ مُّبِيْنٌ سے دونوں قرآن اور رسول اللہؐ مراد ہیں۔ **176**۔ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ: یعنی جنہوں نے خدا سے پکا جوڑ جوڑا ان کو خدا اپنی رحمت میں لے گا۔ اِلَيْهِ: اُس (خدا) کی طرف لے جانے والا سیدھا راستہ۔

امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ
کوئی آدمی مرجائے نہ ہو اس کا کوئی بچہ اور اس کی کوئی بہن ہو تو اس (بہن) کیلئے نصف ہے

مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَاِنْ
جو چھوڑا اس (کلالہ) نے اور وہ (بھائی) وارث ہوگا اس (بہن) کا اور اگر نہ ہو اس (بہن) کا کوئی بچہ پھر اگر

كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَاِنْ
ہوں وہ (بہنیں) دو تو ان دونوں کے لیے دو تہائی ہے اس کا جو چھوڑا اس (کلالہ) نے اور اگر

كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ
وہ ہوں بھائی بہن کئی مرد اور کئی عورتیں تو مرد کے لیے مانند حصہ کے

الْاُنْثَيَيْنِ ۚ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۚ وَاللّٰهُ
ہے دو عورتوں کے کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لیے تاکہ نہ گمراہ ہو تم اور اللہ

عـ ۲۴

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝١٧٧
ہر بات کو خوب جاننے والا ہے

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

منزل ۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اُحِلَّتْ لَكُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہدوں کو حلال کیے گئے تمہارے لیے

بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ
چوپائے مویشی سوائے انکے جو پڑھے جاتے ہیں تم پر نہ حلال جانتے ہوئے شکار کو

وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝٢ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اور تم حالتِ احرام میں ہو یقیناً اللہ فیصلہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اے لوگو جو

177۔اَنْ تَضِلُّوْا: مبادا کہ تم گمراہ ہو جاؤ۔ کلالہ کا لفظی معنٰی ہارا ہؤا یا ضعیف یعنی لااولاد ہے۔ کلالہ وہ مرد یا عورت ہے جس کے نہ ماں باپ زندہ ہوں اور نہ ہی کوئی اولاد ہو۔ کلالہ کی دو اقسام ہیں جو 4:13 اور 4:177 میں بیان کی گئی ہیں۔ آیت 4:13 میں کلالہ سے مراد وہ کلالہ ہے جس کے بہن بھائی صرف ماں کی طرف سے ہوں۔ ان کو جائداد کا 1/6 یا 1/3 ملے گا۔ (اگر ایک ہو تو جائداد کا 1/6 دیا جائے گا اور اگر زیادہ ہوں تو ان کو جائداد کا 1/3 حصّہ دیا جائے گا)۔ آیت 4:177 میں کلالہ سے مراد وہ کلالہ ہے جس کے بہن بھائی اس کی ماں اور باپ دونوں سے ہوں یا صرف باپ سے ہوں۔ اس میں ایک بہن ہو تو 1/2 جائداد دی جائے گی۔ (اگر بہن مر جائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو تو یہ بھائی اس کے سب ترکہ کا وارث ہوگا)۔ اگر دو بہنیں ہوں تو وہ بھائی کی جائداد کا 2/3 حصّہ کی وارث ہوں گی یعنی ہر ایک کو 1/3 جائداد ملے گی۔ اور اگر کئی بھائی بہن ہوں تو ہر مرد کا حصّہ دو عورتوں کے حصّہ کے برابر ہوگا۔ اس آیت (4:177) کے کلالہ کے بہن بھائیوں کو آیت 4:13 کے مذکور کلالہ کے بہن بھائیوں سے زیادہ ملتا ہے۔ ورثہ کی تقسیم میّت کی وصیّت اور قرض کی ادائیگی کے بعد کی جاتی ہے۔

5۔سُوْرَةُ الْمَآئِدَة (مدنی)

صلح حدیبیہ سے لوٹتے ہوئے نازل ہوئی۔ اس کا کچھ حصہ فتح مکہ کے سال میں اور کچھ حصہ حِجَّةُ الْوَدَاع میں نازل ہوا تھا(ii)۔

2۔عَقَدَ: گرہ لگائی۔ عہد کیا۔ اُحِلَّتْ: گرہ کھولی گئی، یعنی کھانے پینے کیلئے جائز کئے گئے۔ حلال اور حِل کا معنٰی گرہ کھولنا ہے۔ حُرُمٌ: حالت احرام میں ہو جانا۔ یعنی دو چادریں جسم پر پہن لینا کہ اب بعض کام کرنے منع ہیں۔ پورا کرو عہدوں کو۔: یعنی ان چیزوں کے بارے میں پابندی اختیار کرو جن کے متعلق احکام الٰہی دیئے جا رہے ہیں۔ یعنی حلال و حرام کھانے کے بارے میں (دیکھیں 2:174) "مُحْرِم اس مرد کو کہتے ہیں جو مقررہ جگھوں سے خانہ کعبہ کے حج کیلئے مقررہ شرائط کے مطابق لباس وغیرہ پہن کر روانہ ہو (ح)"۔ (نیز دیکھیں رکوع 13)۔ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ: یعنی جن کو کھانا منع کیا جا چکا ہے (16:116) (2:174) (6:147) اور جو آیت 4 میں بیان ہوئے ہیں (5:4)۔ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ: چوپائے جانور۔ اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ کو کہتے ہیں۔ (دیکھیں 6:144-145)۔

اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا
ایمان لائے ہو نہ بے حرمتی کرو نشانات کی اللہ کے اور نہ مہینہ عزت والے کی اور نہ
الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ
قربانی کی اور نہ گانیوں کی اور نہ قصد کرنے والوں کی بیت الحرام کا
يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ
کہ وہ چاہتے ہیں فضل اپنے رب کا اور رضامندی۔ اور جب احرام کھول دو تم
فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ
شکار کر سکتے ہو اور نہ آمادہ کرے تم کو دشمنی کسی قوم کی کہ روکا تھا انہوں نے
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى
تمہیں مسجد الحرام سے کہ تم زیادتی کرو اور آپس میں مدد کرو
الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪
نیکی اور تقویٰ پر اور نہ مدد کرو آپس میں گناہ پر اور زیادتی پر
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢﴾ حُرِّمَتْ
اور ڈرو اللہ سے یقیناً اللہ سخت ہے سزا دینے میں حرام کیا گیا
عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ
تم پر مردار اور خون اور گوشت خنزیر کا اور وہ کہ پکارا گیا (نام) غیر
اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ
اللہ کا جس پر اور گلا گھٹی ہوئی اور چوٹ لگی ہوئی اور اوپر سے گری ہوئی
وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۟ وَمَا ذُبِحَ
اور سینگ لگی ہوئی اور جسے کھا لیا ہو درندہ نے سوائے اسکے جسے ذبح کر لو تم اور جو ذبح کیا گیا
عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ
استھانوں پر اور یہ کہ قسمت معلوم کرو تم بذریعہ جوئے کے تیروں کے یہ گناہ ہے
اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ
آج مایوس ہو گئے وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا دین سے تمہارے پس نہ ڈرو ان سے

وقف لازم

3۔ شعائر اللہ سے مراد تمام وہ چیزیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حرمت بخشی ہے اور جو انسان کو خدا کا قرب عطا کرنے کی طرف لے جاتی ہیں، یعنی انسان میں اللہ کا شعور پیدا کرتی ہیں۔ ان میں حج اور عمرہ کے مہینے۔ ایامِ حج، وادئ مکہ، کعبہ، صفا اور مروہ، مِنیٰ، مشعر الحرام، میدان عرفات، نیز ھَدْیَ (ہدیہ مفرد۔ ھَدْیٰ جمع) یعنی قربانی کے جانور جو مکہ میں لائے جاتے ہیں۔ یہ سب شعائر اللہ کہلاتے ہیں۔ حرمت والے مہینے: حج کیلئے ذیقعدہ، ذوالحجہ اور محرم کے مہینے اور عمرہ کیلئے رجب کا مہینہ ان سب مہینوں میں لڑائی کرنا منع ہے تالوگ امن سے حج اور عمرہ کر سکیں۔ شعائر اللہ: کعبہ کیلئے قربانی کے جانور بھی شعائر اللہ کہلاتے ہیں۔ ان پر ہاتھ نہ ڈالو (یعنی ان کو لوٹ نہ لو) یعنی اگر کافر بھی کعبہ کیلئے قربانی لائیں تو اس کو مت لوٹ لینا۔ اور نشانی والے جانور بھی جو مکہ کیلئے لائے جا رہے ہوں۔ ان جانوروں کے گلے میں پٹہ ڈالتے تھے تاکہ پتہ لگ جائے کہ یہ قربانی کا جانور ہے اسے نقصان نہ پہنچے۔ لوگ اپنے گلوں میں ہار اسی غرض کیلئے ڈال لیتے تھے تا معلوم ہو جائے کہ زیارت کعبہ کو جا رہے ہیں۔ اَمَّ: قصد کیا۔ اٰمِّيْنَ: قصد کرنے والے لوگ کعبہ کا۔ قَلَآئِدَ: اونٹ جس کی گردن میں ہار یا پٹکا ڈال دیا جائے قربانی کی پہچان کیلئے۔ (مکہ پر مشرک قابض تھے)۔ عرب کے بہت سے حصوں سے مشرک قبائل حج کیلئے کعبہ کی طرف جاتے تھے۔ بہت سے قبیلوں کے راستے مسلمانوں کی زد میں تھے۔ منع کیا گیا کہ وہ کافر ہی سہی مگر ان کو نہ چھیڑو اور نہ ان کے جانوروں کو لُوٹو جو کعبہ کی قربانی کی غرض سے لائیں۔ حَلَلْتُمْ: تم کھول دو (احرام کو)۔ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ: اسمیں بتایا کہ قومیت کی بنیاد باہمی اچھی باتوں میں تعاون پر ہے (ح)۔ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا یعنی گو کہ تمہیں مشرکین نے 6 ہجری میں مسجد حرام جانے سے روک دیا تھا مگر تم نے ان سے زیادتی نہیں کرنی۔

وَاخْشَوْنِ ۚ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ
اور ڈرو مجھ سے آج کامل کیا میں نے تمہارے لیے دین تمہارا اور پوری کی میں نے
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۚ فَمَنِ
تم پر اپنی نعمت اور پسند کیا میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر پس جو
اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ
مجبور ہو جاوے بھوک میں نہ جھکنے والا طرف گناہ کی تو یقیناً اللہ بہت
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ
بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔ پوچھتے ہیں تجھ سے کیا کچھ حلال کیا گیا ہے انکے لیے تو کہدے حلال کی گئی
لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ
ہیں تمہارے لیے پاک چیزیں اور وہ جنہیں سکھایا تم نے شکاری جانوروں میں سے شکار کا طریق سکھاتے ہوئے،
تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ
سکھاتے ہو تم انہیں اس سے جو سکھایا تمہیں اللہ نے پس کھاؤ اس سے جو روک رکھیں وہ (شکاری
عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
جانور) تم پر اور ذکر کرو نام اللہ کا اس (شکار) پر اور ڈرو اللہ سے یقیناً اللہ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَ
جلد لینے والا ہے حساب آج حلال کی گئیں واسطے تمہارے پاک چیزیں اور
طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ
کھانا ان لوگوں کا جو دیئے گئے کتاب حلال ہے تمہارے لیے اور کھانا تمہارا حلال ہے
لَّهُمْ ۡ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ
انکے لیے اور (حلال کی گئیں) پاکدامن عورتیں مسلمان عورتوں میں سے اور پاکدامن عورتیں ان
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
لوگوں میں سے جو دیئے گئے کتاب پہلے تم سے جبکہ دے دو تم ان عورتوں کو
اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ
مہران کے قید نکاح میں لاتے ہوئے نہ شہوت مٹاتے ہوئے اور نہ بناتے ہوئے

4۔"اکثر گناہوں کا مبداء شہوت اور غضب کی قوتیں ہیں جو سؤر میں بدرجہ غایت پائی جاتی ہیں۔اس لئے اس کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ۔اس آیت میں جسمانی، اخلاقی اور روحانی صحت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اس کی حفاظت کا ایک ذریعہ انسان کی خوراک بھی ہے۔ پس انسان کو اس طرف بھی توجہ رکھنی چاہیئے(ح)"۔ جانور جو گلا گھٹنے سے مرجائے یا چوٹ لگنے سے مرجائے یا اوپر سے گر کر یا سینگ لگنے سے مرجائے وہ حرام ہے۔ نیز بتوں کے تھانوں پر قربانی کا گوشت جو تیروں سے قرعہ اندازی کرکے بانٹ لیتے تھے وہ بھی حرام ہے۔وَقَذَ:اس نے چوٹ لگائی۔ مَوْقُوْذَةُ: جس کو چاٹ لگی ہو یعنی جو چوٹ لگنے سے مرجائے وہ حرام ہے۔اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ: یعنی جسے تم (مرنے سے پہلے) ذبحہ کرلو وہ حلال ہوگا۔نَصَبَ: کعبہ کے پاس جہاں پتھر کے بت نصب ہیں وہاں کی گئی قربانی حرام ہے۔ تَسْتَقْسِمُوْا: یہ بھی حرام ہے کہ تم بتوں کی مرضی جاننے کیلئے اور قسمت معلوم کرنے کیلئے ان تیروں سے فال نکالنے کا عمل کرو۔اَزْلَام: وہ تیر مراد ہیں جو بغیر پھل اور پروں کے ہوں(یعنی خالی ہوں)ان تیروں سے فال کے ذریعہ گوشت(جو بتوں کے تھان پر رکھا جاتا تھا) کی لوگوں میں تقسیم کی جاتی تھی۔یہ بھی حرام ہے۔(نیز دیکھیں6:122,146ان آیات میں بھی حرام چیزوں کا بتایا گیا ہے)۔ نَصَب۔ (واحد)۔ نُصُب۔ (جمع)۔ مشرکین قربانی کے گوشت کو بت کے استھان(پتھر) پر رکھ دیتے اور خون کعبہ کی دیواروں پر مل دیتے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دوسری جگہ فرمایا کہ ان قربانیوں کا نہ گوشت اور نہ ہی خون اللہ کو پہنچتے ہیں(22:38)۔ لیکن اللہ کو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ پھر مشرکین کئی تیر لاتے کسی تیر پر لکھا ہوتا تھا کہ آقانے کرنے کا حکم دیا ہے۔ کسی تیر پر لکھا ہوتا تھا کہ آقانے کرنے کا حکم نہیں دیا ہے جبکہ کئی تیر خالی ہوتے تھے۔فال نکالتے وقت اگر خالی تیر نکل آتا تو عمل کو دہرایا جاتا۔اہم کاموں کیلئے فالیں نکالی جاتی تھیں(رازی)۔فال میں جس کا نام نکلتا وہ سارا گوشت لے جاتا، باقی محروم رہتے۔اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو کرنا حرام قرار دیا ہے۔اگر کوئی انسان اضطراری حالت میں مجبور ہوجائے تو وہ یہ حرام چیزیں بھی کھا سکتا ہے۔گو کہ اس کی نیت گناہ کرنے کی نہ ہو۔"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ: تکمیل دین سے مراد دین کے تمام احکام کو مکمل کرنا ہے(ابن عباسؓ)"۔ جہاں اسلام مکمل دین ہے عیسائیت نامکمل ہے(یوحنا16:12-13) یہ آیت 9حجۃالوداع10ہجری بروز جمعہ میدان عرفات میں بعد نماز عصر نازل ہوئی۔ یہ امر و نواہی والی آخری آیت تھی جو نازل ہوئی۔اس کے بعد آنحضرتؐ 92 دن زندہ رہے مگر امر و نواہی کی کوئی آیت نہ اتری(بخاری2:32)"تکمیل دین کا دعویٰ صرف اسلام نے کیا ہے، دیگر مذاہب عالم کی کسی الہامی کتاب نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔اس آیت سے مسیح کی وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی جو یوحنا16:12-13میں ہے کہ میری اور بھی بہت سی باتیں ہیں کہ میں تم سے کہوں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کرسکتے۔لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گی تو وہ تمہیں سچائی کی ساری راہیں بتائے گی۔قرآن مجید میں گزشتہ شریعتوں کی صداقتیں جمع ہیں فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (98:4) بلکہ آئندہ بھی کوئی ایسی دینی صداقت نہ ظاہر ہوگی جو قرآن مجید میں نہ ہو(ح)"۔"Oاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ:یعنی تعلیم قرآنی کو تم پر پورا کیا"۔5۔اَلْجَوَارِحُ: زخمی کرنے والے(شکاری کتے یا شکاری پرندے)۔ مُكَلِّبِيْنَ: کتوں کو شکار کرنا سکھاتے ہوئے۔تم انہیں سکھاتے ہو یعنی جنہیں تم شکار کرنا سکھاتے ہو۔اس میں شکاری کتے اور شکاری پرندے دونوں مراد ہیں۔"اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ: شکاری جانور کو دوڑاتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر دوڑائے، تو جس جانور کو وہ مار لے وہ بمنزلہ ذبیحہ کے ہوگا یعنی حلال

اَخۡدَانٍ ؕ وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالۡاِیۡمَانِ فَقَدۡ حَبِطَ عَمَلُہٗ ۫ وَ
پوشیدہ یار اور جو انکار کرے ایمان کا تو یقیناً حبط ہوگئے اس کے عمل اور
هُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿٥﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا ع ٥
وہ آخرت میں ناکاموں میں سے ہے اے لوگو جو ایمان لائے
اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَکُمۡ وَاَیۡدِیَکُمۡ
جب کھڑے ہو تم طرف نماز کی تو دھو لیا کرو اپنے مُنہ اور اپنے ہاتھ
اِلَی الۡمَرَافِقِ وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِکُمۡ وَاَرۡجُلَکُمۡ اِلَی
کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سروں کا اور (دھو لیا کرو) اپنے پیروں کو
الۡکَعۡبَیۡنِ ؕ وَاِنۡ کُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا ؕ وَاِنۡ کُنۡتُمۡ
ٹخنوں تک اور اگر ہو تم جُنبی تو غسل کر لیا کرو اور اگر ہو تم
مَّرۡضٰۤی اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡکُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ
بیمار یا سفر پر یا آوے کوئی تم میں سے جائے ضرور سے
اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَیَمَّمُوۡا
اور چھُوا تم نے عورتوں کو پھر نہ پاؤ تم پانی تو قصد کرو
صَعِیۡدًا طَیِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِکُمۡ وَاَیۡدِیۡکُمۡ
مٹی پاک کا پھر مسح کرو اپنے چہروں کا اور اپنے ہاتھوں کا اس
مِّنۡهُ ؕ مَا یُرِیۡدُ اللّٰهُ لِیَجۡعَلَ عَلَیۡکُمۡ مِّنۡ حَرَجٍ
(مٹی) سے نہیں چاہتا اللہ کہ کرے تم پر کوئی تنگی
وَّلٰکِنۡ یُّرِیۡدُ لِیُطَهِّرَکُمۡ وَلِیُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَیۡکُمۡ
و لیکن وہ چاہتا ہے کہ پاک کرے تم کو اور تاکہ پوری کرے اپنی نعمت تم پر
لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿٦﴾ وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَیۡکُمۡ وَ
تاکہ تم شکر کرو اور یاد کرو نعمت اللہ کی اپنے پر اور
مِیۡثَاقَهُ الَّذِیۡ وَاثَقَکُمۡ بِهٖۤ ۙ اِذۡ قُلۡتُمۡ سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا ؗ
عہد اس کا جو کہ لیا اس نے تم سے جب کہ کہا تم نے سُنا ہم نے اور اطاعت کی ہم نے

ہوگا۔ زندہ ہو تو حلال کرلو(ii)" گوشت خور جانور اور پرندے جن کے ناخن ہوتے ہیں ان کا گوشت کھانا حرام ہے جیسے کتے، شیر، گدھ، چیل، باز وغیرہ یہ طیب نہیں ہیں۔ (حدیث النبیؐ)" اسلام نے تمام کھانے کی چیزیں حلال قرار دی ہیں بشرطیکہ وہ طیب ہوں یعنی صحت اور اخلاق پر ان کا اثر برا نہ ہو اور سوسائٹی میں ان کا کھانا پراگندگی نہ پیدا کرتا ہو(ii)" بسم اللہ پڑھ کر اگر بندوق سے شکار مر گیا وہ حلال ہوگا۔ نوٹ: ٹڈی(Locust) مچھلی وغیرہ میں بوجہ خون بہت ہی کم ہونے کے ذبح کے حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ 6۔ "اہل کتاب کے ذبیحے حلال ہیں بشرطیکہ ان پر ذبحہ کرتے وقت تکبیر پڑھ لی گئی ہو جیسا کہ حدیث (بخاری 72:22 کتاب الذبائح والصید) میں مذکور ہیں(ii)" یا کھاتے وقت تکبیر پڑھ لیں۔ غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ حرام ہے۔ مُحۡصِنِیۡنَ غَیۡرَ مُسٰفِحِیۡنَ: یعنی باقاعدہ قانونی نکاح ہو نہ کہ عارضی گزارے کے طور پر جیسے گرل فرینڈ رکھ لی جاتی ہے۔ یاداشتہ ہوتی ہے۔ پاک دامن عورتیں ہوں تو ان سے نکاح کرو (نیز دیکھیں 4:26)۔ ""O عرب کے بعض جاہلوں میں یہ رسم تھی کہ جس شخص کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی، اس کی بیوی اولاد کیلئے دوسرے سے آشنائی کرتی۔ قرآن کریم نے اس صورت کو حرام قرار دیا ہے۔ مسافحت اس بد رسم کا نام ہے"۔ "Oشادی کے تین بڑے فائدے ہیں۔ 1۔ عفت اور پرہیز گاری۔ 2۔ حفظ صحت۔ 3۔ اولاد کا حصول"۔ "مسلمانوں کو اہل کتاب کی عورتوں سے شادی کرنا جائز ہے۔ مگر مسلمان عورت کی اہل کتاب سے شادی جائز نہیں ہے؟ وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالۡاِیۡمَانِ فَقَدۡ حَبِطَ عَمَلُہٗ: یہاں ایمان سے انکار کرنے سے یہ مراد ہے کہ ناشکری سے اللہ یا اللہ کی وحدانیت یا قرآن کے کسی حکم سے انکار کرنا (من مانی کرنا)۔ "اور جو شخص ایمان رکھتے ہوئے کفر (اختیار) کرتا ہے تو (سمجھو کہ) اس کا عمل ضائع ہوگیا(ii)"۔ 7۔(i) مسح کرنے کیلئے بِرُءُوۡسِ آیا ہے (س کے نیچے زیر) کیونکہ ب حرف جر ہے اور دھونے کیلئے وُجُوۡهَکُمۡ وَ اَرۡجُلَکُمۡ (ۃ اور لَ پر زبر ہے۔ اسلئے یہاں اَرۡجُلَکُمۡ میں "ل" پر زبر ہے یعنی دھو لو (نہ کہ مسح کرلو)۔ جُنُبًا۔ اجنبی سے نکلا ہے۔ مطلب جو طہارت سے باہر ہو یعنی اگر عورت کے ساتھ مباشرت کی ہو تو نہا کر پاک ہو جاؤ۔ (نیز دیکھیں 4:44)(فَاطَّهَّرُوۡا یعنی نہالو اور فَاغۡسِلُوۡا یعنی دھو لیا کرو۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٨ يٰۤاَيُّهَا

اور ڈرو اللہ سے یقیناً اللہ خوب جاننے والا ہے (بات) سینوں والی کو اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ؗ

لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ درست اور سیدھے اللہ کے لیے گواہی دیتے ہوئے انصاف کے ساتھ

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟

اور نہ آمادہ کرے تم کو دشمنی کسی قوم کی اس پر کہ نہ عدل کرو تم (بلکہ) عدل کرو (یہ عدل

هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا

کرنا) قریب تر ہے تقویٰ کے اور ڈرو اللہ سے یقیناً اللہ خوب خبر رکھنے والا ہے اسکی

تَعْمَلُوْنَ ۝٩ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

جو تم کرتے ہو وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور کیں انہوں نے نیکیاں

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝١٠ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝١١ يٰۤاَيُّهَا

جھٹلایا آیات کو ہماری یہ لوگ ہیں دوزخ والے اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ

لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی اپنے پر جبکہ ارادہ کیا تھا

قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ

ایک قوم نے کہ دراز کریں طرف تمہاری اپنے ہاتھ پس روکا اس نے ہاتھوں کو انکے

عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١٢ ع ٢

تم سے اور ڈرو اللہ سے اور اللہ پر پس چاہیئے کہ بھروسہ کریں مومن

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا

اور یقیناً یقیناً لیا اللہ نے وعدہ بنی اسرائیل سے اور مقرر کیے

مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ

ان میں بارہ نقیب (سردار) اور کہا اللہ نے کہ یقیناً میں ساتھ ہوں تمہارے بشرطیکہ

8۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ہیں۔ کوئی ان کی انتہا تک نہیں پہنچ سکتا(14:35)۔ قران مجید کا عطا ہونا سب سے بڑی نعمت ہے اس کی پیروی سے رضاء الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ مِیْثَاق: جب کوئی کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھ کر اسلام قبول کرتا ہے تو گویا وہ اللہ اور اس کے رسول کے تمام احکام اور نواہی پر عمل کرنے کا عہد کرتا ہے۔ اسے عہدِ بیعت کہتے ہیں۔ یعنی اسلام اور ایمان کے ارکان پر یقین لانے اور ان پر عمل کرنے اور نیکیوں کو بجالانے اور بدیوں سے بچنے کا عہد کرتا ہے۔ بعض مفسرین نے اس عہد سے حدیبیہ کے مقام پر لی گئی بیعت مراد لی ہے(48:11,19)۔ جبکہ دیگر نے اس سے مراد بیعت عقبہ لیا ہے اور دوسروں نے آیت 7:173 میں مذکور فطرت انسانی کی گواہی مراد لی ہے۔ 9۔ "تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لئے استادہ ہو جاؤ(ii)" یعنی تمام معاملات میں عدل کو مد نظر رکھو(4:136) کسی قوم کی دشمنی یعنی کفار نے مسلمانوں سے جو ظلم و ستم روا رکھا تھا اس کی وجہ سے دشمنی کا بدلہ نہ لو اور ان پر ظلم نہ کرنا جبکہ وہ مسلمان ہو چکے ہوں۔ "Oاِعْدِلُوْا جائز کاموں میں بھی حد اعتدال سے نہ بڑھے"۔ 12۔ اپنے ہاتھ دراز کریں یعنی دست درازی یا حملہ کرکے مار ڈالیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہودیوں کے ایک گروہ بنو نضیر نے حضورؐ اور خاص صحابہ کو دعوت پر بلایا تھا اور آپس میں سازش کی تھی کہ وہ اچانک آنحضرتؐ اور صحابہ پر ٹوٹ پڑیں گے اور سب کا کام تمام کر دیں گے۔ یہ بھی روایت ہے کہ عمرو بن حجاش یہودی نے ایک بڑا پتھر گرا کر آنحضرتؐ کو مارنے کا کام اپنے ذمہ لیا تھا۔ مگر آنحضرتؐ کو وقت سے پہلے علم ہو گیا اور حضور وہاں تشریف نہ لے گئے۔ یہاں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ ایک یہ بھی روایت ہے کہ تبوک سے واپسی کے سفر پر 6 منافقین نے سازش بنائی تھی کہ آنحضرتؐ پر چھپ کر حملہ کریں اور آپ کو ہلاک کر دیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی اطلاع پہنچا کر بچا لیا۔

اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ
قائم کی تم نے نماز اور دی تم نے زکوٰۃ اور ایمان لائے تم رسولوں پر میرے

وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
اور مدد کی تم نے ان کی اور قرض دیا تم نے اللہ کو قرض اچھا

لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
ضرور ضرور دُور کروں گا تم سے بُرائیاں تمہاری اور ضرور ضرور داخل کروں گا تم کو باغات میں کہ بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ
نیچے جن کے نہریں پھر جس نے کفر کیا بعد اس کے تم میں سے تو یقیناً

ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۳﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ
گمراہ ہُوا وہ درست راہ سے پس بسبب ان کے توڑنے کے اپنا عہد

لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ
لعنت کی ہم نے ان پر اور بنایا ہم نے دلوں کو ان کے سخت وہ بدلا دیتے ہیں باتوں کو

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ
جگہوں سے ان کی اور بھول گئے وہ ایک حصہ اس سے کہ وہ نصیحت کئے گئے تھے جسکے ذریعہ اور تو رہے گا

تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ
ہمیشہ مطلع ہوتا خیانت پر ان کی طرف سے سوائے تھوڑوں کے ان میں سے پس درگزر کر

عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَمِنَ
ان سے اور معاف کر یقیناً اللہ پسند کرتا ہے محسنوں کو اور ان

الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا
لوگوں سے جنہوں نے کہا ہم عیسائی ہیں لیا تھا ہم نے وعدہ ان سے پس وہ بھول گئے

حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۪ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ
ایک حصہ اس سے کہ وہ نصیحت کئے گئے تھے جس کے ذریعہ پس ڈال دی ہم نے درمیان ان کے دشمنی

وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا
اور بغض تا روز قیامت اور عنقریب آگاہ کرے گا ان کو اللہ اس سے

13۔ بارہ نقیب مقرر کئے تا وہ ان کو جنگ کیلئے تیار کریں اور ارض کنعان کو فتح کریں۔ مگر بنو اسرائیل نے عہد شکنی کی اور مورد لعنت ہوئے۔ دیکھیں گنتی 1:5-16,13:27,13:1-16,14:8 میں مذکور ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے 12 سردار بنا کر ارض کنعان میں جاسوسی کیلئے بھیجے۔ اس زمین کا وعدہ خدا نے یہود کو عطا کرنے کا کیا تھا (نقیب: جاسوس)۔ اور جَنّٰتٍ تَجْرِیْ والی سرزمین کنعان ہے۔ جس کے متعلق انہی 12 سرداروں نے جو رپورٹ واپس آکر دی وہ یہ تھی۔ "اس میں سچ مچ دودھ اور شہد بہتا ہے۔ گنتی 14:8,13:27,1:44 "۔ عَزَّرْتُمُوْهُمْ: تعزیر اس مدد کو کہتے ہیں جس کے ساتھ تعظیم و تکریم ملی ہوئی ہو (ح)۔ سَوَآءَ السَّبِیْلِ: صراط مستقیم جس کے لئے ہم نماز میں دعا کرتے ہیں۔ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی۔ اللہ کے اوامر و نواہی پر عمل کرنا اور افراط و تفریط سے بچنا۔ 14۔ سخت دلی سے مراد کہ اللہ کا ذکر ان کے دلوں پر اثر نہیں کرتا جیسے فرمایا فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ 39:23۔ خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ: خیانت یعنی آنحضرتؐ کے متعلق تورات کی پیشگوئی اور دیگر احکام الٰہی کو چھپانا مراد ہے۔ باتوں کو بدل دیتے ہیں۔ استثناء 18:18، متی 21:21، 21:42-44، یوحنا 14:12,26-28 اور 16:7-14 میں کیا ہے۔ یُحَرِّفُوْنَ: دھوکہ دینے کیلئے تورات کی کتاب کے الفاظ کو ان کی اصل جگہوں سے ادل بدل دیتے ہیں۔ تحریف لفظی بھی ہوتی ہے اور معنوی بھی (ii)۔ اور یہودی بعض آیات تورات کو چھپایا کرتے تھے۔ دیگر خیانتوں کے ساتھ ایک خیانت یہ بھی تھی جو وہ کرتے تھے۔ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ: یہ تھوڑے لوگ وہی ہیں جو یہودیوں میں سے مسلمان ہو گئے تھے۔ ان کی تعداد دس سے بھی کم تھی۔ میثاق کو توڑا: یہود کو ہدایت کی گئی تھی کہ بعد میں آنے والے نبیوں پر ایمان لائیں۔ نیز سبت کو توڑا اور جہاد کرنے سے انکار کیا۔ یہود نے عزیرؑ کو اور نصاریٰ نے مسیحؑ کو خدا کے بیٹے بنا لئے اس طرح خدا کے حکموں (میثاق) کو توڑا۔ 15۔ نَصٰرٰی: یہ لفظ نصرت (مدد) سے ہے۔ یہ حضرت عیسیٰؑ کے سوال "مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَى اللّٰهِ" یعنی اللہ کے دین میں میرا کون مددگار بنے گا؟ کے جواب میں ان کے چند حواریوں نے جواب دیا "نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ" کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ اس لئے عیسائیوں (مسیحیوں) کو نصاریٰ کہا گیا (61:15)" اس آیت میں عیسائی قوموں کی آپس میں عداوت کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ عیسائی فرقے اور عیسائی ممالک بھی آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہیں اور ان میں جنگیں اور فساد ہوتے رہتے ہیں۔ پس مسلمان انحطاط کے زمانہ میں مایوس نہ ہو جائیں (ii)" "عداوت نصاریٰ کے فرقوں کے درمیان بھی ہے اور نصاریٰ اور یہود کے بین بھی ہے۔ نصاریٰ نے تثلیث کا مسئلہ گھڑ لیا اور رہبانیت کی بدعت ڈالی۔" وہ بھول گئے ایک حصہ جس کی ان کو نصیحت کی گئی تھی"۔ جیسے پہاڑی وعظ میں ان کو نماز، روزہ اور دیگر امور شریعت پر عمل کرنے کا حکم تھا (انجیل)۔ نیز میثاق سے مراد یوحنا 13-16:12 میں آنحضرتؐ کے آنے کی پیشگوئی جسے انہوں نے بھلا دیا۔ یُنَبِّئُهُمْ: اللہ ان کو آگاہ کرے گا کہ جو کچھ آنحضرتؐ کے بارے میں اہل کتاب پیشگوئیوں کو چھپاتے تھے (ii)"۔

كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١٥﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا
جو تھے وہ کرتے اے اہل کتاب یقیناً آیا تمہارے پاس رسول ہمارا
يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ
کھول کر بیان کرتا ہے تمہارے لیے بہت کچھ اس سے جو تھے تم چھپاتے کتاب میں سے
وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ
اور درگذر کرتا ہے بہت سے یقیناً آیا تمہارے پاس طرف سے اللہ کی نور اور کتاب
مُّبِيْنٌ ﴿١٦﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ
کھلی کھلی ہدایت دیتا ہے بذریعہ اسکے اللہ اسے جس نے پیروی کی راضی کرتے ہوئے اس (اللہ) کو راستوں
السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ
کی سلامتی کے اور وہ نکالتا ہے انہیں اندھیروں سے طرف نور کی ساتھ اپنے حکم کے
وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٧﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ
اور ہدایت دیتا ہے انہیں طرف راہ سیدھی کی یقیناً یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے
قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ
جنہوں نے کہا یقیناً اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے تو کہدے پس کون
يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ
مالک ہے بمقابل اللہ کے کسی بات کا اگر وہ ارادہ کرے یہ کہ ہلاک کرے مسیح ابن
مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
مریم کو اور ماں کو اسکی اور ان کو جو زمین میں ہیں سب کو اور اللہ کی ہی ہے بادشاہی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَ
آسمانوں کی اور زمین کی اور جو درمیان ہے ان دونوں کے وہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور
اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٨﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ
اللہ ہر بات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے اور کہا یہودیوں اور عیسائیوں نے کہ ہم
اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ
بیٹے ہیں اللہ کے اور پیارے ہیں اسکے تو کہدے پھر کیوں عذاب دیتا ہے تمہیں بسبب گناہوں کے تمہارے

16۔ تُخْفُوْنَ: چھپاتے ہو اپنی کتاب میں سے جسے رسول کریمؐ نے ظاہر کیا۔ مثلاً رجم کی سزا زنا کرنے والے کو جیسا کہ حدیث میں ذکر آتا ہے۔ نُوْرٌ سے مراد آنحضرتؐ ہیں 33:46-47 اور کتاب مبین سے مراد قرآن مجید ہے۔ یَعْفُوْا: در گزر کرتا ہے ان کی بہت سی شرارتوں سے جو وہ رسول اللہؐ کے خلاف کرتے تھے۔ اسی طرح فرمایا جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ (4:171) اور قَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلُنَا (5:20)۔ "O کِتَابٌ مُّبِیْنٌ یعنی قرآن بھی نور ہے۔ قرآن کے ذریعہ سے سلامتی کی راہوں کی ہدایت ملتی ہے اور لوگ ظلمت سے نور کی طرف نکالے جاتے ہیں"۔ 17۔ یَھْدِیْ بِہٖ: ہدایت دیتا ہے اللہ اس کے (یعنی رسول اور کتاب) کے ذریعہ سے۔ سُبُلَ السَّلَامِ: اللہ کا ایک نام السلام بھی ہے۔ یعنی اللہ کی طرف جانے والے راستوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ 18۔ نیز دیکھیں 5:73-74 اور 19:89-93۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ۔ "یقیناً اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے یعنی دونوں کا ایک سا درجہ ہے (ii)" خدا تو نہیں مر سکتا مگر مسیح کو موت آئی وہ خدا کیسے ہو گیا؟ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ اس میں عیسیٰ کی بلا باپ پیدائش بھی آجاتی ہے۔ اِنْ اَرَادَ میں اِنْ کے معنٰی "اِذْ" کے ہیں جیسے فرمایا اِتَّقُوا اللّٰہَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ یعنی جب تم مؤمن ہو تو تقویٰ اختیار کرو۔ پس یہاں یہ معنٰی ہوئے کہ: کس کو اللہ کے مقابلہ میں اختیار ہوا جب اللہ نے مسیح ابن مریم اور اس کی ماں اور ان سب کو جو زمین میں تھے ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تھا کہ مسیح کو مارنے سے روکے۔ یہ آیت وفات مسیح کا ثبوت ہے اگر مسیح اور اس کی ماں کو اب تک مارا نہیں تو یہ آیت بے دلیل دعویٰ بنتی ہے (ii)"۔

بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
(نہیں) بلکہ تم انسان ہو ان میں سے جو پیدا کئے اس نے وہ بخشتا ہے جسے چاہتا ہے اور
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ
عذاب دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ ہی کی ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور
مَا بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٩﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ
جو درمیان ہے ان دونوں کے اور طرف اس کی ٹھکانا ہے اے اہل کتاب یقیناً
جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ
آیا ہے تمہارے پاس رسول ہمارا کھول کر بیان کرتا ہے تمہارے لیے وقفہ پر
الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا
رسولوں کے یہ کہ کہدو تم نہیں آیا ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور نہ
نَذِيْرٍ ؗ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
ڈرانے والا یقیناً آیا تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ ہر بات پر
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا
خوب قدرت رکھنے والا ہے اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے اے قوم میری یاد کرو
نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ
نعمت اللہ کی اپنے پر جبکہ بنائے اس نے تم میں نبی اور بنایا تم کو
مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢١﴾
بادشاہ اور دیا تم کو جو نہیں دیا کسی کو تمام دنیا میں سے
يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ
اے قوم میری داخل ہو ارض مقدس میں وہ جو کہ لکھدی اللہ نے
لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢٢﴾
تیرے لیے اور نہ پھرو اپنی پیٹھوں پر پس ہو جاؤ گے تم ناکام
قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ
انہوں نے کہا اے موسیٰ یقیناً اس میں ہے قوم سرکش اور ہم ہرگز نہیں

ع ٢

19۔"Oاس قولِ یہود کے رد میں اللہ تعالیٰ نے ابناء اللہ کا رد نہیں کیا۔ نہ ہی دوبارہ ابناء کا ذکر کیا ہے بلکہ صرف یہ فرمایا کہ اگر تم خدا کے پیارے ہو تو پھر تم کو عذاب کیوں دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہود کی کتابوں میں خدا کے پیاروں کو بیٹا کہہ کر بھی پکارتے تھے(یعنی استعارۃً۔ ناقل)" نیز دیکھیں متی 5:8-9۔ فرمایا تم تو گناہ بھی کرتے ہو اور اس کی سزا بھی پاتے ہو تو تم خدا کے پیارے کیسے ہو گئے۔ کسی کو اس کا حق دینا عدل ہے، ظلم نہیں ہے مگر کسی کو اس کا حق نہ دینا عدل نہیں ہے، ظلم ہے۔(یعنی ان کے گناہوں کی ان کو سزا دینا ناانصافی نہیں، نہ ہی ظلم ہے)۔ وَمَا بَيْنَهُمَا: جو ان دونوں(زمین و آسمان) کے درمیان ہے یعنی جو کچھ بھی زمین و آسمان کے درمیان ہے جیسے دیگر سیارے اور ان میں آبادی۔ اجرام فلکی، سیاہ مادہ، ایتھر، کاسمک شعاعیں، کئی قسم کی گیسیں، بخارات، نباتاتی غبار(پولن) وغیرہ۔ جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ اللہ کا علم ازلی ابدی ہے۔ ۔اسے ہر شخص کی نیت، مجبوریوں، صلاحیت کا صحیح علم ہے۔ ایسے امور کو مد نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ جزاء اور سزا کا فیصلہ فرمائے گا۔ کسی پر ظلم(اجر کی کمی) نہ ہو گا جیسے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا (10:45)۔ بلکہ نیکیوں کا بدلہ کئی گنا بڑھا چڑھا کر عطا فرمائے گا اور بہت سی بدیوں سے در گزر فرمائے گا۔ وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ۔**20**۔ زمانہ فترت: یعنی عیسیٰؑ کے بعد آنحضرتؐ تک درمیان میں کوئی نبی نہیں آیا۔ جیسا کہ آنحضرتؐ کا قول بخاری میں مذکور ہے۔(بخاری: 651ص4/3442)اَنْ تَقُوْلُوْا: مبادا یہ کہو۔ يُبَيِّنُ لَكُمْ: تورات اور انجیل میں بہت تحریف ہو چکی تھی۔ اس میں شرک اور جھوٹ بھی مل گئے ہیں۔ آپؐ پر قرآن نازل ہوا جس نے صحیح تعلیم دی۔ **21**۔ عَالَمِيْنَ سے مراد اس زمانہ کی معلوم دنیا یعنی قومیں ہیں(ii)۔ خروج16-1:7 کے مطابق بنی اسرائیل جب مصر میں آباد ہوئے تو اس قدر انہوں نے غلبہ حاصل کر لیا کہ بادشاہ تک بن گئے۔(یعنی یوسفؑ کے وقت سے شروع کر کے)مَا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ: یعنی اس زمانہ میں نبوت اور بادشاہت کبھی اکٹھی کسی قوم میں نہ دی گئی تھیں(ii)۔**22**۔اَلْاَرْضُ الْمُقَدَّسُ: پیدائش 17:8 میں بنی اسرائیل کو کنعان کا ملک دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ وہاں قوم عمالقہ حکمران تھی اور دیگر عرب قومیں بھی آباد تھیں۔ گنتی33-13:31 اور گنتی 14:1-9 میں مذکور ہے(ii)۔ اور نہ پھرو اپنی پیٹھوں پر یعنی جہاد کرنے سے اعراض مت کرو۔

تَدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا

داخل ہونگے اسمیں یہانتک کہ نکل جاویں وہ اس سے پس اگر نکل جائیں گے وہ اس سے

فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ

تو ہم داخل ہونیوالے ہیں کہا دو آدمیوں نے ان لوگوں میں سے جو ڈرتے تھے انعام کیا تھا

اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ

اللہ نے ان دونوں پر داخل ہوجاؤ ان پر دروازہ میں پس جب داخل ہوجاؤ گے تم اس (دروازہ)

فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾

میں تو یقیناً تم غالب ہوگے اور اللہ پر پس بھروسہ کرو اگر تم مومن ہو

قَالُوْا يٰمُوْسٰى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا

انہوں نے کہا اے موسیٰ یقیناً ہم ہرگز نہیں داخل ہونگے اس میں کبھی بھی جب تک وہ رہیں اس میں

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ

پس جا تو اور رب تیرا دونوں لڑو یقیناً ہم یہاں پر بیٹھنے والے ہیں کہا اس نے

رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ

اے رب میرے یقیناً میں نہیں اختیار رکھتا مگر اپنی جان پر اور اپنے بھائی پر پس امتیاز کر درمیان ہمارے اور درمیان

الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ

قوم فاسق کے فرمایا پس یقیناً وہ (زمین) حرام کی گئی ہے ان پر چالیس

سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ

سال سرگرداں پھریں گے زمین میں پس نہ غم کھا تو قوم

الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ

فاسق پر اور پڑھ ان پر خبر دو بیٹوں کی آدم کے ساتھ حق کے جبکہ

قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ

قربانی کی ان دونوں نے کوئی قربانی پس قبول کی گئی طرف سے ایک کی ان دونوں میں سے اور نہ قبول کی گئی

مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ

طرف سے دوسرے کی اس نے کہا البتہ ضرور میں قتل کرونگا تجھے اس نے کہا صرف قبول کرتا ہے اللہ

ع ٧

23۔ "وہاں بہت طاقتور لوگ ہیں۔ ہم وہاں داخل ہو کر اُن سے نہیں لڑیں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں۔ پس تو اور تیرا رب جا کر اُن سے لڑو۔ جب بنی اسرائیل کو مصر سے نکالا گیا تو اُن کو کہا گیا کہ تم فلسطین پر قابض قوم (عمالقہ) سے جہاد کر کے ملک کو اُن سے لے لو۔ مگر انہوں نے جہاد کرنے سے انکار کر دیا۔ پس چالیس برس تک مصر کے صحرا میں سر گردان رہے۔ جب یہ نسل مر کھپ گئی تو نئی نسل نے یوشع بِن نون کی سر کردگی میں فلسطین کو فتح کیا (ح)"۔ **24**۔ گنتی 9-14:6 کے مطابق یہ رَجُلان (دو مرد) یوشع بن نون اور کالب بن یَفنّہ (یشوع اور کالب) تھے جو بارہ سرداروں کے ساتھ اس ملک کا حال معلوم کرنے کیلئے بھیجے گئے تھے۔ حضرت موسیٰؑ نے دشت فاران (شمالی عرب اور جنوبی فلسطین کے درمیان کا علاقہ) سے ارض فلسطین کے حالات معلوم کرنے کیلئے بارہ سرداروں کو بھیجا تھا (گنتی 9-14:1 اور 33-13:32)۔ یَخَافُوْنَ: جو (اپنے رب کی نافرمانی سے) ڈرتے تھے۔ **25**۔ لَنۡ نَدۡ خُلَھَا: ہم ہر گز اس (بستی) میں داخل نہ ہوں گے۔ **27**۔ قَالَ: (اللہ نے) فرمایا۔ بنی اسرائیل بحر قلزم کے مشرق کی طرف 40 سال تک میدان قادسیہ اور عرب کے شمال مغربی گوشے میں سر گردان رہے۔ گنتی 35-14:23 میں مذکور ہے۔ **28**۔ "O یَتَقَبَّلُ: خدا تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں اور نمازوں کو قبول کرتا ہے یہ گویا اس کا وعدہ ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ اس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا"۔

النصف

مِنَ الْمُتَّقِیْنَ (۲۸) لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَکَ لِتَقْتُلَنِیْ

متقیوں سے یقیناً اگر دراز کیا تُونے طرف میری اپنا ہاتھ تاکہ قتل کرے تُو مجھے

مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْکَ لِاَقْتُلَکَ ج اِنِّیْٓ اَخَافُ

مَیں نہیں ہوں دراز کرنے والا اپنا ہاتھ تیری طرف تاکہ قتل کروں مَیں تجھے یقیناً میں ڈرتا ہوں

اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ (۲۹) اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَ

اللہ رب عالمین سے یقیناً میں چاہتا ہوں کہ تو اُٹھائے گناہ میرا اور

اِثْمِکَ فَتَکُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ج وَذٰلِکَ جَزٰٓؤُا

گناہ اپنا پس تو ہوجاوے آگ والوں سے اور یہ بدلہ ہے

الظّٰلِمِیْنَ (۳۰) فَطَوَّعَتْ لَہٗ نَفْسُہٗ قَتْلَ اَخِیْہِ فَقَتَلَہٗ

ظالموں کا پس رغبت دلائی اس کو نفس نے اسکے قتل کی اپنے بھائی کے پس اس نے قتل کردیا

فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (۳۱) فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا یَّبْحَثُ

اسے پس وہ ہوگیا خسارہ پانیوالوں میں سے پھر بھیجا اللہ نے ایک کوّا کریدتا تھا

فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَہٗ کَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَۃَ اَخِیْہِ ط قَالَ

زمین میں تاکہ دکھادے اُسے کہ کس طرح ڈھانکے وہ لاش اپنے بھائی کی اس نے کہا

یٰوَیْلَتٰٓی اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَ ھٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ

اے افسوس مجھ پر کیا عاجز ہوگیا میں کہ ہو جاؤں میں مانند اس کوّے کی کہ ڈھانکوں میں

سَوْءَۃَ اَخِیْ ج فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ (۳۲) مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ ج

لاش اپنے بھائی کی پس ہوگیا وہ پشیمان ہونیوالوں میں سے بسبب اس کے

کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّہٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ

لکھا ہم نے بنی اسرائیل پر کہ جس نے قتل کیا کوئی نفس بغیر

نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ط

نفس کے یا فساد کرنے کے زمین میں تو گویا کہ قتل کردیا اس نے لوگوں کو سب کو

وَمَنْ اَحْیَاھَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ط وَلَقَدْ

اور جس نے زندہ کیا اس کو تو گویا کہ زندہ کیا اس نے لوگوں کو سب کو اور یقیناً یقیناً

29۔ یہ معنٰی نہیں کہ میں اپنا دفاع نہیں کروں گا بلکہ یہ معنٰی ہیں کہ میں دفاع اس شدت سے نہ کروں گا جو قتل پر منتج ہو(ii)۔ **30**۔اِنِّیٓ اُرِیۡدُ: سے یہ مراد نہیں کہ میں دل سے چاہتا ہوں بلکہ مراد یہ ہے کہ دفاع میں شدت اختیار نہیں کروں گا کہ تجھے قتل کرڈالوں (ii)۔ بِاِثۡمِیۡ یعنی مجھے قتل کرنے کا جو گناہ ہے۔ وَاِثۡمِکَ اور تیرے اپنے گناہ۔ میں اپنے ہاتھ دراز نہیں کروں گا یعنی دفاع میں اس حد تک ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا کہ تجھے قتل کر ڈالوں(ii)۔ قابیل نے ہابیل کو قتل کردیا۔(پیدائش 4:3-12)۔**32**۔یٰوَیۡلَتٰی: اے میری ہلاکت (جلد آ) یہ عربی محاورہ ہے جو افسوس اور حسرت کے وقت کہتے ہیں(ii)۔

جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ز ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ
آئے ان کے پاس رسول ہمارے ساتھ دلائل کے پھر یقیناً بہت سے ان میں سے بعد
ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ
اس کے زمین میں ضرور حد سے بڑھنے والے ہیں سوائے اسکے نہیں کہ بدلہ ان لوگوں کا جو
يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا
لڑتے ہیں اللہ اور رسول اس کے سے اور کوشش کرتے ہیں زمین میں فساد کی
اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ
یہ ہے کہ قتل کئے جاویں یا صلیب دیئے جاویں یا کاٹے جاویں ہاتھ ان کے اور پاؤں ان کے
مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي
مخالف طرف سے یا جلاوطن کئے جاویں زمین سے یہ ان کے لیے ذلت ہے
الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٣٣﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
دُنیا میں اور ان کے لیے آخرت میں عذاب ہے بڑا سوائے ان لوگوں کے جنہوں
تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
نے توبہ کی پہلے اس کے کہ تم قابو پاؤ ان پر پس جان لو کہ یقیناً اللہ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ
بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور
ابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ
چاہو طرف اس کی قرب اور جہاد کرو راہ میں اس کی تاکہ تم
تُفْلِحُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ
کامیاب ہو یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اگر ہو واسطے ان کے جو کچھ زمین میں ہے
جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ
سب کا سب اور اتنا ہی ساتھ ہو اسکے تاکہ فدیہ دیں بذریعہ اس کے عذاب سے روز
الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيْدُوْنَ
قیامت کے نہیں قبول کیا جائے گا انکی طرف سے اور ان کے لیے عذاب ہے دردناک وہ ارادہ کریں گے

33۔ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ: یعنی مفاسد قتل کے تدارک کیلئے۔ اَحْيَاهَا: زندہ رکھا اس (نفس) کو۔ اور جس نے زندہ کیا ایک نفس کو گویا اس نے زندہ کیا سب لوگوں کو یعنی اگر کوئی زندگی کی حفاظت کے کام میں مدد کرے گا تو گویا سب کی مدد کی(ii)۔ 34۔ اکثر مُفَسِّرِیْنِ نے اس آیت کو قبیلہ عُرَینہ کے متعلق لیا ہے جن کے چند آدمی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔ پھر بیمار پڑ گئے تو حضور نے انہیں مدینہ سے باہر جہاں صدقہ کے اونٹ تھے بھجوا دیا تاکہ دُودھ پئیں اور صحت یاب ہو جائیں اور اپنا علاج معالجہ بھی جاری رکھیں۔ جب وہ تندرست ہو گئے تو انہوں نے چرواہوں کو مار ڈالا اور اونٹ چوری کر کے ساتھ لے گئے ۔ ابن جریر نے بخاری 4:66 کے حوالہ سے حضرت انسؓ سے روایت لکھی ہے کہ انہوں نے ڈاکے ڈالے۔ عورتوں کی آبروریزی کی اور چرواہوں کی آنکھیں نکالیں۔ "اس آیت میں ان کا ذکر ہے پھر ان کو عبرتناک سزا دی گئی۔ "اس آیت میں ڈاکہ کیلئے چار قسم کی سزائیں بیان کی گئی ہیں۔ قتل، صلیب، ہاتھ پاؤں کاٹنا، جلاوطنی۔ یہ چار قسم کی سزائیں جرم کی چار مختلف نوعیتوں کے لحاظ سے ہیں (ح)"۔ ہاتھ بوجہ مال لوٹنے کے کاٹے جائیں اور پاؤں بوجہ رستہ پر لوگوں کو ڈرانے کے کاٹے جائیں۔ قتل کے بدلہ قتل۔ اور لوگوں کو رستوں پر ڈرانے اور عورتوں کی بے آبروئی کرنے کیلئے صلیب دینا سزا دی جائے۔ جرم کی نسبت سے مناسب سزا دی جائے گی۔ مِنْ خِلَافٍ: یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں یا بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں۔ اسلام میں قتل، فتنہ ، فساد، بغاوت، زنا، شراب نوشی، تہمت زنا، قابل سزا حدود ہیں۔ اسلام میں سنگساری کی سزا نہیں ہے۔ "O یہودیوں کو سزا اس لئے دی تھی کہ انہوں نے خدا کے رسول کا مقابلہ کیا اس لئے خدا کے نزدیک قابل سزا ٹھہرے۔ (یعنی ان کی بغاوت اور سرکشی کی وجہ سے۔ ناقل)۔ 35۔ "سزا دینے کا کام حکومت کے ذمہ ہے نہ کہ ہر کس و ناکس کو اختیار ہے کہ از خود سزائیں دیتا پھرے۔ انسانیت سوز جرائم اور خاص کر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے والے اگر پکڑے جانے سے پہلے ہی توبہ کر کے مسلمان ہو چکے ہوں تو ان کو معاف کیا جاتا ہے۔ اور ان کے ساتھ بے گناہوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے(ii)"۔ لہٰذا سزا دینے کا کام حکومت کے ذمہ ہے۔ 36۔ "وَسِيْلَة: قربِ الٰہی (کی راہیں)(ii)"۔ وابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ: یعنی قرب الٰہی کے حصول کیلئے اس کے ذرائع ڈھونڈو۔ حضورؐ نے فرمایا کہ وسیلہ جنت میں اعلیٰ ترین مقام ہے (یعنی درجہ) (صحیح مسلم)۔ جیسے ہم پڑھتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ یعنی اے اللہ محمدؐ کو اپنا زیادہ قرب عطا فرمایا۔ وسیلہ کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ کوئی انسان یا بت وغیرہ جو خدا اور بندے کے درمیان سفارش کا کام کرے۔ اس لئے آگے لکھا ہے کہ خدا کی راہ میں جدو جہد کر کے اس کے قرب پانے میں کامیاب ہو سکتے ہو۔ مطلب کہ رسول کی ہدایت و اطاعت میں اللہ کے احکامات پر چل کر نیکیاں کرو تو اللہ کا قرب عطا ہو۔ "O+: (خلاصةً) فلاح پانے کے ذرائع بتائے، یعنی تقویٰ اختیار کرے، تقویٰ نام ہے نیکیاں کرنے اور بدیوں سے بچنے کا۔ پھر لقاء الٰہی کیلئے وسیلہ یعنی ذرائع تلاش کرے۔ نبی کو وسیلہ بنانے کا مطلب اس کی کامل اطاعت کرنا ہے یعنی آپؐ کی سنت پر چلے۔ پھر خدا کی راہ میں مجاہدہ کرے تو اس کا قرب پائے۔ قرآن میں مذکور خدا کے اوامر و نواہی پر عمل کرے، اللہ کی راہ میں قتال کرنا پڑے تو کرے۔ اپنے نفس کی اصلاح اور تبلیغ اسلام بھی جہاد ہے"۔

أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَ
کہ نکل جاویں آگ سے حالانکہ نہیں وہ ہرگز نکلنے والے اس سے اور
لَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٣٨﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا
ان کیلئے عذاب ہے قائم رہنے والا اور چور مرد اور چور عورت پس کاٹ دو
أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ
ہاتھ ان کے بدلہ کے طور پر اس کے جو کمایا انہوں نے سزا کے طور پر طرف سے اللہ کی اور اللہ عزت والا
حَكِيمٌ ﴿٣٩﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللّٰهَ
حکمت والا ہے پس جس نے توبہ کی بعد اپنے ظلم کے اور اصلاح کر لی پس یقیناً اللہ
يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٤٠﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ
فضل سے متوجہ ہوگا اس پر یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے کیا نہیں جانا تو نے کہ یقیناً
اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ
اللہ وہ ہے کہ اس کی ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی وہ عذاب دیتا ہے جسے چاہتا ہے
وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤١﴾ يَا أَيُّهَا
اور بخشتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے اے
الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ
رسول نہ غم میں ڈالیں تجھے وہ لوگ جو جلدی کرتے ہیں کفر میں
مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ
ان لوگوں میں سے جنہوں نے کہا ایمان لائے ہم اپنے مونہوں سے اور نہیں ایمان لائے
قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۛ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ
دل ان کے اور ان لوگوں میں سے جو یہودی ہوئے خوب سننے والے ہیں جھوٹ کو
سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ ۙ لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ
خوب سننے والے ہیں واسطے دوسرے لوگوں کے جو نہیں آئے تیرے پاس بدل دیتے ہیں
الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۖ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ
باتوں کو بعد جگہوں کے ان کی وہ کہتے ہیں اگر دیئے جاؤ تم

معانقة

38۔ جنت اور جہنم کے ذکر میں قرآن مجید نے ایک امتیاز قائم کیا ہے۔ جہاں جہنم کا ذکر ہے وہاں فرمایا مَا هُمْ مِنْهَا بِخَارِجِيْنَ کہ وہ از خود اس میں سے نہیں نکل سکیں گے۔ اور جہاں جنت کا ذکر ہے وہاں فرمایا مَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ کہ وہ وہاں سے نکالے نہیں جائیں گے (ح)۔ **39**۔ یہاں چور سے مراد عادی اور پیشہ ور چور ہیں نہ کہ جس نے معمولی لغزش سے کسی کی کھانے پینے کی کوئی چیز بغیر اجازت اٹھا کر کھالی ہو۔ ایسے شخص کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ (iv) السَّارِقُ: مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی عادی اور پیشہ ور چور۔ مَنْ سَرَقَ: (جس نے چوری کی) نہیں کہا۔ **40**۔ اگر کوئی پکڑے جانے سے پہلے خود ہی تائب ہو کر مال وغیرہ واپس کر دیتا ہے اور اپنی اصلاح کر لیتا ہے تو ایسے شخص کو سزا نہیں دی جائیگی۔ اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے۔ معاف فرما دیتا ہے۔ **41**۔ اللہ عذاب دیتا ہے جسے سزا دیئے جانے کے قابل پاتا ہے اور بخشا ہے جسے بخشے جانے کے قابل پاتا ہے۔ جیسے استاد شاگرد کو پاس کرتا ہے جسے پاس کئے جانے کے قابل پاتا ہے اور فیل کرتا ہے جسے فیل ہونے کے قابل پاتا ہے۔

لایحب اللہ ٦ ١٦٥ المآئدة ٥

هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ
یہ (محرف شدہ کتاب) تو یہ لو اسے اور اگر نہ دیئے جاؤ تم یہ تو بچو اور جو شخص کہ ارادہ

اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ
کرے اللہ اس کے ابتلاء کا تو ہرگز نہیں اختیار رکھتا تو ان کیلئے بمقابل اللہ کے کسی چیز کا یہ لوگ

الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي
وہ ہیں کہ نہیں ارادہ کیا اللہ نے کہ پاک کرے دلوں کو ان کے ان کے لیے

الدُّنْيَا خِزْيٌ ښ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۴۱
دنیا میں ذلت ہے اور ان کے لیے آخرت میں عذاب ہے بڑا

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ
خوب سننے والے ہیں جھوٹ خوب کھانے والے ہیں حرام پس اگر آویں وہ تیرے پاس

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ
تو فیصلہ کر درمیان ان کے یا اعراض کر ان سے اور اگر اعراض کرے تو

عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَـيْـــًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ
ان سے تو ہرگز نہیں نقصان پہنچائیں گے تجھے کچھ بھی اور اگر فیصلہ کرے تو فیصلہ کر

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۴۲ وَكَيْفَ
درمیان ان کے ساتھ انصاف کے یقیناً اللہ پسند کرتا ہے انصاف کرنےوالوں کو اور کس طرح

يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ
وہ فیصلہ لاسکتے ہیں تیرے پاس جبکہ پاس انکے تورات ہے جس میں حکم ہے اللہ کا پھر

يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۳
پھر جاتے ہیں بعد اس کے اور نہیں یہ لوگ ہرگز مومن

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا
یقیناً اتاری تھی ہم نے تورات جس میں ہدایت اور نور تھا فیصلہ کرتے تھے مطابق

النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ
اس کے نبی وہ جنہوں نے کہ فرمانبرداری کی (تورات کی) ان لوگوں کیلئے جو یہودی ہوئے اور اللہ والے لوگ

42۔ مدینہ کے یہودی معاہدہ کے مطابق آنحضرتؐ سے اپنے فیصلے کراتے تھے۔ ایک زانیہ کا مقدمہ آیا تو حضورؐ نے تورات کے حکم کے مطابق رجم کی سزا سنائی مگر یہودی کہنے لگے کہ یہ سزا تورات میں نہیں ہے۔ آپؐ نے تورات سے ہی ان کو قائل کیا۔ استثناء 22:23-24 میں زنا کی سزا رجم لکھی ہوئی ہے۔ یہودی اپنے ساتھیوں کو کہتے ہیں کہ اگر تمہیں رسول اللہؐ سے اس اس طرح کا حکم دیا جائے تو قبول کر لو اور اگر اس اس طرح کا حکم نہ دیا جائے تو اس سے بچو یعنی قبول نہ کرو مطلب یہ کہ تحریف شدہ تورات کے مطابق فیصلہ ہو تو قبول کر لو ورنہ حکم نہ مانو یعنی اگر تورات کی رجم کی سزا سنائیں تو نہ ماننا۔ ہاں اگر اسلامی شریعت کوڑے مارنے کی سزا سنائیں تو قبول کر لینا۔ **43**۔ "یہودی اور منافق دوسرے لوگوں کے واسطے خوب جھوٹ سننے کے عادی ہیں۔ یعنی جاسوسی کرتے ہوئے اپنے سرداروں کو جھوٹی خبریں پہنچاتے ہیں(ii)۔ قرآن مجید آکر سنتے ہیں پھر اس کا غلط مفہوم لوگوں میں پھیلاتے ہیں تا لوگ مسلمانوں پر اعتراض کریں(ii)"۔ یہ ان قاضیوں کا حال تھا جو رشوت لے کر جھوٹے فیصلے کرتے تھے۔ آنحضرتؐ تردد میں تھے کہ یہود کے مقدمات کو لیا کریں یا نہ لیا کریں۔ کیونکہ اسلامی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں تو وہ یہود کو کبھی قبول اور کبھی قبول نہ ہوتا۔ اگر تورات کے مطابق فیصلہ کریں تو پھر بھی ایسا ہی کرتے۔ سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے اختیار ہے کہ اگر آپ ان سے اعراض کریں تو ان کی ناخوشی تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچائے گی۔ اگر حکم (فیصلہ) کرو تو انصاف کے موافق کرو۔ آنحضرتؐ نے اس زنا کے مقدمہ کا فیصلہ تورات ہی سے قائل کر کے کیا۔ تورات کی نسبت اسلامی سزائیں نرم تھیں اس واسطے یہود آنحضرتؐ سے اپنے فیصلے اسلامی تعلیم کے مطابق طلب کرتے تھے۔ تورات میں قتل کے بدلے قتل اور ہر عضو کے بدلے عضو کا بدلہ لینے کا حکم تھا۔ (احبار 24:19-21)(ii)۔ **44**۔ وہ تورات کے حکموں کو بھی نہیں مانتے تھے تجھے کس طرح حکم یا قاضی تسلیم کریں گے۔ یہود آنحضرتؐ کے حق میں تورات کی پیشگوئیوں کو بھی نہیں مانتے تھے کہتے تھے کہ رسول صرف بنی اسرائیل سے ہی آسکتا ہے۔

وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ
اور عالم لوگ بسبب اسکے کہ محافظ بنائے گئے تھے کتاب کے اللہ کی اور تھے وہ اس پر
شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا
گواہ پس نہ ڈرو لوگوں سے اور ڈرو مجھ سے اور نہ بدلہ میں لو
بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ
آیات کے میری مول تھوڑا اور جو نہ فیصلہ کرے اس پر جو اتارا اللہ نے تو یہ لوگ
هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ
ہی کافر ہیں اور فرض کیا تھا ہم نے ان پر اس (تورات) میں سے کہ جان
بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ
بدلہ جان کے ہے اور آنکھ بدلہ آنکھ کے اور ناک بدلہ ناک کے اور کان
بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ
بدلہ کان کے اور دانت بدلہ دانت کے اور زخموں کا بدلہ ہے پس جو
تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ
بخشدے اُسے تو وہ کفارہ ہے اس کیلئے اور جو نہ فیصلہ کرے اس پر جو
اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى
اتارا اللہ نے تو یہ لوگ ہی ظالم ہیں اور پیچھے بھیجا ہم نے
اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
قدم بقدم ان کے عیسیٰ ابن مریم کو مصدق بنا کر اس کا جو
يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى
پہلے تھا تورات میں سے اور دی ہم نے اُسے انجیل جس میں ہدایت
وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ
اور نور تھا اور مصدق بنایا اس کا جو پہلے تھا تورات میں سے
وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ
اور ہدایت اور وعظ متقیوں کے لیے اور چاہیئے کہ فیصلہ کریں اہل انجیل

45۔ تورات صرف یہودیوں کیلئے ہدایت و نور تھی نا کہ تمام دنیا کیلئے۔ وہ وقتی تھی نہ کہ دائمی۔ اب تو تورات محرف ہو چکی ہے (2:76-80)۔ مگر قرآن کی حفاظت کا وعدہ خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے (15:10)۔ "بِمَا اسْتُحْفِظُوْا: اس لئے کہ وہ تورات کی حفاظت کے ذمہ دار بنائے گئے تھے۔ رَبَّانِی: علماء۔ اَحْبَارُ: فقہاء۔ حسن کا قول ہے کہ ربانی سے مراد علماء انجیل اور احبار سے مراد علماء تورات ہیں (ii)"۔ شُهَدَآءَ: نگران۔ محافظ یعنی جو تورات کو ضائع نہ ہونے دیں۔ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا: جنہوں نے پیروی کی (تورات کی)۔ تمام انبیاء مسلمان تھے۔ سب کو وحی ہوئی کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ پس تم اسی کی عبادت کرو (دیکھیں: 42:14)(21:26)۔ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ: (اے یہود) لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ہی ڈرو۔ اے یہودیو تم اپنے مقدمات تورات کے مطابق حل کرنے کی بجائے آنحضرتؐ کے پاس فیصلوں کی غرض سے آتے ہو تو معلوم ہوا کہ تم اپنی کتاب پر ایمان نہیں رکھتے۔ **46**۔ جان کے بدلہ جان۔ آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک۔۔۔ یہ احکام خروج (21:23-25) اور احبار (24:19-21) میں لکھے ہیں۔ فَمَنْ تَصَدَّقَ: یعنی جو شخص صدقہ کی نیت سے قصاص معاف کردے تو اس کی یہ نیکی اس کے بہت سے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی (ii)۔ تو کفارہ ہے اس کے لئے (گناہوں کا)۔ **47**۔ مُصَدِّقٍ بنا کر (تورات کا) یعنی انجیل تورات کی پیشگوئیوں کو پورا کرتی تھی۔ (ii) نیز انجیل تورات کی مصدق ہے خدا کی وحدانیت۔ رسولوں کے سچا ہونے اور آنحضرتؐ کے متعلق کی گئی پیشگوئیوں اور لوگوں سے حسن سلوک کے بارے میں۔ مگر طلاق وغیرہ کے امور میں نہیں۔ لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ: جو (اتاری گئی) اس سے قبل۔ یعنی انجیل اور تورات سے پہلے۔

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
مطابق اسکے جو اُتارا اللہ نے اس میں اور جو نہ فیصلہ کرے مطابق اس کے جو اُتارا اللہ نے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ
تو یہ لوگ ہی فاسق ہیں اور اتاری ہم نے تیری طرف یہ کتاب
بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ
ساتھ حق کے مصدق بناکر اس کا جو پہلے ہے اس کے کتاب میں سے اور
مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
نگران بناکر اس پر پس فیصلہ کر درمیان ان کے مطابق اس کے جو اتارا اللہ نے
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ
اور نہ پیروی کر خواہشات کی ان کی چھوڑ کر اسے جو آیا تیرے پاس حق میں سے ہر ایک کیلئے
جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
بنائی ہم نے تم میں سے شریعت اور راستہ اور اگر چاہتا اللہ
لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ
تو ضرور بناتا تم کو اُمّت ایک ہی ولیکن (اس نے ایسا نہیں کیا) تاکہ آزماوے تم کو اس میں جو
اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا
دیا اس نے تم کو پس سبقت لے جاؤ نیکیوں میں طرف اللہ کی لوٹنا ہے تمہارا سب کا
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاَنِ احْكُمْ
پھر وہ آگاہ کرے گا تم کو اس پر کہ تھے تم جس میں اختلاف کرتے اور یہ کہ فیصلہ کر تو
بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ
درمیان ان کے مطابق اس کے جو اُتارا اللہ نے اور نہ پیروی کر ان کی خواہشات کی اور
احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
بچ ان سے یہ کہ فتنہ میں ڈال دیں گے تجھے متعلق بعض کے جو اتارا اللہ نے
اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ
طرف تیری پس اگر پھر جاویں وہ تو جان لے کہ چاہتا ہے اللہ کہ

48۔بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ: فِيْهِ یعنی انجیل میں جو تعلیم دی گئی ہے۔یہ بھی استنباط ہوتا ہے کہ ہم نے کہا تھا اہلِ انجیل کو۔"Oاہلِ انجیل اگر انجیل اور تورات میں آنحضرتؐ کے بارے میں پیشگوئیوں کے پیش نظر صحیح فیصلہ کریں تو آپؐ کی صداقت روز روشن کی طرح ثابت ہوجائے گی۔اور اگروہ منہ موڑلیں اور ایمان نہ لائیں تووہ فاسق یعنی نافرمان ہیں۔"(مفہوم۔ناقل)ان آیات کے یہ معنیٰ کرنا کہ اہل کتاب اپنی شریعتوں پر کاربند رہیں قرآن مجید کی تعلیم کے خلاف ہے۔کیونکہ قرآن کریم اسلام اور اس کے احکام کی طرف بلاتا ہے(3:86)اور قرآن میں تضاد نہیں ہے۔اب ایک ہی دین اور ایک ہی شریعت (اسلام)پر عمل کیا جائے گا۔**49**۔"Oقرآن نے تورات اور انجیل کی تصدیق قول ہی سے نہیں کی بلکہ فعل سے بھی کی ہے کہ جو حصہ انجیل کی تعلیم کا قرآن میں شامل ہے اس پر قرآن نے عمل درآمد کروا کے دکھلا دیا ہے اور اسی لئے ہم اس حصہ انجیل کی تصدیق کرسکتے ہیں جس کی قرآن نے تصدیق کی ہے۔باقی آج کل کی انجیلیں اصلی نہیں ہیں۔پھر تورات میں موسیٰؑ کی موت کا اور انجیل میں عیسیٰؑ کی موت کا حال درج ہے۔کیا یہ اصلی کتابیں ہوسکتی ہیں کہ نبیوں کے مرنے کے بعد بھی ان کی وحی آتی رہی تھی۔"مُهَيْمِنًا: نگہبان۔تورات کے محافظ ان کے علماء کو بنایا تھا مگر قرآن کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔قرآن مجید میں تورات و انجیل کی اصلی توحید کی تعلیم وغیرہ محفوظ ہے۔قرآن تمام رسولوں کو سچا قرار دیتا ہے۔(10:48)(13:8)(35:25)قرآن مجید ان پیشگوئیوں کو پورا کرتا ہے جو ان میں لکھی ہوئی تھیں۔جو ان میں تحریف کی گئی تھی اس کو غلط ٹھہراتا ہے۔یوں قرآن مجید اختلافات کا فیصلہ کرتا ہے۔جو تعلیم تورات وانجیل کی ناقابل عمل ہوگئی ہے اس کو ترک کرتا ہے۔عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ:اس سے پرے ہٹتے ہوئے جو تیری طرف حق سے آیا۔وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ:"سیاق و سباق بتا رہی ہے کہ اس آیت میں یہود و نصاریٰ سے ترک موالات کیلئے کہا گیا ہے جو مسلمانوں سے عداوت رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی تباہی کے درپے تھے۔گویامِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ(مؤمنوں کو چھوڑ کر)والی موالات سے روکا گیا ہے۔(ح)" "شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا" یعنی قرآن میں چھوٹے بڑے تمام احکام تفصیلاً بتادیئے ہیں۔(ii)"۔ابن عباسؓ کا قول ہے کہ شِرْعَةً سے مراد قرآنی شریعت ہے اور مِنْهَاج سے مراد سنت رسول ہے۔لفظی معنیٰ ہیں۔شِرْعَةٌ: پانی تک پہنچنے کا چھوٹا راستہ (یعنی شرعی امور)مِنْهَاج: بڑا راستہ۔یعنی معاشرتی امور۔نیز شِرْعَةٌ سے مراد روحانی راستہ اور منہاج سے مراد دنیوی امور یا معاشرت کا راستہ۔یعنی قرآن مجید دین اور دنیا میں کامیابی کی دونوں راہیں بتاتا ہے۔مذہبی اختلافات کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کو فرمائے گا۔وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ:اگر اللہ زبردستی اپنی مرضی نافذ کرتا۔

يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ
سزا دے انہیں بسبب بعض انکے گناہوں کے اور یقیناً بہت سے لوگ
لَفَاسِقُونَ ﴿٤٩﴾ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ
فاسق ہیں کیا پس فیصلہ جاہلیت کا وہ چاہتے ہیں اور کون زیادہ بہتر ہے
مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٥٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
اللہ سے فیصلہ میں ان لوگوں کیلئے (جو) یقین رکھتے ہیں اے لوگو جو
آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ
ایمان لائے ہو نہ بناؤ یہود اور نصاریٰ کو دوست بعض ان کے
أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ
دوست ہیں بعض کے اور جو دوست بنائے گا انہیں تم میں سے پس یقیناً وہ انہی میں سے ہے
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥١﴾ فَتَرَى الَّذِينَ فِي
یقیناً اللہ نہیں ہدایت دیتا لوگوں ظالموں کو پس تو دیکھتا ہے ان لوگوں کو
قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَن
دلوں میں جن کے بیماری ہے جلدی کرتے ہیں (تعلقات قائم کرنے میں) ان (کفار) میں وہ کہتے ہیں کہ ہم ڈرتے ہیں کہ
تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ ۚ فَعَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ
پہنچے ہمیں گردش پس قریب ہے اللہ کہ لاوے فتح یا
أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا فِي أَنفُسِهِمْ
کوئی اور امر اپنے پاس سے پس ہو جاویں وہ (منافق) اس بات پر جو چھپائی انہوں نے اپنے دلوں میں
نَادِمِينَ ﴿٥٢﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ
پشیمان اور کہیں گے وہ لوگ جو ایمان لائے کیا یہی لوگ ہیں جو
أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۚ حَبِطَتْ
قسمیں کھاتے تھے اللہ کی پختہ قسمیں اپنی کہ یقیناً وہ ضرور ساتھ ہیں تمہارے کر گئے
أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا خَاسِرِينَ ﴿٥٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
اعمال ان کے پس ہو گئے وہ ناکام اے لوگو جو

50۔ وَاحۡذَرۡهُمۡ: ان سے ہوشیار رہو۔ بچ کر رہو۔ اور نہ ان کی خواہشات کی پیروی کر یعنی یہودی اکابر حضورؐ کے پاس آکر کہتے تھے کہ ان کے مقدمات کے فیصلے ان کی خواہش یا کہنے کے مطابق کیا کریں یعنی ان کے مشورہ سے تو وہ آپ کے تابع رہیں گے۔ یہ آیت اسی بارے میں ہے۔ وَ اَنِ احۡكُمۡ: اور (یہ اللہ کا حکم ہے) کہ تو ان کے درمیان فیصلہ کر۔۔۔ **51**۔ زمانہ جاہلیت کا فیصلہ یہ کہ قوی کا حق کمزور پر فائق سمجھا جاتا۔ بنی نضیر زبردست تھے اور بنی قریظہ کمزور۔ اس لئے بطریق جاہلیت بنو نضیر بنو قریظہ سے دہ چند دیت (خون بہا) لیتے تھے۔ یہ آیات اسی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ یہودی اکابر نے آنحضرتؐ سے کہا تھا کہ فیصلے ان کے حق میں کیا کریں۔ یعنی جو ان کے حق میں پڑتے ہوں۔ **52**۔ یہ حالت جنگ کی بات ہے۔ اس آیت میں ان یہود سے ترک موالات (دلی دوستی) کا حکم ہے جو اسلام کے دشمن اور اس کی تباہی کے درپے تھے اور عوام کو اسلام کے خلاف اکساتے رہتے تھے۔ نیز آیات 58 تا 60 اور آیت 65 نیز آیت 4:145 بھی اسی کے متعلق ہیں۔ ورنہ آیت 60:9 کے مطابق جن یہود سے اور نصاریٰ سے لڑائی نہیں ہے ان سے حسن سلوک کا حکم ہے۔ مشرکین اور یہود ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ یعنی دونوں مسلمانوں کے خلاف ہیں۔ لہٰذا ان کو دلی دوست مت بناؤ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اَلۡكُفۡرُ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ۔ نیز دیکھیں (3:29,119)۔ **53**۔ يُسَارِعُوۡنَ فِيۡهِمۡ: جلدی کرتے ہیں کفار سے تعلقات بنانے کیلئے۔ اسلام کے خلاف وہ سب ایک ہی ہیں۔ (بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ)۔ "دَآئِرَةٌ" یعنی حادثات اور مصائب (ح) "یعنی وہ دل میں کہتے ہیں کہ اگر ہم نے کفار کے ساتھ اچھے تعلقات نہ بنائے تو ہم ڈرتے ہیں کہ ہم گردش زمانہ کا شکار نہ ہو جائیں۔ (فتح مکہ سے پہلے کی آیات ہیں)۔ آیت کا مطلب یہ ہوا کہ منافق لوگ کافروں اور یہودیوں سے دوستی لگاتے ہیں تاکہ مسلمان مغلوب ہو جائیں تو کافروں کی دوستی کام آئے اور وہ گردش سے محفوظ رہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ کافر برباد ہوں اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہو۔ یا کوئی اور حکم آئے کہ کافر ملک ہی سے نکال دیئے جائیں۔ بالآخر یہود مدینہ سے جلاوطن کئے گئے۔ فَيُصۡبِحُوۡا: تو وہ (منافق) پشیمان ہو جائیں۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کی تباہی چاہتے تھے مگر خود ہی تباہ ہو گئے۔ آیات 52 اور 53 کے شان نزول میں ابن جریر نے بروایت عکرمہ یہ فرمایا ہے کہ جب آنحضرتؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے تو اردگرد کے یہودیوں کے قبائل سے آپ نے حسن معاشرت کا معاہدہ کیا۔ نصاریٰ بھی اس میں شامل تھے۔ مگر بعد میں یہود نے معاہدہ توڑ دیا اور مشرکین سے مل کر مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں حصہ لینے لگ گئے۔ مشرکین مکہ کو اپنے ہاں قلعوں میں آنے کیلئے خط لکھ کر دعوت دی کہ مل کر مسلمانوں کا صفایا کریں۔ آنحضرتؐ کو ان باتوں کا علم ہوا تو آپ نے بنو قریظہ کے مقابلہ کیلئے مجاہدین کا ایک دستہ روانہ کیا۔ چنانچہ عبادہ بن صامت اور بعض دیگر صحابہ نے یہود سے ترک موالات کا اعلان کر دیا۔ مگر منافقین جیسے عبداللہ بن ابی بن سلول وغیرہ نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ یہود سے تعلقات قائم رکھے یہ کہہ کر کہ ہمیں خطرہ ہے کہ کفار کی فتح کی صورت میں ہم بھی مارے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ ظالم قوم کو ان کے اسلام کے خلاف منصوبوں میں کامیاب نہیں کرتا۔ **54**۔ منافقوں کی غداری سامنے آئے گی تو مؤمن کہیں گے۔ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيۡنَ: کیا یہ منافق لوگ ہم سے ہمدردی کا دم بھرتے تھے کہ اِنَّهُمۡ لَمَعَكُمۡ کہ وہ تمہارے (مسلمانوں) کے ساتھ ہیں۔

اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ
ایمان لائے جو مُرتد ہوگا تم میں سے اپنے دین سے توعنقریب لاوے گا اللہ
بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
ایسی قوم کو وہ محبت کریگا ان سے اور وہ محبت کرینگے اس سے فروتنی کرنیوالے ہونگے مومنوں پر
اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا
غالب ہوں گے کافروں پر جہاد کریں گے راہ میں اللہ کی اور نہ
يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ
ڈریں گے ملامت سے ملامت کرنیوالے کی یہ فضل ہے اللہ کا وہ دیتا ہے جسے
يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝٥٥ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ
چاہتاہے اور اللہ وسعت والا ہے جاننے والا ہے سوائے اس کے نہیں کہ دوست تمہارا ہے اللہ اور
رَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ
رسول ہے اس کا اور وہ لوگ جو ایمان لائے وہ جو کہ قائم کرتے ہیں نماز اور
يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝٥٦ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ
دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ رکوع کرنیوالے ہیں اور جو دوستی کریگا اللہ سے اور
رَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝٥٧ ع ١٢
اس کے رسول سے اور ان لوگوں سے جو ایمان لائے تو یقیناً گروہ اللہ کا ہی غالب ہے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ بناؤ ان لوگوں کو جنہوں نے بنایا دین کو تمہارے
هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ
ہنسی اور کھیل یعنی وہ لوگ جو دیئے گئے کتاب پہلے تم سے اور
الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٥٨ وَاِذَا
(غیر اہل کتاب) کافروں کو دوست اور ڈرو اللہ سے اگر ہو تم مومن اور جب
نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِكَ
بلاتے ہو تم طرف نماز کی وہ بناتے ہیں اُسے ہنسی اور کھیل یہ اس لیے ہے

55۔" اَعِزَّةٍ کے یہ بھی معنٰی ہیں کہ وہ کافرانہ اثر کو قبول کرنے والے نہ ہوں گے جس کیلئے دوسری جگہ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اَذِلَّةٍ یعنی فروتنی کرنے والے (ح)"۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد جب منافقین نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو حضرت ابو بکرؓ صدیق نے یمن سے مسلمان بلائے جنہوں نے آکر بغاوت کچل دی۔ یہ بات ان یمنی مسلمانوں کیلئے ان کے حق میں بشارت بنی۔ اسی طرح صحابہ کرام کے حق میں بھی جنہوں نے اس جہاد میں حصہ لیا(آیت 55)۔ "مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ: آیت کا یہ حصہ بھی بتاتا ہے کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل نہیں۔(iv)"۔ عبداللہ بن ابی سرح جو آنحضرتؐ کے کاتب وحی تھے وہ مرتد ہو کر چلے گئے تھے۔ پھر فتح مکہ کے موقع پر توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو گئے تھے۔ اور صحابی ہونے کی حالت میں وفات پائی۔ مرتد ہونے پر ان کو تو قتل نہیں کیا گیا تھا۔ یہ اسلام میں داخل ہو جانا خدا کا ایک بڑا فضل ہے۔ (ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ۔۔۔)۔

56۔ رَاكِعُوْنَ: جو فرمانبرداری کرتے ہیں۔ ان کا دلی دوست خود اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا رسول بھی اور مؤمنین بھی۔ اسی طرح فرمایا اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کہ اللہ مؤمنوں کا دوست ہے(2:258)۔

57۔ فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ: تو (وہ جان لے کہ) یقیناً اللہ کا گروہ غالب رہے گا۔ (نیز 58:23)۔ **58**۔ آیت 60:9 نص صریح ہے کہ ایسے اہل کتاب جو مسلمانوں کو تباہ کرنا نہیں چاہتے نہ ان پر ہنسی کرتے ہیں ان سے موالات جائز ہے(ح)۔ **59**۔ بعض یہود اور مشرک اذان کی آواز سن کر ہنستے گویا اللہ کی بڑائی بیان کرنے پر مذاق اڑاتے۔

بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ﴿٥٩﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ
کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ نہیں عقل کرتے توکہدے اے اہل کتاب نہیں
تَنقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَ
بُرا مانتے تم ہم سے سوائے اسکے کہ ایمان لائے ہم اللہ پر اور اس پر جو اُتارا گیا طرف ہماری اور
مَا أُنزِلَ مِن قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ ﴿٦٠﴾ قُلْ هَلْ
جو اُتارا گیا پہلے سے اور یقیناً اکثر تمہارے نافرمان ہیں توکہدے کیا
أُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِندَ اللَّهِ مَن
آگاہ کردوں میں تم کو زیادہ بری بات بہ اس سے بھی بدلہ میں نزدیک اللہ کے جو شخص کہ
لَّعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ
لعنت کی اس پر اللہ نے اور غضب کیا ان پر اور بنائے ان میں سے بندر اور
الْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا
سؤر اور پوجا انہوں نے شیطان کو یہ لوگ بدترین ہیں درجہ میں
وَأَضَلُّ عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٦١﴾ وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا
اور زیادہ گمراہ ہیں درست راہ سے اور جب وہ آتے ہیں تمہارے پاس کہتے ہیں
آمَنَّا وَقَد دَّخَلُوا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ
ایمان لائے ہم حالانکہ یقیناً داخل ہوئے ساتھ کفر کے اور وہ یقیناً نکلے (تیرے پاس سے) ساتھ اسی کے
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ﴿٦٢﴾ وَتَرَىٰ كَثِيرًا
اور اللہ خوب جانتا ہے اسے جو تھے وہ چھپاتے اور تو دیکھے گا بہتوں کو
مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ
ان میں سے جلدی کرتے ہیں گناہ میں اور زیادتی میں اور اپنے کھانے میں
السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٣﴾ لَوْلَا يَنْهَاهُمُ
حرام البتہ کیا بُرا ہے جو ہیں وہ کرتے کیوں نہیں روکتے ان کو
الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ
اللہ والے لوگ اور عالم کہنے سے ان کے گناہ (کی باتیں) اور کھانے سے ان کے

60۔ تَنقِمُوْنَ: نَقَمَ مِنْ۔ کسی میں عیب بیان کرنا طعن کرتے ہوئے، یعنی عیب دے کر طعن کرتے ہو۔ **61**۔ بِشَرٍّ مِنْ ذٰلِکَ: یعنی ان فاسق یہود اور نصاریٰ (جو مسلمانوں کی ایذا دہی کرتے ہیں) کا انجام اللہ کے ہاں منافقوں اور فاسقوں سے بھی بدتر ہے۔ مَنْ لَعَنَہُ اللّٰہ: یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور۔۔۔ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِکَ، یعنی مسلمانوں کی ایذا دہی سے زیادہ بری بات۔ فرمایا کہ اے یہود تم دوسروں کو حقیر سمجھتے ہو مگر اصلی حقیر تم ہو جن پر یہ مذکورہ سزائیں نازل کی گئیں۔ سبت کی نافرمانی کرنے والے یہودیوں کو بندر کہا اور عیسیٰؑ سے مائدہ طلب کرنے والے برے پیروکار شہوت پرستی اور دنیوی فائدہ کے پیچھے لگنے کی وجہ سے خنزیر کہلائے۔ یہودیوں میں سے بعض بندروں کی طرح نقالی کرتے تھے اور سؤر کی طرح گند اور حرام کمائی کھاتے اور شہوت پرست تھے۔ سزا کے طور پر ان کو بندر اور سؤر کہا گیا ہے یعنی استعارۃً۔ دیکھیں۔ 8:23، 5:72، 2:19 میں بھی یہ ذکر ہے۔ یہودی لوگ چونکہ بندروں کی طرح نقلیں کرتے تھے اس لئے انہیں قِرَدَۃً خَاسِئِیْنَ کہا۔ صفت انسانوں والی استعمال کی ہے۔ قِرَدَۃً خَاسِئَۃً نہیں کہا کہ سچ مچ کے بندر ہیں۔ اگلی آیت میں یہ بتلایا گیا ہے کہ یہ بندر اور خنزیر صفت لوگ تیرے پاس آتے ہیں۔ آنحضرتؐ کے پاس کبھی سچ مچ کے بندر اور خنزیر نہیں آتے تھے۔ ہاں ان صفات کے حامل لوگ ہی آتے تھے۔ **62**۔ کَانُوْا یَکْتُمُوْنَ: یعنی ان کی نیت میں کفر کرنا تھا جسے وہ چھپاتے تھے۔ دَخَلُوْا: داخل ہوئے (تمہارے اندر)۔ **63**۔ برا ہے جو وہ کرتے تھے یعنی رشوت لیتے اور ربٰو کھاتے تھے۔ سُحْتَ یعنی حرام کا مال بھی کھاتے تھے۔ **64**۔ ربانی: علماء انجیل۔ احبار: علماء تورات۔

لایُحبّ اللہ ٦ | ١٧١ | المآئدة ٥

وقف لازم

السُّحۡتَ ؕ لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ﴿٦٤﴾ وَقَالَتِ
حرام البتہ کیا ہی برا ہے جو ہیں وہ کرتے اور کہا

الۡيَهُوۡدُ يَدُ اللّٰهِ مَغۡلُوۡلَةٌ ؕ غُلَّتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَلُعِنُوۡا
یہودیوں نے ہاتھ اللہ کا بند ہے بند کئے گئے ہاتھ ان کے اور لعنت کئے گئے

بِمَا قَالُوۡا ۘ بَلۡ يَدٰهُ مَبۡسُوۡطَتٰنِ ۙ يُنۡفِقُ كَيۡفَ يَشَآءُ ؕ
بسبب اسکے جو کہا انہوں نے بلکہ دونوں ہاتھ اس کے کھلے ہیں وہ خرچ کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے

وَلَيَزِيۡدَنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ مَّاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ
اور البتہ ضرور بڑھائے گا بہتوں کو ان میں سے وہ جو اتارا گیا طرف تیری طرف سے تیرے رب کی

طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا ؕ وَاَلۡقَيۡنَا بَيۡنَهُمُ الۡعَدَاوَةَ وَ
سرکشی میں اور کفر میں اور ڈالی ہم نے درمیان ان کے عداوت اور

الۡبَغۡضَآءَ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَاۤ اَوۡقَدُوۡا نَارًا لِّلۡحَرۡبِ
بغض تا روز قیامت جب کبھی جلاویں گے آگ لڑائی کی

اَطۡفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسۡعَوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا
بجھا دے گا اسے اللہ اور کوشش کرتے ہیں زمین میں فساد کی اور اللہ نہیں

يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوۡ اَنَّ اَهۡلَ الۡكِتٰبِ اٰمَنُوۡا
پسند کرتا فساد کرنیوالوں کو اور اگر یقیناً اہل کتاب ایمان لاتے

وَاتَّقَوۡا لَـكَفَّرۡنَا عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَلَاَدۡخَلۡنٰهُمۡ جَنّٰتِ
اور تقویٰ کرتے البتہ دور کرتے ہم ان سے برائیاں ان کی اور داخل کرتے ہم ان کو باغات میں

النَّعِيۡمِ ﴿٦٦﴾ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اَقَامُوا التَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ
نعمت کے اور اگر وہ قائم کرتے تورات اور انجیل

وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِمۡ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ لَاَكَلُوۡا مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَ
اور جو اتارا گیا طرف ان کی طرف سے انکے رب کی البتہ کھاتے وہ اپنے اوپر سے اور

مِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِهِمۡ ؕ مِنۡهُمۡ اُمَّةٌ مُّقۡتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيۡرٌ
نیچے سے اپنے پیروں کے ان میں سے ایک گروہ میانہ رو ہے اور بہت سے

65۔ مَغۡلُوۡلَةٌ: بندھا ہوا۔ جب مسلمانوں سے چندہ طلب کیا جاتا یہ کہہ کر کہ اَقۡرِضُوا اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا تو یہود ہنسی اڑاتے کہ خدا کے ہاتھ تنگ ہوگئے ہیں اور مسلمانوں کی مالی حالت کمزور ہے کیونکہ خدا کا ہاتھ بند (تنگ) ہے اور قرض مانگتا ہے۔ فرمایا کہ یہود کے ہاتھ بند ہو جائیں گے، اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں۔ مسلمانوں کو فراخی مال ہو جائے گی اور روحانی ترقی بھی ہوگی۔ مگر یہود پر لعنت پڑے گی اور وہ ملک بدر کئے جائیں گے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ (نیز دیکھیں 3:182)۔ عرب میں دستور تھا کہ جب اعلان جنگ کرنا ہوتا تو کسی بلند مقام پر یا کسی پہاڑی پر آگ جلا دیتے تھے۔ اسے نار الحرب کہتے۔ مدینہ کے یہود کفار مکہ کو اور دیگر عرب قبائل کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کیلئے اکساتے رہتے تھے۔ اللہ ان کی اس لڑائی کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اور ان کی آپس میں پھوٹ پڑ جاتی ہے۔ ان میں مسلمانوں کے خلاف عداوت اور بغض قیامت تک رہے گا۔ **67**۔ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِمۡ: سے مراد یہاں قرآن مجید ہے یعنی اگر یہود اور نصاریٰ اپنی تورات اور انجیل پر ایمان لائیں (قائم رہیں) تو ان کی پیشگوئیوں کو مانیں جو آنحضرتؐ کی آمد کے متعلق ہیں تو اللہ تعالیٰ دین اور دنیا کی نعماء سے ان کو نوازے گا۔ اوپر کے رزق سے مراد کہ بارشیں نازل کرے اور اناج خوب پیدا ہو جس سے ان کے مویشی بھی بڑھیں۔ نیز اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف بھی حاصل ہو اور روحانی برکات ملتی رہیں۔ نیچے کے رزق سے مراد سب دنیوی نیک امور میں کامیابیاں۔ غرض ان کو روحانی برکات اور دنیوی رزق ملے۔ مُقۡتَصِدَةٌ۔ میانہ رو۔ جو افراط و تفریط سے مجتنب رہے۔ اہل کتاب میں سے وہ لوگ جو میانہ رو تھے آنحضرتؐ پر ایمان لے آئے جیسے عبداللہ بن سلام (سابق حصن بن سلام) مخیرؔق اور چند دیگر ساتھی۔ اور نصاریٰ سے خاص کر شاہ حبشہ نجاشی اور ان کے رفقاء مراد ہیں۔ "یہ اسلام ہی کا طرہ امتیاز ہے کہ دوسرے مذاہب کی خوبیوں کا اعتراف کرتا ہے اور تسلیم کرتا ہے کہ ہر قوم میں افراط و تفریط کی راہوں سے مجتنب رہنے والے لوگ پائے جاتے ہیں (ح)"۔ (نیز دیکھیں 7:97)۔ **68**۔ بَلِّغۡ: (لوگوں تک) پہنچا: حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرتؐ نے جم غفیر سے یہ پوچھا کہ کیا میں نے اللہ کا پیغام تمہیں پہنچا دیا ہے۔ سب نے گواہی دی کہ بالکل پہنچا دیا ہے۔ پھر آپ نے آسمان کی طرف انگلی کرکے اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "اے اللہ تو گواہ رہیو"۔ ہدایت کا معنیٰ ہے راہ دکھانا، اس پر چلانا اور منزل مقصود تک پہنچانا۔ خواہ ہدایت نیکی کے بارے میں ہو (اللہ نیکی کی راہ دکھاتا ہے) خواہ ہدایت بدی کے بارے میں ہو۔ شیطان "يَهۡدِيۡهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيۡرِ" کرتا ہے (22:5)۔ اسی طرح فرمایا فَاهۡدُوۡهُمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡجَحِيۡمِ (37:24)۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِيۡنَ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو ان کے مسلمانوں کے خلاف منصوبوں میں کامیابی کی راہ نہیں دکھائے گا۔ یعنی اسلام کے خلاف کفار اپنے بد ارادوں میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ جیسے فرمایا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ كَيۡدَ الۡخَآئِنِيۡنَ (12:53) اور اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصۡلِحُ عَمَلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ (10:82) نیز (28:51) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ۔ اس آیت 5:68 میں تبلیغ کرنے کا حکم ہے۔ اور آخر میں یہ کہہ دیا کہ کافروں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دے گا۔ پھر تبلیغ کا کیا فائدہ ہوا۔ پس ہدایت نہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ کافروں کو ان کے بد ارادوں میں کامیابی نہ دے گا۔" نیز یہ بھی مطلب ہے کہ چونکہ یہاں "لَا يَهۡدِى الۡكٰفِرِيۡنَ" نہیں کہا بلکہ قَوۡمَ الۡكٰفِرِيۡنَ کہا ہے یعنی کافروں کا وہ خاص گروہ جو ضد اور تعصب میں حق کا انکار کرتے چلے آرہے ہیں اور باز آنے والے نہیں ہیں۔ یہ گروہ مراد ہے جو ہدایت نہ پائے گا نہ کہ تمام کفار مراد

مِّنۡهُمۡ سَآءَ مَا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿٦٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ
ان میں سے ایسے ہیں کہ بُرا ہے جو وہ کرتے ہیں اے رسول پہنچا دے جو

اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ
اُتارا گیا تیری طرف، طرف سے تیرے رب کے اور اگر نہ کیا تُو نے تو نہیں پہنچائے تُو نے

رِسٰلَـتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى
پیغامات اسکے اور اللہ بچاوے گا تجھے لوگوں سے یقیناً اللہ نہیں ہدایت دیتا

الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٦٧﴾ قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَسۡتُمۡ عَلٰى شَىۡءٍ
لوگوں کافروں کو تو کہدے اے اہل کتاب نہیں ہو تم کسی شے پر

حَتّٰى تُقِيۡمُوا التَّوۡرٰٮةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ
یہانتک کہ قائم کرو تم تورات اور انجیل اور جو اُتارا گیا طرف تمہاری

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ؕ وَلَيَزِيۡدَنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ مَّاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ
طرف سے تمہارے رب کی اور البتہ ضرور زیادہ کرے گا بہتوں کو ان میں سے وہ جو اُتارا گیا طرف تیری

مِنۡ رَّبِّكَ طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا ۚ فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ
طرف سے تیرے رب کی سرکشی میں اور کفر میں پس نہ غم کھا تُو لوگوں

الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَادُوۡا
کافروں پر یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ لوگ جو یہودی ہوئے

وَالصّٰبِـُٔوۡنَ وَالنَّصٰرٰى مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ
اور صابی اور عیسائی جو بھی ایمان لایا اللہ پر اور روز آخر پر

وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿٦٩﴾
اور کی اس نے نیکی پس نہ خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے

لَقَدۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ وَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ
یقیناً یقیناً لیا ہم نے وعدہ بنی اسرائیل سے اور بھیجے ہم نے طرف ان کے

رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰٓى اَنۡفُسُهُمۡ ۙ
رسول جب کبھی لایا ان کے پاس کوئی رسول جسے ناپسند کرتے تھے نفس ان کے

ہیں۔کافروں میں سے ہی تولوگ مسلمان ہوئے تھے(iv)۔ واللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ: اللہ تجھے لوگوں کے شر سے بچائے گا۔ "+جب یہ آیت اتری آپؐ کے خیمہ کے گرد پہرہ تھا۔آپؐ نے انہیں فرمایاکہ سب چلے جاؤ۔اب مجھے تمہارے پہرہ کی ضرورت نہیں ہے"۔(ترمذی بروایت عائشہؓ)۔ چنانچہ اللہ تعالی نے کئی ایک خطرناک اور نازک ترین مواقع پر جب اس کے رسولؐ کو اپنی جان کا انتہائی خطرہ پیش آیاتو آپ کی حفاظت فرمائی اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا۔ ہجرت کے موقع پر گھر سے نکلتے ہوئے غار ثور میں تین دن تک چھپے رہنے کے عرصہ میں اور پھر وہاں سے سفر مدینہ کے دوران دشمنوں کی دسترس سے دور رکھا۔ مدینہ میں یہودیوں کی آپ پر بھاری پتھر گراکر ہلاک کرنے اور آپ کو زہر آلود گوشت کھلا کر آپ کی جان لینے کی سازشوں کو ناکام بنایا۔ جنگ احد اور جنگ حنین کے دوران انتہائی خطرناک حالات میں آپ کی جان کی حفاظت فرمائی۔ ایک سفر کے دوران جب آپ اکیلے ایک درخت کے سائے تلے آرام فرمارہے تھے تلوار سونتے ایک دشمن دین حملہ آور کے حملہ سے معجزانہ طور پر آپ کو بچایا۔ علاوہ ازیں خسرو پرویز شاہ ایران کا آپ کو گرفتار کرکے ہلاک کرنے کے منصوبے کو خاک آلود کیا۔ اپنے اسلام لانے سے قبل حضرت عمرؓ نے دو مرتبہ آنحضرتؐ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر مشیت الٰہی نے اسے بدل دیا۔ شیبہ بن عثمان، عامر بن الطفیل وغیرہ نے اپنے اپنے طور پر آنحضرتؐ کو قتل کرنے کی کوششیں کیں مگر اللہ تعالی نے آپ کی حفاظت فرمائی اور دشمنوں کے بد منصوبوں کو انہی پر الٹادیا۔(وَ اللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاس کے وعدہ نے معجزانہ طور پر آپ کی حفاظت فرمائی۔)۔ **69**۔ آنحضرتؐ کے متعلق پیشگوئیوں پر ایمان لے آئیں تو بہتر ورنہ جو کچھ تیرے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے وہ ان میں سے بہتوں کو سرکشی اور کفر میں بڑھادیگا۔ یعنی وہ اسلام کی مخالفت میں بڑھتے ہی جائیں گے۔ **70**۔ صابی۔ عرب لوگ ہر اس شخص کو جو یہودی یا عیسائی نہ ہو لیکن اہل کتاب ہونے کا دعویٰ کرے صابی کہتے تھے۔ چنانچہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو مکہ کے لوگ کہتے کہ یہ صابی ہو گیا ہے۔ مکہ والوں سے جو کوئی مسلمان ہوتا تو کہتا کہ میں صابی بنتا ہوں (حدیث)۔ اسی طرح قوم عاد کے لوگ جو ہودؑ پر ایمان لائے اور شمالی عراق میں رہتے تھے ان کو بھی صابی کہا جاتا تھا(ii) درحقیقت صابی پہلے سبا کے ملک یعنی یمن میں رہتے تھے اور قوم عاد کے بقیہ تھے۔ صابی سے مراد سبا کے رہنے والے ہیں۔ اس میں "س" کو "ص" سے بدل دیا گیا ہے۔(ii)۔ یہود کا دعویٰ تھا کہ وہ اللہ کی اولاد اور اس کے پیارے ہیں اس لئے ان کے علاوہ غیر اسرائیلی جنت میں نہ جائیں گے۔ فرمایا کہ اللہ کے نزدیک کوئی قوم بحیثیت قوم نہ نجات کی ٹھیکیدار ہے نہ نجات سے محروم بلکہ اس آیت میں مذکور چار گروہوں میں سے جو حقیقی طور پر اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاکر اعمال صالحہ بجالائے گا تو اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ ان کے ایمان کو قبول کرکے انہیں نہ تو آئندہ خوف کا شکار بناتا ہے اور نہ ہی سابقہ کوتاہیوں کے بدنتائج کا شکار ہونے دیتا ہے۔ پس جسے یہ علامت حاصل ہو گی وہ ایماندار ہو گا اور جسے نہ ہو گی وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ایماندار نہ ہو گا۔ منہ سے خواہ ایمان کا دعویٰ کرتا پھرے۔(ii) نیز دیکھیں(2:63)(4:151-153)(6:93)۔ حقیقی ایمان تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب اسلام پر عامل ہو۔ مَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡہُ(3:86) اسلام کے سوا اب نجات نہیں مل سکتی کیونکہ کامل صداقت اور کامل نجات صرف اسلامی شریعت میں پائی جاتی ہے۔ آیات 69 اور 70 کو پڑھنے کے بعد یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ یہود نصاریٰ، اور صابی اور مؤمنوں میں سے جو بھی قرآن پر حقیقی اور

لایحب اللہ ٦ ۱۷۳ المآئدة ٥

فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوٓا أَلَّا تَكُونَ
تو ایک فریق کو جھٹلایا انہوں نے اور ایک فریق کو قتل کرتے تھے اور گمان کیا انہوں نے کہ نہ ہوگا
فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ
فساد پس وہ اندھے ہوگئے اور بہرے ہوگئے پھر فضل سے متوجہ ہوا اللہ ان پر پھر
عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِّنْهُمْ ۚ وَاللّٰهُ بَصِيرٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٧١﴾
اندھے ہوگئے اور بہرے ہوگئے بہت سے ان میں اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے اسکو جو وہ کرتے ہیں
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ
یقیناً یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ یقیناً اللہ ہی مسیح ابن
مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يٰبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ اعْبُدُوا
مریم ہے اور کہا مسیح نے اے بنی اسرائیل عبادت کرو
اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ
اللہ رب میرے اور رب اپنے کی یقیناً جو شریک بنادیگا ساتھ اللہ کے تو یقیناً حرام کردی
اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰىهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ
اللہ نے اس پر جنت اور ٹھکانا اس کا آگ ہے اور نہیں واسطے ظالموں کے
مِنْ أَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ
کوئی مددگار یقیناً یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا یقیناً اللہ تیسرا ہے
ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّآ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ وَإِنْ لَّمْ يَنْتَهُوا
تین کا حالانکہ نہیں کوئی خدا سوائے خدائے واحد کے اور اگر نہ باز آئے وہ
عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ
اس سے جو وہ کہتے ہیں البتہ ضرور چھوئے گا ان کو جنہوں نے کفر کیا ان میں سے عذاب
أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللّٰهُ
دردناک کیا پس نہیں توبہ کرتے وہ حضور اللہ کے اور بخشش مانگتے اس سے اور اللہ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ ۚ قَدْ
بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے نہیں ہے مسیح ابن مریم مگر رسول یقیناً

وقف لازم

سچا ایمان لائیں گے جیسا کہ آیت 69 میں درج ہے کہ وہ تورات و انجیل میں آنحضرتؐ کے متعلق پیشگوئیوں کو قبول کرتے ہوئے قرآنی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے تو ان کو کوئی خوف اور غم نہ ہوگا۔ بصورت دیگر وہ کافروں کے زمرہ میں آجاتے ہیں۔ اس کی مزید تائید آیات (7:36-37) میں کی گئی ہے۔ آیت (2:286) کی رو سے سب رسولوں پر ایمان لانا لازمی ہے۔ کسی ایک رسول کو نہ ماننا انسان کو کافر بنا دیتا ہے۔ حتمی فیصلہ اللہ تعالیٰ آخرت میں فرمائے گا۔ (نیز دیکھیں 3:20,84)۔ **71**۔ میثاق یا وعدہ یہ کہ آئندہ ہر آنے والے نبی یا رسول پر ایمان لائیں گے جو اپنے متبوع کی تصدیق کرتا ہو۔ **72**۔ یہود پہلی دفعہ حضرت عیسیٰ کے انکار اور دوسری مرتبہ آنحضرتؐ کے انکار کی وجہ سے اندھے بہرے ہوئے (ii)۔ **73**۔ مسیحؑ نے انجیل میں کہیں خدائی کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ اس نے خدائے واحد پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔ دیکھیں "خدائے واحد کے سوا ور کوئی خدا نہیں ہے (متی 19:17)" اسی طرح (متی 4:10) اور (لوقا 4:8) میں مسیح نے ایک خدا کی عبادت کا حکم دیا ہے۔ **74**۔ تثلیث کا عقیدہ کہ باپ بیٹا اور روح القدس تینوں مل کر ایک خدا بنتے ہیں۔ NICENE COUNCIL اور خاص کر ATHENACIAN CREED نے ایجاد کیا تھا نہ کہ حضرت عیسیٰ نے۔ یہ عقیدہ پولوس نے یونانی بت پرستوں کی تقلید میں وضع کیا تھا۔ **75**۔ گناہوں سے نجات اللہ تعالیٰ کے آگے توبہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ نہ کہ عیسیٰ کے خون سے وابستہ ہونے سے۔

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ
گذر چکے ہیں پہلے اس کے رسول اور والدہ اس کی صدیقہ تھی وہ دونوں کھایا کرتے تھے
الطَّعَامَ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ
کھانا دیکھو کس طرح ہم کھول کر بیان کرتے ہیں ان کیلئے آیات پھر دیکھ کس طرح وہ
يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾ قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ
اُلٹے پھیرے جاتے ہیں تو کہدے کیا تم پوجتے ہو سوائے اللہ کے اسے جو نہیں مالک ہوتا تمہارے
ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يَا أَهْلَ
بُرے ضرر کا اور نہ نفع کا اور اللہ وہ ہی خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے تو کہدے اے اہل
الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ
کتاب نہ غلو کرو اپنے دین میں ناحق اور نہ پیروی کرو خواہشات کی
قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ
ان لوگوں کی کہ گمراہ ہوئے پہلے سے اور گمراہ کیا انہوں نے بہتوں کو اور گمراہ ہوگئے
سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٧٧﴾ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ع ١١/١٤ ١٠
درست راہ سے لعنت کی گئی ان لوگوں پر جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں سے
عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَ
زبان پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی یہ بسبب اسکے کہ نافرمانی کی انہوں نے اور
كَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٧٨﴾ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ
تھے وہ حد سے بڑھتے وہ تھے کہ نہیں ایک دوسرے کو روکتے تھے بُری بات سے کو کرتے تھے جسے
لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧٩﴾ تَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ
البتہ کیا ہی بُرا ہے جو تھے وہ کرتے تو دیکھے گا بہتوں کو ان میں سے دوستی کرتے ہیں
الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ
ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا البتہ کیا ہی بُرا ہے جو آگے بھیجا ان کے لیے جانوں نے ان کی یہ کہ
سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ
ناراض ہوا اللہ ان پر اور عذاب میں وہ رہ پڑنے والے ہیں اور اگر

76۔ خلا کے معنے مر جانے کے ہیں۔(لسان العرب) جیسے فرمایا وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (3:145) کہ آنحضرتؐ سے پہلے سب رسول وفات پاچکے ہیں جن میں عیسیٰؑ مسیح بھی شامل ہیں۔(ii) مسیح کو دیگر انبیاء پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ مُردے دوسرے انبیاء نے بھی زندہ کئے۔(2 Kings: 4:32-35)۔ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ: دونوں(مریم اور مسیح) کھانا کھایا کرتے تھے۔ نیز (مرقس 18-14:17)۔ مسیح عورت سے پیدا ہوا اور کھانا کھاتا تھا۔ خدا کیسے ہوا۔ خدا کو تو کھانے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ عیسیٰؑ دوسرے رسولوں کی مانند ہی تھا۔ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ: باوجود دلائل کے شریر علماء ان کو غلط راستے پر لے جاتے ہیں(ii)۔ **77**۔ مسیح نہ لوگوں کی حاجات پوری کر سکتا تھا نہ لوگوں کی دعائیں قبول کر سکتا تھا۔ یہ اللہ کے کام ہیں مسیح خدا نہ تھا۔ **78**۔ اور جو لوگ گمراہ ہوئے تم سے پہلے ان کی پیروی نہ کرو جیسا کہ پولوس نے محض یونانی بت پرستی کی تقلید میں جس میں کئی خدا مانے گئے ہیں تثلیث کا عقیدہ گھڑ لیا۔ یہ غلو ہے۔ **79**۔ بنی اسرائیل نے داؤد پر شرمناک الزامات لگائے۔ ان (داؤد) کو صرف بادشاہ مانتے ہیں مگر ان کی نبوت سے منکر ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کو نعوذ باللہ ولد الزنا اور لعنتی موت کا الزام دیتے ہیں۔ اس واسطے بنی اسرائیل پر دو مرتبہ لعنت اور سخت تباہی آئی۔ زبور باب 10 اور باب 50 اور متی باب 23 میں داؤد اور عیسیٰ کی زبان سے یہود پر لعنت کی گئی۔ حضرت داؤد کے بعد بخت نصر بادشاہ کے ذریعہ 586 ق م میں اور پھر عیسیٰ کے بعد سنہ 70 میں طیطوس(Titus) رومی کے ذریعہ سے اہل کتاب پر تباہی آئی (قرآن 6-17:5)۔ بیت المقدس کو (586 ق م میں) تباہ کرنے کے بعد بختِ نصر اسرائیلیوں کو پکڑ کر ساتھ لے گیا تھا۔ طیطوس(Titus) نے 70 عیسوی میں یروشلم پر قبضہ کیا۔ شہر اور عبادت گاہوں کی تباہی کی۔ یہ دو لعنتیں اہل کتاب پر پڑیں۔ اس واسطے کہ انہوں نے داؤدؑ اور عیسیٰؑ کی نافرمانی کرتے ہوئے تجاوز اختیار کیا تھا۔ **81**۔ یعنی مؤحد ہو کر یہود مسلمانوں کی بجائے مشرکین سے دوستی رکھتے ہیں۔(ii) آگے بھیجی ہوئی خدا کی ناراضگی ہے جو ایسی چیز نہیں کہ انسان اس کو اپنی آخرت کیلئے جمع کرے(ii)۔ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ: اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا اُن پر ناراض ہوا۔

كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا

وہ ہوتے ایمان لاتے اللہ اور نبی پر اور اس پر جو اُتارا گیا طرف اس کی تو نہ

اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨٢﴾

بناتے انہیں دوست ولیکن بہت سے ان میں سے فاسق ہیں

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ

البتہ ضرور پائے گا تو زیادہ سخت تمام لوگوں سے دشمنی میں ان لوگوں کی جو ایمان لائے یہودیوں کو

وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً

اور ان لوگوں کو جو مشرک ہوئے اور البتہ ضرور پائے گا تو قریب ان سے محبت میں

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ

ان لوگوں کی جو ایمان لائے ان لوگوں کو جنہوں نے کہا یقیناً ہم عیسائی ہیں یہ اس سبب سے ہے

مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٣﴾

کہ ان میں سے پادری ہیں اور درویش ہیں اور کہ وہ نہیں تکبر کرتے

82۔ النبی نے مراد آنحضرتؐ ہیں اور THAT PROPHET جیسا کہ یوحنا (1:21-25) اور استثناء (18:18) میں مذکور ہے۔ نیز قرآن مجید میں النبی کا لفظ آنحضرتؐ کیلئے استعمال ہوا ہے۔ یا اپنے نبی موسیٰؑ پر ایمان لاتے (یعنی موسیٰؑ کی مندرجہ پیشگوئی آنحضرتؐ کی بعثت کے متعلق) تو یہودا نہیں (مشرکین مکہ کو) دوست نہ بناتے اور نہ کہتے کہ مشرکین مسلمانوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔(4:52)۔ **83**۔ نجاشی شاہ حبشہ عیسائی تھا۔ اس نے مسلمان مہاجرین کو اپنے ملک میں پناہ دی تھی۔ اسی طرح شاہ مصر مقاقس نے حضورؐ کو تحائف بھجوائے تھے۔ ہرقل شاہ روم نے حضورؐ کے تبلیغی خط کی عزت کی جب کہ شاہ فارس نے جو عیسائی نہ تھا محض اپنے تعصب اور تکبر کی بنا پر حضورؐ کے خط کو پھاڑ دیا تھا۔ "+قِسِّيْسِيْنَ: میں "س" اصل میں "ص" ہے یعنی وہ لوگ جو بزرگوں کے قصے کہانیاں بیان کیا کرتے تھے ان کے اثر سے بعض نیک صفات عیسائیوں میں باقی ہیں۔ قِسِّيْسِيْنَ یعنی عیسائی علماء (پادری) رُهْبَانًا یعنی عیسائی عابدین۔ راہب (مفرد ہے) یعنی درویش۔

واذاسمعوا ٧ ١٧٦ المآئدة ٥

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى
اور جب وہ سنتے ہیں اسے جو اُتارا گیا طرف رسول کی تو دیکھے گا
اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ
آنکھوں کو ان کی بہتی ہیں آنسوؤں سے بسبب اسکے جو پہچان لیا انہوں نے حق میں سے
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا
وہ کہتے ہیں اے رب ہمارے ایمان لائے ہم سو لکھ لے ہمیں ساتھ گواہوں کے اور کیا ہوا ہمیں
لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ
کہ نہ ایمان لاویں ہم اللہ پر اور اس پر جو ہمارے پاس آیا ہے حق سے اور ہم خواہش رکھتے ہیں کہ
يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ
داخل کرے ہم کو رب ہمارا ساتھ نیک لوگوں کے پس بدلہ میں دیئے انہیں اللہ نے
بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
بسبب اس کے جو کہا انہوں نے باغات کہ بہتی ہیں نیچے ان کے نہریں وہ رہ پڑنے والے ہیں
فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
ان میں اور یہ بدلہ ہے احسان کرنے والوں کا اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٨٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع
تکذیب کی آیات کی ہماری یہ لوگ دوزخ والے ہیں اے لوگو جو
اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ
ایمان لائے ہو نہ حرام ٹھہراؤ پاک چیزیں جو حلال کیں اللہ نے تمہارے لیے اور نہ زیادتی کرو
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ
یقیناً اللہ نہیں پسند کرتا حد سے بڑھنے والوں کو اور کھاؤ اس سے جو رزق دیا تم کو اللہ نے
حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ لَا
حلال طیب اور ڈرو اللہ سے وہ کہ تم جس پر ایمان لانے والے ہو نہیں
يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ
مواخذہ کرتا تم سے اللہ بسبب لغو کے قسموں میں تمہاری ولیکن مواخذہ کرتا ہے تم سے

84۔وَاِذَا سَمِعُوْا: جب وہ (یعنی عیسائی) سنتے ہیں۔ جیسے نجاشی شاہ حبشہ نے جب سورۃ مریم کی آیات سنیں تو رو پڑا اور کہا کہ میں بھی حضرت عیسیٰؑ کو اس سے زیادہ مرتبہ نہیں دیتا جو سورۃ مریم سے پڑھا گیا ہے۔ وہ مسلمان ہو گیا (بخاری 23:4)۔ مکہ میں جب کافروں کی طرف سے مسلمانوں پر بہت ظلم ہونے لگا تو آنحضرتﷺ نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ قریباً اسی افراد بعض اکیلے، بعض بیوی بچوں سمیت وہاں چلے گئے۔ وہاں کا بادشاہ عیسائی تھا مگر منصف تھا۔ پھر مکہ کے کفار کے وفد (مشتمل بر عمر بن العاص وعبداللہ بن ربیعہ) نے وہاں جا کر بادشاہ کو بہکایا کہ وہ مسلمانوں کو واپس ان کے حوالے کر دے اور کہا کہ یہ حضرت عیسیٰؑ کو انسان کہتے ہیں۔ جب بادشاہ نے مسلمانوں کو بلا کر پوچھا اور قرآن سنا تو بادشاہ اور اس کے مصاحبین رو پڑے۔ اور کہا کہ عیسیٰؑ کے بارے میں ہم بھی یہی کچھ مانتے ہیں جو پڑھا گیا ہے۔ میں عیسیٰؑ کو اس سے زیادہ مرتبہ نہیں دیتا۔ اور ہم کو عیسیٰؑ کی پیشگوئی ہے کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا۔ وہ بے شک یہی نبی ہے۔ بادشاہ دل میں ایمان لے آیا۔ اسی کے بارے میں یہ 84،85،86 آیات ہیں۔ بعد میں جب نجاشی کی وفات کی خبر مدینہ پہنچی تو آنحضرتﷺ نے اس کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ (بخاری 23:4)۔ ہجرت حبشہ: کفار مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر ماہ رجب سنہ 5 نبوی میں گیارہ مردوں اور چار عورتوں نے چھپ کر ہجرت کی جن میں حضرت عثمان بن عفانؓ اور ان کی زوجہ محترمہ رُقیہؓ بنت رسول اللہ بھی تھے۔ اس کے بعد دوسرا قافلہ چند ماہ بعد جعفر بن ابی طالب کی قیادت میں 82 افراد کو لیکر حبشہ چلا گیا۔ اس قافلے میں آنحضرتﷺ کے پھوپھی زاد بھائی زبیر بن عوامؓ بھی تھے۔ 86۔بِمَا قَالُوْا: جس طرح سورۃ یٰسٓ میں ایک مؤمن کی دلیرانہ گفتگو پر اُدْخُلِ الْجَنَّةَ (36:27) کہہ کر اس کو بشارت دی گئی ہے۔ اصل میں ایسا کہنے والا تمام عقائد صحیحہ پر ایمان رکھتا ہے اور ان پر عامل ہوتا ہے۔ 88۔ حلال: وہ سب چیزیں جو کھانی جائز ہوں۔ طیب: حلال چیزیں جو طبیعت کے موافق ہوں۔ بعض صحابہ رسول نے عیسائی راہبوں کی طرح عہد کرتے ہوئے قسمیں کھائی تھیں کہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھیں گے۔ بستر پر نہ سوئیں گے۔ عورتوں کے پاس نہ جائیں گے۔ رات بھر عبادت کریں گے، گوشت اور چکنائی کا استعمال نہ کریں گے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (5:88-89) (نیز دیکھیں 2:225-226)۔

بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ

بسبب اس کے جو ارادہ سے کھائیں تم نے قسمیں پس کفارہ اس کا کھانا کھلانا ہے دس مسکینوں کو

مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ

یعنی درمیانی (معیار کا کھانا) جو کھلاتے ہو تم گھر والوں کو اپنے یا کپڑے ان کے یا آزاد کرنا

رَقَبَةٍ ۖ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۚ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ

ایک گردن کا پس جو نہ پاوے تو روزے ہیں تین دن کے یہ کفارہ ہے

اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ۚ كَذٰلِكَ

قسموں کا تمہاری جبکہ حلف اُٹھاؤ تم اور حفاظت کرو قسموں کی اپنی اسی طرح

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٩٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لیے آیات اپنی تاکہ تم شکر کرو اے لوگو جو

اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ

ایمان لائے ہو سوائے اسکے نہیں کہ شراب اور جوا اور بُت اور جوئے کے تیر ناپاک ہیں

مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّمَا

یعنی کام ہیں شیطان کے پس بچو اس سے تاکہ تم کامیاب ہو سوائے اسکے نہیں کہ

يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي

چاہتا ہے شیطان کہ ڈالے درمیان تمہارے دشمنی اور بغض بذریعہ

الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ

شراب اور جوئے کے اور روکے تمہیں یاد سے اللہ کی اور نماز سے

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

پس کیا تم باز آنے والے ہو اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی

وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ

اور ڈرو پس اگر پھر گئے تم پس جان لو کہ صرف رسول پر ہمارے پہنچا دینا ہے

الْمُبِيْنُ ﴿٩٣﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کھلا کھلا نہیں ہے ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور کیں نیکیاں

90۔ فرمایا کہ لغو قسموں کو توڑ دو مگر سنجیدہ قسموں کو توڑو تو کفارہ ادا کرکے۔ عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ: ترجمہ: سنجیدہ قسمیں کھا کر وعدے کئے۔ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ: یعنی زیادہ قسمیں نہ کھاؤ۔ یا"+ حقیقی قسموں کو پورا کرو" (2:226) یا تم قسم کھاؤ تو جھوٹ اور بدعہدی اور بدنیتی سے اپنی قسم کو بچاؤ"۔ لغو قسمیں یہ کہ فلاں چیز یا کام یا نیکی اب نہ کروں گا۔ ایسی قسمیں نہ کھایا کرو۔ رَقَبَةٍ: گردن۔ جنگی قیدی جب پکڑے جاتے تو ان کے ہاتھ ان کی گردن سے باندھ دیئے جاتے تھے۔ اس واسطے جنگی قیدی اور غلام کو رَقَبَة کہا جاتا ہے۔ تاکہ تم شکر ادا کرو۔ اس لئے کہ اگر اللہ تعالیٰ یہ احکام کھول کر بیان نہ کرتا تو تم ہمیشہ کیلئے بعض حلال چیزوں سے محروم ہو جاتے۔

91۔ فَاجْتَنِبُوْهُ: ان میں سے ہر ایک سے بچو۔ شراب اور جوئے کے بداثرات بتائے ہیں۔ شراب کے حرام ہونے پر مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی تھی۔ (بخاری 40:20)۔ یہاں شراب اور جوئے کی صرف ایک برائی کا ذکر ہے ورنہ دیگر گناہ بھی ان میں ہیں (2:220)۔ جیسا کہ اگلی آیت 92 میں بھی ذکر ہے۔

92۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک شراب نوشی کی سزا چالیس کوڑے ہیں۔

93۔ وَاحْذَرُوْا: بچتے رہو (برائی سے)۔

جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوٓا إِذَا مَا اتَّقَوا وَّاٰمَنُوا وَعَمِلُوا

کوئی گناہ اس چیز میں جو کھائی انہوں نے جبکہ تقویٰ کیا انہوں نے اور ایمان لائے اور کیں

الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوا وَّاٰمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوا وَّاَحْسَنُوا ؕ وَاللّٰهُ

نیکیاں پھر تقویٰ کیا اور ایمان لائے پھر تقویٰ کیا اور احسان کیا اور اللہ

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ

پسند کرتا ہے محسنوں کو اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ ضرور آزمائے گا تمہیں

اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ

اللہ بذریعہ کسی شکار کے کہ پکڑیں گے جسے ہاتھ تمہارے اور نیزے تمہارے تاکہ جان لے

اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ

اللہ اس شخص کو جو ڈرتا ہے اس سے غائبانہ پس جس نے زیادتی کی بعد اس کے

فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَقْتُلُوا

تو اس کیلئے عذاب ہے دردناک اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ قتل کرو

الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ

شکار کو جبکہ تم مُحرم ہو اور جو قتل کریگا اسے تم میں سے عمداً تو بدلہ ہے

مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

مانند اس کی جو قتل کیا اس نے چارپایوں میں سے فیصلہ کریں متعلق اسکے دو عدل والے تم میں سے

هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ

بطور قربانی کے پہنچنے والی کعبہ تک یا کفارہ ہے کھانا مساکین کا یا برابر

ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ

اس کے روزے ہیں تاکہ وہ چکھے وبال کرتوت کا اپنی درگزر کیا اللہ نے اس سے جو پہلے ہو چکا

وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۶﴾

اور جو دوبارہ کریگا تو انتقام لے گا اللہ اس سے اور اللہ غالب ہے انتقام لینے والا ہے

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ

حلال کیا گیا تمہارے لیے شکار بحری اور کھانا اس کا فائدہ کیلئے واسطے تمہارے اور واسطے مسافروں کے

94۔ فِيمَا طَعِمُوٓا: یعنی حرام چیزیں مراد ہیں جو پہلے کھائی پیئیں ہوں ان پر گرفت نہیں۔ حکم آنے کے بعد آئندہ کیلئے بچیں۔ نیز درجہ بدرجہ تقویٰ، ایمان اور اعمال صالحہ میں ترقی کریں۔ "اس آیت میں تین دفعہ تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پہلے میں حقوق النفس کا تقویٰ یعنی نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا۔ دوسرے میں حقوق العباد کا تقویٰ یعنی لوگوں کے حقوق ادا کرنا اور ان سے احسان کا سلوک کرنا اور تیسرے میں حقوق اللہ کا تقویٰ یعنی اللہ کی عبادت بجالاتے رہنا اور اس سے ڈرتے رہنا مراد ہے(ح)"۔ **95**۔ حالت احرام میں شکار کرنا منع ہے۔ مگر موذی جانور کو مار دینا جائز ہے۔ حدود حرم میں بھی شکار کرنا منع ہے۔ عام حالات میں شکار کرتے وقت اگر جانور کو دور سے تیر یا نیزہ وغیرہ لگا اور وہ بھاگ کر گر جائے اور مر جائے تو حلال ہوگا بشرطیکہ اگر ہتھیار چلاتے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ بندوق کے شکار کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ اگر جانور بغیر مرے زخمی حالت میں پکڑ لیا ہے تو ذبح کر لیا جائے۔ مگر حالت احرام میں بحری شکار کرنا جائز ہے۔ عذاب الیم آخرت میں ہوگا ان کو جو ان احکامات کو نہ مانے۔ **96**۔ حُرُمٌ: احرام باندھے ہوئے۔ حدود حرم میں داخل (ح) حالت احرام میں کعبہ کے تقدس کی خاطر اور انسانی جان کی حفاظت کی خاطر سے شکار کرنا منع کیا گیا ہے۔ (کعبہ سے مراد حرم کا علاقہ ہے) سوائے پانی کے شکار کے جو جائز رکھا گیا ہے۔ اگر حالت احرام میں شکار پکڑ لیا ہے تو اسے چھوڑ دینا چاہیئے۔ اگر جانور مر گیا ہو تو اسی قدر و قیمت کا ایک جانور خرید کر (بھیڑ، بکری، گائے، اونٹ وغیرہ) کعبہ لے جا کر قربانی کرے۔ اس میں سے آپ نہ کھائے۔ یا اتنی ہی قیمت کا اناج لیکر مسکینوں کو دے دے۔ یا اسی قدر روزے رکھے۔

وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اور حرام کیا گیا تم پر شکار خشکی کا جب تک رہو تم محرم اور ڈرو اللہ سے
الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ
وہ جو کہ طرف اس کی اکٹھے کئے جانیوالے ہو بنایا اللہ نے کعبہ یعنی اس گھر
الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ۗ
عزت والے کو قیام کا سبب لوگوں کے لیے اور (بنایا ہے) شہر الحرام کو اور قربانی کو اور گانیوں کو
ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
یہ اس لیے تاکہ جان لو تم کہ یقیناً اللہ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو
الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
زمین میں ہے اور یقیناً اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے جان لو کہ یقیناً اللہ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى
سخت ہے سزا میں اور یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے نہیں
الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا
رسول پر مگر پہنچا دینا اور اللہ جانتا ہے جو ظاہر کرتے ہو تم اور جو
تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ
چھپاتے ہو تم تو کہدے نہیں برابر ہوتا خبیث اور پاک اور اگرچہ
اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ
اچھی لگے تجھے کثرت خبیث کی پس ڈرو اللہ سے اے عقلوں والو
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ
تاکہ تم کامیاب ہو اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ پوچھو متعلق
اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ
(ان) باتوں کے کہ اگر ظاہر کی جائیں تمہارے لیے بُری لگیں تم کو اور اگر پوچھو تم متعلق انکے جبکہ
يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۗ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
اُتارا جا رہا ہے قرآن ظاہر کی جائیں گی تمہارے لیے درگذر کیا اللہ نے متعلق انکے اور اللہ بہت بخشنے والا

ع ۱۳

97۔ صَیْدُ الْبَحْرِ: بحر یعنی سمندر اس میں دریا، جھیلیں، ندیاں، تالاب وغیرہ سب آجاتے ہیں جہاں آبی جانور رہتے ہیں۔ صَیْدٌ۔ شکار کیا ہوا (جانور) طَعَامُہٗ: جو بغیر شکار کرنے کے پانی میں یا کنارے پر مردہ پایا گیا آبی جانور۔ اگر جانور بدبودار ہو گیا ہو تو نہ کھائیں (بخاری 72:12)۔ حالت احرام میں بحری شکار اس لئے جائز رکھا کہ اس سے لوگوں کی آمد و رفت میں رخنہ نہیں پڑتا۔ **98**۔ کعبہ کو امن والا اور لوگوں کے قیام کا سبب بنایا اور حرمت والے مہینوں اور قربانیوں کو بھی اس کام میں معاون فرمایا کیونکہ یہ کعبہ اور حج سے متعلقہ امور ہیں اور لوگوں اور مکہ میں رہنے والے لوگوں کے گزارے کا ذریعہ بنایا اور دینی و اقتصادی فوائد اس میں رکھے۔ یہ قِیٰمًا لِلنَّاسِ کا مطلب ہے۔ (للناس یعنی حدود حرم کے رہنے والوں کیلئے)۔ قِیٰمًا میں معاشی قیام اور روحانی قیام دونوں مراد ہیں۔ (یعنی حج اور عبادات روحانی ہیں)۔ "اللہ خوب جانتا ہے" کہ یہ فوائد ہمیشہ رہیں گے۔ شَھْرَ الْحَرَامَ: عزت والے مہینے: ذوالقعدہ۔ ذوالحج اور محرم حج کے مہینے اور رجب کا مہینہ عمرہ کیلئے عزت دیئے گئے۔ ان مہینوں میں جنگ و جدل کرنا منع (حرام) کیا گیا تا لوگ حج اور عمرہ کیلئے امن سے سفر کر سکیں۔ " اَلْقَلَآئِدَ: یعنی ان جانوروں کو جنہیں گانیاں پہنا کر قربانی کیلئے لایا جاتا ہے (ح)"۔ قربانی کے جانور کی گردن میں پٹا ڈال دیتے تھے تا لوگ جان لیں کہ یہ قربانی کا جانور ہے اور اسے چوری نہ کریں۔ **100**۔ تمہارے ایمان لانے کے بعد اللہ خوب جانتا ہے کہ سچا ایمان لائے ہو یا دل میں منافقت ہے۔ تمہاری کوئی حالت اللہ سے چھپی ہوئی نہیں۔ **101**۔ خَبِیْثُ یا طَیِّبُ میں کھانے، اعتقادات، کام، لوگ، چیزیں وغیرہ سب ہی کچھ شامل ہے۔ برائی کی نقل نہ کرو خواہ اکثریت اس میں مبتلا ہو۔ "اَعْجَبَکَ: تعجب میں ڈالے، اچھی لگے، بہت پسند ہو (ح)"۔ یعنی جو شرع کے مطابق حاصل کیا ہوا مال ملے وہ پاک ہے۔ وہ تھوڑا بھی بہتر ہے۔ اور جو خلاف شرع ملے وہ ناپاک ہے۔ اگرچہ کثرت میں ہو۔ **102**۔ عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا: یعنی باوجود تمہارے چھوٹے چھوٹے سوالوں کے اللہ نے تم پر مشقت نہیں ڈالی اور مَصْلِحَۃً ان کو چھوڑ دیا ہے۔ بیان نہیں کیا۔ جب حج فرض ہوا تو ایک صحابی نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ کیا ہر سال حج کرنا کسی پر فرض ہے۔ اس نے تین دفعہ پوچھا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کر دوں تو حج ہر سال کرنا فرض ہو جائے اور تم اس کی پیروی نہ کر سکو گے اور نافرمان بن جاؤ گے۔ (بخاری)۔ "O بہت کرید نا اچھا نہیں ہوتا" اس واسطے زیادہ سوال یا بے جا سوال نہ کیا کرو کہ خود ہی مشقت میں پھنس کر رہ جاؤ، جیسے بنی اسرائیل نے کیا۔ مسلم میں حدیث النبی حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ جیسے عیسائیوں نے مائدہ کا سوال کیا اور پھر اس کی ناقدری کی (5:113-116)۔ (2:109): یہود و نصاریٰ کی طرح نہ کرنا یعنی کرید کرید کر سوال نہ کرنا (بخاری 3:28-29)۔

حَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا
بُردبار ہے تحقیق پوچھیں تھیں وہ (باتیں) لوگوں نے پہلے تم سے پھر ہوگئے وہ
بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ
ان کے منکر نہیں بنایا اللہ نے کوئی بحیرہ اور نہ سائبہ
وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ
اور نہ وصیلہ اور نہ حام ولیکن وہ لوگ جو کفر کرتے ہیں گھڑ لیتے ہیں
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ
اللہ پر جھوٹ اور اکثر ان کے نہیں عقل کرتے اور جب کہا جاتا ہے
لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا
ان کو آؤ طرف اس کی جو اُتارا اللہ نے اور طرف رسول کی کہتے ہیں کافی ہے ہمیں
مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا
وہ جو کہ پایا ہم نے جس پر باپ دادا کو اپنے کہا اگرچہ ہوں باپ دادا ان کے کہ نہ
يَعْلَمُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
علم رکھتے ہوں کچھ اور نہ ہدایت پاتے ہوں اے لوگو جو ایمان لائے ہو
عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ اِلَى
لازم پکڑو جانوں کو اپنی نہ نقصان پہنچائے گا تم کو وہ جو گمراہ ہوا جبکہ ہدایت پا جاؤ تم طرف
اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾
اللہ کی لوٹنا ہے تمہارا سب کا پھر آگاہ کرے گا تم کو اس سے جو تھے تم عمل کرتے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو گواہی درمیان تمہارے جبکہ آموجود ہو کسی کو تم میں سے
الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ
موت بوقت وصیت دو ہوں عدل والے تم میں سے یا
اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ
یا (کوئی) اور دو غیر سے تمہارے اگر تم سفر کرو زمین میں

103۔ قرآن، سنت، حدیث اور اقوال اہل اللہ سب دینی امور میں راہنمائی کرتے ہیں۔ دیگر چھوٹے چھوٹے مسئلے نہ پوچھا کرو مبادا ان میں الجھ کر مصیبت میں پڑ جاؤ۔ **104**۔ بَحَرَ: اس نے کترا، کاٹا، چھید دیا۔ بَحِیْرَۃٌ: جس اونٹنی نے دس (یا سات بچے) جنے اس کے کان چھید کر بت کے نام پر آزاد کر دیا جاتا۔ نہ اس کا دودھ پیا جاتا اور نہ اس پر سواری کی جاتی۔ سَابَ: کھلا چھوڑ دیا۔ سَآئِبَۃٌ: اگر اونٹنی نے پانچ بچے جنے تھے اس کے بھی کان چھید کر بُت کے نام پر آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا۔ وَصَلَ: چھوڑ دیا۔ وَصِیْلَۃٌ: اونٹ، بھیڑ یا بکری اگر اس نے متواتر سات مادہ بچے جنے ہوں اور آخری پیدائش پر جوڑا جنا ہو (یعنی نر اور مادہ دونوں جنے) تو ان کو بھی آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اور اس پر سواری بھی نہ کی جاتی۔ حَمَۃَ: محفوظ کیا۔ حَامٌ: (یا حامی) نر اُونٹ جسکی نسل سے دس یا سات بچے پیدا ہوئے ہوں تو اُس کو بھی بُت کے نام پر چرنے پھرنے اور پانی پینے کیلئے آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اس پر سواری بھی نہ کی جاتی۔ یہ سب مشرکانہ رسومات تھیں۔ ان سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ مشرکین افتراء کر کے ان رسموں کو اللہ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ (نوٹ: سات کی بجائے دیگر روایات میں دس بچے بتائے گئے ہیں)۔ **106**۔ "Oعَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ: پہلے تم اپنے نفسوں کی اصلاح کرو پھر تم دوسروں کی اصلاح کے قابل بنو گے"۔ یہ بھی معنیٰ ہیں کہ تم اپنے نفسوں کے ذمہ دار ہو یعنی تم ہدایت پر قائم رہو۔ اوامر پر عمل کرو اور نواہی سے بچو۔

فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ
پھر پہنچے تم کو مصیبت موت کی روکو تم ان کو بعد
الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ
نماز کے پھر وہ دونوں قسمیں کھاویں اللہ کی اگر شک کرو تم (کہ) نہیں لیں گے ہم بدلہ اس کا
ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا
مول اور اگرچہ ہو رشتہ دار اور نہیں ہم چھپائیں گے گواہی اللہ کی یقیناً ہم تب تو
لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا
ضرور گنہگاروں میں سے ہونگے پھر اگر اطلاع پائی جاوے اس پر کہ وہ دونوں مرتکب ہوئے ہیں گناہ کے
فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ
تو دو اور کھڑے ہوں جگہ پر ان کی ان لوگوں میں سے کہ مرتکب ہوئے ہیں (گناہ کے) خلاف جنکے
الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ
پہلے دو قریب تر (میت کے) پس وہ قسم کھائیں اللہ کی کہ البتہ گواہی ہماری زیادہ سچی ہے
شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٧﴾
گواہی سے ان دونوں کی اور نہیں زیادتی کی ہم نے یقیناً ہم تب تو البتہ ظالموں میں سے ہوں گے
ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا
یہ زیادہ قریب ہے کہ لائیں وہ گواہی اصلی حالت پر اس کی یا ڈریں اس سے
اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۗ
کہ رد کی جائیں گی قسمیں پیچھے قسموں کے ان (پہلوں) کی اور ڈرو اللہ سے اور سنو
ع وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٨﴾ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ
اور اللہ نہیں ہدایت دیتا لوگوں ظالموں کو جس روز جمع کریگا اللہ رسولوں کو
فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ
پھر وہ فرمائے گا کس طرح قبول کیا گیا تمہیں کہیں گے نہیں کوئی علم ہمیں یقیناً تو ہی بہت جاننے والا ہے
الْغُيُوْبِ ﴿١٠٩﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ
غیبوں کا جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ ابن مریم یادکرو نعمت میری

107۔اگر کوئی مسلمان مرتے وقت کسی کو اپنا مال سپرد کرے کہ میرے وارثوں کو پہنچادو تو بہتر ہے کہ دو مسلمان گواہ رکھ لے۔اگر مسلمان نہ ملیں تو غیر مسلم ہی سہی۔اور اگر دونوں کو شبہ ہو کہ اس شخص نے یا شخصوں نے کچھ مال چھپالیا ہے اور وارث دعویٰ کریں مگر کوئی گواہ نہ ہو تو دونوں شخص قسم کھائیں کہ ہم نے کچھ نہیں چھپایا۔اگر وہ دو گواہ غیر مسلم ہوں تو ان کی دعا کے بعد ان سے قسم لی جائے۔"یہ جو فرمایا کہ اگر تم سفر کی حالت میں ہو تو یہاں صرف ایک سخت ضرورت کی حالت کو بیان کیا ہے ورنہ بطور شرط نہیں۔ دیگر حالتوں میں بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے(ح)"۔"+لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ: یعنی اس قسم کھانے سے ہم دنیوی مال نہیں چاہتے"۔اس آیت کے آخر میں شَهَادَةَ اللّٰهِ سے مراد ہے کہ خدا کے حکم کے مطابق سچی گواہی دو۔ نماز کے بعد اس لئے کہ اس وقت خدا سے ڈرنے والے سچے گواہ مل جائیں گے۔ ملزم اگر مسلمان ہوں تو مسجد اور اگر غیر مسلمان ہوں تو ان کی معبد میں گواہی لی جائے۔108۔اِسْتَحَقَّ عَلَيْهِمْ: "یعنی جن کے خلاف پہلے دو گواہوں نے ارتکاب کیا۔ مطلب میت کے ورثاء اب آکر قسم کھائیں۔اِسْتَحَقَّآ اِثْمًا: جنہوں نے گناہ کا ارتکاب کیا۔یعنی جھوٹی گواہی دی۔ فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ: "مراد یہ کہ جن وارثان میت کے خلاف پہلے دو گواہوں نے ارتکاب کیا ہے۔ تو ان وارثوں میں سے دو اور گواہ گواہی دیں (ح)"۔ "یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ شاہدوں کی شہادت کو قرائن کی موجودگی میں دوسری شہادتوں سے رد کیا جاسکتا ہے۔ یہ نہیں کہ جھوٹے شاہدوں کی شہادت کا کوئی علاج نہیں(ح)"۔ آیات 107 اور 108 سے ظاہر ہے کہ ایسے معاملات میں ثبوت مہیا کرنا مدعی کی ذمہ داری ہے۔ اگر پیش نہ کرسکے تو مدعا علیہ سے قسم لی جاتی ہے اور وہ بری قرار دیا جاتا ہے۔ اگر قسم نہ کھائے تو مجرم سمجھا جائے گا۔اَوْلَيٰنِ سے مراد جن کو امانت سپرد کی تھی اور ان سے گواہی پہلے لی گئی تھی۔اٰخَرٰنِ سے مراد دو مرد جو میت کے ورثاء میں سے ہوں وہ گواہی دیں۔ 109۔ذٰلِكَ اَدْنٰٓى: یہ بات یعنی نماز کے بعد قسم لینا اگر غیر مسلم ہوں تو ان کی دعا کے بعد ان سے قسم لی جائے۔ یہ بات زیادہ قریب ہے کہ وہ سچی گواہی دیں یعنی عَلٰى وَجْهِهَآ ۔ ورنہ انہیں خوف رہے گا کہ اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ (قسمیں پھیری جائیں) یعنی دوسرے گواہوں کو قسمیں دے کر ان کا جھوٹ کھولا جائے۔عَلٰى وَجْهِهَآ: گواہی اس کی اصلی حالت پر۔ یہ آیت تمیم داری اور اس کے بھائی عدی کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہ دونوں عیسائی تھے۔ اس آیت میں وصیت کے متعلق شہادت کا حکم ہے۔ آنحضرتؐ کے وقت میں ایک بدیل نامی مسلمان سفر تجارت کو گیا۔ راستہ میں مرنے لگا تو عدی اور تمیم داری دو نصرانیوں کو اپنا سامان سپرد کیا کہ میرے وارثوں تک پہنچادو۔ جب وہ لاکر دینے لگے تو وارثوں نے اس میں سے ایک کٹورہ نہ پایا۔ یہ دونوں قسم کھاگئے کہ میت نے کٹورہ ان کے پاس بیچا تھا۔ پھر وارثوں نے قسم کھائی کہ ہم کو اس کا بیچنا معلوم نہیں۔ آخر میت کے ہاتھ کی فہرست نکلی اس میں کٹورہ شامل تھا۔ جسے نصرانیوں سے برآمد کرالیا گیا۔(درمنثور)۔110۔ خدا تعالیٰ رسولوں سے پوچھے گا کافروں کو ملزم ثابت کرنے کیلئے جیسا کہ آیت 4:42 میں مذکور ہے۔"یعنی قبولیت کا جو حقیقی مفہوم تھا تمہاری امتیں اسی پر قائم رہیں یا ایک دفعہ مان کر پھر وہ غلط راہ پر گامزن ہوگئیں۔ رسول کہیں گے مولیٰ تو ہی خوب جانتا ہے کہ ہمارے بعد ہماری امتوں نے کونسا راہ اختیار کیا۔ اس کا ہمیں حقیقی علم نہیں ہے(ح)"۔"Oانبیاء کی یہ لاعلمی ان کی اس امت کے بارے میں ہوتی ہے جو ان کی وفات کے بعد ہوتی ہے۔ نہ کہ اس کی زندگی میں جو لوگ موجود تھے"۔

وقف لازم

عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ
اپنے پر اور والدہ پر اپنی جبکہ تائید کی میں نے تیری بذریعہ روح القدس کے

تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ
تو کلام کرتا تھا لوگوں سے گہوارے میں اور ادھیڑ ہوکر اور جبکہ سکھایا میں نے تجھے لکھنا

وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ
اور حکمت اور تورات اور انجیل اور جبکہ تو بناتا تھا کیچڑ سے

كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا
مانند شکل پرندہ کی ساتھ حکم کے میرے پھر پھونکتا تھا اس میں پس ہوجاتا تھا وہ اُڑنے والا

بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ
ساتھ حکم کے میرے اور تندرست کرتا تھا نابینا کو اور برص والے کو ساتھ حکم کے میرے اور جبکہ تو نکالتا تھا

الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ
مردے ساتھ حکم کے میرے اور جبکہ روکا میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے جبکہ

جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ
لایا تو انکے پاس دلائل پس کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے ان میں سے نہیں ہے یہ

اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۱﴾ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا
مگر جادو کھلا کھلا اور جب وحی کی میں نے طرف حواریوں کے کہ ایمان لاؤ

بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ اِذْ
مجھ پر اور رسول پر میرے انہوں نے کہا ایمان لائے ہم اور گواہ رہ کہ یقیناً ہم فرمانبردار ہیں جب

قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ
کہا حواریوں نے اے عیسیٰ ابن مریم کیا طاقت رکھتا ہے رب تیرا

اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۚ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ
کہ اُتارے ہم پر کھانا آسمان سے کہا ڈرو اللہ سے

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ
اگر ہو تم مومن کہا انہوں نے ہم چاہتے ہیں کہ کھائیں اس سے اور مطمئن ہوں

111۔ روح القدس سے مراد جبرائیل فرشتہ ہے جو وحی لانے پر مامور ہے۔ روح القدس سے تیری مدد کی تاتُو لوگوں سے جوانی اور بڑھاپے میں کلام کرسکے۔ پرندوں کی پیدائش کی طرح روحانی آدمی پیدا کرتا ہے۔ پرندوں کے بچے مٹی سے پیدا نہیں ہوتے بلکہ انڈوں کو سینے کے بعد ان میں سے بچے نکلتے ہیں۔ اسی طرح عیسیٰؑ کی روحانی گرمی سے روحانی مردے زندہ کئے جاتے ہیں۔ یہ روحانی پرندے خدا کی طرف روحانی پرواز کرنے لگ جاتے تھے۔ دیکھیں 8:25۔ مسیح تمثیلوں میں باتیں کرے گا(متی 13:1-11)۔ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی مردوں کو زندہ نہیں کرسکتا۔ هُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى(42:10)هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ(44:9)۔ ہاں روحانی طور پر مردوں کو تمام انبیاء زندگی(روحانی) بخشتے ہیں(8:25)۔ ہر چیز کا خالق صرف اللہ ہے اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ(39:63)۔ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ(24:46)اورو جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (21:31)۔ حکمت سکھائی یعنی صحیح سمجھ عطا فرمائی۔ "میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا یعنی وہ عیسیٰ کو قتل کرنے میں ناکام رہے اور صلیبی موت سے بچالیا(ii)"۔ سِحْرٌ: جادو۔ "کبھی کسی چیز کی دل کشی کی وجہ سے اسے سحر کہاجاتا ہے جیسے اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا۔ اور کبھی اس کی لطافت "اور باریکی کی وجہ سے اور کبھی اس کے جھوٹ ہونے کی وجہ سے۔ انبیاء کو بھی انہی وجوہ سے ساحر اور ان کی تعلیم کو سحر کہا گیا(ح)"۔ گہوارے میں اور بڑی عمر میں کلام کرتا تھا کا مطلب ہے نبوت سے پہلے اور نبوت ملنے کے بعد وعظ و نصیحت کی باتیں کرتا تھا جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے(لوقا 2:42-47)۔ **113**۔ حواریوں نے ایک دن کا کھانا طلب نہیں کیا بلکہ دائمی رزق کا مطالبہ کیا تھا جو اولین اور آخرین سب کو ملتا رہے جیسا کہ اس آیت میں مذکور ہے۔ مائدہ(یعنی کھانا، خوراکFood) کے آسمان سے اتارنے کا مطلب ہے کہ آسانی سے میسر آتا رہے اور دیرپا ہو۔(ii) دیکھیں 15:22۔ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ یعنی مسیح نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اگر تم مؤمن ہو یعنی ایسا مطالبہ نہ کرو مبادا یہ تمہاری آزمائش کا سبب بن جائے۔ کیونکہ حسب طلب معجزہ دکھائے جانے کے بعد اس قوم کی طرف سے ایمان میں کمزوری عذاب کا موجب ہوسکتی ہے۔

قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ

دل ہمارے اور تاکہ جان لیں کہ یقیناً سچ کہا تُونے ہم سے اور ہوجائیں ہم اس پر

الربع

الشّٰهِدِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ

گواہوں میں سے کہا عیسیٰ ابن مریم نے اے اللہ رب ہمارے اُتار

عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا

ہم پر کھانا آسمان سے ہو واسطے ہمارے عید واسطے پہلوں کے ہم میں سے

وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١٥﴾

اور پچھلوں کے ہم میں سے اور نشان ہو طرف سے تیری اور رزق دے ہمیں اور تُو بہتر ہے تمام رزق دینے والوں سے

قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ

کہا اللہ نے یقیناً میں اتارنے والا ہوں اُس (کھانے) کو تم پر پس جو ناشکری کریگا بعد کو تم میں سے

ع ١٥ ٧/٥

فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١١٦﴾ ع

یقیناً میں عذاب دوں گا اُسے ایسا عذاب کہ نہ عذاب دوں گا وہ (عذاب) کسی کو تمام دُنیا سے

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ

اور جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ ابن مریم کیا تُونے کہا لوگوں کو کہ

اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ قَالَ سُبْحٰنَكَ

بناؤ مجھے اور میری ماں کو دو معبود سوائے اللہ کے کہا پاک ہے تُو

مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۚ بِحَقٍّ ۚ اِنْ كُنْتُ

نہیں ہوسکتا میرے لیے کہ کہوں میں جو نہیں ہے میرے لیے حق اگر ہوتا

قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۚ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ

کہا ہوا میں نے یہ تو یقیناً جان لیا ہوتا تُونے اُسے تو جانتا ہے جو دل میں ہے میرے اور نہیں جانتا میں جو

نَفْسِكَ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١١٧﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا

دل میں ہے تیرے یقیناً تُو ہی خوب جاننے والا ہے غیبوں کا نہیں کہا میں نے انہیں سوائے

مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ

اسکے کہ حکم دیا تُونے مجھے جس کا یعنی یہ کہ عبادت کرو اللہ کی رب میرے اور رب اپنے کی اور تھا میں

115۔ "مسیحی اقوام کو ساری دنیا میں غلبہ حاصل ہوا اور بے انتہا رزق ملتا رہا۔ ان کے غلبے کی مثال دنیا میں کہیں اور نہیں ملتی۔ پس یہ آیت عیسائیوں کے دو زمانوں یعنی رومی دور اور اٹھارویں اور انیسویں صدیوں یعنی لِاَوَّلِنَاوَاٰخِرِنَا کے متعلق پیشگوئی ہے کہ جو مشرک عیسائی ہیں ان کو سخت عذاب میں مبتلا کرے گا(ii)"۔ لفظ عید سے معلوم ہوا کہ یہ رزق ہر سال (عود کر) آتا رہیگا یعنی دائمی رزق۔ نیز حضرت عیسیٰؑ نے بھی جو دعا سکھائی اس میں ہر روز کی روٹی ملنے کی دعا شامل ہے۔ پس جو مشرک نہ تھے ان کو وافر رزق کی بشارت دی گئی(ii)"۔ دیکھیں متی 6:11۔**116**۔ آیات 19:91-92 کی رو سے دو عالمی جنگوں میں عیسائی اقوام کو سخت عذاب ملا جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ نیز 3:57 میں عذاب شدید کی وعید ہے۔

117۔ قَالَ فعل ماضی ہے لیکن اس سے مراد قیامت کا دن ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس دن کہے گا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ مسیحیوں نے مسیح اور اس کی ماں کو مسیح کے مرنے کے بہت بعد خدا یا خدا کا شریک بنایا(ii)۔

عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ
ان پر نگران جب تک رہا میں ان میں پھر جب وفات دیدی تُونے مجھے
كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
کہ تھا تُو ہی نگہبان ان پر اور تُو ہر چیز پر
شَهِيْدٌ ﴿۱۱۸﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ
نگران ہے اگر تُو عذاب دے انہیں تو یقیناً وہ بندے ہیں تیرے اور اگر بخشدے تُو
لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۹﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ
ان کو تو یقیناً تو ہی عزت والا حکمت والا ہے فرمایا اللہ نے اس روز
يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
نفع دیگا سچوں کو سچ ان کا ان کے لیے باغات ہیں کہ بہتی ہیں
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ
نیچے ان کے نہریں رہ پڑنے والے ہیں اس میں ہمیشہ راضی ہوا اللہ ان سے اور
رَضُوْا عَنْهُ ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲۰﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وہ راضی ہوئے اُس سے یہ ہے کامیابی بڑی اللہ کے لیے حکومت ہے آسمانوں کی
وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۱﴾ ع ۱٦
اور زمین کی اور جو انکے اندر ہے اور وہ ہر بات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
(مَیں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ
تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین اور بنائے

118۔ یہ آیت وفات مسیح کی قطعی دلیل ہے کیونکہ اس میں عیسائیوں کے عقیدہ کے بگڑنے کا زمانہ مسیح کی وفات کے بعد قرار دیا ہے۔اور جب تک مسیح زندہ رہے عیسائیوں نے شرک میں راہ نہیں پائی۔ شرک کی لعنت ان میں مسیح کی وفات کے بعد آئی۔ پس اگر تو عیسائی شرک میں مبتلا ہیں تو مسیح یقیناً فوت ہو چکے ہیں۔(ح) ملاحظہ ہو5:73-74۔عیسائیوں نے تین خدا بنا لئے ہوئے ہیں لہٰذا عیسیٰؑ بھی وفات یافتہ ہیں۔ یوحنا17:3-12 اور لوقا4:8 نیز متی 4:10میں لکھا ہے کہ مسیح کا حکم ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر۔اور اس اکیلے کی بندگی کر۔"اور جب تک میں ان میں رہا یہی کہتا رہا۔"آنحضرتؐ بھی روز قیامت میں جبکہ کچھ صحابہ دوزخ کی طرف لے جائے جائیں گے یہی الفاظ فرمائیں گے۔(فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ)تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے نبی تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا تھا۔(یعنی آپ کی وفات کے بعد۔بخاری 60:8)۔اس آیت کی رو سے عیسیٰ یقیناً فوت ہو چکے ہوئے ہیں۔ تَوَفَّيْتَنِيْ: مجھے وفات دے دی۔ توفی بوقتِ موت ہوتی ہے(6:62)۔ تَوَفَّيْتَنِيْ باب تَفَعُّل سے ہے جب اللہ تعالیٰ اس کا فاعل ہو اور مفعول جاندار ہو اور ساتھ نیند کا قرینہ موجود نہ ہو تو اس کے معنٰی بجز موت کے اور کچھ نہیں۔ عربی بول چال، تحریر۔ شاعری وغیرہ میں موت کے علاوہ اِسکے اور کوئی معنٰی نہیں ہیں۔کوئی مثال سوائے موت کے نہ مل سکے گی۔ پس عیسیٰؑ کی وفات یعنی موت واقع ہو چکی ہوئی ہے۔"(کہتے ہیں کہ سورۃ مائدہ ساری کی ساری ایک رات میں مکہ میں نازل ہوئی)(ح)"۔ **120**۔ باوجود شدید مصائب برداشت کرنے کے آنحضرتؐ کے صحابہ کرام نے یہی بلند روحانی مرتبہ حاصل کیا اور خدا تعالیٰ کی رضامندی کی سند انہیں عطا ہوئی۔ **121**۔اس آیت میں اسلام کی آنے والی ترقی کی طرف اشارہ ہے۔کہ اللہ زمین و آسمان اور سب جو ان کے اندر ہے ان کا مالک ہے۔پس وہ قادر ہے ہر بات پر (اور اسلام کی ترقی دینے پر بھی)۔

6۔سُوْرَةُ الْاَنْعَام (مکی)

2۔زرتشتی دو خداؤں کو مانتے ہیں (ORMUZD)(یزدان) یعنی اُرموز جو روشنی کا خدا ہے اور AHRAMAN(اہریمان) جو اندھیروں کا خدا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روشنی اور اندھیرا بھی اللہ تعالیٰ ہی کے بنائے ہوئے ہیں۔یعنی دن اور رات اُسی کے بنائے ہوئے قوانین کے تحت ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ يَعْدِلُوْنَ: (بتوں کو) اللہ کے برابر مانتے ہیں یعنی شرک کرتے ہیں۔

الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ

اندھیرے اور نور پھر وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ساتھ رب اپنے کے

يَعْدِلُوْنَ ٢ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰى اَجَلًا ؕ

برابر ٹھہراتے ہیں وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہیں کیچڑ سے پھر مقرر کی ایک میعاد

وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ٣ وَهُوَ اللّٰهُ فِي

اور میعاد مقررہ پاس ہے اس کے پھر تم شک کرتے ہو اور وہی ہے اللہ

السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ

آسمانوں میں اور زمین میں جانتا ہے باطن تمہارا اور ظاہر تمہارا اور جانتا ہے

مَا تَكْسِبُوْنَ ٤ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا

جو کماتے ہو تم اور نہیں آتی ان کے پاس کوئی نشانی نشانیوں میں سے رب کی ان کے مگر

كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ٥ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ

ہیں اس سے اعراض کرنے والے سو یقیناً تکذیب کی انہوں نے حق کی جبکہ وہ آیا انکے پاس

فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ٦

پس عنقریب آئیں گی ان کے پاس خبریں اس کی کہ تھے جس پر ہنسی کرتے

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي

کیا نہیں دیکھا انہوں نے کہ کتنی ہی ہلاک کیں ہم نے پہلے ان سے اُمتیں طاقت دی تھی ہم نے انہیں

الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪

زمین میں جو کہ نہیں طاقت دی ہم نے تم کو اور بھیجا ہم نے بادل ان پر بہت برسنے والا

وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ

اور بنائی تھیں ہم نے نہریں کہ چلتی تھیں نیچے ان کے پھر ہلاک کیا ہم نے انہیں

بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ٧ وَلَوْ

بسبب انکے گناہوں کے اور پیدا کی ہم نے بعد ان کے قومیں دوسری اور اگر

نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ

اتارتے ہم تجھ پر کوئی کتاب کاغذ میں پھر وہ چھوتے اسے ساتھ ہاتھوں کے اپنے

3۔ دراصل ہر انسان مٹی کے اجزاء سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ سب غذائیں مٹی کے عناصر سے بنتی ہیں۔ جب ہم ان غذاؤں کو کھاتے ہیں تو وہی مٹی کے عناصر ہمارے جسم کے قیام کا موجب بنتے ہیں، بشمول نطفہ کے جس سے آگے نسل چلتی ہے۔ اَجَلٌ: دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک ہر شخص کی زندگی پر آتی ہے دوسری قیامت جو کائنات کی اجل ہے۔ اس کا علم اللہ ہی کو ہے کہ کب ہوگی۔ ہاں شخصی اجل کو لوگ دیکھتے ہیں یعنی موت کی گھڑی کو۔ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ: ترجمہ: تم (یوم آخرت کے بارے میں) شک کرتے ہو۔ 4۔ اللہ زمین و آسمان میں ہے یعنی اس کا تصرف اور علم زمین و آسمان پر محیط ہے۔ مَا تَكْسِبُوْنَ: جو تم کماتے ہو یعنی نیکی یا بدی جو کرتے ہو اللہ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ آخرت میں اس کا حساب کتاب ہوگا۔ یعنی جزاء اور سزا کا فیصلہ ہوگا۔ آخرت کی زندگی دنیا میں کئے گئے اعمال پر منحصر ہے۔ نیکی کرنے کی جزاء اور گناہ کرنے کی سزا ملے گی۔ 5۔ آیات سے مراد پیشگوئیاں اور معجزات بھی ہیں۔ 6۔ خبریں یعنی کفار کی تباہی اور اسلام کے غلبہ کی۔ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ: انہوں نے حق (یعنی قرآن) کی تکذیب کی۔ اَنْۢبٰٓؤُا: یعنی غیب کی خبریں جو پوری ہو کر رسول اور خدا کی حقانیت ثابت کرتی ہیں۔ اور خدائی نصرت جس سے مخالفین پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ نشانات یا آیات الٰہی ہیں جو پورے ہوں گے۔ جیسے بدر کی فتح اور مکہ کی فتح حاصل ہوئیں اور کفار کی تباہی ہوئی۔ يَسْتَهْزِءُوْنَ: وہ (عذاب آنے کے متعلق کی گئی پیشگوئیوں کے بارے میں) ہنسی اڑاتے تھے۔ فرمایا عذاب جلد تر آئیگا یعنی تمہاری طاقت ملیامیٹ کی جائے گی۔ اور ہر شخص پر قیامت اس کی موت واقع ہونے پر ہو جاتی ہے۔ پھر حشر نشر میں اس کا حساب کتاب ہوگا۔ اور اسے اس کے کردہ اعمال کے موافق جزاء یا سزاء ملے گی۔ 7۔ قَرْنٍ (مفرد) قُرُوْن (جمع) ہے۔ یعنی قومیں یا نسلیں جیسے عاد، ثمود اور تُبَّع کی اقوام کے ادوار۔ مَكَّنّٰهُمْ: ہم نے ان کو تمکنت بخشی تھی۔ ان کو ہلاک کیا اور پھر دوسری قوموں کو پیدا کیا تا ان کو بھی آزمائیں کہ کیسے اعمال کرتی ہیں۔ حق کی مخالفت میں جب ایسی قومیں تباہ ہوئیں تو تمہیں تباہ کرنا کیا مشکل ہے۔ یہ قومیں وہ تھیں جن کا مقابلہ آنے والی نسلیں نہیں کر سکیں۔ 8۔ جیسا کہ 4:154 میں مذکور ہے کفار لکھی لکھائی کتاب کو ان کے سامنے آسمان سے اتارنے کا مطالبہ کرتے تھے۔ فرمایا ایسا ہو بھی جائے تب بھی انکار ہی کریں گے۔ دیکھیں 16-15:15 اور 52:45۔

9۔اگر فرشتہ آتا تو وہ عذاب کا فرشتہ ہی ہوتا جو تمہارے برے کاموں کی وجہ سے تمہارا صفایا کردیتا۔ جیسا کہ 6:159 اور 2:211 میں مذکور ہے۔ اسی طرح جیسے جنگ بدر میں فرشتوں کا نزول ہوا تو کفار پر تباہی آئی۔ 10۔ اگر کوئی فرشتہ بھیجتے رسول بنا کر تو ہم اس کو مرد کی صورت میں بھیجتے اور پھر وہی شبہ باقی رہتا جو اب ان کو ہے۔ 11۔ جس سے ہنسی کرتے تھے یعنی عذاب کے آنے سے تو وہ آ ہی گیا۔ ایک دفعہ ولید بن مغیرہ، امیہ بن خلف اور ابو جہل نے آنحضرتؐ پر استہزا کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کیلئے یہ آیت نازل فرمائی وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ۔ پھر اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے استہزاء کرنے والوں کو تباہ کردیا۔ پانچ دشمن اشخاص استہزاء کیا کرتے تھے۔ 1۔ اسود بن مطلب: یہ اندھا ہو گیا تھا۔ 2۔ اسود بن عبد یغوث: یہ پیٹ کی مرض استسقاء سے مرا تھا۔ 3۔ ولید بن مغیرہ: ایڑھی کے زخم کی وجہ سے مرا تھا۔ 4۔ عاص بن وائل: گدھے سے گرا تو پاؤں میں کوئی سخت قسم کا کانٹا لگا۔ اس سے زخم بن گیا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ 5۔ حرث بن طلالہ: سر میں پھوڑا نکلا جس سے مغز میں پیپ پڑ گئی اور مر گیا۔ ابو جہل جنگ بدر میں مارا گیا۔ اس طرح اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ 13۔ محض اختلاف عقیدہ پر دنیا میں عذاب نہیں ملتا۔ بلکہ اس کا فیصلہ آخرت میں ہوگا۔ مگر انبیاء کے خلاف سرکشی اور ظلم کرنے کے نتیجہ میں اللہ دنیا میں عذاب دے سکتا ہے۔ "یعنی ایمان سے محرومی خدا کی طرف سے نہیں ہوتی بلکہ انسان کے اپنے ہی اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا وہ ایمان سے محروم رہے۔" دیکھیں

لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٨﴾ وَقَالُوْا لَوْ
ضرور کہتے وہ لوگ جو کافر ہوئے نہیں ہے یہ مگر جادو کھلا کھلا اور کہا انہوں نے کیوں
لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ
نہیں اُتارا گیا اس پر فرشتہ اور اگر اُتارتے ہم فرشتہ ضرور فیصلہ کیا جاتا معاملے کا پھر
لَا يُنْظَرُوْنَ ﴿٩﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّ
نہ مہلت دیئے جاتے وہ اور اگر بناتے ہم اُسے فرشتہ تو ضرور بناتے ہم اُسے مرد اور
لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ﴿١٠﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ
البتہ شبہ ڈالتے ہم ان پر جو شبہ وہ (اب) کر رہے ہیں اور یقیناً یقیناً ہنسی کی گئی رسولوں سے
مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
پہلے تجھ سے پھر گھیر لیا ان لوگوں کو جنہوں نے ہنسی کی تھی ان میں سے اس (عذاب) نے کہ تھے جس پر
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١١﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ ع ١١
ہنسی کرتے توکہدے سفر کرو زمین میں پھر دیکھو کیوں کر
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٢﴾ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ
ہوا انجام جھٹلانے والوں کا توکہدے کس کے لیے ہے جو آسمانوں میں ہے
وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ
اور زمین میں ہے توکہدے اللہ کے لیے فرض کی ہے اس نے نفس پر اپنے رحمت
لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ
البتہ جمع کرتا رہے گا تم کو تا روزِ قیامت نہیں کوئی شک جس میں وہ لوگ جنہوں نے
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي
گھاٹے میں ڈالا جانوں کو اپنی پس وہ نہیں ایمان لاتے اور اس کیلئے ہے جو ٹھہرا
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٤﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ
رات اور دن میں اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے توکہدے کیا سوائے اللہ کے
اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا
بناؤں میں دوست جو پیدا کرنیوالا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور وہی کھانا دیتا ہے اور نہیں

4:156۔ اَلرَّحْمَةَ: رحمت (کرنا)۔ 14۔ سَكَنَ: ٹھہرا ہوا یا رہائش پذیر۔ سمندر کی اتھاہ گہرائیوں اور زیر زمین اندھیروں میں بسنے والے جاندار یا دن کی روشنی میں رہنے والے جاندار۔ اسی طرح اندھیری راتوں میں نظر آنے والے اجرام فلکی نیز سورج اور چاند وغیرہ سب کا پیدا کرنے والا خدائے واحد ہے۔

يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا
کھانا دیا جاتا تو کہدے یقیناً میں حکم دیا گیا ہوں کہ ہو جاؤں پہلا وہ جو مسلمان ہوا اور یہ کہ
تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝١٥ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ
ہو تو ہرگز مشرکوں میں سے تو کہدے یقیناً میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کی میں نے
رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝١٦ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ
رب اپنے کی عذاب سے دن بڑے کی جو شخص کہ پھیرا جاوے اس سے (عذاب) اس دن
فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ۝١٧ وَإِنْ يَمْسَسْكَ
تو یقیناً اس نے رحم کیا اور یہ ہے کامیابی کھلی کھلی اور اگر پہنچاوے تجھے
اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ
اللہ نقصان تو نہیں کوئی دور کرنیوالا اسے سوائے اسکے اور اگر پہنچاوے تجھے اللہ کوئی بھلائی
فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝١٨ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ
تو وہ ہربات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے اور وہ غالب ہے اوپر بندوں کے اپنے
وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝١٩ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ
اور وہ حکمت والا خوب خبر رکھنے والا ہے تو کہدے کون سی چیز ہے بڑی گواہی میں تو کہدے
اللَّهُ ۖ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ
اللہ گواہ ہے درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وحی کیا گیا طرف میری یہ قرآن
لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ
تاکہ ڈراؤں میں تم کو ساتھ اسکے اور انہیں جنہیں پہنچے کیا یقیناً تم گواہی دیتے ہو کہ ساتھ
اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ ۚ قُلْ لَا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ
اللہ کے معبود ہیں دوسرے تو کہدے نہیں گواہی دیتا میں تو کہہ سوائے اس کے نہیں کہ وہ ہے
وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ۝٢٠ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ
خدائے واحد اور یقیناً میں بیزار ہوں ان سے جنہیں تم شریک بناتے ہو وہ لوگ کہ دی ہم نے جنہیں
الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ
کتاب پہچانتے ہیں اُسے جیساکہ پہچانتے ہیں بیٹوں کو اپنے وہ لوگ جنہوں نے

15۔ فَاطِرٌ: فطر کے اصل معنٰی ہیں پھاڑنا اور الگ الگ کرنا۔ یہاں فَاطِرٌ کا لفظ اختیار کرنے میں یہ حکمت ہے کہ قرآنی بیان کے مطابق اور موجودہ تحقیقات جس کی تائید کرتی ہے کہ زمین و آسمان پہلے ایک غیر ممیز حالت میں تھے كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا (21:31) پھر اللہ نے یہ سب اجرام الگ الگ کر دیئے اور اس طرح ان کی پیدائش کی (ح)۔ 16۔ بڑے دن کے عذاب سے (جو شخص پھیرا جائے)۔ بڑا دن: جیسے اللہ کا ایک دن ہمارے پچاس ہزار سالوں کے برابر ہے۔ نیز ہر مصیبت کا دن ہمیشہ لمبا ہی لگتا ہے۔ حشر نشر اور حساب کتاب کا قیامت کا دن بھی بڑا دن ہوگا۔ 17۔ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ: یعنی جو اس بڑے دن کے عذاب سے پھیرا (بچایا) جائے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ یوم آخرت کا عذاب مراد ہے۔ دیکھیں 3:186 جو آگ سے دور اور جنت میں داخل ہوا وہ کامیاب ہوگیا۔ 18۔ اللہ نے بندوں کے بارے میں لکھ رکھا ہے کہ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ غَضَبِيْ کہ میری رحمت میرے غضب پر حاوی ہے۔ (بخاری) پس اللہ جو بھی فیصلہ کرے اس کی حکمت کے تحت ہی ہوگا بغیر حکمت کے نہیں۔ 19۔ "اگرچہ اللہ سب پر غالب ہے مگر سزا میں جلدی نہیں کرتا بلکہ چونکہ وہ حکیم اور خبیر بھی ہے اپنی حکمت سے یہ جانتے ہوئے کہ کفار سے بہت سارے ایمان لے آئیں گے۔ (اور اپنے علم غیب کی وجہ سے یہ بھی جانتا ہے کہ آئندہ آنے والی نسلوں میں بہت سے لوگ ایمان لانے والے ہیں۔) لہٰذا باوجود غالب ہونے کے سزا نہیں دے رہا۔ تا لوگ ہدایت پاجائیں (ii)"۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ: "Oاسی کا تمام بندوں پر تسلط اور تصرف ہے"۔ 20۔ کفار کا سوال تھا کہ گواہ لاؤ کہ فرشتہ تمہارے پاس وحی لاتا ہے۔ فرمایا کہ اللہ کی گواہی سب سے بڑی ہے یعنی یہی معجز نما قرآن جسکی مثال لانے کا تم سے مطالبہ کیا گیا ہے، کافی گواہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اس جیسا کلام بھیج سکے۔ تم نہیں مانتے نہ مانو میں تو خدائے واحد کو مانتا ہوں۔ اس کے علاوہ اللہ کی دوسری شہادت آیت 21 میں ہے، اور تیسری شہادت آیت 22 میں بیان ہوئی ہے۔ (یعنی تورات اور انجیل میں آنحضرتؐ کے بارے میں جو پیشگوئیاں ہیں، نیز ظالم مخالفین کی تباہی اور حق کی فتح بھی شہادت یا گواہی ہے)۔ وَمَنْۢ بَلَغَ: یعنی ساری دنیا میں اور تمام زمانوں میں جہاں تک قرآن کا پیغام پہنچے۔ شہادت یعنی قسم کھا کر کہنا مراد ہے یعنی میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں اور یہ سب سے بڑی گواہی ہے کہ خدا نے قرآن کو میری طرف وحی کیا ہے تاکہ میں تمہیں آگاہ کروں کہ اللہ ایک ہی ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ پس قرآن کا دنیا میں غالب آجانا اور آنحضرتؐ کے حق میں تورات کی پیشگوئیوں کا پورا ہوجانا اللہ کی صداقت کی شہادت ہے۔ 21۔ جن کو کتاب دی یعنی یہودی اور نصارٰی۔ يَعْرِفُوْنَهٗ: اس رسول کو پہچانتے ہیں جیسے وہ اسرائیلی نبیوں کو سچا جانتے ہیں۔ نیز اس لئے کہ تورات و انجیل میں موجود آنحضرتؐ کے متعلق پیشگوئیوں سے یہود و نصارٰی خوب واقف تھے اور آنحضرتؐ کو پہچانتے تھے کہ نبی آنے والا ہے۔ "يَعْرِفُوْنَهٗ: یعنی جس طرح ماں کی عصمت اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ اس کا پیدا کردہ بچہ اس کے خاوند کا ہے اسی طرح نبی کی عصمت اس کی وحی کے من جانب اللہ ہونے کی دلیل ہے (ح)"۔

ع ۸

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (۲۱) وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
گھاٹے میں ڈالا جانوں کو اپنی پس وہ نہیں ایمان لاتے اور کون زیادہ ظالم ہے اس سے جس نے
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
گھڑ لیا اللہ پر جھوٹ یا تکذیب کی آیات کی اس کی تحقیق بات یہ ہے کہ نہیں کامیاب ہوتے
الظّٰلِمُوْنَ (۲۲) وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ
ظالم اور جس روز ہم اکٹھا کریں گے انہیں سب کو پھر کہیں گے ان لوگوں کو جنہوں نے
اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ (۲۳) ثُمَّ
شریک بنائے تھے کہاں ہیں شریک تمہارے وہ جو کہ تھے تم بیان کرتے پھر
لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا
نہ ہوگا بہانہ ان کا مگر یہ کہ کہیں گے وہ قسم ہے اللہ رب ہمارے کی کہ نہ تھے ہم
مُشْرِكِيْنَ (۲۴) اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ
مشرک دیکھ کس طرح جھوٹ بولا انہوں نے جانوں پر اپنی اور جاتا رہا ان سے
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ (۲۵) وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا
وہ جو کہ تھے وہ افتراء کرتے اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو کان رکھتے ہیں طرف تیری حالانکہ ڈال دیئے
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ
ہم نے دلوں پر ان کے پردے کہ سمجھیں اُسے اور کانوں میں ان کے بہراپن ہے
وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ
اور اگر دیکھیں وہ ہر ایک نشان نہ ایمان لائیں گے اس پر یہانتک کہ جب آتے ہیں تیرے پاس
يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ
جھگڑتے ہیں تجھ سے کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہ نہیں یہ (قرآن) مگر کہانیاں
الْاَوَّلِيْنَ (۲۶) وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ
پہلوں کی اور وہ روکتے ہیں اس سے اور رکتے ہیں اس سے اور نہیں
يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ (۲۷) وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ
ہلاک کرتے مگر جانوں کو اپنی اور نہیں محسوس کرتے اور اگر تو دیکھے جبکہ

22۔ یعنی اگر میں نے خدا پر جھوٹ بنایا ہے تو مجھ سے زیادہ ظالم اور کوئی نہیں ہے۔ اور اگر میں نے سچ بولا ہے اور تم نے اس کو جھٹلایا ہے تو تم اپنی فکر کرو۔ انجام کار انبیاء کی فتح اور کفار کی تباہی قرآن کی سچائی کی دلیل بنیں۔ "Oاِفْتَرَاء عَلَى اللّٰهِ: یعنی کوئی یہ دعویٰ کرے کہ خدا نے مجھے وحی یا الہام کیا ہے۔ حالانکہ کوئی وحی الہام نہیں ہوا تو ایسا افتراء کرنے والا جلد ہلاک کیا جائے گا۔ ایسا ہی اللہ کی آیات کی تکذیب کرنے والا بھی۔ یہ دو بڑے کافر ہیں"۔ جیسے مسیلمہ کذاب اور دیگر جھوٹے مدعیان نبوت ہلاک ہو گئے۔ 23۔ تَزْعُمُوْنَ: ان کے خدا کے برابر بنائے ہوئے شریک یعنی مزعومہ شریک جنہیں وہ خدا کے برابر گمان کرتے ہیں۔ 24۔ مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ: یعنی اب ہمیں پتہ لگ گیا ہے کہ شرک دراصل کچھ بھی نہ تھا۔ فتنہ سے مراد اُن کا گھڑا ہوا عذر یا بہانہ ہے جو وہ اپنے جواب میں کہیں گے۔ 25۔ یہ شرک نہ کرنے کا جھوٹا عذر ان کے کسی کام نہ آئے گا۔ "عَلٰى اَنْفُسِهِمْ یعنی ایسا جھوٹ جو خود ان کیلئے مضر ہے اور ان کی قوم کیلئے بھی (ح)۔ 26۔ ان کے دلوں پر پڑے ہوئے پردے اور کانوں میں بہرہ پن ہے۔ یہ سزا انسانی بداعمال کے نتیجہ میں ہوتی ہے جیسے فرمایا بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ یعنی ان کے کفر کی وجہ سے ان پر مہر لگائی گئی ہے (ii)۔ دیکھیں 4:156۔ وہ کفر پر رہنے کا فیصلہ کر چکے ہیں باوجود تمام قسم کے نشانات صداقت کو دیکھنے کے بعد، اور وہ سوچنے سمجھنے کیلئے آ کر نہیں سنتے بلکہ سن کر تجھ سے جھگڑنے کیلئے آتے ہیں۔ اَنْ يَفْقَهُوْهُ: مبادا وہ اسے سمجھیں (یعنی کہ نہ سمجھیں اسے)۔ "کافر کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں حالانکہ قرآن میں سب پرانے واقعات بطور پیشگوئی بیان ہوئے ہیں۔۔ یعنی ایسے ہی واقعات آنحضرتؐ اور آپؐ کی امت سے گزر رہے ہیں (ii)"۔ 27۔ دوسروں کو بھی (رسول سے) روکتے ہیں اور خود بھی دور رہتے ہیں۔ یا قرآن سے روکتے ہیں مگر دراصل وہ بے شعوری میں اپنی ہی ہلاکت کا سامان کر رہے ہیں۔

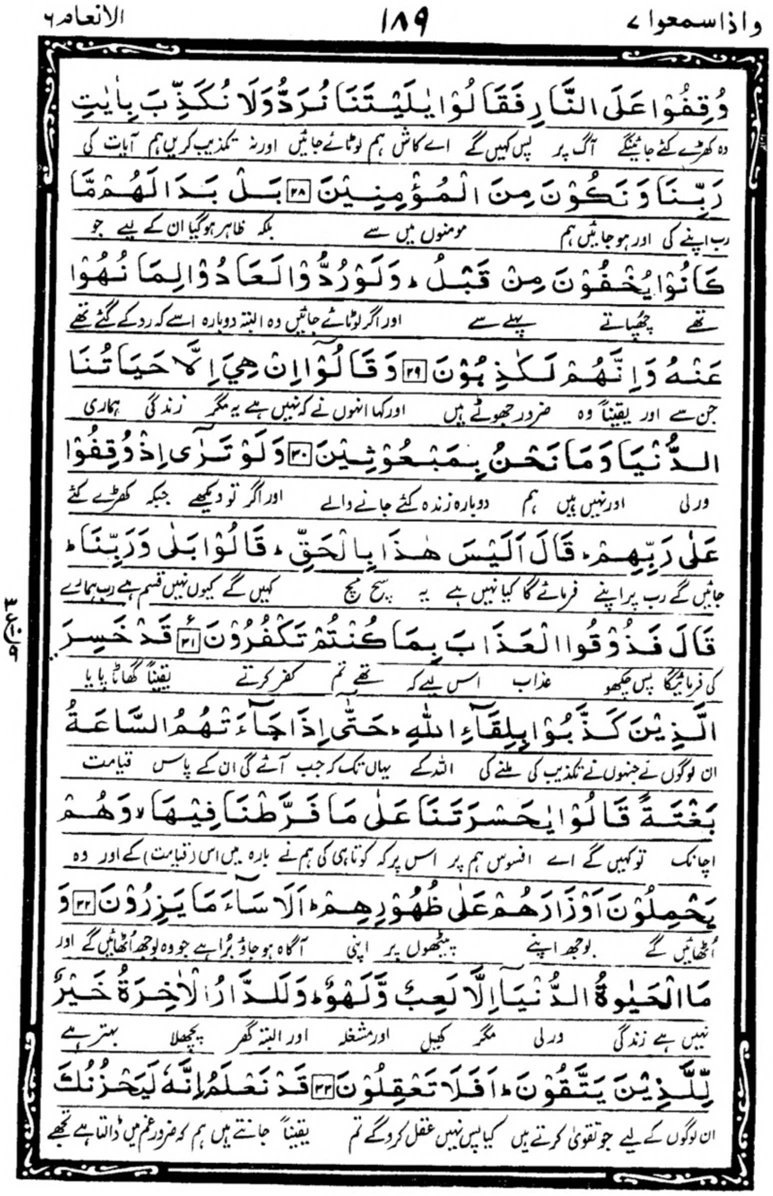

واذا سمعوا ۷ ۱۸۹ الانعام ۶

وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ
وہ کھڑے کئے جائینگے آگ پر پس کہیں گے اے کاش ہم لوٹائے جائیں اور نہ تکذیب کریں ہم آیات کی
رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا
رب اپنے کی اور ہو جائیں ہم مومنوں میں سے بلکہ ظاہر ہو گیا ان کے لیے جو
كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا
تھے چھپاتے پہلے سے اور اگر لوٹائے جائیں وہ البتہ دوبارہ اسے کریں گے روکے گئے تھے
عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالُوْا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا
جن سے اور یقیناً وہ ضرور جھوٹے ہیں اور کہا انہوں نے کہ نہیں ہے یہ مگر زندگی ہماری
الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَوْ تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا
ورلی اور نہیں ہیں ہم دوبارہ زندہ کئے جانے والے اور اگر تو دیکھے جبکہ کھڑے کئے
عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۚ
جائیں گے رب پر اپنے فرمائے گا کیا نہیں ہے یہ سچ مچ کہیں گے کیوں نہیں قسم ہے رب ہمارے
قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَدْ خَسِرَ
کی فرمائیگا پس چکھو عذاب اس لیے کہ تھے تم کفر کرتے یقیناً گھاٹا پایا
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ
ان لوگوں نے جنہوں نے تکذیب کی ملنے کی اللہ کے یہاں تک کہ جب آئے گی ان کے پاس قیامت
بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ
اچانک تو کہیں گے اے افسوس ہم پر اس پر کہ کوتاہی کی ہم نے بارہ میں اس (قیامت) کے اور وہ
يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ
اٹھائیں گے بوجھ اپنے پیٹھوں پر اپنی آگاہ ہو جاؤ برا ہے جو وہ بوجھ اٹھائیں گے اور
مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ
نہیں ہے زندگی ورلی مگر کھیل اور مشغلہ اور البتہ گھر پچھلا بہتر ہے
لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۳﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ
ان لوگوں کے لیے جو تقویٰ کرتے ہیں کیا پس نہیں عقل کرو گے تم یقیناً جانتے ہیں ہم کہ ضرور غم میں ڈالتا ہے تجھے

28و31۔"Oماضی کا صیغہ مضارع کے معنوں میں بھی مستعمل ہوتا ہے جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقینی الوقوع ہو جیسے وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى 5:117 میں ہے۔اللہ قیامت میں یہ فرمائے گا مگر صیغہ ماضی کا ہے"۔**29**۔يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ: وہ بداعمال جو وہ دنیا میں چھپا کر کرتے ہیں۔ان کے نتائج اب ظاہر ہوں گے۔**30**۔یعنی وہ یہ کہتے تھے کہ دنیوی زندگی کے بعد اور کوئی آخرت کی زندگی نہ ہوگی۔**31**۔اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ: ھذا سے مراد اخروی زندگی ہے۔ یعنی کیا اخروی زندگی حقیقت نہیں ہے؟وَلَوْ تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ: کے بعد یہ محذوف ہے۔"تو آپ کو ہولناک منظر نظر آئے گا"۔**32**۔سَاعَةُ: یوم جزاء سزا۔مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا: فِيْهَا سے مراد یا تو قیامت ہے یا دنیوی زندگی جس کا ذکر آیت 30 میں ہے کہ ہم نے ان کے بارے میں کوتاہی کی۔اللہ سے ملنے کی تکذیب کی۔یعنی حشر اجساد میں اللہ کے سامنے جزاء سزا کیلئے پیش نہیں ہوں گے۔ بوجھ اٹھائیں گے اپنے گناہوں اور کفر کے۔**33**۔"+دنیا کی زندگی لَعِبٌ یعنی بے حقیقت چیز ہے۔اور لَهْوٌ خدا سے غافل کرنے والی چیز ہے"۔21:17-18 میں لکھا ہے کہ زمین و آسمان اور جو کچھ اس میں ہے بے حقیقت کھیل کیلئے پیدا نہیں کئے بلکہ انسان کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالی کی عبادت کرنا ہے تا اخروی زندگی کی اعلیٰ نعماء سے مستفیض ہو۔خدا تعالیٰ کی عبادت سے ہٹ کر انسان کی زندگی بے حقیقت بن جاتی ہے۔

34۔ "تجھے غم ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی تکذیب کرتے ہیں(ii)"۔ مشرکین آنحضرتؐ کو جھوٹا نہیں کہتے تھے مگر وحی کا انکار کرتے تھے۔(بخاری 1:1)۔ "یَجْحَدُوْنَ: جس چیز کا دل میں اثبات ہو اس کا انکار اور جس کا دل میں انکار ہو اس کا اثبات کرنا جُحد کہلاتا ہے(ح)"۔35۔"Oلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ: خدا کی باتیں کبھی نہیں ٹلیں گی اور کوئی نہیں جو ان کو روک سکے یا بدل دے یا ٹال دے"۔ اسلام کی فتح کی پیشگوئی پوری ہو کر رہے گی اور منکرین حق کی تباہی بھی ضرور ہو کر رہے گی۔ نَبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ: گزشتہ انبیاء کی خبریں نیز دیکھیں 40:52، 58:22 کہ بالآخر اللہ اور اس کا رسول غالب آئیں گے۔36۔ اللہ حق منوانے میں جبر نہیں کرتا 2:257۔ زمینی وسائل اور آسمانی ذرائع (دعا) سب استعمال کرلے کہ کسی طرح ان کے پاس کوئی نشان لائے۔ پس تو ناواقفوں میں سے نہ بن۔ یعنی چونکہ یہ نہیں ہوسکتا اس لئے خدا کی مشیت پر صبر کر پہلے رسولوں کی طرح(ii)۔37۔ "یہاں روحانی موت اور روحانی بعثت مراد ہے کہ محمدؐ روحانی لحاظ سے اس مردہ قوم میں پھر سے روحانی زندگی کا خون دوڑادیں گے(ح)"۔ سب لوگ اسلام قبول نہ کریں گے۔ جن کے دل میں کان ہیں یعنی روحانی طور پر زندہ لوگ وہ حق قبول کرتے ہیں۔ مگر روحانی مردے(اَلْمَوْتٰی۔ منکرین) جن کے دل میں کان نہیں ہیں وہ حق کو نہیں سن سکتے۔ اور ایمان نہیں لاتے۔ مگر قیامت کے دن جب اللہ انہیں (زندہ کرکے) اٹھائے گا وہ خوب دیکھ سن کر مانیں گے۔ مگر اس وقت کا ایمان لانا قابل قبول نہ ہوگا۔ قرآن مجید میں مردہ کا لفظ حق سے محروم لوگوں کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے یعنی یہ لوگ حق کو سمجھنے کا نام نہیں لیتے، اس لئے یہ بھی مردہ ہیں۔ اگر رسول کی آواز پر کان دھریں گے تو ایمان لے آئیں گے۔38۔ یہ آیَۃٌ کے مترادف ہی ہوگا۔ یعنی ان کا ہدایت پاجانا ہی ایک معجزہ ہوگا جس معجزہ کے وہ طلبگار ہیں۔

الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

جو وہ کہتے ہیں سو یقیناً وہ نہیں جھٹلاتے تجھے ولیکن ظالم

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝۳۴ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ

آیات کا اللہ کی انکار کرتے ہیں اور یقیناً یقیناً تکذیب کی گئی رسولوں کی پہلے تجھ سے

فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ

پس صبر کیا انہوں نے اس پر کہ وہ جھٹلائے گئے اور دُکھ دیئے گئے یہاں تک کہ آئی ان کے پاس مدد ہماری

وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى

اور نہیں ہے کوئی بدلنے والا باتوں کو اللہ کی اور یقیناً یقیناً آئیں تیرے پاس خبریں

الْمُرْسَلِيْنَ ۝۳۵ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ

رسولوں کی اور اگر ہوا ہے گراں تجھ پر منہ پھیرنا ان کا پس اگر

اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِى الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِى السَّمَآءِ

ہوسکے تجھ سے کہ ڈھونڈے کوئی سُرنگ زمین میں یا کوئی سیڑھی آسمان میں

فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى

کر لائے تو ان کے پاس کوئی نشان اور اگر چاہتا اللہ تو جمع کرتا انہیں ہدایت پر

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝۳۶ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ

پس نہ ہو تو ہرگز ناواقفوں سے سوائے اس کے نہیں کہ قبول کرتے ہیں وہ لوگ جو

يَسْمَعُوْنَ ؔ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝۳۷

سُنتے ہیں اور مُردے دوبارہ زندہ کرے گا اللہ پھر طرف اس کی وہ لوٹائے جائیں گے

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ

اور کہا کیوں نہیں اُتارا گیا اس پر نشان طرف سے رب کے اس کی تو کہدے یقیناً اللہ

قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۸

قادر ہے اس پر کہ اُتارے کوئی نشان ولیکن اکثر ان کے نہیں جانتے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰۤئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ

اور نہیں ہے کوئی چلنے والا زمین میں اور نہ کوئی اڑنے والا (جو) اڑتا ہو دو پروں سے اپنے

النصف

وقف غفران
وقف منزل

إِلَّآ أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ۚ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ
مگر جماعتیں ہیں تمہاری طرح نہیں کم کی ہم نے کتاب میں کوئی چیز پھر
إِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٩﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ
طرف رب اپنے کی اکٹھے کئے جائیں گے اور وہ لوگ جنہوں نے تکذیب کی آیات کی ہماری بہرے اور
بُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۗ مَنْ يَّشَإِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۗ وَمَنْ يَّشَأْ
گونگے ہیں اندھیروں میں ہیں جسے چاہتا ہے اللہ گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے
يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤٠﴾ قُلْ أَرَءَيْتَكُمْ إِنْ أَتٰىكُمْ
کر دیتا ہے اُسے راستے سیدھے پر تو کہدے بتاؤ تو سہی کہ اگر آجائے تم پر
عَذَابُ اللّٰهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ إِنْ
عذاب اللہ کا یا آئے تم پر (مقررہ) گھڑی کیا غیر کو اللہ کے تم پکارو گے اگر
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤١﴾ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ
ہو تم سچے (نہیں) بلکہ اُسی کو تم پکارو گے پس وہ دُور کر یگا اس سے (عذاب) کو کہ تم پکارو گے
إِلَيْهِ إِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا
(اللہ کو) طرف جس کی اگر چاہے اور تم بھول جاؤ گے جسے تم شریک بناتے ہو اور یقیناً یقیناً بھیجا ہم نے (نبیوں کو)
إِلٰى أُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَأَخَذْنٰهُمْ بِالْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
طرف قوموں کی پہلے تجھ سے پس پکڑا ہم نے اسے ساتھ غربت اور دُکھ کے
لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَلَوْلَآ إِذْ جَآءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوْا
تاکہ وہ زاری کریں پس کیوں نہ جبکہ آیا تھا ان کے پاس عذاب ہمارا عاجزی کی انہوں نے
وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا
دلیکن سخت ہو گئے دل ان کے اور مزین کیا ان کے لیے شیطان نے وہ (کام) جو تھے
يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
وہ کرتے پس جب وہ بھول گئے وہ (نصیحت) کہ نصیحت کئے گئے جسکے ذریعہ کھول دیئے ہم نے ان پر
أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۚ حَتّٰى إِذَا فَرِحُوْا بِمَآ أُوْتُوْا أَخَذْنٰهُمْ
دروازے ہر چیز کے یہاں تک کہ جب وہ خوش ہوئے اس چیز پر جو دیئے گئے پکڑا ہم نے انہیں

39۔ انسانوں کی طرح سب جاندار خدا کے قانون کے تابع ہیں۔ اور حالات کو جانچ کر اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ (پھر کفار کیوں سمجھ نہیں کرتے۔ محذوف ہے)۔ "مَا فَرَّطْنَا: ہم نے کمی نہیں رکھی۔ یعنی سب قسم کی ضروری تعلیم دے دی ہے۔ کوئی دینی حقیقت باہر نہیں رہی(ii)" دیکھیں 16:90۔ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ: سب جانور جماعتیں ہیں تمہاری طرح یعنی اپنے اپنے سربراہ کے ماتحت جماعتوں (معاشرہ) میں رہتے ہیں۔ اور تمہاری طرح سدھانے سے سیکھ جاتے ہیں۔ بعض لوگ مثل چارپایوں کے زمین پر جھکے رہتے ہیں۔ دیگر لوگ پرندوں کی طرح عالم روحانی میں پرواز کرتے ہیں (مراد کافر اور مؤمن ہیں)۔ سب خدا کے قانون کے تابع ہیں اور خدا ہی ان سب کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ اِلٰی رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ: هِمْ کی ضمیر ذوالعقول (انسانوں) کیلئے آتی ہے۔ نہ کہ جانوروں کے لئے۔ اسی طرح کتاب بھی لوگوں کیلئے اتاری نہ کہ جانوروں کیلئے۔ ترجمہ: پھر تمام لوگ اپنے رب کی طرف اکٹھے کئے جائیں گے۔ نیز جانوروں کے بارے میں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یوم جزاء میں اگر ایک سینگوں والی بکری نے دوسری بغیر سینگوں والی بکری کو دنیوی زندگی میں زخمی یا ہلاک کیا تھا تو وہ بدلہ پائے گی۔ (مسلم)۔ **40**۔ "اللہ جسے چاہے گمراہ کردے اور جسے چاہے سیدھی راہ پر چلائے"۔ یعنی جو لوگ گمراہی میں رہنا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں گمراہ ٹھہرا دیتا ہے۔ (یا رہنے دیتا ہے۔ جبراً ہدایت نہیں دیتا) اور جو ہدایت کا طالب ہوتا ہے اسے سیدھے راہ پر چلنے کی توفیق دے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کے اندرونہ کو اچھی طرح جانتا ہے اور وہ اپنے ازلی ابدی علم کامل اور حکمت بالغہ سے یہ فیصلہ صادر فرماتا ہے۔ یونہی بلاوجہ کسی کو گمراہ اور کسی کو سیدھے راستہ پر نہیں ڈالتا۔ **41**۔ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ: دیکھو تو سہی اگر تم اپنے شرک میں سچے ہو تو جواب دو کہ مصیبت کے وقت پھر تم اللہ ہی کو اپنی مدد کیلئے کیوں پکارتے ہو۔ **42**۔ بلکہ تم جب عذاب کو دیکھو گے تو اسی خدا کو مدد کیلئے پکارو گے۔ معلوم ہوا کہ انسان کے لاشعور میں اللہ کی ہستی کا اقرار موجود ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر ابوسفیان اور اس کی بیوی ہندہ نے برملا اقرار کیا کہ بت وغیرہ کچھ چیز نہیں ہیں۔ اور اسلام کو قبول کیا۔ بلکہ پھر عرب سے بت پرستی دور ہو گئی۔ مَا تُشْرِكُوْنَ: یعنی بت وغیرہ جنہیں تم (خدا) کے شریک بناتے ہو۔ **43**۔ عذاب نصیحت دینے کیلئے آتے ہیں (32:22)۔ اَخَذْنَا: یعنی ہم نے سزا دی(ii)۔ **44**۔ اس آیت میں صاف طور پر بتایا کہ بدعملی کو اچھا کر کے دکھانا شیطان کا کام ہے۔ یہ آیت ان آیات کو حل کرنے کے لئے بطور کلید ہے جہاں برے فعلوں کو اچھا کر کے دکھانے والے کا نام نہ ہو۔ گویا وہاں بھی مراد یہی ہو گی کہ وہ شیطان ہے جو برے کاموں کو اچھا کر کے دکھاتا ہے (ح)۔ **45**۔ ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یعنی ہر قسم کی نعماء عطا کیں۔ "ان کو پکڑا" یعنی سزا دینے کے لئے پکڑا(ii)۔ جب انسان پر گناہ کی وجہ سے تنبیہ پہنچے تو چاہیئے توبہ استغفار کرے اور یہ انتظار نہ کرے کہ معاملہ بڑھ جائے اور بڑی تنبیہ آئے اور پھر توبہ کرے۔ پھر وہ اچانک پکڑا جائے گا۔ اور ظالموں کی جڑ کاٹ دی جاتی ہے۔

46۔ جڑ کاٹ دی یعنی وہ اور ان کے سرغنے بھی مارے گئے۔ 47۔ یہاں یہ بتایا کہ اگر تم اپنے کفر پر اصرار سے باز نہ آؤ گے تو اس کی پاداش یہ ہو گی کہ تمہارے کان ہوں گے پر سنو گے نہیں۔ آنکھیں ہوں گی پر دیکھو گے نہیں۔ دل ہوں گے پر سمجھو گے نہیں۔ کیونکہ قانون قدرت یہی ہے کہ جس عضو سے کام لینا چھوڑ دیا جائے وہ معطل ہو جاتا ہے۔ (ح) یَأْتِیْکُمْ بِہٖ: بِہٖ سے مراد آنکھ، کان اور دل کی صلاحیتیں ہیں۔ یعنی توبہ کر لو قبل اس کے کہ یہ آنکھ، کان، اور دل تمہارے ساتھ ہی مٹ جائیں اور تم ہدایت نہ پا سکو۔ "+یَصْدِفُوْنَ: روکتے ہیں یا رکتے ہیں۔ یعنی توبہ کی بجائے کنارہ کرتے ہیں"۔ 48۔ بَغْتَۃً: اچانک۔ بے اطلاع۔ جس کے نشان پہلے سے ظاہر نہ ہوں۔ جَھْرَۃً: کھلا کھلا۔ واضح۔ جس کے آثار پہلے سے ظاہر ہوں (ح) نیز بَغْتَۃً: سے مرادرات اور جَھْرَۃً سے مراد دن بھی ہے۔ (دیکھیں 10:51) یعنی عذاب آنے سے پہلے توبہ کر لو تاپچ جاؤ۔ 49۔ اَصْلَحَ: (اپنی) اصلاح کر لی۔ 51۔ (اے رسولؐ) کہہ کہ میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں۔ فرق صرف یہ ہے کہ مجھے روحانی بصیرت ملی ہے اور تم اس سے عاری ہو۔ انسان ہونے کی وجہ سے میرے پاس نہ خزانے ہیں، نہ غیب جانتا ہوں، اور نہ فرشتہ ہوں کہ محیر العقول باتیں یا کام کروں۔ بس سیدھی سادی باتیں منکسرانہ طور پر بتا دی ہیں۔ آنحضرتؐ نے اپنے آپ کو فوق البشر نہیں بنایا بلکہ آپ تمام قرآنی وحی پر عمل کرتے رہے۔ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن (روایت حضرت عائشہؓ) کہ آپ عملاً مجسم قرآن تھے۔

بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٥﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ
بے اطلاع سو معاً وہ ناامید تھے پھر کاٹ دی گئی جڑ ان لوگوں کی جنہوں نے
ظَلَمُوْا ۚ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٦﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
ظلم کیا تھا اور سب تعریفیں واسطے اللہ رب العالمین کے ہیں تو کہدے بتاؤ تو سہی اگر
اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ
لے لے اللہ کان تمہارے اور آنکھیں تمہاری اور مہر کردے دلوں پر تمہارے کونسا
اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۗ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ
خدا ہے سوائے اللہ کے لا دیگا تمہارے پاس وہ (کان اور آنکھیں) دیکھ کس طرح بار بار لاتے ہیں ہم آیات
ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٧﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ
پھر وہ پھر جاتے ہیں تو کہدے بتاؤ تو سہی اگر آوے تمہارے پاس عذاب اللہ کا
بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمَا
بے اطلاع یا واضح نہیں ہلاک کئے جائیں گے مگر ظالم لوگ اور نہیں
نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ
بھیجتے ہم رسولوں کو مگر بشارت دینے والے اور ڈرانے والے پس جو ایمان لایا
وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَالَّذِيْنَ
اور اصلاح کی تو نہیں خوف ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور وہ لوگ جنہوں
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٥٠﴾
نے تکذیب کی آیات کی ہماری پہنچے گا انہیں عذاب اس لیے کرتے تھے وہ نافرمانی کرتے
قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
تو کہدے نہیں کہتا میں تمہیں کہ پاس میرے خزانے ہیں اللہ کے اور نہ جانتا ہوں غیب کو
وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ قُلْ
اور نہ کہتا ہوں میں تمہیں کہ میں فرشتہ ہوں نہیں پیروی کرتا میں سوائے اسکے جو وحی کی جاتی ہے طرف میری تو کہدے
هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۚ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٥١﴾ وَ
کیا برابر ہے اندھا اور بینا؟ کیا پھر نہیں تم سوچتے اور

ع ٥

أَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ
ڈرا اس (قرآن) کے ذریعہ سے انہیں جو ڈرتے ہیں اس بات سے کہ وہ اکٹھے کئے جاویں گے طرف رب کے اپنے نہیں ہے
لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ٥٢ وَلَا
ان کے لیے سوائے اس کے کوئی دوست اور نہ سفارش کرنیوالا تاکہ وہ ڈریں اور نہ
تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ
دھتکار انہیں جو پکارتے ہیں رب اپنے کو صبح اور شام وہ چاہتے ہیں
وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ
توجہ اس کی نہیں تیرے ذمہ ان کے حساب میں سے کچھ بھی اور نہیں ہے حساب میں سے تیرے
عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ٥٣ وَ
ان کے ذمہ کچھ بھی سو دھتکارے گا تو انہیں تو ہو جائے گا ظالموں میں سے اور
كَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ
اسی طرح آزمایا ہم نے بعض کو ان کے بذریعہ بعض کے تاکہ وہ کہیں کہ کیا یہ لوگ ہیں کہ احسان کیا اللہ نے
عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ٥٤ وَإِذَا
ان پر ہم میں سے کیا نہیں ہے اللہ خوب جاننے والا شکر گزاروں کو اور جب
جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ
آئیں تیرے پاس وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں آیات پر ہماری تو کہدے سلام ہو تم پر فرض کیا ہے
رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا
رب تمہارے نے ذات پر اپنی رحمت کہ جو شخص کرے گا تم میں سے برائی
بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ٥٥
جہالت سے پھر توبہ کریگا بعد اس کے اور اصلاح کریگا تو یقیناً وہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے
وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ ٥٦ ع ٦ ١٢
اور اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم آیات اور تاکہ ظاہر ہو جاوے راہ مجرموں کی
قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ
تو کہدے یقیناً میں روکا گیا ہوں کہ عبادت کروں ان کی جن کو تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے

52۔ بِهٖ سے مراد قرآن ہے۔ جو کوئی آخرت میں حساب کتاب کیلئے اٹھائے جانے کا قائل ہو گا اس پر قرآن اثر کرے گا۔ یعنی قرآن سننے کے نتیجے میں وہ گناہوں سے بچتے رہیں گے۔ شَفِيعٌ: شفاعت کرنے والے کو بھی کہتے ہیں اور شفاعت قبول کرنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ رسول شفاعت کرنے کی وجہ سے شفیع ہو گا اور اللہ تعالیٰ شفیع ہے یعنی وہ شفاعت قبول کرتا ہے۔ **53**۔ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ: وہ خدا کی رضا چاہتے ہیں۔(2:113)۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ابتدائی مؤمنین بلالؓ، عمارؓ، صہیبؓ، خبابِؓ غریب اور غلام لوگ تھے۔ کفار ان کی خستہ حالی کا مذاق اڑاتے اور ان کی گزشتہ زندگیوں پر نکتہ چینی کرتے کہ ایسے رذیلے لوگ مسلمان ہوئے ہیں۔ اور آنحضرتؐ سے کہتے کہ ان لوگوں کو اپنے پاس نہ آنے دیں تو ہم آکر آپ کی بات سنیں گے۔ اس پر یہ آیت اتری اور کفار کے اس مطالبہ کا جواب دیا ہے نہ کہ آنحضرتؐ نے غرباء کو نکالنے کا ارادہ کیا تھا۔ علامہ زمخشری صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ حِسَابِهِمْ اور عَلَيْهِمْ کی ضمیریں اکابرین مکہ کی طرف جاتی ہیں کہ ان مؤمنوں کے مقابلہ میں ان کفار کی پرواہ نہ کریں۔ ورنہ تو ظالموں میں سے ہو جائے گا: عدل کا معنٰی ہے کسی چیز کو اس کی مناسب جگہ پر رکھنا۔ اور ظلم کا معنٰی ہے کسی چیز کو اس کی مناسب جگہ پر نہ رکھنا۔ لہٰذا کسی کو اس کا حق دینا عدل ہے ظلم نہیں ہے۔ کسی کو اس کا حق نہ دینا عدل نہیں ہے ظلم ہے۔ آنحضرتؐ ان مؤمنوں کو اپنے پاس سے دھتکار کر کیسے ظلم کر سکتے تھے۔ **54**۔ اللہ تعالیٰ امیروں کو غریبوں کے ذریعے سے آزماتا ہے۔ یعنی جن غریبوں کے متعلق کفار یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ رذیلے ہیں اور اللہ کے فضل کے قابل نہیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ ان غریبوں کے دل دیکھتا ہے کہ وہ خدا کی باتوں کو بخوشی قبول کرتے ہیں اور اللہ کے احسانوں کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اور اللہ نے ان کو اِن کفار پر فضیلت دی ہے۔ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ: آزمائش یہی تھی کہ رؤساء عرب (کفار) ان غریب مؤمنوں کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتے تھے۔ پس ہدایت سے محروم رہے۔ کفار مکہ ان غریب مسلمانوں کا مذاق اڑاتے اور کہتے کہ کیا یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہے۔ یعنی ایمان اور اسلام اگر واقعی اللہ کا احسان ہوتا تو سب سے پہلے ہم پر ہوتا جو قوم کے معزز لوگ ہیں (46:12)۔ اور حدیث میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور رنگوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھ کر اجر عطا فرماتا ہے (مسلم)۔ **55**۔ یعنی ان مؤمنوں کی دلداری کر اور ان کو اللہ کی رحمت کی خوشخبری سنا۔ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔ اللہ نے اپنے پر مؤمنوں کو رحمت عطا فرمانا فرض کر لیا ہے (لکھ لیا ہے)۔ **56**۔ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ: ہم آیات کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں تا کہ "O مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون مجرم ہے اور کون طالب حق ہے"۔ یا (تا تم بخشش مانگو اور ایمان لے آؤ اور تا مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے) بریکٹ والے الفاظ اوپر کی مندرجہ آیات کی روشنی میں مفہوم میں داخل سمجھے گئے ہیں۔

قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ
تو کہدے نہیں پیروی کرتا ہوں میں خواہشات کی تمہاری یقیناً گمراہ ہوا میں تب تو اور نہ ہوا

الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ۭ
ہدایت پانے والوں میں سے تو کہدے یقیناً میں کھلی دلیل پر ہوں طرف سے رب کے اپنے اور تکذیب کی ہے تم نے اسکی

مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ يَقُصُّ الْحَقَّ
نہیں ہے پاس میرے وہ کہ جلدی کرتے ہو تم جس کی نہیں ہے حکم مگر اللہ کا وہ بیان کرتا ہے حق

وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ
اور وہ بہتر ہے تمام فیصلہ کرنیوالوں سے تو کہدے اگر ہوتا پاس میرے وہ جلدی کرتے ہو تم

بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾
جس کی البتہ فیصلہ کیا جاتا معاملہ کا درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور اللہ خوب جاننے والا ہے ظالموں کو

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي
اور پاس اس کے کنجیاں غیب کی ہیں نہیں جانتا انہیں مگر وہی اور وہ جانتا ہے جو

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا
خشکی اور تری میں ہے اور نہیں گرتا کوئی پتہ مگر وہ جانتا ہے اُسے اور نہ

حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ
کوئی دانہ اندھیروں میں زمین کے اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر

كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا
کتاب بیان کرنیوالی میں ہے اور وہی ہے جو روح قبض کرتا ہے تمہاری رات کو اور جانتا ہے جو

جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ
کرتے ہو تم دن کو پھر اُٹھاتا ہے تم کو اس (دن) میں تاکہ پوری کی جائے میعاد مقررہ

ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَهُوَ
پھر طرف اسکی لوٹنا ہے تمہارا پھر آگاہ کریگا تم کو اس پر جو تھے تم کرتے اور وہ

الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓى اِذَا
غالب ہے اوپر بندوں کے اپنے اور بھیجتا ہے تم پر محافظ یہاں تک کہ جب

57۔ کہہ کہ میں تمہاری خواہشات (کہ غریب مؤمنوں کو دھتکاروں یا تمہارے بتوں کی مذمت نہ کروں) کی پیروی کروں تو میں ہدایت سے گمراہ ہو جاؤں۔ **58**۔ نہیں ہے میرے پاس وہ کہ جس کی تم جلدی کرتے ہو یعنی عذاب کیوں شتاب نہیں آتا۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ: اس کا فیصلہ اللہ پر ہے (کہ عذاب کب بھیجے) یہ اسی کا منصب ہے۔ **59**۔ لَقُضِيَ الْاَمْرُ: تو اختلافی امر کا فیصلہ کب کا ہو جاتا۔ **60**۔ "+مِفْتَاحٌ: چابی۔ مَفْتَاحٌ: خزانہ۔ ان دونوں کی جمع ہے مَفَاتِحٌ۔ اس لئے یہاں دونوں معنٰی ہیں"۔ "Oقرآن شریف سے ہر قسم کا مشورہ ملے گا" وَّلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ: نہ کوئی تر چیز اور نہ ہی خشک چیز یعنی بحر و بر کی کوئی بھی چیز۔ پتوں کا گرنا وغیرہ اللہ کے بنائے ہوئے قوانین (کتاب مبین) کے مطابق ہوتا ہے۔ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ: یا لوح محفوظ سے مراد علم الٰہی ہے کہ اس میں درج شدہ (محفوظ) ہے۔ **61**۔ لِيُقْضٰى اَجَلٌ مُّسَمًّى: یعنی دوسرے دن پھر زندگی دیتا ہے تاکہ تم اپنی عمر پوری کرو۔ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ: یعنی رات کو سونے کے بعد صبح کو جگا دیتا ہے۔ تاتم پوری عمر تک زندہ رہو۔ جَرَحَ: زخم لگانا، کام کرنا۔ جَرَحْتُمْ: تم کام کرتے ہو۔ يَتَوَفّٰىكُمْ: تمہیں وفات دیتا ہے (بصورت نیند)۔ **62**۔ حَفَظَةً: محافظ یعنی حفاظت کرنے والے (فرشتے) جو ہمارے اعمال کو محفوظ کر لیتے ہیں۔ جیسے دوسری جگہ فرمایا وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ: یعنی تم پر تمہارے اعمال کو محفوظ کر لینے والے معزز لکھنے والے فرشتے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ وہ فرشتے کوتاہی نہیں کرتے جان نکالنے میں، اور اعمال نامے لکھ کر محفوظ رکھ لینے میں۔

جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿٦٢﴾
آئے گی کسی ایک کے پاس تم میں سے موت وفات دینگے اُسے بھیجے ہوئے ہمارے وہ نہیں کوتاہی کریں گے

ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ
پھر لوٹائے جائینگے وہ طرف اللہ اپنے آقا حقیقی کی آگاہ ہوجاؤ کہ اس کیلئے حکم ہے اور وہ

اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ
زیادہ جلد ہے حساب لینے والوں سے توکہدے کون نجات دیتا ہے تمہیں اندھیروں سے خشکی

وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ
اور تری کے پکارتے ہو تم اُسے گڑگڑاکر اور چپکے چپکے کہ ضرور اگر وہ نجات دے ہمیں

هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٤﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا
اس سے البتہ ضرور ہونگے ہم شکرگزاروں میں سے توکہدے اللہ نجات دیتا ہے تم کو اس سے

وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى
اور ہرایک گھبراہٹ سے پھر تم شرک کرتے ہو توکہدے وہ قادر ہے

اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ
اس پر کہ بھیجے تم پر عذاب اوپر سے تمہارے یا نیچے سے

اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ
پاؤں کے تمہارے یا ملا دے تم کو کئی گروہ بناکر اور چکھائے بعض تمہارے کو جنگ بعض کے

اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَكَذَّبَ
دیکھ کس طرح بار بار لاتے ہیں ہم آیات تاکہ وہ سمجھیں اور تکذیب کی

بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٧﴾ لِكُلِّ
اسکی قوم نے تیری حالانکہ وہ حق ہے توکہدے نہیں ہوں میں تم پر ہرگز داروغہ ہرایک واقعہ

نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ز وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ
کے لیے مقرر میعاد ہے اور عنقریب تم جان لوگے اور جب دیکھے تو ان لوگوں کو جو

يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ
فضول بحث کرتے ہیں آیات میں ہماری تو اعراض کر اُن سے یہاں تک کہ لگ جائیں

63۔ اَسۡرَعُ الۡحَاسِبِیۡنَ: تمام عمر کے اعمال کا حساب ایک لحظہ میں ظاہر ہو جائے گا۔ گو موت تو لوگوں کو الگ الگ وقتوں میں آتی ہے مگر حساب کتاب سب کا اکٹھا ہو گا۔ **64**۔ ظُلُمٰتِ: سے مراد مصائب ہیں۔ مشکلات اور تکالیف جو بحر و بر میں پیش آتی ہیں۔ مِنۡ ھٰذِہٖ: یعنی اس (آفت) سے۔ **65**۔ مِنۡہَا: یعنی ظلمات سے نجات دیتا ہے۔ کَرۡبٍ: شدید گھبراہٹ جو بے چین کر دے۔ **66**۔ تمہارے اوپر سے یا پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یعنی آسمانی اور زمینی عذاب آئیں جیسے قحط، زلزلے، سیلاب، طوفان آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے سے آگ اور پتھروں کی بارش، وبائیں، ذہنی عذاب سب مراد ہیں۔ یَلۡبِسَکُمۡ شِیَعًا: یا تم کو آپس میں لڑا کر مختلف گروہوں میں بانٹ دے۔ کچھ قتل ہوں، کچھ قید، کچھ جلا وطن نیز اعلیٰ اور ادنی طبقہ کی طرف سے جنگوں کا عذاب وغیرہ۔ چنانچہ دشمنان اسلام کا ایسا ہی انجام ہوا۔ شِیَعًا: ایک دوسرے کے حریف گروہ (یعنی دشمن)۔ جنگ احزاب میں آسمانی عذاب سخت آندھی کے طوفان کی شکل میں دشمنوں پر اترا اور وہ ناکام و نامراد ہو کر بھاگ نکلے۔ زمینی عذاب سات سالہ قحط کی صورت میں ہوا اور کفار مکہ جو مسلمانوں پر ظلم و ستم کو روا کئے ہوئے تھے خود اس عذاب میں مبتلا ہو گئے۔ اس کے علاوہ آپس کی جنگوں کے ذریعہ سے بھی عذاب دیا جاتا ہے۔ **67**۔ کَذَّبَ بِہٖ: یعنی رسول کے پیغام کی تکذیب کی۔ بِوَکِیۡلٍ: میں تم پر ہر گز داروغہ نہیں ہوں کہ تم کو زبردستی ہدایت کے راستہ پر گامزن کر کے چھوڑوں۔ **68**۔ نَبَاٍ: خبر یعنی پیشگوئی۔ ہر پیشگوئی کے پورا ہونے کا ایک وقت مقرر ہے ایسے ہی مطلوب عذاب اور غلبہ اسلام کی پیشگوئی بھی اپنے وقت پر پوری ہو گی۔

حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ

کسی بات میں سوائے اس کے اور اگر بھلاوے تجھے شیطان تو نہ بیٹھو

بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٦٩﴾ وَمَا عَلَى الَّذِينَ

بعد یاد آنے کے ساتھ ظالم لوگوں کے اور نہیں ہے ذمہ ان لوگوں کے جو

يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَلَٰكِن ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ

تقویٰ کرتے ہیں حساب میں سے ان (جھگڑنے والوں) کے کچھ بھی ولیکن یہ (نصیحت) ہے تاکہ وہ

يَتَّقُونَ ﴿٧٠﴾ وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَ

(بھی) بچیں اور چھوڑ دے ان لوگوں کو جنہوں نے بنایا دین کو اپنے کھیل اور

لَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ وَذَكِّرْ بِهِ أَن تُبْسَلَ

مشغلہ اور دھوکا میں ڈالا انہیں زندگی ورلی نے اور نصیحت کر ساتھ اس (قرآن) کے کہ نہ محروم کیا جائے

نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا

کوئی نفس بسبب اس کے جو کمایا اس نے نہیں ہے اس کے لیے سوائے اللہ کے کوئی دوست اور نہ

شَفِيعٌ وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ أُولَٰئِكَ

سفارشی اور اگر معاوضہ دے ہر قسم کا معاوضہ نہیں لیا جائے گا اس سے یہ لوگ

الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ۖ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَ

وہ ہیں جو محروم کئے گئے ہیں بسبب اسکے جو کمایا انہوں نے واسطے ان کے پینا ہے گرم پانی اور

عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧١﴾ قُلْ أَنَدْعُو مِن ع ١٤

عذاب ہے دردناک بسبب اس کے کہ تھے وہ کفر کرتے تو کہدے کیا پکاریں ہم

دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا

سوائے اللہ کے اُسے جو نہیں نفع دیتا ہمیں اور نہیں نقصان پہنچاتا ہمیں اور (کیا) ہم لوٹائے جائیں ایڑیوں پر اپنی

بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي

بعد اس کے کہ ہدایت دی ہمیں اللہ نے مانند اس شخص کی عقل ماردی ہو جس کی شیطانوں نے

الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى

زمین میں سراسیمہ (حیران) بناکر اس کیلئے ساتھی ہیں جو پکارتے ہیں اُسے طرف ہدایت کی کہ

69۔ جس مجلس میں ہمارے نشانوں کے بارے میں واہیات بحث ہو رہی ہو وہاں اگر شیطان کے بھلانے سے تو ان میں بیٹھ جائے تو یاد آنے پر ان میں نہ بیٹھے رہو۔ بلکہ اٹھ کر آجاؤ۔ جب وہ اپنی مذموم حرکات سے باز آجائیں تو پھر بے شک ان سے میل ملاپ رکھو(iv)۔ اس آیت میں مخاطب اگرچہ نبیؐ ہیں مگر مراد سب مسلمان ہیں جیسا کہ اگلی آیت میں اَلَّذِیۡنَ یَتَّقُوۡنَ کہہ کر خطاب کیا گیا ہے۔ **70**۔ اگر کوئی مؤمن ایسے جاہلوں کے پاس نصیحت کیلئے بھی نہ بیٹھے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر بغرض نصیحت ان میں جا کر بیٹھے تو شاید وہ جاہل بھی نصیحت حاصل کریں اور مؤمن کو بھی ثواب ہو۔ مِنۡ حِسَابِهِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ: یعنی متقیوں پر ان کافروں کے بداعمال کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے سوائے ان کو نصیحت کرنے کے تا وہ برائیوں سے بچ جائیں اور ہدایت پا لیں۔ یا مسلمان ان کے بد اثر سے بچے رہیں۔ وَلٰكِنۡ ذِكۡرٰی: لیکن ان کو نصیحت کرنا فرض ہے تاکہ وہ بچیں۔ **71**۔ اَنۡ تُبۡسَلَ نَفۡسٌۢ بِمَا كَسَبَتۡ: تاکہ ہلاک نہ ہو جائے کوئی نفس اپنے کئے میں(ii)۔ مبادا ہلاک ہو جائے یا محروم ہو جائے۔ اُبۡسِلُوۡا: ہلاک ہو گئے۔ اِنۡ تَعۡدِلۡ كُلَّ عَدۡلٍ: اگر فدیہ دے کر چھوٹنا چاہے تو بھی اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ عدل: بدلہ، فدیہ: معاوضہ۔

ائْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ
آ ہماری طرف تو کہدے یقیناً ہدایت اللہ کی ہی ہدایت ہے اور حکم کیا گیا ہمیں کہ فرمانبردار ہوں ہم
لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧١﴾ وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّقُوهُ ۚ وَهُوَ
واسطے رب العالمین کے اور یہ کہ قائم کرو نماز اور ڈرو اس سے اور وہی ہے
الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ
جس کی طرف تم اکٹھے کئے جانیوالے ہو اور وہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور
الْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ
زمین کو ساتھ حق کے اور جس روز کہے گا ہوجا تو ہوجائے گا بات اس کی سچی ہے
وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ ۚ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ
اور اس کیلئے حکومت ہے اس روز کہ پھونکا جائے گا بگل جاننے والا ہے پوشیدہ اور
الشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿٧٣﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ
ظاہر کا اور وہ حکمت والا خوب خبر رکھنے والا ہے اور جب کہا ابراہیم نے
لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۖ إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ
اپنے باپ آزر کو کیا بناتا ہے تو بتوں کو خدا یقیناً میں دیکھتا ہوں تجھے اور قوم کو تیری
فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٧٤﴾ وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ
گمراہی کھُلی کھُلی میں اور اسی طرح ہم دکھاتے ہیں ابراہیم کو بادشاہی آسمانوں کی
وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ
اور زمین کی اور تاکہ ہو وہ یقین کرنے والوں میں سے پس جب چھاگئی اس پر
اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا
رات اس نے دیکھا ستارہ کہا یہ رب ہے میرا پھر جب غروب ہوگیا کہا نہیں
أُحِبُّ الْآفِلِينَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَٰذَا
میں پسند کرتا غروب ہونیوالوں کو پھر جب دیکھا اس نے چاند کو روشن کہا یہ
رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِن لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ
رب ہے میرا پھر جب وہ غروب ہوگیا کہا البتہ اگر نہ ہدایت دی ہوتی مجھے رب میرے نے البتہ ہوجاتا میں ضرور

الثلثة

72۔اِسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ: شیطانوں نے اسے جنگل میں بھٹکتا ہوا بھلادیا۔اِسْتَهْوَتْ: ہواو ہوس سے مأخوذ ہے یعنی شیطان نے اس کو اپنی ہواو ہوس کی پیروی میں لگایا۔اِلَى الْهُدَى: ہدایت کی راہ کی طرف۔اصحاب سے مراد اس کے پہلے ساتھی جو اس کو ہدایت کی طرف بلاتے تھے۔**73**۔وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ:اور(کہہ دے)کہ قائم کریں نماز۔ **74**۔بِالْحَقِّ: بغیر غرض کے پیدا نہیں کیا بلکہ ضرورت حقہ سے ٹھیک طور پر نفس انسانی کی تکمیل کیلئے پیدا کیا ہے۔اس جگہ كُنْ فَيَكُوْنُ سے مراد بعث بعد الموت ہے۔یعنی یہ بھی حق ہے۔ ہو کر رہے گا۔ وَلَهُ الْمُلْكُ: اس دن یہ معلوم ہوجائے گا کہ وہ سب جو کافروں کو بااختیار نظر آتے تھے یا سمجھے جاتے تھے بالکل بےاختیار ہیں۔ اختیار صرف اللہ کا ہے۔بگل حشر اجساد کے دن پھونکا جائے گا۔یا اس سے اسلام کی فتح عظیم بھی مراد ہے۔ غائب مخلوق اور نظر آنے والی مخلوق کو جانتا ہے۔**75**۔حضرت ابراہیمؑ چار ہزار سال قبل عراق میں اُر کے مقام میں رہتے تھے۔ اس وقت وہاں نمرود بادشاہ حکمران تھا۔ لوقا 3:34 میں ابراہیمؑ کے باپ کا نام THARA لکھا ہے اور EUSEBIUS نے ATHAR یعنی آزر بتایا ہے۔۔"آزر نام نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کے چچا کا لقب تھا جو قدیم زبان میں محافظ معبد کو کہتے ہیں۔اس کی عربی شکل آزر ہے۔ جبکہ پیدائش 11:26 میں TERAH نام لکھا ہے۔ اَبِيْهِ آزر کی ساخت اختیار کرنے کی بھی یہی وجہ ہے کہ اس طرف توجہ دلائی کہ یہاں تارح سے مراد باپ نہیں بلکہ وہ باپ مراد ہے جو محافظ معبد تھا یعنی ان کا چچا جس نے بجائے اصلی باپ کے ابراہیمؑ کو پالا تھا۔(ح)" قرانی آیت 9:114 میں ابراہیمؑ نے اپنے باپ کیلئے مغفرت کی دعا کا وعدہ کیا تھا۔ مگر جب معلوم ہوا کہ وہ(آزر) مشرک ہے تو باز آگئے اس کے باوجود 26:87 میں بھی دعا مانگی ہے اور آیت نمبر 14:42 میں بھی والدین کیلئے دعا مانگی ہے پس اصلی والد اور تھے اور آزر چچا تھا نہ کہ باپ۔**76**۔ نُرِيْٓ: ہم(حقیقت) دکھاتے رہے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں ہوجائے یعنی بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ کے مطابق ایمان حق الیقین تک ہوجائے۔اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنی کائنات کے قوانین اور راز سمجھائے(جیسے حضرت خضر نے موسیٰؑ کو راز خداوندی سکھائے (83-18:61)تا اس کا علم حق الیقین تک پہنچ جائے۔یعنی مکاشفہ میں مشاہدہ کرایا جبکہ مشرک لوگ اجرام فلکی کی عبادت کرتے تھے۔**77**۔میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا یعنی معبود حق تو ان عیوب سے پاک ہے۔**78**۔"اگر خدا مجھے پہلے سے ہدایت نہ دیتا(تو میں تمہاری طرح) گمراہ ہوجاتا"۔اس آیت نے شرک کا خیال آنے کی بھی نفی کر دی ہے اور ثابت کر دیا کہ ابراہیمؑ کا یہ کلام طنزیہ کلام تھا۔

مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۸﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ

گمراہ لوگوں سے پھر جب دیکھا اس نے سُورج کو چمکتے ہوئے کہا

هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ

یہ رب ہے میرا یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ غروب ہوگیا کہا اے قوم میری یقیناً میں بیزار ہوں

مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۹﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ

اس سے جسے تم شریک بناتے ہو۔ کر لیا میں نے رُخ اپنا واسطے اس کے جس نے پیدا کیا آسمان

وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَحَآجَّهٗ

اور زمین موحد ہو کر اور نہیں ہوں میں مشرکوں میں سے اور جھگڑا کیا اس سے

قَوْمُهٗ ۚ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ وَلَآ

قوم نے اس کی کہا اس نے کیا جھگڑتے ہو تم مجھ سے بارہ میں اللہ کے حالانکہ یقیناً راہنمائی کی اس نے میری اور نہیں

اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ۚ وَسِعَ

ڈرتا میں اس سے کہ تم شریک بناتے ہو جسے مگر یہ کہ چاہے رب میرا کچھ احاطہ کر لیا ہے

رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ

رب میرے نے ہر چیز کو علم کی رُو سے کیا پھر نہیں نصیحت پکڑو گے تم اور کیونکر ڈروں میں

مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ

اس سے جسے شریک بنایا تم نے حالانکہ نہیں ڈرتے تم کہ تم نے شریک بنایا ساتھ اللہ کے اسے کہ نہیں

يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۚ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ

اُتاری اس (اللہ) نے جس کی تم پر کوئی دلیل پس کون دو فریقوں میں سے زیادہ حقدار ہے امن کا

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ

اگر ہو تم جانتے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نہیں ملایا انہوں نے ایمان اپنا

بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَتِلْكَ ع ۹ ۱۲ ۱۵

ساتھ ظلم کے یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کے لیے امن ہے اور یہی لوگ ہدایت پانیوالے ہیں اور یہ ہے

حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۚ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ

ہماری دلیل دی تھی ہم نے جو ابراہیم کو برخلاف قوم کے اس کی ہم بلند کرتے ہیں درجوں میں

79۔ حضرت ابراہیمؑ نے مباحثہ میں یہ سب کچھ قوم کے سمجھانے کو کہا جو بت پرست اور ستارہ پرست تھے۔(یہودی انسائیکلو پیڈیا)۔ ورنہ اس سے پہلی اور اس کے بعد کی آیات بتاتی ہیں کہ وہ خود پکے مؤحد تھے اور صِدِّیۡقًا نَّبِیًّا تھے۔(19:42) نہایت راستباز نبی تھے۔آیات 80تا82 بتاتی ہیں کہ قوم کے خلاف دلیل و حجت کے طور پر باتیں طنزاً کہی گئی ہیں یعنی طعنہ، چوٹ، تحقیر سے کہا کہ کیا ایسا میرا رب ہو سکتا ہے؟ یعنی معبودان باطلہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ **80**۔حَنِیۡفًا:"O مختصر یہ کہ جو اللہ تعالیٰ سے سچا اور کامل تعلق رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ (بھی) اسکی ساری مرادیں پوری کر دیتا ہے اور اسے نامراد نہیں رکھتا"۔ حَنِیۡفًا: خدا کی طرف جھکے، مائل رہنے والا۔ **81**۔اور تم جنہیں خدا تعالیٰ کے شریک بناتے ہو میں ان کے گزند پہنچانے سے نہیں ڈرتا۔ صرف اللہ ہی ہے جو نفع نقصان پہنچانا چاہے تو پہنچا سکتا ہے نہ کہ معبودان باطلہ۔ **82**۔"O امن میں رہیں گے یعنی گمراہی اور بلاؤں سے محفوظ رہیں گے"۔ **82و83**۔ اللہ کے سوا دوسروں پر بھروسہ کرنا شرک ہے۔ یہاں ظلم سے مراد شرک ہے جیسے فرمایا اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ (31:14)"O جو اپنے ایمان میں شرک کی ملونی نہیں کرتے وہ ہر بلا سے امن میں ہیں۔ شرک سے مراد صرف پتھروں کو پوجنا نہیں بلکہ جو بھی ماسویٰ اللہ کی طرف مائل ہے اور اس پر بھروسہ کرتا ہے حتّٰی کہ جو دل میں منصوبے اور چالاکیاں ہیں ان پر بھروسہ کرتا ہے وہ شرک ہے"۔ نیز یہاں دنیوی امن مراد نہیں۔ آنحضرتؐ نبوت کی زندگی میں دشمنوں سے قریباً حالت جنگ میں رہے۔ پس یہاں امن سے مراد دلی اطمینان اور دلی امن ہے جو ذکر اللہ سے حاصل ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ (13:29)۔ جسے دلی اطمینان حاصل ہو گیا وہ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور تنگی میں صبر کرتا ہے۔انہی کو آخرت میں کہا جائے گا۔یٰۤاَیَّتُہَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّۃُ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّۃً (89:28-31) نیز آیت 83 میں بتادیا کہ امن حاصل کرنے کیلئے کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت ابراہیمؑ نے آیت 2:261 کے حوالے سے خدا تعالیٰ سے عرض کیا تھا کہ مجھے ایمان بالغیب تو ہے مگر مشاہدہ کے نتیجہ میں مجھے اطمینان قلب بھی مل جائے گا۔ یعنی روح کو ابدی علم حاصل ہو جائے گا۔اور فرمایا لَہُمۡ دَارُ السَّلٰمِ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ (6:128)۔ **84**۔ہٰذَا رَبِّیۡ: ابراہیمؑ کی بیان کردہ دلیلیں اللہ تعالیٰ کی سکھائی ہوئی تھیں اور اللہ تعالیٰ کبھی شرک کی تعلیم نہیں دیتا (ii)۔

واذاسمعوا ٧ ١٩٩ الانعام ٦

مَنْ نَّشَآءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿٨٣﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ

جسے ہم چاہتے ہیں یقیناً رب تیرا حکمت والا خوب جاننے والا ہے اور بخشا ہم نے اسے اسحٰق

وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ

اور یعقوب (ان) سب کو ہدایت دی ہم نے اور نوح کو ہدایت دی ہم نے پہلے سے اور

مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَ

اولاد میں سے اس کی داؤد اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور

مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَ

موسیٰ اور ہارون کو اور اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم احسان کرنیوالوں کو اور

زَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٥﴾

زکریا کو اور یحییٰ کو اور عیسیٰ کو اور الیاس کو (یہ) سب نیکوں میں سے تھے

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۭ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى

اور اسمٰعیل کو اور لیسع کو اور یونس کو اور لوط کو اور (ان) سب کو فضیلت دی ہم نے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَ

تمام دُنیا پر اور (ہدایت دی ہم نے) باپ دادا کو انکے اور اولاد کو ان کی اور بھائیوں کو ان کے اور

اجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٨٧﴾ ذٰلِكَ

چُن لیا ہم نے انہیں اور ہدایت دی ہم نے انہیں طرف راستے سیدھے کی یہ

هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَلَوْ

ہدایت ہے اللہ کی کہ ہدایت دیتا ہے جسکے ذریعہ سے جسے چاہتا ہے بندوں میں سے اپنے اور اگر وہ

اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٨﴾ اُولٰۗىِٕكَ

(مذکورہ بالا نبی) شرک کرتے تو حبط ہوجاتے ان سے جو تھے وہ عمل کرتے ۔ یہ لوگ (مذکورہ بالا نبی)

الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ

وہ ہیں کہ دی تھی ہم نے انہیں کتاب اور حُکم اور نبوت پس اگر

يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَاۗءِ فَقَدْ وَّكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا

بے قدری کریں اس کی یہ لوگ تو یقیناً مقرر کئے ہیں اس پر ایسے لوگ کہ جو نہیں ہیں اس کی ہرگز

85تا87: "اسماعیلؑ کاذکراس آیت (85) میں نہیں آیا۔اس لئے کہ یہ خطاب بنی اسرائیل اور اسحٰق کے بارے میں ہے۔ اسماعیلؑ کے سلسلہ میں نبوت بعد میں آنے والی تھی۔ اگلی آیت میں علیحدہ ذکر کردیا۔ زکریاؑ، یحییٰؑ، الیاسؑ کو بھی ہم نے ہدایت بخشی۔ انبیاء کی یہ ترتیب ان کے ظاہری شان وشوکت کے لحاظ سے، دکھوں اور مصیبتوں میں صبر کرنے کے لحاظ سے، قوم کو ذلت سے اٹھا کر اعلیٰ مقام پر پہنچانے کے لحاظ سے نیز زہد کامل اور معمولی زندگی بسر کرنے کے لحاظ سے ہے۔اور بعض کی جو لوگوں نے تحقیر کی ان کی فضیلت کے لحاظ سے نہ کہ تاریخی یعنی زمانی ترتیب دی ہے۔ ان کی زمانی ترتیب اس طرح ہے۔ ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ پھر ان کے پونے دوسو سال بعد ایوبؑ، ان کے سوا سو سال بعد موسیٰؑ، پھر داؤدؑ و سلیمانؑ، ان کے پانچ سو سال بعد الیاسؑ، پھر یونسؑ، الیسعؑ، زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ، یہاں ان انبیاء کے حالات زندگی کی مطابقت کے لحاظ سے ایک ترتیب قائم کی گئی ہے۔ اور ہر گروہ کے انبیاء کا اکٹھا ذکر کیا ہے۔ اسحٰقؑ، یعقوبؑ، پھر نوحؑ، پھر داؤدؑ سے ہارونؑ تک، پھر زکریاؑ سے الیاسؑ تک۔ پھر اسماعیلؑ سے لوطؑ تک یہ علیحدہ علیحدہ قریباً ایک ہی قسم کے انبیاء کے گروہ ہیں۔(ح)"۔ حضرت ایوبؑ مدین (شمالی عراق) میں رہتے تھے۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں تھے، اسرائیلی نبی نہ تھے بلکہ اسرائیل کے بڑے بھائی ESAU کی نسل سے تھے اور موسیٰؑ سے 20 برس قبل نبی ہوئے تھے۔ الیاسؑ 900 سال قبل مسیح میں GILEAD کے مقام پر دریائے اردن کے مشرق میں ہوئے تھے۔ **87**۔ اَلْيَسَعَ گلیلی کے رہنے والے تھے۔ 838 ق م میں 90 سال کی عمر میں وفات پائی۔ یونسؑ 850 ق م میں نینوا میں رہتے تھے۔ یہ اسرائیلی نبی تھے۔

86۔اور ہدایت دی زکریاؑ، یحییٰؑ، الیاسؑ کو۔ 87۔ اور ہدایت دی اسماعیلؑ، یسعؑ، یونسؑ اور لوطؑ کو بھی۔ 87۔ان سب کو فضیلت دی ہم نے تمام دنیا پر (اپنے اپنے زمانہ میں)۔ **88**۔ یعنی مذکورہ بالا انبیاء کے علاوہ ان کے رشتہ دار بھی ہدایت کے راستہ پر گامزن تھے اور مقربین الٰہی میں سے تھے۔ **89**۔ اگر مذکورہ انبیاء اور ان کے صالح رشتہ دار شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے یعنی وہ ہرگز مشرک نہ تھے۔ آنحضرتؐ کو بھی مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے مگر مراد اس سے نبی کی امت کے افراد ہیں۔ نبی شرک نہیں کرسکتا۔ (39:66)۔ **90**۔ حُكْمَ: فیصلہ کرنے کی صلاحیت۔ يَّكْفُرْ بِهَا: یہ لوگ ان نعماء کی ناقدری کریں یعنی مخالفین، مشرک اور کفار اگر ناقدری کریں۔ فَقَدْ وَّكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا: قوم سے مراد اصحاب النبی ہیں۔ ترجمہ یہ ہوگا: ان قوموں کو کتاب اور حکم اور نبوت دی جس پر وہ عمل کرتے تھے۔ اب اگر یہ لوگ جو اُن کی قوموں میں سے ہیں ان کی ناقدری کریں گے تو ہم نے ایسے لوگ مقرر کردیئے ہیں جو ناقدری نہیں کرتے (یعنی اصحاب النبی)۔

بِكٰفِرِيْنَ ۝۹۰ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ
بے قدری کرنے والے یہ لوگ وہ ہیں جنہیں ہدایت دی تھی اللہ نے پس ہدایت کی ان کی

اقْتَدِهْ ۗ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى
پیروی کر تو تو کہدے نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں ہے یہ مگر نصیحت

لِلْعٰلَمِيْنَ ۝۹۱ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا
تمام دنیا کے لیے اور نہیں قدر کی انہوں نے اللہ کی (جس طرح) حق (تھا) اس کی قدر کا جبکہ کہا انہوں نے

ع ۸ ۱۲

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ
نہیں اُتارا اللہ نے کسی انسان پر کچھ بھی تو کہدے کس نے اُتاری کتاب

الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ
وہ کہ لایا جسے موسیٰ نور اور ہدایت لوگوں کے لیے بناتے ہو تم اُسے

قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ
ورق ورق ظاہر کرتے ہو تم ان (کاغذوں) کو اور چھپاتے ہو بہت کچھ اور سکھائے گئے تم جو نہیں

تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۗ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ
جانتے تھے تم اور نہ باپ دادا تمہارے تو کہدے اللہ نے (اتاری ہے تورات) پھر چھوڑ دے انہیں

خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝۹۲ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ
فضول بحث میں اپنی کھیلتے رہیں اور یہ کتاب کہ اتارا ہے ہم نے جسے مبارک ہے

مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ
مصدق ہے اس کی جو پہلے ہے اس سے اور تاکہ تو ڈرائے بستیوں کی ماں (مکہ) کو اور

مَنْ حَوْلَهَا ۗ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ
انہیں جو اردگرد ہیں اسکے اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں آخرت پر وہ ایمان لاتے ہیں اس

بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۹۳ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
(قرآن) پر اور وہ نماز کی اپنی حفاظت کرتے ہیں اور کون زیادہ ظالم ہے اس سے جس نے

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ
گھڑ لیا اللہ پر جھوٹ یا کہا کہ وحی کی گئی طرف میری حالانکہ نہیں وحی کی گئی طرف اس کی

91۔ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ (42:14) یعنی جیسے ان نبیوں نے قیام توحید کیلئے مشکلات کا مقابلہ کیا اسی طرح تم بھی صبر سے اس کام کو پورا کرو۔ "O جمیع اوصاف انبیاء سابقین کے آپؐ کی ذات میں تھے"۔ "ان کی ہدایت کی پیروی کر۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گزشتہ شریعتوں پر چل کیونکہ وہ تو محرف و مبدل ہو چکی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا۔ اب قیامت تک صرف قرآن کی پیروی کرنی ہے۔ اسلام کے سوا کوئی دین قابل قبول نہیں۔ دیکھیں (3:20) اور (3:86)۔ **92**۔ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ: یعنی (تورات کو) ورق ورق کر دیا اس کی ذرہ بھی قدر نہ کی۔ تورات کے وہ حصے جن میں حضور کی آمد کی پیشگوئیاں ہیں ان کو وہ چھپاتے تھے باقی اوراق ظاہر کرتے تھے۔ مکہ کے کفار یہودیوں سے پوچھتے کہ تم اہل کتاب ہو ہمیں بتاؤ کیا اب کسی قوم پر کتاب نازل ہو سکتی ہے؟ تو یہود جواب دیتے کہ موسیٰؑ کے بعد کسی انسان پر کوئی کتاب نہیں اتری۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ہے کہ پھر موسیٰؑ پر کیوں وہ کتاب اتری جس میں آئندہ زمانہ میں آنحضرتؐ کے متعلق پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آئے گا۔ یہود کا جواب سن کر کفار مکہ دلیلیں بیان کرتے پھرتے۔ پس مشرکین اور دہریہ یہ کہتے تھے کہ کسی انسان پر کبھی کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ اور یہود کہتے تھے کہ موسیٰؑ کے بعد کسی پر کتاب نازل نہیں ہو سکتی۔ دونوں کو جواب دیا مشرکین اور دہریوں کو کہ اگر قرآن خدا کا کلام نہیں ہے تو اس کی مثل تم بھی بنا کر بتا دو۔ اور یہود کو جواب دیا کہ موسیٰؑ کی کتاب میں تو آنحضرتؐ کی بعثت کے متعلق پیشگوئیاں ہیں جو اب پوری ہو گئی ہیں۔ ان پیشگوئیوں کو تم چھپاتے ہو اور بعض دوسرے اوراق دکھاتے ہو۔ "حالانکہ تمہیں وہ کچھ سکھایا گیا ہے کہ جو تم نہ جانتے تھے اور نہ ہی تمہارے باپ دادے جانتے تھے (ii)" (یعنی تورات کی تعلیم اور پیشگوئیاں)۔ "قُلِ اللّٰهُ" میں "مَنْ اَنْزَلَ الْكِتَابَ" کا جواب دیا ہے نیز دیکھیں (10:3) اور (17:95)۔ **93**۔ مُبَارَكٌ: جس کی خیر بکثرت ہے اور دائمی ہے۔ اُمَّ الْقُرٰى: بستی جہاں نبی نازل ہو (مکہ)۔ نبی روحانی ماں کے بطور ہے جو امت کی روحانی دودھ سے پرورش کرتا ہے۔ "O مَنْ حَوْلَهَا یعنی اردگرد کی تمام بستیاں اور آبادیاں۔ مطلب تمام دنیا کو"۔ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ: کا مطلب بھی اسی میں آجاتا ہے (ناقل)۔ يُحَافِظُوْنَ: باب مفاعلہ سے ہے یعنی ایک دوسرے کو یاد دلاتے رہتے ہیں۔ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ: یعنی وہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔

شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى
کچھ بھی اور جس نے کہا کہ ضرور میں اُتاروں گا مثال اس کی جو اُتارا اللہ نے اور کاش اگر دیکھے تو
اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا
جبکہ ظالم سختیوں میں ہونگے موت کی اور فرشتے پھیلائے ہوئے ہونگے
اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ
ہاتھ اپنے کہ نکالو جانیں اپنی آج تم بدلہ میں دیئے جاؤ گے عذاب
الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ
ذلت کا بسبب اس کے کہ تھے تم کہتے اللہ پر ناحق اور تھے تم
عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا
آیات سے اس کی تکبر کرتے اور یقیناً یقیناً آئے ہو تم ہمارے پاس اکیلے اکیلے جیسا کہ
خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ
پیدا کیا تھا ہم نے تم کو پہلی دفعہ اور چھوڑ آئے ہو تم جو دیا تھا ہم نے تم کو پیچھے پیٹھوں کے اپنی
وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ
اور نہیں دیکھتے ہم ساتھ تمہارے سفارشی تمہارے وہ کہ بیان کیا تھا تم نے کہ وہ (پیدائش ورزق کے بارہ میں)
شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ
تمہارے شریک ہیں (اللہ کے) البتہ یقیناً کٹ گیا باہمی تعلق تمہارا اور جاتا رہا تم سے جو تھے تم
تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ ع
بیان کرتے یقیناً اللہ پھاڑنے والا ہے دانوں کا اور گٹھلیوں کا وہ نکالتا ہے جاندار کو
مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى
بے جان سے اور نکالنے والا ہے بے جان کو جاندار سے یہ اللہ ہے پس کہاں
تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ
پھیرے جاتے ہو پھاڑنے والا ہے صبح کا اور اس نے بنائی رات آرام کے لیے اور سورج
وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ
اور چاند حساب کے لیے یہ اندازہ ہے غالب بہت علم والے کا اور وہی ہے

94۔اِفۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ عیسائیوں نے کیا کہ ایک انسان کو شریک الوہیت کیا۔مَنۡ اَظۡلَمُ۔۔۔ وَلَمۡ یُوۡحَ اِلَیۡہِ۔ان جھوٹے مدعیان نبوت کی طرف اشارہ ہے جنہوں نے آنحضرتؐ کی زندگی میں دعویٰ نبوت کیا۔ جیسے مسیلمہ کذاب وغیرہ نے۔ مِثۡلَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ: مکہ کا دشمن اسلام نضر بن الحرث یہ کہا کرتا تھا کہ میں بھی قرآن جیسی وحی بنا سکتا ہوں۔ جیسے دوسری جگہ فرمایا: لَوۡ نَشَآءُ لَقُلۡنَا مِثۡلَ ھٰذَاۤ (8:32)۔ "+ایسے ظالم جو افتراءً وحی کے مدعی ہوتے ہیں وہ ضرور ذلت کی موت مرتے ہیں جیسے یہاں فرمایا"۔ اَلۡیَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ آج یعنی قبض روح کے دن تمہیں رسوائی کا عذاب دیا جائے گا۔ **95**۔اَنَّھُمۡ فِیۡکُمۡ شُرَکٰٓؤُا: کہ وہ تمہاری پیدائش اور رزق دینے میں خدا کے شریک ہیں یا وہ تمہاری شفاعت کا موجب ہوں گے۔ مگر کوئی معبود باطل وہاں کام نہ آئے گا۔ **96**۔ دین اسلام بھی بیج یا گٹھلی کی طرح اب کمزور یا حقیر نظر آتا ہے مگر اللہ تعالیٰ سے روحانی غذا حاصل کر کے دوسرے وقت میں ایک تناور درخت کی طرح بڑھ جائے گا اور اس کی روحانی چھاؤں میں دنیا کی قومیں آرام کریں گی۔ نیز گٹھلیوں اور دوسرے بیجوں سے جو ایک ہی زمین اور ایک ہی پانی سے سیراب کئے جاتے ہیں طرح طرح کے پھل اور اناج اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے۔ کیا تمہارے معبودان باطلہ بھی ایسا کام کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ دونوں طرح سے اللہ جسمانی اور روحانی طور پر مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ نکالتا ہے۔ رسول اللہؐ کے ظہور سے عرب کے روحانی مردے روحانی زندگی پا گئے۔ جبکہ پہلی امتوں کے لوگ جن کو کتاب دی گئی تھی اور روحانی طور پر زندہ کئے گئے تھے وہ مرور زمانہ سے اپنی کتابوں سے انحراف کرنے کے نتیجہ میں روحانی زندگی کھو بیٹھے تھے۔ یوں وہ زندہ سے مردہ بن گئے۔ **97**۔ حُسۡبَانًا: حساب سے چلنے والا۔ وقت یا مدت گننے (حساب رکھنے) کا ذریعہ۔ یہ بھی مادی اور روحانی طور پر ہے۔ جہالت کی رات ختم ہو کر روحانی دن طلوع ہونے والا ہے۔ سَکَنًا: باعث تسکین۔

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ
جس نے بنائے تمہارے لیے ستارے تاکہ راہ معلوم کرو ذریعہ سے انکے اندھیروں میں
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۹۸
خشکی اور تری کے مفصل بیان کی ہیں ہم نے آیات ان لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں
وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ
اور وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو جنس واحد سے پھر ٹھہرنے کی جگہ ہے اور
مُسْتَوْدَعٌ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝۹۹ وَهُوَ
سونپنے جانے کی جگہ ہے مفصّل بیان کی ہیں ہم نے آیات ان لوگوں کیلئے جو سمجھتے ہیں اور وہی ہے
الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ
جس نے اُتارا بادل سے پانی پھر نکالی ہم نے اس کے ذریعہ سے اُگنے والی ہر
شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ
چیز پھر نکالا ہم نے اس سے سبزہ کہ نکالتے ہیں ہم اس سے دانے تہ بتہ
وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ
اور کھجوروں میں سے یعنی ان کے گابھوں میں سے خوشے ہیں جھکے ہوئے اور (ہم نکالتے ہیں بارش سے) باغات
اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ
انگوروں کے اور زیتون اور انار ملتے جُلتے اور نہ ملتے جلتے
اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ
دیکھو پھل کو اس کے جبکہ پھل لائے اور پکنے کو اس کے یقیناً اس میں
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۱۰۰ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ الْجِنَّ
البتہ نشانات ہیں ان لوگوں کیلئے جو ایمان لاتے ہیں اور بنایا انہوں نے اللہ کیلئے شریک جنوں کو
وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ
حالانکہ اس نے پیدا کیا انہیں اور تجویز کئے انہوں نے اس کیلئے بیٹے اور بیٹیاں بغیر علم کے
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۰۱ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ع ۱۲ ۱۸
پاک ہے وہ اور بلند ہے اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں موجد ہے آسمانوں کا اور زمین کا

98۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ؐ کو سِرَاجًا مُّنِیْرًا قرار دیا ہے (33:47) اور آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پا جاؤ گے۔ (مشکوٰۃ)۔

99۔ نفس واحدہ: پہلا نفس جس سے نسل انسانی چلی۔ آغاز پیدائش انسانی میں صرف مؤنث ہی جنس ہوا کرتی تھی اور صرف اسی سے پیدائش کا عمل جاری تھا۔ بہت زمانہ بعد مذکر کا وجود بھی ظہور میں آیا تو نر اور مادہ کے جنسی خلیوں کے ملاپ سے پیدائش کا سلسلہ جاری ہوا (iv)۔ زمانہ حاضرہ میں چھپکلیوں کی ایک قسم (اور اسی طرح کیڑوں کی ایک قسم یعنی APHIDS) مؤنث سے مؤنث پیدا کرتی ہے (الفضل 2003-2-26)۔ (اور اب تمہارے لئے) عارضی رہنے کی جگہ اور مستقل رہنے کی جگہ مقرر کی۔ "مُستقر اور مستودع سے مراد علی الترتیب دنیوی عارضی زندگی اور آخرت کی دائمی زندگی ہے (ii)"۔ "+مُستقرٌ: عارضی قرار یعنی ستانے کی جگہ۔ دنیا۔ رحم مادر۔ مُسْتَوْدَعٌ: مستقل ٹھکانہ یعنی جنت میں دائمی ٹھہرنا۔ اخروی زندگی"۔ **100**۔ مُتَشَابِهًا: ملتے جلتے۔ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ: نہ ملتے جلتے۔ یعنی ایک ہی جنس کی کئی اقسام (varieties) کے پھل، جیسے آموں کی کئی اقسام ہیں۔ مُتَرَاكِبًا: ترکیب کے ساتھ ساتھ یا ایک دوسرے کے اوپر رکھے ہوئے۔ تہ بہ تہ جیسے مکئی اور باجرے وغیرہ کے دانے چُنے ہوتے ہیں یا انار کے۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی ہے جو ایسے کام کرتا ہو یا کر سکتا ہو۔ **101**۔ عَمَّا يَصِفُوْنَ: اللہ پاک ہے اس سے جو اللہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی بھی اولاد ہے۔

اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ

کیونکہ ہو اس کے لیے اولاد حالانکہ نہیں ہے اس کی کوئی بیوی اور پیدا کی اس نے ہر

شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٠٢﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

چیز اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے یہ ہے اللہ رب تمہارا نہیں ہے کوئی معبود سوائے

هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿١٠٣﴾

اس کے پیدا کرنیوالا ہر چیز کا سو عبادت کرو اسکی اور وہ ہر بات کا کارساز ہے

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ

نہیں پا سکتیں اُسے نظریں اور وہ پاتا ہے سب نظروں کو اور وہ لطافت والا

الْخَبِيْرُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ

بہت خبر رکھنے والا ہے آئی ہیں تمہارے پاس دلیلیں طرف سے رب کے تمہارے سو جس نے دیکھا

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿١٠٥﴾

اپنے نفس ہی کیلئے ہے اور جو اندھا ہوا تو (وبال) اسی پر ہے اور نہیں ہیں تم پر ہرگز محافظ

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ

اور اسی طرح بار بار لاتے ہیں ہم آیات اور تاکہ وہ کہدیں کہ پڑھ چکا ہے اور تاکہ کھولکر بیان کریں ہم اسے

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ

واسطے لوگوں کے جو علم رکھتے ہیں پیروی کر اسکی جو وحی کی گئی تیری طرف تیرے رب کی طرف سے نہیں ہے

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٧﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ

کوئی معبود سوائے اسکے اور اعراض کر مشرکوں سے اور اگر چاہتا اللہ نہ

اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ

شرک کرتے وہ اور نہیں بنایا ہم نے تجھے ان پر محافظ اور نہیں ہے تو ان پر

بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ہرگز داروغہ اور نہ بُرا بھلا کہو ان کو کہ جن کو یہ (مشرک) پکارتے ہیں سوائے اللہ کے

فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ

ورنہ وہ بُرا بھلا کہیں گے اللہ کو زیادتی سے بغیر علم اسی طرح مزین کیا ہم نے ہر ایک اُمت کیلئے

102۔اللہ کو کسی بیٹے کی حاجت نہیں کہ جو اس کی مدد کرے۔ وہ تو خود آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔ **104**۔ نظریں اس کو نہیں پا سکتیں کیونکہ وہ نہایت لطیف ہے۔"Oیعنی خدا کی کنہ (حقیقت) کو کوئی عقل دریافت نہیں کر سکتی۔اللہ صرف مجازی (استعارۃً۔ ناقل) طور پر نظر آتا ہے۔ ورنہ اگر وجودی ہو گیا تو باقی کیا رہ گیا"۔ **105،109**۔"انسان اپنے علم کے زور سے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتا۔ مگر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے پاس آکر روحانی بصیرت عطا کرتا ہے اور جلوہ گر ہوتا ہے اور اس طرح انسان کو اس کی رؤیت ہوتی ہے(ii)" دل کی آنکھوں سے دیکھنے کیلئے واضح دلائل مہیا کر دیئے ہیں۔ جو دل کی آنکھیں کھولتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے۔ اور جو بند رکھتا ہے تو اس کا وبال اسی پر پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے صفاتی کاموں سے جانا جاتا ہے۔ **105**۔ یعنی میں تم کو بدیوں سے زبردستی نہیں بچا سکتا(ii)۔ فَعَلَيْهَا: تو اس کا وبال اس پر ہوگا۔ **106**۔وَ كَذٰلِكَ: اور اسی لئے (تاکہ حق ظاہر ہو جائے) ہم آیات کو دہرا دہرا کر (بیان کرتے ہیں)۔ "وَلِيَقُوْلُوْا میں لام عاقبت کا ہے یعنی آخر وہ کہہ اٹھیں گے (ح)"۔ دَرَسْتَ: تو نے پڑھ کر سنا دیا ہے۔ یعنی حجت پوری کر دی ہے۔ لِنُبَيِّنَهٗ: یعنی تاکہ ہم قرآن کو کھول کھول کر بیان کریں اُن لوگوں کیلئے جو علم (سمجھ) رکھتے ہیں۔ **107**۔ کفار مکہ کہتے تھے کہ محمدؐ نے کہیں سے پڑھ اور سیکھ کر قرآن بنا لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس کی مدد کی ہے (25:5)۔ اور پہلے لوگوں کی کہانیاں لکھ لی ہیں۔ حالانکہ مقصد ان قصوں سے یہ ہے کہ سمجھدار لوگ اس سے سبق حاصل کر کے ایمان لائیں۔ یعنی لوگوں پر حجت پوری کرنے کی غرض سے۔ "پس ایسے (جاہل) مشرکوں سے منہ پھیر لے(ii)"۔ **108**۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا: اگر زبردستی مشیت الٰہی ٹھونس دی جاتی تو شرک نہ کرتے لیکن دنیا میں اختیار دیا ہے نیکی یا بدی کرنے کا (17:16)۔

عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا

کام ان کا پھر طرف رب کے اپنے لوٹنا ہے ان کا پھر وہ آگاہ کریگا انہیں اس سے جو تھے

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ

وہ کرتے اور قسم کھائی انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں اپنی کہ البتہ اگر

جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ

آیا ان کے پاس کوئی نشان تو ضرور ہی ایمان لائیں گے وہ اس (نشان) پر تو کہدے سوائے اسکے نہیں کہ نشانات پاس ہیں

اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ وَ

اللہ کے اور کون آگاہ کریگا تم (مسلمانوں) کو کہ جب آئے گی وہ (نشانی) نہیں ایمان لائیں گے اور

نُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ

بدل دینگے ہم دل ان کے اور آنکھیں ان کی جیسا کہ نہیں وہ ایمان لائے تھے اس پر

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع ۱۳/۱۰/۱۹

پہلی مرتبہ اور چھوڑ دیں گے ہم انہیں سرکشی میں اپنی بھٹکیں گے ۔

109۔"(شیطان نے) ان کو ان کے عمل خوبصورت کرکے دکھائے ہیں۔یعنی یہ قانون ہے کہ قوم جو کام کرتی ہے آہستہ آہستہ اس کام کو اچھا سمجھنے لگ جاتی ہے۔اب یہ قوم شرک کی عادی ہو چکی ہے۔شرک کے خلاف سن کر غصہ میں آجائے گی اور خدا تعالیٰ کو بھی گالیاں دینے لگ جائے گی(ii)"۔ ان کو شرک کرنا اچھا لگتا ہے۔کہتے ہیں کہ ابو جہل نے کہا تھا کہ ہمارے بتوں کو برا مت کہو ورنہ ہم تمہارے خدا کو برا کہیں گے۔اس بارے میں یہ آیت اتری: وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ: کہ ہر کوئی اپنے عقیدہ کو سچا جانتا ہے۔ خدا آخرت میں اس کا فیصلہ فرمائے گا(iv)۔ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ: ان کے برے کام ان کو بھلے لگتے ہیں اسی لئے ایمان لانے سے محروم ہیں۔ اپنی اصلاح کریں گے تو ایمان نصیب ہوگا(ii)۔**110**۔آیات سے یہاں معجزات مراد ہیں۔ان کا دکھانا اللہ کے اختیار میں ہے۔وُہی اس کا فیصلہ کرتا ہے۔کفار اپنی مرضی کے موافق معجزہ کا مطالبہ کرتے تھے۔کہتے تھے کہ خدا اور فرشتے ان کو بھی نظر آئیں(25:22) یا ہمارے مردہ باپ دادوں کو زندہ کرکے لاؤ(44:37)۔(17:91-94)۔ **111**۔ فرمایا کہ دلائل تو حقیقت کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔اور معجزات تو تائیدی امور ہیں۔یہ لوگ ان سے بھی اسی طرح روگردانی کر جائیں گے جس طرح دلائل سے انہوں نے آنکھیں پھیر لی ہیں۔ کیونکہ دلائل کے مسلسل انکار سے روحانی قویٰ برباد ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ فرعون کی طرح محض معجزہ کے ایک وقتی ظہور سے زندہ نہیں ہو سکتے (ح)۔فرمایا انصاف پسند انسان پہلی دفعہ ہی میں نشان دیکھ کر ایمان لے آتے ہیں اور جو ضدی اور حیلہ باز لوگ ہوتے ہیں وہ کبھی معجزات مانگتے ہیں کبھی کاہن اور کبھی ساحر کہتے ہیں۔اپنی آراء بدلتے رہتے ہیں۔یہ لوگ نشان دیکھ بھی لیں تو بھی ایمان نہ لائیں گے(10:97-98)۔ان کے دل اور آنکھیں ہدایت سے بِد کی ہوئی ہیں۔خواہ ہر چیز کو لاکر ان کے سامنے کھڑا کر دیں تو بھی ایمان نہ لائیں گے۔سوائے اس کے کہ اللہ زبردستی اپنی مشیت ان پر تھوپ دے(یعنی ہدایت کو ان پر تھوپ دے)۔ پھر جلد ہی معجزانہ طور پر جنگ بدر میں مسلمانوں کو فتح مبین ہوئی اور کفار کے بہت سے سرغنے مارے گئے مگر پھر بھی کئی منکرین ایمان نہ لائے۔

الجزء ۸

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَ
اور اگر ہم اُتارتے طرف انکی فرشتے اور بات کرتے ان سے مُردے اور
حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا
اکٹھی کرتے ہم ان پر ہر چیز سامنے تو نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے
اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَ
بجز اسکے کہ چاہے اللہ ولیکن اکثر ان میں سے جہالت کرتے ہیں اور
كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ
اسی طرح بنایا ہم نے ہرایک نبی کے لیے دشمن شیطانوں کو آدمیوں
وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ
اور جنوں میں سے دل میں ڈالتا ہے بعض ان کا طرف بعض کے ملمع سازی کی بات
غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ
دھوکہ دینے کیلئے اور اگر چاہتا رب تیرا تو نہ وہ کرتے یہ (کام) پس چھوڑ انہیں
وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا
اور اسے جو وہ افترا کرتے ہیں اور تاکہ جُھک جائیں طرف اسکی (ملمع سازی کی) دل ان لوگوں کے جو نہیں
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا
ایمان لاتے آخرت پر اور تاکہ وہ پسند کریں اُسے اور تاکہ وہ کریں جو
هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ
وہ کرتے ہیں کیا پس غیر کو اللہ کے میں چاہتا ہوں فیصلہ کرنیوالا حالانکہ وہی ہے
الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ
جس نے اُتاری طرف تمہاری یہ کتاب مفصل بنا کر اور وہ لوگ کہ
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ
دی ہم نے انہیں یہ کتاب جانتے ہیں کہ یقیناً وہ اُتاری گئی ہے طرف سے رب کے تیرے
بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَتَمَّتْ
ساتھ حق کے تو نہ ہو تو ہرگز شک کرنیوالوں میں سے اور پوری ہوگئی

112۔ قُبُلاً: روبرو۔ آمنے سامنے: خواہ ہر چیز کو لا کر ان کے سامنے کھڑا کر دیں تو بھی وہ ایمان نہ لائیں گے۔ جب تک وہ طریق ہدایت پانے کا اختیار نہ کریں گے جو مشیت الٰہی نے مقرر کیا ہوا ہے۔ (یعنی ہدایت پانے کی نیت ہو اور تعصب اور ضد سے انکار کرنے پر مصر نہ ہوں)۔ یُضِلُّ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ: کا بھی یہی مطلب ہے۔ اللہ اس کو ہدایت دیتا ہے جو ہدایت پانا چاہتا ہے (جس کو اس قابل پاتا ہے) اور گمراہ رہنے دیتا ہے اس کو جو ہدایت قبول کرنا نہیں چاہتا۔ (دیکھیں آیت 118)۔ 113۔ مَا فَعَلُوۡهُ: ہُ سے مراد ان کی ملمع اور فریب کی باتیں ہیں اور افتراء اور دھوکہ بازی کے کام۔ جن اور شیاطین چھپے لوگ ہیں۔ انسان: ظاہر طور پر مقابلہ کرنے والے لوگ ہیں۔ مغرور، سرکش لوگوں کے ہتھکنڈوں کو اللہ تعالیٰ ناکام بنانے پر قادر ہے۔ لیکن اللہ جبر نہیں کرتا۔ "شیطان کا مادہ شیط بھی ہو سکتا ہے جس کے معنے سخت مغرور کے ہیں۔ اور شطن بھی یعنی حد سے بڑھنے والا (ح)۔ 114۔ لِیَقۡتَرِفُوۡا: تاکہ وہ جو کرتے ہیں کرتے ہی جائیں یعنی برے اعمال کا نتیجہ دیکھ لیں۔ لِیَرۡضَوۡهُ: تاوہ اس جھوٹ کو پسند کرنے لگ جائیں۔ زُخۡرُفَ الۡقَوۡلِ غُرُوۡرًا: سے تسلسل جاری ہے۔۔۔ ولِتَصۡغٰی۔۔۔ یعنی شیاطین اس لئے کرتے ہیں تاکہ ان کی ملمع سازی کی باتوں کی طرف لوگوں کے دل جھک جائیں۔ 115۔ مفَصَّل کتاب: قرآن کی مکمل تعلیم جس میں نیکی اور بدی کی جدا جدا تفصیل دی ہے۔ "O میں بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور حکم جو مجھ میں اور تم میں فیصلہ کرے مقرر نہیں کر سکتا۔ سوائے پڑھنے والے تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ یہاں واحد کے صیغہ سے وحدت جنسی مراد ہے جو جماعت کا حکم رکھتی ہے۔ یہ محاورہ عمومی طور پر قرآن میں استعمال ہوا ہے"۔ "+ یہ بھی معنٰی ہیں کہ جب تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ کتاب اتاری گئی ہے تو تُو ہر گز شک کرنے والوں میں سے نہیں ہو سکتا۔ نون ثقیلہ مستقبل کیلئے آتا ہے نہ کہ حال کیلئے۔ یہاں امر کا صیغہ نہیں ہے بلکہ نہی کا ہے۔ یہاں قرآن کو حق کہا گیا ہے جیسے یوم آخرت، جزاء سزاء، جنت جہنم، ملائکہ، گزشتہ قصص سب بر حق ہیں۔ اس آیت میں امت کے لوگ مخاطب ہیں جو قرآن کو مُنَزَّلٌ مِّنَ اللّٰہِ تسلیم کرتے ہیں"۔

كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَ
بات رب کی تیرے راستی اور انصاف سے نہیں کوئی تبدیل کرنیوالا باتوں کو اس کی اور
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۶﴾ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ
وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے اور اگر اطاعت کرے تو اکثر ان لوگوں کی جو زمین میں ہیں
يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ
گمراہ کردیں گے تجھے راہ سے اللہ کی نہیں پیروی کرتے سوائے گمان کے اور
اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ
نہیں وہ مگر اٹکل کرتے یقیناً رب تیرا وہ خوب جانتا ہے اُسے جو گمراہ ہوتا ہے
عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَكُلُوْا مِمَّا
راہ سے اس کی اور وہی خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو پس کھاؤ اُس سے کہ
ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ
لیا گیا نام اللہ کا جس پر اگر ہو تم آیات پر اس کی ایمان لانے والے اور
مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ
کیا ہوا تمہیں کہ نہ کھاؤ تم اُس سے کہ لیا گیا نام اللہ کا جس پر حالانکہ یقیناً
فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ۚ
مفصل بیان کیا ہے اس نے تمہارے لیے جو حرام کیا اس نے تم پر بجز اسکے کہ مجبور ہو جاؤ تم طرف اس (حرام شدہ شئی) کی
وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ اِنَّ
اور یقیناً بہت سے البتہ گمراہ کرتے ہیں ماتحت خواہشات کے اپنی بغیر علم کے یقیناً
رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ
تیرا رب ہی خوب جانتا ہے حد سے بڑھنے والوں کو اور چھوڑ دو ظاہر گناہ اور
بَاطِنَهٗ ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا
پوشیدہ اس کے تحقیق وہ لوگ جو کماتے ہیں گناہ ضرور بدلہ دیئے جائیں گے اس کا
كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ
جو تھے وہ کرتے اور نہ کھاؤ اس سے کہ نہیں لیا گیا نام

116۔ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ: یعنی اللہ کی پیشگوئیاں کہ حق غالب آجائے گا اور باطل شکست کھا جائے گا پوری ہو چکی ہیں۔ فتح مکہ کے روز جب آنحضرتؐ کعبہ میں داخل ہوئے اور بت توڑے گئے تو آنحضرتؐ یہ آیت تلاوت فرماتے جاتے تھے۔(در منثور)۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ: کلمات اللہ سے مراد قرآن شریف بھی ہے (بحر محیط۔ قتادہ)۔ قرآنی احکامات قیامت تک کے لئے ہیں اور کبھی نہیں بدلیں گے۔ نیز قرآن کو عدل کہا یعنی اس میں تمام قسم کے احکام عدل و انصاف پر مبنی ہیں۔ **117**۔ "+اکثر لوگ اٹکل بازی سے نیکی بدی کی تشریح کرتے ہیں اور یہ راہ بالکل غلط ہے۔ اے مخاطب ان کی پیروی نہ کرنا ورنہ گمراہ ہو جائے گا"۔ **119**۔ وہ ذبیحہ کھانا جائز ہے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ یعنی جانور ذبح کرتے وقت تکبیر پڑھی گئی ہو۔ بسم اللہ اللہ اکبر کہا ہو۔ خلیفۃ المسیح الاولؓ نے جانوروں کی حرمت کے چار اصول بیان فرمائے ہیں: 1۔ وہ جو انسان کی جان کیلئے خطرہ ہو جیسے مردار۔ 2۔ جو اخلاق کو تباہ کرے اور شہوت اور غضب کو بڑھائے جیسے سؤر۔ 3۔ جو طبعی (جسمانی) قوتوں کو تباہ کرے جیسے لہو۔ خون میں بیماریوں کے جراثیم اور زہریلے مادے ہوتے ہیں۔ جو قومیں مردار، سؤر اور خون کو بطور غذا استعمال کرتی ہیں وہ روحانیت سے عاری اور جسمانی عوارض کا شکار ہو جاتی ہیں۔ 4۔ جو غیر اللہ سے تقرب اور حاجت روائی کی غرض سے ذبح کیا گیا ہو۔ یہ شرک ہے۔ اگر کوئی جانور کو ذبح کرتے وقت تکبیر کہنا بھول گیا ہو تو ایسے ذبیحہ کا کھالینا جائز ہے۔ کیونکہ مسلمان کو بھول چوک معاف ہے۔(ابن عباسؓ، علیؓ، امام ابو حنیفہ)۔ اللہ اکبر پڑھ کر کھالے۔ **120**۔ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ: یعنی 16:116 کی آیت جو سورۃ انعام سے قبل کی نازل شدہ ہے اس میں مفصل بیان ہو چکا ہے۔ اِلَيْهِ: اس کی طرف (جو کہ حرام شدہ ہے)۔ يُضِلُّوْنَ: دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں (6:116,117,119,122,146,147 و 2:173-174 و 6-5:4 اور 23:52) ان آیات میں مفصل طور پر حرام حلال اور طیب کھانوں کا بیان ہے۔ **121**۔ ظَاهِرَ الْاِثْمِ: جیسے مال چرالیا، جھوٹ بولا، دکھ دیا وغیرہ۔ باطنی گناہ: کینہ رکھنا، تکبر کرنا، حسد کرنا وغیرہ۔ ذَرُوْا: چھوڑ دو یعنی کافروں کے بہکانے سے نہ تم پر ظاہر میں کوئی اثر ہو اور نہ دل میں شبہ رکھو۔ مطلب نہ گالی کا جواب گالی میں دو اور نہ دل میں حسد رکھو۔ "بدی کا استیصال کرنا نیکی کا اصل مقام ہے یہ نہیں کہ کھلے گناہوں سے انسان اجتناب کرے اور مخفی طور پر ان کا ارتکاب کرے۔ چھپ کر گناہ کرنا بھی اسی طرح ممنوع ہے جس طرح ظاہر طور پر کرنا (ح)"۔

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ۭ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ
اللہ کا جس پر اور یقیناً یہ البتہ نافرمانی ہے اور یقیناً شیطان البتہ دل میں ڈالتے ہیں
اِلٰٓى اَوْلِيٰۗـِٕــهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ
طرف دوستوں کے اپنے تاکہ وہ جھگڑیں تم سے اور اگر اطاعت کرو تم ان کی یقیناً تم
لَمُشْرِكُوْنَ ﴿١٢١﴾ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ
ضرور مشرک ہو گے کیا جو تھا مردہ پھر زندہ کیا ہم نے اُسے اور بنایا ہم نے اس کیلئے
نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ
نور کو وہ چلتا ہے ساتھ اس کے لوگوں میں مانند اس شخص کی کہ حالت اس کی یہ ہے کہ اندھیروں میں ہے
لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا
نہیں ہے وہ ہرگز نکلنے والا اس سے اسی طرح مزین کیا گیا کافروں کے لیے جو
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ
تھے وہ کرتے اور اسی طرح بنایا ہم نے ہر بستی میں
اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا
بڑوں کو مجرم اس (بستی) کا تاکہ تدبیر کریں اس میں اور نہیں تدبیر کرتے مگر
بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ
اپنی جانوں سے اور نہیں وہ محسوس کرتے اور جب آتا ہے ان کے پاس کوئی نشان
قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ
کہتے ہیں ہرگز نہیں ایمان لائیں گے ہم یہاں تک کہ دیئے جائیں ہم مانند اس کی جو دیئے گئے رسول
اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ
اللہ کے اللہ خوب جانتا ہے کہ کہاں رکھے رسالت اپنی ضرور پہنچے گی
الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ
ان لوگوں کو جنہوں نے جرم کیا ذلت طرف سے اللہ کی اور عذاب سخت
بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ
اس سے کہ تھے وہ تدبیر کرتے پس جو شخص کہ ارادہ کرے اللہ کہ ہدایت دے اُسے

122۔یعنی شرک صرف یہی نہیں کہ غیر اللہ کی عبادت کی جائے بلکہ یہ بھی ہے کہ مشرکوں کا کہا مانا جائے۔اپنی حجت بازی سے مشرک کہتے تھے کہ خدا کا مارا تم حرام کہتے ہو اور اپنا مارا ہوا تم حلال کہتے ہو۔"سوال یہ نہیں کہ جانور کو کس نے مارا ہے بلکہ یہ ہے کہ کون خدا کے حکم کی فرمانبرداری کرتا ہے اور خدا کے نام پر کھاتا ہے(ii)"۔جو جانور اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبحہ کیا جائے اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔اہل کتاب کا ذبیحہ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے حلال ہے۔اور اگر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور نہ ہی کسی غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اس کا گوشت بسم اللہ کر کے کھانا جائز ہے(بخاری 72:22)۔ **123**۔"Oنور اور حیات سے مراد روح القدس (پاکی کی روح) ہے کیونکہ اس سے ظلمت دور ہوتی ہے اور پاک زندگی ملتی ہے"۔اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعہ ان لوگوں کو جو روحانی طور پر مردہ ہیں نئی زندگی عطا کرے گا۔اور نہ صرف یہ بلکہ دوسروں کی بھی وہ ہدایت کا موجب بنیں گے اور ان کی روحانی مردنی کو دور کریں گے۔(ح) نیز دیکھیں (35:20-23)،(2:258) مکذبین کافر لوگ ظلمات میں رہنے کو اپنی زینت سمجھتے ہیں۔ **124**۔اور ہم نے ہر ایک بستی میں اس کے بڑے بڑے مجرموں کو ایسا ہی بنا دیا ہے (یعنی وہ اپنے برے اعمال اچھی شکل میں دیکھتے ہیں) جس کا طبعی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اس (بستی) میں (نبیوں کے خلاف) تدبیریں کرتے ہیں تا عوام ایمان نہ لے آئیں(ii)۔لِيَمْكُرُوْا: لام عاقبت ہے یعنی اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔فِيْهَا: یعنی اس بستی (قریہ) میں۔نیز دیکھیں 43:24، 71:23، 34:32-34، 29:14، 16:26۔ **125**۔اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ: اللہ زیادہ جانتا ہے کہ کون رسول بننے کا مستحق ہے اور کون نہیں(ii)"۔Oکہتے ہیں کہ جب تک خود ہم پر کتاب الٰہی نازل نہ ہو تب تک ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے"۔جواب میں فرمایا کہ ہر کوئی اس قابل نہیں ہے کہ وحی کیا جائے صرف اس کے اہل اور قابل انسان کی طرف وحی کی جاتی ہے جو فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول ہو۔ابو جہل اور ولید بن مغیرہ کہتے تھے کہ ہم سرداران مکہ ہیں، اگر نبی آنا ہوتا تو ہم میں سے آتا نہ کہ کسی بے کس یتیم کو نبی بنا کر بھیجا جاسکتا ہے۔

ولوانّنا ۸ ۲۰۸ الانعام ۶

يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ
تو کھول دیتا ہے سینہ اس کا اسلام کے لیے اور جو شخص کہ ارادہ کرے کہ گمراہ کرے اُسے کر دیتا ہے
صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۚ كَذٰلِكَ
سینہ اس کا تنگ گھٹا ہوا گویا کہ چڑھتا ہے آسمان میں اسی طرح
يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٢٦
کر دیتا ہے اللہ ناپاکی ان لوگوں پر جو نہیں ایمان لاتے
وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۚ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ
اور یہ راستہ ہے رب تیرے کا سیدھا یقیناً مفصل بیان کی ہیں ہم نے آیات
لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝١٢٧ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ
ان لوگوں کیلئے جو نصیحت پکڑتے ہیں ان کے لیے گھر ہے سلامتی کا پاس رب کے ان کے اور
هُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٢٨ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ
وہ دوست ہے ان کا بسبب ان عملوں کے کہ تھے وہ کرتے اور جس روز اکٹھا کریگا انہیں
جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ
سب کو (فرمائے گا) اے گروہ جنوں کے یقیناً بہت سے لے لئے تم نے
الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ
انسانوں میں سے اور کہیں گے دوست ان کے انسانوں میں سے اے رب ہمارے فائدہ حاصل کیا
بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۚ
بعض ہمارے نے ساتھ بعض کے اور پہنچے ہم میعاد کو اپنی جو مقررہ کی تھی تُو نے ہمارے لیے
قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ
فرمایا آگ ہے ٹھکانا تمہارا رہ پڑنے والے ہو اس میں مگر جو چاہے
اللّٰهُ ۚ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝١٢٩ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ
اللہ یقیناً رب تیرا حکمت والا خوب جاننے والا ہے اور اسی طرح ہم مسلط کر دیتے ہیں
بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٣٠ ع ١٥ ٨ ٢
بعض ظالموں کو بعض پر بسبب اس کے کہ تھے وہ کرتے

126۔ كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ: کافروں کو شریعت کے احکامات پر عمل کرنا بہت سخت یا مشکل نظر آتا ہے گویا کہ سخت بلندی پر چڑھتے ہوئے سانس پھول کر سینہ تنگ ہو جاتا ہے۔ "پہاڑ جیسی ڈھلوان (چڑھائی)، راستہ تنگ اور خاردار جھاڑیوں سے پُر پھر اس بلندی پر چڑھنا پڑے تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ گویا روح نکل کر آسمان کو جارہی ہے (ii)"۔ الرِّجْسَ: ناپاکی، بدیاں، جہالت، یہ تنگی ان کے رجس یعنی کفر، ناپاکی، بدکاری، جہالت، وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے وہ ایمان نہیں لاتے۔ "نیک دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں۔ اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار (مسیح موعود)"۔ یعنی انصاف پسند لوگ ایمان لے آتے ہیں۔ بد طینت اپنے رجس کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے۔ سینہ کھول دیتا ہے یعنی وہ شخص اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے دل میں سکینت، طمانیت، اور وسعت پیدا ہو جاتی ہے (اسلام قبول کرنے کیلئے)۔ **127**۔ صراط مستقیم: یعنی اسلام جس کا اوپر کی آیت میں حوالہ دیا ہے۔ **128**۔ دارالسّلام سے مراد جنت ہے۔ خلیفة المسیح الاولؓ نے فرمایا "احکام الٰہی کے ماننے والوں کیلئے دنیا میں، قبر میں، پل صراط میں، جنت میں ہر جگہ سلامتی کا گھر ملتا ہے اور وہ (خدا) ان کا دوست و مددگار ہو جاتا ہے۔ ایسے مؤمن پر خواہ کسی قدر مصیبتیں آئیں وہ سلامتی سے نکل جاتا ہے"۔ **129**۔ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ: (خدا فرمائیگا کہ) اے جنّوں کے گروہ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْاِنْسِ: یعنی تم جنوں نے انسانوں کا استحصال کیا کہ بہت سے انسانوں کو اپنے قابو میں رکھا ہوا تھا جو تمہاری وجہ سے ایمان نہ لائے تھے۔ اور تم اس لئے ایمان نہ لائے کہ یہ عوام تمہارے قابو سے جاتے رہیں گے۔ یہاں جنّ سے مراد بدلوگوں کے سرغنے ہیں۔ اور انسانوں سے مراد ان سرغنوں کے پیرو ہیں۔ یعنی سرداران قوم انہیں دنیوی مالی منفعت کے لالچ دے کر عوام سے غلط کام لیتے ہیں۔ "فرمایا ایسوں کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہو گا۔ وہ اس میں تب تک رہیں گے جب تک اللہ تعالیٰ کا منشاء ہو گا (اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ) پھر ان کو نکال لیا جائے گا۔ معلوم ہوا جہنم کا عذاب دائمی نہیں ہو گا (ح)"۔ نوٹ: يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ سے پہلے (خدا فرمائے گا) کے الفاظ محذوف ہیں۔ **130**۔ یعنی وہ آپس کی جنگوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ "+ یا ظالموں پر ظالم بادشاہ یا حاکم بنا دیتے ہیں"۔ یا اور اسی طرح ہم دوست بنا دیں گے یعنی ساتھ ملا دیں گے ظالموں کو ایک دوسرے کے ساتھ جہنم کی آگ میں جیسا کہ آیت 129 میں گزرا ہے۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
اے گروہ جنوں اور انسانوں کے کیا نہ آتے تھے تمہارے پاس رسول تم میں سے
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ
کہ بیان کرتے تم پر آیات میری اور ڈراتے تھے تمہیں ملنے سے تمہارے اس دن
هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ
سے وہ کہیں گے گواہی دی ہم نے خلاف اپنی جانوں کے اور دھوکہ دیا تھا انہیں زندگی
الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿١٣١﴾
دنیا نے اور گواہی دی انہوں نے خلاف اپنی جانوں کے کہ وہ تھے کافر
ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰي بِظُلْمٍ وَّ
یہ اس لیے ہے کہ نہیں ہے رب تیرا ہلاک کرنیوالا بستیوں کا بسبب ظلم کے اور
اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿١٣٢﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَ
باشندے انکے بے خبر ہوں اور ہر ایک کے لیے درجے ہیں اس سے جو عمل کئے انہوں نے اور
مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٣﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ
نہیں ہے رب تیرا ہرگز غافل اس سے جو وہ کرتے ہیں اور رب تیرا بے پرواہ
ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ
رحمت والا ہے اگر وہ چاہے لے جائے تمہیں اور جانشین بنائے
بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ
بعد تمہارے جسے چاہے جیسا کہ پیدا کیا تم کو اولاد سے اور لوگوں
اٰخَرِيْنَ ﴿١٣٤﴾ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ
کی یقیناً جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ضرور آنیوالا ہے اور نہیں ہو تم
بِمُعْجِزِيْنَ ﴿١٣٥﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ
ہرگز عاجز کرنیوالے تو کہدے اے قوم میری کام کرو اپنی جگہ پر یقیناً میں (بھی)
عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ
کام کرنیوالا ہوں پس ضرور جان لوگے تم کہ کون ہے وہ کہ ہوگا جس کے لیے انجام اس (آخری) گھر کا

131۔ لفظ جن سے بڑے اور شریر لوگ مراد ہیں اور انسان یعنی عوام الناس ہیں۔ کافر مشرک لوگ آخرت میں کبھی اپنے شرک سے انکار کریں گے (6:24) اور کبھی اقرار جیسا کہ اس آیت میں ہے۔ **132**۔ ذٰلِکَ: یعنی رسولوں کا بھیجنا (ii) یعنی بغیر رسول بھیجے کسی قوم کو ہلاک کرنا ظلم ہے (ii)۔ غَافِلُوْنَ: خدا تعالیٰ کا عذاب بغیر حجت تمام کئے (غفلت میں) نہیں آتا۔ آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہ کرام کا بھی یہی طریق عمل تھا کہ وہ کفار کو ہوشیار کر کے اس کے بعد حملہ کرتے تھے (ii) نیز دیکھیں (17:17) (67:9-10)۔ **133**۔ درجہ بدرجہ تمام ظالموں کا محاسبہ ہوگا۔ اللہ ان کے اعمال سے غافل نہیں ہے کہ بھول جائے۔ **134**۔ یعنی اللہ ظالموں کو ہلاک کر کے ان کی جگہ دوسری قوم کو لے آئے۔ جیسا کہ ان آیات میں مذکور ہے (4:134)(14:20)(35:17)(47:39)۔ **135**۔ "O یعنی اسلام کی فتح اور کفر کی تباہی کا وعدہ ضرور ہو کر رہنے والا ہے"۔ بِمُعْجِزِیْنَ: بِ کا ترجمہ ہے "ہرگز" یعنی تم ہرگز (اللہ کو) عاجز کرنے والے نہیں ہو سکتے، ہرا نہیں سکتے۔ "تم عاجز نہیں کر سکتے" یعنی وہ قیامت کو تمہیں زندہ کرے گا اور حساب کتاب ہوگا۔ اس سے تم خدا کو روک نہیں سکتے۔ **136**۔ عَاقِبَۃُ الدَّارِ: پیچھے آنے والا یعنی انجام دنیا کا یا آخری جہان کے گھر کا انجام مراد ہے۔ یعنی تم دیکھ لوگے کہ کس کا انجام آخرت بخیر ہوتا ہے۔ (اس دنیا میں جو کرنا ہے کر لو تم اسلام کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے) نیز دیکھیں 11:122-123۔ ظلم کا لغوی معنٰی حق تلفی ہے۔ سن 8ھ میں مکہ فتح ہوا اور اسلام تمام عرب میں پھیل گیا۔ کفر بھاگ گیا۔

ولوانّنا ۸ ۲۱۰ الانعام ۶

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (۱۳۶) وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ
یقیناً بات یہ ہے کہ نہیں کامیاب ہوں گے ظالم اور مقرر کیا انہوں نے اللہ کے لیے اس سے جو پیدا کیا اُس نے
الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ
کھیتی اور مویشیوں میں سے ایک حصہ پس کہا انہوں نے کہ یہ اللہ کیلئے ہے مطابق اپنے گمان کے
وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى
اور یہ شرکاء کے لیے ہے ہمارے پس جو ہوتا ہے ان کے شرکاء کے لیے تو نہیں پہنچتا طرف
اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ مَا
اللہ کی اور جو ہوتا ہے اللہ کیلئے تو وہ پہنچ جاتا ہے طرف شرکاء کی ان کے بُرا ہے وہ جو
يَحْكُمُوْنَ (۱۳۶) وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ
فیصلہ کرتے ہیں اور اسی طرح خوبصورت کرکے دکھلایا بہت سے مشرکوں کو
قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا
مار ڈالنا اپنی اولاد کا ان کے شریکوں نے تاکہ ہلاک کریں وہ انہیں اور تاکہ مشتبہ کر دیں
عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ
ان پر دین ان کا اور اگر چاہتا اللہ نہ کرتے وہ یہ (کام) پس چھوڑ انہیں
وَمَا يَفْتَرُوْنَ (۱۳۸) وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ
اور اسے جو وہ افترا کرتے ہیں اور کہا انہوں نے کہ یہ مویشی اور کھیتی ممنوع ہیں
لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ
نہیں کھائیں گے اسے سوائے اس کے جسے ہم چاہیں مطابق اپنے گمان کے اور (کچھ) مویشی کہ حرام کی گئی ہیں (سواری
ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً
سے) پیٹھیں انکی اور (کچھ) مویشی کہ نہیں ذکر کرتے نام اللہ کا ان پر جھوٹ باندھ کر
عَلَيْهِ ۗ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ (۱۳۹) وَقَالُوْا
اس (اللہ) پر ضرور وہ بدلہ دے گا انہیں اس کا جو وہ افتراء کرتے تھے اور کہا انہوں نے
مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَ
کہ وہ جو پیٹوں میں ہے ان مویشیوں کے خالص ہے ہمارے مردوں کے لیے اور

137۔ مشرک کفار اپنی کھیتیوں سے اور جانوروں کے بچوں سے اللہ کے لئے بھی نیاز نکالتے اور بتوں کیلئے بھی۔ جو حصہ وہ اللہ کے لئے نکالتے تھے وہ عموماً غریبوں میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ اور جو حصہ بتوں کے نام کا نکالتے تھے اسے پروہت وغیرہ استعمال کرتے تھے۔ جب بتوں والا حصہ کم پڑ جاتا یا ضائع ہو جاتا تو اللہ کے نام والا حصہ بتوں کے نام کر دیتے۔ لیکن اگر بتوں کے نام کا جانور اچھا ہوتا تو اس کو اللہ کے نام نہ کرتے تھے۔ کیا ہی برا انصاف وہ کرتے تھے۔ **138**۔ قتل اولاد یا تو لڑکیوں کا تھا تا ان کا کوئی داماد نہ بنے۔ دوسرا بچوں کا کہ ان کی پرورش پر خرچ نہ کرنا پڑے، تیسرا بتوں پر قربان کرنا۔ اگر کسی کے دس بیٹے پیدا ہوتے تو دسویں کو بت کے نام پر قربان کر دیتے تھے جیسا کہ عبد المطلب نے آنحضرتؐ کے والد عبد اللہ کو بچپن میں بتوں پر قربان کرنے کیلئے پیش کیا مگر آخر میں اس کے بدلے میں سو اونٹ قربانی کیلئے دے دیئے۔ یا ردِّ آفات کیلئے بھی بچوں کی قربانی دی جاتی تھی۔ امام راغب نے اولاد کو جاہل رکھنے کو بھی قتل اولاد قرار دیا ہے۔ شُرَكَآؤُهُمْ: فاعل ہے۔ یعنی ان کے پروہت یا اکابر وغیرہ نے ان کو ایسی بد رسوم کی ترغیب دی ہے (دختر کشی اور بچوں کی قربانی کی)۔ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ: تا ان پر ان کے سچے دین کو مشتبہ کر دیں (یہاں لام عاقبت ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا)۔ **139**۔ حِجْرٌ: اچھوتی یعنی اس کو کوئی نہ کھائے سوائے جسے وہ کہیں۔ (حَرْثٌ: کھیتی جو بتوں وغیرہ کے نام پر مخصوص کی جاتی تھی۔ اَنْعَامٌ: مویشیوں کو بھی بتوں کی نذر کیا جاتا تھا جیسے بحیرہ اور سائبہ)۔ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا: انکی پیٹھ پر سواری حرام ہے یا بوجھ لادنا۔ یعنی کوئی ان پر سواری نہ کرے۔ نہ بوجھ لادے (ii) جیسا کہ بحیرہ اور سائبہ جو بتوں کے نام پر جانور چھوڑے جاتے تھے (5:104)۔ بتوں کے نام پر نذر کئے ہوئے جانور یا کھیتیاں بالآخر پروہتوں اور ان کے چیلوں کے کام آتی تھیں۔ لَا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا: نہ اس سواری پر بیٹھ کر کوئی خدا کا نام لے گا۔ مثلاً حج میں لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ کہنا سواری پر بیٹھ کر۔ (یہاں ذبح کرنا مراد نہیں ہے)۔ اِفْتِرَآءً عَلَيْهِ: اللہ پر افتراء کرتے ہوئے کہ یہ دین کا حصہ ہے۔

مُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ

حرام ہے ہمارے بیویوں پر اور اگر وہ (پیٹ کا بچہ) مُردہ ہو تو وہ اس میں

شُرَكَآءُ ۚ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۴۰﴾

شریک ہیں ضرور وہ سزا دیگا انہیں (اس) بیان کی ان کے یقیناً وہ حکمت والا خوب جاننے والا ہے

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ

یقیناً گھاٹا پایا جن لوگوں نے قتل کیا اپنی اولاد کو بیوقوفی سے بغیر علم کے

وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۚ قَدْ ضَلُّوْا

اور حرام کر لیا (اپنے پر) جو دیا تھا انھیں اللہ نے افتراء کرتے ہوئے اللہ پر یقیناً گمراہ ہوئے وہ

ع ۱۲ / ۲

وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ

اور نہ ہوئے ہدایت پانے والے اور وہی ہے جس نے بنائے باغات

مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ

ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے اور نہ چڑھائے ہوئے اور کھجوریں اور کھیتی کہ

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ

مختلف ہے پھل جن کا اور زیتون اور انار ملتے جلتے اور

غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ

نہ ملتے جلتے کھاؤ پھل اس کا جب پھل دے وہ اور دو حق اس کا

يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

بروز کٹائی کے اس کی اور نہ اسراف کرو یقیناً وہ نہیں پسند کرتا اسراف کرنے والوں کو

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۚ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ

اور (پیدا کئے اس نے) چارپایوں میں سے بوجھ اٹھانے والے اور زمین سے لگے ہوئے کھاؤ اس سے جو رزق دیا تم کو اللہ نے

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۳﴾

اور نہ پیروی کرو قدموں کی شیطان کے یقیناً وہ تمہارے لیے دشمن ہے کھلا کھلا

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ

آٹھ جوڑے دنبہ میں سے دو اور بکری میں سے

140۔ایک یہ بھی رسم تھی کہ اگر کوئی جانور ذبح کیا اور اس کے پیٹ میں سے بچہ نکلا تو اگر وہ زندہ ہوتا تو صرف مرد ہی اس کو کھا سکتے تھے عورتوں پر حرام تھا۔اور اگر بچہ مردہ نکلتا تو کھانے میں مرد عورت سب شریک ہوتے۔ یہ تمام مشرکانہ رسومات عرب میں رائج تھیں۔آنحضرتؐ کی قوت قدسی نے لوگوں کو ان رسومات سے پاک کیا۔ **141**۔ بعض لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور بھی کر دیا کرتے تھے۔ اسلام نے اس رسم کا بھی قلع قمع کیا۔ **142**۔مَعْرُوْشٰتٍ: چھت پر چڑھائے گئے۔ جیسے انگور کی بیل جو چھت پر چڑھائی جاتی ہے۔اُكُلُهٗ: ان باغات یا کھیتوں کا پھل۔ اناج مراد ہے۔ دیکھیں(13:36)اور(2:266)۔ فصل کی کٹائی پر اس کا حق دو یعنی اس میں سے زکٰوۃ ادا کرو(ابن عباس)۔ غریبوں کی امداد کرو(ii)۔ اسراف نہ کرو کھانے پینے میں یا صدقات دینے میں۔ **143**۔ حَمُوْلَةً: بوجھ اٹھانے والے جانور جیسے اونٹ، گھوڑے، گدھے، خچر، بیل وغیرہ۔ فَرْشًا: زمین سے لگے ہوئے جانور یعنی جو بوجھ نہیں اٹھاتے جیسے بھیڑ، بکری، مرغی وغیرہ۔ یا جن کو فرش پر لٹا کر ذبح کیا جاتا ہے۔ان کا گوشت کھانا حلال ہے۔

اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا

دو — تو کہدے کیا — دونوں نر — حرام کئے ہیں اس نے — یا — دونوں مادہ — یا

اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ نَبِّـــُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ

وہ جو مشتمل ہیں — جن پر — رحم — دونوں مادینوں کے — آگاہ کرو مجھے — ساتھ علم کے

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ

اگر — ہو تم — سچے — اور — اونٹنیوں میں سے — دو — اور — گائیوں میں سے

اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا

دو — تو کہدے کیا — دونوں نر — حرام کئے ہیں — یا — دونوں مادہ — یا وہ کہ

اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ

مشتمل ہوئے ہیں — جس پر — رحم — دونوں مادینوں کے — کیا — تم تھے — حاضر

اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِھٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰي عَلَي

جب وصیت کی تھی تمہیں اللہ نے اس کی — پس کون — زیادہ ظالم ہے اس سے جس نے گھڑ لیا

اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي

اللہ پر جھوٹ — تاکہ گمراہ کرے — لوگوں کو — بغیر — علم کے — یقیناً — اللہ — نہیں ہدایت دیتا

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٤﴾ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا

ظالم — لوگوں کو — تو کہدے نہیں پاتا میں اس (کلام) میں جو وحی کی گئی طرف میری کوئی حرام شدہ

عَلٰي طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا

(چیز) کسی کھانے والے پر جو کھائے اُسے سوائے اسکے کہ — ہو وہ — مردار — یا — خون

مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ

بہایا ہوا — یا — گوشت — سُور کا — پس یقیناً وہ ناپاک ہے — یا نافرمانی کے طور پر ہو کہ پکارا گیا ہو

لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ

(نام) غیر اللہ کا اس پر — پس جو — لاچار ہوا — سوائے چاہنے والے کے اور سوائے حد سے بڑھنے والے کے تو

رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَعَلَي الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ

یقیناً رب تیرا بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے — اور ان لوگوں پر جو — یہودی ہوئے حرام کیا تھا ہم نے — ہر

144۔ اسلام نے زمانہ جاہلیت کی رسموں کو ناجائز قرار دیا ہے۔ زَوْجٌ: نراور مادہ ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا زوج ہے۔آٹھ ازواج کا مطلب ہے آٹھ راس جانور جو جوڑے جوڑے یعنی نرمادہ پیدا کئے۔(یعنی چار نر اور چار مادہ اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری کے جوڑے جوڑے۔کل تعداد آٹھ راس ہے سولہ نہیں) یہ رسمیں زمانہ جاہلیت کے توہمات تھے کہ ایک جانور کا نر حلال ہو اور مادہ حرام۔ یا مادہ حلال ہو اور نر حرام۔ یا جانور خود تو حلال ہو مگر اس کا بچہ حرام۔ اللہ تعالیٰ نے ان لغویات کی غیر معقولیت سمجھا دی ہے۔ مشرکین کے اجارہ دار پجاری اور پروہت اپنے خود ساختہ قوانین کے تحت اور اپنے فائدہ کے مدنظر لوگوں کیلئے بعض جانوروں کا کھانا ان کیلئے حرام قرار دیتے تھے اسلام نے ان مشرکانہ رسومات سے منع کیا ہے۔ فرمایا شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ: ترجمہ یا وہ بچہ جس کو ان دو مادینوں کے بچہ دان نے (رحم مادر میں) گھیر رکھا ہے۔ بھیڑ اور بکری مراد ہے۔ اسی طرح گائے اور اونٹنی مراد ہے جو حاملہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ سب حرام نہیں ہیں حلال ہیں۔ ان کا گوشت کھانا جائز ہے۔ **145**۔ اَلْاُنْثَيَيْنِ: یعنی اونٹنی اور گائے یہاں مراد ہے۔اَمَّا اشْتَمَلَتْ: یعنی رحم مادر میں بچہ۔وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِھٰذَا: هٰذَا سے مراد اوپر کی بیان کردہ رسمیں ہیں۔ اللہ نے انہیں کرنے کا حکم نہیں دیا۔اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہ دے گا۔ یعنی اسلام کے خلاف ان کے بدارادوں کو اللہ کامیاب نہ ہونے دے گا۔ "مشرکوں نے اپنی مشرکانہ رسوم پر حلال وحرام کا مدار رکھا ہے۔ حالانکہ حلال وحرام کا مدار وحی الٰہی پر ہوتا ہے (ح)"۔ **146**۔ یہودی اونٹ کو اور ہندو گائے کو کھانا حرام قرار دیتے ہیں۔ بہتا ہوا خون کہہ کر وضاحت کردی کہ باقی کا خون جو گوشت میں رہ جائے چونکہ بہت کم ہوتا ہے وہ حرام نہیں ہے۔ اس کے مضر اجزاء گوشت پکانے او بھوننے سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنی فسق وہ ہے جو غیر اللہ یعنی بت کے نام پر کاٹا گیا ہو۔ وہ حرام ہے۔ مشرکین مردار، خون اور خنزیر اور بتوں کے نام کی قربانی سب کو کھانا جائز رکھتے تھے۔ "اگر حلال نہ ملے اور بھوک سے مرنے کا خطرہ ہو پھر حرام میں سے اتنا ہی کھائے جس سے موت ٹل جائے۔ اس پر گرفت نہ ہو گی(ii)۔ "اللہ غفور الرحیم ہے اس پر گرفت نہ کرے گا۔ اللہ معاف کردے گا(ii)"۔

ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ

ناخن والا جانور اور گائیوں میں سے اور بکریوں میں سے حرام کیں ہم نے ان پر چربیاں ان کی

اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ

سوائے اس (چربی) کے جو اُٹھائی پیٹھوں نے ان کی یا انتڑیوں نے یا جو (چربی) مل جل گئی

بِعَظْمٍ ۚ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ١٤٧

ساتھ ہڈی کے یہ سزا دی ہم نے انہیں بسبب سرکشی کے انکی اور یقیناً ہم ضرور سچے ہیں

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَ

پس اگر وہ جھٹلائیں تجھے تو کہدے رب تمہارا رحمت وسیع والا ہے اور

لَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ١٤٨ سَيَقُوْلُ

نہیں روکا جاتا عذاب اس کا مجرم لوگوں سے ضرور کہیں گے وہ

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا

لوگ جنہوں نے شرک کیا اگر چاہتا اللہ نہ شرک کرتے ہم اور نہ باپ دادا ہمارے

وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ

اور نہ حرام کرتے ہم کوئی چیز اسی طرح تکذیب کی ان لوگوں نے جو

قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۚ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ

پہلے تھے ان سے یہانتک کہ چکھا انہوں نے عذاب ہمارا تو کہدے کیا ہے پاس تمہارے کوئی

عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۚ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ

علم؟ کہ نکالو تم اُسے ہمارے لیے نہیں پیروی کرتے تم مگر ظن کی اور نہیں

اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ١٤٩ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ

تم مگر اٹکل کرتے تو کہدے پس اللہ کے لیے ہے حجت پوری

فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ١٥٠ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ

پس اگر وہ چاہتا اللہ ہدایت دیتا تم کو سب کو تو کہدے لاؤ گواہ اپنے

الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا

وہ جو کہ گواہی دیں کہ یقیناً اللہ نے حرام کیا ہے اُسے پس اگر گواہی دیں

147۔ كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ: ہر ناخن والا جانور یعنی شکاری جانور جو شکار کر کے اپنے ناخن سے کھاتے ہیں اور بھیڑ، بکری، گائے کی چربی یہود پر حرام ہوئی (احبار 17-3:14، 7:23)۔ مگر پسلیوں کی چربی حرام نہیں (طالمود)۔ ضرور ہم سچے ہیں یعنی ہم نے سچا ہی فیصلہ کیا تھا کہ یہود پر چند غذائیں حرام کی گئی تھیں تا ان کے مادہ سرکشی کو کم کیا جائے۔ چونکہ بنی اسرائیل چالیس سال تک بیابان میں سرگرداں رہے تھے ان کو اونٹوں پر باربرداری کرنا پڑتی تھی اس لئے انہیں اونٹوں کا ذبح کرنا منع کیا گیا تھا۔ یہ ایک وقتی یعنی عارضی حکم تھا۔ اسلام پر ایمان لے آئیں تو یہ حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ **148۔** یعنی اب تک خدا تعالیٰ کی رحمت سے تم بچے رہے ہو باوجود اس کے کہ تم اس کی تکذیب کرتے ہو۔ مگر اللہ عذاب میں جلدی نہیں کرتا۔ یہ نہ سمجھو کہ عذاب ٹل گیا ہے۔ "Oاس کا عذاب ایسا نہیں کہ کسی حیلہ یا تدبیر سے ٹل سکے"۔ **149۔** "نکالو تم اس کو ہمارے لئے" یعنی ہمیں خاموش کرنے کیلئے کوئی علمی دلیل دو کہ اللہ نے تم کو شرک کرنے کی اجازت دی ہے۔ کفار کہتے تھے کہ جو کام ہم کرتے ہیں اگر اللہ کو منظور نہ تھے تو ہمیں کیوں نہیں پکڑتا۔ فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں کو بھی تمہاری طرح ڈھیل دی تھی۔ آخر میں وہ عذاب سے پکڑے گئے تھے۔ تم بھی ہوشیار رہو اور غنیمت جانو کہ اللہ کی رحمت سے اب تک تم کو ڈھیل ملی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھا لو قبل اس کے کہ تمہیں عذاب آلے۔ كَذَّبَ: جھٹلایا (رسولوں کو)۔ **150۔** فَلَوْ شَآءَ: یعنی اگر تمہیں اللہ مجبور کر کے ہدایت دینا چاہتا تو سب ایمان لے آتے۔ حُجَّةُ الْبَالِغَةُ: اللہ کی واحدانیت۔ رسول و قرآن کی صداقت کے بین دلائل جو قرآن نے پیش کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ زبردستی کسی پر ہدایت تھوپنا نہیں چاہتا بلکہ اپنا رسول بھیج کر لوگوں کو بدی سے روکتا اور نیکی کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ نافرمانی پر فوراً ہی نہیں پکڑ لیتا بلکہ کافی مہلت دیتا ہے تا ہدایت پا جاؤ۔

فَلَا تَشۡهَدۡ مَعَهُمۡ ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا
تو نہ گواہی دیجیو ساتھ ان کے اور نہ پیروی کیجیو خواہشات کی ان لوگوں کی جنہوں نے تکذیب کی

بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ وَهُمۡ بِرَبِّهِمۡ
ہماری آیات کی اور نہ ان لوگوں کی جو نہیں ایمان لاتے آخرت پر اور وہ اپنے رب کیساتھ

يَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۰﴾ قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمۡ عَلَيۡكُمۡ ع ۱۸ ۵
شریک ٹھہراتے ہیں تو کہدے آؤ میں پڑھوں جو حرام کیا رب تمہارے نے تم پر

اَلَّا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًا وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا ۚ وَلَا
یہ کہ نہ شریک بناؤ ساتھ اسکے کسی کو اور ساتھ ماں باپ کے احسان کرو اور نہ

تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ مِّنۡ اِمۡلَاقٍ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكُمۡ وَاِيَّاهُمۡ ۚ
قتل کرو اولاد اپنی کو بوجہ غربت کے ہم رزق دیتے ہیں تم کو اور ان کو

وَلَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا
اور نہ قریب جاؤ برائیوں کے جو ظاہر ہوں ان میں سے اور جو پوشیدہ ہوں اور نہ

تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَـقِّ ؕ ذٰلِكُمۡ وَصّٰٮكُمۡ
قتل کرو اس نفس کو کہ جسے حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے یہ وہ بات ہے کہ اس (اللہ) نے

بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ اِلَّا
تاکید کی ہے تمکو اسکی تاکہ تم عقل سے کام لو اور نہ قریب جاؤ مال یتیم کے مگر

بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ حَتّٰى يَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوۡفُوا الۡكَيۡلَ
ساتھ (اس) طریق کے کہ جو بہت اچھا ہو یہانتک کہ وہ پہنچ جائے اپنی مضبوطی کو اور پورا کرو ماپ

وَالۡمِيۡزَانَ بِالۡقِسۡطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ۚ وَ
اور تول ساتھ انصاف کے نہیں ذمہ دار قرار دیتے ہم کسی نفس کو مگر مطابق طاقت کے اسکی اور

اِذَا قُلۡتُمۡ فَاعۡدِلُوۡا وَلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبٰى ۚ وَبِعَهۡدِ اللّٰهِ
جب بات کرو تم تو انصاف کرو اور اگرچہ ہو رشتہ دار اور عہد اللہ کا

اَوۡفُوۡا ؕ ذٰلِكُمۡ وَصّٰٮكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۱۵۲﴾ وَاَنَّ
پورا کرو یہ وہ بات ہے کہ اس نے تاکید کی تم کو جس کی تاکہ تم نصیحت پکڑو اور یقیناً

151۔ حَرَّمَ هٰذَا: یعنی تم جو کہتے ہو کہ فلاں فلاں چیز کو خدا نے حرام کیا ہے تو اس کے لئے گواہی یا ثبوت پیش کرو۔ کہ اللہ نے وحی و الہام سے حرام قرار دیا ہے۔ بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُوۡنَ: اپنے رب کے ساتھ برابر کے شریک ٹھہراتے ہیں۔ فَلَا تَشۡهَدۡ: تُو ان کے ساتھ گواہی نہ دیجیو کیونکہ ان کے پاس سوائے کذب و افتراء کے کچھ نہیں ہے۔ **152**۔ اَلَّا تُشۡرِكُوۡا: (اس کا حکم ہے) کہ نہ شریک بناؤ اس کے ساتھ کسی کو۔ اَلَّا سے پہلے "اس کا حکم ہے" محذوف ہے۔ اور (اس کا حکم ہے کہ) والدین کے ساتھ احسان کا سلوک کرو (یہاں بھی "اس کا حکم ہے" محذوف ہے)۔ اللہ کی توحید و اطاعت کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ "شرک چار قسم کا ہے۔ 1: شرک فی الذات۔ 2: شرک فی الصفات۔ 3: شرک فی الافعال۔ 4: شرک فی التعظیم (ح)"۔ مِنۡ اِمۡلَاقٍ: غربت کے (خوف سے)۔ اولاد کا قتل کرنا جیسے اسقاط حمل کروانا، دختر کشی، اولاد کی تربیت سے بے پرواہی۔ عزل بلا ضرورت یہ سب قتل اولاد ہے۔ قتل نفس: اِلَّا بِالۡحَقِّ: حق کے ساتھ۔ انصاف کے ساتھ قتل کرو اسے جو۔ 1: قتل عمد کا مرتکب ہو۔ 2: دین کی وجہ سے جن سے قتال ہو۔ 3: سلطنت کا باغی ہو۔ 4: قصاص لینا برحق ہے یعنی جائز ہے (2:180)۔ **153**۔ لَا نُكَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا: یعنی جن باتوں کی تاکید کی جارہی ہے وہ ایسی نہیں ہیں کہ جن پر عمل کرنا مشکل ہو۔ طاقت سے بڑھ کر کسی کو مکلف نہیں ٹھہراتے۔ هِىَ اَحۡسَنُ: ہاں! مگر احسن (طریق) سے۔

الانعام ۶ ۲۱۵ ولواننا ۸

هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ
یہ راہ میری سیدھی ہے پس پیروی کرو اس کی اور نہ پیروی کرو مختلف رستوں کی
فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ
ورنہ جُدا کر دیں گے وہ تم کو راہ سے اس کی یہ وہ بات ہے کہ اس نے تاکید کی تم کو جسکی تاکہ تم
تَتَّقُوْنَ ۝۱۵۳ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ
متقی بنو پھر دی ہم نے موسیٰ کو کتاب مکمل اس شخص پر
اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ
جس نے احسان کیا اور تفصیل ہر بات کی اور ہدایت اور رحمت تاکہ وہ
بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۵۴ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ
ملنے پر رب اپنے کے ایمان لائیں اور یہ کتاب (قرآن) اُتارا ہم نے اسے
مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۵۵ اَنْ
مبارک ہے پس پیروی کرو اسکی اور تقویٰ کرو تاکہ تم رحم کئے جاؤ ایسا نہ ہو
تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰي طَاۗىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۠
کہ کہدو تم کہ صرف اتاری گئی کتاب دو جماعتوں پر پہلے ہم سے
وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝۱۵۶ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ
اور یقیناً تھے ہم پڑھنے سے ان (اہل کتاب) کے البتہ غافل یا کہدو تم کہ اگر
اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ
اُتاری جاتی ہم پر کتاب البتہ ہوتے ہم زیادہ ہدایت والے اُن سے پس یقیناً آیا تمہارے پاس
بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
کھلا ثبوت طرف سے تمہارے رب کی اور ہدایت اور رحمت پس کون زیادہ ظالم ہے اس سے جس نے
كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ
تکذیب کی اللہ کی آیات کی اور اعراض کیا ان سے ضرور بدلہ دینگے ہم ان لوگوں کو جو
يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْۗءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا
اعراض کرتے ہیں آیات سے ہماری بُرا عذاب بسبب اس کے کہ تھے

154۔ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ: "Oورنہ خدا سے دور جاپڑو گے"۔ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا: هٰذَا سے مراد قرآن مجید یا دین اسلام کے احکام ہیں خاص کر جو اس سورۃ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔(42:14)۔ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ: اور (دیگر) طریقوں کی پیروی نہ کرو فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ: ورنہ وہ تمہیں (اللہ کے) راستہ سے ہٹا دیں گے۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ: تا تم (برائیوں سے) بچو۔ **155**۔ ثُمَّ: اس آیت میں ثُمَّ کا لفظ ترتیب کلام کیلئے ہے۔ ترتیب واقعہ کیلئے نہیں (ح)۔ عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ: کا مطلب کئی طرح بیان کیا گیا ہے۔ 1۔ پورا کرنے والی تھی انعامات الٰہیہ کو اس پر جس نے احسان کیا۔ یعنی اعلیٰ درجہ کی نیکی کی تھی۔ 2۔ پورا کرنے والی تھی انعامات الٰہیہ کو اس شخص پر جس پر اللہ نے پہلے بھی احسان کیا ہوا تھا۔ 3۔ پورا کرنے والی تھی اس نصیحت کو جسے اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں اچھی طرح بیان کیا تھا۔ 4۔ پوری کی گئی تھی ان تمام چیزوں کے لحاظ سے جو اچھی تھیں (ح)"۔ ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی جو نعمت کو پورا کرنے والی تھی ہر اس شخص پر جو نیکی بجالائے یا احسان کا رویہ اختیار کرے۔ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ: یعنی تورات اس زمانہ کے لحاظ سے بنی اسرائیل کی تمام باتوں کی تفصیل بیان کرتی ہے۔ نہ کہ ہمیشہ کیلئے جیسا کہ اوپر واضح کیا گیا ہے۔ اب قرآن مجید ہمیشہ کیلئے تمام دنیا پر اور تمام زمانوں کیلئے اتمام حجت و نعمت ہے۔ اسی طرح ملکہ سبا کے ذکر میں فرمایا: وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ (27:24) مراد اس سے اس زمانہ کی تمام ضروریات ہیں۔ **156**۔ هٰذَا كِتٰبٌ: سے مراد قرآن مجید ہے۔ بِرْكَةٌ: حوض جس میں پانی جمع ہوتا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید بھی ایسی کتاب ہے جس میں دین و دنیا کی برکتیں جمع کی گئی ہیں۔ مُبٰرَكٌ: جس میں پہلی کتب کی سچائیاں بھی رکھی گئی ہیں۔ اس کی برکتیں ہمیشہ جاری رہیں گی تاکہ تم پر رحم کیا جائے یعنی دوزخ کی آگ سے بچایا جائے۔ **157**۔ ہم سے پہلے دو جماعتوں پر یعنی یہود و نصاریٰ پر یا یہود و زرتشتیوں پر۔ انجیل شریعت کی کتاب نہیں۔(متی 5:17)۔ ہم ان کتابوں کے پڑھنے سے غافل تھے یعنی وہ غیر عربی زبان میں تھیں اور ان کی سمجھ نہ آتی تھی۔ اس وقت بائیبل کے تراجم موجود نہ تھے۔ قرآن عربی زبان میں اتارا تا تمہارا عذر باقی نہ رہے کہ ہمیں غیر عربی زبان نہ آتی تھی۔

ولواننا ۸   ۲۱۶   الانعام ۶

يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ

وہ اعراض کرتے   نہیں وہ انتظار کرتے   مگر یہ کہ   آویں ان کے پاس   فرشتے   یا

يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ

آوے   رب تیرا   یا   آویں   بعض   نشان تیرے رب کے   جس دن   آویں گے   بعض

اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ

نشان   تیرے رب کے نہیں   نفع دیگا   کسی نفس کو   ایمان اس کا   کہ نہیں   تھا   ایمان لایا

قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا

پہلے سے   یا   نہیں کی تھی   اپنے ایمان میں   کوئی نیکی   تو کہہ   انتظار کرو   یقیناً ہم

مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا

انتظار کرنیوالے ہیں   یقیناً   وہ لوگ جنہوں نے   تفرقہ ڈالا   اپنے دین میں   اور ہو گئے

شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ

کئی فرقے   نہیں ہے تیرا تعلق   ان سے   کچھ بھی   سوائے اس کے نہیں کہ معاملہ ان کا طرف اللہ کے ہے

ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ

پھر وہ آگاہ کریگا انہیں اس پر جو تھے   وہ کرتے   جو شخص   لائے گا   نیکی

فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى

تو اس کیلئے   دس   اس جیسی ہیں   اور جو   لائے گا   بدی   تو نہ   بدلہ دیا جائیگا

اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ

مگر   اس جیسا   اور وہ   نہیں ظلم کئے جائیں گے   تو کہدے   یقیناً   ہدایت دی مجھے میرے رب

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ڬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

نے طرف   راہ   سیدھی کی   (جو) دین ہے مضبوط   مذہب   ابراہیم

حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ

موحد کا   اور نہ تھا   وہ   مشرکوں میں سے   تو کہدے یقیناً   نماز میری   اور

نُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ

قربانی میری   اور زندگی میری   اور موت میری   اللہ رب العالمین کے لیے ہے   نہیں ہے کوئی شریک

158۔ سو اب بھی اگر کوئی اسلام قبول کر کے رحمت الٰہی کا مستحق نہیں بنتا بلکہ تکذیب اور مخالفت کا طریق اختیار کرتا ہے تو اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا۔ **159**۔ ملائکہ کا آنا: یعنی جنگ کے ذریعہ سزا ملے (8:10)(3:125-126)۔ خدا کا آنا: یعنی مکمل تباہی آئے جیسے قیامت جب خدا کے سامنے پیش ہوں گے۔ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ: کے آنے سے مراد موت کا آنا ہے جب ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ نرا ایمان بغیر عمل کے کام نہیں آتا۔ رب کا حکم آنا (16:34)۔ اللہ کا آنا (2:211)۔ رب کے بعض نشانات کے آنے کا مطلب ہے زمینی آفات، بیماریاں، طوفان، قحط، ٹڈی دل، زلزلے، آندھیاں آنا، عذاب، قیامت، موت وغیرہ بھی آیاتِ رَبِّكَ میں آجاتی ہیں۔ پھر توبہ قبول نہیں ہوتی۔ تم انتظار کرو عذاب کا۔ ہم انتظار کرتے ہیں اللہ کی نصرت اور فتح کا۔ دیکھیں (40:85-86) اور (47:19)۔ **160**۔ اپنے دین میں تفرقہ ڈالا۔ یعنی اپنی توہمات اور خیالات کے پیچھے لگ گئے جس کی وجہ سے آپس میں تفرقہ پڑ گیا۔ اور کھینچتی جاتی رہی۔ یہود و نصاریٰ کی ان باتوں سے مسلمانوں کو منع فرمایا ہے۔ مگر وہ بھی فرقوں میں بٹ گئے۔ **161**۔ ہر نیکی کا کم از کم دس گنا ثواب ملے گا۔ مگر ہر بدی کا زیادہ سے زیادہ اس بدی کے برابر عذاب ہوگا (بخاری 81:33) نیز دیکھیں قرآن مجید 28-10:27 ,4:41 ,2:262۔ **164**۔ تم میں سے سب سے پہلا مسلمان ہوں جیسا کہ آیت 15 میں بھی مذکور ہے۔ وَبِذَالِكَ أُمِرْتُ: یعنی انہی مندرجہ بالا امور (جو آیات 162-164 میں بیان ہوئے ہیں) کے کرنے کا مجھے اللہ نے حکم دیا ہے۔

الاعراف ۷ ۲۱۷ ولو اننا ۸

لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ اَغَيْرَ
اس کا اور اسی بات کا حکم دیا گیا ہوں میں اور سب سے پہلا مسلمان ہوں تو کہدے کیا غیر کو
اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ
اللہ کے میں چاہتا ہوں رب حالانکہ وہ رب ہے ہر چیز کا اور نہیں کماتا کوئی
نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى
نفس مگر اپنے پر ہی اور نہیں بوجھ اُٹھائے گا کوئی بوجھ اُٹھانے والا بوجھ کسی کا پھر طرف
رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ
اپنے رب کی لوٹنا ہے تمہارا پھر وہ آگاہ کرے گا تم کو اس سے کہ تھے تم جس میں
تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ
اختلاف کرتے اور وہی ہے جس نے بنایا تم کو جانشین (پہلوں کا) زمین میں
وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ
اور بلند کیا بعض تمہارے کو اوپر بعض کے درجوں میں تاکہ آزمادے تم کو اس میں
اٰتٰىكُمْ ۚ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾
جو اس نے دیا تم کو یقیناً رب تیرا جلد دینے والا ہے سزا اور یقیناً وہ البتہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
الٓمّٓصٓ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ
الف۔لام۔میم۔صاد (یہ) کتاب ہے اُتاری گئی طرف تیری پس نہ ہو سینہ میں تیرے
حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ اِتَّبِعُوْا
تنگی اس سے تاکہ ڈرائے تو اسکے ذریعہ اور نصیحت ہے مومنوں کے لیے پیروی کرو اسکی

165۔کوئی جان کسی دوسری جان کے گناہ نہ اٹھا سکے گی۔ہر ایک کو اپنا اپنا حساب چکانا ہوگا۔نیز دیکھیں (53:39-40) (17:16)۔ مسیح کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے بلکہ تورات کو قائم کرنے کے لئے آئے تھے(متی 5:17)۔انجیل میں کوئی شریعت نہیں ہے۔ مسیح دوسرے کے گناہوں کے بوجھ نہ اٹھا سکے گا کیونکہ مسیح نے خود کہا ہے کہ وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہے اور وہ بے گناہ نہیں ہے(لوقا 18:19-20، متی 19:17، 5:11 مرقس 10:18)پس مسیح دوسروں کیلئے کفارہ نہیں ہوسکتا(ii)۔اختلافات کا فیصلہ روز قیامت اللہ کے روبرو ہوگا۔

166۔خلفاء بنائے یعنی وارث بنایا(دوسروں کا) جیساکہ 2:31 میں بھی فرمایا تاکہ وہ انصاف کے ساتھ اپنے فرائض پوری طرح سرانجام دیں۔کیونکہ ان سے اس امر کے متعلق باز پرس ہوگی (ادائیگی فرائض کے متعلق)اور بعض کو جو بعض پر فضیلت دی ہے اس میں ان کی آزمائش ہے۔

7۔سُوْرَةُ الْاَعْرَاف(مکی)

2۔الٓمّٓصٓ:اَنَا اَللّٰهُ اَعْلَمُ وَ صَادِقٌ:ترجمہ۔میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور صادق ہوں۔(اور میری تعلیم سچ پر مشتمل ہے)(ابن عباسؓ)(ii)۔ **3**۔ چونکہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے اس لئے سینہ میں تنگی نہ ہو۔یعنی مخالفت اور مشکلات کی وجہ سے دل نہ گھبرائے نہ ہارے۔حق ہی کی فتح ہوگی۔ ذِکْرٰی:ذکر سے زیادہ بلیغ ہے یعنی کثرتِ ذکر و شرف میں۔ یہاں نزول کتاب کی دو غرضیں بتائی گئی ہیں۔ لِتُنْذِرَ:یعنی انکار اور بدعملی کی پاداش سے ڈرانا یا متنبہ کرنا اور بتادینا کہ بدی کا انجام بھی اچھا نہیں ہوسکتا۔2۔یہ کتاب مؤمنوں کے لئے موجب شرف و بلندئ مرتبہ ہوگی۔(نیز دیکھیں 43:45،38:2)۔

مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ

جو اتارا گیا طرف تمہاری طرف سے تمہارے رب کی اور نہ پیروی کرو سوائے اس کے (اور)

اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۴ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ

دوستوں کی کم ہی نصیحت پکڑتے ہو تم اور کتنی ہی بستیاں ہیں

اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝۵

ہلاک کیا ہم نے جنہیں چنانچہ آیا ان کے پاس عذاب ہمارا رات کو سوتے میں یا جبکہ وہ دوپہر کو آرام کر رہے تھے

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا

پس نہ تھی پکار ان کی جبکہ آیا ان کے پاس عذاب ہمارا سوائے اسکے کہ کہا انہوں نے

اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۶ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ

یقیناً تھے ہم ظالم پس ضرور پوچھیں گے ہم ان لوگوں سے کہ بھیجا گیا (نبیوں کو) طرف انکی

وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۷ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّ

اور البتہ ضرور پوچھیں گے ہم رسولوں سے پھر البتہ ضرور بیان کریں گے ہم ان پر ساتھ علم کے اور

مَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝۸ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ ۚ فَمَنْ

نہیں ہیں ہم غیر حاضر اور تول اس دن سچ سچ ہے پس جو شخص

ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۹ وَ

کہ بھاری ہوئے تول اس کے تو یہ لوگ ہی کامیاب ہیں اور

مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

جو شخص کہ ہلکے ہوئے تول اس کے تو یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے گھاٹے میں ڈالا

اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝۱۰ وَلَقَدْ

اپنی جانوں کو بسبب اس کے کہ تھے آیات ہماری سے ظلم کرتے اور یقیناً یقیناً

مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا

طاقت دی ہم نے تم کو زمین میں اور بنایا ہم نے تمہارے لیے اس میں زندگی کے سامان کم ہی

مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۱۱ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا

تم شکر کرتے ہو اور یقیناً یقیناً پیدا کیا ہم نے تم کو پھر صورت دی ہم نے تم کو پھر کہا ہم نے

ع ۱/۸

4۔ "Oقرآن کے خلاف اگر کوئی حدیث یا قول ہے تو اس حدیث یا قول سے منہ پھیر لے"۔ **5**۔ قَآئِلُوْنَ: قیلولہ کرتے تھے (دوپہر کو سوتے تھے)۔ چونکہ حق کی مخالفت کرتے تھے اس واسطے اللہ نے عذاب بھیج کر کافروں کو مغلوب کر دیا۔ **7**۔ رسولوں کی گواہی لی جائے گی کہ انہوں نے پیغام حق پہنچا دیا تھا۔ اور ان کی گواہی بھی لی جائے گی جن کی طرف رسول بھیجے تھے۔ یعنی لوگوں نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ آیا انہوں نے خدا اور رسول کی آواز کو مانا یا اس پر عمل کیا؟ آنحضرتؐ نے حجۃ الوداع میں لوگوں سے پوچھا تھا کہ کیا میں نے پیغام الٰہی کو تم سب تک اچھی طرح پہنچا دیا ہے۔ سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا کہ ہاں! اچھی طرح سے پہنچا دیا ہے۔ **8**۔ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ: ہم ان کے بداعمال ان کو اپنے علم کی بنا پر بتائیں گے۔ غَآئِبِيْنَ: ہم نہیں ہیں غیر حاضر یعنی وہ جو کچھ کرتے تھے ہم دیکھتے تھے (ii)۔ **9**۔ اس دن تمہارے کردہ اعمال کا وزن ضرور کیا جائے گا۔ اور اس دن کا تولنا حق و انصاف پر ہو گا۔ (یعنی بعث بعد الموت کے دن)۔ وزن کرنے کا یا تولنے کا مطلب درست فیصلہ کرنا ہے جانچ تول کر۔ حق کے سوا وہاں کوئی چیز وزنی نہ ہو گی جس کے ساتھ جتنا حق ہو گا اس کا اتنا ہی وزن ہو گا۔ **10**۔ ظلم کے ساتھ "ب" آئے تو اس کا مطلب کفر کرنا ہے یعنی وہ اللہ کی آیات (پیغامات) کا کفر یا انکار کرتے تھے۔ دیکھیں 17:60، 7:104۔ ظَلَمُوْا بِهَا: یعنی کفر (انکار) کیا۔

الاعراف ۷ ۲۱۹ ولو اننا ۸

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ
فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو پس سجدہ کیا انہوں نے سوائے ابلیس کے نہ
يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۲﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ
ہوا وہ سجدہ کرنے والوں میں سے فرمایا کس نے روکا تجھے کہ نہ سجدہ کیا تونے جبکہ
اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ
حکم دیا تھا میں نے تجھے، اس نے کہا میں بہتر ہوں اس سے پیدا کیا تونے مجھے آگ سے اور پیدا کیا تونے اُسے
مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۳﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ
کیچڑ سے فرمایا پس نکل جا اس (مقام) سے پس نہیں ہے مناسب تیرے لیے کہ تکبر کرے تُو
فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى
اس (مقام) میں پس نکل جا یقیناً تو ذلیلوں میں سے ہے اس نے کہا مہلت دے مجھے اس
يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۶﴾ قَالَ فَبِمَآ
دن تک کہ وہ اُٹھائے جائیں گے فرمایا یقیناً تو مہلت دیئے ہوؤں میں سے ہے اس نے کہا پس اس لیے کہ
اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ
گمراہ ٹھہرایا تونے مجھے ضرور بیٹھوں گا میں ان کے لیے راہ تیری سیدھی پر پھر
لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ
ضرور آؤں گا میں ان کے پاس آگے سے ان کے اور پیچھے سے ان کے اور
اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَاۗئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۸﴾
دائیں سے ان کے اور بائیں سے ان کے اور نہ پائے گا تُو اکثر ان کے شکر گزار
قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۭ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ
فرمایا نکل جا اس (مقام) سے مذمت کیا ہوا دھتکارا ہوا البتہ جنہوں نے پیروی کی تیری ان میں سے
لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ
البتہ ضرور بھروں گا جہنم کو تم سب سے اور اے آدم رہ تو
وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
اور بیوی تیری جنت میں پس دونوں کھاؤ جہاں سے چاہو تم اور نہ قریب جانا اس

12۔ نسل انسانی کو پہلے مبہم شکل میں پیدا کیا۔ پھر مناسب حال صورتیں بخشیں۔ نیز ملائکہ کو کہا کہ آدمؑ کی اطاعت کرو۔(ii)۔ سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا۔**13**۔ابلیس فرشتوں میں سے نہ تھا بلکہ جنوں میں سے تھا۔ کَانَ مِنَ الْجِنِّ۔اور جنوں کو خدا نے آگ سے پیدا کیا۔(18:51)۔ مراد یہ نہیں کہ آدمؑ مٹی اور ابلیس یا شیطان آگ سے پیدا ہوئے تھے بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ آدمؑ میں گیلی مٹی کی طرح اخلاق کو نیکیوں میں ڈھالنے کی صلاحیت ہے اور ابلیس آگ کی طرح جلانے کی خصلت رکھتا ہے اور وہ نافرمانی کا مادہ رکھتا ہے(ii)۔ جیسے فرمایا خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ:اس کے معنے یہ نہیں کہ جلدی کوئی مادہ ہے جس سے انسان پیدا کیا گیا بلکہ مراد یہ ہے کہ انسان کی فطرت میں جلد بازی کا مادہ ہے(21:38)۔ سجدہ کرنے کا حکم براہ راست فرشتوں کو تھا کہ آدمؑ کی فرمانبرداری کریں۔ مگر جب افسر کو حکم دیا جائے تو ماتحت بھی اس کے تحت شامل ہوتے ہیں۔اس واسطے ابلیس کو بھی فرمانبرادی کا حکم تھا(ii)۔اَلَّا تَسْجُدَ: یہ اصل میں اَنْ لَا ہے۔اس میں لَا زائدہ ہے۔ مطلب اَنْ تَسْجُدَ کہ کس چیز نے روکا کہ تو سجدہ کرے(iv)۔**14**۔ شیطان کے ہبوط سے اس کا مقام فضیلت سے نکل جانا مراد ہے(ح)۔مِنْهَا: اس باغ سے (یا اس حالت یا مرتبہ سے)۔فِيْهَا: کا بھی یہی مطلب ہے۔**15تا18**۔ مگر اللہ کے نیک بندوں پر ابلیس کا کوئی اثر نہ ہوگا(17:66)۔**16**۔اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ: اس جملہ کی ترکیب صاف بتاتی ہے کہ ابلیس کی درخواست منظور نہیں کی بلکہ وہ پہلے سے فیصلہ شدہ امر تھا(ح)۔ اللہ نے ابلیس کو مہلت دی تا بندوں کی آزمائش کرسکے کہ کون رحمان کا بندہ (34:21) ہے اور کون ابلیس کا پجاری۔**17**۔ اَغْوَيْتَنِيْ: کا یہ معنٰی نہیں ہے کہ اللہ نے ابلیس کو گمراہ کیا۔ بلکہ ابلیس نے خود اپنے عمل سے اپنے آپ کو گمراہ کیا۔ عربی کا محاورہ ہے جو نتیجہ نکالے فعل کو بھی اسی کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے(ii) جیسے استاد نے طالب علم کو فیل کر دیا۔ حالانکہ فیل کا ہونا طالب علم کی وجہ سے ہے۔ اللہ کا قانون نتیجہ نکالتا ہے(i) فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ: کا ترجمہ ہے۔ پس اس لئے کہ گمراہ ٹھہرایا تونے مجھے۔ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ میں بھی لوگوں کو سیدھی راہ سے گمراہ کروں گا۔**18**۔ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ: انہیں دنیوی لالچ دوں گا۔ خَلْفِهِمْ سے مراد آخرت ہے یعنی بتاؤں گا کہ آخرت میں اعمال کی جزا سزاء کچھ نہیں ہوگی۔ اَيْمَانِهِمْ یعنی نیکیوں سے روکوں گا۔ شَمَاۗئِلِهِمْ: یعنی بدیوں کی تحریک کروں گا۔ ابلیس کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں کا ذکر ہے مگر اوپر کا ذکر نہیں۔ پس انسان یہ نہ سمجھے کہ وہ ہر طرف سے ابلیس سے گھر گیا ہے بلکہ آسمانی فضل اور باطنی تغیر کی جانب ابھی خالی ہے(ح)۔**19**۔ آدمؑ کی جنت ارضی تھی نہ کہ بہشت مراد ہے۔(2:37) کیونکہ بہشت سے تو لوگ نکالے ہی نہ جائیں گے(15:49)۔ نوٹ:13۔ پہلا قَالَ (خدا نے) کہا۔ دوسرا قَالَ: (ابلیس نے) کہا۔14۔قَالَ (خدا نے) فرمایا۔15۔قَالَ (ابلیس نے) کہا۔16۔قَالَ (خدا نے) فرمایا۔17۔ قَالَ (ابلیس نے) کہا۔19۔قَالَ (خدا نے) فرمایا۔**20**۔ شجرہ ممنوعہ سے مراد ابلیس اور اس کی ذریت ہے یعنی ان کے کاموں سے تعلق نہ رکھنا۔ قرآن مین شجرہ طیبہ اور شجرہ خبیثہ کا ذکر ہے(14:25-27) یعنی نیک کام اور بد اعمال مراد ہیں۔ "اس فقرہ سے معلوم ہوا کہ شریعت کی اصل بنیاد چیزوں کی حلت پر ہے۔ صرف ان چیزوں سے منع کیا جاتا ہے جو روحانی اور جسمانی طور پر مضر ہوتی ہیں(ii)"۔

ولوانّنا ٨ ٢٢٠ الاعراف ٧

الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٠﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ
درخت کے ورنہ ہوجاؤ گے تم دونوں ظالموں میں سے پھر وسوسہ ڈالا انہیں شیطان نے

لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا
تاکہ ظاہر کرے ان کے لیے جو چھپایا گیا تھا ان سے یعنی شرم گاہیں ان کی اور اس نے کہا کہ نہیں

نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ
روکا تمہیں رب نے تمہارے اس درخت سے سوائے اسکے کہ ہوجاؤ گے تم فرشتے

اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢١﴾ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ
یا ہوجاؤ گے تم ہمیشہ رہنے والوں میں سے اور قسم کھا کر کہا انہیں کہ یقیناً میں تم دونوں کے لیے ضرور

النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٢﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ
خیرخواہوں میں سے ہوں پس مائل کیا ان دونوں کو دھوکہ سے پس جب چکھا دونوں نے وہ درخت

بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ
ظاہر ہوگئیں ان کے لیے شرمگاہیں ان کی اور لگے دونوں چپکانے اپنے پر

وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا
پتے اس باغ کے اور پکارا انہیں رب نے ان کے کیا نہیں روکا تھا میں نے تم کو

الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٣﴾
اس درخت سے اور کہا تھا میں نے تمہیں کہ یقیناً شیطان تم دونوں کا دشمن ہے کھلا کھلا

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
کہا ان دونوں نے اے رب ہمارے ظلم کیا ہم نے اپنی جانوں پر اور اگر نہ بخشا تو نے ہمیں اور نہ رحم کیا تو نے ہم پر

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ
تو ضرور ہوجائیں گے ہم گھاٹا پانے والوں میں سے فرمایا اتر جاؤ بعض تمہارا بعض کے لیے

عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٥﴾ قَالَ
دشمن ہے اور تمہارے لیے زمین میں ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہے ایک وقت تک فرمایا

فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٦﴾ ع ٢ / ٩
اسی (زمین) میں زندہ رہو گے تم اور اسی میں مرو گے تم اور اسی سے نکالے جاؤ گے تم

21۔ فَوَسْوَسَ: وہ بری بات جو شیطان انسانوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔ سَوْءَۃٌ کی جمع سَوْاٰتٌ ہے یعنی شرمگاہیں جنہیں ظاہر کرنے کو برا سمجھا جاتا ہے۔ شیطانی وسوسوں اور برے خیالات (مثلاً سمجھے کہ رشوت کے بغیر گزارہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی ترقی کر سکتا ہوں اور اس طرح رشوت خوری کرتا ہے) انسان کو تباہی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور اس پر اس کی کمزوریاں بھی کھولتے ہیں (یُوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ 7:27)۔ اس لئے آدمؑ کو شیطان اور اس کی ذریت سے بچنے کیلئے کہا ہے کہ اس درخت کا پھل نہ کھانا۔ یعنی شیطانی باتوں پر عمل نہ کرنا(ii)۔ 23۔ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ: پس اس (شیطان) نے دھوکے سے ان کو نافرمانی میں ڈال دیا۔ سَوْاٰتِهِمَا: ان دونوں کی شرمگاہیں۔ ان کے عیوب۔ شیطان انسان میں وسوسہ ڈال کر ان کو پھسلاتا ہے۔ مَا وٗرِيَ: جو چھپا کر رکھی گئی تھیں یعنی ظاہر نہ ہوئی تھیں۔ پس شیطان نے چاہا کہ انسانی کمزوریاں جو ظاہر نہیں ہوئی تھیں ان کا انسان سے ارتکاب کروا کر ظاہر کر دے اور اس طرح اس کا لباس تقویٰ اتروادے۔ اور باغ کے پتے لگانے سے مراد اپنی کمزوریوں کا اخفاء کرنا اور چھپانا ہے۔(ح)۔ دَلّٰی: اتارا۔ مائل کیا۔ وَرَقِ الْجَنَّةِ: ورق کے معنٰی زینت کے بھی ہیں یعنی جن کاموں سے جنت میں زینت ملتی ہے وہ کام آدمؑ اور حوا نے کرنے شروع کر دیئے تاکہ ان کی کمزوریاں چھپ جائیں(ii) "ان کے رب نے انہیں پکارا یعنی ان کی فطرت صحیحہ نے ان کو بتایا کہ جو کچھ خدا نے کہا تھا وہ سچ تھا اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ غلط تھا۔ تب وہ دعاؤں اور استغفار سے خدا کا فضل حاصل کرنے لگ گئے(ii)"۔ 24۔ گناہ کر کے اس پر اترانا اور اصرار کرنا شیطانی طریق ہے۔ اور گناہ کے بعد ندامت اور توبہ کرتے ہوئے استغفار کرنا اللہ والوں کا شیوہ ہے۔ 25۔ آدم، حوا اور شیطان یعنی شیاطین اور انسان ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ شیاطین سے مراد بھی شیاطین انسان ہیں۔ کیونکہ دنیا میں کوئی عجیب مخلوق شیاطین تو نظر نہیں آتے صرف انسان ہی نظر آتے ہیں(ii)۔ پس برے انسانوں کو شیاطین کہا گیا ہے جو نیک انسانوں میں اکٹھے رہتے ہیں(ii)۔ 26۔ فِيْهَا یعنی زمین میں۔ اس آیت سے ثابت ہے کہ عیسیٰؑ اور ادریسؑ آسمان پر نہیں گئے اور اگر گئے ہیں تو وہ انسان نہ تھے کیونکہ تمام انسان اسی دنیا میں پیدا ہوتے، اسی دنیا میں زندگی بسر کرتے اور اسی دنیا (زمین) میں مر جاتے ہیں۔ اور یہیں سے پھر زندہ ہو کر اٹھیں گے۔ آسمانوں پر جانے کا کہیں ذکر نہیں ہے(ii)۔ "Oانسانوں کی قرار گاہ زمین ہی رہے گی۔ آدمؑ کی جنت بھی زمین پر ہی تھی۔ تورات میں اس جنت کی حدود بھی بیان کی گئی ہیں"۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ

اے اولادِ آدم یقیناً اُتارا ہم نے تم پر لباس جو ڈھانکتا ہے

سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ

تمہاری شرمگاہوں کو اور زینت کا موجب ہے اور لباس تقویٰ کا ہی بہتر ہے

ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ

یہ آیات سے ہے اللہ کی تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اے اولاد آدم

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ

نہ فتنہ میں ڈالے تم کو شیطان جیسا کہ نکالا اس نے ماں باپ تمہارے کو جنت سے

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ

اُتارا تھا ان سے لباس ان کا تاکہ دکھائے انہیں شرمگاہیں ان کی یقیناً

يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا

دیکھتا ہے تمہیں وہ اور قبیلہ اس کا جہاں سے نہیں دیکھتے تم انہیں یقیناً

جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاِذَا

بنایا ہم نے شیطانوں کو دوست ان لوگوں کے لیے جو نہیں ایمان لاتے اور جب

فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا

وہ کرتے ہیں کوئی بے حیائی کہتے ہیں پایا ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو اور اللہ نے حکم دیا ہے ہمیں

بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

اس کا تو کہدے یقیناً اللہ نہیں حکم دیتا بے حیائی کا کیا تم کہتے ہو اللہ پر

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِيْمُوْا

جو نہیں جانتے تم تو کہدے حکم دیا ہے میرے رب نے انصاف کا اور (یہ کہ) سیدھا رکھو

وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ

اپنے مونہوں کو نزدیک ہر مسجد کے اور پکارو اسے خالص کرتے ہوئے اس کیلئے

الدِّيْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَرِيْقًا هَدٰى وَ

اطاعت کو جس طرح پہلی دفعہ پیدا کیا تم کو پھر لوٹو گے تم ایک گروہ کو اس نے ہدایت دی اور

27۔ رِيْشًا: پرندے کے پروں کو کہتے ہیں یعنی Feathers یا Plumage جو جسم کو ڈھانکتے ہیں اور اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ نیز زینت کا موجب ہیں۔ اَنْزَلْنَا: ہم نے لباس اتارا یعنی پیدا کیا۔ اسی طرح فرمایا اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ: کہ لوہا اتارا یا پیدا کیا۔(57:26)۔ نیز فرمایا قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا (65:11-12) یعنی رسول پیدا کیا۔ حضرت ابن عباسؓ کے قول کے مطابق لباس التقویٰ سے مراد اعمال صالحہ اور خوف خدا ہے۔ پس لباس سے مراد تقویٰ کا لباس ہے جس سے انسان برائیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کے چھِن جانے کا مطلب ہے کہ برائی سے زد لگی۔ اٰيٰتِ اللّٰهِ: سے یہاں مراد اللہ کے ارشادات ہیں۔ **28**۔ شیطان کی ذریت مؤمنوں کو تاڑتی رہتی ہے کہ کب اور کس طرح ان کے اعمال کو بگاڑ کر پیش کرے اور لوگوں کو دشمن بناوے۔ یعنی کافر یہ تعلیم دیتے ہیں کہ باپ دادوں کی تعلیم پر جمے رہو عقل سے کام نہ لو (7:71)(ii)۔ **29**۔ فَاحِشَةً: یہ بیان زمانہ جاہلیت میں کعبہ کے گرد ننگے ہو کر طواف کرنے کے بارے میں ہے (طبری)۔ یہ ایک بے حیائی تھی جو باپ دادوں سے ان میں چلی آرہی تھی خاص کر بعض قبائل بنو عامرہ وغیرہ۔ وہ کہتے تھے کہ ہمارے باپ دادوں کو خدا نے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔ **30**۔ اس آیت میں دین حق کے تین بنیادی امور بتائے گئے ہیں۔ یعنی۔ 1۔ عمل میں اعتدال۔ 2۔ عبادت میں توجہ۔ 3۔ خدا پرستی میں اخلاص۔ (ح)۔ جس طرح پہلی دفعہ پیدا کیا تم کو پھر اسی طرح لوٹایا جائے گا۔ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ: جس طرح رحم مادر میں نطفہ نشوونما پا کر بچہ بن جاتا ہے اسی طرح موجودہ روح بطور نطفہ مرنے کے بعد نشوونما پا کر ایک نیا وجود بن جائے گی۔ یہ نئی پیدائش ہوگی۔ "O وَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنِ: اخلاص نیت سے نمازیں ادا کرنا اور دعائیں کرنا، ادعیہ مأثورہ، استغفار عبادت کے اصول کا خلاصہ ہے"۔ امام رازی اور بیضاوی نے یہاں مسجد کے معنے نماز کے لئے ہیں۔ "O اپنے آپ کو (نماز میں۔ ناقل) اس طرح کھڑا کرے کہ گو یا خدا کو دیکھ رہا ہے یا خدا اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔ ادعیہ مأثورہ اور دوسری دعائیں خدا سے بہت مانگے اور توبہ و استغفار کرے"۔

فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ
ایک گروہ ثابت ہوگئی ان پر گمراہی یقیناً انہوں نے بنایا شیطانوں کو
اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ٣١
دوست چھوڑ کر اللہ کو اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پانے والے ہیں
يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا
اے اولادِ آدم اختیار کرو اپنی زینت وقت ہر نماز کے اور کھاؤ
وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ٣٢
اور پیو اور نہ اسراف کرو یقیناً وہ نہیں پسند کرتا اسراف کرنے والوں کو
قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ
تو کہدے کس نے حرام کی ہے زینت اللہ کی جو نکالی ہے اس نے اپنے بندوں کے لیے اور
الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ
پاکیزہ چیزیں رزق میں سے تو کہدے یہ (نعمتیں) ان لوگوں کے لیے ہیں جو ایمان لاتے ہیں زندگی
الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ
ورلی میں خالص ہیں بروز قیامت اسی طرح ہم کھولکر بیان کرتے ہیں آیات
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ٣٣ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا
ان لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں تو کہدے سوائے اسکے نہیں کہ حرام کیں رب نے میرے بے حیائیاں جو
ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ
ظاہر ہوں ان میں سے اور جو پوشیدہ ہوں اور گناہ اور بغاوت بغیر حق کے اور یہ کہ
تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي
شریک ٹھہراؤ ساتھ اللہ کے اُسے کہ نہیں اُتاری اس نے اس کی کوئی دلیل اور یہ کہ کہو تم
اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ٣٤ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ
اللہ پر جو نہیں تم جانتے اور ہر ایک اُمّت کیلئے ایک میعاد ہے پس جب آجاتی ہے میعاد انکی
لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ٣٥ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا
نہیں وہ پیچھے ہوتے ایک گھڑی اور نہ آگے ہوتے ہیں اے بنی آدم

31۔ حَقَّ عَلَيۡهِمُ الضَّلٰلَةُ: واجب ہوگئی ان پر گمراہی۔ یا ثابت ہوگئی کہ وہ گمراہی میں ہیں۔ 32۔ اس آیت میں زینت سے مراد جہاں لباس بلکہ اچھے لباس کا پہننا مراد ہے وہاں یہ بھی مراد ہے کہ حقیقی زینت تقویٰ ہے جسے ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ نیز کھانے پینے میں اعتدال صحت جسمانی کیلئے ضروری ہے اور عبادات کی توفیق دیتا ہے۔ اور تقویٰ کا موجب ہے جو کہ سب سے بہتر لباس ہے (وَ لِبَاسُ التَّقۡوٰى هُوَ خَيۡرٌ)(ح)"۔ ظاہری جسمانی پاکیزگی کا اثر روحانی پاکیزگی حاصل کرنے کی غرض سے ہے۔ اسی طرح کھانے پینے میں اسراف سے کام نہ لینا عبادات کی توفیق دیتا ہے اور صحیح اعمال بجالانے کی بھی(ii)"۔ مسجد میں جانے سے پہلے اپنی نیتوں کو صاف کر لیا کرو اور ظاہری صفائی کپڑوں اور بدن کی بھی کر لیا کرو۔(ii)۔ فرمایا اچھا لباس طبیعت پر پاکیزہ اثر پیدا کرتا ہے اور روحانی لباس تقویٰ کا لباس ہے۔ خُذُوۡا زِيۡنَتَكُمۡ: یہاں لباس کی زینت مراد ہے نہ کہ زیور وغیرہ کی جیسا کہ آیت 27 اور 28 میں ذکر ہے۔ "زینت کا یہ بھی معنٰی ہے کہ صاف ستھرے لباس اور پاک صاف بدن کے ساتھ مسجد میں جاؤ۔ پاک خیالات لے کر جاؤ(ii)۔ کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں نہ جاؤ بلکہ مسواک کر کے اور خوشبو لگا کر جاؤ۔ 33۔ عیسائیوں اور ہندوؤں نے طیبات اور زینت کی اشیاء مثل لباس اور بعض کھانے ولی اللہ لوگوں پر حرام قرار دئے ہیں۔ لیکن اسلام نے بتایا کہ سب طیب چیزیں مؤمنوں کیلئے پیدا کی ہیں(ii) دنیا میں یہ نعمتیں مؤمن اور کافر دونوں کو میسر ہیں۔ مگر آخرت میں صرف مؤمنوں کیلئے ہیں۔ 34۔ ناحق کی زیادتی جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا ہے۔ "گناہ کی چار اقسام ہیں۔ 1۔ اَلۡفَوَاحِشَ۔ جن کا اثر نام و نسب پر پڑتا ہے۔ 2۔ اِثۡمٌ: جس کا اثر عقل و سوچ کی قوتوں پر پڑتا ہے۔(2:220)۔ 3۔ اَلۡبَغۡیَ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ: جس کا اثر مال، جان اور ملک پر پڑتا ہے۔ 4۔ اَنۡ تُشۡرِكُوۡا: جن کا اثر روحانیت پر پڑتا ہے(ح)"۔ نشہ آور چیزیں گناہ کی جڑ ہیں۔(رازی) مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا: یعنی جن کے بارے میں خدا کی طرف سے کوئی الہام نہیں اترا۔ 35۔ یعنی اعمال کے نتیجہ میں ہر قوم کی مدت جزاء مقرر ہوتی ہے۔ اچھے اعمال کرنے والوں کی لمبی اور برے اعمال کرنے والوں کی قومی عمر چھوٹی ہوتی ہے۔ یہ ان کے اعمال کی جزاء ہے۔ جب کسی قوم کی سزا کا وقت مقرر آجاتا ہے تو وہ نہیں ٹلتا نہ اس میں تاخیر ہوتی ہے۔(ii)۔ پس مدت سے مراد وہ قانون ہے جس کے ماتحت مدت لمبی یا چھوٹی ہوتی ہے۔ یعنی اعمال کی پاداش سے قوم کی مدت عمر گھٹتی یا بڑھتی ہے۔ اس میں یہ بتانا مقصود ہے کہ کفار مکہ کی اجل آنے والی ہے۔

يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى
اگر آئیں تمہارے پاس رسول تم میں سے بیان کرتے ہیں تم پر آیات میری پس جس نے تقویٰ کیا
وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَالَّذِيْنَ
اور اصلاح کی تو نہ خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جنہوں نے
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
تکذیب کی ہماری آیات کی اور تکبر کیا ان سے یہ لوگ آگ والے ہیں
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٧﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى
وہ اس میں رہ پڑنے والے ہیں پس کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جس نے گھڑ لیا
اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۚ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ
اللہ پر جھوٹ یا تکذیب کی اسکی آیات کی یہ لوگ وہ ہیں کہ پہنچے گا انہیں حصہ ان کا
مِّنَ الْكِتٰبِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ
لکھے ہیں سے یہاں تک کہ جب آئیں گے (فرشتے) ان کے پاس بھیجے ہوئے ہمارے قبض روح کرینگے ان کی
قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ قَالُوْا
کہیں گے کہاں ہیں جنہیں تھے تم پکارتے سوائے اللہ کے وہ کہیں گے
ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿٣٨﴾
وہ جاتے رہے ہم سے اور گواہی دیں گے خلاف اپنی جانوں کے کہ وہ تھے کافر
قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ
فرمائے گا داخل ہوجاؤ ان قوموں میں جو گذر چکیں پہلے تم سے جنوں اور
الْاِنْسِ فِي النَّارِ ۚ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۚ حَتّٰٓى
انسانوں میں سے آگ میں جب کبھی داخل ہوگی کوئی امت وہ لعنت کرے گی اپنے ساتھ والی کو، یہانتک کہ
اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا
جب اکٹھے ہوجائیں گے اس میں سب کے سب کہے گی پچھلی (قوم) ان کی متعلق پہلی کے اپنی اے رب ہمارے
هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۬ؕ قَالَ
ان لوگوں نے گمراہ کیا تھا ہمیں پس دے انہیں عذاب دوگنا آگ کا فرمائے گا

36۔ آنحضرتؐ کے وقت کے بنی آدم کو مخاطب کیا گیا ہے نہ کہ گزشتہ زمانہ میں آدمؑ کے بیٹوں کو۔ جیسا کہ آیات 32,28,27 میں ہے۔ خوف آئندہ کا اور غم گزشتہ کوتاہیوں کا مراد ہے۔ اللہ رسول بھیجتا رہے گا پس جس نے تقویٰ اختیار کیا اور اصلاح کی یعنی ایمان لا کر اعمال صالحہ بجالاتے رہے ان کو کوئی خوف اور غم نہ ہوگا۔ **38**۔ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ: یعنی اللہ کی کتاب میں جو ان کے لئے سزا مقدر ہے ان کو مل کر رہے گی۔ "افتراء سچا بھی ہوتا ہے اور جھوٹا بھی۔ سچا اس حالت میں کہ جو بات ایک شخص کسی طرف منسوب کرتا ہے وہ ہو تو سچی مگر قائل نے وہ بات نہ کہی ہو۔ اور جھوٹا افتراء اس صورت میں کہ جو بات قائل کی طرف منسوب کی جائے وہ جھوٹی بھی ہو اور قائل نے کہی بھی نہ ہو۔(ii)"۔ شَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ: اپنے نفسوں پر شہادت دینے سے مراد یہ ہے کہ الزام قبول کریں گے یا یہ کہ ان کی حالت خود بتائے گی کہ وہ مجرم ہیں (ح)"۔ **39**۔ اُخْتَهَا: یعنی اپنی قومی بہن کو (ہم قوم کو) مطلب ان کی طرح اعمال کرنے والے لوگ۔ لِكُلٍّ ضِعْفٌ: ہر گزشتہ جماعت پر دُگنا عذاب ہوگا۔ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ: یعنی پیروکار اپنے سرداروں کے بارے میں کہیں گے۔ اُخْرٰى: پیروکار۔ اُوْلٰى: سردار جن کی پیروی کی جاتی تھی۔ پہلوں نے پچھلی امتوں والوں کو غلط راہ پر ڈالا۔ اور پچھلی امتوں والے پہلوں کا حال دیکھ کر عبرت نہ پکڑتے تھے۔ "لِكُلٍّ ضِعْفٌ: ہر نسل جو پہلی نسل کے بعد آتی ہے۔ وہ بھی بعد میں آنے والی نسل کی پیش رو ہو جاتی ہے۔ عذاب ہمیشہ ہی زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ ہر بیمار سمجھتا ہے کہ اس کی بیماری زیادہ تکلیف دہ ہے اور دوسرے کی کم (ii)"۔ نیز دیکھیں (33:68-69) (40:48) (34:32-34) (14:22)(2:167)۔

لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ
ہرایک کیلئے دوگناہے ولیکن نہیں تم جانتے اورکہے گی پہلی (قوم) ان کی اپنی پچھلی (قوم) کو
فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
کہ نہیں ہے تمہارے لیے ہم پر کوئی فضیلت پس چکھو عذاب بسبب اس کے جو تھے تم
تَكْسِبُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا
کماتے یقیناً جن لوگوں نے تکذیب کی ہماری آیات کی اور تکبر کیا اس سے
لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى
نہیں کھولے جائیں گے ان کیلئے دروازے آسمان کے اور نہ وہ داخل کئے جاویں گے جنت میں یہاں تک کہ
يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤٠﴾
داخل ہو اونٹ ناکہ میں سوئی کے اوراسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم مجرموں کو
لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذٰلِكَ
ان کے لیے جہنم کا بچھونا ہوگا اور اوپر ان کے پردے ہونگے (جہنم کے) اور اسی طرح
نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
ہم بدلہ دینگے ظالموں کو اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور کیں انہوں نے نیکیاں
لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۫ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ
نہیں ہم ذمہ دار قرار دیتے کسی نفس کو مگر مطابق وسعت کے اسکی، یہ لوگ جنت والے ہیں وہ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ
اس میں رہ پڑنے والے ہیں اور نکال دیں گے ہم جو سینوں میں تھا ان کے
غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ
کینہ بہتی ہوں گی نیچے ان کے نہریں اور وہ کہیں گے سب تعریفیں
لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا
اللہ کیلئے ہیں جس نے راہنمائی کی ہمیں اس کی طرف اور نہ تھے ہم کہ ہدایت پائیں اگر نہ ہوتی
اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ
یہ بات کہ ہدایت دی ہمیں اللہ نے یقیناً یقیناً آئے تھے رسول ہمارے رب کے ساتھ حق کے

ع ۴

40۔ تم ہم سے بہتر نہیں تھے تم بھی عذاب چکھو۔ 41۔ لَا تُفَتَّحُ: مرنے کے بعد روح کو داخل جنت ہونے کی اجازت نہ ہو گی۔(ح)۔ یہاں تک کہ اونٹ داخل ہو سوئی کے ناکہ میں۔ یہ مثال انجیل متی 19:24 میں بھی مذکور ہے۔ "Oیعنی کافروں کا رفع روحانی نہیں ہوگا جبکہ متقی اور برگزیدہ مؤمنوں کیلئے مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْاَبْوَابُ آیا ہے۔ کافروں کا جنت میں جانا گویا اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزر سکنے کی طرح محال ہے"۔ "مگر خدا تعالیٰ کا رحم کرنا الگ بات ہے(ii)"

نوٹ: جمل موٹے رسے کو بھی کہتے ہیں اس کا بھی سوئی کے ناکے میں سے گزرنا محال ہے۔ مکذبین اور متکبرین کو ان کے بد اعمال غرور، تکبر کے سبب سے ان کا جنت میں داخل ہونا ناممکن نظر آئے گا۔ ہاں خدا کا رحم کرنا الگ بات ہے(ii)۔ جب تک ان کے تکبر کے اونٹ ختم نہ ہو جائیں ان کا جنت میں جانا ایسا ہی ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گزرنا ناممکن ہے(iv)۔ 42۔ غَاشِيَةٌ: کی جمع غَوَاشٍ ہے یعنی اوڑھنا، پردے۔ مطلب ایسی مصیبت جو ڈھانپ لے۔ یعنی بچھونا بھی اور اوڑھنا بھی جہنم کی آگ ہو گی جو ان کو پوری طرح سے لپیٹ لے گی۔ ظلم سے یہاں شرک مراد ہے جیسے فرمایا اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ(31:14)۔ اوپر کا سارا بیان مشرکوں کے بارے میں ہے۔ 43۔ یعنی ایمان اور اعمال صالحہ کرنے آسان ہیں۔ طاقت سے باہر نہیں ہیں۔

وَنُودُوٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ
اور انہیں آواز دی جائے گی یہ ہے وہ جنت وارث بنائے گئے ہو تم جس کے بسبب اسکے جو تھے تم
تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ
کرتے اور پکاریں گے جنت والے آگ والوں کو کہ
قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا
یقیناً پایا ہم نے جس کا وعدہ کیا تھا ہم سے ہمارے رب نے سچ سچ پس کیا پا لیا تم نے بھی جس کا
وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ
وعدہ کیا تھا رب تمہارے نے سچ سچ وہ کہیں گے ہاں پھر پکارے گا ایک پکارنے والا درمیان انکے
اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ
کہ لعنت ہے اللہ کی ظالموں پر وہ جو کہ روکتے ہیں
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ
راہ سے اللہ کی اور چاہتے ہیں اس (راہ) کو ٹیڑھا اور وہ آخرت کے
كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ
منکر ہیں اور درمیان ان دونوں (جنت اور جہنم) کے پردہ ہوگا اور اعراف پر کچھ لوگ ہونگے
يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ
پہچانتے ہوں گے سب کو نشان سے ان کے اور پکاریں گے جنت والوں کو کہ
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا
سلام ہو تم پر پس نہیں داخل ہوئے (جنتی) اس میں اور وہ توقع رکھتے ہیں اور جب
صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا
پھیری جائیں گی نظریں ان کی طرف آگ والوں کی کہیں گے اے رب ہمارے
لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ
نہ بنا ہمیں ساتھ ظالم لوگوں کے اور پکاریں گے
الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى
اعراف والے کچھ لوگوں کو پہچانیں گے انہیں نشان سے ان کے کہیں گے نہ کفایت کی

44۔ ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یعنی جنتیوں کی ملکیت ہونگی۔(ii)۔ "+نجات کے لئے ایمان، عمل اور فضل تینوں ضروری ہیں۔" آنحضرتؐ نے فرمایا یہ بات اچھی طرح سے جان لو کہ تم میں سے کسی شخص کو محض اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا جب تک اللہ کی رحمت نہ ہوگی۔(بخاری۔ مسلم) اعمال صالحہ کی توفیق بھی اللہ کے فضل سے نصیب ہوتی ہے۔ اور ہم ان کے سینوں سے کینہ نکال دیں گے یعنی جنت کا پورا لطف اٹھانے کیلئے ان کے سینوں سے کینے، دشمنی، حسد، دماغی پریشانیاں سب دور کردیں گے تب وہ حقیقی راحت پائیں گے۔ **45**۔ ظلم سے مراد یہاں بھی شرک ہے(31:14)۔ نوٹ: آیت 45 اور 46 ایک ہی فقرہ تسلسل میں ہے۔ **46**۔ ٹیڑھا پن ڈالتے ہیں یعنی اس راہ میں شبہات ڈالتے ہیں تاکہ لوگوں کو راہ راست سے گمراہ کریں۔ **47**۔ جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان پردہ ہوگا یعنی حجاب Bufferzone یا حد فاصل(57:14)۔ جنت والے لوگ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے اور اعراف والے ان پر سلام بھیجیں گے۔ اعراف میں عارف لوگ ہوں گے یعنی جنت کے اعلیٰ ارفع مقام میں ہوں گے۔(56:11-13)۔ وہ اونچی جگہ سے دوزخیوں اور بہشتیوں کو دیکھ رہے ہوں گے (اعراف جمع ہے عَرف کی یعنی اونچی جگہ) اعراف والے جو نجات پا چکے ہیں اور حشر نشر کے حساب سے فارغ ہیں بہشتیوں اور دوزخیوں کو نشان سے پہچان لیں گے۔ جنتیوں کو ان کے سفید چہروں کی وجہ سے اور دوزخیوں کو ان کے سیاہ چہروں کی وجہ سے۔ جنت والوں کو خوش خبری کہیں گے سلامتی کی۔ یہ جنتی ابھی جنت میں داخلہ کے امیدوار ہیں وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ یعنی ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے۔ خوش خبری سن کر خوش ہوں گے۔ اعراف والے جہنمیوں سے اللہ کی پناہ مانگیں گے۔ اور جہنمیوں کو کہیں گے کہ تمہارے جتھے اور بت وغیرہ تمہارے کچھ کام نہ آئے۔ **48**۔ اعراف والے دوزخیوں کو دیکھ کر خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ ہمیں دوزخیوں سے بچائے رکھیو۔ **49**۔ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا: یعنی اعراف والے دوزخیوں کو پکاریں گے۔ "جَمْعُكُمْ سے مراد جمعیت بھی ہوسکتی ہے اور مال و دولت کا جمع کرنا بھی (ح)"۔

عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٩﴾ اَهٰٓؤُلَآءِ
تم سے تمہارے جتھے نے اور نہ اس نے کہ جس پر تھے تم تکبر کرتے کیا یہ (جنتی) وہ لوگ ہیں کہ

الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا
قسمیں کھائی تھیں تم نے کہ نہ پہنچائے انہیں اللہ رحمت (اپنی) داخل ہو جاؤ

الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنَادٰٓى
جنت میں نہیں خوف تم پر اور نہ تم غمگین ہوگے اور پکاریں گے

اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ
آگ والے جنت والوں کو کہ ڈالو ہم پر کچھ

الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا
پانی یا کچھ اس سے جو دیا تم کو اللہ نے وہ کہیں گے یقیناً اللہ نے حرام کی ہیں یہ دونوں چیزیں

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥١﴾ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا
کافروں پر جنہوں نے بنایا اپنا دین مشغلہ اور کھیل

وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ
اور دھوکہ میں ڈالا انہیں زندگی ورلی نے پس آج بھول جائیں گے ہم ان کو

كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا
جیساکہ وہ بھول گئے تھے ملنے کو اپنے اس دن کے اور جیساکہ تھے وہ آیات کا ہماری

يَجْحَدُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ
انکار کرتے اور یقیناً یقیناً لائے ہم انکے پاس ایک کتاب مفصل بنایا ہے ہم نے جسے (اپنے) علم پر

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٣﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا
ہدایت ہے اور رحمت ہے لوگوں کیلئے جو ایمان لاتے ہیں نہیں انتظار کرتے وہ (کافر) مگر

تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ
انجام کا اس کے جس روز آئے گا انجام اس کا کہیں گے وہ لوگ جو بھول گئے تھے

مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ
پہلے سے یقیناً آئے تھے رسول ہمارے رب کے ساتھ حق کے پس کیا ہیں ہمارے لیے کوئی

50۔ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ۔۔۔ اصحاب اعراف جنتیوں کی طرف اشارہ کر کے دوزخیوں سے پوچھیں گے۔ کیا یہ (جنتی) لوگ وہ ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ کی رحمت ان کو نہ ملے گی۔ (اللہ فرمائے گا اے مؤمنو) اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ: جنت میں داخل ہو جاؤ یا (جبکہ اللہ نے انہیں کہا ہے) جنت میں داخل ہو جاؤ۔ خَوْف: آئندہ کا ڈر یا خطرہ۔ حزن: ماضی کے واقعہ کا دل پر بوجھ یا غم کا اثر مراد ہے۔
51۔ "دوزخیوں کی رزق سے محرومی کی یہ وجہ ہے کہ وہ بدکرداری میں بڑھنے کی وجہ سے اب ان کے قویٰ اس قابل ہی نہیں رہے کہ روحانی ثمرات حاصل کر سکیں۔ ورنہ اہل جنت کوئی بخل سے کام نہیں لے رہے۔(ح)"(7:33)۔ **52**۔ "دین کو مشغلہ اور کھیل بنا دیا تھا یعنی اس میں وہ اپنی مرضی کے مطابق ردو بدل کر لیتے تھے، ہماری آیات کا انکار کرتے تھے اس لئے مورد عذاب ہوئے۔(17:17)۔ بھلا دینا یعنی جان بوجھ کر اس کی پرواہ نہ کرنا، پس پشت پھینک دینا یعنی اس کے لئے کوئی تیاری نہ کرتے تھے(ii)" انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پس پشت ڈال دیا تھا یا بھلا بیٹھے تھے، انکاری تھے۔ نَنْسٰهُمْ: ہم ان کو چھوڑ دیں گے (اقرب) یعنی پرواہ نہ کریں گے(ii)۔
53۔ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ: ہم نے مُفَصَّل کیا اس (کتاب) کو علم کے ساتھ۔

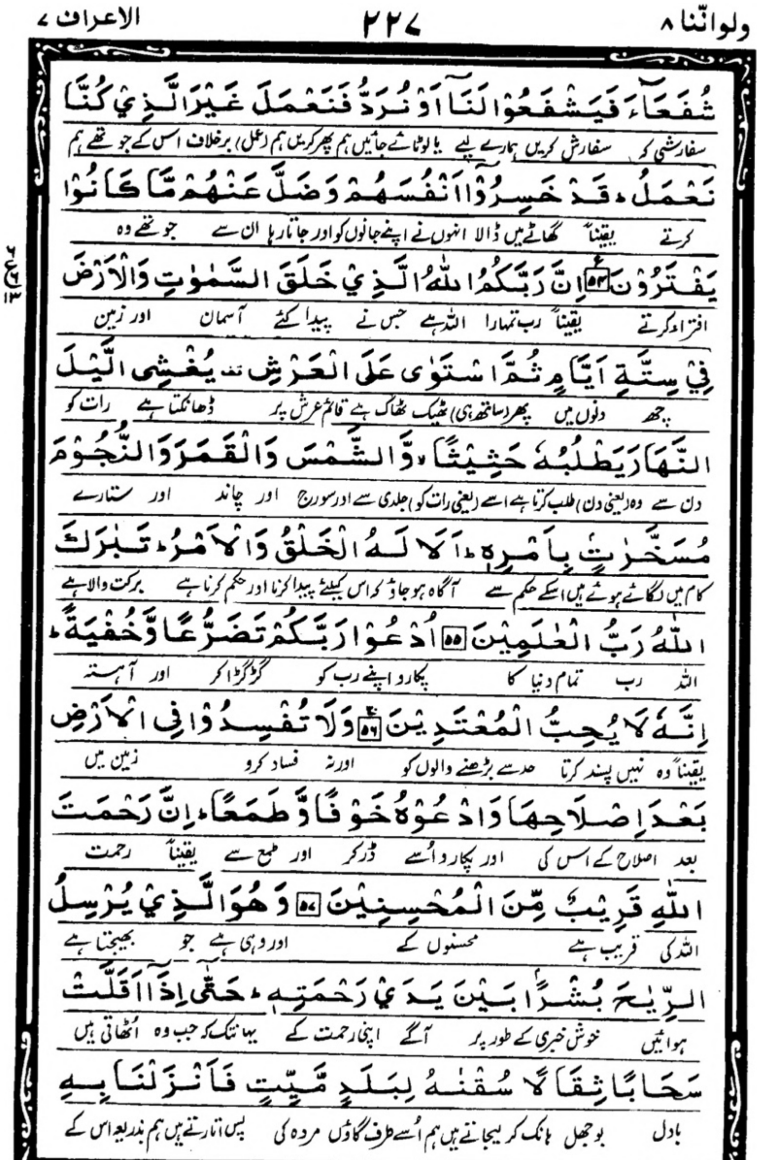

ولواننا ٨ — ٢٢٧ — الاعراف ٧

شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا
سفارشی کہ سفارش کریں ہمارے لیے یا لوٹائے جائیں ہم پھر کریں ہم (عمل) برخلاف اس کے جو تھے ہم
نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
کرتے یقیناً گھاٹے میں ڈالا انہوں نے اپنے جانوں کو اور جاتا رہا ان سے جو تھے وہ
يَفْتَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
افتراء کرتے یقیناً رب تمہارا اللہ ہے جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین
فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ
چھ دنوں میں پھر (ساتھ ہی) ٹھیک ٹھاک ہے قائم عرش پر ڈھانکتا ہے رات کو
النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
دن سے وہ (یعنی دن) طلب کرتا ہے اسے (یعنی رات کو) جلدی سے اور سورج اور چاند اور ستارے
مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ
کام میں لگائے ہوئے ہیں اسکے حکم سے آگاہ ہو جاؤ کہ اس کیلئے پیدا کرنا اور حکم کرنا ہے برکت والا ہے
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ
اللہ رب تمام دنیا کا پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر اور آہستہ
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ
یقیناً وہ نہیں پسند کرتا حد سے بڑھنے والوں کو اور نہ فساد کرو زمین میں
بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ
بعد اصلاح کے اس کی اور پکارو اُسے ڈر کر اور طمع سے یقیناً رحمت
اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ
اللہ کی قریب ہے محسنوں کے اور وہی ہے جو بھیجتا ہے
الرِّيْحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ
ہوائیں خوش خبری کے طور پر آگے اپنی رحمت کے یہاں تک کہ جب وہ اٹھاتی ہیں
سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ
بادل بوجھل ہانک کر لیجاتے ہیں ہم اُسے طرف گاؤں مردہ کی پس اتارتے ہیں ہم بذریعہ اس کے

54۔ تَاْوِيْلَهٗ: کیا آج یہ کافر لوگ اس کتاب کی مذکورہ باتوں کی حقیقت کے کھلنے کا انتظار کر رہے ہیں؟ یعنی ان کے لئے پیشگوئیوں میں بتائے ہوئے عذاب، بدانجام یا اسلام کی فتح کا انتظار کر رہے ہیں۔ لیکن جب یہ انجام آجائے گا تب خلاصی کہاں ملے گی۔ کتاب میں خبردار کر دیا ہے کہ آئندہ کا بچاؤ کریں۔ "+ہمارے ہاں عام محاورہ میں تاویل کا مطلب ہے ہیر پھیر کر کے اپنے مطلب کے مطابق بنالینا، جبکہ قرآن میں اس کے معنٰی انجام، حقیقت اور اصلیت کے ہیں۔" وہ انتظار کرتے ہیں تَاْوِيْلَهٗ یعنی (عبرت کے) نشان کے پورا ہونے کا انتظار کرتے ہیں۔ **55۔** چھ ایام میں یعنی چھ ادوار میں۔ ہر دور کروڑہا سال کا ہو سکتا ہے (iv) چھ مختلف ادوار یعنی چھ حالتوں اور کیفیات سے گزرنے کے بعد زمین و آسمان وجود میں آئے۔ (ح)۔ عرش یا کرسی سے مراد علم الٰہی ہے (بخاری 65:1144)۔ يَطْلُبُهٗ: وہ اس کو طلب کرتا ہے یعنی ڈھونڈتا ہے دن رات کو جلدی سے۔ اس کے نتیجے میں دن اور رات پیدا ہوتے ہیں۔ حَثِيْثًا: جلدی جلدی۔ لگاتار۔ اِسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ: خدا کی قدرت اور حکومت کا نفاذ شروع ہوا نظام کائنات میں۔ عَرْش: خدا کی مملکت اور غلبہ یا اقتدار (راغب)۔ یا خدا تعالیٰ کی تنزیہی صفات رب، رحمٰن، رحیم، مالک یوم الدین کے تحت صفات تشبیہیہ کا ظہور اس کی مخلوق میں شروع ہوا۔ یعنی اللہ کی صفات تشبیہیہ کی کچھ کچھ جھلک مخلوق خدا میں سے نمایاں ہونے لگی۔ "Oاللہ کے عرش سے مراد خدا کی عظمت، جبروت اور بلندی ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی صفات ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت اور مالکیت کا اظہار کرتے ہیں۔ یعنی اُلوہیت کے مظاہر ہیں۔ ان چار صفات الٰہیہ کی تجلی دنیا میں ہونے کو خدا کا عرش پر بیٹھنا کہلاتا ہے۔ ان چار صفات کے اظہار سے پوشیدہ خدا کا پتہ ملتا ہے۔ ان کو چار فرشتے بھی کہا جاتا ہے جو عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ آخرت میں آٹھ صفات ہو جائیں گی۔ یہ سب استعارات ہیں ورنہ اس کی کنہ کو انسان کی عقل نہیں پہنچ سکتی۔ "Oعرش اللہ تعالیٰ کی جلالی و جمالی تجلیات کا مظہر ہے۔ قرآن کریم نے دل کو بھی عرش کہا ہے۔ اس لئے کہ وہ تجلی الٰہی کا مظہر ہے۔" خَلْقٌ: مادہ سے پیدا کرنا۔ اَمْرٌ: بغیر کسی مادہ کے صرف اپنے حکم سے پیدا کرنا۔ خلق اور امر دونوں سے اللہ پیدا کرتا ہے۔ زمین و آسمان چھ مراحل میں وجود میں آئے۔ 1۔ دخان۔ یعنی جس میں عناصر ترکیبی موجود تھے۔ 2۔ ان عناصر سے اجرام فلکی وجود میں آئے۔ 3۔ سورج سے زمین الگ ہوئی جو آگ کی مانند تھی۔ 4۔ درجہ بدرجہ ٹھنڈا ہونا شروع ہوا تو بخارات، پانی، خشکی، پہاڑ وغیرہ نمودار ہوئے۔ 5۔ پھر نباتات پیدا کی گئی۔ 6۔ جانور اور انسان (جو احسن الخلق ہے) ظہور میں آئے۔ اِسی طرح سے انسان کی پیدائش کے بھی چھ مراحل ہیں۔ 1۔ نُطْفَه۔ 2۔ عَلَقَه۔ 3۔ مُضْغَه۔ 4۔ عِظَامًا۔ 5۔ لَحْمًا (گوشت چڑھنا)۔ 6۔ پھر مکمل انسان کا وجود بن کر پیدا ہونا۔ (23:13-15)۔ وَالشَّمْسَ: اور (اس نے بنائے) سورج اور چاند اور ستارے۔ **56۔** "دعا میں حدود سے تجاوز کئی طرح پر ہوتا ہے۔ 1۔ دعا کے نتائج میں جلدی کرنا۔ 2۔ خلاف قدرت امور کی دعا کرنا۔ 3۔ آسانی اور کشائش کے زمانہ میں غفلت کرنا اور تنگی کے زمانہ میں دعا کرنا۔ 4۔ مایوسی ظاہر کرنا۔ 5۔ ظاہری سامانوں کو کام میں نہ لانا۔ (ح)"۔ ظاہر دعا میں انسان گڑگڑاتا ہے جبکہ خفیہ دعا میں عاجزانہ طریق اختیار کرتا ہے۔ **57۔** زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو یعنی اسلام میں کفر کی رسموں کو نہ ملاؤ۔ اللہ کی رحمت قریب ہے یعنی اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔

الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ
پانی پھر نکالتے ہیں ہم اُس (پانی) سے ہر قسم کے پھل اسی طرح

نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۵۸ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ
ہم نکالیں گے مُردے تاکہ تم نصیحت پکڑو اور بستی پاکیزہ

يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ
نکلتی ہے نباتات اس کی حکم سے اسکے رب کے وہ (گاؤں) جو بُرا ہو نہیں نکلتی (نباتات اسکی)

اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝۵۹ ع ۱۴
مگر ناقص اسی طرح ہم بار بار لاتے ہیں آیات لوگوں کے لیے جو شکر کرتے ہیں

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا
یقیناً یقیناً بھیجا ہم نے نوح کو طرف اس کی قوم کی پس کہا اس نے اے قوم میری عبادت کرو

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ
اللہ کی نہیں ہے تمہارے لیے کوئی خُدا سوائے اس کے یقیناً میں ڈرتا ہوں تم پر

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۶۰ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا
عذاب سے دن بڑے کے کہا بڑے آدمیوں نے قوم میں سے اس کی یقیناً

لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۶۱ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ
ہم البتہ دیکھتے ہیں تجھے گمراہی میں کُھلی کُھلی اس نے کہا اے قوم میری نہیں ہے مجھ میں

ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۲ اُبَلِّغُكُمْ
گمراہی ولیکن میں رسول ہوں طرف سے رب العالمین کی پہنچاتا ہوں تمہیں

رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا
پیغام اپنے رب کا اور نصیحت کرتا ہوں تمہارے لیے اور میں جانتا ہوں طرف سے اللہ کی جو نہیں

تَعْلَمُوْنَ ۝۶۳ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
جانتے تم کیا تعجب کیا تم نے کہ آئی تمہارے پاس نصیحت طرف سے تمہارے رب

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ
کی بذریعہ ایک آدمی کے تم میں سے تاکہ وہ ڈرائے تم کو اور تاکہ تم متقی بنو اور تاکہ تم

آنحضرتؐ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ جب تو عبادت کرے تو سمجھے کہ تو خدا کو دیکھ رہا ہے، یا خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔ یعنی بندہ پوری توجہ اور شرائط کے ساتھ خدا کو پکارتا ہے۔ **58**۔ "باد و باراں کے متعلق قدرت کا ایک عام نظارہ بیان فرما کر روحانی بارش کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس قرآن سے روحانی مردے زندہ کئے جائیں گے (ح)"۔ مردہ گاؤں سے مراد ہے کہ بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے وہ علاقہ خشکی اور قحط کا شکار ہو چکا تھا (ii)"۔ یہ بیان کیا جاتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ **59**۔ بِاِذْنِ رَبِّهٖ: اللہ کے قانون کے (تحت) نتیجہ میں (ii)۔ نَكِدًا: ناقص۔ نکھد (پنجابی)۔ خَبُثَ: جو اچھا نہ ہو (اقرب) جس کی مٹی خراب ہو۔ طیب زمین سے مراد عمدہ اور زرخیز زمین ہے۔ "اپنے رب کے حکم کے مطابق: یعنی اللہ نے جس قسم کی طاقت اس زمین میں رکھی ہوتی ہے اس کے مطابق روئید گی نکالتا ہے (ii)"۔ **60**۔ حضرت نوحؑ دریائے دجلہ اور دریائے فرات کے درمیانی علاقہ میں عراق میں مبعوث ہوئے تھے۔ ایران، عراق اور آرمینیا کے قریب کوہ ارارات (جودی) موجود ہے۔ بائیبل کے بیان کے مطابق حضرت نوحؑ، حضرت آدمؑ کے بعد نویں پشت میں تھے اور حضرت ابراہیمؑ سے گیارہ پشت پہلے تھے۔ (پیدائش 32-3:5) (لوقا 38-3:34)۔ نوح کا لفظ نوحہ سے بنا ہے یعنی رونا پیٹنا۔ نوحؑ کے تین بیٹے تھے (سام): Shem (ہام) Ham (یافث) Japheth۔ یوم عظیم کا عذاب یعنی شدید عذاب والا دِن۔ **61**۔ مشرکوں کو ہدایت گمراہی نظر آتی ہے۔ اور اپنی گمراہی ہدایت معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا نوحؑ کو گمراہ کہا۔ **62**۔ "رسول کے لفظ میں بتایا کہ گمراہ تو وہ ہوتا ہے جو پہلی دفعہ کہیں جا رہا ہو اور میں تو جا کر پھر تمہیں لے جانے کیلئے واپس آ رہا ہوں۔ میں گمراہ کیسے ہو گیا (ح)"۔ **63**۔ میں تمہارے انجام کے متعلق اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر وہ کچھ جانتا ہوں جسے تم نہیں جانتے۔

تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ
رحم کیے جاؤ پس تکذیب کی انہوں نے اس کی پس نجات دی ہم نے اُسے اور ان لوگوں کو جو ساتھ تھے اُس
فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ
کے کشتی میں اور غرق کر دیا ہم نے ان لوگوں کو جنہوں نے تکذیب کی تھی ہماری آیات کی یقیناً وہ
ع ٨ ١٥ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۭ قَالَ
تھے لوگ اندھے اور (بھیجا) طرف عاد کی بھائی ان کا ہود اُس نے کہا
يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا
اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہیں تمہارے لیے کوئی معبود سوائے اس کے کیا پس نہیں
تَتَّقُوْنَ ﴿٦٦﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا
تم تقویٰ کرتے کہا بڑے لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا تھا اس کی قوم میں سے یقیناً
لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٧﴾
البتہ دیکھتے ہیں تجھے بیوقوفی میں اور یقیناً ہم البتہ گمان کرتے ہیں تجھے جھوٹوں میں سے
قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ
اس نے کہا اے قوم میری نہیں ہے مجھ میں بے وقوفی و لیکن میں رسول ہوں طرف سے رب
الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٨﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ
العالمین کی میں پہنچاتا ہوں تمہیں پیغام اپنے رب کے اور میں تمہارے لیے خیر خواہ
اَمِيْنٌ ﴿٦٩﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاۗءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ
امین ہوں کیا تعجب کیا تم نے کہ آئی تمہارے پاس نصیحت طرف سے تمہارے رب کی بذریعہ ایک شخص کے
مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ
تم میں سے تاکہ وہ ڈرائے تم کو اور یاد کرو جبکہ اس نے بنایا تم کو جانشین
بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا
بعد قوم نوح کے اور بڑھایا تم کو پیدائش میں فراخی کے لحاظ سے پس یاد کرو
اٰلَاۗءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ
نعمتیں اللہ کی تاکہ تم کامیاب ہو انہوں نے کہا کیا آیا ہے تو ہمارے پاس کہ عبادت کریں ہم اللہ

65۔نوحؑ صرف ایک (اپنی) ہی قوم کی طرف بھیجے گئے تھے۔ان کے مخالفین غرق ہوئے۔ نہ کہ ساری دنیا میں طوفان آیا تھا۔ وہ اندھے تھے یعنی ان کو حق ناحق لگتا تھا۔لہٰذا غرق ہوئے۔ فِي الْفُلْكِ: کشتی کے ذریعہ۔ فی کا معنٰی:ذریعہ (مغنی۔اللبیب)۔ اَعْمٰی: اندھا(مفرد)۔ عَمِيْنَ: اندھے (جمع)۔ وہ اندھی قوم تھی یعنی دلائل و معجزات کے باوجود ان کو حق نظر نہ آتا تھا۔**66**۔(اور بھیجا) عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو۔ نوحؑ کا پوتا ارم۔اور ارم کا پوتا عاد تھا۔اسی کے نام پر قوم کا نام عاد پڑا۔اس قوم کو عاد اولیٰ بھی کہا جاتا ہے۔اس عاد اولیٰ کی ایک شاخ کا نام ثمود تھا جسے عاد ثانیہ بھی کہا جاتا ہے۔ان کی طرف حضرت صالحؑ بھیجے گئے تھے۔ارم کے دوسرے پوتے کا نام ثمود تھا اس کی قوم ثمود کہلائی۔ حضرت ہودؑ، حضرت نوحؑ کی ساتویں پشت میں پیدا ہوئے تھے اور عاد قوم کے ایک فرد تھے۔ اس وجہ سے ہود کو عاد کا بھائی کہا گیا ہے۔عاد قوم نے عمان سے حضر موت تک جنوبی عرب کے علاقہ میں حکومت کی تھی۔ یہ بت پرست قوم تھے۔ حضر موت میں ہودؑ کی قبر موجود ہے۔عاد قوم کا وطن الاحقاف یعنی ربع الخالی کا جنوب مغربی علاقہ تھا(عمان سے حضر موت تک)(46:22)۔ قوم عاد یمن، شام، عراق میں آباد تھی گویا تمام عرب میں ان کی حکومت تھی۔ قوم ثمود عرب کے مغرب میں عدن سے شام تک کے علاقہ میں آباد تھی۔ حضرت اسماعیلؑ سے کچھ عرصہ پہلے تک وہاں موجود تھی۔ یہ پہاڑی علاقہ میں تھے اور عاد کا علاقہ ان کے علاقہ سے قریب تھا۔ حضرت صالحؑ ارم کے دوسرے پوتے ثمود کی چھٹی نسل سے تھے۔ حضرت صالحؑ ثمود قوم کے نبی تھے جو حضرت ہودؑ سے دو سو سال بعد ہوئے ہیں۔ ثمود قوم کے لوگ مدینہ کے شمال میں اَلحِجر کے علاقہ میں آباد تھے(15:81) سلع ان کا مرکزی شہر تھا۔ان کی حکومت میں وہ میدانی علاقہ بھی شامل تھا جو وادی القریٰ کہلاتا ہے جو ملک شام کے جنوب اور عرب کے شمال میں ہے۔ جسے اب مدائن صالح کہتے ہیں۔اور مدینہ اور تبوک کے درمیان واقع ہے۔ثمود قوم کو عاد ثانیہ بھی کہتے ہیں۔یہ بت پرست قوم تھی۔ یہ لوگ میدانوں میں گھر اور محلات تعمیر کرتے اور پہاڑوں کو کھود کر بھی گھر بناتے تھے۔ مدائن صالح میں ایسے گھر بکثرت موجود ہیں۔"+اُعْبُدُوا اللّٰهَ: یعنی خدا کے حکموں پر عمل بجالاؤ"۔**70**۔ زَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً: تمہاری نسل کو خوب بڑھایا یعنی تمہاری نسلوں کو زیادہ کیا(ii)۔ نیز دیکھیں(41:16)اور(9-7:89): لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ۔ خلفاء بنایا یعنی اللہ نے ان کو زمین میں اقتدار اور حکومت بخشی۔

وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا
اکیلے کی اور چھوڑ دیں ہم جس کی تھے عبادت کرتے باپ دادا ہمارے پس لے آ ہمارے پاس جس کا
تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ
تو وعدہ کرتا ہے ہم سے اگر ہے تو سچوں میں سے اس نے کہا یقیناً واقع ہوا ہے
عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ
تم پر طرف سے تمہارے رب کی عذاب اور غضب کیا تم جھگڑتے ہو مجھ سے بارہ میں
اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا
کچھ ناموں کے کہ نام رکھا ہے جن کا تم نے اور باپ دادا نے تمہارے نہیں اتاری اللہ نے جن کی
مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧٢﴾
کوئی دیل پس انتظار کرو یقیناً میں ساتھ ہوں تمہارے انتظار کرنے والوں میں سے
فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ
پس نجات دی ہم نے اُسے اور ان لوگوں کو جو ساتھ تھے اسکے بسبب رحمت کے اپنی اور کاٹ دی ہم نے جڑ ان
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَاِلٰى ع ٩
لوگوں کی جنہوں نے تکذیب کی تھی آیات کی ہماری اور نہ تھے وہ مومن اور طرف
ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا وقف لازم
ثمود کے (بھیجا ہم نے) بھائی ان کا صالح اس نے کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہیں
لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ
تمہارے لیے کوئی خدا سوائے اس کے یقیناً آئی ہے تمہارے پاس واضح دیل طرف سے تمہارے رب کی
هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ
یہ اونٹنی ہے اللہ کی تمہارے لیے نشانی پس چھوڑ دو اسے کھائے زمین میں
اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْۗءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ
اللہ کی اور نہ پہنچاؤ اسے برائی ورنہ پکڑے گا تمہیں عذاب
اَلِيْمٌ ﴿٧٤﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّ
دردناک اور یاد کرو جبکہ اس نے بنایا تمہیں جانشین بعد عاد کے اور

71۔ عاد قوم کے چار بت تھے۔ 1۔سائبہ: بارش لانے والا بت۔ 2۔حافِظَه: ان کی حفاظت کرنے والا۔ 3۔رَازِقَه: ان کو رزق پہنچانے والا۔ 4۔سالِمَه: سلامتی دینے والا بت۔ مشرکین قریش نے بھی آنحضرت ؐ کو یہی کہا تھا کہ عذاب لا کر دکھاؤ(8:33)۔ **72**۔رِجْسٌ: عذاب۔ (سمجھو کہ) بتوں کی عبادت اور اس کی وجہ سے سزا گویا کہ آہی گئی ہے۔بتوں کے نام جو تم نے رکھ چھوڑے ہیں یعنی بتوں کو جو تم نے اختیار کر رکھا ہے۔ **73**۔ آٹھ دن متواتر سخت آندھی کے عذاب سے یہ قوم ہلاک ہوئی۔(69:7-9) اور (41:17)۔ **74**۔ مدینہ اور تبوک کے درمیان ایک ریلوے سٹیشن مدائن صالح پر پڑتا ہے۔ یہی ثمود کا صدر مقام تھا۔ اب تک اس علاقہ کے میدانوں میں پتھر کی عمارتیں موجود ہیں جنہیں قوم ثمود نے پہاڑوں کو کھود کر بنایا تھا۔ اس علاقہ کا نام بھی حجر ہے۔ حضرت صالحؑ ثمود سے چھٹی پشت میں ہوئے تھے۔ نَاقَةُ اللّٰهِ: "اللہ کی اونٹنی سے مراد اونٹنی جو پیغام الٰہی کی تبلیغ میں کام آتی تھی۔(iv)" کفار نے اونٹنی کو مار ڈالا تا تبلیغ رک جائے۔ آنحضرت ؐ مع صحابہ کے لشکر کے تبوک جاتے ہوئے یہاں سے گزرے تو فرمایا کہ یہ سیر کرنے کی جگہ نہیں یہاں سے روتے ہوئے تیزی سے گزر جاؤ اور یہاں کا پانی تک نہ پیو۔ جو آٹا اس پانی سے گوندھا گیا تھا وہ جانوروں کو کھلا دیا۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں قوم ثمود تباہ ہوئی تھی۔ (بخاری)۔

بَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا

جگہ دی تم کو زمین میں بناتے ہو تم میدانوں میں اسکے محلات

وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا

اور تراش کر بناتے ہو پہاڑوں کو گھر پس یاد کرو نعمتیں اللہ کی اور نہ

تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۷۴ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ

فساد کرو زمین میں مفسد بن کر کہا بڑے لوگوں نے جنہوں نے

اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ

تکبر کیا تھا قوم میں سے اسکی ان لوگوں کو جو کمزور سمجھے گئے تھے (یعنی) ان کو جو ایمان لائے

مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا

تھے ان میں سے کہ کیا تم جانتے ہو کہ صالح رسول ہے طرف سے اپنے رب کی انہوں نے کہا

اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝۷۵ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا

یقیناً ہم اس پر کہ وہ بھیجا گیا ہے جس کیساتھ ایمان لانیوالے ہیں کہا ان لوگوں نے جنہوں نے تکبر کیا

اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۷۶ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَ

ہم اس کے کہ ایمان لائے ہو تم جس پر کافر ہیں پس انہوں نے کونچیں کاٹ ڈالیں اس اونٹنی کی

عَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

اور سرکشی کی حکم سے اپنے رب کے اور انہوں نے کہا اے صالح لے آ ہمارے پاس جس کا تو وعدہ کرتا ہے ہم سے

اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۷۷ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

اگر ہے تو رسولوں میں سے پس پکڑا انہیں زلزلہ نے

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝۷۸ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ

پس ہو گئے وہ اپنے گھروں میں سینوں کے بل گرے ہوئے پھر (صالح) نے منہ پھیر لیا ان سے اور کہا

يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ

اے قوم میری یقیناً یقیناً پہنچا دیا تھا میں نے تم کو پیغام اپنے رب کا اور نصیحت کی تھی میں نے تم کو

وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۝۷۹ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ

ولیکن نہیں پسند کرتے تم نصیحت کرنے والوں کو اور لوط کو (بھیجا ہم نے) جبکہ کہا اس نے

75۔ سُهُوْلِهَا: اس کی نرم زمین سے یعنی میدانوں میں۔ قوم ثمود گرمیوں میں پہاڑوں پر اور سردیوں میں میدانوں میں جاکر رہتی تھی۔ "لَا تَعْثَوْا۔۔۔ مُفْسِدِيْنَ: یعنی جان بوجھ کر فساد نہ ڈالو۔ یہ دونوں الفاظ ہم معنٰی ہیں تاکید کرنے کیلئے دہرایا گیا ہے(ii)"۔ قوم ثمود نے پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر جو مکانات بنائے تھے وہ آج تک محفوظ ہیں۔ انہیں اثالیب کہاجاتا ہے۔ وہ گرمیوں میں پہاڑوں پر رہاکرتے تھے۔ **78**۔ اس اونٹنی پر چڑھ کر حضرت صالحؑ تبلیغ کرنے کو جایا کرتے تھے۔ کفار نے اونٹنی کو ہلاک کیا تاکہ تبلیغ رک جائے۔(ii)۔ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ: اگر تو(حَقِيْقَةً)مرسلوں میں سے ہے۔ **79**۔رَجْفَةٌ:(زلزلہ) کے علاوہ اس عذاب کو خَاوِيَةٌ یعنی گرائی ہوئی(27:53)۔صَيْحَةٌ: یعنی تند آواز۔(54:32)۔سَاعِقَةٌ: یعنی بجلی کی کڑک اور طاغيةٌ یعنی گرجتی آواز(69:6) بھی کہاہے۔ گھٹنوں کے بل گرے ہوئے: عذاب کے وقت وہ گھٹنوں کے بل دعاؤں کے لئے گرگئے تھے کہ ملبہ ان پر آرہا۔اَلرَّجْفَةُ: خطرناک زلزلہ کے نتیجے میں آتش فشاں پہاڑ پھٹا اور اس سے آگ اور پتھروں کی بارش ہوئی جس سے وہ تباہ کئے گئے۔**80**۔ جو عذاب سے بچ گئے تھے یہ ان کو خطاب ہے۔

لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ

اے قوم میری کیاکرتے ہوتم وہ بے حیائی کہ نہیں پہلے کی تم سے وہ

اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ (۸۱) اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً

کسی نے تمام دُنیا سے یقیناً تم البتہ آتے ہو مردوں کے پاس شہوت سے

مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۚ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ (۸۲) وَمَا

چھوڑ کر عورتوں کو بلکہ تم لوگ ہو حد سے بڑھنے والے اور نہ

كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ

تھا جواب اس کی قوم کا مگر یہ کہ کہا انہوں نے نکال دو انہیں

قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ (۸۳) فَاَنْجَيْنٰهُ وَ

اپنے گاؤں سے یقیناً یہ لوگ پاک باز بنتے ہیں پس نجات دی ہم نے اُسے اور

اَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ (۸۴) وَاَمْطَرْنَا

گھروالوں کو اسکے سوائے اسکی بیوی کے وہ تھی پیچھے رہنے والوں میں سے اور برسائی ہم نے

عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ (۸۵)

ان پر بارش (پتھروں کی) پس دیکھ کیونکر ہوا انجام مجرموں کا

ع ۱۰ / ۱۲ / ۱۷

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور طرف مدین کی (بھیجا) بھائیؑ اس کا شعیب اس نے کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ

نہیں ہے تمہارے لیے کوئی خدا سوائے اس کے یقیناً آئی ہے تمہارے پاس واضح دلیل طرف سے

رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

تمہارے رب کی پس پورا کرو ماپ اور تول اور نہ کم دو لوگوں کو

اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۗ

چیزیں ان کی اور نہ فساد کرو زمین میں بعد اس کی اصلاح کے

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۸۶) وَلَا تَقْعُدُوْا

یہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر ہو تم ایمان لانے والے اور نہ بیٹھو

81۔ لوطؑ کا وطن بحر مردار کے ارد گرد کا علاقہ تھا یعنی بحر لوط کا جنوبی علاقہ۔ لوطؑ حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے (پیدائش 11:27-31) نیز قرآن 6:87۔ آپؑ سدوم اور عمورہ کی بستیوں کی طرف رسول بن کر مبعوث ہوئے تھے۔ مَا سَبَقَكُمْ: یعنی ایسی بے حیائی پہلے نہ ہوتی تھی۔ **82**۔ مُسْرِفُوْنَ: (حد سے) زیادہ نکل گئے ہو۔ **83**۔ "یہ لوگ پاکباز بنتے ہیں" ان الفاظ سے منکرین نے مؤمنوں کو طعنہ زن کیا کہ ایسے پاکبازوں کو یہاں سے نکال کر باہر پھینک دو تا ہم سے الگ ہو کر وہاں رہیں۔ **84**۔ عذاب سے پہلے حضرت لوطؑ کو کہا گیا تھا کہ وہاں سے نکل جائیں۔ مگر ان کی دو بیٹیاں اس شہر میں بیاہی ہوئی تھیں۔ ان کی بیوی نے خدا کا حکم نہ مانا اور بیٹیوں کی محبت کی وجہ سے پیچھے رہ گئی۔ اور عذاب میں مبتلا ہو گئی(ii)۔ **85**۔ آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے سے زلزلہ، آگ اور پتھر بارش کی طرح نمودار ہوئے(ii)۔ لوطؑ کی تباہ شدہ بستیاں قرآن کے مطابق مدینہ سے شام جاتے ہوئے راستہ میں ہیں۔(15:77-80)۔ دیگر مفسرین نے وہ علاقہ بتایا ہے جو بحر مردار کے ارد گرد ہے۔ نیز دیکھیں 11:83 کہ ان کی تباہی کیسے ہوئی۔ **86**۔ مدین حضرت ابراہیمؑ کے صاحبزادے کا نام تھا جو ان کی تیسری بیوی قطورا سے پیدا ہوئے تھے (پیدائش 25:1-2)۔ ان کی نسل کو مدین کہتے ہیں۔ قرآن میں قوم مدین کو اصحٰب ایکہ بھی کہا گیا ہے۔ یعنی جنگل والے، تجارت پیشہ لوگ تھے۔ مگر ماپ تول میں کمی کرنے کے گناہ میں ملوث تھے۔ آخر میں شرک میں بھی مبتلا ہو گئے تھے۔ ساحل عرب پر بحر احمر کے کنارے خلیج عقبہ کے قریب اور طور سیناء کے جنوب مشرق میں مدین شہر بھی ہے۔ اردن کی بندرگاہ معان کے قریب ہے جہاں حضرت شعیبؑ نبی بن کر آئے تھے۔ نوٹ "مدائن صالحؑ" مدین کے شمال میں ایک دوسرا مقام ہے جہاں حضرت صالحؑ رہتے تھے۔ حضرت شعیبؑ غیر اسرائیلی نبی تھے جو موسیٰؑ سے پہلے گزرے ہیں۔ (بائیبل کے مطابق حضرت موسیٰؑ کے خسر کا نام Jethro یثرو لکھا ہے۔ مگر اسے نبی نہیں کہا گیا نہ ہی اسے شعیب کہا ہے)۔ اس آیت میں شعیبؑ کو مدین کا بھائی کہا گیا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ وہ مدین کی نسل میں سے تھے۔ یہ شعیبؑ نبی تھے۔ یہ موسیٰؑ کے خسر نہ تھے۔ یہ موسیٰؑ سے بہت پہلے ہوئے تھے۔ مدین کے بھائی شعیبؑ سے مراد انہی کے قبیلہ اور قوم کا فرد ہے جیسے فرمایا رَسُوْلًا مِّنْهُمْ۔ (نیز دیکھیں 26:177-178)۔ فساد نہ کرو یعنی اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کو نہ توڑو۔ "یہ بہتر ہے تمہارے لئے" یعنی اوامر و نواہی کا خیال رکھو۔ اس میں تمہارے لئے دین و دنیا دونوں میں فائدہ ہے۔

بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ہر راستہ پر دھمکاتے ہوئے اور روکتے ہوئے راہ سے اللہ کی

مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ

اسے جو ایمان لاتا ہے اس پر اور چاہتے ہو تم اس (راہ) کو ٹیڑھا اور یاد کرو جبکہ تھے تم

قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

تھوڑے پھر اس نے زیادہ کیا تم کو اور دیکھ کیونکر ہوا انجام

الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا

مفسدوں کا اور اگر ہے ایک گروہ تم سے ایمان لایا

بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا

اس پر کہ بھیجا گیا ہوں میں جسکے ساتھ اور ایک گروہ نہیں ایمان لایا تو صبر کرو

حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

یہاں تک کہ فیصلہ کرے اللہ درمیان ہمارے اور وہ بہتر ہے تمام فیصلہ کرنیوالوں سے

87۔ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ: بِهٖ سے مراد اللہ ہے۔ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا: اس راہ کو ٹیڑھا بنانا چاہتے ہو۔ یعنی ان کے دین میں کوئی نہ کوئی شبہ و اعتراض ڈھونڈتے رہتے ہو۔ **88**۔ یعنی دو گروہ بن گئے ہیں۔ مؤمنین کا اور کافرین کا۔ اب اللہ ہی فیصلہ کرے گا کہ کون سا گروہ حق پر ہے (9:52-53)۔

الجزء ٩

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ
کہا بڑے لوگوں نے جنہوں نے تکبر کیا تھا قوم میں اس کی
لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ
کہ ضرور نکال دیں گے ہم تجھے اے شعیب اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ساتھ تیرے
قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا
اپنے گاؤں سے یا لوٹ آؤ گے تم مذہب میں ہمارے اس نے کہا کیا اگرچہ ہوں ہم
كٰرِهِيْنَ ﴿٨٩﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا
ناپسند کرنے والے یقیناً گھڑ لیا ہم نے اللہ پر جھوٹ اگر لوٹ آئیں ہم
فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۭ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ
مذہب میں تمہارے بعد اس کے کہ نجات دی ہمیں اللہ نے اس سے اور نہیں ہو سکتا ہمارے لیے
اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ۭ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ
کہ لوٹیں ہم اس میں مگر یہ کہ چاہے اللہ رب ہمارا گھیر لیا ہے ہمارے رب نے ہر
شَيْءٍ عِلْمًا ۭ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۭ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ
چیز کو علم کی رو سے اللہ پر بھروسہ کیا ہم نے اے رب ہمارے فیصلہ فرما درمیان ہمارے اور
بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَ
درمیان قوم ہماری کے ساتھ حق کے اور تو بہتر ہے سب فیصلہ کرنے والوں سے اور
قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ
کہا بڑے لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا تھا اس کی قوم میں سے البتہ اگر پیروی کی تم نے
شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿٩١﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
شعیب کی یقیناً تم تب البتہ گھاٹا پانیوالوں میں سے ہو گے پس پکڑا انھیں زلزلہ نے
فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٩٢﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
پس ہو گئے وہ اپنے گھروں میں سینوں کے بل گرے ہوئے وہ لوگ جنہوں نے تکذیب کی
شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ڔ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا
شعیب کی گویا کہ وہ نہیں تھے ان (گھروں) میں جنہوں نے تکذیب کی شعیب کی

معانقة

کہ مفید مشورہ کو ضد اور تعصب سے رد کر دیا۔

89۔ مِنْ قَوْمِهٖ: یعنی شعیبؑ کی قوم میں سے بڑوں نے کہا۔ كٰرِهِيْنَ: اس سے ثابت ہوا کہ جبر سے کسی کا دین بدلنا جائز نہیں ہے۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (2:257)۔ "ان لوگوں کو غور کرنا چاہیئے جو جبراً مسلمان بنانے والے مہدی اور مسیح کا تصور کئے بیٹھے ہیں (ح)"۔ 90۔ اَنْ نَعُوْدَ فِيْهَا: فِيْهَا سے مراد تمہاری ملت یعنی مذہب میں۔ اگر ہم تمہاری ملت میں لوٹ آئیں تو اس کا یہ مطلب ہو گا کہ ہم نے تمہیں ایمان اور توحید کی دعوت دے کر اللہ پر جھوٹ باندھا تھا۔ ایسا کرنا ہماری طرف سے ناممکن ہے۔ مگر یہ کہ اللہ چاہے (اور وہ ہرگز ایسا نہیں چاہے گا)۔ اے ہمارے رب فیصلہ فرما یعنی ایمان والوں کو بچا کر مکذبین کو ہلاک کر یعنی انہیں عذاب دے۔ 91۔ شعیبؑ کی قوم میں سے کافر سرداروں نے اپنی قوم کے کافروں کو کہا کہ ہم جو تمہاری شاہراہوں کے چوراہوں میں بستے ہیں اور مصر اور عراق کی سرحدوں کو جانے والے راستوں پر آباد ہیں اگر شعیبؑ کا کہا مانیں تو ہماری تجارت خراب ہو جائے۔ کیونکہ ہم چالبازیوں کے بغیر تجارت نہیں کر سکتے۔ اور شعیبؑ ہم کو ایسی چالبازیوں سے منع کرتا ہے۔ 92۔ جٰثِمِيْنَ: سینوں کے بل گرے ہوئے ہو گئے اور بھاگنے کا موقع ہی نہ ملا۔ رَجْفَةٌ: زلزلہ اور آیت 11:95 میں الصَّيْحَةُ آیا ہے یعنی زلزلہ۔ اور 26:190 میں اَلظُّلَّةِ: بادل کا سایہ۔ 93۔ فِيْهَا: یعنی ان گھروں میں۔ یا اس سرزمین میں۔ "کسی ملک کی جابر اکثریت جب اپنے تکبر میں آ کر اقلیت کو ملک سے باہر نکالنا چاہتی ہے تو خدا تعالیٰ بھی اکثریت کو اپنے پیدا کردہ ملک سے نکال دیتا ہے۔ یعنی تباہ کر دیتا ہے (ii)"۔ وہ گھاٹا پانے والوں میں ہو گئے۔

كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ
تھے وہ ہی گھاٹا پانے والے پھر منہ پھیر لیا (شعیب نے) ان سے اور کہا اے قوم میری
لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ
یقیناً یقیناً پہنچا دیئے تھے میں نے تمہیں پیغام اپنے رب کے اور نصیحت کی تھی میں نے تمہیں پس کیونکر میں
اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ
غم کھاؤں کفر کرنے والے لوگوں پر اور نہیں بھیجا ہم نے کسی بستی میں
نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ
نبی مگر پکڑا ہم نے اس کے باشندوں کو ساتھ فقر اور بیماری کے تاکہ وہ
يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۵﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ
زاری کریں پھر بدل دی ہم نے بجائے برائی کے بھلائی
حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ
یہانتک کہ وہ بڑھ گئے اور کہا انہوں نے یقیناً پہنچے باپ دادا کو ہمارے دکھ اور سکھ
فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ
پس پکڑا ہم نے انہیں اچانک اور وہ نہیں جانتے تھے اور اگر بستیوں
الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ
والے ایمان لے آتے اور تقویٰ کرتے تو ضرور کھولتے ہم ان پر برکتیں
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا
آسمان سے اور زمین سے ولیکن تکذیب کی انہوں نے پس پکڑا ہم نے انہیں بسبب
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ
اس کے جو تھے وہ کسب کرتے کیا پس امن میں ہو گئے ہیں بستیوں والے اس سے کہ آئے ان کے پاس
بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ
عذاب ہمارا رات بسر کرتے جبکہ وہ سو رہے ہوں کیا امن میں ہیں بستیوں والے اس سے
يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ
کہ آوے ان کے پاس عذاب ہمارا چاشت کے وقت جبکہ وہ کھیل رہے ہوں کیا پس وہ نڈر ہو گئے ہیں تدبیر

94۔ اٰسٰی عَلٰی قَوْمٍ: اس قوم پر افسوس ہے۔ **95**۔ "O بَاْسَآءِ: قحط۔ ضَرَّآءِ: مثلاً وبائی امراض"۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ دنیوی عذاب بطور انتقام کے نہیں بلکہ بطور علاج آتا ہے تا لوگ سدھر جائیں (ح)۔ **96**۔ السَّرَّآءُ: آسائش۔ راحت و آرام۔ الضَّرَّاءِ: تکالیف، مشکلات، سختیاں، وبا۔ بَدَّلْنَا مَکَانَ السَّیِّئَۃِ الْحَسَنَۃَ یعنی ان کی بدی کی حالت کو ہم نے نیکی میں بدل دیا (بدیوں کی بجائے وہ نیکیاں کرنے لگ گئے)۔ حَتّٰی عَفَوْ: یہاں تک کہ وہ زیادہ ہو گئے تعداد میں اور دولت میں ہماری بھلائی کی وجہ سے۔ قَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا: کہنے لگے کہ دنیا میں دکھ سکھ کا قانون ہمیشہ سے چلا آتا ہے کوئی انوکھی بات نہیں۔ پس ہم نے ان کو پکڑا کیونکہ وہ خدا کے عسر اور یسر کے نشانوں کے انکاری ہو گئے تھے۔ "جب نبی کے خلاف دشمنی میں مخالفین کی شرارتیں حد سے بڑھ جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ کیلئے چھوٹے چھوٹے عذاب آتے ہیں مگر وہ ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور کہتے ہیں کہ دنیا میں دکھ سکھ کا قانون ہمیشہ سے چلا آتا ہے ہمیں بھی اگر کوئی دکھ پہنچا ہے تو یہ نبی کی صداقت کی دلیل نہیں۔ جب کسی قوم کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو پھر اللہ سخت عذاب بھیج کر اسے تباہ کر دیتا ہے (ح)"۔ اس کے برعکس مؤمن فراخی اور آسائش میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور تکلیف پہنچنے پر صبر سے کام لیتا ہے۔ **97**۔ اگر بستیوں والے نبیوں پر ایمان لے آتے تو دنیوی اور روحانی برکات پاتے۔ **98**۔ اَھْلُ الْقُرٰی سے یہاں مراد مکہ اور ارد گرد کی بستیوں والے لوگ ہیں جو شعیبؑ کی بستیوں کا انجام دیکھ کر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے (ii)۔ **99**۔ یَلْعَبُوْنَ: دوپہر یا بعد دوپہر کو بازاروں میں اور برآمدوں میں چوسر کی قسم کے کھیل کھیلا کرتے تھے (ii)۔ بستیوں سے مراد مکہ اور حجاز کی تمام بستیاں ہیں کہ وہ عاد، ثمود، لوطؑ اور شعیبؑ کی بستیوں کے انجام سے سبق کیوں نہیں پکڑتے۔

اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

اللہ کی سو نہیں نڈر ہوتے تدبیر سے اللہ کی سوائے گھاٹا پانے والوں کے

اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ

کیا نہیں ہدایت دی ان لوگوں کو جو وارث ہوتے ہیں زمین کے بعد اسکے رہنے والوں

اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى

کے کہ اگر ہم چاہیں تو پکڑیں انہیں بسبب گناہوں کے انکے اور مہر کردیں ہم

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ

دلوں پر ان کے پس وہ نہ سنیں کچھ یہ وہ بستیاں ہیں کہ ہم بیان کرتے ہیں

عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

تجھ پر کچھ خبریں جن کی اور یقیناً یقیناً آئے تھے انکے پاس رسول ان کے

بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ

ساتھ روشن دلائل کے پس نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے اس لیے کہ تکذیب کرچکے تھے وہ

قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَا

پہلے اسی طرح مہر لگاتا ہے اللہ دلوں پر کافروں کے اور نہیں

وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ

پایا ہم نے اکثر کا ان میں سے کوئی عہد اور یقیناً پایا ہے ہم نے اکثر کو ان میں سے

لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ

البتہ فاسق پھر مبعوث کیا ہم نے بعد ان (نبیوں) کے موسیٰ کو ساتھ اپنے نشانات

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ

کے طرف فرعون کی اور اسکے سرداروں کی پس بے انصافی کی انہوں نے ان (نشانات) کیساتھ پس دیکھ کیسا

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ

ہوا انجام مفسدوں کا اور کہا موسیٰ نے اے فرعون

اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ

یقیناً میں رسول ہوں طرف سے رب العالمین کی لائق ہوں کہ کہ نہ

100۔مَكْرَ اللّٰهِ: تدبیر الٰہی۔ **101**۔اَوَلَمْ يَهْدِ: کیا نہیں راہ دکھائی دی ان لوگوں کو جو۔۔۔ یعنی کیا اس بات نے ان کو عقل نہیں دی کہ شعیبؑ کی قوم کی تباہی سے سبق حاصل کر لیتے۔ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ: اگر ہم انہیں (سزا دہی کیلئے) پکڑیں تو وہ کچھ سن (اور سمجھ) نہ سکیں۔ **102**۔ دلوں پر مہر لگتی ہے جب ان کے دل اللہ کے پیغام کو نہ سننے نہ ماننے کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔ **103**۔ مِنْ عَهْدٍ: ہم نے اکثریت کو اپنے عہد کا پابند نہیں پایا۔ فٰسِقِيْنَ: عہد توڑنے والے۔ **104**۔رَعْ:(RA) سورج دیوتا جس کی مصری پرستش کیا کرتے تھے۔ فرعون: یعنی سورج دیوتا کی اولاد۔ راعمسیس ثانی (Ramses II) وہ فرعون تھا جس کے گھر موسیٰؑ نے پرورش پائی تھی۔ اس فرعون کا زمانہ 1292تا1235 قبل مسیح B-C تھا ۔اس کا بیٹا Merenptah مرنفتہ، وہ فرعون تھا جو غرق ہوا۔ فَظَلَمُوْا بِهَا: اُنہوں نے ظُلماً اُن (نشانیوں ۔ معجزات) کو رد کر دیا۔ حضرت موسیٰؑ کی تاریخ وفات: اسرائیلی کیلنڈر سے 1272ق م بتائی جاتی ہے۔ مِنْ بَعْدِهِمْ: یعنی ان نبیوں کے بعد۔ ظَلَمُوْا بِهَا: ان (نشانیوں) کا انکار کیا۔ "مفسدوں کا انجام کیسا ہوا": مطلب انہیں سمندر میں غرق کر دیا گیا۔

اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ

کہوں میں اللہ پر مگر حق یقیناً لایا ہوں تمہارے پاس واضح دلیل طرف سے

رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۶﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ

تمہارے رب کی پس بھیج دے میرے ساتھ بنی اسرائیل کو اس نے کہا اگر ہے

جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

تو لایا کوئی نشان تو پیش کر اُسے اگر ہے تو سچوں میں سے

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۸﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ

پس پھینکا (موسیٰ نے) اپنا سونٹا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ اژدہا ہے کھلا کھلا اور اس نے نکالا (بغل سے) اپنا ہاتھ

فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ

تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سفید ہے دیکھنے والوں کے لیے کہا بڑے لوگوں نے قوم

فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ

فرعون میں سے یقیناً یہ جادوگر ہے خوب علم رکھنے والا یہ چاہتا ہے کہ نکال دے تم کو

مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ

زمین سے تمہاری پس کیا مشورہ دیتے ہو کہا انہوں نے ڈھیل دے اسے اور بھائی کو اسکے

وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ

اور بھیج شہروں میں اکٹھے کرنے والے لوگ جو لاویں تیرے پاس ہر ایک جادوگر

عَلِيْمٍ ﴿۱۱۳﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ

خوب علم رکھنے والے کو اور آئے جادوگر فرعون کے پاس کہا انہوں نے یقیناً ہمارے لیے البتہ بدلہ ہے اگر

كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

ہوئے ہم غالب اس نے کہا ہاں اور یقیناً تم البتہ (شاہی) مقربوں میں سے ہوگے۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ

کہا انہوں نے اے موسیٰ یا تُو پھینک یا ہوں ہم ہی

الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ

پھینکنے والے اس نے کہا تم پھینکو پس جب انہوں نے پھینکا جادو کیا آنکھوں پر

106۔حَقِیۡقٌ: اس حقیقت پر قائم ہوں یا میرا فرض ہے کہ میں اللہ کے بارے میں حق کہوں کہ یقیناً میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل لایا ہوں کہ واقعی میں اس کا رسول ہوں۔ یعنی معجزات لایا ہوں۔ **108**۔ رسّی یا سونٹی کا سانپ نظر آنا: اس سلسلہ میں قرآن میں تین الفاظ بیان ہوئے ہیں۔ 1۔ ثُعۡبَان (7:108) اور (26:33) میں یعنی اژدہا سانپ۔ 2۔ حَیَّۃٌ (20:21) یعنی عام سانپ کو کہتے ہیں۔ 3۔ جانٌّ: (28:32) اور (27:11) میں یعنی چھوٹے پھرتیلے سانپ کو کہتے ہیں۔ مطلب موقع مقام کے لحاظ سے مختلف جسامت کے سانپ نظر آئے تھے (ii)۔ "نہ سوٹا حقیقۃً سانپ بنا نہ موسیٰؑ کا ہاتھ حقیقۃً سفید ہوا بلکہ لوگوں کی نظروں پر تصرف الٰہی سے لوگوں کو ایسے نظر آیا یعنی سوٹا سانپ اور ہاتھ چمکتا ہوا دکھائی دیا (iv)" جیسے موسیٰؑ کو جھاڑی میں آگ نظر آئی تھی جو کہ ایک کشفی نظارہ تھا۔ **109**۔ نَزَعٌ: نکالا (گریبان سے)۔ یَدِ بَیۡضَاء کا معجزہ بائیبل میں خروج 4:6 میں بیان ہوا ہے۔ اور قرآن کی اس آیت میں اور 28:33 میں بھی اس کا ذکر ہے۔ **111**۔ اِئۡتِمَار: یعنی مشورہ۔ مَاذا: تم کیا۔ تأۡمُرُوۡن: مشورہ دیتے ہو۔ یُرِیۡدُ: اس کا مطلب یہ ہے کہ۔۔۔ **112**۔ نیز دیکھیں (20:58-60)۔ اَرۡجِہۡ: اسکو ڈھیل (مہلت) دو۔ **114**۔ فرعون کے بلانے پر جادوگر آئے جیسا کہ خروج 7:11 میں ذکر ہے۔ **116**۔ تو (پہلے) ڈالے گا یا ہم (پہلے) ڈالیں۔ (زمین پر سوٹیوں یا رسیوں کو)

117۔ اَلۡقُوۡا: ڈالو۔ پھینکو یعنی(سوٹیوں یا رسیوں کو 26:44-45)۔ سَحَرُوۡٓا اَعۡيُنَ النَّاسِ: علم توجہ سے نظروں کو دھوکہ لگا۔ **118**۔ تَلۡقَفُ: نگلنے لگ گیا(ح)عَصَا: سوٹیوں، رسیوں کو نگل گیا۔ جیسا کہ خروج 7:12 میں ہے۔"جادو گروں نے رسیوں میں لوہے کے پیچ چھپائے ہوئے تھے اور جو سوٹے بنائے تھے ان میں پارہ بھرا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ حرکت کرتے تھے۔ موسیٰؑ کے سوٹا مارنے پر وہ پیچ وغیرہ ٹوٹ گئے۔ اور پارہ نکل گیا اور سب فریب ظاہر ہو گیا۔ اسے محاورہ کی زبان میں نِگلنا کہتے ہیں(ii)"۔ **120**۔ یعنی فرعون اور اس کے لوگ جادو گر مغلوب ہوگئے۔ **124**۔ یعنی تم نے مل کر ایک سازش کی ہے۔ تاکہ اس کے رہنے والوں کو نکال لے جاؤ یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر لے جاؤ۔ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ: پس تم عنقریب(اسکا نتیجہ) جان لو گے۔ **125**۔ مِنۡ خِلَافٍ: مخالف اطراف سے (جیسے دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں) یا مخالفت اور خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے(ii)۔ نیز معلوم ہوا کہ موسیٰؑ کے زمانہ میں بھی صلیب کی سزا دینے کا دستور تھا۔ **126**۔ یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔(وہی جزاء سزا دے گا)۔ **127**۔ تَنۡقِمُ: انتقام لینا چاہتا ہے۔ اور نہیں عیب دیکھا تو نے ہمارے اندر۔ ہمیں صبر عطا فرما کہ ظالموں کی سختیاں برداشت کر لیں اور موت پر ثابت قدم رہیں۔

النَّاسِ وَاسۡتَرۡهَبُوۡهُمۡ وَجَآءُوۡ بِسِحۡرٍ عَظِيۡمٍ ﴿١١٦﴾ وَ

لوگوں کی اور ڈرایا انہیں اور وہ لائے جادو بڑا اور

اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰٓى اَنۡ اَلۡقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلۡقَفُ

وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کی کہ پھینک اپنا سونٹا پس اچانک وہ نگلنے لگ گیا

مَا يَاۡفِكُوۡنَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ الۡحَـقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿١١٨﴾

وہ جو جھوٹ بناتے تھے پس واقع ہوگیا حق اور باطل ہوگیا جو تھے وہ کرتے

فَغُلِبُوۡا هُنَالِكَ وَانۡقَلَبُوۡا صٰغِرِيۡنَ ﴿١١٩﴾ وَاُلۡقِىَ السَّحَرَةُ

پس مغلوب ہوگئے وہ وہاں پر اور لوٹے ذلیل ہوکر اور گرا دیئے گئے جادوگر

سٰجِدِيۡنَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ مُوۡسٰى

سجدہ کرتے ہوئے کہا انہوں نے ایمان لائے ہم رب العالمین پر رب پر موسیٰ

وَهٰرُوۡنَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ فِرۡعَوۡنُ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَـكُمۡ ۚ

اور ہارون کے کہا فرعون نے ایمان لائے تم اس پر پہلے اسکے کہ میں اجازت دوں تمہیں

اِنَّ هٰذَا لَمَكۡرٌ مَّكَرۡتُمُوۡهُ فِى الۡمَدِيۡنَةِ لِتُخۡرِجُوۡا مِنۡهَاۤ

یقیناً یہ البتہ ایک تدبیر ہے کی ہے تم نے جسے اس شہر میں تاکہ نکالو تم اس سے

اَهۡلَهَا ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿١٢٣﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَ

رہنے والوں کو اسکے پس عنقریب تم جان لوگے البتہ ضرور کاٹوں گا میں ہاتھ تمہارے اور

اَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَـنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوۡۤا

اور پاؤں تمہارے بالمقابل سے پھر البتہ ضرور صلیب دونگا میں تم کو سب کو کہا انہوں نے

اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنۡقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنۡ اٰمَنَّا

یقیناً ہم طرف اپنے رب کی لوٹنے والے ہیں اور نہیں بُرا مانتا تو ہم سے مگر یہ کہ ایمان لائے ہم

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتۡنَا ؕ رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّ

آیات پر اپنے رب کی جبکہ وہ آئیں ہمارے پاس اے رب ہمارے انڈیل ہم پر صبر اور

تَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿١٢٦﴾ وَقَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اَتَذَرُ ع ١٤/١٨ ٤

وفات دے ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں اور کہا سرداروں نے فرعون کی قوم میں کیا تو چھوڑ دیگا

مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَ
موسیٰ اور اس کی قوم کو کہ فساد کریں ملک میں اور چھوڑ دے تجھے اور
اٰلِهَتَكَ ۭ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ
معبودوں کو تیرے اس نے کہا عنقریب ہم قتل کرینگے بیٹوں کو ان کے اور زندہ چھوڑیں گے عورتوں کو ان کی
وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا
اور یقیناً ہم ان پر غالب ہیں کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو مدد مانگو
بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ڐ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ
اللہ سے اور صبر کرو یقیناً زمین اللہ کی ہے وارث کرتا ہے اس کا جسے چاہے
مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا
اپنے بندوں میں سے اور انجام متقیوں کے لیے ہے کہا انہوں نے دُکھ دیئے گئے ہم
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۭ قَالَ عَسٰى
پہلے اس کے کہ تو آئے ہمارے پاس اور بعد اس کے کہ تو آیا ہمارے پاس اس نے کہا قریب ہے
رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ
رب تمہارا کہ ہلاک کرے دشمن کو تمہارے اور جانشین بنائے تم کو زمین میں
ع ۱۵ / ۵ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ
پھر دیکھے کہ کیسے عمل کرتے ہو تم اور یقیناً یقیناً پکڑا ہم نے قوم فرعون کو
بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۱﴾
قحط سے اور کمی سے پھلوں سے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں
فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ
پس جب آتی تھی ان کے پاس بھلائی کہتے تھے ہمارے لیے ہے یہ اور اگر
تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۭ اَلَآ اِنَّمَا
پہنچتی تھی انہیں بُرائی بدشگونی لیتے تھے ساتھ موسیٰ کے اور ان لوگوں کے جو ساتھ تھے اسکے خبردار سوائے
طٰۗئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ
اسکے نہیں کہ بدشگونی انکی پاس ہے اللہ کے و لیکن اکثر ان کے نہیں جانتے اور

128۔آیت 28:39 کی رو سے فرعون کی قوم کے لوگ فرعون کو خدا سمجھتے تھے۔فرعون نے کہا "اَنَا رَبُّكُمُ الاَعۡلیٰ":اور فرعون آگے بتوں وغیرہ کی پرستش کرتا تھا۔ سرداروں نے کہا کہ موسیٰؑ بنی اسرائیل قوم کو ان دونوں خداؤں سے نجات دلانا چاہتے ہیں۔قَاهِرُوۡنَ: جبکہ ہم ان پر حاکم ہیں یعنی بنی اسرائیل ہمارے محکوم ہیں۔ 129۔ یہاں ارض سے مراد ارضِ فلسطین ہے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ صبر کرو۔ زمین تو خدا کی ہے۔ وہ فرعون کی حکومت کو تباہ کر کے کسی اور منصف حکمران کو مصر کا حاکم بنادیگا جو اسرائیلیوں کا دشمن نہ ہو گا۔130۔یہ سورت مکی ہے۔اس وقت مسلمان بھی ایسے ہی مظلوم تھے۔ غیروں کے ان قصوں میں مسلمانوں کو سبق ہے کہ ان کی مشکلات کو بھی اللہ تعالیٰ دور فرما کر موسیٰؑ کی قوم کی طرح دشمن پر غلبہ عطا کرے گا۔اور بادشاہت بھی دے گا۔ (موسیٰؑ اور آنحضرتؐ کی مماثلت میں)۔ سو ایسا ہی ہوا۔ اَلۡاَرۡضِ سے مراد مصر کی زمین نہیں بلکہ ارض مقدسہ ہے جس کا وعدہ اسرائیلیوں کو دیا گیا تھا۔ "Oموسیٰؑ اور آنحضرتؐ کی مماثلت: 1۔ دشمن کو تباہ کیا۔ 2۔ شریعت۔ 3۔خلافت اور۔ 4۔بادشاہت عطا ہوئی"۔ تمہارے آنے سے پہلے بھی اور جادو گروں کے ایمان لانے کے بعد بھی ہمیں اذیتیں ملتی رہی ہیں۔ یعنی ابھی تو تکلیفوں کے ذریعے آزمایا جارہا ہے پھر اقتدار اور آسائشوں کے ذریعے تماری آزمائش ہوگی۔ 131۔"سِنِيۡنَ ،سَنَةٌ کی جمع ہے جس کے معنیٰ سال کے ہیں مگر اس کا زیادہ استعمال قحط کے سال پر ہے۔ یہاں تک کہ اس سے مراد قحط ہے۔اس کے برعکس عَامٌ خوشحالی کے سال کو کہتے ہیں(ح)"۔132۔تَطَيَّرَ: طیر کے معنیٰ پرندہ کے ہوتے ہیں۔اور تطیر کے معنے ہیں پرندوں سے شگون لینا، پھر اس کا استعمال ہر قسم کی بدشگونی اور بری فال لینے پر عام ہو گیا(ح)۔ طَآئِرُ: انسانی عمل کو بھی کہتے ہیں(اقرب) یعنی تمہارے بداعمالی کی وجہ سے تم پر عذاب الٰہی آئے گا۔ نیز بدشگون بھی اس کا معنیٰ ہے۔طائر(پرندہ) ہمارے معاشرے میں بھی پرندوں سے شگون لیتے ہیں مثلاً ہما کا سایہ کسی پر پڑ جائے تو وہ بادشاہ بن جائے گا۔ اگر کوّا منڈیر پر آکر کائیں کائیں کرے تو اس کا مطلب کوئی مہمان آنے والا ہے۔اور اگر الّو گھر پر آکر بولے تو یہ ایک منحوس بات کی طرف اشارہ ہے وغیرہ۔ جب غلہ خوب پیدا ہوتا تو اس خوشحالی کو اپنی طرف منسوب کرتے کہ ان کی کوششوں سے ایسے ہوا ہے۔اور جب قحط پڑتا تو کہتے کہ یہ موسیٰؑ کی نحوست کی وجہ سے ہے۔"ان کی نحوست اللہ کے پاس ہے"یعنی اللہ جانتا ہے کہ یہ ان کے کفر کی وجہ سے ہے۔

قَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا
کہا انہوں نے جو بھی کہ لائے گا تو ہمارے پاس یعنی کوئی نشان تاکہ جادو کرے تو ہم پر اسکے ذریعہ پس نہیں ہیں
نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ
ہم تیرے لیے ایمان لانے والے پس بھیجا ہم نے ان پر طوفان اور
الْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ
ٹڈیاں اور چچڑیاں اور مینڈک اور خون نشانات جُدا جُدا
فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَمَّا وَقَعَ
پس تکبر کیا انہوں نے اور تھے وہ لوگ مجرم اور جب واقع ہوا
عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ
ان پر عذاب کہا انہوں نے اے موسیٰ دُعا کر ہمارے لیے اپنے رب سے اس لیے کہ وعدہ کیا ہے
عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ
اس نے تجھ سے یقیناً اگر دُور کیا تُو نے ہم سے عذاب البتہ ضرور ایمان لائیں گے ہم تجھ پر اور
لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۵﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ
البتہ ضرور بھیج دیں گے ہم ساتھ تیرے بنی اسرائیل کو پس جب دُور کیا ہم نے ان سے
الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۶﴾
عذاب ایک میعاد تک کہ وہ پہنچنے والے تھے جسے جھٹ وہ عہد توڑنے لگے
فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ
پس بدلہ لیا ہم نے ان سے سو غرق کر دیا ان کو ہم نے سمندر میں اسلیئے کہ انہوں نے
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَاَوْرَثْنَا
تکذیب کی ہماری آیات کی اور تھے وہ ان سے غافل اور وارث کر دیا ہم نے
الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ
ان لوگوں کو جو کہ تھے کمزور سمجھے جاتے مشرقی حصوں کے اس ملک کے
وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۚ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
اور مغربی حصوں کے اس کے برکت دی تھی ہم نے جس (ملک) میں اور پوری ہوئی بات تیرے رب کی

133۔قَالُوْا: یعنی فرعون کی قوم نے کہا۔مَهْمَا: مَه اور مَا سے مرکب ہے۔ بعض کے نزدیک مَا اور مَا سے مرکب ہے۔پہلا مَا شرطیہ اور دوسرا ما تفہیم کے لئے آیا ہے(ح)۔ 134۔جَرَادَ (جمع): جرد(واحد) چھیل دینا۔ ٹڈی پودوں کو چھیل دیتی ہے۔مُفَصَّلٰتٍ: ایک کے بعد دوسری۔ وقفوں وقفوں کے بعد۔ایک ایک کر کے۔"اَلدَّمَ: یہاں خون سے بعض مفسرین نے بعض دموی بیماریاں مراد لی ہیں مثلاً نکسیر، خونی پیچش، جذام، آتشک وغیرہ۔ بائیبل میں خروج باب 8 تا باب 11 میں ان نشانات کی تفصیل بیان ہوئی ہے(ح)"۔ کَانُوْا مُجْرِمِیْنَ: وہ مجرم قوم بن گئے یا ہو گئے۔دریا لہو بن گیا۔(خروج 7:20)۔ مینڈک اور جوئیں(خروج باب 8)۔ طوفان یعنی اولے(خروج باب 9) ٹڈیاں(خروج باب 10)(ii)۔ نیز جانوروں کی وبائی ہلاکت، طاعونی پھوڑے، اندھیرا چھا جانا، اور پلوٹھے بچوں کا مر جانا بھی بائیبل میں درج ہے۔(خروج باب 7 تا باب 11 میں)اس طرح بائیبل میں دس نشانیاں درج ہیں۔ طوفان طَافَ سے مأخوذ ہے یعنی جو گھیر لے۔ جو بھی مصیبت چاروں طرف سے گھیر لے جیسے سیلاب، بیماری کی وبا یا کوئی آفت (بخاری vii:65)اس آیت میں پانچ نشانیاں بیان ہوئی ہیں اور آیت 131 میں دو نشانیاں۔ اس طرح آیت 108 اور آیت 109 میں مزید دو نشانیاں۔ یہ کل نو نشانیاں ہو گئیں جیسا کہ 17:102 اور 27:13 میں ذکر ہے۔

135۔ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ: یعنی خدا نے قبول دعا کا جو تم سے وعدہ کر رکھا ہے۔اس کے آسرے سے دعا کر۔ جب کبھی عذاب کی کوئی نشانی ان پر آکر وارد ہوتی اور ہلاکت کا موجب بنتی تو موسیٰؑ کو پکارتے کہ اپنے خدا کو پکارو کہ بلا ٹل جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ جانے دیں گے۔136۔یَنْکُثُوْنَ:(اپنے عہد کو) توڑنے لگے۔(خروج باب 8 تا 11 میں مذکور ہے)۔جب عذاب کا کوئی نشان ظاہر ہوتا تو موسیٰؑ سے کہتے کہ دعا کرو کہ یہ عذاب ہٹ جائے تو ہم بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ جانے دیں گے۔ مگر جب ہٹ جاتا تو پھر وہی شرارتیں شروع ہو جاتیں اور ایک اور نشان عذاب کا ان کو گھیر لیتا تھا۔137۔جب فرعون اور اس کا لشکر موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو پکڑنے کیلئے گئے تو ہم نے فرعونیوں کو بحر قلزم میں غرق کر دیا۔

الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا
اچھی حق میں بنی اسرائیل کے اس لیے کہ صبر کیا انہوں نے اور برباد کر دیا ہم نے
مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا
اُسے کہ جو تھا کارروائی کرتا فرعون اور قوم اس کی اور جو تھے وہ
يَعْرِشُوْنَ ۝۱۳۷ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا
تعمیر کرتے اور گزار کر لے گئے ہم بنی اسرائیل کو سمندر سے پس وہ آئے
عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى
ایک قوم پر جو بیٹھے رہتے تھے بتوں پر اپنے انہوں نے کہا اے موسیٰ
اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ
بنا دے ہمارے لیے ایک معبود جیسا ان کے لیے معبود ہیں اس نے کہا یقیناً تم لوگ
تَجْهَلُوْنَ ۝۱۳۸ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا
جہالت کرتے ہو یہ لوگ ایسے ہیں کہ ہلاک کیا جانیوالا ہے وہ کہ یہ لوگ جس میں ہیں اور باطل ہے وہ جو کہ
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۳۹ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ
ہیں یہ کرتے اُس نے کہا کیا غیر کو اللہ کے چاہوں میں تمہارے لیے معبود حالانکہ اس
فَضَّلَكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۴۰ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
نے فضیلت دی تمہیں تمام دنیا پر اور جب نجات دی ہم نے تم کو قوم فرعون سے
يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَ
وہ پہنچاتے تم کو برا عذاب قتل کرتے تھے بیٹوں کو تمہارے اور
يَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
زندہ چھوڑتے تھے عورتوں کو تمہاری اور اس میں آزمائش تھی طرف سے رب کے تمہارے
عَظِيْمٌ ۝۱۴۱ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰي ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا
بڑی اور وعدہ کیا ہم نے موسیٰ سے تیس (۳۰) رات کا اور پورا کیا ہم نے انہیں
بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰي
ساتھ دس کے پس پورا ہوا وقت مقررہ اسکے رب کا چالیس۴۰ رات کا اور کہا موسیٰ نے

138۔ ملک شام کے مشرقی اور مغربی حصوں میں یعنی تمام ملک میں۔ قوم جن کو ضعیف سمجھا جاتا تھا یعنی موسیٰؑ کی قوم۔ یہاں ارض یا ملک سے مراد ارض فلسطین اور شام ہے (ii)۔ فلسطین کے شرق و غرب (دریائے اردن کے مشرقی علاقے اور مغربی علاقے) "مشارق و مغارب" کا مالک بنا دیا یعنی سارا ملک ارض مقدس ان کو عطا کیا بموجب وعدہ جو ابراہیمؑ سے تھا۔ (5:22) اور (3:27) اور پیدائش 17:8۔ نیز قرآن 130-7:129۔ "تیرے رب کی اچھی بات پوری ہوئی۔" کا یہ مطلب ہے کہ بنی اسرائیل کے حق میں اچھی بات پوری ہوئی (28:6-7)۔ يَعْرِشُوْنَ: فرعونی بنی اسرائیل سے بیگار میں ان سے اونچی اونچی عمارتیں بنواتے تھے۔ **139**۔ خروج 32:1 میں مذکور ہے: یعنی اپنے خدا کی شکل کا ایک بت بنا دے تا ہمیں نظر آتا رہے نہ کہ اس بت کی عبادت کریں۔ تم جاہل لوگ ہو یعنی خدا کی کوئی شکل نہیں کہ اس جیسا کوئی بت بنایا جائے۔ مزید برآں اس سے آگے بت پرستی پھیلتی ہے۔ مگر بالآخر انہوں نے سونے کا بچھڑا بت بنا ڈالا اور اس کی پوجا کی۔ وہ قوم جو بت پرست تھی یعنی فلسطین کے لوگ جو وہاں آباد تھے اور اس وقت بت پرست تھے۔ غالباً وہ بنو اسمٰعیل میں سے عاد قوم کے افراد تھے۔ **140**۔ مُتَبَّرٌ: ہلاک کئے جائیں گے۔ مَا هُمْ فِيْهِ: جس (بت پرستی) میں وہ لوگ ہیں یعنی بالآخر بت پرستی دنیا سے اٹھ جائے گی۔ **141**۔ خدا نے تو انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے پھر وہ کیوں بے حقیقت و بے جان بتوں کے آگے جھکے۔ تم کو خالق حقیقی نے ظالم دشمن سے نجات دلائی پھر بھی تم پتھر کے بتوں کی پرستش کرنا چاہتے ہو۔

لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ
اپنے بھائی ہارون کو خلیفہ بن میرا قوم میں میری اور اصلاح کیجیو اور مت پیروی کرنا
سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ
راہ کی فساد کرنے والوں کے اور جب آیا موسیٰ وقت مقررہ پر ہمارے اور
كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ
کلام کیا اس سے رب نے اس کے کہا اے رب میرے دکھا مجھے کہ دیکھوں میں طرف تیری فرمایا ہرگز نہیں
تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ
دیکھے گا تو مجھے ولیکن دیکھ طرف پہاڑ کی پس اگر وہ ٹھہرا رہا اپنی جگہ پر
فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ
تو ضرور دیکھے گا تو مجھے پس جب تجلی کی اُسکے رب نے پہاڑ کے لیے کر دیا اُسے
دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ
ٹکڑے ٹکڑے اور گر پڑا موسیٰ بے ہوش ہو کر پھر جب ہوش میں آیا کہا پاک ہے تو
تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّي
توبہ کی میں نے حضور تیرے اور میں پہلا ہوں مومنوں میں سے فرمایا اے موسیٰ یقیناً میں نے
اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَآ
چُن لیا تجھے لوگوں پر ساتھ اپنے پیغامات کے اور ساتھ اپنے کلام کے پس لے جو
اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ
دیا میں نے تجھے اور ہو جا شکرگذاروں میں سے اور لکھی ہم نے اس کیلئے تختیوں میں
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا
ہر بات کی نصیحت اور تفصیل ہر بات کی پس لے ان (تختیوں)
بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ
کو ساتھ مضبوطی کے اور حکم دے اپنی قوم کو عمل کریں وہ بہتر حصہ پر اس کے عنقریب دکھاؤں گا میں تم کو
دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ
گھر (یعنی انجام) نافرمانوں کا ضرور پھیر دوں گا میں اپنی آیات سے ان لوگوں کو جو تکبر کرتے ہیں

143۔" اَتۡمَمۡنٰهَا بِعَشۡرٍ: ان پر اضافہ کر دیا دس راتوں کا۔ یعنی ایک ماہ اور دس دن تک، کل ملا کر چالیس دن ہو گئے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ پہلے تیس راتوں کا وعدہ تھا اور اس کے گزر جانے کے بعد پھر دس راتیں اور بڑھادیں۔ 2:52 میں صاف فرمایا ہے کہ ہم نے چالیس رات کا وعدہ کیا تھا۔ اور یہاں بھی چالیس رات کو ہی مِیۡقَاتُ رَبِّهٖۤ کہا ہے۔ اس طرز بیان میں معنے صرف ایک ماہ اور دس دن کو ظاہر کرنا ہے(ح)"۔ وَ اَصۡلِحۡ: اور (ان کے ساتھ) صلح صفائی سے رہو۔ **144**۔ مِیۡقَاتُ رَبِّهٖۤ کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ رب کے حضور آنے کی مقررہ میعاد(ح)۔ دیکھیں خروج(18-17:24)۔ ہماری جسمانی دنیوی آنکھیں اس قابل نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکیں۔ ہاں! آخرت میں روحانی جسم کی آنکھیں دیدار الٰہی کر سکیں گی۔ اَرِنِیۡۤ: مجھے (اپنا آپ) دکھاؤ۔ **145**۔ خدا سے ہمکلامی کا یہ دوسرا موقع ہے۔ اس سے پہلے جب آگ لینے گئے تھے تو اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی ہوئی تھی۔ اِصۡطَفَیۡتُکَ: میں نے تجھے (تیرے اپنے زمانہ) کے لوگوں میں سے چُن لیا ہے۔ **146**۔ خُذۡهَا اور یَاۡخُذُوۡا بِاَحۡسَنِهَا: یعنی ان تختیوں میں لکھی گئی بہترین باتوں پر عمل کریں۔ یعنی اوامر پر عمل کریں اور نواہی سے بچیں۔ دَارَ الۡفٰسِقِیۡنَ: یعنی ورنہ بدکاروں کو سزا دے کر ان کے بدانجام کو روشن کر کے دکھا دوں گا۔ یعنی سزا دوں گا اور وہ ذلیل ہو جائیں گے۔ جیسا کہ اگلی تین آیتوں میں ہے۔ لِکُلِّ شَیۡءٍ: یعنی اس قوم اور اس زمانہ کی ضروریات کو پورا کرتے ہوئے ہر بات کی تفصیل اور نصیحت کی بات مراد ہے۔

فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا
زمین میں بغیر حق کے اور اگر دیکھیں وہ ہر ایک نشان نہ ایمان لائیں گے
بِهَا ۚ وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ وَ
ان پر اور اگر دیکھیں وہ راہ ہدایت کی نہ بنائیں گے اُسے (اپنی) راہ اور
إِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
اگر دیکھیں راہ گمراہی کی بنائیں گے اُسے (اپنی) راہ یہ اس لیے ہے کہ
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ۝١٤٦ وَالَّذِينَ
انہوں نے تکذیب کی ہماری آیات کی اور تھے وہ ان سے غافل اور وہ لوگ
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ
جنہوں نے تکذیب کی ہماری آیات کی اور ملنے کی آخرت سے گر گئے اعمال ان کے
هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝١٤٧ وَاتَّخَذَ قَوْمُ
نہیں وہ بدلہ دیئے جائیں گے مگر اس کا جو تھے وہ عمل کرتے اور بنایا قوم
مُوسَىٰ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ ۚ
موسیٰ نے بعد اس کے (طور پر جانے کے) اپنے زیوروں سے بچھڑا (یعنی صرف) جسم (بچھڑے کا) جس کی آواز تھی گائے
أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا ۘ
کی، کیا نہیں دیکھا انہوں نے کہ وہ نہ کلام کرتا ہے ان سے اور نہ ہدایت دیتا ہے انہیں راہ کی
اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ ۝١٤٨ وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ
بنایا انہوں نے اسے اور تھے وہ ظالم اور جب وہ نادم ہوئے
وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِنْ لَمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا
اور دیکھا انہوں نے کہ وہ یقیناً گمراہ ہو گئے کہا انہوں نے البتہ اگر نہ رحم کیا ہم پر ہمارے رب نے
وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝١٤٩ وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ
اور نہ بخشا ہمیں تو ضرور ہو جائیں گے ہم گھاٹا پانے والوں میں سے اور جب لوٹا موسیٰ
إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي
طرف اپنی قوم کی غصہ میں افسوس کرتا ہوا کہا اس نے کیا ہی بُری جانشینی کی تم نے میری

ع ۱۷

وقف لازم

147۔ اوپر کی آیت کی تشریح میں یہ آیت ہے یعنی دار الفاسقین کی۔ کہ منکرین کو اپنے نشانوں سے محروم کر کے دور کر دوں گا(ii)۔ **148**۔ یہ آیت بھی اوپر کی آیت کے تسلسل میں ہے کہ اگر اللہ کے حکموں پر عمل کرنے کی بجائے اپنی من مانیاں کریں گے تو قبول نہ ہوں گی۔ **149**۔ مِنۡ بَعۡدِہٖ: یعنی جب موسیٰؑ خدا تعالیٰ کے حکم سے چالیس رات کے لئے طور پر گئے تھے(ii)۔ (آیت 143 میں ذکر ہے)۔ اس بچھڑے کے بت میں ایک طرف سے ہوا داخل ہو کر جب دوسری طرف سے نکلتی تھی تو سیٹی کی طرح آواز پیدا ہوتی تھی(ii)۔ اِتَّخَذُوۡہُ: اس بت کو انہوں نے معبود بنا لیا۔ خُوَارٌ: گائے، بھیڑ، بکری کی آواز جو بے معنیٰ ہوتی ہے۔ (اقرب)(ii)۔ جَسَدٌ: (بے جان کا) جسم۔ **150**۔ سُقِطَ فِیۡ اَیۡدِیۡھِمۡ: نادم و پشیمان ہونے کے لئے محاورہ ہے (بخاری vii:65)۔ اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔ "جب گرایا گیا ان کے ہاتھوں میں (ح)"۔

مِنۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَ

پیچھے میرے کیا جلدی کی تم نے حکم سے اپنے رب کے اور ڈال دیں اس نے تختیاں اور

اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۭ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ

پکڑا سر اپنے بھائی کا کھینچتا تھا اُسے اپنی طرف اس (بھائی) نے کہا اے بیٹے میری ماں کے اس قوم نے

اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ڮ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ

کمزور سمجھا مجھے اور قریب تھے کہ قتل کردیں مجھے پس نہ ہنسا مجھ پر

الْاَعْدَاۗءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ قَالَ رَبِّ

دشمنوں کو اور نہ ٹھہرا مجھے ساتھ ظلم کرنے والے لوگوں کے اس نے کہا اے رب میرے

اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ڮ وَاَنْتَ اَرْحَمُ

بخش دے مجھے اور بھائی کو میرے اور داخل کر ہمیں اپنی رحمت میں اور تو زیادہ رحم کرنیوالا ہے

الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ ع ۱۸ ۸

تمام رحم کرنے والوں سے یقیناً وہ لوگ جنہوں نے بنایا بچھڑا عنقریب پہنچے گا انہیں

غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَكَذٰلِكَ

غضب طرف سے رب کی انکے اور ذلت زندگی ورلی میں اور اسی طرح

نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ

بدلہ دیتے ہیں ہم افترا کرنے والوں کو اور وہ لوگ کیں جنہوں نے بدیاں پھر

تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا ۡ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ

توبہ کی بعد ان کے اور ایمان لائے یقیناً رب تیرا بعد ان (بدیوں) کے ضرور بہت بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۴﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ڮ

بہت رحم کرنیوالا ہے اور جب ٹھہر گیا موسیٰ سے غصہ لیں اس نے تختیاں

وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ

اور نوشت میں ان (تختیوں) کی ہدایت اور رحمت تھی ان لوگوں کے لیے جو اپنے رب سے

يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا

ڈرتے ہیں اور چن لیے موسیٰ نے اپنی قوم میں ستر (۷۰) آدمی

151۔اَعَجِلۡتُمۡ اَمۡرَ رَبِّکُمۡ: کیا جلدی کی تم نے خدا کا غضب یا سزا لینے میں (یا اسکا حکم آنے سے پہلے ہی۔) ۔ جیسے فرمایا اَفَطَالَ عَلَیۡکُمُ الۡعَهۡدُ۔ اَمۡ اَرَدۡتُّمۡ اَنۡ یَّحِلَّ عَلَیۡکُمۡ غَضَبٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ (20:87) یعنی کیا تم نے اللہ کے معاملہ میں جلد بازی کی کہ چونکہ موسیٰؑ تیس راتوں کے بعد واپس نہ آئے تو انتظار کرنے کی بجائے خود ساختہ خدا بنالیا۔ اور اس طرح اللہ کے غضب کے حکم کو اپنے قریب کرلیا۔ یا جلدی کی اپنا طریقہ عبادت اختیار کرنے کی اللہ کا حکم آنے سے قبل ہی۔ حضرت موسیٰؑ قوم کے شرک کی وجہ سے غصہ میں بھرے ہوئے تھے۔ اور بھائی پر غصہ تھا کہ وہ قوم سے کیوں نہ لڑپڑے۔ بھائی پر غصے کا اظہار کر کے قوم کو ڈرایا تھا تا اصلاح کرلے۔ "شماتت اس خوشی کو کہتے ہیں جو دشمن کے مبتلائے مصیبت پر ہو۔ اس آیت میں قرآن مجید نے حضرت ہارونؑ کے بچھڑا بنانے میں شرکت سے صاف انکار کیا ہے اور بائبل کے اس بیان کو غلط قرار دیا ہے کہ حضرت ہارونؑ بھی اس میں شریک تھے (خروج 32:2-6)۔ حضرت ہارونؑ کا ابن ام سے خطاب کرنا رحمت کی طرف توجہ دلانے کیلئے ہے(ح)"۔ **153**۔اِتَّخَذُوا الۡعِجۡلَ: اختیار کرلیا بچھڑا (عبادت کیلئے)۔ یَقۡتُلُوۡنَنِیۡ: جو آیت 151 میں آیا ہے۔ ان الفاظ سے معلوم ہوا کہ 2:55 میں جو الفاظ فَاقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ کے ہیں ان سے مراد فی الواقع قتل نہیں۔ کیونکہ یہاں قتل کی سزا صرف اللہ کی ناراضگی اور دنیا میں رسوائی بتائی ہے۔ اور اگلی آیت میں اس کے ٹل جانے کی صورت توبہ بیان ہوئی ہے۔(ح)۔ چنانچہ آیت 4:154 کے مطابق ان کو معاف کردیا گیا تھا بلکہ سامری جو اُن کا سرغنہ تھا اسکو بھی قتل نہیں کیا تھا (20:98)۔ اپنے نفسوں کو مارو یعنی نفس کی بدخواہشات کو مارو۔ **155**۔سَکَتَ الۡغَضَبُ: غصہ ٹھنڈا ہوگیا (غصہ ٹھہر گیا)۔ فِیۡ نُسۡخَتِهَا: ان تختیوں کی لکھائی یا تحریر میں۔

لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ
ہمارے وقت مقررہ کے لیے پس جب پکڑا انہیں زلزلہ نے اس نے کہا اے رب میرے اگر
شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۖ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
چاہتا تو ہلاک کر دیتا انہیں پہلے سے اور مجھے بھی کیا تو ہلاک کریگا ہمیں بسبب اسکے جو کیا
السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۚ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ
بیوقوفوں نے ہم میں سے نہیں یہ مگر آزمائش تیری تو گمراہ کرتا ہے اسکے ذریعہ جسے چاہتا ہے
وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ۚ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے تو دوست ہے ہمارا پس بخش ہمیں اور رحم کر ہم پر
وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ﴿١٥٥﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا
اور تو بہتر ہے سب بخشنے والوں سے اور لکھ دے ہمارے لیے اس دنیا میں
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِيْٓ
بھلائی اور آخرت میں بھی ہم رجوع کرتے ہیں طرف تیری فرمایا عذاب میرا
اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ
پہنچاؤں گا میں جسے چاہوں گا اور رحمت میری چھا گئی ہے ہر چیز پر
فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ
پس لکھ لوں گا میں وہ (رحمت) ان لوگوں کے لیے جو تقویٰ کرتے ہیں اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور
الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٦﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ
وہ لوگ جو آیات پر ہماری ایمان لاتے ہیں وہ جو پیروی کرتے ہیں
الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا
رسول نبی اُمّی کی وہ کہ پاتے ہیں جسے لکھا ہوا
عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ
اپنے ہاں تورات اور انجیل وہ حکم دیتا ہے انہیں مناسب بات کا
وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ
اور روکتا ہے انہیں ناپسندیدہ بات سے اور حلال کرتا ہے ان کیلئے پاکیزہ چیزیں اور حرام کرتا ہے

156۔ اس واقعہ کا ذکر بائیبل میں گنتی 11:16 میں ہے۔ مِيْقَاتُ: وعدہ کا مقام (وقت۔ جگہ مقررہ) اس پر موسیٰؑ کی قوم نے کہا ہم کس طرح یقین کریں کہ یہ باتیں خدا نے کہیں ہیں۔ آپ نے ستر مردوں کو منتخب کیا کہ وہ بھی ساتھ جا کر سنیں (خروج 24:1 اور 24:18)۔ جب پہاڑ میں زلزلہ آیا اور گڑگڑاہٹ کا شور اٹھا تو لوگ ڈر گئے کہ ہم اس تند آواز کو برداشت نہیں کر سکتے (خروج 19-19:17)۔ فتنہ: آزمائش، امتحان۔ زلزلہ تو طبعی طور پر آیا تھا مگر قوم کے شرک کی وجہ سے موسیٰؑ کو خیال ہوا کہ شاید ہمیں سزا دینے کیلئے آیا ہے (ii)۔ وَاِيَّايَ: اور مجھے بھی۔ **157**۔ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ: ہم تیری طرف آئے ہیں (توبہ کرتے ہوئے)۔ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ۔۔۔ كُلَّ شَيْءٍ: (اللہ نے) فرمایا کہ میں کبھی بلا وجہ عذاب نہیں دیتا بلکہ اکثر بخش دیتا ہوں (ii)۔ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ: یعنی میری رحمت کافروں کو بھی پہنچے گی مگر مؤمنوں کیلئے تو اسے فرض کر دیا ہے (ii)۔ مَنْ اَشَآءُ: جسے میں اس قابل پاتا ہوں، یعنی مستحق عذاب کو۔ فَسَاَكْتُبُهَا: هَا یعنی وہ (رحمت) مؤمنوں کیلئے لکھ لوں گا۔ یعنی فرض کر لوں گا۔

عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ
ان پر ناپاک چیزیں اور اتارتا ہے ان سے بوجھ ان کے اور وہ طوق
الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ
جو تھے ان پر پس وہ لوگ جو ایمان لائے اس پر اور انہوں نے تعظیم کی اسکی
نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ
اور مدد کی اسکی اور پیروی کی اس نور کی جو اُتارا گیا ساتھ اس کے یہ لوگ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ١٥٧ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
ہی کامیاب ہونے والے ہیں تو کہدے اے لوگو یقیناً میں رسول ہوں اللہ کا
اِلَيْكُمْ جَمِيْعَۨا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
طرف تم سب کی وہ کہ جس کیلئے حکومت ہے آسمانوں اور زمین کی
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ
نہیں کوئی معبود سوائے اسکے وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ
نبی اُمّی پر جو کہ ایمان لاتا ہے اللہ پر اور باتوں پر اسکی اور پیروی کرو اسکی
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ١٥٨ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ
تاکہ تم ہدایت پاؤ اور قوم موسیٰ میں سے ایک گروہ (کے لوگ) ہدایت دیتے ہیں
بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ١٥٩ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ
حق کی اور اس (حق) کیساتھ انصاف کرتے ہیں اور ہم نے جدا جدا بنا دیا ان کو بارہ
اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ
بزرگوں کے لحاظ سے قومیں اور وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کی جب پانی مانگا اس سے
قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ
قوم نے اسکی کہ مار اپنا سونٹا پتھر پر پس پھوٹ نکلے اس سے
اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَ
بارہ چشمے یقیناً جان لیا سب آدمیوں نے گھاٹ اپنا اور

158۔ اَلرَّسُوْلَ: سے مراد محمدؐ ہیں۔ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ: ان کے ہاں لکھا ہوا ہے (یہود اور نصاریٰ کی طرف هُمْ کی ضمیر ہے یعنی ان کی کتابوں میں آنحضرتؐ کی بعثت کے متعلق پیشگوئیاں موجود ہیں۔ جیسے: تورات میں پیشگوئیاں: استثناء 18-15:18 اور 33:2۔ انجیل میں پیشگوئیاں: لوقا 18-20:9 ، متی 4:17 اور 21:33-44 ، یوحنّا 25-1:21، 14:12-17، 16:7-15، 14:16-26، مرقس 11-12:1، عبرانیوں 4-3:3، اعمال 24-3:21 زبور 23-118:22۔ آج کل کی بائیبل میں "احمد" کا ترجمہ فارقلیط اور "محمدیم" کا ترجمہ عشق انگیز کر کے لکھا ہے۔ حالانکہ اسم معرفہ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا۔ معروف وہ ہے جسے قرآنی شریعت نے اچھا قرار دیا ہے۔ اور منکر وہ ہے جسے قرآنی شریعت نے برا ٹھہرایا ہے۔ پیروی کی اس نور کی جو اس (رسول) کے ساتھ اتارا گیا۔ (مَعَهٗ) یہاں نور سے مراد قرآن مجید ہے۔ رسول اللہؐ کو بھی نور کہا گیا ہے 5:16۔ آپؐ کے اسوہ حسنہ کی پیروی بھی ضروری ہے۔ اُمّی: قرآن 29:49 کے مطابق آنحضورؐ لکھنا، پڑھنا نہ جانتے تھے اس لئے اُمّی یعنی مادر زاد بمعنیٰ اَن پڑھ کہا گیا۔ یعنی جیسے ماں سے پیدا ہوا تھا اَن پڑھ رہا۔ (نیز دیکھیں اگلی آیت 159)۔ اِصْرَهُمْ: بوجھ ان کے اور طوق ان کی رسم و رواج، وہم پرستی اور بدیوں کے جن میں دنیا مبتلا تھی وہ سب اتار پھینکے مثلاً دختر کشی اور بت پرستی وغیرہ کی رسمیں۔ نیز بنی اسرائیل پر جو چیزیں ان کی سرکشی کی وجہ سے حرام کی گئی تھیں وہ جائز کر دیں۔ مثلاً اونٹ کا گوشت کھانا۔ **159**۔ عیسیٰؑ صرف اسرائیلیوں کیلئے نبی تھے متی 15:24 اور 15:26 جبکہ آنحضرتؐ سب دنیا کے لئے مبعوث ہوئے فرمایا: رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا: امی نبی صرف آنحضرتؐ کو ہی فرمایا گیا ہے جیسے تورات کی پیشگوئی ہے جس میں آپؐ کو اَن گھڑا پتھر کہا گیا ہے۔ رسول اللہؐ کی آمد کے بعد اب نجات و ہدایت صرف اسلام میں ہے۔ گزشتہ شریعتیں سب محرف و مبدل ہو گئی ہیں۔ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ (3:86)۔ قرآنی شریعت مکمل ضابطہ حیات ہے تمام قوموں اور تمام زمانوں کیلئے (دیکھیں 25:2 اور 7:159)۔ **160**۔ حضرت ہارونؑ کی اولاد بنی لاوی تھی جن کے ذمہ قوم کی ہدایت اور تربیت کرنا تھی۔ ایسے ہی لوگوں میں سے عبداللہ بن سلام تھے جو یہودیوں میں سے آنحضرتؐ پر ایمان لائے نیز ان کے چند ساتھی بھی۔

ظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ
سایہ کیا ہم نے ان پر بادل کا اور اُتارا ہم نے ان پر مَنّ اور سلوٰی
كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
(اور کہا) کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو دیں ہم نے تم کو اور نہیں ظلم کیا انہوں نے ہم پر ولیکن تھے وہ
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ
اپنی جانوں پر ہی ظلم کرتے اور جب کہا گیا ان کو رہو اس
الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّ
بستی میں اور کھاؤ اس سے جہاں سے چاہو تم اور کہو بخشدے (ہمیں) اور
ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ
داخل ہو دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے بخشدیں گے ہم تمہارے لیے غلطیاں تمہاری ضرور بڑھائیں گے
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا
ہم محسنوں کو پس بدل دی جنہوں نے ظلم کیا تھا ان میں سے بات
غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ
سوائے اس کے جو کہی گئی تھی انہیں پس بھیجا ہم نے ان پر عذاب
السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ
آسمان سے بسبب اسکے کرتے تھے وہ ظلم کرتے اور پوچھ ان سے متعلق بستی کے
الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِى السَّبْتِ
جو تھی کنارہ پر سمندر کے جب وہ زیادتی کرتے تھے سبت میں
اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ
جب آتی تھیں ان کے پاس مچھلیاں ان کی بروز ان کے سبت کے تیرتی ہوئیں اور جس روز
لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا
نہیں وہ سبت کرتے تھے نہیں آتی تھیں ان کے پاس اسی طرح آزماتے تھے ہم انہیں بسبب اسکے
كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ
کرتے تھے وہ نافرمانی کرتے اور جب کہا ایک گروہ نے ان میں سے کیوں نصیحت کرتے ہو تم

ع۵ ۲۰ — وقف لازم — معانقة — النصف

161۔ حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان بارہ بیٹوں کے لحاظ سے بارہ اُمَمًا یعنی خاص قومیں بنا دیا(ح)(نیز دیکھیں 7:169)۔ مجاہد نے کہا ہے کہ مَنّ میٹھی گوند ہے۔ سعید بن زید سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ منّ ایک قسم کی کُھمب ہے(بخاری 6:4478)۔ مَنّ: ترنجبین۔ سَلْوٰی: بٹیر۔ مشرب پانی پینے کی جگہ (نیز دیکھیں 2:61)۔ اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ: اَلْحَجَر یعنی فلاں خاص پتھر کے نیچے چشمہ ہے وہاں سوٹا مار کر پتھر توڑ و تو پانی نکل آئے گا(ii)۔ **162**۔ یہ واقعہ حضرت موسیٰؑ کے بعد یوشع بن نون کے عہد کا ہے۔ اس بستی کا نام اَرِیْحَا تھا (ARIHA)۔ جو یردن کے پار یروشلم کے قریب تھی یعنی فلسطین کے ملک میں جیسا کہ 2:59 میں ذکر ہے(ح)۔ محسنوں کو مزید دیں گے یعنی ابھی ایک شہر فتح ہوا ہے آگے سارا ملک دیا جائے گا۔ حِطَّةٌ: (خدایا ہمارے گناہوں کے بوجھ) جھاڑ دے۔ **163**۔ حِطَّةٌ: انہیں کہا گیا تھا کہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے اور دعائیں کرتے ہوئے اس شہر میں داخل ہو جاؤ مگر اس کے برخلاف وہ بیہودہ گوئی اور استہزاء آمیز باتیں کرتے ہوئے گئے جس کی وجہ سے ان کو سزا ہوئی۔(ii)۔ حِطَّةٌ کا معنیٰ ہے مغفرت مانگتے ہوئے۔ اس کو بدل کر اس کی بجائے اِسْتِهْزَاءً وہ کہتے تھے حِنْطَةٌ یعنی گندم، کہ ہمیں گیہوں درکار ہے۔ جیسا کہ آیت 146 میں بھی وعید بیان کی گئی ہے۔ نیز 2:60 میں بھی۔ آیات 161 تا 163 میں جو بیان کیا گیا ہے سورۃ بقرہ کے آغاز میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ نیز آغاز کے رکوعات میں مزید تفصیل سے بنی اسرائیل کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ **164**۔ وَسْئَلْهُمْ: اے رسول تو یہود سے اس بستی والوں کے متعلق پوچھ جو سمندر کے کنارے واقع ہے۔ یعنی ایلات کے مقام پر جو مدین اور طور کے درمیان بحر قلزم کے شمال مشرقی ساحل پر ہے۔ (بعض نے اس بستی کو مدین قرار دیا ہے)۔ یہ قصہ حضرت داؤد کے وقت میں ہوا ہے۔ یہودیوں پر ہفتہ کے دن شکار کرنا منع تھا۔ شُرَّعًا: (کثرت سے)۔ ہفتہ کے دن بہت سی مچھلیاں سمندر کے کنارے آتیں۔ یہودی ہفتہ آنے سے پہلے کنارے سے پانی کاٹ کر کھڈوں میں لے جاتے۔ ہفتہ کے دن مچھلیوں کو نہ پکڑتے مگر اتوار کو جا کر پکڑ لیتے۔ اس حیلہ سے وہ ہفتہ کے دن کی پابندی کو توڑ لیتے۔ یہ ایجاد کردہ طریقہ ساحلی مقام ایلا یا ایلات میں رواج پکڑ گیا تھا۔ مگر اللہ حیلہ بازیوں کو پسند نہیں کرتا(حوت یعنی مچھلی۔ حیتان جمع ہے یعنی مچھلیاں)۔ اسرائیلیوں کی چالیس سالہ سرگردانی کی آخری منزل ایلا یا ایلات کا مقام ہی تھا۔(1 سلاطین 9:26)۔ "+آزماتا تاکہ مخلصوں کو شریروں سے الگ کر کے ظاہر کریں"۔

قَوْمًاۨ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ
ایسی قوم کو کہ اللہ ہلاک کرنے والا ہے انہیں یا عذاب دینے والا ہے انہیں عذاب سخت
قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا
انہوں نے کہا عذر کے طور پر طرف تمہارے رب کی اور تاکہ وہ بچ جائیں پس جب
نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ
وہ بھول گئے اُسے کہ نصیحت کئے گئے تھے وہ جسکی نجات دی ہم نے انہیں جو روکتے تھے
السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٔيْسٍۭ
بُرائی سے اور پکڑا ہم نے جنہوں نے ظلم کیا تھا ساتھ عذاب سخت کے
بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٦﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ
بسبب اس کے کہ تھے وہ نافرمانی کرتے پس جب انہوں نے سرکشی کی اس سے کہ روکے گئے تھے جس سے
قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿١٦٧﴾ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ
کہا ہم نے انہیں ہو جاؤ بندر ذلیل اور جب اعلان کر دیا تیرے رب نے
لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ
کہ ضرور وہ مقرر کرے گا ان پر تا روز قیامت جو پہنچائے گا انہیں
سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚۖ وَاِنَّهٗ
بُرا عذاب یقیناً تیرا رب البتہ جلد دینے والا ہے سزا اور یقیناً وہ
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٨﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ
بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے اور جدا جدا کر دیا ہم نے انہیں زمین میں قومیں بنا کر بعض ان میں سے
الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ
نیک ہیں اور بعض ان میں سے برعکس ہیں اس کے اور آزمایا ہم نے انہیں ساتھ سکھوں
وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ
اور دُکھوں کے تاکہ وہ رجوع کریں پس جانشین بنے بعد ان کے
خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى
جانشین وارث ہوئے کتاب کے لیتے ہیں مال اس ورلے (جہان) کا

165۔ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ: یعنی بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ(ii) نصیحت کرتے ان لوگوں کو جو مچھلیاں پکڑتے تھے۔ مَعْذِرَةً: تمہارے رب کے پاس عذر پیش کرنے کیلئے کہ ہم نے لوگوں کو نصیحت کر دی ہے۔ پس یہود میں تین گروہ ہو گئے۔ 1۔ جو ہفتہ کے روز مچھلیاں پکڑتے۔ 2۔ جو ان کو منع کرتے اور۔ 3۔ باقی تیسری قسم کے لوگ جو منع کرنا چھوڑ بیٹھے تھے اور دوسری قسم کے لوگوں کو کہتے تھے کہ تم کیوں منع کرتے ہو خدا کا عذاب ہی ان کو ٹھیک کرے گا۔ **166**۔ نصیحت کو بھول گئے یعنی وعظ و نصیحت کی کوئی پرواہ نہ کی اور نافرمانی کرتے رہے۔ بَـِٔيْسٍۭ: بأسٌ۔ یعنی سختی والا مطلب نافرمان گروہ کو طاعون کے عذاب نے پکڑا اور باقی دو گروہ بچ گئے۔(ابن عباسؓ)۔ **167**۔ بندر بنا دیا یعنی ان کی خصلت بندروں والی بن گئی۔ یہاں قِرَدَةً خَاسِئَةً نہیں کہا بلکہ قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ کہا ہے۔ صفت انسانوں والی استعمال کی ہے نہ کہ جانوروں والی۔ یعنی بندروں جیسے ذلیل ہو گئے۔(وہ انسان)۔ اگر سچ مچ کے بندر بن گئے تھے تو قِرَدَةً خَاسِئَةً آنا چاہیئے تھا(ii)(نیز دیکھیں 2:66)۔ 5:61-62 میں لکھا ہے کہ یہ یہودی جو بندر بن گئے تھے اور سؤر بھی، حضورؐ اور مومنوں کے پاس آتے تھے۔ ظاہر ہے کہ بندر صفت یہودی لوگ ہی آتے تھے نہ کہ بندر یا سؤر بنے ہوئے یہودی۔ پھر آیت 168-7:167 میں لکھا ہے کہ ان بندر صفت یہود پر قیامت تک ایسے حاکم بناتا رہے گا جو ان کو سخت دکھ دیتے رہیں گے۔ اور 2:77 میں لکھا ہے کہ وہ بندر صفت یہودی مسلمانوں سے آ کر باتیں کرتے ہیں(ii)۔ **168**۔ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ سزا دینے میں بہت ڈھیل دیتا ہے پس یہاں سَرِيْعُ الْعِقَابِ کے صرف یہ معنیٰ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ انسان کو سزا دیتا ہے تو وہ جلدی اس کو پکڑ لیتی ہے اور کوئی روک اس کے راستے میں نہیں بنتی۔ یہ مطلب نہیں کہ اِدھر گناہ کیا اور اُدھر عذاب بھی آ گیا۔ **169**۔ قَطَّعْنٰهُمْ: یعنی ان کو مختلف گروہوں میں بانٹ کر زمین میں تتر بتر (پھیلا) کر دیا۔ ہم نے ان کو آزمایا سکھوں اور دکھوں سے یعنی برکات اور عذابوں سے۔ پس ثابت ہوا کہ وہ بندر انسان ہی تھے صرف بندر خصلت ہو گئے تھے۔ ورنہ اصل بندر کے نیک ہونے کے کیا معنیٰ؟ کیا وہ بندر نمازیں پڑھتے تھے؟(ii) تاکہ وہ رجوع کریں یعنی محمدؐ کے دشمن یہود اور منکرین رجوع کریں۔ نوٹ: یہودیوں کی موجودہ سلطنت اسرائیل آیت 168 کے خلاف نہیں جاتی کیونکہ دوسری جگہ قرآن نے استثناء رکھا ہے وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ (3:113) سو یہ قرآنی بیان کی تائید کرتی ہے نا کہ تردید۔ مطلب یہ کہ یہودی کسی دوسری حکومت کی پناہ یا مدد لے کر امن میں رہ سکتے ہیں۔

وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَإِنْ يَّأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ
اور کہتے ہیں ضرور بخشا جائے گا ہمیں اور اگر آئے ان کے پاس مال مانند اس کی
يَأْخُذُوْهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ أَنْ لَّا
لے لیں گے اُسے کیا نہیں لیا گیا ان سے عہد کتاب میں کہ نہیں
يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۚ وَالدَّارُ
کہیں گے وہ اللہ پر سوائے حق کے اور پڑھ لیا انہوں نے جو اس میں ہے اور گھر
الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ
پچھلا بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جو تقویٰ کرتے ہیں کیا پس نہیں تم عقل کرتے اور
الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۚ إِنَّا
جو لوگ مضبوط پکڑتے ہیں کتاب کو اور قائم کی انہوں نے نماز یقیناً ہم
لَا نُضِيْعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ
نہیں ضائع کریں گے اجر اصلاح کرنے والوں کا اور جب اُٹھایا ہم نے پہاڑ
فَوْقَهُمْ كَأَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْا أَنَّهٗ وَاقِعٌ ۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا
اوپر ان کے گویا کہ وہ سائبان ہے اور خیال کیا انہوں نے کہ وہ گرنے والا ہے اُن پر (ہم نے کہا) پکڑو
مَا اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾
جو دیا ہم نے تم کو مضبوطی سے اور یاد رکھو جو اس میں ہے تاکہ تم متقی بنو
وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
اور جب لی تیرے رب نے بنی آدم سے یعنی پیٹھوں سے ان کی اولاد ان کی
وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ ۚ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۚ قَالُوْا
اور گواہ کیا انہیں جانوں پر (کہا) کیا نہیں میں رب تمہارا انہوں نے کہا
بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ أَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّا كُنَّا
کیوں نہیں ہم نے اقرار کیا ایسا نہ ہو کہ کہو تم بروز قیامت کہ ہم تھے
عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ أَوْ تَقُوْلُوْٓا إِنَّمَآ أَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا
اس سے غافل یا کہو تم کہ سوائے اسکے نہیں شرک کیا تھا باپ دادا نے ہمارے

170۔ خَلْفٌ: بُرا جانشین۔ خَلَفٌ: اچھا جانشین (ایک یا زیادہ جانشین)(ح)۔ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى: اس دنیا کا (ورلے جہان کا) عارضی مال۔ مال جو ناقص ہے۔ یا حرام مال۔ یہ لوگ رشوت لے کر غلط مسئلے بتایا کرتے تھے۔ یہ اپنی کتاب میں پڑھتے اور جانتے ہیں کہ اس میں کوئی عہد نہیں ہے کہ ان کو پکڑ نہ ہو گی اور بخشے جائیں گے (ii)۔ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ: ادنیٰ مال یعنی عارضی دنیوی فائدہ۔ **171**۔ یعنی اصلی تورات جس میں آنحضرتؐ کے آنے کی پیشگوئیاں درج ہیں انہیں مان لیں اور آنحضرتؐ پر ایمان لے آئیں اور نماز کو قائم کریں تو ان کا اجر ضائع نہ ہوگا۔ **172**۔ نَتَقْنَا الْجَبَلَ: ان پر پہاڑ اٹھایا یا حرکت دی جیسا 2:64 میں فرمایا رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ: یعنی طور کو بلند کیا۔ مطلب ہے دامن کوہ میں کھڑا کیا اور پہاڑ ایسے لگتا ہے گویا سائبان کی طرح سر پر ہے۔ خروج 18-17:19 میں لکھا ہے کہ موسیٰؑ لوگوں کو پہاڑ کے دامن میں خدا کا جلوہ دکھانے کے لئے لے گیا تھا۔ پہاڑ کے دامن میں کھڑے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا پہاڑ سائبان کی طرح سر پر ہے۔ پھر اوپر سے زور کا زلزلہ آیا تھا تو وہ گمان کرنے لگے کہ گویا پہاڑ ان کے اوپر گرنے لگا ہے (ii)۔ اسی طرح آیت 156 میں بھی اس کا ذکر ہے۔ خُذُوْا: (تو ہم نے کہا کہ) جو ہم نے تم کو دیا ہے اسے اچھی طرح سے تھام لو۔ **173**۔ اللہ نے آدمؑ کی پشت سے اس کی اولاد نکالی اور ان سے اپنی خدائی کا اقرار کروایا (قرآن میں دوسری جگہ ظہور کی بجائے لفظ اصلاب آیا ہے)۔ عہد کیا یعنی شہادت دی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے فطرت انسانی میں یہ شعور رکھ دیا ہے کہ وہ یہ اقرار کرتی ہے کہ انسان اپنا خالق آپ نہیں ہے بلکہ کامل صفات کی ایک ہستی اس کا رب ہے (30:31)۔ "Oروح کی فطرت میں یہ نقش کر دیا ہے کہ خدا نے ان کو پیدا کیا ہے"۔ قَالُوْا بَلٰى: کہیں گے کیوں نہیں بلکہ سارے عالم کو پیدا کیا ہے۔ (ناقل)۔ "O جیسے فرمایا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا یعنی روح کا خدائے واحد و لاشریک کا طلب گار ہونا اور بغیر خدا کے وصال کے کسی چیز سے تسلی نہ پانا یہ انسانی فطرت میں داخل ہے"۔ "الغرض اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ خدا کی ہستی کا اعتقاد انسان کی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے اور فطرت انسانی کی اصل آواز اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے جواب میں "بَلٰى" ہے (ح)"۔ ہمارے اپنے ضمیر کی آواز اور کائنات کا ذرہ ذرہ پکار کر بتا رہا ہے کہ اس کائنات میں سب کچھ خود بخود وجود میں نہیں آیا بلکہ رب العالمین کے حکم سے وجود میں آیا ہے۔ اور ہمیں وجود میں لانے کا مقصد ہمارا اس خالق خدا سے تعلق جوڑنے کی غرض سے ہے۔ اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے انبیاء بھیجے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کر کے ہماری روحانی تعلیم و تربیت کرتے اور ہمیں وصال الٰہی کے قابل بناتے ہیں۔ انبیاء ہمیں خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف بلاتے ہیں اور اپنے عملی نمونہ سے ہماری تربیت کر کے ہمیں انسان سے با اخلاق انسان اور پھر باخدا انسان بناتے ہیں۔ یہی لقاء الٰہی ہے، ہمیں اسی لئے پیدا کیا گیا ہے۔ یعنی عبادت الٰہی کے لئے۔

مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ ۚ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا
پہلے سے اور تھے ہم اولاد بعد ان کے کیا پس تو ہلاک کرتا ہے ہمیں بسبب
فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلَعَلَّهُمْ
اس کے جو کیا جھوٹوں نے اور اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں آیات اور تاکہ وہ
يَرْجِعُونَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا
رجوع کریں اور پڑھ ان پر خبر اس شخص کی دی تھیں ہم نے جسے اپنی آیات
فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿۱۷۵﴾
پس وہ نکل گیا ان سے تو پیچھے لگا اس کے شیطان پس ہو گیا وہ گمراہوں میں سے
وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ
اگر چاہتے ہم ضرور بلند کرتے اُسے انکے ذریعہ ولیکن وہ جھکا طرف زمین کی
وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ
اور اس نے پیروی کی اپنی خواہشات کی بس مثال اس کی مانند مثال کتے کی ہے اگر تو لادے
عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ
اس پر زبان نکالتا ہے یا چھوڑ دے اُسے زبان نکالتا ہے یہ مثال ان لوگوں کی ہے
الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ
جنہوں نے تکذیب کی ہماری آیات کی پس بیان کر یہ حالات تاکہ وہ
يَتَفَكَّرُونَ ﴿۱۷۶﴾ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
غور کریں بُرے ہیں مثال میں وہ لوگ جنہوں نے تکذیب کی ہماری آیات کی
وَأَنْفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ
اور اپنی جان پر وہ تھے ظلم کرتے جسے ہدایت دے اللہ پس وہ
الْمُهْتَدِي ۖ وَمَنْ يُضْلِلْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۱۷۸﴾
ہدایت پانے والا ہے اور جسے گمراہ کرے اللہ تو یہ لوگ ہی نقصان اُٹھانے والے ہیں
وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
اور یقیناً یقیناً پیدا کئے ہم نے جہنم کے لیے بہت سے جن اور انس

174۔ شہادت لی تا قیامت کے روز یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا۔ ہم تو اپنے باپ دادوں کی تقلید میں شرک کرتے آئے ہیں۔ پھر کیا ان کی غلطی کی وجہ سے ہم کو پکڑ ہو گی؟۔ **175**۔ یہ آیت آنحضرتؐ کے منکرین کو خطاب کرتی ہے تا وہ حق کی طرف رجوع کریں۔ **176**۔ اس درویش کا نام بلعم باعور تھا (Balaam Bin Beor) جو حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں تھا۔ فَانْسَلَخَ: "+اس پر عمل نہ کیا، الگ ہو گیا۔ مِنْهَا (یعنی) ان آیات سے۔ مَسْلَخ: جگہ جہاں جانور کی کھال اتاری جائے"۔ "بلعم باعور کو اللہ تعالیٰ نے روحانی صفات عطا فرمائی تھیں جن کے ذریعہ وہ خدا کے نزدیک ہو سکتا تھا مگر بد نصیبی سے اس نے دنیا کی طرف جھکنا اپنے لئے قبول کیا۔ (iv)"۔ زمین کی طرف جھک گیا یعنی دنیوی مال و متاع کمانے میں لگ گیا اور دین کی پرواہ (ترجیح) نہ کی۔ **177**۔ لَرَفَعْنٰهُ بِهَا: یعنی اگر وہ ان آیات کی پیروی کرتا تو اسے بلند مرتبہ عطا کرتے مگر وہ زمین کی طرف جھک گیا (دنیا کمانے کے لئے)۔ "تَحْمِلْ عَلَيْهِ: اس کے خلاف دھتکارنے کے لئے پتھر اٹھائے۔ یا اس پر لادے یا نہ لادے زبان باہر نکالتا ہے۔ یعنی ہمیشہ خدا تعالیٰ کے خلاف شکایتیں کرتے رہتے ہیں کہ اس نے ہم کو کچھ نہیں دیا اور قربانی سے دریغ کرتے ہیں (ii)"۔ یہی حال ایسے شخص کا ہے کہ اسے وعظ کرو یا نہ کرو دونوں حالتوں میں وہ دنیا کو دین پر مقدم کرتا رہے گا اور دین حق سے منہ موڑتا رہے گا۔ "تاکہ وہ غور کریں"۔ یعنی عبرت حاصل کر کے گمراہی سے بچیں اور حق کو اپنائیں۔ حضرت ابن عباسؓ، ابن مسعودؓ اور مجاہد کے نزدیک یہ بلعم باعور کی طرف اشارہ ہے جو باوجود صاحب الہام و کشوف اور عالم و مقتداء ہونے کے موسیٰؑ کے خلاف کھڑا ہو گیا۔ تو خدائی قہر و غضب کا مورد ہوا۔ اس کا ذکر گنتی باب 23 اور 24 میں ملتا ہے۔

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ز وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ
ان کے دل ہیں کہ نہیں سمجھتے جن سے اور ان کی آنکھیں ہیں کہ نہیں دیکھتے جن سے
بِهَا ز وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ط اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ
اوران کے کان ہیں کہ نہیں سنتے جن سے یہ لوگ مانند چارپایوں کے ہیں
بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ (١٨٠) وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ
بلکہ وہ زیادہ گمراہ ہیں یہ لوگ ہی غافل ہیں اور اللہ کے نام ہیں
الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ص وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ
اچھے پس پکارو اسے ان (ناموں) سے اور چھوڑ دے ان لوگوں کو جو کج روی اختیار کرتے ہیں
اَسْمَآئِهٖ ط سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (١٨١) وَمِمَّنْ
ناموں میں اس کے ضرور بدلہ دیئے جائیں گے وہ اس کا جو تھے وہ کرتے اوران لوگوں میں
خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ (١٨٢) وَالَّذِيْنَ
سے جنہیں پیدا کیا ہم نے ایک گروہ ہدایت دیتے ہیں حق کی اور اسی (حق) کیساتھ انصاف کرتے ہیں اور جنہوں نے
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ (١٨٣)
تکذیب کی ہماری آیات کی ضرور بتدریج کھینچ لائیں گے ہم انہیں جہاں سے نہیں جانتے وہ
وَاُمْلِيْ لَهُمْ ط اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ (١٨٤) اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا سکتة مَا
اور مہلت دیتا ہوں انہیں یقیناً تدبیر میری مضبوط ہے کیا نہیں غور کیا انہوں نے نہیں ہے
بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ط اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ (١٨٥) اَوَلَمْ
ساتھی کو ان کے کوئی جنون نہیں ہے وہ مگر ڈرانے والا کھلا کھلا کیا نہیں
يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ
نظر کی انہوں نے بادشاہی میں آسمانوں کی اور زمین کی اوراس میں کہ پیدا کیا اللہ نے
مِنْ شَيْءٍ لا وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ج
جو کچھ اور یہ کہ ممکن ہے کہ ایسا ہو کہ نزدیک آگئی ہو میعاد ان کی
فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ (١٨٦) مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا
پس کس بات پر بعد اس کے وہ ایمان لائیں گے جسے گمراہ کرے اللہ تو نہیں کوئی

ع ٢٢ ١٠ ١٢

180۔ جہنم ان کے لئے ہے جو دل کے ہونے کے باوجود نہیں سمجھتے، آنکھیں رکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ اور کانوں کے ہوتے ہوئے سننا نہیں چاہتے۔ باقی نیک لوگوں کے لئے جنت ہے۔ **181**۔ اللہ کا ذاتی نام تو اللہ ہی ہے اور باقی اَلۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ہیں۔ انسانی حاجاتِ روحانی کو پورا کرنے کے لئے ننانوے (99) نام بتائے گئے ہیں۔ مگر اللہ کے صفاتی ناموں کا کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے (99) نام ہیں۔ جو ان پر ایمان لایا اور ان کے مطابق اعمال بجالایا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ وتر ہے اور وتر (طاق عدد) کو پسند کرتا ہے (بخاری)۔ فَادۡعُوۡهُ بِهَا: پس پکارو اسے (خدا کو) ان (ناموں) سے۔ یعنی دعا کرتے وقت دعا کی نسبت سے اس کے صفاتی نام لے کر اسے (خدا کو) پکارا کرو۔ يُلۡحِدُوۡنَ فِيۡۤ اَسۡمَآئِهٖ: "O یعنی غیر اللہ کو اللہ کے ناموں میں شریک کرتے ہیں"۔ جیسے پیراں دتّا نام رکھ لیتے ہیں۔ اللہ کے صفاتی ناموں کو دیگر لوگوں پر چسپاں کرنا جیسے کسی کو یا مشکل کشا کہنا یا اَن داتا کہنا وغیرہ وغیرہ یہ سخت گناہ کی بات ہے۔ "+صفات الٰہی پر غور کرو اور وہی صفات و کمال اپنے اندر پیدا کرو۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ قربِ الٰہی کی راہ قریب تر ہوتی جائے گی (2:139)"۔ اسماء حسنیٰ میں کج روی یہ بھی ہے کہ بری صفات کے نام اللہ کے لئے مقرر کئے جائیں۔ یا اللہ کی صفات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً اللہ کو غفور الرحیم سمجھ کر گناہ کا ارتکاب کیا جائے یہ کہہ کر کہ اللہ بہت بخشنے والا ہے۔ اس آیت میں اِسی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ جس قدر عیب یا مشکلات در پیش ہیں انہی کے مقابل خدا کی صفت رکھ کر دعا کرنی چاہیئے۔ (نوٹ:۔ کج روی کا معنیٰ ہے سیدھے راستے سے ہٹ جانا)۔ **182**۔ ابن جریر (جلد 9 ص Vix86) میں آنحضرتؐ کی ایک حدیث درج ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس آیت میں جو امت مذکور ہے وہ میری امت ہے۔ نیز آیت 160 میں بھی مِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰۤی اُمَّةٌ يَّهۡدُوۡنَ بِالۡحَقِّ وَبِهٖ يَعۡدِلُوۡنَ فرمایا گیا ہے۔ بِهٖ یعنی حق وانصاف سے یا شرع سے اور آیت 182 میں امت محمدیہ کا ذکر بھی انہی الفاظ میں ہے کہ وہ شریعت پر عمل کرتے ہیں۔ یعنی ایسے لوگ (جو) ہدایت کرتے ہیں (دوسروں کو) حق (کو قبول) کرنے کی۔ **183**۔ سَنَسۡتَدۡرِجُهُمۡ: درجہ بدرجہ ہم ان کو کھینچیں گے ہلاکت کی طرف (ii)۔ **185**۔ صَاحِبِهِمۡ: یعنی آنحضورؐ جو ان کے درمیان تھے اور منکرین ان کے حالات سے واقف ہیں کہ وہ نہایت صادق اور امین ہیں اور ہرگز مجنون نہیں ہیں۔ **186**۔ بَعۡدَهٗ: یعنی قرآن چھوڑ کر۔ ان کی پکڑ کی میعاد قریب آچکی ہے۔ فَبِاَيِّ حَدِيۡثٍۭ بَعۡدَهٗ يُؤۡمِنُوۡنَ۔ "Oقرآن کو چھوڑ کر کس حدیث پر ایمان لاؤ گے؟ جو حدیث صریح آیت کے معارض (خلاف۔ ناقل) پڑے وہ رد کرنے کے قابل ہے۔" وَاَنۡ عَسٰى: (کیا غور نہیں کرتے) کہ شاید ان کی اپنی تباہی کی مدت قریب آگئی ہو (ii)۔

هَادِيَ لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۱۸۷
ہدایت دینے والا اُسے اور وہ چھوڑ دیگا انہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکیں گے
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا
پوچھتے ہیں تجھ سے متعلق قیامت کے کب ہے قیام اس کا توکہدے صرف
عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ؔؕ ثَقُلَتْ فِي — وقف لازم / وقف منزل
علم اس کا پاس ہے میرے رب کے، نہیں ظاہر کریگا اسے وقت پر اس کے مگر وہی بھاری ہے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ
آسمانوں اور زمین میں نہیں آئے گی تمہارے پاس مگر اچانک وہ پوچھتے ہیں تجھ سے
كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ
گویاکہ تو کرید کرید کر پوچھنے والا ہے اسکے متعلق، توکہدے کہ صرف اس کا علم اللہ کو ہے ولیکن
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۱۸۸ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا
اکثر لوگ نہیں جانتے توکہدے نہیں طاقت رکھتا میں اپنی جان کیلئے نفع کی
وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
اور نہ نقصان کی مگر جس قدر چاہے اللہ اور اگر ہوتا میں جانتا غیب کو
لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا
البتہ بہت لے لیتا میں بھلائی اور نہ پہنچتی مجھے تکلیف نہیں میں
اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۱۸۹ هُوَ الَّذِيْ — ع ۲۳/۱۴
مگر ڈرانے والا (کافروں کو) اور خوشخبری دینے والا ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں وہی ہے جس نے
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا
پیدا کیا تم کو شخص واحد سے اور بنائی اس نے اس کی (نسل) سے بیوی اس کی
لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا
تاکہ وہ آرام پکڑے طرف اسکی پس جب اس نے ڈھانکا حمل ہوا اسے حمل ہلکا سا
فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ
پس وہ چلتی پھرتی رہی ساتھ اسکے، پھر جب بوجھل ہوگئی دُعا مانگی دونوں نے اللہ رب سے اپنے کہ البتہ اگر

187۔ یعنی جو سرکشی کرتا ہے اسے خدا ہدایت نہیں دیتا مگر جو توبہ کرتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے(ii)۔ 188۔ پوچھتے ہیں: حضرت عباسؓ کے مطابق یہ سوال یہود نے کیا تھا جبکہ حسن اور قتادہ قریش کا نام لیتے ہیں۔ قیامت بھاری ہے یعنی قیامت کا وقت بڑا سخت ہوگا۔ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا: گویا تو اس کے بارے میں کرید کرید کر پوچھنے والا ہے یا ٹوہ میں لگے رہنے والا ہے اور اس کے بارے میں خوب جانتا ہے۔ پانچ باتوں کے متعلق صحیح علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے جیسا کہ آیت 31:35 میں بیان ہوا ہے۔ اکثر لوگ قیامت کے بارے میں نہیں سمجھ پاتے۔ 189۔اس آیت میں صاف الفاظ میں رسول اللہؐ کے فی نفسہ غیب دان ہونے کی صریح نفی موجود ہے(ح)۔ نَذِيْرٌ: کافروں کو ڈرانے(متنبہ کرنے) والا جہنم سے۔ بَشِيْرٌ: مؤمنوں کو خوشخبری دینے والا(جنت کی)۔ 190۔ یہاں نفس واحدہ سے مراد آدمؑ و حوا نہیں، بلکہ ہر انسان جو پیدا ہوتا ہے وہ نفس واحدہ ہی ہوتا ہے۔یعنی ایک ہی انسانی جنس کے خلیہ سے(یعنی Embryo سے)۔ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا: بیوی کا اس نفس سے پیدا ہونا صرف حوا کے لئے ہی مخصوص نہیں بلکہ تمام انسانوں کو بھی کہا خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا(30:22) یعنی تم سب کی بیویوں کو تمہارے ہی نفوس سے پیدا کیا ہے(ح)۔ تَغَشّٰىهَا: اس (خاوند) نے اس (بیوی) کو ڈھانکا یعنی مرد عورت سے جالپٹا اور ملاپ ہوا۔لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا: تا(وہ خاوند) اس کی (بیوی) کی طرف سے آرام پکڑے۔(30:22) یا پیار ملے۔صَالِحًا: یعنی صالح (بچّہ)۔

اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿١٩٠﴾ فَلَمَّاۤ
تونے دیا ہم کو صحیح سلامت (بچہ) تو ضرور ہوں گے ہم شکر گذاروں میں سے پس جب
اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ
دیدیا اُس نے ان دونوں کو صحیح سلامت (بچہ) ٹھہرائے انہوں نے اس (اللہ) کے شریک اس (بچہ) میں جو اس نے دیا تھا انہیں
فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿١٩١﴾ اَیُشْرِكُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ
پس بلند ہے اللہ ان سے جنہیں وہ شریک بناتے ہیں کیا وہ شریک بناتے ہیں جو نہیں پیدا کرتا
شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ ﴿١٩٢﴾ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّ
کچھ بھی اور وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں اور نہیں وہ طاقت رکھتے ان کے لیے مدد کی اور
لَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٣﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى
نہ اپنی جانوں کی وہ مدد کرسکتے ہیں اور اگر تم بلاؤ انہیں طرف ہدایت کی
لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ
نہیں پیروی کریں گے تمہاری برابر ہے تم پر کہ بلایا تم نے ان کو یا تم
صَامِتُوْنَ ﴿١٩٤﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ
چُپ رہو یقیناً وہ لوگ جنہیں تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے بندے ہیں
اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مانند تمہاری پس پکارو انھیں تو چاہیئے کہ وہ جواب دیں تمہیں اگر ہو تم
صٰدِقِیْنَ ﴿١٩٥﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِهَاۤ ؗ اَمْ لَهُمْ اَیْدٍ
سچے کیا ان کے پیر ہیں کہ چلتے ہیں جن سے یا ان کے ہاتھ ہیں
یَّبْطِشُوْنَ بِهَاۤ ؗ اَمْ لَهُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِهَاۤ ؗ اَمْ
کہ پکڑتے ہیں جن سے یا ان کی آنکھیں ہیں کہ دیکھتے ہیں جن سے یا
لَهُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ
ان کے کان ہیں کہ سنتے ہیں ان سے تو کہدے بلاؤ اپنے شریکوں کو پھر
كِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿١٩٦﴾ اِنَّ وَلِیِّ ـَۧ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ
جنگ کرو مجھ سے پس نہ مہلت دو مجھے یقیناً دوست میرا اللہ ہے وہ جس نے اُتاری

191۔ یُشْرِكُوْنَ: والدین سمجھنے لگتے ہیں کہ بچہ کی دین کسی پیر فقیر کی عنایت نظر کا نتیجہ ہے۔ لَهٗ: اس (خدا) کے۔ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا: یعنی بچہ جو اس (خدا) نے دیا تھا۔ **194**۔ هُمْ: ان (کو) یعنی بتوں کو۔ اگر تم ان کو بلاؤ ہدایت کی طرف تو وہ تمہاری پیروی نہ کریں گے یعنی اگر تم بتوں کو ہدایت یا حصول کامیابی کی راہ کے لئے پکارو گے تو وہ تمہاری پیروی یعنی حصول مراد میں امداد نہ کرسکیں گے۔ **195**۔ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ: وہ ہستیاں (بت۔ انسان۔ فرشتے۔ جنّ) جن کو تم خدا کی بجائے پکارتے ہو وہ خود تمہاری طرح دعا کے محتاج ہیں۔ وہ بت تمہاری کسی دعا کو سن ہی نہیں سکتے۔ خود مسیح بھی تمہاری طرح دعا کا محتاج تھا۔ بت بھی محکومی اور بے بسی کی حالت میں ہیں جیسے تم محتاج دعا ہو اور مسیح یا عزیر بھی جن کو تم خدا کے بیٹے بناتے ہو۔ **196**۔ "O کیا بتوں کے ہاتھ پاؤں آنکھیں کان ہیں تو انہیں کہو کہ تمہاری مدد کریں اور میرے ناکام رہنے کے لئے ہر ایک طور کا مکر کریں اور مجھے ذرا مہلت نہ دیں"۔ یہ سورۃ مکی ہے اور وہ بھی اس زمانہ کی جب مخالفت اپنے انتہا کو پہنچ گئی تھی اور جس کے جلد ہی بعد آنحضرتؐ کو مکہ سے ہجرت کرنا پڑی لیکن اس کے باوجود کس قدر زبردست تحدی سے کہا کہ سارا زور لگا لو ساری تدبیریں کر ڈالو، مہلت بھی نہ دو۔ لیکن آخر میری فتح ہو گی اور تم مغلوب کردیئے جاؤ گے۔ (ح) (نیز دیکھیں 5:68 اور 58:22)۔ شُرَكَآءَكُمْ: تم جنہیں اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو۔

الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۹۶ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ
یہ کتاب اور وہ دوست رکھتا ہے نیکوں کو اور وہ جنہیں تم پکارتے ہو
مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ
سوائے اس کے نہیں وہ طاقت رکھتے مدد کی تمہاری اور نہ اپنی جانوں کی
يَنْصُرُوْنَ ۝۱۹۷ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۭ
وہ مدد کرسکتے ہیں اور اگر تو پکارے انہیں طرف ہدایت کی نہیں سُننے
وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝۱۹۸ خُذِ
اور تو دیکھتا ہے انہیں کہ نظر کرتے ہیں طرف تیری حالانکہ وہ نہیں دیکھتے تھے اختیار کر
الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝۱۹۹ وَ
درگذر اور حکم دے مناسب بات کا اور اعراض کر جاہلوں سے اور
اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ
اگر وسوسہ آئے تجھے طرف سے شیطان کی کوئی وسوسہ تو پناہ مانگ اللہ کی
اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۰۰ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ
یقیناً وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے یقیناً وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ کیا جب چھوتا ہے انہیں
طٰۗىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝۲۰۱
کوئی خیال طرف سے شیطان کی تو یاد کرتے ہیں پس اچانک وہ دیکھنے والے ہوتے ہیں
وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝۲۰۲ وَ
اور بھائی ان (شیطانوں) کے بڑھاتے ہیں انہیں گمراہی میں پھر نہیں کمی کرتے اور
اِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۭ قُلْ اِنَّمَآ
جب نہیں لاتا تو ان کے پاس کوئی نشان کہتے ہیں کیوں نہیں چن کر لایا تو اس (نشان) کو تو کہدے صرف
اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَ
پیروی کرتا ہوں میں اس چیز کی جو وحی کی جاتی ہے طرف میری طرف سے میرے رب کی یہ دلائل ہیں طرف سے رب تمہارے کے اور
هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۲۰۳ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ
ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو ایمان لاتے ہیں اور جب پڑھا جائے قرآن

197۔"Oوہ صالحین کے تمام کاموں کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے"۔198۔یعنی انجام کار معبودان باطلہ کچھ بھی منکرین کی مدد نہ کر سکیں گے بلکہ جھوٹے معبودوں کے وجود کو ہی ختم کر دیا جائے گا۔ 199۔"Oکفار تیری طرف دیکھتے ہیں مگر تو ان کو دکھائی نہیں دیتا وہ روحانی اندھے ہو گئے ہیں"۔یعنی کفار کو آنحضرتؐ کا پاک نمونہ، آپ کی پاک تعلیم اور اسلام کی ترقی نظر نہیں آتے(ناقل)۔ 200۔معروف: اچھی باتیں۔نیکی کی باتیں۔عُرف: اونچی یا شاندار، خوبی والی بات، گھوڑے کی گردن کے بال بھی عُرف کہلاتے ہیں یعنی ان کی خوبی یا شان کو ظاہر کرتے ہیں۔اعْراف بھی اسی سے نکلا ہے۔ 201۔اگر شیطان کی طرف سے تجھے کوئی صدمہ پہنچے تو اللہ کی پناہ طلب کر، مثلاً جھوٹے الزامات وغیرہ جو شیاطین کے چیلے تجھ پر لگاتے تھے۔202۔طٰۗىِٕفٌ: اگر گزر ہو(غصہ دلانے والی بات کا)۔ تَذَكَّرُوْا: تو خدا کو یاد کرتے ہیں دعا مانگتے ہیں اور غور و فکر کرتے ہیں۔مُّبْصِرُوْنَ: اس سے بچ نکلنے کی راہ دیکھ لیتے ہیں۔ 203۔اِخْوَانُهُمْ: کافروں کے شیاطین ساتھی جو لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔لَا يُقْصِرُوْنَ: یہ شیاطین کے ساتھی مؤمنوں کو برباد کرنے میں کمی نہیں کرتے۔204۔لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا: کہ کیوں کوئی آیت(معجزہ) یا نشان کھینچ نہیں لایا۔(اِجْتَبٰى: چن لیا) یا چن کر لے آیا۔"Oاور جس دن تو ان کو کوئی آیت نہیں سناتا اس دن کہتے ہیں کہ آج تو نے کوئی آیت کیوں نہ گھڑ لی"۔هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ: یہ(وحی) تمہارے رب کی طرف سے دلائل سے پُر ہے۔"بَصِيْرَةٌ کے معنٰی دلیل کے ہیں۔کہہ دے کہ یہ قرآن بذات خود ایک بڑا معجزہ ہے۔ اس میں تمہارے لئے تمہارے رب کی طرف سے بصائر یعنی دلائل وبراہین اور ہدایت اور رحمت ہے بشرطیکہ تم ایمان لاؤ(ii)"۔

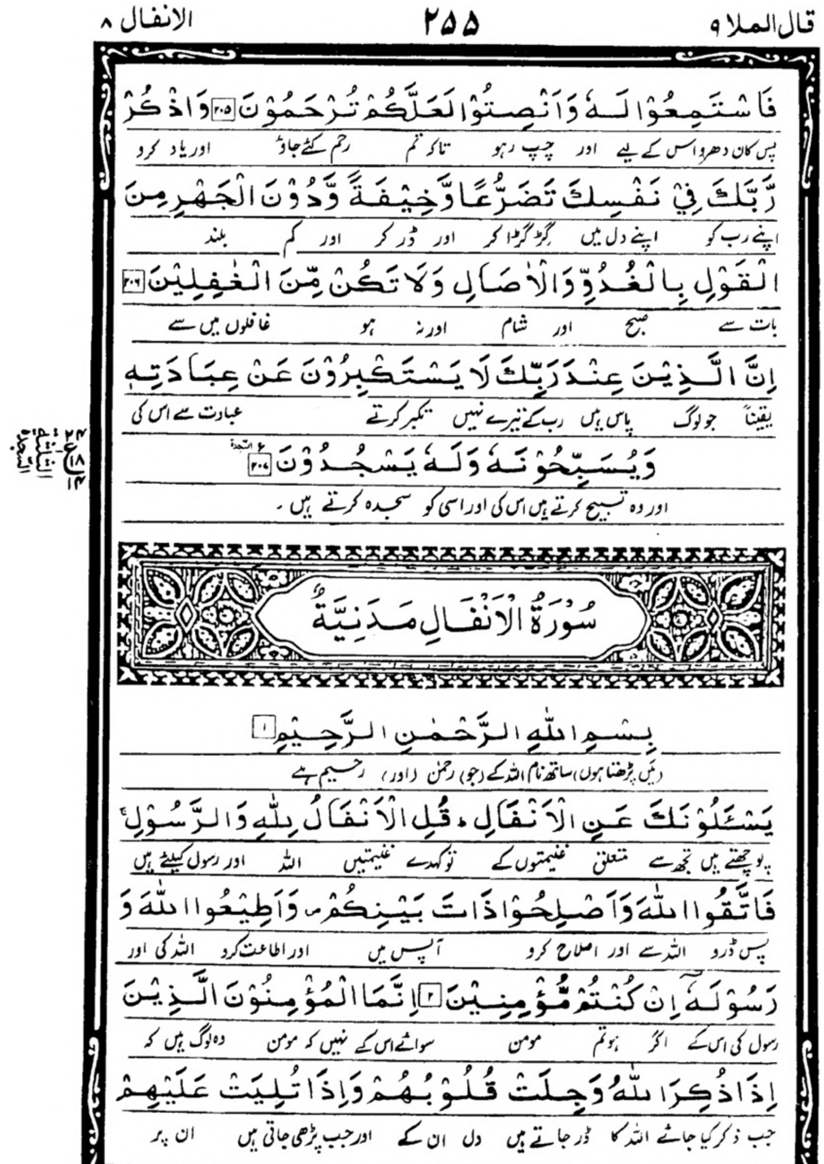
الانفال ٨ ۲۵۵ قال الملأ ٩

فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٢٠٥﴾ وَاذْكُرْ
پس کان دھرو اس کے لیے اور چپ رہو تاکہ تم رحم کیے جاؤ اور یاد کرو
رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ
اپنے رب کو اپنے دل میں گڑگڑا کر اور ڈر کر اور کم بلند
الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٢٠٦﴾
بات سے صبح اور شام اور نہ ہو غافلوں میں سے
اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ
بیشک جو لوگ پاس ہیں رب کے تیرے نہیں تکبر کرتے عبادت سے اس کی
وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿٢٠٧﴾
اور وہ تسبیح کرتے ہیں اس کی اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ
پوچھتے ہیں تجھ سے متعلق غنیمتوں کے تو کہدے غنیمتیں اللہ اور رسول کیلئے ہیں
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ
پس ڈرو اللہ سے اور اصلاح کرو آپس میں اور اطاعت کرو اللہ کی اور
رَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ
رسول کی اس کے اگر ہو تم مومن سوائے اس کے نہیں کہ مومن وہ لوگ ہیں کہ
اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ
جب ذکر کیا جائے اللہ کا ڈر جاتے ہیں دل ان کے اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر

205۔ قرآن پڑھا جار ہا ہو تو وہاں جا کر باتیں نہ کرے بلکہ سنے، تانشانوں اور دلائل کی سمجھ پڑے لیکن پڑھنے والا باتوں کی مجلس میں جا کر اگر قرآن اونچی آواز میں پڑھنے لگ جائے تو یہ اس کی غلطی ہے۔ **207**۔ جو لوگ تیرے رب کے پاس ہیں یعنی فرشتے اور مقربین الٰہی لوگ(ii)۔ قرآن مجید میں پندرہ(15) مقامات پر سجدہ کرنے کو آیا ہے۔ اس آیت پر سجدہ قرآن میں پہلا سجدہ ہے۔ قرآن میں پندرہ مقامات پر سجدے یہ ہیں۔ (7:207)، (13:16)، (16:51)، (17:110)، (19:59)، (22:19)، (22:78)، (25:61)، (27:27)، (32:16)، (38:25)، (41:39)، (53:63)، (84:22)، (96:20)۔ سجدہ کرنا حنفی مذہب میں واجب اور شافعی مذہب میں سنت ہے۔ "حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ سجدہ قرآن کیا کرتے تھے اور کبھی نہیں بھی کیا۔(iv) درس القرآن۔" سجدہ قرآن کے اندر عموماً یہ کلمات پڑھے جاتے ہیں سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (صحیح مسلم جلد 4 حدیث نمبر 201)۔

8-سُوْرَةُ الْاَنْفَال (مدنی)

2۔ سورۃ انفال میں جنگ بدر کا ذکر ہے اور اس کا زمانہ نزول جنگ بدر کا زمانہ ہی ہے یعنی سن 2ھ میں۔ مال غنیمت کو نفل اس لئے کہتے ہیں کہ یہ ثواب جہاد (جو اصل ہے) سے زائد حاصل ہوتا ہے۔ لغت میں نفل اسے کہتے ہیں جو اصل پر زائد چیز حاصل ہو۔ مسلمانوں کی جنگوں میں حصول غنیمت اصل مقصود نہ تھا۔(ح)۔ غَنَم بکری کو کہتے ہیں، پس غنیمت وہ بکریاں ہیں جو جنگ میں ہاتھ لگیں۔ اور فَیٔ وہ مال ہے جو بغیر جنگ کے ہاتھ لگے جیسے فرمایاھَمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ اِلَيْكَ اور مَآ اَفَآءَاللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ (59:8)۔ نفل: انفال۔ زائد۔ مفت کا مال یا تحفہ،(BONUS) جو جہاد کے ثواب کے علاوہ ملتا ہے۔ فرمایا جنگ بدر میں حاصل کردہ غنیمتیں اللہ اور رسول کے لئے ہیں یعنی بیت المال میں جائیں گی۔ جنگ بدر میں فتح کے بعد جو جنگ میں آگے تھے کہنے لگے کہ غنیمت ان کا حق ہے۔ اور جو پشت پر رہے تھے وہ کہنے لگے کہ تم ہماری قوت سے لڑے۔ اس واسطے ان کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ غنیمتیں اللہ اور رسول کی ہیں اور بیت المال میں جائیں گی۔ کیونکہ اسی خدا نے تمہیں گھروں سے نکالا تھا۔ ہجرت مدینہ کے بعد جہاد (قتال) کا حکم ملا۔ اول قتال کا جہاد قریش سے تھا مگر مکہ کے ادب سے ان پر حملہ نہ کر سکتے تھے۔ تاہم دو تین مرتبہ رستوں میں ہی مٹھ بھیڑ ہوتی رہی۔ ہجرت کے دوسرے سال قریش مکہ کا تجارتی قافلہ ملک شام کو گیا۔ ان کی واپسی پر آنحضورؐ نے آپ ان کا قصد کیا۔ خبر پا کر قریش مکہ قافلے کی مدد کو نکلے، قافلہ تو بچ نکلا مگر دو فوجیں آپس میں لڑ پڑیں۔ فتح مسلمانوں کی ہوئی۔ بدر کی لڑائی میں ستر کفار مارے گئے اور ستر قیدی ہوئے۔ مسلمانوں میں سے آٹھ انصار اور چھ مہاجرین کل چودہ مسلمان شہید ہوئے۔ جنگ بدر میں مہاجرین کی تعداد 83 تھی۔ انصار میں سے قبیلہ اوس سے 61 اور قبیلہ خزرج سے 170 تھے۔ مسلمانوں کی تعداد 314 تھی۔ بدر میں کفار کی تعداد ایک ہزار تھی۔(وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ: اور آپس میں صلح کاری اختیار کرو)۔ مصعب بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مال غنیمت سے ایک تلوار اٹھائی اور آنحضرتؐ کے پاس لے گئے کہ یہ ان کو عطا کی جائے۔ حضورؐ نے منع فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مسلم)۔

اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۝۲ الَّذِیْنَ
آیات اس کی وہ بڑھادیتی ہیں انہیں ایمان میں اور اپنے رب پر وہ بھروسہ کرتے ہیں وہ جو کہ
یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝۳ اُولٰٓئِكَ
قائم کرتے ہیں نماز اور اس سے جو دیا ہم نے اُنھیں وہ خرچ کرتے ہیں یہ لوگ ہی
هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ
مومن ہیں سچے ان کے لیے رُتبے ہیں پاس رب کے ان کے اور
مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝۴ كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَیْتِكَ
بخشش ہے اور رزق ہے عزت والا جیساکہ نکالا تجھے تیرے رب نے گھر سے تیرے
بِالْحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝۵
ساتھ حق کے اور یقیناً ایک فریق مومنوں میں سے البتہ ناپسند کرنے والے تھے
یُجَادِلُوْنَكَ فِی الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَیَّنَ كَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ
جھگڑتے تھے تجھ سے بارہ میں حق کے بعد اس کے کہ وہ کھل چکا تھا گویا کہ وہ ہانکے جاتے ہیں
اِلَی الْمَوْتِ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ ۝۶ وَاِذْ یَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَی
طرف موت کی اور وہ دیکھتے ہیں اور جب وعدہ کرتا تھا تم سے اللہ ایک کا
الطَّآئِفَتَیْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ
دو جماعتوں میں سے کہ وہ ہے تمہارے لیے اور تم چاہتے تھے کہ نہ
الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَیُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ
شوکت والی (فوج) ہو تمہارے لیے اور چاہتا تھا اللہ کہ حق کر دکھائے حق کو
بِكَلِمٰتِهٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِیْنَ ۝۷ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَ
ساتھ اپنی باتوں کے اور کاٹ دے جڑ کافروں کی تاکہ حق کر دکھائے حق کو اور
یُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۸ اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ
باطل کر دکھائے باطل کو اور اگرچہ ناپسند کریں مجرم جبکہ فریاد کرتے تھے تم
رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ
اپنے رب سے پس اس نے قبول کی (دُعا) تمہارے لیے کہ میں مدد کرنیوالا ہوں تمہاری ساتھ ہزار

3تا5۔ ان آیات میں حقیقی مؤمنوں کی صفات بیان ہوئی ہیں۔ ان صفات کے حاملین کے لئے مغفرت، بلندی درجات اور رزق کریم کا وعدہ کیا گیا ہے۔ **6**۔ کَمَا: مراد "کیونکہ" یا "وجہ سے"۔ کَمَا میں کاف تعلیل کی ہے۔ یعنی غنیمتیں خدااور رسول کی ہیں کیونکہ اسی نے تمہیں گھروں سے نکالا تھا۔ اَخْرَجَكَ: جنگ بدر کے لئے گھروں سے نکلتے وقت کچھ لوگ خطرے کا مقابلہ کرنے سے گھبرارہے تھے۔ (اس کے باوجود اللہ نے تمہیں فتح دی، لہٰذا غنیمتیں اللہ اور رسول کیلئے ہیں)۔ كَارِهُوْنَ: مشکل یا مشقت خیال کرنے والے جیسے فرمایا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا (اس کی ماں نے اسے حمل میں مشقت سے اٹھائے رکھا)۔ بِالْحَقِّ: یعنی لڑائی کے دو پہلوؤں میں سے صحیح پہلو اختیار کرنے کی وجہ سے جو ضرورت حقہ پیدا ہو گئی تھی اس کے بارے میں تجھ سے جھگڑتے تھے۔ کیونکہ لڑائی قافلہ کی بجائے لشکر کفار مکہ سے ہونی ناگزیر ہو گئی تھی۔ صحابہ تعداد میں بہت کم اور پوری طرح مسلح بھی نہ تھے۔ اس لئے ان کو یہ عمل گراں گزرا۔ یہ بھی مطلب ہے کہ ان صحابہ کا ایمان ایسا ہی حق (سچا) ہے جیسے تیرے رب نے تجھے حق کے ساتھ جنگ کے لئے گھر سے نکالا تھا۔ **7**۔ اور وہ (اُسے یعنی موت کو) دیکھ رہے تھے۔ **8**۔ وَاِذْ یَعِدُكُمُ اللّٰهُ: اس میں وحی غیر متلوکا ثبوت ملتاہے کیونکہ قرآن مجید میں اس وحی کا ذکر نہیں جس میں وہ وعدہ مذکور ہو جس کا یہاں ذکر ہے۔ یعنی دو گروہوں میں سے ایک ضرور ملے گا (یعنی جنگ قافلہ والوں سے یا لشکر کفار سے پیش آئے گی) (ح)۔ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ: یعنی جن کے پاس ہتھیار نہیں تھے مراد قافلہ جو کمزور تھا۔ جبکہ دوسری جماعت مکہ کے جنگجوؤں کالشکر تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یا قافلہ یامکّہ سے بھیجے جانے والی فوجی کمک (لشکر) سے سامنا ہوگا۔ لوگ چاہنے لگے کہ قافلہ ہاتھ لگے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی کہ مکہ کے کافروں (لشکر) کی جڑ کاٹ دی جائے (54:46) اس لئے قافلہ تو بچ کر نکل گیا۔ اور لشکر سے مٹھ بھیڑ ہوگئی۔ یعنی جنگ بدر (نیز دیکھیں 3:14اور 45-8:42)۔ **10**۔ تَسْتَغِیْثُوْنَ: غیث یعنی بارش مانگتے تھے۔ یہ بھی معنٰی ہیں کہ خدا سے امداد کی فریاد کرتے تھے۔ 313 مسلمان بے سروسامان تھے جبکہ ایک ہزار کفار مکہ کالشکر مسلح تھا۔ اس حالت میں مسلمانون کا سہارا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی تھی۔ مسلمان گڑگڑا کر اللہ سے مدد کی درخواست کررہے تھے۔

الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿١٠﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَ
فرشتوں آگے پیچھے آنے والوں کے اور نہیں بنایا تھا اس کو اللہ نے مگر خوشخبری اور
لِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ
تاکہ مطمئن ہوں ساتھ اسکے دل تمہارے اور نہیں مدد مگر پاس سے اللہ کے
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿١١﴾ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً
یقیناً اللہ عزت والا حکمت والا ہے جبکہ وہ ڈھانکتا تھا تم پر اونگھ کو بطور امن کے
مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ
طرف سے اپنی اور اتارتا تھا تم پر بادل سے پانی تاکہ پاک کرے تم کو اس کے ذریعہ اور
يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ
دور کرے تم سے تکلیف شیطان کی اور تاکہ مضبوطی ڈالے دلوں پر تمہارے
وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿١٢﴾ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ
اور ثابت کرے اسکے ذریعہ (تمہارے) قدموں کو جبکہ وحی کرتا تھا رب تیرا طرف فرشتوں کی
اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ
یقیناً میں ساتھ ہوں تمہارے پس مضبوط رکھو ان لوگوں کو جو ایمان لائے ضرور ڈالوں گا میں دلوں میں
الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَ
ان لوگوں کے جنہوں نے کفر کیا رُعب پس مارو اوپر گردنوں کے اور
اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿١٣﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ
مارو ان کے ہر پورے پر (اور) یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے مخالفت کی اللہ کی
وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ
اور رسول کی اسکے اور جو مخالفت کرے گا اللہ کی اور رسول کی اس کے تو یقیناً اللہ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٤﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ
سخت دینے والا ہے سزا یہ ہے پس چکھو اسے اور یقیناً کافروں کے لیے
عَذَابَ النَّارِ ﴿١٥﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ
عذاب ہے آگ کا اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب ملو تم

11۔ وَمَا جَعَلَهُ: ہُ سے مراد "اس خوش خبری کو" کہ اللہ امداد کے لئے فرشتے بھیجے گا یعنی تمہارے دلوں کو اطمینان بخشنے کے لئے نہ کہ کفار سے لڑنے کے لئے۔ ورنہ مدد تو خود اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ **12۔** جب دو فوجیں اکٹھی ہوئیں تورات کو غسل کی ضرورت کے لئے پانی نہ تھا، پینے کیلئے بھی نہ تھا کیونکہ دشمن نے پانی کی جگہ پر قبضہ کر لیا ہوا تھا، پیاس کا خطرہ بڑھ رہا تھا، جہاں مسلمان تھے وہاں زمین ریتلی تھی اور پاؤں پھنستے تھے، کفار سخت زمین پر تھے، صبح کو لڑائی درپیش تھی، مسلمان گھبرائے کہ کہیں شکست کا سامنا نہ کرنا پڑ جائے۔ اس موقع پر خوب بارش ہوگئی اور غسل اور پینے کا صاف پانی وافر مہیا ہو گیا۔ مسلمانوں کی ریتلی زمین جم گئی مگر کافروں کی چکنی جگہ بارش کی وجہ سے پھسلنی ہو گئی۔ پیاس کو شیطان الفلات یعنی صحرا کا شیطان کہا جاتا ہے۔ پیاس بھی اتر گئی۔ نیز شیطان کی نجاست سے مراد گھبراہٹ اور ہراس کی حالت تھی جس میں مسلمان ابتداءً مبتلا ہوئے تھے۔ وہ جاتی رہی اور اونگھ آنے لگی۔ اطمیان کی وجہ سے کہ خوف و خطر نہ رہا۔ (لِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ) اور ثبات قدم کا موجب بنا۔ "+بدر کی لڑائی سے پہلے کی رات بارش ہوئی۔ جنگ کی حالت میں فوجی آدمی کو نیند آئے تو اس بات کی فال سمجھی جاتی ہے کہ ضرور فتح ہوگی۔ لہٰذا اَمَنَةً فرمایا یعنی امن کے نشان کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ خوف جاتا رہا اور اس سکون کی وجہ سے اونگھ آنے لگی۔ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ سے مراد شیطان کے پھیلائے ہوئے خوف و ہراس جس میں مسلمان ابتداءً مبتلا تھے"۔ "ربط کے لفظی معنٰی باندھنے کے ہیں اور دلوں کے ربط سے مراد دلوں کو مضبوط کرنا اور طمانیت بخشنا ہے (ح)"۔ **13۔** فَوْقَ الْاَعْنَاقِ سے مراد یا تو یہ ہے کہ گردنوں پر مارو یا یہ کہ گردنوں کے اوپر یعنی سروں پر۔ (ح) كُلَّ بَنَانٍ: کافروں کو مارو انگلیوں کے پوروں یا جوڑوں پر۔ اللہ نے فرشتوں کو مسلمانوں کے دل مضبوط کرنے کا حکم دیا اور کافروں پر رعب ڈالنے کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ **15۔** ذٰلِكُمْ: کافروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ "یہ ہے تمہارا عذاب" پس چکھو اس کو۔

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿١٦﴾ وَمَنْ
لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا لشکر باندھ کر تو نہ پھیرو ان سے پیٹھیں اور جو
يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا
پھیرے گا انکی طرف اس وقت پیٹھ اپنی سوائے ہنر کرنیوالوں کے جنگ کا یا پکڑنے والے کے
اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ
طرف کسی جماعت کے تو یقیناً وہ لوٹا ساتھ غضب کے اللہ کے اور ٹھکانا اس کا جہنم ہے
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٧﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪
اور کیا ہی بُرا ہے وہ ٹھکانا پس نہیں قتل کیا تم نے انہیں ولیکن اللہ نے قتل کیا انہیں
وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ
اور نہیں پھینکا تونے (کنکروں کو) جبکہ پھینکا تُونے ولیکن اللہ نے پھینکا اور تاکہ وہ عطا کرے
الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
مومنوں کو طرف سے اپنی انعام اچھا یقیناً اللہ خوب سننے والا
عَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾
خوب جاننے والا ہے۔ بات یہی ہے اور یقیناً اللہ کمزور کرنیوالا ہے تدبیر کافروں کی
اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا
اگر فتح چاہتے ہو تم تو یقیناً آئی ہے تمہارے پاس فتح اور اگر باز آجاؤ تو
فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ
یہ بہتر ہے تمہارے لیے اور اگر لوٹو تم تو ہم بھی لوٹیں گے اور ہرگز نہیں کام آئے گی تمہارے
فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٠﴾ ع ٢ ١٦
جماعت تمہاری کچھ بھی اور اگرچہ زیادہ ہو اور یقیناً اللہ ساتھ ہے مومنوں کے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا
اے لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اس کے اور مت پھرو
عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا
اس سے اور تم سُنتے ہو اور نہ ہو مانند ان لوگوں کے جنہوں نے کہا

16۔ زَحْفًا: اصل میں پاؤں گھسیٹ کر چلنے کو کہتے ہیں اور لشکر کے کوچ پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے(ح)"۔ یا جنگ میں " بالمقابل ہونا، دُوبدُو ہونا۔فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ: اُن کی طرف اپنی پیٹھوں کو نہ پھیرنا(یعنی فرار نہ ہونا)۔17۔مُتَحَرِّفًا: چال کے طور پر جگہ بدل رہا ہو۔مُتَحَيِّزًا: ان کی مدد کے لئے دوسرے گروہ سے ملنے جارہا ہو۔ "جنگ میں دشمن کے سامنے سے دو وجوہ سے بھاگنا جائز ہے۔ اول کوئی جنگی تدبیر یا چال پیش نظر ہو، دوئم بڑے حصہ لشکر کے کٹ جانے کی صورت میں ان سے ملنے کے لئے جارہا ہو(ح)"۔18۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى: مگر اللہ نے مارے۔ آنحضرتؐ کے کفار کی طرف کنکروں کی مٹھی پھینکنے کے ساتھ ہی اللہ تعالی کی طرف سے کفار کی جانب سخت آندھی چل پڑی جس سے دشمنوں کی آنکھیں ریت پڑنے سے قریباً اندھوں کی طرح ہو گئیں۔ اور وہ شکست کھا گئے(iv)۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ رؤساء قریش کے مشورہ سے عقبہ بن ابی معیط نے آپؐ کی حالت سجدہ میں آپؐ کی پشت پر اونٹ کی اوجھڑی لا کر ڈال دی۔ آنحضرتؐ نے سات آدمیوں کے خلاف نام لے لے کر بددعا کی کہ اے اللہ ابو جہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ اور عقبہ وغیرہ پر گرفت فرما۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یہ سارے دشمن بدر میں قتل ہوئے اور گڑھے میں ڈالے گئے۔ اور گرمی کی وجہ سے ان کی لاشیں بگڑ گئی تھیں۔(بخاری کتاب الوضوء۔ حدیث نمبر 223۔ 3665)۔ ان کے علاوہ ولید بن مغیرہ آنحضرتؐ کی ہجرت کے ایک ماہ بعد تیر چبھنے سے مر گیا تھا۔ وہ مرتے وقت رویا کہ کہیں محمدؐ غالب نہ آجائیں۔ اسی طرح عاص بن وائل آنحضورؐ کی ہجرت کے دو ماہ بعد پاؤں سوجھنے سے مر گیا۔ یہ آنحضرتؐ کو ابتر کہا کرتا تھا۔ وَلِيُبْلِيَ۔۔۔بَلَآءً حَسَنًا: اچھی آزمائش یعنی جس میں فتح حاصل ہو جائے۔ شدت جنگ کے دوران جب آنحضرتؐ نے مٹھی بھر کنکر یا ریت لے کر دشمنوں کی طرف پھینکی اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْه یعنی چہرے مسخ ہو جائیں، تب آندھی چلی اور دشمنوں کے چہروں اور آنکھوں میں ریت پڑی۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1 ص 625تا628) دشمن کو شکست کا سامنا ہوا اور مسلمانوں نے جانا کہ فتح اللہ کی نصرت سے ہوئی ہے۔ تونے ان کی طرف کنکر نہیں پھینکے بلکہ اللہ نے پھینکے تھے یعنی ریت میں اندھا کرنے کی تاثیر خدا نے رکھ دی آندھی چلا کر۔ تا دشمنوں کو شکست ہو۔ 19۔ ذٰلِكُمْ: یہی ہوا۔ وَاَنَّ اللّٰهَ: اور(جان لو) کہ اللہ۔ 20۔ کفار مکہ مسلمانوں کو اکثر کہتے مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ کہ فتح یا فیصلہ کب ہوگا۔ فرمایا اے کافرو اگر فتح یا فیصلہ چاہتے ہو تو وہ ہو گئی ہے۔ یعنی فیصلہ ہو چکا ہے مگر مسلمانوں کے حق میں ہے۔ (34:30-31)۔ "ابو جہل نے میدان جنگ میں دعا کی تھی کہ ہم دونوں فریقوں میں سے جو فساد اور قطع رحمی کا مرتکب ہے اس کو خدا ہلاک کرے۔ ایسی ہی دعا کفار مکہ نے جب مکہ سے چلے تو استار کعبہ کو پکڑ کر کی تھی۔ ابو سفیان نے بھی روانگی سے قبل کعبہ میں اس قسم کی دعا کی تھی کہ جو فریق حق پر ہے اس کی فتح ہو۔ فرمایا کہ لو فتح تو ہو گئی ہے یعنی اسلام غالب رہا۔ پس جان لو کہ حق کس کی طرف ہے۔ اور ہزیمت خوردہ تمہارے کہنے کے مطابق باطل پر ہے۔(ح)" وَاِنْ تَنْتَهُوْا: یعنی اے کفار اگر تم مسلمانوں سے جنگ کرنے سے باز آجاؤ تو بہتر ہے۔ لیکن اگر باز نہ آؤ گے اور پھر جنگ کرو گے تو ہم بھی تم کو پھر سزا دیں گے۔ چنانچہ اس کے بعد ہر جنگ کے موقع پر یہ پیشگوئی پوری ہوتی رہی(ح)"۔21۔ تَسْمَعُوْنَ: تم (اس کا حکم) سن رہے ہو۔22۔ جیسے منافق لوگ اور یہود جو زبان سے تو حکم بردار ہیں مگر دل سے نہیں۔

سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ
سُنا ہم نے حالانکہ وہ نہیں سُنتے یقیناً بدتر سب جانوروں سے نزدیک
اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَوْ عَلِمَ
اللہ کے بہرے گونگے ہیں وہ جو کہ نہیں عقل کرتے اور اگر جانتا
اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا
اللہ ان میں کوئی بھلائی توضرور سنوا دیتا انہیں اور اگر (اب) سنوا دے انہیں توضرور پھر جائیں
وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا
اور وہ اعراض کرنیوالے ہیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو بات مانو
لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ
اللہ کی اور رسول کی جب کہ وہ بلائے تمہیں اس بات کیلئے جو زندہ کرے تم کو اور جان لو کہ
اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۵﴾
اللہ حائل ہوجاتا ہے درمیان آدمی اور دل کے اس کے اور بات یہ ہے کہ طرف اسکی تم اکٹھے کئے جاؤ گے
وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ
اور ڈرو اس فتنہ سے کہ نہیں پہنچے گا ہرگز ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا تم میں سے
خَاۗصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۶﴾ وَاذْكُرُوْٓا
صرف اور جان لو کہ یقیناً اللہ سخت ہے سزا دینے میں اور یاد کرو
اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ
جب تم تھوڑے تھے کمزور سمجھے جاتے تھے ملک میں تم ڈرتے تھے
اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَ
کہ اچک لیں گے تم کو لوگ پس جگہ دی اس نے تم کو اور مدد کی تمہاری ساتھ اپنی مدد کے اور
رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
دیں تم کو پاک چیزیں تاکہ تم شکر کرو اے لوگو جو
اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَ
ایمان لائے ہو نہ خیانت کرو اللہ کی اور رسول کی اسکے اور نہ خیانت کرو اپنی امانتوں کی اور

23۔ جو حق کو نہیں سمجھ پاتے وہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں، روحانی طور پر گونگے بہرے ہیں۔ 24۔ یعنی اب ان کی نیتیں ہی خراب ہیں۔ قرآن کی طرف کان نہیں دھرتے (7:180)۔ اور اگر (اب) اُنکو سنائے تو اعراض کرتے ہوئے چلے جائیں گے۔ 25۔ تاکہ زندہ کرے تمہیں: یہاں روحانی طور پر زندہ کرنا مراد ہے۔ حضرت عیسیٰؑ بھی روحانی مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ رسول کا بلاوا اللہ ہی کا بلاوا ہے۔ لِمَا: تاکہ ایمان (قرآن) عطا کرے۔ یعنی قرآن پر عمل کروتا روحانی زندگی پاؤ۔ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے یعنی انسان کے بہت قریب ہے اور خوب جانتا ہے تمہارے دلوں کے حالات کو، یا تمہاری نیتوں کو اور اسی کے مطابق حکم صادر کرتا ہے۔ مطلب اللہ کی نگاہ تمہارے اندرونہ پر ہے۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ: "ہم انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب تر ہیں" (50:17) یعنی اس کے متعلق سب کچھ جانتے ہیں۔ بندہ جب ضد اور تعصب کرے اور حق پرستی نہ کرے تو اللہ اس کے دل پر مہر لگادیتا ہے۔ نیز دیکھیں (56:86)۔ 26۔ جو خاص ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا بلکہ سب اس کی زد میں آجاؤ گے۔ اس واسطے اپنا بچاؤ کرو، قومی گناہوں کی سزا صرف ظالموں کو ہی نہیں بلکہ دوسروں کو بھی پہنچتی ہے۔" + حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ فتنہ کو اپنے سامنے نہ ٹھہرنے دیں ورنہ ان سب پر وبال پڑے گا۔ چنانچہ جنگ جمل میں یہ بات پوری ہوئی۔ فتنہ میں اگر دلیر سستی کریں گے تو کمزور تو بھاگ ہی جائیں گے اور تمہیں شکست ہو جائے گی"۔ 27۔ تم تھوڑے تھے، کمزور تھے اور مظلوم تھے مکہ میں۔ پس اس نے تمہیں جگہ دی یعنی مدینہ میں آباد کیا اور پاک رزق بھی عطا فرمایا۔ پھر اپنی مدد سے تمہیں مضبوط کیا یعنی بدر میں نمایاں فتح بخشی۔ 28۔ خیانت یہ کہ مسلمان اپنے جنگی راز مکہ میں اپنے رشتہ داروں تک پہنچائیں۔ یا مال غنیمت کو چھپا رکھیں اور ظاہر نہ کریں حالانکہ تم جانتے بوجھتے ہو۔ پس اللہ، رسول اور مؤمنوں کے متعلق اپنے فرائض پورے کرو۔ (خیانت نہ کرو)۔ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ: ورنہ اس کے نتیجہ میں خود اپنی امانتوں سے خیانت کرنے لگو گے۔ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ: جب کہ تم پر حقیقت کھل چکی ہے۔

أَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ
تم جانتے ہو اور جان لو کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری

فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٢٩﴾ يَا أَيُّهَا
آزمائش ہیں اور یقیناً اللہ وہ ہے کہ پاس اس کے اجر ہے بڑا اے

الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا
لوگو جو ایمان لائے ہو اگر ڈرو تم اللہ سے وہ بنائے گا تمہارے لیے امتیاز (تم میں اور تمہارے

وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ
غیر میں) اور دُور کر دیگا تم سے بدیاں تمہاری اور بخش دے گا تمہیں اور اللہ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٣٠﴾ وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ
بڑے فضل والا ہے اور جب تدبیر کرتے تھے تیرے متعلق وہ لوگ جنہوں نے

كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ وَ
کفر کیا کہ قید کریں تجھے یا قتل کریں تجھے یا نکال دیں تجھے اور

يَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ﴿٣١﴾
وہ تدبیر کرتے تھے اور تدبیر کرتا تھا اللہ (بھی) اور اللہ بہتر ہے سب تدبیر کرنے والوں سے

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ
اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر آیات ہماری کہتے ہیں یقیناً سن لیں ہم نے اگر

نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَٰذَا ۙ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ
ہم چاہیں تو کہیں ہم مانند اس کی نہیں ہے یہ مگر کہانیاں

الْأَوَّلِينَ ﴿٣٢﴾ وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَٰذَا
پہلوں کی اور جب کہا انہوں نے اے اللہ اگر ہے یہ

هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِندِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً
ہی حق (دین) پاس سے تیرے تو برسا ہم پر پتھر

مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٣﴾ وَمَا كَانَ
آسمان سے یا لا ہمارے پاس کوئی عذاب دردناک اور نہیں ہے

29۔ "+ مال اور اولاد سے آدمی کا امتحان ہوتا ہے۔ (فتنہ: آزمانا)۔ اسلئے دین کو دنیا پر مقدّم رکھو۔ **30**۔ "O یعنی ایک نور عطا کرے گا یعنی الہام کا نور جو غیر میں ہر گز نہیں پایا جائے گا۔ نیز اجابت دعا اور کرامات بھی عطا کرے گا۔ "فرقان: صحیح اور غلط راستوں کی پہچان یا قوت تمیز یا حق و باطل میں فیصلہ کر دے۔ بدر کی فتح کے بعد بعض مسلمانوں کے دل میں آیا کہ آنحضرتؐ سے مخفی کافروں پر احسان کریں۔ اور ان کو کچھ جنگی خبریں پہنچائیں تا وہ ان کے رشتہ داروں کو جو مکہ میں ہیں تنگ نہ کریں۔ سو فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو وہ تمہارے اور کافروں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔۔ اور تمہارے گھر بار کافروں میں گرفتار نہ رہیں گے۔ **31**۔ ہجرت سے قبل مکہ میں آنحضرتؐ کے خلاف قریش کی سازش تھی کہ آپ کا کسی طرح خاتمہ کر دیا جائے۔، آپؐ کو قید کریں یا ایسا زخمی کر دیں کہ آپؐ حرکت کے قابل نہ رہیں۔ یہ سرداران قریش کے دارالندوہ میں اس مشورہ کی طرف اشارہ ہے جس میں ابوجہل، عتبہ، شیبہ، ابوسفیان، نضر بن حارث، امیہ بن خلف اور حکیم بن حزام وغیرہ شامل تھے۔ وَ اللّٰهُ خَیۡرُ الۡمَاکِرِیۡنَ: تدبیر کرنے والوں میں سے خیر و برکت والا صرف خدا ہے یعنی ایسا مکر کرنے والا جس میں کوئی شر نہیں۔ مکر یعنی خفیہ تدبیر۔ ان میں سے حکیم بن حزام اور ابوسفیان فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہو گئے تھے۔ باقی کے بدر میں مارے گئے تھے۔ ان سب لوگوں نے منصوبہ بنایا تھا کہ آنحضرتؐ کے گھر کا رات کو تمام مل کر محاصرہ کریں گے۔ اور رات کے اندھیرے میں آپؐ کو قتل کر دیں گے۔ مگر آنحضرتؐ اس رات معجزانہ طور پر گھر سے بچ نکلے۔ تین دن غار ثور میں چھپ رہے پھر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ بالآخر یہی ہجرت کفار مکہ کی تباہی کا موجب بنی۔ یُخۡرِجُوۡکَ: تجھے نکال دیں (اپنے وطن سے)۔ فرمایا جیسے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کو بچایا ہے اسی طرح تمہارے گھر بار کو بھی جو مکہ میں ہیں بچائے رکھے گا۔ **32**۔ دشمن اسلام نضر بن حرث نے کہا تھا کہ "چاہیں تو ایسی باتیں ہم بھی بنا سکتے ہیں۔ یہ پہلوں کی کہانیاں ہی تو ہیں"۔ (حالانکہ یہ ان کے مونہوں کی لاف گزافیاں ہیں۔ قرآن کے بار بار چیلنج دینے کے باوجود وہ قرآن کی ایک چھوٹی سے چھوٹی سورت کی مثل نہ لا سکے۔) مگر اب فتح بدر میں دیکھ لیا کہ جو ہم کہتے تھے قصے نہ تھے۔ عذاب تم پر آیا جیسے پہلوں پر آیا کرتے تھے۔ (46-54:45، 31-34:30)۔ **33**۔ معاندین اسلام جلد بازی سے اللہ سے ہدایت طلب کرنے کی بجائے یہ التجا کرتے ہیں کہ اگر اسلام سچا ہے تو (کفار) پر عذاب نازل کر۔ بدر کی جنگ کے لئے مکہ سے نکلتے وقت ابوجہل نے یہ دعا کعبہ کے سامنے کی تھی۔ اور پھر میدان بدر میں بھی ایسی ہی دعا کی تھی۔

اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
اللہ کہ عذاب دے انھیں جبکہ تو ان میں ہو اور نہیں ہے اللہ
مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ
عذاب دینے والا انہیں جبکہ وہ استغفار کرتے ہوں اور کیا ہے ان کیلئے کہ نہ عذاب دے انھیں
اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا
اللہ حالانکہ وہ روکتے ہیں مسجد حرام سے اور نہیں
كَانُوْۤا اَوْلِيَآءَهٗ ۚ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ
ہیں وہ حقیقی متولی اس کے نہیں حقیقی متولی اس کے سوائے متقیوں کے ولیکن
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ
اکثر ان کے نہیں جانتے اور نہیں ہے نماز ان کی پاس
الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ۚ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
خانہ کعبہ کے سوائے سیٹی بجانے اور تالی پیٹنے کے پس چکھو عذاب
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ
بسبب اسکے کہ تھے تم کفر کرتے یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا وہ خرچ کرتے ہیں
اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا
اپنے مال تاکہ روکیں راہ سے اللہ کی پس ضرور خرچ کریں گے ان (مالوں) کو
ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ
پھر (یہ مال) ہونگے ان پر حسرت پھر وہ مغلوب کئے جائیں گے اور جن لوگوں نے
كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٧﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ
کفر کیا طرف جہنم کی اکٹھے کئے جائیں گے تاکہ جدا کردے اللہ ناپاک کو
مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ
پاک سے اور رکھ دے خبیث کو اس کے بعض کو بعض پر
فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۚ اُولٰٓئِكَ
پھر ڈھیر کردے اُسے سب کو پھر کردے اُسے جہنم میں یہ لوگ

34۔ لیکن اللہ انہیں ایسی حالت میں عذاب نہیں دے سکتا جبکہ تو ان میں تھا۔ اور نہ اللہ ان کو ایسی حالت میں عذاب دے سکتا تھا جبکہ وہ استغفار کررہے ہوں۔ جب مکہ سے آنحضرتؐ کی ہجرت ہوگئی تو اب ان پر بدر کا عذاب آیا۔ اگروہ خود استغفار کرتے تو بچ جاتے۔

35۔ اَوْلِيَآءَهٗ: یعنی مسجد الحرام کے متولی۔ مطلب کفار جائز متولی نہیں ہیں بلکہ متقی مسلمان اس کے جائز متولی ہیں۔ عملاً ایسا ہی ہوگیا۔

36۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مشرک لوگ حج کے دنوں میں ننگے ہوکر کعبہ کا طواف کیا کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجا بجاکر اپنی عبادت کیا کرتے تھے۔ عِنْدَ الْبَيْتِ یعنی کعبہ میں۔

37۔ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا: پس وہ ضرور اپنے مالوں کو خرچ کرتے رہیں گے خدا تعالٰی کے راستے سے لوگوں کو روکنے کے لئے مگر بالآخر مغلوب ہوجائیں گے، سو ایسا ہی ہوا۔ ان لوگوں کی اولادیں مسلمان ہوگئیں۔ "اس آیت میں جنگ بدر کے بعد مزید لڑائیوں اور ان میں کفار کی مغلوبیت کی بڑی واضح پیشگوئی ہے۔ ایسے وقت میں ایسی صریح پیشگوئی قیاس انسانی سے بالکل بالاتر تھی (ح)"۔ جنگ بدر میں جب ابوسفیان کا قافلہ مکہ میں آگیا تو کفار کے بعض لوگوں نے ابوسفیان سے استدعا کی کہ وہ اس مال کو مسلمانوں سے بدلہ لینے کے لئے استعمال کریں کیونکہ انہوں نے بدر میں ہمیں سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اس آیت میں انہی طرح کے لوگوں کا ذکر ہے کہ وہ اپنے اموال اللہ کے راستہ سے لوگوں کو روکنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ مگر ان کے حصے میں سوائے حسرت اور مغلوبیت کے کچھ نہیں آئے گا اور آخرت میں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

38۔ آخرت میں نیک اور بد علیحدہ علیحدہ کردیئے جائیں گے۔ یہ بدلوگ ہیں جو اپنے اموال اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا: سب کو ملا کر ڈھیر کردے۔ جدا کردے پاک کو ناپاک سے یعنی نیک فطرت لوگ حق قبول کرلیں اور بدطینت الگ ہوجائیں۔ پھر گنہگاروں کو جہنم میں ڈال دے۔ معرکہ بدر میں ایسا ہی ہوا۔ نیز دیکھیں 30:60۔

ع ۹ ۱۸

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا

ہی نقصان پانیوالے ہیں تو کہدے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا اگر وہ باز آجائیں

يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ

بخش دیا جائیگا ان کو جو پہلے ہو چکا اور اگر وہ لوٹیں گے تو یقیناً گزر چکی ہے

سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ

سنت پہلوں کی اور لڑو ان سے یہاں تک کہ نہ ہو

فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ

فساد اور ہو جاتے دین سب کا سب اللہ کیلئے پھر اگر وہ باز آجائیں تو یقیناً

اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا

اللہ اسے جو وہ کرتے ہیں خوب دیکھنے والا ہے اور اگر وہ پھر جائیں تو جان لو کہ

اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۱﴾

یقیناً اللہ دوست ہے تمہارا کیا ہی اچھا ہے دوست اور کیا ہی اچھا ہے مددگار

39۔ کفار مکہ مخاطب ہیں کہ وہ جنگ کرنے سے باز رہیں ورنہ جو حال پہلوں کا ہوا وہی ان کا بھی ہو گا۔ یعنی ان کو ہلاک کر دیا جائے گا جیسا کہ 18:56 اور 8:20 میں ذکر ہے۔اِنْ يَّعُوْدُوْا: اگر وہ (جرم کا) اعادہ کریں۔مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ: (ان جیسے) اوّلین کی سنت (مثال) ان کے سامنے گزر چکی ہے یعنی ان کی طرح ہلاک ہوں گے۔ **40**۔ فتنہ: یعنی دین کی وجہ سے دکھ پہنچانا، جبر کرنا دینی معاملات میں جیسا کہ 2:193-194 اور 2:257 میں مذکور ہے یعنی دین کا اختیار کرنا ہر کسی کی مرضی پر ہو نہ کہ جبر کے تحت۔ فرمایا لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ: تب تک لڑو جب تک فساد رہے اور کافروں کا زور نہ ٹوٹے جو لوگوں کو جبراً ایمان لانے سے روکتے ہیں۔ حالانکہ اختیار مذہب میں کسی قسم کا جبر روا نہیں۔ **41**۔ یعنی اگر وہ آزادی مذہب کی تجویز کو قبول نہ کریں تو اللہ مسلمانوں کی مدد فرمائے گا۔ مطلب اگر قریش مکہ مسجد الحرام میں آزادانہ نمازیں ادا نہ کرنے دیں اور پھر جنگ کے لئے آئیں تو اللہ مؤمنوں کا والی اور ناصر ہے۔ کافروں کے خلاف انہیں فتح عطا فرمائے گا۔

42۔مَا غَنِمْتُمْ: تمہیں جنگ میں جو مال غنیمت ملا ہے۔ غنیمت کے پانچ حصے کئے پانچواں حصہ اللہ، رسول، رشتہ داروں، یتامیٰ، مساکین اور مسافروں کے لئے ہے۔ باقی کے چار حصے جنگ میں حصہ لینے والوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ متن میں ابن السبیل کے بعد یہاں (اس پر عمل کرو) محذوف ہے۔ذِي الْقُرْبٰى سے مراد بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب مراد ہیں۔ کیونکہ ان کو زکوٰۃ اور صدقہ لینا منع ہے "+امام وقت کے رشتہ دار بیت المال مین حق رکھتے ہیں۔" آنحضرتؐ کے بعد غنیمت کا پانچواں حصہ خلیفہ وقت کے اختیار میں دیا گیا۔"يَوْمَ الْفُرْقَانِ اور يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ جنگ بدر کے دن کا اشارہ ہے۔اس روز کفر اور ایمان میں خدا نے فیصلہ کیا تھا۔اس لئے اسے یوم الفرقان فرمایا(ح)"۔اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا: یعنی فرشتوں کے نزول سے دل کی سکینت اور نصرت الٰہی سے فتح دی۔
43۔اَسْفَلَ اس لئے کہا کہ ابوسفیان کا قافلہ مدینہ کے مغرب کی طرف سمندر کے کنارے کنارے جارہا تھا اور وہ جگہ بدر کے مقابلہ میں نشیب پر تھی۔(ح)۔ عُدْوَةُ الدُّنْيَا یعنی وادی کے ورلے کنارے (نزدیکی) پر تھے۔ بدر میں مسلمان میدان جنگ میں مدینہ کی جانب تھے اور کفار کا لشکر مکہ کی طرف والے پرلے کنارے (عُدْوَةِ الْقُصْوٰى) پر تھا۔اور قافلہ جو شام کی طرف سے ابوسفیان کی سرکردگی میں آرہا تھا مغرب میں ساحل سمندر کی طرف نشیب میں تھا۔ گویا دونوں لشکر آمنے سامنے ہوگئے۔ اصل میں قریش مکہ اپنے قافلہ کی مدد کے لئے آئے تھے۔ جبکہ مسلمان قافلہ کی غارت کے لئے نکلے تھے۔ قافلہ تو بچ کر مکہ کی طرف نکل گیا۔ مگر دونوں فوجیں میدان بدر میں دو کناروں پر آمنے سامنے ہو گئیں۔ یہ اللہ کی تدبیر تھی۔ اگر مسلمان قصداً جاتے تو اس طرح بروقت نہ پہنچتے۔لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ: اگر تم (اختلاف رکھنے والے دو گروہ) جنگ کرنے کے دن یا وقت کا تعین پہلے سے کر لیتے تو اسکے ایفاء عہد میں اختلاف یعنی پہلو تہی کر لیتے۔ کیونکہ کفار تعداد میں مسلمانوں سے بہت زیادہ تھے۔ اس لئے اللہ نے تمہیں کافروں کے سامنے لا کھڑا کر دیا۔لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا: یعنی اللہ نے فیصلہ کرنا تھا وقت کے تعین کا کیونکہ مشرکین کو ہلاک کرنا مقدر ہو چکا تھا۔ دلیل سے جینا یا مرنا سے مراد ہے کہ حق و باطل میں سے کون جئے گا اور کون مرے گا اس کا فیصلہ ہو جانا۔"Oجو ہلاک ہو وہ بھی بیّن آیات دیکھ کر ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ بھی بین آیات دیکھ کر زندہ رہے۔ اَلرَّكْبُ: (تجارتی) قافلہ۔**44**۔ آنحضرتؐ کو خواب میں دشمنوں کی تعداد کم کر کے دکھائی جانے کا مطلب یہ ہے کہ دشمن پر آپ کو غلبہ ملے گا۔(ii)وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ یعنی اللہ نے بزدلی سے بچائے رکھا۔فِي الْاَمْرِ: جنگ کے بارے میں کہ کی جائے یا نہ کی جائے۔

45۔اس آیت میں خواب کا ذکر نہیں بلکہ بوقت جنگ کی بات کی جارہی ہے۔قَلِيلًا: عربی میں قلیل کمزور کو بھی کہتے ہیں یعنی بے حقیقت(ii) تاکہ فیصلہ کردے اللہ یعنی کفار کو شکست ہو۔مسلمانوں کو کافران کی اصل تعداد سے کم دکھائی دیتے تھے یعنی دوچند معلوم ہوتے تھے حالانکہ وہ سہ چند تھے۔کفار کی فوج کا تیسرا حصہ پہاڑ کے پیچھے چھپاہوا تھا۔"آنحضرتؐ کو خواب میں بھی کافر تھوڑے دکھائی دئے تھے اور مسلمانوں کو بوقت جنگ تاکہ وہ جرأت سے لڑیں۔اپنے ایمان کی وجہ سے مسلمانوں کو کافر تھوڑے دکھائی دیتے تھے۔ اور اپنے بغض کی وجہ سے کافروں کو مسلمان تھوڑے نظر آتے تھے"۔46۔اللہ کو بہت یاد کرنے سے اس کی صفات دل میں روشن ہوتی ہیں اور ایمان اور جرأت میں زیادتی ہوتی ہے(ii)۔47۔رِيحُكُمْ: تمہاری ہوا جاتی رہے گی یعنی تمہارا رعب اور طاقت جاتے رہیں گے(ii)۔48۔ابوجہل اور اس کے ساتھی جنگ بدر کے لئے مکہ سے روانہ ہوئے تو اپنی جمعیت اور ساز وسامان پر بہت اتراتے تھے کہ مسلمانوں کا اب خاتمہ کردیں گے۔مگر اللہ کفار کو گھیرے ہوئے ہے۔ 49۔لَهُمْ: یعنی کافروں کے لئے۔ مِنَ النَّاسِ سے مراد مسلمان ہیں۔شیطان نے کافروں کو کہا کہ آج ان لوگوں (مسلمانوں) کو تم پر غلبہ حاصل نہ ہوگا۔الشَّيْطٰنُ: قریش مکہ اور بنی کنانہ کے درمیان دشمنی اور جنگ رہا کرتی تھی۔ قریش مکہ کو خطرہ ہوا کہ مکہ میں قریش کے لشکر کی غیر حاضری کے دوران بنی کنانہ مکہ پر حملہ نہ کردیں۔بنی کنانہ کے سردار سراقہ بن مالک بن ہشام نے ابوجہل کو یقین دلایا کہ ہم بھی تمہارے حمایتی ہیں۔ مگر جنگ میں جب قریش کے پاؤں اکھڑتے دیکھے تو بھاگ گیا۔پھر بعد میں یہ مسلمان ہوگیا تھا(ابن جریر 10/3)بنو کنانہ بنو بکر کا ایک گھرانہ تھا اور بنو بکر قریش کے حلیف (ساتھی) تھے۔مگر بنو کنانہ اور بنو بکر کی آپس میں دشمنی تھی اس لئے بنو کنانہ اور قریش مکہ کے درمیان بھی دشمنی اور جنگ رہتی تھی۔"+قرآن میں جہاں جہاں ابلیس کا لفظ آیا ہے وہاں اس کا ضرر اس کی اپنی ذات میں ہے۔اور جہاں اس کا ضرر دوسروں تک پہنچے تو نام شیطان ہے"۔ جس سراقہ کا ذکر یہاں کیا ہے وہ سراقہ بن مالک بن جشم نہیں تھا جسے آنحضرتؐ نے کسریٰ کے کنگن پہنائے جانے کی پیشگوئی سنائی تھی اور اسے امن کا پروانہ لکھ کر دیا تھا۔ بلکہ یہ ایک دوسرا سراقہ ہے۔ سراقہ کی طرح عتبہ اور عمیر نے بھی مسلمانوں کو تھوڑے اور کم ہتھیاروں سے دیکھ کر کہا تھا کہ مسلمان موت کے منہ میں جارہے ہیں۔(طبری)۔واللّٰہُ شَدِيدُ الْعِقَابِ میں عقاب کا لفظ کسی کے غلطی کرنے کے بعد اس کی سزا پر بولا جاتا ہے۔

واعلموا ١٠ — ٢٦٤ — الانفال ٨

الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ
ملے تم نظروں میں تمہاری تھوڑے سے اور تھوڑے دکھاتا تھا تم کو نظروں میں انکی
لِيَقْضِيَ اللّٰهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤٥﴾
تاکہ فیصلہ کردے اللہ معاملہ کا جو تھا کیا جانے والا اور طرف اللہ لوٹائے جاتے ہیں سب معاملات
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا
اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب ملو تم کسی جماعت سے تو ثابت قدم رہو اور یاد کرو
اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤٦﴾ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
اللہ کو بہت تاکہ تم کامیاب ہو اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اس کے
وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ
اور نہ آپس میں جھگڑو ورنہ پھسل جاؤگے اور جاتی رہے گی ہوا تمہاری اور صبر کرو یقیناً
اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٤٧﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ
اللہ ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے اور نہ ہو مانند ان لوگوں کے جو نکلے اپنے
دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ
گھروں سے فخر کے طور پر اور دکھانے کیلئے لوگوں کے اور روکتے ہیں راہ سے اللہ کی
وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٤٨﴾ وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ
اور اللہ اس پر جو وہ کرتے ہیں احاطہ کیے ہوئے ہے اور جبکہ خوبصورت کیے ان کیلئے شیطان نے
أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي
اعمال ان کے اور کہا نہیں کوئی غالب تم پر آج ان لوگوں میں سے اور یقیناً
جَارٌ لَكُمْ ۖ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ
میں حمایتی ہوں تمہارا پھر جب ایک دوسرے کو دیکھا دو جماعتوں نے تو وہ پھر گیا اپنی ایڑیوں کے بل اور کہا
إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ ۚ
یقیناً میں بیزار ہوں تم سے یقیناً میں دیکھتا ہوں جو نہیں دیکھتے تم یقیناً میں ڈرتا ہوں اللہ سے
وَاللّٰهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٤٩﴾ إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ
اور اللہ سخت ہے سزا دینے میں جبکہ کہتے تھے منافق اور وہ لوگ کہ

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ

دلوں میں جن کے بیماری تھی کہ دھوکا میں ڈالا ان (مسلمان) لوگوں کو دین نے انکے حالانکہ جو بھروسہ رکھے

عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى

اللہ پر تو یقیناً اللہ غالب حکمت والا ہے اور کاش دیکھے تو جبکہ وفات دیں گے

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ

ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا فرشتے وہ ماریں گے چہروں پر ان کے اور

اَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٥١﴾ ذٰلِكَ بِمَا

پیٹھوں پر ان کی اور (کہیں گے) چکھو عذاب جلنے کا یہ بسبب اسکے ہے

قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٥٢﴾

جو آگے بھیجا ہاتھوں نے تمہارے اور یقیناً اللہ نہیں ہے ہرگز ظالم بندوں پر

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ

(ان کا دستور ہے) مانند دستور فرعونیوں کے اور ان لوگوں کے جو پہلے تھے ان سے انہوں نے کفر کیا آیات کا

اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ

اللہ کی پس پکڑا انہیں اللہ نے بسبب گناہوں کے ان کے یقیناً اللہ قوت والا (اور) سخت ہے

الْعِقَابِ ﴿٥٣﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا

سزا دینے میں یہ اس لیے ہے کہ اللہ نہیں ہے بدلنے والا کسی نعمت کو جو انعام کی اس

عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

نے کسی قوم پر یہاں تک بدل دیں وہ اسے جو دلوں میں ہو ان کے اور یقیناً اللہ خوب سننے والا

عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

خوب جاننے والا ہے مانند دستور فرعونیوں کے اور ان لوگوں کے جو پہلے تھے ان سے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ

تکذیب کی انہوں نے آیات کی اپنے رب کی پس ہلاک کر دیا ہم نے ان کو بسبب گناہوں کے ان کے اور غرق کر دیا ہم نے

اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥٥﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ

فرعونیوں کو اور سب کے سب تھے ظالم یقیناً بدتر تمام جانداروں سے

50۔ جنگ بدر کو جاتے وقت مکہ والوں میں سے چار پانچ اشخاص جو مسلمان تو ہو گئے تھے مگر کچھ کمزور اور منافق طبع تھے انہوں نے یہ کہا تھا کہ "فریب میں ڈالا ان کو (مسلمانوں کو) ان کے دین نے"۔ یعنی مسلمانوں کی تباہی یقینی ہے۔ وہ تھوڑے بھی ہیں اور بے سروسامان بھی۔ فرمایا کہ یہ دھوکے یا فریب کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ پر توکل کی وجہ سے ہے کہ مسلمان جنگ کے لئے آئے ہیں۔ اس آیت سے پہلی آیت سے پتہ لگتا ہے کہ کفار غرور کے جذبہ کے تحت جنگ کے لئے نکلے تھے پس وہ مسلمانوں کی طرف بھی یہی جذبہ منسوب کرتے تھے۔ لیکن ان کے ایمان کا اثر ان کو نظر نہ آتا تھا(ii)۔ **51**۔ نیز دیکھیں وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ (آیت 6:94)۔ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ: (یہ کہتے ہوئے کہ) عذاب کا مزہ چکھو۔ **52**۔ذٰلِکَ: یعنی یہ سزا جو فرشتے آیت 51 میں دیتے ہیں۔ **53**۔ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ: یعنی (اے کافرو) تمہارا حشر فرعون کی قوم اور ان سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ویسا ہی ہوگا(ii)۔ محض انبیاء کے انکار سے عذاب نہیں آتا بلکہ سرکشی اور گناہوں اور ظلم کی وجہ سے عذاب آتا ہے۔ **54**۔ اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں ہٹاتا جب تک ان کے دل خراب نہ ہو جائیں(ii) یعنی بدنیت ہو جائیں اور اعمال بدل کر خراب ہو جائیں تو اللہ اپنی نعمت ہٹا لے جاتا ہے(41:47)۔ **55**۔اے منکرو! تمہارا حال بھی قوم فرعون اور ان سے پہلی قوموں کی طرح ہوگا(ii)۔ یعنی ظالم کو خدا تعالیٰ دنیا میں بھی عذاب دیتا ہے۔

عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ
نزدیک اللہ کے وہ لوگ ہیں جنھوں نے کفر کیا پس وہ نہ ایمان لائیں گے یعنی وہ لوگ
عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّ
کہ عہد کیا تونے ان سے پھر وہ توڑتے ہیں عہد ہر دفعہ اور
هُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ
وہ نہیں تقویٰ کرتے پس اگر پاوے انہیں لڑائی میں تو بھگا دے
بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَاِمَّا تَخَافَنَّ
ان کے ذریعہ ان لوگوں کو جو پیچھے ہیں ان کے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور اگر خوف ہو تجھے
مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
طرف سے کسی قوم کی خیانت کا تو پھینک دے (عہد) ان کا طرف انکی برابری پر یقیناً اللہ
لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
نہیں پسند کرتا خیانت کرنے والوں کو اور نہ گمان کریں وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا
سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ
سبقت لے گئے یقیناً وہ نہیں عاجز کریں گے اور تیار کرو ان کے لیے جتنی طاقت رکھو تم
مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ
مضبوطی سے اور گھوڑے باندھنے سے ڈراؤ گے تم اسکے ذریعہ دشمن کو اللہ کے
وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ
اور اپنے دشمن کو اور دوسرے لوگوں کو سوائے ان کے نہیں جانتے تم انہیں
اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اللہ جانتا ہے انہیں اور جو خرچ کروگے تم کوئی چیز بھی راہ میں اللہ کی
يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَاِنْ جَنَحُوْا
پورا پورا دیا جائیگا (اس کا اجر) طرف تمہاری اور تم نہیں ظلم کئے جاؤ گے اور اگر وہ جھکیں
لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ
صلح کے لیے تو تو بھی جھک جا اس کیلئے اور بھروسہ کر اللہ پر یقیناً وہی خوب سننے والا

56۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ: یعنی اللہ کی توحید، نبی کی رسالت اور قرآن پر ایمان نہیں لاتے اور جو مؤمن ہیں وہ مرنے سے نہیں گھبراتے۔ حضرت سعید بن جریر نے فرمایا کہ یہ آیت ان چھ یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو آخر تک ایمان نہ لائے اور جن کا ذکر آگے چلتا ہے۔ جیسے کعب بن اشرف جو فتنوں کی جڑ تھا وہ مارا گیا۔ نیز یہودی قبائل اپنی مسلسل غداریوں کی وجہ سے جلاوطن کئے گئے۔ باقی قتل ہوئے۔ **57**۔ آنحضورؐ نے مدینہ کے یہود سے معاہدہ حسن جوار اور باہمی تعاون کا کیا تھا۔ بدر کی فتح سے یہود حسد کے مارے شرارتیں کرنے لگ گئے۔ مسلمان عورتوں کو چھیڑتے۔ آنحضرتؐ کی ان کو ملامت کرنے پر کہنے لگے کہ ہم قریش نہیں ہیں۔ ہمارے ساتھ جنگ ہوئی تو مزہ چکھا دیں گے۔ لَا يَتَّقُوْنَ: یعنی عہد توڑنے سے نہیں بچتے۔ **58**۔ دشمنان اسلام مسلمانوں سے معاہدات کرنے کے باوجود بار بار معاہدات کی خلاف ورزی کرتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ کفار سے ایسا سخت مقابلہ کرو کہ اُن لوگوں کے حوصلے بھی پست ہو جائیں۔ اور پھر کسی کو تمہارے خلاف جنگ کرنے کی جرأت نہ ہو۔ یعنی ایسا سخت مقابلہ کرو جسے دیکھ کر دیگر مغالفین اسلام بھی سبق حاصل کریں۔ بنو قریظہ نے بھی معاہدہ توڑا تھا اور کفار کی ہمنوائی کرتے رہے۔ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ: "تو (ان کی عبرتناک سزا کی وجہ سے) منتشر کر دے ان کو جو ان کے پیچھے ہیں۔ یعنی ایسی ہوشیاری سے جنگ کر کہ کفار دور دور تک ڈر جائیں اور کوئی آگے آنے کی جرأت نہ کر سکے اور آئندہ جنگ سے خونریزی رک جائے (ii)"۔ **59**۔ تو پھینک دے (ان کا عہد) انہی کی طرف۔ عَلٰى سَوَآءٍ: برابری کو ملحوظ رکھتے ہوئے یعنی جیسے انہوں نے عہد کو ختم کیا ہے اب تم بھی اس عہد کے پابند نہیں ہو۔ دونوں فریق اب معاہدوں سے آزاد ہیں۔ **60**۔ سَبَقُوْا: (ہم پر) سبقت لے گئے ہم پر (غالب) آ گئے۔ لَا يُعْجِزُوْنَ: وہ ہمیں (ہمارے مقصد سے) عاجز نہ کر سکیں گے۔ **61 تا 63**۔ دشمن سے مقابلہ کے لئے چار چیزوں کی ضرورت ہے۔ دل یقین سے لبریز ہو، دشمن کے حالات اور اس کی گھاتوں کی خبر ہو، اسلحہ جنگ اور مضبوط دلائل موجود ہوں، اللہ پر بھروسہ اور اُسی سے دعا کرنا۔ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ: یعنی تمہارا مقابلہ صرف عرب قبائل ہی سے نہ ہو گا بلکہ قیصر و کسریٰ (رومی اور فارسی) کے لشکروں سے بھی ہو گا۔ ان پر بھی رعب قائم ہونا چاہیئے۔ (62,63)(ii)۔ یعنی تم اس خیال سے نہ ڈرو کہ وہ کہیں بعد میں دھوکہ دے دیں اور اس وجہ سے صلح ہی نہ کرو (ii)۔ "O اگر صلح کے وقت میں مشرکین دل میں دغا رکھیں گے تو اس دغا کے تدارک کے لئے خدا تجھے کافی ہے"۔

الْعَلِيمُ ﴿٦٢﴾ وَإِن يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ
خوب جاننے والا ہے اور اگر وہ (لوگ) ارادہ کریں کہ دھوکا دیں تجھ کو تو یقیناً کافی ہے تجھ کو
اللَّهُ ۚ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٣﴾ وَأَلَّفَ
اللہ وہ جس نے تائید کی تیری ساتھ اپنی مدد کے اور ساتھ مومنوں کے اور الفت ڈالی
بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا
درمیان ان کے دلوں کے اگر خرچ کرتا تو جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب نہ
أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ
الفت ڈال سکتا درمیان دلوں کے ان کے ولیکن اللہ نے الفت ڈالی درمیان ان کے یقیناً وہ
عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ
غالب (اور) حکمت والا ہے اے نبی کافی ہے تجھ کو اللہ اور (انکو) جنہوں نے پیروی کی تیری
ع ۸
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٥﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ
مومنوں میں سے اے نبی ترغیب دے مومنوں کو
عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ
لڑائی کی اگر ہوں گے تم میں سے بیس صبر کرنے والے
يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ يَغْلِبُوا
وہ غالب آئیں گے دو سو پر اور اگر ہوں گے تم میں ایک سو وہ غالب آئیں گے
أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿٦٦﴾
ایک ہزار پر ان لوگوں میں سے جنہوں نے کفر کیا کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو نہیں سمجھتے
الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِن
اب تخفیف کردی اللہ نے تم سے اور جان لیا کہ تم میں کمزوری ہے پس اگر
يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَ
ہوں گے تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے وہ غالب آئیں گے دو سو پر اور
إِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَ
اگر ہوں گے تم میں سے ایک ہزار غالب آئیں گے وہ دو ہزار پر اللہ کے حکم سے اور

64۔ بَیۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ: "ان کے دلوں کے درمیان"۔ یعنی مؤمنوں کے دلوں کو، عرب قبائل کی آپس میں سخت دشمنیاں تھیں۔ آنحضرتؐ کے ذریعہ سے سب بھائی بھائی بن گئے (نیز دیکھیں 3:104)۔ **65**۔ "+اور جو تیرے ساتھ مؤمن ہیں ان کو بھی اللہ کافی ہے"۔ **66**۔ حَرِّضِ: تحریض باب تفعیل سے امر کا صیغہ ہے۔ اس کا ترجمہ ہے "بار بار اور زور سے تحریک کرتا جا (ii)"۔ مسلمانوں نے دفاعی جنگیں کیں۔ دیکھیں 2:191 اور 22:40۔ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جو نہیں سمجھتے یعنی کفار اللہ پر یا ثواب پر یقین نہیں رکھتے۔ اس واسطے جوش و یقین سے نہیں لڑ سکتے۔ جنگ بدر اور جنگ احد میں مسلمان کفار کے مقابلہ میں علی الترتیب 1/3 اور 1/4 تھے۔ **67**۔ اَنَّ فِیۡکُمۡ ضَعۡفًا: یہ کمزوری وفا اور اخلاص میں نہیں تھی بلکہ کمیٔ اسلحہ اور تربیت فن حرب میں تھی۔ قیصر و کسریٰ کی جنگوں میں مسلمانوں نے دس گنے چھوڑ اسی اور سو گنے دشمن کو شکست دی تھی (ii)۔ اب جب سامان جنگ پاس نہیں اور جنگی مہارت بھی نہیں تو بھی دو چند پر غالب ہوگے۔ اور جب رباط الخیل سے پوری تیاری کرلوگے تو دس گنا دشمن پر تم غالب آؤگے۔ جنگ احزاب میں ایسے ہی ہوا۔

اللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗۤ
اللہ ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے نہیں ہے شایاں کسی نبی کے کہ ہوں اس کیلئے
اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ ؕ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ
قیدی یہاں تک کہ خوب خون بہائے زمین میں تم چاہتے ہو اسباب
الدُّنْیَا ۖۗ وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿٦٧﴾
دُنیا کا اور اللہ چاہتا ہے آخرت کو اور اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے
لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ
اگر نہ ہوتا لکھا ہوا اللہ کی طرف سے جو گذر چکا (ہے) تو ضرور پہنچتا تم کو اس میں جو لیا تم نے عذاب
عَظِیْمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ٘ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
بڑا پس کھاؤ اس سے جو غنیمت حاصل کیا تم نے حلال طیب اور تقویٰ کرو اللہ کا
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿٦٩﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّمَنْ فِیْۤ ع ۹ ۵
یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے اے نبی تو کہدے ان (لوگوں) کو جو
اَیْدِیْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤی ۙ اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ خَیْرًا
تمہارے ہاتھوں میں ہیں قیدیوں میں سے اگر جانے گا اللہ دلوں میں تمہارے بھلائی
یُّؤْتِكُمْ خَیْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
تو دیگا تمہیں بہتر اس سے جو لیا گیا تم سے اور بخش دے گا تم کو اور اللہ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿٧٠﴾ وَاِنْ یُّرِیْدُوْا خِیَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا
بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے اور اگر وہ ارادہ کریں خیانت کا تیری تو یقیناً خیانت کی انہوں نے
اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿٧١﴾
اللہ کی پہلے پس اس نے قابو پایا ان پر اور اللہ خوب جاننے والا ہے حکمت والا ہے
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ
یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا ساتھ اپنے مالوں کے اور
اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ
اپنی جانوں کے راہ میں اللہ کی اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی یہ وہ لوگ ہیں کہ

68۔ یُثۡخِنَ: جنگ کر کے اچھی طرح غلبہ پالے یا خون بہالے، دشمن کو اچھی طرح کچل دے اور فتح پالے (دیکھیں 47:5)۔ اَسۡرٰی یعنی جنگی قیدی۔ بدر کی جنگ میں ستر کفار قیدی بنائے گئے تھے۔ آنحضرتؐ نے مشورہ طلب کیا کہ ان کا کیا کیا جائے۔ اکثر مسلمانوں نے کہا کہ مال کا فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا جائے۔ اور بعضوں کی مرضی ہوئی کہ ان سب کو قتل کر دیا جائے۔ حضرت عمرؓ اور حضرت سعد بن معاذؓ کا یہی مشورہ تھا۔ آخر مال کا فدیہ لے کر ان قیدیوں کو چھوڑ دیا گیا۔ اس پر یہ آیت اتری کہ مسلمانوں کو مال لینا مقصود نہ ہو۔ بلکہ کافروں کی طاقت توڑنی مقصود ہو۔ یعنی جنگ میں مارے جائیں یا قیدی ہو جائیں۔ قرآن میں ہے فَاِمَّا مَنًّا بَعۡدُ وَ اِمَّا فِدَآءً: یعنی یا احسان کرکے (ان کو چھوڑ دو یا تاوان جنگ لے کر ان کو چھوڑ دو (47:5))۔ قیدیوں اور فدیہ کے پیچھے پڑنے پر سرزنش ہوئی۔ قیدیوں کو قتل کرنے کا کہیں حکم نہیں ہے۔ یہ بھی مطلب ہے کہ بدر کی جنگ میں جو کفار بھاگ نکلے تھے ان کا پیچھا کر کے ان کو کیوں نہیں کچلا گیا۔ بلکہ باقیوں کو قیدی بنانے لگ گئے اور فدیہ لے لیا۔ گو سورۃ محمدؐ میں اس سے قبل احسان کر کے چھوڑ دینا یا فدیہ لے کر چھوڑ دینا جائز قرار دیا گیا تھا مگر مقصد کافروں کو کچلنا تھا نہ کہ قیدیوں اور فدیہ کے پیچھے پڑنا۔ وَاللّٰہُ یُرِیۡدُ الۡاٰخِرَۃَ: اور اللہ (تیرے لئے) آخرت چاہتا ہے۔ جو لوگ قافلہ پر حملہ کر کے مال لینا اور غلام پکڑنا چاہتے تھے انہیں بتایا کہ تمہارا مقصد مال حاصل کرنا نہیں ہے اور نہ ہی قیدی بنانا ہونا چاہیئے۔ بلکہ دشمن اسلام کو مغلوب کرنا مطلوب ہے۔ نیز قیدی بنانے کی اجازت تو صرف شدید جنگ کے بعد ہی جائز ہے قافلہ پر حملہ کر کے نہیں۔ یہ کام ناجائز ہے (یعنی قافلہ لوٹنا)۔ تم دنیوی فائدہ کے پیچھے نہ پڑو۔ اگر قافلہ لوٹ لیتے اور قیدی بناتے تو اللہ کی سزا ملتی (ii) (دیکھیں 9-8:8)۔ قافلہ لوٹ کر قیدی بنانا موجب سزا ہے۔ 69۔ لَوۡ لَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ: یعنی خدا نے تو جنگ مقدر کر دی تھی اور مال غنیمت کی حلت اگر نہ ہوتی تو جو تم نے قیدیوں کا فدیہ لیا تھا اس کی وجہ سے تم کو بڑا عذاب پہنچتا (یا یہ کام جو تم کرنے لگے تھے کہ قافلہ کو لوٹیں اور قیدی بنائیں یہ نبی کے مقام کے خلاف ہے)۔ خدا کی تقدیر تھی کہ ان قیدیوں میں سے بہت سے مسلمان ہو جائیں گے اس وجہ سے مال کا فدیہ لینے پر اب عتاب نہیں رہا۔ 70۔ اب جبکہ باقاعدہ لڑائی کر کے فتح حاصل ہوئی ہے تو فدیہ بھی مال غنیمت ہے۔ اسے استعمال میں لاؤ، غنیمت کا مال حلال قرار دیا مگر فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرو اور جہاد غنیمت حاصل کرنے کی نیت سے نہ کرو۔ 71۔ یعنی اگر یہ قیدی ایمان لے آئیں یا آئندہ مسلمانوں سے جنگ نہ کرنے کا عہد کر لیں تو اللہ ان کے گناہ بخش دے گا اور مال کثیر بھی عطا کرے گا۔ ابن جریر 10/31 میں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ کے چچا حضرت عباسؓ بدر کی جنگ میں قیدی بن کر مدینہ لائے گئے اور فدیہ ادا کر کے آزاد ہوئے۔ پھر مکہ پہنچ کر بعد میں مسلمان ہو گئے اور ہجرت کر کے مدینہ آ گئے اور آنحضرتؐ سے اس آیت کا حوالہ دے کر معروض ہوئے کہ اللہ نے قیدیوں سے جو فدیہ دلوایا تھا تو وعدہ فرمایا تھا کہ اس کے بدلہ میں ان کو زیادہ دیا جائے گا اگر ان میں بھلائی (اسلام) پائے گا۔ تو اس کے مطابق وعدہ کو پورا کیا جائے۔ آنحضرتؐ نے ان کی درخواست منظور فرمائی۔ 72۔ اگر وہ (آزاد ہو کر) تیری خیانت کا ارادہ کریں یعنی کفار کے جنگ نہ کرنے کے عہد کو توڑیں اور پھر جنگ کرنے کو آ جائیں تو اللہ تعالیٰ علیم و حکیم ہے تمہیں کافروں پر غلبہ دے گا۔ فَاَمۡکَنَ مِنۡهُمۡ: اس نے قادر کیا تجھے ان پر، یعنی قابو کیا ان کفار کو۔ خیانت کی انہوں نے اللہ کی یعنی کفار مسلمانوں سے جنگ کرنے آ گئے اور عہد شکنی کی۔ ابو طالب کی زندگی میں بعض بنو ہاشم نے آنحضرتؐ سے برادرانہ سلوک کرنے اور آپ کی مدد کرنے کا عہد

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا
بعض ان کے دوست ہیں بعض کے اور جو لوگ ایمان لائے اور نہیں ہجرت کی
مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَ
نہیں ہے تمہارے لیے ذمہ داری ان کی کچھ بھی یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں اور
اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى
اگر مدد مانگیں وہ تم سے دین میں تو لازم ہے تم پر مدد دینا سوائے مقابلہ
قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
میں ایسی قوم کے کہ درمیان تمہارے اور درمیان ان کے عہد ہے اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو
بَصِيْرٌ ۝۷۲ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ
خوب دیکھنے والا ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا بعض ان کے دوست ہیں بعض کے اگر نہ تم کرو یہ
تَكُنْ فِتْنَةٌ فِى الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝۷۳ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد بڑا اور جو لوگ ایمان لائے اور
هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا
ہجرت کی اور جہاد کیا راہ میں اللہ کی اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
یہ لوگ ہی مومن ہیں سچے ان کے لیے بخشش ہے اور رزق ہے
كَرِيْمٌ ۝۷۴ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا
عزت والا اور جو لوگ ایمان لائے بعد میں اور ہجرت کی اور جہاد کیا
مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى
ساتھ (مل کر) تمہارے تو یہ لوگ تم میں سے ہیں اور رشتہ دار بعض ان کے زیادہ قریبی ہیں
بِبَعْضٍ فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۷۵
نسبت بعض کے کتاب میں اللہ کی یقیناً اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے

کرر کھا تھا مگر جنگ بدر میں کافروں کے ساتھ مل کر جنگ کرنے کو آئے تھے۔ اس طرح انہوں نے بدعہدی کی تھی۔ پھر ان میں سے جو مسلمان ہو گئے اللہ نے ان کو دنیوی دولت بھی عطا کی اور جو مسلمان نہ ہوئے وہ تباہ حال ہو گئے۔ 73۔ جو ایمان لائے، ہجرت کی اور جہاد کیا یہ صحابہ اولین مہاجر تھے۔ جنہوں نے ان کی مدد کی یہ لوگ انصار کہلاتے ہیں۔ یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ تیسری قسم کے صحابہ وہ ہیں جو مکہ میں ایمان لے آئے تھے مگر ہجرت نہ کی۔ وہ تمہاری حمایت کے مستحق نہیں ہیں۔ لیکن اگر دین کی وجہ سے ان پر ظلم ہو رہا ہو تو پھر ان کی مدد کرنا ضروری ہے۔ لیکن ظالم قوم جس سے معاہدہ ہو چکا ہو گو وہ ان مسلمانوں پر ظلم کر رہی ہو تو ان سے جنگ نہ کرو۔ معاہدہ کی پابندی کرو۔ مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ یعنی اُن مسلمانوں کی حفاظت کی ذمہ داری تم پر نہیں ہے۔ 74۔ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ: اگر تم ایسا نہ کرو گے (یعنی جس امر کا حکم آیت 73 میں دیا گیا ہے ویسا نہ کرو گے) یعنی اگر کفار میں گھرے ہوئے مسلمانوں کی مدد نہ کرو گے تو بہت فتنہ برپا ہو جائے گا۔ یہ ان مسلمانوں کی مدد ہو گی جن کی کافر قوم کے درمیان اور آنحضرتؐ کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ اگر اس کافر قوم سے معاہدہ کیا ہوا ہے تو اس کی پابندی کرو اور وہاں کے مسلمانوں کی مدد نہ کرو۔ ورنہ اگر معاہدات کی پابندی نہ کرو گے تو فتنہ برپا ہو جائے گا۔ نیز اگر باوجود توفیق پانے کے ہجرت نہ کرو گے تو تمہیں فتنہ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ 75۔ ان لوگوں سے مراد مہاجرین اور انصار ہیں۔ اٰوَوْا: (جنہوں نے) پناہ دی۔ 76۔ جو مسلمان مکہ سے ہجرت کر کے بعد میں مدینہ آئے وہ اپنے پہلے سے آئے ہوئے مہاجرین مسلمان رشتہ دار کی میراث میں حق دار ہیں۔ صرف خونی رشتہ دار میراث کے حقدار ہیں۔ مگر عام مسلمان دینی بھائی حقدار نہیں ہیں۔ ہاں ان کی مدد کرنا مسلمانوں کے ذمہ ہے۔ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ: رشتہ دار وراثت میں ایک دوسرے کے شریک ہیں۔ تقریباً اسّی مہاجرین کو آنحضرتؐ نے انصار مدینہ کے ساتھ بھائی چارے میں شامل کر دیا تھا۔ فرمایا کہ کتاب اللہ کے احکامات کے مطابق وہ تم میں سے ہیں مگر رحمی رشتوں کی طرح وراثت میں شریک نہیں ہیں۔ جیسا کہ اس آیت میں بیان ہوا ہے۔ رحمی رشتہ دار اگر ایمان نہیں بھی لایا تو بھی ورثہ میں شریک ہے۔

9۔سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ (مدنی)

سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ مَدَنِيَّةٌ

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ

بیزاری ہے طرف سے اللہ کی اور رسول کے اس کی طرف ان لوگوں کی جن سے معاہدہ کیا تم نے

الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱ فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ

مشرکوں میں سے پس (اے مشرکو) چلو پھرو اس ملک میں چار مہینے اور

اعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى

جان لو کہ یقیناً تم نہیں ہو عاجز کرنے والے اللہ کو اور یقیناً اللہ ذلیل کرنیوالا ہے

الْكٰفِرِيْنَ ۝۲ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ

کافروں کو اور اعلان ہے طرف سے اللہ کی اور رسول کی اسکے لوگوں کو

يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِىْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ

بروز حج اکبر کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے

وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ

اور رسول اس کا پس اگر توبہ کرو تم تو یہ بہتر ہے تمہارے لیے اور اگر پھر جاؤ تم

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

تو جان لو کہ تم نہیں ہو عاجز کرنے والے اللہ کو اور بشارت دے ان لوگوں کو

كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۳ اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ

جنہوں نے کفر کیا عذاب دردناک سوائے ان لوگوں کے بھی جن سے معاہدہ کیا تم نے

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـــًٔا وَّلَمْ

مشرکوں میں سے پھر نہیں کمی کی انہوں نے کچھ اور نہ

يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ

مدد کی انہوں نے تمہارے خلاف کسی کی پس پورا کرو طرف ان کی عہد ان کا

زمانہ نزول سورۃ توبہ (سُوْرَۃُ بَرَآءَۃ)۔ پہلے پانچ رکوع ذی القعدہ 9ھ میں اور 6 تا 9 رکوع رجب 9ھ میں نازل ہوئے۔ سورۃ توبہ دراصل سورۃ انفال ہی کا حصہ ہے اس وجہ سے اس کے شروع میں آنحضرتؐ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا نزول نہیں ہوا۔ 1۔ بَرَآءَۃٌ: معاہدیوں سے بری الذمہ ہونا، الزام سے آزاد ہونا۔ بَرَاءَت (کا اعلان کیا جاتا ہے) اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے مشرکوں سے کئے گئے تمام عہدوں کے خاتمہ کا۔ اس کی پہلی آیت کو چوتھی آیت سے ملا کر پڑھیں تو مفہوم پورا سمجھ میں آجاتا ہے۔ یہ حصہ سورۃ 9ھ کے حج کے دوران ہوا تھا۔ یہ حج ذی القعدہ کے مہینے میں ہوا تھا نسی کی وجہ سے۔ حج اصغر عمرہ کرنے کو کہتے ہیں۔ حج اکبر اصل حج ہے۔ چونکہ 9ھ کا حج پہلا حج تھا جو اسلامی مملکت میں ہوا اس لئے یہاں اسے حج اکبر کے نام سے ذکر کیا ہے۔ نیز اس لئے بھی کہ یہ اسلامی حج تھا یعنی جو مشرکانہ رسومات سے پاک تھا۔ (سیٹیاں اور تالیاں بجانے اور ننگے ہو کر طواف کرنے سے پاک تھا)۔ یہ حج حضرت ابو بکرؓ کی قیادت میں ہوا تھا۔ آنحضرتؐ تشریف نہ لے گئے تھے۔ اس کے اگلے سال 10ھ میں آنحضرتؐ نے اپنا پہلا اور آخری حج کیا جو خالصۃً اسلامی مناسک کے مطابق ادا کیا گیا۔ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنی تمام عمر میں چار عمرے ادا کئے۔ (بخاری) حج اکبر عام محاورہ میں اس حج کو کہتے ہیں جو جمعہ کے دن ہو۔ جب حضرت ابو بکرؓ کی قیادت میں حج کا قافلہ مدینہ سے روانہ ہو گیا تو سورۃ توبہ کی ابتدائی تیرہ (13) آیات نازل ہوئیں جس میں معاہدوں سے براءۃ کا حکم نازل ہوا۔ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو پیغام دے کر مکہ جانے کا ارشاد فرمایا کہ حج کے موقع پر ان آیات کا اعلان کر دیا جائے کہ مشرکین کعبہ کے قریب نہ آئیں۔ طواف ننگے ہو کر نہ کریں۔ (بخاری)۔ دیگر معاہدات کی ایفا کریں، جنہوں نے معاہدات توڑے ہیں ان سے براءۃ کا اعلان کیا گیا۔ ان ابتدائی آیات کا اعلان یوم النحر کو جمرۃ العقبیٰ کے پاس کیا گیا (بخاری 2-ix-65) نیز دیکھیں 63-57-8:۔ آنحضرتؐ کا مکہ کے لوگوں سے 6ھ میں صلح کا معاہدہ ہوا تھا اور بھی مکہ کے کئی قبائل سے صلح کا معاہدہ تھا۔ جو اِنَّا فَتَحْنَا میں بیان ہوا ہے۔ ان آیات کے اعلان کے جواب میں کفار نے حضرت علیؓ کو کہا کہ اپنے چچا زاد بھائی سے جا کر کہہ دو کہ ہم نے تمام معاہدات کو توڑ دیا ہے۔ اب نیزے اور تلواریں اپنا کام کریں گے (رازی)۔ تبوک کی مہم کے دوران کفار مکہ نے آنحضرتؐ سے کئے ہوئے معاہدہ کو توڑ پھینکا تھا جس کے نتیجہ میں مسلمانوں نے مکہ پر 8ھ میں فتح حاصل کی تھی۔ (8:57)۔ اب 9ھ میں سورۃ توبہ کی ان آیات میں اسی معاہدہ سے براءۃ کا اظہار کیا گیا ہے۔ 2۔ اس آیت میں مشرکوں سے خطاب ہے کہ اے مشرکو! جنہوں نے آنحضرتؐ سے کئے گئے معاہدات توڑے ہیں۔۔۔

3۔ جب مکہ فتح ہو گیا تو اس کے ایک سال بعد اللہ کی طرف سے براءۃ کا حکم نازل ہوا کہ معاہدہ توڑنے والے کسی مشرک سے صلح نہ رکھو۔ اس کا اعلان حج کے موقع پر کر دیا گیا اور چار مہینے (ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم، رجب) کی مہلت دی کہ معاہدہ شکن مشرک اور فتح کے بعد جنہوں نے کوئی معاہدہ نہیں کیا تھا۔ وہ اب معاہدہ کر لیں۔ اسی طرح دیگر مشرک قبائل جو مسلمانوں سے دشمنی رکھتے تھے ان کو بھی صلح کی پیش کش دی گئی کہ ان چار مہینوں کی مہلت میں صلح کا معاہدہ کریں یا حجاز سے نکل جائیں۔ مگر کسی مشرک کو جبراً نہیں نکالا گیا تھا۔ مندرجہ بالا چار مہینوں میں سے پہلے تین مہینے مکہ آنے اور حج ادا کرنے کے لئے ہیں اور واپس جانے کے لئے۔ اور رجب عمرہ کرنے کے لئے۔

إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٤﴾ فَإِذَا انسَلَخَ
ان کی میعاد تک یقیناً اللہ پسند کرتا ہے متقیوں کو پھر جب گزر جائیں
الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ
مہینے عزت والے تو قتل کرو مشرکوں کو جہاں
وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا
پاؤ تم انہیں اور پکڑو انہیں اور قید کرو انہیں اور بیٹھو
لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا
ان کے لیے ہر گھات کی جگہ میں پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور قائم کریں نماز اور دیں
الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥﴾
زکوٰۃ تو چھوڑ دو راہ ان کی یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنیوالا ہے
وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ
اور اگر کوئی شخص مشرکوں میں سے پناہ چاہے تیری تو پناہ دے اُسے یہاں تک کہ
يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
وہ سُنے کلام اللہ کا پھر پہنچادے اُسے امن کی جگہ پر اس کی یہ بسبب اسکے ہے کہ وہ
قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾ كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ
لوگ نہیں جانتے کس طرح ہوسکتا ہے مشرکوں کے لیے کوئی عہد
عِندَ اللَّهِ وَعِندَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّمْ عِندَ
نزدیک اللہ کے اور نزدیک رسول کے اس کے سوائے ان لوگوں کے جن سے معاہدہ کیا تم نے پاس
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا
مسجد الحرام کے پس جب تک وہ درست رہیں تمہارے لیے تو درست رہو تم
لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٧﴾ كَيْفَ وَإِن يَظْهَرُوا
ان کے لیے یقیناً اللہ پسند کرتا ہے متقیوں کو کیونکر (مشرکوں کے عہد کا اعتبار ہوسکتا ہے) حالانکہ اگر وہ
عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُونَكُم
غلبہ پاویں تم پر نہ رعایت کریں تمہارے متعلق عہد کی اور نہ ذمہ داری کی وہ راضی کرتے ہیں تمہیں

4۔ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوا: مندرجہ ذیل قبائل نے معاہدات نہیں توڑے تھے اور بدستور قائم رہے۔ بنو خزاعہ، بنو بکر، بنو مدلج، بنو سُلیم، بنو ضمرہ۔ ان قبائل کے ساتھ حدیبیہ کے موقع پر مسجد الحرام کے پاس معاہدہ ہوا تھا وہ وعدے پر قائم ہیں۔ یہ مستثنیٰ ہیں۔ نوٹ: حرمت کے ان چار مہینوں میں جنگ و جدل کرنا حرام قرار دیا گیا تھا تاکہ ملک میں امن و امان رہے اور لوگ آزادی سے مکہ آکر حج کر سکیں اور عمرہ بھی ادا کر سکیں اور اپنے کاروبار کے لئے ملک میں جہاں چاہیں آجا سکیں۔ (2:218)۔ **5۔** یعنی جب مقررہ چار مہینوں کی مہلت جو ان کو دی گئی ہے گزر جائے تو ان مشرکین سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو ہمیشہ سے مسلمانوں کے خلاف جنگ کی حالت میں رہے ہیں اور صلح نہیں کرتے۔ سب مشرکوں سے نہیں۔ اس کی وجہ آیات 8 تا 13 میں درج ہے۔ (نیز یہ لوگ مسلمانوں کے خلاف ہمیشہ ریشہ دوانیوں میں ملوث رہے انہیں جہاں پاؤ یعنی حرم کے باہر یا اندر ان کو قتل کرو ان کی وعدہ شکنی کی وجہ سے۔) دیگر قبائل مشرکین جنہوں نے معاہدات نہیں توڑے ان کے ساتھ آیات 9:4,7 کے مطابق سلوک ہوگا۔ وَ خُذُوا هُمْ: ان کو پکڑ کر (قیدی بناؤ)۔ خَلُّوا سَبِيلَهُمْ: ان کا راستہ خالی کر دو یعنی ان کو کچھ گزند نہ پہنچاؤ۔ **6۔** یعنی جو کفار حالت جنگ میں سے نکل کر دین اسلام سمجھنے کے لئے تمہارے پاس آکر پناہ مانگیں تو انہیں پناہ دے دو کیونکہ یہ لوگ نہیں جانتے کہ کس سے لڑائی کر رہے ہیں۔ (نیز دیکھیں 2:191,195)۔ **7۔** فتح مکہ کے بعد عملاً پورے ملک حجاز میں مسلمانوں کا اقتدار قائم ہو گیا تھا۔ بعض مشرک قبائل جن سے مسلمانوں کے عہد تھے (اور دیگر جن سے عہد نہیں بھی تھے) بار بار عہدوں کی خلاف ورزیاں کرتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیاں کرتے رہتے تھے۔ اب تمام مشرکین کو انتباہ کر کے براءت کا اظہار کر دیا گیا یعنی۔ 1۔ جن قبائل سے عہد تھا اور انہوں نے عہد کو توڑا وہ نئے سرے سے معاہدہ میں داخل ہوں۔ 2۔ جن سے عہد تھا مگر انہوں نے اسے نہیں توڑا ان کو عہد کی مدت تک رخصت دی۔ (یہ تھے بنو ضمرہ، بنی کنانہ اور بنی خزاعہ جنہوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر مکہ میں معاہدہ کیا تھا۔ اب صرف انہی سے معاہدہ ہے۔ باقی سب مشرکین جب تک نیا عہد نہ کریں ان سے کوئی عہد نہیں۔) جس کے بعد وہ (بنو ضمرہ، کنانہ، خزاعہ وغیرہ) بھی نئے معاہدوں میں شامل ہوں۔ 3۔ مشرکین جن سے کبھی معاہدہ نہیں ہوا وہ بھی چار مہینوں تک نئے معاہدہ میں شامل ہوں۔ (ii) نئے معاہدہ کے مطابق مشرکین اگر مسلمانوں کے علاقۂ اقتدار میں رہنا چاہتے ہوں تو یا تو مسلمان بن کر رہیں۔ یا جزیہ دینا قبول کر کے اور ملکی قوانین کی پابندی کرتے ہوئے رہیں۔ اگر ایسا نہ کریں تو ملک چھوڑ کر چلے جائیں مگر اسلامی اقتدار میں ملکی قوانین سے آزاد رہ کر اور بلا جزیہ ادا کرنے کے نہیں رہ سکیں گے۔ مگر عملاً سب مشرکین اسلام لے آئے۔ "إِلَّا الَّذِينَ: مکہ والے مشہور کرتے تھے کہ فتح مکہ کے موقع پر سب کفار کو معافی مل گئی ہے اور معاہدہ ہو گیا ہے۔ قرآن مجید کہتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے۔ جب تک وہ خود نیچے ہو کر معاہدہ کی درخواست نہ کریں ان سے کیونکر عہد ہو سکتا ہے۔ ہاں ان مشرکوں سے عہد قائم ہے جنہوں نے فتح مکہ کو معاہدہ قرار نہیں دیا بلکہ درخواست کر کے اپنے لئے امن کا اعلان کروایا تھا (ii)"۔

واعلموآ ۱۰ ۲۷۲ التوبة ۹

بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۸
اپنے مونہوں سے اور انکار کرتے ہیں دل ان کے اور اکثر ان کے بدعہد ہیں

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ
لیا انہوں نے بدلہ میں آیات کی اللہ کی مول تھوڑا پس روکا انہوں نے راہ سے اس کی

اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۹ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ
یقیناً وہ ایسے ہیں بُرا ہے جو تھے وہ کرتے نہیں وہ رعایت کرتے کسی مومن کے متعلق

اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝۱۰ فَاِنْ تَابُوْا
عہد کی اور نہ ذمہ داری کی اور یہ لوگ ہی حد سے بڑھنے والے ہیں پس اگر وہ توبہ کریں

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۚ
اور قائم کریں نماز اور دیں زکوٰۃ تو بھائی ہیں تمہارے دین میں

وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۱۱ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا
اور ہم مفصل بیان کرتے ہیں آیات ان لوگوں کے لیے جو جانتے ہیں اور اگر توڑ دیں وہ

اَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ
اپنی قسمیں بعد اپنے وعدے کے اور طعن کریں دین میں تمہارے

فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ
تو لڑو سرداروں سے کفر کے یقیناً وہ ایسے ہیں کہ نہیں قسمیں (قابل اعتبار) انکی تاکہ وہ

يَنْتَهُوْنَ ۝۱۲ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ
باز آجائیں۔ کیا نہیں لڑو گے تم ان لوگوں سے جنہوں نے توڑا اپنی قسموں کو

وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ
اور ارادہ کیا نکالنے کا رسول کو اور انہوں نے ابتداء کی تم میں سے پہلی

مَرَّةٍ ۚ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ
دفعہ کیا ڈرتے ہو تم ان سے پس اللہ زیادہ حقدار ہے کہ ڈرو تم اس سے اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ
ہو تم ایماندار لڑو ان سے عذاب دیگا انہیں اللہ

8۔اِلًّا: قرابت، رشتہ داری۔ "Oفاسق: اللہ کے عہد کو توڑنے والا۔" تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے ایسا ہی سلوک روا رکھا تھا(ii) یعنی اگر مشرکین غالب آجائیں تو وہ مسلمانوں سے قرابت یا عہد کی ذمہ داری نہیں کریں گے۔ 9۔ فَصَدُّوْا: روکا لوگوں کو انہوں نے اس (اللہ) کی راہ سے۔ یہ آیت یہود کے بارے میں ہے جو اللہ کی آیات کے بدلہ میں قلیل مول لیتے تھے۔ 10۔ وہ پرواہ یا رعایت نہیں کرتے اپنے عہد کی بھی۔ وہ جارحانہ طور پر اپنے عہد و پیمان کو توڑنے والے لوگ ہیں۔ مؤمن: اعتماد کرنے والا (ان پر) یعنی جو اُن پر اعتماد کرتے ہیں ان کا بھی کوئی لحاظ نہیں کرتے۔ 12۔طَعَنُوْا: نشتر زنی یا نیزہ زنی کریں یعنی حملہ آور بن کر لڑیں۔ بدعہدوں کے خلاف جنگ کرنے کا حکم ہے نہ کہ دوسرے سب کافروں سے تاکہ وہ معاہدہ شکنی اور ظلم و ستم کرنے سے باز آجائیں۔ جنگ اس لئے نہیں کرنی کہ مخالف تمہارے ہم خیال ہو جائیں بلکہ مذہبی آزادی کے قیام کیلئے کرنی ہے۔ 13۔اِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ: جب آنحضرتؐ تبوک کی طرف تشریف لے گئے تو مدینہ اور اس کے ارد گرد کے کفار نے سازش کی کہ مختلف قبائل مل کر مسلمانوں کا مقابلہ کریں اور آنحضرتؐ کو مدینہ سے نکال دیں۔ آیات 13-14-15 مدینہ اور اس کے ارد گرد کے معاندین اسلام کے متعلق ہیں۔ انہوں نے ابتداء کی۔ "Oیعنی ہر ایک شرارت اور فساد کی ابتداء پہلے کفار کی طرف سے ہوئی۔ "وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ: اس سے مراد قریش مکہ کی وہ جنگی مدد ہے جو انہوں نے قبیلہ بنی بکر کی کی، جنہوں نے آنحضرتؐ کے حلیف قبیلہ بنو خزاعہ پر چڑھائی کی تھی۔ یہ امداد کرنا ان کے اور مسلمانوں کے درمیان کئے گئے معاہدہ کی خلاف ورزی تھی۔

بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ
ہاتھوں سے تمہارے اور ذلیل کریگا انہیں اور مدد کرے گا تمہاری خلاف ان کے اور شفا دے گا
صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۱۴ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ط
سینوں کو مومنوں کے اور لے جائے گا غصہ دلوں کا ان کے
وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۱۵
اور فضل کیساتھ متوجہ ہوتا ہے اللہ جس پر چاہتا ہے اور اللہ خوب جاننے والا حکمت والا ہے
اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
کیا گمان کیا ہے تم نے کہ تم چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی تک نہیں ظاہر کیا اللہ نے ان لوگوں کو
جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا
جنہوں نے جہاد کیا تم میں سے اور نہیں بنایا انہوں نے سوائے اللہ کے اور نہ
رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ط وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا
اس کے رسول کے اور نہ مومنوں کے کوئی دوست اور اللہ خوب خبر رکھنے والا ہے اسکی
تَعْمَلُوْنَ ۱۶ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ ع ۲ ۸
جو تم کرتے ہو نہیں ہے حق مشرکوں کے لیے کہ آباد کریں وہ مسجدیں
اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ط اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ
اللہ کی اقرار کرتے ہوئے برخلاف اپنی جانوں کے کفر یہ لوگ وہ ہیں کہ گر گئے
اَعْمَالُهُمْ ج وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۱۷ اِنَّمَا يَعْمُرُ
اعمال ان کے اور آگ میں وہ رہ پڑنے والے ہیں سوائے اسکے نہیں کہ آباد کرتا ہے
مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
مسجدیں اللہ کی جو ایمان لائے اللہ پر اور یوم آخرت پر اور
اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ
قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور نہ ڈرے مگر اللہ سے
فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۱۸ اَجَعَلْتُمْ
پس قریب ہیں یہ لوگ کہ ہو جائیں ہدایت پانے والوں میں سے کیا بنایا ہے تم نے

14۔ مؤمنوں کے سینوں کو شفا دینے سے مراد یہ ہے کہ ان کا راستہ مخالفین سے صاف کردے گا اور ان کے دلوں کی مراد کہ مذہبی آزادی ہو بر آئے گی۔"جو تمہیں مقابلہ سے دکھ درد پہنچا ہے اس کو دور فرمادے گا(+ح)"۔15۔اگر قُلُوْبِهِمْ میں هِمْ کی ضمیر آیت 14 میں قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ کی طرف منسوب کریں تو مطلب یہ ہو گا کہ جب بنی خزاعہ والے اسلام لے آئے تھے تو ان پر ان کے حریف بنی بکر نے قریش مکہ سے مل کر لڑائی کرکے ان مسلمانوں پر ظلم ڈھائے تھے۔ مشرکین کی بیخ کنی کے نتیجہ میں ان مظلوم مسلمانوں کے دلوں کو ٹھنڈک پہنچے گی۔ اور اگر قُلُوْبِهِمْ میں هِمْ کی ضمیر کفار کی طرف ہے تو مطلب یہ ہے کہ کافروں کے دلوں میں اسلام کے خلاف جو غیظ و غضب کفار کی ناکامی کی وجہ سے ہوا ہے یا ان میں سے بعض کے مسلمان ہو جانے کی وجہ سے ہوا ہے اس کو ختم کردے یعنی کافروں کی مکمل تباہی ہو جائے یا وہ سب اسلام لے آئیں۔16۔ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ: اللہ نے ابھی تک ظاہر نہیں کیا ان لوگوں کو جنہوں نے۔۔۔ یعنی مسلمانوں پر سختیوں کے دور ابھی ختم نہیں ہوئے اور مزید آزمائشیں آنے والی ہیں۔17۔ یعنی کفار خود تو بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور پھر خادم مسجد کعبہ بنتے ہیں۔ سنو! ان کی خدمت رائیگاں جائے گی جیسا کہ آیت 19 میں بھی وضاحت ہے۔ اللہ کی مساجد سے اشارہ مسجد الحرام کی طرف ہے۔ شَاهِدِيْنَ۔۔۔ بِالْكُفْرِ۔ کفار یعنی مشرکین طواف کعبہ کرتے وقت لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔ لَا شَرِيْكَ لَكَ کہنے کے بعد یہ الفاظ بھی دہراتے کہ سوائے جو تو نے خود اپنے شریک ٹھہرائے ہیں (شَاهِدِيْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ) ساتھ ساتھ شرک کا اقرار بھی ہے۔

سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ

پانی پلانا حاجیوں کو اور آباد کرنا مسجد الحرام کا مانند اس شخص کی جو ایمان

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا

لایا اللہ پر اور روز آخر پر اور اس نے جہاد کیا اللہ کے راستے میں (یہ دونوں)

يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۘ ﴿١٩﴾ وقف لازم

نہیں برابر نزدیک اللہ کے اور اللہ نہیں ہدایت دیتا قوم ظالم کو

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ

جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا راہ میں

اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ

اللہ کی اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے زیادہ بڑے ہیں درجہ میں اللہ کے نزدیک

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ

اور یہ لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں بشارت دیتا ہے ان کو رب ان کا رحمت کی

مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۙ ﴿٢١﴾

طرف سے اپنی اور رضامندی کی اور باغات کی ان کے لیے ان میں نعمت ہے قائم رہنے والی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾

وہ رہنے والے ہونگے اس میں ہمیشہ یقیناً اللہ وہ ہے کہ پاس اس کے اجر ہے بڑا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بناؤ اپنے باپ دادا کو اور

اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ

اپنے بھائیوں کو دوست اگر وہ پسند کریں کفر کو ایمان پر

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾

اور جو دوستی کرے گا ان سے تم میں سے تو یہ لوگ ہی ظالم ہیں

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَ

تو کہدے اگر ہیں باپ دادا تمہارے اور بیٹے تمہارے اور بھائی تمہارے اور

19۔ بعض کمزور مسلمان جو مکہ سے ہجرت نہ کر سکے اور مکہ میں رہ کر حاجیوں کی خدمت کرتے تھے وہ فتح مکہ کے بعد بعض مہاجرین پر اپنی فضیلت جتانے لگے۔ یہاں اس بات کا رد کیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ مہاجر اور مجاہد کی شان بڑی ہے۔ دوسرا اُن کی شان کو نہیں پہنچ سکتا۔(ii)(آیات 20تا22) یقیناً اللہ کے ہاں (ان کے لئے) بڑا اجر ہے (آیت 22)۔ **20**۔ وَهَاجَرُوْا: اور ہجرت کی (اللہ کی خاطر)۔ **23**۔ یعنی جو مسلمانوں کے معاند ہیں اور ان کے خلاف ہیں ان سے دوستانہ مراسم نہ رکھو۔ مگر جو مسلمانوں سے جنگ نہیں کرتے ان سے حسن سلوک کی تلقین فرمائی۔(60:9-10)۔

أَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَ
بیویاں تمہاری اور قبیلہ تمہارا اور اموال کہ کمایا تم نے جنہیں اور
تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ
تجارت کہ ڈرتے ہو تم مندا پڑجانے سے جسکے اور گھر کہ پسند کرتے ہو تم جنہیں زیادہ پیارے
إِلَيْكُمْ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا
تمہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور جہاد سے اس کی راہ میں تو انتظار کرو
حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
یہانتک کہ لائے اللہ اپنا حکم اور اللہ نہیں ہدایت دیتا لوگوں
الْفَاسِقِينَ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۙ ع ٨ ٩
فاسقوں کو یقیناً یقیناً مدد کی تمہاری اللہ نے میدانوں میں بہت سے
وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ
اور بروز حُنین جبکہ غرور میں ڈالا تم کو کثرت نے تمہاری پس نہ وہ کام آئی
عَنكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
تمہارے کچھ بھی اور تنگ ہوگئی تم پر زمین باوجود اسکے کہ فراخ تھی وہ
ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ أَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ
پھر پھر گئے تم پیٹھ دیتے ہوئے پھر اُتاری اللہ نے اپنی سکینت
عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنزَلَ جُنُودًا لَّمْ
اپنے رسول پر اور مومنوں پر اور اتارے لشکر کہ نہیں
تَرَوْهَا ۚ وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ
دیکھا تم نے جنہیں اور عذاب دیا ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا اور یہ بدلہ ہے
الْكَافِرِينَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ
کافروں کا پھر فضل سے متوجہ ہوا اللہ بعد اس کے
مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
جس پر چاہا اس نے اور اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو

24۔ یعنی تمہاری دنیوی رشتہ داریاں اور اموال وغیرہ اللہ، رسول اور جہاد کے راستہ میں روک نہ بنیں۔ بلکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھو۔

25۔ 8ھ میں فتح مکہ کے بعد آنحضرتؐ کو خبر ملی کہ مکہ اور طائف کے درمیان حنین نامی جگہ پر ہوازن اور ثقیف قبائل لڑائی کیلئے آنحضرتؐ کے خلاف جمع ہیں۔ آنحضرتؐ ان کی طرف روانہ ہوئے، بعضوں نے کہا کہ جب ہم تھوڑے تھے تو بہت جگہ فتحیاب ہوئے۔ اب تو ہم دس ہزار ہیں۔ پہاڑوں کی تنگ گھاٹیوں سے گزرتے وقت ہوازن قبیلہ کے لوگوں نے جو پہاڑوں میں ادھر ادھر چھپے ہوئے تھے مسلمانوں پر تیروں کی بوچھاڑ کردی، افراتفری میں لوگ الٹے بھاگے۔ آنحضرتؐ کے ساتھ والے بھی بکھر گئے۔ آنحضرتؐ پیادہ ہو کر جنگ کو مستعد ہوئے۔ حضرت عباسؓ نے بلند آواز سے اصحاب الرسول کو بلایا، مہاجر و انصار اکٹھے ہوئے تب لڑائی ہوئی۔ اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ اس آیت میں اسی کا تذکرہ ہے۔ دشمن کا لشکر چار ہزار تھا۔ آنحضرتؐ کے ساتھ دس ہزار کی فوج تھی جس کے آگے آگے مزید دو ہزار نو مسلم تھے جو مسلمانوں کی کامیابی دیکھ کر ان کے ساتھ آملے تھے۔ اور کامیابیوں کو سہل سمجھ کر مغرورانہ انداز میں سب سے آگے جارہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بالآخر مسلمانوں کو فتح دی۔ دشمن کے چھ ہزار قیدی بنائے گئے (یعنی فوجی اور ان کے قبیلہ والے ملا کر) مگر بعد میں ان سب کو آزاد کر دیا گیا۔ بِمَا رَحُبَتْ: اسکی تمام وسعتوں کے باوجود (زمین) تم پر تنگ ہو گئی۔

26۔ لشکر اتارے یعنی ملائکہ کی نصرت عطا کی۔ **27**۔ یہاں اشارہ ہے ہوازن قبیلہ کے جو چھ ہزار فوجی اور غیر فوجی قید ہوئے تھے اور انہیں آزاد کر دیا گیا تھا۔

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
سوائے اسکے نہیں کہ مشرک پلید ہیں پس نہ قریب ہوں وہ مسجد الحرام کے
بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ
بعد اپنے اس سال کے اور اگر ڈرو تم فقر سے تو ضرور غنی کردے گا تم کو
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٨﴾
اللہ اپنے فضل سے اگر چاہے یقیناً اللہ خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے
قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ
لڑو ان لوگوں سے جو نہیں ایمان لاتے اللہ پر اور روزِ
الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا
آخر پر اور نہیں حرام ٹھہراتے جو حرام کیا اللہ نے اور اسکے رسول نے اور نہ
يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
اختیار کرتے ہیں مذہب سچا ان لوگوں میں سے جو دیئے گئے کتاب
حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٢٩﴾ ع ۵ ۱۰
یہانتک کہ دیں وہ جزیہ ہاتھ سے اور وہ ماتحت ہوں
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى
اور کہا یہود نے عُزیر بیٹا ہے اللہ کا اور کہا عیسائیوں نے
الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ
مسیح بیٹا ہے اللہ کا یہ بات ہے ان کی ان کے مونہوں سے
يُضَاهِـُٔـوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ
وہ مشابہت اختیار کرتے ہیں بات کی ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا تھا پہلے سے ہلاک کرے انہیں
اللّٰهُ ڗ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
اللہ کہاں اُلٹائے جاتے ہیں بنایا انہوں نے اپنے عالموں اور اپنے درویشوں کو
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ
رب سوائے اللہ کے اور مسیح ابن مریم کو حالانکہ نہیں

28۔ یعنی مشرکوں کے عقائد اور ان کا شرک ناپاک ہے، نہ کہ جسم ناپاک ہے۔ مشرکین ننگے ہو کر کعبہ کا طواف کیا کرتے تھے اور مسجد الحرام میں مشرکانہ رسوم ادا کرتے تھے وہاں شراب اور جوا بھی چلتا تھا اس لئے ان کا مسجد الحرام میں داخلہ ممنوع کر دیا گیا۔ اگر تم فقر سے ڈرو: کفار کو مکہ سے نکالنے اور ان کو حج کرنے سے روکنے کے نتیجہ میں یہ خطرہ تھا کہ تجارت نہ ہو گی اور مالی نقصان ہو گا کیونکہ حج کے موقع پر باہر سے آئے ہوئے اور مقامی لوگوں کی تجارتی منڈیاں لگتی تھیں۔ اور کمائی کا ذریعہ بنتی تھیں(ii)۔ 29۔ جزیہ ایک ٹیکس ہے جو غیر مسلموں سے اخراجاتِ حفاظتِ ملک کے لئے لیا جاتا ہے۔ جس حفاظت کے لئے مسلمان جان دیتا ہے لیکن دوسرے غیر مسلم سے محض ایک قلیل رقم لی جاتی ہے۔ جزیہ کا لفظ جزاء سے نکلا ہے جس کے معنٰی بدلہ کے ہیں۔(ح)۔ عَنْ يَدٍ: اپنے ہاتھوں سے یعنی رضامندی سے(ii) نقد ادائیگی کرکے یا معاہدہ کرکے جزیہ دیں۔"O وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ: "اور سچائی کی راہیں اختیار نہیں کرتے"۔ حجاز کے تمام قبائل جن سے معاہدہ نہ تھا ان کو یہاں خطاب ہے۔ وَهُمْ صٰغِرُوْنَ: وہ معاہدہ کریں اور محکوم رہیں۔ یعنی ماتحت رہیں۔ وہ حقیقۃً محکوم نہیں ہوئے جب تک جزیہ دینے پر رضامند نہ ہوں۔ جزیہ ان کی جان و مال کی حفاظت کرنے کے بدلہ میں لیا جاتا ہے۔"+ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ: ان کا دین حق کسی اہل کتاب سے نہیں لیا گیا بلکہ وہ من گھڑت باتوں کی پیروی کر رہے ہیں"(نہ سچے دین پر عمل کرتے ہیں اور نہ ہی معاہدوں کی پرواہ کرتے ہیں)۔ 2:191 میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ صرف ان سے جنگ جائز ہے جنہوں نے جارحانہ طور پر پہل کرکے تم پر حملہ کیا ہے۔ یعنی صرف دفاعی جنگ کی اجازت ہے۔ قَاتِلُوْا: فرمایا ہے جو باب مفاعلہ سے ہے جس میں دو فریق ہوتے ہیں۔ مطلب یہ کہ جو تم سے لڑنے آئے ہیں ان سے لڑو۔ اُقْتُلُوْا نہیں کہا۔ 2:191 میں یہ فرمایا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا یعنی صرف ان سے جنگ جائز ہے جو تم پر حملہ آور ہوں۔

30۔ عزیر ابن اللہ کہنے والے یہود کا ایک فرقہ تھا جو یمن کے مغربی کنارے حضر موت میں رہتا تھا۔ چوتھی صدی ہجری کے آخر تک ان کا بقایا رہا۔ اس خیال کے معتقدین میں سے سلام بن مشک، نعمان بن اوفی، ابوانس بن قیس وغیرہ آنحضرتؐ کے پاس بھی آئے تھے(ح)(قسطلانی۔ کتاب النکاح) عزیر یا عذرا پانچویں صدی قبل مسیح میں تھے ایک سو بیس سال کی عمر میں بابل میں وفات پائی۔"O يُضَاهِـُٔوْنَ: وہ ریس کرتے ہیں پہلے کافروں کی یا اہل کتاب کی۔ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ: کہاں سے انہوں نے پلٹا کھایا"۔ مشرکین لات مناۃ اور فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔ اسی طرح روم اور یونان کی نقالی میں یہود اپنے آپ کو اللہ کے پیارے اور عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ پھر مسیحی بھی یہود کی طرح اپنے آپ کو خدا کے پیارے اور مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔(5:19) نیز یہود اور نصارٰی اپنے آپ کو خدا کی اولاد کہا کرتے ہیں۔"سورۃ بقرہ کی آیات اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ بھی حضرت عزیرؑ کا واقعہ ہے۔ بنی اسرائیل کی اسیری بابل سے لے کر رہائی اور تعمیر بیت المقدس تک عزیرؑ بنی اسرائیل کے ساتھ رہے۔ تورات کے ناپید ہونے کے بعد آپ ہی نے اس کی تجدید کی۔ نحمیاہ نبی ان کے ہم عصر تھے۔ بائبل میں ان کا عزیرا نام آتا ہے(ح)"۔

اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ

حکم دیئے گئے وہ سوائے اس کے کہ عبادت کریں خدائے واحد کی نہیں کوئی خدا سوائے اس کے

سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا

پاک ہے وہ اس سے جسے وہ شریک بناتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ بجھا دیں

نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ

نُور کو اللہ کے ساتھ اپنے مونہوں کے اور انکار کرتا ہے اللہ مگر یہ کہ پورا کرے

نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ

نور کو اپنے اور اگرچہ ناپسند کریں کافر وہی ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو

بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ

ساتھ ہدایت کے اور سچے دین کے تاکہ وہ غالب کرے اسے دینوں سب کے سب پر

النصف

وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ

اور اگرچہ ناپسند کریں مشرک اے لوگو جو ایمان لائے ہو یقیناً

كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ

بہت سے عالم اور درویش البتہ کھاتے ہیں مال

النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَ

لوگوں کے ساتھ باطل کے اور روکتے ہیں راہ سے اللہ کی اور

الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا

وہ لوگ جو خزانہ جمع کرتے ہیں سونے اور چاندی کا اور نہیں خرچ کرتے انہیں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٤﴾ يَّوْمَ

راہ میں اللہ کی پس بشارت دے ان کو عذاب دردناک جس دن

يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ

گرم کئے جائیں گے وہ جہنم کی آگ میں پس داغ دیئے جائیں گے اسکے ساتھ ماتھے ان کے

وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ

اور پہلو ان کے اور پیٹھیں ان کی یہ ہے جو خزانہ بنا کر جمع کیا تم نے اپنی جانوں کے لیے

31۔ نجران کے عیسائیوں کے وفد کے سردار عدی بن حاتمؓ نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ اہل کتاب تو اپنے احبار کی عبادت نہیں کرتے ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ چونکہ ان عالموں کے خود ساختہ احکامات کو یہ لوگ خدا کے حکموں کی طرح مانتے ہیں اس طریق سے وہ انہیں خدا اقرار دیتے ہیں (ترمذی 44:9 اور جامع البیان میں ابن جریر، نیز مسند احمد) اور مسیح بن مریم کو بھی (خدا) بنالیا۔ **32**۔ نوُرُ اللہ سے مراد دین اسلام ہے (2:258) اور اَفْوَاهِهِمْ سے مراد ہے کہ خدا ان کے اقوال باطلہ کو کامیاب نہ کرے گا۔ "O یہ لوگ اپنے منہ کی لاف و گزاف سے بکتے ہیں کہ اس دین کو کبھی کامیابی نہیں ہوگی۔ "يَأْبَى اللّٰهُ: یعنی اللہ اس بات کو ہونے نہ دے گا۔ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ: گو کہ (اسے) کافر ناپسند ہی کریں۔ **33**۔ آنحضرتؐ کی زندگی میں اسلام شرک پر اور یہودیوں پر غالب آ گیا تھا۔ اسلام اپنی عقلی برتری اور تقرب الٰہی حاصل کرنے کے ذرائع کی وجہ سے دیگر ادیان پر فوقیت لے گیا۔ آنحضرتؐ کے زمانہ میں قیام شریعت کی تکمیل ہوئی۔ ابن جریر نے جامع البیان اور امام رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں ایک حدیث لکھی ہے کہ اسلام کا مکمل غلبہ دیگر تمام ادیان پر مسیح موعودؑ کی بعثت کے ذریعہ ہوگا۔ یعنی اسلام کی عالمگیر اشاعت اس وقت ہوگی جب تمام دنیا میں ذرائع آمد و رفت اور ابلاغ آسان اور بکثرت ہو جائیں گے گویا دنیا ایک شہر کی مانند ہو جائے گی۔ یہ حالت عصر حاضر کی ہے۔ (نیز دیکھیں 48:29 اور 61:10)۔ غرض تکمیل دین اسلام تو آنحضرتؐ کی حیات طیبہ کے زمانہ ہوگئی (5:4) مگر ساری دنیا میں اشاعت دین کا کامل ظہور (یعنی دیگر ادیان پر اسلام کا غلبہ) مسیح موعود کے ذریعہ مقدر ہوا۔ **34**۔ نہیں خرچ کرتے انہیں (ھا) یعنی سونا چاندی وغیرہ اللہ کی راہ میں زکوٰۃ، صدقات، قرض حسنہ وغیرہ کے لئے خرچ نہیں کرتے۔ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنا گناہ ہے۔ اَحْبَار: یہودی علماء دین۔ رُهْبَان: عیسائی راہب۔ **35**۔ "+جب بخیل کو فی سبیل اللہ خرچ کرنے کو کہا جاتا ہے تو وہ پہلے سوال کار دماتھے کے شکن سے کرتا ہے، پھر منہ پھیرتا ہے، پھر پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے۔ اس لئے سزا میں ان تینوں جگہوں کا ذکر کیا گیا ہے"۔ يُحْمٰى عَلَيْهَا: یعنی وہ سونا چاندی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ مال جمع کرنا منع نہیں ہاں اللہ کی راہ میں نہ خرچ کرنا منع ہے۔

فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ
پس چکھو جو تھے تم خزانہ جمع کرتے یقیناً گنتی مہینوں کی
عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ
نزدیک اللہ کے بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جس دن اس نے پیدا کیا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ
آسمانوں اور زمین کو ان میں سے چار عزت والے ہیں یہ ہے دین
الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا
قائم رہنے والا پس نہ ظلم کرو ان میں اپنے لوگوں پر اور لڑو
الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَ
مشرکوں سے اکٹھے ہو کر جس طرح وہ لڑتے ہیں تم سے اکٹھے ہو کر اور
اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ
جان لو کہ اللہ ساتھ متقیوں کے ہے سوائے اس کے نہیں آگے پیچھے کرنا مہینوں میں زیادتی ہے
فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا
کفر میں گمراہ کئے جاتے ہیں بذریعہ اسکے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا حلال ٹھہراتے ہیں وہ اس (ماہ) کو ایک سال
وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ
اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ اسے ایک سال تاکہ موافقت کریں گنتی کی جو حرام کیا اللہ نے
فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَ
پس وہ حلال کرتے ہیں اسے جو حرام کیا اللہ نے خوبصورت کرکے دکھلائی گئی انہیں بُرائی ان کے اعمال کی اور
اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع ٥ ٨
اللہ نہیں ہدایت دیتا کافر قوم کو اے لوگو جو ایمان لائے
مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ
کیا ہوا تمہیں کہ جب کہا گیا تم کو کوچ کرو اللہ کے راستہ میں بوجھل ہو گئے تم
اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ
طرف زمین کی کیا راضی ہو گئے تم ساتھ زندگی ورلی کے بمقابل آخرت کے

36۔ كِتَابِ اللّٰهِ سے مراد یہاں نظام الٰہی ہے۔ دِيْنَ الْقَيِّمِ سے مراد ٹھیک ٹھیک ضابطہ حیات۔ فَلَا تَظْلِمُوْا: ان چار مہینوں میں لڑائی نہ کرو۔ لیکن اگر کفار ان مہینوں میں بھی باز نہ آئیں اور تم پر حملہ آور ہوں تو تم بھی ان سے لڑائی کرو (مدافعت میں) (2:195،218)۔ 37۔ النَّسِيْٓءُ: یعنی پیچھے کر دینا۔ مؤخر کر دینا۔ النَّسِيْٓءُ: (حرمت والے مہینوں کی) تاخیر کرنا۔ کافروں نے ایک گمراہی نکالی تھی، آپس کی جنگوں اور لوٹ مار میں اگر کوئی حرمت والا مہینہ آجاتا تو اس کو ہٹا دیتے۔ مثلاً کہتے اب کے برس صفر پہلے آیا ہے۔ اور محرم بعد میں آئے گا۔ اس حیلہ سے حرمت والے مہینہ میں بھی لڑائی جاری رکھتے۔ پھر صفر کو محرم شمار کرتے ہوئے باقی سب مہینے علی الترتیب (مع صفر) شمار کرتے۔ اس طرح تیرہ مہینوں کا سال بن جاتا۔ پھر موافقت کے لئے اگلے سال محرم کے بعد صفر کو غائب کر دیتے۔ اور باقی مہینوں کا شمار کرتے۔ اس طرح گیارہ مہینوں کا سال بن جاتا۔ اس طریق سے دو سالوں کے چوبیس مہینے بنا کر اور ان دو سالوں کے آٹھ حرمت والے مہینے بنا کر موافقت پیدا کر لیتے۔ لِيُوَاطِـُٔوْا: تا پوری کریں (عزت والے مہینوں کی تعداد کو)۔ اسی لئے 9ھ کا حج ذی القعدہ میں ہوا ہے جسے مشرکین نے گیارہ مہینوں کا سال ہونے کی وجہ سے ذی الحجہ بنا لیا تھا۔ ایسا طریق اختیار کرنے سے حرمت کی اصل غرض فوت ہو جاتی ہے اور جنگ کو ختم کرنے کی بجائے جاری رہتی ہے۔ ایسا کرنا ناجائز ہے مگر 10ھ کا حج جس میں آنحضرتؐ شامل تھے وہ ذوالحجہ میں ہوا تھا۔ حرمت والے چار مہینے ہیں ذی القعدہ، ذوالحجہ اور محرم حج کے لئے اور رجب عمرہ کرنے کے لئے۔ ان مہینوں میں جنگ، لڑائی کرنا حرام تھا تا امن و امان رہے۔ (2:195)۔ 38۔ یہاں سے جنگ تبوک جو 9ھ میں ہوئی اور اس سے متعلقہ واقعات کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ (ح) یہ بیان منافق طبع لوگوں کے بارے میں ہے۔ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ: "+یعنی تم دنیا کی طرف جھکتے ہو"۔ ملک شام پر غسان قوم شاہ روم کے تحت حکمران تھی۔ غسان اس کوشش میں تھے کہ شاہ روم کو ترغیب دے کر مسلمانوں کے خلاف لا کر جنگ برپا کریں۔ آنحضرتؐ کو اس کا علم ہوا تو آنحضورؐ نے غسانیوں پر حملہ کرنے کا قصد فرمایا۔ اور شاہ روم کو اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے خط بھجوایا۔ شاہ روم پر اس خط کا مثبت اثر ہوا اور آنحضرتؐ کی صداقت سمجھ میں آئی۔ لیکن قوم کو مخالف پاتے ہوئے اس نے اسلام قبول نہ کیا۔ جب شامیوں نے آنحضرتؐ کے ارادہ کی خبر پائی تو انہوں نے شاہ روم سے مدد کی درخواست کی۔ مگر اس نے مدد کرنے کا ذمہ نہ لیا۔ شامیوں نے اطاعت کی مگر مسلمان نہ ہوئے۔ آنحضرتؐ تبوک کی مہم سے واپس تشریف لے آئے۔ تبوک مدینہ اور دمشق کے درمیان واقع ہے۔ اور دو سو میل مدینہ سے دور ہے۔ تبوک کی مہم رجب 9ھ میں تیار ہوئی۔ آنحضرتؐ تیس ہزار کا لشکر اسلام لے کر روانہ ہوئے تھے۔ اس آیت سے غزوہ تبوک کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ مگر جنگ نہ ہوئی۔ آنحضرتؐ بیس روز وہاں رہ کر واپس تشریف لے آئے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں ملک شام فتح ہوا تھا۔ تبوک کی مہم کے وقت بعض لوگوں کو دشمن قوی تر معلوم ہوا۔ اور سفر بہت دراز لگا اور خود کے پاس سامان ناکافی لگا۔ کئی منافق بہانے بنا کر رخصت لینے لگ گئے۔ آنحضرتؐ نے ان سب کو رخصت دے دی۔ پھر جب بغیر لڑائی کئے آنحضرتؐ بخیریت واپس تشریف لے آئے تب منافقین فضیحت میں مبتلا ہوئے۔ انہی کے بارے میں آگے بیان چلتا ہے یعنی منافق طبع لوگوں کے بارے میں۔

فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ٣٨ اِلَّا

پس نہیں اسباب زندگی دنیا کا آخرت کے مقابلہ میں مگر تھوڑا اگر نہ

تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا

کوچ کروگے تم تو وہ عذاب دیگا تم کو عذاب دردناک اور بدلہ میں لائے گا کوئی قوم

غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٣٩

سوائے تمہارے اور نہ تم ضرر دے سکوگے اسکو کچھ بھی اور اللہ ہر بات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ

اگر نہ مدد کرو تم اس (رسول) کی تو یقیناً مدد کی اس کی اللہ نے جبکہ نکالا تھا اسے ان لوگوں نے جنہوں نے

كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ

کفر کیا دوسرا دو میں کا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جبکہ وہ (رسول) کہتا تھا

لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

اپنے ساتھی کو نہ غمگین ہو یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اتاری اللہ نے

سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ

اپنی سکینت اس پر اور تائید کی اسکی ساتھ لشکروں کے کہ نہیں تم نے دیکھا جنہیں اور کردی

كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۭ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۭ

بات ان لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا نیچی اور بات اللہ کی ہی اونچی ہے

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ٤٠ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّ

اور اللہ عزت والا حکمت والا ہے کوچ کرو ہلکے اور بوجھل ہوکر اور

جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ

جہاد کرو ساتھ اپنے مالوں کے اور اپنی جانوں کے راہ میں اللہ کی

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٤١ لَوْ كَانَ

یہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر ہو تم جانتے اگر ہوتا

عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ

فاصلہ نزدیک اور سفر درمیانہ تو ضرور وہ پیروی کرتے تیری ولیکن

39۔ اگر تم قتال (جہاد) کرنے کے لئے نہ نکلو گے تو تمہیں اللہ سے سزا ملے گی۔ "تم ضرر نہ دے سکو گے اس کو"۔ یعنی خدا کو کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ **40**۔ یہ واقعہ آنحضرتؐ کی ہجرت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جب آنحضرتؐ حضرت ابو بکرؓ کو ساتھ لے کر مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے اور کفار نے تعاقب کیا تو آپ نے اللہ کے حکم سے غارِ ثور میں جو مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے پناہ لی اور کفار اس غار کے منہ تک پہنچ کر بھی آنحضرتؐ کو نہ پکڑ سکے۔ حضرت ابو بکرؓ آنحضرتؐ کے لئے گھبرائے کہ آنحضورؐ کو کوئی گزند نہ پہنچ جائے۔ تو آنحضرتؐ نے ان کو تسلی دی۔ اللہ کی شان ہے کہ مکڑی نے غار کے منہ پر جالا تن لیا تھا۔ اور اَوْهَنَ الْبُيُوْت (کمزور ترین گھر) مضبوط ترین قلعوں سے زیادہ کام دے گیا۔ اس آیت میں صاف الفاظ میں حضرت ابو بکرؓ کو الٰہی معیت میں ہونے کا شرف بتایا گیا ہے۔ اہل تشیع غور کریں (ح)۔ "اِلَّا تَنْصُرُوْهُ: اگر تم مدد نہ کرو گے اس کی یعنی رسول اللہؐ کی"۔ یہ واقعہ ہجرت کے متعلق ہے جب حضرت ابو بکرؓ آنحضرتؐ کے ساتھ غار ثور میں پناہ گزیں ہوئے تھے۔ کافروں کے کلمہ سے مراد شرک اور کلمۃ اللہ سے مراد توحید ہے۔ یعنی اگر تم نے رسول کی مدد نہ کی تو اللہ جسنے غارِ ثور میں آنحضرتؐ کی مدد فرمائی تھی اب بھی اسکی مدد فرمائے گا۔ **41**۔ کوچ کرو خواہ ہلکے ہو کر خواہ بوجھل ہو کر یعنی ہتھیاروں کے بغیر یا ہتھیاروں کے ساتھ، مطلب جیسا بھی بن پڑے۔ تنگی یا کشائش سے نکل پڑو قتال (جہاد) کے لئے۔

بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ
دور ہو گئی ان پر مسافت اور ضرور وہ قسمیں کھائیں گے اللہ کی کہ اگر
اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ
طاقت رکھتے ہم تو ضرور نکلتے ہم ساتھ تمہارے ہلاک کرتے ہیں اپنی جانوں کو
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ ع ۱۲/۵
اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً وہ ضرور جھوٹے ہیں درگذر کرے اللہ تجھ سے
لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا
کیوں اجازت دی تم نے انہیں یہاں تک کہ ظاہر ہو جاتے تیرے لیے وہ لوگ جنہوں نے سچ بولا
وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
اور جان لیتا تو جھوٹوں کو نہیں اجازت لیتے تجھ سے وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ
اللہ پر اور روزِ آخر پر کہ (نہ) جہاد کریں ساتھ اپنے مالوں کے اور
اَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ
اپنی جانوں کے اور اللہ خوب جاننے والا متقیوں کو سوائے اسکے نہیں کہ اجازت لیتے ہیں (جہاد نہ
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
کرنے کی) تجھ سے وہ لوگ جو نہیں لاتے ایمان اللہ پر اور روز آخر پر اور
ارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾
شک کیا ان کے دلوں نے پس وہ اپنے شک میں متردد ہیں
وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ
اور اگر وہ ارادہ کرتے نکلنے کا تو تیاری کرتے اس کے لیے خوب تیاری ولیکن
كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا
ناپسند کیا اللہ نے جانا ان کا پس اپنی جگہ پر قائم کر دیا انہیں اور کہا گیا بیٹھ جاؤ
مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ
ساتھ بیٹھنے والوں کے اگر وہ نکلتے تم میں نہ بڑھاتے تم کو

42۔ مقابلہ روم جیسی طاقت سے تھا، زمانہ شدید گرمی کا تھا، سفر بہت لمبا تھا، ملک میں قحط سالی تھی، نئے سال کی فصلیں کٹنے کے قریب تھیں۔ ان تمام امور کی وجہ سے سفر بہت گراں نظر آتا تھا یہ سب خطاب ان لوگوں سے ہے جو آنحضرتؐ کے ساتھ نہیں گئے تھے۔ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ: یعنی تبوک کی مسافت ان کو بہت دور لگی۔ عَرَضًا قَرِيْبًا: اگر فاصلہ (یا مال غنیمت) نزدیک ہوتا۔ جو بغیر اجازت پیچھے رہ گئے تھے ان میں سے تین افراد کے سوا باقی سب منافق تھے۔ ان تینوں کے پاس کوئی عذر نہ تھا اور ساتھ جا سکتے تھے یہ کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع تھے، انہوں نے سچ سچ بتایا۔ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ: یعنی منافق جھوٹی قسمیں کھا کر اپنے آپ کو ہلاک کرتے ہیں۔ سوائے تین آدمیوں کے باقیوں نے جھوٹے عذرات پیش کئے تھے۔ **43**۔ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ: یعنی اللہ تیرے معاملات سلجھائے، کیوں اجازت دی تو نے ان کو جو پیچھے رہے۔ آنحضرتؐ نے ان لوگوں کو جنہوں نے جھوٹے عذرات پیش کئے تھے تبوک نہ جانے کی اجازت دے دی تھی اور ان کے پول کھولنے پسند نہ کئے۔ آیات 85,84 میں مزید ان کا ذکر ہے۔ **44**۔ یعنی مؤمن تو جہاد پر نہ جانے کی اجازت نہیں لیتے ہاں منافق ایسا کرتے ہیں۔ **46**۔ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ: اللہ کو ان کا (بادل ناخواستہ) جانا پسند نہ تھا۔ فَثَبَّطَهُمْ: ان سب کو اپنی جگہ پر قائم کر دیا۔ ان کو سست یا بوجھل کر دیا۔ (بیٹھ جاؤ بیٹھنے والوں کے ساتھ، یعنی گھروں میں عورتوں بچوں اور معذوروں کے ساتھ)۔ فَثَبَّطَهُمْ: کا یہ مطلب ہے کہ اللہ کے علم میں ان کی شرارتیں اور سازشیں تھیں۔ اس لئے اللہ کی تقدیری مشیت یہی تھی کہ وہ نہ جائیں۔

اِلَّا خَبَالًا وَّلَاۡاَوۡضَعُوۡا خِلٰلَكُمۡ يَبۡغُوۡنَكُمُ

مگر ہلاکت میں اور البتہ گھوڑے دوڑاتے درمیان تمہارے وہ چاہتے ہیں تم میں

الۡفِتۡنَةَ ۚ وَفِيۡكُمۡ سَمّٰعُوۡنَ لَهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ

فساد اور تم میں سننے والے ہیں ان کے لیے اور اللہ خوب جاننے والا ہے

بِالظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابۡتَغَوُا الۡفِتۡنَةَ مِنۡ قَبۡلُ وَ

ظالموں کو یقیناً یقیناً چاہا تھا انہوں نے فساد پہلے سے اور

قَلَّبُوۡا لَكَ الۡاُمُوۡرَ حَتّٰى جَآءَ الۡحَـقُّ وَظَهَرَ اَمۡرُ

اُلٹاتے تھے تیرے لیے معاملات یہاں تک کہ آگیا حق اور غالب آیا حکم

اللّٰهِ وَهُمۡ كٰرِهُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ ائۡذَنۡ

اللہ کا اور وہ ناپسند کرنیوالے ہیں اور ان میں سے بعض کہتے ہیں اجازت دے

لِّىۡ وَلَا تَفۡتِنِّىۡ ؕ اَلَا فِى الۡفِتۡنَةِ سَقَطُوۡا ؕ وَاِنَّ جَهَـنَّمَ

مجھے اور نہ فتنہ میں ڈال مجھے آگاہ ہو جاؤ فتنہ میں تو وہ (خود) گر گئے ہیں اور یقیناً جہنم

لَمُحِيۡطَةٌ ۢ بِالۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۴۹﴾ اِنۡ تُصِبۡكَ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ ۚ

البتہ گھیرنے والی ہے کافروں کو اگر پہنچے تجھ کو سکھ بُرا لگتا ہے ان کو

وَاِنۡ تُصِبۡكَ مُصِيۡبَةٌ يَّقُوۡلُوۡا قَدۡ اَخَذۡنَاۤ اَمۡرَنَا

اور اگر پہنچے تجھ کو مصیبت کہتے ہیں یقیناً سنبھال لیا تھا ہم نے اپنا معاملہ

مِنۡ قَبۡلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمۡ فَرِحُوۡنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنۡ يُّصِيۡبَنَاۤ

پہلے سے اور پھر جاتے ہیں وہ اور وہ خوش ہوتے ہیں تو کہدے ہرگز نہیں پہنچے گا ہمیں

اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوۡلٰٮنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ

مگر جو لکھ دیا اللہ نے ہمارے لیے وہ ہمارا آقا ہے اور اللہ ہی پر چاہیئے پس توکل کریں

الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۱﴾ قُلۡ هَلۡ تَرَبَّصُوۡنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحۡدَى

مومن تو کہدے نہیں تم انتظار کرتے ہمارے متعلق مگر ایک کا

الۡحُسۡنَيَيۡنِ ؕ وَنَحۡنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمۡ اَنۡ يُّصِيۡبَكُمُ

دو اچھی باتوں میں سے اور ہم انتظار کرتے ہیں تمہارے متعلق یہ کہ پہنچائے گا تم کو

47۔سَمّٰعُوۡنَ لَهُمۡ: یعنی وہ تمہارے متعلق چغلیاں کرتے اور افواہیں پھیلاتے ہیں یاان کے جاسوس ہیں "اور ان تک باتیں پہنچانے کیلئے سنتے ہیں(ii)"۔ مطلب یہ کہ بعض مؤمن بھی سادہ لوحی سے منافقوں کی باتیں سنتے ہیں۔حالانکہ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ سفر تبوک کے دوران یہ آیات نازل ہوئی تھیں کہ چند منافقین جو ساتھ گئے تھے وہ پیچھے رہ جانے والے دوست منافقین کے لئے خبریں مہیا کرتے تھے۔ فتنے کا مطلب مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا ہے اور ان کے مابین باہمی عداوت و نفرت پیدا کرنا ہے۔ خَبَالًا: خرابی۔**48**۔مِنۡ قَبۡلُ: یعنی منافقین جب سے آپؐ مدینہ میں آئے ہیں آپ کے خلاف فتنے تلاش کرنے اور معاملات کو بگاڑنے میں سر گرم رہے ہیں۔قَلَّبُوۡا لَكَ الۡاُمُوۡرَ: یہ محاورہ ہے کہ تمہاری تدبیروں کو بگاڑنے کے لئے الٹ پلٹ کام کرتے رہے ہیں۔ "+ یا تیری باتوں کو زیر و زبر کرنے کی کوشش کی۔ مگر ظَهَرَ اَمۡرُ اللّٰهِ۔ اللہ کا حکم غالب آگیا"۔**49**۔اور نہ ڈال فتنہ میں مجھے۔ایک منافق جد بن قیس نے یہ بہانہ کیا کہ اہل روم کی عورتیں خوبصورت ہیں میں وہاں گیا تو بدی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔اس واسطے اجازت دیں کہ میں نہ جاؤں لیکن مال دے کر مدد کروں گا۔ منافقین اسی طرح حیلے بہانے اور وہمی خدشات کو فتنہ سے تعبیر کرتے ہوئے ساتھ نہ جانے سے معذرت کرتے تھے۔ فرمایا کہ یہ لوگ ایسے چھوٹے فتنوں سے بچنا چاہتے ہیں مگر خود بڑے فتنہ میں مبتلا ہو رہے ہیں یعنی جہاد سے پیچھے رہنا بذات خود ایک فتنہ ہے جو جہنم میں لے جانے کا موجب ہوگا۔**50**۔"یہ کہہ کر خوش ہوتے ہیں کہ ہماری تدبیریں کام آئیں اور مسلمانوں کی تدبیریں ان کے کام نہ آئیں(ii)" یعنی ہم نے اپنا معاملہ پہلے ہی سیدھا کر لیا تھا۔

اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْٓا
اللہ عذاب اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے پس انتظار کرو
اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ
یقیناً ہم ساتھ تمہارے انتظار کرنے والے ہیں تو کہدے خرچ کرو دل سے یا
كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا
بے دل سے ہرگز نہیں قبول کیا جائے گا تم سے یقیناً تم ہو قوم
فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ
فاسق اور نہیں محروم کیا انہیں کہ قبول کئے جائیں انکی طرف سے ان کے صدقے مگر
اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ
(اس بات نے) کہ انہوں نے کفر کیا اللہ کا اور اس کے رسول کا اور نہیں آتے وہ نماز میں
اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾
مگر ایسی حالت میں کہ وہ سست ہوتے ہیں اور نہیں خرچ کرتے مگر ایسے حال میں کہ وہ ناپسند کرتے ہیں
فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ
پس نہ تعجب میں ڈالیں تجھے مال ان کے اور نہ اولاد ان کی سوائے اسکے نہیں کہ چاہتا ہے
اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ
اللہ کہ عذاب دے ان کو ان اموال کے ذریعہ زندگی دنیا میں اور نکل جائیں
اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ
ان کی جانیں ایسے حال میں کہ وہ کافر ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں وہ اللہ کی
اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ
یقیناً وہ ضرور تم میں سے ہیں اور نہیں وہ تم میں سے و لیکن یہ لوگ
يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا
ڈرتے ہیں اگر پائیں کوئی پناہ کی جگہ یا کچھ غار یا کوئی داخل ہونے کی
لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ
جگہ تو ضرور پھر جائیں طرف اس کی اور وہ دوڑتے ہیں اور بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ الزام لگاتے ہیں

52۔ منافقین امید لگائے بیٹھے ہیں کہ مسلمان جنگ میں مارے جائیں گے۔ جواب دیا کہ دو اچھی باتیں ہمارے مقدر میں ہیں یعنی فتحمندی یا شہادت اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ شہادت سے جنت اور فتح سے ہمیں عزت ملے گی۔ تبوک سے واپسی کے بعد آنحضرتؐ نے ایسے منافقین کو مسجد نبوی میں آنے سے روک دیا۔ (ابن جریر) مگر ان کے دیگر شہری حقوق آنحضرتؐ کے وقت میں بھی اور تینوں خلفاء راشدین کے وقت میں بھی محفوظ رہے۔ لیکن ان سے زکوٰۃ قبول نہ کی جاتی تھی۔ ان میں سے ایک تو حضرت عثمانؓ کی خلافت تک زندہ رہا مگر کسی خلیفہ نے بھی اس سے زکوٰۃ قبول نہ کی تھی۔ اِنَّا مُتَرَبِّصُوْنَ: ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ ہاں! مگر ہم تمہارے بارے میں دو برائیوں میں سے ایک برائی کا انتظار کرتے ہیں کہ یا تو اللہ تم پر عذاب نازل فرمائے اور تم ہلاک ہو جاؤ یا ہمارے ہاتھوں تمہیں قتل کرے یا تم کو قیدی بنائے۔ 53۔ یعنی جو ساتھ جانا نہیں چاہتے تھے اور صرف مال پیش کرنا چاہتے تھے انہیں جواب دیا کہ تم جیسے بے اعتقاد کا مال قبول نہیں۔ 54۔ "Oان کے صدقات قبول نہیں کئے جائیں گے کیونکہ وہ خدا اور رسول سے منکر ہیں" نیز نماز میں سست ہیں اور مالی قربانی نہیں کرتے۔ 55۔ ان کے اموال اور اولادیں ان کے لئے آزمائش ہیں۔ اللہ ان کو عذاب دے گا۔ بِهَا یعنی ان کے مال اور اولاد کے ذریعہ سے۔ ان کی اولادیں اسلام قبول کریں گی اور ان کے اموال کو اللہ کی راہ میں خرچ کریں گی۔ تب یہ امر ان کے دکھ کا موجب ہوگا۔ 56۔ يَفْرَقُوْنَ: ڈرتے ہیں یا بزدل ہیں(ii)۔ 57۔ یعنی یہ لوگ قربانیوں سے اتنے تنگ آگئے ہیں کہ اگر کوئی غار چھپنے کے لئے ان کو مل جائے تو اس میں جا رہیں تا قربانیوں سے بچ رہیں۔ يَجْمَحُوْنَ: بے تحاشا بھاگ رہے ہوں گے۔ مُدَّخَلًا: (زمین میں کوئی سوراخ اُن کے) داخل ہونے کیلئے مل جائے تو اس میں جا گھسیں۔

فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ
تجھ پر صدقات کے بارے میں پس اگر دیا جائے ان کو ان سے وہ راضی ہو جاتے ہیں اور اگر نہ
يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا
دیا جائے ان کو ان سے اچانک وہ ناراض ہو جاتے ہیں اور کاش وہ راضی ہو جاتے اس پر
مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ
جو دیا ان کو اللہ نے اور رسول نے اس کے اور وہ کہتے ہیں کافی ہے ہمیں اللہ
سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ
ضرور دے گا ہم کو اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول یقیناً ہم طرف اللہ کی
ع ۱۷ / ۱۳ رٰغِبُوْنَ ﴿٥٩﴾ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ
رغبت کرنیوالے ہیں سوائے اسکے نہیں کہ صدقات فقیروں کے لئے اور مسکینوں کے لئے
وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ
اور ان کیلئے جو کام کرنیوالے ہیں اس (زکوٰۃ) کا اور (ان لوگوں کیلئے) کہ الفت دلائی جاتی ہے (اسلام کی) دلوں کو انکے اور گردنوں
وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۖ
(کے چھڑانے) میں اور مقروضوں کیلئے اور راہ میں اللہ کی اور مسافر کے لیے
فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ
(یہ) مقرر شدہ ہے طرف سے اللہ کی اور اللہ خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے اور ان (منافقین)
الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۚ قُلْ
میں سے وہ لوگ ہیں جو ایذاء دیتے ہیں نبی کو اور کہتے ہیں وہ کان ہے تو کہدے
اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
کان ہے بہتری کا تمہارے لیے (وہ) ایمان لاتا ہے اللہ پر اور مانتا ہے مومنوں کی
وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۚ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو ایمان لائے تم میں سے اور وہ لوگ جو ایذاء دیتے ہیں
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ
رسول کو اللہ کے ان کے لیے عذاب ہے دردناک وہ قسمیں کھائیں گے اللہ کی

59۔ یہاں آیت کے اختتام کے بعد "تو ان کے لئے بہتر ہوتا" محذوف ہے۔ **60**۔ صدقات سے یہاں فرض صدقہ یعنی زکٰوۃ مراد ہے۔ زکٰوۃ کی رقم بطور خود خرچ کرڈالنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ اس کا بیت المال میں جمع ہونا نہایت ضروری ہے۔ اَلْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا: یعنی زکٰوۃ کی تحصیل کیلئے جو لوگ کام کرتے ہیں (مُحَصِّلِيْن)۔ زکٰوۃ فقراء، مساکین، عاملین زکٰوۃ، غریب نومسلمانوں کی امداد، مقروضوں کو جو اپنا قرض نہ اتار سکتے ہوں۔ غلاموں کی آزادی۔ اسیروں پر خرچ کرنا۔ نیز کوئی نیک کام۔ مسافروں۔ طالب علموں یا رفاع عام کے کاموں پر خرچ کی جاتی ہے۔ فی سبیل اللہ سے مراد وہ تمام کام ہیں جو براہ راست دین وملت کی حفاظت۔ تقویت اور اشاعت کے لئے ہوں۔ فِي الرِّقَابِ: گردنوں کے چھڑانے میں (غلاموں اور جنگی قیدیوں کی آزادی کیلئے خرچ کرنا)۔ اس آیت میں زکٰوۃ کے خرچ کے آٹھ مقاصد بیان ہوئے ہیں مگر ان کی آگے کئی شاخیں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً کفار جو تحقیق اسلام کرنے کی غرض سے آئیں ان پر خرچ کرنا۔ ہر نیک کام کرنے کو بھی صدقہ کہتے ہیں۔ "تالیف قلب کی خاطر کا یہ مطلب نہیں کہ کفار کو رشوت دے کر خریدنا مراد ہے بلکہ مطلب ہے جو اسلام کی تحقیق کیلئے آئیں(ii)"۔ **61**۔ وَمِنْهُمْ: یعنی منافقوں میں سے جو رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے(ii)۔ ایک منافق نبتل بن حرث تھا۔ آنحضرت کے پاس آکر باتیں بنایا کرتا تھا اور پھر لوگوں سے کہتا کہ محمدؐ تو صرف کان ہے۔ جو کوئی اس سے بات کہتا ہے وہ سن لیتا ہے۔ اس کی طرف اشارہ ہے کہ لوگوں کی شکایتیں سنتا رہتا ہے۔ اُذُنٌ: کان یعنی سب کی شکایتیں سنتا رہتا ہے۔ کان کا کچا ہے۔ "اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ: یعنی تمہاری بھلائی کی خاطر سنتا ہے نہ کہ بغض و کینہ کیلئے(ii)۔

لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ
تمہارے لیے تاکہ راضی کریں تمہیں اور اللہ اور رسول اس کا زیادہ حقدار ہیں کہ وہ راضی کریں انہیں

اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ النّصف
اگر ہیں وہ مومن کیا نہیں جانا انہوں نے کہ بات یہ ہے کہ جو

يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا
مخالفت کرے گا اللہ کی اور اس کے رسول کی تو یقیناً اس کیلئے آگ ہے جہنم کی رہ پڑنے والا ہے

فِيْهَا ۚ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ
اس میں یہ ذلت ہے بڑی ڈرتے ہیں منافق

اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۚ
کہ اتاری جائے اُن پر کوئی سورت جو خبر دے انہیں اس (بات) کی جو دلوں میں ہے ان کے

قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَ
تو کہدے ہنسی کرو یقیناً اللہ نکالنے والا ہے اسے جس سے تم ڈرتے ہو اور

لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۚ
البتہ اگر پوچھے تو اُن سے ضرور کہیں گے کہ صرف ہم تھے گپیں ہانکتے اور دل لگی کرتے

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾
تو کہدے کیا ساتھ اللہ کے اور اسکی آیات کے اور اس کے رسول کے تم ہو ہنسی کرتے

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۚ اِنْ
نہ عذر کرو یقیناً کفر کیا تم نے بعد اپنے ایمان کے اگر

نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ
ہم درگذر کریں ایک جماعت سے تم میں سے عذاب دیں گے ہم ایک جماعت کو اس لیے کہ وہ

كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ ع ٧ / ١٤
تھے مجرم منافق مرد اور منافق عورتیں بعض ان کے

مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ وقف لازم
بعض میں سے ہیں حکم کرتے ہیں ناپسندیدہ بات کا اور روکتے ہیں

62۔ عام طور پر آنحضرتؐ منافقوں کی طرف سے طعنے سنتے تو در گزر فرماتے۔ کبھی ان کی دغا بازی ظاہر ہو کر پکڑی جاتی تو قسمیں کھانے لگ جاتے کہ ہمارے دل میں بری نیت نہ تھی۔ تا مسلمانوں کو راضی کر کے اپنے ساتھ رکھیں۔ یہ نہ سمجھتے کہ ایسی دغا بازی اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کام نہیں آسکتی۔ یُرْضُوْهُ: راضی کرنے میں اللہ اور اس کے رسول کا نام لیا گیا ہے مگر رضا صرف اللہ کی حاصل کرنی ہوتی ہے، رسول کی اطاعت کر کے۔ 64۔ یَحْذَرُ: خدشہ ظاہر کرتے ہیں (دکھاوے اور ہنسی کے طور پر) از راہ تمسخر۔ منافقین کے لئے آنحضرت کا تبوک جانے اور رومیوں سے جنگ کرنے کے متعلق تمسخر کا ایک ذریعہ بن گیا تھا۔ اور وہ یہ بھی ڈرتے تھے کہ کسی سورۃ میں ان کے دل کا حال ظاہر نہ ہو جائے۔ ایسے منافقوں کو خطبہ جمعہ میں نام بنام مسجد سے نکال دیا گیا تھا کیونکہ ان کا نفاق ظاہر ہو گیا۔ 65۔ نَخُوْضُ: ہم تو نبی سے گپ شپ کرتے تھے۔ ہم بطور ہنسی گپ شپ کرتے تھے۔ غزوہ تبوک پر روانہ ہونے سے پہلے منافقین مسلمان مجاہدوں اور آنحضرتؐ کے خلاف ہنسی ٹھٹھے اڑاتے تھے کہ دیکھنا رومی ان کو کیسے کیسے شکست دے کر سلوک کریں گے۔ مسجد ضرار کے بانیوں میں سے ایک ودیعہ بن ثابت منافق تھا۔ کہتے ہیں کہ یہ آیت اس کے بارے میں اتری تھی۔ 66۔ یہ بات یا پیشگوئی یوں پوری ہوئی کہ منافقوں کا اکثر حصہ تائب ہو کر مسلمان ہوا۔ باقیوں کو آنحضرتؐ نے خطبہ میں ان کے نام لے لے کر ظاہر کر دیا ور مسجد سے نکال دیا۔ ان سے زکٰوۃ بھی قبول نہ کی جاتی تھی۔ یہی سزا (عذاب) تھی جو ان کو دی گئی۔

الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ
اچھی بات سے اور بند کرتے ہیں اپنے ہاتھوں کو (خرچ کرنے سے) وہ بھول گئے اللہ کو
فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۶۷ وَعَدَ
پس وہ بھول گیا انہیں یقیناً منافق ہی فاسق ہیں وعدہ کیا
اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ
اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے آگ کا جہنم کی
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ
رہ پڑنے والے ہیں اس میں وہ (جہنم) کافی ہے انہیں اور لعنت کی ان پر اللہ نے
وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۶۸ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
اور ان کے لیے عذاب ہے قائم رہنے والا مانند ان لوگوں کی جو پہلے تھے تم سے
كَانُوْا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ
وہ تھے زیادہ سخت تم سے قوت میں اور زیادہ تھے مال اور اولاد میں
فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ
پس فائدہ اُٹھایا انہوں نے اپنے حصہ سے پس فائدہ اُٹھایا تم نے بھی اپنے حصہ میں
كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَ
جیسا کہ فائدہ اٹھایا ان لوگوں نے جو پہلے تھے تم سے اپنے حصہ میں سے اور
خُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
فضول باتوں میں لگ گئے تم جیسا کہ فضول باتوں میں لگ گئے وہ، یہ وہ لوگ ہیں کہ بگڑ گئے عمل ان کے
فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۶۹
دنیا اور آخرت میں اور یہ لوگ ہی نقصان پانے والے ہیں
اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ
کیا نہیں آئی ان کے پاس خبر ان لوگوں کی جو پہلے تھے ان سے (یعنی) قوم نوح
وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ
اور عاد اور ثمود کی اور قوم ابراہیم اور مدین والوں کی

67۔ بعض ان کے بعض میں سے ہیں یعنی ایک جیسے ہیں۔ ان کی ایک ہی مَت ہے۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں ان کی ایک ہی چال ہے۔ بعض کا بعض سے گٹھ جوڑ ہے۔ نفق: سرنگ جو کہ دونوں سروں سے خالی ہوتی ہے۔ منافق: جو سرنگ کے ایک طرف سے داخل ہو کر دوسرے سرے سے نکل جاتا ہے۔ مطلب اسلام لا کر دشمنان اسلام سے ساز باز رکھتا ہے۔ اللہ ان کو بھلا دے گا یعنی ان کی مدد نہ کرے گا ان کو ترک کر دے گا (7:52)۔ حدیث قدسی ہے کہ اللہ نے فرمایا اَنَا بِقَدْرِ ظَنِّ عَبْدِی بِی کہ میں اپنے بندے سے ویسا ہی سلوک کرتا ہوں جیسا وہ میرے متعلق گمان رکھتا ہے (دیکھیں 45:35)۔ ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں یعنی خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ اس (9:67) آیت میں منافقین کی علامات کا ذکر ہوا ہے۔

68۔ هِيَ: یعنی جہنم۔ 69۔ كَالَّذِيْنَ: یہ منافق ان منافقوں کی طرح ہیں جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ خُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا یعنی ان لوگوں کی فضول باتوں کی طرح جنہوں نے فضول باتیں کیں یا ان لوگوں کی طرح جنہوں نے فضول باتیں کیں۔ (جن کا ذکر اگلی آیت 70 میں ہے)۔ اُولٰٓئِكَ: یعنی جو لوگ مذکورہ صفات کے حامل ہیں۔ بِخَلَاقِكُمْ: یعنی دنیوی حصہ جو تمہیں ملا ہے خرچ کر لو اور عارضی فائدہ اٹھالو۔

70۔ اَلَمۡ یَاۡتِہِمۡ: کیاان منافقوں کے پاس پہلی قوموں کی خبر نہیں آئی؟ مطلب ہے آچکی ہے۔ اَلۡمُؤۡتَفِکٰتُ: یعنی سدوم اور جمورا جو بحر مردار کے کنارے لوطؑ کی قوم کی دو بستیاں تھیں جو عذاب سے الٹ دی گئی تھیں۔ یعنی زلزلہ طوفان وغیرہ سے یا آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے کی وجہ سے۔ دیکھیں پیدائش(19:24-25)۔ اور قرآن مجید میں ذکر ہے کہ بستیاں جو کھلی شاہراہ کے کنارے پر واقع تھیں اور اب کھنڈرات ہیں(15:74-77)۔ اللہ نے انہیں عذاب دے کر ظلم نہیں کیا بلکہ ان کے ظلم وستم روا رکھنے کی وجہ سے ان پر عذاب آیا ہے۔ **71**۔ اس آیت میں مؤمنوں کی نشانیاں درج ہیں۔ **72**۔ "O جنت کا معنٰی ہے پوشیدہ یعنی وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے"۔ عَدۡنٍ: دائمی۔ رِضۡوَانٌ: خوشنودی۔ جنت کی تمام نعمتوں سے عظیم تر نعمت رضائے الٰہی ہوگی۔ اندازہ کیجئے کہ ایسی بہشت کیا چیز ہے۔ **73**۔ یہ جہاد حالات کی مناسبت سے قلم سے بھی ہو سکتا ہے، زبان سے بھی اور اسلحہ کے استعمال سے بھی۔ کفار سے قتال کا ذکر قرآن مجید میں ہے مگر منافقین سے قتال کی بجائے جہاد باللسان ہی کیا گیا ہے۔ جیسے فرمایا وَجَاهِدۡهُمۡ بِهٖ جِهَادًا کَبِیۡرًا(25:53) یعنی تبلیغ قرآن کرو۔ بِہٖ: اس(قرآن) کے ذریعہ سے۔

وَالۡمُؤۡتَفِکٰتِ ؕ اَتَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ ؕ فَمَا

اور اُلٹنے والیوں (یعنی لوط کی بستیوں) کی آئے تھے انکے پاس رسول ان کے ساتھ دلائل کے پس نہیں

کَانَ اللّٰهُ لِیَظۡلِمَهُمۡ وَلٰکِنۡ کَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ

تھا اللہ کہ ظلم کرے ان پر ولیکن تھے وہ اپنی جانوں پر

یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۷۰﴾ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُهُمۡ

ظلم کرتے اور مومن مرد اور مومن عورتیں بعض ان کے

اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ۘ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡهَوۡنَ

دوست ہیں بعض کے حکم کرتے ہیں مناسب بات کا اور روکتے ہیں

عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَیُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوةَ

ناپسند بات سے اور قائم کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ

وَیُطِیۡعُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ؕ اُولٰٓئِکَ سَیَرۡحَمُهُمُ

اور اطاعت کرتے ہیں اللہ کی اور رسول کی اس کے یہ وہ لوگ ہیں کہ ضرور رحم کریگا ان پر

اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ

اللہ یقیناً اللہ عزت والا حکمت والا ہے وعدہ کیا ہے اللہ نے مومن مردوں

وَالۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ

اور مومن عورتوں سے باغات کا کہ چلتی ہیں نیچے سے جن کے نہریں

خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا وَمَسٰکِنَ طَیِّبَةً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ

رہ پڑنے والے ہیں اس میں اور اچھے گھروں کا ہمیشہ کے باغات میں

وَرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَکۡبَرُ ؕ ذٰلِکَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۷۲﴾

اور رضامندی اللہ کی سب سے بڑی ہے یہ ہی کامیابی ہے بڑی

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الۡکُفَّارَ وَالۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ

اے نبی جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور

اغۡلُظۡ عَلَیۡهِمۡ ؕ وَمَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۷۳﴾

سختی کر ان پر اور ٹھکانا ان کا جہنم ہے اور کیا ہی بُرا ہے ٹھکانا

وقف لازم

ع ۹ ۱۵

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ
قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی کہ نہیں کہا انہوں نے حالانکہ یقیناً یقیناً کہا انہوں نے کلمۂ
الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ
کفر اور کفر کیا بعد اپنے اسلام کے اور قصد کیا اس بات کا کہ جسے
يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
نہیں پا سکے وہ اور نہیں بُرا منایا انہوں نے سوائے اس کے کہ غنی کیا انہیں اللہ اور اس کے رسول نے
مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ
اپنے فضل سے پس اگر وہ توبہ کریں بہتر ہے ان کے لیے اور اگر
يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِى الدُّنْيَا وَ
منہ موڑیں عذاب دے گا انہیں اللہ عذاب دردناک دنیا اور
الْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (٧٤)
آخرت میں اور نہیں ان کے لیے زمین میں کوئی دوست اور نہ مددگار
وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ
اور بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ عہد کیا تھا اللہ سے کہ اگر دے وہ ہمیں اپنے فضل سے
لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (٧٥) فَلَمَّآ
البتہ ضرور صدقہ دیں گے ہم اور البتہ ہو جائیں گے ہم نیکوں میں سے پس جب
اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ
دیا اس نے انہیں اپنے فضل سے بخل کیا انہوں نے اس (مال) کا اور پھر گئے اور وہ
مُّعْرِضُوْنَ (٧٦) فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى
اعراض کرنے والے ہیں پس نتیجہ میں دیا انہیں نفاق ان کے دلوں میں
يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا
اس دن تک کہ ملیں گے اس (اللہ) سے اس لیے کہ خلاف کیا انہوں اللہ سے جو وعدہ کیا تھا انہوں نے اس سے اور اسلیے
كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ (٧٧) اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
کہ تھے وہ جھوٹ بولتے کیا نہیں جانا انہوں نے کہ اللہ جانتا ہے

74۔هَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا: ترجمہ۔انہوں نے قصد کیا اس چیز کا جسے وہ حاصل نہ کر سکے: تبوک سے واپسی پر راستے میں منافقوں نے آدھی رات کو آنحضرتؐ کو ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور مدینہ میں جو منافق تھے وہ یہ انتظار کر رہے تھے کہ تبوک میں مسلمانوں کو جونہی شکست ہو اور ان کا خاتمہ ہو تو وہ مدینہ میں عبداللہ بن اُبی کو اپنا بادشاہ بنا لیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ منافقوں نے لشکر میں خانہ جنگی کروانے کی کوشش کی تھی تا مہاجرین اور انصار میں پھوٹ پڑ جائے۔ مگر آنحضرتؐ نے اصلاح فرما دی اور منافق اپنے مقصد میں ناکام رہے۔ منافقوں کو جب جماعت مسلمین سے خارج کر دیا گیا تو ان کا کوئی مسلمان ساتھی نہ رہا۔ منافقوں پر تلوار کا جہاد نہیں ہوا۔ ہاں لسانی جہاد ہوتا رہا یعنی وعظ و نصیحت اور ان کی اصلاح نفس کا جہاد۔ آنحضرتؐ اور مسلمانوں کی مکہ سے مدینہ آ جانے کی وجہ سے مدینہ کی آبادی اور تجارت بڑھ گئی اور لوگ خوشحال ہو گئے اللہ کے فضل و کرم سے۔(اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ اسی طرف اشارہ کرتا ہے) "انہوں نے قصد کیا جسے وہ پا نہ سکے۔ شیعہ احباب غور کریں کہ کیا ابو بکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہوئے؟(ح)"۔ سورۃ منافقون (63:8-9) میں بھی منافقوں کا ذکر ہے کہ انہوں نے کہا کہ تم لوگ کیوں مسلمانوں اور رسول کی خبر گیری کرتے ہو۔ ایسا کرنا چھوڑ دو تو وہ آپ ہی متفرق ہو کر منتشر ہو جائیں گے۔ عبداللہ بن ابی منافق نے کہا کہ مدینہ پہنچ کر قوم کا معزز (یعنی خود) رذیلے (مراد رسول خدا) کو شہر بدر کر دے گا۔ منافقین دشمنان اسلام کے ساتھ ساز باز رکھتے تھے اور اسلام کی تباہی کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ **76,75**۔ تَوَلَّوْا: اپنے عہد سے پھر گئے۔ ایک منافق ثعلبہ بن حاطب آنحضرتؐ کے پاس آیا اور دعا کے لئے عرض کیا کہ مجھے مال میں کشائش حاصل ہو تو میں بہت صدقہ خیرات کروں۔ آنحضرتؐ نے دعا فرمائی، اس کی بکریوں میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت ڈالی اتنی کہ مدینہ کی زمین کفایت نہ کرتی تھی۔ اس واسطے وہ ایک گاؤں میں جا رہا۔ باجماعت نمازوں اور نماز جمعہ سے محروم ہوا۔ آنحضرتؐ نے لوگوں سے اس کے متعلق دریافت کیا، لوگوں نے بتایا کہ ثعلبہ تو گیا گزرا ہو گیا ہے، زکوٰۃ بھی بہانہ بنا کر ادا نہ کرتا۔ پھر ایک دفعہ آنحضرتؐ کے پاس زکوٰۃ لایا، آنحضرتؐ نے قبول نہ کی۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی اپنی خلافت کے وقت میں اس سے زکوٰۃ نہ لیتے۔ وہ حضرت عثمانؓ کی خلافت کے زمانہ میں مر گیا۔ بطور سزا اور بھی کئی منافقوں سے زکوٰۃ نہ لی جاتی تھی۔ نہ ہی ان کو غزوات میں شامل ہونے کی اجازت دی جاتی تھی۔ **77**۔فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا: پس نتیجۃً خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں میں نفاق کا سلسلہ چلا دیا (ii) ایک حدیث میں منافق کی یہ نشانیاں لکھی ہیں۔ جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا، خیانت کرنا۔ نِفَاقًا: یہ نفاق جو اُن کے دلوں میں ہے اُس دن تک رہے گا کہ جب وہ اللہ کو ملیں گے۔

سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾
بھید ان کا اور مشورہ ان کا اور یقیناً اللہ خوب جاننے والا ہے غیبوں کا
اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وہ جو کہ الزام دیتے ہیں رغبت کرنے والوں کو مومنوں میں سے
فِى الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ
صدقات میں اور ان لوگوں کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت
فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ز وَلَهُمْ
پس وہ ہنسی کرتے ہیں ان سے ہنسی کی سزا دیگا اللہ انھیں اور ان کے لیے
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ
عذاب ہے دردناک بخشش مانگ ان کے لیے یا نہ بخشش مانگ ان کے لیے
اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ
اگر بخشش مانگے گا تو ان کے لیے ستر دفعہ (بھی) پس ہرگز نہیں بخشے گا اللہ
لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ
انہیں یہ اس لیے ہے کہ کفر کیا انہوں نے اللہ کا اور اس کے رسول کا اور اللہ
لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ ع
نہیں ہدایت دیتا لوگوں فاسقوں کو خوش ہوگئے پیچھے چھوڑے گئے
بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ
اپنے بیٹھ رہنے پر پیچھے رسول اللہ کے اور ناپسند کیا انہوں نے کہ
يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِىْ سَبِيْلِ
جہاد کریں ساتھ اپنے مالوں کے اور اپنی جانوں کے راہ میں
اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِى الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ
اللہ کی اور کہا انہوں نے کرنہ کوچ کرو گرمی میں توکہدے آگ جہنم کی
اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا
زیادہ سخت ہے گرمی میں اگر ہوں وہ سمجھتے پس چاہیئے کہ ہنسیں تھوڑا

79۔ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ: وہ طنز کرتے ہیں جو خوشی سے دل کھول کر صدقہ و خیرات اور عطیات دیتے ہیں۔ جُهْدَهُمْ: اپنی محنت (کی کمائی)۔ تبوک کی مہم کی لئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ آنحضرتؐ کے لوگوں کو چندہ دینے کی تحریک کرنے پر اپنی آٹھ ہزار درہم کی کمائی سے آدھی رقم بطور چندہ لے آئے۔ حضرت عثمانؓ تین سو اونٹ اور دس ہزار دینار، حضرت عمرؓ اپنا آدھا اثاثہ اور حضرت ابو بکرؓ اپنا تمام اثاثہ گھر کا چندہ کے لئے لائے۔ ایک غریب مخلص مسلمان عاصم نامی اپنی آٹھ سیر جَو کی کمائی میں سے آدھے بطور چندہ لایا۔ اور ابو عقیل اپنی ایک دن کی محنت سے کمائی ہوئی کھجوریں لایا۔ منافقین آپس میں باتیں بنانے لگ گئے کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو اپنی نمود درکار ہے اور عاصم دھکاشاہی میں آکر خیرات کرنے والوں میں شامل ہونا چاہتا ہے۔ اس سے کیا رومی سلطنت فتح ہو جائے گی۔ جو زیادہ چندہ دیتا اسے رِئَاء کار کہتے جو تھوڑا سا دیتے اُن پر ہنسی کرتے۔ 80۔ آنحضرتؐ مجسم رحمت تھے۔ باوجود اس آیت کے آپؐ نے عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے کفن کے لئے اپنا کرتہ عطا فرمایا اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عمرؓ نے آپؐ کی توجہ اس طرف دلائی تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر میرے ستر دفعہ سے زیادہ استغفار پر اس کی بخشش ہو سکتی ہے تو میں ایسا ضرور کروں گا۔ (بخاری)۔ "اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دے گا" یعنی ان کے اسلام دشمن عزائم میں کامیابی نہ دے گا۔ 81۔ مُخَلَّفُوْنَ: مجہول فعل ہے۔ فاعل خود اللہ تعالیٰ ہے (9:46)۔ پیچھے چھوڑے گئے۔ جو لوگ جھوٹے عذرات بنا کر تبوک کی مہم پر نہ گئے اور مدینہ میں پیچھے بیٹھے رہے۔ ان منافقین نے کہا کہ گرمی میں کون جائے۔ اللہ نے فرمایا یہ گرمی جہنم کی گرمی سے بہت کم ہے۔ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ: اللہ کے رسول کے پیچھے (اپنے گھروں میں بیٹھ رہنا)۔

وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاِنْ
اور چاہیئے کہ روئیں زیادہ بدلہ ہے اس کا جو تھے وہ کماتے پس اگر
رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ
لوٹائے تجھے اللہ طرف کسی جماعت کی ان میں سے پھر اجازت مانگیں وہ تجھ سے
لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا
نکلنے کی تو تُو کہدے کہ ہرگز نہیں نکل سکتے تم ساتھ میرے کبھی بھی اور ہرگز نہیں جنگ کروگے تم
مَعِيَ عَدُوًّا ۭ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ
ساتھ میرے دشمن سے یقیناً تم راضی ہو گئے بیٹھنے پر پہلی دفعہ
فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ
پس بیٹھو ساتھ پیچھے رہنے والوں کے اور نہ جنازہ پڑھو ان میں سے
مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰي قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ
کسی کا جو مر جائے کبھی بھی اور نہ کھڑا ہو قبر پر اس کی یقیناً انہوں نے
كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨٤﴾
کفر کیا اللہ کا اور اس کے رسول کا اور مر گئے جبکہ وہ فاسق تھے
وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ
اور نہ تعجب میں ڈالیں تجھے مال ان کے اور اولاد ان کی سوائے اسکے نہیں کہ چاہتا ہے
اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ
اللہ کہ عذاب دے انھیں ان (مال و اولاد) کے ذریعہ دنیا میں اور نکل جائیں جانیں ان کی
وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا
جبکہ وہ کافر ہوں اور جب اُتاری جاتی ہے کوئی سورۃ کہ ایمان لاؤ
بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا
اللہ پر اور جہاد کرو ساتھ (ملکر) اس کے رسول کے اجازت لیتے ہیں تجھ سے
الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٨٦﴾
دولت مند ان میں سے اور کہتے ہیں کہ چھوڑ ہمیں ہو جائیں گے ہم ساتھ بیٹھے رہنے والوں کے

82۔ یہ پیچھے رہنے والے اپنی فریب دہی پر اب تھوڑا سا ہنس لیں پھر اس کے بدلہ میں بہت رونا پڑے گا اس بداعمالی کی پاداش میں۔ "O جس کا دل اندر سے رو رہا ہے وہی رونا ہوتا ہے۔ خشوع و خضوع سے دعاؤں میں مشغول ہو"۔ **83**۔ یعنی جو تم کہتے ہو وہ بالکل جھوٹ ہے۔ اب نہ تم نے میرے ساتھ نکلنا ہے اور نہ قتال کرنا ہے۔ یعنی تبوک کی مہم سے جب اللہ تجھے واپس مدینہ میں لے آئے اور منافق تجھ سے آکر عرضداشت ہوں تو تُو کہہ دے کہ اب سے تم نے میرے ساتھ قتال کیلئے نہیں نکلنا۔ (یہ آیات سفر تبوک میں نازل ہوئی تھیں)۔ منافقین کی سزا یہی تھی کہ ان کو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شامل ہونے سے منع کر دیا گیا۔ مگر ان کے شہری حقوق قائم رہے۔ نہ عبداللہ بن ابی کو اور نہ ہی ثعلبہ یا کسی اور منافق کو قتل کیا گیا۔ کیونکہ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کا حکم ہے۔ پس بیٹھو (گھروں میں) پیچھے رہنے والوں کے ساتھ۔ یعنی عورتوں، بچوں، بوڑھوں، مریضوں اور اپاہجوں، اندھوں وغیرہ کے ساتھ۔ بِالْقُعُوْدِ: (گھروں میں) بیٹھ رہنے کی۔ لِلْخُرُوْجِ: (جہاد کیلئے) باہر جانے کی۔ **84**۔ آنحضرت ﷺ کا عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھانے اور دعا کرنے کے بعد اب اس آیت میں منافقین کی نماز جنازہ یا ان کی قبر پر کھڑا ہو کر ان کی مغفرت کی دعا کرنے سے اللہ نے منع فرما دیا (بخاری 23:84)۔ مرنے کے بعد ان کا معاملہ مغفرت یا سزا کا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ آیت 80 میں منافقوں کی زندگی میں ان کے لئے دعا کرنے کے متعلق یہ بیان ہے کہ وہ کی جا سکتی ہے مگر ان کے مرنے کے بعد نہیں۔ **85**۔ بِهَا: یعنی ان کے مال اور اولاد سے۔ **86**۔ چھوڑ ہمیں تا ہم ہو جائیں (گھروں میں) بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ۔ منافقین گو یہ الفاظ منہ سے نہ بھی کہیں مگر مدعا ان کا یہی ہوتا ہے یعنی عملاً یہی کرتے ہیں (پیچھے رہ جاتے ہیں)۔

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَ طُبِعَ عَلٰى
وہ راضی ہوئے کہ ہوجائیں وہ ساتھ پیچھے رہنے والوں کے اور مہر کی گئی
قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ٨٧ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ
دلوں پر ان کے پس وہ نہیں سمجھتے لیکن رسول نے اور
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
ان لوگوں نے جو ایمان لائے ساتھ اس کے جہاد کیا ساتھ اپنے مالوں کے اور اپنی جانوں کے
وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٨٨
اور یہ لوگ وہ ہیں ان کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہ لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
تیار کئے ہیں اللہ نے ان کے لیے باغات بہتی ہیں نیچے سے ان کے نہریں
ع ١٧ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ٨٩ وَجَآءَ
رہ پڑنے والے ہیں ان میں یہ کامیابی ہے بڑی اور آئے
الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ
جھوٹے عذر کرنے والے گاؤں کے رہنے والوں میں سے تاکہ اجازت دے ان کے لیے اور بیٹھ رہے
الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ
وہ لوگ جنہوں نے جھوٹ بولا اللہ اور اس کے رسول سے ضرور پہنچے گا ان لوگوں کو جنہوں نے
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٩٠ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ
کفر کیا ان میں سے عذاب دردناک نہیں ہے کمزوروں پر
وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا
اور نہ بیماروں پر اور نہ ان لوگوں پر جو نہیں پاتے جو
يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ مَا
وہ خرچ کرتے ہیں کوئی الزام جبکہ خیرخواہی کریں اللہ اور اس کے رسول کے لیے نہیں ہے
عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٩١
نیکی کرنے والوں پر کوئی الزام اور اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے

87۔ ان کے دلوں پر مہر لگ گئی (ان کی مسلسل نافرمانیوں اور گناہوں کی وجہ سے)۔ خَالِفٌ: مفرد ہے۔ اور خَوَالِفِ: جمع ہے۔ یعنی پیچھے رہ جانے والے۔ کِنَایَةً: اس سے عورتیں مراد ہیں جو جنگ پر جانے کی بجائے گھروں میں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ 88۔ اَلْخَيْرٰتُ: دین و دنیا کی بھلائیاں مراد ہیں۔ یہ آیت خوارج اور شیعوں پر اتمام حجت ہے۔ اس میں مہاجرین و انصار کے لئے بشارت ہے۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کسی شیعہ نے پڑھنے کیلئے تشہید المطاعن نام کی ایک کتاب دی جس میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دی گئی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں یہ آیت لکھ دی (ح)۔ 90۔ مُعْتَذِر اور مُعَذِّر: ۔ مُعْتَذِر کا معنٰی ہے عذر کرنے والا، ہو سکتا ہے اس کا عذر سچا ہو یا جھوٹا ہو۔ لیکن مُعَذِّر جھوٹا عذر کرنے والے کے لئے آتا ہے۔(ح)۔ قَعَدَ: (گھروں میں) بیٹھے رہے۔ 91۔ نَصَحُوْا لِلّٰهِ: یعنی معذور مخلصین اللہ اور رسول کے دین کے سچے خیر خواہ ہیں پیچھے رہ کر بھی۔ اسی سے توبۃ النصوح بنا ہے یعنی سچی اور خالص توبہ۔

وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ

اور نہیں ان لوگوں پر کہ جب آئے وہ تیرے پاس کہ سواری دے تو انہیں کہا تُو نے نہیں

اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ

پاتا میں وہ کہ سوار کروں میں تم کو جس پر پھر گئے وہ اور آنکھیں ان کی

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿٩٢﴾

بہتی ہیں آنسوؤں سے غم کی وجہ سے کہ نہیں پاتے وہ جو وہ خرچ کریں

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ

سوائے اسکے نہیں کہ الزام ان لوگوں پر ہے جو اجازت مانگتے ہیں تجھ سے اور وہ

اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ

دولتمند ہیں وہ راضی ہوئے اس پر کہ ہو جائیں ساتھ پیچھے رہنے والوں کے

وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾

اور مہر کر دی اللہ نے ان کے دلوں پر پس وہ نہیں جانتے

92۔ سات غریب مؤمن تھے جن کے پاس کوئی سواری وغیرہ نہ تھی اور جہاد میں شامل ہونا چاہتے تھے۔ لِتَحْمِلَهُمْ: (تاکہ تو انہیں سوار کرے) مراد ہے کہ سواری کا جانور مانگتے تھے۔ **93**۔ لَا يَعْلَمُوْنَ: یعنی جہاد کی مصلحتوں کو یہ نہیں سمجھتے۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا
وہ عذر کریں گے طرف تمہاری جبکہ لوٹو گے تم طرف ان کی تو کہدے نہ
تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ
عذر تراشو ہرگز نہیں مانیں گے ہم تمہاری (بات) یقیناً ہم کو بتائی ہیں اللہ نے
اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ
تمہاری خبریں اور ضرور دیکھے گا اللہ کام تمہارے اور اس کا رسول پھر تم لوٹائے جاؤ گے
اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
طرف جاننے والے کی غیب اور حاضر کو پس خبر دے گا تم کو اس کی جو تھے تم
تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ
کرتے ضرور قسمیں کھائیں گے اللہ کی تمہارے لیے جب لوٹو گے تم
اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ
طرف ان کی تاکہ درگذر کرو تم ان سے پس درگذر کرو ان سے یقیناً وہ
رِجْسٌ ؗ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٥﴾
ناپاک ہیں اور ٹھکانا ان کا جہنم ہے بدلہ اس کا جو وہ کمانے ہیں
يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ
قسمیں کھائیں گے تمہارے لیے تاکہ راضی ہو جاؤ تم ان سے پس اگر تم راضی ہو جاؤ ان سے
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٩٦﴾ اَلْاَعْرَابُ
تو یقیناً اللہ نہیں راضی ہوگا فاسق لوگوں سے گاؤں کے رہنے والے
اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَا
زیادہ سخت ہیں کفر اور نفاق میں اور زیادہ لائق ہیں کہ نہ جانیں (ان احکام کی) حدیں جو
اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ
اتاریں اللہ نے اپنے رسول پر اور اللہ خوب جاننے والا حکمت والا ہے اور بعض
الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ
گاؤں کے رہنے والے ایسے ہیں جو ٹھہراتے اسے جو وہ خرچ کرتے ہیں چٹی اور انتظار کرتے رہتے ہیں

94۔ یہ آیت تبوک سے واپسی سے پہلے کی نازل شدہ ہے مدینہ واپس پہنچ کر ویسے ہی عمل میں آیا۔ **95**۔ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ: تاکہ تم ان سے در گزر کرو۔ تبوک سے واپسی پر حضورؐ نے مسلمانوں کو ان منافقین سے قطع تعلقی کا حکم ارشاد فرمایا۔ نیز جو آیت 84 اور 85 میں آیا ہے اس کے مطابق پیچھے رہ جانے والوں کی کئی اقسام تھیں۔ منافقین کی تین قسمیں تھیں۔ 1۔ عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی۔ 2۔ عرب کے بدّو۔ 3۔ منافقین جنہوں نے مسجد ضرار بنائی تھی تاکہ اسے اسلام کے خلاف مرکز بنایا جائے۔(9:107-108)۔ اور پیچھے رہ جانے والے مسلمانوں کی بھی تین قسمیں تھیں۔ 1۔ کمزور، بیمار اور غریب مسلمان(9:91)۔2۔ جو جا سکتے تھے اور ان کو حقیقتہً کوئی عذر نہ تھا۔ یہ سات آدمی تھے جنہوں نے از خود ہی سزا کے لئے اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں سے باندھ لیا تھا۔(9:102)۔ 3۔ جن کے پاس کوئی عذر نہ تھا، یہ جا سکتے تھے مگر انہوں نے سستی سے کام لیا۔ یہ تین صحابہ تھے۔ کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع۔ **96**۔ معلوم منافقوں سے تغافل روا ہے لیکن ان سے دوستی، محبت اور یگانگی روا نہیں ہے۔ **97**۔ اَلْاَعْرَابُ: دیہاتوں میں رہنے والے عرب یعنی بدّو (منافقین)۔ ایسے منافقوں سے اللہ خوب واقف ہے اور اس کی حکمت ہے کہ ان پر مشکل کام بھی نہیں چاہتا۔ اس لئے انہیں درجے بھی بلند نہیں دیتا۔ مگر چونکہ قرآن هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ہے ان میں سے بعض اس رسول کی تربیت میں رہ کر ایمانی اور روحانی ترقی بھی کر گئے ہیں(9:99)۔

98۔ یہ منافقین زکٰوۃ دیتے تھے مگر چٹی سمجھ کر تاکہ مسلمانوں میں شامل رہیں اور تمہارے متعلق گردش زمانہ یعنی ہلاکت کاانتظار کرتے ہیں مگر یہ خود اس بددعا کا شکار بنیں گے۔

99۔ ترجمہ: وَیَتَّخِذُ مَا یُنۡفِقُ قُرُبٰتٍ: اور (خدا کی راہ میں جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے (خدا تعالیٰ) کی قربت اور اس کے رسول کی دعاؤں کے حصول کا ذریعہ ٹھہراتے ہیں(ii)۔ صلوٰاۃ کے اصل معنٰی دعائیں ہیں۔ اَلَآ اِنَّھَا: ھَا یعنی صدقات، یعنی یہ صدقات ان کے قرب الٰہی کا ذریعہ ہیں۔ 100۔ مکہ سے ہجرت کرنے والے اور مدینہ کے رہنے والے انصار مراد ہیں۔ شیعہ لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو پہلے تین خلفاء راشدین پر اعتراض کرتے ہیں۔ نیکیوں میں سبقت لے جانے والے وَالَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡ ھُمۡ بِاِحۡسَانٍ: جو ان کے علاوہ خلوص دل سے اسلام میں داخل ہوئے انصار میں سے یہ سب جنتی ہیں۔ جنگ بدر تک جو مسلمان ہوئے ہیں وہ قدیم ہیں (سبقت لے جانے والے) اور باقی ان کے تابع ہیں۔ 101۔ پانچ قبائل بدوؤں کے منافق تھے ان کو دو دفعہ عذاب اس طرح ہوا۔ ایک دفعہ جب آنحضرتؐ نے انہیں نام لے لے کر مسجد دے نکلوادیا، دوسری مرتبہ جب اسلام کی فتح ہوگئی اور وہ اندر ہی اندر غیظ و غضب سے جل بھن گئے۔ پھر ان کی اولادیں اور ان کے مال اسلام کی راہ میں فدا ہوئے بموجب آیت 85 کے (ح)"۔ دو مرتبہ اس طرح بھی عذاب ہوا کہ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد منافقین نے بغاوت کی اور زکٰوۃ دینے سے انکار کیا ان کا قلع قمع حضرت ابو بکرؓ کی فوج کشی سے ہوا۔ پھر ان کی پشت پناہی کرنے والے عیسائی قبائل کو تباہ کیا جو آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مدینہ پر حملہ آور ہوئے تھے (خلدون جلد 2)(ii)"۔

عَذَابٍ عَظِيمٍ ﴿١٠١﴾ وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا
عذاب عظیم کی اور کچھ اور لوگ ہیں انہوں نے اقرار کیا اپنے گناہوں کا انہوں نے ملا دیئے
عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ
عمل اچھے اور کچھ اور بُرے امید ہے کہ اللہ رحمت سے توجہ کرے ان پر
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً
یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے لے ان کے مالوں سے صدقہ
تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَوٰتَكَ
پاک کریگا انہیں اور صاف کرے گا انہیں اس کے ذریعہ اور دُعا کر ان کے لیے یقیناً دعا تیری
سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٣﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
سکینت کا سبب ہے ان کیلئے اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے کیا نہیں جانا انہوں نے یقیناً اللہ
هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَ
ہی قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے اور لیتا ہے صدقات اور
أَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى
یقیناً اللہ ہی بہت رحمت سے متوجہ ہونیوالا بہت رحم کرنیوالا ہے اور تو کہدے عمل کرو پس ضرور دیکھے گا
اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ
اللہ عمل تمہارا اور اس کا رسول اور مومن بھی اور ضرور لوٹائے جاؤ گے تم طرف
عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾
جاننے والے کی پوشیدہ اور ظاہر پھر وہ آگاہ کریگا تم کو اس پر جو تھے تم کرتے
وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا
اور کچھ اور (لوگ) پیچھے رکھے گئے ہیں واسطے حکم کے اللہ کے خواہ عذاب دے انھیں اور خواہ
يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠٦﴾ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا
رحمت سے توجہ فرمائے ان پر اور اللہ خوب جاننے والا حکمت والا ہے اور جن لوگوں نے بنائی
مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ
مسجد نقصان پہنچانے کے لیے اور انکار کرنے اور تفرقہ ڈالنے کے لیے درمیان مومنوں کے

102۔ یہ آیت ابولبابہ بن منذر اور ان کے چھ ساتھیوں کے بارے میں ہے جو تبوک نہ گئے تھے مگر معافی مانگ لی تھی اپنا قصور مان کر۔ اور انہوں نے اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں سے باندھ لیا تھا۔ اس آیت کے نازل ہونے پر ان کی رہائی ہوئی۔ یہ منافق نہ تھے خطاوار تھے۔ انہوں نے نیک اور بداعمال کو ملا دیا تھا یعنی مختلف جنگوں میں انہوں نے جہاد کیا مگر تبوک میں ساتھ نہ گئے تھے۔ ان کے اعتراف کر لینے کی وجہ سے اللہ ان پر رجوع برحمت ہوا۔ اللہ کے حکم نازل کرنے پر آنحضرتؐ نے انہیں اپنے ہاتھ سے ستونوں سے کھولا تھا۔ اور ان سے زکوٰۃ قبول کرنے کا حکم ہوا تو ان سے زکوٰۃ وصول کی جاتی رہی۔ تاکہ تطہیر (گناہوں سے نجات) اور تزکیہ (نیکیوں میں ترقی) حاصل ہو۔ توبہ قبول کئے جانے کے لئے اللہ کے فرمانبردار بندے بننا چاہیئے۔ "ان کے حق میں آنحضورؐ کی دعائیں جائز رکھیں (ii)"۔ **103**۔ یعنی ان مؤمنوں سے صدقات لے انکی تطہیر اور تزکیہ نفس کے لئے۔ سَكَنٌ لَّهُمْ: (باعث) تسکین ہے ان کیلئے۔ **104**۔ یہ صدقات جو راہ خدا میں دیئے جاتے ہیں نہ اللہ پر خرچ ہوتے ہیں نہ ہی رسول پر بلکہ خدا کے غریب بندوں پر خرچ ہوتے ہیں (ii)"۔ **105**۔ یعنی روم اور فارس سے جہاد کرنا پڑے گا تب پتہ چلے گا۔ (نیز دیکھیں 48:17)۔ "سردست ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی جب تک اللہ کا حکم نہ آئے (ii)"۔ **106**۔ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ: اور دیگر (جن کے معاملہ کو) تاخیر میں رکھا گیا ہے۔ یہ تین اصحاب کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ تھے۔ یہ تینوں انصار مدینہ تھے ان سے مقاطعہ کیا گیا، ان کے خلاف کارروائی ملتوی رکھی جب تک اللہ کی طرف سے حکم نہ آیا۔ یہ تینوں مخلص مؤمن تھے مگر سستی کی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ ان کے بارے میں آیات 117-118 میں حکم نازل ہوا جس کا یہاں ذکر ہے۔ (نیز بخاری 64:81) مُرْجَوْنَ: ڈھیل دیئے گئے۔

يعتذرون ١١ ۲۹۵ التوبة ٩

وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ

اور گھات لگانے کیلئے اس شخص کیلئے جس نے لڑائی کی اللہ اور اس کے رسول سے پہلے سے اور ضرور قسمیں کھائیں گے

إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝١٠٧

کہ نہیں ارادہ کیا تھا ہم نے مگر بھلائی کا اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ البتہ جھوٹے ہیں

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ

نہ کھڑا ہو تو اس میں کبھی بھی البتہ مسجد کہ جس کی بنیاد رکھی گئی تقویٰ پر

أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن

پہلے دن سے زیادہ حقدار ہے کہ تو کھڑا ہو اس میں اس میں (ایسے) لوگ ہیں جو پسند کرتے ہیں کہ

يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ۝١٠٨ أَفَمَنْ أَسَّسَ

پاکیزگی حاصل کریں اور اللہ پسند کرتا ہے پاکیزگی اختیار کرنیوالوں کو کیا پس جس نے بنیاد رکھی

بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ

اپنی عمارت کی تقویٰ پر اللہ کے اور رضامندی پر بہتر ہے یا وہ جس نے

أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ

بنیاد رکھی اپنی عمارت کی کنارہ پر کھوکھلے گڑھے گرتے ہوئے کے پس وہ لے گرا اسے آگ میں

جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝١٠٩ لَا يَزَالُ

جہنم کی اور اللہ نہیں ہدایت دیتا ظالم لوگوں کو ہمیشہ رہے گی

بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَن تَقَطَّعَ

عمارت ان کی جو انہوں نے بنائی بے قراری کا موجب دلوں میں ان کے مگر یہ کہ ٹکڑے ٹکڑے

قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝١١٠ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ

ہو جائیں دل ان کے اور اللہ خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے یقیناً اللہ نے خرید لیا

الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ

مومنوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو بدلہ میں اس کے کہ ان کے لیے جنت ہے

يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا

وہ لڑتے ہیں راہ میں اللہ کی پس قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں وعدہ ہے

107۔ اِرْصَادًا: کمین گاہ مہیا کرنے کے لئے۔وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا۔۔۔ ترجمہ: اور یہ بھی منافق ہیں جنہوں نے مسجد ضرار بنائی (اسلام کو) ضرر پہنچانے کیلئے۔ بنی غنیم کے بارہ(12) منافقین نے ابو عامر کے ایماء پر ایک مسجد بنائی مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے کے لئے۔ تبوک سے واپسی پر آنحضرتؐ مدینہ کے قریب زی اوان کے مقام پر پہنچے تو مسجد ضرار کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ آنحضورؐ نے مدینہ پہنچنے سے پہلے پہلے چند آدمیوں کو بھیج کر اس مسجد کو مسمار کرادیا کیونکہ یہ جگہ منافقوں کی شرارتوں کا اڈا تھا۔ ابو عامر عیسائی راہب آنحضرتؐ اور اسلام کا سخت دشمن تھا اور منافقوں کے ساتھ ساز باز رکھتا تھا۔ مگر اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہوا۔ یہ شخص جنگ بدر کے بعد مکہ میں جا کر کفار کو مسلمانوں کے خلاف اکساتا رہتا تھا۔ احد، خندق اور حنین کے معرکوں میں شریک تھا مسلمانوں کے خلاف کافروں کی طرفداری کرتے ہوئے۔ جنگ حنین کے بعد وہ بھاگ کر ملک شام کی طرف چلا گیا تا رومی حکمرانوں کی مدد سے مسلمانوں پر حملے کرائے۔ وہاں سے مدینہ کے منافقوں کو اس نے کہلا بھیجا کہ اس کی پناہ گاہ کے طور پر ایک مسجد بنائی جائے جہاں سے وہ مسلمانوں کے خلاف اپنی سازشیں جاری رکھے۔ منافقوں نے مدینہ کے مضاف میں مسجد بنادی اور آنحضرتؐ کو بھی دعوت دی کہ اس مسجد میں آکر نماز ادا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ تبوک سے واپسی پر ایسا کریں گے۔ تبوک سے واپسی کے سفر میں یہ آیات نازل ہوئیں اور اللہ نے آپ کو اس مسجد میں جانے سے منع فرمادیا۔ آنحضورؐ نے یہ مسجد مسمار کرادی۔ ابو عامر شام ہی میں ناکامی کی حالت میں مر گیا۔ اس نے آنحضرتؐ کے خلاف دعا مانگی تھی کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے اسے خدا دھتکارے۔ بے وطنی میں بے یار و مددگار کرے اور موت دے (خمیس جلد 2 ص 144 اور عبد اللہ بن عباسؓ،/بحر المحیط) "ابو عامر کا شام کے ملک میں جانا مسلمانوں اور رومیوں میں جنگ کا موجب بنا جس میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح دی(ii)"۔ **108**۔ مسجد کہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے سے مراد مسجد قبا (یا مسجد نبوی) ہے۔ ہجرت کر کے آنحضرتؐ مدینہ سے باہر قبا قصبہ میں قیام پذیر ہوئے اور وہاں پہلی مسجد بنوائی جسے مسجد قبا کہا جاتا ہے۔ لَا تَقُمْ فِيهِ: نہ کھڑا ہو اس (مسجد ضرار) میں (نماز پڑھنے کیلئے)۔ **109**۔ اور کھوکھلے گڑھے پر مبنی مسجد ضرار ہے جو ابو عامر کی سازش سے بارہ منافقین نے مسلمانوں کے خلاف اپنے اڈے کے طور پر بنائی تھی یعنی بدنیتی سے بنائی گئی مسجد جہنم میں لے جانے کا موجب بنے گی۔ جُرُفٍ: نہر کے کنارے کا نچلا حصہ جسے پانی بہا لے جاتا ہے اور اس کا اوپر کا حصہ آگے بڑھا ہوا رہ جاتا ہے۔ وہاں کوئی آکر کھڑا ہو تو وہ ٹوٹ جائے گا اور آدمی نہر کے پانی میں آرہے گا۔ **110**۔ یہ مسجد ان کے دلوں میں ہمیشہ شک و شبہ، رنج اور خلش کا موجب رہے گی۔ إِلَّا أَنْ تُقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ: حتیٰ کہ وہ مر جائیں۔ یعنی بدنیتی سے بنائی گئی مسجد کا بد اثر ان کے دلوں میں بے چینی کا موجب بنا رہے گا کیونکہ راز فاش ہو گیا تھا اور وہ اپنے مقصد میں ناکام رہے تھے۔ مسجد ضرار الہام الٰہی کی بنا پر گرائی گئی تھی ورنہ کسی کو مسجد گرانے کا حق حاصل نہیں ہے۔

عَلَيْهِ حَقًّا فِى التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ
اس کے ذمہ سچا تورات اور انجیل اور قرآن میں اور کون
اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِىْ
زیادہ پورا کرنیوالا ہے اپنے عہد کو بہ نسبت اللہ کے پس خوش ہو جاؤ اپنے سودے پر جو
بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾ اَلتَّاۤئِبُوْنَ
سودا کیا تم نے اس سے اور یہ ہی کامیابی ہے بڑی توبہ کرنے والے
الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّاۤئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ
عبادت کرنیوالے حمد کرنے والے سفر کرنیوالے رکوع کرنیوالے سجدہ کرنے والے
الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
حکم دینے والے مناسب بات کا اور روکنے والے ناپسندیدہ بات سے
الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ
اور حفاظت کرنیوالے حدود کی اللہ کی اور خوش خبری دے مومنوں کو نہیں ہے (مناسب)
لِلنَّبِىِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ
واسطے نبی کے اور ان لوگوں کے جو ایمان لائے کہ بخشش مانگیں مشرکوں کے لیے اور اگرچہ
كَانُوْۤا اُولِىْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ
ہوں وہ رشتہ دار بعد اس کے کہ کھل گیا ان پر کہ وہ دوزخ والے
الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ
ہیں اور نہ تھا بخشش مانگنا ابراہیم کا اپنے باپ کے لیے مگر بسبب ایک
مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ
وعدہ کے وعدہ کیا تھا جو اس سے پھر جب کھل گیا اس پر کہ وہ دشمن ہے
لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ
اللہ کا بیزار ہو گیا اس سے یقیناً ابراہیم البتہ دردمند (اور) بردبار تھا اور نہیں ہے
اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا
اللہ کہ گمراہ کرے کسی قوم کو بعد اس کے کہ اس نے ہدایت دی انہیں یہاں تک کہ کھولکر بیان کرے ان کیلئے وہ

111۔ وَعۡدًا عَلَيۡهِ حَقًّا: وعدہ جو اُس نے کر رکھا ہے پورا ہو کر رہگا۔ "یعنی اللہ پر لازم ہے۔" وعدہ کہ جان و مال اللہ کے راستے میں دے دینے کے بدلہ میں جنت ملے گی۔ مؤمن کے لئے اللہ کے اوامر و نواہی پر چلنا لازم ہے۔ تورات میں موسیٰؑ کی تعلیم ہے کہ تو اپنے سارے دل اور سارے جی اور اپنے سارے زور سے خداوند اپنے خدا سے دوستی رکھ۔ (استثناء 5-6:3) اور متی کی انجیل میں ہے "اگر تو کامل ہونا چاہے تو جا کے سب کچھ جو تیرا ہے بیچ ڈال اور محتاجوں کو دے۔ تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا (متی 29-19:21,27)"۔ پس اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ انسان اپنی محبوب ترین چیزوں کو اپنا نہ سمجھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کی راہ میں خرچ کرتا چلا جائے۔ (ح)"۔ اِنَّ اللّٰهَ اشۡتَرٰى مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ أَنۡفُسَهُمۡ وَاَمۡوَالَهُمۡ بِاَنَّ لَهُمُ الۡجَنَّةَ (9:111)۔ **112**۔ سَآئِحُوۡنَ: راہ خدا میں سفر کرنے والے جیسے مجاہدین، حاجی، طالب علم وغیرہ۔ یہ لوگ جنہوں نے خدا سے خرید و فروخت کا معاملہ کیا ہے ایسے مؤمنوں کو بشارت دے (کہ بدلہ میں ان کے لئے جنت ہے)۔ "+اس آیت میں مؤمن کی نو نشانیاں بیان کی گئی ہیں"۔ کہ یہ سب سچے مؤمن ہیں۔ **113**۔ "مشرکین کی ہدایت کے لئے ان کی زندگی میں تو دعا کی جاسکتی ہے مگر ان کر مرنے کے بعد نہیں۔ (iv)" صرف ان مشرکین کے لئے دعا کرنا منع ہے جن کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے کہ وہ جہنمی ہیں۔ دیگر نیک طبع غیر مسلمانوں کے لئے دعا کی جاسکتی ہے۔ قادیان کے ہندو حضرت مسیح موعودؑ سے دعا کرایا کرتے تھے۔ تَبَيَّنَ: یہ بات کھل گئی کہ وہ مشرک جو توحید کے دشمن بن جائیں ان کے لئے دعا مغفرت کرنا قطعی منع ہے۔ **114**۔ اَوَّاهٌ: دردمند، نرم دل، رحیم، خشیۃ اللہ رکھنے والا۔ حضرت ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے وعدہ تھا کہ وہ ان کے لئے استغفار کریں گے 19:48 میں ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے باپ کے لئے دعا کی 14:42 پھر جب ان پر کھل گیا کہ ان کا باپ اللہ کا دشمن ہے (9:114) تو دعا نہیں کی۔ **115**۔ لِيُضِلَّ: گمراہ قرار دے۔ خدا کا مؤمنوں کو مشرکوں کے لئے استغفار کرنے سے روکنے کے بعد جو پھر ایسا کرے تو وہ گمراہی میں ہوگا۔ نیز اس آیت کے بارے میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ تحویل قبلہ سے پہلے اور حرمت شراب سے بھی قبل بعض دیہاتی لوگ ایمان لائے تھے اور پھر واپس جا کر شراب بھی پیتے رہے اور بیت المقدس کی طرف اپنا قبلہ رکھا۔ تحویل قبلہ اور حرمت شراب کا علم ہونے پر وہ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور انہوں نے اپنی تشویش کا اظہار کیا تب یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی احکام ملنے کے بعد نافرمانی کرے گا تو وہ گمراہ قرار دیا جائے گا۔

117۔ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ: تبوک کی مہم جسے غزوۃ العسرہ بھی کہا جاتا ہے۔ تَابَ: رحمت سے توجہ کی۔ جنگ تبوک میں تیس ہزار صحابہ شریک ہوئے۔ ان سب کو لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ کی سند مل گئی۔ فرمایا جو تبوک کی مہم میں جانے سے پیچھے رہ گئے تھے قریب تھا کہ ان کے دل ٹیڑھے ہو جاتے مگر توبہ اور استغفار کرنے پر اللہ ان پر رجوع برحمت ہوا۔ قریب تھا کہ ایک گروہ کے دل ٹیڑھے ہو جاتے یعنی بعض کو دنیوی اسباب کی کمی کی وجہ سے شریک جہاد ہونے میں تذبذب اور تردد تھا۔ مگر پھر وہ جلدی اس حالت سے نکل آئے اور بخوشی جہاد میں شریک ہو گئے تھے۔ **118**۔ "تین لوگوں یعنی کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ جو تبوک کی مہم میں کاہلی اور سستی کی وجہ سے ساتھ نہ جا سکے تھے۔ اس وجہ سے ان کے دل حسرت اور ندامت سے چُور تھے۔ آنحضرتؐ نے انہیں مقاطعہ کی سزا دی تھی۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی۔ ان کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ اور خُلِّفُوْا سے مراد تبوک کی مہم سے پیچھے چھوڑے گئے۔ یا یہ کہ جن کا حکم پیچھے رکھا گیا۔ یعنی وہ جن کے متعلق آیت 106 میں فرمایا تھا۔ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ: خود کعب بن مالک نے اس کے یہی معنٰی کئے ہیں۔ (ح)" یہ تین اصحاب ان سات اصحاب کے علاوہ ہیں جن کا ذکر آیت 102 میں گزر چکا ہے۔ یہ تین صحابہ مؤمن تھے منافق نہ تھے۔ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ یعنی ان تین صحابہ پر بھی اللہ تعالیٰ نے رحمت سے توجہ کی۔ نوٹ: آیت 102 میں جو سات اصحاب تھے انہوں نے باز پرس سے پہلے ہی اپنے آپ کو بطور سزا ستونوں سے باندھ لیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف فرما دیا۔ مذکورہ بالا تین اصحاب رسول قدیم صحابہ میں سے تھے مگر تبوک کی طرف نہ گئے تھے، انہوں نے اپنا قصور تسلیم کیا تھا اور سچ سچ بتا دیا تھا کہ محض کاہلی کے باعث وہ نہ گئے تھے۔ آنحضرتؐ نے اللہ کے حکم سے ان کا مقاطعہ کیا تھا۔ ان کا معاملہ ڈھیل میں رکھا گیا۔ پھر پچاس دن کے مقاطعہ کے بعد اللہ تعالیٰ ان پر رجوع برحمت ہوا۔ ان کی توبہ قبول ہوئی اور ان کو معافی مل گئی۔ ان سے مقاطعہ کی وجہ سے یہ جن حالات میں گزرے یہاں ان کی کیفیت بیان ہوئی ہے۔ ان کی عورتیں بھی ان سے جدا ہو کر رہنے لگی تھیں، ان کے دل انتہائی پشیمان ہوئے تھے۔ کعب بن مالک معرکہ بدر کے سوا تمام غزوات میں شریک ہوئے تھے اور مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ بدر میں شریک تھے۔ لَا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَیْهِ: اللہ کو چھوڑ کر کوئی اور پناہ کی جگہ نہیں۔ ہاں! صرف اسی کی پناہ ہے یعنی اللہ کی سزا سے کوئی بچاؤ نہیں۔ "باقی کے جو منافق تھے اور عذر تراش کر لائے تھے ان کو بغیر سزا دیئے چھوڑ دیا گیا تھا (ii)"۔ **119**۔ یہ تین صحابہ سچ بولنے کی وجہ سے بخشے گئے، ورنہ جھوٹ بولتے تو منافقوں میں شامل ہوتے اس لئے یہاں نصیحت کی کہ سچوں کے ساتھی بنو۔ صادق کی تعریف قرآن نے یہ بیان کی ہے إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (49:16)۔

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ

رہیں رسول اللہ سے اور نہ یہ کہ وہ (زیادہ) چاہیں اپنی جانوں کو اس کی جان سے یہ اس لیے

بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ

کہ وہ ایسے ہیں کہ نہیں پہنچے گی انہیں پیاس اور نہ تکلیف اور نہ بھوک

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ

راہ میں اللہ کی اور نہ روندیں گے کوئی روندنے کی جگہ کہ جو ناراض کرے کافروں کو اور نہ لیں گے

مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ

دشمن سے کچھ (مال غنیمت) مگر لکھا جائے گا ان کے لیے عوض میں اس کے کام نیک یقیناً

اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً

اللہ نہیں ضائع کرتا اجر احسان کرنے والوں کا اور نہ خرچ کریں گے وہ کوئی خرچ

صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

چھوٹا اور نہ بڑا اور نہ طے کریں گے وہ کوئی وادی مگر وہ لکھی جائے گی ان کیلئے

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ

تاکہ بدلہ دے انہیں اللہ زیادہ بہتر اس سے جو تھے وہ کرتے اور نہیں ہیں

الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ

مومن کہ کوچ کریں سب کے سب پس کیوں نہیں کوچ کرتا ہر جماعت میں سے

مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ

ان کی ایک گروہ تاکہ سمجھ حاصل کریں وہ دین میں اور تاکہ خبردار کریں اپنی قوم کو

اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

جبکہ لوٹیں وہ طرف ان کی تاکہ وہ بچ جائیں اے لوگو جو

اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا

ایمان لائے ہو لڑو ان لوگوں سے جو قریب رہتے ہیں تمہارے کافروں میں سے اور چاہیئے کہ وہ پائیں

فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا

تم میں سختی اور جان لو کہ یقیناً اللہ ساتھ ہے متقیوں کے اور جب

ع ۱۵

الربع

120۔ذٰلِكَ: ان کا ان سختیوں کو برداشت کرنا باعث اجر ہوگا۔ یہاں نَيْلًا سے مراد دشمن سے ان کی عداوت کا بدلہ لینا بھی ہے اور جو کوئی کسی ایسی جگہ سے گزرے کہ جو کفار (دشمن) کیلئے موجب غضب ہوا۔ یعنی لشکر اسلام کو دیکھ کر کفار پر لرزہ طاری ہوا اسے بھی اس کا اجر ملے گا۔ لَا يَرْغَبُوْا: اپنے نفسوں کو ترجیح نہ دیں رسولؐ کی جان پر۔ كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ: (اس فعل کے بدلہ میں) ان کے حق میں عمل صالح لکھ دیا جاتا ہے۔ یعنی جو عسر ویسر میں آنحضرتؐ کا ساتھ دیں اور اپنے نفسوں کو رسولؐ کے نفس پر ترجیح نہ دیں۔

122۔ بدوؤں کی کمی علم کی اصلاح کے لئے ان کی تعلیم و تبلیغ ضروری ہے (9:97-99)۔ چونکہ مؤمنوں کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ سب کے سب اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لئے نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعتوں میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ مرکز میں جا کر پوری طرح دین سیکھ کر اور واپس لوٹ کر اپنی قوم کی تعلیم و تربیت کرتا۔ لِيَتَفَقَّهُوْا: تاکہ اچھی طرح (احکام شریعت کو) سمجھ لیں۔ مسلمانوں کا اصل کام تعلیم و تربیت اور دعوۃ و تبلیغ ہے۔ جنگیں ضمناً بیچ میں آجاتی ہیں۔ کمی علم کی وجہ سے بدوؤں سے دینی کمزوریاں اور نیک اعمال کا فقدان ظاہر ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ان کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ طَآئِفَةٌ: ایک گروہ اس غرض کیلئے نکلے مراد ہے۔ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ: تاکہ وہ (ہلاکت سے) بچ جائیں۔

123۔ تمہارے قریب ہیں کیونکہ اصل میں وہی اسلام کے خلاف دکھ دیتے ہیں یعنی جو مسلمانوں کے قرب و جوار میں بستے ہیں۔ وہ منافق تھے اور مسلمانوں کی تباہی چاہتے تھے۔ ان سے جماعتی طور پر کارروائی کی جائے نہ کہ ہر کس و ناکس ایک دوسرے سے الجھیں۔ غِلْظَةً: مضبوطی، چونکہ انہوں نے یعنی کفار نے پہل کر کے تشدد اور جنگ شروع کی تھی اس لئے ان کو سختی سے یہ محسوس کرا دیا جائے تا آئندہ کے لئے باز رہیں۔ نیز جیسا کہ قرآن میں دوسری جگہ فرمایا اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ (48:30)۔ اور فرمایا اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (5:55) یعنی جنگ میں کفار پر سخت ہیں۔

مَآ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ اَيُّكُمۡ زَادَتۡهُ
کبھی اتاری جاتی ہے کوئی سورت تو بعض ان میں سے ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ کون ہے تم میں سے بڑھایا ہو جسے
هٰذِهٖۤ اِيۡمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فَزَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا
اس (سورت) نے ایمان میں سو جو لوگ ایمان لاتے ہیں پس بڑھایا اس نے انہیں ایمان میں
وَّهُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ
اور وہ خوش خبری حاصل کرتے ہیں اور وہ لوگ کہ دلوں میں ان کے بیماری ہے
فَزَادَتۡهُمۡ رِجۡسًا اِلٰى رِجۡسِهِمۡ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۱۲۵﴾
پس بڑھایا اس نے انھیں پلیدی میں ساتھ ان کی پلیدی کے اور وہ مر گئے اس حال میں کہ وہ کافر ہوتے ہیں
اَوَلَا يَرَوۡنَ اَنَّهُمۡ يُفۡتَنُوۡنَ فِىۡ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوۡ مَرَّتَيۡنِ
کیا نہیں وہ دیکھتے کہ وہ فتنہ میں ڈالے جاتے ہیں ہر سال ایک دفعہ یا دو دفعہ
ثُمَّ لَا يَتُوۡبُوۡنَ وَلَا هُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ
پھر نہیں توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت حاصل کرتے ہیں اور جب کبھی اتاری جاتی ہے
سُوۡرَةٌ نَّظَرَ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ ؕ هَلۡ يَرٰٮكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ
کوئی سورت دیکھتے ہیں بعض ان کے طرف بعض کی (اور کہتے ہیں) کیا دیکھتا ہے تم کو کوئی
ثُمَّ انْصَرَفُوۡا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ
پھر پھر جاتے ہیں پھیر دیا اللہ نے ان کے دلوں کو اس لیے کہ وہ لوگ
لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ
نہیں سمجھتے یقیناً یقیناً آیا تمہارے پاس رسول اپنے میں سے تمہارے شاق ہے
عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ
اس پر وہ جو دکھ دے تم کو حریص ہے تم پر مومنوں پر بہت مہربان
رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا
بہت رحم کرنیوالا پس اگر وہ پھر جائیں تو تو کہدے کافی ہے مجھے اللہ نہیں کوئی خدا سوائے
هُوَ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۱۲۹﴾
اس کے اسی پر بھروسہ کیا میں نے اور وہ رب ہے عرش عظیم کا

ع ۱۶ ۵

124۔ هٰذِهٖ: اس (سورۃ) نے۔ **125**۔ ان کے دل نئی وحی آنے پر گندگی میں زیادہ ہو جاتے ہیں ان کے حسد اور بغض اور دشمنی کی وجہ سے بجائے اس کے کہ وہ اپنی اصلاح کر لیں۔ (دیکھیں 17:83)۔ **126**۔ جنگوں میں سال میں ایک دو مرتبہ ان کی آزمائش ہو جاتی ہے یعنی اکثر منافقین جنگ و جہاد میں پہچانے جاتے ہیں۔ (دیکھیں 9:101)۔ **127**۔ جب کوئی سورۃ نازل ہوتی تو آنحضرت مسلمانوں کے اجتماع کا اعلان فرماتے پھر مجمع عام میں اس سورۃ کو خطبہ کے طور پر سناتے اس وقت منافقوں کا جو حال ہوتا ہے اسے بیان کیا گیا ہے کہ جب کبھی کسی سورۃ میں ان کے عیب کا ذکر آتا ہے تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھ کر اشارے کرتے ہیں کہ مجلس میں سے کسی نے ان کو پرکھا نہ ہو۔ پھر ادھر اُدھر دیکھ کر چپکے سے کھسک جاتے ہیں۔ تاکہ ان کے پول کھل نہ جائیں اور تا مسلمانوں کی غفلت سے فائدہ اٹھایا جائے۔ **128**۔ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ: تمہاری بہبودی چاہتا ہے، بھلائی کی حرص کرتا ہے۔ رَءُوۡفٌ: رأفت یعنی دفع شر چاہتا ہے۔ رَحِيۡمٌ: ایصال رحمت (خیر) چاہتا ہے۔ مِنۡ اَنۡفُسِكُمۡ: یعنی تمہاری جنس بشریت سے۔ مَا عَنِتُّمۡ: (رسول کو گراں گزرتا ہے) وہ امر جو تم کو دکھ پہنچائے۔ **129**۔ "Oرب العرش سے مراد یہ ہے کہ وہ مالک کونین ہے اس طرح کہ جیسے ایک شخص اونچی جگہ پر بیٹھ کر یمین ویسار پر نظر رکھتا ہے۔۔۔ اس کی نظر سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں، نہ اس عالم کی نہ دوسرے عالم کی (رسالہ معیار المذاہب ص 24)"۔ جو شخص اس آخری آیت کو صبح اور شام سات دفعہ پڑھے تو اللہ دنیا و آخرت میں اس کے سب ہم و غم دور کر دیتا ہے اور اس کے سب کام آسان فرما دیتا ہے (حدیث رسولؐ، قرطبی نیز روایت ابوذرؓ سنن ابی داؤد)۔ "اللہ مجھے کافی ہے" یعنی مجھے محفوظ رکھے گا دشمنان دین کے بد عزائم سے۔

سُوْرَۃُ یُوْنُسَ مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

الٓرٰ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ ﴿۲﴾ اَکَانَ لِلنَّاسِ
الف، لام، را یہ آیات ہیں کتاب حکمت والی کی کیا ہے واسطے لوگوں کے
عَجَبًا اَنْ اَوْحَیْنَآ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْھُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَ
تعجب کہ وحی کی ہم نے طرف ایک آدمی کے ان میں سے کہ ڈرا تو لوگوں کو اور
بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَھُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّھِمْ ؕ
اور خوشخبری دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ ان کے لیے درجہ ہے اعلیٰ پاس ان کے رب کے
قَالَ الْکٰفِرُوْنَ اِنَّ ھٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۳﴾ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ
کہا کافروں نے یقیناً یہ البتہ جادوگر ہے کھُلا کھُلا یقیناً رب تمہارا اللہ وہ
الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ
ہے جس نے پیدا کیا آسمان اور زمین چھ وقتوں میں پھر
اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا
قرار پکڑا اس نے عرش پر تدبیر کرتا ہے وہ معاملہ کی نہیں کوئی سفارشی مگر
مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِہٖ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ؕ اَفَلَا
بعد اس کی اجازت کے یہ اللہ رب ہے تمہارا پس عبادت کرو اس کی کیا پھر نہیں
تَذَکَّرُوْنَ ﴿۴﴾ اِلَیْہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا ؕ
تم نصیحت حاصل کروگے طرف اس کی لوٹنا ہے تمہارا سب کا وعدہ ہے اللہ کا سچا
اِنَّہٗ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
یقیناً وہ شروع کرتا ہے پیدائش پھر دوبارہ کریگا اسے تاکہ بدلہ دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے

منزل ۳

10۔سُوْرَۃُ یُوْنُس (مکی)

2۔الٓرٰ: اَنَا اَللّٰہُ اَرٰی یعنی میں اللہ دیکھتا ہوں۔ حَکِیْمٌ: عقل اور علم کے مطابق ہے۔ دانائی سے پُر، جس سے حق و باطل میں پہچان ہوتی ہے۔اس میں محکم آیات ہیں یعنی شک وشبہ سے پاک تعلیم ہے۔ 3۔ لوگوں کو ڈرا جہنم سے اور بشارت دے جنت کی۔قَدَمَ صِدْقٍ: نیکی پر ثبات قدم کا کامل فضیلت والا درجہ۔ نیز جنت میں فضیلت کا عالی مرتبہ مراد ہے۔" ان کے رب کے نزدیک ان کا قدم سچائی پر ہے (رازی۔ کشاف)"۔"Oخدا کے پسندیدہ لوگ بھی معنیٰ ہیں (رسالہ الوصیت)"۔ اَنْ اَنْذِرْ (یہ کہتے ہوئے) کہ تو ڈرا۔4۔اللہ کی چار صفات تنزیہیہ رب، رحمٰن، رحیم، مالک یوم الدین جن کے ظہور کو عرش کے چار حاملین قرار دیا گیا ہے۔یعنی نظام دنیا ان صفات کے ظہور سے چلتا ہے۔یہ ہے معنیٰ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ کا۔"یعنی وہ (اللہ) کائنات میں اپنے قوانین منظم اور پر حکمت طریق سے بر محل جاری و ساری کرتا ہے۔(iv)"۔ مَا مِنْ شَفِیْعٍ: اس کے علاوہ کوئی اور بت وغیرہ سفارش نہیں کر سکتے۔یعنی صرف جسے اللہ ہی چاہے گا اسے شفاعت کرنے کی اجازت ہوگی اور وہ بھی جس کے حق میں چاہے گا۔"Oچھ دنوں میں یعنی چھ مراحل میں یا ایک بڑے زمانہ میں یُدَبِّرُ الْاَمْرَ: امر اسلام کی تدبیر کرتا ہے"۔

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ
اور کیں نیکیاں ساتھ انصاف کے اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے
شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝٥
پینا ہے گرم پانی اور عذاب دردناک اسلیئے کہ تھے وہ کفر کرتے
هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاۗءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّ
وہی ہے جس نے بنایا سورج کو روشنی اور چاند کو نور اور
قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ مَا
اندازہ کے مطابق بنائیں انکی منزلیں تاکہ جان لو تم گنتی سالوں کی اور حساب نہیں
خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
پیدا کیا اللہ نے اسے مگر ساتھ حق کے مفصل بیان کرتا ہے آیات ان لوگوں کے لیے
يَّعْلَمُوْنَ ۝٦ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ
جو جانتے ہیں یقیناً آگے پیچھے آنے میں رات اور دن کے اور اس میں جو پیدا کیا
اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝٧ اِنَّ
اللہ نے آسمانوں میں اور زمین میں البتہ نشانات ہیں ان لوگوں کیلئے جو تقوی کرتے ہیں یقیناً
الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وہ لوگ جو نہیں اُمید رکھتے ملاقات کی ہماری اور راضی ہو گئے زندگی ورلی پر
وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝٨
اور مطمئن ہو گئے اس پر اور وہ لوگ جو آیات سے ہماری غافل ہیں
اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٩ اِنَّ
یہ لوگ وہ ہیں کہ ٹھکانا ان کا آگ ہے بسبب اس کے کہ جو تھے وہ کماتے یقیناً
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ
جو لوگ ایمان لائے اور کیں نیکیاں ہدایت دے گا انہیں رب ان کا
بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ
بسبب ان کے ایمان کے بہتی ہوں گی نیچے ان کے نہریں باغوں میں

5۔ عمل صالحہ: مناسب حال نیک عمل،(ii)مثلاً جہاد میں یا عید کے روز روزہ نہ رکھنا عمل صالحہ ہے۔6۔ سورج کی اپنی روشنی ہوتی ہے اسے ضیاء کہتے ہیں۔ اور چاند کی منعکس کردہ روشنی (جو سورج سے آتی ہے) کو نور کہتے ہیں۔ بِالْحَقِّ: ضرورت حقہ سے۔ سورج اور چاند کی گردشوں سے دنوں ، مہینوں اور سالوں کا حساب رکھا جاتا ہے نیز موسموں کا بھی۔7۔ رات دن کا بدل بدل کر آنا اور مختلف موسموں کا آنا مراد ہے۔"اس کا ایک روحانی معنٰی بھی ہے کہ تم بھی روحانی سورج محمدؐ رسول اللہ سے تعلق پیدا کرو تا تمہاری روحانی رات دور ہو۔ اور تا نور نبوت سے حصہ پاؤ(ح)"۔ 9۔ يَكْسِبُوْن: کمانا، جان بوجھ کر اختیار کرنا۔ شریعت کے لحاظ سے قابل سزا وہ مجرم ہے جو جانتے بوجھتے گناہ کرتا اور پھر اس کو جمع کرتا چلا جاتا ہے اور تائب نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ آخرت میں اللہ کے حضور پیش ہونے کے منکر ہیں۔ 10۔ ہدایت کا معنٰی ہے: راستہ دکھانا، اس پر چلانا اور منزل مقصود تک پہنچانا۔ اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو ان کی منزل مقصود جنت تک پہنچا دے گا۔ ان کے نیچے نہریں ہو نگی یعنی ان کی ملکیت میں ہوں گی۔

النَّعِيْمِ ۝۱۰ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ
بہت سی نعمتوں کے پکار ان کی ان (باغوں) میں یہ ہوگی کہ پاک ہے تو اے اللہ اور ان کا تحفہ
فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
ان میں سلام ہوگا اور آخری پکار ان کی یہ ہوگی کہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو رب ہے
الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۱ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ
تمام دنیا کا اور اگر جلدی لائے اللہ لوگوں کے لیے بُرائی (کا بدلہ) مانند ان کے جلدی چاہنے کے
بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۚ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا
مال کو تو فیصلہ کیا جاتا ان کی طرف ان کی میعاد کا پس ہم چھوڑتے ہیں ان لوگوں کو جو نہیں
يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۱۲ وَاِذَا مَسَّ
اُمید کرتے ہماری ملاقات کی وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے ہیں اور جب چھوتا ہے
الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ
انسان کو دُکھ پُکارتا ہے ہمیں اپنے پہلو پر ہوکر یا بیٹھ کر یا کھڑا ہوکر
فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى
پھر جب دور کردیتے ہیں ہم اس سے دُکھ اس کا گذرتا ہے گویا کہ نہیں پکارا تھا اس نے ہمیں طرف
ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۚ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا
کسی دُکھ کی جو پہنچا ہوا سے اسی طرح خوبصورت کیا گیا ہے حد سے بڑھنے والوں کے لیے جو تھے
يَعْمَلُوْنَ ۝۱۳ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
وہ کرتے اور یقیناً یقیناً ہلاک کیا ہم نے قوموں کو پہلے تم سے
لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا
جبکہ ظلم کیا تھا انہوں نے اور آئے تھے ان کے پاس رسول ان کے ساتھ دلائل کے اور نہ
كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۴
ہوئے وہ کہ ایمان لاتے اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں لوگوں کو جو مجرم ہیں
ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ
پھر بنایا ہم نے تم کو جانشین زمین میں بعد ان کے تاکہ دیکھیں ہم

11۔ فِيْهَا: یعنی جنت کے باغوں میں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ: اپنے اچھے انجام یعنی جنت ملنے پر اللہ کی تعریف و حمد کریں گے۔ جنت میں بھی اللہ کا ذکر رہے گا۔ تَحِيَّتُهُمْ: حَيَّاكَ اللّٰهُ یعنی اللہ تجھے زندہ رکھے۔ تَحِيّت خیر سگالی اور دعا کا کلمہ ہے۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ یعنی تمام پاکیزہ چیزیں اور کلمات اللہ ہی کے ہیں۔ جنت کی نعماء دیکھ کر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کہیں گے۔ پھر ان کی لذات پا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہیں گے اور آپس میں السلام علیکم کہیں گے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے رہیں گے۔ سَلَامٌ یعنی السلام علیکم۔ تم آفات سے محفوظ رہو یا بقا سے رہو۔ 12۔ الشَّرَّ: یعنی برائی کی سزا۔ خیر یعنی مال و دولت۔ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ: تو انہیں ان کی اجل کا فیصلہ سنا دیا جاتا۔ اس آیت کا مطلب ہے کہ جس طرح اللہ ان سے خیر خواہی کے معاملات میں بڑھا ہوا ہے اگر اسی طرح ان کو سزا بھی دیتا چلا جائے تو ان کا تو کام تمام ہو جائے۔ (ح)۔ یا اگر اللہ لوگوں پر ان کے بداعمال کی سزا بھی ان کے دنیوی اموال جلد جلد طلب کرنے یا جمع کرنے کی طرح جلدی سے وارد کرتا تو ان کی زندگی کے اختتام کی میعاد ان پر لائی جا چکی ہوتی۔ فَنَذَرُ: پس ہم ان کو چھوڑتے ہیں یعنی ڈھیل دیتے ہیں تا توبہ کرلیں۔ کفار آنحضرتؐ سے پوچھتے رہتے تھے کہ عذاب جس کا تو وعدہ کرتا ہے ہم پر جلدی سے کیوں وارد نہیں ہوتا۔ فرمایا اگر اللہ ان کی شر کی دعا کو جلدی قبول کرلے جیسا کہ وہ (اللہ) ان کے لئے ان کی خیر کی دعا کو جلدی سے قبول کرلیتا ہے تو اب تک ان کی اجل آچکی ہوتی یعنی ہلاک ہو چکے ہوتے۔ لیکن اللہ ڈھیل دیتا ہے تا توبہ کرلو۔ 13۔ زُيِّنَ: یعنی وہ اپنے برے اعمال کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ: اُن کی مصیبت جو اُن پر پڑی تھی۔ 14۔ ظَلَمُوْا: 1۔ جنہوں نے قانون قدرت کے خلاف کام کئے۔ 2۔ جنہوں نے اللہ کے رسولوں کا انکار کیا اور اصلاح نہ کی بلکہ بدیوں میں لگے رہے۔ یا شرک کیا (اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (31:14)۔ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ اللہ اسی طرح مجرموں کو سزا دیتا ہے یعنی ان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ قُرُوْن: قومیں۔ نسلیں۔ زمانے۔ 15۔ خَلٰٓئِفَ: (اُن کے) وارث۔

يعتذرون ١١ ٣٠٣ يونس ١٠

كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٥﴾ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ

کیونکر تم عمل کرتے ہو اور جب پڑھکر سنائی جاتی ہیں انھیں آیات ہماری کھلی کھلی

قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ

کہتے ہیں وہ لوگ جو نہیں امید رکھتے ملاقات کی ہماری لا کوئی قرآن سوا اس کے

اَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ

یا بدل دے اسے تو کہدے نہیں ہوسکتا ہے میرے لیے کہ بدل دوں میں اسے طرف سے

نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ

اپنی نہیں پیروی کرتا میں سوائے اس کے جو وحی کی جاتی ہے طرف میری یقیناً میں ڈرتا ہوں اگر

عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٦﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ

نافرمانی کی میں نے اپنے رب کی عذاب سے دن بڑے کے تو کہدے اگر چاہتا اللہ

مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ

نہ پڑھتا میں اسے تم پر اور نہ وہ (اللہ) آگاہ کرتا تم کو اس پر پس یقیناً رہ چکا ہوں میں تم میں

عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٧﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ

ایک عمر پہلے اس سے کیا پھر نہیں عقل کرتے تم پس کون زیادہ ظالم ہے اس سے جس نے

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۗ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

گھڑ لیا اللہ پر جھوٹ یا جھٹلایا اس نے اس کی آیات کو یقیناً بات یہ ہے کہ نہیں کامیاب

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٨﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ

ہوتے مجرم اور وہ عبادت کرتے ہیں سوائے اللہ کے اس کی جو نہیں نقصان دیتا انھیں

وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

اور نہ نفع دیتا ہے انھیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ سفارشی ہیں ہمارے پاس اللہ کے

قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي

تو کہدے کیا آگاہ کرتے ہو تم اللہ کو اس پر کہ جسے نہیں جانتا وہ آسمانوں میں اور

الْاَرْضِ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١٩﴾ وَمَا كَانَ

زمین میں پاک ہے وہ اور بلند ہے اس سے جسے وہ شریک جانتے ہیں اور نہ تھے

16۔قرآن کو بدل دے یعنی ایسے احکام جو ان کی بت پرستی کے خلاف اور ان کی مشرکانہ رسوم کے خلاف ہیں وہ نکال دے۔اسی طرح جو آخرت کے محاسبہ کے متعلق ہیں وہ نکال دے تو ہم تم پر ایمان لے آئیں۔(نیز دیکھیں 17:74)۔اگر قرآن میں کمی بیشی کی جائے اور دوسری تعلیم شرک کی ملا دی جائے تو پھر تمہیں تباہی کی طرف لے جائے گی۔اور پھر فرمایا اگر قرآن کا کوئی دوسرا نسخہ مفید ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی بجائے پہلے ہی وہ کیوں نہ بھیج دیتا(ح)۔**17**۔مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ: میں نہ پڑھتا اس کو یعنی موجودہ قرآن کی آیات یا تعلیم کو، تم کو پڑھ کر نہ سمجھاتا۔لَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ: پس میں تم کو آگاہ نہ کرتا اس (قرآن) پر۔"مِنْ قَبْلِهٖ: قبل از نبوت میں اتنی لمبی عمر تم میں رہا اور کبھی انسانوں کے بارے میں بھی جھوٹ نہ بولا۔اب اس عمر میں خدا پر کیسے جھوٹ بولنے لگا جبکہ اس راستہ میں مجھے دکھ اور تکلیفیں بھی برداشت کرنا پڑتی ہیں(ii)۔اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ: پھر عقل سے کام کیوں نہیں لیتے ہو۔**18**۔خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے (جھوٹے نبی) ظالم ہیں اور وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔اسی طرح نہ ہی سچے نبی کے مکذبین کامیاب ہو سکتے ہیں۔**19**۔کیا تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جس کا کوئی وجود زمین و آسمان میں نہیں ہے۔یعنی خدا تعالیٰ نے تو کوئی شفعاء مقرر نہیں کئے نہ آسمانوں میں نہ زمین میں۔(ii)(نیز دیکھیں 10:4)۔عَمَّا يُشْرِكُوْنَ: (خدا کے ساتھ) جن کو وہ شریک بناتے ہیں۔

النَّاسُ إِلَّآ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ
لوگ مگر گروہ ایک پھر اختلاف کیا انہوں نے اور اگر نہ ایک بات پہلے سے ہوتی

مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ
طرف سے تیرے رب کے ضرور فیصلہ کردیا جاتا درمیان ان کے اس میں کہ جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور

يَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ إِنَّمَا
کہتے ہیں کیوں نہیں اُتارا گیا اس پر کوئی نشان طرف سے اسکے رب کی پس تو کہدے سوائے اس کے

الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ إِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۱﴾
نہیں کہ غیب اللہ کے لیے ہے پس انتظار کرو، یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں انتظار کرنیوالوں میں سے ہوں

ع ۲

وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ
اور جب چکھاتے ہیں ہم لوگوں کو رحمت بعد تکلیف کے جو پہنچتی ہے انہیں

إِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۭ إِنَّ
اچانک ان کیلئے تدبیر ہوتی ہے ہماری آیات میں تو کہدے اللہ زیادہ جلدی کرنیوالا ہے تدبیر یقیناً

رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي
بھیجے ہوئے ہمارے لکھتے ہیں جو تدبیریں کرتے ہو وہی ہے جو چلاتا ہے تم کو

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ
خشکی میں اور سمندر میں یہانتک کہ جب ہوتے ہو تم کشتیوں میں اور وہ لے چلتی ہیں ان (مسافروں)

بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّ
کو ساتھ ہوا اچھی کے اور وہ خوش ہوتے ہیں ان پر آتی ہے انہیں ہوا تیز اور

جَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا أَنَّهُمْ أُحِيْطَ
آتی ہے ان کو موج ہر جگہ سے اور خیال کرتے ہیں کہ وہ گھیرے

بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا
گئے پکارتے ہیں اللہ کو خالص کرتے ہوئے اس کے لیے اطاعت کو ضرور اگر نجات دے تو ہمیں

مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّآ أَنْجٰهُمْ إِذَا
اس سے ضرور ہوں گے ہم شکر گذاروں میں سے پھر جب وہ نجات دیتا ہے انھیں اچانک

20۔ أُمَّةً وَّاحِدَةً: مؤحد جماعت۔ اللہ تعالیٰ نے لوگ تو ایک جیسے پیدا کئے مگر وہ اختلافات میں پڑ گئے۔ حدیث میں ہے کہ ہر بچہ فطرت صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے بعد میں اس کے والدین اس کو یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ یا۔ "+لوگ بدیوں میں ایک ہی رنگ کے ہو گئے تھے یعنی غیرت دینی اٹھ گئی تھی"۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ: (30:42) ہو چکا تھا"۔ جب ان کی اصلاح کے لئے نبی آیا تو اختلافات میں پڑ گئے۔ کچھ نے مان لیا باقیوں نے نہ مانا۔ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ: یعنی پکڑ یا عذاب رسول بھیجنے کے بعد ہو گی۔ اللہ ڈھیل دیتا ہے کہ توبہ کر کے اصلاح کر لو اس کے بعد پکڑ ہوتی ہے۔ یعنی عذاب بغیر تنبیہ کے نہیں آئے گا۔ آخرت کا عذاب بھی مل کر رہے گا۔ آیت 34:31 میں ہے کہ تمہاری پکڑ کا ایک دن مقرر ہے۔ تم اسے ایک گھڑی نہ آگے کر سکتے ہو نہ پیچھے۔ اور آیت 27:73 میں ہے کہ عذاب جسے تم جلدی چاہتے ہو تمہیں کیا معلوم کہ اس کا کچھ حصہ تمہارے قریب ہی آ چکا ہو۔ فتح مکہ کے دن کفار کی پکڑ ہو گئی۔ **21**۔ اٰيَةٌ: کوئی نشان، معجزہ، جو ان کی مرضی کے موافق آئے یا یہ کہ عذاب کا نشان جس سے تو ڈراتا ہے کیوں پورا نہیں ہوتا۔ عذاب لے آؤ تو جانیں (17:91-94) یعنی اِس اور اِس قسم کے معجزات دکھاؤ تو مان لیں۔ فرمایا کہ انتظار کرو جب اسلام فتحمند ہو جائے گا اور تم سب ذلیل ہو جاؤ گے۔ **22**۔ مَكْرٌ: تدبیر جس سے کسی شخص کو اس کے مقصد سے ہٹا دیا جائے۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک اچھی جس میں بھلائی مقصود ہوتی ہے۔ دوسری بری جس میں برائی مقصود ہوتی ہے جیسے دھوکہ اور دھوکے کا بدلہ۔ (ح)۔ انسان اپنی کردہ بدعملی کے نتیجہ میں تکلیف میں پڑتا ہے۔ اللہ اپنی رحمت سے اس کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ "مکہ میں جب سخت قحط پڑا تو ابو جہل نے آنحضورؐ سے خدا سے دعا کرنے کی درخواست کی۔ جب اللہ نے قحط دور کر دیا تو یہ لوگ پھر شرک میں مبتلا ہو گئے اور اسلام کی تباہی کی تدبیروں میں لگ گئے۔ (رازی)" فرمایا کہ ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لکھتے جاتے ہیں جو کچھ تدبیریں تم اسلام دشمنی میں کرتے ہو۔ إِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا یعنی وہ ہماری آیات کے بارے میں مکر کرتے ہیں۔ (برائی کی خاطر)۔ فرمایا لیکن یاد رکھو کہ "اللّٰهُ أَسْرَعُ مَكْرًا" یعنی اللہ کی تدبیر زیادہ کارگر ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چند سالوں کے بعد کفار کی تدبیروں کو خاک میں ملا دیا اور اسلام کو فتح مبین اور سربلندی عطا فرمائی۔ **23**۔ جَرَيْنَ بِهِمْ: وہ (کشتیاں) چلتی ہیں (مسافروں) کو ساتھ لے کر (مؤمنوں کو بھی اور کافروں کو بھی)۔ أُحِيْطَ بِهِمْ: وہ گھیرے گئے ان سے یعنی تند ہوا اور موجوں سے جو ہر طرف سے آتی ہیں۔ فَرِحُوْا بِهَا: وہ خوش ہوتے ہیں خوش گوار ہوا کے چلنے پر یا کشتیوں کے شاندار چلنے پر۔ وَظَنُّوْا: اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اب موت کے منہ میں آ گئے ہیں۔

24۔ نجات پاکر مؤمن تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں "مگر کافر جو اللہ تعالیٰ کی نصرت پر یقین نہیں رکھتے پہلے کی طرح زمین میں فساد اور زیادتی کرنا شروع کر دیتے ہیں"۔ 25۔ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَا: وہ قادر ہیں اس (کھیتی) پر۔ یعنی اب کھیتی پک گئی ہے اور ہم اسے کاٹ لیں گے۔ اسی طرح دنیوی زندگی کی بھی مثال ہے یعنی عارضی ہے اور کھیتی کی طرح کاٹ دی جاتی ہے۔ قوموں کی زندگی کا بھی یہی حال ہے کہ ترقی کے بعد زوال آجاتا ہے۔ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ: یعنی مختلف قسم کی سبزیاں پیدا کرتی ہے۔ 26۔ دَارِ السَّلٰمِ یعنی جنت کے گھر میں (ابن عباس۔ قرطبیؒ)۔ 27۔ "اَلْحُسْنٰى: بھلائی، اچھا انجام، دیدار الٰہی۔ وَزِيَادَةٌ: زیادہ یعنی دیدار الٰہی جس سے بڑھ کر جنت میں اور کوئی انعام نہ ہوگا (ح)"۔

هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا

وہ زیادتی کرنے لگتے ہیں زمین میں بغیر حق کے اے لوگو سوائے اس کے

بَغْيُكُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا

نہیں کہ زیادتی تمہاری تمہاری جانوں پر ہے فائدہ اٹھانا ہے زندگی ورلی سے پھر ہماری طرف

مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (٢٣) اِنَّمَا مَثَلُ

لوٹنا ہے تمہارا پھر ہم آگاہ کرینگے تم کو اس پر جو تھے تم کرتے سوائے اسکے نہیں کہ مثال

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاۗءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ فَاخْتَلَطَ

زندگی ورلی کی مانند پانی کے اتارا ہم نے جسے بادل سے پس مل جل گئی

بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ۭ حَتّٰٓي

ساتھ اسکے روئیدگی زمین کی ان چیزوں میں سے جو کھاتے ہیں لوگ اور مویشی یہاں تک کہ

اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ

جب لیتی ہے زمین اپنی زینت اور خوبصورت ہو جاتی ہے اور خیال کرتے ہیں مالک اسکے

اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىھَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا

کہ وہ قادر ہیں اس پر آتا ہے اس کے پاس حکم ہمارا رات کو یا دن کو

فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ۭ كَذٰلِكَ

پس کر دیتے ہیں ہم اسے کٹا ہوا گویا کہ نہ تھا وہ کل اسی طرح

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (٢٤) وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ

ہم مفصل بیان کرتے ہیں آیات ان لوگوں کیلئے جو سوچتے ہیں اور اللہ بلاتا ہے طرف گھر

السَّلٰمِ ۭ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (٢٥)

سلامتی کے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے طرف راہ سیدھی کی

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۭ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ

ان لوگوں کے لیے جنہوں نے نیکی کی بھلائی ہے اور زیادتی ہے اور نہ چھا جائے گی ان کے چہروں پر

قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (٢٦)

سیاہی اور نہ ذلت یہ لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں رہ پڑنے والے ہیں

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَ
اور جن لوگوں نے کمیں برائیاں بدلہ بدی کا مانند اس کے اور
تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ
چھا جائے گی ان پر ذلت نہیں ہے ان کیلئے اللہ سے کوئی بچانے والا گویا کہ
اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ
ڈھانکے گئے ان کے چہروں پر ٹکڑے رات اندھیری کے یہ لوگ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ
آگ والے ہیں وہ اس میں رہ پڑنے والے ہیں اور جس روز ہم اکٹھا کریں گے ان
جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَ
سب کو پھر کہیں گے ہم ان لوگوں کو جنہوں نے شرک کیا تھا ٹھہرو اپنی جگہ پر تم اور
شُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ
شریک تمہارے پھر تفرقہ ڈالیں گے ہم درمیان انکے اور کہیں گے شریک ان کے نہ تھے تم
اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ
ہماری عبادت کرتے پس کافی ہے اللہ گواہ درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے یقیناً
كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۳۰﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ
تھے ہم عبادت سے تمہاری ضرور غافل وہاں امتحان کریگا ہر نفس
مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ
جو (اعمال) وہ کر چکا ہوگا اور لوٹائے جائیں گے طرف اللہ کی اپنے سچے آقا کی اور جاتا رہیگا ان سے
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ
جو تھے وہ افترا کرتے تو کہدے کون رزق دیتا ہے تم کو آسمان سے اور
الْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ
زمین سے یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا اور کون نکالتا ہے زندہ کو
مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ
مردہ سے اور نکالتا ہے مُردہ کو زندہ سے اور کون انتظام کرتا ہے

النصف ع ۸

28۔ یعنی اُن کے چہروں کا رنگ سیاہ ہو جائے گا جیسے رات چلتی آرہی ہو(ii)"۔ روسیاہ ہوجائیں گے۔ (3:107)۔ **29**۔"جَمِيْعًا:یعنی سب قسم کے کفار کو کیا کتابی اور کیا غیر کتابی(ii)"۔وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا:اور(ڈرو)اس دن سے جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے۔(نیز دیکھیں 18:48-49)۔ شُرَكَآؤُكُمْ: یعنی تم نے جن کو خدا کے ساتھ شریک بنا رکھا تھا اور ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔ جیسے عیسیٰؑ کو اور عزیرؑ کو، رام چندر کو اور فرشتوں کو وغیرہ۔ مگر یہ ہستیاں اپنے شریک ہونے کا انکار کریں گی۔فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ: ان کے درمیان جدائی ڈال دیں گے۔یعنی شرک کرنے والے اور جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے ان کو الگ الگ کر دیں گے۔اُن کے مزعومہ شریک کہیں گے "تم ہماری عبادت نہیں کرتے ہے"۔ **30**۔ یہ قول ان ہستیوں کا ہے جن کی عبادت خدا کے سوا کی جاتی تھی جیسے عیسیٰؑ۔"یہ آیت وفات مسیح پر دلیل ہے کیونکہ یہ آیت بتاتی ہے کہ حضرت مسیحؑ قیامت تک عیسائیوں کے شرک سے بے خبر رہیں گے۔ اگر وہ زندہ ہیں اور پھر دنیا میں آئیں گے اور چالیس سال تک رہیں گے تو ان کا یہ جواب کہ تمہارے شرک سے ہم بے خبر تھے درست نہیں رہتا(ح)"۔ **31**۔"+تَبْلُوْا: ظاہر ہوگا۔(جیسے تُبْلَى السَّرَآئِرُ یعنی بھید ظاہر کئے جائیں گے (86:10))۔ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ: یعنی ہر نفس پر ظاہر ہو جائے گا کہ خدا کا کوئی شریک نہیں ہے اور کوئی دوسرا شخص ان کی مشکل کشائی نہ کر سکے گا(وَضَلَّ عَنْهُمْ)۔**32**۔يُدَبِّرُ الْاَمْرَ: نظام عالم کو چلاتا ہے۔اَفَلَا تَتَّقُوْنَ:(کیا تم اپنی غلط کاریوں سے) نہ بچو گے؟۔

الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ
(اس تمام) معاملہ کا پس ضرور کہیں گے کہ اللہ پس تو کہدے کیا پھر نہیں تقویٰ کرتے تم سو یہ

اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى
اللہ رب ہے تمہارا سچا پس نہیں ہے چھوڑ کر حق کو سوائے گمراہی کے سو کہاں

تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ
پھیرے جاتے ہو تم اسی طرح ثابت ہوئی بات تیرے رب کی ان لوگوں پر جنہوں نے

فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ
فسق اختیار کیا کہ وہ نہیں ایمان لائیں گے تو کہدے کیا ہے تمہارے شریکوں میں سے وہ جو

يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ
شروع کرے پیدائش پھر دوبارہ کرے اسے تو کہدے اللہ شروع کرتا ہے پیدائش پھر

يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ
دوبارہ کرتا ہے اسے پس کہاں اُلٹائے جاتے ہو تم تو کہدے کیا ہے تمہارے شریکوں میں سے وہ جو

يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ
ہدایت دیتا ہے طرف حق کی تو کہدے اللہ (ہی) ہدایت دیتا ہے حق کی کیا پھر جو ہدایت دیتا ہے

اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ
طرف حق کی زیادہ حقدار ہے کہ پیروی کی جائے اس کی یا وہ جو نہیں (خود بھی) راہ پاتا سوائے اسکے کہ راستہ دکھایا جائے

فَمَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا
اُسے پس کیا ہوا تم کو کیسا فیصلہ کرتے ہو تم اور نہیں پیروی کرتے اکثر ان کے سوائے

ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ
گمان کے یقیناً گمان نہیں کام دیتا مقابل حق کے کچھ بھی یقیناً اللہ خوب جاننے والا ہے

بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ
اسے جو وہ کرتے ہیں اور نہیں ہے یہ قرآن کہ گھڑ لیا جائے (کسی اور کی

دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ
طرف سے) سوائے اللہ کے ولیکن یہ تصدیق (کرتا) ہے اس کی جو اس سے آگے ہے اور تفصیل (بیان کرتا) ہے

33۔ اللہ حق ہے، اللہ سچی حقیقت ہے۔ اس کے اوامر و نواہی کے اصول حق ہیں۔ فَمَاذَا بَعۡدَ الۡحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ: حق راستہ چھوڑ کر گمراہی کے سوا اور کیا ہے۔ فَاَنّٰی تُصۡرَفُوۡنَ: پس تم کہاں یا کیسے (حق سے) پھیرے جاتے ہو یعنی عقل سے کام کیوں نہیں لیتے۔ 34۔ "چونکہ انہوں نے فسق کو اختیار کئے رکھا تھا اور اسے ترک نہیں کیا تھا ان پر اللہ تعالیٰ کا فرمودہ پورا ہوا کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے (ii)"۔ 35۔ فَاَنّٰی تُؤۡفَکُوۡنَ: پس تم (ہدایت کا راستہ چھوڑ کر) کہاں یا کیوں پلٹا کھاتے ہو۔ 36۔ اَلۡحَقِّ: سے یہاں مراد دنیا میں زندگی بسر کرنے کا لائحہ عمل ہے یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی جیسے معاشرت، معیشت، سیاست، قانون وعدالت وغیرہ کے اصول۔ "مَنۡ لَّا یَهِدِّیۡ یعنی جو خود بھی راہ نہیں پاتا۔ اِلَّاۤ اَنۡ یُّهۡدٰی: جب تک اس کو راہ نہیں دکھائی جاتی۔ یَهِدِّیۡ: هَدٰی سے باب افتعال مضارع کا صیغہ ہے۔ لفظ یَهۡتَدِیۡ میں "ت" کو ساقط کر کے "د" میں مدغم کیا گیا ہے۔ دو دفعہ "د" ہو جانے کی وجہ سے "د" پر شد ڈالی گئی ہے۔ اس طرح یَهۡتَدِیۡ سے یَهِدِّیۡ بن گیا۔ یہ یَهۡتَدِیۡ کا دوسرا تلفّظ ہے (ح)۔ کَیۡفَ تَحۡکُمُوۡنَ: کیسا فیصلہ کرتے ہو (کہ شرک اختیار کر رکھا ہے)۔ 37۔ "O یعنی محض ظن حق الیقین کے مقابلے پر کچھ چیز نہیں ہے"۔ شرک کی بنیاد شک پر ہے نہ کہ حقیقت پر۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اسے خوب طرح سے جانتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کی سزا دے گا جو باوجود دلائل نہ رکھنے کے محض اوہام باطلہ کی اتباع کرتے ہیں اور عقل و فہم سے ذرا کام نہیں لیتے۔ 38۔ قرآن پہلی کتب تورات و انجیل کی مبہم باتوں کو تفصیل سے بیان کرتا ہے جیسے آخرت میں بہشت اور جزاء سزا۔ مسیح نے بھی اس کی تفصیل سے گریز کیا۔ (متی 22:23) پھر اللہ کی صفات کی بھی کوئی تشریح نہیں اس کی وجہ سے مسئلہ تثلیث گھڑ لیا گیا۔ تَصۡدِیۡقَ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡهِ: اس سے پہلے کی پیشگوئیوں کو پورا کرتا ہے۔ تَفۡصِیۡلَ الۡکِتٰبِ: یعنی اس میں لوگوں کے لئے تمام ضروری تعلیم موجود ہے (ii)۔ اَلۡکِتَاب سے مراد احکام الٰہی ہیں (یعنی قرآن)۔

الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
کتاب (الٰہی) کی نہیں شک اس میں رب کی طرف سے تمام جہانوں کے کیا وہ کہتے ہیں کہ
افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ
اس نے گھڑ لیا ہے تو کہدے پس لاؤ کوئی سورۃ مانند اس کی اور پکارو جسے
اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ بَلْ كَذَّبُوْا
طاقت رکھتے ہو تم سوائے اللہ کے اگر ہو تم سچے بلکہ جھٹلایا انہوں نے
بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ
اسے کہ نہیں احاطہ کیا انہوں نے علم کا اس کے اور ابھی تک نہیں آئی انکے پاس اس کی حقیقت اسی طرح
كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو پہلے تھے ان سے پس دیکھ کیونکر ہوا انجام
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا
ظالموں کا اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو ایمان لاتے ہیں اس پر اور بعض ان میں ایسے ہیں جو نہیں
يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاِنْ
ایمان لاتے اس پر اور رب تیرا خوب جانتا ہے فساد کرنیوالوں کو اور اگر وہ
كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ
جھٹلائیں تجھے تو تو کہدے میرے لیے میرا عمل ہے اور تمہارے لیے ہے عمل تمہارا تم
بَرِيْۗـــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ
بری ہو اس سے جو میں کرتا ہوں اور میں بری ہوں اس سے جو تم کرتے ہو اور
مِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ
بعض ان میں سے ایسے ہیں جو کان دھرتے ہیں طرف تیری کیا پس تو سنائے گا بہروں کو
وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ
اور اگرچہ ہوں وہ نہ عقل رکھتے اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو دیکھتے ہیں طرف تیری
اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ
کیا پس تو ہدایت دیگا اندھوں کو اور اگرچہ ہوں وہ نہ بصیرت (بھی) رکھتے یقیناً

39۔ اِفۡتَرٰہُ: ہُ سے مراد قرآن مجید ہے یعنی قرآن مجید جھوٹ موٹ کا بنالیا ہے۔ بائبل میں سے اس جیسی کوئی سورۃ لے آؤ یا اپنے علماء سے مدد لے کر ایسی سورۃ بنالاؤ (مگر نہ لاسکو گے)۔ "قرآن مجید میں یہ دعویٰ مختلف جگہ اور مختلف جہات سے پیش کیا گیا ہے۔ من حیث المجموع مختلف جگہوں پر مندرجہ ذیل صفات میں مثل طلب کی گئی ہے: 1۔ ہر دینی مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی ہو یعنی جامعیت ہو۔ 2۔ بحث بھی سیر کن کی گئی ہو یعنی کاملیت ہو۔ 3۔ جو علوم بیان کئے گئے ہوں ان میں نفع ہی نفع ہو۔ 4۔ نیز عالمگیر ہو۔ کسی قوم یا نسل یا زمانہ کی خاطر نہ ہو۔ 5۔ اس میں تاثیر ہو۔ 6۔ اس میں پیشگوئیاں ہوں۔ 7۔ اس میں فصاحت و بلاغت ہو۔ مثل طلب کرنے کا دعویٰ قرآن مجید میں پانچ جگہ آیا ہے۔ 1۔ 2:24 میں ایک سورۃ طلب کی گئی ہے۔ 2۔ 11:14 میں دس سورتیں طلب کی گئی ہیں۔ 3۔ زیر نظر آیت 10:39 میں ایک سورۃ لانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ 4۔ آیت 17:89 میں سارے قرآن کی مثل لانے کا چیلنج دیا گیا ہے۔ اور۔ 5۔ آیت 52:35 جہاں اس طرح کی ایک بات ہی مانگی گئی ہے (ح)"۔ **40**۔ لَمۡ یُحِیۡطُوۡا بِعِلۡمِہٖ: خدا کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ تَاۡوِیۡلُہٗ: اس کی حقیقت یا انجام مراد ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا یعنی عذاب کی پیشگوئی جس کا وعدہ قرآن کرتا ہے کہ حق کی فتح اور کافروں کی شکست ہوگی اور آخرت میں اُن کو سزا دی جائے گی جیسا کہ 7:54 میں بھی ذکر ہے۔ اس کا انتظار نہ کیا اور نہ سمجھنے کی کوشش کی اور جلد بازی میں اس کا انکار کر بیٹھے۔ مطلب یہ کہ قرآن کے علوم و معارف پر غور کرتے تو اس کی تکذیب نہ کرتے۔ اب انجام وہی ہوگا جو انہیں پہلے سے بتایا ہوا ہے یعنی عذاب جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ کَذَّبَ: جھٹلایا (حق کو)۔ **41**۔ یُؤۡمِنُ بِہٖ: ہٖ سے مراد قرآن مجید ہے۔ مِنۡھُمۡ: عیسائیوں میں سے (ii)۔ **42**۔ یعنی اس معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہے۔ اپنا اپنا کام کئے جاؤ نتائج ظاہر کر دیں گے کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر (ii) یا اگر میں اللہ پر افتراء کرتے ہوئے تمہیں اس کا پیغام سناؤں تو میں گنہگار ہوں گا۔ تم نہیں۔ اور اگر میں سچا ہوں اور تم نہ مانو تو گناہ تم پر ہوگا۔ لہٰذا مان لینے میں تمہارا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ **43**۔ سنتے ہیں یہ تیری طرف مگر نقص تلاش کرنے اور اعتراضات کرنے کے لئے۔ اس لئے بہرے ہیں اور اندھے۔ یہ اس لئے کہا کہ انسان اشاروں سے بھی بات سمجھ جاتا ہے مگر جو آنکھ بند کر لے وہ اشارے بھی نہیں دیکھ سکتا (ii)۔ **44**۔ نیز دیکھیں 7:180 کہ ان کے کان آنکھیں اور دل ہیں مگر وہ ان سے کام نہیں لیتے محض اپنے بغض اور حسد کی وجہ سے۔

اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا وَّلٰکِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَہُمْ
اللہ نہیں ظلم کرتا لوگوں پر کچھ بھی ولیکن لوگ اپنی جانوں پر (خود)
یَظْلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَیَوْمَ یَحْشُرُہُمْ کَاَنْ لَّمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا
ظلم کرتے ہیں اور جس روز وہ اکٹھا کریگا انہیں (وہ محسوس کریں گے) گویا کہ نہ رہے تھے وہ (دنیا میں)
سَاعَۃً مِّنَ النَّہَارِ یَتَعَارَفُوْنَ بَیْنَہُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ
سوائے ایک گھڑی کے دن کی وہ ایک دوسرے (کی حالت) کو معلوم کریں گے آپس میں یقیناً گھاٹا پایا
الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰہِ وَمَا کَانُوْا مُہْتَدِیْنَ ﴿۴۶﴾
ان لوگوں نے جنہوں نے تکذیب کی ملاقات کی اللہ کی اور نہ ہوئے ہدایت پانے والے
وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُہُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ
اور اگر ہم دکھائیں گے تجھے بعض وہ جس کی ہم وعید دیتے ہیں انہیں یا وفات دیں ہم تجھے
فَاِلَیْنَا مَرْجِعُہُمْ ثُمَّ اللّٰہُ شَہِیْدٌ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۴۷﴾
تو ہماری طرف لوٹنا ہے پھر اللہ نگران ہے اس پر جو وہ کرتے ہیں
وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُہُمْ قُضِیَ بَیْنَہُمْ
اور ہر اُمّت کے لیے رسول ہے پس جب آتا ہے رسول ان کا فیصلہ کیا جاتا ہے درمیان انکے
بِالْقِسْطِ وَہُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ہٰذَا
ساتھ انصاف کے اور وہ نہیں ظلم کئے جاتے اور وہ کہتے ہیں کب ہے یہ
الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ
وعدہ اگر ہو تم سچے تو کہدے نہیں میں طاقت رکھتا خود اپنے لیے بھی
ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ
نقصان کی اور نہ نفع کی سوائے اسکے جو چاہے اللہ ہر اُمّت کیلئے میعاد ہے جب آجاتی ہے
اَجَلُہُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۵۰﴾
میعاد ان کی پس نہ پیچھے ہوتے ہیں وہ ایک گھڑی اور نہ آگے ہوتے ہیں
قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَتٰىکُمْ عَذَابُہٗ بَیَاتًا اَوْ نَہَارًا مَّاذَا
تو کہدے کیا دیکھا تم نے (بتاؤ تو سہی) اگر آئے تمہارے پاس عذاب اس کا رات کو یا دن کو کیونکر

45۔اللہ نے ظلم کر کے ان کو ہدایت سے نہیں روکا بلکہ رسول بھیجا اور دماغ، کان اور آنکھیں عطا کئے مگر انہوں نے ان کو استعمال نہ کیا اور اپنے اوپر ظلم کیا۔ **46**۔ یَتَعَارَفُوْنَ بَیْنَہُمْ :ایک دوسرے کو پہچان لیں گے۔(دیکھیں 23:102) مگر کوئی رشتہ دار بھی کام نہ آئے گا۔ آخرت کا عذاب دیکھ کر ان کو دنیا میں یا قبر میں رہنا گھڑی بھر معلوم ہوگا۔(دیکھیں 79:47)۔ **47**۔اِمَّا: اِنْ مَا: وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں توقع بھی ہو جبکہ اِنْ صرف احتمال کا اظہار کرتا ہے۔نُرِیَنَّکَ :۔ ہم تجھے (تیری زندگی میں) دکھادیں۔ نَعِدُہُمْ یعنی عذاب کی وعید کا (پورا ہو جانا)۔ یعنی غلبہ اسلام کچھ آنحضورؐ کی زندگی میں ہوا اور باقی کا خلفاء کے ذریعے سے پورا ہوا۔ آپؐ کی پیشگوئیاں پوری ہوتی چلی جائیں گی آپؐ کی زندگی میں اور وفات کے بعد بھی۔ **48**۔ ہر امت کے لئے رسول ہے(17:16)(35:25-26) یعنی تشریعی نبی۔ قیامت کے روز رسول کی موجودگی میں فیصلہ ہوگا(39:70)۔ مؤمنین انعامات سے نوازے جاتے ہیں اور مکذبین عذاب کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔قُضِیَ بَیْنَہُمْ: نبی گواہی دیں گے اور نبیوں اور ان کے مخالفین کے درمیان فیصلہ ہوگا۔ **40 تا 44**: ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ انسان یا تو غور و فکر کرنے سے ہدایت پاتا ہے یا دلائل سن کر یا کسی ہدایت یافتہ انسان کی عملی نیک حالت کو دیکھ کر ہدایت پاتا ہے۔ جیسے جب آنحضرتؐ ہجرت کرکے مدینہ تشریف لے آئے تو عبداللہ بن سلامؓ نے آپ کا چہرہ دیکھ کر کہا کہ یہ شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ فرمایا مکذبین پر ان تینوں قسموں کے طریقوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا کیونکہ نہ دلائل سننا چاہتے ہیں نہ غور و فکر کرنا چاہتے ہیں نہ ہی کسی کے نیک نمونہ کی پیروی کے خواہاں ہیں۔ اگرچہ وہ تیری طرف کان لگاتے ہیں مگر ان پر ان کے بغضوں اور کینوں کی وجہ سے تمام نصائح بے اثر رہتی ہیں۔ **49**۔یعنی غلبہ اسلام یا عذاب کب آئے گا۔ **50**۔ کسی قوم پر جب عذاب کا وقت ہو جاتا ہے تو ٹلتا نہیں۔ "Oاس سے یہ بھی استنباط ہوتا ہے کہ قبل از نزول عذاب توبہ اور استغفار سے ٹل بھی جایا کرتا ہے"۔ (قوم یونسؑ کی طرح۔ ناقل)(الحکم جلد 7 نمبر 13 ص 11)۔ **51**۔ عَذَابُہٗ: ہٗ یعنی خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا عذاب(ii)۔ مَاذَا یَسْتَعْجِلُ مِنْہُ الْمُجْرِمُوْنَ: تو مجرم لوگ اس سے (بچنے کیلئے) جلدی میں کیا کرلیں گے۔ یا مجرم لوگ کیونکر جلدی میں اس سے بچنے کے لئے بھاگ سکیں گے۔ ان کے لئے بہتر ہے ایمان لا کر محفوظ ہو جائیں۔

يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥١﴾ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ
بھاگ سکیں گے اس سے مجرم کیا پھر جبکہ واقع ہوگیا ایمان لائے تم

بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥٢﴾ ثُمَّ قِيلَ
اس پر کیا اب حالانکہ یقیناً تھے تم اس کا جلدی مطالبہ کرنے پھر کہا جائے گا

لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ ۖ هَلْ تُجْزَوْنَ
ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا چکھو عذاب قائم رہنے والا نہیں تم بدلہ دیئے جاتے

إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٣﴾ وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ
مگر اس کا جو تھے تم کماتے اور پوچھتے ہیں تجھ سے کیا سچ ہے یہ

وقف النبی

قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٤﴾ وَ
تو کہدے قسم ہے میرے رب کی یقیناً وہ البتہ سچ ہے اور نہیں ہو تم (ہمیں) عاجز کرنے والے اور

ع ٥

لَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ
اگر ہو ہر نفس کے لیے جس نے ظلم کیا جو کچھ بھی زمین میں ہے ضرور فدیہ میں دیدے اسے (عذاب سے بچنے

وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ
کیلئے) اور چھپائیں گے وہ پشیمانی جب دیکھیں گے عذاب اور فیصلہ کیا جائیگا درمیان انکے

بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
ساتھ انصاف کے اور وہ نہ ظلم کئے جائیں گے آگاہ ہوجاؤ یقیناً اللہ کا ہے جو آسمانوں

وَالْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا
اور زمین میں ہے آگاہ ہوجاؤ یقیناً وعدہ اللہ کا سچا ہے و لیکن اکثر ان کے نہیں

يَعْلَمُونَ ﴿٥٦﴾ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٥٧﴾
جانتے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور طرف اس کی تم لوٹائے جاؤ گے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ
اے لوگو یقیناً آئی تمہارے پاس نصیحت طرف سے تمہارے رب کی اور

شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٨﴾
شفا اس (شک) کے لیے جو سینوں میں ہے اور ہدایت اور رحمت مومنوں کے لیے

52۔ تَسْتَعْجِلُوْنَ: اس کے لئے جلدی کرتے تھے (کہ عذاب جلدی آئے)۔ اب عذاب آگیا تو ایمان لانے کا فائدہ نہ ہو گا (ii)۔ جیسے ڈوبتے وقت فرعون کا ایمان لانا مقبول نہ ہوا۔ 53۔ خُلْد کے لفظ سے عذاب کے غیر منقطع ہونے کو بیان نہیں کیا گیا بلکہ اس میں عذاب کے تعلق کی مضبوطی کی طرف اشارہ ہے (ح)۔ **54**۔ اِیْ حرف جواب ہے اور اس کے بعد ہمیشہ قسم آتی ہے (ح)۔ یَسْتَنْبِئُوْنَکَ: تجھ سے خبر پوچھتے ہیں۔ ھُوَ اور اِنَّہ سے مراد قرآن مجید یا قیامت یا عذاب کا آنا ہے کہ کیا یہ حق (حقیقت) ہے۔ مُعْجِزِیْنَ: ہمیں عاجز کرنے والے یعنی عذاب ضرور آئے گا تم اسے ٹال نہیں سکتے اور اس سے بچ نہیں سکتے (ii)۔ (نیز دیکھیں 34:4 اور 64:8)۔ **55**۔ اَسَرُّ کا لفظ متضاد معنے دیتا ہے اس کا معنٰی چھپایا یا ظاہر کیا ہے۔ اَسَرُّوا النَّدَامَۃَ کا معنٰی ہو گا وہ اپنی ندامت کو چھپائیں گے یا ان کے دلوں میں ندامت ظاہر یعنی پیدا ہو جائے گی (ح)۔ وہاں عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اگر ان کے پاس جس قدر زمین میں ہے تمام کا تمام ہو تو اُسے فدیہ دینے کے لئے تیار ہوں گے، مگر عذاب سے رہائی کی کوئی صورت نہ ہو گی۔ **56**۔ یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے قیامت یا عذاب ضرور آئے گا، تم اسے ہر گز نہ ٹال سکو گے، تمہارے کردہ اعمال کی جزاء یا سزا دی جائے گی۔ **58**۔ مَوْعِظَۃٌ: سے مراد قرآن مجید ہے (29:52) یعنی اسلام۔ لِمَا فِی الصُّدُوْرِ جو سینوں میں ہے یعنی شک، کدورتیں اور شبہات جو توحید و رسالت اور آخرت کے بارے میں ان کے دلوں میں ہیں۔ نیز شرک کی پلید گی حسد، بغض اور نفاق جو اسلام کے متعلق ان کے دلوں میں ہیں۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ

توکہدے فضل سے اللہ کے اور اس کی رحمت سے پس ساتھ اس کے پس چاہیئے کہ وہ خوش ہوں

هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝٥٩ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

وہ بہتر ہے اس سے جسے وہ جمع کرتے ہیں توکہدے کیا دیکھا تم نے کہ جو کچھ اتارا ہے اللہ نے

لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ

تمہارے لیے رزق پھر کردیا تم نے کچھ اس سے حرام اور (کچھ) حلال توکہدے کیا

آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝٦٠ وَمَا ظَنُّ

اللہ نے اجازت دی تم کو یا اللہ پر تم جھوٹ باندھتے ہو اور کیا خیال ہے

الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

ان لوگوں کا جو باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ روز قیامت کے متعلق

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا

یقیناً اللہ ضرور فضل والا ہے لوگوں پر ولیکن اکثر ان کے نہیں

ع يَشْكُرُوْنَ ۝٦١ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ

شکر کرتے اور نہیں ہوتا تو کسی حالت میں اور نہیں پڑھتا تو اس میں سے کچھ

قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا

قرآن اور نہ کرتے ہو تم کوئی عمل مگر ہوتے ہیں ہم تم پر نگران

اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ

جبکہ مشغول ہوتے ہو تم اس میں اور نہیں غائب تیرے رب سے (کوئی چیز) برابر

ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَ

ذرہ کے زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ چھوٹی اس سے اور

لَاۤ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٦٢ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا

نہ بڑی مگر کتاب کھلی میں ہے آگاہ ہو جاؤ یقیناً دوست اللہ کے نہیں

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٦٣ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

خوف ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے وہ جو کہ ایمان لائے اور

59۔ بِفَضْلِ اللّٰهِ: یہی جو آیت 58 میں بیان ہوا ہے وہ اللہ کے فضل اور رحمت سے ہوا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے قران مجید نازل فرمایا ہے نیز دیکھیں 5:105۔ فرمایا دنیوی مال جمع کرنے سے بہتر ایمان کی دولت ہے جو جمع کرنے کے لائق ہے۔ "جو آخرت میں بھی کام آئے گی" اور مؤمنوں کے لئے شفا، ہدایت اور رحمت ہے۔ "هُوَ کی ضمیر فضل و رحمت کی طرف بھی جا سکتی ہے اور ان کے حصول کی طرف بھی اور اس سے مراد قران مجید بھی ہو سکتا ہے جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ (ح) یعنی اسلام"۔ **60**۔ رِزْقٍ: یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے تم نے اس (رزق) میں سے کچھ کو حرام اور کچھ کو حلال قرار دے لیا ہے۔ جیسا کہ سورہ انعام میں ذکر آ چکا ہے مشرکین بعض جانوروں کو بتوں کے نام پر آزاد کر کے ان کا کھانا حرام ٹھہرا لیتے تھے۔ **61**۔ ظن یا خیال سے یہاں یہ مراد ہے کہ مشرکین قیامت کے روز کیا جواب دیں گے ان کے خود ہی حرام و حلال بنانے پر۔ اللہ یقیناً فضل والا ہے لوگوں پر یعنی جلدی سزا نہیں دیتا بلکہ مہلت دیتا ہے کہ حق کو پہچان کر سیدھے راستہ پر آئیں۔ لَا يَشْكُرُوْنَ: یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے۔ **62**۔ "مِنْهُ کی ضمیر قرآن مجید کی طرف لوٹتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف بھی جس نے قرآن اتارا (ح)"۔ مِنْهُ: اس (کتاب) میں سے۔ مِنْ قُرْاٰنٍ: کوئی حصۂ قرآن۔" شَاْنٍ: حالت، معاملہ، اہم امر، عادت، معمول (ح)"۔ آنکھ اور کان دونوں کے لئے ایک حد مقرر ہے نہ اس سے کم کو دیکھا اور سنا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس سے زیادہ کو۔ گویا چیز کا چھوٹا ہونا بھی ادراک سے باہر کر دیتا ہے اور بڑا ہونا بھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارے ساتھ حد بندی کا معاملہ نہیں۔ (ح)" فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ: یعنی علم الٰہی میں محفوظ ہے نیز دیکھیں (6:60)(6:39) اور (11:7)۔ **63**۔ خوف آئندہ کا اور حزن یعنی غم گزشتہ کا اپنی جان کے متعلق۔

كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ
تھے تقویٰ کرتے ان کے لیے خوشخبری ہے زندگی ورلی میں اور
فِى الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ
آخرت میں نہیں تبدیلی باتوں میں اللہ کی یہ ہی ہے
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ
کامیابی بڑی اور نہ غم میں ڈالے تجھے بات ان کی یقیناً عزت
لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِى
اللہ کے لیے ہے سب کی سب وہی خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے آگاہ ہو جاؤ یقیناً اللہ کے ہیں جو
السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور نہیں پیروی کرتے وہ لوگ جو پکارتے ہیں
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ
سوائے اللہ کے (اور) شریکوں کے نہیں پیروی کرتے وہ سوائے گمان کے اور نہیں
هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ
وہ مگر ڈھکلوں سے کام لیتے ہیں وہی ہے جس نے بنایا تمہارے لیے رات کو
لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
تاکہ آرام کرو تم اس میں اور دن کو دکھانے والا یقیناً اس میں البتہ نشانات ہیں
لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ
ان لوگوں کے لیے جو سنتے ہیں انہوں نے کہا اختیار کیا ہے اللہ نے (اپنے لیے) بیٹا پاک ہے وہ
هُوَ الْغَنِىُّ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ اِنْ
وہ بے پرواہ ہے اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے نہیں ہے
عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا
تمہارے پاس کوئی دلیل اس کی کیا کہتے ہو تم اللہ پر جو نہیں
تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
جانتے تم تو کہدے یقیناً جو لوگ گھڑ لیتے ہیں اللہ پر جھوٹ

وقف لازم

64تا65۔ خوش خبری یعنی دنیا میں رؤیا صالحہ اور نیک شہرت جیسا کہ احادیث میں آتا ہے اور آخرت میں جنت کی بشارت۔"Oیعنی خدا تعالیٰ خواب اور الہام کے ذریعہ سے اور نیز مکاشفات سے ان کو بشارتیں دیتا رہے گا اور آئندہ زندگی میں بھی۔ یہی فوز عظیم ہے جو محبت اور معرفت کے منتہیٰ مقام تک پہنچا دیتا ہے" نبوت سے کچھ باقی نہیں رہا مگر مبشرات (سچی خوابیں) جو نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ (حدیث بخاری 92:4,5)۔ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ: یعنی اللہ کی پیشگوئیاں پوری ہو کر رہیں گی مؤمنوں کے حق میں اور کافروں کے متعلق(ii)، 6:35,116 اور 18:28 میں بھی ذکر ہے۔ نیز قوانین قدرت تبدیل نہیں ہوتے۔ آگ جلائے گی اور پانی آگ بجھائے گا(ii)۔ **66**۔ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ: غلبہ اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔آنحضرتؐ کا یہ غم اپنی ذات کے لئے نہ تھا بلکہ کفار کی جہت سے تھا جو اللہ کے پیغام کی گستاخی کرتے تھے کہ وہ ایسی باتیں کر کے تباہ و برباد نہ ہو جائیں۔ اللہ کی عزت کو کوئی گزند نہ پہنچا سکے گا۔ سب عزت اللہ ہی کی ہے۔ **67**۔ ترجمہ: (یہ لوگ) شرکاء کی پیروی نہیں کرتے جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں بلکہ وہ صرف اپنے گمان کی پیروی کرتے ہیں۔ یہاں مَا کا معنٰی ہے وہ لوگ کس چیز کی پیروی کررہے ہیں۔ يَخْرُصُوْنَ: وہ ڈھکونسلوں سے کام لیتے ہیں۔ **69**۔ الْغَنِىُّ: بےاحتیاج ہے۔ (یہ قول مسلمانوں کی زبان سے ہے)۔ یعنی اس کو کسی بیٹے کی حاجت نہیں ہے۔ بِهٰذَا: یعنی خدا کا بیٹا بنانے کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا: یہ عیسائیوں کا قول ہے۔ اس کے بعد کا کلام مسلمانوں کی زبان سے کہا گیا ہے۔ **70**۔ مفتری کامیابی کا منہ نہیں دیکھتا۔

لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۷۰﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ
نہیں کامیاب ہوں گے فائدہ اُٹھانا ہے دنیا میں پھر ہماری طرف لوٹنا ہے ان کا پھر
نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۱﴾
چکھائیں گے ہم عذاب سخت بسبب اس کے کہ تھے وہ کفر کرتے
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ
اور پڑھ ان پر خبر نوح کی جب کہا اس نے اپنی قوم کو اے قوم میری اگر ہے
كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ
شاق گزرتا تم پر کھڑا ہونا میرا اور نصیحت کرنا میرا ساتھ آیات کے اللہ کی پس اللہ پر
تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ
بھروسہ کیا میں نے پس جمع کرلو تم اپنا معاملہ اور اپنے شرکاء کو پھر نہ رہے
اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۲﴾ فَاِنْ
معاملہ تمہارا تم پر مشتبہ پھر کرلو مجھ سے (جو چاہو) اور نہ مہلت دو مجھے پھر اگر
تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى
پھر جاؤ تم تو نہیں مانگا میں نے تم سے کوئی اجر نہیں اجر میرا مگر
اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ
اللہ پر اور حکم دیا گیا ہوں میں کہ ہو جاؤں فرماں برداروں میں سے پس تکذیب کی انہوں نے
فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَ
اس کی پھر بچالیا ہم نے اسے اور انہیں جو ساتھ تھے اس کے کشتی میں اور بنایا ہم نے انھیں (پہلوں کا) جانشین اور
اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
غرق کر دیا ہم نے ان لوگوں کو جنہوں نے جھٹلایا آیات کو ہماری پس دیکھ کیسا ہوا
عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى
انجام ڈرائے جانے والوں کا پھر بھیجا ہم نے بعد اس کے کئی رسولوں کو طرف
قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا
ان کی قوم کی پس وہ لائے ان کے پاس کھلے دلائل پس نہ تھے وہ ایمان لاتے

71۔ مَتَاعٌ: (عارضی) سامان۔ **72**۔ مَقَامِيْ: یعنی میرا مرتبہ نبوت۔ فَاَجْمِعُوْٓا: (اس معاملہ میں میرے مقابلہ کیلئے) اکٹھے ہو کر اتفاق کرلو اور کوئی چھپی کسر نہ اٹھا رکھو۔ جو کر سکو میرا کر ڈالو۔ غُمَّةً: چھپا ہوا، مشتبہ۔ یعنی تم سمجھ رہے ہو گے کہ بلاشبہ تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے تو اُقْضُوْٓا اِلَيَّ کرلو میرا جو کرنا ہے۔ اَمْرُكُمْ: تمہاری چالیں۔ "اس آیت میں کامیابی کے چھ گر بتائے گئے ہیں۔ 1۔ توکل علی اللہ۔ 2۔ مشورہ کے بعد ایک رائے پر جمع ہو جانا۔ 3۔اپنے ہم خیالوں کو ایک رائے پر لے آنا۔ 4۔ معاملہ کی تفصیلات کو طے کرلینا۔ 5۔ بغیر انتشار طاقت کے ایک ہی وقت میں متحدہ محاذ سے حملہ کیا جائے۔ 6۔ حملہ کرنے کے بعد دشمن کو سانس لینے کا بھی موقع نہ دیا جائے۔ ان مدارج ستہ سے گزرنے کے بعد انسان تکمیل کا مقام حاصل کرلیتا ہے (ح)"۔ **73**۔ تمام نبیوں کا دین اسلام تھا گو شریعتیں مختلف رہیں۔ نیز دیکھیں (12:102) (10:85) (27:45) (2:132-133) (7:127)(5:45)(6:164)۔ **74**۔ خَلٰٓئِفَ: پیچھے باقی رہ کر وارث ہونے والے۔ جانشین۔

بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ

اس لیے کہ تکذیب کی تھی انہوں نے اس کی پہلے سے اسی طرح مہر کرتے ہیں ہم دلوں پر

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۷۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ

حد سے بڑھنے والوں کے پھر بھیجا ہم نے بعد ان کے موسیٰ اور ہارون

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا

طرف فرعون کی اور اس کے سرداروں کی ساتھ اپنی آیات کے پس تکبر کیا انہوں نے اور وہ تھے قوم

مُّجْرِمِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ

مجرم پس جب آیا ان کے پاس حق ہمارے پاس سے کہا انہوں نے یقیناً

هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا

یہ البتہ جادو ہے کھلا کھلا کہا موسیٰ نے کیا تم کہتے ہو حق کے متعلق جب وہ

جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۸﴾ قَالُوْٓا

آیا تمہارے پاس کیا جادو ہے یہ اور نہیں کامیاب ہوتے جادوگر انہوں نے کہا

اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ

کیا آیا ہے تو ہمارے پاس تاکہ پھیر دے ہمیں اس سے کہ پایا ہم نے جس پر اپنے باپ دادا کو اور (تاکہ) ہو جائے

لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۹﴾

تم دونوں کے لیے بڑائی ملک میں اور نہیں ہیں ہم تم دونوں پر ایمان لانے والے

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ

اور کہا فرعون نے لاؤ میرے پاس ہر جادوگر ماہر پس جب آئے

السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۱﴾

جادوگر کہا ان کو موسیٰ نے ڈالو (زمین پر) جو تم ڈالنے والے ہو

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

پس جب ڈالا انہوں نے کہا موسیٰ نے وہ چیز کہ لائے ہو تم جسے جادو ہے یقیناً اللہ

سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَ

عنقریب باطل کر دیگا اسے، یقیناً اللہ نہیں ٹھیک ہونے دیتا کام مفسدوں کا اور

75۔اس آیت میں خدا تعالیٰ کے دلوں پر مہر لگانے کی حقیقت کو اچھی طرح کھول کر بیان کیا گیا ہے جیسا کہ 47:25 میں فرمایا اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا کہ جو تالے کفار کے دلوں پر لگے ہوئے ہیں وہ خود ان کے دلوں میں سے پیدا شدہ ہیں۔(ح)۔ رُسُلًا: (دیگر) رسول۔ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا: مگر وہ (ان پر) ایمان نہ لائے۔ **76**۔ كَانُوْا۔۔۔ مُجْرِمِيْنَ یعنی پہلے بھی شرک اور بدیاں کرتے تھے۔ بنی اسرائیل پر ظلم و ستم کرتے تھے۔ پھر موسیٰؑ کا انکار کر کے مجرم ہوئے۔ بِاٰيٰتِنَا: ہماری نشانیوں یا معجزات کے ساتھ۔ بالخصوص 9 معجزات دکھائے جن کا ذکر 17:102 میں کیا گیا ہے۔ **77**۔ سِحْرٌ مُّبِيْنٌ: یعنی شعبدہ بازی، دھوکہ بازی ہے۔ **78**۔ کیا تم ایسا کہتے ہو جب حق تمہارے پاس آیا ہے اور کھلا کھلا معجزہ دیکھ کر اس کو جادو کہتے ہو حالانکہ جادوگر کامیاب (غالب) نہیں ہوتے۔ چنانچہ جادوگر حق کو پہچان کر ایمان لے آئے۔ **81**۔ یعنی رسیوں اور لاٹھیوں کو (سانپ کی شکل دے کر) زمین پر ڈال دو۔ **82**۔ لَا يُصْلِحُ: یعنی کامیاب نہیں ہونے دیتا، جس کام کی اصلاح ہو جائے تو اس کا نتیجہ کامیاب ہو جاتا ہے اور جس کام میں فساد ہو اس کا نتیجہ بھی خراب نکلتا ہے (ii)۔ جادوگروں سے مقابلے کا ذکر سورہ اعراف اور سورۃ طٰہٰ میں بھی ہوا ہے۔ جادوگروں نے جب سوٹیاں اور رسیاں زمین پر ڈالیں تو عصا موسیٰؑ نے ان سب کو باطل کر دیا۔

ع ۸ / ۱۲

يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۸۲ فَمَآ
حق ثابت کریگا اللہ حق کو ساتھ اپنی باتوں کے اور اگرچہ ناپسند کریں مجرم پس نہ

اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ
ایمان لائے موسیٰ پر سوائے چند نوجوانوں کے قوم سے اس کی بوجہ خوف کے

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ
فرعون کے اور اسکے سرداروں کے کہ وہ دُکھ پہنچائے گا انہیں اور یقیناً فرعون البتہ سرکش تھا

فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۸۳ وَقَالَ مُوْسٰى
زمین میں اور یقیناً وہ البتہ حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا اور کہا موسیٰ نے

يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ
اے قوم میری اگر ہو تم ایمان لائے اللہ پر تو اسی پر بھروسہ کرو اگر ہو تم (اس کے)

مُّسْلِمِيْنَ ۸۴ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا
فرمانبردار پس کہا انہوں نے اللہ پر ہی بھروسہ کیا ہم نے اے رب ہمارے نہ بنا ہمیں

فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۸۵ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ
فتنہ (کا موجب) ظالم لوگوں کے لیے اور نجات دے ہمیں اپنی رحمت سے

الْكٰفِرِيْنَ ۸۶ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ
کافر لوگوں سے اور وحی کی ہم نے طرف موسیٰ اور اس کے بھائی کے کہ بناؤ

لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ
اپنی قوم کے لیے مصر میں گھر اور بناؤ اپنے گھروں کو آمنے سامنے اور

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۸۷ وَقَالَ مُوْسٰى
قائم کرو نماز اور خوشخبری دے مومنوں کو اور کہا موسیٰ نے

رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى
اے رب ہمارے یقیناً تو نے دی ہے فرعون اور اس کے سرداروں کو زینت اور مال

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا
زندگی دنیا میں اے رب ہمارے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ برگشتہ کرتے ہیں (اوروں کو بھی) راہ سے تیری اے رب

83۔ يُحِقُّ الْحَقَّ: حق کا بول بالا کرے گا۔ بِكَلِمٰتِهٖ کا مطلب یہ بھی ہے کہ براہین و دلائل سے، معجزات سے یا اللہ کے حکم کُنۡ سے۔ 84۔ ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ: ہٖ کی ضمیر فرعون کی قوم کی طرف بھی ہو سکتی ہے اور موسیٰؑ کی قوم کی طرف بھی یعنی اسرائیلیوں میں سے۔ یعنی آل فرعون سے اس کی بیوی (66:12) اور ایک آدمی (40:29) مراد ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے ذُرِّيَّةٌ کے معنٰی کئے ہیں کہ "چند ایک ہی"۔ فَمَآ اٰمَنَ سے سچا ایمان مراد ہے۔ فرعون کے افسروں میں سے اسرائیلی بھی تھے اور غیر اسرائیلی بھی۔ فرعون کی قوم میں سے چند ایک موسیٰؑ پر ایمان لائے جیسے فرعون کی بیوی آسیہ ایمان لے آئی۔ اور اگر قوم سے مراد اسرائیلی ہوں تو حقیقی ایمان صرف چند نوجوانوں کو نصیب ہوا تھا، باقی کے ابن الوقت تھے۔ 85۔ يٰقَوْمِ: سے مراد بنی اسرائیل کی قوم ہے (7:129-130)۔ ایمان ذہنی عقیدہ کا نام ہے اور اسلام ظاہرہ اعمال کا نام ہے اور یہ اعمال اندرونی عقیدے کی عکاسی کرتے ہیں۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ: اگر تم (سچّے) مسلمان ہو۔ 86۔ "نہ بنا ہمیں فتنہ کا موجب ظالم لوگوں کے لئے" یعنی ظالموں کو جو ہم پر مسلط کرنے سے فتنہ اٹھتا ہے اس سے ہمیں بچالے یعنی ہمیں قوم کے ظلموں کا تختہ مشق نہ بنا۔ دوسرے یہ بھی معنٰی ہیں کہ ہم ایسے کام نہ کریں جو ظالموں کو دین پر حملہ کرنے کا موقع مل جائے (ح)۔ 88۔ قِبْلَةً: آمنے سامنے تا تعاون رہے۔ یا قبلہ رخ بناؤ تا اس میں نمازیں ادا کرو۔ کیونکہ محکوم ہونے کی وجہ سے وہ اپنے معبد نہیں بنا سکتے تھے۔ یا علیحدہ محلہ بناؤ تا ہجرت کرتے وقت اکٹھے رہو۔ مؤمنوں کو خوشخبری دے کہ تمہاری نجات کا وقت قریب ہے۔

اطْمِسْ عَلٰٓی اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا
ہمارے تباہی لا اموال پر ان کے اور سخت کر دے دلوں کو ان کے پس نہ ایمان لائیں

حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۸۹﴾ قَالَ قَدْ اُجِیْبَتْ
یہاں تک کہ دیکھ لیں عذاب دردناک فرمایا یقیناً قبول کر لی گئی

دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِیْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِیْلَ الَّذِیْنَ
دُعا تم دونوں کی پس درست رہو اور نہ پیروی کرنا طریق کی ان لوگوں کے جو

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۹۰﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ
نہیں جانتے اور گذار کر لے گئے ہم بنی اسرائیل کو سمندر سے

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓی
تو پیچھا کیا ان کا فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے یہاںتک کہ

اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ
جب آلیا اُسے غرق ہونے نے اس نے کہا ایمان لایا میں نہیں کوئی خدا سوائے اس کے کہ

اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۹۱﴾
ایمان لائے جس پر بنی اسرائیل اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۹۲﴾
کیا اب ؟ حالانکہ یقیناً نافرمانی کی تو نے پہلے اور تھا تو مفسدوں میں سے

فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةً ؕ
پس آج بچالیں گے ہم تجھے بصورت جسم کی تیرے تاکہ ہو تو ان لوگوں کیلئے جو پیچھے ہیں تیرے نشان

وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَقَدْ
اور یقیناً بہت سے لوگ آیات ہماری سے البتہ غافل ہیں اور یقیناً یقیناً

بَوَّاْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ
جگہ دی ہم نے بنی اسرائیل کو جگہ اعلیٰ درجہ کی اور دیں ہم نے ان کو

الطَّیِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰی جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ
پاک چیزیں پس نہ (آپس میں) اختلاف کیا انہوں نے یہاں تک کہ آیا انکے پاس علم یقیناً

89۔ لِيُضِلُّوْا: یعنی لوگ ان کی دنیوی خوشحالی دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ خدا ان پر راضی ہے اور ان کی پیروی کرنے لگ جاتے ہیں۔ یہاں "لِ" عاقبت ہے کہ نتیجہ ایسا ہوا۔ "ان کے دلوں پر سختی کر" (تاوہ ایمان لے آئیں) یا اپنے بدارادوں سے باز آجائیں (ii)۔ یعنی ان پر ایسی سخت مصیبت آئے جو ان کو ہدایت کی طرف متوجہ کردے۔ نیز دیکھیں (71:27) ناقل۔ **90**۔ قَالَ: (اللہ نے) فرمایا دعا قبول کی گئی ہے یعنی فرعون اور اس کے ساتھی غرق کئے جائیں گے۔ فَاسْتَقِیْمَا: یعنی اپنا مشن مستعدی سے جاری رکھو۔ خدا کے حکم کا انتظار کرو اور عذاب کو جلدی نہ چاہو۔ وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ: اور منکروں کی پیروی میں عذاب کو جلدی نہ چاہو۔ یا منکرین کی چالوں میں نہ آجانا۔ **91**۔ جٰوَزْنَا: ہم (سمندر کے) پار لے گئے (2:51)۔ فرعون کا اللہ پر ایمان لانا طالمود میں درج ہے مگر بائیبل میں نہیں۔ طالمود میں خروج 9:16 کی تفسیر کے تحت۔ "Oخدا نے فرمایا کہ تیرا بدن تو ہم بچالیں گے مگر تیری جان کو اب نہیں بچائیں گے۔ آخر خدا نے اس کے بدن کو ایک کنارے پر لگادیا۔ ایک چھوٹے سے قد کا وہ آدمی تھا"۔ **92**۔ آٰلْـٰٔنَ: (اللہ نے کہا) کیا اب؟ **93**۔ موسیٰؑ کا فرعون کے گھر میں پرورش پانا۔ خروج 2:10 میں مذکور ہے۔ جس فرعون نے موسیٰؑ کی پرورش کی تھی اس کا نام Rameses II (رامسیس) اور جو فرعون غرق ہوا تھا اس کا نام Merneptah (جیوئس انسائیکلوپیڈیا جلد 8 صفحہ 500)۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں زیر لفظ Mummy (ممی) یہ لکھا ہے کہ اس کی لاش قاہرہ کے عجائب گھر میں محفوظ ہے۔ بائبل نے یہ بات نہیں بتائی کہ فرعون کی لاش مل گئی تھی مگر قرآن نے بتایا ہے۔ سمندر کی لہروں نے فرعون کی لاش کو سمندر کے کنارے آلگایا تھا۔ فرعون کی لاش کا ذکر نہ ہی کسی اور الہامی یا غیر الہامی کتاب میں ملتا ہے مگر تین ہزار سال کے بعد انیسویں صدی میں فرعون کی لاش دریافت کرلی گئی۔ اب مصر کے عجائب گھر میں رکھی ہے۔ یہ قرآن کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ اس فرعون کا نام مرنفتاح تھا۔ لِمَنْ خَلْفَكَ: نشان ہو ان لوگوں کے لئے جو تیرے بعد ہوں گے۔ مصری لوگ لاش کو ممی بنا کر محفوظ کر لیا کرتے تھے۔ فرعون کی ممی اہرام مصر سے ملی تھی۔

رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ
رب تیرا فیصلہ کرے گا درمیان ان کے بروز قیامت اس میں کہ تھے جس میں
يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٤﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ
وہ اختلاف کرتے پس اگر ہے تو کسی شک میں اس سے جو اتارا ہم نے طرف تیری
فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ
پس پوچھ لے ان لوگوں سے جو پڑھتے ہیں (آسمانی) کتاب پہلے تجھ سے یقیناً یقیناً
جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٥﴾
آیا تیرے پاس حق طرف سے تیرے رب کی پس نہ ہو تو شک کرنے والوں میں سے
وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ
اور نہ ہو تو ان لوگوں میں سے جنہوں نے تکذیب کی آیات کی اللہ کی ورنہ ہوجائے گا تو
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ
نقصان پانیوالوں میں سے یقیناً وہ لوگ کہ ثابت ہوگئی ان پر بات
رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى
تیرے رب کی نہیں ایمان لائیں گے اور اگرچہ آئیں ان کے پاس سب نشان یہاں تک کہ
يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٨﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ
دیکھیں وہ عذاب دردناک پس کیوں نہ ہوئی کوئی بستی جو ایمان لائی
فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۚ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا
پھر نفع دیتا ہے اسے ایمان اس کا سوائے قوم یونس کے جب ایمان لائے وہ دور کردیا ہم نے
عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ
ان سے عذاب ذلت کا زندگی ورلی میں اور سامان دیا ہم نے
اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٩﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ
ایک وقت تک اور اگر چاہتا رب تیرا البتہ ایمان لاتے وہ جو زمین میں ہیں سب کے سب
جَمِيْعًا ۚ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٠﴾
اکٹھے کیا پھر تو مجبور کریگا لوگوں کو کہ وہ ہوجائیں مومن

94۔ مُبَوَّاَ صِدْقٍ: اعلیٰ جگہ جہاں ہر طرح کے فوائد ملیں۔ یعنی مصر سے نکلنے کے بعد فلسطین میں آباد کیا جہاں ان کا کوئی دشمن نہ تھا۔ "علم آگیا یعنی قرآن نازل ہوا۔ (ابن عباس)"۔ صِدْقٍ: مضبوط و محفوظ جگہ۔ "اختلاف کیا یعنی باوجود پیشگوئیوں اور معجزات دیکھنے کے انبیاء کی مخالفت کی اور اب محمدؐ رسول اللہ سے انہوں نے اختلاف کیا۔ کہ یہ نبی بنی اسرائیل سے کیوں نہ آیا۔ اس کا فیصلہ اللہ قیامت کے روز فرمائے گا (رزای) (ii)"۔ **95**۔ بواسطہ رسول یہ خطاب قرآن مجید کے مخاطب لوگوں کو ہے۔ آنحضرتؐ کو کبھی شک نہیں ہوا ہاں شک غیر مسلموں کو ہے۔ (آیت 105) اور (6:164) کی رُو سے آنحضرتؐ کو مؤمن اور اوّل المسلمین یعنی سب سے بڑھ کر فرمانبردار قرار دیا گیا ہے۔ نیز دیکھیں (2:137)۔ اور (21:11) قرآن لوگوں کی طرف اتارا گیا۔ (یعنی سب لوگ اس کے مخاطب ہیں)۔ فَسْئَلِ الَّذِيْنَ: پوچھ ان سے کہ کیا پہلی کتب میں آنحضرتؐ کے آنے کے متعلق پیشگوئیاں موجود ہیں کہ نہیں۔ پس یہ خطاب سب لوگوں سے ہے نہ کہ آنحضرتؐ اس کے مخاطب ہیں۔ جیسے فرمایا يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ (65:2) حالانکہ حضور نے کبھی طلاق نہیں دی تھی اسی طرح فرمایا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا (17:24) حالانکہ آنحضرتؐ کے والدین تو زندہ ہی نہ تھے پھر فرمایا (يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي) (10:105)۔ اس میں لوگ مخاطب ہیں نہ کہ رسول۔ دیکھیں تفسیر آیت 2:148۔ صحیح ترجمہ یہ ہے۔ فَلَا تَكُوْنَنَّ اور وَلَا تَكُوْنَنَّ: "یہاں (آیت 95 اور 96 میں) نفی کا صیغہ ہے نہ کہ نہی کا۔ ماضی اور حال پر نون ثقیلہ نہیں آتا۔ یہاں استقبال کا صیغہ ہے یعنی چونکہ یہ حق ہے جو تیرے رب کی طرف سے تیرے پاس آچکا ہے پس تو کبھی بھی شک کرنے والوں میں سے نہ ہوگا۔ نہ ہی ان لوگوں میں سے ہوگا جنہوں نے تکذیب کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ لَا اَشُكُّ وَلَا اَسْئَلُ کہ نہ میں شک کرتا ہوں اور نہ ہی سوال (ابن کثیر) لہٰذا یہاں خطاب عام لوگوں سے ہے نہ کہ رسول سے"۔ **97 تا 98**: حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَةُ رَبِّكَ: جن پر اللہ کی اتمام حجت ہوچکی ہے اور پھر بھی ضد کے سبب سے ایمان نہیں لاتے وہ اب عذاب ہی کا انتظار کرتے ہیں کہ کب آئے تو پھر ایمان لائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو جو فرمایا تھا کہ تجھے اور تیرے ساتھیوں کو جہنم میں بھر دوں گا تو یہ لوگ اس کے مصداق ہوچکے ہیں۔ **99**۔ حضرت یونسؑ کا زمانہ 860 ق م سے لے کر 784 ق م تھا۔ موصل (عراق) ان کی قوم کا مرکز تھا یعنی نینوا۔ یونسؑ کی قوم نے عذاب آنے سے پہلے توبہ کر لی تھی اور ایمان لے آئے تھے اس واسطے عذاب سے بچ رہے۔ باقی قوموں نے ایسا نہ کیا تھا۔ اس میں اشارہ ہے کہ مکہ کے لوگ عذاب آنے سے قبل ایمان لے آئیں گے۔ پس ایسا ہی ہوا۔ فَلَوْ لَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ: پس کیوں نہ (دوسرے) لوگ ایمان لے آئے تا اُنہیں بھی فائدہ ہوتا سوائے قوم یونسؑ کے۔ **100**۔ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ: یعنی اللہ تعالیٰ اگر اپنی مشیت زبردستی نافذ کرتا تو سب لوگ ایمان لے آتے۔ "O دین اسلام میں اکراہ اور جبر نہیں (2:257)" اللہ جبراً دین نہیں منواتا۔ آنحضرت چاہتے تھے کہ سب لوگ حق قبول کرلیں (18:7)۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَيَجْعَلُ
حالانکہ نہیں ہے کسی جان کے لیے کہ ایمان لائے سوائے اجازت کے اللہ کی اور ڈالتا ہے
الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا
(کفر کی) پلیدی ان لوگوں پر جو نہیں عقل کرتے توکہدے دیکھ کیا کچھ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ
آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور نہیں کام آتے نشانات اور ڈرانے والی
عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ
باتیں ان لوگوں کو جو نہیں ایمان لاتے پس نہیں وہ انتظار کرتے مگر مانند دنوں کے
الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ
ان لوگوں کے جو گذر چکے پہلے ان کے توکہدے پس انتظار کرو یقیناً میں بھی ساتھ تمہارے
مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
انتظار کرنے والوں میں سے ہوں پھر ہم نجات دیتے رہے اپنے رسولوں کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے
كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا
اسی طرح فرض ہے ہم پر کہ نجات دیں مومنوں کو توکہدے اے
النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ
لوگو اگر ہو تم شک میں متعلق میرے دین کے پس نہیں عبادت کرتا میں ان لوگوں کی
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ
جن کی تم عبادت کرتے ہو سوائے اللہ کے ولیکن میں عبادت کرتا ہوں اللہ کی جو
يَتَوَفّٰىكُمْ ۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ
روح قبض کرتا ہے تمہاری اور حکم دیا گیا ہوں میں کہ ہو جاؤں مومنوں میں سے اور
اَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
یہ کہ قائم کر اپنی توجہ دین کے لیے موحد ہوکر اور نہ ہو تو ہرگز
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ
مشرکوں میں سے اور نہ پکار سوائے اللہ کے جو نہ نفع دے تجھے

ع ۱۱ ۱۰ ۱۵

101۔ نہیں ہے کسی جان کے لئے کہ ایمان لے آئے سوائے اللہ کی اجازت سے۔ یعنی خدا کے بنائے ہوئے طریقوں کو چھوڑ کر ایمان نہیں ملتا۔ جو عقل سے کام نہیں لیتے وہ حق کو قبول نہیں کریں گے۔ وہ گندگی (شرک) میں ہیں۔ رِجْسٌ کے دوسرے معنٰی سزا کے ہیں (Lane) یعنی جو عقل نہیں کرتے وہ سزا پائیں گے۔ عقل سے کام لو اور دیکھو کہ آنحضرتؐ کی ترقی کے سامان زمین و آسمان میں پیدا ہو رہے ہیں۔ اللہ جھوٹے کو کبھی کامیابی عطا نہیں کرتا۔ **102**۔ جو ایمان نہ لانے پر مصر ہوں انہیں تبشیر و انذار کچھ اثر نہیں کرتے۔ **103**۔ اَيَّامُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ: یعنی ان پر عذاب آنے کے دن اس شرک کی وجہ سے ان کو سزا (عذاب) ملے گی جیسے پچھلی امتوں کے ساتھ ہوا۔ یعنی مکذبین کو ہلاک کیا اور مؤمنوں کو سلامت رکھا۔ **104**۔ كَذٰلِكَ: اسی طرح ہمیشہ ہوتا آیا ہے۔ حَقًّا عَلَيْنَا: ہم پر لازم ہے۔ (مؤمنوں کو نجات دینا)۔ **106**۔ وَاَنْ: اور (مجھے حکم ہے کہ میں کہوں) کہ "تو ایسا مؤحد حنیف بن جا کہ ادنیٰ ترین اور پوشیدہ ترین شرک کا شائبہ بھی قریب نہ پھڑکنے پائے۔

وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾
اور نہ نقصان پہنچاسکتا ہے تجھے پس اگر کیا تو نے (ایسا) تو یقیناً تو ظالموں میں سے ہوگا
وَإِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ إِلَّا هُوَ ۚ
اور اگر پہنچائے تجھے اللہ کوئی دُکھ تو نہیں کوئی دُور کرنیوالا اسے سوائے اس کے
وَإِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۚ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ
اور اگر ارادہ کرے تیرے متعلق بھلائی کا تو نہیں کوئی لوٹانے والا فضل کو اسکے، وہ پہنچاتا ہے اس (فضل) کو جسے
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا
چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اور وہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے تو کہدے اے
النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى
لوگو یقیناً آچکا ہے تمہارے پاس حق طرف سے تمہارے رب کی سو جس نے ہدایت پائی
فَإِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ
تو صرف ہدایت پاتا ہے اپنے نفس کے لیے اور جو گمراہ ہوا تو صرف گمراہ ہوتا ہے اسی
عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى إِلَيْكَ
(نفس) کے خلاف اور نہیں میں تم پر ہرگز نگہبان اور تو پیروی کر اس کی جو وحی کی جاتی ہے طرف تیری
وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾
اور صبر کر یہاں تک کہ فیصلہ کرے اللہ اور وہ بہتر ہے سب فیصلہ کرنیوالوں سے

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَّكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ
الف۔لام۔را (یہ) کتاب ہے پُرحکمت بنائی گئی ہیں آیات اس کی پھر مفصل بیان کی گئی ہیں طرف سے

107۔ اگر غیر اللہ کی پیروی کرے گا تو مشرک ہو جائے گا۔ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ شرک کرنا بڑا ظلم ہے (31:14)۔
108۔ فَلَا رَآدَّ : کوئی اس کو رد یا ٹال نہیں سکتا۔ یعنی معبودان باطلہ کچھ نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ صرف اللہ کی ذات ہی ایسا کر سکتی ہے۔ یُصِیْبُ بِهٖ: ہٖ سے مراد مذکورہ خیر (فضل) ہے۔ کوئی اللہ کے فضل کو نہیں روک سکتا۔ **109**۔ اَلْحَقُّ سے یہاں مراد قرآن مجید یعنی اسلام ہے۔ جو ہدایت پائے گا وہ دنیا اور آخرت میں عذاب سے بچ جائے گا۔ اور جو گمراہ رہے گا اس کا وبال اسی پر پڑے گا یعنی جہنم کی آگ میں پڑے گا۔ وَکِیْل: ذمہ دار، داروغہ، یعنی میرے ذمہ تم تک پیغام کو پہنچانا تھا۔ ماننا یا نہ ماننا تمہارا اختیار ہے۔ میں کوئی داروغہ نہیں ہوں کہ تم پر جبر کروں۔ **110**۔ یعنی اسلام کی فتح ہوگی، بہترین فیصلہ ہوگا۔ بالآخر فتح مکہ پر تمام کفار ایمان لے آئے۔ فرمایا پیغام حق پہنچانے میں جن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا ان پر صبر کر یعنی ثابت قدمی سے مقابلہ کر۔

11۔ سُوْرَةُ هُوْد (مکی)

2۔ الٓرٰ: میں اللہ خوب دیکھنے والا ہوں یا "O الٓرٰ۔ اللہ، جبرائیل، رُسل"۔ کِتٰبٌ: (یہ) کتاب ہے۔ اُحْکِمَتْ: بنیادی عقائد کی تعلیم کو محکم و پر حکمت بنایا۔ فُصِّلَتْ: تفصیل بیان کی تمام احکام، مواعظ، قصص، عقائد، ایمانیات اور آداب و اخلاق کی۔

يعتذرون ١١ ٣٢٠ هود ١١

حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿٢﴾ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ
حکمت والے بہت خبر رکھنے والی کے یہ کہ نہ عبادت کرو سوائے اللہ کے یقیناً میں تمہارے لیے طرف سے اسکی
نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ﴿٣﴾ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا
ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں اور یہ کہ بخشش مانگو اپنے رب سے پھر توبہ کرو
اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ
حضور میں اسکے سامان دیگا وہ تم کو سامان اچھا میعاد مقررہ تک اور
يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ
دے گا ہر فضیلت والے کو فضیلت اس کی اور اگر تم پھر جاؤ تو میں ڈرتا ہوں
عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿٤﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ
تم پر عذاب سے دن بڑے کے طرف اللہ کی لوٹنا ہے اور وہ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٥﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ
ہر بات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے آگاہ ہو جاؤ یقیناً وہ موڑتے ہیں سینے اپنے تاکہ
لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ
وہ چھپ جائیں اس سے خبردار جب وہ اوڑھتے ہیں کپڑے اپنے وہ جانتا ہے
مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٦﴾
جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں یقیناً وہ خوب جاننے والا ہے (بات) سینوں والی کو

3۔ (یہ آیات تعلیم کرتی ہیں) کہ خدائے واحد کی عبادت کرنا یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنا اور اللہ کی صفات میں اپنے آپ کو رنگنا (صِبْغَةَ اللّٰهِ)۔ اس کے لئے رسول اسوہ حسنہ ہیں جو بشیر و نذیر کر کے بھیجے گئے ہیں۔ نذیر: منکروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا۔ بشیر: مؤمنوں کو جنت کی خوش خبری دینے والا۔ عبادت کرنے کا فائدہ اللہ کو نہیں بلکہ عبادت کرنے والے کو ہو گا۔ (49:18)(29:7)۔ اَلَّا: سے پہلے یہ محذوف ہے۔ (یہ کتاب متنبہ کر رہی ہے) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ **4**۔ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ: یعنی ایک لمبے اور سخت گراں عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے بروز قیامت۔ مَتَاعًا حَسَنًا سے مراد دنیوی مال و متاع ہے جس میں سے وہ فی سبیل اللہ خرچ کرتا تھا ورنہ اگر صرف دنیوی اغراض پر خرچ کرتا تھا تو مَتاع الغرور کہلائے گا۔ اور فضل سے مراد آخرت کی نعماء ہیں۔ "استغفار کے بعد گزشتہ گناہوں سے دلی توبہ کرنا زیادہ درجہ رکھتا ہے۔ اس سے پھر روحانی مراتب عطا ہوتے ہیں۔(ii) "ہر فضیلت والے کو اس کی فضیلت دے گا یعنی حسنات دارین عطا فرمائے گا(ii)"۔ **6**۔ کافر گھروں میں اسلام کے خلاف جو باتیں کرتے ان کا جواب قرآن کی وحی میں آ جاتا وہ سمجھتے کہ کوئی چھپا ہوا سنتا ہے اور آنحضرتؐ کو جا کر بتا دیتا ہے۔ لہٰذا وہ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ: موڑتے ہیں اپنے سینے تا کہ چھپ جائیں اس سے یعنی ان کے بغض اور دلی خیالات افشاں نہ ہو جائیں۔ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ: وہ اوڑھتے ہیں اپنے کپڑے۔ محاورہ میں یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص دوسرے کی بات کو نہ سننے کی اور اس کی حالت کو نہ دیکھنے کی کوشش کرے۔ "مِنْهُ: یعنی اللہ سے چھپتے ہیں اور اس کی باتوں کو سننا نہیں چاہتے(ii)"۔ جب کپڑے پہن کر چھپ جاتے ہیں یعنی دوسرے کی بات کو نہ سننے اور اس کی حالت کو نہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نہ اپنے شبہات کو دور کرنے اور نہ حق کو پہچاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

الجزء ۱۲

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا
اور نہیں ہے کوئی جاندار زمین میں مگر اللہ پر ہے اس کا رزق
وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۭ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ
اور وہ جانتا ہے ٹھہرنے کی جگہ اس کی اور امانت رکھے جانے کی جگہ اس کی سب چیزیں کھلی کھلی کتاب
مُّبِيْنٍ ﴿۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
میں ہیں اور وہی ہے جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین چھ
اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ
دنوں میں اور تھا عرش اس کا پانی پر تاکہ آزمائے تم کو کہ کون تم میں سے زیادہ اچھا ہے
عَمَلًا ۭ وَلَىِٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ
عمل میں اور البتہ اگر کہے تو کہ یقیناً تم اٹھائے جانیوالے ہو بعد موت کے
لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۸﴾ وَ
ضرور کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہ نہیں یہ مگر جادو کھلا کھلا اور
لَىِٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ
البتہ اگر پیچھے ڈال دیں ہم ان سے عذاب مدت معینہ تک ضرور کہیں گے وہ
مَا يَحْبِسُهٗ ۭ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَ
کون روکے ہوئے ہے اسے خبردار جس دن آئیگا (عذاب) انکے پاس نہیں وہ ہٹایا جانے والا ان سے اور
ع ۱
حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَىِٕنْ اَذَقْنَا
گھیرے گا ان کو وہ کہ تھے وہ جس پر ہنسی کرتے اور البتہ اگر چکھائیں ہم
الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـــُٔوْسٌ
انسان کو اپنی طرف سے رحمت پھر کھینچ لیں ہم اسے یقیناً وہ البتہ نہایت مایوس (اور) نہایت
كَفُوْرٌ ﴿۱۰﴾ وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَاۗءَ بَعْدَ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ
ناشکر گذار ہوتا ہے اور البتہ اگر چکھائیں ہم اسے نعمت بعد دکھ کے پہنچا تھا اسے ضرور کہے گا وہ
ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ۭ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿۱۱﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
دور ہوگئیں تکلیفیں مجھ سے یقیناً وہ البتہ بہت خوش ہونیوالا بہت فخر کرنیوالا ہے سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے

7۔ "اللہ کے ذمہ رزق ہے۔ یعنی اس نے رزق کے سامان پیدا کئے ہوئے ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ گھونسلوں میں رزق لاکر ڈال دیتا ہے۔ بلکہ رزق کی تلاش شرط ہے(ii)۔ مُسْتَقَرٌّ: عارضی ٹھہرنے کی جگہ جیسے اس دنیا کی زندگی جو چھوٹی ہے۔ مُسْتَوْدَعٌ: لمبے عرصہ کی زندگی جیسے بعثت بعد الموت کی زندگی۔ هَا: ہر جاندار کی۔ اللہ ہر جاندار کو اس کے مستقر اور مستودع میں رزق مہیا کرتا ہے(ii)۔ سب کھلی کھلی کتاب میں ہے یعنی علم الٰہی میں سب کچھ ہے۔ مطلب جہاں بھی جانور یا جاندار ہوگا اللہ وہیں اس کو رزق پہنچاتا ہے۔ 8۔ عرش الٰہی سے مراد: جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ کا ظہور ہوتا ہے اور خاص طور پر انسان سے جو احسن المخلوقات ہے۔ چونکہ جاندار چیزیں پانی سے بنائی گئی ہیں: وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (21:31)۔ لہٰذا اللہ کی صفات یا عرش کا ظہور گویا پانی سے شروع ہوا۔ یہ تشبیہاً کہا گیا ہے ورنہ اللہ کی کوئی تشبیہہ نہیں ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ: قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان بنائے اور پھر عرش پر جلوہ گر ہوا۔ اللہ کے عرش سے مراد خدا تعالیٰ کی صفات تنزیہیہ ہیں یعنی جو صفات صرف اور صرف اللہ کی ذات میں پائی جاتی ہیں۔ جیسے اللہ کا خالق، رب، مالک یوم الدین، رحمٰن اور رحیم ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ان صفات کا اظہار یا نفاذ اپنی صفات تشبیہیہ کے ذریعے کرتا ہے۔ صفات تَشْبِيْهِيَّة وہ صفات ہیں جو کسی حد تک انسانوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ جیسے سننا، دیکھنا رحم کرنا وغیرہ۔ یہ صفات گویا حاملین عرش بنتی ہیں۔ اللہ کے عرش پر مستحکم ہونے کا یہی مطلب ہے کہ اللہ کی صفات تَنْزِيْهِيَّة کا اظہار اس کی صفات تشبیہیہ کے ذریعے کرنا۔ چونکہ پانی کا لفظ قرآن کریم میں وحی الٰہی کے لئے بولا جاتا ہے پس اس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کا اصول حکومت وحی کے ذریعہ اپنے الہام جاری کرنا ہے۔ اَحْسَنُ عَمَلًا: زیادہ اچھا عمل یعنی عمل جو رضائے الٰہی کی خاطر کیا گیا ہو اور وہ سنت کے مطابق بھی ہو۔ ان دو شرطوں میں سے اگر ایک شرط بھی فوت ہو جائے تو وہ اچھا عمل نہ رہے گا۔ کفار کہتے ہیں کہ یہ سِحر (جھوٹ) ہے یعنی مرنے کے بعد پھر سے زندہ ہو جانا جھوٹ ہے۔ 9۔ نیز دیکھیں (8:33-34) کہ جب تک رسول اللہؐ ان میں موجود ہیں ان پر عذاب نہ آئے گا۔ مَا يَحْبِسُهٗ: یعنی عذاب کو کس نے روک رکھا ہے۔ حَاقَ بِهِمْ یعنی ان کے انکار کی سزا یا عذاب ان کو گھیر لے گا۔ 10۔ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ: پھر ہم کھینچ لیں اسے (رحمت کو) اس سے (انسان سے)۔ نعمتوں کے چھن جانے پر مایوس ہونا اور ملنے پر رب کو بھول جانا کفار اور ناشکروں کا شیوہ ہے۔ ناامیدی کا تعلق مستقبل سے ہے اور ناشکری کا ماضی و حال سے ہے۔ فخر و غرور کرنا کفار کا شیوہ ہے۔

صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ
صبر کیا اور کیں نیکیاں یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کے لیے بخشش ہے اور اجر

كَبِيْرٌ ﴿١١﴾ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ
بڑا پس شاید کہ تو چھوڑنے والا ہے بعض وہ جو وحی کی جاتی ہے طرف تیری اور تنگ ہونیوالا ہے ساتھ

بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ
اس کے سینہ تیرا جبکہ وہ کہیں گے کہ کیوں نہیں اُتارا گیا اس پر خزانہ یا

جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَّاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
آیا ساتھ اس کے فرشتہ سوائے اسکے نہیں کہ تو ڈرانے والا ہے اور اللہ ہر بات کا

وَّكِيْلٌ ﴿١٢﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ
کارساز ہے کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے خود گھڑ لیا ہے تو کہدے پس لاؤ دس سورتیں

مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ
مانند اس کی خود گھڑی ہوئی اور بلاؤ جس کی تم طاقت رکھتے ہو سوائے اللہ کے اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٣﴾ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ
ہو تم سچے پس اگر نہ قبول کریں وہ (یہ بات) تمہاری تو جان لو کہ صرف

اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٤﴾
اُتارا گیا ہے ساتھ علم کے اللہ کے اور یہ کہ نہیں کوئی خدا سوائے اس کے پس کیا تم فرمانبردار ہو گے

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ
جو شخص کہ ہے چاہتا زندگی ورلی اور زینت اس کی پورے پورے دیں گے ہم ان کو

اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
اعمال ان کے اس (دنیا) میں اور وہ اس میں نہ کم دیئے جائیں گے یہ لوگ وہ ہیں کہ

لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ
نہیں ہے ان کیلئے آخرت میں سوائے آگ کے اور بیسود ہو گیا جو کر چکے ہیں وہ اس میں اور

بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ
باطل ہے جو تھے وہ کرتے کیا پس جو شخص ہے دلیل پر طرف سے رب اپنے کی

13۔ فَلَعَلَّكَ: یہ اظہار تَعَجُّبْ ہے جو تعریفاً فرمایا ہے۔ تَارِكٌ: یعنی کفار سمجھتے ہیں کہ شاید تو چھوڑنے والا ہے اس میں سے جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ کفار آنحضرتؐ سے کہتے تھے کہ قرآن میں بتوں کے خلاف جو ذکر آتا ہے اسے نکال دیں تو وہ بھی آپ کی ہاں میں ہاں ملائیں گے۔ یعنی یہ امر تجھ سے بعید از قیاس ہے کہ تو وحی الٰہی کا کچھ حصہ چھوڑ دے۔ ہاں! یہ تیرے لئے بعید ہے کہ ایسا کرے یا "کفار یہ طمع یا امید کرتے ہیں کہ تو کلام الٰہی کے بعض حصوں کو چھپائے (ii)"۔ کہہ دے کہ میں تو صرف آگاہ کرنے آیا ہوں۔ **14**۔ وَادْعُوْا: تو بلاؤ (مدد کیلئے)۔ سورۃ بنی اسرائیل میں کل قرآن کی مثل لانے کا مطالبہ تھا (17:89)۔ سورۃ یونس میں ایک سورۃ کی مثل لانے کا مطالبہ ہے (10:39)۔ پھر اسی طرح سورۃ بقرہ میں بھی ایک سورۃ کی مثل لانے کا مطالبہ کیا ہے (2:24)۔ پھر سورۃ الطور میں صرف ایک بات کا مطالبہ کیا (52:35) اور یہاں سورۃ ہود میں دس سورتوں کے برابر مثل لانے کا مطالبہ ہے (11:14)۔ قرآن مجید ایک روحانی خزانہ ہے جس سے منکرین محروم ہیں یعنی اس کی مثل لانے سے عاجز ہیں۔ **15**۔ پس قرآن کی مثل دس سورتیں نہیں لا سکتے تو مان لو کہ قرآن سچا ہے۔ **16**۔ فِيْهَا (دنیا میں): جنہوں نے دنیا میں صرف دنیا کی خاطر کام کئے ہوں گے ان کو دنیا میں بدلہ مل چکا ہو گا۔ آخرت میں ان کے لئے عذاب ہے۔ **17**۔ فِيْهَا: یعنی جو دنیوی زندگی میں دنیا کمانے کی خاطر اعمال کئے ہوں گے وہ آخرت میں بے ثمر ہوں گے۔

وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّ

اور پیچھے آئیگا اسکے ایک گواہ اسی میں سے اور پہلے اس کے کتاب ہے موسیٰ کی امام اور

رَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ

رحمت (وہ جھوٹا ہوسکتا ہے؟) یہ لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر اور جو انکار کریگا اس کا

الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ

قوموں میں سے تو آگ وعدہ کی جگہ ہے اس کی پس نہ ہو تو (اے مخاطب) شک میں اسکی طرف سے

اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ١٨ وَ

یقیناً وہ حق ہے طرف سے تیرے رب کی ولیکن اکثر لوگ نہیں ایمان لاتے اور

مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ

کون زیادہ ظالم ہے اس سے جس نے باندھا اللہ پر جھوٹ یہ لوگ پیش کئے جائیں گے

عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ

اپنے رب کے حضور اور کہیں گے گواہ یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے جھوٹ بولا اپنے رب پر

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ١٩ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

آگاہ ہو جاؤ لعنت ہے اللہ کی ظالموں پر وہ جو کہ روکتے ہیں راہ سے

اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ٢٠ اُولٰٓئِكَ

اللہ کی اور چاہتے ہیں اسے ٹیڑھا اور وہ آخرت کے منکر ہیں یہ

لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ

نہیں ہیں عاجز کرنے والے زمین میں اور نہیں ہیں ان کے لیے سوائے

اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا وقف لازم

اللہ کے کوئی دوست بڑھ چڑھ کر دیا جائیگا انہیں عذاب نہ ہوں گے

يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ٢١ اُولٰٓئِكَ

طاقت رکھتے سننے کی اور نہ ہوں گے دیکھتے یہ لوگ وہ ہیں

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

جنہوں نے گھاٹے میں ڈالا اپنی جانوں کو اور جاتا رہا ان سے جو تھے وہ

18۔ اَفَمَنۡ: کیا وہ شخص (یعنی محمدؐ)۔ بَيِّنَةٍ: قرآن، روشن دلائل۔ شَاهِدٌ: جبرائیل جو قرآن کی وحی لاکر سنایا کرتا تھا۔ يَتۡلُوۡهُ: ہٗ سے مراد قرآن ہے۔ مِنۡهُ: اس میں ہٗ سے مراد رب ہے۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ بھلا ایسا شخص (محمدؐ) جو اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل (قرآن) پر قائم ہے۔ اور خدا کی طرف سے ایک شاہد (جبرائیل) اس کو پڑھ کر سناتا ہے (4:167)۔ اور اس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب بطور امام اور رحمت موجود ہے۔ (جو اس کی گواہی دیتی ہے)۔ (کیا وہ جھوٹا ہو سکتا ہے؟) محذوف ہے۔ اُولٰٓئِكَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ یعنی وہی لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں (جو مندرجہ بالا کو سچ مانتے ہیں)۔ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ: یعنی یہی رسول کے مخالفین بالآخر اسے مان لیں گے (خاص کردہ اہل کتاب جو اپنی کتابوں میں آنحضرتؐ کی آمد کی پیشگوئیوں کو سچا مانتے ہیں)۔ فَلَا تَكُ فِي مِرۡيَةٍ مِنۡهُ: اس میں مِنۡهُ سے مراد قرآن مجید ہے۔ یا (یہ کہ فَالنَّارُ مَوۡعِدُهٗ: منکرین آگ میں پڑیں گے۔)۔ **19**۔ آخرت میں گواہی دینے والے فرشتے ہوں گے جو اعمال لکھتے جاتے ہیں۔ نیز 4:42 کے مطابق رسول بھی ہیں اور اسی طرح مؤمنین بھی جو گواہی دیں گے۔ اور یہاں آنحضرتؐ مراد ہیں۔۔ كَذَبُوۡا عَلٰى رَبِّهِمۡ: اللہ کے بارے میں عقائد باطلہ رکھتے تھے جیسے شرک وغیرہ۔ کہ اللہ نے بتوں وغیرہ کو شفاعت کرنے کا اختیار دیا ہے یا دنیا میں تصرف کرنے کا اختیار دیا ہے مثلاً قسما قسم کے بت گھڑ لئے ہیں۔ کوئی بارش برسانے کا بت تھا، کوئی اولاد دلانے والا بت وغیرہ۔ **20**۔ يَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا: یعنی اللہ کی راہ کو ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی راہ میں روڑے اٹکانا چاہتے ہیں۔ يَصُدُّوۡنَ: روکتے ہیں (لوگوں کو) نبی پر ایمان لانے سے۔ **21**۔ دوگنا عذاب ان کفار کے سرداروں کو یعنی ان کے اپنے گناہوں اور اپنے ماتحتوں کو گمراہ کرنے کے گناہوں کی دوہری سزا ملے گی۔ عاجز نہیں کر سکیں گے (اللہ کے ارادوں کو)۔ سننے دیکھنے کی طاقت نہ رکھتے تھے یعنی وہ ہدایت کو سننا اور دیکھنا نہ چاہتے تھے۔ (نیز دیکھیں 67:11 اور 46:27)۔ **22**۔ یعنی کافروں کے جھوٹے دعوے آخرت میں کالعدم ہو جائیں گے۔ اس طرح انہوں نے اپنی جانوں کو گھاٹے میں ڈالا۔

يَفْتَرُونَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿۲۲﴾
جھوٹ باندھتے بے شک یقیناً وہ آخرت میں (وہاں) وہی گھاٹا پانے والے ہیں

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ
یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور کیں نیکیاں اور جھکے طرف

رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۳﴾
رب اپنے کی یہ لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں رہ پڑنے والے ہیں

مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ
مثال ان دو گروہوں کی مانند اندھے اور بہرے اور بینا اور سننے والے کی ہے

هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۲۴﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا
کیا وہ دونوں برابر ہیں مثال میں کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تم اور یقیناً یقیناً بھیجا ہم نے نوح کو

إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۲۵﴾ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ
طرف اسکی قوم کی (اس نے کہا) یقیناً میں تمہارے لیے ڈرانیوالا ہوں کھلا کھلا یہ کہ نہ عبادت کرو سوائے اللہ کے

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ
یقیناً میں ڈرتا ہوں تمہارے متعلق عذاب سے دن دردناک کے پس کہا ان سرداروں نے جنہوں نے

كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ
کفر کیا تھا اس کی قوم میں سے کہ نہیں دیکھتے ہم تجھے سوائے ایک انسان اپنے جیسے کہ اور نہیں دیکھتے ہم تجھے کہ

اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ
پیروی کی ہے تیری سوائے ان لوگوں کے کہ جو رذیل ہیں ہم میں سے سرسری نظر میں اور نہیں دیکھتے ہم

لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يَا قَوْمِ
تمہارے لیے اپنے پر کوئی فضیلت بلکہ گمان کرتے ہیں ہم تمہیں جھوٹے اس نے کہا اے قوم میری

أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً
بتاؤ تو سہی اگر ہوا میں دلیل پر طرف سے اپنے رب کی اور دی ہو اس نے مجھے رحمت

مِنْ عِنْدِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنْتُمْ
طرف سے اپنی پس وہ پوشیدہ ہو گئی تم پر (تو تمہارا کیا حال ہوگا) کیا ہم جبراً واجب کر دیں گے تم پر (ماننا) اسکو جبکہ تم

24۔ اَخۡبَتُوۡا: جھکے رہے اپنے رب کی طرف صدق دل سے، اپنے ایمان کے اقرار اور اعمال کے کردار کے ساتھ۔ **25**۔ فریقین یعنی کفار اور مؤمنین جن کا اوپر کی آیات میں ذکر ہو رہا ہے۔ قرآن نے کافر کو اندھا، بہرہ اور مؤمن کو بینا اور سننے والا قرار دیا۔ اس سے روحانی بینائی اور شنوائی مراد ہے جو مؤمن کو حاصل ہے اور اس کی راہنمائی کرتی ہے۔ مگر کافر اپنی ضلالت ہی میں رہتا ہے۔ **26**۔ (نوحؑ نے کہا) اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ: نوحؑ آدمؑ سے ایک ہزار سال بعد عراق میں دجلہ اور فرات کے درمیان پہاڑی علاقہ میں مبعوث ہوئے تھے۔ آپ پہلے صاحب شریعت نبی تھے۔ آپؑ کی رسالت کا دور قریباً ایک ہزار سال کا تھا تا آنکہ ابراہیمؑ مبعوث ہوئے۔ **28**۔ بَادِیَ: ظاہری، ابتدائی۔ الرَّاۡیِ: دیکھنے میں یعنی سرسری نظر میں۔ ہر نبی کے ماننے والوں کی ابتداء کمزور غرباء ہی سے ہوتی ہے۔ جبکہ خوشحال طبقہ ہی سب سے پہلے پیغمبروں کی تکذیب کرتا ہے (43:24)۔ **29**۔ اَنُلۡزِمُکُمُوۡهَا: کیا ہم یہ روشن نشانات (بینہ) زبردستی تم پر تھوپ دیں گے یا ان کا ماننا لازم کر دیں گے۔ یعنی جبراً منوانا نبیوں کی سنت نہیں ہے (ii)۔ نُلۡزِمُ: ہم لازم کر دیں، زبردستی۔ هَا: یعنی بَیِّنَةٌ کو۔ فَعُمِّیَتۡ عَلَیۡکُمۡ: پس وہ (روشن نشانات اور رحمت) تم پر پوشیدہ رہی۔ (تو تمہارا انجام کیا ہوگا؟ محذوف ہے)۔ بَیِّنَةٍ: یعنی برہان یا کھلی دلیل۔ رحمت سے مراد نبوت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کو سرفراز کیا۔

لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ
اسے ناپسند کرتے ہو اور اے قوم میری نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کوئی مال نہیں
اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ
اجر میرا مگر ذمہ اللہ کے اور نہیں میں دھتکارنے والا ان لوگوں کو جو ایمان لائے
اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٣٠﴾
یقیناً وہ ملنے والے ہیں رب اپنے سے ولیکن میں دیکھتا ہوں تم کو ایسے لوگ کہ تم جہالت کرتے ہو
وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا
اور اے قوم میری کون مدد کریگا میری بمقابل اللہ کے اگر دھتکار دیا میں نے انھیں کیا پس نہیں
تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣١﴾ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ
نصیحت پکڑتے تم اور نہیں میں کہتا تمہیں کہ پاس میرے خزانے ہیں اللہ کے اور نہیں
اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ
میں جانتا غیب اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں کہتا ہوں متعلق ان لوگوں کے
تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ
جن کو حقیر سمجھتی ہیں آنکھیں تمہاری کہ ہرگز نہیں دیگا انہیں اللہ کوئی بھلائی اللہ زیادہ جانتا ہے
بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالُوْا
اسے جو دلوں میں ہے ان کے یقیناً میں تب تو البتہ ظالموں میں سے ہوں گا انہوں نے کہا
يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا
اے نوح یقیناً جھگڑا تو ہم سے پس بہت کیا تو نے جھگڑا ہم سے پس لا ہمارے پاس وہ جس کا تو
تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ
وعدہ کرتا ہے ہم سے اگر ہے تو سچوں میں سے اس نے کہا صرف لائے گا تمہارے پاس اسے
اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ
اللہ اگر چاہا اس نے اور نہیں تم ہرگز عاجز کرنے والے اور نہ نفع دے گا تم کو
نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ
نصیحت کرنا میرا اگر ارادہ کروں میں کہ نصیحت کروں تم کو اگر ہے اللہ چاہتا کہ

30۔ یہ شبہ نہ کرو کہ میرے دعویٰ نبوت سے میرا مقصد دولت کمانا ہے۔ میں تو یہ کام رضائے الٰہی کیلئے کرتا ہوں اور اللہ ہی مجھ کو اس کی جزاء عطا کرے گا۔ تَجْهَلُوْنَ: تم جہالت کرتے ہو جو ہاتھ کی کمائی یعنی محنت مزدوری کرنے والے مؤمنین کو رذیل کہتے ہو اور کہتے ہو کہ ان کو اپنے پاس سے دھتکار دوں تو تم آکر میری باتیں سنو گے۔ نیز دیکھیں (6:53 اور 18:29)۔ **31**۔ اگر میں مؤمنوں کو اپنے پاس سے دھتکار دوں تو پھر مجھے اللہ کی سزا سے کون بچا سکتا ہے؟ **32**۔ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ: (اگر میں بھی وہ کہوں اور کروں جو تم کہتے ہو) تو یقیناً میں ظالموں میں سے ہوں گا یعنی اگر غریب مسلمانوں کو دھتکار دوں اور یہ کہوں کہ میں فرشتہ ہوں، غائب جانتا ہوں یا میرے پاس خزانے ہیں۔ **33**۔ تُو جس کا وعدہ کرتا ہے یعنی اگر تم سچے ہو تو عذاب لاکر دکھاؤ۔ **34**۔ يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ: بِهٖ سے مراد عذاب ہے، یعنی جب اللہ کا حکم ہوگا تو عذاب آئے گا۔ اور تم اس کو ہرگز نہیں ٹال سکو گے۔ انشاءاللہ کہہ کر بتادیا کہ وعید کی پیشگوئیاں توبہ اور استغفار سے ٹل بھی سکتی ہیں۔ مگر اصل فیصلہ کہ تمہاری کوئی تدبیر اللہ کو عاجز نہیں کرسکتی اور اللہ کے بندے غالب ہو کر رہیں گے کبھی نہیں ٹل سکتا (ii)۔

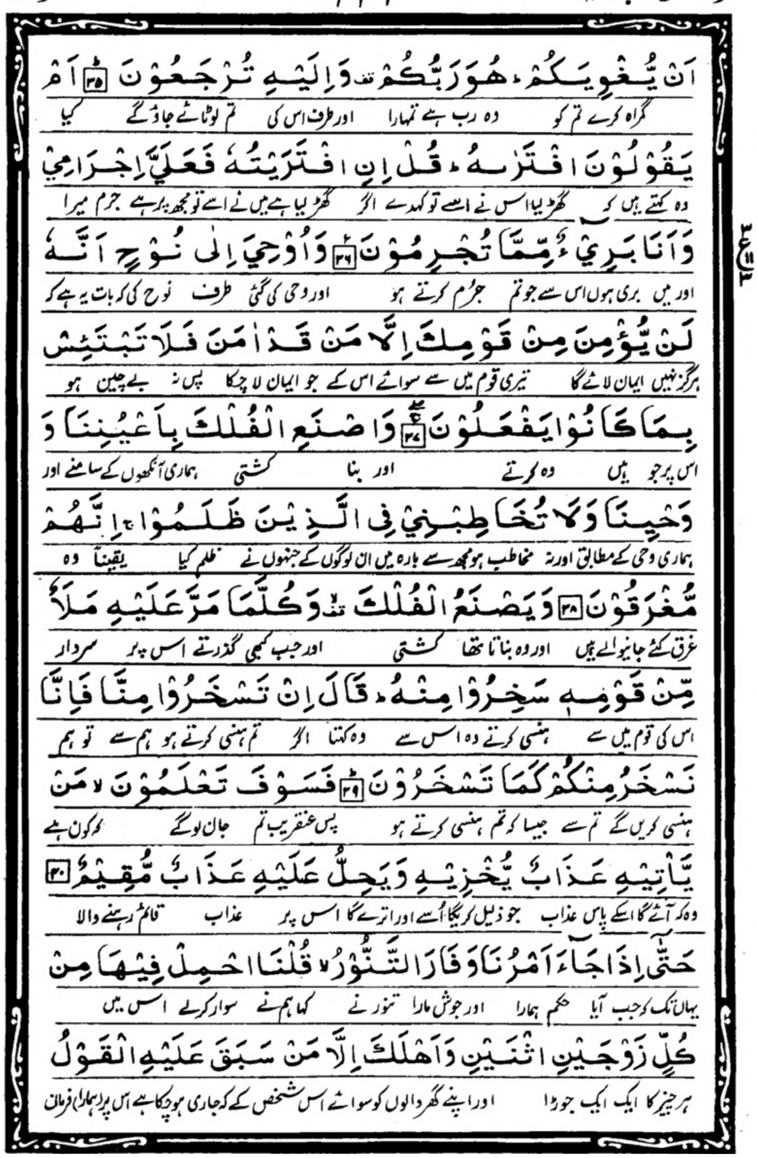
أَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ رَبُّكُمْ ۗ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٣٤﴾ أَمْ
گمراہ کرے تم کو وہ رب ہے تمہارا اور طرف اس کی تم لوٹائے جاؤ گے کیا
يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي
وہ کہتے ہیں کہ گھڑ لیا اس نے اسے تو کہدے اگر گھڑ لیا ہے میں نے اسے تو مجھ پر ہے جرم میرا
وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تُجْرِمُونَ ﴿٣٥﴾ وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ
اور میں بری ہوں اس سے جو تم جرم کرتے ہو اور وحی کی گئی طرف نوح کی کہ بات یہ ہے کہ
لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ
ہرگز نہیں ایمان لائے گا تیری قوم میں سے سوائے اس کے جو ایمان لا چکا پس نہ بے چین ہو
بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَ
اس پر جو ہیں وہ کرتے اور بنا کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے اور
وَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُم
ہماری وحی کے مطابق اور نہ مخاطب ہو مجھ سے بارہ میں ان لوگوں کے جنہوں نے ظلم کیا یقیناً وہ
مُّغْرَقُونَ ﴿٣٧﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ
غرق کئے جانیوالے ہیں اور وہ بناتا تھا کشتی اور جب کبھی گذرتے اس پر سردار
مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا
اس کی قوم میں سے ہنسی کرتے وہ اس سے وہ کہتا اگر تم ہنسی کرتے ہو ہم سے تو ہم
نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿٣٨﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن
ہنسی کریں گے تم سے جیسا کہ تم ہنسی کرتے ہو پس عنقریب تم جان لوگے کہ کون ہے
يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٩﴾
وہ کہ آئے گا اسکے پاس عذاب جو ذلیل کریگا اُسے اور اترے گا اس پر عذاب قائم رہنے والا
حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن
یہاں تک کہ جب آیا حکم ہمارا اور جوش مارا تنور نے کہا ہم نے سوار کرلے اس میں
كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ
ہر چیز کا ایک ایک جوڑا اور اپنے گھر والوں کو سوائے اس شخص کے کہ جاری ہو چکا ہے اس پر (ہمارا) فرمان

35- آیا(71:27-28) پڑھنے سے یہ خیال کہ چونکہ نوحؑ کی قوم ان پر ایمان نہ لائی تو نوحؑ نے ان کے لئے بد دعا کی غلط ہے۔ نبی تو قوم کی خیر خواہی چاہتا ہے۔ اس آیت میں تو اللہ نے پہلے ہی نوحؑ کو بتادیا تھا کہ وہ اس قوم کو ہلاک کرنے والا ہے۔ یُغْوِیَکُمْ: تمہیں ہلاک کرے۔ نیز آیت 37 اور 38 میں بھی اللہ تعالیٰ نے بتادیا تھا۔ بد دعا اس کے بعد ہی کی ہے کہ اللہ کا فیصلہ نافذ ہو۔ **36**- اِفْتَرَاهُ: ہٗ سے مراد قرآن مجید ہے یعنی کفار مکہ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن کو خود ہی بنالیا ہے (اگر مخاطب آنحضرتؐ ہیں) یا نوحؑ نے عذاب کے وعدہ کو اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے (اگر نوحؑ سے خطاب ہے) فرمایا تم جو جرم کررہے ہو تو اس کی سزا پاؤ گے۔ **38**- "ہماری آنکھوں کے سامنے"۔ یعنی ہماری وحی کے مطابق اس کا طول و عرض ہو۔ **39**- کفار ہنستے تھے کہ خشک زمین پر طوفان کہاں سے آئے گا اور نوحؑ ہنستے تھے کہ موت سر پر آکھڑی ہے اور یہ لوگ ہنستے ہیں۔ اگر اب تم ہم سے ہنسی ٹھٹھا کرتے ہو (تو وقت آئیگا جب) ہم بھی تم پر اسی طرح ہنسی ٹھٹھا کرینگے جیسے تم اب ہم سے کرتے ہو۔ **40**- قائم رہنے والے عذاب سے مراد آخرت کا عذاب ہے۔ **41**- اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ: سوائے اس کے جس کے متعلق ہمارا فرمان عذاب کا جاری ہو چکا ہے ان میں نوحؑ کا بیٹا کنعان اور نوحؑ کی بیوی تھے جو غرق ہوئے۔ تین بیٹے بچ گئے تھے جو نوحؑ کے ساتھ رہے۔ فَارَ التَّنُّوْرُ: چشمے پھوٹ پڑے (زمین سے)۔ زَوْج: خاوند یا بیوی (کوئی ایک فرد Spouse)۔ زَوْجَیْنِ: دو افراد، جوڑا (خاوند+بیوی)۔ ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ: آٹھ زوج یا افراد یعنی چار جوڑے ہیں۔ بھیڑ، بکری، گائے اور اونٹ کے جو ضرورت کے جانور ہیں۔ زمین سے تنور کے علاوہ آسمان سے بھی موسلا دھار بارش آئی۔ نیز 11:45 میں بھی آسمانی بارش کا ذکر ہے۔ پس زمین سے بھی اور آسمان سے بھی پانی کا طوفان برپا ہوا۔ تنور سے مراد چشمہ اور سطح زمین ہے۔ ہر چیز کا ایک ایک جوڑا لے لو یعنی گھریلو چرندوں (بھیڑ، بکری، گائے، اونٹ) کا نہ کہ جنگلوں کے تمام جانور بھی مراد ہیں۔ نوحؑ کے دیگر تین بیٹے سام، حام، یافث اور ان کی بیویاں اور کنعان کی بیوی یہ سب ایمان لے آئے تھے۔ کہتے ہیں کل اسی افراد تھے جو کشتی میں سوار ہوئے۔

وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۱﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا
اور ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں اور نہیں ایمان لائے اس کے ساتھ مگر چند لوگ اور کہا اس نے سوار ہو جاؤ
فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ
اس میں ساتھ نام اللہ کے ہے چلنا اس کا اور ٹھہرنا اس کا یقیناً رب میرا البتہ بہت بخشنے والا
رَّحِيْمٌ ﴿۴۲﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادٰى
بہت رحم کرنیوالا ہے اور وہ چلتی تھی ان کے ساتھ موج میں پہاڑوں کی طرح اور پکارا
نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا
نوح نے اپنے بیٹے کو اور تھا وہ ایک طرف اے بیٹے میرے سوار ہو جاؤ ساتھ ہمارے اور نہ
تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۳﴾ قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ
ہو ساتھ کافروں کے اس نے کہا ضرور پناہ لوں گا میں طرف کسی پہاڑ کے جو بچائے گا مجھے
مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ
پانی سے کہا اس نے نہیں بچانے والا کوئی آج اللہ کے حکم سے مگر جس پر
رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۴﴾
رحم کیا اس (اللہ) نے اور حائل ہو گئی درمیان انکے موج پس ہو گیا وہ غرق کئے ہوؤں میں سے
وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ
اور کہا گیا اے زمین نگل جا پانی اپنا اور اے آسمان تھم جا اور خشک ہو گیا
الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا
پانی اور فیصلہ کیا گیا معاملہ کا اور وہ ٹھہر گئی جودی پر اور کہا گیا ہلاکت ہو
الربع لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ
لوگوں کے لیے ظلم کرنیوالوں کے لئے اور پکارا نوح نے اپنے رب کو پس کہا اے رب میرے یقیناً بیٹا میرا
مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۶﴾
اہل میں سے ہے میرے اور یقیناً وعدہ تیرا سچا ہے اور تو بہت بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے تمام فیصلہ کرنیوالوں میں سے
قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ
فرمایا اے نوح یقیناً وہ نہیں ہے اہل میں سے تیرے یقیناً وہ عمل (مجسم) ہے غیر صالح

43۔ پانی کی موجیں جو پہاڑ کی طرح اونچی تھیں۔ هِيَ: وہ (کشتی)۔ نیز دیکھیں 69:12-13 اور 54:12-15۔ **44**۔ رَحِمَ: جس پر رحم کیا اس (اللہ) نے۔ **45**۔ وَاسْتَوَتْ: وہ (کشتی) ٹھہر گئی۔ "جودی پہاڑ شمالی عراق میں دجلہ دریا سے مشرقی جانب واقع ہے۔ اب یہ علاقہ آرمینیا میں آگیا ہے (ii)"۔ صاحب مجمع البحار لکھتے ہیں کہ جودی پہاڑ دجلہ اور فرات کے بیچ کے علاقہ میں ایک جزیرہ میں واقع ہے۔ اَقْلِعِي: تھم جا۔ (بارش برسانے سے)۔ ابْلَعِي مَآءَكِ: اپنا پانی نگل جا۔ جودی پہاڑ کو ارارات بھی کہتے ہیں جو مشرقی ترکی میں واقع ہے۔ قُضِيَ الْاَمْرُ: معاملہ کا فیصلہ کیا گیا یعنی تمام کافر غرق آب ہو گئے۔ **46**۔ تیرا وعدہ سچا ہے یعنی میرے خاندان کو بچا لیا اور کفار کو تباہ کیا۔ مگر میرا بیٹا بھی تو میرے اہل میں ہے۔ اللہ نے جواب میں فرمایا بچائے جانے والے روحانی اہل مراد تھے۔ مگر وہ تیرے اہل میں سے نہیں۔ وہ غیر صالح عمل کرنے والا بیٹا ہے۔

فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ

پس نہ پوچھ مجھ سے وہ کہ نہیں ہے تیرے لیے جس کا علم یقیناً میں نصیحت کرتا ہوں تجھے کہ (نہ)

تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۷﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ

ہو تو جاہلوں میں سے اس نے کہا اے رب میرے یقیناً میں پناہ مانگتا ہوں تیری کہ

اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ

مانگوں تجھ سے وہ کہ نہیں ہے مجھے جس کا علم اور اگر نہ بخشے تو مجھے اور رحم کرے مجھ پر

اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۸﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا

ہو جاؤں گا گھاٹا پانے والوں میں سے کہا گیا اے نوح! اُتر سلامتی کے ساتھ ہماری طرف سے

وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ

اور (ساتھ) برکتوں کے تجھ پر اور قوموں پر ان میں سے جو ساتھ ہیں تیرے اور کچھ قومیں ہیں کہ

سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۹﴾ تِلْكَ

ضرور فائدہ پہنچائیں گے ہم انہیں پھر پہنچے گا انہیں ہماری طرف سے عذاب دردناک یہ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ

خبروں سے ہے غیب کی ہم وحی کرتے ہیں جسے تیری طرف نہ تھا تُو جانتا انہیں تو

وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ معانقة

اور نہ قوم تیری پہلے اس سے پس صبر کر یقیناً انجام

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا ع ۴

متقیوں کیلئے ہے اور (بھیجا ہم نے) طرف عاد کی بھائی ان کا ہود اس نے کہا اے قوم میری عبادت کرو

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۱﴾

اللہ کی نہیں تمہارے لیے کوئی خدا سوائے اس کے نہیں تم مگر افتراء کرنے والے

يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ

اے قوم میری نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں اجر میرا مگر اس پر جس نے

فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

پیدا کیا مجھے کیا پس نہیں عقل کرتے تم اور اے قوم میری بخشش مانگو اپنے رب سے

47۔ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ: عمل سے مراد یہاں غیر صالح عمل کرنے والا (بیٹا) ہے۔ جیسا کہ 2:178 میں وَلٰكِنَّ الْبِرَّ سے مراد نیکی کی بجائے نیکی کرنے والا مراد ہے(ii)۔ "تجھے جس کا علم ہی نہیں اس بارے میں نہ پوچھ یعنی بیٹے کی اندرونی خصلت جسے خدا ہی بہتر جانتا ہے"۔ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ: مبادا کہ تو ہو جائے جاہلوں میں سے۔ **49**۔ "سلامتی اور برکت ہو تجھ پر اور جو لوگ تیرے ساتھ ہیں اور انکی اولادوں پر اور دیگر لوگوں پر جنہیں ہم عارضی فائدہ دیں گے"۔ اس سے معلوم ہوا کہ نوحؑ کی امت کا زمانہ دیر تک چلا اور اس میں کئی امتیں بنیں اور بگڑیں(ii)۔ **50**۔ اے نبی! صبر کر کہ ان مشرکین کا انجام بھی قریب ہے۔ متقیوں کی عاقبت اچھی ہے۔ **51**۔ عَاد: قدیم یونانی جغرافیہ لٹریچر میں لکھا ہے کہ قبل از مسیح زمانہ میں یمن میں ایک قبیلہ عاد رامیتائی(AD Ramitai)نام کی حکومت رہی ہے۔ سو واضح ہو کہ قرآن میں عاد کو "عاد ارم" کہا گیا ہے۔ اصل یونانی نام عدرام ہے۔ اس کے بعد ITAI زائد لگایا گیا ہے۔ اور یہ AD-i-IRAM عاد ارم تھے۔ "+اللہ کی عبادت کرو یعنی تمہارا ہر کام خدا کے حکم کے مطابق ہو اور رسول کی سنت کے مطابق ہو اور اس میں تمہاری نفسانی غرض شامل نہ ہو"(بدر 1909-9-16)۔ افتراء کرنے والے یعنی جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے شریک بھی ہیں۔ حضرت نوحؑ، ہودؑ اور صالحؑ حضرت موسیٰؑ سے پہلے گزرے ہیں۔ عاد قوم 500 سال قبل مسیح تک یمن میں حکمران تھی۔ یہ قوم عرب کے شمال اور جنوب میں بھی آباد تھی۔(نیز دیکھیں 7:66)۔ **52**۔ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا: یعنی اللہ کی عبادت کے بدلہ میں تم سے میں کوئی اجر نہیں مانگتا۔

ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا

پھر رجوع کرو طرف اس کی بھیجے گا وہ بادل تم پر بہت برسنے والا

وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ﴿۵۲﴾

اور بڑھائے گا تم کو قوت میں ساتھ قوت کے تمہاری اور نہ پھر جاؤ مجرم ہوکر

قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي

کہا انہوں نے اے ہود نہیں لایا تو ہمارے پاس کوئی دلیل اور نہیں ہم ہرگز چھوڑنے والے

آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿۵۳﴾ إِن

اپنے معبودوں کو کہنے سے تیرے اور نہیں ہم تجھ پر ہرگز ایمان لانیوالے نہیں

نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ قَالَ إِنِّي

ہم کہتے مگر (یہ کہ) پہنچائی ہے تجھے کسی معبود نے ہمارے بُرائی اس نے کہا یقیناً میں

أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿۵۴﴾

گواہ ٹھہراتا ہوں اللہ کو اور گواہ رہو تم کہ میں بیزار ہوں اس سے جسے تم شریک بناتے ہو

مِن دُونِهِ ۖ فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ﴿۵۵﴾ إِنِّي

سوائے اس کے پس تدبیریں کرو مجھ سے سب کے سب پھر نہ مہلت دو مجھے یقیناً میں نے

تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم ۚ مَّا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ

بھروسہ کیا اللہ اپنے رب اور تمہارے رب پر نہیں کوئی جاندار مگر وہ (خدا)

آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۵۶﴾ فَإِن

پکڑے ہوئے ہے چوٹی اس کی یقیناً رب میرا راہ سیدھی پر ہے پس اگر

تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ ۚ وَ

تم پھر جاؤ تو یقیناً پہنچا چکا ہوں تم کو وہ کہ بھیجا گیا ہوں ساتھ جس کے طرف تمہاری اور

يَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ

جانشین بنا دے گا رب میرا کوئی قوم سوائے تمہارے اور نہ نقصان پہنچا سکو گے تم اسے کچھ بھی

إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿۵۷﴾ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا

یقیناً رب میرا ہر بات پر نگران ہے اور جب آیا حکم ہمارا نجات دی ہم نے

53۔ توبہ اور استغفار وہی شخص کرتا ہے جس کے دل میں خدا کا خوف ہو۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ رزق کی کشائش (فراوانی) فرمادیتا ہے۔ (نیز دیکھیں 65:3-4) یعنی تیسری آیت کا آخری جملہ اور چوتھی آیت کا پہلا جملہ۔ **54**۔ بَیِّنَۃٍ: بیّن دلیل۔ **55**۔ عَرِی: ننگا ہوا۔ اِعۡتَرَاکَ: پیچھے پڑ گیا، آسیب پہنچایا ہے۔ بِسُوۡٓءٍ: بری طرح سے۔ آیت 55 اور 56 تسلسل میں ایک عبارت ہے یعنی تُشۡرِکُوۡنَ + مِنۡ دُوۡنِہٖ: ایک ہی فقرہ ہے۔ ترجمہ: تم شریک ٹھہراتے ہو اس (اللہ) کے سوا۔ **56**۔ اگر تمہارے بت کچھ گزند پہنچا سکتے ہیں تو پہنچا کر دیکھ لو۔ میرا بھروسہ اللہ پر ہے۔ **57**۔ پیشانی پکڑے ہوئے یعنی اللہ کے قبضہ میں ہونا مراد ہے (ii)۔ پرانے زمانہ میں عرب میں رواج تھا کہ جب دشمن کو شکست ہوتی تو فتح مند سردار قیدی کو اس کی پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر اس کی سرزنش کرتا۔ مطلب تم اور تمہارے بت اللہ کے قبضہ میں ہیں۔ لہٰذا تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ "میرا رب سیدھی راہ پر ہے۔" یعنی اس کی بتائی ہوئی سیدھی راہ پر چلو گے تو تم اس کو پالو گے اور اس کی حفاظت میں رہو گے۔ یا اللہ سیدھی راہ پر قائم ہے ناانصافی نہیں کرے گا کہ مؤمنوں کو تباہ کرے۔ بلکہ نیکوں کو اچھا اجر اور مجرموں کو مناسب سزا دے گا۔ **58**۔ یعنی تم اللہ کے رسول کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکو گے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود اس کا نگران اور نگہبان ہے۔ بلکہ تمہیں تباہ کر کے کسی دوسری قوم کو تمہاری جگہ لے آئے گا۔

هُودًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ
ہود کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ساتھ اسکے ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے اور نجات دی ہم نے انہیں
مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
عذاب سخت سے اور یہ عاد تھے انکار کیا انہوں نے آیات کا اپنے رب کی
وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾ وَ
اور نافرمانی کی اس کے رسولوں کی اور پیروی کی حکم کی ہر ظالم سرکش کی اور
اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ
ان کے پیچھے لگادی گئی اس دنیا میں لعنت اور بروز قیامت خبردار
اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ ع ۵
یقیناً عاد نے کفر کیا اپنے رب کا خبردار ہلاکت ہے واسطے عاد کے جو قوم سے ہودؑ کی تھے
وَاِلٰي ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
اور بھیجا ہم نے طرف ثمود کی بھائی ان کا صالح کہا اس نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ
نہیں تمہارے لیے کوئی خدا سوائے اسکے اس نے پیدا کیا تم کو زمین میں اور
اسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ
آباد کیا تم کو اس میں پس بخشش مانگو اس سے پھر رجوع کرو طرف اس کی یقیناً
رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا
رب میرا قریب ہے قبول کرنیوالا ہے انہوں نے کہا اے صالح یقیناً تھا تو ہم میں
مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا
اُمید کیا ہوا پہلے اس سے کیا تو روکتا ہے ہمیں اس سے کہ عبادت کریں ہم جس کی عبادت کرتے تھے باپ دادا ہمارے
وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ
اور یقیناً ہم البتہ شک میں ہیں اس سے تو بلاتا ہے ہمیں طرف جس کی بے چین کرنیوالے (شک میں) اس نے کہا
يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ
اے قوم میری بتاؤ تو سہی اگر ہوا میں دلیل پر طرف سے اپنے رب کی اور دی ہو اس نے مجھے

وقف لازم

59۔ دنیا میں اس قوم پر جو سخت عذاب آیا اس سے ہودؑ اور مؤمنوں کو محفوظ رکھا۔ آخرت میں بھی ان سے یہی سلوک ہوگا۔ قوم عاد پر شدید آندھی کا مسلسل سات رات اور آٹھ دن تک عذاب مسلط رہا۔ اور ان کا قلع قمع ہوگیا (دیکھیں 51:42-43)۔ **60**۔ عَنِيْدٍ: وہ شخص جو باوجود علم کے حق کا انکار کرے اور دشمن حق بن جائے۔ **61**۔ بُعْدًا: اللہ کی رحمت سے دوری یعنی ہلاکت (ہے عاد قوم کے لئے)۔ اے فرشتو! عاد کیلئے لعنت مقدر کردو (ii)۔ یہ قیامت کے دن ان کو کہا جائے گا۔ **62**۔ ثَمُوْد حضرت صالحؑ کی قوم تھی، شام اور عدن کے درمیانی علاقہ میں آباد تھی۔ اَلْحِجْر (یعنی مدائن صالح) جو مدینہ اور تبوک کے درمیان جگہ ہے ان کا صدر مقام تھا۔ یہ وادی قریٰ میں واقع ہے (ii)۔ حجر سے مراد وہ احاطہ یا قلعہ یا شہر ہوتا ہے جس کے گرد پتھروں کی دیوار ہو۔ اَصحاب الحجر سے مراد قوم ثمود ہے یعنی قوم صالح۔ ان کا شہر مضبوط پتھروں کی فصیلوں کا شہر تھا۔ ثمود قوم کو عادثانیہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کے علاقے میں پہاڑی علاقے بھی تھے جہاں پتھروں کے گھر بنائے جاتے تھے، وہاں پانی کے چشمے بھی پائے جاتے تھے جو ان کے میدانی علاقوں کو سیراب کیا کرتے تھے۔ وہاں اناج اور کھجوریں اگائی جاتی تھیں۔ (دیکھیں 7:75 اور 26:148-150)۔ "تمہیں زمین سے پیدا کیا یعنی جو عناصر اور اجزاء زمین میں موجود ہیں انہی اجزاء سے انسانی جسم بنا ہے (iv)"۔ مُجِيْبٌ: (دعاؤں کو) قبول کرنے والا۔ **63**۔ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا: ہم میں تو امید گاہ تھا۔ یعنی ہماری تم پر امیدیں تھیں کہ تو باپ دادوں کی راہ پر چل کر ان کو روشن کرے گا مگر تم تو خود اس کو مٹانے لگے ہو۔ "اور اس بات نے ہمیں تمہاری طرف سے شک وشبہ میں ڈال دیا ہے (ii)"۔

مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللّٰهِ إِنْ عَصَيْتُهُ فَمَا
اپنی طرف سے رحمت پس کون مدد کریگا میری مقابلہ میں اللہ کے اگر نافرمانی کی میں نے اسکی پس نہیں
تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ ﴿٦٣﴾ وَيَا قَوْمِ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللّٰهِ
بڑھاتے تم مجھے سوائے نقصان کے اور اے قوم میری یہ اونٹنی ہے اللہ کی
لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوهَا
تمہارے لیے نشان پس چھوڑو اسے کھائے زمین میں اللہ کی اور نہ پہنچاؤ اسے
بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوهَا
کوئی بُرائی ورنہ پکڑے گا تم کو عذاب جلد آنے والا پس ٹانگیں کاٹ دیں انہوں نے
فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذَٰلِكَ وَعْدٌ
اسکی پس فرمایا فائدہ اُٹھاؤ اپنے گھر میں تین دن یہ وعدہ
غَيْرُ مَكْذُوبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَ
نہیں جھوٹا پس جب آیا حکم ہمارا نجات دی ہم نے صالح کو اور
الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ
ان لوگوں کو جو ایمان لائے ساتھ اسکے ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے اور ذلت سے اس دن کی
إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿٦٦﴾ وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا
یقیناً رب تیرا ہی قوت والا عزت والا ہے اور پکڑا ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا
الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٦٧﴾ كَأَنْ لَمْ
عذاب نے پس ہوگئے وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل گویا کہ نہ
يَغْنَوْا فِيهَا أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا
بسے تھے ان میں خبردار یقیناً ثمود نے کفر کیا اپنے رب کا خبردار ہلاکت ہے
لِثَمُودَ ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ
واسطے ثمود کے اور یقیناً یقیناً لائے ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم کے پاس خوشخبری
قَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ
انہوں نے کہا ہم سلام بھیجتے ہیں اس نے کہا سلام ہو پھر نہ دیر کی کہ لے آیا بچھڑا

64۔ "اپنی طرف سے رحمت دی"۔ یعنی نبوت کی رحمت عطا کی۔
65۔اس اونٹنی پر حضرت صالحؑ بیٹھ کر تبلیغ کیلئے سفر کیا کرتے تھے۔ ظالموں نے اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں تاصالح تبلیغ کیلئے نہ جا سکیں(ii)ان کے اس فعل پر عذاب آیا۔ لَا تَمَسُّوْهَا: نہ چھوؤاس کو۔ بِسُوْءٍ: نقصان پہنچانے کے لئے۔**66**۔یعنی تین دن اور گھروں میں مزے اٹھالو تو عذاب آئے گا۔ تین دن توبہ کی مہلت دی(ii)۔
67۔ صالح اور مؤمنوں کو اس دن کی ذلت سے بچالیا۔ **68**۔ایک شدید زلزلہ سے ثمود قوم تباہ کی گئی۔ اس عذاب کو اس آیت اور 54:32 میں صَيْحَةٌ (یعنی تند آواز کا عذاب) 7:79 میں اسے رَجْفَةٌ(زلزلہ)26:159میں(عذاب)27:52میں دَمَّرْنٰهُمْ (ہلاکت) 51:45 میں صَاعِقَةٌ (گرج)۔ 69:6 میں طَاغِيَةٌ (غیر معمولی ہلاکت)، 91:15میں دَمْدَمَ عَلَيْهِمْ (مکمل تباہی) کے الفاظ سے واضح کیا گیا ہے۔ جٰثِمِيْنَ: عذاب کی وجہ سے زمین سے چمٹے ہوئے تھے گھٹنوں کے بل یعنی عذاب سے بچنے کے لئے دعا کرنے کے لئے وہ گھٹنوں کے بل گرے ہوئے تھے تو زلزلہ سے ملبہ کے نیچے دب کر ہلاک ہوئے(ii)۔ نوٹ: آیت 68 اور 69 مسلسل عبارت ہے۔ جٰثِمِيْنَ o كَاَنْ لَّمْ۔ **70**۔ وہ کئی افراد فرشتے تھے جو قوم لوط پر عذاب برپا کرنے جاتے تھے۔اس سے پہلے وہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور بیٹے کی بشارت دی کیونکہ ابراہیمؑ کی ایک بیوی سے کوئی بیٹا نہ تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے نہ پہچانا کہ یہ فرشتے ہیں۔ فوراً کھانا لے آئے، جو مہمان کھانا کھانے سے احتراز کرتا (یعنی نمک حرامی سے بچنے کے لئے) تو اس کے متعلق یہ سمجھا جاتا کہ وہ بدارادہ سے آیا ہے۔ پیدائش باب 18 میں یہ ذکر موجود ہے مگر وہاں لکھا ہے کہ انہوں نے کھانا کھایا۔ حضرت عیسیٰؑ مسیح بھی سلام ہی کہتے تھے (متی 28:9)۔

حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ
بھنا ہوا پس جب اس نے دیکھا ان کے ہاتھوں کو کہ نہیں پہنچتے طرف اس کی اور برا سمجھا انہیں اور
اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى
محسوس کیا طرف سے ان کی خوف انہوں نے کہا نہ ڈر یقیناً ہم بھیجے گئے ہیں طرف
قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۰﴾ وَامْرَاَتُهٗ قَاۗىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا
قوم لوط کی اور بیوی اس کی کھڑی تھی پس وہ ہنس پڑی پس خوشخبری دی ہم نے
بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَاۗءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى
اسے اسحٰق کی اور پیچھے اسحٰق کے یعقوب کی اس نے کہا اے افسوس مجھ پر
ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ
کیا جنوں گی میں حالانکہ میں بڑھیا ہوں اور یہ خاوند میرا بوڑھا ہے یقیناً یہ البتہ بات ہے
عَجِيْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ
عجیب انہوں نے کہا کیا تعجب کرتی ہے تو حکم پر اللہ کے رحمت اللہ کی اور
بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾
برکتیں اس کی تم پر ہیں اے خاندان والو یقیناً وہ خوبیوں والا بزرگی والا ہے
فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَاۗءَتْهُ الْبُشْرٰى
پس جب جاتا رہا ابراہیم سے ڈر اور آئی اس کے پاس خوشخبری
يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ
وہ جھگڑنے لگا ہم سے بارے میں قوم لوط کے یقیناً ابراہیم البتہ بُردبار دردمند
مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَاۗءَ
جھکنے والا تھا اے ابراہیم اعراض کر اس سے یقیناً بات یہ ہے کہ فرمودہ آگیا ہے
اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَ
حکم تیرے رب کا اور یقیناً وہ ایسے ہیں کہ آنیوالا ہے انہیں عذاب نہ لوٹایا جانیوالا اور
لَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ
جب آئے ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے پاس ناخوش ہوا وہ ان سے اور تنگ ہوا ان کی وجہ سے

71۔ نَكِرَهُمْ: یہ رواج تھا کہ جو دشمن ضرر پہنچانے کے لئے کسی کے پاس جاتے تو اس کا کھانا اس لئے نہ کھاتے تا نمک حرامی نہ کریں۔ اس واسطے ابراہیمؑ کو فکر لاحق ہوا کہ وہ بری نیت لے کر نہ آئے ہوں۔(15:53)۔ "ان کے فعل کو عجیب سمجھا کہ شاید بری خبر لائے ہوں(ii)"۔ ابراہیمؑ کا سارا قصہ پیدائش باب 18 میں مذکور ہے۔ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ: ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں پہنچ رہے یعنی نہیں کھا رہے۔ **72**۔ قَاۗىِٕمَةٌ: (پاس ہی) کھڑی تھی۔ فرشتوں کے اطمینان دلانے کی وجہ سے اور ڈر کی وجہ دور ہونے سے سارہ مسکرائی، پھر فرشتوں نے بیٹا ہونے کی خوش خبری سنائی(15:54-56)۔ فَضَحِكَتْ: اس کے معنے عربی میں گھبرا جانے کے بھی ہیں(اقرب) یعنی وہ گھبرا گئی کہ لوطؑ کے لوگوں پر تباہی آنے والی ہے۔(ii) مِنْ وَّرَاۗءِ اِسْحٰقَ: یعنی پوتے(یعقوبؑ) کی خوش خبری بھی دی(21:73)۔ **73**۔ ہائے افسوس! کہ بانجھ ہو کر بچہ کیسے جنے گی(51:30)۔ **74**۔ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ: وہ خدا یقیناً حمید اور مجید ہے۔ اہل البیت: بیوی، بچے، بیویاں(33:34)۔(28:13)۔ **75**۔ جب ابراہیمؑ سے ڈر اتر گیا تو چونکہ لوطؑ ان کے بھتیجے تھے ان کے بارے میں سفارش کرنے لگے۔(دیکھیں پیدائش 23-18:21)۔ حضرت ابراہیمؑ کا نام ابرام تھا۔ پھر اسماعیلؑ کی پیدائش کے بعد اللہ نے ابراہیمؑ نام رکھا یعنی بہت سی قوموں کا باپ۔ اسحٰقؑ سے بنی اسرائیل اور اسماعیلؑ سے عرب قبائل چلے(ii) یہ جھگڑنا یا بحث پیدائش باب 18 آیات 21 تا 23 میں مذکور ہے۔ **76**۔ مُنِيْبٌ: جھکنے والا (اللہ کی جانب)۔ **77**۔ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا: اس سے اعراض کر یعنی قوم لوطؑ کے عذاب کے متعلق بحث نہ کر۔ چونکہ حضرت لوطؑ حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے اس وجہ سے عذاب کی خبر سن کر دل میں رحم آیا اور سوال و جواب کرنے لگ گئے(ii)۔ نیز دیکھیں 29:33۔ **78**۔ فرشتے حضرت لوطؑ کے پاس خوبصورت لڑکوں کی شکل میں آئے تھے اس وجہ سے لوطؑ کو فکر لاحق ہوا۔ ذَرْعًا: بازو سے (یعنی دل میں) حضرت لوطؑ ڈرے کہ ان کے بازوؤں میں اس مصیبت کو دور کرنے کی سکت نہیں ہے۔

ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ٧٧ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ
دل میں اور کہا یہ دن سخت ہے اور آئے اسکے پاس لوگ اس کے
يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ
دوڑتے ہوئے طرف اس کی اور پہلے سے تھے وہ کرتے بدیاں
قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
اس نے کہا اے قوم میری یہ بیٹیاں ہیں میری یہ بہت پاکیزہ ہیں تمہارے لیے پس ڈرو اللہ سے
وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ٧٨
اور نہ ذلیل کرو مجھے مہمانوں میں میرے کیا نہیں تم میں سے کوئی آدمی ہدایت والا
قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ
انہوں نے کہا یقیناً یقیناً جان لیا ہے تو نے نہیں ہمارے لیے بیٹیوں میں تیری کوئی حق اور یقیناً تو
لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ٧٩ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ
البتہ جانتا ہے جو ہم چاہتے ہیں اس نے کہا کاش میرے لیے مقابلہ میں تمہارے طاقت ہوتی یا جگہ پکڑتا میں
اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ٨٠ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ
طرف سہارے مضبوط کی انہوں نے کہا اے لوط یقیناً ہم بھیجے ہوئے ہیں تیرے رب کے ہرگز نہیں
يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ
وہ پہنچیں گے طرف تیری پس لے چل اپنے گھر والوں کو حصہ میں رات کے اور نہ مڑ کر دیکھے
مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ
تم میں سے کوئی سوائے بیوی کے تیری یقیناً بات یہ ہے کہ پہنچنے والا ہے اسے جو پہنچے گا انہیں
اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ٨١
یقیناً وعدہ کا وقت ان کا صبح ہے کیا نہیں صبح قریب
فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا
پس جب آیا حکم ہمارا کر دیا ہم نے اوپر کا حصہ اس کا نیچے کا حصہ اس کا اور برسائے ہم نے
عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ٨٢ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ
اس پر پتھر کنکروں سے تہہ بہ تہہ (جو) نشان زدہ (تھے) پاس

79۔(غصہ میں) دوڑتے ہوئے آئے۔ لوطؑ کی قوم کے لوگوں نے لوطؑ کو کہہ رکھا تھا کہ اجنبی لوگ تمہارے ہاں نہ آیا کریں۔ اس وجہ سے لوطؑ گھبرا گئے۔[اَوَلَمۡ نَنۡهَكَ عَنِ الۡعٰلَمِيۡنَ (15:71)]۔ لٰہذا انہیں مہمانوں کی حفاظت کی فکر ہوئی(ii) لوطؑ کا قصہ پیدائش باب 19 میں مذکور ہے"۔ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيۡ: جمع کا صیغہ ہے۔ بائبل کے بیان کے مطابق لوطؑ کی دو بیٹیاں تھیں جو ان میں بیاہی ہوئی تھیں(پیدائش 19:15)۔ اس لحاظ سے هٰؤُلَاءِ کی بجائے هَاتَانِ کہنا چاہیئے تھا۔ چونکہ نبی اپنی قوم کے لئے باپ کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے لوطؑ نے ان لوگوں کی بیٹیوں کو اپنی بیٹیاں کہہ کر پکارا کہ وہ سب ان کے لئے جائز کی گئی ہیں۔ لٰہذا انہیں غیر فطری اور حرام طریق کو اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ نیز لوطؑ یہ کہتے ہیں کہ میری دو بیاہی ہوئی بیٹیوں کی موجودگی میں تم سمجھ سکتے ہو کہ میں یا میرے مہمان تم سے کوئی غداری نہ کریں گے۔ پس خواہ مخواہ کیوں گھبراتے ہو(ii)"۔ **80**۔ یعنی ہمارا سوال عورتوں کے حصول کا نہیں بلکہ مردوں کے متعلق ہے جو اجنبی لوگ ہیں۔ وہ کیوں آئے ہیں۔ **81**۔ یعنی خدا تعالیٰ سے تمہارے شر سے بچنے کے لئے دعا کروں(ii)۔ قُوَّةً: (مقابلہ کرنے کی) طاقت۔ رُكۡنٍ شَدِيۡدٍ: مضبوط قلعہ (بطور پناہ)۔ **82**۔ قَالُوۡا يٰلُوۡطُ: فرشتوں نے کہا اے لوطؑ ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں تا تیری رہنمائی کر کے محفوظ ٹھکانے پر پہنچا دیں اور حیران پریشان نہ ہونا پڑے۔ اِنَّهٗ : یقیناً وہ (عذاب)۔ مُصِيۡبُهَا: اس عورت کو بھی پہنچنے والا ہے (پیدائش 19:26)۔ قومِ لوطؑ پر عذاب آنے پر حضرت لوطؑ اپنے چچا حضرت ابراہیمؑ کے پاس کنعان میں آگئے تھے۔ **83**۔ حکم آیا یعنی عذاب لانے کا حکم ہوا۔(ii)۔ عَالِيَهَا سَافِلَهَا: هَا اس (بستی) کا یعنی وہ بستی سخت زلزلہ سے تہ و بالا ہو گئی(7:79)۔ آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے کی وجہ سے پتھروں اور آگ کا مینہ برسا۔ عَلَيۡهَا: اس (بستی) پر۔

رَبِّكَ ۚ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝۸۳ وَاِلٰى مَدْيَنَ
تیرے رب کے اور نہیں وہ (بستی) ان ظالموں (کفار مکہ) سے ہرگز دور اور (بھیجا ہم نے) طرف مدین کی

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ
بھائی ان کا شعیب اس نے کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہیں تمہارے لیے کوئی

اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۚ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ
خدا سوائے اس کے اور نہ کم کرو ماپ اور تول یقیناً میں

اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝۸۴
دیکھتا ہوں تم کو خوشحالی میں اور یقیناً میں ڈرتا ہوں تمہارے متعلق عذاب سے دن گھیرنے والے کے

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا
اور اے قوم میری پورا کرو ماپ اور تول ساتھ انصاف کے اور نہ کم دو

النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۸۵
لوگوں کو چیزیں ان کی اور نہ فساد کرو زمین میں مفسد بن کر

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ
باقی رکھا ہوا اللہ کا بہتر ہے تمہارے لیے اگر ہو تم ایماندار اور نہیں

اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝۸۶ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ
ہوں میں تم پر محافظ انہوں نے کہا اے شعیب ! کیا نماز تیری

تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ
حکم دیتی ہے تجھے کہ چھوڑ دیں ہم جس کی عبادت کرتے تھے باپ دادا ہمارے یا یہ کہ کریں ہم

اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ۝۸۷
مالوں میں اپنے جو چاہیں یقیناً تو البتہ بُرد بار ہدایت والا ہے

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ
اس نے کہا اے قوم میری کیا بتاؤ تو سہی اگر ہوا میں دلیل پر طرف سے رب کے اپنے اور

رَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى
اس نے رزق دیا مجھے طرف سے اپنی رزق اچھا اور نہیں ارادہ کرتا ہیں کہ مخالفت کروں تمہاری

84۔ مُسَوَّمَةٌ: گویا کہ وہ پتھر ان کے لئے مقدر ہو گئے تھے سزا دینے کے لئے۔ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ: یہ پتھروں کا عذاب ظالم لوگوں کیلئے بہت لائق تھا۔ یا وہ بستی ان ظالم (کفار مکہ) لوگوں سے دور نہیں ہے(37:137-139)۔ یا ایسا عذاب زمانہ حال کے ظالموں سے بعید نہیں ہے۔ **85**۔ نیز دیکھیں پیدائش 2-25:1۔ مِدْيَن حضرت ابراہیمؑ کی تیسری بیوی قتورہ کے بطن سے ان کا بیٹا تھا۔ ان کی اولاد خلیج عقبہ سے چھ میل دور ایک بستی جس کا نام مدین پڑ گیا رہتی تھی۔ حضرت موسیٰؑ فرعون سے ڈر کر یہاں آ کر پناہ گزین ہوئے تھے۔ اور پھر بنی اسرائیل بھی مصر سے رہائی اور سمندر پار کر کے اس علاقے میں ٹھہرے تھے(ii)۔ خَيْر: مال کثیر، آسائش یعنی تم آسودہ حال ہو کر بھی ماپ اور تول میں کمی کرتے ہو(83:2-7)۔ مدین قوم کی طرف حضرت شعیبؑ نبی بنا کر بھیجے گئے۔ اَصْحَابُ الْاَيْكَةِ: اس قوم کا دوسرا نام ہے۔ یاد رہے کہ یہ شعیبؑ وہ نہیں جو حضرت موسیٰؑ کے خسر تھے اور مدین کے ایک بزرگ انسان تھے۔ بلکہ یہ موسیٰؑ سے بہت پہلے گزرے ہیں۔ یہ ابراہیمؑ اور لوطؑ کے بعد کے انسان ہیں۔(26:177-184) اور(7:86)۔ بِخَيْرٍ: خوش حالی میں۔ **87**۔ بَقِيَّةُ اللّٰهِ: یعنی حلال کی کمائی۔ باقی کا مال جو حرام طریقہ سے نہیں کمایا۔ تجارت سے نفع جو حلال کمائی ہے نیز الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ یعنی اعمال صالحہ بھی مراد ہیں(18:47) اور (19:77)۔ یہ بھی مراد ہے کہ لوگوں کو ان کا پورا حق دینے کے بعد جو بھی باقی رہ جائے (حلال کمائی) وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ **88**۔ ہم اپنے مالوں سے جو چاہیں کریں یعنی اپنے اموال میں ماپ تول کے ہتھکنڈے جو ہم استعمال کرتے ہیں ان سے ہمیں مت روکو۔ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ (یہ طعنہ کے طور پر کہا کہ تو اپنے خیال میں عقلمند اور سمجھدار بنتا ہے)۔ "O حَلِيْمٌ: جو حلم (جوانی کی مضبوطی) کے زمانہ تک پہنچے"۔

مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ
اس میں کہ منع کرتا ہوں تم کو اس سے نہیں چاہتا میں مگر اصلاح جہاں تک طاقت رکھتا ہوں میں
وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۹﴾
اور نہیں توفیق میری مگر ساتھ اللہ کے اسی پر بھروسہ کیا میں نے اور طرف اسی کی جھکتا ہوں میں
وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ
اور اے قوم میری نہ آمادہ کرے تم کو دشمنی میری اس پر کہ پہنچے تم کو مانند اُس کی جو
اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا
پہنچا قوم نوح کو یا قوم ہود کو یا قوم صالح کو اور نہیں
قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۹۰﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ
ہے قوم لوط تم سے ہرگز دور اور بخشش مانگو رب سے اپنے پھر
تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۱﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا
توبہ کرو اس کے حضور یقیناً رب میرا بہت رحم کرنیوالا ہے بہت محبت کرنیوالا ہے کہا انہوں نے اے شعیب نہیں
نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ
سمجھتے ہم بہت کچھ اس سے جو تو کہتا ہے اور یقیناً ہم البتہ دیکھتے ہیں تجھے اپنے میں ضعیف (کمزور)۔
وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۲﴾
اور اگر نہ ہوتا قبیلہ تیرا البتہ پتھراؤ کرتے ہم تجھے اور نہیں ہے تو ہم پر ہرگز غالب
قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ
اس نے کہا اے قوم میری کیا قبیلہ میرا زیادہ معزز ہے تم پر بہ نسبت اللہ کے اور بنایا ہے تم نے اُسے
وَرَاۗءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۹۳﴾ وَ
پیچھے اپنی پیٹھ کے پھینکا ہوا یقیناً رب میرا اُسے جو تم کرتے ہو گھیرنے والا ہے اور
يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۭ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ
اے قوم میری عمل کرو جگہ پر اپنی یقیناً میں عمل کرنیوالا ہوں عنقریب تم جان لوگے
مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۭ وَ
کہ کون ہے کہ آویگا اُسے عذاب جو ذلیل کریگا اُسے اور کون ہے جو جھوٹا ہے اور

89۔ کفار نے یہ سمجھا کہ ہم کو فریب سے روک کر شعیبؑ اپنی تجارت بڑھانا چاہتے ہیں۔ تب شعیبؑ نے یہ جواب دیا کہ میں جس بات سے تمہیں منع کرتا ہوں اس میں مَیں محض تمہاری مخالفت کرنا نہیں چاہتا بلکہ صرف تمہاری اصلاح چاہتا ہوں۔ تم سے رزق نہیں مانگتا، اللہ نے مجھے بہتر رزق دے رکھا ہے(ii) (اور تمہاری اصلاح کرنے کی) مجھے توفیق نہیں سوائے اللہ کی مدد کے۔ رِزْقًا حَسَنًا کے بعد یہاں "کیا پھر بھی میں وہ کروں جو تم چاہتے ہو۔" محذوف ہے۔ یا "تو پھر تم خدا کو کیا جواب دوگے ؟" محذوف ہے۔ **90**۔ شِقَاقِيْ: مجھ سے تمہارا دشمنی کرنا۔ "نہ آمادہ کرے۔" یعنی میری مخالفت تم کو مجرم نہ بنادے کہ تم کو عذاب پہنچے۔ معلوم ہوا کہ شعیبؑ، نوحؑ، ہودؑ، صالحؑ، لوطؑ اور ابراہیمؑ کے بعد آئے ہیں۔ اس وقت موسیٰؑ نبی نہیں ہوئے تھے ورنہ ان کا نام بھی آتا۔ "لوطؑ کی بستی کے لوگ تم سے دور نہیں"۔ یعنی مُقام اور وقت کے لحاظ سے۔ "حضرت شعیبؑ کا مقام مدین لوطؑ کے علاقہ سے زیادہ دور نہ تھا۔ یعنی مصر اور بحر مردار کے درمیان تھا(ii)"۔ **92**۔ "نہیں سمجھتے ہم اسے جو تو کہتا ہے۔" یعنی مرنے کے بعد بعثت ہوگی، حساب کتاب ہوگا اور جنت و جہنم ہوں گی وغیرہ جو غیب کی باتیں ہیں۔ "تجھے اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں۔" یعنی تم اکیلے مخالفین کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔ ہمیں تمہارے قبیلے کا بہت لحاظ ہے ورنہ تجھے سنگسار کردیتے۔ **93**۔ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ: ہٗ یعنی اللہ کو۔ ظِهْرِيًّا: پیٹھوں کے پیچھے یعنی تم نے خدا کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے کردیا ہے(اللہ کے پیغام کا انکارکرکے)۔ مُحِيْطٌ: گھیرنے والا (اپنے عذاب سے)۔

ارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝۹۳ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا
انتظار کرو یقیناً میں ساتھ تمہارے انتظار کرنیوالا ہوں اور جب آیا حکم ہمارا نجات دی ہم نے
شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ
شعیب کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ساتھ اسکے ساتھ رحمت کے طرف سے اپنی اور پکڑا
الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ
ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا عذاب نے پس وہ ہو گئے گھروں میں اپنے
جٰثِمِيْنَ ۝۹۵ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ
گھٹنوں کے بل گویا کہ نہ بسے تھے ان میں خبردار ہلاکت ہے واسطے مدین کے
كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۝۹۶ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا ۹ ع ۸
جیسا کہ ہلاک ہوئے ثمود اور یقیناً یقیناً بھیجا ہم نے موسیٰ کو ساتھ آیات کے اپنی
وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۹۷ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ
اور غلبہ کھلے کے طرف فرعون اور سرداروں کے اسکے پس پیروی کی انہوں نے حکم کی
فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ۝۹۸ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ
فرعون کے اور نہ تھا حکم فرعون کا ہرگز درست آگے آگے ہوگا قوم کے اپنی
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ
بروز قیامت پس وارد کرے گا انہیں آگ پر اور برا ہے گھاٹ
الْمَوْرُوْدُ ۝۹۹ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
جس پر لاکر کھڑا کیا گیا اور پیچھے لگائی گئی انکے اس (دنیا) میں لعنت اور بروز قیامت
بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝۱۰۰ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى
کیا ہی بری ہے بخشش جو بخشی گئی یہ خبریں ہیں بستیوں کی
نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ۝۱۰۱ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ
ہم بیان کرتے ہیں اُسے تجھ پر بعض ان میں سے قائم ہیں اور (بعض) کٹی ہوئی ہیں اور نہیں ظلم کیا ہم نے ان پر و
لٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ
لیکن ظلم کیا انہوں نے جانوں پر اپنی پس نہ کفایت کی ان سے معبودوں نے ان کے جنہیں

94۔ مدعی اگر صادق ہے تو مخالفین پر ورنہ مدعی پر خدا کا عذاب ضرور وارد ہوتا ہے اور وہ اس سے بچ نہیں سکتے۔ اِنِّیْ عَامِلٌ: میں بھی اپنے کام میں لگا ہوُا ہوں (یعنی تبلیغِ دین میں)۔ **95**۔ اور جب ہمارا حکم آیا یعنی ہمارا عذاب آگیا۔ الصَّیْحَۃُ: کڑک۔ **96**۔ جیسے ثمود (کی قوم) ہلاک ہوئی تھی یعنی آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے سے زبردست دھماکہ والی آواز پیدا ہوئی اور شدید زلزلہ سے یہ قوم تباہ ہوئی(7:92)،(29:38)۔ **97**۔ سُلْطَانٍ مُبِیْنٍ: یعنی عصا جو بطور معجزہ موسیٰؑ کو عطا ہوا تھا۔ **99**۔ برا ہے وہ گھاٹ (جہاں) جو وہاں لائے گئے ہیں یعنی جہنم کی آگ میں۔ (فرعون اپنی قوم کو لے کر جہنم میں وارد ہوگا)۔ وِرْدٌ: پہنچائے جانے کی جگہ، گھاٹ۔ اَوْرَدَھُمْ: وارد (پہنچائے) کرے گا ان کو (آگ میں)۔ **100**۔ الرِّفْدُ: شاہی خلعت، بخشش (اقرب)۔ عطیہ، انعام، تحفہ۔ فِیْ ھٰذِہٖ: اس (زندگی) میں۔ "سزا کا نام انعام رکھ کر طنزاً کافر کو سنایا گیا ہے۔ برا ہے یہ تحفہ اور وہ بھی جنہیں یہ تحفہ دیا گیا ہے۔ کیونکہ کافر دنیا میں یہی کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے پاس بھی ہم کو اچھی چیزیں ملیں گی(ii)"۔ **101**۔ حَصِیْدٌ: کٹی ہوئیں یعنی اجڑی ہوئیں (بستیاں)۔ قَآئِمٌ: بعض بستیاں ابھی تک آباد ہیں جیسے مصر جبکہ دیگر جن کے نام و نشان تک مٹ گئے جیسے عاد اور ثمود کی بستیاں۔

ومامن دآبّة ۱۲ ۳۴۷ هود ۱۱

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَ
وہ پکارتے تھے سوائے اللہ کے کچھ بھی جبکہ آیا حکم رب کا تیرے اور
مَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ
نہ بڑھایا (معبودوں نے) انکو سوائے ہلاک کرنے کے اور اسی طرح پکڑ ہے رب کی تیرے جب
اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾
پکڑتا ہے بستیوں کو جبکہ وہ ظالم ہوتی ہیں یقیناً پکڑ اس کی دردناک ہے سخت
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ
یقیناً اس میں البتہ نشان ہے اس شخص کے لیے جو ڈرا عذاب آخرت سے یہ
يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾
دن ہے جمع کئے جانیوالے ہیں اس کے لیے لوگ اور یہ دن حاضر کیا جانیوالا ہے
وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ
اور نہیں ہم پیچھے کرتے اُسے مگر واسطے میعاد مقررہ کے جس روز وہ (دن) آئیگا نہیں کلام کریگا
نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
کوئی شخص مگر اجازت سے اس کی سو بعض ان میں سے بدبخت ہونگے اور بعض نیک بخت پس وہ لوگ جو
شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ خٰلِدِيْنَ
بدبخت ہوئے سو آگ میں ہوں گے انکے لیے اس میں چلّانا اور اونچی آواز سے رونا ہے وہ پڑنے والے ہیں
فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ
اس میں جب تک رہیں گے آسمان اور زمین مگر جو چاہے رب تیرا
اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي
یقیناً رب تیرا کرنے والا ہے اُسے جو ارادہ کرتا ہے اور وہ لوگ جو نیک بخت کئے گئے سو
الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
جنت میں ہونگے وہ پڑنے والے ہیں اس میں جب تک رہیں گے آسمان اور زمین
اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ فِيْ
مگر جو چاہے رب تیرا بخشش ہے نہ کاٹی جانیوالی پس نہ ہو تو

102۔ کوئی جھوٹے معبود اُن کے کام نہ آسکے۔ فتح مکہ کے موقع پر ہندہ زوجہ ابوسفیان نے تسلیم کیا کہ ان کے بتوں نے ان کی کوئی مدد نہ کی۔
103۔ ظَالِمَۃٌ: یہاں ظلم سے مراد شرک یعنی غیر اللہ کی پرستش ہے جیسا کہ قرآن میں دوسری جگہ شرک کو ظلم عظیم قرار دیا ہے (31:14)۔ **104**۔ لَاٰیَۃً: نشان یعنی نشان عبرت، گزشتہ قوموں کی ہلاکت میں۔ مَشْھُوْد: جس کا لوگ مشاہدہ کریں گے، سب لوگ دیکھیں گے جو آکر رہے گا۔ آخرت میں تمام لوگ جزاء سزاء کیلئے حاضر ہوں گے اور کارروائی کو دیکھیں گے۔ **105**۔ نُؤَخِّرُہٗ: ہٗ یعنی عذاب کے دن کو۔ یوم مجموع کو۔ اَجَلٍ مَّعْدُوْد: قیامت کا دن جب آئے گا۔ عذابِ آخرت کے آنے میں تاخیر نہ ہوگی ہاں کچھ وقفہ کیلئے۔
106۔ شَقِیٌّ: ناکام، نامراد۔ بِاِذْنِہٖ: یعنی خدا کے حکم سے۔ (یَوْمَ یَاْتِ:) جس دن اجل آجائے گی۔ تو کوئی بول نہیں سکے گا سوائے اللہ کی اجازت کے۔ شقی سعید کی ضد ہے۔ "Oسعید وہ ہے جسے ایسے اعمال بجالانے کی توفیق ملی جو فیوض و برکات الٰہی کے انوار کے جاذب ہوئے"۔ "+شقی وہ ہے جو اپنے مطالب میں کامیاب نہ ہو"۔
107۔ زَفِیْرٌ: گدھے کے رینگنے کی اول آواز، چلّانا۔ شَھِیْقٌ: گدھے کے رینگنے کی آخری آواز۔ قرآن میں دو جگہ گدھے کی مثال دی گئی ہے۔ 1۔ 62:6 میں کہ جس طرح گدھے پر کتابیں لادی جائیں تو گدھے کو ان کی افادیت کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ 2۔ 74:51-52 جس میں گدھے کی بزدلی کی مثال ہے۔ چونکہ شقی لوگوں نے حق کو سمجھنے سے انکار کیا اور نہ ہی دلیری دکھائی کہ حق کو جان لیں لہٰذا زفیر اور شَھِیْقٌ ان کا مقدر بنا یعنی آہیں اور دھاڑیں مارنا۔ (جہنم میں)۔
108۔ اِلَّا مَا شَاءَ رَبُّکَ: سوائے جسے خدا نجات دینا چاہے اسے جہنم سے نکال لے گا (6:129)۔ **109**۔ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ: "+یعنی اس عالم کے نہیں بلکہ جنت کے زمین و آسمان"۔ جس کے متعلق قرآن کہتا ہے کہ ہمیشہ قائم رہیں گے اور ان کا انعام کبھی ختم نہ ہوگا (ii) نیز دیکھیں 15:49 وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ کہ وہ جنت سے نکالے نہ جائیں گے۔ حدیث میں ہے کہ جہنم پر ایسا وقت آئے گا کہ (اس کے خالی ہونے کی وجہ سے) اس کے دروازے کھڑکھڑائیں گے اور جہنم میں کوئی باقی نہ رہے گا (مسند احمد بن حنبل) اور (کنز العمال جلد 7 ص 245)۔ پس اسلام کے نزدیک جنت غیر منقطع اور دائمی ہے مگر جہنم منقطع ہو جائے گی۔ عیسائیوں کے نزدیک دونوں غیر منقطع ہیں ہندوؤں کے نزدیک دونوں منقطع ہیں۔ بخاری 97:24 میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بے عملوں کو جو جہنم میں شفاعت کے بعد رہ جائیں گے مٹھی بھر کر باہر نکال دے گا۔ قرآن 78:24 میں ہے کہ جہنمی احقاب رہیں گے حقبہ 70 یا 80 سال کو کہتے ہیں اس مدت کے بعد جہنم خالی ہو جائے گی۔ جنت کی طرح جہنم دائمی نہیں ہے جہنم کے ذکر والی آیت میں اِلَّا مَا شَاءَ رَبُّکَ: کہہ کر بات ختم کر دی جبکہ جنت والی آیت میں ساتھ ہی عَطَاءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ یعنی یہ ایسی عطا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی کہا ہے یعنی ہمیشہ جاری رہے گی۔ لفظ خلود لمبے عرصہ کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے (iv)۔

مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ۚ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ
شک میں اس سے جس کی عبادت کرتے ہیں یہ لوگ نہیں یہ عبادت کرتے مگر جیسا کہ عبادت کرتے تھے
اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ۚ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ
باپ دادا ان کے پہلے سے اور یقیناً ہم البتہ پورا پورا دینے والے ہیں انہیں حصہ ان کا بغیر
مَنْقُوْصٍ ﴿١١٠﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۚ
کمی کے اور یقیناً یقیناً دی ہم نے موسیٰ کو کتاب پس اختلاف کیا گیا اس میں
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَاِنَّهُمْ
اور اگر نہ ہوتی بات گذر چکی طرف سے تیرے رب کے فیصلہ کیا جاتا درمیان ان کے اور یقیناً وہ
لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿١١١﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ
البتہ شک میں ہیں اس سے تردد والے اور یقیناً ہر ایک کو البتہ ضرور پورا پورا دیگا انہیں
رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ۚ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١١٢﴾ فَاسْتَقِمْ
رب تیرا اعمال ان کے یقیناً وہ اس کی جو وہ کرتے ہیں خوب خبر رکھنے والا ہے پس قائم رہ تو
كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ اِنَّهٗ بِمَا
جیسا کہ حکم دیا گیا ہے تجھے اور وہ بھی جنہوں نے توبہ کی ساتھ تیرے اور نہ زیادتی کرو یقیناً وہ اسے جو
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٣﴾ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
تم کرتے ہو خوب دیکھنے والا ہے اور نہ جھکو طرف ان لوگوں کی جنہوں نے ظلم کیا
فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ
پس نہ چھوئے گی تم کو آگ اور نہیں تمہارے لیے سوائے اللہ کے کوئی دوست پھر
لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿١١٤﴾ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا
نہ مدد دیئے جاؤ گے تم اور قائم کر نماز دونوں حصہ میں دن کے اور حصوں میں
مِّنَ الَّيْلِ ۚ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ ذٰلِكَ
رات کے یقیناً نیکیاں لے جاتی ہیں برائیوں کو یہ
ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿١١٥﴾ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
نصیحت ہے واسطے نصیحت حاصل کرنیوالوں کے اور صبر کر پس یقیناً اللہ نہیں ضائع کرتا اجر

110۔ پس اے مخاطب تو اس عبادت کے متعلق جو یہ لوگ کرتے ہیں اس کے باطل ہونے میں کوئی شک نہ کر، تو شک میں نہ پڑ کہ بت پرست لوگ اپنے کئے سے بچ جائیں گے (ح)۔ **111**۔ اس میں اختلاف کیا گیا یعنی انہیں جو کرنے کو کہا گیا تھا یہود نے اس پر الٹ عمل کیا۔ "اگر نہ ہوتی بات" یعنی قطعی فیصلہ قیامت ہی کو ہو گا۔ یا وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ سزا دینے میں تاخیر کرتا ہے فوراً ہی نہیں پکڑ لیتا۔ اصل پکڑ قیامت کو ہو گی۔ مِنْهُ مُرِيْبٍ: مِنْهُ سے مراد قرآن کے بارے میں یا ان کی پکڑ کے بارے میں شک میں ہیں۔" نیز یہ اشارہ وَسِعَتْ رَحْمَتِيْ كُلَّ شَيْءٍ کے مضمون کی طرف بھی ہے (ح)"۔ **112**۔ یہاں فعل يَنْقُص محذوف ہے یعنی لَمَّا (يَنْقُص) مِنْ جَزَاءِ عَمَلِهِمْ۔ لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ یعنی یہ سب کے سب لوگ ایسے ہیں کہ ان کے اعمال کا بدلہ اب تک ضائع نہیں ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ ضرور ان کے اعمال کی پوری جزا دے گا۔ **113**۔ فَاسْتَقِمْ: کسی حال میں بھی اس تعلیم سے اِدھر اُدھر نہ ہونا۔ اِنَّهٗ: یقیناً وہ (اللہ)۔ "Oاس آیت کے نازل ہونے تک آنحضرتؐ کے بال کالے تھے اس کے بعد سفید بال آنے لگے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے شَيَّبَتْنِيْ هُوْدُ کہ مجھے سورہ ہود نے بوڑھا کر دیا" یعنی اپنی اور ساتھ ہی اپنی قوم کی ذمہ داری مجھ پر ڈالی گئی ہے۔ ساتھیوں کا ذمہ دار ہونا بہت مشکل ہے۔ آنحضرتؐ اور آپؐ پر ایمان لانے والوں پر تاکید کی جا رہی ہے کہ استقامت کے ساتھ کام کئے جاؤ، مگر کسی پر زیادتی نہ ہونے پائے خواہ وہ دشمن ہی ہو۔ **114**۔ یہاں اس اصل کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ظالم سے تعلق رکھنے والا اور اس کے ظالمانہ افعال میں تسکین محسوس کرنے والا خود بھی اس کی سزا میں شامل اور ان خرابیوں میں ملوث ہو سکتا ہے (ح)۔ وَلَا تَرْكَنُوْٓا: اور نہ جھکو محبت قلبی سے۔ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا یعنی مشرکین کی جانب ورنہ تمہیں بھی سزا ملے گی۔ **115**۔ "+دن اور رات کے وقت کی نمازیں"۔ نیکیاں بدیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ "O حَسَنَات سے یہاں مراد نماز ہے۔ نماز کل بدیوں کو دور کر دیتی ہے"۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ۔ زُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ۔ رات کے حصوں میں (جو صبح کے نزدیک ہیں)۔

اَلْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۶﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ
احسان کرنیوالوں کا پس کیوں نہیں ہوئے قوموں میں سے جو پہلے تھیں تم سے
اُولُوْا بَقِیَّةٍ یَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ اِلَّا قَلِیْلًا
شعور والے جو روکتے فساد سے زمین میں مگر تھوڑے سے
مِّمَّنْ اَنْجَیْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا
ان لوگوں میں سے جنکو نجات دی ہم نے ان میں سے اور پیروی کی ان لوگوں نے جنہوں نے ظلم کیا اس (راہ) کی کہ وہ عیش و عشرت دیئے
فِیْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِیُهْلِكَ
گئے جس میں اور تھے وہ مجرم اور نہیں ہے رب تیرا کہ ہلاک کرے
الْقُرٰی بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ
بستیوں کو ظلم سے جبکہ باشندے اسکے اصلاح کرنیوالے ہوں اور اگر چاہے رب تیرا
لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ ﴿۱۱۹﴾
البتہ کردے لوگوں کو گروہ ایک اور ہمیشہ رہیں گے وہ اختلاف کرنے والے
اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۚ وَتَمَّتْ
مگر جس پر رحم کیا رب نے تیرے اور اس لیے پیدا کیا ان کو اور پوری ہو گئی
كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
بات رب کی تیرے کہ ضرور بھروں گا میں جہنم کو جنوں اور آدمیوں
اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ
سب سے اور جو کچھ بیان کرتے ہیں ہم تجھ پر خبروں سے رسولوں کی
مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَقُّ
وہ ہے کہ مضبوط کرتے ہیں ساتھ اس کے دل کو تیرے اور تیرے پاس آیا ہے اس میں حق
وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ لَا
اور وعظ اور نصیحت متقیوں کے لیے اور تو کہدے ان لوگوں کو جو نہیں
یُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ ۚ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ
ایمان لاتے کہ عمل کرو جگہ پر اپنی یقیناً ہم عمل کرنیوالے ہیں اور

117۔اُولُوْا بَقِیَّۃٍ: قوم کے بہترین لوگ۔فساد کے نتیجہ میں عذاب آتا ہے۔مَا: اس راہ کی۔ اللہ ظلم نہیں کرتا انصاف کرتا ہے۔ کَانُوْا مُجْرِمِیْنَ: یعنی اگر قوم کی اکثریت نیک لوگ ہوتے تو ہلاک نہ ہوتے۔ اکثریت بدلوگ تھے سو وہ ہلاک ہوئے اور نیک جو اقلیت میں تھے وہ بچ گئے۔اَلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا: اللہ سے ظلم کرنا یعنی اس کا شریک ٹھہرانا۔ لوگوں سے ظلم کرنا یعنی ان کے حقوق کو ادا نہ کرنا۔اپنے آپ سے ظلم کرنا یعنی وہ کام کرنا جو اس کے نفس کو نقصان پہنچائے۔ **118**۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عذاب بغیر فساد کے نہیں آتا۔ عذاب کو دور کرنے کا طریق یہ ہے کہ قوم آپس میں صلح کر لے اور ایک دوسرے کی کوتاہیوں کو معاف کرنے کی کوشش کی جائے (ح)۔**119**۔وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ: اگر اللہ زبردستی اپنی مشیت تھونپ دیتا: اللہ نے لوگوں کو کفر یا ایمان اختیار کرنے کی آزادی دی یعنی اختلاف عقیدہ کی آزادی دی وَلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ۔ اس طرح کچھ نے مان لیا باقی نے نہ مانا، (مُخْتَلِفِیْنَ)۔ **120**۔(پچھلی آیت کے تسلسل میں عبارت ہے) اِلَّا مَنْ: یعنی اختلاف کرنے سے باز نہ آئیں گے سوائے اس کے جس پر تیرے رب نے رحم کیا۔ وَلِذٰلِکَ خَلَقَھُمْ: اور (اسی رحم کا مورد بنائے جانے) کیلئے اس نے (لوگوں کو) پیدا کیا (ii)۔یعنی انسان کو رحم کرنے کے لئے پیدا کیا ہے نہ کہ اختلافات میں پڑنے کے لئے (ح)۔ لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ: یہ اشارہ خدا کے ان الفاظ کی طرف ہے لَمَنْ تَبِعَکَ مِنْھُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ مِنْکُمْ اَجْمَعِیْنَ (7:19) کہ جو تیری (یعنی شیطان کی) پیروی اختیار کریں گے تو میں ضرور جہنم کو ان سے بھر دوں گا۔(ح)۔ نیز دیکھیں 76:4۔ **121**۔ "فِیْ ھٰذِہٖ: اس طرح انبیاء کے حالات بیان کرنے میں (اس سورۃ میں) یہ غرض ہے تا ان کے سننے اور معلوم کرنے سے تیرا دل مضبوط ہو کہ تمام انبیاء کے ساتھ ایسا ہی حال ہوا۔اور تو بھی ایک نبی ہے+"۔ **122**۔عَلٰی مَکَانَتِکُمْ: یعنی تم اپنے لائحہ عمل پر کام کرو اور ہم اپنے لائحہ عمل پر کام کرتے ہیں۔ پھر انتظار کرو جب اللہ اپنے وعدہ کے مطابق حق کی فتح اور باطل کی نابودی ظاہر فرمادے گا۔قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ (17:82)۔سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (54:46) کا وعدہ پورا ہوگا۔اِنَّا عٰمِلُوْنَ: ہم بھی عمل پیرا ہیں۔

انتظروا إنا منتظرون ﴿١٢٢﴾ ولله غيب السموت و

انتظار کرو یقیناً ہم انتظار کرنے والے ہیں اور اللہ کیلئے ہے پوشیدہ آسمانوں اور

الارض واليه يرجع الامر كله فاعبده وتوكل

زمین کا اور طرف اسی کی لوٹایا جائیگا معاملہ سب کا پس عبادت کرو اس کی اور بھروسہ کرو

عليه وما ربك بغافل عما تعملون ﴿١٢٣﴾

اس پر اور نہیں رب تیرا ہرگز غافل اس سے جو تم کرتے ہو

سورة يوسف مكية

بسم الله الرحمن الرحيم ﴿١﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

الر تلك ايت الكتب المبين ﴿٢﴾ انا انزلنه

الف۔لام۔را یہ آیتیں ہیں کتاب کھلی کھلی کی یقیناً ہم نے نازل کیا ہے اسے

قرءنا عربيا لعلكم تعقلون ﴿٣﴾ نحن نقص عليك

قرآن عربی میں تاکہ تم عقل کرو ہم بیان کرتے ہیں تجھ پر

احسن القصص بما اوحينا اليك هذا القران

بہترین بیان اس لیے کہ وحی کیا ہم نے طرف تیری یہ قرآن

وان كنت من قبله لمن الغفلين ﴿٤﴾ اذ قال يوسف

اور اگرچہ تھا تو پہلے اس کے البتہ ناواقفوں میں سے جب کہا یوسف نے

لابيه يابت اني رايت احد عشر كوكبا والشمس

اپنے باپ کو اے باپ میرے یقیناً دیکھے میں نے گیارہ ستارے اور سورج

والقمر رايتهم لي سجدين ﴿٥﴾ قال يبني لا تقصص

اور چاند دیکھا میں نے انھیں میرے لیے سجدہ کرنیوالے ہیں اس نے کہا اے بیٹے میرے نہ بیان کر

124۔ اَلۡاَمۡرُ كُلُّهٗ: معاملہ سب کا سب یعنی تمام باتوں میں آخری اختیار اسی کا ہے یعنی خدا کا۔ یہ سب غیب کی باتیں اور پیشگوئیاں اللہ کی طرف سے ہیں۔ جو دیگر انبیاء کا انجام ہوا ایسا ہی اب ہوگا(+)۔

12۔سُوۡرَةُ يُوۡسُف (مکی)

2۔ الٓرٰ: اَنَا اللّٰهُ اَرٰى: میں اللہ دیکھنے والا ہوں۔ "اَلۡمُبِيۡنُ: قرآن ہر دعویٰ کی دلیل بھی دیتا ہے اور گزشتہ کتابوں کی مشتبہ باتوں کی وضاحت کرتا ہے۔ اس میں حقائق اور پیشگوئیاں ہیں اور شریعت کے احکام واضح طور پر بیان کر دیئے گئے ہیں(ii)"۔ 3۔ کتاب اور قرآن کہہ کر اس طرف اشارہ ہے کہ یہ کتاب کثرت سے لکھی جائے گی اور کثرت سے پڑھی بھی جائے گی۔ عربی زبان اپنی فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے دنیا کی بہترین زبان ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس اشرف الکتب (قرآن) کو اشرف اللغات (عربی) میں اشرف الرسل (محمدؐ) پر اشرف الملائکہ (جبرائیل) کے ذریعہ اتارا اور مکہ میں جو اشرف ترین مقام ہے وہاں اس کا آغاز ہوا۔ اشرف ترین مہینہ (رمضان) میں اس کے نزول کا آغاز ہوا۔ پھر اس پر ایمان لانے والی امت کو بھی خیر امت قرار دیا گیا(3:111)(احسن البیان) ۔فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ۔ 4۔ بِمَاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ: ہم نے جو یہ قرآن تجھ پر وحی کیا ہے اس کے ذریعے سے ہم تیرے سامنے بیان کرتے ہیں۔ بہترین بیان۔ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ: صحیح واقعات بیان کئے۔ قَصَص: بیان کرنا۔ قِصَص: قصے۔ (دیکھیں 42:53 اور 11:50)۔ 5۔ یوسف کے معنیٰ ہیں "اضافہ کرے "یعنی خدا ایک اور بیٹا عطا کرے (پیدائش 30:24)۔ حضرت یوسفؑ کی پیدائش 1906ق۔م میں ہوئی۔ 110 سال کی عمر میں وفات پائی۔ یوسفؑ نے خواب میں دیکھا کہ سورج چاند اور گیارہ ستارے مجھے سجدہ کرتے ہیں (پیدائش 37:9)۔ کفار مکہ نے غالباً یہودیوں کے اشارے پر آنحضرتؐ کا امتحان لینے کے لئے آپؐ سے سوال کیا کہ بنی اسرائیل کے ملک شام سے مصر جانے کا کیا سبب ہوا تھا۔ اس پر یہ سورۃ اتری کہ یوسفؑ کی وجہ سے بنی اسرائیل مصر میں جا کر آباد ہوئے۔

6۔یعنی اس خواب کی تعبیر ظاہر ہے۔ بھائی سنتے ہی سمجھ جائیں گے کہ گیارہ بھائی، ایک باپ اور ایک ماں یوسفؑ کے محتاج ہو جائیں گے اور شیطان سوتیلے بھائیوں کے دلوں میں حسد ڈالے گا۔ **7**۔ تجھے چن لے گا یعنی عالی مرتبہ دے گا۔ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ: الٰہی باتوں کی تہہ تک پہنچنا سکھائے گا۔ "خوابوں کی تعبیر کا علم عطا فرمائے گا۔ یہ جو خواب میں دکھایا گیا ہے اُسے پورا کر کے بھی دکھائے گا تو اس کی حقیقت تُو جان لے گا(ح)۔ اتمام نعمت سے مراد نبوت کا ملنا ہے۔ یعقوب کا معنٰی ہے انعام اللہ۔ آپؑ حضرت ابراہیمؑ کے پوتے اور اسحٰقؑ اور ربیکا REBEKAH کے بیٹے تھے۔ کَذٰلِکَ: یعنی جس طرح تونے خواب میں دیکھا ہے اسی طرح ہوگا۔ **8**۔ یوسف کا ایک سگا بھائی ان سے چھوٹا تھا یعنی بنیامین BENJAMIN۔ باقی سوتیلی ماؤں سے تھے۔ یوسفؑ کی ماں کا نام RACHEL تھا (ریچل)۔ "اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ: جو حال یوسفؑ کے بھائیوں کا ہوا وہی قریش مکہ کا بھی ہوگا جبکہ آنحضرتؐ کا عروج پُر نور ہوگا(+)"۔ **9**۔ نَحْنُ عُصْبَۃٌ: ہم ایک جماعت ہیں یعنی یوسفؑ اور بنیامین تو چھوٹے بچے ہیں باقی کے ہم بڑے اور کاموں کو کرنے والے ہیں۔ مگر ہمارا باپ ہماری نسبت سے زیادہ پیار یوسفؑ سے کرتا ہے اور اس کے چھوٹے بھائی بنیامین سے۔ یوسفؑ کے بھائیوں نے ایسا کہا۔ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ: یعنی ہمارا باپ کھلی گمراہی میں ہے کیونکہ وہ ہم سب کی نسبت سے یوسفؑ اور بنیامین سے زیادہ پیار کرتا ہے۔ **10**۔ یہ شیطانی سوچ ہے کہ اب گناہ کر لو بعد میں توبہ کر لیں گے، کفار مکہ نے بھی آنحضرتؐ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا جو ناکام رہا (8:31)۔ اَرْضًا سے مراد کسی دُور کے ملک میں۔ **11**۔ ایسا کہنے والا روبن (REUBEN) تھا۔ پیدائش (37:22)۔ غَیٰبَتِ الْجُبِّ: تاریکیاں یا او جھل گہرائی۔ جُبِّ: بغیر منڈیر کا کنواں یعنی کنوئیں کی او جھل تہوں میں۔ کوئیں کی گہرائی میں یوسفؑ کو ڈال دو۔ **12**۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ شاید اس سے پہلے بھی یوسفؑ کے بھائیوں نے یوسفؑ کو باہر لے جانے کے لئے اپنے باپ سے اجازت چاہی تھی مگر انہوں نے انکار کر دیا۔

وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ۝۱۱ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَ
حالانکہ یقیناً ہم اس کے لیے خیرخواہ ہیں بھیج اُسے ساتھ ہمارے کل کھاوے اور
يَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝۱۲ قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ
کھیلے اور ہم اس کی البتہ حفاظت کرنیوالے ہیں اس نے کہا یقیناً البتہ غم میں ڈالتی ہے مجھے یہ (بات)
تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ
لے جاؤ تم اسے اور میں ڈرتا ہوں اس سے کہ کھالے اسے کوئی بھیڑیا جبکہ تم اس سے
غَافِلُونَ ۝۱۳ قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا
غافل ہو انہوں نے کہا البتہ اگر کھالے اسے بھیڑیا جبکہ ہم ایک جماعت ہیں یقیناً
إِذًا لَخَاسِرُونَ ۝۱۴ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ
ہم تو تب البتہ گھاٹا پانیوالے ہیں سو جب (ایسا ہوا کہ) لے گئے اسے اور انہوں نے اتفاق کیا اس پر کہ ڈال دیں اسے
فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا
اندھے کنویں میں اور وحی کی ہم نے طرف اسکی البتہ ضرور آگاہ کریگا تو انہیں معاملہ پر ان کے اس
وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝۱۵ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ۝۱۶ قَالُوا
اور وہ نہ جانتے ہوں گے اور وہ آئے باپ کے پاس اپنے عشاء کے وقت روتے ہوئے انہوں نے کہا
يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا
اے باپ ہمارے یقیناً گئے ہم ایک دوسرے سے بڑھتے ہوئے اور چھوڑ گئے ہم یوسف کو پاس سامان کے اپنے
فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۖ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ۝۱۷ الثلثة
پس کھا لیا اسے بھیڑیئے نے اور نہیں ہے تو ماننے والا ہماری بات اور اگرچہ ہوں ہم سچے
وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ
اور لائے کُرتے پر اس کے خون جعلی اس نے کہا بلکہ بنالی ہے تمہارے لیے
أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا
جانوں نے تمہاری ایک بات پس صبر اچھا ہے اور اللہ سے مدد مانگی جاتی ہے اس پر جو
تَصِفُونَ ۝۱۸ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ
بیان کرتے ہو تم اور آیا ایک قافلہ سو بھیجا انہوں نے پانی لانے والے کو اپنے پس لٹکایا

14۔ بھائیوں نے بھیڑیے کا بہانا کرنا تھا وہی حضرت یعقوبؑ کے دل میں کھٹکا لگا۔ 16۔ لَا يَشْعُرُونَ: یعنی تجھے نہ پہچانتے ہوں گے کہ تو کون ہے۔ أَجْمَعُوا: وہ سب متفق ہو گئے۔ حضرت یوسفؑ کی یہ وحی قبل از نبوت تھی۔ بائبل میں اس کا ذکر نہیں۔ وَأَوْحَيْنَا: (جب وہ یہ کر چکے) تو ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ۔۔۔ (ایک دن تو) ان کو آگاہ کرے گا اور وہ تجھے پہچانتے نہ ہوں گے۔ 18۔ إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ: ہم نے دوڑ لگائی ایک دوسرے سے آگے نکلنے کو اور دور نکل گئے۔ 19۔ بَلْ سَوَّلَتْ: بلکہ بات گھڑ لی ہے یعنی اگر بھیڑیا کھاتا تو قمیص ثابت کب چھوڑتا۔ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ: بس اب اللہ ہی مددگار ہے۔ (جس سے دعا مانگی جاتی ہے)۔ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ: (پس اب میرے لئے) صبر کرنا ہی بہتر ہے۔

دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَ
اس نے ڈول اپنا اس نے کہا اے خوشخبری ہو یہ لڑکا ہے اور چھپایا ہے انہوں نے اسے بطور پونجی کے اور
اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ
اللہ خوب جاننے والا تھا اسے جو وہ کرتے تھے اور بیچا انہوں نے اُسے بعوض مول ناقص کے (بعوض) درہموں
۲ ع ۱۴ ۱۲ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۱﴾ وَقَالَ
چند کے اور تھے وہ اس میں بے رغبت اور کہا
الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ
اس شخص نے جس نے خریدا تھا اُسے مصر سے بیوی کو اپنی کہ عزت سے کر رہنا اس کا
عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا
امید ہے کہ نفع دیگا ہمیں یا بنالیں گے ہم اسے بچہ اور اسی طرح جگہ دی ہم نے
لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ؗ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ
یوسف کو زمین میں اور تاکہ سکھاویں ہم اسے تعبیر باتوں کی
وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾
اور اللہ غالب ہے حکم پر اپنے ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے
وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ
اور جب پہنچا مضبوطی کو اپنی دیا ہم نے اسے حکم اور علم اور اسی طرح
نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا
ہم بدلہ دیتے ہیں احسان کرنے والوں کو اور پھسلایا اسے اس عورت نے کہ وہ گھر میں تھا اس کے
عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ
نفس سے اس کے اور بند کر لیے دروازے اور کہا آؤ (کہتی ہوں) تجھے اس نے کہا
مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْۤ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
پناہ خدا کی یقیناً بات یہ ہے کہ رب نے میرے اچھا بنایا ہے ٹھکانا میرا یقیناً بات یہ ہے نہیں کامیاب ہوتے
الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا ۚ لَوْلَاۤ اَنْ
ظالم اور یقیناً یقیناً قصد کیا اس عورت نے اور قصد کرتا (یوسف) اسکا اگر نہ ہوتا یہ کہ

21۔ پیدائش 37:28,36 میں یہ ذکر ہے کہ مدین کے سوداگروں نے یوسفؑ کو کوئیں سے نکالا تو یوسفؑ کو اسماعیلیوں کے پاس چاندی کے بیس سکوں کے عوض بیچ دیا۔ پھر انہوں نے آگے مصر میں اس کو عزیز مصر کے پاس بیچ ڈالا (پیدائش 39:1)۔ یہ بھی مشہور ہے کہ جب اگلے دن بھائی کنوئیں پر گئے تو انہوں نے قافلے والوں کے پاس یوسفؑ کو پایا اور انہیں کہا یہ ہمارا بھائی ہے پھر انہوں نے یوسفؑ کو چند سکوں کے عوض ان کے پاس بیچ ڈالا۔ زَاهِدِيْنَ: وہ اس سے کوئی فائدہ اٹھانا نہ چاہتے تھے یہ بھی کہا گیا کہ سوداگروں نے جب یوسفؑ کو اندھے کنوئیں سے نکالا تو یوسفؑ کے بھائیوں کو پتہ چل گیا۔ وہ وہاں پہنچ گئے اور یوسفؑ کو اپنا غلام ظاہر کر کے قافلہ والوں کے پاس بیس چاندی کے سکوں کے عوض بیچا تھا۔ "زَاهِدِيْنَ: وہ (بھائی) بے رغبت تھے یعنی یوسفؑ کو ملک سے نکالنے کے لئے فروخت کیا ورنہ ان کو روپیہ کی کوئی لالچ نہ تھی (ii)۔ قافلے والے یوسفؑ کو مصر لے آئے۔ **22**۔ پیدائش 37:36 میں لکھا ہے کہ جس آدمی نے مصر میں حضرت یوسفؑ کو خریدا اس کا نام پوٹیفر (POTIPHAR) تھا (نیز پیدائش 39:1)۔ پوٹیفر کی باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ہاں اولاد نہ تھی۔ وہ شاہی دستہ کا سالار تھا۔ مَثْوٰىهُ: اس کا ٹھکانہ یا رکھنا۔ رہائش: وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ: یعنی اللہ غالب ہے اپنے حکم (کے نافذ کرنے) پر۔ یعنی بھائیوں نے تو یوسفؑ کو ختم کرنا چاہا تھا مگر اللہ نے اپنا منشاء پورا کیا اور یوسفؑ کو دین و دنیا میں عالی مرتبہ عطا فرمایا۔ "عزیز" کا عہدہ اس زمانے میں بہت بڑا عہدہ تھا۔ اس کے ہاں اپنی اولاد نہ تھی اس لئے یوسفؑ کو اپنی اولاد کی طرح رکھا۔ اور رواج کے مطابق اس کی تعلیم و تربیت کی تا اس کا نائب بن سکے۔ اللہ تعالیٰ یوسفؑ کو جنگل سے نکال کر تہذیب و تمدن کے گہوارہ میں لے گیا تا علم و ادب اور کاروباری صلاحیت پیدا ہو اور رموز شاہی سے واقفیت حاصل ہو۔ اس طرح یوسفؑ کا قدم وہاں جمایا۔ پھر اس سبب سے بنی اسرائیل کو وہاں بسایا۔ **23**۔ بَلَغَ اَشُدَّهٗ: اپنی جوانی کو پہنچا۔ حکم عطا کیا یعنی اپنی عقل سے مشکل مسائل حل کرتے تھے (پیدائش 39:2)۔ علم دیا یعنی دین عطا فرمایا۔ "Oایک وحی کی رشد ہوتی ہے دوسری جسمانی۔ یہاں رشد سے نبوت مراد نہیں بلکہ جب پوری طرح سے ہوش سنبھالی مراد ہے"۔ **24**۔ عَنْ نَّفْسِهٖ: اس کی مرضی کے خلاف۔ هَيْتَ لَكَ: آؤ (کہتی ہوں) تجھے۔ میں آمادہ ہوں۔ یہاں ظلم سے مراد ناموس میں دخل دینا ہے۔ اِنَّهٗ رَبِّىْ: وہ خدا میرا مالک ہے۔

رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۚ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ
دیکھی تھی اس نے دلیل رب کی اپنے اسی طرح تاکہ پھیریں ہم اس سے برائی اور
الْفَحْشَآءَ ۚ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَاسْتَبَقَا
بےحیائی یقیناً وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا اور دونوں ایکدوسرے کے
الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا
مقابلہ میں دوڑے دروازے کیطرف اور پھاڑ دیا اس عورت نے کرتا اس کا پیچھے سے اور دونوں نے پایا سردار کو اس عورت کے پاس
الْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ
دروازے کے اس عورت نے کہا نہیں ہے بدلہ اس کا جو ارادہ کرے ساتھ گھر والوں کے تیرے برائی کا مگر
اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٦﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ
یہ کہ قید کیا جائے یا عذاب دردناک اس نے کہا اس عورت نے پھسلایا مجھے
نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ
نفس سے میرے اور گواہی دی ایک گواہ نے گھر والوں سے اس کے کہ اگر ہے کرتا اس کا پھاڑا گیا
مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَاِنْ كَانَ
آگے سے تو سچ کہا اس عورت نے اور وہ (یوسف) جھوٹوں میں سے ہے اور اگر ہے
قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٨﴾
کرتا اس کا پھاڑا گیا پیچھے سے تو جھوٹ بولا اس عورت نے اور وہ سچوں میں سے ہے
فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۚ
سو جب دیکھا اس نے کرتا اس کا کہ پھاڑا گیا پیچھے سے کہا یقیناً یہ تدبیر ہے تم عورتوں کی
اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿٢٩﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ وَ
یقیناً تدبیر تم عورتوں کی بڑی ہے اے یوسف اعراض کر اس بات سے اور
اسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿٣٠﴾ وَقَالَ
بخشش مانگ تو عورت گناہ اپنے کی یقیناً تو ہی خطاکاروں سے ہے اور کہا
نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا
عورتوں نے شہر کی بیوی عزیز کی پھسلاتی ہے نوکر کو اپنے

25۔ یوسفؑ بھی قصد کر لیتا اگر اس نے (یوسفؑ نے) اپنے رب کی برہان نہ دیکھی ہوتی۔ یعنی پہلی رؤیا سورج، چاند اور گیارہ ستاروں والی۔ اور پھر الہام جو کوئیں میں ڈالتے وقت ہوا جو سچے نکلے (12:5,16)۔ چونکہ یوسفؑ نے اللہ تعالیٰ کے برہان دیکھے ہوئے تھے اس لئے وہ اس عورت کی چال میں نہیں پھنسے کیونکہ وہ اللہ کے مخلص بندوں میں سے تھا (آیت 25)۔ اور آیت 33 میں عورت خود کہتی ہے کہ یوسفؑ اس کے پھندے میں نہیں آیا۔ 26۔ حضرت یوسفؑ دوڑے باہر نکل جانے کے لئے اور عورت دوڑی اسے پیچھے سے پکڑنے کے لئے۔ تب قمیص کا پچھلا حصہ پھٹ گیا۔ 27۔ اِنۡ کَانَ: (یہ کہتے ہوئے) کہ اگر اسکی قمیض۔۔۔ 29۔ رَاٰ: دیکھا (مالک نے)۔ اِنَّ کَیۡدَکُنَّ عَظِیۡمٌ: اے عورتو تمہارے فریب بہت بڑے ہیں۔ کُنَّ: تم عورتیں جو اس میں ملوث تھیں نہ کہ سب جہاں کی عورتیں مراد ہیں۔ 30۔ اَعۡرِضۡ عَنۡ ھٰذَا: معاملہ رفع دفع کرو اور اس کا چرچا بھی نہ کرو۔ "اے (عورت) تو ہی خطاکار ہے"۔ اس سے معلوم ہوا کہ عزیز مصر پر یوسفؑ کی پاکدامنی واضح ہو گئی تھی۔

وما من دآبة ۱۲ ۳۴۵ یوسف ۱۲

عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ
نفس سے اس کے یقیناً وہ دل میں اسکے گھر کر گیا ہے محبت کے لحاظ سے، یقیناً ہم البتہ دیکھتی ہیں اسے گمراہی میں

مُّبِیْنٍ ۝۳۰ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَیْهِنَّ وَ
کھلی کھلی پس جب سُنی اس عورت نے تدبیر ان کی بلا بھیجا انہیں اور

اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّیْنًا
تیار کیے ان کے لیے تکیے اور دی اس نے ہر ایک کو ان میں سے ایک ایک چھری

وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَیْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ
اور اس نے کہا نکل ان پر پس جب دیکھا انہوں نے اُسے عظیم الشان پایا اور کاٹے انہوں نے

اَیْدِیَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا
ہاتھ اپنے اور کہا پاک ہے اللہ نہیں ہے یہ انسان نہیں ہے یہ مگر

مَلَكٌ كَرِیْمٌ ۝۳۱ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ ؕ وَ
فرشتہ معزز اس نے کہا پس یہ وہ ہے کہ تم نے ملامت کی مجھے بارہ میں اس کے اور

لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ
یقیناً یقیناً پھسلایا میں نے اسے نفس سے اس کے پس بچ گیا وہ اور البتہ اگر نہ کیا اس نے

مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ۝۳۲ قَالَ
جو حکم کرتی ہوں میں اسے ضرور ہی وہ قید کیا جائیگا اور ضرور وہ ہوگا ذلیلوں میں سے اس نے کہا

رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ ۚ وَاِلَّا
اے رب میرے قید خانہ زیادہ پیارا ہے مجھے اس سے کہ وہ بلاتی ہیں مجھے طرف جس کی اور اگر نہ

تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝۳۳
پھیری تو نے مجھ سے تدبیر ان کی جُھک جاؤں گا طرف ان کی اور ہو جاؤں گا جاہلوں میں سے

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَیْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ
پس قبول کی اس کے لیے رب نے اس کے پس پھیر دی اس سے تدبیر ان کی یقیناً وہ ہی خوب

السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝۳۴ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا
سننے والا خوب جاننے والا ہے پھر ظاہر ہوا ان کے لیے بعد اس کے کہ دیکھ لی تھیں انہوں نے

31۔ شَغَفَ: دل کا غلاف۔ یعنی اس کی محبت اس کے دل کے پردے کے نیچے داخل ہوگئی۔ یعنی اس کی محبت دل میں گھر کر گئی۔ ھَا: اس عورت کے۔ حُبًّا: محبت کے لحاظ سے۔ عَزِیْز: مالک مکان کا عہدہ ہے۔ "+ جلد میں سے ہو کر محبت اس کے جسم میں داخل ہوگئی"۔ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ: یعنی وہ عورت ہی بہکی ہے صریحاً ورنہ غلام اس قابل کیا ہوگا۔ عزیز ایک بڑا عہدہ تھا (عزیز یعنی طاقتور۔ صاحب اختیار) اور پوٹی فر کا عہدہ اس کا شاہی فوجی دستے کے سربراہ ہونے کی وجہ سے پوٹی فر کو عزیز کہا گیا ہے ورنہ بادشاہ کو مَلِک کہا گیا ہے (آیت 44)۔ اور یوسفؑ کو بھی چونکہ وہ بادشاہ نہ تھے بلکہ اعلیٰ افسر یا وزیر تھے عزیز کہا گیا ہے (آیت 79)۔ **32**۔ چھریاں کھانے میں استعمال کے لئے تھیں۔ ہاتھوں کو چھریوں سے کاٹنے کی بھی کوئی عورتوں کی چال تھی کہ اگر وہ عزیز کی بیوی کی خواہش پوری نہ کرے تو یہ عورتیں یوسفؑ پر الزام لگا دیں کہ ان کی عصمت پر حملہ کیا گیا ہے اور دفاع میں ہاتھ کٹ گئے ہیں۔ جیسا کہ بعد میں حضرت یوسفؑ نے کہا مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ (آیت: 51) یعنی ان عورتوں کی ایک چال تھی نیز آیات 33 تا 35 بھی اس کی مؤید ہیں۔ دوسری تشریح یہ ہے "+ ہاتھ کاٹے یعنی تعجب سے انگلیاں دانتوں میں دبالیں۔ (ii)" وہ یوسفؑ کو دیکھنے میں ایسی محو ہوئیں کہ بعض کے ہاتھوں کو چھریوں سے زخم لگ گئے۔ عورتوں کی گفتگو کو مکر اس لئے کہا کہ اس سے انہوں نے یوسفؑ کو دیکھنے کا حیلہ بنایا یا وہ عورتیں ایسے رنگ میں کلام کرتی تھیں کہ لوگ کہیں کہ بدی کا ارتکاب ہو گیا ہے۔ بِمَكْرِهِنَّ: ان کی سرگوشیوں کی خبر سنی تو ایک ایک چھری کھانا کاٹنے کے لئے دی۔ حَاشَ لِلّٰهِ: یہ اللہ سے ڈرا ہے (بدی کے ارتکاب سے)۔ وَقَالَتِ اخْرُجْ: اور اس عورت نے (یوسفؑ کو) کہا کہ باہر آ۔ **33**۔ عزیز کی عورت نے دوسری عورتوں کے سامنے اپنا مدعا بتا دیا تا وہ یوسفؑ کو آمادہ کریں اور یوسفؑ بھی قید کے انجام سے ڈر جائے اور قبول کر لے۔ "اللہ کی قدرت ہے کہ عزیز کی بیوی نے دھمکی دی تھی کہ میں یوسفؑ کو قید کرا دوں گی اور اس طرح وہ ذلیل ہو جائے گا مگر وہی قید یوسفؑ کی عزت و توقیر کا باعث ہوگئی گویا اللہ تعالیٰ ذلت کے اسباب سے عزت کے سامان پیدا کر دیتا ہے (ح)"۔ "عجیب بات ہے جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ یوسفؑ بدی کی طرف جھک گئے تھے۔ لیکن وہ عورت جس کا واقعہ ہے وہ خود کہتی ہے کہ یوسفؑ میرے پھندے میں نہیں پھنسا (ح)"۔ فَاسْتَعْصَمَ: مگر وہ بچا رہا (گناہ سے)۔ **34**۔ یعنی تیری مدد سے ہی بچ سکتا ہوں ورنہ تیری مدد کے بغیر کوئی بعید نہیں کہ میں جاہلوں جیسے کام کرنے لگوں۔ (یہ دعا یوسفؑ نے اپنے دل میں کی تھی) (ii)۔

الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ
نشانیاں البتہ ضرور قید میں ڈالیں گے اسے تا ایک وقت اور داخل ہوئے ساتھ اس کے قیدخانہ میں
فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّىْٓ اَرٰىنِىْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ
دو جوان کہا ان میں سے ایک نے میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں کہ میں نچوڑتا ہوں شراب اور کہا
الْاٰخَرُ اِنِّىْٓ اَرٰىنِىْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِىْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ
دوسرے نے میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں کہ اٹھاتا ہوں اوپر سر کے اپنے روٹی کھاتے ہیں پرندے
مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾
اس سے آگاہ کر ہمیں تعبیر سے اس کی ہم دیکھتے ہیں تجھے محسنوں میں سے
قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا
اس نے کہا نہیں آئیگا تم دونوں کے پاس کھانا کہ تم دیئے جاؤ گے جو مگر آگاہ کروں گا میں تم کو
بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ۭ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ
تعبیر سے اس کی پہلے اس کے کہ آئے گا تمہارے پاس یہ اس سے ہے جو سکھایا مجھے
رَبِّيْ ۭ اِنِّىْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ
رب نے میرے میں نے چھوڑ دیا مذہب ان لوگوں کا جو نہیں ایمان لاتے اللہ پر اور وہ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَاۗءِيْٓ
آخرت کے منکر ہیں اور پیروی کی میں نے مذہب کی باپ دادا کے اپنے
اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ
ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کی نہیں ہے ہمارے لیے کہ شریک بنائیں ہم
بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَي النَّاسِ
ساتھ اللہ کے کچھ بھی یہ فضل سے ہے اللہ کے ہم پر اور لوگوں پر
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ
ولیکن اکثر لوگ نہیں شکر کرتے اے میرے دوساتھیو قیدخانہ کے
ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾
کیا رب بہت سے بہتر ہیں یا اللہ اکیلا (اور) مالک

36۔ یوسفؑ کی معصومیت، عورت کی بدنیتی کی علامات (اَلْاٰيٰتِ) اور دیگر متعلقہ حالات کو جانچنے کے بعد نیز بدنامی سے بچاؤ کی خاطر عزیز کے گھر والوں نے یہ رائے بنائی کہ یوسفؑ کو اس عورت کی نظر سے دور رکھنا ہی بہتر ہے۔ لہٰذا انہوں نے یوسفؑ کو قید خانہ میں بھجوا دیا۔ "مَعَهُ کا یہ مطلب نہیں کہ یوسفؑ اور دونوجوان بیک وقت قید خانہ میں داخل ہوئے تھے بلکہ یہ ہے کہ دونوجوان قید خانہ میں جہاں یوسفؑ تھا داخل ہوئے (ii)"۔ 37۔ جس نے شراب کشید کرنے کی خواب دیکھی تھی وہ بادشاہ کا شراب ساز تھا دوسرا نانبائی تھا۔ دونوں زہر دینے کی تہمت میں قید تھے۔ آخر الزام جرم نانبائی کا ثابت ہوا (پیدائش باب 40)۔ تَاْوِيْلِهٖ: اس خواب کی تعبیر۔ ذٰلِكُمَا: یہ یعنی تعبیر الرؤیا کی اہلیت اس وجہ سے حاصل ہے کہ میرے رب نے مجھے سکھایا ہے۔ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا: قبل اس کے کہ کھانا تمہارے پاس آئے۔ "رؤیا کی عظمت کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے تین خوابوں کا ذکر اس سورہ میں کیا ہے۔ مؤمن کا خواب یعنی حضرت یوسفؑ والا (آیت 5)، کافر کا خواب یعنی فرعون والا (آیت 44) اور فاسق قیدی والا (آیت 37) (ح)"۔ ہم تجھے محسنوں میں سے دیکھتے ہیں یعنی آپ خوابوں کی تعبیریں بہت اچھی طرح (ٹھیک طور پر) کرتے ہیں۔ بعض نے یہاں محسن کے یہ معنٰی بھی کئے ہیں کہ۔ 38۔ "یہ اس وجہ سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے" یعنی میری تعبیر علم پر مبنی ہو گی جو اللہ نے مجھے سکھایا ہے۔ یہ برکت مجھ پر اس لئے ہے کہ میں نے ان لوگوں کا مذہب ترک کر دیا ہے جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور میں نے وہ مذہب اختیار کیا ہے جو میرے اجداد ابراہیمؑ، اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کا مذہب ہے۔ یعنی توحید الٰہی پر ایمان لانا۔

39۔ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ ہمارا اس دین پر چلنا تمام لوگوں کے لئے ایک فضل ہے کہ ہماری اتباع سے وہ ہدایت پائیں۔ عَلَى النَّاسِ: (مؤمن) لوگوں پر بھی فضل ہے۔ 40۔ قَاهِرٌ: غالب۔ قَهَّار: قاہر کا مبالغہ ہے۔ "فرمایا ملکیت اور غلبہ جتھے کے ساتھ ہوا کرتا ہے لیکن میرے اللہ کا معاملہ بالکل نرالا ہے۔ وہ اکیلا بھی ہے اور غالب بھی۔ (ح)"۔ کیا متفرق رب (ارباب) جو مختلف صفات رکھتے ہیں بہتر ہیں یا اکیلا رب جو تمام صفات سے متصف ہے اور سب پر غالب ہے اور حکم ان ہے۔ (فتح القدیر۔ احسن البیان)۔

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ
نہیں عبادت کرتے تم سوائے اس کے مگر ناموں کی کہ رکھے ہیں تم نے جو تم نے

وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا
اور باپ دادا نے تمہارے نہیں آتاری اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں ہے حکم مگر

لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ
اللہ کا اس نے حکم دیا ہے کہ نہ عبادت کرو سوائے اس کے یہ (وہی) دین ہے درست

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ
ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اے دو ساتھیو قید کے

اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ
وہ جو تم دونوں میں سے ایک پس وہ پلائے گا اپنے آقا کو شراب اور وہ جو دوسرا ہے پس صلیب پر مارا جائیگا

فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ
پس کھائیں گے پرندے سر سے اس کے فیصلہ کیا گیا اس معاملہ کا جس میں تم

تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۲﴾ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ
دونوں فتویٰ مانگتے ہو مجھ سے اور کہا (یوسف نے) اس شخص کیلئے کہ (یوسف نے) گمان کیا تھا کہ وہ نجات پانیوالا ہے ان دونوں میں سے ذکر کیجیو

عِنْدَ رَبِّكَ ز فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي
میرا پاس اپنے آقا کے پس بھلا دیا اس کو شیطان نے ذکر کرنا اپنے آقا کے پاس پس (یوسف) ٹھہرا

ع ۵ / ۱۵ السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ
قیدخانہ میں کچھ سال اور کہا بادشاہ نے یقیناً میں دیکھتا ہوں سات

بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ
گائیں موٹی کھاتی ہیں ان کو سات دُبلی اور سات بالیں

خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ
سبز اور دوسری خشک اے سردارو فتویٰ دو مجھے خواب (کے بارہ) میں میری

اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ
اگر ہو تم خواب کی تعبیر کرتے کہا انہوں نے پراگندہ خوابیں ہیں

41۔ اِلَّآ اَسْمَآءً: "یعنی محض فرضی الفاظ ہیں جن میں کوئی حقیقت نہیں ہے کیونکہ اس کے ساتھ کوئی آسمانی دلیل نازل نہیں ہوئی (ح)"۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ: اللہ کا حکم ہی اصل حکم ہے جو دنیا میں چلتا ہے (ii)۔ سُلْطٰنٌ: آسمانی دلائل۔ **42**۔ پرندے اس کے سر سے کھائیں گے یعنی نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ **43**۔ "+ظَنّ کے بعد اَنَّ آجائے تو مطلب ہوتا ہے یقینی خیال"۔ "چونکہ ناحق قید ہوں اس لئے اپنے آقا کے پاس میرا ذکر کرنا تاکہ قید سے رہائی ہو سکے۔ مگر شیطان نے اس (آزاد شدہ قیدی) کو اس کے آقا سے (یوسفؑ کے متعلق) یہ ذکر کرنا فراموش کر دیا (ii)"۔ ذِكْرَ رَبِّهٖ: یہ اضافت ادنیٰ کہلاتی ہے اور مراد یہ ہے کہ "ذِكْرَ يُوْسُفَ عِنْدَ رَبِّكَ "یعنی یوسفؑ نے کہا کہ اپنے آقا کے حضور میرا تذکرہ بھی کرنا کہ ناحق قید میں ہوں (ح)"۔ بِضْعَ: تین سے نو سال تک کا عرصہ۔ پس وہ (یوسفؑ) کئی سال قید میں (پڑا) رہا (ii)۔ عربی میں شیطان کا لفظ ہر کمزوری پر بولا جاتا ہے۔ یہاں سیاق و سباق میں شیطان سے مراد نسیان ہے (ii)۔ **44**۔ پیدائش 41:1-31 میں اس کا ذکر ہے (خواب کا)۔ وَاُخَرَ يٰبِسٰتٍ: اور باقی (سات) خشک۔ اَرٰى: (خواب میں) دیکھا۔

وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۝۴۵ وَقَالَ الَّذِيْ
اور نہیں ہم حقیقت پراگندہ خوابوں کی جاننے والے اور کہا اس نے جو

نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ
بچ گیا تھا ان دونوں میں سے اور یاد کیا اس نے ایک مدت کے بعد کہ میں آگاہ کروں گا تم کو حقیقت سے اس کی

فَاَرْسِلُوْنِ ۝۴۶ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ
پس بھیجو مجھے یوسف اے راستباز فتویٰ دے ہمیں سات

بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ
گائیوں میں (جو) موٹی (ہیں) کھاتی ہیں ان کو سات دُبلی اور سات بالیں

خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ
سبز اور دوسری خشک تاکہ میں لوٹوں طرف لوگوں کے تاکہ وہ (لوگ)

يَعْلَمُوْنَ ۝۴۷ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا
جان لیں کہا تم کھیتی کروگے سات سال پے در پے سو جو

حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝۴۸
کاٹو تم تو چھوڑ دو اس کو بالوں میں اس کے مگر تھوڑا اس سے جو تم کھاؤ

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا
پھر آئیں گے بعد اس کے سات (سال) سخت کھا جائیں گے جو

قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝۴۹ ثُمَّ يَاْتِيْ
پہلے رکھا تھا تم نے ان کے لیے مگر تھوڑا سا اس سے جو محفوظ رکھو گے پھر آئے گا

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ
بعد اس کے ایک سال جس میں سیراب کیے جائیں گے لوگ اور اس میں

يَعْصِرُوْنَ ۝۵۰ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ
نچوڑیں گے (عرقِ انگور) اور کہا بادشاہ نے لاؤ میرے پاس اسے پس جب آیا اس کے پاس

الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْــَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ
قاصد کہا واپس جا طرف مالک کے اپنے پھر پوچھ اس سے کیا حال ہے ان عورتوں کا

45۔ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ: پراگندگیاں بری خوابوں کی۔ اَضْغَاثُ: پراگندہ، خلط ملط۔ اَحْلَامٍ: بری خوابیں (حلم مفرد ہے)۔ رُءْیا: اچھے خواب۔ ضِغْثٌ (مفرد) مٹھی بھر، ملی جلی چیزیں، بے ربط و بے معنٰی۔ 47۔ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْن: تاکہ وہ لوگ (خواب کی تعبیر) جان لیں یا تیری قدر معلوم ہو جائے۔ 48۔ دَاَبًا: معمول کے مطابق۔ پے در پے۔ متواتر۔ بالیوں میں چھوڑ دو تاکہ اناج کے دانے کیڑوں سے محفوظ رہیں۔ "حضرت یوسفؑ نے تعبیر کے ساتھ تدبیر بھی بتا دی (ح)"۔ 49۔ يَاْكُلْنَ: یہ سات سال کھائیں گے۔ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ: جو تم نے پہلے رکھا تھا ان سالوں کے لئے۔ یعنی قحط کے باقی کے سات سال وہ غلہ کھائیں گے جو جمع شدہ ہے۔ سات (سال) سخت یعنی قحط کے سال۔ تُحْصِنُوْن: تم محفوظ رکھو (آئندہ کاشت کے لئے) اناج کی بالیوں کو۔ 50۔ يُغَاثُ النَّاسُ: لوگوں پر مینہ برسایا جائے گا، ان کی فریاد رسی ہوگی۔ يَعْصِرُوْنَ: نچوڑیں گے (عرق انگور) شراب سازی کیلئے۔" اس آیت پر مخالفین نے اعتراض کیا ہے کہ مصر کی شادابی کا انحصار تو دریائے نیل کی طغیانی پر ہے وہاں کی بارش پر نہیں۔ جواب ہے کہ دریائے نیل کی طغیانی کا انحصار بھی بارش پر ہی ہے۔ گو وہ مصر میں نہ بھی ہوتی ہو، لیکن نیل کے طاس پر تو ہوتی ہے (ح)"۔ 51۔ پس جب آیا (پیغامبر) اس (یوسفؑ) کے پاس۔ (یوسفؑ نے کہا) واپس جا اپنے آقا کی طرف تا وہ عورتوں کو بلوا کر یوسفؑ کے بارے میں حقیقت دریافت کرے اور معلوم ہو کہ قصور کس کا ہے۔

الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝٥١
جنہوں نے کاٹے ہاتھ اپنے یقیناً رب میرا تدبیر کو ان کی خوب جاننے والا ہے
قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ
اس نے کہا کیا اصل بات ہے تمہاری اے عورتو جبکہ پھسلایا تم نے یوسف کو نفس سے اس کے
قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ قَالَتِ
انہوں نے کہا پاک ہے اللہ نہیں جانی ہم نے اس پر کوئی برائی کہا
امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۡ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ
عورت نے عزیز کی اب ظاہر ہوگیا حق میں نے ہی پھسلایا تھا اسے
عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٥٢ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّىْ
نفس سے اس کے اور یقیناً وہ البتہ سچوں میں سے ہے یہ اس لیے تاکہ جان لے وہ کہ میں نے
لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ۝٥٣
نہیں خیانت کی اس کی غیر حاضری میں اور یقیناً اللہ نہیں راہ دیتا تدبیر کو خیانت کرنیوالوں کی

52۔ "عورتوں نے کوئی برا فعل کروانا نہیں چاہا تھا بلکہ یوسفؑ کے آقا کی بیوی نے چاہا تھا۔ مگر چونکہ وہ آقا کی بیوی کی سہیلیاں تھیں اور انہوں نے بھی سچی گواہی کو چھپائے رکھا تھا اس لئے ان کی طرف جرم منسوب کیا گیا ہے(ii)"۔ خَطْبُ: معاملہ۔ قَالَ: (بادشاہ نے) کہا (ان عورتوں کو)۔ 53۔ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ: (یوسفؑ نے کہا) تاکہ عزیز مصر جان لے۔ اَخُنْهُ: ہٗ سے مراد عزیز مصر ہے۔ ذٰلِكَ: یہ کارروائی اس لئے کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ میں نے عزیز کی اسکی غیر حاضری میں خیانت نہیں کی۔ خَاۗىِٕنِيْنَ: (یوسفؑ پر) الزام لگانے والے۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ
اور نہیں بری ٹھہراتا میں نفس کو اپنے یقیناً نفس تو البتہ بہت بہت حکم دینے والا ہے برائی کا
اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ
مگر جس پر رحم کیا رب نے میرے یقیناً رب میرا بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے اور کہا بادشاہ نے
ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ
لاؤ میرے پاس اس کو خالص کروں گا اسے واسطے نفس کے اپنے سو جب اس نے بات کی اس سے اس سے کہا یقیناً
الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿۵۵﴾ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَاۗىِٕنِ
تو آج نزدیک ہمارے معزز (اور) امین ہے اس نے کہا مقرر کر دے مجھے خزانوں پر
الْاَرْضِ ۚ اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۶﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ
زمین کے یقیناً میں حفاظت کرنیوالا خوب جاننے والا ہوں اور اسی طرح جگہ دی ہم نے یوسف کو
فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاۗءُ ۭ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا
زمین میں جگہ پکڑتا تھا اس سے جہاں چاہتا تھا ہم پہنچاتے ہیں رحمت اپنی
مَنْ نَّشَاۗءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ
جسے ہم چاہتے ہیں اور نہیں ضائع کرتے اجر احسان کرنے والوں کا اور البتہ اجر آخرت کا
خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَجَاۗءَ اِخْوَةُ
بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور ہیں تقوٰی کرتے اور آئے بھائی
يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۹﴾
یوسف کے پس داخل ہوئے اس پر پس اس نے پہچان لیا انہیں اور وہ اس سے انجان تھے
وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ
اور جب تیار کیا اس نے ساتھ سامان کے ان کے کہا لاؤ میرے پاس بھائی اپنا
مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّىْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ
باپ سے اپنے کیا نہیں دیکھتے کہ میں پورا دیتا ہوں ماپ اور میں بہتر ہوں
الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ
تمام مہمان نوازوں سے پس اگر نہ لائے میرے پاس اُسے تو نہیں ماپ تمہارے لیے

54۔ وَمَا اُبَرِّءُ نَفْسِي: میں اپنے نفس کو (کمزوریوں سے) مبرا نہیں ٹھہراتا۔ اَمَّارَةٌ: بہت حکم دینے والا۔ (یہ یوسفؑ کا کلام ہے)۔ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي: یعنی جو نفس لوامہ اور نفس مطمئن حاصل کرلیں۔ "O اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي: جب انسان شرعی امور ادا کرتا ہے اور تقویٰ کی راہ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے اور بری اور مکروہ باتوں سے اس کو بچالیتا ہے۔ یعنی صرف کوشش ہی نہیں بلکہ دعاؤں کی بہت بڑی ضرورت ہے"۔ نفس کی تین حالتیں ہیں۔ 1۔ نفس امارہ جو بدی پر اکساتا ہے (12:54)۔ 2۔ نفس لوامہ جو بدی کرنے پر ملامت کرتا ہے (75:3)۔ 3۔ نفس مطمئن جو اللہ سے اطمینان پاگیا (89:28) یعنی کامل اصلاح یافتہ نفس۔ **55**۔ "O مَكِينٌ: بامرتبہ۔" تمکنت والا۔ حضرت یوسفؑ اب عزیز کی بجائے بادشاہ کی صحبت میں آگئے۔ اَمِينٌ: جس پر اعتبار کیا جائے۔ مُعْتَبَر۔ **56**۔ "+خَزَآئِنِ الْاَرْضِ: محاصل زمین۔ زمین کی زرعی پیداوار۔ زرعی پیداوار کا عہدہ مانگا تا قحط کے بارے میں بادشاہ کی خواب کی تعبیر کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ حَفِيظٌ: یعنی اناج کی حفاظت کروں گا۔ اور بے جا خرچ نہیں کروں گا یعنی میں اناج کے رکھ رکھاؤ کا بخوبی علم رکھتا ہوں۔ (عَلِيمٌ)۔ **57**۔ مَكَّنَّا: ہم نے تمکنت بخشی۔ بھائیوں نے تو یوسفؑ کو ملک بدر کیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو وہاں تمکنت بخشی۔ کفار کا آنحضرتؐ سے سوال کرنا کہ بنی اسرائیل تو شام کے ملک میں رہتے تھے تو پھر مصر میں کیسے پہنچ گئے تو یہ اس کا جواب ہے کہ کس طرح مصر میں مقیم ہوگئے۔ مُحْسِنِينَ: نیکیاں کرنے والے۔ يَتَبَوَّءُ مِنْهَا: جگہ پکڑتا تھا (رہتا تھا) اس زمین میں جہاں چاہتا تھا۔

59۔ فرعون کی خواب کی تعبیر کے موافق سات سال خوب بارشیں ہوئیں اور فاضل اناج پیدا ہوا جسے جمع کرلیا گیا۔ پھر سات سال خشک سالی اور قحط کے شروع ہوئے۔ تب اوسط قیمت پر غلہ کی فروخت شروع کی۔ مگر غیر ملکیوں کو ایک اونٹ فی کس اناج سے زیادہ نہ دیتے تھے۔ سب طرف خبر مشہور ہوئی کہ مصر میں اناج ملتا ہے۔ یوسفؑ کے بھائی بھی وہاں اناج خریدنے کو پہنچ گئے۔ (جَهَّزَ۔ جَهَاز۔ جہیز: تیاری سامان)۔ "مُنْكِرُوْن: یعنی حضرت یوسفؑ اتنی ترقی کر گئے اور آپ کی اتنی عزت بڑھ گئی تھی کہ وہ اسے اپنا وہ بھائی نہ سمجھے جسے چند درہموں پر انہوں نے فروخت کر ڈالا (ح)"۔ **60**۔ جَهَّزَهُمْ: یعنی سامان سفر مہیا کر کے روانگی کیلئے تیار کر دیا (ح)۔ میرے بھائی کو لانا: یوسفؑ کا سب سے چھوٹا اور سگا بھائی بن یامین تھا۔ اس کو بلایا۔ اَلْكَيْلَ: ماپ (یعنی غلّے کا پورا ماپ)۔ **61**۔ "جو باپ کی طرف سے تمہارا بھائی ہے"۔ معلوم ہوتا ہے کہ قحط کی وجہ سے اس وقت راشننگ سسٹم جاری کر دیا گیا تھا (ح)۔ معلوم ہوتا ہے کہ یوسفؑ نے انجان بن کر جب اپنے بھائیوں سے ان کے افراد خاندان (جن کے لئے غلہ لینا تھا) کے متعلق معلومات دریافت کیں تو انہوں نے سب کچھ بتا دیا کہ ہم دس بھائی تو یہاں ہیں۔ دیگر دو سوتیلے بھائیوں میں سے ایک تو آتے ہوئے جنگل میں ہلاک ہوگیا ہے اور دوسرا چھوٹا ہونے کی وجہ سے باپ نے اپنی تسلّی کیلئے اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ حضرت یوسفؑ نے انہیں کہا کہ اگلی دفعہ جب آؤ تو اس بھائی کو بھی ساتھ لانا۔ دیکھتے نہیں ہو کہ میں تمہیں پورا غلہ بھی دیتا ہوں۔ اور تمہاری مہمان نوازی بھی اچھی طرح سے کرتا ہوں۔

62۔ اِنَّا لَفٰعِلُوْنَ: ہم ضرور (ایسا) کریں گے۔ 63۔ یَعْرِفُوْنَھَا: اپنی اس پونجی کو پہچان لیں یا پالیں تا واپس غلّہ خریدنے آئیں اور میرے پونجی لوٹانے کے حسن سلوک کی قدر کریں۔ بِضَاعَۃٌ: مال، پونجی۔ رِحَل: بورا (مفرد)۔ تھیلا۔ رِحَال: بورے (جمع)۔ بوریاں۔ 66۔ مَا نَبْغِیْ: ہمیں (اور) کیا چاہیئے (iv)۔ (مَارَاَھْلَہٗ: اپنے اہل کو اناج دیا)۔ نَمِیْرُ: ہم غلہ لائیں گے۔ اور زیادہ لیں گے ماپ ایک اونٹ کا۔ ایک اونٹ کے ماپ کا غلہ بن یامین کی وجہ سے مل جائے گا۔ نَمِیْرُ اَھْلَنَا: ہم غلّہ لائیں گے اپنے گھر والوں کیلئے۔ کَیْلٌ یَّسِیْرٌ: آسان ماپ ہے یعنی مفت کی رقم سے آسانی سے ملجائے گا۔

عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿٦١﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَ
پاس میرے اور نہ قریب آنا تم میرے انہوں نے کہا ضرور پھسلائیں گے ہم اس سے باپ کو اسکے اور
اِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ
ہم ضرور (ایسا) کرنیوالے ہیں اور کہا اس نے نوکروں کو اپنے رکھ دو پونجی ان کی
فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى
سامان میں ان کے تاکہ وہ پہچان لیں اُسے جب واپس ہوں طرف
اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ
گھر والوں کے اپنے تاکہ وہ واپس آئیں پس جب وہ واپس ہوئے طرف باپ کے اپنے
قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا
انہوں نے کہا اے باپ ہمارے روکا گیا ہے ہم سے ماپ پس بھیج ہمارے ساتھ بھائی کو ہمارے
نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٦٤﴾ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا
ہم ماپ کریں گے اور ہم اس کی البتہ حفاظت کرنیوالے ہیں اس نے کہا نہیں میں امین سمجھتا تم کو اس پر مگر
كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّ
جیساکہ امین سمجھا میں نے تم کو بھائی پر اس کے پہلے سے پس اللہ بہتر ہے حفاظت کرنیوالا اور
هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا
وہ زیادہ رحم کرنیوالا ہے تمام رحم کرنیوالوں سے اور جب کھولا انہوں نے سامان اپنا پائی انہوں نے
بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ
پونجی اپنی لوٹائی گئی ہے طرف ان کی انہوں نے کہا اے باپ ہمارے ہم نہیں چاہتے تھے (مگر) یہ
بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا
پونجی ہماری لوٹائی گئی ہے طرف ہماری اور ہم غلہ لائیں گے گھر والوں کے پاس اور ہم حفاظت کرینگے بھائی کی اپنے
وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٦﴾ قَالَ لَنْ
اور زیادہ لیں گے ماپ ایک اونٹ کا یہ ماپ ہے آسان کہا ہرگز نہیں
اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ
بھیجوں گا اس کو ساتھ تمہارے یہانتک کہ دو مجھ کو پختہ عہد اللہ کا ضرور لاؤ گے اس کو

67۔ وَكِيل: نگران۔ يُحَاطَ بِكُمْ: یعنی تم دشمنوں میں گھر جاؤ۔ ظاہر کا اسباب بھی پختہ کر لیا مگر بھروسہ اللہ پر ہی رکھا۔ یہی حکم ہے ہر کسی کو۔ **68**۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ: میں نے اسی (خدا) پر توکل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتادیا ہوگا کہ یوسفؑ زندہ ہے۔ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونے کی نصیحت سے یہ غرض تھی کہ پہلے سفر میں ان کو جاسوس سمجھا گیا تھا تا اس شبہ سے بچ جائیں۔ یہ تدبیر اختیار کرنے کے بعد توکل اللہ تعالیٰ پر رکھا۔ **69**۔ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ: یعنی یعقوبؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بارہ میں بشارت دی جاچکی تھی۔ قَضٰىهَا: اس نے اسے (آرزو یا جو خطرہ مد نظر تھا) پورا کیا۔ یعنی جیسے شہر میں جدا جدا داخل ہونے کا کہا تھا اسی طرح کیا۔ اگرچہ وہاں ٹوک نہ لگی لیکن خدا کی تقدیر اور طرف سے آئی جس سے بن یامین کو وہاں روک لیا گیا۔ **70**۔ کہ جو سلوک انہوں نے میرے ساتھ اور تیرے ساتھ روا رکھا ہوا ہے اس کی فکر نہ کر۔ **71**۔ خواہ ارادۃً خواہ بھول کر (اغلباً غلطی سے) پیالہ رکھا گیا تھا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس طرح ہم نے یوسفؑ کیلئے تدبیر کی(iv)۔ عِيْر: اونٹ، گھوڑے، گدھے کو کہتے ہیں جن پر غلہ لاد کر لایا جاتا ہے۔ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ: اے قافلے والو۔

بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ
میرے پاس مگر یہ کہ گھیر لیا جائے تم کو پس جب دیا انہوں نے اس کو پختہ عہد اپنا اس نے کہا
اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا
اللہ اس پر جو ہم کہتے ہیں نگہبان ہے اور اس نے کہا اے بیٹو میرے نہ داخل ہونا
مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۚ وَمَآ
ایک دروازہ سے اور داخل ہونا دروازوں سے مختلف اور نہیں
اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۚ عَلَيْهِ
کفایت کروں گا میں تم سے اللہ کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے حکم مگر اللہ کا اسی پر
تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا
توکل کیا میں نے اور اسی پر پس چاہیئے کہ توکل کریں توکل کرنے والے اور جب
دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ۗ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ
داخل ہوئے وہ جہاں سے حکم دیا تھا ان کو باپ نے ان کے نہیں تھا وہ کفایت کرتا ان سے
مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ۚ
اللہ سے کچھ بھی مگر یہ ایک مقصد تھا دل میں یعقوب کے اس نے پورا کیا اس کو
وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
اور یقیناً وہ البتہ علم والا تھا جس کا علم دیا تھا ہم نے اس کو اور لیکن اکثر لوگ نہیں
يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَخَاهُ
جانتے اور جب داخل ہوئے وہ یوسف پر جگہ دی اس نے اپنی طرف بھائی کو اپنے
قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٩﴾
کہا یقیناً میں بھائی ہوں تیرا پس نہ غمگین ہو اس سے جو یہ کرتے رہے ہیں
فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ
پس جب تیار کیا ان کو ساتھ ان کے اسباب کے رکھ دیا پانی پینے کا برتن سامان میں اپنے بھائی کے
ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا
پھر پکارا ایک پکارنے والے نے اے قافلہ والو یقیناً تم البتہ چور ہو انہوں نے کہا

وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿٧١﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ
اور وہ متوجہ ہوئے ان پر کیا گم پاتے ہو تم انہوں نے کہا ہم گم پاتے ہیں پیمانہ
الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿٧٢﴾
بادشاہ کا اور اس شخص کے لیے جو لائے وہ بوجھ ہے ایک اونٹ کا اور میں اس کا ذمہ دار ہوں
قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ
انہوں نے کہا اللہ کی قسم یقیناً یقیناً جان لیا تم نے کہ نہیں آئے ہم (یہاں) کہ فساد کریں زمین میں
وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗ اِنْ كُنْتُمْ
اور نہیں ہیں ہم چور انہوں نے کہا تو کیا ہے بدلہ اس کا اگر ہو تم
كٰذِبِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ
جھوٹے کہا انہوں نے بدلہ اس کا وہی ہے کہ پایا گیا اسباب میں اس کے پس وہی
جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ
بدلہ ہے اس کا اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم ظالموں کو پس ابتدا کی (تلاش کی) گٹھڑیوں سے
قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ
انکی پہلے گٹھڑی کے اس کے بھائی کی پھر نکال لیا اُسے گٹھڑی سے اس کے بھائی کی
كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ
اسی طرح تدبیر کی ہم نے یوسف کیلئے نہ تھا کہ لے لیتا بھائی کو اپنے حکومت میں
الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَ
بادشاہ کی مگر یہ کہ چاہے اللہ ہم بلند کرتے ہیں درجے جس کے چاہتے ہیں اور
فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٦﴾ قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ
اوپر ہر علم والے کے زیادہ علم والا ہے انہوں نے کہا اگر چوری کی ہے اس نے تو یقیناً چوری کرچکا
اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ
ہے بھائی اس کا پہلے سے پس چھپایا اسے یوسف نے دل میں اپنے اور نہ
يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
ظاہر کیا اسے ان کے لیے اس نے کہا تم بُرے ہو درجہ میں اور اللہ خوب جانتا ہے

72۔ حِمْلُ بَعِيْرٍ: یعنی ایک اونٹ کے بوجھ اٹھانے کے برابر ان کو غلہ دیا جائے گا۔ **76**۔ حضرت یعقوبؑ کے دین میں چور کی یہ سزا تھی کہ وہ ایک سال تک غلام رہے۔ بھائیوں کے اس قول کی وجہ سے وہ پکڑے گئے ورنہ بادشاہ کے قانون کے مطابق یہ سزا نہ تھی کہ کسی کو غلام بنالیا جائے یا یونہی روک لیا جائے۔ **77**۔ "اس طرح ہم نے تدبیر کی یوسفؑ کیلئے۔ کہ بھائیوں نے خود ہی کہہ دیا کہ جس کے غلہ سے پیالہ نکلے اسی کو یرغمال رکھ لیا جائے یعنی غلام بنا کر۔ پیمانہ رکھے جانے کی اللہ کی طرف سے تدبیر تھی۔ صاع: صُواع۔ اناج ماپنے کا پیالہ یا پیمانہ۔ آیت 71 میں سقایہ یعنی پانی پینے کا برتن تھا جو رکھا گیا تھا۔ اور آیت 73 میں اناج ماپنے کے پیمانے صُوَاع کی گمشدگی کا اعلان کیا گیا تھا۔ دراصل ایک ہی برتن تھا جو پانی پینے اور غلہ ماپنے کے کام آتا تھا۔ یوسفؑ نے پانی پینے کیلئے مانگا پھر غلطی سے برتن اس بورے میں جو اس کے بھائی کا تھا رکھ دیا۔ یہ خدائی فعل تھا نہ کہ یوسفؑ کا دانستہ فعل۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تدبیر ہم نے یوسفؑ کیلئے کی تھی، تا وہ اپنے بھائی کو روک سکے ورنہ ملکی قانون کے مطابق بغیر کسی جرم کے وہ اسے نہیں روک سکتا تھا (ii)۔ زعیم نے تلاشی شروع کی، نوکر سمجھ گئے تھے کہ بن یامین یوسفؑ کی نظر میں مقرب ہے اس لئے انہوں نے اس کا بورا دوسروں کے بعد دیکھا (ii)۔ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ: بادشاہ کے قانون کے مطابق یا شاہی قانون کے مطابق۔ "ہم جس کے چاہتے ہیں درجات بلند کرتے ہیں" یعنی جس طرح یوسفؑ کو بلند مرتبہ عطا فرمایا۔ وِعَاءِ: جس میں کوئی چیز محفوظ کی جائے بوری یا برتن، جیسے فرمایا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ یعنی کان جو آواز کو محفوظ کریں۔ اَوْعِيَةٌ: جمع ہے وِعَاء کی۔ "ہر علم والے کے اوپر زیادہ علم والا ہے"۔ یعنی اللہ ہے جو علیم و خبیر ہے۔

78۔ بھائیوں نے یوسفؑ کے متعلق بھی الزام لگا دیا اس وجہ سے یوسفؑ نے ان کو شَرٌّ مَّكَانًا کہا۔ یعنی تم نے مجھے باپ سے چوری کر کے بیچ ڈالا تھا۔ میری چوری کا حال اللہ کو معلوم ہے۔ بھائیوں نے جو یوسفؑ پر چوری کا الزام لگایا وہ قصہ یوں ہے کہ یوسفؑ کی ماں فوت ہو گئی تھی۔ پھپھی یا خالہ نے پالا۔ جب بڑے ہوئے باپ نے چاہا اپنے پاس رکھیں۔ پھپھی نے محبت کے مارے چھپا کر ایک پٹکا ان کی کمر سے باندھ دیا، پھر پٹکے کو ڈھونڈنے لگی۔ چرچا ہوا تو لوگوں نے آخر یوسفؑ کی کمر سے برآمد کیا۔ لہٰذا قانون کے مطابق وہ ایک سال پھپھی کے پاس اور رہے۔ اسی کی طرف بھائیوں نے چوری کا طعنہ لگایا تاکہ کہیں یوسفؑ پوچھ نہ لے کہ کیوں بن یامین کے بڑے بھائی یوسفؑ کو ساتھ نہیں لائے۔ اس لئے اس کی غیر حاضری کی وجہ بیان کر دی۔

بِمَا تَصِفُونَ ﴿٧٧﴾ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا
جو تم بیان کرتے ہو انہوں نے کہا اے عزیز یقیناً اس کا باپ
شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ
بوڑھا ہے بہت پس لے لے ایک کو ہم میں سے جگہ اس کی یقیناً ہم البتہ دیکھتے ہیں تجھے
الْمُحْسِنِينَ ﴿٧٨﴾ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا
احسان کرنیوالوں میں سے اس نے کہا پناہ (مانگتا ہوں) اللہ کی اس سے کہ ہم لیویں سوائے اس کے کہ پایا ہم نے
مَتَاعَنَا عِنْدَهُ إِنَّا إِذًا لَظَالِمُونَ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا
سامان اپنا پاس جس کے یقیناً ہم تب تو البتہ ظالموں میں سے ہونگے پس جب وہ مایوس ہو گئے
مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ۖ قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ
اس سے الگ ہوئے مشورہ کرنے کیلئے کہا بڑے نے ان میں سے کیا نہیں جانا تم نے کہ
أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ وَمِنْ قَبْلُ
باپ نے تمہارے یقیناً لیا تھا تم سے پختہ عہد اللہ کا اور پہلے (اس) سے
مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ ۖ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ
جو کمی کی تم نے بارہ میں یوسف کے پس ہرگز نہیں جدا ہوں گا میں اس ملک سے یہاں تک کہ
يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿٨٠﴾
اجازت دے مجھے باپ میرا یا فیصلہ کرے اللہ میرے لیے اور وہ بہتر ہے تمام فیصلہ کرنیوالوں سے
ارْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَ
واپس جاؤ طرف باپ کے اپنے پس کہو اے باپ ہمارے یقیناً بیٹے نے تیرے چوری کی اور
مَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ﴿٨١﴾
نہیں گواہی دی ہم نے مگر اس کی جو جانا ہم نے اور نہیں ہیں ہم غیب کی حفاظت کرنے والے
وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا
اور پوچھ اس بستی سے کہ تھے ہم جس میں اور اس قافلہ سے کہ آئے ہم
فِيهَا ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٨٢﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ
جس میں اور یقیناً ہم البتہ سچے ہیں اس نے کہا بلکہ بنالی ہے واسطے تمہارے نفسوں نے تمہارے

79۔ عَزِیْز: سردار یا وزیر۔ **80**۔ نَأْخُذَ: ہم پکڑ لیں۔ بھائیوں کی زبان سے آپ ہی نکلا کہ چور کو غلام کر لو کیونکہ یعقوبؑ کے دین میں یہی قانون تھا کہ چور ایک برس تک غلام رہے۔ ورنہ بادشاہ کا یہ قانون نہ تھا۔ **81**۔ بڑا بھائی وہیں رہ گیا، باقی بھائیوں کو رخصت کیا تا اگر یوسفؑ رحم کر کے بن یامین کو چھوڑ دے (یَحْکُمَ اللّٰہُ لِی) تا وہ اسے اپنے ساتھ واپس وطن لے جائے۔ بھائیوں میں سب سے بڑا روبن تھا۔ بائیبل کے مطابق یہاں جو بڑا بھائی ہے وہ جودا (JUDA) ہے جو کہ چوتھے نمبر کا بھائی تھا۔ مگر یعقوبؑ کی نظر میں سب سے زیادہ اہم تھا کیونکہ وہی لیڈر تھا۔ (پیدائش 43:8-10) جودا یوسفؑ اور بن یامین سے عمر میں بڑا تھا۔ یہاں کبیر کا لفظ آیا ہے اکبر کا نہیں (ii)۔ نَجِیًّا: نجی، مشورہ۔ کبیر یعنی لیڈر۔ **82**۔ اے باپ! آپ سے عہد کرتے وقت بن یامین کے بارے میں ہمیں علم نہ تھا کہ چوری کرے گا۔ اور عہد ہم نے اپنی دانست کے مطابق کیا تھا۔ یہ بھی مطلب ہے کہ ہم نے چور کو غلام بنانے کا جو بتایا تھا اپنے قانون کے موافق تھا اور ہمیں معلوم نہ تھا کہ بھائی چور ہے۔ **83**۔ بستی اور قافلہ سے مراد مصر کی بستی والوں اور قافلہ والوں سے پوچھ، وہ گواہی دیں گے۔

اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ

ایک بات پس صبر اچھا ہے امید ہے اللہ کہ لے آئے میرے پاس ان

جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ

سب کو یقیناً وہ ہی خوب جاننے والا حکمت والا ہے اور چلا گیا پاس سے ان سے اور کہا

يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ

اے افسوس یوسف پر اور ڈبڈبا آئیں دونوں آنکھیں اس غم سے

فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ

پس وہ غم کو چھپا رہا تھا کہا انہوں نے قسم ہے اللہ کی تو ہمیشہ رہے گا یاد کرتا یوسف کو

حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ

یہاں تک کہ ہو جائیگا مضمحل یا ہو جائے گا تو ہلاک ہونے والے میں سے اس نے کہا

اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ

سوائے اسکے نہیں کہ فریاد کرتا ہوں رنج کی اپنی اور غم کی اپنے حضور اللہ کے اور میں جانتا ہوں اللہ سے

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ

جو نہیں جانتے تم اے بیٹو میرے جاؤ پس تلاش کرو

يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا

یوسف کو اور بھائی کو اس کے اور نہ مایوس ہو رحمت سے اللہ کی یقیناً بات یہ ہے کہ نہیں

يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا

مایوس ہوتے رحمت سے اللہ کی سوائے کافر لوگوں کے سو جب داخل ہوئے

عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَ

اس پر کہا انہوں نے اے عزیز پہنچی ہے ہمیں اور گھر والوں کو ہمارے تکلیف اور

جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ

لائے ہیں ہم پونجی تھوڑی سی پس پورا دے ہمیں ماپ اور صدقہ کر

عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ

ہم پر یقیناً اللہ بدلہ دیتا ہے صدقہ کرنے والوں کو کہا کیا جانتے ہو تم

84۔ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ: یعنی حقیقت میں کوئی چوری نہیں ہوئی تمہیں نفس کے دھوکہ سے چوری معلوم ہوتی ہے۔ یہ کچھ اور ہی تدبیر ہے۔ ان سب کو میرے پاس لے آئے یعنی جو وہاں رہ گئے تھے یعنی یوسفؑ، بن یامین اور جودا (یاروبن) جو وہاں رہ پڑا تھا (ii)۔ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ: پس (میرے لئے) صبر (کرنا) ہی اچھا ہے۔ **85**۔ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ: آنکھیں سفید ہو گئیں۔ لغت میں اس کے معنیٰ آنسوؤں سے آنکھیں بھر آئیں لکھے ہیں (بحار۔ رازی۔ Lane)(ii)۔ كَظِيْمٌ: رنج و غم کو دبانے والا۔ خدا کے سوا دوسروں پر ظاہر نہ کرتا تھا۔ دعا کرتے ہوئے رو پڑتا تھا (ii)۔ **86**۔ حَرَضًا: جسم یا عقل میں کسی مرض کے سبب فساد پڑ جانا۔ اس کو حِرَض کہتے ہیں (جیسے حرض جان)۔ بن یامین کے چلے جانے سے یعقوبؑ کے دل میں یوسفؑ کا غم پھر تازہ ہو گیا۔ 87۔ بَثِّيْ: اپنی پریشانی۔ مطلب یہ کہ بیٹو تم مجھ کو تسلی یا صبر کیا سکھاؤ گے، میں خالق سے شکایت کرنے کی بجائے لوگوں سے شکایت نہیں کرتا بلکہ خود خالق ہی کی جانب رجوع کرتا ہوں۔ یہ آزمائش ہے سو میں اس میں کامیابی کیلئے اللہ سے ملتجی ہوں۔ "اور میں جانتا ہوں اللہ سے جو نہیں جانتے تم۔ یعنی اللہ نے یعقوبؑ کو بتایا تھا کہ یوسفؑ، بن یامین اور جودا سب کے سب زندہ ہیں (ii)۔ **88**۔ "اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یعقوبؑ کو ان تینوں کی خیریت سے علم ہو چکا تھا (ii)"۔ اللہ کی جانب سے اچھی امید رکھنی چاہیئے۔ مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ ہاں کوشش مقدور بھر ہونی چاہیئے۔ اس جذبہ سے سرشار ہو کر انہوں نے اپنے بیٹوں کو کہا کہ جاؤ اور تلاش کرو یوسفؑ اور اس کے بھائی کو۔ **89**۔ بھائیوں کی زبانی گھر والوں کا حال سن کر یوسفؑ کو رحم آیا۔ اپنے تئیں ظاہر کیا اور سارے گھر والوں کو اپنے پاس بلوایا۔

مَّا فَعَلْتُم بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ ﴿۹۰﴾ قَالُوٓا
جو کیا تم نے یوسف سے اور اس کے بھائی سے جبکہ تھے تم ناواقف انہوں نے کہا
أَإِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَآ أَخِي ۖ قَدْ
کیا البتہ تو ہی یوسف ہے کہا میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے یقیناً
مَنَّ ٱللَّهُ عَلَيْنَآ ۖ إِنَّهُۥ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا
احسان کیا اللہ نے ہم پر بات یہ ہے کہ جو ڈرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو یقیناً اللہ نہیں
يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿۹۱﴾ قَالُوا۟ تَٱللَّهِ لَقَدْ ءَاثَرَكَ
ضائع کرتا اجر احسان کرنے والوں کا ۔ کہا انہوں نے قسم ہے اللہ کی البتہ یقیناً چن لیا ہے تجھ کو
ٱللَّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَٰطِـِٔينَ ﴿۹۲﴾ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ
اللہ نے ہم پر اور تحقیق تھے ہم خطا کار کہا نہیں کوئی ملامت تم پر
ٱلْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ ٱللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ ﴿۹۳﴾
آج بخشے اللہ تم کو اور وہ زیادہ رحم کرنیوالا ہے تمام رحم کرنیوالوں سے
ٱذْهَبُوا۟ بِقَمِيصِى هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِى يَأْتِ
لے جاؤ میری قمیص یہ پس ڈالو اس کو چہرہ پر میرے باپ کے آئے گا
بَصِيرًا وَأْتُونِى بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۹۴﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ ٱلْعِيرُ
بینا ہو کر اور لاؤ میرے پاس اپنے گھر والوں کو سب کو اور جب جدا ہوا قافلہ
قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّى لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ۖ لَوْلَآ أَن تُفَنِّدُونِ ﴿۹۵﴾
کہا ان کے باپ نے یقیناً میں البتہ پاتا ہوں خوشبو یوسف کی اگر ایسا نہ ہو کہ تم بیوقوف ٹھہراؤ مجھے
قَالُوا۟ تَٱللَّهِ إِنَّكَ لَفِى ضَلَٰلِكَ ٱلْقَدِيمِ ﴿۹۶﴾ فَلَمَّآ أَن جَآءَ
کہا انہوں نے قسم اللہ کی یقیناً تو البتہ غلطی اپنی پرانی میں ہے پس جبکہ آیا
ٱلْبَشِيرُ أَلْقَىٰهُ عَلَىٰ وَجْهِهِۦ فَٱرْتَدَّ بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ
بشارت دینے والا ڈال دیا اس (قمیص) کو اسکے چہرہ پر پس وہ پھر سے ہوگیا صاحب بصیرت کہا کیا نہیں
أَقُل لَّكُمْ إِنِّىٓ أَعْلَمُ مِنَ ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا۟
کہا تھا میں نے تم کو یقیناً میں زیادہ جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو نہیں تم جانتے انہوں نے کہا

90۔ یوسفؑ کے بھائیوں نے ان پر جسمانی طور پر ہی ظلم نہیں کیا تھا بلکہ فَقَدۡ سَرَقَ اَخٌ لَہٗ مِنۡ قَبۡلُ کہہ کر ان کی عزت اور اخلاق کو بھی تباہ کرنا چاہا تھا۔ اس کے مقابل حضرت یوسفؑ ان کی غلطی کو اِذۡ اَنۡتُمۡ جَاھِلُوۡن کہہ کر ہلکا کرنے کی کوشش کرتے ہیں (ح)۔ **91**۔ تکلیف میں صبر سے برداشت کرنا اور گلہ شکوہ نہ کرنا بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتا ہے اور تکلیف کی نسبت سے بہت زیادہ فضل فرماتا ہے۔ **92**۔ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیۡنَا: اللہ نے فضیلت دی ہے تجھے ہم پر (ii)۔ اِنۡ کُنَّا لَخٰطِئِیۡن: یعنی تیرا خواب سچا تھا اور ہمارا حسد کرنا غلط تھا۔ **94**۔ یَاۡتِ بَصِیۡرًا: "بصارت سے سمجھ جائے گا"۔ میرا یہ کرتہ والد کے سامنے رکھ دینا وہ سب امور سے واقف ہو جائے گا کہ یوسفؑ زندہ ہے۔ (کرتہ یا کرتے کا حصہ جس میں گم ہوتے وقت ملبوس تھا)۔ **95**۔ لَوۡ لَاۤ اَنۡ تُفَنِّدُوۡن: ایسا نہ ہو کہ تم مجھے بہکا ہوا ٹھہراؤ۔ **96**۔ قَالُوۡا: جو بیٹے یعقوبؑ کے پاس ٹھہرے رہے تھے انہوں نے کہا۔ "Oضَلَالٍ: یہاں انتہائی درجہ کے تعشق کی طرف اشارہ ہے۔" اِنَّکَ لَفِیۡ ضَلٰلِکَ الۡقَدِیۡم: یعنی تو اب تک یوسفؑ کی محبت و جنون اور وارفتگی میں گم ہے۔ **97**۔ وَالۡقٰہُ: یعنی اس کرتے کو ڈال دیا۔ حضرت یعقوبؑ کے سامنے۔ فَارۡتَدَّ بَصِیۡرًا: پس وہ سارا معاملہ سمجھ گیا یعنی یہ کہ یوسفؑ زندہ ہے (ii)۔ فَارۡتَدَّ: ارتداد۔ پہلی حالت کو واپس لوٹ آنا۔ یعنی پھر وہ صاحب بصیرت ہو گیا۔ پہلے الہام سے علم تھا اب واقعاتی علم ہو گیا۔ قَالَ: یعقوبؑ نے کہا اَلَمۡ اَقُلۡ لَّکُمۡ: کیا نہیں کہا تھا میں نے تمہیں؟

یوسف ۱۲ ۳۵۷ وما ابرئ ۱۳

يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۸﴾ قَالَ

اے باپ ہمارے۔ بخشش مانگ ہمارے لیے گناہوں کی ہمارے یقیناً ہم ہیں خطا کار (باپ نے) کہا

سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۹﴾

ضرور میں بخشش مانگوں گا تمہارے لیے اپنے رب سے یقیناً وہی بخشنے والا مہربان ہے

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ

پس جب داخل ہوئے یوسف پر اس نے جگہ دی طرف اپنی اپنے والدین کو اور کہا

ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ

داخل ہو جاؤ مصر میں اگر چاہے اللہ امن سے اور اٹھایا اپنے والدین کو

عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا

تخت پر اور گر گئے وہ اس کے لیے سجدہ میں اور کہا اے باپ میرے یہ

تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَقَدْ

تعبیر ہے خواب کی میرے پہلے سے یقیناً (ثابت) کر دیا ہے اسے رب نے میرے سچ اور یقیناً

اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ

احسان کیا اس نے مجھ پر جبکہ نکالا اس نے مجھے قید خانہ سے اور لے آیا تم کو

الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ

گاؤں سے بعد اس کے کہ فساد ڈال دیا شیطان نے درمیان میرے اور درمیان بھائیوں کے میرے

اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۱﴾

یقیناً رب میرا مہربان ہے جس پر چاہتا ہے یقیناً وہ ہی خوب جاننے والا حکمت والا ہے

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ

اے رب میرے یقیناً دیا تو نے مجھے حکومت سے (ایک حصہ) اور سکھایا ہے تو نے مجھے (کچھ) تعبیر سے

الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي

باتوں سے اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے تو دوست ہے میرا

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ

دُنیا اور آخرت میں وفات دے مجھے مسلمان بنا کر اور ملا دے مجھے

100۔ دَخَلُوۡا عَلٰی یُوۡسُفَ: یعنی جب یوسفؑ نے باہر جاکر ان کا استقبال کیا۔جب والدین مصر میں آئے۔ یوسفؑ کی والدہ RACHEL ریچل تو وفات پا چکی تھیں۔ اس کی بڑی بہن LEAH(یعنی یوسفؑ کی خالہ)اب یعقوبؑ کی بیوی بن چکی تھیں۔ اسی کو یوسفؑ کی والدہ کہا گیا ہے۔(پیدائش29:16-18)۔

101۔یہ سارا ماجرا دیکھ کر اور اللہ کے احسان پر وہ خدا کے حضور بطور شکر سربسجود ہوگئے(ii)۔ یعنی یوسفؑ کی خاطر سے اللہ کو سجدہ شکر بجالائے۔ نہ کہ یوسفؑ کو سجدہ کیا(ii)۔ اس (یوسفؑ) نے اپنے والدین کو اپنے پاس جگہ دی یعنی باہر جاکر ان کا استقبال کیا اور ان کی عزت و تکریم کی(ii)۔ اور اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا۔ وزیروں کو بھی بادشاہ کی طرف سے تخت دیئے جاتے تھے۔ بائبل میں یہ بھی لکھا ہے کہ اپنے والدین کو فرعون کے سامنے لائے(پیدائش 47:2-7)حضرت یوسفؑ نے بھائیوں کے احترام میں ان کو ذرا بھر بھی مورد الزام نہیں گردانا بلکہ شیطان کو ان کی بد سلوکی کا باعث قرار دیا۔یعنی جو خواب میں نے دیکھی تھی کہ سورج، چاند اور گیارہ ستارے میری وجہ سے سجدہ کر رہے ہیں۔ وہ بات پوری ہوگئی اور آج آپ لوگ میرے مل جانے کی خوشی میں اللہ کو سجدہ کر رہے ہیں(ii)۔ والدہ سے یہاں مراد یوسفؑ کی سوتیلی ماں ہے۔(پیدائش 47:11)۔ الۡبَدۡوِ: گاؤں۔ اسی سے بَدّو بنا۔ **102**۔ تَاۡوِیۡلِ الۡاَحَادِیۡثِ: اپنی باتوں کی حقیقت کا بھی کچھ علم بخشتا ہے۔ جس میں تعبیر الرؤیا بھی شامل ہے(ح)۔ مِنَ الۡمُلۡکِ: یعنی ملک مصر کی فرمانروائی سے ایک عہدہ۔

بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَ
نیکوں کے ساتھ یہ خبروں سے ہے غیب کی ہم وحی کرتے ہیں طرف تیری اور
مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ
نہ تھا تو پاس ان کے جبکہ اتفاق کیا انہوں نے کام پر اپنے اور وہ تدبیریں کرتے تھے اور
مَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ
نہیں ہیں اکثر لوگ اور اگرچہ تو خواہش کرے ایمان لانے والے اور نہیں ہے تو مانگتا
عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَكَاَيِّنْ ع ۱۱/۵
اس پر کوئی اجر نہیں ہے یہ مگر نصیحت تمام دنیا کے لیے اور کتنے ہی
مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ
نشان ہیں آسمانوں اور زمین میں یہ لوگ گذرتے ہیں ان پر اور
عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ
ان سے منہ موڑنے والے ہیں اور نہیں ایمان لاتے اکثر ان میں سے اللہ پر مگر ایسے حال میں کہ وہ
مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ
مشرک ہوتے ہیں کیا پس وہ امن میں ہیں اس سے کہ آوے انکے پاس ڈھانک لینے والا کوئی عذاب
اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾
اللہ کا یا آوے ان کے پاس قیامت اچانک اور وہ نہ جانتے ہوں
قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
تو کہدے یہ راہ ہے میری میں بلاتا ہوں طرف اللہ کے بصیرت پر ہو کر میں اور وہ جنہوں نے
اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَآ
پیروی کی میری اور پاک ہے اللہ اور نہیں ہوں میں مشرکوں میں سے اور نہیں
اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ
بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے مگر مردوں کو وحی کرتے تھے ہم طرف ان کی بستیوں
الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
والوں میں سے کیا پس نہیں پھرے وہ زمین میں کہ دیکھتے کیونکر ہوا

103۔ یہ قصہ نہیں بلکہ پیشگوئی ہے کہ تجھ سے بھی ایسا ہی واقعہ پیش آنے والا ہے جیسا کہ یوسفؑ سے ہوا(ii) جب یوسفؑ کے بھائی جمع ہو کر اس کے خلاف سازش بنا رہے تھے۔ **105**۔ اور (اے رسول) تو ان سے کوئی اجر نہیں مانگتا کہ ان کو شبہ ہو کہ دعویٰ نبوت صرف پیسے بنانے کا ذریعہ ہے۔ **106**۔ یہ لوگ گزرتے ہیں یعنی کفار مراد ہیں جو نشانات دیکھ کر بھی سمجھ نہیں پاتے۔ **107**۔ یہ منہ سے جو اللہ کا اقرار کرتے ہیں مگر عمل میں اس سے مختلف ہیں۔ کئی نفسانی شریک بنا رکھے ہیں ایمان لانے کے ساتھ شرک بھی کر جاتے ہیں(ii)۔ **109**۔ یعنی میرا طریق اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔ ہر بات کو دلیل سے مانتے ہیں بصیرت پر ہوتے ہوئے نہ کہ جبر کرتے ہیں۔ نہ ہی خیالی ڈھکوسلوں سے ایمان لاتے ہیں(ii)۔ آنحضرتؐ کا سچا متبع وہ ہے جو آپ کو عقل اور دلیل سے مانتا ہے اور جو محض نقل اور تقلید سے مسلمان ہے وہ اس آیت کے مطابق آنحضرتؐ کا سچا متبع نہیں ہے (ح)۔

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ
انجام ان لوگوں کا جو پہلے تھے ان سے اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہے
لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١١٠﴾ حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْئَسَ
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے تقوٰی کیا ، کیا پس نہیں عقل کرتے تم یہانتک کہ جب (کفار کی ہدایت سے) مایوس ہوگئے
الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ
رسول اور گمان کیا انہوں نے (کافروں نے) کہ وہ یقیناً جھوٹ بولے گئے ہیں آئی انکے پاس مدد ہماری پس نجات دیا گیا
مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١١١﴾
جسے ہم چاہتے ہیں اور نہیں لوٹایا جاتا عذاب ہمارا مجرم لوگوں سے
لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ
یقیناً یقیناً ہے بیان میں ان لوگوں کے عبرت عقل والوں کے لیے نہیں ہے
حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ
یہ بات جو جھوٹ بنائی جائے ولیکن تصدیق ہے اس کی جو پہلے ہے اس کے اور
تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١١٢﴾ ع ١٢ ٧ ٦
تفصیل ہے ہر بات کی اور ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ
الف۔لام۔میم۔را یہ آیات ہیں کتاب کی اور وہ جو اُتارا گیا طرف تیری
رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢﴾ اَللّٰهُ
رب سے تیرے حق ہے ولیکن اکثر لوگ نہیں ایمان لاتے اللہ ہے

110۔ معلوم ہوا کہ نبی ہمیشہ مردوں میں سے آتے ہیں (ح)۔

111۔ جب رسول کفار کی ہدایت سے مایوس ہوگئے اور کفار نے بھی عذاب کے دیر سے آنے سے یہ سمجھ لیا کہ رسولوں نے انہیں عذاب کے جھوٹے وعدے دیئے تھے (ح)۔ جَآءَهُمْ نَصْرُنَا: (تب) آئی مدد ہماری ان (رسولوں) کے پاس۔ رسول ناامید نہیں ہوتے اللہ کی رحمت سے (12:88) صرف کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں (15:57)(ii) پس نجات دیا گیا جسے ہم چاہتے ہیں یعنی جسے ہم اس کا اہل پاتے ہیں۔ مراد مؤمنین ہیں۔

112۔ قَصَصِهِمْ: ان کے (تاریخی) واقعات۔ حَدِيْثًا: یعنی قرآن مجید۔ تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ: یعنی قرآن نے شرعی تفصیلات کھول کر بیان کر دی ہیں (ii)۔ نیز ہدایت اور رحمت ہے مؤمنوں کے لئے۔ قرآن ہر دینی ضرورت کو پورا کرتا ہے (ح)۔

13۔ سُوْرَةُ الرَّعْدِ (مکی)

2۔ الٓمّٓرٰ: اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَرٰى: میں اللہ خوب جانتا اور دیکھتا ہوں۔ اَلْحَقُّ: یعنی قرآن تمام روحانی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے اور بندے کو اپنے رب سے ملانے والا ہے۔

الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى
جس نے بلند کئے آسمان بغیر ستونوں کے کہ تم دیکھتے ہو جنہیں پھر وہ متوجہ ہوا
عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ
عرش پر اور کام میں لگائے سورج اور چاند ہر ایک چلتا ہے میعاد
مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ
مقررہ تک تدبیر کرتا ہے معاملے کی مفصل بیان کرتا ہے آیات تاکہ تم ملاقات پر
رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ﴿٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا
اپنے رب کی یقین کرو اور وہی ہے جس نے پھیلایا زمین کو اور بنائے اس میں
رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ
پہاڑ اور نہریں اور ہر قسم کے پھلوں سے اس نے بنائے اس میں فرد
اثْنَيْنِ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
دو دو وہ ڈھانکتا ہے رات کو دن پر یقیناً اس میں البتہ نشانات ہیں سوچنے
يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ
والے لوگوں کے لیے اور زمین میں ٹکڑے ہیں پاس پاس اور باغ ہیں
اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى
انگوروں کے اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں ملی ہوئی اور نہ ملی ہوئی انہیں سیراب کیا جاتا ہے
بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۙ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ
پانی سے ایک ہی اور ہم فضیلت دیتے ہیں انکے بعض کو بعض پر مزہ میں
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٤﴾ وَاِنْ تَعْجَبْ
یقیناً اس میں البتہ نشانات ہیں عقل والے لوگوں کے لیے اور اگر تو تعجب کرے تو
فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ
(واقعی یہ) تعجب والی بات ہے ان کی کہ جب ہو جائیں گے ہم مٹی کیا ہم پیدائش میں ہونگے نئی
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ
یہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا رب کا اپنے اور یہی لوگ ہیں کہ طوق ہیں

3۔+ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ: نبی کو بھیجنا اور اس کے متعلق فیصلہ کرنا مراد ہے۔"O عرش خدا کا وراء الوراء مقام ہے۔ خدا تعالیٰ کی چار صفات رب، رحمٰن، رحیم، مالک یوم الدین جن کو استعارۃً چار فرشتے قرار دیا ہے جو اس کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں یعنی وراء الوراء مقام سے استعارۃً خدا تعالیٰ کو اس کی صفات کے ظہور کے ذریعہ مخلوق پر دکھا رہے ہیں۔ اس کو ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ فرمایا ورنہ یہ صفات ازلی ابدی ہیں"۔ خدا تعالیٰ کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں مگر جب خدا مخلوق کو وجود میں لایا تو اپنی شناخت کیلئے وہ اپنی تنزیہی صفات (رب، رحمٰن، رحیم، مالک یوم الدین) کو اپنی صفات تشبیہیہ کے ذریعہ ظہور میں لایا تا انسان کی پیدائش کی غرض (تعلق باللہ) پوری ہو۔ (یعنی راہنمائی ملنے سے)۔ رب کی ملاقات یعنی یقین کرو کہ قیامت اور جزاء سزا بھی آئے گی۔ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى: سورج اور چاند چلتے ہیں اپنی اپنی مقررہ میعاد تک یعنی سورج کے گرد زمین کی گردش سے ایک سال پورا ہوتا ہے اور زمین کے گرد چاند کی گردش سے ایک مہینہ پورا ہوتا ہے۔ پھر نیا دور شروع کرتے ہیں (36:39-41) ان میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ 4۔ تمام پھلدار درختوں میں اللہ تعالیٰ نے نر و مادہ بنائے ہیں۔ گو یہاں صرف پھلوں کا ذکر ہے لیکن دوسرے مقامات میں مِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ (51:50) اور (36:37) سے ثابت ہے کہ ہر چیز میں جنسی تقسیم ہے۔ اس سچائی کے اظہار میں قرآن مجید منفرد ہے (ح)۔ 5۔ مُجَاوِرٌ: پاس رہنے والا۔ مُتَجٰوِرٰتٌ: پاس پاس ہیں یعنی پاس پاس کے قطعات زمین ہیں مگر مختلف قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ صِنْوَانٌ: ایک سے زیادہ تنوں والے (BRANCHED STEMS) جیسے آم، زیتون کے درخت ہیں۔ غَيْرُ صِنْوَانٍ: ایک ہی تنے والے (UNBRANCHED STEMS) جیسے ناریل یا کھجور کے درخت ہیں جن کی جڑھ سے سیدھا تنا نکلتا ہے۔ نُفَضِّلُ: ہم فضیلت دیتے ہیں یعنی کھانے کے مزے کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کے اور ادنیٰ درجہ کے پھل ہیں۔ فِي الْاُكُلِ: یعنی کھانے کے مزہ میں۔ ایک ہی زمین اور پانی سے مختلف قسم کے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ ایک ہی موسم میں۔ 6۔ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ: اپنے رب کا کفر (انکار) کیا۔ یعنی قدرت خداوندی سے انکاری ہیں کہ بعثت بعد الموت بھی ہوگا۔ اَغْلٰلُ: طوق یعنی جہالت اور بری رسموں کی اندھی تقلید کے قیدی ہیں (زجاج)۔

اَغۡلٰلُ فِیۡۤ اَعۡنَاقِہِمۡ ۚ وَ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۶﴾

گردنوں میں ان کی اور یہ لوگ ہی آگ والے ہیں وہ اس میں رہ پڑنے والے ہیں

وَ یَسۡتَعۡجِلُوۡنَکَ بِالسَّیِّئَۃِ قَبۡلَ الۡحَسَنَۃِ وَ قَدۡ خَلَتۡ

اور جلدی مانگتے ہیں تجھ سے برائی پہلے نیکی کے اور یقیناً گذر چکے ہیں

مِنۡ قَبۡلِہِمُ الۡمَثُلٰتُ ؕ وَ اِنَّ رَبَّکَ لَذُوۡ مَغۡفِرَۃٍ لِّلنَّاسِ

پہلے ان سے موجب عبرت عذاب اور یقیناً رب تیرا البتہ صاحب مغفرت ہے لوگوں کے لیے

عَلٰی ظُلۡمِہِمۡ ۚ وَ اِنَّ رَبَّکَ لَشَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۷﴾ وَ یَقُوۡلُ

باوجود ان کے ظلم (کرنے) کے اور یقیناً رب تیرا البتہ سخت عذاب (دینے) والا ہے اور کہتے ہیں وہ

الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡہِ اٰیَۃٌ مِّنۡ رَّبِّہٖ ؕ اِنَّمَاۤ

لوگ جنہوں نے کفر کیا کیوں نہیں اُتارا گیا اس پر کوئی نشان رب کی طرف سے سوائے اسکے نہیں

اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّ لِکُلِّ قَوۡمٍ ہَادٍ ﴿۸﴾ اَللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ کُلُّ

کہ تو ڈرانے والا ہے اور واسطے ہر قوم کے رہنما ہے اللہ جانتا ہے جو حمل میں رکھتی ہے ہر

اُنۡثٰی وَ مَا تَغِیۡضُ الۡاَرۡحَامُ وَ مَا تَزۡدَادُ ؕ وَ کُلُّ شَیۡءٍ عِنۡدَہٗ

مادہ اور جو گھٹاتے ہیں رحم اور جو بڑھاتے ہیں اور ہر چیز پاس اس کے ساتھ

بِمِقۡدَارٍ ﴿۹﴾ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّہَادَۃِ الۡکَبِیۡرُ الۡمُتَعَالِ ﴿۱۰﴾

ایک اندازے کے ہے جاننے والا ہے پوشیدہ اور ظاہر کا بڑا ہے بلند ہے

سَوَآءٌ مِّنۡکُمۡ مَّنۡ اَسَرَّ الۡقَوۡلَ وَ مَنۡ جَہَرَ بِہٖ وَ مَنۡ ہُوَ

برابر ہے تم میں سے وہ جس نے آہستہ کی بات اور جس نے ظاہر کیا اسے اور وہ جو کہ

مُسۡتَخۡفٍۭ بِالَّیۡلِ وَ سَارِبٌۢ بِالنَّہَارِ ﴿۱۱﴾ لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۡۢ

چھپنے والا ہے رات کو اور چلنے والا ہے دن کو اس کیلئے چوکیدار ہیں

بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَ مِنۡ خَلۡفِہٖ یَحۡفَظُوۡنَہٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰہِ ؕ

آگے سے اس کے اور پیچھے سے اس کے حفاظت کرتے ہیں اس کی حکم سے اللہ کے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ ؕ

یقیناً اللہ نہیں بدلتا اس (حالت) کو جو کسی قوم کی ہو یہانتک کہ وہ بدلاتے ہیں جو دلوں میں ہے ان کے

7۔مَثُلٰتُ: گزشتہ عبرتناک عذابوں کی مثالیں۔ عَلٰی ظُلۡمِہِمۡ: باوجود ان کے ظلم کے۔ نیکی سے پہلے برائی چاہتے ہیں، یعنی ایمان نہیں لاتے اور عذاب کی نشانی مانگتے ہیں۔اَلۡعِقٰبِ: اَلۡعَقَبُ: ایڑھی استعارۃً عذاب کیلئے بولا جاتا ہے جبکہ عاقِبَۃُ۔ عُقۡبًا۔ اَلۡعَقَبُ خاص ثواب کیلئے بولا جاتا ہے۔"+پہلے دلائل سے سمجھایا جاتا ہے جو دلائل سے نہ مانے اس کو اللہ سختی (مصائب۔ناقل) سے منواتا ہے۔اس پر بھی جو نہ مانے وہ ہلاک کیا جاتا ہے (بدر 1910-1-6)"۔یعنی ان کی بداعمالیوں کے نتیجہ میں۔"اور یقیناً تیرا رب صاحب مغفرت ہے لوگوں کے لئے باوجود ان کے ظلم کرنے کے۔یعنی لوگوں کے ظلم و معصیت کے باوجود وہ عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا۔بلکہ مہلت دیتا ہے تا سمجھ سے کام لے کر ایمان لے آئیں اور عذاب سے بچ جائیں۔اگر وہ فوراً پکڑ کر عذاب دینا شروع کردے تو روئے زمین پر کوئی انسان نہ بچے گا(35:46)۔**8**۔اس آیت میں بھی عذاب کی نشانی مراد ہے جو مانگتے ہیں۔آنحضرتؐ تمام قوموں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ **9**۔ رحم مادر جو کچھ کم کرتے ہیں یا زیادہ کرتے ہیں یعنی مدت حمل کم یا زیادہ کرتے ہیں یا بچہ کی خلقت میں کمی بیشی ہوتی ہے۔مَا: مدت (حمل کی)۔ یا بچوں کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی ہے ایک سے زیادہ بچے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔"+مِقۡدَار: گنتی"۔نیز رحم مادر میں جو بچہ ہے وہ آئندہ کن خصائل (قدروں) کا مالک ہوگا۔ سب اللہ کے علم میں ہیں۔ سب اندازے اللہ کو معلوم ہیں۔ **10**۔شَہَادَۃ: جو بات حواس ظاہری سے معلوم ہو سکے جسے لوگ نہ چھپائیں(ح)۔ **11**۔ سَوَاءٌ مِّنۡکُمۡ: اللہ کے ہاں سب برابر ہیں۔ ظاہر میں ہوں یا چھپی باتیں۔سب کو جانتا ہے۔آنحضرتؐ کے خلاف ظاہر اور چھپی ہوئی سازشیں ناکام ہوں گی۔

وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
اور جب ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ کسی قوم کے بُرائی کا تو نہیں پھرنا واسطے اسکے اور نہیں ان کے لیے سوائے
دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ
اس کے کوئی کارساز وہی جو دکھاتا ہے تم کو بجلی ڈرانے اور
طَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۳﴾ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ
امید دلانے کیلئے اور پیدا کرتا ہے بادل بوجھل اور تسبیح کرتی ہے کڑک
بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ
ساتھ حمد کے اس کی اور فرشتے بھی ڈر سے اس کے اور وہ بھیجتا ہے بجلیاں
فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ
پس زد میں لے آتا ہے ان کی جسے چاہتا ہے اور وہ جھگڑتے ہیں بارہ میں اللہ کے اور وہ
شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۴﴾ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۚ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
سخت عذاب (دینے) والا ہے اس کیلئے ہے بلاوا سچا اور وہ (معبودان باطلہ) جنہیں پکارتے ہیں (یہ
مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ
لوگ) سوائے اس (اللہ) کے نہیں جواب دیتے واسطے ان (پکارنے والوں) کے کچھ بھی مگر مانند پھیلانے والے کے
كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۚ وَمَا
دونوں ہاتھ اپنے طرف پانی کے تاکہ وہ پہنچ جائے منہ میں اس کے حالانکہ نہیں ہے وہ ہرگز پہنچنے والا اس تک اور نہیں
دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۵﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي
پکار کافروں کی مگر بے فائدہ اور اللہ کو سجدہ کرتے ہیں جو
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ
آسمانوں میں ہیں اور زمین میں خوشی سے اور مجبوراً اور سائے ان کے صبح
وَالْاٰصَالِ ﴿۱۶﴾ السجدة قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ قُلِ
اور شام تو کہدے کون ہے رب آسمانوں اور زمین کا تو کہدے
اللّٰهُ ۚ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ
اللہ تو کہدے کیا پس بنائے ہیں تم نے سوائے اس کے دوست نہیں قدرت رکھتے

السجدة

12۔لَهٗ اور يَحْفَظُوْنَهٗ: ہٗ سے مراد آنحضرتؐ ہیں۔فرشتے آنحضرتؐ کی حفاظت کرتے ہیں کئی مواقع پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دشمن کے وار سے محفوظ رکھا۔ ہر انسان کی حفاظت کے لئے بھی محافظ مقرر ہیں یعنی فرشتے۔(نیز 5:68، 6:62 اور 82:11-13)۔" فَلَا مَرَدَّ لَهٗ: ہٗ سے مراد برائی ہے۔یعنی اس برائی کا ٹالنا ممکن نہیں (iv)۔لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ: اس خدا کی طرف سے اس (رسول) کیلئے چوکیدار مقرر ہیں۔ یہ چوکیدار فرشتے بھی ہیں اور صحابہ کرام بھی جو دین کی مدافعت کرنے والے ہیں۔ وَالٍ: ولی سے اسم فاعل ہے یعنی مدد کرنے والا۔" اللہ تعالیٰ اگر کسی قوم کو کوئی نعمت دیتا ہے تو اس وقت تک وہ نعمت نہیں چھینتا جب تک اس (قوم) کا دل خراب نہ ہو جائے"۔(نیز دیکھیں 8:54، 16:113)(ii)۔**13**۔بَرْق: چمک۔ رَعْد: گرج، کڑک۔ ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے (17:45) یعنی بتاتی ہے یا دلالت کرتی ہے کہ اس کا خالق اللہ ہے۔ بجلی اللہ کی تسبیح کرتی ہے ان خوبیوں سے جو اللہ نے اس میں رکھی ہیں۔ بجلی سے بے شمار کام لئے جاتے ہیں۔ نیز آسمانی بجلی کی قوت سے فضا میں نائٹروجن اور آکسیجن گیسوں کا کیمیائی مرکب بنتا ہے جو بارش کے ساتھ زمین پر آجاتا ہے۔اور نہایت مفید نائٹریٹ کھاد کا کام دیتا ہے۔ خَوْفاً وَّ طَمَعًا: گرج چمک سے مسافر خوف کھاتے ہیں۔اور کسان بارش کی طمع رکھتے ہیں۔ ثِقَال: بوجھل (بادل) یعنی پانی کے بخارات کے بوجھ اٹھائے ہوئے۔**14**۔ مشرکین فرشتوں کو خدا کا شریک اور بیٹیاں یا دیوی دیوتا مانتے تھے۔اس لئے فرمایا کہ فرشتے بھی خدا کے عابد ہیں۔ملائکہ بھی اللہ کی حمد کی تسبیح کرتے ہیں۔ صَوَاعِق: (بجلیاں) بعض اوقات آسمانی بجلی بطور عذاب بھی مجرموں پر گرتی ہے۔ سبحان اللہ! خدا نے کیسی زبردست طاقت و قوت بجلی میں پنہاں رکھی ہے۔ بجلی کی یہ بھی تسبیح ہے جو وہ کرتی ہے۔**15**۔لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ :"Oحاجت روائی کے کئے صرف اسی کو پکارنا برحق ہے۔" یا اللہ کا بلاوہ ہی سچا ہے اس کے سوا کسی اور کو پکارنا بے سود ہے۔**16**۔يَسْجُدُ: سجدہ کرتے ہیں یعنی اسی کے قانون کے مطیع ہیں۔ صبح اور شام کے سائے اللہ کے بنائے ہوئے قانون کے تحت بنتے ہیں۔ یہی ان کا سجدہ کرنا ہے (ii)۔ زمین پر سائے لمبے ہو جاتے ہیں گویا سجدہ کرتے ہیں۔ صبح و شام تمام کائنات قانون قدرت کی فرمانبرداری میں لگی ہوئی ہے، مجبوری سے یا مجبوراً سجدہ کرتے ہیں جیسے زبان ذائقہ چکھتی ہے، کان آواز کو سنتے ہیں، ناک بُو کو سونگھتا ہے وغیرہ، نباتات اگتی ہیں، جانور پیدا ہوتے ہیں، بجلی، بارش، بادل، زلزلے آتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔(یعنی قوانین قدرت سے سب ہوتا ہے)۔ خوشی سے: انسان کو اختیار دیا ہے کہ اللہ کے احکامات کو سمجھ کر مانے یا ضد اور تعصب سے ان کا انکار کرے۔ جبر روا نہیں رکھا۔

الرعد ۱۳ ۳۶۳ وما ابرئ ۱۳

لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى

اندھا برابر ہے کیا توکہدے نقصان کی اور نہ نفع کی اپنی جانوں کے لیے

وَالْبَصِيْرُ ڏ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ڬ اَمْ

کیا نور اور اندھیرے برابر ہیں کیا یا اور بینا

جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ

بنائے ہیں انہوں نے اللہ کے لیے شریک کہ پیدا کئے انہوں نے مانند پیدا کرنے کے اس کے کہ پھر مشتبہ ہوگئی پیدائش

عَلَيْهِمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۱۷

ان پر توکہدے اللہ پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا اور وہ یکتا ہے غالب ہے

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا

اس نے اتارا بادل سے پانی پس بہ نکلیں وادیاں مطابق اندازے کے اپنے

فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۭ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ

پھر اٹھایا سیلاب نے جھاگ چڑھا ہوا اور اس لیے کر دھونکتے ہیں

عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاۗءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ

جس پر آگ چاہنے کے لیے زیور یا سامان جھاگ مثل اس کی

كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ڛ فَاَمَّا الزَّبَدُ

اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ حق اور باطل پس جھاگ تو

فَيَذْهَبُ جُفَاۗءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي

چلا جاتا ہے بے کار اور جو نفع دیتا ہے لوگوں کو پس ٹھہر جاتا ہے

الْاَرْضِ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ۝۱۸ لِلَّذِيْنَ

زمین میں اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ مثالیں ان لوگوں کیلئے جنہوں

اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ڼ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا

نے بات مانی رب کی اپنے بھلائی ہے اور وہ لوگ جنہوں نے نہیں بات مانی

لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ

اس کی اگر ہو ان کے لیے جو زمین میں ہے سب کا سب اور مثل اس کی ساتھ اس کے

17۔ کفر کو اندھیرے سے، ایمان کو نور سے، کافر کو اندھے سے اور مؤمن کو آنکھوں والے سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ قَهَّار: "Oسب چیزوں کو اپنے ماتحت رکھتا ہے اور ان پر غالب ہے کوئی اس کے قبضہ قدرت سے باہر نہیں ہے"۔ اس آیت میں خلق (پیدائش) کو دلیل عبادت قرار دیا ہے۔ اس موقعہ پر وہ لوگ غور کریں جو حضرت عیسیٰؑ کی طرف ظاہری پرندوں کا خلق (پیدا کرنا) منسوب کرتے ہیں (ح)۔ **18**۔ بِقَدَرِهَا: یعنی بارش کے پانی کی مقدار کی نسبت سے۔ وَمِمَّا: یعنی کچی دھات سے جسے آگ میں ڈال کر میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے جھاگ بنتی ہے۔ مَتَاعٌ: استعمال کی اشیاء جیسے برتن، زیور وغیرہ۔ حق: پانی کی مثال ہے۔ اور باطل کی مثال جھاگ ہے جو بے فائدہ جاتی ہے جبکہ پانی زندگی کا لازمہ ہے۔ پس ٹھہر جاتا ہے زمین میں: یعنی پانی جو مفید ہے قائم رہتا ہے۔" مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ابتلاء آنے کے نتیجے میں جو کارآمد وجود ہوں گے وہ باقی رہ جائیں گے۔ اور جو ناکارہ اور خبیث ہوں گے جھاگ کی طرح اٹھا کر پھینک دیئے جائیں گے۔ یعنی تباہ کر دیئے جائیں گے (ii)"۔ جیسے معدنیات کو گرم کر کے اس میں سے جھاگ یا بے فائدہ مادہ نکال کر پھینک دیا جاتا ہے اور خالص دھات جو کارآمد چیز ہے باقی رہ جاتی ہے جن سے برتن اور ہتھیار بنتے ہیں۔ کافروں اور ایمانداروں کی مثال بھی یہی ہے (ناقل)۔ "اللہ اسی طرح مثالیں دیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ حق اور باطل میں دلیل کے ساتھ بھی اور عمل کے ساتھ بھی فرق کر کے دکھاتا ہے (ii)۔ نافع وجود ٹھہر جاتا ہے زمین میں۔ ان الفاظ میں لمبی عمر پانے کا گر بیان کیا گیا ہے کہ انسان اپنے تئیں نافع الناس بنالے کیونکہ دنیا میں بقاء انفع کا قانون کام کر رہا ہے (ح)۔ زَبَدًا رَّابِيًا: موٹی جھاگ۔ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ: (اس پر بھی) ایسی ہی جھاگ آتی ہے۔

لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ
البتہ فدیہ میں دیں اسے یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کے لیے برا حساب ہے اور ٹھکانا ان کا
جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹﴾ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ
جہنم ہے اور کیا ہی برا ہے بچھونا کیا پس جو جانتا ہے کہ جو کچھ اتارا گیا ہے
اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ
طرف تیری طرف سے رب کے تیرے حق ہے مانند اس کے ہے جو اندھا ہے سوائے اس کے نہیں کہ نصیحت پکڑتے
اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۰﴾ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا
ہیں عقل والے وہ جو کہ پورا کرتے ہیں عہد کو اللہ کے اور نہیں
يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ
توڑتے عہد اور وہ جو کہ ملاتے ہیں اسے کہ حکم کیا اللہ نے
بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ
متعلق جس کے کہ ملایا جائے اور ڈرتے ہیں رب سے اپنے اور خوف کرتے ہیں برے
الْحِسَابِ ﴿۲۲﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ
حساب سے اور وہ جنہوں نے صبر کیا چاہنے کے لیے رضامندی رب اپنے کی اور
اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
قائم کی نماز اور خرچ کیا اس سے جو دیا ہم نے ان کو پوشیدہ اور ظاہر
وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى
اور دور کرتے ہیں ساتھ نیکی کے بدی یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کے لیے انجام ہے
الدَّارِ ﴿۲۳﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ
(آخری) گھر کا باغات ہیں ہمیشہ کے داخل ہوں گے وہ جن میں اور وہ جو کہ نیک ہوئے
اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ
باپ داداؤں سے انکے اور بیویوں میں سے ان کی اور اولادوں سے انکی اور فرشتے داخل ہوں گے
عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۴﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ
ان پر ہر دروازہ سے سلامتی ہو تم پر بسبب اس کے کہ صبر کیا تم نے

19۔ اَلْحُسْنٰی: یعنی جنت۔ لَھُمْ سُوْءُ الْحِسَابِ: ان کے حساب کا نتیجہ برا ہے(ح)۔ 20۔ اَعْمٰی: یعنی جو قرآن کی حقانیت کو نہیں سمجھتا۔ مطلب مؤمن اور کافر برابر نہیں ہیں۔ 22۔ یَصِلُوْنَ: صلہ رحمی کرتے ہیں اور حقوق العباد ادا کرتے ہیں۔ اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں یعنی حقوق اللہ کو بھی ادا کرتے ہیں۔ "خشیت اس خوف کو کہتے ہیں جس میں عرفان و معرفت کا رنگ ہو اور اس کے ضرر سے خوف نہ ہو۔ بلکہ بھلائی کے ہاتھ سے نکل جانے کا ڈر ہو(ح)"۔ 23۔ "صبر: جذبات کو بری راہ پر جانے سے روکنا۔ نیک اعمال پر استقلال سے قائم رہنا۔ جزع فزع سے بچنا(ح)"۔ اِبْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ: خدا کی رضامندی کی خاطر۔ "یَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةُ: وہ نیک اعمال کرتے ہیں تا دوسرے لوگ ان کا نمونہ دیکھ کر بدی کو چھوڑ دیں۔ وہ برائی کو بھلائی کے ذریعہ سے دور کر دیتے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ جو برائی کرتا ہے ضرور اس سے بھلائی کرتے ہیں کیونکہ بعض اوقات برائی کی سزا دینی پڑتی ہے(ح)"۔ عُقْبَى الدَّار: آخرت کا گھر یعنی اچھا انجام (جنت میں)۔ برائی کے بدلہ میں بھلائی ان سے کی جائے جن کے نتیجہ میں برائی کا خاتمہ ہو نہ کہ جس کے نتیجہ میں برائی کرنے والا اور دلیر ہو جائے جیسا کہ 42:41 میں مذکور ہے۔ نیز جیسے متبادل نظام اختیار کر کے افلاس کو دور کرتے ہیں جس سے چوری چکاری ختم ہو۔ یا تعلیم کو عام کر کے لوگوں میں برائیوں سے بچنے کا شعور پیدا کرنا(iv)۔ 24۔ وَمَنْ صَلَحَ۔۔۔: جو رشتہ دار نیک ہوئے وہ بھی جنت میں داخل ہوں گے۔ ہر دروازے سے یعنی مختلف نیکیاں جو انہوں نے کی ہوں گی وہ متمثل ہو کر مختلف دروازے بن جائیں گی(ii) ہر دروازے سے (یہ کہتے ہوئے) کہ: سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ۔۔۔ 25۔ تم پر سلامتی ہو (مسلسل فقرہ ہے) تم نے صبر کیا یعنی تم نے مستقل مزاجی سے سختیاں برداشت کیں۔ برائیوں سے بچے رہے اور نیکیوں پر دوام اختیار کیا۔

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ
پس کیا ہی اچھا ہے انجام (آخری) گھر کا اور وہ جو توڑتے ہیں عہد اللہ کا
مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ
بعد پختہ کرنے کے اس کے اور کاٹتے ہیں اسے کہ حکم کیا اللہ نے متعلق جس کے کہ
يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ
وہ ملایا جائے اور فساد کرتے ہیں زمین میں یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کے لیے لعنت ہے
وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٢٦﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
اور ان کے لیے برائی ہے (آخری) گھر کی اللہ کشادہ کرتا ہے رزق جس کا چاہتا ہے
وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ
اور تنگ کرتا ہے اور وہ خوش ہو گئے ساتھ زندگی ورلی کے حالانکہ نہیں زندگی
ع ٤ ٩ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٧﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
ورلی بمقابل آخرت کے مگر سامان (تھوڑا سا) اور کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے
كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ
کفر کیا کہ کیوں نہیں اُتاری گئی اس پر کوئی نشانی طرف سے رب کے اسکے تو کہدے یقیناً
اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٨﴾
اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے طرف اپنی جو ۔ جھکا (اس کی طرف)
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ
وہ جو کہ ایمان لائے اور مطمئن ہوتے ہیں دل ان کے ساتھ یاد کے اللہ کی
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿٢٩﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
آگاہ ہو جاؤ کہ ساتھ یاد کے اللہ کی ہی مطمئن ہوتے ہیں دل وہ جو کہ ایمان لائے اور
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٣٠﴾ كَذٰلِكَ
کیں انہوں نے نیکیاں مبارک ہے ان کے لیے اور اچھی واپسی کی جگہ ہے اسی طرح
اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟
بھیجا ہم نے تجھے ایک (ایسی) قوم میں کہ یقیناً گذر چکی ہیں پہلے اس کے قومیں تاکہ تو پڑھے

26۔اللہ کے عہد سے مراد: اللہ کی ربوبیت کی یہ گواہی جو ہر انسان کی فطرت میں رکھ دی گئی ہے کہ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ۔ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا(7:173)۔سُوْٓءُ الدَّار: برا انجام ہے۔**27**۔مَتَاعٌ: وقتی سامان ، عارضی فائدہ۔"+ختم ہو جانے والی تھوڑی سی چیز" فِي الْاٰخِرَةِ: آخرت کے مقابلے میں۔ دنیوی زندگی عارضی متاع ہے آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں۔**28**۔ اٰيَةٌ: معجزہ، عذاب کا نشان۔ جو ہدایت پانا چاہتا ہے اسے ہدایت دے دیتا ہے اور جو گمراہی میں رہنا چاہتا ہے اسے گمراہ رہنے دیتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ نیز دیکھیں35:9۔ یہ خدا کا قانون ہے۔ اللہ زبردستی کسی پر ہدایت نہیں تھوپتا۔أَنَابَ: جھکا (اللہ کی طرف)۔ **29**۔ذِكْرِ اللّٰهِ:یعنی نماز، تلاوت قرآن، اللہ کی حمد و ثنا کرنا، اس سے دعائیں مانگنا مراد ہے۔ ایسا کرنے والے کو اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔

عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ
ان پر وہ جو وحی کی ہم نے طرف تیری اور وہ انکار کرتے ہیں رحمٰن کا
قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ
تو کہدے وہ رب ہے میرا نہیں کوئی خدا سوائے اس کے اسی پر بھروسہ کیا میں نے اور طرف اس کی
مَتَابِ ۝۳۱ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ
رجوع ہے میرا اور اگر ہوتا قرآن کہ چلائے جاتے ساتھ اسکے پہاڑ یا کاٹی جاتی
بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ
ساتھ اس کے زمین یا بلائے جاتے ساتھ اسکے مُردے بلکہ اللہ کے لیے ہے معاملہ سب کا سب
اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى
کیا پس نہیں جان لیا ان لوگوں نے جو ایمان لائے کہ اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت دیتا
النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ
لوگوں کو سب کو اور ہمیشہ رہیں گے وہ جنہوں نے کفر کیا کہ پہنچے گی انہیں
بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى
بسبب اس کے جو کیا انہوں نے مصیبت یا اُترے گی قریب گھر کے ان کے یہاں تک کہ
يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝۳۲ وَلَقَدِ
آجائے وعدہ اللہ کا یقیناً اللہ نہیں خلاف کرتا وعدہ کا اور یقیناً
اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ
ہنسی کی گئی ساتھ رسولوں کے پہلے تجھ سے پس مہلت دی میں نے ان لوگوں کو جنہوں نے
كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝۳۳ اَفَمَنْ
کفر کیا پھر پکڑا میں نے انہیں پس کیونکر ہوئی سزا پس کیا وہ
هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ
جو کہ نگران ہے ہر نفس پر ساتھ اس کے جو کمایا اس نے اور انہوں نے بنائے اللہ کیلئے
شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ
شریک تو کہدے نام لو ان کے کیا آگاہ کرتے ہو تم اسے اس پر جو نہیں جانتا وہ

32۔وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا۔۔۔بِهِ الْمَوْتٰى: یہ سب کچھ بھی ہوتا تب بھی ایمان نہ لاتے اور رحمٰن کا انکار کرتے۔ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا: تمام امور کا فیصلہ اللہ پر ہے یعنی ایمان لانے کا فیصلہ پورے طور پر اللہ کے ہاتھ میں ہے مطلب یہ ہے کہ جو اُس کے بنائے ہوئے قوانین پر چلے گا وہ ہدایت پاجائے گا۔ اسی طرح اس کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق انقلاب روحانی برپا ہوگا۔ يَايْئَسِ: جان لیا(REALISED)(اقرب)(ii)۔ "کیا ایمان والوں نے اب تک جان نہیں لیا کہ اگر اللہ چاہتا تو زبردستی تمام لوگوں پر ہدایت تھوپ دیتا۔ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ: یعنی فتح مکہ کا وعدہ۔ مسلمان چاہتے ہوں گے کہ ایک بڑا معجزہ ہو اور سب کافر ایمان لے آئیں۔ فرمایا کہ یہ اللہ کی سنت نہیں ہے بلکہ کافر یوں مسلمان ہوں گے جب ان پر جہاد کی آفت پر آفت پڑے گی، یا ان کے ہمسائیوں کے گھروں پر۔ تو سب ایمان لے آئیں گے۔ اور آخری اسلامی لشکر ان کے گھروں یعنی مکہ تک حملہ آور ہوگا اور فتح ہوگی(ii)"۔ سو ایسا ہی ہوا۔ وَعْدُ اللّٰهِ: یعنی حق کی فتح اور شرک کا مکمل خاتمہ۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔

33۔اِسْتِهْزَاءٌ: هُزْءٌ: سے بنا ہے یعنی کسی کو ہلکا یا خفیف گردانا۔

الرّعد ١٣ ٣٦٧ وما ابرّئ ١٣

فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ
زمین میں یا ساتھ ظاہری بات کے بلکہ مزین کی گئی ان لوگوں کے لیے جنہوں
كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ
نے کفر کیا تدبیران کی اور وہ روکے گئے راہ سے اور جسے گمراہ ٹھہرائے
اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ
اللہ پس نہیں اس کے لیے کوئی ہدایت دینے والا ان کے لیے عذاب ہے زندگی
الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ
ورلی میں اور البتہ عذاب آخرت کا بہت شاق ہے اور نہیں ان کے لیے کوئی
اللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿٣٤﴾ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ
اللہ سے بچانے والا حالت اس جنت کی جس کا وعدہ کیا گیا متقیوں سے (یہ ہے کہ)
تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ
بہتی ہیں نیچے اس کے نہریں پھل (بھی) اس کا دائمی ہے اور سایہ اس کا (بھی)
تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ﴿٣٥﴾
یہ انجام ہے ان لوگوں کا جنہوں نے تقویٰ کیا اور انجام کافروں کا آگ ہے
وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ ۖ
اور وہ لوگ کہ دی ہم نے جن کو کتاب خوش ہوتے ہیں اس پر جو اتارا گیا طرف تیری
وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَن يُنكِرُ بَعْضَهُ ۚ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ
اور بعض قوموں میں سے وہ ہیں کہ انکار کرتے ہیں ایک حصہ کا اسکے تو کہدے سوائے اسکے نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں
أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ
کہ عبادت کروں اللہ کی اور نہ شریک بناؤں ساتھ اسکے طرف اسی کی میں بلاتا ہوں اور طرف اسی کی
مَآبِ ﴿٣٦﴾ وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ
لوٹنا ہے میرا اور اسی طرح اتارا ہم نے اسے حکم عربی اور البتہ اگر پیروی کی تو نے
أَهْوَاءَهُم بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ
خواہش کی ان کی بعد اس کے کہ آیا تیرے پاس علم نہیں ہوگا تیرے لیے مقابلہ میں اللہ کے

34۔"Oہر ایک جان پر وہ کھڑا ہے اور اس کے ہر عمل کا مشاہدہ کر رہا ہے"۔آیت کا ترجمہ یوں ہوگا۔تو کیا وہ (خدا) جو ہر ایک شخص کے اعمال پر نگران ہے (ان کو بے سزا چھوڑ دے گا۔اگلی آیت میں سزا کا ذکر ہے)۔(اسکے مقابلہ پر یہ جسارت کی جارہی ہے کہ) لوگوں نے اس کے شریک ٹھہرا رکھے ہیں۔(اے نبی ان کو کہو کہ اگر وہ واقعی خدا کے بنائے ہوئے شریک ہیں) تو ذرا ان کے نام تو لو کہ وہ کون ہیں (یعنی ان کی صفات کیا ہیں)۔کیا تم (لوگ) اس (خدا) کو کوئی ایسی بات بتاؤ گے جو زمین پر تو ہے لیکن وہ اسے نہیں جانتا۔یا تم صرف منہ سے باتیں ہی بناتے ہو(ii)۔اَمۡ بِظَاهِرٍ مِّنَ الۡقَوۡلِ: تمہاری یہ نری منہ کی باتیں ہیں کوئی عقلی یا نقلی دلیل پیش کرو یا فطرت کی شہادت لاؤ۔وَصَدُّوۡا عَنِ السَّبِيۡلِ: یعنی وہ راہ راست سے روکے گئے۔سَمُّوۡهُمۡ: ان کے کارنامے بتاؤ کہ وہ کیا کر سکتے ہیں۔یہ بت اللہ کے درمیان واسطہ بن کر اس کو کیا بتائیں گے جبکہ اللہ ہر ظاہر و باطن کو جانتا ہے اور بت تو کچھ بھی نہیں جانتے۔اَمۡ تُنَبِّئُوۡنَهٗ:"+کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا بے خبر ہے اور ان بتوں کے ذریعہ اس کو خبر دی جائے؟"۔ شیطان لوگوں کو برے کام اچھے کر کے دکھاتا ہے (دیکھیں6:44, 16:64, 29:39)۔

36۔مثال اس لئے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جنت کی حقیقت نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی نہ کسی دل نے محسوس کی۔(بخاری59:8) لہٰذا جنت کی صرف مثال ہی دی جاسکتی ہے کیونکہ وہ غیر مادی ہے۔عُقۡبٰی: انجام۔ ظل سے مراد حفاظت بھی ہے (LANE) اُکُلُ سے باطن کو اور ظل سے ظاہر کو راحت ملتی ہے۔(ح)۔ یعنی ظاہری اور باطنی نعمتیں ہمیشہ قائم رہیں گی۔

37۔وَالَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ: یعنی کتاب کا علم بخشا،اس سے مراد یہود قوم ہے اور احزاب سے مراد مشرکین عرب اور نصاریٰ ہیں۔اور احزاب (اہل عرب) میں سے بھی کچھ ایسے ہیں جو قرآن کے ایک حصہ کو مانتے اور ایک سے انکار کرتے ہیں، مخالفین کا اعتراض تھا کہ اگر آنحضرتؐ واقعی وہ تعلیم لائے ہیں جو سابق انبیاء لائے تھے تو کیا وجہ ہے کہ یہود اور نصاریٰ آگے بڑھ کر اس کا استقبال نہیں کرتے۔اس کا جواب دیا ہے کہ اہل کتاب میں سے مثلاً عبداللہ بن سلامؓ اور ان کے چند ساتھی ایمان لے آئے تھے اسی طرح نصاریٰ سے شاہ حبشہ نجاشی اور اس کے ہمنوا بھی جو خوش ہوتے ہیں اس (قرآن) پر جو تیری طرف اتارا گیا۔**38**۔حُكۡمًا عَرَبِيًّا: فیصلے کرنے والا عربی زبان میں یعنی احکام الٰہی دینے والا (قرآن)۔ عربی زبان سے مراد فصیح و بلیغ زبان میں۔اگر تو نے ان کی (یہود کی) خواہشات کی پیروی کی: یہود کی خواہش تھی کہ آنحضرتؐ بیت المقدس کو ہمیشہ کے لئے قبلہ بنائے رکھیں اور ان کے عقائد کی مخالفت نہ کریں۔تیرے پاس علم آگیا یعنی قرآن جس میں اہل کتاب کے معتقدات کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔یہ امت کو تنبیہ ہے کہ وہ قرآن مجید کے احکام کو چھوڑ کر دنیوی مفاد کی خاطر سے دوسرے لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ لگیں۔

ع ۵

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۸﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ
کوئی دوست اور نہ بچانے والا اور یقیناً یقیناً بھیجے ہم نے رسول پہلے تجھ سے اور
جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ
بنائیں ہم نے ان کے لیے بیویاں اور اولاد اور نہیں ہے واسطے کسی رسول کے کہ
يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۹﴾ يَمْحُوا
لاوے کوئی نشان سوائے اجازت کے اللہ کے ہر (زمانہ کی) انتہا کے لیے نوشت ہے مٹاتا ہے
اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۴۰﴾ وَاِنْ
اللہ جو چاہتا ہے اور قائم رکھتا ہے اور پاس اس کے اصل کتاب ہے اور اگر
مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ
ہم دکھائیں تجھے بعض وہ جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں ان سے یا وفات دیں ہم تجھے
فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا
پس صرف تجھ پر پہنچا دینا ہے اور ہم پر حساب ہے کیا نہیں دیکھا انہوں نے
اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ
یقیناً ہم آتے ہیں زمین کی طرف گھٹاتے ہوئے اسے کناروں سے اس کے اور اللہ فیصلہ کرتا ہے
لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۲﴾ وَقَدْ
نہیں کوئی توڑنے والا واسطے حکم کے اسکے اور وہ جلد لینے والا ہے حساب اور یقیناً
مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ
تدبیر کی ان لوگوں نے جو پہلے تھے ان سے پس اللہ کے لیے ہے تدبیر سب کی سب
يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ
جانتا ہے جو کماتا ہے ہر شخص اور ضرور جان لیں گے کافر کہ کس کیلئے
عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۳﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ
ہے انجام (آخری) گھر کا اور کہتے ہیں وہ جنہوں نے کفر کیا کہ نہیں ہے تو بھیجا ہوا
قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ
تو کہدے کافی ہے اللہ گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وہ کہ پاس جس کے

39۔ بِاٰيَةٍ: یعنی کوئی معجزہ۔ کفار اعتراض کرتے تھے کہ یہ نبی بیوی بچے رکھتا ہے۔ نیز یہ کہ گزشتہ انبیاء کی طرح معجزات کیوں نہیں دکھاتا۔ اس آیت میں اس کا جواب دیا کہ ہر چیز کا وقت مقدر ہے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس کس کو، کب، کتنا اور کیسا عذاب دے۔ اس کے لئے قوانین قدرت مقرر ہیں(ii)۔ 40۔ منکرین اسلام ایک اعتراض یہ بھی کرتے ہیں کہ جب تورات اور انجیل بھی خدا نے نازل کی تھیں اور ان کی حفاظت اللہ کے ذمہ ہے تو ان کے احکامات کو قرآن میں کیوں تبدیل کر دیا گیا؟ فرمایا کہ ہر کام کی ایک میعاد مقرر ہے تورات و انجیل کی میعاد ختم ہو گئی ہے۔ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ یعنی ہر ایک امر کی ایک تقدیر ہے۔ (مقررہ وقت)(ii)۔ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ: اور اس کے پاس تمام احکام کی اصل اور جڑ ہے اور اس کی حکمت بھی۔ جڑ یعنی منبع (SOURCE)۔ اور ان کتابوں میں میری نسبت پیشگوئیاں موجود ہیں(ii)۔ اُمُّ الْكِتَابِ: اللہ کی تقدیر اور حکمت اور مرضی جہاں مرقوم ہیں (لوح محفوظ) یعنی علم الٰہی میں محفوظ ہے۔ اللہ اب باطل کو مٹانے والا ہے اور حق کا ثبات فرمائے گا۔ یہی ام الکتاب کی غرض ہے کہ حق آ جائے اور باطل مٹ جائے۔ 41۔ یعنی اس کا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آخر حساب تو ہم نے ہی لینا ہے۔ 42۔ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ: کوئی نہیں جو اس کا حکم پیچھے ڈال دے یا ٹال سکے۔ اَطْرَافُ: طرف، کنارہ۔ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا: یعنی اسلام کا دائرہ دن بدن بڑھ رہا ہے اور اس میں ہر طرح کے لوگ داخل ہو رہے ہیں اور کفر کا دائرہ کم ہو رہا ہے خواہ اس طرح کہ وہ ہلاک کئے جاتے ہیں اور خواہ اس طرح کہ اسلام قبول کرتے جاتے ہیں (ح)۔ یعنی ایک طرف تو ملک کے کنارے مسلمانوں کے ہاتھ آ رہے ہیں اور دوسری طرف صاحب اقتدار خاندانوں کے نوجوان اسلام لا رہے ہیں جیسے عمرو بن عاصؓ، خالد بن ولیدؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ وغیر ھم(ii)۔ 43۔ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا: تمام مکر اللہ کے ہاتھ میں ہیں یعنی ان کا انجام، کفار اپنے مکروں میں کامیاب نہ ہوں گے۔ عُقْبَى الدَّارِ: انجام آخری گھر کا یعنی اچھا انجام۔ مطلب اسلام غالب آئے گا اور کفار بچشم خود دیکھ لیں گے کہ ان کا انجام کیسا ہوا۔ وہ جانتا ہے جو کماتا ہے ہر شخص یعنی نیک کو جزاء خیر اور بد کو سزا دے گا۔ 44۔ اللہ یوں گواہ ہے کہ سچ کی فتح ہو اور باطل کو مٹا دے۔ اور پہلی کتابوں والے اس طرح گواہ ہیں کہ پہلی کتب بھی اسی طرح اتری ہیں جیسے قرآن اترا ہے۔ اور جن کے پاس کتاب کا علم ہے جیسے عبد اللہ بن سلامؓ اور ان کے ساتھی جو اسلام (ایمان) لے آئے۔ "O کہہ دے کہ میرے پاس دو گواہیاں ہیں ایک تو اللہ کی کہ اس کے تازہ بتازہ نشانات میری تائید میں ہیں اور دوسرے وہ لوگ جن کو کتاب اللہ کا علم دیا گیا ہے وہ بتا سکتے ہیں کہ میں سچا ہوں"۔ [کیونکہ قرآن کے ذریعہ سے میری نسبت ان کی کتابوں میں کی گئی پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔ (ناقل)]۔ اَلظُّلُمٰتِ: (ہر قسم کے) اندھیرے (عقائد اور بد رسوم کے)۔

14۔سُوۡرَۃُ اِبۡرَاھِیۡم (مکی)

2۔ "O یعنی یہ قرآن انسانی نفس کے وساوس، شکوک و شبہات اور فاسد خیالات کو مٹا کر خدا کی طرف رجوع ہونے اور اس پر یقین لانے کے لئے جو معارف و حقائق درکار ہیں سب عطا کرتا ہے۔" اَلنَّاسَ: (دُنیا کے) سب لوگوں کی طرف۔ تمام لوگوں کے لئے۔ آنحضرتؐ کی بعثت دنیا کے سب لوگوں کی طرف ہے۔ دیکھیں 34:29 و 7:159۔ عربی زبان میں اتارا کیونکہ یہ زبان بہت فصیح ہے۔ نیز عرب اس کے اوّل مخاطب ہوئے۔ 4۔ سَبِیۡلِ اللّٰہِ: یعنی اسلام کی راہ۔ ٹیڑھا پن پیدا کرنا چاہتے ہیں یعنی آیاتِ قرآنی کو مروڑ تروڑ کر لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور فساد کا موجب بنتے ہیں یا اپنے اغراض و مقاصد کی خاطر اُن میں تبدیلی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ 5۔ منکرین اسلام کہتے تھے کہ قرآن عربی میں اُترا ہے جو اس شخص (آنحضرتؐ) کی بولی ہے۔ اگر غیر عربی زبان میں اترتا تو یقین کر لیتے۔ تو یہاں اس کا جواب دیا ہے کہ اس نبی کی قوم کی زبان عربی ہے اُنہیں سمجھانے کے لئے وحی عربی زبان میں ہو رہی ہے تا تمام امور کو واضح طور پر بیان کرے۔ "اس سے یہ مراد نہیں کہ رسول کی تمام وحی صرف اُس قوم کی زبان میں ہونی چاہئے۔ ہاں! یہ ضروری ہے کہ اس قوم کی زبان میں ضرور وحی ہو (ح)"۔ اللہ گمراہ ٹھہراتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے یعنی ان کے رویوں اور کے اعمال کے موافق جو ہدایت دئے جانے کے قابل ہوتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے۔ جو گمراہ رہنا چاہتا ہے اُسے گمراہ ٹھہراتا ہے۔

ركوع ١٣

عِلۡمُ الۡكِتٰبِ ﴿٤٣﴾

علم ہے کتاب کا

سُوۡرَةُ اِبۡرَاهِيۡمَ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿١﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمن (اور) رحیم ہے

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ

الف۔لام۔را (یہ) کتاب اُتارا ہے ہم نے جسے طرف تیری تاکہ تو نکالے لوگوں کو

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ۙ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ

اندھیروں سے طرف نور کی ساتھ حکم کے رب کے ان کے طرف راہ

الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ﴿٢﴾ اللّٰهِ الَّذِيۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ

عزت والے خوبیوں والے کے اللہ کے (راستہ کی طرف) کہ اسی کیلئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور

مَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَوَيۡلٌ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ عَذَابٍ شَدِيۡدِ ﴿٣﴾

جو زمین میں ہے اور ہلاکت ہے کافروں کے لیے عذاب سخت سے

اۨلَّذِيۡنَ يَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ وَ

وہ جو کہ پسند کرتے ہیں زندگی ورلی کو آخرت پر اور

يَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ

روکتے ہیں راہ سے اللہ کی اور چاہتے ہیں اسے ٹیڑھا یہ لوگ

فِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿٤﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ

گمراہی میں ہیں دور کی اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر ساتھ زبان کے

قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ

اس کی قوم کی تاکہ وہ کھولکر بیان کرے ان کیلئے پس گمراہ ٹھہراتا ہے اللہ جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى
جسے چاہتا ہے اور وہ عزت والا حکمت والا ہے اور یقیناً یقیناً بھیجا ہم نے موسیٰ کو
بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَ
ساتھ آیات کے اپنی کہ نکال قوم کو اپنی اندھیروں سے طرف نور کی اور
ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ
یاد دلا ان کو دن اللہ کے یقیناً اس میں البتہ نشانات ہیں واسطے ہر بہت صبر کرنے والے
شَكُوْرٍ ﴿۶﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
بہت شکر کرنیوالے کے اور جب کہا موسیٰ نے قوم کو اپنی یاد کرو نعمت اللہ کی
عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ
اپنے پر جبکہ اس نے نجات دی تم کو فرعونیوں سے پہنچاتے تھے تم کو بُرا
الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ
عذاب اور ہلاک کرتے تھے بیٹوں کو تمہارے اور زندہ رکھتے تھے عورتوں کو تمہاری
وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۷﴾ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ ع ۲ ۱۴
اور اس میں آزمائش تھی طرف سے رب کے تمہارے بڑی اور جب اعلان کیا رب نے تمہارے
لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ
البتہ اگر شکر کیا تم نے البتہ بڑھاؤں گا تم کو اور البتہ اگر ناشکری کی تم نے تو یقیناً عذاب میرا
لَشَدِيْدٌ ﴿۸﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي
البتہ سخت ہے اور کہا موسیٰ نے اگر کفر کرو تم اور وہ جو
الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۹﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ
زمین میں ہیں سب کے سب پس یقیناً اللہ البتہ بے پرواہ (اور) خوبیوں والا ہے کیا نہیں آئی تمہارے
نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ۙ وَ
پاس خبر ان لوگوں کی جو پہلے تھے تم سے قوم نوح اور عاد اور ثمود اور
الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۬ؕ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ معانقة
وہ لوگ جو بعد میں تھے ان کے نہیں جانتا انہیں مگر اللہ آئے ان کے پاس

6۔ اَیّٰامِ اللّٰہِ: اللہ کی (مؤمنوں پر) نعمتوں والے دن۔ اور اس کے (منکرین پر) عذاب والے دن جو مختلف قوموں پر گزرے (ii)۔ (اقرب)۔ صبّار اور شکور دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں۔ انسان کو چاہئے کہ تکلیف پہنچنے پر صبر کرے اور اگر کوئی نعمت یا خوشی پہنچے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے دِل سے ۔ زبان سے۔ اور عمل سے بھی۔ (صدقہ خیرات کر کے)۔ شکر کرنے پر اللہ تعالیٰ مزید انعامات عطاء فرماتا ہے۔ اور کفران نعمت یعنی ناشکری کرنے والوں پر سخت عذاب کی وعید اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ شکر سے مراد ہے ہر چیز کا صحیح استعمال۔ مُنہ سے اور عمل سے اس کا اظہار۔ شکر کرنے سے اللہ تعالیٰ روحانی اور جسمانی ترقیات عطاء فرماتا ہے۔ **7**۔ یہ قصہ کتاب استثناء میں تفصیل سے مذکور ہے۔ **8**۔ بندوں کا شکر دِل سے زبان سے اور اپنے عمل سے اور اپنے مال سے ادا کیا جاتا ہے۔ اللہ کا شکر اس کی نعمتوں کے صحیح استعمال سے ادا ہوتا ہے۔ نیز زبان سے بھی اور دِل سے بھی اور اپنے عمل سے بھی (ii)۔ شکر کرنے سے دینی و دنیوی ترقیات ملتی ہیں۔ **9**۔ جَمِیْعًا: سب کے سب (تو اس کا کچھ بگاڑ نہ سکو گے۔ محذوف ہے۔)۔

رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَ
رسول ان کے پاس ساتھ دلائل کے پس لوٹائے انہوں نے ہاتھ اپنے مونہوں میں اپنے اور
قَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا
کہا یقیناً انکار کیا ہم نے اُسکا کہ تم بھیجے گئے ہو ساتھ اس کے اور یقیناً ہم شک میں ہیں اس سے کہ
تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿١٠﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ
تم بلاتے ہو ہمیں طرف اس کی تردد میں ڈالنے والے کہا رسولوں نے ان کے کیا اللہ میں
شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ
شک ہے پیدا کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا بلاتا ہے تم کو کہ بخشے
لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى
تمہارے لیے گناہ تمہارے اور ڈھیل دے تم کو میعاد مقررہ تک
قَالُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا
انہوں نے کہا نہیں ہو تم مگر انسان مانند ہماری تم چاہتے ہو کہ روک دو ہمیں
عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿١١﴾
اس سے کہ جس کی تھے عبادت کرتے باپ دادا ہمارے پس لاؤ ہمارے پاس کوئی دلیل کھلی کھلی
قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ
کہا ان کو رسولوں نے ان کے نہیں ہم مگر انسان مانند تمہاری و
لَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَمَا كَانَ
لیکن اللہ احسان کرتا ہے جس پر چاہتا ہے بندوں میں سے اپنے اور نہیں ہے
لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَعَلَى اللَّهِ
ہمارے لیے کہ لائیں ہم تمہارے پاس کوئی دلیل مگر ساتھ حکم کے اللہ کے اور اللہ پر ہی
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ
پس چاہیئے کہ بھروسہ رکھیں مومن اور کیا ہوا ہمیں کہ نہ بھروسہ رکھیں ہم اللہ پر
وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا
اور یقیناً اُس نے ہدایت دی ہمیں راہوں کی ہماری اور البتہ ضرور صبر کریں گے ہم اس پر جو تکلیف دی تم نے ہمیں

10۔فَرَدُّوا اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ: ترجمہ: پس لوٹائے انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے مونہوں میں: یعنی تعجب اور انکار اور غصہ کا اظہار کرتے ہوئے منہ پر ہاتھ رکھ لئے۔(بحر محیط) یا غیظ و غضب سے ہاتھ کاٹے جیسے فرمایا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ (3:120)۔ یا رسولوں کو چپ کرانے کے لئے اُن کے مونہوں پر ہاتھ رکھے یعنی اُن کو خاموش رکھنے کی تدبیریں کیں یا استہزاء اور تعجب سے اپنے ہاتھ اپنے مونہوں پر رکھے۔ بات سننا نہیں چاہتے تھے۔ **11**۔"تم ہماری طرح کے انسان ہو": اس سوال کا جواب دیا کہ انسانوں کے لئے انسان ہی نمونہ بن سکتا ہے نہ کوئی فرشتہ۔ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ: یعنی ہماری خواہش کے مطابق کوئی معجزہ دِکھاؤ۔ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ: تمہارے گناہوں میں سے کچھ بخش دے۔ یعنی جو گناہ اللہ کے متعلق کئے تھے وہ خدا بخش دیتا ہے۔ جو گناہ انسانوں پر کئے تھے وہ اسی وقت بخشتا ہے جب گناہ گار ان لوگوں سے معافی نہ مانگ لے جن پر گناہ کئے گئے تھے۔ باقی اللہ دلوں کا حال جانتا ہے۔ اُسی کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ **12**۔ یعنی نشان دیکھنے سے ایمان نہیں آتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرنے سے آتا ہے۔ جیسے فرمایا وَ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (29:70) ترجمہ: اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم اُن کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔ **13**۔هَدٰنَا سُبُلَنَا: یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہمارے مناسب حال وہ راستے دکھائے ہیں جن پر چل کر انسان دینی اور دنیوی ترقیات حاصل کرتا ہے (ii)۔

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿١٢﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
اور اللہ پر ہی پس چاہیئے کہ بھروسہ کریں بھروسہ کرنے والے اور کہا ان لوگوں نے
كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ
جنہوں نے کفر کیا رسولوں کو اپنے البتہ ضرور نکال دیں گے ہم تم کو ملک سے اپنے یا ضرور ہی لوٹ آؤ گے
فِيْ مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٣﴾ وَ
تم مذہب میں ہمارے پس وحی کی طرف ان کی رب نے ان کے کہ البتہ ہلاک کریں گے ہم ظالموں کو اور
لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ
البتہ بسادیں گے ہم تم کو زمین میں بعد ان کے یہ اس کے لیے ہے جو ڈرا کھڑے
مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿١٤﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ
ہونے سے میرے سامنے اور ڈرا دھمکی سے میری اور فتح چاہی انہوں نے اور ناکام ہوگیا ہر سرکش
عَنِيْدٍ ﴿١٥﴾ مِّنْ وَّرَاۗىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاۗءٍ صَدِيْدٍ ﴿١٦﴾
دشمن آگے اس کے جہنم ہے اور پلایا جائے گا پانی پیپ کا
يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ
گھونٹ گھونٹ کرکے پئے گا اسے اور نہ قریب ہوگا کہ حلق سے اتارے اسے اور آئیگی اسے موت
كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهٖ عَذَابٌ
ہر جگہ سے اور نہ وہ مرنے والا ہے اور آگے اس کے عذاب ہے
غَلِيْظٌ ﴿١٧﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ
سخت مثال ان لوگوں کی جنہوں نے انکار کیا رب کا اپنے اعمال ان کے
كَرَمَادِ ۨ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا
مانند راکھ کی ہیں کہ سخت ہوئی اس پر ہوا دن آندھی کے نہیں
يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ
وہ قدرت رکھتے اس پر جو کمایا انہوں نے کسی چیز پر بھی یہ ہی گمراہی ہے
الْبَعِيْدُ ﴿١٨﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
دور کی کیا نہیں دیکھا تو نے کہ اللہ نے پیدا کئے آسمان اور زمین

14۔ فَاَوۡحٰۤی اِلَیۡہِمۡ: یعنی نبیوں کی طرف وحی کی۔ "ہم ظالموں کو ہلاک کریں گے۔" دیکھیں 37:172-174 اور 58:22۔ 15۔ اللہ تعالیٰ جو کام فرشتوں کے ذریعہ کرتا ہے وہاں اپنے متعلق جمع کی ضمیر استعمال کرتا ہے۔ جہاں خاص اپنی ذات یا حکم سے کوئی کام کرتا ہے وہاں مفرد کی ضمیر استعمال کرتا ہے (ii)۔ اور اس آیت میں جمع کی ضمیر ہے۔ 16۔ آیات 10 تا 16 میں مندرج حالات کا اطلاق آنحضرتؐ کے حالات پر بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح آیات 19 تا 21 کا بھی۔ اِسۡتَفۡتَحُوۡا: انبیاء اور منکرین انبیاء یہاں دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔ "انہوں نے فتح چاہی یا فیصلہ چاہا" جیسے ابو جہل نے بدر کی جنگ میں جاتے وقت کعبہ میں دعا کی تھی کہ جھوٹے فریق کا خاتمہ ہو (ح)"۔ دیکھیں 8:20 اور 8:33۔ عَنِیۡدٌ: دشمنِ حق (+)۔ مگر ہر جابر اور دشمنِ دین ناکام و نامراد رہا۔ 18۔ یَاۡتِیۡہِ الۡمَوۡتُ: یعنی ایسی مصائب جو موت وارد کرتی ہیں۔ (رازی)۔ مِنۡ کُلِّ مَکَانٍ: ہر جگہ سے یعنی کفار نے جو طرح طرح کے گناہ کئے تھے وہ طرح طرح کی مصائب بن کر موت کا سماں پیدا کریں گے۔ مگر وہ مر نہیں سکے گا۔ 19۔ رِیۡحٌ عَاصِفٌ: تند ہوا جو ہر چیز کو عَصۡفٌ یعنی بھوسے کی طرح اُڑا لے جائے یعنی سخت آندھی۔ دُور کی گمراہی سے مراد پرلے درجے کی گمراہی ہے۔ "ان کے اعمال" یعنی ان کی تدبیریں، کوششیں اور کارروائیاں جو حق کی مخالفت اور رسولوں کی دشمنی کے لئے کرتے تھے"۔ ضَلٰلُ الۡبَعِیۡدُ: یعنی پرلے درجے کی گمراہی تھی جس میں اُن کو کچھ حاصل نہ ہوا۔ اور خدا نے اُنہیں راکھ کی طرح کر دیا جسے تند ہوا اُڑا لے جائے۔

21۔ ذَالِکَ: یہ بات کہ تم کو لے جائے اور نئی مخلوق لے آئے اللہ کے لئے کچھ مشکل کام نہیں ہے۔ 22۔ وَبَرَزُوْا لِلّٰہِ: (اور قیامت کے دن) اللہ کے رُوبرو ہوں گے۔ لَوْ ھَدٰنَا اللّٰہُ۔۔۔ یعنی عذاب سے مخلصی کی راہ اگر اللہ ہمیں دکھائے تو ہم تم کو بھی دکھادیں یا اگر دنیا میں ہمیں ہدایت ملی ہوتی تو ہم تم کو بھی ہدایت دیتے۔ مُغْنُوْنَ عَنَّا: یعنی کیا تم ہم سے کچھ عذاب کم کر سکتے ہو؟ (ح)۔ مَحِیْصٍ: بچاؤ کی صورت یا جگہ 23۔ شیطان سے مراد کفار کے متکبر سرکش سرغنے ہیں یعنی اُن کے سردار جن کی وہ اتباع کرتے ہیں۔ (دیکھیں 37:28-31)۔ اور کہے گا شیطان جب فیصلہ ہو جائے گا یعنی جب جنت میں جنتی اور جہنم میں کفار چلے جائیں گے تو شیطان جہنمیوں سے کہے گا۔ اَشْرَکْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ: یعنی تم نے مجھے جو (اپنے کاموں میں) شریک بنا رکھا تھا اس کا انکار میں نے پہلے ہی کر دیا تھا۔ میں برائی کرنے کا مشورہ دیتا تھا۔ ماننا یا نہ ماننا تمہارے اختیار میں تھا۔ (35:15)۔ نہ میں تمہارا فریاد رس ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو یعنی نہ میں تمہیں عذاب سے بچا سکتا ہوں اور نہ تم مجھے بچا سکتے ہو۔ میں نے وعدہ کیا تم سے مگر پورا نہ کیا۔ (دیکھیں 4:121 اور 17:65) (اللہ فرمائے گا) ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ
نیکیاں باغات میں بہتی ہوں گی نیچے ان کے نہریں رہ پڑنے والے ہونگے

فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ﴿٢٤﴾ اَلَمْ تَرَ
ان میں ساتھ حکم کے رب کے اپنے دعاءِ ملاقات ان کی ان میں سلام ہوگا کیا نہیں دیکھا تو

كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً كَشَجَرَةٍ
نے کہ کس طرح بیان کی اللہ نے مثال بات اچھی کی مانند درخت

طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ﴿٢٥﴾ تُؤْتِیْ
اچھے کے جڑ جس کی گڑی ہوئی ہے اور شاخ جس کی آسمان میں ہے وہ دیتا ہے

اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ
پھل اپنا ہر وقت ساتھ حکم کے رب اپنے اور بیان کرتا ہے اللہ مثالیں

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ
لوگوں کے لیے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور مثال بات بُری کی

كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ
مانند درخت بُرے کی ہے جو اکھڑ گیا اوپر سے ہی زمین کے نہیں اس کے لیے

قَرَارٍ ﴿٢٧﴾ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی
ٹھہرنا ثابت قدم رکھتا ہے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ساتھ بات مضبوط کے

الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَیُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ۙ قف
زندگی دنیا میں اور آخرت میں اور گمراہ ٹھہراتا ہے اللہ ظالموں کو

وَیَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ﴿٢٨﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا
اور کرتا ہے اللہ جو چاہتا ہے کیا نہیں دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کی جنہوں نے بدل دیا

نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٩﴾ جَهَنَّمَ ۚ
نعمت کو اللہ کی کفر سے اور اتارا قوم کو اپنی گھر میں ہلاکت کے (یعنی) جہنم میں کہ

یَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا
داخل ہوں گے اس میں اور کیا ہی بُرا ہے ٹھہرنا اور بنائے انہوں نے اللہ کے شریک

ع ٦ ١٦

الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
نیکیاں باغات میں بہتی ہوں گی نیچے ان کے نہریں رہ پڑنے والے ہونگے
فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ
ان میں ساتھ حکم کے رب کے اپنے دعاءِ ملاقات ان کی ان میں سلام ہوگا کیا نہیں دیکھا تو
كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ
نے کہ کس طرح بیان کی اللہ نے مثال بات اچھی کی مانند درخت
طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ ﴿۲۵﴾ تُؤْتِيْٓ
اچھے کے جڑ جس کی گڑی ہوئی ہے اور شاخ جس کی آسمان میں ہے وہ دیتا ہے
اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ
پھل اپنا ہر وقت ساتھ حکم کے رب اپنے اور بیان کرتا ہے اللہ مثالیں
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ
لوگوں کے لیے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور مثال بات بُری کی
كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ
مانند درخت بُرے کی ہے جو اکھڑ گیا اوپر سے ہی زمین کے نہیں اس کے لیے
قَرَارٍ ﴿۲۷﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي
ٹھہرنا ثابت قدم رکھتا ہے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ساتھ بات مضبوط کے
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ
زندگی ورلی میں اور آخرت میں اور گمراہ ٹھہراتا ہے اللہ ظالموں کو
وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا ع ۱۶
اور کرتا ہے اللہ جو چاہتا ہے کیا نہیں دیکھا تونے طرف ان لوگوں کی جنہوں نے بدل دیا
نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۹﴾ جَهَنَّمَ ۚ
نعمت کو اللہ کی کفر سے اور اتارا قوم کو اپنی گھر میں ہلاکت کے (یعنی) جہنم میں کہ
يَّصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۳۰﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا
داخل ہوں گے اس میں اور کیا ہی بُرا ہے ٹھہرنا اور بنائے انہوں نے اللہ کے شریک

24۔ دنیا میں سلام کرنا دعا ہے سلامتی مانگنے کی۔ جنت میں سلام کرنا ہے مبارکباد ہے سلامتی ملنے پر۔ وہاں سلامتی ہی سلامتی ہوگی اللہ کی رضا سے۔ تَحِیَّۃٌ: "ملاقات کے وقت کی دعا۔ اس سے مراد ایک دوسرے کے شر سے کلی طور پر محفوظ ہوگا یا ان کو وہاں اللہ یا ملائکہ کی طرف سے بہترین تحفہ سلام کا ملے گا(ح)"۔ "یعنی مؤمن تو دراصل رضائے الٰہی چاہتا ہے۔ وہ جنت کا خواہشمند نہیں۔ جنت میں جو وہ رہے گا تو خدا کے حکم ہی سے رہے گا(ح)"۔ **25**۔ کلمہ طیبہ یعنی دین اسلام: اسلام کے اصول ثابت شدہ اور انسانی فطرت کے مطابق ہیں۔ شاخیں آسمان کی طرف یعنی صحیفہ قدرت کو دیکھیں تو صداقت ظاہر ہو جائے۔ اس کے احکامات اور اخلاقیات کمال درجہ پر ہیں۔ تیسرے سدا بہار پھل دیتا ہے۔ یعنی لِقاءِ الٰہی مع اس کے تمام لوازم جو برکات سماوی، مکالمات الٰہیہ، ہر قسم کی قبولیتیں اور خوارق ہیں، حاصل ہوتی ہیں۔ **27,26**۔ تُؤْتِیْٓ اُکُلَهَا: جس کے پھل اس کے خدا رسیدہ لوگ ہیں جو ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جب کہ دیگر مذاہب میں نہیں کیونکہ وہ شجرہ خبیثہ یعنی جڑ سے اُکھڑے ہوئے ہیں۔ اُن کو طبعی غذا ملنا بند ہو گئی ہے اور وہ سوکھ رہے ہیں(ii)۔ کلمہ خبیثہ سے مراد شرک یا بُرے اعمال ہیں اور کلمہ طیبہ سے مراد توحید پر ایمان اور نیک اعمال ہیں۔ جُثَّہ: جسم۔ اِجْتُثَّتْ: پودہ جس کا جسم اکھاڑ دیا گیا ہو زمین پر سے یا وہ غذا نہ ملنے کی وجہ سے سوکھ رہا ہو(ii)۔ **28**۔ توحید کی بات مستحکم اور معقول ہے جبکہ شرک ایک بودا عقیدہ ہے۔ کافروں کے انکار پر اور اُن کے اصرار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُن کو ضلالت میں رہنے دیتا ہے نہ کہ زبردستی ان کو ضلالت میں دھکیلتا ہے۔ قَوْلِ الثَّابِتِ: یعنی قرآن جو علم سے بھرپور ہے۔ اس کا نیک اثر مؤمنوں کی زندگیوں میں نظر آتا ہے یعنی کشوف والہام ودلائل و براہین سے نوازتا ہے۔ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ یعنی قرآن کو دنیا میں قائم کرتا ہے۔ اور دشمنان اسلام کو تباہ کرتا ہے۔ یُضِلُّ اللّٰہُ: اللہ گمراہ ٹھہراتا ہے یا گمراہ ہونے دیتا ہے جو تعصب اور ضد سے گمراہی میں رہنا چاہتے ہیں۔ **29**۔ نعمت سے یہاں قرآن مراد ہے۔ اس کا بدلنا اس کا انکار کرنا مراد ہے اور اس کی بجائے کفر اختیار کرنا۔ کفّارِ مکہ کے سرداروں نے قرآن کی نعمت کو رد کر کے لوگوں کو ہلاکت و گمراہی میں رکھا۔ بالآخر جہنم میں ڈالے گئے۔ (دَارَ الْبَوَارِ: ہلاکت کا گھر)۔

لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ

تاکہ گمراہ کریں راہ سے اس کی تو کہدے فائدہ اُٹھاؤ پس یقیناً ٹھکانا تمہارا

اِلَى النَّارِ (۳۰) قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا

طرف آگ کے ہے تو کہدے بندوں کو میرے وہ جو ایمان لائے قائم کریں

الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ

نماز اور خرچ کریں اس سے جو دیا ہم نے ان کو پوشیدہ اور ظاہر

قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ (۳۱) اَللّٰهُ

پہلے اس کے کہ آوے ایک دن کہ نہیں خرید و فروخت اس میں اور نہ دوستی اللہ

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

وہ ہے جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین اور اتارا بادل سے

مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ

پانی پس نکالے ساتھ اس کے پھل بطور رزق کے تمہارے اور کام میں لگا دیں

لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ

تمہارے لیے کشتیاں تاکہ چلیں سمندر میں ساتھ حکم کے اس کے اور کام میں لگا دیئے تمہارے

الْاَنْهٰرَ (۳۲) وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ

لیے دریا اور کام میں لگا دیئے تمہارے لیے سورج اور چاند گردش کرنیوالے

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ (۳۳) وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا

اور کام میں لگا دیئے تمہارے لیے رات اور دن اور دیا اس نے تم کو ہر وہ کہ

سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ

مانگا تم نے جسے اور اگر شمار کرو تم نعمت کو اللہ کی نہ گن سکو گے تم اسے

ع ۵ / ۱۷ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ (۳۴) وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ

یقیناً انسان البتہ بہت ظلم کرنیوالا ناشکر گذار ہے اور جب کہا ابراہیم نے اے رب میرے

اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ

بنا یہ شہر امن والا اور بچا مجھے اور بیٹوں کو میرے کہ ہم عبادت کریں

31۔ لِیُضِلُّوۡا: تا (لوگوں کو) گمراہ کریں۔ **32**۔ یعنی نیک اعمال کہیں بکتے نہیں کہ خرید لو نہ کسی دوست کی رعایت سے مل سکتے ہیں۔ لہٰذا نمازوں کو قائم رکھو اور فی سبیل اللہ خرچ کرتے رہو تا آخرت کی کامیابی عطاء ہو کیونکہ وہاں خرید و فروخت یا دوستی نہ چلے گی (2:255)۔ **35**۔ مَاسَاَلۡتُمُوۡہُ: جو تم نے اس سے مانگا۔ جن باتوں کے لئے تم نے اس سے دعائیں کیں۔ "جس کا تقاضا تمہاری فطرت نے کیا یا دین کی اشاعت جس کے لئے تم دعائیں کررہے ہو (ح)"۔ یعنی ان سب سے ہم فائدے اٹھاتے ہیں۔ پھر بھی اللہ کے شریک ٹھہرائیں تو یہ بڑا ظلم اور سخت کفر ہوگا یعنی بڑی ناشکری ہوگی۔ اِنۡ تَعُدُّوۡا: اگر تم شمار کرنے (کی کوشش کرو)۔ **36**۔ یہ دعا حضرت ابراہیمؑ نے اپنے ننھے بیٹے اسماعیلؑ اور اپنی بیوی ہاجرہ کو مکہ میں لاکر بساتے وقت کی تھی۔ اُجۡنُبۡنِیۡ: یعنی مجھے گناہوں سے بچا کر رکھ۔ (اجنبی اسی سے نکلا ہے یعنی الگ تھلگ)۔

الْأَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ

بتوں کی — اے رب میرے یقیناً انہوں نے گمراہ کیا — بہتوں کو آدمیوں میں سے

فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ

پس جس نے پیروی کی میری پس وہ یقیناً مجھ سے ہے اور جس نے نافرمانی کی میری تو یقیناً تو بہت بخشنے والا

رَّحِيمٌ ﴿۳۶﴾ رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ

بہت رحم کرنیوالا ہے اے رب ہمارے یقیناً میں نے بسائی ہے اولاد اپنی ایک وادی میں کہ نہیں

ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ

کھیتی والی پاس گھر تیرے عزت والے کے اے رب ہمارے تاکہ وہ قائم کریں نماز

فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم

پس کر دلوں کو لوگوں کے کہ جھکیں طرف ان کی اور رزق دے انہیں

مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ

پھلوں سے تاکہ وہ شکر کریں اے رب ہمارے یقیناً تو جانتا ہے

مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِن شَيْءٍ

جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں اور نہیں پوشیدہ ہوتی اللہ پر کوئی بھی چیز

فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴿۳۸﴾ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ

زمین میں اور نہ آسمان میں سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے عطا کئے

لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ

مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل اور اسحٰق یقیناً رب میرا البتہ خوب سننے والا

الدُّعَاءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ

ہے دُعا کا اے رب میرے بنا مجھے قائم کرنیوالا نماز کا اور اولاد کو میری

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَ

اے رب میرے اور قبول کر دعا میری اے رب ہمارے بخشش مجھے اور ماں باپ کو میرے اور

ع ۶ / ۱۸ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ

مومنوں کو جس دن قائم ہوگا حساب اور نہ ہرگز گمان کر تو اللہ کو

37۔ اِنَّهُنَّ: ان بُتوں نے یعنی بتوں کی عبادت کی وجہ سے لوگ گمراہ ہوئے نہ کہ بتوں نے کچھ کیا۔ 38۔ یہ دعا بھی اوپر والی دعا کا حصہ ہے جو حضرت ابراہیمؑ نے کی تھی۔ تَهْوِىٓ اِلَيْهِمْ: لوگوں کے دل ذریتِ ابراہیمؑ کی طرف جھکادے۔ یعنی لوگ یہاں حج کے لئے آیا کریں۔ حضرت ابراہیمؑ ملک شام سے اپنے بیٹے اسماعیلؑ اور بیوی ہاجرہ کو لے کر ایک ویران جگہ میں بسا کر چلے گئے۔ جہاں مکہ کا شہر بعد میں بسا۔ وہاں ایک چشمہ زمزم نامی بھی پھوٹ پڑا۔ مگر ارد گرد کی زمین کاشت کے قابل نہ تھی۔ ہاں طائف کی زمین زرخیز تھی وہاں کے میوے اور خوارک مکہ میں پہنچتے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ کی دعا قبول ہوئی اب تمام دنیا سے لوگ مکہ آکر حج بیت اللہ کرتے ہیں۔ مکہ ہی میں خدا تعالیٰ نے آخری تشریعی نبی بھیجا جو تمام دنیا کے لوگوں کی ہدایت کے لئے شریعت لایا۔ مکہ میں باہر سے ہر قسم کے پھل آتے ہیں۔ 40۔ "84+ برس کی عمر میں اسماعیلؑ اور 99 سال کی عمر میں اُن کے ہاں اسحاقؑ پیدا ہوئے"۔ ایک دوسرے اندازے کے مطابق " 86 سال کی عمر میں اسماعیلؑ اُن کے ہاں پیدا ہوئے(ii)" حضرت اسماعیلؑ کے ہاں بارہ بیٹے پیدا ہوئے۔ سب سے بڑے بیٹے کا نام کیدار تھا جو عرب قوم کا مورث اعلیٰ تھا۔(Ency. Biblica and Jewish Ency.)۔ عَلَى الْكِبَرِ: باوجود بڑھاپے کے۔ 42۔ اِغْفِرْلِىْ: مجھے بچا اُن کمزوریوں سے جو حصول کمال سے محروم کرتی ہیں۔ نبیوں اور اولیاء اللہ کا اپنے متعلق استغفار مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ بشری کمزوریوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ڈھانپ لے تاکہ اس کے بد نتائج نہ نکلیں۔ اور جب عام گنہگار آدمی مغفرت مانگتا ہے تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے پچھلے کردہ گناہوں کی سزا سے اس کی معافی ہو اور آئندہ گناہوں سے بچنے کی توفیق ملے(ii)۔ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ: یہ حساب اس دنیا میں بھی ہوتا ہے اور اگلے جہاں میں بھی۔ اس آیت کے بعد خطاب پھر زمانہ نبوی کی طرف آگیا۔

غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ
غافل اس سے جو کرتے ہیں ظالم سوائے اسکے نہیں کہ مہلت دیگا وہ انہیں اس دن تک
تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ
کہ پھٹی کی پھٹی رہ جائیں جس میں آنکھیں خوفزدہ ہوکر دوڑنے والے ہونگے اوپر اٹھائے ہونگے سروں کو اپنے
لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ وَاَنْذِرِ
نہ پھرے گی طرف ان کی نگاہ ان کی اور دل ان کے بیٹھے جارہے ہونگے اور ڈرا
النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
لوگوں کو جس روز آئے گا ان کے پاس عذاب پس کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا
رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَ
اے رب ہمارے مہلت دے ہمیں میعاد قریب تک ہم قبول کرینگے دعوت تیری اور
نَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا
پیروی کریں گے رسولوں کی کیا نہ تھے تم قسمیں کھاتے پہلے سے کہ نہیں
لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا
تمہارے لیے کوئی زوال اور آباد ہوئے تم گھروں میں ان لوگوں کے جنہوں نے ظلم کیا تھا
اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ
جانوں پر اپنی اور ظاہر ہوگیا تھا تمہارے لیے کہ کیا سلوک کیا تھا ہم نے ساتھ انکے اور بیان کی تھیں ہم نے تمہارے
الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ
لیے مثالیں اور یقیناً کی تھی انہوں نے تدبیر اپنی اور پاس اللہ کے ہے تدبیر ان کی
وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا
اور اگرچہ تھی تدبیر ان کی کہ ٹل جائیں اس سے پہاڑ پس نہ
تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
تو گمان کر اللہ کو خلاف کرنیوالا وعدہ کو اپنے رسولوں سے یقیناً اللہ غالب ہے
ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ
انتقام لینے والا جس روز بدل دی جائے گی زمین علاوہ اس زمین کے اور آسمان

43۔ تَشْخَصُ: تشخیص اسی سے بنا ہے۔ یعنی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا۔ آنکھیں خوف کے مارے پتھرا جائیں گی۔ ظالموں سے مراد مشرکین ہیں۔ مشرکوں کو اللہ دنیا میں ڈھیل دیتا ہے۔ فوراً نہیں پکڑ لیتا۔ دنیا ہی میں یا آخرت میں ان کو سزا مل کر رہے گی۔ **44**۔ قیامت کے دن جب آسمان سے فرشتے اتر کر عذاب دینے کو آئیں گے تو سب لوگوں کی آنکھیں اوپر کی طرف اُٹھ آئینگی۔ اس خوفناک نظارے سے ایسی ٹِکٹکی بندھی ہوگی کہ نظر لوٹ کر نیچے کی طرف نہ آئے گی۔ (استغفر اللہ)۔ اور آنکھیں بھی نہ جھپک سکیں گے۔ هَوَآءٌ: خالی، ویران۔ گردنوں میں گناہوں کے طوق ہوں گے جس سے سر اوپر کی طرف اٹھ آئیں گے اور نظر نیچے نہ کر سکیں گے کہ اپنے آپ کو دیکھ سکیں۔ اُن کے دِل خوف سے هَوَآءٌ (یعنی خالی) بیٹھے جا رہے ہوں گے۔ تیزی سے دوڑ رہے ہوں گے جیسے فرمایا مُهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ (54:9) کہ وہ بُلانے والے کی طرف دوڑیں گے۔ **45**۔ "+تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ انکار کی وجہ سے تم پر کسی قسم کا زوال نہیں آئے گا۔ نہ مرنے کے بعد زندہ ہوگے اور نہ ہی کوئی حساب کتاب ہوگا"۔ **46**۔ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ: یعنی ان ظالموں کے انجام کو دیکھ کر بھی تم نے سبق نہ پکڑا۔ **47**۔ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ: "Oاُن کے سارے مکر خدا کے قبضہ میں ہیں" ہوگا وہی جو اللہ چاہے گا۔ خدا ان کے مکر کو خوب جانتا ہے۔ یا ان کے مکر کا علاج خدا کے پاس ہے وہ بھول نہیں گیا۔ خواہ کفار کے مکر پہاڑوں کو ہلا دینے والے ہوں مگر وہ کامیاب نہ ہوں گے۔ وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ (8:31)۔ مکے کے لوگوں نے آنحضرتؐ کو ختم کرنے کی بہت تدابیر کیں مگر خدا نے سب کو ناکام و نامراد کر دیا۔

49۔ جب قیامت آئے گی تو اِس عالم کے زمین و آسمان بدل جائیں گے۔ جزاء سزا کے لئے لوگوں کا حشر ہوگا۔ ایک نیا عالم رُوحانی ظہور میں آئے گا جہاں کی نعمتیں موجودہ جہان کی نعمتوں سے بالکل الگ ہوں گی۔

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿٤٩﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ

اور وہ نکلیں گے اللہ یکتا (اور) غالب کے لیے اور تو دیکھے گا مجرموں کو

يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿٥٠﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ

اس دن جکڑے ہوئے زنجیروں میں کرتے ہوں گے ان کے

قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿٥١﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ

تارکول کے اور ڈھانکے گی چہروں کو ان کے آگ تاکہ بدلہ دے اللہ

كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٥٢﴾

ہر نفس کو جو اس نے کمایا یقیناً اللہ جلد لینے والا ہے حساب

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا

یہ پہنچا دینا ہے لوگوں کے لیے اور تاکہ وہ ڈرائے جائیں ساتھ اس کے اور تاکہ وہ جان لیں کہ سوائے اسکے نہیں

هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٥٢﴾ ع ١١/١٩

کہ وہی معبود ہے اکیلا اور تاکہ نصیحت حاصل کریں عقلوں والے

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

الٓرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢﴾

الف۔لام۔را یہ آیتیں ہیں کتاب کی اور قرآن کھولکر بیان کرنیوالے کی

51۔ قَطِرَانٍ: کول ٹار یا گندھک جن کو آگ بہت جلد پکڑتی ہے۔ (PITCH)۔ 53۔ هٰذَا: یعنی یہ قرآن لوگوں کے لئے پوری پوری ہدایت پہنچاتا ہے۔ هُوَ یعنی اللہ۔ بِهٖ: قرآن کے ذریعہ۔

15۔سُوْرَةُ الْحِجْر (مکی)

2۔ "اس جگہ کتاب اور قرآن کے الفاظ کو مقابل پر رکھ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ قرآن کی حفاظت تحریر اور یاد دونوں ذریعوں سے کی جائے گی۔ یہ لکھا بھی جائے گا اور کثرت سے پڑھا بھی جائے گا۔ اس طرح معنوی طور پر قرآن مجید کی ان دو صفات کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے (ح)"۔ نیز دیکھیں 27:2 اور 5:16 جس میں قرآن کو نور اور کتاب مبین کا نام بھی دیا گیا ہے۔ یعنی باتوں کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۲
بہت دفعہ چاہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے کاش کہ ہوتے وہ مسلمان
ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ
چھوڑ دے ان کو کھائیں اور فائدہ اُٹھائیں اور غافل کرے ان کو آرزو کیونکہ عنقریب
يَعْلَمُونَ ۳ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا
جان لیں گے اور نہیں ہلاک کیا ہم نے کسی بستی کو مگر ایسے حال میں کہ اسکے
كِتَابٌ مَعْلُومٌ ۴ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا
لیے وقت تھا مقررہ نہیں بڑھتی کوئی قوم میعاد سے اپنی اور نہ
يَسْتَأْخِرُونَ ۵ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ
پیچھے رہ سکتے ہیں اور انہوں نے کہا اے وہ شخص کہ اُتارا گیا ہے اوپر اس کے
الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۶ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ
یہ ذکر یقیناً تو البتہ مجنون ہے کیوں نہیں تو لے آتا ہمارے پاس فرشتے اگر
كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۷ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ
ہے تو سچوں میں سے نہیں ہم اتارتے فرشتے مگر ساتھ حق کے
وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ ۸ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ
اور نہ ہوں گے اس وقت مہلت دیئے ہوئے یقیناً ہم نے ہی اتارا ہے یہ ذکر اور
إِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۹ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي
یقیناً ہم خود ہی اسکی ضرور حفاظت کرنیوالے ہیں اور یقیناً یقیناً رسول بھیجے ہم نے پہلے تجھ سے
شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ۱۰ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا
گروہوں میں پہلے اور نہیں آیا ان کے پاس رسول مگر تھے
بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۱۱ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ
اس سے ہنسی کرتے اس طرح ہم چلاتے ہیں اس کو دلوں میں
الْمُجْرِمِينَ ۱۲ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ
مجرموں کے نہیں وہ ایمان لاتے اس پر اور یقیناً گزر چکا ہے طریقہ

3۔ اسلام کی ترقی کو دیکھتے ہوئے اور قرآن کی اعلیٰ تعلیم کو دیکھتے ہوئے آنحضرتؐ کے وقت میں کافروں نے ایسی خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ قرآن پر ایمان لے آتے۔ نیز فتح مکہ کے دِن بھی ایسا ہی چاہا تھا۔ 4۔" اَمَلُ: آرزو یعنی مسلمان ہونے کی جھوٹی خواہش اور ان کی دنیوی خواہشات کی آرزو (ii) "کفّار کو غفلت میں رہنے دو وہ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ: اپنے شرک کا انجام جان لیں گے۔ 5۔ كِتَابٌ مَعْلُوْمٌ: مقررہ وقت یعنی ان کی پکڑ کا وقت اور ڈھیل دینے کے بعد کا وقت۔ یا معلوم فیصلہ۔ 6۔ "یعنی کوئی قوم اپنی ہلاکت کی میعاد سے بھاگ کر بچ نہیں سکتی اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ عذاب سے پیچھے رہ جائے یعنی عذاب ٹلتا ہی جائے (ح)"۔ ہلاکت رسول کے انکار کی وجہ سے نہیں آتی بلکہ شوخی۔ شرارت اور فتنہ وفساد کرنے کی وجہ سے آتی ہے۔ 7۔ وہ قرآن کو اَلذِّكْرُ تنزاً کہتے تھے۔ مجنون اس لئے کہا کہ ذکر یعنی قرآن کے دعاوی، حشر نشر، جنت، دوزخ وغیرہ کو وہ بعید از عقل خیال کرتے تھے کہ یہ مجنونانہ باتیں ہیں (ii)۔ 8۔ اگر کوئی فرشتہ وحی لاتا ہے تو وہ ہمیں کیوں نظر نہیں آتا (ii)۔ 9۔ بِالْحَقِّ: ضرورت حقہ سے۔ یعنی تم پر فرشتے اُس وقت آئیں گے جب عذاب کے ساتھ تمہارے فیصلے کا وقت آئے گا (ii)۔ نبیوں پر فرشتے رحمت لاتے ہیں۔ مگر کافروں پر وہ عذاب ہی لائیں گے جب آئیں گے۔ تب کوئی مہلت نہ دی جائے گی (ii)۔ 10۔ اس آیت میں حفاظتِ قرآن کا یہ پُرعظمت دعویٰ کیا گیا ہے اور اس کی صداقت پر آج چودہ سو سے زائد سال گزرتے ہیں۔ دنیا کی کوئی مذہبی کتاب ایسی نہیں کہ جسے مِٹا دیا جائے اور پھر بھی وہ محفوظ رہے سوائے قرآن مجید کے کیونکہ قرآن لاکھوں حفّاظ کے سینوں میں محفوظ ہے (ح)۔ 11۔ اَرْسَلْنَا: ہم نے رسول بھیجے۔ 13۔ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ: مطلب یہ کہ ان کی اِستہزاء کی عادت کو (جو آیت 12 میں مذکور ہے) ہم اُن میں راسخ کرتے ہیں۔ نَسْلُكُهُ: کسی چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا۔ جیسے ہاتھ جیب میں داخل ہوتا ہے۔ یہ سلوک کہلاتا ہے (ii)۔ چونکہ وہ اِستہزاء کرتے ہیں اور اُن کے دِلوں میں ضد اور تعصب ہے اس لئے ان کے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوتا۔ ان کی اس مَعصیّت کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق نکلتا ہے۔ یہی معنٰی ہے کہ ہم مجرموں کے دِلوں میں ڈال دیتے ہیں (اللہ نے یہ نسبت اپنی طرف لی ہے یعنی اللہ کے قانون کے مطابق)۔ 14۔ بِهٖ: رسول پر / قرآن پر۔ اس اِستہزاء کی وجہ سے جو ان کے دلوں میں ہے ان کو ایمان لانا نصیب نہیں ہوتا۔ (آیات 12 تا 16 مسلسل عبارت ہے)۔ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ: یعنی جیسے پہلی امتوں پر عذاب آئے اِن پر بھی آئے گا۔

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ
پہلوں کا اور اگر کھولیں ہم ان پر دروازہ آسمان سے

فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ
پھر لگیں اس میں چڑھنے تو ضرور کہیں کہ سوائے اسکے نہیں کہ متوالی کی گئی ہیں

اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ جَعَلْنَا
آنکھیں ہماری بلکہ ہم لوگ ہیں جادو کئے ہوئے اور یقیناً یقیناً بنائے ہم نے

فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَحَفِظْنٰهَا
آسمان میں ستارے اور خوبصورت بنایا ہم نے انکو دیکھنے والوں کے لیے اور حفاظت کی ہم نے اس

مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ
(آسمان) کی ہر شیطان ملعون سے سوائے اس کے جس نے چوری کی سننے میں

فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا
پس پیچھے گیا اس کے شعلہ کھلا کھلا اور زمین کو پھیلایا ہم نے اور ڈالے ہم نے

فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾
اس میں پہاڑ اور اگائی ہم نے اس میں ہر چیز موزون

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ
اور بنائے ہم نے تمہارے لیے اس میں گذارے (کے اسباب) اور واسطے اس کے کہ نہیں ہو تم جسے

بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ز وَمَا
رزق دینے والے اور نہیں کوئی چیز مگر پاس ہمارے خزانے ہیں اس کے اور نہیں

نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ
اتارتے ہم اسے مگر ساتھ اندازہ معلوم کے اور بھیجی ہم نے ہوائیں بار دار

فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ج وَمَآ اَنْتُمْ
پس اتارا ہم نے بادل سے پانی پس پلایا ہم نے تم کو وہ اور نہیں تم

لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ
اس کو ذخیرہ کرنے والے اور یقیناً ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہم ہی

15، 16۔يَعْرُجُوْنَ: چڑھیں(آسمان پر تا بچشم خود رسول کی صداقت کا نشان دیکھ لیں) یعنی ان لوگوں کو اگر آسمان پر چڑھا کر نشان دکھا بھی دیں تب وہ یہ کہہ کر انکار کر دیں گے کہ ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا گیا ہے۔ 17۔ فلکی نظام بھی اللہ تعالیٰ کے ارادوں کی تعمیل و تکمیل کر رہا ہے۔ اُس نے ستاروں کو خوبصورت بنایا۔ 18۔حَفِظْنٰهَا: هَا یعنی آسمان کی حفاظت کی۔ 17، 19۔ بُرُوج :ستاروں کے جُھرمٹ(37:7-10) (67:6) (16:17)۔ شیطان سُنتے ہیں دخل اندازی نہیں کر سکتے۔(26:211-213) (52:39)(72:9-10)۔19۔(تمثیلی زبان میں بتایا گیا ہے کہ :)جو قرآن نازل ہو چکا ہے بے شرم مخالف اس میں سے کچھ حصہ لے کر لوگوں میں اس طرح پھیلاتے ہیں کہ مخالفت کا زور بڑھ جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اُن کی شرارتوں کو دیکھتا ہے۔جب کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ شرارت کو ظاہر کرنے کے لئے معجزانہ طور پر ایسی روشنی پیدا کر دیتا ہے جس سے فریب کھل جاتا ہے اور شرارتی کا فر ہلاک کیا جاتا ہے(ii)۔ اسطرح نجوم اور کہانت جو ملک عرب میں بت برستی کی طرح مروّج تھے وہ نبی کریمؐ کے ظہور اور آپ کے روشن آسمانی دلائل سے بالکل نابُود ہو گئے(ii)۔ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ: کھلا شعلہ یا روشنی۔ یعنی اللہ تعالیٰ مصلحین بھیجتا ہے جو تازہ وحی سے اصلاح کر دیتے ہیں۔ 20۔ مَّوْزُوْن: مناسب یا متناسب۔ 21۔ یعنی سب جانور جن کو انسان رزق نہیں دیتے اُن کو بھی خدا روزی دیتا ہے(ii)۔ 22۔ خَزَآئِنُهٗ:هٗ سے مراد ہر چیز (کے خزانے)۔ اور نُنَزِّلُهٗ:هٗ سے مراد خزانے ہیں۔23۔ یعنی تم بخارات اور بادل کو جمع کر کے مینہ نہیں برساتے۔ یا اگلے سال کے لئے بخارات کو اکٹھا نہیں کرتے۔(بِخٰزِنِيْنَ)۔ بارش اللہ ہی کے حکم سے ہوتی ہے۔لَوَاقِحَ: ہوائیں (پانی سے) لدی ہوئیں۔ بخارات یا پانی کو اٹھانے والی ہوائیں۔ ذخیرہ کرنے والے: نیز یہ بھی مطلب ہے کہ ہم بارش کے میٹھے پانی کو دریاؤں، جھیلوں، پہاڑوں، تالابوں میں تمہارے لئے ذخیرہ کرتے ہیں۔ اس طرح تم بادل اور بارش بنا کر پانی کا ذخیرہ نہیں کر سکتے۔ اگر ہم سمندروں سے نمکین پانی کو بخارات بنا کر ایسا میٹھا پانی اکٹھا کر کے نہ رکھتے تو لوگ، جانور اور پودے سب مر جاتے۔24۔نَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ: بالآخر سب کچھ ہماری طرف لوٹ آتا ہے۔ اس طرح ہم وارث ہو جاتے ہیں۔(نیز دیکھیں 28-55:27)۔

الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ

وارث ہیں اوریقیناً یقیناً جان لیا ہم نے پہلوں کو تم میں سے

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ

اوریقیناً یقیناً جان لیا ہم نے پچھلوں کو اور یقیناً رب تیرا ہی

يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

اکٹھا کریگا انھیں یقیناً وہ حکمت والا بہت جاننے والا ہے اوریقیناً یقیناً پیدا کیا ہم نے انسان کو

مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ

کھنکھناتے کالے کیچڑ تبدیل شدہ ہیئت والے سے اور جنوں کو پیدا کیا ہم نے

قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

پہلے آگ سے لُو والی اور جب کہا رب تیرے نے فرشتوں کو

اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾

کہ میں پیدا کرنیوالا ہوں انسان کو کھنکھناتے کالے کیچڑ تبدیل شدہ ہیئت والے سے

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ

پس جب ٹھیک ٹھاک بناؤں اُسے اور پھونکوں اس میں رُوح اپنی پس گر پڑو اس کے لیے

سٰجِدِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّآ

سجدہ میں پس سجدہ کیا فرشتوں نے تمام کے تمام نے سوائے

اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ

ابلیس کے اس نے انکار کیا کہ وہ ہو ساتھ سجدہ کرنے والوں کے فرمایا

يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ

اے ابلیس کیا ہوا تجھے کہ نہ ہوا تو ساتھ سجدہ کرنیوالوں کے کہا

لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ

نہ تھا میں کہ سجدہ کروں انسان کو پیدا کیا تو نے اسے کھنکھناتے کالے کیچڑ

مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَّاِنَّ

تبدیل شدہ ہیئت والے سے پس فرمایا نکل اس سے یقیناً تو ملعون ہے اور یقیناً

27۔ مٹی کی مختلف حالتوں کے لحاظ سے اس کے مختلف نام ہیں۔ تُراب یعنی خشک مٹی۔ طِین یعنی بھیگی ہوئی مٹی۔ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ: کالا کیچڑ (تبدیل شدہ ہیئت والی مٹی)۔ صَلْصَالٍ: یعنی حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ۔ گیلی مٹی جب خشک ہو کر کھن کھن کی آواز پیدا کرے تو اُسے صَلْصَال کہتے ہیں۔ فَخَّار: یعنی گیلی مٹی کو جب آگ میں پکایا جائے تو اسے کھٹکھٹانے پر بھی اُس سے خاص آواز پیدا ہوتی ہے (55:15)۔ "آدمؑ کو طِین (گیلی مٹی) سے پیدا کیا یعنی گیلی مٹی کی طرح اس میں اطاعت کا مادہ ہے۔ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے کی استعداد ودیعت کی گئی ہے (ح)"۔ جیسے خُلِقَ مِنْ عَجَلٍ سے مراد یہ ہے کہ جلد بازی انسان کی فطرت میں رکھی گئی ہے۔ ایسے ہی گیلی مٹی کی طرح انسان میں اللہ کی اطاعت کا مادہ رکھ دیا گیا ہے۔ **28**۔ نَارِ السَّمُوْمِ: (شعلہ والی آگ) یعنی اس میں اشتعال پایا جاتا ہے۔ بڑے لوگوں کی تیز و سرکش طبیعت مراد ہے۔ **30**۔ رُوْح: نفسِ ناطقہ (پھونک دی)۔ لَهٗ: اُس کو۔ لَهٗ: ساتھ ۔دونوں معنے ہوتے ہیں۔ یعنی آدم کے ساتھ تم بھی سجدہ میں گر جانا۔ نہ کہ آدم کو سجدہ کرنا مراد ہے کیونکہ یہ قرآنی تعلیم کے خلاف ہے (ii)۔ مطلب آدم کی طرح تم بھی صرف خدا کی پرستش کرنا۔ رُوْحِيْ: میری (بنائی ہوئی) روح جس میں جھلک ہے اللہ تعالیٰ کی صفات کی اور جس سے اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم ہوتا ہے۔ اور اللہ سے لگاؤ (یعنی عبادت) سے اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ **33**۔ قَالَ: (اللہ نے) کہا۔ يٰٓاِبْلِيْسُ: اَے اِبلیس۔ ابلیس کے لفظی معنیٰ ہیں ناامید۔ اس جگہ ابلیس کی عملی حالت کو مکالمہ کا رنگ دیا گیا ہے۔ ابلیس ایک غیر مرئی وجود ہے جو بدی کے لئے سبب اوّل ہے (ح)۔ **34**۔ قَالَ: (ابلیس نے) کہا۔ **35**۔ قَالَ: (اللہ نے) کہا۔ مِنْهَا سے مراد رضاءِ الٰہی کا مقام ہے۔ کوئی اُخروی یا دُنیوی جگہ مراد نہیں۔ (ح)۔ آدم کی جنت اخروی جنت نہ تھی جہاں سے لوگ نکالے نہیں جائیں گے۔ بلکہ وہ جنت ارضی تھی۔ اور شیطان کو وہاں سے نکالنے کا مطلب رضاءِ الٰہی کے مقام سے دھتکارے جانا مراد ہے۔ (15:49) اخروی جنت سے کبھی نہیں نکالے جائیں گے۔

عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِيٓ
تجھ پر لعنت ہے تا روز جزا و سزا اس نے کہا اے رب میرے سو مہلت دے مجھے اس

إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿۳۷﴾
وقت تک کہ وہ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے فرمایا پس یقیناً تو ہے مہلت دیئے گئے ہوؤں میں سے

إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ أَغْوَيْتَنِي
مقررہ وقت کے دن تک اس نے کہا اے رب میرے اس لیے کہ گمراہ کیا تو نے مجھے

لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۳۹﴾ إِلَّا
البتہ مزین کروں گا میں ان کے لیے زمین میں اور البتہ گمراہ کروں گا میں ان سب کو سوائے

عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ
بندوں کے تیرے ان میں سے مخلصوں کے فرمایا یہ راہ مجھ پر

مُسْتَقِيمٌ ﴿۴۱﴾ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا
سیدھی ہے یقیناً بندے میرے وہ ہیں کہ نہیں تیرا ان پر غلبہ سوائے

مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿۴۲﴾ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ
اسکے جس نے پیروی کی تیری گمراہوں میں سے اور یقیناً جہنم وعدہ کی جگہ ہے ان

أَجْمَعِينَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ
سب کی اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازہ کا ان میں سے

جُزْءٌ مَقْسُومٌ ﴿۴۴﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿۴۵﴾ ع۳
ایک حصہ تقسیم شدہ یقیناً متقی باغوں میں اور چشموں میں ہونگے

ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ﴿۴۶﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ
داخل ہو ان میں سلامتی سے امن والے ہوکر اور نکال لیں گے ہم جو سینوں میں تھا ان کے

مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿۴۷﴾ لَا يَمَسُّهُمْ
کینہ بھائی بھائی ہوکر (بیٹھیں گے) تختوں پر آمنے سامنے نہ چھوئے گی انہیں

فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِي
اس میں تکان اور نہ وہ اس سے ہرگز نکالے جانے والے ہیں آگاہ کر بندوں کو میرے

36۔ إِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ: یقیناً تجھ پر (میری) لعنت ہے۔ **37**۔ قَالَ: (ابلیس نے) کہا۔ يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ سے حشر اجساد نہیں بلکہ انسان میں روحانی بعثت یعنی روحانی بیداری پیدا ہونے تک یا جب تک دنیا میں انسان موجود رہیں گے۔ دیکھیں (7:15)۔ **38**۔ قَالَ: (اللہ نے) کہا۔ **39**۔ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ: جب تک انسان دنیا میں ہیں۔ **40**۔ قَالَ: (ابلیس نے) کہا۔ میں ان کے واسطے زمین میں زینت دوں گا: یعنی میں انسانوں کو اُن کے بُرے کاموں کو خوبصورت کر کے دکھاؤں گا۔ اَغْوَيْتَنِي: "مجھے گمراہ ٹھہرایا" مراد ہے نہ کہ زبردستی گمراہ کیا۔ **42**۔ قَالَ: (اللہ نے) فرمایا۔ عَلَيَّ: یعنی میری طرف آنے کی راہ سیدھی ہے۔ جو کوئی اس پر چلے گا اُس پر شیطان کا قابو نہ ہو سکے گا۔ **43**۔ شیطان کو اللہ کے بندوں پر کوئی اختیار نہیں۔ ہاں جو اس کے بُلانے پر اُس کی پیروی کرے وہ گمراہ ہو جاتا ہے۔ (14:23)۔ **44**۔ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ: مَوْعِدٌ: وعدہ کی جگہ: یعنی (اَلْغٰوِين) گمراہوں کی وعدہ کی جگہ (جہنم)۔ **45**۔ یعنی تقسیم شدہ دروازے جُدا جدا گروہوں کے لئے۔ جس قسم کے گناہ ہوں گے ویسے ہی دروازے سے وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔ یا اُن کفار میں سے ایک مقررہ حصہ یا گروہ داخل ہوگا (نہ کہ ان کے جسم کے ٹکڑے مراد ہیں) (ii) جیسے بہشت کے آٹھ دروازے ہیں جو نیک عمل والوں پر بانٹے ہوئے ہیں ویسے ہی دوزخ کے سات دروازے ہیں جدا جدا گنہگار گروہوں کے لئے۔ جہنم کے سات دروازوں کی طرح گناہ کبیرہ بھی سات ہیں: یعنی شرک، والدین کی نافرمانی، جھوٹ، قتل، زنا، قذف، منہیات جیسے میدانِ جنگ سے بھاگنا۔ "O بہشت کا آٹھواں دروازہ اللہ کے فضل اور رحمت کا دروازہ ہے"۔ قرآن میں جہنم کے سات نام آئے ہیں: لَظٰی، جَهَنَّم، حُطَمَه، سَعِير، سَقَر، جَحِيم، هَاوِيه (هَاوِيَه) ہر قسم کے گناہوں کے لئے دوزخ میں داخل ہونے کا ایک راستہ ہوگا۔ جس میں متعلقہ لوگ (گروہ) داخل ہوں گے۔ ویسے محاورہ میں سات کا عدد کثرت پر بولا جاتا ہے۔ **47**۔ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ: داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں سلامتی اور امن سے۔ یعنی اندرونی صدموں سے جیسے حسد، غم وغیرہ سے آزاد ہو کر اور بیرونی تکالیف، مصائب اور خوف سے بھی آزاد ہو کر جنّت میں داخل ہو جاؤ۔ **48**۔ بہشت میں لوگوں کے سینے حسد اور کینوں وغیرہ سے پاک ہوں گے۔ اِخْوَانًا: وہ آپس میں بھائیوں کی طرح ہو جائینگے۔ سُرُرٍ: (جمع)۔ سَرِيْر (مفرد) یعنی تخت۔ اِخْوَانًا: وہ آپس میں بھائیوں کی طرح ہو جائیں گے۔ **49**۔ اُن کو کسی قسم کی تکان نہ ہو گی۔ یعنی ان کے جسم کی تحلیل نہ ہو گی اور ان کو کبھی بھی جنت سے نکالا نہ جائے گا۔ (آدم کی جنت ارضی تھی وہاں سے وہ نکالے گئے)۔

اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٠﴾ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ
کریں بہت بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہوں اور یقیناً عذاب میرا ہی عذاب

الْاَلِيْمُ ﴿٥١﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥٢﴾ اِذْ دَخَلُوْا
دردناک ہے اور آگاہ کرا انہیں مہمانوں سے ابراہیم کے جبکہ وہ داخل ہوئے

عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿٥٣﴾ قَالُوْا
اس پر سو کہا انہوں نے سلام اس نے کہا یقیناً ہم تم سے ڈرنے والے ہیں انہوں نے کہا

لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿٥٤﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ
نہ ڈر تو یقیناً ہم بشارت دیتے ہیں تجھے بہت علم والے لڑکے کی اس نے کہا کیا بشارت دی تم نے مجھے

عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿٥٥﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ
اس پر کہ پہنچا ہے مجھے بڑھاپا سو کس بناء پر تم بشارت دیتے ہو انہوں نے کہا بشارت دی ہم نے تجھے

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿٥٦﴾ قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ
ساتھ حق کے پس نہ ہو تو نا امیدوں میں سے اس نے کہا اور کون مایوس ہوتا ہے

مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿٥٧﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ
رحمت سے رب کی اپنے سوائے گمراہوں کے کہا پس کیا ہے اصل مقصد تمہارا

اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٨﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ
اے فرستادو کہا انہوں نے یقیناً ہم بھیجے گئے ہیں طرف قوم

مُّجْرِمِيْنَ ﴿٥٩﴾ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٠﴾ اِلَّا
مجرم کے سوائے خاندان لوط کے یقیناً ہم البتہ نجات دینے والے ہیں انہیں سب کو سوائے

امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٦١﴾ فَلَمَّا جَآءَ
بیوی کے اس کی مقدر کیا ہم نے کہ وہ البتہ پیچھے رہنے والوں سے ہے سو جب آئے

اٰلَ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٦٣﴾
خاندانِ لوط کے پاس بھیجے ہوئے اس نے کہا یقیناً تم لوگ اجنبی ہو

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَ
انہوں نے کہا بلکہ لائے ہیں ہم تیرے پاس وہ کہ تھے اس میں وہ شک کرتے اور

وقف لازم

53۔ یہ مرسلین چونکہ لوطؑ کی قوم کی ہلاکت و تباہی کے لئے بھیجے گئے تھے اُن کے چہروں پر گھبراہٹ کے آثار دیکھ کر ابراہیمؑ کو فکر لاحق ہوا کہ پتہ نہیں کیا بُری خبر لائے ہوں گے۔(ii)۔ ہم تم سے ڈرتے ہیں یعنی تمہارے آنے کی غرض سے (اور اس لئے کہ تم نے کھانا نہیں کھایا(11:71)تا نمک حرامی نہ ہونے پائے۔54۔اس آیت میں اسحاقؑ کی پیدائش کی خوشخبری دی اور اُسے غُلَامٍ عَلِيۡمٍ کہا۔ جبکہ (37:102) میں اسماعیلؑ کی پیشگوئی دی تو غُلَامٍ حَلِيۡمٍ کہا گیا۔ حضرت اسماعیلؑ، حضرت اسحاقؑ سے بہت پہلے پیدا ہوئے تھے۔ عَلِيۡمٌ: (جس کو) علم دیا جائے گا۔ 55۔عَلٰۤى اَنۡ مَّسَّنِيَ الۡكِبَرُ: "باوجود اس کے کہ مجھے بڑھاپے نے آلیا ہے۔" معلوم ہوا کہ کامل لوگ بھی ظاہری اسباب کا خیال رکھتے ہیں۔ 56۔بِالۡحَقِّ: حقیقت پر مبنی۔ یعنی سچی پیشگوئی کے ساتھ۔ نا امید نہ ہو کیونکہ یہ اللہ کا وعدہ ہے جو ہر بات پر قادر ہے۔ 57۔ اَلضَّآلُّوۡنَ:"+ خدائی صفات سے ناواقف لوگ اللہ کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں۔" یعنی میں اولاد کے ہونے میں جو حیرت کا اظہار کر رہا ہوں وہ صرف اپنے بڑھاپے کی وجہ سے کر رہا ہوں ورنہ میں رحمت خداوند سے نا امید نہیں ہوں۔ 61۔قَدَّرۡنَا: ہم نے اندازہ لگالیا ہے یا جانچ لیا ہے۔(کہ وہ عورت پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے)۔ 63۔ قَوۡمٌ مُّنۡكَرُوۡنَ: اجنبی لوگ (اقرب)۔

وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ
لائے ہیں ہم تیرے پاس حق اور یقیناً ہم البتہ سچے ہیں لے چل اپنے گھر والوں کو
بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ
حصہ میں رات کے اور پیچھے چل ان کے اور نہ التفات کرے تم میں سے
اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ
کوئی اور چلو جہاں کا تم حکم دیئے جاتے ہو اور فیصلہ کیا ہم نے طرف اس کی
ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿٦٧﴾
اس امر کا کہ جڑھ ان لوگوں کی کاٹ جانے والی ہے صبح ہوتے ہی
وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٦٨﴾ قَالَ اِنَّ
اور آئے اہل شہر خوشی کرتے ہوئے اس نے کہا یقیناً
هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٩﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا
یہ لوگ مہمان ہیں میرے پس نہ رسوا کرو مجھے اور ڈرو اللہ سے اور نہ
تُخْزُوْنِ ﴿٧٠﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ قَالَ
ذلیل کرو مجھے انہوں نے کہا کیا نہیں ہم نے منع کیا تجھ کو تمام دنیا سے کہا
هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٧٢﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ
یہ بیٹیاں ہیں میری اگر ہو تم کرنے والے قسم ہے تیری عمر کی یقیناً وہ
لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٣﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
البتہ مدہوشی میں اپنی بھٹک رہے ہیں پس پکڑ لیا ان کو عذاب نے
مُشْرِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا
سورج نکلتے ہوئے پس کر دیا ہم نے اس کے بلند حصہ کو اس کا نچلا حصہ اور برسائے ہم نے
عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
ان پر پتھر کنکروں سے دبنے ہوئے) یقیناً اس میں البتہ نشانات ہیں
لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿٧٧﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
فراست رکھنے والوں کے لیے اور یقیناً وہ (گاؤں) راستے چلتے پر ہے یقیناً اس میں

65،64۔ قَالُوْا بَلْ: یعنی ہم اجنبی لوگ نہیں ہیں بلکہ فرشتے ہیں۔ اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ: ہم اللہ تعالیٰ کا قطعی حکم عذاب کے متعلق لے کر آئے ہیں جس کے بارے میں منکرین شک کرتے تھے۔(ii)۔ یعنی عذاب الٰہی کے وارد ہونے کی خبر سے۔ **66**۔ اِتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ میں هُمْ سے مراد افرادِ خاندان و متّبعین ہیں۔ یعنی اپنے اہل کے پیچھے پیچھے رہ کر چلے جاؤ۔(پیدائش 19:15)۔ قِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ: رات کے (آخری) حصّہ میں۔ حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ یعنی ملک شام میں چلے جاؤ(فرشتوں نے یہی بتایا تھا)۔ وَلَا يَلْتَفِتْ: یعنی پیچھے نہ دیکھنا تاکہ پیچھے رہ جانے والی بیاہتا لڑکیوں اور دامادوں کی وجہ سے کسی کو ابتلاء نہ آجائے۔ یا کفار کی طرف نہ دیکھنا۔ انہیں ہلاک ہونے دو۔ چلے جاؤ جہاں جانے کا حکم تم کو پیغام بر نے دیا ہے(ii)۔ **67**۔ قَضَيْنَآ اِلَيْهِ: یعنی لوطؑ پر واضح کیا کہ ان کا آگا پیچھا سب تباہ ہو جائے گا(ح)۔ **68**۔ یہ خوشی اس بنا پر تھی کہ لوطؑ کو ملزم بنا سکیں گے۔ کیونکہ اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ سے معلوم ہوتا ہے کہ اجنبیوں کا لوطؑ کے پاس آنا شہر والوں نے روکا ہوا تھا(ح)۔ **70,69**۔ یعنی مہمان نوازی اچھی چیز ہے اس پر اعتراض نہ کرو اور مہمانوں کے سامنے مجھے ذلیل نہ کرو۔ اصل بات یہ ہے کہ اُن دِنوں اس بستی کے بعض دوسری بستیوں سے جھگڑے تھے۔ اور وہ ڈرتے تھے کہ باہر سے لوگ آکر حملہ نہ کرادیں۔ اور لوطؑ کے متعلق کہ ان کی تلقین سے پہلے ہی وہ بدکتے تھے۔ اُنہیں خاص طور پر خوف تھا کہ باہر سے لوگ آکر اُن سے ساز باز نہ کرلیں۔ یہ بات بداہتاً غلط ہے کہ شہر والے ان مہمانوں سے بدکاری کرنا چاہتے تھے جیسا کہ پیدائش 19:5-10 میں لکھا ہے(ح)۔ **71**۔ عَالَمِيْنَ: اجنبیوں (کو اپنے مہمان بنانے) سے۔ **72**۔ لوطؑ نے کہا کہ میری دو بیٹیاں اس شہر میں بیاہی ہوئی ہیں جو کافی ضمانت ہیں (پیدائش 19:15) ان کی موجودگی سے میں یا میرے مہمان تم سے کوئی غداری نہیں کر سکتے۔ پس خوامخواہ کیوں گھبراتے ہو(ii)۔ **73**۔ لَعَمْرُكَ: (اللہ نے وحی کی کہ اے رسول) تیری عمر کی قسم ہے کہ یہ تیرے مخالفین بھی یقیناً (اُنہی کی طرح) اپنی بدمستی میں بہک رہے ہیں۔ **74**۔ آتش فشاں پہاڑ پھٹنے پر زبردست چنگھاڑ پیدا ہوئی اور ساتھ ہی خاک اور پتھروں کی بارش برسنے لگی۔ **75**۔ لوطؑ کی بستی آتش فشاں پہاڑ پھٹنے اور زلزلہ سے تہ و بالا کر دی گئی(ii)۔ **76**۔ مُتَوَسِّمِيْنَ: فراست والے، پہچاننے والے۔ جو اللہ کے نشان کو دیکھ کر عبرت پکڑیں۔ **77**۔ اِنَّهَا: یعنی لوطؑ کی بستی مراد ہے۔ یہ بستی بحر لوط(Dead Sea) کے پاس واقع تھی اور ابھی تک قائم ہے (مُقِيْمٌ)۔

لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ
البتہ نشان ہے مومنوں کے لیے اور یقیناً تھے رہنے والے بن کے
لَظٰلِمِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٩﴾
البتہ ظالم پس انتقام لیا ہم نے ان سے اور یقیناً وہ دونوں البتہ راستہ کھلے پر ہیں
وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ
اور یقیناً یقیناً جھٹلایا رہنے والوں نے حجر کے رسولوں کو اور دی ہم نے ان کو
اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٨١﴾ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ
آیتیں اپنی پس تھے وہ ان سے اعراض کرنیوالے اور تھے وہ تراش کر بناتے
مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿٨٢﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
پہاڑوں سے گھر امن میں پس پکڑ لیا ان کو عذاب نے
مُصْبِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَ
صبح کے وقت پس نہ کفایت کی ان سے اس نے کہ جو تھے وہ کماتے اور
مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ
نہیں بنائے ہم نے آسمان اور زمین اور جو درمیان ان دونوں کے ہے مگر ساتھ حق کے
وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿٨٥﴾
اور یقیناً وہ گھڑی البتہ آنیوالی ہے پس درگذر کر درگذر کرنا اچھا
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا
یقیناً رب تیرا ہی بہت پیدا کرنیوالا بہت جاننے والا ہے اور یقیناً یقیناً دیں ہم نے تجھے سات (آیتیں)
مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ
دہرائی جانے والی اور قرآن بڑا نہ پھیر دونوں آنکھیں اپنی
اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ
طرف اس کے کہ فائدہ دیا ہم نے ساتھ جس کے ان میں سے اور نہ غم کھا ان پر اور
اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ
جھکا (شفقت کا) بازو اپنا مومنوں کے لیے اور تو کہدے یقیناً میں ہی ڈرانے والا ہوں

79۔ اَصْحَابُ الْاَیْکَۃِ: یعنی خلیج عقبہ کا علاقہ۔ نیز شُعیبؑ کی قوم کا بھی نام ہے۔ جنہیں اصحاب مدین بھی کہا گیا ہے۔ اس کے پاس جنگل بھی تھا۔ یہ قوم حضرت ابراہیمؑ کی تیسری بیوی قتُورہ کی نسل سے تھی۔ مدین قتورہ کے پوتے کا نام تھا۔ مدین قوم کا نام بھی ہے اور علاقے کا بھی۔ اس کے پاس اَلْاَیکہ یعنی جنگل بھی ہے۔ دیکھیں (26:177-178)۔ (11:85) (26:182-184) (7:86) یہ قوم ظالم (مشرک) تھی۔ راہزنی اور کم تولنا اور ماپنا اُن کا شیوہ تھا۔ لوطؑ اور شعیبؑ کی بستیاں پاس پاس ہیں۔ اور مدین کا علاقہ ہی کہلاتی تھیں۔ لوطؑ کی بستی، ثمود اور شعیبؑ کی بستی اَلْاَیْکَہ کہلاتی تھی۔ **80**۔ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ: یعنی شعیبؑ اور لوطؑ کی یہ دونوں بستیاں ایک واضح شاہراہ (حجاز سے شام جانے والی سڑک) پر ابھی تک واقع ہیں۔ سب سے اوپر شمال میں لوطؑ کی بستیاں ہیں۔ اس سے نیچے شعیبؑ کی اور اس کے نیچے جنوب میں ثمود (قوم کا مسکن) وادی حجر ہے۔ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ: کھلی یا بڑی سڑک۔ جس طرح امام کے پیچھے چل کر منزل مقصود تک پہنچتے ہیں اسی طرح سڑک پر چل کر منزل مقصود پر پہنچتے ہیں۔ **81**۔ اَلْحِجْر: قوم ثمود کا مرکزی شہر۔ مدینہ سے تبوک جاتے ہوئے شمال میں راستے پر ہے۔ آنحضرتؐ نے وہاں قیام کرنا منع فرمایا تھا۔ اس قوم کے عذاب کی جگہ ہونے کی وجہ سے۔ حجر یعنی پتھروں کا علاقہ جس میں قوم ثمود رہتی تھی۔ یعنی حضرت صالحؑ کی قوم۔ وہ مضبوط پتھروں کی فصیل کا شہر تھا(ii)۔ **82**۔ صالحؑ کی اونٹنی اس قوم کے لئے نشان تھی۔ **84**۔ اَلصَّیْحَۃُ: یعنی عذاب۔ جبکہ 7:79 میں اس کی بجائے اَلرَّجْفَۃُ یعنی زلزلہ آیا ہے۔ صَاحَ: اس نے چیخ ماری۔ صَیْحَۃٌ: تند و تیز آواز۔ **86**۔ مباحثات میں اب مت الجھو۔ کفار کی زیادتیوں سے در گزر کرو اور عذاب کا انتظار کرو۔ پس ان سے اچھے طریقے سے منہ موڑ لو (صالحؑ سے خطاب ہے) آنحضرتؐ نے بھی فتح مکہ کے موقع پر سب دشمنوں کو معاف فرمادیا تھا اُن سے اُلجھنے کی بجائے۔ **88**۔ ہم نے دوہرائی جانے والیں ایسی سات آیات تجھے دی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی ثنا کامل طور پر بیان کی گئی ہے(ii)۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ سورہ الفاتحہ ہے۔ (بخاری 65:1)۔ اَلْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ: بعض کے نزدیک اس سے سورہ الفاتحہ مراد ہے کیونکہ اس میں سارے قرآن کا مغز بیان ہوا ہے۔ یہ ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ قرآن کو بھی مثانی کہا گیا ہے (39:24)۔ **89**۔ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ: ان کے مختلف گروہوں کو۔ یعنی یہ لوگ اپنے اموال اسلام کی مخالفت میں خرچ کرتے ہیں اِس بارے میں فکر نہ کر کیونکہ ان کی تباہی مقدر ہو چکی ہے۔ تیرا ان کے لئے غمزدہ ہونا ان کو کوئی نفع نہ دیگا۔ پس اس خیال کو دل سے نکال دے(ii)۔ اَزْوَاجًا: طرح طرح کے، قِسم قِسم کی چیزیں (یعنی ان کی طرف نہ دیکھ)۔ وَ اخْفِضْ: اور تو (اپنی رحمت کا) بازو مؤمنوں کے لئے نیچا کر۔ **90**۔ میں عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔ جبراً نہیں منواتا۔

الْمُبِيْنُ ﴿٩٠﴾ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩١﴾ الَّذِيْنَ
کھلا کھلا | اس طرح کہ اتارا ہم نے (عذاب) | تقسیم کرنے والوں پر | وہ جنہوں نے
جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿٩٢﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ
کر دیا | قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے | پس قسم ہے رب کی تیرے کہ ضرور باز پرس کریں گے
اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٣﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾ فَاصْدَعْ بِمَا
ہم ان سب سے | متعلق اس کے کرتے تھے وہ | عمل کرنے | پس کھول کر بیان کر وجس کا تو
تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ
حکم کیا جاتا ہے اور اعراض کر | مشرکوں سے | یقیناً | کفایت کی ہم نے تجھے
الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٦﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
ہنسی کرنے والوں سے | وہ جو کہ | قرار دیتے ہیں | ساتھ | اللہ کے | معبود
اٰخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ
دوسرا | پس ضرور وہ | جان لیں گے | اور یقیناً یقیناً جان لیا ہم نے کہ تو وہ ہے کہ تنگ ہوتا ہے
صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٨﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ
سینہ تیرا اس سے جو وہ کہتے ہیں | پس تسبیح بیان کر ساتھ حمد کے رب کی اپنے | اور ہو جا
مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿١٠٠﴾
سجدہ کرنیوالوں سے | اور عبادت کر رب کی اپنے یہاں تک کہ آئے تیرے پاس | موت

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا
آگیا حکم | اللہ کا | پس نہ | جلدی کرو اس کی | پاک ہے وہ | اور بلند ہے اس سے جسے

91۔ "+ جیسا کہ ثمُوْد قوم نے قسم کھائی تھی کہ رات کو حضرت صالحؑ کو مار ڈالیں گے تو ان پر عذاب آیا تھا۔"(27:50)۔ آنحضرتؐ کو بھی ہلاک کرنے کے لئے مکہ کے کفار نے ٹولیاں بنا کر ہلاک کرنے کے مختلف کام (مقرر) تقسیم کر لئے تھے جو ہجرت مدینہ کے موقع پر کئے گئے تھے۔ **92**۔ عِضِيْن: کفار نے قرآن کو بوٹیاں کر دیا یعنی ناقابل التفات جان کر ردّی کی طرح پھینک دیا اور جھوٹ کا پلندہ قرار دیا۔(ii)(اقرب)۔ کفار کے گروہ ان لوگوں کو جو مکہ میں حج کی ادائیگی کے لئے آتے تھے قرآن کے خلاف اکساتے تھے کہ یہ جھوٹ کا پلندہ ہے۔(ii)(اقرب)۔ فرمایا جس طرح قوم ثمود پر جنہوں نے صالحؑ کو قتل کرنے کی تدبیر کی تھی تو ان پر عذاب آیا اسی طرح کفّار مکہ پر بھی قرآن کو جھوٹ کا پلندہ کہنے پر عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ **95**۔ فَاصْدَعْ: پس کُھلے طور پر اعلان کر جسکا تجھے حکم دیا جاتا ہے (یعنی توحید خداوندی کا)۔ **96**۔ کافر جب قرآن کی سورتوں کے نام سنتے تو اِستہزاء کرتے۔ کوئی کہتا میں بقرہ لونگا یا مائدہ یا تجھ کو عنکبوت دُوں گا وغیرہ۔ **97**۔ عُروہ بن زبیر کی روایت ہے جو ابن اسحاق نے لکھی ہے۔ (ابن کثیر جلد 5) کہ آنحضرتؐ پر ہنسی کرنے والے پانچ رؤسا تھے۔ ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، اسود بن عبدیغوث، اسود بن المطلب اور حرث بن طلالہ۔ آنحضرتؐ نے جبرائیلؑ کو کشف میں دیکھا کہ اُس نے اسود بن عبدیغوث کے پیٹ کی طرف اشارہ کیا۔ اُسے استسقاء ہوا اور وہ مر گیا۔ ولید بن مغیرہ کے پیر کی طرف اشارہ کیا۔ وہ پاؤں کے زخم سے مرا۔ عاص بن وائل کے تلوں کی طرف اشارہ کیا۔ وہ اسی زخم سے مرا۔ حرث بن طلالہ کے سر کی طرف اشارہ کیا۔ وہ سر کے زخم سے مرا۔ اسد بن مطلب کی آنکھوں کی طرف جبرائیل نے اشارہ کیا اور وہ اندھا ہو کر مرا۔ **98**۔ یعنی ان کے شرک کرنے کی وجہ سے تو غمگیں ہو جاتا ہے۔ اور یہ کہ وہ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ **99**۔ سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جا یعنی نماز کو قائم رکھو۔ **100**۔ "O یقین: یعنی عبادت کرتا رہ جب تک تجھے نفس کامل کا مرتبہ حاصل نہ ہو جائے۔ اور سمجھو کہ میں اب نئی مخلوق ہوں۔ یہ حیات ثانی ہے جسے صُوفی بقا کے نام سے موصوف کرتے ہیں"۔ (الحکم 1900-8-31" خلاصہ ")۔[یقین یا یقینی بات یعنی موت آنے تک عبادت کرتا رہ] (بخاری 65.xv:5)۔ اسلام پر ہی آئے جب آئے قضا مجھے۔

16۔سُوْرَةُ النَّحْل (مکی)

2۔ اَمْرُ اللّٰهِ: (عذاب کے بارے میں) اللہ کا حکم آیا چاہتا ہے کفار کے لئے۔ نیز دیکھیں آیت 113۔ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ: یعنی عذاب کے حکم کی جلدی نہ کرو۔ آیت 113 میں مکہ کے سات سال کے قحط کی طرف اشارہ بھی ہو سکتا ہے۔ جو آنحضرتؐ کی زندگی میں آیا تھا۔

ربما ١٤ ٣٨٧ النحل ١٦

يُشْرِكُوْنَ ۝٢ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى
وہ شریک بناتے ہیں اُتارتا ہے فرشتوں کو ساتھ کلام کے حکم سے اپنے

مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا
جس پر چاہتا ہے بندوں سے اپنے یہ کہ ڈراؤ بات یہ ہے کہ نہیں کوئی خدا مگر میں

فَاتَّقُوْنِ ۝٢ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى
پس ڈرو مجھ سے پیدا کئے اس نے آسمان اور زمین ساتھ حق کے بلند ہے

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٣ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ
اس سے وہ شریک بناتے ہیں پیدا کیا انسان کو نطفہ سے پس اچانک وہ

خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝٤ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّ
جھگڑنے والا ہے کھلا کھلا اور مویشی پیدا کیا انہیں تمہارے لیے ان میں سامان گرمی ہے اور

مَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝٥ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ
نفعے ہیں اور ان سے تم کھاتے ہو اور تمہارے لیے ان میں خوبصورتی ہے جب شام کو

تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝٦ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ
چرا کر لاتے ہو اور جب چرانے نکلتے ہو اور وہ اُٹھاتے ہیں بوجھ تمہارے اس شہر تک کہ

لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ
نہیں تھے تم پہنچنے والے اس تک مگر ساتھ تکلیف میں ڈالنے جانوں کو یقیناً رب تمہارا البتہ بہت مہربان

رَّحِيْمٌ ۝٧ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ
بہت رحم کرنیوالا ہے اور گھوڑوں کو خچروں کو اور گدھوں کو (پیدا کیا) تاکہ سوار ہو تم ان پر اور بطور زینت

وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٨ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَ
اور پیدا کریگا جو نہیں جانتے تم اور اللہ پر میانی راہ کا بتانا ہے اور

مِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٩ هُوَ الَّذِيْٓ
بعض ان میں سے ٹیڑھی ہیں اور اگر چاہتا البتہ ہدایت دیتا تم کو سب کو وہی ہے جس نے

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ
اُتارا بادل سے پانی تمہارے لیے کہ اس سے پینا ہے اور اس سے درخت ہیں کہ

ع ١

3۔ رُوح یعنی وحی الٰہی (قرآن 42:53) اس کے لئے ملائکہ حرکت میں آ ہی گئے ہیں لٰہذا اے مؤمنو تبلیغ وانذار پر مامور ہو جاؤ۔ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ: یعنی انبیاء جن پر وحی نازل ہوتی ہے۔ (6:125) اور (40:16)۔ 4۔ بِالْحَقِّ: یعنی خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے۔ 5۔ نطفہ کا معنٰی مُصَفّٰی پانی کا قطرہ۔ اور Sperm کو بھی نطفہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اعلیٰ ترین صلاحیتیں بخشیں تا سیدھے راستہ پر چل کر اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بنے۔ مگر بعض لوگ اللہ تعالیٰ پر اعتراضات کرتے اور اس کے احکامات پر استہزاء کرتے ہیں یعنی جھگڑتے ہیں۔ 6۔ دِفْءٌ: جانوروں کی کھالوں سے سردی اور گرمی سے بچاؤ کے سامان جیسے خیمے، پوستین جوتے وغیرہ بنتے ہیں۔ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ: یعنی مویشیوں کے گوشت اور دودھ بطور خوراک استعمال کرتے ہو۔ 7۔ جَمَالٌ: یعنی عزت کا نشان۔ جانوروں کو شام کے وقت واپس لانے کا ذکر پہلے کیا ہے حالانکہ واقعہ کے لحاظ سے اس کا مقام تَسْرَحُوْنَ کے بعد ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس جگہ جمال کا ذکر ہے اور جانوروں کے شام کو چر کر واپس آنے میں بہ نسبت صبح کے وقت جانے کے جمال زیادہ ہوتا ہے۔ اس وقت وہ زیادہ تروتازہ ہوتے ہیں (ح)"۔ تُرِيْحُوْنَ: واپس لاتے ہو۔ تھانوں کی طرف چرا کر۔ تَسْرَحُوْنَ: چھوڑتے ہو باہر جا کر چرنے کے لئے۔ 8۔ شِقِّ: یعنی مشقت۔ یعنی تمہاری جانوں کو مشقت میں ڈالے بغیر مویشی تمہارے لئے بار برداری کرتے ہیں۔ 9۔ اور پیدا کرے گا (سواریاں) جن کو ابھی تم نہیں جانتے۔ جیسے ریل گاڑی، موٹر، ہوائی جہاز، سائیکل، موٹر سائیکل وغیرہ۔ آئندہ بھی اور قسم کی سواریاں نکل آئیں گی (ii)۔ زِيْنَةً: باعث زینت ہیں۔ 10۔ ایسے لوگ بھی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیزوں کو دیکھ کر اللہ کی صفات ظاہر ہوتی ہیں اور ہدایت ملتی ہے۔ مگر ٹیڑھی خصلت والے پھر بھی گمراہ ہی رہتے ہیں۔ اللہ جبراً ہدایت نہیں تھونپتا بلکہ اسنے عقل بھی دی ہے کہ نیکی کی راہیں اختیار کرے۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا (91:9) اللہ نے بدی اور نیکی کی راہیں بتا دی ہیں۔ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ یعنی سیدھی راہ بتانا اور اس پر چلانا اللہ کے ذمہ ہے کیونکہ بعض راستے ٹیڑھے ہیں۔ (بدعت، شرک وغیرہ)۔ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى (92:13) راستہ بتانا اس پر چلانا اور منزل مقصود تک پہنچانا ہمارے ذمہ ہے۔

فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ﴿۱۰﴾ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ

جس میں تم (جانور) چراتے ہو وہ اُگاتا ہے تمہارے لیے ساتھ اسکے کھیتی اور زیتون

وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اور کھجوریں اور انگور اور ہر پھل یقیناً اس میں

لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَ

البتہ نشان ہے ان لوگوں کیلئے جو سوچ بچار کرتے ہیں اور کام میں لگا دیئے تمہارے لیے رات اور دن اور

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ

سورج اور چاند اور ستارے کام میں لگائے ہوئے ہیں ساتھ حکم کے اس کے یقیناً اس میں

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ

البتہ نشان ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل کرتے ہیں اور جو پیدا کیا تمہارے لیے زمین میں

مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

مختلف ہیں رنگ اس کے یقیناً اس میں البتہ نشان ہے ان لوگوں کیلئے جو نصیحت پکڑتے ہیں

وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّ

اور وہی ہے جس نے کام میں لگا دیا سمندر کو تاکہ کھاؤ تم اس سے گوشت تازہ اور

تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ

نکالو اس سے زیور پہنتے ہو تم جسے اور تو دیکھتا ہے کشتیوں کو

مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾

پھاڑنے والیاں اس میں اور تاکہ چاہو تم فضل اس کا اور تاکہ تم شکر کرو

وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا

اور ڈالے اس نے زمین میں پہاڑ کہ چکر کھائیں ساتھ تمہارے اور دریا اور راستے

لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ ۭ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾

تاکہ تم ہدایت پاؤ اور علامتیں (بنائیں) اور ساتھ ستاروں کے وہ راستہ پاتے ہیں

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ

کیا پس وہ جو پیدا کرتا ہے مانند اس کے ہے جو نہیں پیدا کرتا کیا پس نہیں نصیحت حاصل کرتے ؟ اور اگر

11،13۔ بارش کا پانی پینے کے علاوہ شجر کاری کے لئے کام آتا ہے جس سے درخت، پودے، گھاس وغیرہ اُگتے ہیں جن پر انسانوں اور جانوروں کی زندگی کا انحصار ہے۔ **13**۔ دن رات، سورج، چاند ستارے وغیرہ سب انسان کے فائدہ کے لئے بنائے۔ **14**۔ یعنی اللہ تعالی نے تمہارے فائدے کے لئے زمین میں معدنیات، جمادات، نباتات، حیوانات پیدا کئے تا تم اُن میں غور و فکر کر کے نصیت حاصل کرو۔ نیز مختلف رنگوں کی چیزوں کو بھی تمہارے فائدے کے لئے بنایا تا ان رنگوں سے اُن کی پہچان کر سکو۔ مختلف رنگوں کا بھی انسان کی طبیعت پر مختلف اثر پڑتا ہے۔ **15**۔ دریاؤں اور سمندروں کے فوائد بتائے ہیں۔ مَوَاخِرَ فِيْهِ: دریا اور سمندر کے پانی کو چیرتے ہوئے کشتیاں چلتی ہیں۔ فَضْلِهٖ: یعنی دریاؤں اور سمندروں سے سفر کر کے روزی کماؤ۔ مال و اسباب کی رسد و رسائل سے تجارت کرو اور اللہ کا شکر ادا کرو۔ **16**۔ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ: یعنی اگر زمین میں راسخ نہ ہوں تو پہاڑ زلزلہ کے وقت لڑھک کر تمہارے سمیت زمین پر گر پڑیں۔ اور تمہیں ہلاک کر دیں (یعنی زلزلوں سے تمہاری حفاظت کیلئے)۔ نیز ان سے دیگر فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ (79:33-34)۔ وَسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ: اور راستے بنائے تا تم ایک ملک سے دوسرے ملک تک پہاڑوں کے دروں، سمندروں اور دریاؤں میں سفر کرتے ہوئے منزل مقصود تک پہنچ سکو۔ **17**۔ عَلٰمٰتٍ: زمین پر علامات یعنی Land Marks بنائے جیسے سمندر، دریا، پہاڑ، راستے، درخت وغیرہ جن سے راستے شناخت کئے جاتے ہیں۔ نیز دن کے وقت سورج اور رات کے وقت ستاروں کی علامات سے بھی سفر کے راستے تلاش کر لیتے ہو۔ **18**۔ لَا يَخْلُقُ: جو پیدا نہیں کرتا یعنی بُت وغیرہ معبودانِ باطلہ جو کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ کیا وہ خالق حقیقی کی مانند ہو سکتے ہیں؟

تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹﴾
گنو تم نعمتیں اللہ کی نہ گن سکوگے ان کو یقیناً اللہ البتہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ
اور اللہ جانتا ہے جو چھپاتے ہو تم اور جو ظاہر کرتے ہو تم اور جو لوگ
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ
پکارتے ہیں سوائے اللہ کے نہیں پیدا کرتے کچھ اور وہ
يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۱﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ
پیدا کئے جاتے ہیں مردہ ہیں نہیں زندہ اور نہیں جانتے کہ کب
۲ع۲ ۸ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
اٹھائے جائیں گے معبود تمہارا معبود ہے ایک پس جو لوگ نہیں ایمان لاتے
بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ لَا جَرَمَ
آخرت پر دل ان کے انکار کرنیوالے ہیں اور وہ تکبر کرنے والے ہیں نہیں کوئی شک
اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
کہ اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں یقیناً وہ نہیں پسند کرتا
الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ
تکبر کرنے والوں کو اور جب کہا جاتا ہے ان کو کیا اتارا ہے رب نے تمہارے
قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً
کہتے ہیں کہانیاں پہلوں کی تاکہ اُٹھائیں بوجھ اپنے پورے
يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ
دن قیامت کے اور بوجھ ان لوگوں کے کہ گمراہ کرتے ہیں جن کو بغیر
۳ع۳ ۹ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۲۶﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
علم کے آگاہ ہو جاؤ بُرا ہے جو بوجھ وہ اُٹھاتے ہیں یقیناً تدبیر کی ان لوگوں نے جو پہلے تھے ان سے
فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ
پس آیا اللہ عمارت کے پاس ان کی بنیادوں کی طرف سے پس گر پڑی ان پر چھت

19۔اِنْ تَعُدُّوْا: اگر تم گننے کی کوشش کرو۔ یا گننے لگو۔20۔یعنی اللہ جانتا ہے جو تم چھپ کر یا ظاہر طور پر کرتے ہو وہ تمہیں اس کی جزاء یا سزا دے گا۔ 21۔ يُخْلَقُوْنَ: لوگ بتوں کو خود ہی تراش کر بناتے ہیں پھر ان کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔22۔نیز انسانوں کو بھی خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں جیسے عیسیٰؑ کو یا عُزیرؑ کو جو فوت شدہ ہیں وہ کچھ مدد نہیں کر سکتے۔ان کو بھی معبودان باطل میں شامل کیا گیا ہے لہٰذا اس وحی کے نزول کے وقت وہ بھی مردوں میں داخل ہو چکے تھے۔انہوں نے کچھ بھی پیدا نہیں کیا تھا۔یہ اُن کو کہا جائے گا جو مرے ہوئے بزرگوں کو پُوجتے ہیں۔ یہ عیسیٰؑ کی وفات پر دلالت کرتا ہے۔23۔قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ: اُن کے دل سچائی یا حقیقت کو نہیں پہچانتے۔ سچائی سے ناآشنا ہیں۔ مشرک کہتے ہیں کہ سب معبودوں کی بجائے صرف ایک ہی معبود کیسے بنا لیا ہے۔ نیز دیکھیں(38:6اور 39:4)۔ 25۔ سَطَرَ: لکھا۔ اَسَاطِيْرُ: لکھی ہوئیں (کہانیاں) (جمع)۔ اُسطُور: (مفرد) لکھی ہوئی۔ کفار کا کہنا تھا کہ اللہ نے تو کچھ نازل نہیں کیا۔ یہ قرآن جو محمدؐ ہمیں پڑھ کر سناتا ہے وہ صرف گزشتہ زمانوں کی کہانیاں ہیں جو وہ سن کر لکھوا لیتا ہے اور ہمیں سناتا ہے۔ 26۔ لِيَحْمِلُوْا میں لام عاقبت ہے۔یعنی اس کا نتیجہ یہ نکلے گا(ح)۔ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ: یعنی کچھ سزا تو دنیا میں مل جائے گی لیکن پوری سزا ان کو قیامت میں ملے گی۔ اگر كَامِلَةً کو يَحْمِلُوْا سے متعلق سمجھا جائے تو پھر یہ معنے ہوں گے کہ یہ اپنے پورے کے پورے بوجھ اٹھائیں گے (ح)۔27۔بنیادوں سے آیا اور چھت گر پڑی یعنی ان کا دغا اور فریب اکھاڑ مارے، زلزلہ آیا یا عذاب آیا۔اللہ تعالیٰ کا منکروں کے پاس آنا ہمیشہ عذاب کے لئے ہوتا ہے۔ دیکھیں 2:211اور 59:3(ح)"۔

مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٧﴾

اوپر سے ان کے اور آیا ان کے پاس عذاب (وہاں سے) جہاں سے نہیں جانتے تھے وہ

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ

پھر دن قیامت کے ذلیل کریگا ان کو اور کہے گا کہاں ہیں شریک میرے

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَاۗقُّوْنَ فِيْهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

وہ جو کہ تھے تم مخالفت کرتے ان کے بارہ میں کہیں گے وہ لوگ جنہیں دیا گیا

الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْۗءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨﴾

علم یقیناً ذلت آج اور برائی کافروں پر ہے

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠

وہ جو کہ وفات دیتے ہیں انہیں فرشتے اس حالت میں کہ وہ ظلم کرتے تھے جانوں پر اپنی

فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ

پس ڈالیں گے صلح (کی طرح) کہ نہ تھے ہم کرتے کوئی بُرائی کیوں نہیں یقیناً اللہ

عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ

خوب جاننے والا ہے اسے جو تھے تم کرتے پس داخل ہو دروازوں میں جہنم کے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَقِيْلَ

رہ پڑنے والے اس میں پس کیا ہی بُرا ہے ٹھکانا تکبر کرنے والوں کا اور کہا گیا

لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ

ان لوگوں کیلئے جنہوں نے تقویٰ کیا، کیا اتارا ہے رب نے تمہارے انہوں نے کہا کہ بہتر ہے

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ

ان لوگوں کیلئے جنہوں نے نیکی کی اس دنیا میں بھلائی ہے اور البتہ گھر

الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣١﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ

آخرت کا بہتر ہے اور البتہ کیا ہی اچھا ہے گھر متقیوں کا باغات میں ہمیشہ کے

يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا

داخل ہوں گے وہ ان میں بہتی ہوں گی نیچے ان کے نہریں ان کے لیے ہے اس میں جو

28۔ تُشَاقُّوۡنَ: جھگڑتے تھے۔ یعنی جن کے بارے میں تم مؤمنوں سے جھگڑا کیا کرتے تھے یا حق کی مخالفت کرتے تھے۔ اَلَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ: یعنی انبیاء، اولیاء اللہ، اور مؤمنین کہیں گے۔ **29**۔ فَاَلۡقَوُا السَّلَمَ: فرمانبرداری ظاہر کریں گے جیسا کہ فرمایا وَاللّٰہِ رَبِّنَا مَا کُنَّا مُشۡرِکِیۡنَ (6:24) کہ ہم شریک نہ کرتے تھے بلکہ بتوں کو صرف اللہ کے قرب کے حصول کی خاطر بطور واسطہ پوجتے تھے (آیات 28 اور 29 تسلسل میں ہیں) نیز دیکھیں 58:19۔ **31**، **32**۔ خَیۡرٌ: بہتر ہے۔ یا بہترین ہے۔

يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِى اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۲﴾ الَّذِيْنَ
چاہیں گے اسی طرح بدلہ دیگا اللہ متقیوں کو وہ کہ
تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ
وفات دیتے ہیں فرشتے اس حالت میں کہ وہ پاک ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں سلامتی ہو تم پر
ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ
داخل ہو جنت میں بسبب اس کے کہ تھے تم (نیک عمل) کرتے نہیں انتظار کرتے وہ
اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ
مگر یہ کہ آئیں ان کے پاس فرشتے یا آوے حکم رب کا تیرے اسی طرح
فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ
کیا تھا ان لوگوں نے جو پہلے تھے ان سے اور نہیں ظلم کیا تھا ان پر اللہ نے ولیکن
كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا
تھے وہ جانوں پر اپنی ظلم کرتے پس پہنچیں انھیں بدیاں اس کی جو
عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَقَالَ ع
کیا انہوں نے اور گھیر لیا انہیں اس نے کہ تھے ساتھ جسکے ہنسی کرتے اور کہا
الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ
ان لوگوں نے جنہوں نے شرک کیا اگر چاہتا اللہ نہ عبادت کرتے ہم سوائے اس کے
مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ
کسی کی ہم اور نہ باپ دادا ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم بغیر اس کے (کہنے کے) کوئی
شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى
چیز اسی طرح کیا تھا ان لوگوں نے جو پہلے تھے ان سے پس نہیں
الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ
رسولوں پر مگر پہنچا دینا کھلا کھلا اور لقیناً یقیناً بھیجا ہم نے ہر امت میں
رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ
رسول یہ کہ عبادت کرو اللہ کی اور بچو بتوں سے پس بعض ان میں سے

33۔ فرشتے متقی جنتیوں کو کہتے ہیں (یَقُوْلُوْنَ) سَلَامٌ عَلَيْكُم: تم پر سلامتی ہے۔ 34۔ یعنی رسولوں کی تکذیب اور مخالفت کر کے انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔ ملائکہ کا ظالموں کے پاس آنے کا مطلب ان کو چھوٹے عذاب دینا مراد ہے۔ جیسے قحط، زلزلے، جنگ وغیرہ تا وہ سدھر جائیں۔ اور امر الٰہی یا خدا کا ان کے پاس آنے کا یہ مطلب ہے کہ ظالموں کو تباہ و برباد کر دے جیسے 2:211 میں درج ہے اور 3:59 میں بھی یعنی ان کی مکمل تباہی۔ 35۔ گو یہاں ماضی کا صیغہ استعمال ہوا ہے مگر مطلب زور دینا ہے کہ اے کافرو تمہارا حال بھی یہی ہونے والا ہے۔ اُن کو ان کی بد عملی کی بدیاں پہنچیں یعنی بد عملیوں کی سزا ملی جو بد اعمالیوں کا طبعی نتیجہ ہے۔ 36۔ یعنی اللہ زبردستی کسی پر اپنی مرضی نہیں تھونپتا بلکہ رسولوں کو بھیجتا ہے اور وہ لوگوں کو پیغام الٰہی پہنچا دیتے ہیں۔ ماننا یا نہ ماننا تمہارے اپنے اختیار میں ہے۔

مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۚ
وہ ہیں کہ ہدایت دی اللہ نے اور بعض ان میں سے وہ ہیں کہ ثابت ہوئی ان پر گمراہی
فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
پس پھرو زمین میں پس دیکھو کیونکر ہوا انجام
الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا
جھٹلانے والوں کا اگر تو حرص کرے ہدایت پر ان کی پس یقیناً اللہ نہیں
يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَاَقْسَمُوْا
ہدایت دیتا جسے وہ گمراہ کرتا ہے اور نہیں ان کے لیے کوئی مددگار اور قسمیں کھائیں انہوں
بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۚ بَلٰى
نے اللہ کی پختہ قسمیں اپنی کہ نہیں اُٹھائے گا اللہ اسے جو مرجاتا ہے کیوں نہیں
وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾
وعدہ ہے اس پر پختہ ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے
لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ
تاکہ بیان کرے ان کے لیے کہ اختلاف کرتے تھے جس میں اور تاکہ جان لیں وہ لوگ جنہوں نے
كَفَرُوْا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ
کفر کیا کہ وہ تھے جھوٹے سوائے اسکے نہیں کہ کہنا ہمارا کسی چیز کے لیے
اِذَا اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ وَالَّذِيْنَ
جبکہ ارادہ کرتے ہیں ہم اس کا یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں اس کے متعلق ہوجا تو وہ ہوجاتی ہے اور وہ لوگ جنہوں نے
هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ
ہجرت کی اللہ کی (راہ) میں بعد اس کے کہ ظلم کئے گئے البتہ جگہ دیں گے ہم ان کو
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۚ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا
دُنیا میں اچھی اور البتہ اجر آخرت کا زیادہ بڑا ہے کاش کہ وہ ہوں
يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾
جانتے وہ جنہوں نے صبر کیا اور رب پر اپنے بھروسہ کرتے ہیں

ع ۵ / ۱۱ — وقف لازم

37۔ طَاغُوْت: سرکش، ظالم، شیطان، معبودان باطلہ، نیکی سے روکنے والا (راغب۔(ii)) (رسولوں کی) تکذیب کرنیوالوں کا انجام کیسا (بُرا) ہوُا۔ 38۔مَنۡ یُّضِلُّ: یُّضِلُّ کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف راجع نہیں ہے۔یعنی یہ معنٰی نہیں کہ جسے اللہ گمراہ کرے اسے ہدایت نہیں دیتا۔ بلکہ ضمیر مَنۡ کی طرف پھرتی ہے۔یعنی جو خود ہدایت پانا نہیں چاہتااور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ خود اس سے ہدایت کی توفیق چھین لیتا ہے (ح)۔دوسرے معنے یہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے خلاف اُن کے بدارادوں کو کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا۔ وہ ناکام و نامراد رہیں گے۔ ہدایت کا معنٰی ہے راہ دکھانااس پر چلانااور منزل مقصود (کامیابی) تک پہنچانا۔اللہ ہدایت نہیں دیتا یعنی وہ کامیاب نہ ہوں گے اپنے بد ارادوں میں۔ 40۔(اس بعثت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ) لِیُبَیِّنَ لَهُمْ: تاکہ وہ(اللہ)ان کے لئے بیان کرے۔۔۔تا جھگڑوں کا فیصلہ ہو اور منکر اور مؤمن اپنے اپنے اعمال کا اجر پاویں۔اس لئے بعثت اُخروی ضروری ہے۔ 41۔ کُن کسی چیز کو نہیں کہا جاتا بلکہ یہ لفظ صرف آئندہ وقوع کی خواہش (شَیۡءٍ۔ چاہی گئی) پر دلالت کرتا ہے۔یعنی صرف ارادہ الٰہی تخلیق کے لئے کافی ہے۔ یہاں خطاب کسی معدوم چیز سے نہیں ہے۔مطلب یہ کہ مُردوں کو زندہ کرنا ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔(16:78)۔ 42۔فِی اللّٰهِ: خدا کے دین کی خاطر ۔ مؤمنوں کی مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی طرف اشارہ ہے۔اللہ نے بے یار و بے کس مہاجرین کو دنیا اور آخرت کی حسنات سے نوازا۔ 43۔صبر یعنی بدیوں سے رُک کے رہنا یعنی استقامت دِکھانا۔آیات 42 اور 43 ایک ہی تسلسل میں ہیں۔ لَوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا: ترجمہ۔کاش جنہوں نے صبر کیا۔۔اُن کو معلوم ہو جائے کہ آخرت کا اجر کس قدر بڑا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا
اور نہیں بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے مگر مردوں کو وحی کرتے تھے ہم طرف ان کی پس پوچھو
اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۴۳ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ
اہل ذکر سے اگر ہو تم نہیں جانتے ساتھ دلائل کے اور کتابوں کے
وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ
اور اُتارا ہم نے طرف تیری ذکر تاکہ کھول کر بیان کرے ان لوگوں کیلئے جو اُتارا گیا طرف ان کی
وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝۴۴ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ
اور تاکہ وہ سوچ بچار کریں کیا پس امن میں ہوگئے ہیں وہ لوگ جنہوں نے تدبیر کی برائیوں کی
اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ
اس سے کہ دھنسا دے اللہ انہیں زمین میں یا آوے ان کے پاس عذاب
حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۴۵ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ
جہاں سے نہیں وہ جانتے یا پکڑے ان کو ان کے پھرنے میں پس نہیں وہ
بِمُعْجِزِيْنَ ۝۴۶ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰي تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ
عاجز کرنے والے یا پکڑے ان کو خوف پر پس یقیناً رب تمہارا
لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۴۷ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰي مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ
البتہ بہت مہربان بہت رحم کرنیوالا ہے کیا نہیں دیکھا انہوں نے طرف اسکے جو پیدا کیں اللہ نے چیزیں
يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَاۗئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ
جھکتے ہیں سائے ان کے دائیں سے اور بائیں سے سجدہ کرتے ہوئے اللہ کیلئے
وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝۴۸ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
درآنحالیکہ وہ ذلیل ہیں اور اللہ کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو
الْاَرْضِ مِنْ دَاۗبَّـةٍ وَّالْمَلٰۗئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۴۹
زمین میں ہیں چلنے والے اور فرشتے اور وہ نہیں تکبر کرتے
يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝۵۰ ۩ السجدة
ڈرتے ہیں رب سے اپنے جو ان کے اوپر ہے اور کرتے ہیں جس کا ان کو حکم دیا جاتا ہے

النصف — ركوع ۱۴ — السجدة

44۔ کفار کا اعتراض تھا کہ کوئی فرشتہ رسول بن کر آنا چاہئے تھا۔ (جبکہ تم ہماری طرح کے انسان ہو) فرمایا کہ اہل ذکر یعنی یہود اور نصاریٰ سے پوچھو جو اہل کتاب ہیں اور گزشتہ انبیاء کے احوال کو جانتے ہیں۔ کہ رسول ہمیشہ انسان ہی ہوتا ہے جو دوسرے انسانوں کے لئے اُسوۂ حسنہ ہوتا ہے۔ اگر کفار کی طرف فرشتے بھیجتے تو اُن کو عذاب دینے کے لئے بھیجتے۔ (بِالْحَقِّ)۔ رسول بھیجے بیّن دلائل اور کتابوں کے ساتھ (15:8-9)۔ **45**۔ ہم نے تیری طرف ذکر اتارا یعنی قرآن اُتارا۔ قرآن مجید کی کوئی بھی تعلیم ایسی نہیں جس کا اظہار بچوں، جوانوں، بوڑھوں اور عورتوں سے کسی کے سامنے بھی بُرا ہو (ح)۔ زُبُور: کتاب۔ زُبُر: کتابیں۔ قرآن ذکر ہے یعنی جو اس پر عمل کرے اُسے شرف بخشتا ہے۔ **46**۔ زمین دھنسا دے یعنی گمنام کر دے۔ چنانچہ آج صنادید کُفر کے ناموں اور خاندانوں کو کوئی جانتا بھی نہیں (ح)۔ **47**۔ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ: یعنی ان کے چلنے پھرنے میں۔ اُن کا سفروں میں اِدھر اُدھر آنا جانا اور ان کا لوگوں سے منصوبہ بندیاں کرنا ختم ہونیوالا ہے۔ مؤمنوں کو اس کی فکر نہیں کرنی چاہیئے۔ ان کا اثر و رسوخ تباہ ہونے والا ہے۔ جیسے بدر کی لڑائی اُن کے سفری قافلے کے دوران پیش آئی۔ بِمُعْجِزِيْنَ: (وہ اللہ کو اس کے مقاصد میں) عاجز کرنے والے نہیں ہو سکتے۔ **48**۔ عَلٰي تَخَوُّفٍ: تھوڑا تھوڑا کر کے اُن کو گھٹا کر ان کا خاتمہ کر دے۔ یا ایک ایک کر کے مسلمان ہوتے جائیں۔ خوف کی صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ مسلمانوں کی طاقت بڑھنے کی وجہ سے تم پر اتنا رُعب طاری ہوگا کہ اندر ہی اندر اس خوف سے مرتے جاؤ گے۔ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ کا ذکر مسلمانوں کی جہت سے کیا گیا ہے کہ کفار پر عذاب مسلمانوں کے حق میں رحمت ثابت ہوگا۔ اس لئے رَبَّكُمْ فرمایا رَبُّهُمْ نہیں فرمایا۔ رحیم ہے فوراً ہی نہیں پکڑ لیتا بلکہ مہلت دیتا ہے کہ توبہ کر کے اصلاح کر لو۔ **49**۔ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ: اور وہ اظہار عجز کرتے ہیں اللہ کے لئے۔ یعنی اس کے قانون کی پابندی کرتے ہیں نیچے ہو کر۔ سائے بھی چھوٹے بڑے ہوتے ہیں اللہ کے قانون کی فرمانبرداری کرتے ہوئے۔ کفار کا سایہ بھی چھوٹا ہو کر (سمٹ کر) ختم ہونے والا ہے۔ سُجَّدًا: اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں تذلل اختیار کرتے ہوئے۔ اسی طرح اسلام کا سورج جب نصف النہار پر آجائے گا تو اسلام کا سایہ بڑھنا شروع ہو جائے گا کیونکہ اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی تائید کا سورج ہوگا۔ دائیں بائیں: دوپہر سے پہلے سایہ مغرب کی طرف اور دوپہر کے بعد مشرق کی طرف ہوتا ہے۔ **50**۔ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ: تکبر نہیں کرتے۔ اللہ کی طرف جھکے رہتے ہیں۔ تمام مخلوقات خدا کے قانون کی پابند ہیں۔ بندے کی سرفرازی اللہ کو سجدہ کرنے میں ہے۔ **51**۔ ملائکہ بھی وہی کچھ کریں گے جو اللہ اُنہیں حکم دے گا۔

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ
اور فرمایا اللہ نے نہ بناؤ معبود دو سوائے اسکے نہیں کہ وہ معبود ہے
وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۲﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ
ایک پس مجھ سے ہی ڈرو اور اسی کے لیے ہے جو آسمانوں میں اور
الْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾
زمین میں ہے اور اسی کے لیے فرمانبرداری ہے دائم کیا پس اللہ کے سوا بچاؤ کا ذریعہ بناتے ہو
وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ
اور جو تمہارے شامل حال ہے نعمت پس (وہ) ہے اللہ کی طرف سے پھر جب پہنچتی ہے تم کو تکلیف
فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۴﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا
تو اس کی طرف تم زاری کرتے ہو پھر جب دور کر دیتا ہے تکلیف تم سے جھٹ
فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۵﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ
ایک گروہ تم (میں) سے اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انکار کر دیتے ہیں اسکا
اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَيَجْعَلُوْنَ
جو دیا ہم نے ان کو پس فائدہ اٹھا لو پس ضرور جان لوگے تم اور بناتے ہیں
لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ
اس کیلئے کہ جسے نہیں جانتے وہ ایک حصہ اس کا جو دیا ہم نے انہیں قسم ہے اللہ کی ضرور باز پرس ہوگی تم
عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ
سے اس کے متعلق جو تم افترا کر رہے ہو اور بناتے ہیں اللہ کے لیے بیٹیاں
سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ
پاک ہے وہ اور ان کیلئے ہے جو وہ خواہش کرتے ہیں اور جب خبر دی جاتی ہے کسی ایک کو ان میں سے
بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۹﴾ يَتَوَارٰى
لڑکی کی ہو جاتا ہے چہرہ اس کا سیاہ اور وہ اپنے غم کو چھپانیوالا ہوتا ہے چھپتا ہے
مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْۗءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ۭ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰي
لوگوں سے بسبب برائی کے اسکی کہ بشارت دیا گیا وہ جس کی کیا روک رکھے اسے باوجود

52۔ یہود نے عزیرؑ کو اور نصاریٰ نے مسیحؑ کو ابن اللہ بنایا نیز دو خدا اس لئے بھی کہا کہ مشرکین اللہ کو خالقِ کل مانتے تھے اور بتوں کو محدود طاقتوں کے مالک بھی مانتے تھے۔ یعنی چھوٹے خدا مانتے تھے۔ اور زرتشتی مذہب والے ایک خدا روشنی کا خالق اور دوسرا خدا اندھیروں کا خالق مانتے تھے۔ اور نصاریٰ عیسیٰؑ کو خدا بھی مانتے تھے۔ کائنات میں اگر دو خدا ہوں تو ان کے قوانین کا آپس میں ٹکراؤ ہو جائے۔(21:23)۔ "Oغیر اللہ کی پوجا صرف بتوں کے ذریعہ ہی سے نہیں ہوتی بلکہ اللہ کے حکم کو چھوڑ کر اپنے نفس کے پیچھے لگنا بھی نفس کی پوجا کرنا ہے۔ اور یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے"۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 223)۔ **53**۔ وَاصِبًا: لازم ہے۔ ہمیشہ اُسی (خدا) کی اطاعت یا عبادت لازم ہے۔ 54،56۔ مشرکین نعمتوں کو معبودانِ باطلہ کی عنایت سمجھتے تھے (ہیں)۔ جب چھِن جاتی ہیں تو اللہ سے تضرعانہ دعائیں کرتے ہیں۔ جب وہ مصیبت کو دور فرما دیتا ہے تو پھر اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگ جاتے ہیں۔ مشرک مصیبت میں اللہ کو پکارتے ہیں۔ اور یہ انسانی فطرت کی آواز ہے کہ معبود حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ (14:31، 11:11، 39:50 اور 41:51)(39:3-4)(31:14)۔ **57**۔ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ: یعنی بت وغیرہ جن کو کوئی سمجھ اور شعور ہی نہیں ہے۔ یا جنہیں وہ جہالت سے شُفَعَاءُ مانتے ہیں۔ باز پرس قیامت کو ہوگی اُن کی جو غیر اللہ کی نیازیں مانتے ہیں اور اسطرح اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں اپنی جہالت کی وجہ سے (6:137-139)۔ **58**۔ مشرکوں نے بت اور دیویاں بنا رکھی تھیں (مؤنث) جنہیں وہ اللہ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے۔ اسی طرح ملائکہ کو بھی اللہ کی بیٹیاں مانتے تھے۔ فرمایا لَهُمْ مَا يَشْتَهُوْنَ: کہ وہ کافر اللہ کے لئے تو بیٹیاں مگر خود اپنے لئے بیٹے چاہتے ہیں۔(53:22-23)۔ **59،60**۔ کافروں کو جب بیٹی کی پیدائش کی خبر دی جاتی ہے تو غم وغصہ سے ان کے چہروں پر سیاہی آجاتی ہے۔ (كَظِيْمٌ: غصہ کو ضبط کرتے ہوئے) یعنی چہرے پر خفّت اور بے عزت ہو جانے کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں بچیوں کو زندہ دفن کر دینے کی رسم بڑے بڑے اور متکبر عرب لوگوں میں رائج تھی۔ جسے اسلام نے جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔

مُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿٦٠﴾
ذلت کے یا گاڑ دے اسے مٹی میں آگاہ ہو جاؤ برا فیصلہ کرتے ہیں

لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَ
ان لوگوں کے لیے جو نہیں ایمان لاتے آخرت پر مثال ہے بُری اور

لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿٦١﴾ وَلَوْ
اللہ کے لیے مثال اعلیٰ ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے اور اگر

ع ٧ / ١٤

یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَیْهَا مِنْ
مواخذہ کرے اللہ لوگوں سے ظلم پر ان کے نہ چھوڑے اس (زمین) پر کوئی

دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۚ فَاِذَا جَآءَ
جاندار ولیکن ڈھیل دے گا انھیں میعاد مقررہ تک پس جب آئے گی

اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦٢﴾ وَ
میعاد ان کی نہ پیچھے ہوں گے ایک گھڑی اور نہ آگے ہوں گے اور

یَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا یَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ
وہ بناتے ہیں اللہ کے لیے جو ناپسند کرتے ہیں اور بیان کرتی ہیں زبانیں ان کی جھوٹ

اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰی ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ
یہ کہ ان کے لیے بھلائی ہے نہیں کوئی شک کہ ان کے لیے آگ ہے اور یقیناً وہ

مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٣﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ
جلائے جانیوالے ہیں قسم ہے اللہ کی یقیناً یقیناً رسول بھیجے ہم نے قوموں کی طرف تجھ سے پہلے

فَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِیُّهُمُ الْیَوْمَ وَ
پس مزین کرکے دکھلائے انکو شیطان نے اعمال ان کے پس وہ دوست ہے ان کا آج اور

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿٦٤﴾ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا
ان کے لیے عذاب ہے دردناک اور نہیں اتاری ہم نے تجھ پر کتاب مگر

لِتُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ۙ وَهُدًی وَّرَحْمَةً
تاکہ کھول کر بیان کرے انکے لیے وہ کہ اختلاف کیا انھوں نے جس میں اور ہدایت اور رحمت

61۔ "+مثل یعنی صفت یا شان اللہ کی اعلیٰ ہے۔ اسے بیٹوں یا بیٹیوں کی کوئی حاجت ہی نہیں ہے۔ اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کی حالت بُری ہو گی جبکہ خدا کی بات یقینی ہے کہ آخرت ہو گی اور جزاء سزا بھی ملے گی۔ اَلَا سَاۤءَ: یعنی ان کا بیٹیوں کو برا سمجھنا اور زندہ درگو کر دینا بہت بڑا گناہ ہے (ح)"۔ **62**۔ عَلَیۡهَا یعنی زمین پر۔ اگر اللہ بارشیں روک کر لوگوں کو سزا دے تو اس میں پودے اور جانور بھی مر جائیں۔ اَجَلٌ مُسَمًّی: یعنی زندگی کی مدت کی حد تک۔ وَلَا یَسۡتَقۡدِمُوۡنَ: اور نہ وہ (اس سے) آگے بڑھ سکتے ہیں۔ **63**۔ اُن کے لئے بہتر ہے یعنی بیٹے تو اُن کو ملیں اور خدا کے حصے میں صرف بیٹیاں آئیں (مشرکین فرشتوں اور بُتوں کو خدا کی بیٹیاں مانتے تھے۔ نیز جو چیزیں اُن کو اچھی نہیں لگتیں وہ تو خدا کی راہ میں دیتے تھے اور اس پر کہتے ہیں کہ اُن کو اچھا اجر ملے گا۔) مَا یَکۡرَهُوۡنَ: جو (اپنے لئے) ناپسند کرتے ہیں یعنی بیٹیاں۔ مُفۡرَطُوۡنَ: (جو ایسا کام کرتے ہیں وہ جہنم کی آگ میں) آگے بڑھائے جاتے ہیں۔ "+نیز مُفۡرَطُوۡنَ کا معنیٰ ہے کہ وہ آگے بھیجے جانے والے ہیں جہنم کی آگ میں۔ جیسے دعاءِ جنازہ میں آتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡهُ لَنَا فَرَطًا کہ اے اللہ (جنت میں) اِسے ہم سے آگے آگے بھیج۔ ایسے ہی افراطِ زر ہے کہ مال کی بڑھوتڑی)۔ **64**۔ اَرۡسَلۡنَا: ہم نے (رسول) بھیجے۔ اُن کے اعمال اُنہیں خوبصورت کرکے دکھائے یعنی شیطان اُن کو کہتا تھا کہ جو کچھ تم کرتے ہو سب ٹھیک ہے۔ کیونکہ نہ حشر نشر ہو گا نہ کوئی پکڑ ہو گی۔ بالکل بے فکر رہو۔ وہ (شیطان) اُن کا ساتھی ہو گا۔ فَهُوَ وَلِیُّهُمۡ: یعنی شیطان مشرکین مکہ کا دوست ہو گا۔ دنیا میں بھی ہے اور دوزخ میں بھی ہو گا۔ **65**۔ "اس آیت میں کلام الٰہی کے نزول کی ضرورت بیان کی گئی ہے (ح)"۔

لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۶۵ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا
ان لوگوں کیلئے جو ایمان لاتے ہیں اور اللہ نے اتارا بادل سے پانی پس زندہ کی ساتھ
بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
اس کے زمین بعد موت کے اس کی یقیناً اس میں البتہ نشان ہے ان لوگوں کیلئے جو
يَّسْمَعُوْنَ ۝۶۶ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ ع ۵ ۱۴
سنتے ہیں اور یقیناً تمہارے لیے چارپایوں میں البتہ عبرت ہے ہم پلاتے ہیں تم کو اس سے
مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا
جو پیٹوں میں ہے اس کے درمیان گوبر اور خون کے دودھ خالص
سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝۶۷ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ
حلق سے گذرنے والا پینے والوں کے لیے اور پھلوں سے کھجوروں کے اور انگوروں کے
تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
تم بناتے ہو اس سے نشہ آور اور رزق اچھا یقیناً اس میں
لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۶۸ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ
البتہ نشان ہے ان لوگوں کیلئے جو عقل کرتے ہیں اور وحی کی رب تیرے نے طرف مکھی کے
اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا
کہ بنا پہاڑوں سے گھر اور درختوں سے اور اس سے کہ
يَعْرِشُوْنَ ۝۶۹ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ
چھتیں بناتے ہیں پھر تو کھا تمام پھلوں سے پھر چل راہوں میں اپنے
رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ
رب کی مطیع ہوکر نکلتی ہے پیٹوں سے اسکے ایک پینے کی چیز (یعنی شہد) مختلف ہیں
اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
رنگ جس کے اس میں شفاء ہے لوگوں کے لیے یقیناً اس میں البتہ نشان ہے
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۷۰ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۫ وَ
ان لوگوں کیلئے جو سوچتے ہیں اور اللہ نے پیدا کیا تم کو پھر وفات دے گا تم کو اور

66۔"اس آیت میں پانی سے مراد کلام الٰہی بھی ہے(ح)"۔ بارش کا پانی مردہ زمین کو زندگی بخشتا ہے۔ ایسے ہی کلام الٰہی مردہ دلوں کو روحانی زندگی عطا فرماتا ہے اُن کو جو اُسے سنیں اور اس پر عمل کریں۔ **67**۔اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ دودھ دینے والے جانور جب گھاس پھوس کھاتے ہیں تو اس سے گوبر اور خون بنتا ہے۔ پھر خون سے دودھ کا مادہ تیار ہوتا ہے۔ سائنس بھی یہی بتاتی ہے۔ عِبْرَةً: یعنی مفید سبق یا بڑا نشان۔ **68**۔ سَكَرًا یعنی شراب (نشہ آور مشروب)۔ یہ سورۃ مکی ہے جب خمر (شراب) کی حرمت کا ابھی حکم نہیں ہوا تھا۔ رِزْقًا حَسَنًا: اس کے علاوہ رس، سرکہ اور دیگر مشروبات طیبہ بھی بنتی ہیں۔ **69**۔ وَحْيِ ءِ الٰهِي: 1۔ بے جان چیزوں کی طرف جیسے زمین، آسمان۔ (41:13)(99:6)۔ 2۔ جانداروں کی طرف جیسے اس آیت میں ہے یعنی شہد کی مکھی کی طرف (16:69)۔ 3۔ ملائکہ کی طرف (8:13)۔ 4۔ غیر نبیوں کی طرف جیسے حواریوں کی طرف (5:112)۔ موسیٰؑ کی ماں طرف (28:8)۔ مریم کی طرف (19:18-22)۔ 5۔ رسولوں اور نبیوں کی طرف۔ یہ پانچوں قسم کی وحی ایک ہی طرح کی نہیں ہے۔ بلکہ ان میں بھی فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مرتبہ کا فرق ہے۔ ہاں! روحانی شفاء ہونے میں سب کی وحی برابر ہوتی ہے۔ شہد کی مکھی کی طرف وحی سے مراد اس کی فطرت ہے۔ جبکہ نبیوں کی وحی لوگوں کی ہدایت دینے کے لئے آتی ہے۔ مِمَّا يَعْرِشُوْنَ: چھتیں بنائی جاتی ہیں جن پر انگور کی بیلوں کو چڑھایا جاتا ہے۔ وہاں بھی شہد کی مکھیاں اپنا گھر بناتی ہیں۔ "وحی سے مراد الہام ہے۔ نیز حیوانات کو ان کی طبعی ضروریات کے حصول کے لئے جو سمجھ بُوجھ عطاء کی وہ بھی الہام ہی سے ہے(ii)"۔ **70**۔ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ: تمام قسم کے پھلوں سے۔ "پھر چل راہوں پر اپنے رب کی مطیع ہو کر" یعنی شہد کی مکھیاں رب کی مقرر کردہ آسان راہوں یا نظام کار کے مطابق عمل کریں۔ (سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا)۔ شَرَابٌ: پینے کی چیز (شہد) شہد مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں۔ جس قسم کے مختلف پودوں سے مکھیاں خوراک حاصل کرتی ہیں اسی طرح کے رنگ اور ذائقہ کا شہد بنتا ہے۔

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ
بعض تم میں ایسے ہیں جو لوٹائے جاتے ہیں طرف بدترین عمر کے تاکہ نہ جانیں بعد
عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَاللّٰهُ فَضَّلَ ع ۹ ۱۵
جاننے کے کچھ بھی یقیناً اللہ خوب جاننے والا خوب قدرت رکھنے والا ہے اور اللہ نے فضیلت دی
بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا
بعض کو تمہارے بعض پر رزق میں پس نہیں ہیں وہ لوگ جن کو فضیلت دی گئی
بِرَاۗدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰي مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ
ہرگز لوٹانے والے رزق کو اپنے ان پر کہ مالک ہوئے ہیں (جنکے) داہنے ہاتھ ان کے کہ وہ
فِيْهِ سَوَاۗءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ
اس (رزق) میں برابر ہوں کیا پس نعمت کا اللہ کی وہ انکار کرتے ہیں اور اللہ نے بنائیں
لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ
تمہارے لیے جانوں سے تمہاری بیویاں اور بنائے تمہارے لیے بیویوں سے تمہاری
بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ
بیٹے اور پوتے اور رزق دیا تم کو پاک چیزوں سے کیا پھر باطل پر
يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَيَعْبُدُوْنَ
وہ ایمان لاتے ہیں اور نعمت کا اللہ کی وہ انکار کرتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ
سوائے اللہ کے اس کی کہ جو نہیں قدرت رکھتا ان کے لیے رزق کی آسمانوں سے
وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا
اور زمین سے کچھ بھی اور نہ وہ طاقت رکھتے ہیں پس نہ بیان کرو
لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾
اللہ کیلئے مثالیں یقیناً اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے
ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰي شَيْءٍ وَّ
بیان کی اللہ نے مثال ایک بندہ غلام کی نہیں وہ طاقت رکھتا کسی بات کی اور

71۔وفات یعنی موت۔" ہر نبی ارذل العمر تک پہنچنے سے بچایا جاتا ہے۔آج تک کوئی نبی اس عمر کی حالت (جس میں جاننے کے باوجود پھر نہ جان سکیں) تک نہیں پہنچا(ح)"۔ **72**۔ یعنی جب تم اپنے رزق میں اپنے غلاموں کو شریک نہیں کر سکتے تو خدا کی خدائی میں دوسروں کو کیسے شریک کرتے ہو۔(30:29)۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اپنے خدمت گذاروں کو بھی اپنے کھانے میں سے کچھ دیا کرو۔ اللہ کی نعمتوں کا شکریہ غیر اللہ کو ادا کرنا اس کی نعمتوں کا انکار کرنا ہے۔ **73**۔"مِنۡ اَنۡفُسِکُمۡ یعنی تم ہی میں سے (تمہارے جیسی انسانی جنس سے)۔ وَخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا کے بھی یہی معنٰی ہیں کہ تمہاری جیسی انسانی جنس میں سے تمہاری بیویاں بنائیں جن کے جذبات تمہارے جیسے ہیں۔ اور ان کے ماں باپ بھی تمہارے ماں باپ جیسے ہیں۔ (ii)" مشرکوں کا عقیدہ تھا کہ بُت ان کو رزق اور اولاد دینے کا ذریعہ ہیں اور بیماریوں سے بھی شفا دیتے ہیں۔ حَفَدَةً جمع ہے حَافِدٌ کی۔ یعنی خدمت گزار۔ اس میں بیٹے، پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں سب آجاتے ہیں۔ فرمایا بتوں کا تم احسان مانتے ہو کہ انہوں نے تمہیں تندرستی، اولاد اور روزی دی جو سراسر جھوٹ ہے۔ یعنی تم اللہ کا جو رازق حقیقی ہے شکر ادا نہیں کرتے۔ **74**۔ یعنی معبودانِ باطلہ نہ مینہ برسائیں۔ نہ زمین سے اناج نکالیں پھر بھی تم اپنے بُتوں کو رازق مانتے ہو۔ **75**۔ اللہ کی بابت مثالیں مت بناؤ: یعنی جس طرح بادشاہوں کی رسائی کے لئے وزیر و مشیر ذریعہ بنتے ہیں اسی طرح بتوں، پیروں فقیروں کو اللہ کی رسائی کا واسطہ بنا کر ان کی عبادت نہ کرو۔ ہاں! اللہ تمہیں مثالیں دے کر سمجھاتا ہے۔ پس اس کے ساتھ کسی کو مثیل نہ بناؤ۔(2:23)۔ اللہ خود مختار ہے اسے دوسروں کے مشورہ یا سفارش کی ضرورت نہیں ہے۔" یہ بھی معنٰی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق خود ہی قوانین نہ بناؤ(ح)"۔

مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّ
اس شخص کی کہ دیا ہم نے اسے طرف سے اپنی رزق اچھا پس وہ خرچ کرتا ہے اس سے پوشیدہ اور
جَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
ظاہر کیا وہ برابر ہیں؟ سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں بلکہ اکثر ان میں سے
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا
نہیں علم رکھتے اور بیان کی اللہ نے مثال دو آدمیوں کی ایک ان دونوں میں سے
اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا
گونگا ہے نہیں قدرت رکھتا کسی بات کی اور وہ بوجھ ہے آقا پر اپنے جہاں کہیں
يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ
بھیجتا ہے اُسے نہیں لاتا بھلائی کیا برابر ہے یہ اور وہ شخص کہ جو حکم کرتا ہے
بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۷﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ
انصاف کا اور وہ سیدھی راہ پر ہے اور اللہ کیلئے ہے غیب
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ
آسمانوں اور زمین کا اور نہیں ہے معاملہ قیامت کا مگر مانند جھپکنے
الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۸﴾
آنکھ کے بلکہ وہ زیادہ قریب ہے یقیناً اللہ ہر بات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے
وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
اور اللہ نے نکالا تم کو پیٹوں سے ماؤں کے تمہاری کہ نہیں جانتے تھے تم
شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ
کچھ بھی اور بنائے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ
تاکہ تم شکر کرو کیا نہیں دیکھا انہوں نے طرف پرندوں کی کام میں لگائے ہوئے
فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ
فضا میں آسمان کی نہیں تھامتا انہیں مگر اللہ یقیناً

ع ۱۰ / ۱۶

76۔ "اس آیت میں آزاد سے مراد محمدؐ رسول اللہ ہیں۔ اور سِرًّا وَّ جَهْرًا کے معنٰی تین طرح سے ہو سکتے ہیں۔ 1۔ محمدؐ رسول اللہ دنیا کی خدمت بھی کرتے ہیں مثلاً اخلاق فاضلہ جس کا تعلق دوسرے افراد سے ہے۔ اور وہ خدمت بھی جو لوگوں کو نظر نہیں آتی تھی۔ جیسے دعا، استغفار وغیرہ۔ 2۔ آپ نے خدمت خلق میں رات اور دن ایک کر دئے ہیں۔ اور آپ وہ خدمت کرتے ہیں جو لوگوں کی نظر سے پوشیدہ ہے یعنی وہ اس کی قدر نہیں جانتے جیسے تبلیغ حق وغیرہ۔ اور وہ خدمت بھی جس کا اعتراف دوسرے کرتے ہیں۔ مثلاً دیانت وامانت کے وہ احکام جن کی وجہ سے آپؐ صدیق وامین کہلائے۔ 3۔ ان الفاظ میں قیامت کے وجود پر بھی استدلال ہوتا ہے کہ جب بعض خوبیاں انسان کی بنی نوع انسان سے پوشیدہ رہتی ہیں تو ضرور ایک ایسا یوم الجزاء ہونا چاہئے جب ان کا بدلہ بھی دیا جائے (ح)"۔ نیز اس میں فرمایا کہ بُت وغیرہ تو لنگڑے، لولے، اندھے اور گونگے غلام کی طرح ہیں جو ہل جُل بھی نہیں سکتے۔ مگر اللہ نے رسول بھیجا ہے جو تمہیں دین ودنیا کی حسنات کی ہدایت کرتا ہے اور خود آپ خُلق عظیم پر فائز ہے۔ بتوں سے جن کو تمہارے ہی ہاتھوں نے بنایا ہے تمہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ نااہل وجودوں کا محمدؐ رسول اللہ سے بھلا کیا مقابلہ ہو سکتا ہے۔ نیز اس میں مشرکوں اور مؤمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے مثال دی گئی ہے۔ "ہم نے رزق دیا" یعنی اللہ تعالیٰ نے دیا۔ 77۔ "اس آیت میں پہلے مضمون ہی کی وضاحت ہے اور بتایا ہے کہ روحانی گونگے نکمّے اور نااہل وجود ایک خدمت گزار سر گروہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تم بھی محمدؐ رسول اللہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے (ح)"۔ 78۔ تمام غائب چیزوں کا بشمول قیامت اللہ ہی کو علم ہے کسی اور کو نہیں۔ لہٰذا صرف اُسی اکیلے کی عبادت کرنی چاہئے۔ 79۔ "اس آیت میں کانوں کے بعد آنکھوں اور پھر دلوں یعنی قوتِ فکریہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہی وہ ترتیب ہے جس سے یہ اعضاءِ انسان کے علم بڑھانے کا موجب ہوتے ہیں۔ سائنس نے بتایا ہے کہ سب سے پہلے بچے کے کان کام کرنے لگتے ہیں اور سب سے آخر میں قوتِ فکریہ (ح)"۔ 80۔ فضا میں پرندوں کو نہیں تھامتا سوائے اللہ کے: یعنی پرندوں کو اڑنے کی صلاحیت اللہ ہی نے دی ہے۔

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ
اس میں البتہ نشانات ہیں ان لوگوں کیلئے جو ایمان رکھتے ہیں اور اللہ نے بنایا تمہارے لیے
بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا
گھروں سے تمہارے رہائش کا سامان اور بنائے تمہارے لیے چمڑوں سے چارپایوں کے گھر کہ
تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ
ہلکا پاتے ہو تم انہیں بروز کوچ کے اپنے اور بروز مقیم ہونے کے اپنے اور (بنائے)
اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى
اونوں سے ان کی اور اونٹ کے بالوں سے اور بکریوں کے بالوں سے سامان اور اسباب ایک
حِيْنٍ ﴿۸۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ
وقت تک اور اللہ نے بنائے تمہارے لیے ان چیزوں سے جو پیدا کیں اس نے سائے اور بنائیں
لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ
تمہارے لیے پہاڑوں سے چھپنے کی جگہیں اور اس نے بنائے تمہارے لیے کُرتے جو بچاتے ہیں تم کو
الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُتِمُّ
گرمی سے اور کُرتے جو بچاتے ہیں تم کو جنگ میں تمہارے اسی طرح پوری کرتا ہے
نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا
نعمت اپنی تم پر تاکہ تم فرمانبردار بنو پس اگر وہ پھر جائیں
فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۳﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ
تو صرف تجھ پر پہنچا دینا ہے کھلا کھلا وہ پہچانتے ہیں نعمت
اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَيَوْمَ ع ۱۷
اللہ کی پھر انکار کرتے ہیں اس کا اور اکثر ان میں سے (پکے) کافر ہیں اور جس روز
نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ
کھڑا کریں گے ہم ہر قوم میں سے ایک گواہ پھر نہ اجازت دی جائیگی ان لوگوں کو جنہوں نے
كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
کفر کیا اور نہ وہ عذر قبول کئے جائیں گے اور جب دیکھیں گے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا

81۔ سَكَنًا: بطور رہائش۔ آرام کا ذریعہ۔ ظَعْنِكُمْ: کُوچ کے وقت، سفر میں۔ اَثَاثًا: گھریلو استعمال کی اشیاء جیسے کمبل۔ قالین وغیرہ۔ مَتَاعٌ: تجارتی اشیاء جیسے کھالیں، ہڈیاں، بال وغیرہ۔ شَعَرٌ۔ اَشْعَارٌ: بکریوں کے بال۔ اَصْوَافٌ: صُوف کی جمع ہے یعنی اُون۔ اَوْبَار جمع ہے وَبَر کی یعنی اونٹ کی پشم۔ نیز جانور اور درخت پیدا کئے جن سے گھر اور دیگر اشیاء بناتے ہیں۔ **82**۔ "اَكْنَانًا: چھپنے کی جگہیں یعنی پہاڑوں کی غاروں میں پناہ گاہیں۔ ظِلَالًا: خیمے جو سایہ کرتے ہیں۔ (مفردات)" لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ: تاتم سلامتی میں محفوظ رہو۔ یہاں صرف گرمی کا ذکر ہے مگر عربی کا محاورہ ہے کہ ایسے موقعہ پر جب مناسب ہو ضد کو حذف سمجھ لیتے ہیں (بحر المحیط جلد 5 صفحہ 524) پس عربی قاعدہ کے مطابق آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ اس نے وہ کپڑے بھی بنائے ہیں جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور وہ بھی جو سردی سے تمہیں محفوظ رکھتے ہیں (ii)"۔ اس طرح اللہ نے روحانی طور پر تم کو قرآن کی نعمت عطاء کی تااس کی پیروی سے ابدی زندگی ملے یعنی آخرت کی سلامتی۔ بَاْس: لڑائی کی شدت۔ آپس کا تشدّد۔ **84**۔ يُنْكِرُوْنَهَا: انکار کرتے ہیں اللہ کی نعمت کا یعنی غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اس طرح اللہ کی نعمتوں کا کفران کرتے ہیں۔ کافِرُوْنَ: (پکّے) ناشکرے۔ **85**۔ اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر قوم میں نبی مبعوث ہوئے ہیں۔ اس دعویٰ میں قرآن شریف تمام دوسری شریعتوں سے منفرد ہے۔ (آیت 90)۔ (51:53)۔ حکم نہ ملے گا بولنے کا یعنی عذر پیش کرنے کا۔ نہ ہی ان کو قریب پھٹکنے دیا جائے گا۔ دوسری جگہ فرمایا وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ (77:37)۔ نبی گواہی دے گا کہ اس نے خدا کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ یہ بھی فرمایا لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ (78:39)۔ یہ اجازت کا نہ دینا یا تو جنت میں داخلہ کے متعلق ہے یا دنیا میں واپس جانے کے متعلق۔ بولنے کی اجازت نہ ہوگی: یعنی چہروں سے پہچانے جائیں گے اور پوچھنے کی نوبت نہ آئے گی۔ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ (55:42)۔ ان کے اعضاء جسمانی اُن کے خلاف گواہی دیں گے۔ (41:21-22)۔ "+يُسْتَعْتَبُوْنَ: عتاب عَتَبَہ سے نکلا ہے۔ توبہ سے نہیں۔ عَتَبَةٌ: دروازے کی چوکھٹ۔ جن پر عتاب ہوگا وہ دروازے کی عَتَبَہ (چوکھٹ) پر نہیں آسکیں گے۔ یعنی ان کفار کو ہم اپنے قریب نہ پھٹکنے دیں گے"۔

الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝۸۶ وَ
عذاب پس نہ ہلکا کیا جائے گا ان سے اور نہ وہ مہلت دیئے جائیں گے اور
إِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ
جب دیکھیں گے وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا شرکاء کو اپنے کہیں گے اے رب ہمارے یہ
شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوا مِنْ دُونِكَ ۚ فَأَلْقَوْا
شریک ہیں ہمارے وہ جنہیں تھے ہم پکارتے سوائے تیرے پس ڈالیں گے
إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ۝۸۷ وَأَلْقَوْا إِلَى اللّٰهِ
طرف ان کی بات کہ یقیناً تم البتہ جھوٹے ہو اور ڈالیں گے طرف اللہ کی
يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝۸۸
اس روز صلح اور گم ہو جائیگا ان سے وہ کہ جیسے تھے وہ گھڑتے
الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ زِدْنَاهُمْ
وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور روکا راہ سے اللہ کی بڑھائیں گے ہم انھیں
عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ۝۸۹ وَيَوْمَ
عذاب میں عذاب پر اس لیے کہ تھے وہ فساد کرتے اور جس روز
نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ
کھڑا کریں گے ہم ہر اُمّت میں ایک گواہ خلاف ان کے جانوں سے ان کی
وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ
اور لائیں گے ہم تجھے گواہ ان لوگوں پر اور اتاری ہم نے تجھ پر
الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ
کتاب کھول کر بیان کرنیوالی ہر بات کیلئے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت
لِلْمُسْلِمِينَ ۝۹۰ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَ
فرمانبرداروں کے لیے یقیناً اللہ حکم دیتا ہے انصاف کا اور نیکی کا اور
إِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَ
دینے کا رشتہ دار کو اور روکتا ہے بے حیائی اور ناپسندیدہ بات اور

87۔ شُرَكَاءُهُمْ: اُن کے (بنائے ہوئے) خدا کے شریک یعنی معبودانِ باطلہ جواب میں کہیں گے کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ: تو وہ مزعومہ شریک بات کو لوٹا کر مشرکوں کو کہیں گے کہ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ (10:29-30) یعنی تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے کیونکہ ہم تو معبود ہیں ہی نہیں۔ نہ ہی اللہ کے شریک ہیں۔ نیز (46:6-7)، (19:82-83)، (5:117-118)، (18:53) اور (29:26)۔

88۔ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ: جو وہ گھڑتے تھے یعنی جھوٹے معبود جو بنا رکھے تھے وہ سب کچھ کام نہ آئیں گے۔ وَأَلْقَوْا إِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ: یعنی خدا کی اطاعت کرنے کی پیشکش کریں گے یعنی اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہیں گے کہ عبادت تو ہم خدا ہی کی کرتے تھے مگر بتوں کو اپنی توجہ مرکوز کرنے کی خاطر سامنے رکھتے تھے۔

89۔ "+ ایک اپنی بدی کا اور دوسرا عذاب دوسروں کو بدی سکھانے کا ہوگا۔ خود گمراہ تھے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے تھے۔" وَصَدُّوا: اور انہوں نے (لوگوں کو) روکا۔ **90**۔ وَيَوْمَ نَبْعَثُ: اور اس دن کو بھی یاد کرو جب۔۔۔ شَهِيدًا: رسول کی گواہی کہ پیغام الٰہی لوگوں کو پہنچا دیا تھا۔ ہر نبی اپنی امت پر گواہی دے گا۔ هٰؤُلَاءِ سے امت محمدیہ مراد ہے۔ آنحضرت ؐ گواہی دیں گے اپنی امت کے بارے میں کہ اللہ کے پیغام کو اچھی طرح اُن تک پہنچا دیا تھا۔ تِبْيَانًا : ہر چیز کو بیان کرنے والی یعنی ہر ایسی بنیادی چیز کی وضاحت کرنے والی جس پر ہدایت و ضلالت۔ فلاح و خسران اور حق و باطل کا فرق نمایاں ہو جاتا ہے اور سنت رسول اس کی تفصیل بتاتی ہے۔ جیسے نماز، زکٰوۃ کی تفصیلات۔ "Oقرآن جمیع تعلیماتِ دینیہ کا جامع ہے"۔ لِلْمُسْلِمِينَ: فرمانبرداروں کیلئے (خوشخبری ہے)۔ **91**۔ "Oنیکی کرنے کے تین درجے ہیں۔ 1۔ عدل: یعنی نیکی کے مقابل پر اتنی ہی نیکی کی جائے۔ جتنا لے اتنا دے۔ 2۔ اِحسان: یعنی اِبْتِدَاءً خود ہی نیکی کرنا بغیر کسی کے حق کے۔ بطور احسان فائدہ پہنچانا یا جتنا لے اس سے بڑھ کر دے۔ 3۔ اِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى کا درجہ یعنی کسی سے اس طرح نیکی کرنا جیسی شدت قرابت کے جوش سے ایک قریبی کسی دوسرے قریبی کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ یعنی ماں کے طبعی جوش اور بغیر تصنع سے اور بغیر کسی معاوضہ یا بدلہ کی نیت سے۔ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَّ لَا شُكُوْرًا (76:10) یعنی خالصۃً للہ ہو۔ یہ تین مراتبِ نیکی اللہ کی عبادت میں بھی اور لوگوں سے معاملات کے متعلق بھی ہیں"۔ ایسے ہی بدی کے تین درجے بیان ہوئے ہیں یعنی۔ 1۔ فَحشاء (بے حیائی کے کام)۔ 2۔ مُنکَر (ناجائز کام)۔ 3۔ بَغْی (زیادتی۔ ظلم)۔ دیکھیں احسان 2:113۔ فحشاء 4:16۔ بغی 2:91۔ "ان تین بدی کے اور تین نیکی کے درجات میں تکمیل روحانیت کا نصاب بیان کیا گیا ہے۔ یہ آیت ہر جمعہ میں دوسرے خطبہ میں پڑھی جاتی ہے۔ اور یہ رواج حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد سے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں نے آغاز ہی سے اس کی اہمیت کو سمجھ لیا تھا (ح)"۔ "+ اَلْفَحْشَاء: ہر بدی جس کا اثر خود اپنے پر ہی ہو۔ اَلْمُنْكَر: بدی جس کا اثر دوسروں پر ہو۔ اَلْبَغْيِ: بدی جس کا اثر حکومت پر ہو"۔

الْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٩١﴾ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ
بغاوت سے نصیحت کرتا ہے تم کو تاکہ تم نصیحت پکڑو اور پورا کرو عہد کو
اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ
اللہ کے جب عہد کرو تم اور نہ توڑو قسموں کو بعد
تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ
پختہ کرنے کے ان کے اور یقیناً بنایا تھا تم نے اللہ کو اپنے پر ضامن یقیناً
اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٩٢﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ
اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور نہ ہو مانند اس عورت کی جس نے توڑ دیا
غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ
سوت اپنا بعد مضبوطی کے ٹکڑے ٹکڑے تم بناتے ہو قسموں کو اپنی
دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا
دھوکے کا ذریعہ آپس میں اس لیے کہ ہے ایک جماعت جو کہ بڑھی ہوئی دوسری جماعت سے سوائے اس کے
يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ
نہیں کہ آزماتا ہے تم کو اللہ اس کے ذریعہ اور البتہ کھول کر بیان کریگا تمہارے لیے بروز قیامت وہ کہ تھے تم
فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٩٣﴾ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً
جس میں اختلاف کرتے اور اگر چاہے اللہ البتہ بنا دے تم کو جماعت ایک
وَلَٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ
ولیکن گمراہ ٹھہراتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور البتہ ضرور پوچھے جاؤ گے
عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا
تم متعلق اس کے کہ تھے تم کرتے اور نہ بناؤ قسموں اپنی کو دھوکے کا ذریعہ
بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ
آپس میں ورنہ پھسل جائیگا قدم بعد ثابت ہونے کے اس کے اور چکھو گے برائی
بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٩٥﴾
اس لیے کہ روکا تم نے راہ سے اللہ کی اور تمہارے لیے عذاب ہے بڑا

92۔ اللہ کے ساتھ کیا ہوا عہد جو اسلام میں داخل ہوتے وقت کیا تھا۔ اُسے پورا کرو جیسے اِن آیات میں مذکور ہے۔ (3:77-78)، (9:4-5)، (33:16) اور (48:11)۔ اگر عہد بیعت توڑو گے تو کاتے ہوئے سوت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے مترادف ہو گا۔ نیز اپنی قسموں کو نہ توڑو۔ یعنی انسانی حقوق کی ادائیگی کرو۔ اِسی طرح معاہدوں کو مت توڑو۔ **93**۔ " دَخَلًا بَيْنَكُمْ: یعنی آپس کے دھوکے سے جیسے کفار نے صلح حدیبیہ کو دھوکے سے توڑا (اس وجہ سے کہ دوسری کوئی قوم طاقتور ہو گئی ہے اس لئے اپنے مفاد کی خاطر اس کا ساتھ دینے کے لئے اس کی طرف جُھک گئے اور اپنے کسی اور قوم سے کئے گئے معاہدہ کو توڑ دیا۔ ناقل)۔ فرمایا اپنی قسموں اور معاہدات کو فریب سے آپس میں دھوکہ دہی اور فساد کا ذریعہ نہ بناؤ اس وجہ سے کہ دوسری کوئی قوم طاقتور ہو گئی ہے اور اس کا ساتھ دینے لگو اپنے رسوخ کو بڑھانے کے لئے یا صلح کا معاہدہ اس لئے کرلو کہ وہ قوم اس وقت طاقتور ہے۔ لیکن معاہدہ کے بعد جب وہ تمہاری طرف سے غافل ہو جائے گی تو تم اندر ہی اندر تیاری کر کے اس پر حملہ کر کے اُسے برباد کردو۔ یا ماتحت کردو۔ یا اس کی ترقی روک دو۔ ایسے معاہدات ناجائز ہیں۔ معاہدہ نیک نیتی اور قیام امن کے لئے ہونا چاہئے ورنہ اس کی مثال اس عورت کی طرح ہے جو سوت کات کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے۔ ایسے ہی معاہدات توڑنے والوں کا انجام ہو گا۔ يَبْلُوكُمُ اللّٰهُ بِهٖ: اس اختلافِ حالت کے ذریعہ سے اللہ تمہیں آزماتا ہے۔ اور قیامت کو حق و باطل کا فرق تم پر کھل جائے گا۔ **94**۔ ہدایت جبراً نہیں دی جاتی۔ جو گمراہی میں رہنے کا فیصلہ کرتے ہیں اللہ ان کو گمراہ ٹھہراتا ہے۔ جو ہدایت کا خواہاں ہے اللہ اسے ہدایت دیتا ہے۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ۔ (2:257)۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ (دین کے بارے میں کوئی جبر نہیں۔ جو ہمیں پانے کے لئے کوشش کرتے ہیں تو ہم ضرور ان کو ہدایت کی راہیں بتاتے ہیں) (29:70)۔ نیز دیکھیں 68:8 اور 39:42۔ **95**۔ "صَدَدْتُمْ: تم نے روکا۔ تم خود رُکے (ح)"۔ دَخَلًا: دھوکہ دہی (کا ذریعہ)۔ کافر کو بھی دھوکہ دے کر نہ مارو ورنہ تمہارا اعتبار اُٹھ جائے گا۔ اور اس کے بدلے میں تمہیں عذابِ عظیم دیا جائے گا اور تمہاری طاقت کمزور ہو جائے گی۔ نیز اس طرح مسلمانوں کی بدنامی ہو گی اور تم پر یقین کرنے والے شک میں پڑ جائیں گے۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ
اور نہ خریدو بدلہ میں عہد کے اللہ کے مول تھوڑا یقیناً جو پاس
اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَا عِنْدَكُمْ
اللہ کے ہے وہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر ہو تم جانتے جو پاس ہے تمہارے
يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا
ختم ہوجائے گا اور جو پاس اللہ کے ہے باقی رہیگا اور البتہ ضرور دینگے ہم ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
اجر ان کا زیادہ بہتر اس سے جو تھے وہ کرتے جس نے کی نیکی
مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً
خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہے تو ضرور زندگی دیں گے اُسے ہم زندگی
طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا
پاکیزہ اور البتہ ضرور بدلہ میں دیں گے ہم انہیں اجر ان کا زیادہ بہتر اس سے جو تھے وہ
يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ
کرتے پس جب پڑھے تو قرآن تو پناہ مانگ اللہ سے
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۹﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى
شیطان ملعون سے یقیناً بات یہ ہے کہ نہیں ہے اس کیلئے غلبہ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ
ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور رب پر اپنے وہ بھروسہ رکھتے ہیں سوائے اسکے نہیں کہ غلبہ اس کا
ع ۱۳ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۱﴾
ان لوگوں پر ہے جو دوستی رکھتے ہیں اس سے اور وہ لوگ کہ جو اسے شریک بنانے والے ہیں
وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ
اور جب بدلتے ہیں ہم کوئی نشان جگہ پر کسی نشان کی اور اللہ بہتر جانتا ہے اُسے جو وہ اُتارتا ہے
قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾
وہ کہتے ہیں کہ سوائے اس کے نہیں کہ تُو تو مفتری ہے بلکہ اکثر ان کے نہیں علم رکھتے

96۔ اللہ کے عہد کے بدلہ میں قلیل معاوضہ مت لو۔ یعنی خلاف شرع مال کی طمع کے لئے کوشش نہ کرو۔ وہ تم پر وبال لائے گا۔ تمہارے حق میں وہی مال بہتر ہے جو موافق شرع ہو۔ یعنی رشوت وغیرہ نہ لو۔ **97**۔ نیک اعمال کرنے والوں کو پاکیزہ زندگی عطاء ہوتی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ مگر کافر اور نافرمان کے لئے فرمایا" جو میری یاد سے رُو گردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی۔ 20:125۔ اللہ نیکی کا اجر دس گنا بڑھا کر دیتا ہے (6:161)۔ **98**۔ مرد اور عورت سب کو نیک اعمال کا یکساں ثواب ملے گا۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ **99**۔ "اس آیت سے جیسا کہ سنت نبوی سے ثابت ہے شروع تلاوت قرآن میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنے کا حکم ہے۔ کیونکہ چور وہیں آتا ہے جہاں خزانہ ہو (ح)"۔ یعنی اللہ تعالیٰ شیطانی وساوس سے پیدا ہونے والی بشری کمزوریوں سے بچا کر اپنی پناہ میں رکھے اور قرآنی برکات سے نوازے۔ اس آیت میں اگرچہ مخاطب آنحضرتؐ ہیں مگر مخاطب ساری امت ہے۔ **100**۔ اِنَّهٗ: سچی بات یہ ہے (کہ)۔ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ: یعنی شیطان کو مؤمنوں پر غلبہ حاصل نہیں ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا میرا شیطان مسلمان ہوگیا ہے۔ وہ مجھے سوائے خیر کے کسی بات کا حکم نہیں کرتا۔ پس یہ خیال کہ سورۃ نجم کی تلاوت کرتے ہوئے شیطان نے آنحضرتؐ کی زبان پر تصرف کر لیا تھا لغو اور بہتان ہے۔ **101**۔ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ: بِهٖ یعنی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔ يَتَوَلَّوْنَهٗ: (اُس شیطان) سے دوستی رکھتے ہیں۔ یعنی شیطان کا غلبہ اُن پر ہے جو شیطان سے دوستی کرتے ہیں اور مشرک ہیں نہ کہ ان پر جو مؤمن ہیں اور خدا پر توکل رکھتے ہیں۔ **102**۔ کفار اعتراض کرتے تھے کہ جب پہلے رسول آچکے تھے تو نئے رسول کی کیا ضرورت ہے۔ اور کیوں سابقہ شریعتوں کو منسوخ کیا۔ وہ لوگ اسے افتراءً کہتے تھے۔ فرمایا کہ قرآن تو روح القدس کے ذریعہ نازل ہوا ہے۔ افتراء نہیں کیا۔ بِالْحَقِّ سے مراد ضرورت حقّہ کی وجہ سے کیونکہ سابقہ دین بگڑ چکے تھے۔ قرآنی آیات نہیں بدلیں بلکہ آیات کے بدلنے سے مراد نئی شریعت یا نئے پیغام الٰہی کا آنا مراد ہے۔ قرآن میں دوسری جگہ مرقوم ہے کہ جو کوئی سابقہ شریعت کا حکم بدلا ہے تو اس کی جگہ بہتر حکم اتارا ہے۔ پس اس جگہ قرآن مجید کی آیات کا بدلنا مراد نہیں ہے۔ بلکہ گزشتہ شریعتوں کی آیات مراد ہیں جن کو بدلا ہے۔ یہ تبدیلی فروعی احکامات میں ہے ورنہ بنیادی عقائد و احکامات سب نبیوں کے ایک جیسے ہیں جیسے توحید خداوندی۔ رسولوں کی بعثت، قیامت، جزاء سزا، ملائکہ، جنت اور جہنم۔

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ

تو کہدے اتارا ہے اسے روح القدس نے طرف سے رب کے تیرے ساتھ حق کے تاکہ مضبوط کرے

الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿١٠٣﴾ وَ

ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور ہدایت ہے اور بشارت ہے مسلمانوں کے لیے اور

لَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ

یقیناً یقیناً ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ سوائے اسکے نہیں کہ سکھاتا ہے اسے ایک انسان

لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ

زبان اس شخص کی کہ منسوب کرتے ہیں طرف جس کی عجمی ہے اور یہ زبان ہے

عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ﴿١٠٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۙ

عربی کھلی یقیناً وہ لوگ جو نہیں ایمان لاتے آیتوں پر اللہ کی

لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٥﴾ إِنَّمَا يَفْتَرِي

نہیں ہدایت دیگا انہیں اللہ اور ان کے لیے عذاب ہے دردناک سوائے اس کے نہیں کہ گھڑتے ہیں

الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ

جھوٹ وہ لوگ جو نہیں ایمان لاتے آیات پر اللہ کی اور یہ لوگ ہی

هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٠٦﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ

جھوٹے ہیں جس نے انکار کیا اللہ کا بعد ایمان لانے کے اس پر

إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِنْ

سوائے اس شخص کو جو مجبور کیا گیا اور دل اس کا مطمئن ہے ساتھ ایمان کے ولیکن

مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ

وہ جنہوں نے کھولا ساتھ کفر کے سینہ تو ان پر غضب ہے طرف سے

اللَّهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٧﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ

اللہ کی اور ان کے لیے عذاب ہے بڑا یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے

اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ

پسند کی زندگی ورلی بمقابل آخرت کے اور یقیناً اللہ

103۔ رُوْحُ الْقُدُسِ: یعنی جبرائیل فرشتہ۔ دوسری جگہ اس کو رُوْحُ الْاَمِیْن بھی فرمایا دیکھیں: (26:194-195) اور (2:98) میں اسے جبرائیل بھی کہا گیا ہے۔ **104**۔ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسلم الحضرمی نے کہا کہ ہمارے دو نصرانی غلام تھے یسار اور جبر جو مکہ میں تلواریں بنایا کرتے تھے۔ وہ انجیل پڑھا کرتے تھے۔ نبی اکرمؐ کبھی اُدھر سے گزرتے تو ٹھہر جاتے۔ مشرک کہتے تھے کہ آپؐ اُن سے سیکھتے تھے۔ (یُلْحِدُوْنَ: اشارہ کرتے ہیں یعنی منسوب کرتے ہیں جس شخص کی طرف) دیگر نام عدّاس اور قیس وغیرہ تھے۔ یہ سب عجمی لوگ تھے۔ (یُلْحِدُوْنَ: الحاد کا معنٰی مائل ہونا یا جھکنا ہے)۔ آنحضرتؐ کے زمانہ میں تو تورات و انجیل کے عربی میں ترجمے بھی نہیں ہوتے تھے تو ان غلاموں نے یونانی یا عبرانی زبان میں لکھی کتابیں کیسے پڑھ لیں اور پھر (قرآن میں) فصیح عربی میں ترجمہ کر کے بھی دیا! **106**۔ افتراء تو جھوٹ بولنے والے کرتے ہیں مگر یہ رسول تو صادق اور امین ہے۔ اللہ پر ایمان رکھنے والے کبھی بھی اللہ پر افتراء نہیں کر سکتے۔ ہاں جو منکر ہیں وہی ایسا کام کر سکتے ہیں (اس آیت میں آیت نمبر 104 میں لگائے گئے الزام کا جواب دیا گیا ہے)۔ **107**۔ اُکْرِہَ: مجبور کیا گیا اور اس کے دل میں ایمان و اطمینان تھا تو اسے گناہ نہ ہوگا۔ یعنی اگر ظالم کسی مسلمان کو زبردستی سے ڈرا دھمکا کر اس کے منہ سے کفر کا کلمہ کہلوا دے مگر مؤمن کے دل میں ایمان برقرار رہے تو اللہ تعالیٰ اس کی اس کمزوری کو معاف فرما دے گا۔ (چاہئے کہ وہ توبہ و استغفار کرے)۔

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۰۷ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ
نہیں ہدایت دیتا کفر کرنے والے لوگوں کو یہ لوگ وہ ہیں کہ مہر کردی ہے

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ
اللہ نے دلوں پر ان کے اور کانوں پر ان کے اور آنکھوں پر ان کی اور یہ لوگ

هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝۱۰۸ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ
ہی غافل ہیں نہیں کوئی شک کہ وہ آخرت میں وہی

الْخٰسِرُوْنَ ۝۱۰۹ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ
ناکام ہوں گے پھر یقیناً رب تیرا ان لوگوں کیلئے جنہوں نے ہجرت کی

بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ
بعد اسکے کہ ابتلاء میں ڈالے گئے پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا یقیناً رب تیرا

بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۱۰ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ
بعد اس کے البتہ بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے جس روز آئے گا ہر شخص جھگڑتا ہوا

عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا
طرف سے اپنی اور پورا پورا دیا جائیگا ہر شخص وہ جو اس نے کیا اور وہ نہ

يُظْلَمُوْنَ ۝۱۱۱ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً
ظلم کئے جائیں گے اور بیان کی اللہ نے مثال ایک بستی کی کہ تھی امن والی

مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ
اطمینان والی آتا تھا اس میں رزق اس کا بافراغت ہر جگہ سے

فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ
پس انکار کیا اس نے نعمتوں سے اللہ کی پس چکھایا اسے اللہ نے لباس بھوک

وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝۱۱۲ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ
اور خوف کا بسبب اسکے کہ تھے وہ (برے عمل) کرتے اور یقیناً یقیناً آیا ان کے پاس

رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ
رسول ان میں سے پس جھٹلایا انہوں نے اسے پس پکڑا انہیں عذاب نے اور وہ

111۔" جَاهَدُوْا: جہاد کیا۔ اسلام کے لئے جدوجہد کی (ح)"۔ اس آیت میں اُن لوگوں کا حکم بیان ہوا ہے جو دل سے تو مؤمن ہوں لیکن دشمن کے جبر سے اُنہیں کلمہ کفر زبان پر لانا پڑے۔ 1۔ اوّل یہ کہ وہ اس مُقام کو چھوڑ کر ہجرت کر جائیں۔ 2۔ دین کی اشاعت کے لئے کوشاں رہیں۔ 3۔ صبر استقلال سے اس پر قائم رہیں۔ 4۔ کفر کا ارتکاب نہ کریں۔ اگر وہ ان چار باتوں کا وعدہ کریں تو فرمایا اُن پر عمل کر لینے کے بعد اللہ انہیں معاف فرمادے گا۔ یہاں ہجرت حبشہ کا ذکر ہے۔ یہ سورۃ مکّی ہے۔ مکّے میں تشدّد سہتے ہوئے جن مؤمنوں کے منہ سے کلمہ کفر نکلے تھے مگر بعد میں ہجرت، جہاد، کوشش اور صبر واستقلال سے کام لیا تو ان کے گناہ بخشے گئے تھے۔ حضرت عمار کے باپ حضرت یاسر اور والدہ حضرت سمیہ کفار کے ہاتھوں ظلم اٹھاتے ہوئے شہید ہوگئے تھے۔ مگر بیٹے نے ڈر سے کلمہ کفر کہہ دیا تھا۔ پھر وہ آنحضرتؐ کے پاس روتے ہوئے آئے تب یہ آیات اُتریں۔ **112**۔ اس دن ظلم نہ چلے گا۔ جب (تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا) ہر شخص اپنی جان کے دفاع میں جھگڑا کرتا ہوا آئے گا۔ وہاں انصاف برحق کیا جائے گا۔ اس دِن کوئی کسی دوسرے کے کام نہ آسکے گا۔ **113**۔ یہ بستی مکّہ کی ہے جہاں کپڑے، رزق اور امن سب مہیا تھا۔ کفار کی شرارتوں اور ظلموں کی پاداش میں وہاں سات سال تک سخت قحط پڑا یعنی آنحضرتؐ کے وقت میں۔ (بھوک کا لباس یعنی سات سالہ سخت قحط (بخاری 15:2)۔ بعد میں مسلمانوں نے مکہ فتح کیا جو کفار کے لئے خوف کا لباس بنا۔ فَكَفَرَتْ: پس اس بستی (کے مکینوں) نے ناشکری کی تھی۔ اللہ کے رسول کو ظلم وستم کا نشانہ بنا کر اور مکہ سے نکال کر جیسا کہ اگلی آیت میں مذکور ہے۔ **114**۔ اس عذاب سے مراد وہی بھوک اور خوف کا عذاب ہے جس کا ذکر پچھلی آیت میں کیا گیا ہے۔ یا جنگ بدر میں کافروں کا وہ قتل عام مراد ہے جو مسلمانوں کے ہاتھوں ہوا۔

ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّ
ظالم تھے پس کھاؤ اس سے جو رزق دیا تم کو اللہ نے حلال (اور) طیب اور
اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾
شکر کرو نعمت کا اللہ کی اگر ہو تم اسی کی عبادت کرتے
اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ
سوائے اسکے نہیں کہ حرام کیا تم پر مردار اور خون اور گوشت سؤر کا
وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ
اور وہ کہ پکارا گیا غیر اللہ کیلئے جس پر (نام) پس جو مجبور ہوا نہ چاہنے والا
وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا
اور نہ حد سے بڑھنے والا یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے اور نہ کہو اس چیز کے لیے کہ
تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ
بیان کرتی ہیں زبانیں تمہاری جھوٹ موٹ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے
لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ
تاکہ گھڑ و اللہ پر جھوٹ یقیناً وہ لوگ جو گھڑتے ہیں
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ
اللہ پر جھوٹ نہیں کامیاب ہوتے سامان ہے تھوڑا اور ان کیلئے
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا
عذاب ہے دردناک اور ان لوگوں پر جو یہودی ہوئے حرام کیا ہم نے جو
مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ
بیان کیا ہم نے تجھ پر پہلے سے اور نہیں ظلم کیا ہم نے ان پر و
لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ
لیکن تھے وہ جانوں پر اپنی ظلم کرتے پھر یقیناً رب تیرا
لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے کی بدی ساتھ جہالت کے پھر توبہ کی

115۔یعنی ان جانوروں کے گوشت تم کھا سکتے ہو جن کو کھانا اللہ نے جائز رکھا ہے۔ جو اللہ کے نام پر ذبح کئے جاتے ہیں۔ اس پر تم اللہ کا شکر ادا کرو۔ نیز حلال اور طیب رزق کھاؤ۔ اور اپنی طرف سے حلال کو حرام مت ٹھہراؤ۔ نیز دیکھیں(2:174)، (5:4) اور (6:122,146)۔ **116**۔ هَلَّ: آواز بلند کی۔ (نیز پہلی رات کے چاند کو ہلال اس لئے کہتے ہیں کہ اس کو دیکھ کر آواز بلند کی جاتی ہے)۔ یعنی اِن اقسام کی اشیاء کھانی حرام ہیں۔ 2:174 میں مذکور ہے: اور جو حرام کھانے پر مجبور ہو جائے بشرطِ کہ وہ شریعت سے بغاوت کرنے والا نہ ہو اور نہ ہی حد سے بڑھنے والا تو اُس پر گناہ نہ ہو گا۔ **117**۔ یعنی اپنی عقل سے حرام، حلال نہ بناؤ بلکہ جیسے اللہ کا حکم ہے اس پر ایمان لاتے ہوئے عمل کرو۔ لِتَفْتَرُوْا: لام عاقبت کا ہے یعنی ایسا نہ ہو کہ تم اللہ پر جھوٹ باندھو یا اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ یہ ان جانوروں کی طرف اشارہ ہے جن کو مشرک بتوں کے نام پر وقف کر کے ان کو اپنے لئے حرام ٹھہرا لیتے تھے۔ جیسے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام وغیرہ۔ دیکھیں(5:104) و(6:140,141,143)۔ **118**۔ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ: دنیوی زندگی کے مزے مختصر ہیں۔ **119**۔ مِنْ قَبْلُ سے مراد آیات 6:147 اور 4:161 ہیں جو اس سورت (نحل) سے پہلے کی نازل شدہ ہیں یا اس سورت (نحل) کی آیات 116 اور 117 میں جو بیان درج ہے۔ ترجمہ: اور اس سے قبل یہودیوں پر بھی ہم نے وہ سب چیزیں حرام کی تھیں جن کا ذکر ہم نے (بذریعہ وحی) تجھ سے کیا ہے۔

مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا
بعد اس کے اور اصلاح کی یقیناً رب تیرا بعد اس کے
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا ۱۵ ع ۹ ۲۱
البتہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے یقیناً ابراہیم تھا معلم خیر فرمانبردار
لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ شَاكِرًا
اللہ کا موحد اور نہ تھا مشرکوں میں سے شکر گذار تھا
لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۲﴾
نعمتوں کا اس کی اس نے چن لیا تھا اسے اور ہدایت دی تھی اسے طرف راہ سیدھی کی
وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ
اور دی تھی ہم نے اسے دنیا میں بہتری اور یقیناً وہ آخرت میں
لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ
البتہ نیکوں سے ہوگا پھر وحی کی ہم نے طرف تیری کہ پیروی کر
مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۴﴾
مذہب ابراہیم موحد کی اور نہ تھا مشرکوں میں سے
اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ
سوائے اسکے نہیں کہ ڈالا گیا تھا (وبال) سبت کا ان لوگوں پر جنہوں نے خلاف ورزی کی تھی اس میں (حکم کے بارہ)
وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا
اور یقیناً رب تیرا البتہ فیصلہ کریگا درمیان ان کے بروز قیامت اس میں
كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ
کہ تھے وہ جس میں اختلاف کرتے بلا طرف راہ اپنے رب کی
بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ
ساتھ دانائی اور نصیحت عمدہ کے اور جھگڑا ان سے ساتھ اس بات کے
هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ
جو بہتر ہے یقیناً رب تیرا ہی زیادہ جانتا ہے اسے جو گمراہ ہوا

120۔"بِجَهَالَةٍ: یعنی عدم عرفان کی وجہ سے۔ اصلاح کی اپنی بھی اور دوسروں کی بھی۔ مِنۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ: یعنی اس (پاک تبدیلی) کے بعد۔ یعنی حلال اور حرام میں جو بے اعتدالیاں ہوئیں تو ایمان لانے کے بعد بخشی جائیں گی۔ **121**۔"اُمَّةً: مثالی نمونہ۔ اُسوہ حسنہ۔ امام۔ جامِعُ الۡخَیۡرِ۔ ایسا بے نظیر انسان جس سے امتیں پیدا ہوں۔"یعنی ابراہیمؑ فی ذاتہ ایک امت تھا۔ اس کے اسوہ پر چلو حلال و حرام کی تمیز کرتے ہوئے۔ وہ مشرک نہ تھا۔ تم بھی شرک نہ کرنا۔ اُمَّةً: امام جیسے اللہ نے فرمایا اِنِّیۡ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (2:125)۔ نیز اُمَّةً کا معنٰی "کچھ مدت تک" بھی ہے (11:9)۔ **122**۔ لِاَنۡعُمِهٖ: یعنی اللہ کی نعمتوں کا (ii)۔ اِجۡتَبٰهُ: (اللہ نے) اُس کو چُن لیا تھا۔ **123**۔ یعنی اس (ابراہیم) کو دنیا اور آخرت کی حسنات اللہ نے عطاء کیں۔ "مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ: یعنی اس (ابراہیم) کی صلاحیتیں اور طاقتیں اس کی وفات کے بعد اگلے جہان کی اعلیٰ ترقیات سے کامل مناسبت رکھنے والی ہوں گی۔ اور اس طرح وہ بلند مراتب تک پہنچنے کا اہل ہوگا (ح)"۔ **124**۔ اَنِ اتَّبِعۡ مِلَّةَ اِبۡرٰهِیۡمَ حَنِیۡفًا: یعنی ابراہیمؑ کی طرح شرک مٹا کر قیام توحید کرنا۔ مِلّت: اللہ نے جو دین کسی نبی کو دیا۔ **125**۔ سَبَتَ: اس نے آرام کیا۔ آرام کرنے کا دن۔ یَخۡتَلِفُوۡنَ: یہودی اختلاف کرتے ہیں۔ اَلَّذِیۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِیۡهِ: جنہوں نے خلاف ورزی کی تھی اس حکم کے بارے میں: یہود کا یہ اعتراض کہ کیوں تورات کی حرام کردہ چیزوں کو تم نے اپنے دین میں حلال قرار دیا ہے۔ اور سبت کو بھی نہیں مانتے ہو۔ حالانکہ تم کہتے ہو کہ تورات کو بھی خدا نے اتارا تھا۔ جواب میں فرمایا کہ اصل دینِ ابراہیمؑ میں سبت (ہفتہ کا دن) کا کوئی حکم نہ تھا۔ اسی طرح دین اسلام میں بھی نہیں۔ سبت (ہفتہ) کے دن دنیوی کام نہ کرنے کا وبال تو یہود پر احکام الٰہی کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سے ڈالا گیا تھا۔ **126**۔"حکمت: کلام جو حق کے موافق و مناسب حال ہو۔ مَوۡعِظَةِ: کلام جو دلوں کو نرم کردے۔ قرآن کے مطابق عقلمندوں کے لئے استدلال (دلیل دے کر) کی ضرورت ہوتی ہے۔ عوام الناس کے لئے موعظہ حسنہ کی۔ اصحاب خصومت کے لئے اُن کے حال کے مطابق۔ لہٰذا احسن طریق اپنا کر کلام حق کی تبلیغ کرنی چاہئے۔ یعنی جس سے قضیہ نہ پڑے (ح)" نیز دیکھیں 29:47 اور 45-20:44۔

سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ

راہ سے اس کی اور وہی زیادہ جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو اور اگر سزا دو تم

فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ

تو سزا دو تم اسی قدر اس کی کہ ایذاء دیئے گئے ہو تم (جتنی) اور البتہ اگر صبر کرو تم

لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا

یہ بہتر ہے صبر کرنیوالوں کے لیے اور صبر کر اور نہیں ہے صبر تیرا مگر

بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا

ساتھ اللہ کے اور نہ غم کر ان پر اور نہ ہو تو تکلیف میں اس سے جو

يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ

وہ تدبیر کرتے ہیں یقیناً اللہ ساتھ ہے ان لوگوں کے جنہوں نے تقویٰ کیا اور ان لوگوں کے جو کہ

هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

احسان کرنے والے ہیں

ع ۱۶ ۲۲

127۔اسلام نے دفاعی جنگوں کی اجازت دی ہے۔ جارحانہ کی نہیں۔ بدی کے بدلے بدی بُری نہیں مگر صبر کر لینا بہتر ہے۔

128۔ "یعنی تجھے دشمنانِ اسلام سے اتنی تکلیف پہنچتی ہے کہ اللہ ہی صبر کی توفیق دے تو صبر ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ تیرا صبر کرنا اللہ کی مدد کی وجہ سے ہے(ح)"۔ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ:ان پر غم نہ کر۔ یعنی کافروں پر جو تباہی آئے گی اس کا غم نہ کر۔ یا انہوں نے مسلمانوں پر جو ظلم کئے ہیں۔ابوسفیان کی بیوی ہندہ عتبہ کی بیٹی تھی۔ جنگ بدر میں حضرت حمزہ نے عتبہ کو قتل کیا تھا۔ ہندہ نے وحشی نامی حبشی کے ذریعہ سے جنگ احد میں حضرت حمزہ کو شہید کروایا اور آپ کا کلیجہ نکال کر چبایا۔ کفار نے مسلمان شہداء کا مُثلہ کیا تو آنحضرتؐ بہت خفا ہوئے۔ اور فرمایا کہ ہم بھی جب موقع ہاتھ لگا تیس(30) کافروں کا مثلہ کریں گے۔ اس پر آیت 128 نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے اپنا فیصلہ بدل لیا۔"اُن پر غم نہ کر" نیز دیکھیں 35:9۔

129۔ متقی وہ ہے جو اللہ کو اپنی ڈھال بنائے("Oہر قسم کی بدی سے پرہیز کرے")۔ مُحْسِن وہ متقی ہے جو دوسروں کو بھی اللہ کی ڈھال کے پیچھے کھڑا کرے("Oلوگوں سے نیکی کرے")۔ لٰہذا محسن کا درجہ متقی سے بڑھ کر ہے۔(2:113، 2:3)مؤمن کو چاہئے کہ وہ متقی اور محسن بنے۔ تقویٰ میں حقوق اللہ اور احسان میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی ادا کرنا مراد ہے۔

سبحٰن الّذیٓ ١٥ ٤٠٨ بنیٓ اسرآءیل ١٧

سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ١

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

پاک ہے وہ جو لے گیا بندہ اپنے کو ایک رات مسجد

الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ

الحرام سے تا مسجد اقصیٰ وہ (مسجد) کہ برکت دی ہم نے اردگرد اس کے

لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ٢ وَاٰتَيْنَا

تاکہ دکھائیں ہم اسے نشانیاں اپنی یقیناً وہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے اور دی ہم نے

مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا

موسیٰ کو کتاب اور بنایا تھا ہم نے اسے ہدایت (کا ذریعہ) بنی اسرائیل کے لیے یہ کہ نہ

تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ٣ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ

بناؤ سوائے میرے کوئی کارساز اے اولاد ان لوگوں کی جنہیں سوار کیا ہم نے ساتھ نوح کے

اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ٤ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي

یقیناً وہ تھا بندہ شکر گذار اور یقینی طور پر بتا دیا تھا ہم نے بنی اسرائیل کو (ان کی)

الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا

کتاب (یعنی توریت) میں البتہ ضرور فساد کرو گے تم (اس) ملک میں دو مرتبہ اور البتہ ضرور سرکشی کرو گے تم سرکشی

كَبِيْرًا ٥ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا

بڑی پس جب آیا وعدہ پہلے مرتبہ کا ان دو میں سے بھیجے ہم نے تم پر بندے

لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ

اپنے جنگ جو سخت سو وہ گھس گئے درمیان (تمہارے) شہروں کے اور ہو گیا

17-سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ/اَلْاِسْرَاء (مکی)

5 نبوی میں نازل ہوئی۔2۔سُبْحٰن : پاک ہے ان شریکوں سے جن کو مشرکین اُس (خدا) کے ساتھ شریک کرتے ہیں۔ مسجد اقصیٰ یروشلم میں سلیمانؑ کی مسجد کا نام ہے۔ آنحضرتؐ اپنی چچا زاد بہن امّ ہانیؓ (یعنی ہند بنت ابو طالب) کے گھر مقیم تھے جب اسرا کا واقعہ 11 یا 12 نبوی میں پیش آیا جس میں آنحضورؐ نے کشفاً مکہ کی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر کیا (بخاری 3886۔5 صفحہ 226) اور پھر واپسی ہوئی۔ اس آیت میں اس کا ذکر ہوا ہے۔(بخاری 63:41)۔ آیت 61 میں اسے رُءْیَا کہا گیا ہے۔ یہاں آنحضرتؐ نے تمام انبیاء کی امامت فرمائی۔ اس کے علاوہ جو معراج کا واقعہ ہے وہ کشف 5 نبوی میں پیش آیا تھا۔ جس میں آنحضرتؐ نے آسمانوں کی روحانی سیر فرمائی تھی (بخاری 62:42)۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر سورہ نجم میں آیا ہے (53:12-19)۔ ان دو مختلف واقعات کی تفصیل احادیث میں درج ہے۔ مِنْ اٰيٰتِنَا : ہماری نشانیوں میں سے کچھ ۔ مسجد حرام کے مقابلہ میں بیت المقدس کو مسجد اقصیٰ یعنی دُور کی مسجد کہا ہے۔ معراج (53:12-19) اور اسراء (17:2) کے واقعات اعلیٰ درجہ کے روحانی کشوف تھے۔ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا کسی بشر کے لئے ممکن نہیں ہے خواہ رسول ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ کفار کے آنحضرتؐ کو آسمان پر جا کر واپس آنے کا معجزہ دکھانے کے مطالبہ کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا کہ بشر رسول کا جسمِ عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا ممکن نہیں ہے۔(17:94)۔ جس دن سے حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرتؐ کے اسراء کی خبر سُن کر تصدیق کی تو آنحضرتؐ نے انہیں صدیق کہنا شروع کر دیا۔ 3۔ اَلَّا : (یہ کہتے ہوئے) کہ نہ بناؤ سوائے میرے کوئی کارساز۔ 4۔ نوحؑ کے ساتھ (کشتی میں)۔ اِنَّهٗ : ہٗ یعنی موسیٰؑ مراد ہے۔ (اور یہ بھی کہا) اے اولاد اُن لوگوں کی جنہیں نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا۔ میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا۔ ذُرِّيَّةَ میں ۃ پر زبر ہے کیونکہ اس سے پہلے حرف ندا "یا" محذوف ہے۔ نیز زبر اس لئے بھی آئی ہے کہ اس سے تخفیف یا شرم دلائی گئی ہے کہ اے بنی اسرائیل شرم کرو۔ 5۔ یہودیوں نے داؤدؑ اور پھر عیسیٰؑ پر بہت ظلم کئے۔ اس وجہ سے ان پر دو لعنتیں پڑیں (5:79) جن کی سزا میں پہلے نبوکد نضر شاہ بابل کے ذریعہ 587 ق۔م میں یعنی داؤدؑ سے 400 سال بعد حملہ کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ اس نے فلسطین پر حملہ کر کے صدقیا کو شکست دی اور اسکی آنکھیں نکال دیں۔ اور تورات کے تمام نسخے جلا ڈالے۔(سلاطین باب 25)۔ 6۔ عِبَادًا لَّنَآ : ہمارے (کچھ) بندے۔ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ : تمہارے شہروں میں گھس گئے (اسی سے جاسوس ہے) اور یہودیوں کو غلام بنا کر ساتھ لے گیا۔(ii)۔ سلاطین نمبر 2 باب 25 نیز استثناء 30-28:15۔(NEBUCHAD NEZAR) نبوکد نضر یہودیوں کے دس قبیلوں کو حزقیل نبی کے ہمراہ قید کر کے بابل لے گیا۔ یہ قبیلے بعد میں افغانستان، ہندوستان، کشمیر، تبّت تک پھیل گئے۔ یہی گمشدہ بھیڑیں تھیں جن کی ہدایت کیلئے مسیح ناصریؑ کشمیر پہنچے تھے۔

وَعۡدًا مَّفۡعُوۡلًا ﴿۵﴾ ثُمَّ رَدَدۡنَا لَکُمُ الۡکَرَّۃَ عَلَیۡہِمۡ وَ
وعدہ پورا پھر دوبارہ دیا ہم نے تمہیں غلبہ ان پر اور
اَمۡدَدۡنٰکُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِیۡنَ وَ جَعَلۡنٰکُمۡ اَکۡثَرَ نَفِیۡرًا ﴿۶﴾ اِنۡ
مدد دی ہم نے تم کو ساتھ مالوں اور بیٹوں کے اور کر دیا ہم نے تم کو زیادہ لشکریں میں اگر
اَحۡسَنۡتُمۡ اَحۡسَنۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ ۟ وَ اِنۡ اَسَاۡتُمۡ فَلَہَا ؕ
نیکی کرو گے تم تو نیکی کرو گے جانوں کے لیے اپنی اور اگر بدی کرو تم تو انہیں کیلئے ہے
فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَۃِ لِیَسُوۡٓءٗا وُجُوۡہَکُمۡ وَ لِیَدۡخُلُوا
پھر جب آیا وعدہ دوسری مرتبہ کا تاکہ وہ (دشمن) بگاڑ دیں چہروں کو تمہارے اور تاکہ داخل ہوں
الۡمَسۡجِدَ کَمَا دَخَلُوۡہُ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَّ لِیُتَبِّرُوۡا مَا عَلَوۡا
مسجد (یعنی بیت المقدس میں) جیساکہ داخل ہوئے تھے اس میں پہلی دفعہ اور تاکہ ہلاک کریں وہ اسے کہ جس پر غالب آئیں
تَتۡبِیۡرًا ﴿۷﴾ عَسٰی رَبُّکُمۡ اَنۡ یَّرۡحَمَکُمۡ ۚ وَ اِنۡ عُدۡتُّمۡ عُدۡنَا ۘ وَ
خوب ہلاک کرنا (اب بھی) ممکن ہے رب تمہارا کہ رحم کرے تم پر اور اگر پھر کرو گے (بدی) تم تو پھر کریں گے ہم
جَعَلۡنَا جَہَنَّمَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ حَصِیۡرًا ﴿۸﴾ اِنَّ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ یَہۡدِیۡ
(بھی سزا) اور بنایا ہے ہم نے جہنم کو کافروں کے لیے قیدخانہ یقیناً یہ قرآن راہنمائی کرتا ہے
لِلَّتِیۡ ہِیَ اَقۡوَمُ وَ یُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ
اس (راہ) کی جو سب سے زیادہ درست ہو اور خوشخبری دیتا ہے مومنوں کو وہ جو کہ کرتے ہیں
الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمۡ اَجۡرًا کَبِیۡرًا ﴿۹﴾ وَّ اَنَّ الَّذِیۡنَ لَا
نیکیاں کہ ان کے لیے اجر ہے بڑا اور یقیناً وہ لوگ جو نہیں
یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ اَعۡتَدۡنَا لَہُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿۱۰﴾ وَ یَدۡعُ
ایمان لاتے آخرت پر تیار کیا ہے ہم نے ان کے لیے عذاب دردناک اور بلاتا ہے
الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَہٗ بِالۡخَیۡرِ ؕ وَ کَانَ الۡاِنۡسَانُ
انسان برائی کو جیساکہ وہ بلاتا ہے بھلائی کو اور ہے انسان
عَجُوۡلًا ﴿۱۱﴾ وَ جَعَلۡنَا الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ اٰیَتَیۡنِ فَمَحَوۡنَاۤ اٰیَۃَ
بہت جلد باز اور بنایا ہم نے رات اور دن کو دو نشان سو مٹا دی ہم نے نشانی

7۔ ثُمَّ رَدَدۡنَا لَکُمۡ: پھر دوبارہ دیا تم کو غلبہ (یہود کی یروشلم میں واپسی): دارا اوّل جو 485 ق م تک مید اور فارس کا حکمران تھا۔ (اسے سائرس خسرو بھی کہتے ہیں جو مید و فارس کا بادشاہ تھا) اس نے بابل پر حملہ کر کے نبوکدنضر کے خاندان کو تباہ کر دیا اور بنی اسرائیل سے خفیہ معاہدہ کر لیا اور پھر اس وعدہ کے موافق نحمیاہ نبی کے ذریعہ یہود کو دوبارہ بیت المقدس میں آباد کر دیا۔ (539 ق م میں)۔ پھر 516 ق م تک مسجد دوبارہ بن گئی۔ کتاب نحمیاہ باب 1 و 2 (ii)۔ 8۔ پھر دوسری مرتبہ کی سزا 70ء میں Titus (ٹائٹس) شاہ روم کے ذریعہ سے ملی (مسیح کو دکھ دینے کے نتیجہ میں)۔ اُس نے بیت المقدس پر حملہ کیا اور مسجد سلیمان کو تباہ کیا۔ (مسجد کی صرف مغربی دیوار بچ گئی تھی)۔ وہاں سُؤر کی قربانی کی۔ فرمایا جب آخری وعدہ (کے پورا ہونے) کا وقت آئے گا (تو ہم تمہارے خلاف ایسے لوگ لے آئیں گے) جو تمہارے چہروں کو رنج سے ڈھانک دینگے۔ مَا عَلَوۡا تَتۡبِیۡرًا: اور خوب ہلاکت پھیلائی (تو یہ بات بھی پوری ہوگئی)۔ رومیوں کو معلوم ہوا تھا کہ یہودی رومی حکومت سے بغاوت کرنے والے ہیں۔ (فَلَہَا: تو بدی کا وبال تمہاری جانوں پر پڑے گا۔) دیکھیں استثناء 26-32:18 و قرآن 17:6 و لوقا 24-21:20 متی 23:38۔ نیز انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا زیر لفظ Jew جیو۔ یہ دوسری سزا تھی جو یہود کو ملی۔ (نیز۔ Historians History Of The World) یہود کا دو مرتبہ فساد کرنا: استثناء (28:15,49-50,63-66) اور (30:15) میں درج ہے۔ قرآنی آیات 4 تا 8 کے سلسلہ میں۔ 9۔ "یہود کے بارے میں بیان ہے کہ اگر تم بداعمالیوں کی طرف لوٹو گے تو اللہ تعالیٰ کا قانون مجازات بھی پاداش و سزا کی طرف لوٹے گا۔ گویا عمل اور اس کا نتیجہ دو لازم و ملزوم حقیقتیں ہیں (ح)"۔ بنی اسرائیل کی دو دفعہ تباہی کا ذکر آچکا ہے۔ اب تیسری دفعہ (موجودہ زمانہ میں) کا ذکر اِنۡ عُدۡتُّمۡ عُدۡنَا میں مذکور ہے کہ اگر پھر یہود نے ظلم کی راہ اختیار کی تو اللہ اُن کی پکڑ کرے گا۔ وَجَعَلۡنَا جَہَنَّمَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ حَصِیۡرًا: ان کو پھر جہنم واصل کرے گا پھر معافی نہ ہوگی۔ آیات 8 تا 14 (ii)۔ 10۔ اَقۡوَمُ: "O سیدھی کامل راہ جس میں دلائل عقلیہ اور برکات سماویہ موجود ہیں"۔ 11۔ (اور قرآن یہ بھی کہتا ہے)۔۔۔ عَذَابًا اَلِیۡمًا۔ (اگر تم بے ایمان رہو گے تو دردناک عذاب تمہارے لئے تیار کر رکھا ہے)۔ 12۔ "انسان کبھی ظاہری طور پر خیر کو بلا رہا ہوتا ہے مگر وہ درحقیقت شر کو بُلا رہا ہوتا ہے۔ اس صورت میں اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ (ح)"۔ بلاتا ہے انسان بُرائی کو جیسے وہ بلاتا ہے بھلائی کو۔ یعنی انسان جیسے بہتری کی دعا کرتا ہے اسی طرح کبھی دلگیر ہو کر برائی کی دعا مانگنے لگ جاتا ہے کہ عذاب جلد آئے۔ یا اپنے لئے یا اقرباء کے لئے بددعا کرتا ہے۔ دُعَآءَہٗ یعنی کَدُعَآءِہٖ۔ کفار کہتے تھے اگر تو سچا ہے تو ہمارے لئے عذاب لے آ۔ عذاب جلد چاہتے تھے بجائے خیر کے۔ (دیکھیں 8:33 و 38:17 و 55-29:54 و 27:47 و 10:12 و 17:12 و 13:7)۔

الَّیْلِ وَجَعَلْنَآ اٰیَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ
رات کی اور بنایا ہم نے نشان کو دن کے دکھانیوالا تاکہ تلاش کرو فضل
رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَیْءٍ
رب کا اپنے اور تاکہ جان لو تم گنتی سالوں کی اور (جان لو) حساب اور ہر چیز
فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا (13) وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىِٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ۭ
تفصیل کی ہے ہم نے اسکی خوب تفصیل اور ہر آدمی کو لگا دیا ہم نے اسے اعمال نامہ اُس کا گردن میں اس کی
وَنُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا (14) اِقْرَاْ
اور نکالیں گے ہم اس کیلئے بروز قیامت ایک کتاب پائے گا اسے کھلا ہوا پڑھ
كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا (15) مَنِ
کتاب اپنی کافی ہے نفس تیرا آج تجھ پر حساب لینے والا جس نے
اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
ہدایت پائی تو سوائے اسکے نہیں کہ اس نے ہدایت پائی واسطے نفس کے اپنے اور جو گمراہ ہوا تو سوائے اسکے نہیں
یَضِلُّ عَلَیْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا
کہ وہ گمراہ ہوتا ہے اپنے خلاف ہی اور نہ بوجھ اُٹھائیگی بوجھ اُٹھانے والی (جان) بوجھ دوسری کا اور نہیں ہیں ہم
مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (16) وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ
عذاب دینے والے یہاں تک کہ مبعوث کریں کوئی رسول اور جب ارادہ کرتے ہیں ہم کہ ہلاک کریں ہم
قَرْیَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِیْهَا فَفَسَقُوْا فِیْهَا فَحَقَّ عَلَیْهَا
کسی بستی کو حکم کرتے ہیں ہم مالداروں کو اس کے جس پر وہ نافرمانی کرتے ہیں اس میں پھر واجب ہو جاتی ہے اس پر
الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِیْرًا (17) وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ
(عذاب) کی بات پھر برباد کرتے ہیں اُسے اچھی طرح برباد کرنا اور کتنی ہی ہلاک کیں ہم نے قومیں
مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا
بعد نوح کے اور کافی ہے رب تیرا گناہوں کی بندوں کی اپنے خوب خبر رکھنے والا
بَصِیْرًا (18) مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا
خوب دیکھنے والا جو شخص کرتا ہے چاہتا دُنیا جلدی کرتے ہیں ہم اسکے لیے اس میں

13۔ ہم رات کے نشان یعنی اندھیرے کو مٹا دیتے ہیں اور دن کو روشن دکھانے والا بنادیتے ہیں تاکہ تم دنیوی فوائد حاصل کرو۔ رات کے فوائد مخفی اور دن کے ظاہر ہیں۔ وَ اَلْحِسَابَ: اور حساب رکھنے کا طریقہ۔ 14۔ طَائِرِ: وہ عمل جس کا انسان عادی ہو جائے۔ (اقرب)۔ یہ اعمال لکھے جاتے ہیں۔ كِتٰبً یَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا یعنی ہم عمل نامے کو سامنے رکھ دیں گے۔ (طائر: اعمال نامہ)۔ اگرچہ چھپے اعمال نظر نہیں آتے مگر وہ گردن میں پڑے ہوئے ہیں۔ یعنی ایک پوشیدہ اعمالنامہ میں محفوظ ہیں۔ اور جن کی جزاء مل کر رہے گی۔ یعنی جو اخروی زندگی میں کھلے طور پر ظاہر ہو جائیں گے۔ عرب لوگ پرندوں سے شگون لیا کرتے تھے۔ کہ پرندہ اوپر سے گذرا یا دائیں سے یا بائیں طرف سے وغیرہ (رازی)۔ قرآن میں اس جگہ طائر سے مراد اعمال نامہ ہے جو ساتھ (گردن میں) لگا ہوا ہے اور جسے وہ قیامت کے روز ایک کھلی کتاب کے طور پر پائے گا۔ اسے کہا جائے گا کہ اپنا اعمال نامہ پڑھ لو۔ کتاب پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ اپنی سزا بھگتو۔ 16۔ کوئی شخص دوسرے کی بجائے جواب دہ نہ ہوگا۔ بلکہ مجرم ہی جواب دہ ہوگا (ii)۔ (نیز دیکھیں 6:165 اور 29:14)۔ 17۔ اللہ لوگوں کو فسق و فجور کا حکم نہیں کرتا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ (7:29) بلکہ وہ تو عدل و انصاف اور احسان کرنے اور اقرباء نوازی کا حکم دیتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (16:91)۔ اللہ رسول بھیجتا ہے جو اللہ کے احکام پہنچاتے ہیں مگر لوگ نافرمانی کر کے اپنے اوپر عذاب وارد کر لیتے ہیں۔ "اَمَرْنَا مُتْرَفِیْهَا۔۔۔" یعنی ہم لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم دیتے ہیں جس پر وہ الٹا نافرمانی اختیار کرتے ہیں تو ان پر عذاب آتا ہے۔ (ابن عباسؓ، بحر محیط جلد 6) و (ii)۔ "O دنیوی عذاب کا موجب کفر نہیں بلکہ شرارت ہے اور تکبر میں حد سے بڑھ جانا"۔ مُتْرَفٌ اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی مرضی پر چلتا ہے اور نیک بات کو نہیں مانتا۔ قَرْیَۃً سے مراد اُمّ القریٰ یعنی وہ بستی جس میں اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجا ہے۔ فَحَقَّ عَلَیْهَا الْقَوْلُ: تو اس پر (عذاب کا) فرمان صادق آجاتا ہے۔ 18۔ نوحؑ کے بعد بھی کئی قوموں میں ایسا ہی ہوا جیسے آیت 17 میں مذکور ہے۔

مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا
جتنا چاہتے ہیں ہم جس کے لیے پسند کرتے ہیں ہم پھر بنا دیں گے ہم اس کے لیے جہنم داخل ہوگا اس میں
مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا
مذمت کیا ہوا دھتکارا ہوا اور جس نے چاہا آخرت کو اور کوشش کی اس کے لیے
سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۰﴾
کوشش کرنا اور وہ مومن ہے تو یہ لوگ ایسے ہیں کہ ہے کوشش ان کی مقبول
كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَآءُ
سب کو مدد دیتے ہیں ہم اِن کو بھی اور اُن کو بھی بخشش سے تیرے رب کی اور نہیں ہے بخشش
رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۱﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ
رب کی تیرے (کسی سے) روکی گئی ہوئی دیکھ کس طرح فضیلت دی ہم نے بعض کو ان میں سے بعض پر
وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۲﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ
اور البتہ آخرت بہت بڑی ہے درجوں کے لحاظ سے اور بہت بڑی ہے فضیلت دینے میں نہ بنا ساتھ اللہ کے
اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۳﴾ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا
(کوئی) معبود دوسرا ورنہ بیٹھ رہے گا تو مذمت کیا ہوا چھوڑا ہوا اور تاکیدی حکم کیا رب نے تیرے یہ کہ
تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ
نہ عبادت کرو مگر اسی کی اور ساتھ ماں باپ کے نیکی (کرو) اگر پہنچ جائیں
عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰـهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ
پاس تیرے بڑھاپے کو ایک ان دونوں میں سے یا دونوں ان کے تو نہ کہیو ان دونوں کے لیے اُف
وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا
اور نہ جھڑکیو ان دونوں کو اور کہہ ان دونوں کے لیے بات عزت والی اور جھکا ان دونوں کے لیے
جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ
بازو اطاعت کا رحمت سے اور کہہ اے رب میرے رحمت کر ان دونوں پر جیسا کہ انہوں نے پرورش کی
صَغِيْرًا ﴿۲۵﴾ۭ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا
میری بچپن میں رب تمہارا خوب جانتا ہے اسے جو دلوں میں ہے تمہارے اگر ہوگے تم

19۔ عَاجِلَة: جلد ملنے والی یعنی دنیا کا فائدہ جو عارضی ہے (مفردات) (ii)۔ **20**۔ آخِرَةَ: دیر سے ملنے والی یعنی آخرت کی زندگی۔ مَا نَشَاءُ: جتنا ہم چاہتے ہیں۔ سَعٰی لَهَا: جو اس کے لئے (یعنی آخرت کے لئے) کوشش کرے جیسی کوشش کرنی چاہئے تو اس کی کوشش مَشْكُوْرًا مقبول ہو جاتی ہے۔ مَنْ کا لفظ مفرد اور جمع دونوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ "قبولیتِ عمل کے لئے ارادہ، کوشش اور ایمان درکار ہوتے ہیں (ii)۔ **21**۔ ہم سب کو مدد دیتے ہیں یعنی دنیوی سامانِ زیست دنیاداروں کو بھی اور دینداروں کو بھی دیتے ہیں یعنی یہ سب کے لئے عام ہے۔ کسی گروہ پر بند نہیں ہے۔ مگر روحانی عطاء اور کامیابی صرف مؤمنوں کے لئے مخصوص ہے۔ وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی جو اللہ کی طرف جانے اور قرب حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں تو اللہ انہیں اس طرف کی ہدایت کر دیتا ہے۔ (29:70)۔ مَحْظُوْرًا: یعنی جو روکی گئی ہو۔ تیرے رب کی عطاء کو کوئی گروہ روک نہیں سکتا۔ **22**۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جنت میں اعلیٰ درجہ میں رہنے والے مؤمن دیکھیں گے کہ ان سے بھی اوپر درجے والے ہیں جو اُن سے اتنی ہی دور ہیں جیسے آسمان میں دُور دُور کے ستارے ہیں (ii)۔ نیز یہ بھی ترجمہ ہے: دیکھ ہم نے کس طرح (اس دنیا میں) بعض کو بعض پر فضیلت دی۔ **23**۔ یہ تمام لوگوں کو خطاب ہے۔ مَخْذُوْلًا: چھوڑا ہوا۔ یعنی خدا، فرشتے، مؤمنین سب تم کو نفرین کریں گے اور بے پناہ چھوڑ دیں گے۔ **24**۔ قَضٰی: تاکیدی حکم (اقرب) (ii) والدین سے حسن سلوک کا تاکیدی حکم آنحضرتؐ کو نہیں بلکہ عام مسلمانوں کو ہے کیونکہ آنحضرتؐ کے والد تو آپ کی پیدائش سے قبل ہی فوت ہو گئے تھے۔ اور والدہ جب آپ چھ سال کے تھے (ii)۔ اُفٍّ: میں تحقیر ہے۔ اور تَنْهَرْ (ڈانٹنا) میں سختی ہے۔ قرآن مجید میں کئی جگہ خطاب تو محمدؐ سے ہوتا ہے مگر اس سے مراد آپؐ کی امت ہوتی ہے (ii)۔ **25**۔ ذُلّ: عاجزی، خاکساری اور تواضع سے پیش آؤ۔ والدین نے جیسے بچپن میں اپنی اولاد کی پرورش اور دیکھ بھال کی تھی اسی طرح اولاد کو بھی والدین کے بڑھاپے میں ان کی خدمت کرنی چاہئے۔ صَغِيْرًا: (میرے) بچپنے میں۔ **26**۔ یعنی اگر والدین کی خدمت کرنے میں کوتاہی ہوئی مگر نیت صاف ہو تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کی دعا کرنی چاہئے وہ بہت بخشنے والا ہے۔

صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ٢٦ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى
نیک تو یقیناً وہ ہے (اپنے حضور) جھکنے والوں کے لیے بہت بخشنے والا اور دے رشتہ دار کو
حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ٢٧ اِنَّ
حق اس کا اور مسکین کو اور مسافر کو اور نہ فضول خرچی کر بالکل فضول خرچی یقیناً
الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ
فضول خرچ ہیں بھائی شیطانوں کے اور ہے شیطان
لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ٢٨ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ
رب کا اپنے بڑا ناشکرا اور اگر اعراض کرے ان سے چاہنے کے لیے رحمت طرف سے
رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ٢٩ وَلَا تَجْعَلْ
رب کے اپنے امید رکھتا ہے تو جس کی تو کہہ انہیں بات آسان اور نہ کر
يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ
ہاتھ اپنا بند گردن کی طرف اپنی اور نہ پھیلا اسے بالکل پھیلانا
فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ٣٠ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
ورنہ بیٹھے گا تو ملامت کیا ہوا حسرت زدہ یقیناً رب تیرا پھیلاتا ہے رزق جس کے لیے
يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ٣١ وَلَا
چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے یقیناً وہ ہے بندوں کا اپنے خوب خبردار خوب دیکھنے والا اور نہ
تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ
قتل کرو اولاد کو اپنی ڈر سے خرچ ہوجانے کے ہم ہی رزق دیتے ہیں ان کو اور
اِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ٣٢ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى
تم کو یقیناً قتل ان کا ہے غلطی بڑی اور نہ قریب جاؤ زنا کے
اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ٣٣ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ
یقیناً وہ ہے بے حیائی اور کیا ہی بُرا ہے راستہ اور نہ قتل کرو اس نفس کو
الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا
جسے حرام کیا ہے اللہ نے ساتھ حق کے اور جو قتل کیا جائے مظلوم تو یقیناً بنایا ہے ہم نے

27۔ اسلام میں کسی کا ذاتی مال اس کا ذاتی مال نہیں بلکہ اس میں دوسروں کے حقوق شامل ہیں۔ اس وجہ سے کہ ہر شخص کی کمائی میں بواسطہ یا بلاواسطہ دوسرے لوگ شریک ہوتے ہیں اور اس لحاظ سے بھی کہ یہ دنیا اور اس کی اشیاء اللہ تعالیٰ نے نوع انسان کے لئے بحیثیت افراد نہیں بلکہ بحیثیت جماعت پیدا کی ہیں۔ رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی اور حسن سلوک کو صلہ رحمی کہا جاتا ہے۔ اس کی قرآن میں بڑی تاکید کی گئی ہے۔ لَا تُبَذِّرْ: فضول خرچی نہ کر۔ "تَبْذِيْرًا: ناجائز طور پر مالوں کو ضائع کرنا اللہ کی ناشکری کرنا ہے+"۔ دین کے لئے خرچ کرو تا جنت میں درجے بڑھیں ورنہ...... 28۔ اس طرح کی فضول خرچی کرنے والا شیطان کا بھائی ہے۔ 29۔ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ: یعنی کشائش نہ ہونے کی وجہ سے اگر (مدد کرنے سے) اعراض کرے تو ان سے نرمی سے بات کہہ کر معذرت چاہو۔ یعنی تیرا اعراض اپنے رشتہ داروں سے بُخل کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اس لئے ہو کہ میں خدا سے کشائش اور رحمت مانگ رہا ہوں اور مجھے امید ہے کہ وہ مل جائے گی تو مدد کروں گا۔ اُس وقت تک میں مجبوراً بادلِ ناخواستہ ان سے اعراض کرتا ہوں۔ پھر ان کو نرمی سے بات کہہ کر معذرت چاہو(ii)۔ گویا اعراض اِبْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ ہونا چاہئے نہ کہ بخل کی وجہ سے۔ اگر اعراض کرے اس وجہ سے کہ وہ خیرات میں دیا ہوا مال اس کے حق میں بُرا ہوگا یعنی شراب پی لے گا یا اس سے گناہ کے کام کرے گا تو اُس سے نرم بات سے معذرت چاہو(ii)۔ مگر دل میں اللہ کی رحمت کی امید رکھتا ہو کہ سخاوت کرنی چاہیئے۔ نرم کلامی: آنحضرتؐ نے فرمایا کسی سے اچھے طریقہ سے بولنا بھی نیکی ہے (بخاری 56:72)۔ 30۔ ہاتھ کا گردن سے بندھا ہونا بخل پر دلالت کرتا ہے جبکہ ہاتھ کا بالکل ہی کھول دینا اسراف میں غلو ہے۔ مَلُوْمًا کا تعلق بخل سے اور مَّحْسُوْرًا کا اسراف سے ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ بخل نہ کرو کہ کچھ بھی خیرات نہ دو اور اتنا بھی نہ دو کہ خالی ہاتھ ہو کر بیٹھ جاؤ اور لوگ تجھے ملامت کریں (حَسَرَ الْبَيْتَ: گھر میں جھاڑو دے دیا۔ ننگا ہو گیا)۔

32۔ "O اِمْلَاق: اِفْلَاس": یعنی اس خوف سے کہ اولاد پر روپیہ کا خرچ آئے گا انہیں قتل نہ کرو۔ کافروں میں رواج تھا کہ خرچ کے ڈر سے وہ اپنی لڑکیوں کو کبھی زندہ درگور بھی کر دیا کرتے تھے (81:9-10)۔ "قتل کرنے سے مراد ان کی صحیح تربیت نہ کرنا بھی ہے۔ یعنی اچھی تعلیم نہ دلوانا۔ پوری طرح غذا نہ دینا۔ مناسب لباس کا نہ ہونا وغیرہ جو بچوں کی جسمانی یا اخلاقی موت کا موجب بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی معنیٰ ہیں کہ املاق کے خوف سے ضبط تولید کرنا منع ہے۔ (ہاں بعض جائز وجوہ سے جائز بھی ہوتا ہے)۔ اس سے اگلی آیت میں زنا کی ممانعت کا حکم دے کر بتایا ہے کہ زنا سے بھی قتل اولاد ہوتا ہے (ح)"۔ اولاد میں چونکہ لڑکے اور لڑکیاں دونوں آتے ہیں لہٰذا مندرجہ بالا تشریح بیٹوں اور بیٹیوں دونوں پر چسپاں ہوتی ہے۔ کفار زمانہ جاہلیت میں لڑکیوں کو صرف مال کی کمی کی وجہ سے ہی قتل نہیں کرتے تھے بلکہ اُنہیں زندہ درگور اپنی جھوٹی عزت نفس کی خاطر بھی کرتے تھے۔ 33۔ "بُرا راستہ ہے "یعنی زنا کرنا "O آخرت کے لئے سخت خطرناک ہے"۔

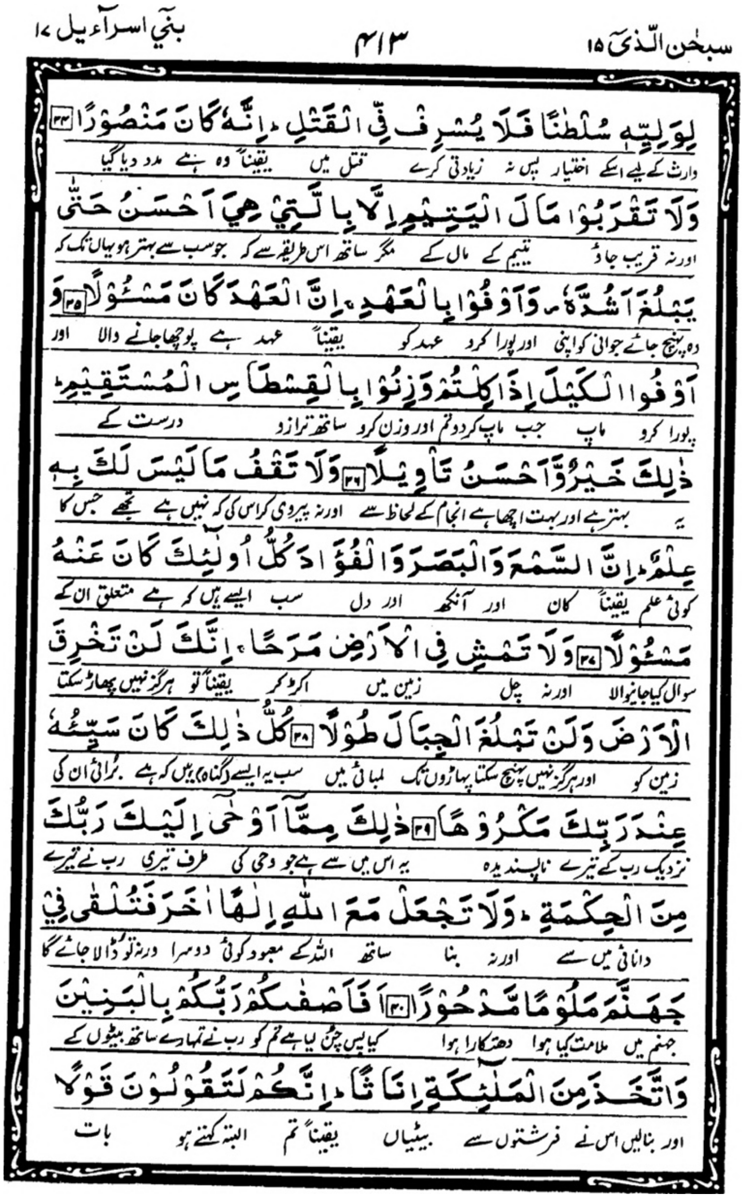

34۔ حق کے ساتھ قتل کرنے کا مطلب ہے کہ قصاص میں قتل کرنا۔ سُلْطَان: یعنی قصاص لینے کا اختیار۔ قصاص لینے میں اگر حد کے اندر رہے گا تو اس کی مدد کی جائے گی۔ قتل کا بدلہ لینے میں حکومت اس کی مدد کرے گی۔(2:179)۔ "فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ: یعنی قتل کا بدلہ لینے کے لئے زیادتی نہ کرے۔ مطلب یہ کہ وارث کو چاہئے ایک قتل کے بدلہ میں دو قتل نہ کرے یا قاتل کو عذاب دے دے کر نہ مارے یا مار دینے کے بعد اس کی لاش کی بے حرمتی نہ کرے۔ یا خون بہا وصول کر لینے کے بعد قاتل کو قتل نہ کرے۔ سُلْطٰنًا: اختیار (بدلہ لینے کیلئے) دیا ہے۔ مَنْصُوْرًا: یعنی قتل کا بدلہ لینے میں حکومت وارثوں کی مدد کرے گی(ii)"۔ یا قاتل کی بجائے اس کے کسی رشتہ دار کو قتل نہ کرے۔ وارث خود قصاص کا معاملہ اپنے ہاتھ میں نہ لے۔ یہ حکومت کا کام ہے۔ **35**۔ هِيَ اَحْسَنُ: یعنی اچھی نیت سے اس یتیم کے مال کو بڑھانے کے لئے کوشش کرو نہ کہ اپنے ذاتی اغراض کو پورا کرنے کے لئے۔ مطلب یتیم کے مال کو اس کے غلط استعمال کرنے سے روکتا ہے۔ یہاں عہد سے مراد وہ فرض ہے جو تمہارے ذمہ یتیم کی پرورش کا لگایا گیا ہے۔(4:3)۔ **36**۔ یعنی دغا بازی پہلے تو چل سکتی ہے پھر لوگ خبردار ہو کر اس سے معاملت نہیں کریں گے مگر انصاف سے حق ادا کرنے والا لوگوں میں مقبول ہو جاتا ہے اور اس کی تجارت خوب چلتی ہے۔ **37**۔ بغیر تحقیق الزام کی پیروی نہ کرو۔ یعنی بدگوئی اور عیب جوئی نہ کرو۔ بدظنی روکنے کے لئے زبان، کانوں، آنکھوں اور دل پر ضبط رکھو جن کے ذریعہ سے ہمیں معاملات کا علم ہوتا ہے۔ یہ اعضاء جسمانی اکثر دفعہ دھوکہ کھا جاتے ہیں فرمایا قطعی علم کے سوا کسی پر کوئی گمان کر لینا جائز نہیں ورنہ ان اعضاء سے آخرت میں باز پرس ہو گی۔ "Oایسی باتیں زبان پر نہ لاؤ جن کا تم کو علم نہیں "(یعنی جن کی اصل حقیقت کا تمہیں یقینی علم نہیں ہے۔ ناقل)۔ "Oطریق تقویٰ یہ ہے کہ جب تک (انسان کو) فراست کاملہ اور بصیرت صحیحہ حاصل نہ ہو تب تک کسی چیز کے ثبوت یا عدم ثبوت کی نسبت حکم نافذ نہ کیا جائے۔ اور جب معلوم ہو کہ غلطی پر تھا تو اُسے چھوڑ دے"۔ **38**۔ وَلَا تَمْشِ......... ہر قسم کی اکڑ کی روش سے روکا ہے کیونکہ اس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا(ii) تَخْرِقَ کے معنٰی ملک کے آخر تک پہنچ جانے کے بھی ہیں(اقرب)(ii) جبال کا معنٰی سردار کے بھی ہیں(اقرب) مطلب یہ کہ محض اکڑ کر چلنے سے نہ تو انسان ملک کے لوگوں کی گرفت سے آزاد ہو سکتا ہے اور نہ ہی بڑا عالم یا سردارِ قوم بن سکتا ہے(ii)۔ **39**۔ اِن (حکموں) میں سے ہر ایک (فعل) کی بُری صورت تیرے رب کے نزدیک ناپسندیدہ عمل ہے(ii) یعنی اللہ کے اوامر کو بجا نہ لانا اور نواہی کو ترک نہ کرنا اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ عمل ہیں۔ بُرے کام اللہ کی ناراضگی کا موجب بنتے ہیں۔ **40**۔ آیات 23 تا 40 میں بیان کردہ تعلیم حکمت پر مبنی ہے۔ **41**۔ اَفَاَصْفٰكُمْ رَبُّكُمْ بَالْبَنِيْنَ: کیا مخصوص کر لیا ہے تم کو تمہارے رب نے بیٹوں کے لئے۔ یعنی بیٹے تو تم کو ملیں گے اور بیٹیاں خدا کے حصہ میں آئیں گی۔ کفار فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے (16:58-60)۔ "عَظِيْمًا: بڑی بات۔ عظیم کا لفظ اگر بُری چیز کے لئے آئے گا تو اس کے معنٰی بُرائی میں زیادتی کے ہوتے ہیں۔ اور اگر اچھی چیز کے لئے آئے تو اچھی بات میں بڑائی مراد ہوتی ہے(ح)"۔ یہاں عظیم کے معنٰی ہیں بہت بُری بات۔

عَظِيْمًا ۝۴۱ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ
بڑی اور یقیناً یقیناً باربار بیان کیا ہم نے اس قرآن میں تاکہ نصیحت پکڑیں

وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝۴۲ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ
اور نہیں بڑھایا انہیں (اس بات نے) مگر بھاگنے میں تو کہدے اگر ہوتے ساتھ اس کے (کئی) معبود

كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۝۴۳
جیساکہ وہ کہتے ہیں تب تو ضرور وہ تلاش کرلیتے طرف عرش والے (خدا) کے راہ

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝۴۴ تُسَبِّحُ لَهُ
پاک ہے وہ اور بلند ہے اس سے جو وہ کہتے ہیں بلند بہت تسبیح کرتے ہیں اس کی

السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ
آسمان سات اور زمین اور وہ جو ان میں ہیں اور نہیں کوئی چیز

اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ
مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ حمد کے اس کی ولیکن نہیں سمجھتے تم تسبیح ان کی

اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝۴۵ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا
یقیناً وہ ہے بُردبار بہت بخشنے والا اور جب پڑھتا ہے تو قرآن بنادیتے ہیں ہم

بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا
درمیان تیرے اور درمیان ان لوگوں کے جو نہیں ایمان لاتے آخرت پر پردہ

مَّسْتُوْرًا ۝۴۶ وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ
پوشیدہ اور بنادیتے ہیں ہم دلوں پر ان کے پردے یہ کہ سمجھیں اسے

وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِى الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ
اور کانوں میں ان کے گرانی ہے اور جب ذکر کرتا ہے تو رب کا اپنے قرآن میں ایک کا

وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝۴۷ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ
پھر جاتے ہیں پیٹھوں پر اپنی نفرت سے ہم خوب جانتے ہیں اس (نیت) کو کہ وہ سنتے ہیں ساتھ

بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ
جس کے جب وہ کان رکھتے ہیں طرف تیری اور جب وہ مخفی مشورہ کرتے ہیں جبکہ کہتے ہیں

42۔ صَرَّفْنَا: ہم نے بار بار بیان کیا۔ یعنی ہر مضمون کی حقیقت کو مختلف پہلوؤں سے واضح کیا ہے۔ يَزِيْدُهُمْ: قرآن کا وعظ اُن کو زیادہ نہیں کرتا مگر نفرت میں۔ یعنی مخالفت میں بڑھتے ہی جاتے ہیں۔ **43**۔ مشرکین کہتے ہیں کہ ہم بتوں کی پوجا اس لئے کرتے ہیں تاقربِ الٰہی حاصل ہو جائے۔ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى۔(39:4) اگر یہ مفروضہ درست ہے تو پھر قرب کیوں حاصل نہیں ہو سکا (ii) تم میں خدا کے قرب کے آثار بھی نہیں ہیں۔ بلکہ اسلام ترقی کر رہا ہے اور تمہارا زوال ہو رہا ہے۔ اور تم اُلٹا بدیوں میں مبتلا ہو۔ قربِ الٰہی کے آثار مثلاً دعاؤں کا قبول ہونا، لغویات اور گناہوں سے بچنا، مقابلہ میں فتح یاب ہونا وغیرہ ۔ دیکھیں (2:187)۔**45**۔ کوئی چیز نہیں جو اللہ کی تسبیح نہ کر رہی ہو: یہ تسبیح زبانِ حال سے ہے کہ مخلوقاتِ عالم کا ایک خالق موجود ہے (ii)۔ تمام کائناتِ عالم میں نظم وضبط اور تمام قسم کی جاندار چیزوں میں ان کے اندرونی اور بیرونی نظام پر غور وفکر کریں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کا پیدا کرنے والا رب العالمین جو تمام صفات کا مالک اور تمام نقائص سے منزہ ومبرّہ ہے یقیناً موجود ہے۔ دل سے اس قادر مطلق کی حمد وثناء کے ترانے نکلتے ہیں۔ اس طرح تمام مخلوقات گویا اللہ کی تسبیح کرتی ہیں اپنی زبانِ حال سے۔"لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔ یہ نہیں کہ ان کی تسبیح کی زبان نہیں سمجھتے بلکہ تم یہ نہیں سمجھتے کہ وہ تسبیح کر رہی ہیں (ح)"۔ "O،+قرآن کریم اللہ تعالی کی قولی کتاب ہے اور قانون قدرت اس کی فعلی کتاب ہے۔(ریویو جلد 3 نمبر 1 صفحہ 11)"۔ حَلِيْمًا غَفُوْرًا: یعنی تمہارے گناہوں پر تمہیں جلدی نہیں پکڑتا بلکہ توبہ اور بخشش کا موقع دیتا ہے۔**46،47**۔ اَكِنَّةً: پردے۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا۔ وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِي اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ وَ فِي اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ (41:6)۔ یہ پردے اُنہوں نے خود اپنی سرکشی سے بنائے ہیں۔(7:180)۔ اُن کا قومی فخر اور ذرائع معاش چھن جانے کے خوف سے وہ مسلمان ہونا پسند نہیں کرتے اور اپنے رسم ورواج وغیرہ کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ اَنْ يَّفْقَهُوْهُ: کہ وہ اس سچائی کو نہ سمجھ سکیں۔ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا: چُھپا پردہ۔ **48**۔ يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖ: سنتے ہیں جس نیت سے یعنی استہزاء کی نیت سے قرآن سنتے ہیں۔ اور رسول کے خلاف سازش کرنے کی غرض سے مگر اُن کے دلوں میں شرک ہے۔ نَجْوٰى: سرگوشی، مخفی باتیں، دشمنی کی باتیں کرتے ہیں۔ مَّسْحُوْرًا: فریب خوردہ، سحر زدہ۔ "O یہ ظالموں فاسقوں کا قول ہے کہ حضورؐ پر جادو کا اثر ہوا تھا"۔ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى (20:70) حالانکہ جادوگر جس طریق سے بھی آئیں کامیاب نہیں ہوتے۔ مَسْحُوْراً: عربی زبان میں جب کوئی چیز اپنے کمال کو پہنچ جائے تو مبالغہ کے لئے اسم فاعل کو اسم مفعول بنا دیتے ہیں۔ سَاحِرْ کی بجائے مَسْحُوْر کہتے ہیں۔ (جس پر جادو چل گیا ہو)

الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۸﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ
ظالم نہیں پیروی کرتے تم مگر آدمی جادو کئے ہوئے کی دیکھ کس طرح

الربع
ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۹﴾ وَ
بیان کرتے ہیں تیرے لیے مثالیں پس گمراہ ہو گئے پس نہیں طاقت رکھتے راہ کی اور

قَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا
کہا انہوں نے جب ہو جائیں گے ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ کیا یقیناً ہم ضرور اُٹھائے جائیں گے پیدائش

جَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۱﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا
نئی میں تو کہدے ہو جاؤ پتھر یا لوہا یا کوئی مخلوق اس سے جو

يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ
بڑی ہو سینوں میں تمہارے اس پر ضرور وہ کہیں گے کون لوٹائے گا ہمیں تو کہدے

الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ
وہی جس نے پیدا کیا تم کو پہلی مرتبہ پس ضرور تعجب سے ہلائیں گے طرف تیری سر اپنے

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۲﴾ يَوْمَ
اور وہ کہیں گے کہ کب ہے وہ تو کہدے اُمید ہے کہ ہو وہ نزدیک جس روز

يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ
وہ بلائے گا تم کو تو فرمانبرداری کرو گے تم ساتھ حمد کے اس کی اور گمان کرو گے تم کہ نہیں رہے تم

ع ۵/۱۲ ۵
اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۳﴾ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ
مگر تھوڑے اور تو کہدے بندوں کو میرے کہ وہ کہیں وہ بات کہ جو بہتر ہو یقیناً

الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ
شیطان فساد ڈالتا ہے درمیان انکے یقیناً شیطان ہے انسان کا

عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ
دشمن کھلا کھلا رب تمہارا خوب جانتا ہے تم کو اگر چاہے رحم کرے تم پر

اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۵﴾
یا اگر چاہے عذاب دے تم کو اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو ان پر کارساز

51۔ فَسَيُنۡغِضُونَ إِلَيۡكَ رُءُوسَهُمۡ: انکار اور تعجب سے تیری طرف سر ہلائیں گے۔ **52**۔ "کیا مرکھپ کر جب ہم مٹی اور بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے پھر بھی ہماری بعثت ہو گی۔ فرمایا انسان کے اجزاء جو زمین میں دفن ہیں خاک بھی بن جائیں تب بھی وہ دوسری بعثت ضرور ہو گی (ح)" فِي صُدُورِكُمۡ کے بعد یہ محذوف ہے: تب بھی تم کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ مَتٰى هُوَ: یعنی دوسری بعثت کب ہو گی۔ یا دوبارہ لوٹنا کب ہو گا۔ فرمایا کہ جب دوسری بعثت ہو گی تو تمہیں ایسا ہی لگے گا کہ بہت قریب کے عرصہ میں بعثت ہو گئی ہے۔ **53**۔ جس دن (آخرت میں حشر نشر کے وقت) تم کو زندہ کر کے بلائے گا تو جان لوگے کہ دنیا میں بہت تھوڑا عرصہ رہے تھے۔ نیز دیکھیں (30:56), (23:15-17), (20:103-104) اور (79:47)۔ **54**۔ "هِيَ أَحۡسَنُ: اگر اسم تفضیل پر ال نہ ہو تو مذکر و مؤنث کے لئے یکساں ایک ہی ضمیر هِيَ آتی ہے"۔ فرمایا تبلیغ دین میں سخت کلامی نہ ہو کیونکہ اس طرح سے شیطان لڑائی ڈالتا ہے۔ اور مخالف ضد میں آجاتا ہے۔ اور سمجھتا ہو تو بھی نہیں مانتا۔ نیز دیکھیں 16:126 و 29:47۔ **55**۔ تو اُن پر وکیل یا داروغہ نہیں ہے کہ زبردستی ہدایت دے۔ تم پر صرف پیغام پہنچانا فرض ہے۔ چونکہ دلوں کا اصل حال اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے۔ وہی جانتا ہے کہ کون مستحق رحم ہے اور اسے ہدایت دے اور کون مستحق عذاب کا ہے۔

سبحٰن الّذیٓ ١٥ ٤١٦ بنٓی اسرآءیل ١٧

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا
اور رب تیرا خوب جانتا ہے انہیں جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اور یقیناً یقیناً فضیلت دی ہم
بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿٥٥﴾ قُلِ ادْعُوا
نے بعض نبیوں کو بعض پر اور دی ہم نے داؤد کو زبور تو کہدے پکارو
الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ
ان لوگوں کو جنہیں گمان کیا تم نے (معبود) سوائے اس کے پس نہیں قدرت رکھتے وہ دُور کرنے کی تکلیف کو
عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿٥٦﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ
تم سے اور نہ بدلانے کی یہ لوگ جنہیں پکارتے ہیں وہ چاہتے ہیں
اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ
طرف رب کے اپنے قرب کو کون ان میں سے زیادہ قریب ہوتا ہے اور امید رکھتے ہیں وہ اس کی رحمت کی اور
يَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿٥٧﴾
ڈرتے ہیں عذاب سے اس کے یقیناً عذاب تیرے رب کا ہے ڈرنے کی چیز
وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
اور نہیں کوئی بستی مگر ہم ہلاک کرنیوالے ہیں اسے پہلے روز قیامت کے
اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ
یا عذاب دینے والے ہیں اسے عذاب سخت ہے یہ کتاب میں
مَسْطُوْرًا ﴿٥٨﴾ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ
لکھا ہوا اور نہیں روکا ہمیں اس سے کہ بھیجیں ہم نشانات مگر اس (بات) نے کہ تکذیب
بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً
کی ان کی پہلوں نے اور دی تھی ہم نے ثمود کو اونٹنی دکھانے والی
فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿٥٩﴾ وَاِذْ
سو ظلم کیا انہوں نے اس پر اور نہیں ہم بھیجتے نشانات مگر ڈرانے کے لیے اور جب
قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا
کہا ہم نے تجھے یقیناً رب تیرے نے گھیرا ہے لوگوں کو اور نہیں بنائی ہم نے وہ خواب

56۔زَبُور: زُبُر یعنی ٹکڑے (احکاماتِ الٰہی کے)۔"+ بِمَنْ: سب کو"۔ حضرت داؤدؑ کو زبور دیا۔(4:164) **57**۔ تَحْوِيْلًا: حالت بدلنا۔ كَشْفَ الضُّرِّ: آپڑی ہوئی تکلیف کو دور کرنا۔ تَحْوِيْلًا: آئندہ آنے والی تکلیف یا آفت کو پھیر دینا(Divert یا Avert کر دینا)۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ: سے مراد عزیر، مسیح، فرشتے، بزرگوں کے مجسمے وغیرہ ہیں جن سے مرادیں طلب کرتے ہیں۔ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ: جو تمہارے زعم میں (خدا کے علاوہ) معبود ہیں (تو دیکھ پاؤ گے) کہ ان کو کچھ طاقت نہیں کہ تم سے تمہاری تکلیف دور کر سکیں یا اسے تبدیل کر سکیں۔ **58**۔ یعنی جن کو کافر پوجتے ہیں (جیسے عیسیٰ کو، اور دیگر عُزیر کو) وہ آپ ہی اللہ کی جناب میں وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ جو بندہ اللہ کے بہت قریب ہو اس کا واسطہ پکڑیں۔ اور حقیقت میں سب کا وسیلہ رسول ہے۔ مشرکین بعض نبیوں، بزرگوں اور فرشتوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ یہ آیت ان کے متعلق ہے نہ کہ بتوں کے بارے میں (ii) آیت 41 میں بھی ذکر ہے۔ فرمایا یہ لوگ جن موجودہ یا گزشتہ بزرگوں کو (عیسیٰؑ، عزیرؑ، فرشتے، مریم، اولیاء اللہ) پُوجتے ہیں وہ ہستیاں تو خود ایک دوسرے سے خدا کے زیادہ قریب ہونے کی غرض سے اس کا مزید وسیلہ یعنی قرب طلب کرنے کی دعائیں کرتے ہیں کہ کوئی بندہ جو ان کی نسبت خدا سے زیادہ قریب ہو تو اس کا وسیلہ پکڑیں۔ سو آنحضرتؐ وسیلہ ہیں جنکی شفاعت آخرت میں قبول ہوگی۔ آپؐ اسوۂ حسنہ ہیں۔ آپ کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی کرو گے تو قربِ الٰہی پاؤ گے، یا مقرب ہستیاں، اور وہ بھی جو زیادہ مقرب ہیں، اللہ سے مزید قرب حاصل کرنے کی دعائیں کرتی ہیں۔ اللہ کی رحمت کی طلب گار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتی ہیں۔ **59**۔ کتاب میں لکھا ہوا: یعنی روزِ اول سے تقدیر الٰہی میں لکھا گیا ہے کہ قیامت تک سرکشوں کو ہلاکت و عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ **60**۔ ہمیں نشانات بھیجنے سے کسی بات نے نہیں روکا مگر یہ کہ پہلے لوگوں نے بھی تو اِن نشانوں کو جھٹلایا ہی تھا۔"O گزشتہ قہری نشان دوہرائے نہیں جائیں گے کیونکہ پہلے لوگوں نے بھی ان کی تکذیب ہی کی تھی۔ ہاں! اور رنگوں کے نشانات دکھائے جاتے رہیں گے۔ نشانات دو قسم کے ہوتے ہیں: 1۔ قہری نشان جو تخویف و تعذیب کے لئے نافرمانوں پر اترتے ہیں۔ 2۔ تبشیری نشانات جو نیک لوگوں کی تسکین اور رحمت کے لئے نازل ہوتے ہیں۔ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ ہاں جدید قہری نشان ظاہر ہوں گے پہلوں سے مختلف"۔ ظَلَمُوْا بِهَا: اُس (اونٹنی) پر ظلم کیا یعنی اس کی کونچیں کاٹ دیں (تا صالحؑ تبلیغی سفر نہ کر سکیں)۔ مُبْصِرَةً: بصیرت افروز نشان کے طور پر۔

سبحٰن الّذیٓ ۱۵ ۴۱۷ بنیٓ اسرآءیل ۱۷

الَّتِيٓ أَرَيْنٰكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ

فِي الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا

كَبِيْرًا ﴿٦١﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا

إِلَّآ إِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿٦٢﴾ قَالَ

أَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۫ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلٰى يَوْمِ

الْقِيٰمَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ إِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٣﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ

تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿٦٤﴾

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ

بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُوْرًا ﴿٦٥﴾ إِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ

عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿٦٦﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ

يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ إِنَّهٗ

61۔ اَحَاطَ بِالنَّاسِ: (اللہ) نے پورے طور پر (مکفرین کو) گھیر لیا ہے (اُن کو عذاب دینے کے لئے) یعنی ان لوگوں کی ہلاکت قریب آگئی ہے اور شرک کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ (مگر پھر بھی انہوں نے کہا نہ مانا)۔ شجرہ ملعونہ جو قرآن میں مذکور ہے وہ تھوہر کا درخت ہے جو جہنمیوں کی خوراک ہوگا۔ (88:7-8) اسکے متعلق بھی فتنہ برپا کیا۔ رُءْيَا یعنی اِسراء کا واقعہ۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت معاویہؓ نے کہا ہے کہ اسراء کا واقعہ ایک اعلیٰ درجہ کا کشف تھا جس میں آنحضرتؐ نے مسجد الحرام مکہ سے مسجد اقصیٰ فلسطین تک سفر کیا اور واپسی بھی ہوئی۔ یہ تھوہر اور اسراء لوگوں کیلئے آزمائش بن گئے ہیں یعنی تمسخر کا نشانہ۔ مؤمنوں نے مان لیا مگر منکرین نے جھٹلایا اور کہا کہ دوزخ کی آگ میں سرسبز درخت کیسے رہے گا۔ (ملعون: دوزخی (ملعون) تھوہر کھائیں گے اس لئے اس کو شجرہ ملعونہ کہا گیا ہے)۔ رُءْيَا یعنی اِسریٰ والا کشف: بخاری 98:37 میں ہے کہ پھر آنحضرتؐ کی آنکھ کھلی گئی اور آپؐ مسجد الحرام میں تھے۔ اور بخاری 59:6 میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں اسراء میں نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا اور بخاری 61:24 میں لکھا ہے کہ انبیاء کی آنکھیں سوتی ہیں مگر دل بیدار رہتے ہیں۔ شجرہ ملعونہ تھوہر کا درخت ہے (بخاری 63:42)۔ اور قرآن مجید کے مطابق گناہ گاروں کا کھانا ہوگا۔ (56:53-54) (44:44-45)۔ **62**۔ قَالَ ءَ اَسْجُدُ: (شیطان نے) کہا کیا میں سجدہ کروں؟۔ یعنی ابلیس نے کہا۔ اعتراض کرتے ہوئے۔ **63**۔ کیا وہ مجھ سے بہتر ہے کہ میرا مطاع بنے۔ کَرَّمْتَ عَلَيَّ (یہ بھی ابلیس نے کہا)۔ لَاَحْتَنِكَنَّ: میں ضرور قابو میں کرلونگا۔ یا ہلاک کردونگا۔ **64**۔ مَوْفُوْراً: وافر، پورا پورا۔ (عذاب مراد ہے)۔ **65**۔ "بِصَوْتِكَ: اپنی آواز کے ساتھ یعنی لہو، لعب، غنا (گانا بجانا)۔ (پکارنا آواز دینا) (ح)"۔ شیاطین سے مراد سرکش منکرین اسلام ہیں۔ اُن کے سوار اور پیادہ لوگ اُن کے چیلے چانٹے مراد ہیں (جامع البیان)۔ وَعِدْهُمْ: "اُن سے جھوٹے وعدے کر" جیسے آدم اور حوّا کو کہا تھا کہ اس درخت کا پھل کھاؤ گے تو ہمیشہ کی زندگی پاؤ گے۔ یا لوگوں کو کہتا ہے کہ مر کر جی اٹھنا یعنی بعثت بعد الموت محض وہم ہے۔ ایسا ہرگز کچھ نہ ہوگا۔ وغیرہ۔ پھر اپنی کوششوں کا نتیجہ دیکھ۔ اِسْتَفْزِزْ: تو بہکا کر تمام شیطانی کاموں میں شریک کرلے۔ یہ سب شیطان لوگ خدا کی حکم عدولی کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو اپنے پیچھے لگاتے ہیں (جامع البیان)۔ "شیطانی کاموں پر مال خرچ کرتے ہیں اور ناجائز اولاد پیدا کرتے ہیں۔ ناجائز طریقوں سے مال جمع کرتے ہیں۔ اپنی اولادوں کو بد کردار بناتے ہیں۔ ایسے شیطانی نام رکھتے ہیں جن میں غیر اللہ کی فضل وعطاء کا ذکر ہوتا ہے جیسے پیراں دتّا وغیرہ (ح)"۔ نیز بتوں پر کی گئی نیاز کو ہڑپ کر جاتے ہیں۔ **66**۔ میرے بندے یعنی اللہ کے فرمانبردار بندے شیطان سے بچنے کے لئے اللہ کو اپنا وکیل بناتے ہیں اور اس سے دعاؤں میں لگے رہتے ہیں۔ آخرت میں شیطان گنہگاروں کو کہے گا: وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ: کہ میرا تم پر کوئی اختیار یا زور نہیں تھا (14:23)۔ میں نے تمہیں بلایا اور تم میرے پیچھے ہو لئے۔ تم خود ہی اپنے بُرے کاموں کے ذمہ دار ہو۔ **67**۔ "Oبحر و بر میں اٹھائے پھرنا اور رزق عطا کرنا سب مِنْ اَمْرِ اللہ ہے"۔ "تاکہ تم اللہ کا فضل چاہو"۔ یعنی تجارت کرکے مال حاصل کرو اور روزی کماؤ۔

كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٦٦﴾ وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ
وہ ہے تم پر بہت رحم کرنیوالا اور جب پہنچتی ہے تم کو تکلیف سمندر میں گم ہوجاتا ہے وہ جسے
تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ ۖ فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ ۚ وَ
پکارتے ہو تم سوائے اس (اللہ) کے پھر جب نجات دیتا ہے تم کو طرف خشکی کے اعراض کرتے ہو تم اور
كَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا ﴿٦٧﴾ أَفَأَمِنْتُمْ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ
ہے انسان بہت ناشکرا کیا پس بے خوف ہو تم اس سے کہ دھنسادے تم کو کنارہ پر
الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا ﴿٦٨﴾
خشکی کے یا وہ بھیجے تم پر آندھی پھر نہ پاؤ اپنے لیے کوئی کارساز
أَمْ أَمِنْتُمْ أَنْ يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ
یا بے خوف ہو تم اس سے کہ لوٹائے تم کو اسی میں دوسری بار پھر بھیجے تم پر
قَاصِفًا مِنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوا
تند ہوا پھر غرق کردے تم کو بسبب اسکے کہ کفر کیا تم نے پھر نہ پاؤ تم
لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ
واسطے اپنے خلاف ہمارے اس کا بدلہ لینے والا اور یقیناً یقیناً عزت دی ہم نے بنی آدم کو اور سوار کیا ہم نے انہیں
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ
خشکی اور تری میں اور رزق دیا ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے اور فضیلت دی ہم نے انہیں
كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ﴿٧٠﴾ يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ ع ۷
بہتوں پر ان میں سے جنہیں پیدا کیا ہم نے بہت فضیلت جس روز بلائیں گے ہم سب لوگوں کو
بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ
ساتھ امام کے ان کے پس جو شخص دیا گیا کتاب اپنی داہنیں ہاتھ سے اپنے تو یہ لوگ
يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِي
پڑھیں گے کتاب اپنی اور نہ ظلم کئے جائیں گے تاگے کے برابر اور جو ہے اس
هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾ وَإِنْ
(دنیا) میں اندھا تو وہ آخرت میں (بھی) اندھا ہوگا اور زیادہ گمراہ راستہ کے لحاظ سے اور یقیناً

68۔ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ: یعنی تمہارے معبوانِ باطلہ غائب ہو جاتے ہیں۔ یعنی کام نہیں آتے جب تم اُن کو پکارتے ہو۔ اِلَّا اِیَّاہُ: یعنی سوائے خدا کے (جو حاضر ہے اور مدد فرماتا ہے) (10:23-24)۔ انسان مشکل وقت میں اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ جب امن یا آسائش میں آتا ہے تو خدا کو بھول جاتا ہے۔ **69**۔ یَّخْسِفَ: دھنسا دے۔ ذلیل کرے (ح) حَاصِبًا: سخت تیز ہوا۔ (آندھی) جو مٹی اور کنکر اٹھا کر پھینکے۔ جیسے جنگ بدر اور غزوہ احزاب کے دن ہوا۔ نیز دیکھیں 85:13 اور 33:10۔ **70**۔ قَاصِفًا: تند، تَبِیْعًا: بدلہ لینے والا۔ پیچھا کرنے والا، مدد گار۔ بِہٖ: اس معاملہ میں۔ عَلَیْنَا: ہمارے خلاف۔ فِیْہِ: یعنی سمندر میں۔ قَاصِفًا: کشتی توڑنے والی ہوا۔ یُعِیْدَ کُمْ فِیْہِ: یعنی تمہیں واپس بھیجے (سمندر میں) دوسری مرتبہ۔ **71**۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا گیا بلحاظ جنس کے اور کیا بلحاظ کامل فرد ہونے کے۔ سب مخلوق سے افضل ہے۔ (95:5)۔ جانوروں کو سواری میسر نہیں نہ زمین پر نہ دریا میں۔ اسی طرح انسانوں کو ستھری، طیب روزی عطاء فرمائی، وغیرہ وغیرہ۔ **72**۔ اِمَام سے مراد نبی، اعمال نامہ، لیڈر۔ آسمانی کتاب ہے۔ یہاں امام سے مراد اعمال نامہ ہے یا نبی۔ (16:90)۔ "یہاں کتاب سے مراد انسان کا اعمال نامہ ہے۔ (آیت 17:15)" جنتیوں کو ان کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا کیونکہ یمن برکت کو کہتے ہیں۔ گویا ان کا حساب بابرکت ہو گا (ح) "ظلم کا معنٰی ہے کمی جیسے فرمایا کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ اُکُلَھَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَیْئًا (18:34)۔ **73**۔ دنیا میں اندھا تھا یعنی ہدایت نظر نہ آتی تھی۔ آخرت میں اندھا ہو گا یعنی جنت نہ دیکھے گا۔ دنیا میں اُن کو روحانی بصارت نہ تھی اور خدا کو نہ پہچانا (6:105) جبکہ مؤمنوں کو روشنی ملے گی (57:14)۔ دنیا میں لقاءِ الٰہی کے لئے قدَح کی شرط لگائی (84:7) یعنی شدید ریاضت و عبادت درکار ہے تا دنیا میں بینا ہو اور آخرت میں بھی بینا ہو۔

كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ
قریب تھے وہ کہ عذاب میں مبتلا کردیں تجھے اس سے جو وحی کی ہم نے طرف تیری تاکہ افتراء کرے تو
عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿۷۴﴾ وَلَوْلَآ اَنْ
ہم پر خلاف اس کے اور تب ضرور بنالیں گے تجھے دلی دوست اور اگر نہ ہوتا یہ کہ
ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿۷۵﴾ اِذًا
مضبوط کرتے ہم تجھے یقیناً یقیناً قریب تھا تو کہ جھکے طرف ان کی کچھ تھوڑا سا تب
لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ
ضرور چکھاتے ہم تجھے کئی گنا (عذاب) زندگی کا اور کئی گنا (عذاب) موت کا پھر نہ پاتا تو
لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿۷۶﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ
اپنے لیے ہم پر کوئی مددگار اور یقیناً قریب تھے وہ تو اضطراب میں ڈالدیں تجھے اس زمین میں
لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۷﴾
تاکہ نکالیں تجھے اس سے اور تب نہ ٹھہریں گے پیچھے تیرے مگر تھوڑا سا
سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا
سنت ان لوگوں کی جنہیں یقیناً بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے رسولوں میں سے اپنے اور نہ پلٹے گا تو سنت کیلئے ہماری
ع ۸ تَحْوِيْلًا ﴿۷۸﴾ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ
بدلنا قائم کر نماز بوقت ڈھلنے سورج کے تا چھاجانے رات کے
وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَ
اور قرآن فجر کے یقیناً قرآن فجر کا ہے حاضر کیا گیا اور
مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ
رات کو پس تہجد پڑھ اس میں بطور نوافل کے اپنے لیے قریب ہے یہ کہ کھڑا کرے تجھے
رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۸۰﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ
رب تیرا مقام محمود پر اور تو کہدے اے رب میرے داخل کر مجھے داخل ہونے کی جگہ
صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ
عمدہ میں اور نکال مجھے نکالنے کی جگہ عمدہ میں اور بنا میرے لیے جناب سے اپنی

74۔لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ: تاکہ تو اس کلام کے علاوہ جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے ہم پر افتراء کرے: آیات 74 تا 76 میں جن لوگوں کی وساطت سے حضورؐ کا مقاطعہ ختم ہوا تھا اُن کا ذکر ہے۔ بعد میں انہوں نے حضورؐ سے بتوں کے حق کو تسلیم کرنے کے لئے آمادہ کرنا چاہا تھا۔ ان میں ہشام بن عمر، زبیر بن ابوامیہ، المُطعَمْ بن عدی، ابوالْبَخْتَرُ بن ہشام اور ضمع بن اسود تھے۔ یہ لوگ کہنے لگے کہ قرآن میں نصیحت کی باتیں اچھی ہیں مگر شرک کو ہر جگہ بُرا کہا گیا ہے۔ یہ بدل ڈالیں تو ہم سب قرآن کو مانیں۔ حضورؐ کو ہر طرح کے لالچ پیش کئے مگر آنحضرتؐ کا قدم ثبات (قرآن) پر رہا۔ یہ مقاطعہ شعب ابی طالب میں تین سال تک رہا تھا۔ (نیز دیکھیں 10:16)۔ "كَادَ کا لفظ جب مثبت استعمال کیا جائے تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کے بعد کا فعل نہیں ہوا۔ اور اگر كَادَ سے پہلے حرف نفی آجائے تو پھر مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ فعل ہو گیا ہے۔ جیسے فرمایا لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا کہ وہ بات سمجھنا ہی نہیں چاہتے۔ اس آیت میں كَادُوْ مثبت ہے لہٰذا اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ حضورؐ کو فتنہ میں نہ ڈال سکے (ح)۔ **75**۔اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو بچپن ہی سے شرک اور دیگر لغویات سے مُتنفِّر رکھا تھا (22:53)۔ حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپؐ نے دعا فرمائی "اے اللہ مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے نفس کے سپرد نہ کیجیو۔ (مسند احمد)۔ آنحضرتؐ کے ثبات قدم کے لئے دیکھیں 14:28 و 25:33۔ آپؐ کے ثبات میں ذرہ بھر کمی نہیں ہوئی۔ **76**۔ "+ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ: ضعف: دکھ، درد، عذاب، زندگی کے اور موت کے"۔ "Oیعنی سخت عذاب سے ہلاک کر دیتے"۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ یعنی زندگی میں اور موت کے بعد بھی۔ **77**۔ يَسْتَفِزُّوْنَكَ: تجھے پھسلادیں۔ یعنی ڈرادھمکا کر تمہارے پاؤں زمین (ملک) سے اکھاڑ دیں۔ یعنی زمین (ملک) سے نکال دیں۔ مگر تیرے بعد یہ لوگ بھی تھوڑی ہی دیر رہیں گے کہ عذاب الٰہی کی پکڑ میں آجائیں گے۔ شِعبِ ابی طالب میں حضورؐ کی قید کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ اس کے بعد کفار پر تباہی آئی اور وہ ختم ہو گئے۔ ہجرت کے آٹھ سال بعد مکہ فتح ہوا۔ **78**۔ ہماری یہ سنت ہے کہ نبی کی موجودگی میں عذاب نہیں آتا بلکہ اس کی ہجرت کے بعد منکرین کی تباہی آتی ہے۔ اور مؤمنوں کی خوش حالی اور ترقی اور فتح ہوتی ہے۔ نیز دیکھیں 15-14:14۔ "+ یہ نبی مکہ سے نکلا تو عذاب آئے گا"۔ ہجرت مدینہ کے اگلے ہی سال معرکہ بدر ہوا جس میں کفار مکہ کے اکثر سرغنے مارے گئے۔ سُنَّةَ مَنْ۔۔۔ یعنی مخالفت کی حد ہونے کے بعد مخالفین پر تباہی آتی ہے۔ چنانچہ اس کے بعد تباہی آئی اور مکہ کے اکثر دشمنانِ اسلام کا خاتمہ ہو گیا۔ یہ سنت الٰہی ہے کہ اپنے رسول کو فتح نصیب کرتا ہے۔ اور دشمنوں کو ناکام و نامراد بناتا ہے۔ **79**۔ مَشْهُوْدًا: قرآن کے پڑھے جانے کو فرشتے مشاہدہ کرتے ہیں (بخاری، مواقیت 16)۔ مَشْهُوْدًا: حاضر کیا گیا۔ مقبول۔ **80**۔ تَهَجَّدْ: نیند توڑ کر رات کو اٹھنا نماز پڑھنے کے لئے۔ بِهٖ: یعنی قرآن پڑھنے کے ساتھ مطلب تہجد کی نماز میں قرآن پڑھ۔ هَجُوْد: سونا (To Sleep)۔ فَتَهَجَّدْ بِهٖ: پس نیند کو مٹا کر کھڑا ہو نماز میں قرآن پڑھتے ہوئے۔ عبادت کے لئے۔ نَافِلَةً: بطور نفل کے۔ مقام محمود: قابل تعریف مرتبہ جیسے آنحضرتؐ کو شفاعت کرنے کا اذن دیا جائے گا۔ **81**۔ یعنی مکہ سے نکال کر عزت سے کسی اور جگہ بٹھا۔ تب اللہ نے مدینہ میں جانے کا حکم دیا وہاں جا کر دین کو بہت ترقی ہوئی۔ صِدْقٍ: ہر عمدہ چیز۔ یا "داخل ہونے سے یہ بھی مراد ہے کہ مکہ کو فتح کر کے دوبارہ مکہ میں عزت سے داخل کر (ii)"۔ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا: طاقتور مددگار: جیسے ابو بکرؓ بھی مراد ہیں (ii)۔

سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿٨١﴾ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ
غلبہ مدد دینے والا اور تو کہدے آگیا حق اور چلا گیا باطل

اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿٨٢﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ
یقیناً باطل ہے بہت بھاگنے والا اور ہم اتارتے ہیں قرآن میں سے وہ جو کہ

شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ
شفا اور رحمت ہے ایمانداروں کے لیے اور نہیں وہ (قرآن) زیادہ کرتا ظالموں کو

اِلَّا خَسَارًا ﴿٨٣﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ
مگر گھاٹے میں اور جب انعام کرتے ہیں ہم انسان پر اعراض کرتا ہے اور دُور

بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿٨٤﴾ قُلْ كُلٌّ
کر لیتا ہے پہلو اپنا اور جب پہنچتی ہے اُسے تکلیف ہوتا ہے مایوس تو کہدے ہر شخص

يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۗ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى
کام کرتا ہے مطابق طریق کے اپنے پس رب تمہارا خوب جانتا ہے اسے کہ جو زیادہ ہدایت والا ہے

سَبِيْلًا ﴿٨٥﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۗ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ ع
راستہ کے لحاظ سے اور پوچھتے ہیں تجھ سے متعلق روح کے تو کہدے روح حکم سے ہے

رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ شِئْنَا
میرے رب کے اور نہیں دیئے گئے ہو تم علم میں سے مگر تھوڑا سا اور البتہ اگر چاہیں ہم

لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ
تو لے جائیں ہم اسے جسے وحی کیا ہم نے طرف تیری پھر نہ پائے گا تو اپنے لیے

عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿٨٧﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۗ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ
خلاف ہمارے (کوئی) کارساز سوائے رحمت کے طرف سے رب کے تیرے یقیناً فضل اس کا ہے

عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿٨٨﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ
تجھ پر بڑا تو کہدے البتہ اگر جمع ہو جائیں انسان اور جن

عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ
اس بات پر کہ وہ لائیں مانند اس قرآن کی نہ لائیں گے مانند اس کے

82۔ چنانچہ اسلام کو اللہ نے سُلْطٰنًا نَصِيْرًا مدد دینے والا، غلبہ عطاء فرمایا اور کفر وضلالت عرب سے اُٹھ گیا۔ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور باطل بھاگ گیا یعنی بے اثر ہو گیا۔ جب مکہ فتح ہوا اور کعبہ سے بُت نکالے جا رہے تھے تو آنحضرت ؐ یہی آیت تلاوت فرما رہے تھے۔ (زَهُوْقًا: بہت بھاگ جانے والا یا بے اثر ہونے والا)۔ اسی طرح آپ ؐ آیت 34:50 بھی تلاوت فرما رہے تھے۔ (بخاری 46:32)۔ **83**۔ "حضرت خلیفۃ المسیح اوّل ؓ فرمایا کرتے تھے کہ میرا اعتقاد ہے کہ قرآن مجید روحانی بیماریوں کے علاوہ جسمانی بیماریوں کو بھی شفا بخشتا ہے (ح)"۔ آنحضرت ؐ کا سورہ فاتحہ یا مُعَوِّذَتَیْنِ کو پڑھ کر دم کرنا (دعا کرنا) ثابت ہے۔ (نیز دیکھیں 10:58)۔ **84**۔ اَعْرَضَ: اِعراض کرتا ہے یعنی پہلو دُور کر لیتا ہے مطلب عبادت سے سرکتا جاتا ہے اور پہلو کتراتا ہے۔ "(+ نَاٰ بِجَانِبِهٖ: مال کی جانب جھکتا ہے) دیکھیں 12-11:10۔ **85**۔ "Oشَاكِلَتِهٖ: یعنی اپنی فطرت۔ قویٰ، طور طریقہ پر، اشکال، مادۂ فطرت کے مطابق عمل کر رہا ہے"۔ "+ پھر کلام الٰہی سے اس کا موازنہ کرو اور دیکھو کہ وہ کام نیک ہے یا بد۔ کیونکہ وہ (اللہ) اَعْلَمُ ہے اور اَهْدٰی سَبِيْلًا والے کو خوب جانتا ہے"۔ مؤمن اپنے طریقہ عبادت پر چلتے ہیں اور کفار اپنے طریقہ عبادت پر۔ بعد کو انجام بتا دیتا ہے کون راہِ راست پر ہے۔ (دیکھیں 123-11:122)۔ [آیات 84 اور 85 یہود اور مشرکین مکہ کے بارے میں ہیں]۔ چنانچہ فتح مکہ کے دن ہندہ زوجہ ابوسفیان بھی بیعت کرتے ہوئے یہ کہنے پر مجبور ہو گئی کہ اگر ہمارے ان بتوں میں کوئی طاقت ہوتی تو آج ہم اتنے ذلیل نہ ہوتے۔ **86**۔ عَنِ الرُّوْحِ: روح کے متعلق۔ مِنَ الْعِلْمِ: (اس کے متعلق) علم۔ روح انسانی کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ کیا چیز ہوتی ہے۔ اور اس میں کیا کیا قوتیں اور طاقتیں ہیں۔ تو جواب دیا کہ الروح صرف امر الٰہی سے پیدا ہوتی ہے اور تمہیں اس کے متعلق علم سے کم ہی (حصہ) دیا گیا ہے۔ یعنی انسانی سمجھ سے بالا چیز ہے۔ **87**۔ بِهٖ: اس بارے میں۔ ہمارے خلاف کوئی کارساز نہ پاتا۔ **88**۔ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ: یعنی اللہ کی رحمت ہے کہ وہ (اللہ) ایسا نہیں کرتا یا کرے گا (کہ قرآنی وحی کو واپس لے لے)۔ کیونکہ تجھ پر تیرے رب کا یقیناً (بہت) بڑا فضل ہے۔ **89**۔ قرآن میں چار جگہوں پر قرآن کی مثل لانے کا ذکر ہوا ہے۔ تین جگہ پر ذکر ہے کہ اپنے شہداء یعنی سرداروں کو بھی بلا لو۔ اس آیت میں شہداء کی بجائے جِنّ (جمع) یعنی جنّوں کو بلا لو آیا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ شہداء اور جن ایک ہی جنس ہیں یعنی سردارانِ قوم۔ غرض جنوں سے مراد سردارانِ قوم ہیں جو ڈیوڑھیوں اور دربانوں کے پیچھے لوگوں سے چُھپے (الگ تھلگ) رہتے ہیں۔ اور انسانوں سے مراد ان کی پارٹی کے عوام ہیں (6:129)(ii)۔

وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا
اور اگرچہ ہو بعض ان کا واسطے بعض کے مددگار اور یقیناً یقیناً بار بار لائیں ہم نے
لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ
لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر عمدہ بات پس انکار کیا اکثر
النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٩٠﴾ وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ
لوگوں نے مگر کفر کا اور انہوں نے کہا ہرگز نہیں ایمان لائیں گے ہم تجھ پر یہاں تک کہ
تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا ﴿٩١﴾ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ
پھاڑے گا تو ہمارے لیے زمین سے چشمہ یا ہو تیرے لیے باغ
مِنْ نَخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ﴿٩٢﴾
کھجوروں اور انگوروں کا پس تو چلا دے نہریں درمیان انکے خوب چلانا
أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ
یا تو گرا دے آسمان جیسا کہ بیان کیا تو نے ہم پر ٹکڑہ ٹکڑہ یا لائے تو
بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ﴿٩٣﴾ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِنْ
اللہ کو اور فرشتوں کو سامنے یا ہو تیرے لیے گھر
زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ
سونے کا یا چڑھ جائے تو آسمان میں اور ہرگز نہیں مانیں گے ہم چڑھنے کو تیرے
حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرَؤُهُ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي
یہاں تک کہ اتارے تو ہم پر کتاب پڑھیں ہم جسے تو کہدے پاک ہے رب میرا
هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا ﴿٩٤﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ
نہیں ہوں میں مگر انسان رسول اور نہیں روکا لوگوں کو اس سے
يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبَعَثَ
کہ ایمان لائیں جبکہ آئی ان کے پاس ہدایت مگر یہ کہ کہا انہوں نے کیا بھیجا ہے
اللَّهُ بَشَرًا رَسُولًا ﴿٩٥﴾ قُلْ لَوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ
اللہ نے انسان رسول تو کہدے اگر ہوتے زمین میں فرشتے

ع ۱۰

90۔ مَثَل کا معنیٰ قابل توصیف بات ہے (مفردات راغب) یعنی ہر اچھی اور قابل توصیف بات قرآن میں بیان فرمائی گئی ہے۔ مگر مشرکین اپنی ضد میں ہدایت کے انکار پر اڑے ہوئے ہیں۔ "اِلَّا كُفُوْرًا: محض ناشکری کرتے ہوئے (iv)"۔ یعنی مشرکین نے اپنی ضد میں آکر اس ہدایت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ صرف کفر کو قبول کئے رکھا۔ **91**۔ مشرکین مکہ قریش صحن کعبہ میں اکٹھے ہوئے اور آنحضرتؐ کو بلوایا اور آپؐ کو مذکورہ معجزات دکھائے جانے کا مطالبہ کیا جو آیات 91 تا 94 میں بیان ہوئے ہیں۔ وہاں عبداللہ بن امیہ کے سوال کے جواب میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو کہہ دو کہ میں تو تمہاری طرح بشر ہوں۔ ہاں اللہ نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آسمان پر جانے کے ایسے معجزات دکھانا ایک بشر کے لئے خواہ وہ رسول ہی کیوں نہ ہو نا ممکن ہے۔ ہاں وہ وعدے اور وعید جو اللہ نے علی الترتیب مؤمنوں اور کافروں کے لئے کر رکھے ہیں ضرور پورے ہوں گے۔ یعنی مؤمنوں کے لئے فتح، کامیابی اور نعامات کے وعدے اور کفار کے لئے تباہی اور ہلاکت کی وعید۔ چنانچہ ایسے ہی ظہور میں آیا۔ **92**۔ تَفْجِيْرًا: یعنی بہتات سے۔ **93**۔ آسمان سے ٹکڑے اتار۔ یعنی ہمیں عذاب دینے کے لئے جیسے 34:10 میں فرمایا۔ یا اللہ اور اس کے فرشتوں کو ہمارے روبرو کھڑا کر دو تاہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ **94**۔ "O یعنی خدا تعالیٰ کی حکیمانہ شان اس سے پاک ہے کہ ایسے کُھلے کُھلے خوارق اس دارُالِابتلا میں دکھاوے۔ اور ایمان بالغیب کی حکمت کو تلف کرے"۔ "یعنی بشر رسول آسمان پر نہیں جا سکتا۔ تعجب ہے بعض مسلمانوں پر جو اس کے باوجود مسیح کو آسمان پر زندہ بجسد خاکی مانتے ہیں حالانکہ قرآن مجید کے مطابق وہ بشر رسول تھے (ii)"۔ **95**۔ یعنی کیا ہم اپنے جیسے بشر پر ایمان لے آئیں۔ ہاں! کوئی فرشتہ آتا تو مان لیتے۔ فرمایا کہ انسانوں کے لئے انسان ہی رسول آتے ہیں تا لوگ اُن کے نمونہ پر چلیں۔ اگر زمین پر ملائکہ ہی بستے تو ان کے لئے کوئی فرشتہ رسول بھیجتے۔ مگر وہ تو نافرمانی کرتے ہی نہیں۔ اُن کو رسول کی ضرورت ہی نہیں۔ نیز دیکھیں 54:25۔

يَمۡشُوۡنَ مُطۡمَئِنِّيۡنَ لَنَزَّلۡنَا عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا

چلتے اطمینان سے البتہ اتارتے ہم اُن پر آسمان سے فرشتہ

رَّسُوۡلًا ۝٩٥ قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنِيۡ وَبَيۡنَكُمۡ‌ؕ اِنَّهٗ

رسول توکہدے کافی ہے اللہ گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے یقیناً وہ

كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًاۢ بَصِيۡرًا ۝٩٦ وَمَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ

ہے بندوں کا اپنے خوب خبردار خوب دیکھنے والا اور جسے ہدایت دے اللہ تو وہ

الۡمُهۡتَدِ‌ۚ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَهُمۡ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِهٖ‌ؕ

ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ گمراہ کرے تو ہرگز نہ پائے گا تو ان کا دلی دوست سوائے اس کے

وَنَحۡشُرُهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوۡهِهِمۡ عُمۡيًا وَّ

اور اکٹھا کریں گے ہم انھیں بروز قیامت چہروں کے بل ان کے اندھے اور

بُكۡمًا وَّصُمًّا‌ؕ مَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ‌ؕ كُلَّمَا خَبَتۡ زِدۡنٰهُمۡ

گونگے اور بہرے ٹھکانا ان کا جہنم ہے جب کبھی دھیمی پڑنے لگے گی بڑھا دینگے ہم ان

سَعِيۡرًا ۝٩٧ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ بِاَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا

کو جلنے میں یہ بدلہ ہے ان کا اس لیے کہ انہوں نے کفر کیا آیات کا ہماری

وَقَالُوۡۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ

اور کہا انہوں نے کیا جب ہو جائیں گے ہم ہڈیاں اور چورا چورا کیا یقیناً ہم البتہ اٹھائے جانے والے ہیں

خَلۡقًا جَدِيۡدًا ۝٩٨ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىۡ خَلَقَ

پیدائش نئی میں کیا نہیں دیکھا انہوں نے کہ اللہ وہ ہے جس نے پیدا کئے

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنۡ يَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ وَ

آسمان اور زمین قادر ہے اس بات پر کہ وہ پیدا کرے مانند ان کی اور

جَعَلَ لَهُمۡ اَجَلًا لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوۡنَ اِلَّا

اس نے بنائی ان کے لیے ایک میعاد کہ نہیں کوئی شک جس میں پس انکار کیا ظالموں نے مگر

كُفُوۡرًا ۝٩٩ قُلۡ لَّوۡ اَنۡتُمۡ تَمۡلِكُوۡنَ خَزَآئِنَ رَحۡمَةِ رَبِّىۡۤ

کفر کا توکہدے اگر تم مالک ہو جاؤ خزانوں کے اپنے رب کی رحمت سے

النصف

96۔یعنی رسول ہمیشہ ہم جنس ہوتے ہیں تاکہ اپنے ہم جنسوں کے لئے نمونہ بنیں۔ 97۔اللہ گواہ ہے کہ میں نے تم سب پر پیغام الٰہی پہنچا دیا ہے۔ یا "Oیعنی الہام کے ساتھ اللہ کی فعلی شہادت میری صداقت ثابت کردے گی۔ پس الہام کے ساتھ فعلی شہادت بھی چاہئے"۔ سو اللہ تعالیٰ نے اسلام کا بول بالا کر کے رسول کی صداقت پر مہر ثبت کر دی ہے۔ 98۔ خَبَتۡ: دھیمی پڑ جائے گی جلن میں۔ "یعنی جب بھی دیر تک آگ میں رہنے کی وجہ سے احساس کم ہونے لگے گا اور آگ دھیمی معلوم ہوگی تو ہم دوزخیوں میں احساس کی تجدید کر دیں گے جیسے فرمایا كُلَّمَا نَضِجَتۡ جُلُوۡدُهُمۡ بَدَّلۡنٰهُمۡ جُلُوۡدًا غَيۡرَهَا(4:57)۔ گویا آگ کا ٹھنڈا ہونا حِس کی جہت سے ہے نہ کہ خود آگ کی جہت سے (ح)"۔ مِنۡ دُوۡنِهٖ: (اللہ) کے سوا۔ عَلٰى وُجُوۡهِهِمۡ: اُن کے مونہوں کے بل: منکرین اسلام نے ضد اور تکبر کی وجہ سے رسول کو نہ مانا۔ آخرت میں ان متکبر چہروں کو اُن کے مونہوں کے بل گھسیٹ کر آگ کی طرف لے جایا جائے گا کیونکہ دنیا میں انہوں نے اپنی آنکھوں اور کانوں سے کام نہ لیا تھا کہ حق کو دیکھ کر سُن کر پہچان لیتے۔ اب قیامت کے دن بطور سزا اندھے، بہرے اور گونگے ہوں گے یعنی دیدار الٰہی سے محروم رہیں گے جیسے وہ دنیا میں محروم رہے تھے۔ 99۔ چونکہ کفار اخروی زندگی کا انکار کرتے تھے اور اپنی من مانیاں کرتے رہے۔ اور ہدایت سے محروم رہ گئے انہوں نے مزید برآں تعصب اور ضد سے اپنے آپ کو جہنم کی آگ کا مستحق بنالیا۔ کہتے تھے کہ مرنے کے بعد جب ہماری ہڈیاں بھی گل سڑ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گی ہمیں ایک نئی پیدائش کس طرح مل سکتی ہے۔ 100۔اَبٰى: (ہدایت کے ماننے سے) انکار کیا۔ كُفُوۡرًا: ناشکری سے (اَجَلًا: اُن کے دوبارہ پیدا کرنے کا) وقت مقرر کر رکھا ہے۔ پس ظالموں نے محض ناشکری کرتے ہوئے ہر بات کا انکار کیا۔ (اور کسی چیز کو نہ مانا) سوائے کفر کے۔ نیز دیکھیں (40:58),(46:34) اور (36:82-83)

101۔ قَتُوْرًا: (بہت) بخیل، تنگدل۔ **102**۔ نو نشانیاں: 1۔ عصا (7:108) و (27:11)۔ 2۔ ید بیضا (7:109) و (27:13)۔ 3۔ قحط اور کمی اثمار (7:131)۔ 4۔ پلوٹھے مر گئے۔ 5۔ طوفان (7:134)۔ (خروج باب 9)۔ 6۔ جُوئیں (7:134)۔ (خروج باب 8)۔ 7۔ ٹڈی دَل (7:134)۔ (خروج باب 10)۔ 8۔ مینڈک (7:134)۔ (خروج باب 8 آیت 5)۔ 9۔ خون (7:134) بیماریاں جن میں خون ضائع ہو۔ دریا لہو بن گیا۔ (خروج 7:20)۔ مَسْحُوْرًا: جادُو شدہ۔ مجنون۔ آنحضرتؐ کے معجزات: آنحضرتؐ مثیل موسیٰؑ تھے (73:16)۔ آپ کے وقت میں مکہ میں سات سالہ قحط پڑا اور بالآخر آپ کی دعا سے دور ہوا۔ معجزہ شق القمر، باحفاظت ہجرت کرنا، جنگ بدر میں کفار کی ہولناک شکست، آپ کی برکت سے کھانوں میں اور دودھ میں غیر معمولی برکت کا پڑنا۔ لاعلاج بیماریوں سے شفاء پانا، جنگ احزاب میں شدید طوفان سے دشمن کے (20) بیس ہزار کے لشکر کا بھاگ جانا، فتح مکہ کرنا، آپ کی زندگی میں تمام عرب کا مسلمان ہو جانا۔ یہ سب نشانات و معجزات آنحضرتؐ کو عطا ہوئے۔ **103**۔ هٰٓؤُلَآءِ: یعنی یہ نشانیاں۔ **104**۔ فَاَرَادَ (فرعون نے) ارادہ کیا کہ اُن کو اضطراب میں ڈالے رکھے۔ تو اگلی آیت میں فرمایا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اور ملک عطاء کر دیا یعنی فلسطین جہاں آزادی سے رہتے رہے۔ فرعون کو کہا کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے (20:48) مگر اس نے يَسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ اُن کو زمین سے بے دخل کیا۔ یعنی ان کو اضطراب میں رکھ کر انسانی حقوق سے محروم رکھا اور اُن سے بگار لیتا رہا۔ **105**۔ "اس سے مراد مصر کی زمین نہیں بلکہ ملک کنعان (فلسطین) ہے جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔ (قرآن 5:22)۔ اور پیدائش 17:8 (ح)"۔ تم کو اکٹھا کر کے لائیں گے (مختلف ملکوں یا قوموں سے)۔ اس پیشگوئی کے مطابق آجکل بنی اسرائیل فلسطین پر قابض ہیں۔ (ii)۔ **106**۔ اَنْزَلْنٰهُ: ہُ یعنی قرآن کو اتارا۔ حق کے ساتھ اترا ہے: یعنی اس میں کوئی ردوبدل نہیں ہوا یا اس میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ یا اس میں سچائی ہی سچائی ہے۔ یا ضرورت حقہ سے اترا ہے۔ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا: مُبَشِّر یعنی مؤمنوں کو جنت کی بشارت دینے والا۔ نَذِيْرًا یعنی نافرمانوں کو جہنم کی آگ سے ڈرانے والا۔ **107**۔ قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارنے میں یہ حکمت بیان فرمائی۔ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ (25:33) وقفہ وقفہ سے قرآن نازل ہوتا رہا 23 سال تک تا لوگوں کو یاد رکھنے اور پڑھنے میں آسانی رہے اور ثبات قلب کا موجب بنے۔ عَلٰى مُكْثٍ: ٹھہر ٹھہر کر پڑھے۔

إِذًا لَّأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ
تب ضرور روک رکھو تم ڈر سے خرچ ہو جانے کے اور ہے انسان
قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ
بہت بخیل اور یقیناً یقیناً دیئے ہم نے موسیٰ کو نو نشانات کھلے کھلے
فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ إِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ
پس پوچھ بنی اسرائیل سے جب وہ آیا انکے پاس پس کہا اُسے فرعون نے
إِنِّيْ لَأَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ
یقیناً میں البتہ گمان کرتا ہوں تجھے اے موسیٰ جادو شدہ اس نے کہا یقیناً یقیناً جان لیا تو نے کہ نہیں
أَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ إِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ
اتاریں یہ (نشانیاں) مگر رب نے آسمانوں اور زمین کے بصیرت پیدا کرنے والیاں
وَإِنِّيْ لَأَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَأَرَادَ أَنْ
اور یقیناً میں البتہ گمان کرتا ہوں تجھے اے فرعون ہلاک شدہ پس اس نے ارادہ کیا کہ
يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْأَرْضِ فَأَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾
اضطراب میں ڈالدے اس کو زمین میں پس غرق کیا ہم نے اُسے اور انہیں جو ساتھ تھے اس کے سب
وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْأَرْضَ
اور کہا ہم نے بعد اس کے بنی اسرائیل کو کہ رہو زمین میں
فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ
پس جب آئے گا وعدہ پچھلا لائیں گے ہم تم کو اکٹھا کر کے اور ساتھ حق کے
أَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۗ وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا مُبَشِّرًا
اُتارا ہم نے اسے اور ساتھ حق کے اترا ہے اور نہیں بھیجا ہم نے تجھے مگر بشارت دینے والا
وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى
اور ڈرانے والا اور قرآن کو جُدا جُدا کیا ہم نے اسے تاکہ پڑھے تو اسے لوگوں پر
مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ أَوْ لَا تُؤْمِنُوْا
ٹھہر کر اور اُتارا ہم نے اسے حصہ بہ حصہ تو کہدے ایمان لاؤ اس پر یا نہ ایمان لاؤ

إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ
یقیناً وہ جو دیئے گئے علم پہلے سے اسکے جب پڑھا جاتا ہے ان پر
يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ۩ ١٠٨ وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا
گر پڑتے ہیں ٹھوڑیوں کے بل سجدہ کرتے ہوئے اور وہ کہتے ہیں پاک ہے رب ہمارا
إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ١٠٩ وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ
یقیناً ہے وعدہ رب کا ہمارے ضرور کیا جانے والا اور وہ گر پڑتے ہیں ٹھوڑیوں کے بل
يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا ۩ ١١٠ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ السجدة
روتے ہیں اور وہ (قرآن) بڑھا دیتا ہے انہیں عاجزی میں تو کہدے پکارو اللہ کو اور
ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ ۖ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ
پکارو رحمٰن کو جسے بھی تم پکارو گے تو اس کے لیے نام ہیں اچھے
وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ
اور نہ اونچی پڑھ نماز اپنی اور نہ بہت آہستہ پڑھ اسے اور اختیار کر درمیان
ذَٰلِكَ سَبِيلًا ١١١ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ
اس کے راہ اور تو کہہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے نہیں بنایا
وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ
بیٹا اور نہ ہے اس کا کوئی شریک ملک میں اور نہیں ہے اس کا
وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ۖ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ١١٢ ع ۱۲ ۱۱ ۱۲
کوئی دوست بوجہ کمزوری کے اور بڑائی کر اس کی بہت بڑائی

سُورَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ١
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

108۔ أُوتُوا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهِ: وہ مسلمان جن کو اس آیت کے نزول سے قبل اسلام کی سچائی کا علم ہو چکا تھا اور وہ ایمان لے آئے تھے۔ "عربی زبان میں سجدہ کے لئے گرنے کو ٹھوڑیوں کے بل گرنا کہتے ہیں مگر اردو میں ماتھے کے بل گرنا کہتے ہیں یا ماتھوں کے بل(ii)"۔ 109۔ (اہل کتاب میں سے جو ایمان لے آئے تھے) یہ لوگ گواہی دیتے ہیں کہ تورات کی پیشگوئیاں نبی کریمؐ کے حق میں پوری ہو چکی ہیں۔ (دیکھیں استثناء 18:15-18)۔ 110۔ يَزِيدُهُمْ خُشُوعًا: (قرآن) اُن کو زیادہ کرتا ہے عاجزی میں۔ 111۔ أَيًّا مَّا تَدْعُوا: جو بھی کہہ کر تم پکارو گے اللہ یا رحمٰن : یعنی جس نام سے بھی پکارو گے۔ مشرکین مکہ اللہ کا نام رحمٰن نہ جانتے تھے اور اعتراض کرتے تھے کہ اے محمدؐ تو ہمیں کہتا ہے کہ ایک اللہ کو پکارو اور خود رحمٰن اور رحیم کو بھی پکارتا ہے۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ "عیسائی لوگ بھی صفت رحمٰن سے منکر ہیں کیونکہ رحمٰن کی صفت کفارہ کو رد کرتی ہے(ii)"۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ مکہ میں حضورؐ یا دوسرے صحابہ نماز میں بلند آواز سے قرآن پڑھتے تو کفار شور مچانے لگ جاتے اور بُرا بھلا کہتے اس پر یہ حکم نازل ہوا کہ نماز نہ زیادہ اونچی اور نہ زیادہ آہستہ پڑھو۔ اس آیت میں صلوٰۃ سے مراد نماز ہے۔ اور دعا بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ حضرت عائشہؓ کی روایت میں آیا ہے جو بخاری تفسیر سورۃ بنی اسرائیل میں درج ہے۔ (صلوٰۃ کا معنیٰ دُعا ہے)۔ "آواز میں میانہ روی وقار ظاہر کرتی ہے جبکہ اونچی آواز دکھاوے کا موجب ہو سکتی ہے۔ اور بالکل نیچی آواز سے بات بھول جاتی ہے اور توجہ قائم نہیں رہتی(ii)"۔ اس لئے آواز میں میانہ روی اختیار کرنی چاہئے۔ 112۔ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ: اللہ ایسا کمزور نہیں ہے کہ اس کا کوئی دوست مددگار ہو جو آڑے وقت میں اس کو بچائے۔

18۔ سُوْرَةُ الْكَهْفِ (مکی)

سورہ کہف: کہتے ہیں کفار مکہ نے نضر بن حرث اور عقبہ بن ابی معیط کو مدینہ بھیجا تا یہود سے آنحضرتؐ کے حالات اور دعویٰ کی سچائی معلوم کریں۔ یہود نے کہا کہ پہلے محمدؐ سے تین سوال پوچھو یعنی ذوالقرنین، اصحاب کہف اور روح کے متعلق۔ اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔

2۔"Oسورہ کہف میں فتنہ عیسائیت یعنی دجال کا رَد ہے۔ لہٰذا آنحضرتؐ نے دجال کے اثر سے بچنے کے لئے اس کی پہلی دس آیات پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ (روایت ابودرداءؓ، مسلم 809اور مسند6:42)۔ ہر جمعہ کے دن پڑھنی چاہئیں"۔"Oعِوَجًا یعنی مخلوق کو شریک باری کرنا جیسا کہ عیسائیوں نے کیا"۔ "+اس میں کوئی (عِوَج) یعنی ٹیڑھی تعلیم نہیں ہے"۔ "Oعِوَج: اس لفظ سے فیج اعوج مشتق ہے۔ جبکہ اسلام کے درمیانی زمانہ میں مسلمانوں نے عیسائیوں کی طرح حضرت مسیحؑ کو بعض صفات میں شریک باری ٹھہرایا"۔ لَهٗ: اس کے لئے۔ یعنی قرآن جو کتاب ہے اس میں کوئی کجی نہیں ہے جبکہ نصاریٰ نے تثلیث کا مسئلہ گھڑ لیا ہوا ہے۔ "عِوَج: معانی اور صفات کی کجی۔ یعنی اس کتاب میں کوئی غلط تعلیم نہیں۔ مگر جو کوئی خود ٹیڑھا اور کج رہے وہ اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا(ح)"۔ شیبہؓ کی روایت میں سورہ کہف کی آخری دس آیات کو حفظ کر کے تلاوت کرنے سے انسان دجال کے اثر سے محفوظ رہتا ہے بیان کیا گیا ہے۔(ابوداؤد36:12)۔ غرض پہلی دس آیتوں اور آخری دس آیتوں میں تثلیث کے عقیدہ کی تردید کی گئی ہے۔ لہٰذا دجال سے مراد عیسائی اقوام ہیں۔ آیت 5 میں بیٹا بنانے اور آیت 103 میں دیگر لوگوں کو خدا کا شریک ٹھہرانے کا ذکر ہے۔ اور آیت 105 میں عیسائیت کا ذکر ہے جو دجل سے کام لے کر خدا کا بیٹا بناتے ہیں۔ حالانکہ عیسیٰؑ نے یہ تعلیم نہیں دی تھی۔ **3**۔ قَيِّمًا: یہ کتاب (قرآن مجید) صحیح طور پر نگران، مکمل اور قائم رہنے والی کتاب ہے جو پہلی امتوں کی کتابوں کی کمیوں اور غلطیوں کو دور کرتی ہے اور آئندہ نسلوں کی روحانی نشوونما کرتی ہے۔" "+سیدھی راہ بتاتی ہے"۔ مِنْ لَّدُنْهُ: یعنی خدا کی طرف سے ہے۔ اَجْرًا حَسَنًا: بہتر اجر سے مراد جنت کا عطاء کیا جانا ہے۔ **4**۔ وہ مؤمن اس اجر کے مقام میں ہمیشہ رہیں گے یعنی جنت میں۔ **5**۔"+یہ آیت بتاتی ہے کہ دجال وہ ہیں جو خدا کے ساتھ بیٹا بناتے ہیں"۔**6**۔"+عیسائی خود اقرار کرتے ہیں کہ ان کے پاس خدا کا بیٹا بنانے، تثلیث اور کفارہ کی کوئی علمی دلیل نہیں ہے"۔ بڑی بات سے مراد نصاریٰ کا یہ عقیدہ کہ خدا نے عیسیٰ کو اپنا بیٹا بنالیا ہے۔ خدا کا بیٹا بائبل میں استعارۃً کہا گیا ہے جیسا کہ دوسروں کو بھی کہا گیا ہے۔ (خروج4:22) (پیدائش6:2) (یوحنا35-10:30) اور (لوقا3:38)۔ **7**۔ هٰذَا الْحَدِيْثِ: حدیث (بات) سے مراد یہاں قرآن ہے۔ **8**۔ زِيْنَةً لَّهَا: "اہل زمین کے لئے بطور زینت" "تاہم اُنہیں آزمائیں۔ مَا عَلَى الْاَرْضِ: یعنی زمین کے باشندوں کو۔ یعنی انسان دنیوی زینت کے پیچھے لگتا ہے یا آخرت کو ترجیح دیتا ہے۔(ii)۔"Oتاکہ نیکوں اور بدوں میں فرق ظاہر ہو۔" "نیز اس میں بتایا کہ دنیا کی کوئی چیز لغو نہیں(ح)"۔ جیسے جمادات، حیوانات، نباتات، معدنیات وغیرہ۔ **9**۔صَعِيْدًا جُرُزًا: چٹیل میدان۔ "بنجر زمین یعنی جس میں سے درخت وغیرہ کٹ جائیں(ح)۔ آخر میں تمام زمین ویران جگہ کر دی جائے گی۔**10**۔اصحاب کہف: غاروں میں رہنے والے۔ اصحاب رقیم: لکھے ہوئے کتبوں والے۔ تحریروں والے(Scrolls)۔ اصحاب کہف: یہ ابتدائی زمانہ کے رومی مسیحی تھے جو وادیٔ قمران میں روم کی کیٹاکومز(Catacombs) میں چھپے رہتے تھے۔ ان کا زمانہ نیرو بادشاہ کے زمانہ سے شروع ہو کر جبکہ پترس (مسیح کا حواری) روم میں گیا تھا ڈیسیئس(Decious) شاہ روم تک تین سو سال میں پھیلا ہوا ہے۔ وقفوں وقفوں سے وہ غاروں میں رہتے رہے تھے۔ یہ تقریباً تین سو سال پر پھیلی ہوئی نسل مسیحی مؤحدوں کی داستان ہے نہ کہ صرف سات نوجوانوں کا معاملہ ہے۔

سبحٰن الذیٓ ۱۵ ۴۲۶ الکهف ۱۸

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۱﴾
جناب سے اپنی رحمت اور مہیا کر ہمارے لیے معاملہ میں ہمارے درستی
فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿۱۲﴾ ثُمَّ
پس سننے سے روک دیا ہم نے کانوں کو انکے (بیرونی حالات کے سننے سے) غار میں سال کئی پھر
بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿۱۳﴾
اٹھایا ہم نے انھیں تاکہ جان لیں ہم کہ کون دونوں جماعتوں میں سے زیادہ شمار کرنیوالا ہے اسے جتنی ٹھہرے وہ مدت
نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا
ہم بیان کرتے ہیں تجھ پر خبر ان کی ساتھ حق کے یقیناً وہ کچھ جوان تھے جو ایمان لائے
بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿۱۴﴾ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
رب پر اپنے اور بڑھایا ہم نے انھیں ہدایت میں اور مضبوط کردیا ہم نے دلوں کو ان کے
اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ
جب کہ وہ کھڑے ہوئے پھر کہا انہوں نے رب ہمارا رب ہے آسمانوں اور زمین کا ہرگز نہیں
نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۵﴾
پکاریں گے ہم سوائے اس کے کوئی معبود یقیناً یقیناً کہی ہم نے تب تو بات زیادتی کی
هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ
اس قوم نے ہماری بنائے سوائے اس کے معبود کیوں نہیں لاتے
عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
ان پر کوئی دلیل کھلی کھلی پس کون زیادہ ظالم ہے اس سے جس نے باندھا
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۶﴾ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ
اللہ پر جھوٹ اور جب کہ جدا ہوگئے ہو تم ان سے اور جن کی وہ عبادت کرتے ہیں
اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ
سوائے اللہ کے تو پناہ گزیں ہو جاؤ طرف غار کی پھیلائے گا تمہارے لیے رب تمہارا رحمت اپنی
وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۷﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ
اور مہیا کرے گا تمہارے لیے معاملہ میں تمہارے آسانی اور تو دیکھے گا سورج کو

11۔اَوَی: یعنی مشرک قوم سے بھاگ کر غار میں پناہ لی۔ **12**۔فَضَرَبۡنَا عَلٰٓی اٰذَانِهِمۡ: یعنی اتنا عرصہ وہ باہر کی دنیا کے حالات سننے سے بے خبر رہے۔ یا ان کے کانوں میں باہر کی کوئی خبر نہ پہنچی۔ کیونکہ وہ غار کے اندھیروں میں رہتے رہے تھے۔ "سِنِیۡنَ عَدَدًا: تین سے 9 سال کا عرصہ سنین کہلاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اصحاب کہف تین سو سال کے عرصہ دراز میں عملاً وقفوں وقفوں سے کل نو سال سے زیادہ غاروں میں نہیں رہے تھے (iv)" یعنی اتنا عرصہ وہ باہر کی دنیا سے بے خبر رہے۔ سوتے رہے یعنی اندھیرے میں چھپے رہے۔ **13**۔ حِزۡبَیۡنِ: عیسائیوں کے دو فرقے جو غاروں میں رہتے تھے۔ بَعَثۡنٰهُمۡ: جب وہ باہر کی دنیا میں جانے کے قابل ہوئے تو ان کو پتہ چلا کہ کتنی مدت وہ غاروں میں رہتے رہے۔ آیت 20 اور 26 میں بھی ذکر ہے۔ قیصر ڈیسیس (Decius) یعنی دقیانوس 249ء تا 257ء میں روم کا حکمران تھا۔ یہ مشرک تھا۔ اس کے زمانہ میں ابتداً سات عیسائی نوجوان جو مؤحد نصاریٰ تھے اس مشرک بادشاہ کے ظلم و ستم سے تنگ آکر پہاڑوں کی غاروں میں جا رہے تھے۔ قیصر ان کو بت پرستی کرنے کا حکم دیتا تھا۔ مگر یہ ثابت قدم رہے اور غاروں میں جا کر رہنے لگے۔ پھر قیصر تھیوڈوسیس ثانی (Theodosius II) کے وقت 446ء میں یہ لوگ وہاں سے نکلے (یعنی ان کی نسلیں نکلیں)۔ یہ 196 برس تک وقفوں وقفوں سے (250ء سے 446ء) غاروں میں رہتے رہے۔ دوسرا گروہ مشرقی ممالک میں چلا گیا تھا۔ **14**۔زِدۡنٰهُمۡ هُدًی: یعنی ایمان میں ترقی دے کر اولیاء کا درجہ دیا۔ **15**۔ ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا تاکہ وہ شدائد کو برداشت کر سکیں اور حق گوئی کو جرأت سے ادا کر سکیں۔ قُلۡنَآ اِذًا شَطَطًا: (اگر ہم نے ایسا کیا) تو گویا ہم نے بے عقلی کی بات کی (یعنی اگر غیر اللہ کی عبادت کی)۔ **16**۔قَوۡمُنَا: یعنی رومن مشرکین جو بت پرست تھے۔ (نوٹ: آیات 15 اور 16 کی باتیں انہوں نے آپس میں کیں۔)۔ **17**۔مِرۡفَقًا: (پھر انہوں نے آپس میں کہا) وَاِذِ۔۔۔) یعنی آرام، آسائش، سہولت، نرمی اللہ تعالیٰ تمہارے لئے مہیا کر دیگا۔

اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا
جب وہ چڑھتا ہے ہٹ کر گزرتا ہے غار سے ان کے دائیں طرف اور جب
غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ
غروب ہوتا ہے کترا کر جاتا ہے ان سے بائیں طرف اور وہ ایک میدان میں ہیں اس
مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ
(غار) کے یہ نشانات میں سے ہے اللہ کے جسے ہدایت دے اللہ تو وہی ہدایت پانیوالا ہے
وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۟﴿۱۸﴾ وَتَحْسَبُهُمْ
اور جسے گمراہ کرے ہرگز نہ پائے گا تو اس کے لیے کوئی دوست ہدایت دینے والا اور تو گمان کرتا ہے انہیں
اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ
بیدار حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں اور ہم پلٹتے ہیں انہیں دائیں اور
ذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ
بائیں اور کتا ان کا پھیلائے ہوئے ہے دونوں بازو اپنے چوکھٹ پر
لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ
اگر جھانکے تو ان پر البتہ پھر جائے تو ان سے بھاگ کر اور البتہ بھر دیا جائے
مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۹﴾ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ
تو ان سے رعب میں اور اسی طرح اٹھایا ہم نے انہیں تاکہ سوال کریں آپس میں
قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ
کہا کہنے والے نے ان میں سے کہ کتنا ٹھہرے تم انہوں نے کہا ٹھہرے ہم ایک دن یا
بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْا
حصہ دن کا انہوں نے کہا رب تمہارا خوب جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے پس بھیجو
اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَاۤ
کسی کو اپنے ساتھ سکہ کے اپنے اس طرف شہر کے پس چاہیئے کہ وہ دیکھے کہ کونسی ہے
اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا
زیادہ اچھی کھانے کی چیز پس چاہیئے کہ لائے تمہارے پاس رزق اس (سکہ) سے اور نرمی کرے اور نہ

18۔ فَجْوَةٍ: وسیع، کشادہ جگہ یعنی میدان جو غاروں کے اندر تھا۔ غار کے رخ کی وجہ سے سورج کی دھوپ غار کے اندر نہ جاتی تھی۔ اس طرح اندر والے باہر والوں کو نظر نہ آتے تھے۔ ان تمام غاروں کی مجموعی لمبائی 870 میل ہے۔(انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا)۔"+چونکہ کہف (غار) خط سرطان سے شمال کی طرف ہے اور سورج خط سرطان سے اوپر شمال کی طرف نہیں جاتا۔ نیچے رہتا ہے۔ اس واسطے طلوع آفتاب کے وقت کہف سے اگر مشرق کی طرف منہ کر کے دیکھا جائے تو سورج دائیں طرف نظر آئے گا۔ اور بوقت غروب مغرب کی طرف منہ کر کے دیکھا جائے تو بائیں ہاتھ کی طرف سورج نظر آئے گا۔ چونکہ غار کا منہ شمال مغرب کی طرف ہے، سورج کے پچھواڑے میں دائیں طرف مشرق سے نکلتا اور پچھواڑے میں بائیں طرف مغرب میں غروب ہوتا نظر آئے گا۔ اس طرح سورج کی کرنیں غار کے اندر نہ جاتی تھیں اور اندر والے اندھیروں میں نظر نہ آتے تھے۔ تَزٰوَرُ: یعنی سورج غار کے منہ سے ہٹ کر گزرتا ہے۔ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ: یہ اللہ کی قدرت ہے کہ سورج سرطان اور جدی خطوط کے درمیان رہتا ہے۔ "اور جسے وہ گمراہ قرار دے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا"۔ "+ وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ: اللہ فاسقوں کو گمراہ قرار دیتا ہے۔ یعنی ان کی بدی کے سبب سے انہیں گمراہ قرار دیتا ہے(2:27)"۔

19۔ اَيْقَاظًا: بیدار۔ سوتے ہوئے زیادہ کروٹیں بدلنے کی وجہ سے وہ بیدار نظر آتے تھے۔ فِرَارًا: یہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کے لئے انتظام کیا ہوا تھا کوئی ان کے قریب نہ جا سکے۔

20۔ (بَعَثْنٰهُمْ: یعنی ان کو جگایا۔)"يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ: ان الفاظ سے عربی محاروں کے مطابق غیر معین اور لمبی مدت مراد ہے(ح)"۔ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ: یعنی (دوسروں نے) کہا: جتنی مدت تم وہاں رہے تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے۔ "فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ: یعنی اصحاب کہف پر جب امن کا زمانہ آیا تو انہوں نے اپنے پرانے سکے دے کر اپنے میں سے بعض کو خوراک خریدنے کے لئے آبادی کی طرف بھیجا۔ وَرِقِكُمْ: اپنے سکوں کے ساتھ (ii)"۔ اَزْكٰى طَعَامٍ: مناسب حال اعلیٰ درجہ کا کھانا۔ لَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا: ترجمہ: تمہارے متعلق کسی کو معلوم نہ ہونے دے تاکہ کوئی نئی آفت نہ کھڑی ہو جائے۔ وَلْيَتَلَطَّفْ: میں حرف "ت" تک نصف قرآن پورا ہوتا ہے۔ (حروف کی تعداد کے حساب سے)۔ اور وہ ہوشیاری سے لوگوں کی راز کی باتیں معلوم کرنے کی کوشش کرے۔ (اور ان سے نرم گفتگو کرے)۔

يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ﴿٢٠﴾ إِنَّهُمْ إِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ
آگاہ کرے تم پر کسی کو یقیناً وہ اگر آگاہ ہو جائیں گے تم پر
يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوا إِذًا
پتھراؤ کردیں گے تم کو یا لوٹائیں گے تم کو مذہب میں اپنے اور ہرگز نہیں کامیاب ہوگے تم تب
أَبَدًا ﴿٢١﴾ وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ
کبھی بھی اور اسی طرح آگاہ کیا ہم نے (لوگوں کو) ان پر تاکہ وہ جان لیں کہ یقیناً وعدہ
اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ
اللہ کا سچ ہے اور یقیناً قیامت ایسی ہے کہ نہیں کوئی شک اس میں جب جھگڑتے تھے
بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا رَبُّهُمْ
آپس میں معاملہ میں ان کے پس کہا انہوں نے بناؤ ان پر کوئی عمارت رب ان کا
أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ
زیادہ جانتا ہے انہیں کہا ان لوگوں نے جو غالب آئے معاملہ میں ان کے البتہ ضرور بنائیں گے ہم
عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا ﴿٢٢﴾ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ
ان پر ایک مسجد ضرور کہیں گے (کہ وہ) تین تھے چوتھا ان کا کتا ہے ان کا
وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ
اور کہیں گے پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا ان کا تخمیناً بن دیکھے
وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ
اور کہیں گے سات اور آٹھواں ان کا کتا ان کا تو کہدے رب میرا خوب جانتا ہے
بِعِدَّتِهِمْ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا
گنتی ان کی نہیں جانتے ان کو مگر تھوڑے سے پس نہ جھگڑ بارہ میں ان کے مگر
مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٣﴾ ع ٣ ٥ ١٥
جھگڑا مضبوط اور نہ دریافت کر بارہ میں ان کے ان میں سے کسی سے
وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا أَنْ
اور نہ کہو ہرگز کسی بات کے متعلق کہ میں کروں گا یہ کل مگر یہ کہ

22۔ "آگاہ کیا ہم نے لوگوں کو اُن پر (یعنی اُن کے حالات پر) تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ اتنی مدت میں وہاں عیسائیت غالب آچکی تھی اور یہ لوگ غار سے نکل آئے اور اللہ کا وعدہ سچا ہوا۔ اِذْ یَتَنَازَعُوْنَ: اس وقت کو بھی یاد کرو جب وہ آپس میں گفتگو کرنے لگے۔۔۔ چنانچہ Catacombs (غار) کے منہ پر اب تک عیسائیوں کا گرجا بنا ہوا ہے(ii)"۔ **23**۔ "غاروں کے مختلف رہائشی کمروں میں کتبے ہیں اور اُن سے معلوم ہوتا ہے کہیں تین آدمیوں نے پناہ لی تھی۔ کسی جگہ لکھا ہوا ہے کہ وہاں سات آدمیوں نے پناہ لی تھی۔ اس طرح مختلف کمروں میں مختلف تعداد بتائی ہوئی ہے۔ اور یَقُوْلُوْنَ دیگر کہتے ہیں کہ مسیحیوں کے پاس ہر جگہ ایک کتّا بھی رکھا ہوتا تھا۔ لہٰذا اُن سے مت پوچھ کیونکہ اُن کو یقین کے ساتھ پتہ ہی نہیں ہے(ii)" نہیں جانتے اُن کو مگر تھوڑے سے"۔ قلیل کا مطلب یہ ہے کہ اصحاب کہف کی حقیقت عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں ہے(ح)"۔ **25**،**24**۔ کہتے ہیں کہ آیات 24 اور 25 تب نازل ہوئیں جب یہود کے کہنے پر کفار مکہ نے اصحاب کہف کے بارے میں آنحضرتؐ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ کل بتاؤں گا۔ مگر اگلے دن وحی نہ آئی اس پر یہ آیات اتریں کہ انشاء اللہ بھی کہنا چاہئے تھا۔ اگر انشاء اللہ کہنا بھول جائے تو یاد آنے پر کہہ لو (آیات 24 اور 25 تسلسل میں ہیں)۔

يَشَآءَ اللّٰهُ ز وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى
چاہے اللہ اور یاد کر رب کو اپنے جب بھول جائے تو اور کہہ قریب ہے
اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۵﴾ وَلَبِثُوْا
کہ ہدایت دے مجھے رب میرا زیادہ قریب بات کی اس سے بھی ہدایت میں اور ٹھہرے وہ
فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۶﴾ قُلِ
غار میں اپنے تین سو سال اور زیادہ رہے نو تو کہہ دے
اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
اللہ بہتر جانتا ہے جتنا وہ ٹھہرے اسی کیلئے غیب ہے آسمانوں اور زمین کا
اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ز وَّلَا
کیا ہی دیکھنے والا ہے وہ اور کیا ہی سننے والا ہے نہیں ان کیلئے سوائے اس کے کوئی دوست اور نہیں
يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ
شریک بناتا وہ حکم میں اپنے کسی کو اور پڑھ جو وحی کیا گیا طرف تیری
كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ
کتاب میں سے رب کے تیرے نہیں کوئی بدلنے والا باتوں کی اس کی اور ہرگز نہ پائے گا تو
دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۸﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
سوائے اس کے پناہ کی جگہ اور تھام رکھ اپنے آپ کو ساتھ ان لوگوں کے جو پکارتے ہیں
رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا
رب کو اپنے صبح اور شام وہ چاہتے ہیں توجہ اس کی اور نہ
تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
ہٹا آنکھیں اپنی ان سے تو چاہتا ہے زینت زندگی ورلی کی
وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ
اور نہ اطاعت کر اسکی کہ غافل کیا ہم نے دل کو جس کے یاد سے اپنی اور اس نے پیروی کی خواہش کی اپنی
وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۹﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَمَنْ شَآءَ
اور ہے معاملہ اس کا حد سے بڑھا ہوا اور تو کہہ (یہ) حق ہے طرف سے رب کے تمہارے پس جو چاہے

26۔ "اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ۔۔۔ کہ وہ تین سو نو(309)سال غاروں میں رہتے رہے تھے۔ مسیح کے واقعہ صلیب 28ء سے لے کر جب ان کی مشکلات کا زمانہ شروع ہوا قیصر کانسٹنٹائن(Constantine)بانی قسطنطنیہ کے قبول عیسائیت (337ء)تک جب یہ مشکلات ختم ہوئیں تین سو نو(309)سال بنتے ہیں جس میں روم اور سکندریہ کے عیسائیوں کو مصائب برداشت کر کے غاروں میں رہنا پڑا تھا۔(انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا)۔ مختلف اوقات میں مختلف گروہ مختلف وقتوں کے لئے غاروں میں 309 سال کے عرصہ کے دوران رہتے رہے۔ مگر اصل عرصہ جو ان غاروں میں رہتے رہے خدا ہی کو معلوم ہے۔ اس سے یہ اشارہ بھی ملتا ہے کہ محمدؐی مسیح کے متبعین کی کامل ترقی بھی تین سو سال میں جا کر ہو گی(ح)"۔ **27**۔ "اصحاب کہف مختلف وقتوں اور مختلف جگہوں میں غاروں میں رہتے رہے جن کے متعلق اس آیت میں لوگوں کے تخمینے گنائے گئے ہیں۔ ان کا غاروں میں رہنا کوئی ایک واقعہ نہ تھا بلکہ متعدد واقعات تھے جن کی مجموعی مدت صرف خدا کے علم میں ہے(ii)"۔ **28**۔ پڑھ کر سنا یعنی اصحاب کہف کے بارے میں بتا کیونکہ یہی درست ہے۔ "لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ: کوئی نہیں کہ جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے یا پیشگوئیوں کو ٹال سکے"۔ جو خدا کے کلمات میں تغیر و تبدل کی کوشش کرے گا تو اسے اللہ سے (یعنی اس کی سزا سے) کوئی بچانے والا نہیں ہو گا۔ اس میں مخاطب اگرچہ آنحضرتؐ ہیں مگر اصل مخاطب آپ کی امت ہے۔ مُلْتَحَدًا: جائے پناہ۔ (اسی سے لحد ہے۔ناقل)۔ **29**۔ صحیح مسلم میں سعد بن وقاصؓ کی روایت ہے کہ کفار کے اکابرین آنحضرتؐ کو کہتے تھے کہ بلالؓ، صہیبؓ، عمارؓ، خبابؓ اور ابن مسعود جیسے غریب لوگوں کو اپنی مجلس میں نہ بٹھاؤ تو ہم لوگ آکر آپ کی باتیں سنیں۔ غریب مسلمانوں کو رذیلے کہا۔ اور کفار کو سرداران کہا۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں کہ ان غریب صحابہؓ کا خیال رکھیو۔ یعنی دنیادار لوگوں کی وجاہت کے مدنظر اور ان کی خاطر سے غریب صحابہ سے نظر شفقت نہ ہٹائیں۔ اور نہ ہی ان کی قربانیوں کو بھولیں(ii)"۔ نیز دیکھیں(6:53)(17:75)۔

فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ
تو ایمان لے آئے اور جو چاہے تو انکار کرے یقیناً ہم نے تیار کی ہے ظالموں کے لیے
نَارًا ۙ اَحَاطَ بِھِمْ سُرَادِقُھَا ؕ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا
آگ گھیر لیا ہے انہیں قناتوں نے اس کی اور اگر فریاد کریں گے تو فریادرسی کی جائیگی ان کی
بِمَآءٍ کَالْمُھْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَ
ساتھ پانی کے مانند پگھلے ہوئے تانبہ کے جھلس دیگا چہروں کو کیا ہی بُری ہے پینے کی چیز اور
سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
بُری ہے (آگ) آرام گاہ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور کیں نیکیاں
اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۱﴾ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ جَنّٰتُ
یقیناً ہم نہیں ضائع کرتے اجر اسکا جس نے اچھا کیا عمل یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کے لیے باغات ہیں
عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھِمُ الْاَنْھٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ
ہمیشہ کے بہتی ہیں نیچے سے ان کے نہریں پہنائے جائیں گے ان میں
اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَّیَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ
کڑے سونے کے اور پہنیں گے کپڑے سبز باریک ریشم کے
وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّکِـِٕیْنَ فِیْھَا عَلَی الْاَرَآئِکِ ؕ نِعْمَ
اور موٹے ریشم کے تکیہ لگائے ہوئے ہونگے اس میں تختوں پر اچھا ہے
الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۲﴾ وَاضْرِبْ لَھُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ ع ۴ ۱۶
بدلہ اور اچھی ہے (جنت) آرام گاہ اور بیان کر ان کے لیے مثال دو آدمیوں کی کہ
جَعَلْنَا لِاَحَدِھِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰھُمَا
بنائے ہم نے واسطے ایک کے ان دونوں میں سے دو باغ انگوروں کے اور گھیرا ہم نے ان کو
بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَیْنَھُمَا زَرْعًا ﴿۳۳﴾ کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ
کھجوروں سے اور بنائی ہم نے درمیان ان دونوں کے کھیتی دونوں باغوں نے دیا
اُکُلَھَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَیْئًا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَھُمَا نَھَرًا ﴿۳۴﴾
پھل اپنا اور نہ کم کیا اس (پھل) سے کچھ بھی اور چلائی ہم نے اندر ان کے نہر

30۔ سُرَادِقُھَا: آگ کی قناتیں۔ یعنی آگ کی چار دیواری۔ (ھَا: یعنی آگ کی)۔ دنیا میں انہوں نے آسمانی روحانی پانی پینے سے انکار کر دیا تھا۔ اب ان کو ویسا پانی نہ دیا جائے گا۔ اَلْمُھْلِ: پگھلا ہوا تانبہ (دیا جائے گا)۔ مُرْتَفَعًا: (رِفق یعنی ٹیک لگانا) اسی سے رفیق ہے جو بطور سہارا ہوتا ہے۔ مطلب سہارا لگانے کی چیز یا ٹھکانہ۔ آرام گاہ۔ 32۔ دِیْبَاج: ریشم۔ سُنْدُس: باریک ریشم یعنی دیباجِ نازک۔ اِسْتَبْرَق: موٹا ریشم، دیباج غلیظ، موٹا دیباج۔ مُرْتَفَقًا: آرامگاہ، ٹھکانہ، سہارا۔ اَرَائِکِ: جمع ہے اَرِیْکہ کی۔ یعنی چھتر والا تخت۔ "تَحْتِھِمُ: ان کے زیر تصرف (ح)"۔ اچھی ہے آرمگاہ یعنی جنت (حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا)۔ 33۔ یہاں ایک تمثیل بیان کی گئی ہے جو کئی مواقع پر چسپاں ہو سکتی ہے۔ ان میں سے یہ بھی ہے: "تمثیلی باغ سے مراد دنیوی نعمتیں ہیں۔ رَجُلَیْنِ سے مراد بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل ہیں۔ باغ والے سے مراد بنی اسرائیل کی مسیحی اقوام ہیں۔ اور انگور کے باغ کی مثال اس لئے اختیار کی گئی ہے کہ خود مسیح نے اپنے متبعین کو انگوروں کا باغ قرار دیا ہے (مرقس 12:1-11)۔ اور اس کے ساتھی سے مراد مسلمان ہیں (ح)"۔ باغ کی حفاظت کے لئے اردگرد کھجور کے درخت لگائے۔ 34۔ "نہر سے مراد آنحضرتؐ کا زمانہ ہے جن کی وجہ سے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کی حقیقی تعلیم کا کچھ حصہ زندہ رہا (ii)۔ لَمْ تَظْلِمْ: نہیں کم کیا۔ لَمْ تَنْقُص (قاموس) یعنی خوب پیداوار دیتے تھے۔

وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ
اور تھا اس کیلئے پھل پھر کہا اس نے ساتھی کو اپنے اور وہ بات کر رہا تھا اس سے کہ میں زیادہ ہوں
مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۵﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ
تجھ سے مال میں اور زیادہ معزز ہوں قوم کے لحاظ سے اور وہ داخل ہوا باغ میں اپنے اس حال میں کہ وہ ظالم تھا
لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿۳۶﴾ وَّمَاۤ اَظُنُّ
نفس پر اپنے اس نے کہا نہیں سمجھتا میں کہ برباد ہو یہ (باغ) کبھی بھی اور نہیں سمجھتا میں
السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا
قیامت کو قائم ہونیوالی اور البتہ اگر میں لوٹایا گیا طرف رب کے اپنے البتہ ضرور پاؤں گا بہتر
مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۷﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ
اس سے لوٹنے کی جگہ کہا اسے ساتھی نے اس کے اور وہ بات کر رہا تھا اس سے کیا کفر کیا تو نے
بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ
اس کا جس نے پیدا کیا تجھے مٹی سے پھر نطفہ سے پھر ٹھیک ٹھاک بنایا تجھے
رَجُلًا ﴿۳۸﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۳۹﴾ وَلَوْ
مرد لیکن (میں کہتا ہوں) وہ اللہ رب ہے میرا اور نہیں شریک بناتا ہیں ساتھ رب کے اپنے کسی کو اور کیوں
لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ
نہیں جب داخل ہوا تھا تو باغ میں اپنے کہا تو نے جو چاہا اللہ نے نہیں قوت مگر ساتھ اللہ کے
اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۴۰﴾ فَعَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ
اگر تو دیکھتا ہے مجھے کہ میں کم ہوں تجھ سے مال اور اولاد میں تو بالکل ممکن ہے رب میرا کہ
يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ
دے مجھے بہتر باغ سے اپنے اور بھیجے اس پر عذاب
السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۱﴾ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا
آسمان سے پس ہو جائے وہ میدان چٹیل یا ہو جائے پانی اس کا خشک
فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۲﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ
پس ہرگز نہ طاقت رکھے تو اس کی طلب کی اور تباہ کر دیا گیا پھل اس کا پس لگا ملنے

35۔مال تو خدا تعالیٰ کا انعام تھا مگر فخریہ انداز میں کفر بکنے سے وہ مورد قہر ہوا۔ کَانَ لَهٗ ثَمَرٌ: یعنی اس کے لئے بہت پھل لگا کثرت سے۔"اس مثال میں بتایا گیا ہے کہ آخر میں مسیحی اقوام نے اتنی ترقی کی کہ مسلمانوں کو طعنہ زن ہوئے کہ ہماری قوم مسلمانوں سے زیادہ طاقتور ہے(ii)"۔**36،37**۔"وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ یعنی مسیحی داخل ہوا اپنے باغ میں(ii)"۔ نیز دیکھیں (19:78) اور (41:51)۔ **38**۔انسان مٹی سے بنا یعنی جو اجزاء مٹی میں ہیں وہی انسانی جسم میں بھی ہیں۔ آدم کو مٹی سے بنائے جانے کا بھی یہی مفہوم ہے۔ **40**۔ مَا شَآءَ اللّٰهُ: خدا کے چاہے سے ہوا ہے۔(یہ باغ)۔ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: اللہ ہی سے سب قوت حاصل ہوتی ہے۔ آنحضرتؐ نے بھی یہی تعلیم دی کہ جب آدمی کو اپنے گھر بار میں آسودگی نظر آئے تو مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے تا ٹوک نہ لگے (یعنی اللہ سے سب قوت (عنایت) ملی ہے (اور ملتی ہے)۔ 41۔ يُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا: بھیجے تیری کھیتی پر عذاب۔ (اسی طرح موسوی قوم کا باغ آسمانی آگ سے تباہ ہو جائے گا جبکہ اسلام بڑی شان کو پہنچے گا)۔ زَلَقًا: صاف چٹیل میدان۔

كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ
ہتھیلیاں اپنی اس (مال) پر جو اس نے خرچ کیا تھا اس میں اور وہ (باغ) گرا ہوا تھا چھتوں پر اپنی اور
يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ
وہ کہتا تھا اے کاش میں نہ شریک ٹھہراتا ساتھ رب کے اپنے کسی کو اور نہ ہوئی اس کے لیے
فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾
کوئی جماعت جو مدد کرتے اس کی سوائے اللہ کے اور نہ ہوا وہ بدلہ لینے والا
هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ
وہاں پر حکومت واسطے اللہ کے ہے حقیقی وہ بہتر ہے بدلہ دینے میں اور بہتر ہے
عُقْبًا ﴿۴۴﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ
انجام لانے میں اور بیان کر ان کے لیے مثال زندگی دنیا کی مانند پانی کے
اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ
اُتارا ہم نے جسے بادل سے پس مل گئی ساتھ اس کے نباتات زمین کی پس ہو گیا
هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾
وہ چورا اُڑاتی ہیں اسے ہوائیں اور ہے اللہ ہر بات پر قدرت والا
اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ
مال اور بیٹے زینت ہیں زندگی دنیا کی اور باقی رہنے والی
الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ
نیکیاں بہتر ہیں نزدیک رب کے تیرے بدلہ میں اور بہتر ہیں امید کے لحاظ سے اور جس دن
نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ
ہم چلائیں گے پہاڑ اور تو دیکھے گا زمین صاف نکلی ہوئی اور اکٹھا کریں گے ہم ان کو پس نہ
نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ۭ لَقَدْ
چھوڑیں گے ہم ان میں سے کسی کو اور پیش کئے جائیں گے رب پر تیرے قطاروں میں یقیناً یقیناً
جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۣ ۡ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ
آئے ہو تم ہمارے پاس جیسا کہ پیدا کیا تھا ہم نے تم کو پہلی مرتبہ بلکہ سمجھا تھا تم نے کہ ہرگز نہیں ہم بنائیں گے

42۔ مَاؤُهَا: یعنی تیری کھیتی کی زمین کا پانی خشک ہو جائے۔ فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا: (اگر پانی نیچے اتر کر زمین خشک ہو جائے) تو تُو اس کے حاصل کرنے کی کوشش بھی نہ کر سکے۔ نہ اس پانی کو پا سکے گا۔ ("یعنی اُن کے لئے کلام الٰہی کا سلسلہ بند ہو جائے گا۔)(ii)"۔ **43**۔ اس کا باغ آگ سے جل کر تباہ ہو گیا تھا۔ اُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ: گھیرا گیا اُس کا پھل (آگ سے) یعنی جل کر تباہ ہو گیا۔ وہ (باغ) اپنی چھتوں پر گرا ہوا تھا یعنی جن چھتوں اور چھپروں پر انگور کی بیلیں چڑھائی گئی تھیں وہ سب تباہ ہو کر زمین پر آ رہیں اور تمام پھل ضائع ہو گیا۔ **44**۔ نہ اس کا جتھہ اس کے کچھ کام آیا اور نہ وہ خود اس عذاب سے بچنے کا انتظام کر سکا۔ **45**۔ ایسے موقع پر مدد اللہ ہی کی (مفید) ہوتی ہے جو معبود حقیقی ہے(ii)۔ وَلَايَةٌ: موالات (دوستی)۔ نصرت، نیز حکم، اختیارات۔ ثَوَابًا: ثواب دینے میں۔ عُقْبًا: نیک انجام تک پہنچانے میں۔ **46**۔ نباتات اُگ کر، بڑی ہو کر، پک کر پھر سوکھ جاتی ہے اور چورا چورا ہو جاتی ہے پھر اسے ہوائیں اڑا کر لے جاتی ہیں۔ انسانی دنیوی زندگی کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ (نیز دیکھیں 10:25، 39:22 اور 57:21)۔ **47**۔ باقی رہنے والی نیکیاں یعنی لوگوں کو علم سکھانا، مسجد، مدرسہ، ہسپتال بنوا دینا، سرائے، باغ، کھیت اللہ کی راہ میں وقف کر دینا، دنیا میں نیک اولاد چھوڑنا۔ نیز قیام صلوٰۃ، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنا وغیرہ سبھی مراد ہیں جن کا ثواب انسان کے مرنے کے بعد بھی ہوتا رہتا ہے۔ آخرت میں نیک اعمال ہی کام آئیں گے۔ اَمَلًا: یعنی (آئندہ کی) امید۔ **48**۔ حَشَرْنٰهُمْ: ہم اُن لوگوں کو اکٹھا کریں گے حشر کے دن۔ بَارِزَةً: کھلی ہوئی، ہموار، چٹیل، قیامت میں سب کچھ جو زمین پر ہے تباہ ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائے گا اور زمین چٹیل میدان ہو جائے گی۔ نیز دیکھیں (101:6)، (52:10-11)، (27:89)، (20:106-108)۔ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً: اور تو سب اہل زمین کو نکلتا ہوا دیکھے گا۔ (حساب کتاب کیلئے)۔ **49**۔ مَوْعِدًا: یعنی بلکہ تم نے سمجھا تھا کہ دوبارہ اٹھائے جانے کے وعدہ کا وقت نہ آئے گا۔

لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿٤٩﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ
تمہارے لیے وعدہ کا وقت اور رکھی جائیگی کتاب پس تو دیکھے گا مجرموں کو ڈرنے والے ہونگے
مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ
اس سے جو اس میں ہوگا اور کہیں گے اے افسوس ہم پر کیا ہوا اس کتاب کو کہ نہیں چھوڑتی
صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا
چھوٹی اور نہ بڑی بات مگر اس نے گن لیا ہے اسے اور وہ پائیں گے اسے جو انہوں نے کیا تھا
ع ٧ ١٨ حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿٥٠﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ
حاضر اور نہ ظلم کرے گا تیرا رب کسی پر اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ
سجدہ کرو آدم کے لیے پس سجدہ کیا انہوں نے سوائے ابلیس کے تھا وہ جنوں میں سے پس نافرمانی کی اس نے
عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَ
حکم سے رب کے اپنے کیا پس بناتے ہو تم اسے اور اولاد کو اس کی دوست سوائے میرے
هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿٥١﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ
حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں کیا ہی بُرا ہے ظالموں کے لیے قائم مقام نہیں گواہ بنایا میں نے ان کو
خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۠ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ
پیدائش کا آسمانوں اور زمین کی اور نہ پیدائش کا جانوں کی ان کی اور نہیں ہوں میں بنانے والا
الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿٥٢﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ
گمراہ کرنیوالوں کو بازو اور جس دن وہ فرمائے گا پکارو شریکوں کو میرے وہ جنہیں
زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ
گمان کیا تھا تم نے پس وہ بلائیں گے انہیں پس نہ جواب دیں گے وہ ان کو اور بنائیں گے ہم درمیان ان کے
مَّوْبِقًا ﴿٥٣﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا
ہلاکت کی جگہ اور دیکھیں گے مجرم آگ کو پس خیال کریں گے کہ وہ پڑنے والے ہیں اس میں
وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٤﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
اور نہ پائیں گے وہ اس سے پھرنے کی جگہ اور یقیناً یقیناً بار بار لائے ہم اس قرآن میں

50۔ وُضِعَ الْكِتٰبُ: (کتاب سے مراد اعمالنامہ ہے جیسا کہ 15-17:14 میں آیا ہے)۔ اعمال نامہ آگے رکھ دیا جائے گا۔ یعنی اس کا فیصلہ نافذ ہو جائے گا۔ مِمَّا فِيْهِ: جو اس (اعمالنامے) میں لکھا ہو گا۔ + شَفِيق: شفقت (مہربانی) کرنے والا۔ مُشْفِق: ڈرنے والا۔ مُشْفِقِيْنَ: وہ ڈرنے والے ہوں گے یا ڈر رہے ہوں گے اعمال نامہ کی وجہ سے۔ ظلم نہ ہو گا: یعنی کوئی اَنصاف نہ ہو گا۔ بے گناہ کو دوزخ میں نہ ڈالے گا اور نیک کی نیکیوں کا بدلہ ضائع نہ ہو گا بلکہ اللہ تعالیٰ بڑھا چڑھا کر اجر عطا کرے گا۔ **51**۔ بَدَلًا: یعنی اگر اللہ کی فرمانبرداری کی بجائے شیطان کے پیچھے چلے تو یہ بہت بُرا بدل ہے۔ "یا شیطان اللہ کا قائم مقام ہونے کے لحاظ سے بہت ہی بُرا ہے (ح)۔ "O چار چیزیں ہیں جن کی کُنہ کو معلوم کرنا انسان کی طاقت سے بالا تر ہے۔ اول اللہ جل شانہٗ، دوئم روح، سوئم ملائکہ، چہارم ابلیس۔ یہ باتیں علم الٰہی میں مخفی ہیں اس کی کُنہ معلوم کرنے میں بے سود کوشش نہ کرے"۔ **52**۔ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ: یہ اللہ تعالیٰ اپنے متعلق فرماتا ہے کہ میں نے شیاطین کو زمین و آسمان یا ان کی اپنی پیدائش کے وقت گواہ نہیں بنایا تھا یا میں نے اُنہیں حاضر نہ کیا تھا کہ دیکھیں۔ ھُمْ سے مراد شیطان اور اس کے ساتھی ہیں۔ عَضُدًا: بازو، مدد گار۔ یعنی یہ میری مخلوق ہیں اور میں خالق ہوں میں نے تو کبھی یہ حکم نہ دیا تھا کہ شیاطین کی اطاعت کرو یعنی میں انہیں اپنا مدد گار کیسے بنا سکتا ہوں۔ **53**۔ مَّوْبِق: روک، آڑ (Barrier)۔ آگ سے بھری ہوئی خندق۔ بَيْنَهُمْ: یعنی معبودان باطلہ اور ان کے متبعین کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق ہو گی اور وہ آپس میں کوئی مدد نہ کر سکیں گے۔ **54**۔ مَصْرِفًا: بھاگنے کی جگہ۔

لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾
لوگوں کے لیے ہر مثال اور ہے انسان بڑھ کر سب سے جھگڑنے میں

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَ
اور نہیں روکا لوگوں کو کہ وہ ایمان لائیں جب آئی ان کے پاس ہدایت اور

يَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ
بخشش مانگیں رب سے اپنے مگر یہ کہ آوے ان کے پاس طریقہ پہلوں کا یا

يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا
آوے انکے پاس عذاب سامنے سے اور نہیں بھیجتے ہم رسولوں کو مگر

مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ
خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے اور جھگڑتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا بذریعہ جھوٹ کے

لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ ۖ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنْذِرُوا هُزُوًا ﴿٥٦﴾
تاکہ باطل کردیں ساتھ اسکے حق کو اور بنایا انہوں نے آیات کو میری اور جس سے وہ ڈرائے گئے ہنسی

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا
اور کون زیادہ ظالم ہے اس سے جسے نصیحت کی گئی ساتھ آیات کے رب کی اپنے پس اعراض کیا ان سے اور وہ بھول گیا جو

قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ
آگے بھیجا تھا دونوں ہاتھوں نے اسکے، یقیناً ہم نے بنائے دلوں پر ان کے پردے کہ سمجھیں اسے

وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ
اور کانوں میں ان کے بہرا پن اور اگر تو بلائے گا انہیں طرف ہدایت کی تو ہرگز نہیں

يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٥٧﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ
ہدایت پائیں گے تب تو کبھی بھی اور رب تیرا بہت بخشنے والا رحمت والا ہے اگر

يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ بَلْ لَهُمْ
مواخذہ کرے ان سے بسبب اسکے جو کمایا انہوں نے البتہ جلدی لائے ان کے لیے عذاب لیکن ان کے لیے

مَوْعِدٌ لَنْ يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْئِلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ
وعدہ کا وقت ہے ہرگز نہیں وہ پائیں گے ورے اس سے پناہ کی جگہ اور یہ بستیاں ہیں

55۔لِلنَّاسِ:لوگوں(کی بہتری) کے لئے۔ مگر جھگڑالو اور ضدی انسان پر وعظ و نصیحت اور دلائل و براہین کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ **56**۔سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ: جیسے پہلے کسی قوم کا جو آخری عذاب آیا تھا۔ اَلْعَذَابُ قُبُلًا:یعنی عارضی اور درمیانی عرصہ کے عذاب ، قُبُلًا: سامنے، اچانک، ظاہر عذاب جو تنبیہ کے لئے آتے ہیں۔ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے اور عذابوں کا انتظار کرتے ہیں جیسے پہلے لوگوں نے کیا۔ یا پھر چاہتے ہیں کہ عذاب سامنے آکھڑا ہو تو ایمان لائیں(ii)"(خلاصہ)۔ **57**۔ يُدْحِضُوْا:"توڑ دیں، گرادیں، باطل کردیں(ح)"۔**58**۔ يَفْقَهُوْهُ: ہُ یعنی قرآن کو سمجھ لیں جو عین ہدایت ہی ہدایت ہے۔دلوں پر یہ پردے انہوں ے خود اپنی سرکشی اور تعصب وضد کی وجہ سے ڈال رکھے ہیں باوجود کان، آنکھ اور دل کے ہونے کے ان سے کام نہ لیا۔تب خدا نے ان کو ہدایت سے محروم قرار دے دیا۔ گویا کہ پردے ڈال دئے(ii)۔ **59**۔ مِنْ دُوْنِهٖ:یعنی خدا کے علاوہ، خدا کو چھوڑ کر۔مَوْئِلًا: جائے پناہ، جہاں آخر جانا ہے۔

سبحٰن الّذیٓ ۱۵ ۴۳۵ الکھف ۱۸

اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا (٦٠) وَ ع ۸
ہلاک کیا ہم نے انھیں جب ظلم کیا انہوں نے اور بنایا ہم نے واسطے ہلاکت کے ان کی وعدہ کا وقت اور
اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ
جب کہا موسیٰ نے اپنے خادم کو نہیں رکوں گا میں یہاں تک کہ پہنچوں میں مجمع البحرین
اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا (٦١) فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا
یا چلتا رہوں گا برسوں پس جب دونوں پہنچے جمع ہونے کی جگہ میں درمیان ان دونوں کے بھول گئے مچھلی اپنی
فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا (٦٢) فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ
پس بنالیا اس نے راستہ اپنا دریا میں چل کر پس جب دونوں آگے بڑھے کہا اس نے خادم کو اپنے
اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا (٦٣) قَالَ
لا ہمارے پاس صبح کا کھانا ہمارا یقیناً یقیناً پائی ہے ہم نے اپنے اس سفر سے تھکان اس نے کہا
اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ز
کیا دیکھا تونے جب جگہ پکڑی تھی ہم نے طرف پتھر کے تو میں بھول گیا تھا مچھلی
وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ
اور نہیں بھلائی مجھے وہ مگر شیطان نے کہ یاد کروں میں اسے اور بنالیا اس نے راستہ اپنا
فِي الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا (٦٤) قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى
دریا میں عجیب طرح اس نے کہا یہ وہ ہے جو تھے ہم چاہتے پس دونوں لوٹے
اٰثَارِهِمَا قَصَصًا (٦٥) فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً
نشانوں پر اپنے کھوج لگاتے ہوئے پس پایا انہوں نے ایک بندہ بندوں میں سے ہمارے دی تھی ہم نے اسے رحمت
مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا (٦٦) قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ
پاس سے اپنے اور سکھایا تھا ہم نے اسے جناب سے اپنی علم کہا اُسے موسیٰ نے کیا
اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا (٦٧) قَالَ اِنَّكَ
پیروی کروں تیری اس (شرط) پر کہ سکھائے تو مجھے اس سے جو سکھایا گیا تو ہدایت اس نے کہا یقیناً
لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا (٦٨) وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ
ہرگز نہیں طاقت رکھے گا ساتھ میرے صبر کی اور کیونکر توصبر کریگا اس بات پر کہ نہیں احاطہ کیا تونے

60۔ مَوْعِدًا: یعنی وعدے کا دن یا وقت۔ مطلب: ان کی ہلاکت کی میعاد مقرر کر دی تھی جس سے بچ نکلنے کی وہ کوئی راہ (پناہ) نہ پا سکے۔ **61**۔ "مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ: دو دریاؤں کے سنگھم پر: ظاہری رنگ میں یہ جگہ سنار خرطوم ہو سکتی ہے۔ جہاں نیل ارزق اور نیل ابیض باہم ملتے ہیں (ح)"۔ "Oاس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت موسیٰؑ وعظ فرمارہے تھے۔ کسی نے پوچھا کہ آپ سے کوئی اور بھی علم میں زیادہ ہے تو انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ اللہ کو یہ بات پسند نہ آئی۔ (یوں کہتے کہ خدا کے بندے بہت سے ہیں جو ایک سے ایک علم میں زیادہ ہیں) اور حکم ہوا کہ تم فلاں طرف چلے جاؤ جہاں تمہاری مچھلی زندہ ہو جائے گی وہاں تم کو ایک علم والا شخص ملے گا۔ پس جب وہ ادھر گئے تو ایک جگہ مچھلی بھول گئے۔ جب دوبارہ تلاش کرنے آئے تو معلوم ہوا کہ مچھلی وہاں نہیں ہے۔ وہاں ٹھہر گئے تو ایک ہمارے بندہ سے ملاقات ہوئی۔ اس کو موسیٰؑ نے کہا [۔۔۔] یہ بندہ حضرت خضر تھا جس کا نام بلیا بن ملکان تھا جسے علم قطعی و یقینی عطا ہوا تھا۔ مگر خضر نبی رسول نہ تھا۔ "بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ جواں مرد (فتٰی) موسیٰؑ کا شاگرد یوشع بن نون تھا جو موسیٰؑ کے بعد آپ کا خلیفہ بنا تھا۔" ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ "یعنی خضر کے متعلق بیان بخاری 3:44 میں ہے۔ اس رکوع میں حضرت موسیٰؑ کے ایک کشف کا ذکر کیا گیا ہے جو گویا آپ کا معراج تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی بھی یہی رائے ہے۔ (تشحیذ الاذہان جلد 8 نمبر 9 صفحہ 465)

اور حضرت مصلح موعودؓ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ بخاری، کتاب الانبیاء میں یہ قصّہ تفصیل سے درج ہے۔ کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں کے دریافت کرنے پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو کشفاً بتایا کہ ایک بندہ تجھ سے بھی زیادہ علم میں ہے۔ پس آپ کے سفر کا مقصد مجمع البحرین پر پہنچ کر اس عظیم شخصیت سے ملاقات اور اس سے علم حاصل کرنا تھا۔ ایک جوان (فتٰی) خدمت گزار اس سفر میں شامل ہوا۔ یہ حضرت عیسیٰؑ تھے جو آپ کے تابع نبی بنے اور جو کشفی رنگ میں یوشع بن نون کی شکل میں آپ کو دکھائی دیے۔ (قرطبیؒ)۔ یہود کی ایک پرانی کتاب کا نام "معراج موسیٰ" ہے اس میں حضرت موسیٰؑ کے رہبر فرشتہ کا نام خضر لکھا ہے (انسائیکلوپیڈیا ببلیکا۔ موسیٰؑ اور آپ کے کشف کے لفظ کے تحت)۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول فرماتے ہیں کہ خضر ایک فرشتہ ہے جو اب بھی بعض اولیاء کو ملتا ہے۔ گویا کہ کشف میں حضرت موسیٰؑ کو آنحضرتؐ خضر کی شکل میں ملے۔ جبکہ حضرت عیسیٰؑ یوشع بن نون کی شکل میں دکھائی دیے۔ مچھلی بھنی ہوئی نہ تھی۔ ساحلی راستہ پر سفر کرتے ہوئے مچھلی پکڑ کر زنبیل وغیرہ کے پانی میں رکھ لینا اور بوقت ضرورت تازہ مچھلی استعمال کرنا ایک معمول کی بات ہے (مچھلی کی تعبیر مسجد یا عبادت گاہ ہے)۔ ابتداء کی دو عیسوی صدیوں میں جب نصاریٰ مؤحد تھے ان کا مذہبی نشان مچھلی رہا ہے۔ آج کل بھی بعض عیسائی فرقے مچھلی کا نشان استعمال کرتے ہیں (انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا زیر لفظ فش (Fish)"۔ موسیٰؑ کے اس کشف میں انہوں نے اپنے ہونے والے نائب یعنی عیسیٰؑ مسیح کو دیکھا۔ اور اپنی جگہ لینے والے شرعی رسول حضرت محمدؐ کو بھی دیکھا (ii) خلاصہ "۔ اس کشف کی تعبیر یہ ہے کہ مسیحی قوم کی پہلی ترقی کا دور آنحضرتؐ کی بعثت سے ختم ہو جائے گا۔ اور اسلام کا سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمکے گا۔ اپنی آتشی شریعت کے ساتھ۔ **62**۔ سَرَبًا: (تیزی سے) جاتے ہوئے۔ **64**۔ پھر مچھلی نے جلدی سے بھاگ کر سمندر کی راہ لی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ موسیٰؑ کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہو گی۔ **65**۔ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ: یعنی یہی جگہ ہے جس کی ہم کو طلب تھی۔ قَصَصًا: کھوج لگاتے ہوئے۔ یعنی وہ دونوں اپنے نقشِ قدم کا کھوج لگاتے ہوئے لوٹ گئے۔ **66**۔ بندہ جو موسیٰؑ کو ملا وہ حضرت

بِهٖ خُبۡرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ سَتَجِدُنِيٓ إِنۡ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ أَعۡصِيۡ

جس کا علم سے کہا ضرور پائیگا تو مجھے اگر چاہا اللہ نے صبر کرنیوالا اور نہ نافرمانی کرونگا

لَكَ أَمۡرًا ﴿۷۰﴾ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعۡتَنِيۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِيۡ عَنۡ شَيۡءٍ حَتّٰٓى

میں تیرے حکم کی اس نے کہا پس اگر پیروی کی ہے تو نے میری تو نہ پوچھیو مجھ سے کسی بات کے متعلق یہانتک کہ

أُحۡدِثَ لَكَ مِنۡهُ ذِكۡرًا ﴿۷۱﴾ فَانۡطَلَقَا حَتّٰٓى إِذَا رَكِبَا فِي ع ۹/۱۱ ۲۱

کروں میں تیرے لیے اس کا ذکر پس دونوں چل پڑے یہانتک کہ جب دونوں سوار ہوئے

السَّفِيۡنَةِ خَرَقَهَا ۖ قَالَ أَخَرَقۡتَهَا لِتُغۡرِقَ أَهۡلَهَا ۚ لَقَدۡ

کشتی میں اس نے توڑ دیا اسے کہا کیا توڑا ہے تو نے اسے تاکہ غرق کرے لوگوں کو اس کے یقیناً یقیناً

جِئۡتَ شَيۡـًٔا إِمۡرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ أَلَمۡ أَقُلۡ إِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِيَ

کی ہے تو نے بات خطرناک اس نے کہا کیا نہیں کہا میں نے کہ تو ہرگز نہیں طاقت رکھے گا ساتھ میرے

صَبۡرًا ﴿۷۳﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِيۡ بِمَا نَسِيۡتُ وَلَا تُرۡهِقۡنِيۡ مِنۡ

صبر کی کہا نہ مواخذہ کر مجھ سے اسلیئے کہ بھول گیا میں اور نہ ڈال مجھ پر

أَمۡرِيۡ عُسۡرًا ﴿۷۴﴾ فَانۡطَلَقَا حَتّٰٓى إِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ

معاملہ سے میرے تنگی پھر دونوں چلے یہانتک کہ جب وہ ملے ایک لڑکے کو پس قتل کر دیا اسے کہا

أَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيۡرِ نَفۡسٍ ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـًٔا نُّكۡرًا ﴿۷۵﴾

کیا قتل کی ہے تو نے ایک جان بے گناہ بغیر جان کے یقیناً یقیناً کی ہے تو نے بات بری

خضر تھے۔ یہ خضر کا واقعہ ایک لطیف کشف تھا جو موسیٰؑ کو ہوا۔ 69۔اور تو کیسے اس پر صبر کر سکے گا جس کا تو تجربہ کے ذریعہ احاطہ نہیں کر سکا۔ 72۔ شَيۡـًٔا إِمۡرًا: ناپسندیدہ امر۔ 75۔ بِغَيۡرِ نَفۡسٍ: بغیر اس کے کہ اس نے کسی کو قتل کیا ہو۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا (٧٦)

اس نے کہا کیا نہیں کہا تھا میں نے تجھے کہ تو ہرگز نہیں طاقت رکھتا ساتھ میرے صبر کی

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ

کہا اگر پوچھوں میں تجھے متعلق کسی بات کے بعد اس کے تو نہ ساتھ رکھیو مجھے یقیناً

بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا (٧٧) فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ

پہنچ چکا ہے تو طرف سے میری عذر کو پس دونوں چل پڑے یہاں تک کہ جب آئے ایک گاؤں

قَرْيَةِ ِۨاسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا

والوں کے پاس کھانا مانگا دونوں نے باشندوں سے اسکے پس انکار کیا انہوں نے کہ مہمان نوازی کریں انکی پس انہوں نے

فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ شِئْتَ

پائی اس میں ایک دیوار جو چاہتی تھی کہ گرے پس کھڑا کر دیا اس نے اسے کہا اگر چاہتا تو

لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا (٧٨) قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ

البتہ لیتا تو اس پر مزدوری اس نے کہا یہ جدائی ہے درمیان میرے اور درمیان تیرے

سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا (٧٩) اَمَّا

ضرور آگاہ کرونگا میں تجھے اصل حالت سے اس کی کہ نہیں طاقت رکھی تونے جس پر صبر کی

السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ

کشتی ؟ تو وہ تھی مسکینوں کی جو کام کرتے تھے سمندر میں پس چاہا میں نے کہ

اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَاۗءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا (٨٠) وَ

عیب دار کردوں اسے اور ہے آگے ان کے ایک بادشاہ جو لے لیتا ہے ہر کشتی چھین کر اور

اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا

لڑکا ؟ سو تھے ماں باپ اسکے مومن پس ڈرے ہم کہ وہ چڑھا لائیگا ان دونوں

طُغْيَانًا وَّكُفْرًا (٨١) فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا

پر سرکشی اور کفر پس چاہا ہم نے کہ بدلہ میں دے ان دونوں کو رب ان کا بہتر

مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا (٨٢) وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ

اس سے پاکیزگی اور قریب رحم میں اور دیوار ؟ سو تھی وہ دو لڑکوں

77۔ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا: (موسیٰ نے کہا) آپ میری طرف سے حدِّ عذر کو پہنچ چکے یعنی (تب تو) تیرے پاس میرے خلاف جواز ہوگا۔ **78**۔ يُرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ: جو گرا چاہتی تھی۔ یعنی جو عنقریب گرنے ہی والی تھی۔ **79**۔ سبق یا مطلب اس قصے کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کاموں میں جو بظاہر سمجھ میں نہ آتے ہوں اور بے فائدہ یا غیر مناسب معلوم ہوتے ہوں کئی حکمتیں مخفی ہوتی ہیں جو صرف عالم الغیب خدا ہی کو معلوم ہوتی ہیں اور وہ سب بالآخر بھلائی کی خاطر ہوتی ہیں۔ اور اپنے وقت پر ظاہر ہو کر جب واقع ہو جاتی ہیں تب ان کی حکمت واضح ہوتی ہے۔"اس بیان میں حضرت موسیٰؑ نے تین باتوں پر اعتراض کیا ہے: غرق کے ڈر کے باوجود کشتی کا توڑنا، لڑکے کا قتل، بغیر اُجرت کے دیوار کا بنانا حالانکہ ہر سہ واقعات خود حضرت موسیٰؑ پر گزر چکے ہیں۔ غرق کا خوف تھا۔ تو موسیٰؑ کو بھی تو ان کی والدہ نے دریا میں بہا دیا تھا۔ پھر قبطی کا قتل اور پھر مدین میں بلا اُجرت لڑکیوں کے لئے کوئیں میں سے پانی نکال کر دیا (ح)"۔ **82**۔ یعنی ان کو بہتر بیٹا عطا کرے پاکیزگی اور مہربانی کے لحاظ سے۔ "81 اور 82 خَشِيْنَا اور اَرَدْنَا جمع کے صیغے ہیں حالانکہ کام ایک آدمی نے کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا ہے۔ اس واسطے یہ صرف آدمی کا کام نہ رہا بلکہ خدا تعالیٰ بھی اس کام میں شریک ہے۔ اس واسطے واحد کے صیغہ کی بجائے جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے (ii)"۔

يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ
یتیموں کی اس شہر میں اور تھا نیچے اس کے خزانہ ان کا اور تھا
أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَ
باپ ان کا نیک پس چاہا رب نے تیرے کہ دونوں پہنچیں اپنی جوانی کو اور
يَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ
نکال لیں خزانہ اپنا رحمت کے طور پر طرف رب کے تیرے اور نہیں کیا میں نے یہ
أَمْرِي ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ وَ ع ١٢
حکم سے اپنے یہ حقیقت ہے اس کی کہ نہیں طاقت رکھی تو نے جس پر صبر کی اور
يَسْأَلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ
پوچھتے ہیں تجھ سے ذوالقرنین کے متعلق تو کہہ میں پڑھوں گا تم پر اس کا
ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ
ذکر یقیناً ہم نے طاقت دی تھی اسے زمین میں اور دیا تھا ہم نے اسے ہر ایک قسم کا
سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَأَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ
اسباب پس وہ پیچھے پڑا ایک سبب کے یہاں تک کہ جب وہ پہنچا غروب ہونے کی جگہ سورج کے
وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا
تو پایا اسے کہ غروب ہوتا ہے چشمہ کیچڑ بدبودار میں اور اس نے پائی پاس اس کے ایک قوم
قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ
ہم نے کہا اے ذوالقرنین یا تو عذاب دے تو اور یا یہ ہے کہ تو کر ان میں
حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ
نیکی اس نے کہا جس نے ظلم کیا تو ضرور عذاب دیں گے ہم اسے پھر وہ لوٹایا جائیگا طرف
رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ
اپنے رب کی پس عذاب دیگا اسے عذاب برا اور جو ایمان لایا اور کی
صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا
نیکی تو اس کے لیے بدلہ ہے اچھا اور ضرور ہم کہیں گے اس کیلئے حکم سے اپنے

83۔ "یَتِیۡمَیۡنِ:سے مراد اسماعیلؑ اور اسحاقؑ ہیں جن کی دیوار حضرت محمدؐ رسول اللہ اور موسیٰؑ نے بنائی۔ حضرت ابراہیمؑ کے دینِ توحید کی حفاظت کی خاطر سے(ح)"۔ "وَمَا فَعَلۡتُهٗ عَنۡ اَمۡرِیۡ:اور نہیں کیا میں نے یہ (کام) خود اپنی مرضی یا حکم سے۔ یعنی یہ کام خدا تعالیٰ کی وحی سے کیا ہے(ii)"(اس لئے اس پر مزدوری نہیں لی۔ ناقل)۔ "Oلڑکوں کا مرحوم باپ صالح تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اُن کا خزانہ محفوظ رکھا۔ باپ کی نیکی کی وجہ سے بچائے گئے"۔ **84**۔ ذوالقرنین کے ذکر کے لئے دیکھیں(یسعیا باب 45 آیت 3، 1)۔ (عذرا 4:5,24) (عذرا6:1,5:5)۔ (Hag1:1,2:10)۔ (Zachariah1:1,7)۔ (Neh12:2) نیز دیکھیں Historian's History۔ "ذوالقرنین خورس بادشاہ کا نام ہے جو مید و فارس کا بادشاہ تھا۔ انگریزی میں اسے سائرس Cyrus کہتے ہیں۔ اس کا دارالحکومت ہمدان تھا(ایران)۔ اسے ذوالقرنین اس لئے کہا جاتا ہے کہ دانیال نبی نے اس کے بارے میں خواب دیکھا تھا کہ دو سینگوں والا مینڈھا راستے میں کھڑا ہے جس کی نسبت فرشتے نے کہا کہ یہ مید اور فارس کا بادشاہ ہے۔ (پرانا عہد نامہ: دانیال 8:2-4,20-21) (ii)"۔ کہتے ہیں کہ اس کے تاج میں دو سینگ بنے ہوئے تھے۔ اس وجہ سے کہ وہ مید اور فارس دونوں ملکوں کا حکمران تھا۔ 1938ء میں خورس کے سنگی مجسمے کا اصطخر میں انکشاف ہوا ہے۔ اس کے سر پر دو سینگوں والا تاج دکھایا گیا ہے۔ دانیال باب 8 کے مطابق یہ دارا اوّل تھا۔ اس کا زمانہ 485ق۔م تک تھا۔ اگرچہ وہ زرتشتی مذہب رکھتا تھا پھر بھی اس نے یہودیوں کو بابل سے واپس لا کر دوبارہ بیت المقدس میں آباد کیا۔ 516ق۔م تک یہود کی مسجد آباد ہو گئی تھی(جیوئش انسائیکلوپیڈیا) ایران سے مصر تک اس کی حکومت تھی۔ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالقرنین کو کشف والہام ہوتے تھے اور اس کے تمام کام خدائی احکام کے تابع تھے(آیات 84تا99)۔ ذوالقرنین نے اپنی سرحدوں کو مضبوط کرنے کے لئے تین سفر کئے۔ مشرق کی طرف، مغرب کی طرف اور شمال کی طرف (یہ اطراف ملک فارس کے لحاظ سے ہیں) مغرب الشمس یعنی بحیرہ اسود کا علاقہ جہاں ذوالقرنین گیا تھا جہاں پانی کا رنگ دلدلوں کے سیاہ ہونے کی وجہ سے گدلا نظر آتا تھا۔ یہ سیاہ مٹی کی وجہ سے ہے۔ "اس جگہ جو قومیں آباد تھیں انہوں نے دوسری قوموں سے مل کر پہلے خسرو پر حملہ کیا تھا۔ نتیجۃً خسرو نے بھی ان پر چڑھائی کر کے اُن کو محکوم بنا لیا(ii)"۔ **85**۔ مِنۡ كُلِّ شَیۡءٍ سَبَبًا:اسے ہر قسم کے کاموں کے وسائل عطاء کئے۔ **86**اور**87**۔ فَاَتۡبَعَ سَبَبًا :(ذوالقرنین) راستہ پر چل پڑا۔ ذوالقرنین کا پہلا سفر بحر اسود(Black Sea) یعنی مغرب کی طرف تھا(کیچڑ والا چشمہ)۔ وہاں سورج سمندر میں غروب ہوتا دیکھا جیسے عام طور پر دکھائی دیتا ہے۔ **87**۔ یعنی احسان کر کے معاف کردو۔

يُسْرًا ﴿٨٩﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٠﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ
بات آسان پھر وہ پیچھے لگا ایک اور سبب کے یہاں تک کہ جب وہ پہنچا طلوع ہونے کی جگہ میں سورج کی
وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا
تو پایا اُسے طلوع ہوتا ہوا ایک قوم پر کہ نہیں بنایا تھا ہم نے ان کے لیے ورے اس کے
سِتْرًا ﴿٩١﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩٢﴾ ثُمَّ
کوئی پردہ اسی طرح تھا اور یقیناً گھیرا ہے ہم نے اُسے جو پاس تھا اس کے علم سے پھر وہ
اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٣﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ
پیچھے لگا ایک اور راہ کے یہاں تک کہ جب وہ پہنچا درمیان دو دروں کے پائی اس نے
دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٤﴾ قَالُوْا يٰذَا
درے ان کے ایک قوم کہ نہ قریب تھے کہ سمجھیں بات انہوں نے کہا اے
الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ
ذوالقرنین یقیناً یاجوج اور ماجوج فساد کرنے والے ہیں زمین میں
فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ
پس کیا بنادیں ہم تیرے لیے ٹیکس اس (شرط) پر کہ تو بنادے درمیان ہمارے اور درمیان انکے
سَدًّا ﴿٩٥﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ
ایک دیوار اس نے کہا وہ (مال) کہ طاقت دی ہے مجھے جس میں رب میرے نے بہتر ہے پس مدد کرو میری ساتھ طاقت کے
اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٦﴾ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ
بناؤں گا میں درمیان تمہارے اور درمیان انکے ایک دیوار دو مجھے ٹکڑے لوہے کے
حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى
یہاں تک کہ جب برابر کردیا اس نے درمیان دو پہاڑوں کے کہا دھونکو یہاں تک کہ
اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِىْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٧﴾ فَمَا
جب کردیا اُسے آگ کہا دو مجھے ڈالوں میں اس پر پگھلا ہوا تانبہ پس نہ
اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٨﴾ قَالَ
طاقت پائی انہوں نے کہ چڑھ جاویں اس پر اور نہ طاقت پائی اس کو نقب لگانے کی کہا

90اور91۔ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا: خسرواپنی دوسری مہم پر روانہ ہوا یعنی مشرق کی طرف یعنی افغانستان اور بلوچستان کی طرف جن کے کچھ علاقے چٹیل میدان تھے۔ ان کو فتح کیا۔ یہ لوگ خانہ بدوش تھے۔ وہاں سائے کے لئے درخت نہ تھے۔ سورج کی دھوپ سے بچاؤ کے لئے سترنہ تھا۔ مِنۡ دُوۡنِهَا: اُس (سورج) سے ورے یعنی سورج کی دھوپ سے بچاؤ کے لئے سایہ نہ تھا۔ **92۔** اس کے متعلق ہمیں سب علم تھا۔ (اپنے علم کی بناپر ہم نے احاطہ کیا ان تمام چیزوں کا جو اسکے پاس تھیں)۔ **93۔** ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا: ذوالقرنین کا تیسرا سفر شمال کی طرف یعنی بحیرہ کیسپین اور کوہ قاف کی طرف تھا۔ آرمینیا اور آذربائیجان کی طرف۔ **94۔** "بَيۡنَ السَّدَّيۡنِ: اپنے تیسرے سفر میں ذوالقرنین نے وہاں ایک حفاظتی دیوار بنائی۔ وہاں ایک طرف بحیرہ کیسپین ہے تو دوسری طرف کوہ قاف۔ یہ دونوں چیزیں دونوں طرف سرحد پر روک کا کام دے رہی تھیں۔ درمیانی درّہ غیر محفوظ تھا(ii)"۔ "وہاں کے لوگ آرمینیا اور آذربائیجان کے پہاڑوں میں رہتے تھے۔ وہ لوگ مشکل سے ذوالقرنین کی بات کو سمجھتے تھے(ح)"۔ درہ کی وجہ سے وہ اپنے شمالی ہمسائے یاجوج ماجوج سے ہمیشہ تکلیف اٹھاتے تھے۔ 512ق۔م میں ذوالقرنین دارااوّل نے ان پر فوج کشی کی یعنی یاجوج پر۔ حزقیل 39:1,6 میں رُوس کو جُوج اور انگریزوں کو ماجوج قرار دیا گیا ہے۔ **95۔** "یاجوج اور ماجوج اور دجال ایک ہی مذہب والوں یعنی مغربی مسیحی اقوام کے نام ہیں۔ یاجوج اور ماجوج کا نام ان کی سیاسی جہت سے ہے۔ اور دجال مذہبی جہت سے۔ بائبل میں "اے آدم زاد تو جوج کے مقابل جو ماجوج کی سرزمین کا ہے۔ اور روس اور مِسک اور ٹوبالسک کا سردار ہے اپنا نہ کرنا (حزقیل باب 39 آیت 1) حضرت خلیفۃ المسیح اول نے لکھا ہے کہ خدا نے مجھے یقین دلایا ہے کہ یہ وہ قوم ہے جو بخارا سے لے کر شمال تک رہتی تھی۔ گوتھ، نارمنڈی، وزی گوتھ، سیکسن۔ یہ لوگ جرمنی، فرانس، انگلینڈ وغیرہ ممالک میں جاکر آباد ہوئے۔ اوران کے مورث اعلیٰ یاجوج اور ماجوج کے مجسمے ابھی تک لنڈن کے گلڈ ہال میں نصب ہیں(ح)"۔ بَيۡنَ السَّدَّيۡنِ سے مراد دربند کی دیوار ہے جو روسی حملوں سے بچاؤ کے لئے بنائی گئی تھی۔ یہ پچاس میل لمبی اور 29 فٹ اونچی اور دس فٹ موٹی تھی اور آرمینیا اور آذربائیجان کے درمیان بحیرہ اخضر کے مغربی ساحل سے کوہ قاف تک ہے۔ یہ دیوار قریباً 535ق۔م میں بنائی گئی تھی داغستان کے ملک میں ہے۔ (ح)" (انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا۔ زیر لفظ دربند سے خلاصہ)۔ بحیرہ اخضر سے مراد کیسپین کا بحیرہ (Caspian Sea) ہے۔ **96۔** بِقُوَّةٍ: افرادی قوت سے میری مدد کرو (Man Power)۔ **97۔** سَاوٰى: (بھر کر) برابر کردیا۔ (صَدَفٌ: پہاڑ کی چوٹی۔) سمندر اور پہاڑ کی دونوں روکوں کے درمیان کا حصہ جو میدانی تھا غیر محفوظ تھا وہ پُر کردیا گیا۔ لوہے اور تانبے کے مضبوط دروازے بناکر جو دیواروں میں لگائے گئے تھے۔ یعنی لوہے کے بڑے بڑے تختے بنائے۔ پھر تختوں کو ساتھ ساتھ کھڑا کیا گیا اور ان کے درمیان درازوں میں پگھلا ہوا تانبا ڈالا گیا۔ اس طرح مضبوط دیوار بن گئی۔ (دربند کی دیوار)۔ اب دشمن نہ پہاڑ سے آسکتے تھے نہ ہی سمندر سے۔ اس طرح روکنے کے لحاظ سے برابر یعنی مکمل ہوگئی۔ "یعنی دیوار دھات کی بنتی ہے تم علاقہ کے لوگ ہو تم دھات اور انفرادی قوت مہیا کرو۔ باقی اِنْجِیْنِیْرِنگ کا کام میرے آدمی کریں گے "(ii)۔ **98۔** فَمَا اسۡطَاعُوۡا: یاجوج، ماجوج میں اتنی طاقت نہ تھی کہ اس دیوار پر سے پار ہوسکیں۔ ترکی اور روس کے درمیان یہ دیوار دربند پر جو بحیرہ اخضر کے کنارے واقع ہے بنی ہوئی اب تک موجود ہے جو کوہ قاف کی شمالی قوموں کو ایران پر حملہ آور ہونے سے روکنے کے لئے بنائی گئی تھی یعنی جوج اور ماجوج سے بچاؤ کے لئے بنائی گئی

هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَ

یہ رحمت ہے طرف سے رب کے میرے پھر جب آئے گا وعدہ رب میرے کا کر دیگا اُسے ٹکڑے ٹکڑے اور

كَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿٩٩﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ

ہے وعدہ رب کا میرے سچا اور چھوڑ دیں گے ہم بعض کو ان کے اس دن کر موجیں ماریں گے

فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿١٠٠﴾ وَّعَرَضْنَا

بعض میں اور پھونکا جاویگا بگل پس جمع کر دیں گے ہم انکو اچھی طرح جمع کرنا اور سامنے کرینگے ہم

جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ﴿١٠١﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ

جہنم اس دن کافروں کے لیے خوب سامنے کرنا وہ لوگ کہ تھیں

اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

آنکھیں ان کی پردہ میں ذکر سے میرے اور تھے وہ کہ نہیں طاقت رکھتے

سَمْعًا ﴿١٠٢﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ ع ١١/١٩

سننے کی کیا پس خیال کیا ہے لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا کہ وہ بنالیں گے بندوں کو میرے

مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٣﴾

سوائے میرے دوست یقیناً ہم نے تیار کیا جہنم کو کافروں کے لیے مہمانی

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٤﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ

تو کہہ کیا آگاہ کریں ہم تم کو نقصان اُٹھانے والوں پر اعمال میں وہ لوگ کہ ضائع گئی

سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ

کوشش ان کی زندگی ورلی میں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اچھی کرتے ہیں

صُنْعًا ﴿١٠٥﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ

کارروائی یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا آیات کا اپنے رب کی اور ملنے کا اس سے

فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٦﴾

پس حبط ہو گئے عمل ان کے پس نہ قائم کریں گے ہم ان کے لیے بروز قیامت کچھ بھی وزن

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَ

یہ بدلہ ہے ان کا جہنم بسبب اسکے کہ کفر کیا انہوں نے اور بنایا انہوں نے آیات کو میری اور

تھی۔ انسائیکلو پیڈیا بریٹا نیکا میں اس کا ذکر موجود ہے۔ زیر لفظ دربند۔ ذوالقرنین زرتشتی مذہب کا پیروکار تھا۔ **99**۔ "یعنی یاجوج اور ماجوج کے غلبہ کے وقت یہ دیوار بے معنٰی ہو چکی ہو گی۔ جو بیسویں صدی عیسوی میں ہو چکا جبکہ ہوائی جہازوں کی ایجاد ہوئی۔ یاجوج کو بائیبل میں روس قرار دیا گیا ہے۔ اور ماجوج کو بائیبل میں انگریز اقوام کو قرار دیا گیا ہے۔ (حزقیل باب 39(ii)"۔ **101**، **100**۔ بَعْضَهُمْ۔۔۔فِيْ بَعْضٍ: یعنی یاجوج اور ماجوج آپس میں لڑیں گے۔ چنانچہ جنگ عظیم اوّل اور دوسری عالمگیر جنگ ان قوموں پر جہنم بن کر اتریں۔ **102**۔ دنیا میں ان کفار کی آنکھیں پردہ میں تھیں تا اللہ کے کلام کو سن، دیکھ نہ پائیں۔ قیامت کے دن جہنم کو دیکھ کر اللہ کے ذکر کی حقیقت ان پر عیاں ہو جائے گی۔ نوٹ: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات اور آخری دس آیات کی تلاوت کرتا رہے گا تو وہ دجال کے بد اثر سے محفوظ رہے گا۔ معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج عیسائی اقوام ہیں جن کا ذکر اس سورۃ میں ہوا ہے۔ وہی دجال ہیں۔ دجال نام ان کے مذہبی عقیدہ ابنیت مسیح کی وجہ سے اور یاجوج ماجوج ان کی مادی اور سیاسی طاقت اور دنیوی اقتدار کی وجہ سے ہے۔ **103**۔ جیسے عیسائیوں نے عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا بنالیا ایسے ہی عُزیرؑ کو بھی بیٹا بنالیا۔ نیز مشرکین ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں مانتے تھے۔ **104**۔ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ: کیا ہم تمہیں بتائیں؟ ہم سے مراد رسولؐ اور مومنین ہیں۔ **105**۔ صُنْعًا: کام، کارروائی۔ یعنی جو بھی کوششیں کیں وہ دنیا حاصل کرنے کے لئے تھیں۔ مگر آخرت ویران رکھی۔ **106**۔ یعنی ان کی دنیا کمانے کی خاطر کئے گئے کاموں کا کوئی اجر نہ ہوگا۔ انہوں نے آخرت کی خاطر کوئی عمل نہیں کیا۔

رُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ
رسولوں کو میرے ہنسی یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور کیں نیکیاں ہیں

لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ
ان کے لیے باغات فردوس مہمانی رہ پڑنے والے ہیں اس میں نہ چاہیں گے

عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ
ان سے منتقل ہونا تو کہدے اگر ہوں سمندر سیاہی واسطے باتوں کے رب کی میرے

لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ
البتہ ختم ہو جائیں سمندر پہلے اس کے کہ ختم ہوں باتیں میرے رب کی اور اگرچہ لاویں ہم مانند اس کی اور

مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ
سیاہی تو کہدے سوائے اسکے نہیں کہ میں انسان ہوں مانند تمہاری وحی کی جاتی ہے طرف میری کہ سوائے اسکے نہیں کہ معبود تمہارا

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ
معبود ہے ایک پس جو شخص کہ ہے امید رکھتا ملنے کی اپنے رب کو تو چاہیئے کہ کرے

عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۲ ۹ ۲
عمل نیک اور نہ شریک کرے عبادت میں اپنے رب کی کسی کو

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۲﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۳﴾ اِذْ
کاف ۔ ھا ۔ یا ۔ عین ۔ ص ذکر ہے رحمت کا رب کی تیرے اپنے بندے زکریا پر جب

نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ
پکارا اس نے اپنے رب کو پکارنا آہستہ کہا اے رب میرے یقیناً میں ایسا ہوں کہ کمزور ہو گئیں ہڈیاں

108۔ فردوس جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ **109**۔ حِوَلًا: الگ ہونا، نکالے جانا، منتقل ہونا۔ **110**۔ لِكَلِمٰتِ رَبِّيْ: اللہ کے کلمات کو لکھنے کے لئے۔ مسیحی لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ کلمۃ اللہ ہیں لہٰذا وہ خدا کے بیٹے ہیں (یوحنا 1:1)۔ فرمایا کہ اللہ کے کلمات کا تو شمار ہی نہیں۔ ہر چیز اللہ کے کلمہ کُن سے پیدا ہوئی ہے۔ اللہ کے کلمات سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم محیط اس کی حکمتیں اور دلائل و براہین ہیں جو اس کی واحدانیت پر دال ہیں۔ انسانی عقل اور کاوش ان سب کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ بِمِثْلِهٖ: اِس (سمندر) جتنی اور سیاہی بھی لے آئیں تو بھی اللہ کے سب کلمات کو لکھنے کے لئے کافی نہ ہوں گے۔

19۔ سُوْرَةُ مَرْيَمَ (مکی)

مکہ میں نبوت کے چوتھے سال اور پانچویں سال کے شروع میں نازل ہوئی۔ **2**۔ كٓهٰيٰعٓصٓ: ان مقطعات کا مطلب ہندؓ (امّ ہانی) بنت ابو طالب نے جو آنحضرتؐ کی چچازاد بہن تھیں یہ فرمایا ہے۔ ک: کافٍ۔ ہ: هَادٍ۔ ی: یا۔ ع: عَالِمٍ۔ ص: صَادِقٍ۔ یعنی اَنْتَ كَافٍ۔ اَنْتَ هَادٍ ۔ يَا صَادِقُ ۔ يَا عَالِمُ۔ (فتح البیان)۔ **3**۔ ذِكْرُ: (یہ) ذکر (ہے۔) عَبْدَهٗ: اس رحمت کا جو اسکے بندے زکریّاؑ پر ہوئی۔ **4**۔ خَفِيًّا: علیحدگی میں آہستگی سے۔ یادل ہی میں، خاموشی سے۔

مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ
میری اور شعلے مارتا ہے سر بڑھاپے سے اور نہیں ہوں میں دعا میں تجھ سے اے رب میرے

شَقِيًّا ﴿۴﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ
بدبخت اور یقیناً میں ڈرتا ہوں وارثوں سے اپنے بعد اور ہے

امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿۵﴾ يَّرِثُنِيْ
بیوی میری بانجھ پس بخش واسطے میرے اپنی جناب سے وارث جو وارث ہو میرا

وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿۶﴾ يٰزَكَرِيَّآ
اور وارث ہو خاندان یعقوب کا اور بنائیو اُسے اے رب میرے پسندیدہ اے زکریا

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى لا لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ
یقیناً ہم بشارت دیتے ہیں تجھے ایک لڑکے کی نام جس کا یحییٰ ہوگا نہیں بنایا ہم نے اس کیلئے

قَبْلُ سَمِيًّا ﴿۷﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ
پہلے اسکے کوئی ہم نام اس نے کہا اے رب میرے کیونکر ہوگا میرے لیے لڑکا اور ہے

امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿۸﴾ قَالَ
بیوی میری بانجھ اور یقیناً پہنچ گیا ہوں میں بڑھاپے بے حد کو فرمایا

كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ
اسی طرح ہے فرمایا ہے رب نے تیرے کہ وہ مجھ پر آسان ہے اور یقیناً پیدا کیا میں نے تجھے پہلے

وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ﴿۹﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ
حالانکہ نہ تھا تو کچھ بھی اس نے کہا اے رب میرے بنا میرے لیے کوئی نشان فرمایا نشان تیرا یہ ہے کہ

اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿۱۰﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ
نہ بولے گا تو لوگوں سے تین راتیں برابر پس وہ نکلا اپنی قوم پر

مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۱۱﴾
جائے عبادت سے پس اشارہ سے کہا انھیں کہ تسبیح کرو صبح اور شام

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿۱۲﴾ وَّ
اے یحییٰ پکڑ کتاب مضبوطی سے اور دیا ہم نے اسے حکم بچپن میں اور

5۔ اِشْتَعَلَ: شعلہ مارا ہے (آگ نے) سر نے بڑھاپے سے۔ یعنی سر کے بال سفید ہوگئے ہیں۔ شَقِيًّا: ناکام، بے نصیب کہ جس کی دعا قبول نہ ہو۔ میں ایسا آدمی نہیں ہوں۔ **6**۔ خِفْتُ الْمَوَالِيَ: قوم میں کوئی نیک نظر نہیں آتا جو میرا اور آلِ یعقوب کا "يَرِثُنِيْ": روحانی علوم کا وارث ہو اور نبوت کا اور دین کا خادم ہو۔ **7**۔ رَضِيًّا: جس سے تُو راضی ہو اور وہ تجھ سے راضی ہو۔ **8**۔ سَمِيًّا: یہاں ہمنام ہونا مراد نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ اُس جیسا نامور، قابل، نظیر، اس کے خاندان میں کوئی نہ ہوگا۔ دیکھیں متی 14-11:11 کہ یوحنا سے بڑا اس خاندان میں اور کوئی پیدا نہیں ہوا۔ کسی نے اپنا اتنا نیک نام پیدا نہیں کیا۔ نیز دیکھیں قرآن (19:66)۔ لوقا 1:61 میں لکھا ہے کہ تیرے کُنبے میں کسی کا یہ نام نہیں۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اگرچہ اور بھی بہت سے یوحنا دنیا میں ہوں گے مگر ہم نے خود (یعنی اللہ نے) کسی اور کا یہ نام نہیں رکھا۔ اِسْمُهٗ يَحْيٰى: اسکا نام یحیٰ ہوگا۔ **9**۔ زکریاؑ نے کہا عِتِيًّا: یعنی عمر کی اُس حد کے آگے جو صحبت کرنے کے لائق ہوتی ہے میں پہنچ چکا ہوں۔ **10**۔ قَالَ: (یہ فرشتہ نے) کہا: قَالَ كَذٰلِكَ یعنی جس طرح تو کہتا ہے واقعہ تو اسی طرح ہے مگر۔۔۔ یہ اللہ کے لئے آسان ہے۔ **11**،**12**۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) تین راتیں گزرنے تک اللہ کی یاد کے سوا کوئی اور باتیں نہ کرنا۔ مِحْرَاب: مؤمن کی خلوت گاہ۔ شیطان سے لڑائی کا ذریعہ (جگہ) ہے۔ اس لئے محراب کہا گیا یعنی لڑائی کی جگہ۔ اس آیت میں برابر تین راتیں فرمایا اور 3:42 میں تین دن فرمایا۔ مطلب تین رات اور اور تین دن [محراب: عبادت کی جگہ]۔ خاموشی ذکرِ الٰہی کی خاطر سے تھی کوئی عارضہ نہ تھا جیسا کہ آیت 12 میں درج ہے۔ یہودیوں میں چُپ کے روزے رکھنے کا دستور تھا یعنی اعتکاف میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنا جیسا کہ آیت 12 میں تصریح ہے۔ آیت 27 میں مریم کو بھی چپ کے روزے رکھنے کا حکم ہوا۔ یعنی اعتکاف میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنا۔ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ: یعنی آہستہ آواز میں کہا اور 3:42 میں اسے اِلَّا رَمْزًا یعنی اشاروں سے کہا۔ **13**۔ یحییٰؑ لوگوں کو علم دین سکھانے لگ گیا اپنے باپ کی جگہ کیونکہ باپ ضعیف تھا۔ اَلْحُكْمَ: یعنی حکمت اور دانائی کی باتیں سمجھانے لگ گیا۔ یا کتاب میں درج احکام دینیہ کی سمجھ کی تعلیم دینے لگ گیا۔

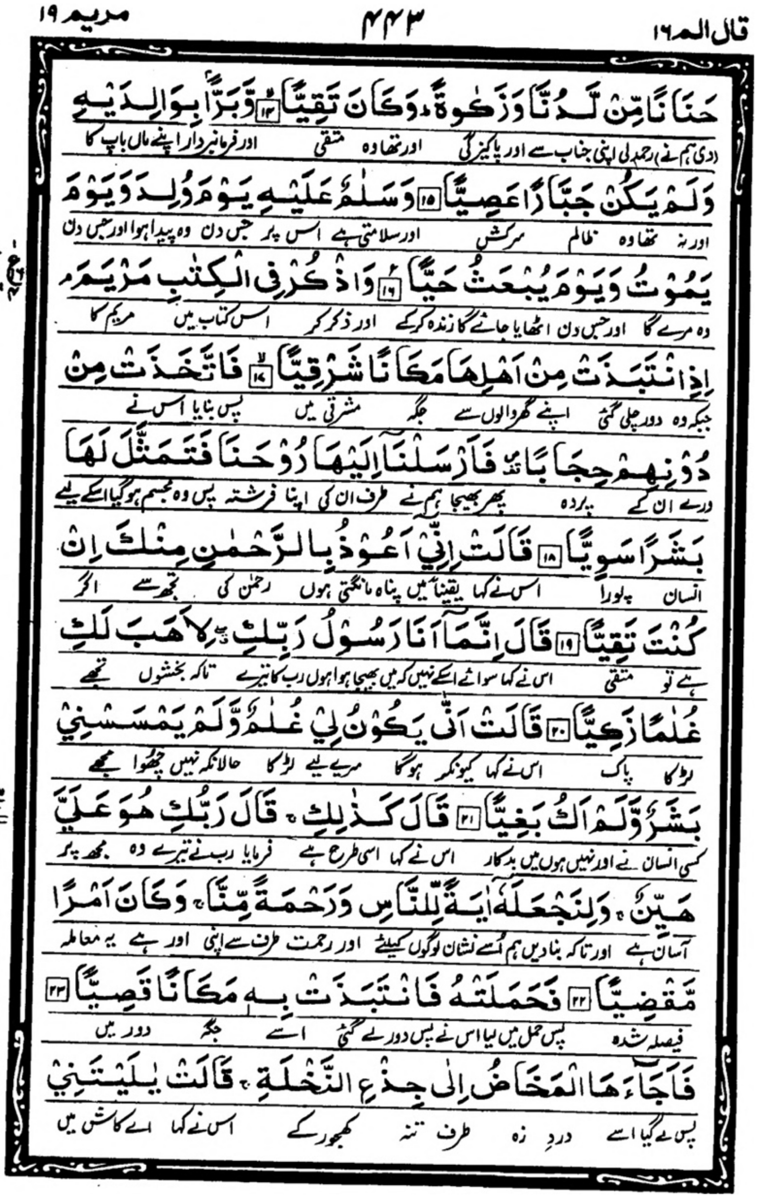

14۔ "اس پر اپنی جناب سے رحمت کی۔ اس کے قلب میں اپنی جناب سے رحمت رکھی (ح)"۔ 15۔ عام طور پر بڑھاپے میں آرزو کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے بچے شوخ اور سرکش ہوتے ہیں مگر یحییٰؑ ایسے نہ تھے۔ 16۔ "سَلٰمٌ عَلَيْهِ۔۔۔ يَوْمَ يَمُوْتُ: یعنی جس موت کے بعد بھی انسان کا نام زندہ رہے۔ یہ بات خدا نے زکریاؑ کو یحییٰؑ کے متعلق کہی تھی (آیات 13 تا 16)(ii)"۔ اللہ تعالیٰ جب خود بندے پر سلام کہے تو اس کا یہ معنیٰ ہے کہ اس پر کچھ پکڑ نہ ہوگی۔ نہ دنیا میں نہ مرتے وقت اور نہ جب بعثت ہوگی۔ نوٹ: آیات 13 تا 16 میں مذکورہ صفات تمام انبیاء میں مشترک ہیں صرف یحییٰؑ سے خاص نہیں ہیں۔ 17۔ بیت المقدس کی محراب شرقی میں مریم معتکف ہو کر رشتہ داروں سے پردہ میں بیٹھ گئی یا مریم کی بلوغت کی طرف اشارہ ہے کہ وہ عورتوں کے مخصوص ایام میں مسجد میں نہ رہ سکتی تھی اس لئے وہ چلی گئی مَكَانًا شَرْقِيًّا میں یعنی وسیع مکان میں جس میں دھوپ اور ہوا کا خوب گزر ہوتا ہے۔ فِي الْكِتٰبِ: (اس) کتاب میں۔ 18۔ حِجَابًا: یعنی دور رہیں معتکف ہو کر۔ رُوْحَنَا: اپنا کلام فرشتے کے ذریعہ سے بھیجا یا فرشتہ کشفاً دیکھا اور اس سے بات چیت ہوئی۔ بَشَرًا سَوِيًّا: تندرست، خوب شکل انسان کی صورت میں۔ یہ ماجرا کشفاً ہوا یہاں روح کا معنیٰ ہے فرشتہ جیسے قرآن میں جبرائیل کو روح الامین کہا گیا ہے۔ 19۔ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا: اگر تو (اُس سے) ڈرے یعنی خدا سے ڈرے۔ 20۔ یعنی لڑکے کی خوشخبری دوں (ii)۔ 21۔ "دیکھیں (لوقا 1:26-34)۔ بشر سے یہاں مراد خاوند ہے۔ حضرت مریم کی اُس وقت یوسف نجّار سے نسبت ہو چکی تھی (لوقا 8-2:5)(ح)"۔ بیت اللحم مریم کے گاؤں ناصرہ سے ستر میل دور جنوب کی طرف واقع ہے۔ ان کے منگیتر اُن کو مردم شماری کی غرض سے وہاں لے گئے تھے۔ 22۔ لوگوں کے لئے نشان: یعنی اللہ کی قدرت سے بن باپ لڑکا پیدا ہوگا۔ اور نبی بنے گا (رَحْمَةً)۔ 23۔ قَصِيًّا: دور کی جگہ یعنی بیت اللحم جو بیت المقدس سے پانچ یا چھ میل دور ہے۔ وہاں چلی گئیں۔ حَمَلَتْهُ: اُس نے اس کو حمل میں لیا۔ "انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ سفر تھا جو یوسف نجّار کے ساتھ انہوں نے ناصرہ سے بیت المقدس کی طرف کیا جہاں یہ مردم شماری کے لئے نام لکھوانے گئے تھے۔ وہیں مریم کو دردِ زہ ہوا۔ (اور لڑکا پیدا ہوا۔ لوقا باب 2)(ح)"۔ 24۔ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا: یعنی میں بچہ جننے کے وقت سے پہلے ہی مر جاتی۔ موت کی آرزو اس ڈر سے کی کہ میں بچے کے مسئلہ پر لوگوں کو کس طرح مطمئن کر سکوں گی۔

مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ٢٣ فَنَادٰىهَا مِنْ

مرجاتی پہلے اس کے اور ہوتی میں بھولی بسری پس پکارا اسے

تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ٢٥ وَ

نیچے سے اس کے کہ نہ غم کھا یقیناً بنایا ہے رب نے تیرے نیچے تیرے ایک چشمہ اور

هُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ٢٦

ہلا طرف اپنی تنہ اس کھجور کا وہ گرائے گی تجھ پر تازہ کھجوریں پکی ہوئی

فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ

پس کھا اور پی اور ٹھنڈی کر آنکھ پھر اگر دیکھے تو انسانوں میں سے

اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ

کسی کو پس کہیو کہ میں نے نذر مانی ہے رحمٰن کے لیے روزہ کی پس ہرگز نہیں کلام کروں گی

الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ٢٧ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا

میں آج کسی انسان سے پس وہ لائی اسے اپنی قوم کے پاس اُٹھائے ہوئے اسے انہوں نے کہا

يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔـا فَرِيًّا ٢٨ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ

اے مریم یقیناً یقیناً کیا ہے تو نے کام بُرا اے بہن ہارون کی نہ تھا

اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ٢٩ فَاَشَارَتْ

باپ تیرا آدمی بُرا اور نہ تھی ماں تیری بدکار پس اشارہ کیا اس نے

اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ٣٠ قَالَ

طرف اسکی انہوں نے کہا کیوں کر بات کریں ہم اس سے جو ہے گود میں بچہ اس نے کہا

اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۭ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ٣١ وَّجَعَلَنِيْ

یقیناً میں بندہ ہوں اللہ کا دی ہے اس نے مجھے کتاب اور بنایا ہے مجھے نبی اور بنایا ہے مجھے

مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا

پاک جہاں کہیں ہوں میں اور تاکید کی ہے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی جب

دُمْتُ حَيًّا ٣١ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ٣٢

تک رہوں میں زندہ اور فرمانبردار اپنی ماں کا اور نہیں بنایا مجھے ظالم بدبخت

25۔ "بیت اللحم سرسبز و زرخیز پہاڑی علاقہ ہے اور وہاں چشمے بھی ہیں۔ فرشتے نے پہاڑ کی نچلی ڈھلوان سے پکارا کہ وہ اپنے بچے اور اپنی صفائی کرنے کے لئے وہاں چلی جائے کیونکہ وہاں پانی کا چشمہ ہے(ii)"۔**26**۔ مسیح کی پیدائش کے وقت کھجوریں پکی ہوئی تھیں۔ یہ جولائی تا ستمبر (اغلباً اگست) کے مہینے تھے۔اس سے واضح ہے کہ مسیح دسمبر میں پیدا نہیں ہوا تھا جب سخت سردی ہوتی ہے اور برفباری بھی وہاں ہوجاتی ہے بلکہ گرمیوں میں پیدا ہوا تھا۔ انجیل کے مطابق گڈریے رات کو کھلے میدانوں میں اپنی بھیڑ بکریوں کے ساتھ سوئے ہوئے تھے۔ **27**۔صَوْمًا: کھانے پینے یا کلام کرنے سے پرہیز کرنا۔اُن کے دین میں چُپ رہنے (اور ذکر الٰہی کرنے) کا روزہ رکھتے تھے۔اس طرح لوگوں کے سوالات سے بھی بچے رہتے تھے۔اغلباً مریم کا یہ کہنا

اشارۃً تھا نہ کہ زبان سے۔ **28**۔ فَاَتَتْ بِهٖ تَحْمِلُهٗ: وہ بچہ کو اٹھائے ہوئے لے کر آئی یا سوار کر کے لے آئی۔ لِتَحْمِلَ اور اَحْمِلَ سواری پر بٹھانے کے معنوں میں آتے ہیں۔ دیکھیں (9:92) (ii)۔ **29**۔"اُخْتَ هٰرُوْنَ: یعنی ہارونؑ کے قبیلہ کی خاتون۔ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ: یعنی اے ہارونؑ کی بہن۔ جیسے آدمؑ کی بیٹی کہتے ہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مریم کے کسی بھائی کا نام ہارون ہو جیسا کہ صحیح مسلم میں مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ یہ ہارون موسیٰؑ کا بھائی نہ تھا بلکہ مریم کے گھر اور خاندان کا ایک فرد تھا۔ نہ کہ ہارون نبی مراد ہے(ii)"۔

30۔ بچہ محاورۃً کہا ہے کہ کل کا بچہ ہے۔ عیسیٰؑ اس وقت جوان ہو کر منصبِ نبوت پر فائز ہو چکے تھے۔ **31**۔ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ:"O اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ سے مراد فہم کتاب بھی ہے۔ جوانی کی عمر تھی"۔ یا ازل میں اللہ نے میرے لئے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ وہ مجھے نبوت اور کتاب سے نوازے گا۔ **32**۔ مجھے مبارک بنایا یعنی لوگوں کے لئے نافع وجود بنایا۔ **33**۔ متی (12:48-50) میں لکھا ہے کہ عیسیٰؑ نے اپنی ماں سے گستاخانہ کلام کیا۔ مگر قرآن اس کے برعکس عیسیٰؑ کو ماں کا فرمانبردار بتاتا ہے۔ "اور فرمانبردار اپنی ماں کا"۔ والدین کا نہیں کہا اس لئے کہ ان کی ولادت بن باپ ہوئی تھی۔ ورنہ عیسیٰؑ بھی یحییٰؑ کی طرح والدین سے حسن سلوک کرنے والا کہتے نہ کہ صرف ماں کا۔

وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۳۳

اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن پیدا ہوا میں اور جس دن مروں گا اور جس دن اٹھایا جاؤنگا زندہ کرکے

ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۳۴

یہ عیسیٰ بیٹا مریم کا ہے بات ہے سچی وہ کہ جس میں وہ شک کرتے ہیں

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا

نہیں ہے اللہ کیلئے کہ بنا دے کوئی بیٹا پاک ہے وہ جب فیصلہ کرتا ہے کسی معاملہ کا

فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۳۵ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ

تو سوائے اسکے نہیں کہ کہتا ہے اسے ہو جاؤ پس وہ ہو جاتا ہے اور یقیناً اللہ رب ہے میرا اور رب ہے تمہارا

فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۳۶ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ

پس عبادت کرو اسکی یہ ہے راہ سیدھی پس اختلاف کیا قوموں نے

مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۳۷

آپس میں پس افسوس ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے کفر کیا حاضر ہونے سے دن بڑے میں

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ

کیا ہی خوب سنیں گے وہ اور کیا ہی خوب دیکھیں گے جس دن وہ آدیں گے ہمارے پاس لیکن ظالم

الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۳۸ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ

آج گمراہی کھلی کھلی میں ہیں اور ڈرا انہیں دن حسرت کے سے جبکہ

قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۳۹ اِنَّا

فیصلہ کیا جاویگا معاملہ کا اور وہ غفلت میں ہیں اور وہ نہیں ایمان لاتے یقیناً

نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۴۰ وَاذْكُرْ

ہم ہی وارث ہوں گے زمین کے اور انکے جو اس پر ہیں اور طرف ہماری ہی وہ لوٹائے جائیں گے اور ذکر کر

فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ڛ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۴۱ اِذْ

اس کتاب میں ابراہیم کا یقیناً وہ تھا بہت سچا (اور) نبی جب

قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ

کہا اس نے اپنے باپ کو اے باپ میرے کیوں عبادت کرتا ہے تو اسکی جو نہیں سنتا اور نہ دیکھتا ہے اور

وقف لازم ع ۲

34۔ "O"اس آیت میں ولادت۔ موت اور یوم البعث میں زندہ ہونا تو بتایا گیا ہے اگر آسمان پر جانا اور پھر ہزاروں سال بعد نزول کرنا بھی ہوتا تو ضرور اس کا ذکر بھی ہوتا۔ پس اُن کا آسمان پر زندہ جانا اور پھر نازل ہونا خلاف واقعہ امور ہیں"۔ قرآن کی آیت 5:111 میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنے پندرہ انعامات اور احسانات گنوائے ہیں مگر سب سے بڑا اور عدیم المثال انعام یعنی زندہ بجسد عنصری آسمان پر اٹھائے جانے وہاں پر ہزاروں سال بیٹھے رہنے اور پھر دوبارہ دنیا میں نازل ہونے کے ذکر کا شائبہ تک نہیں ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ آسمان پر جانے کا یہ عقیدہ محض ایک اختراع ہے ورنہ اللہ تعالیٰ اس کا بھی ذکر فرماتا۔ یہ سارا بیان عیسیٰؑ کی جوانی کے وقت کا ہے جبکہ آپ نبی بن چکے ہوئے تھے۔ 35۔ يَمۡتَرُوۡنَ: یہودی حضرت عیسیٰؑ کی ولادت میں شک کرتے ہیں۔ فرمایا کہ حق بات یہی ہے جو یہاں بیان ہوئی ہے۔ 36۔ نیز دیکھیں 3:60 عیسائی عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اس لئے کہ بائبل میں عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ حالانکہ بائبل ہی میں دیگر اللہ کے نیک بندوں کو بھی خدا کے بیٹے کہا گیا ہے۔ عیسیٰؑ کو اس میں کوئی خصوصیت نہیں۔ دیکھیں (لوقا 20:36) اور (3:38)۔ (جرمیا 31:9) (متی 6:9) اور (یوحنا 8:41)۔ اسرائیلؑ خدا کا پلوٹھا بیٹا ہے (خروج 4:22)۔ سلیمانؑ خدا کا بیٹا ہے۔ (تواریخ 28:9)۔ قاضی مفتی خدا کے بیٹے ہیں (زبور 82:6)۔ حضرت عیسیٰؑ نے کہا "تو مجھے خداوند کیوں کہتا ہے۔ خدائے واحد کے سوا اور کوئی خدا نہیں (متی 19:17)"۔ 37۔ یہ عیسیٰؑ اور آنحضرتؐ کی زبان سے کہلوایا گیا۔ متی 4:10 میں عیسیٰؑ نے شیطان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ صرف خدا کی عبادت کرو۔ کسی اور کی نہ کرو۔ 38۔ کفار نے بڑے دن میں حاضر ہونے کا انکار کیا (کہ قیامت کے بعد فیصلہ کا بھی کوئی دن ہوگا)۔ عیسائیوں میں بھی بہت سے فرقے بن گئے۔ احزاب سے مراد اہل کتاب کے فرقے اور خود عیسائیوں کے فرقے ہیں۔ انہوں نے عیسیٰؑ کے بارے میں باہم اختلاف کیا۔ یہود نے عیسیٰؑ کو ولد الزنا کہا جبکہ عیسائیوں نے اُن کو خدا کا بیٹا کہا۔ اور کہا کہ تین خداؤں میں سے ایک خدا ہے (5:74)۔ 39۔ وہ کیسے سننے والے اور کیسے دیکھنے والے ہوں گے (جب حقیقت ان پر کھل جائے گی اور فیصلہ کے لئے ہمارے پاس آئیں گے تو اُن پر ان کی گمراہی واضح ہو جائے گی) یعنی اختلافات کا فیصلہ ہوگا جو اُن کے لئے ہلاکت ہے۔ 40۔ وَهُمۡ فِي غَفۡلَةٍ: اور اب وہ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ يَوۡمَ الۡحَسۡرَةِ: یعنی جزاء سزا کے دن سے ڈرا جہاں حسرت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ دنیا میں اگر غفلت میں رہا اور نیک اعمال نہ بجالایا تو آخرت میں حسرت کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ 42۔ ابراہیمؑ کو سہ (عراق) میں رہتے تھے۔ 99 سال کی عمر میں اسحاقؑ پیدا ہوئے۔ وَاذۡكُرۡ فِي الۡكِتٰبِ یعنی جو قرآن میں بیان ہوا ہے (ابراہیمؑ کے بارے میں)۔ ابراہیمؑ کا معنیٰ ہے قوموں کا باپ۔ نیز اَبۡرَام کا معنیٰ ہے اچھی بحث کرنے والا (Debater) (پیدائش 5-17:4)۔ 43۔ قرآن نے ابراہیمؑ کو صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا یعنی راستباز نبی قرار دیا ہے جبکہ بائبل میں اُس پر جھوٹ بولنے کے الزامات تراشے گئے ہیں (پیدائش 20:13)۔

لَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ
نہ کام آتا ہے تیرے کچھ بھی اے باپ میرے تحقیق میں ایسا ہوں کہ آیا ہے میرے پاس علم میں سے

مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يٰٓاَبَتِ
وہ کہ نہیں آیا تیرے پاس پس پیروی کر میری دکھاؤں گا تجھے راہ درست اے باپ میرے

لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾
نہ عبادت کر شیطان کی یقیناً شیطان ہے رحمان کا نافرمان

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ
اے باپ میرے یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ پہنچے تجھے عذاب طرف سے رحمٰن کی پھر ہو جاویگا تو

لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ
شیطان کا دوست اس نے کہا کیا متنفر ہے تو معبودوں سے میرے اے ابراہیم ؟

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ
ضرور اگر نہ باز آیا تو تو ضرور ضرور پتھراؤ کردوں گا تجھے اور چھوڑ مجھے کچھ عرصہ اس نے کہا

سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾
سلامتی ہو تجھ پر ضرور میں بخشش مانگوں گا واسطے تیرے اپنے رب سے یقیناً وہ ہے مجھ پر بہت مہربان

وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ
اور الگ ہوتا ہوں تم سے اور ان سے جن کو پکارتے ہو تم سوائے اللہ کے اور میں پکارتا ہوں اپنے رب کو

عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا
اُمید ہے کہ نہ ہوں گا میں دعا میں اپنے رب سے بدبخت پس جب وہ جُدا ہوا ان سے اور جن کی

يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ
وہ عبادت کرتے تھے سوائے اللہ کے عطا کیا ہم نے اسے اسحٰق اور یعقوب

وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا
اور سب کو بنایا ہم نے نبی اور عطا کی ہم نے انکو اپنی رحمت اور کر دیا ہم نے

لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۡ
ان کا ذکرِ خیر اعلیٰ درجہ کا اور ذکر کر اس کتاب میں موسیٰ کا

ع ٦

44۔ اَلْعِلْمِ: علم یعنی اللہ کی معرفت حاصل ہوئی۔سَوِيًّا :افراط و تفریط سے پاک راہ۔ 45۔ شیطان کی عبادت کرنا یعنی شیطانی طریقوں پر چلنا نہ کہ شیطان کے آگے سجدہ کرنا مراد ہے۔یہی جواب آنحضرتؐ نے عدی بن حاتم کو بھی دیا تھا۔(دیکھیں3:65)۔ 46۔فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا:اس حال میں کہ تو شیطان کا دوست ہو اور شیطان سے مدد مانگنا شروع کر دے۔ 47۔ "رَجم: سنگسار کرنا، دھتکارنا، قطع تعلق کرنا، بُرا کہنا(ح)"۔ 48۔ یہ سلام کرنا دعائیہ نہیں ہے بلکہ 25:64 کے مطابق جاہلوں سے الوداع یا بیزاری کا سلام ہے۔یعنی وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا مطلب جاہلوں سے بیزاری اختیار کرنا۔ باپ کے لئے مغفرت کا وعدہ کیا مگر جب ان کو معلوم ہوا کہ وہ اللہ کا دشمن (مشرک) ہے تو فرمان الٰہی پر عمل کرتے ہوئے باپ کے لئے استغفار نہ کیا۔ دیکھیں 9:114 اور 9:84۔ 49،50۔ اَعْتَزِلُ اور اَعْتَزَلَ یعنی اللہ کی راہ میں ہجرت کر گئے۔آج سے چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیمؑ عراق میں رہتے تھے۔ پھر ہجرت کر کے کنعان میں آگئے۔ پھر مصر چلے گئے۔ حضرت ابراہیمؑ سے 600 سال بعد موسیٰؑ ہوئے۔ حضرت موسیٰؑ سے 1400 سال بعد حضرت عیسیٰؑ آئے۔ حضرت عیسیٰؑ سے 575 سال بعد آنحضرتؐ تشریف لائے۔ 51۔ "لِسَانَ: زبان یعنی صاف قوت گویائی، ذکر و شہرت قائم اور جاری رہی (ح)"۔"لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا" یہ بھی مطلب ہے کہ لوگ ہمیشہ اُن کی توصیف کرتے رہیں گے اور اُن پر رحمتیں بھیجتے رہیں گے۔اُن کا ذکر خیر کرتے رہیں گے (ح)"۔

إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا ﴿۵۲﴾ وَنَادَيْنَاهُ مِنْ
یقیناً وہ تھا ، چنا ہوا اور تھا رسول نبی اور پکارا ہم نے اُسے
جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا ﴿۵۳﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ
کنارہ سے طور کے دائیں اور مقرب کیا ہم نے اُسے راز کی باتیں کرنے کیلئے اور عطا کیا ہم نے اُسے
مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا ﴿۵۴﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ
اپنی رحمت سے بھائی اس کا ہارون نبی اور ذکر کر اس کتاب میں
إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا ﴿۵۵﴾
اسمٰعیل کا یقیناً وہ تھا سچا وعدہ کا اور تھا رسول نبی
وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ
اور وہ تھا حکم دیتا اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا اور تھا نزدیک اپنے رب کے
مَرْضِيًّا ﴿۵۶﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا
پسندیدہ اور ذکر کر اس کتاب میں ادریس کا یقیناً وہ تھا سچا (اور)
نَبِيًّا ﴿۵۷﴾ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۸﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ
نبی اور بلند کیا ہم نے اُسے مرتبہ بلند پر یہ لوگ وہ ہیں کہ انعام کیا اللہ نے
عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ
ان پر نبیوں میں سے اولاد سے آدم کی اور (اولاد سے) ان لوگوں کی جنکو سوار کیا ہم نے
نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا
ساتھ نوح کے اور اولاد سے ابراہیم اور یعقوب کی اور ان لوگوں سے جنکو ہدایت دی ہم نے
وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا
اور چن لیا ہم نے جب پڑھی جاتی ہیں ان پر آیات رحمٰن کی وہ گر جاتے ہیں
سُجَّدًا وَبُكِيًّا ﴿۵۹﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا
سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے پھر جانشین ہوئے بعد ان کے ایسے جانشین کہ ضائع کردی انہوں نے
الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۶۰﴾ إِلَّا
نماز اور پیچھے لگے خواہشات کے پس ضرور پاویں گے (نتیجتاً) گمراہی کو مگر

52۔ "مُخۡلَصًا: ہر آمیزش سے پاک، سورہ اخلاص کا یہ نام بھی اسی لئے ہے کہ اس میں توحید کو ہر آمیزش سے پاک رکھا گیا ہے (ح)"۔ " مُخۡلَصًا: چُنا ہوا، خالص کیا ہوا۔ قرآن میں ذکر کرنے کے یہ معنٰی ہیں کہ قرآن مجید اُن کے صحیح واقعات پیش کرتا ہے۔ لیکن بائبل غلطی اور مبالغہ سے کام لیتی ہے۔ اس لئے قرآن کو بائبل کی اصلاح کی ضرورت پیش آئی (ii)"۔ رَسُوۡل: جسے اللہ لوگوں کے لئے بھیجے یعنی پیغامبر۔ نبی: جب یہ رسول لوگوں کو پیغام پہنچائے تو نبی کہلائے گا۔ نَبَأٌ: خبر۔ نبی: خبر پہنچانے والا۔ پس ہر رسول نبی بھی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول ہوتا ہے۔ اس لئے موسیٰؑ کو رسول اور نبی کہا گیا ہے۔ ایسے ہی حضرت اسمٰعیل کو بھی (19:55)۔ ہاں نبی اور رسول دو طرح کے ہوتے ہیں۔ 1۔ جو شریعت لائے۔ 2۔ جو پہلی شریعت کے تحت آئے یعنی وہ اپنی کوئی نئی شریعت نہ لائے جیسے موسیٰؑ تشریعی نبی تھے اور ہارونؑ ان کے ماتحت آیت 54 کے مطابق غیر تشریعی نبی تھے نیز دیکھیں (5:45)، (19:54)، (20:30-33) اور (20:48)۔ 53۔ "مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ الۡاَيۡمَنِ: بابرکت پہاڑ کی طرف سے، پہاڑ کے دائیں طرف سے۔ طور کے لفظی معنٰی پہاڑ ہی کے ہیں (ح)"۔ نَادَيۡنٰهُ اور قَرَّبۡنٰهُ میں "نَا" جمع کا ضمیر خدا کے لئے اس لئے بولا جاتا ہے کہ جب فرشتے ساتھ ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ جو کام فرشتوں کے ذریعہ سے کراتا ہے۔ اُسے ہم نے قرب بخشا (خاص) گفتگو کیلئے۔ نَجِيًّا: نجی گفتگو کے لئے، راز کی باتیں۔ 54۔ ہارونؑ کو موسیٰؑ کی شریعت کے تحت نبی بنا دیا یعنی غیر تشریعی نبی۔ 55۔ پیدائش 25-17:16 میں اسماعیلؑ کے بارے میں پیشگوئی ہے اور اسحاقؑ کے بارے میں بھی۔ اِضۡحَاک ضَحِکَ سے نکلا ہے۔ یعنی ہنسا۔ اسماعیل ایل اور سمع سے بنا ہے۔ یعنی خدا نے دُعا سن لی۔ اِسرائیل یسر اور ایل سے بنا ہے یعنی اللہ کا سپاہی/ لڑائی کرنے والا۔ یسوع ساع سے بنا ہے۔ 57۔ حضرت حنوکؑ کا نام ان کے درس و تدریس کے کام کے سبب سے ادریسؑ مشہور ہوا۔ حنوک حضرت آدمؑ کے پڑپوتے اور حضرت نوحؑ کے پڑدادا تھے۔ ان کو بائبل میں Enoch کہا گیا ہے۔ (یہوداہ کے پہلے خط کی آیت 14)۔ حضرت ابراہیمؑ حضرت نوحؑ سے ایک ہزار سال بعد پیدا ہوئے تھے۔ 58۔ مَكَانًا عَلِيًّا: حسن سے مروی ہے کہ بلند مرتبہ سے مراد قربِ الٰہی اور نبوت کا مرتبہ بھی ہے۔ "Oرفع عزت کی موت کے بعد ہوتا ہے اور یہ رفع درجات کا رفع ہے"۔ (یعنی روحانی درجات کا رفع۔ اور عیسیٰؑ کا رفع بھی روحانی درجات کا رفع ہے۔ ناقل)۔ 59۔ ذریت آدمؑ سے مراد ادریسؑ، نوحؑ کی کشتی پر سوار ساتھیوں کی ذریت سے مراد ابراہیمؑ۔ اور ابراہیمؑ کی ذریت سے مراد اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ ہیں۔ ذریت اسرائیل سے مراد موسیٰؑ، ہارونؑ، زکریاؑ و یحییٰؑ اور عیسیٰؑ ہیں۔ ان سب کا ذکر اس سورۃ میں گزر چکا ہے۔ سُجَّدًا: (اللہ کو) سجدہ کرتے ہوئے۔ 60۔ "+خَلۡفٌ: گندے لوگ پیچھے آنے والے۔ خَلَفٌ: نیک لوگ پیچھے آنے والے"۔ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا: پائیں گے (نتیجہ) گمراہی کا۔ امام راغب نے اس جگہ غیّ کے معنٰی عذاب کے کئے ہیں۔ (یعنی عذاب جہنم)۔ نماز ضائع کی یعنی نماز ترک کردی۔ وقت پر نماز نہ پڑھتا۔ بلا عذر نمازوں کو جمع کرکے پڑھنا۔

مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ
جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور کی نیکی تو یہ لوگ داخل ہوں گے
الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿٦١﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ۣالَّتِيْ وَعَدَ
جنت میں اور نہ ظلم کئے جائیں گے کچھ بھی باغات ہیں ہمیشہ کے وہ جن کا وعدہ کیا
الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦٢﴾
رحمٰن نے اپنے بندوں سے ساتھ غیب کے یقیناً بات یہ ہے وعدہ اس کا لایا جانیوالا ہے
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا
نہ سنیں گے وہ اس میں بیہودہ بات مگر سلام (سنیں گے) اور ان کیلئے رزق ہوگا ان کا اس میں
بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٣﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا
صبح اور شام یہ جنت وہ ہے جس کا وارث کریں گے ہم اپنے بندوں میں سے
مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٤﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ
اسے جو ہے متقی اور نہیں اترتے ہم مگر حکم سے رب کے تیرے اسی کا ہے جو آگے ہے
اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ
ہمارے اور جو پیچھے ہے ہمارے اور جو درمیان ہے اس کے اور نہیں ہے رب تیرا
نَسِيًّا ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ
بھولنے والا رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو درمیان ہے انکے پس عبادت کر اسکی
وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٦﴾ وَيَقُوْلُ ع ٤ ١٥
اور قائم رہ عبادت پر اس کی کیا جانتا ہے تو اس کا کوئی ہم نام اور کہتا ہے
الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٧﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ
انسان کیا جب میں مر جاؤں گا البتہ ضرور نکالا جاؤں گا زندہ کرکے کیا نہیں یاد کرتا
الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٨﴾ فَوَرَبِّكَ
انسان یقیناً ہم نے پیدا کیا اُسے پہلے اور نہ تھا وہ کچھ بھی پس قسم ہے رب کی تیرے
لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ
ضرور اکٹھا کریں گے ہم ان کو اور شیطانوں کو پھر البتہ حاضر کریں گے ان کو گرد

61۔ عمل صالح: مناسب حال نیک عمل یا کام۔ **62**۔ بِالْغَيْبِ: جو اَب اُن کی نظر سے اوجھل یعنی غائب ہیں (مطلب جنت کے باغات)۔ مَاْتِيًّا: لایا ہوا یعنی جو پورا ہو کر رہنے والا ہے۔ **63**۔ سَلٰمًا: اللہ کا قرب بھی سلامتی ہے۔ 59:24۔ رہنے کا مقام بھی سلامتی ہے 6:128۔ وہاں فرشتے بھی سلامتی کا تحفہ دیں گے 13:24-25 ۔ بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا یعنی مسلسل ، دائمی۔ **65**۔ "وَمَا نَتَنَزَّلُ: ہم (فرشتے) نہیں اترتے مگر تیرے رب کے حکم سے (فرشتے جواب دیں گے)۔ بخاری تفسیر سورۃ مریم میں ہے کہ حضرت جبرائیلؑ سے ایک دفعہ آنحضرتؐ نے پوچھا کہ تم ہر روز کیوں نہیں آتے تو جبرائیلؑ نے یہ آیت پڑھ دی۔ نَسِيًّا: یعنی خدا اپنے وعدے کو ضرور پورا کرے گا۔ بھولتا نہیں۔ وہ اپنے انبیاء کو بے نصرت یا لوگوں کو بے ہدایت نہیں چھوڑتا (ح)"۔ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا سے مستقبل، وَمَا خَلْفَنَا سے ماضی اور مَا بَيْنَ ذٰلِكَ سے حال مراد ہے۔ **66**۔ سَمِيًّا: ہمنام، ہم صفت، ہمسر: اللہ کے سب نام صفاتی ہیں (مگر اللہ ذاتی نام ہے)۔ **67**۔ اَلْاِنْسَان سے یہاں مراد منکر قیامت ہے۔ **68**۔ لَمْ يَكُ شَيْـًٔا: کچھ چیز نہ تھا یعنی حقیر مادہ تھا جیسا کہ 76:2-3 میں فرمایا۔ **69**۔ جِثِيًّا: گھٹنوں کے بل کیونکہ دہشت کی وجہ سے کھڑے نہ رہ سکیں گے نہ ہی چین سے بیٹھ سکیں گے۔ عاجزانہ دعائیں کر رہے تھے۔ اس طرح گھٹنوں پر گرنا ہوا۔

جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ
جہنم کے سینوں کے بل پھر ضرور جدا کریں گے ہم ہر گروہ سے ان کو کہ جو
أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ
زیادہ سخت ہے رحمٰن پر سرکشی میں پھر ضرور ہم خوب جانتے ہیں ان لوگوں کو کہ
هُمْ أَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ
جو زیادہ لائق ہیں اس میں جلنے کے اور نہیں تم میں سے (کوئی) مگر وارد ہوگا اس پر ہے یہ
عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَ
رب پر تیرے ضروری (وعدہ) فیصلہ شدہ پھر نجات دیں گے ہم ان لوگوں کو جنہوں نے تقویٰ کیا
نَذَرُ الظّٰلِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ آيٰتُنَا
اور چھوڑ دیں گے ہم ظالموں کو اس میں سینوں کے بل اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر آیات ہماری
بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ
کھلی کھلی کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ کون دونوں فریقوں میں سے
خَيْرٌ مَقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ
بہتر ہے مقام کے لحاظ سے اور زیادہ اچھا ہے مجلس کے لحاظ سے اور کتنی ہی ہلاک کیں ہم نے پہلے ان کے
قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ
قومیں کہ وہ بہتر تھیں اسباب اور نمود میں تو کہہ دے جو ہو گمراہی میں
فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ
پس مہلت دیگا اس کے لیے رحمٰن خوب مہلت یہانتک کہ جب وہ دیکھیں گے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں
إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ۚ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ
خواہ عذاب اور خواہ قیامت تو ضرور جان لیں گے کہ کون ہے برا
مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا
مرتبہ کے لحاظ سے اور کون زیادہ کمزور ہے لشکر کے لحاظ سے اور بڑھاتا ہے اللہ ان لوگوں کو جنہوں نے ہدایت پائی
هُدًى ۗ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَ
ہدایت میں اور باقی رہنے والی نیکیاں بہتر ہیں نزدیک تیرے رب کے بدلہ کے لحاظ سے اور

70۔ عَلَى الرَّحْمٰنِ: رحمٰن کے خلاف۔ **71**۔ صِلِيًّا: داخل ہونے میں یا جلنے میں۔ بِهَا: یعنی جہنم میں۔ **73،72**۔ "حقیقت یہ ہے کہ مؤمن دوزخ میں داخل نہ ہوں گے۔ أُولٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ: (21:102) بلکہ مؤمن اس کی آواز تک نہ سن سکیں گے: لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا (21:103)۔ اور یہاں جو تمام انسانوں کے دوزخ پر وارد ہونے کا ذکر ہے تو یہ اُن میں تکالیف اور مصائب شامل کئے گئے ہیں جو مؤمن پر اس دنیا میں آتے اور اُسے سِجْنُ الْمُؤْمِنِ یعنی مؤمن کا قید خانہ بنا دیتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے بخار کو مؤمن کے لئے (دوزخ کے) عذاب کا ایک حصہ قرار دیا ہے (فتح البیان جلد 6 صفحہ 36)۔ سچ بات یہ ہے کہ مقاماتِ عالیہ بغیر تکالیف شاقہ جو بظاہر (دوزخ کے) عذاب کا رنگ رکھتی ہیں میں پڑنے کے میسر نہیں آسکتے۔ نیز لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ بڑی پریشانی اُن کو غمگیں نہ کرے گی (21:103-104) (ح)"۔ "Oوَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا: اَلدُّنْيَا سِجْنٌ لِلْمُؤْمِنِ وَجَنَّةٌ لِلْكَافِرِ۔ مؤمن دنیا میں خدا کے لئے دکھ برداشت کرتے ہیں یعنی مؤمن اس دنیا میں نار جہنم کا حصہ لے لیتا ہے اور کافر آخرت میں بجبر واکراہ گرایا جاتا ہے۔ آخرت میں پُل صراط دوزخ کے آر پار بچھایا جائے گا۔ مؤمن (جب وہاں وارد ہوں گے تو۔ ناقل) اُس سے پار ہو کر جنت میں جائیں گے۔ وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ (یعنی مؤمن اس دن کی بڑی پریشانی سے امن میں رہیں گے)۔ مگر کافر گر کر دوزخ میں پڑ جائیں گے"۔ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا: یعنی اللہ دوزخیوں سے یہ بات فرمائے گا۔ مِنْكُمْ یعنی تم کافروں میں سے جن کا ذکر آیات 67 تا 72 تک چلا آتا ہے۔ ورنہ مؤمنوں کے لئے تو دوزخ دور رہے گی۔ (لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا: وہ جہنم کی آہٹ تک نہ سن سکیں گے۔ 21:103)۔ آیات 67 تا 72 شیاطین کے چیلوں کو مخاطب کر کے کہی گئی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک جہنم میں جائے گا۔ آیت 73 میں مؤمنوں کا ذکر ہے۔ نیز دیکھیں آیات 86 اور 87۔ "حدیث میں ہے کہ حضرت حفصہؓ نے آنحضرتؐ سے آیت 72 کے متعلق سوال کیا تھا کہ آپ نے تو بدر اور احد کی لڑائیوں میں حصہ لینے والوں کے متعلق فرمایا تھا کہ ان میں سے کوئی دوزخ میں نہ جائے گا مگر اس آیت میں تو لکھا ہے کہ سب جائیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم غلط معنی سمجھی ہو۔ اس سے اگلی آیت پڑھ کر دیکھ لو"۔ (مسلم)۔ آیت 73 کا پہلا لفظ ثُمَّ کا مطلب وَ (اور) ہے۔ پل صراط پر جب سب وارد ہوں گے تو دوزخی تو گر کر دوزخ میں پڑ جائیں گے۔ ثُمَّ (پھر، مگر، اور) اور مؤمن پُل صراط سے پار ہو کر جنت میں چلے جائیں گے۔ (نیز دیکھیں 21:102-104, 43:69, 27:90, 39:62)۔ **74**۔ آحْسَنُ: (اُن سے) بہتر۔ کفار مؤمنوں کو طعنہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ درجہ کے لحاظ سے اور ہم جلیسوں کے لحاظ سے کون (اُن سے) بہتر ہے۔ یعنی دنیوی لحاظ سے مؤمنوں اور کافروں میں سے مقابلةً کس کی حیثیتِ مجلس و رونق بہتر ہے۔ مَقَامًا: مرتبہ کے لحاظ سے۔ مَكَانًا: مکان کے لحاظ سے۔ **75**۔ رِءْيًا: (اَلرَّئْيُ: دکھاوا، نمود) جس کی طرف لوگوں کی آنکھیں اُٹھیں۔ **76**۔ کافروں کو اپنے لشکر کا بھروسہ تھا۔ مؤمنوں کا بھروسہ اللہ پر ہے۔ یہ آیت جواب ہے آیت 74 کا کہ کافر مال اور جتھا کے لحاظ سے بہتر ہیں۔ اس کا فیصلہ عذاب کے آنے پر یا قیامت میں ہو جائے گا۔ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا: یعنی ضال قوم کو خدا زیادہ مہلت دیتا ہے تا اپنی اصلاح کر لے۔ دنیوی عذاب یعنی جب کفار کی طاقت توڑ دی جائے گی اس کی تو تکلیف کم ہو گی۔ سَاعَةٌ: اُخروی عذاب یعنی جہنم کی سزا جو زیادہ سخت ہو گی۔ (إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ)۔ یہ دنیا دار الامتحان ہے۔ مہلت ختم ہونے کے بعد اُن پر اللہ کی پکڑ ہو گی دنیا میں یا پھر آخرت میں۔ آیت 74 کے جواب

خير مردا ﴿٧٦﴾ افرءيت الذي كفر بايتنا وقال لاوتين

بہتر ہیں انجام کے لحاظ سے کیا پس تونے دیکھا اس کو جس نے کفر کیا ہماری آیتوں کا اور کہا کہ ضرور میں دیا جاؤں گا

مالا وولدا ﴿٧٧﴾ اطلع الغيب ام اتخذ عند الرحمن

مال اور اولاد کیا اسے اطلاع ہے غیب کی یا اس نے لیا ہے پاس رحمٰن کے

عهدا ﴿٧٨﴾ كلا سنكتب ما يقول ونمد له من العذاب

عہد ہرگز نہیں ضرور لکھیں گے ہم جو وہ کہتا ہے اور بڑھائیں گے اس کے لیے عذاب

مدا ﴿٧٩﴾ ونرثه ما يقول وياتينا فردا ﴿٨٠﴾ واتخذوا من

بہت بڑھانا اور وارث کریں گے ہم اسے اسکا جو وہ کہتا ہے اور آئیگا ہمارے پاس اکیلا اور انہوں نے بنا لیے ہیں

دون الله الهة ليكونوا لهم عزا ﴿٨١﴾ كلا سيكفرون

سوائے اللہ کے معبود تاکہ وہ ہوں ان کے لیے عزت کا باعث ہرگز نہیں عنقریب وہ انکار کرینگے

بعبادتهم ويكونون عليهم ضدا ﴿٨٢﴾ الم تر انا ارسلنا

ان کی عبادت سے اور وہ ہوں گے ان کے مخالف کیا نہیں دیکھا تونے کہ ہم نے بھیجا ہے

ع ۵ / ١٧ / ٨

الشيطين على الكفرين تؤزهم ازا ﴿٨٣﴾ فلا تعجل عليهم

شیطانوں کو کافروں پر وہ اکسلتے ہیں انکو خوب اُکسانا پس نہ جلدی کر تو ان پر

انما نعد لهم عدا ﴿٨٤﴾ يوم نحشر المتقين الى الرحمن

سوائے اسکے نہیں کہ ہم گن رہے ہیں ان کیلئے گنتی جس دن اکٹھا کریں گے ہم متقیوں کو طرف رحمٰن کی

وفدا ﴿٨٥﴾ ونسوق المجرمين الى جهنم وردا ﴿٨٦﴾ لا يملكون

مہمانوں کی طرح اور ہانک کر لیجائیں گے ہم مجرموں کو طرف جہنم کی پیاسے نہ اختیار رکھیں گے وہ

وقف لازم

الشفاعة الا من اتخذ عند الرحمن عهدا ﴿٨٧﴾ وقالوا

سفارش کی سوائے اس کے جس نے لیا ہوگا رحمٰن کے حضور عہد اور کہا انہوں نے

وقف لازم

اتخذ الرحمن ولدا ﴿٨٨﴾ لقد جئتم شيئا ادا ﴿٨٩﴾ تكاد

اختیار کیا ہے رحمٰن نے بیٹا یقیناً یقیناً کی تم نے بات بڑی بُری قریب ہیں

السموت يتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال

آسمان کہ پھٹ جاویں اس سے اور پھٹ جاوے زمین اور گر جاویں پہاڑ

میں آیات 76 اور 77 آئی ہیں۔ 77۔ مَرَدًّا: رب کے ہاں رہائش کے لحاظ سے یا انجام کے لحاظ سے نیکیاں ہی کام آئیں گی نہ کہ دنیا کی رونقیں یا مال و اسباب۔ 78۔ ایک کافر عاص بن وائل نے حضرت خبابؓ بن ارت سے تلواریں بنوائیں تھیں مگر اس کے دام ادا نہ کرتا تھا کہتا تھا کہ جنت میں مجھے سونا چاندی ملے گا تو دے دوں گا۔ تب جواباً اس آیت کا نزول ہوا (بخاری)۔ گویا یہ چیزیں اس کو ہمیشہ ہی ملتی رہیں گی۔ 79۔ یعنی کیا اُس (عاص بن وائل) کے پاس غیب کا علم ہے کہ آخرت میں بھی اس کو مال اور اولاد ملیں گے۔ وہ کہتا تھا کہ مجھے مال اور اولاد آخرت میں بھی ملیں گے جیسا کہ دنیا میں ملے ہیں۔ 81۔ نَرِثُهٗ: جس چیز کو وہ فخر کہہ رہا ہے ہم اس کے وارث ہوں گے۔ آیت 78 کے جواب میں یہ آیت ہے۔ یعنی مال، عزت، رتبہ اور اولاد سب ان سے چھن جائیں گے اور مسلمانوں کو ملیں گے۔ عاص بن وائل کے دونوں بیٹے مسلمان ہو گئے تھے۔ اس طرح اس کا مال اور اولاد سب مسلمانوں کو مل گئے۔ اور پھر وہ اکیلا خالی ہاتھ اللہ کے سامنے پیش ہو گا۔ 82۔ عِزًّا: حفاظت، عزت، طاقت، حامی و مددگار۔ 83۔ یعنی معبودانِ باطلہ ان کے خلاف آخرت میں گواہی دیں گے۔ 84۔ شیاطین اکساتے ہیں بدیوں پر یا مسلمانوں کے خلاف۔ 85۔ گن رہے ہیں ہم ان کے لئے گنتی۔ یعنی ہم ان کے بُرے کاموں کی سزا کے آنے کے دن کا انتظار کرتے ہیں۔ صرف گنتی کے دن رہ گئے ہیں۔ 86۔ يَوْمَ: (یاد کرو وہ) دِن جس میں مؤمنوں کے لئے، مغفرت کا وعدہ ہے۔ وَفْدًا: بطور معزّز مہمان کے۔ 87۔ وِرْدًا: (پیاسے اونٹ کے پانی پینے کے گھاٹ پر) وارد ہونا۔ 88۔ عہد اور اِذن: اس کی تشریح سورہ زخرف کی آیت 87 میں ہے یعنی جو حق کی گواہی دے (مراد آنحضرتؐ ہیں)۔ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ (43:87)۔ نیز دیکھیں: 10:4 اور 78:39۔ نیز مؤمنوں کو مغفرت کا وعدہ ہے۔ شفاعت باذن الٰہی ہو گی۔ "نہ اختیار رکھیں گے شفاعت کا": یعنی سفارش کرنے والا اور جس کے حق میں شفاعت ہو گی اس کا خود اختیار نہ رکھیں گے۔ بلکہ اللہ جس کو اور جس کے لئے شفاعت کرنے کا حکم دے گا وہی شفاعت کر سکے گا (مراد آنحضرتؐ ہیں جن کو اِذنِ شفاعت دیا جائے گا)۔ 89۔ عیسائیوں نے عیسیٰؑ کو اور یہود نے عزیرؑ کو خدا کا بیٹا قرار دیا ہے۔ اور مشرکینِ عرب فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔ 90۔ شَيْئًا اِدًّا: بھاری گناہ، مراد شرک کرنا بڑا گناہ ہے۔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔ (31:14)۔ 91۔ " مِنْهُ: اُن کے کہنے کی وجہ سے (کہ خدا نے بیٹا بنا لیا ہوا ہے) هَدًّا: سخت گرنے اور ٹوٹ جانے کو کہا جاتا ہے۔ جیسے کوئی چیز یکدم گر کر منہدم ہو جائے۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ عقیدہ ابنیت نظام عالم کو باطل کرتا ہے (ح)"۔

هَدًّا ﴿٩١﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ
کانپ کر اس سے کہ پکارا انہوں نے واسطے رحمٰن کے بیٹا حالانکہ نہیں لائق رحمٰن کے لیے

اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٣﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ
کہ بناوے بیٹا نہیں ہر شخص جو آسمانوں اور زمین میں ہے مگر

اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٤﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٥﴾
آنے والا ہے رحمٰن کے پاس بندہ ہو کر یقیناً یقیناً اس نے گن لیا ہے انہیں اور شمار کر لیا ہے انھیں خوب شمار کرنا

وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور ہر ایک ان میں سے آویگا اسکے پاس بروز قیامت اکیلا یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٧﴾ فَاِنَّمَا
اور کیں نیکیاں ضرور کرے گا ان سے رحمٰن محبت ۔ پس سوائے اسکے نہیں

يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ
کہ آسان کیا ہے ہم نے اسے زبان پر تیری تاکہ بشارت دے تو ساتھ اس کے متقیوں کو اور ڈراوے ساتھ اسکے

قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٨﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ
لوگوں جھگڑنے والوں کو اور کتنی ہی ہلاک کیں ہم نے پہلے ان کے قومیں کیا

تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٩﴾
تو محسوس کرتا ہے ان میں سے کسی کو یا تو سنتا ہے ان کی آہٹ بھی

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

طٰهٰ ﴿٢﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٣﴾ اِلَّا
طا ۔ ھاء ۔ نہیں اُتارا ہم نے تجھ پر قرآن تاکہ مشقت میں پڑے تو مگر

93۔اللہ قادر مطلق ہے۔ سب اس کے غلام ہیں۔ پھر اسے بیٹا بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ 94۔سب خدا کے بندے ہیں بیٹے ہوں یا بیٹیاں وہ خدا کے بیٹے بیٹیاں نہیں ہیں اور وہ اسی حیثیت (بندہ) سے خدا کے پاس جائیں گے۔ 95،96۔یعنی تمام انسانوں کو اللہ نے گن رکھا ہے اور وہ سب اس کے قبضے میں ہیں کوئی اس سے مخفی نہیں ہے۔اور سب قیامت میں اللہ کے حضور حاضر ہوں گے۔ ہر بُرے اعمال والا شخص اپنے اعمال کے مطابق اس کی سزا بھگتے گا اور نیک اعمال والا اپنی جزا (بہشت) پائے گا۔ 97۔"یعنی خدا ان سے محبت کرے گا اور ان کے دل میں اپنی محبت پیدا کرے گا۔ یا مؤمنین کے دلوں میں لوگوں کی محبت پیدا کرے گا یا لوگوں کے دلوں میں مسلمانوں کے لئے محبت پیدا کرے گا(ii)"۔ 98۔یَسَّرْنٰهُ: یعنی قرآن کو آسان بنایا ہے اس کے پڑھنے، یاد کرنے اور اس پر عمل کرنے نیز نصیحت کرنے کے لحاظ سے، مگر فقہی مسائل کے فتویٰ کے لئے فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ کے مطابق علماء دین سے دریافت کرنا پڑتا ہے۔ (نیز دیکھیں 54:23)۔ 99۔یعنی ان کی آہٹ تک نہیں آتی یا اُن کی سرگوشی بھی سُنی نہیں جاتی۔

20۔سُوْرَۃُ طٰہٰ (مکی)

2۔طٰہٰ مُقَطّعٰت میں سے نہیں ہے۔ بلکہ یہ عزت والا حرفِ ندا ہے۔اس کے معنٰی ہیں اے مردِ کامل القویٰ (فتح البیان)۔ مراد اس سے آنحضرتؐ ہیں۔ نیز اس کے معنٰی ذُھن کا پکا۔ عظیم مرد اور میرے پیارے کے بھی ہیں۔ یہ عرب کا محاورہ ہے۔(ابن عباس)۔ یعنی قبیلہ (AKK) میں یہ بطور محاورہ برائے عزت رائج تھا۔"چنانچہ جب آنحضرتؐ پر پہلی وحی نازل ہوئی اور آپؐ گھبرائے ہوئے گھر آئے تو حضرت خدیجہؓ نے آپ کی گھبراہٹ دیکھ کر ان الفاظ میں آپ کو تسلی دی کہ آپ کو اللہ کبھی رسوا نہ کرے گا کیونکہ آپ ہمیشہ رشتہ داروں سے نیک سلوک کرتے ہیں۔ لوگوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں۔ اخلاق فاضلہ قائم کرتے ہیں اور مصائب میں پھنسے لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔(بخاری) پس آپؐ نبوت سے قبل بھی طٰہٰ یعنی کامل مرد تھے(ii)"۔(خلاصہ) جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (68:5)۔ 3۔تشقٰی: تو مشقت میں پڑے۔ ناکام رہے۔ 5:68 میں فرمایا "اے رسول جو پیغام تیری طرف اتارا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دو"۔ اس حکم کی تعمیل میں آپ نے اپنا تن من دھن لگا کر رات دن جگہ بجگہ جا کر پیغام پہنچایا۔ آپ کو پتھر بھی کھانے پڑے جس سے جسم مبارک لہولہان ہو گیا۔ سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کا دل سخت کڑھتا تھا کہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ 4:26 میں فرمایا "O تیری شفقت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ تو ان کے غم میں ہلاک ہونے کے قریب ہے"۔ فرمایا قرآن ہم نے اس لئے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑ جائے۔ آپ کے ذمہ صرف پیغام پہنچا دینا فرض ہے (5:93,100)۔ جبکہ ہدایت کا دینا ہمارے ذمہ ہے نہ کہ تیرے ذمہ (2:273)۔

تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٤﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ
نصیحت کے طور پر اس کیلئے جو ڈرتا ہے (اس قرآن کا) اتارنا ہے طرف سے اسکی جس نے پیدا کیا زمین

وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٥﴾ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٦﴾
اور آسمانوں بلند کو رحمٰن عرش پر ٹھیک قائم ہوا

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا
اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور جو درمیان انکے ہے اور جو

تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٧﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ
نیچے ہے گیلی مٹی کے اور اگر تو اونچی کہے بات تو یقیناً وہ جانتا ہے

السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿٨﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ لَهُ الْاَسْمَآءُ
پوشیدہ اور اس سے زیادہ پوشیدہ کو اللہ وہ ہے کہ نہیں کوئی خدا سوائے اسکے اسی کے لیے ہیں نام

الْحُسْنٰى ﴿٩﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿١٠﴾ م اِذْ رَاٰ نَارًا وقف لازم
اچھے اور کیا آئی تیرے پاس بات موسیٰ کی جب دیکھی اس نے آگ

فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّىْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىْۤ اٰتِيْكُمْ
تو کہا اپنے گھر والوں کو ٹھہر جاؤ یقیناً میں نے دیکھی ہے آگ امید ہے کہ میں لاؤں تمہارے پاس

مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿١١﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِىَ
اس سے کوئی انگارہ یا پاؤں آگ پر رہنمائی پس جب وہ آیا اسکے پاس آواز دیا گیا

يٰمُوْسٰى ﴿١٢﴾ اِنِّىْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ
اے موسیٰ یقیناً میں ہی رب ہوں تیرا پس اتار اپنی دونوں جوتیاں یقیناً تو وادی

الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٣﴾ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٤﴾
مقدس طویٰ میں ہے اور میں نے چن لیا ہے تجھے پس سن جو وحی کی جاتی ہے

اِنَّنِىْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِىْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ
یقیناً میں ہی اللہ ہوں نہیں کوئی خدا سوائے میرے پس عبادت کر میری اور قائم کر نماز

لِذِكْرِىْ ﴿١٥﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ
میری یاد کے لیے یقیناً قیامت آنے والی ہے قریب ہوں میں ظاہر کروں اسے تاکہ بدلہ دیا جائے ہر

4۔ یَخۡشٰی: ڈرتا ہے (خدا سے)۔ **5**۔ تَنۡزِیۡلًا: نازل کرنا۔ اتارنا قرآن کا اس کی طرف سے ہے جس نے زمین و آسمان بنائے۔ **6**۔ اِسۡتَوٰی: ٹھیک قائم ہوا "یعنی اپنے عدل و حکومت میں وہ بے نقص ہے (+)"۔ اللہ کے عرش سے مراد اس کی صفات تَنۡزِیۡہِیَہ ہیں یعنی وہ صفات جو اللہ ہی میں صرف پائی جاتی ہیں۔ اِن صفات کا نفاذ یا اظہار اللہ تعالیٰ اپنی صفات تَشۡبِیۡہِیَہ کے ذریعہ کرتا ہے یعنی وہ صفات جو کسی حد تک انسانوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ جیسے سننا، دیکھنا، رحم کرنا وغیرہ۔ گویا یہ صفات حاملین عرش بنتی ہیں۔ اللہ کے عرش پر مستحکم ہونے کا یہی مطلب ہے یعنی اللہ کی صفات تَنۡزِیۡہِیَہ کا اظہار اس کی صفا تَشۡبِیۡہِیَہ کے ذریعہ سے کرنا۔ **8**۔ سِر: راز جو سینہ میں ہے اور جسے آدمی خود ہی جانتا ہے۔ اَخۡفٰی: زیادہ چھپا ہوا۔ یعنی جن کا خیال بھی ابھی انسان کو نہیں ہوا۔ (اونچا ہو یا پوشیدہ بولے ان کا کوئی فرق نہیں پڑتا اللہ کو سب معلوم ہے)۔ **9**۔ "+ اَسۡمَآءُ: (نام) یعنی صفات الٰہیہ۔ قرآن میں خدا کے لئے صفت کا لفظ نہیں آیا۔ اَسۡمَاء ہی آیا ہے"۔ یعنی اَسۡمَآءِ حسنہ سے خدا کو یاد کرو۔ (یا اَلۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی۔ حُسن: جسے آنکھ دیکھتی اور سراہتی رہے۔ ناقل)۔ **10**۔ مُوۡسٰی: اصل میں عبرانی لفظ موشی (Moshe) ہے یعنی جسے پانی سے نکالا گیا ہو۔ موسیٰؑ نے مدین سے مصر تک کا یہ سفر کیا۔ کیا تیرے پاس موسیٰؑ کی بات آئی (پہنچی) ہے۔ یہ محاورۃً کہا۔ یعنی اس پر غور کرو اور سبق حاصل کرو۔ حضرت موسیٰؑ کا قصہ سورہ قصص اور سورۃ اعراف میں بھی ہے۔ یہاں وہ واقعہ لکھا ہے کہ جب وہ اپنے بیوی بچوں کو لے کر مدین سے مصر جا رہے تھے۔ راستے میں رات کے وقت سردی کی وجہ سے دور سے جو آگ نظر آئی تو وہاں آگ لینے چلے گئے۔ مگر وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جلوہ تھا۔ آگ نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ موسیٰؑ سے ہمکلام ہوا۔ اور اسے نبی بنا کر فرعون کی طرف روانہ کیا۔ بیوی بچے حضرت موسیٰؑ کے خسر کے گھر واپس چلے گئے۔ **11**۔ آگ کا نظر آنا ایک کشفی نظارہ تھا۔ اِمۡکُثُوۡا: ٹھہر کر انتظار کرو۔ **13**۔ وادی طوٰی بھی مقامات مقدسہ میں شامل ہے۔ یہ مقام طور کے دامن میں واقع ہے (قرطبیؒ)۔ کوہ طور کو آج کل کوہِ سینا یا جبل موسیٰؑ کہا جاتا ہے۔ اور یہ وادی طویٰ سطح سمندر سے قریباً پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ یہاں کیتھرائن کی ایک قدیم خانقاہ ہے۔ نیز کہتے ہیں کہ وہ درخت بھی موجود ہے جہاں سے موسیٰؑ کو آواز آئی تھی۔ طُور کا معنٰی پہاڑ ہے۔ "طُوًی: دوہری برکت والی یعنی جہاں سے لقاءِ الٰہی اور خدمتِ خلق کی برکات ملیں۔ یہ مراد نہیں کہ آگ کے اندر خدا تعالیٰ تھا بلکہ یہ مراد ہے کہ یہ آگ کا نظارہ دکھانے والا خدا تعالیٰ تھا (ii)"۔ "+آگ نہیں بولی بلکہ درخت کی طرف سے آواز آئی تھی۔ فِی الۡبُقۡعَةِ الۡمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ (28:31)"۔ **14**۔ تجھے میں نے چن لیا ہے نبوت کے لئے۔ **16**۔ خفی: چُھپنا۔ اَخۡفٰی دور کرنا یعنی ظاہر کر دینا (یہ باب اِفۡعال سے ہے جو بمعنٰی سلب (اُلٹ) آتا ہے۔ جیسا کہ اَخۡفَی الۡبَرۡقُ لَمۡعًا کہ بجلی نے چمک ظاہر کی)۔ اَكَادُ: اُرِیۡدُ (رازی) یعنی چاہتا ہوں۔ " اُخۡفِی کا لفظ اضداد میں سے ہے اور اس کے معنٰی ظاہر کیا اور چھپایا دونوں ہو سکتے ہیں (ح)"۔ قیامت کو چُھپاتا ہوں یعنی کہ کب آئے گی یا قیامت کو ظاہر کرتا ہوں کہ کب آئے گی۔ اُخۡفِیۡهَا: چُھپا رکھوں گا یا ظاہر کر دوں گا اُسے۔

نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى ﴿١٥﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا
نفس اس کا جو وہ کوشش کرتا ہے پس نہ ہرگز روکے تجھے اس سے وہ جو نہیں ایمان لاتا اس پر
وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٦﴾ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾
اور اس نے پیروی کی اپنی خواہش کی ورنہ تو ہلاک ہو جاویگا اور کیا ہے یہ دائیں ہاتھ میں تیرے اے موسیٰ
قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ
کہا یہ سونٹا ہے میرا سہارا لگاتا ہوں اس پر اور پتے جھاڑتا ہوں اس سے اپنی بکریوں پر
وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٨﴾ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾
اور میرے لیے اس میں فائدے ہیں اور بھی فرمایا (زمین پر) ڈالدے اسے اے موسیٰ
فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا
پس ڈال دیا اس نے اسے تو اچانک وہ سانپ تھا دوڑتا فرمایا پکڑ لے اسے اور نہ
تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ
ڈر ضرور دوبارہ کر دیں گے ہم اسے حالت پر اس کی پہلی اور لگا ہاتھ اپنا
اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً
طرف اپنے بازو کے نکلے گا سفید (براق) بے عیب بطور نشان کے
اُخْرٰى ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾ اِذْهَبْ اِلٰى
دوسرے تاکہ دکھاویں ہم تجھے اپنے نشانات میں سے بڑے جا طرف
فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾
فرعون کے یقیناً وہ سرکش ہوا کہا اے رب میرے کھول دے میرے لیے سینہ میرا
وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾
اور آسان کر دے میرے لیے معاملہ میرا اور کھول دے گرہ میری زبان سے
يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ
وہ سمجھیں بات میری اور بنا میرے لیے بوجھ بٹانے والا میرے گھر والوں میں سے ہارون
اَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾
بھائی میرے کو مضبوط کر اس کے ساتھ طاقت میری اور شریک کر اسے معاملہ میں میرے

17۔ عَنْهَا اور بِهَا: یعنی قیامت (پر یقین رکھنے میں)۔ بائبل میں موسیٰؑ کے تیرہ (13) نشانات مذکور ہیں یعنی۔ 1۔ عصا۔ 2۔ ہاتھ کا سفید ہونا۔ 3۔ دریا کا لہو بن جانا۔ 4۔ مینڈکوں کا نشان۔ 5۔ جوؤوں کا نشان۔ 6۔ مچھروں کا نشان۔ 7۔ مری کا پڑنا۔ 8۔ پھوڑے نمودار ہوئے۔ 9۔ اولے پڑے۔ 10۔ ٹڈیاں آئیں۔ 11۔ تاریکی چھاگئی۔ 12۔ پلوٹھے بچے مرے۔ 13۔ سمندر پار کرنا۔ قرآن مجید میں نو (9) نشانیاں مذکور ہیں یعنی 1، 2، 3، 4، 5، 10، 13۔ طوفان، قحط۔ پہلے دو نشانیاں اس لئے دکھائیں تا آگے چل کر بھی اللہ تعالیٰ بڑے بڑے نشانات دکھائے گا۔ اپنی قدرت سے۔ **19**۔ مَاٰرِبُ جمع ہے مَاٰرِبَةٌ کا۔ یعنی فائدے، کام، اغراض، مقاصد، ضروریات وغیرہ۔ **20**۔ اَلْقِهَا: اسے ڈال دے یا رکھ دے یعنی عصا کو زمین پر ڈال دے یا رکھ دے۔ **21**۔ حَيَّةٌ: عام سانپ۔ ہر قسم یا جنس کے لئے بولا جاتا ہے (20:21)۔ جَانٌّ: چھوٹا اور پھرتیلا سانپ (27:11 و 28:32)۔ ثُعْبَانٌ: اژدہا کی قسم کا بڑا سانپ (7:108 و 26:33)۔ قرآن میں یہ تینوں نام موسیٰؑ کے قصے میں آئے ہیں۔ تَسْعٰى: حرکت کرتا ہوا۔ یہ عصا کا معجزہ سب سے پہلا ہے۔ **22**۔ قَالَ: اللہ نے فرمایا۔ یعنی یہ پھر لکڑی کا بن جائے گا (سَنُعِيْدُهَا)۔ عصا کے معجزات: (موسیٰؑ کو نبوت ملنے پر 20:21، 27:11)۔ (جب لوگوں نے پانی مانگا اور پتھر سے چشمے پھوٹے 2:61)۔ (سمندر پار کرتے وقت 26:64)۔ (جب موسیٰؑ فرعون کے پاس گئے 7:108,118)۔ **23**۔ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ: بغیر کسی بیماری کے۔ جبکہ بائبل نے سفیدی کو ظلم سے کوڑھ کی طرف منسوب کیا ہے۔ (خروج 4:6-7)۔ نیز دیکھیں قرآن 7:109 اور 26:34۔ **24**۔ یہ دو نشانیاں اس لئے دکھائی ہیں کہ اس کے بعد اس سے بھی بڑے بڑے نشان تمہیں دکھائیں گے۔ یا یہ نشان جو تمہیں دکھائے ہیں بڑے نشان ہیں (28:32,33)۔ **25**۔ فرعون کی سرکشی کیا تھی یہی کہ بنی اسرائیلوں کو غلام بنا رکھا تھا۔ اور اپنے آپ کو ایک بڑا رب کہتا تھا (اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى) (79:25)۔ **26**۔ قَالَ: (موسیٰ نے) کہا۔ **28** اور **29**۔ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کو بچپن سے زبان میں لکنت تھی۔ (43:53)۔ "آیات 26 تا 29 کے مطابق تبلیغ حق کے لئے شرح صدر اور دلائل کی ضرورت ہوتی ہے (ح)" نیز گفتگو نرم، باعزت اور علیٰ حسب مراتب ہونی چاہئے اور ساتھ کسی معاون کی رفاقت ہو (20:43-45)۔ **30**۔ وِزْرٌ: بوجھ۔ وَزِيْرٌ: خوب بوجھ اٹھانے والا یعنی مددگار۔ **32**۔ اَزْرِيْ: میری کمر یعنی طاقت۔ (کمر بند یا ازار بند اسی سے مشتق ہے)۔

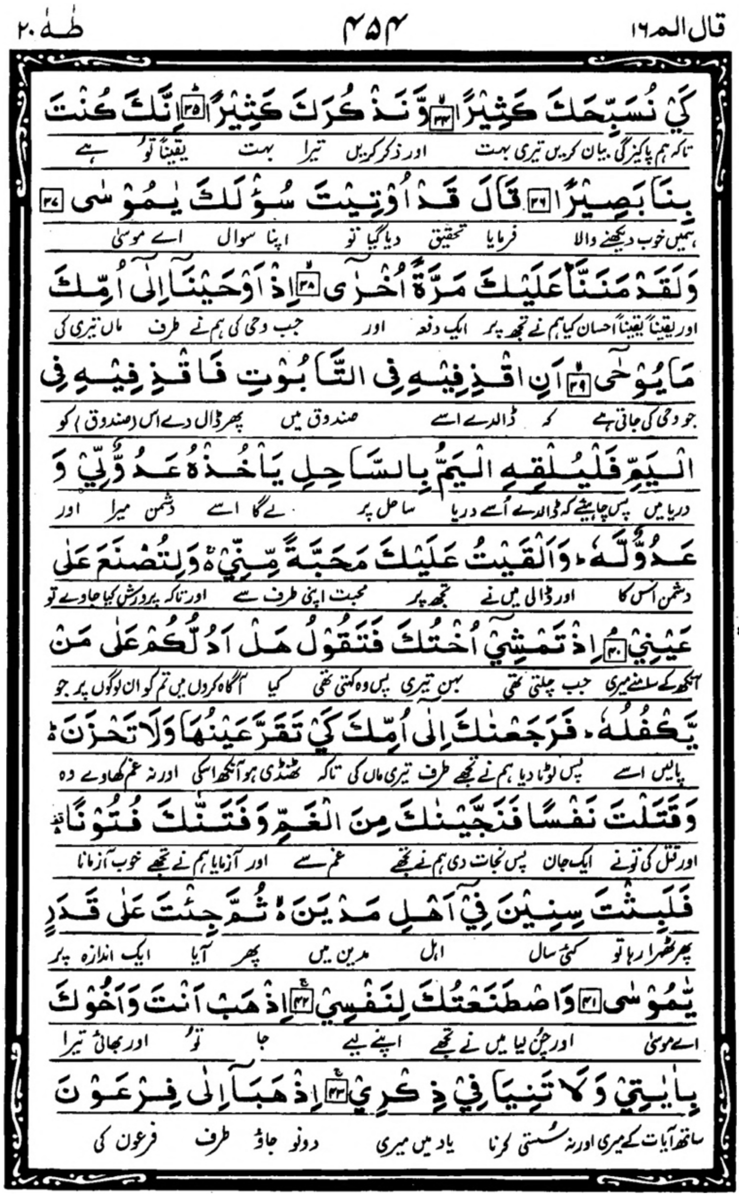

قال الم ١٦ ۴۵۴ طٰهٰ ٢٠

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ كُنْتَ

تاکہ ہم پاکیزگی بیان کریں تیری بہت اور ذکر کریں تیرا بہت یقیناً تو ہے

بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾

ہمیں خوب دیکھنے والا فرمایا تحقیق دیا گیا تو اپنا سوال اے موسیٰ

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿٣٧﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ

اور یقیناً یقیناً احسان کیا ہم نے تجھ پر ایک دفعہ اور جب وحی کی ہم نے طرف ماں تیری کی

مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي

جو وحی کی جاتی ہے کہ ڈالدے اسے صندوق میں پھر ڈال دے اس (صندوق) کو

الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَ

دریا میں پس چاہیئے کہ ڈالدے اُسے دریا ساحل پر لے گا اسے دشمن میرا اور

عَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى

دشمن اُس کا اور ڈالی میں نے تجھ پر محبت اپنی طرف سے اور تاکہ پرورش کیا جاوے تو

عَيْنِيْ ﴿٣٩﴾ اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ

آنکھ کے سامنے میری جب چلتی تھی بہن تیری پس وہ کہتی تھی کیا آگاہ کروں میں تم کو ان لوگوں پر جو

يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ

پالیں اسے پس لوٹا دیا ہم نے تجھے طرف تیری ماں کی تاکہ ٹھنڈی ہو آنکھ اسکی اور نہ غم کھاوے وہ

وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۟

اور قتل کی تو نے ایک جان پس نجات دی ہم نے تجھے غم سے اور آزمایا ہم نے تجھے خوب آزمانا

فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ

پھر ٹھہرا رہا تو کئی سال اہل مدین میں پھر آیا ایک اندازہ پر

يّٰمُوْسٰى ﴿٤٠﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿٤١﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ

اے موسیٰ اور چن لیا میں نے تجھے اپنے لیے جا تو اور بھائی تیرا

بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿٤٢﴾ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ

ساتھ آیات کے میری اور نہ سستی کرنا یاد میں میری دونو جاؤ طرف فرعون کی

وقف لازم

36۔ بَصِيْرًا: ہمارے حالات سے خوب واقف ہے۔ 37۔ قَالَ: (اللہ نے) کہا۔ یہ درخواست منظور کر لی (ہارونؑ کو وزیر بنا دیا)۔ 38۔اور دوسرا احسان کہ جب اُمِّ موسیٰؑ کو وحی کی۔ یہ واقعہ خروج 2:1-10 میں درج ہے۔ 39۔ مَا يُوْحٰى: یعنی مناسبِ حال وحی جس کی اُس وقت ضرورت تھی(یعنی موسیٰؑ کو قتل کئے جانے سے بچانے کے لئے)۔ 40۔ڈال دے اس کو(یعنی موسیٰؑ کو)صندوق میں۔ اس آیت میں پہلا "ہِ" سے مراد موسیٰؑ کو ڈال دے صندوق میں۔ اور دوسرے ہِ سے مراد ہے صندوق کو ڈال دے دریا میں"وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ:(اور میں نے یہ اس لئے کیا)تاتو ہماری آنکھ کے سامنے یعنی میری نگہداشت میں پرورش پائے(اقرب(ii))"۔"Oاور اپنی طرف سے میں نے تجھ پر محبت ڈال دی۔ یعنی تجھ میں ایسی خاصیت رکھ دی کہ ہر ایک جو سعید ہو گا وہ تجھ سے محبت کرے گا تاتُو میری آنکھوں کے سامنے پرورش پاوے۔ یا تجھ سے نیکی کی جائے"۔ موسیٰؑ کی پیدائش کے زمانہ میں فرعون بنی اسرئیلیوں کے نوزائیدہ بیٹوں کو مروادیتا تھا۔ موسیٰؑ کی والدہ کو بھی فکر لاحق ہو گئی۔ تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ اسے صندوق میں ڈال کر دریا میں ڈال دے۔ اسی طرح کیا گیا۔ جب صندق فرعون کے باغ کے قریب پہنچا تو اس کی بیوی نے پانی سے نکلوالیا۔ اس کا نام آسیہ تھا۔ پھر فرعون نے بھی اسے اپنا بیٹا بنا لینے کا فیصلہ کر لیا۔ اس طرح موسیٰؑ کی پرورش فرعون کے گھر میں ہوئی۔ (عَدُوٌّ لَّهٗ یعنی موسیٰؑ کا دشمن۔ خروج باب 2)۔ 41۔ یہ سارا قصہ سورہ قصص میں ہے اور خروج 2:11-15 میں بھی۔ عَلٰى قَدَرٍ: یعنی تو اُس عمر کو پہنچا جب (نبی بننے کا) مقدر وقت تھا جب وحی نازل ہونا شروع ہو۔ "اور آزمایا ہم نے خوب آزمانا"۔ یعنی تیری پیدائش سے لے کر اب تک ناموافق حالات میں سے تجھے سلامتی سے گزارا۔ 43-44۔ اِذْهَبْ اور اِذْهَبَا: یعنی مدین سے چلے جاؤ فرعون کے پاس۔

قال الم ١٦ ۴۵۵ طٰهٰ ٢٠

إِنَّهُ طَغَىٰ ۝٤٣ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ
یقیناً وہ سرکش ہو گیا ہے پس دونو کہو اسے بات نرم تاکہ وہ نصیحت پکڑے یا
يَخْشَىٰ ۝٤٥ قَالَا رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَا
ڈر جاوے دونوں نے کہا اے رب ہمارے تحقیق ہم ڈرتے ہیں کہ وہ زیادتی کرے ہم پر
أَوْ أَن يَطْغَىٰ ۝٤٦ قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَ
یا یہ کہ سرکشی کرے فرمایا نہ ڈرو یقیناً میں ساتھ تم دونوں کے سنتا ہوں اور
أَرَىٰ ۝٤٧ فَأْتِيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا
دیکھتا ہوں پس جاؤ پاس اسکے پھر کہو کہ ہم بھیجے ہوئے ہیں رب کے تیرے پس بھیج ساتھ ہمارے
بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ
بنی اسرائیل کو اور نہ عذاب دے انہیں یقیناً لائے ہیں ہم نشان
مِّن رَّبِّكَ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ۝٤٨ إِنَّا قَدْ
طرف سے رب کے تیرے اور سلام ہے اس پر جس نے پیروی کی ہدایت کی یقیناً ہم وہ ہیں کہ
أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَىٰ مَن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝٤٩ قَالَ
یقیناً وحی کی گئی ہے طرف ہماری کہ یقیناً عذاب اس شخص پر ہے جس نے تکذیب کی اور پھر گیا اس نے کہا
فَمَن رَّبُّكُمَا يَا مُوسَىٰ ۝٥٠ قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ
پس کون ہے رب تمہارا اے موسیٰ اس نے کہا رب ہمارا وہ ہے جس نے دی ہر چیز کو
خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ ۝٥١ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ ۝٥٢
پیدائش اسکی پھر راہ دکھائی اس نے کہا پس کیا حال ہے قوموں پہلیوں کا
قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي فِي كِتَابٍ لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى ۝٥٣
فرمایا علم ان کا پاس ہے رب کے میرے ایک کتاب میں نہیں گمراہ ہوتا رب میرا اور نہ بھولتا ہے
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا
وہ جس نے بنائی تمہارے لیے زمین بچھونا اور چلائے تمہارے لیے اس میں
سُبُلًا وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا
راستے اور اُتارا بادل سے پانی پس نکالے ہم نے ساتھ اسکے جوڑے

47۔(اللہ نے فرمایا)فرعون جو کچھ کہے گا اُسے میں سنوں گا۔اور جو کچھ تم کروگے اُسے بھی دیکھوں گا۔ میں تمہاری مدد کروں گا اور فرعون کی چالوں کو ناکام کروں گا۔(اَسۡمَعُ وَ اَرٰی)۔ **50**۔ قَالَ: کہا(فرعون نے)۔ **51**۔ ثُمَّ ھَدٰی: جیسے نوزائدہ بچے کو ماں کا دودھ پینا سکھایا۔"Oیعنی وہ خدا جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب حال قویٰ اور جوارح بخشے اور پھر اس کو دوسرے کمالات مطلوبہ استعمال میں لانے کے لئے راہنمائی کی(اُس نے) ہر جاندار اور غیر جاندار کی بناوٹ اس کے مناسب حال عطاء کی۔**52**۔(فرعون نے) کہا کہ پہلے لوگ بھی تو مشرک تھے اُن کا کیا بنے گا جن کے پاس نبی نہیں آئے تھے۔ **53**۔(موسیٰ نے) کہا کہ اُن کا علم اللہ کی کتاب میں ہے یعنی علم الٰہی میں ہے وہ ان سے اُن کے حالات کے موافق معاملہ کرے گا۔ **54**۔اَزۡوَاجًا: کئی اقسام کے۔

مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿٥٣﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

نباتات مختلف کے کھاؤ اور چراؤ اپنے مویشیوں کو یقیناً اس میں

لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿٥٤﴾ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ

البتہ نشانات ہیں عقلوں والوں کے لیے اسی (زمین) سے پیدا کیا ہم نے تم کو اور اسی میں لوٹائیں گے ہم تم کو

وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٥﴾ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا

اور اسی سے نکالیں گے ہم تم کو ایک بار اور اور یقیناً یقیناً دکھائے ہم نے اسے اپنے نشانات

كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ

سب کے سب پس تکذیب کی اس نے اور انکار کیا اس نے کہا کیا تو آیا ہے ہمارے پاس تاکہ نکالے تو ہمیں

اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ

زمین سے ہماری اپنے جادو سے اے موسٰی ! پس ضرور ہم لاویں گے تیرے پاس جادو مانند اس کی

فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَاۤ

پس بنا درمیان ہمارے اور درمیان اپنے مقررہ وقت کہ نہ خلاف کریں اس کا ہم اور نہ

اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ

تو جگہ برابر فرمایا مقررہ وقت تمہارا دن زینت کا ہے اور یہ کہ

يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ

اکٹھے کئے جاویں لوگ چاشت کے وقت پس پھر گیا فرعون پھر جمع کی اس نے اپنی تدبیر

ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ

پھر آیا کہا ان کو موسیٰ نے افسوس تم پر نہ گھڑو اللہ پر

كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾

جھوٹ ورنہ ہلاک کردے گا تم کو ساتھ عذاب کے اور یقیناً ناکام ہوا جس نے افتراء کیا

فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾ قَالُوْۤا

پس جھگڑے وہ اپنے معاملہ میں آپس میں اور پوشیدہ کیا مشورہ انہوں نے کہا

اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ

یقیناً یہ دونو البتہ جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ نکالیں تم کو

55۔ یعنی اللہ کی قدرتوں اور کاموں کو دیکھ کر اس کو پہچان لو۔ اُولِی النُّھٰی: عقل والے۔ یعنی جو لوگ دلیل پا کر بدی سے رک جاتے ہیں۔ نَھْیَۃٌ: (مفرد) ہے یعنی عقل۔ اَلنُّھٰی: (جمع ہے) یعنی عقل سے کام لیا۔ (اور رک گئے)۔ 56۔ مِنْھَا: اُس (زمین) سے۔ "Oآدم کی جنت بھی زمین پر تھی جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے"۔ "انسان جہاں تک بھی راکٹ میں بیٹھ کر زمین سے باہر چلا جائے زمینی ماحول کو ساتھ لئے بغیر باہر نہیں نکل سکتا۔ ہوا، پانی، خوراک، ادویات وغیرہ ساتھ ہوتی ہیں جو زمینی ماحول ہے۔ وہاں مر جائے تو اسی زمینی ماحول سے اس کی بعثت (بعد از موت) ہو گی (iv)"۔ 57۔ اَرَیْنٰہُ: دکھائے ہم نے اُسے یعنی فرعون کو نشانات دکھائے۔ 58۔ قَالَ: (فرعون نے) کہا۔ 59۔ "مَکَانًا سُوًی: کھلی جگہ، ہموار میدان، نیز وہ جگہ جہاں حاکم و محکوم سب برابر ہوں (ح)"۔ دونوں کیلئے مناسب مُقام (جگہ)۔ 60۔ یَوْمُ الزِّیْنَۃِ: یوم جشن عید۔ 61۔ فَتَوَلّٰی فِرْعَوْنُ: پھر فرعون چلا گیا۔ واپس ہو گیا۔ جَمَعَ کَیْدَہٗ: یعنی جادوگروں کو اکٹھا کرنے کا کام کیا۔ ثُمَّ اَتٰی: پھر وہ آیا (مقررہ جگہ پر۔)۔ 62۔ فرعون کا خدا پر افتراء یہی تھا کہ نہ موسیٰؑ کو خدا نے بھیجا ہے نہ ہی اس کے معجزات خدا کی طرف سے ہیں۔ موسیٰؑ نے ان سب کو نصیحت کر کے حجت پوری کر دی۔ نیز فرعون نے اپنے آپ کو یہ کہتے ہوئے کہ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی بڑا رب ہونے کا دعویٰ کیا۔ "Oمفتری نامراد مرے گا۔ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی"۔ 63۔ فَتَنَازَعُوْا: انہوں نے بحث کی (آپس میں)۔ 64۔ بِطَرِیْقَتِکُمُ الْمُثْلٰی یعنی تمہارا اعلیٰ مثالی طریقۂ زندگی یا مذہب جو باپ دادوں سے آیا ہے سے تباہ کر دے۔

اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾
ملک سے تمہارے اپنے جادو سے اور لے جاویں طریقہ تمہارا اعلیٰ

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ
پس پوری کر اپنی تدبیر پھر آؤ صف باندھ کر اور یقیناً کامیاب ہوگیا

الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰى اِمَّا اَنْ تُلْقِيَ وَ
آج وہ جو غالب آیا انہوں نے کہا اے موسیٰ یا تو یہ کہ تو ڈالے اور

اِمَّا اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا
یا یہ کہ ہم ہوں پہلے وہ جو ڈالیں فرمایا بلکہ تم ڈالو پس اچانک

حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ
رسیاں ان کی اور سونٹے ان کے خیال ڈالا جاتا تھا طرف ان کی ان کے جادو کی وجہ سے

اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾
کہ وہ چلتے ہیں پس محسوس کیا اپنے دل میں ڈر موسیٰ نے

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ
ہم نے کہا نہ ڈر یقیناً تو ہی غالب ہے اور ڈال دے جو دائیں ہاتھ میں ہے تیرے

تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ
وہ نگل جاویگا جو بنایا ہے انہوں نے سوائے اسکے نہیں کہ بنائی انہوں نے تدبیر جادو کی اور نہیں کامیاب ہوتا

السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا
جادوگر جہاں جائے پس گرا دیئے گئے جادوگر سجدہ میں انہوں نے کہا ایمان لائے ہم

بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ
رب پر ہارون اور موسیٰ اس نے کہا ایمان لائے تم اس پر پہلے اسکے کہ اجازت دوں میں

لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ
تم کو یقیناً وہ البتہ بڑا ہے تمہارا جس نے سکھایا تم کو جادو پس ضرور کاٹوں گا

اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ
ہاتھ تمہارے اور پاؤں تمہارے مقابل طرف سے اور ضرور صلیب دوں گا تم کو

65۔ یہ فرعونیوں کا کہنا ہے آپس میں۔ **66**۔ قَالُوْا: (جادو گروں نے) کہا۔ "صوفیا نے لکھا ہے کہ ساحروں کا یہ ادب اور سعادت مندی ان کے کام آگئی اور اُنہیں ایمان لانے کی توفیق ملی (ح)"۔ **67**۔ ان کی رسیاں اور اُن کی سوٹیاں اُن کے سحر کی وجہ سے موسیٰؑ کے خیال کو ایسے لگے گویا کہ وہ دوڑ رہے ہیں۔ موسیٰؑ نے جادو گروں کو پہلے اپنا جادو دکھانے کو کہا تا ان کی شُعبدہ بازیاں معجزہ الٰہی سے چشم زدن میں منہدم ہو جائیں اور جادو گروں کو معلوم ہو جائے کہ موسیٰؑ کا معجزہ جادو نہیں ہے۔ اور لوگ بھی سچائی کے قائل ہو جائیں۔ چنانچہ جادو گر موسیٰؑ کا معجزہ دیکھتے ہی ایمان لے آئے۔ **68**۔ "یہ ڈر اس چیز کا نہیں تھا کہ شاید مخالف غالب آجائے بلکہ اس بناء پر تھا کہ کہیں کم فہم اور کمزور طبیعتوں کے لوگ گمراہ نہ ہو جائیں (ح)"۔ **70**۔ حَيْثُ اَتٰى: جس طریقہ سے بھی آئے۔ دیکھیں 7:118۔ **72**۔ قَالَ: کہا (فرعون نے) (اٰمَنْتُمْ بِهٖ: تم اس پر ایمان لائے ہو)۔ اٰمَنْتُمْ لَهٗ: اس پر ایمان لا کر اس کے حکموں کے پیچھے چلتے ہو۔ یعنی موسیٰؑ کے پیچھے لگ گئے ہو۔ "اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى یعنی اللہ تعالیٰ اور فرعون کے درمیان کون عذاب دینے میں اور باقی رکھنے میں (یا دیر پا عذاب دینے میں) زیادہ ہے۔ "مِنْ خِلَافٍ: مقابل طرف سے یعنی دایاں بازو اور بایاں پاؤں یا بایاں بازو اور دایاں پاؤں مراد ہے۔ نیز خِلَافٍ کا یہ بھی ترجمہ ہے کہ خلاف ورزی کی وجہ سے (ح)"۔

قال الم ١٦ ۔ ٤٥٨ ۔ طٰهٰ ٢٠

جُذُوْعِ النَّخْلِ ۡ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾

تنوں پر کھجوروں کے اور ضرور تم جان لوگے کہ کون ہے ہم میں سے زیادہ سخت دینے والا عذاب اور زیادہ باقی رہنے والا (عذاب)

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ

انہوں نے کہا ہرگز نہیں مقدم کرینگے ہم تجھے اس پر جو آئے ہیں ہمارے پاس دلائل اور اس پر جس نے

فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ

پیدا کیا ہم کو پس فیصلہ کر جو تو فیصلہ کرنیوالا ہے سوائے اسکے نہیں کہ تو فیصلہ کرسکتا ہے اس

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَ

زندگی ورلی میں یقیناً ہم ایمان لائے اپنے رب پر تاکہ وہ بخش دے ہمیں غلطیاں ہماری اور

مَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾

اور وہ کہ مجبور کیا تونے ہمیں جس پر یعنی جادو پر اور اللہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ

یقیناً بات یہ ہے کہ جو آوے گا اپنے رب کے پاس مجرم ہوکر یقیناً اس کے لیے جہنم ہے نہ مرے گا

فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ

اس میں اور نہ زندہ رہے گا اور جو آئے گا اسکے پاس مومن ہوکر یقیناً کی ہوں گی نیکیاں

فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ

تو یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کے لیے درجے ہیں بلند باغات ہیں ہمیشہ کے بہتی ہونگی

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ

نیچے ان کے نہریں رہ پڑنے والے ان میں اور یہ بدلہ ہے اسکا جس نے

تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ڏ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ

پاکیزگی حاصل کی اور یقیناً وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کے کہ رات کو لے چل بندوں کو میرے

فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا

پس بنا ان کے لیے راستہ سمندر میں خشک نہ ڈرے گا تو پکڑے جانے

وَّلَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ

سے اور نہ خوف کریگا پس پیچھا کیا ان کا فرعون نے ساتھ اپنے لشکروں کے پس ڈھانکا انہیں

الثلثة ۔ ع ٣ ٢٢ ١٢

73۔ یعنی ہمیں جس نے پیدا کیا ہے اُس پر ہم تجھے ترجیح نہ دیں گے۔ نیز بین نشانات کے ہوتے ہوئے ہم تجھے ہر گز مقدم نہ کریں گے کہ تیری خاطر ان کا انکار کر دیں۔ جادو گروں میں حق کو دیکھ کر جو یکدم تبدیلی آئی وہ حیرت انگیز ہے۔ 7:114 میں تو وہ فرعون سے انعام واکرام کی خواہش رکھتے تھے۔ اب ایمان کی خاطر جان تک قربان کرنے میں ڈر محسوس نہیں کرتے۔ **74**۔ ہمارے جادو کرنے کو بھی معاف کرے جو ہم نے تم سے مجبور ہو کر کیا۔ موسیٰؑ نے جب معجزہ دکھایا تو جادو گر جان گئے کہ موسیٰؑ کا معجزہ جادو نہیں ہے اور ایمان لے آئے دل ہی میں۔ مگر فرعون کے خوف سے وہ مقابلہ میں کھڑے رہے۔ پھر جلد ہی اپنے ایمان کا اعلان کر دیا۔ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَ اَبْقٰى: ترجمہ۔ اللہ زیادہ بہتر ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ یہ جواب ہے آیت 72 کے آخری جملہ کا کہ کون زیادہ سخت ہے عذاب دینے میں اور عذاب کو زیادہ باقی رکھنے والا۔ **75**۔ نہ مرے گا کہ عذاب سے خلاصی پائے اور نہ زندہ رہے گا کہ آرام میسر آئے زندوں کی طرح۔ بس عذاب ہی میں رہے گا۔ **78**۔ نیز دیکھیں (26:11-68)۔ بنی اسرائیل کے لوگ مصر سے 1230 ق۔م میں نکلے تھے۔ يَبَسًا یا يَبَسًا: اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پہلے پانی ہو پھر پانی وہاں سے جاتا رہے۔ یعنی خشک راستہ بن جائے۔ تَخَافُ دَرَكًا: خوف پکڑے جانے کا۔ تَخْشٰى: ڈر ڈوبنے کا یعنی خطرہ۔ یعنی نہ تو پکڑے جانے کا خوف ہو گا اور نہ ہی سمندر میں ڈوبنے کا خدشہ رہے گا۔ فرعون جب ایمان نہ لایا اور نہ اس نے بنی اسرائیل کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو یہ حکم دیا کہ میرے بندوں کو راتوں رات مصر سے لے چل۔ **79**۔ مَا غَشِيَهُمْ: یعنی سمندر کی لہروں نے ان کو ڈھانپ لیا۔ جوار بھاٹے کی وجہ سے جب سمندر کا پانی پیچھے ہٹا تو بنی اسرائیل خشک راستے سے پار چلے گئے۔ فرعون کا لشکر ان کے پیچھے آیا اور ابھی درمیان ہی میں تھا کہ پانی چڑھ آیا اور فرعون مع اپنے لشکر کے سمندر میں غرق ہو گیا۔

قال الم ١٦ ۴۵۹ طٰهٰ ٢٠

الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٩﴾ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ ﴿٨٠﴾
سمندر میں سے جس نے ڈھانکا انہیں اور گمراہ کیا فرعون نے اپنی قوم کو اور نہ ہدایت دی

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ أَنجَيْنَاكُم مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوَاعَدْنَاكُمْ
اے بنی اسرائیل یقیناً نجات دی ہم نے تم کو دشمن سے تمہارے اور وعدہ کیا تم سے

جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ﴿٨١﴾
کنارہ پر طور کے دائیں اور اتارا ہم نے تم پر من اور سلوٰی

كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحِلَّ
کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو دیں ہم نے تم کو اور نہ سرکشی کرو اس میں ورنہ اترے گا

عَلَيْكُمْ غَضَبِي ۖ وَمَن يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ ﴿٨٢﴾ وَ
تم پر غضب میرا اور جو شخص کہ اترے اس پر غضب میرا تو یقیناً وہ گر گیا اور

إِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ﴿٨٣﴾
یقیناً میں البتہ بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور کی نیکی پھر ہدایت پائی

وَمَا أَعْجَلَكَ عَن قَوْمِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿٨٤﴾ قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلَىٰ
اور کونسی بات جلدی لائی تجھے قوم سے تیری اے موسیٰ کہا وہ لوگ میرے

أَثَرِي وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ ﴿٨٥﴾ قَالَ فَإِنَّا قَدْ
پیچھے ہیں اور جلدی کی میں نے طرف تیری اے رب میرے تاکہ تو راضی ہو فرمایا پس یقیناً یقیناً آزمائش

فَتَنَّا قَوْمَكَ مِن بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٦﴾ فَرَجَعَ
میں ڈالا ہے ہم نے تیری قوم کو بعد تیرے اور گمراہ کیا ان کو سامری نے پس لوٹا

مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَمْ
موسیٰ طرف اپنی قوم کی غصہ میں افسوس سے کہا اے قوم میری کیا نہ

يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ
وعدہ کیا تھا تم سے رب نے تمہارے وعدہ اچھا کیا پھر لمبی ہو گئی تم پر عہد (کی مدت) یا

أَرَدتُّمْ أَن يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُم
ارادہ کیا تم نے کہ اترے تم پر غضب طرف سے رب کے تمہارے پس خلاف کیا تم نے

80۔ یعنی اس لئے فرعون کو سمندر میں غرق کر دیا کہ اس نے قوم کو ہدایت نہ دی بلکہ گمراہی میں رکھے رکھا۔ **81**۔ طور کا وعدہ۔ 1۔ یعنی تورات دینے کا وعدہ یا یہ کہ تورات پر قائم رہو گے تو خدا تمہیں برکت دے گا۔ 2۔ دشمن سے آزادی ملنے کا وعدہ۔ 3۔ قافلہ والوں کو من و سلویٰ دئے جانے کا وعدہ۔ یہ سب وعدے خدا نے پورے کر دئے۔ مَنّ: گوند کی طرح کی کھانے کی چیز نیز کھمب اور ترنجبین کو بھی کہتے ہیں۔ سَلْوٰی: بٹیر یا تلیر کی قسم کے پرندے۔ ان سب مہربانیوں کے باوجود یہود نے سرکشی اختیار کی اور تورات کے احکام کو توڑا۔ اور بنی اسرائیل میں سے مسیحیوں نے عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا بنا لیا۔ اور یہود نے عزیر نبی کو خدائی کا درجہ دیا۔ مسیحیوں نے ایک رومی بادشاہ کے ایما پر ہفتہ کے دن کو جو سبت (آرام) کا دن تھا بدل کر اتوار کو سبت قرار دے دیا۔ اس طرح یہود نے سبت کی خلاف ورزی کی۔ اس کے علاوہ یہودیوں نے آنحضرتؐ کو قتل کرنے کی کوششیں کیں اور آپؐ سے پہلے عیسیٰؑ کو بھی قتل کرنے کی کوشش کی اور یوں تورات کے احکام کو توڑا۔ انہی وجوہات سے سورہ فاتحہ میں یہود کو مغضوب علیہم اور نصاریٰ کو ضالین کہا گیا ہے۔ **82**۔ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ: اس کے کھانے میں زیادتی نہ کرنا۔ من و سلویٰ کا ذخیرہ نہ کرنا کہ گل سڑ جائے ورنہ اللہ کے غضب کے نیچے آجاؤ گے۔ هَوٰى: (گرا) یعنی دنیا اور آخرت میں ذلیل و خوار ہوا۔ یا جہنم میں گرا۔ **83**۔ اِهْتَدٰى: ہدایت پر قائم رہتا ہے۔ تَابَ: جو توبہ کر لیتا ہے (اور پھر ہدایت پر رہتا ہے)۔ **84**۔ حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کو ہارونؑ کی نگرانی میں چھوڑ کر سینا پہاڑ پر عبادت کے لئے چالیس دنوں کے لئے گئے تھے۔ (نیز دیکھیں 7:143)۔ یہیں ان کو تورات عطاء کی گئی۔ **85**۔ قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلٰى أَثَرِيْ: موسیٰ نے کہا میں جلدی میں آگیا تا تو راضی ہو کیونکہ میری قوم کے لوگ میرے نقش قدم پر چل رہے ہیں (ان کی طرف سے اطمینان ہے)۔ **86**۔ قَالَ: (اللہ نے) فرمایا۔ بعض مصری لوگ بھی جو حضرت موسیٰؑ پر ایمان لے آئے تھے اسرائیلیوں کے ساتھ آگئے تھے۔ سامری ان میں سے تھا۔ یہ لوگ مصر میں گائے کے پرستار تھے۔ حضرت موسیٰؑ جب پہاڑ پر چلے گئے تو بعد میں سامری نے بغاوت کر دی اور بچھڑا بنا کر اس کی عبادت شروع کر دی۔ **87**۔ اچھا وعدہ یعنی تورات دئے جانے کا۔ موسیٰؑ قوم سے تیس (30) دنوں کا وعدہ کر کے طور پر گئے تھے۔ مگر وہاں چالیس (40) دن لگے۔ اُن کے پیچھے بچھڑا بنا کر پوجنے لگے کیونکہ مدت دس دن زیادہ لمبی ہو گئی تھی۔ کیا تورات دئے جانے کے وعدے کی مدت تم پر لمبی ہو گئی تھی۔ فَأَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ کہ تم نے میرے ساتھ کئے جانے والے وعدے کی خلاف ورزی شروع کر دی۔ وعدہ یہ کہ تم صرف خدائے واحد کی عبادت کرو گے اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ (مگر تم نے بچھڑے کی عبادت شروع کر دی)۔

مَّوْعِدِيْ ﴿٨٧﴾ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا
میرے عہد کا انہوں نے کہا نہیں خلاف کیا ہم نے عہد کا تیرے اپنے اختیار سے و لیکن ہم
حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ
اُٹھائے گئے بوجھ زیور کا لوگوں کے پس پھینکا ہم نے اسے اسی طرح
اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٨﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ
ڈالا سامری نے پس نکالا ان کے لیے بچھڑا جسم واسطے اسکے گائے کی آواز تھی
فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۥ فَنَسِيَ ﴿٨٩﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ
پس کہا انہوں نے یہ معبود ہے تمہارا اور معبود موسیٰ کا پس بھول گیا وہ کیا پھر نہیں دیکھتے وہ
اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا
کہ نہیں لوٹاتا طرف ان کی بات اور نہ طاقت رکھتا ہے ان کے لیے ضرر اور نہ
نَفْعًا ﴿٩٠﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا ع ٤ ١٤
نفع کی اور یقیناً یقیناً کہا تھا ان کو ہارون نے پہلے سے اے قوم میری سوائے اسکے نہیں کہ
فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا
آزمائے گئے ہو تم اس کے ذریعہ اور یقیناً رب تمہارا رحمٰن ہے پس پیروی کرو میری اور اطاعت کرو
اَمْرِيْ ﴿٩١﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ
میرے حکم کی انہوں نے کہا ہرگز نہیں ہٹیں گے ہم اس پر قائم رہنے سے یہانتک کہ لوٹے
اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩٢﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿٩٣﴾
طرف ہماری موسیٰ (موسیٰ نے آکر) کہا اے ہارون کس نے روکا تجھے جب دیکھا تو نے انہیں کہ گمراہ ہو گئے
اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٤﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ
کہ نہ پیروی کرے تو میری کیا پس نافرمانی کی تو نے حکم کی میرے کہا اے بیٹے میری ماں کے نہ پکڑ
بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ
داڑھی میری اور نہ سر میرا یقیناً میں ڈرا کہ تو کہے گا کہ تفرقہ ڈالدیا تو نے درمیان
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿٩٥﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ
بنی اسرائیل کے اور نہ انتظار کیا تو نے بات کا میری کہا پس کیا ہے اصل بات تیری

88۔ مَوْعِدَکَ: تیرے وعدے کا۔ یعنی ہم لوگوں نے جو تجھ سے وعدہ کیا تھا۔ اَوْزَارًا: بوجھ یعنی زیورات۔ "فَقَذَفْتُهَا: ہم نے ان زیورات کو ڈال دیا۔(زمین پر سامری کے لئے یا زیورات کو آگ میں ڈالا بچھڑا بنانے کے لئے)۔اسی طرح سامری نے ہمارے دل میں ڈالا (ح)"۔ 89۔ فَنَسِيَ: یعنی موسیٰؑ بھول گیا ہے کہ وہ کہیں اور گیا ہوا ہے اور اسے واپس آجانا چاہیے تھا۔ یا موسیٰؑ کہیں غائب ہو گیا ہے اس لئے وہ واپس نہیں لوٹا۔ موسیٰؑ کی غیر حاضری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سامری نے مصریوں کے زیورات جو بنی اسرائیل کو اٹھوائے تھے۔ ان کو اکٹھا کر کے اور آگ پر پگھلا کر گائے کے بچھڑے کا ایک بت عبادت کے لئے بنا لیا۔ "اس بچھڑے میں ایک طرف سے ہوا داخل ہوتی تھی اور دوسری طرف جہاں سے خارج ہوتی تھی سرکنڈے سے بنائی ہوئی چیز وہاں لگادی تھی جو سیٹی جیسی آواز پیدا کرتی تھی۔(خلاصہ)(ii)"۔ فَنَسِيَ کا یہ بھی مطلب ہے کہ سامری موسیٰؑ سے کئے گئے عہد (خدائے واحد کی عبادت) کو بھول گیا یا اسے ترک کر دیا اور قوم کو شرک پر لگا دیا۔ 90۔ یعنی وہ بچھڑے کا بت کچھ جواب نہیں دیتا اور نفع نقصان بھی نہیں پہنچا سکتا۔ 91۔ "فُتِنْتُمْ بِهٖ: اس بچھڑے کے ذریعہ سے تم آزمائے گئے ہو"۔ یہ ہارونؑ نے موسیٰؑ کے پہاڑ سے واپس آنے سے پہلے اپنی قوم کو کہا تھا(مِنْ قَبْلُ)۔ مگر بائبل نے ہارونؑ کو بھی بچھڑا بنانے میں ملوث کیا ہے (خروج 32:4-5)۔ 93۔ قَالَ: کہا(موسیٰؑ نے)۔ 94۔ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ: ہارونؑ کو موسیٰؑ کی وصیت تھی کہ اَخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَ اَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ(7:143)۔ اس کی طرف اشارہ ہے کہ میری متابعت پر چلتے مگر تم نے میری نافرمانی کی۔ "میری پیروی سے مراد یا تو یہ ہے کہ ایسے حالات میں جو میں کرتا وہی تم نے کیوں نہ کیا۔ یا یہ کہ جو موحد رہ گئے تھے اُنہیں لے کر میرے پیچھے پیچھے کیوں نہ آگیا(ح)"۔ 95۔ قَالَ: کہا(ہارونؑ نے)۔۔۔ اس آیت 95 کا آخری لفظ قَوْلِيْ سے وہی وصیت مراد ہے جو آیت 94 میں درج ہے۔ وَلَا بِرَاْسِيْ یعنی نہ میرے سر (کے بالوں) سے مجھے پکڑ۔ 96۔ قَالَ: کہا(موسیٰؑ نے)۔۔۔

يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ
اے سامری اس نے کہا دیکھا میں نے وہ کہ نہیں دیکھا انہوں نے جسے پس لیا میں نے
قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ
کچھ حصہ نقش قدم سے رسول کے پھر پھینک دیا میں نے اسے اور اس طرح تجویز کی میرے لیے
نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا
دل نے میرے فرمایا پس جا پس یقیناً تیرے لیے زندگی میں یہ ہے کہ کہے تو نہ
مِسَاسَ ۖ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ
چھوؤ (مجھے) اور یقیناً تیرے لیے ایک میعاد ہے ہرگز نہیں پیچھے چھوڑا جائیگا تو اسکے اور دیکھ طرف اپنے معبود کے
الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۖ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي
وہ کہ رہا تو جس پر ٹھہرا ہوا ضرور جلا دیں گے ہم اُسے پھر ضرور اڑا دیں گے ہم اُسے
الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ وَسِعَ
سمندر میں خوب اڑانا سوائے اسکے نہیں کہ معبود تمہارا اللہ ہے وہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اسکے اس نے احاطہ
كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ
کر لیا ہے ہر چیز کا علم کی رو سے اسی طرح ہم بیان کرتے ہیں تجھ پر خبریں اس کی جو یقیناً
سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ
گذر چکا اور یقیناً دیا ہم نے تجھے اپنی جناب سے ذکر جس نے اعراض کیا اس سے
فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۖ وَسَآءَ
تو یقیناً وہ اٹھاوے گا بروز قیامت بوجھ رہ پڑنے والے ہیں اس میں اور برا ہے
لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ
ان کے لیے بروز قیامت بوجھ جس دن پھونکا جائیگا بگل میں اور ہم اکٹھا کرینگے
الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ
مجرموں میں اس دن نیلی آنکھوں والے آہستہ باتیں کریں گے آپس میں کہ نہیں
لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ
رہے تم مگر دس (دن) ہم خوب جانتے ہیں اسے جو وہ کہیں گے جب کہے گا

97۔ سامرہ ایک قوم کا نام ہے۔ سامری نے کہا میں نے رسول کے نقش قدم اور اس کے آثار یعنی احکام میں سے کچھ کو مانا ہوا تھا تاکہ دھوکہ سے لوگ مجھے اپنا لیڈر مان لیں۔ پھر جب مناسب موقع دیکھا کہ موسیٰؑ تردید کے لئے وہاں پر نہیں ہیں تو بَصُرْتُ میں نے بچھڑا بنانے کی سکیم بنائی جس کی تہہ کو لوگ نہ سمجھ سکے۔ اور اب میں موسیٰؑ کے مذہب کے مانے ہوئے حصہ کو ترک کر بیٹھا ہوں۔ کیونکہ یہی میری مرضی ہے۔ اب اس کی بجائے پھر سے بچھڑے کی عبادت اختیار کر لی ہے۔ سامرہ قوم پہلے بھی گائے کی پجاری تھی۔ یہی قَبَضْتُ اور نَبَذْتُ کا مطلب ہے۔ مِنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ یعنی موسیٰؑ کی تعلیم یا احکام یا باتوں میں سے کچھ کو مانا اور پھر اسکو ترک کر دیا۔ **98**۔ قَالَ: کہا (موسیٰؑ نے)۔۔۔ کہ تم کہو "لَا مِسَاسَ" یعنی مجھے نہ چھوؤ۔ مطلب سامری سے کوئی میل جول نہ رکھے اور سامری بھی لوگوں سے قطع تعلق رہے۔ اور یقیناً تیرے لئے ایک وعید ہے جسے تو ٹال نہ سکے گا یعنی آخرت کی سزا جو مل کر رہے گی۔ لَنَنْسِفَنَّهٗ: ہم ضرور اُسے بکھیر دیں گے یا پھینک دیں گے (مفردات)۔ نُحَرِّقَنَّهٗ: اُسے ہم پیس دیں گے یا جلا دیں گے یا پگھلا دیں گے۔ (یعنی بچھڑے کو)۔ **100**۔ ذکر یعنی قرآن مجید۔ **101**۔ عَنْهُ: سے مراد قرآن ہے یعنی قرآن سے منہ موڑا۔ بوجھ گناہوں کے یا نافرمانیوں کے۔ **102**۔ خَالِدِيْنَ فِيْهِ: رہ پڑنے والے ہیں دوزخ میں۔ **103**۔ حشر کے دن مارے خوف کے آنکھیں نیلی پڑ جائیں گی یا اندھیا جائیں گی جیسا کہ آیت 125 میں ہے کہ قیامت کو اندھے اٹھائے جائیں گے۔ **104**۔ ہفتہ عشرہ عام محاورہ ہے۔ تقریباً دس دن۔ دنیا میں رہنا اتنا ہی معلوم لگے گا۔

ع ١٥ ١٤

أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٥﴾ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ
اعلیٰ ان میں سے طریقہ والا کہ نہیں رہے تم مگر ایک دن اور پوچھتے ہیں تجھے متعلق
الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ﴿١٠٦﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٧﴾
پہاڑوں کے پس تو کہہ دے اُڑا دیگا انہیں رب میرا خوب اُڑانا پس کر دیگا انہیں میدان صاف
لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ
نہ دیکھے گا تو اس میں کوئی نشیب اور نہ فراز اس دن پیچھے چلیں گے پکارنے والے کے
لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ
نہیں کجی ذرا بھی اس کیلئے اور نیچی ہوں گی آوازیں (خدائے) رحمٰن کے لیے پس نہ سنے گا تو
إِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٩﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ
مگر آہستہ آواز اس دن نہیں نفع دیگی سفارش سوائے اس کے کہ اجازت دے جس کے
الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿١١٠﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا
لیے رحمٰن اور پسند کرے اس کی بات وہ جانتا ہے جو آگے ہے ان کے اور جو
خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴿١١١﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ
پیچھے ہے انکے اور نہیں وہ احاطہ کرتے اس کا علم کی رو سے اور جھک گئے چہرے (اُسکے) زندہ (اور دوسروں
الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١٢﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِنَ
کو) قائم رکھنے والے کیلئے اور یقیناً ناکام ہوا وہ جس نے اُٹھایا ظلم اور جو کرے گا
الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ﴿١١٣﴾ وَ
نیکیاں اور وہ مومن ہوگا تو نہ ڈرے گا وہ ظلم سے اور نہ حق تلفی سے اور
كَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ
اسی طرح اتارا ہم نے اسے قرآن عربی میں اور بار بار لائے ہم اس میں
الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٤﴾ فَتَعَالَى
عذاب کے وعدے تاکہ وہ تقویٰ کریں یا وہ پیدا کرے ان کے لیے نصیحت پس بلند ہے
اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۗ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن
اللہ بادشاہ سچا اور نہ جلدی کر ساتھ قرآن کے پہلے اس کے کہ

105۔ اَمْثَلُھُمْ طَرِیْقَۃً: علم و عقل میں سلجھے ہوئے طریقے والا۔ یعنی اس مذہب پر عالم باعمل انسان کہے گا یا اُن کا سردار یعنی شریف القوم (اقرب) کہے گا کہ ایک دن ہی رہے ہو (دنیا میں)۔ "جب عذاب آتا ہے تو گزرا ہوا آرام اور ترقی کا وقت بہت تھوڑا معلوم ہوتا ہے(ii)"۔ نیز دیکھیں 30:56 اور 23:113-115۔ **108**۔ عِوَجًا :نشیب (نیچ، نچان) اَمْتًا :فراز اُونچ، اونچائی، اُنچان۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور چٹیل ہموار میدان بن جائے گا۔ **109**۔ لَا عِوَجَ لَهٗ: جس سے کوئی ٹیڑھاپن نہ کر سکیں گے۔ "وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ: یعنی ڈر کے مارے سب آوازیں دب جائیں گی(ii)"۔ ھَمْسًا: پاؤں کے چلنے کی آواز یا کھسر پھسر، آہٹ۔ **110**۔ صرف انہی کی شفاعت ہو گی جسے اور جن کے لئے اذن الٰہی ہو گا۔ یعنی اذن ہو گا شفاعت کرنے والے کو اور اس کے لئے بھی جس کی شفاعت کی جائے۔ رَضِیَ لَهٗ قَوْلًا: جن کی باتیں پسندیدہ ہیں یا جن کے حق میں بات کہنے کو پسند فرمائے گا۔ (نیز دیکھیں 2:256,34:24,21:29,53:27,58:23)۔ وَرَضِیَ لَهٗ قَوْلًا :اور جس کی باتوں سے وہ (خدا) راضی ہوا۔ **111**۔ "یَعْلَمُ: وہ (خدا) سب جانتا ہے۔ اور وہ لوگ اپنے علم کی رُو سے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے(ii)"۔ **112**۔ " +عَنَتِ الْوُجُوْهُ: چہرے جُھک جائیں گے یعنی فرمانبردار ہونگے"۔ **113**۔ ظلم: گناہوں کی سزا میں زیادتی۔ ھَضْمًا: نیکیوں کی جزاء میں کمی یعنی حق تلفی۔ اللہ کے ہاں انصاف ہے کوئی اس پر ظلم نہ کر سکے گا۔ **114**۔ اَوْ یُحْدِثُ لَھُمْ ذِکْرًا: تاکہ یہ قرآن ان کو خدا کی یاد کرائے۔ یا نصیحت کرے یا ان کے لئے موجب بڑائی و شرف (و عظمت) کرے۔ یَتَّقُوْنَ: تقویٰ کریں یعنی بدیوں سے بچیں۔ **115**۔ آنحضرتؐ کو جبرائیل جب قرآن کی وحی سناتے تو حضورؐ بھی ساتھ ساتھ پڑھنا (یاد کرنا) شروع کر دیتے تا بھول نہ جائیں۔ اس پر تکیّد فرمایا جو پہلے سورۃ قیامت میں فرمایا تھا اور تسلی فرمائی کہ اس کا یاد رکھنا اور لوگوں تک پہنچانا ہمارے ذمہ ہے۔ (75:17-20)۔ مَلِکُ الْحَقُّ: یعنی جس کے وعدے اور وعید حق ہیں (ہو کر رہیں گے) کہ بعث بعد الموت ہو گی جزاء، سزا، جنت، دوزخ سب حق ہیں۔ "Oرَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا: ہمیشہ علم کے لئے دعا کرتا رہ کیونکہ جیسا خدا بے حد ہے ایسا ہی اس کا علم بھی بے حد ہے۔ انبیاء کے علم میں تدریجاً ترقی ہوتی ہے۔ انسان جب صادق کی صحبت میں رہے اور خدا تعالیٰ کی تازہ بتازہ تجلیات کے ظہور کا مشاہدہ کرے تو علم میں زیادتی ہو"۔

يُقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿١١٥﴾ وَلَقَدْ
پوری کی جاوے طرف تیری وحی اس کی اور کہہ اے رب میرے بڑھا مجھے علم میں اور یقیناً یقیناً

عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٦﴾ ع ٦ ١٥
تاکیدی حکم دیا تھا ہم نے آدم کو پہلے سے پس بھول گیا وہ اور نہ پایا ہم نے اس کے لیے عزم

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ
اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو پس سجدہ کیا انہوں نے سوائے ابلیس کے

اَبٰى ﴿١١٧﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا
اس نے انکار کیا، پس کہا ہم نے اے آدم یقیناً یہ دشمن ہے تیرا اور بیوی کا تیری پس نہ

يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٨﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا
نکال دے تم دونوں کو جنت سے پس تو مشقت میں پڑیگا یقیناً تیرے لیے یہ ہے کہ نہ بھوکا ہوگا تو اس میں

وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٩﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١٢٠﴾ فَوَسْوَسَ
اور نہ ننگا ہوگا اور یقیناً تو نہ پیاسا ہوگا اس میں اور نہ دھوپ پاویگا پس وسوسہ ڈالا

اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ
اُسے شیطان نے اس نے کہا اے آدم کیا آگاہ کروں میں تجھ کو درخت

الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢١﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا
خلد پر اور ملک پر جو نہ بوسیدہ ہوگا پس کھا لیا دونو نے اس سے پس ظاہر ہوگئیں ان دونوں کیلیے

سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۡ
شرمگاہیں ان کی اور لگے وہ چپکانے اپنے اوپر پتے جنت کے

وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢٢﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ
اور نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی پس بے راہ ہوا پھر چن لیا اُسے رب نے اسکے پس فضل سے متوجہ ہوا

عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٣﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ
اس پر اور ہدایت دی فرمایا اترو دونو (گروہ) اس سے سب کے سب بعض تمہارے

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ
بعض کے دشمن ہیں پس اگر آوے تمہارے پاس طرف سے میری ہدایت پس جس نے پیروی کی

116۔ آدمؑ عراق میں اُر(UR) کے مقام کے رہائشی تھے۔ پھر ہجرت کر کے کنعان میں آگئے۔ لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا: ترجمہ۔"ہم نے اس میں (نافرمانی کا) عزم نہیں پایا"۔"Oآدم نے ارادۃً پھل نہیں کھایا تھا۔ حوّا کے کہنے سے کھایا تھا۔ بھول چُوک میں گناہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے در گزر فرمایا۔ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا اور وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى۔ آدم کا نسیان بغیر ارادہ کے ہوا۔ یہ اس کی اجتہادی غلطی تھی جو قابل مواخذہ نہیں"۔ 117۔ اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ: آدم کو سجدہ کرنے کا نہیں فرمایا بلکہ فرمایا خدا کو سجدہ شکر بجالاؤ آدم کی وجہ سے۔ یا آدم کو سجدہ کرنے کا مطلب ہے کہ آدم کی فرمانبرداری کرو۔ غیر اللہ کو سجدہ کرنا منع ہے۔(دیکھیں 41:38)۔ 118۔ تُو مشقت میں پڑے گا۔ (فَتَشْقٰى) یعنی جنت میں تو سب کچھ بغیر محنت کے ملتا ہے۔ اگر یہاں سے نکالے جاؤ گے تو دنیا میں بہت محنت کرنی پڑے گی۔ 120، 119۔ "اِن دو آیات سے بعض لوگوں نے یہ استدلال کیا ہے کہ حکومت اسلامیہ کا فرض ہے کہ وہ ہر شخص کے لئے کھانے، پینے، کپڑے اور رہائش کا انتظام کرے(ح)"(نیز دیکھیں 2:36-37)۔ 121۔ "خُلد کے معنٰی ہیں ہیشگی یعنی جس کے کھانے سے ہمیشہ کی زندگی اور نہ بوسیدہ ہونے والی بادشاہت حاصل ہوگی(ح)"۔ دیکھیں (7:21-22)۔ 122۔ غَوٰى: بڑی مشکلات میں پھنسا۔ مِنْهَا: اس(درخت) سے۔ 123۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدم کی چونکہ نافرمانی بھول چُوک میں ہوئی نہ کہ ارادۃً لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے چن لیا اور اُس پر اپنے فضل سے متوجہ ہوا اور ہدایت کے راستہ پر رکھا۔ 124۔ جَمِيْعًا اور (بَعْضُكُمْ میں) كُمْ سے ظاہر ہے کہ صرف آدم اور حوّا مراد نہیں ہیں بلکہ آدم اور اس کے ساتھی اور شیطان کے ساتھی سب مراد ہیں(دونوں فریق)(2:39)۔ یہ دونوں فریق ہمیشہ ایک دوسرے کے دشمن رہیں گے۔(7:25)۔ اِهْبِطَا مِنْهَا یعنی جنت ارضی سے نکل جاؤ۔ آخرت کی جنت سے جنتی کبھی نکالے نہیں جائیں گے۔ وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ(15:49 اور 25:16)۔

هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ
ہدایت کی میری پس نہ گمراہ ہوگا اور نہ بدبخت ہوگا اور جس نے اعراض کیا
ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ذکر سے میرے پس یقیناً اس کیلئے زندگی ہے تنگ اور اُٹھاویں گے ہم اُسے بروز قیامت
اَعْمٰى ﴿١٢٥﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٦﴾
اندھا کہے گا اے رب میرے کیوں اُٹھایا تو نے مجھے اندھا حالانکہ یقیناً تھا میں بینا
قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾
فرمایا اسی طرح آئی تھی تیرے پاس آیات ہماری پس تو بھول گیا تھا اور اسی طرح آج تو بھلایا جائے گا
وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَ
اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں اسے جس نے اسراف کیا اور نہ ایمان لایا آیات پر اپنے رب کی اور
لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٨﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا
البتہ عذاب آخرت کا زیادہ سخت اور زیادہ باقی رہنے والا ہے کیا پس نہیں ہدایت دی انہیں (اس بات نے کہ) کتنی ہلاک کیں ہم نے
قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
پہلے ان سے قومیں وہ چلتے پھرتے ہیں گھروں میں ان کے یقیناً اس میں البتہ نشانات ہیں
لِّاُولِي النُّهٰى ﴿١٢٩﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا ع ١٣ ١٦
عقلوں والوں کے لیے اور اگر نہ ہوتی ایک بات جو پہلے ہو چکی طرف سے رب کے تیرے تو ضرور ہوتا (عذاب) لازم
وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٣٠﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ
اور (اگر نہ ہوتی) میعاد مقررہ پس صبر کر اس پر جو وہ کہتے ہیں اور تسبیح کر ساتھ حمد کے
رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَاۗئِ
اپنے رب کی پہلے چڑھنے سورج کے اور پہلے ڈوبنے کے اس کے گھڑیوں میں
الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣١﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ
رات کی پس تسبیح کر اور طرفوں میں دن کی تاکہ تو راضی ہو اور نہ لمبی کر
عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ
اپنی دونو آنکھیں طرف اسکی کہ سامان دیا ہم نے ساتھ اس کے جوڑوں کو ان میں سے زینت زندگی

125۔"Oمَعِيْشَةً ضَنْكًا: تنگ معیشت۔ یعنی وہ حقائق و معارف سے بے نصیب ہے"۔ "+بخاری میں اس کے معنٰی حضرت ابن عباسؓ نے شقاوت یعنی بد بختی لکھے ہیں"۔ دنیا میں اللہ کی ہدایت سے اندھا رہا(یعنی غفلت اور اندھیرے میں رہا اس طرح روحانی طور پر اندھا ہوا) اس لئے آخرت میں روحانی طور پر اندھا ہی اٹھایا جائے گا اور روحانی روشنی سے محروم رہے گا۔ 127۔ اندھا پن سے اللہ کی آیات یا احکامات کا بھولنا یعنی ان پر عمل نہ کرنا مراد ہے۔ 128۔ اندھا اٹھائے جانے کا عذاب آخرت میں ہوگا۔ اس کے بعد دوزخ میں زیادہ عذاب ہے۔ 130۔ مندرجہ ذیل دو وجوہ سے اللہ مجرموں کو فوراً نہیں پکڑ لیتا۔ 1۔ كَلِمَةٌ یعنی اللہ کا قول کہ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (7:157) کہ میری رحمت ہر چیز پر غالب ہے۔ غضب پر بھی۔ 2۔ كَلِمَةٌ سَبَقَتْ کا مطلب یہ بھی ہے کہ آخری فیصلہ قیامت کو ہوگا۔ یہاں دنیا میں مہلت دی جاتی ہے تا اصلاح کر لیں۔ ترکیب جملہ معترضہ آجانے کی وجہ سے بدلی ہے ورنہ جملہ اس طرح ہوتا وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ وَّ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَكَانَ لِزَامًا تو لازماً عذاب آہی جاتا۔ 131۔ صبر کر کفار کی باتوں پر اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا رہ تا انجام کار کامیابی ملنے پر تو صلہ پاکر راضی ہو جائے۔ 132۔ اَزْوَاجًا: مختلف گروہوں کی طرف۔ مِنْهُمْ یعنی کفار کے: مطلب یہ کہ کفار کے مال و متاع جو وہ حق کی مخالفت میں لگاتے ہیں اس کا غم نہ کر کہ وہ سب اُن سے چھن جائیں گے۔ اور پھر ان کی اولادیں وہی مال اسلام کی اشاعت میں خرچ کریں گی۔

الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّأَبْقَىٰ ﴿١٣١﴾ وَأْمُرْ
دنیا کی تاکہ آزمادیں ہم ان کو اس میں اور رزق رب کا تیرے بہتر ہے اور زیادہ باقی رہنے والا ہے اور حکم کر
أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَحْنُ
اپنے گھر والوں کو نماز کا اور قائم رہ اس پر نہیں مانگتے ہم تجھ سے رزق ہم
نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾ وَقَالُوا لَوْلَا يَأْتِينَا
رزق دیتے ہیں تجھے اور انجام تقویٰ کے لیے ہے اور کہا انہوں نے کیوں نہیں وہ لاتا ہمارے پاس
بِآيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ أَوَلَمْ تَأْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ
کوئی نشان طرف سے اپنے رب کے کیا نہیں آئی ان کے پاس دلیل اس کی جو کتابوں میں ہے
الْأُولٰى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوا
پہلی اور اگر ہم ہلاک کرتے ان کو عذاب سے پہلے اس کے ضرور کہتے
رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ
اے رب ہمارے کیوں نہیں بھیجا تونے طرف ہماری کوئی رسول پس ہم پیروی کرتے آیات کی تیری
قَبْلِ أَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا ۚ
پہلے اس کے کہ ذلیل ہوتے ہم اور رسوا ہوتے تو کہہ ہر ایک انتظار کرنے والا ہے پس انتظار کرو
فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾
پس عنقریب تم جان لوگے کہ کون ہیں والے راہ سیدھی کے اور کس نے ہدایت پائی

133۔ دنیا میں آقا اپنے غلام سے روزی کمواتا ہے۔ مگر تمہارا رب تم سے اپنی عبادت چاہتا ہے اور وہ تم کو خود رزق دیتا ہے۔ اِصْطَبِرْ عَلَيْهَا یعنی نمازوں پر قائم رہ کیونکہ نمازوں سے تم کو آخرت میں دائمی رزق ملے گا۔(51:57-59)۔ **134**۔ بَيِّنَةُ: یعنی تورات وانجیل (صحف سابقہ) میں آنحضرتؐ کی بعثت کے متعلق پیشگوئیاں اور دلائل موجود ہیں جو پوری ہوگئی ہیں۔ نیز یہ بھی معنٰی ہیں کہ آنحضرتؐ بھی اُنہی باتوں کا تکید کرتے ہیں جو پہلے انبیاء نے کی تھیں۔(توحید، نماز، روزے، زکوٰۃ وغیرہ)۔ یہاں آیت سے مراد کفار کی خواہش کے مطابق کوئی نشان ہے۔ **135**۔ مِنْ قَبْلِهٖ یعنی آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے ہی مشرکوں کو ہلاک کردیتے تو وہ آخرت میں کہتے اے ہمارے رب تو نے کیوں ہماری طرف رسول نہ بھیجا کہ ہم تیری آیات کا اتباع کرتے اور آج ذلت اور رسوائی کے عذاب سے بچ جاتے۔ "اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریمؐ کے مکذبین کے لئے استقبال کا نہیں بلکہ ذلت و رسوائی کا عذاب مقدر ہے(ح)"۔ **136**۔ اِهْتَدٰى: (یعنی حقیقی ہدایت پر چلا)۔ فَتَرَبَّصُوا: انتظار کرو اور دیکھو کہ کُفر غالب آتا ہے یا اسلام۔ اس سے تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ اسلام ہی سیدھا راستہ ہے۔(ہدایت کا)۔ سورتہائے مریم، طٰهٰ اور انبیاء سب 5ء نبوی سے پہلے کی نازل شدہ ہیں۔

21۔سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآء (مکی)

2۔ اِقْتَرَبَ: قریب آگیا یعنی ہو کر رہنے والا ہے جیسے قریب ہی ہو۔ موت کا وقت قریب ہی سمجھو اور اس کی تیاری کرو۔ نیز یہ کہ دشمنان اسلام کی تباہی کا وقت قریب آگیا ہے۔ مُعْرِضُوْنَ یعنی حق (قرآن) سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ 3۔ ذِكْرٍ: یعنی قرآن کی کوئی سورت جو نئی نازل ہوتی ہے تو وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ وہ غیر سنجیدگی سے لیتے ہیں۔ 4۔ یعنی کیا تم اس کی فریبانہ باتوں میں آتے ہو حالانکہ تم سمجھتے ہو۔ (اَلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا: یہ ظالموں کا قول ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں)

5۔ قٰلَ: یعنی رسول نے کہا (يَعْلَمُ الْقَوْلَ) کہ اللہ کفار کی ریشہ دوانیوں سے خوب واقف ہے۔ وہ اپنے رسول اور مسلمانوں کی دعاؤں کو سن کر کفار کے بد ارادوں کو ملیامیٹ کرنے والا ہے۔ آیت 113 میں بھی قٰلَ یعنی (رسول نے) کہا ہے، مراد ہے۔ 6۔ اَلضِّغْثُ (مفرد ہے) یعنی پراگندگی۔ اَضْغَاثُ (جمع ہے) یعنی پراگندہ (خیالات) اَحْلَامُ: حُلْم کی جمع ہے۔ حُلْم یعنی خواب۔ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ: پراگندگی خوابوں کی۔ شَاعِر: جو شعور یا جذبات سے کھیلے۔ "Oوہ قرآن کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ پراگندہ خوابیں ہیں" (یہ کفار کا کہنا ہے کہ محمدؐ نے قرآن کو خود ہی بنالیا ہے۔ ناقل) "کفار کا کہنا تھا کہ اے محمدؐ تو خود کہتا ہے کہ پہلے رسول قسم قسم کے نشان لائے تھے پھر تو کیوں کوئی نشان نہیں لاتا(ii)"۔ منکرین کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو جیسے پہلے منکروں پر تباہی آئی ہم پر بھی کیوں نہیں آتی؟ اور تم پہلے نبیوں والے معجزات کیوں نہیں دکھاتے۔

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ
قریب آگیا لوگوں کے لیے حساب ان کا اور وہ غفلت میں

مُّعْرِضُوْنَ ۝٢ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ
اعراض کرنیوالے ہیں نہیں آتی ان کے پاس کوئی نصیحت طرف سے ان کے رب کے

مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٣ لَاهِيَةً
نئی مگر سنتے ہیں اسے اور وہ کھیلتے ہیں غافل ہیں

قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ
دل ان کے اور پوشیدہ کی انہوں نے سرگوشی وہ جنہوں نے ظلم کیا کر

هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَ
نہیں ہے یہ مگر انسان مانند تمہاری کیا پس آتے ہو تم جادو کی طرف اور

اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝٤ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاۗءِ
تم دیکھتے ہو اس نے کہا رب میرا جانتا ہے بات کو آسمان میں

وَالْاَرْضِ ۡ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٥ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ
اور زمین میں اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے بلکہ کہا انہوں نے کہ (یہ) پراگندہ

اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ښ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ
خوابیں ہیں بلکہ افترا کیا ہے اس نے بلکہ یہ شاعر ہے پس چاہیے کہ لادے ہمارے پاس کوئی نشان

كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝٦ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ
جیسا کہ بھیجے گئے پہلے نہیں ایمان لائی پہلے ان سے کوئی بستی

اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝٦ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ
ہلاک کیا ہو ہم نے جسے کیا پھر وہ ایمان لاویں گے اور نہیں بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے
اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ
سوائے مردوں کے وحی کرتے تھے ہم طرف ان کی پس پوچھو ذکر والوں سے اگر
كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٧ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا
ہو تم نہیں علم رکھتے اور نہیں بنایا تھا ہم نے ان کو ایسا جسم کہ نہ
يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝٨ ثُمَّ
کھاتے ہوں کھانا اور نہ تھے وہ رہ پڑنے والے پھر
صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَاۗءُ وَاَهْلَكْنَا
سچا کیا ہم نے ان سے وعدہ پس نجات دی ہم نے انہیں اور جنہیں ہم چاہتے تھے اور ہلاک کر دیا ہم نے
الْمُسْرِفِيْنَ ۝٩ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ
حد سے بڑھنے والوں کو یقیناً یقیناً اتاری ہم نے طرف تمہاری ایک کتاب جس میں نصیحت ہے تمہاری
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ع ۱
کیا پھر نہیں عقل کرو گے تم اور کتنی ہی ہلاک کیں ہم نے بستیاں جو تھیں
ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝١١ فَلَمَّآ
ظالم اور بنائے ہم نے پیچھے ان کے لوگ دوسرے پس جب
اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝١٢ لَا تَرْكُضُوْا
محسوس کیا انہوں نے عذاب ہمارا اچانک وہ اس سے بھاگنے لگے نہ بھاگو
وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ
اور لوٹو طرف اس کی کہ آرام دیئے گئے تم جس میں اور (طرف) اپنے گھروں کی تاکہ تم
تُسْـَٔلُوْنَ ۝١٣ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝١٤ فَمَا
پوچھے جاؤ انہوں نے کہا اے افسوس ہم پر یقیناً ہم ہی تھے ظالم پس
زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا
رہی یہی پکار ان کی یہاں تک کہ کر دیا ہم نے ان کو کٹے ہوئے

7۔ جواب میں فرمایا کہ پہلی قومیں بھی جن کو ہم ہلاک کر چکے ہیں نشانات دیکھنے کے باوجود ایمان نہ لائی تھیں تو پھر تم کس طرح ایمان لاؤ گے ؟**8**۔ کفار کہتے تھے کہ تم بھی تو ہماری طرح کے انسان ہو۔ تم پر وحی آتی ہے تو ہم پر کیوں نہیں آتی۔ ہاں اگر کوئی فرشتہ رسول بن کر آتا تو ہم مان لیتے۔ فرمایا اہل ذکر سے (یہود و نصاریٰ) یعنی اہل کتاب سے پوچھ کر دیکھ لو کہ انسانوں کی ہدایت کے لئے ہمیشہ انسان ہی رسول بن کر آتے ہیں اُن کے لئے اُسوۂ حسنہ بن کر۔ نیز اَهْلَ الذِّكْرِ سے حاملین قرآن یعنی مسلمان بھی ہو سکتے ہیں جیسے قرآن میں فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (15:10) یعنی ہم نے یہ ذکر اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ نیز آیت 25 دیکھیں۔**9**۔ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ: غیر معمولی لمبی عمر پانے والے بھی نہ تھے۔ ان کو بھی موت آگئی۔ (مفردات زیر لفظ خُلُود)۔ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ۔ ترجمہ یعنی کوئی نبی پہلے نہیں بھیجا مگر ان کا بھی تمہاری طرح کا جسم تھا اور وہ کھانے کے محتاج تھے اور بشری حاجات رکھتے تھے۔ اُن کو بھی موت آئی۔**10**۔ یعنی اُن پر عذاب آنے کا وعدہ سچا کر دکھایا یعنی وعدہ پورا کر دکھایا۔ **11**۔ فِيْهِ ذِكْرُكُمْ: قرآن میں تمہاری بڑائی اور شرف ہے اگر تم اس پر عمل کرو۔ یعنی عزت اور مرتبہ پاؤ گے۔ **12**۔ قَصَمْنَا: ہم نے کاٹیں یعنی توڑیں اور ہلاک کیں (دیکھیں 17:18)۔**14**۔ "تم سے پوچھا جائے گا کہ عذاب آیا ہے یا نہیں" (یہ طنزاً کہا)۔ تُسْـَٔلُوْنَ۔ **16**۔ حَصِيْدًا: کٹی ہوئی (کھیتی) خٰمِدِيْنَ: بجھا ہوا (آگ کا شعلہ)۔ ان الفاظ میں کفار کی تباہی کی طرف اشارہ ہے۔ مَا زَالَتْ: زائل نہیں ہوئی۔ ختم نہیں ہوئی تھی۔ یُوں ہی رہی۔

خٰمِدِيْنَ ﴿١٥﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا
بجھے ہوئے اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو درمیان ان کے

لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ
ہے کھیلتے ہوئے اگر چاہتے ہم کہ بناویں مشغلہ البتہ بناتے ہم

مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى
اپنی طرف سے اگر ہوتے ہم کرنے والے بلکہ ڈالتے ہیں ہم حق

الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ
باطل پر پس وہ کچل دیتا ہے اسے پس اچانک وہ بھاگنے والا ہوتا ہے اور تمہارے لیے افسوس ہے

مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
اس سے جو تم بیان کرتے ہو اور اسی کے ہیں جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں

وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا
اور وہ جو پاس ہیں اسکے نہیں اپنے آپ کو بڑا سمجھتے عبادت سے اس کی اور نہ

يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾
تھکتے ہیں (عبادت سے) وہ تسبیح کرتے ہیں رات اور دن نہیں تھکتے

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَوْ
کیا بنالیے ہیں انہوں نے معبود زمین سے وہ پیدا کرتے ہیں اگر

كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ
ہوتے ان دونو (یعنی زمین و آسمان) میں کئی معبود سوائے اللہ کے البتہ دونو تباہ ہوجاتے پس پاک ہے اللہ

رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْــَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ
رب عرش کا اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں نہیں پوچھا جاتا وہ متعلق اسکے جو وہ کرتا ہے اور

هُمْ يُسْــَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ
وہ پوچھے جاویں گے کیا بنائے ہیں انہوں نے سوائے اس کے معبود تو کہدے

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ
لاؤ دلیل اپنی یہ نصیحت ہے ان کی جو ساتھ ہیں میرے اور نصیحت ہے

17۔ لٰعِبِيْنَ: بطور کھیل کے۔ لَهْوًا: کا بھی یہی معنٰی ہے۔ لٰعِبِيْنَ کو اگر زمین وآسمان کی پیدائش کی طرف منسوب کریں تو معنٰی یہ ہوں گے کہ اگر کائنات کی پیدائش بطور کھیل ہوتی تو اس کی ایسی حیرت انگیز ترتیب اور حکمت سے پُر بے شمار مصلحتوں پر مبنی نظام نہ ہوتا بلکہ بے ترتیبی دکھائی دیتی۔ **18**۔ "لَهْوًا: بطور کھلونا (یعنی بیٹا بنانا) یعنی اگر مسیح کو بیٹا یا کھلونا بنایا تھا تو اُس کو کھیلنے کے لئے اپنے پاس ہی رکھتے۔ دنیا میں کیوں بھیجتے (ii)"۔ اگلی آیت نمبر 19 میں وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ بتاتی ہے کہ لَهْوًا کا مطلب بیٹا بنانا ہے۔ اہل یمن کے محاورہ میں لَهْوًا کے معنٰے بیوی یا بیٹا ہوتے ہیں۔ اس آیت میں مسیح کے خدا کا بیٹا قرار دئے جانے کی تردید کی گئی ہے۔ **19**۔ دَمَغَ: دماغ پھوڑنا۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں رسول بھیجتا ہے حق دے کر تاکہ باطل (جھوٹ) کو مٹائے یعنی شرک کا سر پھوڑ دے۔ افسوس اُس پر جو تم بیان کرتے ہو کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ **21، 20**۔ یہ اللہ والے خدا کی عبادت سے نہیں تھکتے۔ لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ اور لَا يَفْتُرُوْنَ دونوں کے معنے ہیں کہ نہیں تھکتے (عبادت سے)۔ لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ کا یہ بھی معنٰی ہے کہ وہ نہ سست نہ کاہل ہوتے ہیں (نیز دیکھیں 13:29)۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ تسبیح میں خدا تعالیٰ کی قولی، فعلی، اور قلبی عبادتیں شامل ہیں (راغب)۔ **23**۔ اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو ہر ایک اپنا اپنا نظام شمسی بنا کر چلاتا اور مختلف قوانین ہوتے جو آپس میں ٹکراتے اور لَفَسَدَتَا فِيْهِمَا یعنی زمین وآسمان میں تباہی آجاتی۔ رَبُّ الْعَرْشِ: یعنی خالق عرش۔ عرش کو بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ نہ یہ کہ عرش نے خدا کو اپنے اوپر بٹھایا تھام رکھا ہے۔ عیسائیوں کے بقول اگر تینوں خدا کامل القادر ہیں اور ہر ایک ان میں سے کائنات پیدا کر سکتا ہے تو پھر تینوں کا مِلکر یہ کام کرنا پاگل پن ہے۔ خدا پاگل نہیں ہو سکتا۔ پاگل تو مختلف قوانین نافذ کر کے تہلکہ مچا کر دنیا کو تباہ کر دیں۔ اسی طرح زمین وآسمان بنانے میں اگر تین خداؤں کی ضرورت تھی تو معلوم ہوا کہ وہ تینوں ناقص خدا ہوں گے۔ اور جو ناقص ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا (ii) (خلاصہ)۔ پس تمام کائنات کا ایک ہی قانون کی پابندی کرنا اس کے بنانے والے خدا کی وحدانیت کا ثبوت ہے۔ **24**۔ وہ پوچھے جائیں گے۔ (یعنی معبودانِ باطلہ) جبکہ خدا نہیں پوچھا جاتا۔

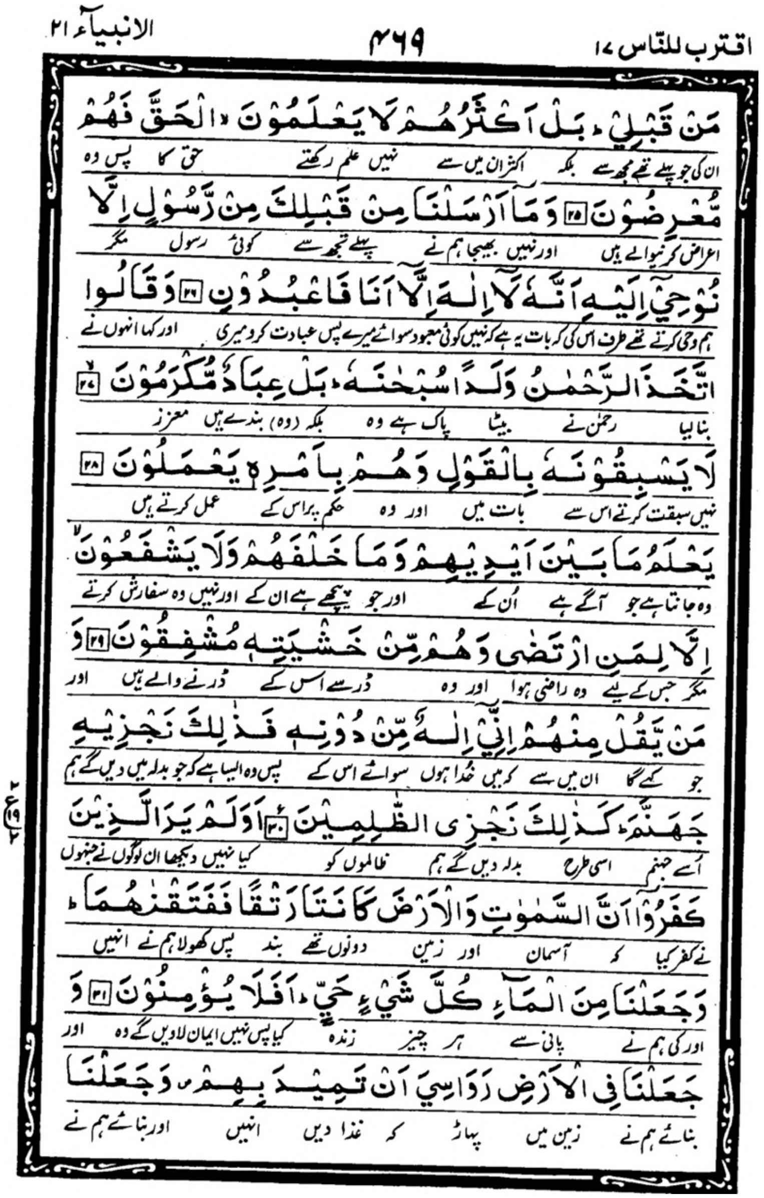

مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ
ان کی جو پہلے تھے مجھ سے بلکہ اکثر ان میں سے نہیں علم رکھتے حق کا پس وہ
مُّعْرِضُوْنَ ۝٢٥ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا
اعراض کرنیوالے ہیں اور نہیں بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے کوئی رسول مگر
نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝٢٦ وَقَالُوا
ہم وحی کرتے تھے طرف اس کی کہ بات یہ ہے کہ نہیں کوئی معبود سوائے میرے پس عبادت کرو میری اور کہا انہوں نے
اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝٢٧
بنا لیا رحمٰن نے بیٹا پاک ہے وہ بلکہ (وہ) بندے ہیں معزز
لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝٢٨
نہیں سبقت کرتے اس سے بات میں اور وہ حکم پر اس کے عمل کرتے ہیں
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ
وہ جانتا ہے جو آگے ہے اُن کے اور جو پیچھے ہے ان کے اور نہیں وہ سفارش کرتے
اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝٢٩ وَ
مگر جس کے لیے وہ راضی ہوا اور وہ ڈر سے اس کے ڈرنے والے ہیں اور
مَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ
جو کہے گا ان میں سے کہ میں خدا ہوں سوائے اس کے پس وہ ایسا ہے کہ جو بدلہ میں دیں گے ہم
جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝٣٠ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ
اُسے جہنم اسی طرح بدلہ دیں گے ہم ظالموں کو کیا نہیں دیکھا ان لوگوں نے جنہوں
كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ
نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں تھے بند پس کھولا ہم نے انہیں
وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٣١ وَ
اور کی ہم نے پانی سے ہر چیز زندہ کیا پس نہیں ایمان لائیں گے وہ اور
جَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا
بنائے ہم نے زمین میں پہاڑ کہ غذا دیں انہیں اور بنائے ہم نے

25۔ مِنۡ دُوۡنِہٖ یعنی اللہ کی بجائے۔ مَنۡ قَبۡلِیۡ: جو مجھ سے پہلے تھے یعنی نہ قرآن میں اور نہ ہی مجھ سے پہلے تورات و انجیل میں کہیں شرک کی تعلیم ہے۔ اولین و آخرین کا ذکر توحید ہی ہے۔ اس کے خلاف تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو پیش کرو۔ "ذکر: شرف۔ قرآن۔ یعنی یہ قرآن انبیاء سابقہ پر آید کردہ الزامات دور کر کے اُن کے شرف و مرتبہ کو قائم کرتا ہے (ii)"۔ جیسا کہ مسلمانوں کے شرف و مرتبہ کو بڑھاتا ہے۔ بلکہ اولین و آخرین کے شرف کو بڑھاتا ہے۔ **26**۔ "اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ ہر نبی کی وحی میں توحید ہی کا پیغام ہے (ح)"۔ **27،28**۔ مشرکین فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔ اور اہل کتاب نے عیسیٰؑ اور عزیر وغیرہ کو خدا کے بیٹے بنا دیئے۔ فرمایا کہ فرشتے تو اللہ کی اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ فرشتے خدا کی بات سے ایک لفظ بھی زیادہ یا کم نہیں کہتے۔ ایسے ہی تمام رسول بھی۔ یہ سب معصوم ہیں یعنی عِبَادٌ مُّکۡرَمُوۡنَ: معزز بندے ہیں۔ بائبل میں جیسے عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا (یعنی مکرّم) کہا گیا ہے ویسے ہی دیگر نبیوں اور نیک لوگوں کو بھی کہا گیا ہے اس میں مسیح کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ عِبَادٌ مُّکۡرَمُوۡنَ میں فرشتوں کے علاوہ سب انبیاء علیہم السلام بھی شامل ہیں۔ اور یہ عصمت انبیاء پر قطعی دلیل ہے۔ **29**۔ یَعۡلَمُ: (خدا) جانتا ہے۔ لَا یَشۡفَعُوۡنَ: وہ از خود کسی کی شفاعت نہیں کرتے بلکہ اللہ جس کا علم غیر محدود ہے جس کے لئے اجازت دے اُسی کی شفاعت کرتے ہیں (20:110)۔ **30**۔ خدائی کا دعویٰ کرنے والوں کو اگلے جہان میں سزا ملتی ہے جبکہ نبوت کے جھوٹے دعویدار کو دنیا ہی میں سزا مل جاتی ہے۔ (69:45-48) اور (6:94)۔ **31**۔ اَوَلَمۡ یَرَ الَّذِیۡنَ: کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا کہ بلیک ہول کے ایک عظیم دھماکے سے نظام شمسی وغیرہ وجود میں آئے۔ یعنی جیسے بگ بینگ کی تھیوری زمین و آسمان کی پیدائش کو بیان کرتی ہے۔ **32**۔ فِجَاجًا سُبُلًا: پہاڑوں کے درمیان درّے بنادئے تا سفر کے لئے پہاڑوں پر نہ چڑھنا پڑے۔ دروں سے چل کر پہاڑ کے پار ہو جائیں اور دوسرے علاقوں میں جائیں۔ نیز دیکھیں (16:16) اور (77:28)، (79:31-34): زمین بچھائی۔ پانی برسایا۔ پہاڑ گاڑ دئے جو بارش برسانے میں ممد ہوتے ہیں اس طرح سے تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لئے ذریعہ خوراک مہیا کر دیا۔ اور اس لئے بھی پہاڑ گاڑ دئے تا کہ وہ (زلزلہ وغیرہ کی وجہ سے لڑھک کر) تم پر نہ آپڑیں (اَنۡ تَمِیۡدَ بِکُمۡ)۔ پہاڑوں کو اگر زمین میں گاڑے بغیر اس کی سطح پر رکھ دیا جاتا تو زلزلہ کے اثر سے لوگوں پر لڑھک کر آپڑتے۔ "ہم نے پہاڑوں کا بوجھ اس (زمین) پر ڈال کر اسے ڈانواں ڈول ہونے سے محفوظ کر دیا تا لوگوں اور حیوانوں کو رہنے کی آسانی ہو (ii)"۔

فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَجَعَلْنَا
اس میں چوڑے راستے تاکہ وہ ہدایت پا ویں اور بنایا ہم نے
السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣٣﴾
آسمان کو چھت محفوظ اور وہ نشانات سے اسکے اعراض کرنے والے ہیں
وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَ
اور وہی ہے جس نے پیدا کی رات اور دن اور سورج اور
الْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ
چاند سب (اپنے اپنے) محور میں تیرتے ہیں اور نہیں بنائی ہم نے کسی انسان کے
مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۭ اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿٣٥﴾
لیے پہلے تجھ سے ہمیشگی کیا پس اگر مرگیا تو تو وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں
كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ
ہر نفس چکھنے والا ہے موت اور آزمائیں گے ہم تم کو ساتھ بُرائی اور
الْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَاِذَا رَاٰكَ
بھلائی کے بطور امتحان کے اور طرف ہماری تم لوٹائے جاؤ گے اور جب دیکھتے ہیں تجھے
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَھٰذَا
وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہ نہیں پکڑتے تجھے مگر ہنسی میں کیا یہ ہے
الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ
وہ جو ذکر کرتا ہے معبودوں کا تمہارے اور وہ ذکر سے رحمٰن کے ہی
كٰفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۭ سَاُورِيْكُمْ
منکر ہیں پیدا کیا گیا انسان جلد باز عنقریب میں دکھاؤنگا تم کو
اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٣٨﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى ھٰذَا الْوَعْدُ
اپنی آیات پس نہ جلدی چاہو مجھ سے اور وہ کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٩﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اگر ہو تم سچے کاش جان لیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا

33۔ اٰيٰتِهَا: ھَا یعنی آسمان کی نشانیوں جیسے سورج، چاند، ستارے اور دن رات مراد ہیں۔ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا: محفوظ چھت یعنی آسمان میں (بلندی پر) اوزون گیس (Ozone) کی موجودگی کی وجہ سے زمین والوں کو مہلک فلکی شعاعوں سے محفوظ رکھا۔ 34۔ فَلَک: گھیرا، مدار۔ يَّسْبَحُوْنَ: تیرتے ہیں۔ یعنی تمام اجرام فلکی زمین، چاند، ستارے وغیرہ اپنے اپنے مدار میں چکر لگا رہے ہیں جیسا کہ ہماری زمین بھی۔ رات کو آرام اور دن کو معاش کے لئے بنایا۔ سورج اور چاند بنائے تا مہینوں اور سالوں کا حساب کیا جاسکے۔ زمین کی گردش کی وجہ سے موسموں کا تغیر و تبدل ظہور میں آتا ہے یعنی سال بھر میں مختلف موسم بنتے ہیں۔ پہاڑ زمین میں میخوں کی طرح جڑے ہوئے ہیں۔ زلزلہ وغیرہ کی وجہ سے لڑھک کر لوگوں پر نہیں آپڑتے۔ 35۔ کافروں کا کہنا تھا کہ اسلام محمدؐ کی زندگی تک ہے آپ فوت ہوگئے تو یہ مذہب بھی ختم ہو جائے گا کیونکہ آپ کا کوئی بیٹا نہیں ہے جو اس کے کام کو جاری رکھے۔ یہ آیت وفات مسیح پر دلیل ہے کہ آنحضرتؐ تو وفات پاجائیں گے مگر مسیحؑ غیر طبعی لمبی عمر پاجائے۔ 36۔ بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ: دُکھ سُکھ (اچھے اور بُرے حالات) کے ذریعہ سے ہم تمہیں آزمائیں گے تا حق کی طرف رجوع کرو اور بعد کی بڑی تباہی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ 37۔ (اور کہتے ہیں) اَھٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ: "کیا یہ وہ شخص ہے جو تمہارے بتوں کے خلاف کہتا ہے"۔ جبکہ مشرکین خود رحمٰن کے نام پر اعتراض کرتے ہیں۔ (25:61)۔ 38۔ "عربی میں محاورہ ہے کہ جب انسان میں ایک خاصیت پائی جائے تو کہتے ہیں خُلِقْتَ مِنْهُ یعنی تُو تو اس سے پیدا ہوا ہے (ح)"۔ انسان جلد بازی سے پیدا کیا گیا یعنی انسان فطری طور پر جلد باز ہے۔ "میں (اللہ) نشان دکھاؤں گا پس نہ جلدی چاہو مجھ سے"۔ نیز دیکھیں 55:15 کہ انسان خشک کیچڑ کی مٹی سے بنا ہے۔ 7:13 مٹی سے بنا ہے۔ 30:55۔ انسان ضُعْفٍ سے بنا ہے۔ اور شیطان آگ سے بنا ہے (7:13)، (15:28) اور (55:16)۔ جیسے ہم محاورہ میں کہتے ہیں کہ وہ تو سراپا آگ ہے۔ نرم دل والے کو کہتے ہیں کہ وہ موم کا بنا ہوا ہے۔ یعنی اس کی فطرت اس طرح کی ہے۔ 39۔ کب ہے یہ وعدہ؟ یعنی دُنیوی عذاب آنے کا وعدہ کب پورا ہوگا۔ مطلب جلد کیوں نہیں آجاتا۔ فرمایا جلد ہی آجائے گا۔ ہاں انسان جلد باز ہے۔

حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ
جبکہ نہ روک سکیں گے وہ اپنے چہروں سے آگ اور نہ اپنی
ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٠﴾ بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً
پیٹھوں سے اور نہ وہ مدد دیئے جائیں گے بلکہ وہ آویگی ان کے پاس اچانک
فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٤١﴾
پس مبہوت کردے گی انہیں پس نہ وہ طاقت رکھیں گے لوٹانے کی اسکے اور نہ وہ مہلت دیئے جائیں گے
وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ
اور یقیناً یقیناً ہنسی کی گئی رسولوں سے پہلے تجھ سے پس گھیر لیا ان لوگوں کو جنھوں نے
سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤٢﴾ قُلْ
ہنسی کی تھی ان میں سے اس (عذاب) نے کہ تھے جس پر وہ ہنسی کرتے تو کہدے
مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ ع ٣
کون حفاظت کرتا ہے تمہاری رات اور دن کو رحمٰن سے بلکہ
هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٣﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ
وہ یاد سے اپنے رب کی اعراض کرنے والے ہیں کیا ان کے لیے معبود ہیں
تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ۭ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ
جو حفاظت کریں ان کی سوائے ہمارے نہیں طاقت رکھتے وہ مدد کی اپنی جانوں کی
وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿٤٤﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَاۗءِ وَ
اور نہیں وہ مقابلہ میں ہمارے رفاقت کئے جاویں گے بلکہ فائدہ پہنچایا ہم نے ان کو اور
اٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۭ اَفَلَا يَرَوْنَ
باپ دادا کو ان کے یہاں تک کہ لمبی ہو گئی ان پر عمر کیا پس نہیں دیکھتے وہ کہ
اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ اَفَهُمُ
ہم آتے ہیں زمین کی طرف کم کرتے ہوئے اسے کناروں سے اس کے کیا پس وہ
الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٥﴾ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ڮ وَلَا يَسْمَعُ
غالب ہونیوالے ہیں تو کہدے صرف میں ڈراتا ہوں تم کو ساتھ وحی کے اور نہیں سنتے

40۔ آیت کے آخری سرے پر یہ الفاظ محذوف ہیں: "تو ایسی تعلّی نہ کرتے" کہ عذاب جلد کیوں نہیں آتا۔ **41**۔ بلکہ وہ (گھڑی) اچانک ان کے پاس آئے گی اور وہ مبہوت ہو کر رہ جائیں گے۔ نہ وہ اس کو روک سکیں گے اور نہ اُن کو اس کے لئے مہلت دی جائے گی کہ توبہ کرلیں۔ اس میں آخرت کے عذاب کی خبر کے علاوہ فتح مکہ کی طرف بھی اشارہ ہے۔ اُن کو مبہوت کردے گی یعنی حیران کردے گی۔ اُن کے ہوش اڑا دے گی۔ **42**۔ آیات 37 تا 42 میں بتایا گیا ہے کہ بالآخر حق کی فتح اور باطل کی تباہی مقدر ہو چکی ہے۔ اگرچہ اب مشرکین استہزاء کرتے ہیں مگر ان کو ان کے استہزاء کی سزا مل کر رہے گی۔ **43**۔ مِنَ الرَّحْمٰنِ: یعنی رحمٰن خدا کے علاوہ کون دن رات تمہاری (عذاب سے) حفاظت کرتا ہے یا کرے گا۔ بَلْ هُمْ: باوجود اس کے وہ اپنے رب سے اعراض کرتے ہیں۔ "یہاں رحمٰن کا لفظ لانے میں اس طرح اشارہ ہے کہ بے شک خدا بڑا مہربان ہے اور اس کی رحمت ہر چیز پر وسیع ہے (وَسِعَتْ رَحْمَتِيْ كُلَّ شَيْءٍ) درست ہے۔ لیکن جب سزا دینے کا وقت آئے گا تو پھر رحمٰن کی حفاظت بھی نہیں رہے گی۔ پس خدا کی صفت رحم دیکھ کر انسان کو گناہوں میں جُرات نہیں کرنی چاہیے (ح)"۔ **44**۔ تَمْنَعُ: منع کریں گے یا بچالیں گے۔ یعنی نہ ہماری طرف سے ان کی حفاظت ہو گی نہ ہی ہمارے خلاف اُن کی کوئی رفاقت کر سکے گا ان کی حفاظت کی خاطر۔ **45**۔ ہم نے فائدہ پہنچایا دنیوی آسائش کے سامانوں سے ایک لمبے زمانے تک۔ پھر عذاب نے ان کو پکڑا۔ ہم زمین کو کم کرتے آتے ہیں۔ یعنی ہر روز کفر کم ہوتا جارہا ہے اور اسلام ترقی کرتا جارہا ہے۔ کیا اس صورت حال کے ہوتے ہوئے وہ اسلام پر غالب ہو جائیں گے۔ غالب اسلام ہی آئے گا نہ کہ تم کفار۔ **46**۔ وحی کے ساتھ یعنی اللہ کی طرف سے نازل کردہ وحی سنا کر میں تم کو خبر دار کرتا ہوں مگر کانوں کے بہرے لوگ سن نہیں پا رہے۔ پھر ہدایت کیونکر پا سکتے ہیں۔

الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ
بہرے پکار کو جبکہ وہ ڈرائے جاویں اور یقیناً اگر چھوئے ان کو
نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا
لپیٹ عذاب کی رب کی تیرے تو ضرور کہیں گے اے افسوس ہم پر یقیناً
كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ
ہم ہی تھے ظالم اور ہم رکھیں گے ترازو (یعنی) انصاف بروز
الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۭ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ
قیامت پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی نفس کچھ بھی اور اگر ہو ہموزن دانہ
مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ
رائی کے لاویں گے ہم اسے اور کافی ہیں ہم حساب لینے والے اور یقیناً یقیناً
اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا
دیا ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرقان اور روشنی اور نصیحت نامہ
لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ
متقیوں کے لیے وہ جو کہ ڈرتے ہیں اپنے رب سے غائبانہ اور
هُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ
وہ قیامت سے ڈرنے والے ہیں اور یہ نصیحت نامہ برکت والا ہے
اَنْزَلْنٰهُ ۭ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ ع
اُتارا ہے ہم نے اسے کیا پس تم اس کے منکر ہو اور یقیناً یقیناً دی ہم نے
اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ اِذْ
ابراہیم کو ہدایت اس کی پہلے سے اور تھے ہم اسے جاننے والے جب
قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ
کہا اس نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو کہ کیا ہیں یہ بُت کہ
اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا
تم جن پر قائم ہو انہوں نے کہا پایا ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کو

47۔ نَفْحَةٌ: ٹکڑا، بھاپ کا جھونکا۔ یعنی اب تو جلد عذاب چاہتے ہیں مگر اگر عذاب کا ایک جھونکا بھی ان کو لگا تو پکار اٹھیں گے کہ واقعی ہم ظالم تھے جو ہمیں عذاب نے آلیا۔ **48**۔ مَوَازِيْنَ الْقِسْطِ: انصاف کے ترازو (موازین: ترازوئیں۔ جمع) نیز دیکھیں 99:8-9 اگر نیکی یا بدی جو بھی خواہ ذرہ بھر ہی کیوں نہ ہو کسی نے کی ہو گی اس کا بھی حساب کتاب کے لئے وزن کیا جائے گا۔ **50**۔ بِالْغَيْبِ: بِن دیکھے۔ یعنی اگرچہ متقیوں کو اللہ تعالیٰ دکھائی نہیں دیتا مگر اس کی ہستی کے ثبوت دیکھ کر اس پر ایمان لائے اور اُسی سے ڈرتے رہے۔ **51**۔ مُبٰرَكٌ کا لفظ بِرْکہ سے بنا ہے یعنی تالاب جو بارشوں کے پانیوں کو اپنے اندر محفوظ رکھتا ہے۔ قرآن کو مُبٰرَكٌ ذکر فرمایا یعنی اس میں گزشتہ ساری صداقتوں اور اعلیٰ تعلیمات کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اور مؤمنوں کو ذکر الٰہی یعنی قرآن کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے جس کے بدلہ میں مؤمنوں کو ذکر یعنی شرف عطاء کیا جاتا ہے۔ نیز (دیکھیں 6:93)۔ **52**۔ رُشْدَهٗ میں ہٗ کی ضمیر لا کر یہ بتایا ہے کہ ابراہیمؑ کو ہم نے رُشد دیا یعنی فہم سلیم لیکن معمولی نہیں بلکہ ایسا رُشد جو اس عظیم الشان نبی کے مناسب حال تھا۔ مِنْ قَبْلُ: یعنی قرآن دیئے جانے سے پہلے۔ بِعٰلِمِيْنَ: ہم اسے جاننے والے تھے یعنی اس کے اندرونہ کو جانتے تھے کہ وہ ہماری وحدانیت پر کامل ایمان رکھتا ہے۔ **53**۔ مَا هٰذِهِ: یہاں مَا سوال کے لئے نہیں بلکہ تحقیر کے لئے ہے۔ (نیز دیکھیں 6:77-79)۔ عٰكِفُوْنَ: یعنی بتوں کی تعظیم اور عبادت کے لئے بتوں کے تھانوں پر مجاور بن کر بیٹھتے ہو۔

عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ
پوجنے والے اس نے کہا یقیناً یقیناً ہو تم اور باپ دادا تمہارے

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ
گمراہی کھلی میں کہا انہوں نے کیا لایا ہے تو ہمارے پاس حق یا تو

اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
کھیلنے والوں میں سے ہے اس نے کہا بلکہ رب تمہارا رب ہے آسمانوں اور زمین کا

الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۶﴾
وہ جس نے پیدا کیا ہے انہیں اور میں اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا
اور قسم ہے اللہ کی ضرور تدبیر کروں گا بتوں کی تمہارے بعد اس کے کہ پھرو تم

مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ
پیٹھ پھیرتے ہوئے پس کر دیا اس نے انہیں ٹکڑے ٹکڑے سوائے بڑے کے ان کے

لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا
تاکہ وہ اس کی طرف لوٹیں انہوں نے کہا کس نے کیا یہ

بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى
معبودوں سے ہمارے یقیناً وہ البتہ ظالموں میں سے ہے انہوں نے کہا سنا تھا ہم نے ایک جوان کو

يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا
ذکر کرتا تھا ان کا کہا جاتا ہے جسے ابراہیم انہوں نے کہا پس لاؤ

بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالُوْٓا
اسے روبرو لوگوں کے تاکہ وہ دیکھیں انہوں نے کہا

ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۲﴾ قَالَ
کیا تو نے کیا ہے یہ معبودوں سے ہمارے اے ابراہیم ؟ اس نے کہا

بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا
بلکہ کیا ہے اُسے بڑے ان کے اس نے پس پوچھو ان سے اگر ہیں وہ

56۔ اَجِئۡتَنَا بِالۡحَقِّ: کیا تو ہمارے پاس حق لایا ہے! یعنی کیا سچ مچ تو توحید یعنی حق بات لایا ہے یا ہم سے تمسخر یا مذاق کر رہا ہے۔ **57**۔ مِنَ الشّٰھِدِیۡنَ: (دیکھیں 12:109)۔ میں اپنے ذاتی مشاہدہ کی بناء پر یہ کہتا ہوں کہ زمین و آسمان کا رب ہی تمہارا اصل رب ہے نہ کہ بُت وغیرہ جن کو تم پوجتے ہو۔ **58**۔ بَعۡدَ اَنۡ تُوَلُّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ: یعنی جب تم میلے میں باہر چلے جاؤ گے تو بتوں کو توڑنے کی تدبیر کروں گا (یہ بات غالباً دل میں کہی)۔ **59**۔ پھر جب وہ لوگ باہر میلے میں چلے گئے تو براہیمؑ نے جا کر ان کے بت توڑ دئے سوائے بڑے بت کے۔ تاکہ وہ اس کی طرف لوٹیں (اِلَیۡہِ یَرۡجِعُوۡنَ) یا رجوع کریں یا توجہ دیں (تحقیق کی غرض سے)۔ **61**۔ یَذۡکُرُھُمۡ: "اُن کا ذکر کرتا تھا یعنی بتوں کی برائی بیان کرتا تھا (ii)"۔ **62**۔ یعنی لوگ برائی بیان کرنے کی گواہی دیں اور کارروائی کو دیکھیں لَعَلَّھُمۡ یَشۡھَدُوۡن۔ اور سزا کو بھی دیکھیں۔ **63**۔ ءَاَنۡتَ فَعَلۡتَ ھٰذَا: کیا یہ (کام) تو نے کیا ہے؟ یعنی کیا تم نے بتوں کو توڑا ہے؟ **64**۔ ابراہیمؑ نے یہ نہیں کہا کہ میں نے یہ کام نہیں کیا بلکہ فرمایا۔ ترجمہ بَلۡ فَعَلَہٗ کسی کرنے والے نے یہ کیا ہے۔ کَبِیۡرُھُمۡ ھٰذَا: یہ سامنے سب سے بڑا بت کھڑا ہے بس ان بتوں سے پوچھ کر دیکھ لو۔ یہ تنزیہ کلام ہے۔

يَنْطِقُونَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوٓا إِلَىٰٓ أَنْفُسِهِمْ فَقَالُوٓا إِنَّكُمْ
بات کرتے پس لوٹے وہ طرف اپنی جانوں کے پس کہا انہوں نے یقیناً تم

أَنْتُمُ الظّٰلِمُونَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوا عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَقَدْ
ہی ظالم ہو پھر اوندھے کیے گئے اپنے سروں پر یقیناً یقیناً

عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُونَ ﴿٦٥﴾ قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ
جان لیا ہے تو نے کہ نہیں یہ بولا کرتے اس نے کہا کیا پس تم عبادت کرتے ہو

مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾
سوائے اللہ کے جو نہیں نفع دیتا تم کو کچھ بھی اور نہ نقصان دیتا ہے تم کو

أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۖ أَفَلَا
تف ہے تم پر اور ان پر جن کی تم عبادت کرتے ہو سوائے اللہ کے کیا پس نہیں

تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانْصُرُوٓا اٰلِهَتَكُمْ إِنْ
عقل کرو گے تم انہوں نے کہا جلا دو اسے اور مدد کرو اپنے معبودوں کی اگر

كُنْتُمْ فٰعِلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلٰمًا
ہو تم کرنے والے ہم نے کہا اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ہے

عَلَىٰٓ إِبْرٰهِيمَ ﴿٦٩﴾ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ
ابراہیم پر اور ارادہ کیا انہوں نے ساتھ اسکے ایک تدبیر کا پس کر دیا ہم نے انہیں

الْأَخْسَرِينَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي
ناکام اور نجات دی ہم نے اسے اور لوط کو طرف اس زمین کے کہ

بٰرَكْنَا فِيهَا لِلْعٰلَمِينَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهُٓ إِسْحٰقَ ۖ وَ
برکت دی تھی ہم نے اس میں تمام دُنیا کے لیے اور بخشا ہم نے اسے اسحٰق اور

يَعْقُوبَ نَافِلَةً ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِينَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ
یعقوب پوتا اور سب کو بنایا ہم نے نیک اور بنایا ہم نے انہیں

أَئِمَّةً يَّهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِمْ فِعْلَ
امام ہدایت دیتے تھے ساتھ حکم کے ہمارے اور وحی کی ہم نے طرف ان کی کرنے کی

65۔اِلٰی اَنۡفُسِہِمۡ: ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے کہ وہ اس کا حل نکالیں۔اَنۡتُمُ ظٰلِمُوۡنَ: تم ہی ظالم ہو کہ پتھروں کو پوجتے ہو یا یہ کہ تم بتوں کی حفاظت نہ کر سکے۔ **66**۔ وہ لوگ اوندھے کئے گئے اپنے سروں کے بل یعنی سر نیچے ڈال لئے یا لاجواب ہو گئے یا شرم کے مارے سر نیچے کر لئے۔(اور بولے) یقیناً تو نے جان لیا ہے یا جانتا ہے کہ (یہ بت) بولا نہیں کرتے۔ **67**۔قَالَ:(ابراہیمؑ نے) کہا۔ **69**۔ نیز دیکھیں 29:25۔ **70**۔ ابراہیمؑ کو آگ میں نہیں ڈالا گیا بلکہ اگلی آیت 71 میں ہے کہ اللہ نے ان کی تدبیروں کو ناکام و نامراد کر دیا۔ نیز دیکھیں 100-37:99 اور 29:25 میں ہے کہ خدا نے آگ میں پڑنے سے بچا لیا اور وہ ارض شام کی طرف ہجرت کر گئے۔ (21:72)۔ اگر آگ میں ڈالا گیا تھا جیسا کہ دیگر مفسرین نے لکھا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کر دئے کہ جلنے کی نوبت ہی نہ آئی جیسے موسلادھار بارش آگئی اور آگ بجھ گئی۔" یا جیسا کہ مفسرین کہتے ہیں کہ ابراہیمؑ کے آگ میں پڑتے ہی آگ نے اپنی تاثیر کھو دی یعنی ٹھنڈی پڑ گئی اور حضرت ابراہیمؑ زندہ رہے (ح)"۔ **71،72**۔ مشرکین نے ابراہیمؑ کے خلاف بد ارادہ بنایا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو اس سے پہلے ہی نجات دے کر بچا لیا۔ وہاں سے ہجرت کر کے ارض شام میں چلے گئے جہاں کنعان میں ان کے لئے آسودگی تھی۔ اس طرح کافروں کو ان کے بد ارادہ میں ناکام رکھا۔ اُن کو آگ میں ڈالنے کا موقع ہی نہ ملا۔(100-37:99)۔ **73**۔ نَافِلَةً: پوتا۔

الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا
نیکیاں اور قائم کرنے کی نماز اور دینے کی زکوٰۃ اور تھے وہ

لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ
ہماری عبادت کرنے والے اور لوط کو دیا ہم نے اسے حکم اور علم اور نجات دی ہم نے

مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ۭ اِنَّهُمْ
اسے اس بستی سے کہ تھی کرتی بدیاں یقیناً وہ

كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ
تھے لوگ بُرے (اور) فاسق اور داخل کیا ہم نے اسے اپنی رحمت میں

اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ ع ٥
یقیناً وہ نیکوں میں سے تھا اور ہم نے ہدایت دی نوح کو جب پکارا اس نے پہلے سے

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ
پس قبول کرلی ہم نے اس کی (دُعا) پس نجات دی ہم نے اُسے اور اس کے گھر والوں کو گھبراہٹ

الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بڑی سے اور مدد دی ہم نے اسے بمقابل ان لوگوں کے جنہوں نے تکذیب کی

بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ
آیات کی ہماری یقیناً وہ تھے لوگ بُرے پس غرق کردیا ہم نے انہیں

اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ
سب کو اور (ہم نے ہدایت دی) داؤد اور سلیمان کو جب وہ دونوں فیصلہ کرتے تھے کھیتی کے متعلق

اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ
جبکہ چَر گئیں اس میں بکریاں لوگوں کی اور تھے ہم بوقت ان کے حکم کے

شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا
موجود پس سمجھا دی ہم نے وہ بات سلیمان کو اور سب کو دیا ہم نے حکم

وَّعِلْمًا ۡ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَ
اور علم اور کام میں لگا دیا ہم نے ساتھ داؤد کے پہاڑ کو تسبیح کرتے تھے وہ اور

75۔ "حُکم: نبوت۔ وَعِلْمًا: اور لوگوں کے درمیان فیصلہ جات کرنے کا علم بھی دیا(ii)"۔ **77**۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ: ہم نے اس کی (دعا) قبول کی۔ بڑی گھبراہٹ سے نجات دی یعنی طوفان سے نجات بخشی۔ **79**۔ یہاں حکم کا مطلب فیصلے کا حکم۔ حضرت داؤد کا زمانہ 1004ق۔م تا965ق۔م تھا۔**80**۔ تورات کے حکم کے مطابق چور کو غلام بنا لیتے تھے۔اس کے مطابق داؤدؑ نے فیصلہ کیا کہ بکریاں کھیتی والوں کو دے دیں۔ حضرت سلیمانؑ نے اس مقدمہ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور فیصلہ کیا کہ بکریاں کھیتی والے رکھیں۔اُن کا دودھ پئیں۔ اور بکریوں والے کھیتی کو پانی دیا کریں۔ جب کھیتی پہلی حالت میں آجائے تو بکریاں اصل مالک کو واپس کر دی جائیں۔اس طرح کسی کا نقصان نہ ہوا۔ پہاڑ اور پرندے داؤد کے لئے کام میں لگا دئے۔ نیز دیکھیں(45:14)زمین وآسمان کی ہر چیز انسان کی خدمت میں لگا دی۔ اسی طرح دن، رات، سورج، چاند انسان کی خدمت میں لگا دئے(16:13-15)اور(13:3)کہ زمین وآسمان کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے(17:45)یعنی اپنا مفوضہ کام سرانجام دیتے ہیں۔ نیز پہاڑ سے مراد مفتوحہ پہاڑی قومیں اور طیور سے مراد تیز رفتار فوجی ہیں۔ کُنَّا فٰعِلِیْنَ یعنی ان تمام باتوں کو ہم ہی کرنے والے تھے یعنی مدد کرتے تھے۔

الطَّيْرَ ۚ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ
پرندوں کو اور تھے ہم کرنے والے اور سکھایا ہم نے اُسے بنانا زرہوں کا
لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨١﴾
تمہارے لیے تاکہ بچاویں تم کو جنگ سے تمہاری پس کیا تم شکر کرنے والے ہو
وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى
اور (ہم نے کام میں لگادی) سلیمان کیلئے ہوا تیز چلتی تھی ساتھ اسکے حکم کے طرف
الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۚ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨٢﴾
اس زمین کے کہ برکت دی تھی ہم نے جس میں اور ہیں ہم ہر چیز کو جاننے والے
وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا
اور بعض سرکش وہ تھے جو غوطے لگاتے تھے اس کے لیے اور کرتے تھے کام
دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى
سوائے اس کے اور تھے ہم ان کی حفاظت کرنے والے اور (ہم نے ہدایت دی) ایوب کو جب اس نے پکارا
رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٤﴾
اپنے رب کو کہ مجھے پہنچتی ہے تکلیف اور تو زیادہ رحم کرنیوالا ہے تمام رحم کرنے والوں سے
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ
پس قبول کرلی ہم نے اس کی (دُعا) پس دور کردی ہم نے جو تھی اسے تکلیف اور دیئے ہم نے اُسے
اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى
گھر والے اس کے اور مانند ان کی ساتھ ان کے رحم سے اپنے پاس سے اور نصیحت کیلئے
لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۚ كُلٌّ
واسطے عبادت کرنیوالوں کے اور (ہم نے ہدایت دی) اسمٰعیل کو اور ادریس اور ذوالکفل کو سب
مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۚ اِنَّهُمْ
صبر کرنیوالوں میں سے تھے اور داخل کیا تھا ہم نے انہیں اپنی رحمت میں یقیناً وہ
مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا
نیکوں میں سے تھے اور مچھلی والے کو جبکہ وہ گیا غصّہ ہو کر

81۔ لَبُوْسٍ: زرہیں۔ بَاْسِ: جنگ۔ مِنْ بَاْسِكُمْ: تاکہ تمہاری جنگوں کے ضرر سے تم کو بچائیں۔ **82**۔ ساحل شام سے بادبانوں کے ذریعہ ہوائیں بحری جہازوں کو چلاتی تھیں (14:33) اور (34:13-14)۔ یہ بادبانی جہاز بحر متوسط اور بحر احمر کے درمیان ساحل شام تک چلتے تھے۔ (شام اور فلسطین کے درمیان)۔ برکت والی زمین یعنی ارض شام و فلسطین۔ **83**۔ یہ شیاطین الانس تھے یعنی قوم عمالقہ کے سرکش قوموں کے لوگ جن کو فتح کیا گیا تھا۔ یہ ماہر کاری گر تھے۔ وَكُنَّا لَهٗ حَافِظِيْنَ: اور ہم ان کی حفاظت کرتے تھے کہ بھاگ نہ جائیں۔ جبال سے مراد یہی پہاڑی لوگ تھے جن کو داؤدؑ نے فتح کیا تھا۔ (2سام باب 10 آیت 19)۔ سلیمانؑ کے بحری جہازوں کا ذکر (سلاطین 1 باب 10 آیت 27 تا 29 میں ہے) اور (آیت 10 تا 22 میں بھی ہے) اور (2Chronicles 8:18) میں بھی۔ ان شیاطین کا قرآن میں ذکر (38:38-39) میں ہے۔ نیز شیاطین کے لئے دیکھیں (1 سلاطین 28-9:21)۔ "اور بعض شیاطین جو اُس کے لئے غوطے لگاتے تھے اور دیگر کام بھی سرانجام دیتے تھے۔ خلیج فارس کے ساحلوں پر رہنے والے لوگ جو بحرین اور مسقط کے علاقہ سے کثرت سے سمندر سے غوطے لگا کر موتی نکالتے تھے (ii)"۔ "غوطہ خوروں کو شیاطین کہا ورنہ آگ سے بنا ہوا شیطان تو پانی سے بجھ جائے (iv)"۔ نیز ان لوگوں سے بھاری کام کرواتے۔ بہت بڑی بڑی دیگیں اور لگن جن میں فوجیوں کے لئے کھانا پکتا تھا۔ اس قسم کے دیگر سخت کام ان سے لیتے۔ حَافِظِيْنَ: ہم ان کی حفاظت کرنے والے تھے (تاوہ کہیں بھاگ نہ جائیں)۔ **85، 84**۔ حضرت ایوبؑ 1520ق۔م میں ہوئے تھے۔ شہر Sidon ملک شام میں عقبہ کے قریب کہیں رہتے تھے۔ یہ موسیٰؑ سے 200 سال قبل غیر اسرائیلی نبی تھے۔ اسرائیل کے بھائی Esau کی نسل سے تھے۔ اُن کو اپنے اہل وعیال سے کسی وجہ سے جدا ہونا پڑا۔ دور دراز کا تبلیغی سفر کیا۔ جس میں انہیں بہت دکھ اٹھانا پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تکلیف دور فرمائی اور وہ اپنے اہل وعیال اور اقرباء میں آملے۔ **86**۔ ذَا الْكِفْلِ: غالباً حزقیل (Ezekiel) نبی کا نام ہے (انسائیکلوپیڈیا آف اسلام) (نیز دیکھیں 38:49)۔ یروشلم میں 600ق۔م میں پیدا ہوئے۔ 597ق۔م میں بخت نصر یروشلم کو تباہ کرکے بنی اسرائیل کے ساتھ آپ کو قید کرکے بابل لے گیا تھا۔ 570ق۔م میں بابل میں وفات پائی۔ آپ نے یروشلم کو دوبارہ آباد ہونے اور بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر کی پیشگوئیاں کیں۔ "یہ سب غیر تشریعی انبیاء تھے اس لئے ان کا اکٹھا ذکر کیا گیا ہے (ii)"۔ حزقیل نبی 597ق۔م میں بنی اسرائیل کی بابل میں اسیری کے وقت اُن کے نبی تھے۔ نہر خابُور کے کنارے ایک بستی میں رہتے تھے۔ قصبہ کفل میں جو نجف اور حِلا (بابل) کے درمیان واقع ہے وہاں ذوالکفل کا مقبرہ ہے جہاں اب تک یہودی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ ذاالکفل کو حزقیل نبی بھی کہتے ہیں۔

فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ
پس اس نے خیال کیا کہ ہرگز نہ تنگی کریں گے ہم اس پر پس پکارا اس نے اندھیروں میں
لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٨﴾
کہ نہیں کوئی خُدا سوائے تیرے پاک ہے تو یقیناً ہوں میں ظالموں میں سے
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِى
پس قبول کرلی ہم نے اسکی (دُعا) اور نجات دی ہم نے اُسے غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہیں ہم
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٩﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ
ایمانداروں کو اور زکریا کو جب پکارا اس نے اپنے رب کو اے میرے رب نہ چھوڑ مجھے
فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٩٠﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ
اکیلا اور تو بہتر ہے تمام وارثوں سے پس قبول کرلی ہم نے اس کی (دعا) اور
وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ اِنَّهُمْ
عطا کیا ہم نے اسے یحیٰی اور درست کردی ہم نے اس کے لیے بیوی اس کی یقیناً وہ
كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا
تھے جلدی کرتے نیکیوں میں اور پکارتے ہمیں رغبت
وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩١﴾ وَالَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ
اور ڈر سے اور تھے وہ ہم سے ڈرنے والے اور وہ عورت جس نے حفاظت کی
فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَ
شرمگاہ کی اپنی پس پھونکی ہم نے اس میں روح اپنی اور بنایا ہم نے اسے اور
ابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٢﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً
بیٹے کو اسکے نشان تمام دُنیا کے لیے یقیناً یہ اُمت تمہاری اُمت
وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٣﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ
ایک ہے اور میں رب ہوں تمہارا پس عبادت کرو میری اور ٹکڑے ٹکڑے کرلیا انہوں نے اپنا معاملہ
بَيْنَهُمْ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿٩٤﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ
آپس میں سب طرف ہماری لوٹنے والے ہیں پس جو کرے گا

88۔ذَا النُّونِ:اس سے حضرت یونسؑ مراد ہیں۔ بائبل میں ان کا نام "یُوناہ" آیا ہے۔ نُون مچھلی کو کہتے ہیں۔ چونکہ اُن پر مچھلی کا حادثہ گذرا تھا اس لئے انہیں ذُوالنُّون کہتے ہیں۔ آپ نے اپنی قوم کو عذاب الٰہی کی خبر دی تھی جسے سُن کر ان لوگوں نے توبہ وانابت سے سر جھکا دیا جس سے عذاب ٹل گیا۔ معلوم ہوا توبہ و استغفار سے وعیدی پیشگوئیاں ٹل جایا کرتی ہیں۔ نیز دیکھیں (6:87) (68:49) (10:99) اور (37:140-149) ان آیاتِ قرآنی میں یونسؑ کا ذکر آیا ہے۔ "لَنْ نَقْدِرَ: ہم تنگی نہ کریں گے۔ دیکھیں (13:27) اور (65:8)۔ لَنْ نَقْدِرَ: ہم تنگی نہ کریں گے اس کے یہ معنے ہیں کہ اسے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ تنگی نہ کرے گا بلکہ نجات عطاء کرے گا(ii)"۔ نَقْدِرَ عَلَيْهِ: تنگی کرنا(اقرب)۔ ذا النُّون : مچھلی والا یعنی حضرت یونسؑ۔ ایک بہت بڑی مچھلی نے ان کو نگل لیا تھا مگر جلد ہی اُن کو کنارے پر اُگل بھی دیا تھا۔ (37:140-149)۔ ظٰلِمِیْنَ: ظلم سے مراد لغزش یا کمی بھی ہے۔ اس آیت میں ظالمین سے مراد اُس پر جو زیادتی ہوئی (Lane)۔ مُغَاضِبًا: لوگوں سے ناراض ہو کر کہ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ (رازی)۔ ظُلُمٰت: جو اُس پر غم اور مصیبت پڑی (Lane) جیسا کہ اگلی آیت میں ہے کہ اس کو غم سے نجات دی۔ (21:89) **90**۔ دُعا کی کہ مجھے اولاد عطاء ہو۔ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ: یعنی جب سب مخلوق ختم ہو جائے گی تو خدا ہی کی ذات باقی رہے گی (55:27-28)۔ فَرْدًا: اکیلا یعنی بے اولاد ہوں۔ "زکریاؑ کا ذکر یہاں اس لئے کیا گیا ہے کہ اس کے بعد یحیٰیؑ، مریم اور اس کے بیٹے کا ذکر ہے جو زکریاؑ کے زمانہ کے اور اس کے رشتہ دار تھے (ii)۔ **91**۔ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ: اس کی بیوی کی اصلاح کر دی یعنی بانجھ تھی اس کو قابل اولاد بنا دیا۔ **92**۔ عورت یعنی حضرت مریم میں الٰہی کلام (روح) پہنچا دیا۔ انسانوں میں روح ڈالی یعنی جان ڈالی (32:10)۔ روح یا جان کے متعلق فرمایا قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ (17:86) کہ روح یا جان اللہ کے حکم سے بنتی ہے۔ نیز دیکھیں (15:30) اور (38:73) آدمؑ میں روح ڈالی۔ اٰيَةً: یعنی مثالی نمونہ بنایا۔ اسی طرح مریم کے پیٹ کے بچے میں روح ڈالی۔ **93**۔ اُمَّةً وَاحِدَةً: سے مراد انبیاء کا گروہ ہے۔ ان سب نے توحید ہی کی تعلیم دی تھی (23:52-53)۔ نیز قرآن میں ابراہیمؑ کو بھی اُمَّةً کہا گیا ہے۔ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً (16:121)۔ **94**۔ تمام رسول اللہ کی توحید کی تعلیم لائے تھے۔ مگر بعد میں لوگوں نے امر دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا یعنی اختلافات پیدا کر لئے۔ ان کے اختلافات کا فیصلہ آخرت میں ہو گا یا منکروں کا۔ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ: یہ آیت کفار کے بارے میں ہے۔ یہود و نصاریٰ بھی مختلف فرقے بن گئے تھے۔

الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَ
نیکیاں اور وہ ایماندار ہوگا تو نہیں انکار کوشش کا اس کی اور

اِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ
یقیناً ہم اُسے لکھنے والے ہیں اور حرام ہے کسی بستی پر کہ ہلاک کیا ہم نے اسے

اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ
یقیناً وہ نہیں لوٹیں گے یہاں تک کہ جب کھولے جاویں گے یاجوج

وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَاقْتَرَبَ
اور ماجوج اور وہ ہر اونچی جگہ سے دوڑتے آویں گے اور قریب آجاوے گا

الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ
وعدہ سچا پس اچانک بات یہ ہوگی کھلی ہوں گی آنکھیں ان لوگوں کی جنہوں نے

كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ
کفر کیا (وہ کہیں گے) اے افسوس ہم پر یقیناً تھے ہم غفلت میں اس سے بلکہ

كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٩٧﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
تھے ہم ظالم یقیناً تم اور جن کی تم عبادت کرتے ہو سوائے اللہ کے

حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ
ایندھن ہیں جہنم کا تم اس پر وارد ہونیوالے ہو اگر ہوتے

هٰٓؤُلَاۗءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٠﴾
یہ خدا تو نہ وارد ہوتے اس پر اور سب اس میں رہ پڑنے والے ہیں

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠١﴾ اِنَّ
ان کے لیے اس میں چلّانا ہوگا اور وہ اس میں نہیں سنیں گے یقیناً

الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا
وہ لوگ کہ پہلے سے ہو چکی جن کے لیے طرف سے ہماری بھلائی یہ لوگ اس سے

مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا
دُور کئے جانیوالے ہیں نہ سُنیں گے آہٹ اس کی اور وہ اس میں جو

95۔ كٰتِبُوْنَ: یعنی اس کے کام کا اجر لکھ لیتے ہیں۔ ناقدری نہیں کرتے۔ **96**۔ "اس آیت سے معلوم ہوا کہ مرنے والے اس دنیا میں فوت ہو کر کبھی واپس نہیں آتے(ح)"(23:100-101)۔ **97**۔ حَتّٰٓى: خواہ(Even When)۔ حتی کہ یاجوج اور ماجوج بھی آجائیں گے اور پھر جب قیامت ہو گی۔ یعنی جب وعدۂ حق آئے گا تو ان کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ اُس سے پہلے نہیں۔ **98**۔ وہ کہیں گے يٰوَيْلَنَا: ہائے افسوس۔ بلکہ ہم ہی ظالم تھے۔ یعنی مشرکوں کو جب ہدایت پہنچی تھی تو جان بوجھ کر انہوں نے ٹال دی تھی۔ **99**۔ اس آیت کے بارے میں مشرکین کہنے لگ گئے کہ ہمارے بت، عیسیٰ اور عزیر اور اُن کے ماننے والے سارے جہنم میں ہوں گے تو اگلی آیات 102 اور 103 میں جواب آیا کہ نیک لوگ جہنم سے دور رہیں گے۔ **100**۔ مَا وَرَدُوْهَا: جہنم میں وارد نہ ہوتے۔ تمام مشرکین جہنم میں داخل ہوں گے۔ **101**۔ چیخنے چلانے کے شور سے کچھ بات نہ سن سکیں گے۔ دنیا میں چونکہ حق کی بات کو سننا نہیں چاہتے تھے اس لئے آخرت میں بھی نہ سن سکیں گے۔ ہمدردی کی کوئی آواز کانوں میں نہیں پڑے گی۔ اُس دن ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دے گا۔ عَنْهَا: یعنی دوزخ سے۔ **102**۔ مُبْعَدُوْنَ: دور رکھے جائیں گے۔ "Oجو لوگ ہمارے وعدہ کے موافق بہشت کے لائق ٹھہر چکے ہیں وہ دوزخ سے دور رکھے جائیں گے اور وہ بہشت کی دائمی لذات میں ہیں"۔ **103**۔ یہ جو 19:72 میں فرمایا کہ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یہ مؤمنوں کے متعلق نہیں ہے۔ کافروں کے بارے میں ہے۔ مؤمنوں کے متعلق 21:102 میں فرمایا کہ وہ جہنم سے دور رکھے جائیں گے اور وہ جہنم کی آہٹ تک بھی نہ سُن پائیں گے (آیات 102 تا 104)(نیز دیکھیں 102-18:101)۔ ایک کافر عبداللہ بن زبعری السہمی نے ایک مجلس میں اعتراض کیا کہ محمدؐ نے کہا ہے کہ خدا کے سوا جن کی پرستش کی جاتی ہے وہ جہنم کا ایندھن ہیں تو ہم تو فرشتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ یہود عزیر کی پرستشش کرتے ہیں اور نصاریٰ عیسیٰؑ کی تو کیا یہ بھی جہنم میں جائیں گے۔ اس کے جواب میں آیات 99 تا 104 نازل ہوئیں۔ (نیز دیکھیں 21:27 اور 43:60) کہ وہ نیک بندے تھے اور جنت میں جائیں گے۔

الانبیآء ۲۱ ۴۷۹ اقترب للناس ۱۷

اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۱۰۲ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ
چاہیں گے ان کے جی رہ پڑنے والے ہیں نہ گھبراہٹ میں ڈالے گی انہیں گھبراہٹ
الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ
سب سے بڑی اور ملیں گے ان سے فرشتے (یہ کہتے ہوئے کہ) یہ دن ہے تمہارا
الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝۱۰۳ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ
جس کا تھے تم وعدہ دیئے جاتے جس دن لپیٹیں گے ہم آسمان کو
كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ
مانند لپیٹنے طومار کے نوشتوں کو جیساکہ شروع کی تھی ہم نے پہلی پیدائش دوبارہ کریں گے ہم اسے
وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝۱۰۴ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي
وعدہ ہے ہم پر یقیناً ہم کرنے والے ہیں اور یقیناً لکھا تھا ہم نے
الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ
زبور میں بعد تورات کے کہ زمین وارث ہونگے اسکے بندے میرے
الصّٰلِحُوْنَ ۝۱۰۵ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝۱۰۶ وَ
صلاحیت والے یقیناً اس میں البتہ تبلیغ ہے واسطے لوگوں عبادت کرنیوالوں کے اور
مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۷ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى
نہیں بھیجا ہم نے تجھے مگر رحمت تمام دُنیا کے لیے تو کہدے صرف وحی کی جاتی ہے
اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۰۸
طرف میری کہ صرف معبود تمہارا معبود ہے ایک پس کیا تم فرمانبردار ہو گے
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْٓ
پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تو کہدے اطلاع دیدی ہے میں نے تم کو یکساں اور نہیں جانتا میں
اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝۱۰۹ اِنَّهٗ يَعْلَمُ
کیا قریب ہے یا دور ہے جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو یقیناً وہ جانتا ہے
الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝۱۱۰ وَاِنْ اَدْرِيْ
ظاہر بات کو اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور نہیں جانتا میں

104۔ نیک لوگوں کو سب سے بڑی گھبراہٹ یعنی جہنم کی آگ میں داخل ہونے کا غم بروز قیامت نہ ہوگا (فرشتے کہیں گے) یہی تمہارے وعدے کا دن ہے۔ یعنی جنت کے دئے جانے کے وعدہ کا جو پورا ہوا۔ **105**۔ اَلسِّجِلِّ: Scroll۔ طومار۔ لِلْکُتُبِ: لکھے ہوئے۔ Written۔ جیسے لپیٹتے ہیں طومار پر لکھا ہوا کاغذ۔ (39:68)۔ نُعِیْدُہٗ: یعنی حشر اجساد ہوگا۔ پیدائش دوبارہ ہوگی۔ یعنی احیاء موتی ہوگا۔ **106**۔ الذِّکْرِ: یعنی تورات۔ "Oارض سے مراد ارض شام ہے"۔ "اس آیت میں وراثت ارضی کا قانون بیان کیا گیا ہے کہ زمین کی وراثت اُن کے لئے ہے جو اپنے تئیں اس کا اہل ثابت کریں گے کیونکہ ان میں وراثت کی صلاحیت ہوگی۔ زبور میں لکھا ہے: "وہ جو خداوند کی بات کی راہ دیکھتے ہیں زمین کو میراث میں لیں گے۔ وہ جو حلیم ہیں زمین کے وارث ہوں گے۔ صادق اس زمین کے وارث ہوں گے"۔ (زبور۔29-37:9)(ح)"۔ "مسلمانوں کو اس سے سبق لینا چاہئے کہ اگر فلسطین لینا چاہتے ہیں تو نیک بنیں"(ii)"۔ یاد رکھنا چاہئے کہ گزشتہ آیات میں بھی اور اس آیت میں بھی آخرت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس جگہ وراثت زمین کا تعلق عالمِ آخرت سے ہے نہ کہ صرف اس دنیا سے جہاں کہ غیر صالح لوگ بھی زمین کے وارث (حکمران) ہوتے ہیں۔ اس کی مزید وضاحت سورہ زمر کے خاتمہ میں مذکور ہے وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ (39:75) اسی طرح زبور 29-37:9 میں بھی زمین کی دائمی وراثت کا ذکر ہے یعنی ابدی زندگی کی وراثت جو کہ آخرت میں ہوگی۔ زمین کی عارضی وراثت دنیا میں جس قاعدے پر تقسیم ہوتی ہے اسے 7:129 میں بیان کیا گیا ہے اِنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ۔ یہ وراثت جزاء کے طور پر نہیں بلکہ امتحان کے طور پر ملتی ہے جیسا کہ اس کے بعد کی آیت میں فرمایا وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ (7:130)(ii)"۔ **107**۔ فِيْ هٰذَا یعنی قرآن میں۔ بَلٰغًا: پیغام ہے۔ "Oاس میں حکمتِ بالغہ ہے ان لوگوں کے لئے جو پرستار ہیں" (اللہ کے۔ ناقل)۔ **108**۔ "O رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اس طرح کہ قرآن شریف کی ہدایتوں پر چل کر نجات پا سکتے ہیں"۔ آنحضرتؐ دنیا کی تمام قوموں کے لئے مبعوث ہوئے۔ **110**۔ عَلٰی سَوَآءٍ: اچھی طرح سے۔ برابر۔ جس کا وعدہ دیا جاتا ہے یعنی حق کا غلبہ اور باطل کی شکست کا۔ یا قیامت بھی مراد ہو سکتی ہے جس کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے کہ کب آئے گی۔

لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١٢﴾ قٰلَ رَبِّ

شاید وہ آزمائش ہو تمہارے لیے اور فائدہ اُٹھانا تا ایک وقت اس نے کہا اے رب میرے

احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى

فیصلہ کر ساتھ حق کے اور رب ہمارا رحمٰن مدد مانگا جانے والا ہے اس پر

مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾ ع ١٩

جو تم بیان کرتے ہو

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ

اے لوگو ڈرو اپنے رب سے یقیناً زلزلہ قیامت کا

شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿٢﴾ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ

بات ہے بڑی جس دن تم دیکھو گے اُسے بھول جاوے گی ہر دودھ پلانے والی

عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ

اسے جیسے دودھ پلایا اس نے اور جن دے گی ہر حمل والی اپنے حمل کو اور

تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ

تو دیکھے گا لوگوں کو مست حالانکہ نہ ہوں گے وہ ہرگز مست ولیکن عذاب

اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿٢﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ

اللہ کا سخت ہے اور بعض لوگ ایسے ہیں جو جھگڑتے ہیں بارے میں اللہ کے

بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿٤﴾ كُتِبَ

بغیر علم کے اور پیروی کرتے ہیں ہر شیطان سرکش کی لکھا گیا ہے

112۔ لَعَلَّهٗ: ہٗ یعنی وعدہ جو دیا گیا ہے (عذاب آنے کا)۔ میں نہیں جانتا کہ یہ عذاب صرف آزمائش وقتی ہے یا عارضی فائدہ اٹھانے کے بعد ہمیشہ کا عذاب ہوگا۔ (جو آیت 110 میں ہے)۔ **113**۔ قَالَ (آنحضرتؐ نے کہا) پیغمبر نے کہا: اِحْكُمْ: فیصلہ کر اس بات کا جو وہ بیان کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہ بُت خدا کے شریک ہیں۔ محمدؐ جادو گر ہے۔ قرآن شعر ہے۔ نیز یہ کہ عیسیٰؑ، عزیرؑ خدا کے بیٹے ہیں اور فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں وغیرہ وغیرہ۔

22۔ سُوْرَةُ الْحَجِّ (مدنی)

2۔ قیامت کا زلزلہ بہت بڑی بات ہے یعنی آخری مصیبت ہو گی جس سے دنیا کے جھگڑے ختم ہو جائیں گے (ii)۔ **3**۔ "یعنی جب وہ دن ہوگا تو دنیا کا یہ حال ہوگا۔۔۔(ii)"۔ "مُرْضِعٌ: دودھ پلانے والی عورت۔ مُرْضِعَةٌ: وہ عورت جو اس وقت دودھ پلا رہی ہو اور اس کی چھاتیاں بچے کے منہ میں ہوں (ح)"۔ **4**۔ شیطان سے مراد انسانوں میں سے سرکش شیطانی صفت لوگ ہیں۔

عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ
اسس پر کہ جس نے دوستی کی اس سے تو یقیناً وہ گمراہ کر دیگا اسے اور راہنمائی کرے گا
اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿٥﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ
اس کی طرف عذاب جلنے کا اے لوگو اگر ہو تم
رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ
شک میں دوبارہ اُٹھنے سے تو یقیناً ہم نے پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر
مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ
نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر گوشت کے ٹکڑے سے پیدا شدہ سے
وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ
اور نہ پیدا شدہ سے تاکہ کھولکر بیان کریں ہم تمہارے لیے اور ہم ٹھہراتے ہیں رحموں میں
مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا
جو چاہتے ہیں تا میعاد مقررہ پھر ہم نکالتے ہیں تم کو بچہ بنا کر
ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَ
پھر تاکہ پہنچو تم اپنی جوانی کو اور بعض تم میں سے وہ ہیں جو وفات دیئے جاتے ہیں اور
مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ
بعض تم میں سے وہ ہیں جو لوٹائے جاتے ہیں طرف بدترین عمر کے تاکہ نہ جانے
بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ
بعد جاننے کے کچھ بھی اور تو دیکھتا ہے زمین کو خشک پس جب
اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ
اُتارتے ہیں ہم اس پر پانی ہلتی ہے اور بڑھتی ہے اور اگاتی ہے
مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿٦﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ
ہر جوڑا پر رونق یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے
وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٧﴾ وَّ
اور یقیناً وہ زندہ کرتا ہے مردوں کو اور یقیناً وہ ہر بات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے اور

5۔ كُتِبَ عَلَيْهِ یعنی شیطان پر لکھا گیا ہے (نیز دیکھیں: 16:100-101اور17:66)یعنی شیطان کا اثر بدوں پر ہے نہ کہ نیکوں پر۔ مَنْ تَوَلَّاهُ:ۂ سے مراد شیطان ہے یعنی جو شیطان کا دوست بنے گا وہ گمراہ ہو کر جہنم میں جائے گا۔ **6.** بَدَءَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ(32:8-9)۔(تو سوچو کہ) ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔۔۔اور پھر جب تم مر کر مٹی ہو جاؤ گے تو خدا اس مٹی سے تمہیں دوبارہ کیوں نہ پیدا کر سکے گا۔ اگلی آیت میں بتایا کہ اللہ ہر چیز پیدا کرنے پر قادر ہے۔ عَلَقَةٍ:یعنی جو مُعلّق ہو گیا۔ چمٹ گیا(رِحم کی دیوار سے)۔ مُخَلَّقَة: جس کی مدت حمل پوری ہو جاتی ہے۔ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ: جس کی مدت حمل پوری ہونے نہیں پاتی۔(بِن بنی شکل کی بوٹی۔) مُضْغَةٍ:ایسی بوٹی جس کی صورت یا نقشہ بنا ہوا ہو مضغہ کہلاتی ہے۔لِنُبَيِّنَ لَكُمْ:اللہ کی قدرت واضح ہو کہ آخرت کی بعثت بھی ایسے ہی ہو گی۔اِهْتَزَّتْ:ہلتی ہے نمو کے لحاظ سے یعنی زمین نے اگایا۔ بَهِيْجٌ:خوش کرنے والا۔ پُر رونق، پُر بہار۔ یہ احیاء موتی پر اللہ کی قدرت کی دلیل ہے۔ طِفْلًا: طفیلی دوسروں کے سہارے کا محتاج۔ یعنی بچہ۔مَنْ يُّتَوَفّٰى:جو(جلد ہی)فوت ہو جاتے ہیں۔وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ(36:69) جسے ہم بوڑھا کرتے ہیں اُسے پیدائشی حالت کی طرف الٹا کر دیتے ہیں یعنی توانائی سے کمزوری کی حالت کی طرف۔ "اس آیت میں بتایا ہے کہ اگر تمہاری نظر میں زندگی کا دوسرا اُٹھان عجیب ہے تو اس کا پہلا اٹھان عجیب ترین ہے کہ وہ زندگی کا اعادہ نہیں بلکہ زندگی کی ابتداء ہے(ح)"۔ نیز دیکھیں (41:40)۔

اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ
بیشک قیامت آنے والی ہے نہیں کوئی شک اس میں اور یقیناً اللہ اٹھاوے گا
مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿٨﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ
انہیں جو قبروں میں ہیں اور بعض لوگ ایسے ہیں جو جھگڑتے ہیں بارے میں اللہ کے
بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿٩﴾ ثَانِيَ
بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن کے موڑنے والا ہے
عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا
اپنا پہلو تاکہ گمراہ کرے راہ سے اللہ کی اس کے لیے دنیا میں
خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿١٠﴾
ذلت ہے اور چکھاویں گے ہم اسے بروز قیامت عذاب جلنے کا
ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ
یہ بسبب اسکے ہے جو آگے بھیجا دونوں ہاتھوں نے تیرے اور یقیناً اللہ نہیں ہے ہرگز ظالم
لِّلْعَبِيْدِ ﴿١١﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰي حَرْفٍ ۚ ع
بندوں کے لیے اور بعض لوگ ایسے ہیں جو عبادت کرتے ہیں اللہ کی ایک کنارہ میں
فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ
پس اگر پہنچے اسے بھلائی مطمئن ہوجاتا ہے اس پر اور اگر پہنچے اسے
فِتْنَةُ ۨ انْقَلَبَ عَلٰي وَجْهِهٖ ڗ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ
آزمائش لوٹ جاتا ہے اپنے چہرہ کے بل ناکام ہوا دنیا اور آخرت میں یہ
هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿١٢﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
ہی ناکامی ہے کھلی کھلی پکارتا ہے سوائے اللہ کے اسے جو نہیں
يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٣﴾
نقصان پہنچاتا اُسے اور جو نہ نفع دے سکتا ہے اُسے یہ ہی گمراہی دور کی ہے
يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى
پکارتا ہے اس کو کہ نقصان جس کا زیادہ قریب ہے نفع سے اس کے البتہ کیا ہی برا ہے دوست

9۔ عِلۡمٌ: عقلی اور نقلی دلائل ۔ هُدٰی یعنی خدا کی طرف سے راہنمائی ۔ كِتَابٌ مُنِيْرٌ یعنی کتب سابقہ مراد ہیں۔ 10۔ ثَانِیَ عِطْفِهٖ: یعنی جاہلانہ ضد، غرور، تکبر اور بے التفاتی سے کندھا موڑتا (اعراض کرتا) ہے حق سے انکار کرتے ہوئے۔ آیت 9 کو آیت 10 کے ساتھ جوڑتے ہوئے ترجمہ یوں ہوگا: اور بغیر کسی روشن کتاب کے اس حالت میں بحث کرتے ہیں کہ اپنے پہلو موڑے ہوئے (ہوتے) ہیں۔ (یعنی تکبر کا اظہار کرتے ہیں) تاکہ اللہ کے راستہ سے لوگوں کو گمراہ کریں خلاصہ (ii)۔ نیز دیکھیں: (17:84)(31:8)(63:6)۔ 11۔ (اُن سے کہا جائے گا) محذوف ہے۔ کہ یہ ہے بسبب اس کے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا۔ 12۔ خَيْرٌ: آرام، بھلائی، مال وغیرہ۔ بخاری میں ہے کہ ایک اعرابی مدینہ میں آیا۔ پھر اس کی بیوی جب لڑکا جنتی اور اس کی گھوڑیاں بچے دیتیں تو کہتا یہ دین (اسلام) اچھا ہے اور جب ایسا نہ ہوتا تو کہتا یہ دین بُرا ہے۔ "حق کو حق کی خاطر قبول کرنا چاہئے نہ کہ اپنی دنیوی اغراض کے لئے۔ یہ منافقوں کے متعلق بیان ہے کہ گویا انتظار میں ایک کنارے پر کھڑے ہیں۔ اگر اغراض حاصل ہو گئیں اور سکھ ملتا رہا تو خیر ورنہ دوسری طرف مائل ہو گئے۔ گویا ان کے ایمان کی بنیاد یقین پر نہیں بلکہ زندگی کے عارضی اور وقتی حالات پر ہے (ح)"۔ یہ ہے مطلب کہ عبادت کرتے ہیں اللہ کی کنارے پر کھڑے ہوئے اور آسائش میں ہوں تو خیر۔ تنگی میں ہوں تو اللہ سے شکایتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ 14۔ کنارے پر کھڑے ہوئے اللہ کی ایسی عبادت کا نقصان اس کے فرضی نفع سے پہلے ہی پہنچ جاتا ہے۔ (اَقْرَبُ یعنی فوراً)۔ یہ بھی ترجمہ ہے کہ ایسا شخص جو غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے اس عبادت کا نقصان اسکے فرضی نفع سے پہلے ہی اسے پہنچ جاتا ہے۔

وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
اور البتہ کیا ہی بُرا ہے ساتھی یقیناً اللہ داخل کریگا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
کیں نیکیاں باغات میں بہتی ہیں نیچے جن کے نہریں
اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۵﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ
یقیناً اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے جو شخص ہے گمان کرتا کہ ہرگز نہ
يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ
مدد دے گا اُسے اللہ دُنیا میں اور آخرت میں پس چاہیئے کہ وہ لمبی کرے ایک رسی
اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ
طرف آسمان کی پھر چاہیئے کہ کاٹ دے پس چاہیئے کہ دیکھے کیا لے جاویگی تدبیر اس کی
مَا يَغِيْظُ ﴿۱۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ
جو غصہ دلاتا ہے اُسے اور اسی طرح اتاری ہم نے آیات کھلی کھلی اور یقیناً
اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور
الَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئِيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ
وہ جو یہودی ہوئے اور صابی اور عیسائی اور مجوسی
وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
اور وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا یقیناً اللہ فیصلہ کرے گا درمیان ان کے بروز
الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ
قیامت یقیناً اللہ ہر بات پر نگران ہے کیا نہیں دیکھا تونے
اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
کہ اللہ وہ ہے کہ سجدہ کرتے ہیں اُسے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَ
اور سُورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور

16۔ لِيَقْطَعَ: کاٹ ڈالے۔ بند کرائے (الٰہی مدد کو) ہٗ سے مراد محمدؐ ہیں۔ لَنۡ يَنۡصُرَهُ اللّٰهُ: اللہ اُس (محمدؐ) کی ہر گز مدد نہ کرے گا۔ جس کا یہ خیال ہو کہ اللہ محمدؐ کی مدد نہ کرے وہ کسی رسی کے ذریعہ آسمان پر جائے اور اللہ تک رسائی حاصل کر کے مدد بند (قطع) کرانے کی کوشش کر دیکھے۔ پھر دیکھے کہ کیا اس کی یہ تدبیر اُس چیز کو دور کر دیتی ہے جو اُسے غصہ دلاتی ہے۔ (یعنی کیا اللہ کی اپنے رسول کے لئے مدد کو بند کر سکتی ہے) ہر گز نہیں۔ (ii) (خلاصہ)۔ یعنی بڑی سے بڑی کوشش جس کا انسان تصور کر سکتا ہے وہ کر دیکھے۔ اللہ نے اپنے رسول کی مدد کرنی ہی کرنی ہے۔ تم اس کو بند نہیں کروا سکتے۔ (نیز دیکھیں 3:120-121)۔ **17**۔ اَنۡزَلۡنٰهُ: ہم نے اُسے (قرآن کو) اتارا۔ اللہ ہدایت دیتا ہے اس کو جو (ہدایت پانا) چاہتا ہے۔ یا اللہ جسے ہدایت دیے جانے کے قابل قرار دیتا ہے اسے ہدایت دے دیتا ہے۔ جیسے فرمایا وَيَهۡدِيۡۤ اِلَيۡهِ مَنۡ يُّنِيۡبُ (42:14) یعنی جو خدا کی طرف جانا چاہتا ہے اللہ اسے راستہ دکھا دیتا ہے نیز فرمایا وَالَّذِيۡنَ جَاهَدُوۡا فِيۡنَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَا۔ کہ وہ لوگ جو ہمیں پانے کی جدوجہد کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہوں کہ طرف ہدایت کرتے ہیں (29:70)۔ **18**۔ مجوسی: زرتشتی جو توحید پرست تھے۔ صابی: کہتے ہیں کہ صابی حضرت یحییٰؑ کے پیرو کار تھے۔ اس آیت میں فرمایا گیا ہے کہ دنیا میں اختلافِ دین موجود رہے گا۔ ختم نہ ہو گا۔ فیصلہ قیامت کو ہو گا۔ دنیا میں سزا صرف سرکشوں کو دی جاتی ہے۔ اختلافِ دین کی وجہ سے نہیں۔

الدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ

جاندار اور بہت سے لوگ اور بہت سے ایسے ہیں کہ ثابت ہو گیا ان پر

الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ

عذاب اور جسے ذلیل کرے اللہ تو نہیں اس کے لیے کوئی عزت دینے والا یقیناً

اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ۱۹ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا

اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے یہ دو جھگڑنے والے ہیں جنہوں نے جھگڑا کیا

فِيْ رَبِّهِمْ ؗ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ

بارے میں اپنے رب کے پس وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کاٹ ڈالے گئے ان کے لیے کپڑے

نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۲۰ يُصْهَرُ

آگ کے ڈالا جاوے گا اوپر سروں کے ان کے پانی گرم جلایا جاویگا

بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۲۱ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ

ساتھ اسکے جو پیٹوں میں ہے ان کے اور کھالیں اور ان کے لیے ہتھوڑے ہیں

حَدِيْدٍ ۲۲ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ

لوہے کے جب کبھی ارادہ کریں گے کہ نکلیں اس سے کسی غم سے

اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۲۳ اِنَّ

لوٹائے جاوینگے اس میں اور (کہا جائیگا) چکھو عذاب جلنے کا یقیناً

اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اللہ داخل کرے گا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور کیں نیکیاں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا

باغات میں کہ بہتی ہیں نیچے سے ان کے نہریں پہنائے جاویں گے ان میں

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا

کڑے سونے کے اور موتی اور لباس ان کا اس میں

حَرِيْرٌ ۲۴ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَ

ریشم ہوگا اور وہ راہنمائی کئے جاویں گے طرف پاکیزہ بات کے اور

19۔ یہ سب سجدہ ریز ہیں یعنی خدا کے قوانین پر چلتے ہیں۔ مگر بہت سے لوگ اللہ کے نافرمان ہیں۔ وَ کَثِیۡرٌ حَقَّ عَلَیۡہِ الۡعَذَابُ: یعنی جو اللہ کی فرمانبرداری نہیں کرتے ان کو عذاب ہوگا یعنی سرکشوں کو۔ نیز دیکھیں (17:45) و (41:38) و (13:16)۔ انسانوں کا اللہ کے لئے سجدہ کرنا سجدۂ عبادت ہے اور اطاعت ہے۔ جبکہ بے جان چیزوں کا سجدہ ریز ہونا سجدہ تکوینی ہے یعنی ان کی بناوٹ اللہ کے وجود کی گواہی دیتی ہے کہ وہ بھی خدا کے مقرر کردہ قوانین پر کام کرتے ہیں۔ 20۔ "بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت جنگ بدر میں حضرت علیؓ اور آپ کے دو ساتھیوں حمزہ اور عبیدہ اور ان کے مقابلہ میں عتبہ، شیبہ اور ولید کے حق میں نازل ہوئی۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دو جھگڑنے والوں سے مراد کافروں اور مؤمنوں کے فریق ہوں (ح)"۔ فَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا دو جھگڑنے والے فریقوں میں سے کافر ایک فریق ہیں تو ان کے مقابل مؤمن ہی ہو سکتے ہیں۔ 21۔ اور چمڑیوں کو بھی جلایا جائے گا۔ 22۔ لوہے کے ہتھوڑے ہیں (انکی سزا دہی کے لئے)۔ 23۔ "یَّخۡرُجُوۡا مِنۡہَا: نکلیں اُس سے (یعنی عذاب سے)۔ مِنۡ غَمٍّ کے معنٰی دو طرح کے کئے گئے ہیں یا یہ مِنۡہَا سے بدل ہے یعنی اس غم سے باہر نکل جانا چاہیں گے جو اُن کو لاحق ہے۔ گویا اصل عذاب ان کا غم ہے۔ یا یہ نکلنے کی علت ہے یعنی وہ غم کی وجہ سے نکلنا چاہیں گے۔ اور بعض نے غم سے ڈھانپ لینے والا عذاب مراد لیا ہے (ح)"۔ وَ ذُوۡقُوۡا: اور (انہیں کہا جائیگا) کہ چکھو عذاب کو جو جلانے والا ہے۔ 24۔ سونے کے کنگن، سونے اور موتیوں کے ہار اور ریشمی لباس مؤمن مردوں کو دنیا میں پہننے سے رسول اللہؐ نے منع فرمایا ہے۔ جنت میں یہ چیزیں روحانی حالت میں یا شکل میں مؤمنوں کو دی جائیں گی۔ یہ بطور انعام کے دی جائیں گی۔ 25۔ کلمہ توحید کو بھی قولِ طیب کہا گیا ہے۔ نیز اَلطَّیِّبُ مِنَ الۡقَوۡلِ سے مراد جنت میں صرف طیب باتیں ہوں گی نہ کہ فضول باتیں یا جھگڑے اور زبان کی ناشائستگی۔ صِرَاطِ الۡحَمِیۡدِ: تعریفوں والے (اللہ) کی طرف جانے والی راہ۔ یعنی دین اسلام جو عطاء ہوا اس کا شکر بجالانا۔

وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۰﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ
اور چاہیئے کہ طواف کریں گھر آزاد کا یہ اور جو تعظیم کرے گا

حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ
قابلِ احترام باتوں اللہ کی تو یہ بہتر ہے اس کے لیے نزدیک رب کے اسکے اور حلال کئے گئے تمہارے لیے

الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ
چار پائے سوائے انکے جو پڑھے جاتے ہیں تم پر پس بچو پلیدی سے

الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۱﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ
بتوں کی اور بچو بات جھوٹ سے موحد ہو کر اللہ کے لیے نہ

مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ
شریک کرتے ہوئے ساتھ اسکے اور جو شریک بنا دے گا ساتھ اللہ کے تو گویا وہ گرا

السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ
آسمان سے پس اچکتے ہیں اُسے پرندے یا گرا دیتی ہے اُسے ہوا

مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۲﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا
جگہ دُور میں یہ اور جو تعظیم کریگا نشانیوں کی اللہ کی تو یقیناً یہ

مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۳﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ
تقویٰ سے ہے دلوں کے تمہارے لیے ان (چارپایوں) میں منافعے ہیں تا میعاد

مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۴﴾ وَلِكُلِّ
مقررہ پھر حلال ہونے کی جگہ انکی طرف گھر آزاد کے اور واسطے ہر

اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا
امت کے مقرر کی ہم نے قربانی تاکہ یاد کریں نام اللہ کا اس پر جو

رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
اس نے دیئے انہیں مویشی چارپایوں میں سے پس معبود تمہارا معبود ایک ہے

فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ
سو اسی کے لیے فرمانبردار ہو ، اور بشارت دے عاجزی کرنیوالوں کو وہ لوگ کہ جب ذکر کیا جاتا ہے

26۔ یَصُدُّوْنَ: (لوگوں کو) روکتے ہیں۔ کفار مکہ نے آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہ کو حدیبیہ کے مقام پر مسجد حرام جانے اور عمرہ ادا کرنے سے روک دیا تھا۔ اور آنحضرتؐ واپس مدینہ تشریف لے آئے تھے۔ مسجد حرام جانے سے روکنے والوں کو عذاب الیم دیا جائے گا۔ اَلْبَادُ: بادیہ کا رہنے والا یعنی صحراء کا رہنے والا (زائر مکہ)۔ اَلْعَاکِفُ: مکہ کے مقیم لوگ۔ اِلْحَادٌ: دین سے دور ہٹنا۔ قَآئِمِیْنَ: کھڑے ہو کر عبادت کرنے والے۔ مسجد حرام میں جا کر عبادت کرنے سے روکنے والوں کو بھی دردناک عذاب دیا جائے گا۔ اسی طرح ان کو بھی جو اس مسجد میں بے دینی اور شرک (ظلم عظیم) کرتے ہیں وہ مسجد جسے ہم نے سب کے لئے خواہ مکہ کا مقیم ہو یا باہر کا عبادت گاہ بنایا ہے۔ اسی طرح بِاِلْحَادٍ جو دین میں کج روی کرتے ہوئے کسی کو مسجد حرام میں آنے سے روکے گا وہ بھی دردناک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ **27**۔ "اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِیْ: (یہ کہتے ہوئے کہ) تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا۔ گھر کو پاک رکھو یعنی کعبہ کو بتوں وغیرہ سے پاک رکھو۔ آیات 130-2:129 میں حضرت ابراہیمؑ نے سات دعائیں مانگی تھیں جو سب کی سب قبول ہو گئیں۔ مقام ابراہیمؑ پر جہاں یہ دعائیں قبول ہوئیں وہاں مؤمن دعا کرتے ہیں۔ اس آیت میں اسلامی عبادت کا نقشہ کھینچا گیا ہے جن میں قیام، رکوع اور سجود ہوتے ہیں۔ یہودی اور عیسائی نمازیں اِن ارکان کا مجموعہ نہیں ہوتیں (ii)"۔ کعبہ کو حضرت آدم نے بنایا تھا۔ یہ دنیا میں خدا کی پہلی عبادت گاہ بنا (3:97)۔ حضرت ابراہیمؑ کے وقت یہ ویران ہو چکا تھا یعنی گر چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے اس کی بنیادوں پر دوبارہ اس کی تعمیر کی (2:128)۔ کعبہ کو قرآن مجید میں مختلف ناموں سے بیان کیا گیا ہے۔ 1۔ بَیْتِیَ یعنی میرا (خدا کا) گھر (22:27) اور (2:126)۔ 2۔ بیت المحرّم یعنی مقدس گھر (14:38)۔ 3۔ مسجد الحرام یعنی عزت والی مسجد (2:151)۔ 4۔ بیت یعنی گھر (22:27)، (8:36)، (3:97)، (2:128)۔ 5۔ بیتُ الْعَتِیْقِ یعنی قدیم گھر (22:30,34)۔ 6۔ بَیْتِ الْمَعْمُوْرِ یعنی آباد گھر (52:5)۔ **28**۔ ضَامِرٍ: کمزور، لمبے فاصلے طے کرتے ہوئے اونٹ دُبلے ہو جاتے ہیں۔ فَجٍّ عَمِیْقٍ: دور دراز کی راہ۔ یَاْتِیْنَ: وہ (اونٹ) آئیں گے۔ **29**۔ یَذْکُرُوْا اِسْمَ اللّٰہِ۔۔۔عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ: اللہ کا نام لے کر جانوروں کی قربانی کریں۔ فِیْ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ: یعنی حج کے دنوں میں قربانی کے تین دن 10، 11، 12، ذوالحجہ۔ (ابن عباسؓ نے ایام معلومات کو ذوالحجہ کے پہلے دس دن قرار دیا ہے)۔ پس کھاؤ اُن (قربانی کے جانوروں کے گوشت) سے اللہ کا نام لے کر اُن جانوروں کو جو اللہ نے تم کو دئے ہیں۔ قربانی کرو اور خود اور بھوکوں کو ان کا گوشت کھلاؤ۔ مَنَافِعَ لَھُمْ: یعنی تجارت کے لئے بھی وقت پر وہاں موجود ہوں۔ حج کے بہت سے فوائد ہیں۔ **30**۔ اپنی میل کچیل دور کریں یعنی حجامت کرا کر غسل کریں (اگر کوئی نذر مانی ہوتی ہے تو اسے پورا کرو)۔ دس ذوالحجہ کو قربانی سے فارغ ہو کر مکہ آتے ہیں اور طواف افاضہ کرتے ہیں۔ یہاں مناسک حج کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ 8 تا 13 ذوالحجہ کو (6 دن) حج کے ایام کہتے ہیں۔ یعنی ایام الحج۔ جبکہ ایام تشریق قربانی ادا کرنے کے بعد کے 11، 12 اور 13 ذوالحجہ کے دن ہیں۔ یہ فقہ حنفیہ کے مطابق ہے۔ جبکہ شافی فقہ کے مطابق 10، 11، 12، اور 13 ذوالحجہ کے دن ایام تشریق ہیں۔ ایام تشریق کو ہی ایام معلومات اور ایام معدودات کہا جاتا ہے۔ ان میں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے کا حکم ہے۔ 1۔ احرام باندھنا۔ 2۔ وقوف عرفات اور۔ 3۔ طواف افاضہ کرنا مناسک حج ہیں۔ باقی افعال سنت یا مستحب ہیں۔ طواف افاضہ کے بعد 10

ذوالحجہ کو ہی واپس منٰی میں جا کر 11، 12، 13 ذوالحجہ تک ہر روز رمی کرتے ہیں پھر مکہ واپس چلے آتے ہیں۔(12 ذوالحجہ کو بھی بعد از ظہر رمی کرنے کے بعد مکہ آکر الوداعی طواف کر کے گھر لوٹ جاتے ہیں)۔ 31۔ ذَالِکَ: اسی طرح (ہم نے حکم دیا ہے)۔ وَثَنٌ: بُت (مفرد)۔ صنم۔ اَوْثَان: اصنام بُت (جمع)۔ قَوْلَ الزُّوْرِ: جھوٹی بات یعنی ہر قسم کا جھوٹ۔ خصوصاً(16:117)۔وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُکُمُ الْکَذِبَ هٰذَا حَلَالٌ وَ هٰذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰهِ الْکَذِبَ یعنی خود ہی حلال و حرام نہ بنالیا کرو۔ اُحِلَّتْ لَکُمُ الْاَنْعَامِ یعنی بحیرہ وغیرہ سب جانور حلال ہیں یعنی ذبح کر کے کھا سکتے ہیں۔"O رِجْسٌ: پلیدی یعنی بت۔ جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بت ہے"۔ بتوں کی پلیدی سے بچو یعنی بتوں کے نام پر جانوروں میں تغیر کرنا تا معلوم ہو کہ وہ جانور بتوں کے لئے بطور نذرانہ مخصوص ہیں اور ان کا ذبح کر کے کھانا حرام ہے (سوائے بتوں کے لئے) یہ کافروں کا کہنا ہے۔ تم ایسا نہ کرنا۔32۔اللہ تعالیٰ نے انسان کو جسمانی اور روحانی طور پر اشرف المخلوقات بنایا ہے۔اس کے باوجود اگر کوئی پتھر کے بتوں کے آگے سجدہ کرتا ہے تو وہ ویسے ہی ہے جیسے آسمان سے گرا ہو اور پرندے اس کو نوچ نوچ کر کھائیں۔ تَهْوِی: پھینک دیتی ہے۔ گرادیتی ہے اسکو آندھی دور دراز جگہ پر۔33۔حج کے سلسلہ میں شعائراللہ سے مراد خانہ کعبہ، اعمال حج، حرمات اور صفا اور مروہ۔ قربانیاں ہیں جو ان کا ادب ملحوظ رکھتا ہے وُہ تقویٰ میں مزید ترقی کرتا ہے۔اسی طرح قراں مجید یعنی اس کے احکام اَوَامِرْ و نَواہی، انبیاء کرام بھی شعائراللہ ہیں یعنی جن سے اللہ کا شعور حاصل ہوتا ہو۔ ذَالِکَ : یہ یونہی سچ ہے۔ حُرُمَاتِ اللّٰه: حج کے مناسک کے سلسلہ میں پانچ ہیں۔ مشعر الحرام، مسجد الحرام، بیت الحرام، شہر الحرام، محرم کا مہینہ (ابن زید)۔ پس شعائراللہ میں وہ تمام شرعی امور جن کا انسان مکلف کیا گیا ہے (آیات 28 تا 37 میں) وہ بھی شامل ہیں یعنی ان سے بھی اللہ کا شعور پیدا ہوتا ہے۔34۔یعنی جانوروں سے سواری اور دودھ وغیرہ کا فائدہ اٹھالینے کے باوجود ان کی قربانی کی جاسکتی ہے کعبہ کی خاطر سے۔ لَکُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ: ان جانوروں میں تمہارے لئے بہت فوائد رکھے ہیں۔"بیت العتیق: قدیم گھر، معزز اور آزاد گھر۔"بیت اللہ کی آزادی کا یہ عالم ہے کہ یہ آج تک اپنے متبعین ہی کے ہاتھ میں رہا ہے۔ قبع نے اس کا قصد کیا تو اس پر فالج گرا۔ابرہ نے قصد کیا تو خائب و خاسر ہوا۔ چوتھی صدی مسیح میں منگولیا کا قبائلی سیلاب اُمڈا لیکن یہ گھر محفوظ رہا۔یونانی بار گو یہ اٹھا لیکن اس گھر کو کوئی گزند نہ پہنچی۔ چھٹی صدی ہجری میں چنگیز خان نے قتل و غارت گری کا وہ طوفان اٹھایا کہ اسلامی حکومت کی اینٹ سے اینٹ بج گئی مگر وہ اس بیت العتیق کی طرف آنکھ بھی نہ اٹھا سکا۔ موجودہ مغرب کی استعماری طاقتوں کی دستبرد سے بھی اللہ تعالیٰ نے ہی اسے بچایا ہوا ہے۔ کعبہ کی تعمیر کے وقت حضرت ابراہیمؑ نے جو سات دعائیں کی تھیں انہی کی یاد میں مؤمن طواف کعبہ میں سات چکر لگاتا ہے (ح)"۔ مَحِلُّهَا: ان (مویشیوں) کے حلال (ذبحہ۔قربانی) کرنے کی جگہ بیتت العتیق ہے۔ 35۔ مَنْسَکًا: قربانی کا طریق ہر قوم کے لئے بنایا۔ منسک کے لفظی معنٰی عبادت کے ہیں۔ یہ لفظ حج کی ادائیگی، قربانی کے طریق نیز اعمال حج ادا کرنے کے مقامات کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔

الحج ۲۲ ۴۸۷ اقترب للناس ۱۷

اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَ
اللہ کا ڈر جاتے ہیں دل ان کے اور صبر کرنے والے اس پر جو پہنچے انہیں اور
الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالْبُدْنَ
قائم کرنے والے نماز اور اس سے جو دیا ہم نے انہیں خرچ کرتے ہیں اور قربانی کے اونٹ
جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ
بنایا ہم نے انہیں تمہارے لیے نشانیوں میں سے اللہ کی تمہارے لیے ان میں بہتری ہے
فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ
پس ذکر کرو نام اللہ کا ان پر پاؤں باندھ کر پس جب گر جاویں
جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ
اپنے پہلوؤں پر تو کھاؤ ان سے اور کھلاؤ نہ سوال کرنیوالے اور سوال کرنیوالے کو
كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لَنْ يَّنَالَ
اسی طرح کام میں لگا دیا ہم نے انہیں تمہارے لیے تاکہ تم شکر کرو ہرگز نہیں پہنچیں گے
اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى
اللہ کو گوشت انکے اور نہ خون ان کے ولیکن پہنچے گا اُسے تقویٰ
مِنْكُمْ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا
طرف سے تمہاری اسی طرح کام میں لگایا اس نے انہیں تمہارے لیے تاکہ تم بڑائی کرو اللہ کی اس پر کہ
هَدٰىكُمْ ۚ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ
ہدایت دی اس نے تمکو اور خوشخبری دے احسان کرنیوالوں کو یقیناً اللہ مدافعت کرتا ہے
عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾
طرف سے ان لوگوں کی جو ایمان لائے یقیناً اللہ نہیں پسند کرتا ہر بڑے خیانت کرنیوالے بڑے ناشکرے کو
اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى
اجازت دی گئی ان لوگوں کو جن سے لڑائی کی جاتی ہے اس لیے کہ وہ ظلم کیے گئے اور یقیناً اللہ
نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ﴿۳۹﴾ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ
مدد پر ان کی البتہ بہت قدرت رکھنے والا ہے وہ لوگ جو نکالے گئے اپنے گھروں سے

36۔ قربانی کی حکمت کو وہ لوگ سمجھتے ہیں جو عاجزی اختیار کرتے ہیں اور وہ اللہ سے ڈرتے ہیں۔ صابر ہوتے ہیں۔ نمازیں قائم کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ **37**۔ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ: اونٹ کے بہت سے فوائد ہیں تمہارے لئے۔ سَخَّرْنٰهَا: اُن چارپایوں کو تمہارے کام میں لگادیا۔ قربانی کا جانور شعائر اللہ سے ہے۔ اس کی تعظیم یہ ہے کہ اس کو مناسب چارہ پانی دیا جائے۔ بُدْنَ: اونٹ یا بیل۔ بیل/گائے کے جُثہ کے حجم کی بڑائی کی وجہ سے اونٹ وغیرہ کو بُدن کہا جاتا ہے (بڑے بدن والا)۔ صَوَآفَّ: بمعنٰی صافن یعنی اونٹ ایسی حالت میں کھڑے ہوں کہ ان کی ایک ٹانگ بندھی ہوئی ہو۔ اونٹ کو ذبح نہیں کرتے۔ اس کے بدلہ نحر ہے یعنی اونٹ کو قبلہ رخ کھڑا کر کے چھاتی میں نیزہ مارتے ہیں۔ (آجکل خنجر سے گردن کے ایک طرف چھاتی کے پاس سے زخم لگاتے ہیں جس سے شاہ رگ کٹ جاتی ہے) خون نکل پڑتا ہے اور وہ جانور اپنے بازو پر گر پڑتا ہے۔ جان نکلنے کے بعد گوشت کاٹتے ہیں۔ **38**۔ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب بتوں پر بھی قربانی کا گوشت چڑھاتے تھے اور اللہ کے نام کی قربانی کا گوشت کعبہ کے سامنے لاکر رکھ دیتے تھے اور خون اس کی دیواروں پر ملتے تھے۔ یہ سب منع فرمایا۔ فرمایا کہ قربانی کے جانور کا گوشت اور خون اللہ تک نہیں پہنچتے۔ ہاں دلوں کا تقویٰ اس کو پسند ہے۔ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ: اسی طرح اللہ نے ان قربانی کے جانوروں کو تمہاری خدمت میں لگا دیا ہے تاکہ تم اللہ کی ہدایت کی وجہ سے یا ہدایت کے مطابق اسی کی بڑائی بیان کرو۔ **39**۔ اللہ دفاع کرتا رہے گا مؤمنوں کا۔ **40**۔ جہاد بالسیف کی اجازت دی گئی ان لوگوں کو جن کے خلاف تلوار اٹھائی گئی۔ (یعنی مسلمانوں کو دفاعی جنگ کرنے کی) کیونکہ ان پر ظلم و ستم ہوتے رہے اور ان کو ان کے گھروں سے نکالا گیا۔ (ہجرت حبشہ اور مدینہ کی ہجرت کی طرف اشارہ ہے) "یہ سب سے پہلی آیت ہے جس کے ذریعے مسلمانوں کو اجازت دی گئی کہ وہ اپنے دفاع میں جنگ کر سکتے ہیں۔ اور صاف صاف لفظوں میں یہ بتادیا کہ جواز جنگ کی علت یہ ہے بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا کہ مسلمان مظلوم ہیں اور مظلوم کا حق ہے کہ ظالم کے مقابلہ میں اپنا بچاؤ کرے ورنہ اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ دنیا میں انسانی ظلم و استبداد کی مدافعت کا کوئی سامان باقی نہ رہے گا۔ اور لوگوں سے قول و عمل کی آزادی چھین لی جائے اور الٰہی عبادتگاہیں تباہ و برباد ہونے دی جائیں جیسا کہ اگلی آیت میں بتایا کہ اسلامی جنگوں کی ایک غرض تمام اقوام کی عبادتگاہوں کو بچانا بھی ہے (ح)"۔ اُذِنَ: اذن دیا جاتا ہے ہتھیار اٹھانے کا (یعنی کفار سے مقابلہ کرنے کا)۔ قتال کی یہ اجازت ذی الحجہ 1ھ میں ہوئی۔ مگر قتال کرنے کا حکم رجب یا شعبان 2ھ میں نازل ہوا۔ جہاد بالسیف کے حکم کے لئے دیکھیں سورۃ بقرہ کی آیات 245-217-194-192-2:191۔

بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ
بغیر حق کے مگر یہ کہ وہ کہتے ہیں رب ہمارا اللہ ہے اور اگر نہ دفع کرنا ہوتا

اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ
اللہ کا لوگوں کو بعض کو ان کے ساتھ بعض کے تو ضرور گرا دیئے جاتے راہب خانے

وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ
اور گرجے نصاریٰ کے اور گرجے یہود کے اور مسجدیں کہ ذکر کیا جاتا ہے ان میں نام اللہ کا

كَثِيْرًا ۭ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ
بہت اور البتہ ضرور مدد کریگا اللہ اس کی جو مدد کرے گا اسکی یقیناً اللہ البتہ قوی

عَزِيْزٌ ﴿٤١﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا
عزت والا ہے وہ لوگ کہ اگر طاقت دیں ہم انہیں زمین میں تو قائم کریں

الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا
نماز اور دیں زکوٰۃ اور حکم دیں مناسب بات کا اور منع کریں

عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٤٢﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ
ناپسندیدہ بات سے اور اللہ ہی کیلئے ہے انجام تمام باتوں کا اور اگر وہ جھٹلاویں تجھے

فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿٤٣﴾ وَ
تو یقیناً تکذیب کی پہلے ان سے قوم نوح اور عاد اور ثمود نے اور

قَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿٤٤﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ
قوم ابراہیم اور قوم لوط نے اور مدین والوں نے

وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ
اور تکذیب کی گئی موسیٰ کی پس مہلت دی میں نے کافروں کو پھر پکڑا میں نے انہیں

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٥﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَ
پس کیسا تھا میرا عذاب پس کتنی ہی بستیاں ہیں کہ ہلاک کیا ہم نے جنہیں جبکہ

هِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰي عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ
وہ ظالم تھیں پس وہ گری ہوئی تھیں اپنی چھتوں پر اور کنوئیں بے کار

41۔صَومَه (مفرد)صَوَامِعُ (جمع): راہب خانے۔ بِيَعه: (مفرد) گرجا۔ بِيَعٌ (جمع) گرجے نصاریٰ کے۔صَلَوتا: (مفرد) یہود کا معبد۔ صَلَوٰتٌ(جمع ہے)(نوٹ: صوامِعُ اور بِيَعٌ دونوں کے معنٰی گرجے ہیں)(ii-اقرب)۔(نوٹ: گنبد والی عمارت کو اَلصَّوْمَعَةُ کہتے ہیں۔ صابی قوم کے گرجے کو بھی صَومَعَة کہتے ہیں)۔ مَنْ يَنْصُرُهٗ: یعنی جو اللہ (اس کے رسول اور اس کے دین) کی مدد کرے گا یعنی فرمانبرداری کرے گا تو اللہ اس کی مدد کرے گا۔ مکی زندگی میں آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہ کفار کے ظلم و ستم پر 13 سال تک صبر کرتے رہے۔ مدینہ میں ہجرت کرنے کے بعد کفار کے مقابلہ کی اجازت دی گئی۔ یعنی جہاد بالسیف کی۔ آیات 40 تا 42 ایک ہی تسلسل میں ہیں۔ اللہ ان کی مدد فرمائے گا جو اس کے دین کی مدد کریں گے۔ **42**۔ یہی مسلمان دین کی تبلیغ کریں گے اور قیام صلوٰۃ اور ادائیگی زکوٰۃ اور نیکیوں کے کام کرنے اور برائیوں سے رکنے کی تعلیم دیں گے اور اس پر عمل کریں گے۔ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ: یعنی تمام امور کا فیصلہ اللہ کے پاس ہوگا۔ نیک کاموں سے کامیابی ملے گی اور برے کاموں کا بُرا انجام نکلے گا۔ "تینوں مندرجہ بالا کام (قیام صلوٰۃ، ادائے زکوٰۃ، امر بالمعروف و نہی عن المنکر) اسلامی جماعتی اقتدار کی اصل علامات ہیں (ح)"۔ **45**۔ نَكِيْرِ: انکار کرنا یعنی اس انکار کی سزا دینا۔ **46**۔ کتنی ہی بستیاں، ویران کُوئیں اور بلند محل ہم نے ہلاک کئے۔

وَّقَصۡرٍ مَّشِيۡدٍ ﴿٤٦﴾ اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَتَكُوۡنَ
اور محل پختہ پر کیا پس نہیں چلے وہ زمین میں کہ ہوتے

لَهُمۡ قُلُوۡبٌ يَّعۡقِلُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ اٰذَانٌ يَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا ۚ
ان کے دل وہ عقل کرتے جن سے یا کان وہ سنتے جن سے

فَاِنَّهَا لَا تَعۡمَى الۡاَبۡصَارُ وَلٰـكِنۡ تَعۡمَى الۡقُلُوۡبُ الَّتِىۡ
کیونکہ بات یہ ہے کہ نہیں ہوتیں اندھی آنکھیں و لیکن اندھے ہوتے ہیں دل جو کہ

فِى الصُّدُوۡرِ ﴿٤٧﴾ وَيَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ بِالۡعَذَابِ وَلَنۡ يُّخۡلِفَ
سینوں میں ہیں اور جلد چاہتے ہیں تجھ سے عذاب اور ہرگز نہ خلاف کریگا

اللّٰهُ وَعۡدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوۡمًا عِنۡدَ رَبِّكَ كَاَلۡفِ سَنَةٍ
اللہ اپنے وعدہ کا اور یقیناً ایک دن نزدیک رب کے تیرے مانند ہزار سال کے لیے

مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ﴿٤٨﴾ وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اَمۡلَيۡتُ لَهَا وَ
اس سے جو تم شمار کرتے ہو اور کتنی ہی بستیاں مہلت دی میں نے انہیں جبکہ

هِىَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذۡتُهَا ۚ وَاِلَىَّ الۡمَصِيۡرُ ﴿٤٩﴾ قُلۡ
وہ ظالم تھیں پھر پکڑا میں نے ان کو اور طرف میری ٹھکانا ہے تو کہدے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَـكُمۡ نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿٥٠﴾ فَالَّذِيۡنَ
اے لوگو صرف میں تمہارے لیے ڈرانیوالا ہوں کھلا کھلا پس وہ لوگ جو

اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ﴿٥١﴾
ایمان لائے اور کیں انہوں نے نیکیاں ان کیلئے بخشش ہے اور رزق ہے عزت والا

وَالَّذِيۡنَ سَعَوۡا فِىۡۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيۡنَ اُولٰۤـئِكَ اَصۡحٰبُ
اور وہ لوگ جنہوں نے کوشش کی آیات میں ہماری عاجز کرتے ہوئے یہ لوگ

الۡجَحِيۡمِ ﴿٥٢﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ وَّ
دوزخ والے ہیں اور نہیں بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے کوئی رسول اور

لَا نَبِىٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلۡقَى الشَّيۡطٰنُ فِىۡۤ اُمۡنِيَّتِهٖ ۚ
نہ نبی مگر جب وہ آرزو کرتا ہے روک ڈالتا ہے شیطان آرزو میں اس کی

47۔ اندھے اور بہرے ہونے سے مراد دل کے اندھے ہونا اور حق کو سن دیکھ کر اس کو قبول نہ کرنا ہے۔ یعنی روحانی بصیرت اور شنوائی سے محروم ہیں۔ **48**۔ وَعۡدَهٗ: یعنی عذاب یا فیصلہ کا وعدہ جو خدا نے کیا ہوا ہے پورا ہو کر رہے گا۔ ایک دن ہزار برس کے برابر یعنی عذاب دینے کے وعدہ کی مہلت تمہیں زیادہ لمبی لگتی ہے مگر خدا کے نزدیک ایسا نہیں ہے۔ اس کا ایک دن تمہارے ہزار سال کے برابر ہے (پچاس ہزار سال کے برابر بھی بتایا گیا ہے)۔ **50**۔ آنحضرتؐ تمام زمانوں اور تمام دنیا کے لوگوں کے لئے نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ کھلا کھلا انتباہ کرنے والا بنا کر مبعوث کئے گئے ہیں۔ اَلنَّاسُ سے مراد دنیا کے تمام لوگ ہیں۔ **52**۔ مُعٰجِزِیۡنَ: (ہمارے مقصد میں) ہمیں عاجز (بے بس) کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ
پھر دور کر دیتا ہے اللہ اُسے جو ڈالتا ہے شیطان پھر محکم کرتا ہے اللہ اپنی آیات
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ﴿۵۲﴾ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً
اور اللہ بہت جاننے والا حکمت والا ہے تاکہ کرے وہ جو ڈالتا ہے شیطان آزمائش
لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ
ان لوگوں کے لیے کہ دلوں میں جن کے بیماری اور سخت ہیں دل ان کے
وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۙ﴿۵۳﴾ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ
اور یقیناً ظالم ضرور مخالفت میں ہیں دُور کی اور تاکہ جان لیں وہ لوگ جو
اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ
دیئے گئے علم کہ وہ حق ہے طرف سے رب کی تیرے پس وہ ایمان لاویں اس پر
فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
پھر جھک جاویں اس کیلئے دل ان کے اور یقیناً اللہ ضرور ہدایت دینے والا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ
طرف راہ سیدھی کی اور ہمیشہ رہیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا
مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ
شک میں طرف سے اسکی یہاں تک کہ آوے انکے پاس قیامت اچانک یا آوے انکے پاس
عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ
عذاب دن منحوس کا سلطنت اس دن اللہ کی ہوگی وہ فیصلہ کریگا
بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ
درمیان ان کے پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور کیں نیکیاں باغات میں ہوں گے
النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ
نعمتوں والے اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور تکذیب کی آیات کی ہماری پس یہ لوگ ایسے ہیں کہ
لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ ع ۹/۱۴ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ
ان کے لیے عذاب ہے ذلیل کرنیوالا اور وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی راہ میں

53۔ اُمْنِيَّةٌ: تمنا، آرزو، خواہش یا ارادہ (تاج)۔ "اس آیت سے بعض نے یہ سمجھا ہے کہ بعض وقت انبیاء کی وحی میں القاء شیطانی ہو جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط بات ہے۔ اس کے متعلق تو قرآن میں صاف طور پر آتا ہے۔ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا (72:28) کہ نبی کی وحی کے آگے اور پیچھے اللہ تعالیٰ (فَاِنَّهٗ) حافظ ہوتا ہے۔ جب بھی انبیاء نے توحید و رسالت کو پہنچانے کی آرزو کی تو کوئی نہ کوئی شیطان ان کی اس (تمنا) طلبگاری یا آرزو کی راہ میں روک ڈالنے لگ گیا تو اللہ تعالیٰ اس شیطان کی تمام شرارتوں کو مٹا دیتا اور اس کے اثرات کو محو کر دیتا ہے (ح)"۔ اللہ تعالیٰ نبی کو محفوظ رکھتا ہے اور شیطان نامراد اور ناکام رہتا ہے۔ مزید برآں وحی الٰہی (قرآن) کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ اٹھا رکھا ہے (15:10)۔ **54**۔ فِتْنَةً: نبی کے ارادوں میں شیطان جو روکیں یا مشکلات ڈالتا ہے بالآخر وہ ان لوگوں کے دلوں میں جن میں بیماری ہوتی ہے ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہیں مگر صاحب علم لوگ جان لیتے ہیں اَنَّهُ الْحَقُّ کہ قرآن حق تعالیٰ ہی نے نازل فرمایا ہے۔ **55**۔ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ: لَهٗ یعنی اللہ کے لئے ان کے دل جھک جائیں۔ اللہ مؤمنوں کو سیدھے راہ کی ہدایت دیتا ہے۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیابی عطاء فرماتا ہے۔ **56**۔ فِيْ مِرْيَةٍ: مِنْهُ سے مراد قرآن ہے کہ اس کے بارے میں شک میں ہیں۔ عَذَابَ يَوْمٍ عَقِيْمٍ: (منحوس دن کا عذاب): اس سے مراد ابن عباسؓ، مجاہد اور قتادہ نے یوم بدر لیا ہے جب مکہ کے مشرک عمائدین پر سخت تباہی آئی۔ پس کفار کے لئے یہ دن منحوس ثابت ہوا۔ نیز اس سے مراد فتح مکہ بھی ہے جب مسلمانوں کا لشکر اچانک مکہ میں پہنچا اور شرک کا ہمیشہ کے لئے مکمل صفایا کر دیا۔ اس دن آنحضرتؐ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (17:82) یعنی حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ یقیناً باطل کا خاتمہ ہونا ہی تھا اور اللہ کے دین کی حکومت کا نفاذ ہو گیا۔ **57**۔ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ: سلطنت اس دن صرف اللہ ہی کی ہوگی۔ نیز دیکھیں (25:27) اور (40:17)۔

اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ
اللہ کی پھر قتل کئے گئے یا مر گئے ضرور رزق دیگا انہیں اللہ رزق اچھا
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٥٩﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا
اور یقیناً اللہ ہاں ضرور وہی بہتر ہے رزق دینے والوں سے ضرور داخل کریگا انہیں ایسی داخل ہونے کی جگہ
يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿٦٠﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ
میں کہ وہ پسند کرینگے اسے اور یقیناً اللہ بہت جاننے والا بُردبار ہے یہ اور جو
عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ
بدلہ لے مانند اس کی کہ تکلیف دی گئی اسے ساتھ اسکے پھر سرکشی کی گئی اس پر البتہ ضرور مدد دیگا اُسے
اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿٦١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ
اللہ یقیناً اللہ بہت معاف کرنیوالا بہت بخشنے والا ہے یہ اس لیے ہے کہ اللہ داخل کرتا ہے
الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ
رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور یقیناً اللہ
سَمِيْعٌ ۢ بَصِيْرٌ ﴿٦٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا
خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور یقیناً جسے
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ
وہ پکارتے ہیں سوائے اس کے وہی باطل ہے اور یقیناً اللہ ہی بہت بلند
الْكَبِيْرُ ﴿٦٣﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۟
(اور) بڑا ہے کیا نہیں دیکھا تو نے یقیناً اللہ نے اُتارا بادل سے پانی
فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿٦٤﴾ ۚ لَهٗ
پس ہو جاتی ہے زمین سبز یقیناً اللہ مہربان ہے (اور) بہت خبر رکھنے والا ہے اسی کا
مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ
ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور یقیناً اللہ البتہ وہی بے پروا
الْحَمِيْدُ ﴿٦٥﴾ ع ٨ / ١٥ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ
خوبیوں والا ہے کیا نہیں دیکھا تو نے کہ اللہ نے کام میں لگا دیا ہے تمہارے لیے جو زمین میں ہے

59۔ یعنی اسی ہجرت کی حالت میں موت آگئی یا شہید ہو گئے تو اللہ تعالیٰ جنت میں روحانی نعماء (رزق) سے نوازے گا۔ جیسا کہ اگلی آیت میں وضاحت ہے۔ **60**۔ اُن کو جنت میں داخل کرے گا اور ان کی لغزشوں اور کمزوریوں سے درگزر فرمائے گا کیونکہ وہ خوب جاننے والا اور بردبار ہے۔ **61**۔ ذَالِکَ: یہ اسی طرح ہے (یعنی جو آیات 59 اور 60 میں فرمایا ہے)۔ مظلوم ظالم سے اتنا ہی بدلہ لے جتنا اس پر ظلم ہوا ہے۔ اس کے بعد پھر اگر ظالم اُس مظلوم پر ظلم کرے تو اللہ مظلوم کی مدد فرمائے گا۔ کفار نے پہلے مسلمانوں پر ظلم ڈھائے پھر جب مسلمانوں نے بدر میں بدلہ لیا تو کفار نے اُحد میں پھر ظلم کیا۔ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ: مگر باوجود اس کے اگر اس کا دشمن اُلٹا اس پر چڑھ آئے یعنی ظلم کرے تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مدد فرمائے گا۔ جیسا کہ جنگ احزاب میں ہوا جب دشمن سخت آندھی کے طوفان سے مجبور ہر کر واپس بھاگ گئے۔ اسی طرح فتح مکہ ہوا اور شرک کا خاتمہ ہو گیا۔ **62**۔ اسی طرح کفر کی رات کے بعد اسلام کا روشن دن چڑھائے گا۔ **63**۔ "اُن تین آیات میں تین دفعہ ذَالِکَ کا لفظ آیا ہے۔ یہ دراصل مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دینے کی تین وجوہات کا بیان ہے تاکہ مظلوم دفع ظلم کر سکے (ح)"۔ **64**۔ جیسے خشک سالی کے بعد بارش کے پانی سے زمین سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے ایسے ہی اب مجاہدین کے ذریعہ اسلام کی سربلندی دنیا میں قائم ہونے والی ہے۔ اور مخالفت کے بادل چھٹ جانے والے ہیں۔ **65**۔ یعنی ہر چیز اللہ کے قبضے میں ہے اور وہی مالک حقیقی ہے پیدائش کے حساب سے بھی اور ملکیت کے لحاظ سے بھی اور تصرف کرنے کے اعتبار سے بھی۔

وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ

اور کشتیوں کو بھی جو بہتی ہیں سمندر میں ساتھ حکم کے اسکے اور وہ تھامتا ہے آسمان کو

اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ

گرنے سے زمین پر بغیر حکم کے اس کے یقیناً اللہ ساتھ لوگوں کے

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ؗ ثُمَّ

البتہ بہت مہربان بہت رحم کرنیوالا ہے اور وہی ہے جس نے زندہ کیا تم کو پھر

يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾

مارے گا تم کو پھر زندہ کرے گا تم کو یقیناً انسان البتہ بہت کفر کرنیوالا ہے

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ

ہر اُمت کے لیے بنائی ہم نے قربانی وہ کرتے ہیں اُسے پس نہ جھگڑیں وہ تجھ سے

فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٦٧﴾

اس معاملہ میں اور بُلا طرف اپنے رب کی یقیناً تو البتہ ہدایت سیدھی پر ہے

وَاِنْ جَادَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَللّٰهُ

اور اگر وہ جھگڑیں تجھ سے تو کہدے ۔ اللہ زیادہ جانتا ہے اسے جو تم کرتے ہو اللہ

يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ

فیصلہ کریگا درمیان تمہارے بروز قیامت اس میں کہ ہو تم جس میں

تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ

اختلاف کرتے کیا نہیں جانا تم نے کہ اللہ جانتا ہے جو آسمان میں ہے

وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

اور زمین میں یقیناً یہ کتاب میں ہے یقیناً یہ اللہ پر

يَسِيْرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ

آسان ہے اور وہ عبادت کرتے ہیں سوائے اللہ کے اس کی کہ نہیں اُتاری اس نے اس کی

سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ

کوئی دلیل اور اس کی کہ نہیں انہیں اس کا کوئی علم اور نہیں ظالموں کے لیے کوئی

66۔ سَخَّرَ لَكُمْ: تمہارے لئے کام میں لگا دیا: زمین پر تمام وہ چیزیں جانور، درخت، پودے، پہاڑ، سمندر، دریا، نہریں، معدنیات اللہ نے انسانوں کے ماتحت کر دیں کہ وہ ان سے فائدے اٹھائیں۔ تَقَعَ: وقوع، گرنا۔ وَاقِعَةٌ: گرنے یا ہو جانے والی۔ اَلسَّمَآءُ: یعنی پورا عالم بالا جیسے سورج، چاند، ستارے وغیرہ۔ یہ سب اگر آپس کی کششِ ثقل کی وجہ سے زمین پر آپڑیں تو تباہ و برباد ہو جائیں مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت نے انہیں تھام رکھا ہے تاکہ اس کے خاص حکم کے بغیر دنیا پر عذاب نہ آئے۔ **67**۔ لَكَفُوْرٌ: ناشکرا ہے اللہ کے احسانات کا۔ سخت انکاری ہے۔ **68**۔ مَنْسَک: جگہ جہاں انسان کو جانے کی الفت اور عادت ہو۔ مثلاً مسجد، دوکان، بازار وغیرہ نیز طریق عبادات یا قربانی (حج کے دنوں میں)۔ مَنْسَكًا: قربانی، یا عبادت کا طریق۔ حج کے موقعہ پر قربانی کرنے کے متعلق ہدایات۔ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ: یعنی اسلامی طریقہ عبادت کے متعلق اعتراض یا جھگڑا نہ کریں کیونکہ دوسرے دینوں والے بھی اپنے اپنے طریق پر قربانی کرتے ہیں۔ کفار کا اعتراض تھا کہ مسلمان خود جانوروں کو مار کر کھاتے ہیں مگر خدا کا مارا ہوا حرام قرار دیتے ہیں۔ اس کا جواب دیا ہے کہ ہر امت کے لئے اللہ نے طریقہ رکھا ہے جس کے مطابق وہ قربانی کرتے ہیں۔ "اُمَّةٌ کا لفظ مؤنث ہے آگے اس کی ضمیر کے لئے هُمْ جمع مذکر آیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ افرادِ امت (ii)"۔ **71**۔ فِيْ كِتَاب: یہ اللہ کی کتاب میں محفوظ ہے۔ محفوظ کر دینا اللہ کے لئے آسان ہے۔ لوگوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں یعنی علم الٰہی میں ہیں۔ **72**۔ مَا: اس کی۔ لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ: جس کے بارے میں (اللہ نے) کوئی دلیل نہیں اتاری یعنی اللہ نے کہیں یہ نہیں کہا کہ بتوں کی عبادت کرو۔ معبودانِ باطلہ کے حق میں نہ کوئی وحی اور نہ کوئی دلیل ہے کہ ان کی عبادت کرو۔ نہ ہی ان کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے۔ بلکہ مؤمنوں کو ہمیشہ فتح حاصل ہوتی ہے اور مشرکوں کو شکست اور نامرادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور نہ مشرکوں نے غور وخوض کر کے کوئی علم حاصل کیا ہے کہ یہ عقیدہ بودا ہے۔ علم سے مراد یہاں الہامی کتاب کا علم ہے۔

نَّصِيْرٍ ﴿٧٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ

مددگار اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر آیات ہماری کھلی کھلی تو پہچانتا ہے

فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۭ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ

چہروں میں ان لوگوں کے جنہوں نے کفر کیا ناپسندیدگی کو قریب ہیں کہ حملہ کر دیں

بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۭ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ

ان لوگوں پر جو پڑھتے ہیں ان پر آیات ہماری تو کہدے کیا پس آگاہ کروں میں تم کو زیادہ بری بات

مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ اَلنَّارُ ۭ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ

پر اس سے بھی (وہ) آگ ہے وعدہ کیا ہے اس کا اللہ نے ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٣﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا ع

اور کیا ہی برا ہے ٹھکانا اے لوگو بیان کی جاتی ہے ایک مثال پس غور سے سنو

لَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا

اُسے یقیناً وہ جنہیں تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے ہرگز نہ پیدا کرینگے وہ

ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ

کوئی مکھی اور اگرچہ جمع ہو جاویں وہ سب اس کیلئے اور اگر چھین لے ان سے مکھی

شَيْـــًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ ضَعُفَ الطَّالِبُ

کچھ تو نہیں چھڑا سکیں گے اُسے اس سے کمزور ہوا طالب

وَالْمَطْلُوْبُ ﴿٧٤﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اور مطلوب نہیں قدر کی انہوں نے اللہ کی حق قدر کرنے کی بیشک اللہ

لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٧٥﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ

قوی ہے عزت والا ہے اللہ چنا کرتا ہے فرشتوں میں سے رسول اور

النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٧٦﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

انسانوں میں سے یقیناً اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے وہ جانتا ہے جو آگے ہے ان کے

وَمَا خَلْفَهُمْ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٧٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور جو پیچھے ہے ان کے اور طرف اللہ کی لوٹائے جاتے ہیں تمام حالات اے لوگو جو

73۔ اَلۡمُنۡکَرَ: انکار، ناخوشی، ناپسندیدگی کے آثار۔ یَسۡطُوۡنَ: مسلط ہونا۔ حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ بِشَرٍّ مِنۡ ذٰلِکُمۡ: تمہاری ناخوشی سے بدتر چیز یعنی اَلنَّار (جہنم کی) آگ ہے۔ اس سے بچو۔ مطلب یہ کہ اے منکرو ابھی تو آیات اللہ سن کر تمہارے چہروں سے ناخوشی کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اگر اس ڈگر پر چلتے رہے تو اس سے بدتر حالت میں تمہیں رکھا جائے گا یعنی جہنم کی آگ میں۔ (نوٹ: یَبۡسُطُوۡنَ: شدت سے پکڑتے ہیں۔ یَسۡطُوۡنَ: مسلط ہونا، حملہ کرنا چاہتے ہیں(+)")۔ **74**۔ طَالِب: (بتوں کی) عبادت کرنے والا (مشرک)۔ مطلوب: معبودانِ باطلہ (یعنی عابد اور معبود دونوں۔ مشرک اور بُت وغیرہ)۔ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالۡمَطۡلُوۡبُ: فیض کا طالب اور جس سے فیض طلب کیا جاتا ہے دونوں ہی کمزور اور بے بس ہیں۔ "+حضرت عیسیٰ بھی معبودانِ باطلہ میں گنے جاتے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے بھی کوئی جانور چمگادڑ وغیرہ پیدا نہیں کیں"۔

۔اس میں پیشگوئی بھی پنہاں ہے کہ فتح مکہ کے وقت خانہ کعبہ سے سب بُت نکال دیئے جائیں گے اور نہ وہ بُت اور نہ ہی ان کی عبادت کرنے والے کچھ مزاحمت کر سکیں گے۔ چنانچہ اس موقع پر ہندہ زوجہ ابوسفیان نے برملا اعلان کیا کہ بتوں نے ان کی کوئی مدد نہیں کی۔ نہ ہی بتوں سے ان کو کچھ حاصل ہوا۔ اس نے اسلام قبول کر لیا۔

75۔ "Oمشرک سمجھتے ہیں کہ گویا خدا کا کارخانہ بغیر دوسرے شرکاء کے چل نہیں سکتا۔ حالانکہ خدا اپنی ذات میں صاحبِ قوتِ تامہ اور غلبہ کاملہ ہے۔ ہر ایک چیز کی تمام ڈوریاں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں"۔ اگر مشرکوں کو اللہ کی عظمت، جلالت، قدرت، طاقت اور اس سے زیادہ بے پناہ قوتوں کا علم ہو تو بتوں کو اللہ کا شریک نہ بناتے۔ **76**۔ یَصۡطَفِیۡ مضارع کا صیغہ ہے یعنی اس میں زمانہ حال اور آئندہ زمانہ دونوں شامل ہیں۔ یعنی اللہ بھیجتا ہے اور آئندہ بھی بھیجتا رہے گا فرشتوں کو اور انسانوں کو اپنا رسول بنا کر۔ اس کے منقطع ہونے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کس کو، کب اور کہاں رسول بنا کر بھیجے۔ (دیکھیں 6:125)۔ **77**۔ اللہ کی طرف سب معاملات لوٹائے جائیں گے یا لوٹائے جاتے ہیں فیصلہ کے لئے جبکہ معبودانِ باطلہ کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ ہر معاملہ میں اختیار صرف اللہ ہی کا ہے۔ اس لئے نافرمانی کی بجائے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ تا نجات پاؤ۔

اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا
ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور عبادت کرو اپنے رب کی اور کرو
الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۩ ٧٧ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ
نیکی تاکہ تم کامیاب ہو اور جہاد کرو اللہ (کی راہ) میں حق
جِهَادِهٖ ۭ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ
جہاد کرنے کا اسکے اسی نے چُنا تم کو اور نہیں بنائی اُس نے تم پر دین میں
مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ
کوئی تنگی مذہب باپ تمہارے ابراہیم کا اسی نے نام رکھا تمہارا
الْمُسْلِمِيْنَ ۥ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ
مسلمان پہلے سے اور اس میں تاکہ ہو رسول
شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَى النَّاسِ ښ
نگران تم پر اور تم ہو نگران لوگوں پر
فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ
پس قائم کرو نماز اور دو زکوٰۃ اور مضبوط پکڑو اللہ کو
هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ٧٨ ع ١٠/٦ ١٧
وہ آقا ہے تمہارا پس کیا ہی اچھا ہے آقا اور کیا ہی اچھا ہے مددگار

78۔ کامیابی کے لئے مندرجہ امور کو صدق دل سے بجا لاؤ یعنی رکوع، سجود، عبادت اور نیکی کے کام کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ امام شافعی کے نزدیک یہاں سجدہ کرنا چاہئے۔ باقی چودہ مقاماتِ سجدات پر تمام متفق ہیں کہ وہ واجب ہیں۔ **79**۔ "+ جَاهِدُوْا: اللہ کی راہ میں کوشش کرو جان، مال اور عبادت سے"۔ اسلام کے معنٰی: اللہ کے ساتھ سلامتی یعنی اُس کی مکمل تابعداری اور لوگوں کے ساتھ سلامتی یعنی لوگ جس سے امن اور سلامتی میں رہیں (بخاری 2:3)۔ دین میں کوئی تنگی نہیں بنائی تم پر یعنی احکامات ادا کرنے آسان رکھے۔ حضورؐ نے فرمایا اَلدِّیْنُ یُسْرٌ کہ دین (پر عمل کرنا) آسان ہے (بخاری)۔ "تمہارے باپ ابراہیمؑ کا دین مسلمان (اسلام) ہے"۔ عرب لوگ ابراہیمؑ کے بیٹے اسماعیلؑ کی نسل سے ہیں۔ اس لئے تمہارا باپ کہا۔ هُوَ: یعنی پہلے بھی اور اب بھی اُس نے (یعنی اللہ نے) تمہارا نام مسلمان رکھا۔ وَفِيْ هٰذَا یعنی قرآن میں بھی۔ "اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ سوائے مسلمانوں کے کسی دین کا نام الہامی کتاب نے نہیں رکھا (ح)"۔ مِنْ قَبْلُ: اس سے پہلے بھی۔ جیسے 2:129 میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا اُمَّةً مُّسْلِمَةً بننے کے لئے ہے۔ شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ: حدیث میں آنحضرتؐ کا فرمان ہے اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ هُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ کہ ہر مسلمان اپنے دائرہ میں نگران ہے اپنے ماتحتوں پر۔ اور اس سے اُس کی رعیت کے بارے میں باز پُرس ہو گی۔ رسول تم پر نگران یا استاد ہے۔ اور تم لوگوں کے لئے نگران یا استاد ہو۔ تا اُن کو دین سکھاؤ (2:144)۔ "یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ نماز کا اجتماعی طریق قائم رکھا جائے اسی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی کا نظام بھی استوار کیا جائے اور یگانگت کے ساتھ الٰہی رسی کو تھامے رہنے سے۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ترجمہ: اور اللہ کی رسی کو تھام رکھو سب کے سب اکٹھے ہو کر اور تفرقہ نہ ڈالو (وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ)"۔

23-سُوۡرَۃُ الۡمُؤۡمِنُوۡن (مکی)

سُوۡرَةُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ١
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ٢ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ صَلَاتِهِمۡ
یقیناً کامیاب ہوگئے مومن جو وہ کہ نماز میں اپنی
خٰشِعُوۡنَ ٣ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ٤ وَ
خشوع کرتے ہیں اور وہ کہ جو لغو سے اعراض کرنیوالے ہیں اور
الَّذِيۡنَ هُمۡ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوۡنَ ٥ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ
وہ کہ جو زکوٰۃ (ادا) کرنے والے ہیں اور وہ کہ جو اپنی شرمگاہوں کی
حٰفِظُوۡنَ ٦ اِلَّا عَلٰٓى اَزۡوَاجِهِمۡ اَوۡ مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ
حفاظت کرنیوالے ہیں سوائے اپنی بیویوں کے یا جن کے مالک ہوئے ہیں دائیں ہاتھ ان کے (یعنی
فَاِنَّهُمۡ غَيۡرُ مَلُوۡمِيۡنَ ٧ فَمَنِ ابۡتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
لونڈیاں) پس یقیناً وہ نہ ملامت کئے جانے والے ہیں پس جس نے چاہا علاوہ اس کے تو وہ لوگ
هُمُ الۡعٰدُوۡنَ ٨ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ
ہی حد سے بڑھنے والے ہیں اور وہ کہ جو اپنی امانتوں کی اور اپنے عہد کی
رٰعُوۡنَ ٩ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَلٰى صَلَوٰتِهِمۡ يُحَافِظُوۡنَ ١٠
رعایت رکھنے والے ہیں اور وہ کہ جو نمازوں پر اپنی حفاظت کرتے ہیں
اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡوٰرِثُوۡنَ ١١ الَّذِيۡنَ يَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ
یہ لوگ ہی وارث ہونیوالے ہیں وہ جو کہ وارث ہوں گے فردوس کے
هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ١٢ وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ
وہ اس میں رہ پڑنے والے ہیں اور یقیناً یقیناً پیدا کیا ہم نے انسان کو

الجزء ۱۸

2- قَدۡ اَفۡلَحَ: اپنے مقصد حیات میں وہ مؤمن کامیاب ہوگئے۔ یعنی آگے جو آیت نمبر 10 تک میں مندرجہ احکامات الٰہی پر عامل رہے۔ وہ دنیا اور آخرت کی حسنات کے وارث ہوئے۔
3- خَاشِعُوۡنَ: نماز میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں۔ نماز وقت پر ادا کی جائے۔ نماز باجماعت ہو۔"+ خَاشِعُوۡنَ: تذلّل سے قیام صلوٰۃ میں مطابق امر اللہ مُصَلّٰی سے باہر نظر نہ ڈالے بلکہ ہاتھ پاؤں کو بھی روک رکھے اور اِدھر اُدھر نہ ہلائے یہ سب خَاشِعُوۡنَ میں آتا ہے"۔ 4- لَغۡوٌ: فضول ۔ بے معنی کاموں سے رُکے۔ 5- "+ زکوٰۃ- 1- ایک زکوٰۃ نصاب پر ہوتی ہے۔ 2- جو مال خدا کی راہ میں خرچ کرے خیرات کرتے ہوئے۔ 3- کسی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا۔ 4- لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر ایمان رکھنا۔ یہ سب کام موجب تزکیۂ نفس ہیں (19:14) یعنی زکوٰۃ ہیں"۔ 7- یعنی اُن کے معاملہ میں کوئی ملامت نہیں جو عورتیں جنگ کے نتیجہ میں تمہارے قبضہ میں آگئیں نہ وہ خود آزاد ہوئیں اور نہ ہی دوسروں نے ان کو آزاد کروایا (ii)"۔ اُن سے مباشرت جائز ہے یعنی جنسی تعلقات رکھنا منع نہیں ۔(ii)"۔ 8- اِن کے علاوہ دیگر غیر عورتوں سے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت ضروری ہے۔ اسلام میں مُتعہ حرام ہے یعنی عارضی نکاح کرنا۔ جو ایسا کام کرے گا وہ اللہ کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کا مرتکب ہوگا۔ 9- اللہ سے کئے ہوئے عہد اور بندوں سے کئے ہوئے عہد وپیمان امانتیں ہیں۔ اُن کو پورا کرو۔ اسی طرح ماتحت اور رعایا بھی امانت ہیں۔ اُن کے حقوق بھی ادا کرو۔ 10- "یُحَافِظُوۡنَ: نمازوں کی حفاظت کرو وقت کے لحاظ سے۔ ارکان کی تعدیل ادا کرنے کے لحاظ سے۔ خشوع وخضوع سے اور باجماعت نماز ادا کرنے کے لحاظ سے (+)"۔ 11- وارِث ہوں گے یعنی جنت کے مالک ہوں گے۔ 12- فِرۡدَوۡس: یعنی Paradise۔ یہ ایک بہت وسیع جگہ ہے جس میں بکثرت باغات، چمن، گلشن اور رہائش کی جگہیں ہیں جو اُن کی ملکیت میں دی جائیں گی۔ نہروں کی بھی بہتات ہوگی۔ (نوٹ: یہ دنیا کی اشیاء کی مثالیں دے کر جنت کی تعریف کی گئی ہے۔ ورنہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جنت کی حقیقت نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی دل (ودماغ) کے تصور میں آئی۔ جنت مادی نہیں ہوگی بلکہ روحانی جگہ ہے۔ اس کی اصلیت کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے) (50:35-36)۔ 13- سُلٰلَۃٍ: کسی چیز کا جوہر۔ سَت۔ خلاصہ (Extract)۔ طِیۡن: گیلی مٹی۔ یعنی انسان کی پیدائش گیلی مٹی میں پائے جانے والے عناصر (سَت) سے ہوئی ہے۔ انسان کا جسم غذا سے بنتا ہے اور غذا مٹی اور پانی (گیلی مٹی) سے بنتی ہے۔ پھر جسم سے نطفہ (اور عورت میں بیضہ یعنی انڈا) بنتا ہے۔ ان کے ملاپ سے انسان پیدا ہوتے ہیں۔ پھر مرنے کے بعد ایک لطیف تر (روحانی) جسم کیوں تیار نہیں ہو سکتا۔

سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ

خلاصہ سے کیچڑ کے پھر بنایا ہم نے اُسے نطفہ ٹھہرنے کی جگہ

مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ

مضبوط میں پھر بنایا ہم نے نطفہ سے خون کا لوتھڑا پھر بنایا ہم نے خون کے لوتھڑے کو

مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ

گوشت کا ٹکڑا پھر بنایا ہم نے گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں پھر پہنایا ہم نے ہڈیوں کو

لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۗ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ

گوشت پھر بنایا ہم نے اسے پیدائش اور (قسم) میں پس برکت والا ہے اللہ جو زیادہ اچھا ہے

الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ

تمام بنانے والوں سے پھر یقیناً تم بعد اس کے البتہ مرنے والے ہو پھر

اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ

یقیناً تم بروز قیامت اُٹھائے جاؤ گے اور یقیناً یقیناً پیدا کئے ہم نے اوپر تمہارے

سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَاَنْزَلْنَا

سات راستے اور نہیں ہم مخلوق سے غافل اور اُتارا ہم نے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا

بادل سے پانی اندازہ سے پس رکھا ہم نے اسے زمین میں اور یقیناً

عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ

ہم لے جانے پر اس کے ضرور قادر ہیں پس پیدا کئے ہم نے تمہارے لیے ساتھ اسکے باغات

مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا

کھجوروں اور انگوروں کے تمہارے لیے ان میں میوے ہیں بہت اور انہیں

وقف لازم

تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ

تم کھاتے ہو اور (اُگایا) ایک درخت جو نکلتا ہے طور سینا سے اُگتا ہے

بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ

ساتھ چکنائی اور لازمہ سے کھانیوالوں کے لیے اور یقیناً تمہارے لیے چارپایوں میں

14۔ فِیۡ قَرَارٍ مَّکِیۡنٍ: مضبوط رہنے کی جگہ یعنی رحم مادر میں جہاں بچہ نو(9) مہینے پرورش پاتا ہے۔ **15**۔ "خَلۡقًا اٰخَرَ: یعنی مکمل انسانی وجود پیدا ہو گیا(ii)"۔ جو بچپن سے بڑھاپے تک رہتا ہے۔ دیکھیں (22:6)و(40:68)۔ **18**۔ سَبۡعَ طَرَآئِقَ: سات راستے۔ (سات کا مطلب بہت سارے بھی ہے)۔ نیز دیکھیں 78:13۔ تمہارے اوپر سات راستے بنائے یعنی سات کُرّوں (Planets) کے مدار (راستے) یا Orbits بنائے جن پر وہ چکر لگاتے ہیں یعنی نظام شمسی میں زمین کے علاوہ دیگر سات کُرے جو سورج کے گرد اپنے اپنے مدار میں چکر لگاتے ہیں۔ اور نہیں ہم مخلوق سے غافل: یعنی ہم انسانوں کو پیدا کرنے کے بعد غافل یا بے تعلق نہیں ہوئے بلکہ نظام قدرت اُن میں ہر دم جاری رہتا ہے(کچھ تفصیل اس کی آیت 19 تا 23 تک چلتی ہے)۔ ہم اپنی مخلوق کی ضروریات حقہ سے بے خبر نہ تھے۔ **19**۔ فَاَسۡکَنّٰہُ: ہم نے برسنے والے پانی کو زمین پر سمندروں، دریاؤں، نہروں اور تالابوں وغیرہ کی صورت میں ٹھہرا دیا۔ اور سطح زمین کے نیچے بھی ہم نے پانی کا ذخیرہ جمع کر دیا۔ عَلٰی ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوۡنَ: بِہٖ یعنی اس پانی کو بخارات بنا کر اُڑا لے جاتے ہیں۔ یا زمین میں جذب ہو کر کم ہو جاتا ہے۔ یا پانی سطح زمین میں اتنی نیچی کر دیں کہ تمہارے لئے پانی کا حصول ناممکن ہو جائے۔ **20**۔ بِہٖ یعنی پانی سے۔ فِیۡهَا: باغوں میں۔ یعنی پانی سے باغات اُگتے ہیں جن کے پھلوں سے تم لطف اندوز ہوتے ہو۔ **21**۔ "زیتون کا درخت مراد ہے جس سے تیل بھی نکلتا ہے جو بطور صِبۡغٍ (سالن) بھی استعمال ہوتا ہے۔ دیکھیں (24:36)۔(11)"۔

لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ
البتہ عبرت ہے ہم پلاتے ہیں تم کو وہ جو پیٹوں میں ہے ان کے اور تمہارے لیے ان میں منافعے ہیں
كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۲۲ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝۲۳ ع ۲۳ / ۱
بہت اور بعض ان سے تم کھاتے ہو اور ان پر اور کشتیوں پر تم سوار کئے جاتے ہو
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
اور یقیناً یقیناً بھیجا ہم نے نوح کو طرف اسکی قوم کے پس کہا اس نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۲۴ فَقَالَ الْمَلَؤُا
نہیں تمہارے لیے کوئی خدا سوائے اس کے کیا پس تم نہیں تقویٰ کرتے پس کہا سرداروں نے
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ
ان لوگوں کو جنھوں نے کفر کیا قوم میں سے اس کی نہیں یہ مگر انسان مانند تمہاری
يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰۗئِكَةً ۚ
یہ چاہتا ہے کہ فضیلت حاصل کرے تم پر اور اگر چاہتا اللہ البتہ اتارتا فرشتے
مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۵ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ
نہیں سنی ہم نے یہ (بات) اپنے باپ دادا پہلوں سے نہیں یہ مگر ایسا آدمی کہ
بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۲۶ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ
اسے جنون ہے پس تم انتظار کرو ساتھ اس کے کچھ وقت تک اس نے کہا اے رب میرے مدد کر میری
بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝۲۷ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا
اسلئے کہ تکذیب کی انھوں نے میری پس وحی کی ہم نے طرف اس کی یہ کہ بنا کشتی سامنے آنکھوں کے ہماری اور
وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا
(ساتھ) وحی کے ہماری۔ پس جب آئے حکم ہمارا اور جوش مارے تندور تو داخل کر اس میں
مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ
ہر چیز سے جوڑے کے دونوں اور گھر والوں کو اپنے سوائے اس کے کہ گذر چکی اس پر
الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ
بات ان میں سے اور نہ مخاطب ہو مجھ سے بارے میں ان لوگوں کے جنھوں نے ظلم کیا یقیناً وہ

22۔ فِيْهَا۔ مِنْهَا۔ عَلَيْهَا سے مراد مویشی ہیں۔ ہم تم کو پلاتے ہیں جو اُن کے پیٹوں میں ہے۔ یعنی دودھ۔ عِبْرَةٌ: سبق، ثبوت، علم۔ اور اس کے علاوہ مویشیوں کے دیگر بہت سے فوائد ہیں۔ اور تم مویشیوں کا گوشت بھی کھاتے ہو۔ دودھ کی بناوٹ اس طرح ہے کہ غذا خون بن جاتی ہے اور خون آخر دودھ بن جاتا ہے فرمایا کہ تم کو جانوروں کے پیٹ میں جو کچھ ہوتا ہے۔ اس سے دودھ بنا کر پلایا ہے۔ **23**۔ وَعَلَيْهَا: اور ان (مویشیوں) پر تم سواری بھی کرتے ہو اس لئے خدا کا شکر بجا لاؤ۔ **24**۔ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ: یعنی تم (عذاب سے) کیوں نہیں ڈرتے جو شرک کی پاداش میں آئے گا۔ **25**۔ یعنی نبی کے ساتھ فرشتے اتارتا یا بشر کی بجائے فرشتے نبی ہو کر اُترتے تب ہم مان لیتے۔ **26**۔ بِهٖ: (نوحؑ) کے ساتھ۔ جِنَّةٌ: جنون ہے۔ گویا نوحؑ مجنون ہے جو کہتا ہے کہ طوفان کا عذاب آئے گا۔ فَتَرَبَّصُوْا: پس (اس کے انجام کا) انتظار کرو۔ یہ خود ہی ختم ہو جائے گا۔ **27**۔ قَالَ: (نوحؑ نے) کہا: مراد دعا مانگی۔ (54:11)۔ **28**۔ "بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا: یعنی ہماری نگرانی اور حفاظت میں اور وحی کے مطابق کشتی بنا (ح)"۔ وَفَارَ التَّنُّوْرُ: اور جوش مارے (پانی) تنور سے۔ تنُور یعنی زمین کے اوپر کا حصہ۔ یعنی جب زمین سے چشمہ پھوٹ پڑے۔ جب ہمارا (عذاب کا) حکم آئے: (اَمْرُنَا)۔ فَاسْلُكْ فِيْهَا: پس تو داخل کر کشتی میں۔ مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ: ہر چیز یعنی ضروری گھریلو جانور کے دونوں فرد (نر اور مادہ) کا ایک جوڑا (نہ کہ دو، دو جوڑے)۔ جانور: بھیڑ، بکری، گائے، اونٹ وغیرہ کا۔ پس دو زَوج کے معنے ہوئے ایک جوڑے کے دونوں فریق۔ نر بھی ایک زوج ہے اور مادہ بھی ایک زوج ہے۔ گزر چکی جس پر بات: یعنی جن کے متعلق عذاب دینے کا اللہ نے فیصلہ کر لیا ہے۔ فردِ جرم لگ گئی ہے۔ اور مجھ سے مخاطب نہ ہو کہ ظالموں کے حق میں رحم کی دعا کرے۔

مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ
غرق کئے جانیوالے ہیں پس جب ٹھیک بیٹھ جاوے تو اور جو ساتھ ہیں تیرے کشتی پر
فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾
پس تو کہدے سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے نجات دی ہمیں لوگوں ظالموں سے
وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۳۰﴾
اور تو کہدے اے رب میرے اتار مجھے اُترنے کی جگہ مبارک پر اور تو بہتر ہے تمام اتارنے والوں سے
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ
یقیناً اس میں البتہ نشانات ہیں اور یقیناً ہم ہیں البتہ امتحان لینے والے پھر پیدا کئے ہم نے
بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
بعد ان کے لوگ اور پس بھیجا ہم نے ان میں رسول ان میں سے
ع ۲ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾
کہ عبادت کرو اللہ کی نہیں تمہارے لیے کوئی خدا سوائے اس کے کیا پس نہیں تم تقویٰ کروگے
وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ
اور کہا سرداروں نے قوم میں سے اس کی وہ جنہوں نے کہ کفر کیا تھا اور تکذیب کی تھی ملنے کی
الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا
آخرت کو اور آسودگی دی تھی ہم نے انکو زندگی ورلی میں نہیں یہ مگر
بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا
انسان مانند تمہاری کھاتا ہے اس سے کہ تم کھاؤ جس سے اور پیتا ہے جس سے
تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا
تم پیتے ہو اور ضرور اگر اطاعت کی تم نے ایک انسان کی مانند اپنی یقیناً تم تب تو
لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا
البتہ گھاٹا پانیوالے ہوگے کیا وہ وعدہ کرتا ہے تم سے کہ تم جب مرو گے اور ہو جاؤ گے مٹی
وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۶﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا
اور ہڈیاں یقیناً تم نکالے جانے والے ہو دُور ہے دُور ہے وہ کہ جس کا

29۔ "نوحؑ نے اپنی نجات پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا ہے۔ ظالموں کے غرق ہونے پر نہیں۔ اس طرح توجہ دلائی ہے کہ کسی کی مصیبت پر خواہ وہ دشمن ہی کیوں نہ ہو خوش نہیں ہونا چاہئے (ح)"۔ 30۔ (اور جب تو کشتی سے اترے) تو کہہ اے میرے رب تو مجھے مبارک جگہ پر اتارنا۔ "منزل مصدر بھی ہو سکتا ہے بمعنٰی اتارنا۔ اور اُترنے کی جگہ بھی (ح)"۔ اَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ: تو بہتر ہے تمام اتارنے والوں میں سے جو (لوگوں کو) منزل مقصود تک پہنچا دیتے ہیں۔ "مُنْزَلًا مُبٰرَكًا: یعنی مجھ پر کثرت سے برکتیں نازل ہو رہی ہوں (ii)"۔ 31۔ یعنی غرق کرنے میں نشانات ہیں اور بچانے میں بھی۔ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ: ہم انبیاء کے ذریعہ ایسی آزمائشیں کرتے رہے ہیں۔ 32۔ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ: "اور قوم" سے مراد قوم عاد ہے جس کے متعلق فرمایا: وَاذْكُرُوْا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِّنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ (7:66-70)۔ ان کے رسول حضرت ہودؑ ہوئے تھے۔ 33۔ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ: کیوں بدیوں سے نہیں بچتے یا شرک کرنے سے۔ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ (وہ کہتا تھا کہ) اللہ کی عبادت کرو۔ 35۔ حالانکہ انسانوں کے لئے انسان ہی نمونہ بن سکتا ہے نہ کہ کوئی فرشتہ نبی۔ 36۔ مُخْرَجُوْنَ: ("حشر کے دن زندہ ہو کر قبروں سے") نکالے جانے والے ہو۔ 37۔ هَيْهَاتَ: دُور ہے۔ دور ہے (حقیقت سے یہ بات)۔ یعنی بعث بعد الموت نہ ہوگی۔ یہ وعدہ ناممکن ہے کہ پورا ہو۔

تُوعَدُونَ ﴿۳۷﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَ
تم وعدہ کئے جاتے ہو　نہیں ہے یہ　مگر　زندگی ہماری　ورلی　ہم مرتے ہیں　اور
نَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿۳۸﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ
زندہ ہوتے ہیں اور نہیں　ہم　ہرگز اُٹھائے جانے والے　نہیں ہے یہ مگر ایک آدمی　گھڑ لیا ہے اس نے
عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ
اللہ پر　جھوٹ　اور نہیں ہیں ہم　اس کو ہرگز　ماننے والے　اس نے کہا اے رب
انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿۴۰﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ
میرے مدد کر میری اس لیے کہ تکذیب کی انہوں نے میری　فرمایا　تھوڑی　دیر کو ضرور ضرور ہو جاویں گے وہ
نَادِمِينَ ﴿۴۱﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ
پشیمان　پس پکڑا　انہیں　عذاب نے　ساتھ حق کے　پس کر دیا ہم نے انہیں
غُثَاءً فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۴۲﴾ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ
کوڑا کرکٹ　پس ہلاکت ہو　لوگوں　ظلم کرنیوالوں کے لیے　پھر　پیدا کی ہم نے
بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ ﴿۴۳﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا
بعد　ان کے　قومیں　اور　نہیں آگے بڑھتی　کوئی　اُمت　اپنی میعاد سے
وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا كُلَّمَا
اور نہ　وہ پیچھے ہوتے　ہیں　پھر　بھیجا ہم نے　اپنے رسولوں کو پے در پے　جب کبھی
جَاءَ أُمَّةً رَسُولُهَا كَذَّبُوهُ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ
آیا کسی اُمت کے پاس رسول اس کا　تکذیب کی انہوں نے اس کی　پس پیچھے کیا ہم نے　بعض کو ان میں سے
بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ فَبُعْدًا لِقَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۴۵﴾
بعض کے　اور کر دیا ہم نے انہیں　باتیں　پس ہلاکت ہو واسطے لوگوں کے جو نہیں　ایمان لاتے
ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ
پھر　بھیجا ہم نے　موسیٰ　اور بھائی اس کے ہارون کو　ساتھ اپنی آیات کے　اور　غلبہ
مُبِينٍ ﴿۴۶﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا
کھلے کھلے کے　طرف　فرعون کی　اور سرداروں کے اسکی پس تکبر کیا　انہوں نے　اور تھے وہ

38۔ "اس آیت کے دو معنے کئے گئے ہیں۔ 1۔ "ہم مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں" یعنی پچھلے مرتے جاتے ہیں اور نئے پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ اور موت کے بعد کوئی حشر نہیں ہوگا۔ 2۔ ہندو قائلینِ تناسخ کہتے ہیں ہم اسی دنیا میں مر جاتے ہیں۔ پھر زندہ ہو کر اسی دنیا میں دوسرا قالب بدل کر آجاتے ہیں۔ قیامت اور آخرت کوئی چیز نہیں (ح)"۔ **39**۔ "اُس نے اللہ پر جھوٹ گھڑ لیا ہے" کہ مرنے کے بعد حساب کتاب کے لئے زندہ کئے جاؤ گے۔ **40**۔ قَالَ: (حضرت ہودؑ نے کہا۔ (دعا کرتے ہوئے)۔ **41**۔ قَالَ: (اللہ نے) فرمایا۔ عَمَّا قَلِيلٍ: عَنْ زَمَانٍ قَلِيلٍ یعنی تھوڑی ہی دیر یا عرصہ میں پچھتائیں گے۔ **42**۔ "بعض لوگوں نے صَیْحَہ کے لفظ سے دھوکہ کھا کر اس کو ثمود کا واقعہ قرار دے لیا ہے۔ حالانکہ یہ واقعہ قوم عاد کا ہے (ح)"۔ اَلصَّیْحَةُ: "سخت آواز یا عذاب خواہ آتش فشاں پہاڑ پھٹنے سے ہو۔ زلزلہ آئے یا سیلاب آئے (Lane)۔ یہ عاد قوم کے بارے میں بیان ہے جو نوحؑ کے بعد ہوئے جیسا کہ (7:66-70) میں مذکور ہے: اُذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ۔ اور یہاں بھی نوحؑ کے ذکر کے بعد ان کا ذکر ہوا ہے۔ **43**۔ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ: اور قومیں پیدا کیں صالحؑ، لوطؑ، شعیبؑ، موسیٰؑ کی قومیں مراد ہیں۔ **44**۔ رسولوں کے انکار اور ان سے سرکشی کرنے کی پاداش میں کوئی قوم نہیں بچ سکی۔ ہاں یہ اللہ تعالیٰ کو بہتر معلوم ہے کہ وہ ان کو کتنی مہلت دیتا ہے اور کب اُن پر عذاب وارد کرتا ہے۔ **45**۔ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا: ایک قوم کے بعد دوسری قوم ان کے پیچھے ہلاکت کی طرف جاتی رہی۔ "اَحَادِيْثَ: عبرت کے قصے۔ یعنی ان کا نام و نشان باقی نہ رہا (ii)"۔ مطلب وہ قومیں تباہ ہو گئیں۔ صرف ان کے قصے باقی رہ گئے۔ **46**۔ بِاٰيٰتِنَا: ہماری نو (9) نشانیوں کے ساتھ جن کا ذکر سورہ اعراف میں ہوا ہے۔

قَوْمًا عَالِينَ ﴿۴۷﴾ فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا
لوگ سرکش پس کہا انہوں نے کیا ہم ایمان لاویں دو انسانوں پر مانند ہمارے
وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ ﴿۴۸﴾ فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ
اور قوم (کے لوگ) ان کی ہمارے غلام ہیں پس جھٹلایا انہوں نے ان دونوں کو پس ہو گئے
الْمُهْلَكِينَ ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ
ہلاک کئے ہوؤں میں سے اور یقیناً یقیناً دی ہم نے موسیٰ کو کتاب تاکہ وہ
يَهْتَدُونَ ﴿۵۰﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا
ہدایت پاویں اور بنایا ہم نے ابن مریم اور ماں کو اس کی نشان اور پناہ دی ہم نے ان دونوں
إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ﴿۵۱﴾ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ
کو طرف ایک ٹیلے ٹھہرنے والے اور چشمہ والے کے اے رسولو
كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ
کھاؤ پاک چیزیں اور عمل کرو نیک یقیناً میں اُسے جو تم کرتے ہو
عَلِيمٌ ﴿۵۲﴾ وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا
خوب جاننے والا ہوں اور یقیناً یہ اُمت تمہاری امت ایک ہے اور میں
رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ﴿۵۳﴾ فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا
رب ہوں تمہارا پس ڈرو مجھ سے پس کاٹ دیا انہوں نے معاملہ اپنا آپس میں جماعتیں بنکر
كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿۵۴﴾ فَذَرْهُمْ فِي
ہر جماعت (کے لوگ) اس پر جو پاس ان کے ہے خوش ہیں پس چھوڑ انہیں
غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۵۵﴾ أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ
غفلت میں ان کی ایک وقت تک کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ چیز کہ ہم مدد کرتے ہیں انکی ساتھ
مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ ﴿۵۶﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ بَلْ لَا
جسکے یعنی مال اور بیٹے ہم جلدی کرتے ہیں ان کے لیے بھلائیوں میں (نہیں) بلکہ نہیں
يَشْعُرُونَ ﴿۵۷﴾ إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ
سمجھتے وہ یقیناً وہ لوگ کہ جو ہیبت سے اپنے رب کی

ع ۴ ۳

48۔ انہوں نے کہا یعنی فرعونیوں نے کہا۔ لَنَا عٰبِدُوْنَ: ہمارے غلام ہیں۔ 51۔ اٰيَةً: نشان، نیک نمونہ۔ اٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ: اُن دونوں کو پناہ دی اونچی زمین کی طرف: "وہ جگہ جہاں حضرت عیسیٰؑ اور ان کی والدہ کو پناہ ملی کشمیر کا علاقہ ہے اور سری نگر محلہ خانیار میں مسیحؑ کی قبر بھی ہے" (ح)۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ یہ اونچی زمین کشمیر ہے۔ یہودی، بائبل اور ہندوؤں کی تاریخ سے بھی بہت سے حوالے اس کی تائید میں ملتے ہیں (ii) نیز آنحضرتؐ کی ایک حدیث میں ہے کہ عیسیٰؑ 120 سال کی عمر تک زندہ رہے تھے (ابن کثیر جلد 2 صفحہ 246) واقعہ صلیب سے بچ کر آپ ہجرت کر کے کشمیر میں آرہے تھے۔ ان کی قبر سری نگر محلہ خانیار میں موجود ہے۔ اُن کا نام یُوز آصف نبی بتایا جاتا ہے۔ وہ شہزادہ نبی بھی کہلاتا تھا۔ اُن کی قبر کا رخ مسلمانوں (مشرقی ممالک کے لحاظ سے) کی قبروں کی طرح شمالاً جنوباً نہیں ہے۔ بلکہ شرقاً غرباً ہے۔ 52۔ "یہ عمل صالحہ بجالانے کی کلید بتادی (ح)"۔ کھانوں کے اثرات انسانی جسم پر اور اخلاقیات پر بھی مرتب ہوتے ہیں جیسے شراب نشہ آور چیزیں اور مختلف قسم کے گوشت وغیرہ کھانے کے نتیجہ میں اثرات ظاہر ہیں۔ بُرے کھانوں کے بُرے اور پاک کھانوں کے اچھے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ "O پاک چیزیں کھاؤ اور پاک عمل کرو۔ اس آیت میں حکم جسمانی صلاحیت کے انتظام کے لئے ہے جس کے لئے كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ کا ارشاد ہے۔ اور دوسرا حکم روحانی صلاحیت کے انتظام کے لئے ہے جسکے لئے وَاعْمَلُوْا صَالِحًا کا ارشاد ہے۔ جسمانی بدپرہیزی سے انسان گرفتار بلا ہو جاتا ہے ایسے ہی روحانی بدپرہیزی سے موت کے بعد مورد عذاب ہونا پڑے گا"۔ 53۔ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً: یعنی امتِ مسلمہ۔ نبیؐ کی جماعت۔ یا سب رسول نبیوں کی امت (جماعت) کا حصہ ہیں۔ ان میں تفریق کرنا درست نہیں ہے۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (2:286)۔ یہ تمام انبیاء ایک امت ہیں۔ اِن سب پر ایمان لانا فرض ہے۔ یہ نہیں کہ کسی کو مانا اور کسی کو نہ مانا۔ 54۔ امرِ دین کو ٹکڑے کر دیا اور فرقے بن گئے۔ اَمْرَهُمْ یعنی دِيْنَهُمْ۔ اب آنحضرتؐ ان سب کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ 57،56۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا اُن کو مال اور بیٹوں میں بڑھانا اُن کو نیکیوں میں جلد جلد بڑھاتا ہے۔ یا اُن کی نیکیوں کی وجہ سے مال اور بیٹے زیادہ ہوئے ہیں۔ 58۔ خَشْيَةِ: رُعب۔ ہیبت مراد ہے۔ مُشْفِقُوْنَ: ڈرتے ہیں (کہ ان کی نمازیں اور نیکیاں نامقبول نہ ہو جائیں)۔ "اشفاق اس فکر کو کہتے ہیں جو خوف کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ اس سے پہلے مِنْ لگا ہوا ہو تو خوف غالب ہوتا ہے اور اگر فِيْ پہلے آئے تو خوف کم ہوتا ہے (ح)"۔

مُشْفِقُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٩﴾
ڈرنے والے ہیں اور وہ لوگ کہ جو آیات پر اپنے رب کی ایمان لاتے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ
اور وہ لوگ کہ جو ساتھ اپنے رب کے نہیں شریک بناتے اور وہ لوگ کہ جو کرتے ہیں

مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿٦١﴾
جو (کام) وہ کرتے ہیں ایسے حال میں کہ دل انکے ڈرنے والے ہوتے ہیں کہ وہ طرف اپنے رب کی لوٹنے والے ہیں

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿٦٢﴾
یہ لوگ جلدی کرتے ہیں نیکیوں میں اور وہ ان میں سبقت لے جانیوالے ہیں

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ
اور نہیں ذمہ دار ٹھہراتے ہم کسی نفس کو مگر مطابق طاقت کے اُسکی اور پاس ہمارے کتاب ہے جو بولتی ہے

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٣﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ
ساتھ حق کے اور وہ نہ ظلم کیے جاویں گے بلکہ دل ان کے غفلت میں ہیں

هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿٦٤﴾
اس سے اور ان کے لیے کام ہیں خلاف اس کے کہ وہ لوگ جن (اعمال) کو کرنیوالے ہیں

حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْئَرُوْنَ ﴿٦٥﴾
یہاں تک کہ جب پکڑا ہم نے ان کے مالداروں کو ساتھ عذاب کے اچانک وہ چلاتے ہیں ۔

لَا تَجْئَرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٦﴾ قَدْ كَانَتْ
نہ چلاؤ آج یقیناً تم مقابل میں ہمارے نہ مدد دیئے جاؤ گے یقیناً تھیں

اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٧﴾
آیات میری پڑھی جاتیں تم پر پس تھے تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاتے

مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا
تکبر کرتے ہوئے ساتھ اس کے قصہ گوئی کرتے ہوئے بیہودہ بکتے تھے کیا پھر نہیں تدبر کیا انہوں نے

الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٩﴾ اَمْ
بات میں یا آیا ہے ان کے پاس جو نہیں آیا باپ دادا ان کے پہلوں کے پاس کیا

60۔ ایمان لانے کے بعد شرک سے اجتناب کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ شرکِ خفی میں بھی مبتلا نہیں ہوتے۔ **61**۔ اور وہ لوگ جو دیتے ہیں (اُس میں سے) جو وہ دئے گئے ہیں یعنی نیک کام کرتے ہیں۔ خیرات کرتے ہیں نیز ان کے دل ڈرتے ہیں آخرت کے حساب سے کہ اُن سے ادائیگیٔ فرض پوری طرح ادا ہوئی یا نہیں۔ **62**۔ اور یہی لوگ ہیں جو خیرات کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور وہ ان میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ **63**۔ کتاب سے مراد علمِ الٰہی بھی ہے (7:8,9,10) اور یہاں انسان کا اعمالنامہ مراد ہے جو آخرت میں حقیقت کھول کر سامنے رکھ دے گا۔ دیکھیں (18:50) اور (50:19)۔ "اس آیت میں فطرت کا یہ قانون بتایا گیا ہے کہ کسی انسان پر اس کی جسمانی اور معنوی استطاعت سے زیادہ ذمہ واری نہیں ڈالی جاتی (ح)"۔ **64**۔ ترجمہ: بلکہ اُن غفلتوں کے علاوہ بھی ان کے بہت سے بداعمال ہیں جو وہ کرتے ہیں یا اُن کے اعمال اُس سے مختلف ہیں جو وہ بظاہر کرتے ہیں۔ ان کے دل غفلت میں ہیں۔ مِنۡ ھٰذَا: اس (کتاب کے) بارہ میں۔ **66**۔ تم آج نہ چلاؤ۔ تم مدد نہ دئے جاؤ گے ہماری طرف سے۔ یعنی آج اُن کو عذاب سے چھڑانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ **67**۔ نَكَصَ: لوٹ گیا یا پھر گیا۔ تَنۡكِصُوۡنَ: بھلائی سے پھر جاتے ہو۔ **68**۔ مُسۡتَكۡبِرِيۡنَ بِهٖ: (بِهٖ: قرآن سے): قرآن سے تکبر کرتے ہوئے اپنی ایڑھیوں کے بل پھر جاتے ہو۔ تَهۡجُرُوۡنَ: وہ چھوڑتے ہیں (حق کو)۔ یا بیہودہ باتیں کرتے ہیں۔ سٰمِرًا: رات کے وقت۔ ترجمہ: وہ قرآن کی باتوں سے تکبر کرتے ہوئے ناحق اور بے ہودہ باتیں کرتے ہیں اور پیٹھ موڑ کر چلے جاتے ہیں۔ **69**۔ اَلۡقَوۡلُ: اللہ کا قول یعنی قرآن۔ اَمۡ جَآءَهُمۡ: یعنی نصیحت کرنے والے پیغمبر ہمیشہ سے آتے رہے ہیں۔ پہلے بھی اور اب بھی۔ يَدَّبَّرُوا الۡقَوۡلَ: قرآن پر غور کرتے تو ایمان لانا نصیب ہو جاتا۔

لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ﴿٦٩﴾ اَمْ يَقُولُونَ
نہیں پہچانا انہوں نے اپنے رسول کو پس وہ اسکا انکار کرنیوالے ہیں کیا وہ کہتے ہیں کہ
بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ
اسے جنون ہے (نہیں) بلکہ وہ لایا ہے ان کے پاس حق اور اکثر ان میں سے حق کو
كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ
ناپسند کرنیوالے ہیں اور اگر پیروی کرتا خدا ان کی خواہشات کی ضرور بگڑ جاویں
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ
آسمان اور زمین اور وہ جو ان میں ہے بلکہ لائے ہیں ہم ان کے پاس نصیحت انکی
فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧١﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا
پس وہ اپنی نصیحت سے اعراض کرنے والے ہیں کیا مانگتا ہے تو ان سے اُجرت
فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّكَ
پس اُجرت رب کی تیرے بہتر ہے اور وہ بہتر ہے تمام رزق دینے والوں سے اور یقیناً تو
لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا
البتہ بُلاتا ہے انہیں طرف راہ سیدھی کے اور یقیناً وہ لوگ جو نہیں
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَلَوْ
ایمان لاتے آخرت پر راہ سے البتہ ہٹنے والے ہیں اور اگر
رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ
رحم کریں ہم ان پر اور دُور کر دیں جو ان پر ہے یعنی تکلیف ضرور لگے رہیں اپنی سرکشی میں
يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا
بھٹکتے ہوئے اور یقیناً یقیناً پکڑا ہم نے انہیں ساتھ عذاب کے پس نہ گڑگڑائے وہ
لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾ حَتّٰى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
اپنے رب کیلئے اور نہ وہ عاجزی کرتے ہیں یہانتک کہ جب کھولا ہم نے ان پر
بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَهُوَ
دروازہ عذاب کا سخت اچانک وہ اسں میں ناامید ہونے والے ہیں اور وہی ہے

الربع ع ٤

70۔ یعنی وہ پیغمبر اسلام کی سیرت سے خوب واقف ہیں جیسے فرمایا فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (10:17)۔ 72۔ ذِکْر یعنی ان کی بڑائی اور شرف کا سامان (قرآن)۔ اَلْحَقُّ: دین یعنی خدا کی شریعت۔ یا اہل حق یا اللہ تعالیٰ: یعنی اگر دین ان کی مرضی کے مطابق اترے (یعنی متعدد معبود ہوں) توآسمان وزمین کا نظام بگڑ جائے۔ 73۔ فَخَرَاجُ رَبِّكَ: تیرے رب کی دین یعنی عطیہ۔ (دیا ہوا مال) بہتر ہے اُس سے جو اجرت تُو لوگوں سے مانگے۔ خَرْجًا: تاوان۔ یا خَرَاجُ: عطیہ۔ جب اللہ کے لئے خراج یا خَرْجًا استعمال ہو تو مطلب عطیہ ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا کا دیا ہوا تاوان نہیں کہلاتا اس لئے کہ خدا بندوں کے ماتحت نہیں کہ اس سے تاوان مانگا جائے۔ 76۔ آسودگی میں انسان سرکشی میں بھٹکنے لگ جاتا ہے۔ تکلیف کے وقت تضرع کرتا ہے اگر اللہ کی رسی کو پکڑے تو تکلیف میں نہ پڑے۔ شاید یہاں مکہ کے قحط کی طرف اشارہ ہے جس کے متعلق آنحضرتؐ نے دعا فرمائی تھی کہ یااللہ یوسفؑ کے سات سالہ قحط کی مانند ایک قحط ان ظالموں پر نازل کر۔ چنانچہ نبوت کے آغاز کے کچھ عرصہ بعد مکہ میں سخت قحط پڑا۔ مشرکین مکہ آنحضرتؐ کی خدمت میں آئے اور دعا کرنے کی درخواست کی کہ قحط ختم ہو جائے۔ چنانچہ آنحضرتؐ ہی کی دعا سے یہ قحط ختم ہوا۔ اسکے باوجود مشرکین اپنی سرکشی سے باز نہ آئے۔ 77۔ "اِسْتَکَانُوْا: وہ گڑگڑائے۔ اِستکانت اور تَضَرُّع دونوں اظہار عاجزی کے لئے آتے ہیں لیکن استکانت میں عاجزی کا فرمانبرداری کے ساتھ تعلق ہے۔ اور تضرع میں دل کے ساتھ (ح)"۔ 78۔ یہاں تک کہ جب ہم اُن پر عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو وہ مایوس ہو کر بیٹھ جائیں گے کہ شاید یہ دروازہ لڑائیوں کا جو ہم پر کھلا ہے ہم سے رُک نہیں سکے گا۔ (یاد رہ نہیں ہوگا)۔ چنانچہ جنگوں سے کفار کی طاقت جاتی رہی اور بالآخر انہوں نے حق کو قبول کر لیا۔ نیز اس عذاب سے آخرت کا عذاب بھی ہو سکتا ہے۔

الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ
جس نے بنائے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل
قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ
کم ہی تم شکر کرتے ہو اور وہی ہے جس نے پھیلایا تم کو زمین میں
وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ
اور طرف اسکی تم اکٹھے کئے جاؤ گے اور وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کے
اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٨١﴾ بَلْ قَالُوْا
بس ہے آگے پیچھے آنا رات اور دن کا کیا پس نہیں تم عقل کرو گے (نہیں) بلکہ کہا انہوں نے
مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٨٢﴾ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا
مانند اسکی جو کہا پہلوں نے انہوں نے کہا تھا کیا جب مرجاویں گے ہم اور ہوجاویں گے مٹی
وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٣﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَ
اور ہڈیاں کیا یقیناً ہم اٹھائے جانیوالے ہیں یقیناً یقیناً وعدہ کئے گئے ہم اور
اٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨٤﴾
باپ دادا ہمارے اس کا پہلے سے نہیں ہے یہ مگر کہانیاں پہلوں کی
قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٥﴾
تو کہدے کس کی ہے زمین اور وہ جو اس میں ہے اگر ہو تم جانتے
سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٦﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ
ضرور وہ کہیں گے اللہ کی ہے تو کہہ کیا پھر نہیں نصیحت پکڑو گے تم تو کہدے کون ہے رب آسمانوں
السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٨٧﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا
سات کا اور رب عرش بڑے کا ضرور وہ کہیں گے اللہ کے ہیں تو کہہ کیا پھر نہیں
تَتَّقُوْنَ ﴿٨٨﴾ قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ
تقویٰ کرو گے تم تو کہدے کون ہے کہ ہاتھ میں اسکے حکومت ہے ہر چیز کی اور وہ پناہ دیتا ہے
وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ
اور نہیں پناہ دی جاتی خلاف اس کے اگر ہو تم جانتے ضرور وہ کہیں گے اللہ کی ہے تو کہہ

79۔ کانوں، آنکھوں اور دل کا صحیح اور نیک استعمال کرنا اللہ کی شکر گذاری ہے۔ جو ایسا نہیں کرتے وہ حیوانوں سے بدتر ہیں (7:180) اور (14:8) قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ کا مطلب ہے بالکل نہیں کرتے۔ **80**۔ "ذَرَاَ کے لفظی معنیٰ ہیں پیدا کرنا۔ بڑھانا، بونا اور پھیلانا (ح)"۔ اس کے بعد ایک وقت آئے گا کہ تم سب کو زندہ کر کے تم کو تمہارے کردہ اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ **81**۔ دن کے بعد رات چھا جانے کی طرح جب کوئی قوم نیک اعمال کی بدولت ترقی کے عروج پر ہوتی ہے تو ایک زمانہ گزر جانے کے بعد وہ اپنے بداعمال کی پاداش میں تنزل اور تباہی کا شکار ہو جاتی ہے۔ **83**۔ "O ہمارے بدن سے جیسے روح بنتی ہے اسی طرح (مرنے کے بعد) روح کے بدن سے ایک اور روح نکلے گی اور وہاں بھی جسم اور روح کا رشتہ اسی طرح قائم رہے گا"۔ (تفسیر مسیح موعودؑ)۔ **84**۔ اَسَاطِيْر: (کہانیاں): یہ کہانیاں ہی ہیں کہ ہم مر کر پھر زندہ کئے جائیں گے۔ (یہ منکرین کا قول ہے)۔ **89**۔ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ: اور اس کے (عذاب) کے خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ جسے اللہ بچائے اسے کوئی زد نہیں پہنچا سکتا۔ اور جسے اللہ عذاب دینا چاہے اسے کوئی نہیں پناہ دے کر بچا سکتا۔ **90**۔ کس طرح جادو کئے جاتے ہو۔ تمہیں کہاں دھوکہ لگتا ہے کہ شرک کرتے ہو۔

فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۹۰﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۱﴾
پھر کس طرح تم جادو کئے جاتے ہو بلکہ لائے ہو ان کے پاس حق اور یقیناً وہ البتہ جھوٹے ہیں
مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا
نہیں بنایا اللہ نے کوئی بیٹا اور نہ ہے ساتھ اس کے کوئی خدا تب تو
لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ
ضرور لے جاتا ہر خدا اسے جو پیدا کیا اس نے اور البتہ غالب آجاتا بعض ان کا بعض پر
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
پاک ہے اللہ اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں جاننے والا ہے غیب اور ظاہر کا
فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۴﴾
پس بلند ہے اس سے جسے وہ شریک بناتے ہیں تو کہدے اے رب میرے اگر تو دکھا دے مجھے جسکا وعدہ کئے جاتے ہیں
رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ
اے رب میرے تو نہ بنائیو مجھے لوگوں ظالموں میں سے اور یقیناً ہم اس پر کہ
نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۶﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ
دکھائیں تجھے جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں ان سے البتہ قادر ہیں دور کر ساتھ اس کے جو
اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ
زیادہ بہتر ہو بدی کو ہم خوب جانتے ہیں اسے جو وہ بیان کرتے ہیں اور تو کہدے اے رب
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۸﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ
میرے پناہ مانگتا ہوں تیری وسوسوں سے شیطانوں کے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری اے رب میرے
يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ
اس سے کہ وہ آویں میرے پاس یہانتک کہ جب آتی ہے کسی کو ان میں سے موت کہتا ہے اے رب میرے
ارْجِعُوْنِ ﴿۱۰۰﴾ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا
واپس بھیجدے مجھے تاکہ میں کروں نیکی اس جگہ کہ چھوڑ آیا ہوں میں ہرگز نہیں یقیناً یہ
كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ
ایک بات ہے کہ وہ کہنے والا ہے جسے اور پیچھے ان کے روک ہے تا اس دن کہ

91۔ بلکہ وہ جھوٹے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ خدا نے بیٹا بنالیا ہے۔ یابُت خدا کے شریک ہیں۔ جیسا کہ اگلی آیت میں کھول دیا ہے۔ **92**۔ یَصِفُوْنَ: جو بیان کرتے ہیں (اللہ کے بارے میں) یعنی خدا کے شریک بناتے ہیں۔ اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو ہر ایک اپنے اپنے نظام کے حساب سے زمین و آسمان کا نظام چلاتا۔ پھر ان کے قوانین میں اختلاف (ٹکراؤ) پیدا ہوتا اور زمین و آسمان کا سلسلہ تباہ ہو جاتا۔ لہٰذا خدا ایک ہی ہے۔ **93**۔ مسیح غیب نہیں جانتا تھا (مرقس: 33-13:32)۔ مسیح موحّد تھا (مرقس 12:32)۔ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ: یعنی جن کو وہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ جبکہ اللہ غیب اور حاضر دونوں کو جانتا ہے۔ **94**۔ یعنی عذاب دکھا دے۔ **95**۔ "مجھے ظالم قوم میں نہ رکھیو جب اُن پر عذاب آئے۔ یعنی مجھے اُن کی آفت میں شامل نہ کیجیو (ii)"۔ اس آیت کا یہ بھی مطلب ہے کہ جب تیرا وعدہ کفار پر عذاب آنے کا پورا ہو اور وہ تباہ ہوں اور مؤمنوں کو فتح و غلبہ نصیب ہو تو مؤمنوں کو ظلم اور زیادتی کرنے سے بچانا تا وہ عدل و احسان پر قائم رہیں۔ **96**۔ "یعنی تیری زندگی میں اس عذاب کا وعدہ پورا کردیں (ii)"۔ **97**۔ جہاں بدی کے معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہو تو معاف کردو۔ بصورت دیگر بدی کی سزا دو۔ اگر سزا نہ دوگے تو فساد اس کا نتیجہ نکلے گا۔ اصل غرض بدی کو دور کرنا ہے جس کی طرف لفظ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اشارہ کرتا ہے۔ کہ بدی دور کرنے کا بہتر سے بہتر طریقہ جو ہو اُسے استعمال کرو (41:35)۔ **98**۔ "هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ: سرداران کفر کی عیب جوئی (وساوس) سے اپنی پناہ میں رکھیو (ح)"۔ اَلْهَمْزَةُ: دبا کر نچوڑنا، تکلیف دینا، عیب جوئی، بدگوئی وغیرہ مراد ہے۔ یہاں شیاطین سے مراد سرداران کفر ہیں جیسا کہ فرمایا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ (2:15)۔ نیز اگلی آیت (100، 101) میں فرمایا کہ ان میں سے جب کوئی مرتا ہے تو کہتا ہے کہ دنیا میں رہنے دیا جائے تا اچھا کام کرسکے۔ شیطانوں کی وسوسوں سے مراد اُن کی چھیڑ خانیوں اور شرارتوں سے جس سے دینی سوال و جواب میں غصہ آجائے اور دنگا فساد برپا ہو۔ آنحضرتؐ نے فرمایا میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔ وہ سوائے بھلائی کے مجھے کچھ نہیں کہتا۔ (ترمذی بروایت جابرؓ)۔ فرمایا بُری بات کا جواب اچھے طریقے سے دو۔ **100**۔ مجھے دنیا میں واپس بھیج دیں۔ اِرْجِعُوْنِ جمع کا صیغہ ہے حالانکہ اللہ وَحْدَهٗ اس کا مخاطب ہے۔ ایسا اللہ کے مقام اور اس کی عزت کی خاطر کہا گیا ہے یعنی واپس بھیج دے کہنے کی بجائے واپس بھیج دیں کہا گیا ہے۔ جیسے خود اللہ تعالیٰ بھی اپنے متعلق خَلَقْنَا (جمع کا صیغہ) فرماتا ہے۔ کہ ہم نے پیدا کیا۔ "نیز بعض اوقات جمع کا صیغہ تکرار کے لئے بھی لایا جاتا ہے۔ یہاں یہی مراد ہے کہ اِرْجِعِيْ ۔ اِرْجِعِيْ ۔ اِرْجِعِيْ۔ گویا تین دفعہ کہنے کی بجائے ایک ہی دفعہ جمع کا صیغہ لایا گیا ہے (ح)"۔ **101**۔ فِيْمَا تَرَكْتُ: اس (دنیا) میں جسے میں چھوڑ آیا ہوں مجھے واپس بھیج دے۔ بَرْزَخ: موت اور یوم البعث تک کا عرصہ۔ (نیز دیکھیں 29-6:28)۔ مرکر انسان پھر اس دنیا میں نہیں آتا۔

يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ

وہ اٹھائے جائیں گے پس جب بجایا جاوے گا بگل پس نہ رشتہ داریاں ہوں گی آپس میں ان کے

يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

اس دن اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے پھر جو شخص کہ بوجھل ہوئے تول انکے (نیک اعمال کے)

فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ

یہ لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں اور جو شخص کہ ہلکے ہوئے تول ان کے

فَأُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا أَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

تو یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے گھاٹے میں ڈالا اپنی جانوں کو جہنم میں رہ پڑنے والے ہیں

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ أَلَمْ تَكُنْ

جھلس دیگی چہروں کو ان کے آگ اور وہ اس میں سکڑے ہوئے ہونگے کیا نہ تھیں

اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا

آیات میری پڑھی جاتیں تم پر پس تھے تم ان کی تکذیب کرتے انہوں نے کہا

رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾

اے رب ہمارے غالب آگئی ہم پر بدبختی ہماری اور ہوئے ہم لوگ گمراہ

رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ

اے رب ہمارے نکال ہمیں اس سے پس اگر پھر کریں گے ہم تو یقیناً ہم ظالم ہوں گے فرمایا

اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ إِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ

دُور ہو جاؤ اس میں اور نہ بات کرو مجھ سے یقیناً یہ بات ہے ایک گروہ کی

عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ

بندوں میں سے میرے وہ کہتے تھے اے رب ہمارے ایمان لائے ہم پس بخش ہمیں اور رحم کر ہم پر اور تو بہتر ہے

خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى أَنْسَوْكُمْ

تمام رحم کرنیوالوں میں سے پس بنالیا تھا تم نے انھیں ہنسی یہاں تک کہ انہوں نے بھلادی تمہیں

ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ إِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ

یاد میری اور تھے تم ان سے ہنسی کرتے یقیناً میں نے بدلہ دیا انھیں

102۔ اُس دن رشتہ داریاں کام نہ آئیں گی۔ ہر ایک سے اس کے اعمال کا حساب ہوگا۔ نیک اور بد اعمال کا موازنہ کیا جائے گا۔ نہ ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔ **105**۔ فِيْهَا: جہنم میں۔ كٰلِحُوْنَ: رُو سیاہ ہو جائیں گے۔ جہنم کی آگ سے ان کی کچلیاں نظر آئیں گی ("چمڑے کو جب آگ میں رکھیں اور جلے تو سکڑتا ہے۔ اسے كٰلِحُوْنَ کہتے ہیں(+)"۔ **106**۔ (اللہ فرمائے گا) کیا تم پر ہماری آیات نہیں پڑھی جاتی تھیں؟ **108**۔ مِنْهَا یعنی جہنم سے۔ عُدْنَا: ہم اعادہ کریں۔ اگر ہم بُرے کاموں کا اعادہ کریں (دوبارہ کریں) تو ظالم ہوں گے۔ **109**۔ قَالَ (اللہ فرمائے گا)۔۔ **110**۔ فَاغْفِرْ لَنَا: پس بخش دے ہمیں (ہمارے گناہ)۔ **111**۔ تمہاری استہزاؤں نے تمہیں میری یاد سے بھلا دیا۔ یعنی اے منکرو تمہارا مؤمنوں سے اس قدر استہزاء بڑھا کہ تم اللہ کو یاد کرنے سے بالکل بھول گئے۔ گویا مؤمنوں سے استہزاء تمہارے لئے ترکِ ذکرِ خدا کا سبب بن گیا (نہ کہ مؤمنوں نے تمہیں بھلا دیا)۔ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ: هُمْ سے مراد عِبَادِيْ ہے یعنی میرے بندوں کو اِستہزاء کا نشانہ بنا دیا۔

اَلْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿١١١﴾ قٰلَ كَمْ

آج اس کا جو صبر کرتے تھے کہ وہ ہی کامیاب ہیں فرمایا کتنا

لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا

ٹھہرے تم زمین میں گنتی سالوں کی انہوں نے کہا ٹھہرے ہم ایک دن

اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿١١٣﴾ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا

یا حصہ دن کا پس پوچھ شمار کرنیوالوں سے فرمایا نہیں ٹھہرے تم مگر

قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١٤﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا

تھوڑا کاش تم ہوتے جانتے کیا پس گمان کیا تھا تم نے کہ

خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٥﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ

پیدا کیا ہے ہم نے تم کو بے فائدہ اور یہ کہ تم طرف ہماری نہیں لوٹائے جاؤ گے پس بلند ہے اللہ

الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾

بادشاہ سچا نہیں خدا سوائے اسکے رب ہے عرش معزز کا

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ

اور جو پکارے گا ساتھ اللہ کے معبود دوسرا کہ نہیں کوئی دلیل واسطے اس کے

فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۚ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾

تو سوائے اسکے نہیں کہ حساب اس کا پاس رب کے ہوگا اسکے یقیناً بات یہ ہے کہ نہیں کامیاب ہوتے کافر

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٨﴾ ع ٦

اور تو کہہ اے رب میرے بخش اور رحم کر اور تو بہتر ہے تمام رحم کرنے والوں سے

◎

112۔ اِنِّیْ جَزَیْتُھُمْ: یعنی اپنے بندوں کو اجر بخشا اور وہ کامیاب ہوگئے۔ 113تا115۔ دنیا میں عذاب کی شتابی چاہتے تھے۔ اب جانا کہ شتاب ہی آیا کیونکہ اخروی زندگی کے مقابلہ میں دنیوی زندگی نہایت قلیل عرصہ لگتی ہے۔ لَوْ۔۔۔تَعْلَمُوْنَ: کاش تم سمجھ سے کام لیتے یعنی اس نکتہ کو سمجھ جاتے۔ 114۔ عَادِّیْنَ: شمار کرنے والے یعنی فرشتے۔ یعنی فرشتوں سے پوچھو جنہوں نے تمہاری نیکی اور بدی لکھ رکھی ہے کہ دنیا میں تم عذاب کو جلد طلب کرتے تھے۔ اب پتہ چلا کہ جلد ہی آیا ہے۔ دنیا میں تمہاری عیش و عشرت کی زندگی عارضی تھی۔ 116۔ یعنی دنیا میں تو نیکی یا بدی کا پورا بدلہ نہیں ملتا بلکہ ڈھیل دی جاتی ہے۔ اگر آخرت نہ ہو اور نہ ہی کوئی حساب کتاب ہو تو پھر انسانوں کی پیدائش تو ایک عبث کام ہوا۔ 117۔ اللہ اس سے بہت بلند ہے کہ وہ تمہیں بے مقصد پیدا کرے۔ تم جو چاہو کرتے پھرو اور تم سے اس کی کوئی باز پرس نہ ہو۔ نہ جزاء نہ سزا ہی ملے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمہیں عبث طور پر پیدا نہیں کیا۔ 118۔ "اس سورت کے ابتداء میں قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ فرمایا۔ اب اختتام سورت میں اس کے مقابل اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ میں کفار کا انجام بتا دیا(ح)"۔ کفار بالآخر اپنے مقصد میں نامراد ہی رہیں گے۔ اسی طرح فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ: کہ اللہ کافروں کو ان کے بد مقاصد میں کامیابی کا راستہ نہیں دکھائے گا۔

24۔سُوۡرَۃُ النُّوۡر(مدنی)

سُوۡرَۃُ النُّوۡرِ مَدَنِیَّۃٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ①

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

سُوۡرَۃٌ اَنۡزَلۡنٰہَا وَ فَرَضۡنٰہَا وَ اَنۡزَلۡنَا فِیۡہَاۤ اٰیٰتٍۭ

یہ ایک سورۃ ہے اُتارا ہے ہم نے اسے اور فرض کیا ہے ہم نے اسے اور اتاریں ہم نے اس میں آیتیں

بَیِّنٰتٍ لَّعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ② اَلزَّانِیَۃُ وَ الزَّانِیۡ

کھلی کھلی تاکہ تم نصیحت پکڑو زنا کرنے والی اور زنا کرنے والا

فَاجۡلِدُوۡا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنۡہُمَا مِائَۃَ جَلۡدَۃٍ ۪ وَّ لَا

پس مارو ہر ایک کو ان دونوں میں سے سو کوڑے اور نہ

تَاۡخُذۡکُمۡ بِہِمَا رَاۡفَۃٌ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ

پکڑے تم کو حق میں ان کے نرمی قانون میں اللہ کے اگر ہو تم ایمان لاتے

بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۚ وَ لۡیَشۡہَدۡ عَذَابَہُمَا طَآئِفَۃٌ

اللہ پر اور روز آخر پر اور چاہیئے کہ موجود ہو سزا کے وقت ان کے ایک گروہ

مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ③ اَلزَّانِیۡ لَا یَنۡکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوۡ

مومنوں کا زنا کرنے والا نہیں نکاح کرتا مگر زنا کرنے والی یا

مُشۡرِکَۃً ۫ وَّ الزَّانِیَۃُ لَا یَنۡکِحُہَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِکٌ ۚ وَ حُرِّمَ

مشرک عورت سے اور زنا کرنیوالی نہیں نکاح کرتا اس سے مگر زنا کرنیوالا یا مشرک اور حرام کیا گیا

ذٰلِکَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ④ وَ الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ

ہے یہ مومنوں پر اور وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں پاکدامن عورتوں پر

ثُمَّ لَمۡ یَاۡتُوۡا بِاَرۡبَعَۃِ شُہَدَآءَ فَاجۡلِدُوۡہُمۡ ثَمٰنِیۡنَ

پھر نہیں لاتے چار گواہ تو مارو ان کو اسی

سورہ نور جنگ احزاب کے کئی ماہ بعد 5ھ کے نصف آخر میں نازل ہوئی۔
2۔فَرَضۡنٰہَا:اس پر عمل کرنا ہم نے فرض کر دیا ہے۔اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ: روشن احکام، واضح احکام۔3۔زِنَا: یعنی بغیر نکاح میں لائے عورت سے جنسی ملاپ کرنا۔ جَلۡدَۃً: یعنی اس کی جلد پر مارا۔ جَلۡدَۃً: انسانی جلد پر مارنا۔اس سے مراد ایسی مار ہے جس کا اثر صرف جلد پر ہو اور گوشت تک نہ پہنچے۔ جن حدیثوں میں رجم کی سزا پر زور دیا وہ اس آیت کے نزول سے پہلے کی ہیں۔جَلۡدَۃً: کوڑے۔ یہ آجکل کے کوڑے کا مفہوم نہیں ہے جسے عربی میں سَوط کہتے ہیں (89:14)۔ بخاری میں ہے کہ لوگ جُوتے۔ ہاتھ یا کپڑے سے یا درخت کی ٹہنی سے بھی جلد پر مارا کرتے تھے (روح المعانی)۔ ننگے جسم پر کوڑے نہیں مارتے بلکہ عام پہنے ہوئے کپڑوں پر مارتے ہیں۔ قرآن میں کہیں زنا کی سزا سنگساری نہیں لکھی۔ روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے سنگساری کا حکم دیا تھا وہ یہودی زانیہ اور یہودی زانی کے بارے میں تورات کے مطابق اُن کو سزا دی تھی (بخاری 23:61)۔ آیت 4:26 کے مطابق شادی شدہ زانیہ لونڈی کی سزا شادی شدہ آزاد عورت کی سزا سے آدھی بیان کی گئی ہے۔ سو کوڑوں کی سزا تو آدھی ہوسکتی ہے مگر سنگساری کی آدھی سزا کیا ہوگی! حضرت عمر کی طرف سنگساری کی سزا والی روایت مشکوک ہے۔4۔اس آیت میں نکاح سے مراد مرد کا غیر عورت سے جنسی اِختلاط ہے۔ عقد شرعی مراد نہیں۔ غیر مرد یا غیر عورت سے جنسی اختلاط یعنی جنسی طور پر ہم صحبت ہونا حرامکاری ہے (زنا) یعنی زانی اور زانیہ مؤمن نہیں رہتے۔ وَحُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ: ترجمہ آیت کا یہ ہے۔ "ایک زانی زانیہ یا مشرکہ کے سوا کسی سے ہم صحبت نہیں ہوتا۔ اور نہ زانیہ زانی یا مشرک کے سوا کسی سے ہم صحبت ہوتی ہے۔ غیر مرد عورت سے صحبت کرے گا تو دونوں زانی ہی کہلائیں گے (ii)"۔ اس آیت سے یہ بھی استنباط ہوتا ہے کہ طیب مرد یا طیب عورت صرف طیب ہی سے شادی کرے نہ کہ بدکار یا مشرک سے۔ جب تک زانی یا زانیہ توبہ کر کے اپنی اصلاح نہ کر لیں۔ طیب مؤمنوں پر حرام ہے کہ زانی یا زانیہ سے ان کی شادی کی جائے۔ یا مشرک سے۔ حُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ: یعنی مؤمن یا مؤمنہ کا کسی زانی یا زانیہ یا مشرک سے شادی کرنا حرام ہے۔ حرام کار حرام کاروں ہی سے شادی کریں پاکیزہ سے نہیں کریں۔

قد افلح ۱۸ ۵۰۸ النور ۲۴

جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
کوڑے اور نہ قبول کرو ان کی گواہی کبھی بھی اور یہ لوگ ہی
الْفٰسِقُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ
فاسق ہیں مگر جن لوگوں نے توبہ کرلی بعد اس کے اور اصلاح کرلی
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ
تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے اور وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں اپنی بیویوں پر اور
لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ
نہیں ہیں ان کیلئے گواہ سوائے اپنے آپ کے پس گواہی ایک کی ان میں سے
اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ
چار بار گواہیاں ہیں ساتھ قسم کے اللہ کی کہ وہ ضرور سچوں میں سے ہے اور پانچویں
اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَيَدْرَؤُا
یہ کہ لعنت ہو اللہ کی اس پر اگر ہے وہ جھوٹوں میں سے اور دور کریگا
عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ
اس عورت سے سزا کو یہ کہ وہ گواہی دے چار گواہیاں ساتھ قسم کے اللہ کی کہ وہ مرد
لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ
ضرور جھوٹوں میں سے ہے اور پانچویں یہ کہ غضب ہو اللہ کا اس عورت پر اگر
كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
ہے وہ مرد سچوں میں سے اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر اور رحمت اس کی
وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ
اور یہ کہ اللہ بہت فضل سے متوجہ ہونیوالا حکمت والا ہے یقیناً وہ لوگ جو لائے بہتان
عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۚ بَلْ هُوَ خَيْرٌ
ایک جماعت ہے تم میں سے نہ سمجھو اُسے بُرا اپنے لیے بلکہ وہ بہتر ہے
لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَ
تمہارے لیے ہر شخص کے لیے ان میں سے وہ ہے جو کمایا اس نے گناہ سے اور

5۔ یَرْمُوْنَ کا معنی تیر یا کنکر مارنا ہے۔ یہاں زنا کی تہمت لگانا مراد ہے۔ عورت پر یا مرد پر (بیضاوی) دونوں کی سزا کا یہی حکم ہے یعنی تہمت لگانے والا خواہ مرد ہو خواہ عورت اگر وہ چار گواہ نہ لائے تو اُسے اسی کوڑے لگائے جائیں۔ یہ فاسق کہلائے جائیں گے ان کی گواہی بھی قبول نہ کی جائے گی۔ 6۔ اگر جھوٹی تہمت لگانے والے سزا کے بعد توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لیں تو ان کی شہادت نہ قبول کرنے والی سزا معاف ہو سکتی ہے۔ اسی طرح ان کے فاسق ہو جانے کی سزا بھی دور ہو سکتی ہے۔ 7۔ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ: وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور گواہ کوئی نہیں لائے تو ان میں سے ہر فرد (خاوند اور اس کی بیوی) باری باری اگر چار مرتبہ قسمیہ شہادت دیں یعنی قسم کھائیں (اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے) کہ وہ سچا (یا سچی) ہے۔ اور دوسرا جھوٹا ہے اور جھوٹے پر اللہ کی لعنت چاہتے ہیں تو میاں بیوی میں طلاق ہو جاتی ہے۔ اور اسی کوڑوں والی سزا بھی قائم نہیں رہتی۔ اس طریق پر قسمیں کھانے اور لعنت چاہنے کو لِعان کہتے ہیں جیسا کہ بخاری 68:30 میں واقعہ بیان ہوا ہے۔ اور مرد حق مہر کی واپسی کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ اُن دونوں میں سے کسی کو سزا نہیں دی جاتی۔ اُن کا آپس میں دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔ سب سے پہلا لعان ہلال بن امیہ کا ہوا تھا۔ لکھا ہے کہ یہ آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ 11۔ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ: "اگر تم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا اور یہ کہ اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے اور حکمت والا ہے"۔ تو۔۔۔؟ ایسا آیت 11 اور آیت 21 میں آیا ہے۔ اور آیت 15 اور 22 میں اس کا جواب آیا ہے۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اَبَدًا (24:22) تو بہت سارے لوگوں پر الزامات لگنا شروع ہو جاتے اور جو تہمتیں تمہارے اندر پھیلائی گئی ہیں بد ترین نتائج دکھاتیں۔ آیت 15 میں ہے کہ تمہیں سخت عذاب ملتا۔ (24:15)۔

الَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْلَآ اِذْ
وہ جو متولی ہوا بڑے حصہ کا اسکے ان میں سے اس کیلئے عذاب ہے بڑا کیوں نہ جب
سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ
سنا تھا تم نے اُسے گمان کیا مومن مردوں اور مومن عورتوں نے متعلق اپنے لوگوں کے (گمان)
خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ
اچھا اور کیوں نہ کہا انہوں نے یہ بہتان ہے کھلا کھلا کیوں نہیں وہ لائے اس پر
بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ
چار گواہ پس جبکہ نہیں لائے وہ گواہ تو یہی لوگ
عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ
نزدیک اللہ کے ہیں جھوٹے اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر اور
رَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِىْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ
رحمت اس کی دنیا اور آخرت میں ضرور پہنچتا تم کو اس میں کہ پڑے تم جس میں
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ
عذاب بڑا جب تم لیتے تھے اُسے زبانوں پر اور کہتے تھے تم
بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ
مونہوں سے اپنے وہ کہ نہ تھا تمہیں جس کا کوئی علم اور تم گمان کرتے تھے اُسے معمولی بات
وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا
حالانکہ وہ نزدیک اللہ کے بڑی بات ہے اور کیوں نہ جب سنا تم نے اسے کہا تم نے نہیں ہے
يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ
ہمارے لیے کہ بولیں ہم یہ بات پاک ہے تو یہ بہتان ہے
عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ
بڑا نصیحت کرتا ہے تم کو اللہ کہ پھر کرو مانند اس کے کبھی بھی اگر ہو تم
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾
مومن اور کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لیے آیات اور اللہ خوب جاننے والا حکمت والا ہے

12۔" اِفۡکٌ: تہمت۔ ان آیات میں ایک بہتان کی طرف اشارہ ہے جو حضرت عائشہؓ پر آنحضرتؐ کی غزوہ بنی مصطلق 5ھ سے واپسی پر چند منافقوں نے لگایا۔ بعد میں حضرت عائشہؓ کو اس طوفان کی خبر ملی تو آپ غش کھا کر گر پڑیں۔ یوں بیان کیا گیا ہے کہ اس سفر سے واپسی پر ایک جگہ پڑاؤ ہوا۔ صبح کُوچ سے پہلے جب حضرت عائشہؓ قضائے حاجت کے لئے باہر گئی ہوئی تھیں وہاں اتفاقاً آپ کے گلے کا ہار ٹوٹ گیا جس کی تلاش میں آپ کو کچھ دیر لگ گئی۔ اُدھر کُوچ کا وقت ہو گیا اور شتر بانوں نے یہ سمجھ کر کہ آپ ہودے میں اندر ہوں گی اونٹ چلا دئے۔ اور حضرت عائشہ پیچھے رہ گئیں۔ پیچھے سے صفوان بن معطل جن کی ڈیوٹی یہی تھی کہ قافلہ کی روانگی کے بعد اگر کوئی رہ جائے تو اسے اٹھا کر ساتھ لے آئیں۔ اُس نے حضرت عائشہؓ کو وہاں دیکھ کر پہچان لیا (ابھی اُس وقت تک پردہ کرنے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا) اور اپنے اونٹ پر بٹھا کر دوپہر کے وقت قافلہ سے آملے۔ اس واقعہ کو بدمعاشوں اور بدطینتوں نے اس عفیفہ اور جانِ عصمت کے خلاف وجہ الزام بنا لیا۔

جس مُزکّی انسان کی قوتِ قُدسیہ نے کروڑوں انسانوں کو پاک کر ڈالا کیا وہ اپنے گھر کو پاک نہ کر سکا (ح)"۔ الزام پھیلانے والوں میں عبداللہ بن اُبی بن سلول (منافقوں کا سردار)۔ مِسطح جو حضرت ابو بکرؓ کا بھانجا تھا (یا خالہ زاد)۔ اور حسان بن ثابت تھے۔ (نیز حُمنہ جو ام المومنین حضرت زینب بن جحش کی بہن تھیں) آخر میں ان سب کو سزائیں ملیں (ابن ماجہ 20:13)۔ افک کا یہ واقعہ بخاری (52:15) میں بھی درج ہے۔ وَالَّذِیۡ تَوَلّٰی کِبۡرَہٗ سے مراد عبداللہ بن ابی بن سلول رئیس المنافقین ہے (بخاری 64:36)۔ اُس نے جھوٹ گھڑ کر شہرت دی۔ مہینہ بھر لوگوں میں یہ چرچا رہا۔ جب حضرت عائشہؓ نے یہ سنا تو مارے غم کے روتے روتے دم نہ لیا۔ آنحضرتؐ بھی سنتے مگر بغیر تحقیق کے کچھ نہ کہتے مگر دل میں خفا رہتے۔ تب اللہ تعالیٰ نے اگلی آیات نازل فرمائیں۔ (لَا تَحۡسَبُوۡہُ: ہٗ سے مراد افک کا واقعہ ہے)۔ "تم اس واقعہ کو اپنے لئے بُرا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے کیونکہ تمہیں اس کرب اور صدمے کے سبب ثواب عظیم ملے گا۔ دوسرے آسمان سے حضرت عائشہؓ کی عفت اور شان نمایاں ہوگئی۔ تیسرے اس میں مقام عبرت ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی وحی نے حضرت عائشہؓ کی بریت فرمائی"۔ **14**۔ چار گواہ لانے کا حکم اس سے قبل (4:16-17) آیات میں نازل ہو چکا تھا۔ اگر الزام لگانے والے مطلوبہ چار گواہ نہ لا سکیں تو وہ جھوٹے ہیں۔ **15**۔ اگر تم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا تو جس بہتان میں تم پڑے ہو تم پر اس کا بڑا عذاب ضرور پہنچتا۔ **16**۔ ہٗ اور ھُوَ یعنی تہمت کے واقعہ کو۔ تَلَقَّوۡنَہٗ بِاَلۡسِنَتِکُمۡ: اس بہتان کو جب تم اپنی زبانوں پر لیتے تھے: یعنی آپس میں باتیں پھیلاتے تھے۔ (ایسا کرنے سے فحشاء پھیلتی ہیں اور یہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے۔ حالانکہ تمہیں اس کا صحیح علم ہی نہ تھا)۔ "بہت سے گناہ ہیں کہ انسان انہیں معمولی سمجھ کر ان کا ارتکاب کر لیتا ہے لیکن فی الحقیقت اس کے نتائج بہت بُرے ہوتے ہیں۔ اس طرح نصیحت کی کہ بُری بات کو کبھی معمولی، سہل اور چھوٹی نہیں سمجھنا چاہئے (ح)"۔

قد افلح ۱۸ ۵۱۰ النور ۲۴

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ
یقیناً وہ لوگ جو پسند کرتے ہیں کہ پھیلے بے حیائی ان لوگوں میں جو
آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ
ایمان لائے ان کیلئے عذاب ہے دردناک دُنیا میں اور آخرت میں اور اللہ
يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۲۰﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ
جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر اور رحمت اس کی
وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿۲۱﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا
اور یقیناً اللہ بہت مہربان بہت رحم کرنیوالا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ پیروی کرو
خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ
قدموں کی شیطان کے اور جو پیروی کریگا قدموں کی شیطان کے تو یقیناً وہ
يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَ
حکم دیتا ہے بے حیائی اور ناپسندیدہ بات کا اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر اور
رَحْمَتُهُ مَا زَكَى مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي
رحمت اس کی نہ پاک ہوتا تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی بھی و لیکن اللہ پاک کرتا ہے
مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۲﴾ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ
جسے چاہتا ہے اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے اور نہ قسم کھائیں بزرگی والے
مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَ
تم میں سے اور وسعت والے کہ وہ نہ دیں گے رشتہ داروں اور مسکینوں اور
الْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا
ہجرت کرنے والوں کو راہ میں اللہ کی اور چاہیئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا نہیں
تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۲۳﴾ إِنَّ
تم پسند کرتے کہ بخشے اللہ تم کو اور اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے یقیناً
الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا
وہ لوگ جو بہتان لگاتے ہیں پاکدامن بے خبر مومن عورتوں پر وہ لعنت کئے گئے

20۔ "یعنی بلا تحقیق فحشا کے الزام لگانے اور ان کو پھیلانے سے لوگ فحشاء کو معمولی سمجھ کر اُن کے ارتکاب کرنے کی جرأت کرنے لگ جاتے ہیں۔ بری باتوں کا مجالس میں تذکرہ نہیں کرنا چاہئے ورنہ وہی برائیاں لوگوں میں کثرت کے ساتھ پھیل جائیں گی(ii)"۔آنحضرتؐ کی حدیث ہے مَنْ قَالَ هَلَكَ الْقَوْمُ فَهُوَ أَهْلَكَهُمْ: یعنی جس نے یہ کہا کہ قوم تباہ ہوگئی ہے تو وہی قوم کو تباہ کرنے والا ہے۔آیت 22 میں ایسے لوگوں سے مؤمنوں کو ہوشیار کر دیا کہ ایسے شیطانوں کی پیروی نہ کریں۔ **21**۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ۔۔۔تو یہ چیز جو ابھی تمہارے اندر پھیلائی گئی تھی بد ترین نتائج دکھاتی یعنی بہت سے لوگوں پر ایسے الزامات لگنا شروع ہو جاتے اور کسی کی عزت محفوظ نہ رہتی۔ جیسا کہ اگلی آیت میں بتایا گیا ہے کہ مَا زَكَىٰ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ۔ تہمت لگانے والے جب جھوٹے ثابت ہوئے تو ان کو اسی اسی کوڑوں کی سزا دی گئی بموجب آیت 12 اور 5۔ بشمول مِسطح کے۔ **22**۔ اور جو پیروی کرے شیطان کے قدموں کی (تو وہ جان لے کہ) یقیناً وہ (شیطان) بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔ **23**۔ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ: روحانی (نیکی میں) بزرگی والے اور مالی وسعت والے۔ اس سے مراد حضرت ابو بکرؓ ہیں جنہوں نے مِسطح کی امداد روکنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ کیونکہ اُس نے بہتان بازی میں حصہ لیا تھا۔ کہا جاتا ہے یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی (بخاری 65:xxiv,13)۔ لَا يَأْتَلِ: نہ قسم کھائیں۔ أَنْ يُؤْتُوا: کہ وہ (نہ) دیں گے۔معاف کر دیں اور در گزر کریں۔(اُن کے قصوروں کو)اس آیت کے نازل ہونے پر حضرت ابو بکرؓ نے مسطح کے لئے امداد پھر سے جاری کر دی۔ "چونکہ مِسطح تشہیر افک میں ملوث ہوا اور حضرت ابو بکر اپنے اس عزیز کی امداد کیا کرتے تھے اس کے اس جرم کی وجہ سے اس کی امداد بند کر دی تھی۔اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں(ح)"۔ "Oاسی بنا پر اسلامی اخلاق میں یہ داخل ہے کہ اگر وعید کے طور پر کوئی عہد کیا جائے تو اس کا توڑنا حُسنِ اخلاق میں داخل ہے مگر وعدہ کا تخلف جائز نہیں۔ ترکِ وعدہ پر باز پُرس ہوگی۔ مگر ترکِ وعید پر نہیں"۔ **24**۔اَلْمُحْصَنٰتِ الْغَافِلَاتِ: "جن کو بدی کا وہم بھی نہیں گزرتا۔اس میں عائشہؓ کی کمال پاکیزگی اور طہارت کا اظہار فرمایا کہ وہ ایسی عفیفہ اور پاکباز تھیں کہ ان کے دل میں کبھی بدی کا وہم بھی نہیں گزرا(ح)"۔ فرمایا کہ جو بہتان ترازیوں سے باز نہیں آئے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں لعنت ہے۔

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ
دنیا میں اور آخرت میں اور ان کے لیے عذاب ہے بڑا جس دن گواہی دیں گے
عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾
خلاف ان کے زبانیں ان کی اور ہاتھ انکے اور پاؤں ان کے اس کی جو تھے وہ عمل کرتے
يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ
اس دن پوری پوری دیگا انہیں اللہ جزاء ان کی سچی اور جان لیں گے کہ اللہ
هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ
ہی حق ہے کھلا کھلا گندگیاں واسطے گندوں کے اور گندے
لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ
واسطے گندگیوں کے اور پاکیزہ باتیں واسطے پاکوں کے ہیں اور پاکیزہ لوگ واسطے پاکیزہ باتوں کے ہیں
اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
یہ لوگ بری ہیں اس سے جو لوگ کہتے ہیں ان کے لیے مغفرت ہے اور رزق
ع۳ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ
باعزت اے لوگوں جو ایمان لائے ہو نہ داخل ہو گھروں میں سوائے
بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓي اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ
اپنے گھروں کے یہاں تک کہ اجازت لے لو اور سلام کرو رہنے والوں پر انکے یہ
خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ
بہتر ہے تمہارے لیے تاکہ تم نصیحت پکڑو پس اگر نہ پاؤ اس میں
اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ
کسی کو تو نہ داخل ہو اس میں یہاں تک کہ اجازت دی جائے تمہیں اور اگر کہا جائے تمہیں کہ
ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
لوٹ جاؤ پس لوٹ جاؤ یہ پاکیزہ ہے تمہارے لیے اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو
عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ
خوب جاننے والا ہے نہیں ہے تم پر کوئی گناہ کہ داخل ہو تم گھروں بے

25۔ "قیامت میں یہی ہاتھ پاؤں وغیرہ کے اعمال متمثل ہوں جائیں گے اور اس کے خلاف گواہی دیں گے (ح)"۔ 26۔ دِيْنَهُمْ: اُن کا بدلہ۔ یا جزاء ان کی۔ 27۔ "جو نیکی میں مشہور ہوں اُن پر بدی کا الزام نہ لگاؤ کیونکہ عقلاً نیک شہرت رکھنے والا مرد یا عورت نیک کام ہی کریں گے۔ جبکہ بد مرد اور بد عورت بدی ہی کا کام کریں گے (ii)"۔ یا "خبیث لوگوں کا جوڑ یا میل ملاپ خبیث لوگوں یا خبیث باتوں سے ہی ہوتا ہے۔ اور پاکیزہ لوگ پاکیزہ لوگوں یا پاکیزہ باتوں ہی سے مناسبت رکھتے ہیں۔ یہ پاک لوگ اُن باتوں سے جو دشمن کہتے ہیں بری ہیں یعنی پاک ہیں (ii)"۔ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ: یہ پاک مرد اور پاک عورتیں تہمت لگانے والوں (دشمنوں) کے قول سے مبرّا ہیں۔ یہ بدکام نہیں کرتے۔ بری الذمہ ہیں۔ "Oمرد اگر پارسا طبع نہ ہو تو (اس کی۔ ناقل) عورت کب صالح ہوسکتی ہے۔ اَلطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ: اس میں یہی نصیحت ہے کہ تم طیب بنو۔ حضرت عائشہؓ کے افک کے واقعہ میں یہ وحی آنحضرتؐ پر اتری تو آپ کو افک کی حقیقت معلوم ہوئی"۔ کہ پاکیزہ لوگ بدی کا ارتکاب نہیں کرتے (یعنی حضرت عائشہؓ جیسی پاکیزہ عورت سے بدی کا ارتکاب نہیں ہوسکتا)۔ اُن کے لئے باعزت رزق ہے یعنی جنت میں جو مؤمنوں کو نصیب ہوگا۔ 28۔ "اس رکوع میں زنا اور قذف سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگلے رکوع میں ان سے بچنے کی تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ گویا اسلام صرف امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہی نہیں کرتا بلکہ نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی راہیں بھی خود ہی بتاتا ہے (ح)"۔ فرمایا لوگوں کے گھروں میں بے خبر نہ گھس جایا کرو۔ کیا پتہ کہ کوئی کس حال میں گھر میں ہے۔ چاہئے کہ زائر بلند آواز میں سلام کہے یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اور داخلہ کی اجازت لے۔ تَسْتَاْنِسُوْا: اُنس سے بنا ہے یعنی جان پہچان کرانا۔ یعنی بتاؤ کون آیا ہے۔ پھر اندر جانے کی اجازت چاہو۔ اجازت ملنے پر اندر داخل ہو۔ اگر اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جاؤ۔ 29۔ اسی طرح اگر تم اس گھر میں کسی کو نہ پاؤ تو بھی گھر میں مت داخل ہو۔ واپس چلے آؤ۔

مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ

آباد ہیں جن میں سامان ہے تمہارا اور اللہ جانتا ہے جو ظاہر کرتے ہو تم

وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٣٠﴾ قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ

اور جو چھپاتے ہو تم تو کہدے مومن مردوں کو کہ نیچی رکھیں اپنی آنکھیں

وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا

اور حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی یہ ہے بہت پاکیزہ ان کے لیے یقیناً اللہ بہت خبر رکھنے والا ہے اسکی

يَصْنَعُونَ ﴿٣١﴾ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَ

جو وہ کرتے ہیں اور تو کہدے مومن عورتوں کو کہ نیچی رکھیں اپنی آنکھیں اور

يَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی اور نہ وہ ظاہر کریں زینت اپنی مگر جو ظاہر ہو اس سے

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ

اور چاہیئے کہ ڈالیں اوڑھنیاں اپنی اپنے گریبانوں پر اور نہ ظاہر کریں زینت اپنی

إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ

مگر اپنے خاوندوں کے لیے یا اپنے باپ دادا کیلئے یا باپوں اپنے خاوندوں کے لیے یا اپنے بیٹوں کے لیے

أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ

یا بیٹوں اپنے خاوندوں کے لیے یا اپنے بھائیوں کیلئے یا اپنے بھانجوں کے لیے یا

بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ

اپنے بھتیجوں کے لیے یا اپنی عورتوں کے لیے یا ان کیلئے کہ مالک ہوئے (جنکے) دائیں ہاتھ اُن کے یا

التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ

ساتھ رہنے والوں کیلئے جو نہیں حاجت والے مردوں میں سے یا بچوں میں سے

الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ

وہ جو کہ نہیں آگاہ ہوئے پوشیدہ باتوں پر عورتوں کی اور نہ ماریں

بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا إِلَى

اپنے پاؤں (زمین پر) تاکہ جانی جاوے جو وہ چھپاتی ہیں اپنی زینت سے اور توبہ کرو طرف

30۔ یعنی غیر آباد گھروں میں بغیر اجازت جانا جائز ہے۔ جبکہ وہاں تمہارا سامان وغیرہ پڑا ہوا ہے۔ جیسے ہوٹل، سرائے، سٹور، لائبریری، ڈاکخانہ، ہسپتال وغیرہ جہاں کوئی خاندان نہ رہتے ہوں۔ ہر وقت پوچھ کر گھر میں جانا دوسرے گھروں والوں کے لئے ہے۔ اہل خانہ کے سب لوگوں کو ہر وقت پوچھنا ضروری نہیں۔ سوائے تین اوقات خلوت کے جو آیت 59 میں بیان ہوئے ہیں۔ اللہ تمہارا ظاہر اور چھپا جانتا ہے یعنی اگر تم مذکورہ آداب کا خیال نہیں رکھتے۔ 31۔ نگاہیں نیچی رکھیں حرام چیزوں کو دیکھنے سے۔ حفاظت کریں عضوِ نہانی کی۔ یعنی بِلا شرع اُن کا استعمال نہ کریں۔ بِمَا يَصْنَعُونَ: جو وہ کرتے ہیں اُس سے اللہ باخبر ہے کہ کفر کی رسم میں غضِ بصر کی قید نہ تھی۔ 32۔ اس آیت میں اسلامی پردہ بیان کیا گیا ہے کہ اس میں۔ 1۔ غض بصر ضروری ہے۔ 2۔ کسی قسم کی زینت کا اظہار نہیں ہونا چاہئے۔ 3۔ عام لباس سے اوپر ایک بڑا کپڑا ہونا چاہئے جو سر پر سے منہ کے سامنے آکر گھونگٹ کے طور پر لٹک جائے جو گردن سینہ وغیرہ اور دیگر محاسن کو چھپالے۔ ہاں وہ حصے ظاہر ہو سکتے ہیں جنہیں عام ضروریات انسانی کے لئے کھلا رکھنا پڑتا ہے (ح)"۔ جیسے ہاتھ پاؤں۔ "غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ: جو (نکاح کی) حاجت والے نہیں ہیں یعنی انہیں عورتوں کے متعلق احساس شہوت نہ ہو۔ جیسے ضعیف عمر رسیدہ مرد، خواجہ سرا، چھوٹے بچے وغیرہ۔ لَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ: نہ ایسی اٹھکیلی چال چلیں کہ مخفی محاسن ظاہر ہونے لگیں۔ غرض اسلامی پردہ عورتوں کو قدرتی اور مصنوعی محاسن کی نمائش سے روکتا ہے۔ اور مردوں کو دیدہ بازی سے منع کرتا ہے۔ ہاں روزمرہ کاروبار کی ضروریات سے نہیں روکتا (ح)"۔ اَلتَّابِعِينَ: خدمت گار، اِرْبَةِ: سخت حاجت۔ أُولِي الْإِرْبَةِ: نکاح کی حاجت والے۔ ابوداؤد 31:30 میں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنی سالی حضرت اسماء سے فرمایا کہ جب لڑکی بالغ ہو جائے تو اپنا بدن (کہنیوں تک) ڈھانپ لے سوائے چہرے اور ہاتھوں کے۔ جہاں مرد اور عورتیں ایک ہی جگہ جمع ہوں تو مردوں اور عورتوں دونوں کو غض بصر کرنا چاہئے۔ جَيْبٌ (مفرد) سینہ۔ جُيُوبٌ (جمع) سینے۔ تَابِعِينَ: خدمتگار۔ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ: مرد اور عورتیں جو غلام ہیں تمہارے۔ عَارٌ: شرم یعنی جسے دیکھنے سے عار محسوس ہو۔ عَوْرَة: عورت: ننگ، شرم گاہ۔ خِمَار: (مفرد) اوڑھنی۔ خُمُر: اوڑھنیاں یعنی کپڑا جو سر کو ڈھانپ لے۔ نِسَائِهِنَّ: "یعنی نیک اطوار ہم کفو عورتیں جو معروف اور قابل اعتبار خاندانوں سے تعلق رکھتی ہوں اُن سے پردہ نہیں۔ مگر بد اطوار عورتوں سے ایسا ہی پردہ رکھو جیسے نامحرم سے ہوتا ہے۔ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا: مگر جو ظاہر ہو زینت سے جیسے قد، موٹاپا یا دبلا پن جو بہر حال ظاہر ہے اور اسے چھپایا نہیں جا سکتا۔ اسی طرح آواز اور چال وغیرہ (ii)"۔ ابن جریر نے لکھا ہے کہ مَا ظَهَرَ مِنْهَا سے ہاتھ، پاؤں اور چہرہ مراد ہیں۔ باریک لباس بھی جس میں سے بدن نظر آئے بے پردہ ہونے کے مترادف ہے۔ اسلام سے قبل عورتیں اپنی چھاتیوں کو پوری طرح سے نہ ڈھانکتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری تو اولین مہاجرات خواتین نے اپنی موروت (کمر پر باندھنے والا کپڑا) کے پلے سے کپڑا پھاڑ کر اس سے چہرے اور سینے کو ڈھانک لیا (بخاری 59-6:4758 صفحہ 282)۔ مشرقی چادر، سر اور گردن اور چھاتیوں کو اچھی طرح سے ڈھانک لیتی ہے۔ مُحْرِم: جس سے رشتہ کرنا حرام ہے جیسے باپ، چچا، ماموں، بھائی۔ نامُحْرِم: جس سے رشتہ کرنا حرام نہیں ہے۔ عام لوگ جن سے رشتہ ہو سکے۔ محرم سے پردہ نہیں ہے مگر نامحرم سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ اللہ کی طرف توبہ کرو کہ زمانہ جاہلیت میں ان احکام کی جو خلاف ورزی کرتے رہے ہو ان کا تدارک ہو۔ اور اب ان احکام پر عمل کرو گے تو فلاح پاؤ گے۔ تَابِعِينَ: کہا

اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاَنْكِحُوا
اللہ کی سب کے سب اے مومنوں تاکہ تم کامیاب ہو اور نکاح کر دو

الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ
بیواؤں کا اپنے میں سے اور نیکوں کا اپنے غلاموں میں سے اور اپنی لونڈیوں میں سے

اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
اگر وہ ہوں گے غریب غنی کردیگا انہیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ وسعت والا

عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى
خوب جاننے والا ہے اور چاہیئے کہ پاکدامن رہیں وہ لوگ جو نہیں پاتے نکاح یہاں تک کہ

يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ
غنی کردے انہیں اللہ اپنے فضل سے اور وہ لوگ جو چاہتے ہیں کتاب

مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ
ان میں سے کہ مالک ہوئے (جنکے) داہنے ہاتھ تمہارے تو مکاتبت کرو ان سے اگر جانو تم ان میں

خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا
بھلائی اور دو ان کو مال میں سے اللہ کے وہ جو اس نے دیا تم کو اور نہ

تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا
مجبور کرو اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر اگر وہ چاہیں پاکدامنی تاکہ طلب کرو تم

عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ
سامان زندگی ورلی کا اور جو مجبور کرے گا انہیں تو یقیناً اللہ

بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ
بعد مجبوری کے ان کی بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے اور یقیناً یقیناً اُتاری ہم نے طرف تمہاری آیات

مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً
کھول کر بیان کرنیوالی اور حالت ان لوگوں کی جو گزر چکے ہیں پہلے تم سے اور نصیحت

ع ۴
لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ
واسطے متقیوں کے اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا مثال نور کی اس کے

ماننے والے یعنی نوکر چاکر۔ **33**۔ اَیِّمٌ: مفرد۔ اَیَامٰی: جمع۔ بیواؤں۔ قابل شادی مرد اور قابل شادی عورتیں۔ خواہ رانڈ ہوں یا باکرہ (خواہ مرد ہو یا عورت) کے لئے بولا جاتا ہے۔ یعنی جو بغیر خاوند یا بغیر بیوی کے ہوں وہ بغیر شادی کے مجردانہ زندگی نہ گزاریں بلکہ شادی کر لیں۔ اسلام میں رہبانیت یعنی بغیر شادی کے رہنا منع ہے۔ (بخاری 67:8) آنحضرتؐ نے فرمایا شادی کرنا میری سنت ہے جو میری سنت سے پھر جائے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (صحیح مسلم)۔ اَنْکِحُوا الْاَیَامٰی۔۔۔ نکاح کردو بیواؤں کا اور اپنے نیک غلاموں اور لونڈیوں کا۔ اگر ان کو غربت کا ڈر ہو تو اسے اللہ اپنے فضل سے دور فرمادے گا۔ **34**۔ لَا یَجِدُوْنَ نِکَاحًا: جن کو کسی وجہ سے رشتہ نہ ملے یا نکاح کا سامان نہ ہو تو چاہیئے کہ وہ پاکدامن رہیں۔ اور غلاموں اور لونڈیوں سے مکاتبت کرو اگر تم ان میں بھلائی پاؤ۔ مکاتبت یعنی غلاموں اور لونڈیوں کی آزادی کا معاہدہ کہ وہ اتنی رقم یا اجرت دے کر آزاد ہو سکیں۔ عرب اسے نہ جانتے تھے۔ وَ لَا تُکْرِهُوْا فَتَیٰتِکُمْ: مسلم اور ابوداؤد میں ہے کہ عبداللہ بن ابی سلول رئیس المنافقین اپنی دو لونڈیوں سے زنا کی کمائی وصول کرتا تھا۔ جاہلیت میں ایسا رواج تھا۔ تب مکاتبت کی آیت نازل ہوئی کہ غلاموں اور لونڈیوں سے اجرت ادا کرنے کا معاہدہ طے کر لو تاوہ آزاد ہو سکیں۔"

یہ بھی مطلب ہے کہ لونڈیوں کی خواہش اگر نکاح کی ہو تو اس سے انہیں مت روکو ورنہ اس کا نتیجہ فسق و فجور ہوگا وہ لونڈی بدکاری میں ملوث ہو جائے گی۔ یعنی لونڈیوں کو غلام رکھ کر اپنے گھر میں نوکروں کی مشکل حل نہ کرو بلکہ قرآن کریم کا حکم ہے کہ ان کے نکاح کر دو۔ لیکن اگر مالک اس میں روک بنے تو گناہ اس پر ہوگا نہ کہ لونڈی پر۔ یا ان سے مکاتبت کر کے ان کو آزاد کر دو۔ اگر تم کو مکاتبت کرنے میں بہتری معلوم ہوتی ہو۔ (اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا)۔ ورنہ اگر لونڈی یا غلام مال لٹانے والے اور آوازہ ہو جانے والے ہوں تو مکاتبت نہ کرو۔ اگر لونڈی یا غلام شریف النفس اور مکاتبت کا خواہاں ہو اور مالک مکاتبت کے لئے راضی نہ ہو تو قاضی کے ذریعہ سے مکاتبت کرا کر آزادی حاصل کر سکتا ہے کیونکہ یہ اس کا حق ہے (ii) خلاصہ "۔ نیز حکومت وقت بیت المال سے زکوٰۃ کی رقم سے لونڈی یا غلام کو آزاد کرا سکتی ہے (9:60) "وَفِی الرِّقَابِ" (گردنوں یعنی غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے)۔ **35**۔ پہلی امتوں پر بھی ایسے ہی احکام تھے۔

كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۭ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۭ اَلزُّجَاجَةُ
مانند طاق کے ہے جس میں ایک چراغ ہو وہ چراغ قندیل میں ہو وہ شیشہ ایسا ہے
كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ
گویا کہ وہ ستارہ ہے روشن وہ (چراغ) روشن کیا جاتا ہے درخت برکت والے زیتون سے
لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْۗءُ وَلَوْ لَمْ
جو نہ مشرقی ہے اور نہ مغربی قریب ہے تیل اس کا کہ روشن ہو جاوے اور اگرچہ نہ
تَمْسَسْهُ نَارٌ ۭ نُوْرٌ عَلٰي نُوْرٍ ۭ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ
چھوئے اُسے آگ نور پر نور ہے ہدایت دیتا ہے اللہ اپنے نور کی جسے چاہتا ہے
وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ٣٦
اور بیان کرتا ہے اللہ مثالیں لوگوں کے لیے اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے
فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ
(وہ نور) گھروں میں ہے حکم دیا ہے اللہ نے کہ وہ بلند کیے جائیں اور ذکر کیا جاوے ان میں نام اس کا
يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ٣٧ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ
تسبیح کرتے ہیں اس کی ان میں صبح اور شام وہ مرد کہ نہیں غافل کرتی انہیں
تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءِ
کوئی تجارت اور نہ خرید و فروخت یاد سے اللہ کی اور قائم کرنے سے نماز اور دینے سے
الزَّكٰوةِ ۽ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ
زکوٰۃ وہ ڈرتے ہیں اس دن سے کہ بدل جاویں گے جس میں دل اور
الْاَبْصَارُ ٣٨ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ
آنکھیں تاکہ بدلہ دے انہیں اللہ بہتر اس سے جو عمل کئے انہوں نے اور زیادہ دے گا انہیں
مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ٣٩ وَ
اپنے فضل سے اور اللہ رزق دیتا ہے جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے اور
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ
وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اعمال ان کے مانند سراب کے ہیں جو چٹیل میدان میں ہو سمجھتا ہے اُسے

36۔"نُوْر: جس کی بدولت اشیاء کا ظہور اور علم ہمیں ہوتا ہے اور یہ جہالت کی تاریکی (جس کا نتیجہ گمراہی ہے) کا اُلٹ ہے۔آنحضرتؐ اور اسلام کو قرآن میں نور سے تشبیہ دی گئی ہے ۔ (9:32، 5:16، 61:9)۔ ہر قسم کا نور (برکت) اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے تعلق رکھنے سے ملتا ہے (ii) خلاصۃً کیونکہ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے جو اس سے منسلک ہو گیا وہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ہو گیا۔ دُرِّيٌّ: یعنی چمکتا ہوا (ستارہ یا موتی)۔"Oقرآن شریف میں آنحضرتؐ کا نام نور اور سراج منیر رکھا ہے" (براہین احمدیہ صفحہ 184-177 حاشیہ)۔ برکت والا شجر زیتوں کا جو نہ مشرقی ہے نہ مغربی (یعنی بے مثال یالاثانی ہے) اس سے مراد قرآن کی تعلیم ہے (ii)۔ "یعنی قرآنی تعلیم کا مقابلہ دوسری تعلیموں سے ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک مٹی کے دِیئے کا ایک ریفلیکٹر رکھنے والے بجلی کے ایک بڑے قمقمے یعنی لیمپ سے ہے (ii)"۔ نور سے مراد اسلام بھی ہے جیسا کہ 61:9 اور 9:32 میں مذکور ہے کہ کفار اللہ کے (بھیجے ہوئے) نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں۔ **37**۔اس آیت يُسَبِّحُ کا فاعل اگلی آیت 38 میں آیا ہے یعنی رِجَالٌ یعنی تسبیح کرنے والے یہ مرد۔ یہ نور ان گھروں میں روشنی کرتا ہے جن میں صبح اور شام اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ بُيُوْتٌ سے علاوہ گھروں کے مساجد بھی مراد ہیں جن میں اذان، اقامت ، نماز، تلاوت قرآن ،وعظ و نصیحت ،دعائیں ،درس و تدریس اور دیگر نیک کام صبح و شام ہوتے ہیں۔ **38**۔ بَيْعٌ: بیچنا ۔ یعنی فروخت کرنا۔ شَرٰی: خریدنا یعنی مول لینا ۔ تِجَارَةٌ:مال خرید کر بیچنا ۔ رِجَالٌ: (یعنی یہ نور) ایسے صحابہ کے گھروں میں روشنی کرتا ہے جو مندرجہ ذیل نیک کام کرتے ہیں: وہ اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔ نماز قائم رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔اور آخرت کے انجام سے ڈرتے ہیں۔"یعنی جن گھروں میں تعلیم قرآن کا نور ہو گا وہ عبادت سے ہر وقت معمور رہیں گے اور وہ دنیا میں عزت بھی پائیں گے (ii)"۔"Oایک انسان دنیوی مشاغل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حقوق اور اوامر اور نواہی کو ادا کر سکتا ہے۔اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر بڑی عمدگی سے اپنی زندگی گزار سکتا ہے۔ دست باکار دِل بایار والی بات ہو"۔ **39**۔"مندرجہ آیات میں صحابہؓ کی شہرت کی پیشگوئی کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ گو آج وہ مفلس و نادار ہیں لیکن وقت آ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بے حساب رزق عطا فرمائے گا (ح)"۔

الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّ
پیاسا ، پانی یہانتک کہ جب آتا ہے اس کے پاس نہیں پاتا اُسے کچھ بھی اور

وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ
وہ پاتا ہے اللہ کو پاس اس کے پھر وہ پورا دیگا اُسے حساب اس کا اور اللہ جلد لینے والا ہے

الْحِسَابِ ﴿٤٠﴾ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِىْ بَحْرٍ لُّجِّىٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ
حساب یا مانند اندھیروں کے سمندر گہرے میں ڈھانکتی ہے اُسے موج

مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا
اوپر سے اس کے اور موج اوپر سے اس کے بادل اندھیرے ہیں بعض ان کے

فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰٮهَا ؕ وَمَنْ
اوپر بعض کے جب نکالتا ہے ہاتھ اپنا نہیں قریب کہ دیکھے اُسے اور جو

لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿٤١﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
نہیں بنایا اللہ نے اس کیلئے نور تو نہیں اسکے لیے کوئی نور کیا نہیں دیکھا تونے کہ اللہ وہ ہے

ع ٥

يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ
کہ تسبیح بیان کرتے ہیں اس کیلئے وہ جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں اور پرندے پر پھیلائے ہوئے ہر ایک نے

قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤٢﴾
یقیناً جان لی ہے نماز اپنی اور تسبیح اپنی اور اللہ خوب جاننے والا ہے اُسے جو وہ کرتے ہیں

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٤٣﴾ اَلَمْ
اور اللہ ہی کی ہے حکومت آسمانوں اور زمین کی اور طرف اللہ کی ٹھکانا ہے کیا نہیں

تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِىْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ
دیکھا تونے کہ اللہ چلاتا ہے بادل پھر ملاتا ہے اُسے پھر

يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ
کر دیتا ہے اُسے تہہ بہ تہہ تو دیکھتا ہے بارش کو نکلتی ہے درمیان سے اس کے اور اُتارتا ہے

مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ
بادل سے پہاڑوں سے جن میں اولے ہوتے ہیں پس پہنچاتا ہے اُسے جسے

40۔ سراب کے معنٰی چلنے کے ہیں۔ سراب آگے ہی آگے چلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ کفار اور مشرکین کے اعمال کی مثال سراب جیسی ہے جسے انسان پانی سمجھ کر اس کی طرف جاتا ہے مگر وہ پانی حاصل نہیں کر پاتا اور ہلکان ہو جاتا ہے۔ کفار کے اعمال سراب کی طرح بے حقیقت ہیں۔ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ: "وہ اللہ کو اس کے پاس پاتا ہے۔" "یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا ہے وہاں پاتا ہے جو خود سمجھا ہوا ہوتا ہے وہ وہاں نہیں ملتا۔ یا بھوک پیاس سے اگر وہاں اس کو موت آ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کو اپنے پاس پاتا ہے یعنی محاسبہ وہاں موجود ہے (ح)"۔ وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۔ **41**۔ کفار اور مشرک دنیا کمانے میں غرق ہیں اور پتھروں کو پوجتے ہیں۔ وہ تاریکیوں میں گم ہیں گویا کہ جہالت کا ایک طلاطم خیز سمندر ہے جس میں وہ پڑے ہوئے ہیں۔ رات کی تاریکی میں سمندر کی موج در موج زبردست لہروں کی طرح ان کو واقعات اور مصائب کے متواتر تھپیڑوں پر تھپیڑے پڑتے ہیں۔ اور اس سے خلاصی کی راہ نہیں پاتے۔ اس آیت میں نور سے مراد آنحضرتؐ کا ظہور مبارک ہے فرمایا کہ ان اندھیروں سے خلاصی پانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے نور ہدایت بھیجا ہے یعنی کامل نور آنحضرتؐ کی ذات میں جو سیدھا روشن راستہ دکھاتا ہے۔ اس کا دامن تھام لو تو اندھیروں سے خلاصی پا کر نور ہدایت پا سکتے ہو۔ **42**۔ پر کھولے پرندے بھی (زبانِ حال سے) اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ کس خوبی سے ہوا میں اڑتے ہیں۔ دنیا کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے یعنی ان کو دیکھ کر انسان سبحان اللہ کہتا ہے کہ اللہ کی تخلیق ہر چیز میں نظر آتی ہے۔ کس خوبی اور حکمت اور قدرت سے اللہ نے ان کو بنایا۔

يَشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ
چاہتا ہے اور پھیر لیتا ہے اُسے جس سے چاہتا ہے قریب ہے چمک بجلی کی اس کی کہ لے جاوے
بِالْاَبْصَارِ (۴۴) يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
آنکھیں پھیر لیتا ہے اللہ رات اور دن یقیناً اس میں
لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ (۴۵) وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ
البتہ عبرت ہے واسطے آنکھوں والوں کے اور اللہ نے پیدا کیا ہر جاندار
مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ
پانی سے پس بعض ان میں سے وہ ہیں جو چلتے ہیں اپنے پیٹ کے بل اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو چلتے ہیں
عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ
دو پاؤں پر اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو چلتے ہیں چار پر پیدا کرتا ہے اللہ
مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۴۶) لَقَدْ اَنْزَلْنَآ
جو چاہتا ہے یقیناً اللہ ہر بات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے یقیناً یقیناً اُتاریں ہم نے
اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ
آیات کھول کھول کر بیان کرنیوالی اور اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے طرف راہ
مُّسْتَقِيْمٍ (۴۷) وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَ
سیدھی کی اور وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور رسول پر اور
اَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ
اطاعت کی ہم نے پھر پھر جاتا ہے ایک فریق ان میں سے بعد اس کے اور نہیں ہیں وہ لوگ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ (۴۸) وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ
ہرگز مومن اور جب وہ بلائے جاتے ہیں طرف اللہ اور اس کے رسول کی تاکہ وہ فیصلہ کرے
بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ (۴۹) وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ
درمیان ان کے اچانک ایک فریق کے لوگ ان میں سے اعراض کرنیوالے ہوتے ہیں اور اگر ہو ان کا
الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ (۵۰) ؕ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ
حق آتے ہیں طرف اس کی مطیع ہو کر کیا دلوں میں ان کے بیماری ہے یا

44۔مِنۡ جِبَالٍ: یعنی پہاڑی علاقوں سے یا پہاڑوں جتنے بڑے بڑے بادلوں سے اولے برساتا ہے۔جن سے برف کے تودے بنتے ہیں۔بَرَد: اولے۔ بَرۡقِهٖ: (بادلوں کی) بجلی۔یعنی بادلوں سے بجلی کی کڑک اور چمک پیدا ہوتی ہے جو ہوا میں نائٹروجن اور آکسیجن گیسوں کا مرکب بنا دیتی ہے۔یہ مرکب بارش کے پانی میں حل ہو کر زمین میں آجاتا ہے اور نباتات کے لئے قیمتی کھاد کا کام دیتا ہے۔ بارش سے لوگ فائدے اٹھاتے ہیں۔ مگر اولوں کے گرنے سے فصلوں اور گھروں کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔**45**۔رات کے بعد دن پلٹ کر آتا ہے۔یعنی مسلمان جو آج رات کی تاریکی میں گمنام ہیں کل کو دن کی روشنی میں شہرت اور عزت پائیں گے۔**46**۔اس آیت میں ہر جاندار کو پانی سے پیدا کئے جانے کا ذکر ہے۔اسی طرح آیت 21:31 میں بھی ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کئے جانے کا ذکر ہے۔اور انسان کو بھی پانی سے پیدا کیا(25:55)۔انسان کے جسم میں اس کے وزن کا تقریباً دو تہائی حصہ پانی ہے۔ پانی سے مراد نطفہ بھی ہے جیسا کہ فرمایا أَلَمۡ نَخۡلُقكُّمۡ مِنۡ مَّآءٍ مَهِينٍ(77:21)۔یَمۡشِیۡ عَلٰۤی اَرۡبَعٍ: چار (پاؤں) پر چلتے ہیں ۔"جس طرح ظاہری لحاظ سے حیوانات میں مختلف اقسام ہیں اسی طرح روحانی ترقی کے لحاظ سے انسانوں کی کئی قسمیں ہیں(4:70)(ح)"۔ **47**۔آیات مبینات کو دیکھ کر ایمان لے آنے کے بعد صراطِ مستقیم پر قائم رہنے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ چنانچہ سورۃ فاتحہ میں تاکید ہے کہ صراطِ مستقیم پر رہنے کے لئے اور مزید ترقیات روحانی کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہنا چاہئے۔**48**۔یہ منافقین ہیں۔**50**۔یَکُنۡ لَّهُمُ الۡحَقُّ: یعنی جب دیکھتے ہیں کہ ان کو ان کے مطلب کا حق ملتا ہے تو فرمانبردار بنتے ہوئے دوڑ کر آتے ہیں۔ بصورت دیگر اس کا الٹ کرتے ہیں۔یعنی ایمان تو لائے ہیں مگر دنیوی لالچ کو ترک نہیں کیا۔ اِلَيۡهِ یعنی اس رسول کی طرف۔"دوسرے معنٰی یہ کئے گئے ہیں کہ حق یعنی شریعت کا مسئلہ لَهُمُ ان کے مطلب اور فائدہ کے مطابق ہو تو مطیع ہو کر آتے ہیں(ح)"۔

اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ
شک کیا انہوں نے یا وہ ڈرتے ہیں کہ ظلم کرے گا اللہ ان پر اور رسول اس کا

بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٥١﴾ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ
(نہیں) بلکہ یہ لوگ ہی ظالم ہیں سوائے اسکے نہیں کہ ہے بات مومنوں کی

اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا
جب وہ بلائے جاویں طرف اللہ اور رسول اسکے کی تاکہ وہ فیصلہ کرے درمیان انکے یہ کہ وہ کہتے ہیں

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ
سُنا ہم نے اور اطاعت کی ہم نے اور یہ لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں اور جو اطاعت کریگا اللہ

وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٥٣﴾
اور اس کے رسول کی اور ڈریگا اللہ سے اور تقویٰ کریگا اس کا تو یہ لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ
اور قسم کھا کر کہا انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں اپنی کہ ضرور اگر تو حکم کریگا انہیں تو ضرور وہ نکلیں گے (جہاد کے

قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا
لیے) تو کہدے نہ قسم کھاؤ اطاعت ہے مناسب یقیناً اللہ خوب خبر رکھنے والا ہے اسکی جو

تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ
تم کرتے ہو تو کہدے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی پس اگر تم

تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ
پھر جاؤ تو سوائے اس کے نہیں کہ اس پر ہے جو اٹھایا گیا وہ اور تم پر ہے جو اٹھائے گئے تم اور اگر

تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٥٥﴾
تم اطاعت کروگے اسکی ہدایت پاؤگے اور نہیں ہے رسول پر مگر پہنچا دینا کھلا کھلا

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور کیں نیکیاں

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
کہ البتہ ضرور خلیفہ بناوے گا انہیں زمین میں جیسا کہ اس نے خلیفہ بنایا ان لوگوں کو جو پہلے تھے ان سے

ع ١٢

51۔حَیْف: ظلم ،زیادتی ، حق تلفی۔ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ وَ رَسُوْلُہٗ: منافقین جب یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ اور رسول ان سے بے انصافی یا ظلم کریں گے یعنی حق تلفی کریں گے تو اعراض کر جاتے ہیں۔ **53**۔"+ یَتَّقْہِ اصل میں یَتَّقِیْہِ ہے۔ مَنْ کی وجہ سے یٰ ہٹ گئی ہے۔ اس وجہ سے "ہ" کو ساکن کیا۔ چونکہ "ق" مکسور تھا اور اس کا ما قبل مفتوح لہٰذا "ق" ساکن ہوا۔" مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ میں حقوق اللہ اور وَرَسُوْلَہٗ میں سنت نبوی (حقوق العباد) کے متعلق بیان ہے۔ وَ یَخْشَ اللّٰہَ: اور گزشتہ عمر کی کوتاہیوں کی معافی چاہتا رہے۔ وَ یَتَّقْہِ :اور آئندہ باقی عمر میں تقویٰ سے کام لے (قرطبیؒ) یعنی اللہ تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنالے۔ **54**۔لَیَخْرُجُنَّ: تو جہاد کرنے کے لئے ضرور نکلیں گے۔ فرمایا تم قسمیں مت کھاؤ بلکہ دوسروں کی طرح معروف اطاعت بجالاؤ۔ **55**۔ فَاِنَّمَا عَلَیْہِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَیْکُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ: تو اس رسول پر صرف وہ (پیغام کا پہنچا دینا) ہے جو اس کے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ اور تم پر وہ واجب ہے جو تمہارے ذمہ ڈالا گیا ہے یعنی اطاعت کرنا۔ "اس آیت میں رسول کی اطاعت سے مراد کسی طرح بھی رسالت کی اطاعت نہیں ہو سکتی بلکہ رسول بشر کی اطاعت ہی ہے۔ کیونکہ عَلَیْہِ مَا حُمِّلَ بتاتا ہے کہ وہ رسول بشر ہے جسے کسی بات کا مکلف کیا گیا ہے۔ مکلف انسان ہو سکتا ہے نہ کہ پیغام۔ یہ آیت اہل قرآن کہلانے والوں پر حجت ہے جو بشر رسول کی اطاعت کے منکر ہیں (ح)" آیت 57 میں بھی رسول کی اطاعت کا حکم ہے۔

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ
اور البتہ ضرور قائم کردیگا انکے واسطے دین ان کا جو اس نے پسند کیا ان کے لیے اور البتہ ضرور بدل دے گا
مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ۚ
انہیں بعد ان کے خوف کے امن سے وہ عبادت کریں گے میری نہ شریک کرینگے میرے ساتھ کسی کو
وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَاَقِيْمُوا
اور جس نے انکار کیا بعد اس کے تو وہ لوگ ہی فاسق ہیں اور قائم کرو
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٥٧﴾
نماز اور دو زکوٰۃ اور اطاعت کرو رسول کی تاکہ تم رحم کئے جاؤ
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ
نہ گمان کر تو ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا عاجز کردینے والے (الٰہی سلسلوں کو) زمین میں اور ٹھکانا ان کا
ع ۱۴ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٥٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ
آگ ہے اور یقیناً کیا ہی بُرا ہے ٹھکانا اے لوگو جو ایمان لائے ہو چاہیئے کہ اجازت لیں تم سے
الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ
وہ لوگ کہ مالک ہوئے (جنکے) داہنے ہاتھ تمہارے اور وہ لوگ کہ نہیں پہنچے بلوغت کو تم میں سے
ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ
تین دفعہ (۱) پہلے نماز فجر سے اور (۲) جب تم اتار دیتے ہو
ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ڜ ثَلٰثُ
کپڑے اپنے دوپہر کو اور (۳) بعد نماز عشاء تین
عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ
پردہ کیوقت ہیں تمہارے لیے نہیں ہے تم پر اور نہ ان پر کوئی گناہ بعد ان کے
طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ
گھومنے والے ہیں تم پر بعض تمہارے بعض پر اس طرح کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تمہارے
الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٩﴾ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ
لیے آیات اور اللہ خوب جاننے والا ہے حکمت والا ہے اور جب پہنچ جاویں بچے تم میں

56۔ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا: بشرطیکہ میری عبادت کرتے رہیں اور شرک نہ کریں۔ مُنَافِق: نافرمان۔ خلفاء راشدین کے ذریعہ خلافت دی گئی اور اس خلافت کے مخالفین کو فاسق قرار دیا گیا۔"O محمدؐی خلافت کا سلسلہ موسوی خلافت کے سلسلہ سے مشابہ ہے۔ اور چونکہ موسوی خلافت کا انجام نبی پر ہوا یعنی حضرت عیسیٰؑ پر جو حضرت موسیٰؑ سے چودھویں صدی کے سر پر آیا اور نیز اس نے کوئی جنگ اور قتال کا جہاد نہیں کیا اس لئے ضروری تھا کہ آخری خلیفہ محمدؐی سلسلہ کا بھی اسی شان کا ہو۔ موسوی خلفاء کا آخری خلیفہ خَاتَمُ الْخُلَفَاء مسیح عیسیٰ بن مریمؑ تھا پس ایسے ہی آنحضرتؐ کے خلفاء کا خَاتَمُ الْخُلَفَاء مسیح موعود ہے۔ یہ مسیح موعود بخاری، مسلم اور قرآن کی رو سے مِنْكُمْ یعنی امت محمدؐیہ ہی سے ہوگا"۔ (خلاصۃً۔ از تفسیر مسیح موعودؑ)۔ 57۔ نماز، زکوٰۃ: اطاعت رسول قیام خلافت کے لئے ضروری ہیں۔ 58۔ مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ: کہ وہ (کفار) اپنی تدبیروں سے ہمیں ہمارے مقاصد سے عاجز یا بے بس کر دیں گے۔ جب تک خلافت رہے گی کفار اسلام کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکیں گے۔ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ: ان (کافروں) کا ٹھکانا آگ ہے۔ 59۔ اجازت لیں (تمہاری خوابگاہوں میں داخل ہونے سے پہلے)۔ ان تین وقتوں میں لڑکوں اور لونڈی غلام کو بھی اجازت لیکر اندر آنا چاہئے۔ بَعْدَهُنَّ: باقی وقتوں میں اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ: جب تم (زائد) کپڑے اتار دیتے ہو (ان تین وقتوں میں آرام و استراحت یا سونے کے لئے)۔ نیز پردہ کیلئے دیکھیں آیت 24:32 گھروں میں پردہ۔ آیت 33:60 گھر کے باہر پردہ۔ آیات 33:33-34 پردہ جو ازواج النبی کرتی تھیں۔ یہ بھی فرض ہیں۔

مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ الَّذِيْنَ اسْتَاْذَنَ كَمَا فَلْيَسْتَاْذِنُوْا الْحُلُمَ

بلوغت کو پس چاہیئے کہ وہ اجازت لیں جیسا کہ اجازت لیتے تھے وہ لوگ جو پہلے تھے ان سے

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۶۰

اس طرح کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لیے آیات اپنی اور اللہ خوب جاننے والا حکمت والا ہے

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ

اور بیٹھ رہنے والیاں عورتوں میں سے وہ جو کہ نہیں امید رکھتیں نکاح کی تو نہیں ہے

عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ

ان پر کوئی گناہ کہ وہ اتار رکھیں کپڑے اپنے نہ نمود کرنے والیاں

بِزِيْنَةٍ ۭ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ

سنگھار کی اور یہ کہ وہ بچیں بہتر ہے ان کے لیے اور اللہ خوب سننے والا

عَلِيْمٌ ۝۶۱ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ

خوب جاننے والا ہے نہیں نابینا پر کوئی تنگی اور نہ لنگڑے پر کوئی تنگی

وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا

اور نہ بیمار پر کوئی تنگی اور نہ خود تم پر یہ کہ کھاؤ تم

مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَاۗىِٕكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ

اپنے گھروں میں یا گھروں سے اپنے باپ دادا کے یا گھروں سے اپنی ماؤں کے یا

بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ

گھروں سے اپنے بھائیوں کے یا گھروں سے اپنی بہنوں کے یا گھروں سے اپنے چچوں کے

اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ

یا گھروں سے اپنی پھوپھیوں کے یا گھروں سے اپنے ماموؤں کے یا گھروں سے اپنی خالاؤں کے

اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

یا وہ کہ مالک ہوئے تم کنجیوں کے ان کی یا اپنے دوستوں سے نہیں ہے تم پر کوئی گناہ

اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ۭ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا

یہ کہ کھاؤ تم سب مل کر یا الگ الگ پس جب داخل ہو تم گھروں میں

60۔ مِنْ قَبْلِهِمْ یعنی ان کے بڑے لوگ۔ الْحُلُمَ: عقل، بلوغت کی عمر۔ 61۔ قَوَاعِد: یعنی عمر رسیدہ بوڑھی عورتیں جو اولاد پیدا کرنے کی عمر سے تجاوز کر چکی ہوں وہ گھر میں تھوڑے کپڑوں میں رہیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ مگر پورا پردہ رکھیں تو بہتر ہے۔ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ جیسا کہ 33:60 میں چادریں اور اوڑھنیاں بتایا گیا ہے وہ نہ لیں تو کوئی حرج نہیں۔ مُتَبَرِّجٰت: بارج (Barge): کھلی یعنی بغیر چھت کی کشتی یا جہاز۔ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ: یعنی زینت کھول کر دکھانے والیاں نہ ہوں۔ اپنی زینت ظاہر نہ کرنے والیاں ہوں۔ یعنی اگر زائد کپڑے نہ اتاریں اور بناؤ سنگھار نہ ظاہر ہونے دیں تو بہتر ہے۔ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا: (نکاح یعنی جنسی ہم صحبت ہونا) جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں یعنی نکاح کے قابل نہیں ہیں۔ بانجھ ہیں۔ عمر رسیدہ ہو چکی ہیں۔ "گھر سے باہر نکلنے کے لئے بوڑھی عورتوں پر جو نکاح کے قابل نہیں لازمی پردہ نہیں ہے۔ لیکن یونہی باہر پھرنے کی بجائے اگر گھر میں ہی رہیں تو خدا کی نظر میں یہ پسندیدہ ہوگا (ii) (خلاصہؒ)" یا باہر جانے کیلئے چادر وغیرہ استعمال کریں تو بہتر ہوگا۔

فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ
تو سلام کہو آپس میں مقررہ دعا طرف سے اللہ کی بابرکت پاکیزہ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٦١ اِنَّمَا ع ١٤
اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لیے آیات تاکہ تم عقل کرو سوائے
الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا
اسکے نہیں کہ مومن وہ ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جب وہ ہوتے ہیں
مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ
ساتھ اس کے کسی معاملہ جمع کرنیوالے پر نہیں جاتے یہاں تک کہ اجازت لیتے ہیں اس سے یقیناً
الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وہ لوگ جو اجازت لیتے ہیں تجھ سے یہی لوگ وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ پر
وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ
اور اسکے رسول پر پس جب اجازت مانگیں تجھ سے کسی اپنے کام کے لیے تو اجازت دے جس کو
شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٦٢ لَا
چاہے تو ان میں سے اور بخشش مانگ ان کے لیے اللہ سے یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے نہ
تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ
بناؤ پکارنا رسول کا آپس میں مانند پکارنے کے بعض تمہارے کا بعض کو
قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ
یقیناً جانتا ہے اللہ ان لوگوں کو جو نکل جاتے ہیں تم میں سے نظر بچا کر پس چاہیئے کہ ڈریں
الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ
وہ لوگ جو مخالفت کرتے ہیں اس کے حکم سے کہ پہنچے انھیں کوئی فتنہ یا
يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٦٣ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ
پہنچے انھیں عذاب دردناک آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور
الْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ
زمین میں یقیناً وہ جانتا ہے اس حالت کو کہ تم جس پر ہو اور جس دن وہ لوٹائے جائیں گے طرف اسکی

62۔ حضرت ابن عباسؓ کے بقول جب حکم وَلَا تَأْكُلُوْا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ نازل ہوا تو لوگ ایک دوسرے کے ہاں کھانا کھانے میں سخت احتیاط برتنے لگے۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "یہودی تعلیم کے مطابق اندھے، لنگڑے اور دیگر جسمانی عیب والے ناپاک سمجھے جاتے تھے۔ قرآن نے ان کی غلطی ظاہر کی ہے (ii)" یہودنے مسیحؑ پر الزام لگایا کہ یہ محصول لینے والوں کے ساتھ کھانا کھاتا ہے۔(دیکھیں متی 11-9:10۔احبار 23-21:16)۔ہندوؤں میں شودروں سے بھی یہی سلوک روا رکھا گیا ہے۔(منو ادھیائے 9-8-67-407)۔(قرآن مجید کی اس آیت میں بُيُوْتِكُمْ میں بیٹوں اور بیٹیوں کے گھر بھی شامل ہیں)۔ہندو لوگ اپنی بیٹیوں کے گھروں سے کھانا کھانے کو معیوب خیال کرتے ہیں۔ اسلام نے اس تفریق کو ختم کیا۔ بعض عرب قبائل بھی اکٹھا کھانا کھانے کو برا سمجھتے تھے(یعنی ایک بڑے تھال میں کھانا ڈال کر اس کے گرد کئی کھانے والے بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں)۔اور بعض الگ الگ کھانے کو برا جانتے تھے۔اس لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ یعنی جن لوگوں کے سامان پر تم کو مقرر کیا گیا ہے وہاں سے کھالو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ بعض صحابہ جو جہاد کو یا کہیں اور جاتے تو خالی گھروں کی نگرانی کے لئے کسی کو گھر کی چابیاں دے کر گھر کا خیال رکھنے کے لئے چھوڑ جاتے۔ وہ اگر اس گھر سے کھانا وغیرہ کھالیں تو کوئی حرج نہ ہوگا۔ یا یتیم کا سرپرست یا ولی یتیم کے گھر سے کھالے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ **63**۔"اس آیت میں مجلس کے آداب سکھائے ہیں کہ سچے مؤمن جب مجلس میں آجائیں تو اب انہیں صدر کی اجازت کے بغیر مجلس چھوڑ کر جانے کی اجازت نہیں۔ اَمْرٍ جَامِعٍ سے مراد اہم معاملہ ہے(ح)" مَعَهٗ یعنی رسول کے ساتھ (اجتماعی معاملہ پر غور کرنے کے لئے)۔اگر کوئی رسول کی مجلس سے باہر نکل کر چلا جاتا ہے تو وہ اللہ کی نصرت ورحمت سے محروم رہتا ہے۔اس لئے فرمایا کہ اے رسول آپ ایسے شخص کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ **64**۔ فتنہ یعنی آفت۔اے مؤمنو! یہ نہ سمجھو کہ رسول کا تم میں سے کسی کو بلانا ایسا ہی ہے جیسے تم میں سے بعض کا بعض کو بلانا۔ یا تم رسول کو اس طرح بلاؤ جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ رسول تم کو اہم امر کے لئے بلاتا ہے اس لئے خاص لحاظ رکھو(8:25)۔جو نظر بچا کر رسول کی مجلس سے چلے جاتے ہیں وہ فتنہ اور عذاب ملنے سے ڈریں۔"نوٹ: دُعَآءَ الرَّسُوْلِ کا یہ بھی مطلب ہے کہ رسول کا اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا(ح)"۔"لِوَاذًا: لَاوَذَ کے معنی کسی چیز کی آڑ لی یعنی اس کے ذریعہ سے نظر سے چھپ گیا۔یعنی وہ چھپ کر یا نظر بچا کر مجالس قومی سے چلے جاتے ہیں(ح)"۔ **65**۔ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ: یعنی تم کس حالت میں ہو یا کس مقام پر کھڑے ہوا سے خدا جانتا ہے۔

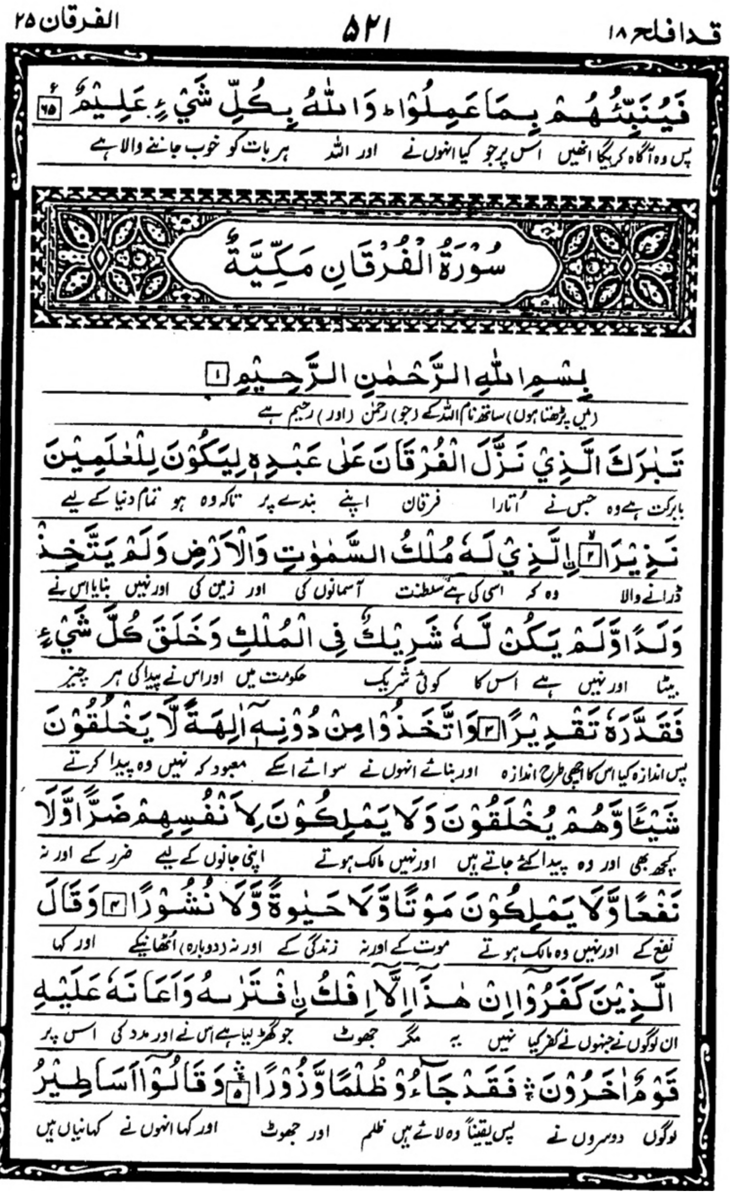
الفرقان ۲۵ ۵۲۱ قد افلح ۱۸

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٤﴾ ع ۹ / ۱۵

پس وہ آگاہ کریگا انھیں اس پر جو کیا انہوں نے اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰي عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ

بابرکت ہے وہ جس نے اُتارا فرقان اپنے بندے پر تاکہ وہ ہو تمام دنیا کے لیے

نَذِيْرَا ﴿٢﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ

ڈرانے والا وہ کہ اسی کی ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی اور نہیں بنایا اس نے

وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ

بیٹا اور نہیں ہے اس کا کوئی شریک حکومت میں اور اس نے پیدا کی ہر چیز

فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿٣﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ

پس اندازہ کیا اس کا اچھی طرح اندازہ اور بنائے انہوں نے سوائے اسکے معبود کہ نہیں وہ پیدا کرتے

شَيْـــًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا

کچھ بھی اور وہ پیدا کئے جاتے ہیں اور نہیں مالک ہوتے اپنی جانوں کے لیے ضرر کے اور نہ

نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿٤﴾ وَقَالَ

نفع کے اور نہیں وہ مالک ہوتے موت کے اور نہ زندگی کے اور نہ (دوبارہ) اُٹھانے کے اور کہا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ ھٰذَآ اِلَّآ اِفْكُۨ افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ

ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا نہیں یہ مگر جھوٹ جو گھڑ لیا ہے اس نے اور مدد کی اس پر

قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ڔ فَقَدْ جَاۗءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ﴿٥﴾ۚ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ

لوگوں دوسروں نے پس یقیناً وہ لائے ہیں ظلم اور جھوٹ اور کہا انہوں نے کہانیاں ہیں

25۔سُوْرَةُ الْفُرْقَان(مکی)

2۔"فرقان: وہ تعلیم جو حق و باطل میں فرق کو نمایاں کر دیتی ہے یعنی قرآن مجید(ii)"۔ جو ہر بات کی دلیل پیش کرتا ہے۔ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا: آنحضرتؐ تمام دنیا کی طرف بھیجے گئے ہیں (نیز دیکھیں7:159)۔"یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اسلامی علماء کو دنیا کی تمام زبانیں سیکھنی چاہئیں تا وہ ہر جگہ قرآن مجید کو پھیلا سکیں (ii)"۔تَبٰرَكَ: یعنی بھلائی سے بھرپور۔3۔فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا: جیسے انسان کے جسم۔ طاقت اور عقل میں ترقی کی منازل خدا کے خاص اندازوں کے مطابق آتی ہیں۔"Oیعنی جو قویٰ اس کو دیئے گئے ہیں ان سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا۔اور جو عمر دی گئی ہے اس سے زیادہ جی نہیں سکتا۔آپ خدا نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا اور اس کا اندازہ بھی اپنے اختیار میں مقرر کر دیا۔ چاند، سورج، ستارے، زمین اور تمام اقسام کے جاندار اپنی اپنی حد سے باہر نہیں جا سکتے۔ایسے ہی تمام روحوں کی حد بندی بھی کی۔ یہ تقدیر مبرم ہے جو مؤمن کامل کی دعاؤں سے (بھی) ہرگز بدلائی نہیں جاتی اگرچہ وہ مؤمن کامل نبی اور رسول کا ہی درجہ رکھتا ہو۔ ہاں! تقدیر معلق صدقہ اور دعا سے ٹل سکتی ہے (خلاصۃً)" "+جیسا عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی پھل ملتا ہے" "تقدیر اشیاء کے دو مفہوم ہیں۔ 1۔قدرت و طاقت کا عطاء کرنا۔ 2۔اقتضائے حکمت کے مطابق ایک خاص اندازہ پر بنانا کہ جس کے اندر وہ چیز ترقی کر سکتی ہے(ح)"۔4۔ مندرجہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ کی چھ صفات کا ذکر ہوا ہے جو ایک قادر مطلق، تمام تر طاقتوں اور حکمتوں والا، خالق کل کائنات اور رب العالمین ہونے کی وجہ سے تمام مخلوقات کا معبودِ واحد ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔5۔اِنْ ھٰذَآ اِلَّآ: "نہیں یہ (قرآن) مگر جھوٹ جو گھڑ لیا ہے۔"اس الزام کے جواب کا ذکر قرآن مجید میں دوسری جگہ آچکا ہے کہ قرآن مجید جیسی بلکہ اس کی ایک سورت یا ایک آیت کے برابر ہی کوئی اور تعلیم لے آؤ۔اور سب خواہ جن و انس کو بھی مدد کے لئے بلا لو تو بھی اس کی مثل نہ لا سکو گے(ii)۔یہاں "قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ" سے مراد بعض نومسلم غلام ہیں جن کی طرف کفار اس بات کو منسوب کرتے تھے کہ وہ آپؐ کو تورات اور انجیل وغیرہ سے کہانیاں سنا سنا کر بتا دیتے ہیں اور آپؐ ان کو لکھوا لیتے ہیں۔ان میں عداس، یسار، جبر وغیرھم ہیں۔یعنی ایک جماعت نے مل کر قرآن گھڑ لیا ہے۔(دیکھیں16:104)۔

الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٦﴾ قُلْ
پہلوں کی اس نے لکھی ہیں پس وہ پڑھی جاتی ہیں اس پر صبح اور شام تو کہدے
اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ
اُتارا ہے اس نے جو جانتا ہے بھید کو آسمانوں اور زمین میں یقیناً وہ ہے
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧﴾ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ
بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا اور کہا انہوں نے کیا ہے اس رسول کو کہ کھاتا ہے کھانا
وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ
اور چلتا ہے بازاروں میں کیوں نہیں اُتارا گیا طرف اس کی فرشتہ پس وہ ہوتا ساتھ اسکے
نَذِيْرًا ﴿٨﴾ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ
ڈرانے والا یا ڈالاجاتا طرف اس کی خزانہ یا ہوتا اس کا باغ کہ وہ کھاتا
مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿٩﴾
جس سے اور کہا ظالموں نے نہیں پیروی کرتے تم سوائے آدمی جادو کئے ہوئے کے
اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
دیکھ کس طرح وہ بیان کرتے ہیں تیرے لیے مثالیں پس وہ گمراہ ہوگئے پس نہیں طاقت رکھتے
سَبِيْلًا ﴿١٠﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ
راہ کی بابرکت ہے وہ جو کہ اگر چاہے بناوے تیرے لیے بہتر اس سے
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿١١﴾
باغات چلتی ہوں نیچے جن کے نہریں اور بناوے تیرے لیے محلات
بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ
بلکہ تکذیب کی انہوں نے قیامت کی اور تیار کی ہم نے اس کیلئے جس نے تکذیب کی قیامت کی
سَعِيْرًا ﴿١٢﴾ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا
آگ جب وہ دیکھے گی انہیں جگہ دُور سے سنیں گے اس کا جوش
وَّزَفِيْرًا ﴿١٣﴾ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ
اور خروش اور جب ڈالے جاویں گے اس میں سے جگہ تنگ میں خوب جکڑے ہوئے

6۔ پہلوں کی کہانیاں ہیں جو اس پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں اور اس نے ان کو قرآن میں لکھا لیا ہے۔ (تُمْلٰی :اِمْلَاء سے بنا ہے)۔ شروع اسلام میں نماز کے اوقات صبح و شام تھے۔ مسلمان جب آنحضرتؐ کے پاس نماز میں آتے تو جو نئی قرآن کی وحی نازل ہوئی ہوتی لکھ لیتے یا یاد کر لیتے تھے۔ کفار اس بات کو اپنی طرز پر کہہ دیتے کہ لوگوں سے سن کر وحی لکھ لی جاتی ہے صبح اور شام کو۔ **7**۔ "فرمایا یہ قرآن بناوٹی نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں بڑے بڑے اسرار کی باتیں ہیں جنہیں انسان محض اپنی طاقت سے نہیں جان سکتا(ح)" ہاں سوائے اللہ کی ذات کے جو آسمانوں اور زمین کے اسرار سے واقف ہے۔ یعنی ہر چیز سے واقف ہے جس کا لوگ تصور تک بھی نہیں کر سکتے۔ اور انسان کے اندرونہ سے بھی خوب واقف ہے۔ دِلوں کو بدلنے کی طاقت بھی اسی کو ہے۔ پس وہ الہام نازل کر کے ہدایت فرماتا ہے۔ ان کافروں کا قرآن سازی کا الزام بڑا سخت ہے۔ اللہ غفور اور رحیم ہے۔ در گزر سے کام لیتا ہے۔ فوراً ہی پکڑ کر سزا نہیں دیتا۔ **8**۔ بازاروں میں پھرتا ہے یعنی ہماری ہی طرح ذرائع معاش کے لئے نکلتا ہے۔ **9**۔ مَّسْحُوْرًا: (جس پر جادو کر دیا گیا ہو اور وہ ہوش و حواس کھو چکا ہو)۔ ایک دفعہ کفار مکہ یہ مشورہ کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے کہ حج کے موقع پر باہر سے آنے والے لوگوں کو ہم آنحضرتؐ کے متعلق کیا کہیں؟ ایک نے کہا کہ ہم انہیں کہہ دیں گے کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ اس پر ایک شدید دشمن رسول نضر بن حارث نے جوش سے کہا کہ محمدؐ تو تم سب سے زیادہ سچا انسان ہے وہ جھوٹا کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر تم نے لوگوں کو یہ بات کہی تو کوئی بھی اسے تسلیم نہ کرے گا۔ ہاں یہ کہو کہ وہ مجنون ہے تا کوئی اس کی بات ہی نہ سنے (ابن جریر بروایت ابن عباسؓ)(17:91-94 کفار کے مطالبات)۔ **10**۔ کفار یہ بھی اعتراض کرتے تھے کہ مکہ یا طائف میں کسی بڑے سردار پر قرآن اترنا چاہئے تھا۔ ایک اُمی یتیم پر کیسے اترا (43:32-33)۔ غرض کفار طرح طرح کی مثالیں (اعتراضات اور مطالبات) بیان کیا کرتے تھے۔ پس وہ ہدایت کیسے پا سکتے ہیں۔ **11**۔ "اللہ نے پھر قیصر و کسریٰ کے خزانے، باغات اور نہریں آنحضرتؐ کے متبعین کو عطاء فرمائے۔ اور محلات بھی عطا فرمائے(ii)"۔ **12**۔ قیامت کا جھٹلانا تکذیب رسالت کا باعث ہے جس کی سزا جہنم کی آگ ہے۔ **13**۔ اِذَا رَاَتْھُمْ: جب (دوزخ) ان لوگوں کو دیکھے گی دور سے ہی تو وہ سنیں گے اس (دوزخ) کا غصہ اور دہاڑ (تو سمجھ جائیں گے کہ اس کا عذاب سخت ہوگا)(ii)۔ [نوٹ: گدھے کی آواز کے ابتدائی حصہ کو زَفِیْرٌ اور آخری حصہ کو شَھِیْقٌ کہتے ہیں] دیکھیں 67:8-9۔

الفرقان ۲۵ ۵۲۳ قد افلح ۱۸

دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿١٣﴾ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ
پکاریں گے اس جگہ ہلاکت (کہا جائیگا) نہ پکارو آج ہلاکت ایک اور
ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿١٤﴾ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ
پکارو ہلاکتیں بہت تو کہدے کیا یہ بہتر ہے یا جنت ہمیشہ کی
الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ﴿١٥﴾ لَهُمْ
جس کا وعدہ کئے گئے ہیں متقی وہ ہے ان کے لیے بدلہ اور ٹھکانا ان کیلئے
فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰي رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿١٦﴾
اس میں وہ ہے جو وہ چاہیں گے رہ پڑنے والے اس میں ہے یہ رب تیرے پر وعدہ پوچھا جانیوالا
وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ
اور جس دن اکٹھا کرے گا انہیں اور ان کو جن کی عبادت کرتے تھے سوائے اللہ کے پھر فرماوے گا
ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۗءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿١٧﴾
کیا تم نے گمراہ کیا بندوں کو میرے ان کو یا وہ خود گمراہ ہوئے راہ سے
قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ
وہ کہیں گے پاک ہے تو نہیں تھا مناسب ہمارے لیے کہ ہم بناتے سوائے تیرے
مِنْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ
کوئی کارساز ولیکن فائدہ پہنچایا تونے انہیں اور باپ دادا کو ان کے یہاں تک کہ وہ بھول گئے نصیحت
وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا
اور ہوگئے لوگ ہلاک ہونیوالے یقیناً یقیناً تکذیب کرینگے تیری اس کی جو تم کہتے ہو پھر نہ
تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ
تم طاقت رکھو گے (عذاب کو) پھیر دینے کی اور نہ مدد کی اور جو ظلم کریگا تم میں سے ہم چکھاویں گے
عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿١٩﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ
اسے عذاب بڑا اور نہیں بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے رسولوں میں سے مگر
اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا
یقیناً وہ البتہ کھاتے تھے کھانا اور چلتے تھے بازاروں میں اور بنایا ہم نے

15۔(فرشتے کہیں گے) لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ۔۔۔آج ایک ہلاکت ہی کو نہ پکارو "تم نے تو بہت سی ہلاکتوں کے سامان کر رکھے ہیں آج ان سبھی کو یاد کرو (ح)"۔**16**۔قُلْ (اے رسول تو) کہہ کیا تمہاری یہ حالت بہتر ہے یا ہمیشہ کی جنت بہتر ہے جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے کہ ان کو عطا ہو گی۔**17**۔وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا: وعدہ جو مانگا گیا تھا۔یعنی اللہ کا وعدہ جسے مؤمنوں نے طلب کیا تھا یعنی جنت کا وعدہ جو پورا ہو کر رہتا ہے۔**18،19**۔فَيَقُوْلُ: (قیامت میں اللہ تعالیٰ معبودانِ باطلہ کو مخاطب کرتے ہوئے) پوچھے گا کہ کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا؟ [معبودانِ باطلہ جیسے حضرت عیسیٰ جن کی عیسائی خدا کا بیٹا کہہ کر عبادت کرتے ہیں وغیرہ] تو وہ (معبودانِ باطلہ) کہیں گے۔۔۔ سُبْحٰنَكَ: اے اللہ تیرا تو کوئی شریک نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے۔ ہم تو خود خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں (متی 19:17) ہم دوسروں کو کیونکر کہیں گے کہ خدا کی عبادت کرنے کی بجائے ہماری عبادت کریں۔" بُوْرًا: بَوار سرد بازاری کی زیادتی اور کثرت کو کہتے ہیں کیونکہ اس کے نتیجہ میں بربادی ہو جاتی ہے۔اس لئے اس کے معنٰی ہلاکت ہو گئے ہیں (ح)" نَسُوا الذِّكْرَ: ذکر سے مراد اللہ کا ذکر یا اللہ کی نصیحت ہے۔**20**۔(خدا فرمائے گا) فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ کہ ان جھوٹے معبودوں نے تمہاری باتوں کو جھٹلا دیا ہے۔صَرْفًا: (عذاب کو) ٹالنا۔ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا: پس تم عذاب کو ٹالنے کی طاقت نہ پاؤ گے۔ وَلَا نَصْرًا اور نہ ہی مدد حاصل کرنے کی۔یہاں ظلم سے مراد شرک ہے جیسے فرمایا اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (31:14) لٰہذا اس کی سزا بھی سخت ہے۔**21**۔ اَتَصْبِرُوْنَ: اور ہم نے تم میں سے بعض کو بعض کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے (یہ دیکھنے کے لئے) کہ کیا تم (مسلمان) صبر کرتے ہو (یا نہیں)۔(یعنی ثابت قدم رہتے ہو یا نہیں) (ii)"+کوئی صحت مند ہے کوئی مریض، کوئی بادشاہ ہے تو کوئی فقیر۔اس امتحان میں اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوگا۔ تیرا رب خوب دیکھنے والا ہے (ظالموں کو)"۔" بازاروں میں چلتے تھے"۔یعنی کسب رزق حلال کے لئے جایا کرتے تھے۔

الجزء ١٩

بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿٢١﴾

بعض تمہارے کو واسطے بعض کے آزمائش کیا تم صبر کرتے ہو اور ہے رب تیرا خوب دیکھنے والا

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ

اور کہا ان لوگوں نے جو نہیں امید رکھتے ملاقات کی ہماری کیوں نہیں اتارے گئے

عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ

ہم پر فرشتے یا دیکھتے ہم اپنے رب کو یقیناً یقیناً تکبر کیا انہوں نے اپنے

اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿٢٢﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا

نفسوں میں اور سرکش ہوئے سرکشی بڑی جس دن وہ دیکھیں گے فرشتوں کو نہیں

بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا

خوشخبری ہوگی اس دن مجرموں کے لیے اور وہ کہیں گے (اے اللہ کر دے درمیان ہمارے)

مَّحْجُوْرًا ﴿٢٣﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ

روک روکی گئی اور آویں گے ہم طرف اسکی جو کیا انہوں نے کوئی عمل پس کر دینگے ہم اُسے

هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٤﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا

ذرے پراگندہ جنت والے اس دن بہتر ہونگے ٹھہرنے کے لحاظ سے

وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿٢٥﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ

اور زیادہ اچھے ہونگے دوپہر بسر کرنیکے لحاظ سے، اور جس دن پھٹے گا آسمان ساتھ بادل کے

وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿٢٦﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِۣالْحَقُّ

اور اتارے جاوینگے فرشتے خوب اتارا جانا سلطنت اس دن واقعی

لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿٢٧﴾ وَ

رحمان کے لیے ہے اور ہے وہ دن کافروں پر مشکل اور

يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ

جس دن کاٹے گا ظالم اپنے دونوں ہاتھوں پر کہے گا اے کاش میں نے اختیار کی ہوتی

مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٨﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا

ساتھ رسول کے راہ اے افسوس مجھ پر کاش میں نہ بناتا فلاں شخص کو

22۔ "ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے"۔ یعنی وہ اپنی سرکشی کی وجہ سے آخرت اور حساب کتاب کے منکر ہیں۔ عَتَوْ: یعنی اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے ہیں۔ لقاءِ الٰہی سے محرومی کا باعث انسان کا تکبر اور غرور ہے"۔ رب کو ہم دیکھیں "یعنی اللہ آکر ہم کو کہے کہ اس رسول پر ایمان لے آؤ۔ 23۔ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا: (حجرہ اسی سے بنا ہے) یعنی منع کرنا یا روکنا۔ یعنی فرشتوں کا نزول ان کی سزا دہی کے لئے ہوگا۔ اس وقت وہ چاہیں گے کہ ان کے اور فرشتوں کے درمیان کوئی روک حائل ہو جائے۔ یعنی فرشتے ان سے دور ہو جائیں۔ (دیکھیں 8:13) جنگ بدر میں ملائکہ کا نزول ہوا جو کفار کی شکست کا موجب بنا۔ اس دن وہاں بارش بھی ہوئی اور ملائکہ کا نزول بھی عین موقع پر ہوا۔ کفار کے لشکر کی طرف چکنی مٹی کی وجہ سے سطح زمین پھسلنی ہو گئی جبکہ مسلمانوں کے لشکر کی طرف ریتلی زمین ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے پیر ریت میں خوب جمے رہے۔ 24۔ قَدِمْنَآ: ہم آئیں گے یا توجہ کریں گے۔ ان کے برے اعمال ان کے کچھ کام نہ آئیں گے۔ اور هَبَآءً مَّنْثُوْرًا یعنی بکھرے ہوئے ذرات کی طرح اُڑ جائیں گے۔ "ہم ان کو اتنا پیس دیں گے کہ ان کے ذرات ہلکے ہو کر ہوا میں اڑنے لگیں گے اور ان کے دوست ان کو جمع بھی نہ کر سکیں گے" (نیز دیکھیں 2:265 اور 14:19)۔ 25۔ مَقِيْلًا: قیلولہ کرنے یعنی خوابگاہ میں دوپہر بسر کرنے کے لحاظ سے۔ (عارضی آرامگاہ)
27۔ وہ دن حشر کا یا جنگ بدر کا یا دونوں ہی کا کافروں پر بڑا مشکل ہو گا۔

خَلِيْلًا ﴿٢٩﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ۭ وَ
دوست یقیناً یقیناً اس نے گمراہ کیا مجھے نصیحت سے بعد اسکے کہ وہ آئی میرے پاس اور
كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿٣٠﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ
ہے شیطان انسان کو بہت ذلیل کرنیوالا اور کہے گا رسول
يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿٣١﴾ وَ
اے رب میرے یقیناً قوم نے میری بنایا اس قرآن کو چھوڑا ہوا اور
كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۭ وَكَفٰى
اسی طرح بنایا ہم نے ہر نبی کے لیے دشمن مجرموں میں سے اور کافی ہے
بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ
رب تیرا ہدایت دینے والا اور مددگار اور کہا ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا کیوں
لَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ
نہیں اُتارا گیا اس پر قرآن اکٹھا یک بار اسی طرح (اُتارا ہم نے)
لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٣﴾ وَلَا يَاْتُوْنَكَ
تاکہ مضبوط کریں ساتھ اسکے دل تیرا اور پڑھا ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر اور نہیں لاویں گے تیرے پاس
بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٤﴾ اَلَّذِيْنَ
کوئی مثال (بطور اعتراض) مگر لاتے ہیں ہم تیرے پاس حق اور زیادہ اچھا کھول کر بیان کرنے میں وہ جو کہ
يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ
اکٹھے کئے جاویں گے اپنے چہروں پر طرف جہنم کی یہ لوگ بُرے ہیں مرتبہ اور
اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ
بہت گمراہ ہیں راہ سے اور یقیناً یقیناً دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور بنایا ہم نے ساتھ اسکے
اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿٣٦﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ
بھائی اس کے ہارون کو بوجھ بٹانے والا پس کہا ہم نے دونوں جاؤ طرف ان لوگوں کی جنہوں نے
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٧﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ
تکذیب کی آیات کی ہماری پس ہلاک کر دیا ہم نے انھیں اچھی طرح اور قوم نوح کو

28،29،30۔ ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا (یعنی افسوس سے ملے گا) یعنی اظہار ندامت کرے گا۔ بعض مفسرین نے اس جگہ ظالم سے مراد عقبہ بن ابی معیط کو لیا ہے جو ابی بن خلف کے کہنے پر آنحضرتؐ کے رخِ مبارک پر تھوکنے کے لئے تیار ہو گیا تھا۔ بدر کے دن پکڑا گیا اور قتل کیا گیا تھا۔ (ابن جریر۔ روح المعانی) اور یہ عقبہ ہی تھا کہ جس نے جب آنحضرتؐ حالت سجدہ میں کعبہ کے صحن میں نماز ادا فرما رہے تھے تو اونٹ کی اوجری لا کر آپؐ کی پیٹھ پر ڈال دی تھی۔ نیز حضرت ابن عباسؓ کے نزدیک یہاں شیطان سے مراد ابی بن خلف ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن عقبہ نے آنحضرتؐ کے پاس جا کر باتیں سنیں۔ یہ خبر اُبی بن خلف کو جب پہنچی تو وہ عقبہ سے پوچھنے لگا کہ وہ کیوں محمدؐ کے پاس گیا تھا اور اس کی باتیں سنیں! اور کہا کہ اب سے میں تم سے ہرگز نہ بولا کروں گا۔ پس عقبہ بن ابی معیط نے آنحضورؐ کے پاس آنا چھوڑ دیا۔ عقبہ کی طرح ابی بن خلف بھی بدر میں قتل ہوا۔ ان آیات کا اطلاق ان دونوں پر کیا گیا ہے اگرچہ بروز حشر ان کا اطلاق دیگر لوگوں پر بھی ہو گا۔ **29**۔ نیک ساتھی نیک اثر ڈالیں گے اور برے دوست برا اثر ڈالیں گے۔ اسی لئے فرمایا کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کہ سچوں کی صحبت اختیار کرو (9:119)۔ **30**۔ ذِکر یعنی قرآن۔ خَذُوْلًا: مدد کھینچ لینے والا۔ اکیلا چھوڑ کر جانیوالا۔ ذلیل کرنے والا۔ (یعنی شیطان)۔ **31**۔ قریش مکہ نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے یعنی انہوں نے قرآن کو قبول نہ کیا۔ ردّی کی مانند پھینک دیا ہے۔ **32**۔ یعنی کافر لوگوں کو بہکاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ جو ہدایت اور مدد دینے والا ہے لوگوں کو ایمان کی طرف لے آتا ہے۔ **33**۔ "كَذٰلِكَ: اسی طرح (تدریجاً اتارا جانا چاہئے)۔ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر اس لئے اتارا تا کہ سب مسلمانوں کو یاد کرنے میں آسانی ہو۔ نیز اس لئے کہ ایک سورۃ میں بیان کردہ پیشگوئی جب پوری ہو جاتی ہے تو دوسری سورۃ میں اس کا ذکر آجاتا جس سے آنحضرتؐ اور صحابہ کے دل مضبوط ہو جاتے۔ اکٹھا نازل کرنے سے یہ دونوں اغراض پوری نہیں ہو سکتی تھیں (ii)" (دیکھیں 17:107)۔ "تَرْتِيْل سے مراد قرآن مجید کا بتدریج نزول بھی ہے اور اس کی حسین ترتیب وتالیف بھی۔ اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے نازل کیا ہے پھر بھی منظم اور مرتب کلام ہے (ح)"۔ **34**۔ مَثَل: مسئلہ۔ قرآن کے خلاف کوئی اعتراض۔ سوال۔ حَقّ: اس کی حقیقت۔ یعنی کفار کے اعتراضات کے حقیقت پر مبنی جوابات قرآن میں دے دیئے جاتے ہیں۔ اور سابقہ امتوں کے قصوں کو احسن طریق سے بیان کیا جاتا ہے اور ہر بات کو دلیل سے بیان کیا ہے۔ **35**۔ اَضَلُّ سَبِيْلًا: (سیدھے) راستہ سے گم گشتہ ہیں۔ **36**۔ وِزْرَ: بوجھ۔ وَزِيْرًا: خوب بوجھ اٹھانے والا۔ یعنی اس کا وزیر۔ مددگار۔ **37**۔ دَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا: ہم نے ان (لوگوں) کو بری طرح ہلاک کر دیا۔ (یعنی قوم فرعون کو)۔

لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ
جب تکذیب کی انہوں نے رسولوں کی غرق کر دیا ہم نے انہیں اور بنایا ہم نے انہیں لوگوں کے لیے
اٰيَةً ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا أَلِيْمًا ۳۷ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟
نشان اور تیار کیا ہم نے ظالموں کے لیے عذاب دردناک اور عاد کو اور ثمود کو
وَأَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۳۸ وَكُلًّا
اور کوئیں والوں کو اور قوموں کو درمیان اس کے بہتوں کو اور سب کے لیے
ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۳۹ وَلَقَدْ
بیان کیں ہم نے اس کیلئے مثالیں اور سب کو ہلاک کیا ہم نے اچھی طرح اور یقیناً یقیناً
أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ أَفَلَمْ
وہ ہو آئے ہیں اس بستی پر جو کہ برسائی گئی بارش بری کیا پس نہیں
يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۴۰ وَ
ہیں وہ دیکھتے اسے بلکہ ہیں وہ کہ نہیں امید رکھتے (دوبارہ جی) اٹھنے کی اور
إِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ إِلَّا هُزُوًا ۖ أَهٰذَا الَّذِيْ
جب دیکھتے ہیں تجھے نہیں بناتے تجھے مگر ہنسی کیا یہ ہے وہ جسے
بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۴۱ إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ
بھیجا ہے اللہ نے رسول بنا کر نہیں قریب تھا یہ کہ گمراہ کر دے ہمیں معبودوں سے ہمارے اگر نہ ہوتا
أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ
یہ کہ قائم رہتے ہم ان پر اور عنقریب جان لیں گے وہ جب دیکھیں گے
الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيْلًا ۴۲ أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهٗ
عذاب کون ہے زیادہ گمراہ راہ سے کیا دیکھا تو نے اسے جس نے بنایا اپنا خدا
هَوٰىهُ ۚ أَفَأَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۴۳ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ
اپنی خواہش کو کیا پس تو ہے اس پر کارساز کیا تو گمان کرتا ہے کہ
أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ أَوْ يَعْقِلُوْنَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ
اکثر ان میں سے سنتے ہیں یا عقل کرتے ہیں نہیں ہیں یہ مگر مانند چارپایوں کے

38۔ قوم نوحؑ نے پہلے رسولوں کی بھی تکذیب ہی کی تھی۔(نیز دیکھیں 26:106اور26:124)۔ **39**۔ قَرْنٌ: ہر بنی کی امت قَرْن ہے۔قُرُوْنٌ (جمع ہے)۔نوحؑ کی قوم کے بعد عاد قوم شمالی اور جنوبی عرب پر قابض تھی۔ان کی طرف حضرت ھودؑ مبعوث ہوئے تھے جن کا مزار جنوبی عرب میں ہے۔اس کے بعد قوم ثمود نے قوم ہُود کی جگہ لی۔ان کا مرکزی مقام حجر تھا۔جو مدینہ اور تبوک کے درمیان واقع ہے۔ ان کی طرف حضرت صالحؑ بھیجے گئے تھے۔ بَيْنَ ذٰلِكَ: جو اس(عرصہ) کے درمیان تھیں۔ کُوئیں والے(اصحاب الرس) یہ لوگ قوم ثمود کے بعد ہوئے تھے۔جب نسلِ اسماعیلؑ عرب میں پھیل گئی تو اصحابِ الرس قوم فلسطین میں جا چکی تھی۔(ii) (نیز دیکھیں "العرب قبل الاسلام" مصنفہ جُوجی زیدان)۔ بعض کہتے ہیں کہ کُوئیں والے راس یمامہ میں ایک بستی تھی جہاں ثمود قوم کا ایک قبیلہ رہتا تھا(ابن عباسؓ۔تاج العروس)۔ بعض کہتے ہیں کہ اس قوم نے اپنے رسول کو کُوئیں میں پھینک دیا تھا۔ان لوگوں پر عذاب آیا اور رسول کو نجات ملی(جامع البیان)۔ **40**۔ ان سب کو(گزشتہ قوموں کی) عبرت ناک مثالیں دے دے کر متنبہ کیا مگر وہ کام نہ آئیں اور وہ سب ہلاک کئے گئے۔ **41**۔ وَ لَقَدْ اَتَوْا: تحقیق مکہ والے اس بستی سے گزرے ہیں وہ بستی جس پر بری بارش برسائی گئی تھی۔اس سے حضرت لوطؑ کی بستی سدوم مراد ہے۔اس پر آتش فشاں پہاڑ پھٹنے سے پتھروں کی بارش ہوئی ۔ یہ بستی شام کو جانے والی سڑک پر واقع ہے۔(11:83-84 اور 15:59-78)۔ **42**۔ (وہ کہتے ہیں) اَهٰذَا الَّذِيْ۔۔۔ نیز(43:32)۔ **43**۔ لَوْ لَآ اَنْ صَبَرْنَا: اگر ہم(اپنے بتوں پر)ثابت قدم نہ رہتے۔۔۔ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا: کون زیادہ گمراہ ہے (سیدھی)راہ سے۔ **44**۔ "اس آیت میں بتایا کہ شرک صرف یہی نہیں کہ عناصر ارضی و سماوی کی پرستش کی جائے بلکہ حرص و ہوا کا اتباع بھی شرک ہے(ح)"۔ وَكِيْلًا: تجھے وکیل نہیں بنایا کہ وہ ضرور ایمان لے آئیں۔ **45**۔ "ان آیات میں اسلام سے پہلے کی حالت بیان کی گئی ہے(ح)"۔

ع ۲

بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ
بلکہ وہ زیادہ گمراہ ہیں راہ سے کیانہیں دیکھا تو نے طرف اپنے رب کی کس طرح پھیلایا
الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ
اس نے سایہ اور اگر چاہتا البتہ کر دیتا اُسے ٹھہرا ہوا پھر بنایا ہم نے سورج
عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿۴۶﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ
اس کا رہنما پھر سمیٹ لیتے ہیں ہم اُسے اپنی طرف آہستہ آہستہ اور وہی ہے
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ
جس نے بنایا تمہارے لیے رات کو لباس اور نیند کو آرام اور بنایا
النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ
دن کو وقت منتشر ہونے کا اور وہی ہے جو بھیجتا ہے ہواؤں کو خوشخبری دینے والیاں
يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۹﴾
پہلے اپنی رحمت کے اور اتارا ہم نے بادل سے پانی پاک کرنے والا
لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا
تاکہ زندہ کریں ساتھ اس کے شہر مردہ کو اور پلادیں ہم وہ (پانی) ان کو جو پیدا کئے ہم نے جانور
وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ
اور آدمی بہتوں کو اور یقیناً یقیناً طرح طرح سے بیان کیا ہم نے اسے درمیان انکے تاکہ نصیحت پکڑیں
فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۱﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا
پس انکار کیا اکثر لوگوں نے سوائے کفر کے اور اگر چاہتے ہم البتہ بھیجتے ہم
فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۲﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ
ہر گاؤں میں ڈرانے والا پس نہ اطاعت کر کافروں کی اور جہاد کر ان سے
بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا
ساتھ اس (قرآن) کے جہاد بڑا اور وہی ہے جس نے ملائے دو دریا۔ یہ
عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا
میٹھا ہے پیاس بجھانے والا اور یہ نمکین کڑوا اور بنائی اس نے درمیان انکے روک

46۔ اگر رات کے سایہ کو ٹھہرا دیتا۔ یعنی اگر رات ہمیشہ ہی رہتی۔ سورج کو سائے پر دلیل بنایا یعنی سائے کا پھیلنا اور سکڑنا سورج کے عروج وزوال کے قانون کے تابع ہے۔"O اور یہ دلیل ہے کہ اس کے نکلنے سے پہلے تاریکی تھی" (یعنی سورج نکلنے سے پہلے)۔"+ سایہ صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک بڑھتا اور گھٹتا رہتا ہے""یعنی جب معلوم کرنا ہو کہ سایہ کس طرف گیا ہے اور کتنا لمبا ہے تو سورج کو دیکھ کر معلوم کیا جا سکتا ہے۔ جتنا سورج نیچے ہوتا اتنا ہی بالمقابل سایہ لمبا ہوگا۔ سورج اگر سر پر ہو تو سایہ بہت ہی چھوٹا اور عین درمیان میں ہوگا(ii)"۔ **47**۔ "O ہم ہر تاریکی کو روشنی کے ذریعہ تھوڑا تھوڑا دور کرتے جاتے ہیں۔"ۃ یعنی رات کے سایہ کو۔ رات کے سایوں کا نشان مٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ اب اسی طرح اسلام کے طلوع آفتاب سے کفر اور شرک کے اندھیرے دور ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ پھر بھر پور روشن دن سارے عالم کو متور کر دیگا۔ **48**۔ لِبَاس: یعنی جس طرح لباس انسانی بدن کو چھپا لیتا ہے اسی طرح رات کی تاریکی تمہیں چھپا لیتی ہے۔ سُبَاتًا: سبت سے نکلا ہے یعنی آرام کرنا۔ نُشُوْرًا: نشر۔ منتشر ہونا۔ نیند سے اُٹھنا جیسے آخرت میں حشر نشر ہوگا۔ زندہ کرنا۔"یعنی پھر سے پھیلنا یعنی چلنا پھرنا اور کام کاج کرنا شروع کر دیا(ii)"۔ **49**۔ "O رحمت یعنی بارش سے پہلے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں بھیجتا ہے"۔ **50**۔ نُسْقِيَهٗ: ۃ یعنی پانی۔ ہم انسانوں اور جانوروں کو پانی پلائیں۔ لِنُحْيِۦَ بِهٖ یعنی ہم زندہ کریں اس (پانی) سے۔ **51**۔"O صَرَّفْنٰهُ: ۃ یعنی قرآن (کی آیات) کو۔ ہم پھیر پھیر کر مثالیں بیان کرتے ہیں تا لوگ یاد کر لیں کہ نبیوں کے بھیجنے کا یہی اصول ہے"۔ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا: مگر پھر بھی اکثر لوگوں نے محض ناشکری سے (قرآن کی) سب باتوں کو نہ مانا۔ ہاں کفر کو مانتے رہے۔ **52**۔ یہ آیت 35:25 آیت کے منافی نہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ مکہ میں آنحضرتؐ کو نبی بنا کر بھیجنے کی بجائے اگر ہر شہر میں نبی بھیج دیتے۔ مگر ایسا کرنے سے بہت سی امتیں بن جاتیں۔ خدائے واحد کے بعد امت واحدہ بننے کے لئے ایک کامل نمونہ والا رسول بھیجا جو تمام لوگوں کے لئے اسوۂ حسنہ کا ملہ ہے۔ ہاں صحابہ رسول نے اسلام کو تمام ملکوں تک پہنچا دیا۔ **53**۔ "آنحضرتؐ نے قرآن مجید کو ہاتھ میں لے کر نور نبوت کو پھیلانے اور تبلیغ واشاعت کا فرض سرانجام دینے کو جہاد کبیر قرار دیا ہے (ح)"آنحضرتؐ ایک جنگی مہم سے واپس تشریف لائے تو فرمایا رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ کہ ہم چھوٹے جہاد سے لوٹ کر بڑے جہاد کی طرف آگئے ہیں۔ یعنی تلوار کے چھوٹے جہاد سے قرآن کے بڑے جہاد کی طرف جو تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کا جہاد ہے۔ **54**۔ "عربی میں سمندر اور دریا دونوں کو بحر کہتے ہیں(ii)" دریا کا پانی میٹھا ہوتا ہے۔ مگر سمندر (جس میں جا کر دریا مل جاتا ہے) کا پانی نمکین ہوتا ہے۔ مَرَجَ: (Merge) ملائے مگر اوٹ کی وجہ سے دریا کا پانی میٹھا ہی رہتا ہے اور سمندر کا نمکین۔ اس مثال میں اسلام کو میٹھے پانی سے تشبیہ دی گئی ہے اور کفر کو کڑوے پانی سے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت کے لئے ان دونوں کے درمیان ایک حفاظتی روک رکھ دی ہے۔ (دیکھیں 15:10) قرآن کی بھی اسی طرح حفاظت فرمائی۔

وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا
اور اوٹ روکی ہوئی اور وہی ہے جس نے پیدا کیا پانی سے انسان
فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿٥٤﴾ وَيَعْبُدُوْنَ
پھر بنایا اُسے نسب اور سسرال اور ہے رب تیرا بہت قدرت والا اور وہ عبادت کرتے ہیں
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ
سوائے اللہ کے جو نہیں نفع دیتا انہیں اور نہ نقصان پہنچاتا ہے انہیں اور ہے کافر مقابل
عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿٥٥﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٥٦﴾
اپنے رب کے مددگار اور نہیں بھیجا ہم نے تجھے مگر خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا
قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ
تو کہدے نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کوئی اجر مگر جو چاہے کہ اختیار کرے
اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٥٧﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ
طرف اپنے رب کی راہ اور بھروسہ کر اس زندہ پر جو کہ نہیں مرے گا
وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٨﴾
اور تسبیح کر ساتھ حمد کے اس کی اور کافی ہے وہی گناہوں کی اپنے بندوں کی خوب خبر رکھنے والا
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ
وہ جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین اور جو درمیان ہے انکے چھ
اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۛ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ
وقتوں میں پھر قرار پکڑا عرش پر (یہ) رحمٰن ہے پس پوچھ اس کے متعلق
خَبِيْرًا ﴿٥٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ
خوب واقف سے اور جب کہا جاتا ہے انہیں سجدہ کرو رحمٰن کو کہتے ہیں اور
مَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾
کیا ہے رحمٰن ؟ کیا ہم سجدہ کریں اُسے جس کا تو حکم دیتا ہے ہمیں اور بڑھا دیا انہیں اس بات نے نفرت میں
تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا
بابرکت ہے وہ جس نے بنائے آسمان میں ستارے اور بنائے اس میں

55۔نَسَبً: مرد کی طرف سے رشتہ۔ صِهْرًا: عورت کی طرف سے قرابت۔یعنی انسان کو نسب والا اور صہر والا بنایا۔مطلب شجرہ آباء اور شجرہءِ سسرال۔یعنی مرد اور عورت پیدا کئے جو نسب اور صہر بنتے ہیں اور افزائش نسل کا موجب ہوتے ہیں۔"انسان کو پانی سے بنایا یعنی نطفہءِ انسان مراد ہے(ii)" انسانی جسم کا اکثر حصہ پانی پر مشتمل ہے۔ 56۔ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا: کافر اپنے رب کے (ارادوں) کے خلاف دیگر شیاطین اور مخالفینِ حق کا مددگار بنتا ہے یعنی پشت پناہی کرتا ہے۔58۔ خدا کا پیغام پہنچانے کا کوئی صلہ یا اجر نہیں مانگتا۔نہ ہی جبر کرتا ہوں۔ کوئی اپنے رب کے سیدھے راستہ پر آجائے تو یہی میری جزاء یا اجر یا بدلہ ہے۔59۔ كَفٰى بِهٖ: کافی ہے وہی۔۔۔یعنی اللہ بہتر جانتا ہے کہ کس گنہگار کو کب اور کتنی اور کس قسم کی سزا دے۔60۔ عرش سے مراد اللہ تعالیٰ کی صفات تنزیہیہ کا کوئی خاص ظہور (نظام) ہی ہو سکتا ہے۔نہ کہ کچھ اور مادی یا روحانی شے ہے۔ صفات تنزیہیہ کا کچھ علم ہمیں خدا کی صفات تشبیہیہ سے ملتا ہے۔اِسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ سے مراد ہے کہ صفات تنزیہیہ کے مرکز کے تابع جس قدر صفات تشبیہیہ ہیں وہ سب اپنے اپنے کام میں لگ گئیں۔ ہم کو اللہ کی صفات تنزیہیہ کا علم یا ادراک اس کی صفات تشبیہیہ ہی سے ہو سکتا ہے۔ صفات تنزیہیہ اللہ کی وہ صفات ہیں جو صرف اللہ ہی کی ہیں جیسے پیدائش عالم جو انسان نہیں کر سکتا۔ یا غائب کا علم۔ صفات تشبیہیہ اللہ کی وہ صفات ہیں جو اس نے کسی حد تک انسان میں رکھی ہیں جیسے سننا، دیکھنا، رحم کرنا، سزا دینا وغیرہ۔فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا: اس (اللہ) کی شان بس کسی جاننے والے سے پوچھ۔یعنی اللہ یا رسول سے جسے خدا نے علم دیا۔61۔رَحْمٰن: یہ عبرانی لفظ ہے۔عربی نہیں۔اہل کتاب اس لفظ کو بولتے تھے۔ مگر عرب اس کا استعمال نہ جانتے تھے۔جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب آنحضرتؐ نے معاہدہ کے آغاز پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھوایا تو مشرکین مکہ نے اعتراض کیا کہ ہم رحمان رحیم کو نہیں جانتے اس کی بجائے بِاِسْمِكَ اَللّٰهُمَّ لکھو۔62۔ فِيْهَا: اس (آسمان) میں۔چراغ یعنی سورج۔دوسری جگہ آنحضرتؐ کو بھی اللہ نے سِرَاجًا مُنِيْرًا کا خطاب عطاء فرمایا ہے(33:47)۔بُرُوْج: یعنی نظام شمسی کے سات بڑے سیاروں کے مدار بشمول ہماری زمین کے مدار کے۔فرمایا اللّٰهُ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ: ہر قسم کی روشنی (نور) کا منبع اللہ کی ذات ہے۔آسمانوں اور زمین میں۔

سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ
چراغ (یعنی سورج) اور چاند روشن اور وہی ہے جس نے بنایا رات اور دن کو

خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٣﴾ وَعِبَادُ
آگے پیچھے آنیوالا اس کیلئے جو چاہے کہ نصیحت حاصل کرے یا چاہے شکر کرنا اور بندے

الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا
رحمٰن کے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر فروتنی سے اور جب

خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ
مخاطب ہوتے ہیں ان سے جاہل وہ کہتے ہیں سلام اور وہ جو کہ رات بسر کرتے ہیں

لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٥﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ
اپنے رب کے لیے سجدہ کرتے اور کھڑے ہوئے اور وہ جو کہ کہتے ہیں اے رب ہمارے پھیر دے

عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٦﴾ اِنَّهَا
ہم سے عذاب جہنم کا یقیناً عذاب اس کا ہے لازم ہونے والا یقیناً

سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ
وہ بری ہے ٹھہرنے میں اور قیام کرنے میں اور وہ جو کہ جب خرچ کرتے ہیں نہیں

يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٨﴾ وَالَّذِيْنَ
اسراف کرتے اور نہ بخل کرتے ہیں اور ہے درمیان اس کے اعتدال اور وہ جو کہ

لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ
نہیں پکارتے ساتھ اللہ کے معبود دوسرا اور نہیں قتل کرتے وہ جان کہ جسے

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور نہیں زنا کرتے اور جو کرے گا یہ کام

يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٩﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ
پاویگا گناہ بڑھایا جاویگا اس کے لیے عذاب بروز قیامت کے اور

يَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٧٠﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا
وہ پڑیگا اس میں ذلیل ہوکر مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور کیا کام

63۔یعنی دن کے وقت کی عبادت کرے شکر کرتے ہوئے اور رات کے اوقات میں بھی اللہ کو یاد کرے۔ **64**۔"جب جاہل مخاطِب ہوتے ہیں یعنی جہالت کی باتیں کرتے ہیں قَالُوْا سَلٰمًا: تو رحمان کے بندے سلامتی اور اصلاح کی بات کرتے ہیں۔هَوْنًا یعنی تکبر سے نہیں چلتے۔(ii)" اور نہ کسی دوسرے کو ظلم کی راہ سے بدنی آزار پہنچاتے ہیں۔ اور بے شرر اور صلاح کاری کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔ "+جب جاہل ان سے الجھیں تو وہ سلامتی کی راہ اختیار کرتے ہیں"۔ یعنی جاہلوں سے نہیں الجھتے۔آیات 5تا45 میں اسلام سے قبل عرب کی حالت بیان کی گئی تھی۔اب ان آیات میں بتایا ہے کہ آنحضرتؐ کی قوت قدسی سے ان لوگوں میں خدا کے کیسے کیسے نیک بندے پیدا ہوئے کہ ان کی ہر ایک نیکی جو یہاں بیان کی گئی ہے وہ کسی بدی کے مقابل پر ہے جو آپؐ سے پہلے عرب میں زوروں پر تھی۔ کیسا اعلیٰ اخلاقی اور روحانی انقلاب برپا ہوا۔ **65**۔ یہاں رکوع کا ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ بہت لمبا نہیں ہوتا۔ **66**۔ غَرَامًا: لازماً لگنے والا (عذاب۔ دکھ۔ ہلاکت)۔ **67**۔ مُسْتَقَرًّا: تھوری دیر ٹھہرنا۔ مُقَامًا: ہمیشہ کا ٹھہرنا(اِنَّهَا: هَا یعنی جہنم)۔**68**۔قَوَامًا: میانہ روی۔اعتدال پر یعنی نہ اسراف سے خرچ کرنا اور نہ ہی بخل کرنا بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق حسب استطاعت خرچ کرنا مراد ہے ۔یعنی میانہ روی اختیار کرنا۔(17:30)(17:27-28)۔**69**۔حق کے ساتھ قتل کرنا یعنی کسی کے قتل کے بدلہ میں قتل کرنا۔یا بغاوتِ ملکی میں یا راہ لوٹنے کی سزا میں قتل کرنا جائز ہے۔ **70**۔ يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ: یعنی دیگر گناہوں کی نسبت یہ گناہ بہت بڑے ہیں لہٰذا قیامت میں مزید عذاب دیا جائے گا۔

صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ
نیک تو یہ لوگ ایسے ہیں کہ بدل ڈالتا ہے اللہ بدیاں ان کی بھلائیوں سے اور ہے
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۷۰﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ
اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا اور جس نے توبہ کی اور کی نیکی تو یقیناً وہ رجوع کرتا ہے
اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا
طرف اللہ کے رجوع کرنا اور وہ جو کہ نہیں گواہی دیتے جھوٹی اور جب گذرتے ہیں
بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾ وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ
لغو پر گذرتے ہیں شریفانہ اور وہ کہ جب انہیں نصیحت کی جاوے ساتھ آیات کے انکے رب
لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا وَّعُمْیَانًا ﴿۷۳﴾ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ
کی نہیں گر جاتے ان پر بہرے اور اندھے ہو کر اور وہ جو کہ کہتے ہیں
رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا
اے رب ہمارے عطا فرما ہمیں طرف سے ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کے ٹھنڈک آنکھوں کی اور بنا ہمیں
لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا
متقیوں کے لیے امام یہ لوگ بدلہ میں دیئے جائینگے بالا خانے بسبب اسکے کہ صبر کیا انہوں نے
وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ حَسُنَتْ
اور پہنچائے جاویں گے اس میں دعا اور سلام رہ پڑنے والے ہیں اس میں اچھی ہے
مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ
وہ مستقل اور عارضی رہائش کی جگہ تو کہہ نہیں پرواہ کرتا تمہاری رب میرا اگر نہ ہو دعا تمہاری
فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾
پس یقیناً تکذیب کی تم نے پس عنقریب ہوگا (وبال اس کا) لگ جانیوالا

الربع ۶

71۔ "بدل ڈالتا ہے ان کی کردہ بدیاں بھلائیوں سے یعنی گناہوں کی جگہ اب اسے نیکیاں کرنے کی توفیق دے گا۔ اور کفر کے گناہ معاف فرمائے گا۔ یہ مراد نہیں کہ ان کی کی ہوئی بدیاں نیکیاں بن جائیں گی(ii)"۔ **72**۔ مَتَابًا: (اچھا) رجوع کرنا۔ یعنی سچی توبہ کرنے کے نتیجہ میں اللہ کے ہاں اچھی لوٹنے کی جگہ پائے گا۔ **73**۔ مَرُّوْا كِرَامًا: یعنی وہ ان میں ملوث نہیں ہوتے۔ "Oکوئی گالی دیتا ہو تو شرافت سے وہاں سے گزر جاتے ہیں۔ گویا سنا ہی نہیں۔ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ: جھوٹوں کی مجلس میں نہیں بیٹھتے"۔ یا جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ لَغْوٌ: لغویات۔ یہاں اَللَّغْوِ اسم جنس ہے یعنی ہر وہ بات یا کام جس میں شرعاً کوئی فائدہ نہیں۔ **74**۔ جب انہیں ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جائے تو وہ بہرے، اندھے بن کر نہیں بیٹھ جاتے بلکہ ان کو سن کر ان پر عمل کرتے ہیں۔ "+بہرے، اندھے کی طرح ٹھوکر نہیں کھاتے" (32:23 اور 37:14-16-17-18)۔ آنحضرتؐ کی قوتِ قدسیہ سے مؤمنوں نے بدیوں کو ترک کر کے نیکیوں پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ **75**۔ "+اِمَامًا: نیک نمونہ۔" "یعنی ہمارا خاندان متقی ہو اور ہماری اتباع کرے تا ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں۔ صرف رشتہ داری کی وجہ سے ہمارا ساتھ نہ دے(ii)"۔ "Oاگر اولاد نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہوگا۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کو خود اپنی اصلاح کرے"۔ **76**۔ صبر کا مطلب ہے برائیوں سے رکے رہنا۔ نیکیوں پر قائم رہنا اور اللہ کی راہ میں کسی تکلیف پر گلہ شکوہ نہ کرنا اور راضی برضا الٰہی رہنا۔ ان صفات کو اپنانے والوں کو فرشتے انہیں بالاخانوں میں دعاؤں اور سلامتی کے ساتھ لے جائیں گے۔ **77**۔ مُسْتَقَرًّا: عارضی رہائش کی جگہ۔ مُقَامًا: مستقل رہائش کی جگہ۔ یعنی دونوں لحاظ سے اچھی جگہیں ہوں گی۔ **78**۔ قُلْ: کہہ دو (کفار کو)۔ "Oدوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ عابد کی پرواہ کرتا ہے"۔ دعا کا مطلب اللہ کو پکارنا اور اس کی عبادت کرنا ہے۔ یہ نہ ہو تو اللہ کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔ قریش مکہ نے حق کی تکذیب کی اس لئے ان کو مقدر میں ذلت و رسوائی ملی۔ لِزَامًا: لگ جانے والا (وبال یا عذاب مراد ہے)۔

وقال الّذین ۱۹ ۵۳۱ الشّعرآء ۲۶

منزل ۵

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

طٰسٓمّٓ ﴿۲﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۳﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ

طا۔سین۔میم یہ آیتیں ہیں کتاب کھلی کھلی بیان کرنے والی کی۔ شاید کہ تو ہلاک کرنیوالا ہے اپنے آپ کو

اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۴﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

کہ نہیں ہوتے وہ مومن اگر ہم چاہیں اتاریں ان پر آسمان سے

اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿۵﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ

کوئی نشان پس ہوجاویں گردنیں ان کی اس کیلئے نیچی اور نہیں آتی ان کے پاس

مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿۶﴾

کوئی نصیحت طرف سے رحمٰن کے نئی مگر ہوتے ہیں اس سے اعراض کرنے والے

فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾

پس یقیناً تکذیب کی انہوں نے پس عنقریب آویں گی انکے پاس خبریں اسکی کہ تھے وہ ساتھ جس کے ہنسی کرتے

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۸﴾

کیا نہیں دیکھا انہوں نے طرف زمین کی کہ کتنے ہی اگائے ہیں ہم نے اس میں ہر قسم کے جوڑے نفیس

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹﴾ وَاِنَّ

یقیناً اس میں البتہ نشان ہے اور نہیں ہیں اکثر ان کے ایمان لانے والے اور یقیناً

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰﴾ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰى

رب تیرا البتہ وہ غالب (اور) بہت رحم کرنیوالا ہے اور جب پکارا رب نے تیرے موسیٰ کو

اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۲﴾

کہ جا پاس قوم ظالم کے پاس قوم فرعون کے کیا نہیں وہ تقویٰ کرتے

ع ۵

26۔سُوْرَةُ الشُّعَرَآء (مکی)

2۔ط: لطیف۔ س: سمیع۔ م: علیم (ابن عباسؓ)۔ نیز ط: طاہر۔ س: سمیع۔ م: مجید۔ یعنی اس سورۃ میں طہارت قلب، قبولیت دعا اور حصول بزرگی کا ذکر کیا گیا ہے۔ 3۔ کِتٰبِ الْمُبِیْنِ: قرآن مجید کو کہا گیا ہے۔ یعنی۔ 1۔ جو کچھ قرآن بتاتا ہے اس کی دلیل اور حکمت بھی بیان کرتا ہے۔ 2۔ خود بھی صاف اور واضح تعلیم دیتا ہے اور گزشتہ تعلیمات میں جو بگاڑ پیدا ہو گیا تھا اس کی اصلاح کرتا ہے۔ 3۔ سب کچھ جو اللہ کے قرب پانے کے لئے ضروری تھا۔ جو کچھ شرعی ضروریات تھیں اور جو کچھ اخلاقیات، ایمانیات اور قوانین درکار تھے ان سب کو قرآن میں واضح کر دیا گیا ہے۔ 4۔ "Oیعنی تیری شفقت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ تو ان کے غم میں ہلاک ہونے کے قریب ہے" (کہ وہ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ ناقل)۔ 5۔ " اَعْنَاق: گردنیں۔ بڑے لوگ (ح)"۔ "جیسا کہ بدر کی لڑائی میں اور اسی طرح فتح مکہ کے وقت اللہ تعالی کے نشانات کا ظہور ہوا اور کفار کی گردنیں جھک گئیں۔ اور وہ اسلام کے جھنڈے تلے آگئے (ii)" لَهَا: یعنی (نشان) کے آگے۔ 6۔ مُحْدَثٍ: "مراد یہ ہے کہ جدید پیرائے میں یا اپنی تفصیلات میں جدید۔ ورنہ شریعت کی روح اور اس کا مغز ابتداء سے ایک ہے۔ ہر نبی صرف پیرایہ بدلتا ہے یا نئی تفصیلات پیش کرتا ہے (ح)"۔ مُعْرِضِیْنَ: اعراض کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے آباء واجداد کے غلط عقائد کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ 7۔ کفار کی تباہی اور اسلام کی فتح مراد ہیں جن کے بارے میں استہزاء کیا کرتے تھے۔ یعنی ان باتوں کے پورا ہونے کی خبریں ملیں گی جن کے بارے میں وہ استہزاء کرتے تھے۔ 8،9۔ جیسے خشک سالی کے بعد موسم برسات میں قسم قسم کی نباتات اگ پڑتی ہیں ایسے ہی آسمانی وحی کی بارش سے روحانیت سے عاری خشک پودوں کی جگہ زندگی بخش ایمان والے مؤمنوں کا وجود پیدا ہوا۔ جیسے ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ اور دیگر صحابہ کرام تھے۔ 10۔ یعنی ایمان نہ لانے پر عذاب کو جلدی نہیں بھیجتا کیونکہ وہ بہت رحم کرنے والا ہے۔ ڈھیل دیتا ہے تا سُدھر جاؤ۔ 11۔ ظالم قوم سے یہاں قوم فرعون مراد ہے۔

12۔ اَلَا يَتَّقُوْنَ: (یہ کہتے ہوئے کہ) کیا وہ تقویٰ اختیار نہیں کریں گے! یعنی کیا وہ خدا سے نہیں ڈریں گے۔ 14۔ جیسا کہ 20:26-33 میں بھی ذکر ہے کہ میرا شرح صدر کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ پس ہارونؑ کی طرف پیغام بھیج۔ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کی زبان میں لکنت تھی۔ 15۔ حضرت موسیٰؑ سے غیر ارادی طور پر ایک قبطی کا قتل ہو گیا تھا وہ مراد ہے۔ (خروج 15-2:11 اور قرآن میں 28:16-23)۔ "میں نے بے شک قبطی کو مکّا مارا مگر مجھے اس مکّے کے نتیجہ کا علم نہ تھا کہ وہ اس سے مر جائے گا (ح)"۔ 16۔ مُسْتَمِعُوْنَ: تمہاری دعاؤں کو سنتے رہیں گے۔ یا ہم بھی تمہارے ساتھ فرعون کی گفتگو کو سننے والے ہیں تا فرعون تمہیں دکھ نہ پہنچا سکے۔ (طٰسٓمٓ میں سمیع کی طرف اشارہ ہے) میری نصرت و معاونت تمہارے ساتھ ہو گی۔ 17۔ اِنَّا رَسُوْلُ: ہم دونوں میں سے ہر ایک رسول ہے رب العالمین کا۔ 18۔ حضرت ابراہیمؑ کے وقت سے بنی اسرائیل کا وطن ملک شام تھا۔ حضرت یوسفؑ کے سبب سے بنی اسرائیل مصر میں آباد ہوئے۔ اور مدتوں گزر گئیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے آزاد کر کے ملک شام دینا چاہا۔ فرعون مصر ان کو نہ چھوڑتا تھا کہ آزاد ہو کر چلے جائیں کیونکہ وہ ان سے بیگار میں کام لیا کرتا تھا۔ 19۔ قَالَ: (فرعون نے) کہا۔ کافی بڑا عرصہ تو ہمارے ہی گھر میں رہنے کے بعد اللہ کا رسول بن کر ہمیں ڈرانے آیا ہے اور ہماری قوم کے ایک فرد کو بھی تو نے قتل کر دیا ہے۔ 20۔ کَافِرِیْنَ سے مراد احسانوں کا ناشکر گزار۔ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ سے مراد قبطی کا قتل ہے۔ (سورۃ قصص میں بیان ہوا ہے)۔ 21۔ قَالَ: (موسیٰؑ نے) کہا۔ ضَآلِّیْنَ: ایک مکا مارنے کے نتیجہ سے میں ناواقف تھا۔ (28:16-21)۔ 22۔ "اللہ نے مجھے رسول بنایا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ میں نے جان بوجھ کر کوئی شرارت نہیں کی تھی ورنہ خدا تعالیٰ مجھے نبوت کے مرتبہ سے نہ نوازتا (ii)"۔ 23۔ یعنی مجھے پالنے کا تو احسان جتلاتے ہو مگر بنی اسرائیل کو تو نے غلام بنا رکھا ہے۔ ان سے بیگار لیتا ہے۔ 24۔ فرعون نے یہ فقرہ بطور تکبر اور غرور کے کہا کیونکہ خود اس نے معبود ہونے کا دعویٰ کر رکھا تھا۔ (28:39)۔ 26۔ قَالَ: (فرعون نے) کہا: کیا تم سنتے ہو! مطلب موسیٰؑ تمہارے بتوں کی تحقیر کرتا ہے۔ اور میرے سوا ایک اور معبود کو پیش کرتا ہے۔

قَالَ رَبِّ إِنِّيْٓ أَخَافُ أَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿١٣﴾ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ
کہا اے رب میرے یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ وہ جھٹلائیں گے مجھے اور تنگی کرتا ہے سینہ میرا
وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَأَرْسِلْ إِلٰى هٰرُوْنَ ﴿١٤﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ
اور نہیں چلتی زبان میری پس بھیج (پیغام) طرف ہارون کے اور ان کا مجھ پر ایک گناہ ہے
فَأَخَافُ أَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٥﴾ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ إِنَّا مَعَكُمْ
پس میں ڈرتا ہوں کہ وہ قتل کر دینگے مجھے فرمایا ہرگز نہیں پس دونوں جاؤ ساتھ آیات کے ہماری یقیناً ہم ساتھ ہیں
مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٦﴾ فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ إِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ
تمہارے سننے والے پس دونوں جاؤ پاس فرعون کے پس کہو کہ یقیناً ہم بھیجے ہوئے ہیں رب
الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٧﴾ أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ﴿١٨﴾ قَالَ أَلَمْ
العالمین کے کہ بھیج ساتھ ہمارے بنی اسرائیل کو اس نے کہا کیا نہیں
نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿١٩﴾
پالا ہم نے تجھے اپنے میں بچپن میں اور ٹھہرا تو ہم میں اپنی عمر کے کئی سال
وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٠﴾ قَالَ
اور کیا تو نے اپنا کام وہ جو کیا تو نے ۔ اور تو ناشکروں میں سے ہے اس نے کہا
فَعَلْتُهَآ إِذًا وَّأَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٢١﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا
کیا تھا میں نے وہ کام جبکہ میں (اس کے نتیجہ سے) ناواقفوں میں سے تھا پس بھاگا میں تم سے جب
خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٢﴾
ڈرا میں تم سے پس بخشا مجھے میرے رب نے حکم اور بنایا اس نے مجھے رسولوں میں سے
وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٣﴾ قَالَ
اور یہ نعمت کر احسان جتاتا ہے تو اسکا مجھ پر یہ کہ غلام بنا کر رکھا تو نے بنی اسرائیل کو کہا
فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
فرعون نے اور کون ہے رب تمام دنیا کا کہا رب آسمانوں اور زمین کا
وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ أَلَا
اور ان کا جو درمیان ان کے ہے اگر ہو تم یقین کرنے والے اس نے کہا انہیں جو ارد گرد تھے اس کے کیا نہیں

تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٦﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ
سنتے تم کہا (موسیٰ نے) رب تمہارا اور رب باپ دادا کا تمہارے پہلوں کا اس نے کہا
اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٨﴾ قَالَ رَبُّ
یقیناً رسول تمہارا وہ جو کہ بھیجا گیا طرف تمہاری البتہ مجنون ہے کہا (موسیٰ نے) رب
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ
مشرق کا اور مغرب کا اور انکا جو درمیان ہے ان دونوں کے، اگر ہو تم عقل کرتے اس نے کہا
لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٣٠﴾
یقیناً اگر بنایا تو نے کوئی خدا سوائے میرے ضرور بناؤں گا میں تجھے قیدیوں میں سے
قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣١﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ
کہا (موسیٰ نے) کیا اگرچہ لاؤں میں تیرے پاس بات کھلی کھلی (اپنی صداقت کی) اس نے کہا تو لا اسے اگر
كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣٢﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ
ہے تو سچوں میں سے پس اس نے (زمین پر) ڈال دیا اپنا سونٹا پس اچانک وہ اژدہا تھا
مُّبِيْنٌ ﴿٣٣﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَاۗءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ ع ٢
کھلا کھلا اور نکالا ہاتھ اپنا پس اچانک وہ سفید تھا دیکھنے والوں کے لیے
قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٥﴾ يُّرِيْدُ اَنْ
(فرعون نے) کہا سرداروں کو جو ارد گرد تھے اسکے یقیناً یہ البتہ جادوگر ہے ماہر وہ چاہتا ہے کہ
يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ڰ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٦﴾
نکالے تم کو زمین سے تمہاری اپنے جادو سے پس کیا حکم کرتے ہو تم
قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَاۗىِٕنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٣٧﴾
انہوں نے کہا مہلت دے اسے اور بھائی کو اسکے اور بھیج شہروں میں اکٹھا کرنے والے
يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٨﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ
جو لاویں تیرے پاس ہر بڑا جادوگر ماہر پس جمع کئے گئے جادوگر مقررہ وقت پر
يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٩﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٤٠﴾
بروز مقررہ اور کہا گیا لوگوں کو کیا تم اکٹھے ہونے والے ہو

27۔ قَالَ: (موسیٰؑ نے) کہا۔ **28**۔ قَالَ: (فرعون نے) کہا۔ "مجنون اس لئے کہا کہ موسیٰؑ اس بات کو کہنے سے نہیں ڈرتا جس کے خلاف میں اظہار کر چکا ہوں۔ اور یہ جنون کی علامت ہے ورنہ یہ مطلب نہ تھا کہ میں سوال کچھ اور کرتا ہوں اور موسیٰؑ جواب کچھ اور دے دیتا ہے (ii)"۔ **29**۔ قَالَ: (موسیٰؑ نے) کہا۔ آیات 23تا37 تک حضرت موسیٰؑ اللہ کی قدرتیں بتاتے جاتے تھے اور فرعون بیچ میں سرداروں کو ان کے خلاف اُبھارتا تھا کہ کہیں ان کو یقین نہ ہو جائے۔ **30**۔ مصریوں کے بہت سے خدا تھے۔ جسے چاہتے خدا بنا لیتے تھے۔ (انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا جلد 9 صفحہ 51)۔ اسی طرح فرعون نے بھی اپنے آپ کو خدا قرار دے لیا تھا۔ (28:39)۔ **31**۔ شَيْءٍ مُّبِيْنٍ: یعنی اپنی صداقت پر کھلا کھلا معجزہ۔ **33**۔ ثُعْبَانٌ: اژدھا۔ جَانٌّ: چھوٹا سانپ۔ حَيَّةٌ: عام سانپ کی جنس۔ چھوٹا سانپ نہایت پھرتیلا ہوتا ہے۔ بڑا سانپ کہا اس کی جسامت کے لحاظ سے۔ یہ الفاظ قرآن میں مختلف مقامات پر اس سانپ کے لئے آئے ہیں جو موسیٰؑ کے عصاء کو معجزانہ طور پر سانپ کی شکل میں تبدیل ہونے پر استعمال ہوئے ہیں۔ اَلْقٰى: اِلْقَاء کے معنیٰ اس طرح زمین پر پھینکنے کے ہیں کہ دوسرے لوگ اسے دیکھنے لگ جائیں۔ پھر عام استعمال میں صرف پھینکنے کے رہ گئے۔ (مفردات)

34۔ "يَدِ بَيْضَآء کے معجزہ میں اس طرف اشارہ تھا کہ میرے ہاتھ میں ایسی روشن تعلیم ہے جو ظلمات کو پاش پاش کر دے گی (ح)"۔ **37**۔ "بھیج شہروں میں: یعنی مختلف شہروں کی طرف (ii)" لوگوں کو بھیج تا وہ ماہر جادوگروں کو اکٹھا کر لائے۔

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾ فَلَمَّا
تاکہ ہم پیروی کریں جادوگروں کی اگر ہوں وہ غالب پس جب
جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا
آئے جادوگر کہا انہوں نے فرعون کو کیا یقیناً ہمارے لیے اجر ہوگا ضرور اگر ہوئے
نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٣﴾
ہم غالب کہا ہاں اور یقیناً تم تب ضرور مقربین میں سے ہوگے
قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ
کہا انہیں موسیٰ نے ڈالو جو تم ڈالنے والے ہو پس ڈالیں انہوں نے رسیاں اپنی
وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٥﴾
اور اپنے سونٹے اور کہا انہوں نے ساتھ اقبال فرعون کے یقیناً البتہ ہم ہی غالب ہیں
فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٦﴾
پس ڈالا موسیٰ نے سونٹا اپنا پس اچانک وہ نگلنے لگا وہ جو جھوٹ بناتے تھے
فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿٤٧﴾ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٨﴾
پس ڈالے گئے جادوگر سجدہ میں انہوں نے کہا ایمان لائے ہم رب العالمین پر
رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿٤٩﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ
رب پر موسیٰ اور ہارون کے کہا (فرعون) نے ایمان لائے ہو تم پہلے اس کے کہ اجازت دوں
لَكُمْ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ
میں تم کو یقیناً وہ ضرور بڑا ہے تمہارا جس نے سکھایا ہے تمہیں جادو پس ضرور عنقریب
تَعْلَمُوْنَ ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ
جان لوگے تم البتہ کاٹوں گا میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں تمہارے بالمقابل سے
وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٠﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا
اور ضرور صلیب دونگا میں تم سب کو انہوں نے کہا کوئی مضائقہ نہیں یقیناً ہم طرف اپنے رب کی
مُنْقَلِبُوْنَ ﴿٥١﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَاۤ اَنْ كُنَّاۤ
لوٹنے والے ہیں یقیناً ہم امید رکھتے ہیں کہ بخشے گا ہمیں رب ہمارا غلطیاں ہماری اس لیے کہ ہیں ہم

42۔اس سے معلوم ہوا کہ یہ جادو گر پیشہ ور تھے پھر بھی جیت جانے میں ان کو شک ہی تھا۔ **43**۔ یعنی میرے مصاحب بن جاؤ گے۔ **45**۔جادو گروں نے اپنی طرف سے ایک بڑا جادو پیش کیا (7:117-120)۔حضرت موسیٰؑ پر خوف کے آثار ظاہر ہوئے کہ لوگ کہیں گمراہ نہ ہو جائیں(20:68)۔اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو تسلی دی اور فرمایا کہ اپنی لاٹھی(عصا) زمین پر ڈال دو۔اس پر لوگوں نے محسوس کیا کہ عصا نے ان کی سوٹیوں اور رسیوں کو نگلنا شروع کر دیا۔ یعنی جادو گروں کی چالاکیاں ظاہر ہو گئیں۔اس پر فرعون نے جادو گروں کو ڈرانا دھمکانا شروع کر دیا اور کہا کہ موسیٰؑ جادو گروں کا استاد ہے۔اور اس سازش سے ہمیں ہمارے ملک سے بے دخل کرنا چاہتا ہے۔(7:124-125)۔**46**۔یعنی جادو گروں کا جھوٹ ظاہر ہو گیا اور ان کی چال ناکام رہی۔ یہ نہیں کہ عصا رسیوں اور سوٹیوں کو نگل گیا تھا۔**50**۔ قَالَ:(فرعون نے) کہا۔ بالمقابل ہاتھ پاؤں کاٹنے کا مطلب ہے کہ دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں۔ یا اس کے الٹ بھی۔ **51**۔ حق کھل جانے پر جادو گروں نے کمال جرأت ایمانی دکھائی اور فرعون کی دھمکیوں کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہ کی اگرچہ شروع میں وہ چند سکوں کے انعام کے خواہاں تھے۔

أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ۝٥١ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي
پہلے مومن اور وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کی کہ رات کو لے چل بندوں کو میرے
إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ۝٥٢ فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ۝٥٣
یقیناً تم پیچھا کئے جانیوالے ہو پس بھیجے فرعون نے شہروں میں اکٹھے کرنے والے
إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ۝٥٤ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُونَ ۝٥٥
یقیناً یہ لوگ البتہ جماعت ہیں تھوڑے سے اور یقیناً وہ ہمیں ضرور ناراض کرنیوالے ہیں
وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَاذِرُونَ ۝٥٦ فَأَخْرَجْنَاهُم مِّن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝٥٧
اور یقیناً ہم البتہ سب کے سب ڈرنے والے ہیں پس ہم نے نکالا انہیں باغوں اور چشموں سے
وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝٥٨ كَذَٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي
اور خزانوں اور مقام عزت والے سے اسی طرح اور وارث کیا ہم نے بنی
إِسْرَائِيلَ ۝٥٩ فَأَتْبَعُوهُم مُّشْرِقِينَ ۝٦٠ فَلَمَّا تَرَاءَى
اسرائیل کو سو پیچھا کیا انہوں نے ان کا سورج چڑھتے پھر جب ایکدوسرے کو دیکھا
الْجَمْعَانِ قَالَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ ۝٦١ قَالَ
دونوں لشکروں نے کہا ساتھیوں نے موسیٰ کے یقیناً ہم پکڑے جانیوالے ہیں کہا (موسیٰ نے)
كَلَّا ۖ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝٦٢ فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ
ہرگز نہیں یقیناً ساتھ میرے ہے رب میرا وہ ضرور رہنمائی کریگا میری پس وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کے
أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ
کہ مار اپنا سونٹا سمندر میں پس وہ پھٹ گیا پس ہوگیا ہر حصہ
كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ۝٦٣ وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ ۝٦٤ وَأَنجَيْنَا
مانند ٹیلے بڑے کے اور قریب کیا ہم نے وہاں دوسروں کو اور نجات دی ہم نے
مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ۝٦٥ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ۝٦٦
موسیٰ اور انکو جو ساتھ اسکے تھے سب کو پھر غرق کردیا ہم نے دوسروں کو
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝٦٧
یقیناً اس میں البتہ نشان ہے اور نہیں ہیں اکثر ان میں سے ایمان لانے والے

53۔ "اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو بذریعہ وحی پہلے سے ہی اطلاع دے دی تھی کہ فرعون کے یہ ارادے ہیں۔ اس لئے بنی اسرائیل کو راتوں رات نکال لے جاؤ (ح)"۔ **54**۔ شہروں سے لوگوں کو اکٹھا کیا لشکر بنانے کے لئے تا موسیٰؑ کا پیچھا کیا جائے۔ **55**۔ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ: (یہ اعلان کرتے ہوئے کہ) یہ لوگ ایک چھوٹا ٹولہ ہیں۔ **56**۔ غَيْظٌ: غصہ۔ یقیناً وہ ہمیں غصہ دلا رہے ہیں۔ یعنی ہماری اجازت کے بغیر اسرائیلوں کا یہاں سے فرار ہو جانا ہمارے لئے غصہ کا موجب ہے۔ (وہ ہمیں غصہ دلا رہے ہیں)۔ **57**۔ حٰذِرُوْنَ: ترسناک۔ جن سے لوگ ڈریں (fearful)۔ **58،59**۔ "پس ہم نے ان (فرعون اور اس کی جماعت) کو باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عزت والے ملک سے نکال پرے کیا (یعنی ان کو سمندر میں غرق کر کے ان چیزوں سے محروم کر دیا)۔ اس طرح (كَذٰلِكَ) ہم نے ان چیزوں کا وارث بنی اسرائیل کو کر دیا (مصر میں نہیں بلکہ فلسطین میں بسا کر)۔ فرعون کے بعد بنی اسرائیل مصر کے حاکم نہیں ہوئے۔ اللہ نے ان کو فلسطین کی سرزمین کا وارث کیا جہاں یہ سب چیزیں ان کو حاصل ہوئیں (ii)"۔ **60**۔ اَوْرَثْنٰهَا میں هَا کی ضمیر باغوں اور چشموں کی طرف جاتی ہے نہ کہ مصر کی طرف (ح)" یعنی ایسی ہی چیزوں کا مالک بنا دیا۔ سورہ اعراف کے مطابق ارضِ کنعان یعنی فلسطین کا وارث بنایا جہاں یہ چیزیں باغات، چشمے، خزانے وغیرہ میسر تھے۔ (7:137-138 اور 5:22)۔ **61**۔ اللہ کے حکم سے ایک رات بنو اسرائیل مصر سے ارضِ شام کی جانب چل پڑے۔ اگلی صبح فرعون نے اپنے لشکر سمیت ان کا پیچھا کیا اور بحر قلزم (بحر احمر) پر جا لیا۔ بنو اسرائیل تو سمندر پار ہو گئے مگر فرعون لشکر سمیت غرق و تباہ ہوا۔ ہوا یوں کہ موسیٰؑ کے پار کرتے وقت سمندر جزر میں تھا مگر فرعون کے پار کرتے وقت سمندر مد میں آ گیا تھا (پانی چڑھ آیا تھا) (نیز دیکھیں 20:78-79)۔ **62**۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصحاب موسیٰؑ ضعیف الایمان تھے (نیز دیکھیں 5:22-23 اور 7:149 اور 20:87-92)۔ **63**۔ قَالَ: (موسیٰؑ نے) کہا۔ **64**۔ فَانْفَلَقَ: (سمندر) پھٹ گیا۔ یعنی سمندر کا پانی جزر کے وقت پیچھے ہو گیا اور پار کرنے کا خشک راستہ میسر آ گیا۔ سمندر اس طرح پھٹا کہ ہر ایک ٹکڑا خشک ٹیلے کی طرح نظر آنے لگا۔ جب بنی اسرائیل پار چلے گئے تو فرعون اور اس کا لشکر پیچھا کرتے ہوئے خشک راستہ کے اندر آ چکے تھے کہ پانی کی مد (پانی کا چڑھ آنا) شروع ہو گئی اور پانی آنے سے خشک راستہ بند ہو گیا۔ فرعون مع اپنے سب لاؤ لشکر کے غرقِ سمندر ہو گیا۔ **65**۔ "اور قریب کیا ہم نے وہاں دوسروں کو"۔ یعنی فرعون اور اس کے لشکر کو سمندر میں اصحابِ موسیٰؑ کے قریب کر دیا۔ **67**۔ "دوسروں کو غرق کر دیا" یعنی فرعونیوں کو غرق کر دیا۔

ع ۴

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٦٩﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ
اور یقیناً رب تیرا البتہ وہی غالب (اور) رحم کرنیوالا ہے اور پڑھ ان پر خبر

إِبْرَاهِيمَ ﴿٧٠﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧١﴾ قَالُوا
ابراہیم کی جب کہا اس نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو کس کی عبادت کرتے ہو تم انہوں نے کہا

وقف لازم

نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ﴿٧٢﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ
ہم عبادت کرتے ہیں بتوں کی پس رہتے ہیں ہم ان پر معتکف اس نے کہا کیا وہ سنتے ہیں تمہاری

إِذْ تَدْعُونَ ﴿٧٣﴾ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٤﴾ قَالُوا بَلْ
جب تم بلاتے ہو یا نفع دیتے ہیں تمہیں یا نقصان پہنچاتے ہیں انہوں نے کہا (نہیں) بلکہ

وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٥﴾ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا
پایا ہے ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح کرتے تھے اس نے کہا کیا پس دیکھا تم نے جن کی

كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٦﴾ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٧﴾ فَإِنَّهُمْ
ہو تم عبادت کرتے تم اور باپ دادا تمہارے پہلے پس یقیناً وہ

عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٨﴾ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٩﴾
دشمن ہیں میرے سوائے رب العالمین کے وہ جس نے پیدا کیا مجھے پس وہ ہدایت دیتا ہے مجھے

وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٨٠﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ
اور وہ کہ جو کھلاتا ہے مجھے اور پلاتا ہے مجھے اور جب بیمار ہوتا ہوں تو وہی

يَشْفِينِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨٢﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ
شفا دیتا ہے مجھے اور وہ جو موت دیگا مجھے پھر زندہ کریگا مجھے اور وہ کہ امید رکھتا ہوں

أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٣﴾ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا
کہ بخش دے میرے لیے غلطی میری بروز قیامت اے رب عطا کر مجھے حکم

وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿٨٤﴾ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي
اور ملا مجھے ساتھ نیکوں کے اور بنا میرے لیے زبان سچی

الْآخِرِينَ ﴿٨٥﴾ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴿٨٦﴾ وَاغْفِرْ
پچھلوں میں اور بنا مجھے وارثوں میں سے جنت نعمتوں والی کے اور بخش

69۔رب عَزِیۡز ہے کہ فرعونیوں کا خاتمہ کیا اور رَحِیۡم ہے کہ بنی اسرائیل کو رہائی عطاء فرمائی۔ ایسے ہی آنحضرتؐ کے خلاف مکہ کے فرعون والے آپؐ کا پیچھا کرنے اور آپ کو مٹانے کے لئے نکلیں گے اور تباہ ہوں گے۔(جیسے بدر کے دن کفار مکہ کا لشکر تباہ ہوا)۔ **71**۔ابراہیمؑ کے باپ کا نام تارح تھا۔ حضرت ابراہیمؑ دو ہزار سال قبل مسیح میں ہوئے ہیں۔ **72**۔ عٰکِفِیۡنَ: ہم بیٹھے ان (بتوں کو) کی خدمت یا عبادت کرتے ہیں۔قَالُوۡا: (بت برستوں نے) کہا۔ **73**۔اِذۡ تَدۡعُوۡنَ: کیا وہ سنتے ہیں جب تم (بتوں) بلاتے ہو یا ان سے دعا مانگتے ہو۔(یہ ابراہیمؑ نے پوچھا)۔ **75**۔ان (بت پرستوں) نے کہا۔ **78**۔وہ میرے دشمن ہیں کیونکہ میں شرک کو مٹانے کے لئے آیا ہوں۔(19:82-83)۔ آیت 19:83 میں لکھا ہے۔ سَیَکۡفُرُوۡنَ بِعِبَادَتِہِمۡ وَیَکُوۡنُوۡنَ عَلَیۡہِمۡ ضِدًّا ترجمہ (قیامت کے روز)وہ میرے مخالف ہو جائیں گے۔اور سوائے معبودِ حقیقی کے سب جھوٹے معبود میرے دشمن بن جائیں گے۔ **79**۔ پس وہ ہدایت دیتا ہے مجھے یعنی دین و دنیا کی مصالح اور منافع کی طرف میری راہنمائی فرماتا ہے۔ **81**۔"حضرت ابراہیمؑ نے مرض کو اپنی طرف منسوب کیا ہے اور شفاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف کیا ہے۔ یہی حقیقت بھی ہے۔دکھ اور نقصان خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا۔یہ انسان کی اپنی کمزوریاں اور کوتاہیاں ہوتی ہیں۔اللہ تعالیٰ تو صرف ان پر نتائج مرتب کرتا ہے۔ "اہل ایران (پارسی مذہب والے) اہرمن اور یزدان دو خداؤں کو ماننے والوں کا خیال غلط ہے کہ ایک بدی کا خدا ہے اور دوسرا اچھائی کا(ایک اندھیروں کا خدا اور دوسرا روشنیوں کا خدا) کیونکہ برائی اور بدی کا منبع ذاتِ باری تعالیٰ کبھی نہیں ہو سکتی۔خود انسان کا وجود ہی ہوتا ہے (ح)"۔ **82**۔وہ (خدا) مجھے زندہ کرے گا روز قیامت کو۔ **83**۔ خَطِیۡٓـَٔتِیۡ: میری خطائیں یعنی بھول چوک۔نہ کہ گناہ مراد ہے۔ **84**۔ حُکۡمًا: دین کی سمجھ۔علم و عمل میں کمال حاصل کرنا۔ **85**۔(میرے لئے) پیچھے آنے والوں میں میرا ذکر خیر جاری رکھ۔ چنانچہ یہودی، نصاریٰ اور مسلمان سب حضرت ابراہیمؑ کا ذکر خیر کرتے ہیں اور ان کی بزرگی تسلیم کرتے ہیں۔یعنی ان کی زبان سے جو صداقتیں بیان ہوئی ہیں ان پر وہ عمل پیرا رہیں۔اس آیت سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں میرے گھرانے سے نبی پیدا ہو جو میرے دین توحید کو تازہ رکھے۔

لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝٨٦ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ
باپ کو میرے یقیناً وہ ہے گمراہوں میں سے اور نہ رسوا کیجیو مجھے جس روز
يُبْعَثُوْنَ ۝٨٧ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝٨٨ اِلَّا مَنْ اَتَى
وہ اٹھائے جاویں گے جس دن نہ نفع دیگا مال اور نہ بیٹے سوائے اسکے جو آیا
اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝٨٩ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝٩٠ وَبُرِّزَتِ
اللہ کے پاس ساتھ قلب سلیم کے اور قریب کی جاوے گی جنت متقیوں کے لیے اور ظاہر کی جاویگی
الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ۝٩١ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝٩٢
دوزخ گمراہوں کے لیے اور کہا جائے گا انھیں کہاں ہیں وہ تھے تم جن کی عبادت کرتے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝٩٣ فَكُبْكِبُوْا
سوائے اللہ کے کیا وہ مدد کرتے ہیں تمہاری یا خود اپنی مدد کرتے ہیں پس اوندھے کئے
فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۝٩٤ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ۝٩٥ قَالُوْا
گئے اس میں وہ اور سرکش اور لشکر ابلیس کے سب کے سب وہ کہیں گے
وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۝٩٦ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٩٧
جبکہ وہ اس میں جھگڑتے ہونگے قسم ہے اللہ کی یقیناً تھے ہم ضرور گمراہی کھلی کھلی میں
اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٩٨ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۝٩٩
جب ہم برابر ٹھہراتے تھے تم کو رب العالمین کے اور نہ گمراہ کیا تھا ہم کو مگر مجرموں نے
فَمَا لَنَا مِنْ شٰفِعِيْنَ ۝١٠٠ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۝١٠١ فَلَوْ اَنَّ لَنَا
پس نہیں ہمارے لیے کوئی سفارش کرنیوالے اور نہ کوئی دوست گہرا پس کاش کہ ہمارے لیے
كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٠٢ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا
لوٹنا ہو (دنیا میں) پس ہو جاویں ہم مومنوں میں سے یقیناً اس میں البتہ نشان ہے اور نہیں
كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٠٣ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝١٠٤
ہیں اکثر ان میں سے ایماندار اور یقیناً رب تیرا البتہ وہی غالب (اور) رحم کرنیوالا ہے
كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ۝١٠٥ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ
جھٹلایا قوم نوح نے رسولوں کو جب کہا انہیں بھائی ان کے

87۔ابراہیمؑ نے اپنے باپ کے لئے خدا سے مغفرت کی دعا مانگی۔ مگر جب بعد میں معلوم ہوا کہ مشرک کے لئے جبکہ وہ شرک کی حالت میں مر گیا ہو دعا کرنا منع ہے تو پھر دعا کرنے سے باز آگئے۔(9:114)۔ **90**۔اِلَّا: مگر (وہی فائدہ میں ہوگا) جو قلب سلیم (یعنی جس دِل کے اندر شرک اور نفاق کی ملونی نہ ہو) یعنی صدقِ دل سے ایمان لا کر برائیوں سے بچتا اور اعمال صالحہ کرتا ہو(مفردات)۔ **91**۔ایسے متقیوں کے لئے بہشت نزدیک کر دی جائے گی تا آسانی سے اس میں داخل ہو جائیں۔ **92**۔ غٰوِیْنَ: دیکھیں 18-7:17۔ مطلب یہ کہ جنت اور دوزخ میں داخلہ سے پہلے ان کو سامنے کر دیا جائیگا جس سے کافروں کے غم اور مؤمنوں کے سرور میں اضافہ ہو جائے گا۔ **94**۔ کیا وہ تمہاری مدد کرتے ہیں یاآپس میں مدد کرتے ہیں یعنی وہ تم سے عذاب کوٹال دیں یا خود اپنے آپ کو عذاب سے بچا لیں۔(جیسا کہ فتح مکہ کے روز معبودانِ باطلہ مشرکوں کے کچھ کام نہ آئے اور شرک اور بت برستی کا خاتمہ کر دیا گیا)۔ **95**۔ فِیْهَا: یعنی جہنم میں۔ هُمْ سے مراد گمراہ کرنے والے مشرکوں کے سردار ہیں اور غَاوٗنَ سے مراد ان سرداروں کے متبعین ہیں۔ابلیس کا یہ لشکر بدی پھیلانے کا محرک ہے۔ **96**۔ابلیس کے لشکر یعنی جو لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ **99**۔ جبکہ ہم برابر ٹھہراتے تھے تم بتوں کو رب العالمین کے۔(یہ بات گمراہ لوگ اور ابلیس کے ساتھی کہیں گے معبودانِ باطلہ کو)۔ **100**۔مُجْرِمُوْنَ: خدا سے قطع تعلق کرنیوالے لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔ **102**۔ حَمِیْمٍ: گرمجوش(دوست)۔ **103**۔اگر ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے تو ضرور مؤمن بن جائیں گے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر ہم تمہیں دنیا میں واپس بھیج بھی دیں تو بھی تم وہی کچھ کرو گے جو پہلے کر چکے ہو۔(35:38)(23:100-101)۔ **106**۔"نوحؑ کی شریعت کے تابع بہت سے رسول آئے جن کی تکذیب لوگ کرتے رہے(ii)" یہ بھی مطلب ہے کہ وہ سرے سے کسی نبی کو سچا نہ جانتے تھے۔ یعنی نبوت وغیرہ کو من گھڑت باتیں کہتے تھے۔ یہ بھی معنی ہیں کہ تمام رسول خدائے واحد کی عبادت کا پیغام لے کر آتے ہیں۔ کسی ایک رسول کا انکار تمام رسولوں کے انکار کے مترادف ہے۔ حضرت نوحؑ کا مسکن عراق میں دجلہ اور فرات دریاؤں کے درمیانی علاقہ میں تھا۔

نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
نوح نے کیا نہیں تقویٰ کرتے تم یقیناً میں تمہارے لیے رسول امین ہوں پس ڈرو اللہ سے
وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا
اوراطاعت کرومیری اورنہیں مانگتا ہیں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں اجر میرا مگر
عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١١٠﴾ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ
ذمے رب العالمین کے پس ڈرو اللہ سے اوراطاعت کرومیری انہوں نے کہا کیا ہم ایمان لادیں
لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا
تجھ پر اور پیروی بنے ہیں تیرے بہت رذیل لوگ اس نے کہا اور نہیں ہے علم مجھے اس کا جو تھے وہ
يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰي رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾
عمل کرتے نہیں حساب ان کا مگر ذمہ رب میرے کے کاش تم سمجھو
وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٤﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٥﴾
اور نہیں ہوں میں (حقیر سمجھکر) دھتکارنے والا مومنوں کو نہیں میں مگر ڈرانے والا کھلا کھلا
قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾
انہوں نے کہا یقیناً اگر نہ باز آیا تو اے نوح ضرور ہوگا تو پتھراؤ کئے ہوؤں میں سے
قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ
اس نے کہا اے رب میرے یقیناً قوم میری نے تکذیب کی میری پس فیصلہ فرما درمیان میرے اور درمیان انکے
فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ
خوب فیصلہ کرنا اور نجات دے مجھے اور انکو جو ساتھ ہیں میرے مومنوں میں سے پس نجات دی ہم نے اسے اور انہیں
مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿١٢٠﴾
جو ساتھ تھے اس کے کشتی بھری ہوئی میں پھر غرق کر دیا ہم نے بعد میں باقیوں کو
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ وَ
یقیناً اس میں البتہ نشان ہے اور نہیں ہیں اکثر ان میں سے مومن اور
اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادُ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾
اور یقیناً رب تیرا البتہ وہی غالب (اور) رحم کرنیوالا ہے تکذیب کی عاد نے رسولوں کی

النصف

ع ٦ ١٨

108۔رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ: یعنی خدا تعالیٰ کا پیغام بے کم و کاست تم تک پہنچاتا ہوں۔ دنیا کے معاملات میں تم نے مجھے امین پایا ہے یعنی معتبر۔ میں جھوٹ یا دھوکہ نہیں دے سکتا۔ 109۔اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کے ساتھ رسول کے احکامات و ہدایات کا ماننا بھی ضروری ہے۔ 110۔میں تم سے اپنے کارِ نبوت پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہ اسلئے کہا کہ 23:25 کی رو سے انہوں نے الزام لگایا تھا کہ نبوت کا دعویٰ اس لئے کیا ہے تا يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ کہ تم پر اپنی فضیلت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ 112۔ کفار نے نبی کے متبعین کو یعنی مزدور پیشہ لوگوں کو حقیر یا رذیل کہا۔ 113۔یعنی تم جن کو رذیل سمجھتے ہو ان کے پیشوں سے مجھے کیا غرض ہے۔ مجھے ان کے ایمان سے غرض ہے۔ اللہ نے انہیں ایمان لانے کی توفیق دی ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ تم جو عاقل اور باشعور ہو کیوں نہیں مانتے۔ 115۔مؤمنوں کو حقیر سمجھ کر میں ان کو دھتکارنے والا نہیں ہوں۔ میں تو ان کے تقویٰ کی قدر جانتا ہوں۔ 119۔ فَتْحًا یعنی قطعی فیصلہ فرما(ii)۔ 120۔ کشتی جو لوگوں۔ سامان اور جانوروں سے بھری ہوئی تھی۔ (مَشْحُوْنِ)۔ 123۔رب عزیز ہے کہ اس نے ظالموں کا خاتمہ کیا اور رحیم ہے کہ مؤمنوں کو اس نے امن و سلامتی سے رکھا۔ 124۔عاد قوم نے بھی پہلے رسولوں کی تکذیب کی تھی۔ قوم عاد: نوحؑ کے پوتے عاد کی نسل سے تھی۔ نوحؑ سے دو سو سال بعد ان کا عروج ہوا۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ
جب کہا ان کو بھائی ان کے ہود نے کیا نہیں تقویٰ کرتے تم یقیناً میں تمہارے لیے رسول ہوں
أَمِينٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٢٦﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
امانت دار پس ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری اور نہیں مانگتا ہوں تم سے اس پر کوئی
أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢٧﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ
اجر نہیں اجر میرا مگر ذمہ رب العالمین کے کیا بناتے ہو تم ہر اونچی جگہ پر
آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿١٢٩﴾
یادگار بے فائدہ کام کرتے ہو اور بناتے ہو تم کارخانے تاکہ تم ہمیشہ رہو
وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٣١﴾
اور جب پکڑتے ہو تم پکڑتے ہو سرکش ہو کر پس ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری
وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿١٣٢﴾ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ
اور ڈرو اس سے جس نے امداد کی تمہاری اس سے جو تم جانتے ہو اس نے امداد کی تمہاری ساتھ جانوروں
وَبَنِينَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٣٤﴾ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
اور بیٹوں کے اور باغوں اور چشموں کے یقیناً میں ڈرتا ہوں تم پر عذاب سے
يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ
دن بڑے کے انہوں نے کہا برابر ہے ہم پر خواہ وعظ کیا تو نے یا نہ
تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ ﴿١٣٦﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣٧﴾ وَ
ہوا تو وعظ کرنے والوں میں سے نہیں ہے یہ مگر عادت پہلوں کی اور
مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
نہیں ہم ہرگز عذاب دیئے جانیوالوں میں سے پس تکذیب کی انہوں نے اسکی پس ہلاک کیا ہم نے انہیں یقیناً اس میں
لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ
البتہ نشان ہے اور نہیں ہیں اکثر ان میں سے مومن اور یقیناً رب تیرا البتہ وہی ہے
الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٤٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٤١﴾ إِذْ قَالَ
غالب (اور) رحم کرنیوالا تکذیب کی ثمود نے رسولوں کی جب کہا

125۔ قوم عاد کی طرف حضرت ہودؑ۔ اور قوم ثمود کی طرف صالحؑ نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ **129**۔ رِیۡعٍ: اونچی زمین، ٹیلہ، پہاڑی۔ اٰیَۃً: یادگار عمارت، بلند و بالا عمارتیں۔ تَعۡبَثُوۡنَ: عبث طور پر۔ یعنی تم ان عمارتوں میں رہتے نہیں ہو۔ محض نمود کی خاطر بلند، بالا عمارتیں بناتے ہو تا تمہاری بڑائی کے چرچے رہیں۔ **130**۔ مَصَانِعَ (جمع ہے) اعلیٰ درجہ کی کاریگری کے کام، عمارتیں، محل، کارخانے۔ باغ ارم بھی انہی کا مشہور ہے یعنی قوم عاد کا۔ مُصۡنَعَۃٌ۔ مُصۡنَع=مفرد (صنعت)۔ صنعت: تعمیر کی ہوئی چیز۔ خدا کو بھول کر تم سمجھتے ہو کہ ان عمارات وغیرہ میں تم ہمیش کی زندگی بسر کرو گے۔ زندگی تو بہت کم ہے۔ آخرت کی دوام کی زندگی پانے کے لئے اللہ سے تعلق جوڑ لو۔ **131**۔ عاد قوم جبار یعنی متکبر اور ظالم قوم تھی۔ اپنی خاطر محفوظ، بلند و بالا عمارتیں بنایا کرتے تھے اور لوگوں پر (جب کبھی وہ ان کی گرفت میں آ جاتے) ظلم و تشدد کو روا رکھتے تھے۔ "جبّار کا لفظ جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہو تو اس کے معنیٰ مصلح کے ہوتے ہیں۔ اور جب انسانوں کے لئے استعمال ہو تو اس کے معنے دوسروں کو نیچے گرا کر آپ ترقی کرنے کے ہوتے ہیں۔ مطلب ہے ظلم کرنا یعنی ظالم ہونا(ii)"۔ **133**۔ اَمَدَّکُمۡ: تمہاری مدد کی ان تمام مفید اشیاء واسباب سے جو اگلی آیات 134 اور 135 میں بیان کی گئی ہیں جنہیں تم جانتے ہو۔ **138،139**۔ "یعنی یہ باتیں جن سے تم ہمیں روکتے ہو وہی باتیں پہلے لوگ بھی کیا کرتے تھے۔ اگر وہ محفوظ رہے تو ہم کیوں ہلاک ہوں گے (ii)"۔ 38:8 میں فرمایا کہ وہ کہتے ہیں اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا اخۡتِلَاقٌ (خُلِق یا اِخۡتِلَاقٌ=عادت) کہ یہ سب جھوٹ ہے یعنی تمہاری رسالت سب من گھڑت باتیں ہیں ہمیں کوئی عذاب وغیرہ نہیں ہو گا۔ **140**۔ عاد قوم دنیا کی مضبوط ترین قوم گزری ہے۔ (89:9) اور (41:16)۔ انہوں نے پہاڑوں میں بڑی بڑی مضبوط عمارتیں بنا رکھی تھیں۔ باغات کی بھی کثرت تھی۔ لیکن جب اللہ کے عذاب نے ان کو پکڑا تو کوئی چیز ان کے کام نہ آئی۔ اور وہ صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔ **142**۔ ثمود قوم بُصرا (ملک شام کا ایک شہر) سے لے کر عدن تک آباد تھی۔ ثمود قوم کا عروج عاد قوم سے دو سو سال بعد ہوا۔ حِجر جو مدینہ اور تبوک کے درمیان واقع ہے ان کا مرکزی مقام تھا (مدائن صالح)۔ ان کا زمانہ مسیحؑ کے زمانہ کے قریب تھا۔ (یعنی ق۔م میں)۔ حِجر وادی قریٰ میں ہے جو مدینہ اور تبوک کے درمیان واقع ہے۔ وہ عاد قوم کے وارث تھے (7:75)۔ ثمود قوم نے بھی پہلے رسولوں کی تکذیب کی تھی۔ نوحؑ کے بعد ھودؑ اور ھودؑ کے بعد صالحؑ نبی ہوئے ہیں۔ قرآن میں بھی ہر جگہ یہی ترتیب آئی ہے۔ یعنی نوحؑ، ھودؑ، صالحؑ۔

لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۴۳﴾

انہیں ان کے بھائی صالح نے کیا نہیں تقویٰ کرتے تم یقیناً میں تمہارے لیے رسول ہوں امانت دار

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

پس ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری اور نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کوئی

اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَتُتْرَكُوْنَ

اجر نہیں ہے اجر میرا مگر ذمہ رب العالمین کے کیا تم چھوڑے جاؤ گے

فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّ

اس میں جو یہاں ہے امن سے باغوں میں اور چشموں میں اور کھیتوں میں اور

نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا

کھجوروں میں کہ خوشہ جن کا ٹوٹا پڑتا ہے اور تم تراش کر بناتے ہو پہاڑوں میں سے گھر

فٰرِهِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾ وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ

اتراتے ہوئے پس ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری اور نہ اطاعت کرو حکم کی

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

حد سے بڑھنے والوں کی وہ جو کہ فساد کرتے ہیں زمین میں اور نہیں اصلاح کرتے

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ

کہا انہوں نے سوائے اسکے نہیں کہ تو جادو کئے ہوؤں میں سے نہیں ہے تو مگر انسان مانند ہماری

فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ

پس لا کوئی نشان اگر ہے تو سچوں میں سے اس نے کہا یہ اونٹنی ہے

لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾ وَلَا تَمَسُّوْهَا

اس کیلئے پانی پینے کی باری ہے اور تمہارے پانی پینے کی باری ہے بوقت مقررہ اور نہ پہنچاؤ اسے

بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا

کوئی برائی ورنہ پکڑ لے گا تم کو عذاب دن بڑے کا پس انہوں نے کونچیں کاٹ دیں اس کی پس

نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَ

ہو گئے پشیمان پس پکڑا انہیں عذاب نے یقیناً اس میں البتہ نشان ہے اور

147۔ مَا هٰهُنَآ: کیا تم اس دنیا میں اپنے باغوں، چشموں اور کھیتوں میں امن سے مزے کرتے ہوئے بغیر سزا کے چھوڑ دیئے جاؤ گے؟ 149۔ هَضِيْمٌ: (خوشہ جو کثرت پھل کے بوجھ سے درخت سے) ٹوٹا پڑے۔ 150۔ فٰرِهِيْنَ: اتراتے ہوئے (اپنی مہارت پر)۔ یعنی اپنی عمارتوں، باغات اور آرائشوں پر اتراتے ہوئے اگر تم حق کا انکار کر دو گے تو ان خداداد آرائشوں سے محروم کر دیئے جاؤ گے۔ 154۔ "یہ باتیں کوئی اور تم سے کروا رہا ہے جو تمہاری گزران کے لئے تمہیں رشوت دیتا ہے اور تم اس کے جادو کے اثر میں آسیب زدہ ہو(ii)"۔ 156۔ یعنی اس اونٹنی کو بھی پانی پینے کا حق ہے یا باری ہے یا جگہ ہے جیسے تمہارے جانوروں کے لئے ہے(54:29)۔ 157۔ شریر لوگ اونٹنی کو ایذا دے کر لاچار کر دینا چاہتے تھے تا صالحؑ کو تبلیغی سفروں کے لئے سواری سے محروم کر دیا جائے۔ 158۔ دشمنوں نے اونٹنی کی کونچیں (پاؤں کے پیچھے کی طرف ایڑھی کے پاس جو پٹھے ہوتے ہیں) کاٹ ڈالیں۔ اس سے جانور چل پھر نہیں سکتا اور پڑا پڑا ہلاک ہو جاتا ہے۔ سو اونٹنی مر گئی۔ 159۔ "اَلْعَذَابُ: یعنی موعود عذاب نے پکڑا(ii)"۔

مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (١٥٩) وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

نہیں ہیں اکثر ان میں سے مومن اور یقیناً رب تیرا البتہ وہی ہے غالب (اور)

ع ١٩/١٢ الرَّحِيْمُ (١٦٠) كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ﹰالْمُرْسَلِيْنَ (١٦١) اِذْ قَالَ

رحم کرنے والا تکذیب کی قوم لوط نے رسولوں کی جب کہا

لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ (١٦٢) اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ (١٦٣)

ان سے ان کے بھائی لوط نے کیا نہیں تقویٰ کرتے تم یقیناً میں تمہارے لیے رسول ہوں امانت دار

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ (١٦٤) وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ

پس ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری اور نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں

اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (١٦٥) اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ

ہے اجر میرا مگر ذمہ رب العالمین کے کیا تم آتے ہو مردوں کے پاس

الْعٰلَمِيْنَ (١٦٦) وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ

دُنیا میں سے اور تم چھوڑتے ہو جو پیدا کیا تمہارے لیے رب تمہارے نے بیویوں میں سے تمہاری

بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ (١٦٧) قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ

بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو کہا انہوں نے البتہ اگر نہ باز آیا تو اے لوط ضرور ہوگا تو

مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ (١٦٨) قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ (١٦٩) رَبِّ

(قوم سے) نکالے گئے ہوؤں میں سے اس نے کہا یقیناً میں کام سے تمہارے بیزار ہوں اے رب میرے

نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ (١٧٠) فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ (١٧١)

نجات دے مجھے اور گھر والوں کو میرے اس سے جو وہ کرتے ہیں پس نجات دی ہم نے اُسے اور اسکے گھر والوں کو سب کو

اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ (١٧٢) ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ (١٧٣) وَ

سوائے ایک بڑھیا کے پیچھے رہنے والوں میں پھر ہلاک کیا ہم نے دوسروں کو اور

اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ (١٧٤) اِنَّ فِيْ

برسائی ہم نے ان پر بارش پس بُری ہوئی بارش ڈرائے ہوؤں کی یقیناً

ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (١٧٥) وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

اس میں البتہ نشان ہے اور نہیں ہیں اکثر ان میں سے مومن اور یقیناً رب تیرا البتہ وہی ہے

161۔یعنی قومِ لوطؑ نے پہلے رسولوں کی بھی تکذیب کی تھی۔ **162**۔حضرت لوطؑ حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے۔ دونوں اُور(UR)عراق سے ہجرت کر کے فلسطین آگئے تھے۔ پھر لوطؑ سدوم میں بس گئے تھے۔ **166،167**۔اس جہان میں تم ہی ایسے ہو جو مردوں کی طرف شہوت پوری کرنے جاتے ہو بجائے اپنی عورتوں کے۔ **168**۔ اَلْمُخْرَجِيْنَ: (اس بستی سے) نکالے جانے والوں میں سے ہوگے یعنی تم ملک بدر کر دیئے جاؤگے۔ **169**۔ تمہارے عمل یا کام یعنی لواطت اور دیگر بدیوں سے میں بیزار ہوں۔ قَالِيْنَ: متنفر ہوں۔ جیسے وَمَا قَلٰى: ناراض نہیں ہوا۔ قَلٰی: ناراض ہوا۔ **170**۔یعنی ان کے اعمال کے بد نتائج (عذاب) سے مجھے، میرے اہل وعیال اور پیروکاروں کو محفوظ رکھ۔ **172**۔"یہ بڑھیا ان کی بیوی تھی جیسا کہ 7:84 میں آیا ہے(ح)"۔ **174**۔آتش فشاں پہاڑ پھٹا تو آگ اور پتھروں کا مینہ برسا۔

اَلْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾ كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾
غالب (اور) رحم کرنے والا تکذیب کی بن والوں نے رسولوں کی

اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٧٨﴾
جب کہا انہیں شعیب نے کیا نہیں تقویٰ کرتے تم یقیناً میں تمہارے لیے رسول ہوں امانتدار

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ
پس ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری اور نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کوئی اجر

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا
نہیں ہے اجر میرا مگر ذمہ رب العالمین پر پورا کرو ماپ اور نہ ہو

مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا
کم دینے والوں میں سے اور تولو ساتھ ترازو درست کے اور نہ

تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾
کم دو لوگوں کو چیزیں ان کی اور نہ فساد کرو زمین میں مفسد بن کر

وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ
اور ڈرو اس سے جس نے پیدا کیا تم کو اور خلقت پہلی کو انہوں نے کہا سوائے

اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾ وَمَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ
اس کے نہیں کہ تو جادو کئے ہوؤں میں سے ہے اور نہیں تو مگر انسان مانند ہماری اور یقیناً گمان کرتے ہیں ہم

لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ
تجھے البتہ جھوٹوں میں سے پس گرا ہم پر ٹکڑا آسمان سے اگر ہے

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّيْۤ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ
تو سچوں میں سے اس نے کہا رب میرا خوب جانتا ہے اسے جو تم کرتے ہو پس تکذیب کی انہوں

فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ
نے اسکی پس پکڑا انہیں عذاب نے دن سائبان والے کے یقیناً وہ تھا عذاب دن

عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٠﴾
بڑے کا یقیناً اس میں البتہ نشان ہے اور نہیں ہیں اکثر ان میں سے ایماندار

177۔ سورہ اعراف میں حضرت شعیبؑ کو مدین کا بھائی فرمایا۔ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا (7:86) اور یہاں سورہ شعراء میں فرمایا کہ جب شعیبؑ نے اصحاب الایکہ کو کہا۔ مگر یہاں شعیبؑ کو ان کا بھائی نہیں کہا۔ دراصل اصحاب مدین اور اصحاب الایکہ دو الگ الگ قبائل تھے۔ مگر ایک ہی نسل کی دو شاخیں تھیں۔ خلیج عقبہ کے پیچھے جنگل (ایکہ) تھا۔ یا شاید اسی کا نام مدین بھی ہوگا۔ مدین قوم حضرت ابراہیمؑ کے ایک بیٹے مدین کی اولاد تھی۔ مدین حضرت ابراہیمؑ کی بیوی قتورہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ یہ شعیبؑ نبی تھے۔ موسیٰؑ کے خُسر نہیں تھے جن کا نام بھی شعیب تھا جو ولی اللہ تھے مگر نبی نہ تھے۔ دونوں شعیب مدین کے رہنے والے تھے۔ مدین شہر کا نام بھی ہے اور قبیلے کا نام بھی ہے۔ شعیبؑ اس قبیلہ کے ایک فرد تھے اور نبی تھے۔ مدین کے باشندے اصحاب الایکہ بھی کہلاتے ہیں۔ اس قوم نے پہلے نبیوں کو بھی جھٹلایا تھا (15:79 اور 7:86)۔ **179**۔ اَمِيْنٌ۔ قابل اعتبار۔ **180**۔ "اللہ کا تقویٰ تبھی کامل ہوتا ہے جب وقت کے رسول کی اطاعت کی جائے کیونکہ اس کے ذریعے سے خدا کی مرضی کا پتہ لگتا ہے (ii)"۔ (اور خدا سے سچا تعلق قائم ہوتا ہے۔ ناقل)۔ **182**۔ یعنی جب لوگوں کو ناپ کر دو تو ان کو اسی طرح پورا دو جس طرح تم لیتے وقت پورا ناپ لیتے ہو۔ یہ نہ ہو کہ دیتے وقت کم اور لیتے وقت پورا تولو۔ **184**۔ "یعنی ہرگز فساد نہ کرو (ii)"۔ "O اور کسی طور سے لوگوں کو ان کے مال کا نقصان نہ پہنچاؤ۔ اور فساد کی نیت سے زمین پر مت پھرا کرو یعنی اس نیت سے کہ چوری کریں یا ڈاکہ ماریں یا کسی کی جیب کتریں یا کسی اور ناجائز طریقے سے بیگانہ مال پر قبضہ کریں" نیز دیکھیں 7:87 یعنی راستوں میں لوگوں کو ہراساں کرنے کے لئے مت بیٹھو"۔ **185**۔ جِبِلَّةٌ: فطرت کو بھی کہتے ہیں اور خلقت کو بھی۔ (36:63)۔ **186**۔ الْمُسَحَّرِيْنَ: دیکھیں آیت 154 (جادو کے اثر کے نیچے ہو یا آسیب زدہ ہو) "یعنی تو لوگوں کے اشاروں پر کام کرتا ہے (یا ان کا ایجنٹ ہے) (ii)"۔ **188**۔ كِسَفًا: ٹکڑا۔ كِسَفًا: ٹکڑے۔ یعنی پتھر کے ٹکڑے بطور آسمانی عذاب کے ہم پر نازل کر۔ **189**۔ "خدا بہتر جانتا ہے کہ عذاب کب لائے یا نہ لائے۔ کس کو مارے کس کو بچائے تا بعد میں ایمان لے آئے۔ میرا علم ناقص ہے میں عذاب کا فیصلہ خود نہیں کر سکتا (ii)"۔ **190**۔ يَوْمِ الظُّلَّةِ: ڈھانکنے والے (عذاب) کے دن۔ سائبان والے (عذاب کے دن) غالباً آتش فشاں پہاڑ سے گرم خاک اور دھوئیں کے بادل بنے اور اس کی گرمی اور زہریلی گیسوں سے وہ لوگ مر گئے یا سخت گرم گرد و غبار کا سائبان بنا جو ان کی ہلاکت کا موجب ہوا۔ (دیکھیں 11:83-84) سایہ فگن عذاب ہوا۔ قومِ شعیبؑ کی ہلاکت کا ذکر 7:92 میں زلزلہ۔ 11:95 میں صیحہ یعنی چنگھاڑ۔ اور یہاں آسمان سے ٹکڑے گرانے کا یعنی تین قسم کا عذاب مذکور ہے۔ گویا اس عذاب میں یہ تینوں قسم کے عذاب جمع تھے۔

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩٢﴾ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ

اور یقیناً رب تیرا البتہ وہی ہے غالب (اور) رحم کرنے والا اور یقیناً یہ البتہ اتارا ہوا ہے رب

الْعَالَمِينَ ﴿١٩٣﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٤﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ

العالمین کا اتارا ہے اسے روح الامین نے دل پر تیرے تاکہ ہو تو

مِنَ الْمُنْذِرِينَ ﴿١٩٥﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ﴿١٩٦﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ

ڈرانے والوں میں سے زبان عربی کھلی میں اور یقیناً وہ البتہ کتابوں میں

الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٧﴾ أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةً أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي

ہے پہلوں کی کیا نہ ہوا ان کے لیے نشان کہ جانتے ہیں اسے علماء بنی

إِسْرَائِيلَ ﴿١٩٨﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ﴿١٩٩﴾ فَقَرَأَهُ

اسرائیل اور اگر اتارتے ہم اسے کسی عجمی عرب پر پھر وہ پڑھتا

عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿٢٠٠﴾ كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ

اسے ان پر نہ ہوتے اس کو ماننے والے اسی طرح چلائی ہے ہم نے یہ بات دلوں میں

الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٠١﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٢٠٢﴾

مجرموں کے نہیں ایمان لائیں گے اس پر یہاں تک کہ دیکھیں عذاب دردناک

فَيَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٠٣﴾ فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ

پس وہ آجائیگا انکے پاس اچانک اور وہ نہ سمجھتے ہوں گے پس وہ کہیں گے کیا ہم

مُنْظَرُونَ ﴿٢٠٤﴾ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿٢٠٥﴾ أَفَرَأَيْتَ إِنْ مَتَّعْنَاهُمْ

مہلت دیئے جائیں گے کیا پس عذاب ہمارے کی جلدی کرتے ہیں کیا پس دیکھا تونے کہ اگر فائدہ پہنچایا ہم انہیں

سِنِينَ ﴿٢٠٦﴾ ثُمَّ جَاءَهُمْ مَا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٢٠٧﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ

کئی سال پھر آئے انکے پاس وہ جس کا ہیں وہ وعدہ دیئے جاتے تو نہ کام آئے گا انہیں

مَا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٨﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا

جو تھے وہ فائدہ پہنچائے جاتے اور نہ ہلاک کی ہم نے کوئی بستی مگر اس کیلئے

مُنْذِرُونَ ﴿٢٠٩﴾ ذِكْرَىٰ ۛ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢١٠﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ

ڈرانے والے تھے نصیحت کیلئے اور نہ تھے ہم ظالم اور نہیں اتارا اسے

193۔یعنی قرآن تمام دنیا کے لئے نازل کیا۔ **194،195**۔الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ: یعنی جبرائیل فرشتہ رسول کے قلب پر وحی قرآن لاتا ہے۔**196**۔العَرَبِی:اَلْمُفْصِحُ یعنی کھول کر وضاحت کرنے والی فصیح و بلیغ عربی زبان میں نازل کیا۔" یہ الفاظ بڑھائے ہیں تا بتایا جائے کہ کلام الٰہی الفاظ ہی میں نازل ہوا ہے" (ح) اَلْاِعْرَابُ: کھولنا، واضح کرنا۔ ع ر ب=مافی الضمیر کو عمدگی سے ادا کرنا۔**197**۔یعنی اس کی بنیادی تعلیم پہلی کتب میں بھی ہے جیسے توحید، آخرت، رسولوں پر ایمان لانا۔ یہ سب صحف ابراہیمؑ و موسیٰؑ میں بھی ہے صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى(87:19-20) نیز یہ بھی مطلب ہے کہ اس کی پیشگوئی پہلی کتابوں میں ہے۔ جیسے استثناء 18:18 اور 33:2۔ یسایا 21:13-17۔ یوحنّا 16:12-14۔ متی 21:42-45 ان میں آنحضرتؐ کے آنے کی پیشگوئیاں موجود ہیں۔**198**۔"بنی اسرائیل کے یہ لوگ سمجھ گئے تھے کہ یہ قرآن تورات کی پیشگوئیوں کے مطابق اترا ہے(ii)" چنانچہ بنی اسرائیل میں سے عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں نے مان لیا تھا کہ قرآن سچا ہے اور آنحضرتؐ کے متعلق تورات میں مذکور پیشگوئیوں کو علماء بنی اسرائیل جانتے تھے۔اس واقعہ کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جو سیرت ابن ہشام میں لکھا ہے کہ اس آیت کے اترنے سے پہلے حبشہ میں حضرت جعفرؓ کی تبلیغ سے بیس آدمیوں کا قافلہ حق کی غرض سے مکہ میں آنحضرتؐ کو آکر ملا اور ایمان لایا اور ابو جہل کی ملامت کے باوجود وہ ایمان پر قائم رہا (28:53-54)۔**200**۔کافر کہتے تھے کہ قرآن عربی زبان میں آیا ہے جو اس نبی کی زبان ہے۔ شاید آپ ہی اس نے بنالیا ہے۔ اگر کسی عجمی پر عربی زبان میں آتا تو مان لیتے۔ فرمایا کہ پھر بھی یہ کہہ کر نہ مانتے کہ ہم عرب ہیں اور یہ رسول غیر زبان بولنے والا ہے اس کو ضرور کوئی عرب سکھا رہا ہے(ii)"۔(41:45)۔201 اور 202 کو ملا کر پڑھیں تو پورا مطلب نکلتا ہے۔آیت 200 میں فرمایا کہ یہ کفار کم ہی ایمان لاتے ہیں۔ یہ بات ان کے دلوں میں اسی طرح چلتی ہے یعنی انکار ہی کرتے جائیں گے یہاں تک کہ ان پر دردناک عذاب آجائے اور وہ بھی اچانک آئے۔ سَلَكْنٰهُ: ہُ یعنی قرآن کا انکار۔ قرآن کے انکار کو مجرموں کے دلوں میں داخل کر دیا ہے اب عذاب دیکھے بغیر ایمان نہ لائیں گے۔ انسان جس گناہ میں ملوث ہو جاتا ہے تو آہستہ آہستہ وہ اسے اچھا لگنا شروع ہو جاتا ہے۔ گویا دل میں راسخ ہوتا جاتا ہے۔(سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ)۔ **203**۔عذاب اچانک آجائے گا اور وہ نہ سمجھتے ہوں گے کہ عذاب کبھی آسکتا ہے۔ **206**۔مَتَّعْنٰهُمْ: ہم نے انہیں دنیا میں ڈھیل دے رکھی۔ **207**۔جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں سے مراد عذاب کا وعدہ ہے۔ **208**۔يُمَتَّعُوْنَ: یعنی ڈھیل سے فائدہ اٹھا لینے کا موقع جو ان کو دیا جاتا ہے۔ انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ یعنی انہیں جتنی بھی ڈھیل دیں انہوں نے عذاب آنے سے پہلے ماننا ہی نہیں۔(2:97)۔ **209**۔دیکھیں (28:60 و17:16 و35:38)۔**210**۔ذِكْرٰى: (یہ ایک بڑی عبرتناک) نصیحت کے طور پر ہے۔ ہم ظلم نہیں کرتے بلکہ مہلت دیتے جاتے ہیں۔

الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١١﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١٢﴾ اِنَّهُمْ عَنِ
شیطانوں نے اور نہ مناسب تھا ان کیلئے اور نہ طاقت رکھتے تھے یقیناً وہ

السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٣﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ
سننے سے البتہ روکے گئے ہیں پس نہ پکار ساتھ اللہ کے معبود دوسرا ورنہ تو ہوجاویگا

مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٥﴾ وَ
عذاب دیئے ہوؤں میں سے اور ڈرا اپنے قبیلہ نزدیکیوں کو اور

اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٦﴾ فَاِنْ
جھکا بازو اپنا ان کے لیے جنہوں نے پیروی کی تیری مومنوں میں سے پھر اگر

عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٧﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ
وہ نافرمانی کریں تیری تو کہدے یقیناً میں بیزار ہوں اس سے جو تم کرتے ہو اور بھروسہ کر عزت والے

الرَّحِيْمِ ﴿٢١٨﴾ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٩﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي
بہت رحم کرنیوالے پر وہ جو کہ دیکھتا ہے تجھے جب تو کھڑا ہوتا ہے اور پھرنا تیرا

السّٰجِدِيْنَ ﴿٢٢٠﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢١﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ
سجدہ کرنیوالوں میں یقیناً وہ ہی خوب سننے والا بہت جاننے والا ہے کیا آگاہ کروں میں تم کو

عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢٢﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٣﴾
ان پر کہ جن پر اترتے ہیں شیاطین اترتے ہیں ہر بہت جھوٹے گنہگار پر

يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٤﴾ وَالشُّعَرَآءُ
رکھتے ہیں کان اور اکثر ان میں سے جھوٹے ہیں اور شاعر کہ

يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٥﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٦﴾
پیروی کرتے ہیں ان کی گمراہ کیا نہیں دیکھا تو نے کہ وہ ہر وادی میں سرگرداں ہیں

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٧﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
اور یقیناً وہ کہتے ہیں جو نہیں وہ کرتے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ
کیں نیکیاں اور یاد کیا انہوں نے اللہ کو بہت اور بدلہ لیا انہوں نے

211،212۔ یہ یعنی قرآنی وحی شیطانوں کی طرف سے نہیں اتری۔ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ: اور نہیں یہ کام ممکن شیطانوں سے۔ وَ مَا يَسْتَطِيْعُوْنَ: اور وہ (شیاطین) وحی لا ہی نہیں سکتے۔ کفار نے الزام تراشی میں مشہور کیا کہ محمدؐ کاہن ہیں اور اس پر شیاطین القاء کرتے ہیں۔ فرمایا کیا شیاطین نیکیوں کو بجالانے کے الہامات لاتے ہیں! ترجمہ: اور شیاطین اس قرآن کو لے کر نہیں آئے اور نہ یہ کام ان کی طاقت میں تھا کہ کر سکیں۔ شیاطین تو لوگوں کو بدیاں کرنے کا حکم دیتے ہیں نہ کہ حصول تقویٰ کا۔ 213۔ وہ شیاطین تو وحی الٰہی کے سننے سے یکسر مردود کئے گئے ہیں۔ 214۔ یہ فرمایا رسول اللہؐ کو اور سنایا اوروں کو۔ 215۔ اس آیت کے نازل ہونے پر آنحضرتؐ نے قریش مکہ کو پکار کر سنایا۔ نیز اپنی پھپھی صفیہؓ۔ اپنی بیٹی فاطمہؓ اور اپنے چچا ابو لہب کو سنایا کہ اپنے اعمال کا فکر کرو۔ میں آخرت میں تمہارے کام نہ آسکوں گا (بخاری 2-65:26)۔ اس پر ابو لہب نے جواباً کہا تَبًّا لک (تو تباہ ہو) کیا اس لئے تم نے ہمیں یہاں بلایا تھا اور پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ اس بارے میں سورۃ مَسَدْ نازل ہوئی۔ 216۔ مؤمنوں پر شفقت رکھ۔ 217۔ یعنی جو کوئی تیری نافرمانی کرتے ہوئے اللہ کے احکام کے خلاف کرے تو تُو اس سے بیزاری اختیار کر اپنا ہو یا پرایا۔ 219۔ جب تو کھڑا ہوتا ہے تہجد کی نماز میں۔ 220۔ تیرا ہر روز پانچ دفعہ مسجد میں باجماعت نماز گزار ساجدین (صحابہ) میں آنے جانے کو اللہ دیکھتا ہے۔ 221۔ اللہ تیری دعاؤں کو قبول فرمائے گا۔ یعنی سجدات میں کی گئیں دعائیں قبول کی جائیں گی۔ 223۔ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ: (جھوٹے گناہ گار) جیسے کاہن، جوتشی، رمّال، فال گر، عامل لوگ جو لوگوں کو گمراہ کرنے کا کاروبار کرتے ہیں۔ یہ سب کاذبوں، شیطانوں کے پیچھے چلتے ہیں یعنی اپنے شیاطین سردار ان قوم کے پیچھے چلتے ہیں۔ 224۔ يُلْقُوْنَ السَّمْعَ: آسمان کی طرف (فریب دیتے ہوئے) کان لگاتے ہیں شیاطین سے خبریں سننے کے لئے اور پھر جھوٹی باتوں سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں کہ یہ خبریں ان کو آسمانوں سے ملتی ہیں۔ اس طرح حرام ذرائع سے لوگوں کا مال کھاتے ہیں (نجومی، رمّال، سپر چولیٹس وغیرہ) یہ سب جھوٹے ہیں۔ 225۔ کفار آنحضرتؐ کو شاعر بھی کہتے تھے اور قرآن کو شعر۔ فرمایا شاعروں سے کوئی ہدایت نہیں پاتا۔ اس نبی سے ہدایت پا کر لوگ نیکیوں پر عامل ہو جاتے ہیں۔ نبی شاعر کیسے ہو سکتا ہے؟ شاعروں کے خیالات پراگندہ ہوتے ہیں۔ وہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں (ii)۔ 226۔ یعنی شعراء اِدھر اُدھر کی باتیں ملا کر مبالغہ کرتے ہوئے اپنے شعر گھڑ لیتے ہیں۔ 228۔ "نبی کے متبعین نیک اور متقی لوگ ہیں۔ اور مؤمن شاعر بدلہ لینے کی غرض سے اگر ہجو کرتے ہیں تو وہ مظلوم ہونے کے بعد ہی کرتے ہیں (ii)" یہ عیب کی بات نہیں۔ اس آیت میں آنحضرتؐ کی وحی اور شاعروں کے پراگندہ خیالات کے فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ کہ وحی الٰہی کی اعلیٰ اخلاقی تعلیم کے مقابلہ میں شعراء کی لاف و گزاف کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ "اس آیت میں مؤمن شاعروں کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا شعر کہنا ممنوع نہیں اور مؤمن بھی شاعر ہو سکتا ہے مگر اس کی شاعری بے ہودگیوں سے پاک ہوتی ہے (ح)" ظالم لوگ کس جگہ اُلٹائے جائیں گے! یعنی ان کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔

27۔ سُوْرَۃُ النَّمْل (مکی)

نمل چیونٹیوں کو کہتے ہیں۔اس سورت میں چیونٹیوں کا ایک واقعہ بیان ہوا ہے۔ 2۔"+ طٰسٓ: لطیف۔ سمیع (ابن جریر)"۔ 3۔"+یہ قرآن ہدایت ہے اور جو اس پر عمل کرے اس کے لئے جنت کی بشارت ہے"۔ 5۔ عَمَہَ ۔ یَعْمَهُوْنَ: عقل کی نابینائی میں بھٹک رہے ہیں۔"جب آخرت اور حساب کتاب پر ایمان نہ ہو تو انسان ہر بُرا کام یہ کہہ کر کرلیتا ہے کہ اس کو کوئی پکڑ نہ ہو گی۔اور یہ جائز ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق اس کی سزا اس کو آخرت میں مل کر رہے گی۔ان کی بد عملی کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ بد عملی ان کو اچھی لگنی شروع ہو جاتی ہے۔اگرچہ اللہ کی پیدا کردہ فطرت بہر حال اس کو متنبہ کرتی رہتی ہے کہ وہ غلط راہ پر چل رہا ہے(ii)"مگر وہ گمراہی میں بھٹکتے رہنے کو پسند کرتے ہیں۔"+ہم نے تو ان کے لئے جو اعمال کرنے کے ہیں بہت خوبصورت دکھائے ہیں تا ان کی طرف وہ راغب ہوں"مگر وہ اپنی عقل کی نابینائی کی وجہ سے بھٹک رہے ہیں اور ان کو اعمال حسنہ کی خوبصورتی نظر نہیں آرہی۔ ہاں انہیں بُرے کاموں سے رغبت ہے۔ شیطان برے اعمال کو اچھا کر کے دکھاتا ہے وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ(6:44) (8:49) (27:25) مگر اللہ تعالیٰ اچھے کاموں کو خوبصورت کر کے دکھاتا ہے اور فسق و فجور اور نافرمانی کو ناپسند کرتا ہے(49:8)"۔ 7۔ تُلَقّٰى: تجھے دیا جاتا ہے ۔ تجھے ملتا ہے۔یعنی قرآنی وحی نفس کے خیالات نہیں ہیں بلکہ حقیقت ہے اور الہام الٰہی سے ہے۔

ع ١١ ٣٦ ١٥

بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ
بعد اسکے کہ ظلم کیا گیا ان پر اور عنقریب جان لیں گے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا کہ کونسی پھرنے کی جگہ
يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٨﴾
وہ پھریں گے

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢﴾ هُدًى وَّ
طا۔سین یہ آیات ہیں قرآن اور کتاب کھلی کھلی کی ہدایت اور
بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ
خوشخبری (بشارت) مومنوں کے لیے وہ جو کہ قائم کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں
الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا
زکوٰۃ اور وہ کہ آخرت پر جو یقین رکھتے ہیں یقیناً وہ لوگ جو نہیں
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٥﴾
ایمان لاتے آخرت پر خوبصورت کرکے دکھلائے ہم نے ان کیلئے اعمال انکے پس وہ بھٹک رہے ہیں
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ
یہ لوگ وہ ہیں ان کے لیے بڑا عذاب ہے اور وہ آخرت میں ہاں وہی
الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٦﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ
ناکام ہونیوالے ہیں اور یقیناً تو البتہ سکھایا جاتا ہے قرآن طرف سے حکمت والے بہت
عَلِيْمٍ ﴿٧﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ
جاننے والے کے جب کہا موسیٰ نے اپنے گھر والوں کو یقیناً میں نے دیکھی ہے آگ عنقریب میں لاؤں گا میں

مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٨﴾
تمہارے پاس اس سے کوئی خبر یا لاؤں گا تمہارے پاس انگارا سلگتا ہوا تاکہ تم تاپلو
فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ
پس جب وہ آیا اس کے پاس آواز دیا گیا کہ برکت والا ہے وہ جو آگ (کی تلاش) میں ہے اور جو اردگرد ہے اسکے
وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩﴾ يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ
اور پاک ہے اللہ رب العالمین اے موسیٰ بات یہ ہے کہ میں اللہ عزت والا
الْحَكِيْمُ ﴿١٠﴾ وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ
حکمت والا ہوں اور ڈال (زمین پر) سونٹا اپنا پس جب دیکھا اس نے اسے ہلتا ہے گویا کہ وہ سانپ ہے
وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّيْ لَا يَخَافُ
مڑا پیٹھ دیتا ہوا اور نہ مڑ کر دیکھا اے موسیٰ نہ ڈر یقیناً میں ایسا ہوں کہ نہیں ڈرتے
لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١١﴾ ۖ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ
جناب میں میری رسول مگر جس نے ظلم کیا پھر بدلے میں لایا نیکی بعد
سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ
بُرائی کے تو میں بہت بخشنے والا ہوں بہت رحم کرنیوالا ہوں اور داخل کر اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں
تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ
وہ نکلے گا سفید بغیر بُرائی کے نو نشانات طرف فرعون کی
وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ
اور اسکی قوم کی یقیناً وہ تھے لوگ فاسق پس جب آئیں ان کے پاس
اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٤﴾ ۚ وَجَحَدُوْا بِهَا
نشانیاں ہماری بصیرت پیدا کرنے والی کہا انہوں نے یہ جادو ہے کھلا کھلا اور انکار کیا انہوں نے ان کا
وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
حالانکہ یقین کر لیا تھا ان کا دلوں نے ان کے ظلم اور سرکشی سے پس دیکھ کس طرح ہوا
عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ
انجام مفسدوں کا اور یقیناً یقیناً دیا ہم نے داؤد کو اور سلیمان کو علم

ع ۵ ١٦

8۔ مِنۡهَا یعنی آگ کے پاس سے۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب موسیٰؑ اپنی اہلیہ کو ساتھ لے کر مصر کو جارہے تھے۔ سردی کی وجہ سے آگ درکار تھی تاوہ تاپیں۔ موسیٰؑ کی طرح آنحضرتؐ نے بھی پہاڑ پر سے اپنی پہلی وحی پا کر اپنی اہلیہ محترمہ کو آکر بتایا کہ مجھے کپکپی ہو رہی ہے مجھے کمبل اوڑھا دو۔ **9**۔ "+موسیٰ جو آگ کی طلب میں ہے اور جو اس کے ارد گرد ملائکہ وحی لے کر اُترے ہیں مبارک ہیں" یعنی آگ کا جلوہ بھی مہبط انوار ہے اور موسیٰؑ بھی (مَنۡ حَوۡلَهَا) مہبط ہے۔ مَنۡ فِي النَّارِ یعنی وہ بھی جو آگ کے اثر کے اندر ہیں۔ (یہ ایک کشفی نظارہ تھا)۔ **11،12**۔ "رسولوں کو خوف نہیں ہوتا۔ خوف تو ظالموں کو ہوتا ہے۔ لیکن جو ظالم تائب ہو جائے تو اس کو بھی کوئی خوف نہیں (ح)"۔ موسیٰؑ سے ایک قبطی کا غیر ارادی قتل ہو گیا تھا۔ اس قتل کا موسیٰؑ کے دل پر بہت ڈر تھا۔ اللہ نے وہ معاف فرما دیا۔ رَبِّ إِنِّي ظَلَمۡتُ نَفۡسِي فَاغۡفِرۡ لِي کہہ کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی تھی۔ فَغَفَرَ لَهُ تو (اللہ نے) اسے معاف فرما دیا (17-28:16)۔ یہاں اس طرف اشارہ ہے کہ ظالم کی توبہ بھی قبول ہو جاتی ہے۔ **13**۔ (یہ دونوں نشان) فرعون اور اس کی قوم کی طرف (بھیجے جانے والے) نو(9) نشانات میں سے ہیں۔ باقی کی سات نشانیاں سورہ اَعراف میں بیان ہو چکی ہیں۔ دیکھیں (7:108,109,131,134) کل نُو نشانیاں ہوئیں۔"+
1۔ عَصَا۔ 2۔ يَدِ بَيۡضَاءَ۔ 3۔ چچڑیاں۔ 4۔ ٹڈیاں۔ 5۔ مینڈک۔ 6۔ لہو۔ 7۔ مری یعنی جس میں اکلوتے بیٹے مارے گئے۔ 8۔ طمسِ اموال۔ 9۔ طوفان۔" قرآن میں سانپ کے لئے تین نام استعمال ہوئے ہیں۔ 1۔ جَآنٌّ یعنی چھوٹا سانپ جو پھرتیلا ہوتا ہے۔ 2۔ ثُعۡبَانٌ: اژدہا یعنی جسیم۔ 3۔ حَيَّةٌ: سانپ کی عام جنس۔ ہر موقع کے لحاظ سے ہر لفظ بولا گیا ہے۔ **15**۔ جَحَدُوا: انہوں نے (ماننے سے) انکار کر دیا۔ بِهَا: ان (نشانیوں) کو "آیت کا بامحاورہ ترجمہ یوں ہو گا: ظلم اور سرکشی سے انہوں نے (نشانیوں کا) انکار کر دیا حالانکہ ان کے دلوں نے ان کا یقین کر لیا تھا (ح)"۔

وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ

اور دونوں نے کہا سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے فضیلت دی ہمیں بہتوں پر اپنے بندوں

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

مومنوں میں سے اور وارث ہوا سلیمان داؤد کا اور کہا اس نے اے لوگو

عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

ہمیں سکھائی گئی ہے بولی پرندوں کی اور دیئے گئے ہیں ہم ہر چیز یقیناً یہ البتہ یہی

الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ

فضل ہے کھلا کھلا اور اکٹھے کئے گئے سلیمان کے لیے لشکر اس کے جنوں

وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ

اور انسانوں اور پرندوں میں سے پس وہ جدا جدا کئے گئے یہانتک کہ جب وہ آئے وادی پر

النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا

چیونٹیوں کی کہا ایک چیونٹی نے اے چیونٹیو داخل ہو جاؤ اپنے گھروں میں نہ

يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ

کچل دے تمہیں سلیمان اور لشکر اس کے اور وہ نہ جانتے ہوں پس مسکرایا وہ

ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

ہنستے ہوئے بات سے اس کی اور کہا اے رب میرے توفیق بخش مجھے کہ میں شکر کروں نعمت کا تیری

الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ

جو انعام کی تو نے مجھ پر اور والدین پر میرے اور یہ کہ عمل کروں میں نیک راضی ہو تو جن سے

وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ

اور داخل کر مجھے ساتھ اپنی رحمت کے اپنے بندوں نیکوں میں اور حاضری لی اس نے پرندوں کی

فَقَالَ مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿۲۰﴾

پس کہا کیا ہوا مجھے کہ نہیں دیکھتا میں ہُدہُد کو یا ہے وہ غیر حاضروں میں سے

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ

ضرور عذاب دونگا اسے عذاب سخت یا ضرور ذبح کرونگا میں اسے یا وہ لاوے میرے پاس

16۔دَاوٗد ؑ سلطنت یہود کے بانی تھے۔ان کے بیٹے سلیمان ؑ 965 ق۔م میں داؤد کے جانشین ہوئے اور 926ق۔م میں چالیس سال تک حکومت کی۔ فلسطین،اردن اور شام کے کچھ حصے پر حکمران رہے۔ علم سے مراد نبوت ہے۔ نیز داؤد کو لوہے کی صنعت کا علم اور سلیمان ؑ کو جانوروں کی بولیوں کا علم دیا۔**17**۔ حضرت سلیمان ؑ نبوت اور حکومت میں داود ؑ کے وارث ہوئے حضرت داود ؑ کے اگرچہ 19 لڑکے تھے۔ سلیمان ؑ نے یروشلم میں یہودیوں کا معبد بنایا تھا جوان کا قبلہ بھی ہے۔ "طَیر کے معنٰی برگزیدہ لوگ کے بھی ہیں(ii)" بائیبل میں پرندوں کی بولیوں کے علم کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ مگر بنی اسرائیل کی روایات میں اس کی صراحت موجود ہے(جیوئش انسائیکلو پیڈیا جلد 11 صفحہ 440-439پر اس میں جنوں اور پرندوں کے لشکروں کا ذکر ہے۔ مگر بائیبل میں نہیں۔ جانوروں کی آوازوں کو پہچان کر بعض لوگ جانوروں کو بلاتے اور بعض سے سدھانے کے بعد کام بھی لیتے ہیں۔ آیات 17 اور 24 میں یہ جو ذکر ہے کہ ہم ہر چیز دیئے گئے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جو چیزیں اس زمانہ میں زندگی کے لئے درکار تھیں وہ ان کو میسر آئیں۔نہ کہ دنیا جہان کی تمام اشیاء مراد ہیں۔ **18**۔ جِنّ،انس اور پرندے یہ سب انسان تھے۔ تشبیہ کے طور پر ان کو یہ نام دیئے گئے ہیں۔پرندوں سے مطلب تیز رفتار سوار تھے (Lane)۔سلیمان ؑ نے تیز رفتار گھوڑے رکھے ہوئے تھے (38:32-34)۔ جِنّ سے مطلب پہاڑی جفاکش لوگ تھے جن کو سلیمان ؑ اپنے زیر کر چکے تھے۔پرندوں سے مطلب جو پیغام رسانی کا کام کرتے تھے ۔انسان یا سدھائے ہوئے پرندے دونوں مراد ہیں۔عام فوجی سپاہی بھی اس کی فوج میں تھے۔فوج میں ان سب کی گروہ بندی کی ہوئی تھی(یُوْزَعُوْنَ) نزاع: الگ الگ کرنا۔ یُوْزَعُوْنَ: ان کی الگ الگ گروہ بندی کی ہوئی تھی۔ یعنی حکم اور ضبط کے تحت تھے۔**19**۔ نملہ کا معنٰی ہے بہادر(تاج العروس)"۔ نملہ ایک بہادر قوم کا نام تھا۔اسی سے وادی کا نام وادی نمل پڑا۔ دمشق سے سو میل جنوب کی طرف جبرین اور عسقلان کے درمیان واقع ہے(ح)" قَالَتْ نَمْلَةٌ یعنی نملہ قوم کی ایک عورت نے کہا۔**20**۔ ضَاحِكًا یعنی سلیمان ؑ نے خوش ہو کر کہا کہ وحشی قبیلہ کے لوگ بھی یہ جانتے ہیں کہ میں جان بوجھ کر ان کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا(وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ آیت 19 یعنی لاعلمی میں۔)۔**21**۔هُدْهُد آدمی کا نام ہے جو محکمہ سراغ رسانی کا افسر تھا۔انسانوں کا نام بھی هُدْهُد ہوتا ہے جیسے شاہ حمیار کا نام ہداد تھا(لسان العرب)۔ هُدْهَد ملکہ بلقیس کے باپ کا نام تھا(قرطبی)۔ نیز لسان العرب میں لکھا ہے کہ هُدْهُد کو هُدَاهُد اور هُدَادْ بھی بولتے ہیں۔ پھر یہ یمن کے ایک قبیلے کا بھی نام ہے۔اسی طرح سلیمان ؑ کا ایک جرنیل بھی هُدْهُد تھا(جیوئش انسائیکلوپیڈیا) طَیر بلند خیال انسان کو بھی کہتے ہیں (غریب القرآن)۔ نمل ہوشیار انسان کو بھی کہتے ہیں (تاج العروس)۔ عربوں میں انسانوں کے لئے ایسے نام بکثرت ملتے ہیں جیسے اَسَد (شیر)۔ غَضَنْفَر (شیر)۔ لَیث (لومڑ)۔ثَور (بیل) نَمَر (تیندوا) ابوہریرہ (بلی کے بچے کا باپ)۔مازن، بکر،کلاب، کبشہ، عجل وغیرہ وغیرہ۔ کیا هُدْهُد میری نظروں سے ہی اوجھل ہے یا کہیں بھاگ گیا ہے۔**22**۔ وہ(هُدْهُد) اپنی غیر حاضری کی اپنے دفاع میں کوئی کھلی وجہ پیش کرے ورنہ میں اسے ضرور قتل کر دوں گا۔ ذبح بمعنٰی قتل(تاج العروس)۔

بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۱﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ
دلیل کھلی کھلی پس اس نے دیر کی تھوڑی سی پس اس نے کہا معلوم کیا ہے میں نے وہ کہ نہیں

تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ
معلوم کیا آپ نے اُسے اور لایا ہوں میں تیرے پاس سباء سے خبر یقینی یقیناً میں نے پائی ہے

امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ
ایک عورت حکومت کرتی ہے ان پر اور وہ دیگئی ہے ہر چیز اور اس کا تخت ہے

عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ
بڑا اور پایا میں نے اُسے اور اس کی قوم کو سجدہ کرتے ہیں سُورج کو

دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ
سوائے اللہ کے اور خوبصورت کرکے دکھلائے ہیں ان کے لیے شیطان نے اعمال ان کے پس روک دیا ہے انہیں

عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ
راہ سے پس وہ نہیں ہدایت پاتے کہ سجدہ کریں اللہ کو جو

يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ
نکالتا ہے چھپی چیز آسمانوں سے اور زمین سے اور جانتا ہے جو چھپاتے ہیں

وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۶﴾ السجدة
اور جو ظاہر کرتے ہیں اللہ وہ ہے کہ نہیں کوئی خدا مگر وہ ہے رب تخت بڑے کا۔

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ اِذْهَبْ
کہا ہم دیکھیں گے کیا سچ بولا تُو نے یا ہے تو جھوٹوں میں سے لے جا

بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا
خط میرا یہ پس ڈالدے اسے طرف ان کی پھر پھر جا ان سے پس دیکھ کیا

يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ
جواب دیتے ہیں اس عورت نے کہا اے سردارو! یقیناً ڈالا گیا ہے طرف میری ایک خط

كَرِيْمٌ ﴿۲۹﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
عزت والا یقیناً وہ طرف سے ہے سلیمان کی اور یقیناً وہ ساتھ نام اللہ رحمٰن (اور)

23۔ پس سلیمانؑ نے تھوڑی سی دیر (انتظار) کی۔۔۔(تو ھُدہُد آگیا اور) اس نے کہا: "کہ میں ملکہ سبا سے ایک اہم یعنی یقینی خبر لایا ہوں جو ابھی تک آپ تک نہیں پہنچی (ح)"۔ 24۔ سَبا ایک قوم کا نام ہے جو یمن میں رہتی تھی۔ اور حبشہ کے کچھ علاقے میں بھی آباد تھی۔ نیز سبا اس شہر کا نام ہے جہاں ملکہ بلقیس رہتی تھی۔ اسے مَارِب کہا جاتا ہے اور یہ شہر صنعاء (یمن) سے تین رات کے فاصلہ پر ہے۔ "ملکہ بلقیس 950 ق۔م میں حضرت سلیمانؑ کے پاس آئی تھی۔ زبور (PSALMS) 72:10 میں پیشگوئی تھی کہ سبا کے بادشاہ ہدیئے گزرائیں گے جو پوری ہوئی (ح)"۔ 25۔ "شیطان لوگوں کے برے اعمال ان کو اچھے یا خوبصورت کر کے دکھاتا ہے (27:25) یعنی شیطان وہ اعمال جو خلاف شریعت اور خلاف عقل ہیں اور جن سے فطرتِ صحیحہ متنفّر ہوتی ہے لوگوں کی نظر میں اچھے کر کے دکھاتا ہے (ii)"۔ جیسے شراب نوشی، جوا کھیلنا، زناکاری وغیرہ چوری، ڈاکہ زنی، ظلم، دھوکہ دہی وغیرہ برے کاموں کو اچھا کر کے دکھاتا ہے۔ قرآن مجید میں دوسری جگہ آتا ہے کہ خدا تعالیٰ لوگوں کو اچھے اعمال خوبصورت کر کے دکھاتا ہے تا وہ ان پر عمل کریں (49:8) اور برائیوں سے روکتا ہے۔ 26۔ اَنۡ لَا: اَلَّا۔۔۔ وہ مصر ہیں کہ اللہ کی عبادت نہ کریں۔ یا شیطان نے انہیں اللہ کو سجدہ کرنے سے روک رکھا ہے۔ تُعۡلِنُوۡنَ: جو علانیہ (ظاہراً) کرتے ہو۔ نیز اس طرح بھی ترجمہ کیا جا سکتا ہے: "+اَلَّا یَسۡجُدُوۡا: وہ کیوں نہ سجدہ کریں اللہ کو جو چھپی چیزوں کو نکالتا ہے۔۔۔"۔ 28۔ قَالَ: (سلیمانؑ نے) کہا۔ ہم دیکھیں گے کہ تم نے سچ بولا یا جھوٹ۔ پرندے تو سچ اور جھوٹ بولتے کبھی نہ دیکھے نہ سنے۔ لہٰذا ھُدہُد پرندہ نہ تھا بلکہ سلیمانؑ کے لشکر میں محکمہ سراغ رسانی کا افسر اعلیٰ تھا۔ 29۔ مَا ذَا یَرۡجِعُوۡنَ: وہ کیا (جواب دے کر) واپس بھیجتے ہیں۔

الرَّحِيمِ ﴿٣١﴾ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَتْ
رحیم کے ہے کہ نہ سرکشی کرو مجھ پر اور میرے پاس آؤ فرمانبردار ہوکر اس نے کہا
يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا
اے سردارو جواب دو مجھے معاملہ میں میرے نہیں ہیں طے کرنیوالی کوئی معاملہ
حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ﴿٣٢﴾ قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ
یہاں تک کہ تم حاضر ہو انہوں نے کہا ہم طاقت والے اور جنگ
شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ﴿٣٣﴾
سخت والے ہیں اور حکم طرف تیری ہے پس غور کر تو جو حکم کرتی ہے تو
قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَ
اس نے کہا یقیناً بادشاہ جب داخل ہوتے ہیں کسی بستی پر خراب کردیتے ہیں اسے اور
جَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٣٥﴾
کردیتے ہیں معزز باشندوں کو اس کے ذلیل اور اسی طرح یہ کریں گے
وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ
اور یقیناً میں بھیجنے والی ہوں طرف ان کی ایک تحفہ پس دیکھتی ہوں کیا جواب لاتے ہیں
الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٦﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ
قاصد پس جب آیا (قاصد) سلیمان کے پاس کہا کیا تم لوگ مدد دیتے ہو مجھے ساتھ مال کے
فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ
پس جو دیا ہے مجھے اللہ نے بہتر ہے اس سے جو دیا ہے اس نے تم کو بلکہ تم اپنے تحفہ پر
تَفْرَحُونَ ﴿٣٧﴾ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ
خوش ہوتے ہو لوٹ جا طرف ان کی پس ضرور لاویں گے ہم انکے پاس ایسے لشکر کہ نہیں مقابلہ ہوسکے گا
لَهُم بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٣٨﴾
ان سے ان کا اور ضرور ضرور نکالیں گے ہم انہیں اس (بستی) سے ذلیل کرکے اور وہ رسوا ہوں گے
قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن
کہا اے سردارو کون تم میں سے لاویگا میرے پاس تخت اس کا پہلے اس کے کہ

32۔ چونکہ سبا والوں نے سلطنتِ سلیمانؑ میں چڑھائیاں کی تھیں اور حضرت سلیمانؑ نے انہیں مُطیع ہونے کو کہا تھا مگر اس کی بجائے تحائف بھیجے گئے اس واسطے سلیمانؑ نے تحائف کے بارے میں یہ باتیں کیں۔ یعنی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحائف برائے رشوت ہیں۔" یہاں خط کا لبِّ لباب بیان ہوا ہے (ii) "اَلَّا تَعْلُوْا: (پیغام یہ ہے) کہ مجھ پر سرکشی نہ کرو اور میرے پاس فرمانبردار ہو کر آجاؤ۔ اس میں صلح کی پیشکش قبول کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ **33**۔ یہاں تک کہ تم حاضر ہو (مشورہ دینے کے لئے)۔ **34**۔ یعنی ہم آپ کے تابع ہیں ۔آپ جو بھی حکم کریں گی ہم بجالائیں گے۔ **35**۔ یعنی یہ بادشاہ بھی ایسا ہی کریگا۔ قتل وغارت کرے گا اور لوگوں کو قیدی بنا کرلے جائے گا۔ 36،37۔ پرانے زمانہ میں بادشاہوں کا قاعدہ تھا کہ وہ زیادہ زبردست بادشاہوں کا منہ رشوت دے کر بند کر دیا کرتے تھے۔ جب بلقیس کے تحائف سلیمانؑ کو پہنچے تو انہوں نے سمجھا کہ اس نے مجھے بھی ایسا ہی بداخلاق قرار دیا ہے۔ اور اس کے اس فعل پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا (ii)۔ ان تحائف کو بھیجنے سے زبور 72:10 والی پیشگوئی پوری ہو گئی کہ سبا کے بادشاہ ہدیہ گزاریں گے۔ **38**۔ وَ هُمْ صٰغِرُوْنَ: وہ رسوا ہوں گے یعنی بادشاہت کی عزت کھو بیٹھیں گے۔ اِرْجِعْ: (اے ہدہد) تو واپس جا۔ اور انہیں بتا کہ ہم لشکر کشی کریں گے۔۔۔ 39۔ قَالَ: (سلیمانؑ نے) کہا۔۔۔ مسلمین سے یہاں مراد مطیع ہو کر ہے نہ کہ مسلمان بن کر (ابن عباسؓ)۔

يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣٩﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ
وہ آویں میرے پاس فرمانبردار ہوکر کہا ایک بڑے کام کرنیوالے نے جنوں میں سے میں لاؤں گا تیرے پاس
قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٤٠﴾
اسے پہلے اس کے کہ اُٹھے تو اپنی جگہ سے اور یقیناً میں اس پر ضرور قوی امانتدار ہوں
قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ
کہا اس نے کہ پاس تھا اس کے علم کتاب کا میں لاؤں گا تیرے پاس اسے
قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا
پہلے اس کے کہ پھرے طرف تیری نظر تیری پس جب دیکھا اُسے ٹھہرا ہوا
عِندَهُ قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ
پاس اپنے کہا یہ فضل سے ہے رب کے میرے تاکہ آزماوے مجھے کہ میں شکر کرتا ہوں یا
أَكْفُرُ ۖ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ
ناشکری کرتا ہوں اور جس نے شکر کیا تو سوائے اسکے نہیں کہ وہ شکر کرتا ہے اپنے لیے اور جس نے ناشکری کی تو یقیناً
رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ﴿٤١﴾ قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرْ
رب میرا بے پرواہ عزت والا ہے کہا شکل بدل دو تخت کی اس کے تاکہ ہم دیکھیں
أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٤٢﴾ فَلَمَّا
کیا ہدایت پاتی ہے وہ یا ہوتی ہے ان لوگوں میں سے جو نہیں ہدایت پاتے پس جب
جَاءَتْ قِيلَ أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۚ وَأُوتِينَا
وہ آئی کہا گیا کیا اسی طرح کا ہے تخت تیرا کہا اس نے گویا کہ یہ وہی ہے اور دیئے گئے ہیں ہم
الْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿٤٣﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَت تَّعْبُدُ
علم پہلے سے اس کے اور ہیں ہم فرمانبردار اور اُس نے روکا اسے جسکی وہ تھی عبادت کرتی
مِن دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٤٤﴾ قِيلَ لَهَا
سوائے اللہ کے یقیناً وہ تھی قوم میں سے کافروں کی کہا گیا اسے
ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن
داخل ہو محل میں پس جب اس نے دیکھا خیال کیا اس نے اُسے گہرا پانی اور ننگی کیں

40۔"عِفۡرِيۡتٌ مِّنَ الۡجِنِّ: پہاڑی قوموں کے افراد میں سے ایک جفاکش سردار(ii)"عفریت عمالکی قوم میں سے تھا جو مضبوط، تنومند اور قدآور لوگ ہوتے ہیں۔ اَمِيۡنٌ: امانت دار اور معتبر۔ یہ اس واسطے کہا کہ تخت میں جو جواہرات جڑے ہوئے ہوتے ہیں وہ محفوظ رہیں گے۔ مِنۡ مَّقَامِكَ: (اپنی جگہ سے) یعنی سلیمانؑ نے سبا جاتے ہوئے جہاں پڑاؤ کیا تھا اور ملکہ کی طرف بھیجے گئے قاصد کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ آپ کے خط کا کیا جواب لائے گا وہاں سے آگے کوچ کرنے سے پہلے پہلے تخت لے آؤں گا۔ 41۔"آنکھ جھپٹنے کا محاورہ جلدی پر دلالت کرتا ہے۔ اسے لفظی نہیں قرار دیا جا سکتا۔ یہاں بھی انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے (ii)""وہ عبرانی عالم تھا اور اسے یقین تھا کہ یہودی اس کے لئے بہت جلدی کام کریں گے(ii)" طَرۡفُكَ سے مراد سفیر بھی ہے جو سبا والوں کی طرف بھیجا گیا تھا۔ یعنی اس کے لوٹنے سے قبل ہی تخت لے آؤں گا۔ پس جب (سلیمانؑ نے) اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا (تو تسلی ہو گئی اور) کہا یہ میرے رب کے فضل سے (ہوا) ہے۔

42۔"یعنی اس کے تخت کی نقل بناؤ (یا اس سے اعلیٰ جسے دیکھ کر ملکہ اپنے تخت کو ایک عام تخت خیال کرے)(ii)"(اقرب)" یہ بھی معنے ہو سکتے ہیں کہ ملکہ کے تخت پر اگر بتوں وغیرہ کی شکلیں ہوں گی فرمایا وہ بدل ڈالو(ح)"۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آیت 39 میں سلیمانؑ نے جو ملکہ کا تخت منگوانے کا حکم دیا تھا وہ ملکہ نے بطور تحفہ بھجوا دیا تھا۔ اس پر مشرکانہ بتوں وغیرہ کی برہنہ تصاویر تھیں۔ حضرت سلیمانؑ نے وہ تصاویر مٹا کر اس سے بہتر شکل میں تخت کو تبدیل کرنے کا حکم دیا تھا۔ 43۔"یہ ملکہ سبا کی دانشمندی کی دلیل ہے کہ دھوکہ نہیں کھایا بلکہ کہا کہ گویا ویسا ہی ہے(ح)"اَهٰكَذَا (عَرۡشُكِ) کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملکہ سبا کا ہی تخت نہیں تھا جو منگوایا گیا تھا بلکہ اس جیسا بنوایا تھا۔ اگر ملکہ ہی کا تخت ہوتا تو آپ کہتے "اَهٰذَا" کیا یہ وہی تمہارے والا تخت ہے(ح)۔ ملکہ نے کہا کہ اس معجزہ کی حاجت نہ تھی۔ سلیمانؑ کی طاقت، دانائی اور سچائی کا ہمیں پہلے ہی علم ہو چکا ہے۔ اور ہم مطیع ہو کر آگئے ہیں۔ "گویا وہی ہے" ملکہ کے اس جواب میں نہ اقرار ہے اور نہ ہی انکار ہے بلکہ نہایت محتاط جواب ہے۔ 44۔ سلیمانؑ نے ملکہ سبا کو اللہ کی بجائے کسی اور کی پرستش کرنے سے روکا کیونکہ وہ کافرہ تھی۔

سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ ۗ قَالَتْ
اپنی دونوں پنڈلیاں کہا سلیمان نے یقیناً یہ محل ہے جڑا ہو شیشوں سے وہ بولی
رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ
اے رب میرے یقیناً میں نے ظلم کیا تھا اپنی جان پر اور فرمانبردار ہوئی ساتھ سلیمان کے اللہ رب
الْعَالَمِينَ ﴿٤٥﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ ع ٣ / ١٨
العالمین کے لیے اور یقیناً یقیناً بھیجا ہم نے طرف ثمود کی بھائی ان کا صالح یہ کہ
اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ﴿٤٦﴾ قَالَ يَا قَوْمِ
عبادت کرو اللہ کی پس اچانک وہ دو گروہ جھگڑنے لگے اس نے کہا اے قوم میری
لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۖ لَوْلَا
کیوں تم جلدی چاہتے ہو برائی پہلے بھلائی کے کیوں نہیں
تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٧﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ
بخشش مانگتے اللہ سے تاکہ تم رحم کیے جاؤ انہوں نے کہا نحوست میں پڑ گئے ہم بسبب
وَبِمَن مَّعَكَ ۚ قَالَ طَائِرُكُمْ عِندَ اللَّهِ ۖ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ
تیرے اور بسبب ان کے جو ساتھ ہیں تیرے اس نے کہا نحوست تمہاری پاس ہے اللہ کے بلکہ تم لوگ
تُفْتَنُونَ ﴿٤٨﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي
عذاب دیئے جاؤ گے اور تھے اس شہر میں نو (۹) شخص فساد کرتے تھے
الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿٤٩﴾ قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ
زمین میں اور نہ اصلاح کرتے تھے انہوں نے کہا قسمیں کھاؤ آپس میں اللہ کی کہ البتہ شبخون ماریں گے ہم اس
وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ
پر اور گھر والوں پر اس کے پھر ضرور کہیں گے ہم وارث کو اس کے کہ نہیں موجود تھے ہم ہلاکت کے وقت گھر والوں کی اس کے
وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٥٠﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا
اور یقیناً ہم البتہ سچے ہیں اور تدبیر کی انہوں نے (بری) تدبیر اور تدبیر کی ہم نے تدبیر (اچھی) اور وہ نہیں
يَشْعُرُونَ ﴿٥١﴾ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا
جانتے تھے پس دیکھ کیسا ہوا انجام تدبیر کا ان کی کہ ہم نے

45۔ سلیمانؑ کے محل کے فرش تلے پانی بہتا تھا جس پر پتھروں کی بجائے شیشے کا فرش لگایا ہوا تھا۔ دور سے پانی لہراتا معلوم ہوتا تھا۔ ملکہ نے پانی کو پار کرنے کے لئے اپنی پنڈلیوں پر سے کپڑا اوپر کر لیا۔ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ یہ شیشوں کا فرش ہے پانی نہیں ہے۔ ملکہ کو اپنی کوتاہ فہمی اور سلیمانؑ کی عقلمندی کا احساس ہوا۔ سمجھ گئی کہ سلیمانؑ نے جو دین سمجھ کر اختیار کیا ہوا ہے وہی درست ہے۔ اس طریق سے ملکہ نے اجسام سماوی (سورج، چاند یا ستاروں) کی عبادت کی بجائے ان کے خالق حقیقی کی عبادت کرنے کا قصد کر لیا جو ان سب کے پیچھے اعلیٰ و ارفع طاقت کام کر رہی ہے۔ **46۔** یعنی مؤمنین اور منکرین کے دو گروہ ہو گئے۔ **48۔** عرب لوگ پرندوں سے شگون لیا کرتے تھے۔ جب کسی کام کا ارادہ کرتے مثلاً سفر کرنے کا تو پرندے کو اڑاتے۔ اگر پرندہ دائیں طرف اڑ جاتا تو نیک شگون سمجھ کر وہ کام کر گزرتے اور اگر بائیں طرف اڑتا تو بد شگونی سمجھ کر وہ کام نہ کرتے۔ پس شگون لینے کا نام طائر پڑ گیا۔ ثمود قوم کے لوگوں نے اپنے نبی صالحؑ سے کہا کہ ہم نے تجھے منحوس پایا ہے یعنی تم قوم کو تباہی کی طرف لے جاؤ گے۔ فرمایا نحوست نبی کی نہیں بلکہ تمہارے اعمال کے بد نتائج ہیں جن سے تم گزر رہے ہو۔ اللہ کی نافرمانی کرو گے تو سزا پاؤ گے۔ اطاعت کرو گے تو انعامات سے نوازے جاؤ گے قَوْمٌ تُفْتَنُونَ: تم ایسی قوم ہو جس کو آزمائش میں ڈالا گیا ہے (اور تم عذاب دیئے جاؤ گے)۔ **49۔** "تِسْعَةُ رَهْطٍ: (9 آدمیوں کا گروہ مراد ہے (ii)")۔ ان نو آدمیوں کو مع ان کی ساری قوم کے جوان کی حامی تھی عذاب نے آلیا۔ **50۔** یعنی صالحؑ اور ان کے اہل و عیال کو رات کے وقت قتل کر دیں گے۔ یہ قسمیں اس وقت کھائیں جب اونٹنی کے قتل کے بعد صالحؑ نے کہا کہ تین دن کے بعد تم پر خدا تعالیٰ کا عذاب آئے گا۔ انہوں نے سازش کی کہ عذاب آنے سے پہلے ہی ہم صالحؑ اور اس کے گھرانے کو شبخون مار کر قتل کر دیں گے۔ "وَلِيٌّ: ایسا شخص جو کسی کے کاموں کا ذمہ دار اور اس کا مددگار ہو اور جو کسی کے قتل کے بعد بدلہ لینے کا مطالبہ کرے (ii)"۔ **51۔** شبخون مارنے سے پہلے ہی عذاب الٰہی نے ان کو آپکڑا اور ان کو اس کا علم بھی نہ ہوا یا وہ نہیں جانتے تھے کہ اس کا نتیجہ خود ان کی تباہی کا موجب بنے گا۔

دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ بُیُوْتُهُمْ خَاوِیَةًۢ

ہلاک کردیا انہیں اور قوم کو ان کی سب کو پس یہ گھر ان کے خالی ہیں

بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَ

اس لیے کہ ظلم کیا انہوں نے یقیناً اس میں البتہ نشان ہے ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں اور

اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَ لُوْطًا اِذْ

نجات دی ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور تھے تقویٰ کرتے اور (بھیجا ہم نے) لوط کو

قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿٥٤﴾

جب کہا اس نے اپنی قوم کو کیا تم کرتے ہو بے حیائی اور تم دیکھتے ہو

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ

کیا ضرور تم آتے ہو مردوں کے پاس شہوت سے سوائے عورتوں کے

بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿٥٥﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ

بلکہ تم لوگ جہالت کرتے ہو پس نہ ہوا جواب قوم کا اس کی

اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْیَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ

مگر یہ کہ کہا انہوں نے نکال دو خاندان لوط کو اپنے گاؤں سے یقیناً یہ

اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ؗ

لوگ پاکباز بنتے ہیں پس نجات دی ہم نے اسے اور گھر والوں کو اس کے سوائے بیوی کے اس کی

قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿٥٧﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ۚ

مقرر کیا ہم نے اُسے پیچھے رہنے والوں میں سے اور برسائی ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش

فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ

پس بری ہوئی بارش ڈرائے ہوؤں کی تو کہدے سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور سلامتی ہے

عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ؕ آٰللّٰهُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾ ع ١٤ ١٩

بندوں پر اس کے جنہیں اس نے چن لیا کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنہیں وہ شریک بناتے ہیں

53۔ لَاٰیَةً: یعنی مکہ کے کافروں کا بھی یہی حال ہوگا۔ نوٹ: قوم ثمود کی طرح آنحضرتؐ کے بھی مکہ کی بستی میں نو ہی بڑے دشمن تھے۔ 1۔ ابو جہل۔ 2۔ ولید۔ 3۔ عتبہ۔ 4۔ شیبہ۔ 5۔ امیہ بن خلف۔ 6۔ عقبہ بن ابی معیط۔ 7۔ حارث بن عامر۔ 8۔ نضر بن حارث۔ 9۔ ابو لہب۔ ان لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ کس طرح آنحضرتؐ کو ہلاک کردیں۔ ابو جہل نے مشورہ دیا کہ قریش کے ہر قبیلہ سے ایک ایک فرد کو شامل کر کے اکٹھے ہو کر رات کے وقت آنحضرتؐ کے گھر پر اچانک دھاوا بول کر آپؐ کو نعوذ باللہ قتل کردیں تا کسی ایک شخص پر قتل کا الزام نہ آئے۔ چنانچہ انہوں نے مل کر رات کے وقت آپؐ کے گھر کو گھیرے میں لے لیا۔ مگر ان کے حملہ کرنے سے قبل ہی آنحضرتؐ اللہ کا نام لے کر رات کے اندھیرے میں جب نکلے تو کفار آپ کو دیکھ بھی نہ سکے۔ آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ یہ سورۃ مکی ہے یعنی ہجرت سے پہلے کی نازل شدہ ہے۔ ان نو دشمنان رسول میں سے پہلے آٹھ جنگ بدر میں قتل ہوئے اور نواں ابو لہب مکہ میں کفار کی بدر میں شکست سننے کے بعد مر گیا (دیکھیں 8:31)۔ پھر جس طرح سلیمانؑ کے ذکر میں فرمایا کہ ہم ایسا لشکر لائیں گے کہ جس کا مقابلہ کرنا ممکن نہ ہوگا اسی طرح آنحضرتؐ کے دس ہزار صحابہ کے لشکر کے ساتھ مکہ میں داخلہ کے وقت بات پوری ہوئی۔ اسی طرح لوطؑ کی قوم نے ان کو شہر سے نکلنے پر مجبور کیا تھا۔ آنحضرتؐ بھی مجبور ہو کر مکہ سے ہجرت فرما گئے تھے۔ **55**۔ یعنی دیکھتے سمجھتے ہوئے کہ کیسا برا کام ہے جو تم کرتے ہو۔ **58**۔ "یعنی وہ عورت اپنے بد اعمال کی وجہ سے نظر آتی تھی کہ پیچھے رہ جائے گی (ii)"۔ **59**۔ آتش فشاں پہاڑ پھٹنے کے نتیجہ میں آگ اور پتھروں کا مینہ اس قوم پر برسا جو ان کی تباہی کا موجب ہوا۔" مُنْذَرِیْنَ: ڈرائے ہوؤں کو۔ "یعنی جن کو نبیوں نے خبردار یا متنبہ کیا تھا مگر انہوں نے ماننے کی بجائے ان کی تکذیب کی۔ **60**۔ اَصْطَفٰی: چن لیا لوگوں کی ہدایت کے لئے جیسے انبیاء، خلفاء، صدیقین، شہداء، صالحین، اولیاء اللہ اور ان کی امداد کرنے والوں کو چنا۔ ءَآللّٰهُ اصل میں أَ اَللّٰهُ ہے۔ اَمَّا اصل میں اَمْ مَا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اللہ کی حمد اور رسول پر سلام بھیج کر بات کو شروع کرنے کا طریقہ بتایا ہے فرمایا عبادت صرف اللہ ہی کی کرنی چاہئے جو سب جہانوں کا خالق، مالک اور رزاق ہے نہ کہ غیر اللہ کی چیزوں کی جیسے بت وغیرہ اور مظاہر قدرت مثلاً سورج، ستارے، جن یا فرشتے یا دیگر انسانوں کی۔

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ
یا کس نے پیدا کئے ہیں آسمان اور زمین اور اتارا تمہارے لیے
مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَأَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ
بادل سے پانی پھر اگائے ہم نے ساتھ اس کے باغیچے رونق والے
مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ
نہیں ہے تمہارے لیے کہ تم اگاؤ درخت ان کے کیا کوئی خدا ہے ساتھ اللہ کے
بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝٦١ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّ
(نہیں) بلکہ وہ لوگ گمراہ ہوتے ہیں یا کس نے بنایا زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور
جَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ
بنائیں درمیان انکے نہریں اور بنائے اس کے لیے پہاڑ اور بنائی درمیان
الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ
دو سمندروں کے روک کیا کوئی خدا ہے ساتھ اللہ کے (نہیں) بلکہ اکثر ان میں سے
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٦٢ أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ
نہیں علم رکھتے یا کون ہے جو قبول کرتا ہے (دعا) مضطر کی جبکہ وہ بلاتا ہے اسے اور
يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ۗ ءَإِلٰهٌ
دور کرتا ہے تکلیفیں اور بناتا ہے تم کو جانشین زمین میں کیا کوئی خدا
مَّعَ اللّٰهِ ۚ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝٦٣ أَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ
ہے ساتھ اللہ کے کم ہی تم نصیحت پکڑتے ہو یا کون ہے جو ہدایت دیتا ہے تم کو
ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا
اندھیروں میں خشکی اور تری کے اور کون بھیجتا ہے ہوائیں خوشخبری کے طور
بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۗ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا
پر آگے اپنی رحمت کے کیا کوئی خدا ہے ساتھ اللہ کے بلند ہے اللہ اس سے جسے
يُشْرِكُوْنَ ۝٦٤ أَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ
وہ شریک بناتے ہیں یا کون ہے جو پہلی بار کرتا ہے پیدائش پھر دوبارہ کرتا ہے اسے اور کون ہے جو

61۔ اَمَّنْ اصل میں اَمْ مَنْ ہے۔آسانی سے اس لفظ کو ادا کرنے کے لئے اسے اَمَّنْ کر کے پڑھتے ہیں۔اس کا ترجمہ یہ ہے: "بھلا کس نے" یا (بتاؤ کہ) وہ کون ہے۔۔۔ جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین۔ یَعْدِلُوْنَ: (اللہ کے) برابر شریک بناتے ہیں۔ یا۔ سیدھے راستہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔ شَجَرَهَا یعنی باغوں کے درخت۔ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً: بادل سے پانی (مینہ) اتارا۔ **62**۔ عربی میں سمندر کو بھی اور دریا کو بھی بحر کہتے ہیں۔ سمندر کا پانی نمکین مگر دریا کا پانی میٹھا ہوتا ہے۔ حَاجِزًا: روک۔ فرمایا اللہ نے سمندر کے نمکین پانی اور دریاؤں کے میٹھے پانی کے درمیان روک یا پردہ بنادیا جس کی وجہ سے نہ سمندر کا پانی میٹھا بنتا ہے اور نہ ہی دریا کا پانی نمکین بنتا ہے۔ **63**۔ تم کو پہلوں کا جانشین بنایا یعنی ایک نسل کے بعد دوسری نسل پہلوں کی جانشین ہو جاتی ہے۔ اور تم کو زمین میں فرمانروائی کے اختیارات دیتا ہے۔ اور وہ کون ہے جو بے کس و بے بس مضطر کی دعا کو قبول فرماتا اور اس کی تکلیفیں دور کرتا ہے۔ قَلِيْلًا: قلیل کا لفظ عربی زبان کے محاورہ میں کلی نفی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تم بالکل نہیں مانتے۔ اردو میں بھی کہتے ہیں "تم مانتے تھوڑا ہی ہو(ii)"۔ (یعنی تم بالکل نہیں مانتے ہو۔ ناقل)۔ **64**۔ اندھیروں میں راہ دکھاتا ہے جیسے فرمایا وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ (16:17) ترجمہ۔ اندھیروں میں ستاروں کی علامات سے تمہاری راہنمائی کرتا ہے۔ رحمت یعنی بارش کہ اس سے پہلے ٹھنڈی ہوائیں اس کی آمد کی خوشخبری دیتی ہیں "قرآن میں رِيْح (ہوا) جب مفرد استعمال ہوا ہے وہاں مراد عذاب کی ہوا ہے۔ (69:7)(54:20)(17:70) اور جہاں رِيَاح (جمع) استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد رحمتِ الٰہی کی ہوائیں ہوتی ہیں یعنی بارش لانے والی ہوائیں (ii)" جیسے اس آیت میں آیا ہے۔

يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ

رزق دیتا ہے تم کو آسمان سے اور زمین سے کیا کوئی خدا ہے ساتھ اللہ کے

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (٦٥) قُلْ لَّا

تو کہدے لاؤ دلیل اپنی اگر ہو تم سچے تو کہدے نہیں

يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَ

جانتے وہ کہ جو آسمان اور زمین میں ہیں غیب سوائے اللہ کے اور

مَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (٦٦) بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ

نہیں جانتے وہ کہ کب اُٹھائے جاویں گے وہ بلکہ ختم ہوگیا ہے علم ان کا

فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا

بارہ میں آخرت کے بلکہ وہ شک میں ہیں اس سے بلکہ وہ اس سے

عَمُوْنَ (٦٧) ۧ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّ

اندھے ہیں اور کہا ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا کیا جب ہو جائیں گے ہم مٹی اور

اٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ (٦٨) لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا

باپ دادا ہمارے کیا ضرور ہم البتہ نکالے جانیوالے ہیں یقیناً یقیناً وعدہ دیا گیا ہمیں اس کا

نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ

ہمیں اور باپ دادا کو ہمارے پہلے سے نہیں ہے یہ مگر کہانیاں

الْاَوَّلِيْنَ (٦٩) قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ

پہلوں کی تو کہدے سیر کرو زمین میں پھر دیکھو کیسا

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ (٧٠) وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ

ہوا انجام مجرموں کا اور نہ غم کھا ان پر اور

لَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ (٧١) وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى

نہ ہو تنگی میں اس سے جو وہ تدبیریں کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کب ہے

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (٧٢) قُلْ عَسٰٓى اَنْ

یہ وعدہ اگر ہو تم سچے تو کہدے ممکن ہے کہ

ع ۵ ۸

65۔" ثُمَّ يُعِيْدُهٗ کا یہ بھی ترجمہ ہے۔پھر وہ پیدائش کے سلسلہ کو جاری رکھتا ہے(ii)"۔یا قیامت کے دن دوبارہ زندہ کرے گا۔آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے یعنی آسمان (بادل) سے بارش برسا کر اور زمین سے نباتات(اناج) اُگا کر رزق فراہم کرتا ہے۔ 67۔"بلکہ آخرت کے بارے میں (یعنی اس کی حقیقت کے بارے میں)ان کا علم انتہا تک پہنچنے سے پہلے ہی ختم ہو گیا(ii)"۔ عقل کہتی ہے کہ خدا ہونا چاہئے اور آخرت بھی مگر الہام الٰہی اسے یقین سے بدل دیتا ہے کہ دونوں موجود ہیں۔ منکرین عقل دوڑا کر تھک گئے مگر آخرت کی حقیقت کو سمجھ نہ سکے اور شک کرتے ہیں۔اور الہام الٰہی سے انکاری ہیں۔وہ روحانی اندھے ہیں۔68۔یعنی کیا ہم قبروں سے دوبارہ زندہ کئے جائیں گے!69۔ اَسَاطِيْرُ: سَطر کی جمع ہے۔اس سے مراد لکھی ہوئی سطریں یعنی تحریرات ہیں(اقرب) لکھی ہوئی کہانیاں جن کی کوئی حقیقت نہیں۔70۔ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ: مجرموں کا کیسا(بُرا)انجام ہوا!72۔یہ وعدہ کب (پورا) ہو گا۔یعنی کفر کا خاتمہ اور اسلام کی ترقی و سربلندی کا وعدہ کب پورا ہو گا۔

73۔ رَدِفَ لَكُمْ: تمہارے پیچھے یعنی قریب ہی آگیا ہے (34:30-31)۔ "تمہارے لئے ایک دن کی میعاد ہے" اور یوم سے مراد ایک سال ہے۔ چنانچہ ہجرت سے ایک سال کے بعد ہی جنگ بدر کی صورت میں وہ عذاب (جس کے بارے میں وہ جلدی کرتے تھے) ظاہر ہو گیا جس میں بہت سارے دشمنانِ اسلام مارے گئے۔ خاص طور پر مکہ میں قریش کے قریباً سارے مشرک سرغنے قتل ہوئے۔ (رَدِیْف: سواری کے جانور پر پیچھے بیٹھنے والا سوار)۔ 74۔ یعنی عذاب کے آنے میں تاخیر (مہلت) تمہارے لئے اللہ کا فضل ہے۔ لیکن لوگ پھر بھی اس سے اعراض کرتے ہوئے ناشکری کرتے ہیں ۔(مہلت سے فائدہ اٹھا کر ایمان نہیں لاتے)۔ 76۔ غَآئِبَةٌ: پوشیدہ۔ یہاں ۃ مبالغہ کی ہے جیسے عَلَّامَة میں ہے۔ یعنی ہر ایسی چیز جس کا انسان کو علم نہ ہو سکے۔ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ: علم الٰہی میں ہے۔ لوحِ محفوظ میں ریکاڈ شدہ ہے۔ 77۔ بنی اسرائیل میں یہود و نصاریٰ دونوں مراد ہیں یعنی ان کے باہمی اختلافات۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ سلیمانؑ نے اپنی مشرکہ بیوی کو خوش کرنے کے لئے شرک کیا تھا۔ قرآن مجید نے سلیمانؑ کی برأت کی ہے۔ یہود عیسیٰؑ کو ولد الزنا اور اس کی موت کو لعنتی کہتے ہیں جبکہ نصاریٰ عیسیٰؑ کو خدائی میں شریک کرتے ہیں۔ قرآن نے ان اختلافات کا فیصلہ کیا۔ یہود نبوت کو بنی اسحاق تک محدود کرتے ہیں اسلام نے بنو اسماعیل میں نبوت کے جاری ہونے کی وضاحت فرمائی ۔یہود نے داؤدؑ، سلیمانؑ اور ہارونؑ کو شرک میں ملوث گردانا اور ابراہیمؑ پر جھوٹ بولنے کے الزامات لگائے۔ بائبل میں تحریف ہوئی تو اسلام نے اصلاح کی۔ اسی طرح مصر سے ہجرت کے وقت بائیبل میں بنی اسرائیل کی تعداد لاکھوں میں بتائی گئی جو خلاف عقل ہے۔ قرآن نے بتایا کہ وہ ہزاروں میں تھے (2:244)۔ 78۔ اِنَّهٗ یعنی قرآن مجید۔ 79۔ فیصلہ کرے گا بنی اسرائیل کا اپنے حکم (قرآن) کے ذریعہ یا بروز قیامت۔ 82,81۔ مَوْتٰی سے مراد روحانی مردے ہیں۔ اسی طرح اندھوں اور بہروں سے مراد روحانی طور پر اندھے اور بہرے ہیں جو پیٹھ موڑ کر چلے جاتے ہیں اور پیغامِ الٰہی کو سننا ماننا ہی نہیں چاہتے (دیکھیں 8:25 اور 30:53)۔ "فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ: عملاً فرمانبرداری کرنیوالے ہیں (ii)"۔

امّن خلق ۲۰ ۵۵۵ النمل ۲۷

يَكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ
ہو پیچھے لگا ہوا تمہارے بعض وہ جسے تم جلدی چاہتے ہو اور
اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
یقیناً رب تیرا البتہ فضل کرنے والا ہے لوگوں پر ولیکن اکثر ان میں سے
لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ
نہیں شکر کرتے اور یقیناً رب تیرا البتہ جانتا ہے جو چھپاتے ہیں سینے ان کے
وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور نہیں کوئی پوشیدہ چیز آسمان میں اور زمین میں
اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ
مگر کتاب بیان کرنے والی میں ہے یقیناً یہ قرآن بیان کرتا ہے بنی
اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَ
اسرائیل پر اکثر وہ کو وہ لوگ جس میں اختلاف کرتے ہیں اور
اِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ
یقیناً یہ ہدایت اور رحمت ہے مومنوں کے لیے یقیناً رب تیرا فیصلہ کرے گا
بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۹﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى
درمیان انکے ساتھ اپنے حکم کے اور وہ عزت والا بہت جاننے والا ہے پس بھروسہ کر
اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿۸۰﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى
اللہ پر یقیناً تو حق پر کھلے کے ہے یقیناً تو نہیں سُنا سکتا مُردوں کو
وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۸۱﴾
اور نہ تو سُنا سکتا ہے بہروں کو پکار جبکہ وہ پھریں پیٹھ پھیرتے ہوئے
وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ
اور نہیں تو ہرگز راہ دکھانے والا اندھوں کو گمراہی سے ان کی نہیں تو سُنا سکتا
اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِذَا وَقَعَ
مگر اسے جو ایمان لاتا ہے آیات پر ہماری پس وہ فرمانبردار ہیں اور جب واقع ہوگی

الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ
بات ان پر نکالیں گے ہم ان کے لیے جانور زمین سے
تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ﴿۸۲﴾ ع
جو کاٹے گا انہیں اس لیے کہ لوگ تھے آیات پر ہماری نہیں یقین رکھتے
وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ
اور جس روز ہم اکٹھا کریں گے ہر جماعت میں سے ایک گروہ ان لوگوں میں سے جنہوں نے تکذیب کی
بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿۸۳﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا قَالَ أَكَذَّبْتُم
آیات کی ہماری پس وہ الگ الگ کئے جاویں گے یہاں تک کہ جب وہ آویں گے فرمایگا کیا تکذیب کی تم نے
بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنتُمْ
آیات کی میری حالانکہ نہ احاطہ کیا تم نے ان کا علم سے یا کیا تھے تم
تَعْمَلُونَ ﴿۸۴﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِم بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا
کرتے اور واقع ہوئی بات ان پر اس لیے کہ ظلم کیا انہوں نے پس وہ نہیں
يَنطِقُونَ ﴿۸۵﴾ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا
بات کریں گے کیا نہیں دیکھا انہوں نے کہ ہم نے بنایا رات کو تاکہ وہ آرام پائیں
فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ
اس میں اور دن کو روشن یقیناً اس میں البتہ نشانات ہیں ان لوگوں کیلئے
يُؤْمِنُونَ ﴿۸۶﴾ وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي
جو ایمان رکھتے ہیں اور جس دن پھونکا جاوے گا بگل میں پس گھبرا جاویں گے وہ جو
السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ۚ وَ
آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں مگر جسے چاہے اللہ اور
كُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ ﴿۸۷﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا
سب آویں گے اس کے پاس فرمانبردار ہو کر اور تو دیکھتا ہے پہاڑوں کو گمان کرتا ہے تو انہیں
جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي
جمے ہوئے حالانکہ وہ چلیں گے چلنا بادلوں کا کاری گری اللہ کی جس نے

83۔ وَقَعَ الْقَوْلُ: بات واقع ہو گی یعنی ان پر سزا اترے گی۔ زمین سے جانور نکالیں گے یعنی طاعون کا کیڑا نکالیں گے۔ مسلم کی حدیث میں ہے کہ آخری زمانہ میں نغف کی بیماری پیدا ہو گی یعنی طاعون۔ تُكَلِّمُهُمْ: (طاعون کا کیڑا) ان کو کاٹے گا۔ زخمی کرے گا (اقرب) جیسے صحراءِ سینا میں بنی اسرائیل کے لئے طاعون بطور سزا پھیلی تھی۔ اسی طرح مسیح موعودؑ کے وقت میں طاعون کا نشان ظاہر ہوا جس کے نتیجہ میں دشمن ہلاک ہوئے۔ مگر سچے مؤمنین امن و سلامتی میں رہے۔ **84**۔ وَ يَوْمَ: اور (یاد دِلا ان کو) جس دن ہم اکٹھا کریں گے۔۔۔ يُوزَعُونَ: یعنی گناہوں کی نوعیت کے لحاظ سے ان کے علیحدہ علیحدہ گروہ بنا دیئے جائیں گے۔ (نزاع: کھینچنا۔ الگ الگ کرنا)

85۔ جَآءُوْ: (اللہ کے حضور) آئیں گے۔ قَالَ: (اللہ) فرمائے گا: أَمَّا ذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ: یعنی کیا معاملہ ہے کہ تم بے سمجھے مخالفت میں کیا کیا سازشیں کرتے رہے تھے۔ "لَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا: یعنی پوری طرح سے تحقیقات کرنے کی بجائے محض سرغنوں کے بھڑکانے سے تم بھڑک اٹھتے تھے۔ اور تکذیب کرتے رہے (ii)" اور میری باتوں پر غور کرنے کا موقع نہ ملا۔ **86**۔ وَ وَقَعَ الْقَوْلُ: "+اور فرد جرم لگ جائے گی" یا ان کی تباہی کی خبر جب پوری ہو جائے گی تو هُمْ لَا يَنطِقُونَ وہ بات نہ کر سکیں گے۔ یعنی اپنی مدافعت میں ان کے پاس کوئی جواب دینے کی دلیل نہ ہو گی۔ یا سزا دیکھ کر بولنے کی طاقت نہ پائیں گے۔ بِمَا ظَلَمُوْا: کیونکہ انہوں نے ظلم (یعنی شرک) کیا جیسے فرمایا إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ (31:14)۔ **88**۔ إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ: سوائے جنہیں اللہ چاہے گا۔ یعنی مؤمنین نہ گھبرائیں گے (21:104) دٰخِرِيْنَ: سرنگوں ہو کر۔ **89**۔ جَامِدَةً: اپنی جگہ پر جمے ہوئے۔ ایسا قیامت کو ہو گا جیسا کہ سورہ طٰہٰ میں فرمایا يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا (20:106) پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٨٩﴾ مَنْ جَآءَ
محکم بنایا ہر چیز کو یقیناً وہ خوب خبر رکھنے والا ہے اسکی جو تم کرتے ہو جو لاوے گا

بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ
نیکی تو اس کے لیے بہتر (بدلہ) ہوگا اس سے اور وہ گھبراہٹ سے اس روز

اٰمِنُوْنَ ﴿٩٠﴾ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي
بےخوف ہوں گے اور جو لاوے گا بدی پس اوندھے کئے جاویں گے چہرے ان کے

النَّارِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ
آگ میں نہیں بدلہ دیئے جاؤ گے تم مگر اس کا جو تھے تم عمل کرتے سوائے اسکے نہیں کہ مجھے حکم دیا گیا

اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۫
ہے کہ میں عبادت کروں رب کی اس شہر کے وہ کہ جس نے حرام کیا ہے اسے اور اس کیلئے ہر چیز ہے

وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩٢﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ
اور حکم دیا گیا ہے کہ ہوں میں فرمانبرداروں میں سے اور یہ کہ میں پڑھوں قرآن

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ
پس جس نے ہدایت پائی پس سوائے اسکے نہیں کہ ہدایت پاویگا وہ اپنے نفس کیلئے اور جو گمراہ ہوا تو تو کہدے

اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿٩٣﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ
سوائے اسکے نہیں کہ میں ڈرانے والوں میں سے ہوں اور تو کہدے سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں عنقریب وہ دکھاویگا تم کو

ع ۷ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾
اپنے نشانات پس تم پہچانو گے انہیں اور نہیں ہے رب تیرا ہرگز غافل اس سے جو تم کام کرتے ہو

92۔ "یہ شہر مکہ ہے اور معلوم ہوا کہ مکہ کی حرمت مِن جانبِ اللہ ہے (ح)"۔ اللہ نے مکہ کو حرمت بخشی یعنی اس میں فساد کرنا منع ہے ۔ جو کوئی اس میں آکر پناہ لے اس کو کوئی پکڑ نہیں۔ حرم کے علاقے کا تنکا تک توڑنا منع ہے۔ اسی طرح یہاں شکار کرنا یا گری پڑی چیز اٹھالینا منع ہے (بجز اس کے کہ اٹھا کر اعلان کرے) فتح مکہ کے روز آنحضرتؐ نے حرمتِ کعبہ کا اِعلان فرمایا تھا (ابن عباسؓ۔ بخاری صفحہ 2/1587-657)۔ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: (خدا کے) فرمانبرداروں میں سے۔ مشرکین سمجھتے تھے کہ اگر کعبہ کو بتوں سے صاف کردیا تو عرب کے لوگ جو وہاں جاکر بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے اور ان کی تجارت سے مکہ والوں کو جو مالی فوائد حاصل ہوتے تھے وہ سب بند ہو جائیں گے تو فرمایا ایسا ہرگز نہ ہوگا بلکہ اسلام کی برکت سے دنیا جہاں سے لوگ یہاں آکر ربِ واحد کی عبادت کیا کریں گے اور یہاں ہر قسم کی ضروریات زندگی کی چیزیں آئیں گی اور دستیاب ہوں گی۔ وَ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ: اسی (خدا) کے پاس سب چیزیں ہیں۔

93۔ کہہ کہ میرا کام تمہارے تک قرآن کا پیغام پہنچا دینا فرض ہے۔ جو ایمان لے آئے گا تو اس میں اسی کا فائدہ ہوگا۔ اور جو تکذیب کرے گا وہ جہنم کے عذاب میں ڈالا جائے گا۔ لِنَفْسِهٖ: اپنے نفس (کی بھلائی) کے لئے ہے۔ **94۔** فَتَعْرِفُوْنَهَا: تو تم انہیں (نشانیوں کو) پہچان لوگے۔ اور جان لوگے کہ قرآن کا پیغام سچا ہے۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (١)

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

طٰسٓمّٓ (٢) تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (٣) نَتْلُوْا عَلَيْكَ

طٰسٓمّٓ یہ آیات ہیں کتاب کھول کر بیان کرنیوالی کی ہم پڑھتے ہیں تجھ پر

مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (٤) اِنَّ

خبر موسیٰ اور فرعون کی ساتھ حق کے ان لوگوں کیلئے جو ایمان رکھتے ہیں یقیناً

فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ

فرعون نے سرکشی کی زمین میں اور اس نے بنائے باشندے اس کے کئی گروہ کمزور کرتا تھا

طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ

ایک گروہ کو ان میں سے ذبح کرتا تھا بیٹوں کو ان کے اور زندہ رکھتا تھا عورتوں کو ان کی

اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ (٥) وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ

یقیناً وہ تھا مفسدوں میں سے اور ہم چاہتے کہ احسان کریں ان لوگوں پر جو

اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ

ضعیف سمجھے گئے تھے زمین میں اور بنادیں ہم ان کو پیشوا اور بنادیں ہم انہیں

الْوٰرِثِيْنَ (٦) وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ

وارث اور طاقت دیں انہیں زمین میں اور دکھادیں ہم فرعون

وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ (٧)

اور ہامان اور لشکروں کو ان کے ان کی طرف سے وہ جس سے تھے وہ ڈرتے

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ

اور وحی کی ہم نے طرف والدہ موسیٰ کی کہ دودھ پلا اسے پس جب تو ڈرے

28۔سُوْرَةُ الْقَصَص (مکی)

2۔طٰسٓمّٓ: لطیف، سمیع، مجید خدا نے یہ کتاب اتاری ہے۔ 3۔اَلْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ: کتاب جو حق و باطل میں فرق کو کھول کر بتاتی ہے۔ 4۔"موسیٰؑ اور فرعون کی تاریخ ،تاریخ اسلام میں بھی دہرائی گئی ہے(ح)"۔ یعنی مسلمان بھی اپنا حال ظالموں کے مقابلہ میں ایسا ہی قیاس کر لیں جیسے اصحابِ موسیٰؑ کا تھا۔اور تا مؤمن موسیٰؑ کے صحیح واقعات پر ایمان لائیں۔ 5۔ عَلَا: فرعون نے سر کشی کی۔ شِيَعًا: دو قومیں مصری قوم اور اسرائیلی قوم۔ ان دونوں قوموں میں سے بنی اسرائیل پر ظلم کر کے ان کو کمزور کر رکھا تھا۔(فرعون) فسادی تھا یعنی بنو اسرائیل کو ان کے انسانی حقوق سے محروم کر رکھا تھا۔بنی اسرائیل کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا تھا تا اسرائیلیوں کی آبادی بڑھ نہ جائے اور اس کے خلاف بغاوت نہ کردیں۔ نیز وہ اپنے آپ کو بڑا معبود کہلاتا تھا۔ 6۔یعنی بنی اسرائیل کو کنعان کے ملک کا وراث بنائے گا(نہ کہ مصر کا)۔ اَئِمَّةً یعنی بنی اسرائیل میں سے دینی امام و پیشوا بنائے گا۔ جیسے دوسری جگہ فرمایا إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا (5:21)۔ 7۔مِنْهُمْ: یعنی بنی اسرائیل کی طرف سے یعنی ان کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ وہ کچھ کرائے گا جس کا فرعونیوں کو ڈر تھا۔ڈر یہ تھا کہ نجومیوں نے فرعونیوں کو یہ بتایا ہوا تھا کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص پیدا ہو گا جو اسرائیلیوں کو آزاد کر کے لے جائے گا۔اور فرعون کا اور اس کی فوج کا خاتمہ کر دے گا۔اسی واسطے فرعون بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کروا دیتا تھا۔ ھَامٰنَ: فرعون کا وزیر جو بنی اسرائیل پر ظلم کرنے میں شریک کار تھا۔ ہامان رامسیس ثانی (Ramsis II) اور مرنفتہ دونوں فرعونوں کے وقت کا درباری تھا۔"ممکن ہے کہ وہ فوجوں کا سپہ سالار بھی ہو(ii)"۔

عَلَيۡهِ فَاَلۡقِيۡهِ فِى الۡيَمِّ وَلَا تَخَافِىۡ وَلَا تَحۡزَنِىۡ‌ ۚ اِنَّا

اس پر پس ڈال دے اسے دریا میں اور نہ ڈرو اور نہ غم کھا یقیناً ہم

رَآدُّوۡهُ اِلَيۡكِ وَجَاعِلُوۡهُ مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝۸

لوٹانے والے ہیں اسے طرف تیری اور بنانے والے ہیں اسے رسولوں میں سے

فَالۡتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرۡعَوۡنَ لِيَكُوۡنَ لَهُمۡ عَدُوًّا وَّحَزَنًا‌ ؕ

پس اٹھا لیا اسے خاندان فرعون نے تاکہ ہو وہ ان کے لیے دشمن اور غم کا سبب

اِنَّ فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوۡدَهُمَا كَانُوۡا خٰطِــِٕيۡنَ ۝۹

یقیناً فرعون اور ہامان اور لشکر ان کے تھے خطا کار

وَقَالَتِ امۡرَاَتُ فِرۡعَوۡنَ قُرَّتُ عَيۡنٍ لِّىۡ وَلَكَ‌ ؕ لَا

اور کہا عورت نے فرعون کی (یہ) ٹھنڈک ہے آنکھ کی میرے لیے اور تیرے لیے نہ

تَقۡتُلُوۡهُ ‌ۖ عَسٰٓى اَنۡ يَّنۡفَعَنَاۤ اَوۡ نَـتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمۡ

قتل کرو اسے قریب ہے کہ نفع دے ہمیں یا بنا دیں ہم اسے بیٹا اور وہ

لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝۱۰ وَاَصۡبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوۡسٰى فٰرِغًا‌ ؕ اِنۡ

نہیں سمجھتے تھے اور ہو گیا دل والدہ موسیٰ کا خالی یقیناً

كَادَتۡ لَـتُبۡدِىۡ بِهٖ لَوۡلَاۤ اَنۡ رَّبَطۡنَا عَلٰى قَلۡبِهَا لِتَكُوۡنَ

قریب تھی کہ وہ ظاہر کرے اسے اگر نہ مضبوط کرتے ہم دل کو اس کے تاکہ ہو وہ

مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۱۱ وَقَالَتۡ لِاُخۡتِهٖ قُصِّيۡهِ‌ فَبَصُرَتۡ

ایمانداروں میں سے اور اس نے کہا بہن کو اس کی پیچھے پیچھے جا اسکے پس اس نے دیکھا

بِهٖ عَنۡ جُنُبٍ وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝۱۲ وَحَرَّمۡنَا عَلَيۡهِ

اسے دور سے اور وہ نہیں سمجھتے تھے اور حرام کر دیں ہم نے اس پر

الۡمَرَاضِعَ مِنۡ قَبۡلُ فَقَالَتۡ هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰٓى اَهۡلِ بَيۡتٍ

دائیاں پہلے سے پس کہا اس نے کیا آگاہ کروں میں تم کو ایک گھر والوں پر

يَّكۡفُلُوۡنَهٗ لَـكُمۡ وَهُمۡ لَهٗ نٰصِحُوۡنَ ۝۱۳ فَرَدَدۡنٰهُ

جو پرورش کریں اسکی تمہارے لیے اور وہ اس کے خیر خواہ ہیں پس لوٹا دیا ہم نے اسے

8۔ چونکہ فرعون بنی اسرائیل کے نوزائدہ بیٹوں کو مروا دیتا تھا اس لئے حضرت موسیٰؑ کی والدہ کو بھی فکر لاحق ہوا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُمّ موسیٰؑ کو بتایا گیا کہ وہ کیا کرے۔ خِفۡتِ عَلَيۡهِ: تو ڈرے موسیٰؑ کے بارے میں کہ فرعون کے پیادے اسے ڈھونڈ کر کہیں قتل نہ کر دیں۔ الٰہی منشاء کے مطابق موسیٰؑ کی ماں نے موسیٰؑ کو لکڑی کے صندوق میں رکھ کر ان کو دریا میں بہا دیا۔ بہتا ہوا صندوق فرعون کے گھر کے پاس پہنچ گیا۔ "تو فرعون کی عورت نے اس کو اٹھا لیا اور اپنے گھر میں رکھ لیا۔ (خروج 2:5) میں لکھا ہے کہ وہ عورت فرعون کی بیٹی تھی(ii)"۔ 9۔ " لِيَكُوۡنَ: لِ لام عاقبت ہے۔ یعنی اس کا نتیجہ یہ ہونا تھا کہ وہ ان کا دشمن بنتا۔ نہ یہ کہ انہوں نے اس لئے اٹھایا تھا کہ وہ ان کا دشمن بن جائے(ii)۔ خٰطِـِٕيۡنَ: خطا کرنے والے یعنی بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کرنے کی وجہ سے۔ نیز ان سے بیگار لینے کی وجہ سے وہ خطا کار ہوئے"۔ 10۔ وَهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ: فرعون والے نہیں سمجھتے تھے یعنی ان کو پتہ نہ تھا کہ یہ بچہ بڑا ہو کر مستقبل میں ان کی بربادی کا موجب بنے گا(ii)۔ 11۔ موسیٰ کی ماں کا دل خالی ہو گیا قرار سے اور قریب تھا کہ اس بے قراری کو ظاہر کر دیتی۔ لَـتُبۡدِىۡ بِهٖ: بِهٖ یعنی موسیٰؑ کے متعلق راز کو ظاہر کر دیتی۔ لَوۡلَآ: یعنی اگر وحی الٰہی اسے تسکین نہ دے چکی ہوتی تو اس واقعہ کی سب حقیقت ظاہر کر دیتی۔ "وہ ہو ایمانداروں میں "یعنی جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کی ماں کو بتایا تھا (کہ اللہ موسیٰؑ کی حفاظت فرمائے گا) اس پر اسے ایمان رہے۔ 12۔ موسیٰ کی ماں نے موسیٰؑ کی بہن کو کہا کہ پیچھے پیچھے جا اور دور رہ کر موسیٰؑ پر نظر رکھ ۔ مگر احتیاط کرنا کہ فرعونیوں کو اپنے متعلق پتہ نہ لگنے دینا۔ 13۔" فَقَالَتۡ: (موسیٰؑ کی بہن نے) کہا۔ مَرَاضِع: دودھ پلانے والی دائیاں۔ فرعون کی بیٹی نے دریا میں بہتے ہوئے ٹوکرے سے موسیٰؑ کو نکالا جبکہ موسیٰؑ کی بہن احتیاط سے آہستہ آہستہ پیچھے پیچھے آ رہی تھی۔ فرعون کی بیٹی نے کئی دودھ پلانے والیاں بلا کر موسیٰؑ کو دودھ پلانے کی کوشش کی مگر موسیٰؑ نے دودھ نہ پیا۔ یہاں تک کہ الٰہی تقدیر سے موسیٰؑ اپنی ماں کے پاس آ گئے(ii)"۔ نٰصِحُوۡنَ: خیر خواہ۔

اِلٰۤی اُمِّہٖ کَیۡ تَقَرَّ عَیۡنُہَا وَ لَا تَحۡزَنَ وَ لِتَعۡلَمَ اَنَّ
طرف ماں کے اس کی تاکہ ٹھنڈی ہو آنکھ اس کی اور نہ غم کھاوے اور تاکہ جان لے کہ یقیناً
وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّ لٰکِنَّ اَکۡثَرَہُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۴﴾ وَ لَمَّا
وعدہ اللہ کا سچ ہے ولیکن اکثر ان میں سے نہیں جانتے اور جب
بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَ اسۡتَوٰۤی اٰتَیۡنٰہُ حُکۡمًا وَّ عِلۡمًا ؕ وَ کَذٰلِکَ
وہ پہنچا اپنی جوانی کو اور کامل ہوا دیا ہم نے اسے حکم اور علم اور اسی طرح
نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۵﴾ وَ دَخَلَ الۡمَدِیۡنَۃَ عَلٰی حِیۡنِ
ہم بدلہ دیتے ہیں محسنوں کو اور وہ داخل ہوا شہر میں بوقت
غَفۡلَۃٍ مِّنۡ اَہۡلِہَا فَوَجَدَ فِیۡہَا رَجُلَیۡنِ یَقۡتَتِلٰنِ ٭۫
غفلت باشندوں کے اسکے پس اس نے پائے اس میں دو آدمی آپس میں لڑتے ہوئے
ہٰذَا مِنۡ شِیۡعَتِہٖ وَ ہٰذَا مِنۡ عَدُوِّہٖ ۚ فَاسۡتَغَاثَہُ
یہ گروہ میں سے تھا اس کے اور یہ دشمنوں میں سے تھا اسکے پس فریاد کی اس سے
الَّذِیۡ مِنۡ شِیۡعَتِہٖ عَلَی الَّذِیۡ مِنۡ عَدُوِّہٖ ۙ فَوَکَزَہٗ
اس نے جو گروہ میں سے تھا اسکے خلاف اس کے جو دشمنوں میں سے تھا اسکے پس مکا مارا اسے
مُوۡسٰی فَقَضٰی عَلَیۡہِ ٭۫ قَالَ ہٰذَا مِنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ ؕ
موسیٰ نے پس تمام کر دیا اس کا کام کہا یہ کام سے ہے شیطان کے
اِنَّہٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ
یقیناً وہ دشمن ہے گمراہ کرنیوالا کھلا کھلا اس نے کہا اے رب میرے یقیناً میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر
فَاغۡفِرۡ لِیۡ فَغَفَرَ لَہٗ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۷﴾
پس معاف فرما مجھے پس اس نے معاف کر دیا اسے یقیناً وہ ہی بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے
قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ فَلَنۡ اَکُوۡنَ ظَہِیۡرًا
اس نے کہا اے رب میرے اس لیے کہ انعام کیا تو نے مجھ پر پس ہرگز نہ ہوں گا میں مددگار
لِّلۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۱۸﴾ فَاَصۡبَحَ فِی الۡمَدِیۡنَۃِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ
مجرموں کے لیے پس وہ صبح کو گیا شہر میں ڈرتا ہوا خبر لیتا ہوا

14۔ اکثر ان میں سے نہیں جانتے یعنی وعدہ تو اللہ کا پورا ہو کر رہتا ہے مگر درمیان میں بڑے بڑے پھیر پڑ جاتے ہیں اس میں بہت سے لوگ مایوس ہو جاتے ہیں۔ تا موسیٰؑ کی ماں جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے(یعنی اسے وعدہ الٰہی پر ایمان رہے)۔ 15۔ "اسۡتَوٰی: یعنی پورے طور پر (جسم اور عقل کے ساتھ) توانا ہوئے۔ مراد اس سے جب 30-40 سال کی عمر کو پہنچے جس میں وحی نازل ہو جاتی ہے(ii)"۔ حُکۡم: فہم دین و دنیا جو تمام محسنوں کو ملتا ہے۔ نیز نبوت و شریعت مراد ہے۔ عِلۡم: یعنی وحی۔ کلام الٰہی۔ 16۔ پس فریاد کی (موسیٰ سے) اس شخص نے جو اس کی قوم سے تھا۔ عَلَی الَّذِیۡ: اس شخص کے خلاف جو قبطی تھا۔ ملک مصر کا نام قبط(Egypt) تھا اور وہاں کے لوگ قبطی کہلاتے تھے۔ "بوقت غفلت: جب لوگ سو رہے تھے۔ دوپہر کے وقت یا آدھی رات کے وقت(ii)۔ یعنی شیطان نے میری قوم کے آدمی اور فرعون کی قوم کے آدمی کو غصہ دلا کر آپس میں لڑوا دیا تھا۔ اور مجھے اپنی قوم کے آدمی کی جو مظلوم تھا مدد کرنی پڑی اور فرعون کی قوم کا آدمی مر گیا(غیر ارادی طور پر)(ii)" گھونسا مارا(پنجابی میں مکا مارا کہتے ہیں) یہ مراد نہیں کہ میرا یہ فعل شیطانی عمل ہے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ یہ تجھے تیرے اس شیطانی عمل کی سزا دی گئی ہے جو تو نے ایک غریب اسرائیلی کو دکھ دیا تھا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ اس مصری نے ایک اسرائیلی عورت سے زنا بالجبر کیا تھا۔ اس بارے میں مصری اور اسرائیلی کے درمیان لڑائی جھگڑا ہو گیا تھا۔(جیوئش انسائیکلو پیڈیا۔ زیر لفظ موسیٰؑ۔ جلد 9 صفحہ 48)۔ 17۔ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ: "یعنی میں نے اپنے تئیں مشکلات مین ڈال لیا ہے۔ فَاغۡفِرۡ لِیۡ یعنی مجھے اس کے برے نتائج سے بچا(ح)"۔ فَغَفَرَ لَہٗ: سو اس نے اس پر پردہ ڈال دیا یعنی اس نے اُسکے برے نتائج سے محفوظ رکھا۔ 18۔ اے میرے رب اب جبکہ تو نے مجھے معاف فرما دیا ہے لٰہذا اب سے میں "مجرموں کا مددگار نہ بنوں گا" یہ فقرہ اسرائیلی کے حق میں بھی صادق آتا ہے یا مجرم اور ظالم قوم میں رہ کر ان کا مطیع نہیں رہوں گا۔(ابن جریر) اس وجہ سے موسیٰؑ نے آیت 22 کے حوالہ سے دعا کی کہ مجھے ظالم قوم سے نجات دے۔ لٰہذا حضرت موسیٰؑ ہجرت کر گئے۔

فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ ۚ
پس اچانک وہ جس نے مدد مانگی تھی اس سے کل پکار رہا ہے اسے
قَالَ لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُبِينٌ ﴿١٩﴾ فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ
کہا اس کو موسیٰ نے یقیناً تو البتہ گمراہ ہے کھلا کھلا پس جب اس نے ارادہ کیا
أَنْ يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَهُمَا قَالَ يَا مُوسَىٰ
کہ وہ پکڑے اسے کہ وہ دشمن تھا ان دونوں کا اس نے کہا اے موسیٰ
أَتُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ ۖ إِنْ
کیا تو چاہتا ہے کہ قتل کرے مجھے جیسا کہ قتل کی تو نے ایک جان کل نہیں
تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَنْ
چاہتا تو مگر یہ کہ ہو تو سرکش زمین میں اور نہیں چاہتا تو کہ
تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ﴿٢٠﴾ وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَى
ہو تو اصلاح کرنیوالوں میں سے اور آیا ایک شخص پرلی طرف سے
الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ
شہر کی دوڑتا ہوا اس نے کہا اے موسیٰ یقیناً سردار مشورہ کرتے ہیں تیرے متعلق کہ
لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢١﴾ فَخَرَجَ
قتل کریں تجھے پس نکل جا یقیناً میں ہوں تیرے خیر خواہوں میں سے پس وہ نکلا
مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ ۖ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ
اس سے ڈرتا ہوا خبر لیتا ہوا اس نے کہا اے رب میرے نجات دے مجھے لوگوں
ع ٨ ۵ الظَّالِمِينَ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ
ظالموں سے اور جب اس نے رُخ کیا طرف مدین کی کہا قریب ہے
رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿٢٣﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ
رب میرا کہ رہنمائی کرے میری درست راہ کو اور جب وہ وارد ہوا پانی پر
مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَ
مدین کے پایا اس پر ایک گروہ لوگوں میں سے پلاتے تھے پانی اور

19۔ "تو گمراہ ہے کھلا کھلا کہ سب سے بغیر انجام سوچنے کے اُلجھ پڑتا ہے اور مجھ سے لڑواتا ہے۔ سو موسیٰؑ نے اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیا(ii)"۔ 20۔ اسرائیلی جس نے گزشتہ کل موسیٰؑ سے مدد طلب کی تھی آج پھر اس کو مدد کے لئے پکارتا ہے کسی مصری کے خلاف جسے گزشتہ کل والے واقعہ کی خبر پہنچ چکی تھی۔ یہ مصری (موسیٰ اور اسرائیلی آدمی) دونوں کی دشمن قوم سے تھا۔ 21۔ معلوم ہوتا ہے کہ "یہ شخص موسیٰؑ کے ہم خیالوں اور دوستوں میں سے تھا(ii)"۔ 22۔ فَخَرَجَ مِنْهَا: پس وہ (موسیٰ) نکلا اس (بستی) سے۔ نَجِّنِيْ: مجھے نجات دے یعنی کسی محفوظ جگہ چلا جاؤں۔۔۔ 23۔ تَوَجَّهَ: رُخ کیا مدین کی طرف۔ "مصر سے عبرانی علاقہ (شام) کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں مدین آتا ہے وہاں عاد قوم کے لوگ آباد تھے(ii)"۔ عَسٰى رَبِّيْٓ: عَسٰى کا لفظ کسی چیز کے متعلق تسلی رکھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ (معنی اللبیب) یعنی امید ہے کہ میرا رب۔

امّن خلق ۲۰ ۵۶۲ القصص ۲۸

وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ
پائیں ورے ان کے دو عورتیں تھامے ہوئے تھیں (اپنے جانور) (موسیٰ نے) کہا کیا حال ہے تمہارا
قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوْنَا
دونوں عورتوں نے کہا نہیں ہم پانی پلاتیں یہاں تک کہ لوٹ جاویں چرواہے اور باپ ہمارا
شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ
بوڑھا ہے بڑا پس اس نے پانی پلایا ان دونوں کے لیے پھر پھر گیا طرف سایہ کے پس کہا
رَبِّ اِنِّيْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۵﴾ فَجَآءَتْهُ
اے رب میرے یقیناً میں اسکا جو تو اُتارے طرف میری کوئی بھلائی محتاج ہوں پس آئی اسکے پاس
اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ
ایک عورت ان دونوں میں سے چلتی تھی شرم سے اس نے کہا یقیناً باپ میرا
يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ
بُلاتا ہے تجھے تاکہ بدلہ میں دے تجھے اجر اس کا کہ پلایا تو نے پانی ہمارے لیے پس جب وہ آیا اسکے پاس
وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ
اور اس نے بیان کیا اس پر ماجرا اس نے کہا نہ ڈر نجات پا گیا تو
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۶﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫
لوگوں ظالموں سے کہا ایک نے ان دونوں میں سے اے باپ ہمارے نوکر رکھ لے اسے
اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۷﴾ قَالَ اِنِّيْۤ
یقیناً بہتر وہ شخص جسے تُو نوکر رکھے قوی (اور) امانتدار ہے اس نے کہا یقیناً میں
اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ
چاہتا ہوں کہ نکاح کر دوں تیرا ایک سے اپنی بیٹیوں میں سے ان دونوں میں سے اس (شرط) پر کہ تو نوکری کرے میری
ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَ
آٹھ برس پس اگر پورے کرے تو دس (برس) تو طرف سے تیری ہو گا اور
مَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
نہیں چاہتا میں کہ مشقت ڈالوں تجھ پر ضرور پاوے گا تو مجھے اگر چاہا اللہ نے

24۔يَسْقُوْنَ: پانی پلاتے تھے (اپنے مویشیوں کو۔ بھیڑ بکریوں کو)۔" الخَطَب: اہم معاملہ جس کے متعلق بہت بات چیت (خطاب) ہو(ii)"۔ "یہ شیخ کبیر حضرت شعیبؑ تھے۔ انبیاء فطرتاً کمزوروں اور بیکسوں کے حامی ہوتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ بالکل اجنبی تھے لیکن جب دو عورتوں کی بیکسی کو دیکھا تو فوراً ان کی مدد کے لئے تیار ہو گئے (ح)"۔ ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے خود گھاٹ پر آکر پانی نہیں پلا سکتا۔ تَذُوْدٰنِ: تھامے ہوئے تھیں (اپنے جانوروں کو)۔ **25**۔ فَسَقٰى: پس اس (موسیٰ) نے (جانوروں کو) پانی پلایا۔ لَهُمَا: ان دونوں (لڑکیوں) کی خاطر۔ مِنْ خَيْرٍ: کوئی بھلائی۔ خیر کا لفظ کھانے۔ عبادات، مال، قوت وطاقت۔ نیک عورت سب پر اطلاق پاتا ہے۔ جیسے فرمایا فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ (55:71) کہ ان دو جنتوں میں خَيْرٰتٌ حِسَانٌ نیک بیویاں یا اچھی عورتیں ہوں گی۔ موسیٰؑ کو رشتہ ازدواجی درکار تھا تو خیر کی دعا مانگی کہ جو بھلائی تو نے میری طرف بھیجی ہے میں بھی اس کا محتاج ہوں ۔ بھلائی یا خیر سے مطلب پارسا عورت بھی ہے۔ **26**۔ سَقَيْتَ لَنَا: تو نے پانی پلایا (ہمارے ریوڑ کو)۔ جَآءَهٗ: وہ (موسیٰؑ) آیا اس (باپ) کے پاس۔ بائبل میں موسیٰؑ کے خسر کا نام یثرو اور رعوایل بتایا گیا ہے۔ خروج باب 3 آیت 1 میں یثرو (JETHRO)۔ اور باب 2 آیت 18 میں رعوایل (REUEL) نام لکھا ہے۔ نیز خروج 2:16-17 میں لکھا ہے کہ اس کی سات بیٹیاں تھیں۔ **27**۔ "ان لڑکیوں نے موسیٰؑ کی قوت دیکھی کہ بہت سے چرواہوں کو ہٹا کر ان لڑکیوں کے لئے پانی کا بھاری ڈول کوئیں سے آسانی سے نکالتے تھے۔ اور دیانتدار یا امانتدار دیکھا ان کے بے طمع ہونے سے کہ پانی پلانے کے بعد الگ ہو کر سایہ میں بیٹھ گئے اور شکریہ یا اجرت بھی نہ طلب کی(ii)"۔ ترجمہ: "یقیناً جنہیں بھی تو نوکر رکھے ان میں بہترین وہی (ثابت) ہو گا جو مضبوط (اور) امانتدار ہو(ii)"۔ **28**۔ مِنْ عِنْدِكَ: تیری طرف سے (طوعی طور پر) ہو گا۔ "تورات میں نہیں لکھا لیکن یہودی انسائیکلوپیڈیا میں موسیٰؑ کے مدین میں دس سال رہنے کا ذکر ہے (ح)"۔

مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ ؕ اَیَّمَا
نیکوں میں سے اس نے کہا یہ عہد ہے درمیان میرے اور درمیان ہے تیرے جونسی بھی
الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى مَا
دونوں میعادوں میں سے میں پوری کروں تو نہ زیادتی ہوگی مجھ پر اور اللہ اس پر جو
نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَ سَارَ
ہم کہتے ہیں ضامن ہے پس جب پوری کی موسیٰ نے میعاد اور چلا
بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ
ساتھ اپنے گھروالوں کے اس نے دیکھی کنارہ سے طور کے آگ اس نے کہا اپنے گھر والوں کو
امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ
ٹھہرو یقیناً میں نے دیکھی ہے آگ تاکہ میں لاؤں تمہارے پاس اس سے کوئی خبر
اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّاۤ
یا انگارہ آگ کا تاکہ تم تاپلو پس جب آیا
اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ
اس کے پاس تو آواز دیا گیا کنارہ سے میدان دائیں کے زمین
الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ
مبارک میں درخت سے کہ اے موسیٰ یقیناً میں ہی اللہ رب
الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ
العالمین ہوں اور یہ کہ ڈالدے سونٹا اپنا پس جب اس نے دیکھا اُسے ہلتا ہوا
كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰۤى
گویا کہ وہ سانپ ہے پھر گیا پیٹھ پھیرتا ہوا اور نہ مڑکر دیکھا (ہم نے کہا) اے موسیٰ
اَقْبِلْ وَ لَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ﴿۳۲﴾ اُسْلُكْ یَدَكَ
آگے آ اور نہ ڈر یقیناً تو امن والوں میں سے ہے۔ ڈال ہاتھ اپنا
فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّ اضْمُمْ
اپنے گریبان میں وہ نکلے گا سفید بغیر کسی بُرائی کے اور ملالے

29۔فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ: یعنی دونوں میعادوں میں سے جو میعاد پوری کرنا چاہوں تو مجھے مزید نوکری کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ وَكِیْلٌ: یعنی میرے اور تیرے درمیان یہ (بات) طے ہوگئی۔ **30**۔: طور پہاڑ کا نام ہے۔ خَبَرٍ سے مراد کوئی اچھی خبر ہے۔"آنحضرتؐ اور موسیٰؑ کے سوانح حیات کی مطابقت کا یہ حیرت انگیز پہلو ہے کہ آنحضرتؐ بھی مدینہ سے آٹھ برس بعد فتح مکہ کے موقعہ پر وطن واپس آئے اور پھر اس کے دو برس بعد گویا کل دس برس بعد دوبارہ آکر حجۃ الوداع کا فریضہ ادا کیا پھر اس کے تقریباً تین مہینے بعد آپؐ اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے (ح)"۔ (نیز دیکھیں 27:8)۔ **31**۔اَلْاَیْمَنِ: دائیں جانب سے یا برکت والی جانب سے جلوہ الٰہی ہوا۔ اَلْبُقْعَةُ: حصۂ زمین۔ زمین کا ٹکڑا۔ "مِنَ الشَّجَرَةِ: یعنی درخت کی طرف سے (مِنْ جَانِبِ الشَّجَرَةِ) نہ کہ درخت کے اندر سے آواز آئی تھی (ح)"۔ "مراد یہ ہے کہ وہ وادی بھی مبارک تھی اور درخت کے قریب کی زمین جہاں سے آواز آئی وہ بھی مبارک تھی کیونکہ اس جگہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ تجلی موسیٰؑ نے دیکھی (ii)"۔ **32**۔رَاٰهَا تَهْتَزُّ: دیکھا اس (عصا) کو کہ تیزی سے ہلتا ہے۔ یا تیزی سے چلتا ہے۔ (دیکھیں 27:11)۔

اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ
طرف اپنی بازو اپنا ڈر سے پس یہ دو دلیلیں ہیں

مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا
طرف سے رب کے تیرے طرف فرعون اور سرداروں کے اسکے یقیناً وہ تھے لوگ

فٰسِقِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ
فاسق اس نے کہا اے رب میرے یقیناً میں نے قتل کیا تھا ان میں سے ایک نفس پس ڈرتا ہوں کہ وہ

يَّقْتُلُوْنِ ﴿٣٤﴾ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ
قتل کردیں گے مجھے اور بھائی میرا ہارون وہ زیادہ فصیح ہے مجھ سے زبان میں پس بھیج اسے

مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ز اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿٣٥﴾ قَالَ
ساتھ میرے مدد دینے والا تصدیق کرے میری یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ وہ تکذیب کریں گے میری۔ کہا

سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا
ضرور کریں گے مضبوط ہم بازو تیرا ساتھ بھائی کے تیرے اور ہم بنادیں گے تم دونوں کے لیے دلیل پس نہ

يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚۛ بِاٰيٰتِنَآ ۚۛ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا معانقة
پہنچیں گے طرف تم دونوں کی ساتھ ہماری آیات کے تم دونوں اور وہ جنہوں نے پیروی کی تم دونوں کی

الْغٰلِبُوْنَ ﴿٣٦﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا
غالب آنے والے ہو پس جب آیا ان کے پاس موسیٰ ساتھ آیات ہماری کے کھلی کھلی کے انہوں نے کہا

مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا
نہیں ہے یہ مگر جادو جھوٹ بنایا ہوا اور نہیں سنا ہم نے یہ اپنے باپ دادا

الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى
پہلوں میں اور کہا موسیٰ نے رب میرا خوب جانتا ہے اسے جو لایا ہے ہدایت

مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا
پاس سے اس کے اور وہ کہ ہوگا جس کے لیے انجام (آخری) گھر کا یقیناً بات یہ ہے کہ

يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا
نہیں کامیاب ہوتے ظالم اور کہا فرعون نے اے سردارو نہیں

33۔"اُضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ: پرندہ جب خوف کے بعد حالتِ امن میں ہو تو وہ ایسا کرتا ہے۔ یعنی اپنے بازو جسم کے ساتھ ملا لیتا ہے ۔پس ضمِ جناح (بازو جسم کے ساتھ ملا لینا) ضبط سے کنایہ بتایا گیا ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ خوف کے وقت گھبراؤ نہیں۔ مِنَ الرَّهْبِ سے مراد مِنْ اَجْلِ الرَّهْبِ ہے۔ یعنی تا سانپ کا ڈر جاتا رہے یا سانپ سے بے خوف ہو جاؤ۔(ح)" اِلٰى فِرْعَوْنَ: یہ دو کھلی کھلی صداقت کی نشانیاں فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف (بھیجی جارہی ہیں)۔ **34**۔"میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل نہ کردیں (اور تیرا پیغام نہ پہنچ سکے)(ii)"۔ اِنِّيْ قَتَلْتُ: مجھ سے (نادیدہ و نادانستہ طور پر) قتل ہو گیا تھا۔ **36**۔ قَالَ: (خدا تعالیٰ نے) فرمایا تم دونوں اور تمہارے متبعین ہماری نشانیوں کے ذریعہ غالب رہو گے۔ سُلْطَانًا: یعنی ہماری نشانیوں کی طاقت سے تم غالب رہو گے۔ **37**۔"ہم نے اپنے آباءُ اجداد سے کبھی ایسا نہ سنا تھا" کہ خدائے واحد کی عبادت کی جائے۔ جیسے 38:6 میں درج ہے۔ **38**۔ یعنی مجھ سے یا تم سے زیادہ اللہ جانتا ہے کہ کون صحیح ہدایت لایا ہے۔ میں یا تمہارے باپ دادا لائے تھے۔ عَاقِبَةُ الدَّارِ: یعنی آخرت کا نتیجہ یا اجر (جنت یا جہنم) کس کا اچھا ہوتا ہے۔ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ: اللہ پر جھوٹ (کا ظلم) باندھنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے یا شرک کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ (شرک بہت بڑا ظلم ہے) 31:14۔

39۔آگ جلا مٹی پر یعنی آگ کی بھٹی میں مٹی کی اینٹیں پکا۔یعنی کچی مٹی کی اینٹوں کو آگ کی بھٹی میں پکا کر پکی اینٹیں بناؤ۔پھر بلند منار تیار کرو تا میں اس پر چڑھ کر موسیٰؑ کے خدا کو آسمان میں جھانک کر دیکھوں تو بھلا وہ موجود بھی ہے کہ نہیں۔اس نے یہ بطور استہزاء کہا۔"نیز اہل مصر کا عقیدہ تھا کہ آسمانی روحیں اونچے مقامات پر اترتی ہیں۔اس لئے وہ روحانی کسب مال کے لئے اونچی عمارتیں بنایا کرتے تھے جیسے اہرام مصر ہیں (ii)"۔ **40**۔ فِي الْاَرْضِ:یعنی زمین مصر میں۔ **41**۔ الْيَمِّ:سمندر(اقرب)۔ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ:ظالموں کا (برا)انجام۔فرعون نے بطور استہزاء اللہ کو اوپر جا کر دیکھنا چاہا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو سمندر کے پانیوں کی گہرائیوں میں غرق کر کے اپنی ہستی کا نشان دکھا دیا۔**42**۔يَدْعُوْنَ: (لوگوں کو) بلاتے تھے آگ کی طرف۔ **43**۔مَقْبُوْحٌ (مفرد) مَقْبُوْحِيْنَ (جمع): قبیح لوگوں میں سے یعنی نعمت سے محروم بدحال لوگ۔ جن کو دنیا میں ذلت و رسوائی اور آخرت میں بدحالی ملی۔ **44**۔بَصَآئِرَ: کھلی کھلی دلیلیں ۔ نبوت، معجزات،پیشگوئیاں،یعنی گزشتہ قوموں کی ہلاکت کے بعد موسیٰؑ کو تورات کی شریعت دے کر بھیجا جس میں ہدایت، رحمت اور بصائر تھے۔ **45**۔طور کے مغربی طرف جہاں موسیٰؑ کو تورات دی گئی وہاں اے محمدؐ تو موجود نہیں تھا۔قَضَيْنَآ الْاَمْرَ: ہم نے تورات دینے کا کام پورا کیا۔یعنی موسیٰؑ کو مامور کیا۔اس تورات میں آنحضرتؐ کے آنے کی پیشگوئی کی گئی تھی جو نہایت صفائی سے آنحضرتؐ کے وجود میں پوری ہو گئی ۔(دیکھیں استثناء18:18)اور قرآن 73:16 میں بھی ذکر ہے۔

عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ
جانتا میں ، تمہارے لیے کوئی خدا سوائے میرے پس آگ جلا میرے لیے اے ہامان

عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ
مٹی پر پس بنا میرے لیے ایک محل تاکہ میں جھانکوں طرف معبود

مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ٣٩ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ
موسیٰ کے اور یقیناً میں البتہ گمان کرتا ہوں اسے جھوٹوں میں سے اور تکبر کیا اس نے

وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا
اور لشکروں نے اس کے زمین میں نا حق اور خیال کیا انہوں نے کہ وہ طرف ہماری

لَا يُرْجَعُوْنَ ٤٠ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي
نہیں لوٹائے جائیں گے پس پکڑا ہم نے اسے اور لشکروں کو اس کے پھر پھینکا ہم نے انہیں

الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ٤١ وَ
سمندر میں پس دیکھ کس طرح ہوا انجام ظالموں کا اور

جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بنایا ہم نے انہیں پیشوا وہ بلاتے تھے طرف آگ کی اور بروز قیامت

لَا يُنْصَرُوْنَ ٤٢ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ
نہ مدد دیئے جائیں گے وہ اور پیچھے کی ہم نے ان کے اس دنیا میں لعنت

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ٤٣ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
اور بروز قیامت وہ بری حالت والوں میں سے ہوں گے اور یقیناً یقیناً دی ہم نے

مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى
موسیٰ کو کتاب بعد اس کے کہ ہلاک کیں ہم نے قومیں پہلی

بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ٤٤
دلیلیں لوگوں کے لیے اور ہدایت اور رحمت تاکہ وہ نصیحت پکڑیں

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى
اور نہ تھا تو کنارہ مغربی پر جبکہ بھیجا ہم نے طرف موسیٰ کی

الامر وما كنت من الشٰهدين ﴿٤٥﴾ ولٰكنا انشانا
حکم — اور نہ تھا تو — گواہوں میں سے — ولیکن ہم نے پیدا کیں

قرونا فتطاول عليهم العمر وما كنت ثاويا في
قومیں — پس لمبی ہوگئی — ان پر — عمر — اور نہ تھا تو — رہنے والا

اهل مدين تتلوا عليهم اٰيٰتنا ولٰكنا كنا
اہل — مدین میں — کر پڑھتا تو — ان پر — آیات ہماری — ولیکن ہم ہیں

مرسلين ﴿٤٦﴾ وما كنت بجانب الطور اذ نادينا و
بھیجنے والے — اور نہ تھا تو — کنارہ پر — طور کے — جب — پکارا ہم نے — و

لٰكن رحمة من ربك لتنذر قوما ما اتٰهم
لیکن — بطور رحمت طرف سے تیرے رب کی — تاکہ ڈراوے تو — ایسی قوم کو کہ — نہیں آیا ان کے پاس

من نذير من قبلك لعلهم يتذكرون ﴿٤٧﴾ ولولا
کوئی ڈرانے والا — پہلے تجھ سے — تاکہ وہ — نصیحت پکڑیں — اور مبادا

ان تصيبهم مصيبة بما قدمت ايديهم
پہنچے — ان کو — کوئی مصیبت بسبب اسکے کہ — آگے بھیجا — ہاتھوں نے ان کے

فيقولوا ربنا لولا ارسلت الينا رسولا فنتبع
تو وہ کہیں — اے رب ہمارے کیوں نہیں — بھیجا تونے — طرف ہماری — کوئی رسول — پس پیروی کرتے ہم

اٰيٰتك ونكون من المؤمنين ﴿٤٨﴾ فلما جاءهم
آیات کی تیرے — اور ہوتے ہم — مومنوں میں سے — پس جب — آیا — ان کے پاس

الحق من عندنا قالوا لولا اوتي مثل ما اوتي
حق — پاس سے ہمارے کہا انہوں نے — کیوں نہیں — وہ دیا گیا — مانند — اس کی جو — دیا گیا

موسٰى اولم يكفروا بما اوتي موسٰى من
موسیٰ کو — کیا — نہیں — کفر کیا تھا انہوں نے اس کا — جو دیا گیا — موسیٰ کو

قبل قالوا سحرٰن تظاهرا وقالوا انا بكل
پہلے سے — کہا انہوں نے دو جادوگر ہیں ان دونوں نے ایکدوسرے کی مدد کی۔ — اور کہا انہوں نے — یقیناً ہم سب کے

46۔ لیکن موسیٰؑ کے بعد ہم نے بہت سی قوموں کو پیدا کیا۔ پس اُن پر ایک لمبی عمر (زمانہ) گزر گئی (اور یہ لوگ تورات میں آنحضرتؐ کی آمد کے بارے میں پیشگوئیو کو بھول گئے ہیں)۔ لیکن ہم ہی رسول کو بھیجنے والے ہیں (جو ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے والا ہے)۔ **47**۔اور تجھے بطور رحمت کے بھیجا۔ نہیں آیا مکہ والوں کے پاس کوئی ڈرانے والا تجھ سے پہلے یعنی ابراہیمؑ کے بعد لمبا زمانہ گزر چکا تھا کہ کوئی نبی آیا ہو۔(دیکھیں 32:4اور 36:7)۔**48**۔(اور اس لئے بھی بھیجا) تاکہ وہ یہ نہ کہیں کہ اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم اس کی پیروی کرتے اور مؤمن بن جاتے۔یعنی کفار پر حجت کرنا ضروری تھا۔ **49**۔انہوں نے کہا کہ محمدؐ کو موسیٰؑ کی مانند کیوں معجزات نہیں دیئے گئے یا پھر ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا جیسے موسیٰؑ کے وقت ہوا۔ مکذبین نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کے وقت ان کا انکار کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ تو دو جادوگر ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں ۔یہ بھی معنٰی ہیں کہ کفار مکہ نے بھی تورات کے احکامات جیسے توحید، شرک نہ کرنا، آخرت کا برحق ہونا۔ غیر اللہ کے نام پر ذبح حرام ہوتا (اور یہ قرآنی احکامات بھی ہیں) دونوں (تورات اور قرآن) کا انکار کر دیا پس کفار مکہ موسیٰؑ اور آنحضرتؐ دونوں کے منکر ہو گئے۔

كٰفِرُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ
منکر ہیں تو کہہ پس لاؤ کوئی کتاب پاس سے اللہ کے جو
اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٥٠﴾
زیادہ ہدایت دینے والی ہوان دونوں (قرآن و تورات) سے کہ میں اتباع کروں جس کی اگر ہو تم سچے
فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ
پس اگر نہ قبول کریں تیری (بات) توجان لے کہ سوائے اسکے نہیں کہ وہ اتباع کرتے ہیں
اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ
اپنی خواہشات کی اور کون زیادہ گمراہ ہے اس شخص سے جس نے پیروی کی اپنی خواہش (کی) بغیر
ع ۵ ۸ ۸ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾
ہدایت کے طرف سے اللہ کی یقیناً اللہ نہیں ہدایت دیتا لوگوں ظالموں کو
وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٢﴾ اَلَّذِيْنَ
اور یقیناً یقیناً پے درپے کہی ہم نے انہیں بات تاکہ وہ نصیحت پکڑیں وہ لوگ کہ
النصف اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٣﴾
دی ہم نے انہیں کتاب پہلے اس (قرآن) کے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں
وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ
اور جب وہ پڑھا جاتا ہے ان پر کہتے ہیں ایمان لائے ہم اس پر یقیناً وہ حق ہے
مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اُولٰٓئِكَ
طرف سے رب کی ہمارے یقیناً ہم تھے پہلے اس کے فرمانبردار یہ لوگ
يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ
دیئے جاویں گے اجر اپنا دو دفعہ اس لیے کہ صبر کیا انہوں نے اور وہ دور کرتے ہیں
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَ
ساتھ نیکی کے بدی کو اور اس سے جو دیا ہم نے انہیں خرچ کرتے ہیں اور
اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا
جب سنتے ہیں لغویات کنارہ کشی کرتے ہیں اس سے اور کہتے ہیں ہمارے لیے اعمال ہیں ہمارے

50۔ مِنۡهُمَآ: یعنی قرآن اور تورات سے بہتر کوئی کتاب ہے تو لے آؤ کیونکہ تورات کی پیشگوئیوں کو تم نہیں مانتے نہ ہی قرآن کو قبول کرتے ہو۔آیت 45 سے 50 تک میں فرمایا کہ تو اے محمدؐ موسیٰؑ کے وقت یا زمانہ میں موجود نہیں تھا مگر اس وقت کی خبریں اور پھر تیری بابت موسیٰؑ کی زبانی پیشگوئیاں ہم نے تم پر سب ظاہر کر دی ہیں۔ یہ اللہ کی سراسر رحمت ہے کہ تجھے اپنی قوم کو آگاہ کرنے کے لئے مبعوث کر دیا ہے جنکی طرف عرصہ دراز سے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تا وہ نصیحت حاصل کریں۔ مگر اہل کتاب اور مشرکین مکہ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا (دیکھیں 36:7 اور 32:4)۔ **51**۔ "اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا" دیکھیں 5:68۔اللہ ظالموں کو اسلام کے خلاف ان کے بد ارادوں میں کامیابی عطا نہ کریگا۔ **52**۔ وَصَّلۡنَا لَهُمُ الۡقَوۡلَ: یقیناً ہم نے انہیں پے در پے بات (وحی قرآن) پہنچائی تا وہ نصیحت حاصل کریں۔ یعنی اچھی طرح سے پہنچائی۔ **53**۔ "یعنی قرآن نازل ہونے سے قبل وہ لوگ جو اپنی کتاب کی پیشگوئیوں کو سچا سمجھتے تھے وہ "بِہٖ" یعنی قرآن پر بھی ایمان لاتے ہیں (ii)" جیسے یہود میں سے عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی اور نصاریٰ میں سے نجاشی شاہ حبشہ۔ **54**۔ یُتۡلٰی: (قرآن) پڑھا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ نجاشی شاہ حبشہ اور ان کے رفقاء کی طرف اشارہ ہے جو حضرت جعفر کی تبلیغ سے ایمان لائے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو اس سے پہلے ہی مسلمان تھے۔ یعنی یہی ہمارے عقائد تھے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں۔ مسلمانوں کی مکہ سے حبشہ کی طرف پہلی ہجرت ہوئی تو قریش مکہ کا وفد حبشہ پہنچا اور نجاشی شاہ حبشہ سے کہا کہ ان مسلمانوں کو ہمارے حوالہ کر دو۔ یہ تو عیسیٰؑ اور مریم کو بھی نہیں مانتے۔ نجاشی نے مسلمانوں کو بلایا اور اس بارے میں پوچھا تو حضرت جعفر نے سورہ مریم سے وہ حصہ تلاوت کر کے بتایا کہ اسلام کا مسیح اور مریم کے بارے میں یہ ایمان ہے اور مسیح خدا نہ تھے۔ یہ سننے کے بعد نجاشی نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور کہا کہ قرآن نے جو کچھ مسیح اور مریم کے بارے میں کہا ہے ہم بھی مسیح اور مریم کو اس تنکے سے کم یا زیادہ مرتبہ نہیں دیتے۔ نجاشی اور اس کے ساتھی مسلمان ہوئے۔ کُنَّا مِنۡ قَبۡلِهٖ مُسۡلِمِيۡنَ: ہم تو اس دن سے پہلے ہی مسلمان تھے یعنی حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں ہمارے بھی یہی عقائد تھے۔ اسی طرح یہ آیت حضرت عبد اللہ بن سلامؓ اور ان کے ساتھی جو یہود سے مسلمان ہوئے تھے پر بھی اطلاق پاتی ہے۔ **55**۔ صَبَرُوۡا: یعنی اہل کتاب میں سے وہ لوگ جو تورات پر بھی قائم رہے اور قرآن مجید پر بھی ایمان لائے وہ دوہرا اجر پائیں گے۔ مَّرَّتَيۡنِ کا یہ بھی مطلب ہے کہ دنیا میں بھی اجر پائیں گے اور آخرت میں بھی۔(33:32)(ii)۔ **56**۔ جب حبشہ کا ایک وفد مکہ آیا تو ابو جہل نے اسے بہکانے کی بہت کوشش کی مگر انہوں نے جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کی اور یہی جواب دیا۔ "اہل کتاب میں سے جو مسلمان ہوئے ہیں جب مشرکین سے لغو یعنی خدائی باتوں سے متعلق ہنسی ٹھٹھے کی بات سنتے ہیں تو جاہلوں کو دور ہی سے سلام کہتے ہیں (ii)" یعنی ان سے الجھتے نہیں اور سلامتی سے گزر جاتے ہیں۔ نیز دیکھیں 25:64,73۔

وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ز سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ز لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾
اور تمہارے لیے اعمال ہیں تمہارے سلام ہو تم پر نہیں چاہتے ہم جاہلوں کو

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ
یقیناً تو نہیں ہدایت دیتا جسے تو چاہے و لیکن اللہ ہدایت دیتا ہے جسے

يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ
چاہتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو اور کہا انہوں نے اگر ہم اتباع کریں

الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ
ہدایت کی ساتھ تیرے اچک لیے جاویں ہم اپنے ملک سے کیا نہیں جگہ بنائی ہم نے

لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ
ان کے لیے حرم امن والے ہیں کہ لائے جاتے ہیں طرف اس کی پھل ہر چیز کے

رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ
بطور رزق کے حضور سے ہمارے اور لیکن اکثر ان میں سے نہیں جانتے اور

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ
کتنی ہی ہلاک کیں ہم نے بستیاں جو اترا گئی تھیں اپنے گذارہ پر پس یہ

مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَ
گھر ہیں ان کے نہیں بسائے گئے بعد ان کے مگر کم اور

كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ
ہم ہی باقی رہنے والے ہیں اور نہیں ہے رب تیرا ہلاک کرنیوالا

الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ
بستیوں کو یہاں تک کہ مبعوث کرے ان (بستیوں) کے مرکز میں رسول جو پڑھے ان پر

اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾
آیات ہماری اور نہیں ہیں ہم ہلاک کرنے والے بستیوں کو مگر جبکہ رہنے والے اس کے ظالم ہوں

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ
اور جو دیئے گئے ہو تم کوئی چیز سو سامان ہے زندگی ورلی کا اور

57۔ آنحضرتؐ نے اپنے چچا ابو طالب کے واسطے کوشش فرمائی کہ وہ مرتے وقت ہی کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیں۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ ابو جہل وہاں آیا تھا اور اس نے ابو طالب کو کہا کہ اپنے آباؤ اجداد کے دین کو ہر گز نہ چھوڑنا کہ اسلام قبول کر لو۔ یہ صحیحین کی حدیث میں مذکور ہے کہ یہ آیت اسی شان نزول میں ہے (65:28،1) بخاری"۔ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ: وہ (اللہ) ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ یعنی ہدایت زبردستی نہیں ٹھونسی جاتی۔ جو ہدایت قبول کرنا چاہتا ہے اسے ہی ہدایت ملتی ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ دلوں کی باتوں کو جانتا ہے اس لئے ہدایت کا دینا اس نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے (یعنی اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ملتی ہے (ii)") فرمایا وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ (42:14) اللہ ہدایت ان کو دیتا ہے جو اس (خدا) سے ہدایت طلب کریں۔ اللہ کی طرف جھکیں۔ برے کاموں سے توبہ کریں اور ہدایت پانے کی دعا کریں۔ (29:70)۔ **58**۔ مشرکین قریش سمجھتے تھے کہ اسلام لانے کی وجہ سے کعبہ کی تولیت اور غیر قبائل کے سمجھوتوں اور تجارتی منافعوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مکہ کا یہ امن و امان اور خوشحالی تمہاری کسی تدبیر کی وجہ سے نہیں بلکہ ہماری بخشی ہوئی ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کے ذریعہ نعمت سے ہے۔ سو محمدؐ کو تم قبول کر کے اس سے بھی زیادہ نعماء کے وارث بنو گے اور تمہاری ہلاکت یمان لانے کی وجہ سے سے نہیں بلکہ انکار کرنے کی وجہ سے ہو گی۔ يُجْبٰٓى: یعنی مکہ میں دنیا بھر کے پھل سبزیاں اور دیگر سامان لائے جاتے ہیں۔ "نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا: اچک لئے جائیں اپنے ملک سے یعنی لوگ ہم کو پکڑ کر مار ڈالیں یا لونڈی، غلام بنا کر فروخت کر ڈالیں (ii)"۔ حَرَمًا اٰمِنًا: مکہ کا شہر، حرم میں پودے کاٹنا کسی جانور کو (جو موذی نہ ہو) مارنا۔ کسی کو ناجائز قتل کرنا۔ راستہ سے کسی کی پڑی ہوئی چیز کو اٹھا لینا منع ہے (بخاری 2/1587)۔ **59**۔ "مگر خوشحالیوں کے باوجود گزشتہ امتیں اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے تباہ ہو گئیں تو تم کس طرح بچ سکتے ہو (ii)" نَحْنُ: ہم (اللہ) وارث ہوں گے یعنی اللہ کے حکم سے مؤمنین اس کے وارث ہوں گے۔ "اِلَّا قَلِيْلًا کے معنیٰ ہیں لَا قَلِيْلًا وَ لَا كَثِيْرًا یعنی بالکل نہیں (ii)"۔ **60**۔ "O دنیوی عذاب صرف اعتداء اور سرکشی اور ظلم میں حد سے زیادہ بڑھنے کے وقت نازل ہوتا ہے۔ ورنہ مجرد شرک جس میں سرکشی اور حد سے بڑھنا نہ ہو تو ایسے شرک یا کسی اور گناہ کے لئے وعدہ عذابِ آخرت ہے"۔ 11:117-118۔ فِيْٓ اُمِّهَا: ان بستیوں کی ماں"۔ "بڑی بستی یعنی مکہ میں سے۔ عربی میں بستیوں سے مراد ملک ہوتا ہے (ii)"۔ "نیز جس بستی میں رسول آئے وہ اپنی روحانی تربیت کی وجہ سے بستیوں کی ماں کہلاتی ہے (ح)"۔ **61**۔ دنیوی مال و دولت زندگی میں یا مرنے کے بعد تم سے چھن جائیں گے۔ مگر تمہارے نیک اعمال کا بدلہ اللہ کے ہاں جمع ہے۔ پس نیک کاموں کو اختیار کرو۔ کیا دنیادار اور سچا مؤمن برابر ہو سکتے ہیں! عقل کرو۔

امّن خلق ۲۰ ۵۶۹ القصص ۲۸

زِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦١﴾
زینت ہے اسکی اور جو پاس ہے اللہ کے زیادہ بہتر ہے اور بہت باقی رہنے والا ہے کیا پھر نہیں عقل کروگے تم
اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ
کیا پس جو شخص کہ وعدہ کیا ہے ہم نے اس سے وعدہ اچھا پس وہ ملنے والا ہے اسے مانند اس شخص کی
مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
کہ سامان دیا ہم نے اسے سامان زندگی ورلی کا پھر وہ بروز قیامت
مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٦٢﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ
حاضر کئے ہوؤں میں سے ہوگا اور جس دن وہ پکارے گا انہیں پس کہے گا کہاں ہیں
شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٣﴾ قَالَ الَّذِيْنَ
شریک میرے وہ جن کو تھے تم گمان کرتے کہیں گے وہ لوگ کہ
حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ
ثابت ہوگئی ان پر بات اے رب ہمارے یہ وہ لوگ ہیں جن کو گمراہ کیا ہم نے
اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۡ مَا كَانُوْٓا
ہم نے گمراہ کیا ان کو جیسا کہ گمراہ ہوئے ہم۔ ہم بیزاری ظاہر کرتے ہیں طرف تیری نہ تھے یہ
اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَاۗءَكُمْ
ہماری عبادت کرتے اور کہا جاوے گا پکارو اپنے شریکوں کو
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ
پس وہ بلائیں گے انہیں پس نہ وہ جواب دیں گے انہیں اور وہ دیکھیں گے عذاب
لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ
کاش کہ وہ ہوتے ہدایت پاتے اور جس دن وہ پکاریں گے انہیں
فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٦﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ
پس کہے گا کیا جواب دیا تھا تم نے رسولوں کو پس پوشیدہ ہو جاویں گی ان پر
الْاَنْۢبَاۗءُ يَوْمَىِٕذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿٦٧﴾ فَاَمَّا مَنْ
خبریں اس دن پس وہ نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے پس جس نے

62۔ فَهُوَ لَاقِيْهِ: پھر وہ اس (وعدہ) کو پا بھی لینے والا ہو۔ مُحْضَرِيْنَ: فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ (30:17) یعنی عذاب میں حاضر کئے گئے لوگوں میں سے ہوں گے۔ اس آیت میں مؤمن اور کافر کا حال بیان ہوا ہے کہ آخرت میں برابر نہیں ہوں گے۔ مؤمن جنت میں جائے گا اور کافر عذاب میں حاضر کیا جائے گا۔ **63،64**۔ تفسیر کشاف۔ جامع البیان میں قَالَ الَّذِيْنَ سے مراد ان کے گمراہ کرنے والے مشرکوں کے سردار ہیں۔ کفار کے ان سرداروں نے عوام کو غیر اللہ کی عبادت پر لگا رکھا تھا۔ اور اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا سے یہ مراد ہے کہ ہم نے عوام کو مجبور کر کے گمراہ نہیں کیا بلکہ جس طرح ہم اپنے اختیار سے گمراہ ہوئے وہ بھی اپنے ہی اختیار سے گمراہ ہوئے (ح)"۔ " تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ: ہم تیرے پاس آج اپنی گمراہی سے براءت ظاہر کرتے ہیں۔ یعنی بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور تیری (خدا کی) طرف آتے ہیں۔ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ: وہ ہماری عبادت نہ کرتے تھے بلکہ وہ اپنے توہمات اور خیالات کی پیروی کرتے تھے (ii)" جن لوگوں پر قول ثابت ہو گیا یعنی جن پر عذاب کا نازل ہونا مقدر ہو گیا تھا وہ (مشرکوں کے سردار) کہیں گے اے ہمارے رب یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا۔ **65**۔ جن ہستیوں کی عبادت کی جاتی تھی ان کو جواب دینے کے لئے کہا جائے گا مگر وہ جواب دینے پر راضی نہ ہوں گے یا کہیں گے کہ ہمیں کچھ خبر نہیں۔ یا یہ مزعومہ شرکاء بت وغیرہ ہیں جو نہ دنیا میں بول سکے نہ ہی آخرت میں (6:95)۔" وَ رَاَوُا الْعَذَابَ: اور (مشرک) مقررہ عذاب دیکھ لیں گے (ii)" دل میں کہیں گے کہ کاش ہم ہدایت کو قبول کر لیتے۔ **66**۔ يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ: جس دن (خدا) ان کو پکارے گا اور کہے گا کہ تم نے رسولوں (کے وعظ) کا کیا جواب دیا تھا (ii)۔ **67**۔" فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَاۗءُ: جب پتہ لگے گا کہ جہنم میں داخل ہونا ہے تو اس دن ان کو ساری دلیلیں بھول جائیں گی (ii)"۔ فَهُمْ لَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ: وہ آپس میں مشورہ نہ کر سکیں گے یعنی کسی کو جواب نہ بن پڑے گا۔

تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ
توبہ کی اور ایمان لایا اور کی نیکی پس قریب ہے کہ وہ ہو
الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ
کامیابوں میں سے اور رب تیرا پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے
مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا
نہیں ہے ان کے لیے اختیار پاک ہے اللہ اور بلند ہوا اس سے جو
يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا
وہ شریک بناتے ہیں اور رب تیرا جانتا ہے اسے جو چھپاتے ہیں سینے ان کے اور جو
يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِى
وہ ظاہر کرتے ہیں اور وہ اللہ ہے نہیں کوئی خدا سوائے اسکے اس کیلئے ہے سب تعریف
الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ؗ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٧١﴾
دنیا اور آخرت میں اور اس کے لیے ہے حکومت اور طرف اسکی تم لوٹائے جاؤ گے
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى
تو کہدے بتاؤ تو سہی اگر کردے اللہ تم پر رات ہمیشہ تا
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ
روز قیامت کونسا خدا سوائے اللہ کے لاوے گا تمہارے پاس روشنی
اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿٧٢﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ
کیا پس نہیں تم سنتے تو کہدے بتاؤ تو سہی اگر کردے اللہ
عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ
تم پر دن ہمیشہ تا روز قیامت کونسا خدا ہے
غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا
سوائے اللہ کے لاوے گا تمہارے پاس رات کہ آرام کرو تم اس میں کیا پس نہیں
تُبْصِرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ
تم دیکھتے اور اپنی رحمت سے اس نے بنائے تمہارے لیے رات اور دن

68۔ پس جس نے (دنیا میں) توبہ کی اور نیک اعمال کئے تو وہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ **69**۔ یَخۡتَارُ: اختیار کرتا ہے یعنی رسالت کے منصب کے لئے چن لیتا ہے۔ کفار آنحضرتؐ کے متعلق اعتراض کرتے تھے کہ مکہ اور طائف کے شہروں کے کسی بڑے سردار پر رسالت اترنی چاہئے تھی۔ سو جواب دیا کہ اختیار اس معاملہ میں اللہ کا ہے۔ نہ کہ ان کا جو (خدا کا) شریک بناتے ہیں(ii)۔ **71**۔ اَلۡحُکۡمُ: حاکمیت۔ اقتدار۔ **72**۔ اَرَءَیۡتُمۡ: بتاؤ تو سہی۔ ذرا سوچو!

لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ

تاکہ آرام پاؤ تم اس میں اور تاکہ چاہو تم فضل اس کا اور تاکہ تم

تَشْكُرُوْنَ (۷۳) وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

شکر کرو اور جس دن پکارے گا انہیں پس کہے گا کہاں ہیں شریک میرے

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ (۷۴) وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ

وہ کہ جن کو تھے تم گمان کرتے اور نکالیں گے ہم ہر امت میں سے

شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ

ایک گواہ پھر کہیں گے ہم لاؤ اپنی دلیل پس وہ جان لیں گے کہ

ع ۵ / ۱۰ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ (۷۵) اِنَّ

حق اللہ کے لیے ہے اور کھو یا جاوے گا ان سے جو تھے وہ افترا کرتے یقیناً

قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ وَاٰتَيْنٰهُ

قارون تھا قوم میں سے موسیٰ کی پس زیادتی کی اس نے ان پر اور دیا تھا ہم نے

مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي

اُسے خزانوں میں سے اس قدر کہ یقیناً کنجیاں اس کی البتہ تھکا دیتی تھی جماعت

الْقُوَّةِ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا

طاقت والی کو جب کہا اسے قوم نے اس کی نہ اکڑ یقیناً اللہ نہیں

يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ (۷۶) وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ

پسند کرتا اکڑنے والوں کو اور طلب کر اس میں جو دیا تجھے اللہ نے گھر

الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ

آخری اور نہ بھول حصہ اپنا دنیا سے اور احسان کر جیسا کہ

اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ اِنَّ

احسان کیا اللہ نے تجھ پر اور نہ چاہ فساد زمین میں یقیناً

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ (۷۷) قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى

اللہ نہیں پسند کرتا فساد کرنے والوں کو اس نے کہا سوائے اسکے نہیں کہ میں دیا گیا ہوں وہ (مال)

74۔"تاکہ تم شکر کرو": زبانی طور پر اللہ کی حمد و ثنا کرو اور عملی طور پر اللہ کے دیئے ہوئے مال سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ **76**۔ گواہ یعنی ان کا نبی، خلیفہ، جانشین جو نیک بخت تھے اور توحید کی تعلیم دیتے تھے منکروں کو ملزم کرنے کے لئے بطور گواہ لائے جائیں گے کہ انہوں نے لوگوں کو شرک کی تعلیم نہیں دی تھی۔ اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ: یعنی وہ جان لیں گے کہ حق (بات) اللہ کی طرف ہے۔ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ یعنی ان کے شرک کا افتراء ان کے کام نہیں آئے گا۔ **77**۔ قارون قوم موسیٰؑ سے تھا۔ فرعون کی طرف سے بنی اسرائیل پر مظالم ڈھاتا تھا۔ چونکہ وہ وزیر خزانہ تھا لہٰذا بنی اسرائیل کو مزدوری بھی ادا کرتا تھا۔ سونے کی کانوں کا انچارج بھی تھا۔ بائیبل میں اس کا نام KORAH آتا ہے۔(گنتی 16:19)۔" فَبَغٰى عَلَيْهِمْ: یعنی ان (بنی اسرائیل) پر ظلم کرتا تھا(ii)"۔ تَنُوْٓاُ: (اپنے بوجھ کی وجہ سے) ایک طاقتور جماعت کو تھکا دیتی تھیں (اٹھاتے وقت) یا جھکا دیتی تھیں (اپنے بوجھ کی وجہ سے) تَنُوْٓاُ جیسے فرمایا نَئَاَ بِجَانِبِهٖ: یعنی (اللہ کی طرف) جھکا۔ مَفْتَاح (مفرد): خزانہ۔ مِفْتَاح (مفرد): چابی۔ ان دونوں کی جمع مَفَاتِحَ ہے یعنی خزانے، چابیاں۔ **78**۔ نہ بھول اپنا حِصَّہ دنیا سے یعنی دنیا میں جو تجھے نصیب میں ملا ہے اسے اپنی آخرت سنوارنے کے لئے خرچ کرنا نہ بھول۔ بلکہ دنیا میں جائز کمائی کھا اور لوگوں سے حسن سلوک کر یعنی غرباء کی مدد کر۔ لَا تَبْغِ الْفَسَادَ: فساد (پھیلانا) پسند نہ کر۔ یعنی موسیٰؑ سے ضد نہ کر۔

عِلْمٍ عِنْدِيْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ
بوجہ علم کے جو میرے پاس ہے کیا نہیں اس نے جانا کہ اللہ نے یقیناً ہلاک کیا

قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ
پہلے اس کے قوموں میں سے انہیں کہ جو زیادہ سخت تھے اس سے قوت میں اور زیادہ تھے

جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ
جمعیت میں اور نہ پوچھے جائیں گے متعلق اپنے گناہوں کے مجرم پس وہ نکلا

عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ
اپنی قوم پر اپنی زینت میں کہا ان لوگوں نے جو چاہتے تھے

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ
زندگی ورلی اے کاش ہو ہمارے لیے مانند اس کی جو دیا گیا قارون

اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۸۰﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
یقیناً وہ البتہ بڑے نصیبہ والا ہے اور کہا ان لوگوں نے جو دیئے گئے علم

وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا
افسوس تم پر ثواب اللہ کا ہے بہتر اس شخص کے لیے جو ایمان لایا اور کی نیکی اور نہیں

يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ
سکھلائی جاتی یہ بات مگر صبر کرنے والوں کو پس دھنسا دیا ہم نے اُسے اور گھر کو اسکے زمین میں

فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا
پس نہ تھی اس کیلئے کوئی جماعت کہ وہ مدد کرتے اس کی بجز اللہ کے اور نہ

كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا
تھا وہ مدد طلب کرنیوالوں میں سے اور صبح کی ان لوگوں نے جنہوں نے تمنا کی تھی

مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ
مرتبہ کی اس کے کل کہتے تھے تعجب ہے اللہ کشادہ کرتا ہے

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَاۤ
رزق جس کے لیے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اور تنگ کرتا ہے اگر نہ ہوتا

79۔" اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ: میں نے اپنے علم کے بل بوتے سے وہ مال کمایا ہے یعنی اپنی لیاقت یا مہارت کی وجہ سے یہ دولت مجھے حاصل ہوئی ہے۔ قارون کو اس کی لیاقت کی وجہ سے خزانوں کا افسر بنایا گیا تھا۔اس کی ذاتی دولت نہ تھی بلکہ قوم کی دولت تھی۔اس وجہ سے قارون کے مقابلہ میں قوموں اور امتوں کی دولت کو پیش کیا گیا ہے(ii)"۔ قارون کا یہ متکبرانہ قول کہ یہ سب مال و دولت مجھے اپنے ذاتی علم اور کوشش کی بنا پر ملا ہے اللہ کے مؤمن بندے سلیمانؑ کے قول سے کتنا مختلف ہے جس نے تمام دولت، عزت، جاہ و جلال کے بارہ میں فرمایا کہ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ یہ سب کچھ میرے رب کے فضل سے مجھے عطاء ہوا ہے۔اَشَدُّ مِنْهُ: یعنی قارون سے بھی زیادہ پچھلی قوموں کے پاس خزانے تھے۔ مطلب یہ کہ مال اور قوت باعث فضیلت نہیں ہیں۔ایسا ہوتا تو پچھلی قومیں تباہ نہ ہوتیں۔ مجرم اپنے گناہوں کے بارے میں پوچھے نہیں جائیں گے۔ کیونکہ ان کے جرموں کا اثر ان کے چہروں پر عیاں ہوگا اور سوال کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ جیسے فرمایا کہ مجرم اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ(55:40،42)۔نیز ان کے اعضاء بھی بول پڑیں گے(36:66)۔**81**۔اللہ کا ثواب صبر کرنے والوں کو ملتا ہے۔یعنی استقامت دکھانے والوں کو ثواب عطا ہوتا ہے۔**82**۔زلزلہ وغیرہ میں تباہ ہو گیا۔یا ذلیل ہو کر تباہ ہو گیا جیسا کہ اگلی آیت کے مفہوم سے ظاہر ہے ۔ فَخَسَفْنَا: پس ہم نے (اسے) زمین میں دھنسا دیا۔ یعنی زمینی تودے(Land Sliding)ہر زمانہ میں گرتے ہیں جس سے کئی لوگ ان کے نیچے دب کر جان گنوا بیٹھتے ہیں۔ یا زلزلہ میں زمین کے اندر دب کر مر گیا۔ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ: کوئی جماعت نہ تھی جو اس کی مدد کرتی۔اور مَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ: اور نہ ہو سکا مدد طلب کرنیوالوں میں سے (یعنی اتنی بھی فرصت نہ ملی کہ مدد کے لئے لوگوں کو بُلا سکے) اس لئے ہلاک ہو گیا۔

اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
یہ کہ احسان کیا اللہ نے ہم پر البتہ دھنسا دیتا ہمیں تعجب ہے کہ نہیں کامیاب ہوتے

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ
کافر یہ گھر پچھلا ہم بناتے ہیں اسے ان لوگوں کے لیے جو

لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ
نہیں چاہتے بڑائی زمین میں اور نہ فساد اور انجام

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۴﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ
متقیوں کے لیے ہے جو شخص لائے گا نیکی تو اسکے لیے بہتر (بدلہ) ہے اس سے اور

مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ
جو شخص لاوے گا بدی تو نہ بدلہ دیا جاویگا ان لوگوں کو جنہوں نے کیں بدیاں

اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ
مگر اسکا جو تھے وہ کرتے یقیناً وہ جس نے فرض کیا تجھ پر

الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ
قرآن البتہ لوٹانے والا ہے تجھے طرف مکہ کی تو کہہ رب میرا زیادہ جانتا ہے اسے جو لایا

بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۶﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا
ہدایت اور اسے جو گراہی کھلی کھلی میں ہے اور نہ تھا تو امید رکھتا

اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا
کہ اتاری جاویگی طرف تیری کتاب مگر رحمت طرف سے رب کی تیرے پس نہ

تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ
ہو تو ہرگز مددگار کافروں کا اور نہ روکیں وہ تجھے

اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَ
آیات سے اللہ کی بعد اس کے کہ اُتاری گئیں طرف تیری اور بلا طرف اپنے رب کی اور

لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
نہ ہو تو ہرگز مشرکوں میں سے اور نہ پکار ساتھ اللہ کے کوئی خدا

83۔ مَكَانَهٗ: اس کے مرتبہ کی (تمنا کی تھی)۔ وَيْكَاَنَّ: "وے" افسوس اور ندامت اور تعجب کا کلمہ ہے۔ كَاَنَّ: تحقیق اور تاکید کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک وَيْكَ اصل میں وَيْلَكَ ہے۔ لام محذوف ہو گیا ہے۔ اور (رزق) کو تنگ کرتا ہے جس کے متعلق چاہتا ہے۔ اس آیت کا مضمون یہ ہے کہ قارون جتنی دولت و حشمت کی آرزو کرنے والوں نے جب قارون کا برا انجام دیکھا تو کہنے لگے کہ مال و دولت اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مال کی وجہ سے اس سے راضی بھی ہے۔ اللہ اپنی حکمت سے کسی کو کم اور کسی کو زیادہ رزق عطاء کرتا ہے۔ یہ اللہ کا احسان ہے کہ ہم قارون جیسی حالت اور انجام سے محفوظ رکھے گئے ہیں۔ 84۔ نادانوں نے قارون کی دولت و حشمت کو دیکھ کر کہا کہ وہ بڑی اچھی قسمت کا مالک ہے فرمایا کہ اصل قسمت تو آخرت کا ملنا ہے جو دائمی ہے۔ جبکہ دنیا کا مال عارضی ہے۔ آخرت میں کامیابی کو طلب کرنے والے دنیوی مالوں کے اکٹھا کرنے کی طرف نہیں ہوتے۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ: اور آخرت کا اچھا انجام تو متقیوں کے لئے ہے۔ 85۔ نیکی کرنے والوں کو بہتر اجر ملے گا اور برائیاں کرنے والوں کو برائی کے برابر سزا ہو گی (اپنی حکمت سے اللہ جسے معاف کرنا چاہے تو معاف بھی فرما سکتا ہے)۔ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ: (ان برائیوں کے مطابق) جو وہ کرتے تھے۔ 86۔ فرض کیا تجھ پر قرآن (کی تعلیم) کو۔ یعنی اگر محمدؐ مکہ کی طرف لوٹ کر واپس نہ آئے تو یہ قرآن کی سچائی پر ایک حرف ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ قرآنی شریعت کی قسم کھا کر کیا ہے۔ جو اللہ کے فضل سے پورا ہو کر رہے گا (ii)۔ مَعَادٍ: عَود یعنی واپس لوٹنے کی جگہ۔ ٹھکانہ۔ یہاں مکہ مراد ہے (راغب، ابن عباس، بخاری)۔ یہ آیت دورانِ سفرِ ہجرت جب آنحضر تمقّام جُحْفَه پہنچے تو نازل ہوئی تھی کہ آنحضورؐ واپس مکہ فاتحانہ انداز سے آئیں گے۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا۔ ہجرت کے آٹھ سال بعد آنحضرتؐ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاتحانہ طور پر مکہ میں داخل ہوئے۔ 87۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کو قبل از بعثت اپنے نبی بنائے جانے کا علم نہیں ہوتا۔ "پس تو ہر گز نہ ہو کافروں کا مددگار" یعنی کفار کو اپنا نہ سمجھ۔ مؤمنوں کو اپنا سمجھ اور آیات کی تبلیغ کر۔ سُستی نہ کرنا جو کفار کے لئے مددگار ثابت ہو۔ اِلَّا رَحْمَةً: مگر (کتاب کا ملنا) یہ رحمت ہے۔ 88۔ وَلَا يَصُدُّنَّكَ: (یہ بشارت ہے کہ) مخالفین تجھے اللہ کے حکموں (آیات) کی پیروی (تبلیغ) سے نہ روک سکیں گے۔ وَادْعُ: اور (لوگوں کو) بلا اپنے رب کی طرف۔ نہ ہو تو مشرکوں میں سے یعنی گو کہ وہ آپ کے رشتہ دار ہی ہوں مشرکین (کی رسومات اور بدعقائد) سے اجتناب رکھ۔ چونکہ تیرے پاس اللہ کی بین آیات آ چکی ہیں لہٰذا تو مشرکوں میں سے نہیں ہو سکتا۔

اُخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ
دوسرا نہیں کوئی خدا سوائے اسکے ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے سوائے ذات کے اس کی
لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۸۸
اس کیلئے حکومت ہے اور طرف اسکی لوٹائے جاؤگے تم

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۱
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
الٓمّٓ ۲ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا
الف۔لام۔میم کیا گمان کیا لوگوں نے کہ وہ چھوڑ دیئے جاویں گے اس پر کہ وہ کہدیں کہ ہم
اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۳ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ
ایمان لائے اور وہ نہیں آزمائے جائیں گے اور یقیناً یقیناً آزمایا ہم نے ان کو جو
قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ
پہلے تھے ان سے پس ضرور جان لے گا اللہ انہیں جنہوں نے سچ بولا اور البتہ ضرور جان لیگا وہ
الْكٰذِبِيْنَ ۴ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ
جھوٹوں کو کیا گمان کیا ان لوگوں نے جو کرتے ہیں بدیاں
اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۵ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا
کہ وہ آگے بڑھ جائیں گے بُرا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں جو شخص کہ ہے امید رکھتا
لِقَاۗءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ
ملاقات کی اللہ کی تو یقیناً میعاد اللہ کی البتہ آنے والی ہے اور وہ خوب سننے والا
الْعَلِيْمُ ۶ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ
خوب جاننے والا ہے اور جس نے جہاد کیا تو سوائے اسکے نہیں کہ وہ جہاد کرتا ہے اپنی جان کے لیے

89۔ وَجْهَهٗ: اللہ کی ذات یا اس کے ظہور کی صفات۔ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ: یعنی دنیا کی سب مادی چیزیں ہلاک ہو جائیں گی۔ ہاں سوائے آخرت کی روحانی نعماء کے جیسے روحانی علوم، جنت، فرشتے، اللہ کی ذات کے کیونکہ یہ سب اللہ کے ظہور کی آیات ہیں۔ ان پر کبھی فنا نہ ہو گی(ii)"اور وہ نیک اعمال جو رضاء الٰہی کی خاطر سے کئے گئے ہوں (ان کا اجر دائمی روحانی آخرت کی زندگی ہو گی جو کبھی منقطع نہ ہو گی) لَهُ الْحُكْمُ: کائنات میں حکم اور فیصلہ اللہ ہی کا نافذ ہے۔ اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے جبکہ دنیا کی ہر چیز فانی ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات ہمیشہ رہنے والی ہے تو ہمیں اللہ کی رضا کے مطابق رہ کر زندگی گزارنی چاہئے تا اس کے نتیجہ میں ہمیں آخرت کی ابدی روحانی زندگی عطا ہو (نیز دیکھیں 28-55:27) دنیا کی ہر چیز فانی ہے سوائے اللہ کی ذات کے۔

29۔ سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ (مکی)

2۔ الٓمّٓ: مخفف ہے اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ کا یعنی میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ 3۔ "O اللہ کے بندے ہمیشہ بلاؤں میں ڈالے گئے تا ان کے گناہ بخشے جائیں اور ان کا مرتبہ زیادہ ہو اور وہ مقبول الٰہی بن جائیں۔" فتنہ یعنی کفار کے مظالم۔ (دیکھیں آیت نمبر 11)۔ 4۔ فَلَيَعْلَمَنَّ: پس (اللہ) ضرور ظاہر کر دے گا۔ یعنی علم ازلی کو علم وقوعہ سے بدل دے گا تا جزاء و سزا کا جواز قائم ہو جائے۔ اگرچہ اللہ خوب جانتا ہے کہ کس نے کیا کرنا ہے (کیونکہ اللہ عالم الغیب والشہادۃ ہے) مگر جزاء و سزا اس وقت دیتا ہے جب کوئی وہ کام کر چکتا ہے(ii)"۔ مصائب اور مشکلات روحانی مراتب کو بڑھانے اور سچے ایمان والوں اور جھوٹے ایمان والوں میں فرق ظاہر کرنے کیلئے آتی ہیں۔ (دیکھیں 3:141)۔ 5۔ يَّسْبِقُوْنَا: کہ (سزا سے بچ کر) ہم پر سبقت لے جائیں گے (آیت نمبر 3 اور 4 مؤمنین کو کہیں جو گرفتار اذیت تھے اور آیت نمبر 5 کافروں کو کہی جو مسلمانوں کو ایذائیں پہنچاتے تھے۔)"یعنی ہماری گرفت سے بچ جائیں گے اور جزاء سزا کا قانون ان پر نہیں چلے گا (ح)"۔ 6۔ ترجمہ۔ ان کی لقاء الٰہی کی امید ضرور پوری ہو گی اللہ کے مقرر کردہ وقت پر۔"O جو دعا خدا کو پانے کیلئے کی جائے اسے (خدا) ضرور قبول کرتا ہے۔"(برکات الدعا ص10)۔ (نیز دیکھیں۔ 2:187)۔ 7۔ یہاں تلوار (قتال) کا جہاد مراد نہیں کیونکہ یہ سورۃ مکی ہے۔ اس وقت تک قتال کے جہاد کا حکم نہیں ملا تھا۔ سیفی جہاد کا حکم ہجرت مدینہ کے بعد ہوا ہے۔ یہاں جہاد سے مراد اللہ کی راہ میں کوشش کرنا ہے۔ جیسے فرمایا اَلَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی اللہ کی راہ میں اللہ کو پانے کی کوشش کرنا۔ اسی طرح فرمایا وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا یعنی تبلیغ قرآن کا کام کرنا۔ اسے بڑا جہاد قرار دیا۔ نیز کفار کے ظلم و ستم سہنا بھی جہاد فی سبیل اللہ ہے اور نفس کا جہاد بھی اللہ کی راہ میں جہاد ہے یعنی نفس دُئی کی قربانی کرنا۔ خواہشات بد کو مارنا۔

إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
یقیناً اللہ البتہ بے پرواہ ہے تمام دنیا سے اور وہ لوگ جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ
اور کیں نیکیاں البتہ دور کردیں گے ہم ان سے بدیاں ان کی اور
لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ وَوَصَّيْنَا
البتہ بدلہ دیں گے ہم انہیں اچھا اس سے جو تھے وہ کرتے اور تاکیدی حکم دیا ہم
الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ
نے انسان کو ماں باپ کے متعلق نیکی کا اور اگر جھگڑیں وہ تجھ سے تاکہ شریک بنائے تو
بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۭ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ
ساتھ میرے اسے کہ نہیں تجھے جس کا کوئی علم تو نہ اطاعت کیجیو ان کی طرف میری لوٹنا ہے تم کو
فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
پس میں آگاہ کروں گا تم کو اس سے کہ تھے تم عمل کرتے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠﴾ وَمِنَ
کیں نیکیاں البتہ ضرور داخل کریں گے ہم انہیں نیکوں میں اور بعض
النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ
لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں ایمان لائے ہم اللہ پر پس جب اُسے ایذا دی گئی بارہ میں اللہ کے
جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ
قرار دیا عذاب کو لوگوں کے مانند عذاب کے اللہ کے اور یقیناً اگر آئے مدد
مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ
طرف سے رب کی تیرے ضرور وہ کہیں گے یقیناً ہم تھے ساتھ تمہارے کیا نہیں ہے اللہ
بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١١﴾ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ
بہت جاننے والا اسے جو سینوں میں ہے تمام دنیا کے اور جان لے گا اللہ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿١٢﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
انہیں جو ایمان لائے اور البتہ جان لے گا منافقوں کو اور کہا ان لوگوں نے جنہوں نے

8۔ عمل صالحہ: ایمان سے مطابقت رکھنے والا عمل یا مناسب حال عمل ۔ مثلاً عید کے دن روزہ رکھنا عمل صالحہ نہ ہو گا۔ ایمان لا کر اعمال صالحہ کرنے والوں کی پہلی کردہ بدیاں معاف ہوں گی اور آئندہ نیکیاں کرنے کی توفیق ملے گی۔ **9**۔ مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، احمد بن حنبل میں مذکور ہے کہ یہ آیت حضرت سعد بن ابی وقاص کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ 18، 19 سال کے تھے جب ایمان لائے۔ ان کی ماں حمنہ بنت سفیان بن امیہ کو جب معلوم ہوا کہ بیٹا مسلمان ہو گیا ہے تو اس نے اس سے کہا کہ اگر وہ محمدؐ کا انکار نہ کرے گا تو میں نہ کھاؤں پیؤں گی نہ سایہ میں بیٹھوں گی۔ فرمایا کہ اللہ کا حق ماں باپ کے حق سے زیادہ ہے ۔ والدین کی خاطر سے دین ترک نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں دنیوی امور میں (جن میں شرک نہ ہو) والدین سے حسن سلوک کرنا چاہیئے۔ اگر والدین شرک پر مجبور کریں تو وہاں سے ہجرت کر جاؤ۔ حُسْنًا: احسن طور پر "قول لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةٍ میں اسی مضمون کو بیان کیا گیا ہے (ح)"۔ "فَلَا تُطِعْهُمَا: یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کی فرمانبرداری اب لازم نہیں رہی بلکہ یہ ہے کہ اس خاص حکم (شرک کرنے کا) میں فرمانبرداری نہ کرنا(ii)"۔ **10**۔ فِي الصّٰلِحِيْنَ: نیکوں (کے زمرہ) میں۔ **11**۔ یہاں منافقین کا حال بیان کیا گیا ہے۔ فِتْنَةَ النَّاسِ: لوگوں (یعنی کفار) کا مسلمانوں کو ستانا۔ جب تیرے رب کی طرف سے مدد آئے سے مراد جب مسلمانوں کو خدا کامیابی دیتا ہے (4:142) تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اللہ پر اور ہم تو تمہارے ساتھی ہیں۔ مگر جب ان کو کفار کی طرف سے ایذا پہنچتی ہے تو اس فتنہ کو اللہ کی طرف سے سزاء قرار دیتا ہے ۔ یہ منافقت ہے یعنی دوگلا پن۔ "کیا اللہ اسے جو تمام دنیا کے سینوں میں ہے خوب طرح نہیں جانتا"۔ **12**۔ اللہ ظاہر کر دے گا جو ان کے دلوں میں چھپا ہوا ہے اور مؤمنوں اور منافقوں میں بھی فرق کر دے گا (3:180، 47:32)۔

كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ
کفر کیا ان کو جو ایمان لائے پیروی کرو راہ ہماری کی اور اٹھالیویں گے ہم
خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ
غلطیاں تمہاری حالانکہ نہیں وہ اٹھانے والے غلطیاں ان کی کچھ بھی
اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ١٣ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ
یقیناً وہ البتہ جھوٹے ہیں اور ضرور وہ اٹھاویں گے اپنے بوجھ اور بوجھ ساتھ
اَثْقَالِهِمْ ز وَلَيُسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا
اپنے بوجھوں کے اور ضرور وہ پوچھے جائیں گے بروز قیامت اس سے جو تھے وہ
يَفْتَرُوْنَ ١٤ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ ع ١٣
افترا کرتے اور یقیناً یقیناً بھیجا ہم نے نوح کو طرف قوم کے اس کی پس وہ ٹھہرا
فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ
ان میں ہزار سال بجز پچاس سال کے پس پکڑا انہیں
الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ١٥ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ
طوفان نے جبکہ وہ ظالم تھے پس نجات دی ہم نے اُسے اور
السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ١٦ وَاِبْرٰهِيْمَ
کشتی والوں کو اور بنایا ہم نے انہیں ایک نشان تمام دنیا کے لیے اور (بھیجا) ابراہیم کو
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ
جب کہا اس نے اپنی قوم کو عبادت کرو اللہ کی اور ڈرو اس سے یہ بہتر ہے
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ١٧ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
تمہارے لیے اگر ہو تم جانتے سوائے اسکے نہیں کہ تم عبادت کرتے ہو سوائے
اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ
اللہ کے بتوں کی اور بناتے ہو تم جھوٹ یقیناً وہ لوگ جن کی تم عبادت کرتے ہو
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا
سوائے اللہ کے نہیں قدرت رکھتے وہ تمہارے لیے رزق کی پس طلب کرو

13۔ حضرت عمرؓ جب ایمان لائے تو ابوسفیان اور حرب بن امیہ بن خلف نے مل کر حضرت عمرؓ سے یہی کہا تھا کہ تم یہ دین چھوڑ دو۔ خدا کے آگے ہم آپ کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں۔ وَ لْنَحْمِلْ میں "و" کا ترجمہ اردو کے لحاظ سے "اور" کی بجائے لفظ "تو" سے صحیح طور پر ادا ہوتا ہے یعنی "تو ہم اٹھا لینگے"۔ 14۔ مگر یہ ایک افتراء ہے۔ کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ اپنے ذمہ نہیں لے سکتا (17:16،35:19،70:11)۔ " وَ اَثْقَالًا : وہ اس افتراء کا بوجھ اور اپنے دیگر اضلال کے بوجھوں کے علاوہ ان لوگوں کے بوجھ بھی اٹھائیں گے جن کو اپنے افتراء کی وجہ سے دھوکا دیتے ہیں (ii)" وَ مَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ (29:13)" حالانکہ وہ انکی غلطیاں کچھ بھی نہیں اٹھانیوالے"۔ 15۔ "حضرت نوحؑ کی عمر 950 سال بتائی گئی ہے۔ بائیبل میں بھی یہی لکھا ہے۔ اس کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ نوحؑ کی شریعت 950 سال تک جاری رہی۔ حضرت ابراہیمؑ کے متعلق فرمایا وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ (37:84) یعنی ابراہیمؑ بھی نوحؑ کے متّبعین میں سے تھے۔ حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے درمیان ساڑھے نو سو سال کا فرق ہے اس طرح نوحؑ کی عمر اول ابراہیمؑ تک لمبی ہوئی اور پھر حضرت یوسفؑ بلکہ حضرت موسیٰؑ تک لمبی ہوئی۔ پس اس سے مراد نوحؑ کی عمر نہیں ہو سکتی بلکہ ان کی نبوت یعنی شریعت کا کل زمانہ مراد ہے (ii)"۔ 16۔ جَعَلْنٰهَآ: ها سے مراد کشتی ہے جسے اٰيَةً یعنی (عبرت) کی نشانی بنایا اس علاقہ کے تمام لوگوں کیلئے۔ 17۔ عراق سے ہجرت کے بعد حضرت ابراہیمؑ الخلیل (HIBRON) فلسطین میں آ کر رہے تھے ۔

18۔"تم بتوں کی بجائے اللہ سے رزق طلب کرو یعنی اللہ کے بتائے ہوئے قوانین کے مطابق رزق حاصل کرنے کی کوشش کرو(ii)"۔ **19**۔(ابراہیمؑ کا بیان کرتے کرتے آیات 18 تا 24 ضمناً بیچ میں آگئی ہیں۔ لہذا آیت 18 کے بعد آیت 25 سے پھر ابراہیمؑ کے تسلسل میں بیان جاری ہے۔) اَلْبَلٰغُ: (پیغام کو) پہنچا دینا۔ یعنی رسول پر صرف پیغام الٰہی کو پہنچا دینے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ ہدایت کا دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ رسول کے ذمہ نہیں ہے کہ زبردستی ہدایت تھونپ دے (28:57)۔**20**۔ یعنی اگر اللہ پہلی بار تمہیں پیدا کر سکتا ہے تو دوسری دفعہ بھی پیدا کر سکے گا۔ "اللہ کی صفت خلق ہمیشہ سے جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گی(iv)" (درس القرآن ایم۔ٹی۔اے پر)۔ **21**۔ یعنی نسلاً بعد نسل لوگ پیدا ہوتے اور مرتے ہیں۔ اور منکر تباہ اور مؤمن کامیاب ہوتے ہیں۔ اللہ قادر ہے۔ اب بھی ایسا ہی ہوگا۔ اسی طرح مرنے کے بعد آخرت میں پھر (روحانی) پیدائش ہوگی۔ **22**۔ "اللہ کا علم کامل جس شخص یا قوم کو عذاب کا مستحق قرار دیتا ہے اس کو عذاب دیتا ہے۔ نہ یہ کہ اندھا دھند بغیر استحقاق کے عذاب دیتا ہے(ii)"۔ **23**۔ مُعْجِزِيْنَ: یعنی تم زمین میں گھس کر نہ آسمان پر چڑھ کر اللہ کی گرفت سے بچ سکتے ہو۔ اسلام نے کامیاب اور تم کفار نے ناکام ہونا ہی ہونا ہے۔ تم ہمیں بے بس نہیں کر سکتے۔ خدا کے مقاصد کو تم ناکام نہیں کر سکتے ۔**24**۔ وہ امید ہی نہیں رکھتے کہ اللہ ان کو قیامت کے دن اٹھائے گا اور رحم برتے گا۔ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے سے اس کے میرے متعلق حسن ظن یا سوء ظن کے موافق سلوک کرتا ہوں۔ سو کفار کے سوء ظن کے بدلہ میں ان کو عذاب دے گا۔

امّن خلق ٢٠ ۔ ٥٧٧ ۔ العنكبوت ٢٩

عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ
پاس سے اللہ کے رزق اور عبادت کرو اس کی اور شکر کرو اس کا طرف اس کی

تُرْجَعُوْنَ ﴿١٨﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ
تم لوٹائے جاؤ گے اور اگر تم تکذیب کرو تو یقیناً تکذیب کی قوموں نے

قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٩﴾ اَوَ
پہلے تم سے اور نہیں ہے رسول پر مگر پہنچا دینا کھلا کھلا کیا

لَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ
نہیں دیکھا انہوں نے کہ کس طرح ابتداء کرتا ہے اللہ پیدائش کی پھر دوبارہ کرے گا اُسے یقیناً

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٢٠﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ
یہ اللہ پر آسان ہے تو کہدے سفر کرو زمین میں

فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ
پھر دیکھو کس طرح شروع کی پیدائش پھر اللہ پیدا کرے گا

النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢١﴾
پیدائش پچھلی یقیناً اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ
عذاب دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور رحم کرتا ہے جس پر چاہتا ہے اور طرف اس کی

تُقْلَبُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى
تم پھیرے جاؤ گے اور نہیں تم ہرگز عاجز کرنے والے زمین میں اور نہ

السَّمَآءِ ؗ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٢٣﴾ ع ٩ / ١٤
آسمان میں اور نہیں تمہارے لیے سوائے اللہ کے کوئی دوست اور نہ مددگار

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِكَ
اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا آیات کا اللہ کی اور ملنے کا اسکے یہ لوگ

يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِىْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٤﴾
ناامید ہوگئے رحمت سے میری اور یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کے لیے عذاب ہے دردناک

25۔ قَوۡمِهٖٓ: یعنی ابراہیمؑ کی قوم (آیت 18 کے تسلسل میں یہ آیت ہے۔) اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو آگ سے نجات دی یعنی بچالیا۔ آپ ہجرت کر کے ملک شام و فلسطین میں جا بسے۔ 26۔ ان کا شرک کرنا کسی دلیل پر مبنی نہیں ہے بلکہ مَّوَدَّةَ بَيۡنِكُمۡ اپنے درمیان دوستی اور محبت قائم رکھنے کی غرض سے ہے۔ یعنی آپس میں تعلقات قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہے یا رشتہ ناطہ کی وجہ سے اس غلط کام پر جمے رہے ہیں۔ مگر قیامت کو ایک دوسرے پر لعنتیں کریں گے یعنی مشرکین اپنے معبودان باطلہ پر لعنت ڈالیں گے کہ وقت پڑنے پر اللہ کے روبرو منکر ہو گئے اور کوئی مدد نہ کر سکے۔ معبودان باطلہ کہیں گے کہ ہم نے تو ان کو اپنی عبادت کرنے کیلئے کبھی کہا ہی نہیں تھا۔ 27۔ نوٹ: ابراہیمؑ کا معنیٰ ہے مقدسوں کا باپ۔ جب ابراہیمؑ عراق میں رہتے تھے تو لوطؑ جو حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے ان پر ایمان لے آئے تھے۔ "قَالَ اِنِّيۡ مُهَاجِرٌ" یہ ابراہیمؑ کا قول ہے (بعض اسے لوطؑ کا قول قرار دیتے ہیں)۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کے لئے بہت کچھ چھوڑنا پڑتا ہے۔ عزیز و اقارب۔ گھر بار، مال و منال، عزت و شہرت وغیرہ (ح) "ابراہیمؑ نے ہجرت کا اعلان کر دیا پھر حضرت ابراہیمؑ اور لوطؑ دونوں ہجرت کر کے ملک شام میں آ گئے جہاں مذہبی آزادی تھی"۔ (19:49-50)۔ 28۔ ہم نے اسے (ابراہیمؑ کو) اجر یعنی حسنات دارین سے نوازا (16:123)۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو مال، اولاد، عزت، ہمیشہ کا نیک نام اور ملک شام عطاء فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی۔ دنیا میں مسلمان، یہودی، عیسائی حضرت ابراہیمؑ کو مانتے اور ان کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖٓ اِلَّآ اَنۡ قَالُوا اقۡتُلُوۡهُ اَوۡ
پس نہ تھا جواب قوم کا اس کی مگر یہ کہ کہا انہوں نے قتل کردو اسے یا
حَرِّقُوۡهُ فَاَنۡجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ
جلا دو اسے پس نجات دی اُسے اللہ نے آگ سے یقیناً اس میں
لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذۡتُمۡ
البتہ نشان ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں اور کہا اس نے سوائے اسکے نہیں کہ بنا لیے ہیں تم نے
مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيۡنِكُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ
سوائے اللہ کے بُت محبت کے طور پر آپس میں زندگی
الدُّنۡيَا ۚ ثُمَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكۡفُرُ بَعۡضُكُمۡ بِبَعۡضٍ
ورلی میں پھر بروز قیامت انکار کریگا بعض تمہارا بعض کا
وَّيَلۡعَنُ بَعۡضُكُمۡ بَعۡضًا ۡ وَّمَاۡوٰٮكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمۡ
اور لعنت کریگا بعض تمہارا بعض پر اور ٹھکانا تمہارا آگ ہوگا اور نہیں ہوگا تمہارے
مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿٢٦﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوۡطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّىۡ مُهَاجِرٌ
لیے کوئی مددگار پس ایمان لایا اس پر لوط اور کہا اس نے یقیناً میں ہجرت کرنیوالا ہوں
اِلٰى رَبِّىۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿٢٧﴾ وَوَهَبۡنَا
طرف اپنے رب کی یقیناً وہ ہی عزت والا حکمت والا ہے اور بخشا ہم نے
لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَجَعَلۡنَا فِىۡ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ
اسے اسحٰق اور یعقوب اور بنائی ہم نے اولاد میں اس کی نبوت
وَالۡكِتٰبَ وَاٰتَيۡنٰهُ اَجۡرَهٗ فِى الدُّنۡيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى
اور کتاب اور دیا ہم نے اُسے اجر اس کا دنیا میں اور یقیناً وہ
الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿٢٨﴾ وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ
آخرت میں البتہ نیکوں سے ہوگا اور (بھیجا ہم نے) لوط کو جب اس نے کہا اپنی قوم کو
اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ
یقیناً تم البتہ کرتے ہو بے حیائی نہیں پہلے ہوا تم سے اس میں

وقف لازم

اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَ
کوئی ، تمام دنیا میں سے کیا ضرور تم آتے ہو مردوں کے پاس اور
تَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ
کاٹتے ہو راستہ اور کرتے ہو اپنی مجلس میں بات ناپسندیدہ
فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا
پس نہ تھا جواب قوم کا اس کی مگر یہ کہ کہا انہوں نے لاؤ ہمارے پاس
بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۰﴾ قَالَ رَبِّ
عذاب اللہ کا اگر ہے تو سچوں میں سے اس نے کہا اے رب میرے
انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ
مدد کر میری بمقابل لوگوں مفسدوں کے اور جب لائے
رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ
بھیجے ہوئے ہمارے ابراہیم کے پاس خوشخبری انہوں نے کہا یقیناً ہم ہلاک کرنے والے ہیں باشندوں کو
هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّ
اس بستی کے یقیناً باشندے اس کے ہیں ظالم اس نے کہا یقیناً
فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ٝ لَنُنَجِّيَنَّهٗ
اس میں لوط ہے انہوں نے کہا ہم خوب جانتے ہیں انہیں جو اس میں ہیں ضرور ہی ہم نجات دیں گے
وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَ
اسے اور گھر والوں کو اسکے سوائے بیوی کے اس کی ہوگی وہ پیچھے رہنے والوں میں اور
لَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ
جب کہ آئے بھیجے ہوئے ہمارے لوط کے پاس برا لگا اُسے اور تنگ ہوا ان سے
ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ
دل میں اور کہا انہوں نے نہ ڈر اور نہ غمگین ہو یقیناً ہم نجات دینے والے ہیں تجھے
وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّا
اور گھر والوں کو تیرے سوائے بیوی کے تیری ہوگی وہ پیچھے رہنے والوں میں یقیناً ہم

30۔ تَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ: یعنی ذریعہ تناسل کا سیدھا راستہ چھوڑ کر تم مردوں سے بے حیائی کا شہوانی فعل کرتے ہو۔ "تم راستہ کاٹتے ہو" کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ راستوں میں لوگوں کی لوٹ مار بھی کرتے ہو اور معاشرہ میں دیگر بدیاں بھی کرتے ہو۔ **32**۔ "بُشْرٰی: بڑی یا اہم خبر جس کا اثر بشرے یا چہرے پر ظاہر ہو جائے۔ خبر خواہ اچھی ہو یا بری (ii)" (نیز دیکھیں پیدائش باب 18)۔ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ: "یہ بستی" سے مراد لوطؑ کی بستی ہے۔ ہم اس کی طرف ان کی ہلاکت کیلئے بھیجے گئے ہیں۔ حضرت لوطؑ بحر مردار کے جنوبی علاقہ میں رہتے تھے۔ بحر مردار کو بحر لوط بھی کہتے ہیں۔ سبیل مقیم سے مراد وہ شاہراہ ہے جو رابغ سے ملک شام کو جاتی ہے۔ یہ بستی پھر زلزلہ سے تباہ ہو گئی۔ اس بستی کی ایک نشانی آج بھی شاہراہ پر موجود ہے جیسے فرمایا وَ اِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ (15:77)۔ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ (37:138) یعنی شام کی طرف جاتے ہوئے تم اپنے تجارتی سفروں میں شب و روز ان الٹے ہوئے گاؤں کو دیکھتے ہو۔ آیت 36 میں اٰيَةً بَيِّنَةً کہا ہے یعنی کھلی کھلی واضح نشانی جبکہ کئی قوموں پر عذاب آئے اور ان کا نشان تک باقی نہیں رہا۔ **34**۔ سِيْٓءَ بِهِمْ: ان کے آنے سے ناخوش ہوا یعنی انہیں دیکھ کر اسے گھبراہٹ اور دکھ محسوس ہوا کہ میں ان مہمانوں کو کس طرح بدلوگوں کے شر سے بچا سکوں گا۔ یا عذاب کی خبر سے بہت دکھ ہوا۔ نیز لوطؑ کی قوم نے لوطؑ کو منع کیا ہوا تھا کہ غیر معروف اجنبی مسافروں کو گھر میں نہ لایا کریں (اَوَ لَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۔ 15:71) کیونکہ ڈر ہوتا تھا کہ کہیں ڈاکہ نہ پڑ جائے۔ لہٰذا لوطؑ کو تشویش لاحق ہوئی۔ (لوطؑ) دل میں ان کی وجہ سے تنگ ہوا (ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا: تنگ ہوا ان سے بازو میں یعنی کہ اس بات کو کرنے یا کہنے کی اس کے بازو میں طاقت نہ رہی یعنی دل بیٹھ گیا۔) یقیناً ہم نجات دینے والے ہیں تجھے اس ظالم فاسق قوم سے اور اس عذاب سے جو ان لوگوں پر آنے والا ہے۔

مُنۡزِلُوۡنَ عَلٰۤى اَهۡلِ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ رِجۡزًا مِّنَ
اتارنے والے ہیں باشندوں پر اس بستی کے عذاب

السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۳۴﴾ وَلَقَدۡ تَّرَكۡنَا مِنۡهَاۤ
آسمان سے اس لیے کہ ہیں وہ فسق کرتے اور یقیناً یقیناً چھوڑا ہم نے اس سے

اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَاِلٰى مَدۡيَنَ اَخَاهُمۡ
ایک نشان کھلا کھلا لوگوں کے لیے جو عقل کرتے ہیں اور (بھیجا ہم نے) طرف مدین کی بھائی ان کا

شُعَيۡبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَارۡجُوا الۡيَوۡمَ
شعیب پس اس نے کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی اور امید رکھو روز

الۡاٰخِرَ وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوۡهُ
آخر کی اور نہ فساد کرو زمین میں مفسد بن کر پس تکذیب کی انہوں نے

فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ
اسکی پس پکڑا انہیں زلزلہ نے پس ہو گئے وہ اپنے گھر میں

جٰثِمِيۡنَ ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَّثَمُوۡدَا۟ وَقَدۡ تَّبَيَّنَ لَـكُمۡ مِّنۡ
گھٹنوں کے بل اور (ہم نے ہلاک کیا) عاد اور ثمود کو اور یقیناً ظاہر ہیں تمہارے لیے بعض

مَّسٰكِنِهِمۡ ‌ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ
گھر ان کے اور خوبصورت کرکے دکھائے تھے انہیں شیطان نے کام ان کے

فَصَدَّهُمۡ عَنِ السَّبِيۡلِ وَكَانُوۡا مُسۡتَبۡصِرِيۡنَ ﴿۳۸﴾
پس روک دیا اس نے انہیں (سیدھی) راہ سے اور تھے وہ دیکھنے والے

وَقَارُوۡنَ وَفِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ‌ ۖ وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰى
اور قارون اور فرعون اور ہامان کو اور یقیناً یقیناً لایا انکے پاس موسیٰ

بِالۡبَيِّنٰتِ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا كَانُوۡا
کھلے دلائل پس تکبر کیا انہوں نے زمین میں اور نہ تھے وہ

سٰبِقِيۡنَ ﴿۳۹﴾ ‌ۖ فَكُلًّا اَخَذۡنَا بِذَنۡۢبِهٖ‌ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ
آگے بڑھنے والے پس ہر ایک کو پکڑ لیا ہم نے بوجہ اسکے گناہ کے پھر بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ

35۔ "قرآن مجید میں جہاں مِّنَ السَّمَآءِ کے الفاظ عذاب کیلئے آئے ہیں وہاں اس سے مراد اٹل عذاب ہوتا ہے (ح)"۔ 36۔ مِنۡهَاۤ: یعنی سدوم اور جمورہ کی تباہ شدہ لوطؑ کی بستیاں جو اب تک شاہراہ شام کے کنارے بطور اٰيَةً (نشان) عبرت کے باقی ہیں۔ (15:77)۔ 37۔ مدین کے یہ لوگ لین دین میں دغا بازی کرتے اور شاید لوٹتے بھی تھے۔ 38۔ جٰثِمِيۡنَ: (اپنے) زانوں پر (گر کر رہ گئے)۔ بھاگ بھی نہ سکے کیونکہ سخت عذاب نے آناً فاناً آلیا تھا۔ 39۔ قوم عاد احقاف یعنی یمن اور حضر موت کے علاقوں میں رہتی تھی۔ اور قوم ثمود حجاز کے شمالی علاقوں میں رابغ سے عقبہ تک اور مدینہ، خیبر، تیما، تبوک تک سارا علاقہ آج بھی قوم ثمود کے آثار سے بھرا ہوا ہے۔ وَ قَدۡ تَّبَيَّنَ لَكُمۡ مِّنۡ مَّسٰكِنِهِمۡ: ان کی یہ ہلاکت تمہارے لئے ان کے اجڑے مکانوں سے ظاہر ہوتی ہے جب تم اے اہل مکہ شام کے ملک میں بغرض تجارت جاتے ہو۔ وہ شیطان کے پیچھے لگ گئے وَ كَانُوۡا مُسۡتَبۡصِرِيۡنَ "اگرچہ وہ خوب دیکھتے جانتے تھے کہ ان کاموں کا انجام عذاب ہے۔ یعنی اگرچہ وہ بصیرت رکھتے تھے مگر شیطان کے بہکانے سے بچ نہ سکے۔ شیطان نے ان کو ان کے عمل اچھے کر کے دکھائے یعنی وہ دیر تک بد عملیوں کے مرتکب رہے یہاں تک کہ ان کو عادت پڑ گئی اور وہ ان کو اچھی لگنے لگیں (ii)"۔ 40۔ (اور تباہ کیا قارون، فرعون اور ہامان کو۔ "وَ مَا كَانُوۡا سٰبِقِيۡنَ: یعنی ہماری سزا سے بچ کر وہ ہم سے بھاگ نہیں سکتے تھے۔ (ii)")۔

أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ
بھیجا ہم نے ان پر پتھراؤ اور بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ پکڑ لیا ان کو
الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُم مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ ۚ وَمِنْهُم
سخت آواز نے اور بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ دھنسا دیا ہم نے انہیں زمین میں اور بعض ان میں سے
مَّنْ أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن
ایسے ہیں کہ غرق کر دیا ہم نے انکو اور نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے ان پر ولیکن
كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٤٠﴾ مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا
تھے وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے مثال ان لوگوں کی جنہوں نے بنائے
مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ
سوائے اللہ کے دوست مانند مثال مکڑی کی ہے
اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ
بنایا جس نے گھر اور یقیناً سب سے کمزور گھر گھر ہے
الْعَنكَبُوتِ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ
مکڑی کا کاش ہوں وہ جانتے یقیناً اللہ جانتا ہے اسے
مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ
جسے وہ پکارتے ہیں سوائے اس کے کچھ بھی اور وہ عزت والا
الْحَكِيمُ ﴿٤٢﴾ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَ
حکمت والا ہے اور یہ مثالیں بیان کرتے ہیں ہم انہیں لوگوں کے لیے اور
مَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَ
نہیں سمجھتے انہیں مگر جاننے والے پیدا کیا اللہ نے آسمان اور
الْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٤﴾
زمین کو ساتھ حق کے یقیناً اس میں البتہ نشان ہے مومنوں کے لیے

41۔ آتش فشاں پہاڑ پھٹنے سے قومِ لوطؑ پر پتھروں، آگ، گرم خاک کی بارش پڑی (حَاصِبًا)۔ الصَّيْحَةُ: سخت آواز: قوم ثمود کو دھماکہ نے پکڑا (54:32) اور رَّجْفَةُ (زلزلہ) نے بھی (7:79)۔ قوم عاد پر مسلسل سات رات اور آٹھ دنوں تک سخت آندھی کا طوفان برپا رہا (8-69:7)(54:20)(41:17)۔ قارون کو زمین میں دھنسا دیا (زلزلہ میں یا مٹی کے تودہ کے گرنے سے مٹی میں دب گیا ۔)(28:82)۔ اور قوم نوحؑ، فرعون، ہامان کو سمندر/پانی کے طوفان میں غرق کر دیا (2:51)۔ **42**۔ معبودان باطلہ میں سے کوئی بھی ان قوموں کی دستگیری کو نہ آیا بلکہ مکڑی کے جالے کی طرح ان کو سہارا تک نہ دے سکے۔ اسلام کے خلاف کفار کے منصوبے مکڑی کے جال کی طرح ٹوٹ پھوٹ جائیں گے ۔ مضبوط سہارا صرف اللہ ہی کا ہے جو ٹوٹنے والا نہیں جس نے اس سہارے کو مضبوطی سے پکڑا وہ کامیاب ہوگا (2:257)۔ **43**۔ "مِنۡ دُوۡنِهٖ: یعنی اللہ کی بجائے جس چیز کو بھی وہ پکارتے ہیں (ح)" مثلاً بت، سورج، فرشتے، گزشتہ انبیاء و اولیاء وغیرہ کو اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔ یہ سب اللہ کو معلوم ہے۔ ان سے آخرت میں باز پرس ہوگی۔ **44**۔ "Oان مثالوں کو معقول طور پر وہی سمجھتے ہیں جو صاحب علم اور دانشمند ہیں"۔ "لیکن عالموں کے سوا کوئی انکو اپنے پلے نہیں باندھتا (ii)"۔ **45**۔ بِالۡحَقِّ : حق کے ساتھ۔ یعنی خاص مقصد اور حکمت سے پیدا کیا نہ کہ تمہارے مفروضوں پر عبث اور بے مقصد بلکہ ضرورت حقہ کو پورا کرنے کیلئے پیدا کیا۔ آسمانوں اور زمین کو اکیلے خدا نے پیدا کیا۔ پھر چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے شریک کیوں درکار ہیں۔

46۔اُتْلُ: پڑھ اور پڑھ کر سنا نماز اور ذکر الٰہی کرنا۔اور البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا تمام ذکروں سے بڑا ہے یعنی سب سے بڑی نیکی ہے۔(2:153-154) اس کے دوسرے معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تمہیں یاد کرنا تمہارے اس کو یاد کرنے سے بڑھ کر ہے۔ اور جب اللہ کسی کا ذکر کرتا ہے تو اسے گویا شرف اور بزرگی ملتی ہے۔ دوسرے پیرایہ میں گویا نماز صرف بے گناہی کے مرتبہ تک ہی نہیں لے جاتی بلکہ عزت و توقیر بھی عطاء کرتی ہے۔اور باخدا انسان بنا دیتی ہے (ح)۔ 47۔هِيَ اَحْسَنُ: اس سے مراد قرآنی دلائل ہیں جیسا کہ فرمایا اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ (39:24)۔"جو باتیں اسلام اور یہودیت میں مشترک ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ، وحی الٰہی ان کو مانیں۔وَ لَا تُجَادِلُوْٓا: ان سے بحث مت کرو۔ الزامی جواب صرف ظلم کرنے والوں کو دے سکتے ہیں (ii)"۔الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ: دوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ وہ دلیل یا طریق گفتگو اختیار کرو جو بہترین ہے۔ حکمت سے اعلیٰ اخلاق کا ذاتی نمونہ دکھانا جیسے برداشت کی عادت۔ دوسرے کی عزت نفس کا خیال رکھنا۔ حق بات کو تسلیم کرلینا۔ بحث میں الجھنے سے اجتناب کرنا وغیرہ یہ سب امور احسن ہیں۔ پھر اس آیت میں بتایا کہ محمدؐ پر ایمان لانے سے کسی سچے دین کو چھوڑنا نہیں پڑتا نہ کسی بزرگ ہستی کا انکار کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ بعض اچھی پُر حکمت باتوں کو ترک کرنا نہیں پڑتا (ح)"۔ کیونکہ اسلام کسی بھی دوسرے مذہب کی اچھی پُر حکمت باتوں کو اختیار کرلیتا ہے۔ 48۔وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ: اور اسی طرح (جس طرح پہلے نازل کیں) ہم نے تیری طرف کتاب اتاری ہے۔ پس وہ لوگ (یہود و نصاریٰ) جنکو

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ
پڑھ جو وحی کیا گیا طرف تیری کتاب میں اور قائم کر نماز
اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ
یقیناً نماز روکتی ہے بے حیائی اور ناپسندیدہ بات سے اور البتہ ذکر اللہ کا بہت
اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝۴۶ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ
بڑی بات ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور نہ جھگڑو اہل
الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ
کتاب سے مگر ساتھ اسکے کہ جو زیادہ بہتر ہو سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے ظلم کیا ان میں سے
وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ
اور کہو ایمان لائے ہم اس پر جو اُتارا گیا طرف ہماری اور اتارا گیا طرف تمہاری اور
اِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝۴۷ وَكَذٰلِكَ
معبود ہمارا اور معبود تمہارا ایک ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں اور اس طرح
اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
اتاری ہم نے تیری طرف یہ کتاب پس وہ لوگ کہ دی ہم نے جنہیں کتاب
يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا يَجْحَدُ
ایمان لاتے ہیں اس پر اور بعض ان لوگوں میں سے ایسے ہیں کہ جو ایمان لاتے ہیں اس پر اور نہیں انکار کرتے
بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝۴۸ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ
آیات کا ہماری سوائے کافروں کے اور نہ تھا تو پڑھتا پہلے اس کے کوئی
كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝۴۹
کتاب اور نہ لکھتا تھا اسے دائیں ہاتھ سے اپنے تب تو ضرور شک کرتے باطل والے
بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ
(نہیں) بلکہ وہ آیات ہیں کھلی کھلی سینوں میں ان لوگوں کے جو دیئے گئے علم
وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝۵۰ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ
اور نہیں انکار کرتے آیات کا ہماری مگر ظالم اور کہا انہوں نے کیوں نہیں اُتاری گئیں

ہم نے کتاب دی اس (قرآن) پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ جیسے اہل کتاب میں سے عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی ایمان لے آئے تھے۔وَ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ یعنی اور مکہ والوں میں سے عرب لوگ بھی۔ کافروں سے مراد لازمی طور پر مشرک کے نہیں ہوتے بلکہ اہل کتاب بھی مراد ہیں (98:2) جو صداقت کا انکار کرتے ہیں۔ 49۔مِنْ كِتٰبٍ سے کوئی بھی آسمانی کتاب مراد ہے۔ تَخُطُّهٗ: تو لکھتا تھا اس (کتاب) کو۔ یعنی آنحضرتؐ تو پڑھنا لکھنا ہی نہ جانتے تھے پھر کس طرح پہلی کتب پڑھ کر لکھ لیں (یعنی نقل کرلیں)۔ یہ کفار کا محض شک ہی تھا کہ قرآن پہلی کتب سے نقل کیا گیا ہے۔مُبْطِلُوْنَ: جھوٹے لوگ۔50۔"بَلْ هُوَ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ: هُوَ یعنی قرآن مجید۔اُوْتُوا الْعِلْمَ کے سینوں میں ہیں یعنی مؤمنوں نے قرآن کو اپنے سینوں میں حفظ کر رکھا ہے (ii)" نیز" یہ بھی مراد ہے کہ یہودیوں میں سے جو مسلمان ہو چکے ہیں ان کے دلوں میں بھی اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ موجود ہیں۔ یعنی قرآن پر دلی ایمان لائے ہیں (ii)"۔ اور قرآن کی برکت سے ان میں روحانیت ترقی کر گئی ہے۔ وہ بااخلاق اور باخُدا انسان بن گئے ہیں۔

عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ
اس پر آیات طرف سے رب کے اسکے تو کہدے سوائے اسکے نہیں کہ آیات پاس ہیں اللہ کے اور
اِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٥٠ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ
سوائے اسکے نہیں کہ میں ڈرانیوالا ہوں کھلا کھلا کیا نہیں کافی ہوا انہیں کو ہم نے اتاری تجھ پر
الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى
یہ کتاب پڑھی جاتی ہے ان پر یقیناً اس میں البتہ رحمت ہے اور نصیحت ہے
لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٥١ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ
واسطے ان لوگوں کے جو ایمان لاتے ہیں تو کہدے کافی ہے اللہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے
شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ
گواہ وہ جانتا ہے اسے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور وہ لوگ جو
اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٥٢
ایمان لائے باطل پر اور انکار کیا اللہ کا یہ لوگ ہی گھاٹا پانے والے ہیں
وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ
اور جلدی طلب کرتے ہیں وہ تجھ سے عذاب اور اگر نہ ہوتی میعاد مقررہ البتہ آتا ان کے پاس
الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٥٣
عذاب اور البتہ آ ہی جائے ان کے پاس (میعاد مقررہ) اچانک اور وہ نہ جانتے ہوں گے
يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ
جلدی طلب کرتے ہیں تجھ سے عذاب اور یقیناً جہنم ضرور ہی گھیرنے والی ہے
بِالْكٰفِرِيْنَ ۝٥٤ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ
کافروں کو جس دن ڈھانکے گا انہیں عذاب اوپر سے ان کے اور
مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٥٥
نیچے سے پاؤں کے ان کے اور فرمائے گا چکھو جو تھے تم کرتے
يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ
اے بندو میرے وہ جو کہ ایمان لائے ہو یقیناً زمین میری وسیع ہے پس میری ہی

51۔ یہاں آیات کے معنے معجزات کے ہیں۔ معجزات دکھانا اللہ کے اختیار میں ہے وہ جب اور جہاں مناسب سمجھتا ہے دکھاتا ہے۔ نبی کے ذمہ صرف پیغام الٰہی کو لوگوں تک پہنچا دینا فرض ہے۔ (29:19)۔ معجزات دکھانا اور ہدایت کا دینا اللہ تعالیٰ کے کام ہیں۔ **52**۔ یعنی عذاب کا معجزہ کیوں مانگتے ہو۔ قرآن کی رحمت اور شرف کو قبول کرو تا پاک زندگی پاؤ۔ قرآن بذاتہ ایک بڑا معجزہ ہے کیونکہ کوئی بھی اس کی مثل نہیں بنا سکتا۔ ہر بات دلیل سے سمجھاتا ہے۔ اور اس کے ماننے والوں کی زندگی میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے جو ان کیلئے موجب شرف و عزت بنتی ہے۔ ذِكْرٰى : ذکر کے معنے شرف و عظمت کے بھی ہیں۔ **53**۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ایمان لانے والوں کو بڑھاتا اور انکار کرنے والوں کو گھٹاتا ہے (خٰسِرُوْنَ)۔ یہ اللہ کی فعلی گواہی ہے۔ **54**۔ "کفار مکہ کا عذاب یہی تھا کہ اچانک مغلوب کئے گئے اور لشکر اسلام نے مکہ فتح کر لیا۔ یہ دینوی عذاب کے بارے میں بیان ہے کیونکہ اس میں جہنم کا ذکر نہیں کیا گیا۔ (ii) "آخرت کا عذاب اس کے علاوہ ہے۔ آیات 51 تا 54 میں "O نشان اترنے سے کفار کی یہ مراد تھی کہ جو نشانیاں وہ مانگتے ہیں ان میں سے کوئی نشانی ظاہر ہو۔ کفار تین طرح کے نشان مانگا کرتے تھے۔ 1۔ وہ نشانیاں جو عذاب کی صورت میں فقط اپنے افتراء سے طلب کرتے تھے۔ 2۔ وہ نشان جو عذاب کی صورت میں یا مقدمہ عذاب کی صورت میں پہلی امتوں پر وارد کئے گئے تھے۔ 3۔ وہ نشان جس سے پردہ غیبی بکلی اٹھ جائے جس کا اٹھ جانا ایمان بالغیب کی بکلی برخلافی ہے۔ آخر عذاب کا وعدہ غزوات کی صورت میں پورا ہوا"۔ **55**۔ "اس آیت میں اخروی زندگی کا عذاب مراد ہے جو مرنے کے بعد ملے گا۔ اس کے لئے جہنم کا ذکر کر دیا (ii)"۔ **56**۔ يَوْمَ : (یاد کرو وہ) دن۔ وَ يَقُوْلُ : اور (اللہ) فرمائے گا کہ جہنم کا عذاب بھی تمہیں ملے گا مگر پہلے دنیا کا عذاب تو ذرا چکھ لو جو مِنْ فَوْقِهِمْ یعنی آسمانی آفات۔ بیرونی حملہ آور وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ یعنی زلزلے وغیرہ یا ماتحتوں کے ذریعہ سے یا آپس میں لڑا کر عذاب ملتے ہیں۔ (6:66)۔ **57**۔ سو عبادت کرو جہاں بھی رہ کر تم سے بن پڑے اگر ایک جگہ تمہیں اذیت دی جاتی ہے تو اللہ کی زمین وسیع ہے۔ ہجرت کر جاؤ۔ چنانچہ مکہ میں کافروں کے شب و روز ظلم و ستم سے تنگ آکر آنحضرتؐ نے اذن الٰہی سے مسلمانوں کو حبشہ کے ملک کی طرف ہجرت کا ارشاد فرمایا۔ اسّی تراسی گھروں سے مسلمان ہجرت کر گئے۔ آخر فتح خیبر پر یہ مہاجرین جہازوں میں سوار ہو کر مدینہ میں آنحضرتؐ سے آملے۔ آنحضرتؐ نے بھی کفار کے ظلم و ستم سے تنگ آکر باذنِ الٰہی مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی۔

فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا
سو عبادت کرو ہر نفس چکھنے والا ہے موت (کا مزا) پھر طرف ہماری
تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
تم لوٹائے جاؤ گے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور کیں نیکیاں
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
ضرور جگہ دیں گے ہم انہیں جنت میں سے چوباروں میں بہتی ہوں گی نیچے ان کے
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ
نہریں رہا کرنے والے ہیں ان میں کیا ہی اچھا اجر ہے کام کرنیوالوں کا ان کا جنہوں نے
صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ لَّا
صبر کیا اور رب پر اپنے وہ توکل کرتے ہیں اور کتنے ہی جاندار ہیں نہیں
تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۤ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ڮ وَهُوَ السَّمِيْعُ
اٹھاتے رزق اپنا اللہ رزق دیتا ہے انہیں اور تم کو اور وہ خوب سننے والا
الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
خوب جاننے والا ہے اور البتہ اگر پوچھے تو ان سے کس نے پیدا کیا آسمان اور زمین
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾
اور کام میں لگائے سورج اور چاند البتہ ضرور کہیں گے اللہ نے پس کہاں وہ اٹھائے جاتے ہیں
اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ
اللہ پھیلاتا ہے رزق جس کے لیے چاہتا ہے بندوں میں سے اپنے اور تنگ کرتا ہے اس کیلئے
اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ
یقیناً اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے اور البتہ اگر پوچھے تو ان سے کس نے اتارا
السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ
آسمان سے پانی پس زندہ کی ساتھ اس کے زمین بعد موت کے اس کی البتہ ضرور کہیں گے
اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَ
اللہ نے تو کہدے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے بلکہ اکثر ان میں سے نہیں جانتے اور

58۔موت تو بہر حال آئے گی ہجرت کرو یا گھر پر بیٹھے رہو۔ **60,59**۔الْعٰمِلِيْنَ: (اچھا) عمل کرنے والے۔ فرمایا جو مؤمن اپنا گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر گئے وہ اگر ثابت قدم رہیں گے اور نیک اعمال بجالاتے رہیں گے تو اس کے بدلہ میں ان کو کہیں بڑا اجر جنت میں عطا کیا جائے گا۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا: وہ جنت میں ہمیشہ کیلئے رہیں گے جہاں نہ زوال ہوگا نہ موت آئے گی اور نہ وہاں سے باہر نکالے جانے کا ان کو کوئی خطرہ ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا یعنی اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے۔ اور غضب، شہوت، طمع، سستی، کاہلی اور کمزوری دکھانے سے رکے رہے اور نیکیوں پر قائم رہے۔ **61**۔آنحضرتؐ نے جب مؤمنوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا تو صحابہ نے پوچھا کہ وہاں ان کی معاش کی کیا صورت ہوگی تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ ان کا متکفل رزق ہوگا بے یار و مدگار نہ چھوڑے گا جیسے فرمایا جو تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے حصول رزق کا راستہ کھول دے گا اور وہاں سے اسے رزق عطاء کرے گا جہاں سے تمہارا خیال بھی نہ ہوگا۔ (65:3-4)۔ مثال دے کر فرمایا کہ جانوروں کے پاس اگلے دن کیلئے کوئی رزق جمع نہیں ہوتا۔ ہر نئے دن اللہ ہی انہیں روزی دیتا ہے سو تمہیں بھی دے گا۔ **62**۔"سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ: سورج اور چاند بغیر کسی اجرت کے تمام جانداروں کے لئے فائدہ پر خدمت میں لگا رکھے ہیں (ii)" یہی مسخر کرنا ہے۔ انسانوں کے بہت سے کام سورج اور چاند پر موقوف ہیں مثلاً روشنی دینا، موسموں کا بدلنا، بارش کا موجب ہونا، فصلوں کا پکنا اور انسانوں کے معاملات کا حساب کتاب رکھنے کا ذریعہ بننا وغیرہ۔ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ: یعنی یہ سب کچھ جان کر بھی تم کو کہاں سے ٹھوکر لگتی ہے جو تم خدا کے ساتھ اس کے شریک ٹھہراتے ہو اور تثلیث کا وعظ کرتے ہو۔ **63**۔ جیسا کہ آیت 61 میں مذکور ہے تقویٰ اختیار کرنے سے رزق حلال ملتا ہے۔ جہاں بھی ہو گے اللہ بقدر ضرورت رزق عطاء فرماتا ہے۔ **64**۔اکثر لوگ نہیں جانتے کہ اسی طرح سے روحانی انقلاب اسلام کی شکل میں روحانی مرِدوں کو روحانی زندگی سے معمور کرنے والا ہے۔ "عقل نہیں کرتے" کہ پتھر کے بُتوں اور مُردوں کی عبادت کرتے ہیں۔

مَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ
نہیں یہ زندگی ورلی سوائے غفلت اور کھیل کے اور یقیناً گھر
الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا
آخرت کا البتہ وہی ہے زندگی کاش ہوتے وہ علم رکھتے ہوتے پس جب
رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
سوار ہوتے ہیں کشتی میں پکارتے ہیں اللہ کو خالص کرتے ہوئے واسطے اس کے
الدِّيْنَ ڬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾
اطاعت کو پس جب نجات دیتا ہے انہیں طرف خشکی کے اچانک وہ شریک بنانے لگتے ہیں
لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ
تاکہ وہ انکار کریں اس کا جو دیا ہم نے انہیں اور تاکہ وہ فائدہ اٹھائیں پس عنقریب وہ
يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ
جان لیں گے کیا نہیں دیکھا انہوں نے کہ بنایا ہم نے حرم کو امن والا جبکہ اُچکے جاتے ہیں
النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ
لوگ اردگرد سے کیا پس باطل پر وہ ایمان لاتے ہیں اور نعمت کا
اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
اللہ کی انکار کرتے ہیں اور کون زیادہ ظالم ہے اس سے جس نے گھڑ لیا اللہ پر
كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ
جھوٹ یا اس نے جھٹلایا حق کو جب آیا اسکے پاس کیا نہیں جہنم میں
مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ
ٹھکانا کافروں کے لیے اور وہ لوگ جنہوں نے کوشش کی ہمارے بارے میں ضرور ہدایت دینگے ہم انہیں
سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾
راہوں سے اپنی اور یقیناً اللہ البتہ ساتھ ہے محسنوں کے

65۔ لَهْوٌ: جو باتیں اللہ سے غافل کر دیں۔ لَعِبٌ: بے حقیقت یعنی جو نفع رساں بات نہ ہو۔ اَلْحَیَوَانُ: پوری اور حقیقی زندگی۔ جنت کی ہمیشہ کی زندگی۔ اسلام لہو و لعب کی بیہودگیوں سے منع فرماتا ہے۔ پاکیزہ مجالس جو آخرت سنوارتی ہوں منع نہیں ہیں۔ کاش وہ جانیں کہ بیہودگیوں سے بچیں اور مفید کاموں کو اختیار کریں۔ **66**۔ یُشْرِکُوْنَ: (وہ غیر اللہ کو خدا کے ساتھ) شریک بناتے ہیں (کہ ان کی وجہ سے انہیں نجات ملی۔)۔ **67**۔ بِمَآ اٰتَیْنٰھُمْ: جو ہم (خدا) نے انہیں دیا (ii) (آیت 66 میں جو نجات دی) اس کا (یعنی نجات کا) کچھ عرصہ تک فائدہ اٹھالیں۔ عنقریب (اس کا نتیجہ) وہ جان لیں گے (یَعْلَمُوْنَ)۔ **68**۔ "امن والا حرم" شہر مکہ اور اس کے ارد گرد کا کئی مربع میل علاقہ حرم کہلاتا ہے۔ اس میں فساد کرنا، قتل کرنا، جانوروں کو مارنا، درختوں کو کاٹنا حتیٰ کہ راستہ میں گری پڑی چیز کو اٹھالینا حرام کیا گیا ہے۔ مکہ کے لوگ بیت اللہ کے طفیل دشمنوں سے امن میں رہتے تھے۔ جبکہ سارے عرب میں فساد تھا۔ مشرک پھر بھی بُتوں کا حسان مانتے ہیں مگر اللہ کا ان پر یہ احسان کہ امن سے اس کے گھر کی پناہ میں رہتے ہیں اس کی قدر نہیں کرتے۔ اٰمِنًا: (ان کیلئے) امن والا۔ (نوٹ: حرم مکہ کا احاطہ کعبہ سے: شمال کی طرف 6 کلو میٹر تک۔ جنوب کی جانب 12 کلو میٹر تک۔ مشرق کی طرف 16 کلو میٹر تک اور مغرب کی طرف 18 کلو میٹر تک ہے۔)۔ **69**۔ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی جیسے جھوٹے مدعی نبوت کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھتے اسی طرح سچے نبی کو جھٹلانے والے ہمیشہ ناکام و نامراد رہتے ہیں اور حق کا غلبہ ہوتا ہے۔ **70**۔ جَاھَدُوْا فِیْنَا: نفس کے جہاد سے اللہ کی راہیں یعنی اللہ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنا مراد ہے۔ اس سے اللہ جنت کا راستہ دکھاتا ہے یعنی جنت ملتی ہے۔ "O مجاہدہ سے یہی مراد ہے کہ ایک طرف دعا کرتا رہے اور دوسری طرف کامل تدبیر کرے"۔ "متقی کی نشانی استقامت ہے۔ توبہ اور استغفار وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔" مُحْسِنِیْنَ: احسان یعنی نیک کام کرنے والے۔

30-سُوْرَةُ الرُّوْمِ (مکی)

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

الٓمّٓ ۝۲ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝۳ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ
الف۔لام۔میم مغلوب کئے گئے رومی قریب کی سرزمین میں اور وہ

بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۝۴ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۬ لِلّٰهِ الْاَمْرُ
بعد مغلوبیت کے اپنی عنقریب غالب آویں گے چند سالوں میں واسطے اللہ کے ہے معاملہ

مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۵
پہلے بھی اور پیچھے بھی اور اس دن خوش ہوں گے مومن

بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۶
ساتھ مدد کے اللہ کی وہ مدد کرتا ہے جس کی چاہتا ہے اور وہ عزت والا بہت رحم کرنیوالا ہے

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
وعدہ ہے اللہ کا نہیں خلاف کرتا اللہ وعدہ کا اپنے ولیکن اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۷ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ
نہیں جانتے وہ جانتے ہیں ظاہری بات زندگی دنیا سے اور

هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝۸ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ
وہ آخرت سے غافل ہیں کیا نہیں سوچا انہوں نے

اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ
دلوں میں اپنے نہیں پیدا کئے اللہ نے آسمان اور زمین اور جو درمیان ان دونوں

اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ
کے مگر ساتھ حق کے اور میعاد مقررہ کے اور یقیناً بہت سے لوگ

615ء یا 616ء میں نازل ہوئی۔ 2۔ الٓمّٓ: اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ: میں اللہ خوب جاننے والا ہوں۔ 3۔ ترجمہ: "رومی مغلوب ہوئے" (ایرانیوں کے ہاتھوں)۔ (1 تا 8)۔ شہنشاہ ایران شاہ براز خسرو ثانی نے 602ء میں روم کے خلاف جنگ شروع کر دی۔ اس نے 613ء میں دمشق اور 614ء میں یروشلم فتح کر لئے اور جس صلیب پر حضرت عیسیٰؑ کو چڑھایا گیا تھا اس "مقدس صلیب" کو بھی ساتھ لے گیا۔ بعدہ مصر بھی فتح کر لیا۔ یہ جنگ 13 سال تک جاری رہی۔ مشرکین مکہ چاہتے تھے کہ فارس (ایران) والے جیتیں جو مسلمانوں سے عداوت رکھتے تھے۔ مسلمان چاہتے تھے کہ رومی جیتیں جو اہل کتاب ہیں اور حبشہ کے نصاریٰ کی طرح مسلمانوں کے ہمدرد ہیں۔ ایران فاتح ہو گیا اور روم مغلوم ہوا۔ مشرکین مکہ بہت خوش ہوئے۔ 4۔ مگر سنہ 5 نبوی (سنہ 615 عیسوی) میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو بذریعہ وحی پیشگوئی نازل فرمادی "وَ هُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ" کہ وہ (رومی) چند ہی سالوں میں اپنی مغلوبیت کے بعد غالب آجائیں گے (اور فارس والے مغلوب کئے جائیں گے)۔ بالآخر 624ء میں رومی غالب آگئے اور ایرانیوں کو شکست ہوئی۔ اسی سال میدان بدر میں مسلمانوں کو بھی مشرکوں پر غلبہ حاصل ہوا۔ "اور مؤمن اس دن خوش ہوں گے" کی الٰہی پیشگوئی پوری شان کے ساتھ پوری ہو گئی۔ ایرانیوں کا رومی مقبوضات شام و فلسطین پر قبضہ 615ء میں مکمل ہوا۔ اور اسی سال یہ سورۃ نازل ہوئی۔ (ادنیٰ الارض سے مراد شام و فلسطین کا علاقہ ہے جو عرب کی سرحد کے قریب ہے) اسی سال ہجرت حبشہ ہوئی۔ حبشہ کی سلطنت روم کی حلیف (طرفدار) تھی۔ مشرکین مکہ خوش تھے کہ ایرانی اب مسلمان مہاجرین کو حبشہ سے نکال دیں گے۔ اس کے بعد ایک ہی سال میں (623ء تا 624ء) ہرقل شاہ روم کی فوجوں نے آذربائیجان (ایران) میں گھس کر زرتشت کے مقام پیدائش ارمیاہ کو تباہ کر دیا۔ اسی سال بدر کی فتح بھی مسلمانوں کو ہوئی۔ پھر 628ء میں ایران بھی فتح ہو گیا۔ ہرمز خسرو بھی ہلاک ہو گیا (اس نے آنحضرتؐ کو گرفتار کر کے ایران لے جانے کیلئے آدمی بھیجے تھے مگر وہ اپنے ہی بیٹے شیرویہ کے ہاتھوں قتل ہو گیا)۔ پھر اسی سال صلح حدیبیہ ہوئی (628ء میں)۔ انگریز مورخ گِبن کے بقول قرآن کی اس پیشگوئی کے سات آٹھ برس تک حالات ایسے تھے کہ کوئی شخص یہ تصور نہ کر سکتا تھا کہ رومی ایران پر غالب آسکیں گے۔ بلکہ غلبہ تو درکنار اس وقت تو کسی کو یہ بھی امید نہ تھی کہ رومی سلطنت زندہ بھی رہ جائیگی۔ (Gibbon: Decline and Fall of The Roman Empire. Vol2. Page288, Modern Library N.Y.)۔ "ان آیات میں دو عظیم الشان پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔ اول یہ کہ رومی "فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ" نو سال کے اندر اندر ایرانیوں پر غالب آجائیں گے اور ان کا غلبہ اس دن ہو گا جبکہ ادھر مسلمانوں کو بھی کفار کے مقابلہ میں کامیابی کی ایک خوشی ہو گی۔ یہ پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ کے علم اور قدرت کا زبردست نمونہ تھیں۔ چنانچہ یہ پیشگوئیاں 624ء میں پوری ہو گئیں۔ جبکہ روم نے ایران پر فتح پائی اور ادھر مسلمانوں کو جنگ بدر میں فتح نصیب ہوئی (ح)" (نیز دیکھیں 41:54)۔ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْۢ بَعْدُ: "حکم اللہ ہی کا چلتا ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی" یعنی رومیوں کی شکست سے پہلے اور ایرانیوں کی شکست کے بعد بھی۔ "مؤمن اس دن خوش ہوں گے" یعنی جنگ بدر کی فتح پر اور ایرانیوں کی شکست والی پیشگوئی کے پورا ہو جانے پر خوش ہوں گے۔ (ابو سعید خدریؓ)۔ 6۔ بِنَصْرِ اللّٰهِ: بدر میں عزیز خدا نے مشرکوں کو شکست دی اور مسلمانوں پر اپنی رحمت سے فتح عطا فرمائی۔

بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿٩﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ
ملاقات کی رب کے اپنے منکر ہیں کیا نہیں پھرے وہ زمین میں

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا
کہ وہ دیکھتے کیوں کر ہوا انجام ان لوگوں کا جو پہلے تھے ان سے وہ تھے

اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ
زیادہ سخت ان سے قوت میں اور پھاڑا تھا انہوں نے زمین کو اور آباد کیا تھا انہوں نے اسے زیادہ

مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا
اس سے جو آباد کیا انہوں نے اسے اور لائے ان کے پاس رسول ان کے دلائل پس نہ

كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١٠﴾
تھا اللہ کہ ظلم کرے ان پر ولیکن تھے وہ جانوں اپنی پر ظلم کرتے

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا
پھر ہوا انجام ان لوگوں کا جنہوں نے بُرائی کی بہت بُرا یہ کر تکذیب کی تھی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١١﴾ اَللّٰهُ يَبْدَؤُا
انہوں نے آیات کی اللہ کی اور تھے وہ ان سے ہنسی کرتے اللہ شروع کرتا ہے

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿١٢﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ
پیدائش پھر دوبارہ کریگا اُسے پھر طرف اس کی تم لوٹائے جاؤ گے اور جس دن قائم ہوگی

السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ
قیامت مایوس ہوجائیں گے مجرم اور نہ ہوں گے ان کے واسطے

شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٤﴾ وَيَوْمَ
انکے شرکاء میں سے سفارشی اور وہ ہوں گے شرکاء سے اپنے منکر اور جس دن

تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿١٥﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
قائم ہوگی قیامت اس دن وہ جُدا جُدا ہوجائیں گے پس وہ جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِىْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿١٦﴾
ایمان لائے اور (جنہوں نے) کی تھیں نیکیاں پس وہ باغ میں آراستہ کئے جائیں گے

(8:43)۔7۔(یہ) وعدہ ہے اللہ کا کہ رومی پھر غالب ہوں گے اور مسلمانوں کو خوشی ہوگی۔ 8۔یعنی بغیر ظاہری اسباب کے ہونے کے سبب وہ خدا کی باتوں پر یقین نہیں کرتے یعنی وہ صرف ظاہر پر یقین کرتے ہیں مگر انجام سے بے خبر ہیں جو اللہ نے بتایا ہے (اس پیشگوئی میں) کہ ایرانیوں اور قریش مکہ دونوں کو زبردست شکست ہوگی۔ 9۔اللہ کی ملاقات (آخرت میں) سے منکر ہیں کیونکہ وہ کائنات میں غور و فکر نہیں کرتے کہ آخر ان پر بھی فنا کا وقت آئے گا جس کے بعد انسان کو ایک دائمی روحانی زندگی عطاء ہوگی اور مشرکوں کا انجام جہنم ہوگا۔(41:55)۔10۔زمین کو پھاڑا انہوں نے یعنی زراعت کی غرض سے، عمارات کیلئے، کان کنی کیلئے، سڑکیں بنانے کے لئے وغیرہ ۔اللہ رسول بھیجے بغیر ظالموں پر عذاب نہیں لاتا۔ 11۔کافروں کا بھی ایسا ہی بُرا انجام ہوگا۔ 12۔اللہ کی طرف لوٹائے جاؤگے اپنے اعمال کے حساب کتاب کیلئے۔ 13۔مُجْرِمُوْنَ: بدکردار لوگ، مشرکین، کفار جو خیر سے محروم اور مایوس اور دلیل سے قاصر ہوں گے۔ 14۔شُرَكَآئِهِمْ: ان کے (مزعومہ) شرکاء جنہیں وہ اللہ کا شریک بناتے ہیں وہ ان کا انکار کردیں گے۔ 15۔مجرموں کی دینوی جتھہ بندیاں ٹوٹ کر نئے گروہ بن جائیں گے یا مؤمنین اور کفار الگ الگ کر دیئے جائیں گے جیسا کہ اگلی دو آیتوں میں بیان ہوا ہے۔ 16۔فِىْ رَوْضَةٍ: جنت کے باغ میں۔ان کو (يُحْبَرُوْنَ) خوش کرنیکی خاطر ان کی مدارات کی جائیں گی۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ
اور وہ جنہوں نے کفر کیا اور جھٹلایا آیات کو ہماری اور ملنے کو آخرت کے
فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ
تو یہ لوگ عذاب میں حاضر کئے جانیوالے ہیں پس پاک ہے اللہ جب تم
تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ
شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو اور واسطے اس کے ہے سب تعریف آسمانوں
وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ
اور زمین میں اور شام کے وقت اور جب تم دوپہر کرتے ہو وہ نکالتا ہے زندہ کو
الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ
بے جان سے اور نکالتا ہے بے جان کو جاندار سے اور زندہ کرتا ہے زمین کو بعد
مَوْتِهَا ۚ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ ع ۲ ۹ ۵
موت کے اسکی اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے اور نشانات سے اسکے یہ ہے کہ اس نے پیدا کیا تم کو
مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنْ
مٹی سے پھر اچانک تم انسان (بنکر) پھیل جاتے ہو اور
اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا
نشانات سے اسکے یہ کہ پیدا کیں اس نے واسطے تمہارے جانوں سے تمہاری بیویاں تاکہ آرام پاؤ
اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
طرف انکی اور بنائی درمیان تمہارے محبت اور رحمت یقیناً اس میں
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ
البتہ نشانات ہیں واسطے لوگوں کے جو غور و فکر کرتے ہیں اور نشانات میں سے اس کے پیدائش ہے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ
آسمانوں کی اور زمین کی اور اختلاف زبانوں کا تمہاری اور رنگوں کا تمہارے
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ
یقیناً اس میں البتہ نشانات ہیں جاننے والوں کے لیے اور نشانات میں سے اس کے سونا ہے تمہارا

18۔اللہ (ہر حال میں) پاک ہے اس وقت بھی جب تم شام کو سوتے ہو اور جب تم صبح کو اٹھتے ہو۔ **20**۔احیاء موتی روحانی طور پر دنیا میں ہوتا ہے اور آخرت میں جسمانی لحاظ سے۔ یہاں اشارہ ہے کہ عرب قوم جو روحانی اور ذہنی طور پر مردہ ہے وہ روحانی زندگی پا کر ایک خیر امت بن جائیگی۔ (3:111)۔ **21**۔ نیز جو عناصر مردہ مٹی میں ہیں انہی سے جانداروں کا جسم بھی بنا ہے۔ مٹی سے پودے خوراک بناتے ہیں جنہیں جاندار کھا کر جیتے ہیں۔ تَنْتَشِرُوْنَ: تم کسب معاش اور دیگر حاجات و ضروریات بشری کے حصول کیلئے زمین میں پھیل جاتے ہو۔ نیز زمین میں پھیل جاتے ہو کا مطلب یہ بھی ہے کہ کثرت پیدائش سے زیادہ ہو کر زمین میں پھیل جاتے ہو۔ **22**۔مِّنْ اَنْفُسِكُمْ: یعنی تمہاری بیویاں جن سے تسکین قلب ملتی ہے تمہاری ہی جنس سے اور تم ہی میں سے ہیں۔ محبت کا ذکر عورت کی نسبت سے ہے۔ اور رحمت کا ذکر مرد کی نسبت سے ہے۔ عورت کا کام محبت کرنا ہے اور مرد کا رحمت اور شفقت کا سلوک کرنا ہے۔ **23**۔لِّلْعٰلِمِيْنَ: سمجھنے والوں کیلئے۔ یعنی وہ اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ ان سب کا خالق و مالک خدائے واحد ہی ہے۔ **24**۔يَّسْمَعُوْنَ: جو بات کو گوشِ دل سے سنتے ہیں۔ رات آرام کرنے کیلئے اور دن روزی کمانے کیلئے بنایا۔

بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ
رات کو اور دن کو اور تلاش کرنا ہے تمہارا فضل اس کا یقیناً
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ
اس میں البتہ نشانات ہیں واسطے لوگوں کے جو سنتے ہیں اور نشانات میں سے اپنے وہ دکھاتا ہے تم کو
الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
بجلی خوف پیدا کرتے ہوئے اور طمع دلاتے ہوئے اور اتارتا ہے بادل سے پانی
فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
سو زندہ کرتا ہے ساتھ اسکے زمین بعد موت کے اسکی یقیناً اس میں البتہ نشانات ہیں
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَ
ان لوگوں کیلئے جو عقل کرتے ہیں اور نشانات میں سے اسکے یہ ہے کہ قائم ہوتا ہے آسمان اور
الْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ
زمین حکم سے اس کے پھر جب بلاوے گا تم کو بلانا زمین سے
اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
اچانک تم نکل جاؤ گے اور واسطے اس کے ہیں وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں
كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ
سب اس کے فرمانبردار ہیں اور وہی ہے جو شروع کرتا ہے پیدائش پھر
يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي
دوبارہ کرے گا اسے اور یہ آسان ہے اس پر اور اس کے لیے مثال ہے اعلیٰ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ
آسمانوں اور زمین میں اور وہ عزت والا حکمت والا ہے بیان کی اس نے
لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ
تمہارے لیے ایک مثال جانوں سے تمہاری کیا ہے واسطے تمہارے ان سے کہ مالک ہوئے
اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ
دائیں ہاتھ تمہارے کوئی شریک اس میں جو دیا ہم نے تم کو پس ہو تم

25۔اسکے نشانوں میں سے (ایک یہ بھی ہے) کہ خوف : بجلی ان پر گرے تو جلا کر بھسم کر دے۔اور طمع : بجلی چمکے تو بارش کی امید ہو جاتی ہے۔ 26۔دَعَاکُمۡ : حشر کے دن تم کو آواز دے گا اور تم زندہ ہو کر جزاء سزا کیلئے نکل کھڑے ہو گے۔ زمین و آسمان تَقُوۡمَ یعنی قائم ہیں مفوضہ کام میں لگے ہوئے ہیں۔ 27۔یہ اجرام فلکی سورج، چاند، ستارے، زمین وغیرہ سب خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین اور نظام کے تحت چلتے ہیں اور اربوں کی تعداد میں ہونے کے باوجود ان کاآپس میں تصادم نہیں ہوتا یہ سب اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی عظیم قدرتوں اور حکمتوں پر شہادت دیتے ہیں اور قٰنِتُوۡنَ یعنی اس کی فرمانبرداری میں مصروف ہیں۔ اسی طرح موت وحیات، صحت و مرض، ذلت اور عزت وغیرہ میں کوئی اللہ کے حکم کے آگے دم نہیں مار سکتا۔ تُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ بِیَدِکَ الۡخَیۡرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ سچ ہی فرمایا ہے۔ 28۔"وَ لَہُ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی :اس کی ہر صفت اور ہر شان سب سے بالا ہے (ii)"۔ ترجمہ کا مطلب یہ ہے کہ جب تم اپنے رزق میں اپنے غلاموں کو شریک نہیں کرتے تو خدا کی خدائی میں دوسروں کو یعنی پتھر کے بتوں کو یا مسیح یا عزیر وغیرہ کو کیسے شریک بنا لیتے ہو۔ نیز دیکھیں (16:72)۔ تَخَافُوۡنَہُمۡ کَخِیۡفَتِکُمۡ---"کیا ڈرتے ہو تم ان (غلاموں) سے جیسے آپس میں ڈرتے ہو (کہ وہ تم کو کھانے کو کچھ دینگے بھی یا نہیں)"۔

فِيهِ سَوَآءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ ۚ كَذٰلِكَ
اس میں برابر ڈرتے ہو ان سے جیساکہ ڈرنا ہے تمہارا جانوں سے اپنی اسی طرح
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۲۹ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ
ہم مفصل بیان کرتے ہیں آیات واسطے ان لوگوں کے جو عقل کرتے ہیں بلکہ پیروی کی ان لوگوں نے
ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ
جنہوں نے ظلم کیا اپنی خواہشات کی بغیر علم کے پس کون ہدایت دیوے جس کو
اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۳۰ فَاَقِمْ وَجْهَكَ
گمراہ کیا اللہ نے اور نہیں ان کے لیے کوئی مددگار پس قائم رکھ اپنی توجہ کو
لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ
دین کے لیے فرمانبردار بن کر فطرت ہے اللہ کی جس نے پیدا کیا لوگوں کو اسی پر
لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ
نہیں تبدیلی اللہ کی مخلوق میں یہ دین ہے قائم رہنے والا ولیکن
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۱ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ
اکثر لوگ نہیں جانتے جھکنے والے اس کی طرف اور اسی کا تقویٰ کرو
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۳۲ مِنَ
اور قائم رکھو نماز اور نہ ہوجاؤ مشرکوں میں سے ان
الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا
لوگوں میں سے جنہوں نے ٹکڑے کر دیا اپنے دین کو اور ہو گئے کئی گروہ ہر گروہ (کے لوگ) ساتھ اسکے جو
لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝۳۳ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ
ان کے پاس ہے خوش ہیں اور جب پہنچتی ہے لوگوں کو تکلیف پکارتے ہیں اپنے رب کو
مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا
جھکتے ہوئے اس کی طرف پھر جب چکھائی ان کو اپنی طرف سے رحمت جھٹ
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝۳۴ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ
ایک گروہ (کے لوگ) ان میں سے رب کا اپنے شرک کرتے ہیں نتیجہ یہ ہوگا کہ ناشکری کرینگے اسکی جو دیا ہم نے انکو

30۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ: بے سمجھے بوجھے۔ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ: جسے اللہ گمراہ ٹھہرائے۔ مطلب یہ کہ جو لوگ خدا کے احکامات کو چھوڑ کر اپنے نفس کی خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا لیتے ہیں اللہ ایسے لوگوں کو گمراہ قرار دیتا ہے۔ 31۔ کمربستہ ہو کر قائم ہو جاؤ اس فطرت کے مطابق جس پر خدا نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ یعنی فطرت صحیحہ دین اسلام کی۔ فطرت صحیحہ اسلامیہ کے ضمیر کی یہ گواہی ہے کہ انسانوں کا کوئی خالق موجود ہے جو اس کے مرنے کے بعد ہر انسان کا آخرت میں محاسبہ کرے گا۔ حَنِيْفًا یعنی خالصتاً اللہ کے ہو کر توحید پر قائم رہو۔ اور بغیر کسی کجی کے بدیوں سے نفرت اور نیکیوں پر عمل کرو۔ یہ فطرت صحیحہ کی آواز ہے۔ اسلام کے تمام احکام فطرت کے مطابق ہیں۔ چور، ڈاکو، زانی اپنے لئے وہ فعل پسند نہیں کرتا جو وہ دوسروں سے کرتا ہے۔ یہ فطرت کی گواہی ہے کہ اسلام کے حکموں پر بندہ چلے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ نے انسانوں کو اپنی فطرت صحیحہ پر پیدا کیا ہے۔ پھر ماحول نے ان کو یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیا یا کچھ اور (بخاری)۔ 2/1385۔ "O فِطْرَتَ اللّٰهِ: اللہ کی (بنائی ہوئی) فطرت (پر چلو): یعنی انسان کو ضمیر بخشا کہ وہ جان لے کہ اس کا کوئی واحد لاشریک خدا ہے جس نے اسے پیدا کیا۔ روح کا خدائے واحد لاشریک کا طلبگار ہونا اور بغیر خدا کے وصال کے کسی چیز میں سچی تسلی نہ پانا یہ انسانی فطرت میں شامل ہے۔ اسلام فطرتی مذہب ہے یعنی توحید اور اس کی تعلیم فطرت انسانی کے موافق ہے"۔ "چلو اس فطرت پر جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا" یعنی ایسی فطرت خدا نے دی ہے جو اللہ کی صفات کو اپنائے جیسے فرمایا صِبْغَةَ اللّٰهِ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً (2:139) کہ اللہ کی صفات کا رنگ اختیار کرو۔ 32۔ توحید کے اقرار کے بعد ان مندرجہ باتوں پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے جو فطرت صحیحہ کے مطابق ہیں تا انسان روحانی ترقی کرے اور اس کی پیدائش کا مقصد پورا ہو۔ اس میں نماز کا قیام سب سے مقدم ہے۔ پھر زکوٰۃ کی ادائیگی۔ حدیث میں ہے کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی وہ کافر ہو گیا۔ "O عمداً ترک صلوٰۃ انسان کو مشرک بنا دیتا ہے"۔ 33۔ "جنہوں نے توحید چھوڑ کر بہت سے بت بنا لئے اور مشرکانہ رسمیں اختیار کر لیں۔ چونکہ مشرکین نے بتوں، روحوں اور انسانوں میں سے مختلف معبودان باطلہ اختیار کر رکھے ہیں اس لئے وہ کبھی ایک نقطہ پر جمع نہیں ہو سکتے۔ ہر گروہ خوش ہے کہ جو ٹکڑا ہم نے لیا ہے وہی بہتر ہے جیسا کہ آج کل کے نام نہاد علماء سوء کرتے ہیں (ii)" ہاں! صرف مؤحد ہی ایک ہاتھ پر جمع ہو سکتے ہیں۔ 34۔ اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں کہ فلاں معاملہ میں ان کی تدبیر کی وجہ سے مصیبت ٹل گئی یا رحمت کا باعث ہوئی یا فلاں ڈاکٹر کی وجہ سے شفایابی ملی حالانکہ صرف اللہ ہی کی ذات ہے جو مشکل کشا ہے۔ ذرائع اللہ ہی کے پیدا کردہ ہیں۔

فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ

سو فائدہ اٹھاؤ سو ضرور تم جان لوگے یا اتاری ہم نے اوپر ان کے

سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاِذَآ

دلیل پس وہ باتیں کرتی ہے اس کی جسے ہیں وہ اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے اور جب

اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ

چکھائی ہم نے لوگوں کو رحمت خوش ہوتے ہیں اسکے ساتھ اور اگر پہنچتی ہے ان کو برائی

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ

اسکے بدلہ میں جو آگے بھیجا ان کے ہاتھوں نے اس وقت وہ ناامید ہوجاتے ہیں کیا نہیں دیکھا انہوں نے

اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

یہ کہ اللہ پھیلاتا ہے رزق جس کے لیے چاہتا ہے اور تنگی کرتا ہے یقیناً اس میں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۸﴾ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ

البتہ نشانات ہیں واسطے ان لوگوں کے جو ایمان لاتے ہیں پس دے رشتہ داروں کو ان کا حق اور

الْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

مسکینوں کو اور مسافروں کو یہ بہتر ہے واسطے ان لوگوں کے جو

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۹﴾

چاہتے ہیں توجہ اللہ کی اور یہ لوگ ہی کامیاب ہونیوالے ہیں

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا

اور جو دیا تم نے سود تاکہ بڑھے مالوں میں لوگوں کے پس نہیں

يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ

بڑھتا پاس اللہ کے اور جو دو تم زکوٰۃ چاہتے ہو تم

وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ

رضامندی اللہ کی پس یہ لوگ ہی دوگنا کرنے والے ہیں اللہ (وہ ہے) جس نے

خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ

پیدا کیا تم کو پھر رزق دیا تم کو پھر مارے گا تم کو پھر زندہ کرے گا تم کو کیا ہے کوئی

35۔لِيَكْفُرُوْا: یہاں "ل" عاقبت ہے۔ یعنی اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ناشکری کریں گے۔ **36**۔دلیل جو باتیں کرتی ہے یعنی جو ان کے حق میں بولتی یا دلالت کرتی ہے کہ وہ شرک کریں۔ جیسے فرمایا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ (45:30) یعنی دلیل پیش کرتی ہے۔(يَنْطِقُ : بولتی ہے) سُلْطٰنًا: کوئی الہامی دلیل (پیش کرو) جو شرک کی تائید کرتی ہو۔ **37**۔رَحْمَةً: رحمت (کا مزہ) مراد ہے۔ سچا مؤمن مصیبت میں صبر کرتا ہے اور راحت و فراخی میں اللہ کا شکر گزار رہتا ہے۔ **39**۔فَاٰتِ: پس تو دے۔ اس آیت میں تمام مسلمانوں سے خطاب ہے گو مخاطب رسول اللہؐ ہیں۔ وَجْهَ اللّٰهِ یعنی رضاء الٰہی (ii) غریبوں کی مالی امداد کرنے کی جہاں ترغیب دی ہے وہاں "اٰتِ" یعنی "دے" آیا ہے۔ "اِعطِ" یعنی "عطاء کر" نہیں آیا۔ ایسا غرباء کی عزت نفس کا لحاظ رکھتے ہوئے فرمایا گیا ہے۔ (کشاف)۔ حقدار کی مدد مال سے یا جسمانی خدمت کرکے یا زبانی ہمدردی سے کی جاتی ہے۔ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ: حقوق العباد ادا کرنے والے دنیا و آخرت میں مُفْلِحُوْنَ (کامیاب ہونے والے) ہیں۔ (نیز دیکھیں 51:20)۔ **40**۔وَجْهَ اللّٰهِ : اللہ کی رضاء (اقرب)۔ مُضْعِفُوْنَ: بڑھانے والے۔ ترجمہ: "یہی لوگ خدا کے ہاں (روپیہ) بڑھا رہے ہیں (ii)"۔ انسان اگر کوئی تحفہ یا عطیہ اس خیال سے دے کہ اسے اس سے زیادہ واپس ملے تو اسے رِبًا (سود) کہہ دیا جاتا ہے۔ ابن عباسؓ اور مجاہد سے یہاں ایسا ہی عطیہ مراد ہے۔ ایسا تحفہ دینے میں گناہ نہیں۔ نہ ہی حرام ہے مگر کار ثواب نہیں۔ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ یعنی اللہ کے ہاں وہ نہیں بڑھتا یعنی موجب ثواب نہیں ہوتا۔ ہاں جو بطور صدقہ دے تو ثواب کا کام ہوگا۔ آنحضرتؐ بڑھا کر واپس لینے کی خاطر تحفہ نہ دیتے تھے۔ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ (74:7) کے حکم الٰہی کے مطابق۔

شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ
تمہارے شریکوں میں سے جو کرے اس میں سے کچھ بھی پاک ہے وہ

وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٤١ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
اور بلند ہے اس سے جو وہ شریک بناتے ہیں ظاہر ہوگیا فساد خشکی اور تری میں

بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ
(ان کاموں) کی وجہ سے جو کئے ہاتھوں نے لوگوں کے تاکہ چکھاوے ان کو کچھ (نتیجہ) اس کا جو

عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝٤٢ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
انہوں نے کام کئے تاکہ وہ لوٹ آئیں تو کہدے سیر کرو زمین میں

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ
پس دیکھو کس طرح ہوا انجام ان لوگوں کا جو پہلے تھے تھے

اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ۝٤٣ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ
اکثر ان میں سے مشرک پس قائم رکھ توجہ اپنی واسطے دین قائم رہنے والے

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ
کے اس سے پہلے کہ آوے وہ دن کہ نہیں لوٹنا اس کیلئے اللہ سے اس دن

يَّصَّدَّعُوْنَ ۝٤٤ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا
وہ الگ الگ ہو جائیں گے جو کفر کرے پس اس پر بدلہ اس کا کفر ہے اور جنہوں نے کی نیکی

فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۝٤٥ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
پس اپنی جانوں کے لیے وہ گہوارہ تیار کرتے ہیں تاکہ بدلہ دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور کیں

الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝٤٦ وَمِنْ
نیکیاں اپنے فضل سے کیونکہ وہ نہیں محبت کرتا کافروں سے اور اس کے

اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ
نشانات سے ہے کہ وہ بھیجتا ہے ہوائیں بشارت دینے والیاں اور تاکہ چکھاوے تم کو اپنی

رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ
رحمت سے اور تاکہ چلاوے کشتیاں اپنے حکم سے اور تاکہ تم تلاش کرو

41۔ يُشْرِكُوْنَ: جنہیں وہ خدا کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔ معبودان باطلہ نہ کسی کو پیدا کرتے ہیں نہ رزق دے سکتے ہیں نہ جان نکال سکتے ہیں نہ کسی کو روزی دے سکتے ہیں اور نہ ہی کسی کو دوبارہ زندہ کر سکتے ہیں۔ 42۔ "O بحر و بر یعنی انسانوں کے ہر طبقہ میں فساد واقع ہو گیا ہے۔" فساد یعنی جہالت، شرک، لوٹ مار، قتل و غارت اور دیگر بدیاں جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں وہاں پائی جاتی تھیں ۔لِيُذِيْقَهُمْ میں "ل" عاقبت کا ہے یعنی اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ہم ان کو عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ پورا حساب کتاب تو آخرت میں ہو گا لیکن کچھ عذاب دنیا میں بھی دیا جائے گا تا وہ ڈر کر راہ راست اختیار کرلیں۔ اور بدیوں سے اجتناب کریں۔ اس کے لئے اللہ نے اپنا رسول بھیجا ہے۔ "اَيْدِي النَّاسِ: لوگوں کے ہاتھوں نے گناہ کئے ہیں کا یہ ترجمہ بھی ہے کہ مختلف گروہوں یا طاقتوں نے گناہ کئے۔ (ید: ہاتھ کے معنٰی طاقت کے بھی ہیں) خواہ وہ ظاہری اعضاء سے ہوں یا باطنی جوارح سے (ح)"۔ 44۔ لَّا مَرَدَّ لَهٗ: دن جس کا ٹلنا اللہ کی طرف سے ممکن نہ ہو گا۔ يَّصَّدَّعُوْنَ: (جنتی اور دوزخی) الگ الگ کر دیئے جائیں گے یعنی نیک اور بد لوگوں میں امتیاز کر دیا جائے گا۔ دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ دین کا غلبہ ہو اور سزا پانے والے شکست خوردہ لوگ الگ ہو جائیں اور مؤمنوں کا فاتح گروہ الگ۔ اللہ کے اس فیصلہ کو کوئی روک نہیں سکتا (لَّا مَرَدَّ لَهٗ)۔ 45۔ يَمْهَدُوْنَ: یعنی نیک (مؤمن) لوگ اپنے اعمال صالحہ کے ذریعہ سے جنت میں جانے اور اعلیٰ مراتب پانے کیلئے راستہ ہموار کرتے ہیں۔ 46۔ "+ نجات کیلئے ایمان، عمل اور فضل الٰہی تینوں ضروری ہیں"۔ (ضمیمہ اخبار بدر 1909-9-23)۔ خوشخبری دینے والی ہوائیں: یعنی ٹھنڈی ہوائیں جو بارش ہونے سے پہلے بارش کی خوش خبری دیتی ہیں۔ رَّحْمَتِهٖ: اللہ کی رحمت سے یہاں مراد رحمت باراں ہے۔ نیز ہوائیں کشتیاں چلائیں تا تم تجارتی مال ان میں لاد کر اللہ کا فضل (مال۔ دولت) حاصل کرو اور خدا کا شکر کرو۔

فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۴۶ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
فضل اس کا اور تاکہ تم شکر کرو اور یقیناً یقیناً بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے

رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا
رسول طرف ان کی قوم کے پس لائے وہ انکے پاس کھلے دلائل پس انتقام لیا ہم نے

مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ
ان لوگوں سے جنہوں نے قطع تعلق کیا اور ہے حق ہم پر مدد کرنا

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۷ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا
مومنوں کی اللہ وہ ہے جس نے بھیجا ہواؤں کو پس وہ اٹھاتی ہیں بادل

فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى
پھر وہ پھیلا دیتا ہے اسے آسمان میں جس طرح چاہتا ہے اور کر دیتا ہے اُسے ٹکڑے پس تو دیکھتا ہے

الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ
بجلی کو نکلتی ہے اس کے درمیان سے پس جب پہنچاتا ہے اُسے جس کو چاہتا ہے

مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۴۸ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ
اپنے بندوں میں سے جھٹ وہ خوشخبری حاصل کرتے ہیں اور یقیناً تھے پہلے اس کے

اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۝۴۹ فَانْظُرْ اِلٰٓى
کہ وہ اُتارا جائے ان پر پہلے اس سے ضرور ناامید ہونیوالے ہیں پس دیکھ طرف

اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ
نشاناتِ رحمت کی اللہ کے کس طرح وہ زندہ کرتا ہے زمین کو پیچھے اس کی موت کے

اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۵۰ وَ
یقیناً یہ (خدا) ضرور ضرور زندہ کرنیوالا ہے مُردوں کو اور وہ اوپر ہر چیز کے بڑا قادر ہے اور

لَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْ بَعْدِهٖ
اگر بھیجیں ہم ہوا پس وہ دیکھیں اس کو زرد البتہ لگ جائیں اس کے بعد

يَكْفُرُوْنَ ۝۵۱ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ
کفر کرنے پس یقیناً تو نہیں سُنا سکتا مُردوں کو اور نہ سُنا سکتا ہے بہروں کو

48۔ جیسے ٹھنڈی ہوائیں بارش کے آنے کی خوشخبری دیتی ہیں ایسے ہی رسولوں کے بیّن نشانات دین کے غلبہ کی نشانیاں ہوتے ہیں ۔

49۔ کِسَفًا: ٹکڑے (تہ بہ تہ)۔ یعنی ایک بادل کے الگ الگ ٹکڑے کر دیتا ہے تا بڑے علاقہ کو سیراب کر سکیں (ii)۔ وَدْقَ : مینہ ۔ خوشیاں مناتے ہیں بارش آنے پر۔ 50۔ اور اگرچہ وہ بارش آنے سے پہلے اس سے مایوس ہو چکے تھے۔ 51۔ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى: یقیناً وہ (خدا) اسی طرح سے (آخرت میں) مردوں کو زندہ کر دے گا ۔

52۔ یعنی (منحوس) ہوا کھیتی کو زرد کر دے تو وہ لوگ ہماری پہلی نعمتوں کی بھی ناشکری کرنے لگتے ہیں ۔ (فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا: پس وہ دیکھیں اس (کھیتی) کو زرد ہوتا۔ آیت 53 اور 54 میں روحانی مردے، بہرے اور اندھے مراد ہیں جو ہدایت پانا ہی نہیں چاہتے ۔ الدُّعَآءَ: (اپنی) دعوت، بلاوا، پکار (اللہ کی طرف آنے کیلئے)۔ تو نہ ہی ان کو اپنی پکار سنا سکتا ہے اور نہ ہی ان کو راستہ دکھا سکتا ہے کیونکہ وہ نہ ہی کچھ سننا چاہتے ہیں اور نہ ہی سیدھے راستہ کو دیکھنا چاہتے ہیں بلکہ پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ نیت نہ ہو تو ہدایت کیسے ملے۔ وہی تیری آواز سنتے اور ایمان لاتے ہیں جو ہماری آیات (دلائل، معجزات، نصیحت) پر غور کرتے ہیں اور (قائل ہو کر) مسلمان بن جاتے ہیں۔

الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ
پکار جب وہ پھر جائیں پیٹھ پھیر کر اور نہیں تو ہرگز ہدایت دینے والا اندھوں کو
عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ
ان کی گمراہی سے نہیں تو سُنا سکتا مگر اسے جو ایمان لائے ہماری آیات پر پس وہ
ع ۵ ۱۲ ۸ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ
فرمانبردار ہیں اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیا تم کو ناتوانی سے پھر کی
بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ
بعد ناتوانی کے قوت پھر کی بعد قوت کے کمزوری اور بڑھاپا
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ
وہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور وہ جاننے والا بڑی قدرت والا ہے اور جس دن قائم ہوگی
السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ
وہ گھڑی قسمیں کھائیں گے مجرم کہ نہیں وہ رہے سوائے ایک گھڑی کے
كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
اسی طرح وہ تھے اُلٹائے جاتے اور کہیں گے وہ لوگ جو دیئے گئے تھے علم
وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ز
اور ایمان یقیناً یقیناً ٹھہرے تم اللہ کی کتاب میں تا روز قیامت
فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾
پس یہ ہے دن اٹھائے جانے کا لیکن تم تھے نہیں جانتے
فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ
پس اس دن نہیں نفع دیگی ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا معذرت ان کی اور نہ وہ
يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
معذور سمجھے جائیں گے اور یقیناً یقیناً بیان کی ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں
مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ
ہر عمدہ بات اور البتہ اگر لائے تو ان کے پاس کوئی نشان ضرور کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے

55۔ جنین۔ بچپن۔ جوانی اور بڑھاپے کے مراحل مراد ہیں۔ قومیں بھی اسی طرح پیدا ہوتیں۔ عروج اور پھر زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔ **56**۔یعنی دنیوی زندگی میں بھی وہ ایسے ہی دھوکے کھاتے تھے یا غلط اندازے کیا کرتے تھے۔ مطلب وہ یُؤْفَکُوْنَ: الٹے پھرا دیئے جاتے تھے حق سے۔ جیسا کہ روز قیامت جب قبروں سے نکلیں گے تو کہیں گے کہ ہم قبروں میں (یا دنیا میں) کوئی گھڑی بھر ہی رہے تھے حالانکہ ان کو کافی مہلت دی گئی تھی کہ نصیحت حاصل کر لیں۔ **57**۔اللہ کی کتاب میں یعنی اللہ کے علم یا حساب میں۔ **58**۔وَلَا ھُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ :ان کی توبہ قبول نہ کی جائے گی (کہ اب ہم ایمان لاتے ہیں)۔ "عَتَبَۃ کے معنٰی دہلیز کے بھی ہیں۔ اس صورت میں معنے ہوں گے کہ انہیں قرب الٰہی کی دہلیز تک نہ پہنچنے دیا جائے گا۔ اور یہ معنٰی بھی ہو سکتے ہیں کہ ان پر زجر و عتاب ہوگا اور وہ شکایت کریں گے تو ان کی شکایت دور نہ کی جائے گی (ح)"۔ **59**۔مِنْ کُلِّ مَثَلٍ: ہر طرح کی مثالیں جن میں اللہ کی توحید کے ثبوت اور رسولوں کی صداقت واضح ہو جاتی ہے۔ اسی طرح شرک کی تردید اور بطلان نمایاں ہو جاتا ہے۔" مُبْطِلُوْنَ: جھوٹی باتوں کو پیش کرنے والے(ii)"۔

لقمٰن ۳۱ ۵۹۵ اتل مآ اوحی ۲۱

كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۹﴾ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ
کفر کیا نہیں تم مگر جھوٹے اس طرح مہر لگاتا ہے اللہ
عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ
دلوں پر ان لوگوں کے جو نہیں جانتے پس صبر کر یقیناً وعدہ
اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۱﴾
اللہ کا سچا ہے اور نہ ہلکا کریں تجھے وہ لوگ جو نہیں یقین رکھتے

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
الٓمّٓ ﴿۲﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۳﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً
الف۔لام۔میم یہ آیات ہیں کتاب حکمت والی کی ہدایت اور رحمت
لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ
واسطے احسان کرنیوالوں کے وہ جو قائم کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں
الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۵﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى
زکوٰۃ اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہ لوگ ہدایت پر ہیں
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۶﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
طرف سے اپنے رب کی اور یہ لوگ ہی کامیاب ہیں اور کوئی لوگوں میں سے ایسا ہے جو
يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ
خریدتا ہے بیہودہ بات تاکہ گمراہ کرے راہ سے اللہ کی بغیر
عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۷﴾ وَ
علم کے اور تاکہ بناوے اسے ہنسی یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کے لیے عذاب ہے ذلیل کرنے والا اور

60۔اللہ بغیر وجہ ان کے دلوں پر مہر نہیں لگاتا بلکہ ان کے بُرے افعال اور ضد کی وجہ سے مہر لگاتا ہے۔جو لوگ سمجھنا ہی نہ چاہیں وہ خدا کے اس قانون کے نیچے آجاتے ہیں۔**61**۔لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ: دشمن تم کو ایسا خفیف یا کمزور نہ پائیں کہ ان کی دھمکیوں اور طاقت کے مظاہروں اور ظلم و ستم سے تم ڈر جاؤ یا کئی اور طریقوں سے تم کو پُھسلائیں یا مصالحت کرنے پر آمادہ کریں۔ لَا يُوْقِنُوْنَ: وہ (دین اسلام پر) یقین نہیں رکھتے۔فَاصْبِرْ: دشمن کی تکالیف پر صبر کرو۔اللہ کا وعدہ فتح اور نصرت کا پورا ہو گا۔

31۔سُوْرَةُ لُقْمٰن (مکی)

4۔"مُحْسِنِيْنَ: اپنے فرائض کو اچھی طرح ادا کرنے والے (اقرب)(ii)"یعنی اللہ کے اوامر اور نواہی کے احکام پر عمل کرنے والے۔ مُحْسِنِيْنَ کے دیگر معنے یہ بھی ہیں: احسان کرنے والے، نیکیاں بجالانے والے اور اللہ کی عبادت کو اخلاص خشوع و خضوع سے بجالانے والے (اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ۔حدیث رسولؐ)(اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم اللہ تجھے دیکھ رہا ہے۔)۔**7**۔يَّشْتَرِيْ: وہ خریدتا ہے یعنی اختیار کرتا ہے (ہدایت کی بجائے) لِيُضِلَّ: تا گمراہ کرے (لوگوں کو)۔ يَتَّخِذَهَا: (تاکہ) بنائے اُسے (اللہ کی راہ کو) ہنسی تمسخر کا نشانہ۔ کہتے ہیں کہ ایک کافر دشمن اسلام جب کسی دوسرے کافر کو دیکھتا کہ وہ اسلام کی طرف جھکتا ہے تو اسے اپنے گھر لے آتا۔ شراب پلاتا اور راگ ناچ دکھاتا۔اس رِندی کی مجلس میں اس کے ایمان کی طرف جھکنے کے اثر کو زائل کرتا تھا۔اس نے اس غرض کیلئے ناچ گانے کیلئے لونڈیاں خریدی تھیں۔نیز قصہ گوئی کی محفلیں برپا کرنا شروع کیں جس میں شاہانِ عجم اور رُستم و اسفندیار کی داستانیں سنائی جاتی تھیں تا لوگوں کا رُجحان آنحضرتؐ کی طرف سے ہٹ جائے۔یہ کافر تھا نضر بن حارث بن کلدہ۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ: نا سمجھی میں۔هُزُوًا: ہلکا جاننا (قابل ہنسی سمجھنا)۔انسانی زندگی کا مقصد تو اعلیٰ وارفع ہے مگر ہوا و ہوس کی اتباع کرنے والے اس عظیم مقصد کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی زندگیاں لہو و لعب میں گزار دیتے ہیں۔ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب مقدر ہے (23:116)۔

إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ
جب پڑھی جاتی ہیں اس پر آیات ہماری پھر جاتا ہے تکبر کرتا ہوا گویا کہ نہیں سُنا اس نے گویا کہ
فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ
دونوں کانوں میں اسکے بہرہ پن ہے پس بشارت دے اُسے عذاب دردناک کی یقیناً وہ لوگ جو
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ ﴿٩﴾ خَالِدِينَ
ایمان لائے اور کیں نیکیاں ان کے لیے باغات ہیں نعمتوں کے رہ پڑنے والے ہیں
فِيهَا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٠﴾ خَلَقَ
اس میں وعدہ اللہ کا سچا ہے اور وہ عزت والا حکمت والا ہے اس نے پیدا کیا
السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ
آسمان بغیر ستونوں کے کہ دیکھتے ہو تم جنہیں اور ڈالے زمین میں
رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ ۚ
پہاڑ کہ خوراک دیں تمہیں اور پھیلائے اس میں سب جاندار
وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ
اور اُتارا ہم نے بادل سے پانی پس اُگائے ہم نے اس میں سب جوڑے
كَرِيمٍ ﴿١١﴾ هَٰذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ
عمدہ یہ پیدائش ہے اللہ کی پس دکھاؤ مجھے وہ جو پیدا کیا ان لوگوں نے جو
مِن دُونِهِ ۚ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ ع ۱۲
سوائے اسکے ہیں بلکہ ظالم گمراہی کھلی میں ہیں اور یقیناً یقیناً
آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا
دی ہم نے لقمان کو حکمت یہ کہ شکر کر اللہ کا اور جو شکر کریگا تو سوائے اسکے نہیں کہ
يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿١٣﴾
وہ شکر کریگا اپنے نفس کے لیے اور جس نے کفر کیا یقیناً اللہ بے پرواہ خوبیوں والا ہے
وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ
اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو جبکہ وہ وعظ کررہا تھا اے بیٹے میرے نہ شریک بنا تُو

8۔ تُتْلٰی عَلَيْهِ: یعنی مذکورہ بالا آیت میں جس آدمی کا ذکر کیا گیا ہے وہ اور اس جیسے دوسرے لوگوں پر جب ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو تکبر سے وہاں سے پھر جاتا ہے گویا کہ اس کے بہرے کانوں نے کچھ سنا ہی نہیں۔ وَقْرًا: بوجھ (جو کانوں کو بہرہ کردے)۔ گویا اس کے کان بہرے ہیں۔**10**۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے یعنی پورا ہو کر رہے گا (اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ 13:32)۔**11**۔ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ: پہاڑوں کو زمین میں گاڑ دیا تاکہ شدید زلزلہ وغیرہ میں وہ لڑھک کر تمہارے سمیت زمین پر نہ گر پڑیں اور تمہیں ہلاک کردیں۔ (یعنی زلزلوں سے تمہاری حفاظت کے لئے) "اَلْقٰی فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ: اس نے زمین میں پہاڑ ڈالے۔" اس کا یہ مطلب نہیں کہ زمین بنا کر پھر پہاڑوں کو لا کر اس میں ڈالا گیا بلکہ مراد یہ ہے کہ پہاڑ زمین ہی کا حصہ بنائے گئے ہیں۔ دیکھیں 13:4 جہاں اَلْقٰی "ڈالے" کی بجائے جَعَلَ یعنی اس نے "بنائے" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اَنْۢبَتْنَا: ہم نے اگائے، بڑھائے، پیدا کئے۔ فِيْهَا: زمین میں۔ "مِنْ كُلِّ زَوْجٍ: ہر قسم کے جوڑے (جانوروں کے بھی اور نباتات کے بھی پیدا کئے اور بڑھائے)(ii)"۔ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ: قسم قسم کے عمدہ غلے اور پھل سبزیاں وغیرہ کے جوڑے۔**12**۔ "معلوم ہوا کہ حضرت مسیح کی پرندوں کی خلق روحانی رنگ کی تھی ورنہ اگر وہ الٰہی خلق کی طرح ہوتی تو یہ چیلنج نہ دیا جاتا۔(ح)"۔ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ اشارہ ہے ان چیزوں کی طرف جو آیت 11 میں اللہ نے پید افرمائیں۔**13**۔ الْحِكْمَةَ: محکم یعنی نہایت مضبوط بات جس کا انجام بخیر ہو۔ اَنِ اشْكُرْ: (یہ کہتے ہوئے) کہ شکر کر اللہ کا۔۔۔ اپنے نفس (کی بہتری) کیلئے۔ کہتے ہیں کہ حضرت لقمانؑ حبشی (ETHIOPIAN) غلام تھے حضرت داؤد کے وقت میں۔ اللہ نے ان کو حکمت عطا فرمائی ہوئی تھی یعنی ان کو عاقلانہ باتیں جو نبیوں کے حکم کے موافق تھیں معلوم تھیں۔ بعض لوگ ان کو یونان کا (AESOP) کہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ نبی تھے اور مصر یا تریہ کے باشندہ تھے۔**14**۔ "O شرک تین قسم کا ہے۔ 1۔ جلی شرک جیسے بت پرستی۔ 2۔ خفی شرک یعنی خدا تعالیٰ کے وجود کے سامنے اپنے وجود کو بھی کوئی شے سمجھے۔ 3۔ شرک فی الاسباب یعنی اسباب پر حد سے زیادہ بھروسا کیا جائے"۔

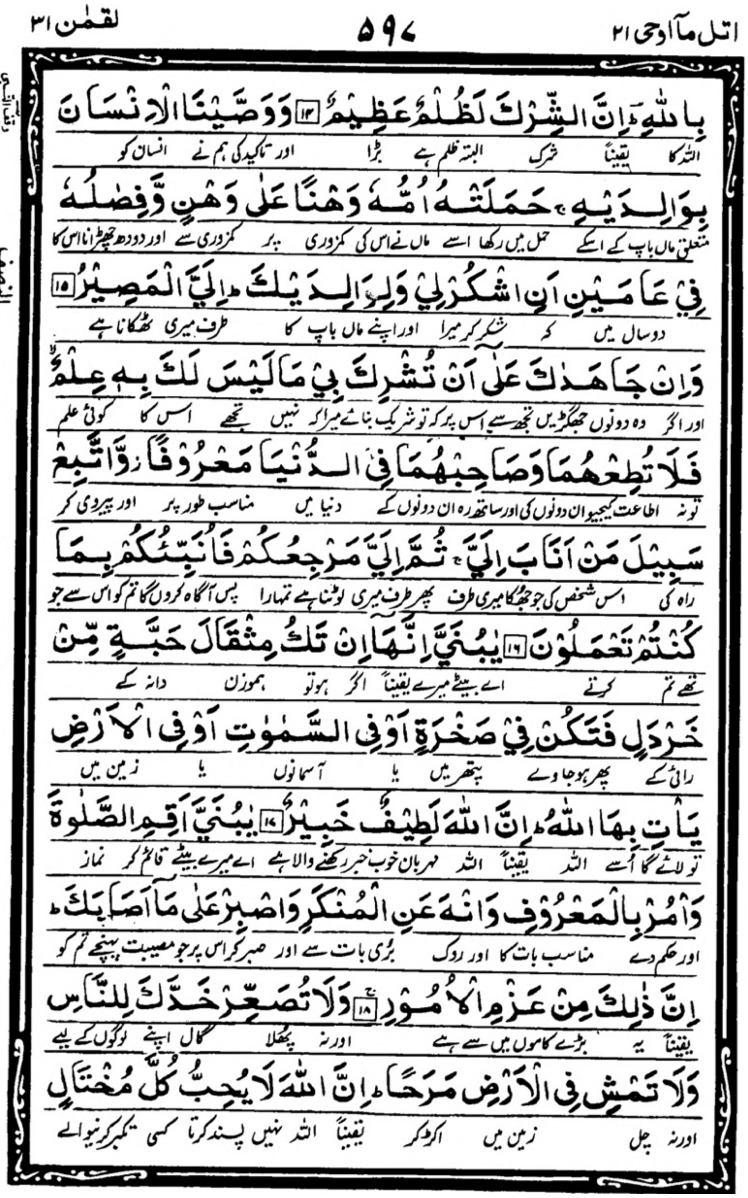
لقمٰن ۳۱ ۵۹۷ اتل ما اوحی ۲۱

بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ
اللہ کا یقیناً شرک البتہ ظلم ہے بڑا اور تاکید کی ہم نے انسان کو
بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰي وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ
متعلق ماں باپ کے اسکے حمل میں رکھا اسے ماں نے اس کی کمزوری پر کمزوری سے اور دودھ چھڑانا اس کا
فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾
دو سال میں کہ شکر کر میرا اور اپنے ماں باپ کا طرف میری ٹھکانا ہے
وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ
اور اگر وہ دونوں جھگڑیں تجھ سے اس پر کہ تو شریک بنائے میرا کہ نہیں تجھے اس کا کوئی علم
فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ
تو نہ اطاعت کیجیو ان دونوں کی اور ساتھ رہ ان دونوں کے دنیا میں مناسب طور پر اور پیروی کر
سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا
راہ کی اس شخص کی جو جھکا میری طرف پھر طرف میری لوٹنا ہے تمہارا پس آگاہ کروں گا تم کو اس سے جو
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ
تھے تم کرتے اے بیٹے میرے یقیناً اگر ہو تو ہموزن دانہ کے
خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ
رائی کے پھر ہو جاوے پتھر میں یا آسمانوں یا زمین میں
يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۷﴾ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ
تو لائے گا اسے اللہ یقیناً اللہ مہربان خوب خبر رکھنے والا ہے اے میرے بیٹے قائم کر نماز
وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي مَآ اَصَابَكَ ۭ
اور حکم دے مناسب بات کا اور روک بری بات سے اور صبر کر اس پر جو مصیبت پہنچے تم کو
اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ
یقیناً یہ بڑے کاموں میں سے ہے اور نہ پھلا گال اپنے لوگوں کے لیے
وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ
اور نہ چل زمین میں اکڑ کر یقیناً اللہ نہیں پسند کرتا کسی تکبر کرنیوالے

النصف

15۔اللہ کے حق کے بعد حقوق العباد میں سے سب سے پہلے ماں باپ کا حق ادا کرنا فرض کیا(وَصَّيْنَا)۔"وَهْنًا عَلٰي وَهْنٍ: کمزوری پر کمزوری کی حالت میں۔بچے کا پیٹ میں رہنا اور پھر اس کے دودھ چھڑانے تک کا عرصہ آیت 46:16 میں اڑھائی سال بتایا۔مگر اس آیت میں دو سال بتایا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض بچے جلدی پیدا ہو جاتے ہیں ان کو زیادہ عرصہ تک دودھ پلانا چاہیئے۔آیت 2:234 میں بھی دو سال کا عرصہ مذکور ہے(ii)"۔اِلَيَّ الْمَصِيْرُ: (آخری)لوٹنا میری طرف ہی ہے۔ **16**۔اگر والدین تمہیں شرک کرنے کو کہیں تو ان کا کہنا نہ مانو۔مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ یعنی اس کے پاس الہامی کتاب کی کوئی دلیل نہیں ہے جو شرک کو جائز قرار دے۔وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا: مگر دنیوی(امور)میں ان سے حسن سلوک قائم رکھو۔اور اس شخص کی پیروی کر جو میری طرف جھکا۔یعنی مؤمنوں کی راہ کی۔ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (9:119)۔**17**۔"پتھر میں ہونا اس جہت سے ہے کہ اس میں سختی اور صلابت ہوتی ہے اور آسمان میں ہونا بلندی اور ارتفاع کے لحاظ سے اور زمین میں ظلمت تاریکی اور گہرائی کے لحاظ سے ہے (ح)"۔يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ: (قیامت کے دن)اللہ حساب کتاب کیلئے لے آئے گا اس عمل کو۔ اَنَّهَا اور بِهَا میں "ھا" کی ضمیر اعمال کے متعلق ہے جو گزشتہ آیت کا آخری لفظ ہے یعنی تَعْمَلُوْنَ (جو تم اعمال کرتے تھے)۔ اعمالنامہ حاضر کیا جائے گا۔(50:19)۔ **18**۔"معروف یعنی وہ باتیں جو عُرف عام میں مناسب یا اچھی سمجھی جاتی ہیں(ii)" ذٰلِكَ: یہ(صبر کرنا یا ثابت قدم رہنا)"مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ بڑے اہم کاموں میں سے ہے۔ایسے کام جن کیلئے کمر ہمت کسنی پڑتی ہے یعنی الامور المعروفہ۔یہ ترکیب ایسی ہی ہے جیسے مسجد الجامع کی ہے(ii)"نہایت ہمت والے کام جن کیلئے بڑا حوصلہ درکار ہے اور عزم صمیم بھی۔**19**۔"گال پھلانے سے مراد غرور یا تکبر سے کسی کی طرف دیکھنا ہوتا ہے(ح)"۔

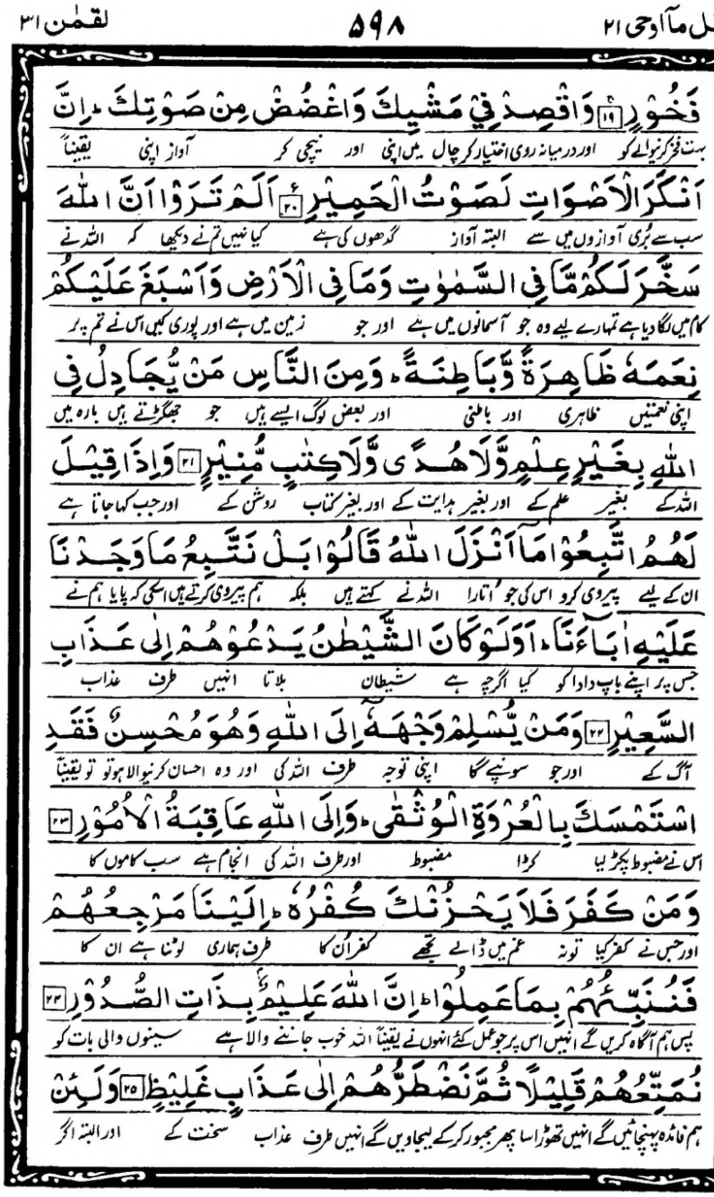

اتل ما اوحی ۲۱ ۵۹۸ لقمٰن ۳۱

فَخُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ اِنَّ

بہت فخر کرنیوالے کو اور درمیانہ روی اختیار کر چال میں اپنی اور نیچی کر آواز اپنی یقیناً

اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

سب سے بری آوازوں میں سے البتہ آواز گدھوں کی ہے کیا نہیں تم نے دیکھا کہ اللہ نے

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ

کام میں لگا دیا ہے تمہارے لیے وہ جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور پوری کیں اس نے تم پر

نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۭ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي

اپنی نعمتیں ظاہری اور باطنی اور بعض لوگ ایسے ہیں جو جھگڑتے ہیں بارہ میں

اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ

اللہ کے بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن کے اور جب کہا جاتا ہے

لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا

ان کے لیے پیروی کرو اس کی جو اتارا اللہ نے کہتے ہیں بلکہ ہم پیروی کرتے ہیں اسکی کہ پایا ہم نے

عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ

جس پر اپنے باپ دادا کو کیا اگرچہ ہے شیطان بلاتا انہیں طرف عذاب

السَّعِيْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ

آگ کے اور جو سونپے گا اپنی توجہ طرف اللہ کی اور وہ احسان کرنیوالا ہو تو یقیناً

اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۳﴾

اس نے مضبوط پکڑ لیا کڑا مضبوط اور طرف اللہ کی انجام ہے سب کاموں کا

وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۭ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

اور جس نے کفر کیا تو نہ غم میں ڈالے تجھے کفران کا طرف ہماری لوٹنا ہے ان کا

فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾

پس ہم آگاہ کریں گے انہیں اس پر جو عمل کئے انہوں نے یقیناً اللہ خوب جاننے والا ہے سینوں والی بات کو

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۵﴾ وَلَىِٕنْ

ہم فائدہ پہنچائیں گے انہیں تھوڑا سا پھر مجبور کر کے لیجاویں گے انہیں طرف عذاب سخت کے اور البتہ اگر

20۔ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ :"Oیعنی باستثناء وقت ضرورت کے چلنے میں نہ بہت تیز چلو اور نہ ہی بہت آہستہ "یعنی باوقار میانہ روی اختیار کرو۔ نیز دیکھیں (25:64)۔ **21**۔ظَاهِرَةً: ظاہر یعنی نظر آنے والے جیسے حُسن و تناسب جسم۔ وصحت اعضاء۔ بَاطِنَةً: یعنی وہ چیزیں جو نظر نہیں آتیں جیسے عقل، تمیز، قابلیت، لیاقت، علم، ولایت، نبوت۔ اسی طرح ظاہری نعمتیں جیسے زمین، سورج، چاند، ستارے، بادل، ہوائیں، پانی، بارش سب ہمارے فائدہ کیلئے بنائیں ایسے ہی مال اولاد، مویشی ظاہری نعمتیں ہمیں عطاء کیں۔ روحانی نعمتیں باطنی ہیں جو ہمیں ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتیں مثلاً ایمان، سچائی، دیانت، رحم، حکمت، دانائی، غنا، تقویٰ وغیرہ۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ: یعنی کسی کو خدائی میں شریک ٹھہرانے کی کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہیں ہو سکتی۔ **22**۔اَوَلَوْ كَانَ: کیا اس صورت میں بھی (ایسا ہی کریں گے) اگر شیطان انہیں بھڑکتی آگ کی طرف بلائے (ان کے آباء و اجداد کے مشرکانہ عقائد کی پیروی کے نتیجہ میں)۔ **23**۔يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ: جو اللہ کی رضا جوئی کیلئے اپنا سر خم کردے۔ مُحْسِنٌ: محسن وہ ہے جو فرائض کو اچھی طرح سے ادا کرنے والا ہو۔ ادھورا نہ چھوڑنے والا ہو۔ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ: تمام امور کا انجام (فیصلہ) اللہ کے ہاتھوں میں ہے۔ کڑا مضبوطی سے پکڑ لیا کا مطلب اللہ اس کا انجام بخیر کرے گا۔ الْعُرْوَةِ: چھاگل کے پیچھے جو ہتھی (Handle) بنی ہوتی ہے۔ (2:257)

حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ جب تُو نماز پڑھ رہا ہو تو ایسا محسوس ہو کہ تُو خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اور اگر یہ نہیں تو سمجھے کہ خدا تجھ کو دیکھ رہا ہے۔"اِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ: اس بات کا فیصلہ کہ کڑا مضبوطی سے پکڑا تھا کہ نہیں اللہ تعالیٰ عاقبت میں فرمائے گا (iv)"۔ تمام امور بالآخر فیصلہ کیلئے اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ **24**۔ سینہ کی باتیں: "دلی خیالات یعنی دماغ میں جو خیالات آتے ہیں (ii)"۔ **25**۔ دنیا کی زندگی قلیل ہے پھر ان کو آخرت میں عَذَابٍ غَلِيْظٍ: گاڑھا یعنی سخت عذاب جس سے انسان نکل نہ سکے، ملے گا۔

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ

پوچھے تو ان سے کہ کس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ضرور کہیں گے اللہ نے تو کہدے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں بلکہ اکثر ان کے نہیں جانتے اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں

وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۷﴾ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي

اور زمین میں ہے یقیناً اللہ ہی بے پرواہ خوبیوں والا ہے اور اگر ہوں وہ جو

الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ

زمین میں درخت ہیں قلمیں اور سمندر مدد کریں اسکی کہ بعد اس کے

سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

سات سمندر نہ ختم ہوں باتیں اللہ کی یقیناً اللہ عزت والا

حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ

حکمت والا ہے نہیں پیدائش تمہاری اور نہ اُٹھانا تمہارا مگر مانند نفس واحد کے یقیناً

اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۹﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي

اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے کیا نہیں دیکھا تُو نے کہ اللہ داخل کرتا ہے رات کو

النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؗ

دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور کام میں لگا دیا اس نے سورج اور چاند

كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۳۰﴾

ہر ایک چلتا ہے تا میعاد مقررہ اور یقیناً اللہ اسکی جو تم کرتے ہو خوب خبر رکھنے والا ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ

یہ بسبب اسکے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور یہ کہ جسے وہ پکارتے ہیں سوائے اس کے

الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۱﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ ع ۳ ۱۲

باطل ہے اور یقیناً اللہ ہی بلند (اور) بڑا ہے کیا نہیں دیکھا تو نے کہ کشتیاں

تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ

چلتی ہیں سمندر میں ساتھ نعمت کے اللہ کی تاکہ دکھاوے تم کو اپنی آیات سے یقیناً

26۔ "مگر ان منکروں میں سے اکثر یہ بات نہیں جانتے (ii)"۔ 27۔غَنِیٌّ یعنی وہ کسی کا محتاج نہیں مگر سب اس (خدا) کے محتاج ہیں۔ 28۔یَمُدُّہٗ: اس کی مدد کریں (سیاہی بن کر) یعنی اس ایک سمندر کی سات اور سمندر مدد کریں سیاہی بن کر تب بھی اللہ کے کلمات یعنی اسکی صفات قدرتیں، حمد، نشانات، عظمت کا بیان ختم نہ ہوگا۔ سات اور ستر کے اعداد کثرت پر دلالت کرتے ہیں نہ کہ تعداد پر (یعنی ان گنت)۔ "عیسائی مسیح کیلئے کلمۃ اللہ کا لفظ لے کر اتراتے ہیں۔ فرمایا کہ ہمارے کلمات تو اَن گِنت ہیں (ح)"۔ (نیز دیکھیں 18:110)۔ 29۔ تم سب کا پیدا کرنا اور دوبارہ اٹھانا اللہ پر ایک جان کے پیدا کرنے اور پھر اسے اٹھانے کی طرح آسان ہے۔ 30۔اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی: میعاد مقررہ تک۔ یعنی زمین، سورج اور چاند ہر ایک اپنے اپنے مدار میں مقررہ وقت کے مطابق قیامت تک رواں دواں ہیں اس کے نتیجہ میں دن اور رات اور مختلف موسموں کا ردوبدل عمل میں آتا ہے۔ اسی طرح قوموں کے عروج وزوال بھی ظہور میں آتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ کو اس کی خوب خبر ہے۔ 31۔ "باطل (جھوٹا) تباہ ہو جانے والا ہے اور حق (سچا) قائم رہنے والا ہے (ii)"۔ 32۔ "بِنِعْمَتِ اللّٰہِ" کے دو معنٰی ہو سکتے ہیں۔ "1۔ یہ اللہ کی نعمت ہے کہ اس نے ایسے اسباب پیدا کر دیئے جن سے جہاز اور کشتیاں چلتی ہیں۔ 2۔ وہ کشتیاں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں (سامان جو جہازوں میں لادا جاتا ہے) کو لے کر چلتی ہیں اور تمہیں پہنچا دیتی ہیں۔ (ح)" "صَبَّارٍ: صابر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ شَکُوْرٍ: شاکر سے مبالغہ کا صیغہ ہے (ii)"۔

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ
اس میں البتہ نشانات ہیں ہر بہت صبر کرنیوالے بہت شکر کرنیوالے کیلئے اور جب ڈھانکتی ہے انہیں

مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا
موج مانند سایہ بادلوں کے پکارتے ہیں اللہ کو خالص کرتے ہوئے اس کیلئے اطاعت کو پس جب

نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ
نجات دیتا ہے انہیں طرف خشکی کی تو بعض ان میں سے میانہ رو ہوتے ہیں اور نہیں انکار کرتا آیات کا ہماری

اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا
مگر ہر دغاباز ناشکرگذار اے لوگو ڈرو اپنے رب سے اور ڈرو

يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ
اس دن سے نہیں کام آوے گا باپ اپنے بیٹے سے اور نہ بیٹا ہی کام آنیوالا ہے

عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ
اپنے باپ سے کچھ بھی یقیناً وعدہ اللہ کا ہے سچ پس نہ دھوکہ میں ڈالے تم کو

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ
زندگی ورلی اور نہ دھوکہ میں ڈالے تم کو مقابل میں اللہ کے دھوکہ دینے والا (یعنی شیطان) یقیناً

اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا
اللہ وہ ہے کہ پاس اسکے علم ہے قیامت کا اور وہ اتارتا ہے بارش اور وہ جانتا ہے جو

فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا
رحموں میں ہے اور نہیں جانتا کوئی نفس کیا کماوے گا کل اور نہیں

تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾ ع ۴ / ۱۳
جانتا کوئی نفس کہ کس زمین میں مرے گا یقیناً اللہ خوب جاننے والا خوب خبر رکھنے والا ہے

33۔ مشرکوں کا دین ایمان خود ساختہ مفروضوں اور توہمات کا پلندہ ہونے کی وجہ سے نہایت کمزور رہے۔ کبھی خدا کی طرف کبھی بتوں کی طرف ہو جاتا ہے۔ بعض طوفان میں کشتی میں بیٹھے صبر سے تکلیف برداشت کرتے ہیں اور منزل آنے پر شکر بجالاتے ہیں۔ مگر بعض لوگ مُّقْتَصِدٌ یعنی میانہ رو ہوتے ہیں اور شک کرنے لگ جاتے ہیں کہ طوفان سے خدا نے بچایا تھا یا اتفاقاً بچ گئے تھے۔ اس طرح ایمان اور کفر کے درمیان ہو جاتے ہیں۔ مطلب اب خوف کی حالت تو نہیں رہتی مگر نرا بھول بھی نہیں جاتے کہ اللہ نے انہیں نجات دی تھی۔ نہ شکر کرتے ہیں اور نہ ہی کفر۔ خَتَّارٍ : بد عہد (ii)۔

34۔ یعنی یہ شیطانی دھوکہ نہ رہے کہ دنیا میں اچھی حالت میں تھے تو آخرت میں بھی اچھی حالت رہے گی۔ غُرُوْرُ : تکبّر کرنا (مصدر ہے)۔ غَرُوْرُ : دھوکہ دینے والا یعنی شیطان۔ دھوکہ باز۔ اللہ یقیناً علیم و خبیر ہے۔ جنین کے بارے میں مکمل معلومات صرف اسی کو ہیں۔ مندرجہ ذیل پانچ باتوں کا مکمل علم اللہ ہی کی ذات کو ہے۔ 1۔ کہ قیامت کب آئے گی۔ 2۔ بارش مفید ہوگی یا نہیں۔ 3۔ جنین کیسا ہوگا۔ نیک ہوگا یا بد۔ دراز عمر پائے گا یا نہیں وغیرہ وغیرہ۔ 4۔ مستقبل کا علم۔ 5۔ کوئی کب اور کہاں مرے گا۔

32-سُوْرَةُ السَّجْدَة (مکی)

3- یہ کتاب جھوٹ، جادو کہانت اور من گھڑت قصے کہانیوں کی کتاب نہیں ہے بلکہ بلا شک رب العلمین کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔
4- یعنی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے بعد آنحضرتؐ کے زمانہ تک ایک بہت طویل زمانہ گزر چکا ہے مگر کوئی نبی یہاں نہیں آیا۔ اب عرب میں آنحضرتؐ کو نبی اور رسول بنا کر بھیجا گیا ہے (iv)۔ 5- یَوْم: اَلْوَقْتُ مُطْلَقًا۔ یوم یعنی زمانہ۔ خواہ کروڑوں، اربوں سال ہی کا کیوں نہ ہو (لغت)۔ چھ دنوں میں یعنی چھ اوقات یا زمانوں یا ادوار میں۔ یہ نہیں فرمایا کہ ہر دور یا زمانہ کتنا لمبا تھا۔ اِسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ: عَرْش سے مراد خدا تعالیٰ کا حکم یا اس کا اصول حکومت ہوتا ہے۔ عرش یا تخت کوئی مادی چیز نہیں ہے۔ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ (42:12) یعنی کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں۔ خدا تعالیٰ اصول حکومت وحی کے ذریعہ اپنے احکام جاری کرتا ہے۔ پس اِسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ کے یہ معنٰی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش پر سے اپنے قانون کو نازل کرنا شروع کر دیا۔
6- یُدَبِّرُ الْاَمْرَ: اپنی تقدیر کے مطابق تمام امور کی تدبیریں اور تصرفات کرتا ہے۔ اللہ کے بڑے بڑے کام عرش الٰہی سے مقرر ہو کر نیچے آتے ہیں۔ جیسے اسلام کا نفاذ، اور جو اللہ بنانا چاہتا ہے سب کے سامان جمع ہو کر وہ سلسلہ بن جاتا ہے۔ ایک عرصہ تک چلتا ہے پھر وہ سلسلہ اٹھ جاتا ہے یعنی خدا کی طرف چلا جاتا ہے۔ پھر کسی دوسرے رنگ میں اور سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جیسے بڑے بڑے پیغمبروں کے سلسلے قرنوں تک رہتے ہیں۔ اس طرح کئی تہذیبیں بنتی اور ختم ہو جاتی ہیں۔ اور اللہ کا ایک دن ہمارے ایک ہزار برس کے برابر ہے اور پچاس ہزار سال کا بھی۔ "اس آیت میں تین سو سال تک خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ۔ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ۔ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ (بخاری) کے مطابق امر اسلام کے استحکام اور پھر ایک ہزار سال کیلئے اس میں روک پیدا ہو جانے کو بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ پھر چودھویں صدی میں اس کو نشاۃ ثانیہ عطا ہو گی (ح)" جب مسیح موعودؑ کا ظہور ہو گا اور تمام دنیا میں اشاعت اسلام کا کام شروع کیا جائے گا۔ 7- غائب: ماضی اور مستقبل کا زمانہ۔ شہادۃ: زمانہ حال

السجدة ۳۲ ۶۰۱ اتل مآ اوحی ۲۱

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

الٓمّٓ ۝۲ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۳
الف۔لام۔میم اُتارنا ہے اس کتاب کا نہیں کوئی شک اس میں طرف سے رب العالمین کے

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ
کیا وہ کہتے ہیں خود گھڑ لیا ہے (نہیں) بلکہ وہ حق ہے طرف سے رب کی تیرے تاکہ ڈرائے تو

قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝۴
ایسی قوم کو کہ نہیں آیا ان کے پاس کوئی ڈرانے والا پہلے تجھ سے تاکہ وہ ہدایت پاویں

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ
اللہ وہ ہے کہ جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین اور جو درمیان ان دونوں کے ہے

سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ
چھ دنوں میں پھر ٹھیک ٹھاک ہوا عرش پر نہیں تمہارے لیے

دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۵ يُدَبِّرُ
سوائے اسکے کوئی دوست اور نہ سفارشی کیا پھر نہ تم نصیحت حاصل کرو گے تدبیر کرتا ہے

الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ
معاملہ کی طرف سے آسمان کی طرف زمین کی پھر چڑھتا ہے طرف اسکی ایسے

يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝۶ ذٰلِكَ
دن میں کہ ہے مقدار اس کی ہزار سال اس سے جو تم شمار کرتے ہو یہ

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۷ الَّذِيْٓ
جاننے والا ہے غیب اور ظاہر کا عزت والا بہت رحم کرنیوالا ہے وہ جس نے

اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ

عمدہ بنایا ہر چیز کو اس نے پیدا کیا اُسے اور شروع کیا پیدائش کو انسان کی

طِيْنٍ ۝٨ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝٩

کیچڑ سے پھر بنائی نسل اس کی خلاصہ سے پانی ذلیل سے

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ

پھر ٹھیک ٹھاک کیا اسے اور پھونکی اس میں اپنی رُوح اور بنائے تمہارے لیے کان

وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝١٠ وَقَالُوْٓا

اور آنکھیں اور دل کم ہی تم شکر کرتے ہو اور کہا انہوں نے

ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ڛ

جب گم ہو جائیں گے ہم زمین میں کیا یقیناً ہم البتہ پیدائش نئی میں ہوں گے

بَلْ هُمْ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝١١ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ

بلکہ وہ ملاقات سے اپنے رب کی منکر ہیں تو کہہ دے وفات دے گا تم کو

مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

فرشتہ موت کا وہ جو مقرر کیا گیا ہے تم پر پھر طرف اپنے رب کی

تُرْجَعُوْنَ ۝١٢ۧ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ ع ۱ ۱۲ ۱۴

لوٹائے جاؤ گے اور اگر تو دیکھے جبکہ مجرم نیچے کئے ہوں گے اپنے سر

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ

پاس اپنے رب کے اے رب ہمارے دیکھا ہم نے اور سُنا ہم نے پس لوٹا ہم کو کریں گے ہم

صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝١٣ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ

نیک کام ضرور ہم یقین کرنے والے ہیں اور اگر چاہیں ہم البتہ دیں ہم ہر نفس کو

هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ

ہدایت اس کی ولیکن واجب ہو گئی بات طرف سے میری ضرور بھر دیں گے ہم جہنم کو

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝١٣ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ

جنوں اور آدمیوں سے سب سے پس چکھو بسبب اس کے بھول گئے تم

8-اَحۡسَنَ: خوب طرح سے (بنایا)-9-حقیر پانی کا خلاصہ یعنی نطفہ مراد ہے-سُلٰلَةٍ: ست- خلاصہ (Extract) یعنی D.N.A-
10-"ہر انسان میں روح اللہ کا نفخ ہوتا ہے- حضرت مسیحؑ کی اس میں کوئی خصوصیت نہیں ہے (ح)" "یعنی تکمیل جسم کے بعد اس میں روح ڈالی (روح اللہ یعنی اللہ کی بنائی ہوئی روح) پھر اس پر کلام الٰہی نازل فرمایا (ii)"-11-"یعنی اگر خالی مرنے کے بعد اٹھنے کی تعلیم ہوتی تو بڑے شوق سے مان لیتے - چونکہ اللہ تعالیٰ کے آگے پیش ہونے اور جزا و سزا کا ذکر ہے اس لئے منکر ہوتے ہیں (ii)"-
12-مرنے کے بعد جسم خاک میں چلا جاتا ہے اور خاک ہو جاتا ہے- مگر روح کو فرشتہ واپس خدا تعالیٰ کی طرف لے جاتا ہے - روح فنا نہیں کی جاتی بلکہ اسے نیا (روحانی) جسم ملتا ہے- یہ آخرت کی روحانی زندگی ہے - "O تَوَفِّي کے لفظ سے موت اور قبض روح ہی مراد ہے جیسا کہ ابن عباسؓ نے اس کے معنے اِنِّي مُمِيۡتُكَ کئے ہیں"-
13-(اور کہیں گے) اے ہمارے رب اِنَّا مُوۡقِنُوۡنَ کہ اب ہم ضرور یقین لا چکے ہیں یا لائیں گے- پس ہمیں (دنیا میں واپس) لوٹا تا ہم نیک اعمال بجالائیں- (جواب ملے گا کہ) ایمان بالغیب کے ساتھ تم اعمال صالحہ کرتے تو قبول تھا-اب جب کہ حقیقت سامنے آگئی ہے تو اس پر ایمان لانے کے کیا معنیٰ ہوئے! "وَلَوۡ تَرٰىٓ : رَاٰی کے بعد جب دو مفعول آئیں تو وہاں دل کا دیکھنا مراد ہوتا ہے نہ کہ آنکھوں سے دیکھنا- اس لئے ترجمہ یہ ہوگا: "اگر تجھے معلوم ہو جائے" یعنی اس وقت کا نظارہ تیرے ذہن میں آجائے تو تجھے معلوم ہو جائے گا کہ وہ نہایت ہی ذلت اور شرمندگی محسوس کر رہے ہوں گے (ii)"-
32:15 فَذُوۡقُوۡا: پس تم (عذاب) چکھو-14-حَقَّ الۡقَوۡلُ مِنِّيۡ: میری بات حق (سچی) نکلی یعنی پوری ہوگئی کہ بدوں کو جہنم میں ڈالوں گا-وَلَوۡ شِئۡنَا :اگر ہماری مشیت ایسی ہوتی تو انسان کو پیدا ہی ایسا کرتے کہ وہ ہمارے حکموں کی مخالفت ہی نہ کر سکتا- یا- اگر ہم زبردستی ہدایت تھوپنا چاہتے تو ہر ایک ہدایت یافتہ بن جاتا- "ہم بھر دیں گے جہنم کو" یہ خدا تعالیٰ کے اس قول کی طرف اشارہ ہے جب ابلیس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور نسل آدم کو بہکانے کیلئے مہلت مانگی- جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَالۡحَقُّ وَ الۡحَقَّ اَقُوۡلُ لَاَمۡلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنۡكَ وَ مِمَّنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ (38:83،86) نیز (7:19) اور (15:40-44)- اللہ زبردستی لوگوں کو جہنم میں نہیں ڈالے گا بلکہ ان کی شرارتوں کے سبب سے ان پر فرد جرم لگنے کے بعد جہنم ملتی ہے 7:180-

لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ج اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ

ملاقات اپنے دن اس کی یقیناً ہم بھول گئے تم کو اور چکھو عذاب

الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۱۴ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا

ہمیشہ کا بسبب اسکے جو تھے تم عمل کرتے سوائے اسکے نہیں کہ ایمان لاتے ہیں آیات پر ہماری

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ

وہ لوگ کہ جب نصیحت کئے جاتے ہیں بذریعہ (ان آیات کے) گر جاتے ہیں سجدہ کرتے ہوئے اور تسبیح کرتے ہیں ساتھ حمد کے

رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۱۵ السجدة تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ

اپنے رب کی اور وہ نہیں تکبر کرتے الگ ہو جاتے ہیں پہلو ان کے

عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ز وَّمِمَّا

بستروں سے پکارتے ہیں اپنے رب کو خوف سے اور طمع سے اور اس سے جو

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۱۶ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ

دیا ہم نے ان کو خرچ کرتے ہیں پس نہیں جانتا کوئی نفس وہ جو مخفی رکھی گئی ان کے لیے

قُرَّةِ اَعْيُنٍ ج جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۱۷ اَفَمَنْ كَانَ

ٹھنڈک آنکھوں کی بطور بدلہ کے اسکے جو تھے وہ عمل کرتے کیا پس جو شخص کہ ہے

مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ط لَا يَسْتَوٗنَ ۱۸ اَمَّا الَّذِيْنَ

مومن مانند اسکی جو ہے نافرمان نہیں برابر ہوتے وہ وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ز نُزُلًا

ایمان لائے اور کیں نیکیاں پس ان کے لیے باغات ہیں رہائش کے بطور مہمانی کے

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۱۹ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ

بسبب اسکے کہ جو تھے وہ عمل کرتے اور وہ لوگ جو فاسق ہوئے ٹھکانا ان کا

النَّارُ ط كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا

آگ ہے جب کبھی ارادہ کریں گے کہ نکلیں اس سے لوٹائے جائیں گے اس میں

وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ

اور کہا جائے گا ان کو چکھو عذاب آگ کا وہ کہ تھے تم جس کی

السجدة

وقف غفران

15۔فَذُوْقُوْا: پس چکھو (اپنے برے اعمال کی سزا کو) یقیناً ہم بھی تم کو بھول گئے یعنی ہم بھی تمہاری طرف توجہ نہ دیں گے۔ یا ہم بھی تمہاری پرواہ نہ کریں گے ۔ 17۔ الگ ہوتے ہیں ان کے پہلو بستروں سے: "یہ نیند کو ترک کرنے سے کنایہ ہے (ح)"۔ راتوں کو بستروں سے اتر کر خدا کی عبادت کرتے ہیں اور دن کے وقت کمائی کر کے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ۔ 18۔قُرَّةِ اَعْيُنٍ: بخاری۔ ترمذی اور مسند میں ابوہریرہؓ کی روایت کردہ حدیث ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے بندوں کیلئے وہ کچھ (آخرت میں) فراہم کر رکھا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے کبھی دیکھا۔ نہ کبھی کسی کان نے سنا۔ نہ ہی کوئی انسان کبھی اس کا تصور کر سکتا ہے۔ یعنی ان کے لئے جنت تیار کر رکھی ہے۔ لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَ لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ (بخاری 59:8۔ کتاب بَدْءِ الْخَلْقِ) قرآن و حدیث میں جنت کی صرف تمثیل ہی بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کا مستحق بننے کیلئے اعمال صالحہ ضروری ہیں۔ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنا۔ 19۔ مؤمن اور کافر انجام کار برابر نہیں رہتے۔ مؤمن آخر کار غالب اور کامیاب ہو جاتے ہیں اور کافر فاجر مغلوب، ناکام اور شرمندہ ہوتے ہیں۔

تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢١﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ
تکذیب کرتے — اور البتہ ضرور چکھائیں گے انہیں — عذاب — معمولی — پہلے
الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
عذاب — بڑے کے — تاکہ وہ — رجوع کریں — اور کون — زیادہ ظالم ہے اس شخص سے
ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ
جسے نصیحت کی گئی ساتھ آیات کے اپنے رب کی پھر اعراض کیا اس نے ان سے — یقیناً ہم — مجرموں سے
مُنْتَقِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ
انتقام لینے والے ہیں — اور یقیناً یقیناً دی ہم نے — موسیٰ کو — کتاب — پس نہ — ہو تو

ع ٢ ١١ ١٥

مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٤﴾
شک میں — ملنے سے اسکے — اور بنایا تھا ہم نے اُسے ہدایت — واسطے بنی اسرائیل کے
وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ
اور بنائے ہم نے ان میں سے — امام — ہدایت کرتے تھے — حکم سے ہمارے — جب — صبر کیا انہوں نے
وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ
اور تھے وہ آیات پر ہماری — یقین رکھتے — یقیناً — رب تیرا — ہی — فیصلہ کریگا — درمیان انکے
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٢٦﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ
بروز — قیامت — اس میں کہ — تھے وہ — جس میں — اختلاف کرتے — کیا نہیں ہدایت دی
لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ
انکو (اس بات نے کہ) کتنی ہی ہلاک کیں ہم نے — پہلے ان سے — قومیں — یہ چلتے پھرتے ہیں
فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢٧﴾ اَوَ
ان کے گھروں میں — یقیناً — اس میں ضرور نشانات ہیں — کیا پھر نہیں — وہ سُنتے — کیا
لَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ
نہیں دیکھا انہوں نے کہ ہم چلاتے ہیں — پانی — طرف — زمین — بنجر کی — پھر ہم نکالتے ہیں ساتھ اسکے
زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٨﴾
کھیتی کہ کھاتے ہیں اس سے — چار پائے — اور — خود وہ — کیا پھر نہیں دیکھتے وہ

النّصف

22۔"O یعنی جب خفیف سے آثار عذاب کے ظاہر ہوں تو اس وقت کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔"عذاب ادنیٰ سے مراد دنیوی تکلیفیں اور وبائیں ہیں جو انسان کیلئے بطور تنبیہات کے آتی ہیں۔ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ :تاکہ اپنی اصلاح کرنے کیلئے ہماری طرف رجوع کریں۔اور آخرت کے بڑے عذاب سے بچ جائیں۔ مگر اولیاءاللہ کو جو تکالیف پہنچتی ہیں وہ ان کے درجات کو بلند کرنے اور لوگوں کیلئے بطور نمونۂ صبر اور ثبات قدم کیلئے ہوتی ہیں۔ عذاب اکبر سے مراد آخرت کا جہنم کا عذاب ہے۔ 23۔رب کی آیات سے مراد: زمین و آسمان اور کائنات کے مجموعی نظام کی نشانیاں۔ جو نشانیاں سب جانداروں مع انسانوں کی ساخت کے متعلق ہیں۔انسان کے شعور اور لاشعور اور ضمیر میں جو پائی جاتی ہیں۔ وہ نشانیاں جو انسانی تاریخ میں ملتی ہیں۔ وہ نشانیاں جو آسمانی اور ارضی آفات میں ملتی ہیں۔انبیاء کے ذریعہ سے جو آیات انسانوں کی ہدایت کی خاطر نازل فرمائیں اور انبیاء کی صداقت ثابت کرنے کی آیات وغیرہ۔ جو شخص ان سب نشانیوں کے باوجود اپنی آنکھیں اور کان بند کر کے خدا کا منکر ہوتا ہے وہ سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ نیز رب کی آیات سے مراد براہین، دلائل، قرآنی آیات، پیشگوئیاں، اسباق، نصیحت، وحی، الہام، معجزات بھی ہیں۔ نیز دیکھیں (41:54)۔24۔فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ: پس (اے پڑھنے والے) تُو بھی ایک مکمل کتاب کے ملنے کے متعلق شبہ نہ کر۔(ii)۔آنحضرتؐ نے فرمایا لَا اَشُكُّ وَلَا اَسْئَلُ (ابن کثیر) کہ نہ میں نے کبھی شک کیا اور نہ ہی سوال کیا۔ لہٰذا یہ خطاب عوام سے ہے۔ جَعَلْنٰهُ: ہم نے بنایا اسے یعنی تورات کو بنی اسرائیل کی ہدایت کیلئے۔ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ کا دوسرا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے: پس تُو بھی (موسیٰ کو) اُس کتاب (تورات) کے دیئے جانے پر شک نہ کر۔ نیز مِنْ لِّقَآئِهٖ میں ہٖ سے مراد اللہ تعالیٰ بھی ہے جیسا کہ (41:54،55) میں آیا ہے۔ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ میں آیا ہے۔25۔"لَمَّا صَبَرُوْا: اس وجہ سے کہ انہوں نے استقلال سے کام لیا ہم نے اُن کو لوگوں کیلئے ہدایت پہنچانے کی خاطر امام بنایا یعنی مامور کیا۔ يَهْدُوْنَ جو ہدایت کرتے تھے۔(ii) اس میں اشارہ ہے کہ اگر مسلمان بھی استقلال سے جمے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ اُن میں بھی اَئِمَّةً یعنی مامور بنائے گا۔ ان کی طرف وحی نازل ہو گی۔ يُوْقِنُوْنَ: وہ یقین رکھتے تھے (کہ آئندہ نشانیاں ضرور پوری ہوں گی۔)"۔26۔یعنی منکروں اور مؤمنوں کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ 27۔یعنی گزشتہ انبیاء کے مخالفین کی تباہی اور ان کے شہروں کے کھنڈرات زبان عبرت سے حقیقت بتا رہے ہیں۔ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ: ان کے چھوڑے ہوئے گھروں میں مراد ہے۔اے اہل مکہ اگر تم بھی ایمان نہ لائے تو تمہارا بھی یہی حشر ہو گا۔ 28۔"جس طرح بارش برستی ہے اور زمین سرسبز ہو جاتی ہے اسی طرح اس رسول کے ذریعہ سے روحانی بارش کا انتظام کیا گیا ہے۔ پس ضرور ہے کہ روحانی مردے یعنی دنیا ہی کے خواہاں لوگ روحانی زندگی پائیں اور ان میں بھی روحانی سرسبزی و شادابی پیدا کر دی جائے (ح)"اسلام بھی اسی طرح ترقی کرے گا اور تم دنگ رہ جاؤ گے۔

وَيَقُولُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٢٩ قُلْ
اور کہتے ہیں کب ہے فتح اگر ہو تم سچے تو کہدے
يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ
بروز فتح نہیں فائدہ دیگا ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا ایمان ان کا اور نہ وہ
يُنْظَرُوْنَ ٣٠ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ٣١
مہلت دیئے جائیں گے پس اعراض کر ان سے اور انتظار کر یقیناً وہ انتظار کرنیوالے ہیں

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ١
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ
اے نبی ڈر اللہ سے اور نہ پیروی کیجیو کافروں اور منافقوں کی
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ٢ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ
یقیناً اللہ ہے خوب جاننے والا حکمت والا اور پیروی کرو اسکی جو وحی کی جاتی ہے طرف تیری
مِنْ رَّبِّكَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ٣ وَّتَوَكَّلْ
طرف سے تیرے رب کی یقیناً اللہ ہے اس کی جو تم کرتے ہو خوب خبر رکھنے والا اور بھروسہ کر
عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ٤ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ
اللہ پر اور کافی ہے اللہ کارساز نہیں بنائے اللہ نے کسی آدمی کے
مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ
دو دل سینہ میں اس کے اور نہیں بنایا بیویوں کو تمہاری وہ کہ
تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ
تم ظہار کرتے ہو جن سے مائیں تمہاری اور نہیں بنایا لے پالکوں کو

29۔فتح سے مراد کفار کی تباہی کی خبر ہے جیسا کہ آیت 27 میں مثال دے کر کہا گیا ہے۔آیت 22 میں ہے کہ اُخروی عذاب سے پہلے اس دنیا میں بھی اُن پر عذاب آئے گا تا وہ نصیحت حاصل کریں۔ چنانچہ جنگ بدر میں فتح نصیب ہوئی اور دشمن کو عبرت ناک شکست ملی۔ دیکھیں (8:42-43)۔ وہ پوچھتے ہیں کہ یہ فتح کب ہو گی۔ سو واضح ہو کہ: یہ سورہ سجدہ مکی ہے اور فتح کی پیشگوئی کی جا رہی ہے جو 2ھ میں جا کر پوری ہوئی۔ فرمایا کہ **30**۔ "فتح کے وقت ایمان لانے والے لوگ کچھ دنیوی فائدے تو اٹھا لیتے ہیں مگر اُخروی انعامات ان کو کم ہی ملتے ہیں سوائے اس کے کہ وہ نیک اعمال کرنے میں بہت زیادہ بڑھ جائیں۔ اور دیر کرنے کا کفارہ کر دیں (ii)"۔ **31**۔انتظار کر (اللہ کے فیصلے کا)۔

33۔سُوْرَةُ الْاَحْزَاب (مدنی)

سورہ احزاب کا نزول جنگ احزاب کے زمانہ 5ھ سے شروع ہوتا ہے اس میں 5ھ سے 9ھ تک کے واقعات کی طرف اشارہ ہے۔**2**۔غزوہ اُحد شوال 3ھ میں ہوا۔ اور غزوہ احزاب شوال 5ھ میں ہوا۔ غزوہ بنی قریظہ اور آنحضرتؐ کا زینب سے نکاح ذوالقعدہ 5ھ میں ہوئے۔ اس سورۃ احزاب میں ان سب کا ذکر ہے۔ خاص کر زیدؓ کی مطلقہ بیوی زینب سے حضورؐ کے نکاح کا ذکر ہے کہ اس بارے میں کفار اور منافقین کی باتوں کی پرواہ نہ کرنا اور اللہ کی وحی کی اتباع کرنا۔ "+کافر وہ ہے جو حق بات پر کچھ غور نہ کرے اور اس کا انکار کر دے۔ اور پھر ایسا بن جائے کہ اس کے واسطے انذار اور عدم انذار برابر ہوں"۔ منافق کی علامات آنحضرتؐ نے بیان فرمائی ہیں: 1۔جب بات کرے جھوٹ بولے۔ 2۔وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے۔ 3۔امانت میں خیانت کرے۔ 4۔ جھگڑے میں فحش گالیاں دے۔ 5۔ خود بخل کرتا ہے۔ 6۔ صدقہ کرنے والوں کو بخل کی ترغیب دیتا ہے۔ 7۔ صبح اور شام کی نمازوں میں سست ہوتا ہے۔ 8۔ اس میں قوت فیصلہ نہیں ہوتی نہ ہی تاب مقابلہ۔ **3**۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ اگر زینب کی طرف تیرا ادنیٰ سا بھی میلان ہوتا تو تُو زید کی بجائے خود اس سے نکاح کر سکتا تھا۔ **4**۔ "+ كَفٰى بِاللّٰهِ: اصل میں یہ كَفَى اللّٰهُ اور اِكْتَفِ بِاللّٰهِ ہے۔ دونوں میں سے پہلے جملہ سے كَفٰى اور دوسرے جملہ سے اِكْتَفِ کو حذف کیا گیا ہے۔ پھر كَفٰى اور بِاللّٰهِ کو اکٹھا کر دیا گیا ہے اور كَفٰى بِاللّٰهِ بن گیا"۔

أَبْنَاءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَقُولُ
تمہارے بیٹے یہ بات ہے تمہاری مونہوں سے تمہارے اور اللہ کہتا ہے
الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ﴿۴﴾ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ
حق اور وہ ہی ہدایت دیتا ہے سیدھی راہ کی پکارو انہیں (نسبت کرکے) طرف انکے باپوں کی یہ
أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ ۚ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ
بہت انصاف والی بات ہے نزدیک اللہ کے پس اگر نہ جانو تم باپوں کو ان کے تو بھائی ہیں تمہارے
فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا
دین میں اور دوست ہیں تمہارے اور نہیں تم پر کوئی گناہ اس میں کہ
أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَٰكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ
خطا کرو تم جس میں ولیکن (ہاں) جو عمداً کریں دل تمہارے اور ہے اللہ
غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۵﴾ النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ
بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا نبی زیادہ حق رکھتا ہے مومنوں پر بہ نسبت جانوں کے ان کی
وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۗ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ
اور بیویاں اس کی مائیں ہیں ان کی اور قرابت والے بعض ان کے زیادہ قریبی ہیں
بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا
بعض کے کتاب اللہ میں بہ نسبت مومنوں کے اور مہاجروں کے مگر
أَنْ تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي
یہ کہ کرو تم اپنے دوستوں سے نیک سلوک یہ ہے
الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴿۶﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ
کتاب میں لکھا ہوا اور جب لیا ہم نے نبیوں سے عہد ان کا
وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ
اور تجھ سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے
وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ﴿۷﴾ لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ
اور لیا ہم نے ان سے عہد پختہ تاکہ وہ پوچھے سچوں سے

6,5۔وَاللّٰہُ یَقُوۡلُ الۡحَقَّ: اللہ سچی یعنی حقیقی بات کہتا ہے (کہ منہ سے کہنے سے کہ میری بیوی مجھ پر میری ماں کی طرح صحبت کرنے کیلئے حرام ہو گئی ہے۔ یعنی طلاق ہو گئی ہے تو یہ جھوٹ ہے۔) منہ سے کہہ دینے سے بیوی ماں ہر گز نہیں ہو سکتی۔ نہ متبنّٰی حقیقی بیٹا بن سکتا ہے۔"زمانہ جاہلیت میں عرب میں رواج تھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تُو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ یعنی اب میں تم سے کبھی صحبت نہیں کروں گا۔ تعلقات زوجیت کے لحاظ سے یہ طلاق ہوتی تھی۔ مگر عورت گھر نہ چھوڑ سکتی تھی اور نہ ہی دوسرا نکاح کر سکتی تھی۔ قرآن مجید نے اسے ناجائز قرار دیا ہے۔ اسے ظِہَار کہتے ہیں۔ ظَھَر: (مفرد) پیٹھ۔ ظُھُور (جمع) پیٹھیں۔(ح)" نیز دیکھیں (58:2-5)۔ منہ کی بک بک سے بیوی ماں نہیں بن سکتی۔ دو رشتے ایک جا نہیں ہو سکتے۔ دل ایک ہے تو ماں بھی ایک ہی ہے۔ ایسے ہی منہ سے کہہ دینے سے متبنّٰی حقیقی بیٹا نہیں ہو سکتا۔ ایسا کہنا حکماً منع کیا گیا ہے یعنی اُن کو بیٹا نہ کہو بھائی یا رفیق کہو۔ اَدۡعِیَاءُ جمع ہے پالکوں کی (Fosters/Adopted)۔ یعنی منہ بولے (بیٹے)۔ دَعِی: پالک (مفرد ہے)۔ دَعِی کا لفظ دَعَا سے نکلا ہے یعنی اس نے پکارا (یعنی کہہ دیا کہ یہ میرا بیٹا ہے)۔ فرمایا پالکوں کو جسمانی بیٹے سمجھنا صحیح نہیں ہے۔ مگر آنحضرت ؐ کو روحانی باپ سمجھنا یا آپ کی ازواج مطہرات کو روحانی مائیں سمجھنا منع نہیں ہے۔ صرف جسمانی رشتہ ہونے سے انکار ہے۔ مگر وہ پردہ اور وراثت میں ماؤں کی طرح نہیں ہیں۔ مہاجرین اور انصار آپس میں روحانی بھائی ہیں جسمانی نہیں۔ نہ ہی ایک دوسرے کی وراثت میں حق دار ہیں۔ وراثت میں صرف خونی رشتہ دار حق دار ہیں۔ بھول چوک جو ہو گئی اس کا گناہ نہیں مگر ارادۃً ایسا کرنا گناہ ہو گا۔ مہاجرین اور انصار میں جو بھائی چارہ بنایا تھا اس سے حقیقی بھائی کا رشتہ نہیں بن سکتا بلکہ ناطے والے ہی تمہارے اصلی بھائی ہیں۔ اسی طرح کسی کو اپنا بیٹا بنا کر نہ پکارو۔ ان کے باپوں کی نسبت سے ان کو بلاؤ۔ اور اگر ان کے باپوں کے ناموں کا علم نہ ہو تو انہیں دینی بھائی یا دوست کہہ کر پکارو۔ **7**۔ رشتہ داروں کی نسبت سے زیادہ نبی کے معاملے میں تمہیں احتیاط اور لحاظ رکھنے کی ضرورت ہے۔ اِلَّاۤ اَنۡ تَفۡعَلُوۡۤا اِلٰۤی اَوۡلِیٰٓئِکُمۡ مَّعۡرُوۡفًا: یعنی انصار کے ترکہ میں مہاجرین کا ورثہ نہیں ہے مگر ان کو کچھ دے دو تو نیکی ہو گی۔ "اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ" مؤمنوں کی آپس میں شفقت کی نسبت سے نبی زیادہ شفقت کئے جانے کا حقدار ہے۔" یہ کتاب (قرآن) میں لکھا جا چکا ہے کہ اپنے دوستوں سے نیک سلوک کرنا واجب ہے۔(ii) اَنۡ تَفۡعَلُوۡۤا اِلٰۤی اَوۡلِیٰٓئِکُمۡ مَّعۡرُوۡفًا۔"(33:7)۔ **8**۔ اور اے نبی یاد رکھ جب لیا ہم نے نبیوں سے عہد: "Oعہد نبیوں سے اور عہد ان کے ماننے والوں سے کہ خدائے واحد کی عبادت کریں گے۔"(2:84)(7:173)۔"آیت 3:82 میں اس طرف اشارہ ہے کہ ہر نبی کو اس کے بعد آنے والے نبی کی بشارت دی گئی تھی اور اس کی قوم پر واجب کیا گیا تھا کہ اس نبی پر ایمان لائے (ii)(خلاصہ)"۔ نیز دیکھیں (3:188)(5:8) اور (42:14) اور کئی اطاعت و بندگی کے عہد بھی کئے۔

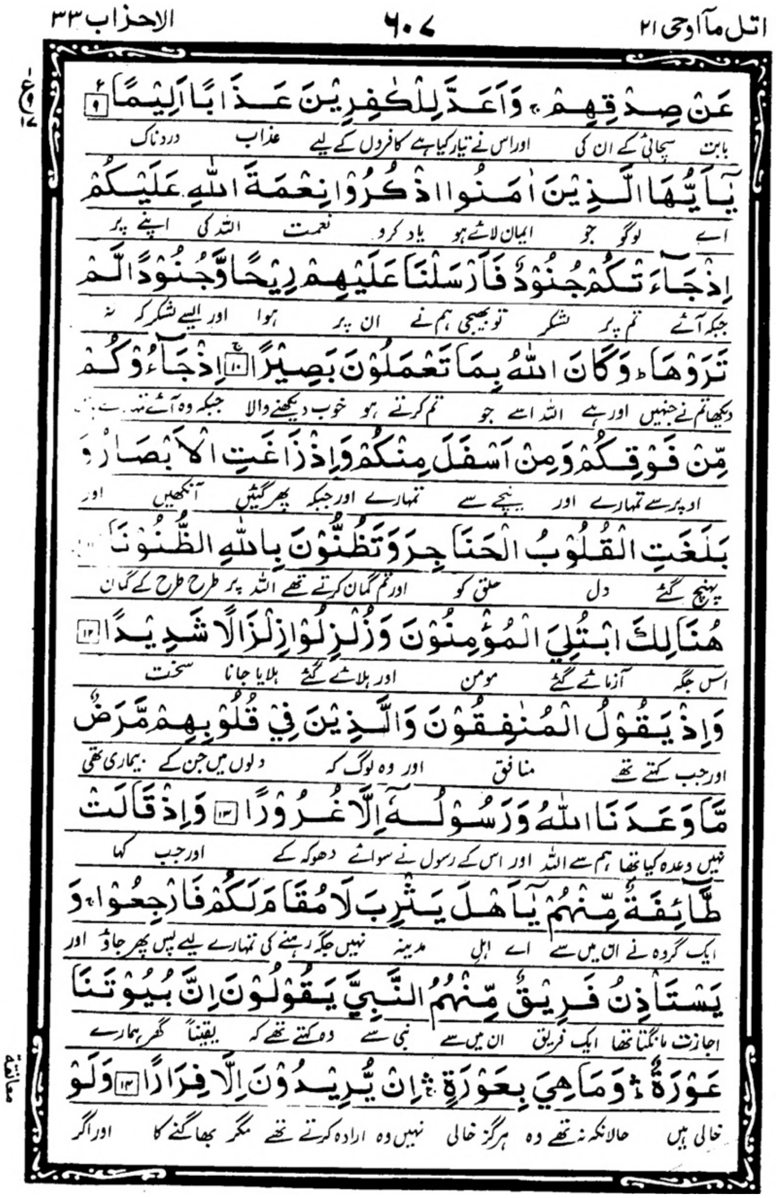
الاحزاب ۳۳ ۶۰۷ اتل مآاوحی ۲۱

عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۹
بابت سچائی کے ان کی اوراس نے تیار کیا ہے کافروں کے لیے عذاب دردناک
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی اپنے پر
اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ
جبکہ آئے تم پر لشکر تو بھیجی ہم نے ان پر ہوا اور ایسے لشکر کہ نہ
تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝۱۰ اِذْ جَآءُوْكُمْ
دیکھا تم نے جنہیں اور ہے اللہ اسے جو تم کرتے ہو خوب دیکھنے والا جبکہ وہ آئے تم پر
مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ
اوپر سے تمہارے اور نیچے سے تمہارے اور جبکہ پھر گئیں آنکھیں اور
بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝۱۱
پہنچ گئے دل حلق کو اور تم گمان کرتے تھے اللہ پر طرح طرح کے گمان
هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝۱۲
اس جگہ آزمائے گئے مومن اور ہلائے گئے ہلایا جانا سخت
وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
اور جب کہتے تھے منافق اور وہ لوگ کہ دلوں میں جن کے بیماری تھی
مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۝۱۳ وَاِذْ قَالَتْ
نہیں وعدہ کیا تھا ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے سوائے دھوکہ کے اور جب کہا
طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ
ایک گروہ نے ان میں سے اے اہل مدینہ نہیں جگہ رہنے کی تمہارے لیے پس پھر جاؤ اور
يَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا
اجازت مانگتا تھا ایک فریق ان میں سے نبی سے وہ کہتے تھے کہ یقیناً گھر ہمارے
عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝۱۴ وَلَوْ
خالی ہیں حالانکہ نہ تھے وہ ہرگز خالی نہیں وہ ارادہ کرتے تھے مگر بھاگنے کا اور اگر

9۔ صادقین سے ان کے صدق کے متعلق سوال کرے یعنی ان کی عملی سچائی کے بارے میں پوچھا جائے کہ انہوں نے انبیاء سے کیا سلوک کیا تھا جیسا کہ 7:7 میں بھی ذکر ہے۔ تمام انبیاء اور اصدق قا صدیق ہیں۔ **10**۔ یہاں سے جنگ احزاب کا ذکر شروع ہوتا ہے جو شوال 5ھ میں ہوئی۔ اس میں مخالفین کی تعداد پندرہ ہزار تھی اور مسلمانوں کی تعداد تین ہزار افراد۔ آنحضرتؐ نے مدینہ کے شمال مغرب میں جہاں کوئی روک نہ تھی خندق کھدوائی (حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ پر۔)۔ ایک ماہ تک دونوں فوجیں آمنے سامنے پڑی رہیں۔ جنگ احزاب کی وجہ یہ بنی کہ 4ھ میں یہودیوں کے قبیلہ بنو نضیر کو مسلمانوں نے مدینہ سے نکال دیا تھا اور وہ خیبر میں جا کر آباد ہوگئے۔ وہ ملک میں ادھر اُدھر پھرے اور قریش، فرارہ اور غطفان اور بنو قریظہ قبائل جو مخالف اسلام تھے اور مدینہ کے قرب میں رہتے تھے ان سب کو جمع کر کے مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کو لے آئے۔ ان احزاب نے مدینہ کو گھیر لیا۔ ان میں قریش کے علاوہ شجاع، مرّہ، سُلیم، بنو سعد بھی شامل تھے۔ حالانکہ بنو قریظہ کا مسلمانوں سے عہد نامہ تھا۔ اب اوپر سے غطفان، ہوازن اور نجد کے مشرکین اور نیچے سے قریش مکہ اور ان کے ساتھی تھے۔ بنو قریظہ مدینہ کی جنوبی طرف آباد تھے۔ اُن کو بنو نضیر کے سردار حیی بن اخطب نے ورغلا کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ یوں مسلمان چاروں طرف سے گھیرے میں آگئے تھے۔ آیت 3:125 کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کے دلوں کو ثبات دلانے اور کفار کے دلوں پر رعب ڈالنے کیلئے فرشتوں کی فوج بھیجی پس ایک رات سخت آندھی کا طوفان اٹھا۔ آگیں بجھ گئیں۔ لوگ بھوکے رہے۔ خیمے گر پڑے۔ گھوڑے چھوٹ کر بھاگے۔ کفار کا لشکر برباد ہوا۔ ناچار ان حالات کو منحوس گردانتے ہوئے وہ اٹھ کر چلتے بنے۔ سردی کے موسم میں مسلمانوں کو اناج کی کمی تھی۔ لڑائی لڑنی، خندق کھودنی، ارد گرد سب دشمن اور منافق تھے۔ مؤمن ثابت قدم رہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا آج کے بعد اب ہم کفار پر جائیں گے۔ وہ ہم پر نہ آسکیں گے۔ ویسا ہی ہوا۔ **11**۔ تمہارے اوپر سے اور نیچے سے یعنی مدینہ کی مشرقی جانب سے جہاں اونچی جگہ پر غطفان تھے۔ اور نچلی مغربی طرف جہاں قریش مکہ تھے۔ "مختلف قسم کے آدمیوں کے مختلف قسم کے طور تھے۔ "منافقوں کو یہ کہ مسلمان اب تباہ ہو جائیں گے۔ اور مسلمانوں کا ایمان یہ کہ اللہ کا وعدہ نصرت اور فتح کا اب پورا ہو گا جیسا کہ آگے چل کر آیت 23 میں صاف صاف مذکور ہے۔ (ح)" نیز 70 کے قریب منافق ایسے تھے جن کی آنکھیں پھر گئیں۔ ڈر سے ان کے دل دھڑکنے لگے۔ تیور بدل گئے اور آنکھیں چرانے لگ گئے۔ اور قسم قسم کی بدگمانیاں کرنے لگ گئے۔ **13**۔ منافق کہنے لگ گئے کہ رسول تو کہتا ہے کہ اسلام شرق و غرب میں پھیل جائے گا اور اب حالت یہ ہے کہ مسلمان جائے ضرور کو بھی باہر نہیں نکل سکتے۔ بہتر ہے کہ: **14**۔ اے اہل یثرب (مدینہ کا پہلا نام یثرب تھا) اب تمہارے لئے یہاں ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ یعنی دشمن اس قدر سخت ہے کہ تم اس کے مقابلہ میں کسی جگہ نہیں ٹھہر سکتے۔ تمہارے لئے بہتری اسی میں ہے فَارْجِعُوْا یعنی اسلام ترک کر دو یا گھروں کو لوٹ جاؤ (مفردات)۔ ہمارے گھر خالی ہیں یعنی حملہ کی زد میں ہیں اور دفاع کرنے والا کوئی نہیں ہے اس لئے ہمیں گھروں کو جانے دو۔ منافقین میں سے معتب بن قشیر بھی تھا۔ اس نے اُحد میں کہا تھا کہ اگر ہماری بات مان لی جاتی تو ہم یہاں کیوں قتل ہوتے۔

دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ

داخل کئے جائیں (لشکر) ان پر طرفوں سے اس (مدینہ) کی پھر طلب کیا جائے ان سے فساد

لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ۝۱۵ وَلَقَدْ كَانُوْا

تو وہ کریں اسے اور نہ توقف کریں اس میں مگر تھوڑا سا اور یقیناً یقیناً تھا

عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ

عہد کیا انہوں نے اللہ سے پہلے سے کہ نہ پھیریں گے وہ پیٹھیں . اور ہے

عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ۝۱۶ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ

عہد اللہ کا پوچھا جانے والا توکہدے ہرگز نہیں نفع دیگا تمہیں بھاگنا اگر

فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا

بھاگے تم موت سے یا قتل سے اور تب تم نہ فائدہ دیا جاؤ گے مگر

قَلِيْلًا ۝۱۷ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ

تھوڑا سا توکہدے کون ہے جو بچاوے گا تم کو اللہ سے اگر وہ ارادہ کرے

بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ

متعلق تمہارے برائی کا یا ارادہ کرے متعلق تمہارے رحمت کا اور نہ وہ پاویں گے اپنے لیے

دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝۱۸ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ

سوائے اللہ کے کوئی دوست اور نہ مددگار یقیناً جانتا ہے اللہ (اوروں کو) روکنے والوں کو

مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ

تم میں سے اور کہنے والوں کو اپنے بھائیوں کے لیے آؤ طرف ہماری اور نہیں آتے وہ

الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۱۹ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ

لڑائی میں مگر چند بخیل ہیں تم پر پس جب آوے کوئی ڈر

رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى

دیکھے گا تو انہیں دیکھتے ہیں طرف تیری گھومتی ہیں آنکھیں انکی مانند اس شخص کی کہ غشی آتی ہے

عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ

اُن پر خوف سے موت کے پس جب جاتا رہتا ہے خوف دُکھ دیتے ہیں تم کو

15۔ ترجمہ: اگر شہر کے اطراف سے مدینہ میں دشمن گھس آئے اور ان منافقین کو فتنہ (ارتداد) کی دعوت دے تو یہ قبول کر لیں اور مشکل ہی سے انہیں شریک فتنہ (ارتداد، شرک، خانہ جنگی اور مسلمانوں کو قتل کرنا) ہونے سے کوئی تامل ہو یعنی مسلمانوں کے خلاف لڑنے کیلئے تیار ہو جائیں گے اور اپنے گھروں کی پرواہ نہ کریں گے۔ وَ مَا تَلَبَّثُوْا: اور ذرا توقف نہ کریں گے۔ 16۔ جنگ اُحد کے بعد منافقین نے مسلمانوں سے یہ عہد کیا تھا کہ ہم پھر کبھی ایسی حرکت نہ کریں گے۔ یعنی جنگ میں پیٹھ نہ دکھائیں گے۔ "یہ اُسی کی طرف اشارہ ہے جو آنحضرتؐ کی مدینہ سے تشریف آوری پر وہاں کی سب قوموں نے کیا تھا کہ اگر کسی نے مدینہ پر حملہ کیا تو سب مل کر اس کا دفاع کریں گے (ح)"۔ 17۔ "نہ فائدہ اٹھاؤ گے مگر تھوڑا سا:" یعنی اگر تم بھاگے تو یا تو کفار تمہیں قتل کر دیں گے یا مسلمان تم کو سزا دیں گے جیسا کہ اگلی آیت میں مذکور ہے۔ 18۔ یعنی اے منافقو تم عرب قبائل کی مخالفت سے ڈرتے ہو۔ اگر خدا تعالیٰ کا حکم ہو تو مسلمان تم کو ابھی سے قتل کر دیں تو کون آکر تمہاری مدد کرے گا۔ (اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً)۔ 19۔ مُعَوِّقِيْنَ: (اوروں کو لڑائی یعنی جہاد کرنے سے) روکنے والے۔ قَلِيْلًا: کم ہی یعنی بالکل نہیں آئیں گے جنگ (جہاد) کرنے کیلئے۔

بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا
ساتھ زبانوں تیز کے بخیل ہیں مال پر یہ لوگ نہیں ایمان لاتے
فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿٢٠﴾
پس ضائع کر دیئے اللہ نے اعمال ان کے اور ہے یہ اللہ پر آسان
يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ
وہ گمان کرتے ہیں فوجوں کو کہ نہیں گئیں اور اگر آئیں فوجیں
يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُمْ بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ
وہ چاہیں گے کہ کاش کہ وہ جنگل میں رہنے والے ہوتے پوچھا کرتے
أَنْبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُمْ مَا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢١﴾ ع ۲ ۱۸
خبریں تمہاری اور اگر ہوتے تم میں نہ لڑتے مگر تھوڑا
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ
یقیناً یقیناً ہے تمہارے لیے رسول اللہ میں نمونہ نیک اس شخص کیلئے
كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢٢﴾
جو ہے ڈرتا اللہ سے اور دن آخر سے اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت
وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا
اور جب دیکھیں مومنوں نے فوجیں کہا انہوں نے یہ وہ ہے جس کا وعدہ کیا ہم سے
اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا
اللہ اور رسول نے اس کے اور سچ کہا اللہ نے اور رسول نے اس کے اور نہیں بڑھایا اس (چیز) نے انہیں مگر
إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ﴿٢٢﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا
ایمان اور فرمانبرداری میں مومنوں میں سے وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کیا
مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَ
وہ کہ عہد کیا انہوں نے اللہ سے جس کا پس بعض ان میں سے ایسے ہیں جنہوں نے پورا کر دیا کام اپنا اور
مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ لِيَجْزِيَ
بعض ان میں سے ایسے ہیں جو انتظار کرتے ہیں اور نہیں تبدیلی کی انہوں نے کوئی تبدیلی تاکہ بدلہ دے

20۔ اَشِحَّةً عَلَيۡكُمۡ : تم پر بخیل ہیں (لڑائی میں مدد کرنے میں اور مال دینے میں)۔ جب ڈر آئے یعنی (جنگ کا خوف)۔ بخیل ہیں مال پر یعنی مال غنیمت پر لالچ کرتے ہیں۔ تیز زبانوں کے ساتھ یعنی جب مال غنیمت انہیں نہ ملے تو طعنہ زن ہو کر مسلمانوں کو برا بھلا بکتے ہیں۔ لَمۡ يُؤۡمِنُوۡا : جو (حقیقی ایمان نہیں لائے۔ کیونکہ منافقین بُرے وقت میں رفاقت سے جی چراتے ہیں۔ ڈر کے مارے ان کی جان نکلتی ہے۔ مگر فتح ہو جانے کے بعد مردانگی جتلاتے ہیں اور مال غنیمت پر سب سے بڑھ کر لالچ دکھاتے ہیں۔)۔ **21**۔ یعنی بزدلی کے سبب منافقوں کو یقین نہیں آتا کہ کفار کی فوجیں بھاگ گئی ہیں۔ مگر باتوں میں مسلمانوں سے خیر خواہی جتاتے ہیں۔ وَ اِنۡ يَّاۡتِ الۡاَحۡزَابُ : اور اگر احزاب پھر آجائیں تو یہ منافقین ہرگز ان سے جنگ نہ کریں گے۔ **22**۔ "اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ آنحضرتؐ حالات انسانی میں کل نوع انسانی کیلئے اعلیٰ نمونہ ہیں (ح)" ان تمام سختیوں میں آنحضرتؐ کا نمونہ دیکھیں کس طرح صبر اور یقین پر قائم ہیں حالانکہ سب سے زیادہ خطرہ میں آپ ہی ہیں۔ **23**۔ "مؤمنوں نے کہا یہ (احزاب) وہ وعدہ ہے جو اللہ نے اور اس کے رسول نے ہم سے کیا تھا": اللہ کا وعدہ کہ کافروں کے ہاتھوں تکلیف تو پاؤ گے مگر فتح و کامرانی مسلمانوں ہی کی ہوگی۔ اور رسولؐ نے فرمایا تھا کہ آٹھ دس دن میں فوجیں مدینہ پر چڑھ آئیں گی۔ قرآن مجید میں احزاب کے حملہ کی پہلے سے خبر تھی۔ دیکھیں سَيُهۡزَمُ الۡجَمۡعُ وَ يُوَلُّوۡنَ الدُّبُرَ (54:46)۔ اسی طرح جُنۡدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهۡزُوۡمٌ مِّنَ الۡاَحۡزَابِ (38:12) یہ دونوں حوالے مکی سورتوں کے ہیں۔ چنانچہ احزاب کو دیکھتے ہی مؤمنوں نے پہچان لیا کہ یہ وہی لشکر ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ بھاگ نکلیں گے۔ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ **24**۔ قَضٰى نَحۡبَهٗ : اپنی منت پوری کر دی۔ جیسے بدر اور اُحد کے شہدا جنہوں نے لڑتے لڑتے شہادت پائی۔ وَ مَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِيۡلًا : مگر متزلزل نہ ہوئے۔ عثمان بن مظعونؓ کی شہادت کے بارے میں یہ آیت اتری تھی۔ دیگر صحابہ پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے جیسے طلحہؓ اور انس بن نضرؓ۔ انس بن نضرؓ جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ انہوں نے انحضرتؐ سے عرض کیا تھا کہ آئندہ اگر جہاد کا موقع ملا تو دیکھنا کیا کرتا ہوں۔ چنانچہ اُحد کی جنگ میں بے دردی سے قتال کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ ان کی نعش پہچانی نہ جاتی تھی بالآخر ان کی بہن نے ان کی انگلی کے پورے سے پہچانی تھی۔ مَنۡ يَّنۡتَظِرُ : جو انتظار کرتے ہیں یعنی جہاد پر مستعد ہیں اور شہادت کیلئے تیار ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ طلحہؓ ان میں ہے جو شہید ہو چکے۔

اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ
اللہ سچوں کو سچ کا انکے اور عذاب دے منافقوں کو اگر
شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝24
چاہے یا فضل سے متوجہ ہو ان پر یقیناً اللہ ہے بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے
وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَ
اور لوٹا دیا اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا ساتھ انکے غصہ کے نہیں حاصل کی انہوں نے کوئی بھلائی اور
كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا
کافی ہوا اللہ مومنوں سے جنگ میں اور ہے اللہ قوت والا
عَزِيْزًا ۝25 وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
غالب اور اتارا اس نے ان لوگوں کو جنہوں نے مدد کی تھی ان کی اہل کتاب میں سے
مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ
قلعوں سے ان کے اور ڈالا دلوں میں ان کے رعب
فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝26 وَاَوْرَثَكُمْ
ایک فریق کو تم قتل کرتے تھے اور قید کرتے تھے دوسرے فریق کو اور اس نے وارث کیا تم کو
اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۭ
زمین کا ان کی اور گھروں کا ان کے اور مالوں کا ان کے اور اس زمین کا کہ نہیں قدم رکھا تم نے اس میں
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝27 يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ
اور ہے اللہ ہر بات پر قادر اے نبی تو کہدے
لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا
اپنی بیویوں کو اگر ہو تم چاہتیں زندگی ورلی اور زینت اس کی
فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝28 وَ
تو آؤ میں کچھ سامان دوں تمہیں اور رخصت کروں تم کو رخصت کرنا اچھا اور
اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ
اگر ہو تم چاہتیں اللہ اور رسول اس کا اور گھر پچھلا تو یقیناً

25۔یہ لڑائی اس لئے بھی پیش آئی کہ اللہ جزائے خیر دے صادقین کو جنہوں نے جو کہا سچ کر دکھایا اور تا منافقوں کو عذاب دیا جائے۔ سب کے سب منافقین کو سزا نہیں ملی بلکہ ان میں سے بہت سے تائب ہو کر سچے مسلمان بن گئے تھے اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ۔(33:18)(اِنْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً)۔**26**۔احزاب والے نامراد ہو کر چلے گئے۔ مسلمانوں کو قتال کی ضرورت ہی نہ پیش آئی۔ بلکہ اللہ نے ہوا کے تند طوفان اور فرشتوں کے ذریعہ سے مؤمنوں کی مدد فرمائی۔ **27**۔ہجرت مدینہ کے بعد آنخضرتؐ نے مدینہ کے یہودیوں کے تین قبائل بنو قریظہ، بنو نضیر اور بنو قینقاع سے حُسن جوار (باہمی سلامتی) کا معاہدہ کیا تھا۔ بنو قینقاع جنہوں نے بدر میں مسلمانوں کے خلاف کفار کا ساتھ دیا تھا بدر کے ایک ماہ بعد جنگ کا اعلان کر کے قلعہ بند ہو گئے تھے۔ پندرہ دن کے محاصرے کے بعد وہ مدینہ چھوڑ کر خیبر اور شام کی طرف جا کر آباد ہونے پر راضی ہو گئے تھے۔ بنو نضیر نے معاہدہ کے باوجود کفار مکہ سے ساز باز رکھی۔ انہوں نے آنخضرتؐ کے قتل کا بھی منصوبہ بنایا مگر اللہ تعالیٰ نے آنخضورؐ کو محفوظ رکھا۔ ان کے بیس 20 سرداروں نے جنگ احزاب کیلئے دورہ کر کے عرب کے کئی قبائل کو اکٹھا کر کے مسلمانوں کے خلاف لڑنے کیلئے لے آئے تھے۔ انہوں نے تجدید عہد سے بھی انکار کر دیا اور قلعہ بند ہو گئے تھے۔ بالآخر خیبر کی طرف رہائش کیلئے چلے گئے تھے۔ آیت 27 میں بنو قریظہ کا حال بیان ہوا ہے۔ معاہدہ کے باوجود بنو قریظہ کافروں کے مددگار بن گئے تھے۔ احزاب کے موقع پر بنو نضیر کے سردار حیی بن اخطب کے کہنے پر بنو قریظہ نے مسلمانوں کے خلاف احزاب کا ساتھ دیا تھا۔ آنخضرتؐ نے ان کے خلاف چڑھائی کی۔ وہ قلعہ بند ہوئے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے قلعوں سے اتارا (اَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ)۔ مسلمانوں نے ان کو چوبیس دنوں تک گھیرے میں رکھا تھا۔ آخر ہار کر نکل آئے کہ ہمارے حق میں سعد بن معاذؓ فیصلہ کریں تو قبول کر لیں گے۔ آنخضرتؐ نے منظور فرمایا۔ سعدؓ نے تورات کے مطابق یہی حکم دیا کہ جوانوں کو قتل کیا جائے۔ عورتیں بچے لونڈی غلام بنالئے جائیں۔ سو ان کو انکی غداری کی سزا تورات کے موجب مل گئی۔ (استثناء 20-20:10)(بخاری 52:165) اگر بنو قریظہ آنخضرتؐ کو ثالث بناتے تو آنخضرتؐ بنو قینقاع کی طرح ان کو بھی محض دیس نکالا کی سزا دیتے۔ **28**۔بنو قریظہ والوں کی زمین مدینہ کے پاس ہی تھی وہ مہاجرین کو دے دی گئی اور انصار پر سے ان کا بوجھ ہلکا ہوا۔ پھر یہود کی دوسری زمین (لَمْ تَطَـُٔوْهَا۔ جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا)۔ احزاب کے دو برس بعد خیبر میں ہاتھ لگی۔ اس سے مسلمانوں کی حالت آسودہ ہو گئی اور یہ پیشگوئی بڑی صفائی سے پوری ہوئی۔ **29**۔ازواج النبیؐ نے بھی آسودگی کی خاطر آنخضرتؐ سے درخواست کی کہ ان کو بھی مال و دولت سے حصہ دیا جائے۔ آنخضرتؐ نے ناراض ہو کر قسم کھائی کہ آپ ایک مہینہ بھر ان بیویوں کے گھر نہ جائیں گے۔ پھر ایک مہینہ کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ سب ازواج نے اللہ اور رسول اور آخرت اختیار کی اور نیک رہیں۔ ان کا اجر اللہ پر ہے۔ آنخضرتؐ اپنی خاطر مال و دولت پسند نہ فرماتے تھے۔ سب ضرورت مندوں میں تقسیم فرمادیا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اگر تم دنیوی مال کی طالب ہو تو اموال لے کر چلتی بنو۔ کیونکہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے سے تم سے وہ غرض باقی نہیں رہتی جو امہات المؤمنین کا مقام دینے اور امت کی روحانی تعلیم و پرورش کا کام سپرد کرنے سے ہے۔

31۔فَاحِشَۃٌ : یعنی ایسے کام جو آنحضرت ؐ کی اذیت کا موجب بنیں۔ یعنی نشوز اور سوء خُلق مراد ہیں۔ مطلب ایسے کام جو ان کو زیبا نہیں دیتے۔ سب ازواج النبی نے اللہ، رسول اور آخرت کو مال پر ترجیح دی۔ یہاں فاحشہ سے بے حیائی کی بات مراد نہیں بلکہ عیاشانہ زندگی مراد ہے۔ ازواج النبی کے بلند مقام کے مقابلہ میں عیاشانہ زندگی فاحشہ کا درجہ رکھتی ہے۔ یعنی ان کے بلند ایمان اور مرتبہ کے منافی ہے۔ اس لئے فاحشہ کا رنگ رکھتی ہے۔ ورنہ نبی کی بیویوں کی دیکھا دیکھی سے دوسری عورتیں بھی ان کی پیروی میں عیاشانہ طرز زندگی اختیار کر سکتی ہیں۔ اس وجہ سے ازواج النبی پر دوگنا سزا بتائی گئی ہے۔

اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝٣٠ يٰنِسَآءَ

اللہ نے تیار کیا نیکی کرنے والوں کے لیے تم میں سے اجر بڑا اے بیویو

النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ

نبی کی جو کرے گی تم میں سے کوئی بے حیائی کھلی بڑھایا جائے گا

لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝٣١

اسکے لیے عذاب دو چند اور ہے یہ اللہ پر آسان

الجزء ۲۲

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا
اور جو فرمانبرداری کرے گی تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی اور عمل کرے گی نیک
نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۳۱
ہم دیں گے اسے اجر اس کا دوچند اور تیار کیا ہم نے اس کیلئے رزق عزت والا
يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ
اے بیویو نبی کی نہیں ہو تم مانند ہر ایک کے عورتوں میں سے اگر تم تقویٰ کرو
فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ
پس نہ دب کر بات کرو کہ طمع کرے وہ کہ دل میں جس کے بیماری ہے
وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۳۲ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا
اور کہو بات مناسب اور ٹھہری رہو گھروں میں اپنے اور نہ
تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ
دکھاتی پھرو سنگھار سنگھار دکھانے کی طرح جاہلیت پہلی کا اور قائم کرو نماز اور
اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ
دو زکوٰۃ اور اطاعت کرو اللہ اور رسول کی اس کے سوائے اسکے نہیں کہ چاہتا ہے
اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
اللہ دور کردے تم سے پلیدی اے اہل بیت اور پاک کرے تم کو
تَطْهِيْرًا ۳۳ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ
خوب پاک کرنا اور یاد کرو جو پڑھایا جاتا ہے گھروں میں تمہارے آیات میں سے اللہ کی
وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۳۴ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ
اور حکمت یقیناً اللہ ہے مہربان بہت خبر رکھنے والا یقیناً مسلمان مرد
وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَ
اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں اور فرمانبردار مرد او
الْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ
فرمانبردار عورتیں او. سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں

ع ۴

32۔ دوگنا ثواب اس لئے کہ انہوں نے نبی کی بیویوں کی حیثیت سے دنیوی فوائد کو قربان کر دیا تھا اور بنی قریظہ کے مال نہ لئے تھے۔ ان کے لئے عزت والا رزق اللہ نے تیار کر رکھا ہے "اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ فرمانبردار بیویوں کو "رزق کریم" ملتا ہے (ح)" (دنیا اور آخرت میں)۔ یَقْنُتْ مذکر کا صیغہ ہے اس سے پہلے مَنْ کے لگنے کی وجہ سے۔ 33۔ "اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کا اجنبی مردوں سے کلام کرنا ناجائز نہیں ہے۔ ہاں عورت کی آواز میں دِلرُبائی کا انداز نہیں ہونا چاہیئے (ح)"۔ 34۔ "گھروں میں ٹھہرے رہنے اور زیب وزینت کے مظاہرہ نہ کرنے کو اکٹھا کر کے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ آرائش کے اظہار کے لئے عورتوں کو گھروں سے باہر نہیں نکلنا چاہیئے۔ ہاں! ضروریات زندگی کیلئے باہر نکلنا منع نہیں ہے (ح)"۔ یہاں رجز سے مراد دنیوی آسائش واموال ہیں جو امہات المؤمنین نے نہیں لئے۔ اَهْلَ الْبَيْتِ میں خاص طور پر بیویاں بھی شامل ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی بیوی کے متعلق 11:74 میں اور حضرت عمران کی بیوی یا موسیٰؑ کی ماں کے بارے میں اہل بیت 28:13 میں مذکور ہے۔ آنحضرتؐ نے اپنے صحابی سلمان فارسیؓ کی نسبت فرمایا "سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلِ الْبَيْتِ" کہ سلمان بھی ہم میں سے اور ہمارے اہل بیت سے ہے۔ شیعہ لوگوں پر حجت ہے جو آنحضرتؐ کی بیویوں کو اہل بیت میں نہیں گنتے (+)۔ گزشتہ جاہلیت والا سنگھار نہ دکھاتی پھرنا یعنی اسلام سے پہلے عورتیں بے پردہ پھرتی تھیں۔ ایسا نہ کرنا۔ یہاں اگرچہ مخاطب ازواج النبیؐ ہیں مگر حکم عام ہے سب مؤمن عورتوں کو بھی۔ 35۔ یعنی قرآنی شریعت اور نبی کے اسوہ حسنہ کا لوگوں سے ذکر کریں (یعنی دینی تعلیم دیں) اور خود بھی اس پر عمل پیرا رہیں۔ حضرت ام سلمہؓ لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ قرآن کی حافظہ تھیں اور قرآن کو لحن کے ساتھ آنحضرتؐ کی طرز پر پڑھتی تھیں۔ انہوں نے چھ سو 600 احادیث کی روایت کی ہے۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کو بھی قرآن مجید حفظ تھا۔ حضرت عائشہؓ سے دو ہزار احادیث مروی ہیں۔ (فتح البیان۔ جلد 9۔ صفحہ 147)۔

ومن یقنت ۲۲ ٦/٣ الاحزاب ۳۳

وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ
اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں
وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ
اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیاں اور حفاظت کرنیوالے اپنی شرم گاہوں کی اور
الْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ
حفاظت کرنیوالیاں اور یاد کرنے والے اللہ کو بہت اور یاد کرنے والیاں تیار کیا ہے
اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ
اللہ نے ان کے لیے بخشش اور اجر بڑا اور نہیں ہے کسی مسلمان مرد کے لیے اور
لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ
نہ کسی مسلمان عورت کیلئے کہ جب فیصلہ کریں اللہ اور رسول اس کا کسی معاملہ کا کہ ہو ان کے لیے
الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ
اختیار اپنے معاملہ کا اور جو نافرمانی کریگا اللہ اور اس کے رسول کی تو یقیناً وہ
ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
گمراہ ہوا گمراہ ہونا کھلا کھلا اور جب تو کہتا تھا اُسے کہ انعام کیا اللہ نے جس پر
وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَ
اور انعام کیا تو نے جس پر کہ رہنے دے اپنے پاس اپنی بیوی اور ڈر اللہ سے اور
تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَ
تو چھپاتا تھا اپنے دل میں وہ کہ اللہ ظاہر کرنیوالا تھا جسے اور تو ڈرتا تھا لوگوں سے اور
اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا
اللہ زیادہ حقدار ہے کہ تو ڈرے اس سے پس جب پوری کی زید نے اس سے حاجت
زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ
بیاہ دیا ہم نے تجھ سے اس کو تاکہ نہ ہو مومنوں پر کوئی تنگی
اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ
بیویوں میں ان کے لے پالکوں کی جب وہ پوری کریں ان سے حاجت اور ہے حکم

36۔ اَلْحٰفِظٰتُ: حفاظت کرنے والیاں (اپنے ناموس کی)۔ اَلذّٰكِرٰتِ: یاد کرنے والیاں (اللہ کو)۔ آنحضرتؐ کی ایک بیوی نے عرض کیا کہ قرآن میں سب ذکر مردوں کو مخاطب کر کے کہے گئے ہیں عورتوں کو نہیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت اتری کہ سب مرد اور سب عورتیں بھی مخاطب ہیں۔ سب کیلئے برابر اجر ہے۔ 37۔ یہ آیت آنحضرتؐ کی پھوپھی اُمیمہ (یا امیمہ) کی بیٹی زینب بنت جحش اور زینب کے بھائی عبد اللہ بن جحش کے بارے میں نازل ہوئی۔ آنحضورؐ نے چاہا کہ زینب کا نکاح حضرت زیدؓ بن حارث سے کر دیں۔ زیدؓ اصل میں عرب تھے۔ بچپن میں ڈاکوؤں نے پکڑ کر مکہ میں لا کر بیچ دیا تھا۔ اس وقت وہ دس سال کی عمر کے تھے۔ خبر پا کر زید کے والد اور چچا مکہ آئے اور آنحضرتؐ سے اپنا بیٹا مانگا۔ آنحضرتؐ دینے کو تیار ہو گئے۔ مگر زید گھر جانے پر راضی نہ ہوئے۔ آنحضرتؐ نے محبت سے زید کو اپنا بیٹا (متبنٰی) بنالیا۔ مکہ میں زید کو حضرت خدیجہ کے بھائی نے خرید لیا تھا۔ بعد میں حضرت خدیجہؓ کو دے دیا۔ حضرت خدیجہؓ نے آنحضرتؐ سے شادی کرنے پر زید کو حضورؐ کو عطا کر دیا تھا۔ آنحضرتؐ کے دعویٰ نبوت کے وقت زیدؓ کی عمر 25 اور 30 سال کے درمیان تھی۔ 4ھ میں جبکہ زیدؓ کی عمر تقریباً 47 برس کی تھی تو آنحضرتؐ نے چاہا کہ زید کا نکاح اپنی پھوپھی زاد بہن زینب سے کر دیں۔ مگر زینب اور ان کا بھائی عبداللہ بن جحش اس رشتہ کے کرنے پر راضی نہ ہوئے۔ اس پر یہ آیت اتری۔ بعدہ وہ رشتہ کرنے پر رضا مند ہو گئے۔ تب حضرت زیدؓ اور زینبؓ کی شادی ہو گئی۔ ایک سال گزر گیا مگر زینب اور زید کے مزاج میں موافقت نہ ہو سکی۔ لڑائی ہوتی تو زید آنحضرتؐ سے شکایت کرتے اور کہتے کہ میں طلاق دیتا ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری خاطر سے زینب نے نکاح قبول کیا تھا۔ اب چھوڑنا مناسب نہیں۔ جب بار بار یونہی ہوا تو آنحضرتؐ نے سوچا کہ اگر زید ناچار ہو کر چھوڑ دے گا تو زینب کی دلجوئی کیلئے اس کے بغیر چارہ نہیں کہ میں خود اُن سے نکاح کر لوں۔ مگر منافقوں کی بدگوئی سے اندیشہ تھا کہ کہیں گے کہ اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ (تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ)۔ حالانکہ متبنٰی حقیقی بیٹا نہیں بن جاتا۔ ایک سال سے کچھ زیادہ مدت گزری تھی کہ حضرت زیدؓ نے اپنی زوجہ زینبؓ کو طلاق دے دی۔ بعد طلاق کے آنحضرتؐ نے اللہ کے حکم سے زینبؓ سے نکاح کر لیا (زَوَّجْنٰكَهَا: بیاہ دیا ہم نے تجھ سے اس کو) "جو فعل کسی کے دخل دینے سے ہو وہ اس کی طرف منسوب ہوتا ہے (ii)"۔ 38۔ "اللہ اور رسول نے جس پر انعام کیا تھا" اس سے مراد زید بن حارثؓ ہیں۔ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ: یعنی اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رہنے دو (طلاق نہ دو)۔ "تو اپنے دل میں چھپاتا تھا یعنی دلداری کا یہ پہلو سوچتا تھا کہ زینب سے پھر خود ہی نکاح کر لوں (ح)"۔ "حاجت پوری کر لی" یعنی طلاق واقع ہو گئی۔ نوٹ: زینبؓ بنت جحش کی عمر حضورؐ کی وفات پر 23 سال تھی۔ اس حساب سے 5ھ میں ان کی عمر 18 سال بنتی ہے۔ گویا ان کی شادی زیدؓ بن حارث سے 17 سال کی عمر میں ہوئی تھی۔ حضرت زینبؓ نے 53 سال کی عمر میں 40ھ میں وفات پائی۔ روایت موجود ہے کہ آنحضرتؐ کا نکاح زینبؓ سے پڑھا گیا تھا۔ (سیرت الحلبیہ جلد 3 صفحہ 340)۔ "O وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ (4:24) اس واقعہ سے بہت پہلے نازل ہو چکی تھی کہ صرف وہ بیٹے جو تمہارے نطفہ سے ہوں ان کی مطلقہ بیویاں حرام ہیں اس لئے متبنٰی کی بیوی (مطلقہ) حرام نہیں کی گئی تھی"۔

ومن يقنت ٢٢ — ٦١٤ — الاحزاب ٣٣

اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٣٨﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ
اللہ کا ہونیوالا نہیں ہے نبی پر کوئی تنگی اس میں کہ مقرر کیا
اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ
اللہ نے اس کیلئے (مقرر کی) سُنت اللہ کی ان لوگوں میں جو گذر چکے پہلے سے اور ہے
اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿٣٩﴾ اِلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ
حکم اللہ کا اندازہ پر مقرر کیا ہوا وہ لوگ جو پہنچاتے ہیں پیغام
اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى
اللہ کے اور ڈرتے ہیں اس سے اور نہیں ڈرتے کسی سے سوائے اللہ کے اور کافی ہے
بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿٤٠﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
اللہ حساب لینے والا نہیں ہے محمدؐ باپ کسی کا مردوں میں تمہارے
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
ولیکن رسول اللہ کا اور مُہر ہے تمام نبیوں کی اور ہے اللہ ہر
شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٤١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا 5 ع
بات کو خوب جاننے والا اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو اللہ کو یاد کرنا
كَثِيْرًا ﴿٤٢﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٤٣﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ
بہت اور تسبیح کرو اس کی صبح اور شام وہی ہے جو رحمت بھیجتا ہے
عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ
تم پر اور فرشتے اس کے تاکہ نکالے تم کو اندھیروں سے طرف نور کی اور
كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿٤٤﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ
ہے وہ مومنوں پر بہت رحم کرنے والا دعا ان کی جس روز ملیں گے اس سے
سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿٤٥﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ
سلام ہوگی اور تیار کیا اس نے ان کیلئے اجر عزت والا اے نبی ہم نے
اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى
بھیجا تجھے گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور بُلانے والا طرف

39۔ فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ: اللہ نے جو اس کے لئے فرض کیا یعنی آنحضرتؐ کی زینبؓ سے شادی مقرر کی۔ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا: خدا کا فیصلہ بہر حال پورا ہو کر رہتا ہے۔ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا۔ یہ سنت ان لوگوں میں بھی گزر چکی ہے جو اس سے پہلے تھے جو اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے۔ **41**۔ حضورؐ کا کوئی جسمانی بیٹا نہیں ہے کہ زینب اس کی بہو لگے۔ لہٰذا زینب سے بہو سے نکاح نہیں کہلا سکتا۔ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ: خَاتَمَ: مہر۔ انگوٹھی جس میں مہر بنی ہوتی ہے۔ خَاتَمَ مضاف (اسم) ہے اور نَبِيّٖنَ مضاف الیہ ہے۔ خَاتِمَ فاعل نہیں ہے۔ اگر خَاتِمَ لکھا ہوتا تو اس کا ترجمہ مہر لگانے والا یعنی فاعل ہوتا۔ نہ کہ ختم کرنے والا۔ " خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تصدیق سے پہلے انبیاء کی نبوت کی تصدیق ہو سکے گی۔ اور اسی کے طفیل سے ظلی نبوت کا مقام مل سکتا ہے (ح)"۔ نیز خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (نبیوں کی مہر) میں خَاتَمَ: مضاف ہے اور النَّبِيّٖنَ: مضاف الیہ ہے۔ یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مضاف اور مضاف الیہ کی یہ ترتیب جس میں مضاف الیہ ایک گروہ ہو اس میں مضاف کے مقام مدح کو بیان کرنے کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ یعنی مضاف اپنے مضاف الیہ گروہ میں سے سب سے بالا مقام رکھتا ہے یعنی یہاں یہ مطلب ہوگا کہ سب نبیوں سے افضل ہے۔ اسی ترتیب پر خَاتَمَ الْاَوْلِيَاءِ۔ خَاتَمَ الْمُحَدِّثِيْنَ۔ خَاتَمَ الْاَطِبَّاءِ۔ خَاتَمَ الشُّعَرَاءِ کے الفاظ زبان عام میں مروج ہیں۔ چنانچہ رسالہ شمع جو دہلی سے شائع ہوتا ہے اس کے شمارہ اپریل 1969ء میں غالب کی صد سالہ برسی پر غالب کو خَاتَمَ الشُّعَرَاءِ کے لقب سے بیان کیا گیا ہے۔ **44**۔ "اللہ کا درود بھیجنا یعنی لوگوں کو گناہوں سے پاک کرنا، تزکیہ نفس کرنا اور ان پر رحمت کرنا مراد ہے فرشتوں کا مؤمنوں کیلئے درود بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان کیلئے استغفار اور حفاظت الٰہی طلب کرتے ہوئے ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے ہیں تا ان کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جائیں۔ (درود کا لفظی معنیٰ دعا، تعریف، اظہار مسرت اور رحمت ہے۔)" (خلاصہ (ii))۔ **45**۔ حشر میں جب اٹھیں گے اور خدا سے ملیں گے تو اللہ تعالیٰ السلام علیکم فرما کر مؤمنوں کا استقبال فرمائے گا (36:59)۔ ملائکہ بھی سلامتی بھیجیں گے (16:33) اور مؤمن آپس میں بھی سلام کہیں گے (10:11) (يَلْقَوْنَهٗ: ملیں گے اس (خدا) سے)۔ **46**۔ شَاهِدًا: یعنی (رسول) عملی نمونہ دکھاتا ہے۔ داروغہ نہیں ہے (88:23) مُبَشِّرًا: احکامات الٰہی ماننے والوں کو (جنت کی) بشارت دیتا ہے۔ نَذِيْرًا: احکامات خداوندی کی نافرمانی کرنے والوں کو ان کے بُرے انجام سے خبردار کرتا ہے یا ڈراتا ہے۔

الاحزاب ۳۳ ۶۱۵ ومن یّقنت ۲۲

اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ
اللہ کی حکم سے اس کے اور سورج روشنی دینے والا اور خوشخبری دے مومنوں کو کہ یقیناً

لَہُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا ﴿۴۷﴾ وَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَ
ان کے لیے طرف سے اللہ فضل ہے بڑا اور نہ پیروی کر کافروں کی اور

الْمُنٰفِقِیْنَ وَدَعْ اَذٰىہُمْ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ
منافقوں کی اور چھوڑ دے ایذاء دینا انکا اور بھروسہ کر اللہ پر اور کافی ہے اللہ

وَکِیْلًا ﴿۴۸﴾ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَکَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ
کارساز اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب نکاح کرو تم مومن عورتوں سے پھر

طَلَّقْتُمُوْہُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْہُنَّ فَمَا لَکُمْ عَلَیْہِنَّ
طلاق دو تم ان کو پہلے اس سے کہ پاس جاؤ تم ان کے تو نہیں تمہارے لیے ان پر

مِنْ عِدَّۃٍ تَعْتَدُّوْنَہَا ۚ فَمَتِّعُوْہُنَّ وَسَرِّحُوْہُنَّ سَرَاحًا
کوئی عدت کہ گنواؤ تم اسے پس کچھ سامان دو انہیں اور رخصت کرو انہیں رخصت کرنا

جَمِیْلًا ﴿۴۹﴾ یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجَکَ الّٰتِیْۤ
اچھی طرح اے نبی یقیناً ہم نے حلال کیں تیرے لیے بیویاں تیری وہ کہ جنہیں

اٰتَیْتَ اُجُوْرَہُنَّ وَمَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰہُ
دے چکا ہے مہر ان کے اور وہ کہ جن کا مالک ہوا دایاں ہاتھ تیرا ان میں سے کہ جنہیں غنیمت میں لایا اللہ

عَلَیْکَ وَبَنٰتِ عَمِّکَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِکَ وَبَنٰتِ خَالِکَ وَ
تیرے لیے اور بیٹیاں تیرے چچا کی اور بیٹیاں تیری پھوپھیوں کی اور بیٹیاں تیرے ماموں کی اور

بَنٰتِ خٰلٰتِکَ الّٰتِیْ ہَاجَرْنَ مَعَکَ ۫ وَامْرَاَۃً مُّؤْمِنَۃً اِنْ
بیٹیاں تیری خالاؤں کی وہ جنہوں نے ہجرت کی ساتھ تیرے اور (حلال کی) عورت مسلمان اگر

وَّہَبَتْ نَفْسَہَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْکِحَہَا ۚ
وہ بخشدے اپنی جان نبی کے لیے اگر ارادہ کرے نبی کہ نکاح کرے اس سے

خَالِصَۃً لَّکَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا
صرف تیرے لیے سوائے (اور) مسلمانوں کے یقیناً جان لیا ہم نے جو کچھ فرض کیا ہم نے

47۔"Oسِرَاجًا مُّنِیْرًا: آنحضرتؐ پر نور باطنی (وحی الٰہی) اس کثرت اور کمال سے عطاء ہوا کہ وہ گویا مجسم نور ہو گئے۔ اس چراغ سے ہزاروں لاکھوں چراغ روشن ہوئے ہیں اور اس میں کوئی نقص نہیں آتا۔"آنحضرتؐ نے فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں (سورج سے روشنی پاتے ہیں) تم اُن میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔ 48۔ آنحضرتؐ کا آنا مؤمنوں کیلئے اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔ 49۔"وَدَعْ اَذٰىھُمْ: تو ان کی ایذا دہی کی پرواہ نہ کر (ii)"۔ 50۔ اگر نئی بیاہی عورت کو بغیر صحبت ہوئے طلاق دی جائے تو اگر مہر مقرر تھا تو اسے آدھا مہر ادا کرے۔ اگر مہر مقرر نہ تھا تو کچھ فائدہ دے کر رخصت کر دے۔ اس صورت میں عورت کیلئے عدت نہیں ہے۔ وہ کسی بھی وقت کہیں اور اپنا نکاح کر سکتی ہے۔ آنحضرتؐ نے ایک عورت اسماء یا اسیمہ بنت نعمان کندی سے نکاح کیا۔ جب اس کے نزدیک جانے لگے تو وہ کہنے لگی اللہ تجھ سے پناہ دے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے ایک بڑی ہستی کی پناہ لی ہے اور اسے رخصت کر دیا۔ اس تناظر میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حکم سب مسلمانوں کیلئے ہے صرف آنحضرتؐ کیلئے ہی نہیں تھا۔ اچھے طریق سے رخصت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مطلقہ کو کسی قسم کی اذیت نہ دی جائے۔ معروف رواج کے مطابق اسے آدھے مہر کے علاوہ بھی مال دیا جائے۔ اور وہ آزادی سے جہاں نکاح کرنا چاہے اسے نہ روکا جائے۔ 51۔"جو عورت بغیر مہر اپنے آپ کو آنحضورؐ کیلئے پیش کر دے۔" یہ صرف آنحضورؐ کیلئے خاص حکم ہے۔ دوسرے مؤمنوں کیلئے یہ جائز نہیں (یعنی بغیر مہر کے نکاح کرنا۔) (تا تجھے فرائض کی ادائیگی میں تنگی نہ ہو)۔"یعنی مسئلہ بتاتے وقت یہ خیال نہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی مرضی معلوم نہیں (ii)"۔ خَالِصَۃً لَّکَ: یہ رعایت صرف تیرے لئے ہے۔ اس آیت کے ذریعہ آنحضرتؐ کو چار بیویوں کی حد بندی سے جو آیت 4:4 میں کی گئی تھی مستثنیٰ کیا گیا ہے تا آپؐ کو فرائض کی ادائیگی میں تنگی نہ ہو۔ آپ نے اپنی زندگی میں کُل 13 نکاح کئے۔ 1۔ یعنی حضرت خدیجہؓ جو دو دفعہ بیوہ ہو چکی تھیں۔ آنحضرتؐ سے ان کی شادی تیسری تھی اور عمر میں آنحضرتؐ سے پندرہ سال بڑی تھیں۔ ان کی وفات ہجرت سے تین سال پہلے ہوئی۔ 2۔ سودہؓ یہ بھی بیوہ تھیں ہجرت سے تین سال قبل شادی ہوئی۔ 3۔ حضرت عائشہؓ بنت ابو بکرؓ۔ ان کی شادی 3ھ میں ہوئی۔ 4۔ زینبؓ ام المساکین بنت خزیمہ۔ یہ بھی بیوہ تھیں۔ ان سے بھی شادی 3ھ میں ہوئی۔ 5۔ ام سلمہؓ (بیوہ) 4ھ۔ 6۔ زینبؓ بعد از طلاق۔ 5ھ۔ 7۔ جویریہؓ۔ 5ھ۔ یہ بھی بیوہ تھیں۔ 8۔ ام حبیبہؓ بنت ابو سفیان (بیوہ) 6ھ نکاح اور رخصتانہ 7ھ میں ہوا۔ 9۔ صفیہؓ (بیوہ) 7ھ۔ 10۔ ماریہ قبطیہ 7ھ۔ 11۔ میمونہ 7ھ۔ 12۔ حفصہ بنت عمر فاروق۔ 3ھ۔ یہ بھی بیوہ تھیں۔ 13۔ اسماء یا اسیمہ بنت نعمان کندی جن کا ذکر آیت 50 میں گزرا ہے۔ (نیز ریحانہ یا شمعونہ بھی نام آتے ہیں جو بنو قریظہ سے تھی)۔ حضرت خدیجہؓ 25 برس آنحضرتؐ کی زوجیت میں زندہ رہیں ان کی وفات کے بعد آنحضرتؐ نے سودہؓ سے نکاح کیا تھا۔ چار سال تک صرف سودہؓ ہی آپ کی ایک ہی بیوی رہیں۔ ام سلمہؓ ابو جہل اور خالد بن ولید کے خاندان سے تھیں۔ وَمَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ۔ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلَیْکَ: یعنی مال غنیمت سے حاصل کردہ لونڈیاں جیسے بنی قریظہ سے ریحانہ۔ بنی اَلْمُصْطَلَقْ سے جویریہؓ۔ خیبر سے صفیہؓ (یہ تینوں یہودی تھیں) اور مصر سے ماریہ قبطیہ جسے شاہ مصر مقوقس نے آنحضرتؐ کیلئے تحفۃً مدینہ بھیجا تھا۔ جو اغلباً مسیحی تھیں۔ یہ سب قریش سے نہ تھیں۔"تا نہ ہو تجھ پر کوئی تنگی ادائیگی فرائض میں۔"(اور تیرے لئے حلال ہے) مسلمان عورت اگر وہ وَھَبَتْ نَفْسَہَا اپنے آپ کو نبی کیلئے پیش کر دے (شادی کیلئے) بلا مہر کے۔ یہ اشارہ میمونہؓ اور

عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ

ان پر بارہ میں انکی بیویوں کے اور (بارہ میں) انکے کہ جنکے مالک ہوئے داہنے ہاتھ ان کے تاکہ نہ ہو

عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥٠﴾ تُرْجِيْ مَنْ

تجھ پر کوئی تنگی اور ہے اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا تو پیچھے کردے جسے

تَشَاۗءُ مِنْهُنَّ وَتُـــْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ

تو چاہے ان میں سے اور جگہ دے اپنی طرف جسے تو چاہے اور جسے طلب کرے تو

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ

ان میں سے کہ جدا کیا تو نے (جنہیں)، تو نہیں کوئی گناہ تجھ پر یہ بہت نزدیک ہے اسکے کہ ٹھنڈی ہوں

اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۭ

آنکھیں ان کی اور نہ غمگین ہوں اور راضی ہوجائیں اس پر جو دیا تو نے انہیں سب کی سب

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿٥١﴾

اور اللہ جانتا ہے جو دلوں میں ہے تمہارے اور ہے اللہ بہت جاننے والا بُردبار

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاۗءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ

نہیں جائز تیرے لیے عورتیں بعد اس کے اور نہ یہ کہ بدلے میں لے تو ان کے

اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۭ

اور بیویاں اور اگرچہ اچھا لگے تجھے حسن ان کا سوائے اسکے کہ جن کا مالک ہوا دایاں ہاتھ تیرا

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿٥٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع ۶

اور ہے اللہ ہر بات پر نگہبان اے لوگو جو ایمان لائے ہو

لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ

نہ داخل ہو گھروں میں نبی کے مگر یہ کہ اجازت دی جاوے تمہیں کھانے کے لیے

غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا

نہ انتظار کرنے والے پکنے کا اسکے ولیکن جب بلائے جاؤ تم تو داخل ہو پھر جب

طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ

کھا چکو تم تو منتشر ہو جاؤ اور نہ لگے رہنے والے بات میں یقیناً

زینبؓ بنت خزیمہ کی طرف ہے۔"آپؐ کی وفات پر بیک وقت آپ کے پاس 9 بیویاں رہی ہیں۔ 53 سال کی عمر تک آپؐ نے ایک ہی بیوی پر اکتفا کیا۔ باقی کی سب شادیاں آپؐ نے آخری عمر میں کیں۔ اور انہیں کبھی سامان آسائش نہیں دیا۔ سوائے عائشہؓ کے سب بیوہ تھیں یا مطلقہ۔ ان حالات کے پیش نظر حظ نفس ان شادیوں کی غرض نہیں ہو سکتی۔ ہاں ایک وقت میں 9 بیویوں کے آخری عمر میں حقوق زوجیت ادا کر کے آپؐ نے بتا دیا کہ جوانی میں آپؐ نے اپنے جن شہوانی قویٰ پر قابو رکھا وہ کس قدر زبردست تھے۔آپ نے تجرد۔ایک بیوی اور متعدد ازواج تینوں حالتوں کے نمونے دکھائے (ح)

"۔52۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جو اختیارات آنحضرتؐ کو دیئے تو حضور کی بیویاں چونکہ آنحضرتؐ کے حسن اخلاق سے واقف تھیں وہ خوش ہو گئیں کہ ان سے ہر طرح حسن سلوک ہی رہے گا۔ جس کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں اس پر واجب ہے کہ باری باری سب کے ہاں رہے۔ آنحضرتؐ پر یہ واجب نہ رکھا مگر آنحضرتؐ نے باریاں مقرر کر رکھی تھیں۔ سودہؓ نے اپنی باری عائشہؓ کو بخش دی ہوئی تھی۔

53۔ مدینہ میں آنحضرتؐ کے تمام نکاح 2ھ سے 7ھ تک ہی تھے جو جنگوں کا زمانہ تھا۔ اس آیت کے نزول کے بعد (7ھ کے بعد) آنحضرتؐ نے کوئی نکاح نہیں کیا۔ اگرچہ مہاجرات رشتہ دار عورتوں سے جو حلال تھیں نکاح جائز رکھا لیکن غیر سے نہیں۔ "اس کے بعد تیرے لئے عورتیں جائز نہیں ہیں شادی کرنے کیلئے"۔ مِنْۢ بَعْدُ میں زمانہ کی نفی نہیں بلکہ مذکورہ بالا آیت 51 میں گنائی گئیں اقسام کے علاوہ کی نفی ہے۔ چچا، ماموں، خالہ اور پھوپھی کی بیٹیاں منع نہیں کیں اگر وہ ہجرت کر لیں۔ ورنہ نہیں۔ لیکن غیر سے نہیں ۔"(ii)

ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ز وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ
یہ بات ہے ایذا دیتی نبی کو پس وہ شرماتا ہے تم سے اور اللہ نہیں شرماتا

مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ
حق بات سے اور جب مانگو تم ان عورتوں سے سامان تو مانگو ان سے پیچھے سے

حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا
پردہ کے یہ بہت پاکیزہ ہے تمہارے دلوں کے لیے اور انکے دلوں کے لیے اور نہیں

كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا
ہے مناسب تمہارے لیے کہ تم ایذا دو رسول کو اللہ کے اور نہ یہ کہ نکاح دو

اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ
بیویوں سے اسکی بعد اسکے کبھی بھی یقیناً یہ بات ہے نزدیک اللہ کے

عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ
بہت بڑی اگر تم ظاہر کرو کچھ یا تم چھپاؤ اسے تو یقیناً اللہ ہے

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَا
ہر بات کو خوب جاننے والا نہیں کوئی گناہ ان پر بارہ میں (سامنے ہونے) اپنے باپوں کے اور نہ

اَبْنَآئِهِنَّ وَلَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَا
اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ

اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ج
اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنی عورتوں کے اور نہ انکے کہ جنکے مالک ہوئے دائیں ہاتھ ان کے

وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾
اور ڈرو اللہ سے یقیناً اللہ ہے ہر بات پر نگہبان

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
یقیناً اللہ اور فرشتے اس کے رحمت بھیجتے ہیں نبی پر اے لوگو جو

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
ایمان لائے ہو درود بھیجو اس پر اور سلام بھیجو خوب سلام بھیجنا یقیناً جو لوگ ایذاء دیتے ہیں

54۔ حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ حضرت زینبؓ بنت جحش کے ولیمہ کے موقع پر جو رات کو دیا گیا تھا چند لوگ خاصی رات گزرنے تک کھانے کے بعد دھرنا مار کر باتیں کرتے رہے۔ تب اس کے بعد یہ آیت اتری۔ رسول کریمؐ اٹھ کر کبھی کسی بیوی کے ہاں جاتے اور کبھی اور کے۔ آخر جب سب لوگ گھروں کو چلے گئے تو آپؐ زینب کے گھر تشریف لے گئے۔ برتنوں یا کھانا پکنے سے پہلے ہی آکر انتظار نہ کیا کرو بلکہ جو وقت آنے کا دیا جائے اس وقت آؤ۔ نبی کا وقت ضائع نہ کرو۔ فَيَسْتَحْىٖ مِنْكُمْ: وہ (رسولؐ) تمہیں کہنے میں حیا محسوس کرتا ہے۔ "آنحضرتؐ کے کندھوں پر جس قدر بوجھ تھا سچ ہے کہ آج تک کسی انسان کے کندھوں پر اتنا بوجھ نہیں پڑا۔ اسی لئے آپ کے قیمتی اوقات کی حفاظت اور قدر سکھائی گئی ہے (ح)"۔ فَسْـَٔلُوْهُنَّ: اور جب تم ان (ازواج النبیؐ) سے پوچھو تو پس پردہ ہو کر پوچھو۔ مراد کہ آنحضرتؐ کی ازواج کے سامنے نہ جائیں۔ سب مسلمان عورتوں کے متعلق یہ حکم نہیں۔ اگر عورت مناسب طور پر باپردہ ہو کر اپنا جسم ڈھانک لے تو کسی مرد کے سامنے جا کر بات کرنے میں گناہ نہیں ہے۔ بہتر ہے کہ عورت مرد کے سامنے نہ جائے۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد عائشہؓ، حفصہؓ، سودہؓ بنت زمعہ، ام سلمہؓ، زینبؓ، ام حبیبہؓ، جویریہؓ، میمونہؓ اور صفیہؓ زندہ تھیں۔ کل 9 بیویاں۔ "اور تمہارے لئے یہ مناسب نہیں کہ (اس حکم کی نافرمانی کر کے) رسولؐ کو ایذا پہنچاؤ"۔ "امہات المؤمنین کو آنحضرتؐ کے بعد کسی سے نکاح کرنے سے روکنے کی یہ وجہ ہے کہ ان کی ام المؤمنین کی بلند حیثیت نہ گر جائے اور وہ بدستور امت کی روحانی پرورش کا کام سرانجام دیتی رہیں۔ اور جو تربیت انہوں نے اس انسانِ کامل سے حاصل کی تھی وہ اپنے نتائج اور فوائد کے لحاظ سے اکارت نہ جائے (ح)"۔ **55۔** یعنی اگر آیت 54 کے بارے میں کوئی بدظنی کرے تو اللہ خوب جانتا ہے۔ **56۔** لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ: یعنی نبی کی بیویوں پر اور سب مؤمن عورتوں پر پردہ کے متعلق ہدایت ہے کہ کس کس سے پردہ نہیں ہے۔ اس کے بعد سورہ نور میں وضاحت آئی (24:32)۔ وَ اتَّقِيْنَ اللّٰهَ: اے عورتو (غیر مردوں کے سامنے ہونے سے) اللہ سے ڈرو۔ یہاں بتائے گئے رشتہ داروں کا استثناء اظہار زینت کے بارے میں ہے کہ ان سے پردہ نہیں ہے۔ شَهِيْدًا: ان احکامات پر عمل کرو۔ اگر کوئی اور نہیں دیکھتا تو اللہ تو دیکھتا ہے۔ اَبْنَآئِهِنَّ: آنحضرتؐ کے اپنے بیٹے تو نہ تھے۔ ہاں ازواج میں سے کسی کا کوئی پچھلگ بیٹا ہو گا۔ **57۔** درود یا صلوۃ: ثنا، دعا یعنی رحمت خاصہ کی دعا مانگنا مراد ہے۔ حمد صرف خدا تعالیٰ کی کی جاتی ہے۔ رسول کیلئے ثنا کی جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جو آنحضرتؐ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر 70 مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔ (احمد بن حنبل)۔

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ
اللہ کو اور رسول کو اس کے لعنت کریگا ان پر اللہ دنیا میں اور آخرت میں اور اس نے تیار کیا
لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝۵۸ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ
ان کے لیے عذاب ذلیل کرنیوالا اور جو لوگ ایذاء دیتے ہیں مومن مردوں اور
الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا
مومن عورتوں کو بغیر اس کے کہ کچھ کیا انہوں نے تو یقیناً اٹھایا انہوں نے بہتان
وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۵۹ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَ
اور گناہ کھلا کھلا اے نبی تو کہدے اپنی بیویوں کو اور اپنی بیٹیوں کو اور
نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ
بیویوں کو مومنوں کی کہ وہ لٹکا دیں اپنے اوپر چادریں اپنی
ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
یہ بات بہت قریب ہے کہ وہ پہچانی جاویں تا نہ دکھ دی جائیں اور ہے اللہ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۶۰ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ
بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ضرور اگر نہ باز آئے منافق اور وہ لوگ کہ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ
دلوں میں انکے بیماری ہے اور بد خبریں اڑانے والے مدینہ میں تو البتہ ضرور ہم پیچھے لگا دینگے تجھے
بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۶۱ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ
ان کے پھر نہ پڑوسی نہیں گے وہ تیرے اس میں مگر بہت کم لعنت کئے گئے
اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝۶۲ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي
جہاں کہیں پائے جاوینگے پکڑے جاویں گے اور قتل کئے جاویں گے خوب قتل کرنا سنت اللہ کی
الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝۶۳
ان لوگوں میں جو گذر چکے پہلے اور ہرگز نہ تو پاوے گا سنت کیلئے اللہ کی تبدیلی
يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ
پوچھتے ہیں تجھ سے لوگ متعلق قیامت کے تو کہدے سوائے اسکے نہیں کہ علم اس کا پاس ہے

58۔ منافقین آنحضرتؐ کی پیٹھ پیچھے بدگوئیاں کرتے رہتے تھے۔ اسی طرح عائشہؓ (آپ کی زوجہ) پر بھی انہوں نے تہمت باندھی۔ سورہ نور میں بھی اس کا ذکر گزر چکا ہے۔ اللہ کو ایذا دینے کا مطلب اللہ کے راستے میں دشواریاں پیدا کرنا ہے۔ اور ان افعال کا ارتکاب کرنا ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ رسول کو ایذا پہنچانے کا مطلب آپؐ کی تکذیب کرنا اور آپ کو شاعر، ساحر، مجنون کہنا ہے۔ یعنی جھوٹے الزامات لگانا (جیسے آیت 49 میں اور 3:187 میں مذکور ہے)۔ **59**۔ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا: بغیر اس (جرم) کے جو انہوں نے کیا ہو (یعنی بلا وجہ ایذا دیتے ہیں)۔ **60**۔ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ: تاکہ وہ پہچانی جائیں اور ان کو دکھ نہ دیا جائے۔ پردہ یا گھونگھٹ سے پتہ لگ جائے گا کہ یہ شریف مؤمنہ عورت ہے۔ بازاری لونڈی یا کافرہ عورت نہیں ہے اور لوگ جو بدنیت ہوں ان سے نہ الجھیں۔ يُدْنِيْنَ: اپنے اوپر لٹکا لیں اپنی چادریں۔ (جِلْبَابٌ مفرد ہے یعنی چادر۔ جَلَابِيْبِ جمع ہے یعنی چادریں)۔ "عورتیں جب باہر نکلیں تو سر پر ڈالی ہوئی بڑی چادر کو سر سے کھینچ کر سینہ تک لے آئیں۔ یعنی گھونگھٹ ایسا ہو کہ چہرہ ننگا نظر نہ آئے (ii)"۔ (نیز دیکھیں (24:32)(33:33-34))۔ **61**۔ لَنُغْرِيَنَّكَ: البتہ ہم تجھ کو (ان کی عقوبت کیلئے) ان کے پیچھے لگادیں گے۔ تورات میں بھی یہ تقید ہے کہ مفسدوں کو اپنے اندر سے باہر نکال دو۔ اس آیت میں ان کی عقوبت کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ یہ بد طینت لوگ مدینہ میں عورتوں سے چھیڑ خانی کرتے۔ ٹوکتے اور عورتوں کے بارے میں جھوٹی خبریں اڑاتے تھے۔ "یہ آیت شیعوں کیلئے حجت ہے۔ اگر حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ منافق ہوتے تو مدینہ سے ضرور نکالے جاتے لیکن آپ بعد الموت بھی حضورؐ ہی کے حجرہ میں دفن ہوئے (ح)"۔ **62**۔ مدینہ کے یہ منافقین اور خبیث یہود مدینہ سے نکالے گئے تھے آنحضرتؐ کی حیات مبارکہ ہی میں۔ **63**۔ سُنَّةَ اللّٰهِ: اللہ کی سنت (کو اختیار کرو) جو ان لوگوں میں بھی جاری تھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ یعنی جو آیت 61 کے نوٹ میں بیان کیا ہے کہ مفسدوں کو اپنے اندر سے باہر نکال دو اس پر عمل کرو۔

اللّٰہِ ؕ وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِیْبًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ
اللہ کے اور کون آگاہ کرے تجھے شاید قیامت ہو قریب یقیناً
اللّٰہَ لَعَنَ الْكٰفِرِیْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِیْرًا ﴿۶۵﴾ خٰلِدِیْنَ
اللہ نے لعنت کی کافروں پر اور تیار کیا ان کے لیے دوزخ رہ پڑنے والے ہیں
فِیْهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿۶۶﴾ یَوْمَ تُقَلَّبُ
اس میں ہمیشہ نہیں پاویں گے کوئی دوست اور نہ مددگار جس روز اوندھے کئے جاوینگے
وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰہَ وَ
مونہہ ان کے آگ میں وہ کہیں گے اے کاش ہم نے اطاعت کی ہوتی اللہ کی اور
اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۷﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا
اطاعت کی ہوتی رسول کی اور وہ کہیں گے اے رب ہمارے یقیناً اطاعت کی ہم نے اپنے سرداروں کی
وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ﴿۶۸﴾ رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ
اور اپنے بڑوں کی پس گمراہ کردیا انہوں نے ہمیں راہ سے اے رب ہمارے دے انہیں دُگنا
مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا ﴿۶۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ ع ۱ ۵
عذاب اور لعنت کر ان پر لعنت بڑی اے لوگو
اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰہُ
جو ایمان لائے ہو نہ ہونا مانند ان لوگوں کی جنہوں نے ایذا دی موسیٰ کو پس بری ٹھہرایا اسے اللہ نے
مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْهًا ﴿۷۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اس سے جو کہا انہوں نے اور تھا وہ نزدیک اللہ کے عزت والا اے لوگو جو
اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ﴿۷۱﴾ یُّصْلِحْ
ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط وہ درست کردیگا
لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ
تمہارے لیے اعمال تمہارے اور بخش دیگا تمہارے لیے گناہ تمہارے اور جو اطاعت کریگا اللہ کی
وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ﴿۷۲﴾ اِنَّا عَرَضْنَا
اور رسول کی اس کے تو یقیناً وہ کامیاب ہوا کامیابی بہت بڑی یقیناً ہم نے پیش کی

67۔"تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ :(آگ میں) منہ اوندھے کئے جائیں گے جیسے سیخی کباب کو آگ پر الٹایا پلٹایا جاتا ہے (ii)"۔ **70**۔ موسیٰ کو ایذادی: قارون نے ایک عورت کو بہکایا اور موسیٰؑ پر بدکاری کا الزام دیا۔ گنتی 12:1 میں لکھا ہے کہ مریمؑ اور ہارونؑ نے موسیٰؑ پر ان کی کوشی بیوی کے متعلق کچھ الزام دیا تھا۔ اسی طرح موسیٰؑ پر الزام لگا تھا کہ ان کے بدن پر آتشک اور پُھلبہری ہے جو غلط ثابت ہوا۔ یہ الزام بھی لگا تھا کہ موسیٰؑ نے ہارونؑ کو جنگل میں لے جا کر مار دینے کا ارادہ کیا تھا کیونکہ وہ قوم میں ہر دلعزیز ہو رہا تھا۔ نیز سامری نے بھی موسیٰؑ پر الزام لگایا تھا کہ وہ بُت پرستی کرتا ہے۔ موسیٰؑ پر الزامات کی طرح آیت 70 کے حوالہ سے آنحضرتؐ کے زینبؓ بنت جحش سے نکاح کے سلسلہ میں بھی کفار اور منافقین کے الزامات لگے کہ بہو سے نکاح کر لیا ہے۔ (روح المعانی)۔ مِمَّا قَالُوْ: جو انہوں نے (اسکے بارے میں) الزامات لگائے۔ **71**۔ رسول کریمؐ نے خطبہ نکاح میں تلاوت کرنے کیلئے مندرجہ ذیل آیات کو منتخب فرمایا تھا (4:2)۔ (33:71،72)۔ (59:19)۔ قَوْلًا سَدِیْدًا:"O وہ بات منہ پر لاؤ جو بالکل راست اور نہایت معقولیت میں ہو اور لغو اور فضول اور جھوٹ کا اس میں سر مو دخل نہ ہو۔ حق اور حکمت پر مبنی ہو"۔

الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ
امانت آسمانوں پر اور زمین پر اور پہاڑوں پر پس انہوں نے انکار کیا کہ
يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ
اٹھاویں اسے اور ڈر گئے اس سے اور اٹھایا اسے انسان نے یقیناً وہ
كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ
ہے بہت ظلم کرنے والا بہت جوش والا تاکہ عذاب دے اللہ منافقوں مردوں اور
الْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى
منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو اور فضل سے متوجہ ہو اللہ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾ ۹ ع ۵ ۶
مومن مردوں پر اور مومن عورتوں پر اور ہے اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَّكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَ
سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں وہ کہ جس کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور
لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۲﴾ يَعْلَمُ
اسی کی سب تعریفیں ہیں آخرت میں اور وہ حکمت والا بہت خبر رکھنے والا ہے جانتا ہے
مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ
جو داخل ہوتا ہے زمین میں اور جو نکلتا ہے اس سے اور جو اُترتا ہے
السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ﴿۳﴾
آسمان سے اور جو چڑھتا ہے اس میں اور وہ بہت رحم کرنے والا ہے بہت بخشنے والا

73۔زمین و آسمان بھی قوانین الٰہی کے مطابق کام کرتے ہیں ۔ (41:12)۔ "O یعنی ہم نے اپنی امانت کو جس سے مراد عشق ،محبت الٰہی اور مورد ابتلا ہو کر پھر پوری اطاعت کرنا ہے آسمان کے تمام فرشتوں اور زمین کی تمام مخلوقات اور پہاڑوں پر پیش کیا جو بظاہر قوی ہیکل چیزیں تھیں ۔ سوان سب چیزوں نے اس امانت کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس کی عظمت کو دیکھ کر ڈر گئیں ۔ مگر انسان نے اس کو اٹھالیا کیونکہ انسان میں یہ دو خوبیاں تھیں ایک یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے نفس پر ظلم کر سکتا تھا۔ دوسری یہ خوبی کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اس درجہ تک پہنچ سکتا تھا جو غیر اللہ کو بکلی فراموش کر دے "۔(ترک رضائے خویش پہ مرضیٔ خدا۔)امانت یعنی شریعت اسلام پر عمل کرنا۔ نیز "O امانت سے مراد تمام قویٰ انسانی ہیں جو خدا تعالیٰ نے انسان کو عطاء کئے ہیں جو ادائے امانت میں انسان خدا تعالیٰ کیلئے وقف کر دیتا ہے۔یعنی واپس دے دیتا ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ ظلوم اور جہول مقام مدح میں استعمال ہوئے ہیں۔ ذم میں نہیں۔ انسان اپنے تمام وجود کو امانت کی طرح پاوے اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کر دے ۔اپنے نفس پر ظلم اور سختی جھیل کر۔ "(یعنی شریعت پر پوری طرح عمل کر کے)"O امانت جس سے مراد عشق و محبت الٰہی ہے اس کو انسان مورد ابتلاء ہو کر اور پوری طاقت بجالا کر اس میں پورا اترتا ہے اور یوں حق امانت ادا کرتا ہے کیونکہ انسان میں دو خوبیاں تھیں ۔ 1۔خدا کی راہ میں اپنے نفس پر ظلم کر سکتا ہے ۔2۔ وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اس درجہ تک پہنچ سکتا ہے جو غیر اللہ کو بکلی فراموش کر دے "۔اشرف المخلوقات ہونے کی وجہ سے تمام مخلوقات میں سے صرف انسان ہی اس قابل تھا کہ شریعت کی امانت کی ادائیگی کا حق ادا کر سکتا تھا۔یعنی شریعت پر پوری طرح عمل پیرا ہو کر۔ظَلُوْمًا یعنی ادائیگیٔ امانت میں وہ اپنے نفس پر خوب بوجھ لاد سکتا اور اس پر زیادتیاں برداشت کر سکتا ہے۔ جَهُوْلًا یعنی وہ ادائیگی امانت کی ذمہ داری میں عواقب کی پرواہ نہ کرنے والا ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو صلاحیتیں بخشی ہوئی ہیں شرعی لحاظ سے ان کا غلط استعمال کرنا خیانت ہے جو موجب سزا ہوگا۔74۔مندرجہ بالا کے نتیجہ میں جو اس امانت کا حق ادا کرے (شریعت پر عامل ہو) وہ فلاح پائے گا اور جو انکار کر دے وہ عذاب پائے گا۔ بھول چوک اور ادائیگیٔ امانت میں کمی کو اللہ معاف فرمادے گا وہ غفور الرحیم ذات ہے۔(لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ۔وَ يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ)۔

34۔سُوْرَةُ سَبَا(مکی)

2۔دنیا میں جتنی چیزوں اور انسانوں کی تعریف ظاہری طور پر ہوتی ہے وہ دراصل اللہ کے فعل کے ظہور ہی کی ہوتی ہے۔آخرت میں اللہ کی تعریف بلاواسطہ ظاہر ہو گی۔وہ حکیم اور خبیر ہے اور اس نے ہدایت بھیجی ہے تاانسان کمال حاصل کرے (لقاء الٰہی اسے حاصل ہو جائے۔)۔3۔تمام مخلوقات بالآخر زمین میں لوٹ جاتی ہیں ۔بیج اور بارش کا پانی زمین میں داخل ہوتے ہیں۔ سبزہ زمین سے اگتا ہے۔ تمام نباتات، معدنیات، چشمے زمین سے نکلتے ہیں۔ زمین کے اندر رہنے والے جاندار بھی مراد ہیں اور زمین سے باہر نکلنے والے بھی۔آسمان سے وحی اترتی ہے جبکہ لوگوں کے اعمال خدا کے سامنے آسمان پر جاتے ہیں۔ سورج کی روشنی اور تپش آسمان سے اترتی ہے۔ فرشتے، نیک اعمال، دعائیں آسمان پر چڑھنے والی چیزیں ہیں۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور رحمت سے ہوتا ہے۔ آبی بخارات بھی آسمان کی طرف چڑھتے ہین اور

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ط قُلْ بَلٰى وَ
اور کہا ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا نہیں آوے گی ہم پر قیامت تو کہدے کیوں نہیں قسم
رَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ لا عٰلِمِ الْغَيْبِ ج لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ
ہے رب کی میرے البتہ ضرور آئے گی تم پر جاننے والا غیب کا نہیں پوشیدہ ہوتی اس سے (کوئی چیز) ہموزن
ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ
ذرہ کے آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ چھوٹی اس سے
وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۴ قلا لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور نہ بڑی مگر کتاب بیان کرنے والی میں ہے تاکہ وہ بدلہ دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
اور انہوں نے عمل کئے نیک یہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے لیے بخشش ہے اور رزق
كَرِيْمٌ ۵ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ
عزت والا اور وہ لوگ جنہوں نے کوشش کی آیات میں ہماری عاجز کرنیوالے ہو کر یہ لوگ وہ ہیں کہ
لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۶ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا
ان کیلئے عذاب ہے سخت قسم کا دردناک اور دیکھتے ہیں وہ لوگ جو دیئے گئے
الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ لا وَ
علم کہ وہ جو اتارا گیا طرف تیری طرف سے رب کی تیرے وہی حق ہے اور
يَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۷ وَقَالَ الَّذِيْنَ
وہ ہدایت دیتا ہے طرف راہ (اللہ) عزت والے خوبیوں والے کی اور کہا ان لوگوں نے جنہوں
كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ
نے کفر کیا کیا ہم آگاہ کریں تم کو ایک شخص پر جو خبر دیتا ہے تمہیں جب ریزہ ریزہ کئے جاؤ گے تم
كُلَّ مُمَزَّقٍ لا اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۸ اَفْتَرٰى عَلَى
بالکل ریزہ ریزہ کیا جانا یقیناً تم البتہ پیدائش نئی میں ہوگے کیا باندھ لیا ہے اس نے
اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ط بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
اللہ پر جھوٹ یا اسے جنون ہے (نہیں) بلکہ وہ لوگ جو نہیں ایمان لاتے

پھر بارش بن کر آسمان سے اترتے اور پھر زمین میں داخل ہو جاتے ہیں۔5,4۔اللہ تعالیٰ ذرے ذرے کا حال جانتا ہے۔ جس نے ذرہ بھر نیکی یا بدی کی اس کی جزا یا سزا دینے کیلئے قیامت کا آنا ضروری ہے۔ لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ: یعنی ہمارے زمانہ میں قیامت کا دن نہیں آئے گا۔ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ : نہیں پوشیدہ ہوتی کوئی چیز عنہ اس (خدا) سے ۔ فِي كِتَابٍ مُبِيْنٍ یعنی علمِ الٰہی میں ہے۔6۔سَعَوْ مُعَاجِزِيْنَ: جن لوگوں نے ہماری آیات کو عاجز یا ہمارے ارادوں کو ناکام بنانے کیلئے کوشش کی ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ 7۔يَرَى : دیکھتے ہیں یعنی جانتے ہیں ۔ قیامت اس لئے بھی آئے گی تا جن کو یقین تھا وہ آنکھوں سے بھی دیکھ لیں۔8۔كُلَّ مُمَزَّقٍ: یعنی مرنے کے بعد جب جسم کی پراگندگی ہو گی۔

بِالۡاٰخِرَةِ فِی الۡعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الۡبَعِیۡدِ ﴿۹﴾ اَفَلَمۡ یَرَوۡا اِلٰی

آخرت پر عذاب میں ہیں اور گمراہی میں دُور کی کیا پس نہیں دیکھا تو نے طرف

مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ؕ

اسکی جو آگے ان کے ہے اور جو پیچھے ان کے ہے آسمان اور زمین سے

اِنۡ نَّشَاۡ نَخۡسِفۡ بِهِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ نُسۡقِطۡ عَلَیۡهِمۡ کِسَفًا

اگر ہم چاہیں دھنسا دیں ساتھ ان کے زمین یا ہم گرا دیں ان پر ٹکڑا

مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّکُلِّ عَبۡدٍ مُّنِیۡبٍ ﴿۱۰﴾

آسمان سے یقیناً اس میں البتہ نشانات ہیں ہر بندے جھکنے والے کے لیے

ع

وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضۡلًا ؕ یٰجِبَالُ اَوِّبِیۡ مَعَهٗ

اور یقیناً یقیناً دیا ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے فضل اور حکم دیا اے پہاڑو جھکو ساتھ اسکے

وَالطَّیۡرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الۡحَدِیۡدَ ﴿۱۱﴾ اَنِ اعۡمَلۡ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرۡ

اور پرندے بھی اور نرم کیا ہم نے اس کے لیے لوہا یہ کہ بنا زرہیں پوری اور اندازہ کر

فِی السَّرۡدِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّیۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۱۲﴾

جوڑنے میں اور کرو نیک کام یقیناً میں اسے جو تم کرتے ہو خوب دیکھنے والا ہوں

وَلِسُلَیۡمٰنَ الرِّیۡحَ غُدُوُّهَا شَهۡرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهۡرٌ ۚ وَ

اور (کام میں لگا دی) سلیمان کے لیے ہوا صبح کا سفر اس کا ایک ماہ کا تھا اور شام کو سفر اس کا ایک ماہ کا تھا اور

اَسَلۡنَا لَهٗ عَیۡنَ الۡقِطۡرِ ؕ وَمِنَ الۡجِنِّ مَنۡ یَّعۡمَلُ بَیۡنَ

بہایا ہم نے اس کے لیے چشمہ پگھلے تانبہ کا اور بعض جن ایسے تھے کہ جو کام کرتے تھے آگے

یَدَیۡهِ بِاِذۡنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنۡ یَّزِغۡ مِنۡهُمۡ عَنۡ اَمۡرِنَا

اس کے ساتھ حکم کے اسکے رب کے اور جو انحراف کریگا ان میں سے حکم سے ہمارے

نُذِقۡهُ مِنۡ عَذَابِ السَّعِیۡرِ ﴿۱۳﴾ یَعۡمَلُوۡنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ

ہم چکھا دیں گے اُسے عذاب جلنے کا وہ بناتے تھے اس کے لیے جو وہ چاہتا تھا

مِنۡ مَّحَارِیۡبَ وَتَمَاثِیۡلَ وَجِفَانٍ کَالۡجَوَابِ وَقُدُوۡرٍ

قلعوں اور تصویروں اور لگنوں میں سے مانند تالابوں کے اور دیگیں اپنی

10۔"زمینی اور آسمانی نشانات مراد ہے۔یعنی پے در پے بارش ان کے ملک پر آئے اور ان کو سیلابوں سے تباہ کر دے (ii)"۔ زمینی تودے گرا کر ان کو زمین میں دھنسادے یاآتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے کے نتیجہ میں ان پر پتھروں آگ اور زہریلی گیسیں گرا کر ان کو ہلاک کر دے۔ 11۔"اے پہاڑو!"یعنی پہاڑی علاقوں میں رہنے والو جیسے فرمایاوَ سۡـَٔلِ الۡقَرۡیَةَ الَّتِیۡ کُنَّا فِیۡهَا وَ الۡعِیۡرَ الَّتِیۡۤ اَقۡبَلۡنَا فِیۡهَا (12:83)یعنی بستی سے پوچھئے جس میں ہم رہے ہیں۔اور گدھے سے پوچھئے جن کے ساتھ ہم آئے ہیں۔یہاں بستی سے مراد بستی والے اور گدھے سے مراد گدھوں والے ہیں جو قافلہ میں تھے ۔اسی طرح پہاڑوں سے مراد پہاڑوں والے لوگ ہیں۔اَوِّبِیۡ مَعَهٗ: اس کے ساتھ جھکو۔یعنی ایمان لا کر تم بھی داؤد کی تسبیح میں شامل ہو جاؤ(ii)۔دنیا کی ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے(21:20،21) (59:2) (61:2) (64:2) (13:14) (17:45) (24:42) حضرت داؤدؑ باہر بستی کے نکلتے اور خدا کی حمد (زبور) کے گیت گاتے تو ان کی خوش الحانی کے اثر سے پہاڑی لوگ بھی جو جنگجو لوگ تھے پاس آکر بیٹھ جاتے اور اس طرح حمد یہ نغموں میں حصہ لیتے تھے۔پرندوں سے مراد روحانی طور پر پرواز کرنے والے نیک لوگ ہیں(5:111)(ii)۔لوہا نرم کر دیا یعنی لوہے کو ڈھال کر یا پگھلا کر لوہے کی چیزیں بنا لیتے تھے۔ جیسا کہ اگلی آیت میں ذکر ہے ۔ ہم نے داؤد کو اپنے فضل سے نوازا یعنی نبوت کے ساتھ بادشاہت بھی عطا کی ۔ 12۔ اَنِ اعۡمَلۡ: (یہ کہتے ہوئے) کہ تو بنا۔"قَدِّرۡ: اچھی طرح اندازہ کر کے پورے سائز کی زرہیں بناؤ اور ان کے حلقے چھوٹے بنانا(ii)"۔ سٰبِغٰتٍ: جسم کو پوری طرح ڈھانکنے والی زرہیں۔13۔ حضرت سلیمانؑ کی حکومت شام سے یمن۔ پھر خلیج فارس میں عدن سے ایران اور ساحل عرب تک ممتد تھی۔ نیز بحر روم میں بھی اس کی تجارتی بادبانی کشتیاں چلتی تھیں ۔ اور خوب تجارت ہوتی تھی۔(سلاطین 1 باب 9 آیات 26 تا 28 اور نمبر 2 اخبار الایام باب 2 آیات 2 تا 16Chronicles)۔"صبح کو روانہ ہو کر شام تک اور شام کے وقت روانہ ہو کر صبح تک وہ کشتیاں چلتی رہتی تھیں۔ صبح (دن) کے وقت وہ بادبانی کشتیاں اتنا سفر کر لیتی تھیں جس قدر عام حالات میں پیدل ایک ماہ میں طے کیا جا سکتا تھا۔ غُدُوّ سے روانگی اور رَوَاحُ سے واپسی مراد ہے۔یعنی وہ ایک ایک ماہ کا سفر دن رات میں طے کر لیتے تھے (ح)" جن ایسے انسان کو بھی کہتے ہیں جو پھُرتی سے جنوں کی طرح کام کرے (27:40)اور(38:38)۔ یہ جفاکش پہاڑی لوگ تھے جن کو سلیمانؑ نے محکوم کیا تھا(2Chron 2:2-18)۔آیت 38:38میں انہی جفاکش پہاڑی لوگوں (جنوں) کو شیاطین بھی کہا گیا ہے۔وَ مَنۡ یَّزِغۡ:اور (انہیں ہم نے بتادیا تھا) کہ جو ہمارے حکم سے انحراف کرے گا ہم اسے جلنے والے عذاب کا مزہ چکھا دیں گے۔ ابلتے پگھلتے ہوئے تانبے کا چشمہ یمن میں تھا جس سے سانچوں میں ڈال کر بڑے بڑے باسن (دیگیں) بناتے۔ان میں فوج کیلئے کھانا پکتا اور تقسیم ہوتا تھا۔یعنی تانبہ پگھلانے کی فیکٹری تھی۔

ومن یقنت ٢٢ ۔ ٦٢٣ ۔ سبا ٣٤

رَّسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِيْلٌ مِّنْ
لنگر دھری رہنے والیاں کرو اے خاندان داؤد شکر اور کم ہیں

عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا
بندوں سے میرے شکر گزار پس جب فیصلہ کیا ہم نے اس پر موت کا نہیں

دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ
آگاہ کیا ان کو موت پر اس کی مگر کیڑے نے زمین کے وہ کھاتا تھا عصا اس کا

فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
پس جب وہ گر گیا جان لیا جنوں نے کہ اگر ہوتے وہ جانتے

الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿١٤﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ
غیب نہ رہتے عذاب ذلیل کرنے والے میں یقیناً یقیناً ہے سبا کے لیے

فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ ۬ كُلُوْا
گھروں میں ان کے نشان دو باغ دائیں اور بائیں کھاؤ

مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ
رزق اپنے رب کا اور شکر کرو اس کا شہر ہے پاکیزہ اور رب ہے

غَفُوْرٌ ﴿١٥﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَ
بہت بخشنے والا پس اعراض کیا انہوں نے پس بھیجا ہم نے ان پر سیلاب تیز اور

بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ
بدلہ میں دیئے ہم نے انہیں عوض میں انکے دو باغوں کے دو باغ میوے بدمزہ والے اور جھاؤ

وَّ شَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿١٦﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ
اور کچھ بیریوں والے یہ بدلہ دیا ہم نے بسبب اس کے کہ کفر کیا انہوں نے

وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿١٧﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
اور نہیں سزا دیتے ہم مگر ناشکر کو۔ اور بنائی تھیں ہم نے درمیان انکے اور درمیان

الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّ قَدَّرْنَا فِيْهَا
ان بستیوں کے کہ برکت دی ہم نے جن میں بستیاں پاس پاس اور مقرر کیں ہم نے ان میں

14۔"انہوں نے قلعے تعمیر کئے۔ تماثیل (تصویریں) بنائیں اور لگن اور دیگیں بنائیں جو بہت بڑی بڑی تھیں۔(,2Chron 2:1 3:7, 4:1-3,11,14)" جفنہ (مفرد)۔ جفان (جمع) کھانا کھانے کے بڑے بڑے تھال۔ قُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ: دیگیں جو دھری رہتی تھیں۔ اجمیر شریف کی دیگوں کی طرح (ii)۔ **15**۔"اس جگہ حضرت سلیمانؑ کی حکومت کا ان کے بیٹے جعام کے ہاتھوں تباہ ہونا بتایا گیا ہے۔ دَآبَّةُ الْاَرْضِ سے وہی ناخلف بیٹا مراد ہے جس نے آسمان سے اپنا تمام تر پیوند توڑ کر اپنے تئیں بالکل زمینی اور دنیا دار بنا لیا تھا۔ مِنْسَاَتَه (عصا۔ سونٹا) سے مراد حکومت یا مملکت ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی وفات کے بعد آپ کا بیٹا امور سلطنت کو سر انجام نہ دے سکا اور خود بنی اسرائیل کے دس قبیلوں نے بغاوت کر دی۔ تب یہ دیکھ کر غیر قوموں نے بھی علیحدگی اختیار کر لی اس پر وہ کہتے ہیں اگر ہمیں پہلے سے علم ہوتا کہ انتظام حکومت بالکل کھوکھلا ہو چکا ہے تو پہلے ہی علیحدہ ہو جاتے اتنی مدت مزید ہم کیوں محکوم رہے (ح)۔ (نمبر 1 سلاطین۔ باب 14،13،12)۔ دَآبَّةُ الْاَرْضِ سے مراد سلیمانؑ کا نالائق بیٹا ہے جس کے کمزور دور حکومت میں سلیمانؑ کی حکومت تباہ ہو گئی اس کا نام Rahoboam تھا۔ نیز دیکھیں (Jewish Ency. Under Rahoboam)"۔ سلیمانؑ کا یہ بیٹا حکومت کا عصا کھا رہا تھا اور حکومت اندر سے کھوکھلی ہو چکی تھی۔ خَرَّ: نظام حکومت گر کر ختم ہو گیا۔"O دَآبَّةُ الْاَرْضِ یعنی دیمک۔ قرآن شریف سے یہ بھی ثابت ہے کہ جب تک انسان میں روحانیت پیدا نہ ہو یہ زمین کا کیڑا ہے۔ اس سے دشمنان دین، علماء سوء بھی مراد ہیں"۔**16**۔سبا جنوبی یمن کا شہر ہے (27:23)۔ ملکہ سبا نے اپنے ملک یمن میں آبپاشی کیلئے پانی کا بند بنایا (اس میں پہاڑوں کے پانی کو لا کر ذخیرہ کیا جاتا تھا)۔ خوب آبپاشی اور پیداوار ہوتی۔ مگر وہ اللہ کا شکر اور عبادت کی بجائے شرک میں ملوث ہو گئے۔ تب بطور عذاب بند ٹوٹ گیا اور بہت ہلاکت کا موجب ہوا۔ اور وہ علاقہ بنجر ہو گیا۔ یہ بند 2 میل لمبا اور 120 فٹ چوڑا تھا۔ یہ بند پہلی یا دوسری صدی عیسوی میں پھٹا تھا۔ سبا شہر کا دوسرا نام مَعَارِب بھی ہے۔ کُلُوا: (اے قوم سبا) تم کھاؤ۔ **17**۔سَیْل: سیلاب۔ عَرِم: تیز، شدید، بکثرت۔ بند کے ٹوٹنے کی وجہ سے سخت سیلاب آگیا جو باغوں اور کھیتوں کی تباہی کا موجب بنا۔ **19**۔ حضرت سلیمانؑ کے زمانہ میں ان کی حکومت شام و فلسطین سے لے کر تمام عرب کا ساحل بشمول یمن ان کے ماتحت تھا۔ پھر ان کی حکومت عدن سے ہوتی ہوئی خلیج فارس سے اوپر تک ساحل عرب پر جاتی تھی۔ قُرٰی: (دیگر) بستیاں۔ یہ بستیاں حضر موت سے ایلات تک کے علاقہ میں ستر منزلوں میں جگہ جگہ تھیں۔ سبا والے سلیمانؑ کے ملک کے ساتھ تجارت کیا کرتے تھے۔ سبا یمن کا ایک شہر ہے جسے مآرب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ صنعاء سے تین منازل سفر پر واقع ہے۔ پانی کا بند پھٹنے سے یہ شہر تباہ ہو گیا تھا۔ برکت والی بستی سے مراد ملک شام ہے۔ ملک شام اور یمن کے درمیان شاہراہ پر امن کی ظاہر یعنی آباد بستیاں تھیں (السَّیْر: منزلیں یعنی پڑاؤ تھے) اس شاہراہ پر پڑاؤ تھے جو منزل بمنزل پاس پاس ہی تھے۔ یعنی حضر موت سے ایلات (ایلہ) تک ستر منزلیں تھیں اس لئے دور کا سفر کرنا سیر کرنے کے مترادف ہو جاتا تھا۔ اور خوب تجارت ہوتی تھی۔

السَّیۡرَ ؕ سِیۡرُوۡا فِیۡهَا لَیَالِیَ وَ اَیَّامًا اٰمِنِیۡنَ ﴿۱۹﴾ فَقَالُوۡا
منزلیں سفر کرو ان میں رات اور دن امن سے پس کہا انہوں نے
رَبَّنَا بٰعِدۡ بَیۡنَ اَسۡفَارِنَا وَ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَجَعَلۡنٰهُمۡ
اے ہمارے رب دُوری ڈالدے درمیان سفر کے ہمارے اور ظلم کیا انہوں نے اپنی جانوں پر پس کر دیا ہم نے انہیں
اَحَادِیۡثَ وَ مَزَّقۡنٰهُمۡ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ
افسانے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہم نے انہیں بالکل ٹکڑے ٹکڑے کرنا یقیناً اس میں البتہ نشانات ہیں
لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ﴿۲۰﴾ وَ لَقَدۡ صَدَّقَ عَلَیۡهِمۡ اِبۡلِیۡسُ ظَنَّهٗ
ہر بہت صبر کرنیوالے بہت شکر کرنیوالے کیلئے اور یقیناً یقیناً ٹھیک کیا تھا ان پر ابلیس نے اپنا گمان
فَاتَّبَعُوۡهُ اِلَّا فَرِیۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۱﴾ وَ مَا كَانَ لَهٗ
پس پیروی کی انہوں نے اسکی سوائے ایک فریق کے مومنوں سے اور نہیں تھا اس کا
عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِالۡاٰخِرَةِ مِمَّنۡ
ان پر کوئی غلبہ مگر تاکہ ظاہر کر دیں ہم کہ کون ایمان لاتا ہے آخرت پر بمقابل اس کے
هُوَ مِنۡهَا فِیۡ شَكٍّ ؕ وَ رَبُّكَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ حَفِیۡظٌ ﴿۲۲﴾ قُلِ ع ۲ ۱۲ ۸
کہ جو متعلق اس (آخرت) کے شک میں ہے اور رب تیرا ہر بات پر نگران ہے تو کہدے
ادۡعُوا الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۚ لَا یَمۡلِكُوۡنَ
پکارو ان لوگوں کو کہ جنہیں گمان کیا ہے تم نے سوائے اللہ کے نہیں اختیار رکھتے وہ
مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا لَهُمۡ فِیۡهِمَا مِنۡ
برابر ذرہ کے آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہیں ان کے لیے ان دونوں میں کوئی
شِرۡكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنۡهُمۡ مِّنۡ ظَهِیۡرٍ ﴿۲۳﴾ وَ لَا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ
شراکت اور نہیں اسکے لیے ان میں سے کوئی مددگار اور نہیں فائدہ دیتی سفارش
عِنۡدَهٗۤ اِلَّا لِمَنۡ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤی اِذَا فُزِّعَ عَنۡ قُلُوۡبِهِمۡ
اس کے ہاں مگر اس کے لیے کہ اجازت دے اسے یہاں تک کہ جب دور کی جاتی ہے گھبراہٹ دلوں سے انکے
قَالُوۡا مَا ذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمۡ ؕ قَالُوا الۡحَقَّ ۚ وَ هُوَ الۡعَلِیُّ الۡكَبِیۡرُ ﴿۲۴﴾
کہتے ہیں کیا کہا رب نے تمہارے کہتے ہیں انہوں نے کہا حق اور وہ بہت بلند (اور) بہت بڑا ہے

20۔ "ہمارے سفروں کو لمبا کر دے تا سیر و سفر کا مزہ آئے۔ پس طوائف الملوکی کے نتیجہ میں پاس پاس والی بستیاں اُجڑ گئیں اور سفر لمبے اور تکلیف دہ ہو گئے (ii)" ان کا یہ کہنا زبان حال سے تھا کیونکہ وہ ناشکرے ہو گئے تھے اور بد اعمالیاں کرنے لگ گئے تھے۔ پس وہ مورد عذاب ہو گئے۔ ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا یعنی متفرق ہو کر دیگر ملکوں میں بکھر گئے اور قصہ پارینہ ہو گئے۔ 21۔ ابلیس نے پہلے دن ہی سے کہہ دیا تھا کہ لَاَحۡتَنِكَنَّ ذُرِّیَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِیۡلًا (17:63) ویسے ہی نکلے یعنی شیطان کے پیچھے لگ کر تباہ ہو گئے۔ 22۔ وَ مَا كَانَ لَهٗ یعنی شیطان کیلئے۔ یا شیطان کا ان پر اختیار نہ تھا۔ شیطان کو اختیار کرنا مومن اور غیر مومن میں امتیاز کر دیتا ہے کہ کون شیطان کے پیچھے لگتا ہے اور کون اس سے دور رہتا ہے۔ 23۔ زمین و آسمان میں ان کیلئے کوئی بھی شریک نہ ہو گا اور نہ کوئی اللہ کے مقابل ان کا مددگار بنے گا۔ یہ مکہ کے مشرکین سے خطاب ہے۔ زَعَمۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ: تم نے گمان کیا (کہ کوئی اور بھی معبود ہے) اللہ کے سوائے۔ مطلب یہ کہ اپنے معبودان باطلہ کو بلاؤ کہ وہ اسلام کی ترقی کو روک دیں۔ مگر وہ ہر گز نہ کر سکیں گے۔ 24۔ اللہ کے ہاں کوئی شفاعت کام نہ آئے گی۔ اِلَّا لِمَنۡ اَذِنَ لَهٗ: سوائے رسول کے یا جس کے حق میں شفاعت کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ اِذَا فُزِّعَ عَنۡ قُلُوۡبِهِمۡ: یعنی جب مشفوع گروہ کے دلوں سے گھبراہٹ جاتی رہے گی تو وہ شفاعت کرنے والے رسول سے پوچھیں گے کہ تمہارے رب نے کیا کہا ہے۔ رسول جواب دے گا کہ اللہ نے حق بات ہی کہی ہے یعنی شفاعت کرنے کا حکم دیا ہے۔ قَالُوۡا مَا ذَا قَالَ رَبُّكُمۡ: یہ مشفوع لوگ شفاعت کرنے والوں سے پوچھیں گے یعنی آنحضرت ﷺ سے اور جس کو بھی شفاعت کرنے کی اجازت ملے گی۔ عام مؤمنین یوم البعث میں جب گھبراہٹ سے دور کئے جائیں گے تو ان سے پہلے ہوش میں آنے والے مقربین الٰہی سے پوچھیں گے کہ تم جو اللہ سے محو گفتگو تھے تو تمہیں اللہ نے کیا فرمایا ہے۔ وہ جواب دیں گے کہ سچا فیصلہ ہی فرمایا ہے کہ شفاعت اللہ کے اذن سے ہو گی۔ یعنی اللہ اذن دے گا شفاعت کرنے والوں کو اور جن کیلئے شفاعت کی جائے گی۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ
توکہدے کون رزق دیتا ہے تم کو آسمانوں سے اور زمین سے توکہدے اللہ اور یقیناً ہم یا
اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ
تم البتہ ہدایت پر ہیں یا گمراہی کھلی کھلی ہیں توکہدے نہیں پوچھے جاؤ گے تم متعلق اسکے
اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۶﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا
کہ جرم کیا ہم نے اور نہ ہم پوچھے جائیں گے متعلق اسکے جو تم کرتے ہو توکہدے جمع کریگا ہمیں
رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۷﴾ قُلْ
رب ہمارا پھر فیصلہ کریگا درمیان ہمارے ساتھ حق کے اور وہ خوب فیصلہ کرنیوالا خوب جاننے والا ہے توکہدے
اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ
دکھاؤ مجھے وہ لوگ کہ جنہیں ملایا ہے تم نے ساتھ اسکے شریک ہرگز نہیں بلکہ اللہ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۸﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ
عزت والا حکمت والا ہے اور نہیں بھیجا ہم نے تجھے مگر سب لوگوں کے لیے
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ
خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور
يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۰﴾ قُلْ
وہ کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ اگر ہو تم سچے توکہدے
لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا
تمہارے لیے وعدہ ہے ایک دن کا نہ پیچھے ہوگے تم اس سے ایک گھڑی اور نہ
تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا
آگے بڑھو گے اور کہا ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا ہرگز نہیں ہم ایمان لائیں گے اس
الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ
قرآن پر اور نہ اس پر جو پہلے اس سے ہے اور کاش دیکھے تو جبکہ
الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ
ظالم کھڑے کئے جائیں گے نزدیک اپنے رب کے پھیرے گا بعض ان کا

25۔ "یہ فقرہ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ: لف ونشر کی مثال ہے۔ یعنی دو گروہوں کا ذکر ہے اور دو جزاؤں کا یعنی دو گروہوں کو اکٹھا بیان کر دیا ہے اور دو جزاؤں کو اکٹھا بیان کر دیا ہے: پہلی جزاء کو پہلی قوم کی طرف پھیرا جائے گا اور دوسری جزاء کو دوسری قوم کی طرف۔ اور مطلب یہ ہو جائے گا کہ میں تو ہدایت پر ہوں اور تم جن کا بعد میں ذکر ہے بعد میں مذکورہ جزاء پاؤ گے یعنی گمراہی تمہارے حصہ میں آئے گی (ii) (تفسیر صغیر)"۔ "علاوہ آخرت کے فیصلہ کے یہ آیت اسلامی جنگوں کی پیشگوئی کے پورا کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ بدر کی جنگ میں اللہ نے فیصلہ فرما دیا ہے (ح)"۔ **28**۔ "مجھے دکھاؤ: یعنی دلیل پیش کرو۔ كَلَّا: (تم ایسا) ہرگز نہیں (کر سکتے)"۔ **29**۔ نیز دیکھیں: (7:159)، (21:208)، (25:2)۔ آنحضرتؐ تمام زمانوں اور تمام قوموں کیلئے رسول ہیں جبکہ گزشتہ انبیاء مختص القوم اور مختص الزمان تھے۔ **30**۔ وعدہ کی وضاحت میں ایک آیت یوں بھی ہے۔ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (32:29) "یہ وعدہ کب پورا ہوگا" کفار یہ بطور استہزاء پوچھا کرتے تھے۔ فرمایا قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ (32:30) کہ وعدہ پورا ہوگا تو تمہیں اس کا کوئی فائدہ نہ ملے گا۔ **31**۔ "Oیوم سے مراد یہاں برس ہے۔ چنانچہ بائبل میں یہ محاورہ پایا جاتا ہے۔ سو (ہجرت کے) پورے (ایک) برس کے بعد بدر کی لڑائی کا عذاب مکہ والوں پر نازل ہوا جو پہلی لڑائی تھی" جس میں مسلمانوں کو فتح مبین حاصل ہوئی اور قریش مکہ کو سزا مل گئی۔ "تم اس سے نہ ایک گھڑی پیچھے ہوگے اور نہ ایک گھڑی آگے بڑھو گے" یعنی تم بے بس ہو جاؤ گے۔ یہ محاورہ عام ہے۔ نیز دیکھیں (73-27:72 اور 71:5) اس واقعہ سے بائبل کی پیشگوئی بھی پوری ہوگئی۔ دیکھیں یسعیا 17-21:12۔ قیدار حضرت اسماعیلؑ کا بیٹا تھا۔

اِلٰى بَعْضِ ٍۨالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ
طرف بعض کے بات کو کہیں گے وہ لوگ جو کمزور سمجھے گئے ان لوگوں کو جنہوں نے
اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ الَّذِيْنَ
تکبر کیا اگر نہ ہوتے تم البتہ ہوتے ہم ایمان لانے والے کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے
اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ
تکبر کیا ان لوگوں کو جو کمزور سمجھے گئے کیا ہم نے روکا تھا تم کو
عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٣﴾ وَقَالَ
ہدایت سے بعد اس کے کہ آئی تمہارے پاس بلکہ تھے تم مجرم اور کہیں گے
الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ
وہ لوگ جو کمزور سمجھے گئے ان لوگوں کو جنہوں نے تکبر کیا بلکہ (یہ) تدبیریں تھیں رات
وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ
دن کی جب کہ تم حکم کرتے تھے ہمیں کہ ہم کفر کریں اللہ کا اور ٹھہراویں ہم اس کے
اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ
شریک اور چھپائیں گے وہ ندامت جب دیکھیں گے عذاب
وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ هَلْ
اور ڈالیں گے ہم طوق گردنوں میں ان لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا نہیں
يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ
بدلہ دیئے جائیں گے مگر اس کا جو تھے وہ عمل کرتے اور نہیں بھیجا ہم نے کسی
قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ
بستی میں کوئی ڈرانے والا مگر کہا خوشحالوں نے اس کے یقیناً ہم اسکے کہ
اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّ
بھیجے گئے ہو ساتھ جسکے کافر ہیں اور کہا انہوں نے ہم زیادہ ہیں اموال اور
اَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ
اولاد میں اور نہیں ہم ہرگز عذاب دیئے جانیوالے تو کہدے یقیناً رب میرا فراخ کرتا ہے

32۔ وَ لَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ: اور نہ اس پر (ہم ایمان لائیں گے) جو اس (قرآن) سے پہلے ہے یعنی تورات و انجیل پر جن میں آنحضرتؐ کی بعثت کے بارے میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔ **34۔** "یعنی یہ تمہاری دن رات کی تدبیریں تھیں جن کی وجہ سے ہم ایمان سے محروم رہے (ح)"۔ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ: بڑے اور چھوٹے کفار دونوں ندامت اٹھائیں گے۔ خاص کر جو لوگ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے انہوں نے اپنے دل کی شرمندگی کو چھپانا شروع کیا۔ یعنی ہم تو خوش تھے کہ ہمیں خدا کا شریک قرار دیا جاتا ہے اور آج ہمیں ایک بڑا عذاب مل رہا ہے (ii)"۔ **36۔** "ہر چیز کے قرب حاصل کرنے کا کوئی نہ کوئی سامان ہوتا ہے۔ فرمایا ہمارا قرب یہ دنیوی ساز و سامان نہیں دلا سکتے۔ ہاں دنیوی مال و اسباب کو اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرنا بے شک قرب الٰہی کا موجب ہو سکتا ہے (ح)"۔ اس آیت کے یہ بھی معنی ہیں کہ کفار کہتے ہیں کہ دنیا میں ہمیں اولاد اور اموال کی کثرت ملی ہے آخرت ہو گی تو وہاں بھی خوشحالی ہی ملے گی۔ عذاب نہ ملے گا۔ ایسا ہرگز نہ ہو گا۔

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
رزق جس کے لیے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے ولیکن اکثر لوگ نہیں
يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ
جانتے اور نہیں مال تمہارے اور اولاد تمہاری وہ کہ جو قریب کرے تم کو
عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ
نزدیک ہمارے قرب میں مگر وہ شخص جو ایمان لایا اور عمل کئے نیک تو یہ لوگ ایسے ہیں کہ
لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ
ان کے لیے بدلہ ہے دگنا اس کا جو کیا انہوں نے اور وہ بالاخانوں میں
اٰمِنُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ
امن سے ہونگے اور وہ لوگ جو کوشش کرتے ہیں آیات میں ہماری عاجز کرنے کے لیے
اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ
وہ لوگ عذاب میں حاضر کئے جانیوالے ہیں تو کہدے یقیناً رب میرا فراخ کرتا ہے
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۚ وَمَآ
رزق جس کے لیے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اور تنگ کرتا اس کے لیے اور نہیں
اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ
خرچ کروگے تم کوئی چیز تو وہ بدلہ دے گا اس کا اور وہ بہتر ہے
الرّٰزِقِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ
رزق دینے والوں سے اور جس دن اکٹھا کرے گا ان سب کو پھر کہے گا
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٤٠﴾ قَالُوْا
فرشتوں کو کیا یہ لوگ تمہاری تھے عبادت کرتے وہ کہیں گے
سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ
پاک ہے تو، تو کارساز ہے ہمارا سوائے ان کے (نہیں) بلکہ تھے وہ عبادت کرتے
الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ
جنوں کی اکثر ان کے ان پر ایمان رکھنے والے تھے پس آج نہیں اختیار رکھتا

37۔ منکرین اسلام کا یہ خیال کہ ہم اگر ایمان لے آئے تو اپنی سرداری، اموال اور تجارت سے محروم ہو جائیں گے خیال باطل ہے۔ اللہ ہی سب کا اصل رازق ہے۔ نیز اس میں اشارہ ہے کہ آج کے بے سرو سامان مؤمنوں کو خوب رزق عطاء کیا جائے گا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کے مطابق جس کو اس قابل پاتا ہے اسے فراخی رزق دیتا ہے اور جسے اس قابل نہیں پاتا اس کا رزق تنگ کر دیتا ہے۔ (يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ)۔ **38**۔ بِالَّتِيْ: ایسی چیز کہ جو۔۔۔ فرمایا کہ اموال اور اولاد ایسی چیزیں نہیں ہیں جو عذاب سے بچا سکیں۔ ہاں ایمان اور اعمال صالحہ موجب نجات ہوں گے اور ان کے طفیل اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو نہ صرف آخرت میں بلکہ دنیا میں بھی بالا خانے عطاء فرمائے ہیں۔ یعنی ان کیلئے بلند درجات ہیں۔ **39**۔ دشمنان اسلام کے شرارے انہی پر الٹ کر پڑیں گے۔ **40**۔ مجرد مال کی فراوانی اللہ کی رضا کی اور اس کی کمی اس کی ناراضگی کی دلیل نہیں ہے۔ کافر کو خوب مال ملتا ہے اس کی آزمائش کیلئے۔ کبھی مؤمن کو تنگ دست رکھتا ہے اس کے صبر کے ثواب میں اضافہ کرنے کے لئے۔ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ: تو وہ اسے واپس لوٹا دیتا ہے نعم البدل عطا کر کے یعنی بڑھا چڑھا کر اجر دیتا ہے یعنی جو شخص اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اللہ کے فرمان کے مطابق خرچ کرتا ہے اسے اللہ بڑھا چڑھا کر اجر عطا کرتا ہے۔ **41**۔ کفار ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں قرار دیتے تھے گویا وہ خدا کے شریک ہیں اور ان کی عبادت کرتے تھے۔ "ملائکہ سے یہاں مقدس لوگ بھی مراد ہو سکتے ہیں جیسے حضرت یوسفؑ کو عورتوں نے دیکھ کر کہا اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ کہ یہ تو فرشتہ ہے۔ پس پاک لوگوں کو بھی فرشتہ کہا جاتا ہے۔ (ح)" مشرکوں کا منہ بند کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو پوچھے گا جیسا کہ عیسیٰؑ سے بھی پوچھے گا (5:117) کہ کیا یہ مشرکین تمہارے کہنے پر تمہاری عبادت کرتے تھے۔ عیسیٰؑ کی طرح فرشتے بھی سبحانک کہہ اظہار برأت کریں گے۔ **42**۔ جن یعنی شیطانوں کی عبادت کرتے تھے۔ یعنی متکبر سرداروں کی۔ مِنْ دُوْنِهِمْ: ان کی بجائے یعنی تیرے سوا ہمارا ان سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ
بعض تمہارا بعض کے لیے نفع کا اور نہ نقصان کا اور ہم کہیں گے ان لوگوں کو جنہوں نے
ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝۴۲
ظلم کیا چکھو عذاب آگ کا وہ کہ تھے تم جس کی تکذیب کرتے
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا
اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر آیات ہماری کھلی کھلی وہ کہتے ہیں نہیں یہ مگر
رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ
ایک مرد جو چاہتا ہے کہ روک دے تم کو اس سے کہ تھے جسکی عبادت کرتے باپ دادا تمہارے
وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ
اور کہا انھوں نے کہ نہیں ہے یہ مگر جھوٹ گھڑا ہوا اور کہا ان لوگوں نے
كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۴۳
جنہوں نے کفر کیا حق کے لیے جب وہ آیا ان کے پاس نہیں یہ مگر جادو کھلا کھلا
وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ
حالانکہ نہیں دی تھیں ہم نے انہیں کوئی کتاب کہ پڑھتے ہوں وہ جنہیں اور نہیں بھیجا ہم نے
اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ۝۴۴ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ
طرف ان کی پہلے تجھ سے کوئی ڈرانے والا اور تکذیب کی ان لوگوں نے جو
قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا
پہلے تھے ان سے حالانکہ نہیں پہنچے دسویں حصہ کو اسکے جو دیا تھا ہم نے ان کو پس تکذیب کی انہوں
رُسُلِيْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝۴۵ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ ع ۵
نے رسولوں کی میرے پس کیسا ہوا عذاب میرا تو کہدے سوائے اسکے نہیں کہ میں نصیحت کرتا تمکو
بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ
ایک بات کی یہ کہ کھڑے ہوجاؤ اللہ کے لیے دو دو اور ایک ایک پھر
تَتَفَكَّرُوْا ۣ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا
غور وفکر کرو نہیں ساتھی کو تمہارے کوئی جنون نہیں ہے وہ مگر

43۔ لَا يَمْلِكُ: مالک نہ ہوگا یعنی ان کو اختیار نہ ہوگا کہ ایک دوسرے کی مدد کر سکیں" جنہوں نے ظلم کیا" سے مراد مشرکین ہیں جیسے فرمایا اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (31:14) "یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے"۔ **44**۔ مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى: هٰذَآ سے مراد قرآن مجید ہے ۔ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ یہ تو ایک کھلا کھلا فریب ہے۔ یعنی دھوکہ ہے حقیقت نہیں ہے۔ نعوذ باللہ آنحضرتؐ دھوکہ اور فریب سے کچھ باتیں کہہ دیتے ہیں ورنہ ہے وہ جھوٹا۔ معاذ اللہ (ii)۔ یعنی یہ دھوکہ ہے کہ مرنے کے بعد پھر زندہ کئے جاؤ گے اور حساب کتاب اور جنت، دوزخ ہوں گے۔ اور قرآن کو گھڑا ہوا جھوٹ کہا اس کے مفہوم و مطالب کی وجہ سے اور قرآن کو جادو کہا اسکی معجزانہ فصاحت و بلاغت کی وجہ سے۔ **45**۔ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا: حالانکہ ہم نے انہیں کوئی کتابیں نہیں دی تھیں جن میں شرک کی تعلیم دی گئی ہو نہ ہی کوئی نبی آیا تھا جو شرک کی تعلیم دیتا ہو۔ **46**۔ كَذَّبَ: جھٹلایا (سچائی کو)۔ یہ لوگ (مکہ کے قریش) اُس طاقت کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے جو پہلی امتوں کو دی تھیں۔ اگر وہ تکذیب وانکار کی وجہ سے تباہ ہو گئے تو تم (مکہ والو) کس طرح بچ سکو گے۔ جیسے قوم عاد (46:27) اور سبا والے۔ **47**۔ "یہاں پیشگوئی فرمائی کہ انفرادی یا اجتماعی کوششیں کر کے دیکھ لو اور پوری چھان بین کر لو آخر یہی ثابت ہوگا کہ محمدؐ بے مصرف اور بے نتیجہ باتیں کرنے والے نہیں ہیں بلکہ وہ قوم کو اس کی ہلاکت کی راہوں سے آگاہ کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ کن باتوں سے بچنا چاہیئے۔ مجنون تو اپنی بہتری کی بھی نہیں سوچ سکتا اس نے دوسروں کی بہتری کا کیا خیال کرنا ہے۔ لیکن محمدؐ تو قوم کی بہبود کیلئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں (ح)"۔ تَتَفَكَّرُوْا: پھر سوچو (تو تم کو پتہ چل جائیگا کہ) تمہارا ساتھی (آنحضرتؐ) مجنون نہیں ہے۔

وَمَن يَّقْنُتْ ٢٢ ٦٢٩ سبأ ٣٤

نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿٤٧﴾ قُلْ
ڈرانیوالا تمہارے لیے آگے عذاب سخت کے توکہدے
مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى
جو مانگا ہو میں نے تم سے کوئی اجر وہ تمہارے لیے ہے نہیں اجر میرا مگر ذمہ
اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٤٨﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ
اللہ کے اور وہ ہر چیز پر نگران ہے توکہدے یقیناً رب میرا ڈالتا ہے
بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٤٩﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ
حق خوب جاننے والا ہے غیبوں کا توکہدے آگیا حق اور نہیں پہلی بار پیدا کرتا
الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿٥٠﴾ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ
(معبود) باطل اور نہ دوبارہ پیدا کرتا ہے توکہدے اگر گمراہ ہوجاؤں میں تو سوائے اسکے نہیں کہ گمراہ ہونگا
عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ؕ
اپنے آپ پر اور اگر ہدایت پاؤں میں تو بسبب اس کے کہ وحی کرتا ہے طرف میری رب میرا
اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿٥١﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا
یقیناً وہ خوب سننے والا قریب ہے اور کاش دیکھے تو جبکہ وہ گھبرائیں گے پس نہ
فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥٢﴾ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ
بھاگنا ہوگا اور پکڑے جائیں گے مکان قریب سے اور کہیں گے ایمان لائے ہم اس پر
وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ وَّقَدْ كَفَرُوْا
حالانکہ کہاں ہوگا ان کے لیے پکڑنا مکان دور سے اور یقیناً کفر کیا انہوں نے
بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ
اس کا پہلے سے اور تیر تکے چلاتے ہیں متعلق غیب کے مکان
بَعِيْدٍ ﴿٥٤﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ
دور سے اور روک ڈالی گئی درمیان انکے اور درمیان اسکے جو وہ چاہیں گے جیساکہ کیا گیا
بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿٥٥﴾
ہم جنسوں سے اس کے پہلے یقیناً وہ تھے شک ہلاک کرنیوالے میں

48۔مَا : جو بھی میں تم سے چاہتا ہوں وہ تمہارے اپنے ہی فائدہ کیلئے ہے۔یعنی شرک کو ترک کر کے خدائے واحد کی عبادت کرو۔ (51:57)،(36:62)۔ **49**۔يَقْذِفُ بِالْحَقِّ: نیز فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ (21:19) فرمایا (مجھ پر اللہ) حق (قرآن) کا القاء کرتا ہے۔یعنی وحی نازل کرتا ہے کہ حق کی فتح ہو گی۔اس کا مغز پھوڑتا ہے تو وہ (باطل) دفع ہو جاتا ہے۔ **50**۔"Oان کو کہہ کہ حق آگیا اور باطل بعد اس کے اپنی کوئی نئی شاخ نہ نکالے گا جسکا رد قرآن میں موجود نہ ہو اور نہ اپنی پہلی حالت پر عود کر لے گا (21:19)"۔ حق یعنی توحید الٰہی اور باطل یعنی شرک جیسا کہ 17:82 میں بھی ذکر ہے حق غالب آجائے گا اور شرک ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔سو ایسا ہی ظہور میں آگیا۔جیسا کہ 21:19 میں فرمایا کہ حق باطل کا سر پھوڑ دیتا ہے۔ **51**۔اگر میں گمراہی پر ہوں اور گمراہی کی تعلیم دیتا ہوں تو اس کا وبال خود مجھ پر پڑے گا اور اگر میرا مشن کامیاب ہو گیا تو جان لو کہ وہ وحی جو مجھ پر اتری ہے سچی ہے اور میرے رب کی طرف سے ہی اتری ہے۔فرمایا اللہ تعالیٰ میری دعاؤں کو سنتا ہے اور وہ میرے قریب ہے۔کیا مقرب الٰہی کبھی گمراہ ہو سکتا ہے؟ **52**۔"فَوْتَ: کسی چیز کا اس طرح دور ہو جانا کہ پھر اس کا پانا محال ہو جائے۔یہاں فَلَا فَوْتَ سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بھاگ نہ سکیں گے۔اور یوم آخرت میں کہیں بچ کر نہ جا سکیں گے (ح)"۔ **53**۔اٰمَنَّا بِهٖ: یعنی قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ تَنَاوُش: (ایمان کو) پکڑنا یا حاصل کرنا۔دنیا میں جب ایمان قریب تھا تو اسے حاصل نہ کیا۔اب بعد از موت دوسرے جہاں میں (دور پہنچ کر) ایمان لانا کیسے ممکن ہے۔اب ایمان لانے کا وقت نہیں رہا۔ **54**۔بِالْغَيْبِ: اب بن دیکھے بے سوچے سمجھے تیر تکے چلاتے ہیں اسلام کی تباہی کی سکیمیں بناتے ہوئے۔ **55**۔وَ حِيْلَ: اور حائل ہو جائے گی یا روک پڑ جائے گی۔مَا يَشْتَهُوْنَ: یعنی دنیا کی طرف لوٹ کر ایمان لانے کی ان کی خواہش جو اب ظاہر کرتے ہیں وہ پوری نہ ہو سکے گی۔نیز یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ اسلام کے خلاف ان کے بد ارادے کامیاب نہ ہو سکیں گے۔(35:40)۔یا ان کی دنیوی اغراض و شہوات اور ان کے درمیان روک پڑ جائے گی۔فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ: یعنی وہ دنیا میں بعث بعد از موت کے بارے میں شک ہی کرتے رہے۔

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ
سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پیدا کرنیوالا ہے آسمانوں کا اور زمین کا بنانے والا ہے فرشتوں کو
رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي
پیغام بر پروں والے دو دو اور تین تین اور چار چار بڑھاتا ہے
الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲﴾ مَا
پیدائش میں جسے چاہتا ہے یقیناً اللہ ہر بات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے جو
يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا
کھول دے اللہ لوگوں کے لیے کوئی رحمت تو نہیں کوئی بند کرنے والا اُسے اور جو
يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
بند کرے تو نہیں کوئی جاری کرنیوالا اُسے بعد اس کے اور وہ عزت والا
الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
حکمت والا ہے اے لوگو یاد کرو نعمت اللہ کی
عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ
اپنے اوپر کیا ہے کوئی خالق سوائے اللہ کے جو رزق دے تم کو آسمان سے
وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾ وَاِنْ
اور زمین سے نہیں کوئی خدا سوائے اس کے پس کہاں تم پھیرے جاتے ہو اور اگر
يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ
جھٹلادیں وہ تجھے تو یقیناً جھٹلائے گئے رسول پہلے تجھ سے اور طرف اللہ کی

35۔سُوْرَۃُ فَاطِرٍ (مکی)

2۔"Oاللہ کی ذات و صفات ، ملائکہ ، قبر ، حشر ، دوزخ ، جنت ، پُل صراط کے متعلق ہمارا علم وہی صحیح ہو سکتا ہے جو خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔ اور اُسی حد تک ان میں گفتگو کی اجازت ہے ۔" (خلاصہ فرمودہ مسیح موعودؑ)۔ "آنحضرتؐ پر ایسے فرشتے نازل ہوتے ہیں جن کے دو دو ۔ تین تین ۔ چار چار پر ہیں ۔ یعنی جو خدا تعالیٰ کی کئی کئی صفات کے حامل ہیں ۔ بلکہ قرآن کی وحی لانے والے فرشتوں کے خدا تعالیٰ چاہے گا تو پروں یعنی صفات الٰہیہ کو جس کے وہ ظاہر کرنے والے ہوں گے بڑھائے گا(ii)" ۔ 3۔مُرْسِلَ: بھیجنے والا ۔ جاری کرنے والا ۔ اللہ تعالیٰ نے جسمانی اور روحانی رزق انسانوں کیلئے مہیا کئے اور اپنی خاص رحمت یعنی وحی الٰہی سے قرآن مجید نازل فرمایا۔ 4۔تُؤْفَکُوْنَ: پھیرے جاتے ہو ۔ یعنی جب تم مانتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے سب کو پیدا کیا ہے اور رزق بھی وہی دیتا ہے تو پھر عبادت کرنے کیلئے اس کی توحید اور آخرت کا انکار کیوں کرتے ہو ۔ 5۔یعنی اختلافات کا فیصلہ اللہ قیامت کو فرمائے گا۔

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
پھیرے جاتے ہیں سب کام اے لوگو یقیناً وعدہ اللہ کا سچا ہے

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ
پس نہ فریب دے تم کو زندگی ورلی اور نہ فریب دے تم کو بارہ میں اللہ کے

الْغَرُوْرُ ﴿۶﴾ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ
بڑا فریبی (یعنی شیطان) یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے پس سمجھو اسے دشمن

اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۷﴾ؕ
سوائے اسکے نہیں کہ وہ بلاتا ہے اپنے گروہ کو تاکہ وہ ہو جاویں دوزخ والوں سے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے عذاب ہے سخت اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۸﴾ اَفَمَنْ ع
عمل کئے نیک ان کے لیے بخشش ہے اور اجر بڑا کیا پس وہ شخص

زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ
کہ خوبصورت کی گئی اس کیلئے بُرائی اس کے کام کی پس دیکھا اُسنے اسے اچھا پس یقیناً اللہ گمراہ کرتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ
جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے پس نہ جاتی رہے جان تیری

عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۹﴾
ان پر افسوس سے یقیناً اللہ خوب جاننے والا ہے اُسے جو وہ کرتے ہیں

وَاللّٰهُ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ
اور اللہ ہے جو بھیجتا ہے ہواؤں کو پس وہ اٹھاتی ہیں بادل پھر ہم ہانک کر لیجاتے ہیں

اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ
طرف شہر مُردہ کے پس زندہ کرتے ہیں ہم اس سے زمین کو بعد موت کے اس کی

كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿۱۰﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ
اسی طرح دوبارہ جی اُٹھنا ہے جو شخص ہے چاہتا عزت تو اللہ کیلئے ہے

6۔اللہ کا وعدہ یعنی آخرت ہو گی اور اختلافات کا فیصلہ اللہ فرمائے گا۔ قیامت آئے گی اور اخروی زندگی بھی ہو گی۔ غَرُوْر: شیطان۔ دھوکہ باز۔ فریبی۔ شیطان تم کو اس بارے میں ورغلا کر اپنے پیچھے نہ لگا لے کہ اخروی زندگی جھوٹ ہے۔ (31:34)۔ **8**۔فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا: پس اسے (شیطان کو) اپنا دشمن سمجھتے رہو۔ **9**۔اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا: بھلا کچھ ٹھکانا ہے اس شخص کی گمراہی کا جس کے لئے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا گیا ہو اور وہ اسے اچھا سمجھ رہا ہو! یا کیا وہ ہدایت پا سکتا ہے؟۔ یا کیا وہ شخص اس آدمی جیسا ہو سکتا ہے جو ہدایت کی راہ پر ہو۔ "فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ: O کیا ان لوگوں کیلئے جو حق کو قبول نہیں کرتے تو حسرتیں کھا کھا کر اپنی جان دے دے گا۔" نَفْسُكَ تیری جان۔(18:58)

الْعِزَّةُ جَمِيعًا ۚ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ
عزت سب کی سب طرف اس کی چڑھتی ہیں باتیں اچھی اور عمل
الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۚ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ
نیک بلند کرتا ہے اسے اور وہ لوگ جو تدبیریں کرتے ہیں برائیوں کی ان کے لیے
عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ﴿١١﴾ وَاللَّهُ
عذاب ہے سخت اور تدبیر ان لوگوں کی ہی اکارت جائے گی اور اللہ نے
خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ
پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر نطفہ سے پھر بنایا تم کو
أَزْوَاجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ
جوڑے اور نہیں حمل والی ہوتی کوئی عورت اور نہ وہ جنتی ہے مگر علم سے اس کے
وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا
اور نہیں عمر دیا جاتا کوئی عمر دیا ہوا اور نہ کم کیا جاتا عمر سے اس کی مگر
فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١٢﴾ وَمَا يَسْتَوِي
ایک کتاب میں ہے یقیناً یہ اللہ پر آسان ہے اور نہیں برابر ہوتے
الْبَحْرَانِ ۖ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَ
دو دریا یہ میٹھا خوشذائقہ خوشگوار ہے پانی اس کا اور
هَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۖ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَ
یہ نمکین بہت کڑوا اور ہر ایک سے تم کھاتے ہو گوشت تازہ اور
تَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۖ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ
نکالتے ہو زیور (کی چیزیں) پہنتے ہو تم اسے اور تو دیکھتا ہے کشتیوں کو اس میں
مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٣﴾
پھاڑنے والیاں (پانی کو) تاکہ حاصل کرو تم فضل اس کا اور تاکہ تم شکر گزار ہو
يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَ
وہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور

11۔فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا: اللہ کے ہاتھ میں ہے سب کی سب عزت۔ یعنی عزت دینے والا صرف اللہ ہی ہے۔ اس کے احکامات پر چلو گے تو عزت پاؤ گے۔(4:140)۔ "O کلمہ بمعنیٰ روح۔ یعنی پاک روحیں جو نورانی الوجود ہیں خدا تعالیٰ کی طرف صعود کرتی ہیں اور عمل صالحہ ان کا رفع کرتا ہے۔ یعنی جس قدر عمل صالح ہو اسی قدر روح کا رفع ہوتا ہے۔ اس جگہ خدا تعالیٰ نے روح کا نام کلمہ رکھا ہے۔ وَ كَلِمَتُهٗۤ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ: اللہ کی قدرت سے کلمات اللہ روحیں بن جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف اگر کوئی چیز جا سکتی ہے وہ یہی اعمال صالحہ ہیں۔" وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ: نیک عمل اس کے کرنے والے کو درجات میں بلند کرتا ہے۔ بعض نے يَرْفَعُهٗ میں ہٗ کی ضمیر کلمہ کی طرف لوٹائی ہے (اَلْكَلِمُ الطَّيِّبُ)۔ نرے اچھے الفاظ کہہ دینے سے درجات نہیں ملتے بلکہ ان (نیک اعمال) پر اچھی طرح سے عمل کرنے کے نتیجہ میں درجات حاصل ہوتے ہیں اسکے برعکس معاندین اسلام کے بد ارادے اور ان کے مکر الٹا ان پر ہی پڑتے ہیں۔(35:44)۔ **12**۔اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ: یعنی یہ سب کام قانون الٰہی کے مطابق ہوتے ہیں۔ اور علم الٰہی میں ہیں۔ یہ کام کرنے اللہ کے لئے آسان ہیں۔ مُعَمَّرٍ: عمر دیا ہوا یعنی انسان۔**13**۔عَذْبٌ فُرَاتٌ: میٹھا اور خوش ذائقہ۔ مِلْحٌ اُجَاجٌ: نمکین اور کڑوا "سَائِغٌ": گلے سے آسانی سے اتر جاتا ہے۔ سمندر سے علاوہ کشتیاں چلنے۔ مچھلی وغیرہ پکڑنے کے۔ زیوروں کے لئے موتی۔ مونگے۔ جواہر وغیرہ حاصل ہوتے ہیں۔ اور میٹھے پانی کے دریاوں سے بھی مچھلی وغیرہ حاصل ہوتی ہے۔ اور کشتیاں چلتی ہیں۔

سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
اس نے کام میں لگا دیا سورج اور چاند کو ہرایک چلتا ہے تا میعاد مقررہ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ
یہی ہے اللہ رب تمہارا اس کی بادشاہی ہے اور وہ لوگ کہ جنہیں پکارتے ہو تم
دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا
سوائے اسکے نہیں وہ اختیار رکھتے کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کا بھی اگر تم پکارو انہیں نہیں
يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ
سنیں گے پکار تمہاری اور اگر سنیں تو نہ جواب دیں گے تم کو
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ
اور بروز قیامت وہ انکار کریں گے شرک کا تمہارے اور نہ آگاہ کرے گا تجھے
ع ۲ / ۱۴ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى
مانند بہت خبردار کے اے لوگو تم محتاج ہو
اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ
اللہ کے اور اللہ ہی بے پرواہ خوبیوں والا ہے اگر وہ چاہے لے جاوے تمہیں
وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾
اور لائے خلقت نئی اور نہیں یہ اللہ پر ہرگز مشکل
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى
اور نہیں اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا اور اگر پکارے بوجھ والی طرف
حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا
اپنے بوجھ کی نہیں اٹھایا جاویگا اس سے کچھ بھی اور اگرچہ ہو وہ رشتہ دار سوائے اسکے
تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا
نہیں کہ تو ڈراتا ہے ان لوگوں کو جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے غائبانہ اور قائم کرتے ہیں
الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى
نماز اور جو پاکیزگی حاصل کرے تو سوائے اسکے نہیں کہ وہ پاکیزگی حاصل کرتا ہے اپنے لیے اور طرف

14۔ سَخَّرَ: کام یا خدمت میں لگا دیا ہے تمام مخلوقات کے لئے۔ یہ تمام مذکورہ کام اللہ کی قدرت سے ہوتے ہیں جبکہ معبودانِ باطلہ کسی چیز کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔ اِن تمام نعماء الٰہی کا ہمیں شکر گزار ہونا چاہئے۔ قِطْمِيْرٍ: کھجور کی گھٹلی کی پشت پر ایک سفید لکیر یا نشان۔ مطلب ہے کہ نہ ہونے کے برابر یا کچھ بھی نہیں۔ **15**۔ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ: یہ معبودان باطلہ (بت۔ ملائکہ۔ شیطان۔ جن۔ گزشتہ نیک لوگ) تمام سُن بھی لیں تو جواب نہ دے سکیں گے۔ نیز دیکھیں (10:29-30)۔ خَبِيْرٌ: خوب واقف کار یعنی اللہ سے زیادہ حقیقت اور کون بتائے گا۔ جبکہ وہ کہتا ہے کہ یہ شریک باطل ہیں۔ ہاں اللہ غائب کی باتیں بذریعہ وحی اپنے رسول کی معرفت سے بتاتا ہے۔ **16**۔ لہٰذا اسی خدا سے مدد طلب کرتے رہو۔ یہ آیت گویا جواب ہے آیت 3:182 کا اور 5:65 کا۔ نیز دیکھیں (35:16) اور (47:39)۔ **17**۔ نئی خلقت (تمہاری بجائے) لے آئے یعنی نبی کے ذریعہ نئی امت بنا دے۔ **19**۔ قیامت کے دن کوئی نفس کسی دوسرے نفس کے گناہوں کے بوجھ میں سے کچھ بوجھ بھی نہ اُٹھا سکے گا خواہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ (29:13-14)۔

اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٩﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿٢٠﴾ وَلَا
اللہ کی ٹھکانا ہے اور نہیں برابر ہوتا اندھا اور دیکھنے والا اور نہ
الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿٢١﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿٢٢﴾ وَمَا
اندھیرے اور نہ روشنی اور نہ سایہ اور نہ دھوپ اور نہیں
يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ
برابر ہوتے زندے اور نہ مُردے یقیناً اللہ سُنادیتا ہے جسے
يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿٢٣﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا
چاہے اور نہیں تو ہرگز سنانے والا ان کو جو قبروں میں ہیں نہیں تو مگر
نَذِيْرٌ ﴿٢٤﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ وَاِنْ
ڈرانے والا یقیناً ہم نے بھیجا تجھے ساتھ حق کے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور نہیں
مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿٢٥﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ
کوئی قوم مگر گذرا ہے اس میں ڈرانے والا اور اگر وہ جھٹلاویں تجھے تو یقیناً
كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
جھٹلایا ان لوگوں نے جو پہلے تھے ان سے آئے تھے انکے پاس رسول انکے ساتھ دلائل کے
وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ
اور چھوٹی چھوٹی کتابوں اور کتاب روشن کے پھر پکڑا میں نے ان لوگوں کو جنہوں نے
كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٢٧﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ ع ١٢ ١٥
کفر کیا پس کیسا ہوا عذاب میرا کیا نہیں دیکھا تو نے کہ اللہ نے اُتارا
السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ
آسمان سے پانی پھر نکالے ہم نے اس سے پھل کہ مختلف ہیں رنگ ان کے
وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا
اور پہاڑوں سے ٹکڑے ہیں سفید اور سُرخ مختلف ہیں رنگ ان کے
وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿٢٨﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ
اور کالے سیاہ اور آدمیوں میں سے اور جانوروں میں سے اور چارپایوں میں سے

20۔ آیات 20 اور 23 میں کافر اور مؤمن کا موازنہ کیا گیا ہے۔ **21**۔ کفر اور ایمان کا فرق بتایا ہے۔ **22**۔ جنت اور دوزخ کا فرق ظاہر کیا گیا ہے۔ **23**۔ اس آیت میں روحانی طور پر زندہ اور روحانی مردے انسانوں کے متعلق بتایا ہے کہ یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ تُو نہیں سنا سکتا قبروں میں پڑے لوگوں کو۔ اور حدیث میں ہے کہ قبروں پر جاؤ تو مردوں کو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ کہو۔ وہ سنتے ہیں۔ اور کئی جگہ مردے کو خطاب کیا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ مردے کی روح سنتی ہے مگر قبر میں پڑا دھڑ وہ نہیں سن سکتا۔ "تُو قبروں میں پڑے مردوں کو نہیں سُنا سکتا۔" کا یہ مطلب ہے کہ زندہ لوگوں میں سے جن کی روح مر گئی ہو یعنی زندہ لوگ جو روحانی طور پر مردہ ہیں وہ آپکی بات کو سننا سمجھنا ہی نہیں چاہتے۔ **24**۔ نَذِيْرٌ: ڈرانے یا متنبّہ کرنے والا۔ خواہ وہ نبی ہو یا نبی کا کوئی متبع ہو۔ نوٹ: مندرجہ بالا آیات 21 تا 22 میں نیکی اور بدی کا موازنہ کیا گیا ہے۔ بدی کو پہلے اندھیرا اور پھر دھوپ کہا گیا ہے۔ اور نیکی کو پہلے نور اور پھر سایہ قرار دیا گیا ہے۔ "گویا بدی میں باوجود تاریکی اور ظلمت کے گرمی کی تپش ہے۔ اور نیکی میں باوصف روشنی اور نور کے سایہ کی ٹھنڈک ہے (ح)"۔ **25**۔ تمام قوموں میں نبی آئے ہیں چونکہ دین انسان کی روحانی ضرورت ہے لہذا انسانیت کا کوئی طبقہ اس سے محروم نہیں رہنا چاہئے۔ نیز دیکھیں (13:8) اور (16:37)۔ بِالْحَقِّ: دین حق یعنی اسلام دے کر بھیجا ہے۔ **28**۔ غَرَابِيْبُ سُوْدٌ: کوّے جیسا سیاہ۔ قرآن روحانی پانی ہے جس سے مختلف درجات کے روحانی انسان وجود میں آتے ہیں جیسے بارش سے مختلف رنگوں کے پھل پھول نکلتے ہیں۔

مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۗ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ
مختلف ہیں رنگ ان کے اسی طرح صرف ڈرتے ہیں اللہ سے
عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
بندوں میں سے اسکے عالم یقیناً اللہ عزت والا بہت بخشنے والا ہے یقیناً وہ جو
يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا
پڑھتے ہیں کتاب اللہ کی اور قائم کرتے ہیں نماز اور خرچ کرتے ہیں اس سے جو
رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۳۰﴾
دیا ہم نے ان کو پوشیدہ اور ظاہر امید رکھتے ہیں اس تجارت کی جو ہرگز نہ تباہ ہوگی
لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ اِنَّهٗ
تاکہ وہ پورے دے انہیں اجر ان کے اور زیادہ دے انہیں فضل سے اپنے یقیناً وہ
غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ
بہت بخشنے والا قدردان ہے اور وہ جو وحی کی ہم نے طرف تیری اس کتاب میں سے
هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ
وہ حق ہے تصدیق کرنیوالی ہے اس کی جو پہلے ہے اس سے یقیناً اللہ
بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۲﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ
اپنے بندوں کا البتہ بہت خبردار خوب دیکھنے والا ہے پھر وارث کیا ہم نے کتاب کا ان لوگوں کو جنہیں
اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ
چن لیا ہم نے اپنے بندوں میں سے پس کوئی ان میں سے ظلم کرنے والا ہے اپنی جان پر
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ
اور کوئی ان میں سے میانہ رو ہے اور کوئی ان میں سے سبقت لیجانیوالا ہے نیکیوں میں حکم سے
اللّٰهِ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۳﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ
اللہ کے یہ وہ فضل ہے بڑا باغات ہیں ہمیشگی کے
يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ
داخل ہوں گے وہ جن میں وہ پہنائے جائیں گے ان میں کنگن سونے کے اور موتی

29۔ "Oاس جگہ علم سے مراد علمِ قرآن ہے جس سے تقویٰ اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔۔۔ اَلْعُلَمٰٓؤُا: یہ وہ لوگ ہیں جنکی حدیث میں انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دی گئی ہے۔" (تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 3 صفحہ 751-752)۔ اللہ سے سمجھدار، انصاف پسند متقی اور عالم لوگ ہی ڈرتے ہیں نہ کہ علماء سوء۔ **30**۔ علماء سے مراد حقیقی۔ متقی ربانی علماء ہیں جو قرآن کا صحیح علم رکھتے ہیں اور اس پر پوری طرح سے عامل ہیں۔ انہوں نے اللہ سے تجارت کی اپنے اموال دین کی خاطر خرچ کرنے سے (ii)۔ کتاب اللہ سے مراد قرآن مجید ہے۔ اقامت الصلوٰۃ یعنی وقت کی پابندی۔ اعتدال ارکان اور خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرنا مراد ہے۔ **31**۔ اللہ بخشنے والا اور قدر دان ہے یعنی پوری جزاء دینے کے علاوہ اس سے بڑھ کر دیتا ہے۔ **32**۔ اللہ خبیر اور بصیر ہے۔ اُس نے نئی کتاب نازل فرمائی کیونکہ وہ جانتا ہے کہ پہلی کتابیں تحریف و تغیّر کا شکار ہو چکی ہیں۔ اور ہدایت کے قابل نہیں رہیں۔ **33**۔ "آیات 33 تا 36 میں مذکور امت سے مراد امت محمدؐیہ ہے۔ جو تمام امتوں میں سے برگزیدہ امت ہے۔ جسکے متعلق 2:144 میں فرمایا: جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ۔ نیز دیکھیں 3:111۔ امت محمدؐیہ کو چن کر قرآنی شریعت عطا فرمائی (ح)"۔ اللہ تعالیٰ نے جسطرح رنگ برنگ کی چیزیں پیدا کیں اسی طرح انسان بھی جدا جدا ایمانی کیفیات کے ہیں۔ ایمانی حالت میں سب برابر نہیں ہیں۔ یہ تسلّی ہے آنحضرتؐ کو جو کافروں کے ایمان نہ لانے سے کڑھتے تھے۔ "Oچار قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک قسم ازلی کافر اور تین قسم کے مسلمان یعنی۔ 1۔ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ: یعنی ان پر کچھ کچھ جذبات نفس غالب آ جاتے ہیں۔ یہ نفس امارہ والے ٹھوکر کھانے کے لائق ہوتے ہیں۔ ان میں گناہ کی الائش موجود ہوتی ہے۔ گناہ کا پلہ بھاری ہوتا ہے۔ 2۔ مُقْتَصِدٌ یعنی نفسِ لوّامہ والے۔ میانہ رو لوگ جو کسی ٹھوکر سے بچتے اور ڈرتے رہتے ہیں۔ کچھ نیکی سے بہرہ ور اور کچھ برائی سے آلودہ ہیں۔ یعنی دونوں حالتوں میں مساوی ہیں۔ 3۔ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ یعنی نفس مطمئنّہ والے جو ہر ٹھوکر سے بچ کر نکل جانے والے ہیں۔ وہ سراسر نیک ہو گئے ہیں یہ مقام مجاہدہ سے نہیں ملتا محض ایمان سے ملتا ہے اور مفت ملتا ہے صرف شرط یہ ہے کہ ایسا شخص ایمان میں صادق ہو۔ قدم میں استوار اور امتحان میں صابر رہے"۔ (نیز دیکھیں 56:8-12)۔ "الٰہی جماعتوں میں تینوں قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو لوگ نیکیوں میں سبقت لے گئے ہیں وہ جنت میں کسی حساب کے بغیر داخل ہوں گے۔ جو میانہ رو ہیں ان سے محاسبہ ہو گا مگر ہلکا۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا وہ حشر میں طویل عرصہ کے لئے روکے جائیں گے۔ پھر اللہ ان کو اپنی رحمت میں لے لے گا اور یہی لوگ کہیں گے کہ شکر ہے خدا کا جس نے ہم سے ہم و غم دور کر دیا۔ (35:35)"۔ **34**۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مؤمن دنیا میں ریشم نہ پہنے۔ ہاں آخرت میں پہنے گا وہاں کنگن اور ہار روحانی ہوں گے نہ کہ مادی۔ یہ استعارہ ہے خلعت اور انعام کا (ii) (احمد بن حنبل)۔

ومن یّقنت ٢٢ ٦٣٦ فاطر ٣٥

وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٣٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ
اور لباس ان کے اس میں ریشم ہو گا اور کہیں گے سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے
اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ﴿٣٥﴾ الَّذِيْٓ
دور کیا ہم سے غم یقیناً رب ہمارا البتہ بہت بخشنے والا قدردان ہے جس نے
اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا
اُتارا ہمیں گھر دائمی میں اپنے فضل سے نہیں پہنچتی ہمیں اس میں
نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿٣٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
کوئی تکلیف اور نہ پہنچتی ہمیں اس میں تکان اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا
لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا
ان کے لیے آگ ہے جہنم کی نہ قضا لائی جائے گی ان پر کہ وہ مرجاویں اور نہ
يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿٣٧﴾
ہلکا کیا جاوے گا ان سے عذاب اس کا اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں ہر کفر کرنیوالے کو
وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا
اور وہ چلائیں گے اس میں اے رب ہمارے نکال ہمیں عمل کریں گے ہم نیک
غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ
سوائے ان کے جو تھے ہم کرتے کیا نہیں عمر دی تھی ہم نے تم کو اس قدر کہ نصیحت حاصل کر لیتا
فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ۭ فَذُوْقُوْا فَمَا
اس میں وہ جو نصیحت حاصل کرتا اور آیا تھا تمہارے پاس ڈرانے والا پس چکھو (عذاب) پس نہیں
لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٣٨﴾ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَ ع ١٣ ٤
ظالموں کے لیے کوئی مددگار یقیناً اللہ جاننے والا ہے غیب آسمانوں اور
الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٣٩﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ
زمین کا یقیناً وہ خوب جاننے والا ہے بات سینوں والی وہ جس نے بنایا تم کو
خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيْدُ
جانشین زمین میں پھر جس نے کفر کیا اسی پر ہے کفر اس کا اور نہیں بڑھاتا

35۔ دنیا میں ہمیں جو آخرت کے محاسبہ کا غم تھا وہ خدا کی بخشش سے دور ہوا۔ یعنی گناہ بخش دئے اور اطاعت قبول فرمائی۔ جن کو اللہ نے دنیا میں بھی اس غم سے دور رکھا ان کی جنت دنیا میں شروع ہو جاتی ہے۔ **36**۔ نَصَبٌ: مشقت۔ لُغُوب: تکان۔ تھکن۔ آخرت کے گھر میں دنیا کی طرح نہ جگہ جگہ تلاش معاش میں گھر بدلنا پڑے گا اور نہ ہی غم، رنج، مشقت وغیرہ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیات 35 اور 36 میں ان لوگوں کا ذکر فرمایا جن کے بارے میں قرآن مجید میں آیا ہے لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنی نہ گزشتہ کا ان کو غم ہو گا اور نہ آئندہ کا خوف۔ **37**۔ مِنْ عَذَابِهَا: اس (آگ) کے عذاب میں سے ان کے لئے کچھ بھی ہلکا نہ کیا جائے گا۔ **38**۔ هُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا: اور وہ اس آگ میں چلائیں گے۔۔۔۔۔۔۔ (ان کو کہا جائے گا): کیا ہم نے دنیا میں تم کو اس قدر عمر نہیں دی تھی کہ نصیحت حاصل کر لیتے؟ یعنی حق (اسلام) کو قبول کر لیتے۔ اور تمہارے پاس نذیر آیا۔ یعنی آنحضرتؐ مبعوث ہوئے۔ **39**۔ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ: جو سینوں میں (چھپا ہے) یعنی اسلام کے خلاف ان کے معاندانہ عزائم۔ حسد اور دشمنی۔

الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ
کافروں کو کفر ان کا نزدیک انکے رب کے مگر ناراضی ہیں اور نہیں زیادہ کرتا
الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ
کافروں کو کفر ان کا مگر نقصان میں تو کہدے بتاؤ تو سہی شرکاء تمہارے
الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا
وہ جنہیں تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے دکھاؤ مجھے جو کچھ پیدا کیا انہوں نے
مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ
زمین میں سے یا ان کے لیے شراکت ہے آسمانوں میں یا دی ہم نے انہیں
كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ
کتاب کہ وہ دلیل پر ہیں اس سے بلکہ نہیں وعدہ دیتے ظالم
بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٤٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ
ایک دوسرے کو سوائے دھوکہ کے یقیناً اللہ تھامے ہوئے ہے آسمانوں اور
الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ
زمین کو کہ نہ ٹل جاویں اور البتہ اگر دونوں ٹل جاویں نہ تھام سکے انہیں کوئی
مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۗ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿٤١﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ
بعد اس کے یقیناً وہ ہے بردبار بہت بخشنے والا اور کھائی قسمیں انہوں نے اللہ کی
جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى
پختہ قسمیں اپنی کہ اگر آئے ان کے پاس کوئی ڈرانے والا ضرور وہ ہوں گے بہت ہدایت
مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا
والے ہر ایک اُمت سے پس جب آیا انکے پاس کوئی ڈرانے والا نہ زیادہ کیا اس نے انہیں مگر
نُفُوْرًا ﴿٤٢﴾ اِۨسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيْقُ
نفرت میں تکبر کی وجہ سے زمین میں اور بوجہ تدبیر بُری کے اور نہیں گھیرتی
الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ
تدبیر بُری مگر اپنے کرنے والے کو پس نہیں وہ انتظار کرتے مگر سُنت کا

40۔ تم کو جانشین بنایا یعنی نبیوں کے بعد تم کو نسلاً بعد نسل ریاست عطا کی۔ لہٰذا اللہ کے احکامات پر چل کر اپنا حق ادا کرو۔ لَا يَزِيْدُ: زیادہ نہیں کرتا یا بڑھاتا۔ اِلَّا مَقْتًا: سوائے (خدا کی) ناراضگی میں۔ اِلَّا خَسَارًا: (ان کے اپنے ہی) خسارہ میں۔ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ: تو کفر کرنے کا وبال اسی پر پڑے گا۔ **41**۔ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ: یعنی ان کو ایسی کتاب دی ہو جس میں شرک کے حق میں دلائل دئے گئے ہوں۔ ظالم وہ شخص ہے جو کسی دوسرے شخص کے حق کو غصب کرتا ہے۔ چونکہ مشرکین اللہ کی صفات و اختیارات میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں اس لئے وہ ظالم ہیں۔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔ شرک بڑا ظلم ہے (31:14)۔ **42**۔ مِنْۢ بَعْدِهٖ: اس (اللہ) کے بعد۔ مگر اللہ کا بعد نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کا ترجمہ "اس کے علاوہ" یا اس کو چھوڑ کر ہے۔ "اس کے سوا" کوئی نہیں تھام سکتا۔ (نتیجۂ قیامت آ جائے گی) جیسے فرمایا فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ یعنی اللہ کو چھوڑ کر اور کس کی بات مانو گے۔ تَزُوْلَا: (اپنی جگہ سے) ہٹ جائیں یا ٹل جائیں۔ اگر زمین اپنے مدار سے نکل کر چلی جائے تو تمام مخلوق بھی تباہ و برباد ہو جائے۔ آسمانوں اور زمین میں جو اللہ تعالیٰ کے حیرت انگیز قوانین جاری ہیں جن کی وجہ سے اجرام فلکی ایک منظم ہم آہنگی کے ساتھ اپنا کام کر رہے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی جبروت، طاقت، قدرت اور حکمت کا بولتا ثبوت ہیں کہ ان سب کا کوئی خالق و مالک موجود ہے۔ نیز دیکھیں (66: 22) اور (30:26)۔ اللہ بُردبار اور بہت بخشنے والا ہے اگر شرک کو چھوڑ کر ندامت اور توبہ کرو تو وہ معاف فرما دیتا ہے۔ **43**۔ یہ بات آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پہلے عرب کے لوگ اور خصوصاً قریش، یہود اور نصاریٰ کی بگڑی ہوئی حالت کو دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کو جھٹلایا تھا مگر ہمارے پاس اگر رسول آئیں تو ہم ان کی زیادہ تابعداری کریں گے اور بہتر مثال قائم کریں گے۔ مگر جب رسول (آنحضرت ﷺ) آ گیا تو انہوں نے نفرت اور تکبر سے سرکشی کی۔ نُفُوْرًا: (دین سے) نفرت کی وجہ سے۔ نفور کے لفظی معنیٰ بھاگنا ہے۔ نیز دیکھیں (6:157-158) اور (37:168-171)۔

الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ

پہلوں کی پس ہرگز نہ پاوے گا تو سُنت کیلئے اللہ کی کوئی تبدیلی اور ہرگز نہ پاوے گا

لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۴﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

سنت کے لیے اللہ کی کوئی تغیر کیا نہیں چلتے پھرتے وہ زمین میں کہ دیکھیں وہ

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ

کیسا ہوا ہوا انجام ان لوگوں کا جو پہلے تھے ان سے اور تھے وہ بہت سخت

مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي

ان سے قوت میں اور نہیں ہے اللہ کہ عاجز کرے اسے کوئی چیز

السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۵﴾

آسمانوں میں اور نہ زمین میں یقیناً وہ ہے بہت جاننے والا بہت قدرت رکھنے والا

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى

اور اگر پکڑے اللہ لوگوں کو بسبب اس کے جو وہ کماتے ہیں نہ چھوڑے

ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

پشت پر اس کی کوئی جاندار ولیکن مہلت دیتا ہے انہیں تا میعاد مقررہ

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۶﴾

پس جب آوے گی میعاد ان کی تو یقیناً اللہ ہے بندوں کو اپنے خوب دیکھنے والا

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

يٰسٓ ﴿۲﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۳﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۴﴾

یٰسٓ - قسم ہے قرآن حکمت والے کی کہ یقیناً تو البتہ رسولوں میں سے ہے

44: سُنَّۃَ الۡاَوَّلِیۡنَ: پہلوں کی سنت۔ یعنی عذاب کا انتظار جو انکار، سرکشی اور ظلم کے نتیجہ میں آتا ہے۔ اور مؤمن اس کا انتظار کرتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں ان کی فتح ہوگی۔ **45**۔ لِیُعۡجِزَہٗ: کہ اسے (اس کے ارادوں سے) عاجز کر سکے۔ باطل کی تباہی اور حق کا غلبہ ہو کر رہے گا اور کوئی اسے نہ روک سکے گا۔ **46**۔ اگر اللہ تعالیٰ بارشوں کے سلسلہ کو منقطع کر کے مشرکوں کو عذاب دے تو زمین پر سب جاندار مر جائیں۔ دَآبَّۃٌ سے یہاں یہ مراد ہے کہ کسی بھی ایسے دنیا کے کیڑے انسان (بدکار) کو نہ چھوڑے گا یا نہ رہنے دے گا۔ ساتھ ہی فرمایا "مگر مہلت دیتا ہے ان کو وقت مقررہ تک کی"۔ عَلٰی ظَھۡرِھَا: زمین کی پُشت پر۔ بَصِیۡرًا: تو اللہ اپنے بندوں کو دیکھ لے گا۔ یعنی اللہ کی نگاہ میں ہیں اور ان کا محاسبہ ہوگا۔ ترجمہ: "تو پھر جب ان کی مقررہ مدت آجاتی ہے (تو ثابت ہو جاتا ہے کہ) اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھ رہا تھا (ii)"۔

36۔سُوۡرَۃُ یٰسٓ (مکی)

2۔ یٰسٓ: "اے سردار یا اے سیّد! یعنی آنحضرتؐ" (+)۔ **3**۔ "قسم ہے قرآن حکمت والے کی۔ یعنی تیری صداقت کی دلیل قرآن کریم ہے۔ تُو ان پڑھ ہونے کے باوجود ایسی بے مثال کتاب اور پاک تعلیم لایا ہے جو گزشتہ تمام شریعتوں سے بالاتر ہے اور دینی، اخلاقی اور روحانی ترقیات میں ہدایت کرتی ہے۔ یہ قرآن معجزہ ہے جس کی نظیر کوئی نہیں لا سکتا"۔ آنحضرتؐ نے سورہ یٰسٓ کو قلب قرآن قرار دیا ہے۔ (ترمذی، بروایت انس بن مالکؓ) آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے محض اپنے رب کی خوشنودی کے لئے یٰسٓ کو پڑھا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔ پس تم اپنے مرنے والوں پر (قریب المرگ) اس سورہ کو پڑھا کرو۔ (احمد بن حنبل۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تکلیف میں سورہ یٰسٓ کو پڑھا جائے تو تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ **4**۔ مشرکین آنحضرتؐ کی رسالت کا انکار کرتے تھے کہتے تھے لَسۡتَ مُرۡسَلًا کہ تُو رسول ہو ہی نہیں سکتا (13:44)۔ اس کے جواب میں آیات 3 اور 4 میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی قسم کھا کر فرمایا اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ کہ تُو یقیناً مرسلین میں سے ہے۔ نیز دیکھیں (2:253)۔

ومن یقنت ٢٢ ٦٣٩ یٰسٓ ٣٦

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝
لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ لَقَدْ
حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّا
جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ
مُّقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ
خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ وَسَوَآءٌ
عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝
اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ
فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى
وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ
اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ
اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ

5۔ سیدھی راہ جو لقاءِ الٰہی کی طرف لے جاتی ہے۔ **6**۔ اللہ عزیز ہے یعنی اس کا انکار اور اس کے رسول کی تکذیب کرنے والے سے انتقام لینے پر قادر ہے۔ اور رحیم ہے اس پر جو ایمان لائے گا اور اس کی اطاعت میں رہے گا۔ **7**۔ مکہ والے قرآن کے اول مخاطب تھے جبکہ آپ کا پیغام کل عالم کے لئے ہے (25:2)۔ حضرت ابراہیمؑ کے بعد زمانہ دراز تک کوئی اور نبی وہاں نہیں آیا تھا۔ غَافِلُوْنَ: ان میں نیکی اور روحانیت کا احساس نہیں رہا۔ غافل ہو گئے۔ **8**۔ "حَقَّ الْقَوْلُ: آیت 36:31 میں مذکور قول کہ منکرین ہمیشہ تمسخر کرتے ہیں پورا ہو گیا ہے۔ اب چونکہ اتمام حجت ہو چکی ہے لہٰذا عذاب لانے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے (ii)"۔ یعنی پہلے مخالفت او رانکار کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر بالآخر فتح حق ہی کی ہوتی ہے۔ نیز دیکھیں: 32:14 اور 86-38:82۔ **9**۔ "جہالت کی رسوم کے طوق اس قدر گلے میں پڑ گئے ہیں کہ گردنیں اونچی ہو رہی ہیں اور سامنے کی ہدایت ان کو نظر نہیں آتی (ii)"۔ **10**۔ یہ لوگ اپنی بد رسومات کی پیروی میں اس قدر محو ہو گئے ہیں کہ نہ عواقبِ امور میں فکر کرتے ہیں اور نہ ہی پہلی قوموں کی حالت پر غور کرتے ہیں کہ ان کو ہدایت کی راہ کی توفیق ملے۔ اس لئے جہالت کی رسومات میں دبے پڑے ہیں۔ نیز سامنے کی روکیں وہ رسوم ہیں جو ان کی اپنی پیدا کردہ ہیں۔ پیچھے کی روکیں مذموم رواج اور غلط روشیں ہیں جن پر ان کے اجداد عمل پیرا تھے۔ وہ انہی بد رواجوں میں مست پڑے ہیں۔ پھر پیچھے کی آڑ سے مراد یہ ہے کہ وہ اخروی زندگی کے تصور کو ناممکن الوقوع سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں روکوں اور طوقوں کو اپنی طرف منسوب کیا ہے اس لئے کہ یہ سب باتیں انکے افعال کا قدرتی نتیجہ ہیں یعنی اللہ کے بنائے ہوئے قوانین جیسے عمل اور ردِّ عمل کے مطابق نتیجہ نکلتا ہے۔ جو بوگے سو پاؤ گے۔ **12**۔ دوسرے لفظوں میں جو نصیحت کو سنتا اور خدا سے ڈرتا ہے اس پر تیرا ڈرانا اثر کرتا ہے۔ **13**۔ اِنَّا نَحْنُ: ترجمہ: یقیناً ہم ہی۔ نَكْتُبُ اور فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ سے مراد یہاں علم الٰہی ہے (یعنی سب علم الٰہی میں محفوظ ہو جاتا ہے)۔ ما قَدَّمُوْا: جو آگے بھیج چکے یعنی اعمال۔ وَاٰثَارَهُمْ: ان کے آثار کو بھی یعنی جو نشانات انہوں نے پیچھے چھوڑے جیسے اولاد، عمارات، نیک کام، برے کام وغیرہ سب کچھ کھلی کتاب یعنی علم الٰہی میں ہیں۔

15۔انطاکیہ میں حضرت عیسیٰؑ کے دو حواری پہنچے تھے۔ شہر والوں نے ان کو ٹال دیا پھر تیسرے حواری بھی وہاں چلے گئے۔ یا۔ مصر میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ بھیجے۔ پھر تیسرا آلِ فرعون کا ایک مؤمن جس نے اُن دونوں کی تصدیق کی بھیجا(40:29) معلوم ہوا کہ تیسرا رسول بھی وہی باتیں مانتا اور کرتا تھا جو پہلے دو رسول کرتے تھے۔ معلوم ہوا کہ بغیر شریعت لائے بھی رسول یا نبی ہوتا ہے۔ کیونکہ تینوں رسول تورات پر عامل تھے (ii)"فَقَالُوْٓا ان تینوں نے کہا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ کہ ہم تینوں رسول ہیں تمہاری طرف"۔ **19**۔ اپنی شامت اعمال کی وجہ سے کوئی عذاب یا مصیبت دیکھی ہو گی تو اس کو نبی کی بد شگونی بنا لیا۔ (نیز دیکھیں 6:43) حالانکہ عذاب یا مصیبت لانے سے یہ بھی غرض ہوتی ہے کہ وہ تضرع اور توبہ کی طرف توجہ کریں۔ **20**۔اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ: کیا یہ بدشگونی کی باتیں اس لئے کرتے ہو کہ تمہیں نصیحت کی جاتی ہے۔ طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ: تمہاری شومئ قسمت تمہارے بداعمال کی وجہ سے ہے۔ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ: طائر سے مراد انسان کے اپنے اعمال ہیں۔ (دیکھئے 17:14)(ii)۔

فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ
تو جھٹلایا انہوں نے ان دونوں کو پس قوت دی ہم نے ساتھ تیسرے کے پس کہا انہوں نے یقیناً ہم طرف تمہاری
مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ
بھیجے ہوئے ہیں انہوں نے کہا نہیں تم مگر انسان مانند ہماری اور نہیں
اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۶﴾
اتاری رحمٰن نے کوئی چیز نہیں تم مگر جھوٹ بولتے
قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَا
انہوں نے کہا رب ہمارا جانتا ہے کہ یقیناً ہم طرف تمہاری البتہ بھیجے ہوئے ہیں اور نہیں
عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ
ذمہ ہمارے مگر پہنچا دینا کھول کھول کر انہوں نے کہا یقیناً ہم نے شگونی لی تم سے
لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ
البتہ اگر نہ باز آؤ گے تم ضرور سنگسار کریں گے ہم تم کو اور ضرور پہنچے گا تم کو طرف سے ہماری عذاب
اَلِيْمٌ ﴿۱۹﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ
دردناک انہوں نے کہا بدشگونی تمہاری تمہارے ساتھ ہے کیا اگر نصیحت کئے گئے تم بلکہ
اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ
تم لوگ حد سے نکل جانے والے ہو اور آیا کنارے پرلے سے شہر کے
رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۱﴾ ۙ
ایک آدمی دوڑتا ہوا اس نے کہا اے قوم میری پیروی کرو بھیجے ہوؤں کی
اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾
پیروی کرو ان کی جو نہیں مانگتے تم سے مزدوری اور وہ راہ پائے ہوئے ہیں

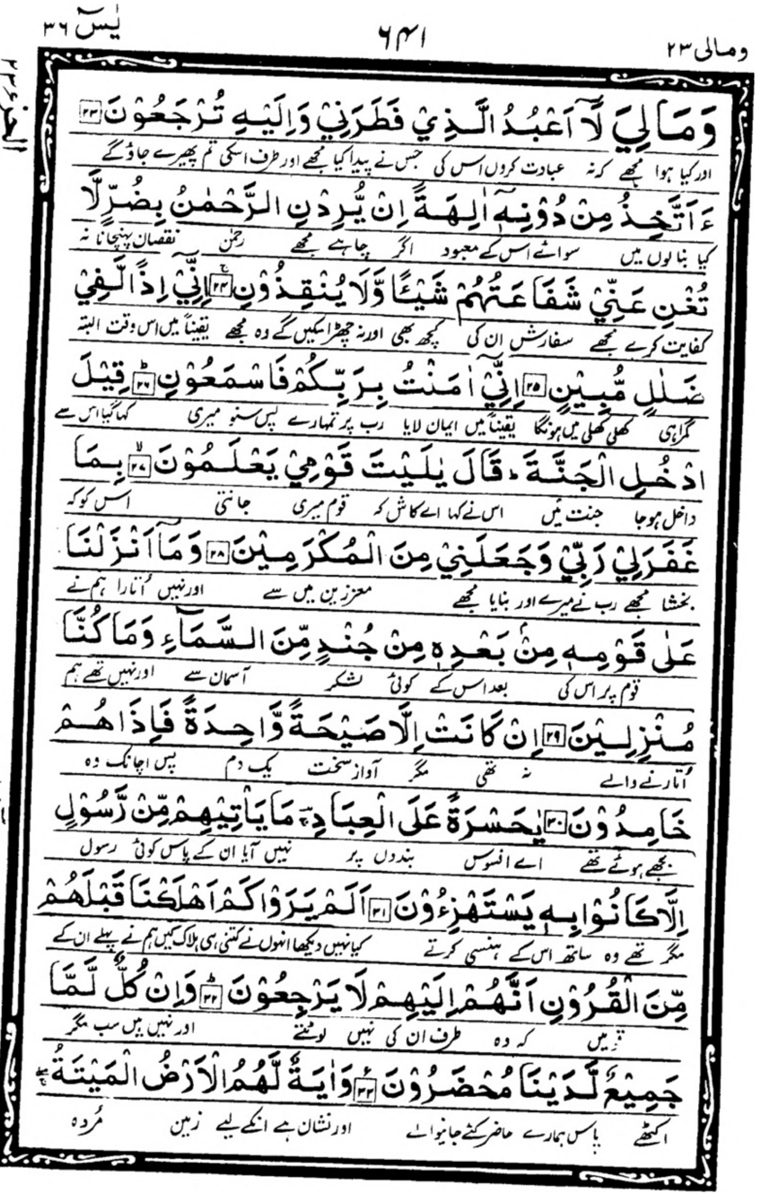

وَمَا لِيَ لَآ أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ٢٢
ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِ آلِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا
تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنقِذُونِ ٢٣ إِنِّي إِذًا لَّفِي
ضَلَالٍ مُّبِينٍ ٢٤ إِنِّي آمَنتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ٢٥ قِيلَ
ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ٢٦ بِمَا
غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ٢٧ وَمَا أَنزَلْنَا
عَلَىٰ قَوْمِهِ مِن بَعْدِهِ مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا
مُنزِلِينَ ٢٨ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ
خَامِدُونَ ٢٩ يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ
إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ٣٠ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم
مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ٣١ وَإِن كُلٌّ لَّمَّا
جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ٣٢ وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ

25۔ یعنی اگر میں بھی معبودانِ باطلہ کی پیروی کروں تو کھلی گمراہی میں پڑ جاؤں گا۔ **27**۔اسے زندگی ہی میں جنت کی بشارت مل گئی تھی۔ جیسے عشرہ مبشرہ کو ملی تھی۔ **28**۔آیت 27اور 28 دونوں ایک ہی فقرہ ہے یعنی کاش میری قوم جانتی (اس بات کو) کہ خدا نے مجھے بخش دیا ہے اور مجھے معزز لوگوں میں رکھا ہے۔ یا اس کو بہشت میں بھی قوم کی خیر خواہی رہی کہ اگر ان کو میرا حال معلوم ہو جائے تو سب ایمان لائیں۔ "Oمؤمن کو فوت ہو جانے کے بعد بِلا توقّف بہشت میں جگہ ملتی ہے۔ جیسا کہ ان آیات سے ظاہر ہو رہا ہے"۔(ازالہ اوہام ص 354)۔ **29**۔ "آسمان سے (ان کو تباہ کرنے کے لئے) کوئی لشکر نہیں اتارا (ii)" اور نہ اتارنے والے تھے ہم (کسی کو)۔ یہ فرمایا اس قوم کی تحقیر کے لئے۔ آسمان سے فرشتے اتر کر منکرین کو ہلاک نہیں کرتے، بلکہ اللہ تعالیٰ زمین ہی سے ان کی تباہی کے سامان پیدا کر دیتا ہے جیسے زلزلہ، آتش فشاں پہاڑ کا پھٹنا، پانی کا سیلاب، تند ہوا، مہلک بیماری، جنگ وجدل وغیرہ جیسا کہ اس سے اگلی آیت میں بیان ہوا ہے۔ "اسلامی جنگوں میں ملائکہ کا نزول صرف مؤمنوں کے دلوں کو تقویت دینے کے لئے ہوتا ہے۔ اور دشمنوں کے دلوں میں رعب ڈالنے کے لئے نہ کہ کافروں سے جنگ کرنے کے لئے (iv)" (حوادثات طبعی، یا عذاب الٰہی)۔ **30**۔ خَامِدُوْنَ: وہ بجھ کر (راکھ) ہو گئے۔ **31**۔ "Oصادق نبی کی نشانی یہ ہے کہ اس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے"۔ **32**۔ قُرُوْن: نسلیں۔ قومیں جو ان کی طرف واپس نہیں لوٹتے۔ دوسرا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے: "انہوں نے رسولوں کی طرف رجوع نہیں کیا تھا۔ یا ان پر ایمان نہیں لائے تھے (ح)"۔ مشرکین مکہ کا بھی ایسا ہی انجام ہو سکتا ہے۔ **33**۔ سب اللہ کے پاس اکٹھے ہوں گے قیامت کے دن جہاں ان کے کردہ اعمال کا حساب کتاب ہو گا۔

اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَجَعَلْنَا
کو زندہ کیا ہم نے جسے اور نکالے ہم نے اس سے دانے پس اس سے وہ کھاتے ہیں اور بنائے ہم نے
فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ
اس میں باغات کھجوروں اور انگوروں کے اور جاری کئے ہم نے اس میں
الْعُيُوْنِ ﴿٣٥﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ
چشمے تاکہ وہ کھاویں پھل اس کے اور اس سے کہ بنایا ہے جسے انکے ہاتھوں نے
اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٦﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا
کیا پھر نہیں شکر کرتے وہ پاک ہے وہ جس نے پیدا کئے جوڑے سب کے سب
مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٧﴾
اس سے جو اگاتی ہے زمین اور خود ان سے اور اس سے جو نہیں وہ جانتے
وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۖۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿٣٨﴾
اور نشان ہے ان کے لیے رات ہم کھینچ نکالتے ہیں اس سے دن پس اچانک وہ اندھیرے والے ہوتے ہیں
وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
اور سورج چلتا ہے مقرر جگہ پر اپنی یہ اندازہ ہے غالب بہت
الْعَلِيْمِ ﴿٣٩﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ
علم والے کا اور چاند کہ ہم نے مقرر کردیں اسکی منزلیں یہانتک کہ ہو جاتا ہے مانند شاخ کھجور
الْقَدِيْمِ ﴿٤٠﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ
پرانی کے نہیں سورج کہ ممکن ہو واسطے اس کے کہ پکڑ لیوے چاند کو
وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤١﴾ وَ
اور نہ رات آگے نکلنے والی ہے دن سے اور سب آسمان میں تیرتے ہیں اور
اٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿٤٢﴾
نشان ہے انکے لیے کہ ہم نے سوار کیا نسل کو ان کی کشتی بھری ہوئی میں
وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ
اور پیدا کیا ہم نے ان کیلئے مانند اس کی جس میں وہ سوار ہوتے ہیں اور اگر ہم چاہیں غرق کردیں انہیں

34۔اسی طرح روحانی طور پر مردہ لوگوں میں زندگی کی روح پھونکنے کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کو بھیجتا ہے۔ **36**۔وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ کے معنٰی یہ بھی ہو سکتے ہیں "اور یہ پھل وغیرہ ان کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے نہیں ہیں (بلکہ ہم نے بنائے ہیں)"۔اور دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ پھل بھی کھائیں جو ان کے ہاتھوں کی کمائی ہیں یا ان پھلوں اور اناج وغیرہ سے جو کھانے تم بناتے ہو وہ کھاؤ۔مِنْ ثَمَرِهٖ میں ہٖ سے مراد باغ ہے۔ **37**۔انسانوں، جانوروں، نباتات بلکہ بعض غیر جانداروں میں بھی جیسے بجلی، مقناطیس، ایٹم کے ذرات وغیرہ میں اللہ تعالیٰ نے سب میں جوڑے بنائے مثلاً مقناطیس کے دو سرے آپس میں متضاد خاصیت کے حامل ہوتے ہیں۔ایک سرا مثبت (+) اور دوسرا سرا منفی (-) خاصیت رکھتا ہے۔بجلی اور ایٹم کے ذرّات میں بھی مثبت (+) اور منفی (-) ذرات پائے جاتے ہیں۔وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ: ترجمہ "اور اس سے جو نہیں وہ جانتے" آنحضرتؐ کے زمانہ میں یہ باتیں معلوم نہ تھیں۔(یعنی مقناطیس، بجلی، ایٹم وغیرہ) اور بھی چیزیں ہوں گی جن کا ابھی ہم کو علم نہیں ہے۔ **39**۔"سورج کے مستقر سے مراد اس کا انتہاء سَیر بھی لیا گیا ہے یعنی یہ سورج مع اپنے سارے نظام کے کسی مقررہ جگہ کی طرف جا رہا ہے۔سائنس کی موجودہ تحقیقات اس کی تائید کرتی ہے کہ یہ سب کائنات اپنے دائرہ میں چکر لگانے کے علاوہ ایک نامعلوم سمت کی طرف رواں بھی ہے (ح)"۔عزیز و علیم (خدا)۔ **40**۔"سورج کے گرد زمین اور زمین کے گرد چاند کی گردشوں کے نتیجہ میں لوگوں کو چاند پہلے ہر رات بڑھتا ہوا اور پھر پندرھویں رات سے گھٹتا ہوا ہر روز نظر آتا ہے۔حتیٰ کہ ایک ماہ پورا ہو جانے پر ہلال (نیا چاند) نکلتا ہے تو مڑی ہوئی درخت کی پتلی ٹہنی کی مانند نظر آتا ہے (ii)"۔ **41**۔چاند کو بھی طاقت نہیں کہ وہ سورج کے قریب چلا جائے کیونکہ اس صورت میں بھی تباہی آجاتی ہے۔کروڑوں اربوں نظام ہائے شمسی (ہر نظام شمسی میں سورج، اور زمینیں اور چاند ہوتے ہیں) اپنے اپنے مدار ہی میں رہتے ہوئے گردش کرتے ہیں اور قدرت خداوندی سے ان میں تصادم نہیں ہونے پاتا۔"اس سے معلوم ہوا کہ اجرام سماوی میخوں کی طرح کسی ٹھوس چیز میں جڑے ہوئے نہیں ہیں بلکہ کسی رقیق چیز (خلا یا space) میں گردش کر رہے ہیں۔یہ پُر حکمت تعلیم اس اُمّی کی ہے جو آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے دنیا میں آیا اور آج سائنس اپنی بے شمار تحقیقات کے بعد اس کی صداقت کو تسلیم کرتی ہے (ح)"۔ **42تا43**: ہم اس کی نسل کو بھری ہوئی کشتیوں میں اٹھائے پھرتے ہیں۔اور ایسے ہی دوسری قسم کی سواریاں بھی پیدا کی ہیں جیسے گھوڑے، خچر، گدھے، اونٹ، ہاتھی وغیرہ۔یا پیدا کریں گے جیسے ریل گاڑی، موٹریں، ہوائی جہاز وغیرہ۔

فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَ
پس نہ ہو کوئی فریاد رس ان کے لیے اور نہ وہ چھڑائے جائیں گے سوائے رحمت کے طرف سے ہماری اور
مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ
فائدہ پہنچانے کیلئے ایک وقت تک اور جب کہا جاتا ہے ان کو ڈرو اس سے جو آگے ہے تمہارے
وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ
اور جو پیچھے ہے تمہارے تاکہ تم رحم کئے جاؤ اور نہیں آتا انکے پاس کوئی نشان
مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا قِيْلَ
نشانوں میں سے انکے رب کے مگر ہوتے ہیں اس سے اعراض کرنے والے اور جب کہا جاتا ہے
لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
انھیں خرچ کرو اس سے جو دیا تم کو اللہ نے کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ
ان لوگوں کو جو ایمان لائے کیا کھلاویں ہم ان لوگوں کو اگر چاہتا اللہ کھلا دیتا انہیں نہیں
اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ
تم مگر گمراہی کھلی کھلی میں اور وہ کہتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً
اگر ہو تم سچے نہیں انتظار کرتے مگر تیز آواز ایک دم کا
تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً
جو پکڑے انہیں اور وہ جھگڑتے ہوں گے پس نہ طاقت رکھیں گے وصیت کرنے کی
٣ ع ١٨ ٢ وَّلَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ
اور نہ طرف اپنے گھروں کی لوٹیں گے وہ اور بجایا جائے گا بگل پس اچانک وہ
مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ
قبروں سے طرف اپنے رب کی دوڑیں گے کہیں گے اے افسوس ہم پر کس نے
بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ
اُٹھایا ہم کو خوابگاہ سے ہماری یہ وہ ہے جس کا وعدہ کیا تھا رحمٰن نے اور سچ کہا تھا

44۔ صَرِيْخَ: (مدد کے لئے) پکار۔ **45**۔ اگر اللہ کی رحمت ان کو بچائے رکھے تو وہ ایک مدت تک دنیوی فوائد اٹھاتے رہیں گے۔ **46**۔ اِتَّقُوْا: بچو پاداشِ اعمال سے یعنی گزشتہ کے کردہ بد اعمال کے لئے توبہ اور آئندہ کے لئے دعا کے ذریعہ سے (ii)۔ تُرْحَمُوْنَ کے بعد فقرہ یوں مکمل ہو گا: تو وہ منہ موڑ لیتے ہیں جیسا کہ اگلی آیت کے آخر میں آیا ہے۔ "ڈرو اس سے جو آگے ہے تمہارے اور جو پیچھے ہے"۔ کا مطلب ہے "Oجو عذاب تمہارے سامنے ہے اور جو عذاب پیچھے آنے والا ہے۔" "آگے اور پیچھے کا عذاب سے یہ بھی مراد ہے کہ دنیوی عذاب اور آخرت کا عذاب۔ اِتَّقُوْا: تقویٰ اختیار کرو تا مصائب سے محفوظ رہو۔ "Oنیک کو کچھ غم نہیں گو بڑا گرداب ہے"۔ **48**۔ حقوق العباد ادا نہ کرنے کے بہانے سے یہ عذر پیش کرنا کہ اللہ کی تقدیر ہی ایسی ہے صریح گمراہی ہے۔ مگر اپنے فائدے کے لئے لالچ پر دوڑتے وقت یہ حوالہ یاد نہیں رہتا۔ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ: کا ترجمہ دو طرح سے ہو سکتا ہے: 1۔ کفار کہتے ہیں تم تو (خدا کی مرضی کے خلاف تعلیم دے کر) کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہو۔ 2۔ کفار کو کہا کہ: تم نے نہ خدا کا کہا مانا اور نہ ہی مخلوق سے ہمدردی کی۔ تم صریح گمراہی میں ہو۔ یعنی کافر لوگ نہ اللہ کی بات مانتے ہیں اور نہ غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔ کیسی کھلی گمراہی میں ہیں۔ **49**۔ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ: اس (عذاب کا) وعدہ کب (پورا ہو گا) یا حق کا غلبہ اور باطل کی تباہی کب ہوں گے۔ فرمایا ناگہانی طور پر ہوں گے۔ یا قیامت کب آئے گی۔ **50**۔ فرمایا قیامت اچانک آ جائے گی جبکہ وہ اپنے دنیوی معاملات میں باہم جھگڑ رہے ہوں گے اور آنے والے عذاب کی طرف ان کا خیال بھی نہ ہو گا۔ صَيْحَةً: ہولناک تند آواز۔ **51**۔ تَوْصِيَةً: وصیت کرنا۔ کسی کام کرنے کی نصیحت کرنا۔ جیسے معرکہ بدر میں ہوا جب مکہ کے بہت سے سردار آناً فاناً مارے گئے اور واپس مکہ جا کر وصیت تک نہ کر سکے۔ **52**۔ نُفِخَ: پھونکا جائے گا۔ بجایا جائے گا (بگل)۔

الْمُرْسَلُوْنَ ۝٥٢ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ
رسولوں نے نہیں ہے وہ مگر تند آواز یک دم پس اچانک وہ
جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝٥٣ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا
سب کے سب پاس ہمارے حاضر کئے جانیوالے ہونگے پس آج نہ ظلم کیا جائیگا کوئی نفس کچھ بھی
وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٥٤ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ
اور نہ تم بدلہ دیئے جاؤ گے مگر اس کا جو تھے تم کرتے یقیناً رہنے والے جنت کے
الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝٥٥ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى
آج شغلوں میں مزے پا رہے ہونگے وہ اور بیویاں ان کی سایوں میں
الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝٥٦ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا
تختوں پر تکیہ لگانے والے ہوں گے ان کے لیے اس میں میوہ ہوگا اور ان کیلئے ہوگا جو وہ
يَدَّعُوْنَ ۝٥٧ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝٥٨ وَامْتَازُوا
مانگیں گے سلام کہا جائیگا طرف سے رب بہت رحم کرنے والے کی۔ اور جدا ہو جاؤ
الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝٥٩ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ
آج اے مجرمو! کیا نہیں تاکیدی حکم بھیجا تھا میں نے طرف تمہاری اے بنی آدم
اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٦٠ وَّاَنِ
کہ نہ عبادت کرنا تم شیطان کی یقیناً وہ تمہارا دشمن ہے کھلا کھلا اور یہ کہ
اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝٦١ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ
عبادت کرو میری یہ راہ ہے سیدھی اور یقیناً گمراہ کیا اس نے تم میں سے
جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝٦٢ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ
مخلوق بہت کو کیا پھر نہیں ہو تم سمجھتے یہ ہے جہنم جس کا
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝٦٣ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝٦٤
تھے تم وعدہ دیئے جاتے داخل ہو اس میں آج بسبب اسکے کہ تھے تم کفر کرتے
اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ
آج ہم مہر کر دیں گے مونہوں پر ان کے اور باتیں کریں گے ہم سے ہاتھ ان کے اور گواہی دینگے

وقف غفران

56۔ فٰکِهُوْنَ: فَاکِهَةٌ: پھل۔ فَکَاهَةٌ: اُنس والوں کے ساتھ مزاح کی باتیں کرنا۔ فَاکِهَةٌ: پھل کھانے والا۔ مزاح کرنے والا۔ تَفَکَّهَ: وہ خوش ہوا۔ متعجب ہوا۔ (ح)۔ فَاکِهُوْنَ: خوش مزاجی سے باتیں کرتے ہوں گے (فَرِحُوْنَ)۔ "فِیْ شُغُلٍ: جنتی لوگ اس دن ایک اہم کام (ذکر الٰہی) میں مشغول ہوں گے (ii)" اہم کے معنٰی شُغُلٍ کی تنوین کی وجہ سے بنتے ہیں جو بڑی یا اہم چیز کے لئے بولا جاتا ہے (ii)۔ 59۔ سَلٰمٌ: سلامتی (ہو تم پر ہر لحاظ سے)۔ 60۔ اے مجرمو (تم مؤمنوں سے) الگ ہو جاؤ (30:15) (30:44)۔ 61۔ خدا تعالیٰ نے بنی آدم کو شیطان سے خبر دار کیا تھا (7:23)۔ 63۔ اَضَلَّ: اس نے گمراہ کیا یعنی شیطان نے (7:28)۔ 66۔ "دنیا میں بھی جیسے بعض بیماریوں کا اثر جسم پر ظاہر ہو جاتا ہے مثلاً آتشک کے مریض کے ناک اور حلق پر اس مرض کا اثر ظاہر ہوتا ہے گویا جسم بول کر کہہ دیتا ہے کہ اس شخص نے زنا کیا ہے (ii)" آیت 41:21 میں ہاتھ پاؤں کے علاوہ کان اور آنکھیں اور چمڑے بھی گواہی دیں گے آیا ہے۔ رِکارڈ کئے گئے ویڈیو ٹیپ کی طرح سب کچھ دکھایا جائے گا۔

وما لی ۲۳ ۶۴۵ یٰسٓ ۳۶

اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى
اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَلَوْ
نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا
وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا
يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ
اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ
الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا
عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنٰهَا
لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ
وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَ
هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا

67۔ اگر ہم ان کی آنکھوں کو مسخ کر دیں تو وہ آگے جانے والے راستہ کو نہ دیکھ سکیں گے اور نہ ہی پیچھے لوٹنے والے راستہ کو۔ **68**۔ "اگر ہم انہیں ان کے گھروں میں ہی مسخ کر دیں" (ابن عباسؓ) تو وہ آگے جانے والے راستہ کو نہ دیکھ سکیں گے اور نہ پیچھے لوٹنے والے راستہ کو کیونکہ وہ دنیا میں آنکھیں رکھتے ہوئے بھی حق راستے کو پہچاننا ہی نہ چاہتے تھے۔ اسی طرح عرب کے کفار کی طاقت مسخ کر دی گئی۔ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ: "ان کو گھروں ہی میں ہلاک کر دیں گے (ابن عباسؓ۔)"۔ **69**۔ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ: ہم اس کی (ساخت) کو اُلٹا کرتے ہیں۔ یعنی سخت بڑھاپے میں انسان کی حالت بچوں جیسی ہو جاتی ہے۔ ہر حصہ میں جسم کمزور پڑ جاتا ہے۔ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ: کیا وہ عقل سے کام نہیں لیتے کہ اللہ تعالیٰ جو ایسا کر سکتا ہے وہ انسان کو دوبارہ زندہ کیوں نہ کر سکے گا۔ "اسی طرح قوموں، سلطنتوں، عظمتوں کا عروج و زوال بھی ایک قانون کے ماتحت ہے جیسے بنی اسرائیل کا عروج و زوال ہوا(ii)"۔ **70**۔ کفار آنحضرتؐ کو بَلْ هُوَ شَاعِرٌ بھی کہتے تھے (21:6) اور اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ (52:31)۔ فرمایا وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ (69:42) وَ يَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ (37:37)۔ ان سب آیات میں بیان ہوا ہے کہ کفار آنحضرتؐ کو شاعر کہا کرتے تھے۔ یعنی شاعروں کی طرح مبالغہ آمیزی اور انہونی باتیں کرتا ہے۔ اس کے جواب میں فرمایا کہ یہ رسول شاعر نہیں ہے کہ خیالی قلعے ہوا میں بناتا ہے بلکہ پاک روحانی اور اخلاقی تعلیم دیتا ہے۔ حکمت اور شرف عطاء کرتا ہے۔ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ: اور نہ ہی یہ کام اس کی شان کے مطابق تھا(ii)۔

71۔ مَنْ كَانَ حَيًّا: جو زندہ ہے یعنی سوچ سمجھ والا انسان جو حق کو پہچانتا ہے۔ يَحِقَّ الْقَوْلُ: یعنی فردِ جرم لگے۔ جرم ثابت ہو گا کافروں کا اور ان کی پاداش ہو گی قرآن مجید کے قانون کے ذریعہ سے۔ **72**۔ ہم نے (خدا نے) اپنے ہاتھوں سے بنائے چار پائے یعنی اللہ نے خود بنائے چار پائے اور پھر تم کو ان کا مالک بنا دیا تا اُن سے فوائد حاصل کرو۔ **74**۔ فِيْهَا: ان چار پایوں میں جن سے ہم فوائد حاصل کرتے ہیں۔ ان پر سواری کرتے ہیں۔ ان کا گوشت کھاتے ہیں۔ ان کا دودھ پیتے ہیں۔ ان کی کھالوں سے جوتے اور خیمے بناتے ہیں۔ ان کے بالوں سے اون بنتی ہے اور ان سے کھیتی باڑی کا کام بھی لیتے ہیں۔ ان کی ہڈیوں سے کھاد بنتی ہے۔ پھر بھی لوگ ناشکرے ہیں۔ **76**۔ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ: بلکہ یہ لوگ اُلٹے ان (بتوں) کے لئے حاضر باش لشکر بنے ہوئے ہیں۔ یعنی مشرک لوگ بتوں کی حفاظت کرتے ہیں چہ جائیکہ بُت ان لوگوں کی حفاظت کرتے ہوں۔ "یہ بھی معنیٰ یا ترجمہ ہو سکتا ہے: کہ یوم حساب میں معبودانِ باطلہ ان مشرکوں کے خلاف گواہی دینے کے لئے بصورتِ لشکر حاضر کئے جائیں گے۔ مگر مشرکوں کی کوئی مدد نہ کرے گا(ii)"۔

نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا
ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں کیا نہیں دیکھا انسان نے کہ ہم نے
خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ
پیدا کیا اُسے نطفہ سے پھر جھٹ وہ جھگڑنے والا ہے کھلا کھلا اور بیان کرنے لگا
لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ
ہمارے لیے مثال اور بھول گیا اپنی پیدائش کہنے لگا کون زندہ کریگا ہڈیاں جبکہ وہ
رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ
بوسیدہ ہوں گی تو کہدے زندہ کریگا وہ جس نے پیدا کیا تھا انھیں پہلی بار اور وہ ہر
خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ
پیدائش کا خوب علم رکھنے والا ہے وہ جس نے بنائی تمہارے لیے درخت سبز سے
نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ
آگ پھر تم اس سے آگ جلاتے ہو کیا نہیں ہے وہ جس نے پیدا کئے
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ
آسمان اور زمین قادر اس پر کہ پیدا کرے مانند ان کی کیوں نہیں
وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ
جبکہ وہی بہت پیدا کرنے والا بہت علم والا ہے سوائے اسکے نہیں کہ حکم اسکا جب چاہے کوئی چیز یہ کہ کہتا ہے
لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ
اسے ہوجا پس وہ ہوجاتی ہے پس پاک ہے وہ کہ ہاتھ میں جس کے بادشاہی ہے ہر
شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾
چیز کی اور طرف اسکی تم لوٹائے جاؤ گے

وقف غفران — ع ۵

77۔ کفار کا آپ کو شاعر، مجنون، ساحر کہنا اور منصوبے بازیاں کرنا اللہ کو خوب معلوم ہے۔ وہ ان سے نپٹ لے گا۔ 78۔ خَصِيمٌ مُّبِينٌ: (وہ حق کے خلاف) جھگڑتا ہے۔ 79۔ مشرکوں کا ایک سردار اُبی بن خلف کسی مردے کی ایک بوسیدہ ہڈی لے کر حضورؐ کے پاس آیا اور ہڈی توڑ کر اس کے اجزاء کو ہوا میں منتشر کر کے کہنے لگا کہ بتاؤ ان ہڈیوں کو کون زندہ کر سکے گا۔ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا: "ہمارے لئے مثال بیان کرنے لگا۔ یعنی ایسا انسان یہ سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ جو انسان کا خالق ہے وہ بھی انسانوں کی طرح عاجز ہے کہ بوسیدہ ہڈیوں کو پھر سے زندہ انسان نہیں بنا سکتا۔ حالانکہ خدا نے ہم سب کو ایک معمولی قطرہ (نطفہ) سے اشرف المخلوقات انسان بنا دیا۔ وہ بوسیدہ ہڈیوں سے پھر زندہ انسان کیوں نہیں بنا سکتا"۔ 80۔ كُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ: اللہ تعالیٰ ہر قسم کی مخلوق کو پیدا کرنے کا علم رکھتا ہے۔ 81۔ پچھلے زمانے میں دو پتھروں کو آپس میں رگڑ کر چنگاریاں پیدا کی جاتی تھیں جو نرم گھاس پھوس یا روئی کو جلا کر آگ پیدا کر دیتی تھیں۔ ایک اور طریق یہ تھا کہ نرم لکڑی کے بلاک میں ایک چھوٹا سا گڑھا کھود کر اس میں ایک سخت لکڑی کا ڈنڈا تیزی سے گھماتے تھے جس کی وجہ سے نرم لکڑی سلگنے لگ جاتی تھی۔ پھر پھونکیں مار مار کر آگ حاصل کی جاتی تھی۔ اسی طرح بعض درختوں کی ٹہنیاں آپس میں رگڑ کھا کھا کر بھی جل جایا کرتی تھیں۔ آسمانی بجلی سے بھی گھاس اور درخت وغیرہ جل جاتے ہیں۔ آج کل بھی جنگلوں میں آگ لگ جاتی ہے۔ 82۔ مِثْلَهُمْ: هُمْ کی ضمیر انسانوں کی طرف ہے نہ کہ زمین و آسمان کی طرف یہ ضمیر ہے یعنی ان لوگوں کو پھر سے زندہ کر دے آخرت میں ان کے حساب کتاب کے لئے۔ 84۔ تُرْجَعُونَ: تم سب لوٹائے جاؤ گے (اللہ کی طرف)۔ یعنی انسانوں کی روحیں اللہ کی طرف لوٹائی جاتی ہیں جبکہ جسم مٹی میں مل جاتا ہے۔

سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۱)
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا (۲) فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا (۳) فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا (۴)
اور قسم ہے باندھنے والیوں کی اچھی طرح صف پھر ڈانٹنے والوں کی اچھی طرح پھر پڑھنے والیوں کی نصیحت نامہ
اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ (۵) رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
یقیناً معبود تمہارا ایک ہے رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو
بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ (۶) اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا
درمیان ہے ان دونوں کے اور رب ہے مشرقوں کا یقیناً ہم نے زینت دی آسمان ورلے کو
بِزِيْنَةِ ِۨالْكَوَاكِبِ (۷) وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ (۸) لَا
ساتھ زینت کے ستاروں کی اور بغرض حفاظت کے ہر شیطان سرکش سے نہیں
يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ (۹)
کان رکھتے وہ طرف جماعت اعلیٰ کے اور وہ پھٹکارے جاتے ہیں ہر طرف سے
دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ (۱۰) اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
دھکے دیکر اور واسطے ان کے عذاب ہے لازمی مگر جو اچک کر لیا گیا اچکنا ایک بار
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ (۱۱) فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا
تو پیچھے لگتا ہے اسکے شعلہ چمکتا ہوا بس پوچھ ان سے کیا وہ سخت ہیں پیدائش میں
اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ (۱۲) بَلْ
یا جو پیدا کئے ہیں ہم نے یقیناً پیدا کیا ہم نے انہیں کیچڑ لیسدار سے بلکہ
عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ (۱۳) وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ (۱۴) وَاِذَا رَاَوْا
تعجب کیا تونے اور وہ ٹھٹھا کرتے ہیں اور جب وہ نصیحت کئے جاتے ہیں نہیں نصیحت پکڑتے اور جب دیکھتے ہیں

منزل ۶

37-سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰت (مکی)

2-اس 37ویں سورۃ کی آیت نمبر 166 میں فرشتے خود اپنے متعلق کہتے ہیں کہ وَّ اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ: فرشتے صف بستہ ہیں۔ 3-ڈانتے ہیں: فرشتے حوادثِ طبعی کے ذریعہ سے۔ اور آفاتِ تاریخی سے، برے کام کرنے والوں کو۔ 4-پڑھتے ہیں ذکر یعنی وحی والہام لے کر آتے ہیں۔ قرآن مجید بھی ذکر ہے۔ 5-قرآن (ذکر) کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ معبود حقیقی ایک ہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ۔ آیات 2تا5 میں یہ ذکر ہوا ہے کہ: فرشتے اللہ کا کلام سننے کے لئے صف بستہ ہو کر کھڑے ہوتے ہیں اور پھر شیطانوں یعنی برے کام کرنے والے لوگوں کو حوادث طبعی کے ذریعہ سے جھڑکتے ہیں۔ الہام لے کر بھی آتے ہیں۔ پھر کلام الٰہی کی تلاوت کرتے ہیں کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ 6-رَبُّ الْمَشَارِقِ: مشرقوں کا مالک: سورج ہر روز ایک علیحدہ نقطہ سے طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ اپنے ایک سال کے 365 دنوں میں اس طرح بہت سے مشارق اور مغارب بن جاتے ہیں۔ تمام مشرقوں یا نوروں کا منبع رب تعالیٰ ہے۔ کائنات عالم میں زمین کی مانند بے حد و حساب دیگر بھی اجرام فلکی موجود ہیں ان کے بھی مشارق اور مغارب ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہیں۔ 7-سَمَاءُ الدُّنْيَا: وہ بلندی جو ہماری حدِ نگاہ ہے۔ 8-مَارِد: سرکش۔ 9-"یعنی یہ شیاطین ملائکہ کرام کی باتیں نہیں سن سکتے۔ یا اصل حقیقت نہیں پاتے۔ صرف ظاہرًا سنتے ہیں(ii)"-10-کاہن لوگ یا انسان شیاطین اللہ کے الہاموں کو بگاڑ کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی سعی کرتے ہیں مگر اللہ کا عذاب ان کو پکڑ کر کوڑے مار مار کر بھگا دیتا ہے۔ 8تا10۔ اسلام کے آنے کے بعد اب کاہن وغیرہ جو آسمانوں کی خبریں لانے کے دعویدار ہیں ان کو روحانی امور کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ حق تعالیٰ کا شعلہ ان کی اختراعی خبروں کی قلعی کھول دیتا ہے اور وہ ہر طرف سے دھتکارے جاتے ہیں۔ 11۔ "فرشتے یا فرشتہ سیرت لوگ ایسے شیطانوں کا تدارک کرتے ہیں۔ شیاطین کو نیچے گرا دیتے ہیں۔ یعنی کلام الٰہی کو بگاڑ کو پیش کرنے والے ایسے شیاطین لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندے کھڑے کر دیتا ہے جو ان کی سرکوبی کرتے ہیں جس سے ان کا جھوٹ ظاہر ہو جاتا ہے(ii)"-12-اَشَدُّ خَلْقًا: یعنی تمہیں مار کر دوبارہ پیدا کرنا ہمارے لئے مشکل ہے یا کہ زمین وآسمان کی پیدائش مشکل ہے۔ یہ مرنے کے بعد زندہ کرنے کے متعلق سوال کا جواب ہے۔ (40:58)۔ پہلے بھی انسان کو مٹی سے پیدا کیا تھا۔ جب مر کر مٹی ہو جاؤ گے پھر مٹی سے دوبارہ پیدا کرنا کیوں مشکل ہو گا۔ 13۔ تجھ کو خدا کی قدرت کے کرشموں پر تعجب آتا ہے (یا کفار کا ایمان نہ لانے پر) اور کفار کو خدا کے انسان کو دوبارہ پیدا کرنے پر ہنسی آتی ہے (دیکھیں آیت 54)۔

16۔یعنی یہ نبی جادو کی دنیا کی باتیں کرتا ہے کہ مرنے کے بعد پھر زندہ کئے جاؤ گے۔ کردہ اعمال کا حساب کتاب ہو گا اور جنت اور دوزخ ہو گی۔ 17۔ مَبۡعُوۡثُوۡنَ: (دوبارہ زندہ ہو کر) اٹھائے جانے والے ہیں۔ 19۔ دَاخِرُوۡنَ: تم خدا کے مقابلہ میں بے بس ہو گے۔ نیز دیکھیں (27:88) (40:61)۔ 20۔ قیامت خیز زلزلہ کی گڑگڑاہٹ ہو گی اور وہ دیکھتے ہوں گے کہ قیامت برپا ہے۔ 22۔(خدا کہے گا) یہ ہے دن (آخری) فیصلے کا...... 23۔ (اللہ تعالیٰ فرمائے گا فرشتوں کو) اُحۡشُرُوا الَّذِیۡنَ ...... ظَلَمُوۡا: وہ ظالم متکبر حکمران یا سرداران جنہوں نے اللہ اور رسول سے سرکشی کی۔ ان کو اکٹھا کرو۔ وَ اَزۡوَاجَهُمۡ: اور ان کے مشرک ساتھیوں کو جو مشرک سرداروں کے کہنے پر چلتے تھے یعنی بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ سب کو اکٹھا کر کے جہنم کی طرف لے جاؤ۔ "ابن عباسؓ فرماتے ہیں یہاں ازواج سے مراد ان سرداروں کے پیروکار ہیں اور حضرت عمرؓ سے اس کے معنے اَمۡثَالُهُمۡ یعنی ان جیسے مشرک مروی ہیں۔(ح)"۔24۔فَاهۡدُوۡهُمۡ اِلٰی صِرَاطِ الۡجَحِیۡمِ: یعنی ان کو ان کے ٹھکانوں پر پہنچاؤ جہنم میں۔27۔ مُسۡتَسۡلِمُوۡنَ: مطیع ہوں گے۔ ہتھیار ڈال دیں گے۔28۔یَتَسَآءَلُوۡنَ: ایک دوسرے سے پوچھیں گے۔ آپس میں بحث کریں گے۔ (اقرب)۔ 29۔ یَمِیۡن: دائیں طرف سے یعنی خیر خواہی کی راہ سے۔ یا قسم کھا کر اطمینان دلاتے ہوئے آئے دین سے بہکانے کے لئے۔ یا زور اور رعب سے آتے تھے۔ کیونکہ دایاں ہاتھ زور دار ہوتا ہے۔ یا دھوکہ سے آتے ہیں۔ دیکھیں 7:18۔30۔ان کے مزعومہ معبود جواب میں کہیں گے کہ تم بھی تو ایمان نہ لائے تھے۔31۔ نیز دیکھیں 14:23۔

اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶﴾
کوئی نشان ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں نہیں یہ مگر جادو کھلا کھلا
ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَوَ
کیا جب مرجائیں گے ہم اور ہوجائیں گے ہم مٹی اور ہڈیاں کیا یقیناً ہم اٹھائے جانے والے ہیں یا
اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۸﴾ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاِنَّمَا
باپ دادا ہمارے پہلے تو کہہ ہاں اور تم ذلیل ہو گے پس سوائے اسکے
هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا
نہیں کہ وہ ڈانٹ ہوگی ایک دم پس اچانک وہ دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے اے وائے ہم کو
هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۱﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ
یہ ہے دن جزا کا یہ ہے دن فیصلہ کا وہ کہ تھے تم
بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَ ع ۴۲ ۵
جس کو جھٹلاتے اکٹھا کرو ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا اور بیویوں کو ان کی اور
مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى
ان کو جن کی تھے وہ عبادت کرتے سوائے اللہ کے پس لے چلو انہیں طرف
صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۴﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۵﴾ مَا لَكُمْ الربع
راہ دوزخ کی اور کھڑا کرو انہیں یقیناً وہ پوچھے جانیوالے ہیں کیا ہوا تم کو
لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۶﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاَقْبَلَ
کہ نہیں تم مدد کرتے ایکدوسرے کی بلکہ وہ آج گردن نیچے ڈالنے والے ہیں اور متوجہ ہوا
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ
بعض ان کا بعض پر ایکدوسرے سے پوچھیں گے کہیں گے یقیناً تم تھے
تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۰﴾
آتے ہمارے پاس دائیں طرف سے وہ کہیں گے (نہیں) بلکہ نہیں تھے تم ایمان لانے والے
وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا
اور نہ تھا ہمارا تم پر کوئی غلبہ بلکہ تھے تم لوگ

طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿٣١﴾
سرکش پس ثابت ہوگئی ہم پر بات رب کی ہمارے یقیناً ہم البتہ چکھنے والے ہیں

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ
پس گمراہ کیا ہم نے تمہیں یقیناً ہم تھے گمراہ پس یقیناً وہ اس دن عذاب میں

مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾ اِنَّهُمْ
شریک ہوں گے یقیناً ہم اسی طرح کرتے ہیں ساتھ مجرموں کے یقیناً وہ

كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَ
تھے جب کہا جاتا تھا ان کو نہیں کوئی خدا سوائے اللہ کے تکبر کرتے تھے اور

يَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ
وہ کہتے تھے کیا ہم چھوڑنے والے ہیں اپنے معبودوں کو ایک شاعر دیوانے کیلئے (نہیں) بلکہ

جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا
وہ لایا ہے حق اور اس نے تصدیق کی ہے رسولوں کی یقیناً تم البتہ چکھنے والے ہو

الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٩﴾
عذاب دردناک اور نہیں بدلہ دیئے جاؤ گے تم مگر اس کا جو تھے تم کرتے

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾
سوائے بندوں کے اللہ کے مخلصوں کے یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کے لیے رزق ہے معلوم

فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾ عَلٰى
میوے ہیں اور وہ عزت دیئے جائیں گے باغوں نعمتوں کے اوپر

سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾
تختوں کے آمنے سامنے پھرائے جائیں گے ان پر پیالے لطیف شراب کے

بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا
سفید مزیدار پینے والوں کے لیے نہ تو اس میں خرابی ہے اور نہ وہ اس سے

يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾ كَاَنَّهُنَّ
متوالے کئے جائیں گے اور پاس ہوں گی ان کے نیچی رکھنے والیاں نظر کو بڑی آنکھوں والیاں گویا کہ وہ

32۔ ذَآئِقُوْنَ: چکھنے والے ہیں (عذاب الٰہی کو)۔ پس ثابت ہوئی ہم پر بات ہمارے رب کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا قول کہ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ مِنْ مَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ (38:86) پورا ہو گیا۔ ترجمہ: میں (خدا) ضرور بھروں گا جہنم کو تجھ (شیطان) سے اور جنھوں نے تیری پیروی کی۔ نیز 17:64 اور 7:19 دیکھئے۔ **34**۔ فَاِنَّهُمْ: پس وہ سب (مجرم لوگ)۔ **36**۔ "O اِلٰه: وَلَاهُ سے مشتق ہے۔ یعنی ایسا محبوب اور معشوق جس کی پرستش کی جائے۔ "وہ تکبر سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ ماننے سے انکار کر دیتے تھے۔ **38**۔ محمدؐ حق لے کر آیا ہے یعنی قرآن لے کر۔ وہ پہلے مرسلوں کی تعلیم (خدا کی توحید) ہی کی تصدیق کرتا ہے۔ یا ان سب پیشگوئیوں کا مصداق ہے جو پہلے نبیوں نے کی تھیں۔ **41**۔ یعنی مخلصین کے پہلے تمام گناہ معاف ہو گئے تھے۔ ان کو سزا نہ ملے گی۔ **42**۔ "معلوم رزق یعنی جس رزق کی قرآن میں مختلف جگہ پر خبر دی گئی ہے۔ (ii)"(2:26)۔ **43**۔ "فَوَاكِهُ: پھل جوان کے اعمال کی جزاء ہو گی (ii)"۔ **45**۔ عَلٰى سُرُرٍ: تختوں پر (بیٹھے) ہوں گے۔" مُتَقٰبِلِيْنَ: منہ آمنے سامنے ہونے کا یہ مطلب ہے کہ مسلمان آپس میں دشمن نہ ہوں گے اور ایک دوسرے سے منہ نہ پھیریں گے (ii)" بلکہ آپس میں مانوس ہوں گے۔ **46**۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مشرکین کے کمسن بچے جو فوت ہوئے وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے۔ اور مؤمنوں کے بچے اپنے والدین کے ساتھ رہیں گے (حدیث)۔ **48**۔ "لطیف شراب کے پیالے آیت 46"" "ان (مشروبات) میں نہ کوئی نشہ ہو گا اور نہ وہ ان کے اثر سے عقل کھو بیٹھیں گے (iv)"۔ غَوْلٌ: نشہ، خمار۔ يُنْزَفُوْنَ: عقل کھو بیٹھنا۔ **49**۔ دوشیزائیں ہوں گی۔ "نیچے رکھنے والیاں نظر کو" یعنی اپنے شوہر کے سوا کسی اور کی طرف نگاہ نہ کرنے والیاں ہوں گی۔ ان کی بڑی بڑی اور خوبصورت آنکھیں ہوں گی۔ گویا کہ وہ۔

وماليَ ٢٣ ٦٥٠ الصّٰفّٰت ٣٧

بَيۡضٌ مَّكۡنُوۡنٌ ﴿٥٠﴾ فَاَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ يَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿٥١﴾
انڈے ہیں چھپائے ہوئے پس متوجہ ہوں گے بعض ان کے بعض پر ایکدوسرے سے سوال کرینگے
قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ اِنِّىۡ كَانَ لِىۡ قَرِيۡنٌ ۙ﴿٥٢﴾ يَّقُوۡلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ
کہے گا ایک کہنے والا ان میں سے کہ تھا ہمارا ایک ساتھی کہا کرتا تھا کیا یقیناً تو بھی ضرور
الۡمُصَدِّقِيۡنَ ﴿٥٣﴾ ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا
تصدیق کرنے والوں میں سے کیا جب مرجائیں گے اور ہوجائیں گے ہم مٹی اور ہڈیاں کیا یقیناً ہم
لَمَدِيۡنُوۡنَ ﴿٥٤﴾ قَالَ هَلۡ اَنۡتُمۡ مُّطَّلِعُوۡنَ ﴿٥٥﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ
البتہ جزا دیئے جانیوالے ہیں کہا کیا تم جھانکنے والے ہو پس جھانکا تو دیکھا اُسے
فِىۡ سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ ﴿٥٦﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنۡ كِدۡتَّ لَتُرۡدِيۡنِ ۙ﴿٥٧﴾ وَلَوۡلَا
درمیان دوزخ کے کہا قسم ہے اللہ کی یقیناً قریب تھا تو کہ ہلاک کردے مجھے اور اگر نہ
نِعۡمَةُ رَبِّىۡ لَـكُنۡتُ مِنَ الۡمُحۡضَرِيۡنَ ﴿٥٨﴾ اَفَمَا نَحۡنُ بِمَيِّتِيۡنَ ۙ﴿٥٩﴾
ہوتی نعمت رب میرے کی البتہ ہوتا میں (عذاب میں) حاضر کئے جانیوالوں میں سے کیا پس نہیں ہم مرنے والے
اِلَّا مَوۡتَتَنَا الۡاُوۡلٰى وَمَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِيۡنَ ﴿٦٠﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ
سوائے اپنی موت پہلی کے اور نہیں ہیں ہم ہرگز عذاب دیئے جانیوالے یقیناً یہ ہی
الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿٦١﴾ لِمِثۡلِ هٰذَا فَلۡيَعۡمَلِ الۡعٰمِلُوۡنَ ﴿٦٢﴾ اَذٰلِكَ
کامیابی ہے بڑی ایسے (دن) کے لیے پس چاہیئے کہ عمل کریں عمل کرنیوالے کیا یہ
خَيۡرٌ نُّزُلًا اَمۡ شَجَرَةُ الزَّقُّوۡمِ ﴿٦٣﴾ اِنَّا جَعَلۡنٰهَا فِتۡنَةً
بہتر ہے مہمانی یا درخت تھوہر کا یقیناً ہم نے بنایا ہے اسے عذاب
لِّلظّٰلِمِيۡنَ ﴿٦٤﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخۡرُجُ فِىۡۤ اَصۡلِ الۡجَحِيۡمِ ۙ﴿٦٥﴾ طَلۡعُهَا
ظالموں کے لیے یقیناً وہ ایک درخت ہے نکلتا ہے جڑ میں دوزخ کی خوشے اسکے
كَاَنَّهٗ رُءُوۡسُ الشَّيٰطِيۡنِ ﴿٦٦﴾ فَاِنَّهُمۡ لَاٰكِلُوۡنَ مِنۡهَا فَمٰلِـئُوۡنَ
گویا کہ وہ سر ہیں سانپوں کے پس یقیناً وہ کھانیوالے ہیں اس سے پھر بھرنے والے
مِنۡهَا الۡبُطُوۡنَ ؕ﴿٦٧﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمۡ عَلَيۡهَا لَشَوۡبًا مِّنۡ حَمِيۡمٍ ۚ﴿٦٨﴾
اس سے پیٹ پھر یقیناً ان کے لیے اس پر البتہ ملونی ہے گرم پانی کی

50۔انڈے چھپائے ہوئے ہیں۔ حضرت اُمّ سلمہؓ نے حضورؐ سے اس کا مطلب پوچھا تو حضورؐ نے بتایا کہ ان کی نرمی اور نزاکت انڈے کی اس جھلّی کی طرح ہو گی جو چھلکے اور گودے کے درمیان ہوتی ہے۔ ڈھکا ہوا انڈا مَیلا ہونے نہیں پاتا۔ عرب لوگ شتر مرغ کے انڈوں کو سجا کر رکھتے تھے اور خوبصورت عورت کو اس سے تشبیہ دیتے تھے۔ **53**۔ تصدیق کرنے والے اس امر کی کہ جب مر کھپ کر مٹی ہو جائیں گے تو پھر سے زندہ کئے جائیں گے اور حشر نشر، حساب کتاب، جنت اور دوزخ ہوں گی۔ یا (رسولوں نے جو کہا) اسکی تصدیق کرنیوالوں میں سے۔ **55**۔ "کیا تم جھانکنے والے ہو" یعنی یہ جنتی دوسرے جنتیوں سے کہے گا کہ دوزخ میں اس کے کافر ساتھی کو جھانک کر ذرا دیکھو تو کس حال میں ہے۔ **57**۔ (جنتی کہے گا دوزخی کو) قسم ہے اللہ کی دنیا میں قریب تھا کہ تُو مجھے ہلاکت میں ڈال دیتا۔ **59تا60**۔ (یہ جنتی پھر اس دوزخی کو کہے گا) تُو دنیا میں کہا کرتا تھا کہ ہمیں موت کے بعد پھر کبھی موت نہیں ہو گی (بلکہ مٹی ہو کر مٹی میں مل جائیں گے نہ حساب کتاب ہو گا اور نہ ہی جنت دوزخ ہو گی۔) نہ ہی ہمیں عذاب کا سامنا ہو گا۔ اب بتاؤ تمہارا کیا جواب ہے (محذوف ہے)۔ "یہ طنزیہ قول ہے جو مؤمن کافر سے کہے گا (ii)"۔ **61**۔ ترجمہ: "یقیناً (مؤمن کی یہ حالت) بڑی کامیابی ہے(ii)"۔ دوسرا مفہوم:59-61:"O اَفَمَا نَحۡنُ کے جملہ میں ہمزہ استفہام تقریری کے لئے ہے۔ اور اس میں تعجب کے معنٰی پائے جاتے ہیں۔ اور فَ یہاں پر ایک محذوف پر عطف کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اور اس جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ کیا ہم تھوڑے سے اعمال کے باوجود جنت کی نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے اور ہمیں موت نہیں آئے گی۔ یہ اہل جنت کا اس وقت کا سوال ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول سنیں گے كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا هَنِيۡٓـئًا ۢ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ (52:20)۔ جنتیوں کا یہ قول خوشی اور سرور کے طور پر ہو گا۔ "لَا يَذُوۡقُوۡنَ فِيۡهَا الۡمَوۡتَ اِلَّا الۡمَوۡتَةَ الۡاُوۡلٰى (44:57)۔ **62**۔ پس چاہئے کہ ایسے ہی مَقام یا دن (کے حصول) کے لئے (اس کے مناسب حال) عمل کریں۔ **63**۔ قرآن میں دوسری جگہ ہے کہ تھوہر کا درخت گناہ گار جہنمیوں کی خوراک ہو گا۔ (47-44:44)(55-56:53) شجرہ خبیثہ کا پھل بُرا ہو گا ان کے کفر کی بداعمالی کی وجہ سے۔ **64**۔ فتنہ: کفار قرآن میں اس تھوہر کے درخت کا حال سن کر ٹھٹھا کرتے تھے کہ لو بھئی! جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں سبز درخت کیسے اُگ سکتا ہے!۔ فتنہ یعنی آزمائش یا کفر کا موجب۔ **65**۔ "O جہنم کی جڑ سے نکلتا ہے یعنی تکبر اور خود بینی سے پیدا ہوتا ہے جو جہنم کی جڑ ہے۔ شیطان یعنی ہلاک ہونے والا۔ یعنی اس کا پھل (شیطان کا سر۔ ناقل) کھانا ہلاک ہونا ہے"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی)۔ "ظاہر ہے کہ جہنم کی جڑھ میں اُگنے والا درخت اعمال بد کے نتائج ہی کا درخت ہے (ح)" کفر انسان کو جہنم کی تہ میں لے جاتا ہے۔ **66**۔ "شیطانوں (سانپوں) کے سر" تشبیہاً کہا ہے۔ یعنی بد نما، مہلک۔ طَلۡعٌ: تنا۔ stem۔ **67**۔ اَلۡبُطُوۡنُ: (اپنے) پیٹوں میں۔ **68**۔ گرم پانی (ان کے پینے کے لئے) جس سے ان کی انتڑیاں کٹ جائیں گی۔

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاۡاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۹﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ
پھر یقیناً لوٹنا ان کا البتہ طرف دوزخ کی ہے یقیناً انھوں نے پایا اپنے باپ دادا کو

ضَآلِّيْنَ ﴿۷۰﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ
گمراہ پس وہ قدموں پر ان کے دوڑے جاتے ہیں اور یقیناً یقیناً گمراہ ہوگئے

قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۳﴾
پہلے ان سے اکثر پہلوں میں سے اور یقیناً یقیناً بھیجے تھے ہم نے ان میں ڈرانے والے

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۴﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ
پس دیکھ کیسا ہوا انجام ڈرائے ہوؤں کا سوائے بندوں کے اللہ کے

ع۳
الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۶﴾
چنے ہوؤں کے اور یقیناً یقیناً پکارا ہمیں نوح نے پس کیا ہی اچھے (ہم) جواب دینے والے ہیں

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۷﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ
اور نجات دی ہم نے اسے اور گھر والوں کو اس کے گھبراہٹ بڑی سے اور رکھا ہم نے اسکی اولاد

هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى
ہی کو باقی اور چھوڑا ہم نے اس پر پچھلوں میں سلامتی ہو

نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۱﴾
نوح پر تمام دنیا میں یقیناً ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں محسنوں کو

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۳﴾
یقیناً وہ تھا بندوں ہمارے ایمانداروں میں سے پھر غرق کر دیا ہم نے اوروں کو

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۴﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ
اور یقیناً جماعت میں سے تھا اس کی ابراہیم جب وہ آیا اپنے رب کے پاس ساتھ دل

سَلِيْمٍ ﴿۸۵﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۶﴾ اَئِفْكًا
سلامتی والے کے جب کہا اس نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو کس کی تم عبادت کرتے ہو کیا جھوٹ موٹ

اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۸﴾
معبود سوائے اللہ کے تم چاہتے ہو پس کیا گمان ہے تمہارا متعلق رب العالمین کے

69۔ یعنی بہت بھوکے ہوں گے تو ان کو جہنم میں لے جا کر تھوہر کا کھانا اور گرم پانی پیٹ بھرنے کو دیا جائے گا۔ (شَوْبًا: ملونی والا)۔ اور پھر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ **71**۔ اٰثٰرِهِمْ: باپ دادوں کے نقش قدم پر چلنا چاہتے ہیں مگر نئی ہدایت کو قبول نہیں کرتے۔ **74تا75**۔ یعنی وہ (نیک لوگ) ایمان لے آتے ہیں۔ جبکہ بدوں کا انجام برا ہوتا ہے۔ **77**۔ بڑی گھبراہٹ یعنی طوفان سے بچا لیا۔ **78**۔ نوحؑ کے تین بیٹے تھے۔ سام۔ حام۔ یافث۔ **79**۔ یعنی پچھلوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا۔ ان سے نسلی چلی۔ چونکہ نوحؑ کا ایک بیٹا اور نوحؑ کی بیوی نوحؑ پر ایمان نہ لائے تھے وہ اصل یعنی روحانی آل میں نہ تھے۔ (11:46-47) جبکہ مؤمنین یعنی اللہ کے چنیدہ بندوں کو آل میں شامل کیا گیا ہے اگرچہ وہ نوحؑ کی جسمانی ذریت نہ تھے۔ جیسے آنحضرتؐ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے بارے میں فرمایا کہ سلمانؓ ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔ پچھلوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا یعنی قیامت تک مؤمنین ان پر سلام بھیجتے رہیں گے۔ **80**۔ یعنی ان کے بعد ان پر سارے جہاں کے لوگ سلام بھیجتے رہیں۔ **81**۔ جس طرح نوحؑ کی دعاؤں کو قبول کر کے ان کی ذریت باقی رکھ کر پچھلوں میں ان کا ذکر خیر رکھا اور عزت بخشی اسی طرح جو ان کے نمونہ پر چلے گا اس کو بھی ہم انعامات سے نوازیں گے۔ **83**۔ اٰخَرِيْنَ: اوروں کو جو ایمان نہ لائے تھے۔ **84**۔ نوحؑ تشریعی نبی تھے جبکہ ابراہیمؑ ان کی شریعت کے تابع تھے۔ پھر ان کو شریعت عطا ہوئی۔ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى۔ (87:20)۔ **85**۔ (یاد کر) جب وہ آیا اپنے رب کے پاس قلب سلیم کے ساتھ۔ سالم دل یعنی گمراہی اور عیب سے پاک دل یا خلوص دل سے آیا۔

87۔ جھوٹ موٹ کے معبود: بُتوں، ستاروں اور انسانوں کی طرف جھوٹ پر مبنی صفات منسوب کر رکھی ہیں۔ فرمایا: کیا تم اللہ کی بجائے جھوٹے معبودوں کو چاہتے ہو۔

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ﴿٨٩﴾ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ﴿٩٠﴾ فَتَوَلَّوْا

پھر دیکھا اس نے ایک دفعہ ستاروں کو پس کہا یقیناً میں بیمار ہوں پس چلے گئے

عَنْهُ مُدْبِرِينَ ﴿٩١﴾ فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿٩٢﴾

اس سے پیٹھ موڑ کر پس چپکے سے گیا طرف ان کے معبودوں کی پس کہا کیا نہیں کھاتے تم

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ﴿٩٣﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ﴿٩٤﴾

کیا ہوا تمہیں نہیں بات کرتے تم پھر جھکا ان پر مارتا ہوا دائیں ہاتھ سے

فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ﴿٩٥﴾ قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ ﴿٩٦﴾

پس آئے وہ لوگ طرف اسکی دوڑتے ہوئے اس نے کہا کیا تم عبادت کرتے ہو اسکی جسے تم خود تراشتے ہو

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ﴿٩٧﴾ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا

حالانکہ اللہ نے پیدا کیا تمہیں اور جو تم بناتے ہو انہوں نے کہا بناؤ اس کے لیے ایک جگہ

فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ ﴿٩٨﴾ فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ

پھر ڈالدو اسے آگ میں پس چاہی انہوں نے متعلق اسکے مخفی تدبیر پس کردیا ہم نے انہیں

الْأَسْفَلِينَ ﴿٩٩﴾ وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿١٠٠﴾

ذلیل اور اس نے کہا یقیناً میں جانے والا ہوں طرف اپنے رب کی ضرور رہنمائی کریگا میری

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٠١﴾ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ﴿١٠٢﴾

اے رب عطا کر مجھے اولاد نیکوں میں سے پس بشارت دی ہم نے اسے ایک لڑکے بردبار کی

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي

پس جب وہ پہنچا ساتھ اسکے کام کاج (کی عمر) کو کہا اے بیٹے میرے یقیناً میں دیکھتا ہوں خواب میں کہ میں

أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ

ذبح کرتا ہوں تجھے پس دیکھ کیا رائے رکھتا ہے تو اس نے کہا اے باپ میرے کر جسکا تو حکم دیا جاتا ہے

سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ﴿١٠٢﴾ فَلَمَّا أَسْلَمَا

ضرور پائے گا تو مجھے اگر چاہا اللہ نے صبر کرنے والوں میں سے پس جب دونوں نے فرمانبرداری

وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ﴿١٠٣﴾ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ

کی اور اُس نے لٹا دیا اُسے پیشانی کے بل اور آواز دی ہم نے کہ اے ابراہیم یقیناً

89تا90۔ یعنی حضرت ابراہیمؑ کی کافی رات گئے تک بحث ہوتی رہی۔ آخر آپ نے آسمان کی طرف ستاروں کو دیکھ کر معلوم کیا کہ رات بہت گزر چکی ہے۔ تب کہا کہ وقت زیادہ گزر چکا ہے اور اب میں بیماری (یا تھکاوٹ) محسوس کرتا ہوں اس لئے گفتگو کو ختم کرتا ہوں یا وہ لوگ نجوم کی عبادت کیا کرتے تھے اس لئے ستاروں کے متعلق اور بتوں کے متعلق حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ میں سقیم الصدر یعنی ان سے بیزار ہوں۔ **91اور94**۔ یہ لوگ (مشرکین) شہر سے باہر کسی میلے کی جانب چلے گئے تھے۔ تب ابراہیمؑ نے بتوں کو توڑ پھوڑ دیا۔ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ (دائیں ہاتھ سے ضرب لگاتے ہوئے) یعنی زور زور سے مار کر توڑ ڈالا سوائے بڑے بت کے۔ ابراہیمؑ نے پہلے سے ہی بتوں کو توڑنے کا اعلان کر دیا ہوا تھا(21:58)۔ **92**۔ أَلَا تَأْكُلُونَ: ترجمہ: تم کھاتے کیوں نہیں ہو۔ یہ طنزاً فرمایا کیونکہ مشرکین ان بتوں کے آگے کھانے رکھ گئے تھے۔ **95**۔ یعنی بتوں کو ٹوٹا ہوا پا کر وہ لوگ دوڑتے ہوئے ابراہیمؑ کی طرف الزام دینے کو آ گئے۔ **96**۔ قَالَ: (ابراہیمؑ نے کہا)۔ **97**۔ اور جن (بتوں) کو تم بناتے ہو انہیں بھی خدا نے بنایا ہے یعنی بتوں کو جن چیزوں سے تم بناتے ہو وہ بھی خدا کی بنائی ہوئی ہیں اور جن ہاتھ پاؤں سے بناتے ہو وہ بھی خدا کے بنائے ہوئے ہیں۔ **99**۔ كَيْدًا یعنی ظالمانہ تدبیر کا ارادہ کیا مگر خدا تعالیٰ نے ان کی چال کو چلنے ہی نہ دیا اور وہ ناکام رہے۔ كَيْدًا کا لفظ جب اللہ کے لئے آئے تو معنٰی تدبیر کے ہوتے ہیں۔ لیکن جب انسان کے لئے آئے تو اس کے معنٰی چالاکی کے ہوتے ہیں۔ **100**۔ بابل (عراق) میں آگ سے بچ کر جب باپ نے گھر سے نکال دیا تو ابراہیمؑ نے کہا میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں۔ یعنی ارض شام کی طرف۔ **102**۔ حَلِيمٍ: تحمل والا۔ (جو ذبح ہونے کے لئے تیار ہو گیا تھا)۔ اس کو بشارت دی اسماعیلؑ کی پیدائش کی۔ **103**۔ السَّعْيَ: جب وہ اس کے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہو گیا۔ **104**۔ أَسْلَمَا: دونوں نے (خدا کی) فرمانبرداری کی۔ پیشانی کے بل لٹا کر ذبح کرنا چاہا تا بیٹے کی شکل دیکھ کر محبت جوش نہ مارے۔

صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٠٦﴾ اِنَّ
سچ کر دکھایا تو نے خواب یقیناً ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں احسان کرنے والوں کو یقیناً
هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿١٠٧﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠٨﴾
یہ ضروری آزمائش تھی کھلی کھلی اور چھڑا لیا ہم نے اُسے ساتھ قربانی بڑی کے
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٠٩﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿١١٠﴾ كَذٰلِكَ
اور چھوڑا ہم نے اس پر پچھلوں میں کہ سلامتی ہو ابراہیم پر اسی طرح ہم
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١١﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ وَ
جزا دیتے ہیں محسنوں کو یقیناً وہ تھا بندوں ہمارے ایمانداروں میں سے اور
بَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٣﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى
بشارت دی ہم نے اُسے اسحٰق نبی کی جو نیکوں میں سے تھا اور برکت دی ہم نے اس پر اور
اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿١١٤﴾ ع ٣ ٣٩ ٧
اسحٰق پر اور (کوئی) اولاد میں سے ان دونوں کی اچھے کام کرنے والا ہے اور (کوئی) ظلم کرنے والا ہے اپنی جان پر کھلا کھلا
وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١١٥﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا
اور یقیناً یقیناً احسان کیا ہم نے موسیٰ اور ہارون پر اور نجات دی ہم نے دونوں کو اور قوم کو ان کی
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿١١٦﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٧﴾
گھبراہٹ بڑی سے اور مدد دی ہم نے انہیں پس ہوئے وہی غالب
وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿١١٨﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ
اور دی ہم نے ان دونوں کو کتاب روشن اور ہدایت دی ہم نے انہیں راہ
الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١١٩﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٢٠﴾ سَلٰمٌ عَلٰى
سیدھی کی اور چھوڑا ہم نے ان دونوں پر پچھلوں میں کہ سلامتی ہو
مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢١﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢٢﴾ اِنَّهُمَا
موسیٰ اور ہارون پر یقیناً ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں محسنوں کو یقیناً وہ دونوں
مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾
بندوں ہمارے ایمانداروں میں سے تھے اور یقیناً الیاس البتہ رسولوں میں سے ہے

106۔ یعنی ایسی مشکل آزمائش میں تم کامیاب نکلے ہو۔ اب ہم تم دونوں باپ اور بیٹے کو اس کی جزاءِ عظیم دیتے رہیں گے۔ **108**۔ اور ہم نے (اسماعیلؑ) کو ایک بڑی قربانی کے بدلے چھڑا لیا۔ یعنی اللہ نے اسماعیلؑ کے بدلے ایک مینڈھا مہیا کر کے قربانی کے لئے دیا (پیدائش باب 22) عید الاضحیہ پر اسی کی یاد میں قربانی کی جاتی ہے۔ **109**۔ یعنی آنے والی نسلوں میں ان کا نیک ذکر، نام اور کام چھوڑا جو ہمیشہ زندہ رہے گا۔ چنانچہ یہودی، عیسائی اور مسلمان سب ہی ان کا ذکرِ خیر کرتے ہیں۔ بائبل کے مطابق قربانی پلوٹھے بیٹے کی ہوتی ہے۔ بائبل کے مطابق اسماعیلؑ ہی پلوٹھا بیٹا تھا نہ کہ اسحاقؑ (پیدائش 16:15-16)۔ پس قربانی اسحاقؑ کی نہیں بلکہ اسماعیلؑ کی تھی۔ تورات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ 86 برس کے تھے جب اسماعیلؑ پیدا ہوئے۔ جب اسماعیلؑ 13 سال کی عمر کو پہنچ گئے تو واقعہ ذبح پیش آیا۔ اس کے بعد ابراہیمؑ کو اسحاق کی پیدائش کی خوشخبری ملی کہ وہ پیدا ہو گا۔ پھر جب ابراہیمؑ 99 سال کی عمر سے تجاوز کر گئے اور اسماعیلؑ 15 سال کے ہو گئے تو اسحاقؑ پیدا ہوئے (پیدائش 17:15-19)۔ قربانی کے وقت تو اسحاقؑ پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ اسماعیلؑ کی والدہ کا نام ہاجرہ تھا اور اسحاقؑ کی والدہ کا نام سارہ تھا۔ **110**۔ اِبْرَاهِيْم کا معنیٰ ہے قوموں کا باپ۔ (پیدائش 17:5)۔ **113**۔ آیت 102 میں مذکورہ خوشخبری اسحاقؑ کی نہ تھی بلکہ اسماعیلؑ کے متعلق تھی۔ اب اس آیت میں اسحاقؑ کی خوشخبری پائی۔ سو قربانی اسماعیلؑ کی تھی نہ کہ اسحاقؑ کی جو اس وقت ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ **114**۔ بَارَكْنَا عَلَيْهِ: ہم نے اس (یعنی ابراہیمؑ) پر اور اسحاقؑ پر برکتیں نازل کیں۔ اسحاقؑ کی نسل سے بنی اسرائیل کی قوم میں انبیاء اور بادشاہ ہوئے اور ابراہیمؑ کے پلوٹھے بیٹے اسماعیلؑ کی نسل سے آنحضرتؐ نبی اور رسول ہو کر آئے۔ دونوں اسحاقؑ اور اسماعیلؑ کی نسلوں سے محسن بھی ہوئے اور ظالم بھی۔ **115**۔ احسان کیا یعنی انہیں نبوت و رسالت اور دیگر انعامات سے نوازا (5:21)۔ **116**۔ بڑی گھبراہٹ جس کا ذکر 2:50-51 میں کیا گیا ہے یعنی فرعون کے ہاتھوں ظلم و ستم سے نجات دی۔ **117**۔ قوم بنی اسرائیل کو نہ صرف آزادی مل گئی بلکہ فرعون اور اس کے لشکر کو غرقِ آب کر دیا۔ اس طرح سے بنی اسرائیل غالب آ گئے۔ **118**۔ موسیٰؑ اور ہارونؑ کو تورات (روشن کتاب) عطاء فرمائی۔ یعنی کھول کر بیان کرنے والی کتاب۔ **120**۔ "یعنی آنے والی نسلوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا (ح)"۔ **124**۔ حضرت الیاسؑ اسرائیلی نبی تھے جو 875 یا 850 ق۔م میں دریائے یرموک کے جنوب میں (Gilead) یعنی جِلعاد (شمالی اُردن) کے رہنے والے تھے۔ ان کو (Elijah) کہتے ہیں۔ ان کا ذکر 1 Kings 17:1 اور جیوئش انسائیکلوپیڈیا میں ملتا ہے۔ بعلبک کی طرف مبعوث ہوئے (بعل مرد کو کہتے ہیں اور خاوند کو بھی۔ Bal Bekk یعنی سورج دیوتا۔ یہ نام بت بعل کی نسبت سے ہے جس کی وہ قوم پجاری تھی۔ انہی نبی الیاسؑ کو اِلْیَاسِیْن بھی کہتے ہیں۔ جیسے طُوْرِ سَیْنَآءَ (23:21) کو طُوْرِ سِیْنِیْن (95:3) بھی کہتے ہیں (جمع کا صیغہ) اَلْیَاسِیْن جمع ہے الیاس کی۔ عزت کے لئے عبرانی میں جمع کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے محمدؐ سے محمدیم آیا ہے۔

إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٥﴾ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ

جب کہا اس نے اپنی قوم کو کیا نہیں تقویٰ کرتے تم کیا تم پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو

أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ﴿١٢٦﴾ اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٢٧﴾

بہتر کو سب پیدا کرنے والوں سے (یعنی) اللہ کو جو رب ہے تمہارا اور رب ہے باپ دادا تمہارے پہلوں کا

فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٢٨﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٢٩﴾

پس تکذیب کی انہوں نے پس یقیناً وہ البتہ حاضر کئے جانیوالے ہیں سوائے بندوں کے اللہ کے چُنے ہوؤں کے

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٣٠﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ﴿١٣١﴾ إِنَّا

اور چھوڑا ہم نے اس پر پچھلوں میں ذکر کہ سلامتی ہو الیاس پر یقیناً ہم

كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣٢﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣٣﴾

اسی طرح بدلہ دیتے ہیں محسنوں کو یقیناً وہ بندوں ہمارے ایمانداروں میں سے تھا

وَإِنَّ لُوطًا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٤﴾ إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٣٥﴾

اور یقیناً لوط البتہ رسولوں میں سے تھا جب نجات دی ہم نے اسے اور گھروالوں کو اس کے سب کو

إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٣٦﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٣٧﴾ وَإِنَّكُمْ

سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں سے تھی پھر ہلاک کیا ہم نے اوروں کو اور یقیناً تم

لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم مُّصْبِحِينَ ﴿١٣٨﴾ وَبِاللَّيْلِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٣٩﴾ وَ

البتہ گذرتے ہو ان پر صبح کرتے ہوئے اور رات کو کیا پھر نہیں عقل کرتے تم اور

إِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٤٠﴾ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١٤١﴾

یقیناً یونس البتہ رسولوں میں سے ہے جب وہ بھاگا طرف کشتی بھری ہوئی کے

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ﴿١٤٢﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَ

پس قرعہ ڈالا تو ہو گیا وہ دھکیلے ہوؤں میں سے پس نگل لیا اُسے مچھلی نے اور وہ

هُوَ مُلِيمٌ ﴿١٤٣﴾ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ﴿١٤٤﴾ لَلَبِثَ

اپنے آپکو ملامت کرنیوالا تھا پس اگر نہ ہوتی یہ بات کہ وہ تھا تسبیح کرنے والوں میں سے البتہ رہتا

فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤٥﴾ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ

پیٹ میں اسکے اس دن تک کہ لوگ دوبارہ اُٹھائے جائیں گے پس ڈال دیا ہم نے اُسے کھلے میدان میں اور وہ

ع ۴ / ۸ — النصف

125۔ اَلَا تَتَّقُوْنَ: تم (اللہ سے) کیوں نہیں ڈرتے۔ یعنی اللہ کو چھوڑ کر تم غیر اللہ کی عبادت کرتے ہو۔ اللہ سے ڈرو۔ 126۔ یمن میں بعل کے معنیٰ رب کے ہیں۔ عرب لوگ اپنے بت کو جس سے اللہ کا تقرّب چاہتے تھے بعل کہتے تھے۔ 128۔ مُحْضَرُوْنَ: یعنی آخرت میں جواب دہی یا سزا کے لئے حاضر کئے جائیں گے۔ 131۔ اِلْیَاسِیْن یا اِلْیَاس (6:87) نیز اَلْیَسَعَ بھی ایک ہی نام ہے۔ (کشاف۔ علامہ زمخشری)۔ انہی کو بائبل میں ایلیاؔ (Elijah) کہا گیا ہے۔ نوٹ: ادریسؑ کو بائبل میں Enoch کہا جاتا ہے۔ 133۔ وہ مؤمن بندے تھے خدائی میں شریک نہ تھے۔ 138 تا 139۔ حجاز سے شام کی شاہراہ پر بحرِ لوط کے پاس قومِ لوطؑ کی اُلٹی ہوئی بستیاں نظر آتی ہیں (15:77) یعنی سدوم اور جمورہ کی بستیاں۔ اس شاہراہ پر قریش کے قافلے دن رات ان کے مدفن پر سے گزرتے ہیں۔ 140۔ حضرت یونسؑ موصل کے علاقہ (عراق) میں اہلِ نینوا کی طرف بھیجے گئے تھے۔ "بائبل کی کتاب یُونہ میں مذکور ہے۔ اس میں کشتی کا واقعہ درست ہے۔ باقی کے حصہ میں بہت سی باتیں یونسؑ کی شانِ نبوّت کے منافی درج ہیں جن کی قرآن مجید تصدیق نہیں کرتا (ح)"۔ 141۔ یونسؑ کی قوم نے ان کی تکذیب کی تھی اور ایمان نہ لانے پر مصر تھے۔ ان پر عذاب آنے کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مل چکی تھی اس لئے یونسؑ وہاں سے بھاگ کر چلے گئے تا عذاب کے اثرات ان پر نہ پڑیں۔ ان کے چلے جانے کے بعد یونسؑ کی قوم نے گریہ زاری کرتے ہوئے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کو ٹال دیا۔ 142۔ یونسؑ بھاگ کر سمندر کی طرف چلے گئے اور کشتی میں سوار ہو کر کسی اور جگہ جا بسنے کا ارادہ کیا۔ بھری ہوئی کشتی طوفانی موجوں میں گھر گئی۔ لوگوں نے کہا کوئی غلام مالک سے بھاگ کر بیٹھا ہوا ہے۔ قرعہ ڈال کر اس کو سمندر میں پھینک دو تو طوفان رک جائے گا۔ تب قرعہ یونسؑ کے نام پڑا اور ان کو سمندر میں دھکیل دیا گیا۔ (یونہ 1:15)۔ سہم۔ سِہام یعنی تیر۔ وہ تیروں سے فال یا قرعہ نکالتے تھے۔ فَسَاهَمَ: پس قرعہ ڈالا۔ (یونسؑ قرعہ ڈالنے پر راضی ہوا تھا تو قرعہ ڈالا گیا)۔ 144۔ مُسَبِّحِیْنَ: یونسؑ خدا کی تسبیح و تحمید کیا کرتے تھے۔ مچھلی کے پیٹ میں بھی خدا کو پکارا۔ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (21:88 قرآن)۔ 145۔ یعنی وہ مچھلی کے پیٹ ہی میں مر جاتا۔ 146۔ "یعنی خدا نے مچھلی کے دل میں تحریک کی کہ وہ قے کر کے اس کو میدان میں پھینک دے (ii)"۔

سَقِيْمٌ ﴿۱۴۶﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَ

بیمار تھا اور اُگایا ہم نے اس پر ایک درخت بیل والا اور

اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ

بھیجا ہم نے اُسے طرف لاکھ آدمی کے بلکہ زیادہ تھے پس وہ ایمان لائے تو فائدہ دیا ہم نے انہیں

اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۹﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

کچھ وقت تک پس پوچھ ان سے کیا تیرے رب کی بیٹیاں ہیں اور ان کے بیٹے ہیں

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ

یا پیدا کیا ہم نے فرشتوں کو عورتیں اور وہ حاضر تھے آگاہ ہو جاؤ یقیناً وہ

مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

اپنے افترا سے البتہ کہتے ہیں بیٹا بنایا خدا نے اور یقیناً وہ البتہ جھوٹے ہیں

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۴﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

کیا اس نے ترجیح دی بیٹیوں کو بیٹوں پر کیا ہوا تمہیں کیسا فیصلہ کرتے ہو

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۷﴾ فَاْتُوْا

کیا پھر نہیں نصیحت پکڑو گے تم کیا تمہارے لیے ہے کوئی دلیل کھلی کھلی پس لاؤ

بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ

اپنی کتاب اگر ہو تم سچے اور ٹھہرائی انہوں نے درمیان اس کے اور درمیان

الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

جنوں کے رشتہ داری حالانکہ یقیناً یقیناً جان لیا ہے جنوں نے کہ وہ ضرور حاضر کیے جانے والے ہیں

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

پاک ہے اللہ اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں سوائے بندوں اللہ کے چنے ہوؤں کے

فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ اِلَّا

پس یقیناً تم اور جن کی تم عبادت کرتے ہو نہیں تم مقابلہ پر اس کے ہرگز گمراہ کرنے والے مگر

مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۴﴾ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۵﴾ وَّ

اسی کو کہ جو داخل ہونیوالا ہے دوزخ میں اور نہیں ہم میں سے مگر اس کا ہے مقام مقرر اور

147۔ يَقْطِيْنٍ: بیلدار پودہ۔ یعنی کدّو کا پودہ۔ **148**۔ آبادی ہر روز بڑھتی رہتی ہے اس لئے کہا کہ بلکہ وہ تعداد میں زیادہ (ہو رہے) تھے۔ (یونہ 4:11)۔ **149**۔ "ایمان لے آنے والوں کو فائدہ دیا یعنی اس قوم کو لمبی عمر دی (اور تباہی سے محفوظ رکھا) (ii)"۔ **150**۔ "مکہ کے کفار سے پوچھو کیوں کہ وہ ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں کہا کرتے تھے۔ مگر اپنے لئے بیٹے پسند کرتے تھے (ii)"۔ **152**۔ اِفْك: گھڑا ہوا جھوٹ کہ وَلَدَ اللّٰهُ (اللہ نے اولاد بنا لی ہے)۔ مطلب فرشتوں کو بیٹیاں بنایا ہے۔ **153تا154**۔ کفار بتوں اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔ یہودی بھی عزیرؑ اور مسیحی عیسٰیؑ کو خدا کے بیٹے کہتے ہیں۔ ان سب کا یہاں رد فرمایا ہے۔ **157**۔ کھلی دلیل کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں۔ **158**۔ اپنی کتاب سے کوئی دلیل لاؤ۔ **159**۔ حاضر کئے جائیں گے یعنی جہنم میں لائے جائیں گے۔ نَسَبًا: رشتہ داری۔ مشرکین کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں جنّ عورتیں ہیں۔ یہ لوگ ملائکہ کو نہیں پوجتے بلکہ جنّوں اور شیطانوں کو پوجتے ہیں۔ (34:41-42) ۔ **160**۔ يَصِفُوْنَ: جو وہ بیان کرتے ہیں کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں۔ **161**۔ اللہ کے بندے شرک نہیں کرتے۔ لہٰذا وہ عذاب میں حاضر نہ کئے جائیں گے۔ صرف مشرکین حاضر کئے جائیں گے۔ (آیت 159)۔ نوٹ: آیات 159 اور 161 تسلسل میں ایک جملہ ہے۔ بیچ میں آیت 160 جملہ معترضہ آ گیا ہے۔ **163**۔ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ: یعنی تم اللہ کے مقابلہ میں نیک بندوں کو گمراہ نہیں کر سکتے۔ گمراہ اور دوزخی وہی ہو گا جسے اللہ گمراہ قرار دے دے۔ بِفٰتِنِيْنَ: فتنہَ (گمراہی) میں ڈالنے والے۔ **165تا166**۔ "O یہ فرشتوں کا قول ہے۔ فرشتے مادی نہیں ہیں۔ ان کے مخصوص مقامات ہیں جن کو چھوڑے بغیر وہ انبیاء پر اور دوسرے سب لوگوں کی طرف جن کی جانب وہ بھیجے جاتے ہیں نازل ہوتے ہیں۔" دیکھیں آیت نمبر 2۔ "ہم صف بستہ رہتے ہیں "احکام الٰہی بجالانے کے لئے اپنی اپنی حدود میں۔ یہ گفتگو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی زبان سے فرمائی جیسے دعائیں ارشاد فرمائیں انسانوں کی زبان سے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ مشرک کہتے تھے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں جِنّ عورتیں ہیں۔ اس واسطے فرشتوں کی زبان سے جواب دلوایا ہے۔

167۔ ہم تسبیح کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ کی)۔ 168تا170۔ مکہ کے لوگ کہا کرتے تھے کہ ہمارے درمیان نبی آئے تو ہم یہود سے بھی زیادہ ہدایت یافتہ ہو جائیں۔ ذِكْرًا یعنی رسول جیسے فرمایا قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا (65:11-12) اور (35:43)۔ 171۔ فَكَفَرُوْا بِهٖ: جب رسول قرآن لے کر آ گیا تو انکار کر بیٹھے (69:50)۔ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ: پس وہ جان لیں گے (اپنے بُرے انجام کو)۔ 172۔ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا: یعنی ارشاد ہو چکا ہے کہ ہمارے پیغامبر ضرور غالب رہیں گے۔ 174۔ جُنْدٌ: لشکر (گروہ) ہمارا ہی (یعنی اسلام کے حامی) غالب ہوں گے (58:22) اور (40:52)۔ 175۔ پس (اے رسول) تُو مشرکین مکہ سے کچھ مدت تک صبر سے تکالیف برداشت کرتے ہوئے منہ پھیر لے۔ حَتّٰى حِيْنٍ: یعنی فتح مکہ ملنے تک (بیضاوی)۔ یہ مراد نہیں کہ تبلیغ حق سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ 176۔ ان کے اعمال کو دیکھتے رہو پھر یہ اس کا نتیجہ دیکھ لیں گے۔ وَ اَبْصِرْهُمْ: ان کو خوب دیکھتا رہ۔ 178تا180۔ نَزَلَ: یعنی جب عذاب اُتر آئے گا ان کے صحنوں میں یعنی مکہ میں آ کر تو مشرکین مغلوب ہوں گے۔ یہ فتح مکہ کے دن ہوا جب باطل بھاگ گیا اور حق آ گیا۔ 181۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ: اللہ اس سے پاک ہے کہ اس کا کوئی شریک ہو۔ 182۔ سلامتی ہو رسولوں پر (جنہوں نے اللہ کا پیغام دنیا والوں تک پہنچایا)۔ 183۔ شکر بجالاتے ہوئے اللہ کی حمد کرو جس نے تمہاری روحانی زندگی کے لئے رسول بھیجے اور کتابیں نازل فرمائیں۔

إِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ﴿١٦٥﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿١٦٦﴾ وَإِنْ
یقیناً ضرور ہم صف باندھنے والے ہیں اور یقیناً ہم ضرور ہی تسبیح کرنے والے ہیں اور یقیناً
كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾
ہیں وہ ضرور کہتے کہ اگر ہوتی یقیناً پاس ہمارے کوئی کتاب پہلوں کی
لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ
البتہ ہوتے ہم بندے اللہ کے چنے ہوئے پس کفر کیا انہوں نے اس کا سو عنقریب وہ
يَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾
جان لیں گے اور یقیناً یقیناً پہلے ہو چکی ہے بات ہماری واسطے بندوں ہمارے بھیجے ہوؤں کے
إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ﴿١٧٢﴾ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿١٧٣﴾
کہ یقیناً وہ ضرور ہی مدد دیئے جانے والے ہیں اور یقیناً لشکر ہمارے ضرور ہی غالب آنے والے ہیں
فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٤﴾ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٥﴾
پس منہ پھیر ان سے کچھ وقت تک اور دیکھ انہیں پس ضرور وہ دیکھ لیں گے
أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٧٦﴾ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ
کیا پھر عذاب کو ہمارے وہ جلدی طلب کرتے ہیں پس جب وہ اترے گا صحن میں ان کے تو بُری ہوگی
صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ﴿١٧٧﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٨﴾ وَأَبْصِرْ
صبح ڈرائے ہوؤں کی اور منہ پھیر ان سے کچھ مدت تک اور دیکھ
فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٩﴾ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٨٠﴾
پس ضرور وہ دیکھیں گے پاک ہے رب تیرا عزت [illegible] اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٢﴾ ع ۵ ۹
اور سلامتی ہو رسولوں پر اور سب تعریف [illegible] رب العالمین کے لئے

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ [1]

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

صٓ وَالۡقُرۡاٰنِ ذِى الذِّكۡرِؕ [2] بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِىۡ

صٓ قسم ہے قرآن نصیحت والے کی بلکہ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا

عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ [3] كَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ فَنَادَوْا

غرور اور مخالفت میں ہیں کتنی ہی ہلاک کیں ہم نے پہلے ان سے قومیں پس چلا اُٹھے

وَّلَاتَ حِيۡنَ مَنَاصٍ [4] وَعَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَهُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡهُمۡ

اور نہ رہا تھا وقت خلاصی کا اور تعجب کیا انہوں نے اس پر کہ آیا انکے پاس ڈرانے والا ان میں سے

وَقَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ [5] اَجَعَلَ الۡاٰلِهَةَ

اور کہا کافروں نے یہ ہے جادوگر (اور) بہت جھوٹا کیا کر دیا اس نے سب معبودوں کو

اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ اِنَّ هٰذَا لَشَىۡءٌ عُجَابٌ [6] وَانۡطَلَقَ الۡمَلَاُ

معبود ایک یقیناً یہ البتہ بات ہے عجیب اور بول اُٹھے سردار

مِنۡهُمۡ اَنِ امۡشُوۡا وَاصۡبِرُوۡا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمۡ ۖۚ اِنَّ هٰذَا لَشَىۡءٌ

ان میں سے کہ چلو اور قائم رہو اپنے معبودوں پر یقیناً یہ البتہ بات ہے جس میں کچھ

يُّرَادُ [7] مَا سَمِعۡنَا بِهٰذَا فِى الۡمِلَّةِ الۡاٰخِرَةِ ۖۚ اِنۡ هٰذَاۤ

غرض رکھی گئی ہے نہیں سنی ہم نے یہ کسی مذہب پچھلے میں نہیں ہے یہ

اِلَّا اخۡتِلَاقٌ [8] ءَاُنۡزِلَ عَلَيۡهِ الذِّكۡرُ مِنۡۢ بَيۡنِنَا ؕ بَلۡ هُمۡ

مگر من گھڑت کیا اُتارا گیا اسی پر ذکر درمیان سے ہمارے بلکہ وہ

فِىۡ شَكٍّ مِّنۡ ذِكۡرِىۡ ۚ بَلۡ لَّمَّا يَذُوۡقُوۡا عَذَابِ [9] اَمۡ

شک میں ہیں ذکر سے میرے بلکہ ابھی تک نہیں چکھا انہوں نے عذاب کیا

2۔ صٓ: صادق خدا (نے قرآن اتارا)۔ذِي الذِّكۡرِ: "جس پر عمل کر کے شرف ملتا ہے (ii)"۔ قسم ہے نصیحت والے قرآن کی کہ یہ میری طرف سے نازل کردہ ہے۔ 3۔ عِزَّةٍ: جھوٹی عزت یعنی غرور اور تکبر (7:13)۔ شِقَاقٍ: مخالفت۔ منکرین مخالفت کرتے ہیں کہ کیوں سب معبودوں کو چھوڑ کر ایک خدا کی عبادت کریں (جیسا آیت 6 میں آیا ہے)۔ 4۔ فَنَادَوۡا: (عذاب آنے پر مدد کے لئے) پکارنے لگے۔ مگر بچاؤ کا وقت نہ رہا تھا۔ 7۔ صبر کرو یعنی بتوں کی عبادت کرنے پر ثابت قدم رہو۔ يُرَادُ: تمہارے خلاف کچھ چاہا گیا ہے۔ یعنی کوئی سازش یا منصوبہ بنایا گیا ہے تاہم پر حکمرانی کرے یا فوائد حاصل کرے۔ قریش مکہ کے 25 سردار ابو طالب کے پاس آئے کہ محمدؐ سے ہماری مصالحت کرا دی جائے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک کلمہ لا الہ الا اللّٰہ کو تسلیم کر لیں تو ہو سکتی ہے۔ اس پر وہ لوگ باتیں بناتے ہوئے چلے گئے (روایت ابن عباسؓ۔ ترمذی۔ مسند احمد)۔ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کی نسبت سے اس سورہ کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں۔ 8۔ "ہم نے توحید کا یہ انداز گزشتہ مذاہب میں نہیں دیکھا۔ ہم نے آنے والے مذہب کے متعلق یہ کبھی بھی نہ سنا تھا کہ وہ اس طرح بت پرستی کا خاتمہ کر دے گا (ح)"۔ اِخۡتِلَاقٌ: من گھڑت (باتیں) پچھلے مذہب سے مراد نصاریٰ ہیں جو اللہ کے ساتھ عیسیٰؑ کو بھی خدائی میں شریک کرتے ہیں۔ ہمارے گزشتہ بزرگ تو ایسی تعلیم (توحید) نہیں دیتے تھے۔ نہیں ہیں یہ مگر من گھڑت باتیں: ابو جہل نے بھی ایک موقع پر کہا تھا کہ اے محمدؐ ہم تجھے جھوٹا نہیں کہتے۔ ہم تو اس تعلیم کی تکذیب کرتے ہیں جسے تُو پیش کرتا ہے۔ (ترمذی۔ کتاب التفسیر)۔ 9۔ ءَاُنۡزِلَ عَلَيۡهِ: کیا (صرف) اس پر ذکر اتارا گیا۔ ہم پر کیوں نہ اتارا گیا جو بڑے بڑے سرداران قوم ہیں۔ مِنۡ بَيۡنِنَا: یعنی ہمارے ہوتے ہوئے یا ہمیں چھوڑ کر۔ جیسے قرآن میں دوسری جگہ کفار کا قول درج ہے لَوۡ لَا نُزِّلَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡيَتَيۡنِ عَظِيۡمٍ (43:32) کہ مکہ اور طائف کے کسی بڑے آدمی پر قرآن نازل ہونا چاہئے تھا۔ ایک غریب اور یتیم انسان کو یہ اعزاز کیوں دیا گیا (اس کا جواب اگلی آیت میں دیا ہے)۔ بَلۡ هُمۡ فِىۡ شَكٍّ: بلکہ وہ وحی الٰہی میں توحید کی تعلیم کے بارے میں شک کرتے ہیں۔

عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ﴿۱۰﴾ اَمْ
پاس ان کے خزانے ہیں رحمت کے رب کے تیرے جو عزت والا بہت بخشنے والا ہے کیا
لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوْا
ان کے لیے بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین کی اور اس کی جو درمیان ہے ان دونوں کے پس چاہیئے کہ چڑھ
فِی الْاَسْبَابِ ﴿۱۱﴾ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۲﴾
جائیں اسباب میں لشکر کثیر یہاں پر بھگایا جانے والا ہے مختلف جماعتوں میں سے
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۳﴾
تکذیب کی پہلے ان سے قوم نوح اور عاد اور فرعون میخوں والے نے
وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۴﴾
اور ثمود اور قوم لوط نے اور بن والوں نے یہ لوگ مختلف جماعتیں ہیں
اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۵﴾ وَمَا يَنْظُرُ ع ۵ / ۱۰
نہیں ان سب نے مگر جھٹلایا رسولوں کو پس ثابت ہوا عذاب میرا اور نہیں انتظار کرتے
هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۶﴾ وَقَالُوْا
یہ لوگ مگر ایک تند آواز یکدم کا نہیں اس کیلئے کوئی مہلت اور کہا انہوں نے
رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ اِصْبِرْ عَلٰى
اے رب ہمارے جلدی دے ہمیں حصہ ہمارا قبل روز حساب کے صبر کر اس پر
مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗٓ
جو وہ کہتے ہیں اور یاد کر بندے ہمارے داؤد صاحب قوت کو یقیناً وہ تھا بہت
اَوَّابٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ
رجوع کرنیوالا یقیناً ہم نے مسخر کیا تھا پہاڑوں کو ساتھ اس کے وہ تسبیح کرتے تھے سورج ڈھلے
وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۹﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۲۰﴾ وَ
اور سورج نکلے اور پرندے اکٹھے کئے ہوئے سب اس کیلئے رجوع کرنیوالے تھے اور
شَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۱﴾ وَ
مضبوط کی ہم نے بادشاہی اس کی اور دی ہم نے اُسے حکمت اور فیصلہ کن بیان اور

10۔ کفار پوچھتے تھے کہ قرآن ہم پر کیوں نہ نازل ہوا۔ فرمایا کیا رب کی رحمت کے خزانے ان کے قبضہ میں ہیں کہ جسے وہ چاہیں دیں یا نہ دیں۔ رحمت کے خزانے یعنی نبوت مراد ہے۔ **11**۔ "چڑھ جائیں اسباب میں: یعنی تکذیب کے لئے اسباب وذرائع کے استعمال میں جتنا چاہیں زور لگالیں آخر یہ بے نصیب ضرور مغلوب ہوں گے (ح)"۔ رسیوں سے آسمان تک چڑھ کر رسول کی مدد بند کرا دیں یا اپنے حق میں وہاں سے کوئی دلیل لائیں۔ یا جیسا سورۃ بنی اسرائیل میں کفار کے ایک ایسے ہی مطالبہ کا ذکر ہے کہ آنحضرتؐ آسمان پر جا کر وہاں سے ہمارے سامنے کوئی کتاب لے آئیں۔ فرمایا۔ یہ لوگ کیوں نہیں آسمان پر چڑھ کر کوئی کتاب لاتے (17:94)۔ **12**۔ یعنی پہلی قوموں کے لشکر برباد ہوئے۔ اگر کفار چڑھ آئیں تو اُن کی طرح یہ بھی برباد ہوں گے۔ بدر سے لے کر غزوہ تبوک تک کفار کو شکست کھانا پڑی تھی۔ "اس آیت میں غزوہ احزاب کی پیشگوئی ہے۔ یہ سورۃ قبل از ہجرت مکہ میں نازل ہوئی اس میں حملہ آور کافروں کی شکست کی پیشگوئی ہے(ii)"۔ "جُنْدٌ کے بعد مَا تنکیر کے لئے بڑھانے سے لشکروں کی کثرت کا مضمون پیدا کیا گیا ہے (ح)"۔ نوٹ: آیت کے شروع میں جُنْدٌ سے پہلے هُمْ کا لفظ محذوف ہے۔ **13**۔وَتِدٌ: کھونٹی۔ کیل۔ میخ (واحد)۔ اَوْتَادٌ: وَتِدٌ کی جمع ہے۔ (78:8) یعنی مضبوط لشکروں والا۔ یا مضبوط مملکت والا۔ **14**۔اَصْحَابُ الْاَیْکَةِ: مدیَن کے باشندے۔ حضرت شعیبؑ کی قوم کے لوگ(178-26:177)۔ اَیْکَہ یعنی جنگل۔ وہاں جنگل بھی تھا۔ اُولٰئِکَ الْاَحْزَابُ: یعنی یہ جماعتیں تھیں جنہوں نے حق کی مخالفت کی مگر عذاب الٰہی سے خود تباہ ہو گئیں۔ **15**۔فَحَقَّ: پس (عذاب) واقع ہوا۔ **16**۔فَوَاق: رُکنا۔ تھمنا۔ وقفہ یعنی تعطّل۔ اونٹنی کے تھنوں کو دبا کر دودھ نچوڑنے اور پھر چھوڑ کر دوسری دفعہ دبانے کے درمیان کا وقفہ۔ یعنی اِتنی دیر کی بھی مہلت نہ ہوگی کہ اچانک پکڑ ہو جائے گی۔ **17**۔ چونکہ کفار یوم الدین کے قائل نہ تھے آخرت کے عذاب کا سنتے تو بطور ہنسی کہتے کہ اے خدا ہمیں ہماری جزاء سزا کا حصہ ابھی اسی دنیا میں دیدے یوم جزاء کے آنے سے پہلے۔ پتہ نہیں وہ دن کب آئے یا نہ آئے۔ قِطَّنَا: (ہمارے حصہ اعمال کے عذاب کا) ٹکڑا۔ **18**۔ اَیْدٌ: یَدٌ (ہاتھ) کی جمع نہیں ہے بلکہ یہ اَدَّ۔ یَئِیدُ کا مصدر اَیْدٌ ہے یعنی قوت وشدت۔ مراد اس سے دینی قوت وصلابت ہے۔ داؤد کو یاد کر: داؤدؑ نے صبر سے کام لیا اور ان کو حکومت ملی۔ ایسا ہی آنحضرتؐ کے لئے ہوگا۔ صبر کا دوسرا معنٰی ثابت قدمی ہے۔ **19** تا **20**: جِبَال: بڑے بڑے لوگ مراد ہے۔ طَیْر: بلند پرواز۔ بلند خیال انسان اور نیک لوگ (34:11) سب اس کے لئے مطیع کر دئے۔ **21**۔فَصْلَ الْخِطَابِ: فیصلہ کن بیان کی قوت وصلاحیت جو حق وباطل کو واضح کر دے۔

وقف لازم

هَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ (۲۱) اِذْ
کیا پہنچی ہے تجھے خبر جھگڑنے والوں کی جبکہ وہ دیوار کود کر آئے قلعہ میں جب
دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ
وہ داخل ہوئے داؤد پر پس گھبرا گیا ان سے انہوں نے کہا نہ ڈر
خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا
ہم دو جھگڑنے والے ہیں زیادتی کی ہے بعض ہمارے نے بعض پر پس فیصلہ کر درمیان ہمارے ساتھ حق کے اور نہ
تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ (۲۲) اِنَّ هٰذَآ اَخِیْ ۚ لَهٗ
زیادتی کر اور ہدایت دے ہمیں طرف درست راہ کی یقیناً یہ بھائی ہے میرا اس کی
تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۚ فَقَالَ
نو اور نوے دُنبیاں ہیں اور میری دُنبی ہے ایک پس کہا اس نے
اَكْفِلْنِیْهَا وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ (۲۳) قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ
سپرد کر دے میرے وہ (بھی) اور غالب آگیا مجھ پر بات میں کہا یقیناً یقیناً اس نے ظلم کیا تجھ پر
بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ
مانگ کر دُنبی تیری (شامل کرنے کیلیے) اپنی دنبیوں میں اور یقیناً بہت سے شریک
لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
البتہ زیادتی کرتے ہیں بعض ان کے بعض پر سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور کیں نیکیاں
وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ
اور کم ہیں وہ اور جانا داؤد نے کہ ابتلا میں ڈالا ہم نے اسے پس بخشش مانگی اس نے اپنے رب سے اور
خَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ (۲۴) السجدة فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا
گر پڑا رکوع کرتا ہوا اور رجوع کیا پس بخشا ہم نے اُسے یہ اور یقیناً اس کیلئے نزدیک ہمارے
لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ (۲۵) یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی
البتہ قرب تھا اور اچھا ٹھکانا اے داؤد یقیناً ہم نے بنایا تجھے خلیفہ
الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى
زمین میں پس فیصلہ کر درمیان لوگوں کے ساتھ حق کے اور نہ پیروی کیجیو نفسانی خواہش کی

السجدة

22۔سُورٌ: دیوار۔ تَسَوَّرُوْا: دیوار پر چڑھے پار کرنے کو۔ 24۔عَزَّنِیْ فِی الْخِطَاب،: بحث میں مجھے دباتا ہے۔25۔ خُلَطَاءِ: شرکاء۔ شریک لوگ۔ "مفسرین کہتے ہیں کہ حضرت داؤد کی ننانوے بیویاں تھیں۔ مگر ایک جرنیل کی بیوی آپ کو پسند آگئی۔ انہوں نے جرنیل کو (جنگ میں) خطرناک مقام پر بھجوادیا تاکہ وہ مارا جائے۔ پھر اس کی بیوی پر قبضہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے سبق دینے کے لئے فرشتوں کو بھیجا جنہوں نے یہ دُنبیوں والا قصہ سنایا(ii)"۔ "حقیقت یہ ہے کہ حضرت داؤد کی بادشاہت جب لمبی ہو گئی تو اس کے دشمنوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ ان کے گھر میں کود کر آگئے۔ جب حضرت داؤد کو چوکس پایا تو ڈر گئے اور گھبراہٹ میں یہ قصہ گھڑ کر سنا دیا۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے حضرت داؤد پر الزام لگایا کہ تم طاقتور ہو کر ارد گرد کے قبائل کو کھاتے جاتے ہو حالانکہ وہ تعداد میں تھوڑے ہیں اور تم زیادہ ہو۔ . . . داؤدؑ کو احساس ہوا کہ دشمنوں کو ایسی جرأت کا پیدا ہونا بتاتا ہے کہ ملک میں فتنہ سر اٹھا رہا ہے۔ اس کمزوری کے تدارک کے لئے اللہ تعالیٰ سے حفاظت کی دعا کی جو اللہ تعالیٰ نے منظور فرمائی۔ فَغَفَرْنَا لَهٗ (ii)"۔ "یہ واقعہ آنحضرتؐ کی تسلی کے لئے ہے کہ اگر آپ کی مخالفت کی جاتی ہے اور قتل کے منصوبے ہوتے ہیں تو گھبرانا نہیں داؤد جیسے طاقتور بادشاہ کے خلاف بھی ایسے منصوبے کئے گئے تھے مگر اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہے(ح)"۔ ذَالِکَ: یہ قصور۔ خَرَّ رَاکِعًا وَّ اَنَابَ: اس کا مطلب یہاں یہ ہے کہ وہ رکوع یا سجدہ میں گر پڑے اور اللہ سے اس کی مغفرت چاہی۔ 26۔ ذَالِکَ: یہ (قصور)۔ زُلْفٰی: قرب الٰہی۔ حُسْنَ مَاٰب: بہشت مراد ہے۔" حضرت داؤد کی یہ کمزوریاں جسمانی تھیں۔ روحانی نہیں تھیں ورنہ وہ اللہ کے نزدیک پیارا کس طرح ہو سکتا تھا۔ اگر واقعی وہ کسی کی بیوی چھینتا یا کمزور قبائل کو ظلماً اپنے ماتحت کرتا تھا تو وہ مقرب الٰہی نہیں ہو سکتا تھا(ii)"۔

فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
ورنہ وہ گمراہ کردیگی تجھے راہ سے اللہ کی یقیناً وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہیں راہ سے
اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَمَا ع ۲ / ۱۱
اللہ کی ان کیلئے عذاب ہے سخت بوجہ اس کے کہ وہ بھول گئے روز حساب کو اور نہیں
خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ
پیدا کیا ہم نے آسمان اور زمین اور جو درمیان ہیں ان دونوں کے ہے بے فائدہ یہ گمان ہے
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿٢٨﴾ اَمْ
ان لوگوں کا جنہوں نے کفر کیا پس ہلاکت ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے کفر کیا آگ سے کیا
نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي
کردیں گے ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک مانند مفسدوں کے
الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٩﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ
زمین میں کیا کردیں گے ہم پرہیزگاروں کو مانند بدکاروں کے (یہ) کتاب ہے اتارا ہم نے اسے
اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٣٠﴾
طرف تیری برکت والی تاکہ تدبیر کریں آیتوں میں اس کی اور تاکہ نصیحت پکڑیں عقلوں والے
وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٣١﴾ اِذْ عُرِضَ
اور دیا ہم نے داؤد کو سلیمان کیا ہی اچھا تھا وہ بندہ یقیناً وہ تھا بہت ہی رجوع کرنیوالا جب سامنے لائے گئے
عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿٣٢﴾ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ
اس کے تیسرے پہر اصیل گھوڑے تیزرو تو کہا اس نے یقیناً میں نے پسند کی
حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٣﴾
محبت اس مال کی بوجہ یاد کے اپنے رب کی یہاں تک کہ چھپ گئے وہ پردہ میں
رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ
(تو اس نے حکم دیا) لوٹاؤ انہیں مجھ پر پس لگا ہاتھ پھیرنے پنڈلیوں اور گردنوں پر اور یقیناً یقیناً
فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿٣٥﴾ قَالَ
ابتلا میں ڈالا ہم نے سلیمان کو اور ڈال دیا ہم نے کرسی پر اس کی ایک جسم پھر اس نے رجوع کیا کہا

27۔ فَيُضِلَّكَ: ورنہ (خواہشِ نفس) تجھے راہِ خدا سے بھٹکا دے گی۔ 28تا29۔ بَاطِلًا: بلا مقصد۔ زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اس کا کوئی مقصد ہے۔ حیاتِ انسانی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ اس دنیوی زندگی کے بعد اگلے جہان میں ایک روحانی زندگی ملے گی۔ انسان کے کردہ اعمال کا حساب کتاب لیا جائے گا۔ نیک لوگوں کو ان کی جزاء (جنت) اور بدوں کو ان کی سزا (جہنم) ملے گی۔ فاجر (واحد) فُجّار (جمع) پھاڑنے والے (دیانت کے پردہ کو)۔ یعنی تمہارا خیال ہے کہ کوئی حساب کتاب نہ ہوگا اور مر سڑ کر یونہی ختم ہو جائیں گے اور نیک و بد برابر رہ جائیں گے۔ 30۔ "لِيَدَّبَّرُوْا: تاکہ (قرآن کی آیات) پر غور وتدبر کریں (ح)"۔ مُبٰرَكٌ: برکت والی یعنی قرآن مجید میں پہلی تمام کتابوں کی اچھی تعلیم بھی موجود ہے اور اس کے علاوہ وہ تعلیم بھی موجود ہے جو تمام لوگوں (87:19-20) اور تمام زمانوں کے لئے درکار ہے۔ (7:159)۔ 32۔ اَلصّٰفِنٰتُ: اصیل (گھوڑے)۔ گھوڑے جو تھانوں پر بندھے ہوں تو ایک پاؤں اٹھا لیتے ہیں یعنی ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ جِیَاد: جَیِّدٌ سے ہے یعنی اعلیٰ، خالص، عمدہ ترین، اصیل، تیز رو۔ 33تا34۔ "اَلْخَيْرِ: مال (گھوڑے بھی مال ہیں)۔ میں نے اس مال (گھوڑوں) کی محبّت اپنے رب کی یاد کی وجہ سے اختیار کی ہے۔ عَنْ: وجہ سے (اقرب) یعنی جہاد کے لئے گھوڑے رکھے ہوئے ہیں۔ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ: جب گھوڑے (دوڑ میں) نگاہ سے اوجھل ہو گئے تو کہا کہ اُنہیں میرے پاس لاؤ تو وہ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر پیار سے تھپکنے لگا کہ جہاد کے لئے کیسے اعلیٰ درجہ کے گھوڑے تیار کئے ہیں (ii)"۔ "یہ لغو معنی ہیں کہ حضرت سلیمانؑ گھوڑ دوڑ دیکھتے رہے اور نماز کا وقت گزر گیا اور پھر اپنے اس قصور سے اس طرح توبہ کی کہ سب گھوڑوں کو واپس منگوا کر اپنے ہاتھ سے کاٹ ڈالا (ح)"۔ گھوڑوں کی دوڑ کرائی۔ اس کے بعد انہیں پیار سے تھپکنے لگا۔ مَسَحَ: تھپکنا، کاٹنا۔ آیات 32-33اور34 سب میں گھوڑوں کا ذکر ہے۔ 35۔ جَسَدًا: نکما انسان۔ حضرت سلیمانؑ چاہتے تھے کہ ان کی سلطنت کا وارث ان کا بیٹا بنے مگر کشفاً ان کو بیٹے کی روحانیت سے عاری اور نکمی حیثیت دکھائی گئی تو وہ تائب ہو گئے اور دعا کی کہ سلطنت کا کوئی ایسا وارث نہ ہو جو اس کو تباہ کر دے۔ اَنَابَ: وہ (اللہ کی طرف) جھکا (دعا کرتا ہوا)۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنۢبَغِي لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِي ۚ
اے رب میرے بخش دے مجھے اور عطا کر مجھے سلطنت کہ نہ مناسب ہو واسطے کسی کے بعد میرے
إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ
یقیناً تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے پس کام میں لگا دیا ہم نے اسکے لیے ہوا کو چلتی تھی حکم سے اسکے
رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿٣٦﴾ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَ
نرم نرم جہاں پہنچنا چاہتا تھا اور شیطانوں کو معماروں کو اور غوطہ خوروں کو اور
آخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ
دوسروں جکڑے ہوؤں کو زنجیروں میں یہ ہے عطیہ ہمارا پس احسان کر
أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ
خواہ روک رکھ بغیر حساب کے اور یقیناً اس کے لیے پاس ہمارے البتہ قرب تھا اور اچھا
مَآبٍ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ
ٹھکانا اور یاد کر بندے ہمارے ایوب کو جب پکارا اس نے اپنے رب کو کہ مجھے پہنچایا ہے
الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿٤١﴾ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا
شیطان نے ایذا اور عذاب مار پاؤں اپنا یہ
مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم
نہانے کی جگہ ہے ٹھنڈی اور پینے کی اور دیئے ہم نے اُسے گھر والے اس کے اور مانند ان کی
مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٤٣﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ
ساتھ ان کے بطور رحمت کے اپنی طرف سے اور بطور نصیحت کے عقلوں والوں کے لیے اور لے اپنے ہاتھ میں
ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِّعْمَ
تنکوں کا مٹھا پس مار ساتھ اس کے اور نہ قسم توڑ یقیناً ہم نے پایا اسے صبر کرنیوالا کیا ہی اچھا
الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَ
تھا وہ بندہ یقیناً وہ بہت رجوع کرنیوالا تھا اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور
يَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ
یعقوب کو ہاتھوں اور آنکھوں والوں کو یقیناً ہم نے چن لیا تھا انہیں ساتھ ایک خاص بات

36۔ سلیمانؑ نے دعا کی کہ الٰہی جسمانی حکومت تو جاتی رہے گی مگر روحانی بادشاہت کبھی نہ جائے۔ لَا يَنۢبَغِي لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِي یعنی نااہل روحانیت سے عاری لوگوں کو نیکوں پر مسلط نہ کرنا۔ نیکوں میں روحانیت قائم رہے تو اولاد کی ضرورت نہ رہے گی۔ لفظی معنوں سے بھی یہ دعا قبول ہوئی کہ یہود میں سلیمانؑ کے بعد پھر کوئی اس جیسا بادشاہ نہ ہوا۔ "نیز ان آیات میں مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ جب ظاہری دنیوی حکومت چھن جائے تو باطنی (روحانی) حکومت کی طرف ضرور توجہ کریں کہ وہ نہ چھن جائے (ح)"۔ **37**۔ "ہوا کے مسخر ہونے سے یہی مراد ہے کہ ہوا سے بادبانی بحری تجارتی جہاز رانی ہوتی تھی(ح)"۔ **38تا39**۔شیاطین سے مطلب یہ ہے کہ سرکش لوگ (34:13) بھی اس کے ماتحت ہو گئے جو غوطہ خوری کر کے مونگے اور موتی سمندر سے نکالتے تھے۔ نیز دیگر زنجیروں میں جکڑے ہوئے مفتوح لوگ بھی اس کے ماتحت تھے۔ پرانے زمانہ میں غلام ملّاحوں کو زنجیریں ڈال کر رکھتے تھے تا بھاگ نہ جائیں۔ یہ لوگ سمندر میں کشتیاں لے کر دوسرے ملکوں میں جایا کرتے تھے اور خوب تجارت ہوتی تھی۔ اور اپنے ملک میں بھی اِدھر اُدھر مال برداری کیا کرتے تھے۔ **40**۔ هَٰذَا عَطَاؤُنَا: "یعنی ہمارے فضل سے تجھے کامیاب بحری بیڑے ملے ہیں اور تجھے سرکش قوموں پر اقتدار ملا ہے پس احسان کرنے والوں پر احسان کر اور سرکشوں پر عتاب کر(ii) ii Chronicles) 2:1-2)"۔ **42**۔ حضرت ایوبؑ مشرقی فلسطین کے ایک بڑے سردار تھے۔ نُصُبٍ: جسمانی تکلیف، عذاب یعنی مالی ابتلا۔ **43**۔ زمین پر پاؤں مار تو چشمہ پھوٹ پڑے گا۔ هَٰذَا: یہ (پانی کا چشمہ)۔ **44**۔ آیات 42 تا 44 میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضرت ایوبؑ کو صحرا میں کسی مہم میں لمبا تکلیف دہ سفر کرنا پڑا جس میں انہیں شیطان الْفَلَا (پیاس)، تھکان اور دیگر مشکلات سے دوچار ہونا پڑا (کہتے ہیں کہ کوئی جِلد کی مرض بھی لگ گئی تھی) جن سے وہ مضمحل ہو گئے تھے۔ سفر ختم ہوا تو پانی کا چشمہ دستیاب ہوا اور ان کے اہل بھی ان سے آملے۔ چشمے کے پانی سے غسل کیا تو جلد کی مرض سے شفاء پائی۔ مِثْلَهُم مَّعَهُمْ یعنی اللہ نے پہلے سے زیادہ (دوگنا) مال اور اولاد سے نوازا۔ عقلمندوں کے لئے بطور نصیحت یعنی وہ بھی صبر ایوبؑ کے نمونہ پر چلیں۔ **45**۔ حِنثٌ: حق سے باطل کی طرف مائل ہونا۔ گنہ گی۔ "وَلَا تَحْنَثْ: Oاور نہ قسم توڑ۔ مرض میں خفا ہو کر قسم کھائی تھی کہ اگر صحت ہو گئی تو اپنی بیوی کو سو لکڑیاں ماریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ترکیب سے قسم سچی کرادی۔ "" ضِغْثٌ کے معنیٰ کھجور کے درخت کی گچھے دار ٹہنی کے بھی ہوتے ہیں (فتح البیان جلد 8 صفحہ 117 (ii))"۔ "Oچونکہ حضرت ایوبؑ کی بیوی بڑی نیک اور خدمت گزار تھی۔ اور آپ بھی متقی صابر تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے تخفیف کردی اور ایسی تدبیر سجھادی جس سے قسم بھی پوری ہو جائے اور ضرر بھی نہ پہنچے۔ اگر کوئی حیلہ اللہ تعالیٰ سجھائے تو شرع میں جائز ہے کیونکہ وہ (حیلہ) بھی اسی راہ سے آیا جس سے شرع آئی اس لئے کوئی حرج کی بات نہیں۔ "حضرت ایوبؑ کو فرمایا کہ بیوی کو اس ترکیب سے سو (100) سوٹیوں کی بجائے جھاڑو کی سَو تیلیوں سے مار۔ **46**۔ ہاتھوں والے یعنی باعمل۔ فعّال۔ قوی۔ آنکھوں والے یعنی صاحب بصیرت لوگ۔ دور اندیش۔ **47**۔ "ہم نے ان کو ایک خاص بات یعنی ان کی آخرت کی یاد کی وجہ سے چُن لیا تھا(ii)"۔

ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۷﴾ وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ
کے (جو) یاد تھی آخرت کی اور یقیناً وہ نزدیک ہمارے البتہ برگزیدہ

الْأَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ
لوگوں میں سے تھے اور یاد کر اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو اور یہ سب

مِنَ الْأَخْيَارِ ﴿۴۹﴾ هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿۵۰﴾
نیکوں میں سے تھے یہ نصیحت ہے اور یقیناً متقیوں کے لیے البتہ اچھی ہے ٹھکانے کی جگہ

جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ ﴿۵۱﴾ مُتَّكِئِينَ فِيهَا
باغات ہیں ہمیشہ رہنے کے کھولے جانیوالے ہیں ان کے لیے دروازے تکیہ لگائے ہوئے ہونگے ان میں

يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ﴿۵۲﴾ وَعِنْدَهُمْ
منگائیں گے ان میں میوے بہت اور پینے کی چیزیں اور پاس ہوں گی ان کے

قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ﴿۵۳﴾ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ
نیچی رکھنے والیاں نظر کو ہم عمر یہ وہ ہے کہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو بروز

الْحِسَابِ ﴿۵۴﴾ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَفَادٍ ﴿۵۵﴾ هَٰذَا ۚ وَ
حساب یقیناً یہ البتہ رزق ہے ہمارا نہیں ہے اس کیلئے ختم ہونا یہ ہوگا اور

إِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ﴿۵۶﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ
یقیناً سرکشوں کے لیے البتہ بری ہے لوٹنے کی جگہ جہنم ہے داخل ہونگے اس میں پس کیا ہی برا ہے

الْمِهَادُ ﴿۵۷﴾ هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ﴿۵۸﴾ وَآخَرُ مِنْ
ٹھکانا یہ ہوگا پس چکھو اسے گرم پانی اور زخموں کا دھوون اور دوسرے

شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ﴿۵۹﴾ هَٰذَا فَوْجٌ مُقْتَحِمٌ مَعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا
اسکی قسم کے مختلف (عذاب) یہ جماعت ہے گھس جانے والی ساتھ تمہارے نہ خوش آمدید

بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ﴿۶۰﴾ قَالُوا بَلْ أَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا
انھیں یقیناً وہ داخل ہونے والے ہیں آگ میں انہوں نے کہا بلکہ تم وہ ہو کہ نہ خوش آمدید ہوگا

بِكُمْ ۖ أَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۱﴾ قَالُوا رَبَّنَا
تمہیں تم نے آگے تیار کر رکھا تھا اسے ہمارے لیے پس کیا ہی برا ہے رہنے کا مقام انہوں نے کہا اے رب ہمارے

الثلثة

49۔ اَلْيَسَعَ یعنی يَسَعْيَا۔ یہ خلیفہ تھے ایلیاؑ یعنی الیاسؑ نبی کے۔ بعد میں انہیں بھی نبوت ملی تھی۔ اَلْيَسَعَ یا Elisha کا زمانہ 928 تا 838 ق۔م تھا۔ (1۔ سلاطین باب 19 ۔ آیت 16)۔ ذُو الكِفل ؑ نبی کو حزقیل یعنی Ezekiel بھی کہتے ہیں۔ عرب میں اسے ذُو الكِفلؑ کہتے ہیں۔ **50**۔ حُسْنَ مَاٰب: (آخرت میں) بہترین ٹھکانا۔ **53**۔ اَتْرَاب: ہم عمر۔ (تِرْب: مفرد)۔ نیچی نگاہ رکھنے والیاں (پاک دامنہ)۔ ہم عمر یعنی سب ایک ہی عمر کی ہوں گی۔ **56**۔ هٰذَا: یہ تو (ہے پرہیزگاروں کا انجام) اور سرکشوں کے لئے البتہ لوٹنے کی جگہ بری ہے۔ **58**۔ هٰذَا: یہ (جہنمیوں کے لئے) ہوگا۔ "غَسَّاقٌ: سخت ٹھنڈا۔ زخم سے خون اور پیپ ملا ہوا جو زرد پانی نکلتا ہے۔ نیز آنسو (کیونکہ غَسَقَتْ عَيْنُه کے معنٰی ہوتے ہیں اس کی آنکھوں سے آنسو بہے (ح)"۔ **59**۔ اُخَرُ: دوسرے (عذاب) طرح طرح کے۔ **60**۔ هٰذَا فَوْجٌ: (یہ بات فرشتے کفار کے سرداروں سے کہیں گے) کہ یہ ایک اور جماعت ہے جو تمہارے ساتھ جہنم میں داخل ہو گی یعنی ان کے متبعین کی جماعت۔ "اِقْتَحَمَ: اپنے تئیں بلا سوچے سمجھے ڈال دینا۔ یا خوفناک سختی میں گھس جانا۔ پس فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ سے مراد وہ لوگ ہیں جو عقل سے کام نہ لے کر بلا سوچے سمجھے مصائب میں گھس جاتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ: تمہیں یہاں وسعت اور ترقی نصیب نہ ہو (ح)"۔ **61**۔ قَالُوْا: یعنی ان سرداروں کے متبعین کا گروہ کہے گا اپنے سرداروں سے کہ تم ہی نے ہمارے لئے بری جگہ تیار کر رکھی تھی۔ (جہنم)۔ یعنی تمہارے عقیدے اور اعمال اختیار کرنے کی وجہ سے ہمیں دوزخ کا منہ دیکھنا پڑا۔ اب تمہیں نہ خوش آمدید ہو۔

مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿٦١﴾ وَ
جس نے تیار کر رکھا ہے ہمارے لیے اسے پس زیادہ دے اُسے عذاب دُوگنا آگ میں اور
قَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿٦٢﴾
کہیں گے وہ کیا ہوا ہمیں نہیں دیکھتے ہم کچھ لوگوں کو کہ تھے ہم شمار کرتے انہیں شریروں میں سے
اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ اِنَّ ذٰلِكَ
کیا سمجھا تھا ہم نے انہیں حقیر یا پھر گئیں ان سے آنکھیں یقیناً یہ
لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ قُلْ اِنَّمَا اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ
البتہ سچ ہے جھگڑنا آگ والوں کا تو کہہ دے سوائے اسکے نہیں کہ میں ڈرانیوالا ہوں اور نہیں کوئی
اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ
خدا سوائے اللہ اکیلے کے غالب کے رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور
مَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿٦٧﴾ اَنْتُمْ
ان کا جو درمیان ان دونوں کے غالب (اور) بہت بخشنے والا ہے تو کہہ دے وہ خبر ہے بڑی تم
عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٨﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِذْ
اس سے اعراض کرنے والے ہو نہیں ہے مجھے کوئی علم مجلس اعلیٰ کا جبکہ
يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٦٩﴾ اِنْ يُّوْحٰى اِلَيَّ اِلَّا اَنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٠﴾ اِذْ
وہ جھگڑتے تھے نہیں وحی کی جاتی طرف میری مگر یہ کہ میں ڈرانے والا ہوں کھلا کھلا جب
قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿٧١﴾ فَاِذَا
کہا رب نے تیرے فرشتوں کو یقیناً میں پیدا کرنیوالا ہوں انسان مٹی سے پس جب
سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٧٢﴾
مکمل کرلوں اسے اور پھونکوں اس میں اپنی روح پس گر پڑو اس کیلئے سجدہ کرتے ہوئے
فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اِسْتَكْبَرَ
پس سجدہ کیا فرشتوں نے سب نے مل کر سوائے ابلیس کے اس نے تکبر کیا
وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ
اور تھا وہ کافروں میں سے فرمایا اے ابلیس کس نے روکا تجھے کہ تو سجدہ کرے

62۔ قَالُوْا: نیز متبعین کہیں گے کہ اے ہمارے رب جو یہ بلا ہمارے لئے آگے لایا ہے اسے آگ میں دوگنا زیادہ عذاب دے۔ **63**۔وَ قَالُوْا یعنی دوزخی کہیں گے مسلمانوں کے بارہ میں "ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم ان لوگوں کو دوزخ میں نہیں دیکھتے جنہیں ہم شریر کہا کرتے تھے (یعنی دوزخ میں مسلمان نظر نہیں آتے)۔ **64**۔ کیا ہم نے انہیں حقیر سمجھ رکھا تھا یا ہماری آنکھیں پھر گئی تھیں کہ ان کی حقیقت کو دیکھنے سے قاصر رہے۔ **65**۔ آگ والوں (جہنمی) کا یہ جھگڑنا ایک حقیقت ہے (یعنی ایسا ہی ہو کر رہے گا)۔ **68**تا**69**۔ بڑی خبر یعنی قیامت کی خبر (یوم الفصل) جیسا کہ سورۃ نبأ کی ابتداء میں آیا ہے۔ یا قرآن کا نازل ہونا یعنی نبی کا آنا جس سے وہ منہ موڑتے ہیں۔ **70**۔ یَخْتَصِمُوْنَ: تخلیق آدمؑ کے متعلق جو وہ آپس میں تدبیریں اور مباحثات کرتے تھے (2:31)۔ نیز جیسا کہ بعد کی آیات 72 تا 86 میں ذکر چلتا ہے۔ **71**۔ اَلْمَلَاِ الْاَعْلٰی: اعلیٰ فرشتے۔ بلند شان فرشتے۔ یعنی اعلیٰ فرشتے جو تدبیریں کرتے ہیں ان کی مجھے کوئی خبر نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی وحی سے بتائی ہوئی باتیں بیان کرتا ہوں۔ **73**۔مِنْ رُّوْحِیْ :یعنی جو روح میں نے بشر کے لئے بنائی ہے۔ **75**۔ اس (ابلیس) نے سجدہ نہ کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾
اُسے کہ جسے پیدا کیا میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے، کیا اپنے آپکو بڑا سمجھا تونے یا تھا تو بلند مرتبہ والوں سے

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾
اس نے کہا میں بہتر ہوں اس سے پیدا کیا تونے مجھے آگ سے اور پیدا کیا تونے اُسے مٹی سے

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾ ۖ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ
فرمایا پس نکل جا اس سے پس یقیناً تو راندہ گیا ہے اور یقیناً تجھ پر لعنت ہے میری

اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾
تا روز جزاء اس نے کہا اے رب میرے پس مہلت دے مجھے اس دن تک کہ وہ اٹھائے جائینگے

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ ۙ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾
فرمایا پس یقیناً تو مہلت دیئے ہوؤں میں سے ہے تا روز وقت مقررہ کے

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾ ۙ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ
اس نے کہا پس قسم ہے تیری عزت کی ضرور گمراہ کرونگا میں انہیں سب کو سوائے بندوں کے تیرے ان میں سے

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ ؗ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ ۚ لَاَمْلَئَنَّ
مخلصوں کے فرمایا پس سچ یہ ہے اور سچ ہی میں کہتا ہوں ضرور بھروں گا میں

جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَآ
جہنم کو تجھ سے اور ان سے جنہوں نے پیروی کی تیری ان میں سے سب سے تو کہدے نہیں

اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ
مانگتا میں تم سے اس پر کوئی مزدوری اور نہیں ہوں میں بناوٹ کرنیوالوں میں سے نہیں ہے

هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾ ع
یہ مگر نصیحت تمام دُنیا کے لیے اور ضرور جان لوگے تم خبر اس کی بعد کچھ عرصہ کے

76۔ "دونوں ہاتھوں سے پیدا کرنے سے یا تو یہ مراد ہے کہ میں نے اسے خصوصیت سے پیدا کیا ہے کیونکہ دونوں ہاتھوں سے اہمیت والا کام سرانجام دیا جاتا ہے۔ یا پھر اس میں اشارہ ہے کہ انسان میں قوائے روحانی اور قوائے حیوانی دونوں جمع کئے گئے ہیں (ح)"۔ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا۔"O بِيَدَيَّ: دونوں ہاتھ یعنی جمالی اور جلالی تجلی مراد ہے۔ یعنی آدمؑ کو بھی ان دونوں تجلیوں کا جامع پیدا کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے بندوں کے لئے بھی اَعْلٰی کا لفظ آیا ہے جیسے اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی جو انکسار سے ہوتا ہے۔ مگر شیطان کا اعلیٰ ہونا تکبر سے ہے۔" بِيَدَيَّ: یعنی تمام مناسب حال صفات اس کے اندر رکھ دی ہیں (ii)" جیسے فرمایا لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ (95:5)۔ نیز فرمایا صِبْغَةَ اللّٰهِ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً (2:139) یعنی اللہ کی صفات کے رنگ اختیار کرو"۔ 77۔ "آگ سے پیدا کیا یعنی جس میں اشتعال اور سرکشی کا مادہ ہے۔ اور گیلی مٹی جس میں خاکساری اور اطاعت کا مادہ ہے اور ان کے مطابق فرمانبرداری کرتے ہوئے ڈھل جاتا ہے۔ اسی طرح فرمایا خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ یعنی انسان کی فطرت میں جلد بازی کا مادہ ہے۔ مراد یہ کہ انسان کی فطرت میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ مختلف حالات میں گیلی مٹّی کی طرح اُن کے مطابق ڈھل جاتا ہے۔ اور شیطان کی فطرت میں آگ جیسا مادہ ہے اور وہ نافرمانی کرتا ہے (ii)" جیسے کفار نے تکبر سے رسول کا انکار کیا۔ 78۔ فَاخْرُجْ مِنْهَا: اس جگہ سے یعنی جنتِ ارضی سے نکل جا (یہ اللہ نے فرمایا)۔ 83۔ قَالَ (شیطان نے) کہا۔ 85۔ (اللہ نے) فرمایا کہ سچ بات یہی ہے جو میں کہتا ہوں۔ 86۔ نیز دیکھیں 17:66، 21:102-103، 15:40-43۔

87۔ "تکلف اسے کہتے ہیں کہ انسان کوئی کام مشقت اور بوجھ سمجھ کر بناوٹ سے سرانجام دے۔ حدیث میں بھی آتا ہے اَنَا وَ اَتْقِيَاءُ اُمَّتِيْ بُرَآءُ مِّنَ التَّكَلُّفِ (ح)"۔ قُلْ: (اللہ نے) فرمایا اے رسول تو کہہ دے کہ میں تکلف یا بناوٹی باتیں نہیں کرتا رہا ہوں۔ جو کچھ خبریں اور پیشگوئیاں تم کو بتائی ہیں وہ پوری ہوں گی۔ اور میں تم سے اپنے اس کام کا کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ

اُتارنا اس کتاب کا طرف سے اللہ غالب (اور) حکمت والے کے یقیناً ہم نے اتاری ہے

اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۳﴾

طرف تیری یہ کتاب ساتھ حق کے پس عبادت کر اللہ کی خالص کرتے ہوئے اس کیلئے فرمانبرداری

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ

دیکھو اللہ ہی کیلئے ہے فرمانبرداری خالص اور وہ لوگ جنہوں نے بناتے ہیں سوائے اس کے

اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ

دوست (وہ کہتے ہیں) نہیں ہم عبادت کرتے ان کی مگر تاکہ وہ کردیں ہمیں طرف اللہ کے قریب

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۬ؕ اِنَّ

یقیناً اللہ فیصلہ کریگا درمیان ان کے اس میں کہ وہ جس میں اختلاف کرتے ہیں یقیناً

اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۴﴾ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ

اللہ نہیں ہدایت دیتا اسے کہ جو جھوٹا سخت ناشکر ہے اگر چاہتا اللہ کہ

يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ

بنا دے اولاد البتہ چُن لیتا اس سے جو پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے پاک ہے وہ

هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۵﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ

وہ اللہ ہے واحد بہت غالب اس نے پیدا کئے آسمان اور زمین ساتھ حق کے

يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ

لپیٹتا ہے رات کو دن پر اور لپیٹتا ہے دن کو رات پر اور کام میں لگائے اس نے

وقف لازم

39-سُوْرَةُ الزُّمَر (مکی)

3- بِالْحَقِّ: اس کتاب میں سچائی اور حق ہے۔ اور باطل کی کوئی آمیزش اس میں نہیں ہے۔اس کی تعلیم حق پر مبنی ہے اور اس پر عمل کرنے میں انسان کی نجات ہے۔ یہاں دین سے مطلب عبادت ہے اور اطاعت بھی۔ 4۔ "آجکل کے مسلمانوں میں مُلحِد اسی بہانے سے شرک کرتے ہیں کہ ہم غیر اللہ کی عبادت اس لئے کرتے ہیں تا وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔ پرانے زمانہ کے مشرکوں میں سے بھی بعض لوگ شرک کی یہی تاویل کرتے تھے(ii)" یعنی ان کے واسطہ سے قرب الٰہی پالیں۔ایسے لوگ معبودانِ باطلہ ،بت، توہمات، گزشتہ بزرگوں، اپنی طاقت و قوت، رسمی عقائد وغیرہ پر اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کی بدولت وہ قرب الٰہی پائیں گے ۔ "Oعرب کے بت پرستوں کا خیال تھا کہ یہ بت اپنے اپنے رنگ میں ہماری پرورش کر رہے ہیں اور ہمارے شفیع ہیں۔ اور ہمیں خدا تک بھی پہنچاتے ہیں" نیز دیکھیں 10:19۔لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ: عبادت خالصۃً خدا ہی کی کرنی چاہئے۔ يَخْتَلِفُوْنَ: مخالفت کرتے ہیں (قرآن کی)۔ لَا يَهْدِيْ: اللہ جھوٹے اور ناشکروں کو ان کے اسلام کے خلاف برے ارادوں میں کامیابی نہیں دکھائے گا۔وہ نامراد رہیں گے اور ہدایت سے محروم رہیں گے کیونکہ باطل پرستی کبھی حق پرستی تک نہیں پہنچاسکتی۔5۔ مشرکین فرشتوں اور بتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا کرتے تھے۔ فرمایا اگر اللہ نے اولاد بنانی تھی تو خود ہی اپنی مخلوق میں سے بیٹیوں کی بجائے کوئی بیٹا بناتا تمہیں اس کے لئے اولاد بنانے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن اللہ اس نقص سے پاک ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو۔

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ

سورج اور چاند ہرایک چلتا ہے تا میعاد مقررہ دیکھو وہ غالب (اور) بہت

الْغَفَّارُ ﴿٦﴾ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا

بخشنے والا ہے اس نے پیدا کیا تم کو نفس واحد سے پھر پیدا کیا اس سے بیوی کو اس کی

وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ

اور اس نے اتارے تمہارے لیے چارپایوں میں سے آٹھ جوڑے پیدا کرتا ہے تم کو

بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ

پیٹوں میں ماؤں کے تمہاری ایک پیدائش بعد دوسری پیدائش کے اندھیروں تین میں

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى

یہ ہے اللہ رب تمہارا اسی کی ہے بادشاہی نہیں کوئی خدا سوائے اسکے پس کہاں

تُصْرَفُوْنَ ﴿٦﴾ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا يَرْضٰى

پھیرے جاتے ہو تم اگر تم کفر کرو تو یقیناً اللہ بے پرواہ ہے تم سے اور نہیں پسند کرتا وہ

لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ

اپنے بندوں کے لیے کفر اور اگر شکر کرو تم تو پسند کرتا ہے اُسے تمہارے لیے اور نہیں بوجھ اٹھاتا

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ

کوئی اٹھانے والا بوجھ کسی دوسرے کا، پھر طرف اپنے رب کی لوٹنا ہے تمہارا پھر وہ آگاہ کریگا تم کو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٧﴾ وَاِذَا

اس سے کہ تھے تم عمل کرتے یقیناً وہ خوب جاننے والا ہے سینوں کی بات کو اور جب

مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ

پہنچتی ہے انسان کو تکلیف پکارتا ہے اپنے رب کو جھکتا ہوا طرف اس کی پھر جب وہ دیتا ہے اُسے

نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ

نعمت اپنی طرف سے بھول جاتا ہے اس (مصیبت) کو کہ تھا وہ پکارتا طرف جس کی پہلے اور ٹھہراتا ہے

لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ

اللہ کے شریک تاکہ گمراہ کرے راہ سے اس کی توکہدے فائدہ اٹھا ساتھ اپنے کفر کے تھوڑا سا

6۔لپیٹتا ہے یعنی دن کے بعد رات چھا جاتی ہے اور رات کے بعد پھر دن طلوع ہوتا ہے۔بیچ میں وقفہ نہیں پڑتا۔نیز دیکھیں 7:55۔ یُكَوِّرُ اور یُغْشِی کے ایک ہی معنٰی ہیں۔ 7۔خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ یعنی نطفہ۔پھر علقہ، پھر مضغہ۔ تین پردوں یا تین اندھیروں میں یعنی پیٹ ،پھر رحم پھر وہ تھیلی جس میں بچہ اور پانی ہوتے ہیں۔وہ جھلی کی تھیلی پیدائش کے وقت بچہ کے ساتھ باہر نکل آتی ہے ۔یہ تین پردے ہوئے۔"+ جَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا: اسی کی قسم سے اس کا ساتھی (بیوی) بنایا"۔اور دوسری جگہ یہ جو فرمایا خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ عَجَلٍ کہ انسان کو عجلت میں سے پیدا کیا تو اس کے معنٰی یہ نہیں ہیں کہ انسان عجل (جلد بازی) کا بیٹا ہے۔ بلکہ اس کے یہ معنٰی ہیں کہ انسان کی فطرت میں جلد بازی ہے۔پس تم کہاں پھیرے جاتے ہو: یعنی حق اور ہدایت سے تم کیوں گمراہی کی طرف پھیرے جاتے ہو۔چار پایوں کو نازل کیا یعنی پیدا کیا۔عام استعمال کے آٹھ گھریلو چار پایوں کو چار جوڑے بنا کر تمہارے لئے پیدا کیا۔یعنی بکری اور بکرا، بھیڑ اور مینڈھا، بیل اور گائے، اونٹ اور اونٹنی کے چار جوڑے۔مطلب چار اقسام کے مویشی جوڑوں کی صورت میں۔ یہ کل آٹھ جانور ہوئے۔نوٹ: اَنۡزَلَ کے معنٰی پیدا کرنا بھی ہیں جیسے فرمایا 65:11-12 رسول نازل کیا۔57:26 لوہا نازل کیا ۔7:27 لباس نازل کیا ۔39:7 مویشی نازل کئے۔40:14 آسمان سے رزق اتارتا ہے ۔(پس نزول عیسیٰؑ سے بھی مراد آسمان سے اترنا نہیں ہے)۔(نیز دیکھیں 6:144-145 جانوروں کے جوڑے پیدا کئے)۔8۔یَرۡضَهُ: یعنی شکر کرنے کے عمل کو اللہ پسند فرماتا ہے۔اللہ کی نعمتوں کی قدر کرنا شکر کہلاتا ہے۔اور ان کا غلط استعمال کرنا کفر ہے (14:8)۔شکر کرنے کے معنٰی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عنایات کا اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق صحیح استعمال کرنا اور ناشکری کے معنٰی ہیں کہ ان عنایات کا غلط استعمال کرنا۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عنایات ہیں جیسے صحت جسمانی، طاقت، لیاقت، دنیوی نعماء، برکات، ترقی کے مواقع، مال، دولت، اولاد، رزق، ہاتھ پاؤں، زبان، کان، آنکھیں، گھر بار، علم وغیرہ وغیرہ۔ان کا صحیح استعمال شکر اور ان کا غلط استعمال کرنا ناشکری کہلاتا ہے۔"اللہ سینوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے یعنی دل کی باتوں کو۔ دلی خیالات کو(ii)"۔9۔اس آیت میں انسان سے مراد کافر، مشرک انسان ہے جس نے ناشکری کی روش اختیار کی۔ مصیبت کے وقت اللہ کو پکارا۔اللہ نے اس کی مصیبت رفع کی۔ بعد میں کہتا ہے کہ فلاں دیوی دیوتا یا بت کے ذریعے سے کامیابی ہوئی۔لِیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِهٖ یعنی تا اپنا برا نمونہ دکھا کر دوسروں کو گمراہ کرے۔نَسِیَ مَا کَانَ یَدۡعُوۡۤا اِلَیۡهِ یعنی جس کام یا غرض کے لئے خدا کو پکارتا تھا جب وہ پوری ہو جاتی ہے تو اسے بھول جاتا ہے۔

اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿٩﴾ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا

یقیناً تو آگ والوں میں سے ہے کیا وہ جو عبادت کرنیوالا ہے اوقات میں رات کے سجدہ کرتے ہوئے

وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ

اور کھڑے ہوکے ڈرتا ہے آخرت سے اور امید رکھتا ہے رحمت کی اپنے رب سے تو کہدے کیا

يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا

برابر ہوتے ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے سوائے اسکے نہیں

ع ١٠ ١٥ يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿١٠﴾ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا

کہ نصیحت پکڑتے ہیں عقلوں والے تو کہدے اے میرے بندو وہ جو ایمان لائے ہو ڈرو

رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ

اپنے رب سے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے نیکی کی اس دُنیا میں نیکی ہے اور زمین

اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿١١﴾

اللہ کی وسیع ہے سوائے اس کے نہیں کہ پورا دیئے جائیں گے صبر کرنیوالے ثواب اپنا بغیر حساب کے

قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿١٢﴾ وَ

تو کہدے کہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ عبادت کروں اللہ کی خالص کرتے ہوئے اس کے لیے عبادت اور

اُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٣﴾ قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ

میں حکم دیا گیا ہوں کہ ہو جاؤں میں پہلا فرمانبردار تو کہدے یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ اگر

عَصَيْتُ رَبِّىْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٤﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا

نافرمانی کی میں نے اپنے رب کی عذاب سے دن بڑے کے تو کہدے اللہ ہی کی میں عبادت کرتا ہوں خالص کرتے ہوئے

لَّهٗ دِيْنِىْ ﴿١٥﴾ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ

اس کیلئے اپنی عبادت پس تم عبادت کرو جس کی تم چاہو سوائے اس کے تو کہدے یقیناً

الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

گھاٹا پانیوالے وہ لوگ ہیں جنہوں نے نقصان پہنچایا اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو بروز قیامت

اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ

خبردار ہو یہ ہی خسارہ ہے کھلا کھلا ان کے لیے اوپر سے انکے سائبان ہونگے

10۔اور امید رکھتا ہے اپنے رب سے۔۔۔کیا وہ اس نافرمان شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کا بیان اوپر کی آیت 9 میں ہوا ہے! ۔جو اللہ کو جانتے پہچانتے ہیں وہ عبادت گزار مؤمن ہیں۔ جبکہ مشرک لوگ جاہل محض ہیں۔ 11۔ترجمہ: يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا:اے بندو جو ایمان لائے ہو۔(يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ:اے میرے بندو39:54)۔اس جگہ آیت 11 میں اللہ کا فرمان رسول کی زبانی بندوں کو پہنچایا گیا ہے۔"اللہ کی زمین وسیع ہے یعنی اگر مؤمن بندوں کو کسی جگہ دین کی وجہ سے تکالیف پہنچتی ہوں تو انہیں ہجرت کر کے کسی دوسری جگہ چلے جانا چاہئے جہاں وہ امن اور حفاظت سے رہ سکیں (ii)"۔ "بِغَيْرِ حِسَابٍ:یعنی ان کا اجر بے حساب ہو گا اور پھر بڑھتا ہی چلا جائے گا(ii)"۔اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ:اللہ کی زمین وسیع ہے۔ اِتَّقُوْا رَبَّكُمْ:اپنے رب سے ڈرتے رہو یعنی اوامر پر عمل کرو اور نواہی سے اجتناب کرو۔ اس آیت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں"+جہاں انسان کا دین مذہب اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات بگڑتے ہوں تو انسان کو چاہئے کہ اس مکان کو یا اس شہر کو یا ملک کو چھوڑ دے"(حقائق القرآن جلد 3 صفحہ 500) یعنی فی سبیل اللہ ہجرت کر جائے۔ یہ آیت ہجرت مدینہ سے ذرا پہلے کی ہے جب اِکّا دُکّا صحابہ مدینہ جا چکے تھے۔ فرمایا کہ اللہ کی زمین وسیع ہے۔ اسلام دوسرے علاقوں میں بھی ترقی کرے گا۔ ہجرت کر جاؤ۔ 13۔اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ:یعنی سب سے بڑھ کر فرمانبردار بنوں(ii)۔16۔پس تم اللہ کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو۔ یہ کافروں کو خطاب ہے۔

مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۚ
آگ کے اور نیچے سے انکے سائبان ہونگے یہ وہ ہے کہ ڈراتا ہے اللہ جس سے اپنے بندوں کو
يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۷﴾ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ
اے میرے بندو پس ڈرو مجھ سے اور وہ لوگ جو بچے بتوں سے کہ
يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۸﴾
عبادت کریں ان کی اور جھکے طرف اللہ کی ان کے لیے بشارت ہے پس بشارت دے میرے بندوں کو
الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۚ اُولٰٓئِكَ
وہ جو سنتے ہیں بات کو پھر پیروی کرتے ہیں بہتر کی اس میں سے یہ لوگ
الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ اَفَمَنْ
وہ ہیں کہ ہدایت دی انہیں اللہ نے اور یہ لوگ ہی عقلوں والے ہیں کیا وہ شخص
حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۚ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ﴿۲۰﴾
کہ ثابت ہوگئی جس پر بات عذاب کی کیا پس تو چھڑائے گا اُسے جو آگ میں ہے
لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ
لیکن وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ کیا اپنے رب کا ان کے لیے بلند مقامات ہیں کہ اوپر ان کے (اور) بلند مقامات
مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَعْدَ اللّٰهِ ۚ لَا
بنائے ہوئے ہیں بہتی ہیں نیچے ان کے نہریں وعدہ ہے اللہ کا نہیں
يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۱﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
خلاف کرتا اللہ وعدے کے کیا نہیں دیکھا تونے کہ اللہ نے اتارا ہے آسمان سے
مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا
پانی پس چلایا اُسے چشموں میں زمین کے پھر نکالتا ہے ساتھ اس کے کھیتی
مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ
مختلف ہیں رنگ ان کے پھر وہ خشک ہوجاتی ہے پس تو دیکھتا ہے اسے زرد پھر کر دیتا ہے اُسے
حُطَامًا ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۲۲﴾ اَفَمَنْ ع ۱۲ ۱۶
ریزہ ریزہ یقیناً اس میں البتہ نصیحت ہے عقلوں والوں کے لیے کیا وہ شخص کہ

17۔یعنی ان کا اوڑھنا بچھونا آگ ہی ہوگا(ii)۔اللہ جس سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے: یعنی جہنم کی آگ سے۔ **19**۔سنتے ہیں بات کو یعنی قرآن کو قبول کرتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔اوامر کو بجالاتے ہیں اور نواہی سے رکے رہتے ہیں۔فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ: یعنی نیکی کو اس کے بہترین اجر کے لحاظ سے ادا کرتے ہیں۔یعنی اس طریق سے جس سے زیادہ اجر ملے کیونکہ انہوں نے عقل سے فائدہ اٹھایا ہے۔ **20**۔اس شخص کو کون بچا سکتا ہے جس پر عذاب کا فیصلہ چسپاں ہو چکا ہو۔ایسا شخص اور وہ شخص جس کا اوپر ذکر ہوا ہے برابر نہیں ہو سکتے۔(یعنی آیت 18 اور 19 میں جن کا ذکر ہوا ہے)۔ **21**۔"اس میں جنت کی غیر متناہی ترقیات کی طرف اشارہ ہے(ح)"۔غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ یعنی ان کے لئے چوبارے پر چوبارے بنے ہوں گے۔"Oاللہ کی انعام واکرام کی پیشگوئی کسی طرح نہیں ٹل سکتی(لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ)۔لیکن وعید کی پیشگوئی خوف اور دعا اور صدقہ خیرات سے ٹل سکتی ہے۔کیونکہ اس بارہ میں کہیں لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْوَعِيْدَ نہیں آیا"۔ **22**۔يَهِيْجُ: (پک کر) خشک ہو جاتی ہے۔ایسے ہی قوموں کا عروج و زوال بھی ہوتا ہے۔اس مثال سے عقلمند سمجھ لیتے ہیں کہ دنیوی زندگی بھی عارضی اور مختصر ہے۔جو جلد ہی ختم ہو جائیگی۔لہٰذا اخروی اور دائمی زندگی کے لئے تیاری کرنی چاہئے فَسَلَكَهٗ: یعنی پانی کو چلایا۔(بہایا)۔

شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ
کھول دے اللہ سینہ اس کا واسطے اسلام کے پھر وہ نور پر ہے طرف سے اپنے رب کی پس ہلاکت ہے

لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٢﴾
ان کے لیے کہ سخت ہیں دل جن کے یاد سے اللہ کی یہ لوگ گمراہی کھلی کھلی میں ہیں

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ
اللہ نے اتاری بہترین بات (یعنی) کتاب آپس میں ملتی جلتی دہرائی جانیوالی کھڑے ہو جاتے ہیں رونگٹے

مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ
اس سے چمڑوں کے ان لوگوں کے جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے پھر نرم ہو جاتے ہیں چمڑے ان کے

وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ
اور دل ان کے اللہ کی یاد کی طرف ہوتے ہیں یہ ہدایت ہے اللہ کی کہ ہدایت دیتا ساتھ جسکے جسے

يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ
چاہتا ہے اور جسے گمراہ ٹھہرائے اللہ تو نہیں اس کیلئے کوئی ہدایت دینے والا کیا پس جو شخص بچائے گا

بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ
اپنے منہ کو برے عذاب سے بروز قیامت اور کہا جائیگا ظالموں کو

ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
چکھو جو تھے تم کرتے تکذیب کی ان لوگوں نے جو پہلے تھے ان سے

فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٥﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ
پس آیا ان کے پاس عذاب جہاں سے نہیں سمجھتے تھے پس چکھائی انہیں اللہ نے

الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ (وقف لازم)
ذلت زندگی دنیا کی اور ضرور عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے کاش

كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
ہوتے وہ جانتے اور یقیناً یقیناً بیان کی ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ
ہر مثال تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں (یعنی) قرآن عربی نہ کجی والا

23۔ "+عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ سے مراد قرآن، احادیث النبیؐ، نورِ ایمان (تقویٰ) جس سے قوت ممیّزہ حاصل ہوتی ہے"۔ اَفَمَنْ : کیا ایسا شخص اور وہ جس کا دل تاریکی میں رہنے والے کی طرح سخت ہو گیا ہو برابر ہو سکتے ہیں۔ 24۔ "O مُتَشَابِهًا: جس کی آیتیں اور مضامین ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔ ان میں کوئی تناقض اور اختلاف نہیں مَثَانِيَ۔: اس میں ہر ذکر اور وعظ دوہرا دوہرا کر بیان کئے گئے ہیں تا ایک مقام کی دوسرے مقام سے تفسیر ہو جائے"۔ "مُتَشَابِهًا : یعنی قرآن مجید کی کچھ آیات تو وہ ہیں جن کا مضمون بائیبل اور پچھلی کتب سے ملتا ہے۔ مَثَانِيَ : اور کچھ آیات ایسی ہیں جو نئے مضمون بیان کرتی ہیں اور اپنی شان میں اعلیٰ ہیں اور ان کو کوئی پہلی کتاب نہیں پہنچتی (ii)"۔ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ: یعنی قرآن مجید نازل فرمایا ۔ دیکھیں آیات 28 اور 29۔ اس میں (قرآن میں) اعلیٰ ترین تعلیم دی گئی ہے۔ نیز مُتَشَابِهًا: اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کا مُصَدِّق اور مُؤَيِّد ہے۔ مَثَانِيَ: اس میں اصول دین کی ضروری باتوں کو بار بار دوہرایا گیا ہے۔ جیسے خدا کی واحدنیت، قیامت، حشر نشر وغیرہ کو۔ تَقْشَعِرُّ: رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جب وہ اللہ کی وعید اور تہدید کو سمجھتے ہیں جو قرآن میں ہیں۔ اور چمڑے نرم ہو جاتے ہیں جب وہ اللہ کی رحمت اور لطف و کرم (جنت) کے متعلق پڑھتے ہیں جس سے ان کے دلوں میں امید پیدا ہو جاتی ہے۔ 25۔ اَفَمَنْ ---يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: تو یہ شخص اور جو ایسا نہیں ہے کیا برابر ہو سکتے ہیں؟ یعنی قیامت کے دن مشرک اور مؤمن برابر نہیں ہو سکتے۔ کافر دوزخ میں جائے گا اور مؤمن جنت میں۔ چہرہ جسم کا بہترین عضو ہے کافر کے چہرہ کو بدترین عذاب ہوگا۔ بہت سے گناہ چہرہ سے تعلق رکھتے ہیں جیسے آنکھیں، کان، منہ وغیرہ کے ذریعہ کردہ گناہ ہیں۔ نیز تکبر میں بھی چہرے کا تاثر خاص طور پر نمایاں ہوتا ہے۔ 26۔ مِنْ قَبْلِهِمْ: یعنی مشرکین مکہ سے پہلی امتوں والوں نے بھی رسولوں کی تکذیب کی تھی تو ان پر عذاب آیا۔ 28۔ قرآن کریم میں ہر قسم کی عائلی، سماجی، اخلاقی اور روحانی زندگی کے حالات کو سدھارنے کی مکمل تعلیم دی گئی ہے۔ اور جملہ اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ نصیحت حاصل کریں یعنی گناہوں سے بچیں اور نیکیاں کریں۔

عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَاۗءُ

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں بیان کی اللہ نے ایک مثال ایک مرد کی جس میں کئی شریک ہیں

مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ

باہم مخالف اور ایک آدمی پورے کا پورا ہے ایک آدمی کا کیا دونوں برابر ہیں حالت میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں بلکہ اکثر ان میں سے نہیں جانتے یقیناً تو مرنے والا ہے اور یقیناً وہ

مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع ۳

مرنے والے ہیں پھر یقیناً تم بروز قیامت حضور میں اپنے رب کے جھگڑو گے

30۔ "مُتَشٰكِسُوْنَ: شکایتیں کرنے والے، باہم مخالف اور جھگڑنے والے۔ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا: کیا دونوں (یعنی مشرک اور موحد) برابر ہو سکتے ہیں (ii)" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (کہ اس نے حجت قائم کر دی)۔ کسی غلام کے ایک سے زائد آقا ہوں تو وہ ان سب کو خوش نہیں رکھ سکتا۔ ایک آقا کچھ حکم دے اور دوسرا کچھ اور اس کے خلاف حکم دے تو وہ کس آقا کو خوش کرے۔ پس معبود بھی ایک ہی ہے۔ زیادہ معبود خلاف عقل ہیں۔ اکثر لوگ سمجھتے نہیں اس لئے شرک کرتے ہیں۔ مشرکوں کے کئی معبود ان باطلہ ہیں اور مسلمانوں کا ایک معبود حقیقی (اللہ) ہے۔ ایک غلام جو کئی لوگوں کی ملکیت ہو تو کوئی اس کی پوری خبر گیری نہ کرے گا۔ مگر ایک غلام جو ایک شخص کی ملکیت ہو تو وہ اس کا اچھی طرح اپنا سمجھ کر خیال رکھے گا۔

32۔ "تَخْتَصِمُوْنَ: یعنی قیامت کے روز اپنے رب کے سامنے اپنے اپنے عقائد اور اعمال پیش کرو گے (ii)"۔ اور جواب دہی اور جواب طلبی پر رسولوں، فرشتوں، انسانوں اور اپنے ہی ہاتھ پاؤں وغیرہ اور زمین و آسمان کی گواہی ثبوت کے لئے پیش ہو گی۔

الجزء ۲۴

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ
پس کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جس نے جھوٹ باندھا اللہ پر اور جھٹلایا
بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
سچ کو جب آیا اس کے پاس کیا نہیں ہے جہنم میں ٹھکانا
لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ
کافروں کے لیے اور وہ شخص جو لایا سچ اور جس نے تصدیق کی
بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ
اس کی یہ لوگ ہی متقی ہیں ان کے لیے وہ ہے جو وہ چاہیں گے
عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ
پاس اپنے رب کے یہ بدلہ ہے نیکی کرنیوالوں کا تاکہ دُور کرے اللہ
عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ
ان سے بُرائی وہ جو کی تھی انہوں نے اور بدلہ میں دے انہیں ثواب ان کا
بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ
بدلہ میں اچھے کام کے جو تھے وہ کرتے کیا نہیں ہے اللہ
بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ
کافی اپنے بندے کو اور وہ ڈراتے ہیں تجھے ان لوگوں سے جو
دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَ
سوائے ہیں اسکے اور جسے گمراہ کرے اللہ پس نہیں اس کے لیے کوئی راہ نما اور
مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ
جسے ہدایت دے اللہ تو نہیں ہے اس کے لیے کوئی گمراہ کرنیوالا کیا نہیں ہے اللہ
بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ
غالب (اور) سزا دینے والا اور البتہ اگر پوچھے تو ان سے کس نے پیدا کئے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ
آسمان اور زمین ضرور کہیں گے کہ اللہ نے تو کہدے پھر بتاؤ تو سہی کہ

33۔"+سب سے زیادہ بدکار وہ ہے جو اللہ پر افتراء کرے ۔الہام، وحی، خواب نہ ہو اور کہے کہ مجھے ہوا ہے۔ یا جھوٹی حدیث آنحضرتؐ کی طرف منسوب کرے۔ قرآن کی کسی آیت کے معنٰی شرارت سے کچھ اور بنا کر اپنے مطلب کو پورا کرے اور جو صادق کی تکذیب کرے"یعنی اگر نبی نے خدا پر جھوٹ بولا ہے تو اس سے برا اور کون ہوگا۔ اور اگر نبی سچا تھا اور تم نے اسے جھٹلایا ہے تو تم لوگوں سے اور کون برا ہوگا۔ ایسے لوگ جہنم کے مستحق ہوں گے۔ یہ بھی مطلب ہے کہ جن لوگوں نے اللہ کے شریک بنا رکھے ہیں جیسے یہود نے عُزیرؑ کو اور نصاریٰ نے عیسیٰؑ کو اللہ کے بیٹے قرار دیئے ہیں۔ اور ان تک جب حق کا پیغام پہنچا تو انہوں نے اس کی تکذیب کی۔ یہ لوگ بڑے ظالم ہیں اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔(31:14)۔ 34۔ جو سچی بات لایا وہ رسول ہے اور جس نے اس کو سچا جان کر قبول کیا وہ مسلمان (متقی) ہے۔ اور جس نے اسے جھٹلایا وہ کافر بنا۔ 36۔"O وحشیوں کو بااخلاق انسان اور پھر باخدا انسان بنانے کا انقلابی معجزہ قرآن کا ہے"۔ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا: برے اعمال (کے بداثرات) جو انہوں نے کئے تھے ان کو اللہ دور کرے گا۔ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ: یعنی مناسب حال نیک اعمال جو اپنی زیادہ سے زیادہ توفیق سے کئے تھے۔ (ان کی جزاء خیر عطا فرمائے گا)۔ (نیز دیکھیں نوٹ زیر آیت 56 از خلیفہ اوّلؓ اور ثانیؓ)۔ 37۔ اور ڈراتے ہیں تجھے ان لوگوں سے جو خدا کے سوِا ہیں یعنی معبودان باطلہ سے یا مشرکین کے سرداروں سے جو آنحضرتؐ کو کہا کرتے تھے کہ تم بتوں کے متعلق برا کہتے ہو دیکھنا ایک دن یہ تمہارا تختہ الٹ دیں گے۔ مگر جس کی مدد پر اللہ ہو اس کا کون برا کر سکتا ہے۔ 38۔"کفار مؤمنوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو ایمان میں بڑھاتا ہے۔ اور منکرین کو سزا دیتا ہے اور مؤمنوں کو انعامات سے نوازتا ہے۔ فرمایا کیا اللہ تعالیٰ غالب نہیں کہ جو اس کا منشاء ہے اس کو پورا کرے اور جو دشمنوں کا منشاء ہے اس کو ناکام کرے (ii)"یعنی اللہ تعالیٰ غالب ہے کہ وہ مؤمنوں کو جنت میں جگہ دے اور ان کے دشمنوں کو ناکام کرکے جہنم میں ڈالے (ii)(مفہوم)"۔

مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ
جنہیں تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے اگر چاہے مجھے اللہ دکھ دینا

هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ
کیا وہ دور کرنیوالے ہیں اس کے ضرر کو یا چاہے مجھ پر رحم کرنا کیا وہ

مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ
روکنے والے ہیں رحمت اس کی توکہدے کافی ہے مجھے اللہ اسی پر بھروسہ کرتے ہیں

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۹﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ
بھروسہ کرنے والے توکہدے اے قوم میری عمل کرو اپنی جگہ پر

اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ
یقیناً میں عمل کرنیوالا ہوں پس عنقریب تم جان لوگے کہ کون ہے آتا ہے جس پر عذاب

يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا
جو ذلیل کردے اُسے اور اترتا ہے کس پر عذاب قائم رہنے والا یقیناً ہم نے اتاری

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى
تجھ پر یہ کتاب لوگوں کے لیے ساتھ حق کے پس جس نے ہدایت پائی

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ
تو اس کے نفس کیلئے ہے اور جو گمراہ ہوا تو سوائے اسکے نہیں کہ وہ گمراہ ہوتا ہے اپنی (جان) پر اور نہیں تو

عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۲﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا
ان پر داروغہ اللہ قبض کرتا ہے جانوں کو بوقت موت کے انکی

وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى
اور ان کی جو نہیں مرے نیند میں ان کی پھر روک لیتا ہے ان کو کہ فیصلہ کرتا ہے

عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
جن پر موت کا اور چھوڑ دیتا ہے دوسروں کو تا میعاد مقررہ کے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا
یقیناً اس میں البتہ نشانات ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور وفکر کرتے ہیں کیا ٹھہرائے ہیں

39۔ "هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ: هُنَّ جمع مؤنث کے لئے ضمیر ہے۔ کیونکہ اللہ کے سوا کافروں نے جو معبود بنا رکھے تھے وہ ان کو عورتیں سمجھتے تھے (خدا کی بیٹیاں)(ii)" قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ: کہہ کہ مجھے اللہ کافی ہے نہ کہ بت وغیرہ جو کچھ نہیں کر سکتے۔ 40۔ "اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ+: میرے مقابلہ میں سارا زور لگا لو باطل ہی کا خاتمہ ہوگا اور حق ہی کی فتح و کامرانی ہو گی۔ 41۔ کس پر عذاب آتا ہے کہ دنیا میں اسے ذلیل کر دے تا معلوم ہو جائے کہ آخرت میں بھی اسے عذاب ملے گا قائم رہنے والا۔ اس کا مطلب دوسرے الفاظ میں یہ ہے کہ اگر رسول نے جھوٹ باندھا ہے تو وہ دنیا میں ہی نامراد اور ذلیل ہو گا۔ اور اگر تم نے سچے نبی کو جھٹلایا ہے تو دنیا یا آخرت کا عذاب تمہیں ملے گا یا دونوں جگہوں پر۔ یہ دنیوی عذاب جنگ بدر کی صورت میں آیا جس میں کفار مکہ کے ستر آدمی مارے گئے اور ستر قید ہوئے اور مشرکین مکہ کی گویا کمر ٹوٹ گئی تھی۔ 42۔ بِالْحَقِّ: ضرورت حقہ سے۔ فَمَنِ اهْتَدٰى: جو ہدایت کے راستہ پر چلا وہ کامیاب ہوا اور جس نے گمراہی اختیار کی اس کو اس کی سزا مل کر رہے گی۔ 43۔ ایک مستقل وفات ہے جب موت واقع ہو جاتی ہے اور روح واپس جسم میں نہیں لوٹتی۔ اور دوسری عارضی وفات ہے نیند کے وقت کی جس میں روح واپس لوٹ کر جسم میں آجاتی ہے۔ "اس آیت سے معلوم ہوا کہ مردہ کو زندہ کر کے اس دنیا میں واپس نہیں بھیجا جاتا (ح)"۔ (دیکھیں 23:100-101 نیز 6:61-63)۔ "غور و فکر کرنیوالوں کے لئے اس میں نشان ہیں" یعنی روح کو قبض کرنے اور واپس لانے یا نہ لانے میں دلیل ہے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ قیامت کے دن وہ سب مردوں کو زندہ کرے گا۔ "O جیسی جسموں پر موت ہے روحوں پر بھی موت ہے لیکن قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ ابرار اور اخیار اور برگزیدوں کی روحیں چند روز کے بعد پھر زندہ کی جاتی ہیں۔ کوئی تین دن کے بعد، کوئی ہفتہ کے بعد، کوئی چالیس دن کے بعد اور یہ حیات ثانی نہایت آرام اور آسائش اور لذت کی ان کو ملتی ہے"۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ
انہوں نے سوائے اللہ کے سفارشی تو کہدے کیا اگرچہ ہوں وہ کہ نہ طاقت رکھتے ہوں
شَيْئًا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴۳ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ
کچھ بھی اور نہ سمجھتے ہوں تو کہدے اللہ کیلئے ہے سفارش ساری اسی کی
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۴۴ وَاِذَا
بادشاہی آسمانوں اور زمین کی پھر طرف اس کی تم لوٹائے جاؤ گے اور جب
ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
ذکر کیا جاتا ہے اللہ اکیلے کا نفرت کرتے ہیں دل ان لوگوں کے جو نہیں ایمان لاتے
بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ
آخرت پر اور جب ذکر کیا جاتا ہے ان لوگوں کا جو سوا ہیں اس کے اچانک وہ
يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۴۵ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
خوش ہو جاتے ہیں تو کہدے اے اللہ پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے
عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ
جاننے والے غیب اور ظاہر کے تو فیصلہ کریگا درمیان اپنے بندوں کے
فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۴۶ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ
اس میں کہ تھے وہ جس میں اختلاف کرتے اور اگر ہو ان لوگوں کے لیے
ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا
جنہوں نے ظلم کیا جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اور مانند اس کی ساتھ اسکے ضرور فدیہ میں دیں
بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ
اُسے مقابل میں سخت عذاب کے بروز قیامت اور ظاہر ہوگا ان کے لیے طرف سے
اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝۴۷ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ
اللہ کی جو نہیں تھے وہ گمان کرتے اور ظاہر ہو جائیں گے ان کیلئے برائیاں
مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۴۸
اس کی جو وہ کرتے تھے اور گھیر لے گا انہیں وہ کہ تھے وہ جس سے ہنسی کرتے

44۔ یعنی معبودانِ باطلہ کو اپنا سفارشی ٹھہرا رکھا ہے۔ اور یہ شرک ہے۔ "شرک بہت بڑا ظلم ہے "(31:14) پتھر کے بتوں کو شفاعت چھوڑ کسی بھی چیز کا ادراک نہیں ہے۔ **45**۔ ہر طرح کی شفاعت اللہ کے اختیار میں ہے۔ صرف اس کے حکم سے شفاعت ہو گی نہ کہ کفار کی آرزؤں کے مطابق۔ یعنی اللہ جسے شفاعت کرنے کی اجازت دے اور جس کے حق میں شفاعت کرنے کا حکم فرمائے اسی کی شفاعت ہو گی۔ **46**۔ مشرک لوگ توحید کے ذکر سے بہت چڑتے ہیں (ii)" مگر معبودان باطلہ کے ذکر پر خوش ہوتے ہیں (دیکھیں 12:107)۔ **48**۔ اب اگرچہ مشرکین گمان نہیں کرتے کہ ان کی دنیوی طاقت و حشمت ختم ہو جائے گی اور آخرت میں بھی ان کی بد اعمالیوں کی پکڑ ہو گی مگر قیامت کو ان کے اعمال کی سب حقیقت کھل کر ان کے سامنے ظاہر ہو جائے گی اور وہ عذاب سے بچنے کے لئے بڑے سے بڑے فدیہ کو بھی اگر پیش کریں گے تو بھی ان کا چھٹکارہ نہ ہو سکے گا۔ (نیز دیکھیں 3:91-92 اور 2:49)۔ اس عذاب کی ہولناکیاں ایسی ہوں گی کہ کبھی ان کے وہم و گمان میں نہ آئی ہوں گی۔

فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ
پس جب پہنچتی ہے انسان کو تکلیف پکارتا ہے ہمیں پھر جب دیتے ہیں ہم اُسے
نِعْمَةً مِنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ بَلْ هِيَ
نعمت اپنی طرف سے کہتا ہے سوائے اسکے نہیں کہ دیا گیا ہوں میں یہ بوجہ علم کے (نہیں) بلکہ وہ
فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۵۰﴾ قَدْ قَالَهَا
آزمائش ہے و لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے یقیناً کہی تھی وہ بات
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا
ان لوگوں نے جو پہلے تھے ان سے پس نہ کام آیا انہیں جو تھے وہ
يَكْسِبُونَ ﴿۵۱﴾ فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ وَالَّذِينَ
کرتے پس پہنچی انہیں برائیاں اسکی جو کیا تھا انہوں نے اور وہ لوگ جنہوں
ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ وَ
نے ظلم کیا ان لوگوں میں سے ضرور پہنچیں گی انہیں برائیاں اس کی جو کیا انہوں نے اور
مَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۵۲﴾ أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ
نہیں ہیں وہ ہرگز عاجز کرنیوالے کیا نہیں وہ جانتے کہ اللہ کشادہ کرتا ہے
الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ
رزق جس کے لیے وہ چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے یقیناً اس میں البتہ نشانات ہیں ان لوگوں کے لیے
يُؤْمِنُونَ ﴿۵۳﴾ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ ع ۵
جو ایمان لاتے ہیں تو کہدے اے بندو میرے وہ جنہوں نے زیادتی کی اپنی
أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ
جانوں پر نہ مایوس ہو رحمت سے اللہ کی یقیناً اللہ بخشتا ہے
الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۵۴﴾ وَ
گناہ سب کے سب یقیناً وہ ہی بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے اور
أَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ
جھک جاؤ طرف اپنے رب کی اور فرمانبردار بنو اس کیلئے پہلے اس کے کہ آوے تمہارے پاس

50۔اللہ کی یہ نعمتیں اور پھر ایسی بات کہنا کھرے (سچے) اور کھوٹے (جھوٹے) کی آزمائش کا طریق ہے اور عَلٰی عِلْمٍ سے مراد یہ ہے کہ میری قابلیت اور سمجھ کی وجہ سے مجھے یہ چیزیں ملی ہیں۔ یا یہ کہ اللہ جانتا ہے کہ میں اس کا اہل ہوں۔ نہ کہ میں غلط کار ہوں۔ فرمایا یہ بات ان میں سے اکثر نہیں جانتے کہ نعماء کا عطاء کیا جانا ایک امتحان ہے کہ بندہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے یا ناشکری کرتا ہے یعنی اللہ کے احسان کو نہیں مانتا۔ **51**۔جب ان لوگوں کی شامت آگئی تو سب قابلیت جس کا انہیں گھمنڈ تھا دھری کی دھری رہ گئی۔ کچھ بھی کام نہ آیا۔ جس طرح یہ بات پہلے لوگوں نے بھی کی خاص کر قاروں نے کہا تھا إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي (28:79) کہ مجھے میرے علم کی وجہ سے یہ سب مال و دولت ملا ہے۔ خدا نے پھر اسے اس کے خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا۔ **52**۔"فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ: یعنی انہیں ان کے بداعمال کے نتائج پہنچیں گے (42:41) وہ عاجز نہ کر سکیں گے: یعنی خدا کو اس کے ارادہ سے روک نہ سکیں گے (ii) ان کو قحط اور قتل نے پکڑا۔ **53**۔یعنی روزی بھی نری عقل سے نہیں بلکہ اللہ کی عنایت سے ملتی ہے اس کے اصولوں کے مطابق۔ رزق میں فراخی یا تنگی بھی اللہ کی طرف سے لوگوں کیلئے بطور آزمائش ہے۔ **54**۔قُلْ: میری طرف سے کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے"O أَسْرَفُوا: ارتکاب کبائر کیا۔ يٰعِبَادِيَ یعنی اے میرے متبعین۔ عربی میں عَبد غلام کو بھی کہتے ہیں یعنی ایسا (جو) اس کی اطاعت میں محو ہو جائے کہ گویا اس کا غلام ہے جیسے فرمایا قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ۔ آنحضرتؐ کا غلام ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپؐ پر درود پڑھو اور آپؐ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو۔ سب حکموں پر کاربند رہو۔" (خلاصہ)۔ "اسلام میں گناہوں سے معافی کی تعلیم میں نہ تو عیسویت کا سا افراط ہے کہ گناہوں پر دلیری ہو اور نہ ہی ہندو مذہب کی سی تفریط ہے کہ گناہ کی ابدی معافی ہو ہی نہیں سکتی اور انسان اواگون کے چکروں میں ہمیشہ کے لئے پڑا رہتا ہے" (ح) بلکہ اسلام میں گناہوں کی معافی کے لئے خدا سے سچے دل سے توبہ واستغفار کرنے سے کردہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ نیز دیکھیں (15:50-51) (18:59) (6:55) (7:157) (12:88)۔ **55**۔عذاب کی پکڑ سے پہلے پہلے توبہ کرلو تو بخشے جاؤ گے۔

الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ
عذاب پھر نہیں مدد دیئے جاؤ گے تم اور پیروی کرو بہتر کی اس میں سے جو

اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ
اُتارا گیا طرف تمہاری طرف سے تمہارے رب کے پہلے اس کے کہ آوے تم پر عذاب

بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى
اچانک اور تم نہ جانتے ہو ایسا نہ ہو کہ کہدے کوئی جی اے افسوس

عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۷﴾
اس پر کہ کوتاہی کی میں نے بارہ میں اللہ کے اور یقیناً تھا میں البتہ تمسخر کرنیوالوں میں

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۸﴾
یا کہے وہ کہ اگر اللہ ہدایت دیتا مجھے البتہ ہوتا میں متقیوں میں سے

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ
یا کہے وہ جب دیکھے عذاب کو کاش ہو میرے لیے لوٹنا تو ضرور ہو جاؤں میں

مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۹﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ
نیکی کرنے والوں میں سے ہاں یقیناً آئیں تیرے پاس آیات میری پس تکذیب کی تُو نے

بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيَوْمَ
ان کی اور تکبر کیا تُو نے اور تھا کافروں میں سے اور بروز

الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ
قیامت تو دیکھے گا ان لوگوں کو جنہوں نے جھوٹ باندھا اللہ پر کہ چہرے ان کے

مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۱﴾
سیاہ ہونگے کیا نہیں ہے جہنم میں ٹھکانا تکبر کرنیوالوں کے لیے

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ
اور نجات دے گا اللہ ان لوگوں کو جنہوں نے تقویٰ کیا ساتھ کامیابی کے ان کی نہ پہنچے گی انہیں

السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ
تکلیف اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ خالق ہے ہر چیز کا

56۔"یعنی اپنے مطابق حال جو زیادہ سے زیادہ توفیق ہو اُس کے مطابق نیک کام کرنے کی کوشش کرو(ii)"۔"+مثلاً بدلہ لینا بھی جائز ہے اور صبر اور غفر بھی جائز ہے۔اب اگر صبر اور غفر کرنا بہتر ہو تو اس کو اختیار کرے۔اور یہ طریق صلحاء کا ہے"۔ پیروی کرو بہتر طور پر یا اس بہتر اور اچھی تعلیم کی پیروی کرو جو تمہاری طرف اتاری گئی ہے۔ نیز دیکھیں آیت نمبر 24۔ 57۔ فَرَّطْتُّ: میں نے کمی کی یا سستی کی ادائیگی فرض میں۔اللہ کے بارے میں میں نے کوتاہی کی یعنی میں نے اللہ کے حکموں پر عمل نہ کیا۔ 59۔ كَرَّةً: واپس لوٹنا (دنیا کی طرف)۔ 60۔اللہ فرمائے گا جواب میں۔ 61۔ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ: اللہ کے بارے میں جھوٹے بیٹے بیٹیاں اور شریک بناتے تھے اور کہتے تھے وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهٰذَا کہ خدا نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ان کے چہرے کالے ہوں گے یعنی ان کے چہروں پر غم کے آثار نمایاں ہوں گے۔ 62۔ بِمَفَازَتِهِمْ: کامیابی کے ساتھ۔یعنی انہیں جنت عطا ہو گی۔(فَوْزٌ: کامیابی)(مَفَازَةٌ: فَوْزٌ سے مصدر ہے)۔

وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝۶۲ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ
اور وہ ہر چیز پر نگران ہے اس کے لیے کنجیاں ہیں آسمانوں

وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ
اور زمین کی اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ساتھ آیات کے اللہ کی یہ لوگ

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۶۳ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ
ہی نقصان اُٹھانے والے ہیں تو کہدے کیا پس غیر کی اللہ کے تم مجھے حکم دیتے ہو میں عبادت کروں

اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝۶۴ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ
اے جاہلو اور یقیناً یقیناً وحی کی گئی ہے طرف تیری اور طرف ان لوگوں کی جو

مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ
پہلے تھے تجھ سے کہ البتہ اگر شرک کیا تونے توضرور حبط ہوجائیں گے عمل تیرے اور ضرور ہوجائے گا

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۶۵ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝۶۶
تو نقصان اُٹھانیوالوں میں سے بلکہ اللہ ہی کی پس تو عبادت کر اور ہوجا شکر کرنیوالوں میں سے

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ڰ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ
اور نہیں انہوں نے قدر کی اللہ کی حق اس کی قدر کا اور زمین سب کی سب ایک مٹھی میں ہوگی اسکی

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ
بروز قیامت اور آسمان لپیٹے ہوئے ہوں گے دائیں ہاتھ میں اس کے پاک ہے وہ

وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۶۷ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ
اور بلند ہے اس سے جسے وہ شریک ٹھہراتے ہیں اور بجایا جائے گا بگل پس بیہوش ہوجائیں گے وہ

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ
جو آسمانوں میں ہوں گے اور جو زمین میں ہونگے سوائے اس کے جسے چاہے اللہ پھر بجایا جائے گا

فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝۶۸ وَاَشْرَقَتِ
وہ دوسری دفعہ پس اچانک وہ کھڑے دیکھتے ہوں گے اور چمک اُٹھے گی

الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْۗءَ بِالنَّبِيّٖنَ
زمین نور سے اپنے رب کے اور رکھی جائیگی کتاب (اعمال کی) اور لائے جائیں گے نبی

63،64۔ یعنی تمام چیزوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور تمام چیزوں پر اسی کا تسلط اور تصرف (وکیل) ہے۔ اس کے رسول کا انکار کر کے اس کا کچھ بھی نقصان نہ کر سکو گے بلکہ خود ہی خسارہ اٹھانے والے ہو گے۔ زمین وآسمان کی مَقَالِيْد (کنجیاں) اسی کے پاس ہیں۔ **65**۔ غَيْرَ اللّٰهِ: اللہ کے علاوہ جو معبودان باطلہ ہیں۔ **66**۔ اَشْرَكْتَ: تو نے شریک بنایا (خدا کے ساتھ)۔ **67**۔ شَاكِرِيْنَ: شکر کرنے والے۔ خداداد طاقتوں کا صحیح استعمال کرنا عملی طور پر شکر کرنا ہوتا ہے۔ **68**۔ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ: شریک ٹھہراتے ہیں (خدا کے ساتھ)۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ: اللہ کی قدر نہ کی۔ یعنی اللہ کی عبادت کرنے کی بجائے لکڑی اور پتھروں کے بتوں یا انسانوں کو خدا کی خدائی میں شریک بنالیا اور ان کے آگے سجدہ کرنے لگ گئے۔ " مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ: یعنی زمین وآسمان نہ صرف اللہ کے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے بلکہ دائیں ہاتھ میں جو قوت کی بے پناہ نشانی ہے لپیٹے ہوں گے اور کلیتاً براہ راست اللہ کے قبضہ میں ہوں گے(ii)" مَطْوِيّٰتٌۢ: لپیٹے یعنی فنا کر دیئے جائیں گے۔ "Oدنیا کے فنا کرنے کے وقت خدا تعالیٰ آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ سے لپیٹ لے گا"۔ "سائنسی نظریہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمین وآسمان بالآخر فنا کے ایک بلیک ہول (Black Hole) میں داخل کر دیئے جائیں گے گویا کہ وہ لپیٹے جاچکے ہوں (iv)"۔ **69**۔ پہلا بگل بجے گا تو سب بے ہوش ہو جائیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ چاہے گا (جیسے فرشتے ہیں) پھر دوسری دفعہ بجے گا تو قبروں سے نکل کر آ کھڑے ہوں گے۔ **70**۔ "اس زمین سے مراد زمینِ حشر ہے جیسے فرمایا يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْض (14:49)۔ اور زمین کے چمک اٹھنے سے مراد مخفی نتائج کا ظہور ہے (ح)"۔ اعمالنامہ سامنے رکھ دیا جائے گا۔ شہداء: گواہ، ہر طرح کے گواہ۔ رسول، فرشتے، انسان، حیوانات، درو دیوار، حجر، شجر، انسان کے اعضاء جسمانی وغیرہ (36:66)۔ گواہ ملزموں کے الزامات ثابت کرنے کے لئے لائے جائیں گے۔ ورنہ اللہ کو تو سب کچھ معلوم ہے (نیز دیکھیں 2:144)۔ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ مسلمان خیر امت ہیں اور آنحضرتؐ اس بارے میں مسلمانوں کے لئے شاہد ہوں گے (بخاری 6/4487)۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی (اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ۔ اللہ زمین وآسمان کا نور ہے)۔ ان پر ظلم نہیں ہو گا یعنی ان کی بدیوں کی سزا زیادہ نہ ہو گی اور نہ نیکیوں کا اجر کم دیا جائے گا جیسا کہ اگلی آیت میں ہے۔ کتاب یعنی اعمالنامہ اور ان کے نتائج سامنے رکھ دیئے جائیں گے۔

وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾
اور گواہ اور فیصلہ کیا جائیگا درمیان انکے ساتھ حق کے اور وہ نہ ظلم کئے جاویں گے

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع ۷
اور پورا پورا دیا جائے گا ہر نفس کو جو کیا اس نے اور وہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا
اور ہانکے جائیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا طرف جہنم کی گروہ در گروہ یہاں تک کہ جب

جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ
آئیں گے ان کے پاس کھولے جائیں گے دروازے اس کے اور کہیں گے انہیں چوکیدار اس کے

اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ
کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس رسول تم میں سے پڑھتے تھے تم پر آیات رب کی تمہارے

وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ
اور ڈراتے تھے تم کو ملنے سے تمہارے اس دن سے کہیں گے ہاں کیوں نہیں ولیکن

حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا
ثابت ہوگئی بات عذاب کی کافروں پر کہا جائے گا داخل ہو

اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى
دروازوں میں جہنم کے رہ پڑنے والے ہیں اس میں پس کیا ہی بُرا ہے ٹھکانا ہے

الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى
تکبر کرنے والوں کا اور چلائے جائیں گے وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ کیا اپنے رب کا طرف

الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ
جنت کی گروہ در گروہ یہاں تک کہ جب آئیں گے اسکے پاس اور کھولے جائیں گے دروازے اس کے اور

قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا
کہیں گے انہیں چوکیدار اس کے سلامتی ہو تم پر تم عمدہ حالت کو پہنچے پس داخل ہو اس میں

خٰلِدِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا
رہ پڑنے والے ہو کر اور کہیں گے سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے سچا کیا ہم نے

71۔وَ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ: ہر نفس کو اس کی پوری پوری جزا یا سزا دی جائے گی۔**72**۔قَالُوْا بَلٰى: کہیں گے ہاں کیوں نہیں آئے۔ مگر ہم ہی نے انہیں نہ مانا تھا۔ خَزَنَتُهَآ: خَازِنٌ: محافظ اس سے مراد جہنم کے داروغے ہیں ۔ سِيْقَ: ہانکے جائیں گے جیسا کہ 52:14 اور 67:9-11 میں فرمایا گیا ہے۔یعنی جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ **74**۔طِبْتُمْ: تم عمدہ حالت میں پہنچے ہو یعنی تمہارے نیک اعمال کا نیک نتیجہ نکلا ہے۔" گروہ در گروہ کر کے لے جانے میں یہ اشارہ ہے کہ الگ الگ مراتب کے لوگ علیحدہ علیحدہ گروہ ہوں گے"۔(زُمَرًا)۔

وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ
وعدہ اور وارث کیا ہم کو زمین کا جگہ پکڑتے ہیں ہم جنت میں جہاں
نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ
ہم چاہتے ہیں پس کیا ہی اچھا ہے اجر کام کرنیوالوں کا اور تو دیکھے گا فرشتوں کو گھیرنے والے
مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ
اردگرد عرش کے تسبیح کریں گے ساتھ حمد کے اپنے رب کی اور فیصلہ کیا جائیگا
بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾ ع ۵
درمیان ان کے ساتھ حق کے اور کہا جائے گا کہ سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں (جو) رب ہے تمام دنیا کا

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
حٰمٓ ﴿۲﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳﴾ غَافِرِ
حا۔میم اتارنا اس کتاب کا طرف سے اللہ کی ہے (جو) عزت والا (اور) بہت علم والا ہے بخشنے والا
الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ؕ
ہے گناہ اور قبول کرنے والا ہے توبہ سخت سزا دینے والا ہے طاقت والا ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ
نہیں کوئی خدا سوائے اس کے طرف اسی کی لوٹنا ہے نہیں جھگڑتے آیات میں
اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي
اللہ کی مگر وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا پس نہ دھوکہ میں ڈالے تجھے پھرنا ان کا
الْبِلَادِ ﴿۵﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْ
شہروں میں تکذیب کی پہلے ان سے قوم نوح نے اور مختلف جماعتوں نے

75۔آخرت کے نئے ارض و سماء ہوں گے نہ کہ اس دنیا کے جو فنا کردی جائے گی۔ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ: یہ قول اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا یا اہل جنت کی طرف سے ہوگا کہ نیک اعمال کرنے والوں کا اجر بہت ہی اچھا ہے۔ 76۔ قُضِيَ بَيْنَهُمْ: تمام لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا۔(دیکھیں آیت 70-71)اور کہا جائے گا کہ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حمد کی نسبت کسی ایک مخلوق کی طرف سے نہیں کی گئی بلکہ ہر زندہ چیز یا غیر زندہ کی زبان پر حمد الٰہی کے ترانے ہوں گے زبانِ قال سے یا زبانِ حال سے ۔(نیز دیکھیں 57:2اور59:2)۔

40۔سُوْرَةُ الْمُؤْمِن(مکی)

2۔ حٰمٓ: حمید، مجید کا قائم مقام ہے۔ 4۔ الطَّوْلِ: طاقت ،احسان ،انعام ،مال و دولت وغیرہ۔ "اللہ بہت معاف کرنے والا ہے۔ پھر بھی باز نہ آؤ اور سرکشی کرتے رہو تو اس کی سزا بھی بہت سخت ہو گی(ii)"مفہوم۔ نیز دیکھیں(15:50-51)۔ 5۔شہروں میں پھر پھر کر مشرکین مکہ کفار کے سرداروں سے اسلام کے خلاف جو سازشیں کرتے ہیں اس کا فکر نہ کر یہ سب ناکام ہوں گے اور اسلام ہی غالب آئے گا۔ یا وہ مال کما کر اسلام کی مخالفت کرنے کی غرض سے پھرتے ہیں۔

بَعْدِهِمْ ۖ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ ۖ وَ
بعد ان کے، اور قصد کیا ہر قوم نے اپنے رسول کا کہ پکڑیں اُسے اور
جَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ
جھگڑے ساتھ جھوٹ کے تاکہ ڈگمگا دیں ساتھ اسکے حق کو پس پکڑا میں نے انہیں
فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٦﴾ وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
پس کیسا ہوا عذاب میرا اور اسی طرح ثابت ہوگئی بات رب کی تیرے
عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ﴿٧﴾ الَّذِينَ
ان لوگوں پر جنہوں نے کفر کیا کہ وہ آگ والے ہیں وہ جو
يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
اٹھاتے ہیں عرش کو اور جو اردگرد ہیں اس کے تسبیح کرتے ہیں ساتھ حمد کے اپنے رب کی
وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا ۚ رَبَّنَا
اور ایمان لاتے ہیں اس پر اور بخشش مانگتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اے رب ہمارے
وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا
حاوی ہوگیا تو ہر چیز پر رحمت سے اور علم سے پس بخش دے ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی
وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٨﴾ رَبَّنَا وَ
اور پیروی کی راہ کی تیرے اور بچا انہیں عذاب سے دوزخ کے اے رب ہمارے
أَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ
اور داخل کر ان کو باغوں میں ہمیشہ کے وہ جن کا وعدہ کیا تُونے ان سے اور ان کو بھی جو نیک ہوئے
مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ
باپ دادا میں سے ان کے اور بیویوں میں سے ان کی اور اولادوں میں سے ان کی یقیناً تو ہی
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٩﴾ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ
عزت والا حکمت والا ہے اور بچا ان کو برائیوں سے اور جسے بچائے تو برائیوں سے
يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٠﴾
اس دن تو یقیناً رحم کیا تو نے اس پر اور یہ ہی کامیابی ہے بڑی

6۔لِيُدْحِضُوا: ڈگمگا دیں۔ پس (دیکھو) میری سزا کیسی تھی! كَيْفَ كَانَ عِقَابِ: کیسا(سخت) تھا میرا عذاب! یعنی جسے نشان عبرت بنا دیا۔ 8۔"حاملین عرش سے مراد ملائکہ ہیں جو خدا تعالیٰ کی تنزیہی صفات کو ظہور میں لاتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ وہ چار ہیں مگر قیامت کے دن قرآن مجید میں لکھا ہے کہ وہ آٹھ ہوں گے۔ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ گویا قیامت میں صفات تنزیہیہ کا ظہور بڑھ جائے گا۔ اور مَنْ حَوْلَهُ سے مراد دیگر صفات الٰہیہ کے مظہر ہیں۔ رَبَّنَا: (یہ کہتے ہوئے کہ) اے ہمارے رب۔ وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً: حاوی ہو گیا تو ہر چیز پر اپنی رحمت سے۔ اللہ تعالیٰ کے اس وسیع رحم کی طرف بجز قرآن مجید کے اور کسی شریعت نے توجہ نہیں دلائی (ح)۔ 9۔مَنْ صَلَحَ: (اور ان کو بھی جنت میں داخل کر) جو نیک ہوں۔ مِنْ آبَائِهِمْ سے مرد یا عورت مراد ہوتی ہے (52:22) جبکہ أَبَوَيْنِ میں ماں اور باپ دونوں ہی مراد ہیں۔ 10۔السَّيِّئَاتِ: یعنی غلط عقائد، بد اخلاق، ان کا وبال، آفات، مصائب، اذیتیں دنیا کی، عالم برزخ کی یا روزِ قیامت کی جیسے محاسبۂ اعمال کی سختی، راز فاش ہونے کی رسوائی وغیرہ۔ اللہ کی مہربانی ہی سے ان برائیوں سے بچا جا سکتا ہے یا ان کے بد نتائج سے۔ ہر کوئی تھوڑی بہت برائی میں مبتلا ہو جاتا ہے اللہ سے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ: یعنی آخرت کے عذاب سے بچ جانا اور جنت میں داخل ہو جانا بہت بڑی کامیابی ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ پکارے جائیں گے البتہ ناراضگی اللہ کی بہت بڑی ہے بہ نسبت

مَّقْتِكُمْ أَنفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ﴿١١﴾

ناراضگی تمہاری کے اپنے لوگوں سے جب تم پکارے جاتے تھے طرف ایمان کے تو تم انکار کرتے تھے

قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ

وہ کہیں گے اے رب ہمارے موت دی تو نے ہم کو دو بار اور زندہ کیا تو نے ہمیں دو بار

فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ﴿١٢﴾

پس اقرار کیا ہم نے گناہوں کا اپنے پس کیا ہے طرف نکلنے کی کوئی راستہ

ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن

یہ اس سبب ہے کہ جب پکارا جاتا تھا اللہ اکیلا تم کفر کرتے تھے اور اگر

يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ﴿١٣﴾

شریک کیا جاتا تھا ساتھ اسکے تم ایمان لاتے تھے پس حکومت اللہ بلند بڑے کی ہے

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ

وہی ہے جو دکھاتا ہے اپنے نشانات اور اتارتا ہے تمہارے لیے آسمان سے

رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ ﴿١٤﴾ فَادْعُوا اللَّهَ

رزق اور نہیں نصیحت پکڑتا مگر وہ جو جھکتا ہے پس پکارو اللہ کو

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿١٥﴾ رَفِيعُ

خالص کرتے ہوئے اس کیلئے فرمانبرداری اور اگرچہ ناپسند کریں کافر بلند

الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ

درجوں والا ہے صاحب عرش ہے ڈالتا ہے کلام اپنے حکم سے

مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٦﴾ يَوْمَ

جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے تاکہ ڈرائے یوم ملاقات سے جس دن

هُم بَارِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ

کہ وہ ظاہر ہوں گے نہ مخفی ہوگا اللہ پر ان میں سے کچھ بھی کس کی ہے

11۔ یعنی تم اپنے بھائی بندوں کی ناراضگی کے ڈر سے حق کا انکار کرتے رہے مگر اللہ کی ناراضگی کی جو بندوں کی ناراضگی کے مقابل بہت بڑی ہے کوئی پرواہ نہ کی اور لوگوں کی ناراضگی کو ملحوظ خاطر رکھا۔اب اس کا خمیازہ بھگتو۔ 12۔ پہلے مردہ مٹی تھے۔ پھر نطفہ میں جان پڑی اور اس کے ذریعہ سے ہمیں زندگی ملی۔ پھر عمر گزرنے پر مر گئے۔اور اب پھر یوم حشر میں زندہ ہوئے ہیں۔ یہ دو دفعہ جینا اور مرنا ہوا۔(2:29) میں بھی مذکور ہے۔ کیا اب اس سے نکلنے کی کوئی راہ ہے ؟اس کا جواب نفی میں ملے گا۔ دیکھیں (3:91-92) اور (39:48-49)۔ کوئی خلاصی ،توبہ یا بدلہ قبول نہ کیا جائے گا۔"توبہ دنیوی زندگی میں قبول ہوتی ہے۔ آخرت کی زندگی میں شفاعت قبول ہو گی جس کے لئے اللہ اجازت دے(ii)"(ترمذی جلد 2 صفحہ 66)اور (بخاری جلد 4 کتاب الرقاق)۔ 13۔ ذٰلِكُمۡ: تمہارا یہ حال اس لئے ہے کہ جب تم کو خدائے واحد کی پرستش کے لئے بلایا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے مگر جب شرک کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم یہ مان لیتے تھے۔اب اللہ جو بلند اور سب سے بڑا ہے کا حکم یا فیصلہ نافذ ہو گا۔ 14۔ آسمان سے مینہ برسا کر زمین سے رزق پیدا کرتا ہے(21:31)۔ يُنِيۡبُ: وہ جھکتا ہے(خدا کی طرف) روحانی رزق کے لئے جو آسمان سے بذریعہ وحی آتا ہے۔ 15۔ آدمی اللہ کی عبادت کے ساتھ کسی دوسرے کو بندگی میں شامل نہ کرے۔ 16۔ اللہ بلند مرتبوں والا ہے اور مؤمنوں کو بلند کرتا ہے۔ ذُو الۡعَرۡشِ: تمام کائناتوں کا مالک ہے۔ روح کو ڈالتا ہے اپنے حکم سے یعنی وحی و نبوت سے سرفراز فرماتا ہے اور ڈراتا ہے ملاقات کے دن سے یعنی روز قیامت سے جب اللہ کے سامنے پیشی ہو گی یعنی محاسبہ۔ نیز دیکھیں 4:172 اور 16:3۔ "+روح سے مراد وحی الٰہی ہے۔ اور جان(soul) کو نفس کہتے ہیں"۔ 17۔" بٰرِزُوۡنَ: وہ ظاہر ہوں گے۔ یعنی ان کی مخفی حالت ظاہر ہو جائے گی۔ اور برے اعمال کے نتائج جو چھپے ہوئے تھے عیاں ہو جائیں گے گو کہ اللہ پر تو اِس وقت بھی واضح ہیں مگر اُس دن بندوں پر بھی کھل جائیں گے (ح)"۔ آج کس کی باشاہی ہے ؟ صرف اکیلے غالب اللہ ہی کی ہے۔ ایک لحاظ سے یہ فرعون کے خدائی دعویٰ کرنے کا جواب ہے جو اس نے کہا تھا''اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تجھے قید کر دونگا(26:30)۔ نیز یہ بھی کہا کہ میں ہی تمہارا ربِّ اعلیٰ ہوں(79:25)۔ نیز اس نے اللہ کا انکار کیا(40:38)۔ هُمۡ بٰرِزُوۡنَ کا یہ بھی مطلب ہے کہ جب یوم حشر میں زندہ ہو کر قبروں سے باہر نکل کھڑے ہوں گے۔

اَلْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى

بادشاہی آج اللہ اکیلے سب پر غالب کی ہے آج بدلہ دیا جائے گا

كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

ہر نفس کو بعوض اسکے جو کمایا انہوں نے نہیں ظلم اس دن یقیناً اللہ جلد لینے والا ہے

الْحِسَابِ ﴿١٧﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ

حساب اور ڈرا انہیں دن سے اچانک آجانے والے کے جبکہ دل

لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ڛ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ

نزدیک حلق کے غم سے بھرے ہوں گے نہیں ہوگا ظالموں کے لیے کوئی دوست

وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿١٨﴾ يَعْلَمُ خَآىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي

اور نہ سفارش کرنیوالا کہا مانا جائے جس کا ۔ وہ جانتا ہے خیانت آنکھوں کی اور جسے چھپاتے ہیں

الصُّدُوْرُ ﴿١٩﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

سینے اور اللہ فیصلہ کرتا ہے ساتھ حق کے اور وہ لوگ جنہیں وہ پکارتے ہیں

مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ

سوائے اس کے نہیں فیصلہ کرتے کچھ بھی یقیناً اللہ ہی خوب سننے والا

الْبَصِيْرُ ﴿٢٠﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ

خوب دیکھنے والا ہے کیا نہیں چلے پھرے وہ زمین میں کہ وہ دیکھتے کیسا

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ

ہوا انجام ان لوگوں کا جو تھے پہلے ان سے تھے وہ

اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ

زیادہ سخت ان سے قوت اور نشانات میں زمین میں پس پکڑا ان کو اللہ نے

بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٢١﴾ ذٰلِكَ

بوجہ گناہوں کے ان کے اور نہیں تھا ان کے لیے اللہ سے کوئی بچانے والا یہ

بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا

اس لیے ہے کہ تھے آتے ان کے پاس رسول ان کے ساتھ دلائل کے پس انکار کیا انہوں نے

18۔"سَرِيْعُ الْحِسَابِ: تمام جن وانس کا حساب لینے میں کوئی دیر نہیں لگے گی(ii)" یہ مطلب نہیں کہ برے اعمال کی سزا فوراً مل جاتی ہے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ سزا کی بنیاد فوراً پڑ جاتی ہے مگر سزا دینے میں ڈھیل مل جاتی ہے کہ انسان اپنی اصلاح کر لے(ii)"۔ 19۔الْاٰزِفَةِ: اچانک آنے والا (دن) یعنی روز قیامت جو ہر روز قریب تر ہوتا جاتا ہے۔ يُّطَاعُ: یعنی جس کی سفارش مان لی جائے۔ 20۔"آنکھوں کی خیانت: جیسے بد نظری، غصہ، یا حقارت سے دوسرے کو دیکھنا جسے انسان ڈر یا شرم سے لفظوں میں ظاہر نہیں کرتا(ii)"۔"دل میں کسی چیز کو خواہ کیسے ہی چھپائیں آنکھوں سے اس کا اظہار ہو جاتا ہے(iv)"۔ 21۔حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے یعنی خوب سن سمجھ کر صحیح فیصلہ فرمائے گا۔ توبہ کرو تو اللہ خوب سننے والا ہے جبکہ معبودان باطلہ جن کو نہ کسی چیز کا علم ہے نہ وہ فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور بے اختیار ہیں وہ خاک فیصلہ کریں گے۔ 22۔"پہلی قوموں کے آثار قدیمہ جو زمین پر باقی رہ گئے ہیں جیسے مضبوط قلعے، محلات، باغات، نہریں، منارے، مقابر وغیرہ بتاتے ہیں کہ موجودہ لوگوں کو پہلے لوگوں جیسے فنون حاصل نہیں ہیں(ii)" نافرمانی کی وجہ سے جب اللہ نے ان کی پکڑ کی تو تمہاری پکڑ کیوں نہ کرے گا۔ 23۔ پہلی قوموں پر تباہی اس لئے آئی کہ انہوں نے رسولوں کا انکار کیا تھا۔ تم بھی ہوشیار رہو۔

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ
پس پکڑلیا ان کو اللہ نے یقیناً وہ زور آور سخت سزا (دینے) والا ہے اور یقیناً یقیناً
اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ
بھیجا ہم نے موسیٰ کو ساتھ اپنے نشانوں کے اور غلبہ ظاہر کے طرف فرعون اور
هَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
ہامان اور قارون کی پس کہا انہوں نے جادوگر (اور) جھوٹا پس جب وہ لایا ان کے پاس
بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
حق پاس سے ہمارے کہا انہوں نے قتل کرو بیٹوں کو ان لوگوں کے جو ایمان لائے
مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا
ساتھ اس کے اور زندہ چھوڑو عورتوں کو ان کی اور نہیں تدبیر کافروں کی مگر
فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ
نامرادی اور کہا فرعون نے چھوڑو مجھے کہ قتل کردوں موسیٰ کو اور چاہیے کہ وہ پکارے
رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي
اپنے رب کو یقیناً میں ڈرتا ہوں اس سے کہ وہ بدل دے دین تمہارا یا یہ کہ برپا کرے
الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ
زمین میں فساد اور کہا موسیٰ نے یقیناً میں نے پناہ پکڑی اپنے رب کی اور تمہارے رب کی
مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ وَقَالَ رَجُلٌ ع ۳ ۸
ہر تکبر کرنے والے سے جو نہیں ایمان لاتا یوم حساب پر اور کہا ایک مرد
مُّؤْمِنٌ ۖۗ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ
ایماندار نے قوم فرعون میں سے جو چھپاتا تھا ایمان اپنا کیا تم قتل کروگے
رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ
ایک آدمی کو اس لیے کہ وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے حالانکہ یقیناً وہ لایا ہے تمہارے پاس دلائل طرف سے
رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ
رب کی تمہارے اور اگر ہے وہ جھوٹا تو اس پر (وبال) ہے جھوٹ اس کا اور اگر ہے وہ

24۔ 9 نشانیاں یعنی معجزات جو موسیٰؑ کو دیئے گئے۔ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ: کھلی کھلی یعنی واضح دلیل۔ 25۔ "فرعون بادشاہ تھا۔ ہامان فرعون کا چیف انجینئر تھا۔ بڑے رسوخ والا تھا۔ مذہبی لیڈر بھی تھا۔ قارون بنی اسرائیل سے تھا مگر فرعون نے اس کو خزانوں پر مقرر کیا ہوا تھا۔ یہ بھی بڑے رسوخ کا مالک تھا(ii)"۔ جادو گر کہنے سے موسیٰؑ کے معجزات کی طرف اشارہ ہے۔ اور موسیٰؑ کو جھوٹا کہنے سے آپ کے دعویٰ نبوت کی طرف اشارہ ہے ۔(51:53)۔ 26۔ "اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ: کافروں کو گو پہلے عارضی کامیابی ملتی ہے مگر کافروں کی تدبیر ہمیشہ ان پر ہی الٹی پڑتی ہے۔ مستقل کامیابی صرف انبیاء اور ان کی جماعتوں کو ملتی ہے۔ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ: یعنی جو لوگ موسیٰؑ پر ایمان لا کر اس کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں(ii)"۔ قَالُوْٓا: فرعونیوں(یعنی فرعون) نے کہا کہ ان کے (بنی اسرائیل کے) بیٹوں کو قتل کرو اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دو۔ تا بنی اسرائیل کی قوت میں اضافہ نہ ہو جائے مگر اللہ نے فرعونیوں کو سمندر میں غرق کر دیا اور بنی اسرائیل کو ارض مقدسہ کا وارث بنا دیا۔ 27۔ ذَرُوْنِيْٓ: فرعون نے کہا میں اب موسیٰؑ کے قتل پر تلا ہوا ہوں۔ اب میرے ارادے کے خلاف مجھے کوئی مشورہ نہ دو۔ زمین میں (موسیٰ) فساد برپا کرے یعنی اگر فرعونیوں میں سے بہت سے لوگ موسیٰؑ پر ایمان لے آئیں تو وہ ایمان نہ لانے والوں کے خلاف فساد برپا کریں گے۔ 28۔ "فرعون آخرت اور جزاء سزا پر ایمان نہیں رکھتا اس لئے ظلم اور تکبر کرتا ہے۔ خدا سے نہیں ڈرتا(ii)" موسیٰؑ نے فرعون کے بد ارادوں کے نتائج سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی یعنی حفاظت چاہی۔

صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ
سچا تو پہنچے گا تم کو بعض وہ جس کا وہ وعدہ کرتا ہے تم سے یقیناً اللہ نہیں ہدایت دیتا
مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۹﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ
جو حد سے بڑھنے والا (اور) جھوٹا ہے اے قوم میری تمہارے لیے حکومت ہے آج
ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ
غالب ہو زمین میں پس کون مدد دے گا ہمیں عذاب سے اللہ کے
اِنْ جَاۗءَنَا ۭ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ
اگر آیا ہمارے پاس کہا فرعون نے نہیں دکھاتا میں تم کو مگر جو دیکھتا ہوں اور نہیں
اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۰﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ
ہدایت دیتا تم کو مگر راہ درست کی اور کہا اس نے جو ایمان لایا تھا
يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۱﴾
اے قوم میری یقیناً میں ڈرتا ہوں تم پر مانند دن مختلف قوموں کے
مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ
مانند حالت قوم نوح اور عاد اور ثمود کے اور ان لوگوں کے جو
بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۲﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ
بعد تھے ان کے اور نہیں اللہ ارادہ کرتا ظلم کا بندوں پر اور اے قوم میری یقیناً
اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ
میں ڈرتا ہوں تم پر دن سے ایکدوسرے کو پکارنے سے جس دن پھر جاؤ گے پیٹھ پھیرتے ہوئے
مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا
نہ ہوگا تمہارے لیے اللہ سے کوئی بچانے والا اور جسے گمراہ ٹھہرائے اللہ تو نہیں اس
لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ جَاۗءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ
کے لیے کوئی ہدایت دینے والا اور یقیناً یقیناً آیا تمہارے پاس یوسف پہلے اس سے
بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَاۗءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى
ساتھ دلائل کے پس ہمیشہ رہے تم شک میں اس سے کہ وہ لایا تمہارے پاس جسے یہاں تک کہ

29۔ فرعون کی قوم میں سے جس نے موسیٰؑ کے معجزات دیکھے وہ ایمان لے آیا۔ اس نے محسوس کر لیا کہ واقعی زیادتی تو فرعونیوں کی طرف سے ہوئی ہے۔ وہ بول اٹھا: موسیٰؑ جھوٹا نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اللہ کی طرف سے معجزات لایا ہے۔ اگر موسیٰؑ خدا پر جھوٹ بولتا ہے تو خدا اس کو سزا دے گا۔ تم کیوں اس کے پیچھے پڑے ہو۔ اگر موسیٰؑ سچا ہے تو تم پر انکار کرنے کا وبال پڑے گا۔ دیکھیں (اعمال 39-5:38)اس میں یہ واقعہ درج ہے۔ "Oقرآن شریف نے بعض کے لفظ سے جتلا دیا کہ وعید کی پیشگوئی کے لئے بعض کا نمونہ کافی ہے۔ بعض کا انجام معافی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے"۔ "مُسْرِفٌ كَذَّابٌ: حد سے بڑھنے والا جھوٹا، یہ مطلب نہیں کہ جو حد سے بڑھ کر جھوٹ بولے خدا اس کو کامیاب نہیں کرتا جو کم جھوٹ بولے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ بلکہ عربی زبان میں بعض دفعہ مبالغہ پر نفی لائی جاتی ہے اور مراد یہ ہوتی ہے کہ اس قسم کی تھوڑی سی چیز بھی برداشت نہیں کی جائے گی(ii)"۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ: اللہ یقیناً ان کو ان کے اسلام کے خلاف بد ارادوں کو کامیاب نہیں ہونے دے گا۔ **30**۔ یعنی میں اپنی طرف سے ٹھیک بات ہی تم کو بتا رہا ہوں (مگر تھا وہ غلط۔ دیکھیں 11:98)۔ **31**۔ " يَوْمِ الْاَحْزَابِ: مختلف گروہوں کے دن سے مراد گزشتہ قوموں کی ہلاکت کا دن ہے۔ یعنی جیسے ان پر عذاب آیا تم پر بھی آئے گا(ح)"۔ **32**۔ دَاْبِ: حالت، انجام، ڈگر۔ اللہ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا، ظالم اپنی سرکشیوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ **33**۔ يَوْمَ التَّنَادِ: ایک دوسرے کو پکارنے کا دن۔ جیسا کہ مصیبت کے وقت مدد کے لئے دوسروں کو پکارتے ہیں۔ مگر آخرت کے دن ہر کوئی اپنی بے بسی کا اظہار کرے گا۔ فرعون اور اُس کا لشکر جب غرق ہو رہے تھے تو اسی طرح ایک دوسرے کو پکارنے لگے تھے۔ **34**۔ مِنَ اللّٰهِ سے یہاں مراد "اللہ کے عذاب سے" ہے۔ عَاصِمٍ: بچانے والا۔ يَوْمَ التَّنَادِ: ایک دوسرے کو پکارنے کے دن تم پیٹھ پھیر کر پھر جاؤ گے جس دن میدان حشر سے جہنم کی طرف جب تمہیں وہاں لے جایا جائے گا اور تمہیں اللہ (کے عذاب) سے کوئی بچانے والا نہ ملے گا۔

إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ
جب وہ فوت ہوگیا کہا تم نے ہرگز نہیں بھیجے گا اللہ بعد اس کے کوئی رسول
كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ۝٣٥ الَّذِيْنَ
اسی طرح گمراہ ٹھہراتا ہے اللہ اس کو جو ہو حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا وہ لوگ جو
يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا
جھگڑتے ہیں بارہ میں آیات کے اللہ کی بغیر دلیل کے جو آئی ہو ان کے پاس بڑی ہے یہ بات ناراضگی
عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي
میں نزدیک اللہ کے اور نزدیک ان لوگوں کے جو ایمان لائے اسی طرح مہر کرتا ہے اللہ
كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝٣٦ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ
ہر دل پر تکبر کرنیوالے سرکش کے اور کہا فرعون نے اے ہامان بنا
لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝٣٧ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ
میرے لیے محل تاکہ میں جا پہنچوں راستوں پر راستوں پر آسمان کے
فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ
پھر میں جھانکوں طرف معبود کی موسیٰ کے اور یقیناً میں ضرور خیال کرتا ہوں اسے جھوٹا اور اسی طرح
زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَ
خوبصورت کر دکھائی گئی فرعون کے لیے برائی کام کی اس کے اور وہ روکا گیا راہ سے اور
مَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝٣٨ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ
نہیں تدبیر فرعون کی مگر ہلاکت میں اور کہا اس نے جو ایمان لایا تھا
يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝٣٩ يٰقَوْمِ
اے قوم میری پیروی کرو میری میں دکھاؤں گا تم کو راہ ہدایت کی اے قوم میری
اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِىَ
سوائے اسکے نہیں کہ یہ زندگی ورلی عارضی سامان ہے اور یقیناً آخرت ہی
دَارُ الْقَرَارِ ۝٤٠ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا
گھر ہے ٹھہرنے کا جس نے کی برائی تو نہیں وہ بدلہ دیا جائے گا مگر مانند اس (برائی) کی

35۔ تمہارے پاس یوسفؑ آئے (یعنی تمہارے آباء واجداد کے پاس آئے) مگر تم شک میں ہی رہے اور اس پر ایمان نہ لائے حتیٰ کہ جب وہ فوت ہو گئے (یعنی جب یوسفؑ فوت ہو گئے) تو تم نے کہنا شروع کر دیا کہ اللہ ہرگز کوئی رسول اس کے بعد نہیں بھیجے گا۔ بد قسمتی سے عوام مسلمانوں نے بھی آنحضرتؐ کے بعد یہی کہنا شروع کر دیا کہ اب آپؐ کے بعد کوئی اور نبی نہ آئے گا(ii) تشریعی نبی تو نہیں آسکتا البتہ غیر تشریعی اُمّتی یعنی ظلی نبی جو آنحضرتؐ کی شریعت کے تابع ہو آسکتا ہے۔ جو اشاعت دینِ اسلام کریگا۔ اللہ اسی طرح گمراہ ٹھہراتا ہے حد سے زیادہ بڑھ جانے والے سرکشوں کو اور اللہ کی توحید میں شک وانکار کرنے والوں کو۔ **36**۔ اللہ مہر لگا دیتا ہے ہر تکبر کرنے والے سرکش کے دل پر۔ ایسا آدمی ہدایت نہیں پا سکتا ہاں اگر کوئی ویسے نادانی سے گمراہ ہے مگر متکبر اور سرکش نہیں ہے تو وہ ہدایب پا سکتا ہے (مفہوم)(ii)"۔ **37**۔ سَبَبٌ: ذریعہ یا رسّے کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے آیت 22:16 میں آیا ہے۔ اور سبب راستے کو بھی کہتے ہیں۔(18:90)۔ **38**۔ صُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ: (فرعون) روکا گیا (سیدھی) راہ سے۔ فرعون نے طعنہ سے کہا کہ اے ہامان میرے لئے ایک اُونچی عمارت بناؤ تا میں اس پر چڑھ کر موسیٰؑ کے خدا کو دیکھوں کہ وہاں موجود ہے بھی یا نہیں۔ مگر اللہ نے فرعون کو بلندی پر چڑھنے کی بجائے سمندر کی گہرائی میں ڈبو کر اپنی ہستی قدرت اور طاقت کا ثبوت دے دیا۔ فرعون نے غرق ہوتے وقت گواہی دی کہ میں موسیٰؑ اور ہارونؑ کے پروردگار پر ایمان لے آیا ہوں۔ مگر موت کے وقت کا پچھتاوا کام نہیں آتا۔ فرعون کو اپنی بری کاروائیاں اچھی نظر آتی تھیں اور ان کی تعریف کرتا تھا۔ مگر بالآخر اس کی تدبیریں اس کی ہلاکت کا موجب ہوئیں۔ **39**۔ سَبِيْلَ الرَّشَادِ: ہدایت کی راہ (یعنی جو ہدایت موسیٰؑ لے کر آئے تھے)۔ **40**۔ مَتَاعٌ: عارضی سامان۔ عارضی فائدہ۔ دَارُ الْقَرَارِ: مستقل طور پر رہنے یا ٹھہرنے کا گھر جس کو زوال اور فنا نہیں۔ جہاں ہمیشہ کے لئے آرام وراحت کی زندگی ہو گی۔ (یعنی جنت)۔

وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
اور جس نے کی نیکی مرد ہو یا عورت اور وہ ایماندار ہو
فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ
تو یہ لوگ داخل کئے جائیں گے جنت میں رزق دیئے جائیں گے اس میں بغیر
حِسَابٍ ﴿۴۱﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَ
حساب کے اور اے قوم میری کیا ہے مجھے کہ بلاتا ہوں میں تمہیں طرف نجات کی اور
تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۲﴾ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ
تم بلاتے ہو مجھے طرف آگ کی تم بلاتے ہو مجھے کہ میں کفر کروں اللہ کا اور
اُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ز وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى
شریک بناؤں ساتھ اسکے کہ نہیں مجھے جس کا کوئی علم اور میں بلاتا ہوں تم کو طرف
الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۳﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ
عزت والے بخشنے والے کی نہیں کوئی شک کہ تم بلاتے ہو مجھے طرف اسکی کہ نہیں
لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ
جس کے لیے پکارنا دُنیا میں اور نہ آخرت میں اور یقیناً لوٹنا ہمارا
اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۴﴾
طرف اللہ کی ہے اور یقیناً حد سے بڑھنے والے ہی آگ والے ہیں
فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ
پس عنقریب تم یاد کرو گے جو میں کہتا ہوں تمہیں اور میں سپرد کرتا ہوں اپنا معاملہ طرف اللہ کی یقیناً
اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۵﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا
اللہ خوب دیکھنے والا ہے بندوں کو پس بچا لیا اُسے اللہ نے بُرائیوں سے اس کی جو تدبیر کی انہوں
وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ
نے اور گھیر لیا قوم فرعون کو بُرے عذاب نے وہ آگ ہے پیش کئے جاتے ہیں
عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ قف
اس پر صبح اور شام اور جس دن قائم ہوگی قیامت

النصف

41۔ برے اعمال کا بدلہ اتنی ہی سزا کا مستوجب ہے۔ مگر نیک اعمال کا بدلہ بے حساب ہوگا۔ یعنی جنت میں بہت بڑھ چڑھ کر روحانی رزق عطا کیا جائے گا۔ ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ کرنا بھی ضروری ہے ۔ **42**۔ مَا لِيَ: میرے ساتھ (یہ کیسا معاملہ ہو رہا ہے) کہ۔۔۔ **44**۔ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَ لَا فِي الْاٰخِرَةِ: یعنی وہ (معبودان باطلہ) پکارے جانے کے قابل نہیں ہیں نہ دنیا میں نہ آخرت میں کیونکہ وہ بولتے سمجھتے ہی نہیں نہ ہی کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ دیکھیں (46:6) اور (35:15)۔ **45**۔ اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔ وہ بدوں کو ان کی بدی کی سزا اور نیکوں کو ان کی نیکیوں کی جزاء خیر دے گا۔ **46**۔ فرعون والوں نے اس مرد مؤمن کو مار ڈالنے یا سخت سزا دینے کا منصوبہ بنایا مگر اللہ تعالیٰ نے اسے بچا لیا اور فرعونیوں کو برے عذاب سے پکڑا۔ جیسے قحط، طوفان، ٹڈی دل، بیٹوں کا مرنا وغیرہ آخر ان کو مع لاؤ لشکر کے سمندر میں غرق کر دیا۔ **47**۔ کافر کو مرنے کے بعد عالمِ برزخ میں قیامت سے قبل صبح شام کچھ عذاب کا نظارہ دکھایا جائے گا۔ وہاں تکلیف کم ہوگی۔ اسے عذاب قبر بھی کہتے ہیں۔ پھر قیامت کو کافر کو دوزخ میں اور مؤمن کو جنت داخل کیا جائے گا۔ "Oمؤمن کو فوت ہو جانے کے بعد بلا توقف بہشت میں جگہ ملتی ہے" (ازالہ اوہام صفحہ 281 طبع 1982)۔ اَدْخِلُوْٓا: (کہا جائے گا کہ) داخل کرو آلِ فرعون کو شدید عذاب میں۔

اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ

(کہا جائیگا) داخل کرو قوم فرعون کو سخت عذاب میں اور جس وقت جھگڑیں گے

فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا

آگ میں پس کہیں گے کمزور ان کو جو تکبر کرتے تھے یقیناً ہم تھے

لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾

تمہارے پیرو پس کیا۔ تم ہٹانے والے ہو ہم سے کچھ حصہ آگ کا۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ

کہیں گے وہ لوگ جو تکبر کرتے تھے یقیناً ہم سبھی اس میں ہیں یقیناً اللہ نے

حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ

فیصلہ کر دیا ہے درمیان بندوں کے اور کہیں گے وہ لوگ جو آگ میں ہونگے داروغوں کو

جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾

جہنم کے دُعا کرو اپنے رب سے کہ ہلکا کرے ہم سے ایک دن عذاب کا

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا

کہیں گے کیا نہیں تھے آتے تمہارے پاس رسول تمہارے ساتھ دلائل کے، وہ کہیں گے

بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ

ہاں کیوں نہیں، کہیں گے پس تم (خود) دعا کرو، اور نہیں دُعا کافروں کی مگر

ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي

بے کار یقیناً ہم البتہ مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ

زندگی ورلی میں اور جس دن کھڑے ہوں گے گواہ جس دن کہ نہ نفع دیگا

الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ

ظالموں کو عذر ان کا اور ان کے لیے لعنت ہو گی اور ان کے لیے بُرا

الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ

گھر ہے اور یقیناً یقیناً دی ہم نے موسیٰ کو ہدایت اور وارث کیا ہم نے بنی

ع ۵

49۔ یعنی اب یہاں کوئی کسی کے کام نہیں آسکتا۔ **50،51**۔ يُخَفِّفُ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ "یعنی کچھ وقت کے لئے ہم سے عذاب ہلکا کرے(ii)" دوزخ کے فرشتے کہیں گے کہ ہمارا کام سفارش کرنا نہیں ہم تو عذاب پر مقرر ہیں۔ رسولوں کا کام سفارش کرنا ہے۔ ان کو تو تم نے قبول نہ کیا اور رد کر دیا۔ اب تم خود ہی دعا کرو۔ مگر اس وقت کفار کا دعا کرنا ہے فائدہ ہوگا۔ حق بات یہ ہے کہ دنیا میں اللہ ہر مضطر کی دعا سنتا ہے۔ مؤمن ہو یا کافر ہو۔ (مگر رسول کے خلاف ان (کافروں) کے منصوبوں کو کامیاب نہیں کرتا)(27:63)۔ **52**۔ گواہ کھڑے ہوں گے یعنی رسول، فرشتے اور مؤمن یوم الحساب میں گواہی دیں گے کہ رسولوں نے تیرا پیغام لوگوں تک پہنچا دیا تھا۔ نیز دیکھیں (24:25) (83:22) (39:70)۔ اور اس کے علاوہ (41:21-22) کے مطابق انسان کے اپنے اعضاء جسمانی اسی انسان کے خلاف اس کے کردہ گناہوں کی شہادت دیں گے۔" اس آیت میں صاف طور پر وعدہ ہے رسولوں اور مؤمنوں کو اس دنیا میں بھی نصرت دی جائے گی۔ یہی نہیں کہ صرف آخرت کے وعدے ہیں (ح)"۔

إِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ۵۴ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۵۵
اسرائیل کو کتاب کا ہدایت اور نصیحت واسطے عقلوں والوں کے
فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَ
پس صبر کر یقیناً وعدہ اللہ کا سچا ہے اور بخشش مانگ اپنے قصور کے لیے اور
سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۵۶ اِنَّ الَّذِيْنَ
تسبیح کر ساتھ حمد کے اپنے رب کی شام اور صبح یقیناً وہ لوگ جو
يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ اِنْ
جھگڑتے ہیں بارہ میں آیات کے اللہ کی بغیر کسی دلیل کے جو آئی ہو ان کے پاس نہیں
فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ فَاسْتَعِذْ
سینوں میں ان کے بجز تکبر کے کہ نہیں وہ ہرگز پہنچنے والے اسے، پس پناہ مانگ
بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۵۷ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ
اللہ کی۔ یقیناً وہ ہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے یقیناً پیدائش آسمانوں
وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
اور زمین کی بہت بڑی ہے پیدائش سے لوگوں کی اور لیکن اکثر لوگ نہیں
يَعْلَمُوْنَ ۵۸ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ وَالَّذِيْنَ
جانتے اور نہیں برابر ہوتا اندھا اور بینا اور وہ لوگ جو
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ قَلِيْلًا مَّا
ایمان لائے اور کیں نیکیاں اور نہ برائی کرنے والا کم ہی تم
تَتَذَكَّرُوْنَ ۵۹ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا
نصیحت پکڑتے ہو یقیناً قیامت البتہ آنے والی ہے نہیں کوئی شک اس میں
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۶۰ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ
ولیکن اکثر لوگ نہیں ایمان لاتے اور کہا رب نے تمہارے دعا کرو مجھ سے
اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ
میں قبول کروں گا تمہارے لیے یقیناً وہ لوگ جو تکبر کرتے ہیں عبادت سے میری

55۔ موسیٰؑ کو نبوت اور تورات عطاء کیں (5:45) جس میں عقلمندوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔ (نیز 23:50)۔ 56۔ اِسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ: یعنی گناہوں سے بچنے کے لئے دن رات اللہ تعالیٰ سے حفاظت مانگتا رہ: یعنی ہر وقت، ہمیشہ، آنحضرتؐ کثرت سے استغفار کیا کرتے تھے۔ بھول چوک اور کمزوری سے بچنے کے لئے۔ یہاں یہ مراد ہے کہ تیرے بارے میں کئے جانیوالے گناہوں (منصوبوں) سے محفوظ رہنے کی دعا کرتا رہ۔ نہ کہ آنحضرتؐ کے گناہ مراد ہیں۔ (+)(ii)۔ ذَنب کا معنیٰ کوتاہی بھی ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ انبیاء گناہوں سے مبرا ہوتے ہیں بلکہ لوگوں کا تزکیہ نفس کرتے ہیں۔ دیکھیں (2:130،152) (3:32) (62:3) (4:81) (9:103)۔ نیک لوگوں کے بارے میں بھی استغفار کے یہی معنیٰ ہیں: دیکھیں (40:8) (7:152) اور (3:17)۔ 57۔ کفار مکہ اور دیگر سرداران قبائل رسولؐ کو ایک عام آدمی خیال کرتے تھے اور اپنے آپ کو معزز اور بڑے لوگوں میں سے سمجھتے تھے۔ اس لئے اطاعتِ رسول سے منکر تھے۔ مگر اصل بڑائی ان کو حاصل نہ ہو سکی کہ اسلام قبول کر کے عزت اور شرف پالیتے (رازی، قرطبی)۔ کِبْرٌ: بڑائی کی خواہش جسے وہ حاصل نہ کر سکیں گے۔ تکبر یہ کہ آنحضرتؐ سے اوپر رہنا چاہتے تھے۔ حسد کرتے تھے کہ آپ نبی ہیں اور ہمارے خلاف ایک فوج بنالیں گے اور یہ لوگ آپؐ کے تابع ہو جائیں گے۔ کہتے تھے لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ کہ یہ قرآن طائف اور مکہ کی بستیوں میں سے (ہم جیسے) کسی بڑے انسان پر کیوں نہ اترا۔ 58۔ یعنی احیاء موتیٰ تو زمین وآسمان بنانے سے زیادہ آسان ہے۔ مشکل نہیں۔ یہ فرمایا منکرین کو جو آخرت کی پیدائش سے انکاری تھے۔ یہ بھی مراد لی جاسکتی ہے کہ: "O انسانوں کی صنعتوں سے خدا کی صنعتیں بہت بڑی ہیں۔ یہاں لفظ ناس سے مراد دجال کا گروہ ہے جو بڑی صنعتیں ایجاد کریں گے "ہشام بن آمر سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرتؐ سے سنا کہ پیدائش انسان سے لیکر قیامت آنے تک کسی انسان کی صنعت دجال کی صنعت سے بڑی نہیں ہو گی (معالم التنزیل)۔ 59۔ یعنی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی یہ فرق ظاہر ہو جائے گا۔ 60۔ السَّاعَةَ: دنیوی تباہی کی گھڑی نیز اخروی تباہی کی گھڑی بھی مراد ہے (ii)۔ 61۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دعا اور مغفرت طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ نعمان بن بشیرؓ نے اس آیت کے بارہ میں یہ حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دعا عبادت ہی ہے (مسند احمد بن حنبل، ترمذی)۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دعا نماز کا مغز ہے (ترمذی)۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "O میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے جو انعامات ہیں ان کی اُمّ کیا ہے تو میرے دل میں ڈالا گیا کہ ان کی اُمّ اُدْعُوْنِيْٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ہے (40:61) کوئی انسان بدی سے بچ نہیں سکتا جب تک اللہ کا فضل نہ ہو" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 333)۔ اللہ کا فضل حاصل کرنے کے لئے کثرت سے دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔

سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝۶۱ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ
ضرور داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہوکر اللہ وہ ہے جس نے بنائی
لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
تمہارے لیے رات تاکہ آرام کرو تم اس میں اور دن دکھلانے والا یقیناً اللہ
لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۶۲
البتہ فضل والا ہے لوگوں پر ولیکن اکثر لوگ نہیں شکر کرتے
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى
یہی ہے اللہ رب تمہارا پیدا کرنیوالا ہر چیز کا نہیں کوئی خدا سوائے اسکے پس کہاں
تُؤْفَكُوْنَ ۝۶۳ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
پھیرے جاتے ہو تم اسی طرح پھیرے جاتے تھے وہ لوگ جو تھے ساتھ آیات کے اللہ کی
يَجْحَدُوْنَ ۝۶۴ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ
انکار کرتے اللہ وہ ہے جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور
السَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ
آسمان کو چھت اور صورت دی تمہیں پس اچھی بنائیں صورتیں تمہاری اور رزق دیا تم کو
مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ
پاکیزہ چیزوں سے یہی ہے اللہ رب تمہارا پس برکت والا ہے اللہ رب
الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۵ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ
تمام دنیا کا وہی زندہ ہے نہیں کوئی خدا سوائے اس کے پس پکارو اسے
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۶
خالص کرتے ہوئے اس کے لیے اطاعت کو سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو رب ہے تمام دنیا کا
قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ
تو کہدے یقیناً میں منع کیا گیا ہوں کہ عبادت کروں ان کی جن کی تم عبادت کرتے ہو
دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۫ وَاُمِرْتُ اَنْ
سوائے اللہ کے جبکہ آگئے ہیں میرے پاس دلائل طرف سے میرے رب کی اور حکم دیا گیا ہوں کہ

وقف لازم

62۔ مُبْصِرًا: (تمہیں) دیکھنے کے قابل (بنانے والا)۔ یعنی دن کے اوقات میں ہر چیز صاف طور پر نظر آتی ہے۔ (برخلاف رات کے) تا انسانوں کو طلب معاش میں محنت اور تگ و دو میں آسانی رہے۔ مگر اکثر لوگ (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا) شکر ادا نہیں کرتے۔ اسی طرح رات کو تاریک بنایا تا کاروبار زندگی معطل ہو جائیں اور لوگ امن و سکون سے سو سکیں۔ **63**۔ "تم کہاں پھیرے جاتے ہو" یعنی خدائے واحد کی عبادت سے کیوں انکار کرتے ہو۔ **65**۔ بِنَآءً: گنبد۔ خیمہ نما عمارت، چھت، جو آفاق کی مہلک شعاعوں سے اور دیگر مختلف مضر شعاعوں سے انسانوں اور حیوانوں اور نباتات کو بچاتا اور امن و سکون سے جیئے رکھتا ہے۔ "تمہاری صورتیں اچھی بنائیں۔" تمام قسم کے جانوروں سے انسان کی صورت سب سے بہتر بنائی۔ اس کے کھانے کے لئے اشیاء بھی سب جانوروں کی اشیاء سے بہتر اور ستھری بنائیں۔ عقل و دانش اور مہارت کاری میں انسان سب مخلوقات سے اعلیٰ تر ہے۔ "تمہیں رزق دیا پاکیزہ چیزوں سے" یعنی تمہارے لئے لذیذ اور مقوی غذائیں پیدا کیں۔ (لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ)(95:5)۔ **66**۔ هُوَ الْحَيُّ: وہی (خدا) زندہ ہے۔ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ: دین یعنی کسی قسم کے شرک کی ملونی سے پاک عبادت یا اطاعت بجالانا۔ چونکہ اللہ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہے اس لئے صرف اسی اکیلے کی عبادت کرنی چاہئے۔ **67**۔ اللہ تعالیٰ سب صفات کا مالک ہے عبادت بھی صرف اسی کی کرنی چاہئے۔ مٹّی، پتھر، لکڑی کے بت، قبروں میں پڑے انبیاء، صلحاء یا دوسرے اکابر اولیاء سے اپنی حاجات پوری کرنے کے لئے ان سے دعائیں مت مانگو۔ صرف خدا سے طلب کرو۔

68۔ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ: جس نے (ابتداءً) تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡن: یعنی تمہاری زندگی میں اتنی تبدیلیاں آئیں سوچو شاید ایک اور حال بھی گزرے کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اٹھائے جاؤ۔ نیز کہ اس ڈھیل کے زمانہ سے قائدہ اٹھا کر عقل سے کام لو یعنی بدیوں سے رک جاؤ۔ یُتَوفّٰی یعنی موت آجاتی ہے۔ 70۔ اللہ کی آیات کے بارے میں جھگڑتے ہیں یعنی انکار اور تکذیب کرتے ہوئے جھگڑتے ہیں۔ اَنّٰی یُصۡرَفُوۡنَ: کہاں پھیرے جاتے ہیں سچ کے ماننے سے۔ 71۔ كَذَّبُوۡا بِالۡكِتٰبِ: یعنی وہ قرآن کو جھٹلاتے ہیں۔ وَ بِمَاۤ اَرۡسَلۡنَا بِهٖ رُسُلَنَا: اور گزشتہ رسولوں کی وحی مراد ہے۔ عنقریب وہ (منکرین اپنا انجام) جان لیں گے۔ یعنی کفار مکہ اور قوم فرعون جب آخرت میں حساب کتاب ہو گا تو وہ اپنا برا انجام جان لیں گے۔ 72۔ وَ السَّلٰسِلُ: اور زنجیریں (بھی) جن سے وہ گرم پانی میں گھسیٹے جائیں گے۔ 74۔ تُشۡرِكُوۡنَ: تم جنہیں شریک ٹھہراتے تھے (خدا کے ساتھ)۔ 75۔ لَمۡ نَكُنۡ نَّدۡعُوۡا: یہ مطلب نہیں کہ ہم دنیا میں شرک نہیں کیا کرتے تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اب ہم پر بات کھل گئی ہے کہ ہم جنہیں دنیا میں تیرے شریک کر کے پکارتے تھے۔ وہ کچھ چیز بھی نہ تھے۔ یعنی بتوں کی پرستش عبث تھی۔ یُضِلُّ اللّٰہُ: اسی طرح اللہ کافروں کا گمراہ ہونا ثابت کر دیگا(ii)" دیکھیں 6:24۔

فمن اظلم ٢٤ ٦٨٩ المؤمن ٤٠

اُسۡلِمَ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ (٦٦) هُوَ الَّذِيۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ
مطیع رہوں رب العالمین کا وہی جس نے پیدا کیا تم کو

تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخۡرِجُكُمۡ
مٹی سے پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر وہ نکالتا ہے تم کو

طِفۡلًا ثُمَّ لِتَبۡلُغُوۡۤا اَشُدَّكُمۡ ثُمَّ لِتَكُوۡنُوۡا شُيُوۡخًا ۚ
بچہ پھر (پالتا ہے تم کو) تاکہ تم پہنچو اپنی جوانی کو پھر ہو جاؤ تم بوڑھے

وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّتَوَفّٰى مِنۡ قَبۡلُ وَلِتَبۡلُغُوۡۤا اَجَلًا مُّسَمًّى
اور بعض تم میں سے وہ ہیں جو وفات دیئے جاتے ہیں پہلے اور تاکہ پہنچو تم میعاد مقررہ کو

وَّلَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ (٦٧) هُوَ الَّذِيۡ يُحۡيٖ وَيُمِيۡتُ ۚ فَاِذَا
اور تاکہ تم عقل کرو وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے پس جب

قَضٰۤى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ (٦٨) اَلَمۡ تَرَ اِلَى
فیصلہ کرتا ہے کسی معاملہ کا تو سوائے اسکے نہیں کہ فرماتا ہے اسے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے کیا نہیں دیکھا تو نے طرف

الَّذِيۡنَ يُجَادِلُوۡنَ فِيۡۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصۡرَفُوۡنَ (٦٩)
ان لوگوں کی جو جھگڑتے ہیں آیات میں اللہ کی کہاں پھیرے جاتے ہیں

الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِالۡكِتٰبِ وَبِمَاۤ اَرۡسَلۡنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ
وہ جو جھٹلاتے ہیں کتاب کو اور اسے کہ بھیجا ہم نے ساتھ جسکے اپنے رسولوں کو

فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ (٧٠) اِذِ الۡاَغۡلٰلُ فِيۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ وَالسَّلٰسِلُ ؕ
پس عنقریب وہ جان لیں گے جب طوق ہوں گے گردنوں میں ان کی اور زنجیریں

يُسۡحَبُوۡنَ (٧١) فِى الۡحَمِيۡمِ ۙ ثُمَّ فِى النَّارِ يُسۡجَرُوۡنَ (٧٢)
وہ گھسیٹے جائیں گے گرم پانی میں پھر آگ میں جھونکے جائیں گے

ثُمَّ قِيۡلَ لَهُمۡ اَيۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تُشۡرِكُوۡنَ (٧٣) مِنۡ دُوۡنِ
پھر کہا جائے گا انہیں کہاں ہیں جنہیں تھے تم شریک ٹھہراتے سوائے

اللّٰهِ ؕ قَالُوۡا ضَلُّوۡا عَنَّا بَلۡ لَّمۡ نَكُنۡ نَّدۡعُوۡا مِنۡ
اللہ کے کہیں گے کہ وہ گم ہو گئے ہم سے بلکہ نہیں تھے ہم پکارتے اس سے

ع ٨ / ٢
معانقة

قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٥﴾ ذٰلِكُمْ
پہلے کچھ بھی اسی طرح گمراہ ٹھہراتا ہے اللہ کافروں کو یہ اس لیے
بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ
ہے کہ تھے تم خوش ہوتے زمین میں بغیر حق کے اور
بِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٦﴾ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ
اس لیے کہ تھے تم اتراتے داخل ہو جاؤ دروازوں میں جہنم کے
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٧﴾ فَاصْبِرْ
رہ پڑتے ہوئے اس میں پس کیا ہی بُرا ہے ٹھکانا تکبر کرنے والوں کا پس تو صبر کر
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ
یقیناً وعدہ اللہ کا سچا ہے پس اگر دکھائیں ہم تجھے بعض وہ جس کا
نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٧٨﴾ وَ
ہم وعدہ کرتے ہیں ان سے یا ہم وفات دیں تجھے تو طرف ہماری وہ لوٹائے جائیں گے اور
لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا
یقیناً یقیناً بھیجے ہم نے رسول پہلے تجھ سے بعض ان میں سے وہ ہیں جن کا ذکر کیا ہم نے
عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ
تجھ پر اور بعض ان میں سے وہ ہیں کہ جن کا نہیں ذکر کیا ہم نے تجھ پر اور نہیں تھی
لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ
شان کسی رسول کی کہ وہ لائے کوئی نشان سوائے اجازت کے اللہ کے پس جب آیا
اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٧٩﴾ ع ٨ ١٤
حکم اللہ کا فیصلہ کیا گیا ساتھ حق کے اور نقصان پایا اس وقت جھوٹوں نے
اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا
اللہ وہ ہے جس نے بنائے تمہارے لیے چار پائے تاکہ تم سوار ہو بعض پر ان میں سے
وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا
اور بعض کو ان میں سے تم کھاتے ہو اور تمہارے لیے ان میں فائدے ہیں اور تاکہ تم پہنچو

76۔یعنی نبیوں کی تکالیف پر خوش ہوتے تھے۔اور اپنے مال اور اولاد پر اتراتے تھے جبکہ اللہ نے فرمایا "اور زمین میں اکڑ کر نہ چل" (17:38)۔ **77**۔یہ بات جہنم پر مقرر فرشتے ان لوگوں کو کہیں گے جو جہنم میں داخل کئے جانے والے ہیں۔ **78**۔اللہ کا عذاب کا وعدہ جو کافروں کے لئے تھا وہ بہر حال پورا ہوگا۔ خواہ تیری زندگی میں خواہ تیری وفات کے بعد۔اسی طرح دوسری پیشگوئیاں بھی نبی کی زندگی میں پوری ہو جاتی ہیں اور بعض اس کی وفات کے بعد پوری ہو جاتی ہیں۔وعید کی پیشگوئیوں میں لوگوں کو مہلت دی جاتی ہے کہ ایمان لے آئیں۔اور بعض پیشگوئیاں ٹل بھی جاتی ہیں اگر لوگ توبہ کر کے ایمان لے آئیں جیسے یونسؑ کی قوم نے توبہ کرلی اور عذاب ٹل گیا۔ **79**۔بِاٰيَةٍ:یعنی کوئی معجزہ،نشان۔ اَمْرُ اللّٰهِ:اللہ کی طرف سے عذاب کا فیصلہ (جب آئے گا تو حق و باطل میں صحیح فیصلہ کر دیا جائیگا)اور مُكَذِّبِيْنَ اس وقت گھاٹا پائیں گے۔ **80**۔چار پایوں پر سواری بھی کرتے ہو اور ان میں سے بعض کا گوشت بھی کھاتے ہو۔

عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ
ان پر (سوار ہوکر) ضرورت کو جو دلوں میں ہے تمہارے اور ان پر اور کشتیوں پر

تُحْمَلُوْنَ ۸۱ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ
تم سوار کئے جاتے ہو اور وہ دکھاتا ہے تم کو نشان اپنے پس کس کا نشانوں میں سے اللہ کے

تُنْكِرُوْنَ ۸۲ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ
تم انکار کروگے کیا پھر نہیں وہ چلے پھرے زمین میں کہ وہ دیکھتے کیسا

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ
ہوا انجام ان لوگوں کا جو پہلے تھے ان سے تھے زیادہ

مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى
ان سے اور مضبوط قوت میں اور نشانات میں زمین میں پس نہ کام آیا

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۸۳ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
انہیں وہ جو تھے وہ کمانے پس جب آئے ان کے پاس رسول ان کے

بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ
ساتھ دلائل کے خوش ہوئے وہ اس پر جو پاس ان کے تھا علم میں سے اور گھیر لیا

بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۸۴ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا
انہیں اس نے کہ تھے وہ ساتھ جس کے ہنسی کرتے پس جب دیکھا انہوں نے عذاب ہمارا

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ
کہا انہوں نے ایمان لائے ہم اللہ اکیلے پر اور منکر ہوئے ہم اس کے کہ تھے ہم ساتھ جسکے

مُشْرِكِيْنَ ۸۵ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا
شریک ٹھہراتے پس نہ ہوا کہ نفع دے انہیں ایمان ان کا جب دیکھا انہوں نے

بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ
عذاب ہمارا سنت ہے اللہ کی وہ جو گذر چکی بندوں میں اس کے

وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۸۵ ع
اور نقصان اُٹھایا وہاں پر کافروں نے

81۔ یعنی تمہارے دلوں میں جہاں بھی جانے کی حاجت ہو تم ان پر سوار ہو کر وہاں پہنچ جاتے ہو نیز ان پر بار برداری کر کے اپنے دلوں کی حاجت پوری کرتے ہو۔ اور تمہارے لئے ان چار پایوں میں (دیگر) فائدے بھی ہیں یعنی سواری کے علاوہ ان کا دودھ بھی پیتے ہو۔ کھیتی باڑی بھی کرتے ہو ان کا گوشت بھی کھاتے ہو۔ ان کی کھالوں سے اپنے لئے خیمے اور جوتیاں بھی بنا لیتے ہو۔ ان کی ہڈیوں سے کھاد بھی تیار کی جاتی ہے۔ اور ان کی اون سے گرم کپڑے بناتے ہو۔ 82۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کی ان گنت نعمتیں ہیں جو اس کی آیات کہلاتی ہیں ان کا شکر ادا نہ کرنا گویا اللہ تعالیٰ کی نعماء کا انکار کرنا ہے۔ 83۔ اُن قوموں کے زمین میں چھوڑے ہوئے آثار جیسے اُن کی اُجڑی بستیوں کے کھنڈرات، محلّات، قلعے، اہرام، پانی کے بند وغیرہ بتاتے ہیں کہ وہ قومیں بہت لحاظ سے تم سے بہتر اور زیادہ طاقتور تھیں۔ مگر رسول کی تکذیب کر کے وہ تباہ و برباد ہو گئیں۔ تو سوچ لو تمہارا انجام کیا ہو گا۔ 84تا86۔ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ: یعنی اللہ اور رسول کی باتوں کے مقابلہ میں یہ مشرکین اپنی بُت پرستی اور توہمات اور مال و دولت، اولاد اور عمارات وغیرہ پر اتراتے ہیں اور فخر کرتے ہیں کہ بتوں کی وجہ سے وہ دنیوی آسائشوں میں ہیں اور اُن کو کسی نئے ضابطے (قرآن) کی ضرورت نہیں ہے۔ اُن کو عذاب نے گھیر لیا جسکے بارے میں وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ اب عذاب کو دیکھ کر کہتے ہیں ہم خدائے واحد پر ایمان لاتے ہیں اور آئندہ شرک سے باز آتے ہیں۔ مگر عذاب کے آجانے کے بعد ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہ ہو گا اور نہ ہی توبہ قبول کی جاتی ہے۔ "بندے کی توبہ غرغرا موت سے پہلے پہلے قبول ہوتی ہے" (ترمذی بروایت عبداللہ بن عمرؓ)۔ جب نزاع کی حالت طاری ہو جائے (یا عذاب آجائے) تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ اب اُن کے مقدّر میں خسارے کے سوا کچھ نہیں۔ هُنَالِكَ: یعنی عذاب آجانے پر۔

سُوۡرَۃُ حٰمٓ السَّجۡدَۃِ مَکِّیَّۃٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

حٰمٓ ﴿۲﴾ تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۳﴾ کِتٰبٌ

حامیم اتارنا ہے طرف سے رحمٰن (اور) رحیم کے (یہ) کتاب ہے

فُصِّلَتۡ اٰیٰتُہٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۴﴾

کھولکر بیان کی گئی ہیں آیات اسکی قرآن ہے عربی ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں

بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا ۚ فَاَعۡرَضَ اَکۡثَرُہُمۡ فَہُمۡ لَا

بشارت دینے والا اور ڈرانے والا پس منہ پھیر لیا اکثر نے ان میں سے ۔ پس وہ نہیں

یَسۡمَعُوۡنَ ﴿۵﴾ وَ قَالُوۡا قُلُوۡبُنَا فِیۡۤ اَکِنَّۃٍ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ

سنتے اور کہا انہوں نے دل ہمارے پردہ میں ہیں اس سے کہ تم پکارتے ہو ہمیں

اِلَیۡہِ وَ فِیۡۤ اٰذَانِنَا وَقۡرٌ وَّ مِنۡۢ بَیۡنِنَا وَ بَیۡنِکَ حِجَابٌ

طرف جس کی اور کانوں میں ہمارے بہرا پن ہے اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے پردہ ہے

فَاعۡمَلۡ اِنَّنَا عٰمِلُوۡنَ ﴿۶﴾ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ الثلثة

پس عمل کر یقیناً ہم بھی عمل کرنیوالے ہیں تو کہدے سوائے اسکے نہیں کہ میں انسان ہوں مانند تمہاری

یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَاسۡتَقِیۡمُوۡۤا

وحی کی جاتی ہے طرف میری یہ کہ معبود تمہارا معبود ایک ہے پس سیدھے چلو

اِلَیۡہِ وَ اسۡتَغۡفِرُوۡہُ ؕ وَ وَیۡلٌ لِّلۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۷﴾ الَّذِیۡنَ

طرف اسکی اور بخشش مانگو اس سے اور ہلاکت ہے مشرکوں کے لیے وہ جو

لَا یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ ہُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ کٰفِرُوۡنَ ﴿۸﴾

نہیں دیتے زکوٰۃ اور وہ آخرت کے منکر ہیں

41-سُوۡرَۃُ حٰمٓ السَّجۡدَۃ (مکی)

2۔ حٰمٓ: یعنی حمید۔ مجید (خدا)۔ 3۔ تَنۡزِیۡلٌ: ۔ (اس وحی کا) اتارنا رحمٰن ور حیم کی طرف سے ہے۔ 4۔ فُصِّلَتۡ: تفصیل سے بیان کی گئی (آیات) ہیں۔ یعنی اوامر اور نواہی سب اچھی طرح سے تفصیلاً بتائے گئے ہیں۔ عَرَبِیًّا: یعنی قرآن عربی زبان میں اترا ہے جسکے الفاظ کے معٰنی مفصل اور واضح ہیں ان لوگوں پر جو (عربی) کا علم رکھتے ہیں۔ 6۔ "ہمارے دل پردوں یعنی غلافوں میں محفوظ ہیں ان پر تیری تبلیغ کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ یہ پردے انہوں نے اپنی بداعمالیوں سے خود ڈالے ہوئے ہیں۔ وَقۡرٌ: بوجھ۔ ہمارے کانوں میں بوجھ ہے یعنی بہرہ پن ہے۔ مراد یہ کہ ہمارے دل راغب نہیں ہیں تو کان کس طرح سنیں۔ پردوں کا مطلب طبائع کا اختلاف بھی ہے (ii)"۔ نیز کفار کہتے ہیں: پس تُو عمل کر ہم بھی عمل کرنیوالے ہیں یعنی تم اپنی دعوت سے باز نہیں آتے تو اپنا کام کئے جاؤ۔ ہم بھی تمہاری مخالفت سے باز نہ آئیں گے۔ شرک کرتے رہیں گے اور تمہاری تبلیغ کا ہمارے دلوں آنکھوں اور کانوں پر کچھ اثر نہیں ہوگا۔ فَاعۡمَلۡ اِنَّنَا عٰمِلُوۡنَ: اور جو کچھ بھی تم کو نیچاد کھانے کو ہم کر سکیں گے کریں گے۔ 8۔ زکٰوۃ نہیں دیتے یعنی مال کی پاکیزگی نہیں کرتے یا فی سبیل اللہ محتاجوں پر خرچ نہیں کرتے یا مالِ حرام کھاتے ہیں۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ زکٰوۃ کی فرضیت تو مدینہ میں ہوئی اور یہ سورۃ مکّی ہے (یعنی بہت پہلے کی ہے) اور زکٰوۃ دینے کا بیان کر رہی ہے۔ اس کا جواب ابن کثیر نے دیا ہے کہ اصل زکٰوۃ تو سورۃ مُزَّمِّل میں نماز کے ساتھ ہی فرض ہو گئی تھی (73:21)۔ مگر تفصیلات مدینہ میں نازل ہوئیں۔

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ
یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے ان کیلئے اجر ہے نہ
مَمْنُوْنٍ (۹) قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ
منقطع ہونے والا۔ تو کہدے کیا یقیناً تم البتہ انکار کرتے ہو اس کا جس نے پیدا کی
ع ۱ ۱۵ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ
زمین دو دنوں میں اور ٹھہراتے ہو تم اس کے شریک یہ ہے
رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (۱۰) وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَ
رب تمام دنیا کا اور اس نے رکھے اس میں پہاڑ اوپر اس کے اور
بٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ
برکت رکھی اس نے اس میں اور مقرر کیں اس میں خوراکیں اس کی چار دن میں
سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ (۱۱) ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِيَ
برابر ہے پوچھنے والوں کے لیے پھر قصد کیا اس نے طرف آسمانوں کی اور وہ
دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ
دھواں تھا پس فرمایا اسے اور زمین کو آؤ تم دونوں خوشی یا ناخوشی سے
قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ (۱۲) فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ
دونوں نے کہا آئے ہم خوشی سے پھر اس نے بنایا انہیں سات آسمان
يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَاۗءٍ اَمْرَهَا ۭ وَزَيَّنَّا السَّمَاۗءَ
دو دن میں اور وحی کی ہر آسمان میں کام کے اس کی اور زینت دی ہم نے آسمان
الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ڰ وَحِفْظًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
ورلے کو ساتھ چراغوں کے اور بطور حفاظت کے یہ اندازہ ہے عزت والے بہت
الْعَلِيْمِ (۱۳) فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ
جاننے والے (خدا) کا، پس اگر وہ منہ پھیریں تو تو کہدے میں ڈراتا ہوں تم کو عذاب سے مانند
صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ (۱۴) اِذْ جَاۗءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْ
عذاب عاد اور ثمود کے جب آئے ان کے پاس رسول

9۔"اسلام کے مطابق ایمان اور اعمال صالحہ کا اجر دائمی ہے لیکن بعض مذاہب اسے محدود قرار دیتے ہیں اور نجات کو عارضی سمجھتے ہیں۔ اس طرح سے انسان کو تناسخ کے چکر میں ڈال دیتے ہیں (ح)"۔ نیز دیکھیں (11:109)۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ مؤمن جب اَرْ ذَلُ الْعُمر کو پہنچ جاتا ہے تو اس کے تمام نیک اعمال اسی حساب سے اسکے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں جیسا کہ وہ اپنی صحت اور طاقت کے زمانہ میں کیا کرتا تھا۔ (مسند احمد)۔ **10**۔دو دن میں زمین بنائی۔ دو دن میں اس میں خوراک کا سامان کیا۔ پھر دو دن میں آسمان بنایا۔ یہ ہوئے فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ۔ چھ دنوں یا چھ وقتوں یا چھ ادوار میں ہوا(32:5)۔ نوٹ: آیت نمبر 10 کے دو دن آیت نمبر 11 کے چار دنوں میں شامل ہیں۔ نیز دیکھیں (7:55)(50:39)۔ خدا کا ایک دن ہمارے ایک ہزار سال کے برابر ہے (22:48)۔ یا پچاس ہزار سال کے بھی برابر ہے(70:5)۔ انسانی پیدائش کی بھی چھ حالتیں بیان ہوئی ہیں (23:13-15)۔**11**۔بٰرَكَ فِيْهَا:(79:31-32)یعنی بے حد و حساب سر و سامان زمین میں بھر دیا۔ پانی، ہوا، معدنیات جن سے حیوانی اور نباتاتی زندگی کروڑہا سال سے چل رہی ہے۔ جَعَلَ فيها یعنی زمین میں بنایا۔ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ یعنی ٹھیک اندازے سے طالبین حاجت کی خاطر۔ مِنْ فَوْقِهَا: زمین پر۔ "1959ء کی اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کی خوراک میں اس کی آبادی کی نسبت سے دوگنا اضافہ ہوا ہے۔ جس نسبت سے آبادی بڑھی ہے خوراک اس نسبت سے دوگنی زیادہ پیدا ہوئی ہے(ii)" (UN FOOD AND AGRICULTURE REPORT 1959)۔ مقرر کیں اس میں خوراکیں اس کی یعنی زمین میں اللہ تعالیٰ نے خوراک پیدا کرنے کا انتظام رکھ دیا ہوا ہے اور ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں جن کی وجہ سے حسب ضرورت غذا دیتی رہے گی۔ خواہ زمین سے نکال کر یا نئی قسم کی غذا ایجاد ہونے سے۔ یا آسمانی شعاعوں کی مدد سے۔ غذا کے متعلق خدا کا یہی فیصلہ ہے۔ مسئلہ غذا کے متعلق لوگ لاکھ سوال بھی کریں تو ہمارا یہی جواب ہوگا(ii)۔ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ: برابر ہے پوچھنے والوں کے لئے یعنی خوراک کی طلب اور رسد کو پورا کرتے ہوئے ضرورت مندوں کی ضرورت کے مطابق سامان خورد و نوش مہیا کئے۔(ii)(مفہوم)۔**12**۔ طَوْعاً اَوْ كَرْهاً: خوشی سے یا ناخوشی سے کا مطلب ہے کہ زمین و آسمان قانون فطرت کے تحت کام کرتے ہیں یعنی خدا کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق چلتے ہیں۔" پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا"۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے زمین بنائی اور پھر آسمان کیونکہ آیت 79:28-31 میں فرمایا کہ آسمان کو پہلے بنایا۔ پھر اس کے بعد زمین کو بچھایا اس آیت 41:12 میں زمین و آسمان بنانے کا ذکر کیا ہے ان کے بنانے کی کسی ترتیب کا ذکر نہیں۔ آؤ خوشی سے یا مجبوراً ایک محاورہ ہے کہ یہ اشیاء ہمارے زیر فرمان ہیں اور کبھی ہمارے حکم سے انحراف نہیں کرتیں۔**13**۔ وَ اَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَاۗءٍ اَمْرَهَا: یعنی ہر آسمان کے امر کا اس میں نفاذ کیا کہ وہ اپنے مقصد پیدائش کی سرانجام دہی کے لئے کس طرح پر کام میں لگا رہے۔ آسمان و زمین کو کام پر لگا دیا اور ان کے کام کرنے سے زندگی زمین میں لائی گئی۔ آسمان سے روشنی اور گرمی آتی ہے اس سے ہوائیں چلتی ہیں، بارش ہوتی ہے، سبزہ اگتا ہے، زمین کے مرکبات پودوں کی خوراک بنے اور پودے اور جانور انسانوں کی خوراک بنے۔ اسی طرح بے شمار قدرت کے کام چل رہے ہیں، زمین و آسمان دونوں میں۔ مگر انسان کو اختیار دیا کہ ایمان لائے یا کفر کرے۔"Oاللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو نر و مادہ کی مانند پیدا کیا اور ان دونوں کو موثر اور متاثر

بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ
آگے سے ان کے اور پیچھے سے ان کے یہ کہ نہ عبادت کرو سوائے اللہ کے
قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا
کہا انہوں نے اگر چاہتا رب ہمارا البتہ اتارتا فرشتے پس یقیناً ہم اس کے کہ
أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿۱۵﴾ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي
بھیجے گئے ہو تم ساتھ جس کے منکر ہیں پس جو عاد تھے سو تکبر کیا انہوں نے
الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ
زمین میں بغیر حق کے اور کہا کون ہے زیادہ ہم سے طاقت میں
أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ
کیا نہیں دیکھا انہوں نے یقیناً اللہ جس نے پیدا کیا انہیں وہ زیادہ ہے ان سے
قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿۱۶﴾ فَأَرْسَلْنَا
طاقت میں اور تھے وہ آیات کا ہماری انکار کرتے پس بھیجی ہم نے
عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحِسَاتٍ لِنُذِيقَهُمْ
ان پر ہوا تیز دنوں منحوس میں تاکہ ہم چکھائیں انہیں
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ
عذاب ذلت کا زندگی ورلی میں اور البتہ عذاب
الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ ﴿۱۷﴾ وَأَمَّا ثَمُودُ
آخرت کا زیادہ رسوا کرنیوالا ہے اور وہ نہ مدد دیئے جائیں گے اور جو ثمود تھے
فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ
پس ہدایت دی ہم نے انہیں پھر پسند کیا انہوں نے اندھا پن مقابل ہدایت کے پس پکڑا انہیں
صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۱۸﴾
بجلی نے عذاب رسوا کرنیوالے کی بسبب اسکے کہ جو تھے وہ عمل کرتے
وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿۱۹﴾ وَيَوْمَ
اور نجات دی ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور تھے تقویٰ کرتے اور جس روز

حیثیت سے جمع کیا۔ اور ان میں سے بعض کو بعض میں اثر کرنے والا بنایا۔ اللہ تعالیٰ کے قول فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا کے بھی یہی معنی ہیں۔ دو دنوں میں سات آسمان بنائے اور ہر ایک آسمان کے ساکن کو جو اس میں رہتا ہے اس آسمان کے متعلق جو امر تھا وہ اس کو سمجھا دیا۔ اور ورلے آسمان کو ستاروں کی قندیلوں سے سجایا۔ اور نیز ان ستاروں کو اس لئے پیدا کیا کہ بہت سے امور حفاظت دنیا کے ان پر موقوف تھے۔ یہ اندازے اس خدا کے باندھے ہوئے ہیں جو زبردست اور دانا ہے۔ "ورلے آسمان پر چراغ رکھ دیئے۔ یعنی رات کو ستارے دیکھ کر راستہ معلوم کر لیتے ہو (16:17)۔ وَحِفْظًا: نیز آسمانوں کی مہلک شعاعوں سے ہماری حفاظت کے لئے۔ **14**۔ صٰعِقَةً: آسمانی بجلی کی کڑک جو عاد اور ثمود کی قوموں پر بطور عذاب کے پڑی۔ **15**۔ آگے سے اور پیچھے سے رسول آئے یعنی ان سے پہلے بھی اور ان کے بعد بھی۔ یا ہر طرف سے رسول آئے جو لوگوں کو کہتے تھے کہ اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو۔ "اگر اللہ چاہتا تو فرشتے اتارتا" یعنی ہمارے سامنے فرشتے یہ پیغام لاتے تو ہم مان لیتے۔ **17**۔ آٹھ دن تک تند ہوا کا طوفان آیا جو تباہ کن تھا۔ "منحوس دن" اس لئے کہ وہ ان کی تباہی کے دن تھے۔ **18**۔ فَهَدَيْنٰهُمْ: یعنی ہم نے ان کی طرف ہدایت بھیجی مگر انہوں نے ہدایت کے مقابل اندھا پن اختیار کیا۔ (دیکھیں 76:4)۔ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى: انہوں نے اندھا پن پسند کیا یعنی دل کا اندھا پن ہونا پسند کیا۔ اور بجائے ہداہت کے ضلالت کے راستہ پر گامزن رہے۔ ان پر زلزلہ آیا جس میں نہایت تند آواز کا عذاب (دھماکہ) برپا ہوا۔ اغلباً آتش فشاں پہاڑ کے پھٹ پڑنے سے آگ اور پتھروں اور خاک کی بارش ہوئی اور گہرے بادل اور زہریلی گیسوں سے فضا مہلک بن گئی۔ "رسوا کرنے والا عذاب" یعنی ایسا عذاب جو سخت تباہی مچا گیا۔

20۔ یُوۡزَعُوۡن: وضع کئے جائیں گے الگ الگ گروہوں میں جیسے 27:18 میں فرمایا گیا۔ وَیَوۡمَ: اس سے پہلے "اور یاد کرو جب" محذوف ہے۔ 21۔ جَاءُوۡهَا: اس (آگ) کے پاس آئیں گے توان کے کردہ اعمال کی ریکارڈ شدہ فلم ان کے سامنے آجائے گی اور ان کے کان آنکھیں اور (ہاتھ پاؤں کی) جِلد یعنی یہ سب اعضاء خود بتادیں گے کہ انسان نے دنیا میں کیا کچھ کیا تھا۔ 22۔" یہاں نطق بمعنٰی بولنے سے مراد دلالت کرنا ہے (ح)"۔ 23۔ اور تم اپنے گناہ اس وجہ سے چھپ کر نہیں کرتے تھے کہ کہیں تمہارے کان، آنکھیں، اور چمڑے تمہارے خلاف گواہی نہ دیں بلکہ (تم لوگوں کی انگشت نمائی کے ڈر سے ایسا کرتے تھے) تم کو یقین تھا کہ خدا کو تمہاری بہت سی باتوں کا علم نہیں ہے (ii)۔ 24۔ تم کو ہلاک کیا تمہارے اس گمان نے (کہ اللہ نہیں جانتا جو تم سب کچھ کیا کرتے ہو)۔ 25۔ اب صبر کریں یا نہ کریں ان کا ٹھکانہ آگ ہی ہو گی۔ نیز دیکھیں (52:17) اگر آگ کو برداشت کر سکیں۔

يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝۲۰ حَتّٰٓى
اکٹھے کئے جائیں گے دشمن اللہ کے طرف آگ کی پس وہ قسم قسم جدا کئے جائیں گے یہاں تک کہ
اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ
جب آئیں گے اس کے پاس گواہی دیں گے خلاف ان کے کان ان کے اور آنکھیں ان کی
وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۲۱ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ
اور چمڑے ان کے اس کی جو تھے وہ عمل کرتے اور وہ کہیں گے اپنے چمڑوں کو
لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ
کیوں گواہی دی تم نے خلاف ہمارے وہ کہیں گے بلایا ہمیں اللہ نے جس نے
اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ
بلایا ہر چیز کو اور اس نے پیدا کیا تم کو پہلی دفعہ اور طرف اس کی
تُرْجَعُوْنَ ۝۲۲ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ
تم لوٹائے جاؤ گے اور نہ تھے تم کہ چھپ سکو اس سے کہ گواہی دیں خلاف تمہارے
سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ
کان تمہارے اور نہ آنکھیں تمہاری اور نہ چمڑے تمہارے ولیکن گمان کیا تم نے
اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۲۳ وَذٰلِكُمْ
کہ اللہ نہیں جانتا بہت کچھ اس سے جو تم کرتے ہو اور اس
ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ
گمان نے تمہارے جو گمان کیا تھا تم نے متعلق اپنے رب کے ہلاک کیا تم کو پس ہو گئے تم
الْخٰسِرِيْنَ ۝۲۴ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ
نقصان پانے والوں میں سے پس اگر وہ صبر کریں پس آگ ٹھکانا ہے ان کا اور اگر
يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝۲۵ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ
عذر کریں گے تو نہیں وہ عذر قبول کئے جانیوالوں میں سے اور مقرر کئے ہم نے ان کے لیے
قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
ساتھی پس انہوں نے خوبصورت کر دکھلایا انہیں جو آگے ہے ان کے اور جو پیچھے ہے ان کے

وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ
اور لگ گیا ان پر فردِ جرم ان قوموں میں جو گذر چکیں پہلے ان کے
مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ
جنوں اور آدمیوں سے یقیناً وہ تھے نقصان اٹھانے والے اور کہا
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا
ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا نہ سنو اس قرآن کو اور شور وغل کرو
فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اس میں تاکہ تم غالب آجاؤ پس ضرور چکھائیں گے ہم ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا
عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا
عذاب سخت اور ضرور بدلہ دیں گے ہم انہیں بُرا اس کا جو تھے
يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا
وہ عمل کرتے یہ بدلہ ہے دشمنوں کا اللہ کے آگ ہے ان کے لیے اس میں
دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۹﴾
گھر ہے رہ پڑنے کا بدلہ ہے اس کا جو تھے وہ آیات کا ہماری انکار کرتے
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ
اور کہا ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا اے رب ہمارے دکھا ہمیں وہ (دو گروہ) جنہوں نے گمراہ کیا تھا ہم کو
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا
جنوں اور انسانوں میں سے رکھیں ہم دونوں کو نیچے اپنے قدموں کے تاکہ ہوں وہ دونوں
مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ
ذلیلوں میں سے یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر
اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ
ٹھیک قائم ہوئے اترتے ہیں ان پر فرشتے کہ مت ڈرو اور
لَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۱﴾
نہ غمگین ہو اور خوش ہو ساتھ جنت کے وہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو

26۔ ہم نے دنیا میں ان کے لئے (برے) ساتھی مقرر کر دئے۔ جنہوں نے ان کو ان کے موجودہ ہم نشینوں اور گزشتہ باپ دادوں کے برے کارناموں کو خوبصورت کر کے دکھایا۔ پس ان کو ان کی اتباع کرنا اچھی لگی۔ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ: جیسے پہلی قوموں میں ہوا کہ وہ گھاٹا پانے والے لوگوں میں سے ہو گئے اور ان پر فرد جرم لگ گئی تو تمہارا حال بھی ویسا ہی ہو گا۔ یاد رہے کہ شیطان کا لوگوں پر کوئی اختیار نہیں ہے وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ (14:23) کہ میرا تم پر کوئی تسلط نہیں ہے۔ لیکن جو اللہ کی آواز کی پرواہ نہیں کرتا اور مسلسل شیطانی راہوں کی پیروی کرتا ہے تو پھر وقت آجاتا ہے جب اسے کہا جاتا ہے فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ (16:64) یعنی شیطان ان کا ولی (دوست) بن جاتا ہے، ان کے اپنے اعمال کے نتیجہ میں بطور جزاء کے نہ کہ شیطان آغاز سے ہی ان کا ولی ہوتا ہے۔ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ (15:43) یعنی اللہ کے بندوں پر شیطان کا کوئی تسلط نہیں ہو سکتا۔ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ: اور ان پر فرد جرم لگ گئی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ مِمَّنْ تَبِعَكَ أَجْمَعِينَ (38:86) پورا ہوا کہ شیطان اور ان کے چیلوں سے جہنم کو بھر دوں گا۔ **27**۔ اَلْغَوْا فِيْهِ: (قرآن کی تلاوت پر) غوغا کرو تا لوگوں پر قرآن کا اثر نہ ہونے پائے۔ شور مچا کر سننے نہ دینا یہ جہلا کا طریق عمل ہے۔ یہ چال ابو جہل نے چلی تھی کہ جب محمدؐ قرآن پڑھیں تو تم شور و غوغا مچادیا کرو تا کوئی قرآن کو سن کر سمجھ ہی نہ پائے اور نہ ہدایت پا سکے۔ یا آنحضرتؐ قرآن کی تلاوت کرنا ہی چھوڑ دیں اور لوگ اس کے اثر سے محفوظ رہیں۔ (روایت ابن عباسؓ۔ قرطبیؒ) یہ بھی روایت ہے کہ ابو بکرؓ اپنے مکان کے صحن میں بلند آواز میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے تو کفار نے اعتراض کیا اور آپؓ کو روک دیا کہ ہمارے بیوی بچوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ **28**۔ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ: بدترین اعمال کی جو وہ کیا کرتے تھے۔ **30**۔ چونکہ دنیا میں گمراہ کرنے والے لوگ اپنے آپ کو بڑے معزز سمجھتے ہیں مگر قیامت کے دن ان کے چیلے چانٹے ادنی درجہ کے لوگ جو ان کی اتباع کیا کرتے تھے خدا تعالیٰ سے درخواست کریں گے کہ اے ہمارے رب اگر تو ان کو ہمارے حوالہ کرے تو ہم ان سرداروں کو اپنے پاؤں تلے کچل کر ذلیل کریں تا ان کی جھوٹی عزت جاتی رہے (ii)۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملے گا کہ تم سب کو عذاب ملے گا۔ (7:39)۔ **31**۔ "O فرشتے اترتے ہیں یعنی الہام یا رؤیا صالحہ کے ذریعہ سے انہیں بشارتیں ملتی ہیں کہ ہم دنیا و آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔" قرآن مجید کو سن کر اس پر عمل کرنے والوں پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے یعنی کشف، الہام اور رؤیا صالحہ کے ذریعہ سے فرشتے انہیں جنت کی بشارتیں دیتے ہیں۔ نزول ملائکہ دو باتوں سے مشروط ہے۔ اول: توحید کا فعلی اقرار کرنا (قَالُوْا رَبُّنَا اللہ)۔ دوم: اس پر استقامت دکھانا (ثُمَّ اسْتَقَامُوْا)۔ دنیا میں ملائکہ کا نزول الہام و کشوف سے مشروط ہوتا ہے۔ اَبْشِرُوْا: یہ بات آخرت میں فرشتے جنت کی خوشخبری لے کر جنت میں داخل ہونے والوں کے لئے کہیں گے۔ ملائکہ کا نزول دنیا میں بغرض مدد و نصرت بھی ہوتا ہے۔ اور ثبات اقدام کے لئے بھی اور دلوں کی مضبوطی کے لئے۔ "ڈرو مت اور نہ غمگیں ہو۔" یعنی (اعمال کے نتیجہ کے لحاظ سے) انہیں نہ آئندہ کا خوف ہو گا اور نہ ماضی کا غم رہے گا۔ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ: جس جنت کا وعدہ دنیا میں تمہیں دیا جا رہا تھا۔

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ
ہم دوست ہیں تمہارے زندگی ورلی میں اور آخرت میں اور تمہارے لیے
فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۳۲
اس میں وہ ہے جو چاہیں گے نفس تمہارے اور تمہارے لیے اس میں وہ ہے جو مانگو گے تم
ع۴ ۱۸ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۳۳ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ
بطور مہمانی کے طرف سے بہت بخشنے والے بہت رحم کرنے والے کی، اور کون زیادہ اچھا ہے بات میں اس شخص سے جو بلاتا ہے
اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۳۴
طرف اللہ کی اور عمل کرتا ہے نیک اور کہتا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ
اور نہیں برابر ہوتی نیکی اور نہ بدی دور کر (بدی کو) ساتھ اس بات کے کہ
اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ
زیادہ اچھی ہو پس اچانک وہ شخص کہ درمیان تیرے اور درمیان اس کے دشمنی ہے گویا کہ وہ
وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۳۵ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا
دوست ہے گہرا اور نہیں دیئے جاتے یہ بات مگر وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا اور نہیں
يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۳۶ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ
دیا جاتا یہ بات مگر قسمت بڑی والا اور اگر پہنچے تجھے طرف سے
الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۚ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ
شیطان کی وسوسہ پس پناہ مانگ اللہ سے یقیناً وہ ہی خوب سننے والا
الْعَلِيْمُ ۳۷ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَ
خوب جاننے والا ہے اور نشانات میں سے اسکے رات اور دن ہے اور سورج اور
الْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ
چاند ہے نہ سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو
الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۳۸ فَاِنِ
جس نے پیدا کیا انہیں اگر ہو تم اسی کی عبادت کرتے پھر اگر

32۔ فِيْهَا: یعنی جنت میں۔ 34۔ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ: بلاتا ہے (لوگوں کو) اللہ کی طرف یعنی تبلیغ اسلام کرتا ہے اور خود بھی ہدایت یافتہ اور پابند دین مسلمان ہے۔ 35۔ نہ اچھائی برائی کے برابر ہو سکتی ہے اور نہ ہی برائی اچھائی کے برابر ہو سکتی ہے۔ هِيَ اَحْسَنُ: ان الفاظ میں تبلیغ وارشاد کا گر بتایا گیا ہے کہ داعی الی اللہ کو شدت کی بجائے نرمی و رأفت کا طریق اختیار کرنا چاہیئے (ح)۔ "O بدی کے مقابلہ میں نیکی کرنا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دوست بن جاتا ہے اور دوست بھی ایسا کہ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ (گرم جوش دوست)"۔ 36۔ يُلَقّٰىهَا: دی جاتی ہے یہ (قابلیت) یعنی بدی کے مقابلہ میں نیکی کا سلوک کرنا۔

ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ: جس کو نیکی کا بڑا حصہ ملا ہو یعنی کشادہ حوصلہ والا۔ اَلَّذِيْنَ صَبَرُوْا: جنہوں نے صبر کیا۔ یعنی مخالف کی تکلیف دہی اور مصائب کو مستقل مزاجی سے برداشت کیا۔ اور بُری بات سہار کر مخالف سے نیکی کا سلوک کیا۔ برائی کا بدلہ احسان کے ساتھ، غضب کا صبر کے ساتھ اور بے ہودگیوں کا جواب چشم پوشی سے دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارا دشمن بھی تمہارا گرویدہ ہو جائے گا۔ ایسی سعادت اقبال مندوں کو ملتی ہے۔ 37۔ نَزْغٌ: دکھ۔ تکلیف۔ بہتان۔ منصوبے۔ وسوسے۔ بدسلوکی تجھے پہنچے اور بے قصد غصہ آجائے تو یہ شیطان کا دخل ہے یا شیاطین خصلت لوگوں سے جو تکلیف پہنچے تو أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ لیا کرو۔ تا اللہ تجھے ان کی بدخُلقی سے بچائے رکھے۔ (نیز دیکھیں 22:53-54، 7:201 اور 12:101)۔ 38۔ مشرکین اللہ کو مانتے تھے مگر بتوں کو بھی قرب الٰہی کا واسطہ مانتے تھے۔ اسی طرح سورج، چاند، ستاروں کو بھی وسیلہ قرار دیتے تھے۔ آنحضرتﷺ کو جو وسیلہ قرار دیا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی لائی ہوئی تعلیم کی مکمل پیروی کے نتیجہ میں ہمیں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ نہ کہ معاذاللہ آپﷺ کو سجدہ کرنا مراد ہے۔

39۔ پھر اگر وہ تکبر کریں تو وہ جان لیں کہ وہ لوگ جو تیرے رب کے پاس ہیں اس کی تسبیح کرتے ہیں (تو وہ اور ان کا غرور کیا چیز ہیں)۔ یا اگر تکبر سے کام لیں تو اپنے ہی نقصان کے لئے ایسا کریں گے۔ 40۔ خَاشِعَةً: یعنی خشک اور ویران زمین کو جب بارش کا پانی ملتا ہے تو اس کی نباتات پھوٹتی ہے اور تروتازہ ہو جاتی ہے۔ (22:6) ایسے ہی روحانی بارش جو آنحضرتؐ پر نازل ہوئی یعنی اسلام کی بدولت احیاء موتی بھی ہوگا اور روحانی طور پر مردہ لوگوں کو ایمان کی زندگی عطا ہوگی۔ اور وہ روحانیت میں پھلے پھولیں گے۔ اور تروتازہ روح پائیں گے۔ 41۔ لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا: یعنی ان کا حال ہم پر مخفی نہیں۔ انہیں آگ میں ڈالا جائے گا۔ " اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ: یعنی تم پر جبر نہیں کیا بلکہ اختیار دیا ہے، بدی اور نیکی واضح کر دی ہے۔ اگر کوئی بدی کرتا ہے تو وہ اس کا خود ذمہ وار ہے (ii)۔" اس آیت میں وعید اور تحدید کی گئی ہے۔ کیا پس جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو روز قیامت بے خوف ہو کر آئے گا۔ یعنی کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ نہیں ہر گز نہیں۔ 42۔ ذِكْرٌ اور كِتٰبٌ عَزِيزٌ یعنی قرآن مجید۔ ذِكْرٌ: نصیحت نامہ جو بار بار سمجھایا گیا۔ ذکر سے کبھی مراد قرآن ہوتا ہے (38:2) اور کبھی اس سے مراد رسول کریمؐ ہیں جیسے 65:11-12 میں آیا ہے۔ لَمَّا جَآءَهُمْ جب ان کے پاس ذکر آیا۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اس نصیحت نامہ کا (یعنی قرآن کا)" وہ خسارہ میں ہیں" محذوف ہے۔ 43۔ لَا يَأْتِيهِ: ہِ اس کتاب (قرآن) کے پاس۔ بَيْنِ يَدَيْهِ: موجودہ حالات میں۔ مِنْ خَلْفِهٖ: بعد میں آنے والے حالات میں۔ یعنی نہ گزشتہ فلسفہ اور سائنس اسے (قرآن کو) جھٹلا سکتی ہے اور نہ آئندہ کوئی علم اسے جھٹلا سکے گا۔ کیونکہ اسے حکمت اور خوبیوں والے خدا نے اتارا ہے (ح)۔ اس میں کوئی کمی یا بیشی یا تحریف نہیں ہو سکے گی۔

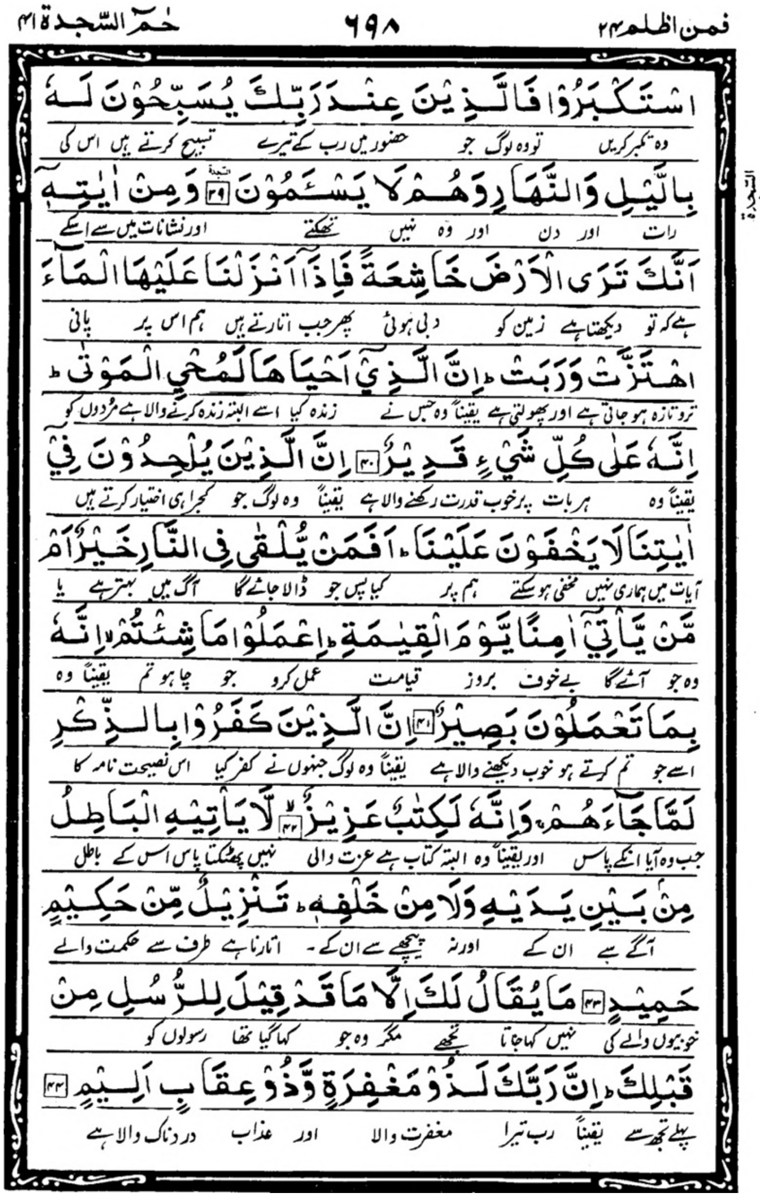

اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ
وہ تکبر کریں تو وہ لوگ جو حضور میں رب کے تیرے تسبیح کرتے ہیں اس کی
بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۩ ۳۹ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ
رات اور دن اور وہ نہیں تھکتے اور نشانات میں سے اسکے
اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ
ہے کہ تو دیکھتا ہے زمین کو دبی ہوئی پھر جب اتارتے ہیں ہم اس پر پانی
اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ
تروتازہ ہو جاتی ہے اور پھولتی ہے یقیناً وہ جس نے زندہ کیا اسے البتہ زندہ کرنے والا ہے مُردوں کو
اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۳۰ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ
یقیناً وہ ہر بات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے یقیناً وہ لوگ جو کجراہی اختیار کرتے ہیں
اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ
آیات میں ہماری نہیں مخفی ہو سکتے ہم پر کیا پس جو ڈالا جائے گا آگ میں بہتر ہے یا
مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ
وہ جو آئے گا بے خوف بروز قیامت عمل کرو جو چاہو تم یقیناً وہ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۳۱ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ
اسے جو تم کرتے ہو خوب دیکھنے والا ہے یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اس نصیحت نامہ کا
لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۳۲ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ
جب وہ آیا انکے پاس اور یقیناً وہ البتہ کتاب ہے عزت والی نہیں پھٹکتا پاس اس کے باطل
مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ
آگے سے ان کے اور نہ پیچھے سے ان کے۔ اتارا ہے طرف سے حکمت والے
حَمِيْدٍ ۳۳ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ
خوبیوں والے کی نہیں کہا جاتا تجھے مگر وہ جو کہا گیا تھا رسولوں کو
قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۳۴
پہلے تجھ سے یقیناً رب تیرا مغفرت والا اور عذاب دردناک والا ہے

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ
اور اگر بناتے ہم اسے قرآن عجمی تو وہ کہتے کیوں نہیں مفصل بیان کی گئی آیات اس کی
ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ
کیا عجمی (کتاب) اور عربی شخص ؟ تو کہدے وہ ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہدایت اور
شِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ
شفاء ہے اور وہ لوگ جو نہیں ایمان لاتے کانوں میں ان کے بہرا پن اور وہ
عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۴۵
ان پر پوشیدہ ہے وہ لوگ پکارے جاتے ہیں جگہ دور سے
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا
اور یقیناً یقیناً دی ہم نے موسیٰ کو کتاب پس اختلاف کیا گیا اس میں اور اگر نہ
كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ
ایک بات پہلے سے ہو چکی ہوتی طرف سے تیرے رب کی تو ضرور فیصلہ کر دیا جاتا درمیان ان کے اور یقیناً وہ
لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۴۶ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ
البتہ شک میں ہیں اس سے ہلاک کرنیوالے ہیں جس نے عمل کئے اچھے تو اپنے نفس کے لیے
وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۴۷
اور جس نے بدی کی تو اسی پر ہے اور نہیں رب تیرا ہرگز ظلم کرنیوالا بندوں پر

ع ۵ ١٣ ١٩

45۔ کیا عجمی بولی کا قرآن اور عربی نبی (لوگ) کوئی بھی مشابہت یا مناسبت رکھتے ہیں؟" قرآن عجمی سے مراد عرب لوگوں پر اس کا غیر واضح ہونا ہے (ح)"۔ فُصِّلَتۡ: قابل فہم۔ قرآن روحانی بیماریوں کی دوا اور شفاء ہے۔ وَهُوَ: اور وہ (قرآن)۔ عَلَيۡهِمۡ عَمًى: ان پر پوشیدہ ہے یا وہ جھل ہے، جو آدمی نہ سن سکے اور نہ ہی دیکھ سکے تو وہ کیسے ہدایت پا سکتا ہے۔ دل کے کان بھی بند ہو گئے اور دل کی آنکھیں بھی بند کر لیں تو ہدایت کس راستہ سے دل میں جائے گی۔" جب کوئی شخص دور ہو اور بہرا اندھا بھی ہو تو اس کو ہدایت دینا مشکل ہوتا ہے۔ دور ہونے کی وجہ سے وہ آواز نہیں سن سکتا اور اندھا ہونے کی وجہ سے وہ اشارے سے بھی نہیں سمجھ سکتا (ii)(15:14-16)۔" ایسے لوگوں پر قرآن کی خوبیاں اور اس کی خوبصورت تعلیم اور اس کے روحانی فوائد مخفی ہیں۔" گویا وہ لوگ دور سے پکارے جاتے ہیں" یعنی انہوں نے کانوں پر پردے ڈالے ہوئے ہیں اور وہ دور کی آواز کو سن نہیں پا رہے۔ یہ بھی مطلب ہے کہ آخرت میں ان کو حساب کتاب کیلئے دور کی جگہ سے پکارا جائے گا یا وہ عرش الٰہی سے دور رکھے جائیں گے۔ **46**۔ "اس میں اختلاف کیا" یعنی بعض نے مانا اور بعض نے نہ مانا یا کچھ حصہ کو مان لیا اور کچھ کو نہ مانا۔ انکار کر دیا (کتاب کا)۔" اگر یہ بات پہلے سے طے نہ ہو چکی ہوتی" (یعنی فیصلہ آخرت میں ہوگا مگر اللہ اُن کو دنیا میں سمجھنے کے لئے کافی مہلت دیتا ہے) تو ان کے درمیان سزا کا فیصلہ کر دیا جاتا۔ نیز دیکھیں 35:46۔" لَفِي شَكٍّ: یعنی ان کا انکار کرنا محض شک کی وجہ سے ہے۔ **47**۔ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ: ترجمہ۔ تیرا رب اپنے بندوں پر بڑا ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ اس کے یہ معنٰی نہیں کہ تھوڑا سا ظلم کر لیتا ہے بلکہ یہ ایک عربی محاورہ ہے کہ جب مبالغہ پر نفی آئے اور "ب" آئے تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ "نہ بہت نہ تھوڑا" یا "ہر گز نہیں" کے ہیں۔ مَا بِظَلَّامٍ یعنی ہر گز ظلم کرنے والا نہیں ہے (ii)۔

الجزء ۲۵

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ
طرف اس کی پھیرا جاتا ہے علم قیامت کا اور نہیں نکلتا کوئی
ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ
میوہ اپنے غلافوں سے اور نہیں حاملہ ہوتی کوئی مادہ اور نہ جنتی ہے
اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ قَالُوْٓا
مگر مطابق اسکے علم کے اور جس روز وہ پکارے گا انہیں کہ کہاں ہیں شریک میرے کہیں گے وہ
اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۝۴۸ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
اطلاع دیدی ہم نے تجھے کہ نہیں ہم میں سے کوئی شاہد اس بات کا اور جاتے رہیں گے ان سے جنہیں تھے
يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝۴۹ لَا يَسْـَٔمُ
وہ پکارتے پہلے اور وہ خیال کریں گے کہ نہیں انکے لیے کوئی جگہ بھاگنے کی نہیں تھکتا
الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۡ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَــُٔوْسٌ
انسان مانگنے سے بھلائی اور اگر پہنچے اسے برائی (دُکھ) تو مایوس نہایت
قَنُوْطٌ ۝۵۰ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ
نااُمید ہوجاتا ہے اور البتہ اگر چکھائیں ہم اسے رحمت اپنی طرف سے بعد تکلیف کے
مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ
جو پہنچی ہو اسے البتہ وہ ضرور کہے گا یہ میرے لیے ہے۔ اور نہیں میں یقین کرتا قیامت کو قائم ہونیوالی
وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ
اور البتہ اگر لوٹایا گیا میں طرف اپنے رب کی تو یقیناً میرے لیے حضور میں اسکے البتہ بھلائی ہے، بس ضرور ضرور آگاہ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۡ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ
کرینگے ہم ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا اس پر جو عمل کئے انہوں نے اور البتہ ضرور چکھائیں گے ہم انہیں عذاب
غَلِيْظٍ ۝۵۱ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ
سخت اور جب انعام کرتے ہیں ہم انسان پر منہ پھیر لیتا ہے اور دور کر لیتا ہے اپنے پہلو کو
وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۝۵۲ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
اور جب پہنچتی ہے اُسے تکلیف تو دُعا لمبی چوڑی والا ہوتا ہے تو کہدے بتاؤ تو سہی

48۔اِلَیۡہِ یُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَةِ: یعنی صرف اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے کہ کب ہوگی(ii)۔ یا "موعود گھڑی جب حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا(ii)" یعنی جب حق کا غلبہ اور باطل کو شکست ہوگی۔ خوشوں کے پھل نکلنے اور عورت کے حمل اور بچہ جننے کے واقعات سب خدا تعالیٰ کے علم اور منشاء کے مطابق ہوتے ہیں۔ "کہاں ہیں میرے شریک "یعنی جو شریک تم نے میرے ساتھ بنا رکھے ہیں۔ اٰذَنّٰکَ: ہم تیرے سامنے اعلان کرتے ہیں۔ مَا مِنَّا مِنۡ شَهِیۡدٍ: ہم میں کوئی بھی اقرار کرنے والا نہیں کہ وہ بت واقعی خدا کے شریک ہیں۔ یہ ہم پر واضح ہوگیا ہے۔(کِمٌّ: گابھا۔ اَکۡمَامٌ: گابھے) پھلوں کے۔ **49**۔مِنۡ مَّحِیۡصٍ: ان کے لئے (عذاب سے) بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔(18:54)۔ **51**۔ هٰذَا لِیۡ: یعنی یہ میرا حق تھا جو مجھے مل گیا ہے۔ یا میری قابلیت اور خوبی کی وجہ سے ملا ہے۔ انسان نہ مشکلات پر صبر کرتا ہے اور نہ فراخی میں شکر گزار بنتا ہے۔ ایسے انسانوں کے لئے سزا مقدر ہے۔ "غلیظ یعنی سخت۔ گاڑھا۔ گاڑھی چیز(جیسے دلدل) میں انسان پھنس جاتا ہے۔ اور اس میں سے نکل نہیں سکتا یعنی اس عذاب سے نکلنے کی کوئی صورت نہ ہوگی(ii)"۔ **52**۔ اَعۡرَضَ: اعراض کرتا ہے یعنی منہ پھیر لیتا ہے خدا کی جانب سے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی گھبراہٹ اور تنگی کے وقت دعا قبول کرے تو اسے چاہئیے کہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دُعا کرے۔(ابوہریرہؓ۔ ترمذی)۔ ناشکرا انسان نہ سختی میں صبر کرتا ہے نہ فراخی میں شکر ادا کرتا ہے۔ "جو میری یاد سے منہ موڑے گا تو اس کی معیشت تنگ ہو جائے گی"(20:125)۔ "جو رحمٰن کے ذکر سے رو گردانی کرے گا تو ہم شیطان کو اس کا ساتھی بنا دیں گے(43:37)۔

إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ
اگر یہ ہوا پاس سے اللہ کے پھر انکار کیا تم نے اس کا کون زیادہ گمراہ ہے اس سے کہ
هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَ
ہو مخالفت دور کی میں ضرور دکھائیں گے ہم انہیں نشان اپنے دنیا میں اور
فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۭ أَوَلَمْ
جانوں میں ان کی یہاں تک کہ کھل جائے گا ان کے لیے کہ وہ حق ہے کیا نہیں
يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۴﴾ أَلَآ إِنَّهُمْ فِيْ
کافی رب تیرا کہ وہ ہر چیز کا نگران ہے آگاہ ہو جاؤ کہ وہ
مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ۭ أَلَآ إِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۵﴾
شک میں ہیں ملاقات سے اپنے رب کی آگاہ ہو جاؤ کہ یقیناً وہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
حٰمٓ ﴿۲﴾ عٓسٓقٓ ﴿۳﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِيْنَ مِنْ
حا۔ میم عین سین۔ قاف اسی طرح وحی کرتا ہے طرف تیری اور طرف ان لوگوں کی جو
قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
پہلے تھے تجھ سے اللہ (جو) عزت والا حکمت والا ہے اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو
الْأَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۵﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ
زمین میں ہے اور وہ بلند بڑائی والا ہے قریب ہیں آسمان کہ پھٹ جائیں
فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ
اپنے اوپر سے اور فرشتے تسبیح کرتے ہیں ساتھ حمد کے اپنے رب کی اور بخشش مانگتے ہیں

53۔اِنۡ کَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ: یعنی اگر یہ رسول اللہ کی طرف سے ہے اور تم اس کا انکار کرتے ہو تو تم سے زیادہ گمراہی اور بدبختی میں اور کون ہو سکتا ہے۔ شِقَاقٍۭ بَعِیۡدٍ: دور کی مخالفت یعنی جو گمراہی اور بدبختی اور عناد سے بہت کام لیتا ہے۔ **54**۔ اٰفاق: اُفق۔ طرف۔اُفاق: اطراف عالم میں۔ تمام ملکوں میں (دور دور تک)۔فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ: ان کے اپنے لوگوں میں۔یعنی دوسرے ملکوں میں بھی اور مکہ کے لوگوں میں بھی فتوحات اسلام ہوں گی۔ جیسے بدر میں (نشان) دکھلایا گیا۔اَنَّہُ الۡحَقُّ: کہ وہ (قرآن) سچ ہے یا" Oیہ نبی سچا ہے"۔ **55**۔ ان کو آخرت میں اللہ کے حضور پیش ہونے میں شک ہے کہ وہ دوبارہ زندہ ہوں گے یا نہیں۔مُحِیۡطٌ: خدا کو ہر چیز کا علم ہے اور اس پر پوری قدرت رکھتا ہے(3:121)۔ "مُحِیۡطٌ: گھیرے ہوئے ہے یعنی ہر چیز پر حاوی ہے۔(اور اس کے تباہ کرنے پر قادر ہے)(ii)"[اقرب]۔

42۔سُوۡرَۃُ الشُّوۡرٰی (مکی)

2۔ح: حَمِیۡدٌ۔ م: مَجِیۡدٌ۔ **3**۔ع: عَلِیۡمٌ۔ س: سَمِیۡعٌ۔ق: قَادِرٌ۔ **4**۔ کَذٰلِکَ: یعنی جیسے پہلے نبیوں کی طرف وحی کی جاتی رہی ہے ایسے ہی تجھ پر بھی کی جاتی ہے۔ **6**۔ آیت 6 اور 7 تسلسل میں ہیں۔ (نیز دیکھیں 19:91-92) اس کی رو سے عیسائیوں کے ابن اللہ بنانے پر زمین و آسمان کا پھٹنا لکھا ہے۔اور آیت 6 اور 7 میں بھی یہی مضمون بیان ہوا ہے۔ مِنۡ فَوۡقِہِنَّ: جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ان کے اوپر سے آسمان پھٹ کر زمین میں گر پڑیں۔یعنی اہل زمین کی بداعمالیوں کا تقاضا ہے کہ ان پر آسمان پھٹ پڑے۔ مگر عَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ خدا نے اسے روک رکھا ہے اس لئے کہ ملائکہ اس کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں۔ اور اہل زمین کے لئے عذاب میں مہلت طلب کرتے ہیں۔ اللہ غفور الرحیم ہے اور چاہتا ہے کہ بندے اس کی طرف جھکیں اور بخشے جائیں۔اس لئے مہلت دیتا ہے۔"اہل دنیا پر جب آسمان سے بڑی بڑی آفات ٹوٹتی ہیں تو اس وقت اللہ کے پاک بندوں کے لئے آسمان کے فرشتے بھی استغفار (حفاظت) کی دعائیں کرتے ہیں(iv)"۔

7۔ اَللّٰہُ حَفِیۡظٌ عَلَیۡہِمۡ: یعنی اللہ ان کے اعمال کا بدلہ ان کو دے گا۔ کیونکہ وہ ان کو دیکھتا ہے۔ تو ان پر داروغہ (ذمہ دار) نہیں۔ 8۔ اُمَّ الۡقُرٰی (بستیوں کی ماں): مکہ مراد ہے جہاں بیت اللہ ہے۔ اور سب عرب وہاں اکٹھا ہوتا ہے۔ مَنۡ حَوۡلَہَا: یعنی جو مکہ کے ارد گرد ہیں سب عرب و عجم والے۔ نیز مَنۡ حَوۡلَہَا میں وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ(62:4) بھی شامل ہیں۔ یعنی دیگر عجمی لوگ مثلاً سلمان فارسیؓ کی قوم (ایرانی)، صہیب رومیؓ کی قوم (اہل روم) اور باقی کی سب دنیا کے لوگ مراد ہیں۔ آنحضرتؐ کو ان سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ یَوۡمَ الۡجَمۡعِ: جمع ہونے کا دن یعنی قیامت کا دن (64:10-11) اور (34:27) اس دن سب نیک و بد لوگ جمع کئے جائیں گے۔ اور ان کے اعمال کے موافق جزاء یا سزا ان کو دی جائے گی۔ نیکو کار جنت میں اور گنہگار جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ 9۔ یعنی اگر اللہ جبراً اپنی مرضی ٹھونستا تو ان کو امت واحدہ کر دیتا۔ مَنۡ یَّشَآءُ: جسے اس قابل پاتا ہے جیسے فرمایا یَہۡدِیۡۤ اِلَیۡہِ مَنۡ یُّنِیۡبُ (42:14) کہ جو اس (خدا) کی طرف جھکتا ہے تو اللہ اسے ہدایت دیتا ہے۔ 11۔ فیصلے کا حکم اللہ کرے گا، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝٥ وَ
ان کے لیے جو زمین میں ہیں آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ ہی ہے بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا اور
الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ
وہ لوگ جنہوں نے بنائے سوائے اس کے دوست اللہ نگران ہے ان پر
وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝٦ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ
اور نہیں تو ان پر داروغہ اور اسی طرح وحی کی ہم نے طرف تیری
قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ
قرآن عربی میں تاکہ ڈرائے تو بستیوں کی ماں (مکہ) کو اور انہیں جو اردگرد ہوں اسکے اور ڈرائے تو
يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ
دن جمع ہونیوالے سے نہیں کوئی شک اس میں ایک فریق ہوگا جنت میں اور ایک فریق ہوگا
فِي السَّعِيرِ ۝٧ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَ
دوزخ میں اور اگر چاہتا اللہ ضرور کردیتا انہیں اُمت ایک و
لَٰكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ
لیکن وہ داخل کرتا ہے جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں اور ظالم وہ ہیں کہ نہیں ان کے لیے
مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝٨ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۖ
کوئی دوست اور نہ مددگار کیا بنائے ہیں انہوں نے سوائے اس کے دوست
فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
بس اللہ ہی کارساز ہے اور وہ ہی زندہ کریگا مردوں کو اور وہ ہر بات پر خوب
قَدِيرٌ ۝٩ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ
قدرت رکھنے والا ہے اور وہ بات کہ اختلاف کرو تم جس میں کچھ تو فیصلہ اس کا طرف اللہ کی ہے
ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝١٠ فَاطِرُ
یہ ہے اللہ رب میرا اس پر بھروسہ کیا میں نے اور اسی کی طرف میں جھکتا ہوں - پیدا کرنیوالا ہے
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ
آسمانوں اور زمین کا اس نے بنائے ہیں تمہارے لیے خود تم میں سے جوڑے اور

الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَ
چارپایوں میں سے جوڑے پھیلاتا ہے تم کو اس میں نہیں مانند اس کی کوئی چیز اور
هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱۱﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
وہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے اسی کے لیے کنجیاں ہیں آسمانوں کی اور زمین کی
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾
پھیلاتا ہے رزق جسکے لیے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے یقیناً وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے
شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اس نے مقرر کیا ہے تمہارے لیے دین میں سے وہی کہ وصیت کی جس کی نوح کو اور وہی جو وحی کیا ہم نے
اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ
طرف تیری اور وہی کہ وصیت کی ہم نے جس کی ابراہیم کو اور موسیٰ اور عیسیٰ کو یہ کہ
اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۚ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ
قائم کرو دین اور نہ تفرقہ ڈالو اس میں گراں گذرا ہے مشرکوں پر
مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۚ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ
یہ کہ تو بلاتا ہے انہیں طرف جس کی اللہ چن لیتا ہے اپنی طرف جسے چاہتا ہے اور
يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا
ہدایت دیتا ہے اپنی طرف جو رجوع کرتا ہے اور نہیں تفرقہ کیا انہوں نے مگر بعد اس کے کہ
جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ
آیا ان کے پاس علم سرکشی کی وجہ سے آپس میں اور اگر نہ ایک بات گذر چکی ہوتی
مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَاِنَّ الَّذِيْنَ
طرف سے تیرے رب کی تا میعاد مقررہ تو ضرور فیصلہ کر دیا جاتا درمیان ان کے اور یقیناً وہ لوگ جو
اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾
وارث بنائے گئے کتاب کے بعد ان کے البتہ شک میں ہیں اس سے ہلاک کرنیوالے
فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ
تو اسی لیے پس پکار (ان کو) اور ٹھیک قائم رہ جیسا کہ حکم دیا گیا ہے تجھے اور نہ پیروی کر

12۔جانوروں کے بھی جوڑے پیدا کئے تمہارے فائدے کے لئے۔"یَذۡرَؤُکُمۡ فِیۡهِ یعنی تمہاری نسل کو بڑھا کر زمین کو آباد کرتا جاتا ہے(ii)" اسی طرح جانوروں کے بھی جوڑے بنائے ان کی افزائش نسل کے لئے۔لَیۡسَ کَمِثۡلِهٖ شَیۡءٌ:اس(خدا)کی مانند کوئی چیز نہیں۔"O خدا نے تشبیہی صفات کے اظہار کے لئے اپنے ہاتھ، آنکھ، محبت، غضب وغیرہ صفات قرآن شریف میں بیان فرمائے۔اور پھر

جب احتمال تشبیہیہ کا پیدا ہو تو بعض جگہ لَیۡسَ کَمِثۡلِهٖ شَیۡءٌ کہہ دیا۔اور بعض دفعہ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ کہہ دیا"۔لَیۡسَ کَمِثۡلِهٖ شَیۡءٌ یعنی نہ کوئی مادی یا غیر مادی چیز اس(خدا) کی مانند ہے اور نہ ہی کوئی مثال اس (خدا) کی بیان ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی طرف نہ مثل کا استعمال درست ہے نہ ہی کَ (کَمِثۡلِهٖ) کا۔ 13۔ تمام کائناتی توانائیاں (Energy)اور دیگر تمام مادی اشیاء جن کا بیشتر حصہ زمین کی گہرائیوں میں دبا پڑا ہے اللہ تعالیٰ کے قوانین قدرت کے تابع ہیں۔جن کی خواہش ہو وہ اس کا علم حاصل کریں اور ان سے فائدے اٹھائیں جیسے معدنیات،پٹرول، گیس وغیرہ۔ نیز زمین پر زراعت کر کے خوراک حاصل کرنا اور پانی(دریا۔ پانی کے بند۔ آبشاروں) سے بجلی پیدا کرنا جس سے سینکڑوں کام سرانجام پاتے ہیں۔14۔"تمام مذاہب کا بنیادی نکتہ دین توحید ہے۔وَالَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ: یعنی قرآن مجید کا بھی نکتہ دین توحید الٰہی ہے جیسا کہ تمام انبیاء کا رہا ہے۔ پھر مخالفین نے ضد سے اس تعلیم کے معنے بدل کر تفرقے ڈال دیئے۔ان سب کا فیصلہ آخرت میں ہوگا(ح)"۔مَا تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَیۡهِ:یعنی آنحضرتؐ جس کی طرف بلاتے ہیں یعنی خدائے واحد کی عبادت کی طرف۔اَللّٰهُ یَجۡتَبِیۡۤ۔۔۔مَنۡ یُّنِیۡبُ: کفار کا اعتراض کہ مکہ کے ایک یتیم کو رسالت کیلئے کیوں چنا اور ہمارے بڑے بڑے سرداروں میں سے کسی کو کیوں نہ چنا گیا۔ فرمایا اللہ کے علم میں یہ یتیم ہی منصب نبوت کے لائق تھا اور جو تم میں سے خدا کی طرف جھکے گا اللہ اسے ہدایت دے گا۔15۔تَفَرَّقُوۡا: انبیاء کی امتوں نے تفرقہ پیدا کیا یعنی کفار نے نبیوں کی مخالفت کی۔مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ: جب ان کے پاس ایک کامل علم یعنی قرآن آگیا(ii)۔وَلَوۡ لَا کَلِمَةٌ سَبَقَتۡ: یعنی اللہ تعالیٰ کا قطعی فیصلہ جو قرآن مجید میں موجود ہے کہ جب تک کسی قوم پر حجت تمام نہ ہو جائے کسی قوم کو تباہ نہیں کیا جاتا اس لئے ان کو ابھی ڈھیل دی جارہی ہے(ii)۔اُوۡرِثُوا الۡکِتٰبَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ: یعنی مذکورہ بالا نبیوں کے بعد ان کی امتوں نے تفرقے ڈالے۔کَلِمَةٌ سَبَقَتۡ: یعنی اختلاف عقیدہ پر اس دنیا میں سزا نہیں ہے بلکہ آخرت میں فیصلہ ہوگا۔ دنیا میں مہلت دیتا ہے۔لَفِیۡ شَکٍّ: وہ اس (قرآن) کے بارے میں شک کرتے ہیں کہ خود ہی بنا لیا گیا ہے حالانکہ یہ نبی بھی توحید کی طرف بلاتا ہے۔

اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَ

ان کی خواہشات کی اور تو کہدے ایمان لایا میں اس پر جو آتاری اللہ نے کتاب اور

اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا

مجھ کو حکم دیا گیا ہوں کہ عدل کروں درمیان تمہارے اللہ رب ہے میرا اور رب ہے تمہارا ہمارے لیے اعمال ہیں ہمارے

وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ

اور تمہارے لیے اعمال ہیں تمہارے نہیں جھگڑا درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے اللہ جمع کرے گا

بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۠ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِى اللّٰهِ

آپس میں ہمیں اور طرف اسی کی لوٹنا ہے اور وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں بارہ میں اللہ کے

مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ

بعد اس کے کہ قبول کیا گیا اُسے دلیل ان کی باطل ہے نزدیک

رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَللّٰهُ

ان کے رب کے اور ان پر غضب ہے اور ان کے لیے عذاب ہے سخت اللہ

الَّذِىْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ

وہ ہے جس نے اتاری کتاب ساتھ حق کے اور میزان اور کون آگاہ کرے تجھے کہ

لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۸﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

شاید قیامت قریب ہو جلدی کرتے ہیں اس کی وہ لوگ جو نہیں ایمان لاتے

بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا

اس پر اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ڈرنے والے ہیں اس سے اور وہ جانتے ہیں کہ وہ

الْحَقُّ ؕ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىْ ضَلٰلٍۭ

حق ہے آگاہ ہو جاؤ کہ وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں بارہ میں قیامت کے البتہ گمراہی

بَعِيْدٍ ﴿۱۹﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ

دور کی میں ہیں اللہ مہربان ہے اپنے بندوں پر رزق دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ

الْقَوِىُّ الْعَزِيْزُ ﴿۲۰﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ

قوی (اور) عزت والا ہے جو شخص ہے چاہتا کھیتی آخرت کی ہم زیادتی کرینگے

ع ۲

16۔ فَادْعُ: (مخالفین کو) کہہ دو کہ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ہمارے اعمال کی جزاء ہمارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال کی جزا تمہارے ساتھ ہے۔ اور خدا نے تمہیں مہلت دی ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی دلیل یا حجت بازی کام نہیں آسکتی۔ یعنی اب ایسی سب دلیلیں یا حجتیں بے کار ہو گئی ہیں۔ سب انبیاء توحید الٰہی کا پیغام لائے تھے اور اب بھی تمہیں توحید کی طرف بلایا جارہا ہے۔ پھر ایمان کیوں نہیں لاتے ہو۔ 17۔ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ: یعنی جبکہ لوگوں کی بڑی تعداد اس کی آواز کو قبول کر چکی ہے۔ اس لئے اس کے بعد یہود میں سے جو لوگ مسلمانوں سے اللہ کے خلاف حجتیں کریں یعنی شبہات ڈال کر ان کو بہکائیں تو ان کی دلیل ان کے رب کے ہاں توڑی جانے والی ہے یعنی بے حقیقت اور باطل ہے (ii) نیز یہ کہ گزشتہ امتوں کے لوگوں نے بھی انبیاء سابقہ کی وحی پر ایمان لا کر اللہ کی توحید پر شہادت (گواہی) دی تھی لہٰذا تمہارا مسلمانوں کی مخالفت کرنا بے جا اور بے معنیٰ ہے۔ 18۔ بِالْحَقِّ: ضرورت حقہ کے مطابق، سچائی لئے ہوئے۔ " میزان: اس میں ہر بات دلیل کے ساتھ کہی گئی ہے"۔ نیز یہ کہ قرآن اعمال کی جزاء سزا کا تراز و ہے۔"O یعنی قرآن مجید ایسی کتاب ہے جو حق و باطل کو پرکھنے کے لئے بطور میزان کے ہے۔(جنگ مقدس ص ۴)۔[57:26] قرآن مجید میں عدل و انصاف کے حقوق قائم رکھنے کے احکامات بھی مراد ہیں۔ (جامع البیان۔ ابن جریر۔ طبری)۔[55:10]۔" السَّاعَةَ: قیامت۔ قوم کی تباہی کا وقت (ح)"۔ 19۔ يَسْتَعْجِلُ: جلدی کرتے ہیں۔ بِهَا: یعنی قیامت کے بارے میں (یا عذاب کے بارے میں)۔ مِنْهَا: اس (قیامت) سے۔ اَنَّهَا الْحَقُّ: کہ وہ قیامت برحق ہے یعنی ضرور آئے گی۔ کفار کا مطالبہ تھا کہ اگر بت پرستی یعنی شرک گناہ ہے تو ہم پر قیامت یا عذاب کیوں نہیں آجاتا۔ دعا کرو جلد آجائے۔ کفار یہ بات اس لئے کہتے ہیں کہ ان کو اس پر یقین ہی نہیں ہے۔ جبکہ مؤمن قیامت کے بارے میں ڈرتے ہیں۔ کیونکہ ان کو یقین ہے کہ وہ ضرور آئے گی۔

لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ
اس کے لیے کھیتی میں اس کی اور جو شخص ہے چاہتا کھیتی دنیا کی ہم دیں گے اُسے
مِنْهَا ۙ وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿21﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا
اس میں سے اور نہیں اس کیلئے آخرت میں کوئی حصہ کیا ان کے لیے شریک ہیں
شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا
مقرر کیا ہے انہوں نے ان کیلئے دین میں سے وہ کہ نہیں اجازت دی جس کی اللہ نے اور اگر نہ
كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ
ہوتی بات فیصلہ کی ضرور فیصلہ کر دیا جاتا درمیان انکے اور یقیناً ظالم ایسے ہیں کہ ان کے لیے عذاب ہے
اَلِيْمٌ ﴿22﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ
دردناک تو دیکھے گا ظالموں کو ڈرتے ہوئے اس سے جو کمایا انہوں نے حالانکہ وہ پڑنے والا ہے
بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ
ان پر اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک باغوں میں
الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ
بہشت کے ہونگے ان کیلئے وہ ہے جو چاہیں گے پاس اپنے رب کے یہ ہی فضل ہے
الْكَبِيْرُ ﴿23﴾ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بڑا یہ وہ ہے جس کی بشارت دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو ان کو جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ
اور عمل کئے نیک تو کہدے نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کوئی اجر سوائے محبت کے
فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ
رشتہ داری کی اور جو کمائے گا نیکی زیادہ دینگے ہم اسکے لیے اس میں نیکی
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿24﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ
یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بہت قدر دان ہے کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے باندھا ہے اللہ پر
كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰي قَلْبِكَ ۭ وَيَمْحُ اللّٰهُ
جھوٹ پس اگر چاہے اللہ مہر کر دے دل پر تیرے اور مٹا دے اللہ

21۔ جو آخرت کی پرواہ نہ کرے اور دنیا طلبی میں مصروف رہے تو وہ اپنی کوشش کے مطابق پھل پائے گا مگر آخرت میں اسکی کوئی پونجی نہ ہو گی۔ جو آخرت کا بھی خواہاں ہو اور اسکے لئے کوشش کرے تو اللہ اسکی سچی محنت کو ضائع نہیں کرے گا بلکہ بڑھا چڑھا کر اجر عطاء فرمائے گا دنیا اور آخرت میں بھی۔ 22۔ یعنی فیصلہ اپنے وقت پر کر دیا جائے گا۔ اللہ کی حکمت ہے کہ فوراً ہی پکڑ نہیں کرتا بلکہ ڈھیل دیتا ہے حجت تمام ہونے تک (ii)۔ فیصلہ شدہ بات سے یہ بھی مراد ہے کہ آنحضرتؐ کی امت ہلاک نہیں کی جائے گی اور اسلام ہی ضرور غالب آئے گا (ح)۔ یہ ڈھیل، مہلت یا دیر قرآن اور حدیث کے سچا کرنے کیلئے ہے نہ کہ کفار کے کسی حق کی وجہ سے ہے (ii) دیکھیں آیت 15۔ 23۔ (اور قیامت کے روز) تُو ظالموں کو دیکھے گا۔۔۔ وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ وہ عذاب ان پر پڑنے والا ہے بسبب اس کے جو انہوں نے کمایا۔ 24۔ ذٰلِكَ: یہ (جنت مراد ہے) جیسا آیت 23 میں بیان ہوا ہے۔ "سوائے رشتہ داری کی محبت کے "یعنی قرآن پہنچانے کا میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا مگر میری تم سے قرابت کی وجہ سے تم مجھ کو اذیت نہ دو اور نہ عداوت رکھو صرف رشتہ داری کا سلوک روا رکھو۔ نَزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا: اسے ہم زیادہ اجر دیں گے اسکا۔ یا اسے اور زیادہ نیکیوں کی توفیق دیں گے۔ یہ بھی مطلب ہے کہ میں تبلیغ حق کے کام کا تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا صرف یہ غرض ہے کہ تم اسلام قبول کر کے آپس میں قرابت داری میں محبت کا سلوک روا رکھو (حقوق العباد ادا کرو) جنگ و جدال نہ کرو اور آپس میں محبت سے رہو۔ اسلام میں حقوق اللہ کے بعد حقوق العباد ادا کرنے کی ذمہ داری ہے۔ فرمایا یہ حقوق ادا کر کے اللہ کا قرب حاصل کرو۔(25:58)۔ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کا یہ معنٰی لینا کہ میری اولاد سے محبت کرو درست نہیں۔ یہ سورۃ مکی ہے جبکہ حضرت فاطمہؓ کی شادی بھی نہیں ہوئی تھی ان کی اولاد سے محبت کرنے کا کوئی سوال نہ تھا۔ کسی نبی نے اجر نہیں مانگا۔ سوائے اس کے کہ خدا کی بات مان لیں۔ اس آیت 42:24 میں تمام سلسلہ کلام کفار سے کیا جا رہا ہے نہ کہ مسلمانوں سے۔ نیز دیکھیں (10:73) (11:30,52) (26:110,128,181,165,146) (36:22) (6:91) (12:105) (25:58) (34:48) (38:87)(52:41)(68:47)(34:48)۔ ان تمام آیات میں کفار کو مخاطب کیا گیا ہے نہ کہ مسلمانوں کو۔ اس لئے رسول اللہؐ نے اپنی اولاد سے محبت کا کبھی مطالبہ نہیں کیا۔ سوائے اس کے کہ لوگ ہدایت پا جائیں۔

الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
باطل کو اور ثابت کرے حق کو ساتھ اپنی باتوں کے یقیناً وہ خوب جاننے والا ہے
الصُّدُوْرِ ﴿۲۵﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا
سینوں والی بات کو اور وہی ہے جو قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے اور درگذر کرتا ہے
عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ
انکی بدیوں سے اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور قبول کرتا ہے (دُعائیں) ان لوگوں کی
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ
جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک اور بڑھاتا ہے انہیں اپنے فضل سے اور کافر ایسے ہیں کہ
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۷﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ
ان کے لیے عذاب ہے سخت اور اگر کشادہ کرتا ہے اللہ رزق اپنے بندوں کے لیے
لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ
ضرور وہ سرکشی کرتے زمین میں ولیکن وہ اُتارتا ہے اندازہ سے جو چاہتا ہے یقیناً وہ ہے بندوں سے
خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا
خوب خبردار خوب دیکھنے والا اور وہی ہے جو اُتارتا ہے بارش بعداس کے کہ وہ
قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۹﴾ وَمِنْ
مایوس ہوجاتے ہیں اور پھیلاتا ہے اپنی رحمت اور وہ کارساز خوبیوں والا ہے اور
اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ
نشانوں میں سے اسکے پیدائش ہے آسمانوں اور زمین کی اور وہ جو اس نے پھیلائے ان دونوں میں جاندار
وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۳۰﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ ع ۳ / ۴
اور وہ جمع کرنے پر ان کے جب وہ چاہے بہت قدرت رکھنے والا ہے اور جو پہنچتی ہے تم کو کوئی
مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَ
مصیبت تو بسبب اسکے ہے جو کمایا ہاتھوں نے تمہارے اور وہ درگذر کرتا ہے بہت (گناہوں) سے اور
مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚۖ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
نہیں تم ہرگز عاجز کرنیوالے زمین میں اور نہیں تمہارے لیے سوائے اللہ کے

25۔ تیرے دل پر مہر کر دیتا یعنی جھوٹی وحی نہ سنا سکتا اور اللہ بن پیغام بھیجے کفر کو یونہی مٹا ڈالتا۔ مگر وہ حق ثابت کرنے کے لئے اور باطل کو مٹانے کے لئے اپنی باتیں اپنے رسولؐ کے ذریعے سے پہنچاتا ہے۔ اور اگر محمدؐ رسول اللہ جھوٹ بولتا تو اس کا تقویٰ ضائع ہو جاتا اور اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی۔ مگر اس کے برعکس یہ تو نزول قرآن کے بعد تقویٰ میں بڑھ گیا ہے۔ لہٰذا دشمنی کا الزام جھوٹا ہے(ii)۔ **26**۔ "Oاس آیت کے علاوہ قرآن مجید میں یہ بھی مذکور ہے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ"(99:9)۔ (جو ذرہ بھر بھی برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔ آخرت میں اس کی سزا پائے گا۔ ناقل) ان آیتوں کا آپس میں تناقض نہیں کیونکہ اس شر سے وہ شر مراد ہے جس پر انسان اصرار کرے اور اس کے ارتکاب سے باز نہ آئے اور توبہ نہ کرے۔ اسی لئے اس جگہ شر کا لفظ استعمال کیا ہے نہ ذنب کا تا معلوم ہو کہ اس جگہ کوئی شرارت کا فعل مراد ہے جس سے شریر آدمی باز آنا نہیں چاہتا اور نہ ندامت، توبہ ترک اصرار اور استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ۔ **30**۔ حشر قیامت کو ہو گا یعنی حساب کتاب کے لئے۔" اور پھیلائے ان دونوں (آسمانوں اور زمین) میں جاندار"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیگر اجرام فلکی میں بھی جاندار موجود ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جانوروں کا بھی قیامت کے روز حساب ہو گا۔ (ترمذی جلد 2 ص 64 مطبوعہ مجتبائی۔ دہلی) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ قیامت کے دن ایک بکری دوسری بکری کو سینگ مار رہی ہے اس لئے کہ اسے دوسری بکری نے دنیا میں سینگ مارا تھا۔ (ایضاً)(ii)۔ **31**۔ یہ خطاب عاقل بالغ لوگوں سے ہے۔ اللہ رحم کر کے بہت سے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (35:46)(16:62)۔ **32**۔ مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ: یعنی تم اسلام کی ترقی کو روک نہیں سکتے۔

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٣١﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ
کوئی دوست اور نہ مددگار اور نشانات میں سے اسکے ہیں کشتیاں سمندر میں

كَالْاَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ
مانند پہاڑوں کی اگر چاہے ٹھہرا دے ہوا کو پھر رہ جائیں وہ کھڑی کی کھڑی

عَلٰى ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٣٣﴾ اَوْ
سطح پر اس کی یقیناً اس میں نشانات ہیں ہر صبر کرنیوالے بہت شکر کرنیوالے کیلئے یا

يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٤﴾ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ
ہلاک کردے انہیں بسبب اسکے جو کمایا انہوں نے اور درگذر کرے بہتوں سے اور جانتے ہیں وہ لوگ جو

يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ
جھگڑتے ہیں آیات میں ہماری نہیں ان کے لیے کوئی بھاگنے کی جگہ پس جو دیئے گئے ہو تم

مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ
کچھ تو سامان ہے زندگی دنیا کا اور جو پاس ہے اللہ کے بہتر ہے اور

اَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَالَّذِيْنَ
زیادہ باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کیلئے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اور وہ لوگ جو

يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ
بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے اور جب کبھی وہ غصہ میں آتے ہیں تو وہ

يَغْفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠
بخش دیتے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے قبول کی اپنے رب کی (بات) اور قائم کی نماز

وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٨﴾
اور معاملہ ان کا مشورہ ہے آپس میں اور اس سے جو دیا ہم نے انہیں خرچ کرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ وَجَزٰۗؤُا
اور وہ لوگ کہ جب ہوتی ہے ان پر زیادتی وہ بدلہ لیتے ہیں اور بدلہ

سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى
بدی کا بدی ہے مانند اس کی پس جس نے معاف کیا اور اصلاح کی تو اجر اس کا ذمہ ہے

33۔ عَلَمٌ: نشان جس سے کوئی چیز پہچانی جائے جیسے لشکر کا علم۔ پہاڑ کو بھی علم کہا جاتا ہے (علامت) عَلَمٌ کی جمع اَعْلَام ہے، یہاں پہاڑوں جیسے بڑے بڑے سمندری جہاز مراد ہیں۔ **34**۔ فَيَظْلَلْنَ: پھر (وہ کشتیاں) ہو جائیں۔ رَوَاكِدَ: کھڑی (رہ جائیں)۔ عَلٰى ظَهْرِهٖ: (سمندر کی) سطح پر یعنی اگر ہوا نہ چلے تو بادبانی کشتیاں (جہاز) تھم جائیں۔ جَارِيَةٌ: جاری، چلتی ہوئی یعنی کشتی۔ نیز دوشیزہ اور کنیز کو بھی جاریہ کہتے ہیں۔ اور چشمہ جاریہ بھی کہتے ہیں۔ **35**۔ ہلاک کردے انہیں یعنی کشتیوں کو۔ مراد اس سے ان میں بیٹھے لوگوں کو ہے کیونکہ اعمال وہی کرتے ہیں (ii)۔ **36**۔ تاکہ پھر اس ہلاکت کی وجہ سے وہ لوگ جو ہماری آیات کی مخالفت کرتے ہیں جان لیں کہ ان کے بھاگنے کی کوئی جگہ یا وقت نہیں ہے۔ وَيَعْلَمَ: اور جانتے ہیں وہ یا وہ جان لیں۔ معلوم ہو جائے ان لوگوں کو جو ہر چیز اپنی تدبیر کی خوبی کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ وہ ایسے وقت میں عاجز رہ جاتے ہیں جب کشتیاں ڈوب رہی ہوں۔ **37**۔ مَتَاعٌ: دنیا کا عارضی سامان۔ ختم ہو جانے والا سامان۔ **38**۔ بہت سے گناہ غضب یعنی غصہ کے نتیجہ میں ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں (۱) اللہ کا شریک ٹھہرانا۔ (۲) والدین کی نافرمانی کرنا۔ (۳) جھوٹی قسم کھانا۔ (۴) ناحق کا قتل کرنا۔ (حدیث)۔ **39**۔ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ: "+ان کی حکومت باہمی مشورے سے ہوتی ہے" نیز دیکھیں (4:59-60) مشاورت دیانتداری اور عدل کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ اور دین یا دنیا کے امور میں باہمی مشورہ کرنا نہایت پسندیدہ اور بابرکت کام ہے (3:160)۔ **40**۔ اَلْبَغْيُ: بے جا چڑھائی یا زیادتی۔ يَنْتَصِرُوْنَ: (اپنے دفاع میں) بدلہ لیتے ہیں (جہاد کرکے)۔ **41**۔ "Oاللہ تعالیٰ نے مجرم کو معاف کرنے کا اس شرط پر حکم دیا ہے کہ اس سے مجرم کے نفس میں اصلاح پیدا ہو ورنہ بدی کا بدلہ اتنی ہی بدی ہے"۔ (یعنی مناسب جرم سزا دو۔ ناقل)۔

اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٤١﴾ وَلَمَنِ انۡتَصَرَ بَعۡدَ

اللہ کے یقیناً وہ نہیں پسند کرتا ظالموں کو اور البتہ جس نے بدلہ لیا بعد

ظُلۡمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ سَبِيۡلٍ ﴿٤٢﴾ اِنَّمَا السَّبِيۡلُ

اپنے مظلوم ہونیکے تو یہ لوگ ایسے ہیں کہ نہیں ان پر کوئی الزام سوائے اسکے نہیں کہ الزام

عَلَى الَّذِيۡنَ يَظۡلِمُوۡنَ النَّاسَ وَيَبۡغُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ

ان لوگوں پر ہے جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر اور زیادتی کرتے ہیں زمین میں نا

الۡحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿٤٣﴾ وَلَمَنۡ صَبَرَ وَغَفَرَ

حق یہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے لیے عذاب ہے دردناک اور البتہ جس نے صبر کیا اور بخش دیا

اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿٤٤﴾ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا ع ٥

تو یقیناً یہ البتہ ہمت کے کاموں میں سے ہے اور جسے گمراہ ٹھہرائے اللہ تو نہیں

لَهٗ مِنۡ وَّلِيٍّ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيۡنَ لَمَّا رَاَوُا

اس کے لیے کوئی کارساز بعد اس کے اور تو دیکھے گا ظالموں کو جب دیکھیں گے

الۡعَذَابَ يَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنۡ سَبِيۡلٍ ﴿٤٥﴾ وَتَرٰٮهُمۡ

عذاب کو کہیں گے کیا ہے طرف لوٹنے کی کوئی راہ اور تو دیکھے گا انہیں

يُعۡرَضُوۡنَ عَلَيۡهَا خٰشِعِيۡنَ مِنَ الذُّلِّ يَنۡظُرُوۡنَ

وہ پیش کئے جائیں گے اس (آگ) پر عاجزی کرتے ہوئے ذلت سے دیکھتے ہوں گے

مِنۡ طَرۡفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ الۡخٰسِرِيۡنَ

نظر چھپی سے اور کہیں گے وہ لوگ جو ایمان لائے یقیناً خسارہ پانے والے

الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَاَهۡلِيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ

وہ لوگ ہیں جنہوں نے خسارہ میں ڈالا اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو بروز قیامت آگاہ ہو جاؤ

اِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابٍ مُّقِيۡمٍ ﴿٤٦﴾ وَمَا كَانَ لَهُمۡ مِّنۡ اَوۡلِيَآءَ

یقیناً ظالم عذاب قائم رہنے والے میں ہوں گے اور نہ ہوں گے ان کے لیے کوئی دوست

يَنۡصُرُوۡنَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

جو مدد کریں ان کی سوائے اللہ کے اور جسے گمراہ ٹھہرائے اللہ تو نہیں اس کے لیے

42۔ مِنۡ سَبِيۡلٍ: کوئی الزام۔ 43۔ اِنَّمَا السَّبِيۡلُ: الزام تو صرف ان پر ہے جو۔۔۔ 44۔ جو شخص مصیبت میں صبر کرے اور بدلہ لینے کی طاقت کے ہوتے ہوئے معاف کر دے تو یہ بہت ہمت والے کارناموں میں سے ہوگا۔ آنحضرتؐ اور آپؐ کے صحابہؓ نے ہر ظلم اور زیادتی کو نہایت صبر سے برداشت کیا اور جب ظالموں پر آپ کو تسلط حاصل ہوا اس وقت آپ نے نہ صرف عفو سے کام لیا بلکہ ان سے احسان کا بے مثال سلوک کا نمونہ پیش کیا۔ 45۔ مِنۡ بَعۡدِهٖ: اللہ کے سوا۔ اللہ کو چھوڑ کر۔ ورنہ اللہ کا کوئی بعد نہیں ہوتا۔ 46۔ مُقِيۡمٌ: قائم رہنے والا۔ يُعۡرَضُوۡنَ عَلَيۡهَا: پیش کئے جائیں گے اس (آگ) پر۔ هَا یعنی آگ۔ يَنۡظُرُوۡنَ مِنۡ طَرۡفٍ خَفِيٍّ: وہ (اس عذاب کو) دیکھ رہے ہوں گے چھپی نظر سے۔ یعنی ڈر اور حسرت سے۔ مَرَدٌّ: لوٹنا۔ یعنی واپس دنیا میں آجانا۔ یا عذاب ٹالے جانے کی کوئی راہ۔ 47۔ اَضَلَّ کے ایک معنٰی گمراہ کرنے کے ہوتے ہیں اور دوسرے گمراہ قرار دینے کے (مفردات صفحہ 300ii)۔ تو اس کے لئے کوئی راہ (نجات کی) نہیں ہے۔ مِنۡ سَبِيۡلٍ۔

مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۷﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ
کوئی راہ قبول کرو (بات) اپنے رب کی پہلے اس کے کہ آئے
يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا
وہ دن کہ نہیں پھرنا اس کے لیے طرف سے اللہ کی نہیں تمہارے لیے کوئی پناہ کی جگہ اس دن اور نہیں
لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۸﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ
تمہارے لیے کوئی گنجائش پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو نہیں بھیجا ہم نے تجھے ان پر
حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ
نگران نہیں تجھ پر مگر پہنچا دینا اور یقیناً ہم جب چکھاتے ہیں انسان کو
مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ
اپنے حضور سے رحمت خوش ہو جاتا ہے اس سے اور اگر پہنچے انہیں تکلیف بوجہ اسکے جو آگے بھیجا
اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۹﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
ہاتھوں نے ان کے تو یقیناً انسان بہت ناشکر گذار ہوتا ہے اللہ کے لیے حکومت ہے آسمانوں کی اور
الْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ
زمین کی وہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں اور دیتا ہے
لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۵۰﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَ
جسے چاہتا ہے لڑکے یا ملا جلا کر دیتا ہے لڑکے اور لڑکیاں اور
يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا كَانَ
بناتا ہے جسے چاہتا ہے بانجھ یقیناً وہ خوب جاننے والا خوب قدرت والا ہے اور نہیں ہے
لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ
کسی انسان کے لیے کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر بطور وحی کے یا پیچھے سے پردہ کے
اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ
یا بھیجتا ہے کوئی پیغامبر تو وحی کرتا ہے حکم سے اس کے جو چاہتا ہے یقیناً وہ
عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ
بلند اور حکمت والا ہے اور اسی طرح وحی کیا ہم نے طرف تیری کلام اپنے حکم سے

48۔ لَا مَرَدَّ لَهٗ: اس کا ٹلنا ممکن نہ ہوگا۔ نَكِيْرٍ: اس کے معنٰی انکار کے ہیں (مفردات) یعنی اپنے کردہ گناہوں سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی (ii) نکیر کے معنٰی چھپ کر انجان بننے کے بھی ہیں۔ **49**۔ تیرے ذمہ صرف پیغام کو پہنچا دینا ہے نہ کہ منوانا۔ نیز دیکھیں (2:273) (13:41) (88:23)۔ كَفُوْرٌ: بہت ناشکر ایعنی ہمارے پہلے تمام فضلوں سے وہ ناشکرا یا انکاری ہو جاتا ہے۔ **52**۔"Oخدا تعالیٰ کے کلام کرنے کے تین ہی طریقے ہیں۔ 1۔رؤیا۔ 2۔ مکاشفہ۔3۔ وحی۔ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ سے مراد رؤیا کا ذریعہ ہے۔ يُرْسِلَ رَسُوْلًا سے مراد مکاشفہ ہے۔ رسول (یعنی فرشتہ) کا تمثیل بھی مکاشفہ میں ہی ہوتا ہے۔ مکاشفہ تمثیلات کا سلسلہ ہوتا ہے۔ وحی بغیر کسی واسطہ کے نبی کے پاک اور مطہر دل پر نازل ہوتی ہے۔ وحی اور الہام ایک ہی چیز کے نام ہیں یعنی خدا کا کلام مع الفاظ کسی پر نازل ہو۔ اس میں سماع کے ذریعہ سے خبر دی جاتی ہے جب رؤیت کے ذریعے کچھ بتایا جائے تو اسے کشف کہتے ہیں۔ کبھی قوت شامہ سے بھی جیسے اِنِّي لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ۔ کبھی جسم سے محسوس کرتا ہے"۔ "وحی کے اصل معنٰی ایسے اشارے کے ہوتے ہیں جو جلدی سے کیا جائے۔ خدا تعالیٰ کے کلام کو اس لئے وحی کہتے ہیں کہ اس کا نزول جلدی جلدی ہوتا ہے اور مُلہَم کے علاوہ کسی کو علم نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی اور کو بھی اس میں شامل کرے۔ یہ کلام بغیر کسی واسطہ کے نازل ہوتا ہے۔ دوسرا طریق مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے الفاظ نازل نہیں ہوتے۔ بلکہ مضمون کی تعبیر طلب یا بے تعبیر طلب نظارہ کی صورت میں دکھایا جاتا ہے۔ یعنی اصل مقصد پردہ کے پیچھے ہے۔ تیسرا طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا کلام فرشتہ پر نازل کرتا ہے اور فرشتہ بندے تک پہنچا دیتا ہے (ii)۔ تفسیر صغیر" [جیسے قرآن نازل ہوا۔ ناقل] نیز دیکھیں (2:98)(26:194-196) حضرت موسیٰؑ سے اللہ تعالیٰ کا کلام وحی تھی جس میں سماع کے ذریعے سے الفاظ نازل ہوئے۔

مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ

نہ تھا تو جانتا کیا ہے کتاب اور نہ ایمان ولیکن بنایا ہم نے اُسے

نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ

نور ہم ہدایت دیتے ساتھ اسکے جسے چاہتے ہیں اپنے بندوں میں سے اور یقیناً تو البتہ ہدایت دیتا ہے

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي

طرف راہ سیدھی کی راہ اللہ کی کہ اسی کا ہے جو

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ ع ۵/۱۰

آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے آگاہ ہو جاؤ طرف اللہ کی پھریں گے سب امور

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

حٰمٓ ﴿۲﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۳﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا معانقة

حا۔ میم قسم ہے کتاب کھول کر بیان کرنیوالی کی یقیناً بنایا ہے ہم نے اسے قرآن عربی

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ

تاکہ تم سمجھو اور یقیناً وہ اصل کتاب میں پاس ہمارے البتہ بلند ہے

حَكِيْمٌ ﴿۵﴾ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ

حکمت والا کیا پس ہم پھیر لیں گے تم سے نصیحت کا پہلو اس لیے کہ ہو تم

قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿۶﴾ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷﴾

لوگ حد سے بڑھنے والے اور کتنے ہی بھیجے ہم نے نبی پہلوں میں

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸﴾

اور نہیں آتا تھا ان کے پاس کوئی نبی مگر تھے وہ اس سے ہنسی کرتے

53۔ روح: قرآن کو روح اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ روحانی مردوں کو زندگی بخشتا ہے، روح کلام کو بھی کہتے ہیں یعنی خدا تعالیٰ کا کلام (قرآن) جیسے یہاں فرمایا اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا "ایک چیز خَلق ہے اور ایک امر اگر قرآن مجید کے عالمِ وجود میں آنے کی وجہ امر پر نظر ہوتی تو معتزلہ کا خَلقِ قرآن کا سارا ہنگامہ ختم ہو جاتا۔ اور قرآن کو روح کہہ کر اشارہ کر دیا کہ اس سے آئندہ قوموں کو زندگی ملے گی۔ تو نہ جانتا تھا کہ اسلامی شریعت کیا چیز ہے اور اس پر ایمان لانا دنیا میں کتنے زبردست انقلابات پیدا کرنے کا موجب ہوگا (ح)"۔ جَعَلْنٰهُ: ہم نے اس کو (قرآن کو) بنایا ہے نور ہدایت۔ لَتَهْدِيْٓ: تُو (لوگوں کو) البتہ ہدایت دیتا ہے۔ **54**۔ اللہ کی راہ یعنی اسلام۔ اس اللہ کا راستہ کہ جس کا ہے سب کچھ جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سب معاملات اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے آخری فیصلہ کے لئے۔

43۔ سُوْرَةُ الزُّخْرُف (مکی)

3۔ اَلْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ: کھول کر بیان کرنے والی کتاب۔ مبین ابان سے بنا ہے یعنی ظاہر کرنا اور جدا کر دینا۔ فرمایا ہم شہادت میں پیش کرتے ہیں اس کتاب کو جس کے دو اثر ہیں۔ 1۔ یہ امور شرعیہ کو خوب واضح کر دیتی ہے۔ 2۔ اس کے لئے لوگ اپنے دوست ،اقارب سے دنیوی اور نفسانی خواہشات سے جدا ہو سکتے ہیں۔ **4**۔ قرآن: جو سہل ہونے کی وجہ سے کثرت سے پڑھا جائے۔ **5**۔ اُمُّ الْكِتٰبِ: کا مطلب ہے کہ تمام شریعتوں اور قرآن کا منبع اللہ کا علم ازلی ہے۔ لوح محفوظ بھی اسی کو کہتے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب علم الٰہی میں ہے لہٰذا یہ ضائع ہونے والی چیز نہیں۔ سو یہ ہمیشہ دنیا میں رہے گی۔ دیکھیں 85:22-23 اور 13:40۔ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ: یعنی (یہ کتاب) اللہ کی حفاظت میں ہے۔ اس کا مرتبہ بڑا بلند ہے اور اس میں کوئی بگاڑ پیدا نہیں کر سکتا۔ اور اس کے ماننے والوں کو بھی علم و حکمت سے نوازتا ہے اور خدا کا وصال کراتا ہے۔ **6**۔ (اے کافرو) کیا ہم (بیزار ہو کر) قرآن کا تمہارے سامنے بیان کرنا چھوڑ دیں کہ تم اس کو نہیں مانتے سو ہو۔ ذِكْرٌ: نصیحت۔ ضَرَبَ عَنْ: اس سے روک دیا۔ صَفْحًا: پھیرنا۔ اعراض کرنا۔ اُلٹنا (جیسے صفحہ اُلٹا جاتا ہے) یا کیا ہم اس کا بھیجنا موقوف کر دیں گے۔ مُسْرِفِيْنَ: مُسْرِف وہ ہوتا ہے جو اللہ کی مقرر کردہ حدود کو توڑنے والا ہو۔

فَاَهۡلَكۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا وَّ مَضٰى مَثَلُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۹﴾
پس ہلاک کر دیا ہم نے سب سے زیادہ سخت کو ان میں سے پکڑ میں اور گزر چکی ہے حالت پہلوں کی
وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ
اور البتہ اگر پوچھے تو ان سے کس نے پیدا کئے آسمان اور زمین تو ضرور کہیں گے وہ
خَلَقَهُنَّ الۡعَزِيۡزُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۰﴾ الَّذِيۡ جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ
پیدا کیا انہیں عزت والے بہت علم والے نے وہ جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو
مَهۡدًا وَّجَعَلَ لَكُمۡ فِيۡهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۱﴾
بچھونا اور بنائے تمہارے لیے اس میں راستے تاکہ تم ہدایت پاؤ
وَالَّذِيۡ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَنۡشَرۡنَا بِهٖ
اور وہ جس نے اُتارا آسمان سے پانی اندازہ سے پس زندہ کیا ہم نے ساتھ
بَلۡدَةً مَّيۡتًا كَذٰلِكَ تُخۡرَجُوۡنَ ﴿۱۲﴾ وَالَّذِيۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ
اسکے شہر مردہ کو اسی طرح تم نکالے جاؤ گے وہ جس نے پیدا کئے جوڑے
كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمۡ مِّنَ الۡفُلۡكِ وَالۡاَنۡعَامِ مَا تَرۡكَبُوۡنَ ﴿۱۳﴾
ہر قسم کے اور بنایا تمہارے لیے کشتیوں اور چار پایوں میں سے جس پر تم سوار ہوتے ہو
لِتَسۡتَوٗا عَلٰى ظُهُوۡرِهٖ ثُمَّ تَذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ رَبِّكُمۡ اِذَا
تاکہ ٹھیک بیٹھ جاؤ پیٹھوں پر ان کی پھر یاد کرو نعمت اپنے رب کی جب
اسۡتَوَيۡتُمۡ عَلَيۡهِ وَتَقُوۡلُوۡا سُبۡحٰنَ الَّذِيۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا
ٹھیک بیٹھ جاؤ تم اس پر اور کہو پاک ہے وہ جس نے قابو میں کر دیا ہمارے لیے اسے
وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِيۡنَ ﴿۱۴﴾ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۱۵﴾
اور نہ تھے ہم اس پر قابو پانے والے اور یقیناً ہم طرف اپنے رب کی البتہ لوٹنے والے ہیں
وَجَعَلُوۡا لَهٗ مِنۡ عِبَادِهٖ جُزۡءًا ؕ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَكَفُوۡرٌ
اور انہوں نے مقرر کیا واسطے اس (اللہ) کے بندوں میں سے اسکے حصہ یقیناً انسان البتہ بہت ناشکرا
ع ۱/۱۶ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۶﴾ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخۡلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصۡفٰكُمۡ بِالۡبَنِيۡنَ ﴿۱۷﴾
کھلم کھلا ہے کیا اس نے اختیار کیا اس سے جو پیدا کرتا ہے بیٹیاں اور پسند کئے تمہارے لیے بیٹے

9۔مَضٰی مَثَلُ الۡاَوَّلِیۡنَ: پہلوں کی مثال (حالت) گزر چکی ہے یعنی قرآن میں ان قوموں کا ذکر کئی مرتبہ کیا جا چکا ہے۔ جیسا کہ گزشتہ امتوں کو جو اہل مکہ سے زیادہ زور آور تھیں اور جو تم سے پہلے تھیں ہلاک کیا گیا ویسے ہی یہ (دشمنان اسلام کفار مکہ) بھی نامراد رہیں گے۔ (دیکھیں 40:83)۔ **10**۔ عزیز و علیم (خدا) نے انہیں پیدا کیا ہے۔ تو پھر بھی تم اس کے شریک بناتے ہو!۔ **11**۔ یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان ہے۔ اسی طرح آیت 15 تک بھی۔ ہدایت پاؤ: یعنی جہاں تک انسان بستے ہیں آپس میں مل سکیں۔ ایک دوسرے تک راہ پائیں آنے جانے کی۔ **12**۔ جیسے بارش سے کھیتی ہری بھری ہو جاتی ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر مردہ لوگ وحی الٰہی سے پاک روحانی زندگی پاتے ہیں۔ بِقَدَرٍ: حسب ضرورت بارش نازل کرتا ہے۔ کم بارش ہو تو مفید نہیں ہوتی اور اگر بہت زیادہ ہو تو طوفان برپا ہو جائے۔ **13**۔اَلۡاَزۡوَاجَ کُلَّهَا: تمام قسم کی چیزیں پیدا کیں یا تمام چیزوں کی قسمیں پیدا کیں۔ **14**۔عَلٰی ظُهُوۡرِهٖ: ہٖ سے مراد اَنۡعَام (چار پائے) ہیں یعنی ان کی پیٹھ پر سوار ہو کر سفر کر سکو۔ انعام مذکر بھی آتا ہے اور مؤنث بھی جیسے مِّمَّا فِیۡ بُطُوۡنِهٖ (16:67) بطور مذکر اور مِّمَّا فِیۡ بُطُوۡنِهَا (23:22) بطور مؤنث آتا ہے۔ عَلَیۡهِ یعنی جانوروں پر۔ عربی زبان میں جانوروں اور اشیاء کے لئے واحد کی ضمیر بمنزلہ جمع استعمال ہوتی ہے۔ وَ مَا کُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِیۡنَ: ہم اس کو (یعنی سواری کے جانور کو) اپنی طاقت سے قابو میں کرنے والے نہ ہو سکتے تھے۔ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ: آنحضرتؐ سوار ہوتے وقت یہی تسبیح فرمایا کرتے تھے۔ **15**۔اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ: اس سفر سے آخرت کا سفر یاد کرو۔ اللہ تعالیٰ نے روحانی سفر کیلئے بھی سامان بنایا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ **16**۔ جُزۡءًا: حصہ (خدا کا) یعنی خدا کا بیٹا قرار دینا یا بیٹیاں یا خدائی صفات سے کسی کو متصف کرنا۔ یہ سب شرک ہے۔ بعض مشرکین فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے اور جِنّ عورتوں کو ان کی مائیں۔ اسی طرح فرشتوں کی بھی عبادت کیا کرتے تھے۔ **17**۔اَصۡفٰکُمۡ بِالۡبَنِیۡنَ: تم کو چن لیا بیٹوں کیلئے۔ یعنی تم اپنے لئے تو بیٹے پسند کرتے ہو اور خدا کے حصہ میں بیٹیاں ڈالتے ہو۔ یہی مضمون (16:58)، (53:28) اور (37:151-154) میں مذکور ہے۔ حالانکہ ان عقائد کی تائید میں ان کے پاس کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہیں ہے۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ
حالانکہ جب خبر دی جاتی ہے کسی کو ان میں سے اسکی جو وہ بیان کرتا ہے واسطے رحمٰن کے مثال ہوجاتا ہے
وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَ
منہ اس کا سیاہ اور وہ غم سے بھرا ہوتا ہے کیا وہ جو پالا جاتا ہے زیور میں اور
هُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ
وہ جھگڑے میں نہ کھولکر بیان کرنیوالا ہے اور ٹھہرایا انہوں نے فرشتوں کو وہ جو کہ
هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ
بندے ہیں رحمٰن کے بیٹیاں کیا موجود تھے وہ پیدائش کے وقت انکی ضرور لکھی جائے گی
شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا
گواہی ان کی اور وہ پوچھے جائیں گے اور کہا انہوں نے اگر چاہتا رحمٰن نہ
عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا
عبادت کرتے ہم ان کی نہیں ان کے لیے اس کا کوئی علم نہیں وہ مگر
يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۱﴾ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ
اٹکل کرتے کیا دی ہم نے ان کو کوئی کتاب پہلے اس کے پس وہ اسے
مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۲﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ
مضبوط پکڑنے والے ہیں نہیں بلکہ کہا انہوں نے یقیناً ہم نے پایا اپنے باپ دادا کو ایک دین پر
وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ
اور یقیناً ہم نقش قدم پر ان کے راہ پانے والے ہیں اور اسی طرح نہیں بھیجا ہم نے
قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ
پہلے تجھ سے کسی گاؤں میں کوئی ڈرانے والا مگر کہا خوشحالوں نے اسکے یقیناً ہم نے پایا
اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قٰلَ اَوَلَوْ
اپنے باپ دادا کو ایک دین پر اور یقیناً ہم نقش قدم پر ان کے راہ پانے والے ہیں اس نے کہا کیا اگر
جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا
لاؤں میں تمہارے پاس زیادہ ہدایت والا اس سے کہ پایا تم نے جس پر اپنے باپ دادا کو، انہوں نے کہا یقیناً ہم

18۔ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا: یعنی جب ان میں سے کسی کو بشارت دی جاتی ہے اس کی (یعنی بیٹی کی) جسے وہ اللہ کیلئے پسند کرتا ہے تو اس کا چہرہ سیاہ اور وہ خود سخت مغموم ہو جاتا ہے۔ مشرکین ملائکہ کو مؤنث قرار دیتے تھے اور اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے۔اور ان کے بت بنا کر ان کی پوجا کرتے تھے جیسے لات۔ مناۃ۔ عزہ بت تھے۔ مگر اپنے لئے صرف بیٹے ہی چاہتے تھے۔**19**۔ "مراد اس سے عورتیں ہیں۔ کیا عورتیں ہی اللہ کے حصے میں آئی ہیں جن کو زیور میں رکھا جاتا ہے اور جو کھل کر بات بھی نہیں کر سکتیں یا لڑائی میں کھل کر نہیں لڑ سکتیں اور غالب آنے والا مرد (بیٹا) انسانوں کے (تمہارے) حصہ میں آیا (ii)"۔ **20**۔ مشرکین ملائکہ کو مؤنث قرار دیتے تھے۔ پوچھا گیا کہ کیا فرشتوں کی پیدائش کے وقت وہ وہاں موجود تھے کہ دیکھ کر معلوم کر لیا کہ ملائکہ لڑکیاں ہیں۔
21۔ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ: "Oعلم سے مراد کوئی علمی دلیل ہے"۔ "قرآن کریم کی محکمات اور بینات علم ہے۔اور مخالف اسلام جو کچھ ہے وہ ظن (اٹکل) ہے۔اور جو شخص علم کے ہوتے ہوئے ظن کا اتباع کرے وہ اس آیت کے نیچے داخل ہے"۔ **22**۔مُسْتَمْسِكُوْنَ: مضبوط پکڑنے والے ہیں (دلیل کو) یعنی کیا ان کے پاس کسی الہامی کتاب کی کوئی محکم دلیل موجود ہے جس کی بنا پر وہ یہ بات کہہ رہے ہیں ۔ **23,24**۔ اُمَّةٍ: طریقہ، دین، مسلک، مذہب، جماعت، جیسا کہ 6:39 میں مذکور ہے۔ "اس آیت میں بتایا کہ شرک اختیار کرنے کی بناء لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ پر نہیں بلکہ تقلید جامد ہے (ح)"۔**25**۔قٰلَ: کہا (مامور الٰہی نے)۔ "اَهْدٰى: زیادہ ہدایت والا"۔ یہ الفاظ اس لئے اختیار کئے کہ "اسلام اس بات کا قائل ہے کہ ہر مذہب میں کچھ نہ کچھ اچھی باتیں ضرور پائی جاتی ہیں (ح)"۔

بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ
اس کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ جسکے منکر ہیں پس انتقام لیا ہم نے ان سے پس دیکھ کیونکر

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَ
ہوا انجام جھٹلانے والوں کا اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور

قَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۷﴾ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ
اپنی قوم کو یقیناً میں بیزار ہوں اس سے جس کی تم عبادت کرتے ہو سوائے اسکے جس نے پیدا کیا مجھے

فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۸﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ
یقیناً وہ عنقریب ہدایت دیگا مجھے اور کیا اسے بات باقی رہنے والی پیچھے اس کے

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۹﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى
تاکہ وہ رجوع کریں بلکہ فائدہ دیا میں نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو یہاں تک کہ

جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳۰﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا
آیا ان کے پاس حق اور رسول کھول کر بیان کرنیوالا اور جب آیا ان کے پاس حق کہا انہوں نے

هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا
یہ جادو ہے اور یقیناً ہم اس کے منکر ہیں اور کہا انہوں نے کیوں نہیں اتارا گیا یہ

الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۲﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ
قرآن ایک مرد پر دو بستیوں میں سے بڑے پر کیا وہ تقسیم کرتے ہیں

رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي
رحمت تیرے رب کی ہم نے تقسیم کی ہے درمیان ان کے گذران ان کی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ
زندگی ورلی میں اور بلند کیا ہم نے بعض کو ان کے اوپر بعض کے درجوں میں

لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا
تاکہ بنا وے بعض ان کا بعض کو محکوم اور رحمت تیرے رب کی بہتر ہے اس سے

يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً
جو وہ کرتے ہیں اور اگر نہ ہوتا یہ کہ ہو جائیں گے لوگ جماعت ایک ہی

28۔ سوائے اس کے جس نے مجھے پیدا کیا (یعنی صرف اسی خدا) کی عبادت کرتا ہوں۔ اس آیت سے مشرکین کو بتایا گیا کہ تمہارے پیشوا ابراہیمؑ نے اپنے باپ کی غلط راہ (شرک) چھوڑ دی تھی تم بھی وہی کرو (2:133-134)۔ 29۔ وَ جَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً: اور اس (ابراہیمؑ) نے باقی رہنے والی بات (عقیدہ توحید) کو اپنایا۔ اور اسے اپنی نسل میں جاری رہنے کیلئے چھوڑا تا وہ شرک سے باز رہیں۔ 30۔ میں نے انہیں فائدہ دیا یعنی میں نے انہیں ڈھیل (مہلت) دے رکھی یا دنیوی فائدہ دیا۔ ان کے پاس حق آیا (یعنی قرآن نازل ہوا۔) اور رسول کھول کر بیان کرنے والا (یعنی محمدؐ رسول اللہ تشریف لائے۔)۔ 31۔ "سِحْرٌ: دلفریب باتیں (ii)"۔ 32۔ رَجُلٍ عَظِيْمٍ سے مراد کوئی بڑا سردار ہے۔ یعنی مکہ اور طائف کی دو بستیوں کے کسی بڑے آدمی پر قرآن کیوں نہ اتارا گیا۔ بعض نے نام لئے ہیں۔ مکہ میں ولید بن مغیرہ اور عتبہ بن ربیعہ اور طائف میں حبیب بن عمر و اور عروہ بن مسعود ثقفی کہ وہ نبی بنتے "O تا ان کے رعب سے اور مال کی وجہ سے لوگ مان لیتے۔ فرمایا ہم جانتے ہیں کہ یہ کام دل کی پاکیزگی چاہتا ہے۔" ولید بن مغیرہ بھی کہا کرتا تھا کہ قرآن اگر نازل ہونا ہوتا تو مجھ پر یا ابو مسعود یا عمرو بن عمیر ثقفی پر نازل ہوتا۔ محمدؐ ایک یتیم و غریب پر کیوں نازل ہوا۔ اسے پتہ نہیں تھا کہ بڑائی تقویٰ کی بناء پر ہوتی ہے۔ امیہ بن ابو سلط جو ایک نبی کے آنے کا منتظر تھا اس کو بھی امید تھی کہ شاید وہ خود نبی بن جائے۔ 33۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک نبی کے انتخاب کا معیار مال و دولت یا رسوخ نہیں ہے بلکہ انسان کی اندرونی روحانی حالت و قابلیت ہے۔ جیسے اللہ نے لوگوں کی روزی ان کے مشوروں سے نہیں بانٹی اسی طرح نبوت و رسالت بھی ان کے کہنے سے کسی کو نہیں دی۔ سُخْرِيًّا: ایک دوسرے کے محکوم تا نظام معیشت چلتا رہے۔ روزی اس طور پر بانٹی کہ ایک دوسرے کا حاکم اور محکوم ہے تا دنیا کے کام چلتے رہیں۔ اگر معیشت میں تمام لوگ برابر ہوں تو کون کسی کی خدمت کرے گا۔ معاشی نظام بگڑ کر رہ جائے گا۔ روحانی نظام میں بھی تفاوت رکھا (2:254)۔ وہ علیم و خبیر ہے۔ نبوت کیلئے وہ موزوں شخص کو چن لیتا ہے۔

لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ
توضرور بنا دیتے ہم ان کے لیے جو کفر کرتے ہیں رحمٰن کا ان کے گھروں کی چھتیں
فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا
چاندی کی اور سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے ہیں اور ان کے گھروں کے دروازے
وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ
اور تخت جن پر وہ تکیہ لگاتے ہیں اور سونا اور نہیں سب کچھ یہ
لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ
مگر سامان زندگی ورلی کا اور آخرت پاس تیرے رب کے
لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ ع وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ ع۳ ۹
متقیوں کے لیے ہے اور جو غفلت کرے یاد سے رحمٰن کی مقرر کریں گے ہم اس کیلئے
شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ
شیطان پس وہ اس کا ساتھی ہے اور یقیناً وہ البتہ روکتے ہیں انہیں (اللہ کی)
السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا
راہ سے اور گمان کرتے ہیں کہ وہ راہ پانے والے ہیں یہاں تک کہ جب آئیگا ہمارے پاس
قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ
کہے گا اے کاش درمیان میرے اور درمیان تمہارے دوری ہو مشرق و مغرب کی پس کیا ہی بُرا ہے
الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي
ساتھی اور ہرگز نہیں نفع دیگا تمہیں آج جبکہ ظلم کیا تم نے کہ تم
الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي
عذاب میں شریک ہو کیا پس تو سناتا ہے بہروں کو یا تو راہ دکھاتا ہے
الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ
اندھوں کو اور انہیں جو ہیں گمراہی کھلی کھلی میں پس اگر ہم لے جائیں تجھے
فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ
تو یقیناً ہم ان سے انتقام لینے والے ہیں یا ہم دکھائیں تجھے وہ جس کا وعدہ کیا ہم نے ان سے

34تا36۔ اگر مقصد حیات دنیا کمانا ہوتا تو بے دین مشرکین اور کفار کو مالا مال کر دیتے۔ اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ سب لوگ برابر ہو جائیں گے (اور نظام معیشت اس کے نتیجہ میں تھم جائے گا) تو ہم کافروں کے گھر سونے اور چاندی کے بنا دیتے۔ مگر یہ سب کچھ دنیا کا عارضی سامان ہے اور اصل مستقل ہمیشہ کی رہائش گاہ تو آخرت کی زندگی ہے۔ جو متقیوں کیلئے تیار کر رکھی ہے۔(نیز 42:9)۔ **37**۔ يَّعْشُ : یعنی منہ پھیر لے۔ آنکھ چرائے۔ غفلت کرے: "O قرآن سے انحراف کے نتیجہ میں انسان شیطان کا رفیق بن جاتا ہے اور بے نصیب ہو جاتا ہے"۔ یعنی شیطان صفت انسان بن جاتا ہے۔ **38**۔ اور وہ (شیطان صفت لوگ) البتہ روکتے ہیں انہیں (اللہ کی) راہ سے اور گمان کرتے ہیں کہ وہ خود ہدایت پر گامزن ہیں۔ **39**۔ جب یہ شیطان صفت انسان (بروز قیامت) ہمارے پاس آئے گا تو شیطان سے کہے گا کہ کاش دنیا میں میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دوری ہوتی۔ مَشْرِقَيْنِ: دو مشرق۔ جہاں ہمارے ملک کے لحاظ سے سورج نکلتا ہے وہاں دوسرے ملک کے لحاظ سے ڈوب رہا ہوتا ہے۔ اور جہاں ہمارے ملک کے لحاظ سے سورج ڈوب رہا ہوتا ہے وہاں دوسرے ملک کے لحاظ سے نکلتا ہے۔ سو یہ مشرق و مغرب کی دوری ہوئی۔ اُردو میں کہتے ہیں "مشرق و مغرب کا فرق"۔ **40**۔ شیاطین اور ان کے متبعین سب عذاب میں شریک ہوں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیونکہ دونوں ظلم یعنی شرک میں ملوث تھے۔ (31:14)۔ **41**۔ اس آیت میں آنحضرتؐ کو تسلی دی گئی ہے کہ ایسے لوگوں کے کفر سے آپ زیادہ تشویش سے کام نہ لیں۔ **42,43**۔ یہ دونوں آیات ایک فقرہ ہیں ان کی ترتیب اس طرح ہو گی فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ+اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْ نٰهُمْ+فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ: اگر ہم تجھے لے جائیں (یعنی تجھے وفات دے دیں) یا تجھے وہ دکھائیں جس کا ہم نے ان کو وعدہ کیا ہوا ہے (یعنی حق کی فتح اور باطل کی عبرتناک شکست) تو پھر بھی ہم اُن (مشرکین) سے بدلہ لیں گے۔ یعنی کفار پر عذاب آئے گا رسول کی زندگی میں یا وفات کے بعد یا ہجرت کے بعد۔ چنانچہ ہجرت کے جلد بعد آپ کی زندگی میں ہی بدر کی جنگ میں مشرکین عبرتناک شکست اور ذلت کے عذاب میں پکڑے گئے۔ (یہ مد نظر رہے کہ یہ سورۃ مکی ہے۔)

فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۝۴۲ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ
تو یقیناً ہم ان پر قادر ہیں پس مضبوط پکڑ اسے جو وحی کی گئی

اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۴۳ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ
طرف تیری یقیناً تو راہ سیدھی پر ہے اور یقیناً یہ البتہ نصیحت نامہ ہے تیرے

وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ۝۴۴ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ
لیے اور تیری قوم کیلئے اور ضرور پوچھے جاؤ گے تم اور دریافت کران سے جنہیں بھیجا ہم نے

قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً
پہلے تجھ سے اپنے رسولوں میں سے کیا بنائے تھے ہم نے سوائے رحمٰن کے معبود

يُّعْبَدُوْنَ ۝۴۵ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ ۴ع
جن کی عبادت کی جائے اور یقیناً یقیناً بھیجا ہم نے موسیٰ کو ساتھ اپنے نشانوں کے طرف فرعون کی

وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۶ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
اور اسکے سرداروں کی، پس کہا یقیناً میں رسول ہوں رب کا تمام دنیا کے پس جب وہ لایا انکے پاس

بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ۝۴۷ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ
نشان ہمارے اچانک وہ ان سے ہنسی کرنے لگے اور نہیں دکھلاتے تھے ہم انہیں کوئی نشان

اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۡ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ
مگر وہ بڑا ہوتا تھا ساتھ والے سے اپنے اور پکڑا ہم نے انہیں عذاب میں تاکہ وہ

يَرْجِعُوْنَ ۝۴۸ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ
رجوع کریں اور انہوں نے کہا اے جادوگر دُعا کر ہمارے لیے اپنے رب سے اسلئے کہ اس نے عہد کیا

عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ۝۴۹ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ
تھا تجھ سے یقیناً ہم ضرور ہدایت پانیوالے ہیں پس جب دور کر دیا ہم نے ان سے عذاب

اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝۵۰ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ
اچانک وہ الٹے پھرنے لگے اور اعلان کیا فرعون نے اپنی قوم میں کہا اے قوم میری

اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ
کیانہیں میرے لیے ملک مصر اور یہ نہریں چلتی ہیں ماتحت میرے

44۔"Oہر امر میں قرآن کو دستاویز پکڑو تم سب کا اسی میں شرف ہے"۔**45**۔(اے رسول) یہ قرآن تیرے لئے اور تیری قوم کیلئے باعث عزت وافتخار ہوگا۔اور تم ضرور پوچھے جاؤگے کہ قرآن پر عمل کرکے تم نے شرف حاصل کیا تھا یا نہیں کیا(کشاف)۔یہاں قوم سے مراد امت مسلمہ ہے(قرطبیؔ)(68:53)۔یہاں ذکر یا شرف سے مراد قرآن مجید ہے جس پر عمل کرکے روحانی عزت وشرف ملتا ہے۔رسول کو بھی اور مسلمانوں کو بھی۔**48**۔ مِنْهَا:اُن(نشانیوں)سے۔**49**۔یعنی اس سے پہلا جو نشان(معجزہ)تھا اس سے بڑا نشان آیا ہے۔(خروج باب 8)۔**50**۔السّٰحِرُ(جادوگر)یعنی عالم کیونکہ سحر ان میں مذموم نہ تھا۔جب کبھی بطور نشان ان پر عذاب آتا تو فرعون موسیٰؑ سے کہتا:کہ چونکہ خدا تمہاری دعا کو سنتا ہے اس لئے دعا کرو کہ عذاب ٹل جائے تو ہم ہدایت پاجائیں اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ جانے دیں۔اللہ کا عہد ہے کہ وہ اپنے رسول کی دعا کو قبول کرتا ہے(بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ)۔یا فرعونیوں کے ایمان لانے پر عذاب ٹالنے کا وعدہ۔**51**۔ يَنْكُثُوْنَ:الٹے پھر جاتے ہیں یعنی بنی اسرائیل کو آزاد کرنے کے عہد کو توڑتے ہیں۔**52**۔اس آیت میں فرعون کا قول درج ہوا ہے جس میں اس نے اپنی شان وشوکت بیان کی ہے۔

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٥٢﴾ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ
کیا پھر نہیں دیکھتے تم بلکہ میں بہتر ہوں اس سے کہ جو ذلیل ہے

وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿٥٣﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ
اور نہیں طاقت رکھتا کہ کھولکر بات بیان کرے۔ پس کیوں نہیں ڈالے گئے اس پر کنگن سونے کے

اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿٥٤﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ
یا آتے ساتھ اسکے فرشتے مل کر پس پھسلا لیا اس نے اپنی قوم کو

فَاَطَاعُوْهُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٥﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا
پس انہوں نے پیروی کی اسکی یقیناً وہ تھے لوگ فاسق پس جب انہوں نے غصہ دلایا ہمیں

انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٦﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ
انتقام لیا ہم نے ان سے پس غرق کر دیا ہم نے ان سب کو پھر کر دیا ہم نے انہیں

سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ ع ٥ / ١١
گئے گزرے اور کہاوت واسطے پچھلوں کے اور جب بیان کیا جاتا ہے بیٹا مریم کا

مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿٥٨﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا
بطور مثال کے اچانک قوم تیری اس سے تالیاں بجاتے ہیں اور کہتے ہیں کیا معبود ہمارے

خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ
بہتر ہیں یا وہ نہیں بیان کرتے ہیں وہ اسے تیرے لیے مگر جھگڑے کے طور پر بلکہ وہ لوگ

خَصِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ
جھگڑالو ہیں نہیں وہ مگر ایک بندہ انعام کیا تھا ہم نے اس پر اور بنایا تھا ہم نے

مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿٦٠﴾ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ
اسے مثال واسطے بنی اسرائیل کے اور اگر ہم چاہیں تو بنائیں ہم تم میں سے

مَّلٰۗئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿٦١﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا
فرشتے جو زمین میں (ایک دوسرے کے) جانشین ہوتے اور یقیناً وہ البتہ علم ہے واسطے قیامت کے پس نہ تم

تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٢﴾ وَلَا
ہرگز شک کرو اس میں اور پیروی کرو میری یہ راہ سیدھی ہے اور نہ

53۔ "اَمۡ اَنَا: بلکہ میں یعنی فرعون بہتر ہوں۔ مَھِیۡنٌ: ذلیل۔ کمزور۔ فرعون نے موسیٰؑ کو ذلیل اور کمزور کہا(ح)"۔ مُبِیۡن: واضح۔ یُبِیۡنُ: موسیٰؑ کی زبان میں لُکنت تھی شاید اسی لئے کہا کہ کھول کر یا واضح طور پر بیان نہیں کر سکتا۔ **54**۔ "سونے کے کنگنوں کو ریاست، امارت اور دولت کا نشان سمجھا جاتا تھا۔ فرعون کے پاس بڑی فوج تھی۔ اس نے موسیٰؑ کو طعنہ دیا کہ موسیٰؑ کے پاس فرشتوں کی فوج بھی نہیں ہے۔ اور وہ ایسا رسول کیسے بن گیا جس کے پاس امارت یا ریاست بھی نہیں ہے(ح)"۔ **55**۔ فَاسۡتَخَفَّ قَوۡمَهٗ: فرعون نے اپنی قوم کو سُبک کر کے پُھسلایا۔ **56**۔ اُنہوں نے ہمیں غصہ دلایا یعنی جو نتیجہ غضب تھا وہ ان پر وارد ہو گیا(ح)۔ **57**۔ سَلَفًا: جیسے ان کے پیش رو تھے جن کے طریق پر وہ چلتے رہے۔ (گزشتہ لوگ)۔ مَثَلًا: مثالِ عبرت تا لوگ ان جیسے کاموں سے بچیں یعنی ان کو گئے گزرے موجب عبرت بنا دیا۔ **58**تا**59**۔ یَصِدُّوۡنَ: تالیاں بجاتے ہیں۔ مطلب ہے کہ کفار تمسخر سے چلا اٹھتے ہیں کہ عیسیٰؑ کو بھی لوگ پوجتے ہیں جیسے ہم اپنے بُتوں کو پوجتے ہیں (یعنی اللہ کے شریک مانتے ہیں) پھر عیسیٰؑ کی کیوں عزت کرتے ہو اور ہمارے بُتوں کو بُرا سمجھتے ہو۔ جواباً فرمایا کہ مسیحؑ تو خدا کا برگزیدہ بندہ تھا اور توحید کی تعلیم دیتا تھا (آیت 65)۔ (متی 4:10) اور (لوقا 4:8)۔ **60**۔ مَثَلًا: نمونہ جسکی لوگ پیروی کریں۔ **61**۔ مِنۡكُمۡ کا معنی بَدَلًا مِّنۡكُمۡ ہے (ابن جریر) یعنی تمہارے لئے زمین میں انسانوں کی بجائے فرشتوں کو خلیفے بنا کر لے آئیں۔ مگر فرشتے انسانوں کیلئے نمونہ نہیں بن سکتے۔ اسی واسطے انسانوں ہی کو نبی اور رسول بنایا ہے۔ **62**۔ وَ اِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ: اِنَّهٗ میں ہُ کی ضمیر سے مراد کیا ہے؟ اس کا جواب آیت 86 میں دیا گیا ہے کہ وَ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ: کہ اُسی (خدا) کو قیامت کا علم ہے کہ کب واقع ہو گی۔ اگر ہُ کی ضمیر مسیحؑ کی طرف ہے جیسا کہ دوسروں نے لکھا ہے تو "O مسیح کے آنے کا وقت یہودیوں کے ادبار اور ذلت کی نشانی تھا (متی 21:43)۔ ساعۃ کے معنیٰ آخرت کے بھی ہوتے ہیں اور اس سے عذاب کی گھڑی بھی مراد ہے۔ طیطوس کا یروشلم پر حملہ مراد ہے"۔ "O اِنَّهٗ کا ضمیر قرآن مجید کی طرف (بھی) پھرتا ہے اور آیت کے یہ معنیٰ ہیں کہ قرآن شریف مردوں کے جی اٹھنے کیلئے نشان (پیش کرتا) ہے کیونکہ اس سے مردہ دل زندہ ہو رہے ہیں۔ پھر قیامت کے روز مردے زندہ ہونے پر شک کیوں کرتے ہیں۔" (ازالہ اوہام ص 322) "O قرآن قیامت کے آنے پر اپنے اعجازی بیانات اور تاثیرات احیاء موتی سے دلیل محکم قائم کر رہا ہے" (ازالہ اوہام ص 326)۔ "ہُ یعنی قرآن۔ عِلۡمٌ: مصدر کی حیثیت میں اسم فاعل ہے یعنی قرآن قیامت کے متعلق علم دیتا ہے (یعنی قیامت کیلئے نشان ہے۔) ترجمہ: قرآن علم دیتا ہے کہ ساعۃ (قیامت) کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ مسیح کو نہیں۔ خدا نے یہی قرآن میں فرمایا ہے (ii)" (آیت 86)۔

يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٣﴾ وَلَمَّا جَآءَ
روکے تمہیں شیطان یقیناً وہ تمہارا دشمن ہے کھلا کھلا اور جب لایا

عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ
عیسیٰ دلائل کہا اس نے یقیناً لایا ہوں میں تمہارے پاس حکمت اور تاکہ کھول کر بیان کروں تمہارے

بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٦٤﴾
لیے بعض وہ کہ اختلاف کرتے ہو تم اس میں پس ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٥﴾
یقیناً اللہ ہی رب ہے میرا اور رب ہے تمہارا پس عبادت کرو اسکی یہ راہ ہے سیدھی

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
پس اختلاف کیا گروہوں نے آپس میں پس ہلاکت ہے واسطے ان لوگوں کے جنہوں نے ظلم

مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿٦٦﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ
کیا عذاب سے دن دردناک کے نہیں وہ انتظار کرتے مگر قیامت کا

اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَلْاَخِلَّآءُ
کہ آئے ان کے پاس اچانک اور وہ نہ سمجھتے ہوں دوست

ع ٦ / ١٢ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٨﴾ يٰعِبَادِ
اس دن بعض ان کے بعض کے لیے دشمن ہوں گے سوائے متقیوں کے اے میرے بندو

لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَّذِيْنَ
نہیں کوئی خوف تم پر آج کے دن اور نہ تم غمگین ہوگے وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٧٠﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ
ایمان لائے آیات پر ہماری اور تھے فرمانبردار داخل ہو جنت میں

اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿٧١﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ
تم اور بیویاں تمہاری تم آراستہ کئے جاؤگے پھیرے جائیں گے ان پر طباق

مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ
سونے کے اور آبخورے اور اس میں وہ ہے کہ چاہیں گے جسے نفس

64۔ یہودیوں کے کئی فرقے تھے اور ان میں بہت اختلافات تھے۔ مسیحؑ ان کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ مگر یہودی عیسیٰؑ کے منکر ہوئے اور نصاریٰ اُن پر ایمان لائے۔ پھر نصاریٰ کے بہت سے فرقے بن گئے۔ کسی نے عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا بنا لیا اور کسی نے تین خدا بنا لئے (3:51)۔(5:73-74)(5:18)۔ "وَاَطِيْعُوْنِ: اور اطاعت کرو میری۔ دوسری جگہ فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔انبیاء کے بھیجنے کی فلاسفی یہ ہے کہ رسول اس غرض سے آتے ہیں کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جائے۔ اور جس کی بھی اطاعت ہو صرف اس لئے ہو کہ خدا کا حکم ہے (ح)"۔ **66**۔ "اختلافات کبھی وعظوں، کتابوں، رسالوں اور انجمنوں سے نہیں مٹا کرتے۔ اس کا ذریعہ ایک ہی ہے کہ مامور من اللہ کے دامن کو تھاما جائے (ح)"۔ **68**۔ قیامت میں کوئی دوستی کام نہ آئے گی سوائے متقیوں کے کہ وہ آپس میں دوست رہیں گے آخرت میں بھی۔ کفار جو دنیا میں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ آخرت میں دشمن بن جائیں گے کیونکہ کوئی کسی کی مدد نہ کر سکے گا۔ دیکھیں (70:11-15)(80:35-38)۔ **69**۔ متقیوں کو نہ گزشتہ کا غم ہوگا نہ آئندہ کا فکر ہوگا۔ **71**۔ (ان کو کہا جائے گا) اُدْخُلُوا: داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں۔ **72**۔ صُحْفَةٌ: بڑا تھال (مفرد)۔ صِحَاف (جمع) یعنی کھانا کھانے کے بڑے تھال۔ اسی طرح مَصْحَف: مفرد اور مَصَاحِفُ (جمع) لکھے ہوئے صفحات۔ کُوب: (مفرد) اور اَكْوَاب: (جمع) پینے کے پیالے۔ جنت کی نعماء اور لذات روحانی ہیں نہ کہ مادی۔ دیدار الٰہی اور عبادت الٰہی میں آنکھوں کی ٹھنڈک ملے گی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَتِلْكَ
اور لذت پائیں گی آنکھیں ۔ اور تم اس میں رہ پڑنے والے ہو اور یہ

الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۳﴾ لَكُمْ
جنت وہ ہے کہ وارث کئے گئے ہو تم جسکے بسبب اس کے جو تھے تم کرتے تمہارے لیے

فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۴﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ
اس میں میوے ہیں بہت جنہیں تم کھاؤ گے یقیناً مجرم

فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۵﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ
عذاب میں جہنم کے رہ پڑنے والے ہیں نہیں وہ کم کیا جائے گا ان سے اور وہ

فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۶﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ
اس میں ناامید ہوں گے اور نہیں ظلم کیا ہم نے ان پر ولیکن تھے وہ (خود ہی)

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۗ قَالَ
ظالم اور وہ پکاریں گے اے مالک چاہیئے کہ موت دے ہمیں رب تیرا وہ کہے گا

اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۸﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ
یقیناً تم ٹھہرنے والے ہو یقیناً یقیناً لائے تھے تمہارے پاس حق ولیکن اکثر تم میں سے

لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۸۰﴾
حق کو ناپسند کرنیوالے تھے کیا طے کیا انہوں نے معاملہ پس یقیناً ہم طے کرنیوالے ہیں

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَ
کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم نہیں سنتے بھید ان کا اور خفیہ سازش ان کی کیوں نہیں اور

رُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۱﴾ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ
بھیجے ہوئے پاس ان کے لکھتے ہیں تو کہدے اگر ہوتی رحمٰن کی اولاد

فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۲﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
تو میں پہلا عبادت کرنیوالا ہوتا پاک ہے رب آسمانوں اور زمین کا

رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَ
رب عرش کا اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں پس چھوڑ انہیں بیہودہ باتیں کریں اور

73۔ نجات تو صرف فضل الٰہی پر موقوف ہے۔ ہاں ہمارے اعمال اس کے فضل کو جذب کرتے ہیں تو اس کی وجہ سے انعام میں جنت ملتی ہے۔ اللہ غفور الرحیم ہے۔ ہماری کمی اعمال کو اپنے فضل اور رحم سے معاف فرما دیتا ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ **74**۔ پھلوں کی کثرت ہوگی کہ ان میں سے جو جو تمہیں من پسند ہیں کھاؤ۔ جیسا کہ آیت 72 میں بھی مذکور ہے۔ **76**۔ کم نہیں کیا جائے گا عذاب۔ مُبْلِسُوْنَ: (یعنی نجات سے) ناامید ہوں گے۔ **78**۔ مَالِكُ: فرشتہ جو جہنم کا داروغہ ہوگا۔ **79**۔ "اللہ فرمائے گا" یہ آیت کے شروع میں محذوف ہے۔ حق: قرآن، دین اسلام۔ **80**۔ "اَبْرَمُوْٓا: ابرام رسہّ بٹنے کو کہتے ہیں۔ یعنی پکا اور مضبوط فیصلہ کر لیا ہے (ح)"۔ کفار نے فیصلہ کیا نبیؐ کو ہلاک کرنے کا۔ اور اللہ نے بھی فیصلہ کیا کہ کافروں کے بدارادے اُلٹے اُنہی پر پڑیں گے۔ یہ دونوں پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا: منصوبہ گھڑنا۔ اس مضمون کی یہ آیت بھی ہے۔ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ۔ دار الندوہ میں جن گیارہ کفار سرداروں نے آنحضرتؐ کو ملک بدر کرنے یا قید کرنے یا نعوذ باللہ ابوجہل کی رائے کے مطابق قتل کرنے کے مشورے دیئے تھے ان میں سے آٹھ تو جنگ بدر ہی میں مارے گئے۔ یہ سورہ مکی ہے۔ کفار کی منصوبہ بندی اور ان کی ناکامی کی یہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوگئی۔ **81**۔ نگران فرشتے انسان کے تمام اعمال کا ریکارڈ لکھ لیتے ہیں۔ قیامت کے روز انسان کے اعضاء بھی اس کے جرم کو ظاہر کریں گے۔ (24:25)۔ **82**۔ تمہارے زعم میں اگر اللہ کا کوئی بیٹا ہے اور تم صحیح دلائل سے ابنیت مسیح کے عقیدہ کو سچا ثابت کر دو تو میں بلا دریغ اسے مان لینے کا اقرار کرلوں گا یا اول العابدین ہونے کی وجہ سے میں اس قابل تھا کہ بیٹا کہلاتا۔ **83**۔ یعنی خدا نے کوئی بیٹا نہیں اختیار کیا۔

يَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝۸۴ وَهُوَ
کھیلیں یہاں تک کہ ملیں اپنے دن سے جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں اور وہی ہے
الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ
جو آسمانوں میں معبود اور زمین میں معبود ہے اور وہ حکمت والا
الْعَلِيْمُ ۝۸۵ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
خوب جاننے والا ہے اور برکت والا ہے وہ کہ جس کی حکومت ہے آسمانوں اور
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ
زمین کی اور ان کی جو درمیان ہے ان دونوں کے اور پاس اس کے علم ہے قیامت کا اور طرف اسکی
تُرْجَعُوْنَ ۝۸۶ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ
تم لوٹائے جاؤ گے اور نہیں اختیار رکھتے وہ لوگ جنہیں وہ پکارتے ہیں سوائے اس کے
الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۸۷
سفارش کا مگر وہ جس نے گواہی دی حق کی اور وہ جانتے ہیں
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى
اور البتہ اگر پوچھے تو ان سے کس نے پیدا کیا انہیں ضرور کہیں گے اللہ نے پس کہاں
يُؤْفَكُوْنَ ۝۸۸ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝۸۹
وہ پھیرے جاتے ہیں اور قول کی اس کے کہ اے رب میرے یقیناً یہ لوگ نہیں مانتے
فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝۹۰
پس درگذر کر ان سے اور کہہ سلامتی ہو پس عنقریب وہ جان لیں گے

84۔ یُوْعَدُوْنَ: جس کا وعدہ ان سے کیا جاتا ہے یعنی جس دن اُن کے بد اعمال کا نتیجہ اُن کے سامنے آئے گا۔ **85**۔اِلٰهٌ: معبود یعنی اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی اور معبود نہیں ہے۔ **86**۔"O قیامت کی گھڑی کا سوائے خدا کے کسی کو علم نہیں کہ کب ہو گی"۔ مسیحؑ کو بھی علم نہیں ہے (متی 24:35,36)۔ تم اس (خدا) کی طرف لوٹائے جاؤ گے (جہاں تمہارے کردہ اعمال کی جزا یا سزا تمہیں دی جائے گی۔)۔ **87**۔ یعنی شفاعت کرنے کا حق صرف محمدؐ کو حاصل ہے کہ وہی حق کی شہادت دے رہے ہیں اور دشمنوں نے بھی آپ ہی کو صادق اور امین کا نام دیا ہوا تھا۔ حتّٰی کہ بنی اسرائیل کے بعض نبیوں نے بھی آپ کے حق میں صادق کا خطاب دیا تھا۔ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ: اور وہ کفار اس حقیقت کو خوب جانتے ہیں۔ نیز دیکھیں۔ آیت (20:110)۔مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ: جس نے خدا کی وحدانیت کی گواہی دی یعنی خود آنحضرتؐ ہی کو شفاعت کا حق حاصل ہے۔ خلیفة المسیح الاولؓ نے فرمایا: "+نجات نہ اعمال سے ہے نہ شفاعت سے۔ نجات صرف خدا کے فضل سے ہے۔ نیک اعمال اور سچا ایمان ایک دوسرے کو لازم ملزوم ہے۔ انبیاء و ملائکہ کی شفاعت اسی رب رحیم کے رحم اور فضل سے ہے اور اس کے اذن اور اجازت سے (21:27-29)" (حقائق القرآن جلد 3 صفحہ 563-565)۔ **88**۔ تو پھر ان کو غلط فہمی کہاں لگتی ہے۔مَّنْ خَلَقَهُمْ: هُمْ میں سب مشرکین اور ان کے معبودانِ باطلہ بھی شامل ہیں اور عیسیٰؑ اور عزیرؑ نبی بھی جن کو وہ خدا کے بیٹے بنائے ہوئے تھے۔ **89**۔ وَ قِيْلِهٖ: یہ وَ عطف ساعت پر ہے (دیکھیں آیات 62، 67، 86) مراد عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ و عِلْمُ قِيْلِهٖ: یعنی جس طرح اللہ کو ساعت کا علم ہے اسی طرح رسول کی اس پکار کا علم ہے جب اس نے کہا اے میرے رب یہ وہ لوگ ہیں کہ جو ایمان نہیں لاتے۔ ہٖ کی ضمیر آنحضرتؐ کی طرف ہے۔ اور رسول کے اس کہنے کے وقت کو یاد کرو یعنی رسول کا قول درست ہی ہے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (دیکھیں 18:7)۔ **90**۔ فرمایا پس تُو اُن سے درگزر کر اور سلام کر کے الگ ہو جا تا تجھے ان سے کوئی گزند نہ پہنچے۔

44۔سُوْرَةُ الدُّخَانِ(مکی)

الیہ یرد ۲۵ ۷۲۰ الدخان ۴۴

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ١
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

حٰمٓ ٢ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ٣ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ
حا۔میم قسم ہے کتاب کھول کر بیان کرنیوالی کی یقیناً ہم نے اتارا اسے رات برکت والی میں

اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ٤ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ٥ اَمْرًا مِّنْ
یقیناً ہم ہیں ڈرانے والے اس میں فیصلہ کیا جاتا ہے ہر معاملہ حکمت والے کا معاملہ کا

عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ٦ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ
پاس سے ہمارے، یقیناً ہم ہیں بھیجنے والے بطور رحمت طرف سے تیرے رب کی یقیناً وہ ہی

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٧ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ
خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان کا جو درمیان ہے ان دونوں

اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ٨ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ
کے اگر ہو تم یقین کرنے والے نہیں کوئی خدا سوائے اس کے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے

رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ٩ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ
رب تمہارا ہے اور رب تمہارے باپ دادا کا پہلوں کا بلکہ وہ شک میں

يَّلْعَبُوْنَ ١٠ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ
کھیلتے ہیں پس انتظار کر اس دن کا کہ لائے گا آسمان دھواں

مُّبِيْنٍ ١١ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ١٢ رَبَّنَا
ظاہر ڈھانک لیگا لوگوں کو یہ عذاب ہے دردناک اے رب ہمارے

اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ١٣ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى
دور کر ہم سے عذاب یقیناً ہم ایمان لانیوالے ہیں کیونکر ہوسکتی ہے ان کیلئے نصیحت

4۔ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ سے مراد لیلۃ القدر ہے ۔ حدیث کے مطابق رمضان کی آخری دس طاق راتوں میں سے ایک رات آتی ہے۔(نیز دیکھیں 2:186)۔ اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ(97:2)۔ رمضان کی 25ویں رات کو قرآن کے نزول کا آغاز ہوا۔(مسند۔ جریر) بروز پیر 610ءمیں۔ 5۔فِیۡہَا یُفۡرَقُ:اس(رات) میں پُر حکمت امر کو کھول کر بیان کردیا ہے۔یعنی حق و باطل میں فرق واضح کردیا ہے۔ 6۔ اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا:یعنی ہمارے پُر حکمت حکم ہی سے یہ باتیں نازل ہوئیں جو ہدایت و اصلاح عالم کا موجب ہوئیں۔ خدائے حکیم نے قرآنی پُر حکمت تعلیم کے نزول کے ساتھ انسان کے اعلیٰ مقدر کی بنیاد رکھ دی۔ "O ہم نے قرآن کو ایسی بابرکت رات میں اتارا ہے جس میں ہر ایک امر پُر حکمت تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔" ہم ایسے موقع پر رسول بھیجا کرتے ہیں۔ 7۔ رَحۡمَۃً مِّنۡ رَّبِّکَ: قرآن کا اتارنا خدا کی طرف سے بطور رحمت کے ہے۔ وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو خوب سنتا ہے (وہ سمیع و علیم ہے اور بندوں کے حالات کو خوب جاننے والا ہے۔)۔ 10۔ وہ (کفار) اپنے شک کی وجہ سے سنجیدگی سے غور نہیں کرتے۔ 12,11۔دُخان کے معنٰی عرف عام میں دھوئیں کے ہیں۔ مگر اس کے معنٰی قحط اور خشک سالی کے بھی آئے ہیں۔ اس آیت میں اولاً اس قحط کی طرف اشارہ ہے جو مکہ والوں پر آنحضرت ؐکی بد دعا کے نتیجہ میں آیا جو اس وقت شروع ہوا جب آنحضرت ؐمکہ میں تھے اور اس وقت تک رہا جب آپ ؐہجرت کر کے مدینہ تشریف لے جا چکے تھے۔ یہ عظیم و شدید قحط سات برس تک رہا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے مردہ جانور اور ہڈیاں کھائیں جیسا کہ ابن مسعودؓ کی حدیث بخاری میں مفصل روایت بیان ہوئی ہے۔ 13۔اِکۡشِفۡ عَنَّا الۡعَذَابَ: ہم سے عذاب ہٹا دے تو ایمان لے آئیں گے۔ چنانچہ ابوسفیان مکہ سے مدینہ حضور ؐکی خدمت میں آیا اور عاجزی سے عذاب اٹھائے جانے کی دعا کا خواستگار ہوا۔ چنانچہ حضور ؐکی دعا سے یہ قحط ختم ہوا۔ "اور دھوئیں کی علامت کے دوسرے ظہور کا تعلق قُربِ قیامت سے بھی ہے (ح)"۔

وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۴ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا
حالانکہ یقیناً آیا تھا انکے پاس رسول کھول کر بیان کرنیوالا پھر منہ پھیر لیا اس سے اور کہا
مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝۱۵ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ
سکھایا ہوا مجنون ہے یقیناً ہم دور کرنیوالے ہیں عذاب تھوڑا سا یقیناً تم
عَآئِدُوْنَ ۝۱۶ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝۱۷
لوٹنے والے ہو جس دن ہم پکڑیں گے پکڑنا بڑا یقیناً ہم انتقام لینے والے ہیں
وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ
اور یقیناً یقیناً آزمایا تھا ہم نے پہلے ان سے قوم فرعون کو اور آیا تھا ان کے پاس رسول
كَرِيْمٌ ۝۱۸ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝۱۹
معزز کہ سپرد کرو میرے بندے اللہ کے یقیناً میں تمہارے لیے رسول ہوں امین
وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۰ وَ
اور یہ کہ نہ سرکشی کرو بمقابل اللہ کے یقیناً میں لانیوالا ہوں تمہارے پاس دلیل کھلی کھلی اور
اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝۲۱ وَاِنْ لَّمْ
بیشک میں نے پناہ پکڑی اپنے رب کی اور تمہارے رب کی اس سے کہ تم سنگسار کرو مجھے اور اگر نہیں
تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝۲۲ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ
ایمان لاتے تم مجھ پر تو ایک طرف ہو جاؤ مجھ سے پس پکارا اس نے اپنے رب کو کہ یہ لوگ
مُّجْرِمُوْنَ ۝۲۳ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝۲۴ وَ
مجرم ہیں پس لے چل بندوں کو میرے رات کو یقیناً تم پیچھا کئے جاؤ گے اور
اتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝۲۵ كَمْ تَرَكُوْا
چھوڑ دے سمندر کو خشک یقیناً وہ لشکر غرق کئے جانے والے ہیں کتنے ہی چھوڑے انہوں
مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝۲۶ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝۲۷ وَّنَعْمَةٍ
نے باغات اور چشمے اور کھیتیاں اور مقام عزت والے اور نعمتیں کہ
كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝۲۸ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝۲۹
تھے وہ جن میں عیش کرنے والے اسی طرح اور وارث کیا ہم نے ان کا قوم دوسری کو

15۔"مَّجْنُوْنٌ: یعنی جس کی کوششوں کا کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہوگا ۔ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ:(16:104) کی طرف اشارہ ہے(ح)"۔یہ مجنون ہے کیونکہ کہتا ہے کہ مر کر مٹی ہو جائیں گے تو ہمیں پھر حساب کتاب کیلئے زندہ کیا جائے گا۔**16**۔ قَلِيْلًا: تھوڑی دیر کیلئے عذاب کو ہٹا لیا جائے یا اس کی شدت کو کم کر دیں۔یا دونوں ہی۔ ہم عذاب کو ہٹانے والے ہیں مگر تم اپنے کفر کا اعادہ کرو گے ۔ **17**۔"ابن مسعودؓ نے بخاری میں اَلْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى (بڑی پکڑ) کو یوم بدر قرار دیا ہے۔اور بعض نے فتح مکہ پر چسپاں کیا ہے(ح)"۔ نیز آخرت کی بڑی پکڑ بھی لازمی ہوگی۔**18**۔ ہم نے قوم فرعون کو آزمایا تھا یعنی اُن کو حکمرانی، خوشحالی اور دینوی ترقی دی اور پھر روحانی ترقی کیلئے رسول بھیجا مگر انہوں نے رسول کا انکار کر کے ناشکری کی اللہ کی ان نعمتوں کی اور مورد عذاب بنے۔**19**۔ بنی اسرائیل کو آزاد کر کے ہمارے ساتھ جانے دو اور مزاحمت نہ کرو۔ "میں رسول ہوں امین "یعنی بنی اسرائیل کو لے جا کر جانے میں تمہارے خلاف کوئی فریب مد نظر نہیں ہے۔**20**۔ یعنی رسول کا انکار کر کے تم اللہ کے پیغام سے سرکشی نہ کرو۔**21**۔ فرعون والے موسیٰؑ کو سنگساری سے ڈراتے تھے۔ نیز رجم کا معنٰی بے عزت کرنا اور ملک بدر کرنا بھی ہے۔**22**۔ تم مجھ پر ایمان لاتے ہو یا نہیں لاتے بنی اسرائیل کو میرے ساتھ جانے دو۔ رکاوٹ نہ بنو۔**24**۔(اللہ تعالی نے موسیٰؑ کو فرمایا) میرے بندوں کو راتوں رات لے کر یہاں سے نکل جاؤ۔ **25**۔اور چھوڑ دے سمندر کو خشک یعنی جب سمندر سے پانی اترا ہوا ہو اور خشک راستہ بنا ہوا ہو اُسی وقت وہاں سے پار ہو جانا۔ فرعونی (جو تمہارا پیچھا کریں گے) وہاں غرق کئے جائیں گے۔ (10:91)(20:78-79)۔**29**۔"یعنی فرعون اور اس کی قوم ایسی نعماء سے محروم ہوگئی اور پھر ہم نے بنی اسرائیل کو ایسی ہی نعماء عطا کیں۔ مصر میں نہیں بلکہ دوسرے ملک میں (26:58-62)۔ قَوْمًا اٰخَرِيْنَ سے یہ بھی مراد ہے کہ دوسرے لوگ جو اسرائیلی نہ تھے مگر فرعون کے ملک میں رہتے تھے ان کو مصر میں ان نعمتوں کا وارث کر دیا۔ پھر وہ مصر کے حاکم رہے (ii)"۔

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿٣٠﴾ ع ٣ ١٤
پس نہ روئے ان پر آسمان اور زمین اور نہ تھے وہ مہلت دیئے جانیوالے
وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣١﴾
اور یقیناً یقیناً نجات دی ہم نے بنی اسرائیل کو عذاب ذلیل کرنیوالے سے
مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَلَقَدِ
طرف سے فرعون کی یقیناً وہ تھا سرکش حد سے بڑھنے والوں میں سے اور یقیناً یقیناً
اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٣﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ
پسند کیا تھا ہم نے انہیں جان کر تمام دُنیا پر اور دیئے ہم نے انہیں
الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿٣٤﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿٣٥﴾
نشانات کہ تھی جن میں آزمائش کھلی کھلی یقیناً یہ لوگ البتہ کہتے ہیں کہ
اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿٣٦﴾
نہیں یہ مگر موت ہماری پہلی ہی اور نہیں ہیں ہم ہرگز اُٹھائے جانے والے
فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٧﴾ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ
پس لاؤ باپ دادا ہمارے اگر ہو تم سچے کیا وہ بہتر ہیں یا قوم
تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا
تبع اور وہ لوگ جو پہلے تھے ان سے ہلاک کر دیا ہم نے جنہیں یقیناً وہ تھے
مُجْرِمِيْنَ ﴿٣٨﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا
مجرم اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ درمیان ہے ان دونوں کے
لٰعِبِيْنَ ﴿٣٩﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا
کھیل بنانے کیلئے نہیں پیدا کیا ہم نے ان دونوں کو مگر ساتھ حق کے ولیکن اکثر ان میں سے نہیں
يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٠﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ
جانتے یقیناً دن فیصلہ کا مقررہ وقت ہے ان سب کا جس دن
لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٢﴾ اِلَّا
نہ کام آئے گا کوئی دوست کسی دوست کو کچھ بھی اور نہ وہ مدد دیئے جائیں گے مگر

30۔ حدیث میں آتا ہے کہ مؤمن کی وفات پر آسمان کا دروازہ روتا ہے جہاں سے اس کی روزی اترتی تھی۔ اور وہ جگہ بھی روتی ہے جہاں وہ نماز پڑھتا تھا" فرعون نے نہ تو زمین میں اچھے کام چھوڑے اور نہ ہی ان کے لوگوں کا کوئی نیک عمل آسمان پر چڑھا۔ پس نہ زمین ان پر روئی اور نہ ہی آسمان رویا۔ نہ آسمانی لوگوں کو غم ہوا اور نہ ہی زمینی لوگوں کو(ii)"۔ 33۔ وَ لَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ: اگرچہ بنی اسرائیل میں برائیاں بھی تھیں مگر اللہ تعالیٰ نے اُن کو چن لیا عَلٰى عِلْمٍ اُن کی حالت کو جانتے ہوئے کہ وہ اس قابل ہیں۔ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ: یعنی اس زمانہ میں اور اس کام کیلئے (نہ کہ ہمیشہ کیلئے اور نہ دنیا کی تمام قوموں پر) فضیلت دی۔ 34۔ آیات (نشانات) دیں حضرت موسیٰؑ کے ذریعہ سے جن میں سے بعض آزمائش کا موجب بنیں۔ بَلٰٓؤٌا: بنی اسرائیل کو آزمائش کے طور پر نشانات دیئے۔ جیسے گائے کے ذبح کرنے کا حکم۔ ارض مقدسہ پر حملہ کرنے میں اُن کا بزدلی دکھانا۔ سبت کے دن کی آزمائش جس میں انہوں نے سبت کی نافرمانی کی۔ اور عیسیٰؑ کے وقت میں مائدہ کی فرمائش کرنا۔ بنی اسرائیل کو علم دیا اور دنیوی لحاظ سے کامیاب رہے مگر دینی معاملات میں اُنہوں نے ٹھوکر کھائی۔ 35تا37۔ یعنی مشرکین مکہ یہ کہتے ہیں کہ مرکھپ کر مٹی ہو جائیں گے تو پھر قیامت کو ہمیں زندہ کیا جائے گا اور حساب کتاب ہوگا۔ یہ سب ناممکن ہے۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ آخرت میں سب مردے زندہ ہوں گے۔ اگر یہ سچ ہے تو ہمارے وفات یافتہ باپ دادوں میں سے کسی کو زندہ کر کے ہمارے سامنے لادو تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ 38۔ اَهُمْ خَيْرٌ: کیا یہ مشرکین مکہ بہتر ہیں یا قوم تبع بہتر تھی۔ تبع قبیلہ حمیر کے بادشاہوں کا لقب ہوتا تھا۔ یہ قوم سبا کی ایک شاخ سے تعلق رکھتی تھی۔ 115ق م سے 300ء تک سبا کے ملک پر یہ بادشاہ حکمران رہے (یعنی یمن میں)۔ عرب میں صدیوں تک ان کی عظمت کے افسانے زبان زد خلائق رہے۔ یہ بُت پرست قوم تھی مگر ان کا یہ بادشاہ تورات پر ایمان لے آیا تھا جو اس وقت دین حق تھا مگر اس کی قوم ایمان نہ لائی اور اس کی دشمن ہوگئی۔ یہ بادشاہ آنحضرتؐ سے قریباً سات سو سال پہلے پیدا ہوا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تبع کو برامت کہو۔ وہ ایمان لے آیا تھا۔ فرمایا اگر قوم تبع کو ہم نے عذاب سے ہلاک کیا تھا تو تم (مشرکین مکہ) کیونکر بچ سکتے ہو۔ 40۔ مَا خَلَقْنٰهُمَآ: "نہیں پیدا کیا ہم نے ان دونوں کو" یعنی آسمانوں اور زمین کو۔ مگر بِالْحَقِّ: خاص مقصد کیلئے پیدا کیا ہے۔ تمام جن وانس کو خدا نے اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا (51:57) مگر لوگوں میں سے اکثر اس مقصد سے غافل ہیں اور آخرت میں نجات و کامیابی کیلئے تیاری نہیں کرتے۔ 41۔ مؤمنوں اور کفار کے درمیان فیصلہ کرنے کا دن دنیا میں بھی ہوتا ہے (حق کی فتح اور باطل کی شکست) اور آخری فیصلہ بروز قیامت ہمارے کردہ اعمال کا ہوگا اور جزا سزا ملے گی۔ یعنی جنت یا دوزخ۔

مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ
جس پر رحم کیا اللہ نے یقیناً وہ ہی غالب بہت رحم کرنے والا ہے یقیناً درخت

الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾
تھوہر کا کھانا ہے گنہگار کا مانند پگھلے ہوئے تانبہ کے جوش مارے گا پیٹوں میں

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾
مانند جوش مارنے گرم پانی کے پکڑو اسے پھر گھسیٹو اسے درمیان دوزخ کے

ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ ۚ
پھر ڈالو اوپر سر کے اس کے عذاب گرم پانی کا چکھ

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ
یقیناً تو ہی تھا عزت والا معزز یقیناً یہ وہ ہے کہ تھے تم جس میں

تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ
شک کرتے یقیناً متقی مقام امن والے میں ہونگے باغوں میں اور

عُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۳﴾
چشموں میں پہنیں گے باریک ریشم اور موٹا ریشم آمنے سامنے

كَذٰلِكَ ۫ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾ يَدْعُوْنَ فِيْهَا
اسی طرح اور بیاہ دینگے ہم انہیں گورے رنگ والیوں اچھی آنکھوں والیوں سے۔ منگائیں گے ان میں

بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا
سب میوے امن سے نہ چکھیں گے اس میں موت مگر

الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا
موت پہلی اور وہ بچائے گا انہیں عذاب سے دوزخ کے بطور فضل کے

مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ
طرف سے تیرے رب کی، یہ ہی کامیابی ہے بڑی پس سوائے اسکے نہیں کہ آسان کیا ہم نے

بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾
اسے زبان میں تیری تاکہ وہ نصیحت پکڑیں پس منتظر رہ یقیناً وہ انتظار کرنیوالے ہیں

44تا47۔"Oاللہ تعالیٰ نے اس دنیا کے ایمانی کلمات کو بہشت کے ساتھ مشابہت دی ہے۔ ایسے ہی اس دنیا کے بے ایمانی کے کلمات کو زَقُّوْم کے ساتھ مشابہت دی ہے۔ اور اُسے دوزخ کا درخت ٹھہرایا ہے اور ظاہر فرمایا کہ دوزخ کی جڑھ اسی دنیا سے شروع ہوتی ہے۔" تھوہر کا لفظ قرآن مجید میں مکروہ چیزوں کیلئے بولا جاتا ہے۔ (مفردات ص 212۔ii۔)۔ **48**۔ یہ جہنم پر مقرر فرشتوں کو کہا جائے گا۔ **50**۔ یہ طنزیہ کلام ہے مراد یہ کہ تو اپنے آپ کو دنیامین معزز اور بڑا سمجھ کر حق کی مخالفت کیا کرتا تھا اب اپنے کردہ گناہوں کی سزا چکھو۔ **51**۔ یعنی آخرت کی پکڑ سے تم شک میں تھے اور مؤمنوں سے اس بارے میں جھگڑتے اور بحثیں کیا کرتے تھے اب آج تمہیں پتہ لگا کہ آخرت کی پکڑ ایک حقیقت تھی اور ہے بھی۔ **54**۔ سُنْدُسٍ: باریک ریشم۔ اِسْتَبْرَقٍ: موٹا ریشم یا دیبا۔ تافتہ۔ **55**۔ حَوْرَاءُ: (مفرد)۔ حُوْرٌ (جمع): گوری خوبصورت عورتیں۔ عَيْنَاءُ: (مفرد)۔ عِيْنٌ (جمع): بڑی آنکھوں والی عورتیں۔" كَذٰلِكَ: یعنی اس کی مانند اور بھی بہت سی نعمتیں ہوں گی۔ یا یہ بات اسی طرح واقع ہو گی۔ نعماء جنت کے نام اس دنیا کی چیزوں کی نسبت سے بیان ہوئے ہیں مگر ان کی اصلی حقیقت جیسا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ یعنی نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے کبھی سنیں اور نہ کبھی کسی دل نے سوچیں کی مصداق ہیں (بخاری 59:8)۔ زَوْج کے معنٰی قرین بھی آتا ہے۔ مراد یہ کہ حُوْرٌ عِيْن کو ان کا قرین (ساتھی) بنادیں گے۔" حُوْرٌ عِيْنٌ کے ذکر سے نعماء جنت کے نقشہ کو مکمل کر دیا ہے۔ حُسن سے لذت اندوز ہونا فطرت انسانی کا خاصہ ہے۔ اور حُسن کی تمثیل خوبصورت عورت سے دی جاتی ہے۔(ح)"قرآن مجید نے اس کے متعلق: لَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ فرمایا کہ ان مخفی نعماء کو کوئی نفس نہیں جانتا(32:18)۔ **56**۔ اٰمِنِيْنَ: اطمینان سے یا بے فکری سے۔ **57**۔" پہلی موت یعنی دنیا میں جو اُخروی زندگی سے پہلے آچکی۔ اس کے بعد جنت میں موت نہ آئے گی اور روحانی زندگی کا مزہ اٹھاتے رہیں گے (ii)"۔ **58**۔ یعنی نجات اللہ کے فضل سے ہو گی۔ **59**۔ يَسَّرْنٰهُ: یعنی قرآن کو اللہ نے آسان کیا اُس پر عمل کرنا۔ **60**۔" منتظر رہ انجام (فیصلے) کا (ii)" پس تو انتظار کر فیصلہ کا دن جلد ہی آجائے گا۔ چنانچہ جنگ بدر میں واضح طور پر فیصلہ کر دیا گیا اور پھر مکہ میں فتح مبین بھی ہو گئی۔

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ١

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

حٰمٓ ٢ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ٣ اِنَّ

حا-میم - اُتارنا اس کتاب کا طرف سے اللہ عزت والے حکمت والے کے ہے یقیناً

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ٤ وَفِيْ خَلْقِكُمْ

آسمانوں اور زمین میں البتہ نشانات ہیں ماننے والوں کے لیے اور پیدائش میں تمہاری

وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ٥ وَاخْتِلَافِ

اوران میں جو پھیلائے ہیں جاندار نشانات ہیں ان لوگوں کیلئے جو یقین رکھتے ہیں اور آگے پیچھے آنے میں

الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا

رات اور دن کے اوراس میں جو اُتارا ہے اللہ نے آسمان سے رزق پھر زندہ کیا

بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ

اس سے زمین کو بعد موت کے اس کے اور چلانے میں ہواؤں کے نشانات ہیں ان لوگوں کے لیے

يَّعْقِلُوْنَ ٦ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ

جو عقل کرتے ہیں یہ نشان ہیں اللہ کے ہم پڑھتے ہیں انہیں تجھ پر ساتھ حق کے پس کس

حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ٧ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ

بات پر بعد اللہ اور آیتوں کی اسکے وہ ایمان لائیں گے ہلاکت ہے ہر جھوٹ باندھنے والے

اَثِيْمٍ ٨ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا

گنہگار کیلئے سنتا ہے آیات اللہ کی کہ پڑھی جاتی ہیں اس پر پھر اَڑ جاتا ہے تکبر کرتا ہوا

كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ٩ وَاِذَا عَلِمَ

گویا کہ نہیں سنی تھیں اس نے وہ پس خبر دے اُسے عذاب دردناک کی اور جب معلوم کرتا ہے

45۔سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃ(مکی)

4۔ اٰیٰتٍ: نشانیاں خدا کی توحید کو ثابت کرنے والیں ۔ دیکھیں (2:165)۔آیات 3تا6تک میں سب آیات بیان کی گئی ہیں۔ 5۔وَفِیْ خَلْقِکُمْ اور تمہاری پیدائش میں بھی خدا کی واحدانیت کو ثابت کرنے والی نشانیاں ہیں جن سے تم کو یقین آجائے ۔ (یُوْقِنُوْنَ)۔ 6۔ یہاں رزق سے مراد رزق کا سامان یعنی بارش ہے جیسا کہ بعد کے فقرہ سے عیاں ہے۔ مِنَ السَّمَآءِ: یعنی بادل سے بارش آتی ہے تو زمین میں زندگی یعنی روئیدگی ہوتی ہے۔ ہواؤں کے پھرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہوائیں کبھی کسی طرف سے چلتی ہیں اور کبھی کسی اور طرف سے۔ یَّعْقِلُوْنَ: جو سمجھنے کی (قابلیت) رکھتے ہیں۔ یہ دنیوی زندگی کے قیام کا انتظام ہے۔ اسی طرح آخرت کی روحانی زندگی پانے کیلئے بھی خدا تعالیٰ نے روحانی بارش کا انتظام کر رکھا ہے۔ جس طرح مردہ زمین پانی سے زندہ ہوتی ہے ۔ اسی طرح روحانی طور پر مردہ دل لوگوں کو آخرت کی روحانی زندگی بخشنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایمانی بارش کا سلسلہ رکھا ہے۔ یعنی بواسطہ نبوت عابد و معبود کا تعلق قائم کرتا ہے۔اور مردہ دل روحانی بارش سے روحانی زندگی پاتے ہیں۔ اُن کا انجام بھی بخیر ہوتا ہے یعنی جنت میں داخلہ مل جاتا ہے۔ 7۔ بَعْدَ اللّٰهِ: اللہ کے بعد یعنی اللہ کو چھوڑ کر اور اس کی آیات کا انکار کر کے (ورنہ اللہ کا کوئی بعد نہیں ہے)۔"O کتاب اللہ کو بلا شرط اور حدیث کو شرطی طور پر حجت شرعی قرار دیوے "(یعنی جو حدیث صریحاً قرآن کے خلاف ہو وہ رد کر دینے کے قابل ہے۔ ناقل)۔ 9۔ یُصِرُّ: اصرار کرتا ہے۔ اڑا رہتا ہے (اپنے کفر کی ضد پر)۔

مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
آیات میں سے ہماری کچھ بناتا ہے انہیں ہنسی یہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے لیے عذاب ہے
مُّهِيْنٌ ۝١٠ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا
ذلیل کرنیوالا پیچھے ان کے جہنم ہے اور نہیں کام آئے گا انہیں جو کمایا انہوں نے
شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
کچھ بھی اور نہ وہ جنہیں بنایا انہوں نے سوائے اللہ کے دوست اور ان کے لیے عذاب ہے
عَظِيْمٌ ۝١١ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ
بڑا یہ ہدایت ہے اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا آیات کا اپنے رب کی ان کے لیے
عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝١٢ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ ع ۱۲ ۱۷
عذاب ہے سخت دردناک اللہ وہ ہے جس نے مسخر کیا تمہارے لیے سمندر کو
لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ
تاکہ چلیں کشتیاں اس میں ساتھ حکم کے اسکے اور تاکہ چاہو تم فضل اس کا اور تاکہ تم
تَشْكُرُوْنَ ۝١٣ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
شکر کرو اور اس نے مسخر کیا تمہارے لیے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
جَمِيْعًا مِّنْهُ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝١٤ قُلْ
سب کا سب ہی اپنی طرف سے یقیناً اس میں البتہ نشان ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور وفکر کرتے ہیں تو کہدے
لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ
ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ معاف کردیں ان لوگوں کو جو نہیں امید رکھتے دنوں کی اللہ کے
لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٥ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
تاکہ جزا دے وہ ہر قوم کو اس کی جو تھے وہ عمل کرتے جس نے عمل کئے اچھے
فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝١٦
تو اپنے نفس کے لیے اور جس نے بدی کی تو اسی پر ہے پھر طرف اپنے رب کی تم لوٹائے جاؤ گے
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ
اور یقیناً یقیناً دی تھی ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکم اور نبوت

10۔عَلِمَ: اس کو علم ہوتا ہے۔ **11**۔نہ ہی وہ کام آئیں گے جن کو انہوں نے خدا کی بجائے اپنا معبود بنا رکھا تھا۔**12**۔رِجْزٍ: ناپاکی (بتوں کی پرستش کی وجہ سے)۔**13**۔یہاں فضل سے مراد مال تجارت ہے جسے کشتیوں کے ذریعے سمندروں میں سفر کر کے دوسرے علاقوں میں لے جا کر اس سے نفع کماتے ہیں۔ نیز سمندروں سے موتی وغیرہ حاصل کر کے اور سمندری جانوروں (مچھلی وغیرہ) کا شکار کر کے تجارت کرتے اور نفع کماتے ہیں۔ان سب نعماء پر اللہ کا بہت شکر ادا کرنا چاہیئے۔ **14**۔یعنی زمین وآسمان کی سب چیزیں انسان کے فائدہ کے لئے بنائی ہیں (2:165)۔ مِنْهُ: اُس (خدا) کی طرف سے۔ **15**۔بخش دیں ان لوگوں کے ظلم وستم کو جو اللہ کے عذاب کے دنوں کی امید نہیں رکھتے (یعنی عذاب کے منکر ہیں)۔ خود بدلہ نہ لیں بلکہ اللہ پر فیصلہ چھوڑ دیں۔ بدلہ لینے کیلئے خدا کی طرف سے عذابوں کے دن آئیں گے جن سے مخالفین کی تباہی اور مؤمنوں کی سرفرازی ہوتی ہے۔ مگر اُن لوگوں (کفار) کو اس بات کا خوف اور یقین نہیں ہے۔ لِيَجْزِيَ: تاکہ وہ خود اس قوم کو سزا دے۔ جیسے نوحؑ، لوطؑ، عاد، ثمود اور فرعون کی قوموں پر عذاب لائے گئے۔ اور اُن کے مقابل انبیاء کی جماعتیں ہمیشہ غالب آئیں اور انعامات خداوندی کی وارث بنیں۔ (14:6) یہ اَيَّامَ اللّٰهِ ہیں۔**16**۔فَلِنَفْسِهٖ: اُسی کی جان کو (فائدہ پہنچے گا)۔ فَعَلَيْهَا: تو (اس کا نقصان) اُسی پر پڑے گا۔ یعنی بدی کا بدلہ نہ لو بلکہ معاف کر دو۔ اللہ اُن سے نپٹ لے گا۔ اور تمہیں بہتر اجر عطاء کرے گا۔ "پھر اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔" وہ نیکوں کو بہترین جزاء اور بدوں کو سزا دے گا۔ **17**۔حُكْم: حکومت جیسے فرمایا اُذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا (5:21) بنی اسرائیل میں تشریعی اور غیر تشریعی انبیاء آتے رہے اور اُن کو بادشاہت بھی عطاء ہوئی۔ "فضیلت دی تھی ہم نے انہیں تمام دنیا پر" یعنی اُس زمانہ اور اُس خطہ کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی نہ کہ ہمیشہ کے لئے اور سب قوموں پر۔ کتاب یعنی شریعت دی موسیٰؑ کو۔ اس کے بعد غیر تشریعی انبیاء آتے رہے (5:47) جن میں سے عیسیٰؑ آخری نبی تھے۔

وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَ
اور رزق دیا تھا ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے اور فضیلت دی تھی ہم نے انہیں تمام دنیا پر اور
اٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
دیئے تھے ہم نے انہیں دلائل اس امر (یعنی دین) کے، پس نہ اختلاف کیا انہوں نے مگر بعد اس کے کہ
مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ
آیا ان کے پاس علم سرکشی کی وجہ سے آپس میں یقیناً رب تیرا فیصلہ کریگا درمیان انکے
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ
بروز قیامت اس میں کہ تھے وہ جس میں اختلاف کرتے پھر کیا ہم نے
عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ
تجھے کشادہ راہ پر اس امر (یعنی اسلام) کی پس پیروی کر واس کی اور مت پیروی کیجیو خواہشات کی
الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ
ان لوگوں کی جو نہیں علم رکھتے یقیناً وہ ہرگز نہیں کام آئیں گے تجھے مقابلہ میں اللہ کے
شَيْـًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ
کچھ بھی اور یقیناً ظالم بعض ان کے دوست ہیں بعض کے اور اللہ
وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ
دوست ہے متقیوں کا یہ بصیرت پیدا کرنیوالی باتیں ہیں لوگوں کیلئے اور ہدایت اور رحمت
لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ
ان لوگوں کیلئے جو یقین رکھتے ہیں کیا خیال کیا ان لوگوں نے جو کرتے ہیں برائیاں
اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَاۗءً
کہ ہم کردیں گے انہیں مانند ان لوگوں کی جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل کئے نیک برابر ہے
مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ
زندگی ان کی اور موت ان کی برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں اور پیدا کئے اللہ نے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ
آسمان اور زمین ساتھ حق کے اور تاکہ بدلہ میں دیا جائے ہر نفس کو اس کا جو کمایا انہوں نے

ع ۲ ۱۸

18۔ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ: قواعد شریعت۔یعنی تورات کی شریعت دی جس میں آنحضرتؐ کی آمد کے بارے میں پیشگوئیاں ہیں ۔ جَآءَهُمُ الْعِلْمُ: یعنی ان کے پاس علم قرآن آگیا۔انہوں نے اختلاف کیا جب ان کے پاس (قرآن کا) علم آیا۔یہودی اور عیسائی آنے والے نبی کے بارے میں پیشگوئیوں کو مانتے تھے۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ نبی غیر بنی اسرائیلی ہوگا۔یعنی آنحضرتؐ۔اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ قیامت کو کرے گا۔ 19۔ "ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ: ترجمہ: اور ہم نے تجھ کو شریعت کے ایک طریقہ (اسلام) پر مقرر کیا ہے (جو حق تک پہنچاتا ہے)۔"یعنی اسلام کی شریعت قرآن پر۔ فَاتَّبِعْهَا: پس پیروی کر اس راہ (شریعت) کی یعنی قرآن کی۔ یہودی شریعت تورات میں برائی کا بدلہ لینا ضروری تھا۔ جبکہ مسیحؑ نے انجیل کے مطابق معاف کر دینے کی تعلیم دی ہے۔ مگر قرآنی شریعت نے کہا ہے کہ اگر معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہو تو معاف کر دو اور اگر معاف کرنے سے مزید خرابی پیدا ہوتی ہو بجائے اصلاح کے تو بدی کی سزا ملنی چاہیئے (ii) مفہوم"۔ یہ اسلامی تعلیم موسوی اور عیسوی طریقہ سے مختلف ہے۔"اور نہ پیروی کر ان لوگوں کی خواہشات کی جو علم نہیں رکھتے۔" لَا يَعْلَمُوْنَ: کفار مکہ اور ان کے ساتھی یہود وغیرہ کی مراد ہے۔20۔ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ: یہ ظالم جاہل لوگ تیرے کسی کام نہ آئیں گے۔ ظالم لوگ ظالموں کی مدد کرتے ہیں جبکہ اللہ متقیوں کا ساتھ دیتا ہے (ii)۔ 21۔ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ: هٰذَا سے مراد قرآن مجید ہے جس میں احکام دین اور انسانی ضروریات و حاجات کی مکمل تعلیم ہے۔ یہ دنیا میں ہدایت کا راستہ بتاتا ہے اور آخرت میں رحمت الٰہی کا موجب ہے۔ 22۔ کیا یہ کفار مکہ خیال کرتے ہیں کہ دنیوی زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی اُن سے مؤمنوں جیسا یکساں معاملہ کیا جائے گا۔ یعنی مؤمنوں کا جینا اور مرنا کافروں کے جینے اور مرنے جیسا ہو جائے اور کوئی جزا سزا کا فرق نہ ہو اور مؤمنوں کی طرح وہ نجات پا جائیں۔ کافر تو دنیا اور آخرت میں نامرادی کا منہ دیکھیں گے مگر مؤمنوں کو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اپنی نعماء سے نوازے گا۔ کافروں کا ان کے مرنے کے بعد کوئی ذکر خیر کرنے والا نہ ہوگا۔ مگر مؤمنوں کو ہمیشہ عزت سے یاد کیا جاتا رہے گا۔ 23۔ تاکہ جزا یا سزا دی جائے ہر نفس کو اس کی جو اس نے کمایا۔ یعنی پوچھا جائے گا کہ اللہ کی نعماء کا استعمال کیسے کیا تھا۔ اُن پر ظلم نہ کیا جائے گا یعنی جزاء اور سزا دینے میں انصاف ہوگا۔

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ
اور وہ نہ ظلم کئے جائیں گے کیا پھر دیکھا تُونے اُسے جس نے بنالیا اپنا معبود اپنی خواہش کو اور

اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ
گمراہ ٹھہرایا اُسے اللہ نے دیکھ بھال کر اور مہر کردی کان پراس کے اور دل پراس کے اور ڈال دیا

عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا
آنکھ پراس کی پردہ پس کون ہدایت دیگا اُسے. بعد اللہ کے کیا پھر نہیں

تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ
نصیحت پکڑتے تم اور کہا انہوں نے نہیں یہ مگر زندگی ہماری ورلی ہم مرتے ہیں

وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ
اور جیتے ہیں اور نہیں ہلاک کرتا ہمیں مگر زمانہ اور نہیں ان کے لیے اس کا کوئی

عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٢٥﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
علم نہیں وہ مگر گمان کرتے ہیں اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر آیات ہماری

بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ
کھلی کھلی نہیں ہوتی دلیل ان کی مگر یہ کہ کہتے ہیں لاؤ باپ دادوں کو ہمارے اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ
ہو تم سچے تو کہدے اللہ زندہ کرتا ہے تم کو پھر مارے گا تمہیں پھر

يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
جمع کرتا رہے گا تم کو تا روز قیامت نہیں کوئی شک اس میں ولیکن اکثر لوگ

ع ٥ ١٩ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ
نہیں جانتے اور اللہ کیلئے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور جس دن قائم ہوگی

السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ
قیامت اس روز ناکام رہ جائیں گے جھوٹے اور تو دیکھے گا ہر امت کو

جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا
گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہر اُمت پکاری جائے گی طرف اپنے نامۂ اعمال کی، آج تم بدلہ دیئے جاؤ گے اسکا جو

24۔ اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا (یہ بھی شرک ہے) یعنی معبود کی تعیین اس کی عقل و عرفان نے نہیں بلکہ اس کی ہوا و ہوس نے کی۔ جہاں اپنا مطلب پورا ہوتا دیکھا اسی کو اپنا معبود بنالیا۔ قرآنی ہدایت کی اتباع کی بجائے اپنی خواہش نفس کے مطابق عمل کیا۔ اپنا مطلب پورا کر لیا اور احکام الٰہی کی پروانہ کی۔ سو اللہ نے عَلٰی عِلْمٍ اپنے کامل علم کی بنا پر اسے گمراہ قرار دیا ہے کیونکہ وہ انسان کے دلی خیالات اور حالات کو خوب جانتا ہے۔ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ اللہ کو چھوڑ کر یا اللہ کی بجائے (اللہ کا بعد کوئی نہیں ہوتا)۔ کانوں، دلوں پر مہر اور آنکھوں پر پردے اُن کے اپنے کردہ بد اعمالیوں کی وجہ سے پڑ گئے۔ 25۔ الدَّهْرُ: زمانہ (یعنی مدت حیات) ہی ہمیں اپنے اثر سے ہلاک کرتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ دہر کو برا مت کہو کیونکہ دہر کو بھی اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔ مطلب یہ کہ جُوں جُوں زمانہ گزرتا جاتا ہے موت قریب ہوتی جاتی ہے۔ 26۔ کفار کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد اگر ہم کو پھر زندہ کیا جائے گا تو ہمارے باپ دادوں کو زندہ کر کے لے آؤ تو مان لیں گے۔ اپنے حق میں وہ یہی دلیل پیش کیا کرتے تھے۔ 27۔ "يُحْيِيْكُمْ: تمہیں زندگی بخشتا ہے۔ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ: قیامت کے دن تک۔ وہی مارنے کے بعد روحوں کو قیامت کے دن تک زندہ رکھتا چلا جائے گا۔ لیکن چونکہ یہ باتیں نظروں سے اوجھل ہوتی ہیں اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے (ii)"۔ 28۔ "مُبْطِلُوْنَ: حق کو باطل قرار دینے والے (ح)"۔ 29۔ "جَاثِيَةً: گھٹنوں کے بل گری ہوئی یعنی مصیبت کبریٰ میں پھنسی ہوئی۔ تُدْعٰى اِلٰى كِتٰبِهَا: اپنے نامہ اعمال کی طرف یا ان کی اپنی شریعت کے مطابق ہر امت کا جزاء سزا کیلئے حساب کتاب ہوگا"۔

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٢٩ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا
تھے تم عمل کرتے یہ کتاب ہماری بولتی ہے تم پر سچ یقیناً
كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٣٠ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ہم تھے لکھتے جو تھے تم عمل کرتے پس وہ لوگ جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ
اور انہوں نے عمل کیے نیک پس داخل کرے گا انہیں رب ان کا اپنی رحمت میں یہ
هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ٣١ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ
ہی کامیابی ہے کھلی کھلی اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کیا پھر نہ تھیں
اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ٣٢
آیات میری پڑھی جاتی تم پر پس تکبر کیا تم نے اور تھے تم لوگ مجرم
وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا
اور جب کہا جاتا تھا کہ وعدہ اللہ کا سچا ہے اور قیامت ایسی ہے کہ نہیں کوئی شک اس میں
قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا
کہتے تھے تم کہ نہیں ہم جانتے کہ کیا ہے قیامت نہیں گمان کرتے ہم مگر گمان تھوڑا سا اور نہیں
نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ٣٣ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ
ہم ہرگز یقین کرنے والے اور ظاہر ہو جائیں گی ان کیلئے برائیاں اس کی جو کیا تھا انہوں نے اور
حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ٣٤ وَقِيْلَ الْيَوْمَ
گھیرے گا انہیں (عذاب) کہ تھے وہ جس پر ہنسی کرتے اور کہا جائے گا کہ آج
نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ
ہم بھول جائیں گے تمہیں جیسا کہ بھول گئے تم ملنا اپنے دن اس کا اور ٹھکانا تمہارا
النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ٣٥ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ
آگ ہے اور نہیں تمہارے لیے کوئی مددگار یہ اس لیے ہے کہ تم نے بنا لیا
اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ
آیات کو اللہ کی ہنسی اور دھوکا دیا تم کو زندگی ورلی نے پس آج

30۔ "كِتٰبُنَا: ہماری کتاب جس میں تمہارے اعمال نامے لکھے ہوئے ہیں (ii)"۔ نیز دیکھیں (39:70)(18:50)۔ "یقیناً ہم لکھتے تھے جو اعمال تم کرتے تھے"۔ یعنی ہمارے علم کے علاوہ فرشتے بھی ہمارے حکم سے تمہاری باتوں اور کاموں کو لکھ کر محفوظ رکھتے تھے ۔ اب ہماری کتاب تمہارے متعلق بولتی یعنی دلالت کرتی ہے یا وضاحت کرتی ہے۔ **32**۔ "(ان کو کہا جائے گا): الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کے الفاظ جہاں کہیں قرآن میں آتے ہیں اس سے وہ کفار مراد ہوتے ہیں جو حق کو دیکھتے ہوئے پھر آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور سمجھتے بوجھتے ہوئے ضدی معاند بن جاتے ہیں (ح)"۔ **33**۔ "اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا: یعنی یونہی تھوڑا سا گمان یا واہمہ ہوتا تھا (ii)"۔ **34**۔ جس سے ہنسی کرتے تھے یعنی عذاب نے اُن کو آلیا۔ **35**۔ يَوْمِكُمْ هٰذَا: یہ (تمہاری سزا کا) دن۔ ہم بھول جائیں گے تم کو جیسا کہ تم بھول گئے تھے اس دن کے ملنے کو۔ مطلب یہ کہ ہم تمہاری پرواہ نہیں کریں گے جیسا کہ تم نے اس موعود عذاب کے دن کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ اللہ کا بھلانا دھتکارنا، مہربانی نہ کرنا ہے۔ اور یہ نتیجہ ہے ان کے نسیان کا۔

لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

نہیں وہ نکالے جائیں گے اس سے اور نہ وہ عذر قبول کئے جائیں گے پس اللہ ہی کی ہیں سب تعریفیں

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ

جو رب ہے آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا رب ہے تمام دنیا کا اور اسی کی

الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٧﴾

ہے بڑائی آسمانوں اور زمین میں ، اور وہ غالب حکمت والا ہے

ع ۱۹

36۔ دنیوی زندگی نے تمہیں دھوکہ دیا۔ یعنی دنیا میں مسلمان اور کافر دونوں کو اللہ کھانا پینا اور حاجات زندگی دیتا ہے تو آخرت میں بھی ایسا ہی ہوگا کہ برابر کا سلوک ہوگا مگر ایسا نہیں ہوا۔ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا: نہ نکالے جائیں گے اس (آگ) سے۔ وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ: "اور نہ ہی انکا کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔" انہیں عتبہ یعنی چوکھٹ تک بھی نہ آنے دیا جائے گا۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

حٰمٓ ﴿٢﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٣﴾

حا - میم - اُتارنا اس کتاب کا طرف سے اللہ غالب حکمت والے کی ہے

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ

نہیں پیدا کئے ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ درمیان ہے ان دونوں کے مگر ساتھ حق کے اور

اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿٤﴾

ساتھ میعاد مقررہ کے اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اس سے جس سے وہ ڈرائے جاتے ہیں منہ پھیرنے والے ہیں

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا

تو کہدے بتاؤ تو سہی جنہیں تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے دکھاؤ مجھے کیا

خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ

پیدا کیا انہوں نے زمین سے یا کیا انکے لیے شراکت ہے آسمانوں میں لاؤ میرے پاس

بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ

کوئی کتاب پہلے کی اس سے یا کچھ منقول علم سے اگر ہو تم

صٰدِقِيْنَ ﴿٥﴾ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ

سچے اور کون زیادہ گمراہ ہے اس سے جو بلاتا ہے سوائے اللہ کے اسے جو

لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ

نہیں جواب دیتا اُسے تا روز قیامت اور وہ دعا سے ان کی

غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاۗءً وَّكَانُوْا

بے خبر ہیں اور جب اکٹھے کئے جائیں گے لوگ ہونگے وہ (معبودان باطلہ) انکے دشمن اور ہوں گے

الجزء ٢٦

46-سُوْرَةُ الْاَحْقَاف (مکی)

4-بِالْحَقِّ: مصلحت حقہ سے یعنی تاانسان اللہ کی صفات اپنا کر اس کا عبد بنے۔ عَمَّآ اُنْذِرُوْا: جس سے ڈرائے جاتے ہیں۔ یعنی قیامت، احیاء موتیٰ، جزاء سزا سے۔ اَجَلٍ مُّسَمًّى: مقررہ میعاد سے یہ مراد ہے کہ زمین وآسمان کا جیسے آغاز ہے ایسے ہی ایک انجام کا وقت ہے جب سب کچھ فنا ہو جائے گا۔ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو باقی رہے گی۔(14:49)اور(55:27-28)۔**5**-اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ: میرے پاس کوئی کتاب لاؤ۔ صرف الہامی کتاب کی کوئی دلیل تصدیق کر سکتی ہے کہ معبودان باطلہ بھی خدائی میں شریک ہیں کہ نہیں۔ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ: علم کی نقل یعنی کوئی علمی دلیل لاؤ غیر اللہ کو پکارنے کے متعلق جن کو تم خود گھڑ کر بنا لیتے ہو۔ (25:4) جو نہ خود پیدا کر سکتے ہیں نہ ان کو زمین وآسمان میں کسی چیز پر کوئی اختیار ہے۔ جبکہ اللہ نے تمام کائنات کو پیدا کیا ہے۔ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ: کیا ان کی کوئی شراکت ہے آسمانوں (کے بنانے) میں۔ اگر ہے تو کوئی علمی دلیل یا گزشتہ کتابوں سے کوئی حوالہ دکھاؤ۔ **6**- اَضَلُّ: زیادہ گمراہ ہے۔ جبکہ اللہ دعاؤں کو سنتا اور دکھوں کو دور کرتا ہے(2:187) مگر وہ (معبودان باطلہ) ان کی دعاؤں سے بے خبر ہیں (25:4)۔ **7**- "اور حشر کے دن وہ (معبودان باطلہ جن کا ذکر آیت 6 میں ہے) پوجنے والوں کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کے پوجنے کے منکر ہو جائیں گے (ii)"۔

بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۶﴾ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
عبادت سے ان کی منکر اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر آیات ہماری کھلی کھلی
قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۗ ﴿۸﴾
کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا متعلق حق کے جب آیا انکے پاس کہ یہ جادو ہے کھلا کھلا
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۗ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ
کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے افتراء کرلیا ہے اُسے تو کہدے اگر افتراء کیا ہے میں نے اسے تو نہیں تم اختیار رکھتے
لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۗ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۗ كَفٰى
میرے لیے مقابل میں اللہ کے کچھ بھی وہ خوب جانتا ہے اس (کام) کو کہ تم شروع ہوتے ہو جس میں کافی ہے
بِهٖ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۗ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹﴾
وہ گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے
قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ
تو کہدے نہیں ہوں میں نیا رسول اور نہیں جانتا میں کیا کیا جائیگا ساتھ میرے
وَلَا بِكُمْ ۗ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ
اور نہ ساتھ تمہارے نہیں پیروی کرتا میں مگر اس کی جو وحی کی جاتی ہے طرف میری اور نہیں میں مگر ڈرانے والا
مُّبِيْنٌ ﴿۱۰﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ
کھلا کھلا تو کہدے بتاؤ تو سہی اگر ہو یہ پاس سے اللہ کے اور انکار کیا تم نے
بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ
اس کا اور گواہی دی ایک شاہد نے بنی اسرائیل میں سے اپنے مثیل کی پس وہ ایمان لایا
ع ۱ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾ وَقَالَ
اور تکبر کیا تم نے یقیناً اللہ نہیں ہدایت دیتا لوگوں ظالموں کو اور کہا ان
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ
لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا متعلق ان لوگوں کے جو ایمان لائے کہ اگر ہوتا یہ بہتر تو نہ سبقت وہ لیجاتے ہم سے
اِلَيْهِ ۗ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ
طرف اسکی اور جب کہ نہیں ہدایت پائی انہوں نے اس کی تو ضرور وہ کہیں گے یہ جھوٹ ہے

8۔کھلا جادو ہے کہ ہم مر کر پھر زندہ کئے جائیں گے۔ 9۔اِفْتَرٰىهُ: یعنی قرآن کو جھوٹ موٹ کر کے بنالیا ہے۔ فرمایا تم اللہ کے مقابل میرے لئے کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ یعنی اگر میں نے افتراء باندھا ہے تو تم خدا کی طرف سے مجھ پر سزا کو روک نہیں سکتے۔ (دیکھیں 48-45-69:45)۔ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ: بیہودہ باتوں میں لگے ہوئے ہو۔ اللہ غفور الرحیم ہے۔ توبہ کرو تو بخشے جاؤ گے۔ "Oالہام کے ساتھ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت بھی چاہیئے مگر مفتری جلد ہلاک ہوجاتا ہے"۔ 10۔" بِدْعًا: نیا، انوکھا، نرالا۔ فرمایا میں کوئی نرالا رسول نہیں ہوں کہ مجھ سے پہلے کوئی رسول نہ آیا ہوا ہو۔ منہاج نبوت تو پہلے سے قائم ہو چکا ہے اسی پر مجھے بھی پرکھ لو (ح)"۔ یعنی میں عالم الغیب نہیں ہوں۔ صرف اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتا ہوں اور لوگوں تک پہنچاتا ہوں۔ منکروں کے لئے نذیر اور مؤمنوں کے لئے بشیر کر کے بھیجا گیا ہوں۔ مَآ اَدْرِيْ کہہ کر آنحضرتؐ نے اپنے عالم الغیب نہ ہونے کا اقرار کیا ہے۔ 11۔ استثناء 18:15-19 میں آنحضرتؐ کے ظہور کے بارے میں موسیٰؑ کی پیشگوئی درج ہے کہ موسیٰؑ کی مانند ایک نبی کا آنا مقدر ہے جو مثیل موسیٰؑ ہوگا۔ (نیز دیکھیں سورۃ المزمل 73:16 جس میں فرمایا کہ ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا)۔ مکہ میں کوئی یہودی عالم آیا تھا۔ کفار نے اس سے پوچھا تو اس نے جواب میں کہا کہ تورات کے بموجب اس ملک میں ایک مثیل موسیٰ نبی کا آنا مقدر ہے۔ اسی طرح "یسعیا (21:12-17) میں آنحضرتؐ کے متعلق پیشگوئی بیان ہوئی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ اسے اپنے وطن سے ہجرت کرنی پڑے گی اور اپنے مخالفوں سے جنگ بھی کرنی پڑے گی جس میں وہ کامیاب ہوگا اور اس کے دشمن ذلیل ہوں گے (ii)"۔ شَاهِدٌ سے مراد حضرت موسیٰؑ خود بھی ہو سکتے ہیں جنہوں نے اپنے مثیل نبی کے آنے کی پیشگوئی کی اور اس پیشگوئی پر ایمان رکھتا تھا مگر تم (اے اہل مکہ) جس کے زمانے میں وہ نبی آیا تکبر سے کام لے رہے ہو۔ نیز شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ سے مراد یہودی عالم عبداللہ بن سلامؓ بھی ہو سکتے ہیں جو اپنے ساتھیوں سمیت اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ انہوں نے گواہی دی کہ آنحضرتؐ مثیل موسیٰؑ ہیں اور قرآن مثیل تورات ہے۔ اے کفار مکہ وہ تو ایمان لے آئے مگر تم نے ماننے سے انکار کر دیا۔ "اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا" کا مطلب ہے کہ اُن کو اسلام کے خلاف اُن کے بد ارادوں میں کامیاب نہ کرے گا۔ 12۔" لَوْ كَانَ خَيْرًا: یعنی اگر قرآن کوئی فی الواقع چیز ہوتی تو ہم اسے پہلے اختیار کرتے اور یہ غریب کمزور بے حیثیت لوگ (مسلمان) ہم سے پہلے اسے قبول کرنے والے نہ ہوتے۔ کیونکہ ہم (مکہ کے کفار) سمجھ اور طاقت والے ہیں (ح)"۔ اور وہ یہ کہہ کر ایمان نہ لائے کہ یہ تو پرانا جھوٹ (جادو) کا طریق ہے۔ لوگ ہمیشہ سے یہی کہتے چلے آئے ہیں۔

قَدِيْمٌ ﴿۱۲﴾ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا
قدیمی اور پہلے اس کے کتاب ہے موسیٰ کی امام اور رحمت اور یہ

كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ
کتاب ہے تصدیق کرنے والی زبان عربی میں تاکہ ڈرائے وہ ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا

وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ
اور بشارت ہے نیکی کرنیوالوں کے لیے یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر

اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۴﴾ اُولٰٓئِكَ
جمے رہے نہیں خوف ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے یہ لوگ

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾
جنت والے ہیں رہ پڑنے والے ہیں اس میں بدلہ میں اس کے جو تھے وہ عمل کرتے

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ
اور حکم دیا ہم نے انسان کو متعلق ماں باپ کے اس کے نیکی کرنے کا حمل میں رکھا اسے ماں نے اسکی

كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ
تکلیف سے اور جنا اسے تکلیف سے اور حمل اس کا اور دُودھ چھڑانا اسکا تیس مہینے ہے

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ
یہاں تک کہ جب وہ پہنچا اپنی جوانی کو اور پہنچا چالیس سال کو کہا اے رب میرے

اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى
توفیق دے مجھے کہ شکر کروں تیری نعمت کا وہ جو کی تونے مجھ پر اور

وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ
ماں باپ پر میرے اور یہ کہ عمل کروں میں نیک پسند کرے تو جنہیں اور درست کر میرے لیے

ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶﴾
اولاد میری یقیناً میں نے رجوع کیا طرف تیری اور یقیناً میں مسلمانوں میں سے ہوں

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ
یہ لوگ وہ ہیں کہ ہم قبول کرتے ہیں ان سے اچھے جو عمل کیے انہوں نے اور

13۔ مِنۡ قَبۡلِهٖ: ہٖ سے مراد قرآن مجید ہے۔ یعنی قرآن سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب رحمت تھی۔ مُّصَدِّقٌ: قرآن تصدیق کرتا ہے یعنی سچا ثابت کرتا ہے تورات کی پیشگوئیوں کو جو آنحضرتؐ کی بعثت کے متعلق ہیں (حوالہ آیت 11)۔ لِّسَانًا عَرَبِيًّا: عربی زبان یعنی بنو اسماعیل کی زبان جو بنو اسحاق کے بھائیوں میں سے ہیں۔ اس سے مثیل موسیٰؑ والی پیشگوئی پوری ہوئی کہ مثیل موسیٰؑ تیرے بھائیوں میں سے ہوگا۔ اللہ محسنین کے ساتھ ہے (29:70)۔ اللہ محسنین سے محبت کرتا ہے (2:196)۔ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔ (2:195)۔ **14**۔ اسۡتَقَامُوۡا: استقامت دکھائی۔ یعنی خدا کے اوامر اور نواہی پر عمل کرتے رہے انہیں گزشتہ کوتاہیوں کا غم اور آئندہ کی سزا کا خوف نہ رہے گا۔ **16**۔ "بَلَغَ اَشُدَّهٗ سے مراد بلوغت جسمانی ہے یعنی نوجوانی کی عمر اور بَلَغَ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً سے مراد بلوغت روحانی ہے جو چالیس سال میں ہوتی ہے اور یہی وہ عمر ہوتی ہے جس کے بعد انبیاء کی بعثت ہوتی ہے (ح)" نیز دیکھیں۔ بَلَغَ اَشُدَّهٗ (آیت 6:153 اور آیت 18:83 آیت 46:16 اور آیت 12:23) یعنی بلوغت جسمانی اور بَلَغَ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً بلوغت روحانی۔ "وَ الۡوَالِدٰتُ يُرۡضِعۡنَ اَوۡلَادَهُنَّ حَوۡلَيۡنِ كَامِلَيۡنِ (2:234) ترجمہ مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ اسی طرح دوسری جگہ فرمایا وَّ فِصٰلُهٗ فِيۡ عَامَيۡنِ (31:15) یعنی دو سال تک دودھ پلائیں۔ مگر یہاں آیت 46:16 میں حمل اور دودھ پلانے کا کل عرصہ اڑھائی سال بتایا گیا ہے (30 مہینے)۔ اس حساب سے مدت حمل چھ (6) مہینے رہ جاتی ہے بجائے نو (9) مہینے کے۔ اور اگر مدت حمل نو (9) مہینے رکھیں تو دودھ پلانے کا عرصہ 21 مہینے رہ جاتا ہے نہ کہ دو سال (24 ماہ) اس کا جواب یہ ہے کہ بعض بچے مدت مقررہ سے پہلے ہی پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ کمزور ہوتے ہیں تو ان کے دودھ پلانے کا عرصہ لمبا کر دیا جائے تاکہ وہ مضبوط ہو جائیں یعنی ان کو دو سال تک پلایا جائے۔ اور جو 9 مہینوں کے حمل کو پورا کر کے پیدا ہوں تو ان کا دودھ پلانے کا عرصہ 21 مہینے ہوگا یعنی پھر اس کے بعد دودھ چھڑا دیا جائے (ii)"۔ خلاصہ یہ کہ اگر عرصہ حمل 9 مہینے ہو اور بچہ تندرست ہو تو 21 مہینے دودھ پلایا جائے (9+21=30 مہینے)۔ اور اگر عرصہ حمل چھ (6) مہینے ہو اور بچہ کمزور ہو تو 24 مہینے دودھ پلایا جائے: (6+24=30 مہینے)۔

نَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ
درگذر کرتے ہیں بدیوں سے انکی (وہ ہونگے) جنت والوں میں سے وعدہ سچا ہے
الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ
جو تھے وہ وعدہ کئے جاتے اور جس نے کہا اپنے ماں باپ کے لیے
اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ
افسوس ہے تم دونوں کیلئے کیا تم ڈراتے ہو مجھے کہ میں نکالا جاؤں گا حالانکہ یقیناً گذر چکی ہیں قومیں
مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ
پہلے میرے اور وہ دونوں فریاد کرتے ہیں اللہ سے افسوس ہے تجھ پر ایمان لے آ یقیناً وعدہ
اللّٰهِ حَقٌّ ښ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸﴾
اللہ کا سچا ہے تو وہ کہتا ہے کہ نہیں یہ مگر کہانیاں پہلوں کی
اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ
یہ لوگ وہ ہیں کہ ثابت ہو چکی ہے ان پر بات ان قوموں میں کہ یقیناً جو گذر چکی
مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۹﴾
ہیں پہلے ان سے جنوں اور انسانوں میں سے یقیناً وہ تھے نقصان اُٹھانیوالے
وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَ
اور ہر ایک کیلئے درجے ہیں اس سے جو عمل کئے انہوں نے اور تاکہ پورے پورے دے وہ انہیں اعمال انکے اور
هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي
وہ نہیں ظلم کئے جائیں گے اور جس دن پیش کئے جائیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا
النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَ
آگ پر (انہیں کہا جائیگا) لے گئے تم اپنی اچھی چیزیں اپنی زندگی ورلی میں اور
اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ
فائدہ اُٹھا چکے ہو تم ان سے پس آج تم بدلہ دیئے جاؤ گے عذاب ذلت کا
بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ
بسبب اس کے کہ تھے تم تکبر کرتے زمین میں ناحق اور اسی لیے کہ تھے تم

17۔اس سچے وعدہ کے مطابق جو ان سے کیا جاتا رہا ہے۔ 18۔ کیا تم مجھے ڈراتے ہو کہ میں نکالا جاؤں گا۔ یعنی مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر قبر سے نکالا جاؤں گا۔ حالانکہ یقیناً گزر چکی ہیں کئی قومیں میرے پہلے۔ یعنی اتنی گزشتہ امتیں مر کھپ گئیں وہ تو زندہ نہ ہوئیں میں کیسے زندہ ہو کر نکل آؤں گا۔ یہ حال ہے اس کافر کا جس کے والدین مسلمان ہو گئے تھے اور وہ اپنے بیٹے کو ایمان لانے کا سمجھاتے ہیں مگر وہ نہیں سمجھتا۔ 19۔ "ثابت ہو گئی ہے جن پر بات "یعنی وعدہ عذاب کے مستحق ٹھہرائے جانے کا فیصلہ ثبت ہو چکا ہے۔ 20۔ فلاح پانے والے جنتی ہیں جن کے اپنے اپنے اعمال کے مطابق مختلف درجات ہیں۔ اسی طرح دوزخیوں کے بھی درجے ہیں۔ اور منافقوں کے بارے میں آتا ہے کہ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (4:146) منافقین دوزخ کی آگ کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے۔ تم پر ظلم نہیں ہو گا یعنی سزا جرم کے مطابق ہو گی۔ زیادہ نہ ہو گی۔ 21۔ (انہیں کہا جائے گا کہ) دنیا کی زندگی میں تم سب انعامات ختم کر چکے اور اُن سے لطف اندوز ہو چکے۔ یعنی تم نے دنیوی لذات اور عیش و عشرت کو اپنا معبود بنا رکھا تھا۔ تمہارا بدلہ تم کو دنیا ہی میں مل چکا ہے اور چونکہ تم نے دنیا میں حق کی نافرمانی کرنے کی ٹھان رکھی تھی اور ساتھ اس کے تکبرانہ رویہ اختیار کر رکھا تھا اس لئے اب تمہیں اس کا بدلہ ذلت آمیز عذاب کی صورت میں دیا جائے گا۔

٢ ع ٢

تَفْسُقُوْنَ ﴿٢١﴾ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ

نافرمانی کرتے اور یاد کرو بھائی کو عاد کے جبکہ اس نے ڈرایا اپنی قوم کو ٹیلوں میں

وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا

اور یقیناً گذر چکے تھے ڈرانے والے آگے اس کے اور پیچھے اس کے یہ کہ نہ

تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٢٢﴾

عبادت کرو سوائے اللہ کے یقیناً میں ڈرتا ہوں تم پر عذاب سے دن بڑے کے

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

انہوں نے کہا کیا آیا تو ہمارے پاس تاکہ پھیر دے تو ہمیں معبودوں سے ہمارے پس لا تو ہمارے پاس جس کا تو وعدہ کرتا ہے

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَ

ہم سے اگر ہے تو سچوں میں سے اس نے کہا سوائے اس کے نہیں کہ علم پاس ہے اللہ کے اور

اُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٤﴾

میں پہنچاتا ہوں تم کو وہ کہ بھیجا گیا ہوں ساتھ اس کے ولیکن میں دیکھتا ہوں تم کو ایک قوم جہالت کرتے ہو

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا

جب دیکھا انہوں نے اسے بادل سامنے آنے والا وادیوں کے ان کے کہا انہوں نے یہ

عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا

بادل برسنے والا ہے ہم پر (نہیں) بلکہ یہ وہ ہے کہ جلدی کرتے تھے تم جس کی ہوا ہے اس میں

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا

عذاب ہے دردناک ہلاک کرتی تھی ہر چیز کو حکم سے اپنے رب کے پس ہوگئے وہ کہ نہیں

يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٦﴾

دیکھے جاتے تھے مگر گھر ان کے اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں لوگوں مجرموں کو

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّ

اور یقیناً یقیناً قدرت دی تھی ہم نے ان کو اس میں کہ نہیں قدرت دی تھی ہم نے تم کو اس میں اور بنائے تھے ہم نے انکے لیے کان اور

اَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ

آنکھیں اور دل پس نہ کام آئے ان کے کان انکے اورنہ آنکھیں ان کی

22۔ "عاد قوم کے بھائی یعنی حضرت ہودؑ۔ حضرموت میں ہودؑ کا مزار ہے۔ حِقف (مفرد) تھل یا ریت کا ٹیلہ۔ اَحْقَاف (جمع) ریت کے ٹیلے۔ عاد قوم کا وطن یمن میں عمان اور حضرموت کے درمیان واقع ہے۔ پہلے یہ علاقہ سرسبز ہوا کرتا تھا۔ سات رات اور آٹھ دن تک سخت تیز و تند آندھی چلتی رہی اور یہ قوم ریت کے ٹیلوں میں دب کر ہلاک ہوگئی۔ اس علاقہ کو ربع الخالی کہتے ہیں۔ (نیز دیکھیں 69:7-9) آگے بھی اور پیچھے بھی یعنی سب اطراف میں۔ بڑے دن کے عذاب سے مطلب عذاب کی چھوٹی گھڑی بھی لمبی معلوم ہوتی ہے۔ عذاب کے دن کو یوم عظیم کہا کیونکہ عذاب کا دن ختم ہوتا نظر نہیں آتا (ii)"۔ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ : (یہ کہتے ہوئے کہ) نہ عبادت کرو سوائے اللہ کی۔ 23۔ اُفِكَ: رخ پھیرا گیا۔ مُؤْتَفِكَةَ: اُلٹی ہوئی (بستیاں)۔ يُؤْفَكُوْنَ: اُلٹے پھیرے جاتے ہیں۔ لِتَاْفِكَنَا: تاکہ تو ہمیں برگشتہ کر دے۔ ہٹا دے۔ رخ پھیر دے ہمارے معبودوں سے۔ 24۔ "اللہ کے پاس علم ہے "کہ عذاب کب آئے گا۔ "تم (قوم) جہالت کرتے ہو "یعنی تم جہالت کی وجہ سے عذاب کو جلد طلب کرتے ہو۔ یعنی لاعلمی اور ضد کی وجہ سے ایسا کہتے ہو۔ 25۔ رَاَوْهُ: انہوں نے اسے دیکھا یعنی عذاب آتے دیکھا۔ رِيْحٌ: آندھی۔ حضرت ہود نے کہا: نہیں بلکہ یہ وہ چیز ہے جس کی طلب میں تم جلدی کرتے تھے (کہ عذاب جلد آئے)۔ 26۔ ریت کے عذاب آنے کی وجہ سے صرف ان کے گھر ہی نظر آتے تھے (سب لوگ ریت کے تودوں میں دب گئے)۔ فَاَصْبَحُوْا: پس وہ ایسے تباہ ہوئے کہ۔۔۔ریت میں دب گئے۔ نوٹ: اَلرِّيَاحُ (جمع ہے) یعنی رحمت کی ہوائیں۔ رِيْحٌ (مفرد) ہوا۔ جب مفرد ہو تو اس کا مطلب عذاب کی آندھی ہے۔

وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ
اور نہ دل ان کے کچھ بھی جبکہ تھے وہ انکار کرتے آیات کا اللہ کی اور
حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ٢٧ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا
گھیر لیا ان کو اس نے کہ تھے جس پر وہ ہنسی کرتے اور یقیناً یقیناً ہلاک کیا ہم نے انہیں جو
حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ٢٨
اردگرد ہیں تمہارے بستیاں اور پھیر پھیر کر لائے تھے آیات تاکہ وہ رجوع کریں
فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا
پس کیوں نہ مدد کی ان کی انہوں نے جن کو ٹھہرایا تھا انہوں نے سوائے اللہ کے قرب حاصل کرنیکے
اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا
لیے معبود بلکہ وہ گم ہوگئے ان سے اور یہ ہے جھوٹ ان کا اور جیسے ہیں وہ
يَفْتَرُوْنَ ٢٩ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ
افتراء کرتے اور جب پھیری ہم نے طرف تیری ایک جماعت جنوں کی جو سنتے تھے
الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا
قرآن پس جب وہ حاضر ہوئے اسکے پاس کہا انہوں نے چپ رہو پس جب ختم ہوا پھر گئے وہ
اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ٣٠ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا
طرف اپنی قوم کی ڈراتے ہوئے کہا انہوں نے اے قوم میری یقیناً ہم نے سنی ایک کتاب
اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى
جو اتاری گئی بعد موسیٰ کے تصدیق کرنیوالی اسکی جو پہلے ہے اسکے اور ہدایت کرتی ہے طرف
الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ٣١ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ
حق کی اور طرف راہ سیدھی کی اے قوم ہماری قبول کرو بلانے والے کو اللہ کے
وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
اور ایمان لاؤ اس پر وہ بخش دیگا تمہارے لیے گناہ تمہارے اور پناہ دے گا تمہیں عذاب
اَلِيْمٍ ٣٢ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ
دردناک سے اور جو نہ قبول کرے گا بلاتے والے کو اللہ کے تو نہیں وہ ہرگز عاجز کرنیوالا زمین میں

27۔ مَکَّنّٰھُمْ: ہم نے انہیں تمکنت بخشی تھی۔ ان کو کان آنکھیں اور دل دیئے یعنی دنیوی کاموں میں عقلمند تھے۔ مگر دین کے معاملہ میں انہوں نے عقل سے کام نہیں لیا۔ "جس کے متعلق وہ ہنسی کرتے تھے۔" یعنی ہنستے تھے کہ عذاب آئے گا۔ (کفار مکہ مخاطب ہیں)۔ 28۔ مَا حَوْلَکُمْ: یعنی بستیاں جو تمہارے گرد ہیں جیسے عاد، ثمود اور سبا کی قومیں جو عرب کے اطراف میں تھیں۔ اور صدوم اور جمورہ کی بستیاں جن کی سرکشیوں کی وجہ سے وہ تباہ کر دی گئیں۔ تو اے مکہ والو تم استہزاء کر کے کیسے بچ سکتے ہو۔ صَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ: "ہم پھیر پھیر کر آیات لائے" چونکہ مختلف لوگ مختلف طبائع کے مالک ہوتے ہیں لہٰذا یاددہانی کیلئے ہم بار بار اور پھیر پھیر کر آیات لاتے رہے تا حق کی طرف رجوع کر سکیں۔ 29۔ قُرْبَانًا: جنہیں تقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتے ہوئے معبودان (باطلہ) بنایا تھا وہ ان کے کام نہ آئے۔ مگر معبود حقیقی (اللہ تعالیٰ) مؤمنوں کو کامیابی عطاء فرمائیگا۔ 30۔ جِنَّ النَّاسِ سے مراد مُعَظِّمُھُمْ ہے یعنی جن کا لفظ انسانوں میں سے معظم اور بڑے لوگوں پر بولا جاتا ہے (اقرب)۔ "یہ واقعہ نصیبین واقع عراق کے یہودیوں کے ایک وفد کے متعلق ہے جو آنحضرتؐ کی خبر پا کر مشرکین مکہ سے چوری چھپے حضورؐ سے ملنے آیا تھا (فتح البیان جلد 8 صفحہ 355)(ii)"۔ حضورؐ کو ان کی آمد کے متعلق پہلے سے خبر ہو چکی تھی (ابن مسعودؓ) آنحضرتؐ مکہ کے باہر رات کے وقت انہیں ملنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ ان یہودیوں نے موسیٰؑ کا حوالہ دیا ہے (آیت 31) کہ استثناء 18:18 کے مطابق مثیل موسیٰؑ کا نبی بن کر آنا مقدر ہے۔ آنحضرتؐ سے انہوں نے قرآن سنا۔ گفتگو کی اور ایمان لے آئے اور پھر فَلَمَّا قُضِیَ: جب تلاوت قرآن ہو چکی اور تبلیغ مکمل ہوئی تو واپس اپنی قوم میں جا کر اسلام کی تبلیغ کی۔ وہ سب اسلام پر ایمان لے آئے۔ 31۔ تصدیق کرنے والی ہے تورات کی پیشگوئیوں کی سچائی کی کہ مثیل موسیٰؑ نبی آئے گا (استثناء 18:18)۔

وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۳
اور نہیں اس کے لیے سوائے اسکے دوست یہ لوگ گمراہی کھلی میں ہیں
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ
کیا نہیں دیکھا انہوں نے کہ اللہ جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین اور نہ
يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّـحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓي اِنَّهٗ
تھکا پیدا کرنے سے ان کے قادر ہے اس پر کہ زندہ کرے مُردوں کو کیوں نہیں یقیناً وہ
عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۳۴ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي
ہر بات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے اور جس دن پیش کئے جائیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا آگ پر
النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ
(انہیں کہا جائیگا) کیا نہیں ہے۔ یہ حق وہ کہیں گے ہاں کیوں نہیں قسم ہے رب کی ہمارے، فرمائے گا
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۳۵ فَاصْبِرْ كَمَا
پس چکھو عذاب اس لیے کہ تھے تم کفر کرتے پس تو صبر کر جیسا کہ
صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ
صبر کیا پختہ ارادہ والے رسولوں نے اور نہ جلدی کر ان کے لیے گویا کہ وہ
يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً
جس دن وہ دیکھیں گے جس کا وہ وعدہ کیے جاتے ہیں کہ نہیں ٹھہرے وہ مگر ایک گھڑی
مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۳۶ ع ۴
دن کی پہنچانا ہے پس نہیں ہلاک کئے جائیں گے سوائے لوگوں نافرمانوں کے

33۔ بِمُعۡجِزٍ فِي الۡاَرۡضِ: وہ زمین میں کہیں بھی جا کر خدا کو عاجز نہیں کر سکتا۔ نہ ہی کوئی اس کی آکر مدد کر سکتا ہے۔ 34۔ وَ لَمۡ يَعۡيَ: اور (اللہ) نہ تھکا۔ قرآن نے بائبل کے بیان کی تغلیط کی ہے کہ خدا نے چھ دنوں میں زمین و آسمان بنا کر ساتویں دن آرام کیا (گویا خدا تھک گیا تھا) اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ: یقیناً وہ (خدا) ہر چاہی گئی بات پر یا ہر امر پر قادر ہے۔ 35۔ کافروں سے آخرت میں پوچھا جائے گا "کیا یہ حق نہیں ہے۔" یعنی جہنم کی آگ جس سے ڈرائے گئے تھے دیکھ نہیں رہے؟ 36۔ فَاصۡبِرۡ: پس تُو صبر کر (کافروں کی ایذارسانی پر) (تمام انبیاء اولوالعزم تھے اور صابر تھے۔) اور جلدی نہ کر اُن کیلئے (عذاب کی)۔ يَوۡمَ یعنی قیامت کے دن۔ بَلٰغٌ: تبلیغ کئے جاؤ۔ نصیحت پہنچادی گئی ہے۔ یعنی قرآن کا پیغام پہنچایا جاچکا ہے۔ لَمۡ يَلۡبَثُوۡٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنۡ نَّهَارٍ: "نہیں ٹھہرے وہ مگر ایک گھڑی" دنیا میں نہیں رہے تھے مگر ساعت بھر ہی۔ یعنی جب دنیا میں تھے تو کہتے تھے کہ اب تو دیر ہو گئی ہے عذاب جلدی کیوں نہیں آتا۔ مگر عذاب آنے پر معلوم ہو گا کہ عذاب بہت شتاب آگیا ہے۔ اور آخرت میں کہیں گے کہ دنیا میں ہم کوئی گھڑی بھر ہی رہے تھے۔ یوں بھی آرام کا زمانہ جلد تر گزر جاتا ہے۔ مگر دکھ اور مصیبت کی گھڑیاں لمبی اور مشکل معلوم ہوتی ہیں۔

47۔سُوۡرَۃُ مُحَمَّد (مدنی)

2۔اللہ نے اُن کے اعمال ضائع کر دیئے: یعنی دشمنانِ اسلام کے اسلام کے بارے میں بد ارادے یعنی حق کو دبانے اور باطل کی سر بلندی کیلیئے کئے گئے مذموم منصوبوں کو کامیاب نہ ہونے دے گا بلکہ ان کو برباد کر دے گا۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا۔ 3۔ایمان لانے کی وجہ سے برائیاں ختم ہوئیں اور نیکیاں لازم ہوئیں۔ مگر انکار کرنے والوں کی برائیاں قائم رہیں اور نیکیاں مفقود۔ اَصۡلَحَ بَالَهُمۡ: ان کی حالت کی اصلاح کر دی یعنی ان کو معاصی سے بچا کر نیکی اور خیر کی راہ پر ڈال دیا۔ 4۔ذالک: یہ (اس وجہ سے ایسا ہوا کہ ۔۔۔)۔

سُوۡرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝١

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

اَلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعۡمَالَهُمۡ ۝٢

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور روکا راہ سے اللہ کی ضائع کر دیئے اس نے اعمال ان کے

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے انہوں نے نیک اور وہ ایمان لائے اس پر جو اُتارا گیا

مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ۙ كَفَّرَ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَ

محمدؐ پر اور وہ حق ہے طرف سے انکے رب کی۔ اس نے دُور کیں ان سے بُرائیاں اور

اَصۡلَحَ بَالَهُمۡ ۝٣ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الۡبَاطِلَ

اصلاح کی حالت کی ان کی یہ اس سبب ہے کہ وہ لوگ جو کافر ہوئے پیروی کی انہوں نے باطل کی

وَاَنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الۡحَقَّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ؕ كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ

اور یہ کہ وہ لوگ جو ایمان لائے انہوں نے پیروی کی حق کی طرف سے اپنے رب کی، اسی طرح بیان کرتا ہے

اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمۡثَالَهُمۡ ۝٤ فَاِذَا لَقِيۡتُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَضَرۡبَ

اللہ لوگوں کے لیے حالتیں ان کی پس جب مٹھ بھیڑ ہو تمہاری ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا تو مارنا ہے

الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثۡخَنۡتُمُوۡهُمۡ فَشُدُّوا الۡوَثَاقَ ۙ

گردنیں یہاں تک کہ جب زور توڑ دو تم ان کا تو مضبوط کرو قید

معانقة فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعۡدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الۡحَرۡبُ اَوۡزَارَهَا ۛ ۚ

پھر خواہ احسان کرو بعد میں اور خواہ فدیہ لے لو یہاں تک کہ ڈال دے جنگ ہتھیار اپنے

ذٰلِكَ ۛ ؕ وَلَوۡ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانۡتَصَرَ مِنۡهُمۡ وَلٰكِنۡ لِّيَبۡلُوَا۟

بات یہ ہے اور اگر چاہے اللہ البتہ بدلہ لے ان سے ولیکن تاکہ آزمائے

بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ
بعض کو تمہارے بذریعہ بعض کے اور وہ لوگ جو قتل کئے گئے راہ میں اللہ کی پس ہرگز نہیں
يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ٥ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ٦ وَ
وہ ضائع کرے گا اعمال ان کے ضرور وہ ہدایت دیگا انہیں اور سنوارے گا حال ان کا اور
يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ٧ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا
داخل کریگا انہیں جنت میں کہ اس نے تعریف کردی جسکی ان کیلئے اے لوگو جو ایمان لائے ہو
اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ٨ وَ
اگر مدد کرو تم اللہ کی وہ مدد فرمائے گا تمہاری اور ثابت کرے گا قدم تمہارے اور
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ٩ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا پس ہلاکت ہے ان کیلئے اور ضائع کریگا اعمال انکے یہ اس لیے کہ انہوں نے
كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ١٠ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا
ناپسند کیا اُسے جو اُتارا اللہ نے پس حبط کر دیئے اعمال ان کے کیا پس نہیں چلتے پھرتے
فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
زمین میں کہ وہ دیکھتے کیسا ہوا انجام ان لوگوں کا جو پہلے تھے ان سے
دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ١١ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ
ہلاک کیا اللہ نے ان کو اور کافروں کے لیے حالتیں ہیں ویسی ہی یہ اس لیے ہے کہ اللہ
مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ١٢ اِنَّ ع ١٢ ٥
کارساز ہے ان لوگوں کا جو ایمان لائے اور یہ کہ کافر ایسے ہیں کہ نہیں کارساز ان کے لیے بیشک
اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ
اللہ داخل کرتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل کئے نیک باغات میں کہ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ
بہتی ہیں نیچے جن کے نہریں اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا فائدہ اُٹھاتے ہیں اور
يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ١٣ وَكَاَيِّنْ
کھاتے ہیں جس طرح کھاتے ہیں چارپائے اور آگ ٹھکانا ہے ان کے لیے اور کتنی ہی

5۔ لَقِيْتُمُ: (پس جب تمہاری کفار سے جنگ میں) مُٹھ بھیڑ ہو جائے تو ضَرْبَ الرِّقَابِ: ان کی گردنوں پر وار کرو (یعنی اچھی طرح قتل کردو) حتیٰ کہ جب تم اَثْخَنْتُمُوْهُمْ: ان کا خوب خون بہالو اور اپنا دباؤ بٹھالو (ان کو چور کردو) تو مضبوطی سے ان کو قید کے بندھن سے باندھ لو۔ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ: مطلب ان کی جان کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ "یہ آیت لوگوں کو جبراً مسلمان بنانے کی بشدت رد کرتی ہے کیونکہ اس میں جنگی قیدیوں کو ایمان نہ لانے کی صورت میں بھی آزاد کرنے کا حکم ہے خواہ فدیہ نہ بھی دیں تب بھی کہا گیا ہے کہ ان کو آزاد کردو (iv)۔ تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا: جنگ اپنے بوجھ (اوزار)" ڈال دے یعنی جنگی ہتھیاروں کے بوجھ ڈال دے اور جنگ بندی ہو جائے۔ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ: یعنی اللہ خود ہی بدلہ لے۔ قیدیوں پر احسان کر کے (یعنی بغیر فدیہ لئے) یا فدیہ لے کر ان کو آزاد کردو۔ ذٰلِكَ: یہ (حکم ہے)۔ وَلٰكِنْ: لیکن (وہ چاہتا ہے کہ) آزمائے تم میں سے بعض کو بعض سے۔ 6۔ لفظ ہدایت کا مطلب ہے راستہ دکھانا۔ اس پر چلانا اور منزل مقصود تک پہنچانا۔ اس آیت میں سَيَهْدِيْهِمْ (انہیں ہدایت دے گا) کا معنٰی ہے منزل مقصود تک پہنچانا یعنی ان کو جنت میں داخل کردے گا۔ اسی طرح کافروں کے بارے میں فرمایا: فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ (37:24) یعنی ان دوزخیوں کو ان کی منزل مقصود (یعنی جہنم) پر پہنچاؤ۔ اسی طرح فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ یعنی کفار اپنے اسلام کے خلاف بد ارادوں میں اپنی منزل کو نہ پہنچ سکیں گے۔ یعنی وہ اپنی سازشوں میں کامیاب نہ ہوں گے۔ 7۔ عَرَّفَهَا لَهُمْ: اس نے بتا رکھی ہے انہیں (پہلے سے ہی دنیا میں یعنی قرآن میں) جنت کے بارے میں تفصیل۔ 8۔ اللہ کی مدد کرو یعنی اسکے دین کی ورنہ وہ خود غنی ہے اور صمد ہے کسی کا محتاج نہیں (ii) (دیکھیں 22:41)۔ 9۔ تَعْسًا: ٹھوکر۔ ہلاکت۔ افسوس۔ پاؤں اکھڑنا۔ گرپڑنا۔ اللہ نے ان کے اعمال ضائع کردیئے یعنی وہ دنیا اور آخرت میں نامراد رہے۔ 10۔ "جو اللہ نے اتارا" یعنی قرآن کریم۔ مطلب انہوں نے قرآن اور ایمان کو ناپسند کیا۔ اس لئے ان کے اچھے اعمال بھی عدم ایمان کی وجہ سے ضائع ہوگئے۔ 11۔ "اور کافروں کے متعلق بھی ایسی ہی مثالیں ہیں" "یعنی جس طرح پہلے لوگوں کو قسم قسم کے عذاب اور طرح طرح کی سزائیں دی گئی تھیں کافروں کو بھی ایسی ہی سزائیں دی جائیں گی (ح)"۔ 12۔ "مَوْلٰی: کارساز۔ مہربان۔ آقا"۔ 13۔ "مؤمن بھی کھاتا اور پیتا ہے اور کافر بھی۔ لیکن مؤمن اور کافر کے کھانے اور پینے میں یہ فرق ہے کہ مؤمن بہ نیت اللہ کے احکام پر عمل کرنے کیلئے یہ کام کرتا ہے۔ اور کافر چارپایوں کی طرح اپنی نفسانی خواہشات کیلئے اور اپنی غرض زندگی کیلئے کھاتا پیتا ہے (ح)"۔

مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ

بستیاں جوکہ زیادہ سخت تھیں قوت میں بستی تیری سے جس نے نکالا تجھے

اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ

ہلاک کردیا ہم نے انہیں پس نہیں کوئی مددگار ان کے لیے کیا پس جو ہے دلیل پر طرف سے

رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾

اپنے رب کی مانند اس شخص کے ہے کہ مزین کیا گیا جسکے لیے برا عمل اس کا اور پیروی کی انہوں نے اپنی خواہشات کی

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ

کیفیت اس جنت کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے متقیوں سے یہ ہے کہ اس میں نہریں ہیں پانی

غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ

نہ ٹھہرنے والے کی اور نہریں ہیں دودھ کی کہ نہیں بدلتا مزا اس کا اور

اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ

نہریں ہیں شراب کی مزہ دینے والی پینے والوں کے لیے اور نہریں ہیں شہد

مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ

صاف کی اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے میوے ہونگے اور بخشش ہوگی طرف سے انکے رب کی

كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ

(کیا وہ) مانند ہے اسکے جو رہ پڑنے والا ہے آگ میں اور وہ پلائے جائیں گے پانی گرم پس وہ ٹکڑے ٹکڑے کردیگا

اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا

انتڑیاں ان کی اور بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ جو کان رکھتے ہیں طرف تیری یہاں تک کہ جب باہر نکلتے ہیں

مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫

پاس سے تیرے کہتے ہیں ان لوگوں کو جو دیئے گئے علم کیا کہا تھا اس نے ابھی

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾

یہ وہ لوگ ہیں کہ مہر کردی اللہ نے دلوں پر ان کے اور پیروی کی انہوں نے اپنی خواہشات کی

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾

اور وہ لوگ جنہوں نے ہدایت پائی اس نے زیادہ کردیا انکو ہدایت میں اور دی ان کو پرہیزگاری ان کی

16۔"اس آیت میں چار قسم کی نہروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ایک پانی کی جس سے زندگی ہے (دیکھیں 21:31 پانی زندگی بخش ہے)۔ دوسری دودھ کی جس سے قوت ملتی ہے۔ تیسری شراب کی جس سے لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے (دیکھیں 48-37:47 اور 20-56:19)۔ چوتھی شہد کی جو شفاء ہے ۔ (دیکھیں 16:70)۔ اور یہی چار چیزیں انسانی راحت کے نقشہ کو مکمل کرتی ہیں۔ بعض صوفیا نے پانی سے زندگی۔ دودھ سے علم۔ شراب سے صہبائے معرفت اور شہد سے امراض روحانی سے شفاء کا مفہوم اخذ کیا ہے (ح)" کَمَنۡ: کیا وہ (جنہوں نے یہ نعمتیں پائیں) اُن کی طرح ہو سکتے ہیں جو آگ میں ڈالے گئے ہیں؟ یہ جنت کی مثال دی ہے ورنہ جنت کا کوئی تصور ہی نہیں ہو سکتا (بخاری 59:8) وَ مَغۡفِرَةٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ: جنتیوں کی مغفرت کے معنٰی یہ ہیں کہ وہ اللہ کی حفاظت میں ہوں گے۔ کیونکہ معافی تو جنت میں داخل ہونے سے پہلے ہی ہو چکی ہو گی۔ کَمَنۡ هُوَ: کیا جنتی اور جہنمی ایک جیسے ہو سکتے ہیں؟ **17**۔ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا: کیا کہا تھا اس نے ابھی۔ اس فقرہ کے دو مطلب ہیں "کیا خوب" یا "کیا واہیات"۔ منافق لوگ مسلمانوں سے ملتے تو خوشامد سے کہتے کہ رسول نے کیا خوب فرمایا ہے۔ اور اگر کفار یا منافقوں سے ملتے تو کہتے رسول نے کیا ناسمجھی کی بات کی ہے۔ **18**۔"یہاں نیکی کا فلسفہ بتایا کہ کس طرح ایک نیکی دوسری نیکی کے پیدا کرنے کا موجب ہو جاتی ہے (ح)"۔ اللہ نے ان کے تقویٰ کی انہیں جزاء خیر عطا فرمائی۔ نیز یہ بھی معنٰی ہیں کہ انہوں نے آنحضرتؐ کے کلام سے نیک اثر پایا اور تقویٰ پا کر اس میں ترقی کی۔ یعنی متقی بنایا اور تقویٰ کی جزاء خیر عطا فرمائی۔ وَّاٰتٰىهُمۡ تَقۡوٰىهُمۡ۔

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ
پس نہیں وہ انتظار کرتے مگر قیامت کا یہ کہ آئے ان کے پاس اچانک پس یقیناً آگئی ہیں
اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۹﴾ فَاعْلَمْ
نشانیاں اس کی پس کیونکر ہوگی ان کے لیے جب آجائے گی وہ (قیامت) انکے پاس نصیحت انکی پس جان لے
اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ
کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بخشش مانگ اپنے گناہ کے لیے اور مومن مردوں اور
الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۲۰﴾ وَيَقُوْلُ
مومن عورتوں کے لیے اور اللہ جانتا ہے لوٹنے کی جگہ تمہاری اور ٹھکانا تمہارا اور کہتے ہیں
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ
وہ لوگ جو ایمان لائے کیوں نہیں اُتاری گئی کوئی سورت پس جب اتاری جائے گی کوئی سورت
مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
محکم اور ذکر کیا جائیگا اس میں لڑائی کا تو دیکھے گا ان لوگوں کو کہ دلوں میں جن کے
مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ
بیماری ہے دیکھتے ہیں وہ طرف تیری دیکھنا بے ہوش کا موت سے
فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۱﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا عَزَمَ
پس لائق تھا ان کیلئے فرمانبرداری اور بات مناسب پس جب پختہ ہوجائے
الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۲﴾ فَهَلْ
بات تو اگر سچ بولیں اللہ سے تو ہو بہتر ان کے لیے پس کیا
عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا
قریب ہو تم کہ اگر حاکم بنو تم کہ فساد کرو زمین میں اور توڑ دو
اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۳﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ
رشتوں کو یہ وہ لوگ ہیں کہ لعنت کی ان پر اللہ نے پس بہرہ کردیا ان کو اور
اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۴﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰي قُلُوْبٍ
اندھا کردیا آنکھوں کو ان کی کیا پس نہیں تدبر کرتے وہ قرآن میں یا کیا دلوں پر

19۔ سَاعَة۔ ایک آخرت میں آئے گی اور دنیا میں سَّاعَةَ سے مراد کفار کی تباہی کی ساعت بھی ہے جس کی علامات شروع ہو چکی ہیں یعنی اسلام کی ترقی ہو رہی ہے اور کفار کو ناکامیابیوں کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے اور ان کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے ۔ فَاَنّٰى: پس جب یہ قیامت (سَاعَة) آجائے گی تو انہیں نصیحت کیا فائدہ دے گی۔ **20**۔ "O اِلٰه کے معنٰی ہیں ایسا محبوب اور معشوق جس کی پرستش کی جائے۔ جو توحید بدوں محبت کے ہو وہ ناقص اور ادھوری ہے۔ خدا کو ہر بات میں مقدم رکھا جائے اور اس کے اوامر اور نواہی پر عمل ہو۔ حقوق العباد ادا ہوں"۔ "O نبیوں کے استغفار کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کا ہاتھ ان پر رہے ۔۔۔ جو خدا کی پناہ نہیں چاہتا وہ مغرور و متکبر ہے۔ استغفار کے اصل معنٰی تو یہ ہیں کہ خواہش کرنا کہ مجھ سے کوئی گناہ نہ ہو۔ یعنی میں معصوم رہوں۔ اور دوسرے معنے جو اس سے نیچے درجے پر ہیں کہ میرے گناہ کے بدنتائج جو مجھے ملنے ہیں اُن سے محفوظ رہوں۔ استغفار یہ بھی ہے کہ دعا کرنا کہ بشریت کی کمزوری ظاہر ہو کر نقصان نہ پہنچائے "۔ "ذنب سے مراد آپ کا کیا ہوا گناہ نہیں ہے بلکہ آپؐ کے متعلق کیا ہوا عرب قبائل یا کفار کا گناہ ہے کہ ان کے بدنتائج سے محفوظ رکھ (ii)"۔ "اللہ جانتا ہے تمہاری لوٹنے کی جگہ کو اور تمہارا ٹھکانا بھی "یعنی اللہ تمہارے سفری ٹھکانوں کو بھی خوب جانتا ہے جو مسلمانوں کے خلاف دیگر قبائل سے ساز باز کیلئے کرتے ہو۔ اور تمہارے مستقل ٹھکانوں کو بھی جہاں مسلمانوں کے خلاف منصوبہ بندیاں کرتے ہو۔ یعنی تمہارے چلنے پھرنے یا گھروں میں رہنے کی تمام حالتوں سے خدا واقف ہے۔ اور اسی کے مطابق تمہارا مؤاخذہ کرے گا۔ یہ سورۃ ہجرت کے بعد مگر جنگ بدر سے پہلے اتری تھی۔ **21**۔ "کیوں نہیں اتاری گئی کوئی سورۃ "یعنی سورۃ جس میں کافروں سے جنگ کرنے کا حکم ہو۔ یعنی جہاد کا۔ " نَظَرَ الْمَغْشِيِّ یعنی ایسی غشی جو موت کے قریب آتی ہے جس میں آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں (4:78)(ii)۔ " فَاَوْلٰى لَهُمْ: ان کے لئے بہتر تھا کہ (خدا کے حکم کو مانتے۔) یا ان پر ہلاکت ہو۔ **22**۔ طَاعَةٌ: اطاعت در معروف ان کیلئے بہتر ہے۔۔۔ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ: اگر وہ اپنا عہد اللہ کو سچ کر دکھائیں تو ان کیلئے اچھا ہو۔ عَزَمَ الْاَمْرُ: جب بات پختہ ہو جائے یعنی جب جنگ وقوع میں آجائے تو اگر وہ اپنا قول (جنگ کرنے یا چاہنے کے متعلق) سچا کر دکھائیں تو ان کے لئے بہتر ہو گا۔ لیکن اگر وہ فساد برپا کریں تو ایسے بہرے اندھوں پر اللہ کی لعنت پڑے گی۔ **23**۔ "اِنْ تَوَلَّيْتُمْ: (اگر تم پیٹھ پھیر لو)۔ اے منافقو کیا تم دیکھتے نہیں کہ اسلامی جنگیں فساد پیدا نہیں کرتیں بلکہ اگر یہ جنگیں نہ کی جائیں اور مظلوموں کی حفاظت نہ کی جائے تو ملک میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ اگر جہاد کرنے سے تم پیٹھ پھیر لوگے تو اس صورت میں ملک میں فساد برپا ہو جائے گا اور تم اپنے رشتے ناطوں کو توڑنے، لوٹ مار کرنے اور ایک دوسرے کی گردنیں مارنی شروع کر دوگے۔ کفار مکہ کے مظالم سے تنگ آکر بعض مؤمن چاہتے تھے کہ جہاد کا حکم ملے تو وہ بدلہ لیں۔ مگر جب حکم ملا تو بعض کمزور ایمان والے اور منافق گھبرانے لگ گئے۔ یہ آیت ان کو مخاطب کر کے کہی گئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جنگ کے نتیجہ میں ہماری کفار سے رشتہ داریاں ختم ہو جائیں گی۔ (ii) خلاصہ "۔ **24**۔ پس ان کو بہرہ کر دیا اور (ان کی) آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ "اندھا بہرہ کر دیا یعنی ان کو قبول حق سے محروم کر دیا کیونکہ وہ سننا اور دیکھنا ہی نہیں چاہتے تھے (ح)"۔ **25**۔ "ان کو قفل خدا نے نہیں لگائے بلکہ ان کی بداعمالیوں سے ان کے دلوں پر قفل لگے ہیں (ii)"۔

أَقْفَالُهَا ۝٢٤ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ

قفل ہیں انکے یقیناً وہ لوگ جو پھر گئے اپنی پیٹھوں پر بعد

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ

اسکے کہ ظاہر ہوگئی ان کے لیے ہدایت شیطان نے دھوکہ دیاہے انہیں اور ڈھیل دلائی

لَهُمْ ۝٢٥ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ

ان کیلئے یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے کہا ان لوگوں کو جنہوں نے ناپسند کیا اُسے جو اُتارا اللہ نے

سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ۝٢٦

ضرور ہم اطاعت کرینگے تمہاری بعض باتوں میں اور اللہ جانتا ہے سرگوشی کو ان کی

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَ

پس کیا حال ہوگا جب وفات دیں گے انہیں فرشتے ماریں گے چہروں پر ان کے اور

أَدْبَارَهُمْ ۝٢٧ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَ

پیٹھوں پر ان کی یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے پیروی کی اس کی جس نے ناراض کردیا اللہ کو اور

كَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝٢٨ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ

انہوں نے ناپسند کی رضامندی اس کی پس اس نے ضائع کردیئے اعمال انکے کیا گمان کیا ان لوگوں نے کہ

فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ۝٢٩ وَلَوْ

دلوں میں جن کے بیماری ہے کہ ہرگز نہیں نکالے گا اللہ کینوں کو ان کے اور اگر

نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ

ہم چاہیں تو دکھا دیں ہم تجھے وہ لوگ پس ضرور پہچان لے تو انہیں علامت سے ان کی اور ضرور ضرور تو پہچان لے گا

فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۝٣٠ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

انہیں طرز میں بات کی اور اللہ جانتا ہے کام تمہارے اور ضرور ضرور آزمائش کرینگے ہم تم کو

حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ ۙ وَنَبْلُوَا

یہانتک کہ ظاہر کردیں ہم جہاد کرنیوالوں کو تم میں سے اور صبر کرنے والوں کو اور ہم آزمائش کرینگے

أَخْبَارَكُمْ ۝٣١ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ

حالات تمہارے یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور روکا راہ سے اللہ کی

26۔ شیطان (منافقین سے) کہتا ہے کہ یہود مدینہ کو کہو کہ اگر تم مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ کروگے تو ان کے ساتھ تم بھی پس جاؤ گے۔ مگر کفار کے ساتھ مل کر رہو گے تو تمہارے جان ومال اور اولاد ہر طرح سے محفوظ رہیں گے۔اور مسلمانوں کی شکست کے نتیجہ میں تم دیگر فوائد بھی حاصل کروگے۔ **27**۔ منافقین نے مدینہ کے یہود اور کفار اور مشرکین مکہ کو جو اس بھلائی (قرآن) کو مسلمانوں کے لئے اتارے جانے پر ناخوش تھے (2:106) کہا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری ہی اطاعت کریں گے اور رسول کی باتوں کی پرواہ نہ کریں گے۔(59:12)۔ ذَالِكَ سے مراد ان منافقوں کا ارتداد ہے۔ اللہ ان کی سرگوشیوں کو جانتا ہے۔ (4:82)۔ اس بیان کا مطلب یہ ہے کہ منافقین، یہود اور کفار کو کہتے ہیں کہ اگرچہ ہم مسلمان ہوئے ہیں مگر تم سے نہ لڑیں گے بلکہ ایک حد تک تمہارا ہی ساتھ دیں گے۔ہاں پھنس گئے تو مجبوری ہے۔(یہ سب کچھ وہ چوری چھپے کہتے تھے)۔ **28**۔ یعنی تب موت سے کیوں کر بچیں گے۔تب اپنے نفاق کا مزہ چکھیں گے۔ **30**۔ "یعنی ان کے کینے ظاہر کردے گا اور پتہ لگ جائے گا کہ منافق کون کون ہے۔اور یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ ان کے کینے دور کردے گا(ح)"۔ **31**۔ بِسِيمَاهُمْ: ان کی علامت سے یعنی اُن کے چہروں کی علامت سے۔"کفر یا نفاق پر کسی نشان کا ہونا مراد نہیں۔بلکہ ان کے منافقانہ یا کافرانہ افعال کی شہادت مراد ہے(ح)"۔ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ: ان کی طرز گفتگو سے تو ضرور ان کو پہچان لے گا۔(2:105)۔ **32**۔ أَخْبَارَكُمْ: تمہارے حالات کی آزمائش کریں گے۔ یعنی تمہارے اندرونی حالات کی یا تمہارے حقیقت احوال واقوال کی کہ کون سچا مؤمن ہے اور کون جھوٹا مؤمن ہے۔ نَعْلَمَ ہم جان لیں یعنی ظاہر کردیں۔

وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ
اور مخالفت کی اس رسول کی بعد اس کے کہ ظاہر ہو گئی ان کے لیے ہدایت ہرگز نہیں
يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
ضرر پہنچا سکیں گے اللہ کو کچھ بھی اور ضرور وہ ضائع کر دیگا اعمال ان کے اے لوگو جو
اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾
ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اس رسول کی اور نہ برباد کرو اعمال اپنے
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَ
یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور روکا راہ سے اللہ کی پھر مر گئے ایسے
هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى
حال میں کہ وہ کافر ہوں پس ہرگز نہ بخشے گا اللہ ان کے لیے پس نہ کمزور ہو اور (نہ) بلاؤ طرف
السَّلْمِ ڰ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ڰ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ
صلح کی اور تم غالب ہو اور اللہ ساتھ ہے تمہارے اور ہرگز نہیں کم دیگا تم کو
اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا
کام (کا ثواب) تمہارے سوائے اسکے نہیں کہ زندگی ورلی کھیل اور غفلت ہے اور اگر تم ایمان لاؤ
وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾ اِنْ
اور تقویٰ کرو دے گا تم کو اجر تمہارے اور نہ مانگے گا تم سے مال تمہارے اگر
يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾
مانگے تم سے وہ پھر پیچھے پڑے تمہارے تو بخل کروگے تم اور نکالے گا کینے تمہارے
هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ
آگاہ ہو جاؤ تم ایسے لوگ ہو کہ بلائے جاتے ہو کہ خرچ کرو راہ میں اللہ کی پس بعض تم میں سے ایسے
مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ
ہیں جو بخل کرتے ہیں اور جو بخل کریگا تو سوائے اسکے نہیں کہ وہ بخل کرتا ہے اپنے نفس سے اور اللہ
الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا
غنی ہے اور تم محتاج ہو اور اگر تم پھر جاؤ تو بدلہ میں لائے گا ایک قوم

33۔ان کے اعمال کو ضائع کر دے گا یعنی اسلام کے خلاف ان کے بد ارادوں، منصوبوں اور کارروائیوں کو ضائع کر دے گا اور آخرت میں ان کو کچھ اجر نہ ملے گا۔ وہ اللہ کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکیں گے بلکہ اپنی ہی تباہی کا سامان کر لیں گے۔ 34۔یعنی خدا کی راہ میں جہاد یا خدمت اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی اطاعت میں ہو نہ کہ تمہاری اپنی مرضی کے مطابق۔ اللہ اور رسول کی اطاعت سے بھاگ کر اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو مطلب جیسے اللہ اور رسول نے حکم دیا ہے ویسے ہی کرو۔ 36۔ "اے مؤمنو! سست مت ہو جاؤ جس کے نتیجہ میں تم بزدلی یاد باؤ میں آکر صلح کی طرف بلانا شروع کر دو(ii)"۔ اللہ تمہیں تمہارے اعمال کے اجر سے محروم نہیں رکھے گا۔ اور اتنے اموال دے گا کہ پھر تم کو مانگنا نہ پڑے گا۔ 37تا39۔ منافقوں کے بارے میں بیان ہے جو جہاد فی سبیل اللہ کی ضروریات کے لئے اپنے مالوں میں سے خرچ کرنا نہیں چاہتے۔ ان آیات میں تضاد نہیں ہے۔ اللہ کو اپنے لئے مال مانگنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ وہ تو غنی ہے، فقیر تم ہو۔ وہ اموال تمہاری ہی بہتری کے لئے ہیں۔ بخل کرو گے تو ثواب سے محروم رہو گے۔ اگر مال خرچ کرو گے تو اس کے بدلہ میں اللہ تمہیں بڑھا چڑھا کر دے گا۔ 37۔ لَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ: وہ (اللہ اپنی ذات کے لئے) تم سے مال نہیں مانگتا۔ 38۔اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا: اگر وہ (اپنی ذات کے لئے) تم سے مال مانگے اور اس پر تم سے اِصرار کرے تو تم بخل سے کام لو گے اور (اس طرح) وہ ضرور تمہارے کینے ظاہر کر دے گا (نیز دیکھیں 9:34,35)۔ یعنی ملک فتح کرا دے گا۔ پھر تم کو اپنا مال خرچ نہ کرنا پڑے گا۔ "پھر نہ ہوں گے وہ تمہاری مانند (تنگ دل)"۔ يَسْأَلْكُمُوهَا: ها یعنی اموال طلب کرے۔ فَيُحْفِكُمْ: پھر تمہارے پیچھے پڑے۔ (مال مانگنے کے لئے)۔ يُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ: تمہاری بدنیتی ظاہر کر دے گا۔ 39۔ "کہ خرچ کرو اللہ کی راہ میں" یعنی زکوۃ دو اور دیگر تمام دینی کاموں کے لئے چندہ دو۔ "اگر تم پھر جاؤ" یعنی اسلام سے کفر کی طرف لوٹ جاؤ تو اللہ تمہاری بجائے کسی اور قوم کو لے آئے گا جو تمہاری طرح بخیل نہ ہو گی۔ عَنْ نَفْسِهٖ: بخل کرنے کا نقصان خود اس کے نفس کو پہنچے گا یعنی ثواب سے محروم رہے گا۔

الفتح ۴۸ ۷۴۳ حٰمٓ ۲۶

غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝۳۹

سوائے تمہارے پھر نہ ہوں گے وہ مانند تمہاری

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝۲ ۙ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ

یقیناً ہم نے فتح دی تجھے فتح کھلی کھلی تاکہ بخش دے تیرے لیے اللہ جو پہلے ہو چکا

مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ

قصور تیرا اور جو پیچھے ہوا اور پوری کریگا اپنی نعمت تجھ پر اور ہدایت دے تجھے

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۳ ۙ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝۴ هُوَ

راہ سیدھی کی اور مدد کرے گا تیری اللہ مدد غالب وہ ہے

الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا

جس نے اتاری سکینت دلوں میں مومنوں کے تاکہ وہ بڑھ جائیں

اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَ

ایمان میں ساتھ اپنے ایمان کے اور اللہ ہی کے لشکر ہیں آسمانوں اور زمین کے اور

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۵ ۙ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

ہے اللہ بہت جاننے والا بہت حکمت والا تاکہ داخل کرے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ

باغات میں بہتی ہیں نیچے جن کے نہریں رہ پڑنے والے ہیں ان میں اور دور کریگا

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۶ ۙ

ان سے بدیاں ان کی اور ہے یہ نزدیک اللہ کے کامیابی بڑی

48۔سُوۡرَۃُ الۡفَتۡح (مدنی)

2۔ فتح مبین سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔ (بخاری 64:37) حدیبیہ مکہ سے نو (9) میل کے فاصلہ پر ہے۔ سورۃ فتح ہجرت کے چھٹے (6) سال میں نازل ہوئی۔ آنحضرتؐ نے رؤیا میں دیکھا کہ آپؐ عمرہ ادا کرنے کے لئے مکہ گئے ہیں۔ لہٰذا آپؐ نے صحابہؓ سمیت عمرہ کی غرض سے مکہ کی طرف سفر فرمایا۔ مکہ سے باہر حدیبیہ میں قیام فرمایا۔ مگر مکہ والوں نے عمرہ کرنے کی اجازت نہ دی۔ پھر معاہدہ ہوا کہ اگلے سال آکر عمرہ فرمائیں۔ یہ سورۃ "فتح حدیبیہ" سے واپسی کے وقت سفر ہی میں مکہ کے قریب ذی قعدہ سنہ 6ھ میں نازل ہوئی۔ مہینہ کے آخری ایام تھے۔ آنحضرتؐ کے ساتھ چودہ سو صحابہ کرام تھے۔ (بخاری 64:37)۔ "اس سورت کا نام فتح اس لئے ہے کہ اس کے نتیجہ میں اس کے بعد عظیم الشان فتح یعنی فتح مکہ حاصل ہوئی۔ گو بظاہر اس موقع پر تو یہ کوئی فتح نہ تھی۔ بلکہ بادی النظر میں مسلمانوں نے گویا دب کر فریق مخالف کی پیش کردہ شرائط کو تسلیم کیا تھا جو کفار کے حق میں تھیں۔ اور بعض صحابہ اس کی وجہ سے مغموم تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دراصل یہی فتح (صلح کا معاہدہ) بعد کی اسلامی فتوحات کا پیش خیمہ بنی تھی۔ اور اس کے بعد سے زبردست اسلامی فتوحات کا دروازہ کھل گیا اور دنیا کے تمام مذاہب پر اسلام کے غلبہ کے مضمون پر اس سورۃ کو ختم کیا ہے (ح)"۔ **3**۔ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ .... مِنْ ذَنْۢبِكَ: تاکہ اللہ ان قصوروں سے تیری حفاظت کرے جو تیرے متعلق عرب قبائل اور دیگر کفار کی طرف سے پہلے لگائے گئے تھے اور جو بعد میں لگائے جائیں گے۔ جیسے قرآن میں ایک جگہ فرمایا بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ: یہاں اِثْمِيْ کا یہ معنٰی ہے کہ جو گناہ تو میرے متعلق کرنے لگا ہے۔ (5:30) اسی طرح دوسری جگہ فرمایا أَيْنَ شُرَكَآئِيَ: (16:28)/(6:23) یعنی جنہیں میرا شریک سمجھا جاتا تھا۔ نہ کہ وہ حقیقتاً خدا کے شریک تھے۔ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا: تاکہ تجھے ان الزامات سے بری کرے جو کفار تجھ (آنحضرتؐ) پر لگاتے تھے۔ "O یہاں لفظ ذنب سے وہ عیوب مراد ہیں جو کفار آنحضرتؐ کی طرف منسوب کیا کرتے تھے کہ یہ شخص مفتری اور جھوٹا ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپؐ کو فتح مبین عطاء کرکے اور آپؐ کے دشمنوں کو ہلاک کرکے آپؐ کی صداقت ثابت کردی"۔ **4**۔ صلح حدیبیہ کے نتیجہ میں مسلمانوں کو جلد ہی نَصْرًا عَزِيْزًا یعنی غالب مدد حاصل ہوگئی اور مسلمانوں کی ایک مضبوط حکومت بن گئی۔ اس فتح کے چار نتائج بیان فرمائے۔ 1۔ غفر ذنب یعنی بشری کمزوریاں دور فرمائیں۔ 2۔ اتمام نعمت یعنی ترقی اسلام ہوئی۔ اس عرصہ امن کے دوران اسلام خوب پھیلا۔ 3۔ ہدایت مستقیم یعنی ان (صحابہ) کے ایمان کے درجات بلند ہوئے۔ 4۔ نَصْرًا عَزِيْزًا یعنی مکہ فتح ہوا۔ اس طرح اللہ نے سب وعدے پورے فرمائے۔ ترقی اسلام: صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرتؐ کے ساتھ پندرہ سو (1500) اصحاب تھے۔ دو سال بعد فتح مکہ کے وقت دس ہزار صحابہ کا لشکر ہمراہ تھا۔ اس طرح نَصْرًا عَزِيْزًا عطاء ہوئی۔ **5**۔ مؤمنوں کے دلوں پر سکینت اتری: جب مشہور ہوا کہ حضرت عثمانؓ کو مکہ میں شہید کر دیا ہے تو اس پر رسول کریمؐ نے صحابہؓ سے بیعت لی کہ حضرت عثمانؓ کا بدلہ لیا جائے گا۔ مگر پھر پتہ لگا کہ حضرت عثمانؓ زندہ ہیں۔ اس سے سب صحابہؓ کے دلوں کو سکینت حاصل ہوئی اور ایمان زیادہ بڑھا۔

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ
اور عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں
الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَ
گمان کرنیوالوں کو متعلق اللہ کے گمان بُرا ان پر گردش ہے بُری اور
غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَ
ناراض ہوا اللہ ان پر اور لعنت کی ان پر اور تیار کی ان کے لیے جہنم اور
سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۷﴾ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ
بُری ہے وہ (جہنم) ٹھکانے کے لحاظ سے، اور اللہ ہی کے لشکر ہیں آسمانوں اور زمین کے اور ہے
اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ
اللہ غالب حکمت والا یقیناً ہم نے بھیجا تجھے گواہی دینے والا اور بشارت دینے والا اور
نَذِيْرًا ﴿۹﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ
ڈرانے والا تاکہ ایمان لاؤ تم اللہ پر اور رسول پر اس کے اور مدد کرو اس کی اور تعظیم کرو اس کی
وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ
اور تسبیح کرو اس کی صبح اور شام یقیناً وہ لوگ جو بیعت کرتے ہیں تیری سوائے
اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ
اسکے نہیں کہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے ہاتھ اللہ کا اوپر ان کے ہاتھوں کے ہے پس جس نے
نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ
عہد توڑا تو سوائے اسکے نہیں کہ عہد توڑتا ہے وہ اپنی جان کے خلاف اور جس نے پورا کیا اسے کہ عہد کیا تھا اس نے
عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱﴾ سَيَقُوْلُ لَكَ ع ۱۱ ۹
جس (بات) پر اللہ سے پس ضرور دیگا وہ اُسے اجر بڑا ضرور کہیں گے تجھے
الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا
پیچھے چھوڑے گئے لوگ گاؤں کے رہنے والوں میں سے کہ مشغول کر دیا ہمیں مالوں نے ہمارے اور گھر والوں نے ہمارے
فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ
پس بخشش مانگ ہمارے لیے، وہ کہیں گے اپنی زبانوں سے جو نہیں دلوں میں ان کے

7۔ بُرا گمان یہ کہ مدینہ سے روانگی کے وقت منافقین بہانے بنا بنا کر مدینہ ہی میں بیٹھ رہے۔ وہ سمجھے کہ مسلمان لڑائی میں تباہ ہو جائیں گے۔ وطن سے دور، فوج کم اور علاقہ دشمن کا۔ دوسری طرف کفار مکہ نے گمان کیا کہ مسلمان عمرے کے نام سے آئے ہیں مگر دغا سے مکہ کے شہر پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ نے ارادہ کیا کہ ان کے بُرے گمانوں کا سدّباب کرے۔ (نیز دیکھیں 48:13) اللہ نے مؤمنوں کو شاندار کامیابی اور کفار کو کُڑھنے اور جلنے کا عذاب دیا۔ 9۔ "شَاهِدًا: (اللہ کی صفات کا) گواہ۔ کیونکہ نبیؐ اللہ کے اعجازی کام دکھاتا ہے۔ مُبَشِّرًا: (مؤمنوں کے لئے) خوشخبری دینے والا یعنی جنّت کی۔ نَذِيْرًا: (کافروں کو جہنم سے) ڈرانے والا (ii)"۔ 10۔ "عربی کے انتشارِ ضمائر کے بموجب تُعَزِّرُوْهُ میں ہ کی ضمیر رسول کریمؐ کی طرف۔ تُوَقِّرُوْهُ میں ہُ کی ضمیر اللہ (اور اس کے رسول کی طرف بھی) جاتی ہے۔ جیسے فرمایا: مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا (71:14) اور تُسَبِّحُوْهُ میں ہُ کی ضمیر اللہ کی طرف پھرتی ہے (ii)"۔ 11۔ عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ: جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا۔ اس جگہ عَلَيْهُ میں ہُ پر ضمہ بجائے کسرہ کے اس لئے آیا ہے کہ یہ هُوَ یعنی وہ (عہد) کی ہے جو تقدیراً ہے اور اس طرح اس عہد کی عظمت کی طرف اشارہ ہے۔ اس آیت میں بیعت رضوان کا ذکر ہے جو حدیبیہ میں لی گئی تھی اس عہد پر کہ آنحضرتؐ کی نصرت کو ہرگز نہ چھوڑیں گے گو کہ موت قبول کرنی پڑے۔ سب صحابہؓ نے آنحضرتؐ کے ہاتھ پر عہد کیا کہ مکہ والوں نے اگر حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا ہے تو ہم ان کے خون کا بدلہ ہر حالت میں لیں گے۔ آخر دم تک لڑیں گے۔ (بخاری) یہ بیعت "بیعت رضوان" اس لئے کہلاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق فرمایا "لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ" (آیت:19) إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ: یعنی گو کہ بیعت رسول کے ہاتھ پر کر رہے ہیں مگر دراصل اللہ سے عہد کر رہے ہیں۔ جیسے قرآن میں فرمایا "جس نے رسول کی اطاعت کی تو گویا اس نے اللہ کی اطاعت کی"۔ (4:81)۔ نوٹ: جب مضاف کوئی چیز یا انسان ہو تو مطلب اللہ کی پیدا کردہ ہوگا۔ جیسے بیت اللہ، رسول اللہ، عبد اللہ، مگر جب مضاف کوئی چیز یا انسان نہ ہو تو وہ اللہ کی صفت مراد ہوتی ہے۔ جیسے عِلْمُ اللّٰہ، كَلَامُ اللّٰہ، يَدُ اللّٰہ۔ يَدُ اللّٰہ کا مطلب خدا کی نصرت اور نعمت بھی ہے۔

قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا
توکہدے پس کون قدرت رکھتا ہے تمہارے لیے مقابل میں اللہ کے کچھ بھی اگر چاہے وہ تمہیں دُکھ دینا
اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١١﴾ بَلْ
یا چاہے تمہیں نفع پہنچانا بلکہ ہے اللہ اس کی جو تم عمل کرتے ہو خوب خبر رکھنے والا بلکہ
ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى
گمان کیا تھا تم نے کہ ہرگز نہیں لوٹے گا رسول اور مومن طرف
اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ
اپنے گھروں کی کبھی بھی اور خوبصورت کی گئی یہ بات دلوں میں تمہارے اور گمان کیا تم نے گمان
السَّوْءِ ۖۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ
بُرا اور ہو تم لوگ ہلاک ہونیوالے اور جو نہ ایمان لائے اللہ پر
وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿١٣﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
اور رسول پر اس کے پس یقیناً تیار کیا ہے ہم نے کافروں کے لیے دوزخ اور اللہ ہی کی حکومت
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
ہے آسمانوں اور زمین کی وہ معاف کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور عذاب دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا
اور ہے اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ضرور کہیں گے پیچھے چھوڑے ہوئے جب
انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ
جاؤگے تم طرف غنیمتوں کی کہ لو تم انہیں چھوڑ دو ہمیں پیچھے آئیں ہم تمہارے
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا
وہ چاہتے ہیں کہ بدل دیں باتیں اللہ کی توکہدے ہرگز نہیں پیچھے آسکتے تم ہمارے
كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ
اسی طرح فرمایا تھا اللہ نے پہلے سے پس ضرور کہیں گے نہیں بلکہ تم حسد کرتے ہو ہم سے
بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ
بلکہ ہیں وہ نہیں سمجھتے مگر تھوڑا توکہدے پیچھے چھوڑے ہوؤں کو

12۔ بعض لوگ سورۃ توبہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ یہ پیچھے رہ جانے والے لوگ جنگ تبوک سے تعلق رکھتے تھے۔ بعض اس واقعہ کو حدیبیہ میں ساتھ نہ جانے والوں کے بارے میں بتاتے ہیں۔ ان منافقین کا تعلق عامر، اسد اور غطفان کے قبائل سے تھا۔ خیبر کے یہودیوں نے جنگ احزاب میں مسلمانوں سے غدّاری کی تھی۔ حدیبیہ سے واپس مدینہ آجانے کے دو مہینے بعد آنحضرتؐ نے صفر سنہ 7ھ میں خیبر کی مہم کے لئے کوچ فرمایا۔ مگر وہ لوگ جو حدیبیہ میں نہ گئے اور پیچھے رہ گئے تھے ان کو ساتھ نہ لیا۔ اس دفعہ یہ لوگ خیبر کے اموال میں سے مال غنیمت کے لالچ سے ساتھ جانا چاہتے تھے۔ یہاں ان کا ذکر ہے۔ خیبر کی مہم میں مغانم کا وعدہ خدا نے صرف بیعت رضوان کرنے والوں سے کیا ہے۔ فرمایا تم اس فیصلہ کو بدل کر ساتھ نہیں جاسکتے۔ آیات 12تا17 پیچھے رہ جانے والے اعراب کے متعلق ہیں یعنی وہ لوگ جو جنگل میں یا گاؤں میں رہتے تھے۔ ان میں سے جو منافق تھے ان کے بارے میں یہ بیان ہے۔ یعنی عامر، اسد اور غطفان کے قبائل میں سے ابن ہشام اور ابن کثیر نے لکھا ہے کہ یہ لوگ سمجھتے تھے کہ مسلمان مکہ میں عمرہ کے لئے گئے ہیں مگر لڑائی کے ہتھیاروں سے پوری طرح سے لیس نہیں ہیں۔ اگر مکہ والوں سے جنگ ہوئی تو بُری طرح سے مارے جائیں گے۔ اس وجہ سے یہ منافقین ساتھ نہ گئے تھے۔ پھر جب مسلمان سلامتی سے واپس آگئے تو یہ منافقین خیبر کی مہم میں شریک ہو کر مال غنیمت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ غنیمت کے اموال کا وعدہ خدا نے بیعت رضوان کرنے والوں سے کیا ہے۔ (نوٹ: سورۃ توبہ (9:83-85) میں تبوک پر نہ جانے والوں (منافقین) کے بارے میں بھی اسی قسم کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو بہت بعد کا واقعہ ہے۔) **15**۔ یہ لوگ اگر نفاق سے توبہ کرلیں تو اللہ انہیں معاف فرمائے گا۔ **16**۔ "أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللهِ: بدل دیں اللہ کی باتیں۔ یہاں تبدیل کلمات سے تحریف مراد نہیں بلکہ ان وعدوں کا پورا نہ ہونے دینا ہے جو اصحاب بیعت رضوان والوں سے کئے گئے تھے (ح)"۔ حدیبیہ سے واپسی کے بعد خیبر پر حملہ کا حکم ہوا کیونکہ خیبر کے یہود نے مسلمانوں سے عہد کرنے کے باوجود جنگ احزاب میں دیگر قبائل کو ساتھ لے کر مسلمانوں سے جنگ کرنے آگئے تھے۔ یعنی انہوں نے غدّاری کی تھی۔ خیبر کے مغانم کا وعدہ آیت 20 میں بیعت رضوان کرنے والوں کے متعلق کیا گیا ہے۔ پیچھے رہ جانے والوں کے لئے نہیں کیا گیا تھا۔ منافقوں کو جو حدیبیہ میں ساتھ نہ گئے تھے خیبر کی فتح کے لئے جانے اور مال غنیمت لینے سے اللہ نے روک دیا۔

الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ
گاؤں والوں سے ضرور تم بلائے جاؤ گے طرف ایک قوم سخت والی کی جنگ تم لڑو گے ان سے
أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ
یا وہ فرمانبردار ہو جائیں گے۔ پس اگر تم اطاعت کرو گے دیگا تم کو اللہ اجر اچھا
وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا
اور اگر تم پھرو گے جیساکہ پھر گئے تم پہلے تو عذاب دیگا تم کو عذاب
أَلِيمًا ﴿١٧﴾ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ
دردناک نہیں ہے اندھے پر کوئی مضائقہ اور نہ لنگڑے پر کوئی مضائقہ
وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
اور نہ بیمار پر کوئی مضائقہ اور جو اطاعت کریگا اللہ کی اور رسول کی اس کے
يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَنْ يَتَوَلَّ
تو داخل کریگا اُسے باغات میں کہ بہتی ہیں نیچے ان کے نہریں اور جو پھر جائے گا
يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٨﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ
عذاب دیگا اُسے عذاب دردناک یقیناً یقیناً راضی ہوگیا اللہ مومنوں سے
إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ
جب وہ بیعت کرتے تھے تیری نیچے درخت کے پس جان لیا اس نے جو دلوں میں تھا ان کے
فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿١٩﴾
پس اتاری اس نے سکینت ان پر اور بدلہ میں دی انہیں فتح نزدیک
وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا
اور غنیمتیں بہت وہ لیں گے انہیں اور ہے اللہ غالب
حَكِيمًا ﴿٢٠﴾ وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا
حکمت والا ہے اور وعدہ کیا تھا تم سے اللہ نے غنیمتوں بہت کا تم لوگے جنہیں
فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ
پس اس نے جلدی دی تمہارے لیے یہ (فتح) اور روک دیئے ہاتھ لوگوں کے تم سے اور تاکہ ہو یہ

17۔ "قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ: اس قوم سے مراد روم اور فارس کی جنگجو قوم ہے (ح)"۔ یہ علاقے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے عہد میں فتح ہوئے اور مسلمانوں کو بہت مغانم ہاتھ لگے۔ اس طرف یہاں اشارہ ہے۔ "تم ان سے لڑائی کرو گے یا وہ فرمان بردار ہو جائیں گے"۔ "یہ حکم نہیں کہ ان کے مسلمان ہو جانے تک ان سے لڑتے رہو۔ بلکہ مستقبل کا صیغہ ہے کہ وہ دشمن جب تک مطیع یا مسلمان نہ ہوں گے تم سے لڑتے جائیں گے۔ چنانچہ روم اور فارس والوں نے ایسا ہی کیا(ii)"۔ یہ جنگیں لمبا عرصہ تک چلتی رہی تھیں جیسا کہ بَأْسٍ شَدِيدٍ سے ظاہر ہے۔ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا: اگر تم پھر جاؤ (یعنی جنگ نہ کرو)۔ فرمایا: اے منافقو اگر تم ان کے ساتھ جنگوں میں ہمت دکھاؤ گے تو تمہارے قصور معاف ہو جائیں گے ورنہ تمہیں خدا دردناک عذاب دے گا(ii)۔ جیسا کہ پھر گئے تھے تم اس سے پہلے یعنی حدیبیہ کے سفر پر ساتھ نہ گئے تھے۔ 18۔ یعنی جہاد ان معذور لوگوں پر فرض نہیں ہے۔ 19۔ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ کی وجہ سے اس بیعت کو بیعت رضوان (اللہ کی خوشنودی کی بیعت) کہا جاتا ہے۔ "وہ تیری بیعت کرتے تھے درخت کے نیچے۔" یہ بیعت حدیبیہ کا ذکر ہے جبکہ صحابہؓ موت کی قسم کھا کر آنحضرتؐ کی بیعت ایک بیری کے درخت کے نیچے کر رہے تھے کہ اگر کفار نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا ہے تو ہم آخری دم تک لڑ کر ان کے خون کا بدلہ لیں گے۔ مَا فِي قُلُوبِهِمْ: یعنی ان کی دلی عقیدت کو اللہ جانتا ہے۔ نوٹ: حدیبیہ مکہ سے شمال میں نو میل کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام ہے۔ صحابہؓ کی تعداد چودہ سو تھی۔ ذیقعدہ سنہ 6ھ میں یہ بیعت ایک ببول کے درخت کے نیچے ہوئی تھی۔ (بخاری 65:5) "پس اس نے ان پر سکینت اتاری": حضرت عثمانؓ کو سفیر بنا کر مکہ والوں کے پاس بھیجا تھا۔ ان کو واپس آنے میں کافی دیر ہوئی اور خبر ملی کہ ان کو شہید کر دیا گیا ہے۔ اس پر آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے اس بات پر بیعت لی کہ ہم بھاگیں گے نہیں۔ (بخاری)۔ اور آخر دم تک لڑ کر حضرت عثمانؓ کا بدلہ لیں گے۔ حضرت عثمانؓ بخیریت واپس آ گئے تو دلوں کو سکینت حاصل ہوئی اور جنگ بھی ٹل گئی۔ فَتْحًا قَرِيبًا میں فتح خیبر کی طرف اشارہ ہے۔ یہ آیت صحابہؓ کرام کے اخلاص کی سند ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ: اللہ ان مؤمنوں سے راضی ہو گیا جنہوں نے درخت تلے آنحضرتؐ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اللہ کی یہ سند اہل تشیع کے خلاف حجت ہے جو بعض صحابہؓ کو نعوذ باللہ منافق کہہ کر پکارتے ہیں۔ 20۔ مغانم کا وعدہ بیعت رضوان کرنے والوں سے ہے نہ کہ پیچھے رہ جانے والوں سے۔ یہ مغانم فتح خیبر میں ہاتھ لگے تھے جسے قریب کی فتح کہا گیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بیعت رضوان والا کوئی بھی دوزخ میں نہ جائے گا۔ خیبر کے بعد اور بھی مغانم فتح مکہ۔ پھر اس کے بعد فارس اور روم کی فتوحات کے نتیجہ میں ملے۔ خیبر کے یہودی جنگ احزاب میں دیگر قبائل عرب کو مسلمانوں کے خلاف چڑھا لائے تھے۔ حالانکہ ان کا مسلمانوں سے صلح کا معاہدہ تھا۔ 21۔ "O فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ سے مراد خیبر کے اموال جو ہاتھ لگے۔ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ: صلح حدیبیہ کے موقعہ پر اور اس معاہدہ کے نتیجہ میں ہاتھ روکے یعنی لڑائی نہ ہونے دی اور امن رکھا کہ حضرت عثمانؓ زندہ ہیں۔ "آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ: اللہ اس نشان سے تمہیں ہدایت میں اور زیادہ کرے اور استقامت عطاء فرمائے۔

اٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَیَهْدِیَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ﴿۲۱﴾
نشان مومنوں کے لیے اور وہ ہدایت دے تمہیں راہ سیدھی کی
وَّاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ
اور دوسری (فتح) وہ جسے کہ نہیں قادر ہوئے تم اس پر یقیناً گھیر رکھا ہے اللہ نے اسے اور ہے
اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ﴿۲۲﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
اللہ ہر بات پر خوب قدرت رکھنے والا اور اگر لڑیں گے تم سے وہ لوگ جو کافر ہوئے
لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿۲۳﴾ سُنَّةَ
ضرور پھیر دیں گے پیٹھیں پھر نہ پائیں گے دوست اور نہ مددگار سنت
اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ
اللہ کی جو گذر چکی ہے پہلے اور ہرگز نہیں پائے گا تو سنت کیلئے اللہ کی
تَبْدِیْلًا ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ
تبدیلی اور وہی ہے جس نے روکا ہاتھوں کو ان کے تم سے اور ہاتھوں کو تمہارے ان سے
بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
وادیٔ مکہ میں بعد اس کے کہ اس نے کامیاب کر دیا تم کو ان پر اور ہے اللہ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ﴿۲۵﴾ هُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ
اس پر جو تم کرتے ہو خوب دیکھنے والا وہی ہیں جنہوں نے کفر کیا اور روکا تم کو
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْیَ مَعْكُوْفًا اَنْ یَّبْلُغَ
مسجد الحرام سے اور ایسے حال میں کہ قربانی روکی گئی تھی کہ پہنچے اپنی
مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ
حلال ہونے کی جگہ کو اور اگر نہ ہوتے کچھ آدمی ایماندار اور عورتیں ایماندار
لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِیْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ
نہیں جانتے تم انہیں کہ کچل ڈالو تم انہیں پھر پہنچے تم کو ان سے ایذاء
بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ لِیُدْخِلَ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۚ لَوْ
بغیر علم کے تاکہ داخل کرے اللہ اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے اور اگر

22۔ وَّاُخْرٰی (اور دوسری مغانم): یہ مغانم فتوحات بلاد روم وفارس وغیرہ کے متعلق ہیں۔ نیز فتح خیبر کے بعد فتح مکہ بھی مراد ہے۔ 23۔ "اور اگر لڑتے وہ لوگ تم سے جو کافر ہوئے (تو شکست کھا جاتے)" یہ بھی صلح حدیبیہ کے بارے میں فرمایا۔ "اس آیت میں بتایا کہ دراصل صلح حدیبیہ مسلمانوں نے دب کر نہیں کی۔ اگر یہ جنگ پیش آتی تو کافر ہی راہ فرار اختیار کرتے (ح)"۔ 24۔ سُنَّةَ اللّٰهِ: یہ سُنَّةَ اللّٰهِ ہے جو پہلے سے چلی آرہی ہے کہ جب حق اور باطل میں معرکہ ہوتا ہے تو اللہ حق والوں کی مدد فرماتا ہے۔ جیسے بدر کی جنگ میں ہوا۔ 25۔ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ: اس کے بعد کہ جب اللہ نے تم کو ان پر کامیابی عطاء فرمائی اور لڑائی نہ ہوئی: حدیبیہ کی صلح سے قبل جب آنحضرتؐ حدیبیہ میں قیام پذیر تھے تو ایک رات کفار کے اسّی آدمیوں نے آپؐ کی قیام گاہ پر شب خون مارا۔ وہ سب قید ہوئے۔ پھر جب صلح نامہ طے پا گیا تو ان کو رہا کر دیا گیا۔ "نیز اس میں اشارہ سابقہ اسلامی فتوحات بدر وغیرہ کی طرف ہے۔ حدیبیہ کی شرائط صلح یہ تھیں: 1۔ امسال مسلمان بغیر حج کرنے کے لوٹ جائیں گے۔ اگلے سال آکر حج کر سکتے ہیں لیکن تین دن سے زیادہ مکہ میں قیام نہ کریں۔ 2۔ مکہ کے مسلمانوں کو اپنے ہمراہ مدینہ نہ لے جائیں اور مسلمانوں میں سے کوئی مکہ میں رہنا چاہے تو اسے رہنے دیا جائے۔ 3۔ بعد میں بھی اگر کوئی مسلمان ہو کر مدینہ چلا جائے گا تو اسے وہاں نہیں رہنے دیا جائے گا۔ 4۔ جو فریق چاہے قبائل عرب میں سے کسی کے ساتھ شریک معاہدہ ہو جائے۔ معاہدہ پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا لکھا جانا بھی سہیل نے جو کفار مکہ کا نمائندہ تھا نہ مانا۔ اسی طرح محمدؐ رسول اللہ کے الفاظ کٹوا کر محمدؐ بن عبد اللہ کروائے گئے (ح)"۔ صلح حدیبیہ کے نتیجہ میں مکہ فتح ہوا تھا وہ اس طرح کہ حدیبیہ کے صلح نامہ میں یہ معاہدہ بھی تھا کہ اگر مکہ والوں کے حلیف قبیلہ بنو بکر اور آنحضرتؐ کے حلیف قبیلہ بنو خزاعہ میں لڑائی ہو تو اہل مکہ یا آنحضرتؐ دخل نہ دیں گے۔ اس معاہدہ کے بعد جب بنو بکر اور بنو خزاعہ میں لڑائی ہوئی تو اہل مکہ نے اپنے حلیف بنو بکر قبیلے کی مدد کی۔ اور یہ صلح نامہ کی خلاف ورزی تھی۔ پس حضورؐ نے اہل مکہ کے ساتھ جنگ کو حلال قرار دیا اور لشکر کی تیاری فرمائی اور یوں فتح مکہ اچانک ہو گئی۔ فتح مکہ 20 رمضان سنہ 8ھ ہجری (11 جنوری 630ء) طلوع آفتاب کے بعد ہوئی۔ اس موقع پر حکیم بن حزام، بدیل اور ابو سفیان مسلمان ہوئے۔ 26۔ یہ آیت بھی حدیبیہ کے سلسلہ میں ہے۔ بِغَیْرِ عِلْمٍ (تو ہم تم کو ان سے لڑنے دیتے یعنی کافروں سے) یعنی تم کو جنگ سے روک رکھا تاکہ ان کے پوشیدہ لوگوں (مسلمانوں) کو اپنی رحمت میں لے لے اور تائی دوسروں کو اسلام نصیب کرے ان کے ذریعہ سے۔" یہاں بتایا کہ مکہ میں کچھ مؤمن بھی تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا کہ جنگ ہو۔ کیونکہ جنگ میں وہ بھی پامال ہو جاتے۔ اور ان کا نقصان خود مسلمانوں کا اپنا نقصان تھا۔ نیز علاوہ مسلمان بھائیوں کے نقصان کے آئندہ کی اسلام کی تبلیغ جو انہی کے ذریعہ سے ہو رہی تھی رُک جاتی۔ اسی طرف لِیُدْخِلَ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ میں اشارہ ہے۔ (ح)" لَوْ تَزَیَّلُوْا: اگر مکہ میں پوشیدہ مؤمن کافروں سے الگ ہو کر ادھر ادھر چلے جاتے تو اللہ کافروں کو جنگ کے عذاب میں مبتلا کر دیتا۔

تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۲٦
وہ علیحدہ ہوجاتے تو عذاب دیتے ہم انکو جنہوں نے کفر کیا ان میں سے عذاب دردناک
اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ
جبکہ ٹھان لیا ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا اپنے دلوں میں عذر عذر
الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى
جاہلیت کا پس اتاری اللہ نے اپنی سکینت اپنے رسول پر اور
الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ
مومنوں پر اور جمادی انہیں بات تقویٰ کی اور تھے وہ زیادہ حقدار
بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۲۷ ع لَقَدْ ع ۹ ۱۱
اسکے اور اہل اس کے اور ہے اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا یقیناً یقیناً
صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ
سچ کر دکھائی اللہ نے اپنے رسول کو خواب برحق ضرور ضرور داخل ہوگے تم مسجد
الْحَرَامَ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ
الحرام میں اگر چاہا اللہ نے بےخوف منڈواتے ہوئے اپنے سروں کو اور
مُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۭ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ
کتراتے ہوئے نہ ڈرتے ہوگے تم پس جان لیا اس نے جو نہ جان سکے تم پھر بنادی اس نے
دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۲۸ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
ساتھ اس کے فتح نزدیک وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَ
ساتھ ہدایت اور دین حق کے تاکہ غالب کرے اس کو دینوں سب پر اور
كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۲۹ ط مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ
کافی ہے اللہ گواہ محمد رسول ہیں اللہ کے اور وہ لوگ جو
مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا
ساتھ ہیں اس کے سخت ہیں مقابل کافروں کے رحمدل ہیں آپس میں تو دیکھتا ہے انکو رکوع کرنیوالے

27۔ حَمِيَّةَ: یعنی کافروں کی یہ ضد تھی کہ اس سال عمرہ نہ کرنے دیں۔ اس کو جھوٹی غیرت اور شیخی قرار دیا ہے۔ تو اللہ نے مسلمانوں کو سکینت بخشی۔ **كَلِمَةَ التَّقْوٰى:** یعنی اللہ نے خونریزی نہ ہونے دی اور شرائط معاہدہ کو قبول کر لیا جو بظاہر ذلت کے مترادف تھا۔ اور مسلمان اس بات کے حقدار اور اہل بھی تھے کہ سلامتی رہے۔ **28۔ الرُّءْيَا:** (رسول کی) خواب۔ رؤیا میں آنحضرتؐ نے کعبہ کا طواف اور پھر حجامت کرواتے دیکھا تھا۔ اور یہ حج میں آخری عمل ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ عمرہ نہیں بلکہ پورا حج ادا فرمائیں گے۔ (بخاری 54:15) پس حدیبیہ کے موقع پر چونکہ صرف عمرہ کرنا تھا نہ کہ حج کرنا مقصود تھا اس لئے روک پڑی گئی۔ نہ عمرہ نہ ہی حج ہو سکا۔ مگر قریب کی فتح اگلے سال کے حج سے پہلے مل گئی۔ فَتْحًا قَرِيْبًا سے مراد خیبر کی فتح ہے۔ صلح حدیبیہ کے نتیجہ میں اگلے سال مسلمانوں نے امن کے ساتھ عمرہ ادا کیا اور پھر سنہ 10 ھ کا حج بھی رسول اللہؐ کی معیت میں ادا ہوا۔ اس طرح آنحضرتؐ کا خواب سچا ثابت ہوا۔ مکہ سنہ 8ھ میں فتح ہوا تھا وہاں آنحضرتؐ نے عمرہ بھی ادا فرمایا تھا۔ **29۔ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ:** صلح حدیبیہ کے موقع پر تقریباً پندرہ سو مسلمان آنحضرتؐ کے ساتھ تھے۔ پھر اس کے دو سال بعد ہی فتح مکہ کے وقت دس ہزار مجاہدین کی تعداد آنحضرتؐ کے ہمراہ تھی۔ اس طرح دین حق کا غلبہ ادیان غیر پر ہوا۔ (بت پرست، یہود، نصاریٰ وغیرہ پر)۔ اسلام کو ظاہراً بھی غالب کیا اور دلیل و برہان سے بھی صرف عرب ہی میں نہیں بلکہ دیگر ممالک میں بھی تمام مذاہب پر۔ (نیز دیکھیں 9:33, 61:10)۔

حٰمٓ ۲۶ ۷۴۹ الحجرٰت ۴۹

سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ

سجدہ کرنیوالے چاہتے ہیں فضل اللہ کا اور رضامندی نشانی ان کی

فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي

چہروں میں ان کے نشان ہے سجدوں کا یہ ہے کیفیت ان کی

معانقة

التَّوْرٰىةِ ۚۖ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ

تورات میں اور کیفیت ان کی انجیل میں یہ بیان ہوئی ہے کہ جیسے کھیتی ہو (جو) نکالے اپنی سوئی

فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ

پھر مضبوط کرے اسکو پھر وہ موٹی ہو جائے پھر کھڑی ہو جائے اپنی جڑ پر خوش کرتی ہے

الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کسان کو تاکہ غصہ دلائے ہوجہ ان (مسلمانوں) کے کافروں کو وعدہ کیا ہے اللہ نے ان سے جو ایمان لائے

ع ۳ / ۱۲

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝۳۰

اور انہوں نے کام کئے نیک ان میں سے بخشش کا اور ثواب بڑے کا

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بڑھو آگے اللہ اور اس کے رسول کے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور ڈرو اللہ سے یقیناً اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے اے لوگو جو

اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا

ایمان لائے ہو نہ بلند کرو اپنی آوازیں اوپر آواز نبی کے اور نہ

30۔أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ: سخت ہیں کافروں کے مقابل: اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ کافروں پر سختی کرنے والے ہیں بلکہ یہ ہیں کہ وہ کفار کے مقابل قوی اور مضبوط ہیں اور ان کے اثرات کفر کو نہیں قبول کرنے والے۔ (ح)" أَثَرِ السُّجُوْدِ: سجدوں کے نشان۔ اس سے مراد خشوع و خضوع اور روحانیت کے نور سے منور چہرے ہیں نہ کہ وہ گٹے جو ماتھے پر سجدوں سے پڑ جاتے ہیں جو جیسا کہ مجاہد سے مروی ہے فرعون سے بھی زیادہ سخت دل لوگوں کے ماتھوں پر بھی پڑ جاتے ہیں۔(ح)" كَزَرْعٍ: استثناء 33:2 اور متی 9-13:3 میں علی الترتیب پہلی میں دس ہزار قدوسیوں اور دوسری میں بیج بونے کی مثال مراد ہے جو مؤمنوں پر صادق آتی ہے۔ یہ ہے تورات اور انجیل میں مؤمنوں کی مثال۔ رکوع اور سجدہ کرنے والے نمازوں میں: اس آیت نمبر 30 کا ہر جزء صحابہءِ رسولؐ کی عظمت وفضیلت اور اُخروی کامیابی کے اجر عظیم کو واضح کرتا ہے۔

49۔سُوْرَةُ الْحُجُرٰت (مدنی)

یہ سورت فتح مکہ کے بعد سنہ 9ھ میں نازل ہوئی۔ 2۔ "اے مؤمنو خدا اور رسول کے آگے بڑھ بڑھ کر باتیں نہ بنایا کرو (ii)"۔ "+ قول اللہ اور قول الرسول کے مقابل پر اپنی آواز نہ بڑھاؤ۔ "یعنی مجلس میں کوئی کچھ پوچھے تو آنحضرتؐ کی طرف دیکھو کہ کیا فرماتے ہیں۔ اپنی عقل سے خود ہی آنحضورؐ سے پہلے ہی جواب نہ دے دیا کرو۔ "O یعنی جو اللہ اور رسول کی ہدایات سے لاپرواہ ہو کر از خود اپنے تئیں گستاخی سے قدم آگے رکھتا ہے وہ خدا کا نافرمان ہے اور نجات سے بے نصیب"۔

تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ
نکالو بلند آواز اس کیلئے گفتگو میں مانند بلند کرنے تمہارے کے بعض کے بعض کے لیے (ایسا نہ ہو کہ) کھوئے جائیں
أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ
اعمال تمہارے اور تم نہ سمجھتے ہو یقیناً وہ لوگ جو نیچی کرتے ہیں آوازیں اپنی
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ
نزدیک رسول اللہ کے یہ وہ لوگ ہیں کہ خالص کر دیا اللہ نے ان کے دلوں کو
لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ
تقویٰ کے لیے ان کے لیے بخشش اور ثواب ہے بڑا یقیناً وہ لوگ جو بلاتے ہیں تجھ کو
مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٤﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ
باہر سے گھروں کے اکثر ان میں سے نہیں عقل رکھتے اور اگر وہ
صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ
صبر کرتے یہاں تک کہ تو نکلے ان کی طرف تو ضرور ہوتا یہ بہتر ان کے لیے اور اللہ بہت بخشنے والا
رَحِيمٌ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ
بہت رحم کرنے والا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر آئے تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر
فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ
تو تحقیق کر لو (ایسا نہ ہو) کہ ایذا پہنچاؤ تم کسی قوم کو نادانی سے پھر ہو جاؤ تم اس پر
مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ﴿٦﴾ وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ
جو کیا تم نے پشیمان اور جان لو کہ تم میں رسول ہے اللہ کا
لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ
اگر وہ کہا مانا کرے تمہارا بہت سی باتوں میں تو ضرور تکلیف میں پڑ جاؤ تم اور لیکن اللہ نے محبت دی
إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ
تم کو ایمان میں اور زینت دی اسکو تمہارے دلوں میں اور نفرت دلائی تم کو
الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ﴿٧﴾
کفر اور فسق اور نافرمانی سے یہ لوگ ہی بھلائی والے ہیں

3۔ آیات 2تا4 تک میں آداب گفتگو بتائے گئے ہیں خاص کر نو مسلم بدوؤں کو۔ جہاد یا دینی امور میں اللہ اور رسول کے فیصلہ سنانے سے قبل خود ہی فیصلہ کرنے نہ بیٹھ جایا کرو۔ کسی کو اونچی آواز سے پکارنا یا بلانا خلاف ادب ہے۔ 4۔ جو صحابہ اپنی آواز کو رسول اللہ کی آواز سے نیچی رکھتے ہیں وہ مخلص اور متقی ہیں۔ اللہ نے ان کی تعریف فرمائی ہے۔ اِمۡتَحَنَ: خالص کر دیا۔ مِحۡنَۃُ الۡفِضَّۃُ (آگ سے) چاندی کو خالص کرنا۔ (مجاہد۔ ابو عبیدہ) یعنی پرکھ کر خالص بنا دیا۔ 5اور6۔ احادیث میں ہے کہ قبیلہ تمیم کا وفد دوپہر کے وقت مدینہ پہنچا جبکہ آنحضرتؐ کسی حجرہ میں آرام فرما رہے تھے ان لوگوں نے اونچی آواز میں آپؐ کا نام لے لے کر باہر ہی سے پکارنا شروع کر دیا کہ "محمدؐ باہر آؤ" حضورؐ باہر تشریف لائے۔ یہ دو آیات اسی واقعہ پر نازل ہوئیں سنہ 9ھ میں (مسند احمد) فرمایا ان کی اکثریت بے عقل ہے۔ 7۔ اکثر مفسرین نے اس آیت کو حضرت ولید بن عقبہ بن ابی معیط پر چسپاں کیا ہے۔ ان کی قوم اور بنو مصطلق میں عداوت تھی۔ آنحضرتؐ نے ولید کو بنو مصطلق کی طرف زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ وہ لوگ استقبال کو نکلے اور ولید نے محسوس کیا کہ مارنے کو آگئے ہیں۔ الٹا بھاگا۔ اور مدینے میں آکر مشہور کر دیا کہ فلاں قوم مرتد ہوگئی ہے۔ آنحضرتؐ وہاں فوج کا دستہ بھجواتے ہیں مگر معلوم ہوا کہ خبر درست نہ تھی۔ اس آیت میں ایک اہم اصول بیان ہوا ہے جو انفرادی اور اجتماعی دونوں سطح پر بہت اہمیت رکھتا ہے کہ جو خبر بھی آئے اس کی پہلے تصدیق کر لیا کرو تا غلط فہمی میں کسی کو نقصان نہ پہنچے۔ 8۔ مندرجہ بالا آیت 7 کے واقعہ کے متعلق آنحضرتؐ کوئی کارروائی بلا تحقیق نہ کرنا چاہتے تھے جبکہ بعض صحابہؓ فوری کارروائی پر مُصِر تھے۔ اس آیت 8 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر معاملہ یا خبر رسول کے پاس لے کر جاؤ تا وہ فیصلہ فرمائیں۔ حَبَّبَ: محبوب کر دیا۔ فرمایا تمہارا مشورہ اگر قبول نہ ہو تو برا نہ مانو۔ رسول اللہؐ کے حکم پر عمل کرو۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ اگر رسول تم سب کی باتیں ماننا شروع کر دے تو سب مصیبت میں پڑ جائیں۔ آیت کے آخر میں فرمایا کہ جو لوگ اس آیت کے مصداق ہیں وہی بھلائی والے ہیں۔

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۹ وَاِنْ
بطور فضل کے طرف سے اللہ کی اور بطور نعمت کے اور اللہ خوب جاننے والا حکمت والا ہے اور اگر
طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ
دو جماعتیں مومنوں میں سے لڑ پڑیں آپس میں تو صلح کرا دو درمیان ان دونوں کے
فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَي الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ
پھر اگر زیادتی کرے ایک ان میں دوسری پر تو لڑو اس سے جو
تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْۗءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَاۗءَتْ فَاَصْلِحُوْا
زیادتی کرتی ہے یہاں تک کہ وہ رجوع کرے طرف حکم کی اللہ کے پھر اگر وہ رجوع کرے تو صلح کرا دو
بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۱۰
درمیان ان کے عدل سے اور انصاف کرو یقیناً اللہ پسند کرتا ہے انصاف کرنے والوں کو
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا
سوائے اسکے نہیں کہ مومن تو بھائی بھائی ہیں پس اصلاح کر دو درمیان اپنے دو بھائیوں کے اور ڈرو
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۱ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ ع ۱۱ ۱۳
اللہ سے تاکہ تم رحم کئے جاؤ اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ تحقیر کرے
قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاۗءٌ
کوئی قوم کسی قوم کی شاید کہ ہو جائیں بہتر ان سے اور نہ عورتیں
مِّنْ نِّسَاۗءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا
عورتوں کی شاید کہ وہ ہو جائیں بہتر ان سے اور نہ عیب لگاؤ
اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ
آپس میں اور نہ ایک دوسرے کو پکارو بُرے لقبوں سے کیا ہی بُرا ہے نام
الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
بگاڑنا بعد ایمان کے اور جس نے نہ توبہ کی تو یہ لوگ ہی
الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۲ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ
ظالم ہیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت

9۔ جو آیت 8 کے آخر میں فرمایا وہ فضل اور نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ **10**۔ یہ آیت مدینہ کے اوس اور خزرج قبائل کے درمیان لڑائی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ "اس میں سب کے لئے اور آئندہ سب زمانوں کے لئے سبق ہے کہ مسلمان یا غیر مسلمان لڑنے والی قوموں میں صلح کرواتے وقت انصاف کو مدنظر رکھو اور اپنا کوئی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو(ii)"۔ "اس میں مؤمن کا لفظ جو آیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان قومیں مسلمانوں کے درمیان ہی فیصلہ کرا سکتی ہیں۔ ورنہ اصولی طور پر یہ آیت ساری قوموں کے لئے اپنے اندر راہنمائی رکھتی ہے(ii)"۔ "صحابہؓ کی برادرانہ جنگیں اسی کے تحت میں آتی ہیں۔ اللہ نے دونوں (اوس اور خزرج) جنگ کرنے والوں کو مؤمن قرار دیا ہے (ح)"۔ **11**۔ "یعنی مسلمانوں میں آپس میں غالب تعلق اخوت اسلامی کا ہے۔ چھوٹے چھوٹے جھگڑے اخوت اسلامی کو توڑنے کا باعث نہیں بننے چاہئیں(ii)"۔ **12**۔ حدیث میں ہے کہ ایک بار ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحشؓ نے امّ المؤمنین حضرت صفیہؓ کو یہودن کہہ دیا تو آنحضرتؐ تین ماہ تک زینبؓ کے حجرہ میں نہ گئے۔ پھر زینبؓ کے توبہ کرنے پر حضورؐ نے عفو سے کام لیا۔ یہ آیت اس بارے میں نازل ہوئی۔ فرمایا نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) جب کوئی یہودی یا نصرانی مسلمان ہوتا ہے تو اسے یہودی یا نصرانی کہنے سے روکا ہے۔ (قول ثعلب)۔ جو کوئی یہ برے کام کرے گا وہ ظالم فاسق ہو گا۔ (رازی)۔ وَ لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ: اور نہ تم ایک دوسرے پر طعن کیا کرو۔ اَلْقَاب: خراب ناموں سے۔

الظَّنِّ ز اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ
گمانوں سے یقیناً بعض گمان گناہ ہیں اور نہ جاسوسی کرو اور نہ غیبت کرے

بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ
بعض تمہارا بعض کی کیا پسند کرتا ہے کوئی تم میں سے کہ کھائے گوشت اپنے بھائی

مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٣﴾
مُردہ کا پس تم ناپسند کرو گے اُسے اور تقویٰ کرو اللہ کا یقیناً اللہ رحمت سے متوجہ ہونے والا بہت رحم کرنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ
اے لوگو یقیناً پیدا کیا ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے اور بنایا ہم نے تم کو

شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
کنبے اور خاندان تاکہ تم ایکدوسرے کو پہچان سکو یقیناً سب سے معزز تم میں نزدیک اللہ کے

اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿١٤﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ
زیادہ پرہیزگار ہے تم میں سے، یقیناً اللہ خوب جاننے والا خوب خبر رکھنے والا ہے، کہا گنواروں نے ایمان لائے ہم تو کہدے

لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ
نہیں ایمان لائے تم ولیکن کہو ہم مسلمان ہوئے اور ابھی نہیں داخل ہوا ایمان

فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ
دلوں میں تمہارے اور اگر تم اطاعت کرو اللہ اور اسکے رسول کی نہ کم دے گا تمہیں

اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٥﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
عملوں میں سے تمہارے کچھ بھی یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے سوائے اس کے نہیں کہ مومن

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا
وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اسکے رسول پر پھر نہ شک لائے وہ اور جہاد کیا انہوں نے

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿١٦﴾
ساتھ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے راہ میں اللہ کی یہ لوگ ہی سچے ہیں

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
تو کہدے کیا تم علم دیتے ہو اللہ کو اپنے دین کا اور اللہ جانتا ہے جو آسمانوں میں

13۔ وَلَا تَجَسَّسُوْا: ایک دوسرے کے بھید نہ ٹٹولا کرو۔ فَكَرِهْتُمُوْهُ: تم کراہت کروگے۔ لہٰذا غیبت نہ کیا کرو (ii)"۔ "غیبت: حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: غیبت یہ ہے کہ کسی کی ایسی بات دوسرے کے پاس کرنی جسے پہلا ناپسند کرتا ہے۔ اگر جھوٹی بات کسی دوسرے کے پاس کی جائے تو وہ بہتان ہے۔ کوئی اس دھوکے میں نہ رہے کہ سچی بات دوسرے سے کی ہے اور یہ جائز ہے (ح)"۔ 14۔ شَعْبٌ: بڑا قبیلہ۔ (مفرد) شُعُوبًا (جمع)۔ فرمایا کہ قبیلے تو آپس کی جان پہچان کے لئے بنائے گئے ہیں نہ کہ تفاخر کی غرض سے (ii)۔ اللہ خوب جانتا اور پہچانتا ہے۔ ہماری حقیقت اور خیالات سے واقف ہے۔ (50:17)۔ اس آیت کا شان نزول: حضورؐ نے بنو بیاض کو حکم دیا کہ اپنے قبیلے کی ایک عورت سے ابوہند کی شادی کردیں۔ انہوں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ کیا ہم اپنے موالی (غلام) سے شادی کیسے کردیں۔ اس آیت میں فرمایا بڑائی صرف تقویٰ میں ہے نہ کہ ذات پات یا کام کاج میں جو کہ صرف ذریعہ پہچان ہے۔ آنحضرتؐ کا حجۃ الوداع میں خطبہ اسی آیت کی وضاحت میں ہے جس میں آپؐ نے فرمایا: "اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے اور تم سب کا جدّ امجد بھی ایک ہے۔ عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں نہ ہی عجمی کو عربی پر۔ سفید فام کو سرخ رنگ پر یا سرخ رنگ والے کو سفید رنگ والے پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ ہاں اللہ اور اس کے عباد کے حقوق کو ادا کرنے والے کو دوسرے پر فضیلت ہے (جو ایسا نہیں کرتا)۔ سب سے افضل تم میں سے وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو"۔ "قومیں اور نسلیں صرف جان پہچان کے لئے ہیں۔ جو ان کو تفاخر کا ذریعہ بناتا ہے وہ اسلام کے خلاف عمل کرتا ہے (ii)"۔ 15۔ لَا يَلِتْكُمْ: تمہیں تمہارے اعمال کا (اجر) کم نہ دے گا۔ أَعْرَابُ: جنگلوں میں رہنے والے ایسے عرب جو ظاہری تعلیم و تمدن سے محروم تھے (ii)۔ "O أَسْلَمْنَا: بلکہ یوں کہو کہ ہم مطیع ہوگئے۔ اطاعت اختیار کی یا مقابلہ چھوڑ دیا" مطلب ہتھیار ڈال کر اسلام کے مطیع ہوگئے ہیں۔" یہ آیت اسلام اور ایمان میں فرق کرکے دکھاتی ہے۔ وہ لوگ جن کے دل میں ایمان نہ بھی ہوا اپنے آپ کو مسلمان کہنے کا حق رکھتے ہیں (iv)۔ "انسان مؤمن تب ہوتا ہے کہ جب اس کے اعمال مطابق ایمان ہوں جیسا کہ اگلی آیت میں آیا ہے۔ قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا: کہہ کہ ابھی تم (پوری طرح سے) ایمان نہیں لائے ہو۔ اَلْإِيْمَانُ یعنی حقیقی ایمان۔ 16۔ صَّادِقُوْنَ: سچے مؤمن مراد ہے۔ 17۔ أَتُعَلِّمُوْنَ: کیا تم اللہ کے علم میں لاتے ہو؟ (یعنی اپنا اسلام لانا جتاتے ہو) حالانکہ اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٦﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ

اور زمین میں ہے اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے وہ احسان جتاتے ہیں تجھ پر کہ

اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ

وہ مسلمان ہوئے تو کہہ دے نہ احسان جتاؤ مجھ پر اپنے اسلام کا بلکہ اللہ احسان کرتا ہے تم پر

اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ

کہ اس نے ہدایت دی تم کو ایمان کے لیے اگر ہو تم سچے یقیناً اللہ

ع ۲ / ۱۴ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾

جانتا ہے غیب آسمانوں اور زمین کا اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے اسکو جو تم کرتے ہو

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

منزل ۷ قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴿٢﴾ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَاۗءَهُمْ

قاف قسم ہے قرآن عظمت والے کی بلکہ انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس آیا

مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٣﴾ ءَاِذَا

ڈرانے والا ان میں سے تو کہا کافروں نے یہ بات عجیب ہے کیا جب

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ﴿٤﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا

مر جائیں گے ہم اور ہو جائیں گے مٹی یہ واپسی دور ہے یقیناً ہم جانتے ہیں جو کچھ

تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿٥﴾ بَلْ كَذَّبُوْا

کم کرتی ہے زمین ان میں سے اور ہمارے پاس کتاب ہے حفاظت کرنیوالی بلکہ انہوں نے جھٹلایا

بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿٦﴾ اَفَلَمْ

حق کو جب آیا ان کے پاس پس وہ ایک بات الجھی ہوئی میں ہیں کیا پس نہیں

18۔ يَمُنُّوْنَ: احسان جتاتے ہیں۔ بنو اسد خزیمہ کے لوگ جب حضورؐ کے پاس آئے تو اپنے اسلام لانے کے احسانات جتانے لگ گئے۔ فرمایا اگر تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو تو اس حقیقت کو قبول کرو کہ یہ اللہ نے تم پر احسان کیا ہے کہ تمہیں ہدایت سے نوازا ہے۔ اور اس کے لئے تمہیں خدا تعالیٰ کے احسان کا شکر بجا لانا چاہئے نہ کہ اپنی تعریف کرنی چاہئے۔

50۔ سُوْرَةُ قٓ (ابتدائی مکی)

2۔ قٓ = قدیر: یعنی اللہ قادر ہے کہ تمہارے مرنے کے بعد پھر تمہیں زندہ کرے۔ اس آیت میں قرآن کو اَلْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ یعنی عظمت والا فرمایا۔ آیت 56:78 میں قرآن کو کریم فرمایا یعنی عزت والا اور آیت 36:3 میں قرآن کو اَلْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ یعنی پر حکمت فرمایا۔ مطلب یہ کہ قرآن پر عمل کرنے کے نتیجہ میں انسان کو عظمت (شرف یعنی بزرگی) عزت اور حکمت عطاء ہوتی ہے۔ **3۔** عرب کے کفار نے تعجب کیا کہ ایک مفلس یتیم شخص کیسے عظیم الشان نبی بن سکتا ہے۔ کفار نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ قرآن اترنا تھا تو مکہ اور طائف کی دو بستیوں کے کسی بڑے سردار پر اترتا۔ (43:32)۔ **4۔** کفار مکہ نے یہ بھی کہا کہ جب ہم مر کھپ کر مٹی ہو جائیں گے تو پھر ہم زندہ کئے جائیں گے۔ یہ تو رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ (بعید از عقل بات ہے)۔ **5۔** تَنْقُصُ الْاَرْضُ: زمین ان کو کم کر دیتی ہے یعنی مر کھپ جاتے ہیں۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ روح نہیں مرتی بلکہ آخرت میں ایک جسم پا کر اللہ کے حضور حساب کتاب کے لئے حاضر ہو گی۔ كِتٰبٌ حَفِيْظٌ (حفاظت کرنے والی کتاب) اس سے مراد انسان کا دنیا میں کردہ تمام اعمال کا نامہ اعمال ہے۔ جس میں تمام اعمال محفوظ (ریکارڈ) کر لئے گئے ہیں۔ **6۔** فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ: (کفار) الجھن کی حالت میں ہیں کہ مر کر پھر کس طرح زندہ ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا وہ آنحضرتؐ کو کبھی مجنون کہہ دیتے ہیں اور کبھی ساحر۔ حالانکہ جو مجنون ہے وہ ساحر نہیں ہو سکتا اور نہ ساحر کو مجنون کہا جا سکتا ہے۔ آیت 16 میں بھی یہی مذکور ہے کہ دوبارہ کیسے زندہ ہو سکتے ہیں۔

يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا
دیکھا انہوں نے طرف آسمان کی اپنے اوپر کیسا بنایا ہم نے اور زینت دی اسکو اور نہیں
لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ﴿٧﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ
اس میں کوئی شگاف اور زمین کہ ہم نے پھیلایا اس کو اور ہم نے ڈالے اس میں پہاڑ
وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿٨﴾ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى
اور ہم نے اگائی اس میں ہر قسم کی بارونق چیز بصیرت پیدا کرنیکا ذریعہ اور نصیحت
لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٩﴾ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا
ہر بندے جھکنے والے کے لیے اور ہم نے اتارا آسمان سے پانی برکت والا
فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ﴿١٠﴾ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ
پھر ہم نے اگائے اس سے باغ اور اناج کاٹنے کے اور کھجوریں بلند
لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴿١١﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً
جن کے خوشے ہیں تہ بتہ بطور رزق کے بندوں کیلئے اور ہم نے زندہ کیا اس سے شہر
مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿١٢﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ
مردہ کو اسی طرح نکلنا ہے (قبروں سے) جھٹلایا پہلے ان سے قوم نوح
وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿١٣﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ
اور کنوئیں والوں نے اور ثمود نے اور عاد نے اور فرعون نے اور برادران
لُوْطٍ ﴿١٤﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ
لوط نے اور اہل بن نے اور قوم تبع نے سب نے جھٹلایا
الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿١٥﴾ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ
رسولوں کو پس سچا ہوا میرا وعدۂ عذاب کیا پس ہم تھک گئے پیدائش پہلی سے بلکہ وہ
هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ ع ۲ ۱۵
شک میں ہیں پیدائش نئی سے اور یقیناً یقیناً پیدا کیا ہم نے انسان کو
وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ښ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ
اور ہم جانتے ہیں اسے جو وسوسہ ڈالتا ہے اسے اس کا نفس اور ہم زیادہ قریب ہیں اس سے

7۔ کوئی شگاف نہیں: یعنی عیب اور خلل سے محفوظ ہے (67:4-5)۔ اور زینت دی (آسمانوں کو) ستاروں سے۔ 9۔ تَبْصِرَةً: بصیرت پیدا کرنے کا ذریعہ۔ مصنوعات سے صانع کو پہچاننے کا ذریعہ۔ "عَبْدٍ مُنِيْبٍ" (خدا کی طرف) جھکنے والا بندہ۔ 10۔ مُبٰرَكًا: بِرْكَةٌ حوض، (پانی) جمع کرنے کی جگہ۔ مبارک ہو یعنی (اللہ کا فضل آپ کے پاس) جمع ہو۔ برکت والا، حَبَّ الْحَصِيْدِ: کٹائی کی جانے والی فصلوں کے بیج اگائے اس (پانی) سے (بِهٖ)۔ جیسے گندم، چاول، مکئی وغیرہ۔ 11۔ " نَضِيْدٌ: تہہ بتہہ یعنی بہت کثرت سے اور گھنے(ii)"۔ 12۔ خشک زمین کو زندگی بخشی بِهٖ یعنی (بارش) کے پانی سے رزق پیدا کر کے مردہ زمین میں روئیدگی پیدا کی اور زمین کو مختلف نباتات سے گل و گلزار بنا دیا۔ اسی طرح آخرت میں مردے قبروں سے زندہ ہو کر نکلیں گے۔ نیز اس دنیا میں روحانی زندگی بھی مراد ہے۔ 13۔ اَصْحٰبُ الرَّسِّ: کوئیں والے یعنی حضرت شعیبؑ کی قوم۔ قوم ثمود کے بعض قبائل وہاں رہتے تھے۔ كَذَّبَتْ: جھٹلایا (حق کو)۔ 15۔ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ: بن والے۔ یعنی مدین کے پاس کا جنگل، یمن سے بطرف شمال فلسطین جاتے ہوئے یہ جنگل مدین کے پاس واقع ہے۔ تُبَّعٍ: یمنی حاکموں کا لقب جو سبا اور حضر موت اور حمیار پر حکومت کرتے تھے۔ "وَعِيْدِ: عذاب کا وعدہ۔ وعدہ: خوشخبری کا وعدہ"۔ 16۔ کیا ہم پہلی دفعہ انسان کو پیدا کر کے تھک گئے ہیں کہ اسے دوبارہ زندہ نہ کر سکیں گے۔ نیز دیکھیں 30:28 اور 80-36:79۔ پہلی دنیوی پیدائش جسمانی تھی۔ آخرت میں نئی پیدائش روحانی ہوگی۔ 17۔ ہم انسان کی شہ رگ سے بھی اس کے زیادہ نزدیک ہیں۔

ق ۵۰ — ۷۵۵ — حٰمٓ ۲۶

مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ
رگ جان سے بھی ۔ جبکہ لے لیتے ہیں دو لینے والے (ایک) دائیں طرف سے
وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ
اور (ایک) بائیں طرف سے بیٹھا ہے نہیں بولتا یہ کوئی بات مگر نزدیک اسکے
رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ
نگہبان ہیں تیار اور آئے گی بے ہوشی موت کی یقیناً
ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ
یہ ہے کہ تھا تو اس سے گریز کرتا اور بجایا جائے گا بگل یہ ہے
يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ
دن وعدۂ عذاب کا اور آئے گا ہر نفس کہ ساتھ اس کے ہوگا ہانکنے والا اور
شَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ
گواہ یقیناً تھا تو غفلت میں اس سے سو ہم نے ہٹا دیا تجھ سے
غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا
پردہ تیرا پس نظر تیری آج تیز ہے اور کہیگا اس کا ساتھی یہ ہے
مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ؕ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾
جو پاس میرے تیار ہے (کہا جائیگا)۔ ڈالدو تم دونوں جہنم میں ہرایک بہت کفر کرنیوالے سخت دشمنی رکھنے والے کو
مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ﴿۲۵﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ
روکنے والے کو نیکی سے حد سے نکل جانیوالے شک کرنیوالے کو اسے جس نے ٹھہرایا ساتھ اللہ کے
اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ
معبود اور پس ڈالدو تم دونوں اس کو عذاب سخت میں کہے گا اس کا ساتھی
رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ
اے رب ہمارے نہیں سرکش کیا تھا میں نے اسے ولیکن وہ خود ہی تھا گمراہی میں دور کی (اللہ) فرمائے گا
لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾
نہ جھگڑو میرے پاس اور یقیناً میں بھیج چکا ہوں طرف تمہاری وعدہ عذاب کا

19،18۔ نہ نظر آنے والا اللہ کا نظامِ شہادت ہے کہ دو فرشتے دائیں بائیں بیٹھے ہمارے اعمال نیکی اور بدی کے لکھ لیتے ہیں۔ رَقِيْب : نگران۔ عَتِيْدٌ: تیار رہتے ہیں فرشتے ریکارڈ کرنے کے لئے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تین قسم کے اشخاص کے اعمال نہیں لکھے جاتے۔ 1۔ سوئے ہوئے انسان کے۔ 2۔ نابالغ بچے کے۔ 3۔ مفقود الحواس شخص کے جب تک اس کے حواس درست نہ ہو جائیں۔ (نسائی باب تلاق 21)۔ اس کے علاوہ آخرت میں انسان کے ہاتھ، پاؤں اور زبان وغیرہ بھی اس کے خلاف قیامت کے دن گواہی دیں گے۔ (24:25) اور (36:66) اور (41:21)۔ **20**۔ بِالْحَقِّ: یقیناً ۔ تَحِيْدُ: گریز کرتا تھا۔ **22**۔ (ہانکنے والا) سَآئِقٌ: بدیوں کو لکھنے والا فرشتہ۔ اور (گواہ) شَهِيْدٌ: نیکیوں کو لکھنے والا فرشتہ مراد ہیں۔ ان دو فرشتوں کو كِرَامًا كَاتِبِيْنَ (معزز لکھنے والے) بھی کہا گیا ہے۔ **23**۔ مِنْ هٰذَا: یعنی تو دنیا میں بدی کے نتائج سے لاپرواہ تھا۔ مگر آج تو اپنے سب عیب و صواب کو اچھی طرح سمجھ رہا ہے۔ جبکہ تو دنیا میں اپنے ہر قول و فعل کے اچھا ہونے پر اصرار کرتا تھا (ii)۔ **24**۔ "بد اعمالنامہ" بردار فرشتہ اس شخص کے اعمال حاضر کرتے ہوئے نیکیاں لکھنے والے ساتھی فرشتہ سے کہے گا کہ یہ دیکھو اس کا تمام اعمالنامہ میرے پاس بطور ثبوت تیار ہے۔ قَرِيْنٌ: ساتھی، قَرْنٌ: جڑی ہوئی چیز، اس لئے ساتھی کو قرین کہتے ہیں۔ (4:39) (41:26)(50:28)۔ **25**۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہانکنے والے فرشتہ کو اور گواہ یعنی اعمالنامہ لکھنے والے فرشتہ کو۔ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ: تم دونوں ڈال دو ہر کفر کرنے والے اور حق سے سخت دشمنی رکھنے والے کو جہنم میں۔ **28**۔ قَالَ قَرِيْنُهٗ: اس کا شیطان ساتھی کہے گا (اپنے آپ کو بے گناہ گردانتے ہوئے) کہ میں اس کی گمراہی کا موجب نہیں۔ یہ آپ گمراہ ہوا تھا اور اپنی گمراہی کا آپ ذمہ دار ہے۔ مَآ اَطْغَيْتُهٗ: میں نے اسے سرکش نہیں کیا تھا۔ طغیان: پانی جب گھوڑوں کے کانوں تک پہنچے۔ اس سے سرکشی مراد ہے۔ **29**۔ قَالَ: (اللہ) فرمائے گا۔ وَعِيْد: (سزا کا) وعدہ۔

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٣٠﴾ يَوْمَ
نہیں بدلائی جاتی بات میرے ہاں اور نہیں میں ہرگز ظلم کرنیوالا بندوں پر جس دن

نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣١﴾
ہم کہیں گے جہنم کو کیا بھر گئی تو اور وہ کہے گی کیا اور بھی ہے

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣٢﴾ هٰذَا مَا
اور نزدیک کی جائے گی جنت متقیوں کے لیے بغیر دوری کے یہ ہے جس کا

تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿٣٣﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ
تم وعدہ دیئے جاتے تھے ہر ایک رجوع کرنیوالے نگاہ رکھنے والے کے لیے، جو ڈرتا ہے رحمٰن سے

بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴿٣٤﴾ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ
بن دیکھے اور آتا ہے ساتھ دل جھکنے والے کے داخل ہو اس میں سلامتی سے

ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٥﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا
یہ ہے دن ہمیش رہنے کا ان کیلئے ہے جو وہ چاہیں گے اس میں اور ہمارے پاس ہے

مَزِيْدٌ ﴿٣٦﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ
مزید (انعام) اور کتنی ہی ہلاک کیں ہم نے پہلے ان سے قومیں کہ وہ زیادہ سخت تھے

مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٧﴾
ان سے پکڑ میں پس وہ گھس گئے شہروں میں کیا ہے کوئی بھاگنے کی جگہ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ
یقیناً اس میں البتہ نصیحت ہے اس کے لیے کہ ہے جس کا دل یا اس نے دھرا کان

وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿٣٨﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
اور وہ حاضر ہے (دل سے) اور یقیناً ہم نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو

بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٩﴾
کچھ درمیان ہے انکے چھ دنوں میں اور نہ چھوا ہم کو تکان نے

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ
پس صبر کر اس پر جو وہ کہتے ہیں اور پاکیزگی بیان کر ساتھ حمد کے اپنے رب کی پہلے

30۔ قَوْلُ: بات۔ یعنی سزا کے متعلق میرا قول (وعید)۔ یعنی مجرموں کے حق میں میری وعید نہ بدلے گی۔ تمہیں سزا مل کر رہے گی۔ کیونکہ تمہارا ریکارڈ بول رہا ہے۔ اس لئے میری سزا ظالمانہ نہیں۔ مِقْوَل: زبان قَوْلُ: زبان سے کہی گئی بات۔ **31**۔ اِمْتِلَا: بھر جانا۔ جہنم زبان حال سے بولے گی۔ جیسے دیکھیں۔ (18:78) (41:12)۔ **32**۔ جَنَّۃٌ: ڈھانپنے والا۔ سایہ۔ زُلف: قرب۔ نزدیکی۔ اُزْلِفَتْ: نزدیک کی جائے گی۔ "یعنی مؤمن اس دن جنت کو خوب دیکھ سکیں گے۔ تادل مطمئن ہوں (ii)"۔ **33**۔ حَفِيْظ: حفاظت کرنے والا (اللہ کی حدود کی)۔ حرام چیزوں سے بچنے والا۔ أَوَّابٍ: بہت جھکنے والا (اللہ کی طرف)۔ **35**۔ خُلُود: جنت دائمی ہے۔ (11:107-109)۔ **36**۔ مَزِيْدٌ: مزید (انعامات)۔ اللہ تعالیٰ وہ وہ انعامات اور فضل کرتا چلا جائے گا جو انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتے۔ (دیکھیں 10:27) مزید سے بعض نے دیدار الٰہی بھی مراد لیا ہے۔ **37**۔ فَنَقَّبُوْا: نقب زنی کی۔ سوراخ ڈالے: یعنی دوسرے شہروں کی فصیلوں سے گھس کر یا غاروں میں پناہ لے کر عذاب سے بچنے کی کوشش کی مگر کہیں جائے فرار نہ ملی۔ یا اتنے طاقتور ہو گئے تھے کہ دور دور تک فصیلوں اور شہروں کے قلعوں کو توڑ کر فتوحات حاصل کیں مگر وہ بھی عذاب سے نہ بچ سکے۔ مِنْ مَّحِيْصٍ: ان کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہ مل سکی۔ **38**۔ وہ حاضر ہے دل سے احکام الٰہی کو بجالانے کے لئے اور توجہ سے سن کر نگران ہے اعمال بجالانے میں۔ **39**۔ آسمانوں اور زمین کو بنایا چھ دنوں میں: اس کی تفصیل کے لئے دیکھیں (41:10-13) اور (10:4)۔ پیدائش 3-2:2 میں لکھا ہے کہ چھ دنوں کے کام کے بعد خدا (تھک گیا تھا) نے ساتویں دن آرام کیا۔ قرآن کہتا ہے کہ خدا نہیں تھکا تھا۔ اسے آرام کی ضرورت ہی نہیں۔ ایام سے مراد ادوار، Periods یا Stages ہے۔ (دیکھیں 22:48 اور 70:5)۔ **40**۔ یہ دو اوقات دعا اور عبادت کے لئے بہت موزوں ہیں۔

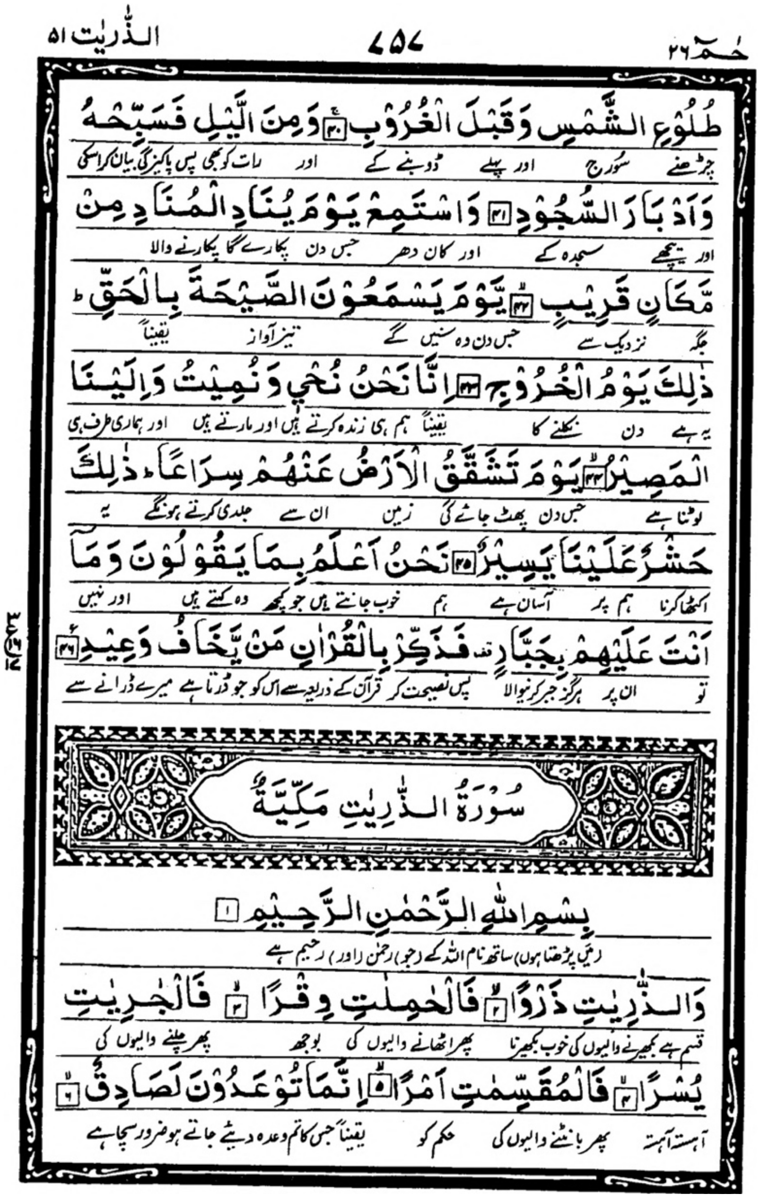
الذّٰرِيٰت ٥١ ٧٥٧ حٰمٓ ٢٦

طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٤٠﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ
چڑھنے سورج اور پہلے ڈوبنے کے اور رات کو بھی پس پاکیزگی بیان کر اسکی
وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤١﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ
اور پیچھے سجدہ کے اور کان دھر جس دن پکارے گا پکارنے والا
مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٤٢﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ
جگہ نزدیک سے جس دن وہ سنیں گے تیز آواز یقیناً
ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿٤٣﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا
یہ ہے دن نکلنے کا یقیناً ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہماری طرف ہی
الْمَصِيْرُ ﴿٤٤﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ
لوٹنا ہے جس دن پھٹ جائے گی زمین ان سے جلدی کرتے ہونگے یہ
حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿٤٥﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ
اکٹھا کرنا ہم پر آسان ہے ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں اور نہیں
اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٦﴾
تو ان پر ہرگز جبر کرنیوالا پس نصیحت کر قرآن کے ذریعہ سے اس کو جو ڈرتا ہے میرے ڈرانے سے

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿٢﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿٣﴾ فَالْجٰرِيٰتِ
قسم ہے بکھیرنے والیوں کی خوب بکھیرنا پھر اٹھانے والیوں کی بوجھ پھر چلنے والیوں کی
يُسْرًا ﴿٤﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿٥﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿٦﴾
آہستہ آہستہ پھر بانٹنے والیوں کی حکم کو یقیناً جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ضرور سچا ہے

41۔ أَدْبَار: پیٹھیں۔ دُبُر: پیٹھ یعنی پیچھے یا بعد۔ علاوہ۔ أَدْبَارَ السُّجُوْدِ: فرض سجدوں کے بعد یا علاوہ: یعنی فرض نمازوں کے علاوہ (بعد) بھی ذکر الٰہی کرو۔ تسبیح۔ تحمید اور تکبیر کیا کرو۔ وَ مِنَ الَّيْل: اور رات کے ایک حصّہ میں۔ **42**۔ نزدیک کی جگہ سے: سب دنیا کے مقامات نزدیک معلوم ہوں گے۔ اور آواز آئے گی جیسے ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے تمام دنیا کو قریب کر دیا ہے۔ یہ حشر کے دن ہوگا۔ **43**۔ يَوْمُ الْخُرُوْجِ: مردوں کا قبروں سے نکلنے کا دن۔ **45**۔ حشر کے روز مردوں کا زندہ کرنا ہم پر آسان ہے۔ زمین پھٹ جائے گی اور مردے زندہ ہو کر پکارنے والے کی طرف دوڑیں گے۔ سِرَاعًا: سرعت سے (نکل آئینگے)۔ **46**۔ جَبَّار: زبردستی (جبراً) مسلمان کرنے والا۔ مَا کے ساتھ ب آئے تو ہرگز کے معنے ہوتے ہیں۔ مَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ: تو ان پر ہرگز جبر کرنے والا نہیں یعنی تو لوگوں کو جبراً مسلمان بنانے والا ہرگز نہیں ہے۔ "ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہتے ہیں۔" (یہ آیت 40 میں بھی آیا ہے) یعنی اخروی زندگی کا انکار کرتے ہیں اور رسول کو مجنون اور جادوگر کہتے ہیں کہ ایسی باتیں کہتا ہے جو انہونی ہیں۔

51۔ سُوْرَةُ الذّٰرِيٰت (ابتدائی مکی)

2۔ (اچھی) ہوائیں جو بکھیر دیتی ہیں ذرات کو یعنی بادلوں سے پانی کے بخارات کو بارش کی شکل میں زمین پر پھیلا دیتی ہیں۔ (15:23)۔ **3**۔ وِقْرًا: "بوجھ" پانی کے بخارات کو جو بادلوں میں ہوتے ہیں ان کو اٹھائے ہوئے بارش برساتی ہیں۔ **4**۔ ہوائیں جو کشتیوں اور جہازوں کو چلاتی ہیں۔ **5**۔ "حکم کو بانٹنے والیاں" أَمْرًا (حکم) یعنی بادلوں سے بارش کا پانی برساتی ہیں۔ ہر جگہ پانی تقسیم ہوتا ہے۔ (اسی طرح حق کی ترقی میں بھی اسباب کام کر رہے ہیں)۔ آیات 2 تا 5 میں بتایا گیا ہے کہ ہواؤں۔ بادلوں اور بارش کا نظام اللہ تعالیٰ نے زمین میں روئیدگی پیدا کرنے کے لئے بنایا ہے۔ اسی طرح روحانی وحی الٰہی کے امر سے بھی روحانی روئیدگی ہوگی۔ اور پھر فیصلہ کا دن بھی آئے گا جیسا اناج کی فصل پک جانے کے بعد حصول غلّہ کے لئے فصل کو کاٹ کر غلّہ گھر لایا جاتا ہے۔ **6،7**۔ یعنی حشر نشر ضرور ہوگا اور جزاء اور سزا دی جائے گی۔

8۔ حُبُكِ: راستے یعنی اجرام فلکی کے مدار۔ حَبِيكَةٌ: راستہ (نیز دیکھیں 36:41) كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَسْبَحُوْنَ: یعنی سورج، چاند وغیرہ سب (اپنے اپنے) مدار پر رواں دواں ہیں۔ 9۔ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ: الٹ بات میں ہو۔ حشر نشر۔ جزاء سزا۔ جنت دوزخ کو نہیں مانتے ہو اور قرآن کے خلاف ہو۔ 10۔ جو آخرت کی زندگی پر ایمان نہ رکھے وہ بھلائی سے پھیرا گیا جیسا کہ آیت 7 میں اور آیت 13 میں مذکور ہے۔ 11۔ قُتِلَ: لعنت کی مار پڑی۔ خَرّٰصُوْنَ: اٹکل پچّو مارنے والے دین کی باتوں میں یعنی کاہن وغیرہ۔ 12۔ فِيْ غَمْرَةٍ: غفلت میں ہیں۔ قیامت کے منکر ہیں۔ سَاهُوْنَ: بھٹکے ہوئے ہیں۔ یعنی وہ خدا کے وعدوں سے غفلت میں ہیں۔ ضد کرتے ہیں اور لاپرواہ ہیں۔ 13۔ وہ طنزاً پوچھتے ہیں کہ فیصلے کا دن کب آئے گا۔ 14۔ (تو کہہ کہ) جس دن وہ آگ پرّ عذاب دیئے جائیں گے وہی بدلہ کا دن ہوگا۔ 15۔ (ان کو کہا جائے گا) چکّھو سزا اس تشدّد کی جو تم مسلمانوں پر کیا کرتے تھے اور عذاب کو جلد تر چاہتے تھے۔ سو آج عذاب چکّھو۔ 16۔ متقی: جو شخص حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرے۔ اللہ کے اوامر و نواہی پر عمل کرے۔ 17۔ محسن: جو کسی نیکی کا بدلہ بڑھا کر دے۔ 20۔ محروم میں جانور بھی آتے ہیں جو مانگنے سے محروم ہیں یعنی خود مانگ نہیں سکتے کیونکہ بے زبان ہیں۔ اور جو لوگ شرم کی وجہ سے سوال نہ کر سکتے ہوں اور محتاجِ امداد ہوں ان پر اپنے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (نیز دیکھیں: 2:274 اور 17:27) (ii)۔ 22۔ "O جیسے آنحضرتؐ نے فرمایا مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔ نفس اور روح پر غور کرو تا خدا کی قدرتوں کا پتہ چلے"۔ 23۔ آسمان سے رزق آتا ہے۔ یعنی بارش کے ذریعہ سے جو موجب رزق ہے۔ (مجاہد سے مروی ہے) اس جگہ سَمَاء سے بادل بھی مراد ہے۔ روحانی رزق بھی آسمان سے آتا ہے خدا کے حکم سے۔ تُوْعَدُوْنَ: مؤمنوں کو وعدہ ہے جنت کا اور فتح اور کامیابی کا جبکہ کافروں کو وعید اور انذار ہے ان کی تباہی اور جہنم کا۔ 24۔ اِنَّهٗ لَحَقٌّ: یقیناً یہ حقیقت ہے۔ یعنی یہ قرآن اسی طرح سچ ہے جیسے تم آپس میں باتیں کرتے ہو اور ان کی سچائی کا انکار نہیں کر سکتے۔ یعنی قرآن کی باتیں سچی ہیں اور پوری ہو کر رہیں گی۔

وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۶ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۷ اِنَّكُمْ
اور یقیناً جزاء ضرور ہونیوالی ہے قسم ہے آسمان راستوں والے کی یقیناً تم
لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۸ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۹ قُتِلَ
البتہ اختلاف والی بات میں ہو پھیرا جاتا ہے اس سے جو پھیرا گیا (بھلائی سے) مارے گئے
الْخَرّٰصُوْنَ ۱۰ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۱۱
اٹکل باز وہ جو غفلت میں بھولنے والے ہیں
يَسْئَلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۱۲ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ
وہ پوچھتے ہیں کب ہوگا دن بدلہ کا جس دن وہ آگ پر
يُفْتَنُوْنَ ۱۳ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ
عذاب دیئے جائیں گے تم چکھو اپنی گمراہی کو یہ وہ ہے کہ تھے تم جسے
تَسْتَعْجِلُوْنَ ۱۴ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۱۵
جلدی مانگتے یقیناً متقی باغوں اور چشموں میں ہونگے
اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ
لینے والے ہوں گے اس کو جو دے گا ان کو رب ان کا یقیناً وہ تھے پہلے اس سے
مُحْسِنِيْنَ ۱۶ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۱۷ وَ
نیکی کرنے والے تھے وہ تھوڑا حصہ رات کا سوتے اور
بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۱۸ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ
بوقت صبح وہ استغفار کرتے تھے اور ان کے مالوں میں حق تھا مانگنے والے کا
وَالْمَحْرُوْمِ ۱۹ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۲۰ وَفِيْٓ
اور نہ مانگنے والے کا اور زمین میں نشان ہیں یقین کرنے والوں کے لیے اور خود
اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۲۱ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا
تم میں بھی کیا پھر نہیں دیکھتے تم اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جس کا
تُوْعَدُوْنَ ۲۲ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ
تم وعدہ دیئے جاتے ہو پس قسم ہے رب کی آسمانوں اور زمین کے یقیناً یہ (قرآن) حق ہے جیسا کہ

مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ

تم بولتے ہو۔ کیا آئی ہے تیرے پاس بات مہمانوں کی ابراہیم کے

الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ

(جو) معزز (تھے) جب وہ آئے اسکے پاس تو انہوں نے کہا سلام اس نے کہا سلام ہو

قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾

یہ لوگ اوپرے (معلوم ہوتے) ہیں پھر گیا جلدی سے طرف اپنے گھر والوں کی پس لایا بچھڑا تلا ہوا

فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ

پس قریب کیا اسکو ان کے کہا کیا نہیں کھاتے تم پھر محسوس کیا اس نے ان کی طرف

خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ

سے خوف انہوں نے کہا نہ ڈر اور بشارت دی انہوں نے اسکو ایک لڑکے علم والے کی۔ پس آئی

امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾

بیوی اس کی حیرت میں تو ہاتھ مارا اس نے اپنے منہ پر اور کہا میں بوڑھی بانجھ ہوں

قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

انہوں نے کہا اسی طرح فرمایا تیرے رب نے یقیناً وہ حکمت والا بہت جاننے والا ہے

ع ۲ / ۱۸ وقف لازم

26۔ "قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ: (دل میں کہا کہ) یہ اجنبی لوگ معلوم ہوتے ہیں(ii)"۔ (نیز71-70:11)۔ **28**۔ (ابراہیمؑ نے کہا) تم کھاتے کیوں نہیں ہو؟ ابراہیمؑ نے خوف محسوس کیا کہ یہ لوگ کھانا اس وجہ سے نہیں کھاتے کہ وہ جس کام کے لئے آئے ہیں اس میں نمک حرامی نہ ہونے پائے۔ **29**۔ بِغُلٰمٍ: لڑکے کی (پیدائش کی) خبر دی۔ **30**۔ "فِيْ صَرَّةٍ: حیرت سے چہرہ متغیر تھا(ii)"۔ یعنی غیر معمولی بلند آواز میں کہا۔(74-73:11) بانجھ ہوں (بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوں)۔ **31**۔ انہوں نے کہا اسی طرح ہو گا جو تیرے رب نے فرمایا ہے۔

الجزء ٢٧

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ
کہا (ابراہیم نے) پس کیا مطلب ہے تمہارا اے بھیجے ہوؤ انہوں نے کہا یقیناً ہم
اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً
بھیجے گئے ہیں طرف لوگوں مجرموں کی تاکہ ہم بھیجیں ان پر پتھر
مِّنْ طِيْنٍ ﴿٣٣﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣٤﴾ فَاَخْرَجْنَا
مٹی کے نشان کئے ہوئے تیرے رب کے ہاں حد سے بڑھنے والوں کیلئے پھر ہم نے نکالا انہیں
مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ
جو تھے اس میں مومنوں میں سے پس نہ پایا ہم نے اس میں سوائے
بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ
ایک گھر کے اطاعت کرنے والوں میں سے اور ہم نے چھوڑا اس میں نشان ان لوگوں کے لیے
يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٣٧﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى
جو ڈرتے ہیں عذاب دردناک سے اور (نشان ہیں) موسیٰ میں جب ہم نے بھیجا اس کو
فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ
فرعون کی طرف ساتھ غلبہ ظاہر کے پس وہ پھر گیا اپنی قوت کے ساتھ اور کہا (یہ) جادوگر ہے یا
مَجْنُوْنٌ ﴿٣٩﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَ
دیوانہ تو ہم نے پکڑا اس کو اور اس کے لشکروں کو پھر ہم نے ڈال دیا ان کو سمندر میں اور
هُوَ مُلِيْمٌ ﴿٤٠﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿٤١﴾
وہ قابلِ ملامت تھا اور (نشان ہیں) عاد میں جب ہم نے بھیجی ان پر ہوا بے نفع
مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿٤٢﴾ وَفِيْ
نہیں چھوڑتی تھی کوئی چیز وہ آتی تھی جس پر مگر کر ڈالتی تھی اسکو مانند ہڈی گلی ہوئی کے اور (نشان
ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا عَنْ
ہیں) ثمود میں جب کہا گیا ان کو فائدہ اٹھاؤ ایک مدت تک تو انہوں نے سرکشی کی
اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿٤٤﴾
حکم سے اپنے رب کے سو پکڑا ان کو بجلی نے اور وہ دیکھتے تھے

32۔ ابراہیمؑ نے پوچھا۔ **33**۔ قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ سے یہاں مراد قومِ لوطؑ ہے۔ (جَرَمَ: کاٹنا، (جرم)۔ اَرْسَلَ اِلٰی: اس کی طرف بھیجا۔ قومِ لوطؑ کا سب سے بڑا جرم ان کا فعلِ بد لواطت تھا۔ (دو مردوں کا آپس میں جنسی فعلِ بد مراد ہے۔)۔ **34**۔ اَرْسَلَ عَلٰی: اس پر برسایا۔ ترجمہ: تا ان پر ہم مٹی کے پتھر برسائیں۔ آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے سے پتھروں کے ٹکڑے۔ خاک کے بادل اور آگ سے پگھلا ہوا مادہ ان پر برس کر ان کی تباہی کا موجب بنا۔ **35**۔ مُسَوَّمَةً: نشان کئے ہوئے (MARKED)۔ **37**۔ صرف ایک گھر وہاں مسلمانوں کا تھا یعنی لوطؑ کا گھر اور ان کی دو بیٹیاں جوان پر ایمان لائی تھیں۔ (مُسْلِم: اللہ کا فرمانبردار)۔ **38**۔ (اور بعد از مغرب) وہ کھنڈرات باعث نشان عبرت بن گئے۔ **39**۔ رامسیس (Ramses) وہ فرعون جس نے موسیٰؑ کی پرورش کی تھی اور میر نفتہ (Merenptah) وہ فرعون تھا جو غرقِ آب ہوا تھا۔ (1295-1235 B.C.)۔ **40**۔ بِرُكْنِهٖ: رکن سے مراد فرعون کی طاقت اور لشکر ہے۔ اپنے ارکانِ سلطنت کے ساتھ۔ طاقت و حشمت کے ساتھ۔ "جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔" یعنی موسیٰؑ ایسا ہے۔ **41**۔ يَمّ: گہرا پانی (سمندر کا) مُلِيْمٌ: (اپنے پر) ملامت کرتا تھا۔ **42**۔ عَقِيْم: بانجھ۔ بے فائدہ۔ تباہ کن۔ عاد قوم حضرت ھودؑ کی قوم تھی جو پہاڑوں میں رہتی تھی۔ یہ لوگ سنگ تراش تھے اور تجارت کیا کرتے تھے۔ ھود لقب تھا اور نام اَبَر تھا۔ عاد قوم جزیرہ نما عرب میں ربع الخالی کے علاقہ میں رہتی تھی۔ عاد قوم پر تُند و تیز ہوا یعنی آندھی بھیجی بطور عذاب کے جو سات راتیں اور آٹھ دن تک مسلسل چلتی رہی تھی۔ (69:7-8)۔ **43**۔ رَمِيْم: چورا چورا۔ **44**۔ فِيْ ثَمُوْدَ: اور ثمود قوم میں (بھی نشان ہے)۔ "ثمود قوم کی طرف حضرت صالحؑ نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ سورۃ ھود میں حَتّٰى حِيْنٍ کی مدت تین دن بیان ہوئی ہے۔ پھر زلزلہ آیا جس کے بعد وہ دنیوی اسباب کے فائدوں سے محروم ہو گئے (ii)"۔ **45**۔ انہوں نے صالحؑ کی وہ اونٹنی جس پر سوار ہو کر تبلیغ حق کرنے جایا کرتے تھے اس کی کونچیں کاٹ دی تھیں۔ یہ لوگ صَاعِقَة یعنی کڑک اور زلزلہ کے عذاب سے تباہ کئے گئے تھے۔ نیز (7:79)۔

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۶﴾
پس نہ ہوسکے وہ کھڑے اور نہ ہوئے وہ بدلہ لینے والے
وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ
اور (ہم نے ہلاک کیا) قوم نوح کو پہلے اس سے یقیناً وہ وہ تھے لوگ نافرمان اور
السَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَالْاَرْضَ
آسمان کو ہم نے بنایا اسے قوت کیساتھ اور یقیناً ہم البتہ فراخ کرنے والے ہیں اور زمین کو
فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا
ہم نے بچھایا اسے پس (ہم) کیا ہی اچھا بچھونا کرنے والے ہیں اور ہر چیز کا ہم نے پیدا کیا
زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْ لَكُمْ
ایک ایک جوڑا تاکہ تم نصیحت پکڑو پس بھاگو طرف اللہ کی یقیناً میں تمہارے لیے
مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ
اس کی طرف سے ڈرانے والا ہوں کھلا کھلا اور نہ بناؤ ساتھ اللہ کے معبود دوسرا
اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۲﴾ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ
یقیناً میں تمہارے لیے اسکی طرف سے ڈرانیوالا ہوں کھلا کھلا اسی طرح نہیں آیا ان لوگوں کے پاس
مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۳﴾
جو پہلے تھے ان سے کوئی رسول مگر کہا انہوں نے جادوگر ہے یا دیوانہ
اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ
کیا وہ ایکدوسرے کو وصیت کرتے ہیں اسکی بلکہ وہ لوگ سرکش ہیں پس تو منہ پھیر لے ان سے پھر نہیں
اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۵﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۶﴾
تو ہرگز ملامت کیا گیا اور نصیحت کر پس یقیناً نصیحت فائدہ دیتی ہے مومنوں کو
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۷﴾ مَآ اُرِيْدُ
اور نہیں پیدا کئے میں نے جن اور انسان مگر تاکہ وہ عبادت کریں میری نہیں چاہتا میں
مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ اللّٰهَ
ان سے کوئی رزق اور نہ چاہتا ہوں کہ وہ کھلائیں مجھے یقیناً اللہ

46۔ کھڑے ہو کر بچنے کی ترکیب نہ کر سکے (ii)۔ **47**۔ فٰسِقِیْن: نافرمانی۔ سرکشی۔ **48**۔ "إِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ: البتہ ہم وسعت دینے والے ہیں۔ سائنس دانوں نے معلوم کیا ہے کہ کائنات ہر لحظہ وسیع ہوتی جارہی ہے۔ بِأَيْدٍ: طاقت اور قدرت سے (ii)" "یہ معنے بھی لئے گئے ہیں کہ ہم قدرت اور وسعت والے ہیں (ح)"۔ **50**۔ زَوْجَيْنِ: دو قسمیں یا جنسیں۔ نر و مادہ۔ اسی طرح منفی (-) اور مثبت (+) ذرات جو ایک ایٹم میں پائے جاتے ہیں۔ مقناطیس میں بھی منفی (-) اور مثبت (+) ذرات ہیں۔ (جوڑے۔ جوڑے) پودوں اور سب جانوروں میں بھی نر اور مادہ دو قسمیں یا جنسیں ہیں۔ غرض انسانوں۔ حیوانوں۔ حشرات الارض۔ نباتات اور غیر جاندار ذرات تک سبھی کو اللہ تعالیٰ نے جوڑے جوڑے پیدا کیا ہے۔ "تاتم نصیحت پکڑو" یعنی تم جان لو کہ ان کا خالق اللہ ہی ہے۔ **51**۔ "فَفِرُّوْا إِلَى اللّٰهِ: پس دوڑو اللہ کی طرف: یعنی جلدی سے توبہ کر کے اللہ کے در پر جھک جاؤ۔ إِنِّيْ: یعنی آنحضرتؐ مراد ہیں (ii)"۔ **53**۔ "كَذٰلِكَ: یعنی جس طرح موسیٰؑ اور صالحؑ کا لوگوں نے انکار کیا اور ان کو جادو گر اور مجنون کہا (ii)"۔ **54**۔ "کیا پہلے نافرمان لوگ پچھلے لوگوں (قریش مکہ) کو وصیت کر گئے تھے کہ تم بھی پھر وہی اعتراضات بعد کے آنے والے رسولوں پر کرنا جو ہم کرتے تھے۔ کیونکہ ایک ہی قسم کی دلیلیں دیتے ہیں (ii)"۔ **55**۔ "تو ان سے منہ پھیر لے": (اے رسول) پس تو ان سے نہ الجھ اور ان کی دشنامیوں کی پرواہ نہ کر۔ **57**۔ عبادت: اللہ کی اطاعت سے اپنے اندر الٰہی رنگ (صِبْغَةَ اللّٰهِ 2:139) پیدا کرنا۔ باخدا انسان بن جانا۔ (نیز دیکھیں 1:5 کا نوٹ) حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنا۔ "جن و انس سے مراد بڑے اور چھوٹے لوگ ہیں۔ اگر عرفِ عام والے جنّ مراد لیں تو عبادت کی جزاء کے طور پر ان کو جنت میں جانے کی خوشخبری دینی چاہئے تھی لیکن جنات کے جنت میں جانے کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ (iv)" جب بندہ باخدا (یعنی انسان صفات الٰہیہ کا مظہر بنے) بن جاتا ہے تو جیسا کہ حدیث میں آتا ہے خدا اپنے نیک بندوں کے کان۔ ہاتھ۔ پاؤں بن جاتا ہے۔ یعنی اللہ کی مرضی کے تابع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح قرآن میں فرمایا کہ اے رسول جب تو نے کنکریاں ماری تھیں تو در حقیقت تو نے نہیں بلکہ اللہ نے ماری تھیں۔ اسی طرح فرمایا کہ جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں در حقیقت وہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ یہ ہے معنٰی باخدا بندہ بن جانے کا۔ گویا عبادت انسان کی پیدائش کی غرض کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔ **58**۔ یعنی تمہارا خدا کی عبادت کرنا اللہ کو کسی طرح فائدہ نہیں دیتا بلکہ یہ تمہارے اپنے ہی فائدہ کے لئے ہے۔

هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝٥٨ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

ہی رزق دینے والا ہے (اور) قوت مضبوط والا ہے پس یقیناً ان لوگوں کے لیے جنہوں نے ظلم کیا

ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝٥٩ فَوَيْلٌ

ایک ڈول ہے مانند ڈول کے ان کے ساتھیوں کے سو نہ جلدی مانگیں وہ مجھ سے پس ہلاکت ہے

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝٦٠

ان لوگوں کے لیے جنہوں نے کفر کیا اس دن سے جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

وَالطُّوْرِ ۝٢ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝٣ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝٤ وَّالْبَيْتِ

قسم ہے طور کی اور کتاب لکھی ہوئی کی چمڑے کھلے ہوئے میں اور گھر

الْمَعْمُوْرِ ۝٥ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝٦ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝٧

آباد کی اور چھت بلند کی ہوئی کی اور دریا چڑھے ہوئے کی

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝٨ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝٩ يَّوْمَ تَمُوْرُ

یقیناً عذاب رب تیرے کا ضرور ہونیوالا ہے نہیں اس کو کوئی ٹالنے والا جس دن کہ لرزہ کھائے گا

السَّمَآءُ مَوْرًا ۝١٠ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝١١ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

آسمان خوب لرزہ کھانا اور پھریں گے پہاڑ خوب پھرنا پس ہلاکت ہے اس دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٢ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝١٣ يَوْمَ

جھٹلانے والوں کے لیے وہ جو بے ہودہ باتوں میں کھیلتے ہیں جس دن

يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝١٤ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ

وہ دھکیلے جائیں گے طرف آگ جہنم کی خوب دھکیلے جانا یہ ہے وہ آگ کہ تھے تم

60۔ ذَنُوْب: (مفرد) یعنی ڈول بمعنٰی سزا کا پیمانہ۔ ذَنَاۤئِب (جمع ہے) پیمانے۔ ڈول یعنی جب ظالموں کا پیمانہ لبریز ہو گا تو وہ تباہ ہوں گے۔ ان کو سزا مل جائے گی۔ نوٹ: ذَنْبٌ: گناہ (مفرد)۔ ذُنُوْب: گناہ (جمع ہے)۔ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ: نہ جلدی مانگیں وہ مجھ سے (عذاب کو)۔

52۔سُوْرَةُ الطُّوْر (مکی)

2۔ "لفظ طور میں حضرت موسیٰؑ کی وحی کی طرف اشارہ ہے جس کا نزول طور پہاڑ پر ہوا تھا۔ یہ پہاڑ سلسلہ ہائے کوہ سنین میں واقع ہے۔ حضرت موسیٰؑ کی وحی میں آنحضرتؐ کے آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے یعنی تورات کی کتاب استثناء 18:18 میں۔ مقصود یہ بتانا ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰؑ کی وحی کی مخالفت کرنے والوں کا انجام ہوا تھا اسی طرح آنحضرتؐ کی مخالفت کرنے والوں کا بھی انجام ہو گا۔ یعنی ہلاکت۔ چنانچہ جنگ بدر میں مسلمانوں نے کفار کو تاراج کر کے رکھ دیا تھا (ح)"۔ **3**۔ شاید لوح محفوظ کی طرف اشارہ ہے۔ "یا لکھی ہوئی کتاب یعنی قرآن مجید (ii)"۔ **4**۔ کھلے اوراق میں ہے یعنی قرآن مجید جو کتاب پڑھنے کے لئے ہر وقت کھلنے کو تیار رہتی ہے۔ رَقٍّ: چمڑا۔ جھلّی (مصحف) چونکہ پرانے زمانہ میں لوگ جھلّی یا چمڑے پر لکھا کرتے تھے اس لئے لکھے ہوئے کو صحیفہ کہتے ہیں۔ **5**۔ "بیت معمور یعنی آباد گھر۔ اس سے مراد کعبہ ہے جو برکات سے معمور ہے اور ہمیشہ آباد رہے گا (ii)"۔ اور ہمیشہ لوگ یہاں عمرہ اور حج ادا کرنے کے لئے آتے رہیں گے۔ نیز دیکھیں (2:126) و (5:3) و (17:2) و (22:30) اور (95:4) کعبہ جو عبادت کرنے والوں سے ہر وقت بھرا رہتا ہے۔ **6**۔ بلند چھت سے آسمان مراد ہے یا کعبہ نیز دیکھیں (21:33)۔ **7**۔ سمندر یا دریا چڑھا ہوا یعنی بھرا ہوا۔ پُر جوش دیکھیں (81:7)۔ بحر قلزم بھی مراد ہو سکتا ہے جہاں فرعون اور اس کا لشکر غرق آب ہو کر تباہ ہوئے تھے۔ آیات 2 تا 8 میں حضرت موسیٰؑ سے آنحضرتؐ کی مندرجہ ذیل امور میں مماثلت صادق آتی ہے: (2) طُور: حرا (3) اور (4) تورات: قرآن مجید (5) موسیٰؑ کا خیمہ: کعبہ (8) سمندر میں فرعون کا غرق ہونا: قریش مکہ پر آناً فاناً بدر کی جنگ میں سخت تباہی آئی جب مسلمانوں نے کفار کو تاراج کر کے رکھ دیا تھا اور بالآخر اچانک مکہ بھی فتح ہو گیا اور کفر کا خاتمہ اور شرک کو ہمیشہ کے لئے نابود کر دیا گیا۔ **8**۔ یہ مذکورہ بالا قسموں کا جواب ہے۔ یعنی یہ تمام مقامات اللہ کی قدرت کے مظہر ہیں کہ عذاب ضرور منکروں پر واقع ہو گا۔ عذاب سے مراد آخرت کا عذاب بھی ہے اور یہی زیادہ مناسب ہے۔ جیسا کہ بعد کی آیات سے ظاہر ہے۔ **10**۔ ابن عباسؓ نے فرمایا یہ تَشَقَّقُ السَّمَآء ہے (جو قرآن میں آیا ہے)۔ **11**۔ تَسِيْرُ: (نیز دیکھیں 27:89)۔ **15**۔ (جہنم کا داروغہ فرشتہ انہیں کہے گا) یہ وہ آگ ہے جسے تم جھٹلاتے تھے۔

قال فما خطبكم ٢٧ ٧٦٣ الطور ٥٢

بِمَا تُكَذِّبُوْنَ (١٥) اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ (١٦)
جسے جھٹلاتے کیاپس جادو ہے یہ یا تم نہیں دیکھتے

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا
داخل ہوجاؤ اس میں پھر صبر کرو یا نہ صبر کرو برابر ہے تم پر صرف

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (١٧) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ
بدلہ دیئے جاتے ہو اسکا جو تھے تم کرتے یقیناً متقی باغوں میں

وَّنَعِيْمٍ (١٨) فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ
اور نعمتوں میں ہیں ہشاش بشاش اس پر جو دیا ان کو رب نے اور بچایا ان کو ان کے رب نے

عَذَابَ الْجَحِيْمِ (١٩) كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًۢا بِمَا كُنْتُمْ
عذاب دوزخ سے کھاؤ اور پیو مزے سے بدلہ میں اس کے جو تھے تم

تَعْمَلُوْنَ (٢٠) مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰي سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ
عمل کرتے تکیہ لگائے ہوئے تختوں صف دار پر اور ہم نے بیاہ دیا ان کو

بِحُوْرٍ عِيْنٍ (٢١) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ
گوری فراخ چشم عورتوں سے اور جو لوگ ایمان لائے اور پیروی کی ان کی انکی اولاد نے

بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ
ایمان کے ساتھ ہم ملادیں گے ساتھ ان کے اولاد ان کی اور نہ کم دیں گے ان کو ان کے عملوں سے

مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِیٴٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ (٢٢) وَاَمْدَدْنٰهُمْ
کچھ بھی ہرایک آدمی بوجہ اسکے جو اس نے کمایا گرفتار ہے اور ہم مدد دیں گے ان کو

بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ (٢٣) يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا
میووں سے اور گوشت سے اسکے جو وہ چاہیں گے وہ چھینیں گے ایکدوسرے سے اس میں پیالہ

لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ (٢٤) وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ
نہ بیہودہ بات ہے اس میں اور نہ گنہگاری اور پھریں گے ان پر لڑکے ان کے

كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ (٢٥) وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ
گویاکہ وہ موتی ہیں چھپائے ہوئے اور متوجہ ہوں گے بعض ان میں سے بعض کی طرف

17۔ اِصۡلَوۡهَا: تم داخل ہو جاؤ اس (آگ) میں۔ یہ بھی جہنم کا داروغہ فرشتہ کہے گا۔ اب صبر کرو یا نہ کرو برابر ہے کیونکہ توبہ کا دروازہ بند ہوچکا ہے۔ 19۔ ثَمَرَات: تازہ پھل۔ فَوَاكِهَ: خشک میوے۔ فَاكِهِيۡنَ: مزے سے یا خوشی سے باتیں کرتے ہوئے۔ یا جو اللہ نے ان کو دیا اس پر خوش ہوتے ہیں ۔ 20۔ دیکھیں (69:25)۔ 21۔ زَوَّجۡنَاهُمۡ بِحُوۡرٍ: کا معنٰی ہے کہ حوروں کے ساتھ محض رفاقت ہوگی۔ جنسی میل جول اور ازدواجی تعلقات نہیں ہوں گے۔ اگر جنسی تعلقات مراد ہوتے تو زَوَّجۡنَاهُمۡ حُوۡرًا ہوتا۔ نیز دیکھیں 32:18۔ جنت کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جنت کی حقیقت نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ ہی کسی دل نے اسے محسوس کیا۔ (بخاری)۔ "جنت کا عالم روحانی ہوگا نہ کہ مادی۔ اصل حقیقت وہاں جا کر ہی معلوم ہوگی۔ پاک اور ذہین انسان کو بھی اَحۡوَر کہتے ہیں۔ اَحۡوَر (مفرد) مذکر ہے۔ اور حُوۡر (جمع) ہے۔ حَوۡرَا مؤنث ہے یعنی جن کی آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی بھی بہت نمایاں ہو۔ تکیہ لگائے تختوں پر صف وار۔ دوسری جگہ فرمایا آمنے سامنے۔ (37:45)"۔ 22۔ "ان الفاظ میں یہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ محض نسب سے فائدہ حاصل نہیں ہوگا نیک لوگوں کی اولاد اگر ان نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں آکر ملے گی تو اس شرط پر کہ ایمان میں ان کا اتباع کرے (ح)"۔ رَهِيۡنٌ: رہن یعنی گروی شدہ یا موقوف ہے۔ ترجمہ: "ہر شخص اپنے اعمال کی جزا سزا سے ادھر ادھر نہیں ہو سکتا۔ سزا اور جزا رہین (موقوف) ہے اعمال پر۔ ہر کوئی گرفتار مکافات ہے اپنے کردہ اعمال کی وجہ سے (74:39)"۔ 23۔ أَمۡدَدۡنَاهُمۡ: ہم ان کو خوب دیں گے۔ 24۔ یہ شراب جو اگلے جہاں میں مؤمنوں کو ملے گی وہ مادی شراب نہیں ہے بلکہ روحانی ہوگی۔ جس سے نہ دماغ خراب ہوگا اور نہ ہی وہ بیہودہ بکواس یا گالی گلوچ کا باعث ہوگی۔ يَتَنَازَعُونَ: یہ بھی معنٰی ہے کہ ایک دوسرے کی طرف پیالہ بڑھائیں گے خوش طبعی کے طور پر۔ 25۔ "غِلۡمَانٌ سے مراد ان کی اولاد ہے (ح)"۔ یا ان کے خدمت گزار۔ "چھپائے ہوئے موتی یعنی پاکباز (ii)"۔

يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝۲۵ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝۲۶

پوچھتے ہونگے آپس میں کہیں گے یقیناً تھے ہم پہلے گھر والوں میں اپنے ڈرنے والے

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝۲۷ اِنَّا كُنَّا مِنْ

پس احسان کیا اللہ نے ہم پر اور بچالیا ہم کو عذاب سے گرم ہوا کے یقیناً تھے ہم

قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝۲۸ فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ

پہلے سے پکارتے اس کو یقیناً وہ ہی احسان کرنیوالا ہے بہت رحم کرنیوالا ہے سو نصیحت کر پس نہیں تو

بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝۲۹ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ

بوجہ نعمت کے اپنے رب کی ہرگز کاہن اور نہ دیوانہ کیا وہ کہتے ہیں کہ (وہ) شاعر ہے

نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۝۳۰ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ

ہم انتظار کرتے ہیں اسکے متعلق گردش زمانہ کا تو کہدے تم انتظار کرو پس یقیناً میں بھی ساتھ تمہارے

مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۝۳۱ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ

انتظار کرنے والوں میں سے ہوں کیا حکم دیتی ہیں ان کو عقلیں ان کی اس کا یا یہ

قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝۳۲ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝۳۳

لوگ سرکش ہیں کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے گھڑ لیا ہے اس (قرآن) کو بلکہ نہیں ایمان لاتے وہ

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝۳۴ اَمْ

پس چاہیئے کہ لائیں ایک بات مانند اس کے اگر ہیں وہ سچے کیا

خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝۳۵ اَمْ خَلَقُوا

وہ پیدا کئے گئے ہیں بغیر کسی چیز (سبب) کے یا وہ پیدا کرنے والے ہیں یا انہوں نے پیدا کئے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝۳۶ اَمْ عِنْدَهُمْ

ہیں آسمان اور زمین بلکہ نہیں یقین لاتے وہ یا پاس ان کے

خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ۝۳۷ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ

خزانے ہیں تیرے رب کے یا وہ داروغے ہیں کیا ان کیلئے سیڑھی ہے کہ وہ

يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۸

سن لیتے ہیں اس میں سو چاہیئے کہ لے آئے سننے والا ان کا کوئی دلیل کھلی کھلی

27۔ "کفار کی دھمکیوں سے ڈرے رہتے تھے (ii)"۔ آخرت کے انجام سے یعنی اللہ کے عذاب سے دنیا میں ڈرے رہتے تھے۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) اب امن میں آگئے ہیں۔ 28۔ گرم ہوا سے مراد دوزخ کی گرم بھاپ تک بھی نہ لگے گی۔ 29۔ نَدْعُوْهُ: پکارتے تھے اس (خدا) کو۔ یعنی دنیا میں خدائے واحد کی عبادت کیا کرتے تھے۔ 30۔ذِکْر: یاد۔ نصیحت۔ "کَاهِنٍ: آدمی جو اپنے ظن سے یا تخمینہ سے گزری ہوئی یا آئندہ کی محض باتیں بتاتا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں عرّاف ہے جو صرف آئندہ کی خبریں دیتا ہے (ح)"۔ 31۔رَيْبَ الْمَنُوْنِ: حادثہ۔ کفار انتظار میں تھے کہ رسولؐ کو کوئی حادثہ پیش آجائے تو کام تمام ہو۔ 32۔ میں بھی انتظار کرتا ہوں (تمہارے عذاب کے وعدہ پورا ہونے کا)۔ 33۔ کیا سرداران قریش (کفار) کی عقلیں اسی نتیجہ پر پہنچی ہیں کہ وہ ایسے شخص کو کاہن۔ مجنون اور شاعر کہتے ہیں جس کو چالیس سال تک وہ امین و صدّوق مانتے چلے آئے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ محض ضد اور سرکشی سے ایسا کہتے ہوئے پیغام الٰہی کو انہوں نے بالائے طاق کر دیا ہے۔ چنانچہ آیت 32 کے عین مطابق جنگ بدر میں کفار کے چنیدہ ستّر سرداروں اور ان کے چیلوں کا خاتمہ ہوا۔ نیز کفار کے ستّر آدمی قیدی بنائے گئے۔ اور باقی ماندہ کفار تمام فتح مکہ میں مغلوب ہوئے۔ اور یوں وعدۂ عذاب پورا ہوا۔ 34۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ رسول نے قرآن کو خود ہی گھڑ لیا ہے! بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ: نہیں! بلکہ وہ ایمان لانا ہی نہیں چاہتے۔ 35۔مِثْلِهٖ: یعنی قرآن کی مثل کوئی کتاب بنالائیں۔ اگر قرآن مجید کے بے مثل ہونے سے انکار ہے تو اس جیسا کلام بنا کر لے آؤ۔ یہ چیلنج پہلی دفعہ اس آیت میں۔ اس کے بعد تین اور مرتبہ مکہ معظمہ اور ایک دفعہ مدینہ منورہ میں بار بار دہرایا گیا ملاحظہ ہو: (10:39)، (11:14)، (17:89)، (2:24) مگر آج تک کوئی بھی قرآن کی مثل نہ لا سکا۔ 36۔مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ: یعنی خود بخود ہی پیدائش ہوتی ہے بغیر کسی ذریعہ سے۔ یا بے مقصد پیدا کئے گئے ہیں۔ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ: یا وہ خود ہی اپنے خالق ہیں۔ 38۔ مُصَيْطِرُوْنَ: داروغے۔ حاکم۔ کیا یہ داروغے یا حاکم ہیں کہ جس کو چاہیں روزی دیں یا نہ دیں یا نبوت دیں یا نہ دیں۔ 39۔ ان کے کاہن یا نجومی اگر کسی ذریعہ سے یا سیڑھی لگا کر آسمان سے پوشیدہ باتیں سن کر لاتے ہیں تو آنحضرتؐ کے (نعوذ باللہ) جھوٹا ہونے کی آسمانی دلیل پیش کریں جو انہوں نے سن کر معلوم کی ہو۔ دیکھیں (37:9)۔ نوٹ: "یہ آیت شیاطین کے آسمان سے اخبار غیبی لانے کی تردید کرتی ہے (ح)"۔ آیات 36 تا 39 کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ سب باتیں جو تم سے پوچھی گئی ہیں ان کا جواب "نہیں" میں ہے بلکہ ان کا کوئی خالق ہے تو پھر خالق کے آگے جھکنے کی بجائے تم اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے ان معبودان باطلہ کے آگے کیوں جھکتے ہو۔

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ
کیا اس کے لیے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لیے بیٹے ہیں کیا تو مانگتا ہے ان سے بدلہ تو وہ
مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۲﴾
تاوان سے بوجھل ہیں کیا پاس ان کے (علم) غیب ہے کہ وہ لکھ لیتے ہیں
اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۚ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۳﴾
کیا وہ چاہتے ہیں مکر پس وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہی مکر کئے گئے ہیں
اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ
کیا ان کیلئے معبود ہے سوائے اللہ کے پاک ہے اللہ اُس سے جسے وہ شریک ٹھہراتے ہیں اور
اِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ
اگر وہ دیکھیں ایک ٹکڑا آسمان سے گرتا ہوا کہیں گے بادل ہے
مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۵﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ
تہ بتہ پس تو چھوڑ دے ان کو یہاں تک کہ وہ ملیں اپنے اس دن سے کہ جس میں
يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۶﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا
بیہوش کئے جائینگے جس دن کہ نہ کام آئے گا ان کے مکر ان کا کچھ بھی اور نہ
هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ
وہ مدد دیئے جائیں گے اور یقیناً ان لوگوں کیلئے جنہوں نے ظلم کیا عذاب ہے ورے
ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ
اس کے ولیکن اکثر ان میں سے نہیں جانتے اور صبر کر حکم تک
رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ
اپنے رب کے پس یقیناً تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اور پاکیزگی بیان کر ساتھ حمد کے اپنے رب کے جب تو
تَقُوْمُ ﴿۴۹﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۵۰﴾ ع ۲
کھڑا ہو اور رات کو بھی پس تو پاکیزگی بیان کر اور پیچھے ستاروں کے بھی

40۔ لَهٗ: اس (خدا) کے لئے تو بیٹیاں بناتے ہو (کفار فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دیتے تھے) اور خود اپنے لئے بیٹے پسند کرتے ہو۔ 41۔ یعنی جس کی ادائیگی ان کے لئے مشکل ہو۔ 42۔ کیا قرآن کی وحی کی طرح ان کے پاس علم غیب آتا ہے جسے وہ لکھ لیتے ہیں۔ "(آنحضرتؐ قرآن کی ہر آیت آپؐ ساتھ کے ساتھ لکھا لیتے تھے (ح)"۔ 43۔ مَكِيْدُوْنَ: ان کی تدبیریں ان پر ہی الٹی پڑ جائیں گی۔ جیسا کہ بدر کے معرکہ میں ہوا۔ (یہاں بُری تدبیر مراد ہے۔ تدبیریں اچھی بھی ہوتی ہیں) (35:44)۔ 44۔ اگر اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہیں تو ان کو پکار کر دیکھ لو کیا وہ تمہیں بچا سکیں گے۔ (46:25-26)۔ 45۔ بطور نشان اگر آسمان سے کوئی ٹکڑا بھی گرے تو یہ کہیں گے کہ یہ تو بادل ہے بارش برسانے والے بادل کا ٹکڑا۔ سَحَابٌ (جمع) سُحُب (مفرد) یعنی گھسیٹنا۔ کیونکہ بادل ایک دوسرے کو گھسیٹتے ہیں۔ آسمان کے ٹکڑے سے مراد آسمانی آفت ہے۔ جیسا کہ آیت (17:93) اور (26:188) میں ہے۔ کفار آنحضرتؐ سے ان پر آسمان کا ٹکڑا گرا کر عذاب لانے کا مطالبہ کیا کرتے تھے۔ 46۔ فَذَرْهُمْ: (اے رسول) چھوڑ دے ان کو وہ باتیں بنائیں اور تمسخر کریں۔ يُصْعَقُوْنَ: بجلی گرائے جائیں گے۔ ان پر بے ہوشی یا غشی طاری ہو جائے گی۔ جیسے بدر کے دن ہوا۔ 48۔ دُوْنَ ذٰلِكَ: اس کے علاوہ یعنی دنیوی عذاب کے علاوہ انہیں آخرت میں بھی عذاب ملے گا۔ 49۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے یعنی تو ہماری حفاظت میں ہے۔ نیز دیکھیں (5:68) حِيْنَ تَقُوْمُ: دن کے وقت جب تو اٹھا ہوا ہو تو اللہ کی تسبیح کر۔ کیونکہ اس کے بعد رات کے وقت عبادت کرنے کا ذکر ہے (تہجد کی نماز)۔ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ: اور صبر کر اپنے رب کے حکم تک (جب منکرین کو اللہ کے حکم سے سزا ملے گی)۔

53-سُوْرَةُ النَّجْم (مکی)

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝۲ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝۳ وَمَا

قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے نہیں گمراہ ہوا رفیق تمہارا اور نہ راہ سے پھر گیا اور نہیں

يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝۴ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝۵ عَلَّمَهٗ

وہ بولتا اپنی خواہش سے نہیں وہ مگر وحی ہے جو کی جاتی ہے سکھایا ہے اس کو

شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝۶ ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۝۷ وَهُوَ بِالْاُفُقِ

مضبوط طاقتوں والے نے جو صاحب طاقت ہے، پس وہ درست ہوا اور وہ کنارے

الْاَعْلٰى ۝۸ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝۹ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝۱۰

بلند پر تھا پھر نزدیک ہوا پھر اتر آیا پس وہ تھا اندازہ پر فاصلہ دو کمان کے بلکہ زیادہ نزدیک

فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝۱۱ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝۱۲

پس اس نے وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی نہیں جھوٹ بولا دل نے جو اس نے دیکھا

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝۱۳ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝۱۴ عِنْدَ

کیا پھر تم جھگڑتے ہو اس سے اس پر جو وہ دیکھتا ہے اور یقیناً اس نے دیکھا ہے اس کو ایک بار اور نزدیک

سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝۱۵ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝۱۶ اِذْ يَغْشَى

سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک اس کے جنت ہے رہنے کی جب ڈھانک رہا تھا

السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝۱۷ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝۱۸ لَقَدْ رَاٰى

بیری کو جو کچھ کہ ڈھانک رہا تھا نہ کجی کی نظر نے اور نہ حد سے بڑھی البتہ دیکھے ہیں اس

مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝۱۹ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝۲۰

نے نشانات اپنے رب کے بڑے بڑے کیا پس دیکھا تم نے لات اور عزّٰے کو

سورۃ نجم ہجرت حبشہ کے بعد سنہ 5 نبوی میں نازل ہوئی۔ 2۔هَوٰى: گرے یا ڈوب جائے۔ 3۔صَاحِبُكُمْ: یعنی آنحضرتؐ۔ مخاطب کفار ہیں۔ "غَوِیّ: وہ جہالت ہے جو اعتقاد فاسد سے پیدا ہو۔ پس ضال اور غَوِیّ کی نفی سے مراد یہ ہے کہ آپؐ عملی اور علمی طور پر صحیح راستے پر ہیں (ح)"۔ 4،5۔ یہ قرآن خدا کا کلام ہے۔ نبی کے نفس کی آواز نہیں ہے۔ 6۔شَدِيْدُ الْقُوٰى: مضبوط طاقتوں والا یعنی اللہ تعالیٰ نے (بذریعہ جبرائیلؑ) محمدؐ کو قرآن سکھایا ہے۔ جیسے فرمایا: اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (55:2-3) اور (26:193-197)۔ 7۔ ذُوْ مِرَّةٍ: پتّہ والا۔ صاحب جگر۔ صاحب طاقت۔ فَاسْتَوٰى: جیسے فرمایا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ یعنی اللہ تعالیٰ صاحب قوت و عرش نے نظام عالم کا نفاذ کیا۔ آیات 6 اور 7 میں شَدِيْدُ الْقُوٰى اور ذُوْ مِرَّةٍ اللہ کی طرف راجع ہیں۔ اکثر مفسرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے اس سے اللہ تعالیٰ ہی مراد لیا ہے۔ مگر بعض مفسرین نے اس سے جبرائیلؑ مراد لئے ہیں۔ (جو اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے وحی لاتے تھے۔)۔ 6 تا 11۔ سب اللہ تعالیٰ کے متعلق ہیں۔ "O اِسْتَوٰى یعنی پورے طور پر نظر آیا"۔ 8۔ "یعنی اس کے ظہور کی علامات افق اعلیٰ پر نظر آ رہی ہیں (ii)"۔ 9۔ دَنَا فَتَدَلّٰى میں انتشار ضمائر ہے یعنی مطلب یہ ہوا کہ: وہ (محمدؐ) اس (خدا) کے قریب ہوا۔ اور وہ (خدا) نیچے آیا (محمدؐ سے ملنے کے لئے)۔ 10۔ قَابَ قَوْسَيْنِ: یعنی وہ دونوں دو کمانوں کے متحدہ وتر کی طرح شکل اختیار کر گئے یعنی بہت زیادہ نزدیک ہو گئے۔ اس طرح قرب الٰہی ہوا۔ دَنُوٌّ: قرب، نزدیکی۔ دَنَا: نزدیک ہوا۔

دَلْوٌ: ڈول۔ فَتَدَلّٰى: پھر نیچے اترا خلقت پر تبلیغ احکام کے لئے (یعنی آنحضرتؐ)۔ "O پس اپنے اس صعود و نزول کی وجہ سے آپ کا وجود ان دو قوسوں (خدا اور مخلوق) کے لئے ایک وتر (واسطہ) کی طرح ہو گیا۔ ڈول کنوئیں میں اتارا جاتا ہے تا پانی بھرا جائے۔ دَلْوٌ کا معنی شفیع پکڑنا بھی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ آپؐ مخلوق کی طرف اترے تا ان کو شفاف پانی عطاء کریں۔ پس آپ اللہ سے لیتے اور مخلوق کو دیتے ہیں۔ اس وجہ سے آپ کا نام قاسم بھی ہے"۔ قَوْسَيْنِ: دو قوسوں کے وتر آپس میں مل گئے۔ دیکھئے خاکہ: ←

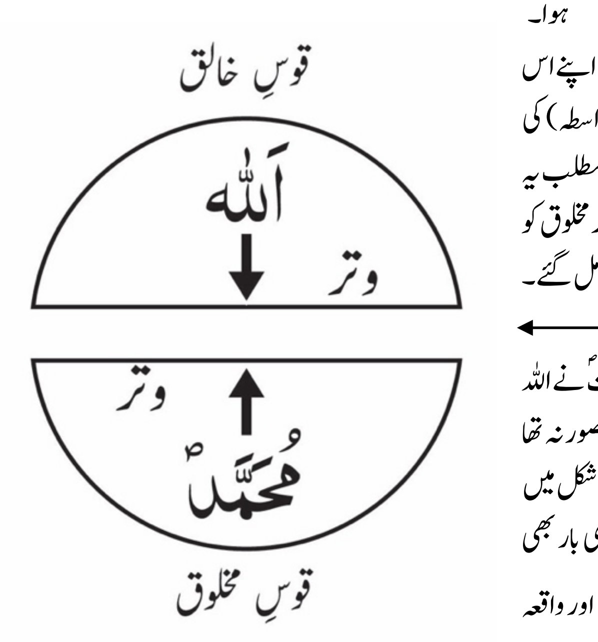

11۔ یعنی بہت اہم وحی نازل کی۔ مَآ اَوْحٰى: کیا خوب وحی نازل کی۔ 12۔ یعنی آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کو دل کی روحانی آنکھوں سے کشفاً دیکھا۔ 13۔ یعنی جو کچھ معراج میں دیکھا وہ خیالی تصور نہ تھا بلکہ حقیقت تھی۔ 14۔ نبوت کی پہلی وحی کے وقت آنحضرتؐ نے جبرائیلؑ کو ان کی اصل شکل میں دیکھا کہ ایک افق سے دوسرے افق تک سب جگہ نور سے بھر گئی ہے۔ اسی طرح دوسری بار بھی جبرائیلؑ کو ان کی اصلی صورت میں معراج اور اِسراء میں دیکھا۔ معراج سنہ 5 نبوی میں اور واقعہ

وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢١﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢٢﴾
اور منات تیسرے پچھلے کو ۔ کیا تمہارے لیے لڑکے ہیں اور اس کیلئے لڑکیاں

تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿٢٣﴾ اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ
یہ تب تو تقسیم ہے ناقص ۔ نہیں یہ مگر نام ہی نام ہیں کہ مقرر کر لیا ہے جن کو

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ
تم نے اور تمہارے باپ دادا نے نہیں اتاری اللہ نے اس کی کوئی دلیل ۔ نہیں پیروی کرتے ہیں وہ

اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ
مگر گمان کی اور اس کی جو چاہتے ہیں ان کے نفس ۔ اور تو یقیناً یقیناً آچکی ہے ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے

الْهُدٰى ﴿٢٤﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿٢٥﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَ
ہدایت ۔ کیا انسان کیلئے ہے جس کی وہ آرزو کرے ۔ پس اللہ کیلئے ہے آخرت اور

الْاُوْلٰى ﴿٢٦﴾ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ شَفَاعَتُهُمْ ع ٥
دُنیا ۔ اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ نہیں کام آتی ان کی سفارش

شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿٢٧﴾
کچھ بھی مگر بعد اس کے کہ اجازت دے اللہ جس کے لیے چاہے اور پسند کرے

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ
یقیناً وہ لوگ نہیں ایمان لاتے آخرت پر البتہ وہ نام رکھتے ہیں فرشتوں کا

تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٨﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ
نام عورتوں کا ۔ اور نہیں ان کو اس کا کوئی علم ۔ نہیں پیروی کرتے ہیں وہ

اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿٢٩﴾ فَاَعْرِضْ
مگر گمان کی ۔ اور یقیناً گمان نہیں کام آتا بمقابل حق کے کچھ بھی ۔ سو منہ پھیر لے

عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٠﴾
اس سے جو پھر گیا ہمارے ذکر سے اور نہ چاہی اس نے سوائے زندگی دنیوی کے

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ
یہ ہے پہنچ ان کی علم سے ۔ یقیناً رب تیرا ہی خوب جانتا ہے اس کو جو گمراہ ہوا

اسراء سنہ 11 نبوی یا سنہ 12 نبوی میں ہوا تھا۔ (17:2) معراج میں حضورؐ کو روحانی طور پر آسمانوں کی سیر کرائی گئی تھی۔ (بخاری صفحہ 429، 4:3207) جبکہ اسراء کے واقعہ میں مسجد حرام سے بیت المقدس تک جانے کا روحانی سفر تھا یہاں ان کی طرف اشارہ ہے۔ **15،16**۔ "سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى: یعنی آنحضرتؐ کے علوم روحانیہ انتہائی کمال کو پہنچے ہوئے ہیں۔ ایسے علوم کی معرفت سے انسان جنت کو پا لیتا ہے(ح)"۔ سِدْرَہ کے لفظی معنے بیری کا درخت ہے۔ اہل عرب بیری کے درخت کے نیچے مجلس لگا کر مشورے کیا کرتے تھے۔ اور روحانی سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى آنحضرتؐ کا معراج ہے۔ آپؐ نے وہ علم و معرفت روحانیہ پائے جس پر عمل کر کے انسان جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ جیسے فرمایا فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ (56:28-29) یعنی دائیں طرف والے جنتی بغیر کانٹوں کی بیریوں کے باغوں میں رہیں گے۔ ورنہ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى سے کوئی مادی درخت مراد نہیں ہے۔ **17**۔ يَغْشٰى: یعنی تجلی الٰہی نے سدرہ کو ڈھانک لیا جیسے موسیٰؑ کی جھاڑی کو آگ کے نور نے ڈھانک لیا تھا۔ **18**۔ "یعنی معراج دیکھنے میں کسی غلطی کا امکان نہ تھا۔ بلکہ وہ ایک بلند شان کشف تھا(ii)"۔ **19**۔ یعنی آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے نشانات دیکھے ہیں۔ جیسے انبیاء کی ارواح سے ملاقاتیں، جنت، دوزخ اور دیگر عجائبات قدرت مثلاً سدرہ جس کو انوار الٰہی نے ڈھانک رکھا تھا۔ نوٹ: آیات 8تا19 میں آنحضرتؐ کے معراج کا ذکر ہے۔ **20،21،22**۔ لات، منات اور عزّٰی۔ یہ تین بت تھے جن کی کفار عبادت کیا کرتے تھے۔ یہ تینوں نام مؤنث ہیں۔ اَللّٰتَ: (اللہ کی مؤنث) کفار ان بتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔ اسی طرح فرشتوں کو بھی خدا کی بیٹیاں کہتے تھے۔ اور ان کی مائیں جنّ عورتیں تھیں۔ آیت 22 میں بتایا کہ مشرکین اللہ کی طرف بیٹیاں منسوب کرتے ہیں مگر اپنے لئے بیٹے پسند کرتے ہیں۔ (دیکھیں 16:58)۔ اگرچہ مشرکین اللہ پر ایمان رکھتے تھے مگر بتوں کو اپنے اور اللہ کے درمیان واسطہ قرار دیتے تھے کہ ان کی وجہ سے خدا سے تعلق ہوتا ہے۔ (دیکھیں 23:85-90) "اَفَرَاَيْتُمْ: یعنی نبی کریمؐ نے تو اپنے رب کی آیات دیکھیں۔ تم نے بھلا کیا دیکھا؟ لات و منات و عزّٰی جن کی الوہیت کا کوئی عقلی۔ نقلی یا الہامی ثبوت تم نہیں دے سکتے۔ لات بنی ثقیف کا بت طائف میں تھا۔ انسانی شکل کا تھا۔ عزّٰی غطفان کا بت نخلہ میں تھا درخت کی صورت پر تھا اور منات خزاعہ کا بت تھا محض پتھر تھا۔ یہ سب نام مؤنث ہیں(ح)"۔ **23**۔ مشرکین مکہ اللہ کے حصہ میں لڑکیاں اور اپنے لئے لڑکے چاہتے ہیں۔ کیا بُری تقسیم لگائی ہے!(16:58-59) اور(43:16-21)۔ **24**۔ مشرکین کے پاس ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں قرار دینے کی کوئی علمی دلیل نہیں ہے۔ **25**۔ یعنی بتوں کی شفاعت کی ان کی تمنا کبھی پوری نہ ہوگی۔ **26**۔ دنیا اور آخرت کا سنوارنا اللہ کے اختیار میں ہے جو قرآن میں بتا دیا ہے۔ بتوں سے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ قرآن پر عمل کرنے سے تمام نعماء اللہ سے ملتی ہیں۔ **27**۔ شَفَاعَت: اللہ کے اذن ملنے پر ہوگی نہ کہ بتوں کی وجہ سے۔ **28**۔ مشرکین ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں مانتے تھے اور بتوں کو بھی۔ **29**۔ مشرکین کے پاس ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں قرار دینے کی کوئی علمی دلیل نہیں ہے۔ "O علم سے یہاں یقینی علم مراد ہے"۔ **30**۔ ذِکْر: قرآن مجید میں خود قرآن کو اور رسول کو بھی ذکر کہا گیا ہے۔(37:169-170) پس ذکر سے مراد رسول بھی ہے اور قرآن بھی۔ اور آیت (65:11-12) میں ذکر سے مراد رسول ہے۔ اور آیت (21:25) میں ذکر سے مراد قرآن ہے۔ ذکر: اللہ کی یاد کو بھی کہتے ہیں (13:29)۔

الربع

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۳۱ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
راہ سے اس کی اور وہی خوب جانتا ہے اسکو جس نے ہدایت پائی اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں
وَمَا فِى الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَ
اور جو زمین میں ہے تاکہ بدلہ دے ان کو جو برائی کرتے ہیں اس کا جو کیا انہوں نے اور
يَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۳۲ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ
بدلہ دے انکو جو نیکی کرتے ہیں نیکی کا وہ جو بچتے ہیں
كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ
بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے سوائے آلودگی کے یقیناً رب تیرا وسیع
الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ
بخشش والا ہے وہ خوب جانتا ہے تم کو جب اس نے پیدا کیا تم کو زمین سے اور
اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ
جب تم پوشیدہ تھے پیٹوں میں اپنی ماؤں کے پس نہ پاک ٹھہراؤ تم اپنے تئیں

ع۳

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۳۳ اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ تَوَلّٰى ۳۴ وَاَعْطٰى
وہ خوب جانتا ہے اسکو جو متقی ہوا کیا پس دیکھا تو نے اس کو جو پھر گیا اور دیا اس نے
قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ۳۵ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۳۶ اَمْ لَمْ
تھوڑا سا اور روک دیا کیا اس کے پاس علم ہے غیب کا پس وہ دیکھتا ہے کیا نہیں
يُنَبَّاْ بِمَا فِىْ صُحُفِ مُوْسٰى ۳۷ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰٓى ۳۸ اَلَّا
آگاہ کیا گیا اس پر جو کتابوں میں ہے موسیٰ کی اور ابراہیم کی جس نے عہد پورا کر دکھایا کہ نہیں
تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۳۹ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا
اٹھاتا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور یہ کہ نہیں انسان کے لیے مگر اتنی
مَا سَعٰى ۴۰ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۴۱ ثُمَّ يُجْزٰىهُ
قدر جو اس نے کوشش کی اور یہ کہ اس کی کوشش ضرور دیکھی جائے گی پھر بدلہ دیا جائیگا اس کو
الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۴۲ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۴۳ وَاَنَّهٗ هُوَ
بدلہ پورا اور یہ کہ طرف رب تیرے کی ہے انتہا اور یہ کہ وہی

31۔ "اللہ خوب جانتا ہے اس کو جو گمراہ ہوا اور اس کو بھی جس نے ہدایت پائی"۔ اسکے بعد آیت 32 میں "اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے" یہ جملہ معترضہ ہے۔ جملہ آیت 31 کا آخر "ہدایت پائی" اور آیت 32 کے جملہ "تاکہ بدلہ دے ان کو جو برائی کرتے ہیں" ایک تسلسل میں ہیں۔ **33**۔ اَللَّمَمَ: معمولی غیر ارادی لغزش۔ معمولی غلطی (4:32)۔ "پس نہ ٹھہراؤ اپنے آپ کو پاک" (تارِیاء کاری سے بچو)۔ "O تم اپنے تئیں پاک نہ ٹھہراؤ یعنی ذاتی نیکی اور کمال کو اپنی طرف منسوب نہ کرو بلکہ یہ اللہ کا فضل اور احسان جانو"۔ (ہاں تحدیث نعمت الٰہی کرو)۔ لَمَمٌ یعنی غیر ارادی بھول چوک قابل گرفت نہیں۔ اللہ معاف فرما دیتا ہے۔ أَجِنَّةٌ: جنین کی شکل میں یعنی پوشیدہ۔ "بڑے گناہ" رسول اللہؐ کی ایک حدیث میں ہے کہ بڑے بڑے گناہ (کبیرہ گناہ) یہ ہیں: 1۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔ 2۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ 3۔ جھوٹی قسم اٹھانا۔ 4۔ ناواجب طور پر کسی کو قتل کرنا۔ دیگر گناہ صغیرہ کہلاتے ہیں۔ **35**۔ تھوڑا دیا پھر روک دیا یعنی دینی کاموں کے لئے مال کی قربانی (چندہ) تھوڑا سا دے کر پھر بس کر دیا۔ **36**۔ یَرٰی: (اپنے انجام کو) دیکھتا ہے کہ دین کو مال دینے سے اگر میرا مال ختم ہو گیا تو اور نہ مل سکے گا۔ (34:40) جبکہ اللہ کا وعدہ ہے کہ اگر خرچ کرو گے تو تمہیں بڑھا کر دیا جائے گا۔ **37**۔ صُحُفِ مُوْسٰی میں قارون کا ذکر ہے جس نے مال کے غرور میں سرکشی دکھائی مگر زمین میں دھنس کر برباد ہو گیا۔ **38**۔ صحف ابراہیمؑ میں۔ ابراہیمؑ نے اللہ کا حق ادا کیا۔ وَفّٰی یعنی آزمائش میں پورا اترا۔ (2:125) اور اپنے بیٹے اسماعیلؑ کی قربانی کرنے کو تیار ہو گیا۔ (37:106-107)۔

39۔ بوجھ گناہوں کے مراد ہے۔ (17:16) آخرت میں کوئی بھی کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہ اٹھا سکے گا اس بات کی ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کی کتابوں میں تعلیم دی گئی ہے۔ ہاں صدقہ جاریہ کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا ہے۔ (36:13)۔ **40**۔ "اس آیت میں کوشش کرنے کا اصول اور صحیح مفہوم بتایا گیا ہے۔ اور توکل علی اللہ کے غلط معنوں کی تردید کی گئی ہے۔ نیز تلقین کی گئی ہے کہ ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر بیٹھ رہنے سے اس دنیا میں کچھ نہیں ملتا اور نہ ہی آخرت میں (ح)"۔ **41**۔ سَوْفَ یُرٰی: ضرور دیکھی جائے گی۔ یعنی اس کا فیصلہ قیامت کو کیا جائے گا کہ کوشش کیسی اور کتنی تھی۔ اور اسی کے مطابق جزاء یا سزا دی جائے گی۔ **42**۔ جزاء یا سزا پوری پوری ملے گی۔ ظلم نہ ہو گا یعنی نہ جزاء کم ہو گی نہ سزا زیادہ ہو گی۔ **43**۔ "O دنیا کا سلسلہ علل آخر جہاں جا کر ختم ہوتا ہے وہ اللہ ہے"۔ "یہ بھی معنی ہیں کہ 1۔ انجام کار اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ 2۔ منتہائے افکار اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ غور و فکر مخلوقات کے متعلق تو کام دیتا ہے لیکن خالق جو غیر مخلوق اور غیر محدود ہے اس کی انتہا کو نہیں پایا جا سکتا (ح)"۔

أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ﴿٤٣﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَأَنَّهُ خَلَقَ
ہنساتا اور رُلاتا ہے اور یہ کہ وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے اور یہ کہ اس نے پیدا کی ہیں
الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿٤٥﴾ مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ﴿٤٦﴾
دو قسمیں نر اور مادہ نطفہ سے جب وہ ڈالا جاتا ہے
وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿٤٧﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ﴿٤٨﴾
اور یہ کہ اسی کے ذمہ ہے پیدائش پچھلی اور یہ کہ وہی دولتمند کرتا ہے اور خزانے دیتا ہے
وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ ﴿٤٩﴾ وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ ﴿٥٠﴾ وَ
اور یہ کہ وہی ہے رب شعریٰ کا اور یہ کہ اس نے ہلاک کیا عاد پہلے کو اور
ثَمُودَا فَمَا أَبْقَىٰ ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا
ثمود کو پھر نہ باقی چھوڑا اور قوم نوح کو پہلے اس سے یقیناً وہ تھے
هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ ﴿٥٢﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ﴿٥٣﴾ فَغَشَّاهَا مَا
بہت ظالم اور بہت سرکش اور الٹی گئی بستیوں کو نیچے مارا اس نے پس ڈھانکا ان پر جو
غَشَّىٰ ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ
ڈھانکا سو کن نعمتوں سے اپنے رب کی (اے انسان) تو جھگڑا کرتا ہے یہ ڈرانے والا ہے
النُّذُرِ الْأُولَىٰ ﴿٥٦﴾ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ
ڈرانے والوں پہلوں میں سے نزدیک آگئی ہے نزدیک آنیوالی (یعنی قیامت) نہیں اس کو سوائے اللہ کے
كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُونَ وَلَا
کوئی دُور کرنیوالا پھر اس بات پر تم تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور نہیں
تَبْكُونَ ﴿٦٠﴾ وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ﴿٦٢﴾
روتے اور تم غافل ہو پس سجدہ کرو اللہ کو اور عبادت کرو

47۔ نُطْفَة: حقیر یعنی معمولی چیز۔ (SPERM)۔ 48۔أُخْرٰی: دوسری بار یعنی وہی (اللہ) آخرت میں دوبارہ پیدا کرے گا۔ 49۔أَقْنٰی: قانع کرتا ہے۔ قناعت بخشتا ہے۔ خزانے دیتا ہے جو سکون اور اطمینان کا موجب ہوں۔ 50۔ شِعْرٰی: (SIRIUS) ایک بڑا ستارہ ہے جس کو بعض عرب پوجتے تھے۔ اس سے راستہ بھی معلوم کرتے تھے۔ نیز کہتے تھے کہ یہ ستارہ لوگوں کی قسمتیں بناتا ہے۔ فرمایا ستارہ قسمتیں نہیں بناتا بلکہ ستارے کا رب قسمتیں بناتا ہے۔ 51۔ حضرت ھودؑ کی قوم عاد تھی۔ اس کو عادِ اولیٰ کہتے ہیں۔ 52۔ اور عاد اخریٰ (ثانی) ارم قوم تھی یعنی حضرت صالحؑ کی قوم جسے ثمود بھی کہا گیا ہے۔ 53۔ اور قوم نوحؑ کو برباد کیا۔ 54۔ الٹی ہوئی بستیاں: اَلْمُؤْتَفِكَةُ یعنی لوطؑ کی قوم کی بستیاں جو بحر مردار کے پاس تھیں۔ جب آنحضرتؐ تبوک پر جاتے ہوئے یہاں سے گزرے اور آرام فرمایا تو صحابہ نے آٹا گوندھا مگر آنحضرتؐ نے وہ آٹا پھینکوادیا کیونکہ صحابہ نے اس جگہ کے پانی کو استعمال کیا تھا یعنی جو جگہ جہاں عذاب الٰہی نازل ہوا تھا۔ 51تا54۔ ھودؑ کی قوم عاد اولیٰ یمن اور حضر موت (ربع الخالی) میں رہتی تھی۔ حضرت صالحؑ کی قوم ثمود یعنی عاد ثانی حجاز سے لے کر فلسطین تک کے وسیع علاقے میں رہتی تھی اور لوطؑ کی قوم فلسطین میں سدوم اور جمورہ میں آباد تھی۔ حضرت نوحؑ اور ان کی قوم عراق میں رہائش رکھتے تھے۔ 55۔ ان کو ڈھانک لیا یعنی ان بستیوں کو عذاب الٰہی نے ڈھانک کر تباہ و برباد کر دیا۔ لوطؑ کی قوم پر آتش فشاں پہاڑ پھٹا اور ان کو پتھروں، دھوئیں، راکھ اور آگ کے عذاب نے ڈھانک لیا اور وہ نشان عبرت بن گئے۔ 56۔ یعنی نبیوں کا انکار کر کے پچھلی قومیں تباہ ہوئیں تو اے انسان تو سبق حاصل کرنے کی بجائے کیوں نبیوں کی باتوں کی مخالفت کرتے ہوئے جھگڑتا ہے۔ یا عذاب سے تباہ شدہ بستیوں کے نمایاں نشانات کا کیسے انکار کرتا ہے۔ 57۔ یعنی آنحضرتؐ مراد ہیں جیسے پہلے ڈرانے (متنبہ کرنے) والے انبیاء آئے ویسے یہ نبی بھی آیا ہے۔ 58،59۔ "ان الفاظ نے صاف بتادیا کہ یہاں قیامت سے مراد مخالفین کی تباہی اور ہلاکت کی قیامت ہے۔ جسے دور کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا (ح)"۔ پہلے سب قوموں کی تباہی کا ذکر ہوا اب مشرکین مکہ اور دیگر کفار کی تباہی کی بھی خبر دی کہ اس کو کوئی نہ ٹال یا ہٹا سکے گا۔ اسی طرح آخرت کی قیامت کو بھی۔ كَاشِفَةٌ: ہٹانے والی (کوئی ہستی) مؤنث۔ 60۔ تعجب کرتے ہو اس بات پر۔ یعنی کفار کے عذاب آنے پر یا قیامت پر۔ 62۔سَامِدُوْنَ: سَمَدَتِ النَّاقَةُ یعنی اونٹنی ناک پھلا کر بھاگ گئی۔ مطلب عواقب سے بے پرواہ ہو کر پرے چلے جانا۔ 63۔ بخاری 17:1 میں ہے کہ آنحضرتؐ نے مسلمانوں اور کفار کی موجودگی میں جب سورۃ نجم کی آیات تلاوت فرمائیں اور آخری آیت کے بعد سجدہ کیا تو کفار بھی سجدہ میں گر گئے۔ (کفار اللہ پر ایمان رکھتے تھے۔ (10:19) اور (29:62) مگر امیہ بن خلف نے سجدہ نہ کیا۔ صرف کنکر اٹھا کر ماتھے سے لگایا۔ یہ شخص بعد میں کفر کی ہی حالت میں مر گیا جبکہ باقی کے سب کے سب کافر جو سجدہ میں شامل ہو گئے تھے ایمان لے آئے تھے۔

54-سُوْرَۃُ الْقَمَر (مکی)

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝1
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝2 وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً
نزدیک آپہنچی قیامت اور پھٹ گیا چاند اور اگر وہ دیکھیں کوئی نشان

يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝3 وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا
تومنہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جادو ہے ہمیشہ کا اور انہوں نے جھٹلایا اور پیچھے رہے

اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝4 وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ
اپنی خواہشوں کے اور ہر بات حد بست والی ہے اور یقیناً آچکی ہیں انکے پاس

الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝5 حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ
خبریں جن میں ڈانٹنا ہے بات ہے پختہ پس نہیں کام آتے

النُّذُرُ ۝6 فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝7
ڈرانیوالے نشان سو تو منہ پھیر لے ان سے (منتظر رہ) اس دن (کا) کہ پکاریگا پکارنے والا ایک بات اوپری کی طرف

خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ
نیچی ہوں گی نظریں انکی وہ نکلیں گے قبروں میں سے گویا کہ وہ

جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝8 مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ
ٹڈیاں ہیں پھیلی ہوئی دوڑنے والے ہوں گے طرف پکارنے والے کی کہیں گے کافر

هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝9 كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا
یہ دن ہے سخت جھٹلایا تھا پہلے ان سے قوم نوح نے پس انہوں نے جھٹلایا

عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝10 فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ
بندے ہمارے کو اور انہوں نے کہا دیوانہ ہے اور دھتکارا گیا ہے سو اس نے پکارا اپنے رب کو کہ میں

وقف لازم

سـنہ 5 نبوی میں نازل ہوئی۔2۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مکہ کے لوگوں نے آنحضرتؐ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا۔ حضورؐ نے انہیں معجزہ شق القمر دکھایا۔(بخاری 6/4807 صفحہ 390) طبرانی میں ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضورؐ کے زمانہ میں چاند کو کسوف لگا۔ کفار نے کہا کہ چاند پر جادو کر دیا گیا ہے۔اس موقع کی نسبت سے یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ سورۃ مکہ میں پانچویں یا چھٹے سال نبوت میں نازل ہوئی۔(اغلباً گرہن نصف چاند کا ہوگا جس سے چاند دو ٹکڑے دکھائی دیا یا کوئی معجزانہ کشفی نظارہ کے طور پر ایسا نظر آیا)۔ "اس سورۃ کا نام القمر معجزہ شق القمر کے مضمون سے لیا گیا ہے۔ یہ معجزہ آنحضرتؐ کی صداقت کا ایک نشان ہی نہ تھا بلکہ اس کے نیچے یہ حقیقت بھی مخفی تھی کہ اب کفار کی طاقت توڑ دی جائے گی۔ چاند عرب کا نشان تھا جیسے ایرانیوں کا نشان سورج تھا۔اس طرح یہ بتایا گیا کہ عرب کے دن اب ختم ہوگئے اب محمدؐ رسول اللہ کا آفتاب طلوع ہوگا (ح)"۔ یہاں ساعت سے (53:58-59) والی ساعت مراد ہے یعنی کفار کی تباہی اور مؤمنوں کی فتح کی گھڑی۔ نیز (54:47) میں بھی اسی ساعت کا ذکر ہے۔آنحضرتؐ کا بدر کے دن اس آیت کو پڑھنا صحیح بخاری میں درج ہے۔آیات 45اور 46 میں بھی جنگ بدر و احزاب کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے۔ "O بعض محدثین کا مذہب یہ بھی ہے کہ شق القمر بھی ایک قسم خسوف کا تھا اور شاہ عبدالعزیز بھی یہی کہتے ہیں اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے کہ از قسم خسوف تھا کیونکہ بڑے بڑے علماء اسی طرف گئے ہیں"۔ 3۔"یہ ہمیشہ کا فریب مدعیان نبوت کہتے آئے ہیں(ii)"۔4۔ مُسْتَقِرٌّ: طے شدہ امر۔یعنی وقت آگیا تھا جب چاند نے پھٹ کر بتانا تھا کہ باطل (شرک) تباہ اور حق (توحید الٰہی) فتح مند ہوگا۔خدا کی بات پوری ہونے کا وقت مقدر ہوچکا ہے۔5۔یعنی ان تک گزشتہ قوموں کی تباہی کی خبریں پہنچی ہیں جن سے سبق لیا جاسکتا ہے (بدیاں اور شرک نہ کرنے کا) مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ: جن میں زجر و توبیخ اور پر حکمت باتیں سمجھائی گئی تھیں۔ مگر وہ سب ناکام ہوئیں۔6۔حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ: بااثر اور کامل حکمت "Oقرآن مجید انتہائی درجہ کی حکمت ہے۔" نُذُرُ: ڈرانے والے نشانات مراد ہیں۔7۔پکارنے والا یعنی اسرافیل فرشتہ جو قیامت کے دن صور پھونکے گا۔شَيْءٍ نُكُرٍ: انوکھی بات یعنی زندہ ہوکر حساب کتاب اور جزاء سزا ہوں گے۔ 8۔جدث (مفرد) أَجْدَاث (جمع) قبریں۔اپنی قبروں سے نکلیں گے۔9۔آیت 9 تک میں قیامت کبریٰ اور صغریٰ دونوں پر بیانات منطبق ہوتے ہیں۔10۔ ازْدُجِرَ: پھٹکارا گیا (بتوں کی طرف سے) یعنی اس پر ہمارے بتوں کی پھٹکار پڑی ہے۔11۔فَدَعَا: یعنی حضرت نوحؑ نے خدا سے دعا کی۔

قال فما خطبکم ۲۷ ۷۷۱ القمر ۵۴

مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿١١﴾ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١٢﴾

مغلوب ہوں پس تو مدد فرما پھر ہم نے کھولے دروازے آسمان پانی برسنے والے کے

وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٣﴾

اور ہم نے پھاڑدی زمین چشموں سے پھرمل گیا (بارش اور چشموں کا) پانی ایک اندازہ پر جو مقرر کیا گیا تھا

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿١٤﴾ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا

اور ہم نے سوار کیا اس کو (کشتی) تختوں اور میخوں والی پر جو چلتی تھی نگرانی میں ہماری

جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ

یہ بدلہ تھا اس کیلئے، تھا جسکا انکار کیا گیا (یعنی نوحؑ کا) اور یقیناً ہم نے چھوڑ دیا اسکو بطور نشان کے پس کیا ہے کوئی

مُّدَّكِرٍ ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا

نصیحت پکڑنے والا سو کیسا ہوا عذاب میرا اور ڈرانا میرا اور یقیناً یقیناً آسان کیا ہم نے

الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٨﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ

قرآن نصیحت کے لیے پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا جھٹلایا تھا عاد نے سو کیسا

كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٩﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا

ہوا عذاب میرا اور ڈرانا میرا یقیناً ہم نے بھیجی ان پر ہوا تند

فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿٢٠﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ

دن منحوس میں پے درپے چلنے والی اکھاڑتی تھی لوگوں کو (جگہ سے) گویا کہ وہ تنے ہیں

نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢١﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا

کھجور کھوکھلی کے پس کیسا ہوا عذاب میرا اور ڈرانا میرا اور یقیناً یقیناً آسان کر دیا

ع ۱ ۲۳ ۸ الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٣﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

ہم نے قرآن نصیحت کے لیے پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا جھٹلایا ثمود نے

بِالنُّذُرِ ﴿٢٤﴾ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا

ڈرانیوالے کو پس کہا انہوں نے کیا ہم میں سے آدمی ہے ایک کہ پیروی کریں ہم اس کی یقیناً ہم تب

لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٢٥﴾ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ

البتہ گمراہی اور جنون میں ہونگے کیا ڈالی گئی نصیحت اسی پر ہمارے میں سے بلکہ

13۔أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ: بارش اور چشموں کا پانی آپس میں مل گئے اس اندازے کے مطابق جو مقدر ہو چکا تھا۔ یعنی ہلاکت مقدر ہو چکی تھی۔ 14۔ تختوں اور میخوں (یا رسّوں) والی یعنی کشتی۔ "دُسُرٍ: بادبان کو کہتے ہیں۔ اصل معنٰی زور سے دھکیلنے کے ہیں۔ چونکہ بادبان بھی کشتی کو زور سے دھکیلتے ہیں اس لئے انہیں بھی دُسُرٍ کہہ دیتے ہیں۔ نیز رسّوں اور میخوں کو بھی جن سے کشتی باندھتے ہیں دُسُرٍ کہتے ہیں(ح)"۔ دُسَار (مفرد) دُسُر (جمع): میخیں۔ رسّے۔ بادبان۔ آسمان سے سخت موسلا دھار بارش اور زمین سے پانی کے سوتے پھوٹ اٹھے۔ نتیجۃً سیلاب کی شکل اختیار کر گئے جس میں وہ قوم غرق آب ہو کر ہلاک ہو گئی۔ 15۔ كُفِرَ: جس کا انکار کیا گیا۔ جسے جھٹلایا گیا۔ (یعنی نوحؑ) بِأَعْيُنِنَا: ہماری نگرانی میں۔ 16۔ هَا یعنی کشتی کو عبرت کی نشانی بنا چھوڑا (یا اس عذاب کو) بعد میں آنیوالے لوگوں کے لئے (51:38)۔ 17۔یعنی کیا ہی سخت عذاب اور کیا ہی سچا وعدہ نکلا متنبہ کرنے کا۔ 18۔ "قرآن آسان ہے: اس کے احکامات بجالانے آسان ہیں جیسے فرمایا: لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا۔(2:287)۔ تمام گزشتہ امتوں کی کتابوں کی صداقتیں اس میں جمع کر دی گئی ہیں۔ فرمایا: فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ۔(98:4) اور عربی زبان میں نازل ہوا جو بہت خوبیوں کی زبان ہے اور امّ الالسنہ (زبانوں کی ماں) کہلاتی ہے (12:3)(ح)"۔20۔ سب لوگوں کے لئے وہ دن منحوس نہ تھا بلکہ صرف قوم عاد کے لئے منحوس ہوا جن پر عذاب الٰہی نازل ہوا۔ مُسْتَمِرٍّ: متواتر چلنے والی (ان کے خاتمہ تک۔)۔ 21۔ تَنْزِعُ: نزاع یعنی کھینچنا۔ اکھاڑنا۔ مُنْقَعِرٍ: قعر کھڈے کو کہتے ہیں۔ گڑھا۔ کھوکھلا۔ مطلب جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہوا۔ 24۔ نُذُرِ: "ایک نبی کا انکار گویا سب نبیوں کا انکار ہے اس لئے نُذُرِ (جمع کا صیغہ) آیا ہے۔(ii)" یا انذار کی نشانیوں کو جھٹلایا۔ 25۔ سُعُرٍ: جلن۔ دیوانگی۔

هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴿٢٦﴾
وہ تو بہت جھوٹا اترانے والا ہے، ضرور جان لیں گے وہ کل کہ کون ہے بہت جھوٹا اترانے والا

إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾
یقیناً ہم بھیجنے والے ہیں اونٹنی بطور آزمائش کے ان کے لیے پس تو انتظار کر ان کا اور صبر کر

وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ ۖ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾
اور خبر دے ان کو کہ پانی تقسیم کیا ہوا ہے درمیان انکے ہر پانی پلانے کی باری پر حاضری ہے

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي
پس انہوں نے پکارا اپنے ساتھی کو پس اس نے پکڑا پھر پاؤں کاٹ ڈالے پھر کیسا ہوا عذاب میرا

وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا
اور ڈرانا میرا یقیناً ہم نے بھیجی ان پر آواز تُند ایک ہی تو ہو گئے وہ

كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ
مانند بُھس روندے ہوئے کے اور یقیناً ہم نے آسان کیا قرآن نصیحت کے لیے

فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ إِنَّا
پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا جھٹلایا قوم لوط نے ڈرانے والوں کو یقیناً

أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ ۖ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾
ہم نے بھیجا ان پر مینہ پتھروں کا سوائے آل لوط کے ہم نے بچایا ان کو صبح کے وقت

نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَن شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ
بطور انعام کے اپنے حضور سے اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں اسکو جو شکر گذار ہو اور یقیناً یقیناً

أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ
اس نے ڈرایا تھا ان کو پکڑ سے ہماری تو وہ جھگڑے ڈرانے والوں سے اور یقیناً یقیناً انہوں نے پھسلانا چاہا

عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾
اسے اُسکے مہمانوں کے متعلق پس ہم نے مٹا دیں آنکھیں ان کی پس چکھو عذاب میرا اور ڈرانا میرا

وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوقُوا عَذَابِي
اور یقیناً یقیناً صبح کیوقت آیا تھا انکے پاس سویرے ہی عذاب قائم رہنے والا پس چکھو عذاب میرا

27۔أَشِرٌ: اترانے والا۔ متکبر۔ 29۔كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ کا مطلب ہے کہ ہر ایک کو پانی پلانے کے لئے اپنی اپنی باری پر حاضر ہونے کا حق ہے۔ شِرْب اسم تصغیر ہے شَرِيْبَه کا یعنی پانی پینے کی باری۔ "ان کے درمیان پانی تقسیم کیا ہوا ہے۔" یعنی اونٹنی کو پانی پینے سے نہ روکا جائے کیونکہ پانی پلانے کی باریاں لوگوں میں تقسیم کی ہوئی ہیں۔ لہٰذا سب لوگ اپنی اپنی باری پر پانی پلانے کے لئے حاضر ہوں۔(26:156)۔ 30۔ فَعَقَرَ: کونچیں (پاؤں کے پٹھے) کاٹ ڈالیں (اونٹنی کی)۔ منکر رسول قدار بن سالف نے یہ کام کیا۔ 32۔ مُحْتَظِرِ: باڑ جو فصل کے گرد عارضی طور پر بنائی جاتی ہے۔ جب فصل پک جاتی ہے اور کٹ جاتی ہے تو وہ ٹوٹ پھوٹ جاتی ہے۔ حظِيْرَه: باڑ۔ مُحْتَظِر: کٹی ہوئی (باڑ) (روندی ہوئی باڑ)۔هَشِيْم: بُھس۔ چُورا۔ كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ: روندی ہوئی باڑ کے بُھس کی طرح۔ ثمود قوم کی ہلاکت کے لئے مختلف جگہوں پر مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ رَجْفَةٌ: زلزلہ (7:79) صَاعِقَةٌ: ہلاکت خیز آسمانی بجلی (41:14) و (51:45) صَيْحَةٌ: تُند آواز (زلزلہ کی)(54:32) و اَلْقَارِعَةُ: چونکا دینے والی آفت (ٹھونکنے والی)(69:5) طَاغِيَةٌ: حد سے بڑھی ہوئی (ہلاکت)(69:6)۔ پس ایک سخت زلزلہ تھا جس نے انہیں تباہ کر کے رکھ دیا۔ 34۔اَلنُّذُر: انتباہ کرنے والوں کو۔ ڈرانے والے نشانات کو جھٹلایا۔ 35۔حَاصِبًا: آتش فشاں پہاڑ پھٹنے کی وجہ سے پتھروں کی بوچھاڑ سے وہ تباہ ہوئے۔ اس میں آگ، دھواں اور زہریلی گیسیں بھی شامل تھیں۔ 36۔ نِعْمَةً سے پہلے "ل" محذوف ہے لِنِعْمَةً ہے۔ یعنی آل لوطؑ کا بچا لینا ہماری نعمت کی وجہ سے ہے۔ 37۔ نُذُر: ڈرانے والے یا متنبہ کرنے والے۔ کافروں نے مہمانوں (فرشتوں) کے متعلق ڈرانے والوں سے جھگڑا کیا۔ 38۔ "انہوں نے لوطؑ کو پھُسلایا مہمانوں کے بارے میں یا بہکانا چاہا کہ مہمانوں کو شہر سے نکال دو۔ مگر خدا نے (ان) کافروں کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ یعنی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا(ii)"۔ 39۔ مُسْتَقِرٌّ: ہو کر رہنے والا۔ اٹل۔

وَنُذُرِ ۝۳۰ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝۳۱
اور ڈرانا میرا اور یقیناً یقیناً آسان کر دیا ہم نے قرآن نصیحت کے لیے پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝۳۲ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا
اور یقیناً یقیناً آئے تھے آلِ فرعون کے پاس ڈرانے والے انہوں نے جھٹلایا ہمارے نشانوں کو سب کو

فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝۴۳ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ
پھر پکڑا ہم نے ان کو پکڑنا غالب قدرت والے کا کیا کافر تمہارے بہتر ہیں

اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝۴۳ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ
ان لوگوں سے یا تمہارے لیے براءت ہے (عذاب سے) کتابوں میں (لکھی ہوئی) کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم

جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝۴۴ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝۴۵
سب بدلہ لینے والے ہیں ضرور بھگا دیا جائے گا لشکر اور وہ پھیر دیں گے پیٹھ

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝۴۶ اِنَّ
بلکہ قیامت ان کے وعدہ کی جگہ ہے اور قیامت بہت سخت اور بہت کڑوی ہے یقیناً

الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝۴۷ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ
مجرم گمراہی اور جنون میں ہیں جس دن گھسیٹے جائیں گے آگ میں

عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ۚ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝۴۸ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ
اپنے مونہوں کے بل (کہا جائیگا) چکھو لگنا دوزخ کا یقیناً ہر چیز کو پیدا کیا ہم نے

بِقَدَرٍ ۝۴۹ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ۝۵۰ وَلَقَدْ
اندازہ پر اور نہیں حکم ہمارا مگر ایک دفعہ کا نظر کرنے کی مانند آنکھ سے اور یقیناً یقیناً

اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝۵۱ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ
ہلاک کیا ہم نے تمہارے ہم مذہبوں کو پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا اور ہر بات کہ کی انہوں نے

فِي الزُّبُرِ ۝۵۲ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝۵۳ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ
جو کتابوں میں موجود ہے اور ہر چھوٹا اور بڑا (کام) لکھا ہوا ہے یقیناً متقی

جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝۵۴ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝۵۵
باغوں اور نہروں میں ہونگے مقام اعلیٰ میں پاس بادشاہ قدرت والے کے

42۔ النُّذُرُ: ڈرانے والے یا متنبہ کرنے والے آل فرعون کے پاس آئے یعنی موسیٰؑ اور ہارونؑ کے ذریعہ سے انذاری نشانات آئے۔ **43**۔ فرعون جو اپنے آپ کو لوگوں کا رَبِّ اَعۡلٰی کہتا تھا (79:25) غرقِ آب کر دیا گیا مع اپنے لاؤ لشکر کے۔ **44**۔ مِنۡ اُوۡلٰٓئِکُمۡ: اے کفار مکہ کیا تم آل فرعون (جن کا ذکر پچھلی آیت میں آیا ہے) سے بہتر ہو اور کیا تمہارے لئے (عذاب سے) بریت الہامی کتابوں میں لکھی ہوئی ہے کہ تم پر عذاب نازل نہیں ہوگا۔ (یعنی تم پر بھی عذاب آئے گا)۔ **46**۔ "ضرور بھگا دیا جائے گا لشکر اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔" یہ آیت (پیشگوئی) جنگ بدر میں پوری ہوئی۔ آنحضرتؐ نے یہ دو آیات (45 اور 46) بدر کے دن اپنے خیمہ میں دعا کرنے کے بعد جب باہر تشریف لائے پڑھی تھیں۔ "O جب بدر کی فتح عظیم ہوئی تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اب معلوم ہوا کہ اس فتح عظیم کی یہ پیشگوئی خبر دیتی تھی۔ سَیُهۡزَمُ الۡجَمۡعُ وَیُوَلُّوۡنَ الدُّبُرَ" (نیز دیکھیں بخاری 56:89) "یہ پیشگوئی جنگ احزاب میں بھی پوری ٹھہری۔ (جب کفار ناکام و نامراد ہو کر بھاگ گئے۔) (ii)"۔ **47**۔ "یہ آیات جنگ کے متعلق ہیں۔ یہاں ساعت سے مراد کفار کی ہلاکت کی گھڑی ہے۔ یہ آیات مکہ میں نبوت کے چھٹے سال میں نازل ہوئی تھیں اور یہی اس سورت کا مرکزی مضمون ہے کہ کفار عرب کی شوکت کے دن گنے جا چکے ہیں۔ ان کے ماہتاب کی بساط اب الٹ جائے گی (ح)"۔ **48**۔ سُعُرٍ: جلن۔ دیوانگی۔ **49**۔ بدر کے دن مشرکین کی لاشوں کو گھسیٹ کر ایک گڑھے میں دفن کیا گیا تھا۔ (ابن ہشام) آنحضرتؐ نے اس گڑھے کے کنارے کھڑے ہو کر کفار کے ان مقتولین کو خطاب کیا کہ ہم نے تو اپنے رب کے وعدہ کو آج سچا ہوتے دیکھا ہے۔ کیا تم نے بھی اپنے معبودوں کے وعدہ کو سچا پایا ہے؟ (بخاری کتاب المغازی) وُجُوۡهٌ کے دوسرے معنے سردار کے بھی ہیں۔ اگرچہ آخرت میں کفار کے سرداروں کو ان کے مونہوں کے بل آگ میں گھسیٹا جائے گا مگر دنیا میں بھی ان کو اس سزا کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ذُوۡقُوۡا مَسَّ سَقَرَ: (انہیں کہا جائے گا کہ) چکھو آگ کا لگنا۔ **51،50**۔ اللہ نے ہر بات کا اندازہ کر رکھا ہے۔ فی الحال ان (کفار) کو ڈھیل دی جا رہی ہے۔ وقت آنے پر اللہ کی سزا اور پکڑ کا حکم آنکھ جھپکنے میں اچانک نافذ ہو جائے گا۔ (جیسا کہ بدر کے دن ہوا)۔ **52**۔ شِیۡعَةٌ: مفرد۔ اَشۡیَاعَ: جمع یعنی ساتھی۔ اس سے پہلے ہم نے تمہارے (ہم مذہب) ساتھیوں کو ہلاک کیا۔ **53**۔ اللہ کے ہاں ان کے اعمال کتابوں میں لکھے جا چکے ہیں۔ **54**۔ "مُسۡتَطَرٌ: (ہر کام) لکھا ہوا ہے۔ یعنی محفوظ ہے۔ (ریکارڈ شدہ ہے) (ii)" قرآن میں دوسری جگہ لکھا ہوا ہے کہ قیامت کے دن گنہگاروں کے خلاف ان کے چمڑے اور ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ (41:21-22)۔ **56**۔ صِدۡقٍ: دائمی۔ مستقل۔ مَقۡعَدِ: بیٹھنے کی جگہ (جنت میں) مَلِیۡكٍ: زیادہ قدروں کا مالک (بادشاہ) یعنی جنتی اللہ کے قرب میں ہوں گے۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

اَلرَّحْمٰنُ ﴿۲﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۴﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۵﴾
رحمٰن نے سکھایا ہے قرآن اس نے پیدا کیا انسان کو اسی نے سکھایا ہے اسے بیان

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۶﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿۷﴾
سورج اور چاند گردش میں ہیں اور ستارے اور درخت سجدہ کرتے ہیں

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿۸﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿۹﴾
اور آسمان بلند کیا اس نے اسے اور بنائی ترازو کہ نہ زیادتی کرو تم ترازو میں

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿۱۰﴾ وَالْاَرْضَ
اور قائم کرو وزن انصاف سے اور نہ کمی کرو ترازو میں اور زمین

وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿۱۱﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ
بنایا اس نے اسکو مخلوق کے لیے اس میں میوے ہیں اور کھجوریں

الْاَكْمَامِ ﴿۱۲﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿۱۳﴾ فَبِاَيِّ
خوشوں والی اور اناج بھوسے والا اور پھول خوشبودار پس کن

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۴﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ
نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں (اے جن و انس) پیدا کیا اس نے انسان کو بجنے والی مٹی سے (جو)

كَالْفَخَّارِ ﴿۱۵﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۶﴾ فَبِاَيِّ
مانند ٹھیکری کے (ہوتی ہے) اور پیدا کئے جن شعلہ سے آگ کے پس کن

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۷﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۸﴾
نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں رب ہے دونوں مشرقوں کا اور رب ہے دونوں مغربوں کا

55۔سُوْرَةُ الرَّحْمٰن (ابتدائی مکی)

3۔ نیز دیکھیں (96:2) اِقْرَأْ: اللہ نے قرآن پڑھایا۔ "+عَلَّمَ الْقُرْآنَ: قرآن کا علم عطا فرمایا یعنی وہ کل علوم جن سے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کا علم آجائے مراد ہے"۔ (الحکم 18-4-1908 صفحہ 14) یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرو۔ یہی عبادت کا مفہوم ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا۔(51:57)۔ 5۔الْبَيَانَ: باتیں کرنا۔ تحریر کرنا۔ اشارات وغیرہ سے بتانا وغیرہ سب بیان کرنے کے طریقے ہیں۔ قرآن کو بھی بیان کہا گیا ہے۔ (3:139)۔6۔ حُسْبَانٍ: کا مصدر حساب ہے۔ یعنی سورج اور چاند ایک خاص حساب یا اندازے سے گردش کرتے ہیں۔ نیز دیکھیں (36:39-41)(35:14)۔7۔ سجدہ کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین کی پابندی سے چلتے ہیں۔ (نیز دیکھیں (22:19

8تا10۔ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان میں تمام اجرام فلکی میں اور جانداروں میں نظام توازن عدل رکھا ہے۔ لہٰذا تم بھی دنیا میں عدل و انصاف سے تمام معاملات کرو۔(57:26)۔"+ہر چیز۔ ہر کام۔ ہر کامیابی کے لئے ایک اندازہ مقرر ہے۔ اس سے باہر نہ جاؤ۔"(تشحیذ جلد 8 نمبر 9 صفحہ 483) نیز ایٹم بم استعمال کرکے اور اوزون گیس میں سوراخ کرکے خطرناک صورت حال پیدا نہ کرنا۔ 13۔عَصْف: بھوسہ۔ پودوں کے پتے۔ چھلکے وغیرہ۔ رَيْحَانُ: خوشبودار پودے یا پھول۔ نیز رزق۔ اناج۔ اور عصف یعنی چھلکا (Husk) جو دانوں کی حفاظت کرتا ہے۔ بیکار چیز نہیں ہے جیسے مکئی کا چھلکا۔ گندم۔ جو وغیرہ اناج کے چھلکے اور پھلوں کے چھلکے اندر کے بیجوں اور گودے کی پرندوں۔ کیڑے مکوڑوں۔ پھپھوندی اور خراب موسم کے اثرات وغیرہ سے حفاظت کرتے ہیں۔14۔ كُمَا: تم دونوں (مذکر یا مؤنث کے لئے تثنیہ کا صیغہ استعمال ہوتا ہے۔) اس سے مراد یہاں جنّ و انس ہیں جیسا کہ آیت 34 میں آیا ہے۔ "O یہ آیت بار بار توجہ دلانے کے لئے آئی ہے اور تکرار اپنے اندر اثر رکھتی ہے اور غافل سے غافل روحوں میں بھی ایک بیداری پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے فرمایا اللہ کو کثرت سے یاد کرو تا فلاح پاؤ"۔(62:11)۔ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب یہ آیت پڑھی جائے تو اس کے بعد قاری اور سننے والے کہیں: اے ہمارے رب ہم تیری کسی بھی نعمت کا انکار (ناشکری) نہیں کرتے۔ اور سب حمد (تعریف) اللہ ہی کے لئے ہے۔ (ابن کثیر) "اس آیت کا بار بار دہرانا اس کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے ہے (ح)"۔15۔فَخَّار: بہت فخر کرنے والا۔ پکائی ہوئی مٹی کا برتن (گھڑا) جب اس کو بجایا جائے یا ٹھنکایا جائے تو اس سے اونچی آواز اٹھتی ہے جو گویا بکثرت فخر کرنے والے کے مشابہ ہے۔ اسی لئے چکنی مٹی کے اجزاء سے انسان کی تخلیق ہوئی۔(15:27)۔16۔ جنّ شعلہ آگ سے پیدا کئے گئے۔ دیکھیں (15:28) یعنی آتشی مزاج اور غصیلے امراء اور قبائل کے سردار مراد ہیں۔ جیسے فرمایا انسان کی پیدائش جلد بازی سے ہے۔(21:38) یعنی انسان کی فطرت میں جلد بازی کا مادہ ہے۔ اسی طرح (27:40) میں جنّ سے مراد سرکش پہاڑی قوموں کے افراد میں سے ایک سردار کے ہیں۔ عربی زبان میں خُلِقَ مِنْ فُلَانٍ کے معنے ہیں کہ اس کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے (ii)"۔18۔"یہ زمین کے گول ہونے کی طرف اشارہ ہے جس کی وجہ سے دو مشرق اور دو مغرب بنتے ہیں (ii)"۔ آدھی دنیا میں جب رات ہوتی ہے اس وقت باقی کی آدھی دنیا میں دن ہوتا ہے۔ اس طرح آدھی دنیا میں جو مشرق و مغرب ہوتے ہیں اس وقت باقی کی آدھی دنیا میں اس سے الٹ مشرق و مغرب بنتے ہیں۔ مثلاً مشرقی ممالک (جاپان وغیرہ)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۹﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۲۰﴾

پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں اس نے جاری کئے دو سمندر (جو) آپس میں مل جائینگے

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۲﴾

درمیان ان کے ایک روک ہے نہیں وہ ایکدوسرے سے بڑھ سکتے، پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

نکلتے ہیں ان دونوں (سمندروں) میں سے موتی اور مونگے پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۴﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۵﴾

جھٹلاؤ گے تم دونوں اور اس کیلئے جہاز ہیں اونچے کھڑے ہوئے سمندر میں مانند پہاڑوں کے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۶﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۷﴾ وَّيَبْقٰى

پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں سب جو اس (زمین) پر ہیں فانی ہیں اور باقی رہے گی

وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

ذات رب تیرے جلال اور عزت والے کی پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۹﴾ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ

جھٹلاؤ گے تم دونوں مانگتے ہیں اسی سے جو آسمانوں اور زمین میں ہے ہر وقت

هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۳۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۱﴾ سَنَفْرُغُ

وہ (اپنی) شان میں ہے پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی تم دونوں جھٹلاؤ گے ضرور ہم فارغ ہونگے

لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۳﴾ يٰمَعْشَرَ

تمہارے لیے اے جن اور انس پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں اے گروہ

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ

جنوں اور انسانوں کے اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ نکل جاؤ کناروں سے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۴﴾

آسمانوں اور زمین کے تو نکل جاؤ نہ نکل سکو گے تم مگر سلطنت ہی میں

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۵﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ

پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں بھیجا جائے گا تم پر شعلہ

النصف ع ۴

میں جب سورج غروب ہو رہا ہوتا ہے تو اس وقت مغربی ممالک افریقہ اور یورپ میں سورج طلوع ہو رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کا الٹ بھی ہے۔ گویا دو مشرق اور دو مغرب بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ کے حوالہ سے سورج اور چاند کے مطلع اور غروب سے دو مشرق اور دو مغرب ہوتے ہیں۔ ایک اور لحاظ سے بھی دو مشرق اور دو مغرب بنتے ہیں۔ موسم گرما کے شروع میں جس نقطہ زمین سے سورج طلوع ہوتا ہے موسم سرما کے شروع میں اس نقطہ سے ہٹ کر نقطہ زمین سے طلوع ہوتا ہے اس طرح دو مشرق بنتے ہیں۔ اور موسم گرما کے شروع میں جس نقطۂ زمین سے سورج غروب ہوتا ہے موسم سرما کے شروع میں اس نقطہ زمین سے ہٹ کر نقطۂ زمین سے غروب ہوتا ہے۔ اس طرح دو مغرب بنتے ہیں۔ پس کئی لحاظ سے دو مشرق اور دو مغرب بنتے ہیں۔ 20،21۔ عربی میں سمندر اور دریا دونوں کو بحر کہتے ہیں۔ اگر دو سمندر لیں یعنی بحر روم اور بحر احمر تو ان دونوں سمندروں کے درمیان ایک خطہ ارض بطور روک موجود ہے۔ زمانہ حال ہی میں ایک لمبی نہر سویز کھود کر ان دو سمندروں کو ملایا گیا ہے جس میں جہاز رانی ہوتی ہے۔ (27:62) اور اگر ایک دریا اور ایک سمندر لیں جیسے قرآن میں آتا ہے کہ دو دریا ملتے ہیں ایک کھاری پانی والا اور دوسرا میٹھے پانی والا مگر ان کا پانی الگ الگ ہی رہتا ہے وہاں یہ مراد ہے کہ دریا کا میٹھا پانی جب سمندر کے کھاری پانی میں گرتا ہے (مگر اس کا الٹ نہیں ہوتا) تو دریا کا پانی میٹھا ہی رہتا ہے اور سمندر کا پانی کھارا ہی رہتا ہے۔ گویا دونوں قسم کے پانیوں کے درمیان ایک روک رکھ دی ہوئی ہے (25:54)۔ نہر سویز کی طرح نہر پانامہ بھی بحر اوقیانوس اور بحر الکاہل کو ملاتی ہے۔ ان چاروں سمندروں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے۔ 25۔ جَوَار: (جمع)۔ جَارِيَةٌ: (مفرد) یعنی (پانی میں) چلنے والی۔ اس سے مراد کشتی یا جہاز ہے۔ الْمُنْشَآتُ: اونچے۔ بلند (پہاڑ جیسے جہاز) اَلْأَعْلَام: عَلَمٌ۔ نشانی۔ پہاڑ زمین پر ایک نشانی ہیں بلند تر۔ اس سے مراد (سمندروں اور دریاؤں میں) پہاڑوں جیسے بلند چوٹیوں والے بحری جہاز چلتے ہیں۔ 27،28۔ "O فنا ایسی چیز نہیں کہ کسی آئندہ زمانہ میں یک دفعہ واقعہ ہو گی بلکہ سلسلہ فنا کا ساتھ ساتھ جاری ہے۔ ہر دم فنا کام کر رہی ہے۔ اور ایسا وقت بھی ضرور آنے والا ہے کہ سب جو اس پر ہیں فنا ہو جائیں گے۔ صرف اللہ کی ذات باقی رہے گی۔ رَبِّكَ میں كَ کی ضمیر آنحضرتؐ کی طرف ہے یعنی آنحضرتؐ کے رب کی ذات باقی رہ جائے گی"۔ 30۔ "اللہ کی صفات غیر محدود ہیں۔ وہ ہر لحظہ اپنی نئی صفات کا ظہور کرتا ہے (ii)"۔ "O كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ: جس طرح ستارے نوبت بہ نوبت طلوع کرتے رہتے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کے صفات بھی طلوع کرتے رہتے ہیں۔ کبھی انسان خدا کے صفات جلالیہ اور استغناء ذاتی کے پرتوہ کے نیچے ہوتا ہے اور کبھی صفات جمالیہ کا پرتوہ اس پر ہوتا ہے۔ اسی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ "(چشمہ مسیحی صفحہ 48)۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ کے متعلق ابن ماجہ میں ہے کہ "اس کہ شان یہ ہے کہ گناہ کو معاف کرے۔ مصیبت کو دور کرے۔ کسی قوم کو بلند اور کسی کو ذلیل کرے"۔ "فی الحقیقت ہر ایک کی احتیاج پوری کرنے والی اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اور یہی اس کی شان ہے (ح)"۔ بلکہ دنیا ہی کی نہیں تمام عالم کی تمام اشیاء میں اللہ کی صفات اور اس کی شان ہر آن جلوہ گر نظر آتی ہے۔ (ناقل)۔ 32۔ سَنَفْرُغُ لَكُمْ: ضرور ہم فارغ ہوں گے تمہارے لئے یعنی متوجہ ہوں گے تمہارے اعمال کے محاسبہ کے لئے۔ ثَقَلَان: دو خلقتیں یعنی جنّ و انس۔ 34۔ فَانْفُذُوا: تو نکل بھاگو۔ یعنی اے جنّ و انس محاسبہ اور عذاب سے بچنے کے لئے جہاں بھی چاہو چلے جاؤ وہاں بھی اللہ کا غلبہ

تَارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝۳۶ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا
آگ کا اور دھواں پس نہ مدد کر سکو گے تم آپس میں پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ۝۳۷ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاۤءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝۳۸
جھٹلاؤ گے تم دونوں پھر جب پھٹ جائے گا آسمان تو ہو جائے گا وہ سرخ مانند سرخ چمڑے کے

فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۹ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ
پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں پس اس دن نہ پوچھا جائے گا اپنے

ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَاۤنٌّ ۝۴۰ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۴۱
گناہ کے متعلق انسان اور نہ جن پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ
پہچانے جائیں گے مجرم اپنے نشانوں سے پھر پکڑے جائیں گے پیشانی کے بالوں اور

الْاَقْدَامِ ۝۴۲ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۴۳ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ
پیروں سے پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں یہ جہنم ہے

الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝۴۴ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَ
وہ کہ تکذیب کرتے تھے جس کی مجرم پھریں گے درمیان اس کے اور

وقف لازم

بَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۝۴۵ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۴۶ وَلِمَنْ
درمیان گرم پانی کھولتے ہوئے کے پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں اور اس کیلئے

ع ۲

خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝۴۷ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۴۸
جو ڈرا کھڑا ہونے سے اپنے رب کے حضور دو جنتیں ہیں پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں

ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ۝۴۹ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۰ فِيْهِمَا
دونوں (بہشت) شاخوں والے ہونگے پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں ان دونوں میں

عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۝۵۱ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۲ فِيْهِمَا مِنْ
دو چشمے بہتے ہوں گے پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں ان دونوں میں

كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝۵۳ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۴ مُتَّكِـِٕيْنَ
ہر ایک میوے کی دو قسمیں ہوں گی پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں تکیہ لگائے ہوں گے

(سلطان) تم پر ہو گا یا رہے گا۔ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ: مگر ہمارا تسلط تم پر رہے گا۔ سُلْطَان: غلبہ۔ دیکھیں (34:22) اور (16:100-101) جیسے فرمایا هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ (69:30) یعنی مجھ سے میری سلطنت یا غلبہ جاتا رہا۔ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَاۤىِٕبِيْنَ (82:17) وہاں سے بھاگ کر وہ غائب نہیں ہو سکیں گے (یعنی ہمارے غلبہ کے اندر ہوں گے)۔ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا: ہم بھاگ کر اسکو عاجز نہیں کر سکیں گے (72:13)۔ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ: زمین میں (کہیں بھی چھپ کر ہمیں) عاجز نہیں کر سکتے (46:33)۔ اَيْنَ الْمَفَرُّ: کہاں ہے جائے فرار (75:11)۔ لَنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ: زمین میں ہم اللہ کو بے بس نہیں کر سکتے (72:13)۔ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ: ان کے فرار کی کوئی جگہ نہیں (42:36)۔ "O خدا کے ملک سے جو زمین و آسمان ہے تم باہر نہیں جا سکتے۔ جہاں جاؤ گے خدا کا غلبہ تمہارے ساتھ ہو گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے احکام و ہدایات کی خلاف ورزی کر کے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ کیونکہ یہ زمین و آسمان جو نظر آتا ہے یہ تو اسی کا ہے اور کوئی اور زمین و آسمان کسی اور کا نہیں ہے جہاں تم کو پناہ مل جائے۔" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 606)۔ **36**۔ یعنی اگر تم سزا یا پکڑ سے بھاگ کر گئے بھی تو فرشتے آگ کے شعلے اور دھواں تم پر ڈال کر واپس لے آئیں گے۔ نوٹ: آیات 38 تا 45 میں روز قیامت کا نظارہ پیش کیا گیا ہے۔ **40**۔ "گناہوں کے متعلق پوچھا نہ جائے گا۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ آزاد ہوں گے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان کے گناہوں کی سزا انہیں خود بخود ہی گھیر لے گی۔ ان سے ان کے جرم پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ کیونکہ مجرم اپنے نشانوں سے پہچانے جائیں گے (ii)"۔ **42**۔ ان کے جسم کے اعضاء گواہی دیں گے ان کے خلاف۔ ان کے کان۔ آنکھیں اور چمڑے بولیں گے۔ (41:21) "اس جگہ عذاب کے ذکر کے ساتھ ہی فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ کہہ کر بتایا کہ خدا کی نعمتوں کے جھٹلانے کا نتیجہ عذاب ہے (ح)"۔ "فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ (15:93) میں لکھا ہے کہ ہم ضرور انہیں پوچھیں گے۔ مگر یہاں آیت 40 میں لکھا ہے کہ اس دن جنّ وانس سے ان کے گناہوں کے متعلق نہ پوچھا جائے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہاں سوال سے مراد سزا دینے کے لئے باز پُرس ہے۔ یہاں یہ سوال نہیں ہو گا کہ تم نے فلاں جرم کیا تھا یا نہیں کیونکہ اس موقع پر خود مجرموں کی شکلوں سے سب کچھ عیاں ہو جائے گا۔ پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی (ح)"۔ **45**۔ نیز دیکھیں (14:17-18) بَيْنَهَا: یعنی دوزخ کے درمیان۔ **47**۔ خَافَ: یعنی دنیا میں جن کو یہ خوف یا فکر رہتا تھا کہ ایک دن انہیں اپنے کردہ اعمال کی جواب دہی کے لئے خدا کے آگے جا کر کھڑے ہونا ہے اور اس لئے وہ اللہ کے اوامر و نواہی کا خیال رکھتے تھے۔ ان کے لئے دو جنتیں ہیں۔ مَقَامَ: شان کو بھی کہتے ہیں۔ یعنی جو اللہ کی شان سے ڈرتا ہے۔ جَنَّتٰنِ: "O دو بہشت یعنی ایک یہیں دنیا میں اور دوسری آخرت میں۔" (نیز دیکھیں 41:31-32) اور (10:65)۔ **49**۔ فَنَنٌ: شاخ۔ نرم ٹہنی۔ شاخوں والی مراد بہت گھنی۔ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ: شاخوں والے۔ یعنی ان کے درخت بہت گھنے ہوں گے (ii)۔ **51**۔ دو چشمے یعنی تَسْنِيْم اور سَلْسَبِيْل نامی چشمے۔ دو چشمے ان کو ملیں گے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کے صلہ میں۔ **53**۔ میووں (پھلوں) کی دو قسمیں: "ایک خالص اندرونی لذّت والے اور دوسرے ظاہری خوبصورت شکل والے۔ مگر یہ روحانی پھل ہوں گے (ii)"۔ (دنیا کے پھلوں سے کئی گنا اعلیٰ ترین ہوں گے۔ اور یہ تزکیہ نفس کرنے اور خدمت خلق کرنے کے بدلہ میں ملیں گے۔)

عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾
ایسے فرشوں پر کہ اَستر جن کے گاڑھے ریشم کے ہونگے اور میوے دونوں باغوں کے جھکے ہوئے ہونگے
فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ
پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں ان میں نیچے رکھنے والیاں ہوں گی نظر کو
لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۗنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا
نہیں چھوا ہوگا انکو کسی انسان نے پہلے ان سے اور نہ کسی جن نے پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی
تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ
جھٹلاؤ گے تم دونوں گویا کہ وہ عورتیں یاقوت اور مرجان ہیں پس کن نعمتوں کو
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَاۗءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں نہیں بدلہ احسان کا مگر احسان
فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَيِّ
پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں اور علاوہ ان دونوں کے دو باغ اور ہونگے پس کن
اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾ مُدْهَاۗمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا
نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں نہایت سبز ہیں دونوں پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی
تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا
جھٹلاؤ گے تم دونوں ان دونوں میں دو چشمے ہوں گے بہت جوش مارنے والے پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی
تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ
جھٹلاؤ گے تم دونوں ان دونوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں پس کن نعمتوں کو
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں ان میں نیک سیرت (اور) خوبصورت عورتیں ہیں پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی
تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ
جھٹلاؤ گے تم دونوں عورتیں گورے رنگ کی بٹھائی ہوئی خیموں میں پس کن نعمتوں کو
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۗنٌّ ﴿۷۴﴾
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں نہیں چھوا ہوگا ان کو کسی انسان نے پہلے ان سے اور نہ کسی جن نے

55۔ دَانٍ: جھکا ہوا۔ قریب۔ **57**۔ یعنی نظریں نیچی رکھنے والیاں جو غیر مرد کی طرف نہ دیکھیں گی۔ دوسرے معنٰی نظر نیچی جھکی ہوئی کے یہ ہیں کہ جھکی ہوئی نیم باز آنکھ بھی داخل حُسن ہے۔ "کسی غیر سے تعلق نہ رکھا ہوگا۔ وہ نیک اور پاکباز ہوں گی۔(ii)" دیکھیں (32:18) اور (52:18-29)۔ **59**۔یَاقُوْت: یعنی لعل (Ruby) سرخ رنگ کا۔ مَرْجَانُ: مونگے (Pearl) سفید رنگ کے موتی۔ "مطلب ان سرخ و سفید رنگ والے موتیوں اور نزاکت والے جواہرات کی طرح وہ عورتیں متصف ہوں گی(ii)"۔ **61**۔ اِحْسَانِ: 1۔اللہ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے یا خدا اس کو دیکھ رہا ہے۔(بخاری) اچھی عبادت کا بدلہ نیک ثواب ہوگا۔ 2۔اگر کوئی کسی سے کوئی نیکی کرے تو جواب میں اس سے بڑھ کر نیکی اس کے ساتھ کرو ورنہ برابر کی نیکی ہی کرو۔ 3۔ "Oاحسان کا سلوک سب سے بلا امتیاز مذہب و ملت کرو۔" یعنی حسن سلوک کرو۔ اس آیت میں پہلے احسان سے مراد نیکی اور اطاعت الٰہی اور دوسرے احسان سے اس کا ثواب (جنت) مراد ہے۔ **67**۔ آیت (56:9) میں دائیں طرف والے اصحاب یمین اور آیت (56:11) میں سَابِقُوْن کا ذکر ہے۔ آیت (55:51) میں جاری چشموں اور آیت (55:67) میں دو جوش مارنے والے چشموں کا ذکر ہے جو جاری چشموں کی نسبت سے اعلیٰ تر ہوں گے۔ جاری چشمے دائیں طرف والوں اَصْحٰبِ الْیَمِیْن کے لئے ہوں گے۔ اور جوش مارنے والے چشمے سَابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْن کے لئے ہوں گے۔ **69**۔ آیت (55:53) میں مذکورہ دو جنتوں میں ہر پھل دو قسم کا ہوگا یعنی اس میں شرف اور فضل کی زیادتی ہے۔ جبکہ اس آیت (55:69) میں مذکورہ جنتوں میں جو پھل ہیں ان میں شرف اور فضل پہلی جنت کے پھلوں سے کم ہوگا۔ **71**۔ خَیْرٰتٌ: نیک سیرت جوان عورتیں۔ حِسَانٌ: خوبصورت عورتیں۔ یعنی حوریں جو آیت 73 میں مذکور ہیں۔ **73**۔ "حُوْرٌ: (جمع) حَوْرَا: (مفرد) یعنی سفید فام عورتیں جن کی آنکھ کی سیاہی بہت کالی اور اس کی سفیدی بہت سفید ہو۔ یعنی جن کا آیت 71 میں ذکر ہوا ہے(ii)"۔ **75**۔ "یعنی وہ اپنے خاوندوں کے پاس ہی ہوں گی(ii)"۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٦﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ
پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں تکیہ لگائے ہوئے ہونگے قالینوں سبز پر اور

عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٨﴾ تَبٰرَكَ
فرشوں پر نفیس پر پس کن نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں برکت والا ہے

اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٩﴾ ع ٣ ١٤
نام رب تیرے جلال اور عزت والے کا

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿٢﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٣﴾ وقف لازم
جب واقع ہوگی واقع ہونے والی نہیں اس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٤﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٥﴾ وَّبُسَّتِ
(بعضوں کو) نیچا کر دینے والی (بعضوں کو) اونچا کر دینے والی ہے۔ جب ہلائی جائیگی زمین لرزہ سے اور اُڑائے جائیں گے

الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٦﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿٧﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا
پہاڑ ریزہ ریزہ کر کے تو ہو جائیں گے وہ غبار پراگندہ اور تم ہو جاؤ گے قسمیں

ثَلٰثَةً ﴿٨﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٩﴾ وَ
تین پس (ایک) دائیں طرف والے ہیں کیا ہی اچھے ہیں دائیں طرف والے اور

اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿١٠﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ
(دوسرے) بائیں طرف والے ہیں کیا ہی برے ہیں بائیں طرف والے اور ہمیشہ سے آگے نکلنے والے ہیں

السّٰبِقُوْنَ ﴿١١﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١٢﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿١٣﴾
آگے ہی ہیں (سب سے) یہی لوگ مقرب ہوں گے باغات میں نعمت کے

77۔ رَفْ رَفْ (Cushions) چاندنیوں پر بڑے تکیے ٹیک لگانے کے لئے۔ آیت (55:55) میں مذکور مُتَّكِئِيْنَ اَصْحَابِ الْيَمِيْن والے ہوں گے۔ (56:9,28) اور آیت (55:77) میں مذکور مُتَّكِئِيْنَ سَابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْن ہوں گے۔ (56:11-12)۔ سورۃ واقعہ کی آیات 11 تا 27 میں سَابِقُوْنَ مُقَرَّبُوْنَ کے لئے جیسی شاہانہ نعماء کا ذکر ہے ویسی ہی ان کے لئے آیات (55:63-77) میں بھی ہے۔ نیز سورۃ واقعہ کی آیات 28 تا 39 میں اَصْحَابِ الْيَمِيْن کے لئے جیسی نعماء کا ذکر ہے ویسی ہی ان کے لئے آیات (55:47-59) میں بھی ہے۔ وَعَبْقَرِيٍّ: فرش۔ قالین۔ (یمن میں عَبْقَر ایک شہر ہے جہاں نفیس کپڑے بنتے تھے)۔

56۔ سُوْرَةُ الْوَاقِعَة (ابتدائی مکی)

2۔ جب قیامت واقع ہوگی۔ **3**۔ "اس کے واقعہ ہونے کو کوئی جان ٹلانہ سکے گی (ii)"۔ **4**۔ خَافِضَةٌ: بعض لوگوں کو نیچا کر دینے والی۔ (یعنی جو جہنم میں جائیں گے۔) رَافِعَةٌ: بعض لوگوں کو اونچا کر دینے والی۔ (یعنی جو جنت میں جائیں گے)۔ مراتب میں کئی لوگوں کو نیچا کرنے والی اور کئی لوگوں کو اونچا کرنے والی۔ **7**۔ هَبَآءً: ذرات۔ **9**۔ آیت 56:9 میں جن اَصْحَابُ الْمَيْمَنَة یعنی دائیں طرف والوں کا ذکر کیا ہے ان کے لئے آیت 55:51 میں درج عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ یعنی دو جاری چشمے ہوں گے دو باغوں میں۔ اسی طرح آیات 56:11-12 میں سَابِقُوْنَ الْمُقَرَّبُوْنَ کا ذکر ہے ان کے لئے آیت 55:67 میں عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ یعنی دو جوش مارتے چشمے ہوں گے۔ دو باغوں میں۔ **11**۔ جو دنیا میں سَابِقُوْنَ تھے وہ آخرت میں بھی سَابِقُوْنَ رہیں گے۔ "O سَابِقُوْنَ: ہر رسول پر جو شروع میں ایمان لاتے ہیں ان میں سے اکثر بڑا درجہ پانے والے ہوتے ہیں۔ اور جو ترقی کے زمانہ میں مانتے ہیں ان میں سے بڑا درجہ پانے والے تھوڑے ہوتے ہیں۔" (دیکھیں 57:11)۔ **9 تا 11**۔ بائیں طرف والے یعنی نفس امّارہ سے مغلوب لوگ۔ (12:54 =56:42)۔ دائیں طرف والے یعنی نفس لوّامہ سے مجاہدہ کرنے والے۔ (75:3=56:28)۔ سَابِقُوْنَ یعنی وہ لوگ جو نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ پا چکے۔ (89:28= 56:11)۔ **12**۔ یعنی اللہ کے مقرب۔ دیکھیں 57:11 جنہوں نے بہت ظلم سہے اور بہت قربانیاں دیں۔ سَابِقُوْنَ مُقَرَّبُوْنَ: وہ لوگ جو صلح حدیبیہ یا فتح مکہ ہونے تک ایمان لائے تھے اور انہوں نے اس کے بعد آنے والوں کی نسبت سے بہت صبر کر کے مظالم و مصائب کا مقابلہ کیا اور اسلام کی خاطر بہت قربانیاں دیں۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ
ایک جماعت ہے پہلوں میں سے اور تھوڑے ہیں پچھلوں میں سے تختوں پر جو
مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ
سونے کے بنے ہوئے ہونگے تکیہ لگائے ہوئے ہونگے ان پر آمنے سامنے پھریں گے گرد ان کے
وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ
لڑکے (خادم) ہمیش رہنے والے (نیکی پر) آبخورے اور آفتابے اور پیالے لے کر
مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ
مصفا پانی کے نہ سر دُکھائے جائیں گے اس سے اور نہ بکواس کریں گے وہ اور
فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾
پھل لے کر جنہیں وہ پسند کریں گے اور گوشت پرندوں کا جو وہ چاہیں گے
وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا
اور گوری موٹی آنکھوں والی عورتیں ہونگی مانند موتیوں چھپائے ہوؤں کے (یعنی پاکباز)۔ بدلہ کے طور پر اس کا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾
جو وہ تھے عمل کرتے نہ سنیں گے وہ اس میں بیہودہ اور نہ گناہ کی باتیں
اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ
سوائے قول سلام سلام کے اور دائیں طرف والے کیا ہی اچھے ہیں
الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ
دائیں طرف والے بیریوں میں بے کانٹے کے اور کیلے تہ بتہ اور سائے
مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا
پھیلے ہوئے اور پانی بہتے ہوئے اور میووں بافراط میں ہونگے (جو) نہ
مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّآ
ختم کئے جانیوالے ہونگے اور نہ روکے جانے والے اور (ہونگے) بیویوں میں اعلیٰ درجہ کی یقیناً
اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾
ہم نے پیدا کیا انکو (اعلیٰ درجہ کا) پیدا کرنا پھر بنایا ہم نے ان کو کنواریاں من موہن ہم عمر

14،15۔ دیکھیں آیت 11۔ **16**۔مَّوْضُوْنَةٍ: جڑاؤ والے۔ **17**۔عَلَيْهَا: یعنی ان پلنگوں پر۔**18**۔مُّخَلَّدُوْنَ: "وہ لڑکے اپنی حالت پر باقی رہنے والے ہوں گے۔ان کے جسم پر تغیّر نہ آئے گا یعنی ان پر بڑھاپے کے آثار نہ آئیں گے (ح)"۔ وہ لڑکے ان (جنتیوں) کی خدمت بجا لانے کے لئے ان کے گرد گھومیں گے۔ **19**۔اَكْوَابٍ:آب خورے۔ اَبَارِيْقَ: سراحیاں۔ كَاْسٍ: پیالے۔ مَعِيْنٍ: مصفّی مشروب (سے پیالے بھرے ہوئے)۔ **20**۔ اس مشروب سے نہ سر دُکھیں گے اور نہ بہکی باتیں کریں گے۔ (لَّا يُصَدَّعُوْنَ: نہ سر دُکھیں گے وَلَا يُنْزِفُوْنَ: نہ بہکی باتیں کریں گے۔)۔**24**۔مَكْنُوْنِ: حفاظت سے ڈھک کر رکھے ہوئے یعنی نیک، پاک، بے داغ و عیب۔ **26**۔ جنت میں کچھ لغویات نہ ہوں گی۔ (78:36)۔ **27**۔ جنت دار السلام ہے۔ (6:128)۔ فرشتے سلامتی بھیجیں گے (13:24-25)۔ نفس مطمئنہ ملے گا (89:28)۔ ان کو سلامتی ملے گی (36:59)۔ خدا سلامتی ہے (59:24)۔**29**۔ مَخْضُوْدٍ: (بیری) جس کے کانٹے دور کئے ہوئے ہوں۔(نیز دیکھیں 53:17) یہ نعماء جنت سے ہے۔**30**۔ "یہاں بیری اور کیلے کے ذکر میں یہ حکمت ہے کہ بیری خشک ترین مقامات میں بھی اُگ جاتی ہے اور کیلا پانی کی کثرت کو چاہتا ہے۔اصل غرض یہ ہے کہ سب ہی قسم کے پھلوں والے درخت جنت میں ہوں گے (ح)"۔ **32**۔"یعنی آبشاروں کے پاس(ii)"۔ **34**۔"لَّا مَقْطُوْعَةٍ: نہ ختم ہونے والے (پھل) سارا سال رہنے والے(ii)"۔ "وَلَا مَمْنُوْعَةٍ: یعنی ان (پھلوں) کے استعمال سے مؤمنوں کو کبھی روکا نہ جائے گا۔ ان کا استعمال کلّی طور پر جائز ہوگا(ii)"۔ یعنی یہ نعمتیں پوری طرح ہمیشہ رہیں گی اور ملتی رہیں گی۔**35**۔اور بلند بچھونوں پر بیٹھیں اعلیٰ درجہ کی بیویاں۔فِرَاش: بچھونا۔بستر۔(مفرد) فُرُشٍ:(جمع) بچھونے۔**36**۔اِنْشَآءً: خاص پیدائش۔**37**۔بِكْرٌ: کنواری۔ اَبْكَارًا: کنواریاں۔**38**۔عُرُوْب (مفرد) عُرُبًا (جمع) محبت کرنے والیاں۔تِرْب (واحد) ہم عمر۔ اَتْرَابًا: (جمع) ہم عمر۔وہ سب ایک ہی عمر اور ذوق والی ہوں گی۔

ع ١٤
لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٩﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ
واسطے دائیں طرف والوں کے ایک جماعت ہے پہلوں میں سے اور ایک جماعت ہے
الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤١﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤٢﴾
پچھلوں میں سے اور بائیں طرف والے کیا ہی بُرے ہیں بائیں طرف والے
فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٣﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٤﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا
گرم ہوا اور کھولتے پانی میں ہونگے اور سایہ میں ہونگے کالے دھوئیں کے (جو) نہ ٹھنڈا (ہوگا) اور نہ
كَرِيْمٍ ﴿٤٥﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوْا
آرام دہ یقیناً وہ تھے پہلے اس سے آسودہ حال اور تھے وہ
يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٧﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ
اصرار کرتے گناہ بڑے پر اور تھے وہ کہا کرتے
اَىِٕذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٨﴾
کیا جب مرجائینگے ہم اور ہوجائیں گے ہم مٹی اور ہڈیاں تو کیا ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے
اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٥٠﴾
یا باپ دادا ہمارے پہلے بھی تو کہدے یقیناً پہلے اور پچھلے
لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥١﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ
ضرور اکٹھے کئے جائیں گے وقت مقررہ پر دن مقرر کے پھر یقیناً تم
اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥٢﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ
اے گمراہو جھٹلانے والے ہو البتہ کھانے والے ہو درخت
زَقُّوْمٍ ﴿٥٣﴾ فَمَالِــُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ
تھوہر کا پھر بھرنے والے ہو اس سے پیٹوں کو پھر پینے والے ہو اس پر سے
مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٥﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٦﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ
گرم پانی پھر پینے والے ہو پینا پیاس کے بیمار اونٹ کا یہ مہمانی (ہوگی) انکی
يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٧﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٨﴾
دن جزاء سزا کے ہم نے پیدا کیا تم کو پھر کیوں نہیں تم سچ سمجھتے

39۔ أَصْحَابِ الْيَمِيْنِ یعنی دائیں طرف والے جنتی ہوں گے۔ جبکہ جنتیوں میں سے سب سے بڑا درجہ پانے والے جنتی سَابِقُوْنَ مُقَرَّبُوْنَ کہلاتے ہیں۔ **42**۔ أَصْحَابُ الشِّمَالِ: بائیں طرف والے (بُرے لوگ) ان کو اَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ یعنی بائیں طرف والے (56:10) بھی کہا گیا ہے۔ یہ دوزخی ہوں گے۔ حساب کتاب کے دن یعنی جزاء سزا کے دن اعمال نامے کا کاغذ (نتیجہ) جسے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ جنتی ہو گا اور جسے بائیں ہاتھ میں دیا گیا وہ جہنمی ہو گا۔ (84:8-13)۔ **46**۔ یعنی وہ اپنی دنیوی زندگی میں عیش و عشرت میں غرق تھے۔ **47**۔ يُصِرُّوْنَ: اڑے ہوئے تھے۔ اصرار کرتے تھے۔ حِنْثِ الْعَظِيْمِ: بڑا گناہ یعنی شرک کرنا۔ (4:49) (31:14) شرک ایک بہت بڑا ظلم ہے۔ یعنی ان لوگوں نے شرک کرنا نہ چھوڑا۔ **48**۔ جب کسی کو اخروی زندگی پر ایمان نہ ہو تو وہ بلا دھڑک گناہ کرنے کا مرتکب ہوتا رہے گا۔ کیونکہ اس کا خیال ہے کہ نہ دوسری زندگی ہو گی اور نہ ہی پکڑ یعنی نہ جزاء سزا ہو گی۔ **53**۔ یعنی "تھوہر کھانے سے سخت تکلیف وہ عذاب پاؤ گے(ii)"۔ **56**۔ اَهِيْم: (مفرد) ایک اونٹ۔ هِيْم: (جمع) اونٹ سب۔ شُرْبَ الْهِيْمِ: کئی دن کے پیاسے اونٹ کی طرح پینا۔ یعنی ان کی پیاس نہ بجھے گی۔ **58**۔ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ: تو پھر آخرت میں دوسری پیدائش کی تصدیق کیوں نہیں کرتے۔

أَفَرَءَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ﴿٥٩﴾ ءَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ
پھر بتاؤ تو سہی جو تم نطفہ ڈالتے ہو کیا تم پیدا کرتے ہو اس کو یا ہم

ٱلْخَٰلِقُونَ ﴿٦٠﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ ٱلْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ
پیدا کرنیوالے ہیں ہم نے مقرر کر رکھی ہے درمیان تمہارے موت اور نہیں ہم

بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦١﴾ عَلَىٰٓ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَٰلَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ
ہرگز عاجز اس بات سے کہ بدل کر لائیں ہم مانند تمہاری اور پیدا کریں تم کو

فِى مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٢﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ ٱلنَّشْأَةَ ٱلْأُولَىٰ فَلَوْلَا
اس میں جو نہیں جانتے تم اور یقیناً جان لی تم نے پیدائش پہلی پھر کیوں

تَذَكَّرُونَ ﴿٦٣﴾ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٤﴾ ءَأَنتُمْ
نہیں نصیحت پکڑتے تم بھلا بتاؤ تو سہی جو تم بوتے ہو کیا تم

تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ ٱلزَّٰرِعُونَ ﴿٦٥﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَٰهُ
اگاتے ہو اسے یا ہم اگاتے ہیں اگر ہم چاہیں تو ہم کر دیں اس کو

حُطَٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٦﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٧﴾ بَلْ نَحْنُ
ریزہ ریزہ پھر رہ جاؤ تم باتیں بناتے کہ یقیناً ہم تاوان ڈالے گئے ہیں بلکہ ہم تو

مَحْرُومُونَ ﴿٦٨﴾ أَفَرَءَيْتُمُ ٱلْمَآءَ ٱلَّذِى تَشْرَبُونَ ﴿٦٩﴾ ءَأَنتُمْ
محروم ہیں پھر بتاؤ تو سہی کہ پانی جو پیتے ہو تم کیا تم نے

أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ ٱلْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ ٱلْمُنزِلُونَ ﴿٧٠﴾ لَوْ نَشَآءُ
اتارا اس کو بادل سے یا ہم ہیں اتارنے والے اگر ہم چاہیں

جَعَلْنَٰهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧١﴾ أَفَرَءَيْتُمُ ٱلنَّارَ
تو کردیں اسکو ہم کڑوا پس کیوں نہیں تم شکر کرتے پھر بتاؤ تو سہی کہ آگ

ٱلَّتِى تُورُونَ ﴿٧٢﴾ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَآ أَمْ نَحْنُ
جو روشن کرتے ہو تم کیا تم نے پیدا کیا ہے درخت اس کا یا ہم ہیں

ٱلْمُنشِـُٔونَ ﴿٧٣﴾ نَحْنُ جَعَلْنَٰهَا تَذْكِرَةً وَمَتَٰعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿٧٤﴾
پیدا کرنے والے ہم نے بنایا ہے اس کو نصیحت اور فائدہ مسافروں کے لیے

59۔ جو نطفہ تم (رحم مادر میں) گراتے ہو۔ **61**۔ ہم ہی دنیا میں زندگی اور موت دیتے ہیں اور پھر آخرت میں بھی نئی قسم کی روحانی پیدائش تمہیں دیں گے۔ "اور ہمارے اس قاعدہ کو کوئی منسوخ نہیں کر سکتا(ii)"۔ **62**۔ أَمْثَالَكُمْ: کہ تمہاری شکلیں اور جسم بدل کر نئی پیدائش کریں (بعث بعد الموت کا ذکر ہے) مَا لَا تَعْلَمُونَ: یعنی تمہاری آخرت کی پیدائش کی ہستی ایسی ہوگی جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ مادی خلقت نہیں ہوگی بلکہ نئی روحانی ہوگی۔ اس دنیا والے مادی جسم نہ ہوں گے بلکہ روحانی جسم ہوں گے۔ **63**۔ یعنی جب ایک بار تمہیں پیدا کیا ہے تو دوسری بار آخرت میں تمہیں پیدا کرنا کیوں ممکن نہ ہوگا۔ **64**۔ آیات 64تا72 میں انسانی زندگی کے قیام کے لئے جن اشیاء کا ہونا ضروری ہے ان کا ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ اشیاء ہمارے لئے مہیا فرمائیں یعنی خوراک (اناج) پانی اور آگ۔ **66**۔ لَجَعَلْنَاهُ: یعنی کھیتی کو (حُطَامًا) ریزہ ریزہ کر دیں۔ **71**۔ یعنی اگر سورج کی گرمی سے سمندروں کے نمکین پانی کو بخارات بنا کر بارش کا میٹھا پانی نہ بناتے تو پھر سمندر کا نمکین پانی ہی پینے کو ملتا۔ **73**۔ پرانے زمانے میں دو لکڑیوں کو آپس میں رگڑ کر آگ پیدا کی جاتی تھی۔ ایک نرم لکڑی کے بلاک میں چھوٹا سا گڑھا بنا کر اس میں سخت لکڑی کے ڈنڈے کو تیزی سے گھماتے تھے۔ جیسے لسّی بناتے وقت برتن میں مدھانی گھماتے ہیں۔ رگڑ کی گرمی سے نرم لکڑی سلگنے لگتی تھی۔ اس میں سے دھواں نکلتا تھا۔ پھر اس میں نرم گھاس پھوس ڈال کر اور پھونکیں مار کر آگ تیار کی جاتی تھی۔ نمونۃً آجکل بھی سکولوں میں بچوں کو یہ تجربہ کر کے بتایا جاتا ہے کہ رگڑ کے نتیجہ میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور آگ بھی۔ مرخ اور عفار درختوں کی لکڑی کے ٹکڑے آپس میں رگڑنے کے لئے استعمال کیا کرتے تھے۔
74۔ ہم نے اس (آگ) کو بنایا مسافروں کے لئے فائدہ کی چیز۔ مُقْوِيْنَ کا معنیٰ بھوکے یا بیابان میں ہونے کے بھی ہیں۔ آگ سے کئی قسم کے کام کئے جاتے ہیں۔ آگ سے ذرائع سفر یعنی ریل کے انجن، موٹریں، بحری اور ہوائی جہاز اور کئی قسم کی دیگر مشینیں چلتی ہیں علاوہ کھانا تیار کرنے کے۔

ع ۳ ۱۵
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۷۵ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۷۶
پس تسبیح کر ساتھ نام اپنے رب بڑے کے پس ضرور میں قسم کھاتا ہوں گرنے کی جگہوں کے ستاروں کے
وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۷۷ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۷۸
اور یقیناً یہ البتہ قسم ہے اگر تم جانو بڑی یقیناً یہ البتہ قرآن ہے عزت والا
فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۷۹ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۸۰ تَنْزِيْلٌ
کتاب محفوظ میں نہیں چھوتے اس کو مگر پاک لوگ اُتارا گیا ہے
مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۸۱ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۸۲
طرف سے رب کی سب جہانوں کے کیا پس ساتھ اس حدیث کے تم چکنی چپڑی باتیں کرتے ہو
وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۸۳ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ
اور بناتے ہو اپنا رزق یہ کہ تم جھٹلاتے ہو پس کیوں نہ جب پہنچی تھی (روح)
الْحُلْقُوْمَ ۸۴ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۸۵ وَنَحْنُ اَقْرَبُ
گلے تک اور تم اس وقت دیکھ رہے تھے اور ہم زیادہ قریب ہیں
اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۸۶ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ
اس کی طرف تم سے ولیکن نہیں دیکھتے تھے تم پس کیوں نہ اگر تھے تم نہ
مَدِيْنِيْنَ ۸۷ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۸۸ فَاَمَّآ اِنْ
جزا دیئے جانے والے لوٹا لاتے اسے اگر ہو تم سچے پس اگر
كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۸۹ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ
تھا (مرنے والا) مقربین میں سے تو راحت اور خوشبو اور باغات ہیں
نَعِيْمٍ ۹۰ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۹۱ فَسَلٰمٌ لَّكَ
نعمتوں کے اور اگر تھا دائیں طرف والوں میں سے تو سلام ہو تیرے لیے
مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۹۲ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ
طرف سے دائیں طرف والوں کی اور اگر تھا تکذیب کرنیوالوں
الضَّآلِّيْنَ ۹۳ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۹۴ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۹۵ اِنَّ
گمراہوں میں سے پس مہمانی ہے گرم پانی کی اور داخل ہونا ہے دوزخ میں یقیناً

76۔ بعض نے مواقع النجوم سے مراد ستاروں کے طلوع اور غروب ہونے کی جگہیں اور ان کی منزلیں اور مدار کے لئے ہیں۔ یعنی ستاروں کے گرنے کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ قرآن عزت والا ہے۔ (قَسَمٌ بمعنٰی گواہی۔ شہادت)۔ "بعض مفسرین نے مَوَاقِعِ النُّجُوْمِ سے قرآن کریم کے نجوم اوّل یعنی ٹکڑوں کا نزول مراد لیا ہے۔ اور اس کے بعد إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ (آیت 78) لاکر اس کی صراحت کر دی ہے۔ اور بخاری میں ہے کہ مُحْكَمُ الْقُرْآن یعنی قرآن مجید کی محکم آیات مراد ہیں۔ مَوَاقِعِ النُّجُوْمِ سے ستاروں کے جُھرمٹ بھی مراد لئے گئے ہیں"۔ 77۔ قَسَمٌ: گواہی۔ شہادت۔ 78۔ قرآن کریم یعنی عزت بخشنے کا ذریعہ ہے یا نفع بخش ہے۔ 79۔ مَكْنُوْنٍ: ڈھکی ہوئی۔ محفوظ کی گئی۔ قرآن مجید کو خدا نے محفوظ کیا کفر سے۔ "قرآن کریم پوشیدہ کتاب میں ہے یعنی فطرت انسانی کے مطابق ہے جو پوشیدہ ہے (30:31)۔ اللہ تعالٰی نے فطرت انسانی کو پہچاننے اور اس سے صحیح فیصلہ کرنے کی صلاحیت دی ہوئی ہے۔ انسان جب اس سے کام لیتا ہے تو قرآن کی سچائیاں اس پر ظاہر ہو جاتی ہیں (ii)"۔ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا یعنی اللہ نے بدی اور نیکی کی پہچان فطرت انسانی میں رکھ دی ہے۔ (91:9)۔ 80۔ پاک لوگ اسے قبول کرتے ہیں۔ مُطَهَّرُوْنَ کے معنٰی ہیں نیک اور پاک دل لوگ۔ جیسے صُحُفًا مُطَهَّرَةً (98:3) آیا ہے۔ اس کے معنٰی وضوء کرنے والے کے نہیں ہیں۔ جس کے لئے لفظ مُتَطَهَّرُوْنَ ہے۔ "مَسّ (چھوتے) یعنی جن کے دل قرآن کریم کی طرف راغب ہوں (ii)"۔ قرآن سے مس ہو۔ "O جس قدر پاکیزگی بڑھتی ہے اسی قدر فہم قرآن ملتا ہے"۔ "+حضرت امام شافعیؒ کا ایک شعر ہے جو دراصل اس آیت کی تفسیر کرتا ہے یعنی: فَاِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِّنْ اِلٰهٍ وَ نُوْرُ اللهِ لَا يُعْطٰى لِعَاصٍ۔ ترجمہ: علم (قرآن) اللہ کا نور ہے۔ اور اللہ کا نور گنہگار کو نہیں دیا جاتا"۔ "یہ بھی معنٰی ہے کہ ایک طرف تو دشمن اسے برباد نہیں کر سکتے۔ اور تغیّر و تبدّل سے بھی محفوظ ہے اور دوسری طرف اس کے بلند مطالب صرف وہی لوگ حاصل کر سکتے ہیں جو ظاہری اور باطنی پاکیزگی اپنے اندر پیدا کر لیتے ہیں (ح)"۔ 82۔ هٰذَا الْحَدِيْثِ سے یہاں مراد قرآن مجید ہے۔ مُدْهِنُوْنَ: مداہنت کرتے ہیں یا غفلت اور چاپلوسی کرتے ہیں۔ (قرآن کو ماننے سے)۔ 83۔ رِزْق: یہاں رزق کے معنٰی حصہ ہے۔ ترجمہ: اور اپنا حصہ (کام۔ مخالفت) تم نے صرف یہی رکھا ہے کہ تم (قرآن کو یا بعث بعد الموت کو) جھٹلاتے رہو (ii)۔ (خلاصہ)۔ یہ بھی معنٰی ہے کہ جھٹلاتے ہو تاکہ تمہارا رزق لگا رہے۔ جھٹلانے کو تم نے اپنا ذریعہ معاش بنا رکھا ہے۔ 84تا86۔ موت تو جب آئے گی تو آئے گی ہم تو موت سے بھی تمہارے قریب تر ہیں۔ إِلَيْهِ یعنی موت سے (بھی قریب تر)۔ 85۔ تم اس وقت دیکھ رہے ہوگے مگر کچھ بھی نہ کر سکو گے۔ موت کو ٹال نہ سکو گے۔ 87۔ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ: بدلہ نہ دیئے گئے (لوگ) جن کا کوئی حساب کتاب نہ ہو گا۔ جنہیں قرض نہیں چکانا پڑے گا۔ 88۔ تَرْجِعُوْنَهَا: اس (موت یا جان) کو واپس کر کے دکھاؤ۔ فَلَوْ لَا .... تَرْجِعُوْنَهَا: (آیت 84 تا 88 موت کے متعلق ہے) یعنی ہم جزاء سزا کی خاطر تم پر موت وارد کرتے ہیں۔ اگر تم کسی بڑی ہستی کے قبضہ میں نہیں ہو اور خود مختار ہو اور جزاء سزا کوئی نہ ہو گی تو اپنی موت کو واپس لوٹا کر دکھاؤ یعنی ٹال کر دکھاؤ۔ 90۔ فَرَوْحٌ: تو (اس کے لئے) راحت ہے۔ رَيْحَانٌ: اور خوشبو نعمتوں والی جنت کی۔ 92۔ (تو کہا جائے گا) سلامتی ہو اے دائیں جانب والو۔ "اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ کے معنے برکت والے لوگ بھی ہوتے

هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٦﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٧﴾
یہ . البتہ یہی حق یقینی ہے پس تسبیح کر ساتھ نام اپنے رب بڑے کے

ع ٣ ٢٢ ١٦

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢﴾
تسبیح کرتا ہے اللہ کی جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ عزت والا حکمت والا

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى
اس کیلئے حکومت ہے آسمانوں اور زمین کی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ
ہر بات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔ وہی اوّل اور آخر اور ظاہر اور باطن ہے

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٤﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
اور وہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے وہی ہے جس نے پیدا کئے آسمان اور

الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا
زمین چھ وقتوں میں پھر قرار پکڑا عرش پر وہ جانتا ہے جو

يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ
داخل ہوتا ہے زمین میں اور جو نکلتا ہے اس سے اور جو اترتا ہے آسمان سے

وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا
اور جو چڑھتا ہے اس میں اور وہ ساتھ ہے تمہارے جہاں کہیں ہو تم اور اللہ اُسے جو

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٥﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى
تم کرتے ہو خوب دیکھنے والا ہے اس کیلئے ہے حکومت آسمانوں اور زمین کی اور طرف

ہیں (ح)"۔ **96**۔ "Oاور یہ قرآن حق محض ہے جو انسان کو یقین تک پہنچاتا ہے"۔ یعنی حقیقی یقین تک۔ إِنَّ هٰذَا: یعنی قرآن کا یہ بیان کہ بعث بعد الموت بھی ہو گی اور کردہ اعمال کی جزاء یا سزا بھی ہو گی اور جنت اور دوزخ بھی ہوں گے یہ سب حق الیقین کے عین مطابق ہے۔ **97**۔ "اپنے رب کے نام سے یعنی اس کی صفات حسنہ کے ساتھ تسبیح کر(ii)"۔

57۔سُوْرَةُ الْحَدِيْد(مدنی)

سورہ ہائے 57تا66سب مدنی ہیں۔ **2**۔ تَسْبِيْحٌ: اللہ کو ہر قسم کی کمزوری سے پاک گردانا۔ ہر چیز خدا کے ارادہ کی تکمیل میں لگی ہوئی ہے یا مشغول ہے۔ (يُسَبِّحُ)۔ **3**۔ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ: وہ زندگی بخشتا ہے اور موت وارد کرتا ہے۔ پیدائش اور فنا کا یہ سلسلہ ہر لحظہ اور ہر جگہ کائنات میں جاری و ساری ہے۔ **4**۔ "Oاوّل کی تفسیر یہ ہے کہ۔ كَانَ اللّٰهُ وَ لَمْ يَكُنْ مَعَهٗ شَيْءٌ آخر کے معنی کئے كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ۔ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ہم تو انہی معنوں کو پسند کرتے ہیں جو خدا نے بتلائے ہیں"۔ وہ اول ہے اور وہ آخر ہے یعنی ہر چیز کی ابتداء اور انتہاء کا موجب اللہ ہی کی ذات ہے۔ اللہ کی نہ کوئی ابتداء ہے اور نہ انتہاء ہے۔ ظَاهِرُ: جو اپنے کاموں سے ظاہر ہے۔ جو ہم دیکھتے۔ سنتے۔ پڑھتے ہیں۔ بَاطِنُ: جو اپنی ماہیت اور کیفیت میں برتر از قیاس، برتر از وہم و خیال ہے مگر اس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ **5**۔ زمین میں داخل ہوتا ہے مثلاً بیج۔ پانی۔ مردے۔ جانور جو زیر زمین رہتے ہیں۔ شہاب ثاقب وغیرہ۔ اور جو زمین سے باہر آتا ہے: جانور۔ درخت۔ معدنیات وغیرہ۔ آسمان سے وحی اور پانی نیز روشنی اترتی ہے اور آسمان کی طرف بخارات آبی۔ نیک اعمال۔ دعائیں جاتی ہیں۔ (آسمان سے مختلف قسم کی شعائیں زمین کی طرف اور زمین سے مقناطیسی شعائیں اوپر کی جانب اٹھتی ہیں۔ نیز دیکھیں 34:3)۔ عَرْش: دیکھیں 7:55 اور 23:117۔ **6**۔ اور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں تمام معاملات فیصلہ کے لئے۔

قال فما خطبکم ۲۷ ۷۸۴ الحدید ۵۷

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۶ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ
اللہ کی لوٹائے جاتے ہیں معاملات وہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے
النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷ اٰمِنُوْا
دن کو رات میں اور وہ خوب جاننے والا ہے سینوں والی بات کو ایمان لاؤ
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ
اللہ اور اسکے رسول پر اور خرچ کرو اس سے کہ بنایا تم کو جانشین (پہلوں کا) جس میں
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۸ وَمَا
پس وہ لوگ جو ایمان لائے تم میں سے اور خرچ کیا انہوں نے ان کے لیے اجر ہے بڑا اور کیا ہوا
لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا
تمہیں کہ نہیں تم ایمان لاتے اللہ پر اور رسول بلاتا ہے تم کو کہ ایمان لاؤ تم
بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۹
اپنے رب پر اور یقیناً اس نے لیا عہد تم سے اگر ہو تم ایمان دار
هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰي عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ
وہی ہے جو اتارتا ہے اپنے بندے پر آیات کھلی کھلی تاکہ نکالے وہ تم کو
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۰
اندھیروں سے طرف نور کی اور یقیناً اللہ تم پر بہت مہربان اور بہت رحم کرنیوالا ہے
وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ
اور کیا ہوا تمہیں کہ نہ خرچ کرو راہ میں اللہ کی اور اللہ کیلئے ہے میراث
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ
آسمانوں اور زمین کی نہیں برابر تم میں سے وہ جس نے خرچ کیا پہلے
الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا
فتح کے اور لڑائی کی یہ لوگ بڑے ہیں درجہ میں ان لوگوں سے جنھوں نے خرچ کیا
مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا
بعد میں اور لڑائی کی اور سب سے وعدہ کیا اللہ نے اچھا ، اور اللہ اسے جو

8۔ مُسۡتَخۡلَفِيۡنَ: (پہلوں کا) جانشین یاوارث بنایایعنی ان کے اموال کا وارث بنایا۔ أَنۡفَقُوۡا: خرچ کیا(راہ خدا میں)۔ أَنۡفِقُوۡا: خرچ کرو(راہ خدا میں)۔ 9۔ مِيۡثَاقَكُمۡ: ایمان لانے کا اقرار کیا تھا خدا سے۔ أَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ ؟ قَالُوا بَلٰى (7:173)۔ یہ اقرار فطرت صحیحہ انسانی میں ودیعت کیا ہوا ہے۔ یعنی خدا کی ہستی کا اقرار یا ایمان لانا اور اس کی طرف جانا فطرت انسانی میں مخفی رکھا ہوا ہے(ii)۔ یا عہد بیعت مراد ہے۔ یہاں منافقوں کو خطاب ہے جو بات مان کر پھر انکاری ہو جاتے ہیں۔ نرا منہ سے اقرار کچھ چیز نہیں جب تک خدا کی خاطر قربانیاں نہ کرو اور آزمائشوں سے نہ گزرو۔ فرمایا اُدۡخُلُوۡا فِي السِّلۡمِ كَآفَّةً یعنی اسلام میں پوری طرح سے داخل ہو جاؤ۔ 11۔ "فتح سے مراد یا فتح مکہ ہے یا صلح حدیبیہ کیونکہ قرآن مجید میں صلح حدیبیہ کو بھی فتح مبین قرار دیا ہے۔ (ح)"(48:2)۔ جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے مال خرچ کیا راہ خدا میں۔ اور جہاد بھی کیا وہ اعلیٰ درجہ میں ہیں۔ "اور اللہ ہی کی ہے آسمانوں اور زمین کی میراث یعنی اس مادی دنیا میں سے جو کچھ انسان کے ہاتھ میں ہے آخر انسان اسے چھوڑ کر مر جائے گا اور وہ میراث اللہ ہی کے قبضہ میں آئے گی(ii)"۔ تو پھر تم اللہ کے راستے میں اس میں سے خرچ کیوں نہیں کرتے حالانکہ اللہ تمہیں بڑھا چڑھا کر لوٹائے گا۔(57:12)۔ ان سب چیزوں کا پیدا کرنے والا اللہ ہی تو ہے۔

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١٠﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

تم کرتے ہو خوب جاننے والا ہے جو شخص کہ قرض دے گا اللہ کو قرض اچھا

فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١١﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ

تو وہ بڑھا دیگا اُسے اس کیلئے اور اس کیلئے اجر ہے عزت والا جس دن تو دیکھے گا مومن مردوں کو

وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ

اور مومن عورتوں کو چلے گا نور ان کا آگے ان کے اور داہنے ان کے

بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

بشارت ہو تمہیں آج باغات ہیں بہتی ہیں نیچے جن کے نہریں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يَقُوْلُ

رہ پڑنے والے ہو اس میں یہ ہی کامیابی ہے بڑی جس دن کہیں گے

الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا

منافق مرد اور منافق عورتیں ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ انتظار کرو ہمارا

نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَاۗءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا

ہم حاصل کریں نور تمہارا کہا جائے گا لوٹو پیچھے اپنے پس طلب کرو

نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ

نور پھر کی جائے گی درمیان ان کے ایک دیوار اس کا دروازہ ہوگا اندرونہ اس کے میں

الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾ يُنَادُوْنَهُمْ

رحمت ہے اور بیرون اس کا آگے اس کے عذاب ہے وہ پکاریں گے انہیں

اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

کیا نہیں تھے ہم ساتھ تمہارے وہ کہیں گے کیوں نہیں و لیکن تم نے فتنہ میں ڈالا اپنے تئیں

وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاۗءَ اَمْرُ

اور انتظار کیا تم نے اور شک کیا تم نے اور دھوکہ میں ڈالا تم کو آرزوؤں نے یہاں تک کہ آیا حکم

اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿١٤﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ

اللہ کا اور فریب دیا تم کو متعلق اللہ کے بہت فریبی (شیطان) نے، پس آج نہ لیا جائے گا تم سے

13۔ يَوْمَ: (اور سوچو) کہ جس دن .... "نور" سے مراد نور ایمان ہے جو رسول کی معرفت سے اللہ تعالیٰ سے ملا اور یہ نور آخرت میں بھی جلوہ گر ہوگا۔ مگر منافقین اس نور سے محروم رہیں گے۔ "یہ نور مؤمنوں کے آگے اور دائیں طرف بھی چلے گا یعنی ہدایت ہی ہدایت ہے(iv)"۔**14**۔"یعنی اگلے جہان میں نور دنیوی ایمان اور کردہ اعمال کے مطابق ملتا ہے۔ اِرْجِعُوْا وَرَاۗءَكُمْ: (منافقوں کو کہا جائے گا) اگر نور چاہتے ہو اور اگر تم میں طاقت ہے تو دنیا میں واپس چلے جاؤ اور نیک اعمال کرو(ii)"۔ سُوْر: دیوار: (مؤمنوں اور منافقوں کے درمیان ایک دیوار کھڑی کی جائے گی۔ اس میں ایک دروازہ ہوگا۔ اس دروازے سے جو داخل ہو کر دیوار کے ایک جانب جائے گا جہاں رحمت ہی رحمت ہوگی وہ مؤمن ہوں گے اور دیوار کے دروازے سے جو باہر ہی رہ جائیں گے وہ عذاب جہنم میں داخل ہوں گے۔ **15**۔ اَلْغَرُوْرُ: فریبی۔ شیطان۔ یعنی شیطان نے تمہیں دھوکہ میں رکھا یہ امید دلاتے ہوئے کہ کفار جو مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت طاقتور ہیں مسلمانوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ تم نے دین اسلام کے متعلق شک کیا یعنی تم نے قرآن کے دلائل اور معجزات کو نہ مانا اور شیطان نے تمہیں اللہ کے احکامات کے بارے میں فریب میں رکھا (یہ سب خطاب منافقین سے ہے)۔

فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ

فدیہ اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا ٹھکانا تمہارا آگ ہے وہی

مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

رفیق ہے تمہاری اور کیا ہی بُرا ہے ٹھکانا کیا نہیں وقت آیا ان لوگوں کیلئے جو ایمان لائے

اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ

کہ ڈر جائیں دل ان کے ذکر کے لیے اللہ کے اور اس کے لیے جو اُترا حق سے

وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ

اور نہ ہو دیں وہ مانند ان لوگوں کی جو دیئے گئے کتاب پہلے سے پس لمبی ہوگئی ان پر

الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۷﴾

مدت تو سخت ہوگئے دل ان کے اور بہت ان میں سے فاسق ہیں

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ

جان لو کہ اللہ زندہ کرتا ہے زمین کو بعد موت کے اس کی، یقیناً کھول کر بیان کرچکے ہیں تمہارے

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ

لیے آیات تاکہ تم عقل کرو یقیناً صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں

وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ

اور جنہوں نے قرض دیا اللہ کو قرض دینا اچھا بڑھایا جائیگا ان کے لیے اور ان کیواسطے اجر ہے

كَرِيْمٌ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ

باعزت اور وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور رسول پر اسکے یہ لوگ ہی

الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ

صدیق اور شہید ہیں نزدیک اپنے رب کے ان کے لیے اجر ہے ان کا

وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ

اور نور ان کا اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور تکذیب کی آیات کی ہماری یہ لوگ

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۲۰﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ

اہل دوزخ ہیں جان لو کہ زندگی ورلی کھیل

ع ۲ / ۹ / ۱۸

16۔ كَفَرُوْا: صریح کفر کیا۔ مَوْلَاكُمْ: تمہاری ساتھی۔ رفیق۔ یہ طنزاً فرمایا کہ آگ تمہاری ساتھی ہے۔ 17۔ أَلَمْ يَأْنِ: کیا وقت قریب نہیں آیا مؤمنوں کے لئے......... کہ اللہ کے ذکر سے ان کے دل ڈر جائیں اور جو حق سے اتارا (قرآن) اس سے بھی۔ اور یہود اور نصاریٰ کی طرح سخت نہ ہو جائیں۔ جو اترا حق سے یعنی قرآن مجید۔ پہلے (لوگ) جو کتاب دیئے گئے سے مراد یہودی اور نصاریٰ ہیں۔ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ: پس لمبی ہوگئی ڈھیل ان (یہود و نصاریٰ) پر تو ان کے دل سخت ہوگئے۔ (دیکھیں 5:14)۔ 18۔ "Oآنحضرتؐ ایسے وقت میں آئے کہ ساری دنیا عام طور پر بدکاریوں اور بد اعتقادیوں میں مبتلا ہو چکی تھی اور حق و حقیقت اور توحید اور پاکیزگی سے خالی ہوگئی تھی۔ (الحکم جلد 6 نمبر 10 مؤرخہ 17 مارچ 1902ء)" "پس مردہ زمین کو زندہ کرنے سے مراد اہل زمین ہیں۔ (الحکم جلد 12 نمبر 17 مؤرخہ 6 مارچ 1908ء صفحہ 8)" مطلب لوگ مردہ زمین کی طرح روحانی طور پر مردہ تھے اور سخت جہالت میں تھے۔ اب ان میں روحانی زندگی کی روح پھونکی گئی ہے۔ وہ روحانی زندگی پا کر بااخلاق اور باخدا انسان بن گئے ہیں۔ 19۔ يُضَاعَفُ: ان کو بڑھا کر دیا جائے گا۔ أَجْرٌ كَرِيمٌ یعنی جنت۔ "Oاللہ کسی اپنی حاجت یا مجبوری کے لئے قرض نہیں مانگتا بلکہ بڑھا کر انسان ہی کو لوٹا دیا جاتا ہے"۔ 20۔ اس آیت میں کہا گیا ہے کہ پہلی امتوں میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والے (صلحاء) صرف صدیق اور شہداء کے مقام تک پہنچ سکتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اور محمدؐ رسول اللہ کی اطاعت کے نتیجہ میں انسان نبیوں۔ صدیقوں۔ شہیدوں اور صلحاء کا مرتبہ پاسکتا ہے۔ (4:70)(ii)۔ اس آیت 4:70 میں الرسول سے مراد صرف آنحضرتؐ ہیں۔ پہلی امتوں میں اللہ تعالیٰ نبی براہ راست بناتا تھا کسی نبی کی اطاعت کے ذریعہ سے نہ بنتے تھے۔ امت محمدؐیہ میں انسان اللہ اور محمدؐ رسول اللہ کی اطاعت سے ظلّی یعنی امتی نبی کا مرتبہ پاسکتا ہے۔

وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ
اور مشغلہ اور زینت اور فخر کرنا ہے آپس میں اور بڑھنا ہے مالوں میں
وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ
اور اولاد میں مانند مینہ کے خوش کیا کھیتی والوں کو روئیدگی نے ان کی پھر
يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي
وہ بڑھتی ہے پھر تو دیکھے گا اُسے زرد پھر وہ ہو جائے گی چُورا اور
الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ
آخرت میں عذاب ہے سخت اور مغفرت ہے طرف سے اللہ کی اور رضامندی
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۱﴾ سَابِقُوْٓا اِلٰى
اور نہیں زندگی ورلی سوائے سامان دھوکہ کے سبقت لے جاؤ طرف
مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ
بخشش کی طرف سے اپنے رب کی اور (طرف) جنت کی چوڑائی جس کی مانند چوڑائی آسمان اور
الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ
زمین کی ہے تیار کی گئی ہے ان لوگوں کیلئے جو ایمان لائے اللہ پر اور رسول پر اسکے یہ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۲﴾
فضل ہے اللہ کا دیتا ہے اُسے جسے چاہتا ہے، اور اللہ فضل بڑے والا ہے
مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا
نہیں پہنچتی کوئی مصیبت زمین میں اور نہ جانوں میں تمہاری مگر
فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ
ایک کتاب میں ہے پہلے اس کے کہ پیدا کریں ہم اسے، یقیناً یہ اللہ پر
يَسِيْرٌ ﴿۲۳﴾ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ
آسان ہے تاکہ نہ غمگین ہو تم اس پر جو جاتا رہا تم سے اور نہ شیخی کرو اس پر جو
اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۨ ﴿۲۴﴾ الَّذِيْنَ
اس نے دیا تم کو اور اللہ نہیں پسند کرتا کسی تکبر کرنیوالے فخر کرنیوالے کو جو

21۔ دنیادار انسان کی زندگی کی مثال اس بارش جیسی ہے جو کھیتیاں اُگا کر کاشتکار کو خوش کرتی ہے .... مگر انجام کار سب چُورا ہو کر ضائع ہو جاتا ہے۔ ایسے دنیادار کفار کے لئے عذاب شدید مقدر ہے۔ اور مؤمنوں کے لئے مغفرت اور رضامندی خدا کی طرف سے عطاء ہو گی۔ کفار کو عذاب اس لئے دیا جائے گا کیونکہ وہ اپنے دنیوی سامانوں پر فخر کرتے ہیں۔ اور ان سے محبت کرتے ہیں مگر خدا کی راہ میں وہ خرچ نہیں کرتے جبکہ مؤمن اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ: خوش کیا کھیتی والوں کو۔ کفار کا لفظی معنٰی ہے خوب ڈھانکنے والا یعنی بیج کو زمین میں چھپانے والا۔ کافر بھی حقیقت کو چھپاتا ہے اس لئے کافر یعنی کاشتکار مراد لیا جاتا ہے۔ مَتَاعُ الْغُرُوْرِ: دنیوی مال و دولت۔ اولاد۔ طاقت سب ایک دن ختم ہو جائیں گے۔ اور پلے کچھ نہ رہے گا۔ گویا دھوکہ دے جائیں گے۔ اس لئے ان چیزوں کو دھوکے کا سامان کہا گیا ہے۔ 22۔ ہر قل کے قاصد نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ اگر جنت کل کائنات جتنی وسیع ہے تو پھر دوزخ کہاں ہو گی۔ تو آپؐ نے فرمایا وہ بھی وہیں ہو گی مگر تم سمجھ نہیں سکتے۔ جیسا کہ ہماری زمین میں دن اور رات دونوں موجود ہوتے ہیں۔ عَرْضٌ: پھیلاؤ یعنی وسعت (Space)۔ فَضْلٌ: اصل کام سے زائد اجر دینا۔ کتٰب: یعنی علم الٰہی میں ہے۔ "+جب جنت کی چوڑائی زمین و آسمان دونوں کو ملا کر پوری ہوتی ہے تو پھر اس کا صرف آسمان پر ہونا کیونکر آیت کے مطابق ہو سکتا ہے۔"آخرت کے زمین و آسمان اور جنت اور دوزخ مادی نہیں ہوں گے۔ ہم ان کی Dimensions (وسعت) کو نہیں سمجھ سکتے۔ مثال ہی دی جا سکتی ہے جیسے ایک ہی کمرہ میں قسم قسم کی سینکڑوں ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی شعاعیں (Waves) موجود ہوتی ہیں مگر وہ آپس میں ٹکراتی نہیں۔ سبقت لے جاؤ بخشش کی طرف یعنی توبۃ النصوح کر کے اور اعمال صالحہ بجا لا کر اللہ کی مغفرت حاصل کرو۔ 23۔ "فِيْ كِتٰبٍ (کتاب میں لکھا موجود ہے) یعنی علم الٰہی میں ہے۔ لہٰذا اس آیت سے معلوم ہوا کہ شگون لینا جائز نہیں (ح)"۔ نَبْرَأَ: ہٹانا۔ پیدا کرنا۔ فِي الْأَرْضِ: یعنی دنیا میں۔ دنیا میں قحط۔ زلزلے سیلاب آتے ہیں۔ فِي أَنْفُسِكُمْ: تمہاری اپنی ذات میں جیسے جنگیں۔ بیماریاں۔ پیدائش۔ اموات جو انسانوں سے متعلق ہیں۔ فرمایا کہ (مندرجہ بالا) حوادث کا پیدا کرنا اور ہٹانا اللہ کے لئے آسان ہے۔ (إِنَّ ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ) "مراد یہ نہیں کہ ہر اچھا یا بُرا بدلہ مقدر میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ اللہ کے اصول کے مطابق ہر کام کا انجام ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے جیسا کام کوئی کرتا ہے اسی اصول کے مطابق اس کا بدلہ اسے مل جاتا ہے۔ پس بدلہ (نتیجہ۔ ناقل) انسان کے اپنے عمل کی وجہ سے ہوتا ہے۔ نہ کہ خدا (نتیجہ) تھوپ دیتا ہے۔ خدا نے صرف ایک اصول پیدا کیا ہے (ii)"۔ اللہ کا اصول: جیسے آگ کو اللہ نے جلانے والا۔ اور پانی کو بجھانے والا اور بجلی کو روشنی دینے اور ذریعہ طاقت بنایا ہے۔ ان کے صحیح استعمال سے فائدے اور ان کے غلط استعمال سے ہلاکت ہی ہو گی۔ یہ اصول مقدر کر رکھا ہے۔ پس اللہ نے ہر امر میں اپنی تقدیر لکھ رکھی ہے۔ "+یا جیسے کہتے ہیں کہ امتحان میں استاد نے شاگرد کو فیل کر دیا حالانکہ شاگرد اپنی نااہلی کی وجہ سے فیل ہوتا ہے نہ کہ استاد کی وجہ سے"۔

يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ
بخل کرتے ہیں اور حکم دیتے ہیں لوگوں کو بخل کا اور جو پھر جائے

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ (۲۵) لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا
تو یقیناً اللہ ہی بے پرواہ خوبیوں والا ہے یقیناً یقیناً بھیجے ہم نے رسول اپنے

بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ
ساتھ دلائل کے اور اتاری ہم نے ساتھ ان کے کتاب اور میزان تاکہ قائم ہو جائیں

النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ
لوگ انصاف پر اور اتارا ہم نے لوہا جس میں جنگ ہے سخت

وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ
اور فائدے ہیں لوگوں کے لیے اور تاکہ ظاہر کرے اللہ اس کو جو مدد دیتا ہے اسے اور رسولوں کو اس کے

بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (۲۶) ۧ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا ع ۳ ۱۹
بن دیکھے یقیناً اللہ طاقت والا عزت والا ہے اور یقیناً یقیناً بھیجا ہم نے نوح

وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ
اور ابراہیم کو اور رکھی ہم نے اولاد میں ان دونوں کی نبوت اور کتاب

فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ (۲۷) ثُمَّ قَفَّيْنَا
پس بعض ان میں سے راہ پانیوالے ہیں اور بہت ان میں سے فاسق ہیں پھر پیچھے لائے ہم

عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ
قدموں پر انکے رسول اپنے اور پیچھے لائے ہم عیسیٰ بن مریم کو اور

اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ
دی ہم نے اُسے انجیل اور رکھی ہم نے دلوں میں ان لوگوں کے جنہوں نے پیروی کی اسکی

رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا
نرمی اور مہربانی اور رہبانیت کہ ایجاد کیا انہوں نے اسے نہیں فرض کی ہم نے وہ

عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ
ان پر مگر چاہنے کے لیے رضامندی اللہ کی پس نہ رعایت کی انہوں نے اسکی حق

25۔فَإِنَّ اللهَ .... (تو وہ جان لے گا) کہ یقیناً اللہ بے نیاز اور خوبیوں کا مالک ہے۔اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا بلکہ نقصان انہی کو ہوگا جو بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کی ترغیب دیتے ہیں۔

26۔لوہا اتارا۔ اسی طرح لباس اتارا (7:27) اور مویشی اتارے (39:7) یعنی پیدا کئے۔ یا مہیا کئے۔ مِيْزَان سے مراد عدل کی تعلیم ہے جو (قرآن) میں دی گئی ہے اور جس کا عملی نمونہ آنحضرتؐ تھے۔ قرآن کو فرقان کہا گیا ہے کیونکہ اس سے حق و باطل کا فرق عیاں ہو جاتا ہے۔ فِيْهِ بَأْسٌ شَدِيْدٌ: لوہے میں شدّت کی سختی ہے۔ یا لوہے کے جنگی ہتھیاروں میں شدّت کی سختی ہے۔لِيَعْلَمَ اللهُ: آیت کا یہ حصہ آیت کے پہلے حصہ سے معلّق ہے یعنی لِيَقُوْمَ النَّاسُ اور لِيَعْلَمَ اللهُ (تاکہ اللہ ظاہر کر دے)۔ ترجمہ یوں ہوگا: رسولوں کو معجزات۔ کتاب اور میزان دے کر بھیجا تا لوگ انصاف پر قائم ہو جائیں اور تا اللہ ظاہر کر دے ان لوگوں کو جو غائبانہ مدد کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی یعنی مؤمنوں کو ظاہر کر دے (منافقوں سے) ان مؤمنوں کو ظاہر کر دے جو مالی قربانیاں بھی کرتے ہیں اور اسلام کے دفاع کے لئے لوہے کی بنی ہوئیں تلواروں سے جہاد بھی کرتے ہیں۔ **27**۔ فَاسِقٌ: فُوَيْسِقٌ: چوہیا۔ چونکہ چوہیا لوگوں کو نقصان پہنچاتی ہے اس واسطے نافرمان یا سرکش لوگ فاسق کہلاتے ہیں یعنی نقصان پہنچانے والے۔

رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَ

رعایت کا پس دیا ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ان میں اجر ان کا اور

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا

بہت سے ان میں سے فاسق ہیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو

اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ

اللہ سے اور ایمان لاؤ رسولوں پر اس کے دیگا تم کو دو چند اپنی رحمت سے

وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ

اور کرے گا تمہارے لیے نور چلوگے تم جس میں اور بخشے گا تم کو اور اللہ بہت

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۹﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ

بخشنے والا بہت رحم کرنیوالا ہے تاکہ نہ سمجھیں اہل کتاب کہ نہیں وہ قدرت رکھتے

عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ

کسی بات پر بھی فضل سے اللہ کے اور یقیناً فضل ہاتھ میں ہے اللہ کے

يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۰﴾ ع ۲۰

وہ دیتا ہے اسے جسے چاہتا ہے اور اللہ فضل بڑے والا ہے

28۔ قَفَّيْنَا: ہم لائے ان کے پیچھے (بَعْد) عیسیٰ بن مریمؑ کو ان (رسولوں) کے نقش قدم پر۔ فَمَا رَعَوْهَا: نہ رعایت (خیال) رکھی انہوں نے اس کی۔ یعنی اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کی پرواہ نہ کی۔ رہبانیت ایک بدعت ہے جو عیسائیت میں آگئی۔ نہ اللہ نے اور نہ اس کے رسول نے اس کا حکم دیا تھا۔ "بدعت سے مراد ہر ایسی چیز ہے جسے دین کا حصہ یا جزء بنادیا جائے اور وہ قرآن یا سنت رسول سے ثابت نہ ہو(ح)"۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ اسلام میں رہبانیت جائز نہیں ہے۔ رہبانیت کا معنٰی ہے کہ انسانوں سے قطع تعلق کرکے تارک الدنیا ہو جانا۔ یہ ایک بدعت ہے اور ناجائز ہے۔ قرآن کی تعلیم کے مطابق لوگوں میں رہ کر حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے چاہئیں۔ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْهُمْ: یہ وہ لوگ ہیں جو عیسیٰؑ کے دین پر قائم رہے تھے۔ 29۔اللہ سے ڈرتے رہو اور رسول پر ایمان رکھو یعنی اس کی پیروی کرتے رہو۔ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ....(4:70) تاتم اللہ تعالیٰ کے انعامات حاصل کرسکو۔ كِفْلَيْنِ: دوچند دے گا۔ اپنی رحمت سے دوگنا دے گا۔ یعنی دنیا میں بھی دے گا اور آخرت میں بھی نور عطا فرمائے گا۔ "O نور مقرر کر دے گا (یعنی روح القدس) جو تمہارے ساتھ چلے گا۔ یعنی نور الہام۔ نور اجابت دعا اور نور کرامات اصطفاء اور دقیق مضامین جو خاص بندوں کے دلوں پر نازل ہوتے ہیں"۔ 30۔ لَا يَقْدِرُوْنَ: تا اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ مسلمانوں کو خدا کا فضل نہیں مل سکتا یا مسلمان اللہ کے فضل کے حصول کی کچھ قدرت نہیں رکھتے۔ بلکہ یہ سمجھیں کہ فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جسے چاہتا ہے (اس قابل پاتا ہے) اسے عطاء فرمادیتا ہے۔

58۔سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَۃ (مدنی)

سورۃ المجادلۃ مدنیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا

یقیناً سُنی تھی اللہ نے بات اس عورت کی جو جھگڑتی تھی تجھ سے اپنے خاوند کے بارے میں

وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اور شکایت کرتی تھی اللہ کی طرف اور اللہ سُنتا تھا سوال جواب تمہارا یقیناً اللہ

سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ② اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ

سننے والا دیکھنے والا ہے وہ جو کہ ظہار کرتے ہیں تم میں سے اپنی بیبیوں سے

مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَ

نہیں ہوجاتیں وہ ان کی مائیں نہیں ان کی مائیں مگر وہ جنہوں نے جنا ان کو اور

اِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ

البتہ کہتے ہیں نامعقول بات اور جھوٹ اور یقیناً اللہ معاف کرنیوالا

غَفُوْرٌ ③ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا

بخشنے والا ہے اور وہ جو ظہار کرتے ہیں اپنی بیویوں سے پھر رجوع کرتے ہیں اس سے جو

قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۭ ذٰلِكُمْ

کہا تھا تو آزاد کرنا ہے ایک گردن کا پہلے اس سے کہ وہ ایکدوسرے کو ہاتھ لگادیں ، یہ

تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ④ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ

نصیحت دیئے جاتے ہو تم اسکی، اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو باخبر ہے پھر جو کوئی نہ پاوے

فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ

تو روزے ہیں دو مہینے کے پے در پے پہلے اس سے کہ لگادیں ہاتھ ایکدوسرے کو، پھر جو کوئی

الجزء ۲۸

سنہ 3 اور 4ھ کے درمیان نازل ہوئی۔۔آیات 2تا5۔ اسلام آنے سے پہلے اگر کوئی خاوند اپنی بیوی سے کہتا کہ تیری پیٹھ میری ماں کی پیٹھ کی بجائے ہے تو ساری عمر اس عورت سے تعلقات زوجیت ختم ہو جاتے تھے۔ قبیلہ خزرج کی ایک انصاری صحابیہ (عورت) جس کا نام خولہ بنت مالک بن ثعلبہ تھا اس کے خاوند اوس بن صامت (جو عبیدہ بن صامت کے بھائی تھے) نے اسے یہی کہہ دیا۔ ایسا کہنے کو ظہار کہتے ہیں۔ یہ لفظ ظَهرَ سے نکلا ہے یعنی پیٹھ۔ بعد میں دونوں میاں بیوی پچھتائے۔ یہ عورت آنحضرت ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ سن کر حضور ؐ نے فرمایا اب تم کیسے مل سکتے ہو۔ وہ شکوہ کرنے لگی کہ گھر ویران ہوتا ہے اور اولاد پریشان ہوتی ہے۔ خولہ آسمان کی طرف سر اٹھا کر اللہ سے فریاد کرنے لگی۔ فریاد کر رہی تھی کہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا خاموش ہو جاؤ۔ آنحضرت ؐ کے چہرہ مبارک پر نزول وحی کی کیفیت طاری ہے۔ وحی پوری ہو گئی تو آپ ؐ نے فرمایا کہ اپنے شوہر کو بلاؤ۔ وہ حاضر ہوئے تو آپ ؐ نے یہ چار آیات پڑھ کر سنائیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ مجھ میں نہ تو غلام آزاد کرنے نہ روزے رکھنے نہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت ہے۔ آپ ؐ ہی مدد فرمائیں۔ آنحضرت ؐ نے کچھ خود مدد فرمائی اور کچھ صحابہ ؓ نے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا۔ اس واقعہ کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 410) نیز دیکھیں 33:5۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس عورت نے وہ مرد جنا نہیں وہ کیونکر اس کی ماں ہو سکتی ہے۔ مگر خاوند اپنی گستاخی کا بدلہ (فدیہ) دے تو پھر اس عورت سے تعلقات زوجیت قائم ہو سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ وہ عورت بہر حال بیوی ہی رہی۔ 4۔ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ: تمہیں نصیحت کی جاتی ہے تا آئندہ ایسا نہ کرو۔ يَعُوْدُوْنَ: رجوع کرتے ہیں اپنے قول سے۔ باز آتے ہیں یعنی واپس لوٹ آتے ہیں اپنے کہنے سے یا اپنے کہے کو منسوخ کرتے ہیں۔ مگر اپنے اس واپس آنے کے لئے ایک غلام کو بطور فدیہ آزاد کرے۔ اگر غلام آزاد کرنے کی توفیق نہ ہو تو دو مہینوں کے متواتر روزے رکھے۔ اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

5۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کی تکمیل ان کے حکموں پر عمل کرنے سے ہوتی۔ لَمْ يَجِدْ: لَمْ يَسْتَطِعْ: پس جو اس کی استطاعت نہ پائے۔ **آیات 6تا7**۔ كُبِتُوْا: ذلیل کئے گئے یا ہوئے۔ بدر کی جنگ میں کچھ کفار ہلاک کئے گئے۔ کچھ قید ہوئے مسلمان ان پر غالب رہے۔ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ: یہ عذاب ان کو يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللهُ قیامت کے دن بعث بعد الموت کے بعد ہوگا۔ أَحْصَاهُ اللهُ: اللہ نے ان کے اعمال کو گن رکھا تھا۔ یا گنتا گیا تھا۔ 8۔ اس میں یہود۔ دیگر کفار اور منافقین کی خفیہ سازشوں کی طرف اشارہ ہے جو وہ مسلمانوں کے خلاف کیا کرتے تھے۔ (دیکھیں 4:114-115)۔ وہ (اللہ) انہیں آگاہ کرے گا قیامت کے دن یعنی ان کی سازشوں کی انہیں سزا دے گا۔

لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۚ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا
نہ کر سکے تو کھانا کھلانا ہے ساٹھ محتاجوں کو یہ اس لیے کہ ایمان رکھو تم
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ
اللہ اور اسکے رسول پر اور یہ ہیں حدیں اللہ کی اور کافروں کے لیے عذاب
اَلِيْمٌ ﴿۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا
دردناک ہے یقیناً جو خلاف کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کا ہلاک کئے گئے جیسے
كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ
ہلاک کئے گئے تھے وہ جو پہلے تھے ان سے اور اتاریں ہم نے آیتیں کھلی کھلی
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا
اور کافروں کے لیے عذاب رسوا کرنیوالا ہے جس دن کہ اٹھاوے گا اللہ ان سب کو
فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى
تو جتاوے گا ان کو اسکے متعلق جو وہ کرتے تھے۔ محفوظ کر لیا اسکو اللہ نے اور وہ بھول گئے اسکو اور اللہ
كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۶﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ ع ۱
ہر شے پر شاہد ہے کیا نہیں دیکھا تونے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں
وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ
اور جو کچھ زمین میں ہے نہیں ہوتا کوئی خفیہ مشورہ تین شخصوں کا مگر وہ چوتھا ان کا ہے
وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ
اور نہ پانچ کا مگر وہ چھٹا ان کا ہے اور نہ کم اس سے اور نہ
اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا
زیادہ مگر وہ ان کے ساتھ ہے جہاں کہیں ہو ویں پھر جتاوے گا ان کو اسکے متعلق
عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ
جو وہ کرتے تھے بروز قیامت یقیناً اللہ ہر شے کو جاننے والا ہے کیا نہیں
تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا
دیکھا تونے ان کی طرف جو منع کئے گئے تھے (خفیہ) مشوروں سے پھر کرتے ہیں وہ کہ منع کئے گئے

قد سمع الله ۲۸ ۷۹۲ المجادلة ۵۸

عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

جس سے اور مشورہ کرتے ہیں گناہ اور تعدی اور نافرمانی

الرَّسُوْلِ ؗ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ

رسول کے لیے اور جب آتے ہیں تیرے پاس سلام کرتے ہیں تجھکو ان لفظوں میں جنہیں نہیں جائز رکھا تیرے لیے

اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا

اللہ نے اور کہتے ہیں اپنے دلوں میں کیوں نہیں عذاب دیتا ہم کو اللہ بوجہ اسکے جو

نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۹

ہم کہتے ہیں کافی ہے ان کو دوزخ داخل ہونگے اس میں پس بُری ہے پھرنے کی جگہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم مشورہ کرو تو مت مشورہ کرو گناہ

وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَ

اور تعدی اور نافرمانی کا رسول کے لیے اور مشورہ کرو نیکی اور

التَّقْوٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۱۰ اِنَّمَا

تقویٰ کے لیے اور ڈرو اللہ سے جس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے

النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ

خفیہ سازشیں کرنا محض شیطان سے ہے تاکہ وہ غمگین کرے ان کو جو ایمان لائے اور نہیں

بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

ضرر پہنچانیوالا ان کو کچھ بھی بجز اذن الٰہی کے اور اللہ پر پس توکل کریں

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا

ایمان والے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب کہا جائے تم کو کھل جاؤ

فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا

مجلسوں میں تو کھل جاؤ کشادہ کریگا اللہ تم کو اور جب کہا جائے اُٹھ کھڑے ہو

فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا

تو اُٹھ کھڑے ہو بلند کریگا اللہ ان کو جو ایمان لائے تم میں سے اور وہ جو دیئے گئے

9۔ یہ لوگ آنحضرتؐ کی مجلس میں آپس میں سرگوشیاں کرتے اور آنحضورؐ کے فرمان پر اعتراضات کرتے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ یہود جب آپؐ کے پاس آتے تو تعصب اور دشمنی سے آپ کو السلام علیک کہنے کی بجائے السّام علیک کہتے کہ تجھ پر موت وارد ہو۔ اور پھر آپس میں کہتے کہ اگر رسول سچا ہے تو ہمارے اس کہنے کی وجہ سے ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا۔ اسی طرح یہ لوگ مجلس میں آنحضرتؐ کو مخاطب کرتے وقت رَاعِنَا (ہم پر رعایت کی نظر فرما) کہنے کی بجائے رَاعِيْنَا (ہمارا چرواہا) کہتے تھے۔ (بخاری 79:22 اور مسلم) نیز دیکھیں قرآن کی آیت 2:105۔ یہود کا مسلمانوں سے معاہدہ امن تھا کہ وہ مسلمانوں کے دشمنوں کا ساتھ نہ دیں گے مگر اس کے باوجود یہودی منافقین اور کفار مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں ملوث رہتے۔ یہاں خاص طور پر منافقوں اور یہود کو مخاطب کیا گیا ہے۔ آخر یہود کو ان کی غدّاریوں کی وجہ سے شہر بدر کیا گیا تھا۔ لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ: یہ اشارہ ہے تَشَهُّد میں دعا کی طرف اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ........ جو حکایۃ من جانب اللہ ہے۔ یہود اس قسم کی اور بھی ریشہ دوانیوں میں جو وہ اسلام کے خلاف کیا کرتے تھے ملوث تھے۔ آیات 10، 11، 12 میں آداب مجالس سکھائے گئے ہیں۔ "آیت نمبر 10 میں جس نَجْوٰی (خفیہ مشورہ) کے کرنے کا حکم یا ذکر ہے اس سے مراد نیکی کے متعلق مشورہ ہے۔ اور آیت نمبر 11 میں جس نَجْوٰی (مشورہ) کے کرنے سے منع کیا گیا ہے وہ ایسا مشورہ ہے جو بدی کرنے کے متعلق ہے۔ اور وہ جائز نہیں جیسا کہ اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔ پس دونوں آیتوں میں کوئی اختلاف نہیں(ii)"۔ فرمایا کہ منافقین کا بدی کرنے کے متعلق کانا پھوسی یا خفیہ مشورہ کرنا یہ شیطانی کام ہے جو مؤمنوں کے خلاف بہتان طرازیاں پھیلانے اور ان کی ایذاء دہی کے لئے وہ کرتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ اللہ کے فضل سے منافقین اپنے اسلام کے خلاف منصوبوں میں ناکام و نامراد رہیں گے۔ (دیکھیں 2:105 اور 4:115)۔ **12**۔ اسلام کی روزافزوں ترقی کے ساتھ آنحضرتؐ کی مجالس میں لوگ کثرت سے آتے تھے اور ہر کوئی آپ کے نزدیک ہو کر بیٹھنا چاہتا تھا۔ ان کی بہتری کے لئے یہ حکم نازل ہوا یعنی آداب مجالس سکھانے کے لئے۔ فرمایا کہ مجالس میں دوسروں کی خاطر جگہ کھلی کر دیا کرو۔

الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
علم درجوں میں اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو باخبر ہے اے لوگو جو
اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ
ایمان لائے ہو جب مشورہ کرنے کو آؤ تم رسول سے تو کرلو پہلے اپنے
نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۚ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۚ فَاِنْ
مشورہ سے کچھ خیرات یہ بہتر ہے تمہارے لیے اور بہت پاکیزہ پھر اگر
لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۳﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ
نہ پاؤ تم تو یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا ڈر گئے تم اس سے کہ
تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۚ فَاِذْ لَمْ
آگے بھیجو تم پہلے اپنے مشورہ کرنے کے خیرات پھر جس وقت نہ
تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
کیا تم نے اور رجوع برحمت ہوا اللہ تم پر تو قائم رکھو نماز کو اور دو
الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا
زکوٰۃ اور اطاعت کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی اور اللہ باخبر ہے اس سے جو
تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ ع ۲
تم کرتے ہو کیا نہیں دیکھا تُو نے طرف ان کی جو تعلق رکھتے ہیں اس قوم سے کہ ناراض ہوا
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى
اللہ جن پر نہیں وہ تم میں سے اور نہ ان میں سے اور وہ قسمیں کھاتے ہیں
الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ
جھوٹ پر اور وہ جانتے ہیں تیار کیا اللہ نے ان کے لیے عذاب سخت
اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ
یقیناً بُرا ہے جو وہ کرتے ہیں بنایا انہوں نے اپنی قسم کو
جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷﴾
ڈھال تو روکتے ہیں راہ خدا سے پس ان کے لیے عذاب ہے رُسوا کرنیوالا ہے

13۔ مندرجہ ذیل آیات مدینہ میں نازل ہوئیں جب منافقوں کا بہت زور تھا اور مسلمانوں کے خلاف یہودیوں کی سازشیں عروج پر تھیں۔ اس وقت تک یہودیوں کو مدینہ سے جلاوطن نہیں کیا گیا تھا۔ فرمایا رسول کے پاس صدقہ لائیں (مسکینوں کے لئے نہ کہ رسول کے ذاتی استعمال کے لئے)۔ یہ نیک مشورہ ہے جو جائز ہے۔ آنحضرتؐ نے زکوٰۃ سے نہ ہی صدقہ سے کبھی اپنے لئے مال لیا۔ اس حکم کی وجہ سے منافقین اپنے بخل کے مارے آنحضرتؐ کے پاس آنے اور بے جا طور پر کانا پھوسیاں کرنے سے رک گئے۔ **14**۔ تَابَ: توبہ قبول کی (مفردات) رجوع برحمت ہوا۔ فرمایا پس اگر ایسا نہ کر سکو (یعنی صدقہ نہ دے سکو) اور جبکہ اللہ نے تمہاری توبہ قبول کرلی ہوئی ہے تو نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔۔۔ (معلوم ہوا کہ صدقہ کا حکم طوعی ہے)۔ **15**۔ اللہ ناراض ہوا یہود پر اور منافقین پر۔ منافقین یہود سے دوستی رکھتے ہیں۔ اور پھر اپنی بریت کے لئے قسمیں کھاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اب ان کی قسموں پر یقین لانا چاہئے۔ اپنی قسموں کو ڈھال بنا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور جھوٹ کی حمایت کرتے ہیں۔ یہ منافقین نہ تمہارے (مسلمانوں کے) بنتے ہیں اور نہ یہودیوں کے۔ (آیت نمبر 21 تک انہی کے بارے میں بیان ہے)۔ **16**۔ منافقوں اور یہودیوں کو آنحضرتؐ کی زندگی ہی میں سزا مل گئی تھی۔ **17**۔ قسموں کو ڈھال بناتے ہیں یعنی جھوٹی قسمیں کھا کر مسلمانوں کو بہکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح اپنی ریشہ دوانیوں کو چھپاتے ہیں۔

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
ہرگز نہ کام آئیں گے ان کو مال ان کے اور نہ انکی اولاد اللہ کے
شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٨﴾ يَوْمَ
مقابل کچھ یہی ہیں آگ والے وہ ہی اس میں ہمیشہ رہیں گے جس دن
يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ
اُٹھائے گا اللہ ان سب کو تو قسمیں کھاویں گے اسکے سامنے جیسے وہ قسمیں کھاتے ہیں تمہارے سامنے
وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٩﴾
اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ کسی شے پر ہیں خبردار یقیناً وہ جھوٹے ہیں
اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ
غالب آیا ان پر شیطان تو بھلا دیا ان کو ذکر الہٰی
اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ
یہی ہے گروہ شیطان کا خبردار ہو یقیناً گروہ شیطانی ہی
الْخٰسِرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ
نقصان پانیوالے ہیں یقیناً جو مقابلہ کرتے ہیں اللہ اور اسکے رسول کا وہی ہیں
فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿٢١﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
ذلیل لوگوں میں سے لکھ رکھا ہے اللہ نے کہ ضرور غالب آؤں گا میں اور میرے رسول یقیناً اللہ
قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٢٢﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
غالب عزت والا ہے نہیں پائیگا تو کسی قوم کو جو ایمان لائی ہو اللہ اور دن
الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا
آخر پر کہ دوستی کریں اس سے جو مقابلہ کرتا ہے اللہ اور اسکے رسول سے اور خواہ ہوں
اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ
ان کے باپ یا بیٹے ان کے یا بھائی ان کے یا کنبہ ان کا
اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ
یہی ہیں کہ لکھ دیا اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان اور تائید کی انکی اپنی روح سے

18۔ اور آخرت میں بھی ان کے لئے آگ کا عذاب ہے۔
19۔يَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ: یعنی وہ گمان کریں گے کہ وہ کسی معقول بات پر ہیں۔ 22۔ أَغْلِبَنَّ: حق کا بالآخر غلبہ پانا (جلد یا بدیر) رسول کا غالب آجانا ہے۔ خواہ اس کی زندگی میں ہو یا اس کے گزر جانے سے کافی بعد ہو۔ اللہ نے یہ لکھ چھوڑا ہے۔ اللہ قوی اور غالب ہے۔ یعنی اس کا یہ وعدہ اٹل ہے۔ ہو کر رہے گا۔ اس آیت 22 میں حق کے غلبہ کی پیشگوئی کی مزید تاکید و توثیق اگلی آیت 23 میں بھی کردی گئی کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہے۔ یہ پیشگوئی آنحضرتؐ کی زندگی ہی میں پوری ہوگئی اور قیامت تک پوری ہوتی چلی جائے گی۔ (نیز دیکھیں 3:29 اور 9:24)۔

مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اور داخل کریگا ان کو بہشتوں میں جاری ہوں گی ان کے نیچے نہریں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

ہمیشہ رہیں گے ان میں راضی ہوا اللہ ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے یہی ہیں

حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

گروہ خدا کے خبردار ہو یقیناً گروہ اللہ کے ہی فلاح پانے والے ہیں

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

تسبیح کرتا ہے خدا کی وہ جو آسمانوں اور جو زمین میں ہے اور وہی غالب

الْحَكِيْمُ ﴿۲﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

حکمت والا ہے وہی ہے جس نے نکالا ان کو جو کافر ہوئے اہل کتاب میں سے

مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ړ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا

ان کے گھروں سے پہلے ہی اجتماع میں نہ گمان کرتے تھے تم کہ وہ نکل جاویںگے

وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ

اور گمان کرتے تھے یہ کہ بچا لیویں گے ان کو قلعے ان کے خدا سے پھر آیا ان پر

اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ

عذاب الٰہی اس جگہ سے کہ نہ جانا تھا انہوں نے اور ڈال دیا ان کے دلوں میں

الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي

رُعب وہ اجاڑتے تھے اپنے گھر اپنے ہاتھوں سے اور ہاتھوں سے

23۔ یعنی دشمن خدا اور رسول (اسلام) سے مودّت (دلی دوستی) نہیں ہوسکتی۔ لیکن جو اسلام کی مخالفت نہیں کرتے ان سے موالات (دوستی) کے تعلقات رکھنا جائز ہے۔ جیسا کہ آیت 60:9-10 میں فرمایا گیا ہے۔ "مسیحؑ کی طرح صحابہؓ رسول کو بھی روح القدس کی تائید حاصل ہوئی (iv)"۔ یعنی احکام الٰہی پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ان کو نور ایمان حاصل ہوا اور خاص نصرت الٰہی بھی ملی۔ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے یعنی ان کے دلوں میں ایمان راسخ کر دیا ہے۔

59۔ سُوْرَۃُ الْحَشْر (مدنی)

ربیع الاوّل سنہ 4ھ میں نازل ہوئی۔ بدر کی لڑائی میں مسلمانوں کی فتح پر یہود کے قبیلہ بنو نضیر نے آنحضرتؐ سے غیر جانبدار رہنے کا معاہدہ کیا تھا۔ مگر احد میں مسلمانوں کو بری طرح نقصان اٹھانے پر انہوں نے معاہدہ کو توڑ دیا اور منافقوں اور کافروں کے ساتھ تعلقات مضبوط کر لئے۔ اسی طرح دوسرے یہود کے قبائل نے بھی کیا۔ اس سورۃ میں بنو نضیر کے محاصرہ کا ذکر ہے۔ مدینہ میں یہود کے تین قبیلے آباد تھے۔ بنو قینقاع۔ بنو نضیر اور بنو قریظہ۔ بنو نضیر کا سردار کعب بن اشرف تھا جو مکہ گیا اور قریش مکہ کو ساتھ ملانے اور آنحضرتؐ کے خلاف جنگ کرنے کے لئے ابوسفیان سے معاہدہ کر آیا۔ کعب جب واپس آیا تو قتل ہوا۔ بنو نضیر مدینہ سے چار پانچ کوس دور آباد تھے۔ آنحضرتؐ سے ان کا صلح کا معاہدہ تھا۔ پھر انہوں نے مکہ کے کافروں سے نامہ پیام شروع کیا اور اسلام کے خلاف سازشیں کیں۔ ایک دن انہوں نے آنحضرتؐ کی دعوت کی۔ جب حضورؐ وہاں گئے تو سازش سے اوپر سے بھاری پتھر گرایا تا آنحضرتؐ کی موت واقع ہو جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔ بعد میں آنحضرتؐ نے اپنے صحابہؓ کے ساتھ ان کے گھروں کا محاصرہ کیا تو وہ دوڑ کر قلعہ بند ہوگئے۔ اور 21 دن کے محاصرے کے بعد انہوں نے آنحضرتؐ سے التجا کی۔ ان کی جان بخشی ہوئی۔ اور جو مال مسلمان اٹھا سکے اٹھا لیا۔ ان کے باغ اور کھیت مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔ یہود ملک شام کی جانب ملک بدر کئے گئے۔ یہ واقعہ احد کی جنگ کے چھ ماہ بعد پیش آیا۔ آنحضرتؐ نے ان کا یہ مال غنیمت کی طرح تقسیم نہ فرمایا بلکہ مہاجرین کو جن کا خرچ انصار کے ذِمہ تھا عطاء کیا۔ اس سے انصار کا بوجھ بھی ہلکا ہوا اور مہاجرین بھی خود کفیل ہوگئے۔ اس سورۃ میں اسی کا ذکر ہوا ہے۔ بنو نضیر کو جب مدینہ سے نکل جانے کا حکم ہوا تو اس موقعہ پر عبد اللہ بن ابی نے یہود کی حمایت کرتے ہوئے انہیں ترغیب دی کہ تم بالکل نہ نکلو۔ میں اور میرا قبیلہ تمہاری پشت پناہی کریں گے۔ اور اگر تم کو نکلنا پڑا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے۔ چنانچہ نکلنے کی بجائے یہود پھر قلعہ بند ہوگئے۔ مگر منافقوں سے مدد نہ ملنے پر انہوں نے مسلمانوں کے آگے اپنے ہتھیار ڈال دیئے۔ 3۔ أَوَّلِ الْحَشْر: بنی نضیر کی جلاوطنی یا ان سے جنگ ایک ہی ریلے میں عمل میں آگئی۔ یہود کو وہاں سے نکل جانے کی دس دن کی مہلت دی تھی۔ یعنی مدینہ سے نکل جانے کی۔ "ان کے پاس اللہ آیا یعنی اللہ کی پکڑ یا عذاب آیا فرشتوں کے ذریعہ ان کے دلوں پر رعب چھا جانے کی صورت میں (ii)"۔ یہود اپنے گھروں کے کواڑ اور کھڑکیاں وغیرہ اکھاڑنے لگ گئے۔ تا اپنے ساتھ لے جائیں۔ مسلمانوں نے بھی اس میں ان کی مدد کی۔ بنو نضیر مدینہ سے اجڑ کر خیبر میں چلے گئے۔ پھر حضرت عمرؓ کی خلافت کے عہد میں وہاں سے بھی اجڑ کر شام کے ملک میں جا بسے۔ بائبل میں بھی ذکر ہے کہ یہود ایک موقعہ پر جلاوطن کئے جائیں گے۔ (یسعیاہ 23:18)۔

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۲ وَلَوْلَآ اَنْ
مومنوں کے پس عبرت پکڑو اے آنکھوں والو اور اگر نہ
كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي
مقرر کر رکھا ہوتا اللہ نے ان پر جلاوطن کرنا تو بھی عذاب دیتا ان کو دُنیا میں اور ان کے لیے
الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝۳ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ
آخرت میں عذاب ہے آگ کا یہ بوجہ اس کے کہ انہوں نے مخالفت کی اللہ اور
رَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۴ مَا
اسکے رسول کی اور جو کوئی مخالفت کرے اللہ کی تو یقیناً اللہ سخت عذاب دینے والا ہے جو
قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا
کاٹ ڈالا تم نے کوئی تنا درخت کا یا چھوڑ دیا تم نے اس کو کھڑا اپنی جڑوں پر
فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰي
مگر اذن الٰہی سے اور تاکہ رُسوا ہوں فاسق اور جو بخشش کی اللہ نے اپنے
رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ
رسول پر ان میں سے پس نہیں دوڑائے تم نے اس پر گھوڑے اور نہ اونٹ
وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰي مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ
اور لیکن اللہ مسلّط کرتا ہے اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے اور اللہ ہر شئے
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰي
پر قادر ہے جو پہنچایا اللہ نے اپنے رسول پر اہل بستی میں سے
فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
پس اللہ اور رسول اور قرابت والوں اور یتیموں اور فقیروں
وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ
اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ نہ ہو ہاتھوں ہاتھ لینا درمیان دولتمندوں کے
مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ
تم میں سے اور جو کچھ دے تم کو رسول پس لے لو اس کو اور جس سے منع کرے تم کو

4۔ بنو نضیر کا شہر بدر کرنا ایک ہلکی سزا تھی۔ اگر یہ سزا نہ دی جاتی تو اس سے بڑھ کر اُن کو ان کی غداری اور جرائم کے نتیجہ میں دنیا ہی میں سزا دی جاتی۔ جیسا کہ بعد میں بنو قریظہ کو ایسے ہی بڑے عذاب سے گزرنا پڑا۔ ان کے جواں مردوں کو قتل کر دیا گیا۔ دیگر کو قیدی بنا لیا گیا۔ اور ان کا مال بطور غنیمت مسلمانوں کو ملا۔ (نیز دیکھیں فتح البیان جلد 9 صفحہ 263-264)۔ 6۔لِيْنَةٍ: (سرسبز درخت کا نرم) تنا۔ (بنو نضیر کے خلاف جنگ کے موقعہ پر)۔ بخاری اور مسلم میں بروایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ لکھا ہے کہ جب بنو نضیر قلعہ بند ہو گئے تو آنحضورؐ نے حکم فرمایا کہ ان کے باغ کاٹو اور کھیت اجاڑو تو اس کے درد سے وہ باہر نکلیں اور لڑیں۔ اس پر یہود کہنے لگے کہ ہم تو کافر ہوئے کیا درخت بھی کافر ہو گئے کہ ان کو کاٹتے ہو۔ یہ گمان بعض مسلمانوں کو بھی ہونے لگا۔ اس کے بارے میں فرمایا کہ یہ اللہ کے حکم سے کیا گیا ہے تا فاسقوں کو رسوا کرے۔ اس سلسلہ میں صرف چھ کھجور کے گھٹیا قسم کے درخت کاٹے گئے تھے۔ 7۔ أَفَاءَ اللّٰهُ: فیی کا معنٰی ہے جو مال بغیر لڑائی کے حاصل ہو۔ اور جو مال لڑائی سے حاصل ہو اسے غنیمت کا مال کہا جاتا ہے۔ (8:42)۔ فیی کا مال بیت المال میں جمع کیا جاتا ہے اور پھر وہاں سے مستحقین میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ: اور اللہ نے ان (کے اموال میں) سے اپنے رسول پر جو عطاء فرمائی.........
"بنی نضیر کے ان مالوں کو حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کو اونٹ اور گھوڑے دوڑانے نہیں پڑے تھے۔ (یعنی جنگ کرنی نہیں پڑی تھی) کیونکہ بنو نضیر جنگ کرنے سے ڈر گئے تھے۔ اور اس شرط پر صلح کی کہ مدینہ چھوڑ کر کہیں اور جگہ چلے جائیں گے۔ چنانچہ وہ خیبر میں چلے گئے(ii)"۔ 8۔ أَهْلِ الْقُرٰى: (بستیوں والے) یعنی خیبر کا علاقہ جو چھوٹی چھوٹی بستیوں میں تقسیم تھا۔ وہاں کے رہنے والے لوگ۔ "دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ: تاکہ یہ مال امیروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے۔ بلکہ غریبوں میں تقسیم ہو(ii)"۔ "Oرسول جو کچھ تمہیں علم و معرفت عطاء کرے وہ لے لو۔ اور جس سے منع کرے وہ چھوڑ دو۔ "اس سے معلوم ہوا کہ سنت رسول کا اتباع اسلامی احکامات میں شامل ہے۔ جو مال جنگ کرنے کے نتیجہ میں ہاتھ لگا اس مال کو غنیمت کہتے ہیں۔ اس مال کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا ہوتا ہے یعنی بیت المال میں جاتا ہے۔ باقی کے چار حصے لشکر کو بانٹے جاتے ہیں۔ اور جو مال بغیر جنگ کرنے کے ہاتھ لگے وہ فیی ہے وہ سب کا سب بیت المال میں جاتا ہے اور حسب ضرورت اللہ (کے راستہ میں) رسول۔ اقرباء۔ مساکین۔ یتامٰی۔ مسافروں۔ مہاجرین و انصار پر خرچ ہوتا ہے۔

فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٨
تو باز رہو اور ڈرو اللہ سے یقیناً اللہ سخت عذاب دینے والا ہے

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ
یہ مال محتاج مہاجروں کے لیے ہے جو نکالے گئے اپنے گھروں سے

وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّ
اور اپنے مالوں سے وہ چاہتے ہیں فضل الٰہی اور رضامندی اور

يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۤئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝٩ وَ
مدد دیتے ہیں اللہ اور اسکے رسول کو یہی ہیں سچے اور

الَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ
انکے لیے جنہوں نے بنائے گھر اور (اختیار کیا) ایمان پہلے ان سے وہ محبت کرتے ہیں

مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً
اس سے جو ہجرت کرتا ہے انکی طرف اور نہیں پاتے اپنے دلوں میں خلش

مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
اس سے جو وہ (مہاجرین) دیئے جائیں اور مقدم کرتے ہیں انکو اپنے نفس پر خواہ ہو ان کو

خَصَاصَةٌ ڵ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۤئِكَ هُمُ
تنگی اور جو کوئی بچایا جائیگا بخل نفسانی سے پس یہی ہیں

الْمُفْلِحُوْنَ ۝١٠ وَالَّذِيْنَ جَاۗءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ
فلاح پانے والے اور وہ جو آئے پیچھے ان کے کہتے ہیں

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ
اے رب ہمارے بخشدے ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو جو سبقت کر گئے ہم سے ایمان میں

وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ
اور نہ رکھ ہمارے دلوں میں کینہ ان کے لیے جو ایمان لائے اے رب ہمارے یقیناً تو ہی

رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝١١ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ
شفقت کرنیوالا مہربان ہے کیا نہیں دیکھا تو نے ان کی طرف جو منافق ہوئے کہتے ہیں

9۔ صَادِقُوْنَ: سچے (مسلمان)۔ مضبوط ایمان والے۔ اس سے یہاں مہاجرین مراد ہیں۔ ان کو فیی کے اموال سے امداد دی جائے گی۔ **10**۔ تَبَوَّءُوا الدَّارَ: الدَّارَ یعنی مدینہ۔ اسی طرح بنو نضیر کا یہ مال ان لوگوں کے لئے بھی ہے جو مدینہ میں پہلے سے رہتے تھے اور ایمان قبول کر چکے تھے۔ یعنی مہاجرین کے مدینہ آنے سے پہلے وہ وہاں آباد تھے۔ مطلب انصار مدینہ جنہوں نے مہاجرین کو بھائی بنا کر اپنے گھروں میں جگہ دی ہوئی تھی۔ وَیُؤْثِرُوْنَ: اور وہ مہاجرین کو اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے تھے وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ: باوجود اس کے کہ ان کو خود تنگدستی تھی۔ (وہ انصار تنگدست تھے)۔ مِمَّآ اُوْتُوْا: یعنی انصار اس مال کی خواہش نہ رکھتے تھے جو مہاجرین کو دیا گیا ہے۔ اس سے پہلی آیات میں مہاجرین کا ذکر تھا۔ اور اس آیت میں انصار کا ذکر ہے۔ مِنْ قَبْلِهِمْ: یعنی مہاجرین کے آنے سے پہلے جن لوگوں نے مدینہ میں ایمان کو جگہ دی تھی (انصار)۔ بنو نضیر کے مالوں کی تقسیم کے وقت آنحضرتؐ نے انصار سے دریافت فرمایا کہ دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کرو۔ مال فیئ میں سے حصہ لو مگر اپنے گھروں اور مالوں میں سے بھی مہاجرین کو حصہ دو۔ یا خود فیئ میں سے مال نہ لو اور صرف مہاجرین کو حصہ لینے دو تا وہ اپنے لئے خود گھر بنائیں اور اپنا کاروبار کر کے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں اور تم پر بوجھ نہ بنیں۔ انصار نے جواب دیا کہ ہم فیئ کے مال سے حصہ نہیں لیتے۔ صرف مہاجرین کو دے دیا جائے تاہم وہ ہمارے ساتھ ہی رہیں۔ **11**۔ اور فیئ کا یہ مال ان لوگوں کے لئے بھی ہے جو جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یعنی جو اولین مہاجرین کے بعد (جنگ بدر کے بعد) ہجرت کر کے مدینہ میں آئے اور جو دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے بخش دے اور ان کے خلاف ہمارے دلوں میں کینہ نہ رکھ۔ نوٹ: شیعہ لوگ اور خارجی لوگ جو ان صحابہ کے خلاف دلوں میں کینہ رکھتے ہیں وہ روز قیامت اللہ کو کیا جواب دیں گے اس آیت کے حوالہ سے۔

لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ
اپنے بھائیوں کو جو کافر ہیں اہل کتاب میں سے اگر
اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا
تم نکالے جاؤ گے ضرور ہم نکلیں گے تمہارے ساتھ اور نہ کہا مانیں گے تمہارے بارے میں کسی کا
اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ
کبھی بھی اور اگر لڑائی کئے جاؤ گے تم ضرور ہم مدد دیں گے تم کو اور اللہ گواہی دیتا ہے یقیناً وہ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ
البتہ جھوٹے ہیں اگر نکالے گئے وہ نہ نکلیں گے یہ ان کے ساتھ اور اگر
قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ
لڑائی کئے گئے نہیں مدد دیں گے وہ ان کو اور اگر مدد دیں ان کو البتہ پھیر لیں گے
الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ
پیٹھیں پھر نہ وہ مدد دیئے جائیں گے البتہ ہو تم زیادہ تر ڈر میں
صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾ لَا
ان کے سینوں میں بہ نسبت اللہ کے یہ بوجہ اس کے ہے کہ وہ ایک قوم ہے جو نہیں سمجھتی نہ
يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ
لڑیں گے تم سے اکٹھے ہو کر مگر بستیوں محفوظ میں یا آڑ میں
جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّ
دیوار کی لڑائی ان کی باہم سخت ہے گمان کرتا ہے تو ان کو اکٹھے اور
قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ
ان کے دل متفرق ہیں یہ بوجہ اس کے کہ وہ ایک قوم ہے جو نہیں عقل کرتے مانند حالت
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ
ان کے جو پہلے تھے ان سے نزدیک ہی چکھا انہوں نے وبال اپنے کام کا اور ان کے لیے
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ
عذاب دردناک ہے مانند حالت شیطان کے ہے جس وقت کہا اس نے آدمی کو کفر کر

12۔وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا: ہم (منافقین) تمہارے (یہود) خلاف مسلمانوں کا کہنا نہ مانیں گے۔ یہ بات عبداللہ بن ابی منافقوں کے سردار نے بنی نضیر کے یہود سے کہی تھی کہ اپنے گھروں سے نہ نکلنا ہم تمہاری طرف سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے اور اگر تمہیں نکلنا پڑ جائے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور تمہارے خلاف مسلمانوں کا کہنا نہ مانیں گے۔ منافقوں نے خفیہ طور پر یہودیوں سے معاہدے کئے تھے کہ تم مسلمانوں کے مقابلہ میں اڑے رہو۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اگر تم نکالے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے۔ 13۔لَئِنْ اُخْرِجُوْا: اگر یہودی نکالے گئے۔لَا يَخْرُجُوْنَ: منافقین ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے۔ عبداللہ بن ابی کے جھوٹے وعدوں کی وجہ سے بنو نضیر کے یہودی آنحضرتؐ کے مقابلہ میں ڈٹ گئے تھے۔ مگر منافقوں سے مدد نہ ملنے پر بنو نضیر نے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ فرمایا اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین یہود سے جھوٹے وعدے کرتے ہیں۔ یہ منافقین یہود کا ساتھ ہرگز نہ دیں گے۔ ایسا ہی ہوا۔ بنو نضیر وہاں سے ملک بدر کئے گئے۔ کچھ شام کی طرف باقی خیبر کی طرف چلے گئے۔ منافقوں نے ان کی کوئی مدد نہ کی۔ قُوْتِلُوْا: اگر یہود سے لڑائی کی گئی تو لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ: وہ منافق ان (یہود) کی مدد کو نہ آئیں گے۔ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ: اگر منافقین ان (یہود) کی مدد کو آئیں بھی تو اپنی پیٹھ پھیر کر فرار ہو جائیں گے۔ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ: پھر منافقوں کی مدد کرنے والا بھی کوئی نہ ہوگا۔ 14۔ان منافقوں کے دلوں میں تمہارا (مسلمانوں کا) ڈر اللہ کے ڈر سے زیادہ ہے کیونکہ وہ بے سمجھ ہیں۔ 15۔لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ: یہ منافقین تم (مسلمانوں) سے اکٹھے ہو کر نہ لڑ سکیں گے کیونکہ خود ان میں اتحاد نہیں ہے۔ اگر عقل سے کام لیتے تو ایمان لے آتے۔

16۔(ان کی حالت) ان لوگوں کی مانند ہے جو (قریباً) ماضی قریب میں جنگ بدر کے ایک ماہ بعد اور بنو نضیر کے واقعہ سے پہلے بنی قینقاع (مدینہ میں یہود کا ایک قبیلہ تھا) کا ہوا تھا جو معاہدہ توڑ کر قلعہ بند ہو گئے تھے۔ اور پندرہ دن کی قلعہ بندی کے بعد شام کی طرف جلاوطن کئے گئے تھے۔ یہود کے تین قبیلوں میں سے بنی قینُوقہ کو سب سے پہلے مدینہ سے نکال دیا گیا تھا۔ (بدر سے ایک ماہ بعد) (یا خود بدر کا واقعہ بھی مراد ہو سکتا ہے) پس یہاں منافقوں اور بنی نضیر کو مخاطب کیا گیا ہے کہ تم نے بنی قینقاع (قینُوقہ) سے سبق حاصل نہیں کیا۔ تمہارا حال بھی ویسا ہی ہوگا (یا جو حال قریش مکہ کا جنگ بدر میں ہوا تھا)۔

فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيٓءٌ مِّنكَ إِنِّيٓ أَخَافُ ٱللَّهَ رَبَّ

پھر جب اس نے کفر کیا کہا یقیناً میں بیزار ہوں تجھ سے یقیناً میں ڈرتا ہوں اللہ سے جو رب

ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَٰقِبَتَهُمَآ أَنَّهُمَا فِي ٱلنَّارِ خَٰلِدَيْنِ

العالمین ہے پس ہوا انجام ان دونوں کا یہ کہ وہ آگ میں ہیں ہمیشہ رہنے والے

فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَٰٓؤُا۟ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٧﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ

اس میں اور یہ بدلہ ہے ظالموں کا اے لوگو

ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَ

جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور دیکھے ہر جی جو کچھ آگے بھیجا کل کے لیے اور

ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُونُوا۟

ڈرو اللہ سے یقیناً اللہ باخبر ہے اس سے جو تم کرتے ہو اور مت ہو

كَٱلَّذِينَ نَسُوا۟ ٱللَّهَ فَأَنسَىٰهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ

مانند ان کے جو بھول گئے اللہ کو تو بھلا دیئے ان کو (خدا نے) انکے نفس یہی ہیں

ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِيٓ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ وَأَصْحَٰبُ ٱلْجَنَّةِ ۚ

فاسق نہیں برابر ہوتے آگ والے اور بہشت والے

أَصْحَٰبُ ٱلْجَنَّةِ هُمُ ٱلْفَآئِزُونَ ﴿٢٠﴾ لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ

بہشت والے ہی مراد پانے والے ہیں اگر ہم اُتارتے اس قران کو

عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُۥ خَٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ ٱللَّهِ ۚ

پہاڑ پر البتہ دیکھتا تو اس کو دب جانے والا پھٹ جانے والا ڈر سے اللہ کے

وَتِلْكَ ٱلْأَمْثَٰلُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾

اور یہ مثالیں ہیں کہ ہم بیان کرتے ہیں انکو لوگوں کے لیے تاکہ وہ فکر کریں

هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ ۖ

وہ ہے اللہ کہ نہیں کوئی معبود بجز اس کے جاننے والا غیب کا اور ظاہر کا ہے

هُوَ ٱلرَّحْمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ

وہ ہے رحمٰن رحیم وہی ہے اللہ کہ نہیں کوئی معبود بجز اس کے

17۔ كَمَثَلِ: منافقوں کی مثال شیطان جیسی ہے۔ عبد اللہ بن ابی نے شیطان کی طرح جھوٹے وعدے کر کے بنی نضیر سے دھوکہ کیا۔ 18۔أَنَّهُمَا: کہ دونوں شیطان اور اس کے متبعین (یعنی یہود اور منافقین وغیرہ) آخرت میں آگ میں پڑیں گے۔ 19۔ یہ آیت خطبہ نکاح میں پڑھی جانے والی تین آیتوں میں سے تیسرے نمبر پر پڑھی جاتی ہے۔ لِغَدٍ: یعنی آخرت کے لئے۔ "Oاس خدا سے ڈرو جو خبیر و علیم ہے اور تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے۔ تمہارے کھوٹے اعمال ہر گز قبول نہیں کرے گا"۔ 20۔ خدا کو بھول کر ان کی ایسی مت ماری گئی کہ وہ اپنے آپ کو ہی بھول گئے یعنی اپنے نفع نقصان کی پرواہ نہ رکھی اور بداعمالیاں کرتے رہے۔ پس وہ گمراہی کی طرف چل کر فاسقین میں داخل ہوگئے۔ "خدا کو بھولنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان ایسے کاموں میں مبتلا ہو جاتا ہے جو خود اسی کی جان کے لئے وبال بن جاتے ہیں(ii)"۔ 21۔ جنتی اور جہنمی برابر نہیں ہو سکتے۔ جنتی نے اپنے انجام کو یاد رکھا اور نیک اعمال کرتا رہا جبکہ جہنمی اپنے انجام سے غافل رہا (گویا اللہ کو بھول گیا) اور آخرت کے لئے کچھ تیاری نہ کی۔ 22۔ یعنی کافروں کے دل بہت سخت ہیں جو یہ کلام (قرآن) سن کر ایمان نہیں لاتے۔ اگر پہاڑ سنے یا سمجھے تو وہ بھی اللہ کے ڈر سے پھٹ جائے۔ یہ مثال کے طور پر بیان کیا۔ "O يَتَفَكَّرُونَ تاکہ غور و فکر کریں"۔

24۔ الْمُتَكَبِّرُ: سب بڑائیوں کا مالک۔ الْقُدُّوْسُ: (خود) پاک ہے اور دوسروں کو پاک کرتا ہے۔ السَّلَامُ: (خود) ہر عیب سے سلامت ہے (اور دوسروں کو سلامت رکھتا ہے)۔ 25۔ الْبَارِئُ: ہر چیز کا موجد۔ الْمُصَوِّرُ: ہر چیز کو اس کی مناسب حال صورت دینے والا۔ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى: اس کی بہت سی اچھی صفات ہیں۔ اچھے نام ہیں۔ ان ناموں سے اللہ کو پکارو۔ (7:181)۔ زمین اور آسمانوں کی تسبیح کرنے کا مطلب ہے کہ وہ زبان حال سے بھی اور زبان قال سے بھی تسبیح کرتے ہیں۔ وہ غالب حکمت والا ہے یعنی اس کے سب فیصلے حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سورۃ حشر کی آخری تین آیات اسم اعظم ہے۔

60۔ سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ (مدنی)

سنہ 7 اور 8ھ کے درمیان نازل ہوئی۔ یہ سورۃ صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی عرصہ میں نازل ہوئی۔

الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ
بادشاہ بہت پاک سلامتی والا امن دینے والا حفاظت کرنیوالا غالب
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٤﴾ هُوَ اللّٰهُ
زبردست بڑی عظمت والا ہے پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شریک لاتے ہیں وہی ہے اللہ
الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ
پیدا کرنیوالا درست کرنیوالا صورتیں بنانیوالا اسی کے لیے نام اچھے ہیں تسبیح کرتا ہے
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٥﴾
اسی کی ہر ایک جو آسمان اور زمین میں ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بناؤ میرے دشمن اور اپنے دشمن کو
اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا
دوست کہ پیغام بھیجو تم ان کی طرف محبت کے حالانکہ انہوں نے انکار کیا اس کا جو
جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ
آیا ہے تمہارے پاس حق سے وہ نکالتے ہیں رسول کو اور تم کو بھی اس لیے کہ
تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۚ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ
ایمان لائے ہو تم اللہ اپنے رب پر اگر ہو تم نکلے جہاد کے لیے
سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَ
میری راہ میں اور بغرض حصول میری رضامندی کے کیا چھپا کر بھیجتے ہو ان کی طرف پیغام دوستی کے اور

أَنَا أَعْلَمُ بِمَآ أَخْفَيْتُمْ وَمَآ أَعْلَنتُمْ ۚ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ
میں خوب جانتا ہوں اس کو جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو اور جو کوئی کرے اس کو تم میں سے
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيلِ ﴿١﴾ إِن يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا
تو یقیناً گمراہ ہوا راہ سیدھی سے اگر وہ پاویں تم کو ہوں گے
لَكُمْ أَعْدَآءً وَيَبْسُطُوٓا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم
تمہارے دشمن اور دراز کریں گے تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں
بِالسُّوٓءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ﴿٢﴾ لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ
بُرائی کے ساتھ اور چاہتے ہیں کاش کہ تم کافر ہوتے ہرگز نہ فائدہ دیں گے تم کو تمہارے ناتے
وَلَآ أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ
اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن جدائی ڈال دے گا تمہارے درمیان اور اللہ
بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣﴾ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيٓ
اس کو جو تم کرتے ہو دیکھنے والا ہے یقیناً ہے تمہارے لیے نمونہ نیک
إِبْرَٰهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُۥٓ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَٰٓؤُا
ابراہیم میں اور ان میں جو اسکے ساتھ تھے جبکہ کہا انہوں نے اپنی قوم کو یقیناً ہم بیزار ہیں
مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا
تم سے اور ان سے کہ جنکی تم عبادت کرتے ہو سوائے اللہ کے کافر ہوئے ہم تم سے اور ظاہر
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَٰوَةُ وَالْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا
ہوئی ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان عداوت اور بُغض ہمیشہ کے لیے یہاں تک کہ ایمان لاؤ تم
بِاللَّهِ وَحْدَهُۥٓ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَٰهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ
اللہ واحد پر مگر کہنا ابراہیم کا اپنے باپ کو کہ البتہ بخشش مانگوں گا میں تیرے لیے
وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا
اور نہیں میں اختیار رکھتا تیرے لیے اللہ سے کچھ بھی اے ہمارے رب تجھ پر ہی ہم نے بھروسہ کیا
وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٤﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً
اور تیری طرف رجوع کیا ہم نے اور تیری طرف ہے پھر جانا اے رب ہمارے مت بنا ہمیں آزمائش

2۔ صلح حدیبیہ کو دو سال گزرے تھے کہ مکہ والوں نے اپنے حلیف بنو بکر کی مدد کی بنی خزاعہ کے خلاف جو مسلمانوں کے حلیف تھے۔ یہ کام صلح حدیبیہ میں کئے گئے معاہدہ کی خلاف ورزی تھا۔ معاہدہ توڑنے کی وجہ سے آنحضرتؐ نے مکہ والوں پر فوج کشی کا ارادہ فرمایا۔ مگر یہ کارروائی خفیہ رکھی تا کفار بھی لڑائی کی تیاری کر کے خون خرابہ نہ کریں۔ مدینہ میں ایک صحابیؓ رسول تھے حاطب بن ابی بلتہ۔ انہوں نے مکہ میں اپنے کنبہ کو خط لکھ کر ایک عورت کے ذریعہ بھیجا۔ حضورؐ کو بذریعہ وحی الٰہی معلوم ہوا۔ اور اس خط کو آدمی بھیج کر راستہ ہی سے برآمد کرا لیا۔ حاطب نے کہا کہ چونکہ مکہ میں میرے رشتہ دار ہیں میں نے ان کو حملہ سے بچانے کے لئے پہلے سے خبر کر دی تھی کہ اپنا بچاؤ کا انتظام کر لیں۔ صحیح البخاری کتاب المغازی میں یہ ذکر ہے۔ تُلْقُوْنَ إِلَيْهِمْ۔۔۔ آنحضرتؐ کی مکہ سے روانگی سے قبل ہی حاطب نے یہ رقعہ بھجوایا۔ حضورؐ نے حضرت علیؓ۔ حضرت زبیر بن عوامؓ اور حضرت مقداد بن اسودؓ کو فوراً روانہ فرمایا اور کہا کہ روضہ خاخ پر سارہ نامی ایک عورت تمہیں ملے گی۔ اس سے خط برآمد کرا کر لے آنا۔ چنانچہ ایسا ہی عمل میں آیا۔ اس رقعہ میں آنحضورؐ کی مکہ کے لئے روانگی کے متعلق اطلاع دی گئی تھی۔ حاطب بن ابی بلتہؓ اصل میں یمن کے رہنے والے تھے۔ مکہ میں آرہے تھے اور وہیں ایمان لے آئے تھے۔ پھر ہجرت کر کے مدینہ چلے آئے تھے۔ بدری صحابی تھے۔ ان کے اہل و عیال۔ والدہ اور بھائی مکہ ہی میں تھے۔ سارہ بنی عبد المطلب کی ایک آزاد کردہ گانے بجانے والی لونڈی تھی۔ جو مدینہ میں آئی اور نبی کریمؐ سے مالی امداد کی خواہاں ہوئی۔ چنانچہ بنی عبد المطلب والوں نے اسے پوشاک اور نقدی دے کر مکہ روانہ کیا۔ حاطبؓ نے اس کے ہاتھ یہ خط لکھ کر دیا کہ میرے رشتہ داروں تک پہنچا دے۔ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ: فرمایا دشمنان اسلام کو دلی دوست مت بناؤ کیونکہ وہ رسول اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکلنے کے لئے مجبور کرتے ہیں یا تم کو اور رسول کو پہلے حملہ کر کے لڑائی کرنے کے لئے گھروں سے نکلنے پر مجبور کرتے ہیں اور تم ہو کہ ان کی طرف محبت بھرے پوشیدہ پیغام بھیجتے ہو۔ 3۔ إِنْ يَثْقَفُوْكُمْ: (یہ کافر) اگر تمہیں پائیں یا تو تمہیں قتل کر دیں گے یا ہاتھ اور زبان سے تمہیں نقصان پہنچائیں گے۔ 5۔ اس معاملہ میں حضرت ابراہیمؑ اسوہ حسنہ ہیں کہ باوجود حلیم الطبع ہونے کے انہوں نے معاندین سے تعلقات توڑ لئے تھے۔ اپنے چچا سے بھی۔ (19:48-49) كَفَرْنَا بِكُمْ: ہم تمہارے شرک کا انکار کرتے ہیں۔ تم سے بیزاری چاہتے ہیں۔ (اُس وقت تک جب تم شرک کو چھوڑ کر توحید پر ایمان نہیں لے آتے) رَبَّنَا: (انہوں نے اللہ سے دعا مانگی کی) اے ہمارے رب........ ابراہیمؑ نے مشرک باپ کے لئے دعا کی تھی جب ان کو علم نہ تھا کہ مشرک کے حق میں دعا نہیں کرنی چاہئے مگر جب اللہ تعالیٰ نے مشرک کے لئے دعا کرنا منع فرمایا تو انہوں نے دعا اور استغفار نہ کیا۔ دعا کا وعدہ کیا: (19:48) اور جب اللہ نے منع فرمایا تو استغفار نہ کیا: (9:113-115)۔

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
ان کیلئے جو کافر ہوئے اور بخش ہم کو اے رب ہمارے یقیناً تو ہی غالب
الْحَكِيْمُ ﴿۶﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ
حکمت والا ہے البتہ ہے تمہارے لیے ان میں پیروی نیک اس کے لیے جو ہے
يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ
امید رکھتا اللہ اور دن پچھلے کی اور جو کوئی پھر جائے پس یقیناً اللہ تو ہے
الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۷﴾ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ ع
بے پروا تعریف کیا گیا قریب ہے اللہ کہ کر دیوے درمیان تمہارے اور درمیان
الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۚ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۚ وَاللّٰهُ
ان کے کہ عداوت رکھتے ہو تم جن سے دوستی اور اللہ قادر ہے اور اللہ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸﴾ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ
بخشنے والا مہربان ہے نہیں روکتا تم کو اللہ ان سے جو نہیں لڑے تم سے
فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ
دین کے بارے میں اور نہیں نکال دیا تم کو تمہارے گھروں سے یہ کہ تم احسان کرو ان سے
وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۹﴾ اِنَّمَا
اور انصاف کرو ان سے یقیناً اللہ پسند کرتا ہے انصاف کرنیوالوں کو صرف
يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ
منع کرتا ہے تم کو اللہ محض ان سے جو لڑے تم سے دین کے معاملہ میں اور نکال دیا تم کو
مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ
تمہارے گھروں سے اور مدد کی انہوں نے تمہارے نکال دینے پر یہ کہ دوستی کرو تم ان سے
وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اور جو کوئی دوستی کرے ان سے تو یہی ہیں ظالم اے لوگو
اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۚ
جو ایمان لائے ہو جب آئیں تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے تو آزمائش کرو ان کی

6۔فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا: ہمیں ان لوگوں کے ہاتھ سے جو کافر ہوئے ہیں دکھ نہ پہنچا۔ یا ہمیں کافروں کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنا۔ **7**۔فِيْهِمْ: یعنی حضرت ابراہیمؑ اور ان کے صحابہؓ میں اس معاملہ میں تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ یعنی ابراہیمؑ نے ہجرت کی تو پھر اپنی قوم میں واپس نہ گئے۔ تم بھی ہجرت کرو (یعنی جو مسلمان ابھی تک مکہ میں رہ رہے تھے) وَمَنْ يَّتَوَلَّ: جو کوئی اسوہ حسنہ کی پیروی نہ کرے یعنی اس اسوہ سے پھر جائے تو اللہ کو اس کی پرواہ نہیں۔ **8**۔یعنی کفار مسلمان ہو جائیں تو تمہارے اور ان کے درمیان محبت کے رشتے قائم ہو جائیں اور ایسا ہی ہوا۔ فتح مکہ کے بعد وہاں کے سب لوگ مسلمان ہو گئے۔ اور جو کٹر دشمن تھے وہ مسلمانوں کے دلی دوست بن گئے۔ **9**۔فِي الدِّيْنِ: تمہارے دین کے بارے میں یا دین کی وجہ سے۔ کئی کفار معاندنہ تھے اور مسلمانوں سے حسن سلوک رکھتے تھے۔ ان سے اچھے تعلقات اور میل جول منع نہیں ہوا۔ صرف متحارب کفار جن سے مسلمانوں کی لڑائی ہے ان سے دوستی منع ہے۔ مگر غیر متحارب کفار سے حسن سلوک روا رکھنا منع نہیں ہے۔ **10**۔"Oتَوَلِّيْ عربی میں دوستی کو کہتے ہیں۔ مؤمن نصاریٰ اور یہود اور ہنود سے دوستی اور ہمدردی اور خیر خواہی کر سکتا ہے۔ مگر ان سے محبت نہیں کر سکتا۔ یہ ایک باریک فرق ہے۔ اس کو خوب یاد رکھو۔ تَوَلِّيْ کی ت اسی بات پر دلالت کرتی ہے کہ تَوَلِّيْ میں ایک تکلف ہے جو مغائرت پر دلالت کرتا ہے۔ مگر محبت میں ایک ذرہ مغائرت باقی نہیں رہتی۔" اور ہو سکتا ہے کہ اگر محبت کرو تو مسلمانوں کے راز تم ان کو بتا دو۔ (ناقل)(نیز دیکھیں 5:52)۔

قد سمع الله ٢٨ ٨٠٣ المُمتحنة ٦٠

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا
اللہ خوب جانتا ہے انکے ایمانوں کو پس اگر جانو تم ان کو ایمان والیاں تو

تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَی الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ یَحِلُّوْنَ
مت لوٹاؤ ان کو کفار کی طرف نہیں وہ عورتیں حلال کافروں کیلئے اور نہیں وہ حلال ہیں ان

لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اَنْ
عورتوں کیلئے، اور دو ان کافروں کو جو خرچ کیا انہوں نے اور نہیں گناہ تم پر کہ

تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا
نکاح کرلو ان سے جبکہ دو تم ان کو مہر ان کے اور مت روکو نکاح

بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَلْیَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ
کافر عورتوں کا اور مانگ لو ان سے جو خرچ کیا تم نے اور وہ مانگ لیں جو خرچ کیا انہوں نے

ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۱۱﴾ وَ
یہ حکم خدا کا ہے وہ فیصلہ کرتا ہے درمیان تمہارے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور

اِنْ فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَی الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ
اگر تمہارے ہاتھ سے نکل جاوے کوئی تمہاری عورتوں میں سے کفار کی طرف پھر تمہاری نوبت آوے

فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ
تو پھر دو ان کو جو جاتی رہی ہیں ان کی بیبیاں مانند اس کے جو خرچ کیا انہوں نے اور

اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا
ڈرو اللہ سے جس پر تم ایمان لائے ہو اے نبی جب

جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ
آویں تیرے پاس مومن عورتیں کہ بیعت کریں تیری اس شرط پر کہ نہ شریک ٹھہراویں اللہ کا

شَیْـًٔا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ
کسی کو اور نہ چوری کریں اور نہ زنا کریں اور نہ قتل کریں اولاد اپنی

وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ
اور نہ لاویں بہتان کہ باندھ لیویں اس کو درمیان اپنے ہاتھوں کے اور

11۔ صلح حدیبیہ کے موقع (معاہدہ) پر صرف مردوں کو مکہ واپس کر دینے کی شرط تھی تا مسلمانوں کی جنگی طاقت نہ بڑھ جائے۔ اس کی شرائط عورتوں پر حاوی نہ تھیں مگر ان کو بھی واپس مکہ روانہ کر دیا جاتا تھا۔ اس سے بعض مسلمان عورتوں کو مکہ میں کافر خاوندوں کے پاس رہنے کو بھجوایا گیا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسلمان عورت کافر کے حق میں جائز نہیں۔ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط صلح حدیبیہ کے بعد مدینہ ہجرت کر کے آ گئی۔ مکہ سے اس کے بھائی عمارہ اور ولید مدینہ میں اس کو واپس مکہ لانے کے لئے گئے۔ مگر آنحضرتؐ نے بوجہ ام کلثوم کے مسلمان ہو جانے کے اس کو واپس نہ کیا۔ یہ آیت اس موقع پر نازل ہوئی۔ وَاسْأَلُوْا مَا أَنْفَقْتُمْ: اگر مدینہ سے کوئی مسلمان کی بیوی خاوند کو چھوڑ کر مکہ چلی جائے تو تم کفار سے طلب کرو جو تم نے خرچ (مہر) کیا تھا۔ اسی طرح کفار بھی مسلمانوں سے ایسی عورت کا خرچ (مہر) طلب کریں جو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ چلی آئی تھی۔ یہ معاملہ حکومتی سطح پر کیا جائے گا۔ مہاجر عورتوں کے امتحان کے لئے ان سے قسم لی جاتی تھی کہ انہوں نے صرف ایمان کی خاطر ہجرت کی ہے نہ کہ کسی خاوند کو چھوڑنے یا کسی اور نئے خاوند کی محبت کی خاطر ہجرت کی ہے۔ مہاجر مسلمان عورتوں کا نکاح مسنون طریقہ ہی سے ہو گا یعنی عورت کی عدت ختم ہونے پر اور ولی، دو گواہ اور مہر وغیرہ کے ساتھ۔

12۔ "مسلمانوں کی بیویاں اگر کافر ہو کر کافروں کے پاس چلی جائیں اور کفار تم کو مہر کا خرچہ ادا نہ کریں تو تم بھی کفار کی بیویوں کا خرچہ ان کو ادا نہ کرو۔ بلکہ اس رقم کو ان مسلمانوں کو جن کی بیویاں کافروں کی طرف چلی گئی ہیں ادا کر دو۔ یہ تب ہے جب دونوں اطراف کے مہر برابر برابر ہوں۔ لیکن اگر کسی مسلمان نے زیادہ خرچ کیا تھا کافر کی نسبت سے تو باقی کی رقم مسلمان پوری کر کے ادا کریں۔ یا جنگ یا غزوہ سے حاصل کردہ مال میں سے ادا کی جائے۔ یہ سب انتظام حکومتی سطح پر ہونا چاہئے۔ اسی طرح جو مسلمان اپنی بیویوں کے فرار یا جنگی قیدی بن جانے کی وجہ سے نقصان اٹھائیں تو حکومت اس کا بدلہ کافرہ جنگی قیدی کی صورت میں ادا نہ کرے بلکہ اپنی طرف سے مالی نقصان کا معاوضہ ادا کرے تا عورت کی عزت کو ٹھیس نہ لگے (ii)"۔

اَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَ
اپنے پاؤں کے اور نہ نافرمانی کریں تیری نیک کام میں پس بیعت قبول کر ان سے اور
اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۱۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
بخشش مانگ ان کے لیے اللہ سے یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے لوگو
اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا
جو ایمان لائے ہو مت دوستی کرو اس قوم سے کہ ناراض ہوا اللہ جن پر یقیناً وہ ناامید ہوئے
مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ (۱۳)
آخرت سے جیسے ناامید ہوئے کافر قبروں والوں سے

النصف ع ۲

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۱)
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
تسبیح کرتا ہے اللہ کی جو آسمانوں اور جو زمین میں ہے اور وہ غالب
الْحَكِيْمُ (۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا
حکمت والا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیوں تم کہتے ہو جو نہیں
تَفْعَلُوْنَ (۳) كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (۴)
کرتے تم بڑے غضب کی بات ہے نزدیک خدا کے یہ کہ کہو جو نہیں کرتے خود
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ
یقیناً اللہ پسند کرتا ہے ان کو جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں صف باندھ کر گویا کہ وہ
بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ (۵) وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ
دیواریں سیسہ پلائی ہوئی ہیں اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اے قوم کیوں تم

13۔"اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے بہتان گھڑ لیں گی۔"یعنی اپنے پاس ہی سے بہتان گھڑ لیں۔ بہتان خواہ جنسی ہو یا غیر جنسی ہو۔ فتح مکہ کے وقت آنحضرتؐ نے عورتوں سے اسی عہد پر بیعت لی تھی۔ 14۔""اللہ جن پر ناراض ہوا" سے مراد یہود ہیں۔ ان یہودیوں سے جو دشمنی میں حد سے بڑھ گئے ہوں اور آخرت کے منکر ہوں ان سے دوستی نہ کرو۔ اور جو ایسے نہیں ہیں ان سے دوستی ہو سکتی ہے(ii)"۔ جس طرح کفار قبروں والوں سے مایوس ہو گئے ہیں یعنی نہ قبروں میں پڑے مردے دوبارہ زندہ ہوں گے۔ نہ حشر نشر ہو گا یا محاسبہ اعمال ہو گا نہ جنت دوزخ ہوں گے۔ اسی طرح یہود کا ایک فرقہ بھی قیامت سے منکر ہے۔ یہودی بھی ثواب آخرت سے مایوس ہیں اور کفار بھی کہ کوئی ثواب نہ ہو گا نہ ملے گا۔

61۔سُوْرَةُ الصَّفِّ(مدنی)

سنہ 3 اور 4ھ میں احد کے غزوہ کے بعد اتری۔ 2۔ تسبیح کرنا: اللہ کی پاکی بیان کرنا یعنی اللہ کی قولی۔ فعلی اور قلبی (ہر قسم کی) عبادت کرنا۔ 3،4۔ بعض مسلمانوں نے کفار سے جنگ کرنے کی خواہش کی تھی۔ مگر جب خدا نے جہاد فرض کیا تو وہ گھبرا گئے اور نہ کیا۔ یونہی شیخی بگارنے سے منع فرمایا۔ فرمایا وَيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا (3:189) وہ یہ پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف ہو اس معاملہ میں جو انہوں نے کیا ہی نہیں ہے۔ ایسا کرنا گناہ کی بات ہے۔ اس سے منع فرمایا۔ فرمایا ایمان کے ساتھ مناسب حال عمل بھی ہونا چاہئے۔ 5۔ يُقَاتِلُوْنَ: لڑتے ہیں دفاعی طور پر (2:191)"بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ: سیسہ پگھلائی ہوئی عمارت (دیوار) کی طرح "آنحضرتؐ کے صحابہ نے کئی مرتبہ بنیان مرصوص کا نقشہ جنگ میں دکھایا ہے اور بالخصوص جنگ احد میں جب آنحضرتؐ کے گرد صحابہ کی ایک دیوار قائم ہو گئی تھی۔ اس گروہ کے اللہ تعالیٰ کے محبوب ہونے پر یہ آیت نص قطعی ہے(ح)"۔

قد سمع الله ٢٨ ٨٠٥ الصف ٦١

تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا
ایذا دیتے ہو مجھکو اور حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں رسول ہوں خدا کا تمہاری طرف پس جب
زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
وہ ٹیڑھے ہوگئے ٹیڑھا کردیا خدانے ان کے دلوں کو اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم
الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ
فاسقوں کو اور جس وقت کہا عیسیٰ ابن مریم نے اے بنی اسرائیل یقیناً میں
رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ
رسول ہوں خدا کا تمہاری طرف تصدیق کرتا ہوا اسکی جو میرے آگے ہے تورات سے
وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا
اور خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی جو آویگا میرے بعد اس کا نام احمد ہے پس جب
جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ
آیا انکے پاس وہ پیغمبر روشن نشانوں کے ساتھ کہنے لگے یہ جادو ہے ظاہر اور کون بہت ظالم ہے
مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ
اس سے جو باندھ لیتا ہے اللہ پر جھوٹ اور وہ پکارا جاتا ہے اسلام کی طرف
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِــُٔـوْا
اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو وہ چاہتے ہیں کہ بجھائیں
نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ
نورِ الٰہی اپنے مونہوں سے اور اللہ پورا کرنیوالا ہے اپنے نور کو خواہ بُرا لگے
الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
کافروں کو وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے
لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا
تاکہ غالب کرے اسکو تمام مذاہب پر خواہ ناپسند کریں مشرک اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ
لوگو جو ایمان لائے ہو کیا میں مطلع کروں تم کو ایک تجارت پر جو نجات دے تم کو

6۔ (نیز دیکھیں 33:70) ایذاء دینے کا مطلب الزام تراشیاں ہیں۔ موسیٰؑ کو بھی مورد الزام بنایا گیا اور ان کی حکم عدولی کی گئی۔ مثلاً موسیٰؑ پر ان کی حبشہ کی بیوی کے متعلق الزامات لگے۔ (گنتی باب 12)۔ قارون نے ایک عورت کے ذریعہ موسیٰؑ پر الزام لگایا کہ موسیٰؑ کے اس سے نازیبا تعلقات ہیں۔ یہ الزام بھی لگا کہ موسیٰؑ نے ہارونؑ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ ایک الزام یہ بھی تھا کہ موسیٰؑ کو کوڑھ اور آتشک کا مرض لاحق ہے۔ سامری نے بھی موسیٰؑ پر زناکاری کا الزام لگایا تھا۔ اسی طرح بنی اسرائیل نے بچھڑے کا بت بنا کر اس کی بت پرستی کی۔ نیز ایک اور بت مانگا تا اس کی عبادت کریں۔ (7:139)۔ پھر جب ملک کنعان کو جا کر اسے فتح کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ (5:25)۔ نافرمانی کرتے ہوئے سبت کے دن کی بے حرمتی کی۔ حضرت موسیٰؑ کو اسی طرح وقتاً فوقتاً ایذائیں پہنچائی گئیں جیسا کہ گنتی باب 12 میں ہے۔ انہی نافرمانیوں کی وجہ سے یہودی مغضوب ہوگئے۔ فَلَمَّا زَاغُوْٓا: پس جب وہ ٹیڑھے ہوگئے یعنی اللہ کی راہ سے پھر گئے۔ "O جس کے دل پر زیغ اور کجی کا غلبہ ہو وہ ہدایت سے محروم رہتا ہے۔ اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ: اسی کا نام مُہر ہے۔ لیکن توبہ کرنے پر معاف فرماتا ہے۔" مسلمانوں کے لئے اس میں تنبیہ ہے۔ "اللہ فاسقوں کو ہدایت نہ دے گا۔" یعنی اللہ فاسقوں کو ان کے بد ارادوں میں کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔ (نامراد رکھتا ہے)۔ **7**۔ "O حضرت رسول کریمؐ کا نام احمد وہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیحؑ نے اس (يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي) آیت میں کیا ہے۔ مِنْۢ بَعْدِي کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلا فصل آئے گا یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا۔" (الحکم جلد 5 نمبر 4 صفحہ 11 مورخہ 31 جنوری 1901ء) آنحضرتؐ کا جلالی نام محمدؐ ہے اور جمالی نام احمد ہے۔ آنحضرتؐ کی بعثت سے یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ انجیل برنباس میں بھی ہے۔ احمد کا معنٰی ہے بے حد تعریف کرنے والا۔ اور محمد کا معنٰی ہے بے حد تعریف کیا گیا۔ موجودہ انجیل میں فارقلیط کی پیشگوئی موجود ہے جس کا ترجمہ احمد ہے۔ آنحضرتؐ کی بعثت کے بارے میں بائبل میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔ (استثناء 18:18) (یوحنا 17-14:16) اور (یوحنا 14-16:7,12) اور (یوحنا 13 16:13 میں سچائی کی روح کہا گیا ہے) اور (یوحنا 26:15)۔ ان میں عیسیٰؑ کے بعد آنے والے نبی کو Paraclete یا Comforter کہا گیا ہے اور Spirit of truth یعنی سچائی کی روح۔ اور یہ احمد ہی کا ترجمہ ہے۔ قرآن کی آیت 17:82 میں آنحضرتؐ کو حق یعنی سچائی فرمایا گیا اور یوحنا 13 16:13 میں سچائی کی روح کہا گیا ہے۔ انجیل برنباس میں آنحضرتؐ کے متعلق "وہ نبی" کی واضح پیشگوئی موجود ہے۔ نام محمدؐ لکھا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کی پیشگوئیوں میں آپ کا نام محمدؐ ہی بتایا گیا ہے۔ اور عیسیٰؑ کی پیشگوئیوں میں احمد نام بتایا گیا ہے۔ یہ آنحضرتؐ کے جلالی اور جمالی اسماء گرامی ہیں۔ **8**۔ "کون زیادہ ظالم ہے" یہ فرمایا اہل کتاب والوں کو جو ظالم لوگ ہیں۔ یہودی آنحضرتؐ کی بعثت کی پیشگوئیوں کو جو تورات اور انجیل میں ہیں اِفتراءً چھپا لیتے تھے۔ جیسے استثناء 18:18 کی پیشگوئی کو چھپا لیتے تھے یعنی خدا پر جھوٹ باندھتے تھے کہ تورات میں ایسی کوئی پیشگوئی نہیں ہے۔ کبھی پیشگوئیوں کو بدل دیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ یہود نے اللہ تعالیٰ کی آیات جو آنحضرتؐ پر نازل ہوئیں کو بھی جھٹلایا۔ (62:6) اور (16:106-107) (18:16) (3:95) (39:33-34) (32:23)۔ **9**۔ نور اللہ سے مراد آنحضرتؐ ہیں (قرآن

عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۱﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ
عذاب دردناک سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
راہ خدا میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے یہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ
ہو تم جانتے وہ بخشے گا تمہیں گناہ تمہارے اور داخل کریگا تم کو بہشتوں میں
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ
جاری ہوں گی جن کے نیچے نہریں اور رہنے کی جگہ پاکیزہ ہیں باغات عدن
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ
یہ ہے مراد پانا بڑا اور ایک اور ہے کہ چاہتے ہو تم جسکو وہ مدد خدا کی طرف سے
وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور فتح قریب ہے اور بشارت دے ایمان والوں کو اے لوگو جو ایمان لائے ہو
كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ
ہوجاؤ تم مدد دینے والے اللہ کیلئے جیسا کہ کہا عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں کو
مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ
کون مدد دینے والا ہے میرا خدا کے لیے کہا حواریوں نے ہم مدد دینے والے ہیں
اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ
خدا کیلئے پس ایمان لایا ایک گروہ بنی اسرائیل سے اور کفر کیا ایک گروہ نے
فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰي عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۵﴾ ع ۲ ۱۰
پس تائید کی تھی ہم نے ان کی جو ایمان لاتے تھے انکے دشمنوں کے مقابل تو ہوگئے وہ غالب

بھی اور اسلام بھی)(4:175)(5:17)(64:9)"O منہ کی پھونکوں سے۔ جیسے کسی نے ٹھگ کہہ دیا۔ کسی نے دوکان دار و کافر۔ بے دین کہہ دیا"۔**10**۔"Oآنحضرتؐ کا زمانہ تکمیل ہدایت کا تھا۔ اور مسیح موعودؑ کے وقت میں تکمیل اشاعتِ ہدایت ہو گی اور اسلام کو تمام مذاہب پر غلبہ حاصل ہو گا"۔ "O یہ قرآن میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کی نسبت علماء محققین کا اتفاق ہے کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر پوری ہو گی"۔(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد15 صفحہ 232)۔ تفسیر ابن جریر جلد28 صفحہ 53 میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ادیان باطلہ پر دین کا کامل غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ہو گا۔ امام رازی نے بھی اپنی تفسیر کبیر میں یہی لکھا ہے۔ تمام مفسرین نے بھی یہی لکھا ہے کہ تکمیلِ اشاعتِ دین مسیح موعود کے زمانہ میں ہو گی جب ذرائع ابلاغ آسان اور بکثرت ہو جائیں گے۔**14**۔ وَاُخْرٰی: اور ایک دوسری (بشارت) بھی جسے تم چاہتے ہو کہ مسلمانوں کو کفار پر فتوحات ملیں۔ اس میں پہلے بدر۔ پھر مکہ کی فتح اور بعد میں بلاد فارس و روم و مصر کی فتوحات ہیں۔ یہ ممالک مسلمان ہوئے۔**15**۔ انصار اللہ نے تبلیغ دین کی تو قوم بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں مسلمانوں کو بھی اس بات کی تلقین فرمائی۔(حواری کا لفظ حَوَر سے بنا ہے یعنی سفید۔ حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لانے والے اولین دھوبی تھے جو کپڑوں کو دھو کر سفید کیا کرتے تھے۔ اس وجہ سے حضرت عیسیٰؑ کے متبعین حواری کہلائے۔)۔

ابتدائی مدنی زمانہ۔**3**۔ اُمِّيّ: امّ القریٰ کا رہنے والا جیسے فرمایا يَبْعَثُ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا: دراصل ہر مامور کی بستی امّ ہوا کرتی ہے۔ اُمِّيّٖنَ سے مراد مکہ کے رہنے والے ہیں۔ نیز اُمِّيّٖنَ: عرب کے لوگ جو اَن پڑھ تھے۔ ان کے پاس کسی نبی کی کتاب نہ تھی جسے وہ پڑھتے ہوں۔ خاص طور پر مکہ والے مراد ہیں۔ وہ امی تھے۔ حکمت کا لغوی معنٰی ہے کسی چیز کو اس کی صحیح جگہ اور صحیح طور پر رکھنا۔ یعنی موقع شناسی کرتے ہوئے مناسب حال نیک طریق سے کوئی عمل سرانجام دینا۔ مثلاً قرآن کی پُر حکمت تعلیم یہ ہے کہ مجرم کو اگر معاف کرنے سے اس کی اصلاح ہوتی ہو تو معاف کرنا چاہئے۔ لیکن اگر اصلاح کی بجائے مزید فساد کا موجب نظر آئے تو سزا ہی دینی چاہئے۔ فتح مکہ کے موقع پر آنحضرتؐ نے وہاں کے ظالم و فاسق مشرکین مرد و زن کو یکسر معاف فرمادیا۔ اس کے نتیجہ میں تقریباً تمام لوگ ایمان لے آئے۔ رسول اپنے اسوہ حسنہ سے حکمت کی تعلیم کرتا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مؤمن کو جہاں سے اور جس سے بھی عقل و حکمت کی بات نظر آئے وہ اس کو اپنی گمشدہ املاک سمجھ کر اپنالے۔ اسی طرح آنحضرتؐ کی ہجرت کے سفر کے دوران جب راستہ میں ایک جگہ ان کے پاس سے مکہ جانے والے مسافروں کا گزر ہوا تو ان میں سے ایک نے حضرت ابو بکرؓ سے پوچھا کہ تمہارے ہمراہ دوسرا ساتھی کون ہے تو آپ نے بڑی حکمت سے کام لیتے ہوئے جواب دیا کہ یہ میرا راہنما ہے۔ پھر یہ بھی حکمت کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو فرعون کے پاس بھیجا تو اس سے نرم لہجہ میں کلام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اور جب فرعون نے پوچھا کہ ہمارے مشرک اجداد جو گزر چکے ان کا آخرت میں کیا انجام ہوگا تو موسیٰؑ نے جواب میں فرمایا کہ اللہ ہی کو اس کا علم ہے کہ ان سے کیا سلوک ہوگا۔ اگر موسیٰؑ یہ کہتے کہ وہ جہنمی ہوں گے تو فساد کا موجب بنتا۔ قرآنی وحی سراسر حکمت پر مبنی ہے۔ قرآن کی آیات (17:23-40) پڑھئے۔ کیسی پُر حکمت اور دانائی کی تعلیم ہے۔ آیت 40 میں فرمایا "یہ (شاندار تعلیم) اس (علم اور) حکمت کا (ایک حصہ ہے) جو تیرے رب نے وحی کے ذریعہ سے تیری طرف بھیجی ہے۔" ترجمہ (ii)۔ نیز دیکھیں (31:13-23)۔**4**۔ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ: اور بھیجا دوسرے (اَن پڑھ) لوگوں کی طرف بھی جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ یعنی یہ نبیؐ دیگر اَن پڑھوں کے واسطے بھی ہے جو اب تک ان سے نہیں ملے۔ یعنی عجمی لوگ۔ مثلاً اہل روم و فارس وغیرہ کے لوگ جو بعد میں اسلام لائے۔ چنانچہ پہلے اہل عرب ایمان لائے۔ بعد میں فارس کے لوگ ایمان لائے اور انہوں نے خدمت اسلام ادا کی۔ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ: دوسرے اَن پڑھوں میں سے یعنی عجم کے اَن پڑھوں میں سے بھی جیسے حضرت سلمان فارسیؓ کی قوم (فارس) اور حضرت صہیب رومیؓ کی قوم میں سے جو اہل روم سے تھے۔ اور بعد میں دیگر قومیں بھی مراد ہیں۔ اٰخَرِيْنَ 8:61۔ نیز اٰخَرِيْنَ سے مراد دیگر یا دوسرے لوگوں میں جن میں آنحضرتؐ کے بروز یا متبع کامل مسیح موعودؑ و مہدی معہود کی بعثت ہونا تھی۔ اور اس کی جماعت کے لوگ جن کے ذریعہ سے اشاعت دین کی تکمیل ہوگی یعنی اسلام کا غلبہ دیگر تمام ادیان پر ہوگا۔**5**۔ "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ: یعنی ان میں رسول بھیجا جو ان کو اللہ کی آیات سناتا۔ ان کو پاک کرتا اور کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ یہ چاروں کام مکمل تربیت کے لئے ضروری ہیں (ح)"۔ **6**۔ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا: "پھر انہوں (یہود) نے تورات پر عمل نہ کیا (ii)"۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ: اللہ ظالم لوگوں کو (اسلام کے خلاف ان کے بد ارادوں میں) کامیابی نہ دے گا۔ "قرآن شریف کا علم قرآن شریف پر تدبر کرنے سے آتا ہے۔ اور اس کے ساتھ تقویٰ کی بھی شرط ہے۔ (+)" (الحکم 10 مئی 1905ء)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ
اے لوگو جو یہودی ہوئے ہو اگر دعوےٰ کرتے ہو تم یہ کہ تم دوست ہو اللہ کے
دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۷
سوائے لوگوں کے تو آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم سچے
وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ
اور نہ آرزو کرینگے وہ اس کی کبھی بھی بوجہ اس کے جو آگے بھیجا ہے ان کے ہاتھوں نے اور اللہ
عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۸ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ
جانتا ہے ظالموں کو کہہ یقیناً موت ہے وہ کہ بھاگتے ہو تم
مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ
جس سے پس یقیناً وہ ملنے والی ہے تم سے پھر لوٹائے جاؤ گے تم طرف جاننے والے غیب
وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۹ يٰٓاَيُّهَا ع ۱۱
اور ظاہر کے پھر وہ جتا دیگا تم کو اسکے متعلق جو تھے تم کرتے اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ
لوگو جو ایمان لائے ہو جبکہ پکارا جائے نماز کے لیے دن جمعہ کے
فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
تو جلدی جاؤ طرف ذکر اللہ کے اور چھوڑ دو خرید و فروخت یہ بہتر ہے تمہارے لیے
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۰ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا
اگر ہو تم جانتے پس جب تمام کی جائے نماز تو پھیل جاؤ
فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
زمین میں اور چاہو فضل الٰہی سے اور یاد کرو اللہ کو
كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۱ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا
بہت تاکہ تم فلاح پاؤ اور جبکہ وہ دیکھتے ہیں تجارت یا تماشہ
انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ
دوڑے جاتے ہیں اسکی طرف اور چھوڑ جاتے ہیں تجھکو کھڑا کہہ جو پاس اللہ کے ہے بہتر ہے

آنحضرتؐ کی حدیث میں ہے کہ آخری زمانہ میں مسلمان علماء یہود اور نصاریٰ کی مانند علماء سوء بن جائیں گے جو قرآنی حقائق و معارف سے بے بہرہ ہوں گے یعنی ان میں تقویٰ کا فقدان ہوگا۔ **7**۔ موت کی تمنا کرو: یعنی پھر حضورؐ سے مباہلہ کرو (ii)۔ جیسا کہ آیت (2:95) میں بھی کہا گیا ہے اور (3:62) میں بھی ذکر ہے۔ (بخاری 64:74) یہود کہتے تھے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں۔ (5:19) اور دعویٰ کرتے تھے کہ جنت میں سوائے یہود اور نصاریٰ کے اور کوئی نہ جائے گا (2:112)۔ فرمایا گیا کہ پھر موت کی تمنا کرو یعنی مباہلہ کرلو یا موت کی تمنا کرو تا تم جنت میں پہنچ جاؤ۔ **10**۔ نُوْدِيَ: ندا دی جائے یعنی اذان دی جائے۔ دو افراد سے بھی نماز باجماعت ہو جاتی ہے اور جمعہ کے لئے بھی دو افراد سے نماز جمعہ ادا ہو جاتی ہے۔ جمعہ کا خطبہ وعظ و نصیحت کے لئے ہے۔ فَاسْعَوْا: تو جلدی کرو۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوڑ کر جاؤ۔ نماز کے لئے دوڑ کر جانا منع ہے۔ فَاسْعَوْا کا یہ مطلب ہے کہ جب اذان کہی جائے تو جلد مسجد پہنچو، اپنے تمام کاروبار کو چھوڑ کر وقار اور سکینت کے ساتھ جاؤ۔ **11**۔ "اللہ کو بہت یاد کرو۔": "Oاللہ کو کثرت سے یاد کرو تا تم فلاح پاؤ۔ بدوں تکرار وہ روحانی پیوند اور رشتہ قائم نہیں ہوتا۔" مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ: یعنی نماز جمعہ ادا کر چکنے کے بعد اپنے دنیوی کاروبار شروع کرو اور فائدہ اٹھاؤ۔ یہود کے لئے ہفتہ کا سارا دن عبادت کا دن ہوتا تھا اور کام کاج کرنا منع تھا لیکن مسلمانوں کو نماز جمعہ کے بعد اپنے کاروبار کرنا جائز رکھا ہے۔ مگر اس دوران میں بھی اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ **12**۔ فرمایا جو کچھ اللہ کے پاس ہے (یعنی اللہ کی عبادت کا جو اجر عظیم ملتا ہے) وہ اس تجارت (مال خریدنے) اور لہو و لعب (جس کی طرف تم لپکے تھے) سے بہتر ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک بار آنحضرتؐ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ باہر ایک نقارچی اعلان کر رہا تھا کہ اناج بیچنے والا ایک تجارتی قافلہ آیا ہے۔ چونکہ اس وقت اناج کی کمی تھی بعض لوگ خطبہ جمعہ چھوڑ کر اناج خریدنے کو چل پڑے کہ غلہ خریدنے کے بعد پھر خطبہ جمعہ میں شامل ہوں گے۔ آنحضرتؐ کے ساتھ مسجد میں بارہ آدمی رہ گئے تھے۔ اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی (بخاری، مسلم)۔ نیز ایک مرتبہ کچھ لوگ مسجد سے نکل کر ایک شادی کے ڈھول ڈھمکے کی طرف چلے گئے تھے۔ (واللہ اعلم۔ مسجد سے جانے والے لوگ اس وقت تک کچا ایمان رکھتے ہوں گے)۔

63-سُوۡرَةُ الۡمُنٰفِقُوۡن (مدنی)

2۔ منافقین دل سے اسلام کے قائل نہیں تھے صرف اپنی اغراض کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے اور جب وہ رسول اللہؐ کے پاس آتے تو کہتے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً تو اللہ کا رسول ہے۔ فرمایا اللہ تمہارے دلوں کی چالوں کو خوب جانتا ہے کہ تم یقیناً جھوٹ بول رہے ہوتے ہو۔ 3۔ انہوں نے اپنی قسموں کو تیری گرفت سے بچنے کے لئے ڈھال بنا رکھا ہے۔ فَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ: لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں یعنی لوگوں سے مسلمانوں کی برائیاں کرتے ہیں۔ اور پھر اپنے آپ کو بچانے کے لئے جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔ جیسے عبداللہ بن ابی اور اس کے دیگر منافقین ساتھی کیا کرتے تھے۔ وہ مسلمانوں کے خلاف شکوک و شبہات پیدا کر کے لوگوں کو اللہ کے راستہ (اسلام) سے روکتے ہیں۔ 4۔" فَطُبِعَ: سو مہر لگائی گئی۔ یہاں مجہول کا صیغہ اس لئے استعمال کیا گیا ہے تا بتایا جائے کہ مہر لگائے جانے کی وجہ ان کے اپنے بداعمال تھے۔ بلاوجہ اللہ نے مہر نہیں لگائی (ii)"۔ معلوم ہوا کہ منافقین کافر ہیں۔ 5۔ مُسَنَّدَةٌ: دیوار سے لگی ہوئیں (لکڑیاں) یا اچھے لباس میں ملبوس کی ہوئیں۔ جب منافقین مجلس میں بیٹھتے ہیں تو ایسے لگتے ہیں کہ بڑی بڑی لکڑیاں ٹیک لگا کر کھڑی ہوں۔ یعنی مجلس میں بڑے اچھے لباس میں رعب اور شان سے بیٹھتے ہیں۔ مگر دل میں دغا رکھتے ہیں اور لکڑیوں کی طرح سمجھتے نہیں۔ يَحۡسَبُوۡنَ كُلَّ صَيۡحَةٍ عَلَيۡهِمۡ: ہر عذاب کی خبر جو قرآن میں نازل ہوتی ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے متعلق ہی ہے۔ یا جب دشمن وغیرہ کی چڑھائی کی خبر آتی ہے تو سمجھتے ہیں کہ اب ہم مارے گئے۔ یہ منافقین کا حال بیان ہوا ہے۔ وہ ظاہر میں کچھ اور دکھائی دیتے ہیں لیکن اندرونہ میں اس کے الٹ ہیں اور دغا باز ہیں جیسا کہ آیت نمبر 8 میں بیان کیا گیا ہے۔

قد سمع اللہ ۲۸ — ۸۰۹ — المنٰفقون ۶۳

مِّنَ اللَّهۡوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ﴿۱۲﴾ ع ۲
تماشے اور تجارت سے اور اللہ بہتر ہے رزق دینے والا

سُوۡرَةُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ مَدَنِيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿۱﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

اِذَا جَآءَكَ الۡمُنٰفِقُوۡنَ قَالُوۡا نَشۡهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوۡلُ
جس وقت آتے تیرے پاس منافق کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں یقیناً تو البتہ رسول ہے
اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوۡلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّ وقف لازم
اللہ کا اور اللہ جانتا ہے یقیناً تو البتہ رسول ہے اس کا اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً
الۡمُنٰفِقِيۡنَ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۲﴾ اِتَّخَذُوۡۤا اَيۡمَانَهُمۡ جُنَّةً
منافق البتہ جھوٹے ہیں بنایا انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال
فَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمۡ سَآءَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۳﴾
پھر روکا راہ خدا سے یقیناً وہ بُرا ہے جو وہ ہیں کرتے
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ
یہ بوجہ اسکے ہے کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پس مُہر لگا دی گئی ان کے دلوں پر
فَهُمۡ لَا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۴﴾ وَاِذَا رَاَيۡتَهُمۡ تُعۡجِبُكَ اَجۡسَامُهُمۡ ؕ
تو وہ نہیں سمجھتے اور جب تو دیکھتا ہے انکو اچھے لگتے ہیں تجھے ان کے بدن
وَاِنۡ يَّقُوۡلُوۡا تَسۡمَعۡ لِقَوۡلِهِمۡ ؕ كَاَنَّهُمۡ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ
اور اگر وہ بات کہتے ہیں کان رکھتا ہے انکی بات کی طرف گویا کہ وہ لکڑیاں ہیں لگی ہوئی دیوار سے
يَحۡسَبُوۡنَ كُلَّ صَيۡحَةٍ عَلَيۡهِمۡ ؕ هُمُ الۡعَدُوُّ فَاحۡذَرۡهُمۡ ؕ
وہ جانتے ہیں ہر ایک حادثہ کو کہ پڑے گا ان پر وہ دشمن ہیں پس چوکس رہ ان سے

قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۴ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا

مار ہو ان کو خدا کی کہاں سے وہ پھرے جاتے ہیں اور جب کہا جاتا ہے ان کو آؤ

يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ

بخشش مانگے تمہارے لیے رسول اللہ کا موڑتے ہیں اپنے سر اور تُو دیکھتا ہے ان کو

يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ

کہ وہ باز رہتے ہیں اور وہ تکبر کرتے ہیں ۔ برابر ہے ان پر کہ بخشش مانگے تو ان کیلئے

اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۚ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا

یا نہ بخشش مانگے ان کے لیے ہرگز نہ بخشے گا اللہ ان کو یقیناً اللہ نہیں

يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۶ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا

ہدایت کرتا قوم فاسقوں کو وہی ہیں جو کہتے ہیں مت خرچ کرو

عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ۚ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ

ان پر جو پاس رسول اللہ کے ہیں یہاں تک کہ بھاگ جاویں اور اللہ کے لیے ہیں خزانے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷ يَقُوْلُوْنَ

آسمان اور زمین کے ولیکن منافق نہیں سمجھتے کہتے ہیں

لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۭ

کہ اگر پھر جاویں ہم مدینہ کی طرف البتہ نکال دیں گے بڑے معزز اس میں سے بڑے ذلیل کو

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

اور اللہ کیلئے ہے عزت اور اسکے رسول اور ایمان والوں کے لیے ولیکن منافق

ع ۱ / ۱۲ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ

نہیں جانتے اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ غافل کریں تم کو مال تمہارے

وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

اور نہ اولاد تمہاری ذکر سے اللہ کے اور جو کوئی کرے یہ کام تو یہی لوگ ہیں

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

خسارہ پانے والے اور خرچ کرو اس سے جو دیا ہم نے تم کو پہلے اس سے کہ

6۔"اپنے سر پھیر لیتے ہیں یعنی اپنے سر تکبر اور انکار کرتے ہوئے پھیر لیتے ہیں یعنی خوبیوں سے الگ ہونے اور اچھی بات سے کوتاہی کرنے کے لئے مثال کے طور پر سر پھیر لینا کہتے ہیں(ح)"۔ یَصُدُّوْنَ: باز رہتے ہیں (حق کو قبول کرنے سے)۔ 7۔""اللہ کی اطاعت سے نکل جانے والی قوم کو وہ کامیابی کا منہ نہیں دکھاتا۔" یہ ترجمہ ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفَاسِقِیْنَ کا(ii)"۔لوگوں نے عبداللہ بن ابی کو کہا کہ آؤ رسول اللہؐ کے پاس چلیں تا وہ تمہارے اس رویہ پر (جو آیات 8 اور 9 میں بیان ہے) تمہارے لئے اللہ سے بخشش طلب کریں تو اس نے تکبر سے کہا کہ میں سب کچھ کر چکا ہوں۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں آپؐ کو سجدہ کروں؟ اس کے ساتھی منافق بھی اس کے ہمنوا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ لوگ تیرے پاس آتے اور تو ان کے لئے مغفرت مانگتا تو بھی اللہ ان کو ہرگز معاف نہ کرتا۔ ایسے منافقین کو اللہ ہدایت کے قابل نہیں پاتا اور ان کے اسلام کے خلاف بد منصوبوں میں ان کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ 8۔ یَنْفَضُّوْا: وہ بھاگ جائیں (تجھے اکیلا چھوڑ کر)۔ ایسا عبداللہ بن ابی بن سلول رئیس المنافقین نے کہا تھا۔ پھر پوچھے جانے پر اس نے قسم کھائی کہ اس نے نہیں کہا تھا۔ اس سورۃ کے نزول کے زمانہ میں منافقین اور کفار اپنے آپ کو مسلمانوں سے قوی تر خیال کرتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ وہ مسلمانوں کو مدینہ سے نکال باہر پھینک دیں گے۔ 9۔ لَئِنْ رَّجَعْنَا .... منافقین کہتے ہیں کہ ہم واپس مدینہ پہنچے تو ہمارا سب سے معزز شخص وہاں کے سب سے ذلیل شخص کو مدینہ سے باہر نکال پھینکے گا۔ یہ بات عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہی تھی۔ اس نے اپنے آپ کو معزز ترین شخص اور آنحضرتؐ کو (نعوذ باللہ) ذلیل ترین شخص کہا۔ حالانکہ اصل عزت اللہ اور اس کے رسول والی ہے۔ اس نے یہ باتیں دوران سفر کہی تھیں۔ بعد میں آنحضورؐ کے سامنے قسم اٹھائی کہ اس نے یہ نہیں کہا تھا۔ حضرت زید بن ارقم سے حدیث مروی ہے کہ یہ واقعہ مہم بنی مصطلق کے دوران واپسی کے سفر میں پیش آیا تھا۔ اس سفر میں ایک مہاجر اور ایک انصاری آپس میں الجھ گئے تھے۔ اس پر منافقین نے کہا کہ اگر انصار مہاجرین کی امداد کرنا بند کر دیں تو یہ لوگ یہاں سے بھاگ نکلیں گے۔ اس پر ابن سلول نے آنحضرتؐ کے بارے میں مندرجہ بالا بکواس کی۔ جب ابن سلول کے بیٹے کو جو دل سے مسلمان تھا اور مخلص مؤمن تھا اپنے باپ کی اس بکواس کا علم ہوا تو وہ واپسی پر دوڑ کر مدینہ کے دروازے پر کھڑا ہو گیا اور تلوار سونت کر باپ سے کہا کہ اونٹ سے نیچے اترو اور سب کے سامنے اونچی آواز میں کہو کہ مدینہ میں سب سے معزز آدمی رسول اللہؐ ہیں اور وہاں کا سب سے ذلیل انسان میں ہوں۔ جب تک یہ نہ کہو گے مدینہ میں داخل نہ ہو سکو گے۔ اور اگر بھاگنے کی کوشش کرو گے تو تمہارا سر کاٹ کر بدن سے جدا کر دوں گا۔ عبداللہ بن سلول ڈر گیا اور اس نے سب کے سامنے یہ الفاظ دہرائے۔ تب اس کے بیٹے نے اسے مدینہ میں داخل ہونے دیا۔ (السیرۃ الحلبیۃ)

غزوہ بنی مصطلق کے وقت اس قبیلہ کے رئیس حارث بن ضرار کی بیٹی جویریہؓ آنحضرتؐ کی زوجیت میں آئی۔ ان کے والد نے اسلام قبول کیا۔ آنحضرتؐ نے اس قبیلہ کے تمام قیدی بھی واپس کر دیئے۔ پس یہ پورا قبیلہ داخل اسلام ہو گیا۔ ایک مرتبہ عبداللہ بن ابی کی آنحضرتؐ سے بد تمیزی سے پیش آنے کے متعلق جب آنحضورؐ نے سعد بن عبادہ سے جو قبیلہ خزرج کے بڑے سردار تھے اس کا ذکر فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اس شخص سے نرمی برتیئے کیونکہ آپؐ کی مدینہ میں ہجرت سے قبل ہم لوگ اس کی تاج پوشی کی تیاری کر رہے تھے۔ اب یہ سمجھتا ہے کہ اس کی بادشاہت آپؐ نے چھین لی ہے۔ (ابن ہشام جلد 2

يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ

آوے کسی کو تم میں سے موت پھر کہے اے میرے رب کیوں نہ مہلت دی تو نے مجھکو ایک وقت

قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١١﴾ وَلَنْ يُؤَخِّرَ

نزدیک تک تو خیرات دیتا میں اور ہوتا میں نیکوکاروں سے اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا

اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٢﴾

اللہ کسی جان کو جب آویگی اجل اس کی اور اللہ باخبر ہے اس سے جو تم کرتے ہو

سُورَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ لَهُ الْمُلْكُ وَ

تسبیح کرتا ہے اللہ کی جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کی بادشاہی ہے اور

لَهُ الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ

اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہی ہر شے پر قادر ہے وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو

فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣﴾

بعض تم میں سے کافر ہیں اور بعض تم میں سے مومن اور اللہ اس کو جو تم کرتے ہو دیکھنے والا ہے

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ

پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو برحق اور صورتیں بنائیں تمہاری پھر اچھی بنائیں

صُوَرَكُمْ ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿٤﴾ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

صورتیں تمہاری اور اس کی طرف ہے پھر جانا جانتا ہے وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہے

وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ

اور جانتا ہے جو کہ تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور اللہ جانتا ہے بات

صفحہ 237-238)۔ **10**۔"O اصلی خوبی خیر (مال) اور روحانی لذت سے بہرہ ور ہونے کے لئے وہی مال کام آسکتا ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے"۔ **11**۔ "O رَزَقْنٰكُمْ: جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہنر وغیرہ تم کو دیا ہے وہ سب خدا کی راہ میں لگاؤ"۔ "O دنیوی عذاب توبہ استغفار سے ٹل جاتا ہے۔ یہاں یہی تقدیر معلق کا بیان ہے"۔(---: کہ موت آنے سے پہلے توبہ واستغفار کر کے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ نماز۔ روزے۔ حج۔ زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کے فرائض ادا کرو۔ ناقل---)۔

64۔سُوْرَۃُ التَّغَابُن (مدنی)

"تَغَابُن کا مطلب ہے اس کمی کا ظاہر ہو جانا جو انسان اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں دکھاتا ہے۔اس سورۃ کا مضمون یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حق میں جو کچھ کمی دکھائے گا اس کا نتیجہ دیکھ لے گا(ح)"۔ **3**۔ "آیت کا یہ ٹکڑا (بعض تم میں سے کافر ہیں اور بعض تم میں سے مؤمن ہیں) صاف طور پر بتا رہا ہے کہ انسان کافر یا مؤمن اپنے افعال کی وجہ سے بنتا ہے۔ یہ نہیں کہ خدا کسی کو کافر اور کسی کو مؤمن پیدا کرتا ہے۔ یا بعد میں خود بخود بنا دیتا ہے۔ بلکہ سب کی پیدائش فطرت صحیحہ پر ہوتی ہے۔ گو علم خدا تعالیٰ کو پیدائش کے وقت کیا اس سے بھی پہلے ہوتا ہے کہ ایک شخص کیسا ہوگا(ح)"۔ **4**۔ بِالْحَقِّ: عدل و حکمت کے ساتھ تا نیکوں کو اچھی جزاء دے اور بُروں کو بُری۔ دنیا کے تمام جانداروں سے انسان کی صورت۔ ذہانت اور خلقت بہتر بنائی۔ اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اپنے اعمال کا حساب کتاب دینا ہے۔ پس اس کے لئے تیاری کر لو۔ **5**۔ اللہ سینوں میں چھپی باتوں کو جانتا ہے۔ لہٰذا اپنے اعمال کو نیک نیتی سے بجا لاؤ۔

الصُّدُوْرِ ۞٥ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ز
سینوں والی کو کیا نہیں آئی تمہارے پاس خبر ان کی جو کافر ہوئے پہلے
فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞٦ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ
تو چکھا انہوں نے وبال اپنے کام کا اور ان کیلئے عذاب دردناک ہے یہ بوجہ اس کے
كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ز
کہ آتے تھے ان کے پاس رسول روشن نشانوں کے ساتھ تو کہا انہوں نے کیا آدمی راہ دکھاویں گے ہم کو
فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۞٧ زَعَمَ
پس وہ کافر ہوئے اور منہ پھیر لیا اور بے پروائی کی خدا نے اور اللہ بے پروا ہے تعریف کیا گیا دعویٰ کیا
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ
انہوں نے جنہوں نے حق پوشی کی کہ ہرگز نہ اُٹھائے جاویں گے وہ کہہ کیوں نہیں قسم ہے رب کی کہ ضرور تم اٹھائے جاؤ گے پھر
لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۞٨ فَاٰمِنُوْا
البتہ خبر دئے جاؤ گے اس کے متعلق جو کیا ہے تم نے اور یہ اللہ پر آسان ہے پس ایمان لاؤ
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر جو نازل کیا ہم نے، اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو
خَبِيْرٌ ۞٩ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ
باخبر ہے جس دن اکٹھا کریگا تم کو دن اکٹھا کرنے کے یہ ہے دن ہار جیت کا
وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ
اور جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور عمل کرے اچھے دور کردیگا اس سے اس کی برائیاں اور
يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
داخل کریگا اس کو بہشتوں میں جاری ہونگی نیچے ان کے نہریں رہنے والے ہیں اس میں
اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۞١٠ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا
ہمیشہ یہ ہے مراد پانا بڑا اور جنہوں نے حق پوشی کی اور جھٹلایا
بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ
ہماری آیات کو یہی ہیں آگ والے رہنے والے اس میں اور بُری ہے

7۔ بَشَرٌ: یہاں اسم جنس ہے۔ اس لئے یَهْدُوْنَنَا جمع کا صیغہ آیا ہے۔ مراد اس سے رُسُل ہیں۔ وَاسْتَغْنَى اللّٰهُ: (اور وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ) اللہ ان کا محتاج نہیں ہے۔ اللہ (ان کی مدد سے) مستغنی ہے (اور ان کی عبادت سے بھی) یعنی اللہ کو تمہاری مدد یا عبادت کی ضرورت اپنی ذات کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کا فائدہ خود تمہارے ہی نفسوں کو پہنچتا ہے۔ 8۔ نیز دیکھیں 10:54 اور 34:4 کہ قیامت ضرور آئے گی۔ اور ہر ایک کا اس کے دنیا میں کردہ اعمال کا حساب کتاب ہوگا۔ اور ایسا کرنا اللہ کے لئے آسان ہے۔ 9۔ نور یعنی قرآن: اللہ۔ رسول اور جو قرآن میں نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ 10۔ يَوْمُ التَّغَابُنِ: ہار جیت کے فیصلہ کا دن۔ تَغَابُن: یعنی اس کمی کو ظاہر کر دینا جو انسان اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں دکھاتا ہے۔ (غبن کے حساب کا دن)۔ اس سے مراد کافروں کی ہار اور مؤمنوں کی جِیت کے ظاہر کر دینے کا دن ہے جیسا کہ ان دو آیات میں درج ہے (10 اور 11)۔ جیتنے والے مؤمن جنت میں اور ہارنے والے کفار جہنم میں داخل ہوں گے۔ وہ دن نفسا نفسی کا دن ہوگا (70:11-12) اور (80:35-42)۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان اور نیک نیتی سے کئے گئے نیک اعمال اللہ کے فضل کو جذب کرتے ہیں۔ اور دنیا و آخرت میں قرب الٰہی اور نجات کا موجب ہوں گے۔ جبکہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کرنے والے اپنے بد اعمال اور بد نیتوں کی وجہ سے سزا کے مستوجب ٹھہریں گے۔ (اللہ) اس کی بدیاں دور کر دے گا یعنی بدیوں کے نتائج یا بد اثرات کو دور کر دے گا۔ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ کا یہ مطلب نہیں کہ صرف اللہ کی ہستی کو مان لیتے ہیں۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام تسلیم کرتے ہیں اور ان پر کاربند ہوتے ہیں۔ ایمان لانے کے ساتھ اعمال صالحہ پر عمل پیرا ہونا ایمان کی تکمیل کرتا ہے۔

الْمَصِيرُ ﴿۱۱﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ
پھرنے کی جگہ نہیں پہنچتی کوئی مصیبت بجز اذن الٰہی کے اور جو کوئی
يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَطِيعُوا
ایمان لاوے اللہ پر وہ ہدایت کرتا ہے اسکے دل کو، اور اللہ ہر شے کو جاننے والا ہے اور اطاعت کرو
اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُولِنَا
اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی پھر اگر پھر جاؤگے تم تو صرف ہمارے رسول پر تو
الْبَلٰغُ الْمُبِينُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
پہنچا دینا ہے کھلا کھلا اللہ نہیں کوئی معبود بجز اسکے، اور اللہ ہی پر پس توکل کریں
الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ
ایمان والے اے لوگو جو ایمان لائے ہو یقیناً تمہاری بیویوں اور
اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا
تمہاری اولاد میں سے دشمن ہیں تمہارے پس بچو ان سے اور اگر معاف کرو اور درگزر کرو
وَتَغْفِرُوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ
اور بخش دو ان کو پس یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے تمہارے مال اور
اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا
تمہاری اولاد تو صرف آزمائش ہے، اور اللہ کے ہی پاس ہے ثواب بڑا پس ڈرو اللہ سے جتنا
اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَاَطِيعُوا وَاَنْفِقُوا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۗ
ڈر سکو تم اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو بہتر ہوگا تمہاری جانوں کے لیے
وَمَنْ يُّوقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۶﴾ اِنْ
اور جو کوئی بچایا جاوے بخل نفسانی سے پس یہی ہیں فلاح پانیوالے اگر
تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَ
قرض دو اللہ کو قرض اچھا وہ بڑھائیگا اس کو تمہارے لیے اور بخشے گا تم کو اور
اللّٰهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۸﴾
اللہ قدردان تحمل والا ہے جاننے والا ہے پوشیدہ اور ظاہر کا غالب حکمت والا ہے۔

12۔ اللہ کے حکم سے مصیبت پہنچتی ہے کا مطلب یہ ہے کہ مصیبت اللہ کے بنائے ہوئی قوانین کے تحت ان کی خلاف ورزی کرنے سے آتی ہے۔ یَهْدِ قَلْبَهٗ: دل کو ہدایت دے گا یعنی صبر عطاء کر کے کامیابی کی راہ بتائے گا۔ 13۔ اَلْبَلَاغُ: پہنچا دینا (پیغام الٰہی کو)۔ 15۔ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ: مِنْ کا لفظ لا کر بتایا کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ دشمن ان معنوں میں کہ اگر وہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے میں حارج ہوتے ہوں۔ اور بموجب آیات 17 اور 18 اس طرح تمہیں خیر اور مغفرت سے محروم کریں یا ان کی فرمائشیں تمہیں رشوت۔ غبن۔ جعلسازی۔ چوری۔ راہزنی۔ ڈاکہ۔ قتل پر مجبور کریں۔ (نیز دیکھیں 31:15-16)۔ انہیں معاف کرو۔ درگزر کرو۔ بخش دو۔ یعنی ان سے تم کو اس طرح جو تکلیف پہنچے اس سے درگزر کرو اور بیوی بچوں سے نیک سلوک روا رکھو۔ مکہ کے مسلمانوں میں سے کچھ لوگ اپنے مسلمان رشتہ داروں کو ہجرت کرنے سے منع کرتے تھے اور جہاد میں شامل ہونے سے بھی اس ڈر کی وجہ سے کہ ان کی مکہ میں رہائش خطرہ میں پڑ جائے گی۔ (ابو مسلم) یا وہ جنگوں میں مارے جائیں گے۔ آیت 14 میں توکل علی اللہ کی تلقین فرمائی۔ بعض دفعہ بیوی بچوں کی وجہ سے انسان حق سے دور ہو جاتا ہے۔ اگر وہ تمہیں خدا کی راہ سے روکیں تو تمہارے دشمن ہیں۔ فَاحْذَرُوهُمْ: پس چوکس رہو ان سے۔ "عَفْوٌ: دل سے معاف کرنا۔ صَفْحٌ: معاف کرنا یعنی سزا دینے سے گریز کرنا۔ غُفْرَانٌ: معاف کرنا جس میں گناہگار کے گناہ کا بھی لوگوں سے ذکر نہ کیا جائے۔ یعنی گناہ کی بالکل پردہ پوشی کر دی جائے (ii)"۔ 16۔ "O أَمْوَالُكُمْ: مال کا لفظ مائل سے لیا گیا ہے۔ یعنی جس کی طرف طبعاً توجہ اور رغبت ہو۔ عورت کی طرف بھی چونکہ طبعاً توجہ کرتا ہے اس لئے عورت کو بھی مال میں شامل فرمایا۔ مال (بیوی) اور اولاد موجب فتنہ اور ابتلاء ہو سکتے ہیں اور ایمان والے کے شیطان قریب بھی نہیں آتا۔ خدا کو ہی ہر چیز پر مقدم رکھو۔ راضی برضائے الٰہی رہے"۔ مطلب یہ ہے کہ ازواج و اولاد اور اموال کی محبت کو خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین پر فوقیت نہ دو۔ 18۔ قَرْض کا معنٰی ہے کاٹنا۔ (مِقْرَاض: قینچی جو کاٹتی ہے) یعنی اپنے مال میں سے ٹکڑا کاٹ کر خدا کی راہ میں دے دینا۔ اللہ تعالٰی اس مال کے ٹکڑے کو بڑھا چڑھا کر تمہیں کو لوٹا دے گا۔ 19۔ اللہ غیب اور ظاہر کو جانتا ہے یعنی غیر مرئی اور مرئی چیزوں کو جانتا ہے (جو نظر نہیں آتیں اور جو نظر آتی ہیں)۔

65-سُوْرَۃُ الطَّلَاق (مدنی)

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ
اے نبی جب طلاق دو تم عورتوں کو تو طلاق دو ان کو انکی عدت کے شروع میں
وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ
اور شمار رکھو عدت کا اور ڈرو اللہ سے اپنے رب سے، مت نکالو ان کو اپنے
بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ
گھروں سے اور نہ نکل جائیں وہ عورتیں مگر یہ کہ کریں بے حیائی کھلی کھلی
وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ
اور یہ احکام ہیں اللہ کے اور جو کوئی نکل جاوے حدود الٰہی سے پس اس نے ظلم کیا
نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝٢
اپنی جان پر نہیں جانتا ہے تو شاید کہ اللہ پیدا کرے پیچھے اس کے کچھ بات
فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ
پھر جب پہنچیں وہ اپنی میعاد کو تو روک رکھو ان کو اچھی طرح یا
فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ
جدا کر دو ان کو دستور کے موافق اور گواہ کر لو دو صاحب عدل اپنے میں سے اور
اَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
قائم کرو گواہی خدا کے لیے یہ بات ہے کہ نصیحت دیا جاتا ہے اس کی ہر ایک جو ایمان لاوے
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ
اللہ اور دن پچھلے پر اور جو کوئی ڈرے اللہ سے کرے گا وہ اس کیلئے

نزول قریباً سنہ 6ھ۔2۔اس آیت میں گو مخاطب آنحضرتؐ ہیں مگر مراد اس میں مؤمنین ہیں۔اسی لئے جمع کے صیغے آئے ہیں۔آنحضرتؐ کو 33:53 آیت میں طلاق دینے سے روک دیا گیا تھا۔ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ: شمار کرو عدّت۔یعنی تین حیض کی عدّت کا حساب رکھو۔عورت جب پہلے حیض کے بعد نہالے تب سے (طلاق کی) عدّت شروع کرو۔ اس طُہر میں عورت سے صحبت نہ کی جائے (بخاری)۔اس طرح پھر ہر طُہر میں ایک طلاق دو۔ جب تین طُہور پورے ہوں تو بائن طلاق ہو جاتی ہے یعنی پکی طلاق جس کے بعد نکاح یا رجوع نہیں ہو سکتا۔ 2:229 میں فرمایا عدّت کی گنتی رکھو۔تا عورت اس کے بعد کسی اور سے نکاح کر سکے۔ یا پہلی اور دوسری طلاق کی صورت میں عدّت کے اندر رجوع کر سکو یا عدّت گزرنے پر دوبارہ نکاح کر سکو۔ طلاق دینے کا طریق: عورت کی طُہر کی حالت میں (یعنی حیض ختم ہونے کے بعد جب عورت غسل کر لے) جس میں خاوند سے مجامعت یعنی صحبت نہ ہوئی ہو ایک ایک ماہ کے وقفہ سے کل تین طلاقیں دی جائیں تو طلاق بائن (پکی طلاق) واقع ہو جاتی ہے۔ ایک دفعہ تین طلاقیں دینے سے طلاق بائن نہیں ہوتی بلکہ اس کو پہلی طلاق ہی سمجھا جائے گا۔ عورت ان طلاقوں کی تین مہینوں کی عدت کو اپنے خاوند کے گھر میں ہی رہ کر گزارے تا شائد اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ میاں بیوی میں مفاہمت پیدا کر دے اور ان کی آپس میں مصالحت ہو جائے۔ خاوند اپنی بیوی کو اس کے پہلے طُہر میں پہلی طلاق دینے کے بعد ایک مہینے کے اندر اپنی طلاق سے رجوع کر سکتا ہے (یعنی اپنی طلاق واپس لے سکتا ہے)۔ اسی طرح اگر دوسرے طُہر میں دوسری طلاق دے دی ہے تو اس سے بھی ایک ماہ کے اندر رجوع کر سکتا ہے۔ یعنی دونوں طُہروں میں ہر دفعہ طلاق دینے کے بعد ایک ماہ کی عدّت کے اندر رجوع کر سکتا ہے۔ یہ رجوع عورت کی رضامندی کے بغیر اور بغیر نکاح کے ہے۔ اس طرح خاوند کو پہلی دو طلاقوں سے رجوع کر لینے کے دو مواقع دیئے گئے ہیں۔ لیکن اگر تیسرے طُہر میں یا طُہر کے ختم ہونے پر جبکہ عدّت طلاق بھی ختم ہو جاتی ہے تیسری طلاق دے دی ہے تو اس سے کوئی رجوع ممکن نہیں۔ اب وہ عورت اس کے نکاح میں نہیں رہ سکتی۔ اس کی بائن (پکی) طلاق واقع ہو گئی ہے۔ اب اس عورت کا اس مرد (خاوند) سے کوئی نکاح نہیں ہو سکتا۔ مگر کسی اور شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔ پھر اگر اس سے بھی کسی وجہ سے اس کی طلاق ہو جائے تو یہ عورت اپنے پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔ نوٹ: طلاق اور مراجعت اور نکاح کے لئے دو گواہ رکھنے پڑتے ہیں۔ (دیکھیں 2:230-234)۔ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ: ان کو گھروں سے نہ نکالو (اس تین ماہ کی عدّت کے دوران) لیکن اگر وہ کھلی کھلی بے حیائی کریں یا بد زبانی یا بد اخلاقی کا مظاہرہ کریں تو ان کا اخراج جائز ہو گا۔ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَالِكَ أَمْرًا: یعنی پہلی یا دوسری طلاق کے دوران صلح صفائی ہو جائے۔ عورت کے حیض کے دنوں میں یا اس کے طُہر میں جس میں مباشرت ہو چکی ہو طلاق نہیں دینی چاہیے۔ طلاق رجعی کے دوران میاں بیوی ایک ہی گھر میں رہیں۔ طلاق بائن (پکی طلاق) کے بعد عورت کو مزید ایک ماہ تک گھر کے ایک حصہ میں رکھو یا الگ مکان میں اور مکمل طلاق کے عرصہ کے ان تین مہینوں میں عورت کو نان و نفقہ دیتے رہو۔ عورت گھر سے نہ آپ نکلے نہ کوئی اور اسے نکالے۔ اگر وہ خود نکلیں گی تو وہ ایک کھلے گناہ کی مرتکب ہوں گی۔ یہاں عدّت سے مراد وہ مدت ہے جس میں عورت ایک شوہر کے نکاح سے نکلنے کے بعد دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کی گئی ہے۔ اس ایک ماہ کے انتظار کی مدت کو بھی عدّت کہتے ہیں۔ مطلب طلاق کے سلسلہ میں عورت ان تین مہینوں میں گھر سے نہ نکلے۔ وہیں رہے کیونکہ

مَخْرَجًا ﴿٢﴾ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ
کوئی راہ نکلنے کی اور رزق دیگا اسکو اس جگہ سے جس کا نہیں گمان اسے اور جو توکل کرے
عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ
اللہ پر پس وہ کافی ہے اس کو یقیناً اللہ پہنچنے والا ہے اپنے مقصد کو، مقرر کیا اللہ نے
لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾ وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ
ہر شے کے لیے اندازہ اور وہ عورتیں جو ناامید ہو گئی ہوں حیض سے تمہاری عورتوں میں سے
اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۭ وَ
اگر شک میں ہو تم تو عدت ان کی تین مہینے ہے اور اسی طرح وہ جو نہیں حائض ہوئیں اور
اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ
حمل والیاں وقت ان کا کہ کریں وضع حمل اپنا اور جو کوئی ڈرے
اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿٤﴾ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ
اللہ سے تو وہ کریگا اس کیلئے اس کا کام آسان یہ ہے حکم خدا کا اتارتا ہے اسکو
اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ
تمہاری طرف اور جو کوئی ڈرے اللہ سے دُور کر دیگا اس سے اس کی بُرائیاں اور بڑھا دیگا اس کو
اَجْرًا ﴿٥﴾ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا
ثواب رہنے دو ان کو جس طرح سے رہتے ہو تم اپنے مقدور سے اور مت
تُضَاۗرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۭ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ
ایذاء دو ان کو تاکہ تنگی کرو ان پر اور اگر ہوں وہ حمل والیاں
فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ
تو خرچ کرو ان پر یہاں تک کہ کریں وضع حمل اپنا پھر اگر وہ دودھ پلاویں
لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ
تمہاری خاطر تو دو ان کو اجرت ان کی اور موافقت رکھو آپس میں عمدگی سے
وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ﴿٦﴾ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ
اور اگر ایکدوسرے سے تنگی کرو تو دودھ پلاوے اس کو دوسری خرچ کرے صاحب وسعت

مکمل طلاق کی عدّت تین قروءہے۔ 3۔ دو گواہ بنالو یعنی طلاق اور رجوع کرنے پر بھی دو گواہ بنالو۔ نکلنے کی راہ بنادے گا یعنی اللہ ان کے لئے مشکلات سے نکلنے کی راہ نکال دے گا اگر خدا سے ڈر کر طلاق نہ دے تو اگر طلاق کی وجہ غربت ہے تو اللہ تعالیٰ خاوند کی غربت کو دور کر دے گا۔ "O تقویٰ اس بات کا نام ہے کہ جب وہ دیکھے کہ میں گناہ میں پڑتا ہوں تو دعا اور تدبیر سے کام لیوے ورنہ نادان ہو گا"۔ 4۔ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهٖ: یعنی اللہ اپنے کام کو پورا کر کے رہتا ہے۔ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا: اللہ نے ہر چیز کا اندازہ کر رکھا ہے۔ اسی طرح عدّت کا بھی اندازہ کر رکھا ہے۔ 5۔ وَاللَّائِيْ لَمْ يَحِضْنَ: یعنی جن عورتوں کو ابھی ماہواری شروع ہی نہیں ہوئی۔ یا جن کا حیض بند ہو چکا ہے۔ اگر تم شک میں ہو کہ حیض بانجھ پن شروع ہونے کی وجہ سے بند ہوا ہے یا حیض کی بے قاعدگی کی وجہ سے حیض نہیں آرہا تو بائن (پکی) طلاق کے بعد مندرجہ بالا سب کی عدت تین ماہ تک ہے۔ اس عدت میں مکان میں رہنے دینا فرض ہے۔ مطلقہ جو حاملہ ہو اور اسی طرح بیوہ جو حاملہ ہو ان کی عدت وضع حمل پر پوری ہو جائے گی۔ دیگر عورتیں جو بیوہ ہو جائیں ان کی عدت چار مہینے اور دس دن ہے۔ (2:235) حاملہ کو کھانا کھلانا۔ پلانا۔ اور ان پر خرچ کرنا اس کے خاوند کے ذمہ ہے۔ بعد وضع حمل کے بچہ کا خرچ بھی باپ کے ذمہ ہے۔ آخر میں فرمایا "O جو خدا سے ڈرے گا یعنی طلاق دینے میں جلدی نہیں کرے گا تو خدا اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا"۔ 7۔ عدّت کے دوران ان کو رکھو جس طرح تم رہتے ہو یعنی اپنی مالی استطاعت کے مطابق ان کی رہائش کا بندوبست کرتے ہوئے گھروں میں رکھو حاملہ ہو یا نہ ہو۔ اور ان کو ایذاء پہنچا کر تنگی نہ پیدا کرو (مال کی تنگی یا دل اور زبان کی تنگی) کہ وہ گھر سے نکل جائیں۔ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ: اور اگر تم ایک دوسرے سے تنگی محسوس کرو تو باپ کے خرچ پر کوئی اور عورت اس کے بچے کو دودھ پلائے گی۔ وَأْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ: آپس میں مشورہ قائم رکھو دودھ پلانے کے متعلق۔ ماں اور بچے کا تمام خرچ باپ کے ذمہ ہے۔ ماں کو تین مہینے تک خرچ ادا کرتا رہے۔ اس کے بعد اگر ماں دودھ پلانا قبول نہ کرے تب کسی اور عورت سے دودھ پلوائے۔ اور بچہ کو دودھ پلائی اور دیکھ بھال کا خرچ دو سال تک باپ کے ذمہ ہے۔ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ: اگر تم ایک دوسرے سے تنگی محسوس کرو یعنی دودھ پلائی کے معاملہ میں اگر تم باہمی اجرت وغیرہ کے متعلق کچھ طے نہ کر سکو تو کسی اور عورت سے دودھ پلوایا جائے۔

مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ
اپنی وسعت کے مطابق اور وہ کہ تنگ کیا گیا جس پر اس کا رزق تو وہ خرچ کرے اس سے جو دیا ہے اسکو

اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ
اللہ نے نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی جی کو مگر اسکے موافق جو دے رکھا ہے اسکو۔ ضرور کریگا اللہ پیچھے

عُسْرٍ يُّسْرًا ﴿٨﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا ع ٨ ١٧
تنگی کے آسانی اور بہت بستیاں ہیں سرکشی کی انہوں نے اپنے رب کے حکم سے

وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا
اور اسکے رسولوں سے تو لیا ہم نے ان سے حساب سخت اور دی ہم نے ان کو

عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٩﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ
سزا بُری پس چکھا انہوں نے وبال اپنے کام کا اور تھا انجام

اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿١٠﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا
انکے کام کا خسارا تیار کیا اللہ نے ان کیلئے عذاب سخت پس ڈرو

اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۛ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ معانقة
اللہ سے اے عقل مندو وہ جو ایمان لائے ہو یقیناً اُتارا ہے اللہ نے تمہاری طرف

ذِكْرًا ﴿١١﴾ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ
نصیحت کرنیوالا رسول پڑھتا ہے تم پر آیات الٰہی بیان کرنیوالی تاکہ نکالے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ
ان کو جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے اندھیروں سے روشنی کی طرف

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
اور جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور عمل کرے اچھے داخل کریگا اس کو بہشتوں میں چلتی ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ
نیچے ان کے نہریں رہنے والے ہونگے اس میں ہمیشہ بے شک اچھا دیا اللہ نے

لَهٗ رِزْقًا ﴿١٢﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ
اس کو رزق اللہ وہ ہے جس نے پیدا کئے سات آسمان اور زمین سے

8۔ عدّت کے دوران خرچہ بدستور قائم رہے۔ جس کا رزق اس پر تنگ کیا گیا ہو یعنی وہ مالی لحاظ سے کمزور ہو (2:234)۔ ماں یا باپ کو بچہ کی وجہ سے تکلیف نہ دی جائے۔ **10**۔ أَمْرِهَا: خدا اور رسول کا انکار مراد ہے۔ اس انکار کا وبال ان پر پڑے گا۔ **11**۔ ذِكْرًا: شرف۔ مرتبہ۔ نصیحت۔ یعنی تمہارے شرف۔ مرتبہ اور نصیحت کی خاطر آنحضرتؐ کو رسول کر کے بھیجا ہے۔ "نیز یہاں نزول سے صاف ظاہر ہوا کہ اس سے مراد جسمانی طور پر آسمان سے اترنے کے نہیں ہیں (iv)"۔ **12**۔ اعمال صالحہ میں دونوں باتیں شامل ہیں۔ اللہ کے احکام و فرائض کی ادائیگی اور گناہوں سے اجتناب کرنا۔

13۔"Oاور ایسا ہی زمینیں بھی سات ہی پیدا کیں۔ اور سات زمینوں سے مراد زمین کی آبادی کے سات طبقے ہیں جو نسبتی طور پر بعض بعض کے تحت واقع ہیں۔"جیسے براعظم ہیں۔(ناقل)"ارض اسم جنس کے طور پر آیا ہے جو مفرد اور جمع دونوں کے لئے آتا ہے۔ اس کا ترجمہ سات زمینیں بھی ہے(ii)"۔ آیت 23:18 کے مطابق سیاروں کے سات مدار (علاوہ زمین کے) ہیں۔ ان سب میں اللہ کا امر چلتا ہے۔ (مجاہد۔ رازی) یعنی ان میں اللہ کا حکم چلتا ہے۔"لِتَعۡلَمُوۡا: تاکہ تم جان لو کہ جب خدائی تعلیم نازل ہوتی ہے تو ہر انسان کی اندرونی قابلیت کے مطابق آتی ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تمام قوتوں کا اپنے علم کے ذریعہ سے احاطہ کیا ہوا ہے(ii)"۔

66۔سُوۡرَۃُ التَّحۡرِیۡم(مدنی)

یہ سورۃ سنہ 9ھ میں نازل ہوئی تھی۔2۔ تَحۡرِیۡم: کسی حلال چیز کو قسم دے کر اپنے پر حرام کر لینا جائز نہیں۔ اس واسطے ایسی قسم کو توڑ دینا چاہئے مگر فدیہ ادا کرکے۔(5:90)۔ فدیہ دس مساکین کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام کو آزاد کرنا ہے۔ لیکن جو قسمیں ارادتاً اور سنجیدگی سے کھائی ہوں ان کو توڑنے کا حکم نہیں۔ "آنحضرتؐ کو ایک دفعہ آپ کی ایک بیوی نے شہد کا شربت پلایا جو آپ کو پسند تھا۔ اس وجہ سے آپ دیر تک اس بیوی کے گھر میں ٹھہرے۔ دوسری بیویوں کو یہ بُرا لگا۔ ایک بیوی نے جسے شاید شہد پسند نہ تھا عرض کیا کہ حضور آپؐ کے منہ سے بُو آتی ہے۔ آپؐ بہت نازل طبع تھے۔ آپ نے دل میں عہد کیا کہ آئندہ شہد نہ پئیں گے۔ اس بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں کہ شہد تو اچھی چیز ہے۔ کسی بیوی کے کہنے پر اس کا ترک کر دینا بُری بات ہے(ii)"۔(نیز دیکھیں بخاری اور فتح البیان جلد 9)۔ یہ واقعہ حضرت عائشہؓ کی زبانی بخاری اور مسلم میں درج ہے۔ آنحضرتؐ نے حضرت زینب بنت جحش کے گھر سے شہد کا شربت پیا تھا۔ جبکہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے آنحضورؐ کو یہ کہہ کر کہ آپؐ سے شہد کی بُو آ رہی ہے اس کے استعمال سے باز رہنے کے لئے کہا تھا۔ جس پر آنحضرتؐ نے قسم کھائی کہ آپؐ آئندہ شہد نہیں پئیں گے۔ آنحضرتؐ نے ان دونوں بیویوں کو تاکید فرمائی تھی کہ یہ بات زینب تک نہ پہنچانا مگر ان میں سے ایک نے زینب تک یہ بات پہنچا دی۔ 3۔ تَحِلَّۃَ اَیۡمَانِکُمۡ: اپنی (لغو) قسموں کو کھول دینا تم پر فرض کر دیا ہے۔ مگر فدیہ ادا کر کے یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یا ان کو کپڑے دے یا ایک غلام کو آزاد کرائے۔ فرمایا اگر یہ کام نہ کر سکو تو تین دن کے متواتر روزے رکھو۔ 4۔ وہ پوشیدہ بات شہد کو اپنے اوپر حرام قرار دینے والی بات تھی جو آنحضورؐ نے حضرت حفصہؓ سے کی تھی۔ یعنی پھر حضرت حفصہؓ نے وہ بات حضرت عائشہؓ کو جا کر بتا دی۔ آنحضرتؐ نے حضرت حفصہؓ کو بتلا دیا کہ تم نے میرا راز فاش کر دیا ہے۔ "پس جب اس (نبی) نے اس بی بی (حفصہؓ) کو بتایا کہ تم نے میرا راز (عائشہؓ) کو ظاہر کر دیا ہے تو وہ حیران ہوئیں اور پوچھا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا مجھے علیم و خبیر (خدا) نے خبر دی ہے"۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن کے علاوہ بھی آپؐ پر وحی نازل ہوتی تھی۔

فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ
تو جھک گئے دل تمہارے اور اگر ایکدوسرے کی مدد کروگی اسکے خلاف تو یقیناً اللہ ہے اس کا
مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ
دوست اور جبریل اور صالح لوگ مومن بھی اور فرشتے بھی بعد
ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ﴿٥﴾ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا
اس کے مددگار ہیں قریب ہے اس کا رب کہ اگر وہ طلاق دے تم کو یہ کہ بدلہ میں دے اسکو بیبیاں
خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ
بہتر تم سے مسلمان ایمان والیاں فرمانبردار توبہ کرنیوالیاں عبادت کرنے والیاں
سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ﴿٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا
روزہ دار بیاہی ہوئی اور باکرہ عورتیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچاؤ
اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
اپنی جانوں اور اپنے اہل کو آگ سے کہ ایندھن اس کا لوگ اور پتھر ہیں
عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ
اس پر مقرر ہیں فرشتے سخت زور آور نہیں نافرمانی کرتے اللہ کی جو حکم کرے انکو
وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا
اور کرتے ہیں جو حکم کئے جاتے ہیں اے لوگو جو کافر ہوئے ہو مت عذر کرو
الْيَوْمَ ۖ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع ٨ ١٩
آج صرف تم بدلہ دیئے جاؤگے اسکا جو تم کرتے تھے اے لوگو جو
اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ
ایمان لائے ہو توبہ کرو طرف اللہ کی توبہ خالص قریب ہے رب تمہارا دور کردے
عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
تم سے برائیاں تمہاری اور داخل کرے تم کو بہشتوں میں جاری ہوں گی ان کے نیچے
الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ
نہریں جس دن کہ نہ رسوا کریگا اللہ نبی کو اور ان کو جو ایمان لائے اسکے ساتھ

5۔ "تم دونوں کے دل جھک گئے یعنی توبہ کی طرف مائل ہیں(ii)"۔اِنۡ تَتُوۡبَاۤ .... اگر تم دونوں توبہ کرو تو ٹھیک ہے ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ یا"اگر توبہ کر لو تو بہتر ہے کیونکہ تمہارے دل تو اس طرف مائل ہی ہیں(ii)"۔ یا"اگر تم دونوں اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو (یہی زیبا ہے کیونکہ) تم دونوں کے دل مائل (بہ گناہ) ہو چکے تھے (iv)"۔ یعنی حق سے ہٹ گئے تھے۔ اور یہ بات نبیؐ کے لئے ناگوار ہے۔ (فتح القدیر)۔ وَاِنۡ تَظٰهَرَا عَلَيۡهِ: اگر تم دونوں (عائشہؓ اور حفصہؓ) اس (نبی کے خلاف) ایک دوسرے کی مدد کرو۔۔۔ (کبار صحابہ نے یہی دو نام لئے ہیں)۔ نیز ان دونوں نے ایک دفعہ پہلے بھی آنحضرتؐ سے دنیوی مال و متاع حاصل کرنے کی درخواست کی تھی۔ آگے آگے عائشہؓ تھیں اور متابعت میں حفصہؓ (33:29)۔ **6**۔ "آیت 33:29 کے ضمن میں اس جگہ تبدیلی ازواج کے امکان کو پیش کیا گیا ہے لیکن کوئی تبدیلی عمل میں نہ ہوئی کیونکہ وہ سب صفات جن کا آیت 6 میں ذکر ہے وہ انہی بیویوں میں موجود تھیں۔ اگر کچھ کمزوریاں تھیں تو وہ اللہ تعالیٰ نے دور کر دیں (ح)"۔ **7**۔ اَلۡحِجَارَةُ: یعنی پتھر کے بت گو کہ وہ بے جان ہیں مگر ان کو آگ میں ڈالنے سے کفار پر ان کے عقیدہ کی غلطی ثابت ہو گی کیونکہ کفار بتوں کو خدائی صفات دیتے تھے۔ چاہیے کہ انسان اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دین کے راستے پر ڈالے اور جہنم کے عذاب سے بچائے۔

نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ
ان کا نور دوڑتا ہوگا آگے ان کے اور انکے داہنی طرف کہیں گے
رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لیے ہمارا نور اور بخش ہم کو یقیناً تو ہر شے پر
قَدِيْرٌ ﴿٩﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ
قادر ہے اے نبی جہاد کرو کافروں اور منافقوں سے اور سختی کر
عَلَيْهِمْ ۚ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٠﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ
ان پر اور ٹھکانا ان کا دوزخ ہے اور بری ہے پھرنے کی جگہ بیان کی اللہ نے
مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۚ كَانَتَا
مثال ان کے لیے جو کافر ہوئے عورت نوح اور عورت لوط کی دونوں تھیں
تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا
ماتحت دو بندوں کے ہمارے بندوں نیکوکاروں میں سے پس خیانت کی ان دونوں نے انکی تو نہ کام آئے دونوں
عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿١١﴾ وَ
ان عورتوں کے اللہ کے مقابل کچھ اور کہا گیا داخل ہو آگ میں ساتھ داخل ہونے والوں کے اور
ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ
بیان کی اللہ نے مثال ان کے لیے جو ایمان لائے عورت فرعون کی جب کہا اس نے
رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ
اے میرے رب بنا میرے لیے اپنے حضور گھر بہشت میں اور نجات دے مجھ کو فرعون
وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٢﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ
اور اسکے عمل سے اور نجات دے مجھ کو قوم ظالموں سے اور مریم بیٹی
عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ
عمران جس نے حفاظت کی اپنی شرمگاہ کی تو پھر پھونکا ہم نے اس میں اپنی روح میں سے اور
صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿١٣﴾
مانتی تھی کلمات اپنے رب کے اور اسکی کتابیں اور تھی وہ فرمانبرداروں میں سے

وقف لازم

9۔ "توبۃ النصوح یعنی خالص توبہ کا نتیجہ بیان فرمایا کہ تم پچھلی کردہ بدیوں کے بُرے نتائج سے محفوظ رہو گے اور آئندہ بدیوں کے جوش کو دبا سکو گے۔ اور تمہیں ایک نور عطاء ہوگا جس کی روشنی میں تم چلو گے اور ہر قسم کی ٹھوکر اور لغزش سے محفوظ رہو گے (ح)"۔ خالص توبہ کر و اپنے پچھلے رویہ پر ندامت کرتے ہوئے یعنی دل سے سچی توبہ کرو تا دل میں اس گناہ کے کرنے کا خیال ہی نہ رہے۔ "Oنور کو کمال تک پہنچانا یہ ترقیات غیر متناہی کی طرف اشارہ ہے۔ ایک کے بعد دوسرا کمال (نور) ملتا جائے گا۔ تنزّل کبھی نہیں ہوگا اور نہ کبھی بہشت سے نکالے جائیں گے بلکہ آگے ہی آگے بڑھتے رہیں گے پیچھے نہ ہٹیں گے۔ استغفار کریں گے کہ پہلی حالت جو ناقص نظر آنے لگی تھی وہ ڈھانپ دی جائے اور اس کی بجائے اعلیٰ حالت عطاء ہوتی جائے۔ یہ روحانی ترقی ہے جس کی کوئی حد نہیں ہے"۔ "پورا کر ہمارے لئے اپنا نور": یعنی آخر تک نور میں رکھیو۔ تمام جسم نور سے بھر جائے۔ کہیں بھی اندھیرا باقی نہ رہے۔ وَاغْفِرْ لَنَا "تو ہمیں بخش دے۔ جنتیوں کا استغفار گناہوں سے معافی کے لئے نہیں ہوگا کیونکہ جنت میں داخل ہونے سے پہلے ان کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ جنتیوں کا استغفار ان کی روحانی ترقی کے لئے ایک دعا ہے۔ "بہشت میں یہ دعا کرنا بتاتا ہے کہ بہشت میں بھی نیک خواہشات اور نیک اعمال کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اور یہ کہ بہشت کی ترقیات غیر متناہی ہیں (ح)"۔ 10۔ "اس آیت میں منافقوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ منافقین ظاہر ہو چکے تھے۔ اور آنحضرتؐ کو معلوم تھے کہ وہ کون ہیں۔ اگر معلوم اور ظاہر نہ تھے تو جہاد کس سے کرنا تھا۔ اگر شیعوں کے کہنے کے مطابق حضرت عمرؓ منافق تھے تو آنحضرتؐ اور حضرت علیؓ کو ان کے خلاف جہاد کرنا چاہئے تھا (اور جو نہیں ہوا) (ح)"۔ "ان پر سختی کر" یعنی ان کا کوئی اثر قبول نہ کر۔ یعنی یہ خیال نہ کرنا کہ وہ اسلام کو نقصان پہنچا سکیں گے یا اس کی ترقی کو روک سکیں گے (ii)"۔ آنحضرتؐ کو منافقوں کا علم تھا کہ وہ کون ہیں مگر آپ نے ان سے تلوار کا جہاد (قتال) نہ کیا بلکہ ان کو ہدایت دینے کا جہاد جاری رکھا۔ 11۔ "پس ان دونوں عورتوں نے ہمارے نیک بندوں کی خیانت کی۔"" "یہاں خیانت سے مراد مخالفت اور بدگمانی ہے۔ فسق و فجور نہیں۔ وہ عورتیں کافرہ تھیں مگر فاسقہ۔ فاجرہ نہیں تھیں (ح)"۔ "پس وہ دو نیک مرد ان دو عورتوں کے کام نہ آئے۔" یعنی نیک خاوند کافرہ بیویوں کو آخرت میں عذاب سے بچا نہ سکیں گے۔ (33:31) دو نیک مردوں سے مراد حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ ہیں وہ اپنی کافرہ بیویوں کو آخرت کے عذاب سے بچا نہ سکیں گے۔ حضرت نوحؑ کی بیوی کا نام عَلِمَہُ تھا۔ "تَحْتَ عَبْدَيْنِ: یعنی وہ ان کے نکاح میں تھیں (ii)"۔ "نیک انسان کی بیوی بننے سے عورت کسی رعایت کی مستحق نہیں ہوتی بلکہ اس کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے (ii)"۔ اللہ نے فرمایا اگر محمدؐ کی بیویاں کوئی بدی کریں گی تو ان کو دوگنا عذاب دیا جائے گا۔ (33:31)۔ 12۔ فرعون کی بیوی کا نام آسیہ تھا۔ اس نے موسیٰؑ کو بچپن میں اپنے محل میں رکھ کر پالا تھا اور موسیٰؑ کی ہمدرد تھیں۔ "یہاں امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ اور مریم کے الفاظ میں مؤمنوں کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ سے مراد یہاں وہ لوگ ہیں جو جذبات نفس میں مقیّد ہیں اور ہر وقت ان سے نکلنے میں کوشاں ہیں۔ اور مریم سے مراد وہ مؤمن ہیں جو اپنے نفس کو پاک کئے ہوئے ہیں اور مزید ترقیات کر رہے ہیں (ح)"۔ 13۔ "روح پھونکی یعنی الہاماً مسیح کی پیدائش کی خبر دی (ii)"۔ "مریم کے باپ کا نام بھی عمران تھا اور حضرت موسیٰؑ جو ان سے 1500 سال پہلے ہوئے تھے ان کے والد کا نام بھی عمران تھا۔ روح سے مراد امر الٰہی۔ کلام الٰہی۔ الہام الٰہی ہے۔

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

بہت برکت والا ہے وہ جس کے ہاتھ میں ہے بادشاہی اور وہ ہر شئے پر

قَدِيْرُ ﴿٢﴾ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ

قادر ہے جس نے بنائی موت اور زندگی تاکہ آزماوے تم کو کونسا تم میں سے

اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ﴿٣﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ

بہتر ہے عمل میں اور وہ غالب بخشنے والا ہے جس نے بنائے سات

سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط

آسمان اوپر تلے نہ دیکھے گا تو پیدائش رحمٰن میں کوئی نقص

فَارْجِعِ الْبَصَرَ لا هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿٤﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ

پس دوبارہ نظر کر کیا دیکھتا ہے تو کوئی شگاف پھر دوبارہ نظر کر

كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿٥﴾ وَ

دو دفعہ پھر آوے گی تیری طرف نظر ذلیل ہو کر اور وہ تھکی ہوئی ہے اور

لَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا

البتہ آراستہ کیا ہم نے آسمان دُنیا کو چراغوں سے اور بنایا ہم نے انکو زد

لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿٦﴾ وَلِلَّذِيْنَ

شیطانوں کے لیے اور تیار کیا ہم نے ان کیلئے عذاب دوزخ سے اور ان کے لیے جو

كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧﴾ اِذَا

کافر ہوئے اپنے رب کے عذاب ہے دوزخ کا اور بُری ہے پھرنے کی جگہ جب

الجزء ٢٩

اپنے رب کے کلمات یعنی باتوں کی تصدیق کی۔ مراد یہ کہ اس بات پر ایمان لائی کہ واقعی مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بیٹا دیا جانے والا ہے۔ (پھر اسے سچ بھی کر دکھایا)۔ مریم صرف اپنی وحی پر ہی ایمان نہیں لائی بلکہ پرانی کتابوں میں مسیح کے متعلق جو پیشگوئیاں تھیں ان پر بھی ایمان لائی(ii)"۔ وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا تو اس نے اپنے رب کی باتوں کی تصدیق کی اور اس کی کتابوں کی۔ آیت 21:92 میں فَنَفَخْنَا فِيْهَا میں هَا سے مراد مریم ہے کہ اس میں روح پھونکی۔ اور یہاں آیت 66:13 میں فَنَفَخْنَا فِيْهِ میں هِ سے مراد فرج (ناموس) ہے۔ ترجمہ: پس ہم نے اس (فرج) میں اپنی (طرف سے) روح پھونکی۔ نوٹ: فرج کے لفظ کے استعمال کے متعلق اس اعتراض کے جواب میں کہ یہ تہذیب کے خلاف ہے فرمایا"O جو خدا تعالیٰ کو خالق سمجھتے ہیں تو کیا اس خلق کو لغو اور باطل قرار دیتے ہیں۔ جب اس نے ان اعضاء کو خلق کیا کیا اس وقت تہذیب نہ تھی۔ خالق مانتے ہیں اور (اس کی) خلق پر اعتراض نہیں کرتے ہیں تو پھر اس ارشاد پر اعتراض کیوں؟" (از تفسیر فرمودہ مسیح موعودؑ جلد 3 صفحہ 184۔ سورہ تحریم)۔

67-سُوْرَةُ الْمُلْک (مکی)

2۔ بِيَدِهِ الْمُلْكُ میں اشارہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلامی حکومت یعنی حکومت الٰہیہ قائم فرمادے گا۔ جیسا کہ انجیل متی 21:43 میں مذکور ہے۔ 3۔ "موت اور زندگی: زندگی نیک کاموں کے کرنے کا موقعہ دیتی ہے۔ اور موت ان کے نتائج کو ظاہر کرتی ہے (ح)"۔ 4۔ "تَفَاوُت: اوصاف کے اختلاف کو کہتے ہیں۔ گویا ایک دوسرے کے اوصاف کوئی چیز باطل نہیں کر رہی۔ اور یہ نہیں کہ کسی جگہ ایک قانون کام کر رہا ہے اور دوسری جگہ دوسرا۔ اور فُطُوْر کے معنٰی اختلال (خلل واقع ہونا یا بگاڑ واقع ہونا) کے ہیں (ح)"۔ 5۔ حَسِيْرٌ: تھکی ہوئی۔ اور تجھے کوئی رخنہ نظر نہ آئے گا۔ دو مرتبہ یعنی بار بار دیکھو۔ 6۔ وَجَعَلْنَاهَا: هَا یعنی ان چراغوں (ستاروں) کو بنایا۔ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ: لَهُمْ یعنی شیطانوں کے لئے۔ "O چونکہ رجم کی خدمت فرشتے کرتے ہیں نہ کہ ستارے لہٰذا اس سے قطعی طور پر ثابت ہوا کہ ہر ایک ستارے پر ایک فرشتہ مؤکل ہے اور چونکہ فرشتے ستاروں کے لئے بوجہ شدت تعلق جان کی طرح ہیں۔ اس لئے اس آیت میں فرشتوں کا فعل ستاروں کی طرف منسوب کیا گیا ہے"۔ اور بنایا ہم نے انہیں (ستاروں کو) رُجُوْمًا: ذریعہ شیطانوں کو مارنے کے لئے یعنی فرشتے کاہنوں اور نجومیوں کے اٹکل پچوؤں کو کلام الٰہی سے باطل کر دیتے ہیں۔ (37:7-11)۔

أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَّهِيَ تَفُورُ ﴿٨﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ
ڈالے جاویں گے اس میں سنیں گے اس کی زور کی آواز اور وہ جوش کرتی ہوگی قریب ہے کہ پھٹ جاوے
مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ
جوش سے جب ڈالی جاوے گی اس میں کوئی جماعت پوچھیں گے ان سے چوکیدار اس کے کیا نہ
يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿٩﴾ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَ
آیا تمہارے پاس کوئی ڈرانیوالا کہیں گے کیوں نہیں بلکہ آیا تھا ہمارے پاس ڈرانیوالا، مگر جھٹلایا ہم نے اور
قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ ۚ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿١٠﴾
کہا ہم نے نہیں اتارا اللہ نے کچھ نہیں ہو تم مگر گمراہی بڑی میں
وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١١﴾
اور کہیں گے اگر ہوتے ہم سنتے یا سمجھتے نہ ہوتے ہم دوزخ والوں میں سے
فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١٢﴾ إِنَّ
پس اقرار کیا انہوں نے اپنے گناہوں کا پس دوری ہے دوزخ والوں کو یقیناً
الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ
وہ جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے ان کے لیے بخشش اور ثواب
كَبِيرٌ ﴿١٣﴾ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ
بڑا ہے اور تم چھپاؤ اپنی بات یا پکار کر کہو اس کو یقیناً وہ جانتا ہے بات
الصُّدُورِ ﴿١٤﴾ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٥﴾ هُوَ ع ٥
سینوں والی کو کیا نہ جانے وہ جس نے پیدا کیا اور باریک دیکھنے والا باخبر ہے وہ
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَ
جس نے بنائی تمہارے لیے زمین ماتحت پس چلو اسکی راہوں میں اور
كُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿١٦﴾ أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ
کھاؤ اس کے رزق سے اور اسکی طرف جی اٹھنا ہے کیا نڈر ہو تم اس سے کہ جو آسمان میں ہے
أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿١٧﴾ أَمْ أَمِنتُم مَّن
یہ کہ دھنسا دیوے تم کو زمین میں پھر اچانک وہ جنبش کرے یا نڈر ہو تم اس سے جو

8۔ لَهَا: یہ "ل" ملکیت ہے یعنی دوزخ کا۔ شَهِيقًا: شور (گدھے کی پہلی مرتبہ کی آواز)۔ هِيَ: وہ دوزخ۔ تَفُوْرُ: جوش مارے گی۔ 9۔ فَوْجٌ: (کفار کی) فوج۔ تَمَيَّزُ: پھٹ جائے (دوزخ) فِيهَا: اس (دوزخ) میں۔ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ: جب بھی (کفار کا) کوئی گروہ اس میں جھونکا جائے گا۔ 11۔ کان سے شریعت کو سنتے یا عقل سے ضمیر کی آواز پہچانتے تو دوزخ سے بچ جاتے۔ 12۔ فَسُحْقًا: دوری ہے۔ لعنت ہے (خدا کی طرف سے)۔ 13۔ یعنی انہوں نے اللہ کو دیکھا تو نہیں تھا مگر اس کے رسولوں پر ایمان لا کر اللہ کے احکامات پر عمل کیا اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہے۔ 14۔ بات جو (تمہارے) سینوں میں ہے۔ 15۔ جس نے پیدا کیا ہے کیا وہ چھپی اور ظاہر بات کو نہیں جانتا۔ اس جگہ خَلَقَ کو دلیل علم قرار دیا گیا ہے (ح)۔ 16۔ مِنْ رِزْقِهِ: یعنی خدا کے دیئے ہوئے رزق سے کھاؤ۔ (ہ: خدا) "منکب دراصل بازو اور کندھے کے ملنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اور زمین کے مناکب اس کے راستے۔ اس کے جوانب اور پہاڑ ہیں (ح)"۔ "فرمایا کہ جب انسان کو اپنے جسمانی رزق کی تلاش میں اس قدر جدوجہد کرنا پڑتی ہے کہ زمین کے اطراف وجوانب کو چھان مارتا ہے اور اسے رزق۔ علم اور تجربہ حاصل ہوتا ہے تو پھر روحانی غذا کے لئے انسان کو کیا کچھ محنت نہ کرنی چاہیے۔ نیز یہ آیت توکل کے غلط تصور کو باطل کرتی ہے (ح)"۔ 17۔ ترجمہ: کیا تم اس (خدا) سے جو آسمان میں ہے محفوظ ہو کہ جب زمین اچانک تھر ارہی ہو وہ تمہیں اس میں دھنسا دے؟ (یعنی خدا کسی کو سزا دینا چاہے تو اس میں کوئی حائل نہیں ہو سکتا)۔

فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ
آسمانوں میں ہے یہ کہ بھیجے تم پر مینہ پتھروں کا پھر البتہ جانو گے کیسا تھا
نَذِيْرِ ﴿١٨﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٩﴾
میرا ڈرانا اور البتہ جھٹلایا انہوں نے جو پہلے تھے ان سے پس کیسا ہوا عذاب میرا
اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؔۘ مَا
کیا نہ دیکھا انہوں نے طرف پرندوں کے اپنے اوپر پر کھولے ہوئے اور سمیٹ بھی لیتے ہیں نہیں
يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿٢٠﴾ اَمَّنْ هٰذَا
روک سکتا ان کو بجز رحمان کے یقیناً وہ ہر شے کو دیکھنے والا ہے آیا کون ہے وہ
الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ
جو لشکر ہو تمہارا مدد دے تم کو سوائے رحمان کے نہیں ہیں
الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢١﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ
کافر مگر فریب میں یا کون ہے وہ جو رزق دیتا ہے تم کو اگر
اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢٢﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ
روک لیوے اپنا رزق بلکہ گھسے جاتے ہیں سرکشی اور نفرت میں پس کیا وہ جو چلتا ہے
مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ
اوندھا اپنے منہ کے بل بہت ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو چلتا ہے سیدھا راہ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ
راست پر کہہ وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو اور بنائے تمہارے لیے کان
وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٤﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ
اور آنکھیں اور دل تھوڑا ہے جو تم شکر کرتے ہو کہہ وہی ہے جس نے
ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا
پھیلایا تم کو زمین میں اور اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے اور کہتے ہیں کب ہے یہ
الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪
وعدہ اگر ہو تم سچے کہہ علم تو صرف اللہ ہی کے نزدیک ہے

18۔ حَاصِبًا: تُند آندھی جس میں مٹی اور کنکر اڑیں جیسا کہ جنگ احزاب کے وقت ہوا جب تمام دشمن بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔اس آیت میں بتایا کہ اللہ آسمان میں ہے۔43:85 میں فرمایا کہ اللہ زمین و آسمان میں ہے۔اور 57:5 میں ہے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو وہیں خدا ہوتا ہے۔یعنی ہر ہر جگہ پر۔اس آیت 18 میں فرمایا کہ خدا آسمان میں ہے۔یہ اس لئے فرمایا کہ جب اوپر سے عذاب آئے تو اس سے بچنا ممکن نہیں ہوتا۔جنگ بدر میں آنحضرتؐ کی مٹھی بھر کنکریوں اور جنگ احزاب میں سخت تُند آندھی نے جنگ کا پانسہ مسلمانوں کے حق میں بدل ڈالا تھا۔ کَیْفَ: کیسا(سخت تھا)ڈرانا۔**19**۔ نَکِیْرِ: انکار کی سزا مراد ہے۔ کَذَّبَ: تکذیب کی(رسولوں کی)۔فَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرِ: پس کیسا (سخت) تھا میرا عذاب۔**20**۔"جَوِّ السَّمَآءِ میں پرندوں کو خدا نے معلق رکھا ہوا ہے۔ جیسے گِدھ جو کافی وزنی ہوتا ہے۔تاکہ جب تم پر عذاب آئے تو وہ تمہاری لاشوں کو کھا جائیں(ii)"۔ (نیز دیکھیں 16:80)۔ **21**۔ مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ: سوائے خدائے رحمٰن کے یا رحمٰن کے مقابلہ میں۔**22**۔ لَجُّوْا: ضد یا اصرار کرتے ہیں۔ نُفُوْرٍ: نفرت میں یا(حق سے دور) بھاگتے ہیں۔اگر وہ(خدا) اپنا رزق روک لے تو تمہیں کون رزق دے گا۔(جیسا کہ مکہ میں سخت قحط پڑا تھا۔)۔**23**۔ خلاف قانون پر چلنے والا ٹھوکریں کھاتا ہے جبکہ راہ راست پر چلنے والا کامیاب ہو جاتا ہے۔(کافر اور مؤمن کی مثال ہے۔)۔**24**۔اَلَّذِیْ: وہ ہستی جس نے کان آنکھیں اور دل دیئے ہیں اگر ان کا صحیح استعمال نہ کیا تو یہ اللہ کی ناشکری ہوگی۔**26**۔"Oوعدہ عذاب آنے کا کب(پورا) ہوگا"۔یا قیامت کب آئے گی۔**27**۔قیامت کے آنے کا وقت صرف اللہ ہی کو معلوم ہے کہ کب آئے گی۔نیز دیکھیں 7:188۔

وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٧﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ
اور میں تو صرف ڈرانے والا ہوں کھلا کھلا — پس جب دیکھیں گے اسکو نزدیک بگڑ جاویں گے منہ ان کے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قُلْ
جو کافر ہوئے اور کہا جائیگا یہ ہے وہ جو تم مانگتے تھے کہہ

اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ
کیا دیکھا تم نے اگر ہلاک کرے مجھ کو اللہ اور ان کو جو میرے ساتھ ہیں یا رحمت کرے ہم پر تو کون پناہ دیگا

الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ
کافروں کو عذاب دردناک سے کہہ وہ ہے رحمٰن کہ ایمان لائے ہم اس پر

وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ قُلْ
اور اسی پر توکل کیا ہم نے، پس ضرور جانو گے تم کون ہے گمراہی ظاہر میں کہہ

ع اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿٣١﴾
بتاؤ تو سہی اگر ہو جاوے تمہارا پانی خشک تو کون لاوے گا تمہارے پاس پانی جاری

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ رحمٰن رحیم کے

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿٢﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
قسم ہے قلم کی اور اسکی جو لکھتے ہیں نہیں تو فضل سے اپنے رب کے

بِمَجْنُوْنٍ ﴿٣﴾ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿٤﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى
دیوانہ اور یقیناً تیرے لیے البتہ ثواب ہے بے انتہا اور یقیناً تو البتہ

خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿٥﴾ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ﴿٦﴾ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿٧﴾
خُلق بڑے پر ہے پس ضرور دیکھے گا تو اور وہ بھی دیکھیں گے کہ کون تم میں سے خبطی ہے

28۔ فَلَمَّا رَاَوْهُ: جب اس (قیامت) کو (یا عذاب کو) دیکھیں گے تو ذلت۔ ہولناکی اور دہشت سے ان کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی ہوں گی۔ (نیز دیکھیں 3:107)۔ **29**۔ "کفار یہ سمجھتے تھے کہ آنحضرتؐ وفات پا جائیں تو ان کو چھٹکارا مل جائے (عذاب سے) فرمایا کہ عذاب تو اللہ نے نازل کرنا ہی ہے۔ اگر نبی وفات پا جائے تو اس سے کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ مگر تمہیں عذاب سے کون بچائے گا(ii)"۔ **31**۔ جس طرح ظاہری پانی یا بارش کے فقدان سے زندگی خطرہ میں پڑ جاتی ہے ایسے ہی روحانی پانی یعنی وحیٔ الٰہی بھی اگر نہ ہو تو اخلاق اور روحانیت پستی میں گر جاتے ہیں۔

68۔ سُوْرَةُ الْقَلَم (ابتدائی مکی)

2۔ جیسے فرمایا عَلَّمَ بِالْقَلَمِ: انسان کو اللہ نے لکھنا سکھایا قلم سے (96:5-6)۔ حضرت ابن عباسؓ نے "ن" کے معنے "بڑی مچھلی" کے کئے ہیں۔ اس سورۃ کے آخر (آیت 49) میں مچھلی والے (یونسؑ نبی) کا ذکر ہوا ہے۔ (نیز دیکھیں 21:88)۔ ن کے معنے دوات (روشنائی) کے بھی کئے گئے ہیں۔ قرآنی وحی جونہی آتی تھی لکھ لی جاتی تھی۔ **3تا5**۔ "فرمایا قلم۔ دوات اور سب علوم جو ان سے لکھے جاتے ہیں اس پر گواہ ہیں کہ محمدؐ مجنون نہیں ہیں۔ محمدؐ کو تو بے انتہا اجر ملے گا۔ وہ تو بہترین اخلاق دکھاتے اور سکھاتے ہیں۔ وہ مجنون کیسے ہو سکتے ہیں(ii)"۔ ولید بن مغیرہ نے کفار مکہ کو مشورہ دیا تھا کہ حج پر آنے والوں میں مشہور کر دو کہ محمدؐ جادو گر (یا مجنون) ہے۔ اس سے نہ ملنا۔ نیز (15:7)۔ جبکہ مشیت الٰہی یہ ہے کہ آپ کا لایا ہوا دین دنیا میں مقبول ہو گا اور ہمیشہ لوگوں کی ہدایت کا موجب رہے گا مگر مجنون کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوتی۔ چونکہ وحی آتی تھی کہ مرنے کے بعد پھر جیو گے اس لئے مجنون کہا کہ یہ مجنونانہ باتیں ہیں۔ "Oخَلق ظاہری پیدائش کا نام ہے۔ ایسا ہی باطنی قویٰ جو انسان اور غیر انسان میں مابہ الامتیاز ہیں وہ سب خُلق کہلاتے ہیں۔ جیسے عقل۔ فکر۔ سخاوت وغیرہ وغیرہ۔ اخلاق سے مراد خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کا حصول ہے۔ خُلق کا معنٰی یہ ہے کہ اندرونی قویٰ کو ان کے اپنے اپنے مناسب مقام پر استعمال کیا جائے۔ کل مخلوقات کے کمال انسان میں یکجائی طور پر جمع ہیں۔ اور کل انسانوں کے کمالات بھیئت مجموعی ہمارے رسول اللہ میں جمع ہیں۔ نبوت کاملہ کے کمالات آپؐ پر ختم ہوئے (تفسیر فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ جلد 3 صفحہ 196)"۔ "حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن۔ (بخاری) کہ جن صفات کی طرف قرآن مجید میں توجہ دلائی گئی ہے وہ سب کی سب آپؐ میں موجود ہیں۔ اور آپؐ ان سب اخلاق کی جامعیت اور کاملیت اور اثر اندازی کے بلند ترین مرتبہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ اور پھر آپ کے اخلاق عالیہ ہر قسم کی مداہنہ سے پاک اور دنیاداروں کے نمائشی اخلاق سے بلند تھے (ح)"۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (68:5) (اے رسول) یقیناً تو بہت بڑے خُلق پر فائز ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ کہ مجھے بھیجا گیا ہے تا میں اخلاق حسنہ کو ان کے کمال تک پہنچاؤں۔ آپؐ مجسمہ اخلاق عالیہ تھے۔ **6**۔ تو بھی دیکھ لے گا اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ اللہ کی مدد کس کو حاصل ہوتی ہے۔ کیا اللہ مجنونانہ کاموں کی مدد کے لئے آتا ہے۔ کیا مجنونوں کے بھی اعلیٰ اخلاق ہوتے ہیں؟ **7**۔ اَلْمَفْتُوْنُ: فتنہ زدہ۔ دیوانہ۔ اللہ کی فعلی شہادت بتا دے گی کہ کون مفتون ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ظاہر ہوئی جب جنگ بدر اور پھر فتح مکہ کے بعد بیشتر مکذبین اسلام لے آئے۔

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ
یقیناً تیرا رب ہی خوب جانتا ہے اسکو جو گمراہ ہوا اس کی راہ سے اور وہی جانتا ہے
بِالْمُهْتَدِينَ ۸ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ۹ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ
راہ پانے والوں کو پس مت کہا مان جھٹلانے والوں کا وہ چاہتے ہیں کہ تو نرمی کرے
فَيُدْهِنُونَ ۱۰ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَهِينٍ ۱۱ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ
تو وہ بھی نرمی کریں اور مت کہا مان ہر ایک سنگدل قسم کھانیوالے ذلیل کا عیب جُو چلنے والا
بِنَمِيمٍ ۱۲ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۱۳ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ
ساتھ چغلی کے منع کرنیوالا بھلائی سے سرکش گنہگار سنگدل پیچھے اس کے
زَنِيمٍ ۱۴ أَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۱۵ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا
حرامی بھی اس لیے کہ تھا مال اور اولاد والا جب پڑھی جاتی تھیں اس پر ہماری آیتیں
قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۱۶ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ ۱۷
کہتا کہانیاں ہیں پہلوں کی ضرور ہم داغ دینگے اس کو ناک پر
إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا
یقیناً آزمایا ہم نے ان کو جیسا کہ آزمایا تھا ہم نے باغ والوں کو جبکہ قسم کھائی انہوں نے
لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ۱۸ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ۱۹ فَطَافَ عَلَيْهَا
البتہ کاٹ ڈالیں گے اسکو صبح ہوتے ہی اور نہ تھے وہ انشاءاللہ کہتے پس پھر گیا اس پر
طَائِفٌ مِنْ رَبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ۲۰ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ۲۱
ایک پھر جانیوالا عذاب تیرے رب کا اور وہ سوتے تھے پس صبح کو اُٹھے جیسے جڑ سے کٹے ہوئے ہیں
فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ۲۲ أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
تو ایک دوسرے کو وہ پکارنے لگے صبح ہوتے ہی یہ کہ سویرے چلو اپنی کھیتی پر اگر ہو تم
صَارِمِينَ ۲۳ فَانْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ۲۴ أَنْ لَا
کاٹنے والے پھر چلے وہ اور وہ چپکے چپکے باتیں کرتے تھے یہ کہ نہ
يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِسْكِينٌ ۲۵ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ
آجائے آج تمہارے پاس کوئی فقیر اور سویرے گئے پورے اہتمام سے

9۔"پس مکذبین کا کہانہ مان۔" یہاں اشارہ کفار مکہ کے وفد کا ہے جو ولید بن مغیرہ کی قیادت میں ابو طالب کو آکر ملا کہ محمدؐ کو ہمارے بتوں کی مذمت کرنے سے منع کر دو۔ اگر وہ کسی خوبصورت عورت سے شادی کے خواہاں ہوں یا مال کے طالب ہیں یا سرداری کا عہدہ چاہتے ہیں تو ہم یہ تمام مطالبات پورے کر دیں گے۔ آنحضرتؐ نے اس کے جواب میں فرمایا اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند بھی لا کر رکھ دیں تو بھی میں اپنے فرض منصبی سے نہیں ہٹ سکتا۔ (ابن ہشام جلد1 صفحہ 266) نیز دیکھیں سورۃ نمبر 109 الکافرون)۔ **10**۔ مداہنت یعنی جو دل میں ہے اس کے خلاف ظاہر کیا جائے۔ کفار نے آنحضرتؐ سے کہا کہ آپ اپنے مذہب کی تعلیم میں نرمی دکھائیں تو ہم بھی نرمی دکھاتے ہوئے آپ کی مخالفت نہ کریں گے۔ مطلب یہ تھا کہ آپ ہمارے بتوں کے خلاف نہ بولیں تو ہم بھی تمہاری مخالفت نہ کریں۔ لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ (To Compromise)۔ **11**۔"ایسا شخص جو خلاف عقل طور پر اپنی بات کو سچا بنانے کے لئے قسمیں کھاتا ہے لیکن خدا کا فعل اسے ذلیل ہی کرتا ہے اس کی بات کو نہیں ماننا چاہئے (ii)"۔ **11تا16**۔ میں کفار مکہ کے اوصاف بیان ہوئے ہیں۔ ان میں ابو جہل۔ اخنس بن شریق اور ولید بن مغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔ **17**۔ یہ بیان جنگ بدر میں ولید بن مغیرہ (جو سخت معاند رسولؐ تھا اور حضرت خالد سیف اللہ کا باپ تھا) کے حق میں پورا ہوا۔ جنگ بدر میں اس کی ناک پر زخم لگا تھا جو بدنما داغ کے طور پر اس کے مرنے تک رہا۔ (رازی) یوں بھی اس کا ناک لمبا تھا اس طرح یہ پیشگوئی اس کے حق میں پوری ہوئی۔ "ہم ناک پر داغ لگا دیں گے۔" مطلب بے عزت کیا جائے گا۔ ناک کا کٹ جانا یعنی ذلیل ہو جانا۔ چنانچہ ولید بن مغیرہ کے افعال خبیثہ کا ذکر قیامت تک اس کی رسوائی کا باعث رہے گا۔ اور جن باتوں (مال اور اولاد) کو وہ اپنی سربلندی کا ذریعہ سمجھتا تھا وہی اس کی ذلت کا موجب بن گئیں۔ **آیات 9تا17**۔ "O یعنی تو ان مکذبوں کے کہنے پر مت چل جو بدِل اس بات کے آرزومند ہیں کہ ہمارے معبودوں کو بُرا مت کہو اور ہمارے مذہب کی ہجو مت کرو تو پھر ہم بھی تمہارے مذہب کی نسبت ہاں میں ہاں ملاتے رہیں گے۔ ان کی چرب بیانی کا خیال مت کر۔ یہ شخص جو مداہنہ کا خواستگار ہے جھوٹی قسمیں کھانے والا اور ضعیف الرائے اور ذلیل آدمی ہے۔ دوسروں کے عیب ڈھونڈنے والا اور سخن چینی سے لوگوں میں تفرقہ ڈالنے والا اور نیکی کی راہوں سے روکنے والا۔ زناکار اور باایں ہمہ نہایت درجہ کا بدخلق۔ اور ان سب عیبوں کے بعد ولد الزنا بھی ہے۔ عنقریب ہم اس کے اس ناک پر جو سؤر کی طرح بہت لمبا ہو گیا ہے داغ لگا دیں گے۔ اس جگہ ولید بن مغیرہ نے نرمی اختیار کر کے چاہا کہ ہم سے نرمی کا برتاؤ کیا جائے۔ اس کے جواب میں اس کے تمام پردے کھولے گئے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مؤمنین سے مداہنہ کی امید مت رکھو۔ (ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ 116-117 ایڈیشن یکم جنوری 1982ء)"۔ عُتُلّ کا معنٰی بد کلام شخص ہے۔ (اقرب)۔ **15**۔ جس شخص کے اندر مندرجہ بالا خرابیاں ہوں اس کی بات اس لئے مان لی جائے کہ وہ مال اور اولاد رکھتا ہے کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ **18**۔ إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ: "یقیناً ہم نے انہیں آزمایا۔" اس سے مراد اہل مکہ ہیں۔ **19**۔ استثناء نہیں کرتے تھے یعنی ان شاءاللہ نہیں کہتے تھے۔ یا الگ نہیں کرتے تھے یعنی اپنے مال میں سے مسکین کا حق الگ نہیں کرتے تھے۔ **20**۔ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ: "پس پھرنے والا یا گھیر لینے والا عذاب اس (کھیتی) پر پھر گیا"۔ **21**۔ فَأَصْبَحَتْ: پس وہ (کھیتی) ہو گئی جڑ سے کٹی ہوئی (تباہ ہو گئی) کی مانند۔ ایک آدمی کا کھیت تھا۔ اس کی فصل سے سارا گھر آسودہ تھا۔ جب فصل کی پیداوار جمع کرتا تو فقیر بھی وہاں پہنچ

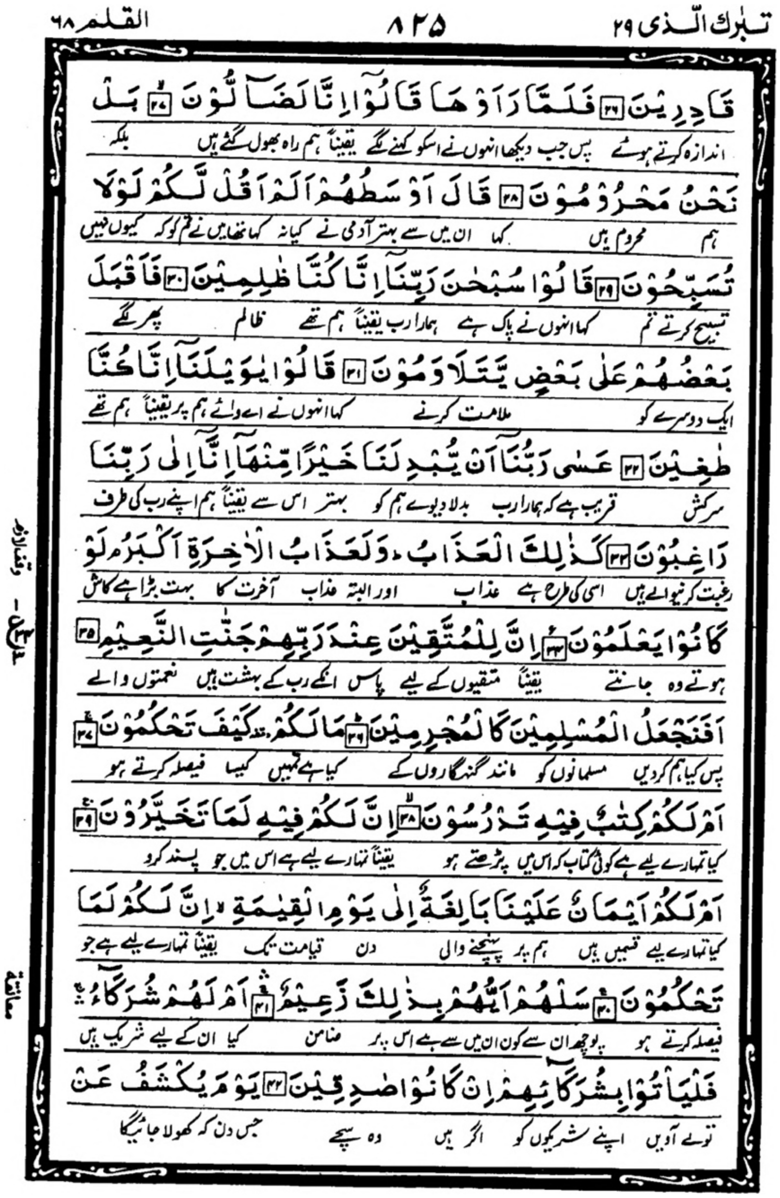

تبٰرك الذى ٢٩ ٨٢٥ القلم ٦٨

قَادِرِيْنَ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٧﴾ بَلْ
اندازہ کرتے ہوئے پس جب دیکھا انہوں نے اسکو کہنے لگے یقیناً ہم راہ بھول گئے ہیں بلکہ
نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا
ہم محروم ہیں کہا ان میں سے بہتر آدمی نے کیا نہ کہا تھا میں نے تم کو کہ کیوں نہیں
تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَاَقْبَلَ
تسبیح کرتے تم کہا انہوں نے پاک ہے ہمارا رب یقیناً ہم تھے ظالم پھر لگے
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا
ایک دوسرے کو ملامت کرنے کہا انہوں نے اے وائے ہم پر یقیناً ہم تھے
طٰغِيْنَ ﴿٣٢﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا
سرکش قریب ہے کہ ہمارا رب بدلا دیوے ہم کو بہتر اس سے یقیناً ہم اپنے رب کی طرف
رٰغِبُوْنَ ﴿٣٣﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ
رغبت کرنیوالے ہیں اسی کی طرح ہے عذاب اور البتہ عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے کاش
كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٣٥﴾
ہوتے وہ جانتے یقیناً متقیوں کے لیے پاس انکے رب کے بہشت ہیں نعمتوں والے
اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٦﴾ مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٧﴾
پس کیا ہم کردیں مسلمانوں کو مانند گنہگاروں کے کیا ہے تمہیں کیسا فیصلہ کرتے ہو
اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿٣٨﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿٣٩﴾
کیا تمہارے لیے ہے کوئی کتاب کہ اس میں پڑھتے ہو یقیناً تمہارے لیے ہے اس میں جو پسند کرو
اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا
کیا تمہارے لیے قسمیں ہیں ہم پر پہنچنے والی دن قیامت تک یقیناً تمہارے لیے ہے جو
تَحْكُمُوْنَ ﴿٤٠﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿٤١﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَاۗءُ ۚ
فیصلہ کرتے ہو پوچھ ان سے کون ان میں سے ہے اس پر ضامن کیا ان کے لیے شریک ہیں
فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ
تو لے آویں اپنے شریکوں کو اگر ہیں وہ سچے جس دن کہ کھولا جائیگا

جاتے۔ وہ اس میں سے انہیں بھی خیرات کرتا۔ جب وہ شخص مر گیا تو کھیت یا باغ اس کے بیٹوں کو مل گیا۔ انہوں نے مشورہ کیا کہ فقیروں کو خیرات نہ کریں گے۔ علی الصبح تمام پھل توڑ کر لے آئیں گے۔ فقیر وہاں جائیں گے تو کچھ نہ پائیں گے۔ ایسے یقین سے کہا کہ ان شاءاللہ بھی نہ کہا۔ پس راتوں رات اس کھیت یا باغ کو آگ لگی اور وہ جل گیا۔ یا وہاں کوئی وباء پڑی اور وہ بالکل تباہ ہو گیا۔ 24۔ يَتَخَافَتُوْنَ: آہستہ آہستہ آواز میں باتیں کرتے ہوئے تا مسکین لوگ ان کا شور سن کر حصہ مانگنے نہ آجائیں۔ 25۔ (یہ کہتے ہوئے) کہ نہ داخل ہو گا آج وہاں کوئی مسکین۔ 26۔ "وہ صبح ہونے تک اپنے بخل کا فیصلہ کر چکے تھے کہ مسکینوں کو کچھ نہ دیں گے (ii)"۔ 27۔ فَلَمَّا رَاَوْهَا: جب انہوں نے اس (کھیت یا باغ) کو دیکھا۔ تو باغ والے ان پانچ بھائیوں نے باغ والی جگہ کو بھی نہ پہچانا۔ سمجھا کہ ہم کہیں اور آنکلے ہیں۔ 28۔ پھر سمجھ گئے کہ ہم بے نصیب ہو گئے ہیں۔ پس کافروں کا بھی یہی حشر ہو گا۔ یعنی انہیں اپنے اعمال کے نتیجہ میں تباہی اور محرومی ہی ملے گی۔ جیسے پھر مکہ میں سات سال کا سخت قحط پڑا۔ "اس مثال سے بتایا کہ کفار کا انجام بھی ایسا ہی ہو گا اور وہ اپنے کردہ اعمال کے نتیجہ سے محروم رہیں گے (ii)"۔ 29۔ یعنی کھیتی کو اپنے پر اللہ کا انعام سمجھتے۔ اس کا شکر کرتے اور فقراء کو دینے سے دریغ نہ کرتے۔ 32۔ "طٰغِيْنَ: سرکش تھے (خدا سے) (ii)"۔ 33۔ "اسی طرح عذاب دیکھ کر کفار مکہ میں سے بھی جو ایمان لے آئیں گے ان کو بھی اللہ تعالیٰ بہتر انعامات سے نوازے گا (ii)"۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا۔ خَيْرًا مِّنْهَا یعنی بہتر اس (کھیتی) سے۔ 34۔ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ: اسی طرح ہے (دنیا کا) عذاب (ان کافروں کے لئے) یعنی عذاب آنے پر مکہ کے لوگ اپنے اعمال کے نتیجہ سے محروم رہیں گے۔ (اسلام کا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے) اس باغ والوں کی طرح۔ یا تائب ہو جائیں گے باغ والوں کی طرح اور بہتر انعامات سے نوازے جائیں گے۔ کاش وہ جانتے ہوتے کہ اللہ کی نافرمانی اور مال میں بخل کرنے والوں کو ہم دنیا میں اسی طرح سزا دیتے ہیں۔ باغ والوں کی مثال سے مراد آنحضرتؐ اور آپ کے مکہ کے رشتہ دار ہیں جن کے لئے قرآن کی جنت اتاری گئی تھی۔ (باغ) مگر انہوں نے لوگوں کو اس جنت سے محروم رکھنے کی کوشش شروع کر دی پس ان کا انجام بھی باغ والوں جیسا ہوا۔ 36۔ "+مجرم یعنی قطع تعلق کرنے والا۔ مسلم یعنی سچا فرمانبردار۔ مشرکین مکہ کہا کرتے تھے کہ اگر قیامت اور اخروی زندگی ہو گی بھی تو وہاں بھی ہم مسلمانوں سے بہتر حالت میں ہوں گے جیسے ہم دنیا میں ہیں۔ اللہ نے اس کی تردید کی ہے"۔ 38،39۔ کیا کافروں کے حق میں کسی کتاب میں اللہ کی کوئی قسم یا وعدہ ہے کہ وہ من مانی کارروائیاں کریں اور ان کو کوئی سزا نہ ملے گی۔ اور جو چاہو وہ تمہیں ملے گا یا مرنے کے بعد مؤمنوں اور کافروں سے ایک جیسا سلوک کیا جائے گا۔ 40۔ کیا تم نے ہم سے قسمیں لی ہوئی ہیں پوری قیامت کے دن تک کے لئے کہ تم جو مرضی اپنے لئے فیصلہ کرو وہ تمہیں مل کر رہے گا۔ 41۔ کون اس بات کی ذمہ داری لیتا ہے کہ آیت 40 میں مندرجہ بات کسی کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ بلکہ مکافات اعمال کا عمل جاری ہے جو بوؤ گے سو کاٹو گے۔ 42۔ کیا ان کے شریک ہیں جو یہ ذمہ لیں۔

سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٤٢﴾ خَاشِعَةً
پنڈلی سے اور وہ بلائے جاویں گے سجدہ کی طرف تو نہ وہ کر سکیں گے نیچے ہوں گی

اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ
آنکھیں ان کی ڈھانکی ہوگی ان کو ذلت اور وہ بلائے جاتے تھے سجدہ کی طرف

وَهُمْ سَالِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ
اور وہ اچھے بھلے تھے پس چھوڑ مجھ کو اور اس کو جو جھٹلاتا ہے اس بات کو

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ
آہستہ آہستہ ہم کھینچیں گے ان کو اسی طرح کہ نہیں وہ جانتے اور میں ڈھیل دونگا انکو یقیناً میری تدبیر

مَتِيْنٌ ﴿٤٥﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ اَمْ
مضبوط ہے کیا مانگتا ہے تو ان سے کچھ بدلہ تو وہ تاوان سے بوجھل ہیں کیا

عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا
انکے پاس غیب ہے کہ وہ لکھ لیتے ہیں پس صبر کر حکم اپنے رب کیلئے اور مت

تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿٤٨﴾ لَوْلَا
ہو مانند مچھلی والے کے جس وقت کہ پکارا اس نے اور وہ غم سے بھرا تھا اگر نہ

اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿٤٩﴾
پالیا ہوتا اس کو نعمت نے جو اسکے رب کی طرف سے تھی البتہ ڈالا جاتا وہ چٹیل میدان میں اور وہ ہوتا ملامت کیا گیا

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ
مگر برگزیدہ کیا اسکو اسکے رب نے پھر کیا اس کو نیکو کاروں سے اور البتہ قریب ہے وہ جو

كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ
کافر ہوئے کہ گرا دیں تجھ کو اپنی نظروں میں جب سنتے ہیں ذکر اور

وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٥١﴾ ۘ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٢﴾
کہتے ہیں یقیناً یہ البتہ دیوانہ ہے اور نہیں یہ مگر نصیحت جہانوں کے لیے

43۔ پنڈلی سے کپڑا اٹھایا جائے گا یعنی جب سخت مصیبت کا دن آئے گا اور توبہ کا وقت گزر چکا ہو گا۔ عرب لوگ جب کسی امر کی شدت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کَشَفَتْ هٰذَا الْاَمْرُ عَنْ سَاقٍ: کہ پنڈلی سے سختی کا وقت (امر) ظاہر ہو گیا ہے۔ "یعنی قیامت کے روز جب حقیقت ظاہر ہو جائے گی اور امر شدید کا پتہ چل جائے گا۔ تو اس وقت کفار جو دنیا میں خدائے واحد کو سجدہ کرنے سے انکار کرتے تھے وہ سجدہ کرنے کو تیار ہوں گے مگر وہ سجدہ نہ کر سکیں گے کیونکہ دنیا میں ان کی گردنیں تکبر سے اکڑی رہتی تھیں۔ آخرت میں سجدہ کرنے کی استعدادیں ان سے چھن جائیں گی اور ان کی وہ حالت ہو گی کہ جو اپنے اندر اپنے عمل سے وہ پیدا کر چکے ہوں گے (ح)"۔ 44۔ شرم سے ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی اور پتہ چل جائے گا کہ دنیا میں جب صحیح سالم تھے تو شرارت کی وجہ سے سجدہ نہ کرتے تھے اور اب سجدہ کرنے کی استعدادیں ہی نہ رہیں۔ 45۔ "بِهٰذَا الْحَدِيْثِ: یعنی قرآن مجید۔ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ: یعنی عذاب کی طرف جہاں ان کو لایا جائے گا آہستہ آہستہ کھینچ کر (ii)"۔ نوٹ: جنگ بدر سے فتح مکہ تک درجہ بدرجہ کفار کو عذاب ہوتا رہا۔ تب آخر کار وہ ایمان لے آئے۔ 46۔ اب تمہیں ڈھیل دی جا رہی ہے۔ (یاد رکھو اگر شرارتوں سے باز نہ آؤ گے تو) یقیناً اللہ کی تدبیر مضبوط ہے (سزا مل کر رہے گی)۔ 47۔ کفار تیری دعوت و تبلیغ سے ایسے بدکتے ہیں گویا تو ان سے کوئی چیز بطور چٹی مانگتا ہے یا کیا ان کی بے باکی اس وجہ سے ہے کہ ان کے پاس غیب کا علم پہنچا ہے کہ ان پر عذاب واقع نہ ہو گا اور اس لئے وہ بے خوف ہو رہے ہیں۔ 48۔ اگر غیب کی خبر پا کر ان کے لئے لکھ دیا گیا ہے کہ شرک کرنا جائز ہے تو اس کی دلیل پیش کرو۔ 49۔ صَاحِبِ الْحُوتِ: مچھلی والا۔ یعنی حضرت یونسؑ۔ اِذْ نَادٰى: جب اس نے (خدا) کو پکارا۔ "یعنی یونسؑ کی طرح قوم کے خلاف جلد تباہی نہ مانگ (ii)"۔ وقت آنے پر اللہ خود فیصلہ کرے گا۔ 50۔ اگر اللہ کی نعمت اس کا تدارک نہ کرتی تو وہ چٹیل میدان ہی میں پڑا رہتا اور لوگ اس کی مذمت کرتے یعنی وہ بیماری سے شفا نہ پاتا۔ اگر وہ مچھلی کے پیٹ میں تسبیح نہ کرتا تو اس کے پیٹ ہی میں رہتا۔ 51۔ تندرست ہو جانے پر پھر اس کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ (حضرت یونسؑ کا قصہ دیکھیں 37:140-149)۔ 52۔ تجھے پھسلا دیتے اپنی نظروں (کے قہر) کے ذریعہ سے۔ گھور گھور کر ڈراتے۔ یعنی تجھے گرانے کی کوشش کرتے تا ڈر کر تو یہ کام چھوڑ دے۔ 53۔ وَمَا هُوَ: حالانکہ نہیں وہ (قرآن)۔ قرآن جیسی کتاب لانے والا مجنون کیسے ہو سکتا ہے۔ قرآن دنیا کے لئے شرف لایا ہے۔ دنیا کی تمام قوموں اور تمام زمانوں کے لئے شرف لایا ہے۔

69-سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃ (ابتدائی مکی)

2۔ اَلْحَاقَّۃُ کا لفظ قیامت اور مکذبین کی تباہی کی گھڑی کے لئے جو بہر حال آکر رہنے والی ہے استعمال ہوا ہے۔ اَلْحَاقَّۃُ: سچ مچ ہو جانے والی (قیامت) یا عذاب۔ 4۔ "وَمَا أَدْرَاكَ اور وَمَا يُدْرِيكَ میں یہ فرق ہے کہ مَا أَدْرَاكَ کے بعد قرآن مجید میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ چیز کیا ہے۔ جیسے فرمایا وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ۔ نَارٌ حَامِيَةٌ (101:11-12)(ح)"۔ 5۔ اَلْقَارِعَۃُ: "ٹھونکنے والی" سے مراد قیامت ہے۔ یا دنیوی عذاب کی گھڑی جیسے عاد اور ثمود اور قوم فرعون پر آئی جس میں اللہ کے عذاب نے ان کو پکڑا تھا ان کفار مکہ پر بھی آنے والی ہے۔ یا قیامت کی گھڑی بھی ہو سکتی ہے۔ 6۔ طَاغِيَةٌ: حد سے بڑھنے والی شدید آفت یعنی سخت زلزلہ جو خوب تباہی مچانے والا ہو۔ جیسے قوم ثمود پر آیا تھا۔ نیز زلزلے کی کڑک۔ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ (7:79) حضرت صالحؑ کی قوم کو زلزلے کی کڑک نے پکڑا۔ 7۔ صَرْصَرٍ: سخت تیز اور متواتر چلنے والی آندھی جو قوم عاد کو تباہ کر گئی۔ 8۔ حُسُوْمًا: متواتر جڑ کاٹنے یا اکھیڑ دینے والی آندھی۔ سَخَّرَهَا: اس (خدا) نے لگا دیا تھا اس (آندھی) کو۔ یہ سب عذاب کی شکلیں ہیں۔ صَرْعٰى: پچھاڑ کھا کر گرا ہوا۔ خَاوِيَةٍ: جڑ سے اکھڑے ہوئے تنے۔ 10۔ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ: الٹی ہوئی بستیاں۔ حضرت لوطؑ کی قوم کی بستیاں مراد ہیں۔ (یعنی وہاں کے رہنے والے) یہ سب اپنی غلط کاریوں کے ساتھ آئے۔ 11۔ رَابِيَةً: بلند۔ زبردست۔ 12۔ حضرت نوحؑ کی کشتی کی طرف اشارہ ہے۔ طوفان سے بچنے کے لئے نوحؑ اور اس کے ماننے والوں (اہل) کو کشتی میں سوار کیا۔ جَارِيَۃ: جاری۔ چلتی ہوئی (کشتی مراد ہے)۔ یہاں كُمْ سے مراد تمہارے گزشتہ اجداد ہیں جن کو کشتی میں سوار کر کے بچا لیا تھا۔ 13۔ هَا سے مراد کشتی ہے۔ اس کو تمہارے لئے یادگار بنایا تا یاد رکھنے والا کان اسے یاد رکھے۔ مطلب یہ کہ کفار مکہ پر بھی مختلف عذابوں سے خدا کی پکڑ ہو گی۔

سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

اَلْحَآقَّةُ ﴿۲﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۳﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ
سچ مچ ہونیوالی کیا ہے یقیناً ہونیوالی اور کس چیز نے جتلایا تجھ کو کہ کیا ہے یقیناً ہونیوالی جھٹلایا تھا

ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۵﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا
ثمود اور عاد نے ٹھوک کر سمجھانے والی کو پس جو ثمود تھے تو وہ ہلاک کئے گئے

بِالطَّاغِيَةِ ﴿۶﴾ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿۷﴾
بوجہ حد سے بڑھی ہوئی نافرمانی کے، اور جو عاد تھے تو ہلاک کئے گئے ہوا تند حد سے نکل جانیوالی سے

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى
کر لگا رکھا تھا اسکو ان پر سات رات اور آٹھ دن برابر پس دیکھتا تھا

الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿۸﴾ فَهَلْ
تو اس قوم کو اس میں گری ہوئی گویا کہ وہ تنے ہیں کھجور کے کھوکھلے پس کیا

تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ﴿۹﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَ
دیکھتا ہے تو ان میں سے کوئی باقی اور آیا فرعون اور جو پہلے اس سے تھے اور

الْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿۱۰﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ
الٹ جانیوالی بستیوں والے بوجہ خطا کاریوں کے پس نافرمانی کی انہوں نے اپنے رب کے رسول کی پھر پکڑا ان کو

اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۱﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ﴿۱۲﴾
پکڑنا بڑھ چڑھ کر یقیناً ہم نے جب طغیانی کی پانی نے چڑھا لیا تم کو کشتی میں

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا
تاکہ ہم بنا دیں اسکو تمہارے لیے یادگار اور یاد رکھے اسکو کوئی کان یاد رکھنے والا پس جب

نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٤﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ
پھونکا جاویگا صور میں پھونکنا ایک بار اور اٹھائی جاویگی زمین اور پہاڑ
فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿١٥﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٦﴾ وَانْشَقَّتِ
پھر توڑے جاوینگے توڑنا ایک بار تو اس دن ہو پڑے گی ہو پڑنے والی اور پھٹ جاویگا
السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿١٧﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا
آسمان پس وہ اس دن سست ہوگا اور فرشتے ہونگے اس کے کناروں پر
وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٨﴾ يَوْمَئِذٍ
اور اٹھاویں گے تخت تیرے رب کا اپنے اوپر اس دن آٹھ اس دن
تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٩﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ
روبرو لائے جاؤگے نہ چھپی رہے گی تم سے کوئی بات چھپی ہوئی پس جو کوئی دیا گیا عمل نامہ اپنا
بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿٢٠﴾ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ
اپنے داہنے ہاتھ میں تو کہے گا لو پڑھو عمل نامہ میرا یقیناً میں جانتا تھا کہ میں
مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢١﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢٢﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٣﴾
ملنے والا ہوں اپنے حساب سے پس وہ ہے عیش خاطر خواہ میں بہشت بریں میں ہوگا
قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٤﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي
کہ میوے اس کے جھکے ہونگے کھاؤ اور پیو مزے سے بدلے اسکے جو کر چکے ہو تم
الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٥﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ
ایام گزشتہ میں اور جو کوئی دیا گیا اپنا عمل نامہ اپنے بائیں ہاتھ میں تو کہے گا وہ
يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٦﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٧﴾ يٰلَيْتَهَا
اے کاش کہ میں نہ دیا گیا ہوتا اپنا اعمالنامہ اور نہ جانتا میں کیا ہے میرا حساب اے کاش کہ موت
كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٨﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٩﴾ هَلَكَ عَنِّيْ
ہوتی یہ تمام کرنے والی نہ کام آئے میرے مال میرے جاتا رہا مجھ سے
سُلْطٰنِيَهْ ﴿٣٠﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿٣٢﴾ ثُمَّ فِيْ
غلبہ میرا پکڑو اسکو پھر طوق پہناؤ پھر دوزخ میں لے جاؤ اسکو پھر

16۔ وَاقِعَةُ: واقع ہو جانے والی یعنی قیامت (56:2-3)۔ دنیا میں منکرین کی تباہی اور آخرت میں پکڑ۔ 18۔ أَرْجَائِهَا: ھا یعنی آسمان (کے کناروں پر)"O فرشتے جو آسمان اور آسمانی اجرام کے لئے جان کی طرح تھے وہ سب تعلقات کو چھوڑ کر کناروں پر چلے جائیں گے۔ تنزّہ اور تقدس کے مقام کا نام عرش ہے اس لئے اسے غیر مخلوق کہتے ہیں۔ (دیکھیں 23:117 ناقل)۔ خدا تعالیٰ کے عرش سے مراد اس کی چار صفات رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مالک یوم الدین ہیں جو دنیا میں جلوہ گر ہیں اور ہر صفت پر فرشتہ مقرر ہے اور ان صفات کے نفاذ سے خدا تعالیٰ کے وجود کا علم ہوتا ہے۔ پھر عالم آخرت میں روحانی طور پر بھی ان صفات کا جلوہ ہوگا تو گویا عرش کی آٹھ صفات ہو گئیں جن کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے۔""O استعارہ کے طور پر کلام ہے۔ جب آٹھ صفات کی تجلّی ہوگی تو ان صفات کے ساتھ آٹھ فرشتے ہوں گے۔ (ایام صلح صفحہ 23)"۔ 19۔ "حقائق کا انکشاف ہو جائے گا اور تمام مخفی نتائج اور چھپی ہوئی طاقتیں ظاہر ہو جائیں گی (ح)" جب خدا کے رُوبرو پیش کئے جاؤ گے۔ 20۔ یعنی وہ خوشی سے دوسروں کو اپنا اعمالنامہ دکھائے گا کہ وہ کامیاب ہو گیا ہے۔ 21۔ یعنی قیامت۔ حشر نشر۔ اپنے اعمال کے محاسبے اور ان کی جزا سزا پر یقین تھا اور اس کے لئے تیاری کرتا رہتا تھا۔ 24۔ قِطْف: گچھا۔ (پھلوں کا یا پھولوں کا) قُطُوْف: (جمع) گچھے۔ پھلوں کے گچھے جھکے ہوں گے یعنی جنت میں آسانی سے دستیاب ہوں گے۔ 25۔ أَسْلَفْتُمْ: جو (نیک اعمال) تم کیا کرتے تھے۔ یہ جنت ان کی جزاء ہے۔ 26۔ بِشِمَالِهِ: اس کے بائیں (ہاتھ میں)۔ یعنی میں ناکام و نامراد رہا۔ 28۔ هَا: موت۔ یعنی موت میرا کام تمام کر دیتی۔ 30۔ یعنی میں اپنی طاقت یا غلبے سے محروم ہو گیا۔ (یہ میرے کام نہ آئے)۔ 31۔ (اللہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اسے پکڑو پھر طوق پہناؤ.........)۔

سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا

زنجیر میں کہ پیمائش اسکی ستر ہاتھ ہے پھر داخل کرو اس کو یقیناً وہ تھا نہ

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾

ایمان لاتا اللہ عظمت والے پر اور نہ ترغیب دیتا تھا طعام مسکین کے لیے

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾

پس نہیں اس کا آج اس جگہ کوئی دوست اور نہ کھانا بجز دھوون زخموں کے

لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿٣٧﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَمَا

نہ کھائے گا اسکو کوئی بجز گناہ گاروں کے پس میں قسم کھاتا ہوں اسکی جو دیکھتے ہو تم اور اسکی

لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ

جو نہیں دیکھتے تم یقیناً وہ البتہ قول ہے رسول معزز کا اور نہیں وہ قول شاعر کا

قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾

تھوڑا ہی تم ایمان لاتے ہو اور نہیں قول کاہن کا تھوڑا ہی تم نصیحت پکڑتے ہو

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾

اتارا ہوا ہے طرف سے رب العالمین کے اور اگر یہ گھڑ لیوے ہم پر بعض باتیں

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَمَا

البتہ پکڑتے ہم اس کو داہنے ہاتھ سے پھر کاٹ ڈالتے ہم اس سے رگ گردن کو پھر نہ

مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾

ہووے تم میں سے کوئی اس سے روکنے والا اور یقیناً یہ البتہ یاددہانی ہے متقیوں کے لیے

وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى

اور یقیناً ہم البتہ جانتے ہیں کہ بعض تم میں سے جھٹلانے والے ہیں اور یقیناً یہ البتہ حسرت ہوتی

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾

کافروں کے لیے اور یقیناً یہ البتہ بالکل یقینی بات ہے پس تسبیح کر نام اپنے رب عظمت والے کی

33۔ ذَرْعٌ: بازو کی لمبائی۔ فَاسْلُكُوْهُ: پس اسے داخل کرو (جکڑ دو) زنجیر میں (جس کی ہر کڑی انسان کے اعمال نے تیار کی ہو گی۔)۔ 34،35۔ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا نہ کرتا تھا۔ 39،40۔"+یعنی ظاہری حالات اور باطنی جذبات جو ظہور میں آچکے ہیں اور جو ابھی ظہور میں نہیں آئے"۔ 41۔ قَوْلٌ یعنی قرآن۔ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ سے یہاں مراد جبرائیل فرشتہ ہے جو وحی لایا کرتے تھے نیز دیکھیں (22-20:81) اس سے مراد آنحضرتؐ بھی ہو سکتے ہیں جو وحی پا کر لوگوں تک بعینہٖ پہنچا دیتے تھے۔ یہ گواہ ہیں کہ یہ قرآن معزز رسول کا کلام ہے (اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ) یعنی جبرائیل کے ذریعہ سے رسول کو وحی ملتی ہے اللہ کی طرف سے۔ قَوْل جو معزز پیغامبر نے پہنچایا۔ 42تا44۔ شاعر جو کہتا ہے وہ خود کرتا ہی نہیں۔ نہ اس کے کلام میں پیشگوئیاں ہوتی ہیں نہ ہی روحانی ہدایت کا موجب ہوتا ہے۔ نہ ہی (یہ قرآن) کسی کاہن کا قول ہے جس کی اٹکل پچّو باتیں اکثر جھوٹی نکلتی ہیں۔ بلکہ یہ (قرآن) رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ کلام ہے۔ 45۔ "یعنی اگر محمدؐ اللہ پر جھوٹ باندھتے تو خدا آپ کی رگ جان کاٹ دیتا"۔ لہٰذا اگر کوئی شخص اللہ کی طرف جھوٹے الہام کا دعویٰ کرے تو اللہ اس کو بھی فنا کر دے گا۔ جھوٹے مدعیان نبوت کا یہی انجام ہوتا ہے۔ تورات: استثناء 18:20 نیز انجیل متی 20-7:19 میں بھی یہی لکھا ہوا ہے کہ جھوٹا نبی مارا جاتا ہے اور اس کا سلسلہ بھی نابود کیا جاتا ہے۔"آیات 45تا48 میں الٰہی قانون بیان کیا گیا ہے کہ مفتری علی اللہ خدا کی گرفت سے کبھی بچ نہیں سکتا۔ یہ صادق کی پرکھ کا ایک معیار ہے (ح)"۔ 46۔ اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر یا اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ کر (دائیں ہاتھ میں بہت زور ہوتا ہے) اس کی رگ جان کو کاٹ دیتے۔ 49۔ قرآن کے بارے میں بیان ہے (ii)۔ اِنَّهٗ: ہٗ سے مراد قرآن ہے۔ یہ قرآن متقیوں کے لئے نصیحت ہے کیونکہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر تمام لوگوں کے لئے نصیحت لے کر آیا ہے۔ 50۔ جھٹلانے والے ہیں (قرآن کو)۔ 51۔ ہٗ یعنی قرآن۔ یہ قرآن قیامت کو کافروں کے لئے پچھتاوے کا موجب ہو گا کہ قرآن پر کیوں ایمان نہ لے آئے تھے۔ (نیز دیکھیں 15:3 اور 4:56) کفار جب اسلام کی ترقی اور انعامات الٰہی کو دیکھیں گے تو حسرت کریں گے کہ کاش وہ بھی اسلام لے آئے ہوتے۔ 52۔ حَقُّ الْيَقِيْنِ: قطعیت تک پہنچا ہوا حق یعنی قرآن مجید۔ اس کی ہر بات قطعی حق ہے جو پوری ہو کر رہے گی۔ 53۔ اپنے رب کی تسبیح کر جس نے قرآن جیسی عظیم کتاب نازل کی۔

سُوۡرَةُ الۡمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿۱﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۲﴾ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ لَيۡسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۳﴾

پوچھا ایک پوچھنے والے نے عذاب کی بابت جو واقع ہونیوالا ہے کافروں پر نہیں کوئی اسکو دفع کرنیوالا عذاب

مِّنَ اللّٰهِ ذِى الۡمَعَارِجِ ﴿۴﴾ تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ اِلَيۡهِ فِىۡ

طرف سے اللہ کی ہے جو بہت بلندیوں پر ہے چڑھتے ہیں فرشتے اور روح اس کی طرف

يَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗ خَمۡسِيۡنَ اَلۡفَ سَنَةٍ ﴿۵﴾ فَاصۡبِرۡ صَبۡرًا

اس دن کہ مقدار اس کی پچاس ہزار برس ہے پس صبر کر صبر

جَمِيۡلًا ﴿۶﴾ اِنَّهُمۡ يَرَوۡنَهٗ بَعِيۡدًا ﴿۷﴾ وَّنَرٰٮهُ قَرِيۡبًا ﴿۸﴾ يَوۡمَ

اچھا یقیناً وہ دیکھتے ہیں اس کو دور اور ہم دیکھتے ہیں اس کو نزدیک جس دن

تَكُوۡنُ السَّمَآءُ كَالۡمُهۡلِ ﴿۹﴾ وَتَكُوۡنُ الۡجِبَالُ كَالۡعِهۡنِ ﴿۱۰﴾ وَلَا

ہوگا آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح اور ہوویں گے پہاڑ مانند دھنی ہوئی پشم کے اور نہ

يَسۡـَٔلُ حَمِيۡمٌ حَمِيۡمًا ﴿۱۱﴾ يُّبَصَّرُوۡنَهُمۡ ؕ يَوَدُّ الۡمُجۡرِمُ لَوۡ

پوچھے گا کوئی دوست کسی دوست کو وہ دکھلائے جاویں گے ان کو چاہے گا گنہگار کاش کہ

يَفۡتَدِىۡ مِنۡ عَذَابِ يَوۡمِئِذٍۢ بِبَنِيۡهِ ﴿۱۲﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيۡهِ ﴿۱۳﴾

بدلہ دیوے عذاب سے اس دن کے اپنے بیٹے اور اپنی اہلیہ اور اپنا بھائی

وَفَصِيۡلَتِهِ الَّتِىۡ تُـئۡوِيۡهِ ﴿۱۴﴾ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ۙ ثُمَّ يُنۡجِيۡهِ ﴿۱۵﴾

اور اپنا کنبہ جو پناہ دیتا تھا اس کو اور وہ سب جو بھی زمین میں ہیں سارے پھر چھڑا دے یہ بدلہ دینا اس کو

كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ﴿۱۶﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۷﴾ تَدۡعُوۡا مَنۡ اَدۡبَرَ

ہرگز نہ چھوٹے گا، یقیناً وہ شعلہ والی آگ ہے۔ ادھیڑنے والی منہ کی کھال کو بلاتی ہے اسکو جس نے پیٹھ موڑی

70-سُوۡرَةُ الۡمَعَارِجِ (مکی)

یہ سورۃ سنہ 5 نبوی میں نازل ہوئی تھی۔ **2**۔ وہ سائل تھا نضر بن حارث یا ابو جہل۔ اس نے پوچھا کہ جس عذاب سے تم ہمیں ڈراتے ہو وہ کب آئے گا۔ نیز دیکھیں (8:33) (36:49) اور (67:26) (ii)۔ **4**۔ ذِي الۡمَعَارِجِ یعنی درجہ بدرجہ ترقی دینے والا۔ بلند مرتبوں والا۔ (اس کی طرف سے عذاب آئے گا۔ (56:4)) مدارج کو ترقی دینے والا ان مؤمنوں کو جن کی صفات آیات نمبر 23 تا 36 میں بیان ہوئی ہیں۔ **5**۔ رُوۡح: سے مراد مؤمنوں کی روحیں یا روح الامین جبرائیل ہے۔ انسانی روحیں جو مرنے کے بعد آسمان پر لے جائی جاتی ہیں ان کی مسافت ایک دن (یعنی ہمارے پچاس ہزار سال کے برابر) کی ہوتی ہے۔ "یعنی انسان کی روح کی ترقیات کی انتہاء بہت زیادہ ہے جو آخرت میں بھی جاری رہے گی۔ اس کا ایک ایک دن ہمارے پچاس ہزار سال کے برابر ہے (ح)"۔ **6**۔ صَبۡرٌ جَمِيۡلٌ: اچھی طرح صبر کرنا بغیر کسی شکوہ شکایت کرنے کے۔ **7**۔ ہٗ: یعنی اس عذاب کے دن کو۔ **8**۔ کفار عذاب کے دن کو دور خیال کرتے ہیں مگر ہم اسے آیا ہی سمجھتے ہیں۔ یا قیامت کا دن مراد ہے۔ **12**۔ "يُبَصَّرُوۡنَهُمۡ: اگرچہ ان کے دوستوں کی حالت ان کو دکھائی جائے گی مگر وہ انہیں چھڑا نہ سکیں گے۔ نہ کچھ مدد کر سکیں گے (ii)"۔ **16**۔ اِنَّهَا لَظٰى: وہ آگ شعلہ زن ہے۔ **17**۔ شَوٰى: جسم کا وہ عضو جو اعضائے رئیسہ میں سے نہ ہو جیسے جسم کی کھال ہے۔ یا ہاتھ پاؤں۔ **18**۔ وہ آگ یا عذاب اس شخص کو بلائے گا جس نے حق سے منہ پھیر لیا یا پیٹھ پھیر لی۔

وَتَوَلّٰی ﴿١٨﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰی ﴿١٩﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿٢٠﴾

اور منہ پھیر لیا اور اکٹھا کیا مال پس چھپایا یقیناً آدمی پیدا کیا گیا ہے بے صبرا

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿٢١﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿٢٢﴾ اِلَّا

جب پہنچتی ہے اس کو برائی اضطراب کرنیوالا ہوتا ہے اور جب پہنچتی ہے اسکو بھلائی منع کرنیوالا ہوتا ہے بجز

الْمُصَلِّيْنَ ﴿٢٣﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَالَّذِيْنَ

نمازیوں کے وہ جو اپنی نماز پر ہمیشگی کرتے ہیں اور وہ جنکے

فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿٢٥﴾ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ

مالوں میں حصہ ہے مقرر مانگنے والے اور نہ مانگنے والے کے لیے اور وہ جو

يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٢٧﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ

تصدیق کرتے ہیں یوم جزا کی اور وہ جو عذاب سے اپنے رب کے

مُّشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿٢٩﴾ وَالَّذِيْنَ

ڈرتے ہیں یقیناً عذاب ان کے رب کا نہیں کوئی اس سے بچایا گیا اور وہ

هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ

جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی جوروؤں پر یا جن کے مالک ہوئے

اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿٣١﴾ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ

داہنے ہاتھ انکے تو یقیناً وہ نہیں ملامت کئے گئے پھر جو کوئی چاہے سوائے اس کے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

پس یہی ہیں حد سے نکل جانیوالے اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی

رَاعُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ

رعایت کرنیوالے ہیں اور وہ جو اپنی شہادتوں پر قائم رہنے والے ہیں اور وہ جو

عَلٰی صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٣٥﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٣٦﴾ فَمَالِ ع ٢

اپنی نماز کی حفاظت کرنیوالے ہیں یہی بہشتوں میں ہونگے تعظیم کئے گئے پس کیا ہوا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿٣٧﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ

ان کو جو کافر ہوئے سامنے تیرے دوڑتے ہوئے دائیں طرف اور بائیں طرف سے

19۔ فَأَوْعٰی: پھر مال چھپا رکھا۔ 20۔ " هَلُوْعًا: بے صبر یا حریص انسان۔ انسان کی فطرت میں تلوّن ہے(ii)"۔ 22۔مَنُوْعًا: منع کرنے والا (نیکی کے کاموں سے) دوسروں کو بھلائی میں شریک نہیں کرتا۔(بندگان خدا پر خرچ کرنے سے) منع کرنے والا۔ جیسے قرآن میں آیا ہے کافر کہتے ہیں کہ مسکین کو ہم کیوں کھانا کھلائیں۔ خدا چاہتا تو ان کو کھلا دیتا۔ (36:48)۔ نیز دیکھیں(35:16)اور(3:182)۔26۔ "مَحْرُوْم: جیسے جانور وغیرہ یا با وضع غریب لوگ جو دوسروں سے سوال نہیں کرتے(ii)"۔27۔اللہ پر ایمان لانے کے بعد آخرت پر ایمان لانا دوسرا بڑا رکن ہے جس کو آخرت پر یقین نہ ہو کہ اس کے کردہ اعمال کا حساب کتاب ہو گا وہ کیوں نیک کاموں پر خرچ کرے گا یا دوسروں پر ظلم کرنے سے کیوں ہٹے گا۔ 29۔ ان کے رب کے عذاب سے کوئی بھی اپنے زور سے بچ نہیں سکتا۔ اس لئے اس سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ 30،31۔ حدیث: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی خدا سے ڈر کر اپنی زبان اور اپنے اعضاء تناسل کو ان کے غلط استعمال سے بچائے گا تو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (بخاری8/6474)۔ 32۔ "+وَرَاءَ ذَالِكَ: یعنی چار بیویوں تک اور لونڈیوں کے علاوہ دیگر تمام طریق شہوت رانی کے ناجائز ہیں جیسے متعہ۔ لواطت۔ جلق۔ مساحقت سب کے سب حرام ہیں"۔ ضمیمہ اخبار بدر قادیان مؤرخہ 15 نومبر 1911ء۔ 33۔امانتوں میں خیانت نہیں کرتے اور جو عہد کرتے ہیں اسے توڑتے نہیں۔34۔یعنی جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔35۔مُصَلِّيْنَ: یہ لفظ ادنیٰ اور ابتدائی درجہ کے نمازیوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ جبکہ صَلَاتِهِمْ قَائِمُوْنَ اور صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ نمازیوں کے اعلیٰ ترین درجات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یعنی جو پوری شرائط سے اور باجماعت نمازیں ادا کرتے ہیں۔ يُحَافِظُوْنَ باب مفاعلہ سے ہے یعنی ایک دوسرے کو نمازوں کی حفاظت کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة کہتے ہوئے۔ 36۔ آیات 23تا35 میں مندرجہ سات صفات والے مؤمنین کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں داخل فرمائے گا۔ (نیز دیکھیں23:3-12)۔ 37۔ کیا ہو گیا ہے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا کہ وہ تیری طرف دوڑتے آتے ہیں۔(تا تیری باتوں کو سن کر تجھ پر تمسخر کریں اور قرآن کی باتوں کو جھٹلائیں) دیکھیں54:9 ان کا انجام۔38۔عِزِيْنَ: ٹولیوں میں بٹے ہوئے۔

عِزِيْنَ ﴿۳۸﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۹﴾
جماعت (کی صورت میں) کیا طمع رکھتا ہے ہر ایک شخص ان میں سے یہ کہ داخل کیا جاوے بہشت نعمت والی میں

كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ
ہرگز نہیں یقیناً ہم نے پیدا کیا انکو اس سے جو وہ جانتے ہیں پس میں قسم کھاتا ہوں رب مشرقوں

وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۱﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا
اور مغربوں کی یقیناً ہم البتہ قادر ہیں اس پر کہ ہم بدل ڈالیں بہتر ان سے اور نہیں

نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا
ہم عاجز کئے گئے پس چھوڑ دو انکو کہ جھگڑیں وہ اور کھیلیں یہانتک کہ وہ ملاقات کریں

يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۳﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ
اپنے دن سے جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں جس دن نکلیں گے وہ قبروں میں سے

سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۴﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ
دوڑتے ہوئے گویا کہ وہ طرف بتوں کے تھانوں کے دوڑتے ہونگے نیچے ہوں گی ان کی آنکھیں

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ ع ۲ ۸
ڈھانکتی ہوگی ان کو ذلت یہ ہے دن وہ جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے تھے

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ
یقیناً ہم نے بھیجا نوح کو طرف اسکی قوم کی یہ کہ ڈرا اپنی قوم کو پہلے اس سے کہ

يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳﴾
آوے انکے پاس عذاب دردناک کہا اے قوم میری یقیناً میں تمہارے لیے ڈرانیوالا ہوں ظاہر

39۔ کفار آنحضرتؐ اور صحابہؓ سے تمسخر کرتے اور کہتے کہ اگر یہ ذلیل لوگ (صحابہ) جو تیرے ساتھ ہیں جنت میں جائیں گے تو ہم تو ان سے زیادہ معزز ہیں۔ ہم ان سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ **40**۔ یعنی حقیر نطفہ سے پیدا کیا ہے تو دوبارہ آخرت میں کیوں نہ پیدا کر سکے گا۔ نیز دیکھیں (56:58-62) اور (75:38-41)۔ **41**۔ سورج ہر روز ایک الگ مشرق سے نکلتا ہے اور الگ مغرب میں غروب ہوتا ہے۔ اس طرح مشرق بھی بہت ہیں اور مغرب بھی بہت ہیں۔ یا اجرام فلکی بہت ہیں۔ ان کے مشرق اور مغرب کو ملائیں تو ان گنت مشرق اور مغرب بن جاتے ہیں۔ ہم قادر ہیں کہ کفار کی بجائے بہتر لوگ پیدا کر دیں جو اسلام کی خدمت کریں۔ **42**۔ ہم اس بات کے کرنے سے عاجز نہیں ہیں کہ ان کو ہلاک کر کے نئی خلقت پیدا کر دیں۔ **44**۔ نُصُب: علامت جو قوم کے لئے نصب کی جائے۔ گویا بتوں کے استھانوں کی طرف چڑھاوے چڑھانے کے لئے تیزی سے دوڑتے جا رہے ہوں۔ نُصُب سے یہاں بتوں کے استھان مراد ہے۔ سِرَاعًا: سرعت سے۔ **45**۔ دنیا میں بھی شرم کے مارے مجرموں کی آنکھیں نیچی ہی ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان کو اپنے بُرے اعمال کا پتہ ہوتا ہے۔ ان پر ذلت چھا رہی ہو گی یعنی ان کے چہرے مارے خوف کے سیاہ ہوں گے۔ یہ وہ دن ہے جس کا وعدہ رسولوں کے ذریعہ سے انہیں دیا جاتا تھا۔ (یعنی یوم البعث)۔

71۔سُوْرَةُ نُوح (مکی)

2۔ نوح کا معنی ہے امن و آرام۔ حضرت نوحؑ عراق میں دجلہ اور فرات دریاؤں اور نینوا کے درمیانی علاقہ میں رہائش رکھتے تھے۔ حضرت آدمؑ سے ایک ہزار سال بعد ہوئے تھے۔ آپ صاحب شریعت نبی تھے۔ أَنْ أَنْذِرْ: (یہ کہتے ہوئے کہ) تو اپنی قوم کو ڈرا قبل اس کے کہ ان پر دردناک عذاب آئے۔ دردناک عذاب سے مراد دنیوی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب بھی مراد ہوتا ہے۔ **3**۔ میں تمہیں اللہ کے عذاب سے اچھی طرح ڈرانے والا ہوں۔

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٤﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ
یہ کہ عبادت کرو اللہ کی اور ڈرو اس سے اور میرا کہا مانو بخشے گا تمہیں
ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا
تمہارے گناہ اور مہلت دیگا تم کو ایک وقت مقررہ تک یقیناً وعدہ مقرر کیا ہوا اللہ کا جب
جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ
آتا ہے نہیں مہلت دیا جاتا کاش ہوتے تم جانتے کہا اے میرے رب میں نے بلایا
قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ﴿٦﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ﴿٧﴾
اپنی قوم کو شب و روز پس نہ زیادہ کیا ان کو میری پکار نے بجز نفرت کے
وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ
اور میں نے جب کبھی پکارا ان کو تاکہ بخشے تو ان کو ڈال لیں انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے
اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا
کانوں میں اور اوڑھ لیے اپنے کپڑے اور ہٹ کی اور تکبر کیا
اسْتِكْبَارًا ﴿٨﴾ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿٩﴾ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ
تکبر کرنا بڑا پھر میں نے بلایا ان کو پکار کر پھر میں نے ظاہر بھی سمجھایا ان کو
وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿١٠﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ
اور سمجھایا ان کو پوشیدہ بھی پھر کہا میں نے بخشش مانگو اپنے رب سے یقیناً وہ ہے
غَفَّارًا ﴿١١﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿١٢﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ
بخشنے والا بھیجے گا مینہ کو آسمان سے تم پر بہت برسنے والا اور مدد دے گا تم کو
بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿١٣﴾
مال اور اولاد سے اور بنائے گا تمہارے لیے باغ اور بنائے گا تمہارے لیے نہریں
مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿١٤﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿١٥﴾ اَلَمْ
کیا ہے تم کو نہیں ڈرتے خدا کی بزرگی سے اور اس نے پیدا کیا ہے تم کو طرح طرح سے کیا نہیں
تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿١٦﴾ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ
دیکھا تم نے کیسے پیدا کئے اللہ نے سات آسمان اوپر تلے اور رکھا چاند کو

وقف لازم

5۔ اَجَلَ اللہِ: اللہ کا مقرر کردہ (عذاب دینے کا) وقت۔ **7**۔ جتنا ان کو بلایا جاتا ہے اتنا ہی وہ حق سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ نیز دیکھیں 9:125 اور 2:11۔ **8**۔ کپڑے اوڑھنے لگے تابات کا اثر دل میں نہ پڑ جائے۔ یا دلوں پر پردے ڈال لئے۔ کپڑے اوڑھ لینا محاورۃً کہا ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ اللہ کے پیغام کو سننا اور سمجھنا ہی نہیں چاہتے تھے۔ **11**۔ استغفار کرنا انسان کی جملہ حاجات کے لئے گوہر بے بہا ہے۔ **14**۔ جیسا کہ اللہ کی عظمت کا حق ہے ویسے تم کیوں اس سے نہیں ڈرتے۔ یا "تم برائیوں کو ترک کر کے اللہ سے عزت اور وقار کی امید کیوں نہیں رکھتے (ح)"۔ **15**۔ "اس آیت میں انسان کا مختلف مراتب سے گزر کر موجودہ حالت تک پہنچنے کا ذکر ہے۔ اور اس طرح مسئلہ ارتقاء کی ایک درست شکل کو اسلام تسلیم کرتا ہے (ح)"۔ أَطْوَارًا یعنی مختلف شکلوں۔ قابلیتوں۔ حالتوں۔ عادتوں وغیرہ وغیرہ طرح طرح کے اطوار یا مراحل سے گزار کر تم کو پیدا کیا۔ کئی اطوار سے: "O کئی طور طریقوں۔ شکلوں۔ طبیعتوں وغیرہ سے یا مدارج ارتقاء سے پیدا کیا تا کہ خالق کی عظمت و قدرت شناخت کی جائے"۔ نوٹ: انسانی پیدائش شروع میں آیت 18 کے بموجب نباتاتی طور پر مٹی سے ہوئی۔ نیز دیکھیں 22:6 اور 23:13-17۔ **14،15**۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت کے قائل نہیں ہوتے جبکہ اس نے تمہیں مختلف مدارج و اطوار سے گزار کر پیدا کیا ہے۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی شناخت کے لئے کافی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ (حدیث) کہ جس نے اپنے نفس پر غور کر کے معلوم کیا کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں سے اس کا سارا جسم (انسان) کیسے وجود میں آ گیا تو اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ **16**۔ "طِبَاقًا: منطبق ہونے والے (In perfect harmony) یہ بھی خدا کے وجود پر شاہد ہیں (ii)"۔

فِيهِنَّ نُورًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٧﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ
ان میں روشن اور بنایا سورج کو چراغ اور اللہ نے اُگایا ہے تم کو

الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٨﴾ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿١٩﴾
زمین سے ایک طرح کا اُگانا پھر واپس لیجائے گا تم کو اس میں اور نکالے گا تم کو ایک طرح کا نکالنا

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿٢٠﴾ لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا
اور اللہ نے بنایا تمہارے لیے زمین کو بچھونا تاکہ چلو اس میں راہیں

فِجَاجًا ﴿٢١﴾ قَالَ نُوحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَنْ لَّمْ
کشادہ کہا نوح نے اے میرے رب یقیناً انہوں نے نافرمانی کی میری اور پیروی کی اس کی کہ نہ

يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ اِلَّا خَسَارًا ﴿٢٢﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٣﴾
زیادہ کیا جسکو اس کے مال اور اسکی اولاد نے بجز خسارہ کے اور مکر کیا انہوں نے مکر بڑا

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا
اور کہا انہوں نے ہرگز مت چھوڑو اپنے معبودوں کو اور مت چھوڑو وُدّ کو اور نہ سواع کو اور نہ

يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿٢٤﴾ وَقَدْ اَضَلُّوا كَثِيرًا وَلَا تَزِدِ
یغوث اور یعوق اور نسر کو اور انہوں نے گمراہ کیا ہے بہتوں کو اور مت زیادہ کر

الظّٰلِمِينَ اِلَّا ضَلَالًا ﴿٢٥﴾ مِمَّا خَطِيٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوا فَاُدْخِلُوا
ظالموں کو بجز گمراہی کے بوجہ اپنے گناہوں کے وہ غرق کئے گئے پھر داخل کئے گئے

نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿٢٦﴾ وَقَالَ نُوحٌ
آگ میں پس نہ پایا انہوں نے اپنے لیے بجز خدا کے کوئی مدد دینے والا اور کہا نوح نے

رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِينَ دَيَّارًا ﴿٢٧﴾ اِنَّكَ اِنْ
اے رب میرے مت چھوڑ زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا بیشک تو اگر

تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٨﴾
چھوڑ دیگا ان کو وہ گمراہ کرینگے تیرے بندوں کو اور نہ جنیں گے سوائے بدکار کفر کرنیوالے کے

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ
اے رب میرے بخش مجھے اور میرے والدین کو اور اس کو جو داخل ہو میرے گھر میں ایمان لاکر اور

17۔ فِيهِنَّ: یعنی آسمانوں میں چاند کو بنایا نور دینے والا اور سورج کو چراغ (روشنی اور حرارت دینے والا)۔ **18**۔ ابتداء کائنات میں انسان کا وجود کہیں نہ تھا۔ پھر مختلف ادوار میں جس کا زمانہ لاکھوں سالوں پر مشتمل ہے زمین سے انسان کا وجود بنا ایک نہایت ابتدائی شکل میں جو ترقی کرتے کرتے جس میں نباتاتی شکل بھی شامل ہے موجودہ ہیئت میں انسان وجود میں آیا۔ اس کی کچھ جھلک میاں بیوی کی صحبت اور اس کے بعد بیوی کے عرصہ حمل کے دوران نطفہ جو مختلف شکلیں بدل کر پورا انسان بنتا ہے وہ قرآن کی آیات 22:6 اور 17-23:13 میں بیان ہوئی ہیں۔ **19**۔ فِيهَا: یعنی زمین میں دفن کئے جاؤ گے اور پھر اس سے نکالے بھی جاؤ گے روحانی جسم کے ساتھ۔ **20**۔ بِسَاطًا: بچھائی ہوئی (قطعہ زمین) آرام گاہ۔ **22**۔ یعنی بتوں کی عبادت کی جو موجب خسارہ نکلی یا سرداروں کا کہنا مانا مگر ان کے اموال و اولاد تو ان کے اپنے بھی کام نہ آئے۔ اس طرح وہ خسارے میں پڑ گئے۔ **23**۔ كُبَّارًا: کبیر سے بڑھ کر کبار اور کبار سے بڑھ کر کبّار ہے یعنی نہایت ہی بڑی (تدبیر) مطلب سب کے سب لوگوں کو حق کی مخالفت پر لگا دیا۔ **24**۔ مختلف بتوں کے نام لئے گئے ہیں: "+وَدًّا: محبت اور خواہش کا دیوتا۔ مرد کی شکل کا بت تھا جو ایجاد عالم کا موجب ہوا۔ ہندوؤں میں اس کے مقابل برہما ہے۔ وَدًّا بنو کلب کا بت تھا دومۃ الجندل میں شام کی سرحد کے پاس۔ سُوَاعًا: یہ بنو ہذیل کا بت تھا بقاء عالم کا بت تھا جو عورت کی شکل کا تھا۔ اس کے مقابل ہندوؤں میں بِشن بت ہے۔ يَغُوثَ: حاجت روائی اور فریاد رسی کا بت۔ گھوڑے کی شکل کا بت تھا۔ ہندوؤں میں اِندر بت ہے۔ یہ مراد اور بنی غطیف اور مذحج میں جُرس قبیلے کا بت تھا۔ يَعُوقَ: عوق سے مشتق ہے یعنی روکنا۔ دفع کرنا۔ (بلاؤں کو)۔ یہ یمن میں بنو حمدان کا بت تھا۔ یہ بت مصیبتوں اور دشمنوں سے بچاؤ کا بت بشکل شیر تھا۔ ہندوؤں میں اس کے مقابل پر سُنگھ اوتار دیوتا ہے۔ نَسْرًا: طُول عمر کا دیوتا۔ باز یا عقاب کی شکل کا تھا۔ یہ قبیلہ ذوالکلاع اور حمیار والوں کا بت تھا۔ ان کے علاوہ حُبل بت کعبہ میں رکھا ہوا بڑا بت تھا۔ اس کو بارش لانے کا بت کہا جاتا تھا۔ آمر بن لحیی اسے بلقان (شام) سے لایا تھا۔ اَللَّات: طائف میں بنو ثقیف کا بت تھا۔ اوس۔ خزرج۔ غطفان قبیلوں کا بت منات تھا۔ نخلہ میں قریش اور بنو کنانہ کا بت تھا۔ عزّٰی بھی عربوں کا بت تھا۔ قُلس قبیلہ طَی کا بت تھا۔ اُصاف اور نائلہ بت بھی شام سے لائے گئے تھے جو کعبہ کے باہر صفا اور مروہ پر رکھے ہوتے تھے۔ بتوں کے ان ناموں کے دراصل قوم نوحؑ میں بزرگ لوگ تھے۔ بعد کے آنے والوں نے انہی کے ناموں کے بت گھڑ لئے تھے"۔ "ان بتوں کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بتوں کے یہ نام ستاروں اور ان کی منزلوں کے لحاظ سے رکھے گئے تھے۔ مکہ والوں کے باپ دادوں نے یہ وہی باتیں قوم نوحؑ سے سیکھ کر ان کی نقل میں اپنے بتوں کے بھی یہی نام رکھ لئے تھے (بخاری۔ روایت ابن عباسؓ)(ii)"۔ **25**۔ "أَضَلُّوا: یعنی ان بتوں کے سبب سے بہت سے لوگ گمراہ ہوئے(ii)"۔ (دیکھیں 37-14:36) إِلَّا ضَلَالًا: سوائے گمراہی میں۔ **27**۔ حضرت نوحؑ نے قوم سے مایوس ہو کر بد دعا مانگی۔ (11:37) یہاں اَلْأَرْضِ سے حضرت نوحؑ کا ملک عراق مراد ہے جیسے 5:27 اور 28:82 میں بھی اَلْأَرْضِ سے مراد خاص خطہ یا ملک ہے۔ (دَيَّارًا: بستا ہوا)۔ **28**۔ "یعنی بچوں کو بھی وہ مشرک ہی بنائیں گے(ii)"۔ **29**۔ "بَيْتِيَ: میرے گھر میں۔ یعنی روحانی گھر اور طریقہ میں(ii)"۔

72-سُوْرَةُ الْجِنّ (مکی)

رُبع ٢٨ النصف

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ٢٩

ایمان والوں اور ایمان والیوں کو اور مت زیادہ کر ظالموں کو بجز ہلاکت کے

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ١

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم کے

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا

کہہ وحی کیا گیا میری طرف یہ کہ سُنا ہے ایک جماعت نے جنوں میں سے تو کہا انہوں نے یقیناً

سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ١ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ

ہم نے سُنا قرآن عجیب راہ دکھاتا ہے طرف بھلائی کی پس ہم ایمان لائے اس پر اور ہرگز نہ

نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ٢ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ

شریک ٹھہرائیں گے ہم اپنے رب کا کسی کو اور یہ کہ بہت بلند ہے عزت ہمارے رب کی نہ اختیار کی

صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ٣ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ

اس نے بی بی اور نہ اولاد اور یہ کہ تھے کہا کرتے ہمارے بیوقوف اللہ پر

شَطَطًا ٤ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ

بڑھ بڑھ کر باتیں اور کہ ہم خیال کرتے تھے کہ ہرگز نہ کہیں گے آدمی اور جن اللہ پر

كَذِبًا ٥ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ

جھوٹ اور یہ کہ کتنے مرد آدمیوں میں سے پناہ لیتے ہیں مردوں کی

الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ٦ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ

جنوں سے تو زیادہ کیا ان کو تکبر میں اور یہ کہ انہوں نے گمان کیا جیسا کہ گمان کیا تھا تم نے کہ

لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ٧ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاۗءَ فَوَجَدْنٰهَا

ہرگز نہ بھیجے گا اللہ کسی کو اور یہ کہ ہم نے ٹٹولا آسمانوں کو تو پایا ہم نے اس کو

2۔ عَجَبًا: قرآن عجیب ہے فصاحت و بلاغت۔ مواعظ حسنہ اور برکت کے لحاظ سے۔ جیسا کہ سورۃ احقاف 35-46:30 میں بھی ذکر آ چکا ہے ایک واقعہ ہجرت سے دو سال قبل کا ہے جب آنحضرتؐ طائف کے تبلیغی سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے تو آپؐ نے مقام نخلہ میں قیام فرمایا۔ وہاں جب آپ نماز میں قرآن شریف کی تلاوت فرما رہے تھے تو جنوں نے اللہ کے کلام کو اس کے رسول کی زبانی بہت غور سے سنا۔ وہ ایمان لے آئے اور واپس جا کر اپنی قوم کو بھی تبلیغ حق سے مسلمان کیا۔ وہاں جنوں سے مراد اجنبی لوگ ہیں۔ وہ نصیبین (عراق) کے یہودیوں کا ایک وفد تھا جو تحقیق حق کی خاطر آنحضرتؐ سے ملنے آیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے تورات میں مثیل موسیٰؑ کی پیشگوئی کا ذکر کیا ہے نیز مسیحی عقیدے ابن اللہ کی تردید کی ہے۔ یہاں سورۃ جن میں دوسرے واقعہ کا ذکر ہے کہ خدا تعالیٰ نے وحی سے بتایا کہ کچھ جنوں نے آپ کا قرآن سنا۔ یہ بیرون مکہ کے کچھ یہودی تھے جو اپنی قوم سے پوشیدہ طور پر آئے اور قرآن سن کر چلے گئے۔ یہ لوگ مؤحد عیسائی معلوم ہوتے ہیں یا یہودی جو عیسائی مذہب سے متاثر تھے۔ جیسا کہ آیت 4 سے ظاہر ہے۔ 4۔ اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عیسائی مذہب کے اثر کے نیچے تھے۔ 5۔ شَطَطًا: ناواجب باتیں کہنا کہ مسیح ابن اللہ ہے۔ 6۔ لہٰذا ہم ان کی پیروی کرتے رہے۔ یہ خیال کر کے کہ وہ جن وانس اللہ پر جھوٹ نہیں باندھیں گے۔ جو گمراہیاں یہود اور نصاریٰ میں آ گئی تھیں ہم انہی پر چلتے رہے۔ 7۔ هُمْ: یعنی جنوں کو تکبر میں زیادہ کر دیا انسانوں کی التجاؤں نے۔ یا جنوں نے انسانوں کو کفر اور گناہ میں زیادہ کر دیا۔ 8۔ اللہ کسی کو رسول بنا کر نہ بھیجے گا۔ (40:35) (یا اللہ قبروں سے نہ اٹھائے گا) حَتّٰٓى إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا: یعنی حضرت یوسفؑ کے بعد یہود نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اللہ اب کوئی رسول نہ بھیجے گا۔

مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ شُهُبًا ۙ﴿۹﴾ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا

بھرا ہوا چوکیداروں سخت سے اور آگ کے شعلوں سے اور یہ کہ ہم بیٹھا کرتے تھے آسمان میں

مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۱۰﴾

جگھوں میں سننے کے لیے پس جو کوئی سُنتا ہے اب پاتا ہے اپنے لیے شعلہ گھات لگائے ہوئے

وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ

اور یہ کہ ہم نہ جانتے تھے کہ برائی چاہی گئی ان کے لیے جو زمین میں ہیں یا چاہی ان کے لیے

رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا

انکے رب نے بھلائی اور یہ کہ بعض ہم میں سے نیک ہیں اور بعض ہم میں سے سوائے اسکے ہیں ہم تھے

طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ

راہیں مختلف اور یہ کہ ہم نے جانا کہ ہرگز نہ عاجز کریں گے اللہ کو زمین میں

وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ

اور ہرگز نہ عاجز کرینگے ہم اسکو بھاگ کر اور یہ کہ ہم نے جب سنی ہدایت ایمان لائے ہم اس پر

فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ۙ﴿۱۴﴾ وَّ اَنَّا

پس جو کوئی ایمان لائے اپنے رب پر تو نہ ڈرے گا وہ کمی سے اور نہ زیادتی سے اور یہ کہ

مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ

بعض ہم میں سے فرمانبردار ہیں اور بعض ہم میں سے ظالم ہیں پس جو کوئی اسلام لایا تو انہوں نے

تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ

طلب کی بھلائی اور جو ظالم ہیں پس وہ دوزخ کا

حَطَبًا ۙ﴿۱۶﴾ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ

ایندھن ہیں اور وحی کیا گیا میری طرف اگر یہ لوگ قائم رہتے راہ پر البتہ پلاتے ہم ان کو

مَّآءً غَدَقًا ۙ﴿۱۷﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَ مَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ

پانی وافر تاکہ ہم آزمادیں انکو اس میں اور جو اعراض کرتا ہے ذکر سے اپنے رب کے

يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ﴿۱۸﴾ وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا

داخل کریگا اسکو عذاب سخت میں اور یہ کہ مسجدیں اللہ کیلئے ہیں پس مت پکارو

9۔ آسمانوں کے شیاطین سے روکے جانے سے یہ مراد ہے کہ بدی کے پھیلنے میں رکاوٹ پیدا کر دی گئی ہے۔ 10۔ نبی کی آمد کے بعد اب نجومیوں کی تُک بازیوں کا سدّباب کر دیا گیا ہے۔ وہ آسمان تک رسائی پا کر غیب کی باتیں سناتے ہیں۔ یعنی نجومیوں کے تمام پول کھول دیئے گئے ہیں۔ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا عمل میں آگیا ہے۔ اب اس انتظام کے نتیجہ میں شعلے گھاٹ میں لگے ہوئے ہیں ملحدوں کے خلاف۔ "Oجس طرح سورج۔ چاند۔ ستارے۔ ہوا ہمارے جسمانی نظام پر اثر انداز ہوتے ہیں اسی طرح ہمارے روحانی نظام پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح شہب ثاقب کا بھی خارجی طور پر اثر روحانیت پر پڑتا ہے۔ اور ان سب پر فرشتے کام کرتے ہیں۔ چنانچہ سقوط شہب کی کثرت کسی نبی۔ محدث۔ ولی کی آمد کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ یعنی اغراض روحانی کو پورا کرتی ہیں اگرچہ ہماری عقل اچھی طرح اس کو سمجھ نہ سکے"۔ اَلْاٰنَ: یعنی اب جو شخص اسلام میں غلط باتیں ملانا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ کی برکت سے اسے تباہ کر دیتا ہے۔ (دیکھیں 37:7-10)۔ 11۔ "+شَرٌّ کو اللہ کی طرف منسوب نہیں کیا مگر رُشد کو اللہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ شَرٌّ أُرِيْدَ آیا ہے۔ شَرٌّ اَرَادَ نہیں آیا"۔ ان شہاب ثاقب کے زمین پر برسنے سے ہمیں پتہ نہیں کہ زمین والوں کے لئے اس سے تباہی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے کوئی فائدہ پہنچانا ہے۔ اب جبکہ رسول مبعوث ہو گیا ہے نجومیوں کی تُک بازیاں نہیں چلتیں۔ اب بُرائی کی بجائے اغلباً روحانی انقلاب آنے والا ہے۔ 12۔ ہم مختلف فرقے تھے۔ کچھ مؤمن کچھ کافر۔ 13۔ اللہ سے کہیں مفر نہیں ہے۔ یعنی اس کی سزا سے ہم بھاگ کر بچ نہیں سکتے۔ 14۔ نیکیوں کے کم اجر سے یا بدیوں کی سزا کی زیادتی سے نہ ڈرے گا (یعنی ایمان لے آنے کے بعد) مطلب اس سے ناانصافی نہ ہو گی۔ 15۔ تَحَرَّوْا رَشَدًا: یعنی جنہوں نے بھلائی کی جستجو یا تلاش کی وہ راہ راست پر آ گئے۔ 17۔ نصیبین کے یہود جن کے لئے جنّ کا نام استعمال ہوا ہے فرمایا ان کے ایمان لانے کے بعد اگر وہ اسلام کے طریقے پر قائم رہتے تو ہم ان کو وافر مقدار کا پانی پلاتے۔ وافر پانی سے مراد زراعت وغیرہ سے مال کی زیادتی اور بہتات ہے۔ 18۔ "صَعَدًا سے مراد گھاٹی ہوتی ہے۔ جس پر چڑھا جاتا ہے۔ چڑھائی کے عذاب کا مطلب سخت عذاب ہے جو غالب آ جائے (ح)"۔ آنحضرتؐ کی مخالفت کے نتیجہ میں مکہ (اور عرب) میں سات سالہ سخت قحط پڑا تھا۔ کثرت اور قلت (10:22) (21:36) آزمائش ہوتی ہے۔ فرمایا اگر منکرین بے راہ روی اختیار نہ کرتے تو قحط کی بجائے خوب بارشیں برسائی جاتیں اور خوب غلہ پیدا ہوتا۔

مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا (١٩) وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ
ساتھ اللہ کے کسی کو اور یہ کہ جب کھڑا ہو بندہ اللہ کا پکارتا ہے اس کو
كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا (٢٠) قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ
نزدیک ہیں کہ ہو دیں اس پر حلقہ حلقہ کہہ پکارتا ہوں میں تو صرف اپنے رب کو اور نہیں
اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا (٢١) قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا (٢٢)
شریک کرتا اسکے ساتھ کسی کو کہہ کہ یقیناً میں نہیں اختیار رکھتا تمہارے لیے ضرر اور نہ بھلائی
قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ
کہہ کہ یقیناً مجھ کو ہرگز نہ پناہ دے گا اللہ سے کوئی اور ہرگز نہ پاؤں گا میں بجز اس کے
مُلْتَحَدًا (٢٣) اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ
کوئی جائے پناہ مگر پہنچانا اللہ کی طرف سے اور اس کا پیغام اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ
وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا (٢٤) حَتّٰٓى
اور اسکے رسول کی تو یقیناً اس کیلئے آگ ہے دوزخ کی رہنے والے ہونگے اس میں ہمیشہ یہانتک کہ
اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا
جب وہ دیکھیں گے جو وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں تو البتہ جان لیویں گے وہ کہ کون کمزور ہے بلحاظ مددگار کے
وَّاَقَلُّ عَدَدًا (٢٥) قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ
اور کم ہے تعداد میں کہہ نہیں میں جانتا آیا نزدیک ہے وہ جو وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں یا
يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا (٢٦) عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰي غَيْبِهٖٓ
کردے اس کے لیے رب میرا میعاد جاننے والا ہے غیب کا پس نہیں خبردار کرتا اپنے غیب پر
اَحَدًا (٢٧) اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ
کسی کو مگر جس کو پسند کرتا ہے رسولوں سے پس یقیناً وہ لگا دیتا ہے اس کے
يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا (٢٨) لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ
آگے اور اس کے پیچھے پہرہ تاکہ ظاہر کرے کہ یقیناً پہنچائے انہوں نے پیغام
رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا (٢٩)
اپنے رب کے اور گھیر لیا اس کو جو ان کے پاس ہے اور محفوظ کر لیا ہر شے کو شمار میں

20،21۔ "Oآنحضرتؐ جب کعبہ میں (اسلام کے) نئے طریقہ سے عبادت (نماز) کرتے تو کفار عجیب چیز سمجھ کر تماشہ کرنے کی غرض سے حضورؐ کے گرد جمع ہو جاتے۔ فرمایا ان کو سمجھا دو کہ میں خدائے واحد کی عبادت کرتا ہوں۔" لِبَدًا: حلقہ در حلقہ کفار آپؐ کے گرد ہو جاتے لِبَدٌ کے معنٰی ہیں چمٹنا۔ لَبَدٌ کے معنٰی ہیں تہہ بتہ اون۔ مطلب یہ کہ لوگ کثرت سے اس پر ٹوٹ پڑیں۔ یہاں عبد اللہ سے مراد آنحضرتؐ ہیں۔ **23**۔ مُلْتَحَدًا: سرک کر جانے کی جگہ۔ جائے پناہ۔ میں اللہ کو چھوڑ کر کوئی جائے پناہ نہیں پاسکتا۔ **24**۔ میرا کام صرف پہنچانا ہے اللہ کی طرف سے اس کے احکامات کو۔ اَبَدًا: ہمیشہ کا زمانہ۔ اَمَدًا: محدود زمانہ۔ **25**۔ حَتّٰی ابتدائیہ ہے۔ جس کے کوئی معنٰی نہیں ہوتے۔ صرف حسن کلام کے لئے آتا ہے۔ مطلب یہ کہ وہ کفر کرتے رہیں گے یہاں تک کہ فیصلے کے وقت مسلمان کافروں سے تعداد میں زیادہ ہو جائیں گے (ii)۔ سو ایسا ہی ہوا۔ **26**۔ اَبَداً: ہمیشہ۔ اَمَدًا: محدود زمانہ۔ ایک مدت تک ملتوی رکھے۔ آیت 25 کی رو سے حق نے غلبہ پانا ہے۔ اور آیت 26 میں بتایا کہ "Oہر ایک عذاب کی پیشگوئی کی معین تاریخ یاد ن نہیں بتلایا جاسکتا" یعنی غلبہ ضرور ہوگا جلد یا بدیر۔ **27،28**۔ "اللہ اپنے رسول کو کثرت سے غیب کی خبریں دیتا ہے اور تبلیغ رسالت میں ان کی حفاظت کے لئے (یا وحی کی حفاظت کے لئے) نگہبان فرشتے اس کے ساتھ چلتے ہیں تاکہ ظاہر کردے کہ رسولوں نے پیغامات پہنچا دیئے ہیں (ii)"۔ رَصَدًا: نگہبان (فرشتے)۔ "ان آیات میں یہ اصل بیان کیا گیا ہے کہ پیشگوئیاں انبیاء علیہم السلام کی صداقت کا ثبوت ہوا کرتی ہیں۔ اور یہ پیشگوئیاں محمدؐ کی صداقت کا بھی ثبوت ہوں گی۔ نیز ان آیات میں نبی کی تعریف بھی کردی ہے کہ نبی اسے کہتے ہیں جسے کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع بخشی جائے۔ رَصَدًا کے الفاظ میں قرآن مجید کی حفاظت کی بھی پیشگوئی کی گئی ہے (ح)"۔ فَإِنَّهٗ يَسْلُكُ: پس وہ (خدا) پہرہ لگا دیتا ہے (فرشتوں کا) جو اس کی حفاظت کرتے ہیں کہ کوئی شیطان اس پیغام میں دخل انداز نہ ہو۔ رَصَدًا: حفاظت کرتے ہوئے (نبی کی)۔ **29**۔ اللہ نے ان کا احاطہ کر رکھا ہے اور حق ہی غالب آئے گا۔ لِيَعْلَمَ: تا (خدا) ظاہر کردے۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿٢﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٣﴾ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ

اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا رہا کر رات کو مگر تھوڑا نصف اس کا یا کم کر دے

مِنْهُ قَلِيْلًا ﴿٤﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿٥﴾ اِنَّا

اس میں تھوڑا یا زیادہ کر اس پر اور واضح پڑھ قرآن کو آہستہ آہستہ یقیناً

سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿٦﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً

ہم ڈالیں گے تجھ پر بات بھاری یقیناً اٹھنا رات کا سخت تر ہے نفس کے لیے

وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ﴿٧﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ﴿٨﴾ وَاذْكُرِ

اور بہت درست کرنیوالا ہے بات کو، یقیناً تجھے دن میں کام بڑا ہوتا ہے اور یاد کر

اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴿٩﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

نام اپنے رب کا اور جھک جا اسکی طرف منقطع ہوکر رب ہے مشرق کا اور مغرب کا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿١٠﴾ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

نہیں کوئی معبود بجز اسکے پس بنا اسی کو کارساز اور صبر کر اس پر جو وہ کہتے ہیں

وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿١١﴾ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي

اور چھوڑ دے ان کو چھوڑ دینا اچھا اور چھوڑ دے مجھکو اور جھٹلانے والوں

النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿١٢﴾ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿١٣﴾

خوش حال کو اور مہلت دے انکو تھوڑی سی یقیناً ہمارے پاس عبرت ناک سزائیں اور آگ ہے

وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٤﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ

اور کھانا گلے میں اٹکنے والا اور عذاب دردناک جس دن کہ کانپے گی زمین

73۔سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل (ابتدائی مکی)

2۔آنحضرتؐ کی سب سے پہلی وحی اِقْرَأْ۔۔۔کے چھ ماہ بعد دوسری دفعہ جو وحی نازل ہوئی وہ سورۃ المدّثّر کی آیات تھیں۔اس کے بعد سورۃ المزّمّل اتری۔ مزّمّل اصل میں متزمّل ہے اور مدّثّر اصل میں متدثّر ہے۔اوّل یعنی پہلی دفعہ کی وحی کے خوف اور کپکپی کی وجہ سے آنحضرتؐ نے گھر والوں کو آکر فرمایا زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ کہ مجھے کمبل اوڑھادو۔اس لحاظ سے اللہ نے حضور کو المزّمّل کہہ کر خطاب فرمایا۔اور المدّثّر بھی۔یعنی خوب کپڑا اوڑھنے والے۔یہ دونوں نام آنحضرتؐ کے وصفی نام ہوئے۔3۔اسلام کے شروع میں نماز صرف رات کے وقت تھی یعنی تہجد کی نماز۔"رات کو انتشار روحانیت اور روحانی برکات کے جذب کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔یہ شب بیداری دینی اصطلاح میں تہجد کہلاتی ہے(ح)"۔ جب سنہ 5 نبوی میں معراج ہوا تو پانچ نمازیں فرض ہوئیں اور ادائیگی تہجد بطور سنت رہی یعنی نفل نماز کے۔5۔" Oخوش الحانی سے قرآن پڑھنا بھی عبادت ہے۔" "جب رات دن برابر ہوں تو آدھی رات تک۔جب راتیں لمبی ہوں تو آدھی رات سے زیادہ۔اور جب راتیں چھوٹی ہوں تو آدھی رات سے کم عبادت کر"۔ 6۔قَوْلًا ثَقِيْلًا: بھاری یا اہم بات۔یعنی قرآنی وحی کو لوگوں تک پہنچانا اور لوگوں کا تزکیہ نفس کرنا۔ مطلب عبادت کر تاکہ بھاری بوجھ ہلکا ہو۔"رات کے وقت عبادت سے روحانیت کامل ہوتی ہے۔اور جھوٹ سے پرہیز ہو جاتا ہے(ii)"۔7۔نَاشِئَةَ: رات کو اٹھ کر عبادت کرنا قبولیت دعا کے لئے بہت مفید ہے۔وَطْاً: پاؤں تلے کچلنا (اپنے نفس کو)۔ اَقْوَمُ قِيْلًا: یعنی سچ کی عادت پڑ جاتی ہے۔یا اس (تہجد کے) وقت کی دعا سیدھی دل سے نکلتی ہے۔8۔"سَبْحًا: بڑا کام یعنی تبلیغ رسالت اور دیگر امور۔ سَبْحًا: گردش کرنا (کاموں کے لئے)۔سَبْحًا تیرنے کو بھی کہتے ہیں۔چونکہ تجھے دن کے وقت کام بہت ہیں اس لئے رات کے وقت عبادت کر(ii)"۔

9۔"O تَبَتُّلْ: جھکنا یعنی خدا اور اس کے احکامات کو ہر چیز پر مقدم رکھنا۔ تَبَتُّلْ اور توکّل توأم ہیں۔ تَبَتُّلْ سے توکّل ملتا ہے۔ لہٰذا توکل کی شرط ہے تَبَتُّلْ"۔ "Oہمارے نزدیک اس وقت کسی کو متبتّل کہیں گے جب وہ عملی طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے احکام اور رضا کو دنیا اور اس کے متعلقات و مکروہات پر مقدم کرے۔ (الحکم جلد 5 نمبر 37 مؤرخہ 10 اکتوبر 1901ء)"۔11۔"کفار کی بدسلوکی سے شریفانہ طور پر ان سے الگ ہو جا(ii)"۔13۔نکل (مفرد) اور أَنْكَالًا (جمع) زنجیریں۔نَكَّلَ بِفُلَانٍ: اس کو عبرتناک سزا دی۔

وَّالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۵﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ
اور پہاڑ اور ہوجاویں گے پہاڑ ٹیلے بھر بھرے یقیناً ہم نے بھیجا تمہاری طرف
رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۶﴾
رسول گواہی دینے والا تم پر جیساکہ بھیجا ہم نے طرف فرعون کی رسول
فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿۱۷﴾
تو نافرمانی کی فرعون نے رسول کی پس پکڑا ہم نے اس کو پکڑنا سخت
فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ
پس کیونکر بچوگے تم اگر تم کروگے اس دن جو کردیوے گا لڑکوں کو
شِيْبًا ﴿۱۸﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۹﴾ اِنَّ
بوڑھے آسمان پھٹ جانیوالا ہے اس سے ہے اس کا وعدہ شدنی یعنی ہونیوالا ہے یقیناً
هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۰﴾ اِنَّ رَبَّكَ
یہ نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے اختیار کرے اپنے رب کی راہ بیشک رب تیرا
ع ۱۳
يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ
جانتا ہے کہ تو کھڑا رہتا ہے نزدیک دوتہائی رات کے اور نصف اس کا اور دوتہائی اسکی
وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ
اور ایک جماعت ان میں سے جو تیرے ساتھ ہیں اور اللہ اندازہ کرتا ہے رات اور دن کا
عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ
جانا اس نے کہ ہرگز نہ نبھا سکوگے اسکو تو رجوع برحمت ہوا تم پر پس پڑھو جو میسر ہو
مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ
قران سے جانا اس نے کہ البتہ ہوں گے تم میں سے بیمار اور دوسرے لوگ ہونگے
يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ
جو سفر کریں گے زمین میں چاہتے ہوں گے فضل الٰہی اور دوسرے ہونگے
يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا
جو لڑتے ہوں گے راہ خدا میں پس پڑھو جو آسان ہو اس میں سے اور قائم کرو

15۔ كَثِيْبٌ: ریت کا ٹیلہ۔ مَهِيْلٌ: اڑتی ہوئی یعنی بُھر بُھری (ریت)۔ 16۔" شَاهِدًا عَلَيْكُمْ: (قیامت کو تمہارے خلاف) گواہی دینے والا کہ استثناء 18:18 میں مثیل موسیٰؑ کے آنے کی پیشگوئی ہے جو آنحضرتؐ کے وجود میں پوری ہوئی۔ کہ "میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ (استثناء 18:18-19)۔ فرعون موسیٰؑ کا انکار کر کے غرق کر دیا گیا۔ فرمایا کہ مثیل فرعون (کفار مکہ) مثیل موسیٰؑ کا انکار کر کے کیوں کر دنیوی عذاب سے بچ سکیں گے (ح)"۔ **18**۔"ان الفاظ میں مصائب کی شدت کو تمثیلاً بیان کیا گیا ہے (ح)"۔ **19**۔ اس دن آسمان پھٹ جانے والا ہے۔ بِهٖ: اس دن کی شدت سے۔ یہ علامات یوم آخرت کی ہیں اور تمثیلی طور پر ایک عظیم روحانی انقلاب برپا ہونے کے بارے میں بھی ہیں۔ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا: اس کا یہ وعدہ ہو کر رہے گا۔ آیات 15تا19 میں سخت آفات کے آنے کے بارے میں ذکر ہے یعنی قیامت یا فتح مکہ کے وقت شرک کے خاتمہ کے متعلق۔ **20**۔اِلٰی رَبِّهٖ سَبِيْلًا: اس کے رب کی طرف (جانے والی) راہ۔

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا

نماز کو اور دو زکوٰۃ اور قرض دو اللہ کو قرض اچھا اور جو

تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۙ هُوَ خَيْرًا

کچھ آگے بھیجو تم اپنی جانوں کے لیے بھلائی سے پاؤگے اس کو حضور خدا کے کہ وہ بہتر ہے

وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٢١ ع ٢ / ١٤

اور بڑا ہے ثواب میں اور بخشش مانگو اللہ سے یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ١

شروع ساتھ نام اللہ رحمٰن رحیم کے

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ٢ قُمْ فَاَنْذِرْ ٣ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ٤ وَثِيَابَكَ

اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو پس ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو

فَطَهِّرْ ٥ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ٦ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ٧ وَ

پس پاک کر اور پلیدی کو پس چھوڑ دے اور مت دے کسی کو زیادہ لینے کی نیت سے اور

لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ٨ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ٩ فَذٰلِكَ

اپنے رب کے لیے پس صبر کر پس جب بجایا جائے گا بگل تو یہ

يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ١٠ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ١١

دن دن بھاری ہے کافروں پر نہیں آسان

ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ١٢ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ١٣

چھوڑ مجھ کو اور جسے پیدا کیا ہے میں نے اکیلا اور دیا میں نے اس کو مال بافراط

وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ١٤ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ١٥ ثُمَّ يَطْمَعُ

اور بیٹے حاضر باش اور بچھایا میں نے اس کے لیے بچھونا پھر وہ طمع رکھتا ہے

21۔ نبوت کے پہلے سال سے فرض نماز صرف رات کو تھی۔ پھر جب سنہ 5 نبوی میں معراج میں پانچ نمازیں فرض ہوئیں تو رات کو تہجد کے نوافل کے لئے رہنے دیا۔ چونکہ اس زمانہ میں گھڑیاں نہیں ہوتی تھیں اور دن رات موسموں کے لحاظ سے چھوٹے بڑے ہوتے رہتے تھے اس لئے فرمایا کہ خدا بہتر جانتا ہے کہ آدھی رات کب ختم ہوئی۔ اور تیسرا حصہ کب ختم ہوا۔ يُقَدِّرُ: گھٹاتا بڑھاتا رہتا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میں روزانہ اللہ کے حضور ستّر سے زیادہ مرتبہ استغفار اور توبہ کرتا رہتا ہوں۔ (بخاری حدیث نمبر 5832)۔ يُقَاتِلُوْنَ: قتال (جہاد) کریں گے۔ یہ مکی سورۃ ہے۔ (ابتدائی)۔ پیشگوئی فرمادی کہ آئندہ جنگیں کرنی پڑیں گی۔ لَنْ تُحْصُوْهُ: اتنا نباہ (جاگ) نہ سکوگے۔ اس لئے جتنا بھی میسر ہو (مِنْهُ) قرآن میں سے پڑھ لیا کرو۔ (تہجد کی نماز میں)۔ "+هُوَ خَيْرًا: خَيْرًا پر زبر اس لئے آئی ہے (پیش کی بجائے) کہ یہ تَجِدُوْهُ کی مفعول ہے"۔

74۔سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ (ابتدائی مکی)

2۔ غار حرا میں پہلی وحی اِقْرَاْ کے بعد چھ ماہ تک فترت کا زمانہ تھا جس میں کوئی وحی نہ اتری۔ پھر اس کے بعد سورۃ مدّثّر اتری کہ اے وحی اوّل کی دہشت سے کپڑا اوڑھنے والے۔ "+مُدَّثِّرُ: دثار سے مشتق ہے یعنی وہ کپڑا جو شعار کے اوپر پہنا جائے جو جسم سے ملا رہے" "جو قمیض کے اوپر بطور کوٹ پہنا جائے۔ فوج والے جب جنگ کے لئے جاتے ہیں تو وہ وردی پہن لیتے ہیں(ii)"۔ دعوت حق۔ نماز۔ تکبیر۔ صفائی کے احکام دیئے گئے۔ آیات 2تا6 میں "Oان احکامات الٰہی کے تمام مقاصد آنحضرتؐ کو اپنی زندگی میں حاصل ہوگئے یعنی غار حرا کی تنہائی کو چھوڑ کر باہر نکلیں اور لوگوں کو انذار فرمائیں اور دلوں کو پاکیزگی عطاء کریں اور شرک کو مٹائیں۔ کپڑے صاف رکھ۔ بدن کو گھر کو کوچہ کو اور ہر ایک جگہ کو جہاں تمہاری نشست ہو ہر پلیدی اور میل کچیل اور کثافت سے بچاؤ یعنی غسل کرکے صاف کپڑے پہنو اور گھروں کو صاف رکھنے کی عادت پکڑو۔ (روحانی پاکیزگی کے لئے ظاہری پاکیزگی بھی ضروری ہے۔ حفظان صحت کے اصولوں کو نظرانداز کرنے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور وبائیں پھوٹ پڑتی ہیں۔)" بریکٹ میں لکھی گئی عبارت خلاصۃً اپنے الفاظ میں لکھی گئی ہے۔ (ناقل)۔ **5،6**۔ مشرکین مکہ طہارت کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔ اَلرُّجْزُ: پلیدی یعنی شرک۔ فَاهْجُرْ: مٹا ڈال۔ (اقرب) کپڑے صاف رکھ اور شرک کو مٹا ڈال(ii)۔ یعنی ظاہری اور باطنی صفائی رکھ۔ **7**۔ نیز دیکھیں 26:110 کسی پر احسان کا سلوک کروگے تو اجر اللہ تعالیٰ سے پاؤگے۔ بندوں سے نہیں۔ احسان کرکے یہ امید نہ کر کہ بدلے میں اس سے زیادہ ملے۔ **8**۔ صبر کر آنے والے مصائب پر۔ **9**۔ قیامت کو حشر کے لئے صُوْر (نقّارہ) یا بگل پھونکا جائے گا۔ نیز فتح مکہ کے موقع پر کفار کو جمع کیا جائے گا۔ **12**۔ مفسرین نے آیات 12تا27 کو ولید بن مغیرہ پر چسپاں کیا ہے۔ "مَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا: مجھے اور جسے میں نے پیدا کیا ہے اکیلا چھوڑ دو۔ تم فکر نہ کرو میں خود اس سے نپٹ لوں گا(ح)"۔ **15**۔ یعنی اس کی آرام دہ زندگی بنائی۔ دشمن اسلام اور دشمن رسول ولید بن مغیرہ المخزومی ایک کافر تھا۔ بڑا خوبصورت۔ وجیہہ۔ شاعر۔ مالدار اور 10 سے 13 بیٹوں کا باپ تھا۔ مکہ میں بہت بارسوخ آدمی تھا۔ اس کے تین بیٹے ولید۔ خالد۔ ہشام مسلمان ہوگئے تھے۔ خیال ہے یہ سب خطاب ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوا۔ اس کے باقی بیٹے اس کی زندگی ہی میں مر گئے تھے۔ بعد میں وہ خود بھی غربت اور بے کسی میں مر گیا تھا۔ اس کے بیٹے خالد بن ولید کو جنگ موتہ سے واپسی پر آنحضرتؐ

أَنْ أَزِيْدَ ﴿١٦﴾ كَلَّا ؕ إِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿١٧﴾ سَأُرْهِقُهٗ
یہ کہ زیادہ دوں میں ہرگز نہیں یقیناً وہ ہے ہمارے احکام سے سرکش عنقریب مبتلا کرونگا
صَعُوْدًا ﴿١٨﴾ إِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿١٩﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ
میں اسکو سخت عذاب میں - یقیناً اس نے فکر کیا ہے اور اندازہ کیا پس مارا ہو کیسا اندازہ کیا پھر
قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٣﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ
مارا ہو کیسا اندازہ کیا پھر دیکھ لیا پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑ لیا پھر پیٹھ پھیرلی
وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ فَقَالَ إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿٢٥﴾ إِنْ هٰذَآ إِلَّا
اور تکبر کیا پھر کہا نہیں یہ مگر جادو جو نقل کیا جاتا ہے نہیں یہ مگر
قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٦﴾ سَأُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿٢٧﴾ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٨﴾ لَا تُبْقِيْ
بات آدمی کی عنقریب داخل کروں گا میں اسکو دوزخ میں، اور کیا جانے تو کیا ہے دوزخ نہیں باقی رکھتی
وَلَا تَذَرُ ﴿٢٩﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٣٠﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣١﴾ وَمَا جَعَلْنَآ
اور نہ چھوڑتی ہے جھلس دینے والی چہرے کو اس پر اُنیس فرشتے ہیں اور نہیں بنائے ہم نے
أَصْحٰبَ النَّارِ إِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً
داروغے دوزخ کے مگر فرشتے اور نہیں مقرر کی ہم نے ان کی گنتی مگر فتنہ
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ
ان کیلئے جو حق پوش ہوئے تاکہ یقین کریں وہ جو دیئے گئے کتاب اور زیادہ ہوں وہ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ
جو ایمان لائے ایمان میں اور نہ شک لاویں وہ جو دیئے گئے کتاب
وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ
اور ایمان والے اور تاکہ کہیں وہ جن کے دلوں میں کینہ ہے اور
الْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ أَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ
کافر بھی کیا ارادہ کیا ہے اللہ نے اس مثال سے اسی طرح گمراہ ٹھہراتا ہے اللہ جو
يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ؕ وَمَا
چاہے اور ہدایت کرتا ہے جو چاہے اور نہیں جانتا کوئی لشکر تیرے رب کے بجز اس کے اور نہیں

نے سیف اللہ کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ **18**۔ "صَعُوْدًا: جو ہر لحظہ بڑھتا چلا جائے (ii)"۔ **19تا30**۔ "+ولید چونکہ بڑا شاعر بھی تھا لوگوں کو قرآن کے متعلق کہتا کہ یہ تو سحر (دھوکہ) بھرا کلام ہے۔ اور ساتھ تیوری چڑھا کر۔ منہ بنا کر۔ حقارت آمیز لہجہ میں مخالفت کرتا۔ اسی واسطے اس کے بشرے کو جھلس دینے والی آگ لگنے کا ذکر فرمایا (لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ)"۔ **19تا21**۔ ان آیات کا یہ مطلب ہے کہ اس نے قرآن اور نبیؐ کا پیغام سن کر اس کی مخالفت کرنے بلکہ مٹا دینے کا منصوبہ سوچا۔ کیسا غلط اندازہ کیا اس نے۔ **22**۔ یعنی پھر غور کیا کہ قرآن کا رد کس طرح کرے۔ **27**۔ "سَقَرَ: پگھلا دینے والی یعنی دوزخ (ii)"۔ **29**۔ نہ زندہ چھوڑے گی نہ مردہ۔ (87:14)۔ آیات 19تا26: کہتے ہیں کہ ولید دور دور تک ملکوں میں پھر آیا تھا۔ کافروں نے اسے کہا کہ جا کر سن محمدؐ کیا پڑھتا ہے۔ پھر ہم کو آ کر بتانا۔ جب اس نے آنحضرتؐ سے قرآن سنا تو اس نے منہ بنا کر کہا کہ یہ جادو یعنی دھوکہ بازی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ہم مرنے کے بعد کیوں کر پھر زندہ ہوں گے۔ نیز مفسرین کہتے ہیں کہ جب مشرکین مکہ کے سردار آنحضرتؐ کے متعلق کوئی نام دینے کی تجویز کر رہے تھے تو کسی نے پاگل۔ کسی نے کاہن اور کسی نے شاعر نام تجویز کئے مگر ولید متفق نہ ہوا۔ پھر اس نے ابو جہل سے کہا کہ محمدؐ کو جادوگر کہہ کر پکارا کرو جو لوگوں کے گھروں میں پھوٹ ڈال دیتا ہے۔ اور اس نام سے مکہ میں حج پر آنے والوں میں مشہور کر دیا جائے۔ تا کوئی اس کی بات نہ سنے۔ (روح المعانی)۔ **30**۔ چہرے کو جُھلسا دینے والی (آگ)۔ **31**۔ یعنی اُنیس داروغے جہنم کے نگران فرشتے ہیں۔ فرشتوں کی یہ تعداد بھی مشرکوں کے لئے باعث استہزاء اور آزمائش بن گئی۔ **32**۔ "Oاللہ کے فرشتوں کی کنہ کو انسان نہیں سمجھ سکتا۔ وہ اپنے اپنے مقام پر ہی رہتے ہوئے تمام کائنات کے کاروبار کرتے ہیں"۔ ابوالاسلین اور اس کے ہمنوا کافر لوگ تمسخر سے کہنے لگے کہ 19 دوزخ کے داروغے ہم سب کا کیا کر لیں گے۔ ہم ان کو مغلوب کر لیں گے۔ (بیہقی) فرمایا کہ وہ عذاب کے فرشتے ہوں گے جو تم کو سزا دینے پر مقرر ہوں گے۔ وَمَا هِيَ: قرآن کا یہ بیان آدمی کے لئے نصیحت ہے۔ "Oاور اللہ نے ہمیں فرشتوں کی حقیقت میں جانے سے منع فرمایا ہے۔ اور کہا ہے وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ کہ اللہ کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔" وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے: اس سے مراد منافقین ہیں جن کے دلوں میں شک ہے کہ 19 فرشتوں سے کیا حکمت ہے۔ بِهٰذَا مَثَلًا: 19 فرشتوں کو مثالاً پیش کیا ہے۔ "تا اہل کتاب یقین لائیں کہ 19 کا عدد سچ ہے کیونکہ تورات و انجیل میں بھی 19 ہی بتایا گیا ہے"۔

هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۳۱ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۳۲ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۳۳ وَالصُّبْحِ

وہ مگر یاددہانی آدمی کے لیے خبردار قسم ہے چاند کی اور رات کی جب پیٹھ پھیرے اور صبح کی

اِذَآ اَسْفَرَ ۳۴ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۳۵ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۳۶ لِمَنْ

جب روشن ہو یقیناً وہ ایک بڑے واقعات میں سے ہے ڈرانیوالی آدمی کے لیے اس کیلئے جو

شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۳۷ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ

چاہے تم میں سے یہ کہ آگے بڑھے یا پیچھے رہے ہر جی اس میں جو کمایا اس نے

رَهِيْنَةٌ ۳۸ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۳۹ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۴۰

گرو ہے مگر داہنی طرف والے بہشتوں میں ہونگے پوچھتے ہوں گے

عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۴۱ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۴۲ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ

مجرموں سے کیا چیز لے گئی تم کو دوزخ میں کہیں گے کہ نہ تھے ہم

الْمُصَلِّيْنَ ۴۳ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۴۴ وَكُنَّا نَخُوْضُ

نماز پڑھتے اور نہ تھے ہم کھلاتے فقیروں کو اور تھے ہم بیہودہ اعتراض

مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۴۵ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۴۶ حَتّٰٓى

کرتے ساتھ معترضوں کے اور تھے ہم جھٹلاتے یوم جزاء کو یہاں تک کہ

اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۴۷ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۴۸ فَمَا

آئی ہم کو موت پس نہ فائدہ دے گی ان کو سفارش سفارشیوں کی پس کیا ہے

لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۴۹ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۵۰

انکو کہ اس نصیحت سے وہ منہ پھیرتے ہیں گویا کہ وہ گدھے ہیں بدکے ہوئے

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۵۱ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ

جو بھاگے ہوئے ہوتے ہیں شیر سے بلکہ ارادہ کرتا ہے ہر ایک شخص ان میں سے کہ

يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۵۲ كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۵۳

دیئے جاویں صحیفے کھلے ہوئے ہرگز نہیں یوں بلکہ نہیں ڈرتے وہ آخرت سے

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۵۴ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۵۵ وَمَا يَذْكُرُوْنَ

ہرگز نہیں یوں یقیناً یہ نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے یاد کرے اسکو اور نہیں یاد کرتے

33۔ "یہاں چاند کو بطور شہادت پیش کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح شروع میں چاند چھوٹا ہوتا ہے اسی طرح محمدؐ رسول اللہ آج کمزور نظر آتا ہے لیکن وقت آتا ہے کہ چودھویں رات کے چاند کی طرح انہیں تاباں کیا جائے گا(ح)"۔ 36۔ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ: یقیناً یہ (قیامت یا جہنم) بہت بڑی آفتوں میں سے ایک ہے۔ 38۔ انسان کو اختیار ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھے (اور بہشت میں جائے) یا گناہوں کے ساتھ پیچھے رہے (اور دوزخ میں جائے)۔ 39۔ رَهِيْنَةٌ: رہن یا گروی۔ یعنی ہر جان اپنے بد یا نیک اعمال کی گروی ہے۔ اگر نیک ہوگا تو اس کے اعمال اسے آگ سے چھڑا لیں گے۔ اگر وہ بد ہوگا تو اس کے اعمال اسے دوزخ میں گرا دیں گے۔ 40۔ داہنی طرف والے اپنے نیک اعمال کی وجہ سے رہن سے آزاد ہوں گے۔ وہ جنت میں جائیں گے۔ 44،45۔ مجرم لوگ نہ نمازیں ادا کرتے تھے اور نہ ہی مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ دوسرے لفظوں میں حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا نہ کرتے تھے۔ 46۔ یعنی ہم مکر و استہزاء، کج بحثی اور گمراہی کی حمایت میں حصہ لیتے تھے۔ 48۔ اَلْيَقِيْنُ: یہاں یقین کا معنٰی موت ہے۔ (جو یقینی طور پر آئے گی۔) (15:100)۔ 49۔ ایسے بداخلاق لوگوں کے لئے کوئی شفاعت کارگر نہیں ہوگی۔ کافروں کے حق میں کوئی سفارش نہ کرے گا۔ اگر کرے گا بھی تو قبول نہ ہوگی۔ 51۔ حِمَارٌ: گدھا (مفرد) حُمُرٌ: گدھے (جمع) چونکہ گدھے کی چیخ کے وقت اس کی آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں اس لئے حِمَارٌ اور حُمُرٌ نام پڑ گیا۔ 53۔ آسمان سے کھلی کتاب اتارے جانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یا کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک پر ایک کتاب اترے۔ دیکھیں 2:119 اور 17:94 میں بھی ذکر ہے۔ 55۔ "یہ کلام ایک نصیحت ہے(ii)" یعنی قرآن۔ 56۔ یعنی وہ اسے پڑھے اور اس سے نصیحت حاصل کر کے اس پر عمل کرے۔ دیکھیں 76:4 کہ ہم نے انہیں نیکی اور بدی دونوں کی راہیں دکھا دی ہیں۔ وہ اپنے لئے جو راہ اختیار کرے اس کی مرضی ہے۔ ہم نے جبر روا نہیں رکھا۔

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

مگر یہ کہ چاہے اللہ وہی لائق ہے ڈرنے کے اور لائق ہے بخشنے کے

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿۲﴾ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۳﴾

میں قسم کھاتا ہوں دن قیامت کی اور میں قسم کھاتا ہوں نفس ملامت کرنے والے کی

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۴﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ

کیا گمان کرتا ہے آدمی یہ کہ ہرگز نہ ہم اکٹھا کریں گے ہڈیاں اس کی بلکہ ہم قدرت رکھتے ہیں

عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿۵﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ

اس پر کہ درست کریں ہم پور پور اس کی بلکہ ارادہ کرتا ہے آدمی تاکہ گناہ کرتا رہے

اَمَامَهٗ ﴿۶﴾ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿۷﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۸﴾

اپنے آگے پوچھتا ہے کب ہوگا دن قیامت کا پس جس وقت کہ پتھرا جاوینگی آنکھیں

وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۹﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿۱۰﴾ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ

اور گرہن ہوگا چاند اور اکٹھا کیا جاویگا سورج اور چاند کہے گا آدمی

يَوْمَىِٕذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۱﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۲﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ

اس دن کہاں ہے بھاگنے کی جگہ ہرگز نہیں کوئی جائے پناہ تیرے رب کی طرف ہی اس دن ہے

الْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۳﴾ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَ

ٹھہرنا متنبہ کیا جاویگا آدمی اس دن اس سے جو آگے بھیجا اور

اَخَّرَ ﴿۱۴﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۵﴾ وَّلَوْ اَلْقٰى

پیچھے چھوڑا بلکہ آدمی اپنے نفس پر دلیل ہے خواہ پیش کرے

57۔ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ: وہ نصیحت حاصل نہ کر سکیں گے جب تک وہ ویسا نہ کریں جیسے اللہ چاہتا ہے کہ کریں۔ وہی اس لائق ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور اس سے معافی مانگی جائے۔(76:31)اللہ تقویٰ بھی عطاء کرتا ہے اور بخشش بھی دیتا ہے جو اس کی طلب کرے۔

75۔سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ(مکی)

لَا شروع میں اس لئے آتی ہے تا کفار کے قول کی نفی کی جائے جو کہتے ہیں "زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا(64:8)"۔ کافروں نے دعویٰ سے کہا کہ وہ (روز قیامت) ہر گز زندہ نہ کئے جائیں گے۔ فرمایا کہہ کہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ تم نے سمجھ رکھا ہے۔ بلکہ قیامت ضرور آئے گی۔ **3**۔ انسانی نفس کی تین حالتیں ہیں: 1۔ نفس امارہ: جو انسان کو بدی کی طرف لے جاتا ہے۔ 2۔ نفس لوّامہ: (لوّامہ) جو بدی کرنے پر ملامت کرتا ہے۔ (انسانی ضمیر کی آواز)۔3۔ نفس مطمئنہ: جو نیکی کی طرف تحریک کر کے اور نیکیاں کما کر اللہ کی ذات سے اطمینان پاتا ہے۔ نفس لوّامہ کی تحریک کی وجہ سے انسان اخلاق فاضلہ کی طرف آتا ہے اور انہیں حاصل کرتا ہے۔ "اور گناہوں سے اجتناب کرتا ہے۔ اس احساس کی جڑ یہی ہے کہ پاداش اعمال برحق ہے(ح)"۔ **4**۔ یہاں انسان سے مراد کافر انسان ہے۔ نیز دیکھیں (17:50-52) اور (36:78-80)۔ **5**۔ ہم اس بات پر قادر ہیں کہ انسان کے جوڑ جوڑ کو پھر سے ٹھیک طور پر بنائیں "وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ(8:13) کی تفسیر میں ابن الحیی نے لکھا ہے کہ بَنَان سے مراد انسان کے سارے اعضاء بدن ہیں جن میں انگلیاں اور ان کے پورے بھی شامل ہیں(ح)"۔ **6**۔ اَمَامَهٗ: اس کے سامنے۔ یعنی خدا کے سامنے گناہ کرتا رہے۔ **8**۔ "(تو جواب میں کہہ) کہ جب آنکھ پتھرا جائے گی یا چمک سے خیرہ ہو جائے گی(ح)"۔ **10**۔ قیامت کو نظام دنیا درہم برہم ہوگا اور چاند اور سورج اکٹھے کئے جائیں گے۔ یا مدغم ہو جائیں گے۔ (بخاری روایت ابوہریرہؓ: کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کے روز سورج اور چاند کو لپیٹ دیا جائے گا۔ ان کی روشنی جاتی رہے گی۔(4/3200-o.p.422)(بخاری)۔ "اس سے یہ بھی ماخوذ کیا گیا ہے کہ دونوں چاند اور سورج کو جیسا کہ آنحضرتؐ کی حدیث میں آیا ہے ایک ہی ماہ (رمضان) میں گرہن لگے گا ان کے مخصوص ایام گرہن میں۔ یہ امام مہدی کے ظہور کا نشان بھی ہے۔ جو 1894ء میں پورا ہو گیا۔ گویا اسے قیامت کی دلیل قرار دیا ہے۔ اس وقت مسلمان صدیوں کی تباہی اور گراوٹ کے بعد پھر کھڑے کئے جائیں گے۔ گویا روحانی مردے زندہ ہوں گے۔ اور انہیں نئی زندگی عطاء ہوگی(ح)"۔ **12**۔ وَزَرَ: پناہ۔ **13**۔ یعنی اللہ کی عدالت سے بھاگ کر کہیں چھپ نہیں سکتا۔ **14**۔ قَدَّمَ: جو کام کئے اور آگے بھیجے۔ اَخَّرَ: جو کام پیچھے چھوڑے جو کئے یا کرنے تھے۔ یا آگے بھیجے بُرے اعمال اور مؤخر رکھے نیک کام۔ یعنی اس نے احکامات خداوندی کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اس کے متعلق قیامت میں اسے آگاہ کیا جائے گا۔ (18:50)۔ **15**۔ خوب نگاہ رکھتا ہے یعنی اپنے آپ میں غور کرے تو خدا کی واحدانیت کا قائل ہو۔

مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ
اپنے عذر مت ہلا اس (قرآن) کے لیے اپنی زبان تاکہ تو جلدی کرے اس میں یقیناً
عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾
ہمارے ذمہ ہے اس کا اکٹھا کرنا اور اس کا پڑھنا پس جب ہم پڑھیں اسکو تو پیروی کر (ہمارے) پڑھنے کی
ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَ
پھر یقیناً ہمارے ذمہ ہے اسکا بیان کرنا ہرگز نہیں بلکہ تم پسند کرتے ہو جلدی (دنیا) کو اور
تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا
چھوڑتے ہو آخرت کو کتنے منہ اس دن تازہ ہونگے اپنے رب کو
نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا
دیکھنے والے اور کتنے منہ اس دن برے ہونگے گمان کرتے ہونگے کہ ڈالی جائیگی ان پر
فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّا اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾ وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ
کمر توڑنے والی مصیبت ۔ ہرگز نہیں جبکہ پہنچے گی جان ہنسلی تک اور کہا جائیگا کہ کون ہے جھاڑنے پھونکنے والا اور وہ جانا
اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ
اس نے کہ یہ ہے جدائی اور لپٹ جائے گی ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے تیرے رب کی طرف ہے
يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ
اس دن چلنا پس نہ تصدیق کی اس نے اور نہ نماز پڑھی ولیکن جھٹلایا
وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾
اور منہ پھیرلیا پھر گیا اپنی قوم کی طرف اکڑتا ہوا افسوس تجھ پر پھر افسوس تجھ پر
ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ
پھر افسوس تجھ پر پھر افسوس تجھ پر کیا گمان کرتا ہے آدمی کہ چھوڑ دیا جائیگا
سُدًى ﴿۳۶﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ
بے کار کیا نہ تھا وہ ایک نطفہ منی سے جو ڈالا گیا پھر تھا
عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ
لوتھڑا ہوا پھر پیدا کیا پھر تندرست کیا پھر بنائے اس سے دو جوڑے نر

17،18۔ یعنی نزول وحی قرآن کے وقت تو اپنی زبان کو قراءت کرتے وقت جلدی جلدی حرکت نہ دے کہ جلدی یاد ہو جائے۔ فرمایا کہ قرآن کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ **17تا20**۔ حضرت جبرائیلؑ جب اللہ کی وحی پڑھ کر آنحضورؐ کو سناتے (جسے اللہ نے خود سنانا فرمایا ہے) تو حضورؐ دل میں ان الفاظ کو یاد کر لینے کی غرض سے دہراتے جس سے اگلے لفظ کا سننا آپ کے لئے مشکل ہوتا۔ تو گھبراتے۔ اس واسطے فرمایا اس وقت ساتھ ساتھ دہرانے کی حاجت نہیں۔ صرف سننا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا پڑھنا۔ پڑھوانا اور اس کی حفاظت خود اللہ کے ذمہ ہے۔ (بخاری)۔ (نیز دیکھیں قرآن 20:115)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى (87:7) پھر فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (15:10) (ہم تجھے پڑھ کر سنائیں گے تو تو بھولے گا نہیں۔ ہم نے ہی ذکر یعنی قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔)" ان آیات میں قرآن مجید کے متعلق تین باتوں کا بیان ہے۔ قرآن مجید کا جمع کرنا۔ اس کا پڑھنا اس کا واضح کرنا گویا قرآن مجید کی جمع و ترتیب میں کوئی تحریف نہ ہو سکے گی۔ کوئی چیز اس کی اشاعت اور وضاحت کے راستے میں روک نہ ہو سکے گی۔ اب دیکھ لو یہ عظیم الشان پیشگوئی کس فصاحت سے پوری ہوئی۔ 23 سال کا متفرق کلام کس طرح پورا کا پورا باترتیب جمع ہوا اور اب تک 1400 سال سے زیادہ گزر چکے ہیں یہ پیشگوئی بڑی آب و تاب سے پوری ہوتی جا رہی ہے (ح)"۔ جبرائیل کا آنحضرتؐ کو قرآن کی وحی لا کر سنانا گویا اللہ کا پڑھ کر سنانا فرمایا کیونکہ جبرائیل اللہ کی نیابت سے سناتا تھا۔ اسی طرح عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى (سورۃ نجم میں بھی) فرمایا کہ جبرائیل کا سنانا گویا اللہ کا سنانا ہے۔ اسی طرح فرمایا وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى یعنی جنگ بدر میں جو کنکر رسول اللہؐ نے مارے وہ دراصل اللہ ہی نے مارے تھے۔ **21**۔ اَلْعَاجِلَةَ: دنیوی مال و دولت جو عارضی ہے۔ کسی وقت بھی ختم ہو سکتا ہے۔ **24**۔ اس آیت سے دیدار الٰہی بلا حجاب ثابت ہوتا ہے۔ جو آخرت میں مگر روحانی حالت میں ہو گا۔ **26**۔ فَاقِرَةٌ: کمر کے مہرے توڑنے والی مصیبت یعنی جہنم میں ڈالا جائے گا۔ **27**۔ تَرَاقِيَ: نکلنے کے لئے جان ہنسلی تک پہنچے گی۔ **28**۔ مَنْ رَاقٍ: کون پھونکنے والا۔ جادوگر۔ اس کو موت سے بچانے والا ہے۔ **29**۔ فِرَاقُ: مرنے والا سمجھ لے گا کہ اب جدائی (موت) کا وقت آگیا ہے۔ **30**۔ سَاقُ: جان کندنی کی گھڑی آجائے گی (ii)۔ اس وقت گھبراہٹ میں لات پر لات رگڑتی ہے۔ موت کی گھبراہٹ کے ساتھ ساتھ اگلے جہان کا خوف بھی مراد ہے۔ یعنی "شدت پر شدت جمع ہوتی جائے گی (ح)"۔ **32تا36**۔ کہتے ہیں یہ آیات ابوجہل کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ **33**۔ كَذَّبَ: (حق کی) تکذیب کی۔ **34**۔ مجلس وعظ سے منہ پھیر کر چلا گیا (خطاب کفار سے ہے)۔ **35**۔ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى: یعنی اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تیرے لئے ہلاکت ہو گی۔ (عذاب)۔ **37**۔ سُدًى: بے پوچھے یعنی کیا انسان گمان کرتا ہے کہ وہ بغیر محاسبہ کئے ہوئے کے چھوڑ دیا جائے گا۔ **40**۔ زَوْجَيْنِ: جنس کی دو قسمیں یعنی نر اور مادہ۔ زَوْجَيْنِ: نر مادہ (دو جنسوں) کا ایک جوڑا مراد ہے۔ نر بھی زوج ہے اور مادہ بھی زوج ہے یعنی ہر ایک زوج کہلاتا ہے۔

وَالْاُنْثٰی ﴿۴۰﴾ اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی ﴿۴۱﴾ ع ۱۸

اور مادہ کیا نہیں یہ قادر اس پر کہ زندہ کرے مُردوں کو

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْـًٔا

ضرور آیا ہے آدمی پر ایک وقت زمانے میں کہ نہ تھا کچھ

مَّذْكُوْرًا ﴿۲﴾ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ

قابلِ ذکر یقیناً ہم نے پیدا کیا انسان کو نطفے ملے ہوئے سے

نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ﴿۳﴾ اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ

کہ ہم آزمانا چاہتے ہیں اسکو تو بنایا ہم نے اسکو سننے والا اور دیکھنے والا یقیناً ہم نے دکھائی اس کو راہ

اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿۴﴾ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَا۠

یا شکر کرنیوالا ہوتا ہے اور یا کفر کرنے والا یقیناً ہم نے تیار کیں کافروں کے لیے زنجیریں

وَاَغْلٰلًا وَّسَعِیْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ

اور طوق اور آگ یقیناً نیک لوگ پیویں گے پیالے کر ہے

مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿۶﴾ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا

اس کی ملونی کافور کی چشمہ ہے کہ پیتے ہیں اس میں سے بندگان خدا لے جاتے ہیں اس کو

تَفْجِیْرًا ﴿۷﴾ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ

چیر چیر کر پورا کرتے ہیں منت کو اور ڈرتے ہیں اس دن سے کہ اسکی مصیبت

مُسْتَطِیْرًا ﴿۸﴾ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ

پھیل جانے والی ہے اور کھلاتے ہیں کھانا اس کی محبت پر فقیروں کو اور

41۔ ذَالِكَ: یہ (ہستی)۔ حدیث میں ہے کہ قاری اس آیت کے ختم ہونے پر بَلٰی اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ پڑھے۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ جب سورۃ القیامۃ کی یہ آخری آیت پڑھتے تو کہتے سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ! بَلٰی۔ (ابوداؤد۔ کتاب الصلوٰۃ)۔ ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جب سورۃ التین کی آخری آیت پڑھ لی جائے تو کہو بَلٰی وَ اَنَا عَلٰی ذَالِكَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ۔ اور جب سورۃ المرسلات کی آخری آیت فَبِأَيِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ پڑھ لو تو کہو اٰمَنَّا بِاللّٰهِ۔ اسی طرح سورۃ اعلیٰ کی دوسری آیت پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی اور سورۃ غاشیہ کی آخری آیت کے بعد کہو اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَاباً یَسِیْراً۔ مردوں کو زندہ کرے یعنی آخرت میں مردوں کو زندہ کرے یا دنیا میں روحانی مردوں کو روحانی زندگی عطاء کرے بھی مراد ہے۔

76۔سُوْرَةُ الدَّهْر (ابتدائی مکی)

2۔ "زمانہ کی قدامت کو خواہ تھوڑا مانا جائے یا زیادہ تو بھی ایک وقت ایسا تھا جبکہ انسان کا دنیا میں نام ونشان بھی نہ تھا اور نسل انسانی کا کسی خاص وقت سے چلنا صاف بتاتا ہے کہ یہ کسی کی قدرت اور مشیت کے ماتحت ہے (ح)"۔ **3**۔ أَمْشَاجٍ: "Oکئی قسم کی چیزوں سے ملے ہوئے مرکب سے۔" نطفہ (Sperm) اور بیضہ (Ovum) کے ملاپ سے۔ یا جس میں مختلف قوتیں ملی ہوئی ہیں (Genes) ان کے مرکب سے۔ نَبْتَلِیْهِ: ہم اسے مبتلا رکھتے ہیں کئی حالتوں میں رحم مادر میں۔ پھر اس سے جیتا جاگتا، سننے والا اور دیکھنے والا انسان بنادیا۔ **5**۔ کافروں کے لئے آخرت میں زنجیریں۔ طوق اور آگ اس لئے ہے کہ انہوں نے آیت 4 میں اللہ کی دی ہوئی آزادی کے غلط راستے کو اختیار کرنے کا فیصلہ کیا اور اس پر عمل کیا۔ **6**۔ "O كَافُوْرًا: مبالغہ کا صیغہ ہے جو كَفَرَ یعنی ڈھانکنے والا سے مشتق ہے"۔ یعنی کافور "بُرے جوشوں کو ٹھنڈا کر کے ڈھانپ لیتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں حصول تقویٰ کا باعث ہوتا ہے۔ یعنی ہر قسم کی بدیوں سے اپنے آپ کو بچانے کا موجب ہوتا ہے۔ روحانی ترقی کے لئے یہ پہلا زینہ ہے (ح)"۔ ناقل یعنی برائیوں سے نفرت ہو جائے۔ کافور کی خاصیت زہروں کا دبانا ہے۔ **7**۔ تَفْجِیْرًا: اس چشمہ سے نہریں چیر کرلے جاتے ہیں۔ یعنی "اپنے اعمال کا اجر پائیں گے (ii)"۔ **8**۔ کیونکہ یہ عباد اللہ پورا کرتے ہیں منّت (نذر) کو۔ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرتے ہیں۔ (آیت 9)۔ **9**۔ عَلٰی حُبِّهٖ: خدا کی محبت کی وجہ سے۔ جیسا کہ آیت نمبر 10 میں درج ہے۔ یا کھانا کھلاتے ہیں جو کہ ہمیں پسند ہے (3:93)۔ یہ حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔ "Oبوڑھے والدین بھی مسکین۔ اور چھوٹی اولاد یتیم کی طرح ہیں۔ اسی طرح بیوی اسیر کی طرح ہے۔ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ کا حکم ہے۔ ان سب کی خبر گیری اور پرورش کا تہیہ اس آیت کے مطابق کرے تو ثواب ہوگا۔ اسی طرح ہر شخص سے خواہ کسی مذہب کا ہو بلا امتیاز ہمدردی کرو۔ ہر ایک سے نیکی کرو۔ قیدیوں کا بھی خیال رکھو"۔

يَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿٩﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ
یتیموں کو اور قیدیوں کو ہم تو کھلاتے ہیں تم کو صرف رضائے الہٰی کے لیے نہیں ہم چاہتے

مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿١٠﴾ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا
تم سے بدلہ اور نہ شکر کرنا یقیناً ہم ڈرتے ہیں اپنے رب کے اس دن سے

عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿١١﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ
کرے ہوگا منہ بنانیوالا تیوری چڑھانیوالا پس بچا لیا ان کو اللہ نے مصیبت اس دن سے اور

لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ﴿١٢﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً
ملادی ان کو تازگی اور خوشی اور بدلہ دیا ان کو اس کا جس پر انہوں نے صبر کیا بہشت

وَّحَرِيْرًا ﴿١٣﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ
اور ریشمی کپڑے تکیہ لگائے ہوئے اس میں تختوں پر ہوں گے نہ دیکھیں گے

فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿١٤﴾ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ
اس میں دھوپ اور نہ جاڑا اور جھکے ہوں گے ان پر ان کے سائے اور

ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿١٥﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ
کئے گئے ہیں اس کے میوے نزدیک اور پھرائے جاتے ہیں ان پر برتن

مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿١٦﴾ قَوَارِيْرَا۟ مِنْ فِضَّةٍ
چاندی اور آبخورے ہوں گے شیشے کے شیشے بھی چاندی کے

قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿١٧﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا
بنایا ہے اسکو اندازہ کے مطابق اور پلائے جاویں گے اس میں پیالے کہ ہے ان کی ملونی

زَنْجَبِيْلًا ﴿١٨﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿١٩﴾ وَيَطُوْفُ
سونٹھ کی چشمہ ہے اس میں کہ نام رکھا جاتا ہے سلسبیل اور پھریں گے

عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا
ان پر لڑکے ہمیشہ رہنے والے جب دیکھے گا تو ان کو تو گمان کریگا انکو موتی

مَّنْثُوْرًا ﴿٢٠﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿٢١﴾
بکھرے ہوئے اور جب دیکھے گا تو وہاں پھر دیکھے گا تو نعمت اور بادشاہی بڑی

10۔ لِوَجْهِ اللّٰهِ یعنی رضاء الٰہی کے حصول کی خاطر سے۔ 11۔عَبُوْسًا: پیشانی پر بل لانے والا۔ قَمْطَرِيْرًا: چہرے کی سخت سلوٹیں۔ یعنی تیوری چڑھادینے والا۔ مطلب ڈر کے مارے لوگوں کی ایسی حالت ہو جائے گی۔ 13۔ بِمَا صَبَرُوْا یعنی دین کی خاطر صبر اور استقامت سے مصائب برداشت کئے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ اس کے بدلے میں رہنے کے لئے جنت اور پہننے کو ریشمی لباس عطا کئے۔ 14۔ زَمْهَرِيْرًا: یخ بستہ سردی۔ جنت میں نہ دھوپ کی شدت اور نہ ہی سردی کی شدت پائیں گے۔ 15۔ قُطُوْفُهَا: جنت کے پھل (اور سائے) جھکے ہوں گے ان پر۔ 16۔ "کُوْب: صراحی نما آب خورہ۔ أَكْوَاب: کُوب کی جمع ہے جو شیشے کی مانند صاف شفاف ہوں گے (ii)"۔ 17۔ فرشتوں نے انہیں خوب اندازے سے بنایا ہے۔ ان کے دنیا میں کردہ اعمال کی قدر کے مطابق بنایا ہے۔ 18۔ "زَنْجَبِيْلًا: یہ لفظ زنا جس کے معنے چڑھا۔ اور جبل یعنی پہاڑ سے مرکب ہے۔ یعنی سونٹھ کی گرمی بھی انسان میں بڑی قوت اور حرارت پیدا کر دیتی ہے۔ گویا ان میں روحانی قوت اور ایمانی حرارت پیدا کر دی جائے گی۔ یہ روحانیت کا دوسرا مقام ہے (ح)"۔ جنت میں ایک شراب وہ ہوگی جو ٹھنڈی ہوگی اور جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ اور دوسری وہ شراب ہوگی جو گرم ہوگی جس میں زنجبیل (سونٹھ یعنی ادرک کا برادہ (Powder) کی ملاوٹ ہوگی۔ اس کی بھی نہر ہوگی جسے سَلْسَبِيْل کہا جاتا ہے۔ گویا دو اقسام کی شراب کی نہریں ہوں گی۔ 19۔ "سَلْسَبِيْل: بہتا ہوا صاف شفاف پانی۔ لذیذ پانی جس کے پینے سے سرور آتا ہے۔ سَلْ: پوچھ۔ سبیل: راستہ۔ یعنی راہ سلوک میں دیدار الٰہی کے لئے راستہ طلب کرتا ہے اس چشمہ کے روحانی پانی پینے سے۔ اور اپنے مقررہ راستہ پر طبعی طور پر چلتا جاتا ہے (ii)"۔ 20۔ مُخَلَّدُوْنَ: ہمیشہ رہنے والے۔ یعنی وہ لڑکے روحانی مخلوق ہوں گے ان میں بڑھاپے کے آثار نہ آئیں گے۔ 21۔ مُلْكًا كَبِيْرًا: بڑی بادشاہت جہاں سب ساز و سامان میسر ہوگا۔ ثَمَّ: وہاں اور جدھر بھی۔ (مؤمنوں کو دنیا میں بھی بادشاہتیں ملیں۔)

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۡ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ
ہوں گے ان پر کپڑے باریک ریشم سبز اور دبیز ریشم کے اور پہنائے جاوینگے کنگن

مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾ اِنَّ هٰذَا
چاندی کے اور پلاوے گا انکو ان کا رب شراب پاکیزہ یقیناً یہ

كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿٢٢﴾ اِنَّا نَحْنُ
ہے تمہارا بدلہ اور ہے سعی تمہاری قدر کی گئی یقیناً ہم نے

نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا
اُتارا تجھ پر قرآن آہستہ آہستہ پس صبر کر حکم اپنے رب کے لیے اور مت

تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ
کہا مان ان میں سے گنہگار یا کفر کرنیوالے کا اور یاد کر نام اپنے رب کا صبح اور

اَصِيْلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿٢٦﴾
شام اور اوقات شب میں سے پس سجدہ کر اس کے لیے اور تسبیح کر اسکی رات بڑی تک

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا
یقیناً یہ پسند کرتے ہیں جلدی (دُنیا) کو اور ڈال دیتے ہیں اپنے پس پشت دن

ثَقِيْلًا ﴿٢٧﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا
بھاری کو ہم نے پیدا کیا ان کو اور مضبوط بنائے جوڑ بند ان کے اور جب چاہیں گے ہم

بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿٢٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ
بدل ڈالیں گے مانند ان کے بدل ڈالنا یقیناً یہ نصیحت ہے پس جو کوئی

شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ
چاہے لے اپنے رب کی طرف راہ اور نہیں تم چاہتے مگر یہ کہ چاہے

اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٣٠﴾ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ
اللہ یقیناً اللہ ہے جاننے والا حکمت والا داخل کرتا ہے جس کو چاہے

فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣١﴾
اپنی رحمت میں اور ظالم لوگ تیار کیا ہے ان کے لیے عذاب دردناک

22۔ "O شَرَابًا طَهُوْرًا: ایسی شراب جو ان کو کامل طور پر پاک کر دے گی"۔ "یعنی کافوری۔ زنجبیلی اور سلسبیلی مراتب سے گزرنے کے بعد ان کی کامل تطہیر ہو جائے گی (ح)"۔ "گویا ان چشموں کے ناموں سے سب روحانی مقام ظاہر کر دیئے ہیں (ii)"۔ **23**۔ یہ جنتیوں کو خطاب ہے۔ **24**۔ تَنْزِيْلًا: آہستہ آہستہ یا تھوڑا تھوڑا کر کے اتارنا۔ یسعیاہ باب 28 آیت 10 میں پیشگوئی ہے کہ وہ کتاب آہستہ آہستہ نازل ہو گی۔ 25:33 میں اس کی حکمت بیان فرمائی كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ: قرآن 23 سال میں نازل ہوا۔ **25**۔ اس آیت میں مخاطب گو آنحضرتؐ ہیں مگر اس میں قوم کے سب لوگ شامل ہیں۔ فرمایا اگر کفار تمہیں اللہ کے نازل کردہ احکامات سے روکیں تو ان کا کہا نہ ماننا۔ تبلیغ حق کئے جاؤ۔ **28**۔ يَوْمًا ثَقِيْلًا: بھاری دن۔ یعنی محاسبہ کا دن۔ عَاجِلَة: دنیوی زندگی جو جلد ختم ہو جاتی ہے۔ **29**۔ "أَمْثَالَهُمْ: ان کی صورتیں۔ یعنی جب ہم چاہیں گے ان جیسی اور مخلوق پیدا کر کے ان کی جگہ کھڑی کر دیں گے (ii)"۔ (95:5-6)۔ **30**۔ یعنی جنہوں نے اللہ کی مرضی اپنا لی ہے وہی آیت 30 کے مطابق اپنے رب کے راستہ پر چلیں گے۔ تم انہیں گمراہ نہیں کر سکتے۔ **31،32**۔ اللہ علیم و حکیم ہے اس لئے ہر کام میں اس کی حکمت ہوتی ہے۔ جو ہدایت کا مستحق ہوتا ہے اسے ہدایت دے دیتا ہے اور جو گمراہی میں رہنا چاہتا ہے اس کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔

77۔سُوۡرَۃُ الۡمُرۡسَلَات(مکی)

سنہ 4 نبوی میں غار منٰی میں حضرت ابن مسعودؓ کی موجودگی میں نازل ہوئی۔ 2۔ "مُرۡسَلَاتِ۔ عَاصِفَاتِ: وغیرہ سے عام طور پر ان سے ہوائیں یا فرشتوں یا رسولوں کی مختلف جماعتیں مراد لی گئی ہیں(ح)"۔ ہوائیں ابتداءً معمولی رفتار سے شروع ہوتی ہیں۔ 3۔ پھر لحظہ بلحظہ تیز ہوتی جاتی ہیں۔ 4۔ بادلوں کو خوب پھیلا دیتی ہیں۔ 5۔ بادلوں کو جدا کرنے والیاں پھاڑ کر یعنی مینہ برسا کر۔ 6۔ فرشتے یا جماعتیں جو پہنچاتے ہیں ذکر الٰہی کو۔ 7۔ عُذۡرًا: اتمام حجت کے لئے۔ نُذۡرًا: متنبہ کرنے کے لئے۔ عواقب سے ڈرانا۔ (Warning) تاکہ وہ گناہوں کی نجاست کو دور کریں۔ نیز ہوائیں باعث رحمت بھی ہوتی ہیں اور باعث عذاب بھی ہوتی ہیں۔ (30:49-52)۔ نوٹ: جب ہوا جمع کے صیغہ میں آئے جیسے اَلرِّیَاحُ تو باعث رحمت ہوتی ہیں۔ اور جب مفرد میں آئے جیسے رِیۡحًا تو باعث تباہی ہوتی ہے جیسا کہ اوپر کے حوالہ قرآن میں آیا ہے۔ 8۔ مندرجہ بالا قسموں کا جواب یہ ہے کہ قیامت اور جزاء سزا ہو کر رہیں گے۔ 12۔ بروز قیامت حساب کتاب کے وقت رسول لوگوں میں شہادت دینے کے لئے لائے جائیں گے جنت یا جہنم میں جانے کے فیصلے کی بابت۔ آیات 9تا12 قیامت کے وقت کی نشانیاں ہیں۔ 13۔ "(اور لوگوں کو کہا جائے گا) یہ بات کس دن کے لئے اٹھا رکھی گئی تھی(ii)"۔ یعنی یہ نشانیاں جو بیان ہوئی ہیں اسی دن کے لئے ملتوی رکھی گئی تھیں۔ 18۔ اَلۡاٰخِرِیۡنَ: پچھلوں کو جو پہلوں (جنہیں ہلاک کیا گیا ہے) کی اتباع کرتے ہیں۔ پہلی قوموں کو بھی ہلاک کیا گیا تھا۔ (53:51-56)۔ 19۔ "پہلے مجرموں کی ہلاکت کی طرح اب بھی مجرم ہلاک ہوں گے(ii)"۔ 22۔ رحم مادر میں۔

سُوۡرَةُ الۡمُرۡسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿١﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا ﴿٢﴾ فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا ﴿٣﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ

قسم ہے اس ہوا کی جو چلتی ہے نرمی سے ۔ پھر تیز ہواؤں کی جو خوب تیز ہوتی ہیں ۔ اور منتشر کرنیوالوں کی

نَشۡرًا ﴿٤﴾ فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًا ﴿٥﴾ فَالۡمُلۡقِيٰتِ ذِكۡرًا ﴿٦﴾ عُذۡرًا

بادل اٹھا کر ۔ پھر جدا کرنیوالیوں کی پھاڑ پھاڑ کر ۔ پھر ان کی جو پہنچانیوالی ہیں ذکر ۔ الزام دینے کو

اَوۡ نُذۡرًا ﴿٧﴾ اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَوَاقِعٌ ﴿٨﴾ فَاِذَا النُّجُوۡمُ

یا ڈرانے کو ۔ یقیناً جو ۔ تم وعدہ دیئے جاتے ہو ۔ البتہ ہونیوالا ہے ۔ پس جس وقت کہ ستارے

طُمِسَتۡ ﴿٩﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتۡ ﴿١٠﴾ وَاِذَا الۡجِبَالُ نُسِفَتۡ ﴿١١﴾

مانند پڑ جاویں ۔ اور جس وقت آسمان کھولا جاوے ۔ اور جب پہاڑ اڑائے جاویں

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتۡ ﴿١٢﴾ لِاَيِّ يَوۡمٍ اُجِّلَتۡ ﴿١٣﴾ لِيَوۡمِ الۡفَصۡلِ ﴿١٤﴾

اور جب کہ پیغمبر وقت مقررہ پر لائے جاویں ۔ کس دن کے لیے وعدہ دیئے گئے ہیں ۔ دن فیصلہ کے لیے

وَمَاۤ اَدۡرٰكَ مَا يَوۡمُ الۡفَصۡلِ ﴿١٥﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿١٦﴾

اور کیا جانے تو کیا ہے دن فیصلہ کا ؟ ۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے

اَلَمۡ نُهۡلِكِ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿١٧﴾ ثُمَّ نُتۡبِعُهُمُ الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿١٨﴾ كَذٰلِكَ

کیا نہیں ہلاک کیا ہم نے پہلوں کو ۔ پھر ان کے پیچھے ہم بھیجتے ہیں دوسروں کو ۔ اسی طرح

نَفۡعَلُ بِالۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿١٩﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿٢٠﴾ اَلَمۡ

کرتے ہیں ہم ساتھ گنہگاروں کے ۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ۔ کیا نہیں

نَخۡلُقۡكُّمۡ مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِيۡنٍ ﴿٢١﴾ فَجَعَلۡنٰهُ فِيۡ قَرَارٍ مَّكِيۡنٍ ﴿٢٢﴾

پیدا کیا تم کو ۔ پانی ۔ حقیر سے ۔ پھر کیا ہم نے اس کو ایک جگہ ۔ محفوظ میں

اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ٢٢ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ٢٣ وَيْلٌ
ایک وقت مقرر تک پھر اندازہ کیا ہم نے پس ہم نے اچھا اندازہ کیا خرابی ہے

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ٢٤ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ٢٥ اَحْيَآءً
اس دن جھٹلانے والوں کے لیے کیا نہیں بنائی ہم نے زمین سمیٹنے والی زندوں

وَّاَمْوَاتًا ٢٦ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً
اور مردوں کو اور بنائے ہم نے اس میں پہاڑ بلند اور پلایا ہم نے تم کو پانی

فُرَاتًا ٢٧ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ٢٨ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا
بجھانیوالا پیاس خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے چلو اسکی طرف کہ

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ٢٩ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ
تھے تم جسے جھٹلاتے چلو طرف سایہ تین

شُعَبٍ ٣٠ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ٣١ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ
شاخوں والے کے نہ ٹھنڈا ہے اور نہ بچانیوالا شعلے سے یقیناً وہ پھینکتی ہے چنگاریاں

كَالْقَصْرِ ٣٢ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ٣٣ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ٣٤
مانند محلوں کے گویا کہ وہ قطار ہے اونٹوں زرد کی خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ٣٥ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ٣٦
یہ ہے دن فیصلہ کا کہ نہ بولیں گے وہ اور نہ اجازت دیجائیگی ان کو کہ عذر لاویں

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ٣٧ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ
خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے یہ دن ہے فیصلہ کا اکٹھا کیا ہم نے تم کو

وَالْاَوَّلِيْنَ ٣٨ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ٣٩ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
اور پہلوں کو پس اگر ہو تمہارے پاس کوئی تدبیر تو کرلو مجھ سے خرابی ہے اس دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ٤٠ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ٤١ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا
جھٹلانے والوں کے لیے یقیناً پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہیں اور ان میووں میں ہونگے جو

يَشْتَهُوْنَ ٤٢ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٤٣ اِنَّا
وہ چاہیں گے کھاؤ اور پیو مزے سے اسکے بدلے جو تھے تم کرتے یقیناً

24۔ اندازے مثلاً جوڑ۔ بند۔ صورت۔ شکل۔ عمر۔ نیکی۔ بدی روزی وغیرہ وغیرہ کے اور تمام اعضاء جسمانی کے۔ نیز مختلف جانداروں کی مدت حمل بھی مراد ہوسکتی ہیں(ii)۔ ہر جاندار کی مدت حمل جدا جدا ہے۔ 26۔ كِفَاتًا: سمیٹنے والی۔ كَفَتَ۔ يَكْفِتُ سے ہے اور كَفٰی۔ يَكْفِيْ سے بھی یعنی زمین کافی ہوتی ہے زندوں اور مردوں کو سمیٹنے کے لئے۔ 27۔ "یعنی زندہ زمین کی سطح پر بستے ہیں اور مردے یا تو دفنا دئے جاتے ہیں یا ان کی خاک دریاؤں میں بہا دی جاتی ہے(ii)"۔ یہ بھی مراد ہوسکتی ہے کہ تمام مادی ضروریات انسانوں اور حیوانات کی زمین سے حاصل ہوتی ہیں۔ کفایت کرتی ہے زمین زندوں کو اور مردوں کو۔ 28۔ اونچے پہاڑ زلزلوں کو بھی روکتے ہیں اور بارش لانے میں ممد ہوتے ہیں۔ اور بارش اور برف سے پانی کا بہت بڑا ذخیرہ اور ذریعہ بھی بنتے ہیں۔ جس سے آبپاشی کر کے انسان خوراک حاصل کرتے ہیں۔ پینے۔ نہانے۔ اور دیگر اغراض کے لئے بھی پانی استعمال ہوتا ہے۔ 29۔ "اس آیت کو دہرا دہرا کر بتایا کہ منکرین ہرگز ہرگز فَوْز و فلاح (کامیابی) نہ پائیں گے (ح)"۔ 30۔ قیامت میں فرشتے جہنمیوں کو کہیں گے۔ "تم جس قیامت۔ جنت۔ دوزخ۔ حساب کتاب کو جھٹلاتے تھے ادھر چلو اور دیکھ لو"۔ 31۔ یعنی ایسا سایہ ہوگا جو گرمی سے حفاظت نہ کر سکے گا نہ ہی کسی کو آسائش پہنچا سکے گا۔ "O تین شاخوں یا خصلتوں سے مراد قوۃ سبعی اور بہیمی اور وہمی ہے۔ جو لوگ ان تین خصلتوں کو اخلاقی رنگ میں نہیں لاتے اور ان کی تعدیل نہیں کرتے ان کی یہ قوتیں قیامت میں اس طرح پر نمودار کی جائیں گی کہ گویا تین شاخیں بغیر پتوں کے کھڑی ہیں اور گرمی سے بچا نہیں سکتیں۔ اور وہ گرمی سے جلیں گے"۔ 31،32۔ تین شاخوں یا خصلتوں والے سائے کی تفصیل: 1۔ سایہ نہیں دے گا یعنی تپش سے نہ بچائے گا۔ 2۔ ارد گرد کے شعلوں سے نہ بچائے گا۔ 3۔ نہ ہی محلوں کے برابر چنگاریوں سے امن میں رکھ سکے گا۔ لَا يُغْنِيْ: اور کفایت نہیں کرتا (یعنی بچاتا نہیں) شعلوں سے۔ 36,37۔ یعنی اس دن خود ان کے جسم کے اعضاء ان کے خلاف شہادت دے رہے ہوں گے اور کسی زبانی شہادت کی ضرورت نہ پڑے گی(ii)۔ (دیکھیں 36:66)۔ غرض یہ کہ ان کے پاس کوئی معقول عذر نہیں ہوگا جسے پیش کر کے وہ چھٹکارہ حاصل کر سکیں۔ 39۔ (اللہ فرمائے گا) یہ ہے دن فیصلے کا۔ 40۔ مگر منکرین کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوگی۔ 42،43۔ متقی لوگ سایوں۔ چشموں اور پھلوں والی جنت میں ہوں گے۔ 44۔ (ہم کہیں گے) کھاؤ اور پیو۔ هَنِيْٓـًٔا: مزے سے یا با فراغت۔

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝۴۵ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۴۶

ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں احسان کرنے والوں کو خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے

كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝۴۷ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

کھاؤ اور فائدہ اُٹھاؤ تھوڑا سا یقیناً تم مجرم ہو خرابی ہے اس دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۴۸ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ۝۴۹ وَيْلٌ

جھٹلانے والوں کے لیے اور جب کہا جاتا ہے ان کو رکوع کرو نہیں رکوع کرتے خرابی ہے

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۵۰ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۱

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے پس کس بات پر بعد اس کے وہ ایمان لاویں گے .

45۔اس میں تلقین ہے کہ اگر آخرت میں حسن انجام کے خواہاں ہو تو نیکی اور بھلائی کے راستہ پر چلو۔ 47۔ (ہم کہتے ہیں اے مجرمو!) دنیا میں کھاؤ اور فائدہ اٹھالو جو بہت تھوڑا سا ہے۔ 49۔ "رکوع کرو" جھکو یعنی اطاعت کرو۔ فروتنی اختیار کرو۔ مطلب نمازیں پڑھو۔ 51۔بَعْدَہٗ: ٗ یعنی اتنی وعظ و نصیحت کے بعد قرآن مجید کو چھوڑ کر اور کس کتاب پر ایمان لائیں گے جس سے وہ بدیوں سے بچ کر نیکیاں کمائیں اور معیت رسول بھی ان کو حاصل ہو۔(یہ منکرین حق کو خطاب ہے)۔

الجزء ٣٠

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿٣﴾ الَّذِيْ هُمْ
کس کے متعلق وہ سوال کرتے ہیں اس خبر بڑی کی بابت کہ وہ

فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿٤﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٦﴾
جس میں اختلاف کرتے ہیں باز آئیں عنقریب جانیں گے پھر باز آئیں جلدی جانیں گے

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿٧﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿٨﴾ وَّخَلَقْنٰكُمْ
کیا نہیں ہم نے بنایا زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو میخیں اور پیدا کیا ہم نے تم کو

اَزْوَاجًا ﴿٩﴾ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿١٠﴾ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿١١﴾
جوڑا اور بنایا ہم نے تمہاری نیند کو سبب آرام کا اور بنایا ہم نے رات کو پردہ

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿١٢﴾ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿١٣﴾
اور بنایا ہم نے دن کو وقت معاش کا اور بنائے ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان سخت

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿١٤﴾ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً
اور بنائے ہم نے چراغ روشن اور اتارا ہم نے نچوڑنے والی بدلیوں سے پانی بارش

ثَجَّاجًا ﴿١٥﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿١٦﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿١٧﴾
موسلا دھار کا تاکہ ہم نکالیں اس کے ذریعہ اناج اور بوٹیاں اور باغ گھنے

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿١٨﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ
یقیناً دن فیصلہ کا ہے وقت مقررہ جس دن پھونکا جاوے گا بگل

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿١٩﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿٢٠﴾ وَّ
تو آؤ گے تم فوج در فوج اور کھولا جائے گا آسمان پھر ہو جاویں گے دروازے اور

78۔سُوۡرَةُ النَّبَاء (ابتدائی مکی)

2۔وہ آپس میں تعجب اور انکار کے ساتھ کس چیز کے متعلق سوال کرتے ہیں! 3۔بڑی خبر سے مراد بعث بعد الموت بھی ہے اور قرآن مجید اور اسلام کا غلبہ بھی(ح) اور قیامت بھی(38:68)۔ 4۔وہ اختلاف کرتے ہیں: یعنی قیامت اور غلبہ اسلام کے متعلق قرآن کی بتائی ہوئی حقیقت سے اختلاف(انکار) کرتے ہیں۔ 7۔جس طرح بچھونا ہر قسم کی سہولتیں مہیا کرتا ہے اسی طرح زمین میں بھی ہر قسم کی انسانی سہولتیں مہیا ہیں۔(2:23)۔8۔"جبال کو میخیں قرار دیا ہے کیونکہ انہی کی وجہ سے زمین کی مضر حرکت(زلزلہ) بند ہوئی۔ میخ سہارے کا کام بھی دیتی ہے ۔پہاڑوں کی وجہ سے بارشیں بھی ہوتی ہیں۔پس پہاڑ بنی نوع انسان کے لئے کئی طرح سے سہارے کا موجب ہیں(ح)"۔ 9۔مرد کی جنس اور عورت کی جنس ہر ایک زوج کہلاتا ہے۔اللہ نے جوڑے جوڑے انسان پیدا کئے۔10۔سُبَاتًا۔سبت یعنی آرام سے بنا ہے۔آرام دہ۔ 11۔لِبَاسًا۔رات کی تاریکی لباس کی طرح ہر چیز کو چھپا لیتی ہے۔12۔دن کو روشن بنایا تا کسب معاش کریں۔ 13۔ سات مضبوط (آسمان) بنائے یا کرے یعنی سیارے۔ 14۔چراغ یعنی سورج بنایا۔17۔ اَلۡفَافًا۔ لپٹے ہوئے یعنی گھنے باغ۔18۔یَوۡمَ الۡفَصۡلِ۔ فیصلہ یعنی الگ الگ کرنا۔ مطلب جنتی اور جہنمی الگ الگ کر دیے جائیں گے۔ 19۔صُوۡر۔ سینگ جو بجانے یا پھونکنے کے کام آتا ہے۔بِگل 20۔"یعنی آسمان میں کچھ دروازے ہوں گے جن سے مؤمنوں پر رحمت برسے گی اور کچھ دروازوں سے کفار پر عذاب اترے گا(ح)"۔

سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾

چلائے جاویں گے پہاڑ تو ہو جاوینگے مانند ریت کے یقیناً دوزخ ہے گھات میں

لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا

سرکشوں کیلئے جگہ لوٹنے کی رہیں گے اس میں صدیوں نہ چکھیں گے اس میں

بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾

ٹھنڈک اور نہ پینا مگر پانی گرم اور پیپ بدلہ دیئے جاوینگے پورا پورا

اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾

یقیناً وہ تھے نہ اُمید رکھتے حساب کی اور جھٹلاتے تھے ہماری آیتوں کو بے باکی سے

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا

اور ہر ایک چیز کہ محفوظ کر لیا ہے ہم نے اسکو لکھ کر پس چکھو پس ہرگز نہ زیادہ کرینگے ہم تم کو بجز

عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّ

عذاب کے یقیناً متقیوں کے لیے مراد پانا ہے باغ اور انگور ہیں اور

كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا

نوجوان ہم عمر عورتیں اور پیالے ہیں چھلکتے ہوئے نہ سنیں گے اس میں

لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ

بیہودہ اور نہ ردّ وکد بدلہ تیرے رب سے انعام کافی رب ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ

آسمانوں اور زمین کا اور جو ان کے درمیان ہے رحمٰن ہے نہ کر سکیں گے

مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا

اس سے کلام جس دن کھڑے ہونگے روح اور فرشتے صف باندھ کر

لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾

نہ بول سکیں گے بجز اسکے جسے حکم دیوے رحمان اور کہے گا معقول بات

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

یہ دن ہے برحق پس جو کوئی چاہے بنائے پاس اپنے رب کے جگہ لوٹنے کی۔

ع ۱

21۔ سَرَاباً۔ سراب۔ چلتے جانا۔ صحراء کی ریت میں جو سراب پانی کی صورت میں نظر آتا ہے اور اس کے قریب جانے پر وہ دور چلتا نظر آتا ہے۔ وہ محض دھوکہ ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا مطلب "بے حقیقت چیز" ہے۔ یعنی لَا شَيْءٍ۔ ریت کے میدان۔ نیز دیکھیں۔ (20:106) (56:6-7) (69:15) (101:06)۔ اونچے پہاڑوں کے سخت پتھر گرد و غبار ہو جائیں گے۔ سَرَاباً: پہاڑ سراب (لَا شَيْءٍ) ہو جائیں گے۔ (فتح القدیر)۔ **22،23**۔ "یعنی ایک دن جہنم ان کو پکڑ کر اپنے اندر داخل کر لے گی (ii)"۔ **24**۔ اَحْقَاباً (جمع) صدیوں۔ حُقُب (مفرد) صدی۔ "اس سے معلوم ہوا کہ دوزخی صدیوں کی مدت ختم کر کے آخر دوزخ سے نکال لئے جائیں گے (ح)"۔ **25** تا **27**۔ "یہ اس وجہ سے کہ وہ دین پر عمل کرنے میں ٹھنڈک یعنی سستی دکھاتے تھے اور دین کے خلاف عمل کرنے میں گرمی یعنی تیزی دکھایا کرتے تھے (ii)"۔ **26**۔ غَسَّاقاً ۔پیپ جیسے آیت 38:58 میں بھی آیا ہے ۔ **27**۔ وِفَاقاً۔ موافق اعمال کے (سزا ہے) **28**۔ لَا يَرْجُوْنَ حِسَاباً ۔ وہ محاسبہ کی امید نہیں رکھتے تھے کہ کبھی ہو گا۔ **29**۔ "یعنی بڑی سختی اور شدت سے تکذیب کی (ح)"۔ **30**۔ كِتَاباً۔ ہر عمل جو انہوں نے کیا علم الٰہی میں محفوظ ہے۔ یا ریکارڈ کر لیا گیا ہے۔ جیسے فرمایا وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِيْ إِمَامٍ مُّبِيْنٍ (36:13) لوح محفوظ میں ہے۔ **31**۔ "پس چکھو عذاب کو۔ عذاب میں زیادہ کریں گے: اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ان کا عذاب بڑھتا چلا جائے گا بلکہ مراد یہ ہے کہ ایک نوعیت کے عذاب کے بعد دوسری نوعیت کا عذاب شروع ہو جائے گا اور کوئی وقفہ نہ ہو گا (ح)"۔ آگ بجھنے لگے گی تو بڑھا دی جائے گی (17:98)۔ چمڑے گل جائیں گے تو دوسرے بدل دیئے جائیں گے (4:57)۔ **34**۔ كَاعِبَة۔ كَاعِب (مفرد)۔ كَوَاعِب (جمع) یعنی نوجوان عورتیں۔ کعب یعنی ٹخنہ: جس طرح ٹخنہ اُبھرا ہوا ہوتا ہے ایسے ہی ان کی چھاتیاں اُبھری ہوئی ہوں گی۔ "اَتْرَاباً سے مراد مرد اور عورت کا ہم عمر ہونا نہیں بلکہ عورتوں کا باہمی ہم عمر ہونا مراد ہے۔ عربی میں مرد اور عورت کی ہم عمری کے لئے بدات اور مردوں کی باہمی ہم عمری کے لئے اقران بالسِّنان کے الفاظ ہوتے ہیں (ح)"۔ **35**۔ كَاْس: بھرے ہوئے پیالے کو كَاْس کہتے ہیں۔ خالی پیالے کو نہیں۔ **36**۔ کوئی ان کی بات کو جھٹلائے گا نہیں (ii) (كِذَّاباً)۔ **37**۔ "حِسَاباً: جو پہلے ہی حساب میں آچکی ہیں۔ یعنی مقدر ہو چکی تھیں۔ حساب کے دوسرے معنے کافی اور بہت کے بھی ہوتے ہیں (ح)"۔ **38**۔ عوام لوگ جو خدا کو نہیں دیکھتے یا مانتے دنیا میں جو چاہیں اس کے بارے میں کہہ لیتے ہیں۔ مگر آخرت میں اس کا جلال رُوبرو ہے۔ بن حکم کسی کو بولنے کی جرأت نہ ہو گی۔ (ہاں اذن کے بعد ہو گی)۔ **39**۔ روح سے مراد جبرائیل ہے۔ صَوَاباً۔ جو بات کسی مسلمان کے لئے قابل سفارش یا شفاعت ہو اسی بات کو کہے گا یا ٹھیک ٹھیک بتائے گا۔ گفتگو اختیاری نہ ہو گی۔ جسے اور جو پوچھا جائے گا ٹھیک ٹھیک بتائے گا۔ "نیز روح سے مراد آنحضرتؐ بھی لئے گئے ہیں۔ اس صورت میں یہاں شفاعت کا مضمون بیان کیا گیا ہے (ح)" بعض نے روح سے مراد وہ تمام روحیں ہیں جو وہاں اکٹھی ہوں گی کے معنے کئے ہیں۔ **40**۔ برحق۔ جو ہو کر رہنے والا ہے۔ "اپنے رب کی طرف سے ٹھکانا بنائے" یعنی اب جبکہ وہ دنیا میں زندہ ہے اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور خدا کا مقرب بنے۔

إِنَّآ أَنذَرْنَٰكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنظُرُ ٱلْمَرْءُ مَا
یقیناً ہم نے ڈرایا تم کو عذاب نزدیک سے جس دن دیکھ لیگا ہر مرد جو کچھ
قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ ٱلْكَافِرُ يَٰلَيْتَنِى كُنتُ تُرَٰبًۢا ۝٤٠
آگے بھیجا اس کے ہاتھوں نے اور کہے گا کافر اے کاش کہ ہوتا میں مٹی

سُورَةُ ٱلنَّٰزِعَٰتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۝١
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
وَٱلنَّٰزِعَٰتِ غَرْقًا ۝٢ وَٱلنَّٰشِطَٰتِ نَشْطًا ۝٣ وَٱلسَّٰبِحَٰتِ
قسم ہے انکی جو کھینچنے والے ہیں ڈوب کر اور قسم ہے انکی جو نشاط خاطر سے کھینچنے والے ہیں اور قسم ہے انکی جو تیرنے والے
سَبْحًا ۝٤ فَٱلسَّٰبِقَٰتِ سَبْقًا ۝٥ فَٱلْمُدَبِّرَٰتِ أَمْرًا ۝٦ يَوْمَ
ہیں خوب پھر قسم ہے انکی جو سبقت لیجاتے ہیں اپنے ہمعصروں سے پھر قسم ہے انکی جو مدبر ہیں امور میں جس دن کہ
تَرْجُفُ ٱلرَّاجِفَةُ ۝٧ تَتْبَعُهَا ٱلرَّادِفَةُ ۝٨ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ
کانپے گی کانپنے والی (یعنی زمین) پیچھے آویگی اسکے پیچھے آنے والی کتنے دل اس دن
وَاجِفَةٌ ۝٩ أَبْصَٰرُهَا خَٰشِعَةٌ ۝١٠ يَقُولُونَ أَءِنَّا لَمَرْدُودُونَ
دھڑکنے والے ہونگے آنکھیں ان کی نیچی ہوں گی کہتے ہوں گے کیا ہم لوٹائے جاویں گے
فِى ٱلْحَافِرَةِ ۝١١ أَءِذَا كُنَّا عِظَٰمًا نَّخِرَةً ۝١٢ قَالُوا۟ تِلْكَ إِذًا
پہلی حالت میں کیا جب ہم ہو جائیں گے ہڈیاں گلی ہوئی کہتے ہیں اس وقت
كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝١٣ فَإِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ وَٰحِدَةٌ ۝١٤ فَإِذَا هُم
لوٹنا خسارہ ہے پس وہ تو ڈانٹ ہے ایک ہی بار تو دفعتاً وہ
بِٱلسَّاهِرَةِ ۝١٥ هَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ مُوسَىٰٓ ۝١٦ إِذْ نَادَىٰهُ
میدان میں ہونگے کیا آئی ہے تیرے پاس بات موسیٰ کی جب پکارا اس کو

41۔"مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ: جو اعمال وہ کر چکا(ii)"۔میں مٹی ہی رہتا انسان نہ بنتا اور نہ میرا حساب اور عذاب ہوتا۔نیز دیکھیں (18:50)وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا جو اعمال ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجے وہ دیکھ لیں گے۔اور دیکھیں (75:14)۔ عَذَاباً قَرِيباً یعنی جو عذاب ہر لحظ قریب آتا جاتا ہے۔قرآن میں قریب کے عذاب سے دنیوی عذاب(آفات سماوی و ارضی) بھی مراد ہے۔ دیکھیں (32:22)۔

79۔سُوْرَةُ النّٰزِعٰت(مکی)

2۔(عربی زبان میں فرشتے مؤنث ہیں)قسم ہے جان نکالنے والے فرشتوں کی جو کھینچ کر جان نکالتے ہیں(کافروں اور گنہگاروں کی)۔ **3**۔اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو نشاط خاطر سے جان نکالتے ہیں (مؤمنوں کی)۔**4**۔قسم ہے ان فرشتوں کی جو جان نکال کر ہوا میں خوب تیرتے ہوئے جاتے ہیں۔ **5**۔پھر ان فرشتوں کی جو سبقت لے جانے والے ہیں خوب سبقت لے جانا۔**6**۔پھر ان کی جو اپنے رب کے احکام کے مطابق دنیا کا کام چلانے کی تدبیریں کرتے ہیں۔ **7**۔اور روزِ قیامت کو جب پہلی مرتبہ صُور پھونکا جائیگا تو کانپنے والی (زمین)سخت کانپے گی جس کے نتیجہ میں سب پر موت وارد ہو گی۔ **8**۔پیچھے آئے گی اس کے پیچھے آنیوالی یعنی دوسری مرتبہ صُور کے پھونکے جانے کی آواز آئیگی۔(توسب لوگ زندہ کئے جائیں گے (بعث ہو گی)۔**10**۔نگاہیں شرم کے مارے نیچی ہوں گی۔ **11**۔آج کفار کہتے ہیں کہ کیا ہم مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اپنی پہلی سابقہ حالت میں اٹھائے جائیں گے یعنی کیا بعث بعد الموت ہو گی؟ "+اَلْحَافِرَة۔ نقش پا۔اُلٹے پاؤں۔حُفْرَةٌ۔ گڑھا۔قبر۔کیا قبروں میں دبے پڑے ہم اپنے نقش پا پر لوٹ کر پھر پہلی حالت میں زندہ ہو جائیں گے۔یعنی مرنے کے بعد کیا ہم پھر زندہ کئے جائیں گے"۔آیات 2تا6 ملائکہ کے بارے میں بطور شہادت بیان ہوئی ہیں۔یہ حقیقت ہے تو بعث بعد الموت بھی حقیقت ہے۔ ہو کر رہے گی۔(دیکھیں 64:8)۔**13**۔کفار کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر لوٹنا موجب خسارہ ہو گا۔اس وقت ایک ایک گھر کے ہزار ہزار مدعی ہوں گے۔**15**،**14**۔یعنی دوسری مرتبہ جب صُور پھونکا جائیگا تو دفعتہً وہ ایک کھلے میدان میں ہوں گے۔نیز دیکھیں 37:20۔**آیات 7تا15**۔"+حدیث شریف میں آیا ہے کہ اشعار عظام(بڑی بڑی نشانیاں) قبل قیام ساعت جب شروع ہو جائیں گی تو ایسے لگاتار ظہور ہوں گی جیسے تسبیح کا دھاگہ ٹوٹ جانے سے منکے تسبیح کے متتابع یکے بعد دیگرے گرنے لگتے ہیں۔۔۔ کفار جب زلازل اور غیر معمولی شدید آفات والی پیشگوئیاں پوری ہوتی دیکھیں گے تو خوفزدہ ہو کر چیخ اٹھیں گے کہ کیا دوبارہ زندہ ہونے والی بات اب پوری ہونے والی ہے"۔

رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (۱۶) اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ

اسکے رب نے میدان پاک میں طویٰ کے جا فرعون کی طرف یقیناً

اِنَّهٗ طَغٰى (۱۷) فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى (۱۸) وَاَهْدِيَكَ

اس نے سرکشی کی پس کہہ کیا تجھے خواہش ہے اسکی کہ تو پاک ہو اور میں راہ دکھاؤں تجھ کو

اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى (۱۹) فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى (۲۰) فَكَذَّبَ

طرف تیرے رب کے پس تو ڈرے تو دکھائی اس کو نشانی بڑی پس جھٹلایا اس نے

وَعَصٰى (۲۱) ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى (۲۲) فَحَشَرَ فَنَادٰى (۲۳) فَقَالَ اَنَا

اور نافرمانی کی پھر پیٹھ پھیری مخالف کوشش کرتے ہوئے پھر اکٹھا کیا تو پکارا پس کہا میں تمہارا

رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى (۲۴) فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى (۲۵)

رب ہوں سب سے بلند پس پکڑا اس کو اللہ نے عذاب آخرت سے اور دنیا میں

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى (۲۶) ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا

یقیناً اس میں البتہ نصیحت ہے اس کیلئے جو ڈرتا ہے کیا تم بہت سخت ہو پیدائش میں

ع ۲

اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰىهَا (۲۷) رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا (۲۸) وَاَغْطَشَ

یا آسمان کہ بنایا اس کو اونچی کی اس کی بلندی پھر ٹھیک ٹھاک کیا اس کو اور ڈھانک دیا

لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا (۲۹) وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا (۳۰)

اسکی رات کو اور نکالا اس کی دھوپ کو اور زمین کو بعد اس کے بچھایا اس کو

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا (۳۱) وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا (۳۲)

نکالا اس میں سے پانی اس کا اور چارہ اس کا اور پہاڑ گاڑ دیا ان کو

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ (۳۳) فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى (۳۴)

سامان ہے تمہارے لیے اور تمہارے چارپایوں کے لیے پس جب آویگی گھمسان بڑی

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى (۳۵) وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ

اس دن یاد کرے گا آدمی جو سعی کی تھی اور ظاہر کیا جاویگا دوزخ کو اس کے لیے جو

يَّرٰى (۳۶) فَاَمَّا مَنْ طَغٰى (۳۷) وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا (۳۸) فَاِنَّ الْجَحِيْمَ

دیکھتا ہے پس جس نے سرکشی کی اور مقدم کیا زندگی دنیاوی کو تو یقیناً دوزخ ہے

17۔ "طُوًی۔ چکر لگانا یعنی جہاں سے انسان خدا تعالیٰ کی طرف (یا واپس اپنے گھر) لوٹتا ہے (ii)"۔ ایک جگہ کا نام بھی طُوٰی ہے۔ 18۔ (یہ کہتے ہوئے کہ) فرعون کی طرف جا۔ 21۔ اٰیَۃَ الْکُبْرٰی: موسیٰؑ کا عصا جو سب نشانوں سے بڑھ کر نشان تھا۔ دیکھیں (2:61)(20:21)(20:70)(26:64)۔ عصا کے چار معجزات بیان ہوئے ہیں۔ 23۔ یَسْعٰی: سعی کرتے ہوئے (اللہ کے خلاف)۔ تکذیب اور نافرمانی کے راستہ پر گامزن رہا۔ 26۔ "دنیا اور آخرت میں عذاب پایا۔ یا اس کی اگلی اور پچھلی غلطیوں کی وجہ سے عذاب میں گرفتار کر دیا (ح)"۔ 27۔ جو ڈرتا ہے خدا سے (اس میں کفار مکہ کو تنبیہ کی ہے) کہ ان کا بھی بُرا انجام ہوگا۔ 28۔ کیا قیامت میں تم کو دوبارہ پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمانوں کا پیدا کرنا مشکل ہے۔ یعنی خدا کے آگے کچھ بھی مشکل نہیں۔ تمہیں ضرور زندہ کرے گا۔ 29۔ یعنی آسمان کی بلندی اونچی کی۔ اجرام فلکی کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ انسان محیّرُ العقل ہو کر رہ جاتا ہے۔ 30۔ لَیْلَھَا۔ اس (یعنی آسمان کی) رات کو ڈھانپ دیا اور اس کی صبح کو (بھی) نکالا۔ یعنی ظاہر کیا۔ 31۔ بَعْدَ ذَالِکَ۔ اس کے ساتھ ہی (اقرب)۔ دَحٰھَا۔ بچھایا اس (زمین) کو اس نے۔ (پھینکا یا مضبوط کیا) مطلب آسمان کے نظام شمسی کے تحت زمین پر دن اور رات بنتے ہیں۔ "یہاں دَحٰی کا لفظ اختیار کر کے ایک عظیم و الشان علمی انکشاف کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور جس کی آج دنیا کو خبر ملی ہے کہ ہماری زمین دراصل کسی بڑے جرم سماوی کا حصہ تھی جو اس سے الگ ہو گیا۔ اور یوں اشارہ کر دیا کہ زمین کس طرح بنی (ح)" نیز دیکھیں (41:10-11)۔ 33،34۔ پہاڑوں سے دریا اور ندی نالے نکلتے ہیں جو زمین کو سیراب کرتے اور اناج پیدا کرتے ہیں۔ نیز جن پہاڑوں کے رُخ بارش برسانے والے بادلوں سے ٹکراتے ہوں تو موجب برسات بنتے ہیں جس سے نباتات اُگتی ہے جو انسانوں اور حیوانات کی معیشت کے لئے ضروری ہے۔ 35۔ اَلطَّآمَّۃُ۔ قیامت کو بھی کہتے ہیں (لسان العرب)۔ اور سخت آفت کی گھڑی یعنی یوم الفصل کو بھی۔ 38۔ طَغٰی۔ سرکشی کی۔ (طاغوت اس سے ہے)

هِيَ الْمَاْوٰى ۝۴۰ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ

ٹھکانا اس کا اور جو کوئی ڈرا کھڑا ہونے سے آگے رب اپنے کے اور روکا اپنے جی کو

عَنِ الْهَوٰى ۝۴۱ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝۴۲ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

خواہشوں سے پس یقیناً بہشت ہے اس کا ٹھکانا پوچھتے ہیں تجھ سے

السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۝۴۳ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۝۴۴ اِلٰى

قیامت کی بابت کب ہے وقت اس کے قیام کا کس میں ہے تو اس کے ذکر سے تیرے

رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۝۴۵ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ۝۴۶ كَاَنَّهُمْ

رب کی طرف ہے انتہا اس کی تو تو صرف ڈرانے والا ہے اسکو جو ڈرتا ہے اس سے گویا کہ وہ

يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ۝۴۷

جس دن دیکھیں گے اس کو نہیں رہے تھے وہ مگر ایک شام یا ایک اس کی صبح

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۝۲ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝۳ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ

تیوری چڑھائی اور منہ موڑا یہ کہ آیا اس کے پاس اندھا اور کیا جانے تو شاید کہ وہ

يَزَّكّٰٓى ۝۴ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝۵ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝۶

پاک ہوتا یا نصیحت سنتا تو فائدہ دیتی اس کو نصیحت پس جو شخص کہ بے پرواہی کرتا ہے

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝۷ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝۸ وَاَمَّا مَنْ

تو تو اس کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور نہیں تجھ پر الزام یہ کہ وہ پاک نہ ہوئے اور پس جو کوئی آوے

جَآءَكَ يَسْعٰى ۝۹ وَهُوَ يَخْشٰى ۝۱۰ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝۱۱ كَلَّآ

تیرے پاس دوڑتا ہوا اور وہ ڈرتا ہے تو تو اس سے غفلت کرتا ہے ہرگز نہیں

41۔ "یعنی مجرم ہونے کی حالت میں خدا کے آگے جانے سے ڈرے اور بُرائی سے باز رہے (ii)"۔ 44۔ جس کے بارے میں تُو یاد دلاتا ہے۔ "+اے پیغمبر تم اس (قیامت) کا وقت بتانے کے کس بکھیرے میں پڑے ہو"۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہمیشہ لوگ قیامت کے متعلق معیّن وقت کا سوال کیا کرتے تھے۔ جب یہ آیت اور اِلٰی رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا نازل ہو گئیں تو لوگ سوال کرنے سے باز آگئے (قیامت کا معیّن وقت صرف اللہ ہی کو معلوم ہے۔ بندوں کو نہیں بتایا)۔ 45۔ اس کا علم خدا تک مُنْتَهٰى ہے۔ یعنی صرف اللہ کے علم میں ہے کہ قیامت کب آئے گی۔ 47۔ گویا نہیں رہے تھے وہ دنیا میں ایک شام یا اس کی صبح۔ وہ قیامت کو جلدی مانگتے ہیں۔ اب پتہ لگا کہ جلدی آگئی ہے۔ (46:36)۔ عَشِيَّةً۔ ظہر سے لے کر غروب آفتاب تک کا وقت (یعنی دن کا آخری حصہ)۔ ضُحٰى۔ طلوع آفتاب سے لے کر نصف النہار تک کا وقت (یعنی دن کا پہلا حصہ)۔

80۔ سُوْرَةُ عَبَسَ (مکی)

2۔ "ایک دن آنحضرتؐ ولید بن مغیرہ اور ان کے کچھ کفار ساتھیوں کو تبلیغ اسلام فرما رہے تھے۔ جب عبداللہ بن شریب ابن امّ مکتوم جو نابینا تھے اور نہیں جانتے تھے کہ حضورؐ دوسروں کی طرف متوجہ ہیں بھاگے بھاگے آئے اور حضورؐ سے کچھ باتیں پوچھنی شروع کر دیں۔ حضورؐ کو یہ بات ناگوار گزری لیکن کمال احتیاط سے اس کا اظہار صرف ماتھے کے شِکنوں تک آ کر رہ گیا اور زبان سے کچھ نہ کہا۔ اور پھر کفار کو تبلیغ کرنے لگ گئے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں (ح) نابینے کو تیوری تو نظر نہ آتی تھی اس لئے اس کی کوئی دل شکنی نہ ہوئی"۔ (تَوَلّٰى۔ بے توجہی) (ترمذی۔ سنن)۔ 4۔ اور تو کیا جانے (یعنی آنحضرتؐ) کہ شاید وہ (یعنی ابن امّ مکتوم) گناہوں سے پاکیزگی اختیار کرتا۔ 6،7۔ اور جو بے پرواہی کرتا ہے (یعنی ولید بن مغیرہ) جو حق سے لاپرواہ ہے۔ تو اس کی طرف متوجہ ہے۔ (یا اس کے پیچھے پڑا ہوا ہے کہ حق کو قبول کر لے)۔ 10۔ يَخْشٰى۔ وہ ڈرتا ہے (خدا سے اور اپنے گناہوں کی وجہ سے وہ پاک ہونا چاہتا ہے)۔

وقف لازم

اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۳﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۴﴾

یقیناً یہ نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے نصیحت حاصل کرے اس سے صحیفوں عزت والوں سے

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۵﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۶﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿۱۷﴾ قُتِلَ

جو بلند کئے گئے پاک کئے گئے ہاتھ میں لکھنے والوں کے بزرگ نیکوکاروں کے مارا ہو

الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۹﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ

آدمی پر کیا ہی ناشکرا ہے کس شے سے پیدا کیا ہے اس کو نطفے سے

خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۲﴾

پیدا کیا اسکو پھر اندازہ کیا اس کو پھر راہ آسان کی اس کی پھر موت دی اسکو پھر گاڑا اس کو

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۳﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۴﴾ فَلْيَنْظُرِ

پھر جب چاہے گا اُٹھائے گا اسکو ہرگز نہیں ابھی پورا کیا اس نے جسکا حکم کیا گیا تھا اسکو، پس دیکھے

الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۵﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۶﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا

آدمی اپنے کھانے کی طرف یہ کہ برسایا ہم نے پانی قاعدہ سے پھر پھاڑا ہم نے

الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۷﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۸﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۹﴾ وَّ

زمین کو باقاعدہ پس اُگائے ہم نے اس میں اناج اور انگور اور ترکاری اور

زَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۳۰﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۲﴾ مَّتَاعًا

زیتون اور کھجوریں اور باغ گھنے اور میوے اور چارہ فائدہ ہے

لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ

تمہارے لیے اور تمہارے چارپایوں کیلئے پس جب آوے گی کان پھوڑنیوالی اس دن بھاگے گا آدمی

مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۶﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۷﴾ لِكُلِّ

اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی جورو اور اپنے بیٹوں سے ہر

امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۸﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ

انسان کے لیے ان میں سے اس دن ایک حالت ہے جو کافی ہے کتنے منہ اس دن

مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۹﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۴۰﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا

روشن ہوں گے ہنستے ہوئے ہشاش بشاش اور کتنے منہ اس دن

12۔ كَلَّا ۔(ایسا) ہرگز نہیں (ہونا چاہئے)۔ اِنَّهَا ۔ یقیناً یہ (قرآن) نصیحت نامہ ہے۔ 13۔ ذَكَرَهٗ ۔ اس (قرآن) سے نصیحت حاصل کرے۔ 14۔ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ : یہ نصیحت پُر عظمت صحیفوں (قرآن) میں ہے۔ قرآن کو صحف (صحیفے) کہا کیونکہ اس میں صحفِ سابقہ کی اعلیٰ تعلیمات کو سمولیا گیا ہے (98:3-4) (87:19-20)۔ 16۔ "سَفَرَةٍ ۔ لکھنے والے۔ ان چھ آیات میں یہ خوشخبری ہے کہ چونکہ قرآن مجید معزّز اور مکرم ہے اس لئے اس کے لکھنے والے بھی نہ صرف معزّز بلکہ بڑے راست باز ہوں گے۔ ابن عباسؓ نے سَفَرَةٍ کے معنٰی کاتب قرآن ہی کے لئے ہیں۔ ان آیات میں صحابہ کی بلند شان کو بڑی صفائی سے بیان کیا گیا ہے (ح)"۔ آیات 14 تا 17 میں قرآن کی صفت مُكَرَّمَةٍ کے مقابل حاملین قرآن کی صفت سَفَرَةٍ بیان فرمائی یعنی قرآن کو لے کر دور دور علاقوں میں سفر کریں گے۔ اور قرآن کی صفت مَرْفُوْعَةٍ کے مقابل اس پر عمل کرنے والوں کو كِرَامٍ یعنی بزرگی والے لوگ قرار دیا یعنی عزّت والے۔ اور قرآن کی صفت مُطَهَّرَة کے مقابل قرآن پر عمل کرنے والوں کو بَرَرَة بنایا گیا یعنی نیکیاں کرنے والے۔ سَفَرَةٍ : مسافر کی جمع ہے یعنی فرشتے جو قرآن کی وحی (لوح محفوظ سے نقل کر کے) رسول کی طرف آتے ہیں۔ اور مؤمنین جو اس وحی کو دوسرے علاقوں میں پہنچاتے ہیں۔ 18۔ یہاں انسان سے مراد کافر انسان ہے جس نے ہدایت کو قبول نہ کیا۔ قُتِلَ : لُعِنَ ۔ مَآ اَكْفَرَهٗ ۔ وہ کتنا ناشکرا ہے۔ 20۔ قَدَّرَهٗ ۔ اس کے سب اعضاء مناسب طور پر بنائے اور ترقی کرنے کے اندازے مقرر کئے۔ 21۔ یعنی قرآن کے ذریعہ سے نیکی اور بدی کی تمیز بخشی۔ جس پر عمل کرنا آسان ہے۔

22۔ قبر سے مراد مٹی کی قبر نہیں بلکہ وہ جگہ ہے جہاں مرنے کے بعد روح رکھی جاتی ہے۔ ورنہ جو مردے جانوروں نے کھائے یا جن کی لاشوں کو جلا دیا گیا ہو ان کی ظاہری قبر تو کہیں نہیں ہوتی۔ اسی طرح جو لوگ غرق آب ہو گئے ہوں اور سمندری جانوروں نے انہیں کھا لیا ہو۔ 23۔ اَنْشَرَهٗ ۔ یعنی اللہ تعالیٰ انسان کو اگلے جہان میں ایک دوسری زندگی بخشے گا۔ 24۔ كَلَّا ۔ تمہارا یہ سمجھنا بالکل درست نہیں کہ مرنے کے بعد انسان کو نئی زندگی نہیں ملے گی۔ ایسا نہیں بلکہ اخروی بعثت ہوگی اور اعمال کا محاسبہ کیا جائے گا۔ فرمایا کافر انسان نے اللہ کے احکام کو پورا نہیں کیا۔ اللہ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا اب اسے زندہ کر کے اس کا محاسبہ کیا جائے گا۔ 25۔ اللہ نے کس طرح کھانے پیدا کئے جو زندگی کا سبب ہیں اور ذرائع معاش بتائے۔ چاہئے اللہ کا شکر کرے اور آخرت کی زندگی سنوارے۔ 27۔ اناج کے دانوں کو یعنی بیجوں کو اگانے کے قابل بنانے کے لئے زمین کو پھاڑا (ii)۔ 32 تا 33۔ اَبًّا : خودرو نباتات جسے انسان نہیں کھاتا مگر اسے جانور کھاتے ہیں (گھاس پھوس) (فتح البیان)۔ یعنی پھل پھول تو انسانوں کے استعمال میں آتے ہیں مگر ان کے پتے وغیرہ اور گرے پڑے پھل جانور کھا لیتے ہیں اسی طرح گھاس بھی مویشیوں کا چارہ بن جاتا ہے۔ 34۔ الصَّآخَّةُ : یعنی قیامت جب حساب کتاب ہوگا (جب دوسرا صور پھونکا جائے گا)۔ 38 تا 35۔ يُّغْنِيْهِ : اس دن ان میں سے ہر شخص کی حالت اسے دوسروں سے بے تعلق کر دے گی۔ 43 تا 39۔ "O حشر اجساد کے بعد اور جنت اور دوزخ میں داخلہ سے پہلے ایک درجہ ہے جس میں نیک لوگ جنت کو قریب دیکھ کر خوش ہوں گے اور بد لوگ جہنم کو نزدیک دیکھ کر روسیاہ ہو جائیں گے"۔

غَبَرَةٌ ۝٤١ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝٤٢ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝٤٣

غبار آلود ہونگے، چڑھی ہوئی ہوگی ان پر سیاہی یہی ہیں کافر بدکار

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝٢ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝٣ وَاِذَا

جس وقت کہ سورج پیبٹا جاوے اور جس وقت کہ تارے مکدر ہو جاویں اور جس وقت

الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝٤ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝٥ وَاِذَا الْوُحُوْشُ

پہاڑ چلائے جاویں گے اور جسوقت دس مہینے کی گابن اونٹنیاں معطل ہوں گی اور جبکہ وحشی اکٹھے

حُشِرَتْ ۝٦ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝٧ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝٨

کئے جاویں گے اور جبکہ دریا چیرے جاویں گے اور جس وقت جانیں قسم قسم کی ملائی جاویں گی

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝٩ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝١٠ وَاِذَا الصُّحُفُ

اور جس وقت زندہ درگور لڑکی پوچھی جاویگی کہ کس گناہ پر وہ ماری گئی اور جب کتابیں

نُشِرَتْ ۝١١ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝١٢ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝١٣

پھیلائی جاویں گی اور جب آسمان کی کھال اُتاری جاوے گی اور جب دوزخ بھڑکائی جاوے گی

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝١٤ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝١٥ فَلَآ

اور جب جنت نزدیک کی جاویگی جان لے گا ہر جی جو کچھ حاضر کیا ہے اس نے پس

اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝١٦ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝١٧ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝١٨

میں قسم کھاتا ہوں پھر جانیوالوں سیدھا چلنے والوں تھم رہنے والوں کی اور رات کی جب چھا جائے

وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝١٩ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝٢٠ ذِيْ قُوَّةٍ

اور صبح کی جب نکلے یقیناً یہ قول رسول عزت والے کا ہے جو قوت والا

41۔"+غَبَرَۃٌ۔وہ گرد جو آسمان سے زمین کی طرف آتی ہے۔ قَتَرَۃٌ۔وہ سیاہ گرد جو زمین سے آسمان کی طرف اُٹھتی ہے۔مطلب آسمانی گرد اور زمینی گرد جلدی سے چڑھ کر سیاہ روئی خَسِرَ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃ کا موجب ہوگی"۔**43**۔کافر کی جمع کَفَرَۃٌ ہے۔

81۔سُوۡرَۃُ التَّکۡوِیۡر (مکی)

آیات 2تا15۔"قرآن مجید میں جہاں جہاں قیامت کے متعلق یا موجودہ نظام کے درہم برہم کردیئے جانے کے متعلق ذکر آتا ہے تو وہ واقعات ایک رنگ میں اس دنیا کے بعض واقعات پر بھی صادق آتے ہیں۔اس جگہ بھی قیامت کی علامات کے علاوہ اس زمانہ کے حالات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔اور اونٹنیوں کے بیکار ہو جانے کے الفاظ خاص طور پر لائے گئے ہیں کہ یہ تو بہر حال اسی دنیا کا واقعہ ہو سکتا ہے(ح)"۔قیامت کے علاوہ ان آیات کو ایک رنگ میں اس دنیا کے واقعات پر بھی مُنۡطَبِق کیا جاسکتا ہے:**2**۔رسول اللہ ﷺ کو قرآن مجید میں روشن سورج کہا گیا ہے۔یعنی ایک زمانہ میں آنحضرتؐ کی عظمت لوگوں کے دِلوں سے کم ہو جائے گی(ii)۔ **3**۔علماء ربانی کو نجوم (ستارے) کہا گیا ہے (حدیث)۔ان کی روشنی ماند پڑ جائے گی۔ **4**۔پہاڑوں کو اڑا کر پتھروں کو سڑکوں اور مکانوں کی تعمیرات کے لئے استعمال کیا جائے گا۔**5**۔"نئی نئی تیز رفتار سواریاں ایجاد ہو جائیں گی تو اونٹوں کو کوئی نہ پوچھے گا(ii)"۔ جیسے ریل گاڑی، موٹریں، ہوائی جہاز وغیرہ۔ **6**۔"چڑیا گھر بن جائیں گے اور وحشی قومیں متمدن ہو جائیں گی(ii)"۔ **7**۔"دریاؤں سے نہریں نکالی جائیں گی(ii)"۔ **8**۔"سفر آسان ہو جائیں گے تو دنیا کے لوگ آپس میں میل جول رکھیں گے(ii)"۔**9**۔لڑکیوں کا زندہ گاڑا جانا قانونی جرم بن جائے گا۔**11**۔"جب چھاپہ خانے عام ہو جائیں گے(ii)"۔**12**۔"علم ہیئت میں بہت ترقی ہوگی(ii)"(نیز دیکھیں 99:3)۔**13**۔"کثرت گناہوں کی وجہ سے دوزخ انسان کے قریب ہو جائے گی(ii)"۔**14**۔"مذہب کی حکمتیں اس طرح بیان ہونگی کہ لوگوں کے لئے ان کو ماننا اور عمل کرنا آسان ہو جائے گا(ii)"۔ یہ سب علامات مسیح موعودؑ کے زمانہ کی ہیں جو پوری ہو چکی ہیں۔مندرجہ بالا علامات قربِ قیامت کے متعلق بھی ہیں۔ملاحظہ ہو:**2**۔یعنی گرہن لگے گا یا اس کی روشنی ماند پڑ جائے گی۔ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کو قیامت کے دن لپیٹ دیا جائے گا۔(بخاری)۔(75:10)۔**3**۔جب ستاروں کا وجود نہ رہے گا۔**4**۔سُیِّرَت: پہاڑ چلائے جائیں گے۔اُکھڑ کر متحرک ہوں گے۔**5**۔عَشَارہ(مفرد)۔عِشَارُ(جمع)۔دس مہینے کی گابھن اونٹنی(اس کے بچے کی توقع اور دودھ کی وجہ سے) کی بہت قیمت پڑتی ہے۔قیامت کے دن ان کو کوئی نہ پوچھے گا۔**6**۔اس زمانہ میں ملک ملک کے وحشی جانوروں کو اکٹھا کیا جائے گا(چڑیا گھر بن جائیں گے)۔قیامت کے دن وحوش کو بھی جمع کیا جائے گا نیز حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ایک بکری کو کہا جائے گا کہ دوسری بکری کو سینگ مار و کیونکہ دنیا میں اس نے اسے سینگ مارا تھا۔**7**۔سُجِّرَتۡ: جھونکے جائیں گے جیسے تنور جھونکنے پر اُبلتا ہے۔یا سمندروں میں تلاطم ہوگا۔**8**۔اس وقت ہر ملک اور زمانہ کے لوگ اکٹھے ہوں گے۔میل جول بڑھ جائے گا۔نیز یہ بھی معنٰی ہیں کہ جب جانیں جسموں میں ڈالی جائیں گی یا دوزخی دوزخیوں کے ساتھ اور جنتی جنتیوں کے ساتھ رکھے جائیں گے۔**9**۔زمانہ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کا رواج تھا۔قیامت کو اس کی بازپرس ہوگی۔(دیکھیں 16:59-60)۔**11**۔اعمال نامے کھولے جائیں گے(دیکھیں 17:14)۔اور ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔**12**۔آسمان ادھیڑ دیا جائے گا یعنی نظامِ شمسی درہم برہم ہو جائے گا۔**15**۔یعنی لوگوں کے اعمال نامے ان

کے سامنے ہوں گے اور حقیقت عیاں ہو جائے گی۔ **16**۔خَانِس(مفرد)۔خُنَّس(جمع)۔خَنَّاس:خفیہ کاروائیاں کر کے پیچھے ہٹ جانے والے (غائب ہو جانے والے)۔ **17**۔ اجرام فلکی کے بارے میں ہے۔ستارے رات کو نظر آتے ہیں مگر دن کے وقت نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں ۔ اَلْجَوَارِ: چلنے والے۔اَلْکُنَّسِ: چھپ جانے والے۔ **18**۔ عَسْعَسَ:رات جب چھا جائے یا چلی جائے۔**19**۔ تَنَفَّسَ: صبح جب سانس لے یعنی طلوع ہو۔ **20**۔ اِنَّہٗ: ہٗ یعنی قرآن مجید(26:193)۔ **21،22**۔جبرائیل جو قرآن کی وحی آنحضرتؐ تک جوں کی توں لاتے تھے۔دیگر فرشتے اس کا کہا مانتے ہیں۔(جبرائیل مطاع ہیں) ذِی قُوَّۃٍ:یعنی اسے خدا کی طرف سے قوت دی گئی ہے کہ عظیم الشان کام سر انجام دے۔یا اس سے مراد آنحضرتؐ ہیں اور امین کہلاتے ہیں ۔ صحابہ ان کا کہا مانتے ہیں۔آیات 20تا22 میں آنحضرتؐ کی صفات بیان ہوئی ہیں۔آپ مجنون کیسے ہو سکتے ہیں۔"اس بیان میں یہ مطلب نہیں کہ قرآن مجید محمدؐ رسول اللہ کا کلام ہے بلکہ اس آیت نے یہ بتایا کہ محمدؐ رسول اللہ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں اور جبرائیل فرشتہ یہ کلام اللہ کی طرف سے پا کر آنحضرتؐ کو جوں کا توں پہنچا دیتا ہے۔اس لئے یہ کلام کلام اللہ بھی اور محمدؐ رسول اللہ کا کلام بھی ہے کیونکہ آپؐ ہی کے منہ سے دنیا نے اس کو سنا(26:193-197)(ii)"۔ **23**۔یہاں مخاطب مشرکین مکہ ہیں۔ساتھی سے مراد یہاں آنحضرتؐ ہیں۔کہ آپؐ ان صفات کے مالک مجنون کیسے ہو سکتے ہیں۔**24**۔آنحضرتؐ نے جبرائیل کو دیکھا تھا۔اپنی طرف سے باتیں نہیں بنائیں۔قرآن کی غیب پر مشتمل پیشگوئیاں عنقریب پوری ہوں گی۔**25،26**۔یعنی پیغمبرؐ کو جو غیب کی بات بتائی جاتی ہے وہ سب کو بتا دیتے ہیں۔بخل نہیں کرتے۔کفار کہتے تھے کہ محمدؐ کو شیطان غیب کی خبریں اور وحی لا کر دیتا ہے۔اس کی تردید میں متذکرہ بالا بیان ہے۔**27**۔حق کا انکار کر کے تم کہاں جہنم کی طرف جا رہے ہو۔**28**۔اِنْ ھُوَ:یعنی یہ قرآن دنیا کی تمام اقوام کے لئے ہدایت لے کر آیا ہے۔**30**۔"+ یہاں واؤ حالیہ ہے یعنی حالانکہ تم نہ چاہو گے مگر جو چاہے اللہ"۔"ہدایت وہی پائے گا جو اس کی کوشش کرے گا اور اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے مطابق بنائے گا(ii)"(دیکھیں42:14)۔"جب تم خدا تعالیٰ کی شریعت کے مطابق اپنے ارادے بنالو تبھی تمہارا ایمان سیدھے راستے پر چلنے کا موجب ہو سکتا ہے(ii)"۔

عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ مَکِیۡنٍ ﴿۲۱﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیۡنٍ ﴿۲۲﴾ وَ مَا صَاحِبُکُمۡ
حضور عرش والے کے رتبہ والے کے ہے اطاعت کیا گیا اس جگہ امین بھی ہے اور نہیں صاحب تمہارا
بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿۲۳﴾ وَ لَقَدۡ رَاٰہُ بِالۡاُفُقِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲۴﴾ وَ مَا ہُوَ عَلَی
دیوانہ اور البتہ دیکھا ہے اس نے اسکو اُفق صاف میں اور نہیں وہ
الۡغَیۡبِ بِضَنِیۡنٍ ﴿۲۵﴾ وَ مَا ہُوَ بِقَوۡلِ شَیۡطٰنٍ رَّجِیۡمٍ ﴿۲۶﴾ فَاَیۡنَ
غیب بتانے میں بخیل اور نہیں یہ قول شیطان راندہ درگاہ کا پس کہاں
تَذۡہَبُوۡنَ ﴿۲۷﴾ اِنۡ ہُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۸﴾ لِمَنۡ شَآءَ مِنۡکُمۡ اَنۡ
تم جاتے ہو نہیں یہ مگر نصیحت جہانوں کے لیے اس کیلئے جو چاہے تم میں سے یہ کہ
یَّسۡتَقِیۡمَ ﴿۲۹﴾ وَ مَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۳۰﴾
سیدھی راہ چلے اور نہیں کچھ چاہ سکتے تم مگر یہ کہ چاہے اللہ رب جہانوں کا

سُوۡرَۃُ الۡاِنۡفِطَارِ مَکِّیَّۃٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ﴿۲﴾ وَ اِذَا الۡکَوَاکِبُ انۡتَثَرَتۡ ﴿۳﴾ وَ اِذَا
جبکہ آسمان پھٹ جاوے اور جبکہ تارے جھڑ جاویں گے اور جبکہ
الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ ﴿۴﴾ وَ اِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ ﴿۵﴾ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ
دریا چیرے جاویں اور جب قبریں اکھاڑی جاویں جان لے گا ہر جی
مَّا قَدَّمَتۡ وَ اَخَّرَتۡ ﴿۶﴾ یٰۤاَیُّہَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ
جو کچھ آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اے انسان کس چیز نے فریب دیا تجھ کو تیرے رب کرم
الۡکَرِیۡمِ ﴿۷﴾ الَّذِیۡ خَلَقَکَ فَسَوّٰىکَ فَعَدَلَکَ ﴿۸﴾ فِیۡۤ اَیِّ
والے کے بارے میں جس نے پیدا کیا تجھ کو پھر ٹھیک ٹھاک بنایا تجھ کو پھر اعتدال سے بنایا تجھ کو جس

82۔سُوۡرَۃُ الۡاِنۡفِطَار(مکی)

2۔آیات 2تا6 دنیا کے واقعات پر بھی منطبق ہیں اور یہ سب کچھ اپنے ظاہری معنوں کے لحاظ سے قیامت کے متعلق بھی منطبق ہیں۔"اور جب آسمان پھٹ جائے گا۔"یعنی قیامت کو زمین و آسمان کا نظام ختم کر دیا جائے گا۔ان کی صف لپیٹ دی جائے گی(21:105)۔دوسرے معنیٰ یہ ہیں:"Oیعنی آسمان سے فیوض جاری نہیں ہوں گے اور دنیا بدعت، جہالت اور کفر کی ظلمت اور تاریکی سے بھر جائے گی"۔**3**۔آسمانوں کی صف لپیٹ دی جائی گی تو ستارے بھی بکھر جائیں گے۔دوسرے معنے ہیں"Oیعنی ربانی لوگ نہ رہیں گے"۔**4**۔قیامت کو سخت زلزلہ کی وجہ سے سمندروں کا پانی زمین پر چڑھ آئیگا۔اس کے دوسرے معنے ہیں"Oدریا چیرے جائیں گے یعنی (ان سے) نہریں نکالی جائیں گی"۔**5**۔قبروں سے مردے زندہ ہو کر آخرت میں حساب کتاب کے لئے لائے جائیں گے۔دوسرے معنے ہیں

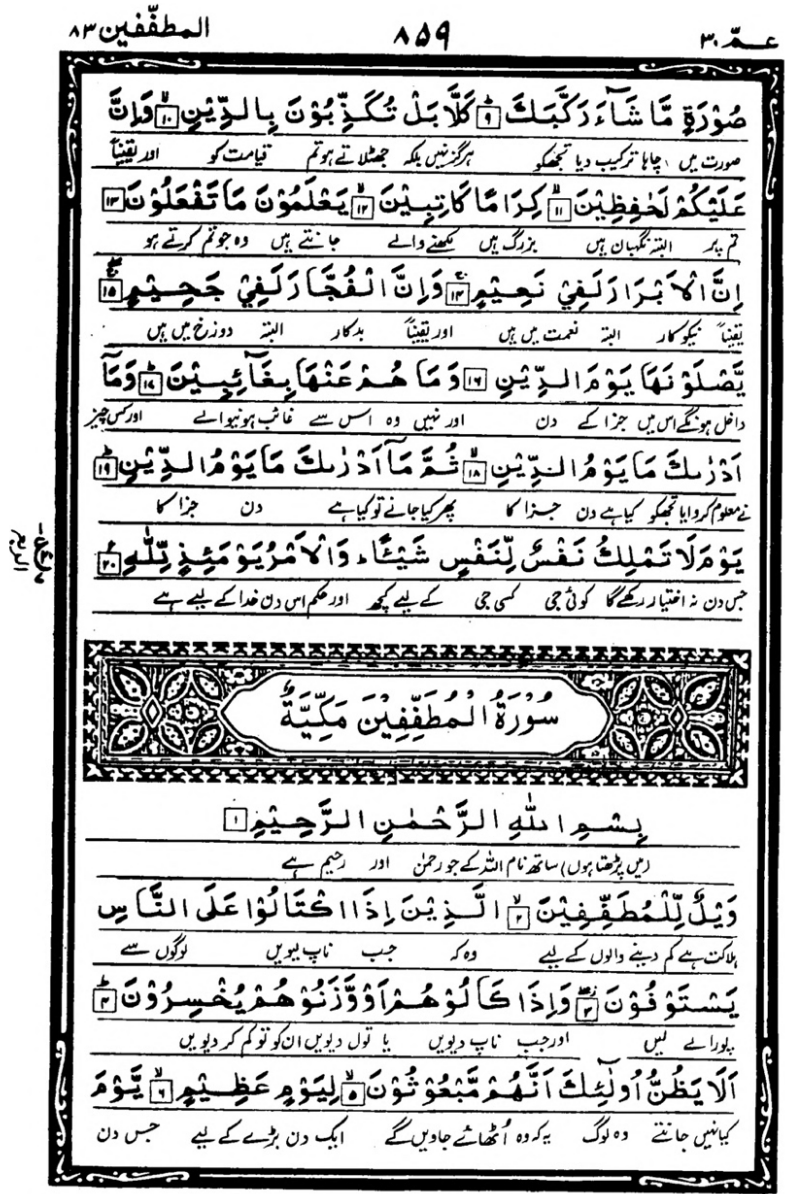

عمّ ۳۰ ۸۵۹ المطفّفین ۸۳

صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ۝۹ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝۱۰ وَاِنَّ

صورت میں ، چاہا ترکیب دیا تجھکو ہرگز نہیں بلکہ جھٹلاتے ہو تم قیامت کو اور یقیناً

عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝۱۱ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝۱۲ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۱۳

تم پر البتہ نگہبان ہیں بزرگ ہیں لکھنے والے جانتے ہیں وہ جو تم کرتے ہو

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۱۴ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝۱۵

یقیناً نیکوکار البتہ نعمت میں ہیں اور یقیناً بدکار البتہ دوزخ میں ہیں

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝۱۶ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝۱۷ وَمَآ

داخل ہونگے اس میں جزا کے دن اور نہیں وہ اس سے غائب ہونیوالے اور کس چیز

اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۸ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۹

نے معلوم کروایا تجھکو کیا ہے دن جزا کا پھر کیا جانے تو کیا ہے دن جزا کا

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝۲۰

جس دن نہ اختیار رکھے گا کوئی جی کسی جی کے لیے کچھ اور حکم اس دن خدا کے لیے ہے

ع ۱

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو رحمٰن اور رحیم ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝۲ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ

ہلاکت ہے کم دینے والوں کے لیے وہ کہ جب ناپ لیویں لوگوں سے

يَسْتَوْفُوْنَ ۝۳ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝۴

پورا لے لیں اور جب ناپ دیویں یا تول دیویں ان کو تو کم کر دیویں

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝۵ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۶ يَّوْمَ

کیا نہیں جانتے وہ لوگ یہ کہ وہ اُٹھائے جاویں گے ایک دن بڑے کے لیے جس دن

که "پرانے زمانہ کے فراعنہ کی قبریں زمین سے نکال کر عجائب گھروں میں رکھ دی جائیں گی(ii)"۔ **6**۔آخرت کے محاسبہ کے وقت ہر نفس جان جائے گا جو کچھ اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا۔یعنی جو اعمال اس نے دنیا میں کئے اور جو ابھی کرنے تھے مگر کرنہ سکا۔یا دنیا میں جو نیک یا بد کام کئے جن کا اثر اس کے چلے جانے کے بعد بھی لوگوں میں جاری رہا۔ **7**۔ تو نے اپنے رب کی ناشکری کی جس نے تجھے وجود اور عقل و فہم عطاء کئے یعنی اپنی جہالت کی وجہ سے تجھے اللہ کے بارے میں کیا دھوکہ یا فریب لگا ہے؟ جیسے فرمایا مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢ بِجَهَالَةٍ(6:55)"یورپین خشک فلسفہ کے دِلدادہ اپنے آپ کو شریعت اور خدا سے بالا سمجھتے ہیں کہتے ہیں کہ خدا نہیں ہے۔وہ خود بخود ہی پیدا ہوئے ہیں(ii)"۔تجھے اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ نے اَحْسَنِ تَقْوِيْم طور سے بنایا۔بہترین صورت اور عقل عطاء کی۔(95:5)۔ **8**۔"O حسن، تناسب اعضاء کا نام ہے۔عَدَلَكَ کے معنٰی تناسب کے ہیں کہ تمام اعضاء کا نسبتی اعتدال ہر جگہ ملحوظ رہے"۔ **9**۔دیکھیں 95:5۔خدا نے انسان کو اشرف المخلوقات یعنی بہترین ترکیب سے پیدا کیا۔انسان کی عقل و صورت باقی تمام مخلوقات سے بہتر بنائی۔ **10**۔دِین: (حشر نشر اور) جزاء و سزا جو آخرت میں ہوں گے۔ **11،12**۔نگہبان مقرر ہیں۔یعنی "O فرشتے مقرر ہیں جو انسان کی ظاہری اور باطنی تربیت اور حفاظت کرتے ہیں۔"(نیز انسان کے اعمال لکھنے کے لئے دائمی طور پر اس کے پاس رہتے ہیں)۔ **13**۔یہ فرشتے تمہارے اعمال و اقوال لکھ کر انہیں محفوظ کرتے رہتے ہیں۔(17:14-15) (50:18-19)۔ **14،15**۔لَفِيْ نَعِيْمٍ: نعمت۔یعنی جنت کی نعماء میں ہوں گے۔نیز دیکھیں جَنَّةُ نَعِيْمٍ (56:90) فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (56:13)۔ **17**۔اور فجار وہاں سے بھاگ کر کہیں غائب نہ ہو سکیں گے۔ **20**۔"اَمْرُ: حکم یا فیصلہ۔اس دن حکم یا فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہو گا۔دنیا میں خدا نے اختیار دیا ہے کہ چاہے تو ایک کام کرے یا نہ کرے مگر یوم الدین کو یہ اختیار نہ ہو گا کہ اپنے اعمال کا نتیجہ بھگتے یا نہ بھگتے۔اس وقت اللہ کا حکم چلے گا۔یعنی یہ جزاء سزا اگلے جہاں میں ہو گی جب کوئی دوست کسی دوست کو نفع نہیں پہنچا سکے گا(ii)"(40:17)۔

83۔سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ (مکی)

2،4۔آنحضرتؐ نے جب مدینہ میں ہجرت فرمائی تو دیکھا کہ اہل مدینہ ناپ تول میں دھوکہ بازی کرتے تھے یعنی تول اور ناپ کم کر کے دیتے۔(ابن ماجہ)اس سورۃ میں انہیں متنبہ کیا کہ اپنا ناپ تول صحیح کریں۔ **2**۔کم ماپ یا کم وزن کر کے دینے والوں پر ہلاکت ہے۔تطفیف یعنی کم کرنا یا دینا۔ **4**۔لوگوں سے پورا ماپ تول لیتے ہیں مگر خود لوگوں کو ماپ یا وزن کی مقدار کم کر کے دیتے ہیں۔نیز اس قسم کے دیگر کام بھی کرتے ہیں۔

يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٧ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ
کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے حضور ہرگز نہیں یقیناً عمل نامہ بدکاروں کا البتہ
سِجِّيْنٍ ۝٨ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝٩ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝١٠ وَيْلٌ
قیدیوں کے رجسٹر میں ہے اور کیا جانے تو کیا ہے سجین دفتر ہے لکھا ہوا ہلاکت ہے
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١١ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝١٢
اس دن جھٹلانے والوں کے لیے جو جھٹلاتے ہیں روز جزا کو
وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝١٣ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا
اور نہیں جھٹلاتا اس کو مگر ہر حد سے نکل جانیوالا گنہگار جب پڑھی جاویں اس پر ہماری آیتیں
قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٤ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا
کہتا ہے کہانیاں ہیں پہلوں کی ہرگز نہیں بلکہ زنگ لگا دیا ہے ان کے دلوں پر اس نے جو تھے
يَكْسِبُوْنَ ۝١٥ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝١٦
وہ کماتے ہرگز نہیں یقیناً وہ اپنے رب سے اس دن البتہ حجاب میں ہوں گے
ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝١٧ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ
پھر بے شک وہ داخل ہونیوالے ہیں دوزخ میں پھر کہا جاویگا یہ ہے وہ کہ تھے تم
بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝١٨ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝١٩ وَمَآ
جس کو جھٹلاتے ہرگز نہیں یقیناً عمل نامہ نیکوں کا البتہ عالی مرتبہ لوگوں کے رجسٹر میں ہیں اور کیا
اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝٢٠ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٢١ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝٢٢
جانے تو کیا ہے علیون دفتر ہے لکھا ہوا حاضر رہتے ہیں اس پر مقرب
اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝٢٣ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝٢٤
یقیناً نیکوکار البتہ نعمت میں ہونگے تختوں پر دیکھتے ہوں گے
تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۝٢٥ يُسْقَوْنَ مِنْ
پہچانے گا تو ان کے چہروں میں تازگی نعمت کی پلائے جاویں گے
رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝٢٦ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ
شراب خالص مہر کی ہوئی کہ مہر کرنے کی چیز اسکی مشک ہے اور اس میں پس رغبت کریں

7۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے آگے جواب دہی کے لئے پیش کئے جائیں گے ۔"مندرجہ بالا آیات میں بتایا گیا ہے کہ تم نے خدا کے حضور پیش ہونا ہے اگر تم وہاں کے گھاٹے سے بچنا چاہتے ہو تو بندوں کو بھی کسی قسم کا گھاٹا نہ دو(ii)"۔ 8۔ کتاب سے مراد اعمال نامہ ہے ۔ 9۔ سِجِّيْن یا سِجْن: قید خانہ۔ محصور کر لینا۔ کتابچہ (جس میں ان کے کردہ اعمال درج کر کے محفوظ کر لیا گیا تھا اور آخرت میں انہیں کھول کر دکھایا جائے گا)۔ 10۔ كِتَابٌ مَّرْقُوْمٌ: لکھی ہوئی کتاب (اعمالنامہ) جس کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ 12۔ جھٹلاتے ہیں جزاء سزا کے دن کو یعنی قیامت کا انکار کرتے ہیں کہ کوئی حساب کتاب نہ ہو گا۔ اسی لئے نڈر ہو کر وہ بدی کے کام کرتے ہیں۔ 13۔ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖ: اور کوئی نہیں جھٹلاتا اسے (یعنی قیامت کو)۔ 15۔ ترمذی کی حدیث میں لکھا ہے کہ جب بندہ کوئی گناہ کر لیتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے۔ اگر گناہ کا ارتکاب کرتا رہے تو سارہ دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر سچی توبہ کر لے تو دور ہو جاتا ہے۔ "O جنہوں نے کھوٹے کام کئے انہی کاموں نے ان کے دل پر زنگ چڑھا دیا۔ سو وہ خدا کو ہر گز نہیں دیکھیں گے"۔ اس زنگ کو رَيْن کہتے ہیں ۔ 16۔ لَمَحْجُوبُوْنَ : وہ اللہ کو دیکھنے سے (حجاب) پردہ میں رکھے جائیں گے یعنی دیدار الٰہی سے روکے جائیں گے۔ 19۔ "عِلِّيِّيْن کا مادہ عُلُوّ سے ہے یعنی یہ لوگ دوسروں سے (بلند مرتبہ) افضل ہوں گے(ii)"۔ 20۔ "عِلِّيُّوْنَ: اعلیٰ یعنی بلند درجوں والے لوگ (ii)"۔ 21۔ "یعنی عِلِّيُّوْن وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں خاص احکام جاری ہوتے ہیں (لکھی کتاب میں)"۔ 22۔ "اور صاحب قرب لوگ ان احکام کو اپنی آنکھوں سے پڑھیں گے اور خوش ہوں گے(ii)"۔ نوٹ: عِلِّيِّيْن جمع ہے جبکہ سِجِّيْن مفرد ہے 23۔ نَعِيْم: جنت کی نعمتوں میں ہوں گے۔(56:90)۔ 24۔ یعنی اپنے تختوں پر بیٹھے سب حالات کو دیکھتے ہوں گے اور دیدار الٰہی کریں گے۔ 26۔ رَحِيق: خالص شراب مَّخْتُوْمٍ : سر بمہر۔ 27۔ پس ایسی ہی چیز کی ریس کرنے والے یا رغبت کرنے والے رغبت کریں۔(37:62)۔

الانشقاق ۸۴ ۸۶۱ عمّ ۳۰

الْمُتَنَافِسُونَ ﴿۲۷﴾ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ﴿۲۸﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ

رغبت کرنے والے اور اس کی ملونی تسنیم سے ہے جو چشمہ ہے کہ پیتے ہونگے

بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿۲۹﴾ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ

اس سے مقرب خدا کے یقیناً وہ جو گنہگار ہوئے تے ان میں سے جو

آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿۳۰﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿۳۱﴾ وَإِذَا

ایمان لائے ہنستے ہیں اور جب گذرتے ہیں ان پر اشارہ کرتے تھے اور جب

انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿۳۲﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا

پھر جاتے ہیں اپنے لوگوں کی طرف پھرتے ہیں باتیں بناتے ہوئے اور دیکھتے ہیں ان کو کہتے ہیں

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿۳۳﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿۳۴﴾

یقیناً یہ لوگ البتہ گمراہ ہیں اور نہیں بھیجے گئے ان پر نگہبان

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿۳۵﴾ عَلَى

پس آج وہ جو ایمان لاتے ہیں کافروں سے ہنستے ہیں

الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ﴿۳۶﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۳۷﴾

تختوں پر دیکھتے ہیں کیا بدلہ دیئے جاتے ہیں کافر اس کا جو وہ کرتے تھے

ع

سُورَةُ الْإِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿۱﴾

شروع ساتھ نام اللہ رحمٰن رحیم کے

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴿۲﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۳﴾ وَإِذَا

جس وقت کہ آسمان پھٹ جاوے اور کان رکھے اپنے رب کیطرف اور اسی لائق ہے اور جب

الْأَرْضُ مُدَّتْ ﴿۴﴾ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۵﴾ وَأَذِنَتْ

زمین کشادہ کی جاوے اور اگل دے جو اس میں ہے اور خالی ہوجاوے اور کان رکھے

28،29۔"تَسۡنِيمٍ: عالی شان۔ مرکب مُشک جنت میں چشمہ ہو گا۔ اس کا پانی ان جنتیوں کے پینے والے پانی میں ملا ہو گا جس کی وجہ سے ان کے درجات بلند ہوتے چلے جائیں گے (ii)"۔30۔ مجرم لوگ مؤمنوں پر ہنسی کیا کرتے تھے کہ مسلمان تو اپنے آپ کا دفاع نہیں کر سکتے اور پیشگوئیاں کرتے ہیں کہ اسلام غالب آ جائے گا۔ 31۔غَمۡزَةٌ: پلکوں اور بھوں سے عیب لگانے کے لئے اشارہ کرنا۔آنکھ مارنا۔ مؤمنوں کے خلاف کفار کا یہ وطیرہ تھا۔ 32۔فَكِهِينَ: یعنی مسلمانوں کے خلاف باتیں کر کے لطف اٹھایا کرتے تھے۔ (فَاكِهِيۡنَ: پھلوں کو کھانے سے لطف اٹھانا)۔ 33۔لہٰذا وہ سمجھتے تھے کہ مسلمان بہت بڑے مغالطے میں ہیں۔اور گمراہ ہیں۔(کفار کا یہ جھوٹا فتویٰ تھا اور اس کی پکڑ ہو گی)۔ 34۔"حالانکہ کفار کو مسلمانوں پر نگران نہیں بنایا گیا تھا کہ ان پر فتوے دیں(ii)"(کہ یہ گمراہ ہیں)۔35۔"یہ کلام بطور مجاز ہے۔ فی الحقیقت ہنسنا مراد نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح کفار دنیا میں مؤمنوں کو حقیر قرار دے کر ان پر ہنستے تھے۔ بالآخر یہ حالت تبدیل ہو جائے گی اور کافر ذلت کی حالت میں آجائیں گے گویا وہ خود ہنسی کا مقام بن جائیں گے (ح)"۔(نیز دیکھیں 80:40)۔37۔ مؤمن آپس میں کہیں گے کہ یقیناً کفار کو جو وہ مسلمانوں سے کیا کرتے تھے اس کا بدلہ مل گیا ہے۔یعنی ان کی ہنسی کا انہیں بدلہ مل گیا ہے۔

84۔سُوۡرَةُ الۡاِنۡشِقَاق (مکی)

2۔جب آسمان پھٹ جائے گا۔"O ہر ایک جو بنایا گیا توڑا جائے گا۔ اور ہر ترکیب پاش پاش ہو جائے گی۔اور ہر ایک جسم متفرق اور ذرہ ذرہ ہو جائے گا۔اور ہر ایک جسم اور جسمانی پر عام فنا طاری ہو جائے گی۔اور علل ناقصہ کے فنا اور انہدام کے بعد علت تامہ کاملہ کا چہرہ نمودار ہو جائے گا"۔ نیز یہ بھی معنٰی ہیں کہ آسمان سے فیوض نازل نہیں ہوں گے اور دنیا میں فسق وفجور کی تاریکی پھیل جائے گی۔3۔ کان رکھے: یعنی خدا کے احکامات کی فرمانبرداری کرتے ہوئے ان کی تعمیل کرے۔ حُقَّتۡ: یعنی اس پر لازم ہے کہ ایسا ہی کرے کہ اپنے رب کا حکم سنے اور مانے (اس پر عمل کرے)۔4،5۔ قیامت میں مردے زندہ ہو کر باہر نکل آئیں گے۔ دوسرے معنٰی ہیں کہ "کثرت سے تہِ زمین کے راز ظاہر ہوں گے (ii)" گویا زمین اپنے رازوں (خزانوں) سے خالی ہو جائے گی۔ نیز "O یعنی زمین صاف کی جائے گی اور آبادی بڑھ جائیگی اور تمام ارضی استعدادیں ظہور و بروز میں آجائیں گی"۔6۔(زمین) خدا کے احکامات کو سنے اور ان کی تعمیل کرے۔ زمین سے مراد اہل زمین ہیں کہ وہ اپنے رب کے حکم پر چلیں۔

لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝٥ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ
اپنے رب کیلئے اور اسی لائق ہے اے آدمی بیشک تو مشقت کرنیوالا ہے اپنے رب کیلئے
كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝٦ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝٧ فَسَوْفَ
خوب محنت کرکے۔ پس ملنے والا ہے اسکو۔ پس جو کوئی دیا جاوے گا اپنا عمل نامہ اپنے دائیں ہاتھ میں تو البتہ
يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝٨ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝٩ وَ
لیا جاوے گا حساب آسان اور آوے گا واپس اپنے لوگوں کی طرف خوش و خرم اور
اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝١٠ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝١١
لیکن جو کوئی دیا جاویگا اپنا عمل نامہ اپنی پشت کی طرف سے تو عنقریب وہ پکارے گا ہلاکت کو
وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝١٢ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝١٣ اِنَّهٗ ظَنَّ
اور داخل ہوگا دوزخ میں یقیناً وہ تھا اپنے لوگوں میں خوش و خرم یقیناً اس نے گمان
اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝١٤ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝١٥ فَلَآ اُقْسِمُ معانقة
کیا تھا کہ ہرگز نہ وہ پھر آئیگا کیوں نہیں یقیناً اس کا رب تھا اس کو دیکھنے والا پس میں قسم کھاتا ہوں
بِالشَّفَقِ ۝١٦ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝١٧ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝١٨ لَتَرْكَبُنَّ
شفق کی اور رات کی اور جس کو اکٹھا کرتی ہے اور چاند کی جب وہ پورا ہوجاوے البتہ تم سوار ہوگے
طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝١٩ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٢٠ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ
درجہ بدرجہ پس کیا ہے انکو نہیں وہ ایمان لاتے اور جب پڑھا جاتا ہے ان پر
الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝٢١ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝٢٢ السجدة
قرآن نہیں سجدہ کرتے بلکہ وہ جو کافر ہوئے جھٹلاتے ہیں
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝٢٣ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٢٤ اِلَّا
اور اللہ خوب جانتا ہے اسکو جو وہ دل میں رکھتے ہیں پس بشارت دے انکو عذاب دردناک کی مگر
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٢٥ ع ۲۲/۹
وہ جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے انکے لیے ہے ثواب بے انتہا۔

7۔"كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا: اللہ کی زیارت عمر بھر محنت کر کے حاصل ہوتی ہے (ii)"۔8،10۔"یہ اللہ کے فرمانبردار بندے ہیں جو آخرت میں کامیاب ہوں گے اور جنت میں جائیں گے (ii)"۔اَهْلِهٖ: اس کے جنتی رشتہ دار مراد ہیں۔جنت کی خوشخبری پا کر اپنے اہل کو بتائے گا۔ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تین خصلتیں ہیں کہ جن سے حساب یسیر (آسان) ہوگا۔1: جو اسے محروم رکھے اور نہ دے یہ اسے دیا کرے 2: جو ظلم کرے اس کو معاف کرے۔3: جو اس سے قطع رحمی کرے یہ اس سے وصل کرے۔حِسَابًا يَّسِيْرًا: آنحضرتؐ دعا فرمایا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا۔حضرت عائشہ نے اس کا مطلب پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کا اعمال نامہ دیکھے گا تو اسے معاف فرمائے گا۔(مسند احمد 48:6)۔11،12۔جس کو اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا وہ موت کو بلائے گا کہ اس کا خاتمہ کر دے اور عذاب سے بچ جائے (کیونکہ دنیا میں اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا تھا(ii))۔(14:18)(25:15)(25:31) یعنی "وہ اپنے لئے ہلاکت کی دعا کرے گا کہ مجھے عذاب نہ دو بلکہ مجھے مٹا دو(ii)"۔13۔اس کی دعا قبول نہ ہوگی اور وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا(ii)۔14۔وہ دنیا میں آخرت کے بارے میں بے فکر تھا گویا وہ دنیا میں متکبر اور مسرور تھا کہ وہ بڑا کامیاب انسان ہے۔اس کے مقابل مؤمنوں کے بارے میں فرمایا "اس سے قبل ہم اپنے اہل و عیال میں ڈرے رہتے تھے" (52:27) مبادا ہم سے اللہ کی رضا کے خلاف کوئی حرکت سرزد ہو جائے۔15۔لَّنْ يَّحُوْرَ: کہ وہ واپس خدا کی طرف لوٹ کر نہ آئے گا۔یعنی آخرت کے محاسبہ کے لئے زندہ نہ کیا جائے گا۔16۔بَصِيْرًا: اللہ دیکھتا تھا اس کے برے کاموں کو اس کی سزا دہی کے لئے۔17۔شفق: غروب آفتاب کے بعد یعنی شام ہونے کے بعد افق پر جو سُرخی رات ہونے تک رہتی ہے اسے شفق کہتے ہیں۔نیز جو سُرخی رات ختم ہونے اور قبل از طلوع آفتاب افق پر نظر آتی ہے وہ بھی شفق ہے۔18۔وَسَقَ: (رات) ڈھانپ لیتی ہے اندھیرے سے یا اندھیرے میں سمیٹ لیتی ہے سب انسانوں اور حیوانوں کو بلکہ ہر چیز کو۔19،20۔اتَّسَقَ: پورا ہو جائے (چاند)۔جیسے چاند مختلف حالتوں سے گزر کر پورا ہو جاتا ہے اسی طرح انسان اپنی زندگی کے مراحل طے کرتا ہے۔پھر زندگی پوری ہو جاتی ہے۔20۔طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ: ایک حالت کے بعد دوسری حالت کے مراحل زندگی پوری کرتا ہے۔پھر حشر ہوگا۔22۔یہاں سجدہ کرنا ثابت ہے۔23۔يُوْعُوْنَ: وہ جمع کرتے ہیں (اپنے دلوں میں) يُوْعُوْنَ وعی سے مشتق ہے۔یعنی برتن (مراد اس سے دل ہے)۔اور اللہ ان کے بد ارادوں کو جنہیں وہ اپنے دِلوں میں چھپائے ہوئے ہیں خوب جانتا ہے۔مثلاً آنحضورؐ کو قتل کرنے کے منصوبے، آپؐ کی تکذیب اور بدیاں اور جو وہ چھپ کر کرتے تھے۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿٢﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿٣﴾ وَشَاهِدٍ وَّ

قسم ہے آسمان برجوں والے کی اور دن وعدہ دیئے گئے کی اور حاضر ہونے والے اور

مَشْهُوْدٍ ﴿٤﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿٥﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿٦﴾ اِذْ

حاضر کئے گئے کی مارے گئے کھائیوں والے کہ آگ تھی بہت ایندھن والی جبکہ

هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿٧﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿٨﴾

وہ اس کے اوپر بیٹھے تھے اور وہ اس پر جو وہ کرتے تھے مومنوں سے حاضر تھے

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿٩﴾

اور نہ عیب پکڑا تھا انہوں نے ان میں سے مگر یہ کہ وہ ایمان لائے اللہ غالب تعریف کئے گئے پر

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١٠﴾

وہ جس کی بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہر شے پر شاہد ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا

یقیناً جنہوں نے ایذا دی ایمان والوں اور ایمان والیوں کو پھر نہ توبہ کی

فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿١١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پس ان کیلئے عذاب دوزخ کا ہے اور ان کیلئے عذاب جلنے کا ہے یقیناً وہ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ ذٰلِكَ

اور عمل کئے اچھے ان کے لیے باغ ہونگے جاری ہوں گی ان کے نیچے نہریں یہ ہے

الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿١٢﴾ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿١٣﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَ

کامیابی بڑی یقیناً پکڑ تیرے رب کی البتہ سخت ہے یقیناً وہ پہلی بار پیدا کرتا ہے اور

85-سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ (مکی)

2-بُرُوْج: ستاروں کے مدار یا ستاروں کے جھرمٹ۔ بُرج کی جمع بُرُوْج ہے۔ محل کو بھی کہتے ہیں۔ **3**-وعدے کا دن یعنی قیامت کا دن۔ **4**-شَاهِدٌ: گواہی دینے والا یعنی رسول۔ مشاہدہ کرنیوالا۔ مَشْهُوْد: جس پر گواہی دی گئی یعنی اس کی امت جس کا مشاہدہ کیا گیا (جیسے آیت 8 میں اصحاب الاخدود والے مؤمنوں کو آگ میں پھینک کر ان کا تماشا دیکھا کرتے تھے)۔ **5**-ہلاکت یا لعنت ہو خندقوں والوں پر جنہوں نے حق کی ایک جماعت کو دہکتی آگ میں ڈال دیا تھا۔ یہ واقعہ 523ء میں یمن کے یہودی بادشاہ یوسف ذونواس کے وقت میں ہوا۔ اس نے نجران کے عیسائیوں پر بہت مظالم کئے تھے۔ اس نے چند عیسائیوں کو خندق کی دہکتی آگ میں جھونک دیا تھا۔ یہ بادشاہ شاہان حمیر میں سے آخری بادشاہ تھا۔ (رازی)۔ "مؤمنوں کے دشمن بالآخر ہلاک کئے جاتے ہیں (ii)"۔ **6**-وَقُوْد: ایندھن۔ یعنی اس میں بار بار ایندھن ڈالا جائے گا۔ یہ خندقین ایندھن والی آگ تھیں۔ وُقُوْد: آگ کا بڑھکانا(ii)۔ **7**-وہ دھرنا مار کر بیٹھے ہوئے تھے۔ **8**-وہ مؤمنوں کو آگ میں پھینک کر ان کا تماشہ دیکھتے تھے۔ اور وہ آگاہ تھے کہ مؤمنوں پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ نیز اسی قسم کا ایک واقعہ دانیال باب 3 آیات 19تا30 میں نبوکدنضر شاہ بابل کا لکھا ہے کہ اس نے سونے کا ایک بڑا بت بنایا اور عمائدین سلطنت کو اکٹھا کر کے انکو بت کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ مگر یہودی اکابر نے سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ جس پر ان کو جلتی آگ میں ڈال دیا۔ مگر وہ معجزانہ طور پر بچا لئے گئے (بغوی)۔ **9**-اور نہیں کوئی عیب پکڑا تھا انہوں نے ان (مؤمنوں) کے خلاف سوائے اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے۔ **10**-"اللہ ہر چیز پر حاضر ہے یعنی اللہ دیکھتا ہے اور اس کی سزا دے گا(ii)"۔ **13**-اس لئے اس سے بچتے رہنے کی کوشش کرنی چاہئے(ii)۔ **13،14**-یعنی اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں سزا دے گا۔

يُعِيْدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ

دوبارہ کرے گا اور وہی بخشنے والا دوستی کرنیوالا عرش والا بزرگی والا ہے وہی کرنیوالا ہے

لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾

جو کچھ چاہے کیا آئی ہے تیرے پاس بات شکروں فرعون اور ثمود کی

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ

بلکہ وہ جو کافر ہوئے تکذیب میں ہیں اور اللہ ان کو آگے پیچھے سے

مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾

گھیرنے والا ہے بلکہ وہ قرآن ہے بزرگ لوح محفوظ میں

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۳﴾ النَّجْمُ

قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنیوالے کی اور کیا جانے تو کیا ہے رات کو آنے والا تارا ہے

الثَّاقِبُ ﴿۴﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۵﴾ فَلْيَنْظُرِ

چمکتا ہوا نہیں کوئی جی مگر اس پر ایک نگہبان ہے پس دیکھے

الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۶﴾ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۷﴾ يَّخْرُجُ مِنْ

آدمی کس سے وہ پیدا کیا گیا ہے، پیدا کیا گیا ہے پانی اچھلنے والے سے نکلتا ہے

بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿۸﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿۹﴾ يَوْمَ

پیٹھ اور چھاتیوں کے درمیان سے یقیناً وہ اس کے لوٹانے پر قادر ہے جس دن

تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿۱۰﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ﴿۱۱﴾ وَالسَّمَآءِ

ظاہر کی جائیں گی مخفی باتیں پس نہ ہوگی اس کے لیے کچھ قوت اور نہ مدد گار قسم ہے آسمان

15۔"اللہ صرف سزا ہی نہیں دیتا وہ بندوں پر بہت بخشش اور محبت بھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کفار پر بھی کبھی اس دنیا اور کبھی اگلے جہان میں رحم کرتا ہے (ii)"۔16۔"Oذُوالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ خدا تعالیٰ کی صفت ہے۔ عرش کوئی مادی یا جسمانی چیز نہیں ہے۔ یہ مخلوق اور غیر مخلوق کی بحث سے وراء ہے"۔ "خدا تعالیٰ اپنی حکمت بھری صفات کاملہ کے ظہور سے دنیا کا نظام حکومت چلاتا ہے جس سے اس کی اعلیٰ شان ظاہر ہوتی ہے (ii)"۔ "ذُوالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ: مَجِيْدُ اللہ کی صفت ہے اس لئے اس پر کسرہ کی بجائے رفع آیا ہے۔ مَجِيْدُ عرش کی صفت ہوتی تو اس پر کسرہ (زیر) ہوتی یعنی مَجِيْدِ ہوتا"۔19۔یعنی ان لوگوں پر اللہ کا عذاب آیا تھا۔21۔مِنْ وَرَآئِهِمْ مُحِيْطٌ: ان کے آگے پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے۔ یعنی اللہ ان کے اعمال دیکھ رہا ہے اور ان کا بدلہ دے گا۔ یہ اثبات یا تاکید ہے آیت 14 اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ کی ۔ 23۔"اللہ نے قرآن کی ظاہر اور معنوی حفاظت کر رکھی ہے۔(15:10) قیامت تک کے لئے (ii)"لوحِ محفوظ میں یعنی علمِ الٰہی میں ہے۔ **آیات 20 تا 23**: "ان کے جھٹلانے سے کیا ہوگا۔ اللہ نے ان کو گھیرا ہوا ہے اور غیب کی خبریں دینے والا یہ قرآن تمہارے لئے شرف اور مرتبے کا موجب ہے اور لوحِ محفوظ میں قیامت تک محفوظ رہے گا (ii)"۔

86۔سُوْرَةُ الطَّارِق (مکی)

2۔"Oجس جس جگہ قرآن شریف میں اللہ کی قسمیں پاؤ گے ہر ایک جگہ ان قسموں سے یہی مراد ہے کہ خدا تعالیٰ اول جسمانی امور پیش کر کے ان امور کو روحانی امور کے لئے جو بعد میں لکھا ہے بطور گواہ کے پیش کرتا ہے ۔ یعنی نظری امور کو ثابت کرنے کے لئے بدیہی امور کو بطور شہادت پیش کرتا ہے۔ مگر ہمارا غیر اللہ کی قسم کھانے کا تو یہ مطلب ہوا کہ ہم بتوں وغیرہ کو بھی خدا کی طرح حاضر ناظر سمجھتے ہیں۔ جو شرک ہے" آیات 3-2 اور 4 میں طارق کی تعریف بتادی کہ وہ رات کو نکلنے والا ایک روشن ستارہ ہے۔ ثَقَبَ: اس نے چھید کیا۔(ثَاقِبٌ فاعل ہے۔ نَجْمُ الثَّاقِب یعنی ستارہ جو ظلمت کو چھید کر روشنی دے۔ طَارِقٌ: طریقہ یعنی راستہ (مدار) پر چلنے والا۔ ستارے رات کو نکلتے ہیں اور چلتے نظر آتے ہیں۔ اس لئے ستاروں کو طَارِق کہا جاتا ہے۔ رات کو آکر جو دروازہ کھٹکھٹائے وہ بھی طَارِق ہے۔ 5۔حَافِظ یعنی نگران فرشتہ۔ ہر انسان پر فرشتہ مقرر ہے جو بلاؤں سے بچاتا اور ہمارے اعمال کو لکھ کر محفوظ کر لیتا ہے (13:12) اور (50:19)۔8۔صُلْب: ریڑھ کی ہڈی۔ تَرِيْبَةٌ (مفرد) تَرَآئِبُ (جمع): سینہ کی ہڈی کے درمیان سے اچھلنے والے پانی (مادہ حیات) کا خروج ہوتا ہے۔ یعنی اعضاء تناسل سے (ii) "یعنی مادہ حیات کے خروج کی جگہ صلب و ترائب کے درمیان ہے (ح)"۔ 9۔ انسان کے مر جانے کے بعد اس کو پھر زندہ کرنے پر خدا قادر ہے۔ رَجْعِهٖ: ہٖ یعنی انسان۔ انسان کو دوبارہ زندہ کرنے پر خدا قادر ہے۔ مطلب قبروں سے اسی طرح نکلو گے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلے تھے۔ 10۔ "جس دن ظاہر کی جائیں گی چھپی باتیں "يَوْمُ الْحِسَاب میں تمام کردہ اعمال ظاہر و باہر ہوں۔ بدن کے اعضاء بھی ان اعمال پر گواہی دیں گے۔(24:25) 11۔روز حساب کی سزا سے بچنے کے لئے نہ کوئی طاقت اور نہ کوئی مددگار کام آئے گا۔

ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۲﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ

بارش والے کی اور زمین پھٹنے والی کی بیشک یہ البتہ بات ہے

فَصْلٌ ﴿۱۴﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۵﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿۱۶﴾ وَّ

فیصلہ کرنیوالی اور نہیں وہ بیہودہ یقیناً وہ کرتے ہیں ایک تدبیر اور

اَكِيْدُ كَيْدًا ﴿۱۷﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۸﴾ ع ۱۸/۱

میں بھی کرتا ہوں ایک تدبیر پس مہلت دے کافروں کو مہلت دے ان کو ایک مدت تک

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۲﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳﴾ وَالَّذِيْ

تسبیح کر نام اپنے رب کی جو بلند ہے جس نے پیدا کیا تم کو پھر ٹھیک ٹھاک کیا اور جس نے

قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۴﴾ وَالَّذِيْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۵﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً

اندازہ کیا پھر راہ دکھائی اور جس نے نکالا چارہ پس کر دیا اس کو کوڑا کرکٹ

اَحْوٰى ﴿۶﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ﴿۷﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۚ اِنَّهٗ

سیاہ ضرور بالضرور ہم پڑھیں گے تجھ پر پس نہ تو بھولیگا مگر جو چاہے اللہ یقیناً وہ

يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ﴿۸﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿۹﴾ فَذَكِّرْ

جانتا ہے ظاہر کو اور اس کو بھی جو مخفی ہے اور ہم میسر کریں گے تجھ کو آسانی پس نصیحت کر

اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۱۰﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۱﴾ وَ

اگر نفع کرے نصیحت کرنا ضرور نصیحت پکڑے گا وہ جو ڈرتا ہے اور

يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۲﴾ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۳﴾

ایک طرف رہے گا اس سے بدبخت جو داخل ہوگا آگ بڑی میں

12۔الرَّجْعِ: جو بار بار (بارش لوٹائے یا برسائے) اسی سے رَجُوع لفظ ہے۔(لوٹ آنا) السَّمَاءَ: یعنی بادل۔ پانی کا ایک چکر ہے۔ سمندر سے بادل۔ بادل سے بارش۔ بارش کا پانی پھر سمندر میں چلا جاتا ہے۔ 13۔بادلوں سے بارش کے پانی کے نتیجہ میں زمین سے نباتات پھوٹتی ہے۔ یعنی زمین کے اندر سے بیجوں سے پودے پھوٹ نکلتے ہیں۔"صَدْع: پھٹنے والی۔ روئیدگی والی (ii)" (اسی طرح آخرت میں مردے قبروں سے زندہ ہو کر نکلیں گے)۔14۔یہاں جواب قسم ہے :اِنَّهٗ: یقیناً وہ یعنی قرآن مجید دلائل سے بات کرتا ہے۔ 15۔نہ اس میں کوئی کمزوری ہے اور نہ کوئی بیہودہ بات (هَزْل) ہے۔قرآن ایک واضح مقصد کی کتاب ہے۔ کوئی مذاق یا لغو چیز نہیں ہے۔16،17۔قرآن کے خلاف داؤ پیچ کریں گے مگر ہار جائیں گے۔18۔اے رسول کفار کو ذرا مہلت دو کہ اسلام کو مٹا کر دکھائیں۔ مگر وہ ناکام رہیں گے اور ان کا منہ بند ہو جائے گا (ii)۔ خلاصہ (7:183,184) وَاُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ۔

87۔سُوْرَةُ الْاَعْلٰى (مکی)

2۔سب سے بلند رب کی تسبیح کر جسکے نتیجہ میں بلند روحانی مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔انسان جب نمازوں میں اپنے سر کو اللہ کے ذکر میں زمین پر رکھ دیتا ہے تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کا اقرار رہا ہوتا ہے۔ آنحضرتؐ اس آیت کے جواب میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھا کرتے تھے (مسند احمد بن حنبل)۔3۔فَسَوّٰى: یعنی بے عیب بنایا۔ اس میں علمی اور روحانی ترقی کا مادہ رکھا۔ دیکھیں 95:5۔4۔احسن الخالقین نے صحیح اندازے سے بنایا اور پھر راہ بھی دکھائی۔6۔اَحْوٰى ،حَوَّةٌ سے بنا ہے یعنی سبزی مائل سیاہ جسے صرف مویشی کھاتے ہیں۔ 7۔یعنی زبان سے وحی کو ساتھ ساتھ نہ دہرا۔ تو بھولے گا نہیں۔(15:10)۔8۔ہاں مگر دیگر دنیوی کاموں میں اگر تو کچھ بھول جائے تو اللہ جو ظاہر و باطن کو جانتا ہے تجھے یاد دلا کر تیرے سب کاموں کو آسان کر دے گا۔9۔ہم تیرے لئے آسانی پیدا کر دیں گے اچھی طرح سے آسانی پیدا کرنا یعنی قرآن پر عمل کرنا آسان کر دے گا (دیکھیں 54:33) نیز وحی کو یاد رکھنا آسان ہو جائے گا اور قرآن کا پڑھنا اور یاد رکھنا اور اس پر عمل کرنا سب آسان ہو جائے گا۔ یا غلبہ اسلام کو آسان کر دے گا۔10۔یہاں "اِنْ" کا معنٰی قَدْ یا یقیناً ہے۔ جیسے فرمایا وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (3:165) یعنی یقیناً نصیحت نفع دیتی ہے۔11۔"جو ڈرتا ہے" اللہ کی نافرمانی کرنے اور دوزخ کے عذاب سے۔

ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ١٣ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ١٤

پھر نہ مرے گا اس میں اور نہ زندہ رہے گا یقیناً بامراد ہوا وہ جو پاک ہوا

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ١٥ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ١٦

اور یاد کیا نام اپنے رب کا پھر نماز پڑھی بلکہ تم مقدم کرتے ہو زندگی دنیاوی کو

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ١٧ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ١٨

حالانکہ آخرت بہت بہتر ہے اور باقی رہنے والی یقیناً یہ البتہ صحیفوں پہلوں میں ہے

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ١٩ ع ٢ ١٤

یعنی صحف ابراہیم اور موسیٰ میں

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ١

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ٢ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ٣

کیا آئی تیرے پاس بات ڈھانک لینے والی کتنے منہ اس دن ذلیل ہونے والے ہیں

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ٤ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ٥ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ

عمل کرنیوالے محنت کرنیوالے داخل ہونگے آگ جلتی میں پلائے جاویں گے چشمہ

اٰنِيَةٍ ٦ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ٧ لَّا يُسْمِنُ وَ

کھولتے میں سے نہیں ان کے لیے کھانا مگر تھوہر (ناگ پھنی) کا جو نہ موٹا کرے اور

لَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ٨ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ٩ لِّسَعْيِهَا

نہ کافی ہو بھوک کو کتنے منہ اس دن خوش وخرم ہوں گے اپنی سعی سے

رَاضِيَةٌ ١٠ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ١١ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ١٢ فِيْهَا

راضی ہوں گے بہشت بریں میں نہ سنتے ہونگے اس میں بیہودہ بات اس میں

14۔ نیز دیکھیں (14:18) اور (20:75) اور (84:12,13)۔ وہ چاہیں گے کہ موت آجائے تا عذاب سے چھٹکارا مل جائے مگر ان کا خاتمہ نہ ہوگا۔ زندگی وہ ہوتی ہے جس میں آرام ملے۔ مگر وہ عذاب ہی میں رہیں گے۔ 17،18۔ عاقل انسان دنیا کی فانی چیزوں کو آخرت کی باقی رہنے والی چیزوں پر ترجیح نہیں دیتا۔ 19۔ اِنَّ هٰذَا: یعنی یہی قرآن کی مندرجہ بالا تعلیم کے خاص خاص اجزاء پہلی کتابوں میں بھی موجود ہیں (ii)۔

88۔ سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ (مکی)

سنہ 4 نبوی کے قریب نازل ہوئی۔ آیات 2 تا 8 میں کفار کی آخرت کی زندگی کا حال بیان ہوا ہے۔ اور آیات 9 تا 17 میں مؤمنوں کی آخرت کی زندگی کا حال بیان ہوا ہے۔ 2۔ غَاشِيَةٌ: روزِ قیامت انسان کو مدہوش کر دینے والا وقت۔ 3۔ خَاشِعَةٌ: "وُجُوْهٌ: (کفار کے) چہرے (ii)" اس دن ذلیل ہوں گے۔" O خوف کے مارے اُترے ہوئے چہرے"۔ 4۔ (دنیوی زندگی میں) سخت مشقت کرنیوالے (اور شرک میں ملوّث)۔ (آخرت میں) تھک کر چور ہوئے ہوں گے۔ (مسلمانوں کے خلاف ان کی سخت مخالفت کی وجہ سے جو وہ دنیا میں کرتے رہے تھے)۔ 5۔ تَصْلٰى: (چہرے کفار کے) داخل ہوں گے جلتی آگ میں۔ 7۔ ضَرِيْعٍ: تھوہر کو بھی کہتے ہیں اور ایک قسم کی گھاس کو بھی۔ جب وہ ہری (سبز) ہوتی ہے تو اسے شبرق کہتے ہیں۔ اسے اونٹ کھاتے ہیں۔ جب سُوکھ جاتی ہے تو کانٹے ہی رہ جاتے ہیں اور جانور بھی اسے نہیں کھاتے۔ (ضَرِيْعٍ سے تضرع بنا ہے)۔ 10۔ دنیا میں جو نیک اعمال کئے تھے ان کے اجر (جنت) سے خوش ہوں گے۔ 12۔ لَاغِيَةٌ: لغو یعنی بیہودہ بات۔

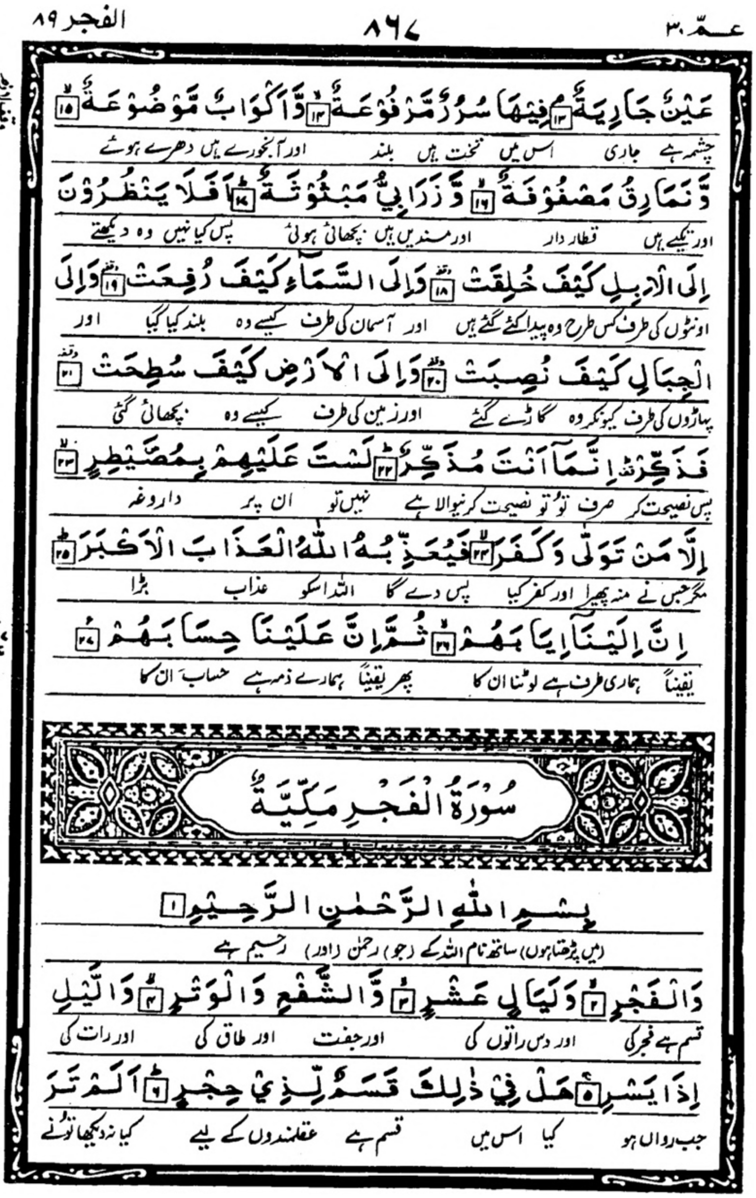
الفجر ۸۹ ۸۶۷ عمّ ۳۰

عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٣﴾ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ﴿١٤﴾ وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ﴿١٥﴾

چشمہ ہے جاری اس میں تخت ہیں بلند اور آبخورے ہیں دھرے ہوئے

وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿١٦﴾ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿١٧﴾ أَفَلَا يَنظُرُونَ

اور تکیے ہیں قطار دار اور مسندیں ہیں بچھائی ہوئی پس کیا نہیں وہ دیکھتے

إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٨﴾ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى

اونٹوں کی طرف کس طرح وہ پیدا کئے گئے ہیں اور آسمان کی طرف کیسے وہ بلند کیا گیا اور

الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿٢٠﴾ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢١﴾

پہاڑوں کی طرف کیونکر وہ گاڑے گئے اور زمین کی طرف کیسے وہ بچھائی گئی

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢٢﴾ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٣﴾

پس نصیحت کر صرف تُو تو نصیحت کرنے والا ہے نہیں تو ان پر داروغہ

إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿٢٤﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٥﴾

مگر جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا پس دے گا اللہ اسکو عذاب بڑا

إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ﴿٢٧﴾

یقیناً ہماری طرف ہے لوٹنا ان کا پھر یقیناً ہمارے ذمہ ہے حساب ان کا

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

وَالْفَجْرِ ﴿٢﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٣﴾ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٤﴾ وَاللَّيْلِ

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی اور رات کی

إِذَا يَسْرِ ﴿٥﴾ هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ﴿٦﴾ أَلَمْ تَرَ

جب رواں ہو کیا اس میں قسم ہے عقلمندوں کے لیے کیا نہ دیکھا تُو نے

15۔مَوْضُوْعَةٌ: وضع اور قرینہ سے رکھے ہوئے۔
16۔نَمَارِقُ: ٹیک لگا کر بیٹھنے کے تکیئے۔گاؤ تکیئے۔ مَصْفُوْفَةٌ: یعنی صف بہ صف رکھے ہوئے۔ 17۔زَرَابِيُّ : قالین۔گدّے۔ مَبْثُوْثَةٌ : (بَثَّ: پھیلایا) بچھائی ہوئیں (بچھائے ہوئے)۔
18۔"O اِبِلِ: اسم جمع ہے۔ اونٹوں کی قطار میں ایک امام (اونٹ) ہوتا ہے اور باقی سب اس کی پیروی کرتے ہیں۔ پھر اونٹ زیادہ بار کش، زیادہ چلنے والا اور بہت صبر کرنے والا جانور ہے۔ پھر وہ لمبے سفر میں پانی کا ذخیرہ رکھتا ہے۔ بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ اُنْظُرْ: یعنی اس سے اتباع کا سبق ملتا ہے۔اور اتباع عام کا بھی"۔اونٹ کے تمام اعضاء کی بناوٹ ریتلے خشک میدانوں میں زندگی کا سفر کرنے اور درختوں کے پتے اور کانٹے وغیرہ کھانے میں نہایت موزون طور پر کی گئی ہے۔اسکے نرم اور چوڑے پاؤں ریت میں آسانی سے سفر کرتے ہیں۔ اونٹ ایک دفعہ پانی پی لے تو کئی دن بغیر پانی پیئے رہ سکتا ہے۔اس کے کوہان کی چربی اونٹ کو خوراک مہیا کر دیتی ہے۔ 22۔"مُذَكِّرٌ: نصیحت کرنے والا۔ ذکر کے دوسرے معنے شرف اور بزرگی کے بھی ہوتے ہیں۔ اور یاد کے بھی۔ آنحضرتؐ کا نام مُذَكِّر رکھا گیا ہے۔ گویا آپ اپنے متبعین کو معزز و مشرف کر دیں گے۔ اور انہیں ایک تاریخی قوم بنا دیں گے (ح)"۔ 23۔ مُسَيْطِرٍ یا مُصَيْطِرٍ س اور ص دونوں سے لکھا جاتا ہے۔ یعنی جبر کرنے والا۔ 25۔ بہت بڑا عذاب یعنی آخرت میں جہنم کا عذاب۔ 27۔اس آیت کی تلاوت کے بعد آنحضرتؐ اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَاباً يَسِيْراً پڑھا کرتے تھے۔

89۔سُوْرَةُ الْفَجْر (مکی)

یہ سورۃ سنہ 4 نبوی میں نازل ہوئی تھی۔ 2تا5۔"اس میں آنحضرتؐ کی ہجرت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ حضورؐ فجر کے وقت مکہ سے روانہ ہوئے۔ قبا میں قیام کی رات نکال کر باقی دس راتیں سفر کی تھیں۔ گویا کفار کو بتایا کہ تم اپنے مقصد میں ناکام رہو گے (ح)"۔ "جُفت سے مراد آنحضرتؐ اور ابو بکرؓ ہیں اور وتر سے مراد خدا تعالیٰ ہے جو واحد ہے۔ جو ان کے ساتھ غار ثور میں تھا۔ جیسے 9:40 میں فرمایا۔ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ سے مراد مدینہ میں تکلیفوں والی رات (ایک سال) آئے گی تو وہ جلد ختم ہو جائے گی (ii)"۔ غزوہ بدر سے فجر طلوع ہوئی۔اس کی دوسری وضاحت یہ ہے کہ دس راتوں سے مراد مخالفت اور تکالیف کے دس سال ہیں جو آپ کو مکہ میں پیش آنیوالے تھے مگر ساتھ ہی فجر کی خوشخبری بھی سُنادی کہ مدینہ کی طرف ہجرت کے ساتھ بھیانک راتوں کا خاتمہ اور اسلام کی ترقی کا سورج طلوع ہو گا مگر مدینہ میں ایک رات یعنی ایک سال گزرنے پر۔ چنانچہ ہجرت کے ایک سال بعد غزوہ بدر میں مسلمانوں کو بھاری کامیابی و کامرانی نصیب ہوئی۔اور باطل کا سر کچلا گیا۔
6تا10۔ان آیات میں مشرکین مکہ کو انتباہ کیا گیا ہے کہ اگر انہوں نے حق کی مخالفت ترک نہ کی تو ان کا حشر بھی وہی ہو گا جو عاد، ثمود اور فرعون کی قوموں کا ہوا تھا۔
6۔ قَسَمٌ: قسم، سچائی کی پکی دلیل، حجت، ثبوت، شہادت: کیا ان مذکورہ واقعات سے عقلمندوں کے لئے ایمان لانے میں قوی دلیل یا شہادت موجود نہیں ہے! اور اس قسم کا جواب آیت 15 میں دیا گیا ہے کہ اللہ ان کی گھات میں ہے۔

كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِي

کیا حال کیا تیرے رب نے عاد ارم ستونوں والے کا وہ جو

لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا

نہیں بنایا گیا مانند اس کی شہروں میں اور ثمود کا جو تراشتے تھے

الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ

پتھروں کو وادی میں اور فرعون میخوں والے کا یہ سب تھے جنہوں

طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ

نے سرکشی کی شہروں میں پس بہت کیا انہوں نے اس میں فساد تو ڈالا

عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا

ان پر تیرے رب نے کوڑا عذاب کا یقیناً تیرا رب البتہ گھات میں ہے پس جو

الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ

انسان کہ جب آزماتا ہے اس کا رب تو عزت دیتا ہے اس کو اور نعمت دیتا ہے اسکو پھر کہتا ہے

رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ

میرے رب نے عزت دی مجھکو اور جب آزماتا ہے اس کو اور تنگ کرتا ہے اس پر اس کا رزق،

فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿١٧﴾ وَ

تو کہتا ہے میرے رب نے ذلیل کیا مجھ کو ہرگز نہیں تم عزت کرتے یتیم کی اور

لَا تَحَاضُّونَ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿١٨﴾ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا

نہ ترغیب دیتے ہو کھانا کھلانے فقیر کے لیے اور تم کھاتے ہو میراث کو کھانا

لَمًّا ﴿١٩﴾ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ

پے درپے اور تم کرتے ہو مال سے محبت بہت ہرگز نہیں جب توڑی جاویگی زمین

دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾ وَجِيءَ

ریزہ ریزہ اور آئے گا تیرا رب اور فرشتے صف باندھ کر اور لایا جاویگا

يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ

اس دن دوزخ کو اس دن نصیحت پکڑے گا آدمی اور کہاں ہے اس کو

7،8۔ عاد ایک قوم تھی اور ارم اس کا ایک قبیلہ تھا۔ان کی بہت بڑی سلطنت تھی۔اور اونچی اونچی عمارتیں بنایا کرتے تھے جن کے بڑے بڑے ستون ہوتے تھے۔نوحؑ کی قوم کے بعد عاد قوم کا دور چلا ہے۔مدینہ اور تبوک کے درمیان ان کا دارالحکومت حِجر تھا۔وادی قریٰ میں۔عاد حضرت نوحؑ کی پانچویں پشت میں تھا۔اس کی اولاد بھی عاد ہی کہلائی۔ان میں ہودؑ نبی ہو کر آئے۔یہ عاد اولیٰ تھے۔ان کو ارم بھی کہتے ہیں۔ارم ان کا جدّ امجد تھا۔نیز ارم ایک شہر بھی ہے۔ان پر عذاب آنے کے بعد ان کو عاد ثانیہ کہا جاتا ہے(26:124-140)۔عاد قوم کے لوگ سات راتیں اور آٹھ دن تک متواتر سخت آندھی کے عذاب سے ہلاک ہوئے۔(69:7-9)۔إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ:ارم ستونوں والی عمارتیں بنایا کرتے تھے۔یہ قوم کہتی تھی کہ ہم سے زیادہ اور کون سی قوم طاقتور ہے۔(41:16)۔ **10**۔ثمود قوم(حضرت صالحؑ کی قوم)عاد قوم کا قبیلہ تھی۔(26:142-159)وہ پہاڑوں کو کھود کر اپنے گھر بنایا کرتے تھے۔(26:150)۔ **11**۔اَوْتَاد: طاقتور لشکروں والا جو کیل کانٹوں سے لیس تھا۔جو میخ سزا دینا اس کی عادت تھی۔ **14**۔صَبَّ: ڈالا۔انڈھیلا۔کوڑا لگایا یعنی عذاب سے تباہ کیا۔ **15**۔اللہ گھات میں ہے یعنی تمہیں تمہارے ظلموں کی سزا دے گا۔یہ پچھلی قوموں کی مثالیں ہیں ان سے سبق لے کر کفار اپنے انجام کی بھی فکر کریں۔ **16**۔یعنی ذیشان انسان ہوں۔اللہ بھی میری مدارت کرتا ہے۔انسان کی فطرت ایسی ہی ہے(مرد اور عورت دونوں انسان ہیں)۔ **17**۔یعنی اللہ پر الزام دیتا ہے اور اپنا کردار نہیں دیکھتا۔کہتا ہے کہ بلا وجہ میری بے عزتی کی۔حالانکہ مال و دولت نہیں بلکہ اللہ ذریعہ عزت ہے۔چاہئے کہ فراخی میں انسان خدا کا شکر گزار بنے اور تنگی میں صبر کرے۔ **18تا21**۔ان آیات میں حقوق اللہ اور حقوق العبار کی ادائیگی کی تلقین کی گئی ہے۔"وہ مال کو اللہ کی خاطر خرچ نہیں کرتے"۔ **20**۔یتیموں کی میراث بھی سب کی سب کھا جاتے ہو(لَمًّا)۔عربوں میں عورتوں اور بچوں کو وراثت میں حصہ نہ دیا جاتا تھا۔تمام میراث مرد ہی لے جاتے تھے۔(4:3,11)۔آیات 18اور19 میں بیان کا حل آیت 9:60 میں بتایا گیا ہے۔رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنیوالا جنت میں ایسے ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔(سنن ابی داؤد)۔ **21**۔حُبًّا جَمًّا: کثرت سے حرام و حلال طریقوں سے۔ **22**۔آیات 22تا27 میں انتباہ کیا گیا ہے کہ محاسبہ کا دن آنے سے پہلے پہلے توبہ کر کے دنیا میں اپنی اصلاح کر لو اور خدا کے احکامات پر عمل کر لو تا عذاب سے بچ جاؤ۔دَكًّا دَكًّا: کُوٹ کُوٹ کر(ریزہ ریزہ کر دی جائے گی)۔ **23**۔"O خدا کا آنا اور فرشتوں کا آنا یا اترنا حقیقت اور کیفیت میں متحد ہے۔" اللہ کے فرشتے جب کفار کی طرف آتے ہیں تو ان کے لئے عذاب لے کر آتے ہیں۔(2:211)،(59:3)۔جنگ بدر میں فرشتوں کو کافروں نے بھی اور مؤمنوں نے بھی کَشْفاً دیکھا تھا۔ **24**۔اس دن اُن کا ایمان لانا ان کے کام نہ آئے گا۔بلکہ سزا پائیں گے۔گنہگار انسان اپنے گناہوں کو یاد کر کے اپنی ندامت ظاہر کرے گا مگر اس وقت اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔(23:100-101)۔

الذِّكْرٰى ﴿٢٤﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿٢٥﴾ فَيَوْمَئِذٍ
نصیحت پکڑنا کہے گا اے کاش کہ میں پہلے بھیج لیتا اپنی زندگانی کے لیے پس اس دن
لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿٢٦﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿٢٧﴾
نہ عذاب دے گا اس کے عذاب سا کوئی اور نہ قید کرے گا اس کی قید جیسی کوئی اور
يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٨﴾ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً
اے نفس آرام پکڑنے والے لوٹ آ اپنے رب کی طرف خوش ہونیوالا
مَّرْضِيَّةً ﴿٢٩﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٣٠﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣١﴾ ع
پسند کیا گیا پس داخل ہو میرے بندوں میں اور داخل ہو میری بہشت میں

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿٢﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿٣﴾ وَوَالِدٍ
میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی اور تو اترا ہوا ہے اس شہر میں اور قسم ہے جنانے والے
وَّمَا وَلَدَ ﴿٤﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴿٥﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ
کی اور جسکو جنا البتہ پیدا کیا ہے ہم نے انسان کو محنت میں کیا وہ گمان کرتا ہے کہ ہرگز نہ
يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ﴿٦﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿٧﴾ اَيَحْسَبُ
قابو پائے گا اس پر کوئی کہتا ہے خرچ کیا میں نے مال ڈھیروں ڈھیر کیا وہ گمان کرتا ہے
اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ﴿٨﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ﴿٩﴾ وَلِسَانًا وَّ
کہ نہیں دیکھا اس کو کسی نے کیا نہیں بنائیں ہم نے اس کی دو آنکھیں اور زبان اور
شَفَتَيْنِ ﴿١٠﴾ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿١١﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١٢﴾ وَ
دو ہونٹ اور دکھائیں ہم نے اس کو دو راہیں پس نہ بیٹھا گھاٹی میں اور

وقف لازم

25۔ گنہگار اس دن کہے گا کہ کاش میں اپنی اخروی زندگی کے لئے نیک اعمال پہلے بھیج لیتا۔ **26**۔ اللہ کے عذاب کا کوئی اور عذاب مقابلہ نہ کرسکے گا (74:29-30)۔ **27**۔ اس میں شدت مواخذہ کا بیان ہے۔ **28**۔ "نفسِ انسانی کی تین حالتیں ہیں۔ پہلی حیوانی اور ادنیٰ حالت جسکا نام نفس امّارہ ہے۔ گویا اس پر ابھی حیوانیت غالب ہے اور بدی کی ترغیب دیتا ہے (12:54)۔ دوسری حالت لوّامہ ہے۔ اس میں اگر انسان سے کبھی کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو اس کا نفس اس کو ملامت کرتا ہے (75:3)۔ اور تیسری حالت مطمئنہ ہے (89:28)۔ یہ کامل اصلاح کی حالت ہے۔ اس میں انسان کو بغیر ذکر الٰہی اور رضا الٰہی کے اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔ اسکے حصول کا سچا ذریعہ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے نیک لوگوں کو اپنی جنت میں داخل فرمائے گا (13:29) (ح)"۔ **28،29**۔ "O مؤمن کی روح بعد وفات فوراً آسمان پر پہنچائی جاتی ہے"۔ **29**۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اطمینان کامل اللہ تعالیٰ کے وصال سے حاصل ہوتا ہے۔ اور وصال اس کا نام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تقدیر آئے انسان اس کو پسند کرے اور انسان جو نیک کام کرے وہ خدا کو پیارا لگے (ii)۔ مندرجہ بالا آیات میں چار احکام کا ذکر ہوا ہے۔ ان پر عمل کرنے والوں کو اللہ جنت میں داخل کرے گا یعنی یتیم کی عزت کرے۔ مسکینوں کو کھانا کھلایا کرے۔ دوسروں کے حق کا ورثہ نہ کھا جائے۔ مال سے بے جا محبت نہ کرے۔ (نیز دیکھیں 58:23)۔ **30،31**۔ انسان جب اللہ تعالیٰ کا وصال پالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو میرے خاص بندوں میں داخل ہو گیا۔ یعنی وہ جنتی ہو گیا ہے (ii)۔

90۔ سُوْرَۃُ الْبَلَد (مکی)

2۔ لَآ: اے کافرو تمہارے ارادے کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ اور میں اس پر اس شہر مکہ کو اے محمدؐ تیری سچائی کے لئے بطور شہادت پیش کرتا ہوں (الْبَلَد یعنی مکہ)۔ **3**۔ "اے محمدؐ تو ایک دن داخل ہونے والا ہے فاتح کی حیثیت سے مکہ کے اس شہر میں (یعنی داخل ہوگا) کیونکہ ایک باپ بیٹے نے مل کر تجھے خدا سے مانگا تھا (ii)" بلد یعنی مکہ (بخاری 65xc-64:55)۔ حِلٌّ حلال سے بنا ہے یعنی تیرے لئے حرمت کعبہ حلال کی گئی ہے جب تو اس میں داخل ہوگا اور تجھے لڑائی کرنا پڑے۔ حِلٌّ نیز حلول سے بھی ہے یعنی اترنا، ٹھہرنا۔ آنا۔ **4**۔ وَالِدٍ سے مراد حضرت ابراہیمؑ ہیں جنہوں نے کعبہ کی تعمیر نو کی تھی۔ اور وَلَدَ سے مراد حضرت اسمٰعیلؑ ہیں جو وہاں آباد ہوئے یعنی مکہ میں۔ ان دونوں نے آنحضرتؐ کے مبعوث کئے جانے کی اللہ سے دعا مانگی تھی جو قبول ہوگئی (2:128-130)۔ **5**۔ فِي كَبَدٍ: عمر بھر مسلسل محنت کے لئے۔ ہر کام میں انسان کو اپنی تمام عمر محنت، مشقت کرنا پڑتی ہے۔ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ۔ روحانی ترقی کے لئے بھی مجاہدہ درکار ہوتا ہے۔ اسی طرح مکہ فتح کرنے کے لئے بھی محنتیں، جنگیں اور تبلیغ کرنا پڑیں گی۔ یہ آیت مندرجہ بالا قسم کا جواب ہے (طبری)۔ **6**۔ یعنی ڈھیروں کما کر اپنی جھوٹی نمود و نمائش اور حق کی مخالفت میں خرچ کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ نہ کوئی ہستی اسے دیکھ رہی ہے نہ اس پر کوئی غالب آسکتا ہے۔ یہ کفار مکہ کی روش اور سوچ تھی (ii)۔ **7**۔ بجائے نیکی کی خاطر مال خرچ کرنے کے وہ نمود و نمائش اور اسلام کی مخالفت میں اپنا مال خرچ کرتا ہے (دیکھیں 8:37)۔ "مگر اسلام ہی غالب آئے گا اور وہ ناکام رہیں گے (ii)" کیونکہ اللہ جو ہر چیز پر قادر ہے انہیں دیکھ رہا ہے۔ **8**۔ یعنی اللہ انہیں دیکھ رہا ہے وہ ان کے اعمال بد کی سزا دے گا۔ (عذاب دے گا)۔ **9**۔ آنکھیں دیں یعنی دل کی

عمّ ۳۰ ۸۷۰ الشمس ۹۱

مَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۱۲ فَكُّ رَقَبَةٍ ۱۳ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ
کیا جانے تو کیا ہے گھاٹی آزاد کرنا گردن کا یا کھانا کھلایا وقت
ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۱۴ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۱۵ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۱۶
بھوک کے یتیم رشتہ دار کو یا فقیر خاک افتادہ کو
ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا
پھر ہوا ان میں سے جو ایمان لائے اور ایکدوسرے کو نصیحت کرتے ہیں صبر کی اور ایکدوسرے کو نصیحت
بِالْمَرْحَمَةِ ۱۷ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۱۸ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
کرتے ہیں رحم کی یہی ہیں داہنی طرف والے اور جو کافر ہوئے
بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۱۹ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۲۰
ہماری آیتوں کے وہ ہیں بدبخت ان پر آگ ہے دروازہ بند کی ہوئی
ع ۱ ۱۵

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۱
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے
وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۱ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۲ وَالنَّهَارِ
قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی اور قسم ہے چاند کی جب پیچھے آوے اور دن کی
اِذَا جَلّٰىهَا ۳ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۴ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۵
جب ظاہر کرے اسکو اور رات کی جب ڈھانک لے اسکو اور آسمان کی اور اس کی جس نے بنایا اس کو
وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۶ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۷ فَاَلْهَمَهَا
اور زمین کی اور اس کی جس نے بچھایا اسکو اور جان کی اور جس نے درست کیا اس کو پھر جتادی اس کو
فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۸ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۹ وَقَدْ
بدکاری اس کی اور پرہیزگاری اس کی یقیناً مراد کو پہنچا وہ جس نے پاک کیا اس (نفس) کو اور یقیناً

آنکھیں دیں جن سے دیکھ کر وہ حق کو سمجھ سکتا ہے۔**10**۔یعنی زبان اور ہونٹوں سے اپنے شکوک کا اظہار کر کے حق کو قبول کرے اور اس طرح اپنے دل کو پاک کرے۔ اگر صرف آنکھوں سے دیکھ کر حق کو تلاش نہ کر سکتا تھا(ii)۔ **11**۔ نَجۡدَیۡنِ: دو بڑی راہیں یعنی ہدایت اور گمراہی کے راستے ، نیکی اور بدی کی راہیں (91:9)اور (76:4)۔آیات 9تا11 میں بتایا کہ خدا نے تمہیں نیکی اور بدی کی راہیں بتادی ہیں اور تمہیں آنکھیں زبان وغیرہ بھی دیئے جن سے حق کی شناخت کر کے نیک اعمال بجا لاؤ اور صالحین میں ہو جاؤ۔ **12**۔عَقَبَۃُ: گھاٹی ،اونچا دشوار گزار پہاڑ جس پر پار جانے کے لئے راستے ہوں۔ مطلب یہ کہ وہ جانی اور مالی قربانیاں نہ کرنے سے ترقی کی چوٹی پر نہ چڑھا بلکہ گمراہی کے گڑھے میں گرا۔**14**۔ غلاموں کی آزادی کو ترقی کی جدوجہد میں پہلا قدم قرار دیا ہے۔ یہ اسلام ہی کی خصوصیت ہے ۔ فَکُّ: کھول دینا ۔ (غلاموں کا)آزاد کرنا(9:60)۔روحانی ترقیات کی گھاٹیوں کو پار کرنا مشکل امر ہے ۔اسی طرح غلاموں کو آزاد کرنا۔یتیموں اور مسکینوں پر خرچ کرنا۔ قرضداروں کا قرضہ چکادینا بھی دشوار معلوم ہوتا ہے۔**15**۔مَسۡغَبَۃٍ : بھوک والے دن (کھانا کھلانا)۔**17**۔ذَا مَتۡرَبَۃٍ: جو خاک میں رُلتا ہے۔اور اس کا کوئی مددگار نہیں ہے۔آیات 14تا17 میں بتایا کہ مندرجہ بالا اعمال کرنے سے انسان دنیا اور آخرت میں بلند مراتب پاتا ہے۔ **18**۔روحانی ترقیات کی چوٹی پر چڑھنے کے نتیجہ میں وہ دوسروں کو بھی ایمان اور اعمال صالحہ کرنے کی تلقین کرتا رہے یعنی ایک دوسرے کو صبر و شفقت کرنے کی نصیحت کرتا رہے۔مَرۡحَمَۃِ: شفقت۔"آیات 14تا19 میں فرمایا کہ نیک اعمال کے ساتھ ایمان لانا اور دوسروں کو بھی عمل صالح کی تلقین کرتے رہنا انسان کو نیک بخت بناتا ہے(ii)"۔ **21**۔بند کی ہوئی آگ یعنی اس سے باہر نکلنے کے تمام دروازے بند ہیں۔آگ کی حدّت چاروں طرف سے ہو گی۔اور وہ وہاں سے بھاگ نہ سکیں گے۔

91۔سُوۡرَۃُ الشَّمۡسِ (مکی)

2۔ضُحٰىهَا:اس(سورج) کی دھوپ یعنی دن۔ **3**۔تَلٰىهَا: پیچھے آئے اس (سورج) کے یعنی غروب آفتاب کے بعد چاند طلوع ہو۔یعنی سورج ڈوبنے کے بعد نکلے چاند۔**4**۔جَلّٰىهَا :اسے خوب ظاہر کرے یعنی سورج کو یا دھوپ کو خوب ظاہر کرے۔(روشن کرے)اور تاریکی کو دور کرے۔**5**۔اور رات جب اس کو(سورج کو) ڈھانک لے۔6،7،8۔ان آیات میں مَا کا مطلب اَلَّذِیۡ ہے (جس نے)۔**6**۔ قسم ہے آسمان کی اور جس نے اسے بنایا۔(هَا یعنی آسمان کو)۔**7**۔قسم ہے زمین کی اور جس نے اسے بچھایا۔(هَا یعنی زمین کو)۔**8**۔قسم ہے جان کی اور جس نے اس کو درست کیا۔(هَا یعنی نفس کو)۔ہر نفس جو پیدا ہوتا ہے فطرت صحیحہ لیکر آتا ہے۔ مگر لوگوں کی غلط تربیت سے اس میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔(حدیث نبوی)۔**9**۔ هَا:یعنی نفس کو نیکی اور بدی کی راہیں بتادیں۔" یہ مراد نہیں ہے کہ بعض کے دل میں ڈالا جاتا ہے کہ وہ بدی کریں بلکہ مراد یہ ہے کہ انسان کی ضمیر اگر مسخ نہیں ہوئی تو وہ اسے بتادیتی ہے کہ فجور کی راہیں کون سی ہیں اور تقوی کی کونسی(ح)"۔(76:4)۔ **10**۔مَنۡ زَکّٰىهَا: جس نے اس(نفس) کو پاک کیا۔"Oوہ شخص نجات پا گیا جس نے اپنی جان کو غیر کے خیال سے پاک کیا"(ست بچن صفحہ 99)۔

خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَآ ﴿۱۲﴾
نامراد ہوا وہ جس نے گاڑ دیا اس کو جھٹلایا ثمود نے بوجہ اپنی سرکشی کے
اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ﴿۱۳﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ
جب اُٹھا بدبخت ان کا تو کہا تھا ان کو خدا کے رسول نے (بچو) اونٹنی
اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۴﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ۬ فَدَمْدَمَ
خدا کی سے اور اونٹنی کے پانی سے تو انہوں نے جھٹلایا اسکو پھر پاؤں کاٹے اس کے پس ہلاک کر دیا ان کو
عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۵﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۶﴾
ان کے رب نے بوجہ گناہ کے ان کے پس برابر کر دیا انکو اور نہیں ڈرتا اس کے پچھلے انجام سے

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
میں پڑھتا ہوں ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ﴿۳﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ
قسم ہے رات کی جب ڈھانک لے اور دن کی جب روشن ہو اور اس کی جس نے پیدا کیا مرد
وَالْاُنْثٰٓى ﴿۴﴾ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿۶﴾
اور عورت کو یقیناً تمہاری سعی البتہ مختلف ہے پس جس نے دیا (خدا کی راہ میں) اور پرہیزگاری کی
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿۷﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ
اور تصدیق کی اچھی بات کی تو ضرور ہم دینگے اس کو بہت آسانی اور لیکن جس نے بخل کیا
وَاسْتَغْنٰى ﴿۹﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿۱۰﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿۱۱﴾ وَ
اور بے پروائی کی اور جھٹلایا اچھی بات کو تو ضرور دینگے ہم اس کو سختی اور
مَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۲﴾ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۳﴾ وَاِنَّ
نہ کام آئیگا اس کو اس کا مال جب وہ گرایا جائے گا یقیناً ہمارے ذمہ ہے راہ دکھانا اور یقیناً

11۔دَسّٰهَا: اپنے نفس کو زمین میں گاڑ دیا۔ خاک آلود کیا یعنی دنیا داری میں ملوث رہا۔ "O پس ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو گناہوں کی دلدل میں دھنسا دیا اور فسق و فجور کی زندگی گزار کر دنیا سے رخصت ہوا" اور نیک اعمال نہ کئے۔ **12**۔ثَمُوْدُ: دیکھیں (7:74-80) بِطَغْوٰهَا: سرکشی کرتے ہوئے تکذیب پر اڑے رہے۔ **13**۔نامراد اُٹھا اونٹنی کے پاؤں کاٹنے کے لئے۔ اس بدبخت کا نام قدار بن سالف تھا اَشْقٰهَا: دیکھو 54:30۔ **14**۔سُقْيٰهَا: اونٹنی کو بری نیت سے ہاتھ نہ لگانا اور نہ اس کا پانی بند کرنا۔ سُقْيٰهَا: اس کی پانی پینے کی جگہ یا باری کی حفاظت کا خیال رکھنا۔ **15**۔حضرت صالحؑ اس اونٹنی پر سوار ہو کر ارد گرد کے علاقہ میں تبلیغ حق کیا کرتے تھے۔ کفار نے نہ صرف اس نبی کو جھٹلایا بلکہ اس اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے۔ فَسَوّٰىهَا: (پس اس بستی کو) زمین کے برابر کر دیا۔ یعنی تباہ کر دیا۔ کسی کو نہ چھوڑا۔ دَمْدَمَ: ہلاک کیا۔ **16**۔عُقْبٰهَا: یعنی سزا دینے میں اس قوم کے برے انجام کی پرواہ نہ کی۔ پس کفار مکہ کا انجام بھی ایسا ہی ہو گا۔ "O اولاد اور پسماندگان مراد ہے کہ انکا حال بھی بد تر ہو گا۔ لیکن متقی صالح مر جائے تو اس کی اولاد کی خدا تعالیٰ پرواہ کرتا ہے۔ ان کے لئے كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا کی رعایت کرتا ہے" (الحکم 24/08/1902)۔

92۔سُوْرَةُ الَّيْلِ (مکی)

"اس سورۃ میں بتایا گیا ہے کہ جیسے کسی کے اعمال اور افعال ہوں گے وہ اسی قسم کے نتائج و ثمرات کو حاصل کرے گا (ح)"۔ **2تا5**۔جس طرح مذکر اور مؤنث ۔ اور رات اور دن میں تضاد ہے ایسے ہی مسلمانوں کی اور کافروں کی کوششوں میں تضاد ہے۔ یعنی ایک ہدایت کی طرف کوشاں رہتا ہے اور دوسرا گمراہی کے لئے کوشاں رہتا ہے (ii) (یہ جواب قسم ہے)۔ تفاسیر میں لکھا ہے کہ اس میں حضرت ابو بکرؓ اور امیہ بن خلف کی متضاد و مختلف کوششوں کے بارے میں بیان ہے (آیت 12 تک)۔ شَتّٰى: شَتَتَ کی جمع ہے جیسے مَرْضٰى، مَرِيْض کی جمع ہے۔ **6**۔یعنی جو نیک کاموں پر خرچ کرے گا اور حرام باتوں سے بچے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا کر دے گا۔ **7،8**۔یعنی تمام احکامات الٰہی کو مانا اور بہشت کی تصدیق کی اس کے لئے اللہ جنت میں جانے کے لئے آسانی پیدا کر دے گا۔ یعنی ہم ان کے لئے نیکیاں کرنی آسان کر دیتے ہیں۔ **9،10،11**۔جس نے نیک کاموں، قیامت اور جزاء سزا کی تکذیب کی اس پر تنگی واجب کر دی جائے گی یعنی مرنے پر اس کا دوزخ میں داخلہ ہو گا۔ **12**۔وہ جب مر جائے گا (اِذَا تَرَدّٰى) تو اس کا مال اس کے کسی کام نہ آئے گا۔ **13**۔اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى: ہم ہی سیدھی راہ کی ہدایت کرتے ہیں یعنی اس پر چلاتے اور منزل مقصود تک پہنچاتے ہیں جنت میں۔ ہدایت اور گمراہی کو واضح کرنا ہمارا کام ہے جو کر دیا۔

لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿١٣﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿١٤﴾ لَا يَصْلٰهَآ
ہمارے لیے ہے آخرت اور دنیا پس میں نے ڈرایا تم کو آگ شعلہ مارنے والی سے نہ داخل ہوگا اس میں
اِلَّا الْاَشْقَى ﴿١٥﴾ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٦﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿١٧﴾
مگر وہ جو بڑا بدبخت ہے جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا اور ضرور الگ کیا جاویگا اس سے بڑا پرہیزگار
الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ
جو دیتا ہے اپنا مال پاک ہونے کو اور نہیں کسی کا اس پر کوئی احسان جس کا
تُجْزٰٓى ﴿١٩﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿٢١﴾ ع ١ ٢٢ ١٧
بدلہ دیا جاوے مگر چاہنے رضا اپنے رب اعلیٰ شان والے کی اور البتہ ضرور وہ راضی ہوگا

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے
وَالضُّحٰى ﴿٢﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿٣﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا
قسم ہے دن چڑھنے کی اور رات کی جب ڈھانک لے نہیں چھوڑا تجھ کو تیرے رب نے اور نہ
قَلٰى ﴿٤﴾ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿٥﴾ وَلَسَوْفَ
نفرت کی اور البتہ پچھلی حالت بہتر ہے تیرے لیے پہلی حالت سے اور البتہ عنقریب
يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿٦﴾ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا
دیگا تجھ کو تیرا رب پس تو راضی ہوگا کیا نہیں پایا تجھ کو یتیم
فَاٰوٰى ﴿٧﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿٨﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا
تو پناہ دی اور پایا تجھ کو اپنی محبت میں گم شدہ تو راہنمائی کی اور پایا تجھ کو فقیر
فَاَغْنٰى ﴿٩﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿١٠﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ
تو غنی کیا پس جو یتیم ہو پس مت سختی کر اور جو مانگنے والا ہو

14۔یعنی ہر چیز کی ابتداء اور انتہا اللہ کے اختیار میں ہے۔دنیا اور آخرت اللہ کے تصرف میں ہے۔ تم جس کو اختیار کرو گے اس کا تمہیں بدلہ دیا جائے گا یعنی جزاء یا سزا دی جائے گی۔**18**۔سَيُجَنَّبُهَا یعنی وہ آگ سے الگ رکھا جائے گا۔ جیسے حضرت ابو بکرؓ ہیں۔ **19**۔یعنی ایسا متقی جسکا ذکر آیت 18 میں ہے(ii)۔ **18،19**۔تفاسیر میں مذکور ہے کہ اس آیت کا نزول حضرت ابو بکرؓ کے حضرت بلالؓ کو خرید کر آزاد کرنے پر ہوا۔آپ نے ایسے سات غلام خرید کر آزاد کئے اور ان کو کفار کی اذیتوں سے نجات دلائی۔ایسا متقی دوزخ کی آگ سے دور رکھا جائیگا۔(فتح القدیر)۔**20**۔عِنْدَهٗ: ہٗ یعنی متقی جو مخیرّ ہے۔ **21**۔یعنی یہ مال جو متقی مخیرّ اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں تھا کہ اس کا بدلہ اتار رہا ہے بلکہ صرف رضاء الٰہی کی خاطر یہ کام کر رہا ہے(ii)۔**22**۔خدا راضی ہوگا اس انسان سے۔ مؤمن کا مقصدِ حیات خدا کی رضا حاصل کرنا ہوتا ہے۔(9:72)۔

93-سُوْرَةُ الضُّحٰى (مکی)

2،4۔ایک دفعہ آنحضرتؐ پر کئی دن تک وحی نہ آئی تو حضورؐ کا دل فکر مند ہوا۔ابو سفیان کی بہن نے طعنہ دیا کہ محمدؐ کے رب نے اسے چھوڑ دیا ہے۔دوسرے کفار بھی یہ کہنے لگ گئے۔تب یہ آیات نازل ہوئیں فرمایا جیسے ظاہراً دن اور رات آتے ہیں ایسے ہی باطنی طور پر بھی چاندنی اور اندھیرا ہے۔تقدیر الٰہی اسی طرح ہے۔ مگر بندہ اپنے رب سے دور نہیں ہوتا۔قَلٰى: بیزار ہوا۔**5**۔یقیناً تیرے لئے بعد کا دور پہلے دور سے بہتر ہوگا(یا اخروی زندگی دنیوی زندگی سے بہتر ہوگی)۔**6**۔اس میں اسلام کی آئندہ فتوحات اور کامیابیوں کا اشارہ ہے۔**7**۔آنحضرتؐ کے والد آپ کی پیدائش سے چند مہینے پہلے وفات پا گئے تھے۔ چھ سال کی عمر میں تھے کہ والدہ کا بھی انتقال ہو گیا اور مطلقاً یتیم ہو گئے۔دادا اور پھر چچا نے پالا۔**8**۔ضَآلًّا: بے خبر۔یعنی جو ہدایت حضورؐ کو ملی اس سے آپؐ پہلے بے خبر تھے۔(راغب)دوسرے معنٰی یہ ہیں کہ آپؐ دیدار الٰہی کی محبت میں اور قوم کی اصلاح کے لئے سرشار یا بھولے بھٹکے ہوئے تھے۔(راغب) جیسے اللہ نے فرمایا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ (42:53) ضَآلًّا کے معنٰی یہاں گمراہی نہیں بلکہ سرگردانی ہے۔فرمایا مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى (53:3)۔سورہ یوسفؑ میں بھی آیا ہے حضرت یعقوبؑ کے بارے میں جب ان کے بیٹوں نے کہا کہ تم یوسفؑ کے غم میں محبت کی وجہ سے کھوئے کھوئے رہتے ہو اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ (12:96) یعنی بیٹے کی محبت میں گم ہے۔تو ہدایت کے لئے سرگردان تھا۔ہم نے ہدایت کے لئے شریعت نازل کی اور تجھے نبی رسول بنایا۔**9**۔دنیوی طور پر آپؐ حضرت خدیجہؓ سے شادی کے نتیجہ میں مالدار ہو گئے۔پھر بادشاہ بھی بنے اور روحانی طور پر آپ کو نبوت اور دین اسلام عطاء ہوئے۔**10**۔بلکہ نرمی اور احسان کر۔

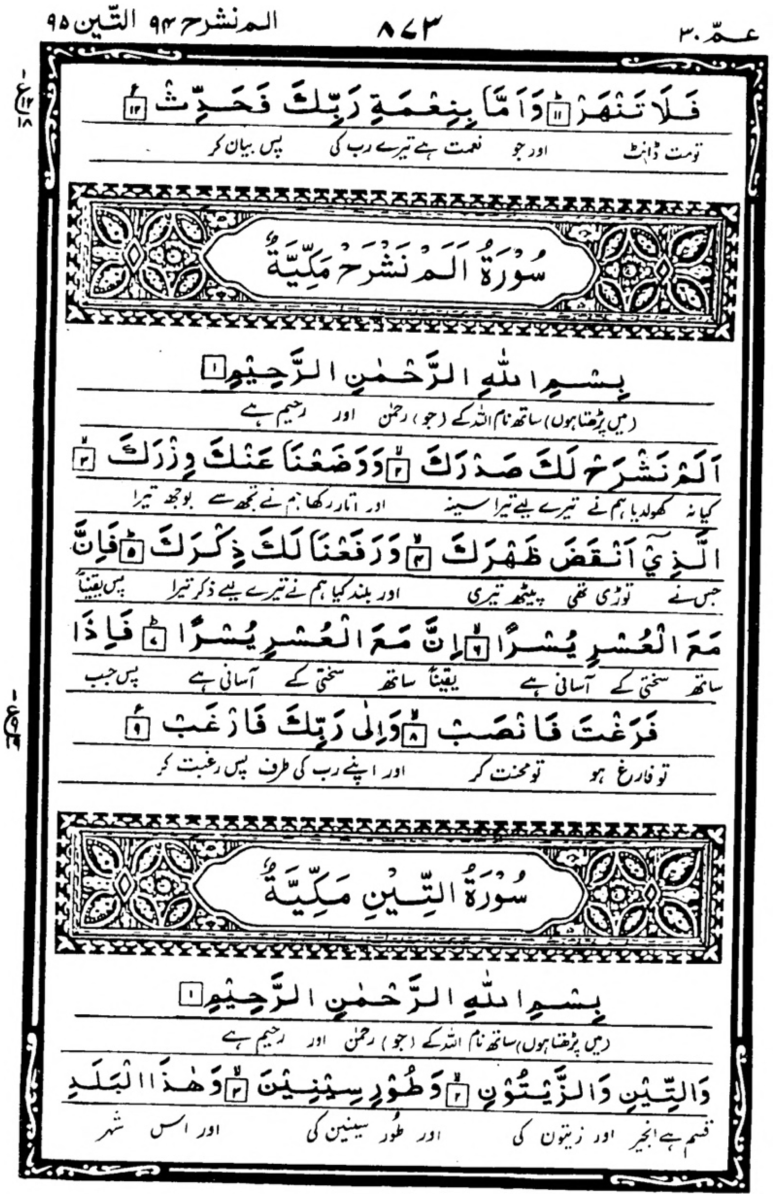

11۔اگر سائل کو کچھ نہ دے سکو تو ڈانٹنے کی بجائے نرم الفاظ سے معذرت چاہو۔**12**۔"Oقرآن کی روحانی نعمت کو ساری دنیا تک پہنچاتا رہ"۔(5:68)۔اللہ کی نعمتوں کا تذکرہ تشکر کے رنگ میں کرنا چاہئے نہ کہ تفاخر سے نہ شیخی سے نہ تکبر کے رنگ میں۔آیات 7،8،9 میں آنحضرتؐ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا بیان ہے۔اس کے مقابل آیات 12،11،10 میں آنحضرتؐ کو ہدایت کی گئی ہے کہ آپؐ بھی (اور امت بھی) اسی طرح بنی نوع انسان سے سلوک کیا کریں۔"آیت 4 کے مقابل آیت 7 اور اسکے مقابل آیت 10 ہے۔ اسی طرح آیت 5 کے مقابل آیت 8 اور اسکے مقابل آیت 11 ہے۔اور آیت 6 کے مقابل آیت 9 اور اس کے مقابل آیت 12 ہے(ح)"۔آیات 4:7:10۔ آیات 5:8:11۔ آیات 6:9:12۔

94۔سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاح (مکی)

یہ سورۃ سنہ 2 نبوی میں نازل ہوئی تھی۔"انشراحِ صدر سے مراد انوار الٰہی اور سکینت اور یقین اور وثوق سے آپ کے سینہ مبارک کا بھر جانا ہے۔ جس سے آپ اس قابل ہوئے کہ عرب جیسی جنگجو اور اکھڑ قوم میں جرأت اور دلیری سے صاف صاف توحید کا وعظ کرتے رہے(ح)"(6:126)۔آنحضرتؐ شرک کو مٹانے اور اصلاح خلق کے لئے بہت متفکر تھے (لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (26:4)) آپ کو راستہ نظر نہ آتا تھا کہ یہ کام کیسے ہو۔مگر ہدایت الٰہی کے نور نے آپ کا سینہ کھول دیا (20:26-29) اور بوجھ سے جو کمر ٹوٹی جاتی تھی وہ بوجھ ہلکا ہوا۔ آپؐ کو قرآن عطا ہوا(93:8)۔**3**۔ تیرا بوجھ اتار دیا یعنی آپؐ کو قوم کی اصلاح کے لئے ایک مکمل شریعت (قرآن) عطا فرمائی۔ بارِ شریعت یعنی شریعت کے نفاذ کا بوجھ اللہ تعالیٰ نے ہلکا کر دیا۔آپ کو مشکلات برداشت کرنے کا حوصلہ دیا اور تبلیغ قرآن میں آسانیاں کر دیں(33:73)۔**4**۔"اَنْقَضَ ظَهْرَكَ: (تیری کمر توڑی) دیکھیں 26:4 یعنی اللہ تعالیٰ آپؐ کی پریشانی دور فرما دے گا اور کام آسان کر دیا جائے گا۔یعنی شریعت کا ملہ آپؐ پر اتار دی ہے تا اس کی ہدایت کی روشنی میں چلے(ii)"۔ **5**۔آپ کے ذکر کو بلند کیا یعنی نبوت عطاء فرمائی۔ اعلیٰ ترین روحانی مرتبہ دیا اور بادشاہت بھی عطا کی۔آذان، نماز، کلمہ، درود، قرآن اور ذکر الٰہی اور دعاؤں میں آنحضرتؐ کا ذکر بلند ہوتا ہے اور قیامت تک بلند ہوتا رہے گا۔آپ کا شرف بڑھتا رہے گا۔أَطِيعُوا اللّٰهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ فرما کر اللہ نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے رسول کی اطاعت کا حکم فرمایا۔ **6،7**۔"O یہ (عُسر اور یُسر) زندگی کا چکر ہے۔ جب تنگی آوے تو سمجھنا چاہئے کہ اس کے بعد فراخی بھی ضرور آئے گی" (بدر 31/10/1905)۔اسلام کی فتوحات اور کامیابیوں کے حصول کو آسان کر دیا جائے گا۔ تنگی سے مراد لوگوں کو گمراہی اور توہمات سے نکال کر آستانہ الٰہی پر لانے کا کام ہے جس سے آپ بہت متفکر رہتے تھے(26:4)۔اس کے لئے مخالفت اور تکالیف برداشت کرتے تھے۔فراخی سے مراد اسلام کی فتوحات اور کامیابیاں ہیں جن کے حصول کو آسان کر دیا جائے گا۔ تنگی سے مراد بارِ امانت یعنی شریعت قرآن کی ادائیگی ہے۔"عُسر کے ساتھ ال لگا کر تکالیف کو محدود کر دیا مگر یُسراً کو نکرہ رکھ کر بتایا کہ کامیابیاں وسیع ہوں گی (خطبات محمود جلد 2 صفحہ 270(ii))"۔ال لگا کر معرفہ بنایا یعنی عُسر کو محدود کر دیا۔اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا خلاصہ یہ ہے کہ مشکلات تو آئیں گی مگر عارضی ہوں گی پھر اللہ تعالیٰ دائمی آسودگی عطا فرمائے گا۔**8،9**۔ فَانْصَبْ: یعنی تبلیغ اور تعلیم و تربیت سے فراغت پائے تو خلوت میں عبادت

الْاَمِيْنِ ۝۳ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝۵
امن والے کے البتہ پیدا کیا ہم نے انسان کو اچھی ترکیب میں

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝۶ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
پھر پھیر دیا ہم نے اس کو رذیل سے رذیل بجز ان کے جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۷ فَمَا يُكَذِّبُكَ
عمل کئے اچھے پس ان کے لیے ثواب ہے بے انتہا پس کون تکذیب کرتا ہے تیری

بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝۸ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝۹ ع
پیچھے جزا کے بارے میں کیا نہیں اللہ بہتر فیصلہ کرنیوالا سب فیصلہ کرنیوالوں سے

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ
پڑھ ساتھ نام اپنے رب کے جس نے پیدا کیا پیدا کیا آدمی کو جمے ہوئے

عَلَقٍ ۝۳ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝۴ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝۵
لہو سے پڑھ اور رب تیرا کرم کرنے والا ہے جس نے سکھایا قلم کے ساتھ

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝۶ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۝۷
سکھایا آدمی کو جو کچھ نہیں جانتا تھا وہ ہرگز نہیں یقیناً انسان البتہ سرکشی کرتا ہے

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝۸ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝۹ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ
اس سے کہ دیکھتا ہے اپنے تئیں غنی ہوا یقیناً تیرے رب کی طرف پھر جانا ہے کیا دیکھا تونے اس کو جو

يَنْهٰى ۝۱۰ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝۱۱ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۝۱۲
روکتا ہے بندے کو جب نماز پڑھتا ہے کیا دیکھا تونے اگر ہوتا ہدایت پر

الٰہی میں لگ جا اور اس سے دعائیں مانگ۔ فَارْغَبْ: یعنی ہر امر کے لئے بس اسی سے اپنی حاجات و معاملات کے لئے دعا کر۔ اور اسی خدا پر بھروسہ رکھ۔

95۔سُوْرَةُ التِّيْن (مکی)

2۔ اَلتِّيْن: انجیر: حضرت آدم اور حوا نے انجیر کے پتوں سے اپنے ننگ کو ڈھانپا تھا۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ (پیدائش 7-3:1) اور (قرآن 7:23)۔ زیتون میں یہ بتایا گیا ہے کہ طوفان نوحؑ کے آخر میں ایک کبوتر زیتون کی پتی اپنی چونچ میں لے آیا تھا جو اس بات کی علامت تھی کہ طوفان بند ہو گیا ہے اور زمین نظر آ گئی ہے (پیدائش 8:11)۔ 3۔ طور خلیج عقبہ کے شمال میں پہاڑی سلسلہ سنین کا ایک پہاڑ ہے جہاں حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے تورات کے دس احکام عطا کئے تھے۔ طور پہاڑ کو کہتے ہیں۔ طور سنین میں حضرت موسیٰؑ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ طور سنین پر اس سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوا تھا (7:144-146) (21:49) (2:54,64)۔ "سِيْنِيْنَ جمع ہے کیونکہ اس سلسلہ کوہ میں بہت پہاڑ ہیں (ii)"۔ 4۔ بَلَدِ الْاَمِيْنِ یعنی مکہ حضرت ابراہیمؑ کی یاد دلاتا ہے اور آنحضرتؐ کی بھی جو مکہ کے رہنے والے نبی تھے۔ مندرجہ بالا مثالوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ سب تجلیات الٰہی کی جگہیں ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوئیں۔ اس آیت سے عیاں کیا گیا ہے کہ گزشتہ انبیاء کی طرح آنحضورؐ بھی کامیاب و کامران رہیں گے۔ 5۔ فرمایا کہ مندرجہ بالا تجلیات اس بات کا ثبوت ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اَحْسَنِ تَقْوِيْم بنایا (تَقْوِيْم یعنی بناوٹ)۔ (اَحْسَنِ یعنی بہترین)۔ "O اَحْسَنِ تَقْوِيْم یعنی انسان نہایت درجہ کے اعتدال پر پیدا کیا ہے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کے اوامر کی اطاعت کرے اور مخلوق کو نفع پہنچائے تو اَحْسَنِ تَقْوِيْم ہے ورنہ وہ جانوروں سے بھی گیا گزرا ہے اور بدترین مخلوق ہے "اس آیت میں پہلی تین قسموں کا جواب دیا گیا ہے۔ 6۔ "O انسان اہل اللہ بن کر فرشتہ بن جاتا ہے اور منکر بن کر نیچے کی طرف گر جاتا ہے اور جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔" جسمانی طور پر انسان ارزل العمر ہو کر کمزور ترین بن جاتا ہے۔ اور پھر عمر پوری کر کے وفات پا جاتا ہے اور زیر زمین چلا جاتا ہے۔ 7۔ مگر مؤمن جنہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں اعلیٰ اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا۔ 8۔ یہ منکر جزاء سزا کو خطاب ہے کہ مندرجہ بالا سب باتوں کے ہوتے ہوئے بھی اب کون سی چیز تجھے جزاء سزا کے جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے۔ یا اب کفار کیسے تیری تکذیب کریں گے کہ جزاء سزا کچھ چیز نہیں ہے۔ 9۔ حدیث میں ہے کہ جو یہ سورت پڑھے یا سنے تو آخر میں یہ بھی کہے: بَلٰى وَ اَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ۔ ترجمہ: کیوں نہیں! میں اس بات پر شاہد ہوں کہ خدا اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ہے (ترمذی) یعنی قیامت کو اللہ ضرور جزاء سزا کا فیصلہ کرے گا۔

96۔سُوْرَةُ الْعَلَق (مکی)

2۔ جب جبرائیل فرشتہ پہلی دفعہ خدا کی وحی لایا تو آنحضرتؐ سے کہا کہ جو کچھ میں کہتا جاؤں اسے دہراتے جاؤ۔ اِقْرَاْ لوگوں کو سنانے کو بھی کہتے ہیں۔ اس سورۃ کی ابتدائی پانچ آیات (2 تا 6) سب سے پہلی وحی تھی جو آنحضرتؐ پر نازل ہوئی (بخاری)۔ آپؐ غار حرا میں مصروف عبادت تھے جب فرشتہ وحی لایا۔ 610 عیسوی کے

أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوٰى ﴿۱۲﴾ أَرَءَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۳﴾ أَلَمْ

یا ترغیب دیتا تقویٰ کی ۔ کیا دیکھا تونے اگر اس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا کیا نہ

يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا

جانا اس نے یہ کہ اللہ دیکھتا ہے ہرگز نہیں اگر نہ باز رہے گا البتہ گھسیٹیں گے ہم اسکو

بِالنَّاصِيَةِ ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿۱۷﴾

پیشانی کے بالوں سے وہ پیشانی کہ جھوٹی ہے خطاکار پس بلاوے اپنی مجلس کو

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾ كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ السجدة

ہم بلاویں گے فرشتے دوزخ کے ہرگز نہیں مت اطاعت کرو اس کی اور سجدہ کرو اور نزدیک ہو

ع ۲ النصف

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۲﴾ وَمَا أَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ

یقیناً ہم نے اتارا اس کو شب قدر میں اور کیا جانے تو کیا ہے شب

الْقَدْرِ ﴿۳﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿۴﴾ تَنَزَّلُ

قدر شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے اترتے ہیں

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ﴿۵﴾

فرشتے اور روح اس میں باذن اپنے رب کے تمام امور لے کر

معانقة

سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۶﴾

سلامتی ہے یہ ہے طلوعِ فجر تک

ع ۱ الثالثة

رمضان کی پچیسویں رات بروز پیر تھی جب یہ واقعہ ہوا (مسند۔ جریر)۔ اِقْرَأْ: (جو وحی کی جاتی ہے اسے) پڑھ۔ خَلَقَ: پیدا کیا (تمام مخلوقات کو)۔ **3**۔ عَلَق: چمٹنے والا لوتھڑا۔"یہ انسان کی وہ حالت ہے کہ جب وہ ماں کے رِحم سے تعلق پکڑتا ہے۔ اس میں اشارہ دیا کہ روحانی خلق کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ضروری ہے (ح)"۔ **4**۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ قرآن کا پڑھنا اور سننا موجب شرف ہے۔ تیرا رب بہت کرم کرنیوالا ہے۔ اگرچہ تو پڑھنا نہیں جانتا مگر اللہ اپنے فضل و کرم سے تجھے سب روحانی علوم عطاء فرمائے گا۔ **5،6**۔ آنحضرت ؐ لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے۔ فرمایا قلم سے بھی وہی علم بخشا ہے اور یوں بھی وحی کے ذریعہ وہی تجھے اپنے فضل و کرم سے سب روحانی اور اخلاقی علوم عطا فرمائے گا۔ جو علم ذہن انسانی میں ہوتا ہے اور جو علم زبانی دیا جاتا ہے وہ آئندہ کیلئے محفوظ نہیں رہتا۔ ہاں! قلم کا لکھا علم اگر ضائع نہ ہو تو کئی نسلوں تک رہتا ہے۔ **10،11**۔ یہ ابوجہل تھا جو آنحضرت ؐ کو کعبہ میں نماز پڑھتے دیکھتا تو چڑھ آتا۔ کبھی اس حالت میں کفار آپ کے سر اور جسم مبارک پر مٹی ڈال دیتے۔"ایک دفعہ آپ ؐ کے سر پر اونٹ کی اوجری لا کر رکھ دی جس سے آپ سجدہ سے سر نہ اٹھا سکتے تھے (ii)"۔ **12،13،14**۔ یعنی نیک راہ پر ہوتا تو کیا ہی اچھا آدمی ہوتا۔ نیکی سے منہ موڑا اور تکذیب کی تو اس کا اپنا انجام برا ہوگا ہمیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ وہ نمازی (آنحضرت ؐ) تو ہدایت اور تقویٰ پر ہے تو اسے روکنے والے کا کیا حشر ہوگا۔ ابوجہل جو تکذیب کرتا ہے اور ہدایت سے منہ پھیر لیتا ہے اسکا کیسا بُرا انجام ہوگا۔ اَرَءَيْتَ: مجھے بتاؤ تو۔ **16،17**۔ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ: پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر اسے جہنم کی آگ میں گھسیٹا جائے گا (54:49)۔ جنگ بدر میں ابوجہل مارا گیا تھا۔ اس کو پیشانی سے گھسیٹ کر کوئیں میں ڈالا گیا تھا۔ کیونکہ وہ بھی اپنی زندگی میں مسلمان غلاموں کو پیشانی سے پکڑ کر مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا کرتا تھا۔ یہ پیشانی کی صفات مجازی ہیں۔ اس کی پیشانی جھوٹی ہے اپنی بات میں اور خطاکار ہے اپنے فعل میں۔ اسی طرح امیہ بن خلف بھی جو اپنے مسلمان غلام بلال ؓ کو اس کی پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتا اور سزا دیا کرتا تھا۔ **17**۔"پیشانی کی چوٹی وہ اپنی بڑائی اور عزت ظاہر کرنے کے لئے رکھا کرتے تھے۔ مگر وہ شخص خطاکار اور گنہگار بھی ہے اس لئے وہ چوٹی جھوٹی ہے۔ جو اس گنہگار کو بڑا معزز آدمی ظاہر کرتی ہے (ii)"۔ **18**۔ نَادِيَه: مجلس، کونسل۔ **19**۔ زَبَانِيَةٌ: زبن سے مشتق ہے یعنی دفاع کرنا مراد دوزخ کے فرشتے جو انہیں عذاب کی سزا دیں۔ ایک دفعہ ابوجہل آنحضرت ؐ کو نماز کی حالت میں دیکھ کر بے ادبی کرنے کو چل پڑا۔ اس کو ایک دہشت ناک نظارہ نظر آیا۔ ڈر کر پیچھے بھاگا۔ پھر کبھی اس نے اس کا اعادہ نہ کیا۔ **18،19**۔ حدیث میں ہے کہ جب ابوجہل نے آنحضرت ؐ کو کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکنے کا ردّیہ کیا تو آپ ؐ نے اس کو خدا کا خوف کرنے کو فرمایا۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ تُو مجھے کس چیز سے ڈراتا ہے۔ خدا کی قسم اس وادی میں میرے سب سے زیادہ حمایتی اور مجلس والے ہیں وغیرہ۔ یہ آیات اس کے جواب میں اتریں (ترمذی)۔ **20**۔ لَا تُطِعْهُ: ابوجہل کی باتوں میں نہ آنا۔ وہ جھوٹا اور خطاکار ہے۔ مراد یہ کہ کفار کے مظالم سے ڈر کر سجدہ کرنے سے رکنا نہیں۔ تجھے قرب الٰہی رہے گا۔ اس آیت کے پڑھنے کے بعد سجدہ قرآن کیا جاتا ہے۔

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

میں پڑھتا ہوں ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوئے اہل کتاب سے اور مشرک

مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ② رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا

باز رہنے والے یہاں تک کہ آوے انکے پاس دلیل یعنی رسول خدا کی طرف سے پڑھتا ہوا

صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ③ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ④ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ

صحیفے پاکیزہ اس میں ہیں کتابیں پاکیزہ اور نہ تفرقہ کیا انہوں نے جو

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ⑤ وَمَآ اُمِرُوْٓا

دیئے گئے کتاب مگر بعد اس کے کہ آئی انکے پاس دلیل ظاہر اور نہیں حکم کیے گئے

اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا

مگر یہ کہ عبادت کریں اللہ کی خالص کرکے اس کے لیے دین کو اخلاص سے اور قائم رکھیں

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ⑥ اِنَّ الَّذِيْنَ

نماز کو اور دیں زکوٰۃ کو اور یہ ہے دین مضبوط یقیناً وہ جو

كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

کافر ہوئے اہل کتاب اور مشرک لوگوں میں سے دوزخ کی آگ میں ہونگے رہنے والے ہیں

فِيْهَا ۭ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ⑦ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اس میں یہی ہیں بدتر از خلائق یقیناً جو ایمان لائے اور عمل کئے

الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ⑧ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

اچھے یہی لوگ ہیں بہترین مخلوق ان کا بدلہ ان کے رب کے حضور سے

97۔سُوْرَۃُ الْقَدْرِ (مکی)

2۔ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ: عظیم الشان برکتوں اور مرتبوں اور تقدیروں والی رات جس میں قرآن کا نزول 610ء میں رمضان کی 25ویں رات بروز پیر شروع ہوا(2:186 اور 44:4)۔ (مسند۔ جریر)۔ قَدْر: مرتبہ۔ حضرت عائشہؓ سے بخاری میں روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ کو رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں تلاش کرو (بخاری جلد 3 صفحہ 234 حدیث 2017)۔ (لَیْل کے مقابلہ پر نَہَار استعمال ہوتا ہے اور لَیْلَۃٌ کے مقابل پر یَوْمٌ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے لَیْلًا وَّ نَھَارًا اور یَوْمٍ وَّ لَیْلَۃٍ)۔ قرآن 23 سال تک تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوتا رہا۔ 3،4۔ یعنی بے حد و حساب برکات کی موجب ہے۔ اس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی افضل ہے۔ لَیْلَۃُ الْقَدْر 83 سال اور 4 مہینوں سے بھی افضل ہے۔ گویا انسان کی تمام زندگی کی عبادت سے بھی بہتر ہے۔ 5۔ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ: ہر کام کے لئے (دیکھیں 44:4-7)۔ اس رات اللہ کے فرشتے اور جبرائیل قدرت کے ہر کام کی سرانجام دہی کے لئے اترتے ہیں۔ اس لئے اسے تقدیروں والی رات کہتے ہیں۔ 6۔ سَلٰمٌ یعنی یہ رات فجر ہونے تک مؤمنوں کے لئے سراپا سلامتی ہی سلامتی ہے۔ نوٹ: "Oرسول اللہ کا زمانہ بھی لیلۃ القدر تھا۔ انسان کی لیلۃ القدر اُس کا وقت اصفٰی ہے۔ یعنی مصروف دعا و عبادت"۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اس رات اللہ سے یہ دعا مانگنی چاہئے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ۔ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (ترمذی) یعنی اللہ سے عفو اور مغفرت کی دعا کرنی چاہئے۔

98۔سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ (مدنی)

2۔ یہاں اَلْبَیِّنَۃُ (دلیلِ روشن) سے مراد آنحضرتؐ ہیں۔ مُنْفَکِّیْنَ کے معنٰی بخاری میں کفر و شرک چھوڑنے والے کئے گئے ہیں اور یہ مراد لی گئی ہے کہ برے لوگ اچھے لوگوں سے الگ ہونے والے نہ تھے۔ فرمایا کہ اہل کتاب اور مشرکین (کفار) اپنا کفر اور شرک چھوڑنے والے نہ تھے جب تک ان میں دلیل روشن نہ آجائے یعنی اللہ کا رسول جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ کر سنائے جس میں اُن کی ضلالت و جہالت اور شرک کی تردید ہو اور یمان کی طرف دعوت بھی ہو۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ "اگر رسول اور قرآن نہ آتے تو اہل کتاب اور مشرکین اتھا گمراہیوں میں بھٹک رہے ہوتے ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ (30:42) کا سماں رہتا۔ ان کی اصلاح کا کوئی امکان نہ تھا"۔ 3۔ رَسُوْلٌ یعنی آنحضرتؐ۔ صُحُفًا مُّطَھَّرَۃً: تمام نقائص سے پاک اور تمام ترخوبیوں سے پُر کتاب (قرآن)۔ 4۔ فِیْھَا: یعنی قرآن میں۔ کُتُبٌ: دینی احکام۔ قَیِّمَۃٌ: ہمیشہ قائم رہنے والے (احکام الٰہی) یا قائم رہنے والی کتاب جس میں دائمی صداقتیں ہیں۔ "Oقرآن جمیع کتب (دینیہ) کی خوبیوں کا جامع ہے (87:19-20)"۔ "یعنی قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس میں تمام دنیا کی روحانی صداقتیں موجود ہیں۔ اور گزشتہ کتب دینیہ کی وہ تمام باتیں اس میں ہیں جو قائم رکھی جانے کے قابل ہیں (ح)" جبکہ یہود اور نصارٰی کی کتب ناقص اور مٹنے والی ہیں۔ ان میں تحریف ہو چکی ہے۔ 5۔ بَیِّنَۃٌ: یعنی رسول کریمؐ تشریف لے آئے اور آپ پر قرآن مجید نازل ہوا تو اب اہل کتاب اہل حق سے محض ضد کے مارے اپنی کتب کے ناقص یا جھوٹے قصوں کا قرآن کے بیان کردہ سچے واقعات سے مقابلہ کر کے اختلاف کرتے ہیں نہ کہ کسی شبہ کی بنا پر۔ رسول اللہؐ کی بعثت سے قبل سب اہل کتاب ایک نبی کا آنا مانتے تھے۔ مگر جب وہ ظاہر ہو گیا تو کچھ نے مان لیا دیگر نے ماننے سے انکار کر دیا۔ اس طرح ان میں اہل حق سے اختلاف (بٹوارہ) پڑ گیا۔ 6۔ یہ قرآن حکم دیتا ہے کہ یہ باتیں جو ہر دین میں پسندیدہ ہیں کرو۔ حُنَفَآءَ: یعنی نیک میلانوں پر ثابت قدم رہتے ہوئے اعمال بجالاؤ (4:60)۔ انکی کتابوں کی

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ
باغ ہمیشگی کے ہیں جاری ہوں گی ان کے نیچے نہریں رہنے والے ہیں اس میں ہمیشہ

ع ۱ ۲۳ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ (۹)
راضی ہوا اللہ ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے یہ اس کے لیے ہے جو ڈرے اپنے رب سے

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۱)
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا (۲) وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ
جب ہلائی جاوے گی زمین اپنے بھونچال سے اور نکال ڈالے گی زمین

اَثْقَالَهَا (۳) وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا (۴) يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ
اپنے بوجھ اور کہے گا آدمی کیا ہوا اس کو اس دن کہے گی زمین

اَخْبَارَهَا (۵) بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا (۶) يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ
اپنی باتیں بوجہ اس کے کہ تیرے رب نے حکم بھیجا اسکو اس دن لوٹ آویں گے لوگ

اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ (۷) فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
متفرق ہو کر تاکہ دکھلائے جاویں ان کے عمل پس جو کوئی کرے گا برابر ذرہ کے

ع ۱ ۲۴ خَيْرًا يَّرَهٗ (۸) وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (۹)
بھلائی دیکھے گا اس کو اور جو کوئی کرے گا برابر ذرہ کے برائی دیکھے گا اس کو

◎

یہی تعلیم تھی۔ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ: قائم رہنے والی قوم کا دین یا قائم رہنے والا دین۔ "نوٹ: دین مذکر ہے۔ دین کا معنٰی طریقہ بھی ہے جو مؤنث ہے ۔ اس واسطے یہاں دِیْن(مذکر) کے ساتھ قَیِّمَۃُ(مؤنث)صفت یا معنٰی لگا دیا ہے (ii)"۔8۔بَرِیَّۃٌ یا بَرَایَا: مخلوق۔بَرَأَ: خَلَقَ۔بَرِیَّۃٌ اصل میں بَرِیْئَۃٌ ہے۔ء کو ی سے بدل کر اس ی کو پہلی ی میں مدغم کر دیا تو بَرِیَّۃٌ بن گیا اور ی پر شدّ آگئی۔ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ: باقی تمام اقوام سے بہترین قوم۔9۔ ذٰلِکَ: یہ اجر (اللہ کی رضا) اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔ دیکھیں (89:28-31) نیز یہ بھی فرمایا وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَکْبَرُ (9:72)اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز ہے۔"صحابہ سے جو وعدے تھے وہ صرف آخرت ہی کے نہیں تھے بلکہ دنیا اور آخرت دونوں ہی کے تھے (ح)" اللہ سے ڈرنے والا معصیت پر اصرار اور دوام نہیں کر سکتا۔

99۔سُوْرَۃُ الزِّلْزَال (مدنی)

2،3۔ قیامت کو سخت زلزلہ سے زمین تہ و بالا ہو جائے گی اور اندر کی معدنیات وغیرہ اوپر نکل آئیں گی مگر لینے والے نہ رہیں گے یا کوئی نہ لے گا۔ گویا زمین اپنے چھپے راز فاش کر دے گی۔ یا مردے قبروں سے باہر نکل آئیں گے اور حساب کتاب کے لئے حاضر ہو جائیں گے۔4۔ مَا لَهَا: یعنی زمین کو کیا ہو گیا ہے۔5۔یعنی زمین اس پر کردہ تمام انسانوں کی نیکیاں اور بدیاں ظاہر کریگی۔ (ترمذی) چھپے گناہ ظاہر ہوں گے۔(11:19)(ترمذی)۔6۔گویا اللہ نے اسے القاء کیا ہے کہ وہ ایسا کرے یعنی بول کر بتائے۔
7۔"یَصْدُرُ کے معنے لَوٹنے کے ہیں۔اس سے مراد ملائکۃ اللہ کے اثر سے متاثر ہو کر مخفی استعدادوں کا عملی رنگ اختیار کر لینا ہے(ح)" اَشْتَاتًا: مختلف ٹولیوں میں۔اس دن لوگ مختلف ٹولیاں بنا کر واپس لوٹیں گے اپنے اعمال کا نتیجہ مشاہدہ کرنے کے لئے۔8۔ مِثْقَالَ: وزن تولنے کے ایک بٹّے کا نام ہے۔ مطلب ذرّہ بھر۔ یا برابر اس کے۔9۔"Oاس شر سے وہ شر مراد ہے جس پر انسان اصرار کرے اور اس کے ارتکاب سے باز نہ آئے اور توبہ نہ کرے۔اس جگہ شر کا لفظ ہے نہ کہ ذنب کا۔ مگر ندامت توبہ ، ترکِ اصرار اور استغفار سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اللہ توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے"۔ "اس سورۃ کی آٹھویں اور نویں آیات کو آنحضرتؐ نے جَامِعَه فَاذَّۃ قرار دیا ہے (بخاری) یعنی جو اصول اس میں بیان ہوئے ہیں وہ جامع اور منفرد ہیں (ح)"۔

سُوْرَةُ الْعٰدِیٰتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ١

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ١ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ٢ فَالْمُغِیْرٰتِ

قسم ہے دوڑنے والے گھوڑوں کی ہانپ کر پھر آگ نکالنے والوں کی پتھر جھاڑ کر پھر چھاپہ مارنے والوں کی

صُبْحًا ٣ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ٤ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ٥ اِنَّ

صبح کو پس اُڑاتے ہیں اس سے غبار پھر وہ جا گھستے ہیں اس سے جماعت میں یقیناً

الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ٦ وَاِنَّهٗ عَلٰی ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ ٧ وَاِنَّهٗ

آدمی اپنے رب کا البتہ ناشکرا ہے اور یقیناً وہ اس پر البتہ شاہد ہے اور یقیناً وہ

لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ٨ اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ٩

محبت مال میں البتہ سخت ہے پس کیا نہیں جانتا وہ جب اُٹھائے جاوینگے جو قبروں میں ہیں

وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ١٠ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ١١ ع ١٢ ٢٥

اور ظاہر کیا جاویگا جو سینوں میں ہے یقیناً ان کا رب ان سے اس دن البتہ باخبر ہے

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ١

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

اَلْقَارِعَةُ ١ مَا الْقَارِعَةُ ٢ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ٣ یَوْمَ

ٹھوکنے والی کیا ہے ٹھوکنے والی اور کیا جانے تو کیا ہے ٹھوکنے والی جس دن

100۔سُوْرَةُ الْعٰدِیٰت (مکی)

2۔اس میں گھوڑوں کی وفاداری کی تعریف ہے۔عٰدِیٰت: دوڑنے والے (گھوڑے) ضَبْحًا: ہانپنے والے ۔ جہاد میں دوڑنے والے گھوڑے مراد ہیں۔اور گھوڑوں سے مراد ان کے سوار صحابہ کرام ہیں جو جہاد کرتے ہیں۔" ضَبح : گھوڑے کی اس آواز کو کہتے ہیں جو دوڑنے کے وقت اس کے حلق اور سینہ سے نکلتی ہے (ح)" جہاد کے گھوڑے ہانپتے ،ہنہناتے ہوئے دشمن کی طرف تیزی سے دوڑتے ہیں۔ 3۔ مُوْرِیٰت: آگ نکالنے والے۔ قَدْحًا: ٹاپ مار کر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں۔ 4۔ مُغِیْرٰت: غارت کرنے والوں کی (چھاپہ مارنے والوں کی یا حملہ کرنیوالوں کی) صبح کے وقت۔آنحضرتؐ دشمنوں پر رات کو کبھی حملہ نہ کرتے تھے نہ ہی حملہ کرنے میں پہل کرتے تھے۔ صبح کو لشکر جب آمنے سامنے ہوتے تو دشمن کو دعوت اسلام فرماتے پھر جنگ شروع ہوتی۔ 5۔ گھوڑے دوڑتے ہیں تو غبار اُڑتا ہے۔اَثَرْنَ: اڑاتے ہیں نَقْعٌ: گرد وغبار۔ 6۔ پھر وہ اس کے ساتھ (دشمن کی) جماعت کے وسط (درمیان) میں جا گھستے ہیں۔یہ جہاد کرنے والوں کا طریق عمل بیان ہوا ہے۔ گو نام گھوڑوں کا لیا ہے۔ 7۔ كَنُوْدٌ: ناشکرا۔ "اس ساتویں آیت میں پہلی آیتوں کا جواب قسم ہے (ح)" خدا نے گھوڑے انسان کے زیر کر دیئے۔ تاکہ وہ لوگ اللہ کے شکر گزار بنیں۔ نا شکرے نہ بنیں۔ (36:72-74)(43:13-16)۔ یہاں انسان سے کافر انسان مراد ہے۔ 8۔ کافر انسان، گواہ ہے اپنے بُرے کردار کی وجہ سے یعنی وہ خود ہی خوب جانتا ہے اپنے برے کردار کو۔ 9۔ خَیْر یعنی مال (2:181)۔ شَدِیْدٌ کے معنٰی بخیل کے بھی ہوتے ہیں اور حریص کے بھی یعنی کافر مال سے شدید محبت کرتا ہے اور خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتا۔ 10۔ بُعْثِرَ: پلٹ دینا۔ نیچے دبے کو اوپر لے آنا۔ قبروں سے مردے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ 11۔ جو سینوں میں چھپا ہے وہ حاصل یعنی ظاہر کیا جائے گا اور اس کے موافق جزاء یا سزا دی جائے گی۔ 12۔ اللہ نیک وبد سے ہر طرح باخبر ہے۔ ل تاکید کا ہے۔ اور اسی کے مطابق جزاء یا سزا دے گا (50:23)۔

101۔سُوْرَةُ الْقَارِعَة (مکی)

2۔ "قَارِعَة: قَرَعَ سے مشتق ہے اور قَرَعَ کے معنٰی ہیں کسی چیز کو سختی اور شدت سے بجایا یا کھٹ کھٹایا جائے (69:5) اور خوفناک مصیبت اور حادثہ کے لئے بھی یہ الفاظ آئے ہیں۔ وَ لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ (13:32) اس سے معلوم ہوا کہ آخرت کا عذاب بھی قَارِعَة ہے اور دنیا کے عذاب کے لئے بھی یہ الفاظ آئے ہیں۔ یعنی یوم البعث کا انتباہ کیا ہے۔ قیامت کا زلزلہ بھی قَارِعَة ہے اور یَوْمُ الدِّیْنِ بھی قَارِعَة ہے (ح)"۔

يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ
ہوجاویں گے آدمی مانند ٹڈیوں پراگندہ کے اور ہوجاویں گے پہاڑ

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۶ فَهُوَ
مانند پشم دھنی ہوئی کے لیکن وہ جو بھاری ہو وزن اس کا تو وہ

فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸ فَاُمُّهٗ
زندگی دل پسند میں ہے اور لیکن وہ جو ہلکا ہو وزن اس کا تو ماں اس کی

هَاوِيَةٌ ۝۹ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱
ہاویہ ہے اور کیا جانے تو کیا ہے وہ ہاویہ آگ ہے جلتی ہوئی

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۲ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۳ كَلَّا سَوْفَ
غافل کیا تم کو کثرتِ مال کی حرص نے یہاں تک کہ ملے تم قبروں سے ہرگز نہیں عنقریب

تَعْلَمُوْنَ ۝۴ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۵ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ
تم جانو گے پھر ہرگز نہیں عنقریب تم جانو گے ہرگز نہیں کاش کہ جانو تم

عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝۶ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝۷ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ
علم یقینی البتہ تم دیکھو گے دوزخ کو پھر البتہ دیکھو گے اس کو دیکھنا

الْيَقِيْنِ ۝۸ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝۹
یقینی پھر البتہ پوچھے جاؤ گے اس دن نعمتوں کی بابت

5۔ فِرَاش: پروانے ۔مَبْثُوْث: پراگندہ۔ بکھرے ہوئے۔ **6**۔"ایسا قیامت کے دن ہوگا۔ نیز جبال کا لفظ بڑے بڑے کوہ پیکر وجودوں کے لئے بھی آتا ہے(ح)" عِهْنِ: اُون ۔مَنْفُوْش: دھنی ہوئی۔ **7**۔مَوَازِيْنُ: میزان کی جمع ہے۔اعمال نامے تولے جائیں گے۔(7:9) (18:106) (21:48)۔**8**۔ایسی زندگی جس پر وہ راضی ہو گا۔(دل پسند)۔ **10**۔اُمٌّ : بمعنٰی ٹھکانا۔ جیسے فرمایا فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ(77:22)یعنی ماں کے پیٹ کا ٹھکانا۔ هَاوِيَةٌ: گڑھا یعنی دوزخ کا سب سے نچلا حصہ۔"ہاویہ کو ماں قرار دینے سے اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح ماں اپنے ناتواں بچے کی پرورش کرتی ہے اسی طرح یہ جہنم بھی گنہگاروں کی پرورش کرتی ہے جس سے وہ اس قابل ہو جائیں گے کہ جنت میں جاسکیں۔ بالآخر ان کو بھی جنت میں پہنچا دیا جائے گا(ح)"۔ **11**۔ وَ مَآ اَدْرٰكَ: یہ استفہام شدت عذاب کو بیان کرنے کے لئے ہے۔حدیث میں ہے کہ شدت میں دنیا کی آگ جہنم کی آگ کا70واں حصہ ہے (بخاری)۔

102۔سُوْرَةُ التَّكَاثُر(مکی)

2۔غافل کیا تم کو (مال کی) کثرت کی حرص نے (یادِ خدا سے)۔ "اَلْهٰى کے معنٰی ایک چیز سے غافل کر کے دوسری چیز میں مشغول کرنے کے ہیں (ح)"۔ "تَكَاثُرُ: کثرتِ مال و منال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کو کہتے ہیں(ح)"۔**3**۔"یعنی اس جدوجہد میں تم مر جاتے ہو(ح)"۔**4**۔"O تم جان لوگے کہ دنیا کی حرص وہوا سے دل لگانا اچھا نہیں "آنحضرتؐ نے فرمایا انسانوں کی مال جمع کرنے کی حرص کبھی پوری نہیں ہوتی۔ایسے انسان کے منہ کو قبر کی مٹی کے سوا کوئی چیز بھر نہیں سکتی۔(بخاری)۔ **5**۔"الفاظ دو دفعہ اس لئے دہرائے ہیں کہ ایک علم تو اسی دنیا میں ہو جاتا ہے اور ایک موت کے بعد اگلے جہان میں ہوگا(ح)"۔**6**۔اگر تمہیں عواقب اعمال کا علمُ الیقین ہوتا تو دنیا کے مال واسباب سمیٹنے میں نہ پڑتے۔(علم کے تین مراتب ہیں یعنی علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین۔ **7**۔ تو البتہ دیکھو گے تم دوزخ کو اپنی زندگی میں یہ دیکھنا دور سے ہوگا(علم الیقین)۔موت کے بعد ایسے انسان کو پتہ چل جائے گا کہ مال و منال کی کثرت کا حصول مقصد زندگی نہ تھا۔اگر علم الیقین ہوتا تو زندگی میں ہی دوزخ کو دیکھ لیتا۔ **8**تا**6**۔"O جہنم کے وجود کا علم الیقین تو اسی دنیا میں ہو سکتا ہے۔پھر عالم برزخ میں عین الیقین حاصل ہوگا اور عالم حشر اجساد میں وہی علم حق الیقین کے کامل مرتبہ تک پہنچے گا"۔ **9**۔بازپُرس ہوگی نعمتوں کی بابت جو تمہیں دنیوی زندگی میں دی گئی تھیں کہ تم نے ان کا جائز استعمال کیا تھا یا شکریہ ادا کیا تھا کہ نہیں۔یعنی صرف زبان سے چند الفاظ کہنے سے نہیں بلکہ عملی طور پر مسکینوں، محتاجوں، مسافروں ،یتیموں، بیماروں اور مقروض لوگوں پر خرچ کرتے رہے تھے یا نہیں۔

سُوْرَةُ الْعَصْـرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

وَالْعَصْرِ ﴿٢﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ﴿٣﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

قسم ہے زمانہ کی — یقیناً — آدمی — البتہ خسارہ میں ہے — بجز ان کے جو — ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٤﴾

عمل کئے — اچھے اور ایکدوسرے کو نصیحت کرتے ہیں حق کی — اور ایکدوسرے کو نصیحت کرتے ہیں صبر کی

سُوْرَةُ الْـهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ﴿٢﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿٣﴾

تباہی ہے ہر غیبت کرنیوالے عیب کرنیوالے کیلئے — جس نے — جمع کیا — مال اور شمار کر رکھا اسکو

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ﴿٤﴾ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿٥﴾ وَ

وہ سمجھتا ہے — یہ کہ اس کا مال ہمیشہ رہیگا اسکے پاس — ہرگز نہیں البتہ ڈالا جاوے گا — حطمہ میں — اور

مَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿٦﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿٧﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ

کیا جانے تو کیا ہے — حطمہ — آگ ہے اللہ کی — سلگائی ہوئی — جو کہ چڑھ جاتی ہے

عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ﴿٨﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٩﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿١٠﴾

دلوں پر — یقیناً وہ — ان پر دروازہ بند کی گئی ہے — ستونوں — طول طویل میں

103۔سُوْرَةُ الْعَصْرِ(مکی)

2۔ وَ الْعَصْرِ: آنحضرتؐ کے زمانہ کی قسم ہے کہ جو آپؐ پر ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے وہ گھاٹے میں نہیں رہے گا (یعنی اس کا وقت ضائع نہیں ہوا بلکہ اس نے آخرت کی دائمی زندگی سدھار لی جو بے بہا نعمتوں والی زندگی ہے)۔ "وقت ہر لحظہ ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے اور جو شخص عقائد و اعمال کے لحاظ سے راست روی اختیار نہیں کرتا وہ اپنے تئیں ضائع کر رہا ہے (ح)" وہ خسارے (دوزخ) میں رہے گا۔ "یہاں وقت کی شہادت پیش کر کے اس کی عظمت و قیمت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے (ح)"۔ 3۔ یہاں انسان سے کافر انسان مراد ہے۔ دیکھیں (36:77-79) (70:20) (17:12) (18:55)۔ یہ وقت (زمانہ) گزر رہا ہے جو اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا وہ نقصان میں ہے (یعنی جو ایمان نہیں لاتا)۔ مگر صالح مؤمن گھاٹے میں نہیں رہے گا اس کے لئے نعمتوں والی جنت کی دائمی زندگی ہو گی۔ 4۔ حق کی نصیحت کرتے ہیں یعنی ایک دوسرے کو حق پرستی اور ادائیگی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی نصیحت کرتے ہیں۔ صبر یعنی مصیبت کو برداشت کرنے اور نفس کو جزع فزع سے روکنے کی ایک دوسرے کو تلقین کرتے ہیں۔ نیز عبادات پر استقامت دکھاتے ہیں۔ نفسانی خواہشات کے خلاف جہاد، برائیوں کو ترک کرنے، نیکیوں پر دوام اختیار کرنے کی ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہتے ہیں۔ یہ تمام کام صبر میں شامل ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ صبر کرو یہاں تک کہ مجھے حوض کوثر پر آملو (بخاری روایت عبداللہ بن زیدؓ)۔

104۔سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ(مکی)

2۔ هُمَزَةٌ: غیبت کرنے والا۔ لُمَزَة: عیب لگانے والا۔ اسلام کے دشمن اسلام اور بانی اسلامؐ کے خلاف غیبت اور عیب جوئی اور بہتان لگا کر بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں خاص طور پر ان لوگوں سے جو باہر سے مکہ میں حج کرنے کے لئے آیا کرتے تھے تا وہ آنحضرتؐ کی تبلیغ نہ سننے پائیں۔ ان دشمنوں میں سے امیہ بن خلف جب آنحضرتؐ کو دیکھتا تو آنکھوں سے اشارے کرتا اور برے الفاظ بکتا۔ لکھا ہے کہ یہ آیات اسی سلسلہ میں نازل ہوئیں۔ بعض نے لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، الاخنس بن شریق کی طرف اشارہ ہے۔ هُمَزَةٌ: پیٹھ پیچھے عیب چینی کرنا۔ لُمَزَة: منہ پر عیب چینی کرنا (یعنی عیب یا بہتان لگانا)۔ ان دونوں لفظوں میں ۃ مبالغہ کی ہے نہ کہ مؤنث کی۔ جیسے عَلَّامَة کی ۃ مبالغہ کے لئے ہے۔ 3۔ جو مال کو گن گن کر جمع رکھتا ہے۔ مگر خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتا۔ 4۔ خُلْد: وہ سمجھتا ہے کہ اسکا یہ مال اسے نہ صرف مشکلات سے بچائے گا بلکہ دوام بھی بخشے گا۔ 5۔ حطیم: ٹوٹا ہوا حصہ۔ حطام: چُورا جو بیلوں کے پیروں تلے فصل سے بنتا ہے۔ بھوسہ۔ حُطَمَةُ: کچل ڈالنے والا عذاب۔ اس لئے کہ وہ اسلام کو کچلنا چاہتے تھے۔ حطم سے حُطمة بنا ہے یعنی توڑنے یا کچلنے والی۔ جہنم میں کافروں کی توڑ پھوڑ ہو گی۔ كَلَّا: ایسا ہر گز نہ ہو گا بلکہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔ 7۔ بند جگہ کی آگ زیادہ گرم ہوتی ہے۔ اسے حُطَمَة کہا جاتا ہے۔ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ یعنی جہنم کی آگ کا عذاب بڑا سخت ہو گا (ii)۔ 8،9۔ "تَطَّلِعُ: بھڑکتی ہے۔ چڑھ آتی ہے دلوں پر۔ اس لئے کہ دل انسان کے لئے بطور مرکز کے ہے (ح)"۔ اِنَّهَا: وہ (آگ)۔ وہ آگ دوزخیوں کے دلوں پر جو گند سے بھرے ہوں گے چڑھ آئے گی مگر جنتی اس سے محفوظ رکھے جائیں گے۔ 10۔ وہ آگ اونچے ستونوں کے اندر بند ہو گی جس سے باہر

نکلنا ناممکن ہوگا۔ بند آگ بہت تیز ہوتی ہے۔

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو رحمٰن اور رحیم ہے
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿۱﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ
کیا نہ دیکھا تو نے کیا حال کیا تیرے رب نے ہاتھی والوں کا کیا نہ کر دیا
كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ﴿۲﴾ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴿۳﴾
ان کے مکر کو اکارت اور بھیجے ان پر پرند جھنڈ کے جھنڈ
تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾
پھینکتے تھے ان پر پتھر کنکریوں سے پس کر دیا ان کو مانند بھس کھائے ہوئے کے

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے
لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ﴿۲﴾
الفت دلانے قریش کے لیے الفت دلانے کے لیے انکو سفر سردی اور گرمی میں
فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿۳﴾ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ
پس عبادت کریں رب اس گھر کی جس نے کھلایا ان کو
جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾
بھوک میں اور امن دیا ان کو خوف سے

105۔سُوْرَۃُ الْفِیْل (مکی)

2۔570ء میں ابرہہ جو شاہ حبش کی طرف سے یمن کا گورنر تھا اس نے صنعا میں ایک بڑا گرجا تعمیر کرایا تا عرب کے تمام لوگ وہاں جا کر زیارت کیا کریں اور کعبہ کی اہمیت ختم ہو۔ مگر اس میں اسے ناکامی ہوئی۔ وہاں لوگ زیارت کو نہ جاتے۔ کعبہ کی اہمیت بڑھتی رہی۔ اس واسطے وہ کعبہ کو مسمار کرنے کے لئے مکہ پر فوج کشی کے ارادہ سے چل پڑا۔ اس کی فوج میں ایک ہاتھی بھی تھا جسے اس نے کعبہ کو مسمار کرنے کی غرض سے ساتھ رکھا تھا۔ مکہ سے باہر (کعبہ پہنچنے سے قبل) اس کی فوج نے پڑاؤ ڈالا۔ تو اس کے لشکر میں چیچک کی سخت وبا پھیل گئی۔ بہت سے لوگ اس وبا سے لقمۂ اجل بن گئے۔ خود ابرہہ بھی چیچک سے بیمار پڑ گیا اور واپس یمن کی طرف بھاگ نکلا۔ پھنسیوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہاں پہنچتے ہی مر گیا۔ اَلَمْ تَرَ: کیا تجھے معلوم نہیں۔ 3۔ ان کی کعبہ کو تباہ کرنے کی تدبیر کو ناکارہ کر دیا۔ 4۔ اَبَابِیْل کے معنیٰ ہیں جُھنڈ کے جُھنڈ۔ اردو میں جس پرندے کو ابابیل کہتے ہیں عربی میں اسے خَفَّاش کہتے ہیں۔ یہاں وہ پرندے مراد نہیں ہیں۔ 5۔ مکہ سے باہر جہاں اس کی فوج کے بہت سے سپاہی مر گئے تھے پرندوں یعنی گدھوں نے ان کی لاشوں کو پتھروں پر مار مار کر کھایا اور ان کو ناکارہ کھائے ہوئے بُھس کی مانند کر دیا۔ دشمنان اسلام کو اس سے سبق لینا چاہئے۔ سِجِّیْل: (سنگ+گل) یعنی کنکروں پر مار مار کر گِدھوں نے ان کا گوشت کھایا۔ "عربی میں بِ کے معنیٰ علیٰ کے بھی ہوتے ہیں (ii)"۔ یہ ترجمہ نہیں ہے کہ پرندے اصحابِ فیل پر پتھر برساتے تھے بلکہ بِحِجَارَۃٍ یعنی عَلٰی حِجَارَۃٍ۔ وہ پرندے لاشوں کو پتھروں پر مار مار کر نوچتے اور ان کا گوشت کھاتے تھے۔ اصحاب فیل کا واقعہ آنحضرتؐ کی پیدائش سے پچاس دن پہلے پیش آیا تھا۔ اَلَمْ تَرَ: کیا تجھے معلوم نہیں! 6۔ کھائے ہوئے بُھس کی طرح ان کو کر دیا۔ اس واقعہ سے قریش کو متنبہ کر دیا کہ جس خدا نے اپنے مقدس گھر کعبہ کو بچانے کے لئے ہاتھی والوں کو تباہ کر دیا تو کیا وہ اپنے رسول کی خاطر ان لوگوں کو جو اس کی تباہی چاہتے ہیں یونہی چھوڑ دے گا۔

106۔سُوْرَۃُ قُرَیْش (مکی)

"سورہ قریش میں آنحضرتؐ کے پُر فتن زمانہ کو امن میں تبدیل کرنے کی پیشگوئی ہے (ح)"۔ 2۔ قریش کے معنیٰ ایک گروہ ہے جس میں ادھر ادھر سے لوگ اکٹھے ہو گئے ہوں۔ یہ لوگ عرب کے علاقوں سے آکر مکہ میں آباد ہو گئے تھے۔ فرمایا اصحاب فیل کو تباہ کیا تا قریش کے سردی اور گرمی کے سفر محفوظ رہیں۔ اور لوگوں میں الفت قائم رہے۔ آنحضرتؐ سے بارہ پشت قبل ایک شخص نضر بن کنانہ تھا۔ اس کی اولاد قریش ہے۔ کعبہ کے متولی ہونے کہ وجہ سے عرب کے لوگ جب کعبہ کے حج کو آتے تو مال اور خوراک کی درآمد ہوتی اور لوگ ان کی عزت کرتے۔ موسم گرما میں مکہ کے لوگ ملک شام کی طرف تجارت کے لئے جاتے اور موسم سرما میں یمن کی جانب اور مکہ حرم ہونے کی وجہ سے امن میں تھا۔ فرمایا اس گھر کے مالک کی عبادت کرو جس نے روزی کا سامان کیا اور امن بخشا۔ 4۔ هٰذَا الْبَیْتِ: اس گھر (کعبہ) کے رب کی عبادت کریں۔ 5۔ مِنْ جُوْعٍ:۔ بھوک سے (نجات دیتے ہوئے)۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝٢ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ

کیا دیکھا تونے اس کو جو جھٹلاتا ہے جزا سزا کو پس یہ وہ شخص ہے کہ جو دھکے دیتا ہے

الْيَتِيْمَ ۝٣ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٤ فَوَيْلٌ

یتیم کو اور نہیں ترغیب دیتا طعام مسکین پر پس خرابی ہے

لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٥ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝٦

ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝٧ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝٨ ع ۱ ۳۲

وہ جو دکھلاتے ہیں لوگوں کو اور روکتے ہیں تمام برتنے کی چیزوں کو

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝٢ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝٣

یقیناً ہم نے دیا تجھ کو کوثر پس نماز پڑھ اپنے رب کے لیے اور قربانی کر

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝٤ ع ۱ ۳۳

یقیناً تیرا دشمن ہی رہے گا بے نسل

107-سُوْرَةُ الْمَاعُوْن (مکی)

2۔"اس سورۃ میں بتایا کہ یوم الدین کے جھٹلانے والوں کا انجام اچھا نہیں کیونکہ اس انکار کی وجہ سے انسان ہر قسم کی کوتاہیوں اور گناہوں کا مرتکب ہو جاتا ہے۔4،3۔اور پھر بتایا کہ جن لوگوں کے دلوں میں مخلوق خدا کی ہمدردی نہیں پیدا ہوتی ان کی عبادتیں بھی بے سود ہیں (ح)" ان کے لئے ہلاکت ہے۔ 5۔فَ: سبب کے لئے آتی ہے۔ 6،5۔ سَاهُوْنَ: غفلت کرتے ہیں نمازوں میں۔مطلب نمازیں قضا کرتے ہیں یا جان کر تنگ وقت میں پڑھتے ہیں۔(نیز دیکھیں 4:143)۔ 7۔ یُرَآءُوْنَ: دکھاوے کے لئے نمازیں پڑھتے ہیں۔یعنی اگر لوگوں کے ساتھ ہوں گے تو نماز پڑھ لیں گے۔ ورنہ نہیں پڑھتے۔ 8۔مَاعُوْن: وہ روزمرہ کی معمولی استعمال کی چیزوں کو (برتن وغیرہ) لوگوں کو عاریۃً بھی نہیں دیتے۔ "بخاری میں ہے کہ ماعُون کا اعلیٰ درجہ زکوٰۃ ہے۔اور ادنی درجہ عام کام کاج کے سامان کا عاریۃً دینا ہے (ح)"۔

108-سُوْرَةُ الْكَوْثَر (مکی)

2۔ کَوْثَر: ہر چیز کی کثرت اور خیر کثیر کو کہتے ہیں۔ (بخاری۔ روایت ابن عباسؓ) نیز جنت میں ایک حوض یا چشمہ ہوگا جس کے اعلیٰ پانی کی کوئی مثال نہیں ہوگی۔آنحضرتؐ اور امت کے نیک لوگ وہاں رسائی کر سکیں گے۔(نیز دیکھیں 83:26-29)۔"اس سورۃ کی آیات گو کہ آنحضرتؐ پر چسپاں ہوتی ہیں مگر اس میں مسلمانوں کے لئے نصیحت ہے کہ اگر وہ عبادتیں بجالائیں اور قوم و مذہب کے لئے قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ (ii)": کہ تیرا دشمن ابتر ہوگا۔ "+نبی کریمؐ کو جو چیز ملی کثرت سے ملی۔کتاب ملی تو جامع۔امت ملی تو خیر الامم۔حکومت ملی تو ابدی۔سیاہ ملی تو بے نظیر۔دونوں مذہبوں کے مرکز بھی آپ کے ہاتھ پر فتح ہوئے۔ پھر حوض کوثر بھی عطاء ہوا"۔ 3۔"ایمان کے دو ہی اجزاء ہیں تعظیم لِاَمْرِ اللہ (حقوق اللہ کی ادائیگی) اور شفقت عَلٰی خَلْقِ اللہ (حقوق العباد کی ادائیگی) ان دونوں کو اس آیت میں جمع کر دیا گیا ہے (ح)"۔ وَانْحَرْ: اور قربانی کر۔ جانور کی قربانی آنحضرتؐ پر فرض تھی مگر امت میں مالداروں پر فرض ہے۔ مسکینوں پر نہیں۔ حقوق العباد کو ادا کرنا بھی قربانی ہے۔ جانور کی قربانی بطور صدقہ خیرات یا حج میں عید الاضحیہ کے موقع پر کی جاتی ہے۔4۔اَبْتَرُ اس شخص کو کہتے ہیں جس کی نسل اس کے پیچھے نہ رہے۔یا جس کا ذکر منقطع ہو جائے۔کافر کہتے تھے کہ آنحضرتؐ کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے۔اس کی زندگی تک اس کی پیغمبری ہے بعد میں آپ کا کوئی والی وارث نہ ہوگا۔فرمایا کہ اس کی روحانی اولاد یا نسل چلے گی اور اس کا نام اور کام تا ابد رہے گا اور اس کا دشمن بے نسل رہ جائے گا۔یہ آیت عاص بن وائل کے حق میں نازل ہوئی تھی جس نے آنحضرتؐ کو ابتر کر کے پکارا تھا یعنی بے نسل۔ مطلب اس کا یہ کہ رسالت کا کاروبار اس کی موت کے بعد تباہ ہو جائے گا۔فرمایا کہ کافروں کی اولادیں اسلام میں داخل ہو کر رسول اللہؐ کی روحانی اولاد بن جائیں گی۔اور کفار ہی ابتر رہ جائیں گے۔ جیسے ابو جہل کا بیٹا عکرمہ۔ولید بن مغیرہ کا بیٹا خالد۔عاص بن وائل کا بیٹا عمر بن العاص (فاتح مصر) اور ابو سفیان کا بیٹا معاویہ ایمان لے آئے تھے۔

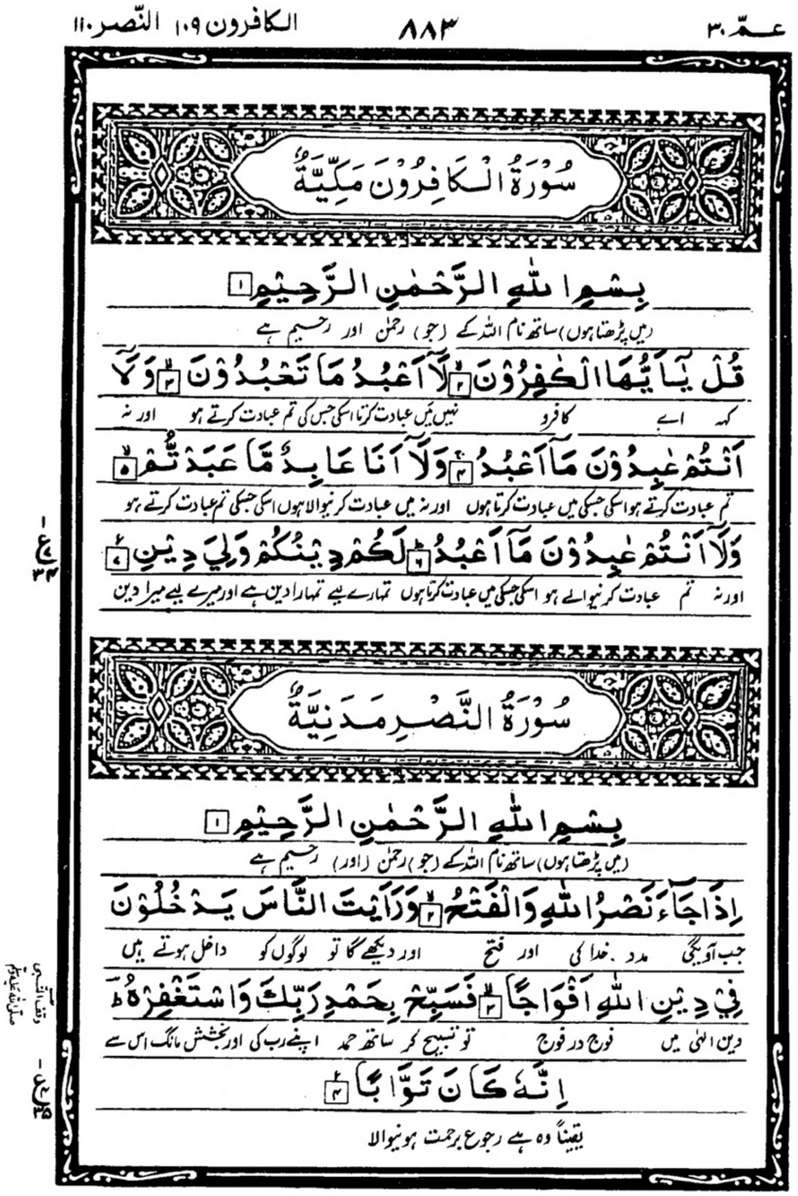

سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۲﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۳﴾ وَلَآ

کہہ اے کافرو نہیں میں عبادت کرتا اسکی جس کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ

اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۴﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۵﴾

تم عبادت کرتے ہو اسکی جسکی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ میں عبادت کرنیوالا ہوں اسکی جسکی تم عبادت کرتے ہو

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۶﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۷﴾

اور نہ تم عبادت کرنیوالے ہو اسکی جسکی میں عبادت کرتا ہوں تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴿۲﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ

جب آویگی مدد خدا کی اور فتح اور دیکھے گا تو لوگوں کو داخل ہوتے ہیں

فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ﴿۳﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ

دین الٰہی میں فوج در فوج تو تسبیح کر ساتھ حمد اپنے رب کی اور بخشش مانگ اس سے

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۴﴾

یقیناً وہ ہے رجوع برحمت ہونیوالا

109۔سُوْرَۃُ الْکَافِرُوْن (مکی)

2۔الکافرون میں خاص کر ان کفار کو خطاب ہے جن کی بابت اللہ تعالٰی کو علم تھا کہ ان کا خاتمہ کفر و شرک پر ہوگا کیونکہ اس سورۃ کے نزول کے بعد بہت سے مشرک مسلمان ہوئے۔ کفار ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، امیہ بن خلف، اسد بن مطلب نے آنحضرتؐ کو پیشکش کی تھی کہ ایک سال آپ ہمارے بتوں کی عبادت کریں تو دوسرے سال ہم آپ کی طرح عبادت کریں۔ اس کے جواب میں یہ سورۃ اتری کہ نہ میں اب تمہارے بتوں کی عبادت کر سکتا ہوں اور نہ آئندہ کبھی کرونگا۔ تمہارے اعمال کا بدلہ تم پاؤ گے اور میں اپنے اعمال کا بدلہ پاؤنگا۔(نیز دیکھیں 25:53) (34:26) یہاں دین کا معنٰی بدلہ یعنی جزاء سزا ہے: (51:7) (83:12) (95:8) (107:2) (37:21) (1:4)۔ "اس سورۃ میں بتایا کہ ایک مؤحد باوجود شدید مشکلات کے جو کہ آنحضرتؐ کو مکہ میں درپیش تھیں کبھی مداہنت نہیں کر سکتا۔ یہ سورۃ کئی رنگ میں توحید کو کامل کرتی ہے۔ اور سورۃ اخلاص عملی رنگ میں (ح)"۔ اس میں یَا حرف ندا ہے غائب کے لئے۔ اَیُّ: تخصیص کے لئے آیا ہے۔ اور ھَا تنبیہ (خبردار کرنے کے لئے)۔ **7**۔ "یعنی اگر میرا طریق عبادت صحیح ہے تو میں کامیاب ہوں گا۔ اور اگر تمہارا صحیح ہے تو تم کامیاب ہوگے (ح)"۔ نیز دیکھیں (68:6-9)۔

110۔سُوْرَۃُ النَّصْر (مدنی)

یہ سورۃ 10ھ کے حجۃ الوداع میں مکہ میں نازل ہوئی (ابن عمرؓ)۔ منٰی میں قیام کے دوران (مگر مدنی زندگی کے دور میں)۔ ایام تشریق کے وسط میں۔ نصر اللہ سے مراد فتح مکہ ہے (48:2-4) اور قطعی فیصلہ (7:90) یعنی کامل غلبہ اسلام جو ہو چکا۔ **4**۔اِسْتَغْفِرْہُ: اس (خدا) کی حفاظت مانگ۔ تَوَّابًا: رجوع برحمت ہونے والا۔ اذا جب ماضی کے ساتھ آئے تو معنٰی مستقبل کے ہوتے ہیں۔ "O استغفار مانگ یعنی آئندہ کے لئے اسلام کی حفاظت طلب کر۔ اللہ سے روحانی منزل کے لئے طاقت طلب کر"۔ نیز ان لوگوں کے لئے بھی استغفار مانگ جو فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے۔ اور توفیق عطاء فرما کہ ان کی صحیح طور پر تعلیم و تربیت ہو سکے۔ اللہ کی مدد یعنی اسلام اور مسلمانوں کا کافروں پر غلبہ۔ اور فتح سے مراد فتح مکہ ہے۔ جب یہ ہو جائیں (یا ہو چکے ہیں) تو تیرا مشن مکمل ہو جائے گا۔ اب زندگی کے باقی ایام میں حمد الٰہی، تسبیح اور استغفار کا اہتمام کر۔ معلوم ہوا کہ آخر عمر میں ان باتوں کا اہتمام کثرت سے کرنا چاہئے۔ بطور مکمل سورہ نصر آخری سورت ہے جو آنحضرتؐ پر نازل ہوئی۔ اس کے بعد آپؐ 90 دن حیات رہے۔ اور آخری آیت جو نازل ہوئی وہ 2:282 ہے۔

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ ۝٢ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ
ہلاک ہوویں دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہوا وہ نہ کام آیا اس کے اس کا مال

وَمَا كَسَبَ ؕ ۝٣ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝٤ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ
اور جو کچھ اس نے کمایا عنقریب داخل ہوگا آگ شعلہ والی میں اور بیوی اس کی

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝٥ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝٦
اٹھانیوالی ہے لکڑیوں کو اس کی گردن میں رسی ہے پوست کھجور کی

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝١
(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝٢ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٣ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ
کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہیں جنا اس نے اور نہ

يُوْلَدْ ۝٤ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٥
وہ جنا گیا اور نہیں ہے اس کی برابری کرنے والا کوئی

111۔سُوْرَةُ اللَّهَبِ (مکی)

لَهَب: کا معنٰی ہے شعلہ (آگ کا)۔ عبد العزّٰی بن عبد المطلب اس کا نام تھا اور اسکی کنیت ابو لہب تھی کیونکہ اس کے رخسار سرخ تھے اور وہ بہت غصیلہ آدمی تھا۔ آنحضرتؐ کا چچا تھا۔ اور آپؐ کا سخت دشمن تھا۔ اپنے ہاتھوں سے آنحضورؐ پر پتھر پھینکتا رہتا تھا۔ وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ کے تحت جب حضور نے قریش کو پیغام پہنچایا تو ابو لہب نے آنحضرتؐ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تَبًّا لَّكَ کہ تباہ ہو۔ تُو نے اس لئے ہمیں یہاں آنے کے لئے کہا تھا۔ تب جواب میں یہ سورۃ نازل ہوئی (بخاری) (65:cxi)۔ 2۔ "ابو لہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو گئے" یعنی اس کے اعمال اسے جہنم میں لے گئے۔ 5۔ اس کی بیوی امّ جمیل جو جنگل سے لکڑیاں لایا کرتی تھی وہ آنحضرتؐ کے راستے میں کانٹے ڈال دیا کرتی تھی۔ تا حضورؐ کو تکلیف پہنچے۔ ابو لہب جنگ بدر کے سات دن بعد ایک وبائی مرض سے مر گیا تھا۔ اس کے گھر کے لوگ بھی اس کے قریب نہ جاتے تھے۔ آخر اس کا جسم حبشیوں سے اٹھوا کر دفن کیا گیا۔ ابو لہب بہت جوشیلی طبیعت کا مالک تھا۔ امّ جمیل ابو سفیان کی بہن تھی اور حرب کی بیٹی۔ 6۔ حَطَب بہتان طرازیوں کو بھی کہتے ہیں۔ یعنی امّ جمیل آنحضورؐ کے خلاف بہتان طرازیاں کیا کرتی تھی۔ جس رسی سے ام جمیل لکڑیاں باندھ کر لایا کرتی تھی اسی سے اس کی گردن آخرت میں باندھی جائے گی۔

112۔سُوْرَةُ الْاِخْلَاص (مکی)

2۔ اَحَدٌ: منفرد، یکتا، اکیلا ہے۔ واحد کہنے سے ذہن دو اور تین کی طرف بھی جاتا ہے لہٰذا اَحَد یعنی یکتا فرمایا گیا۔ (دیکھیں 21:23)۔ 3۔ صَمَدُ: بے احتیاج ہے۔ کسی بات کا وہ محتاج نہیں ہے۔ سب اس کے محتاج ہیں۔ 4۔ نہ اس کی کوئی بیوی ہے، نہ بیٹا، نہ ماں، نہ باپ۔ 5۔ اس کی صفات میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ كُفُوًا: اس کی ذات، صفات، افعال میں کوئی ہمسر (برابری کرنے والا) نہیں ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (42:12) اس کی مثال بھی کوئی نہیں ہے۔ "O شرکت از روئے حصر عقلی چار قسم کی ہوتی ہے۔ کبھی شرکت عدد میں ہوتی ہے اور کبھی مرتبہ میں اور کبھی نسب میں اور کبھی فعل اور تاثیر میں۔ اس سورۃ میں ان چاروں قسم کی شرکت سے خدا کا پاک ہونا بیان فرمایا ہے"۔ اس سورۃ کا نزول ہوا جب مشرکین نے آنحضرتؐ سے اللہ کا نسب بیان کرنے کے لئے کہا تھا (مسند احمد)۔ سورۃ اخلاص کو آنحضرتؐ نے قرآن کا ایک تہائی حصہ قرار دیا ہے (بخاری)۔

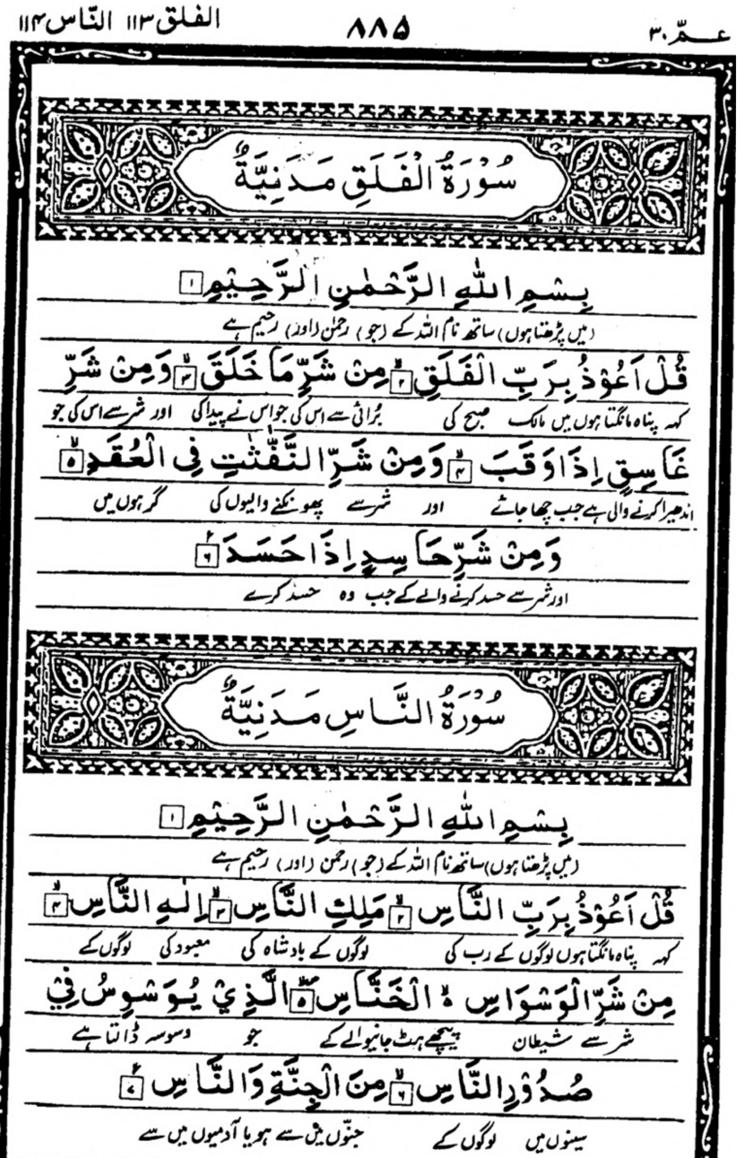

الفلق ۱۱۳ النّاس ۱۱۴ ۸۸۵ عمّ ۳۰

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۲﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ

کہہ پناہ مانگتا ہوں میں مالک صبح کی برائی سے اس کی جو اس نے پیدا کی اور شر سے اس کی جو

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿۵﴾

اندھیرا کرنے والی ہے جب چھا جائے اور شر سے پھونکنے والیوں کی گرہوں میں

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۶﴾

اور شر سے حسد کرنے والے کے جب وہ حسد کرے

سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۲﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۳﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۴﴾

کہہ پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب کی لوگوں کے بادشاہ کی معبود کی لوگوں کے

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿۵﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ

شر سے شیطان پیچھے ہٹ جانیوالے کے جو وسوسہ ڈالتا ہے

صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۶﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۷﴾

سینوں میں لوگوں کے جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے

113۔سُوْرَۃُ الْفَلَق (مدنی)

2۔فَلَق: پھٹنا۔ صبح کا نمودار ہونا۔(دانہ یا گٹھلی کا پھٹنا اور زمین سے نکلنا)۔ 4۔ غَاسِق: اندھیرا (رات) کرنیوالا۔ (غَسَق: تاریکی)۔ (رات)اندھیرا کرنے والی۔ وَقَبَ: چھا جائے۔ 5۔نَفّٰثٰت: پھونکیں مارنے والیاں ۔عُقَد: (باہمی تعلقات کی) گرہیں۔عُقْدَۃٌ: (گرہ) مفرد۔4۔رات کے اندھیروں میں کئی قسم کے خطرات ہوتے ہیں۔موذی جانوروں کے، چوروں کے، غارت گروں کے، درندوں کے وغیرہ۔اور میں پناہ مانگتا ہوں شر سے اندھیرا کرنے والے کی (رات) جب وہ چھائے ۔ (نیز پریشانیوں کی تاریکیوں سے)۔5۔میں پناہ مانگتا ہوں ایسے نفوس کی شرارت سے جو (باہمی تعلقات کی) گرہ میں (تعلق تڑوانے کی نیت سے) جھاڑ پُھونک کرنے والے مفسدہ پرداز ہیں۔یعنی جادو گر وغیرہ سے۔ایسی جماعتیں یا گروہ جو مؤمنوں کی نیک امنگوں میں بد خواہشات پھیلانے کے لئے کوشاں ہیں۔(مؤنث کا صیغہ جماعتوں کی وجہ سے استعمال ہوا ہے)یعنی دھوکہ بازی سے آپس کی دشمنیاں ڈالتے ہیں۔ 6۔یعنی تمہاری کامیابیوں کو دیکھ کر دشمن تمہیں نقصان پہنچانے کی غرض سے تم سے حسد کرنے لگیں تو اللہ کی پناہ چاہو۔حسد کرنا نیکیوں کو کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو بھسم کر دیتی ہے (حدیث)۔

114۔سُوْرَۃُ النَّاس (مدنی)

3۔ مَلِك: بادشاہ۔ مَلِكِ النَّاسِ: یعنی ہمارا اصل بادشاہ (اللہ تعالیٰ) ہمیں دنیوی بادشاہوں کی شرارت سے بچائے رکھے (ii)۔ 4۔اِلٰهِ النَّاسِ: ہمارا اصلی معبود (اللہ تعالیٰ) ہمیں جھوٹے معبودوں کے شر سے بچائے رکھے (ii)۔ 5۔میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں ایسی ہستیوں کے وسوسوں سے جو لوگوں کو دین سے ورغلانے کے لئے کرتے ہیں اور خود پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ وَسْوَاس: وسوسہ ڈالنے والے۔ جس چیز کا بُرا ہونا ہم سے مخفی رہ گیا ہو یا جس کی بدی سے ہم بے خبر رہے چاہے وہ انسان ہو یا شیطان وہ وَسْوَاس ہے ("یہود اور نصاریٰ دونوں وسوسے ڈالنے والے ہیں (iv)") وہ لوگوں کے سینوں میں بُرے وساوس ڈالتے ہیں۔ شیطان گناہ پر لگاتا ہے اور خود پس پردہ غائب رہتا ہے۔اَلْخَنَّاس: پیچھے ہٹ جانیوالے۔ کھسک جانیوالے۔ 6۔ یہ ہستیاں خواہ خواص ہوں یا عوام ہوں (جن وانس)۔ چونکہ اللہ تعالیٰ تمام کائنات کا رب ہے۔ بادشاہ ہے اور معبود ہے۔اسی کو تمام طاقتیں حاصل ہیں۔وہی تمام مخلوق کے شر سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔خواہ وہ مخلوق بڑی (جن) ہو یا چھوٹی (عام لوگ)۔ قرآن مجید کی آخری دو سورتوں کو مُعَوَّذَ تَیْن کہتے ہیں۔کافروں اور خاص کر یہودیوں نے آنحضرت کو زہر دلوائے اور جادو چلائے اور ہلاک کرنے کے لئے بڑے بڑے پتھر پھینکنے کی تدابیر اختیار کیں۔اللہ تعالیٰ نے یہ دو سورتیں سکھائیں تا خدا آپ کا حافظ و ناصر رہے اور دشمن ناکام و نامراد۔ سو ایسا ہی ہوا۔ آنحضرتؐ رات کو سوتے وقت تینوں قُلْ (آخری تین سورتیں) پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر ہاتھوں کو جہاں تک پہنچتے بدن پر پھیر کر سو جاتے (روایت حضرت عائشہؓ۔بخاری 5748-7)۔ دوسری روایت میں تینوں قُلْ کی بجائے صرف مُعَوَّذَتَیْن (آخری دو سورتیں) بھی آیا ہے۔ "Oسورۃ فاتحہ میں وَ لَا الضَّآلِّیْن سے قوم نصاریٰ مراد ہے۔سورہ کہف کی پہلی دس آیات فتنہ نصاریٰ سے بچنے کے لئے پڑھی جاتی ہیں۔سورہ اخلاص میں عیسائیت کی تعلیم تثلیث کارد ہے۔ سورہ فلق اور الناس میں دجال (شیطان) کے فتنہ سے یعنی ان کے کاموں سے بچنے کی دعا ہے۔الناس سے مراد گروہ مسیحیان یعنی دجال پادریوں کا ہے "(دجال کے قتل کرنے کے لئے مسیح موعودؑ کا ظہور مقدّر ہے۔ناقل)۔

دُعاءِ ختمِ قرآن

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاجْعَلْهُ لِيْٓ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى

اے اللہ رحم کر مجھ پر قرآن کے ذریعہ اور بنا اسے میرے لیے رہنما اور نور اور ہدایت

وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ

اور رحمت (کا موجب) اے اللہ یاد کرا مجھے اس میں سے جو مَیں بھول گیا ہوں اور سکھا مجھے اس سے

مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ

جس سے میں لاعلم ہوں اور عطا کر مجھے اس کی تلاوت اوقات رات اور دن (میں)

وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿﴾

اور بنا اسے میرے لیے حجت اے رب جہانوں (کے)

The Holy Quran Arabic Text with Urdu Translation

Translation by Hazrat Meer Mohammad Ishaque

First Published in Rabwha (Pakistan)
Present Edition Published in India 2006

Published by
Nazarat Nashr-o-Ishaat, Qadian-140516
Dist. Gurdaspur, Punjab (INDIA)

Printed in India by:
Printwell, 146,Industrial Focal Point, Amritsar.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ورثائے حصص معلوم کرنے کا گوشوارہ

(از مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ مولوی فاضل)

نمبر شمار	نام ورثاء	۱ جب کوئی وارث نہ ہو	۲ لڑکے یا لڑکا	۳ بیٹی	۴ بیٹیاں	۵ پوتا یا پوتے	۶ پوتی	۷ پوتیاں	۸ بہن حقیقی	۹ کئی بہنیں حقیقی	۱۰ بھائی حقیقی	۱۱ کئی بھائی حقیقی	۱۲ بہن باپ کی طرف سے	۱۳ بہنیں باپ کی طرف سے	۱۴ بھائی باپ کی طرف سے	۱۵ کئی بھائی باپ کی طرف سے	۱۶ بہن یا بھائی ماں کی طرف سے	۱۷ کئی بہنیں یا بھائی ماں کی طرف سے	۱۸ ماں	۱۹ دادی	۲۰ نانی	۲۱ بیوی یا بیویاں	۲۲ خاوند	۲۳ باپ	۲۴ دادا
۱	بیٹی کے لئے	1/2	عصبہ	2/3	2/3	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2
۲	دو یا زیادہ بیٹیوں کیلئے	2/3	عصبہ	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3
۳	ایک پوتی کے لئے	1/2	×	1/6	×	عصبہ	2/3	2/3	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2
۴	کئی پوتیوں کیلئے	2/3	×	1/6	×	عصبہ	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3
۵	بہن حقیقی کیلئے	1/2	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	2/3	2/3	عصبہ	عصبہ	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	×	×
۶	حقیقی بہنوں کیلئے	2/3	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	2/3	2/3	عصبہ	عصبہ	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	×	×
۷	بہن باپ کی طرف سے	1/2	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	1/6	×	×	×	2/3	2/3	عصبہ	عصبہ	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	×	×
۸	بہنیں باپ کی طرف سے	2/3	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	1/6	×	×	×	2/3	2/3	عصبہ	عصبہ	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	2/3	×	×
۹	بہن یا بھائی ماں کی طرف سے	1/6	×	×	×	×	×	×	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/3	1/3	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	×	×
۱۰	کئی بہنیں یا بھائی ماں کی طرف سے	1/3	×	×	×	×	×	×	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	1/3	×	×
۱۱	ماں کے لئے	1/3	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/3	1/6	1/3	1/6	1/3	1/6	1/3	1/6	1/3	1/6	—	1/3	1/3	٭ ثلث باقی	1/3 ٭ ثلث باقی	1/3	1/3
۱۲	نانی ایک یا کئی کے لئے	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	×	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6
۱۳	دادی ایک یا کئی کے لئے	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	×	1/6	1/6	1/6	1/6	×	1/6
۱۴	ایک بیوی یا کئی بیویاں	1/4	1/8	1/8	1/8	1/8	1/8	1/8	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	—	1/4	1/4
۱۵	خاوند	1/2	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/4	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	1/2	—	1/2	1/2
۱۶	باپ کیلئے	عصبہ	1/6	عصبہ، 1/6	عصبہ، 1/6	1/6	عصبہ، 1/6	عصبہ، 1/6	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	—	عصبہ
۱۷	دادا کیلئے	عصبہ	1/6	عصبہ، 1/6	عصبہ، 1/6	1/6	عصبہ، 1/6	عصبہ، 1/6	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	×	—
۱۸	لڑکا یا لڑکوں کیلئے	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ
۱۹	پوتا یا پوتوں کیلئے	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ
۲۰	ایک یا کئی بھائی حقیقی جو ہوں ان کیلئے	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	×	×
۲۱	ایک یا کئی بھائی باپ کی طرف سے	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	٭ عصبہ / ×	٭ عصبہ / ×	×	×	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	×	×
۲۲	چچا ایک یا کئی اگر ہوں تو ان کیلئے	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	×	عصبہ	عصبہ	عصبہ / ×	عصبہ / ×	×	×	عصبہ / ×	عصبہ / ×	×	×	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	×	×

کیفیت: ٭ اگر بہن خود عصبہ ہو تو باپ کی طرف سے جو بھائی ہوں گے وہ گر جائیں گے۔ اگر بہن وارث ہو تو پھر یہ عصبہ ہوں گے ٭ ٭ بیوی یا خاوند ہو اور باپ ہو تو بیوی اور خاوند کا حصہ دیکر باقی کا ثلث ماں کو ملے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علامات وہدایات بابت گوشوارہ

نمبر شمار	نام علامت یا ہدایت	تشریح
(۱)	عصبہ	عصبہ سے مراد ہر وہ شخص ہے جو اصحاب الفرائض کے حصہ لینے کے بعد جو حصص بچ جائیں وہ لے لیتا ہے اور اکیلا ہونے کی صورت میں سارا مال اسے ملتا ہے۔ عصبہ دو قسم کا ہوگا۔ اوّل۔ اگر مذکر کے ساتھ مؤنث ہو جیسے لڑکی لڑکے کے ساتھ یا پوتی پوتے کے ساتھ یا بہن بھائی کے ساتھ تو ان تینوں صورتوں میں مذکر کو مؤنث سے دگنا ملے گا۔ دوئم۔ اگر مؤنث مؤنث کے ساتھ عصبہ ہو جیسے بہن لڑکیوں یا پوتیوں کے ساتھ ایسی صورت میں اگر بہنوں کے ساتھ بھائی نہ ہو۔ تو بہنیں برابر بقیہ مال تقسیم کریں گی ورنہ تو اوپر والی صورت ہوگی کہ مذکر کو مؤنث سے دگنا ملے گا۔
(۲)	۱/۶ + عصبہ	یعنی پہلے بطور وارث کے ۱/۶ اور اگر اصحاب الفرائض سے کچھ بچ گیا تو وہ بھی لے لیگا جیسے باپ - بیٹی - بیٹوں یا پوتیوں کے ساتھ۔
(۳)	عصبہ / ×	یہ اس بات کی علامت ہے کہ ایک حالت میں گر جاوینگے اور دوسری میں وارث جیسا خانہ کیفیت میں نوٹ کیا گیا ہے
(۴)	×	اس سے مراد یہ ہے کہ یہ وارث دوسرے وارث کے ساتھ مل کر کچھ نہیں لے گا۔ جیسے بھائی بیٹے کے ساتھ یا باپ کے ساتھ
(۵)	——	یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ وارث دوسرے ایسے وارث کے ساتھ جس کے نیچے یہ علامت ہو جمع نہیں ہوسکتا جیسے خاوند خاوند کے ساتھ کیونکہ دو خاوند نہیں ہوتے - یا باپ باپ کے ساتھ یا ماں ماں کے ساتھ
(۶)	ہدایت	(۱) اگر کسی وارث کے لیے دو یا دو سے زائد حصص الگ الگ ورثاء کے ساتھ جمع ہو جائیں - تو ان میں سے جو تھوڑا حصہ ہوگا وہ ملے گا۔ جیسے ماں کو لڑکے کے ساتھ ۱/۶ لیکن بہن کے ساتھ ۱/۳ - اگر دونوں ہوں تو ماں کو ۱/۶ ملے گا اسی طرح بیوی کو اولاد کے ساتھ ۱/۸ اور بہن کے ساتھ ۱/۴ اگر دونوں ہوں تو ۱/۸ ملے گا۔
	״	(۲) ہاں اگر کوئی وارث اپنی جنس کے ساتھ جمع ہو۔ تو اس کو زیادہ ملتا ہے۔ اور غیر کے ساتھ جمع ہو تو کم ملتا ہے اگر کوئی وارث دونوں کے ساتھ جمع ہو۔ تو اسی صورت میں زیادہ حصہ ملے گا جیسے بیٹی کو ساتھ بیٹی کے ۲/۳ ملتا ہے۔ لیکن ساتھ ماں کے ۱/۲ تو اس صورت میں ۲/۳ جو زیادہ ہے وہ ملے گا۔
	״	(۳) اگر کسی صورت میں وارث کے لئے عصبہ و حصہ جمع ہو جائیں تو اس وقت عصبہ کو لیا جائے گا۔ حصہ مقررہ کو چھوڑ دیا جائے گا۔ مثلاً لڑکی لڑکے کے ساتھ عصبہ ماں کے ساتھ ۱/۲ ۔ اگر دونوں ہوں۔ تو عصبہ والی صورت ہوگی۔

مثال:- زید کی وفات کے بعد اس کی بیوی۔ ماں۔ باپ اور بیٹی رہ گئے اس کے ترکہ کی تقسیم اس طرح ہوگی۔ کہ بیوی کو جو عـ۱۴ پر ہے خانہ عـ۱۸ یعنی ماں کے ساتھ ملایا تو ۱/۴۔ اسی طرح خانہ عـ۲۳ باپ کے ساتھ ملایا۔ تو بھی ۱/۴ لیکن خانہ عـ۳ بیٹی سے ملایا تو ۱/۸ اس لئے بموجب ہدایت عـ۱ بیوی کو ۱/۸ ملے گا۔

ماں جو عـ۱۱ پر ہے۔ اگر اس کو بیوی و باپ سے ملایا تو ۱/۳ ملا لیکن بیٹی سے ملایا تو ۱/۶۔ اس واسطے ۱/۶ بموجب ہدایت عـ۱ ملے گا۔

باپ جو عـ۱۲ پر ہے اس کو بیوی و ماں کے ساتھ ملایا۔ تو عصبہ ہوا اور جب بیٹی کے ساتھ رکھا تو ۱/۶ و عصبہ ہوا۔ اس کو ۱/۶ و عصبہ ملے گا۔

لڑکی جو عـ۱ پر ہے اس کو بیوی ماں باپ کے ساتھ رکھ کر دیکھا۔ تو ۱/۲ نکلا

گویا:-

بیوی	ماں	باپ	بیٹی	
۱/۸	۱/۶	۱/۶+عصبہ	۱/۲	کل عـ۲۴
۳	۴	۴+۱	۱۲	

ورثہ کی تقسیم کے بارے میں آیات 4:12-13 کی مزید تفصیل کے لئے مندرجہ بالا گوشوارہ ملاحظہ فرمائیں۔

فہرست سورتہائے قرآن مجید

نمبر شمار	سورة	صفحہ	نمبر شمار	سورة	صفحہ	نمبر شمار	سورة	صفحہ
۱	الفاتحة	۲	۲۵	الفرقان	۵۲۱	۴۹	الحجرٰت	۷۴۹
۲	البقرة	۳	۲۶	الشعرآء	۵۳۱	۵۰	قٓ	۷۵۳
۳	اٰل عمران	۷۱	۲۷	النّمل	۵۴۵	۵۱	الذّٰریٰت	۷۵۷
۴	النّسآء	۱۱۰	۲۸	القصص	۵۵۸	۵۲	الطّور	۷۶۲
۵	المآئدة	۱۵۳	۲۹	العنکبوت	۵۷۴	۵۳	النّجم	۷۶۶
۶	الانعام	۱۸۴	۳۰	الرّوم	۵۸۶	۵۴	القمر	۷۷۰
۷	الاعراف	۲۱۷	۳۱	لقمٰن	۵۹۵	۵۵	الرّحمٰن	۷۷۴
۸	الانفال	۲۵۵	۳۲	السّجدة	۶۰۱	۵۶	الواقعة	۷۷۸
۹	التّوبة	۲۷۰	۳۳	الاحزاب	۶۰۵	۵۷	الحدید	۷۸۳
۱۰	یونس	۳۰۰	۳۴	سبا	۶۲۰	۵۸	المجادلة	۷۹۰
۱۱	هُود	۳۱۹	۳۵	فاطر	۶۳۰	۵۹	الحشر	۷۹۵
۱۲	یوسف	۳۴۰	۳۶	یٰسٓ	۶۳۸	۶۰	المُمتحنة	۸۰۰
۱۳	الرّعد	۳۵۹	۳۷	الصّٰفّٰت	۶۴۷	۶۱	الصّف	۸۰۴
۱۴	ابراهیم	۳۶۹	۳۸	صٓ	۶۵۷	۶۲	الجمعة	۸۰۷
۱۵	الحجر	۳۷۸	۳۹	الزّمر	۶۶۵	۶۳	المنٰفقون	۸۰۹
۱۶	النّحل	۳۸۶	۴۰	المؤمن	۶۷۸	۶۴	التّغابن	۸۱۱
۱۷	بنیٓ اسرآءیل	۴۰۸	۴۱	حٰمٓ السّجدة	۶۹۲	۶۵	الطّلاق	۸۱۴
۱۸	الکهف	۴۲۴	۴۲	الشّورٰی	۷۰۱	۶۶	التّحریم	۸۱۷
۱۹	مریم	۴۴۱	۴۳	الزّخرف	۷۱۰	۶۷	الملك	۸۲۰
۲۰	طٰهٰ	۴۵۱	۴۴	الدّخان	۷۲۰	۶۸	القلم	۸۲۳
۲۱	الانبیآء	۴۶۶	۴۵	الجاثیة	۷۲۴	۶۹	الحآقّة	۸۲۷
۲۲	الحج	۴۸۰	۴۶	الاحقاف	۷۳۰	۷۰	المعارج	۸۳۰
۲۳	المؤمنون	۴۹۵	۴۷	محمّد	۷۳۷	۷۱	نوح	۸۳۲
۲۴	النّور	۵۰۷	۴۸	الفتح	۷۴۳	۷۲	الجنّ	۸۳۵

نمبر شمار	سورة	صفحہ	نمبر شمار	سورة	صفحہ	نمبر شمار	سورة	صفحہ
۷۳	المزمّل	۸۳۸	۸۷	الاعلیٰ	۸۶۵	۱۰۱	القارعة	۸۷۸
۷۴	المدّثّر	۸۴۰	۸۸	الغاشية	۸۶۶	۱۰۲	التّكاثر	۸۷۹
۷۵	القيٰمة	۸۴۳	۸۹	الفجر	۸۶۷	۱۰۳	العصر	۸۸۰
۷۶	الدّهر	۸۴۵	۹۰	البلد	۸۶۹	۱۰۴	الهمزة	۸۸۰
۷۷	المرسلٰت	۸۴۸	۹۱	الشّمس	۸۷۰	۱۰۵	الفيل	۸۸۱
۷۸	النّبا	۸۵۱	۹۲	اليل	۸۷۱	۱۰۶	قريش	۸۸۱
۷۹	النّزعٰت	۸۵۳	۹۳	الضّحٰى	۸۷۲	۱۰۷	الماعون	۸۸۲
۸۰	عبس	۸۵۵	۹۴	المنشرح	۸۷۳	۱۰۸	الكوثر	۸۸۲
۸۱	التّكوير	۸۵۷	۹۵	التّين	۸۷۳	۱۰۹	الكافرون	۸۸۳
۸۲	الانفطار	۸۵۸	۹۶	العلق	۸۷۴	۱۱۰	النّصر	۸۸۳
۸۳	المطفّفين	۸۵۹	۹۷	القدر	۸۷۵	۱۱۱	اللّهب	۸۸۴
۸۴	الانشقاق	۸۶۱	۹۸	البيّنة	۸۷۶	۱۱۲	الاخلاص	۸۸۴
۸۵	البروج	۸۶۳	۹۹	الزّلزال	۸۷۷	۱۱۳	الفلق	۸۸۵
۸۶	الطّارق	۸۶۴	۱۰۰	العٰديٰت	۸۷۸	۱۱۴	النّاس	۸۸۵

فہرست پارہ ہائے قرآن مجید

نمبر شمار	پارہ	صفحہ	نمبر شمار	پارہ	صفحہ	نمبر شمار	پارہ	صفحہ
۱	الٓمّٓ	۳	۱۱	يعتذرون	۲۹۲	۲۱	اتل مآ اوحی	۵۸۲
۲	سيقول	۳۱	۱۲	ومامن دآبّة	۳۲۱	۲۲	ومن يّقنت	۶۱۲
۳	تلك الرّسل	۶۰	۱۳	ومآ ابرّئ	۳۵۰	۲۳	ومالی	۶۴۱
۴	لن تنالوا	۸۹	۱۴	ربما	۳۷۹	۲۴	فمن اظلم	۶۷۱
۵	والمحصنٰت	۱۱۸	۱۵	سبحٰن الّذیٓ	۴۰۸	۲۵	اليه يردّ	۷۰۰
۶	لايحبّ الله	۱۴۷	۱۶	قال الم	۴۳۷	۲۶	حٰمٓ	۷۳۰
۷	واذا سمعوا	۱۷۶	۱۷	اقترب للنّاس	۴۶۶	۲۷	قال فما خطبكم	۷۶۰
۸	ولو انّنا	۲۰۵	۱۸	قد افلح	۴۹۵	۲۸	قد سمع الله	۷۹۰
۹	قال الملا	۲۳۴	۱۹	وقال الّذين	۵۲۴	۲۹	تبٰرك الّذی	۸۲۰
۱۰	واعلموآ	۲۶۳	۲۰	امّن خلق	۵۵۳	۳۰	عمّ	۸۵۱